TELE. ADDRESS:-"SADAQAT"

1950

THE SADAQAT

A LEADING URDU WEEKLY OF UPPER INDIA

THE SADAQAT KANPOR

ESTD, 1925

REGD. No. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے — جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
احسن جمیعی مرحوم

رجسٹرڈ نمبر اے ۹۰ ہم

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ — ۸ روپے — 8/-
سالانہ رعایتی — ۶ روپے — 6/-
ششماہی — ۳ روپے ۸ آنے — 3/8/-
سہ ماہی — ۲ روپے — 2/-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL. 50 No. 1	KANPUR SATURDAY 7TH JANUARY 1950	کانپور شنبہ ۷ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۱۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۹ھ	جلد ۵۰ نمبر ۱

ادبیات

ہدیۂ عقیدت

منجانب حافظ عبد الرزاق —— بخدمت نو وارد حضرات حجاج

ادب کا التجا یہ ہے کہ سب خاموش ہو جائیں
کہ ہو لطفِ سخن حاصل ہمہ تن گوش ہو جائیں

ادب حجاج کا ہے مقتضا میری طبیعت کا
یہ رنگیں ہار پھولوں کے تقاضا ہی عقیدت کا

سلام اے عابدانِ بارگاہِ ربِّ رحمانی
سلام اے زائرانِ روضۂ محبوبِ یزدانی

سلام اے حاجیو تم پر جو لیکر دلمیں نور آئے
بحمد اللہ مشرف حج سے ہو کر کانپور آئے

خدا توفیق دیتا ہے جنھیں وہ حج کو جاتے ہیں
بقدرِ استطاعت مال و زر جا کر لٹاتے ہیں

گئے تھے زائروں کو لیکے واپس وہ جہاز آئے
مشرف حج سے ہو کر میہمانانِ حجاز آئے

پہونچے ہیں وہی جنکے مقدر میں سعادت ہو
زہے قسمت میسر جنکو کعبہ میں عبادت ہو

خلوصِ دل سے نکلے ہیں بصد ذوق و طرب پہونچے
نویں ذی الحجہ کو عرفات کے میداں میں جب پہونچے

تو پیراہن فقیرانہ تھا دل پر وجد طاری تھا
زباں پر محویت میں کلمۂ لبیک جاری تھا

مدینے لیگیا مکّے سے جاذبِ ذوقِ روحانی
عیاں ہے دیکھیے لوحِ جبیں سے نورِ عرفانی

رسائی دیکھیے تو یہ کہاں تھے اور کہاں پہنچے
فرشتے جس جگہ جاروب کش ہیں یہ وہاں پہونچے

یہ وہ دربار تھا دربان جس کے تاج والے ہیں
یہ ان کی راجدھانی تھی کہ جو معراج والے ہیں

نبی کے آستانے پر جو سائل بنکے جاتا ہے
سلیقہ مانگنے کا ہو تو جو مانگے وہ پاتا ہے

سخی اُلّا سخیا وہ مانگنے والوں کا داتا ہے
سخی کے در پہ جا کر کون خالی ہاتھ آتا ہے

ازل سے جو مقدر تھی وہ دولت لوٹ لائے ہیں
فیوضِ باطنی سے ہو کے مالامال آئے ہیں

دعا یہ ہے کہ حج ان کا خدا مقبول فرمائے
جو مقصد اس سفر سے تھا نتیجہ اُسکا ملجائے

یہ حج و عمرہ مقبولِ خداوندِ تبارک ہو
مشرف ہو کے کعبہ سے وطن آنا مبارک ہو

مسلمانوں کی دورِ حاضرہ میں لاج رکھ یارب
ہمیں محوِ ولائے مصطفیٰ معراج رکھ یارب

بذوقِ دل تھا گو طولِ سخن تحسین یہ مانا
طوالت بے محل ہے چاہیئے خاموش ہو جانا

دنیائے اسلام

نئی شامی حکومت کو مصر کی تائید حاصل ہے!

دمشق ۲۹ دسمبر یہاں کے سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ فاروق نے کرنل عابد شیشکلی کو جنھوں نے ۱۹ دسمبر کو شامی حکومت سنبھالی ہے۔ اپنی تائید کا پیغام روانہ کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سعودی حکومت نے بھی مصر ہی کا سا رویہ اختیار کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ نئی شامی کابینہ ایک وزارتی بیان کا مسودہ تیار کر رہی ہے۔ جو دستوری اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ اور اس سے اعتماد کی درخواست کی جائے گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کرنل شیشکلی کو حکومت پر قبضہ کرنے میں کامیابی اس لئے ہوئی کہ شامی فوج شام اور عراق کے اتحاد کی اسکیم کو ناپسند کرتی ہے۔

دمشق ۲۹ دسمبر شام کے ایک سابق وزیر اعظم خالد عظیم نے کل شام کی نئی کابینہ بنالی۔ اس سے قبل ناظم القدسی نے جو کابینہ بنائی تھی اس نے ۲۴ گھنٹہ کے اندر ہی استعفا دے دیا تھا۔ اس کابینہ میں حسب ذیل وزرا شامل ہیں۔ فائدی اتاسی انصاف۔ فتح اللہ صحت۔ سامی کبارہ داخلہ اکرم حورانی دفاع۔ محمد مبارک امور عامہ۔ اور عبد الباقی نظام الدین زراعت۔

شاہ ایران کی امریکہ سے بددلی

نیویارک۔ نیوز ویک میگزین سے معلوم ہوا ہے کہ شاہ ایران امریکہ سے بہت بددل اور مایوس ہو کر واپس ہو رہے ہیں کیونکہ ان کے سفر کا اصلی مقصد پورا نہ ہو سکا۔ ان کے اس سفر کی سب سے بڑی غرض امریکہ سے ۴۰ شرمین ٹینک حاصل کرنا تھا۔ لیکن وہ انھیں نہ حاصل کر سکے۔ کیونکہ امریکی دفاعی افسروں کا کہنا ہے کہ ان ٹینکوں کی بہت زیادہ قیمت ہے۔ نیز ان کے استعمال کا ایران انتظام کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا ہے۔ اس لئے وہ جنگی نقطہ نظر سے اس کے لئے بیکار رہیں گے۔

شاہ ایران کی تردید

نیویارک ۳۰ دسمبر شاہ ایران نے واپسی کے وقت ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ میں امریکہ قرض مانگنے کے لئے نہیں آیا تھا۔ بلکہ میرا مقصد امریکہ اور ایران میں خوشگوار تعلقات کو وسعت دینا تھا جب ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے شرمین ٹینک بھی مانگے تھے۔ تو انھوں نے کہا کہ ہم نے کسی مخصوص چیز کا مطالبہ نہیں کیا تھا۔ اور ہمیں اسلحہ مانگنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔ ہم تو صرف اپنی آزادی برقرار رکھنا اور اپنی حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔

دنیا کا خوبصورت ترین تھیٹر

دمشق ۳۰ دسمبر شام کے محکمہ آثار قدیمہ نے افوت الشام کے کھنڈرات میں ایک بہت بڑے خوبصورت تھیٹر کا پتہ لگایا ہے۔ جو غالبا دنیا کا خوبصورت ترین تھیٹر تھا۔ تھیٹر کی دیواروں پر یونانی اور لاطینی رسم الخط میں دنیا کے ایسے تاریخی واقعات لکھے ہیں جن کا آجکل کسی کو علم نہیں ہے۔

عراق میں نئے پریس قوانین

بغداد۔ حکومت عراق کے نائب پروپیگنڈہ سکریٹری مسٹر حسین ال رحل نے ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ حکومت عراق کے ان پریس قوانین میں چند تبدیلیاں کرنا چاہتی ہے۔ جو عراق میں گذشتہ ۵ سال سے رائج ہیں۔

ترکی کو انڈونیشیا کی جمہوریہ تسلیم

انقرہ سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ترکی نے انڈونیشیا کی نئی جمہوری کو تسلیم کر لیا ہے وزیر خارجہ صادق نے انڈونیشیا کے وزیر خارجہ کو جمہوریہ کے قیام پر مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔

شرق اردن پارلیمنٹ ختم!

عمان ۳۱ دسمبر۔ شرق اردن کے سرکاری اخبار کی خاص اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے کہ یکم جنوری سے اردن کا ایوان نمائندگان پارلیمنٹ توڑ دیا جائے گا۔ ایک سرکاری فرمان میں الکشن کے قوانین میں چند ترمیمیں کی گئی ہیں۔ جن کے تحت فلسطین کے باشندے کو بھی اردن کا حق شہریت عطا کیا گیا ہے۔

مصر جنگی سامان نہیں دے گا

قاہرہ۔ حکومت مصر نے اعلان کیا ہے کہ وہ جنگی سامان اب ترکی۔ یونان۔ اٹلی اور سائپرس کو نہیں بھیجے گا۔ کیوں کہ اندیشہ ہے کہ یہ سامان اسرائیل کے ہاتھ آ جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جان کر تو حق عزم مستقل میں ہے | زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۵۰ | کانپور شنبہ | ۷ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۱

ہم پاکستان کو محبت سے جیتنا چاہتے ہیں

ہندوستان کے نائب وزیر اعظم سردار بلب بھائی پٹیل نے ایک بہت بڑے جلسہ میں جو گذشتہ چوپاٹی پر ہوا اس زمانہ میں ہندوستانیو کا نعرہ ہونا چاہیئے۔ "کم خرچ کرو اور زیادہ پیدا کرو" انھوں نے اپنی ایک گھنٹہ میں تقریر میں جسے آل انڈیا ریڈیو نے نشر کیا۔ ہندوستانی کی معاشی حالت، پاکستان کے ساتھ تعلقات اور غلہ چوٹ اور روئی کی پیداوار کی مہم اور داخلی سیاسی صورت حالات تبصرہ کیا۔

معاشی حالات کے متعلق سردار پٹیل نے کہا کہ اگرچہ سیاسی آزادی ہمیں حاصل ہو گئی ہیں۔ لیکن پھر بھی بہت اہم مرحلہ ہمیں طے کرنا باقی ہے۔ یعنی معاشی اعتبار سے ہم ہمارا خود کفیل ہونا۔ اس کوشش میں حکومت عوام اور سرمایہ داروں اور مزدوروں کسانوں سب کو مشترکہ قوت سے کام لینا چاہیئے۔ ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات کے بارے میں انھوں نے کہا کہ ہم نے اس کی کوشش کی تھی کہ ہم پاکستان کے دل کو محبت اور پیار کے ذریعہ جیت لیں لیکن پاکستان ہے کہ وہ برابر جنگ و جدل کی باتیں کر رہا ہے۔ ہم کسی ملک سے لڑنا نہیں چاہتے۔ لیکن اگر پاکستان جنگ ہی چاہتا ہے تو ہم جنگ کے لئے بھی تیار ہیں۔

حکومت ہند پر اس پر اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ اس نے اپنی فوج دوگنی کر رکھی ہے۔ سردار پٹیل نے کہا کہ ہمارے ایسا کرنا اس وقت تک ضروری ہے۔ جب تک کہ ہمارے پڑوسی سے ہمارے تعلقات کشیدہ ہیں

ملک کو خود مکتفی ہونے کے بارہ میں انھوں نے کہا کہ ہمارا کروڑوں روپیہ بیرونی ملکوں سے غلہ خریدنے پر صرف ہو رہا ہے۔ ہمارے ذرائع آمدنی کو دیکھتے ہوئے ہم پر یہ سخت بار ہے۔ ضرورت ہے کہ اب ہم سب اس کی کوشش کریں کہ ملک غلہ کے معاملہ میں اپنے قدموں پر خود کھڑا ہو جائے۔

نائب وزیر اعظم نے کہا کہ ہمیں اس کی قطعی پرواہ نہیں ہے کہ اگر ہماری ملیں بیکار ہو گئی ہیں۔ لیکن ہم اتنے بے وقوف نہیں ہیں کہ جوٹ کے خریداری کے سلسلہ میں ہم پاکستان کو سو روپیہ کے ایک سو چوالیس روپیہ دیں ہم نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ ہم خود اپنے ہی ملک میں اتنی جوٹ پیدا کر لیں گے کہ جو ہماری ملوں کی ضرورت پورا کرنے کے بعد بھی کچھ بچ رہے۔ ابھی اس سلسلہ میں ہمیں کچھ دشواریاں ضرور پیش آ رہی ہیں۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ نتیجتاً ہندوستان نہیں بلکہ پاکستان نقصان میں رہے گا۔

ملک کی سیاسی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے سردار پٹیل نے سوشلسٹوں سے اتحاد عمل کی اپیل کی۔ کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کلکتہ کے بلوؤں اور ہنگاموں کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا کہ یہ بلوے ان لوگوں کا کام ہے۔ جو معقولیت پسندی اور استدلال کے سامنے نہیں جھکتے۔ ان سے کچھ کہنے سننے کی ضرورت ہی نہیں ہے اب یہ عوام کا کام ہے کہ وہ ان لوگوں سے خود نپٹ لیں جو تباہ کاریوں قتل و غارت آتش زنی اور لوٹ مار کے ذریعہ اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ سردار پٹیل نے ہندو مہاسبھا کے اجلاس کلکتہ کی تقریروں اور تجویزوں پر طنز آمیز تنقید کی۔

انھوں نے کہا کہ دو سال تک ہندو مہاسبھا خاموش رہی لیکن اب ایک بارگی جاگ اٹھی ہے اور اکھنڈ بھارت کا نعرہ لگانے لگی۔ انہیں سروں میں اس نے ایک مرتبہ پہلے بھی اپنا راگ الاپا تھا جس کے نتیجے میں ہمیں مہاتما گاندھی کو ضائع کر دینا پڑا۔ مہاسبھائی بالکل بے وقوف ہیں۔ کہ وہ ہندوستان اور پاکستان کو دوبارہ ملا کر ایک کر دینے کا نعرہ بلند کر رہے ہیں۔ ملک کی تقسیم پر ہم اس لئے رضامند ہوئے کہ ملک کے امن و امان کا راز اس بٹوارہ میں راز پوشیدہ تھا۔ اب پھر دونوں کو ایک ملا کر دینے کی کوششیں تباہی و بربادی کو دعوت دیتے ہیں۔ میں ان لوگوں کو جو یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ تنبیہ کر دینا چاہتا ہوں کہ۔ انھوں نے کہا کہ آپ اپنی حکومت کو چار پانچ سال اور کام کرنے کا موقع دیں امید ہے کہ اس عرصہ میں حالات سدھر جائیں گے۔

آجکل دو دنیا میں دو مسلک کار فرما ہیں۔ ایک سرمایہ داری کا مسلک اور دوسرا کمیونزم کا مسلک۔ ہند کو دونوں مسلکوں کے درمیان رہنا ہے۔ اور دونوں کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ لیکن یہ جب ہی ہو سکتا ہے۔ اگر ہمارے داخلی معاملات سب اصلاح پر ہوں۔

حکم کا تقرر ناقابل قبول

پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے ۲۶ جنوری کو اپنی ماہانہ پریس کانفرنس میں کہا کہ حکومت ہند نے حکومت پاکستان سے پہلے غیر رسمی اور پھر سرکاری طور پر یہ تجویز کی تھی کہ دونوں حکومتیں مشترکہ طور پر یہ اعلان کر دیں کہ دونوں ملکوں کے درمیان کسی مسئلہ پر کسی طرح جنگ نہ ہوگی۔

تین چار ہوئے اس اعلان کا مسودہ حکومت ہند نے پاکستان کو بھیج دیا ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا ہے۔ اس مسودے میں یہ کہا گیا ہے کہ تمام تنازعات کو براہ راست آپس میں مفاہمتی گفتگو ثالثی یا عدالتی ٹربیونل کے ذریعہ طے کر لیا جائے۔

پنڈت نہرو نے پھر اس بات کو صاف کیا کہ ہندوستان کشمیر کے مسئلہ میں حکم کے تقرر کو نہیں مانے گا۔ انھوں نے کہا کہ آپ کسی ایک فرد سے خواہ وہ کتنا ہی بڑا آدمی نہ ہو چالیس لاکھ انسانوں کی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے نہیں کہہ سکتے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ ہندوستان و پاکستان نے جنرل میکناٹن کی تجاویز میں جو ترمیمیں بھیجی ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے بالکل مخالف ہیں۔ اگر اس مسئلے میں سمجھوتہ کے لئے مشترکہ خیالات ممکن نہ ہوئے۔ تو معاملہ حفاظتی کونسل میں واپس جائے گا۔

مختلف جوابات میں انہوں نے مندرجہ ذیل مسائل کی وضاحت کی۔ ہم برما میں امن چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے امکانی مدد کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن اس سے ہمارا مطلب دوسرے ممالک کے معاملات میں مداخلت نہیں ہے۔ ہم ان مسائل کے تمام کاغذات کانفرنس لئے جا رہے ہیں جن کے کانفرنس کے امکان ہے۔ ہندوستان نے چینی کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کرنے کی اطلاع کمیونسٹ حکومت کو بھیج دی ہے۔ ہند چینی میں حکومت تسلیم کرنے کے متعلق ہندوستان کی پالیسی یہی ہے کہ وہاں کسی حکومت کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ وہاں اقتدار اعلیٰ کا کوئی

۴

میونسپل بورڈ

۶ جنوری کو میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ مسٹر شیو کمار شکلا ایکٹنگ چیرمین کی صدارت میں ہوئی۔ مسٹر دیبی سنگھ بھارگوا نے ایک تحریک پیش کی کہ کانپور میونسپل بورڈ چوتھے ٹسٹ میچ کے موقع پر کامن ویلتھ اور ہندوستانی ٹیموں کے اعزاز میں استقبالیہ ایڈریس پیش کرے۔ اور اس پر کافی بحث کے بعد رزولیوشن واپس لے لیا گیا۔

آیندہ انتخابات میں مختلف وارڈوں کی سیٹوں کی تقسیم کے لئے یوپی گورنمنٹ کے سامنے میونسپل بورڈ کی نمایندگی کرنے کے لئے مسٹر مصطفیٰ حسین نیر کو چنا گیا۔

واٹر ورکس کے مد میں میونسپل بورڈ کی طرف سے ڈیولپمنٹ بورڈ کو ۳۴۶۵۸۹ روپیہ دینے کے گورنمنٹ کے حکم پر کافی بحث ہوئی۔ مسٹر مرولیا نے افسوس ظاہر کیا۔ کہ متعدد درخواستوں کے باوجود میونسپل بورڈ معقول حساب پیش نہ کر سکا۔ انھوں نے چاہا کہ تین آدمیوں کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو ڈیولپمنٹ بورڈ کی طرف سے سڑکوں کی مرمت کے حساب پر اپنی رائے دے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ڈیولپمنٹ بورڈ کو روپیہ قسطوں میں ادا کیا جائے۔ مسٹر دید نرائن باجپئی نے یہ معلوم کرنا چاہا کہ ڈیولپمنٹ بورڈ نے کتنی سڑکوں کی مرمت کی ہے۔ مسٹر مدن گوپال کنوڈیا نے کہا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یوپی گورنمنٹ کی طرف سے مقرر کئے ہوئے اسپیشل آفیسر نے میونسپل بورڈ کے نقطۂ نظر کو بغیر سنے یکطرفہ فیصلہ کیسے دیدیا۔ ان کے خیال میں یکم اپریل تک میونسپل بورڈ کو واٹر ورکس پھر واپس مل جانا چاہیئے۔ مسٹر نیر احمد سمیع نے کہا کہ ان لوگوں کو گورنمنٹ کا حکم ماننا ہی پڑے گا۔ اور اس لئے بحث و مباحثہ بیکار ہے۔

مسٹر جے چند سنگھ کے کہنے پر مسٹر شیو کمار شکلا آرڈر دیا۔ حاجی سمیع ایم ایچ نیر اور اکزیکٹو افسر محمد حبیب اللہ پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی گئی جو ڈیولپمنٹ بورڈ کی طرف سے کی ہوئی سڑکوں کی مرمت کی ادائگی کے لئے مجوزہ ٹیکس پر سوچ بچار کرے گی۔ مسٹر دیبی سنگھ بھارگو نے کہا کہ بھیرون گھاٹ میں بھی روشنی کا معقول انتظام ہونا چاہیئے۔

چوتھے ٹسٹ کیلئے ہندوستانی ٹیم

ہندوستان اور دولت مشترکہ کے چوتھے ٹسٹ میچ کے لئے جو کانپور میں ۱۴ جنوری سے ۱۸ جنوری تک کھیلا جائے گا۔ آل انڈیا انتخابی کمیٹی نے مندرجہ ذیل کھلاڑیوں کو چنا ہے۔

۱۔ ایم مرچنٹ (کپتان) ۲۔ سید مشتاق علی
۳۔ آر۔ ایس۔ مودی ۴۔ ایس ہزاری
۵۔ ڈی بی۔ پھڈکر ۶۔ ایچ۔ بی ادھیکاری
۷۔ ونو منکڈ۔ ۸۔ پی آر امریگر
۹۔ این کے منتری ۱۰۔ ایچ گیکا واڈ
۱۱۔ غلام محمد۔ بارہواں کھلاڑی
بی بی جوشی۔ فالتو۔ ۱۔ جی کے کشن چند
۲۔ این چودہری۔

۱۴ جنوری سے ۱۸ جنوری تک سوا دس بجے دن سے ۱۲½ بجے دن تک اور ۲½ بجے دن سے ۴½ بجے تک روزانہ میچ لکھنؤ ریڈیو اسٹیشن سے نشر کیا جائے گا۔

لنکا کے وزیر صنعت

لنکا کے وزیر صنعت و زراعت مسٹر جی جی پونن بالم جو ہندوستان آئے ہوئے ہیں ۳ جنوری کو کانپور پہونچے اور محکمہ صنعت کے ڈائرکٹر کے ہمراہ ایمپلائمنٹ اکسچینج لال املی اور کوپرایلن کا معائنہ کیا مسٹر پونن بالم کو یوپی مرچنٹس چیمبر نے دوپہر کو کھانے پر مدعو کیا۔ اور چیمبر کے صدر مسٹر پرشوتم داس سنگھانیا نے ان کو خوش آمدید کیا۔

فیصلہ نہیں ہو سکتا ہے۔

حیدرآباد کے عوام اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں گے حکومت ہند کا یہ خیال ہے کہ حیدرآباد کے ٹکڑے کرنا بہت نامناسب ہوگا

اپنا کانپور

مزدوروں نے یوم شہید منایا

سیسہ مئو کے چوراہے پر ۶ جنوری سنہ ۴۷ء کو جو فائرنگ ہوئی تھی اس میں ہلاک ہونے والے مزدوروں کی یاد منانے کے لئے ۶ جنوری کو یوم شہید منایا گیا۔

آج مزدوروں نے اسی چوراہے پر جمع ہو کر شہید مزدوروں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر ۵۵ مزدور بھی موجود تھے۔ جو اس فائرنگ میں گھائل ہوئے تھے۔ شہر کے ذمہ دار حکام نے دفعہ ۱۴۴ لگا کر مزدوروں کو آگاہ کیا کہ وہ اس موقع پر شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے علاوہ کوئی اور سرگرمی نہ دکھائیں۔ اس موقعہ پر نہ تو کسی کانگریسی لیڈر نے شرکت کی اور نہ کوئی ترنگا جھنڈا ہی نظر آیا۔

نیو وکٹوریہ مل چلنے لگا

۴ جنوری کو مقامی نیو وکٹوریہ مل میں تقریباً ۵۵ دن کے بعد ٹھیک حالت پر آثار نظر آئے جب کہ مزدور زیادہ تعداد میں کام کرنے حاضر ہوئے

میونسپل بورڈ کی ٹیکس وصولی

کانپور میونسپل بورڈ میں گذشتہ دو سال میں ٹیکس کی وصولی کی رفتار کا موازنہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۴۹ء میں گذشتہ سال کے اعتبار سے چار فیصدی ترقی ہوئی ہے۔

سنہ ۴۸ء میں کانپور میونسپل بورڈ نے وصول ہونے والی رقم میں سے ۱۳ لاکھ ۹۷ ہزار کی رقم وصول کر لی تھی۔ جو کل رقم کا ۳۶ فیصدی تھا۔ لیکن سنہ ۴۹ء میں ۱۹ لاکھ ۴۴ ہزار ۷۹۸ روپئے وصول ہوئے جو کل رقم کا ۴۰ فیصدی ہے۔

تمثیلی مشاعرہ

۱۲ جنوری سنیچر ۹ بجے رات کو گنیش بھون (ڈنگاک ایڈورڈ میموریل ہال) پھول باغ میں ایک تمثیلی مشاعرہ ہوگا جس کی صدارت آنریبل سری سمپورنا نند وزیر تعلیم فرمائیں گے۔

یہ مشاعرہ کانپور میں اپنی نوعیت کا پہلا مشاعرہ ہے اس میں شاعر نہیں بلکہ متقدمین و متاخرین شعرا کرام اپنا کلام ... گے۔ مثلاً۔ میر۔ سودا۔ غالب۔ ذوق۔ ناسخ وغیرہ وغیرہ اپنے اپنے لباس میں ... آئیں یہ تمثیلی مشاعرہ ہر اس شخص کو جسکو ذرا بھی ادبی ذوق ... دیکھنا چاہیئے۔ مشاعرہ میں داخلہ ٹکٹ سے ہوگا۔ ... ۵ روپیہ ۲ روپیہ ۱ روپیہ اور ۸ آنہ ہوگی۔ مشاعرہ کی ... کے ایک انٹر کالج کی امداد میں دی جائیگی۔

آنجہانی بی ایم دھر!

مسٹر بی ایم دھر اسپارکل ... کی خودکشی کے واقعہ سے کانپور کے اخبار نویسوں میں ایک ... کی لہر پھیل گئی۔

۳ جنوری کو روزانہ ٹیلی گراف کے دفتر میں کانپور کے اخبار نویسوں کا ایک ماتمی جلسہ ہوا جس میں ... نے جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر دھر کی قابلیتوں کی ... کی اور مندرجہ ذیل حضرات نے مسٹر دھر کی شخصیت اور ... کا اعتراف کرتے ہوئے تقریریں کیں۔ اور ان کی یادگار ... ایک معقول شکل میں قائم رکھنے کو کہا۔

مسٹر جے دیو گپتا۔ مسٹر ش چندر بھاچاریہ۔ پنڈت ... اوستھی۔ خواجہ عبدالسلام پنڈت دیودت مصرا۔ گوپی ناتھ سنگھ۔ تربھون ناتھ۔ دریندر سروپ پی سی گپتا۔ گوپی ... تیواری۔ بال مکند گپتا۔ سری نرائن پانڈے۔ اور دو ... ایک چھ حضرات کی کمیٹی بھی بنا دی گئی ہے۔ جو شہر میں آنجہانی ... قائم کرنے کی کوشش کرے۔ آخر میں سب نے کھڑے ہو کر ایک ... رزولیوشن پاس کیا۔

سبد گل

ادب لطیف

عالم نسواں

بچوں کی دنیا

بزم فلم

مکالمہ خلیق و الیس

پاکستان کا ایک ادبی شاہکار ملاحظہ ہو۔ جو معاصر روزنامہ "سفینہ" لاہور نے شائع کیا ہے۔ ظالم شاعر نے ... چوہدری خلیق الزماں کل پاکستان مسلم لیگ کے صدر ہیں۔

نظم پڑھیے اور تعجب کیجئے کہ شاعر چوہدری ... [illegible]

کون اپنے کام میں چالاک نکلا ہیں کہ تو؟

کیوپڈ!

(از مسٹر منظور علی صاحب)

لوگ اسے لڑکا کہتے ہیں ...... لیکن حقیقت میں وہ عورت ہے ...... لڑکا سمجھ ہی نہیں سکتا کہ جوانی کیا ہے۔ جب تک وہ شباب کی منزل تک پہونچ نہ جائے وہ عورت ہے ......

ایک حسین عورت ......

وہ اپنی کمان کے ذریعہ ...... تیر پھینک کر مجروح کرتا ہے ...... محبت اپنی نظروں کے تیروں سے گھائل کرتی ہے۔ ہمارے رونے پر دونوں ہنستے ہیں۔ دونوں ظالم ہیں ...... مظلوم کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں ...... یونانی محبت، لڑکی کی لڑائی ... پسند کرتے ہیں۔ اسی لئے انھوں نے کیوپڈ کو ایک لڑکا بنا دیا ...... عورت کو ایک پتھر کا بت ......

سائنسداں اور انجینئر مدد کریں

پونا ۲ جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے آج سائنس دانوں اور انجینئروں سے اپیل کی کہ وہ مشترکہ طور پر ان مسائل کو حل کریں جن کا مقصد اس ملک کی معیار زندگی بلند کرنا ہے۔

پنڈت نہرو نے ہندوستانی سائنس کانگریس کی افتتاحی تقریب کی رسم ادا کرتے ہوئے کہا کہ دنیا ابھی تک اس لئے نہیں سمجھ سکی ہے کہ بہت سے ملک اپنے بنیادی مسائل کو حل کر چکے ہیں۔ اور ان کے پاس اتنی فرصت ہے کہ عالمی نقطہ نظر سے جنگ اور امن کی باتیں کر سکتے ہیں۔ یا ممکن ہے حالات نے انھیں ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہو۔ ہماری اپنی بنیادی ضرورتیں اتنی اہم ہیں کہ ایسی باتیں نہیں کر سکتے۔ اور کبھی کر سکتے ہیں تو صرف اصولی طور پر اس لئے ہم اقتدار کے سیاست کے پیچ دار چکر میں نہیں الجھنا چاہتے ہیں۔

پنڈت نہرو نے موجودہ زمانہ میں سائنس دانوں کی حیثیت کا مزاحیہ انداز میں ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ارباب حکومت انھیں مفید مزدور سمجھتے ہیں۔

عورت کا حسن

از حامد اللہ صاحب افسر بی اے۔

حسن کی قدر یوں تو ہر ملک میں ہر زمانہ میں رہی لیکن کچھ مدت سے یورپ اور امریکہ میں نسوانی حسن کی پسندیدگی کے ذاتی اور انفرادی مسئلہ کو ایک پبلک مسئلہ بنا دیا ہے۔ چنانچہ نوبت یہاں تک پہونچی ہے کہ ہر ملک میں نسوانی حسن کا مقابلہ ہوتا ہے جس میں خواتین بہتر سے بہتر ملبوس زیب تن کرکے ان کے مقابلہ میں شریک ہوتی ہیں۔ پبلک کی طرف سے چند صاحب ذوق اصحاب جج مقرر کئے جاتے ہیں۔ اور ان ججوں کی رائے سے ایک مس کا انتخاب ہو جاتا ہے چنانچہ مس امریکہ، مس انگلینڈ، مس فرانس اور مس جرمنی ہر ملک نے علیحدہ علیحدہ اپنے ہاں کی ایک حسین ترین خاتون منتخب کر لی ہے۔ اس کے بعد ان تمام خواتین حسن کا ایک بین الاقوامی مقابلہ ہوتا ہے اور ججوں کی رائے کے مطابق تمام ملک کے حسین نمائندوں سے ایک حسین ترین خاتون کا انتخاب کرکے اس کو مس ورلڈ کے خطاب سے سرفراز فرمایا جاتا ہے۔ غالباً اس مقابلہ کی ضرورت سینما یا متحرک تصاویر کے رواج سے پیش آئی۔

در اصل عورت کا فطری طور پر محبت کے آغوش میں زندگی بسر کرنا چاہتی ہے۔ محبت عورت کا پیدائشی حق ہے جس حصول محبت کا ذریعہ ہے۔ جو حسین ہیں وہ خود کو خوش قسمت سمجھتی ہیں۔ اور جو حسین نہیں ہیں وہ حسین بننا چاہتی ہیں۔ چنانچہ یورپ اور امریکہ میں حسن سازی کے متعدد کارخانے قائم ہیں جہاں طرح طرح کی مشینوں کے ذریعے بدصورتی کی بیماروں کا علاج کیا جاتا ہے۔ آنکھ، ناک، کان، ہاتھ پاؤں، تمام اعضاء کو بنانے کے لئے ماہرین فن موجود رہتے ہیں۔ حسن کی دلدادہ خواتین حسن سازوں کے ہاتھوں عمل جراحی کے ذریعے طرح طرح کے مصائب برداشت کرتی ہیں۔ حسن کا مقصد خواہ کسی صورت میں ہو۔ حیات انسانی میں کیف پیدا کرنا اسے لطافت سے بھر دینا راحت اور مسرت سے لبریز کر دینا۔ اور اس اطمینان کی دولت سے مالا مال کرنا ہے لیکن جس سطحی اور مصنوعی حسن پر یورپ کی خواتین آنکھ بند کرکے ٹوٹ پڑتی ہیں وہ ان تمام اوصاف سے محروم ہے۔ یہی سبب ہے کہ یورپ کے اکثر باشندوں کی زندگی خانگی مصیبت اور پریشانی کی زندگی ہے۔ اور طلاق تو ان کی روزانہ زندگی کے معمولات میں شامل ہیں جسمانی حسن ایک نعمت ہے جسے خدا دے لیکن عورت کا حقیقی حسن اس کی سیرت کا حسن ہے۔

ایک کریہہ اور بدنما چہرے کا مالک ہونا ایک کریہہ اور برے دل کے مالک ہونے سے بدرجہا بہتر ہے۔ سب سے زیادہ کریہہ المنظر وہ ہیں جن کا دل سیاہ ہے۔ صحت کا حسن گر دل کی طرف منتقل ہو جائے۔ تو اس سے زیادہ اور کیا خوش نصیبی ہو سکتی ہے۔ اخلاق کی خوبی اطوار و خصائل کا بہتر ہونا۔ رحم خدا ترسی اور ہمدردی رواداری۔ ایثار خوش طبعی۔ کشادہ دلی سلیقہ۔ بلند حوصلگی یہ سب بہترین ہیں۔ اور اگر یہ چیزیں کسی خاتون کو میسر نہیں ہیں تو اس کا حسن خود اس کے وجود کے لئے اور اس کے اعزا و اقربا کے لئے بھی مصیبت ہے۔ جس سے خدا ہر شخص کو محفوظ رکھے۔

چچا نہرو کو جاپانی بچوں کے تحفے؟

نئی دہلی ۲۸ دسمبر۔ جاپان کے بچوں کے اس تحفہ سے خوش ہو کر جو وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے جاپانی بچوں کو بھیجا۔ انھیں "چچا نہرو" "انکل نہرو" کا خطاب دیا ہے۔ اور ہندوستانی بچوں کے لئے بہت سے تحفے بھیجے ہیں۔ ان میں قد آدم گڑیاں اور اس ہاتھی کی تصویریں ہیں۔ جو پنڈت نہرو نے جاپان بھیجا تھا۔ ان کے علاوہ وہاں کے مشہور کھلونے بنانے والے نے کچھ جانور بنائے ہیں۔ جو مل کر بینڈ بجاتے ہیں۔ اس نے امید ظاہر کی ہے کہ ان کے گانے سے ہندوستانی بچے بہت محظوظ ہوں گے۔

فلم کا بل گورنر جنرل کو منظور

نئی دہلی ۲۸ دسمبر۔ فلموں کے متعلق (ترمیمی) بل پر گورنر جنرل نے اپنی منظوری دے دی ہے۔

اس بل کا مقصد فلموں پر ہم آہنگی کے ساتھ سنسر کرنا ہے۔ تاکہ فلموں کا معیار اس حد تک بلند ہو سکے۔ کہ وہ ایک قسم کا ذریعہ بن جائیں۔ اور عوام کو صحیح قسم کی تفریح مل سکے۔

اس بل کی رو سے موجودہ صوبائی سنسروں بورڈ کی جگہ ایک سنسر افسر ہوگا۔ جسے حکومت ہند مقرر کرے گی۔ اس قانون کا نفاذ اس تاریخ سے ہوگا جس دن حکومت ہند اپنے سرکاری گزٹ میں شائع کرے گی۔

ہند پارلیمنٹ کے ضمنی انتخابات

لکھنؤ ۳ جنوری۔ دستور ساز اسمبلی کی جو نشستیں ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء سے دہری رکنیت کے خاتمہ کی وجہ سے خالی ہو گئی ہیں۔ انھیں پر کرنے کی غرض سے اسپیکر یو پی اسمبلی نے ہند پارلیمنٹ کے ممبروں کے انتخابات کے لئے حسب ذیل پروگرام کا اعلان کیا ہے۔

پرچہ نامزدگی کی تاریخ ۱۱ جنوری۔ ۱۲ بجے دن۔ جانچ کی تاریخ ۱۲ جنوری ۱ بجے دن۔ نامزدگی کے پرچے واپس لینے کی تاریخ۔ ۱۳ جنوری ۱ بجے دن۔ بیلٹ کے ذریعہ رائے دہندگی کی تاریخ ۱۴ جنوری اسمبلی ریڈنگ روم میں ۱۱ بجے دن سے ۴ بجے شام تک۔

مندرجہ ذیل ممبر نشستیں خالی کریں گے۔ اور ان نشستوں کے لئے اس ضمنی انتخاب میں ممبران منتخب کئے جائیں گے۔

۱۔ مسٹر الگو رائے شاستری۔ ۲۔ مسٹر بنسی دھر مصرا۔ مسٹر اے دھرم داس ۴۔ مسٹر آر وی دھولیکر۔ ۵۔ مسٹر گوپال نرائن ۶۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت، ۷۔ مسٹر ہرگوبند پنت ۸۔ پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری۔ ۹۔ مسٹر جگناتھ بخش سنگھ۔ ۱۰۔ آر چار جنگل کشور۔ مسٹر کملا پتی تیواری۔ مسٹر پھول سنگھ۔ مسٹر پورنما بنرجی۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن۔ مسٹر رام چندر گپتا۔ مسٹر سوچیتا کرپلانی۔ مسٹر وشنگیش نرائن تیواری مسٹر وشمبھر دیال ترپاٹھی۔ مسٹر بھگوان دین۔ مسٹر دیال داس بھگت مسٹر مسعود یادین۔ مسٹر پرا گی لال بیگم اعزاز رسول۔ مولانا حسرت موہانی۔ مولانا محمد حفظ الرحمن

مسٹر بھگوان دین مسٹر دیال بھگت مسٹر سوریا دین مسٹر پراگی لال کی نشستوں کے لئے ہریجن امیدوار منتخب کئے جائیں گے۔ اور مولانا حسرت موہانی مولانا حفظ الرحمن اور بیگم اعزاز رسول کی جگہوں پر مسلم امیدوار منتخب کئے جائیں گے۔ انتخابات ۱۵ جنوری ۱۹۵۱ء تک ہو جانا چاہئیں۔

پاکستانیوں کا کشمیر کی سرحد پر حملہ!

جموں ۲ جنوری۔ حکومت کشمیر کے ایک اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ مسلح پاکستانیوں نے ۳۱ دسمبر کی رات ۴۳ کشمیری سرحد کے چار گاؤں پر حملہ کیا۔ لیکن ایک گھنٹہ کے مقابلہ کے بعد مقامی باشندوں نے ان کو پیچھے ہٹا دیا۔

انڈونیشیا کیلئے غیر ملکی سرمایہ

جاکرتا ۲ جنوری۔ انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے ایک نشریہ میں کہا کہ انڈونیشیا باہری سرمایہ کا خیر مقدم کرے گی۔ بشرطیکہ سرمایہ لگانے والے افراد کاروبار کرنے والی کمپنیاں سماجی بہتری کے لئے سرکاری سرگرمیوں پر عمل کریں۔ اور مزدوروں کی حالت بہتر بنانے میں ہاتھ بٹائیں۔

برطانی فوج یونان چھوڑ دیگی

ایتھنز۔ یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۳۱ جنوری تک تمام برطانی فوجیں یونان سے ہٹائی جائیں گی۔

کشمیر کا مسئلہ ایکبار پھر حفاظتی کونسل کی سپرد ہوگا

نیویارک ۳ جنوری۔ پریس ٹرسٹ انڈیا کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ با وثوق حلقہ کا خیال ہے کہ جنرل میک ناٹن کی تجویز پر جانبین راضی نہیں ہو سکے ہیں۔ اس لئے کشمیر کا مسئلہ ایک مرتبہ حفاظتی کونسل میں پھر سپرد کیا جائے گا۔ گذشتہ رات کو جنرل میک ناٹن کی تجویز پریس میں آئی تھیں کہ اس تجویز کے ساتھ وہ بھی شائع ہوئی ہیں۔ جو ہندوستان اور پاکستان اس تجویز میں چاہتے ہیں۔ خیال تھا کہ تجویز اور اس کی ترمیموں کے متعلق فریقین سے گفتگو کے بعد کوئی متفقہ حل نکل سکیگا۔ لیکن جنرل میک ناٹن کو ابھی اس سلسلہ میں کوئی بات معلوم نہیں ہوئی ہے۔

ہندوستان اور پاکستان نے جنرل میک ناٹن کی تجویز میں جو ترمیم کی ہے۔ اس کے پیش نظر وہی صورت حال پیدا ہو جائے گی۔ جو اپریل ۱۹۴۸ء میں مشترکہ سیاسی کانفرنس سے قبل تھی۔ اس وقت رائے طلبی کی تیاری کے دوران میں ریاست جموں اور کشمیر کی حفاظت اور اس میں اقتدار اعلیٰ کا سوال ایک اختلافی مسئلہ تھا۔

میک ناٹن کی تجویز جب اپنی اصلی ۲۹ دسمبر کو ہندوستان اور پاکستان کو ناقابل قبول تھی۔ تو دونوں کی مجوزہ ترمیموں کے بعد یہ فریقین کے لئے اور زیادہ ناقابل قبول ٹھہرے گی۔

ہندوستان کی پہلی قومی تجربہ گاہ

پونا ۳ جنوری۔ ہندوستان کی پہلی قومی تجربہ گاہ نیشنل کیمیکل لیبوریٹری کا افتتاح آج یہاں وزیر اعظم نہرو نے ایک تقریب میں کیا۔ جس میں ہندوستان اور بیرون ملک کے دو سو سے زائد سائنس داں بھی شریک ہوں گے۔ جو یہاں سائنس کانگریس کے سلسلہ میں آئے ہوئے ہیں۔

برطانیہ امریکہ اور فرانس کے سائنس دانوں کی طرف سے سر رابرٹ رابن سن ڈاکٹر آرتھر کامپٹن اور میڈم جولیٹ کوری نے خیرسگالی کے پیغامات پہونچائے جن میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ یہ تجربہ گاہ ہند کی صنعتی ترقی میں مدد دے گی۔

مصر میں عام انتخابات

قاہرہ ۳ جنوری۔ مصر میں آج جنگ کے بعد پہلے عام انتخابات ہوئے انتخابات شروع ہونے سے پہلے دو جماعتوں کے حامیوں نے جم کر لڑائی کی جس میں دس آدمی ہلاک ہوئے۔

کامیابی حاصل کرنے والی سعد پارٹی اور اس کی مخالف وفد پارٹی کے درمیان انتخابی کشت و خون روکنے کے لئے ملک بھر میں پولیس تیار کھڑی ہے۔

انتخابات میں اکیس سے زیادہ کے تمام مرد ووٹ دے سکتے ہیں۔ رائے دہندگان کی مجموعی تعداد پچاس لاکھ سے زیادہ ہے۔ ۸ نومبر کو شاہ فاروق کے حکم سے ایوان کو توڑنے کے بعد ممبروں کی تعداد ۲۶۰ سے بڑھا کر ۳۱۵ کر دی گئی ہے۔

انڈونیشیا ایشیائی ریاست ہے

کراچی ۲ جنوری۔ کل شب انڈونیشیا کی متحدہ ریاست کے پہلے صدر ڈاکٹر محمد حتیٰ نے انڈونیشیا کو اسلامی کے مقابلہ میں ایشیائی ریاست بتلایا۔ ہالینڈ سے جاکر جاتے ہوئے کراچی میں ڈاکٹر محمد حتیٰ نے اخبار نویسوں کو بتلایا کہ مذہب کے بارے میں ہم میں کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے یہاں مختلف مذاہب کے ماننے والے رہتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں کہ کیا انڈونیشیا اسلامی ریاستوں کی عالمی گروہ بندی پسند کرے گا۔ ڈاکٹر حتیٰ نے کہا کہ ہمارے یہاں مذہب کے معاملہ میں کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ ہماری ریاست میں مسلمان۔ عیسائی اور شنٹو مذہب کے ماننے والے ہیں۔ اس لئے آپ ہماری ریاست کو اسلامی ریاست نہیں کہہ سکتے ہیں ہماری ریاست پہلے تو ایک قومی ریاست ہے اور پھر ایک ایشیائی ریاست ہے۔

بھوپال کسی صوبہ میں ضم نہیں ہوگا

بھوپال یکم جنوری۔ باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ اس کا کوئی امکان نہیں ہے کہ مستقبل قریب میں بھوپال کسی قریبی صوبہ میں ضم ہو جائے گا۔

یہ خیال اس بات سے پیدا ہوا کہ حکومت ہند کی وزارت ریاست کے سکریٹری مسٹر وی پی مینن حال ہی میں یہاں آئے تھے۔

نہرو کو ناگپور یونیورسٹی کی اعزازی ڈگری

ناگپور یونیورسٹی نے آج وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری دی۔

اقوال زریں

ہر ظالم کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک بڑا ظالم تیار رہتا ہے

اگر تو خدا کی قدرت کو معلوم کرنا چاہتا ہے تو دل کی یعنی آنکھ کی شعاع زمین و آسمان کے بیچ ڈال کر دیکھ خدا کیسا ہے۔

خدا نے اپنی رحمت کی بہار کے ساتھ اپنے قہر کی خزاں بھی پیدا کی ہے۔

اپنی تعریف عطر فروش کی طرح نہ کرو۔ کیونکہ مشک خود خوشبو دیتا ہے۔

اپنے سے بچے کو ذلت کی نظر سے نہ دیکھ۔ تاکہ تیرا چھوٹا تجھ کو بڑا نہ سمجھے۔

سوچ اور اچھی طرح کہ قبر کے مکان میں آرام کی کروٹیں کیسے لے گا۔

ص م ڈوبتے سورج کی سنہری کرن بہتی ہوئی ندی کی نتھری ہوئی سطح سے ہمکنار ہو کر رخصت ہوا چاہتی ہیں۔ موجوں کا اضطراب بڑھ رہا ہے۔ کرنیں ہٹتی ہیں۔ موجیں بڑھتی ہیں۔ یہ پر لطف ملاپ کیا ہے۔۔۔۔۔!

رنگ و نور کا طوفان۔

دیکھتے دیکھتے کرنوں نے کئی کاٹی رخصت ہوتے وقت کچھ یوں مسکرائیں۔ جیسے کہہ رہی ہوں۔

ہم پھر بھی آئیں گی۔

مضطرب موجیں مطمئن ہو گئیں۔ اب اضطراب کی جگہ سکون ہے۔ بے قراری کی جگہ قرار۔

تم ملیں مل کر رخصت ہوئیں۔ شاید تمہیں معلوم نہیں۔ جاتے وقت تم نے مجھے مڑ کر دیکھا تمہاری نگاہیں کہہ رہی ہیں۔

میں پھر بھی آؤں گی۔

میں مطمئن ہو گیا۔ اضطراب کی جگہ سکون نے لے لی۔ اور بے قراری کی جگہ قرار نے ڈوبتے ہوئے سورج کی کرنیں پھر موجوں کو رخصتی بوسہ دے رہی تھیں یہ کہہ کر کہ۔۔۔۔۔

ہم پھر بھی آئیں گے !

تم نہیں آئیں۔ تم رخصت نہیں ہوئیں جاتے ہوئے مڑ کر مجھے کون دیکھے۔ کس کی نگاہیں کہیں میں پھر بھی آؤں گی۔

اضطراب بڑھتا چلا جاتا ہے۔ سکون کہاں تک آئے۔ اجازت دو تو پوچھوں !

جو تمہاری طرح سے کوئی جھوٹے وعدے کرتا تمہیں منصفی سے کہہ دو تمہیں اعتبار آتا۔

برباد نظر

—(۸)—

جس بات کا خدشہ تھا وہی کر رہا۔ کیا روایات کی قربان گاہ پر تمہیں کو بھینٹ چڑھنا تھا۔ تم چاہتی ہو اب تمہیں بھول جاؤں۔ میں جانتا ہوں کہ بزم زیست کے قیام پر چراغ بجھا دوں۔ سماج نے کسر باقی رکھ چھوڑی ہے اُسے خود پورا کر دوں۔ ـــ

ہم نہ ہوں گے کس کا غم ہوگا۔
لیکن اس حقیقت کو کہاں چھپاؤں کہ۔
میں بھی مجبور ہوں۔

زندگی کی دشوار گذار گھاٹیوں کے دو مسافر چلتے چلتے بچھڑ گئے۔

حیات نگر کے پار دونوں نئے ساتھیوں کے ساتھ تاروں کی ٹھنڈی چھاؤں میں نسری کی دھیمی دھیمی آواز سنتے ہیں۔ قدم اٹھاتے ہیں۔ اور منزل کی طرف بڑھے جاتے ہیں۔

کون جانے کہاں تک جائیں۔

موج تبسم

پاسپورٹ کے ایک افسر نے ایک مسافر نے پوچھا۔ کیا تم برطانی رعایا ہو۔ ؟

اس نے جواب دیا۔ ؟

میری ماں انگریز خاتون تھیں لیکن اس نے اٹلی میں ایک فرانسیسی سوداگر سے شادی کر لی تھی۔

پاسپورٹ کے افسر نے پوچھا۔

تم پیدا کہاں ہوئے تھے۔

مسافر نے جواب دیا۔

میں ہسپانوی جہاز پر افریقہ کے ساحل پر پیدا ہوا تھا۔

پاسپورٹ افسر۔

تم نے اپنی زندگی کہاں بسر کی۔ "؟

مسافر نے جواب دیا۔

میرے باپ کا امریکہ میں انتقال ہو گیا۔ میری ماں مجھے لے کر پولینڈ چلی آئی۔ اور وہاں اس کا بھی انتقال ہو گیا۔ میری عمر اس وقت چار سال تھی۔ مجھے ایک روسی نے اپنا بیٹا بنا لیا۔ اور وہ مجھے ٹرکی لے آیا۔ اب میں چین میں ملازم ہوں۔

بس بس اب مجھے معلوم ہو گیا کہ تم اپنی ذات سے انجمن اقوام ہو"

تحسین معلومات

آئینسٹائین کا نیا نظریہ ثقل

نیویارک۔ ۲۸ دسمبر۔ ایک مدت سے علم طبیعات کے ماہرین جن کا ماہرین قوتوں کا راز معلوم کرنے میں سر گرداں تھے۔ آئن اشٹائن نے کشش ثقل کا ایک نیا نظریہ دریافت کر کے ان کا حل ڈھونڈ نکالا ہے۔ یہ نیا نظریہ اس کی ۳۰ سالہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔

آئن اشٹائن نے اپنے اس نظریہ میں بتایا ہے کہ کشش ثقل اور برقی مقناطیسیت میں کونسا قانون قدرت کارفرما نظر آتا ہے۔ اس نئے نظریہ کا اعلان پرنسٹن یونیورسٹی کی ایک پریس کانفرنس میں کیا گیا تھا۔ اس اعلان کے موقع پر آئن اشٹائن موجود نہ تھے۔

مرض تشخیص کرنے کی مشین

لندن۔ ۲۹ دسمبر تازہ ترین دریافتوں کی وجہ سے اب ڈاکٹر بیماریوں کی تشخیص میں ایٹم کا استعمال کر رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آئندہ خطرناک بیماریاں ابتدائی دنوں ہی میں شناخت کی جا سکیں گی۔ چنانچہ ان پر آسانی کے ساتھ قابو پا لیا جائے گا۔

حکومت عوامی اشتراک کے بغیر ملک خوشحال نہیں بنا سکتی

پونا۔ ۳ جنوری۔ ایک لاکھ آدمیوں نے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو آج یہ انتباہ دیتے ہوئے سنا کہ جب تک ملک کا ہر آدمی قومی دولت میں اضافہ نہ کرے گا۔ معاشی مشکلیں حل نہ ہو سکیں گی۔ پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں کہا۔ ملکی مشکلات کو دور کرنے کی ذمہ داری حکومت پر نہیں عوام پر ہے۔ وہی اس کو خوشحال اور فارغ البال بنا سکتے ہیں۔ یہ سمجھنا غلط ہے کہ حکومت تن تنہا عوام کے اشتراک عمل کے بغیر مشکلات حل کرے گی۔ عوام کو اس کا حق ہے کہ حکومت کی غلطیوں پر اسے ٹوکیں۔ لیکن صرف نکتہ چینی سے کام نہیں چلتا۔

انھوں نے کہا کہ اس وقت ملک کے سامنے اہم ترین مسئلہ پیداوار میں اضافہ کرنا ہے۔

پنڈت نہرو نے پونا میونسپلٹی کے سپاسنامہ کے جواب دیتے ہوئے لسانی صوبوں کے مطالبہ کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ کانگریس نے لسانی صوبوں کی تشکیل کا اصول کئی سال ہوئے تسلیم کر لیا تھا۔ لیکن اس اصول کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے کانگریس کو اور بہت سے بڑے بڑے مسئلوں سے دو چار ہونا پڑا۔ لیکن اب اس کی تکمیل میں چند سال سے زیادہ صرف نہ ہوں گے۔ ہندوستان کی قوت اس کے صوبوں کی مشترکہ قوت پر مبنی ہے۔

پنڈت جواہر لال نے کہا۔ ہماری تاریخ بڑے آدمیوں کی تذکرے سے بھری پڑی ہے۔ لیکن یہ جان لینا چاہیے کہ کوئی چاہے کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو وہ تنہا بغیر دوسرے کے اشتراک کے کچھ نہیں کر سکتا۔

آخر میں انھوں نے کہا ہمارے مستقبل کی تصویر بہت رنگین اور روشن ہے۔ ہم آزاد ہو چکے ہیں اور خوشحال کے جادہ پر گامزن ہیں۔ ہماری منزل مقصود دور نہیں۔ مگر اس تک پہونچنے کے لئے ہمیں عمل کی اور جاں فشانی کی ضرورت ہے۔ ہمارے خوابوں کی تعبیر محنت کے بغیر ناممکن ہے۔

ریاست اسرائیل زیادہ قائم نہیں رہیگی

عمان ۲ جنوری۔ یہاں جو اطلاعات پہنچی ہیں ان سے پتہ چلا ہے کہ ریاست اسرائیل کے بہانے افسران اپنی رقمیں ریاست اسرائیل سے نکال کر امریکہ یا سوئٹزرلینڈ کے بنکوں میں جمع کر رہے ہیں۔

بتایا جاتا ہے کہ حال ہی میں وزیر اعظم کے دفتر کے ایک افسر کو اس سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا کہ جس سے اب تک باز پرس کی جا رہی ہے۔ اس تحریک کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ بہت سے یہودیوں کو ریاست اسرائیل کے زیادہ دنوں تک قائم رہنے کی امید نہیں۔

پاکستان میں کوئلہ پولینڈ اور انگلستان سے

کراچی ۲ جنوری۔ پاکستان نے لینے لئے کوئلہ کا انتظام پولینڈ اور انگلستان سے کیا ہے۔

مشرقی بنگال کو ہر ماہ ۸۰ ہزار ٹن اور مغربی پاکستان کو ہر ماہ ایک لاکھ ٹن کی ضرورت ہوتی ہے

جنوبی افریقہ میں شادیوں پر پابندیاں

ڈربن ۲ جنوری۔ شادی کے نئے قانون کے تحت یورپی اور غیر یورپی باشندوں کے درمیان شادی غیر قانونی قرار دے دی گئی ہے۔

روس مشرقی جرمنی کو فوجی مرکز بنا رہا ہے

برلن۔ ۲ جنوری۔ اطلاع ملی ہے کہ روس مشرقی جرمنی کو یورپ کا زبردست فوجی بحری اور فضائی اڈہ بنانے کے منصوبوں پر عمل کر رہا ہے۔

آسام میں وزیروں کی تعداد کم کیجائیگی

گوہاٹی ۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ آسام کانگریس پارلیمنٹری پارٹی نے کل رات اپنے جلسہ منعقدہ نوگاؤں میں ہوا تھا۔ وزیروں کی تعداد کم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور وزیر اعظم اور پارٹی لیڈر مسٹر گوپی ناتھ بردولی کو اس سلسلہ میں ضروری کارروائی کا پورا پورا اختیار دیا۔

بتلایا جاتا ہے کہ یہ فیصلہ وزیر اعظم کی تجویز پر کیا گیا ہے کہ دستور کی جانے والی تبدیلیوں اور آسام کی مالی حالت کے پیش نظر وہ استعفیٰ دے کر دوبارہ وزارت بنانا چاہتے ہیں۔

وزیر اعظم کی توجہ جب اس افواہ کی طرف مبذول کرائی گئی بتلایا گیا کہ پارٹی کے جلسے میں وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی گئی تھی۔

افسانہ

نازک خیالیاں

از جناب مجید لاہوری

آہوئے صحرا !

زندگی کی دشوار گذار گھاٹیوں میں مسافر چلتے چلتے اکتا گیا۔ ندی کنارے سبز سبز گھاس پر دم لیا ! ندی شوق کی مستیوں میں بہہ رہی تھی۔

جیسے کہہ رہی ہو۔

بس تھک ہار کے بیٹھ رہو تم۔"

وہ اٹھا نئے عزم کے ساتھ کنارے کنارے ہو لیا۔

ندیا دریا کے قریب پہونچی دریا نے والہانہ دونوں ہاتھ پھیلائے۔ اس کو آغوش میں لینے کے لئے۔۔۔۔۔

ندی کی چند موجیں ادھر پلٹ کر ادھر لوٹیں۔ شاید مسافر سے کنکھیوں سے یہ کہہ رہی ہیں کہ ہمیں مل گیا نا اپنا ہم سفر۔۔۔۔۔!

یاس اور یاس کے سنگم پر مسافر نے آسمان کی طرف ملتجی نظروں سے دیکھا۔ آج اسے شدت کے ساتھ تنہائیوں کا احساس ہوا۔۔۔۔ (ایک لطیف آواز)

کہاں جائیں گے آپ۔ ؟

" حیات نگر کے اس پار "

" مجھے بھی وہیں جانا ہے "

" تو میرے ہمراہ آ سکتی ہیں آپ۔

" اگر آپ کو عذر نہ ہو تو "

"کیا عذر ہو سکتا ہے مجھے۔ "

کہتے ہیں کہ تاروں کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میں نسری کی دھیمی دھیمی آواز آتی ہے۔ اور مسافر اپنی ہمسفر کے ساتھ خوش خوش قدم اٹھاتا منزل کی سمت بڑھتا چلا جاتا ہے۔

یوسف بے کارواں۔

—(۲)—

جان بہار !

اوس کی ننھی ننھی بوندیاں دل میں شوق کا بے پناہ طوفان نے معروف " آوارہ خرامی " رہیں۔ شاید وہ منزل مقصود کی جستجو میں تھیں۔ ستاروں کی مسکراتی ہوئی نگاہوں نے انھیں آخر کار پھولوں کے آغوش رنگین میں " آسودہ سکون " دیکھا۔ پتیوں کے رخ پر ہلکی ہلکی سرخی جھلکی۔ ڈالیاں جھوم جھوم کر گئیں۔"

بلبل نے سرمست و مدہوش راگ الاپا۔ روح کی گہرائیوں کا راگ۔

نسیم رقص کرنے لگی ہلکی ہلکی آرزوں کی رنگین اور لغزشوں کا رقص، صبح ہو گئی۔ شفق نے پگھلا ہوا سونا نچھاور کیا۔ اور سورج کی کرنوں نے سیال چاندی میں نے شانتی کے دریچوں سے کوئی جھانک کر کہہ رہا تھا ؟

قران زہرہ و خورشید مبارک ہو"

پامال خزاں۔

—(۳)—

سرو خراماں !۔۔۔۔

" تمہیں کیا ہو گیا ہے !

کس سادگی سے پوچھا ہے تم نے جیسے تمہیں کچھ معلوم نہیں۔ جیسے کچھ جانتی نہیں تم۔

جانی بوجھی باتیں سنو گی۔ انجان بنی رہو گی۔

تمہیں یاد نہیں کیا۔ جب تم پہلی بار سے مجھے ملیں اور تمہاری پہلی نظر نے میرے دل کو ایک پیام دیا۔ ! کیا پیام تھا وہ ؟

میں کیوں بتاؤں ؟ آپ دل سے پوچھو جس کی آرزو تھی۔ وہ دل چپ ساد ہے تو نظر سے دریافت کرو۔ تمہاری نظر نے تمہارے دل کی ترجمانی ہی تو کی تھی۔ شرمائیوں گئی تھیں مجھے دیکھ کر تمہاری نگاہوں۔ مل مل کے جھکیں۔ اور جھک جھک گئیں۔ ٹھیک ہے نا۔

اس طرح کیوں دیکھا تھا تم نے ؟ اب بھی مجھ ہی سے پوچھو گی کہ۔

تمہیں کیا ہو گیا ہے۔"

اے کاش میں کچھ کہہ سکتا۔ کہ۔

مجھے کیا ہو گیا ہے۔

آوارہ و مجنونے

—(۴)—

روح محبت !!

میں یہ نہیں کہتا " مجھے تم سے محبت ہے " تم مجھے نہیں سنتیں کہ تم مجھے مجھ سے عزیز ہو " ہاں میں نے یہ بھی نہیں سنا " میں تم کو یاد کرتا ہوں۔ یہ کیا ہے؟ جب تم ملتی ہو تو میری زبان پر مہر سکوت لگ جاتی ہے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ مگر کچھ نہیں کہتا ـــ۔

تم سے مل کر جو میں خاموش سا ہو جاتا ہوں۔
سوچتا ہوں یہ کہیں شوق کا آغاز نہ ہو

تم دیکھتی ہو تو جی چاہتا ہے تم یوں ہی دیکھتی رہو۔ جب تم بیٹھی رہتی ہو تو جی چاہتا ہے تم یوں ہی بیٹھی رہو۔ جب تم کہتی ہو " جاتی ہوں کل آؤں گی" نہ جانے تمہیں جانے کی اجازت کیوں نہیں دے سکتا۔ یہاں تک کہ تم چلی جاتی ہو۔ میری نگاہیں کچھ کہنا چاہتی ہیں۔ شاید یہ کہ ـــ ابھی نہ جاؤ۔ " کیا کرو گی جا کر تم "

تم چلی جاتی ہو تو دل سے باتیں کرتا ہوں۔ دل سنتا ہے مجھے کہتے ہوئے کہ۔ مجھے تم سے محبت ہے۔ تم نہیں سنتیں مگر دل جانتا ہے۔ میں تم کو یاد کرتا ہوں۔

ایسا کیوں ہے۔

تمہیں بتاؤ !

ہرمی

—(۵)—

ماہ سیاہ پوش !

تم تو آتے آتے رہ گئیں۔ لیکن سر شام تمہاری یاد آئی سیاہ خانہ دل کا گوشہ گوشہ جگمگا اٹھا۔ نہ دکھت کے لطیف سائے میں تمہاری نگاہیں مسکرا رہی تھیں جیسے کہہ رہی ہوں۔ ـــ

تم بھول گئے ہم کو ہم تم کو نہیں بھولے۔

تمہارا شکریہ تمہاری یاد کا شکریہ یہ وفاداری کا شکریہ مگر یہ حیاداری کب تک تصور میں یوں بے باکانہ آنا۔ اور ویسے چھپا رہنا۔ ہم بھی تو جانیں ہم بھی تو سمجھیں آخر یہ ادا ہے یا حیا۔ ـــ

حیا ہے تو یاد بھی نہ آؤ۔ ادا ہے تو کہے جاؤ۔ ایسی ادائیں تمہیں کو زیب دیتی ہیں۔ یہ ادائیں۔ کیا میں اتنا پوچھ لوں یہ بے نیازی کب تک ! آ جاؤ کچھ دیر کے لئے ہی سہی۔ آنا منظور نہیں تو بلا بھیجو کبھی وقت جب چاہو۔

رسوا ـــ سر بازارے

—(۶)—

جان جستجو !!

میکدہ بردوش گھٹائیں مستانہ وار چھائیں۔ میں نے بجلی کا چراغ لے کر تجھے ان میں ہر سمت کو دیکھا۔ تو نظر نہ آئی حسین فضاؤں کے دلکش سیاروں کے ہم رکاب میں نے تجھ کو جگہ جگہ ڈھونڈا لیکن تو کہیں نہ ملی۔

صحن چمن نے کلیوں کی معصوم مسکراہٹ پر مجھے تیرے تبسم کا دھوکا ہوا۔ غور سے دیکھا تو نہیں تھی۔

پھولی ہوئی سرسوں کے کھیتوں سے اس پار دھیمی دھیمی صدائیں سنائی دی۔ میں سمجھا شاید تو میرا نام لے کر پکارتی ہے۔ لیکن یہ حقیقت نہیں تھی۔ افسانہ تھا !

بھری برسات میں کہاروں کی رفتوں پر تیرے دیدار کا گماں ہوا۔ مگر یہ بھی واہمہ تھا۔۔۔۔۔۔

تا ایک راتیں آئیں تو ستاروں کی نگاہوں کو میں نے تیرا کھوج لگایا۔ تو نظر نہ آئی۔ کاش تو یہی کہہ سکتی کہ تو کہاں ہے "

متلاشی

—(۷)—

دفا نا آشنا !!

دہلی اور کھٹمنڈو کے درمیان ریڈیو ٹیلیفون اور تار!

نئی دہلی ۵ جنوری۔ آج سے دہلی اور نیپال کے دارالسلطنت کھٹمنڈو کے درمیان ریڈیو اور ٹیلیفون اور تار کا سلسلہ قائم ہوگیا ہے۔ ٹیلیفون کا افتتاح کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے پونے پانچ بجے اس پار نیپال میں ہندوستانی سفارتخانہ سے بات چیت کی۔

کانپور میونسپلٹی

ٹینڈر کا نوٹس

پورب محال کی خاص سڑک اور گلیوں میں ۹ انچ چوڑی نالی بنانے کے لئے معہ (۱۲ مین ہول اور ۶ نالی کے حوضوں کے لئے) مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

یہ ٹنڈر ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء کو ۳½ بجے دن تک اس دفتر میں پہنچ جانا چاہیئے کام کی تخمینہ کی ہوئی قیمت ۶۸۸۳ روپیہ ہے۔ ہر ٹنڈر پیش کرنے والے کو میونسپل خزانہ میں ۱۳۸ روپیہ نقد بطور رقم زر ضمانت (ارنسٹ منی) جمع کرنا ہوگی ٹنڈر مقررہ فارموں پر ہونا چاہیئے جو میونسپل بورڈ کے دفتر سے دفتر کے اوقات میں ۲ روپیہ فی سٹ (جس میں ۲ کاپیاں ہوں گی) کی قیمت سے مل سکتے ہیں۔

ایک مرتبہ خرید لینے کے بعد ٹنڈر کی قیمت واپس نہ کی جائے گی۔

دوسری شرائط اور تفصیلات میونسپل انجینئر کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

دستخط محمد حبیب اللہ
بی اے۔ ال ال، بی
ایگزیکٹو آفیسر
میونسپل بورڈ کانپور!

۶۰ ہزار من جوٹ خاک سیاہ

ڈھاکہ ۶ جنوری۔ نرائن گنج میں ایک جوٹ کی گانٹھ باندھنے والی کمپنی میں آگ لگنے سے ۶۰ ہزار من جوٹ جل گیا۔ جس کی قیمت کا اندازہ ۵۵ لاکھ روپیہ ہے

چینی کمیونسٹ اور ہندوستان

لندن ۶ جنوری۔ چینی کمیونسٹ حکومت کے وزیر اعظم چاین والائے نے پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان کو لکھا ہے کہ چین ہندوستان سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کے لئے تیار ہے۔

چاؤ این لائے نے نہرو کی تحریر کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ چین کی عوامی جمہوریہ ہندوستان کے ساتھ مساوات مساوی مفاد اور علاقائی تعلقات کے مساوی لحاظ کی بنا پر سفارتی تعلقات قائم کرنے کے لئے تیار ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس مسئلہ پر گفتگو کے لئے اپنے نائندے پیکنگ بھیجیں گے۔

جزائر فلپائن امریکہ کا فوجی مرکز!

ہانگ کانگ ۶ جنوری۔ نئے سرخ چین کی خبر رسان ایجنسی کی خبر میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ نے یہ منصوبہ بنایا ہے کہ قوم پرور چین کے آخری مورچے فارموسا کے تحفظ کے لئے جزائر فلپائن کو فوجی مرکز بنادیا جائے۔

اندھرا کا صوبہ بنجانیکی توقع

مدراس۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ حکومت مدراس مجوزہ صوبہ اندھرا کے نظم ونسق کے لئے بندوبست کررہی ہے۔ یہ انتظامات ۲۶ تک معرض وجود میں آجائنگے۔

کانپور میونسپلٹی

نیلام ——— نیلام

میونسپلٹی کے بازاروں کے سالانہ ٹھیکوں کے نیلامات (بابت سال ۱۹۵۰ء/۵۱ء) بازار متعلقہ میں بتاریخ ۱۰ جنوری لغایتہ ۱۳ جنوری ۱۹۵۰ء تک کئے جاویں گے۔

۱۔	ہٹیہ مارکیٹ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۱۰ جنوری ۱۹۵۰ء	یوم منگل	۱۱ بجے
۲۔	دال منڈی مارکیٹ	” ” ”	”	۱۲ ”
۳۔	ہولا گنج مارکیٹ	” ” ”	”	۱ ”
۴۔	دولت گنج مارکیٹ	” ” ”	”	۲ ”
۵۔	سبزی منڈی مارکیٹ	۱۱ جنوری ”	یوم بدھ	۱۱ ”
۶۔	کلکٹر گنج کی پختہ دوکانیں بلاک A and B	” ”	”	۱ بجے
۷۔	کلکٹر گنج کلاک ٹاور کی دوکانیں	” ”	”	۲ ”
۸۔	گوالٹولی مارکیٹ	۱۲ جنوری ”	یوم جمعرات	۱۱ بجے
۹۔	کنارہ دریائے گنگ بمقام پرمٹ	” ”	”	۱۲½ ”
۱۰۔	بی۔ بی سری واستو مارکیٹ	” ”	”	۲ ”
۱۱۔	ٹھیکہ پھول باغ کے خونچہ والوں کا	۱۳ جنوری ”	یوم جمعہ	۱۱ بجے

نوٹ:۔ بولی بشرط منظوری بورڈ لی جاوے گی۔ سب سے بڑی بولی بولنے والے کو ایک چوتھائی روپیہ بولی کا فوراً بولی ختم ہونے پر دینا ہوگا۔ باقی روپیہ بورڈ کی منظوری کے دس یوم کے اندر دے کر قبولیت داخل کرنا ہوگا۔ باقی شرطیں نیلام شروع ہونے کے پہلے سنائی جاویں گی۔

دستخط سہیل آفیسر
میونسپل بورڈ کانپور

مغربی بنگال میں کمیونسٹ انجمنیں ممنوع

کلکتہ ۶ جنوری۔ حکومت مغربی بنگال نے صوبہ کے سات طلبا اور مزدور اداروں کو جن پر کمیونسٹ کا غلبہ ہے غیر قانونی قرار دے دیا ہے۔ یہ حکم انتظامی ہندوستانی قانون جرائم ترمیمی کی دفعہ ۱۶ کے تحت نافذ کیا گیا ہے۔

اس کا اعلان کرتے ہوئے حکومت نے بتایا ہے کہ ان اداروں کا مقصد انتظامی امور میں رخنہ اندازی کرنا اور نقض امن ہے۔ طلبا اور مزدوروں کے ان اداروں کی تمام شاخیں اور تحتی کمیٹیاں بھی صوبہ میں ممنوع قرار دے دی گئی ہیں۔

جن اداروں پر پابندی لگائی گئی ہے ان کے نام یہ ہیں۔ ۱۔ بنگال صوبائی طلبا فیڈریشن۔ ۲۔ چھتری سنگھ ۳۔ مہلا آتمارکشا سمیتی ۴۔ عوامی امدادی کمیٹی۔ ۵۔ کسان سمیتی ۶۔ کھیت مزدور سمیتی۔ ۷۔ نوجوان لیگ۔ ہیں۔

سیاسی کانفرنس میں پنڈت پنت کی تقریر

لکھنؤ ۲ جنوری۔ ضلع باندا کی تیسری سیاسی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیراعظم یوپی نے کہا۔ "ہم میں خامیاں ہیں اور ہم غلطیاں کرتے ہیں۔ آپ کا یہ فرض ہے کہ آپ ہمیں غلطیاں بتائیں۔ لیکن اعتراضات باوقار اور دوستانہ ہونا چاہیئے۔ اگر آپ اپنے وزراء کو کمزور کرتے ہیں تو آپ بھی کمزور ہوتے ہیں۔ ہم عوامی مفاد کے کاموں میں عوام کے اشتراک ہی سے کامیاب ہوسکتے ہیں۔ اب ملک آزاد ہے۔ اس کے تمام عوام کو خواہ وہ کانگریسی ہوں یا غیر کانگریسی ملک کے مفاد کو ترقی دینے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اسی وجہ سے کانگریس نے یہ طے کیا ہے کہ وہ اس مرتبہ میونسپل انتخابات میں ۲۵ فیصدی ایسے ممبران بھیجے گی جو غیر کانگریسی ہوں۔

پنڈت پنت نے ذخیرہ اندوزی، نفع خوری اور چور بازاری کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ان سماجی برائیوں کو ختم کرنا ہے۔

مقدمات کی فائل جل کر راکھ ہوگئی

بریلی یکم جنوری۔ ۲۸ اور ۲۹ دسمبر کی درمیانی شب میں کسی شخص نے مسٹر ایس کے تیاگی جوڈیشل مجسٹریٹ بریلی کی عدالت میں شیشہ توڑ کر کھڑکی کھول لی۔ اور عدالت کے جنوب مغرب ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں آگ لگادی جس سے مقدمات سے متعلق ایک کاغذ بھی نہ بچ سکا۔ مسٹر تیاگی خالصہ زمینداری فنڈ میں دورہ پر گئے ہیں۔

جوٹ لے جانے کی اجازت

کلکتہ ۲ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی حکومت نے آسام کے ایک لاکھ من جوٹ کو لے جانے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ جوٹ مشرقی پاکستان کے مختلف اسٹیشنوں پر روک لیا گیا تھا۔ اس کو کیس بڑی کشتیوں میں آسام سے کلکتہ لایا جارہا تھا۔ ان کشتیوں کے پاکستان کے حکام نے اس بناپر روک لیا تھا کہ پاکستان نے روپے کی قیمت کمی نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

آندھرا کے صوبے کی تشکیل

مدراس ۲ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ تعیینی کونسل نے جو آٹھ اراکین پر مشتمل ہے صوبہ آندھرا کی تشکیل کے متعلق مختلف مسائل پر غور و خوض ختم کرلیا اور تمام مسائل پر جن میں عارضی دارالحکومت کا انتخاب بھی شامل ہے۔ متفقہ فیصلے کئے گئے ہیں۔

حفاظتی کونسل میں ہندوستانی نمائندے

نئی دہلی ۳ جنوری۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ متحدہ اقوام میں ہندوستان کے مستقل نمائندے سربی ان راؤ یکم جنوری ۱۹۵۰ء سے حفاظتی کونسل میں ہندوستان کے نمائندے مقرر کئے گئے ہیں۔

ہندوستانی وفد کے سکریٹری مسٹر گوپال مینن متبادل رکن ہوں گے۔ مسٹر اے ایس مہتا اور مسٹر بی راجن سربی ان راؤ کے مشیر ہوں گے۔

ساڑھے تین کروڑ بونس

لکھنؤ۔ ۳ جنوری۔ یوپی کو اس سال حکومت ہند سے ساڑھے تین کروڑ روپیہ گذشتہ فصل ربیع کے ساڑھے تین لاکھ ٹن غلہ کی وصولیابی کے سلسلہ میں بطور بونس ملے گا۔

صوبہ حکومت کی تجویز ہے کہ وہ اس روپیہ کو غلہ کی پیداوار کی ان اسکیموں میں لگائے جن کو مرکزی حکومت کی طرف سے مالی امداد نہیں دی جاتی ہے۔

غیر ممالک کے لئے تیس ارب ڈالر

واشنگٹن۔ ۳ جنوری۔ امریکی محکمہ تجارت نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ نے غیر قوموں کو جنگ کے بعد ابھی تک تیس ارب ڈالر بطور امداد دیا ہے جو دو سو ڈالر فی کس پڑتا ہے۔ ۱۹۴۵ء کے وسط سے اس سال ستمبر تک ۲۸ ارب ۸ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر غیر ممالک کو مدد دی گئی تھی۔ اس میں سے تین ارب ۳۸ کروڑ ۵ لاکھ ڈالر عالمی بنک اور مالیاتی فنڈ کے ذریعہ اور چوبیس ارب ۸۰ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر براہ راست دیا گیا ہے۔

اس سال کے آخری تین مہینوں میں تقریباً ایک ارب ۴۴ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر کی مدد دی جاچکی ہے۔

دو ہزار میل فی گھنٹہ سفر!

واشنگٹن ۲ جنوری۔ ایک شخص نے دو ہزار میل گھنٹہ کی رفتار سے زیادہ فضائی سفر کیا۔ یہ دعویٰ امریکی راکٹ جہاز اکس ون کے بارے میں کیا جارہا ہے۔ جو حال ہی میں کیلیفورنیا کے ہوائی اڈے پر سے اڑایا گیا تھا۔ اس ہوائی جہاز میں ایندھن کے لئے سیال آکسیجن اور الکوہل استعمال کیا جاتا ہے۔

او۔ ٹی ریلوے کی بعض مسافر گاڑیاں بند

بنارس۔ ۵ جنوری۔ اودھ ترہٹ ریلوے کے رابطہ افسر نے آج ایک پریس نوٹ شائع کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اودھ ترہٹ ریلوے کی بعض مسافر گاڑیاں ۵ جنوری سے بند کی جارہی ہیں۔ تاکہ نئی آسام ریلوے لائن کے لئے بعض انجن فوراً یہاں سے بھیجے جاسکیں۔

اس اقدام سے سفر کرنے والے عوام کو کچھ زحمت ہوگی اور توقع ظاہر کی ہے کہ دوسری لائنوں سے انجنوں کے آنے پر یہ بند ہونے والی گاڑیاں جاری ہوجائیں گی۔

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ

کانپور اربن ایریا ڈیولپمنٹ ایکٹ (٦ ۱۹۴۵ء) کی دفعہ ۵۳ کے ماتحت یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ ہاؤسنگ اسکیم کے مطابق سیسہ مئو اسکیم نمبر ۴ کے ماتحت جس کی اشاعت یوپی ٹاؤن امپروومنٹ ایکٹ (۸ ۱۹۱۹ء) کی دفعہ ۳۶ کے ماتحت صوبہ متحدہ کے سرکاری گزٹ میں مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۳۰ء کو ہوچکی ہے۔ مسرز جے فرنیڈونی اینڈ کمپنی کے زمین کے قطعات واقع گھسرا یو کو حاصل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حاصل کئے جانے والے زمین کے قطعات کے حدود حسب ذیل ہیں۔

شمال۔ واٹر ورکس (اہنیا جابر)

جنوب۔ گرانڈ ٹرنک روڈ

مشرق۔ چودہری محمد امین کا باغ۔ اور بورڈ کی زمین

مغرب۔ گرانڈ ٹرنک روڈ، اور کچی سڑک کا جنکشن

مندرجہ بالا ایریا اور حاصل کئے جانے والے قطعات زمین کا نقشہ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھا جاسکتا ہے۔ قطعات زمین حاصل کئے جانے پر اعتراضات اس نوٹس کے چھپنے کے ٦۰ دن کے اندر بورڈ کے دفتر میں پہنچ جانا چاہیئے۔

دستخط دیوراج
ایگزیکیٹو افسر
کان پور ڈیولپمنٹ بورڈ

ایتھنز۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یونان کی مخلوط حکومت نے استعفا دیدیا ہے۔ مسٹر الیگزینڈر میڈس جو کسی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں رکھتے اس کابینہ کے وزیراعظم تھے۔

THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن بمبئی

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ للعہ ۸/-
سالانہ رعایتی للعہ ۶/-
ششماہی للعہ ۳/۸/-
سہ ماہی عہ ۲/-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

جلد ۵۰ نمبر ۲ | کانپور شنبہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۲۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۹ھ | KANPUR SATURDAY 14th JANURY 1950 | VOL 50 No. 2

ادبیات

ارشادات عالیہ

از حضرت جلیل لکھنوی

ساقیا مے نہ بہت دے نہ پلا تھوڑی سی
چاہتا ہوں کہ ہوش رُبا تھوڑی سی

آج تک نغمۂ بلبل ہے اسی سے رنگیں
دامن گل کی لگی تھی جو ہوا تھوڑی سی

تجھکو معلوم نہیں حسن کا زیور ہے حجاب
کاش ہوتی تری آنکھوں میں حیا تھوڑی سی

اسقدر عشق کا طوفان اٹھا بات ہے کیا
ہو گئی تھی مری آنکھوں سے خطا تھوڑی سی

ساقیا پینے کو میخوار جھکے پڑتے ہیں
گردن شیشۂ مے تو بھی جھکا تھوڑی سی

جانتے ہیں کہ بہت شیشۂ دل نازک ہے
وہ بگڑتے ہیں تو کرتے ہیں جفا تھوڑی سی

پھونکنے کیلئے بیتاب ہے کیوں برق نگاہ
آگ جو دل میں لگی ہے وہ ہے کیا تھوڑی سی

جلوۂ حسن کی کہتی ہے ترقی مجھ سے !
وسعت دامن دل اور بڑھا تھوڑی سی

جوش تن خون ہے رگ رگ میں مرے نشتر
دست قاتل کو ہے درکار حنا تھوڑی سی

سلسلہ آہوں کا اچھا ہے کہ اسکے ہاتھوں
روز بڑھ جاتی ہے وہ زلف رسا تھوڑی سی

رونیوالا کوئی رندوں پہ نہیں ہے نہ سہی
روز تربت پہ برستی ہے گھٹا تھوڑی سی

چاک دل کو بھی لذت نہیں سینے دیتی
کوئے جاناں کی جو آتی ہے ہوا تھوڑی سی

فصل گل توبہ شکن اور گھٹائیں یہ جلیل
دے مجھے ضبط کی توفیق خدا تھوڑی سی

دنیائے اسلام

مصری پارلیمنٹ میں وفد پارٹی کی بھاری اکثریت

قاہرہ ۹ جنوری منگل کے دن مصر میں جو الکشن ہوا ہے اس میں نحاس پاشا کی وفد پارٹی کو پارلیمنٹ کی تین سو انیس نشستوں میں سے ایک سو اکتر نشستیں حاصل ہوئی ہیں۔ یہ تعداد اس تعداد سے بقدر دس کے زیادہ ہے۔ جس کا اعلان ووٹوں کے شمار کرتے وقت کیا گیا تھا۔ اس وقت سے اب تک سات آزاد اور ایک لبرل ممبر وفد پارٹی میں اور شامل ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ اور وفد پارٹی کے امیدوار جو الکشن لڑے تھے لیکن انھیں ووٹوں کی نصف تعداد بھی نہیں ملی تھی۔ وہ بغیر دوبارہ الکشن ہی کے پارلیمنٹ کے ممبر بن جائیں گے۔ اس لئے کہ کامیاب ممبروں میں سے ایک ممبر انتقال کر گیا۔ اور دوسرا دست کش ہو گیا۔

۷۵ حلقہ جاے انتخاب میں دوبارہ الکشن ہوگا۔ ان میں سے بھی امید کی جاتی ہے کہ وفد پارٹی کو نصف نشستیں مل جائیں گی۔ اس طرح اس پارٹی کو دو سو یا دو سو سے کچھ زیادہ نشستیں مل جائیں گی۔

یمن کے سیاسی لیڈر فرار

عدن ۹ جنوری آزاد یمن پارٹی کے سب سے نوجوان اور سرگرم کارکن عبدالسلام جو یمن پارٹی کے لیڈر کیساتھ حال ہی میں گرفتار کر کے حجہ کے زمین دوز تہ خانوں میں قید کر دیا گیا ہے۔ قید خانے سے فرار ہو کر عدن پہونچنے میں کامیاب ہو گئے۔ یمن کا حالیہ انقلاب آزاد یمن پارٹی ہی کی سرگرمیوں کا نتیجہ تھا۔ ۱۹۴۸ کے اوائل میں امام یحیٰ کے قتل کے بعد اس جماعت نے یمن میں ایک آزاد حکومت قائم کر لی تھی۔

عبدالسلام آزاد یمن پارٹی کے لیڈر شیخ احمد لغمان کے ساتھ گرفتار کر لئے گئے۔ اور زنجیروں میں جکڑ کر قید کر دئے گئے تھے۔ تقریباً دو سال کی قید کے بعد عبدالسلام نے رہائی کے لئے ایک منصوبہ بنایا۔ انھوں نے شاہ یمن کو ایک خط لکھا جس میں غالباً شاہ سے رہائی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ لیکن یہ خط ایک دوسرے قیدی کی طرف لکھا گیا جس نے معمولی جرائم کئے تھے۔ معمولی سی تحقیقات کے بعد عبدالسلام کو معمولی مجرم سمجھ کر رہا کر دیا گیا۔

آزادی کی پہلی رات انھوں نے اسی قصبہ میں بسر کی۔ اور دوسرے روز صبح کو وہ جب کوہلان روانہ ہو رہے تھے کہ پولیس کی ایک جماعت نے انھیں دوبارہ گرفتار کر لیا کیوں کہ ان کا راز افشا ہو چکا تھا لیکن عبدالسلام نے ان سپاہیوں کو رشوت دے کر اپنی جان چھڑائی اور صنعا پہنچ گئے۔ جہاں سے یہودی کا بھیس بدل کر عدن پہونچنے میں کامیاب ہو گئے۔

اسرائیل جانے والے جہاز

لندن ۱۰ جنوری حیفہ سے جو خبریں یہاں موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان یا دوسرے مشرقی ممالک سے ریاست اسرائیل جانے والے باربرداری جہازوں کا سفر یا تو ملتوی کر دیا گیا ہے۔ یا راستہ میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ عام حالات میں ان جہازوں کو نہر سویز سے گذر کر جانا پڑتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس فیصلے کی وجہ مصری حکومت کا یہ اعلان ہے کہ محض غیر فوجی اسباب کے بلا فرد نہر سویز میں سے گذرنے دیا جائے گا۔ لی لائڈ بیمہ کمپنی اس یقین دہانی کو کافی تسلی بخش نہیں سمجھتی۔ چنانچہ اس نے بیمہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان سے اسباب لے کر چلنے والے کئی جہازوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس امید کے راستہ ریاست اسرائیل جائیں۔

ترکی روئی یوگوسلاویہ کے لئے

لندن ۱۰ جنوری۔ حال ہی میں ترکی اور یوگوسلاویہ کے درمیان انقرہ میں ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے مطابق ترکی یوگوسلاویہ کو روئی دے گا۔ اور اس کے معاوضے میں لکڑی وغیرہ حاصل کرے گا۔

ایرانی کابینہ مستعفی ہو گئی

طہران ۱۱ جنوری۔ آج ایرانی کابینہ نے استعفا دیدیا۔ وزیر اعظم محمد سعید پاشا نے شاہ کو اپنے خط میں لکھا ہے کہ ملک کی صورت حال کا تقاضہ ہے کہ حکومت میں تبدیلی کی جائے۔ اور اس صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی کابینہ نے استعفی دیدیا۔

افغانستان ہندوستان میں ٹیلیفون

افغانستان اور ہندوستان کے درمیان براہ راست ریڈیائی ٹیلیفون کے سلسلہ کا افتتاح وزیر رسل و رسائل مسٹر رفیع احمد قدوائی ۱۲ جنوری کو ۵ بجے شام کو کریں گے۔ مسٹر قدوائی کابل میں مقیم ہندوستانی سفیر کے نام ایک پیام بھیجکر اس سلسلہ کا افتتاح کرینگے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۵۰ | کانپور شنبہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۲

دولت مشترکہ کانفرنس

کولمبو کی دولت مشترکہ کانفرنس کا بند کمرے میں ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق جو سرکاری بیانات ابھی تک شائع ہوئے ہیں۔ وہ زیادہ تر بے جان ہیں۔ لیکن خبر رساں ایجنسیوں کا اور نامہ نگاروں کا اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ مسائل کے مشترک ہونے کے باوجود ان کے حل میں اختلاف ہے۔ اور چونکہ سرکاری بیان کے مطابق کانفرنس نے یہ مان لیا ہے کہ دنیا کے اہم مسئلوں پر باہمی اصلاح و مشورہ کا طریقہ جاری رکھنے کے باوجود ہر حکومت کو اپنی پالیسی آپ طے کرنے کی آزادی حاصل ہونا چاہیئے۔ اس لئے کولمبو کانفرنس دولت مشترکہ کے اختلافات کو ختم نہیں کر سکے گی۔

مشورے کی ضرورت اور فیصلے کی آزادی کا مسئلہ بظاہر چین کی بحث میں اٹھا ہے۔ نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے وزرائے خارجہ کی رائے میں ہندوستان اور پاکستان برطانیہ اور سیلون کو چین کی کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کولمبو کانفرنس کے لئے اٹھا رکھنا چاہیئے تھا۔ دوسری طرف ہندوستان اور برطانیہ کے وزرائے خارجہ پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر ارنسٹ بیون نے بتایا کہ اس معاملہ میں مزید تاخیر مضر ہوتی ہے۔ اور اگرچہ سیلون کے وزیر انصاف کی رائے میں نئی چینی حکومت کو تسلیم کرنے کے مسئلے پر کوئی حقیقی اختلاف نہیں ہے۔ پھر بھی یہ حکومت اس وقت کمیونزم کے ایک نشان کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس نشان کو دولت مشترکہ کے بعض ارکان بہت زیادہ خطرناک سمجھتے ہیں۔ بعض اس سے کم اور بعض بالکل نہیں۔ کولمبو کانفرنس میں یہ تینوں رجحان ظاہر کئے گئے ہیں۔ اور چونکہ اپنی رجحانات کی روشنی میں ملک اپنی قومی اور بین الاقوامی پالیسی مرتب کریں گے۔ اس لئے ان کی پالیسیاں بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوں گی۔ یہ اختلاف کہیں پر فروعی ہوگا۔ جیسا کہ برطانیہ اور آسٹریلیا کے درمیان اور کہیں بنیادی، جیسا کہ ہندوستان اور اس برادری کے تمام دوسرے ارکان کے درمیان۔

ہندوستان کا رجحان کولمبو میں وزیر اعظم نہرو کی اس تقریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس میں ایک اطلاع کے مطابق انھوں نے کہا ہے کہ ہمیں چین میں عوام نے نوآبادی راج اور جاگیردارانہ نظام کے جوئے کو اتار پھینکا ہے اور جو لوگ ایشیا کا استقلال اور ترقی چاہتے ہیں ان کو وہاں صدیوں کے بعد بننے والی مضبوط اور مرکزیت پسند حکومت کا خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ چین کے مسئلے کو اس رخ سے ابھی تک دولت مشترکہ کے کسی ملک نے نہیں پیش کیا ہے۔ اور نہ کسی نے ابھی تک یہ کہا ہو کہ ایشیائی ملکوں میں پہلی ضرورت اس بات کی ہے کہ انھیں ہر قسم کی سیاسی معاشی اور جاگیرداری غلبہ سے چھٹکارا مل جائے۔ اس سے سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ یہ کہا گیا ہے کہ کمیونزم کی روک تھام فوج اور پولیس کے ذریعہ نہیں بلکہ معاشی امداد اور بحالی کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ مگر جواہر لال جی کی رائے میں معاشی امداد بھی کافی نہیں ہوگی۔ اور اگر ہند چین کی مثال کو جہاں فرانس کی سامراجی حرکتوں کی انھوں نے مذمت کی ہے۔ سامنے رکھا ہے۔ تو رائے کی صحت میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا۔ اس ملک کو اس وقت فوج یا پیسے کی نہیں بلکہ آزادی کی ضرورت ہے۔ اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اگر وہ ہر طرف سے مایوس ہو کر کمیونزم کی راہ اختیار کرتا ہے تو اسے مورد الزام نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اور نہ فوجی کارروائیوں کے ذریعہ اسے روکا جا سکتا ہے۔ بالکل یہی معاملہ ملایا کا ہے۔ جہاں کمیونسٹ چھاپہ مار برطانوی فوجوں کے ختم کئے ختم نہیں ہوتے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان چھاپہ ماروں کی آزادی پسند عوام کی تائید حاصل ہے۔

برطانوی وزیر خارجہ نے اگرچہ معاہدہ بحر الکاہل کو موجودہ حالات میں ایشیا کے لئے ناموزوں قرار دے کر ہندوستان کے نقطۂ نظر کی تائید کی ہے۔ لیکن ملایا میں وہ اپنی پالیسی بدلنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور ان کی تائید کا سبب نظریے کا اتفاق نہیں بلکہ مصلحت کا تقاضہ ہے۔ اس لئے کہ ہندوستان کے بغیر معاہدہ بحر الکاہل کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اور ہندوستان اس معاہدے کو ایک طرح کی گروہ بندی سمجھ کر اس سے الگ رہنا چاہتا ہے۔ تاکہ روس اور برطانیہ و امریکہ کی اعصابی جنگ میں اس کی غیر جانبداری برقرار رہے۔ برطانیہ اور دولت مشترکہ کے بعض دوسرے ارکان کو اس کی کوئی فکر نہیں۔ کانفرنس میں مسٹر بیون نے روس پر چھینٹے کسے ہیں۔ اور کناڈا کے وزیر خارجہ نے روسی سامراج کے مقابلہ کو اپنی پالیسی کی بنیاد قرار دیا ہے۔ جب کہ پنڈت نہرو نے ہر قسم کے سامراج کی مخالفت کی ہے۔ چاہے وہ برطانی ہو۔ جیسا کہ ملایا میں چاہے فرانسیسی جیسا کہ ہند چین میں اور چاہے روسی جس کا ایشیا میں ابھی تک کسی جگہ کوئی مظاہرہ نہیں ہوا ہے۔ جب روس ایشیا میں سامراجی روش اختیار کرے گا۔ تو ہندوستان اس کی بھی مذمت کرے گا۔ لیکن فی الحال وہ اپنے کو کسی روس دشمن جتھے سے وابستہ نہیں کر سکتا۔

نقطۂ نظر بدلنے کا مشورہ

حکومت ہند کے وزیر قانون ڈاکٹر امبیدکر نے اقوام مندرجہ فہرست سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی سیاسی علیحدگی کو ختم کر کے آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے دوسروں سے اشتراک عمل کریں۔ لیکن اس کے ساتھ انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس اشتراک عمل کے ساتھ ساتھ مندرجہ فہرست کے وفاق کو بھی قائم رہنا چاہیئے۔

ڈاکٹر امبیدکر نے اقوام مندرجہ فہرست کو مشورہ دیا ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کی طرف سے اپنی پچھلی پالیسی کو قطعًا بدل دیں۔ انھوں نے کہا کہ اب تک ہمیں ایک دوسرے سے دشمن تھے۔ ہماری یہ پالیسی تنگ نظری پر مبنی تھی۔ ہمارے سامنے صرف اپنے فرقہ کا مفاد تھا۔ لیکن اب ہم آزادی حاصل کر چکے ہیں اس لئے ہمیں اپنے نقطۂ خیال کو بدل ڈالنا چاہیئے اور اپنے فرقے کے مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے دوسروں سے اشتراک عمل کرنا چاہیئے۔

ڈاکٹر امبیدکر نے مذکورہ بالا تقریر اقوام مندرجہ فہرست کے وفاق کی طرف سے کے بڑے ایک جلسہ میں کی۔ جس ڈاکٹر امبیدکر کو ہندوستانی دستور کی ایک کاپی تحفہ میں دی گئی تھی ۲۵ ہزار مردوں اور عورتوں نے نعرہ ہائے تحسین بلند کی۔

چوتھا کرکٹ ٹسٹ میچ

۱۴ جنوری کو ساڑھے دس بجے سے گرین پارک میں کامن ویلتھ اور ہندوستانی ٹیم کے درمیان کرکٹ کا چوتھا ٹسٹ میچ شروع ہو گیا ہے۔ موسم بہترین ہے اور جوش اور خروش اپنی اونچائی پر ہے۔ میچ کی اہمیت اس وجہ سے اور بھی بڑھ گئی ہے کہ اس سے پہلے ہونے والے تین میچوں میں کسی ٹیم کی فوقیت کا فیصلہ نہ ہو سکا ہے ایک میں ہندوستانی ٹیم جیتی ایک میں کامن ویلتھ کی ٹیم۔ اور ایک میں دونوں ٹیمیں برابر رہیں۔

ہندوستانی ٹیم کے کپتان وجے ہزاری اور ایک دوسرے کھلاڑی کشن چند جھانسی میں گاڑی چھوٹ جانے کی وجہ سے ۱۳ جنوری کو کانپور نہ پہونچ سکے۔ وہ بہر حال ۱۴ کو صبح ۹ بجے پہنچ رہے ہیں۔ لیکن کامن ویلتھ کی پوری ٹیم موجود ہے ۱۳ جنوری کو NET PRACTICE کامن ویلتھ ٹیم نے ۱۰½ بجے سے ۱۲½ بجے تک اور ہندوستانی ٹیم نے ۳ بجے سے ۴½ بجے شام تک پریکٹس کی۔

۱۳ کو استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین سر ایچ جی مصرا اور استقبالیہ کمیٹی کی طرف سے دیور یونین گورنر یو پی اور کامن ویلتھ ٹیم کو استقبالیہ ڈنر دیا گیا۔ ڈنر کے بعد گورنر۔ مہاراج کمار وزیانگرم سر ایچ جی مصرا کامن ویلتھ ٹیم کے منیجر جارج کورتھ اور ہندوستانی ٹیم کے منیجر پنکج گپتا کی طرف سے ٹوسٹ دئے گئے۔ ڈنر کے بعد ہال میں ناچ کے لئے معززین شہر کا جس میں کثرت سے لیڈیز بھی شامل تھیں ایک کثیر اجتماع تھا۔

ہال خوب سجا ہوا تھا۔ اور روشن تھا۔ ایک خاص بات ہوئی۔ کانپور کے لئے اور وہ یہ کہ شہر کے دو ر گورنر اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے چلے۔ ڈانس میں تقریبًا بیس جوڑوں نے حصہ لیا جن میں مہاراجکمار وزیانگرم اور سر ایچ جی مصرا بھی شریک رہے۔

مسٹر کشن چند اور امکار سنگھ ڈانس میں شریک نہ ہوئے۔ مسٹر کشن چند سے جب ڈانس کے لئے کہا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ انگلستان میں آٹھ سال کے قیام کے باوجود انھوں نے ڈانس نہیں سیکھا۔ تمام انگریز معززین شہر معہ سر رابرٹ سزینز موجود تھے۔ سر پدم پت سنگھانیا بیماری کی وجہ سے نہ آ سکے۔ اور لالہ رام رتن گپتا بمبئی میں ہونے کی وجہ سے ہندوستانی ٹیم کے ڈنر [illegible]

چیچک کی وبا

گذشتہ دو ہفتوں سے شہر میں چیچک کی بیماری بہت بڑھ رہی ہے۔ یکم جنوری سے آج تک ۵۰۴ بچے چیچک کے بیمار ہوئے اور ۱۶۰ بچے مر گئے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ بیماریوں کی تعداد زیادہ ہے۔

میونسپلٹی کی طرف سے بچوں کو چیچک کے ٹیکے لگائے جا رہے ہیں۔ بورڈ کے محکمہ صحت نے ٹیکہ لگانے والوں کی بھرتی کی ہے۔ جو شہر کے محلوں میں اور اسکولوں میں جا کر بچوں کے ٹیکہ لگائیں۔ یکم جنوری سے اب تک میونسپل محکمہ صحت نے ۱۶۰۵۱۳ ٹیکے لگائے۔

سٹیل ٹرنک مزدور یونین

اسٹیل ٹرنک یونین کا ایک جلسہ عام یکم جنوری کو وطن لائبریری کے ہال میں مسٹر عبد العزیز کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل عہدیداروں کا انتخابات عمل میں لائے گئے

۱۔ عبد الستار صاحب صدر۔ ۲۔ عبد العزیز صاحب نائب صدر۔ ۳۔ معین الدین صاحب جنرل سکریٹری ۴۔ عبد الوہاب جوائنٹ سکریٹری۔ ۵۔ مولوی محمد اسحق صاحب خزانچی۔

مسٹر سیٹھ کو ایٹ ہوم

۱۳ جنوری کی شام کو اسسٹنٹ نیشنل سیونگس آفیسر نے مسٹر بی پی سنگھ سیٹھ کو ان کے اعظم گڈھ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے عہدہ پر تقرری پر مبارکباد دینے کے لئے اپنی جائے رہائش پر ایٹ ہوم دیا۔

آئینۂ کانپور

مسٹر رام پرشاد گپتا موجود تھے مسٹر الکاد سنگھ اور مردان سنگھ نے ۸۰۰ کانسٹبلوں کی مدد سے گرین پارک کے لئے خوبصورت انتظامات کئے ہیں۔ گرین پارک کے چاروں طرف کی سڑک پر صرف ایک رخہ ٹریفک رہیگا۔ کوئی موٹر کار بغیر اسپیشل پرمٹ کے گرین پارک کے پاس نہ جا سکے گی۔

دونوں ٹیموں کے منیجروں، کپتانوں اور ایمپائروں نے پچ PITCH اور میٹنگ MATTING کو دیکھ لیا ہے۔ اور اطمینان کا ظاہر کیا ہے۔ یہ میچر کا لڈول کے لئے کچھ کم فخر کی بات نہیں ہے۔ جو کئی مہینوں سے پچ کو ٹھیک کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ سب کی متفقہ رائے ہے کہ آوٹ فیلڈ OUTFIELD بھی بہترین ہے۔ کرکٹ بورڈ آف کنٹرول کے صدر مسٹر اے ایس ڈی میلو بھی شہر میں ہمارے درمیان موجود ہیں اور کانپور کرکٹ ایسوسی ایشن ۱۴ جنوری کو ان کو ایٹ ہوم دے گی۔

کانپور کے لئے ٹرالی بسیں!

کانپور میں ۱۵ جنوری کا بروز اتوار سے بمبئی اور دہلی کے طرز پر ٹرالی بسیں چلیں گی۔ ان کے متعلق خاص بات یہ ہوگی کہ ان میں زیادہ بھیڑ نہ ہوں گی کیونکہ ان میں کھڑے ہونے کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ سوائے سیٹوں کے اور کچھ نہیں ہے۔ یہ بسیں ۲ بجر راستہ پر فضل گنج سے مال روڈ ہوتے ہوئے ریلوے اسٹیشن تک جائیں گی۔

چائے کے بعد کانپور اومنی بس سروس کے منیجنگ ڈائرکٹر مسٹر بی آئی نندا نے پریس کو بتلایا کہ یوپی گورنمنٹ نے ان بسوں کے لئے اگرچہ پہلے میل کے لئے ۲ آنہ اور پھر ہر مزید ایک میل کے لئے ایک آنہ کرایہ مقرر کرنے کی اجازت دی ہے۔ لیکن پبلک کی آسانی کے لئے موجودہ نرخ پر صرف دو پیسہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ انھوں نے پبلک سے تعاون کی اپیل کی اور کہا کہ "پل مین بس" کا مقصد مسافروں کو صرف اسی وقت سہولت پہنچانا ہے جبکہ وہ بیٹھے ہوں بلکہ چڑھتے اور اترتے وقت بھی۔

کرائسٹ چرچ کالج

کرائسٹ چرچ کالج کا "اینول کنووکیشن ویک" ۱۶ جنوری سے ۲۱ جنوری تک منایا جائے گا۔

۲۱ جنوری کو ۲½ بجے دن کو مسٹر جی سی چیٹرجی۔ آئی۔ ای ایس فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے ممبر جلسۂ تقسیم اسناد کی صدارت کرتے ہوئے تقریر کریں گے۔ اور اس کے بعد جائے پارٹی ہوگی۔

۱۶ جنوری ۷ بجے شام کو سیلن،
۱۸ کو ۶ بجے شام کو انگریزی ڈراما اور
۱۹ جنوری کو ½ ۸ بجے شب میں مشاعرہ ہوگا۔

سبد گل

اے ووٹ کہیں لیچل

دو ووٹوں نے ہوا باندھی
نوٹوں کی بہار آئی
وہ دیکھ تجھے لینے
کس ٹھاٹھ کی کار آئی

اک کار نہیں شاید!
کاروں کی قطار آئی!

یہ ووٹ عجب شے ہے!
طالب ہیں عجیب اسکے
جس کو بھی حاصل ہو
کھل جائیں نصیب اسکے
قسمت کے ایسں لے چل
اے ووٹ کہیں لے چل

ہو وعدہ ذرا بھی!
امروز کا دہندہ بھی
گردن میں ہو ممبر کی
احسان کا پھندا بھی
احباب بھی راضی ہوں
خوش آئے یہ بندہ بھی
قیمت ہو جہاں اچھی
بدھو ہو جہاں لیڈر
ہو گرم جیباں مٹھی
اور کھانے کا ہو لنگر
ایسوں کی قریں لے چل
اے ووٹ کہیں لے چل

مغربی بنگال میں انتخابات ملتوی

نئی دہلی ۸ جنوری وزیراعظم جواہر لال نہرو نے ایک بیان کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ مغربی بنگال میں عارضی انتخابات نہیں ہوں گے۔ پنڈت نہرو نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ نئے دستور کے تحت جلد سے جلد عام انتخابات کرانے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ حق رائے دہی بالغان کی بنیاد پر فہرست رائے دہندگان کی تیاری پر ساری توجہ صرف کی جائے۔

وزیراعظم نے آج ایک بیان میں کہا کہ چونکہ مغربی بنگال کے ایک بڑے اور نمایندہ طبقہ کی رائے اس بات کے خلاف ہے۔ کہ اس سال کے وسط میں ۱۹۳۵ء کے دستور کی بنیاد پر انتخابات کرائے جائیں۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ مغربی بنگال میں یہ عارضی انتخابات نہ کرائے جائیں۔ توجہ بالغ رائے دہندگی کی طرف بنیاد پر فہرست رائے دہندگان کی تیاری پر مرکوز کی جائے۔ اور نئے دستور کی بنیاد پر جلد از جلد عام انتخابات کرادئے جائیں۔

امریکہ کے ۶۲ ہزار کانکنوں کی ہڑتال!

نیویارک ۱۱ جنوری۔ امریکہ کے کوئلہ کی کانوں کے ۶۲ ہزار مزدوروں کی ہڑتال کی وجہ سے فولاد کے کارخانوں میں کام کی رفتار سست ہے۔

اقلیتوں کے کمیشن کے صدر

لیک سکسس ۱۱ جنوری۔ ہندوستانی نمائندے مسٹر ایم آر مسانی اقلیتوں کے ساتھ امتیازی سلوک اور ان کے تحفظ سے متعلق اقوام متحدہ کے ذیلی کمیشن کے صدر منتخب کئے گئے ہیں مسٹر مسانی کا نام روسی نمایندے نے پیش کیا تھا۔

سری نگر۔ یہاں کل ایک شخص کو انلج آرڈی ننس کے ماتحت بارہ بید کی سزا مجمع عام میں دی گئی اس نے ناجائز طریقہ پر غلہ جمع کرکے چور بازاری کی تھی

ادب لطیف

میری دنیا!

(از جناب اجیت شاہ دہلوی)

تم جانتے ہو ساجن ۔۔۔۔ میری دنیا کو ۔۔۔۔ دیکھی ہے تم نے میری دنیا ۔۔۔۔ حسین نازک اور درد بھری دنیا ۔۔۔۔ بہت ہی انوکھا دنیا ۔۔۔۔

وہ دنیا ۔۔۔ جس کے حسین باغوں میں پریم بکتا ہے ۔۔۔۔ وہ دنیا ۔۔۔ جس کی خوشنما فلک شگاف عمارتوں میں انس ملتا ہے ۔۔۔۔ وہ دنیا ۔۔۔۔ جس کے سدا بہار باغوں میں نازک ترین پھول اگتے ہیں ۔۔۔۔ وہ پھول جن میں کانٹے نہیں ہوتے ۔۔ وہ پھول جن کے حاصل کرنے کے لئے ہاتھوں کو تکلیف برداشت کرنی نہیں پڑتی ۔۔۔۔

وہ دنیا ۔۔۔ جس میں ہمدرد اور درد آشنا بستے ہیں ۔۔۔ وہ دنیا ۔۔۔ جس میں خودغرضی نہیں ہے ۔۔۔۔ وہ دنیا ۔۔۔ جس کے سمندروں میں طوفان نہیں ۔۔۔ وہ دنیا ۔۔۔ جس کی آگ میں جلن نہیں ۔۔۔۔

وہ دنیا ۔۔ جن کے باسیوں کے دل میں رقابت اور بغض وکینہ نہیں۔

وہ دنیا ۔۔۔ جس کے دنیا بنے والوں میں تفرقہ نہیں۔ وہ دنیا ۔۔۔۔ جہاں امیر وغریب کی قید نہیں ۔۔۔۔ وہ دنیا ۔۔ جہاں انسانیت دھرم ہے ۔۔۔۔

وہ دنیا ۔۔۔ جہاں پریم پاپ نہیں۔ اور پریمی پریم نہیں ۔۔۔۔

"کیسی ہے میری دنیا ۔۔۔؟ کیا تم میری اس دنیا میں آجاؤ گے۔

ساجن!

میری دنیا منتظر ہے آپ کی ۔۔۔۔!
اپنی دنیا چھوڑ کر آجایئے۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۱۵۰۸ بابت سنہ ۱۹۴۹ء

بعدالت جج خفیفہ کانپور

رام غلام ولد بابو رام قوم ولیش ساکن چوک وارڈ کانپور۔ مدعی

رام غلام مدعی
بنام
رام اوتار مدعاعلیہ

بنام رام اوتار ولد صاحب دین سریواستو ساکن مصری بازار کانپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۶ ماہ فروری ۱۹۵۰ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جیئے اور جواب دہی دعوی کی کیجئے۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۴۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور
(مہر عدالت)

۲ کی حکومت کا نشان استعمال ہوگا لیکن افسروں کی وردی میں جس روپیہ ستارہ کا استعمال ہوتا تھا وہ باقی باقی رہیگا

انوکھی دنیا

ٹکٹوں کی غلطیاں

ڈاک کے ٹکٹوں میں اکثر غلطیاں ہو جاتی ہیں ان غلطیوں کے سبب ان کی قیمت بہت ہی بڑھ جاتی ہے۔ بعض معمولی ٹکٹ جنہیں ہم ردی سمجھ کر پھینک دیتے ہیں۔ کسی غلطی کی وجہ سے کئی سو روپے کے ہوتے ہیں۔ اسٹنلی گبنس۔ ولایت میں ٹکٹوں کی سب سے بڑی فرم ہے۔ بہت دنوں کی بات ہے کہ جنوبی آسٹریلیا سے اپنی کے پوسٹ ماسٹر نے اس کمپنی کو کچھ ٹکٹ روانہ کئے۔ ان میں دو پنس والے ٹکٹ تھے۔ مگر وہ غلطی سے بنفشی رنگ میں چھپ گئے۔ اور یہ رنگ ۶ پنس والے ٹکٹوں کا تھا۔ اس فرم نے انہیں ۲ پنس فی ٹکٹ کے حساب سے خریدے اور فہرست میں ان کی قیمت ۳ روپیہ ۱۲ فی ٹکٹ کے حساب سے چھاپ دی۔ ایک سو بیس ٹکٹوں کی قیمت جو صرف ۵۰ روپے ہیں ایک فرم نے خریدے تھے۔ ۱۸ ہزار روپیہ ہوگی۔

اسی طرح امریکہ میں ایک لڑکا ایک ٹکٹ بیچنے والے کی دوکان پر آیا۔ اور کچھ ٹکٹ خرید کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پھر واپس آیا۔ اور کہا کہ ان میں ایک ٹکٹ غلط چھپا ہے۔ میں نہیں لوں گا۔ اس کے دام واپس کر دیجئے۔ دوکاندار نے اس کی قیمت جو تقریباً دو روپیہ تھی خوشی سے واپس کر دی۔ یہ ٹکٹ ۱۸۶۹ء کا تیس سنیٹ کا تھا۔ اس میں امریکہ کے جھنڈے کی تصویر الٹی چھپ گئی تھی۔ ۱۵ سنیٹ والے ٹکٹ کی قیمت ۲۴۵۰ روپے اور ۲۴ سنیٹ والے کی قیمت ۳۳۵۰ روپیہ ہوگی۔

بعض کمپنیوں کے پاس ہزاروں اور لاکھوں ٹکٹ ہر مہینے باہر سے آتے ہیں۔ ان میں سے بعض غلط چھپ جاتے ہیں۔ لندن کی ایک کمپنی کو یوپا سے کسی نے ہوائی ڈاک کے ٹکٹ بھیجے۔ ہوائی جہازوں کے ٹکٹوں پر لکھا ہوا تھا۔ الٹا چھپ گیا تھا یہ دونوں ٹکٹ بھی بہت قیمتی ہو گئے تھے۔

مذہبی روا داری کیلئے راجن بابو کی اپیل

نئی دہلی ۸ جنوری۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے مذہب کی عالمی برادری کانگریس کے دوسرے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مختلف مذاہب کے نظریات میں مطابقت پیدا کرنے کے لئے ان کا نچوڑ لینے کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے کافی گنجائش ہے۔

سوشلسٹ نئے دستور پر دستخط نہیں کریں گے

اوری ۸ جنوری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ دستوری اسمبلی کے سوشلسٹ ممبر مسٹر دامودر سروپ سیٹھ جنرل سکریٹری یوپی سوشلسٹ پارٹی اور دوسرے سوشلسٹ ممبران ہندوستان کے نئے دستور پر دستخط نہیں کرینگے۔

تبت کو آزاد کرانا!

لندن ۸ جنوری۔ چینی عوام کی نجات دہندہ فوج کے کمانداران جنرل لیو پو چینگ نے چنگ کنگ کے ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ابھی ہمارا کام تبت کو آزاد کرانا ہے۔ یہ خبر لندن میں ایک نئی کمیونسٹ خبر رساں ایجنسی کے ذریعہ پہونچی ہے

تاج کے بجائے اشوک کا نشان

نئی دہلی۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۶ جنوری کو جب کہ ہندوستان جمہوریہ ہونے کا ہے پولیس والوں کی وردی کے بلوں بٹنوں اور ٹوپیوں پر بادشاہ کے تاج کے بجائے شہنشاہ اشوک کی م

پردہ فلم

ہندوستان کی فلمی صنعت میں انقلاب

لندن ۹ جنوری۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ جلد ہی ہند کی فلم سازی کی صنعت میں زبردست انقلاب رونما ہونے کا امکان ہے۔ اور بمبئی مدراس اور کلکتہ اس کے مرکز ہوں گے۔ ان شہروں میں جلد ہی تمام قسم کی فلموں کو ایک زبان سے دوسرے زبان میں منتقل کرنے کے مرکز قایم کئے جائیں گے۔ جہاں نہایت آسانی کے ساتھ ایک زبان کی فلم دوسری زبان میں منتقل کیا جاسکیگا۔

پہلے سال تقریباً ۶ فلمیں تامل زبان میں منتقل کی جائیں گی۔ اور تقریباً ۱۲ فلمیں دوسری مشرقی زبانوں میں۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس طرح سے ہر سال تقریباً ڈھائی سو ارب ذٹ فلم ہندوستانی زبان میں کے علاوہ ۶ مشرقی زبانوں میں منتقل کی جائیگی

یوپی کانگریس اسمبلی پارٹی سے واک آوٹ

لکھنؤ ۸ جنوری۔ آج یوپی کانگریس کونسل اسمبلی پارٹی کے مشترکہ جلسے سے صوبائی کانگریس کے اقلیتی گروہ نے واک آوٹ کیا۔ یہ جلسہ یوپی سے پارلیمنٹ کے ممبر منتخب کرنے کے لئے ہوا تھا۔

یہ واقعہ اکثریتی گروہ کی اس تجویز کی منظوری پر ہوا کہ سات ممبروں کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو پارلیمنٹ کی ممبری کے لئے مکمل طور پر انتخاب کرے۔ اس تجویز سے اقلیتی گروہ کو اتفاق نہ تھا۔ اس کی رائے تھی کہ پارٹی خود بہترین امیدواروں کا انتخاب کرے جلسہ میں سردار ولبھ بھائی پٹیل نائب وزیر اعظم ہندوستان موجود تھے۔

سات ممبران کی کمیٹی میں پنڈت پنت بابو پرشوتم داس ٹنڈن مسٹر چرن سنگھ۔ مسٹر موہن لال گوتم مسٹر سچاتی گپتا مسٹر سمپورنانند۔ اور حافظ محمد ابراہیم شامل ہیں پہلے مسٹر رفیع احمد قدوائی کا نام رکھا گیا تھا۔ لیکن انھوں نے پنڈت پنت سے ایک خط کے ذریعہ کمیٹی میں کام کرنے سے معذوری کا اظہار کیا۔ اور ان کی جگہ پر حافظ محمد ابراہیم کو لے لیا گیا۔

کولمبو ۱۰ جنوری۔ آج ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت ہونے کے لئے یہاں ۔۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد کے بلا مقابلہ صدر ہونگے

نئی دہلی ۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چکرورتی راجگوپال اچاریہ گورنر جنرل ہندوستان ۲۶ جنوری کی صبح کو گورنمنٹ ہاؤس کے دربار ہال میں ہندوستان کے جمہوریہ ہونے کا اعلان پڑھیں گے۔ اعلان پڑھنے کے بعد وہ تخت چھوڑ دیں گے۔ ہندوستانی جمہوریہ کے نامزد صدر کو تخت تک لے جائیں گے جن کو ہندوستانی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس حلف وفاداری دیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ راجہ جی دوسرے دن ۲۷ جنوری کی صبح کو مدراس روانہ ہو جائیں گے۔ ان کو سرکاری طور پر الوداع کہا جائے گا۔ صدر کے حلف اور راجہ جی کے وداع کے بابت تفصیلات طے ہو رہے ہیں۔ ۲۴ جنوری کو صدر کے انتخاب کے لئے دستوری اسمبلی کا جلسہ ہو رہا ہے۔ اور عام طور پر یہ کہا جا رہا ہے کہ اس اعلیٰ عہدہ کے لئے ڈاکٹر راجندر پرشاد بلا مقابلہ اور متفقہ طور پر منتخب کئے جائیں گے۔

آج ڈاکٹر راجندر پرشاد نے گورنر جنرل کے ساتھ لنچ کھایا۔ ان کے علاوہ کوئی دوسرا مہمان نہیں تھا۔ راجہ جی کے آیندہ منصوبوں کے متعلق ابھی پتہ نہیں چلا ہے۔ لیکن زیادہ تر یہ خیال ہے کہ وہ کوئی دوسرا سرکاری منصب یا عہدہ قبول نہ کریں گے کیونکہ یہ پرانی روایات کے خلاف ہوگا۔

یوپی کانگریس کے ۴۲ ممبروں کی صدر کو تحریر!

لکھنؤ ۷ جنوری۔ یوپی کانگریس کمیٹی کے ۴۲ ممبران جن میں یوپی مجلس قانون ساز کے ۳۱ ممبر شامل ہیں اپنے دستخط سے صدر کانگریس کو ایک تحریر بھیجی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ صوبہ یوپی کانگریس کمیٹی جماعت میں دو گروہ ہیں جن میں کامیاب گروہ صوبائی کانگریس کمیٹی پر حاوی ہے۔ اور اس کے ممبران یوپی کابینہ میں بھی شامل ہیں۔ یہ گروہ اپنی پوزیشن کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے کے لئے تمام جائز و ناجائز طریقے اختیار کر رہا ہے۔ اور حکومت و کانگریس دونوں کے ذرائع سے ہر ممکن فائدہ حاصل کر رہا ہے۔

وہ اپنے حمایتی پیدا کرنے کے لئے کنٹرول اور پرمٹ کے کافی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ لاکھوں روپیہ جو بظاہر خاتمہ زمینداری فنڈ کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔ دراصل یہ گروہ اپنے حمایتوں پر صرف کر رہا ہے۔ جن کو موٹر اور رتبہ دیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ دورہ کرکے اس گروہ کی تنظیم کریں اور مخالفین کو کانگریس سے نکالنے کے لئے ہر قسم کے طریقے کئے اختیار کئے جا رہے ہیں۔ صوبائی کانگریس کمیٹی کی بے قاعدگی پر اکثر آپ کی (صدر کانگریس) توجہ بھی دلائی گئی۔ اور آپ نے مداخلت کی۔ لیکن آپ کے احکامات کے خلاف بھی کیا گیا۔

ہمیں امید تھی کہ آیندہ الکشن میں حالات ٹھیک ہو جائیں گے لیکن یہ گروہ اب ایسی چالیں چل رہا ہے کہ الکشن کی مشین اس کے ہاتھ آجائے گی۔ اور ہم لوگ ختم ہو جائیں گے۔ ہم نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ کانگریس اور ملک کی خدمت میں صرف کیا ہے۔ اور ہم اس صوبہ میں کانگریس کی تباہی نہیں دیکھ سکتے اس لئے آپ کی توجہ دلاتے ہیں کہ آپ اس صوبہ میں غیر جانبدارانہ الکشن کرائیں۔ یہ صرف اسی وقت ممکن ہے کہ جب الکشن کے اختیارات صوبہ سے لے کر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو دے دئے جائیں۔

ہمیں امید ہے کہ یہ ہماری معمولی درخواست منظور کی جائے گی۔ اور اگر یہ ممکن نہیں ہے تو ہم یہ درخواست کریں گے کہ کانگریس ہائی کمان ہمیں کانگریس چھوڑنے کی اجازت دے کیونکہ اب ہمیں یہ یقین ہو گیا ہے کہ ہم اس گروہ کی انتشار پسندانہ کارروائیوں کی وجہ سے کانگریس کے اندر خودداری اور عزت کے ساتھ کام نہیں کر سکتے۔

ناپسندیدہ مستقلین کے اخراج کا اختیار

نئی دہلی ۷ جنوری۔ گورنر جنرل ہندوستان نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ مرکزی حکومت کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ آسام سے ناپسندیدہ تارکین وطن (باہر سے آئے ہوئے) اشخاص کا اخراج کرنے کا حکم دے سکتی ہے۔

ایک روپیہ کے نئے نوٹ

نئی دہلی ۸ جنوری۔ ایک روپیہ کے نوٹ کا ڈیزائن ۲۶ جنوری سنہ سے بدل جائے گا۔ لیکن پرانا نوٹ اب بھی چلیگا۔

نئے نوٹ کا ڈیزائن پرانے سے کافی ملتا جلتا ہوگا۔ لیکن نوٹ کے بائیں طرف کے سادہ حلقہ میں اشوک کی لاٹ بنی ہوگی۔

۔۔۔

اقوال زریں

جس کے پاس مال ہوگا۔ اس میں پانچ عادتیں ضرور ہوں گی۔
درازی اُمید۔ حرص غالب ۔ سخت بخل قلت پرہیزگاری۔ آخرت کی فراموشی۔

حق تعالیٰ نے حمقا کو اس لئے رزق دیا کہ عقلمند اس سے عبرت حاصل کریں۔ اور جانیں کہ توسیع رزق سعی و تدبیر سے نہیں۔

شکر نعمت اسے کہتے ہیں۔ کہ شاکر اپنے آپ کو نعمت کا اہل تصور نہ کرے۔

میں اکثر خیال کرتا ہوں کہ دنیا کس قدر سونی ہے اگر اس میں بچے نہ ہوتے۔ اور کس قدر بے رحم ہوتی۔ اگر اس میں بڑے نہ ہوتے۔

بچوں کی آفرینش کی غرض صرف یہ نہیں کہ نسل انسانی بڑھے۔ بلکہ ہمارے دل میں بڑھیں ہم بے غرضی کی خوشی اور محبت کی صنعتیں سیکھیں۔

بقیہ۔ کبھی ایسا ہوا ہے گھر کو آگ لگا دی ہو۔ رانی بولی سکھ دیو چھت پر چڑھ گیا۔
"آگئے" کستوری بولی۔ بلدیو ہانپ رہا تھا بھیا آئے تھے۔ گوپال کے لئے دودھ لائے تھے۔ بلدیو نے دیکھا گوپال اوندھا پڑا کھیل رہا تھا۔ بلدیو کے ہاتھ سے لاٹھی چھوٹ گئی۔ کستوری بولی۔ اپنے بچوں سے چھین کر لائے تھے۔ دودھ اپنے ہاتھ سے پلا کر گئے ہیں۔
اور میں نے —— ! رک گیا جیسے کچھ کہنا چاہتا تھا۔ "تم نے تو کبھی بھلائی کی نہیں۔ ان کے ! بیوی بولی۔ سچ کہہ رہی ہو کستوری۔ کھڑا ہو کر بولا گھر کو آگ لگا دی میں نے بچے جل رہے ہوں گے چھت نہ اد پر گری پڑی ہو۔ رانی سامان باہر نکال رہی تھی۔ سکھ دیو دیوار پر کھڑا تھا۔ آگ بجھ گئی تھی۔ دھواں نکل رہا تھا۔
بلدیو دبے پاؤں آگے بڑھے کھاٹ پر بیٹھے دونوں بچے رو رہے تھے۔ بھیا نے میرے بچے کو کلیجہ سے لگا لیا تھا۔ ان کے ہاتھوں سے دودھ چھین کر اسے پلا دیا۔ میری وجہ سے کتنا دکھ ہوا انھیں دوڑ کر دونوں کو گود میں لے لیا۔ بڑے بھیا نے چونک کر دیکھا۔ بلدیو بچوں کو چھاتی سے لگائے ہوئے تھا۔ آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے۔
بھابی یہ گھر تمہارا نہیں جلا۔ میرا گھر جلا ہے تمہارے بچے کو تکلیف نہیں ہوئی ہے میرے بچہ کو ہوئی ہے۔ بھابی نے غصہ بھری نظروں سے دیکھا اور جلے ہوئے سامان کو دیکھنے لگی۔ بڑا بھیا آہستہ آہستہ دیوار سے آہستہ آہستہ اترا اور دوڑ کے کر بلدیو کے چرنوں میں گر گیا۔

سردار پٹیل نے یہاں آکر کونسل اور کانگریس کی ایگزیکیوٹیو کمیٹی کے مشترکہ جلسہ میں شرکت کی۔ یہ جلسہ ۲ گھنٹے جاری رہا۔
انھوں نے یو پی کانگریس کے دونوں گروپ سے بھی الگ الگ گفتگو کی۔ اور ان کے نقطہ نظر کو سنا۔

۲۴ جنوری کو کوئی تقریب ہوگی

نئی دہلی ۹ جنوری۔ آج دستور ساز اسمبلی کے سکریٹریٹ نے اعلان کیا ہے کہ ۲۴ جنوری کو ہونے والے دستوری اسمبلی کے اجلاس میں صرف صدر جمہوریہ کے انتخاب اور قومی ترانے کے متعلق طے کیا جائیگا،
لندن۔ کل برطانی وزیر اعظم نے سوبل کا سفر طے کرکے شاہ برطانیہ سے ملاقات کی۔ اس کے متعلق مبصرین کا خیال ہے کہ غالباً ۲۳ فروری یا اس سے قبل برطانیہ میں عام انتخابات ہوں گے۔

موج تبسم

ایک شخص نے دیاسلائی کی ایک ڈبیہ خریدی ایک دیاسلائی نکال کر اپنا سگرٹ سلگایا۔ پھر اسے پھینک دیا۔
دوست (جو پاس ہی کھڑا تھا) ارے یار یہ کیا کیا۔
اس شخص نے جواب دیا۔ جن ڈبیوں پر وار کو الٹی لکھا ہوتا ہے ان کی ۴۰ دیاسلائی میں سے صرف ایک جل سکتی ہے۔ اور مجھے وہ اتفاق سے پہلی ہی بار مل گئی تھی۔

خادمہ۔ میں جارہی ہوں۔ مالکن اب اس گھر میں نہ رہوں گی۔
مالکہ۔ آخر کیا ہوا۔
خادمہ۔ آپ مجھ پر اعتبار نہیں کرتیں۔
مالکہ۔ کل تم آئی تھیں۔ اور آتے ہی میں نے اپنے زیورات کے بکسوں کی چابیاں اسی وقت حوالہ کردیں۔
خادمہ۔ لیکن ان میں کوئی چابی لگتی ہی نہیں ہے۔

کلکتہ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مشرقی پاکستان نے احکام نافذ کردئے ہیں کہ ہندوستان کا خریدا ہوا جوٹ فوراً روانہ کردیا جائے۔

معلومات عجیب

نئی ضمنی غذا کورکا

محکمہ زراعت یو پی عنقریب ایک ضمنی غذا کورکا کی آزمائش شروع کرنے والا ہے جس کے تامل علاقہ میں وسیع طور پر کاشت کی جاتی ہے۔
ناگپور میں حال کے تجربوں سے ظاہر ہوا ہے کہ اس جڑ کی کاشت سے فی ایکڑ غذائی پیداوار خریف کے آلو سے کہیں زیادہ ہوسکتی ہے۔ اس کی پیداوار ۴ ٹن فی ایکڑ تک ہوتی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ صوبہ میں دوسری فصلوں کی بہ نسبت اس فصل کے لئے بہت کم بیج درکار ہوتا ہے۔
اس کا کوئی ثبوت نہیں کہ کورکا اس ملک کی نباتات میں سے ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسے باہر سے لایا گیا ہے اور پہلے ٹراونکور میں اس کی کاشت کی گئی ہے۔
۳۰ نومبر کو جو ضمنی غذائیں بوئی گئیں تھیں ان میں ۱۰۵ ایکڑ پپیتا ۳۰۰ ایکڑ کیلا ہے۔ جن کے بتدریج ۴۸ ہزار اور ۵۳۰۰ درخت لگائے گئے اس کے علاوہ سہارنپور میں ۳۱۱ ایکڑ گاجر بھی بوئی گئی ہے۔

یوپی کی کانگریسی رکنوں سے سردار پٹیل کی اپیل

لکھنؤ ۹ جنوری۔ آج صبح یہاں سے دہلی روانہ ہونے سے پہلے ہندوستان کے نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل نے ایک بیان جاری کرکے کانگریسیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کانگریس اور ملک کے مفاد کا لحاظ کرتے ہوئے اپنے تمام اختلافات کو دوستانہ اور خیر اندیشانہ جذبہ کے ماتحت دور کرنے کی کوشش کریں۔

انھوں نے کہا کہ میں لکھنؤ اس لئے آیا تھا کہ ان اختلافات کو دوستانہ اسپرٹ میں دور کرادوں۔ جو بدقسمتی سے دستور ساز اسمبلی کے لئے نامزدگی کے سلسلہ پر پیدا ہوگئے ہیں۔ میں اس مقصد سے ہرگز نہیں آیا تھا کہ میں ان پر اپنے کو مسلط کروں۔ اور انھیں کوئی دوسرا طریقہ کار کرنے پر مجبور کردوں۔ بلکہ میرا مقصد یہاں آنے سے صرف اتنا تھا کہ میں صوبائی کانگریس کو مشورہ دے کر جو کچھ مدد دے سکتا ہوں دوں۔ صوبائی کانگریس کے دونوں حریف گروہوں کے نمایندوں کے نقطہ نظر کو میں نے نہایت توجہ اور افسوس کے ساتھ سنا۔
اور میں جلدی اس نتیجہ پر پہونچ گیا کہ یہ اختلافات کانگریس کے بنیادی اصولوں پر مبنی نہیں ہیں۔ بلکہ ایسی باتوں پر ہیں جنھیں کانگریس کے اجتماعی مفاد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ یو پی کانگریس کے حالات بھی دوسرے صوبوں کی طرح خراب ہیں یا زیادہ سے زیادہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ دوسرے صوبوں کے مقابلہ میں یہاں کی حالت قدرے بہتر ہے۔ میں نے اپنے اس زمانہ میں جو کچھ دیکھا اور سنا ہے۔ اور اس سے پہلے خوشگوار اور سازگار دور میں جو کچھ دیکھ چکا ہوں اور سن چکا ہوں جب میں ان دونوں میں مقابلہ اور موازنہ کرتا ہوں میں اس نتیجہ پر پہونچتا ہوں کہ صوبائی کانگریس کمیٹیاں اپنی حالت کو بد سے بدتر بنانے کی ایک دوسرے سے بازی لے جانے میں مصروف ہیں۔
مباحثہ کے دوران میں نے یو پی کے اپنے دوستوں سے کہا تھا کہ آپ جس مسئلے پر بحث کر رہے ہیں۔ وہ اور ملک اور کانگریس کے اجتماعی مفاد کو دیکھتے ہوئے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اور ایک بڑی جماعت کا ذمہ دار رکن ہونے کی حیثیت سے ان کے لئے لازم ہے کہ وہ دوستانہ انداز میں اپنے اختلافات کو سلجھائیں۔ اور ان کو اگر کانگریس کا مفاد واقعی عزیز ہے تو آپ کے لئے ان اختلافات کو ختم کردینا مشکل نہیں ہوسکتا۔ اور آپ ایک ایسی کمیٹی بنا سکتے ہیں۔ جس پر ہر ایک کو اعتماد ہو۔ میں نے اس بات پر تعجب کا اظہار بھی کیا ہے کہ گذشتہ چھ مہینے میں یہاں

پنڈت جواہر لال نہرو کے ۰۰ مرتبہ آنے کے باوجود پارٹی بندی کا جذبہ اب بھی موجود ہے۔
سردار پٹیل نے کہا کہ اکثریتی اور اقلیتی گروپ کا سوال اس وقت اٹھا جب کہ صوبہ میں ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کے خلاف عمل کیا گیا۔ اور جب یہ گروپ بن گئے تو ظاہر ہے کہ مقابلہ کے وقت اکثریتی گروپ کا میابی یقینی ہے۔ اقلیتی اور اکثریتی دونوں گروہوں کا یہ برابر کا فرض ہے کہ مقابلہ کی نوبت بھی نہ آنے دیں۔ کانگریس جیسی جمہوری جماعت میں ایسے موقعوں پر معاملہ کا تصفیہ جماعت کے رہنما پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو یہی چارہ کار ہے کہ دونوں گروپ سمجھوتے سے کوئی بات طے کریں۔ لیکن مجھے افسوس اور مایوسی کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس چھوٹے سے معاملہ میں کانگریس کے بلند اور اعلیٰ مقاصد اور مفاد کو نظر انداز کردیا گیا ہے۔
اب اپنے اجلاس میں جو فیصلہ کیا ہے اس کا احترام سب پر فرض ہے۔ میں یو پی کے اپنے کانگریس دوستوں سے کہوں گا کہ وہ اس بات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ یہ باہمی کشمکش اور یہ آپس کے جھگڑے ہم کو کہاں لئے جارہے ہیں۔ اور اس سے کانگریس جیسی بڑی اور نامور جماعت پر کیا دھبہ آرہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ذاتی مفاد کو چھوڑ کر آپ کے پیش نظر صوبے اور ملک کے فائدے کا بڑا مقصد ہوگا۔
اگر کوئی آدمی اپنے کو اس ادارہ سے ہم آہنگ نہیں پاتا تو اس کو اس جماعت سے کنارہ کشی اختیار کرلینا چاہیئے۔ جب تک وہ جماعت میں ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دے۔ یو پی تو اس معاملہ میں بڑا خوش قسمت ہے۔ کہ یہاں کانگریس کی باگ ڈور پنت جی جیسے شخص کے ہاتھ میں ہے۔ خیر اندیشی اور دور اندیشی رواداری وہ بلند ہیں۔
میں صوبہ کے اپنے کانگریس دوستوں سے کہوں گا کہ پنت جی کے رہنمائی میں متحد ہوکر کام کریں اور آپس کے جھگڑوں کو ختم کردیں۔ کہ ان کے صوبہ متحدہ کا نام ہی اتحاد کا متقضی ہے۔ م ص

افسانہ

عداوت

از جناب محمد امین شرقپوری

گوجری کے ہاں سے کہیں کستوری دودھ کی ٹھلیا لارہی تھی کہ نکڑ پر رانی سے مٹ بھیڑ ہوگئی۔ کہاں گئی تھی۔ رانی تحکمانہ لہجہ سے بولی کستوری ٹھلیا کو چھپا کر بولی۔ کشن کے گھر تک گئی تھی۔ تمہارے دیور —! ابھی کہنے پائی تھی کہ رانی ٹھلیا پر ہاتھ ڈال کر بولی۔ مجھے جل دے رہی ہے ٹھلیا میں کیا لائی ہے بھرکر۔
گوپال کے دودھ لائی ہیں۔
رانی تنک کر بولی۔ میرے بچے رو رہے ہیں تمہارا گوپال کیا دودھ پئے گا۔
یہ بات نہیں بہن وہ جیسا تمہارا بچہ ہے۔ ویسا ہی میرا بچہ بھی ہے۔ تم دودھ لینا چاہتی ہو تو۔ مگر راستہ میں تکرار اچھی نہیں۔
تکرار تم کر رہی ہو یا میں۔ ٹھلیا چھین کر بولی۔ ایک بوند نہیں لے جانے دوں گی کہتی ہوئی اس نے بھری ہوئی ٹھلیا زمین پر ڈالی۔ "یہ کیا کیا تم نے!
رانی ٹھلیا بچاکے جاؤ ٹھلیا میں کب روکتی ہوں
کستوری کی آنکھیں بھر گئیں۔ رانی مسکرا کر بولی۔
بڑا دکھ ہوا ہے۔ کستوری بہن کو جب گائے بیچنے چلا تھا۔ اس وقت دکھ ہوا۔ نہیں کہ رانی کے بھی بچے ہیں۔ انھیں بھی دودھ پینے کو چاہیئے۔ تمہیں تو گوپال کا دھیان تھا۔ میرے بچوں کی فکر کیوں کرتی
کستوری ملائمت سے بولی۔ اس میں میرا دوش ہے۔ مردوں مردوں کا جھگڑا ہے۔ آپ چک جائے گا پھر وہ غیر تھوڑا ہی ہے۔ ایک ہی ماں کے پیٹ سے ہیں۔ آج نہیں کل مل بیٹھیں گے
"ایک ہی ماں کا پیٹ ہیں۔ رانی منہ بنا کر بولی۔ ایک ماں کا ہوتا تو میرے بچوں کا گلا نہ کاٹتا ماں کے دودھ ہیں۔ جو تمہارے ہیں جو چاہو کرو۔ کب کہتی ہوں کچھ۔
دیور ہوگا کسی اور کا رانی ٹھلیا پھینک کر چلی گئی کستوری اٹھا کر بولی۔ "وہ مجھ سے بڑی ہے مجھے بیاہ کر لائی ہے کچھ بھی کہے میں اس سے نہ جھگڑوں گی بلا سے آج میرا بچہ بھوکا رہے۔ مجھے دکھ نہ ہوگا۔ کستوری چلی گئی۔
یہ تم نے اچھا نہیں کیا رانی۔ سکھ دیو بولا۔ گوپال رو رہا ہوگا۔ رانی چمک کر بولی۔ بہت یاد آرہا ہے۔ گوپال چھوٹا پیارا ہے۔ مگر تمہارا بھیا تمہاری آنکھوں کے آگے گائے کھول کر لے گیا۔ تم نے چوں بھی نہ کی۔ بھلا ہو دمنتی کا۔ جس نے گو دان بیچ دیا ہے۔ میرے بچے کے لئے انھوں نے پالے "اچھے" وہ کہہ رہی تھی۔ سکھ دیو ٹھوڑی کھجا کر بولا۔ اُسے روپے کی ضرورت تھی۔ گائے نہ بیچتا تو اور کرتا کیا۔
میری ہی گائے رہ گئی تھی بیچنے کے لئے اپنا بیل لے جاتا بیچنے !
وہ بھی اسی کی تھی۔ ایک گائے کیا اگر یہ گھر بیچ ڈالتا تو بھی زبان نہیں ہلاتا۔
بھائی کے لئے گھر تک نیلام ہو رہا ہے۔ کیونکہ نہ ہوں ایک ماں کا پیٹ ہے۔ مگر سنا کہ وہ کہتا کیا پھرتا ہے۔
کیا کہتا ہے۔ سکھ دیو بولا۔
تمہیں مار ڈالنے کے فکر میں ہے۔
سکھ دیو مسکرا کر بولا۔ لاکھ برا ہے مگر بھائی کے خون سے ہاتھ نہیں رنگیگا۔ دھرتی اسی کشتی پر تو کھڑی ہے۔ دودھ کے برتن کا ڈھکنا اٹھایا ہی تھا کہ رانی تیزی سے پاس آکر بولی۔ تمہارے بھائی سے لائی نہیں ہوں۔
سکھ دیو اس کا ہاتھ جھٹک کر بولا۔ گوپال کو دے کر آؤں گا گیہوں دودھ۔
کوئی سیر دو سیر تو نہیں لائی ہوں۔ جو چلے ہو بانٹنے میرے بچے کیا پئے گا۔ بھوکے رہیں گوپال کو اپنے ہاتھ سے پلا کر آؤں گا۔
رانی چلا رہی تھی۔ سکھ دیو لوٹا کر بھر لایا۔ ننھا سا بچہ رو رو کر ہلکان ہو رہا ہے۔ وہ دودھ پئے بنا بھی کیا رہ سکتا تھا۔ رانی لوٹا چھیننے کے لئے بڑھی سکھ دیو باہر سے کنڈی لگا کر چلا گیا۔
بلدیو کواڑ کھول کر بولا۔ کیوں گوپال رو رہا ہے۔ آج دودھ نہیں لائی ہو اس کے لئے ؟
کام کاج سے فرصت نہیں ملی۔ اب لے آتی ہوں جاکر بلدیو غصے سے بولا۔ اب تک کیا کرتا ہوگا۔ دودھ سچ سچ بتا کیا بات ہے۔
کستوری سہم کر بولی۔ نہیں بتلائے گی۔
کوئی بات ہو تو بتادوں۔
چھپاتی ہے ہڈی پسلی توڑ دوں گا۔ ڈنڈا اٹھانے کے لئے بڑھا۔
کستوری بولا کہ لائی تو تھی۔ رانی بہن نے ٹھلیا چھین لی ...... !
تیرے میں نہ ہمت تھی جو کھڑی دیکھتی رہی۔
مجھ سے یہ پاپ کیوں کر ہوتا۔
ہوں ! وہ بولا ابھی خبر لیتا ہوں۔ لاٹھی لے کر بوکھلا کر دیوار پر چڑھ گیا۔
سکھ دیو دروازہ پر رک کر بولا۔ کستوری لو دودھ لایا ہوں گوپال کے لئے۔
"بھیا" کستوری گھونگھٹ نکال کر بولی۔ کشن کے لئے رہنے دیتے بہن بگڑ رہی ہوں گی۔ اس کی باتوں پر نہ جاؤ۔ اسے تو عادت ہی ہے بگڑنے کی۔ گوپال کے پاس آکر بولا۔ بہت روتے ہو۔ آج دودھ نہیں ملا کیا محبت سے گود میں اٹھا لیا۔
بلدیو دھم سے دیوار کود کر بولا۔
رانی دروازہ کھول دو۔ ورنہ کواڑ توڑ ڈالوں گا۔
رانی اندر سے کنڈی لگا کر بولی۔ خبردار جو گھر میں گھسے۔
بلدیو جیسے غصہ نے اندھا کر دیا تھا۔ رکمنی کے چولہے سے جلتی ہوئی لکڑی کھینچ کر بولا۔ "آج زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ اسے پھونس کی چھت پر پھینک دی جلتی ہوئی لکڑی۔
"آگ" رکمنی چلائی سوکھی ہوئی چھت تڑتڑ جلنے لگی۔ گھر میں دھواں بھر گیا۔ بچے کھانس رہے تھے۔ رانی دروازے کی طرف پڑی کھولنے کے لئے چلا رہی تھی۔ بلدیو دروازے کے آگے ڈٹا ہوا تھا لاٹھی ہاتھ میں تھی کسی کو قریب آنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔
"آگ آگ" کستوری نے چونک کر سنا ایک نظر جیٹھ کو دیکھا جو بھرا ہوا لوٹا گوپال کے منہ سے لگائے کہہ رہا تھا کہ اور پی لو بیٹا۔ گوپال مسکرا رہا تھا۔ اور اپنے بچے سے چھین کر میرے بچے کو پلا رہا ہے۔ کتنا اچھا ہے بڑا بھیا۔
"بھیا وہ بولی آگ لگ رہی ہے ۔ ؟
سکھ دیو گوپال کو کھاٹ پر ڈال کر باہر چلا آیا جلتے ہوئے شعلے دور سے نظر آرہے تھے۔ کس کا گھر جل رہا ہے۔ سوچتے ہوئے تیزی سے بڑھا !
بلدیو نے بڑے بھیا کو آتے ہوئے دیکھا تو آہستہ سے کھسک گیا۔
میرا گھر جل رہا ہے وہ بھاگا۔
آس پاس کے پڑوسی پانی کے برتن پر برتن بھر بھر کر پانی ڈال رہے تھے۔
رانی دیکھتے ہوئے بولی۔ لو دیکھ لو اپنے بھائی کی کرتوت پڑوسی دروازہ نہ کھولتے تو مری گئی ہوتی۔
چھوٹا ادھ مرا پڑا ہے بڑے کا ہاتھ جل گیا۔
کہاں ہے بلدیو سنگھ۔ ادھر اُدھر دیکھ کر بولا۔
بھاگ گیا ہوگا موذی۔

(باقی)

کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ

بذریعہ اس نوٹس کے مطلع کیا جاتا ہے کہ کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ نے بائی لاز (BYELAWS) کا مسودہ بنایا ہے جسمیں عمارتوں کے نقشوں کو منظور کرنے کے لئے بورڈ کی طرف سے وصول کئے جانے والی فیسیں مقرر کی گئی ہیں۔ اور جو متعلقہ حضرات کی اطلاع کے لئے یو پی میونسپلیٹیز ایکٹ (۲) ۱۹۱۶ء کی دفعہ ۳۰۱ (۳) اور کانپور اربن ایریا ڈیولپ منٹ بورڈ ایکٹ (۶) ۱۹۴۵ء کی دفعہ ۱۵ کے مطابق مشتہر کی جاتی ہیں۔

۲۔ بائی لاز کے مسودہ کو آخری اور قطعی طور پر منظور کرنے سے پہلے بورڈ ان تمام اعتراضوں اور مشوروں پر غور کرے گا۔ جو اس مسودہ کے متعلق ذیل کے دستخط کنندہ کو اس نوٹس کی اشاعت کے ۳۰ دن کے اندر وصول ہوں گے۔

دیوراج ایگزیکیوٹو افسر۔ کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ

DRAFT مسودہ

کانپور اربن ایریا ڈیولپ منٹ بورڈ ایکٹ (۶) ۱۹۴۵ء کی دفعات ۱۵ و ۱۷ اور ۱۵۵ (۲) کے ماتحت ملے ہوئے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ کے بنائے ہوئے بائی لاز جو بورڈ کے اختیارات کے حدود کے اندر کی زمینوں کی عمارتوں کے نقشوں کو منظور کرنے کے لئے بورڈ کی طرف سے وصول کی جانے والی فیسوں کو مقرر کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔

DEFINITIONS تعریفیں

۱۔ ان بائی لاز کے بنانے میں مندرجہ ذیل الفاظ اور فقرات کے وہی معنی ہوں گے۔ جو ان کو بعد کو دئے گئے ہیں۔ اور جب تک یہ دئیے ہوئے معنی مضمون کے اس متن کے جس میں وہ استعمال ہوئے ہیں خلاف نہ ہوں۔

(۱) لفظ "واحد" (SINGULAR) میں شامل لفظ "جمع" (PLURAL) اور لفظ "مذکر" (MASCULINE GENDER) میں شامل لفظ "مونث" بھی ہوگا۔

(۲) "شخص" (PERSON) سے مراد تعداد سے ہے چاہے وہ علیحدہ ہو یا وہ جماعت میں (PERSONS CORPORATED) یا (UNIN CORPORATED)

(۳) "بورڈ" سے مراد کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ ہے جو کانپور اربن ایریا ڈیولپ منٹ ایکٹ (۶) ۱۹۴۵ء کے ماتحت بنایا گیا ہے۔

(۴) "سائٹ" (SITE) سے مراد صرف ایسی زمین سے نہیں جس پر عمارت بنے۔ بلکہ اس سے مراد وہ ساری زمین ہے جو عمارت کے آگے۔ پیچھے۔ دائیں۔ بائیں فضا کے لئے یا بائی لاز کے مطابق چھوڑی گئی ہو۔

(۵) "ورک شاپ" سے مراد ہر اس عمارت سے ہے جہاں مرمت یا معمولی صنعت سازی کے سلسلہ میں دس آدمیوں سے زیادہ کام نہ کرتے ہوں۔ اور جس میں پانچ کاروں سے زیادہ رکھنے والی گیرج بھی شامل ہے۔

(۶) "فیکٹری" سے مراد ہر وہ جگہ ہے جس پر انڈین فیکٹریز ایکٹ (۱۲) ۱۹۳۴ء (معہ وقتاً فوقتاً کی ترمیموں کے) کی دفعات کا اطلاق ہوتا ہو۔ یا اگر اسی ایکٹ کی دفعہ ۵ (۱) کے تحت ایک نوٹیفیکیشن جاری کر دیا گیا ہو۔

(۷) رہائشی استعمال (RESIDENTIAL USE) ہر اس جگہ کو رہائشی استعمال کے لئے سمجھا جائے گا۔ جس پر بنی ہوئی یا بنائی جانے والی عمارتیں صرف انسانی سکونت کے لئے استعمال کی جائیں۔

(۸) صنعتی استعمال۔ (INDUSTRIAL USE) ہر اس جگہ کو صنعتی استعمال کے لئے سمجھا جائے گا جس پر بنی ہوئی یا بنائی جانے والی عمارت یا اس کا کوئی حصہ ایک فیکٹری یا ورک شاپ کی حیثیت سے استعمال ہوتا ہو۔ یا اس طرح سے استعمال کرنے کا ارادہ۔ امکان یا حق ہو۔

(۹) عام استعمال (GENERAL USE) ہر اس جگہ کو عام استعمال کے لئے سمجھا جاوے گا۔ جس پر بنی ہوئی یا بنائی جانے والی عمارت یا اس کا کوئی حصہ رہائشی اور صنعتی استعمال کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہو۔ یا کسی ایسے مقصد کے لئے استعمال کرنے کا ارادہ۔ امکان یا حق ہو۔

۲۔ یو پی میونسپلیٹیز ایکٹ (۲) ۱۹۱۶ء کے دفعہ ۱۸۰ یا اس کے تحت میں بنائے ہوئے کسی بائی لاز میں حوالہ دیا ہوا کوئی نوٹس اس وقت تک صحیح نہ سمجھا جائیگا جب تک کہ نوٹس دینے والے شخص نے نیچے دیے ہوئے نرخ (SCALE) کے مطابق بورڈ کو فیس نہ ادا کر دی ہو۔ اور ایسی ادائیگی کی رسید کی ایک تصدیق کی ہوئی کاپی اس نوٹس کے ساتھ منسلک نہ ہو۔

(SCALE OF FEES) فیسوں کا نرخ

(الف) پہلے مرتبہ پیش کئے ہوئے نقشوں کو منظور کرانے کے لئے مندرجہ ذیل فیس ہوگی۔

(۱) رہائشی استعمال کے لئے:۔

(الف)۔ بنگلوں کی جگہہ (سول لائنس کے بائی لاز کے مطابق)

۴۰ روپیہ (Rs 40/-) پہلے دو ہزار مربع گز زمین کے رقبہ کے لئے اور اسکے بعد

۱۵ روپیہ (Rs 15/-) ہر مزید ایک ہزار مربع گز زمین یا اسکے کسی حصہ کے لئے

(ب) بنگلوں کی جگہہ کے علاوہ

۱۰ روپیہ (Rs 10/-) پہلے ایک سو مربع گز زمین کے رقبہ کے لئے اور اس کے بعد

۵ روپیہ (Rs 5/-) ہر مزید ایک سو مربع گز زمین یا اس کے کسی حصہ کے لئے۔

(۲) عام استعمال کے لئے۔

۳۰ روپیہ (Rs 30/-) پہلے ایک سو مربع گز زمین کے رقبہ کے لئے اور اس کے بعد

۱۵ روپیہ (Rs 15/-) ہر مزید ایک سو مربع گز زمین یا اس کے کسی حصہ کے لئے۔

(۳) صنعتی استعمال کے لیے۔

۵۰ روپیہ (Rs 50/-) پہلے ایک ہزار مربع گز زمین کے رقبہ کے لئے اور اس کے بعد

۲۰ روپیہ (Rs 20/-) ہر مزید ایک ہزار مربع گز زمین یا اس کے حصہ کے لئے۔

(ب) موجودہ عمارتوں اور زیر تعمیر عمارتوں میں اضافوں اور تبدیلیوں سے نظر ثانی کئے ہوئے نقشوں کی منظوری کے لئے وصول کی جانے والی فیس عمارت کے غیر منظور کردہ حصہ کے رقبہ پر مندرجہ ذیل نرخوں پر لگائی جائیں گی۔

(۱) رہائشی استعمال کے لئے۔

(الف۔) بنگلہ کی جگہیں (سول لائنس کے بائی لاز کے مطابق)

۱۵ روپیہ (Rs 15/-) فی ایک ہزار مربع گز زمین یا اس کے کوئی حصہ کے لئے۔

(ب) بنگلوں کی جگہوں کے علاوہ:۔

۵ روپیہ (Rs 5/-) فی ایک سو مربع گز زمین یا اس کے کسی حصہ کے لئے۔

(۲) عام استعمال کے لئے۔

۱۵ روپیہ (Rs 15/-) فی ایک سو مربع گز زمین یا اس کے کسی دوسرے حصہ کے لئے۔

(۳) صنعتی استعمال کے لئے۔

۲۰ روپیہ (Rs 20/-) فی ایک ہزار مربع گز زمین یا اس کے کسی حصہ کے لئے۔

(ج) منظوری کی تجدید (RENEWAL) وصول کی جانے والی فیس ۵ روپیہ (5/-) فی نقشہ ہوگی۔

نوٹ۔ نقشوں کی منظوری پر فیس لگانے کے لئے کسی جگہ کے مجوزہ "استعمال" کے متعلق بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا۔

ہندوستان اور افغانستان میں وائرلیس رابطہ!

بمبئی ۱۲ جنوری۔ ہندوستان کے وزیر رسل و رسائل مسٹر رفیع احمد قدوائی نے آج ہندوستان اور افغانستان کے درمیان وائرلیس ٹیلی گراف کے ذریعہ براہ راست سلسلہ کا افتتاح کیا۔ جو حکومت ہند و افغانستان کی مساوی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

جموں ۱۲ جنوری۔ حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ بالغ رائے دہی کے اصول پر جموں اور کشمیر میں پہلا انتخاب ۱۹۵۱ء میں ہوگا۔

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کانپور

کانپور اربن ایریا ڈیولپ منٹ ایکٹ (۶) ۱۹۴۵ء کی دفعہ ۵۳ کے مطابق تمام پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ نے موضع کاکادیو پرگنہ اور ضلع کانپور کے علاقہ نمبر ۱۱۱ اور ۱۱۲ جو فیکٹری ایریا اسکیم نمبر ۷ کے اندر ہے۔ اور جسکی اطلاع صوبہ متحدہ ٹاؤن امپروومنٹ ایکٹ (۸) ۱۹۱۹ء کی دفعہ ۳۶ کے مطابق صوبہ متحدہ کے گزٹ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۲۰ء میں چھپ چکی ہے سرکاری عمارتوں کی تعمیر کی غرض سے لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

حاصل کئے جانے والے علاقوں کی چاروں سمتوں (شمال۔ جنوب۔ مشرق اور مغرب) میں بورڈ کی مقبوضہ زمین ہے۔

مذکورہ بالا رقبہ کا نقشہ جس کو بورڈ اپنی قبضہ میں لینا چاہتا ہے۔ کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھا جا سکتا ہے۔

اس اطلاع کے شائع ہونے کی تاریخ سے ۶۰ دن کے اندر ان علاقوں کے حاصل کرنے کے خلاف جو اعتراضات دستخط کنندہ کو وصول ہوں گے اس پر بورڈ غور کرے گا۔

دستخط دیوراج

ایگزیکیوٹو افسر۔
کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ

سری پاشا نے استعفی دے دیا

قاہرہ ۱۲ جنوری۔ مصر کے نگراں حکومت کے وزیر اعظم سری پاشا نے آج اپنی کابینہ کا استعفی شاہ فاروق کے سپرد کر دیا۔ شاہ فاروق وفد پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا کو کابینہ بنانے کی جلد دعوت دیں گے۔



۲۶ جنوری کی دعوتوں پر پابندی ختم

نئی دہلی ۱۲ جنوری۔ وزارت غذا نے آج اعلان کیا ہے کہ ۲۶ اور ۲۷ جنوری کو جمہوریہ ہند کے افتتاح کے سلسلہ میں گورنمنٹ ہاؤس میں جو دعوتیں ہوں گی ان میں مدعوئین کی تعداد کھانے کے انواع پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ پبلک بھی اس سلسلہ میں جو دعوتیں کرے گی اسپر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔

نئی دہلی ۱۲ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبوں اور چیف کمشنر کے صوبوں میں ۱۵ ستمبر کو نظر بندوں کی تعداد ۲۵۲۱ تھی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان نظر بندوں میں زیادہ تر کمیونسٹ ہیں۔ اس تعداد میں ریاستوں اور ریاستی یونینوں کے اعداد شامل نہیں ہیں۔ جو حاصل نہیں ہو سکے ہیں۔

نوآبادیاتی نظام کو ختم کرنیکی ضرورت

کولمبو کانفرنس میں پنڈت نہرو کی تقریر!

کولمبو ۱۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ آج دولت مشترکہ کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس کے اجلاس میں سب سے اہم مسئلہ جس پر غور کیا گیا۔ وہ چین کا مسئلہ تھا۔ مباحثہ میں سب سے زیادہ نمایاں حصہ ہندوستان کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے لیا۔ انھوں نے اپنی آدھ گھنٹہ کی تقریر میں چین میں کیونزم کے پھیلنے کے وجوہ بتائے۔ اور کہا کہ جنوب مشرقی ایشیا میں کیونزم کو اس وقت تک موثر طریقہ پر نہیں روکا جا سکتا جب تک کہ یہاں سے نوآبادتی۔ جاگیردارانہ یا دوسری قسم کے اقتدار کو لخت ختم نہ کردیا جائے۔

انھوں نے کہا کہ بیرونی اقتدار کا خاتمہ ہی اس مسئلہ کا سب سے اہم حل ہے۔ ان علاقوں کی معاشی حالت کی درستگی بھی ضروری ہے لیکن بیرونی اقتدار کے خاتمہ کے بغیر یہ تدبیر بھی کیونزم کی روک تھام میں زیادہ مفید ثابت نہیں ہو سکتی ہے۔

برطانیہ کے عام انتخابات ۲۳ فروری تک

لندن ۱۰ جنوری۔ آج صبح برطانی کابینہ کا اجلاس تقریبًا ایک گھنٹہ جاری رہا۔

سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ ان انتخابات کی تاریخ شاید ۲۳ فروری رکھی جائے گی۔ اور ۲۴ جنوری سے انتخابات کے ختم کے پارلیمنٹ کے اجلاس ملتوی رہنے کا اعلان کردیا ہے۔

مغربی پنجاب کے لئے نہروں کا پانی نہیں روکا گیا

شملہ ۱۰ جنوری۔ مشرقی پنجاب کی حکومت نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ اس نے مغربی پنجاب کے لئے نہروں کا پانی روک دیا ہے اس خبر کو بالکل غلط اور بے بنیاد بتایا ہے۔

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ

کانپور اربن ایریا ڈیولپمنٹ بورڈ ایکٹ (۱ سنہ ۱۹۴۵ء) کی دفعہ ۵۳ کے ماتحت یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ ہاؤسنگ اسکیم کے مطابق سیسہ مئو اسکیم نمبر ۴ کے ماتحت جس کی اشاعت یوپی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ (۸ سنہ ۱۹۱۹ء) کی دفعہ ۳۶ کے ماتحت صوبہ متحدہ کے سرکاری گزٹ میں مورخہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء کو ہو چکی ہے بمسرز جے فریزونی اینڈ کمپنی کے زمین کے قطعات واقع گھسرا ۳ کو حاصل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حاصل کئے جانے والے زمین کے قطعات کے حدود حسب ذیل ہیں:-

شمال۔ واٹر ورکس (بنیا جابر)

جنوب۔ گرانڈ ٹرنک روڈ

مشرق۔ چودھری محمد امین کا باغ اور بورڈ کی زمین

مغرب۔ گرانڈ ٹرنک روڈ اور کچی سڑک کا جنکشن

مندرجہ بالا ایریا اور حاصل کئے جانے والے قطعات زمین کا نقشہ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھا جا سکتا ہے قطعات زمین حاصل کئے جانے پر اعتراضات اس نوٹس کے چھپنے کے ۶۰ دن کے اندر بورڈ کے دفتر میں پہونچ جانا چاہیئے۔

دستخط دیوراج

ایگزیکٹو افسر

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر دن کا نوٹس

سنہ ۵۰-۱۹۴۹ء میں ایک مکعب فٹ کے پچاس ہزار پتھر کے ٹکڑے (STONE CHIPS) کی سپلائی کے لئے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں ٹنڈر ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء کو ۳½ بجے دن تک اس دفتر میں لئے جائیں گے۔ کام کی لاگت کا تخمینہ ۴۹ ہزار روپیہ (Rs 49000/-) ہے۔

ہر ٹنڈر دینے والے کو میونسپل خزانہ میں ۹۸۰ (Rs 980/-) روپیہ بطور زر ضمانت (ارنسٹ منی) جمع کرنا ہوں گے۔

ٹنڈر مقررہ فارموں پر ہونا چاہیئے جو میونسپل بورڈ کے دفتر سے دفتر کے اوقات میں ۶ روپیہ (Rs 6/-) فی سٹ (جس میں دو کاپیاں ہوں گی) کے حساب سے مل سکتے ہیں۔ ٹنڈر کی قیمت ایک مرتبہ خریدنے کے بعد واپس نہیں کی جائیگی۔

مزید شرائط اور تفصیلات کانپور میونسپل انجنیر کے دفتر سے دفتر کے اوقات میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

دستخط محمد حبیب اللہ

بی اے ال ال بی

ایگزیکٹو افسر۔ میونسپل بورڈ۔ کانپور

علامہ سلیمان ندوی بھوپال میں

بھوپال ۱۰ جنوری۔ علامہ سید سلیمان ندوی حجاز سے بھوپال واپس آ گئے ہیں۔ انھوں نے ایک تار کے ذریعہ ہمیں اطلاع دی ہے کہ اس سے قبل جو یہ خبر شائع کی گئی تھی کہ مولانا پاکستان میں قیام کرکے وہاں کے دستور کو اسلامی ڈھانچہ پر بنانے میں مشورہ دیں گے بے بنیاد ہے۔

نئی دہلی۔ گورنر جنرل راجگوپال اچاری نے دستور کی دفعہ ۳۸۹ نقرہ ۶ کے ماتحت ۲۸ جنوری کو پارلیمنٹ کا ایک اجلاس طلب کیا ہے۔

یوپی سے ہندوستانی پارلیمنٹ کیلئے ۲۵ اراکین کا انتخاب

لکھنؤ ۱۰ جنوری۔ صوبہ کانگریس کمیٹی اسمبلی پارٹی کی انتظامیہ نے جو ممبروں کی کمیٹی صوبہ سے ہندوستان پارلیمنٹ کے لئے ۲۵ ممبروں کی نامزدگی کے لئے مقرر کی ہے۔ اس نے اپنے انتخابات کا اعلان کردیا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل اشخاص شامل ہیں۔

خواتین میں۔ مسز سوچیتا کرپلانی۔ اور مسز اوما نہرو مسلمانوں میں ڈاکٹر ذاکر حسین مسٹر صادق علی اور مولانا حفظ الرحمن۔ ہریجنوں میں۔ بلدیو سنگھ آریہ۔ گڑھوال۔ نریندر دیو شاستری بندرابن اکہنیا لال والمیکی بلند شہر اور سوہن لال بتی۔ عام نشستوں سے مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری کانپور اندو دیا واجپئی۔ ہردوار۔ مسٹر گوپی ناتھ سنگھ کانپور مسٹر کشن چند بھانی۔ ڈاکٹر آر یو سنگھ لکھنؤ۔ ڈاکٹر کے کے بھٹاچاریہ الہ آباد۔ مسٹر منیشور دت اپدھیا پرتاب گڈھ۔ مسٹر لکشمی شنکر یادو۔ جونپور۔ مسٹر سرجو پرشاد مصرا۔ دیوریا۔ مسٹر بینی سرن جین بجنور۔ مسٹر کرشن چند رائے غازی پور مسٹر تربھون ناتھ سنگھ بنارس۔ مسٹر بینی سنگھ کانپور مسٹر تیلوچن لال الہ آباد مسٹر دیوی دت پنت المورہ۔ چودھری مختار سنگھ دوالا ان امیدواران کی نامزدگی کل ہوگی اور ۱۴ جنوری کو انتخاب ہوگا۔

مسز سوچیتا کرپلانی اور مسٹر ہری شنکر شاستری یوپی اسمبلی کے اس وقت بھی ممبر ہیں۔ اور مولانا حفظ الرحمن نے حال ہی میں استعفا دیا ہے۔ مسز کرپلانی اور شاستری جی کو انتخاب کے لئے یوپی اسمبلی سے استعفا دینا پڑیگا۔ حالانکہ کانگریسی ہائی کمان نے یہ قاعدہ بنا دیا تھا کہ صوبائی اسمبلی کا کوئی ممبر ہندوستانی پارلیمنٹ میں منتخب ہونے کے لئے استعفا نہیں دے گا۔ لیکن ان دو ممبروں کے لئے استثنےٰ کردیا گیا ہے۔

ان ۲۵ نشستوں کے لئے چار سو درخواستیں اور پندرہ سو سفارشیں تھیں۔ بیگم اعزاز رسول اور مسٹر ظہیر الحسنین لاری جن کے نامزد ہونے کی توقع تھی وہ نہیں نامزد کئے گئے ہیں۔

نظام حیدر آباد کے راج پرمکھ

حیدر آباد ۱۱ جنوری۔ ۲۶ جنوری کو جب ہندوستان کے نئے دستور کا عمل درآمد شروع ہوگا نظام حیدر آباد۔ ریاست حیدر آباد کے راج پرمکھ کی حیثیت سے حلف اٹھائیں گے۔

جبلی ہال میں ۲۶ جنوری کو ۱۱½ بجے حلف برداری کی رسم ادا ہوگی۔ نظام گیارہ بجے کنگ کوٹھی سے روانہ ہوں گے۔ خود راج پرمکھ کا حلف اٹھانے کے بعد نظام وزیراعظم اور دوسرے وزیروں چیف جسٹس اور ہائی کورٹ کے ججوں سے حلف اٹھوائیں گے۔

THE SADAQAT KANPOR

ESTD, 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو نیرے دل میں رہے
(احسن تسبیحی)

قیمت
سالانہ ۸/-
سالانہ رعایتی ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جاری شدہ ۱۹۲۵ء

VOL 50 No. 3 — KANPUR SATURDAY 21st JANUARY 1950

جلد ۵۰ نمبر ۳ — کانپور شنبہ ۲۱ جنوری ۱۹۵۰ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ

ادبیات

حسرت جذبات

از مولانا ثاقب کانپوری

مرا ذوق تن آسانی کہیں قاتل نہ بن جائے
یہ موج مضطرب میرے لئے ساحل نہ بن جائے

بڑھائے جا تو راہِ عشق میں ذوقِ طلب اپنا
کہ جب تک شوقِ بے حد مشعلِ منزل نہ بن جائے

یہ مانا اک شکستِ عشق ہے افتادگی اس کی
یہی پھر ہمتِ گم کردۂ منزل نہ بن جائے

محبت کو سمجھتا ہے تو اصلِ زندگی لیکن!
ترے دل میں جو ارماں ہے وہی قاتل نہ بن جائے

بچالے، ہاں بچالے اپنا دامن میرے اشکوں سے
کہ یہ آنسو ترے دامن میں گر کر دل نہ بن جائے

محبت میں جواب تک بے نیازِ ہر دو عالم تھا
وہی گھبرا کے تیری بزم میں سائل نہ بن جائے

ہے مضمر ایک رازِ کن فکاں ترکیبِ انساں میں
فرشتے ڈر رہے ہیں یہ کسی قابل نہ بن جائے

نہیں ہوں آشنا اب تک محبت کے حوادث سے
یہ آسانی کہیں میرے لئے مشکل نہ بن جائے

میں جاؤں کس طرح اس حال سے بزمِ تمنا میں
کہ رسوائی مری پھر گرمیٔ محفل نہ بن جائے

مجھے افسردگیٔ شوق سے یہ خوف ہے ثاقب
کہ جو منزل نہیں میری وہی منزل نہ بن جائے

دنیائے اسلام

نحاس پاشا نے وزیروں کے نام شاہ فاروق کے سپرد کر دئے

قاہرہ ۱۴ جنوری۔ وفدی پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا نے جن کی پارٹی کو مصر کے حال کے انتخابات میں زبردست کامیابی ہوئی ہے۔ شاہ فاروق کے سامنے اپنی کابینہ کے اراکین کے نام پیش کر دئے ہیں۔

شاہ فاروق نے اکتوبر ۱۹۴۴ء میں نحاس پاشا کی وزارت برطرف کر دی تھی۔ وزارت کی برطرفی کے بعد شاہ فاروق اور نحاس پاشا میں کل پہلی بار ملاقات ہوئی ہے۔

کابینہ کے اراکین کے نام حسب ذیل ہیں۔ وزیر اعظم مصطفیٰ النحاس پاشا۔ وزیر حکومت جو مجلس وزرا کے صدر سے متعلق ہوں گے۔ حامد ذکی بے۔ وزیر خارجہ۔ محمد صلاح الدین بے وزیر داخلہ۔ سراج الدین پاشا۔ وزیر تعلیم۔ طٰہٰ حسین بے وزیر جنگ و بحریہ۔ مصطفیٰ نصرت بے پاشا وزیر صنعت و تجارت۔ محمود سلیمان غنام بے وزیر رسل و رسائل ذکی العرابی پاشا وزیر انصاف۔ عبد الفتاح الطویل پاشا وزیر رسد۔ محمد نوری فرحت بے وزیر زراعت۔ احمد حمزہ بے وزیر معاشیات قومی۔ محمد الوکیل بے اور وزیر مالیات۔ ذکی بے۔

ایران میں تودہ پارٹی کی سرگرمیاں

طہران ۱۳ جنوری۔ ایران کے بائیں بازو کی انتہا پسند جماعت حزب تودہ کی مدد کرنے والے یا پارٹی کے پرچے تقسیم کرنے والے افراد ملک کے دشمن تصور کئے جائیں گے۔ ایسے لوگ گرفتار کئے جا سکتے ہیں۔ اور انہیں ۳ سال سے کر ۱۰ سال تک کی قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔

یہ تنبیہ ایران کے فوجی محافظ اعلیٰ نے ایک بیان کی ہے۔ ایران میں تودہ پارٹی نے دوبارہ سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ چنانچہ مزید گرفتاریاں بھی عمل میں آئی ہیں۔ جن کے بعد اعلانیہ جاری کیا گیا ہے۔ ۱۰ افراد کو تودہ پارٹی کے پرچے تقسیم کرنے اور شہر کی دیواروں پر تودہ پارٹی کے نعرے لکھنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مکان کی تلاشی لی گئی جہاں سے چھپائی کا سامان برآمد ہوا۔ چنانچہ پولیس نے اس کا مکان میں رہنے والوں کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔ اس سے قبل تودہ پارٹی کا اخبار فروخت کرنے کے الزام میں ۱۷ افراد گرفتار کرئے جا چکے ہیں۔

عراق برطانیہ سے سمجھوتہ کریگا

بغداد ۱۰ جنوری۔ آج عراق کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ شطری امین بجاتی نے کہا کہ اگر مصر میں وفدی پارٹی کے برسر اقتدار آنے کے باعث برطانیہ اور مصر میں کوئی نیا سمجھوتہ ہوا تو عراق بھی موجودہ برطانی عراقی سمجھوتہ کی جگہ کوئی دوسرا سمجھوتہ کرنے کا قدم اٹھائے گی۔

عراق کے ریجنٹ اور سیاسی لیڈروں نے جنوری ۱۹۴۸ء میں اس سمجھوتہ کی توثیق کرنے سے انکار کر دیا تھا جو پورٹس ماوتھ میں برطانیہ اور عراق کے مابین ہوا تھا۔ مذکورہ بالا سمجھوتہ اور توثیق سے انکار کرنے کے درمیان عرصہ میں بغداد میں زبردست ہنگامے ہوئے تھے۔ آج نائب وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ ہم برطانیہ سے مساوی بنیاد پر تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں۔

شاہ عبد اللہ کو فرانکو کا تمغہ

عمان ۱۴ جنوری۔ اسپین کے ڈکٹیٹر جنرل فرانکو نے شاہ عبد اللہ والی اردن کو ایک فوجی تمغہ دیا ہے۔ یہ تمغہ عمان میں مقیم ہسپانوی سفیر نے شاہ عبد اللہ کو پیش کیا ہے جس کے ساتھ انھوں نے فرانکو کا ایک خط بھی شاہ عبد اللہ کو دیا ہے۔ یاد رہے کہ گذشتہ سال شاہ عبد اللہ جنرل فرانکو کے مہمان تھے۔

مصر کی نئی پارلیمنٹ کا افتتاح

قاہرہ ۱۶ جنوری۔ شاہ فاروق نے آج نئی کابینہ کے افتتاح کے موقع پر تخت شاہی سے اپنی تقریر میں کہا کہ مصر میں حالت محاصرہ ختم کر دی جائیگی۔ شاہ فاروق نے اعلان کیا کہ وفد حکومت کے حالت محاصرہ مارشل لا کو جس کا اعلان جنگ فلسطین کے شروع میں کیا گیا تھا۔ ختم کرنے کے لئے فوراً قانون بنائے گی اسی دوران میں سنسر شپ کو ختم کر دیا جائے گا۔ اور نظر بند رہا کر دئے جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے | زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

کانپور

جلد ۵۰ | کانپور شنبہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۳

عدم تشدد ہی امن کا واحد ذریعہ ہے

"دولت مشترکہ کا ایک کام یہ بھی ہے کہ مہاتما گاندھی کے اصولوں کے ذریعہ قومی اور بین اقوامی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرے۔ اور ان اصولوں کی ترویج و ترقی میں مدد دے" یہ الفاظ مسٹر نوبل بیکر برطانی محکمہ رابطہ دولت مشترکہ کے وزیر نے ۱۸ جنوری کو نئی دہلی میں ایک پریس کانفرنس میں کہے۔

انھوں نے کہا کہ میں پنڈت نہرو کے ان الفاظ کی تائید کرتا ہوں کہ امن اور خوشحالی ناقابل تقسیم چیزیں ہیں۔ اور ان کے قیام کا واحد ذریعہ عدم تشدد ہے۔

اب قوموں کا سماجی شعور بیدار ہو چکا ہے۔ عالمی قیام امن کے لئے سماجی انصاف ایک لازمی اور لابدی شے بن چکی ہے۔ پرانے سامراج کی زندگی ختم ہو چکی ہے۔ دولت مشترکہ نے اب تک خاندان کی حیثیت اختیار کر لی ہے جس میں دوسرے ملک شامل نہ ہو سکیں۔ اس کے سامنے چند مقاصد ہیں۔ جو اس وقت دنیا کے لئے بہت اہم ہیں۔ آزادی کو عزیز رکھتا ہے۔ اور جمہوریت کا دلدادہ ہے۔ اس کا یہ کام بھی ہے کہ اپنے ان مقاصد کی ترویج کرے۔

انھوں نے عالمی امور کو عدم تشدد کے ذریعے طے کرنے کے لئے اصول کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ہم ایسی ایک دنیا بنانا چاہتے ہیں۔ جہاں کوئی بات فوجی قوت کے ذریعے طے نہ کی جائے۔ جہاں تشدد کامیاب نہ ہو۔ اس کے معنی یہ نہیں کہ قومیں اپنی دفاعی فوجیں نہ رکھیں مثلاً ہندوستان کہتا ہے کہ اگر کسی ملک نے اس پر حملہ کیا تو وہ ہر طرح اپنی قومی آزادی کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن ہندوستان بھی ہر مہذب ملک کی طرح یہ چاہتا ہے کہ مسلح افواج پر کم سے کم خرچ کیا جائے۔ ہم سب دنیا میں ایک ایسی صورت حال اور فضا قائم کرنا چاہتے ہیں جہاں آپس کے معاملے جنگ کے بجائے باہمی مفاہمت سے طے ہوں۔ اور سامان جنگ پر کم سے کم رقم صرف کی جائے۔ ہم اس منزل تک کسی ایک ملک کی قوت کے ذریعہ نہ پہونچیں گے۔ بلکہ باہمی سمجھوتہ اور اشتراک عمل سے۔

ایک اخبار نویس نے مسٹر نوبل بیکر سے کہا ہانگ کانگ کے متعلق برطانیہ کا رویہ کیا ہوگا۔

انھوں نے جواب دیا۔ فوجی طاقت سے اس کی تقدیر بدلنے کا کوئی سوال نہیں۔ ہانگ کانگ ایشیا اور خود چین کے لئے تجارتی نقطہ نظر سے بہت اہم ہے۔ انگریزوں سے پہلے ہانگ کانگ ایک ویران جزیرہ تھا۔ اب وہ ایک پر بہار خطہ ارض ہے اور تجارت کا ایک مرکز ہے۔

ایک دوسرے اخباری نمائندے نے کہا۔ کیا قومیت آزادی کی اولین شرط نہیں ہے۔

مسٹر نوبل بیکر نے جواب دیا یقینا یا اچھا یہ ہی کہ کسی ملک کو آزادی ملنے سے پہلے اس میں سیاسی رہنما موجود ہوں۔ تاکہ انتقال اقتدار کے بعد وہ عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لیں اور ملک انتشار اور ابتری کا شکار نہ ہو۔

آخر میں مسٹر نوبل بیکر نے ہندوستان کا اس کی مہمان نوازی پر شکریہ ادا کیا۔

برطانی محکمہ رابطہ دولت مشترکہ کے وزیر مسٹر نوبل بیکر آجکل دہلی ایک خیر سگالی دورے پر آئے ہوئے ہیں۔ انھوں نے آج پریس کانفرنس میں عالمی امور میں دولت مشترکہ کی حیثیت پر زور دیا۔ اور اس بات کی وضاحت کی کہ دنیا سے الگ ملکوں کا کوئی حلقہ نہیں ہے۔

مسٹر نوبل بیکر نے پنڈت نہرو کی اس بات کا تائید کی امن اور خوش حالی ناقابل تقسیم چیزیں ہیں۔ اور یہ کہ دنیا میں اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک عوام ایک مناسب معیار زندگی تک نہ پہونچ جائیں۔

انھوں نے اس بات کا اعلان کرتے ہوئے کہا پرانا سامراج اب مر چکا ہے کہا۔ برطانیہ چاہتا ہے کہ ملایا میں خود داری حکومت قائم ہو۔

مسٹر نوبل بیکر نے کہا کہ میں جنوبی افریقہ کی نسلی امتیازی پالیسی کے متعلق کوئی بات کہنا چاہتا نہیں۔ لیکن امید ہے کہ ۶ فروری کو ہندوستان پاکستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان ایک گول میز کانفرنس طلب کرنے پر جو ابتدائی گفتگو ہوگی۔ وہ کامیاب رہے گی۔

انھوں نے کہا کہ دولت مشترکہ کا ایک کام یہ بھی ہے کہ وہ مہاتما گاندھی کے عدم تشدد کے اصولوں پر قومی اور بین الاقوامی مسائل کے حل کو کرنے میں استعمال کرے۔ انھوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ قوموں کا سماجی شعور بیدار ہو چکا ہے۔ اب قومیں سوچنے لگی ہیں کہ قیام امن کے لئے سماجی انصاف بہت ضروری ہے لیکن امن اور خوشحالی کے مسائل ایسے ہیں کہ جنھیں دولت مشترکہ کے ملک خود ہی طے کریں یہ عالمی مسائل ہیں۔ پھر بھی کولمبو کانفرنس میں دولت مشترکہ کے ملکوں نے جس یک جہتی اور اشتراک عمل کا ثبوت دیا ہے۔ وہ ایک نیک شگون ہے۔ اور عالمی قیام امن اور خوشحالی میں اس سے بڑی مدد مل سکتی ہے۔ جہاں تک پست ملکوں کے اور غیر یافتہ ملکوں کو مدد دینے کا سوال ہے۔ عالمی بنک نے ایسے ملکوں کو قرض دینا شروع کر دیا ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ اس کے لئے مزید قرض دے گا۔ برطانیہ بھی انھیں اشیائے اصل اور صنعتی ماہرین کے لئے مدد پہونچا رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ دولت مشترکہ کے ملکوں کی مجوزہ ورکنگ پارٹی جلد بن جائے گی۔ اور جاپانی معاہدہ امن پر غور و خوض کرے گی۔

انھوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ دولت مشترکہ اب ایک خاندان کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس خاندان کے افراد قطعی طور پر آزاد ہیں۔ اور برابر کا درجہ رکھتی ہیں۔ لیکن دولت مشترکہ کوئی ایسا حلقہ نہیں ہے۔

ایک بہترین اسکول کا معائنہ

مسٹر کشن دیال رٹائرڈ آنریری مجسٹریٹ موضع روپ نرائن پور گوپالون ڈاکخانہ شمس آباد ضلع الہ آباد ایک بزرگ اور علم دوست بزرگ ہیں آپ نے اپنے موضع روپ نرائن میں ایک پرائمری اسکول قائم کیا ہے۔ جو بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ ابھی حال ہی میں مسٹر ایس پی مصرا کو کشن دیال جی کے یہاں جانے کا موقع ملا۔ اور انھوں نے اس اسکول کا بھی معائنہ کیا۔ معائنہ کے بعد آپ نے اس اسکول کی صفائی، لڑکوں کی تعلیم دستکاری، باغبانی لڑکوں کے دیس کے بارے میں اونچے خیالات دیس بھگتی اور گرام پنچایت وغیرہ پر ان بچوں کے خیالات سن کر مصرا جی بہت خوش ہوئے۔ انھوں نے ہیڈ ماسٹر مسٹر ہری پرم سکھ کو بچوں کی اچھی تعلیم پر مبارکباد دی۔ اور خوش ہو کر لڑکوں کو پھل مٹھائی اور نقد روپیہ بطور انعامات کے دئے۔ ماسٹروں اور لڑکوں کی طرف سے بھی مصرا صاحب کو اڈریس دیا گیا۔

مصرا صاحب نے اڈریس کے جواب میں کہا کہ کشن دیال جی نے اپنے گاؤں میں اسکول قائم کر کے اپنے موضع کی بڑی خدمت کی ہے۔ اور اس کی جس قدر تعریف کی جائے وہ کم ہے۔ اور ماسٹروں کی بھی تعریف کی۔ کہ ان کی محنت اور قابلیت سے بچے بڑے ہونہار نکلیں گے۔

دولت مشترکہ اور ہندوستانی ٹیموں کا چوتھا میچ برابر!

کامن ویلتھ ٹیم اور ہندوستانی ٹیم کے درمیان چوتھا کرکٹ ٹیسٹ میچ جو کانپور میں ۱۴ جنوری سے ۱۸ جنوری تک ہوا۔ برابر رہا۔ کامن ویلتھ ٹیم کا اسکور پہلی ننگ میں ۴۴۹ اور دوسری ننگ میں انہوں نے ۳۴۷ رن بنا کر اپنی ننگ کے بند کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس وقت ان کے خلاف تین کھلاڑی آوٹ ہوئے تھے۔ ہندوستانی ٹیم کا اسکور پہلی ننگ میں ۳۸۶ تھا۔ اور دوسری ننگ میں ان کا اسکور ۲۸۴ تھا۔ جب وقت ختم ہو جانے کی وجہ سے میچ ختم ہو گیا دوسری ننگ میں ۴ ہندوستانی کھلاڑی آوٹ ہوئے تھے۔ کامن ویلتھ ٹیم کے کھلاڑی فرینک وارل اور ہندوستانی ٹیم کے کھلاڑی مشتاق علی نے ۱۲۹ رن بنا کر آوٹ ہو گیا۔

میچ کے آخری (پانچویں) روز ہندوستانی ٹیم کے دو کھلاڑی غلام احمد اور پھڈکر فیلڈنگ نہ کر سکے غلام احمد کو بخار آ گیا۔ اور پھڈکر کے پیٹ میں درد ہو گیا تھا لیکن باوجود اس کے پھڈکر بیٹنگ کرنے آیا۔

یو پی کرکٹ ایسوسی ایشن کے صدر مہاراجکمار وزیانا گرم نے چوتھے ٹیسٹ میچ پر تبصرہ کرتے ہوئے بتلایا کہ اگر ہندوستانی ٹیم کی فیلڈنگ اچھی ہوتی اور وہ کیچ نہ چھوڑتے تو وہ یقینی طور پر میچ جیت لیتے۔ ہندوستانی ٹیم کی فیلڈنگ کے متعلق کرنل سی کے نائیڈو کی بھی یہی رائے ہے۔

وزی نے کہا کہ اب تک ہونے والے چار دن ٹیسٹ میچوں میں کانپور میں کھیلنے والی کامن ویلتھ کی ٹیم سب سے کمزور تھی۔ کیونکہ اسمیں ڈے اسمتھ اور بیٹی ٹومبا نہیں شامل تھے۔ ہندوستانی ٹیم کی کیچنگ ہر میچ میں بد سے بد تر ہوتی جا رہی ہے۔

کامن ویلتھ ٹیم کے منیجر ڈکورتھ نے گرین پارک اور اس کے خوبصورت ماحول کی بہت تعریف کی۔ اور یہاں ایک مستقل اسٹیڈیم بنائے جانے کی خواہش ظاہر کی۔ اور نیز یہ کہا کہ کوئی وجہ نہیں کہ یہاں ایک ایسا مستقل اسٹیڈیم نہ بن جائے۔ جبکہ یہاں کے لوگ کرکٹ کے اتنے زیادہ شوقین ہیں۔ جیسا کہ ۲۵ - ۳۰ ہزار آدمیوں کے میچ میں آنے کے صاف ظاہر ہے۔ آخر میں کامن ویلتھ ٹیم کی تعریف کرتے ہوئے وزی نے کہا۔ وہ بہترین لوگ ہیں اور ان کا کپتان فیلڈنگ کرانے کے فن میں ماہر، ایک بہترین وکٹ کیپر ایک انتہائی ہوشیار کپتان ہے۔

آزادی کا دن

آزادی کے دن کے جشن کے سلسلہ میں ۲۶ اور ۲۷ جنوری کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ ۲۶ جنوری۔ صبح پربھات پھیریاں اور ۷ ½ بجے صبح تک ہال میں جھنڈا لہرانے کی رسم ۹ ½ بجے صبح پولس لائن میں پولس ملٹری وغیرہ کی پریڈ اور اس کے بعد شہر میں مارچ۔ جو کوتوالی سے روانہ ہو کر مول گنج ہالسی روڈ پریڈ اور مال روڈ ہو کر ریلوے کراسنگ پر ختم ہو جائے گی۔ ۱۱ بجے سے تین بجے تک اسکول اور کالجوں میں کھیل اور مٹھائی کی تقسیم اور شردھا نند پارک میں بچوں کی نمائش

ایک افسوسناک موت

ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی افسوس ہوا کہ ہمارے مکرم دوست لالہ جریس کے صاحبزادے مسٹر راجندر نگم پروفیسر (انگلش) ڈی اے وی کالج کا ۱۸ جنوری کی صبح کو (چیچک کے مرض میں) انتقال ہو گیا۔ ہم کو اس حادثہ عظیم میں جریس صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے

سبدِ گل

کانپور کے کرکٹ میچ میں تو چوے اور چھکے مارے ہی جا رہے ہیں ۔ لیکن معاصر امروز کراچی سے ہم کو معلوم ہوا ہے کہ کچھ دن ہوئے وزیر اعظم مغربی بنگال نے ایک ایسا چھکا بلکہ اٹھا لگایا تھا ۔ جس کی مثال ابھی تک کرکٹ کے کھیل میں نہیں ملتی ۔ انھوں نے اسمبلی میں ایک بیان کے دوران میں فرمایا ۔

ممکن ہے کہ کوئی بھوک ہڑتالی مر گیا ہو ۔ آخر انسان فانی ہے ۔

یقین مانئے کہ اگر مرنے والوں میں ہم ہوتے تو اس بیان پر یہ مصرع ضرور گنگنانے لگتے ۔

تری شان تغافل پر مری بربادیاں

ہم بار بار کوشش کرتے ہیں کہ چودھری خلیق الزماں صاحب کو نہ چھیڑیں جب وہ گئے تو گئے ۔ اور بقول معاصر صدق کے کہ اب تو چودھری صاحب ماشاء اللہ سے حاجی بھی ہو گئے ہیں ۔

لیکن پاکستانی معاصر کچھ اس انداز سے ان کا تذکرہ کرتے ہیں ۔ کہ ان کی یاد ہی آ جاتی ہے ۔

معاصر امروز کے سندباد جہازی چودھری صاحب کی شان میں یہ لکھتے ہیں ۔

پچھلے دنوں چودھری خلیق الزماں نے اسلامیہ کالج کراچی میں "اسلامستان" کے موضوع پر تقریر ارشاد فرمائی ۔ آپ سمجھتے ہوں گے کہ مرکزی مسلم لیگ کے صدر کی تقریر سننے کے لئے لوگ ٹوٹ پڑے ہوں گے ۔ اور کالج کے اندر اور باہر کہیں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی ہوگی ۔ لیکن اخباروں کی روایت ہے کہ سامعین کی تعداد ۸۳ سے زیادہ نہیں تھی ۔ ان ۸۳ میں کچھ سی آئی ڈی والے بھی تھے ۔ بس آپ خود اندازہ کر لیجئے کہ خالص سامعین قسم کے لوگوں کی تعداد کتنی تھی ۔

چودھری صاحب فرماتے ہیں کہ اسلامستان دس پندرہ سال میں قائم ہوگا ۔ لیکن اگر اسلامستان کے بانی اور دنیا کے سب سے بڑے مسلمان لیڈر کی تقریر سننے صرف ۸۳ اشخاص جمع ہوتے ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اسلامستان سو برس میں بھی قائم نہ ہوگا یہ تو کراچی والوں کی بدمذاقی کا حال ہے ۔ لاہور والے بدمذاقی میں ان سے بھی بڑھے ہوئے ہیں ۔ یعنی ریلوے اسٹیشن پر جہاں گاڑی پہنچی انھوں نے سیاہ جھنڈیاں لہرا کے واپس جاؤ اور مردہ باد کے نعرے لگانے شروع کر دئے ۔ چودھری صاحب کو لاہور والوں کی بدمذاقی کا پہلے ہی تجربہ تھا ۔ شکر ہے کراچی والوں کی بدمذاقی کا تجربہ ہو گیا ۔

(بشکریہ قومی آواز)

سوئیکارنو ۲۴ جنوری کو دہلی پہنچینگے

نئی دہلی ، ۱۶ جنوری ۔ انڈونیشی جمہوریہ کے صدر ڈاکٹر سوئیکارنو ۲۴ جنوری کو نئی دہلی پہونچیں گے ۔ وہ ۲۳ جنوری کو جاکرتا سے روانہ ہونے والے ہیں ۔ اور اسی دن رات کو کلکتہ پہونچ جائیں گے ۔ وہ دوسرے دن سہ پہر کو دہلی پہونچیں گے ۔

ہندوستان میں انڈونیشی صدر حکومت ہند کے مہمان ہوں گے ۔ جس کی دعوت پر وہ ہندوستان آ رہے ہیں ۔

ادبِ لطیف

کسی کی یاد میں

از شہر بانو بیگم ۔ بانو شبنمی بنت بابو عبد الرحمٰن اکبنیر اٹاوہ)

آجاؤ ! تم بھی آجاؤ صرف ایک بار ! ہاں ! ہاں !! ایک بار ۔ وہی چاند سا ٹکڑا دکھا دو ! جب میں عالم ہستی میں آئی اس وقت میں نے کہیں دیکھا تھا ۔ ہاں ! ہاں !! مجھے یاد آیا ! اس دلکش سہانی رات میں اس چھٹکی ہوئی چاندنی میں ان خنک ہواؤں کے رقص میں ۔ ان بادلوں کی گھڑگھڑاہٹ میں ان موجوں کے ترنم میں ان کلیوں کے تبسم میں اور محبت کی حسین دنیا میں تم ہی تم نظر آتے تھے ۔ ان زندگی کے خواب میں امیدوں کے راگ میں ۔ ان مسرتوں کی مسکراہٹ میں نسیم سحر کی اٹھکیلیوں میں سبزۂ خوابیدہ کی کروٹوں میں اس شمع کی لو میں ان پروانوں کے جذبات میں تمہیں زمین و آسمان کی تمام کائنات پر محیط تھے ۔ تم نے مجھے پیار سے دیکھا ۔ چند قطرات اشک گرے ۔ گھر ہائے آبدار کی پائمالی سے دل پر چوٹ لگی ۔ تم میری حالت پر مسکرا دو دل ناصبور میں محبت گھر کر گئی ۔ آہ ! لیکن اب تم کہاں ہو اُف کیا وہ سب ایک خواب تھا ۔ کوئی جوانی لٹا رہا تھا ۔ کہیں حسن فروخت ہو رہا تھا ۔ کوئی ہنس رہا تھا ۔ کوئی رو رہا تھا ۔ گویا دنیا ایک رنگین بازار تھی ۔ مگر تم جلوہ گر تھے میری آشاؤں کے مندر میں ۔ میں تمہاری پجارن تھی ۔ نہیں نہیں وہ خواب نہیں تھا ۔ کتنا روح پرور پیام تھا ۔ ابدی اور غیر فانی ۔ تم ہمارے ہو ۔ میں تمہاری ہوں ۔ دنیا عالم فانی ہے ۔ ہم نے اور تم نے سنا ۔ آنسوؤں نے اس کی شہادت دی ۔ اور تم آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ۔ میں انہیں لفظوں پر گوش بر آواز رہی ۔ لیکن اب تم کہاں ہو ۔ من مندر کے صنم اعظم جب میں تنہا ہوتی ہوں تمہاری یاد آتی ہے دنیا محو خواب ہوتی ہے ۔ تم مجھے یاد آتے ہو ۔ کوئی ہنستا ہے تمہاری مسکراہٹ یاد آتی ہے ۔ کوئی روتا ہے دل پر چوٹ لگتی ہے ۔ تم آجاؤ میرے محبوب پھر ہنس ہنس کر مجھے رُلاؤ ۔ آؤ آؤ ! کیا تم نے اپنے وعدے بھی فراموش کر دئے آجاؤ میری خاطر نہیں ان اشکوں کی خاطر جنھوں نے میرے اور تمہارے درمیان شہادت دی تھی دیکھو ! خزاں چمن ہستی پر نصف النہار تک پرواز کر چکی ہے پھر میرے آنسو گر رہے ہیں ۔ مجھے سنبھالو ۔ آؤ اف ! اب بھی نہیں آئے ۔ بڑے پیمان شکن نکلے کیا خفا ہو گئے ۔ اتنی سی بات پر معاف کر دو ۔ اب کچھ نہ کہوں گی ۔ تپش ہائے دروں سے نالہ لب تک آ گیا ۔ مجھے جدائی کا ہر لمحہ ایک سال ہے ۔ ! محبت کی قسم ! مجھ کو غم ہستی ستاتا ہے ۔ تمہاری یاد آتی ہے ۔ آؤ جلوہ افروز ہو میرے دل کے مندر میں ایک حسین دیوتا کے روپ میں ۔ آؤ بس چند گھڑیوں کے لئے آجاؤ ! چند لمحوں کے لئے پھر انہیں نظروں سے جنبش مضراب کا کام لو ۔ پھر اسی سرمدی آواز کو پر کیف نغمات سے پر لطف بنا دو ۔ آؤ پھر مجھے دنیا و مافیہا سے بے خبر بنا دو ۔ آجاؤ آ بھی جاؤ ! پریمی ! شگفتہ کلی مرجھا رہی ہے ۔

چلے بھی آؤ ذرا میری آبرو رکھ لو
کہ اپنا جان کے تم کو بلا رہی ہوں میں

انوکھی دنیا

ریڈیو

ہندوستان میں سب سے پہلا ریڈیو اسٹیشن ۲۳ جولائی ۱۹۲۷ء میں قائم کیا گیا تھا ۔ اس کے بعد کلکتہ میں ۲۶ اگست ۱۹۲۷ء میں دوسرا اسٹیشن وجود میں آیا ۔ ان تاریخوں سے پہلے ہندوستان میں معمولی طاقت کے چند ریڈیو اسٹیشن مختلف جگہوں پر کام کر رہے تھے پہلے یہ کام لندن براڈ کاسٹنگ کمپنی کرتی تھی ۔ لیکن یہ فیل ہو گئی ۔ بالآخر حکومت ہند نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ۔ ہندوستان ریڈیو کی ترقی کی رفتار بہت سست رہی ۔ لیکن اب آل انڈیا ریڈیو ایشیا بھر میں اپنی قسم کا عظیم ترین ادارہ ہے !

سورج

سورج کی گولائی ۸ لاکھ ۶۴ ہزار میل ہے اور وہ زمین سے تقریباً ۹ کروڑ ۲۹ لاکھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ سورج کا ۱۱ ہزار فارن ہیٹ کی گرمی ہوتی ہے ۔ اس کے گرد نو بڑے بڑے کرے گھوما کرتے ہیں ۔ ان میں ہماری زمین بھی شامل ہے ۔ اس کا حجم باقی سب کروں کے مجموعی حجم سے سو گنا ہے ۔ لکھو کھا برس سے یہ آگ روشن ہے ۔ اور لکھو کھا برس تک اس کے روشن رہنے کا امکان ہے ۔

مشتاق علی کو برطانیہ کی پیشکش

کانپور ۔ ۱۵ جنوری ۔ برطانی لیگ کرکٹ کے ۱۹۵۷ء کے میچوں میں کھیلنے کے لئے سید مشتاق علی کو پانچ سو پونڈ برطانیہ جانے اور وہاں سے ہندوستان واپس آنے کے لئے کرایہ کی پیش کش کی گئی ہے ۔ اس سلسلہ میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ریڈ کلف کرکٹ کلب کے منتظم مسٹر تو سے مراسلت کریں ۔ اور سید مشتاق علی اس دورہ کے لئے نیم راضی ہیں ۔ وہ اندور پہونچنے کے بعد اس کے متعلق کوئی آخری فیصلہ کریں گے ۔

اسٹالن کی ہندوستانی مسائل سے دلچسپی

ماسکو ۔ ۱۶ جنوری ۔ ماسکو میں ہندوستانی سفیر ڈاکٹر ایس رادھا کرشنن نے آج پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے نمائندے کو بتایا کہ کل رات کو روسی وزیر اعظم سے نصف گھنٹہ کی ملاقات کے دوران میں میں نے ایک خوش گوار فضا میں عام باتوں پر گفتگو کی ۔ ڈاکٹر رادھا کرشنن پہلے ہندوستانی نمائندے ہیں جنھیں اسٹالن سے ملاقات کی ۔ انھوں نے کہا کہ روسی لیڈر نے ہندوستان کے مسائل میں بڑی دلچسپی کا اظہار کیا ہے ۔

انھوں نے کہا کہ میں نے یہ ملاقات صرف خیر اندیشی کے اظہار کے طور پر کی تھی ۔ میں انھیں اپنی طرف سے مبارکباد اور اور ہندوستان کے وزیر اعظم وہاں کی حکومت اور عوام کی طرف ہدیۂ تہنیت پیش کیا ہے ۔

ہندی تار روس میں توسیع !

لکھنؤ ۔ ۱۷ جنوری ۔ یوپی سرکل کے پوسٹ ماسٹر جنرل نے اعلان کیا ہے کہ آج سے یوپی کے تار گھر سے حسب ذیل شہروں کو ہندی میں تار بھیجے جا سکتے ہیں ۔

یوپی ۔ آگرہ ۔ الہ آباد ۔ بنارس ۔ کانپور اور لکھنؤ ۔ بہار ۔ پٹنہ اور گیا ۔ سی پی ناگپور ۔ جبل پور ۔ بے پور اور اندور ۔

منصرین کے بیان کے مطابق ہندوستان کے سامنے یہ حل طلب سوال درپیش ہے ۔

پردۂ فلم

پہلا آدمی !

یونیفیرڈ لمیٹیڈ کے ڈائرکٹر مسٹر بمل رائے آجکل "پہلا آدمی" کی تیاری میں مصروف ہیں ۔ پہلا آدمی آزاد ہند فوج کے ان درخشاں کارناموں کی ایک درخشاں کہانی ہے ۔ جو اس نے ۱۹۴۳ء میں برما میں انجام دئے تھے ۔ اور جس کے ہیرو اور لیڈر نیتا جی سبھاش چندر بوس تھے ۔

اس فلم کی کہانی آزاد ہند فوج ہی کے ایک مشہور سیاسی سپاہی کے قلم کی رہین منت ہے ۔ اس کے اہم کردار سرپتی اسٹیا ۔ بالراج ۔ پہاڑی سانیال ۔ پال مہندر وغیرہ ہیں ۔

میوزک آر سی بورال نے دی ہے ۔ اس فلم میں آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ نیتا جی قدر و منزلت کرنے والے اور ان کی قدر و منزلت کرنے والے مردوں عورتوں اور بچوں نے آزادی ہند کے لئے کس قدر موت کا سامنا کیا ہے ۔

فلم عنقریب مکمل ہونے والی ہے ۔

روس کا اقوام متحدہ کی انجمنوں سے واک آؤٹ

لیک سکس ، ۱۷ جنوری ۔ آج روس قوم پرور چین کی نمائندگی کے خلاف احتجاج کے طور پر اقوام متحدہ کے تین اور کمیٹیوں سے واک آؤٹ کر گیا ۔

گذشتہ جمعہ کو روس کے نمائندے مسٹر جیکب ملک نے حفاظتی کونسل کے جلسہ سے یہ کہہ کر واک آؤٹ کیا تھا کہ وہ اس وقت تک کونسل مذکور کے جلسہ میں شرکت نہیں کریں گے ۔ جب تک کہ مسٹر ٹانگ کی نمائندگی ختم نہ ہو جائے ۔

آج جو واک آؤٹ کیا گیا اس کے یہ معنی سمجھے جا رہے ہیں کہ جب تک چینی قوم پرور نمائندے نکال نہیں دئے جائیں گے اس وقت تک روس اقوام متحدہ کی تمام سرگرمیوں کا بائیکاٹ کرے گا ۔

روسی نمائندے بارہ قوموں کے اس ادارے سے واک آؤٹ کیا جو معاشی امداد کے طریق کار سے متعلق ہے ۔ چیکوسلواکیا کے نمائندے نے بھی روسی نمائندہ کا ساتھ دیا ۔ امتیازی سلوک کی روک تھام اور اقلیتوں کے تحفظ کمیشن سے پولینڈ کے نمائندے نے بھی واک آؤٹ کیا ۔ مشرقی بلاک نے اقوام متحدہ کی چھوٹی اسمبلی بائیکاٹ جاری رکھا ۔

عام خیال یہ تھا کہ چونکہ یوگوسلاویہ کی آج کل روس سے ٹھنی ہوئی ہے ۔ اس لئے وہ اپنے سابق فیصلہ کو بدل دے گا ۔ لیکن آج وہ بھی چھوٹی اسمبلی کے جلسے سے غائب تھا !

ایشیا کی معاشی بحالی وقت کا اہم ترین سوال !

پریس کانفرنس میں مسٹر بیون کی تقریر

کولمبو ۱۶ جنوری ۔ برطانیہ کے وزیر امور خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے آج بتایا کہ جنگ کے اب تک برطانیہ نے جنوبی اور جنوبی مشرقی ایشیا کو امداد اور اسٹرلنگ فاضلات کی ادائگی کی شکل میں ۷ کروڑ پچاس لاکھ پونڈ دئے ہیں ۔

مسٹر بیون نے پریس کانفرنس میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ رقم نصف امدادی قسم کی جو برطانیہ نے مجموعی طور پر جنگ کے بعد ملکوں کو دی ہے انھوں نے کولمبو کانفرنس کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ بہت اہم اجتماع تھا ۔ اور پھر اخباری نمائندوں کو مخاطب کرتے ہوئے ہنس کر کہا ۔ آپ اس قسم کی کانفرنس سے یہ توقع نہ کریں کہ وہ آپ کے لئے ڈرامائی سرخیاں دے سکیں گے ۔

مسٹر بیون نے کہا کہ ، پرانے نوآبادیاتی نظام میں برطانیہ کی بیرونی پالیسی اور تھی اور اب دولت مشترکہ میں ہندوستان اور پاکستان اور لنکا شامل ہو گئے ہیں ۔ اس لئے بیرونی پالیسی کی تکمیل میں ہمیں اب ان سے مشورہ کرنا ضروری ہے ۔ دولت مشترکہ کے سامنے جو مسائل ہیں وہ عالمی امور سے وابستہ ہیں ۔ اور وہ اسی کی اس قدر پیچیدہ ہیں کہ ان کے متعلق دولت مشترکہ کے ملک جو پالیسی وضع کریں اس میں ہم آہنگی اور اس پالیسی کی تشکیل میں صلاح و مشورہ ضروری ہے ۔

انھوں نے کہا کہ اب تک معاشی مسئلہ پر ہم اچھی طرح قابو حاصل نہیں کر سکے ہیں ۔ لیکن اس کے متعلق ایک نیا مشترکہ رویہ کی داغ بیل پڑ رہی ہے اب برطانیہ پہلے کی طرح عالمی مالیاتی مرکز نہیں رہا ہے ۔ اب امریکہ دنیا کا سب سے بڑا مہاجن ہے ۔

کولمبو کانفرنس میں یہ دیکھا گیا ہے کہ آسٹریلیا لنکا اور نیوزی لینڈ نے اس مرتبہ معاشی منصوبہ بندی کی تشکیل میں کتنا زیادہ کام کیا ہے ۔ یہ معاشی منصوبہ بڑی حد تک بیرونی پالیسی میں ہمارے کام آ سکتا ہے ۔ ایشیا میں قومیت کا جذبہ ابھر آیا ہے ۔ اور آزادی کی سانس لے رہا ہے ۔ لیکن آزادی معاشی بہتری کے مایوسی کی طرف لے جاتی ہے ۔ اس لئے ہمیں برابر معاشی صورت حال کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے ۔

دولت مشترکہ ملکوں اور ایشیا کے معاشی مطالبات بہت ہیں ۔ ہم نے اس کانفرنس میں انھیں سمجھنے اور ان کی تشکیل کے ذرائع ہم پہونچانے کی کوشش کی ہے یہ کام بہت بڑا ہے ۔ لیکن استقلال کا دامن اگر ہم نے ہاتھ سے نہیں چھوڑا تو کامیاب ہوں گے ۔

انھوں نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میرے خیال میں کولمبو کے منصوبہ کو مارشل امداد کے مشابہ گردانا نامناسب ہے ۔ کوئی سی دو چیزیں یکساں نہیں ہوتیں چاہے ان کے نتائج ہم آہنگ ہوں ۔ جنوبی مشرقی ایشیا میں معاشی صورت حال ایسی نہیں کہ اپنی آپ امداد کرو کے اصول پر عمل کیا جائے ۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ امریکہ کا رد عمل اس کانفرنس کے متعلق کیا ہوگا ۔ میرے خیال میں وہ وہ یہ سوچ سمجھے گا کہ یہ طریقہ دنیا میں عام خوشحالی اور بہبودی کے کام میں مدد دے گا ۔

دولت مشترکہ کی جو مشاورتی کمیٹی اس سلسلہ میں کینبرا میں قائم ہوگی ۔ اس کی حیثیت انتظامی ہوگی ۔ اور وزیروں کے تحت ماہرین کی ایک زبردست کارکن جماعت ہوگی ۔ میرے خیال میں یہ کمیٹی مشترکہ بعد مشرقی معاشی کمیشن کا ایک تتمہ ہوگی ۔ یہ اقوام متحدہ کے تعمیری کاموں میں مدد دے گی

مسٹر بیون نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا ، دنیا کی معاشی بحالی میں سب سے بڑی رکاوٹ ماہرین فن کی کمی ہے ۔ ان سے دریافت کیا گیا ہے کہ برما دولت مشترکہ میں از سر نو شامل ہو جائے گا تو انھوں نے اس پر اپنی کا رائے کا اظہار نہیں کیا ۔

ایک اخبار نویس نے پوچھا کہ کیا برطانیہ بائو ڈائی کی حکومت تسلیم کرے گا ۔ تو مسٹر بیون نے کہا کہ یہ سوال برطانی کابینہ میں زیر غور آئے گا ۔

انھوں نے ہندوستان اور پاکستان کی معاشی جنگ کے متعلق صرف اتنا کہا ۔ ہمیں امید ہے کہ ان کے اختلافات دور ہو جائیں گے ۔ کیا ہانگ کانگ کی حفاظت کرتے ہوئے برطانیہ اس کے مستقبل کا خیال رکھے گا ۔

"ہم ہر چیز کا خیال رکھیں گے لیکن اس سوال پر اظہار خیال کا یہ وقت نہیں ہے ۔

نیا آتشیں بم

نیویارک ۔ یہاں جو خبریں ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ امریکی برطانی اور روسی سائنس دانوں کو موجودہ ایٹم بموں سے زیادہ ۵ طاقت ور بم تیار کرنے کا نسخہ نظری طور پر معلوم ہے ۔ اس میں دہماکے کی طاقت یورینیم یا پلوٹینیم کے ذرات سے نہیں بلکہ پانی کے ذرات سے منتشر کر کے حاصل کی جائے گی ۔

بین اقوامی لیبر کانفرنس کے نام نہرو کا پیغام

کولمبو ۔ ۱۷ جنوری ۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے بین اقوامی ادارہ محنت کے ایشیائی علاقائی کانفرنس کے نام ایک پیغام میں لوگوں کو فلاڈلفیا کا اعلان یاد دلایا ہے کہ غربت کہیں ہو لیکن اس کا اثر ہر جگہ کی خوشحالی پر پڑتا ہے ۔

انھوں نے کہا کہ جنوبی ایشیا اور جنوب مشرقی ایشیا کو ترقی دینے کی ضرورت ہے ۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ یہ کہنا ایک عام بات ہو گئی ہے کہ اس زمانے کی سب سے نمایاں خصوصیت ایشیا کی بیداری ہے ۔

اقوال زریں

جو سب سے زیادہ دولتمند ہے ضروری نہیں کہ وہ خوش حال ہو۔

ہماری زندگی کا ہر دن ہماری تاریخ کا ایک صفحہ ہے۔

جہاں تک ہوسکے دوست کو قرض دو اور دے کر بھول جاؤ۔

بھائیوں کی طرح ملو اور بے گانوں کی طرح معاملہ کرو۔

اعتبار اس پر کرو کہ جس پر تم تجربہ کرچکے ہو۔

دل لگاکر محنت کرنے کا نتیجہ شہرت اور شوکت ہے۔

احمقوں کی ہم نشینی سے تنہائی بہتر ہے۔

انسان ارتکاب سے نہیں بلکہ ارادہ سے مجرم ٹھہرتا ہے۔

ناجائز وسائل سے روپیہ حاصل کرنے سے غریبی بہتر ہے۔

موج تبسم

ایک سپاہی نے اپنے کمان افسر کے پاس حاضر ہوکر کہا۔

میری بیوی کو بعض کاموں میں میری مدد کی ضرورت ہے۔ اس لئے اگر آپ ایک دن کی چھٹی دیدیں تو میں گھر ہو آؤں۔

تمہاری بیوی نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ تمہیں ہرگز چھٹی نہ دی جائے۔ کیوں کہ تم گھر پر جاکر اس سے لڑائی کرتے ہو۔

سپاہی نے سلوٹ کیا اور واپس جانے کے لئے مڑا پھر رک کر کہنے لگا۔

صاحب اس پلٹن میں دو جھوٹے ہیں۔ اور ان میں سے ایک میں ہوں۔ کیوں کہ ابھی تک میری شادی نہیں ہوئی ہے۔

ایک شخص جب ہر ممکن طریقے سے مایوس کرایہ مکان حاصل کرنے میں ناکام رہا تو مایوس ہوکر دریا کے کنارے چلا گیا۔ وہاں وہ اپنی قسمت کو رو ہی رہا تھا کہ اسے دریا کی طرف سے امداد کی آواز آئی۔

اس نے دیکھا کہ ایک شخص دریا میں ڈوب رہا تھا وہ اٹھا اور ڈوبتے ہوئے شخص کو دیکھ کر شہر کی طرف تیزی سے دوڑ پڑا۔ اور ڈوبنے والے شخص کے مالک مکان کے پاس جاکر بولا۔

آپ کے مکان کا کرایہ دار دریا میں ڈوب کر مرگیا ہے۔ میں نے اسے خود ڈوبتے دیکھا ہے۔ لہٰذا آپ اس کا مکان مجھے کرایہ پر دیدیں۔

معلومات عجیب

کرکٹ کے چند عجوبہ واقعات

ایک انگریزی مثل ہے کہ کرکٹ کے کھیل میں اتفاقات کو دخل ہے اور فٹ بال کے کھیل میں طاقت کو ذیل میں چند ایسے واقعات سنڈے ٹیلی گراف سے لئے گئے ہیں۔ جو اتفاقات میں اپنی آپ مثال ہیں

۱۔ ۱۹۱۱ء میں اڈیلیڈ میں انگلستان اور آسٹریلیا کے درمیان ٹسٹ میچ ہو رہا تھا۔ انگلستان کا کھلاڑی جیک ہابس کھیلنے آیا۔ آسٹریلیا کی ٹیم کے تیز باؤلر ٹی کوٹر نے پہلی ہی گیند میں اتنی تیز پھینکی کہ وہ وکٹ کو توڑتی ہوئی نکل گئی۔ مگر وکٹ کی بلز نہیں گریں۔ اور اس کے بعد ہابس نے ۸۷ رن بنالئے۔!

۲۔ ایسا ہی واقعہ ۱۹۳۳ء میں سٹکلف کو پیش آیا یہ واقعہ باڈی لاین لونگ کے سلسلے ہوا سٹکلف ۳۳ رنز بنا چکا تھا کہ گیند وکٹ سے نکل گیا۔ مگر بیلزس گرے اور سٹکلف نے ۱۹۴ رنز بنائے۔

۳۔ اس میچ میں پوڈی ۱۰۲ رنز بنا چکے تھے کہ اپنی ہوگیا کہ بولر نے انہیں آؤٹ کردیا۔ حالانکہ گیند ٹھیک اسٹاپ کے ہڈے لگ کر پیچھے وکٹ میں لگا تھا۔

۴۔ مسٹر اسمتھ مینجر اسٹریلین ٹیم کا بیان ہے کہ جانبرگ میں زلک کے بیٹ کا ایک ٹکڑہ ٹوٹ کر وکٹ سے لگا اور امپائر نے بولڈ آؤٹ قرار دیا

۵۔ ۱۹۲۸ء کے ٹسٹ میچ مقام ملبورن میں آسٹریلیا کے کھلاڑیوں کو اس کی شکایت تھی کہ فیلڈ میں مکھیوں کی کثرت تھی۔ مگر ان کھلاڑیوں کو اس کا پتہ نہ تھا کہ وکٹ کیپر جان ڈگورتھ نے اپنے دستانوں کے اندر بہت سا گوشت کا قیمہ بھر رکھا تھا۔ تاکہ ٹیٹ اور لارڈ کی گیند کو روک سکے۔ اور صدمہ نہ پہونچے

۶۔ ۱۹۰۷ء میں ٹسٹ میچ میں آسٹریلیا کی طرف سے جب جارج گن کا نام کھلاڑیوں کے ساتھ مشتہر ہوا تو حاضرین کو بے حد تعجب ہوا۔ کیوں کہ اس سے کوئی واقف نہ تھا۔ اور اسے اسکور رکھا گیا تھا۔ لیکن اس نے کھیل میں ۱۱۹ رن بنائے۔

افسانہ

ایک دل کش مرہٹی افسانہ

دو مصور

مصنفہ مسٹر وی ایس کھانڈیکر

مترجمہ مسٹر سومتی کمار دیپک

ایک عورت سے دو شخص محبت کرتے تھے۔ دونوں تھے مصور دونوں میں سے کس کو بہ حیثیت شوہر منتخب کرے...... اس فیصلہ میں حسینہ کی عقل قاصر نظر آتی ہے۔

دونوں کے دونوں ہر طور نہایت شریف تھے۔ فنی لحاظ سے دونوں کا فن حد کمال تک پہونچ چکا تھا۔ جب دونوں کی تصویریں پہلو بہ پہلو رکھی جاتی تو ایسا معلوم ہوتا۔ جیسے فن کی سرنگیاں رنگ و روغن میں جذب ہوکر زر پاشیاں کررہی ہیں۔

دونوں کے خدوخال میں وہ حیرت انگیز مناسبت تھی۔ کہ ایک ہی سانچہ میں ڈھلے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

سہیلیوں نے سوئمبر کی رسم کی شائیں پیش کرتے ہوئے ور کے انتخاب کا مشورہ دیا۔

شرائط کی پابندیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ دونوں میں سے جو بھی کامیاب ہوگا۔ اس کے گلے میں بےمالا ڈال دینا۔ سہیلیوں نے کہا:۔

دھنش توڑنا...... چھی! قلم سے زیادہ وزنی شے اٹھانے کے لئے ان دونوں میں سے کسی کے ہاتھ خوگر نہ تھے۔

دونوں اہل فن تھے۔ اگر تیرو کمان کے تار چڑھاؤ اور نشیب و فراز کا عکس ان کی نگاہوں میں ہویدا تھا۔ تو تعجب کیا ہے۔

بہت غور و فکر کے بعد ایک تجویز خیال میں آئی اس نے دونوں مصوروں سے کہا۔ مجھے ایک تصویر مطلوب ہے۔"

"ایک"؟ آپ کے حکم پر تو تصویروں کا ایک انبار پیش کیا جاسکتا ہے؟ ایک مصور نے کہا!

دوسرے نے پوچھا "کس قسم کی تصویر تمہیں چاہیئے۔ "عروس شام" دوشیزہ نے کہا

سواد شام کی قدرتی دلکشی و رعنائی سے خیالات کا اکتساب کرنے کی غرض سے دونوں مرغزار کے دامن میں پاس پاس بیٹھے ہوئے اپنی اپنی تصویر کے لئے مواد فراہم کرنے میں سرگرم تھے۔ دل ہی دل میں بہت مسرور تھے۔ کہ محبوبہ کی اس دل پسند فرمائش پر فن کا انتہائی مظاہرہ کیا جائے گا۔ ان کی تئی نگاہیں کہہ رہی تھیں کہ فن کے اعتبار سے عروس شام کے منظر میں ہی زیبائش و خوبروئی کا بلند پایہ اہتمام ہوسکتا ہے۔ شوخ دوشیزاؤں کے محبت آگین جذبات کی مانند عروس شام کی نظر آنے والی تصویر میں رنگینیاں پیوست کردینے سے تصویر کا لطف دوبالا ہوسکتا ہے۔

پرندوں کا غول اپنے اپنے آشیانے کی جانب لوٹ رہا تھا خیالات کے پروں پر پرواز کرتے ہوئے دونوں مصور نہایت بے چین نظروں سے عروس شام کی فطری رنگینیوں سے لطف اندوز ہورہے تھے۔

یکایک ہوا کے جھونکوں سے کسی درخت کا ایک پتہ ایک مصور پر آگرا۔ اس کا خوبصورت نظارہ ہے کس قدر بگاڑ رہا ہے۔ یہ غصہ میں آکر اس نے پتہ کو مسل ڈالا۔

آبنوس کی طرح بالکل سیاہ فام ایک ضعیف گڈریا اپنی بھیڑوں کو للکارتا جھنڈ کے پیچھے پیچھے کچھ گاتا ہوا چلا جارہا تھا۔ ایک ہاتھ میں وہ کچھ لئے [illegible] پہلا مصور چیخ اٹھا [illegible] کانٹے والے [illegible] کا باپ ہی بنا جارہا ہے

ضعیف گھبرایا، فوراً بھیڑ کے نے لوٹ پڑا۔ اور آن کی آن میں نہ جانے کہاں غائب ہوگیا۔

مخملی غلاف میں لپٹی ہوئی دو تصویریں حسینہ کے سامنے پیش کی گئیں دونوں مصور اپنی اپنی تصویر کے قریب ہی کھڑے تھے حسینہ پھولوں کا ہار لئے ہوئے آگے بڑھی اس وقت اس کا صرف ہاتھ ہی نہیں بلکہ دل بھی کسی ارتعاش کا اظہار کر رہا تھا۔

پہلے مصور نے اپنی تصویر کا غلاف سرکایا۔ تصویر کا موضوع تھا۔ "رنگ ناتھ" چاند راس پیلاس محو تھا۔ گوپیوں کے مانند قوس قزح کے دلفریب رنگوں سے مزین بادلوں کے جھنڈ ارد گرد محو رقص تھے۔ شام کو گھونٹنے والی گائیں گویا رنگ ناتھ کی مرلی کی دھن میں مست ہوکر دوڑ رہی ہیں۔

سواد شام کی تمام عجیب و غریب حسین رنگینیاں اس کے نوک قلم پر اپنا سر نیاز خم کرچکی تھیں۔

دوسرے مصور نے دل کی گہرائیوں سے ہی اپنی تصویر کا پردہ اٹھایا۔

تصویر کا عنوان تھا۔ "عروس شام"

یہ تصویر ضعیف گڈریے کی تھی۔ دبلا پتلا جسم بڑی ہوئی داڑھی لنگوٹی لگائے آہستہ آہستہ کہیں جا رہا تھا۔ گڈریا بکری کے ایک بچے کو سینے سے لگائے ہوئے تھا۔ آگے آگے جانے والے جھنڈ سے ایک بکری لوٹ کر دیکھ رہی تھی۔ شاید وہی اس بچہ کی ماں تھی۔ تصویر دیکھنے والوں کو یہی معلوم ہوتا تھا جیسے شام کی دیوی مہر و محبت کا مجسمہ بنی ہوئی لطف آگین انداز سے دیکھ رہی ہے......!

حسینہ نے آخر الذکر مصور کے گلے میں بے مال ڈال دی اور معاً اول الذکر مصور کی طرف مڑکر بولی۔ کتنی حسین اور دلفریب ہے تمہاری تصویر۔!

بھیا وجہ کو یوں گئیں یہ تم سے۔!

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۵۵ سنہ ۱۹۴۹ء

بعدالت سول جج خفیفہ ایٹہ، ضلع علیگڈھ

بندو حسن ولد مختار بخش قوم شیخ ساکن قصبہ ایٹہ پرگنہ ایٹہ سکیٹ ضلع ایٹہ۔ مدعی

بنام۔ سید اختر حسین رضوی جنرل منیجر دی یوپی یونین بنک برانچ ایٹہ ہیڈ آفس اترولہ ضلع علی گڈھ۔ مدعا علیہ۔

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ ماہ فروری سنہ ۱۹۵۰ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہوکہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں۔ اور جوابدہی دعوی کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے۔ واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔

پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویز کو جن پر آپ تائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۱ ماہ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم

عدالت جج خفیفہ ایٹہ

(مہر عدالت)

مسز پنڈت گوا روانہ!

بمبئی ۱۷ جنوری۔ امریکہ میں ہندوستان کی سفیر مسز وجے لکشمی پنڈت آج گوا روانہ ہوگئیں۔ ان کی یہ روانگی بالکل نجی ہے۔ مسز پنڈت لندن سے کل ہی یہاں پہونچی ہیں۔ وہ شاید ۲۴ جنوری کو دہلی جائیں گی۔ اور ۲۶ جنوری کو جشن آزادی میں شریک ہوں گی۔

باہمی جھگڑوں کا پرامن حل

کراچی ۱۷ نومبر۔ کیمپ پاکستان کی پارلیمنٹ میں پاکستانی وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان نے اپنی تقریر میں اس بات کا اظہار کیا کہ ہمارے اور ہندوستان کے درمیان جو جھگڑے ہیں ان کا تصفیہ ہم پرامن طریقہ پر بہت جلد چاہتے ہیں۔ کیوں کہ یہی ایک واحد ذریعہ پرامن حل کا ہے۔

انہوں نے کہا۔ میں نے ہندوستان سے کہا ہے کہ امن کا طریقہ یہی ہے کہ ہم اپنے جھگڑوں کو طے کریں اس سلسلہ میں میں نے چند عملی مشورے بھی دئے ہیں کہ کس طرح ہمارے جھگڑے ختم اور اختلافات دور ہوسکتے ہیں۔

جوٹ ہندوستان کو دے دیا گیا

ڈھاکہ ۱۷ جنوری۔ پاکستانی جوٹ بورڈ کے صدر غلام فاروقی نے آج ایک بیان میں کہا کہ ہندوستان نے جو جوٹ کی ۳ لاکھ ۳۰ ہزار گانٹھیں روپیہ کا نرخ گھٹنے سے پہلے خریدی تھیں ان کو جوٹ بورڈ نے ہندوستان کو دے دیا ہے۔ کیونکہ ہندوستان نے اس بات کا ثبوت پیش کردیا کہ وہ قیمت ادا کرچکا ہے۔

اریٹیریا کیلئے متحدہ کمیشن!

لیک سکس ۱۷ جنوری۔ اقوام متحدہ کا اریٹیریا کمیشن ۲۳ جنوری کو نیویارک سے اسمارہ کے روانہ ہوجائے گا۔ کمیشن کے صدر جسٹس یوانگ کماٹن برما نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ کمیشن جلد از جلد

اپنا کام شروع کردے گا۔

بحکم سری محمد احمد صاحب سکنڈ سول جج بہادر کانپور

نوٹس نسبت شے کے دکھاوجہ دعام طور پر

بعدالت سکنڈ سول جج صاحب بہادر کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۳۲ بابت سنہ ۱۹۴۸ء

اجرا نمبر ۳۶ بابت سنہ ۱۹۴۹ء

نواب سید احمد علی وغیرہ ساکن پٹنہ سٹی ڈگری داران مدعیان

بنام ٹھاکر رام سنگھ وغیرہ۔ مدیونان

بنام جے چند سنگھ ولد ادیا رسنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع کاشی پور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور

وسٹری متی مہدئی کنور بیوہ شیو رام سنگھ قوم ٹھاکر سکنہ موضع کاشی پور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور

چونکہ سلاملان نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ مبلغ بارہ ہزار روپیہ حسب الحکم عدالت اندر ایک ماہ ذریعہ ٹنڈر عدالت میں جمع کردیا ہے۔ لہذا آپ بیعنامہ کی تکمیل کردیں۔

لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۹ ماہ فروری سنہ ۱۹۵۰ء ۹/۲/۱۹۵۰ بوقت ۱۰ بجے دن قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہوکر درخواست کے خلاف وجہ دکھادیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ ۱۱ ماہ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

بحکم رام موہن لال ادھنلیا
منصرم عدالت سکنڈ جج کانپور
(مہر عدالت)

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈروں کا نوٹس

سنہ ۱۹۴۹-۵۰ء میں ایک مکعب فٹ کے پچاس ہزار پتھر کے ٹکڑے (STONECHIPS) کی سپلائی کے لئے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں ٹنڈر ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء کو ۳½ بجے دن تک اس دفتر میں لئے جائیں گے۔ کام کی لاگت کا تخمینہ ۴۹ ہزار روپیہ ہے (RS 49 000/-) ہے۔

ہر ٹنڈر دینے والے کو میونسپل خزانہ میں ۹۸۰ (RS 980/-) روپیہ بطور ضمانت (ارنسٹ منی) جمع کرنا ہوں گے۔

ٹنڈر مقررہ فارموں پر ہونا چاہیئے۔ جو میونسپل بورڈ کے دفتر سے دفتر کے اوقات میں ۶ روپیہ (RS 6/-) فی سٹ (جس میں دو کاپیاں ہوں گی) کے حساب سے مل سکتے ہیں۔ ٹنڈر کی قیمت ایک مرتبہ خریدنے کے بعد واپس نہیں کی جائے گی۔

مزید شرائط اور تفصیلات کانپور میونسپل بورڈ انجینئر کے دفتر سے دفتر کے اوقات میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

دستخط محمد حبیب اللہ
بی اے ال ال بی
اگزیکٹو افسر۔ میونسپل بورڈ۔ کانپور

کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ

اس نوٹس کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے کہ میونسپل (اے) محکمہ کے گورنمنٹ آرڈر نمبر آر - او - ۶۰۰/۱۱-اے (A) - ۱۱۳۷ - ۱۹۴۹ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۴۹ء یوپی گورنمنٹ کی خواہش کے مطابق اور مذکورہ بالا گورنمنٹ آرڈر کے ساتھ گورنمنٹ کے بھیجے ہوئے میونسپلٹیوں کی سول لائنس کی ماڈل عمارتوں کے بائی لاز کی بنیاد پر کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ نے بائی لاز کا مندرجہ ذیل مسودہ بنایا ہے جو میونسپلیٹیز ایکٹ (۲) ۱۹۱۶ء کی دفعہ ۳۰۱ (۲) اور کانپور اربن ایریا ڈیولپ منٹ ایکٹ (۶) ۱۹۴۵ء کی دفعہ ۱۵ کے مطابق متعلقہ اشخاص کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

۲- بائی لاز کا مسودہ قطعی طور پر منظور کرنے سے پہلے بورڈ اس مسودہ کے متعلق ہر اعتراض اور مشورہ پر غور کرے گا۔ جو ذیل میں دستخط کرنے والے کو اس نوٹس کی اشاعت کے ۳۰ دن کے اندر وصول ہوں گے۔

دیو راج - ایگزیکیٹو افسر - کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ

ڈیولپ منٹ بورڈ کے بنائے ہوئے بائی لاز

کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ کے اختیار میں سول لائنس کے اندر واقع عمارتوں کی تعمیر از سر نو تعمیر یا ان میں کوئی بڑی تبدیلی کے متعلق یو. پی. میونسپلیٹیز ایکٹ ۱۹۱۶ء کے ماتحت سکشن کے دفعہ ۲۹۸ اور دفعہ ۲۹۸ کی فہرست نمبر ا کی "اے" اور "بی" سرخیوں کے تحت جس کا اختیار ڈیولپ منٹ بورڈ کو کانپور اربن ایریا ڈیولپ منٹ ایکٹ ۱۹۴۵ء کے تحت دفعات ۱۵ و ۱۷ و ۱۵۵ (۲) اور ۱۶۴ کے تحت دے دیا گیا ہے۔

۱- کانپور میونسپل بورڈ کے بلڈنگ بائی لاز (بشمولیت بعد کی ترمیموں اور تنسیخوں کے) میں خواہ کچھ درج ہو ان بائی لاز کے شرائط کے نیچے بتائے ہوئے علاقہ پر جو "سول لائنس" کہلائیگا اطلاق ہوگا۔

(اے)- بی اور سی - بلاکس آف گٹیا اسکیم نمبر ۷ یاسروپ نگر

مشرق:- ۵۰ فٹ بی روڈ اور ۵۰ فٹ ایچ روڈ

مغرب- چھمن باغ اور ایگریکلچر کالج فارم

جنوب- بنیا جھابر روڈ اور ایگریکلچر کالج کا ایک حصہ

شمال- کانپور بٹھور روڈ

(بی)- خلاصی لائنس اسکیم نمبر ۳ اے یا تلک نگر

شمال:- پارتی باگلا روڈ

مشرق- خلاصی لائنس روڈ

جنوب- کانپور بٹھور روڈ

مغرب- بیادے کرسٹن رینا پارک-

(سی) کولڈ سول لائنس (COLD CIVIL LINES)

شمال- دریائے گنگا

جنوب- مہاتما گاندھی روڈ اور کانپور بٹھور روڈ

مشرق- گنگا کے نہر کا بایاں کنارہ اور چھاؤنی کی حد

مغرب- نواب گنج اور پورانے کانپور کی بستیاں

پرمٹ - گوالٹولی، خلاصی لائن اور ایسی دوسرے موجودہ علیحدہ بستیوں کے رقبوں کے علاوہ جن کو بورڈ کا صدر سول لائنس کی حد سے خارج کر دے۔

اوپر لکھے ہوئے علاقوں کے علاوہ مہاتما گاندھی روڈ کے کنارے کے علاقے ان بائی لاز کے عمل درآمد سے مستثنیٰ رہیں گے۔ بورڈ ان علاقوں میں تجارتی عمارتوں کی تعمیر کے لئے تجاویز پر غور کرے گا بشرطیکہ عمارت کے سامنے کا حصہ سڑک کی مرکزی لائن سے ۵۷ فٹ دور ہو۔

نوٹ:- ان بائی لاز کا اطلاق اوپر بیان کئے ہوئے علاقوں کے علاوہ ایسے زمین کے قطعات پر بھی ہوگا جن کو امپرومنٹ ٹرسٹ یا ڈیولپ منٹ بورڈ نے اس شرط پر بیچا ہے۔ کہ ان پر سول لائنس کے بائی لاز کے مطابق عمارتیں بنائی جائیں گی۔

۲- سول لائنس میں کسی رہائشی عمارت کے بنانے کی اجازت اس وقت تک نہ دی جائے گی جب تک کہ مندرجہ ذیل شرائط پورے نہ ہو جائیں۔

(اے) عمارت کی جگہ رقبہ میں کم از کم دو ہزار (۲۰۰۰) مربع گز ہو۔

(بی) جگہ کے ایکسو (۱۰۰) فٹ کے اندر کوئی پبلک پیخانہ، پیشاب خانہ یا کوئی دوسری ناگوار چیز نہ ہو۔

(سی) کوئی عمارت نہیں بنائی جائے گی۔

(۱) کسی ایسی جگہ پر جو گندگی، لاشیں، یا کسی دوسری ناگوار چیز سے بھر دی گئی ہو۔ یا اس کے جمع کرنے کے لئے استعمال کی گئی ہو۔ جب تک کہ یہ سامان صدر بورڈ کے اطمینان کے مطابق اس جگہ سے مکمل طور پر نہ ہٹا دیا گیا ہو۔

(۲) کسی پانی سے گھری ہوئی جگہ پر یا کسی ایسی جگہ پر جہاں زمین کے نیچے کے پانی کی سطح زمین کی سطح سے ۳ فٹ کے اندر سال کے کسی حصہ میں رہتی ہو۔ یا جہاں سیلاب آنے کا خطرہ ہو۔ وہاں عمارت نہیں بنے گی۔ جب تک کہ پانی کے نکاس کے لئے صدر بورڈ کے اطمینان کے مطابق مناسب انتظامات نہ کر لئے گئے ہوں۔

(ڈی) کل رقبہ کے ایک چوتھائی سے زیادہ پر عمارت نہ بنی ہو جس میں خاص عمارت کے علاوہ باہر کے مکان، نوکروں کے کوارٹر، گیریج، گودام اور دوسری عمارتیں بھی شامل ہیں۔ اور دوبارہ تعمیر کی بھی اس وقت تک اجازت نہیں دی جائے گی۔ جب تک کہ یہ شرط پوری نہ ہو۔ اور ان موجودہ بنگلوں کے لئے جو ان بائی لاز کے نافذ ہونے سے پہلے تعمیر ہو چکے ہیں۔ ان کی پہلی منزلوں پر صرف اتنے ہی رقبہ پر عمارت بنانے کی اجازت اس شرط کیساتھ دی جائے گی کہ موجودہ عمارت کے بنے ہوئے رقبے اور ان بائی لاز کے مطابق دونوں منزلوں پر عمارت بنائے جانے والے رقبہ کے فرق سے زیادہ نہ ہو۔

(ای) منزلوں کی تعداد دو سے زیادہ نہ ہوگی۔ لیکن باہری مکانوں، گیریجوں، اور گائے وغیرہ جانوروں کے رہنے والی جگہوں پر اوپری منزل بنانے کی اجازت نہ دی جائے گی۔

(ایف) موجودہ بنگلوں کی زمین کا رقبہ اس بائی لاز کے مطابق گھٹایا جا سکتا ہے۔

۳- عمارت، پانی کا نکاس، پانی کی سپلائی، پیخانے اور حوض میونسپلٹی کے موجودہ بائی لاز کے مطابق ہوں گے۔ سوائے ان معاملات کے جن کے لئے خاص طور پر ان بائی لاز میں ذکر کیا گیا ہے۔

۴- ان بائی لاز کے ماتحت پیش کئے جانے والے عمارتوں کے تمام نقشوں میں خراب پانی کی نکاسی کی لائنوں اور اسکا طریقہ واٹر ٹیپ کی لائنوں اور حوض اور باورچی خانوں، پیخانوں نوکروں کے کوارٹر اور

موٹر گیریجوں اور اصطبلوں کی جائے وقوع دکھلائی جائے گی۔

۵- عمارت کے کسی ستون کا پایہ یا اس کا کوئی حصہ۔

(۱) کنارے کی سڑک کے مرکزی حصہ - (۲) کنارے کے فٹ پاتھ

(۳) سروس لائن کے جو عمارت کے خراب پانی کے نکاس کی تعین کرتی ہے۔ سب سے اونچے حصہ کی پہلے سے مقررہ سطح سے دو فٹ سے کم اوپر یا ایسی عمارت کے دس فٹ اندر کی زمین کے ہر حصہ سے دو فٹ کم اوپر نہ ہوگا۔

جہاں عمارت کے پانی کا نکاس قابل اطمینان نہ ہوگا۔ ستون کا پایہ اتنا اونچا ہوگا جتنا صدر بورڈ منظور کرے گا۔ عام طور پر باہری عمارت کے لئے ستون کا پایہ ایک فٹ سے کم نہ ہوگا۔ اور گیریج اور اصطبل وغیرہ کے لئے ۶ انچ سے کم نہ ہوگا۔

۶- سڑک اور خاص عمارت کے درمیان کم از کم ۵۰ فٹ اور دوسری سمتوں پر کم از کم ۲۰ فٹ کی کھلی ہوئی جگہ چھوڑی جائے گی۔ تاکہ ہر کمرہ کے اندر روشنی اور ہوا پہونچ سکے۔

۷- اگر باورچی خانہ۔ خاص عمارت میں شامل ہے تو یہ مکان کے پچھلے حصہ میں بنایا جائے گا۔ اور اتنی کافی اونچی ایک چمنی ہوگی کہ رہنے کے کمروں میں دھواں داخل نہ ہو سکے۔ باورچی خانہ اور مودی خانہ (سامان رکھنے کی جگہ) (PANTRY) ایسا بنایا جائے گا کہ ان کے اندر مکھیوں کا گذر نہ ہوگا۔

۸- مکان کی دیوار کی تعمیر کے دوران میں چمنی کے روشندان ایسی چیز کے بنائے جائیں گے۔ کہ آگ نہ پکڑ سکیں۔ اور وہ سیدھے ہوں گے۔ اور چاروں طرف کی چھتوں کے سب سے اونچے حصہ سے کم از کم ۳ فٹ اونچے ہوں گے۔

۹- زینہ کی سیڑھیاں زینہ کے چاند۔ مودی خانہ (سامان رکھنے کی جگہ) (PANTRY) غسل خانے اور پانی کے حوض۔ صدر بورڈ کے اطمینان کے مطابق روشن اور ہوادار ہوں گے۔

۱۰- ہر دو سونے کے کمروں کے لئے کم از کم ایک غسل خانہ اور ایک پانی کا حوض ضرور ہوگا۔ پانی کا حوض ایک الگ مخصوص کمرہ میں ہوگا۔ جو عمارت کی ایک بیرونی دیوار سے ملحق ہوگا۔ اور جس کی کم از کم ایک سمت کھلی ہوئی ہوگی۔ جس میں کم از کم ۳ مربع فٹ کی ایک کھڑکی ہوگی۔ اور جو میونسپلٹی کے سیور یا ایک سیپٹک ٹنک (SEWER OR a SEPTICTANK) سے جو عمارت سے کم از کم ۲۰ فٹ کے فاصلہ پر ہوگا۔ ملا ہوا ہوگا۔

۱۱- سپٹک ٹنک (SEPTICTANK) کے گندے پانی کو خشک کرنے والا کوئی گڈھا کسی پینے کے پانی کے کنوئیں کے ایک سو (۱۰۰) فٹ کے اندر نہ ہوگا۔

۱۲- خاص عمارت کے ہر رہائشی کمرہ کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا ہونا ضروری ہے۔

(اے) کمرہ کا صاف سطح رقبہ ۱۲۰ مربع فٹ سے کم نہ ہو۔

(بی) کمرہ کی اونچائی پہلی منزل میں ۱۲ فٹ اور دوسرے منزل میں ۱۱ فٹ سے کم نہ ہو۔ اور

(سی) کمرہ کی کم از کم دو مقابل دیواروں میں ہوا کے واسطے دروازے اور کھڑکیاں ہوں

۱۳- سوائے اسی حالت کے کہ جس کا ذکر بائی لاز ۲ کے کلاز (F ایف) میں کیا گیا ہے۔ ان بائی لاز کا اطلاق موجودہ مکانوں اور عمارتوں پر نہ ہوگا۔ لیکن ان میں کوئی اضافہ یا اہم تبدیلی ان ہی بائی لاز کے مطابق ہوگی۔

۱۴- یہ بائی لاز ان "بلڈنگ بائی لاز" میں جن کو بورڈ نے منظور کر لیا ہے۔ شامل کر دئے جائیں گے۔ اور ان ہی کا ایک حصہ بن جائیں گے۔ اور یہاں استعمال کئے ہوئے الفاظ اور فقرات کے وہی معنی ہوں گے۔ جو ان کو "بلڈنگ بائی لاز" میں دئے گئے ہیں جب تک کہ ایسے معنی اپنے مضمون کے متن کے خلاف نہ ہوتے ہوں۔ جس میں کہ وہ اس جگہ پر استعمال ہوئے ہیں۔

۱۵- ایکٹ کی دفعہ ۱۶۴ سے ملی ہوئی طاقتوں کا استعمال کرتے ہوئے بورڈ ہدایت کرتا ہے کہ ان بائی لاز کی کسی شرط کی خلاف ورزی کی سزا ۵۰۰ روپیہ (Rs 500/-) جرمانہ تک اور مسلسل خلاف ورزی کی حالت میں پہلے ثبوت جرم کی تاریخ کے بعد اس عرصہ کے لئے جس میں اس کا اپنے جرم پر قائم رہنا ثابت ہو جائے۔ مزید ۵ روپیہ (Rs 5/-) فی روز جرمانہ تک یا ۶ ہفتہ تک کی قید سادہ یا دونوں ہو سکتی ہے۔

سندھ کی نئی وزارت کا اعلان کل

کراچی ۱۹ جنوری۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سندھ کی وزارت میں کل تبدیلی ہو جائے گی۔ نئی وزارت میں ہر پارٹی کے دو ممبر ہوں گے۔ یہ تینوں پارٹیاں یہ ہیں۔ یوسف ہارون، غلام علی تالپور اور قاضی فضل اللہ

قیدیوں کی سزاؤں میں زبردست تخفیف

نئی دہلی ۱۹ جنوری۔ یوم جمہوریہ کی خوشی میں قیدیوں کی سزاؤں میں جو تخفیف کی جائے گی حکومت ہند نے اس کی تفصیلات کا اعلان کر دیا ہے۔

وزارت داخلہ کے ایک اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ۔ جمہوریہ کے افتتاح کے سلسلہ میں حکومت ہند نے بائی کمشنر کے صوبوں میں قیدیوں کے مختلف طبقوں کی سزائیں ۶ ہفتہ سے لے کر ۹ سال تک کی تخفیف کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت نے ہدایت کر دی ہے کہ ۲۶ اور ۲۷ جنوری کو کسی کو پھانسی نہ دی جائے۔

سزاؤں میں اس اعتبار سے کمی کی جائے گی۔ ۱- جن قیدیوں کو ۳ ماہ یا اس سے کم کی سزا ہوئی ہے۔ ان کی سزا بقیہ پوری کی پوری معاف کر دی جائے گی۔ اور انھیں ۲۶ جنوری کو رہا کر دیا جائے گا۔ ۲- جن قیدیوں کو دس سال یا اس سے کم کی سزا ہوئی ہے وہ اگر پچھلی تخفیفوں کو شامل کر کے ۲۶ کو اپنی آدھی سزا کاٹ چکے ہیں تو انھیں رہا کر دیا جائے گا۔ ۳- جن قیدیوں کو دس سال سے زیادہ یا حبس دوام کی سزا ہوئی تھی ان کو بھی رہا کر دیا جائے گا۔ بہ بشرطیکہ پچھلی تخفیفوں کو شامل کر کے وہ کم از کم ۵ سال کی سزا کاٹ لائے ہوں۔ لیکن جو لوگ جرایم کے عادی ہوں۔ یا ضمانت نہ دینے کی وجہ سے نظر بند ہوں۔ یا جنھوں نے رشوت لی ہو یا جنھوں نے جھوٹی گواہی دی ہو یا جن کو ڈکیتی عورت کی آبرو ریزی اغوا قتل یا جیل کے قواعد توڑنے کے جرم میں سزا ہوئی ہے۔ ان کی سزائیں نہیں تخفیف کی جائے گی۔

جو لوگ تحتی نہیں ہیں۔ ان کی سزائیں اس اعتبار سے رعایتی تخفیف کی جائے گی۔

۱- جن قیدیوں کو تین ماہ یا اس سے کم کی سزا ہوئی ہے۔ لیکن جو ۲۶ جنوری کو اپنی آدھی سزا نہیں کاٹ چکے ہیں ان کی سزا کی مدت آدھی کر دی جائے گی۔

۲- جن قیدیوں کو ۳ ماہ سے زیادہ لیکن ایک سال سے کم کی سزا ہوئی ہے۔ ان کی مدت سزا میں چوتھائی تخفیف کر دی جائے گی۔ اور یہ تخفیف کسی صورت میں چھ ہفتہ سے کم نہ ہوگی۔ ۳- جن کی سزا ایک سال سے زاید ہے ان کی سزائیں دو ماہ سالانہ کے حساب سے تخفیف کی جائے گی ہر طبقہ کے نظر بندوں کو ایک ہی قسم کی رعایتیں نہیں دی جائیں گی۔

صوبائی اور ریاستی حکومتوں کو اس فیصلہ کی اطلاع کر دی گئی ہے۔ اور ان سے درخواست کر دی گئی ہے کہ وہ بھی اسی قسم کی ہدایات کر دیں۔

جن لوگوں کو فوجی عدالت نے سزائیں دی ہیں۔ ان کے معاملات زیر غور ہیں۔ اور وزارت دفاع ان کے متعلق الگ سے احکام جاری کرے گی۔

جمہوریہ ہند کا صدر "مسٹر پریسیڈنٹ"

نئی دہلی ۱۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ جمہوریہ ہند کا صدر "مسٹر پریسیڈنٹ" کہلائے گا۔ لیکن راج پرمکھ بدستور ہز ہائی نس۔ کہلائیں گے۔ کیونکہ ان کے خطابات کو قایم رکھنے کی ضمانت دی جا چکی ہے۔ گورنر نئی الحال ایکسیلنسی کہلائیں گے۔

اس سلسلہ میں حکومت ہند کا خیال ہے کہ روایات وقت کے ساتھ قایم ہوں گی۔ صوبائی وزراء چیف منسٹر کہلائیں گے۔

لارڈ باگے فیصلہ ۳ فروری تک دینگے

کراچی ۱۹ جنوری۔ لارڈ جسٹس باگے جنھوں نے گزشتہ ہفتہ ڈھاکہ میں اپنا کام ختم کر لیا ہے۔ نکا جاتے ہوئے ۳ فروری کو اپنا فیصلہ حکومت ہند و پاکستان کے نمایندوں کو حوالہ کر دیں گے

پنجاب کی نہر کا مسئلہ عدالت کے سامنے جائے گا

کراچی ۱۷ جنوری۔ ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ پنجاب کی ایک نہر کے منبع واقع سلیمان کی کا معاملہ ایک عدالت کے سامنے پیش کیا جائے گا جس کے صدر سویڈنی جج لارڈ جسٹس باگے ہوں گے۔

اس کا اعلان پاکستان کے نائب وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود حسین نے آج پارلیمنٹ میں کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ بھولا گنج بنگال کا جھگڑا بھی اسی عدالت کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور ہندوستان کے جواب کا انتظار ہے۔

ہندستان کے تین تباہ کن جہاز

نئی دہلی ۱۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان نے برطانیہ سے جو تین تباہ کن جہاز حاصل کئے ہیں۔ وہ ۲۳ جنوری کو بمبئی پہونچ جائیں گے۔

یہ جہاز مالٹا میں بحر روم کے شاہی بیڑے کے ساتھ دو ماہ تک منسلک رہ کر کل عدن پہونچے ہیں۔

جہاں سے ۱۸ جنوری کو روانہ ہو کر ۲۳ جنوری کو بمبئی پہونچیں گے۔ جب یہ جہاز بندرگاہ پر پہونچیں گے تو گورنر بمبئی ان کا خیر مقدم کریں گے۔

میاں افتخار الدین کو نکال دیا گیا

کراچی ۱۶ جنوری۔ آج پاکستان کی دستوری اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میاں افتخار الدین اور شوکت حیات خاں کو پارٹی سے نکال دیا جائے۔ اس نے یہ فیصلہ ان کی چند تقریروں کی بنا پر کیا جو انھوں نے دستوری اسمبلی کے گذشتہ اجلاس میں کی تھیں۔

آغا خاں آگرہ جائیں گے

آگرہ ۱۶ جنوری۔ آغا خاں اپنے پیروؤں سے ملنے کے لئے ۳۰ جنوری کو یہاں آئیں گے۔

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کانپور

کانپور اربن ایریا ڈیولپ منٹ بورڈ ایکٹ (۶) ۱۹۴۵ء کی دفعہ ۵۳ کے مطابق تمام پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ نے موضع کاکا دیو پرگنہ اور ضلع کانپور کے علاقہ نمبر ۱۱۱ اور ۱۱۳ جو نیکری ایریا اسکیم نمبر ا کے اندر ہے۔ اور جس کی اطلاع صوبہ متحدہ ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ (۸) ۱۹۱۹ء کی دفعہ ۳۶ کے مطابق صوبہ متحدہ کے گزٹ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۰ء میں چھپ چکی ہے۔ سرکاری عمارتوں کی تعمیر کی غرض سے لے لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

حاصل کئے جانے والے علاقوں کی چاروں سمتوں (شمال۔ جنوب۔ مشرق اور مغرب) میں بورڈ کی مقبوضہ زمین ہے۔

مذکورہ بالا رقبہ کا نقشہ جس کو بورڈ نے اپنے قبضہ میں لینا چاہتا ہے۔ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھا جا سکتا ہے۔

اس اطلاع کے شائع ہونے کی تاریخ سے ۶۰ دن کے اندران علاقوں کے حاصل کرنے کے خلاف جو اعتراضات دستخط کنندہ کو وصول ہوں گے اس پر بورڈ غور کرے گا۔

دستخط دیوراج
ایگزیکٹو افسر
کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ

समन बिनाबर इनफिसाल मुकद्दमा

(आडर ५ कायदा १ व ५)

नम्बर मुकद्दमा २४६ सन् १९४९ ई०

बअदालत सिविल जज रनफोका एटा जिला अलीगढ

शब्बीर हुसैन वल्द अबदुल करीम कौम शेख साकिन एटा परगना एटा सकीर जिला एटा　मुद्दई

श्री अख्तर हुसैन रिज़वी जनरल मैनेजर दी यू. पी यूनियन बैन्क विरांच एटा हेड आफिस अतरोला जिला गोंडा　मुद्दआलेह

हरगाह मुद्दई ने आप के नाम एक नालिश बाबत ४४०) के दायर की है लिहाजा आप को हुक्म होता है कि आप बतारीख़ ५ माह फरवरी सन १९५० ई० बवक़्त १० बजे दिन के असालतन या मारफत वकील के जो मुकद्दमा के हालात से बाकई वाकिफ किया गया हो और जो कुल उमूर अहम मुताल्लिक मुकद्दमा का जवाब दे सके या जिस के साथ कोई और शख्स हो कि जो जवाब ऐसे सवालात का दे सके हाजिर हों और जवाब दही दावा की करें। और हर गाह वही तारीख जो आप के इज़हार के लिये मुकर्रर है! वास्ते इनफिसाल कतई मुकद्दमा के तजवीज हुई है पस आप को लाजिम है कि उसी रोज़ अपने जुमला गवाहों को जिन की शहादत पर व नीज़ तमाम दस्तावेजात को जिन पर आप अपनी जवाब दिही के ताईद में इस्तदलाल करना चाहते हों पेश करें आप को इत्तला दी जाती है कि अगर बरोज मज़कूर आप हाजिर न होंगे तो मुकद्दमा बगैर हाजिरी आप के मसमूअ और फैसल होगा व सब्त मेरे दस्तखत और मुहर अदालत के आज बतारीख़ ११ माह ... सन १९५० ई० जारी किया गया। बहुक्म मुनसरिम आ: जज रनफीका एटा　मुन्सरिम

خاتمۂ زمینداری بل کی پہلی منزل طے

لکھنؤ ۱۶ جنوری۔ "دس گنا لگان جمع ہو یا نہ ہو کسان بھومی دہر بنے یا نہ بنے۔ زمینداری نظام ختم ہو رہا ہے۔ اور ختم ہو کر رہیگا۔" ان الفاظ کے ساتھ وزیر اعظم یوپی پنت جی نے آج یوپی اسمبلی میں خاتمہ زمینداری بل پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

انھوں نے اپنی ۵۰ منٹ کی تقریر میں کہا کہ اب یہ خواب دیکھنا کہ زمینداری باقی رہ سکتی ہے۔ یا باقی رہے گی اپنے کو دھوکا دینا ہے۔ جو نظام اپنی زندگی پوری کر چکا ہے۔ اسے زندہ رکھنے کی کوشش ناممکن بات کی جستجو ہے۔

اسمبلی کا اجلاس اسپیکر مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن کی رہنمائی میں شروع ہوا۔ آج ساتویں روز خاتمہ زمینداری بل پر عام بحث ختم اور بل کی پہلی خواندگی کی منزل طے ہو گئی۔ وزیر اعظم پنڈت گووند بلبھ پنت نے تقریر کرتے ہوئے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ خاتمہ زمینداری بل پر دونوں ایوانوں کی مشترک منتخبہ کمیٹی کی رپورٹ پر مباحثہ کے دوران میں ان ترمیموں پر بہت کم بحث کی گئی۔

THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. NO. A 406

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل ہی رہے
زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار صداقت

جاری شدہ ۱۹۲۵ء

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

قیمت
سالانہ 8/-
سالانہ رعایتی 6/-
ششماہی 3/8/-
سہ ماہی 2/-
فی پرچہ ۲

VOL. 50 No. 4 KANPUR SATURDAY 28th JANUARY 1950

کانپور شنبہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۹ھ — جلد ۵۰ نمبر ۴

ادبیات

ندرتِ خیال

(از جناب ندرت کانپوری)

دل زسرتا قدم ملول و حزیں — وہ تبسم بہ لب، شکن بہ جبیں
یاد اُنکی سکونِ جاں حزیں — غم دلِ بے قرار کی تسکیں
جنبشِ ہر نظر ہیں ہیں اب تک — اللہ اللہ، بتانِ دیر نشیں
صحنِ گلشن میں وہ گلوں کی قطار — ہر طرف ایک موجۂ رنگیں
اللہ اللہ، یہ موجِ نکہت و نور — صبح دلچسپ ہے، تو شام حسیں
تاکجا آخر اضطرابِ نظر — دور بھی ہو ترا حجاب کہیں!
وجہِ تغیرِ رنگ و خاموشی — کچھ نہیں، کوئی خاص بات نہیں
تم کسی مصلحت سے ہو خاموش — یا مری بات کا جواب نہیں
سب گوارا مجھے محبت میں! — جو بھی ہو تیری مصلحت سے قریں
کیا حقیقت ہے ماہ و انجم کی — تم حسیں ہو، تمھاری بزم حسیں
کعبہ کیا شے ہے بتکدہ کیا ہے — کارفرما نہ ہو جو حسنِ یقیں
نذرِ ساقی، تمام طاعت و زہد — غرقِ یک جام، گل زہ اکن دیں

اک تصور ہے روز و شب ندرت
اک سراپا ہے اور ذہن نشیں

دنیائے اسلام

نابینا عالم مصر کا وزیر تعلیم ڈاکٹر طٰہٰ حسین

لندن ۱۷ جنوری۔ مصر کی نئی کابینہ میں جن صاحب کو محکمہ تعلیم کا وزیر بنایا گیا ہے۔ وہ پیدائشی نابینا ہیں۔ ان کا نام ڈاکٹر طٰہٰ حسین ہے۔ تعلیمی اور سیاسی حلقوں میں ڈاکٹر حسین کی اس عہدہ پر تقرری کی بڑی تعریف کی جا رہی ہے۔ اور اس سے بہتوں کو تقویت پہنچی ہے۔ کہ ایک پیدائشی معذوری کے باوجود انھیں اپنی قابلیت کے باعث یہ عہدہ ملا ہے۔

ڈاکٹر طٰہٰ حسین بالائی مصر کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے جہاں ان کی پرورش ہوئی۔ ۱۳ برس کی عمر میں انھوں نے اپنی جودتِ طبع اور ذہانت کا ثبوت دیا۔ انھیں تعلیم کے لئے مصر کی مشہور تعلیم گاہ جامعہ ازہر میں بھیج دیا گیا۔ اس وقت ان کا شمار اپنے دور کے مصری عالموں میں ہوتا ہے۔

نحاس پاشا کے اس انتخاب کی داد دی جا رہی ہے۔ مسلمانوں میں زبانی تعلیم اور حفظ کا جو طریقہ رائج ہے اس میں گو بہت سی خامیاں ہیں۔ مگر یہ بڑی حد تک نابینا حضرات کو تعلیم میں ان کے آنکھ رکھنے والے خوش قسمت بھائیوں کے دوش بدوش لاکر کھڑا کر دیتا ہے۔

قاہرہ ۱۹ جنوری۔ مصر کی نئی وفدی حکومت کے لئے سب سے اہم سوال یہ ہے کہ مصری خواتین کو مساوات اور آزادی دی جائے یا نہیں۔ قاہرہ کے مبصرین کا بیان ہے کہ وفد پارٹی کی کامیابی پر خوشی کا سب سے زیادہ مظاہرہ مصر کی عورتوں اور لڑکیوں نے کیا ہے۔ جو بڑے بڑے جوش کی شکل میں قاہرہ کی شاہراہوں پر نحاس پاشا کو مبارکبادی دیتے ہوئے دیکھی جاتی تھیں۔ گو کہ وہ ہمیشہ نحاس پاشا کا خیر مقدم عوام کا دوست کہہ کر کیا کرتی تھیں۔ تاہم اس کے ساتھ یہ نعرے بھی شامل ہوتے تھے۔ "ایک سے زائد شادی کی ممانعت کی جائے"۔ ہمیں ووٹ دینے کا حق دیا جائے۔ نحاس پاشا کے لئے دشواری یہ ہے کہ اگر وہ مصری عورتوں کو مساوات کا درجہ دینے کے لئے کوئی اصلاحی قانون نافذ نہیں کرتے تو عورتیں مخالفانہ مظاہرے پر اتر آئیں گی۔ اور اگر ایسا کریں تو ان کے حامی مردوں کو شکایت پیدا ہو جائے گی۔

مصر اسلامی ممالک کو وفد بھیجیگا

قاہرہ ۲۲ جنوری۔ شاہ فاروق نے گذشتہ برس کو اپنی تقریر میں عرب لیگ کے احیاء کے لئے جو مشورہ دیا ہے اس کے ماتحت مصر اپنا ایک وفد تمام عرب ممالک کے دار الحکومتوں کو بھیج رہا ہے۔ اس وفد کے صدر وزیر خارجہ محمد صالح الدین ہوں گے۔ باوثوق عرب حلقوں کا خیال ہے کہ یہ وفد ایک یکساں پالیسی بنانے پر زور دے گا۔

ہند ایران معاہدہ دوستی

طہران ۲۲ جنوری۔ سرکاری حلقوں کو امید ہے کہ ہندوستان اور ایران کے درمیان دوستی کی دستاویز پر اگلے مہینے کے شروع میں دستخط ہو جائیں گے۔ نئی دہلی میں دونوں حکومتوں کے درمیان جو تجارتی سمجھوتہ ہونے والا ہے۔ مجوزہ معاہدہ اس کا معاون معاہدہ ہوگا۔ ایران میں ہندوستان کے سفیر مسٹر علی ظہیر کی کوششوں اور سرگرمیوں کی وجہ سے ایران اور ہندوستان میں بڑے اچھے دوستانہ تعلقات پیدا ہو گئے ہیں۔ معاہدہ دوستی سے ان کی تکمیل ہو جائے گی۔

عراقی کھجور کے لئے منڈی کی تلاش

قاہرہ ۲۳ جنوری۔ عراقی کھجور کے لئے منڈی تلاش کرنے کے لئے مسئلے پر غور کرنے کے لئے بغداد میں ایک ذراعتی کمیٹی مقرر کرنے کی تجویز منظور کر لی گئی ہے یہ اقدام عراق کی کھجور سوسائٹی کے ڈائرکٹر عبد اللہ القصاب کی تجویز پر کیا گیا ہے۔ جنھوں نے گلوب کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ: عراق کی فاضل کھجور کو کھپانے کے لئے نئی منڈیاں حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

انھوں نے کہا کہ شمالی امریکہ سے کھجوروں کے لئے بہت سی پیشکشیں موصول ہو رہی ہیں۔ لیکن جہاز کے کرائے میں اضافہ ہو جانے سے ان پر غور کرنا پڑے گا۔

طہران۔ معلوم ہوا ہے کہ کردستان میں یخ بستہ پہاڑ پھٹ گیا ہے۔ اور ایک گاؤں کا گاؤں اس کے نیچے دب گیا ہے۔ اور چالیس خاندان نیست و نابود ہو گئے ہیں۔ اب تک برف سے ۵۵ لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔ امدادی جماعتیں برف کھود کر لاشوں کو ڈھونڈنے میں مصروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جاں بر تو حق عزم مستقل میں ہے | زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار وحدت کانپور

جلد ۵ | کانپور شنبہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۴

ہندوستان میں خود مختار جمہوریہ کا قیام

ہندوستان ۲۶ جنوری صبح دس بجکر ۲۳ منٹ پر ایک با اقتدار جمہوریہ بن گیا جس کا اعلان ایک پر شکوہ رسم میں کیا گیا۔ جمہوریہ ہند کے پہلے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے دس بجکر ۲۳ منٹ پر حلف لیا۔ جمہوریہ کے اعلان کی رسم جگمگاتے ہوئے دربار ہال میں ادا کی گئی۔ جس میں دو ارا لگومت کے سفارتی نمایندے۔ کابینہ کے اراکین اعلیٰ افسروں ممتاز مہمانوں اور دستور ساز اسمبلی کے ممبروں نے شرکت کی۔

حلف برداری کے بعد ڈاکٹر راجندر پرشاد نے انگریزی اور ہندی میں تقریر کرتے ہوئے حصول آزادی پر خدا کا شکر ادا کیا۔ اور کہا کہ اب تک ملک کے عوام خود اپنے مفاد کے لئے حکومت کریں گے۔ آپنے فرمایا کہ:۔ ہماری جمہوریہ کا مقصد ہر شہری کے ساتھ انصاف کرنا۔ اسے آزادی دینا۔ اور اس کے ساتھ مساویانہ سلوک کرنا۔ اور اس ملک کے باشندوں میں اخوت پیدا کرنا ہے۔ جن کے مذاہب، زبانیں اور رسم و رواج مختلف ہیں۔

وزیر اعظم نہرو صدر کی آمد سے پہلے چند منٹ آ گئے اور انھوں نے خود تمام انتظامات کی نگرانی شروع کر دی۔ دربار ہال میں تقریباً پانچسو مہمان موجود تھے۔ جن میں انڈونیشی صدر اور ان کی اہلیہ۔ زرق برق وردیوں میں ملبوس سفارتی نمایندے اور سارے ہندوستانی لباس پہنے ہوئے تھے۔

صدر کے باڈی گارڈ گلناری کی دو وردیاں پہنے ہوئے سیڑھیوں پر اور ہال میں صف آرا تھے۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد پرشاد کی آمد سے پہلے ہال مبارکباد اور قہقہوں سے گونج رہا تھا۔

دس بجکر بارہ منٹ پر صدر کے باڈی گارڈ کے افسر کمانڈنگ نے صدر کی آمد کا اعلان کیا۔ فوج والوں نے بگل بجائے اور دربار ہال کے دروازے کھول دیئے گئے۔ حاضرین کھڑے ہو گئے۔ اور ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ صدر منتخب کا ایک جلوس کے ساتھ ہال میں داخل ہوئے جلوس کے آگے دو دو کی قطار میں چھ ایڈی کانگ تھے۔ ان کے پیچھے راجندر پرشاد تھے۔ جو سیاہ شیروانی اور چوڑیدار پاجامہ پہنے ہوئے تھے۔ اور مسٹر راجگوپال اچاریہ دھوتی کرتے میں ملبوس تھے۔ سب سے پیچھے صدر کے سکریٹری اور فوجی سکریٹری تھے۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے جمہوریہ کے قیام کا اعلان اور صدر کے نام کے متعلق دستوری اسمبلی کا اعلان پڑھا اس کے بعد وہ آگے بڑھے۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد سے گرم جوشی سے مصافحہ کیا۔ اور انہیں تخت پر بٹھلا دیا۔ اور خود ان کے بائیں طرف بیٹھ گئے۔

اس کے بعد چیف جسٹس ہری لال کانیا آگے بڑھے اور حلف پڑھ کر سنایا۔ جس کا ہر جملہ ڈاکٹر راجندر پرشاد آہستہ آہستہ دہراتے جا رہے ہیں۔

حلف وفاداری ختم ہونے پر دربار ہال کے دروازے پھر کھول دیئے گئے۔ توپوں نے سلامی دی۔ گورنر جنرل کا جھنڈا نیچے کر کے صدارتی جھنڈا لہرا دیا گیا۔ گورنمنٹ ہاؤس کے سامنے فوجوں نے سلامی دی۔ بینڈ نے قومی ترانہ کی دھن بجائی اور پارلیمنٹ کے بعض ممبروں نے ہندے ماترم کا نعرہ لگایا۔

اس کے بعد حاضرین بیٹھ گئے۔ صدر نے پہلے ہندی اور بعد میں انگریزی میں تقریر کی۔ تقریر میں ۵ منٹ سے کم وقت صرف ہوا۔

دس بجکر ۳۳ منٹ پر وزارت داخلہ کے سکریٹری مسٹر آئنگر صدر کے سامنے گئے اور خم ہو کر صدر سے یہ اجازت دینے کی درخواست کی کہ صدر کا عہدہ سنبھالنے اور جمہوریہ کے قیام کا ملک میں اعلان کر دیا جائے۔ صدر نے سر کی جنبش سے اس کی اجازت دیدی۔

وزارت داخلہ کے سکریٹری واپس جانے کے پھر آ گئے اور انھوں نے صدر کی درخواست کی کہ رسم کو ختم کرنے اجازت عطا کی جائے۔

اس کے بعد پھر جلوس بنایا گیا۔ اور صدر مسٹر راجگوپال آچاریہ کی معیت میں ہال کے باہر چلے گئے۔ بگل کی گونج میں صدر بالائی برامدے میں چلے گئے۔ تمام مہمان اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ اور باتوں کی آواز زیادہ آنے لگی۔ چند منٹ کے بعد پنڈت نہرو سردار پٹیل کابینہ کے وزرا سپریم کورٹ کے چیف جسٹس آڈیٹر جنرل اور اسپیکر ایک جلوس کی شکل میں بالائی برآمدے پر گئے۔ جہاں کابینہ دار اور دوسرے عہدہ داران نے حلف لیا۔ اس کے بعد سفارتی نمایندے ہال میں پہونچائے گئے۔ جہاں انھوں نے اپنے اپنے ملک کے تہنیتی پیغامات صدر کو سنائے۔

وزیر اعظم نے مسٹر راجگوپال اچاریہ اور کابینہ کے اراکین کو صدر سے متعارف کرایا۔ اور ان کی ضیافت کی گئی۔

ایک ادبی سانحہ عظیم

۲۶ اور ۲۷ جنوری کی رات کو ۳ بجے جناب نواب سید خاقان حسین صاحب عارف لائف آنریری مجسٹریٹ کا ۸۲ سال کی عمر میں ایک ماہ کی علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

نواب صاحب عربی فارسی اردو کے ماہر اور باکمال شاعر تھے۔ آپ کی متعدد تصانیف ہیں جن میں عربی کا ایک دیوان ایک مثنوی (مولانا روم کی بحر میں) اور اردو کے متعدد دیوان ایسی یادگاریں ہیں۔ جو آپ کے نام کو ہمیشہ قائم رکھیں گی۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ کی موت سے ہندوستان ایک باکمال ادیب اور شاعر سے محروم ہو گیا اور آپ کی ذات کا نہ صرف کانپور یا صوبہ متحدہ بلکہ سارے ہندوستان کے علمی و ادبی حلقوں میں ماتم کیا جائے گا۔

ہم کو اس سانحہ عظیم میں آپ کے دونوں قابل صاحبزادگان جناب نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر اور جناب نواب سید انور حسین صاحب اور ان کے دیگر اعزہ سے دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

ہم آپ کے دونوں صاحبزادگان سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ اپنے والد مرحوم کی یاد میں ایک لائبریری بنائیں گے۔ ہمارا خیال ہے کہ آپ کے یہاں جو نایاب کتابیں ہیں اس سے اہل ذوق حضرات کافی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مرحوم کا چہلم ۲۹ جنوری کو صبح ۸ بجے نواب صاحب کے احاطہ بازار رام نرائن میں ہوگا۔

یوم جمہوریہ کی تقریبات

۲۶ جنوری کو یوم جمہوریہ کے سلسلہ میں علی الصباح مختلف محلوں میں پربھات پھیریاں نکلیں۔ اور مختلف وارڈوں کے علاوہ شردھا نند پارک میں کانگریس کا جھنڈا لہرایا گیا۔

۹ بجے پولیس لائن میں آنریبل مسٹر چندر بھان گپتا منسٹر فوڈ اینڈ سپلائی نے فوجی سلامی لی۔ اور جھنڈا لہرایا۔ اور اس موقع کے لئے جو پیغام گورنمنٹ نے تیار کیا تھا۔ وہ پڑھ کر سنایا۔ اس موقع پر شہر کے تمام معززین موجود تھے۔

لیڈ و (چھاؤنی) کی طرف فوج مارچ کرتی ہوئی ۱۱ بجے مال روڈ امپیریل بنک کے چوراہے پر جب پہونچی تو وہاں آنریبل منسٹر گپتا جی نے پھر فوج کی سلامی لی۔

ڈسٹرکٹ جیل میں گیارہ بجے دن کو مسٹر کشن چند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جھنڈا لہرایا اور قیدیوں نے بندے ماترم وغیرہ گایا۔

مسٹر کشن چند نے ایک مختصر تقریر کے بعد کہا کہ میری بری پورنا نند ورماجی پنڈت سچا رجڈ پریزیڈنٹ ایڈ سوسائٹی تقریر فرمائیں گے۔

ورماجی نے ایک مناسب مدلل تقریر میں قیدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آج بڑی خوشی کا دن ہے۔ آج ہمارے ملک میں صحیح معنوں میں عوام کی حکومت ہے۔ آپ بھی اسی ملک کے باشندے ہیں اور اور آپ کی بھی یہ حکومت ہے۔ آپ سے جو کچھ غلطی ہوئی ہو اب نئے ہندوستان میں آپ کو پھر وہ غلطی نہ کرنا چاہئے اور اب تو یہ کوشش کرنا چاہئے کہ آپ بھی ایسے بن جائیں کہ اس ملک کی بڑی سی بڑی جگہ کو حاصل کر سکیں آپ میں آج کچھ لوگ چھوٹ رہے ہیں۔ ان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ آج سے وہ اپنے شہر باپ بنا چاہیں

اس میں آپ ہی کا فائدہ ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل کانپور میں تقریباً ۱۲ سو قیدی ہیں جن میں سے ۲۰۱ قیدی چھوڑے گئے ہیں۔ اس موقع پر کانپور ڈسٹرکٹ پریزنرز ایڈ کمیٹی کی طرف سے ۱۲ سو قیدیوں کو مٹھائی تقسیم کی گئی۔

میونسپل بورڈ۔ ڈیولپمنٹ بورڈ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ۔ یتیم خانہ اسلامیہ۔ مسلم کالج۔ فیض عام اسکول مولانا محمد علی میموریل اسکول۔ جبلی گرلس اسکول۔ لطیف گرلس اسکول۔ اور شہر کے تمام کالج و اسکول میں جھنڈے لہرائے گئے۔ اور بچوں کو مٹھائی تقسیم کی گئی۔ شہر کے تمام ملوں وغیرہ میں جھنڈے لہرائے گئے۔

شام کو ۴ بجے میموریل گراؤنڈ جیسے تاریخی مقام پر پبلک جلسہ ہوا جس میں وزیر اعظم یوپی پنڈت گوبند بلبھ پنت نے کہا کہ ہمیں آج کے تاریخی دن یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم تنگ نظری تعصب فرقہ پرستی اور ذات پات کی لعنتوں سے پاک رہیں گے۔ اور اپنی زندگی کو ملک کے خدمت میں وقف کر دیں گے۔

انھوں نے کہا کہ آج کا دن اس لئے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ پچھلے بیس سال سے ہماری قوم یہ عہد کرتی چلی آئی ہے کہ برطانیہ سے آزادی حاصل کر کے رہیں گے۔ چنانچہ تیس سال کی مسلسل کوششوں کے بعد ہم برطانیہ جیسی زبردست طاقت سے آزاد ہو گئے ہیں۔ ہمیں اپنی اس نوزائیدہ جمہوریہ کو ابھی پالنا پوسنا اور پروان چڑھانا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم بہت کچھ کر چکے ہیں۔ اور بہت کچھ کرنے کو باقی ہے۔ ابھی موجودہ دور میں بہت سے تعمیری کام کرنا بھی باقی ہیں۔

ملک کی سماجی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ سماجی حیثیت سے ہمارا ملک ابھی بہت پیچھے ہے لوگوں نے ابھی معمولی معمولی جھگڑوں میں الجھنا نہیں چھوڑا ہے۔ تعصب تنگ نظری اور فرقہ پرستی نے ابھی تک ہماری جان نہیں چھوڑی ہے۔ انھوں نے باتوں سے الگ تھلگ رہنا ہے اور ایسی فضا پیدا کرنی ہے جس میں ہندوستان کے سب باشندے محبت اور اخوت کا برتاؤ آپس میں کرنے لگیں۔

سیاسی لحاظ سے ہمنے قابل لحاظ ترقی کی ہے اور ہندوستان ایشیائی ممالک کی قیادت حاصل کرتا جا رہا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ تمام دنیا اپنی نجات کے لئے ہماری طرف دیکھنے لگیگی۔

معاشی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ملک کی معاشی حالت تعمیری کاموں کے کرنے ہی سے سدھر سکتی ہے۔ نہ کہ کارخانہ داروں اور مل مالکوں کی بدگوئی کرنے سے۔ پیداوار بڑھانے کی ضرورت ہے جس کے بعد بے کاری اور بے روزگاری کے تمام مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔

رات کو سارے شہر میں روشنی ہوئی۔ اور خاص خاص اداروں اور بازاروں کو خوب سجایا گیا تھا۔ اور اچھی روشنی کی گئی تھی خصوصاً پھول باغ میں۔ لال املی۔ وسکاٹ بلڈنگ۔ جی سی کمپنی۔ بہاری نواس کلکٹا ماردہ الگن مل۔ ڈیولپمنٹ بورڈ۔ میونسپل بورڈ۔ وغیرہ کی روشنی دیکھنے کے قابل تھی۔ بسٹن روڈ چوک صرافہ کٹھیرائی کو سجا کر دلہن نہ رنگا بقعہ نور بنا دیا گیا تھا۔

۲۷ جنوری ۲ بجے دن کو نیشنل انشورنس کمپنی میں آنریبل مسٹر چندر بھان گپتا منسٹر فوڈ سپلائی نے ایک تقریر فرمائی جس میں آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ برسوں کے بعد آج ہندوستان کو یہ دن نصیب ہوا ہے آپ لوگوں کو چاہئے کہ اپنا فرض ادا کر کے تمام مشکلات کو دور کر دیں۔ اس موقع پر تقریباً ڈھائی سو حضرات شریک ہوئے۔ جن کو ایک پر تکلف ایٹ ہوم دیا گیا۔

۲۷ کی رات کو تلک ہال میں سری کنڈ چرن جی نگم وکیل و وائس پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی کے انتظام میں ایک مشاعرہ بھی ہوا۔ ۲۶ جنوری کی رات کو تلک ہال میں ایک کوی سمیلن (ہندی مشاعرہ) بھی ہوا تھا۔

چیئرمین میونسپل بورڈ کا انتخاب

کانپور میونسپل بورڈ کے چیئرمین کے انتخاب کی تاریخ ۳۰ جنوری مقرر تھی لیکن اب گورنمنٹ نے ۳۰ جنوری کے بجائے ۲ فروری مقرر کی ہے۔ ۳۰ جنوری کو مہاتما گاندھی کی شہادت

سنگ و گل

تعزیت ایک ایسا نازک آرٹ ہے۔ جس میں فن کاری کی ذراسی لغزش اس کے لئے کافی خطرناک نتائج برآمد کر سکتی ہے۔ اس میں کامیابی سے عہدہ برا ہونے کے لئے مخصوص اصطلاحی الفاظ سے نہ صرف واقفیت بلکہ ان کے صحیح موقع استعمال کا جاننا ضروری ہے ورنہ وہی حشر ہوتا ہے جو ایک صاحب کا اپنے دوست کے انتقال پر ان کی بیوی سے تعزیت پر ہوا تھا جبکہ انھوں نے بہ سلسلہ ہمدردی یہ فرمادیا تھا کہ خدا آپ کو نعم البدل عطا فرمائے۔

اسی قسم کی دلچسپ لغزش کا واقعہ بزبئی کے ذریعہ یہ سننے میں آیا ہے کہ ایک صاحب جو کہیں تحصیلدار ہے تھے۔ انھیں خبر ملی کہ ان کی چچی صاحبہ کا انتقال پر ملال ہو گیا ہے آپ دوڑے دوڑے ڈاک خانے گئے۔ اور جھٹ تعزیت کا تار دیدیا۔ گھر میں جب ان کا تار پڑھا گیا تو لکھا ہوا تھا۔ کہ چچی جان کی موت پر دلی مبارکباد قبول کیجئے۔

جب موصوف گھر واپس آئے تو ان کے تمام رشتہ دار چاروں طرف سے انھیں گھیر کر بیٹھ گئے۔ اور ہر طرف سے لعنت ملامت کی بوچھار کرنے لگے۔ آپ حیران و پریشان مجنوں کی صورت تکنے لگے۔ آخر پوچھا کہ بھئی بات کیا ہے۔ اس طرح ہم پر برس پڑنے کے معنی۔ رشتہ داروں نے ان کا تار۔ ان کے منہ پر دے مارا۔ اور کہا کہ خود دیکھو۔ تم نے کیا کیا ہے۔

خیر یہی خیریت ہوئی کہ تار بھیجنے والے صاحب گھر اس وقت پہونچے جب غصہ کے جذبات کچھ کم ہو چکے تھے۔ ورنہ اس کا امکان پایا جاتا تھا کہ " ہمیں ان سے ہمدردی کے بجائے ان کی عیادت کی ضرورت محسوس ہوتی جو خود ہمارے لئے ایک نازک مسئلہ ہوتا۔

برطانیہ کی ستم ظریفی دیکھئے کہ اس نے اگر سوڈان اور مصر کو جدا کرنے کا آلہ کار بنایا بھی تو کس کو؟ سر صادق عبدالرحمن کو جو مہدی سوڈانی مرحوم کے پوتے ہیں۔ وہ مہدی جنھوں نے برطانیہ کے خلاف سخت بغاوت کی تھی۔ اور جس کی سزا برطانیہ نے ان کو یہ دی تھی کہ ان کی موت کے بعد سوڈان فتح کر لیا تو ان کی قبر کھدوا کر ان کی لاش تلاش کر کے پھانسی دے دی۔ اس پر ایک پاکستانی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

بن رہے ہیں شاہ پوتے مہدی مرحوم کے
اب کہیں جاکر ملیگا پھل نفیس اعمال کا
میر صادق ایک پیدا ہو گیا سوڈان میں
طائروں پر سحر ہے صیاد کے اقبال کا

ادب لطیف

وہ صبح

یاد ہے تمہیں وہ صبح۔
ہم اور تم...... ندی کے کنارے — ہاتھ میں ہاتھ..... چاروں طرف سبزے کا بچھونا
آہ...... وہ...... مدہوش کرنے والی فضا
کھیتی — کوتی — اٹھلاتی... سورج سنہری — نرم نرم کرنیں..... تمہاری گلابی رخساروں کو سرخ لبوں کو...... چوم رہی تھیں ..... نسیم سحر... تمہارے سنگین گیسوؤں سے کھیل رہی تھی۔ اور کبھی کبھی ندی کنارے کی مست ہوا...... شوخی سے.... شرارت سے تمہارا دامن..... پیچھے کی طرف...... کھینچ لیتی تھی...... اور تم..... گھبرا کر.... پلٹ دیکھتیں۔ اور پھر نہ جانے کس خیال میں گم ہو جاتیں۔
میں تمہارے اوپر پانی اچھالتا.... تو.... ہوش میں آجاتیں..... آہ..... وہ ندی کا کنارا لہراتا ہوا پانی.....؟
یاد ہے؟... کیا یاد ہے وہ سنہری صبح۔
کبھی آپ ہمیں بھی یاد کرتی ہیں.... کیا ملا تھا اس کا جواب... آہ..... وہ شوخ اور چنچل جواب
کیا مطلب؟
بھول تو آپ ہی جاتے ہیں.... ہم نہیں ہیں ایسے۔... یاد ہے وہ صبح۔

جن من گن کی منظور شدہ دھن

نئی دہلی۔ ۲۰ جنوری۔ ہندوستان کے تمام پولیس اور فوجی بینڈوں کے پاس اور ممالک غیر میں ہندستانی سفارت خانوں کو جن من گن کی منظور شدہ دھن بھیج دی گئی ہے۔ اور جمہوریہ ہند کے افتتاح کے روز یہی دھن بجائی جائے گی۔

یہ دھن مشہور ماہر موسیقی مسٹر ہربرٹ مرلی نے تیار کی ہے۔ اور وزیر اعظم نہرو اور دستور ساز اسمبلی کے بہت سے اراکین نے اس کو پسند کیا ہے۔

کھاسی کی ریاستوں کا انضمام

گوہاٹی۔ ۲۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ کھاسی کی پچیسوں پہاڑی ریاستیں ۲۶ جنوری کو صوبہ آسام میں ملادی جائیں گی۔

ان ملائی ہوئی ریاستوں کا نام متحدہ کھاسی جنتا ضلع ہوگا۔

بچوں کی دنیا

سوویٹ بچے

از مسٹو اے۔ گوسیف

جمہوریت پسند خواتین کی بین اقوامی فیڈریشن کی کاؤنسل کے اجلاس جو ماسکو میں منعقد ہونے والے ہے۔ ختم ہو گئے ہیں۔ سرمایہ دار اور نوآبادیاتی ملکوں کے درمیان نمائندوں نے اجلاس میں اپنے اپنے ملک کے محنت کش عوام کے بچوں کی حالت زار اور مصیبتوں کے متعلق تقریریں کیں۔ منافع کے لالچی سرمایہ دار اور زمیندار اور دوسرے ملکوں نے بچوں کو محض سستے مزدوروں کی حیثیت میں استعمال کرتے ہیں۔ مفلسی اور بھوک سے تنگ آکر محنت کش عوام مجبور ہوتے ہیں کہ اپنے بچوں کو کارخانہ داروں فیکٹریوں کے مالکوں زمینداروں اور باغ کے مالکوں کی غلامی میں دیدیں۔ کارخانوں اور باغوں میں اور کھیتوں میں چھ چھ اور سات سات برس کی عمر کے نوخیز غلام دس دس اور بارہ بارہ گھنٹے کام کرتے ہیں۔ فاقہ کشی اور مفلسی دق اور دوسرے مخصوص مرضوں سے متعلق امراض میں مبتلا ہو کر ہر سال لاکھوں نوخیز کلیاں کھلنے سے پہلے مرجھا جاتی ہیں۔ جو بچے ان موذی امراض سے بچ رہتے ہیں۔ وہ طبعی عمر سے پہلے ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں۔ بچوں کے لئے اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کے مواقع موجود ہی نہیں ہیں۔ اور ان کی بہت بڑی اکثریت نہ پڑھنا جانتی تھی۔ اور نہ لکھنا بچپن کی بے فکری اور مسرت کی بہاریں ان کا حصہ نہیں۔

پرانے انقلاب سے پہلے کے روس میں مزدوروں اور کسانوں کے بچوں کو بھی اسی طرح بچپن ہی میں فکر معاش دامن گیر ہو جایا کرتی ہے۔ زار شاہی روس کے ایک تہائی مزدوروں نے بارہ برس کی عمر سے کام پہ جانا شروع کر دیا تھا۔ مزید ایک تہائی مزدور ایسے تھے۔ جنھوں نے ۱۳ اور ۱۴ برس کی عمر کے درمیان کام کرنا شروع کیا تھا۔ لوگوں کی اکثریت ان پڑھ تھی۔ خاص طور پر ان کی تعداد غیر روسی قوموں میں زیادہ تھی۔ قزاقستان میں ہر ہزار بچوں میں سے صرف دو اسکول جایا کرتے ہیں۔ کرغزیہ میں صرف ایک ازبکستان میں ہ سنہ ۱۹۱۴ء میں تاجکستان میں ...ہم سے زیادہ طلبا نہیں تھے۔

اکتوبر اشتراکی انقلاب عظیم اشتراکیت کے عظیم دیس کے نئے باشندوں کے لئے پر مسرت اور شاندار بچپن لے کر آیا۔ محنت کش عوام کے کروڑوں بچوں کے لئے اسکولوں کے دروازے کھل گئے۔ سوویٹ ریاست کے قیام کے پہلے تین برس میں ۱۰،۰۰۶ نئے اسکول کھولے گئے۔ انقلاب سے قبل ملک بھر کے دیہی علاقوں میں فقط ۶۲ سے زیادہ ثانوی مدارس نہیں تھے۔ لیکن ۲۱۔۱۹۲۰ کے تعلیمی سال ہی میں ان کی تعداد بڑھ کر ۲۱۴ ہو گئی تھی۔ یعنی تین گنا سے بھی زیادہ اضافہ ہوا۔ آج کل اشتراکیت کی سرزمین ایک ایسا دیس بن گیا ہے۔ جہاں کے تمام لوگ پڑھنا اور لکھنا جانتے ہیں۔ سوویٹ یونین میں یہ نہ صرف عام لازمی ابتدائی تعلیم کا پروگرام مکمل ہو گیا ہے۔ بلکہ شہروں اور گاؤں میں بھی ساتویں درجے تک عام اور لازمی تعلیم کے پروگرام پر بھی درآمد شروع ہو گیا ہے۔

ملک کے اسکولوں میں تعلیم سوویٹ یونین میں بسنے والی قوموں کی ایک سو مختلف زبانوں میں دی جاتی ہے۔ سات سال کی عمر سے ہر بچے کے لئے اسکول جانے کے لئے مواقع بہم ہیں۔ ہر سال طلبا کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ یکم ستمبر ۱۹۴۹ء وہ تاریخی دن تھا۔ جب ۳ کروڑ چالیس لاکھ لڑکے اور لڑکیوں نے اسکول میں سبق شروع کئے۔ سنہ ۱۹۴۹ء میں تعلیم عامہ کی ضرورت کے لئے ۱۶۰ ارب سے زیادہ روبل کی کثیر رقم منظور کی گئی تھی۔ ۱۹۴۹ء میں شائع ہونے والی بچوں کی نصابی کتابوں کی تعداد ۱۱ کروڑ ۴۰ لاکھ تک پہونچی ہے۔

(باقی آئندہ)

پردۂ فلم

فلمی دنیا کی مشہور ساحرہ نرگس

از جناب پی۔ کے جوشی

تقریباً ۱۳ برس ہوئے ہندوستان کی پہلی عورت فلم ڈائرکٹر جدن بائی نے فلم تلاش حق پیش کی۔ جس میں کہ اس کی نوعمر لڑکی کنیز فاطمہ نے ایک دلچسپ کردار ادا کیا۔ کسے معلوم تھا کہ ایک دن یہی کنیز فاطمہ نرگس کے نام سے فلمی دنیا پر چھا جائے گی۔

جنگ کے دنوں میں نئے چہروں کو ابھارنے والے ڈائرکٹر محبوب نے کنیز فاطمہ کی قابلیت اداکاری کو بھانپا اور اسے نرگس کے شوخ نام سے اپنی سوشل فلم تقدیر میں بطور ہیروئن پیش کر دیا۔ حالانکہ اس فلم با ہیروئن کو زیادہ پبلسٹی نہ دی گئی مگر اپنے جاذب نظر کردار سے نرگس پل بھر میں فلم اسٹار بن گئی۔ لوگ اس کی اداکاری دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے مختلف فلموں میں بطور ہیروئن جلوہ گر ہونے لگی۔ کچھ عرصے سے نرگس۔ آرٹ کنسرن کے نام سے اپنی فلم کمپنی بھی بنالی ہے جس کے کرتا دھرتا اس کے بھائی اختر حسین ہیں!

سرو قد خوبصورت چہرہ۔ چمکیلی آنکھیں۔ یہ ہے نرگس۔ "سیکس اپیل" اس کا۔ چہرہ تو بہت ہی معصومانہ ہے۔ اور شاید اسی وجہ سے آج تک کسی بھی ڈائرکٹر نے اسے ایسے رول میں نہیں پیش کیا۔ جس میں کہ بڑھیا کے کردار کو بھی نبھانا ہو۔ جیسا کہ مہتاب۔ منور سلطانہ۔ اور نور جہاں بڑی خوش اسلوبی سے نبھا چکی ہیں۔

نرگس نے تمام ٹریننگ اپنی جہاں دیدہ والدہ جدن بائی سے حاصل کی۔ نرگس پڑھنے۔ تیرنے اور ناچنے کی شوقین ہے۔ ریس کورس پر بھی اکثر دیکھی جاتی ہے۔ حالانکہ وہ کتوں کا زیادہ شوق نہیں رکھتی پھر بھی یہ ایک ایسے کلب کی ممبر ہے جس کے ہر ممبر کے لئے کتے پالنا لازمی شرط ہے۔ اپنے ہنر کی ملکہ ہونے اور اسٹوڈیو کے کام میں پوری دلچسپی لینے کے باوجود نرگس اپنے ہنر کی داد دینے والوں کے جذبات کا پورا خیال رکھتی ہے۔

بمبئی کے ماہنامہ نرگس میں وہ لوگوں کے سوالات کے جوابات دیتی ہے۔ بہت سی دوسری ایکٹرسوں کی مانند وہ سکرین پر خود نہیں گاتی۔ وہ کام تو صرف ثریا جمال نے ہی سنبھال رکھا ہے۔

حال ہی میں نرگس کے فلمی دنیا سے علیحدہ ہونے کی افواہیں اڑی تھیں مگر وہ بالکل بے بنیاد تھیں۔

ملکوں کو سائنس کی ترقی پر توجہ کرنا چاہئے

الہ آباد ۲۳ جنوری۔ یوپی کے وزیر تعلیم مسٹر سمپورنانند نے یہاں نیشنل اکیڈمی سائنس کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے مل مالکوں سے اپیل کی کہ وہ ہندوستان میں سائنس کی ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ دلچسپی کا اظہار کریں۔

انھوں نے کہا کہ دوسرے تمام ممالک میں سائنس کی ترقی کی راہ میں صنعتیں اہم فرض انجام دیتی ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے سردست یہاں ایسے نہیں ہیں۔ کم از کم میں صوبائی حکومت کی مقرر کردہ سائنسی تحقیقاتی کمیٹی کے کاموں کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچنے پر مجبور ہوں۔

انھوں نے سائنس دانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ لوگ مجھ سے اتفاق کریں تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بڑے بڑے مل مالکوں کی توجہ اس طرح قسم کی تجربہ گاہوں کی طرف مبذول کرنا چاہئے۔ جو ان کے کارخانوں کے ساتھ ضمیمہ کے طور پر لگی ہوئی ہیں۔

سلسلہ تقریر میں انھوں نے کہا کہ اب تک سائنس کی تعلیم صرف شہروں تک محدود تھی مگر اب اعلیٰ ثانوی اسکول دیہی علاقوں میں بھی قایم ہو گئے ہیں۔ اور یہ ممکن ہو گیا ہے کہ دیہی علاقوں کے طلبا بھی اس مضمون کا مطالعہ کر سکیں۔ اس کے علاوہ حکومت رفتہ رفتہ جونیر اسکولوں یعنی ہندی مڈل اسکول کو سائنس کلاس کھولنے کے سامان دے رہی ہے۔

وزیر تعلیم نے کہا اس سلسلہ میں میں ایک مختصر اسکیم کا حوالہ دینا چاہتا ہوں۔ جو اسوقت ہمارے یہاں زیر عمل ہے۔ مجھے کہنے دیجئے کہ یہ کوئی اچھوتی اسکیم نہیں ہے۔ بلکہ امریکہ کے ایک منصوبہ سے اخذ کی گئی ہے۔

ہمارے یہاں کے اعلیٰ ثانوی اسکولوں نیز یونیورسٹی اور ڈگری کالجوں میں ایسے طلبا کی کافی تعداد ہے جو ایسا ذہنی رجحان رکھتے ہیں جس میں نیاپن اور تعمیری صلاحیت پائی جاتی ہے۔ یہ طلبا اپنے سائنس کلاسوں میں جو کچھ پڑھتے ہیں اس کے مطابق وہ اپنے آلات کا از سر نو درست کر سکتے ہیں۔ اور اعلیٰ قسم کی مشینوں کے نمونے بنا سکتے ہیں۔ ہم ان طلبا کے کارناموں کا انتخاب کرکے ہمیں ایک سلسلے کے ساتھ جس کا عنوان کل کے سائنس دان ہوگا شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ان کتابوں میں علاوہ مضامین کے نوجوان سائنس دانوں کی تصویریں اور مختصر حالات زندگی بھی ہوں گے۔ اور ان لڑکوں کو کچھ نقد انعام بھی دیا جائے گا۔

ہندوستان کے سفارتخانوں وائرلیس

بمبئی۔ ۳۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند اور اس کے غیر ملکی سفارت خانوں میں براہ راست وائرلیس قایم کرنے کا جو کام اب سے دو سال قبل شروع کیا گیا تھا وہ اسی سال ختم ہو جائے گا۔

کلکتہ۔ حکومت ہند کے سابق رکن قانون اور مقتدر گورنر جنرل مسٹر ... ۶۵ سال کی عمر انتقال ہو گیا۔

ایشیا کیلئے ۱۳ ارب کا پروگرام

نوورا ایلیا لنکا۔ ۲۴ جنوری۔ اندازہ ہے کہ تمام ایشیائی ملکوں کی معاشی از سر نو شروع اور ترقی کے لئے ایک پانچسالہ پروگرام بنایا گیا ہے۔ خیال ہے کہ اس پر ۱۳ ارب ۶۲ کروڑ ۰۰ لاکھ ڈالر خرچ آئے گا۔ یہ رقم خاص تعمیرات۔ آبپاشی ریلوے سڑکیں بندرگاہیں۔ تجارتی مشینوں پر اور بین بجلی کے کارخانے پر خرچ کی جائے گی۔

بین اقوامی مزدور ادارہ کے ڈائرکٹر جنرل سٹر ڈیوڈ اے مورس نے اپنی رپورٹ میں جس میں ایشیائی علاقوں کی کانفرنس میں بحث ہو رہی ہے۔ اس پروگرام کی تائید کی ہے۔ اور اسے ایشیا میں پیدا وار بڑھانے کے لئے بنیادی مہم سمجھتے ہیں۔

یوپی کی پارلیمنٹری سکریٹریوں کا بل

لکھنؤ ۲۳ جنوری۔ نئے دستور کے نفاذ کے ایک ہفتہ بعد تک یوپی کے پارلیمنٹری سکریٹریوں اپنے عہدہ پر قایم نہیں رہ سکیں گے۔ ان کو ان کے عہدہ پر واپس لانے کے لئے اسمبلی کو ایک بل منظور کرنا پڑے گا۔ جس کی رو سے پارلیمنٹری سکریٹری کا عہدہ رکھنے والے یوپی اسمبلی کے ممبر ہونے سے محروم نہیں کئے جائیں گے۔

ماہرین قانون کا خیال ہے کہ اسمبلی کے ممبروں پر وزارت کے علاوہ دوسرے عہدے قبول کرنے پر جو پابندی ہے اس کی کسی آرڈیننس کے ذریعہ ختم نہیں کیا جا سکتا ہے!

اس غرض کے لئے یوپی اسمبلی میں ۱ فروری کو ایک بل پیش کیا جائے گا۔ جب کہ اسمبلی گورنر کی تقریر سننے کے لئے منعقد ہوگی۔

مئی تک زمینداری کا خاتمہ ہوجائیگا

لکھنؤ ۲۳ جنوری۔ خاتمہ زمینداری بل مارچ یا زیادہ سے زیادہ اپریل تک قانونی شکل اختیار کرے گا اگر ضرورت پڑی تو بل کے پاس کرنے کے لئے اسمبلی کا موجودہ اجلاس مئی تک جاری رہے گا۔ یہ الفاظ وزیر اعظم گووند بلبھ پنت نے صوبہ کے ضلع افسروں سے کہے۔ جو کل کونسل میں یہاں اکٹھا ہوئے تھے۔

انھوں نے ضلع افسروں سے کہا کہ وہ خاتمہ زمینداری فنڈ جمع کرنے کے سلسلہ میں آئندہ کے لئے ایک ٹائم ٹیبل سابقہ تجربوں کی روشنی میں تیار کریں تاکہ کافی رقم جمع ہو جائے۔ اور خاتمہ زمینداری اور اصلاح اراضی بل کے قانون بنتے ہی معاوضہ کی ادائیگی کا کام شروع ہو جائے۔ وزیر اعظم نے افسروں کو بتایا کہ خاتمہ زمینداری بل کو جو آجکل اسمبلی میں زیر غور ہے۔ پورا وقت دیا جا رہا ہے۔ انھوں نے کہا ہمارا ارادہ ہے کہ جلد از جلد اسے قانونی شکل دیدیں۔

مجھے امید ہے کہ یہ بل اسی بجٹ سیشن کے دوران میں مارچ یا زیادہ سے زیادہ مئی تک پاس ہو جائے گا۔ اگر ضرورت پڑی تو ہم سیشن کو مئی تک جاری رکھیں گے۔ ہم اس کام کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور کسی شکل میں بھی اسے ادھورا چھوڑنے پر تیار نہیں ہیں

وزیر اعظم نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ بل پر اس کے پاس ہوتے ہی بغیر ایک دن کی تاخیر کے عمل درآمد شروع ہو جائے گا لیکن اس سے قبل ہی کافی رقم جمع ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ زمینداروں کو معاوضہ دینے کا کام شروع ہو جائے۔ اور نظام زمینداری کو جلد از جلد ختم کرنا ممکن ہو جائے گا۔

انھوں نے مزید کہا کہ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگ ایسا ٹائم ٹیبل بنائیں جس میں یہ درج ہو کہ اب تک کتنا فنڈ جمع ہو چکا ہے۔ اور جون سنہ ۵۰ء تک کتنا اور جمع ہو جانا چاہیئے کیونکہ جون سنہ ۵۰ء سے ہم خاتمہ زمینداری ایکٹ کے ابتدائی دفعات کو نافذ کرانا چاہتے ہیں۔ پنت جی نے یہ بات صاف طور پر واضح کر دی کہ ہر حال دس گنا لگان کی وصولی کاشتکاروں کی رضامندی پر منحصر ہونا چاہیئے۔

اقوال زریں

وہ شخص بنی نوع انسان کا بڑا محسن ہے جو اعلیٰ اصول حیات کو چھوٹے چھوٹے جملوں میں لکھدے تاکہ وہ آسانی سے یاد ہو جائیں۔

کسی کی غیبت کرنے سے خاموش رہنا بہتر ہے۔

وہ بدنصیب آدمی نہیں ہے جسے دھن نہیں ملا۔ بلکہ درحقیقت بدنصیب وہ ہے جو دھن ملا ہے۔

میں اکثر خیال کرتا ہوں کہ دنیا کس قدر سونی ہوتی اگر اس میں بچے نہ ہوتے۔ اور کس قدر بے رحم ہوتی اگر اس میں بڈھے نہ ہوتے۔

بچوں کی آفرینش کی غرض صرف یہ نہیں ہے کہ نسل انسانی بڑھے۔ بلکہ ہمارے دل سے بڑھیں ہم بے غرضی کی خوشی اور محبت کی لذتیں سیکھیں۔

اس شخص کو بدنصیب نہ کہو گو وہ کتنا ہی فلاکت زدہ ہو۔ جو وہ محبت کرنے کے لئے ایک بچہ رکھتا ہو۔

موج تبسم

نئی دلہن۔ اب تو میری شادی تمہارے ساتھ ہو چکی ہے۔ اس لئے تم سے کیا چھپایا جائے۔ میرے باپ نے کہا ہے کہ میری بائیں آنکھ مصنوعی ہے۔

شوہر۔ خیر! کچھ نقصان نہیں ہے۔ لیکن تم بھی کسی سے نہ کہنا۔ میں نے تمہارے مہر میں جو بیس ہزار کی جائداد بھی ہے۔ وہ بالکل ہی فرضی ہے۔ میرے پاس تو شام تک کے کھانے کو بھی نہیں ہے۔

ماسٹر۔ دنیا میں کوئی کام ناممکن نہیں ہے۔

شاگرد (ہاتھ کی انگلی سے انگوٹھی اتار کر) ماسٹر صاحب۔ اس انگوٹھی میں سے نکل کر دکھا ہے۔

ایک شخص کو چوری کے الزام میں مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ وکیل بڑا ہوشیار تھا۔ اس نے ملزم کی صفائی میں ایسی ایسی دلیلیں کہیں کہ ملزم بری ہو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد وکیل کو ایک پارسل ملا۔ کھولا تو اسمیں موتیوں کی مالا تھی۔ اس کے ساتھ ایک خط تھا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ میں نے یہ مالا کل ایک جوہری کی دکان سے چرائی ہے۔ اور شکرانہ کے طور پر آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

عجیب معلومات

ہاتھ کان کا کام دیگا!

لندن۔ ۳۱ دسمبر۔ امریکی سائنس دان ڈاکٹر ہربرٹ وینر نے ایک ایسا دستانہ ایجاد کیا ہے جس کی مدد سے بہرے اپنے ہاتھوں سے کان کا کام لے سکیں گے۔

دستانہ پہن لینے پر ایک بہرہ شخص اپنے ہاتھ سے تقریر سن سکے گا۔ کیونکہ دستانہ تقریر کو برقی لہروں میں تبدیل کرے گا۔ اور یہ لہریں انگلی کے سروں پر محسوس کی جائیں گی۔ جن سے تقریر سمجھ میں آجائے گی۔!

دلی میں رتھ ہاتھیوں نے کھینچا

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ آج دہلی میں نیتاجی سبھاش چندر بوس کی ۵۳ ویں سالگرہ منائی گئی۔ ایک میل لمبا جلوس نکالا گیا جس کے آگے نیتاجی کی قد آدم تصویر ایک رتھ پر رکھی ہوئی تھی۔ اور رتھ کو ۵ بیل کھینچ رہے تھے۔

آج ہمیں اس مقصد کی تکمیل کا عہد کرنا ہے

جو باپو نے ہمارے سامنے رکھا تھا

صدر جمہوریہ کا پیغام قوم کے نام

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ ہندوستانی جمہوریہ کے پہلے صدر نے جمہوریہ کے موقع پر ہندوستانی عوام کے نام ایک پیغام دیتے ہوئے کہا کہ:۔ آج ہم کو از سر نو اس پر امن ہمارا مقصد کو حاصل کرنے کا عہد کرنا چاہئے۔ جس نے ہمارے دیش پتا اور آزادی کی جدوجہد کرنے والے دوسرے سپاہیوں میں ایک امنگ پیدا کی تھی۔ وہ مقصد تھا ایک نا طبقہ وار۔ مشترک آزاد۔ اور خوشحال ہندوستانی سماج بنانے کا۔ اس لئے ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ آج کا دن یوم مسرت سے زیادہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے عہد کرنے کا ہے۔ کہ ہمارے کسان مزدور۔ محنت کش اور مفکر پوری طرح آزاد خوشحال اور مہذب بنیں۔

ہمیں یہ بات ایک لمحہ کے لئے بھی نہ بھولنا چاہئے کہ ہمارے اوپر اس بات کی ذمہ داری ہے کہ ہم ہر جھونپڑی تک اور کلچر و مسرت آزادی۔ خوشحالی۔ زندگی اور روشنی کا پیغام پہونچائیں۔ ہمیں یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ہمارے آباؤ اجداد ہماری طرف اس توقع سے دیکھ رہے ہیں کہ ہم اس مشن کو تکمیل تک پہونچائیں گے۔ جو آج کے تاریخی دن ہم کو سونپا گیا ہے۔ اور ہم اس مشن کو عزم واضح طور پر تصور اور استقلال کے ساتھ انجام دیں گے۔ اور کسی شخص کو خواہ وہ عورت ہو یا مرد جوان ہو یا بوڑھا۔ اس مورچہ سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے۔ معمر لوگوں کا تجربہ نوجوانوں کی امنگ وجوش سپاہیوں کا عزم اور بہنوں کی دیکھ بھال ان سب باتوں کی ہمیں ضرورت ہے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم کھیتوں کارخانوں اسکول کے درجوں تجربہ گاہوں کونسلوں اور انتظامی دفتروں میں تخلیقی کام انتھک طریقہ پر شروع کریں۔ ہمیں بے کار یا تخریبی کاموں میں ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرنا چاہئے۔ اور اگر خدا نے چاہا تو ہمارے ملک میں آئندہ دودھ وشہد کی نہریں بہیں گی۔

۲۶ جنوری ۱۹۳۰ء میں ہم نے کانگریس کے حکم سے اپنے شہروں قصبوں اور گاؤں میں مکمل آزادی حاصل کرنے کا عہد کیا تھا۔ ۲۰ سال کی جدوجہد کے بعد آج ہم پھر اپنے شہروں قصبوں اور گاؤں میں اسی عہد کی تکمیل پر خوشی منانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔

ہندوستان آج ایک با اقتدار عوامی جمہوریہ ہو رہا ہے۔ اس مقدس موقع پر ہمیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے جس نے ہمیں ثابت قدم رکھا۔ اور آزادی کی مہم میں ہماری رہنمائی کی۔ ہمیں اس موقع پر اپنے راشٹر پتا پیارے باپو کو نہیں بھولنا چاہئے۔

آزادی کی راہ میں جان دینے والے شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا ہم ان جوان۔ بڑھوں۔ عورت مرد کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ جو آزادی کی جدوجہد میں حصہ لیتے ہوئے شہید ہوئے۔

گورنر جنرل کا شاہ برطانیہ کو پیغام

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ گورنر جنرل راجگوپال اچاریہ نے ۲۴ جنوری کو ایک پیغام شاہ برطانیہ کو روانہ کیا ہے وہ شکریہ کے ساتھ گورنر جنرل کے عہدے سے ۲۶ جنوری کو سبکدوش ہو رہے ہیں۔ اور ان کے ساتھ یہ عہدہ بھی ختم ہو رہا ہے۔ وہ اس عنایت اور توجہ کے مشکور ہیں جو اس دوران میں ان کے ساتھ برتی گئی ہے۔

اس کے جواب میں شاہ برطانیہ نے لکھا ہے کہ ہم اس موقع پر آپ کی ممتاز خدمات کا اعتراف کرتے ہیں۔ جو آپ نے اس دوران میں انجام دیں۔ اور اس اعلیٰ عہدے کے معیار اور بلند روایات کی پوری طرح قائم رکھا۔

فرانسیسی ہند میں جشن جمہوریہ کی ممانعت

پانڈیچری۔ ۲۶ جنوری۔ فرانسیسی ہند کی حکومت نے ہندوستانی جمہوریہ کے افتتاح کے موقع پر عام جشن آزادی کا عہد دہرانے کی ممانعت کر دی ہے۔

باپو کی دعائیں ہمارے ساتھ ہیں

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل نائب وزیر اعظم ہندوستان نے اپنے پیغام میں کہا ہے۔ آج سے ٹھیک بیس سال پہلے ہندوستانی عوام نے مکمل آزادی حاصل کرنے کا عہد کیا تھا۔ اس عہد کے پیچھے پوری قوم کا عزم اور طاقت تھی۔ حالانکہ ہمیں ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء ہی کو آزادی مل گئی تھی۔ لیکن وہ عہد مطابق مکمل نہ تھی۔ اب خدا کی مہربانی سے وہ عہد پورا ہو گیا ہے۔

اس مبارک موقع پر یہ قدرتی بات ہے کہ ہمارا خیال باپو کی طرف جاتا ہے۔ جن کی رہنمائی میں ہم نے یہ عہد کیا تھا۔ اور جن کی قیادت میں ہم اپنے مشن میں کامیاب ہوئے۔ بدقسمتی سے آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ لیکن وہ ہمیں اوپر سے دیکھ رہے ہیں۔ اور مجھے اسمیں کوئی شک نہیں کہ ان کی دعائیں ہمارے ساتھ ہیں۔

جس تاریخ ہندوستان نے جمہوریہ کی حیثیت اختیار کی وہ تاریخ میں سنہرے حرفوں سے لکھا جائے گا۔ غیر ملکی حکومت کے تمام نشانات ختم ہونے کے بعد ہم قانونی اور واقعی دونوں صورتوں میں اپنے آپ مالک ہیں۔ اور اب ہمیں مستقبل کو اچھا یا برا بنانا ہے۔ پھر بھی ہم کو غلامی کی حالت سے بحالی حاصل کرنے میں کافی وقت لگیگا۔ اور اب بھی کافی قربانی کی ضرورت ہوگی۔ ہم نے آزادی حاصل کرنے کے لئے سخت قربانی کی اور اب اس کو ثابت قدم رکھنے کی اور بھی قربانیوں کرنا پڑیں گی۔ اس لئے ہمیں اس موقع کو کافی اہمیت دینا چاہئے ہمیں اس موقع کو عہد کرنا چاہئے کہ ذمہ دار شہری کی حیثیت سے صحیح اور عملی طریقہ کار اختیار کرنا چاہئے۔ کیونکہ ہمارا ملک کو ابھی آزاد حیثیت سے اپنے پیروں پر کھڑا ہونا ہے۔

بلند کردار اور رواداری جمہوری آزادی کے بنیادی عناصر

جشن جمہوریہ کے موقع پر عوام سے پنڈت نہرو کی اپیل

نئی دہلی ۲۴ جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے ہندوستانی عوام کے نام ایک پیغام میں اپیل کی ہے کہ جمہوری آزادی کو ان بنیادی عناصر پر قائم کیا جائے۔ جس پر گاندھی جی نے اپنی تمام زندگی زور دیا۔ وہ عناصر بلند کردار خیال ومقاصد کی مضبوطی رواداری اشتراک اور سخت کام کرنے کا جذبہ تھے۔

پنڈت نہرو کا پیغام درج ذیل ہے۔ ہمارے چاروں طرف واقعات کا ایک ایسا جادو ہے۔ کہ ہم ان کی اہمیت کو بھول سکتے ہیں ہم میں سے اکثر لوگ پیغامات دیتے رہتے ہیں۔ اور یہ پیغامات بار بار دہرانے سے غیر اہم ہو جاتے ہیں۔ لیکن ۲۶ جنوری کا دن بلاشک وشبہ ہندوستان اور ہندوستانیوں کے لئے بہت ہی اہم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری قومی جدوجہد کی ایک منزل طے ہو گئی ہے۔ ایک سفر ختم ہو گیا ہے۔ لیکن اس سے زیادہ سخت سفر کی شروعات ہے۔ ایک عہد پورا ہو چکا ہے اور ہر عہد کی تکمیل مستقبل کے ارادوں کو مضبوط بناتی ہے۔

اس جنوری کی خصوصیت اس وجہ سے ہے کہ وہ ماضی کو مستقبل سے ملاتی ہے۔ بیس سال قبل ہم نے عہد آزادی کیا تھا۔ اس ۲۰ سال میں ہمیں جدوجہد کشمکش ناکامیابی اور کامیابی سے سابقہ پڑا۔ وہ انسان جو ہمیں ناکامیابی سے کامیابی کی طرف لے گیا۔ اس وقت ہمارے درمیان نہیں ہے۔ لیکن آج ہم اس کی محنت کا پھل بھوگ رہے ہیں۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے ہندوستان جمہوریہ کا قیام دیکھا۔ اور ہمارے جانشین بجا طور پر ہم پر رشک کریں گے۔ لیکن خوش قسمتی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کی نگرانی اچھے کاموں کے ذریعہ ہونا چاہئے کیونکہ اگر ہم اپنے فرائض میں ڈھیلے پڑ گئے یا غلط سمت متوجہ ہو گئے۔ تو وہ ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گی۔

جے ہند۔

سمندر پار ہندوستانیوں کو پیغام۔

پنڈت نہرو نے سمندر پار ہندوستانیوں کے پیغام میں کہا ہے۔ آج ہندوستان کے با اقتدار عوامی جمہوریہ ہونے کے موقع پر میں اپنے ہم وطنوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہمارے ملک کی تاریخ میں اس دن کو خاص جگہ دی گئی ہے۔ ایک عہد جو زمانہ ہوئے کیا گیا تھا۔ آج پورا ہو رہا ہے اور ہر ہندوستانی وہ چاہے جہاں ہو اب جمہوریہ کا شہری ہونے کی پوزیشن رکھتا ہے۔ اس سے نئے حقوق کی ذمہ داریاں پیدا ہوتی ہیں۔ دوسرے ممالک کے لوگوں سے ہم مساویانہ طریقہ پر دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے حقوق کا لحاظ بھی اپنے ملک میں ہم مستقبل کی طرف امید وبھروسہ کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہندوستانی جمہوریہ کا ہر شہری مادر وطن کے وقار وعزت کا ضمانت دار ہے۔ اور اسے امانت کا پورا لحاظ رکھنا چاہئے۔

راجن بابو کے نام صدر امریکہ کا پیغام تہنیت

امریکی صدر ٹرومین نے ہندوستان یونین کے صدر کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں کہا ہے کہ ہندوستانی تاریخ میں اس یادگار موقع پر میں امریکی عوام کی طرف سے آپ کو اور ہندوستان کے عوام کو مبارکباد اور خیر سگالی کا پیغام دیتا ہوں۔ دولت مشترکہ کے وزرا آزاد ہندوستانی جمہوریہ کا قیام ہندوستان کی سیاست میں ایک ایسا قدم ہے۔ جو ہمارے ملک کے سیاسی ارتقا سے بہت کچھ ملتا جلتا ہے۔ امریکی عوام کو ہندوستان سے جو دلی ہمدردی ہے۔ اس کی وجہ سے وہ اس موقع پر خاص طور سے اظہار مسرت کرتے ہیں۔

ہندوستان میں نئی قسم کی حکومت کا افتتاح نئے دستور کا نفاذ اور پہلے صدر کے عہدہ سنبھالنے کے واقعات بیسویں صدی کے دوسرے حصہ کی مبارک ابتدا ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ نئے جمہوری دستور کے ماتحت نئی جمہوریہ کو مستقبل امن خوشحالی۔ اور خوش قسمتی کا حامل ہو۔

کلکتہ میں لاٹھی چارج

کلکتہ۔ ۲۶ جنوری۔ آج تیسرے پہر کو جنوبی کلکتہ کی دیش پریہ پارک میں پولیس نے اسوقت فائرنگ کی جبکہ کمیونسٹوں کے زیر اقتدار بنگال یونین کانگریس کی طرف سے یوم جمہوریہ کے خلاف جلسہ ہو رہا تھا۔ جس میں ہند کے جدید دستور کو غلامی کا دستور بتایا جانے والا تھا۔ اس حادثہ کی تفصیلات ابھی نہیں آئی ہیں۔

دہلی میں جلوس مشعل کا منظر

نئی دہلی ۲۷ جنوری۔ ہند جمہوریہ کے قیام کی خوشی میں کل شام کو مشعلوں کا ایک میل لمبا طویل جلوس نکلا۔ ۱۸۸۵ء کے بعد سے اب تک کانگریس کے جتنے صدر گزرے ہوں گے۔ ان میں سب کی قد آدم تصویر ساتھ تھیں یہ جلوس گاندھی میدان سے روانہ ہوا۔ اور دہلی کی خاص خاص سڑکوں پر گشت لگاتا ہوا۔ تقریباً تین گھنٹہ بعد اس جگہ پہنچا۔ ہزاروں اشخاص اور سیکڑوں خواتین جلوس کے ہمراہ تھیں۔ جلوس کے ساتھ باجہ بج رہا تھا۔ ہند جمہوریہ کی عمر دراز ہو۔ کے نعرے ہو رہے تھے۔ اور کبھی کبھی پٹاخے بھی چھوٹ رہے تھے۔

جلوس کے آگے آگے مہاتما گاندھی کے ابدی پیغام کی نشانی "امر جیوتی" روشن تھی۔ اور رکشا رتھ اور جیپ پر گاندھی جی کی مختلف تصویریں بھی ساتھ تھیں۔

جلوس میں تختیاں بھی نظر آ رہی تھیں جن میں سے بعض پر عبارت تحریر تھی۔ آج کسان اور مزدور راج قائم ہو گیا۔ "ملک کی دولت قوم کی ملکیت ہے" اور زیادہ پیدا کرو۔ خرچ کم۔

کانگریس کے ہر صدر کی تصویر ایک ایک ٹرکنے پر رکھی تھی۔ اور ان سب سے آگے ۱۸۸۵ء کے صدر امیش چندر بنرجی کی تصویر رکھی تھی۔

فوج کے نام کمانڈر انچیف کا پیغام

نئی دہلی ۲۶ جنوری ہندوستانی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل کے ایم کریپا نے یوم جمہوریہ کے موقع پر فوج کے تمام آدمیوں کے نام ایک خاص اعلان جاری کیا جس میں کہا گیا ہے کہ آج کا دن ہمارے ملک کے لئے تاریخی اہمیت رکھتا ہے آج ہمارا ملک ایک آزاد جمہوریہ بن گیا ہے اور ہم اپنے صدر اور اپنے دستور کی وفاداری کا عہد کر چکے ہیں

فوج کے ہر شخص کو اسی وفاداری، فرض شناسی اور بے غرضی کے ساتھ اپنا فرض انجام دیتے رہنا اور ملک کی خدمت کرتے رہنا چاہئے اور ہمیں خدا سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم اپنے ملک کی ہمیشہ خدمت کرتے رہیں۔

بمبئی میں کمیونسٹوں کا مظاہرہ

بمبئی ۲۶ جنوری - آج بمبئی میں یوم جمہوریہ کی خوشی کو کوئی ۵۰ اشخاص کے ایک جلوس نے مخالفت میں مظاہرہ کر کے مکدر کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ کمیونسٹ تھے جنھوں نے آج صبح کے وقت لال باغ کے مزدور علاقہ میں کالے جھنڈوں کا جلوس نکالا تھا۔

چونکہ آج صبح چھٹی کا دن تھا۔ اور سڑکوں پر اجتماعات تھے جنھوں نے کمیونسٹوں کے اس اقدام پر بہت برا مانا۔ مظاہرہ کرنے والوں نے مجمع پر پتھر اور تیزاب بھرے بلب پھینکے۔ پولیس موقع پر پہونچ گئی۔ اور اس نے فوراً ڈ گولی چلا کر مظاہرہ کرنے والوں کو منتشر کر دیا لیکن فائرنگ سے کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔ لوگوں نے مظاہرہ کرنے والوں کو پکڑ کر پولیس کے حوالہ کر دیا۔

اس سلسلہ میں حکومت بمبئی کی طرف سے جو پریس نوٹ شائع کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ جب مظاہرہ کرنے والے کمیونسٹوں نے منتشر ہو جانے کو کہا گیا تو انھوں نے تیزاب بھرے بلب پھینکے جس سے دو سب انسپکٹر پولس زخمی ہو گئے۔ اس پر پولیس نے چار راؤنڈ گولی چلائی۔ لیکن اس کے باوجود بھی مظاہرہ کرنے والے پتھر پھینکنے سے باز نہ آئے۔ اس پتھراؤ میں چھ پولیس کانسٹبل اور دس پبلک کے لوگ زخمی ہوئے۔ اس پر پولیس نے مزید تین راؤنڈ گولی چلائی۔ ایک کمیونسٹ لیڈر گولی سے زخمی ہوا۔ جسے ہسپتال بھیج دیا گیا۔ پبلک نے چھ کمیونسٹوں کو عین موقع پر پکڑ کر پولیس کے حوالہ کر دیا۔ اب حالات پرسکون ہیں۔

فوجیوں کو اعزازی کمیشن

نئی دہلی ۲۶ جنوری۔ ہندوستانی جمہوریہ کی تقریب کے سلسلہ میں حکومت ہند نے کچھ فوجی جونیئر افسروں اور پنشن یافتہ فوجیوں کو کپتان اور لفٹننٹ کے اعزازی کمیشن دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اعزاز خصوصی اور امتیازی خدمات کے لئے دیے گئے ہیں۔

کے ماتحت نظام حیدرآباد نواب میر عثمان علی خان بہادر نے جبلی ہال میں ریاست حیدرآباد کے راج پرمکھ کی حیثیت سے حلف وفاداری لیا۔ اس موقع پر آپ سادہ کالی شیروانی سفید پاجامہ اور زرد پگڑی پہنے ہوئے تھے۔ اس کے بعد آپ نے ہندوستان کا جھنڈا لہرایا۔ جبکہ جن من گن کا ترانہ گایا جا رہا تھا۔ اور ۲۱ ضرب توپیں دغ رہی تھیں۔

اس کے بعد انہوں نے وزیر اعظم اور دوسرے وزراء نیز ہائیکورٹ کے ججوں سے حلف وفاداری لیا۔ وفاداری کے بعد وزیر اعظم نے پنڈت جواہر لال نہرو کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

نظام کی کار پر بم پھینکا گیا

حیدرآباد دکن ۲۶ جنوری۔ آج صبح نظام حیدرآباد کے جان لینے کی ایک شخص نے ناکام کوشش کی وہ جب حیدرآباد کے راج پرمکھ کی حیثیت سے حلف وفاداری لینے کے بعد جبلی ہال سے کار میں بیٹھے کنگ کوٹھی واپس آرہے تھے کہ ان پر ایک دستی بم پھینکا گیا۔

بم نشانہ پر نہیں پڑا۔ بلکہ سامنے والی دیوار پر لگا۔ یہ حادثہ محبوبیہ نسوان اسکول کے قریب پیش آیا۔ بم بے ضرر ثابت ہوا۔ اور دیوار پر لگنے کے بعد بھی نہیں پھٹا۔

بنیہ حملہ آور اسکول کے قریب فٹ پاتھ پر اسی وقت گرفتار کر لیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ہندو مہا سبھا کا ایک ممبر ہے۔ اور اپنا نام بی جی کیفکر بتاتا ہے۔

نظام نے حلف وفاداری لیا

ڈاکٹر راجندر پرشاد ہندوستانی جمہوریہ کے پہلے صدر منتخب

نئی دہلی ۲۴ جنوری۔ آج دستوری اسمبلی کے آخری اجلاس نے ہندوستانی جمہوریہ کے پہلے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد کو نعرہ ہائے تحسین کے درمیان متفقہ طور پر منتخب کیا۔ ابھی جوش و خروش ختم نہیں ہوا تھا کہ جیسے ہی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو تقریر کے لئے کھڑے ہوئے پورے ایوان میں سنجیدگی طاری ہو گئی۔ انھوں نے پر جوش خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ہندوستانی جمہوریہ کے ساتھ جس کے محترم صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد منتخب ہوئے ہیں۔ اپنی وفاداری اور اطاعت کا عہد کیا۔

پنڈت نہرو اور سردار پٹیل دونوں نے اپنی تقریروں میں ان کا اہم ذمہ داریوں اور اس عظیم الشان کام کی طرف توجہ دلائی۔ جو ہماری نئی جمہوریہ کے سامنے ہے۔

سردار پٹیل نے نہایت موثر انداز میں اتحاد و اشتراک کی اپیل کی۔ اور کہا کہ ہمیں اس طوفانی سمندر کو جو ہمارے سامنے ہے۔ اسے شانہ سے شانہ ملا کر پار کرنا ہے۔ ممبروں میں قریب قریب سب ہی لوگ تقریر کے خواہش مند تھے۔ لیکن ڈاکٹر راجندر پرشاد خراج تحسین کی مسلسل بارش سے پریشان معلوم ہو رہے تھے۔ اس لئے زیادہ ممبروں کو تقریر کا موقع نہ مل سکا۔ تقریر کرنے والوں میں مسٹر بی داس ڈاکٹر مکرجی مسٹر حسین امام تھے۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد نے خراج تحسین کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہم ایک طویل جنگ کے بعد اس منزل پر پہونچے ہیں لیکن دوسری منزل سامنے ہے۔ ہمیں اس کے لئے تیار ہو جانا چاہیے۔

اس سے پہلے ڈاکٹر راجندر پرشاد نے قومی ترانہ جن من گن کے بارے میں ایک مختصر بیان دیا۔ جس میں انہوں نے کہا کہ یہ سرکاری کاموں میں قومی ترانہ کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ اور بندے ماترم کا مساوی طور پر احترام کیا جائے گا۔ جب ممبر دستور کے ہندی ترجمہ کی تصدیق کر چکے تو ۲۸۴ ممبروں نے دستور کی تین نیلے رنگ کی جلدوں پر دستخط کرنا شروع کئے۔ سب سے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے دستخط کئے۔ اس کے بعد صدر کانگریس ڈاکٹر پٹابھی سیتا رمیہ نے اور اس کے بعد دوسرے ممبروں نے جس وقت پنڈت نہرو دستخط کرنے جا رہے تھے۔ تو ایوان کیمروں کی شعاعوں سے چمک اٹھا۔

بہت سے ممبر صدر کانگریس ڈاکٹر راجندر پرشاد کے گرد جمع ہو گئے اپنے دستور کی جلد پر ان کے دستخط لے رہے تھے۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اسمبلی کے عہدیداروں کی درخواست بھی خوشی خوشی پوری کی اور ان کے دستور کے جلد پر دستخط کئے۔

ایک بجکر ۲۰ منٹ پر صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے دستور پر اپنے دستخط کئے۔

دستخط نہ کرنے والوں میں ممتاز اشخاص مولانا حسرت موہانی۔ سیٹھ دامودر سروپ سوشلسٹ۔ اور حکم سنگھ (اکالی) تھے۔

قبل اس کے کہ ایوان غیر معین مدت کے لئے برخاست ہو شریمتی پورنما بنرجی نے جن من گن گایا۔ اور پنڈت لکشمی کانت مترا نے بندے ماترم گایا۔ ۲۶ جنوری کو ایوان جمہوریہ کی عارضی پارلیمنٹ میں خود بخود تبدیل ہو جائے گی۔

۱۶۰۰ سولہ سو ریاستی علاقوں کا انضمام

نئی دہلی ۲۴ جنوری۔ آج ہندوستانی جمہوریہ کے افتتاح کے موقع پر اعلان کیا جائے گا کہ ریاستوں کے حصے جو قریب کے صوبوں کے حدود میں تھے۔ انہیں باہمی سمجھوتہ سے متعلقہ صوبوں میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس طرح تقریباً ۱۶ سو ایسے علاقوں کا انضمام عمل میں آیا ہے۔

گذشتہ ۶۰ سال سے جاگ رہا تھا

روم ۲۳ جنوری۔ شمالی اٹلی کے قصبہ برگابو کے قریب حال ہی میں ایک شخص کا انتقال ہوا ہے۔ جو گذشتہ ۶۰ سال سے جاگ رہا تھا۔ یہ شخص یہ ایک دیہاتی ڈاکٹر تھا۔ اس کی عمر ۸۰ سال کی تھی۔

۲۰ سال کی عمر میں وہ فوج میں شامل ہو کر یونان گیا تھا اور جب وہ وہاں سے واپس لوٹا تو اپنی نیند کھو چکا تھا وہ اپنی بقیہ طویل زندگی کے دوران میں صرف رات کو لیٹ کر آرام کر سکتا تھا۔ کبھی سو نہیں سکتا تھا۔ حتی کہ غافل تک نہیں ہو سکا۔ بہت سے مشہور ڈاکٹروں نے اس کا معائنہ کیا۔ لیکن کوئی اس کی کوئی بے خوابی کی وجہ نہیں دریافت کر سکا۔

ڈاکٹر کو اس کے دیہات کے لوگ بہت پسند کرتے تھے۔ کیوں کہ رات کو کسی وقت بھی وہ مریضوں کی خدمت کے لئے تیار رہتا ہے۔

تباہ کن جہاز فلوٹا

بمبئی ۲۴ جنوری۔ ہندوستان کا پہلا تباہ کن جہاز فلوٹا آج عدن سے یہاں پہنچا۔

فلوٹا میں جسے حال ہی میں شاہی بحریہ نے ہندوستانی بحریہ کو منتقل کر دیا ہے۔ راجپوت۔ رنجیت۔ اور رانا شامل ہیں۔ جب فلوٹا بمبئی سے چھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ تو ہندوستان کا سر خیل جہاز دہلی اسکا استقبال کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ اور دہلی کے کموڈور ان ایس پراون نے سگنل کے ذریعہ فلوٹا کو پیغام دیا کہ "آپ کو دیکھ کر خوشی ہوئی"۔ اس خیر اندیشی پیغام کا فلوٹا کے کپتان اے چکرورتی نے جواب دیا۔ ہم اسکاڈرس میں شامل ہونے پر بہت خوش ہیں۔ آج بہت خوشی کا دن ہے جب فلوٹا بمبئی کے ساحل پر آ لگا تو کموڈور پراون نے کہا کہ ان تباہ کن جہازوں کے ذریعہ جانے سے ہندوستانی بحریہ میں بہت قابل قدر اضافہ ہوگا۔



THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر ۱ ۶ بنہم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن بمبئی)

ہفتہ وار صداقت

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

قیمت
سالانہ ۔۔ 8/-
سالانہ رعایتی ۔۔ 6/-
ششماہی ۔۔ 3/8/-
سہ ماہی ۔۔ 2/-
فی پرچہ ۲

VOL 50 No. 5 | KANPUR SATURDAY 4th FEBRUARY 1950

کانپور شنبہ ۴ فروری سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۱۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۵۰ نمبر ۵

ادبیات

پنڈت جواہر لال سے

(از جناب ظہور حسن ظہور سہارنپوری)

یہ کس قدر رنج اور افسوس کا مقام ہے کہ آج جبکہ کانگریس اور ہندوستان کے دیگر حریت پسند عناصر کامیاب و بامراد ہیں۔ اور تمام ملک بڑی دھوم دھام سے جشن جمہوریت منا رہا ہے۔ کانگریس کا ایک مخصوص رہنما اور جنگ آزادی کا ایک بہادر جرنیل خان عبد الغفار خاں اور اس کے ہزاروں جانباز سپاہی (سرخ پوش) صرف سابق کانگریسی اور انگریز دشمن ہونے کے جرم میں پاکستان کی تنگ و تاریک جیلوں میں پڑے سڑ رہے ہیں۔ ہمارے دوست ظہور حسن نے آج جشن جمہوریت کے موقع پر ہند کے مخلص رہنما اور محبوب وزیر اعظم پنڈت جواہر لال سے اس نظم میں انہیں کے متعلق خطاب کیا ہے۔ (ایڈیٹر)

اے غرور ایشیا اے وارث امن جہاں تھی اہنسا تیر جسکا اے وہ گاندھی کی کماں
اے بہادر اے مجاہد اے امیر کارواں کر رہے ہیں دشمنان قوم پھر سرگوشیاں!
تیری جانب دیکھتا ہے منقسم ہندوستان!
اے جواہر اے وزیر اعظم ہندوستان

ہند میں تیری حکومت ہے ترا جاہ و حشم ہند کے ہر کانگریسی کو حکومت کا بھرم
وہ پشاور کا سپاہی خان بابا تیز دم ہم تو سب آزاد ہیں اور اس پہ ہوتے ہیں ستم
ہے کوئی ہندوستانی اسپہ بھی ماتم کناں
اے جواہر اے وزیر اعظم ہندوستاں

کیا تر نگے پر نہ مرتے تھے ہمارے سرخ پوش تن گئے دشمن کے آگے جب کبھی وہ سرفروش
ملک و ملت کے لئے کتنے ہوئے خانہ بدوش عزم ہمت دیکھکر اکثر ہوا دشمن خموش
"قصہ خوانی" جنکی جرأت کا ہے ابتک قصہ خواں
اے جواہر اے وزیر اعظم ہندستاں!

قصۂ ماضی کو دہرانا نہیں مقصد مرا قومیں بنتی ہیں بگڑتی ہیں ہوا ہے بارہا
دن گذر جاتے ہیں لیکن بات رہتی ہے سدا تا بکے ہم خان کو یوں جیل میں دیکھیں پڑا
لا ہمیں شمشیر دے اے حریت کے پاسباں
اے جواہر اے وزیر اعظم ہندستاں

تو جسے للکار دے ہم اس سے ٹکرا جائیں گے یہ نہیں ممکن کہ ہم توپوں سے گھبرا جائیں گے
ہم نہیں ہیں وہ جو آزادی پہ اترا جائینگے کون کہتا ہے کہ ہم موقع پہ پلٹا کھائیں گے
جو یہ کہتا ہے وہی ہے دشمن ہندوستاں
اے جواہر اے وزیر اعظم ہندستاں

(بہ شکریہ اجتماع سہارنپور)

دنیائے اسلام

یروشلم کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے

جنیوا۔ ۳۰ جنوری۔ تولیتی کونسل کے صدر مسٹر گاریو نے ایک دس سالہ اسکیم پیش کرتے ہوئے سفارش کی ہے کہ یروشلم کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ۱۔ اسرائیلی ۲۔ شرق اردنی ۳۔ بین الاقوامی۔ مسٹر گاریو نے یہ اسکیم کونسل کی درخواست پر مرتب کی ہے۔ اسرائیلی منطقہ میں تقریباً سارا نیا شہر ہوگا۔ ریلوے اسٹیشن اور وہ ریلوے لائن جو تل ابیب جاتی ہے۔ دونوں اسی منطقہ میں شامل ہوں گے۔

شرق اردن والے منطقہ میں پرانا شہر ہوگا۔ جس میں عربوں کی آبادی ہے۔ امریکی نو آبادی اسی منطقہ میں شامل ہوگی۔ بین اقوامی منطقہ میں تمام مقدس ہوں گے۔ جس کی نگرانی تولیتی کونسل سے متعلق ہوگی۔ اور اس کے انتظام کے لئے ایک گورنر ہوگا جسے کونسل مقرر کرے گی۔ گورنر کے ماتحت ایک بین اقوامی پولیس ان مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے ہوگی اس پر متحدہ اقوام کا جھنڈا لہرائے گا۔

سابق صدر شام کو لیجانے کیلئے وفد

اسکندریہ ۲۸ جنوری۔ ۳۰ اراکین پر مشتمل ایک شامی وفد یہاں پہونچا ہے۔ یہ وفد شام کے سابق اور جلا وطن صدر شکری القوتلی بے کو وطن آنے کے لئے دعوت دینے آیا ہے۔ کرنل حسنی الزعیم نے اپریل میں فوجی قوت کے ذریعہ شامی حکومت کا تختہ الٹنے پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور اس کے صدر شکری القوتلی بے کو ملک بدر کر دیا تھا۔ صدر موصوف اکتوبر میں اسکندریہ چلے گئے تھے۔ اور کرنل زعیم کو تخت حکومت سے اتار کر قتل کر دیا گیا تھا۔ شام میں اسوقت سے اب تک کوئی مستحکم حکومت نہیں بن سکی ہے۔

جو وفد شکری القوتلی بے کو وطن واپس لے جانے کے لئے آیا ہے۔ محمد العیش اس کے سرگروہ ہیں یہ شام کے دیوان نائبین کے صدر رہ چکے ہیں۔

مسٹر بیون قاہرہ میں

قاہرہ ۲۹ جنوری۔ مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا نے برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون سے ملاقات کی۔ اور ملاقات کے بعد بتایا کہ مصر میں مسٹر بیون کا یہ دوستانہ دورہ تھا۔ آئندہ بھی اس قسم کے دورے اور ملاقاتیں ہوتی رہیں گی۔

آج کل مصر کے اخباروں میں مسٹر بیون کی مصر میں آمد کی خبر بڑی بڑی جلی اور شاہ سرخیوں سے شائع ہو رہی ہیں۔ مسٹر بے دن کا دن آج بھی بڑی مصروفیت سے بسر ہوا۔ وہ شاہ فاروق اور اور ڈیوک ایڈ بنرگ سے ملے اور ان کے ساتھ عصرانہ کیا۔

ایران میں نئے انتخابات

طہران۔ ۳۰ جنوری۔ آج ایرانی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ نئے انتخابات کے دنوں میں مارشل لا ختم کر دیا جائے گا۔ یاد رہے کہ گذشتہ انتخابات کو ناجائز قرار دے دیا گیا تھا۔

مسجد یہودیوں کی عبادتگاہ

عمان۔ ۲۹ جنوری۔ یہاں اطلاع ملی ہے کہ یہودی افسروں کی اجازت سے وادی حونین کے ایک دیہات میں ایک مسجد کو یہودیوں کی عبادت گاہ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

طہران میں گاندھی جی کی برسی

طہران ۳۱ دسمبر مہاتما گاندھی کی دوسری برسی کے سلسلہ میں ایران کے سفارت خانہ میں ہندستانی باشندوں نے نائب سفیر کی صدارت میں منایا۔ جلسہ میں بھگوت گیتا، قرآن گرنتھ صاحب کی تلاوت کی گئی۔ جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے نائب سفیر نے حاضرین جلسہ سے اپیل کی کہ وہ گاندھی جی کے پیغام امن محبت اور عالمگیر اخوت کے لئے خود کو وقف کر دیں۔

مصر و عراق میں تعلقات

قاہرہ ۳۰ جنوری۔ آج مصر اور عراق کے نمائندوں نے باہم طول طویل گفتگو کی۔ اس میں انھوں نے اس بات پر غور کیا کہ کس طرح ان دونوں ملکوں کے تعلقات کو بہتر بنایا جائے۔ اور کسطرح عرب لیگ کو اور مضبوط کیا جا سکتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جان پر تو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت ہفتہ وار کانپور

جلد ۵۰ | کانپور شنبہ ۴ر فروری سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۵

صدر جمہوریہ کی پالیسی کا اعلان

"دنیا کے تمام ملکوں کے ساتھ دوستی اور امن قایم رکھنا اور عالمی امن برقرار رکھنا ہر طرح کی مدد کرنا میری اٹل پالیسی ہے۔" صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ۳۱ر جنوری کو ہند پارلیمنٹ میں اپنی پہلی تقریر میں یہ الفاظ کہے۔

انہوں نے اپنی تقریر میں کسی تعجب خیز امر کا انکشاف نہیں کیا۔ بلکہ اپنی حکومت کی بنیادی اندرونی اور بیرونی پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ گو ملک کا دفاع اور اس کی حفاظت کے فرض سے حکومت کبھی غافل نہ ہوگی۔ مگر میری حکومت قیام امن اور دفاعی مصارف میں کمی کے پیش نظر فوجی اخراجات میں جہاں تک ممکن ہوگا۔ کمی کرے گی۔

آپ نے کشمیر کے متعلق کہا کہ جب تک وہاں ایسے حالات پیدا نہیں ہو جاتے کہ عوام کی مرضی کا اظہار غیر جانبدارانہ اور غیر جبری طور پر ہو سکے۔ ہندوستان، ریاست اور عوام کی حفاظت کے فرض کو اسی طرح ادا کرتا رہے گا۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اپنی تقریر میں کہا کہ ملک کی معاشی صورت حال بہت نازک ہے حکومت کو اس کا پورا احساس ہے کہ وہ چاہتی ہے کہ عوام کے معیار زندگی کو بلند کرے۔ حکومت کا ارادہ ہے کہ وہ ایک منصوبہ بندی کمیشن مقرر کرے۔ تاکہ ملک کے قدرتی وسائل سے پورا فائدہ حاصل کر سکے۔

پارلیمنٹ کے دستور سازی کے پروگرام پر روشنی ڈالتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ایک بل ٹریڈ یونین اور مزدوروں اور مل مالکوں کے تعلقات کے متعلق بنائے جائیں گے۔ اور ایک بل کے ذریعہ انکم ٹیکس میں تحقیقاتی کمیشن کی سفارشات کی روشنی میں ترمیم و تنسیخ کی جائے گی۔ ایک اور بل کے ذریعہ بعض صنعتوں کے تحفظ کا بندوبست کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اور بھی دوسرے مفید بل منظور کئے گئے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ ہندوستان کو جمہوریہ بنانے کے بعد اس کے کروڑوں انسانوں کی خدمت کا فرض ہم پر عائد ہوا ہے۔ آپ نے صدر بنا کر جو بوجھ میرے کاندھوں پر رکھا ہے۔ خدا کرے میں خود کو اسے اہل ثابت کر سکوں۔

اس اہم موقع پر ہمارے ذہن میں گاندھی جی کا نام آتا ہے۔ اور ہمارا دل ان کی عقیدت سے بھر جاتا ہے۔ انھوں نے ہم کو آزادی دلائی۔ اور اتحاد دوستی اور خیر اندیشی کا پیغام دیا۔ تاکہ ہمارے درمیان کسی قسم کا کوئی اختلاف باقی نہ رہے۔ اور ہم باہمی اشتراک عمل سے ہندوستان کو اونچا اٹھا سکیں۔

آج ہماری حیثیت ایک خود مختار عوامی جمہوریہ کی ہے۔ ہم نے دولت مشترکہ سے اپنا تعلق رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے ہماری آزادی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بلکہ ہم دولت مشترکہ کے ملکوں سے اتحاد دوستی اور تعلقات قایم رکھنا چاہتے ہیں۔ حال میں کولمبو کانفرنس میں ہمارے وزیر اعظم نے شرکت کی تھی۔ کانفرنس نے اس کی مثال پیش کی کہ کس طرح آزاد ملک یک جا ہو کر دوستانہ طریقہ سے ان مسائل پر غور کر سکتے ہیں۔ جو دنیا کے سامنے موجود ہیں اور کس طرح ایک دوسرے کی آزادی پر دست اندازی کئے بغیر ان کا مشترکہ حل ڈھونڈ سکتے ہیں۔

بیرونی ملکوں سے ہمارے تعلقات دوستانہ ہیں۔ ہم نے تقریباً تمام ملکوں میں اپنے سفیر اور نمائندے بھیجے ہیں۔ حال ہی میں ہماری حکومت نے چین کی نئی کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کیا ہے۔ ایشیا کے ملکوں سے قدرتی طور پر ہمیں زیادہ دلچسپی ہے ہم چاہتے ہیں کہ پابندی غلامی اور محکومی کی ان تمام زنجیروں کو توڑ دیں۔ جو عوام کو ترقی کا اور قوموں کو پھلنے پھولنے کا پورا موقع نہیں دیتیں۔ ایشیا میں آزادی کی ہر دوڑ چکی ہے مجھے یقین ہے کہ موجودہ نزاع اور انتشار کا نتیجہ امن کی شکل میں ظاہر ہوگا۔

ابھی انڈونیشیا میں آزاد اور عوامی جمہوریہ قایم ہوئے کچھ ہی دن ہوئے ہیں۔ بہت سے ہندوستانی افریقہ جنوبی جزائر غرب الہند و لنکا وغیرہ میں آباد ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان ملکوں میں انھیں شہری حقوق حاصل ہو جائیں۔

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے اور پاکستان کے درمیان بہت سے جھگڑے ہیں۔ ہماری تاریخ تہذیب اور جغرافیائی حالات کا تقاضہ ہے کہ ہم دونوں باہمی اتحاد اور اتفاق سے رہیں۔ ہماری حکومت کی یہی خواہش ہے کہ درمیانی اختلافات پر امن طریقہ پر طے ہو جائیں۔ ہماری حکومت کی طرف پاکستان کو عدم جنگ کی ایک پیش کش دی گئی تھی۔ مجھے امید ہے کہ پاکستان اس پیش کش کو قبول کرے گا۔"

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان اختلافات کی ایک بڑی وجہ کشمیر کا معاملہ ہے یہ مسئلہ اس وقت حفاظتی کونسل میں ہے۔ ہماری حکومت نے بار بار اس کا اعلان کیا ہے کہ وہ چاہتی ہے کہ کشمیر کے عوام خود اپنی قسمت کا فیصلہ کریں۔ اور اپنی خواہش کے مطابق ہندوستان یا پاکستان سے الحاق کریں۔ ہماری یہ پالیسی جوں کی توں ہے۔ لیکن ابھی کشمیر میں حالات ایسے نہیں کہ عوام آزادانہ اور رضاکارانہ اپنی رائے کا اظہار کر سکیں جب تک یہ نہیں ہوتا۔ اور کشمیر کے قصہ کا معقول حل نہیں نکل آتا۔ ہم اس ریاست اور عوام کی حفاظت کا فرض ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہ کریں گے۔ انھوں نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا گزشتہ دو سال کے اندر ہندوستان کا نقشہ بدل گیا سیکڑوں ریاستیں یا تو صوبوں میں مدغم ہو گئیں۔ یا ایک جا کر انھوں نے یونین کی شکل اختیار کر لی۔ اب ہماری حکومت ایک قانون کے ذریعہ ان ریاستوں اور بقیہ ہندوستان کو مرکزی قانون کے نفاذ کے لئے یکساں کر دے گی۔

ہماری حکومت کا خاص مقصد یہ ہے کہ عوام کا معیار زندگی بلند ہو۔ تقسیم نے ہم پر بڑا مالیاتی بار ڈال دیا۔ اور ہم خلاف امید ترقی نہ کر پائے۔ پناہ گزینوں کی بحالی اور آبادکاری اور دفاع کے اوپر ہمیں بڑی رقم صرف کرنا پڑی۔ ہماری مالیاتی توازن بگڑ گیا۔ اب رفتہ رفتہ ہماری معیشت درست ہو چلی ہے۔ اب ہم بہت جلد تعمیری امور پر تعلیم پر اور عوام کی صحت پر پوری توجہ دیں گے۔ لیکن ملک کی معیشت کو مضبوط بنیادوں پر رکھنے کے لئے فی الحال ہر معاشی شعبہ میں کفایت شعاری کی ضرورت ہے۔

بہت جلد ایک منصوبہ بندی کمیشن کا قیام عمل میں آئے گا۔ اس منصوبہ بندی کے لئے اعداد و شمار کی بڑی ضرورت ہوگی۔ چنانچہ اس کے لئے ایک مرکزی ادارہ اعداد و شمار اکٹھا کرنے کے لئے قایم کیا جا رہا ہے۔

غذا کی فراہمی پر ہماری آمدنی کا ایک معتدبہ رقم صرف ہو رہی ہے۔ ہماری حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۵۱ء کے آخر تک ہم غذائی معاملہ میں خود کفیل ہو جائیں گے۔ ہمیں جوٹ اور روئی کی بھی بڑی ضرورت ہے۔ تاکہ ہماری صنعتوں کو کچا مال مل سکے۔

ہم نے اضافہ پیداوار کے لئے متعدد اسکیمیں بنائی ہیں۔ وادی دامودر ہیرا کنڈ اور بھاکرہ بند کے پروجکٹ زیر تعمیر ہیں۔

سائنسی تحقیقات اور ان کا استعمال سماجی ترقی کے لئے ناگزیر ہے۔ حال ہی میں حکومت کی طرف سے دو بڑے سائنسی ادارے قایم کئے گئے ہیں۔ ایک قومی کیمیاوی تجربہ گاہ پونا میں اور دوسری قومی طبیعاتی تجربہ گاہ دہلی میں ارادہ ہے کہ اور تحقیقاتی سائنسی ادارے کھولے جائیں۔ یہ ہمارے ملک کی صنعتی ترقی میں بڑی مدد دیں گے۔

پاکستان سے آئے ہوئے پناہ گزینوں کو بسانا صرف ان کے لئے نہیں بلکہ ملک کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے ہماری حکومت نے اس سلسلہ میں بہت کچھ کیا ہے۔ ابھی بہت سے لوگ مستقل طور پر آباد نہیں ہوئے ہیں۔ اور انھیں تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس لئے حکومت نے طے کر لیا ہے کہ وہ جلد از جلد پناہ گزینوں کو بسانے کے کام کو مکمل کرنے کی کوشش کرے گی۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے سامنے بھاری اور مشکل کام ہیں۔ یہ کام کرنے کے لئے ہمیں جرأت اور ہمت اور اتحاد کی ضرورت ہے۔ اور بڑی محنت کرنا پڑے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں کبھی یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ ہماری قومی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب ہمارا قول و عمل بے لوث ہو۔ اور ہم حق کے راستہ سے نہ بھٹکیں۔

یوپی اسمبلی کا مشترکہ اجلاس

لکھنؤ۔ ہمارے سامنے بڑے مشکل مسائل ہیں ایک عوامی جمہوریہ کے شہری حیثیت سے ہم پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس ترقی اور خوشحالی کے دور کو لانے کے لئے جسکی ہم سب کو آرزو ہے۔ ہمیں اولو العزمی اور مستقل مزاجی سے اپنے فرض ادا کرنے ہوں گے۔

یوپی (اترپردیش) کے گورنر مسز ایچ پی مودی نے ریاست کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو ۲ر فروری کو خطاب کرتے ہوئے مذکورہ بالا الفاظ کہے۔

گورنر نے آگے چل کر کہا کہ ہم سب کو ذاتی اغراض سے بلند ہو کر ملک کی خدمت کرنا چاہیئے۔ اور دنیا میں اسے ایک باعزت جگہ دلانے کے لئے کوشش کرنا چاہیئے۔

مجلس قانون ساز کے کام کی تشریح کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ اس اجلاس میں بجٹ پاس کرنے کے علاوہ کبھی خاتمہ زمینداری اور اصلاح آراضی بل کو منظور کرنا ہے۔ اس کے علاوہ غذا بل، پناہ گزینوں کے آباد کرنے کے لئے زمین حاصل کرنے کے لئے موجودہ قانون میں ترمیم کرنے کا بل اور پنچایت راج میں ترمیم کرنے کا بل منظور کرنا ہے۔

گورنر نے اپنی تقریر میں اس بات کا بھی انکشاف کیا کہ ملک کی معاشی صورت حال کے پیش نظر ہمیں بعض منصوبوں کو ختم کرنا ہوگا۔ لیکن اس کے ساتھ انھوں نے اس کا بھی یقین دلایا کہ جہاں تک ممکن ہوگا۔ ان پروگراموں پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

گورنر نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ ہمارے سامنے سب سے بڑا مقصد غذا کے معاملہ میں خود کفالتی ہونا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم اس مہم کو کامیاب بنانے کی امکانی کوشش کریں گے۔ گورنر نے اپنی تقریر میں کہا کہ ۱۵ر اگست ۱۹۴۷ء کو ہم نے آزادی حاصل کی تھی۔ لیکن ۲۶ر جنوری ۱۹۵۰ء سے مرکز اور صوبوں میں حکومتیں اس دستور کے مطابق چلائی جائیں گی جس کو ہمارے نمایندوں نے بنایا ہے۔ اس یادگار دن پر ہمارا قدیم ملک ایک نئے دور میں داخل ہوا ہے۔ اس اجلاس میں آپ کے سامنے بہت کام ہے۔ میری حکومت خلوص نیت سے عوام کی بھلائی کی کوشش کر رہی ہے۔ گزشتہ تین سال سے میری حکومت کسانوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے کوشش کر رہی ہے چنانچہ اس اجلاس میں آپ کا بہت سا وقت خاتمہ زمینداری اور اصلاح آراضی بل پر غور و خوض کرنے پر صرف ہوگا

گورنر نے آگے چل کر کہا کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہوا ہے کہ میری حکومت نے لوکل سیلف گورنمنٹ کے اختیارات کے بڑھانے میں دور رس اقدامات کئے ہیں کچھ عرصہ سے پنچایت راج ایکٹ کے تحت گرام پنچایتیں اور پنچایت عدالتیں قایم ہیں لیکن تجربہ سے بعض خامیاں معلوم ہوئی ہیں جن کو دور کرنے کے لئے اس اجلاس میں ایک بل پیش کیا جا رہا ہے

آپ لوگ اس اجلاس میں اگلے سال سال کے بجٹ کے متعلق بھی غور کرنا ہوگا۔ ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے بجٹ میں کافی گنجایش رکھی گئی ہے۔ میری حکومت اس بات پر بھی غور کر رہی ہے کہ کارکردگی میں کمی آئے بغیر کفایت شعاری سے کس طرح کام لے۔

جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ اب ہندی ریاست کی سرکاری زبان ہے۔ میری حکومت زبان کو ترقی دینے کی امکانی کوشش کر رہی ہے۔ ہندی رسم خط کے بارے میں میری حکومت نے ایک کمیٹی قایم کی تھی۔ تاکہ یہ کمیٹی رسم خط میں اصلاح کے بارے میں سفارش کرے۔ اب اس کمیٹی نے اپنا کام ختم کر دیا ہے۔ اس کی رپورٹ عنقریب آپ کے سامنے پیش کر دی جائے گی۔

عنقریب آپ کے سامنے ان اقدامات کو بھی پیش کیا جائے گا۔ جن کے ذریعہ شکر کی صنعت میں کام کرنے والے مزدوروں کو مکانات فراہم کئے جائیں گے۔ اور اس صنعت کو ترقی دی جائے گی۔ ریاست میں مزدوروں کو مکانات فراہم کا مسئلہ بہت مشکل ہے۔ روپے اور سامان کی کمی کی وجہ سے مکانات کی قلت کو فوراً دور کرنا ممکن نہیں ہے۔ لیکن شکر کی صنعت میں کام کرنے والے مزدوروں کو مکانات فراہم کر کے اس کام کی ابتدا کی جا رہی ہے۔

آئینہ کانپور

سنٹرل ٹی بی کلینک

یکم فروری ۴ بجے شام کو آنریبل مسٹر چندر بھان گپتا وزیر فوڈ سپلائی نے سنٹرل ٹی بی کلینک واقع برہانہ روڈ کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر شہر کے معززین موجود تھے۔

مسٹر ایس پی مہرا سکریٹری کانپور اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ یہ ایسوسی ایشن ۱۹۴۷ء میں قایم کی گئی تھی جس میں ایک سنٹرل ٹی بی کلینک اور شہر کے باہر ایک سنٹوریم قایم کرنے کا ارادہ شامل تھا۔

آج آپ کے سامنے کلینک کی عمارت موجود ہے۔ یہ عمارت دو منزلہ ہے جو ۱۱۱۷ مربع گز زمین پر بنائی گئی ہے عمارت اور سامان وغیرہ ملا کر اس پر ۵ لاکھ روپیہ کی لاگت آئی ہے۔ عمارت کے سامنے تقریباً ۸۰۰ مربع گز زمین پر اسٹاف کے واسطے کوارٹر ہیں اور ایک چھوٹا سا پارک بھی بنایا گیا ہے۔

ڈیولپمنٹ بورڈ نے بہت معمولی کرایہ پر زمین دی ہے یوپی گورنمنٹ نے عمارت اور کلینک کا سامان کے لئے ڈیڑھ لاکھ میونسپل بورڈ نے چالیس لاکھ اور برٹش انڈیا کارپوریشن نے پچاس لاکھ روپیہ دیا ہے۔ سوڈیشی کاٹن مل اور میور مل نے دس دس ہزار روپیہ دیا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے ملوں اور دوسرے لوگوں نے بھی عطیات دئے ہیں۔

اس وقت تک کلینک کے پاس ایکسرے پلانٹ اور آپریشن تھیٹر اور ۱۲ مریضوں کے رکھنے کے لئے جگہ موجود ہے۔ جہاں آپریشن کے بعد ان کو رکھا جائے گا۔

شہر کے باہر جو اسپتال اور سینٹوریم بنانے کا ارادہ ہے اس کے خرچ کا تخمینہ ۱۸ لاکھ روپیہ ہے۔ اس کی اسکیم حکومت کے سامنے پیش کر دی گئی ہے۔

مسٹر کشن چند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و پریسیڈنٹ ایسوسی ایشن نے اس افتتاحیہ جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ یہ مشہور ہے کہ کانپور دولت مندوں کا شہر ہے لیکن یہ بھی واقعہ ہے کہ یہ غریبوں کا بھی شہر ہے۔ اور اس لئے ہر شخص کو اس اسپتال کے قیام میں ہر ممکن کوشش کرنا چاہیئے۔ مسٹر ہری کنگ دیا تھی پریسیڈنٹ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ نے اپنے اور بورڈ کی طرف سے ہر قسم کی امداد کا یقین دلاتے ہوئے اسپتال اور سینٹوریم کے لئے ۵۰ ایکڑ زمین کی پیش کی دستاویز کشن چند جی کی خدمت میں پیش کی۔

مسٹر شیونرائن ٹنڈن نے اسپتال اور سینٹوریم کے لئے چندہ کی پرزور اپیل کی۔ اور امید ظاہر کی کہ ۲۰ لاکھ روپیہ میں سے ۵ لاکھ روپیہ مل مالکوں اور ۵ لاکھ روپیہ اہل شہر کی طرف سے مل جائیگا انہوں نے کہا کہ یہ میری زبردست خواہش ہے کہ آیندہ سال کے آخر تک کانپور ٹی بی کے مریضوں کیلئے گاندھی سنٹوریم بن جائے گا۔

مسٹر سی بی گپتا نے کلینک کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ٹی بی کے خلاف جنگ کا محاذ ہسپتالوں اور سنی ٹوریم سے ہٹ کر لوگوں کے گھروں میں قایم ہونا چاہیئے جہاں ٹی بی کے جراثیم پلتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ صوبہ کی حکومت بھی ٹی بی کے خلاف ایک پنج سالہ سپیشل پلان کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کر رہی ہے جس کے مطابق صوبہ بھر میں پانچسو اسپتال قایم کئے جائیں گے۔

وزیر موصوف نے کانپور اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن کی مینیجنگ کمیٹی کے ممبروں کی بہت تعریف کی۔ اور کہا کہ کلینک جس کا وہ افتتاح کر رہے ہیں۔ ملک کے سامنے ایک بہت بڑے مسئلہ کے حل کی طرف پہلا قدم ہے۔ کانپور میں مہاتما گاندھی ٹیوبرکلوسس سنی ٹوریم کے قیام کی ایک اسکیم جس کے خرچ کا تخمینہ ۱۸ لاکھ روپیہ ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ایسوسی ایشن دس بارہ لاکھ روپیہ جمع کرنے میں کامیاب ہوگی تو باقی روپیہ دینے میں حکومت بھی کوتاہی نہ کرے گی۔

آخر میں وزیر صاحب موصوف اور دوسرے حضرات نے عمارت کو دیکھا۔ اسمیں شک نہیں کہ یہ دو منزلہ عمارت نہایت خوبصورت بنی ہے۔ اور تمام ضروری سامان اسمیں مہیا ہے۔ اس کلینک کی تیاری کیلئے مسٹر کشن چند اور مسٹر ایس پی مہرا تعریف کے مستحق ہیں۔

چیرمین میونسپل بورڈ کا انتخاب

کانپور میونسپل بورڈ کی چیرمینی کا الکشن ۶ر فروری ۲ بجے دن کو ٹاؤن ہال میں مسٹر انصاری سول و سشن جج کی صدارت میں ہوگا۔

کمیٹیوں کے ممبران کا انتخاب

کانپور میونسپل بورڈ کے سب کمیٹیوں کے ممبران کا الکشن ہو گیا ہے۔ کامیاب حضرات کے نام اسی ہفتہ میں معلوم ہو جائیں گے۔ اس کے بعد کمیٹیوں کے چیرمین اور سینیر و جونیر وائس چیرمینوں کا انتخاب ہوگا۔

ہندستانی برادری

۳۰ر جنوری ۶ بجے شام کو ہندستانی برادری کی ایک میٹنگ سری ہری پورنانند ورما کی صدارت میں مسٹر محمد حبیب احمد کے بنگلہ پر ہوئی۔ مہاتما گاندھی کی خدمت میں سب ممبران نے کھڑے ہو کر اپنا اظہار عقیدت پیش کیا۔ اور میٹنگ کو ۱۵ منٹ کے لئے ملتوی کر دیا۔ اس کے بعد میٹنگ پھر شروع ہوئی۔ اور دیگر کارروائیوں کے علاوہ آل انڈیا پنالوجیکل کانفرنس لکھنؤ کے لئے مندرجہ ذیل تین ڈیلی گیٹ منتخب کئے گئے۔

مسٹر ایس این سکسینہ۔ مسٹر جی سی نگم۔ مسٹر دیس پانڈے

ڈسچارجڈ ایڈ کمیٹی

۱۲ر فروری ۴ بجے شام کو سوبجر بلڈنگ میں مسٹر ایس سی سکسینہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و چیرمین کمیٹی کی صدارت میں کانپور ڈسٹرکٹ ڈسچارجڈ پریزنرز ایڈ کمیٹی کی میٹنگ ہوگی جس میں دیگر ضروری کاموں کے علاوہ غیر سرکاری لیڈی جیل وزیٹرس اور آل انڈیا پنالوجیکل کانفرنس لکھنؤ کیلئے ڈیلی گیٹوں کا انتخاب ہوگا۔

انجمن ادب عالیہ

انجمن ادب عالیہ کانپور کی سالانہ میٹنگ ۵ر فروری ۲ بجے دن کو بابو کرشن سہائے شکری دحتی وکیل کے بنگلہ واقع سروپ نگر میں ہوگی جس میں عہدہ داران و ممبران کا انتخاب کیا جائے گا۔

فلمستان

کانپور سے ایک ہفتہ وار اخبار فلمستان ۲۱ر جنوری سے نکلنا شروع ہوا ہے اس کے ایڈیٹر ایک ہونہار نوجوان مسٹر اودیس ادیب ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ یہ پرچہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو۔

تیل کی ملیں بند

یکم فروری سے کانپور کے تیل کے کارخانے سب بند ہو گئے۔ یوپی تیل مالک ایسوسی ایشن کے صدر نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ کچھ دنوں سے تیل بیچنے والے لاہی اور سرسوں میں "بھربھنڈا" ملانے کے عادی ہو گئے تھے جس میں زہر ملا ہوتا ہے۔ اور جو استعمال پر سخت مضر ثابت ہوا ہے۔ چونکہ بھربھنڈے کو تیلن سے الگ کرنے میں مل مالکان

سبز کھیتی

گرو مور فوڈ!

GROWMORE FOOD

گرو مور فوڈ کیا ہے؟ کاغذ پہ کھیتی
تخیل میں سونا اگلتی ہے گیتی!
ہلوں کی جگہ قلم اور پنسل
گرو مور فوڈ ہے گرو مور فائل
مضامین کی کھادیں بڑی کارگر ہیں
کلرکوں کی میزیں بھی کل بار ور ہیں
بٹنوں نے بڑے جوش سے ہل چلایا
قلم کی سیاہی نے پانی پلایا!
پریس نوٹ کے بیج بوروں میں بھر کر
گئے دفتروں سے کسانوں کے گھر گھر
منوں ریم کاغذ کو مصرف میں لا کر
بنائی گئی فصل باتوں کی بمپر
حروف اور لفظوں کے پودے ہرے ہیں
درازوں کے کھلیان سارے بھرے ہیں
یہ تصویر دیکھو وہ تصویر دیکھو
حکومت کے خوابوں کی تعبیر دیکھو
کہیں پر ہے بھٹا کہیں باجرا ہے
کہیں پر مٹر ہے کہیں پر چنا ہے
کہیں پر ہے مولی کہیں پر ہے گاجر
کہیں پر ہے شلجم کہیں پر چقندر!
کہیں پر گیہوں کی شاداب بالی۔
کہیں پر لدی ہے ٹماٹر سے ڈالی
ہے روٹی کی تصویر بھوکوں کے آگے
کھلونے ہیں کاغذ کے بچوں کے آگے۔
رعایا ہیں بچے تو وعدے کھلونا
تصور کے لڈو سے لبریز دونا
سیاست کے مطبخ کا پکوان ہے یہ
خیالی پلاؤ کی دوکان ہے یہ
معاشی تخیل کی پرواز دیکھو!
گرو مور فوڈ کا یہ اعجاز دیکھو!
کہ افسر اگاتی ہے صوبے کی دھرتی
دفاتر میں ہوتی ہے بھرتی پہ بھرتی
بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خوں نہ نکلا!

لے "GROWMORE FILE" لے NIB
سے (BUMPER)

ادب لطیف

نغمۂ دل!

(از جناب سید محمد حشمت علی صاحب)

پیارے انجم تم کتنے اچھے ہو...... تمہاری یاد میرے قلب کی گہرائی میں کیسا کیسا میٹھا میٹھا درد پیدا کر دیتی ہے۔

ہاں شاید تمہیں یاد نہ ہو۔ لیکن مجھے خوب یاد ہے...... کہ جب تم اور ہم بچے تھے۔ تو تم علی الصباح اپنی اماں جان سے چھپ چھپا کے ہمارے مکان کے سامنے باغیچے میں آ جاتے اور انگنائی کی کھڑکی میں کھڑے ہو کر جو باغ کی طرف کھلتی ہے۔ چپکے چپکے آنکھوں میں مجھے بلانے کے لئے اشارہ کرتے۔ بعد میں ہنسی ہنسی کو چوری چوری ضبط کئے ہوئے باغ میں آ جاتے تب ہم دونوں باہم مل کر آنکھ مچولی کھیلتے پیارے انجم اس معصومیت کے دور میں تمہاری آنکھوں میں محبت کا کتنا سحر پنہاں ہوتا تھا۔ کیسی محبت کی مدہوش بنا دینے والی شربت چھلکتی رہتی تھی۔ جس کی کشش میرے ساز دل میں نغمہ ترنم پیدا کر دیتی تھی۔

پیارے انجم! آہاہا وہ کتنا اچھا سین تھا کہ تم نے پیچھے سے آ کر میری آنکھوں کو بند کر لیں۔ میں تمہارے ننھے ننھے ہاتھوں میں میرے اشکوں کی بوندیں لگیں تو نہایت محبت سے بولے ارے عارفہ! کیا تم روٹھی ہو۔ نہ روٹھو روٹھو اور اپنی جیب سے وہ چھوٹا سا رومال نکال کر جو میں نے عید کے روز پھول کاڑھ کر تمہیں دیا تھا نکال کر میرے آنسو پونچھنے لگے۔ آہاہا اس رومال میں محبت شیرینی کی کیسی بھینی بھینی خوشبو پڑتی تھی جس کی یاد میرے دل میں اب تک تڑپا دیتی ہے۔

نہرو سے پاکستانی وزیر کی ملاقات

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ پاکستان کے وزیر مالیات مسٹر غلام محمد کل وزیر اعظم نہرو سے ملے خیال کیا جاتا ہے کہ ان میں ہندوستان اور پاکستان کے روز بروز خراب ہوتے ہوئے تعلقات اور بین مملکتی تجارت کے دوبارہ شروع کرنے کے امکان کے متعلق گفتگو ہوئی۔

پاکستان کے وزیر مالیات سنیچر کو یہاں آئے تھے کل وہ پنڈت نہرو سے ملے۔ دونوں میں ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوئی۔ مسٹر غلام محمد بعد میں وزیر تجارت مسٹر نیوگی سے ملے۔

بابری مسجد کیلئے سوامی برہمچاری کا مرن برت شروع

لکھنؤ ۳۰ جنوری۔ آج باپو کی برسی کے دن سوامی اکشے برہمچاری نے جو فیض آباد کے ایک مہنت اور پرانے کانگریسی کارکن اور صوبہ کانگریس کمیٹی کے رکن ہیں۔ بابری مسجد کے لئے مرن برت شروع کر دیا ہے۔

سوامی جی کہتے ہیں کہ جو لوگ مسجد پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا اصل مقصد سیاسی طاقت حاصل کرنا اور کانگریس کو ختم کرنا ہے۔ اور جو لوگ قبضہ کرنے والوں کی طرفداری کر رہے ہیں۔ وہ کانگریس کی بربادی میں ہاتھ بٹا رہے ہیں۔

سوامی جی نے کل گیارہ بجے دن کو ایک پریس کانفرنس میں بلائی ہے۔ جس میں وہ بتائیں گے کہ کس طرح مجبور ہو کر انھوں نے مرن برت کا فیصلہ کیا ہے۔

مہاتما کی دوسری برسی

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ آج ملک کے طول و عرض میں مہاتما گاندھی کی دوسری برسی نہایت خلوص اور عقیدت مندی کے ساتھ منائی گئی۔ اور قوم نے باپو کے بتائے ہوئے اصولوں پر چلنے کے عزم کی تجدید کی۔

برلا ہاؤس دہلی میں صبح کو بہت بڑا عبادتی جلسہ ہوا صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد منہ اندھیرے ہی وہاں پہونچ گئے۔ اور تاروں کی چھاؤں میں چند منٹ تک اس مقام پر خاموش کھڑے رہے جہاں دو سال قبل مہاتما گاندھی گولی سے شہید کئے گئے تھے۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد اس کے بعد راج گھاٹ گئے وہاں سے انھوں نے مہاتما گاندھی کی سمادھی پر پھول چڑھائے جس وقت پنڈت گیتا پڑھ رہے تھے۔ وہ دس منٹ تک کھڑے دعا مانگتے رہے۔ سمادھی پر پنڈت نہرو اور سردار ولبھ بھائی پٹیل نے بھی پھول چڑھائے۔

بچوں کی دنیا

ننھا فاتح

کسی تاجر کے پاس ایک بہت اچھا گھوڑا تھا۔ وہ اسے لیکر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوا۔ بادشاہ نے گھوڑا دیکھ کر کہا۔ میاں تاجر یہ گھوڑا تو بہت اچھا ہے۔ اس لئے اسے میدان میں لے چلو۔ تاکہ میرا سائیس اس پر سواری کر کے اس کی چال ڈھال سکے۔ یہ حکم سنتے ہی تاجر اور چند درباری گھوڑا لے کر میدان میں جا پہنچے اتنے میں بادشاہ بھی اپنے امیروں وزیروں اور چند سائیسوں سمیت وہاں آ گیا۔ بہت سے درباریوں نے اور سائیسوں نے گھوڑے پر سواری کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے کسی کو اپنی پیٹھ پر بیٹھنے نہ دیا۔ جب کوئی اس کے نزدیک آتا وہ اچھل کود کر ایسا اودھم مچاتا کہ سواری کرنے والا اپنا سا منہ لے کر رہ جاتا یہ ماجرہ دیکھ کر بادشاہ نے حکم دیا کہ ایسے بد مزاج گھوڑے کو اس کی آنکھوں سے فوراً دور کر دو۔ بادشاہ کی بات سنکر شہزادہ بولا۔ بادشاہ سلامت ایک اچھے اور خوبصورت گھوڑے کو صرف اس لئے برا کہنا درست نہیں کہ حاضرین میں سے کوئی شخص اس پر بیٹھ نہیں سکا۔ اصلی بات یہ ہے کہ یہاں کوئی ایسا بہادر موجود نہیں ہے جو اسے رام کر سکے"۔ بادشاہ نے شہزادے کی بات کا جواب دیا۔ میاں شہزادے دوسری کے نقص نکالا کرنا تو بڑی آسان بات ہے مزہ تو جب ہے کہ تم اپنی شہ سواری کا ثبوت دینے کے لئے گھوڑے پر سواری کر دکھاؤ۔ جہاں پناہ میرا خیال ہے کہ میں اس گھوڑے کی سواری کر سکتا ہوں۔ اس لئے میں آپ کا حکم بجا لانے کی کوشش کروں گا۔

یہ کہتے ہوئے شہزادہ اپنی جگہ سے اٹھا۔ اس نے گھوڑے کا منہ سورج کی طرف کر دیا پھر اسے چمکارتے ہوئے بڑی پھرتی سے اس کی پیٹھ پر جا بیٹھا۔ اور اسی میدان میں دوڑاتا ہوا ہو گیا۔

بات یہ تھی کہ گھوڑا اپنا سایہ دیکھ کر بدکتا تھا۔ اور اسی لئے وہ اپنی پشت پر کسی کو نہ بیٹھنے دیتا تھا۔ شہزادے کو گھوڑا دوڑاتے دیکھ کر ہر طرف سے تحسین و آفرین کی آوازیں بلند ہوئیں۔ اور شاہزادہ مسکراتا ہوا گھوڑے کو واپس لیکر بادشاہ کے پاس آ کھڑا ہوا۔ بادشاہ نے اپنے بیٹے کی بہادری دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور کہنے لگا۔ بیٹا تم ایک نہ ایک دن بڑے بڑے سرکش لوگوں کو بھی اسی گھوڑے کی طرح قابو میں لاؤ گے۔ اور دنیا میں بڑا نام پاؤ گے۔ بادشاہ کی یہ بات بالکل سچ نکلی کیوں کہ یہی ننھا شہزادہ اپنی بہادری کی بدولت دنیا میں سکندر اعظم کے نام سے مشہور ہوا۔

پردۂ فلم

فلمی دنیا کی تیراک اداکارہ

ویرا

(از جناب جی۔ کے جوشی)

پارسی قوم نے ڈائرکٹر سہراب مودی دے کر ہماری فلمی صنعت پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اور پارسی خاتون ویرا کے اس صنعت میں آ جانے سے ہمارے اچھے اداکاروں میں ایک اضافہ ہو گیا ہے۔

عام طور پر ایکٹریس درمیانہ اہمیت کے کردار سے کام شروع کرتی ہیں۔ اور رفتہ رفتہ ہیروئن کے رول تک پہنچتی ہیں۔ مگر ویرا کا قصہ بالکل الٹا ثابت ہوا وہ اپنی سب سے پہلی فلم (شکاری پیش کردہ فلمستان) میں بطور ہیروئن جلوہ گر ہوئی اور سچ پوچھئے تو وہ اس کا بہترین کردار تھا۔ جس میں کہ اسے اچھی ایکٹنگ کرنے کے علاوہ تیرنا بھی پڑا اور گوریلا لڑائی بھی کرنی پڑی فلمستان کی اگلی فلم آٹھ دن میں بھی وہ بطور ہیروئن پیش ہوئی۔ مگر اس مرتبہ نہ تو وہ دلکش ادائیں تھیں۔ اور نہ وہ "سیکس اپیل"!

اس کے بعد ویرا مختلف فلموں میں بطور سائیڈ ہیروئن یا کم اہمیت کرداروں میں پیش ہونے لگی مثلاً فلم دنیا میں بطور ایک لیڈی ڈاکٹر کے۔ فلم چندا کی چاندنی میں بطور ایک ناکام معشوقہ کے اور فلم ضدی میں بطور ایک سمجھدار بھاوج کے۔!

گو ویرا اپنے جذبات کو زیادہ خوبی سے چہرہ نمایاں نہیں کر پاتی مگر اپنی بڑی اور خوبصورت آنکھوں سے بہت کچھ سنبھال لیتی ہے۔ چہرہ معصومانہ ہے۔ بہترین نقش۔ دراز قد۔ سیکس اپیل جو کہ اسکی پہلی فلم میں دیکھنے میں آئی تھی۔ اب نہیں رہی۔ ویرا پڑھنے اور تیرنے کی شوقین ہے۔ فلم شکاری میں اس کی تیراکی پن دوسرے ایکٹرسوں کے لئے باعث رشک ہیں۔

ویرا محسن عبد اللہ کی بیوی ہے جن دنوں محسن عبد اللہ کی پہلی ایکٹریس بیوی نینا اپنے ڈائرکٹر ڈبلیو زیڈ احمد کے گلے کی زینت بن رہی تھی انہی دنوں ویرا نے اداس محسن سے شادی کر لی تھی۔

ویرا کو اگر اچھے ڈائرکٹروں کی نگرانی میں کام کرنے کا موقع ملے تو یقینی طور پر وہ اپنے اس فن اداکاری کو عروج پر پہنچا سکتی ہے جو کہ اس نے پہلے کردار میں دکھایا تھا۔

نہرو کو صدر جمہوریہ کا خراج تحسین

نئی دہلی ۲۸ جنوری۔ ہندوستانی جمہوریہ کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے جو نہرو ابھینندن گرنتھ کی

۴

صدر کا حکم اولین

نئی دہلی ۲۸ جنوری۔ کل صدر جمہوریہ ہند نے قوانین میں تصرف کا ایک حکم جاری کیا ہے۔ یہ حکم صدر کے حکم اولین کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس حکم کا اجرا دستور ہند کی دفعہ ۳۷۲ نقرہ (۲) کے بموجب کیا گیا ہے۔ دفعہ ۳۷۲ کے نقرہ ۲ کے مطابق صدر کو ہندوستان کے ہر رائج قانون میں اضافہ اور کمی کا اور اسے منسوخ کرنے کا حق ہے۔ تاکہ وہ رائج قانون دستور کی دفعات سے ہم آہنگ ہو سکے۔ صدر کو قانون میں ترمیم و تنسیخ کر کے اسے کسی بھی تاریخ سے نافذ کرنے کا بھی اختیار رہے۔

جاری شدہ حکم میں کہا گیا ہے کہ ۲۶ جنوری سے تمام مرکزی اور صوبائی قوانین میں جب تک کہ وہ باقاعدہ منسوخ نہ کر دئے جائیں۔ یا ان میں اضافہ و ترمیم نہ کر دی جائے صدر کو تصرف کرنیکا حق ہوگا۔

وزیر حکومت باقی رکھے جائینگے!

نئی دہلی ۲۸ جنوری۔ صدر جمہوریہ نے ایک آرڈی ننس جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہند کے یا تنخواہ عہدہ داروں کو پارلیمنٹ کی رکنیت سے باز نہ رکھا جائے گا۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ حکومت کے عہدہ داران پارلیمنٹ کے رکن ہوں گے۔ یہ آرڈی ننس جمعرات کو جاری کیا گیا ہے۔ اس کا نام پارلیمنٹ آرڈی ننس نشہ ہے)۔ آرڈیننس میں با تنخواہ عہدہ داروں کی تفصیل کی یوں گئی ہے۔ ۱۔ وزیر ریاست یا نائب وزیر یا پارلیمنٹری سکریٹری یا پارلیمنٹری انڈر سکریٹری ۲۔ کوئی عہدہ جس میں عہدہ دار ہمہ وقت پابند نہیں اور اسے اس کا معاوضہ یا تنخواہ ملتی ہے۔

ہندستان کی پہلی جمہوری پارلیمنٹ

نئی دہلی ۲۸ جنوری۔ آج ہندوستان کی پہلی جمہوری پارلیمنٹ کا اجلاس پونے گیارہ بجے قدیم کونسل چیمبر میں شروع ہوا۔

جوں ہی اسپیکر مسٹر جی وی ماؤ لنکر کرسی صدارت پر بیٹھے مسٹر بی داس نے بلند آواز کے ساتھ بندے ماترم کہا۔ بہت سے دوسرے اراکین نے ان کی تقلید کی۔ مسٹر بال کرشن شرما نے مہاتما گاندھی کی جے کا نعرہ لگایا۔

صدر کی اجازت لے کر اسپیکر نے اور ڈپٹی اسپیکر نے ۲۲۶ اراکین سے حلف وفاداری اٹھوایا۔

آج اجلاس کا پورا وقت حلف برداری میں صرف ہوا۔ ۱۱۲ اراکین نے خدا کا نام لے کر حلف اٹھایا۔ باقی نے صدق دل سے کہا کہ وہ آئین کے احکام کی مطابق عمل کریں گے۔ تقریباً سو اراکین نے ہندی میں چند نے اردو میں اور بقیہ نے انگریزی میں حلف برداری کی رسم ادا کی۔

تین اراکین کے نام پارلیمنٹ میں دفتر میں وقت سے نہیں پہونچ سکے تھے۔ اس لئے انہیں اپنے تعارفی کاغذات پیش کرنے کے بعد حلف اٹھایا۔ اور رجسٹر پر دستخط کرنے کا موقع دیا گیا۔

ایوان میں حیدر آباد کا کوئی نمائندہ موجود تھا۔ کارروائی کا آغاز ہونے سے قبل اسپیکر ماؤ لنکر نے کہا۔ ہم آج پہلی مرتبہ ہندوستانی جمہوریہ پارلیمنٹ کے اراکین کی حیثیت سے یکجا ہوئے ہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ کارروائی شروع ہونے سے پہلے ہم دو منٹ تک خاموش کھڑے رہیں۔ اس خاموش عبادت کے بعد مسٹر ایچ وی کامتھ نے کہا۔ ہماری جمہوریہ پر ہمیشہ خدا کا فضل و کرم رہے۔

اس کے بعد پارلیمنٹ کے سکریٹری مسٹر ایم این کول نے اراکین کے نام پکارے تاکہ وہ حلف اٹھائیں۔ اور آئین سے اپنی وفاداری کا عہد کریں۔ سب سے پہلے ڈپٹی اسپیکر نے حلف اٹھایا۔ اور رجسٹر پر دستخط کئے۔ انہوں نے حلف اٹھاتے ہوئے خدا کا نام لیا۔ ڈپٹی اسپیکر کے حلف اٹھانے کے بعد وزیروں کے نام باری باری پکارے گئے۔

پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ مولانا ابو الکلام آزاد مسٹر جگ جیون رام مسٹر رفیع احمد قدوائی راج کماری امرت کور ڈاکٹر بی آر امبیدکر ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی۔ مسٹر این وی گیڈگل مسٹر کے سی نیوگی۔ مسٹر این گوپال سوامی آئنگر مسٹر ستیہ نارائن سنہا۔ مسٹر خورشید لال اور ڈاکٹر بی وی کیسکر نے کہا کہ ہم خلوص دل سے آئین کا احترام کرتے ہیں۔ اور اس کے احکام کی پابندی کا عہد کرتے ہیں۔

ڈاکٹر جان متھائی نے اور سردار بلدیو سنگھ نے خدا کا نام لے کر حلف اٹھایا۔ مولانا آزاد نے انگریزی میں عہد کیا۔ اور مسٹر جگ جیون رام مسٹر گیڈگل مسٹر آر آر دیواکر مسٹر ستیہ نارائن سنہا اور ڈاکٹر کیسکر نے ہندی میں مسٹر موہن لال سکسینہ ایوان میں موجود نہ تھے۔ اس کے بعد بقیہ اراکین کے نام حروف تہجی کے اعتبار سے پکارے گئے سب سے پہلے آسام کے اراکین نے حلف وفاداری اٹھایا۔

۴ ایڈیٹوریل کمیٹی کے ایک رکن تھے۔ آج ایک پیغام میں پنڈت نہرو کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ قوم کی تاریخ پنڈت نہرو کی سوانح عمری ہے۔ اور پنڈت نہرو کی سوانح عمری قوم کی تاریخ ہے۔

صدر جمہوریہ نے یہ پیغام پڑھ کر پنڈت نہرو کی ۶۰ ویں سالگرہ پر تیار کی جانے والی یادگار کتاب کی پیش کشی کے موقع پر بھیجا ہے۔

انھوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ تقریباً ۳۰ سال سے جواہر لال نہرو کی زندگی قومی آزادی کی جد و جہد سے اور اس کی کامیابی کے بعد یہاں کی حکومت سے اس طرح وابستہ رہی ہے کہ ان کی نیز دنیا بھر کی نظروں میں قوم کی تاریخ نہرو کی سوانح عمری اور نہرو کی سوانح عمری قوم کی تاریخ بن گئی ہے۔

شاہ افغانستان ایران جائیں گے

طہران ۳۰ جنوری۔ یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ شاہ محمد ظاہر شاہ افغانستان نجی طور پر ۲۰ فروری کو رضا شاہ ایران کی ملاقات کے لئے ایران آ رہے ہیں۔ جہاں وہ چار دن قیام کریں گے

اقوال زریں

دنیا میں اس شخص کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں۔ مال اس کا ہے جسکا کوئی مال نہیں اور دنیا کے لئے وہ شخص جمع کرتا ہے جس کو عقل نہیں۔

جب خدا کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے تو حکیم اور دانشمند لوگوں کو اس پر حکمران کرتا ہے۔ اور عالموں کے ہاتھوں میں اس کے معاملات کے فیصلے کرنے کی باگ سپرد کرتا ہے۔

دوستوں سے شکوہ شکایت کرنے سے پہلے یہ سوچو کہ تم ان کی جگہ ہوتے کیا کرتے۔

روئے زمین پر امن اور لوگوں کی خیر خواہی بہترین چیزیں ہیں۔

مایوس مت ہو۔ کیونکہ اکثر چابیوں کے گچھے کی آخری چابی قفل کھول دیتی ہے۔

موج تبسم

وکیل (موکل سے) تم نے اپنا عذر مدعی سے بیان بھی کیا تھا۔

موکل۔ کیا تھا!

وکیل۔ تو اس نے کیا جواب دیا۔

موکل۔ اس نے کہا کہ ایسے عذرات کسی گدھے کے سامنے بیان کرنا۔

وکیل۔ پھر!

موکل۔ پھر کیا۔ میں سیدھا آپ کے پاس چلا آیا۔ اور اپنے عذرات بیان کر دئے۔

استاد! اگر ایک عورت کوئی کام کرے ایک گھنٹے میں ختم کرے تو دو عورتیں کتنی دیر میں کرینگی۔

طالب علم۔ جناب ڈھائی گھنٹے میں۔

استاد۔ ارے یہ کیوں۔

طالب علم۔ کیونکہ عورتیں باتوں کی دھنی ہوتی ہیں۔ جہاں دو عورتیں اکٹھا ہوئیں پھر کام جلدی ہونا مشکل ہے۔ دو گھنٹے باتوں ہی میں لگ جائیں گے

عجیب معلومات

عورت کے پیٹ سے آپریشن کر کے چھ سال کا بچہ نکال لیا گیا

گورکھپور ۲۸ر جنوری۔ مقامی زنانہ اسپتال میں ایک فطرت شکن واقعہ کو دیکھ کر یہاں کے لوگ محو حیرت ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ یہاں کے محلہ نرسنگھ کی ایک عورت کے پیٹ سے ایکس ریز لینے کے بعد آپریشن کر کے چھ سال کا بچہ نکالا گیا۔

یہ بچہ شیشہ کی بوتل میں رکھا ہوا ہے۔ اس کے جسم پر گوشت بالکل نہیں ہے۔ بلکہ وہ سفید ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ ہے۔ جو چھونے میں سخت ہے۔ ہاتھ پاؤں بالکل واضح ہے۔ دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ سر بھی ہے۔ لیکن چہرہ صاف نہیں ہے۔ ایک طرف کا کان بھی دکھائی دیتا ہے۔ بوتل کا منہ ہر وقت ڈھکا رہتا ہے۔ دیکھنے والوں کا تانتا برابر لگا رہتا ہے۔! سب سے بڑی قابل حیرت بات یہ ہے کہ اس عورت کا یہ حمل رہنے کے تین سال بعد ایک اور بچہ بھی پیدا ہوا تھا۔ لیکن پہلا حمل جوں کا توں باقی رہ گیا تھا۔ چھ سال کے بعد جب چار دن ہوئے اس کا آپریشن ہوا تو پہلے حمل کا بچہ مرا نکلا۔ ماں زندہ ہے۔

گورنر جنرل پاکستان کی توقع!

کراچی ۲۸ر جنوری۔ خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان نے ۲۵ر جنوری کو ہندوستانی جمہوریہ کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد کو جشن جمہوریہ کے موقع پر ایک پیغام تہنیت بھیجا ہے جس میں یہ توقع ظاہر کی ہے کہ جمہوریہ کی ابتدا ہندوستان و پاکستان کے درمیان دوستانہ اشتراک اور اچھے پڑوسی کے تعلقات کی شروعات ہوگی۔

دنیا کے گوشہ گوشہ سے پیغامات تہنیت

نئی دہلی ۲۷ر جنوری۔ ہندوستان کے جشن جمہوریہ کے موقع پر دنیا کے گوشہ گوشہ سے برگزیدہ ہستیوں کے بے شمار پیغامات تہنیت موصول ہوئے ہیں۔

برطانیہ کے شاہ جارج کا پیغام

جمہوریہ ہندوستان کے افتتاح کے موقعہ پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ خدا کرے ہندوستان کے لوگ آیندہ سالوں میں امن اور خوشحالی کی برکتوں سے پوری طرح متمتع ہوں۔ دولت مشترکہ کے اندر ہندوستانی جمہوریہ کی تاسیس خوب ہے مجھے یقین ہے کہ دوستی کے جو بندھن دونوں ملکوں میں موجود ہیں وہ قایم رہیں گے۔ اور اس سے زیادہ مضبوط ہوں گے۔ اور دونوں ملک مشترکہ مفاد کے لئے استقلال کے ساتھ کرتے رہیں گے۔

برطانوی وزیر اعظم ایٹلی کا پیغام

حکومت برطانیہ کی طرف سے میں آپ اور آپ کے شرکا کار کو نئے دستور کے تحت ہندوستانی جمہوریہ عوام کی خوش حالی کے لئے مبارک دیا دیتا ہوں۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ جمہوریہ دولت مشترکہ کی رکن رہے گی۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے ملکوں میں قریبی دوستی کے تعلقات رہیں گے۔

شاہ ابن سعود کے مشیر کا پیغام

مسٹر بشیر السعودی۔ جو شاہ ابن سعود کے مشیر اور طرابلس نیشنل کانگریس پارٹی کے چیرمین ہیں کہتے ہیں۔

جدید ہندوستان مشرق کے فلسفی مہاتما گاندھی کا عطیہ ہے۔ جنھوں نے آزادی کے قومی نشان ثانیہ کی تخلیق کی۔

خصوصاً ایشیائی مشرق میں ہندوستان نے آزادی حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ اصولوں کے لئے متواتر جو ترقی کی ہے۔ ان کی وجہ سے ہندوستان کو دوسرے ملکوں کی قومی تحریکوں کی قیادت میں ایک نمایاں حیثیت دے رہی ہے۔ اور اس کے لیڈروں نے آزادی کے لئے سر اٹھانے والی قوموں کی مدد کرنے کی بہت کوشش کی ہے۔

لیبیا کے لیڈر کا پیغام

ہم لیبیا کے لوگ گہری ذاتی مسرت اور فخر کے ساتھ ہندوستان کی اس جماعت کو یاد کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جو ہندوستان نے نہایت دریا دلی کے ساتھ

اپنے عظیم المرتبہ قومی لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو کی قیادت میں متحدہ اقوام کے مباحثہ میں کی۔ متحدہ اقوام نے ہمارے ملک کی آزادی اور اتحاد کو اسی حمایت کی بدولت منظور کیا۔

آج ہمارے لئے یہ کہنا کافی ہے کہ جدید ہند نے اپنی کوششوں کا ایک نیا شاندار باب شروع کیا ہے جو اس کی قیادت کو مضبوط کرے گا۔

یمن کے نمایندہ کا پیغام

السید علی المویدجو عرب لیگ میں یمن کے نمایندے ہیں۔ کہتے ہیں۔

جمہوریہ ہند کی پیدائش کے موقع پر صوت الہند کے صفحات کے ذریعہ میں ہندوستانی قوم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور پنڈت نہرو کی قیادت میں اس کی ترقی اور خوشحالی کا متمنی ہوں۔ مشرق میں اس عظیم الشان جمہوریہ کی پیدائش یقیناً فال نیک ہے۔

لنکا کے وزیر اعظم کا پیغام

ہندوستان اور لنکا کے رشتے قدیم اور بیشمار ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ آیندہ ان رشتوں میں استحکام اور اضافہ ہوگا۔

چیکوسلاویکیہ کے صدر کا پیغام

مجھے یقین ہے کہ ہندوستان کے عوام معاشی اور ثقافتی ترقی کی جو کوشش کر رہے ہیں ان میں وہ کامیاب ہوں گے۔ اور انھیں وہ ترقی حاصل ہوگی جس کے وہ مستحق ہیں۔

آئرلینڈ کے وزیر اعظم کا پیغام

میں تہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ہندوستان کی فلاح و خوشحالی کا آرزو مند ہوں۔ ہندوستان کی جنگ آزادی سے آئرلینڈ کو خاص ہمدردی رہی۔ اور اس کی طویل اور سخت جدوجہد کی آئرلینڈ نے ہمیشہ قدر کی آج ہم آپ کی خوشی میں شریک ہیں۔

جمہوریہ سوئٹزرلینڈ کے صدر کا پیغام

جمہوریہ ہند کے اعلان کے موقع پر سوئٹزرلینڈ اور سوئٹزرلینڈ کے عوام کی طرف سے میں یور ایکسلینسی کو تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔

یہ موقع آپ کے ملک کی ترقی میں ایک فیصلہ کن قدم کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ آزادی کا حصول اور اس کی حفاظت صدیوں سے اس کا مقصد زندگی تھا۔ سوئٹزرلینڈ اس موقع کا خیر مقدم کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔

روس کو منچوریا میں مخصوص حقوق

واشنگٹن ۲۵ر جنوری۔ امریکہ کے دفتر خارجہ نے آج اعلان کیا ہے کہ چینی کمیونسٹوں نے اور روس میں دو خفیہ معاہدے ہوئے ہیں۔ جن کے ذریعہ روس کو منچوریا میں مخصوص حقوق دئے گئے ہیں۔

وزیر خارجہ ڈی اچیسن کے حالیہ بیان کی حمایت میں دفتر خارجہ نے ایک تفصیلی دستاویز شائع کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ روس نے چین کے سب سے زیادہ دولت مند علاقہ کو مشرق بعید کے آہنی پردہ کے پیچھے کر لیا ہے۔

مسٹر اچیسن نے حال ہی میں اپنے ایک بیان میں کہا تھا کہ روس منچوریا سنکیانگ اور اندرونی منگولیا کو چین سے علاحدہ کر کے روس میں شامل کر رہا ہے

اکالی دل دستور سے مطمئن نہیں

پٹیالہ ۲۸ر جنوری۔ اکالی دل کے فیصلے کے مطابق کل یہاں زیادہ تر سکھوں نے اپنی دوکانیں بند کیں اور اپنے گھروں پر روشنی نہیں کی۔

اکالی دل کی طرف سے ایک عام جلسہ ہوا جس میں منجملہ دوسرے لوگوں کے پٹیالہ اکالی دل کے صدر سردار پریتم سنگھ گوجراں نے بھی تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ سکھ اس وقت تک جدوجہد کرتے رہیں گے جب تک کہ دستور میں ان کے لئے خاص تحفظات شامل نہیں کئے جاتے۔ سکھوں کا پنجابی بولی والے صوبہ کا مطالبہ مناسب اور منصفانہ ہے۔ اور ہندوستان کے دستور پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

ہندوستانی سفارتخانوں میں اعلان جمہوریہ کی تقریب

ہندوستانی جمہوریہ کے افتتاح کی تقریب ۲۶ر جنوری کو ہندوستان کے علاوہ باہر بھی منائی گئی۔

کراچی۔ میں ہندوستان کے ہائی کمشنر ڈاکٹر سیتا رام نے دو سو ہندوستانیوں کی موجودگی میں ہندوستانی سفارت خانہ پر جھنڈا لہرایا۔ انھوں نے ہندوستانی قومیت رکھنے والے لوگوں سے کہا کہ وہ اپنے ملک کو مضبوط بنائیں اور دوسرے ملکوں کو امن اور خیرسگالی کا پیغام پہنچائیں۔ جو ماضی میں ہندوستان کے رشیوں نے دیا تھا۔ اور جس پر آج ہندوستان کے رہنما عمل کر رہے ہیں۔

عراق میں ہندوستانی سفارت خانہ کے نمایندے مسٹر ایس کے چودھری نے جمہوریہ کے افتتاح کی خوشی میں ایک ہزار آدمیوں کی دعوت کی۔ جھنڈا لہرانے کی رسم میں عراق کے ہندوستانی دوسرے ملکوں کے نمایندے اور ہزاروں عربوں نے شرکت کی۔ عراقی وزیر خارجہ نے اپنے ایک پیغام میں کہا کہ ہندوستان کی آزادی تمام امن پسند اور آزادی دوست قوموں کے لئے ایک نشان کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس سے ایشیا کا مستقبل بہتر ہو جائے گا۔ اور یہاں امن کا تحفظ ہو سکیگا۔

لندن۔ میں ہندوستان کے ہائی کمشنر مسٹر کرشنا مینن نے ایک استقبالی دعوت دی جس میں تقریباً ۶ سو مہمان شریک ہوئے۔ سب سے پہلے جن لوگوں نے ہندوستانی ہائی کمشنر کو مبارکباد دی۔ ان میں وزیر اعظم ایٹلی روسی سفیر موسیو زاروبن اور سر اسٹیفورڈ کرپس اور ان کی اہلیہ شامل تھیں۔

ماسکو میں روسی وزیر خارجہ موسیو اندری نے ہندوستانی سفیر شریمتی سروپلی رادھا کرشنن کو قیام جمہوریہ کی مبارک باد دی۔ موسیو ڈاشنسکی ہندوستانی سفارت خانے کے استقبالی دعوت نامے میں شریک تھے۔ اس دعوت میں تین سو مہمان مدعو تھے۔ اور ان میں روس کے اعلیٰ حکام اور دوسرے ملکوں کے سفیر شامل تھے۔ اس سے پہلے شری رادھا کرشنن نے اپنے عملے کا ایک خاص جلسہ کر کے جمہوریہ کا اعلان کیا۔ اور وزیر اعظم نہرو کا پیغام سنایا۔

پیرس۔ کی سب سے مشہور عمارت کے قریب ہندوستانی جھنڈا لہرانے کی تقریب نے فرانس کو ہند جمہوریہ کے قیام کی خوشی میں شامل کیا۔ اس موقع پر ہندوستانی طور توں نے جن گن من کا قومی ترانہ گایا۔ ہندوستانی سفارت خانے کے فرانسیسی زبان میں ایک کتابچہ بھی شائع کیا ہے جس میں گاندھی جی کے تحریروں کے اقتباس ہندوستان سے متعلق معلومات اور وزیر اعظم نہرو کا پیغام درج ہے۔ اس کے علاوہ اس کتابچے میں ہندوستان کے دستور پر پہلے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد کا ایک مضمون بھی شامل ہے۔

اٹلی میں ہندوستانی سفارت خانے کے نگران مسٹر آر ایس مانی نے استقبالی دعوت اور جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ اور روم ریڈیو پر ایک تقریر نشر کی جس میں انھوں نے کہا کہ ہندوستان نے اپنی جنگ آزادی میں اٹلی کے ہیرو مازنی اور دوسرے رہنماؤں سے فیضان حاصل کیا ہے۔ اور ہندوستانی اور اطالوی قومیں ہمیشہ سے ایک دوسرے کی دوست رہی ہیں۔ مسٹر مانی نے بتایا کہ ہندوستان امن کوشی اور دنیا کے تمام ملکوں سے دوستی کی پالیسی پر کاربند رہے گا۔ اور کسی جتھہ بندی میں شریک نہیں ہوگا۔

اٹلی کے صدر اور وزیر اعظم نے ہندوستان کے صدر اور وزیر اعظم کو مبارک باد کے تار بھیجے ہیں۔

جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر ملان نے پنڈت نہرو کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ برسوں کی جدوجہد کا یہ خوش گوار انجام مسٹر گاندھی اور آپ کی دانش مندی اور تدبر اور اس اٹل ارادے کا مرہون منت ہے کہ ہندوستان کے مسئلے میں کسی دوسرے طریقے کے بجائے گفت و شنید کے ذریعے حل کئے جائیں گے۔ خدا کرے ہندوستان کی نئی جمہوریہ اپنے سپوتوں کی اس مثال سے فیضان حاصل کرتی رہے۔

ہندوستانی جمہوریہ کی سپریم کورٹ کا افتتاحی اجلاس

نئی دہلی ۲۸ر جنوری۔ کونسل ہاؤس کے پرنسس چیمبر میں ہندوستان کے سپریم کورٹ کا افتتاح اجلاس ہوا۔ حال کے اندر دیوار پر اشوک کا چکر جس میں شیر بنے ہوئے تھے۔ مہر عدالت کے طور پر لگا ہوا تھا۔ اس کے بعد سپریم کورٹ کے ۶ جج بیٹھے۔ اس کے نیچے تمام ہائیکورٹوں کے چیف جسٹس تھے اور سامنے معزز مہمان تھے جو اس تقریب میں شرکت کے لئے آئے تھے جن میں وزیر اعظم نائب وزیر اعظم فیڈرل کورٹ کے سابق چیف جسٹس سر مورس گائر سفارتی اور فوجی محکموں کے افسران تھے۔

ہندوستان کے اٹارنی جنرل مسٹر ایم سی سیتلواڈ نے سپریم کورٹ کے ججوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ وہ بارہ سال قبل جب فیڈرل کورٹ وجود میں آیا تو اس کے محدود اختیارات تھے۔ اور اس کا کام انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے دفعات کی توجیہ اور تشریح کرنا تھا۔ لیکن اس نے اپنے حلقہ اختیار میں بڑی خوبی سے کام انجام دیا۔ اور اچھی روایات قایم کیں۔

اب جمہوریہ کے ماتحت سپریم کورٹ کو وسیع اختیارات حاصل ہو گئے ہیں۔ اب اس کا کام صرف دستور کی وضاحت اور تشریح نہیں بلکہ اسے فوجداری دیوانی کے ان مقدمات کی اپیلیں بھی سننا ہوں گی جو ہائی کورٹ سے آئیں گی۔ اس کے علاوہ بنیادی حقوق کے نفاذ کرانے کے بارے میں اس کے سامنے نالش کی جائے گی۔ اسے نظر ثانی کا بھی اختیار ہوگا۔ اور اسے موجودہ اور آیندہ قوانین کے جائز یا ناجائز ہونے کے متعلق فیصلہ کرنے کا بھی اختیار ہوگا۔ اٹارنی جنرل کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے چیف جسٹس نے کہا کہ اس عدالت کو ہندوستانی جمہوریہ میں جو اختیارات دئے گئے ہیں۔ اور اس پر جو ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں۔ اس کی مثال دوسرے ممالک میں نہیں ملتی۔

ہمیں ان اہم فرائض اور ذمہ داریوں کا احساس ہے۔

برگیڈیر عثمان کو مہاویر چکر

نئی دہلی ۲۸ر جنوری آزاد ہندوستانی جمہوریہ نے جو نئے اعزاز و تمغے دئے ہیں اس کے ماتحت میجر سومناتھ شرما متوفی۔ کو سب سے بڑا اعزاز ملا ہے۔ یہ اعزاز پرم ویر چکر کا ہے جو وکٹوریہ کراس کے برطانی اعزاز کے برابر اونچا ہے۔

مہاویر چکر۔ برگیڈیر عثمان متوفی کو دیا گیا ہے۔ عثمان نے کشمیر میں لڑائی کے مورچہ پر دشمن کے خلاف جنگ کرتے ہوئے بہادری سے جان دی۔

لفٹنٹ کرنل رنجیت رائے متوفی کو بھی بہادری کے لئے مہاویر چکر دیا گیا ہے۔

راجہ جی کو پنشن دینے کی تجویز

نئی دہلی ۲۸ر جنوری۔ باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ اگر ایک زیر غور تجویز کو ہندوستان کابینہ نے منظور کر لیا تو ہندوستان کے سابق و آخری گورنر جنرل مسٹر راج گوپال اچاریہ کو پنشن دی جائے گی۔

کابینہ یہ انتظام اس وجہ سے اور کرنا چاہتی ہے کیونکہ راجہ جی یہ دستور قایم کرنا چاہتے ہیں کہ ملک کے افسر اعلیٰ کو عہدہ سے دستبردار ہونے کے بعد کوئی دوسرا عہدہ قبول نہیں کرنا چاہیے۔

سیر مرن برت مہاتما کے آدرشوں کو جگانے کیلئے ہے

یکم فروری ۔ میرا برت اس وقت تک جاری رہے گا ۔ جب تک کہ مسلمانوں کو بابری مسجد واپس نہیں مل جائے گی ۔ خواہ میں مرجاؤں ۔“

سوامی اکشے برہمچاری نے اپنی زردی مائل نقاہت بھری آنکھوں سے پریس کانفرنس کے حاضرین کی طرف دیکھا اور خشک ہونٹوں سے مذکورہ بالا الفاظ کہے ۔ انھوں نے کہا مجھے ایسا نظر آرہا ہے کہ مہاتما کی شہادت سے کانگریس والوں کو نہ تو قلق ہوا اور نہ ان میں جذبہ عمل پیدا ہوا ۔ بلکہ وہ ڈر گئے کہ اگر ہم نے وہ باتیں کہیں تو جو مہاتما نے کہیں تھیں تو ہم بھی فرقہ پرستوں کے شکار ہو جائیں گے ۔ اسی ڈر کا نتیجہ ہے کہ آج فیض آباد اور اجودھیا میں حکومت اور کانگریس دونوں بے بس نظر آرہی ہیں ۔ مسجد کو حالاں کہ دفعہ ۱۴۵ کے ماتحت قرق کر لیا گیا ہے ۔ جس کی رو سے کسی کو وہاں جانے کی اجازت نہ ہونا چاہیئے ۔ پھر بھی وہاں ہندو پجاری جاتے ہیں ۔ اور پوجا پاٹ کرتے ہیں ۔ دیہاتوں میں ٹرک گھومتے ہیں ۔ اور لاؤڈ اسپیکروں سے اعلان کرتے ہیں کہ درشن کے لئے چلو ۔ اور ہزاروں آدمیوں کو لاتے ہیں ۔ اور درشن کراتے ہیں ۔ وہاں ۱۴۴ نافذ ہے ۔ لیکن اس کے باوجود راشٹریہ سنگھ کے لیڈر دلیپ سنگھ جی مہا سبھا کے لیڈر دیس پانڈے جی ڈی کے دیگر ناتھ جی وہاں گئے ۔ اور بلا کسی اجازت کے تقریریں کی اور ہندوؤں کو مسجد پر قبضہ کرنے کے لئے آمادہ کیا ۔ روک ٹوک ہے تو صرف مسلمانوں پر ۔ وہ مسجد میں نہیں جا سکتے ہیں ۔

اور دو ہفتہ پہلے تو ان کا اجودھیا میں داخلہ بھی بند کر دیا گیا تھا ۔

”سوامی جی نے کہا کہ میرے اوپر تین مرتبہ حملے ہو چکے ہیں ۔ دو مرتبہ گھر میں مجھے پیٹا گیا ۔ اور ایک بار رات پر ۔“ سوامی جی نے کہا کہ ”ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہے کہ لوگ سمجھنے لگے ہیں کہ کانگریس اور حکومت کا منشا ہی یہی ہے کہ ایسی حرکتیں کی جائیں ۔ کانگریس کے دو بڑے لیڈر شمبھر دیال ترپاٹھی اور بابا راگھو داس فیض آباد گئے تھے ۔ اور انھوں نے جو تقریریں کیں ان سے بھی کچھ ایسا ہی مفہوم نکلتا تھا ۔ یہ حالات بہت خطرناک ہیں ۔ اگر کانگریس اسی طرح مہاتما کے آدرشوں کو چھوڑتی رہی تو وہ تباہ ہو جائے گی ۔ اس لئے میں نے اس کو مٹنے سے بچانے کے لئے مرن برت رکھا ہے ۔

سوامی جی نے بتلایا کہ مسجد کا معاملہ کس طرح اٹھا ہے اور کس طرح پھیلا ہے ۔ انھوں نے کہا کہ اگر شروع میں اس کی روک تھام کی جاتی تو بہت آسان تھا لیکن اب بہت بڑھ گیا ہے ۔ لیکن اگر اب بھی حکومت اور کانگریس یہ بات ثابت کر دیں کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ ان کی مرضی کے خلاف ہے ۔ تو اب بھی فضا بدل سکتی ہے ۔

لیک سکسیس ۔ معلوم ہوا ہے کہ کشمیر کے متعلق حفاظتی کونسل کا آئندہ جلسہ ۶ یا ۷ ؍ فروری کو ہو رہا ہے ۔

کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ

کانپور اربن ایریا ڈیولپ منٹ ایکٹ ۶ سنہ ۱۹۴۵ء کے سکشن ۵۷ (۲) کے ماتحت اطلاع

کانپور اربن ایریا ڈیولپ منٹ بورڈ ایکٹ ۶ سنہ ۱۹۴۵ء کے سکشن ۵۷ (۲) کے ماتحت ... کو اطلاع دی جاتی ہے کہ :۔

دوبارہ لئے جانے کے رزدیوشن کے مطابق پلاٹ نمبر ۲ مکان نمبر ۱۰۷/۷ بلاک ... گو ٹیا اور ۵۶ پلاٹ جس کو رانی جوراج کنور کو بلاک ”ٹی“ گوٹیا میں بدلے میں دیا گیا تھا ۔ اور جس ... کانپور اربن ایریا ڈیولپ منٹ ایکٹ ۶ سنہ ۱۹۴۵ء کے سکشن ۳۵ کے ماتحت یوپی گورنمنٹ کے گزٹ ... مورخہ ۳۰ ؍ اگست سنہ ۱۹۴۹ء میں شائع ہو چکی ہے ۔

یوپی گورنمنٹ کو سکشن ۵۷ (۲) ایکٹ کے مطابق منظوری کے لئے بھیجدیا گیا ہے ۔

دستخط دیوراج
اگزیکیوٹو افسر ۔ کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ کانپور

یو۔پی اسمبلی کا اجلاس ۳ بجے سہ پہر ...

لکھنؤ ۔ یکم فروری ۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ سے یوپی اسمبلی کا اجلاس تین بجے سہ پہر سے ہوا کرے گا ۔ یوپی اسمبلی کی کابینہ نے طے کیا ہے ۔ جب کہ کابینہ کا ایک جلسہ آنریبل پنڈت گوبند بلب پنت وزیر اعظم کی صدارت میں منعقد ہوا تھا ۔ اجلاس کی کارروائی کے اوقات کے سلسلے میں یہ طے کیا گیا ہے ۔ کہ اجلاس ... سے شروع ہوگا ۔ اور ساڑھے پانچ بجے کے وقفہ دیا جائے گا ۔ اور دوبارہ اسکی نشست سوا چھ بجے سے ۸ بجے رات ...

बहुक्म श्री मुहम्मद अहमद द्वितीय सिविल जज कान पुर

नोटिस बनाम मुद्दाअलेह नाबालिग और वली के

(आरडर ३२ कायदा ३)

बअदालत सिविल जज दोयम कान पुर

नम्बर मुकदमा ९ बावत सन १९४९

रघुराज सिंह व विशनाथ सिंह व शिव दास प्रसाद पिसरान मोती लाल कुर्मी साकिन भरी पाल प. घाटम पुर ज़िला कान पुर

बनाम रामेश्वर वगैरह

रवीन्द्र शंकर नाबालिग पिसरान रामेश्वर ब्रहमरा साकिन बी बीपुर परगना घाटम पुर जिला कान पुर वली मुल्लू वल्द नामलूम साकिन आटा परगना काल पी जिला जालौन हाल मुकीम पोस्ट मास्टर सिन्धी जिला जालौन वली कुदरती (मुद्दअलह नाबालिग मज़कूर)

हरगाह मुकद्मा मुन्दर्जा उनवान में मुद्दई ने एक दरख्वास्त गज़रानी है कि रवीन्द्र शंकर मुद्दअलह ह ना-बालिग का मुल्लू वली दौरान मु-कद्मा मुकरर किया जाय लिहाज़ा आप नाबालिग मज़कूर को और आप मुल्लू वली को इस के ज़र से इतिला दी जाती है कि अगर १७ (सत्रह) फरवरी सन १९५० ई तक एक दरख्वास्त इस आदालत में निसबत अपने या किसी दोस्त मुद्दआलह नाबालिग के वली के दौरान मुकद्मा मुकरर किये जाने की निस्बत न गुजरानें गे तो अदालत अगराज़ मुकदाम हाज़ा के लिये मुल्लू मज़कूर को रवीन्द्र शंकर मज़कूर का वली मकरर कर देगी!

आज बतारीख २५ माह जनवरी सन १९५० ई मेरे दस्तख़त और



شاہانہ تزک و احتشام کے ساتھ صدر کا پارلیمنٹ میں ورود

نئی دہلی ۳۱ جنوری۔ صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے آج جمہوریہ ہند کی پہلی پارلیمنٹ سے ٹھیک گیارہ بجے خطاب کیا۔ ایوان کی فضائیں اور بارعب تھیں۔ اراکین جو قومی یا رسمی لباس میں ملبوس تھے۔ پانچ منٹ پہلے ہی آ بیٹھے تھے۔ صدر جوں ہی اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہوئے۔ مسٹر بی داس اڑیسہ نے بندے ماترم کا نعرہ بلند کیا۔ دوسروں نے بھی اس کی تقلید کی۔

صدر کی سواری دس بجکر ۵۰ منٹ پر پارلیمنٹ پہونچی صدر دروازے پر اسپیکر اور ایوان نے سکریٹری نے استقبال کیا۔ وہاں سے وہ جلوس میں اسپیکر کے ساتھ گیارہ بجے ایوان میں داخل ہوئے۔ صدر دروازے سے ایوان تک غلام گردش میں سرخ قالین بچھی ہوئی تھیں۔ اور نقیب جلوس کے آگے آگے تھا۔ اس کے پیچھے بالترتیب ایوان کا سکریٹری۔ اسپیکر صدر ان کا ایڈی کانگ فوجی سکریٹری اور پرائیوٹ سکریٹری تھے۔

اسپیکر صاحب صدر کو اسپیکر کی کرسی تک پہونچانے آئے جہاں سے انھوں نے ایوان کو خطاب کیا۔ صدر نے ہاتھ جوڑ کر سب کے سلام کا جواب دیا۔ اسپیکر صاحب ڈائس پر صدر کے داہنی طرف بیٹھے۔

صدر نے پہلے ہندی اور اس کے بعد انگریزی میں تقریر پڑھی۔ اور ہندی کی تقریر میں دس منٹ اور انگریزی کی تقریر میں بیس منٹ صرف ہوئے۔

تقریر کے بعد جب صدر جانے لگے تو دوبارہ جلوس ترتیب دیا گیا۔ اراکین نے دوبارہ بندے ماترم اور گاندھی جی کی جے کے نعرے بلند کئے۔ گورنمنٹ ہاؤس سے پارلیمنٹ تک پولیس کا پہرہ تھا۔

چینی کمیونسٹ ہندوستان پر حملے کے عازم

نیویارک ۔ ۳۱ جنوری۔ یہاں کے اخبار ورلڈ ٹیلیگرام میں شائع ہونے والے ایک انٹرویو کے مطابق چین کے قوم پرور لیڈر جنرل سمو چیانگ کائی شک کا دعویٰ ہے کہ چینی کمیونسٹوں نے منصوبہ بنایا ہے کہ وہ وقت آنے پر ہندوستان پر بھی حملہ کریں گے۔

बहुक्म श्री मुहम्मद अहमद
द्वितीय सिविल जज कानपुर
समन बिनाबर करार दाद
उमूर तनकीह तलब

(आर्डर ५ क़ायदा १ व ५ मजमुआ ज़ाबता दीवानी सन १९०८ ई)

नम्बर मुकद्दमा ६ सन १९४९
अदालत सिविल जज दोयम कानपुर

चौ. रघुराज सिंह व बिश्वनाथ सिंह व शिवदास प्रसाद पिसरान मोतीलाल कुर्मी साकिन वरीपाल परगना घाटमपुर जि: कानपुर
मुदई

बनाम रामेश्वर दियाल वल्द मिजाजी लाल ब्रह्मन साकिन बीबीपुर परगना घाटमपुर जिला कानपुर व रवीन्द्र शंकर नाबालिग पिसर रामेश्वर व वलायत मुल्लू ब्राहमरा साकिन आटा परगना कालपी जिला जालवन हाल मुकीम पोस्टमास्टर सिंधी ज़िला जालौन व जगन्नाथ प्रसाद वल्द सत्ती दीन कायस्थ सजेती परगना घाटमपुर जिला कानपुर
मुद्दआलेह

वाज़ेह हो कि मुद्दयान ने आप के नाम एक नालिश बाबत राहिन नामा दायर की है लिहाज़ा आप को हुक्म होता है कि आप बतारीख १७ माह फरवरी सन १९५० ई बवक्त १०½ बजे दिन ब मुकाम कानपुर असालतन या मारफत वकील के जो मुकद्दमा के हालात से करार वाकई वाकिफ किया गया हो और जो कुल उमूर अहम मुतअल्लिका मुकद्दमा का जवाब दे सके या जिस के साथ कोई और शख्स हो कि जवाब ऐसे सवालात का दे सके हाजिर होजिये और जवाब दही दावा की कीजिये पर आप को लाज़िम है कि उस रोज़ अपने जुमला दस्तावेजात जिन पर आप बताईद अपनी जवाब दिही के इस्तदलाल करना चाहते हूँ उसी रोज पेश कीजिये और आप लोग अपना बयान तहरीरी १४ माह फरवरी सन १९५० ई तक दाखिल करें और आपको इत्तिला दी जाती है की अगर बरोज मज़कूर आप हाजिर न होंगे तो मुकद्दमा बगैर हाज़री आप के मसमूअ और फैसल होगा -
बस्बत मेरे दस्तखत और मुहर आ:

आज बतारीख २५ माह जनवरी १९५० ई मेरे दस्तखत और अदालत से जारी किया गया
बहुक्म राम महेश शर्मा
मुनसरिम सिकन्ड सिविल जजी
कानपुर (मु: अ:)

خان برادران رہا کئے جائیں!

کلکتہ۔ ۳۱ جنوری۔ مقامی مسلمانوں کے ایک جلسہ میں جو کل گاندھی جی کو ان کی دوسری برسی کے موقع پر خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے گیا تھا۔ ایک تجویز منظور کی گئی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ خان عبدالغفار خان اور ڈاکٹر خان صاحب کو جنھیں حکومت پاکستان نے نظر بند کر رکھا ہے۔ فوراً غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے۔ تجویز میں کہا گیا ہے ایسے زمانہ نازک میں جب دنیا امن کی متلاشی ہے۔

سرہند کے حادثہ میں مقتولین

نئی دہلی ۔ ۳۱ جنوری۔ سرہند ریلوے اسٹیشن پر ۳۰ جنوری کو جو حادثہ پیش آیا تھا۔ اس میں اب مقتولین کی تعداد ۵۰ تک پہونچ چکی ہے۔

آج شام کو مشرقی پنجاب ریلوے کی طرف سے جو پریس نوٹ جاری ہوا ہے۔ اس میں یہ بھی بتایا ہے کہ ملبہ اب بالکل صاف کر دیا گیا ہے۔ اور براہ راست گاڑیوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔

کویت کے حکمران کا انتقال

لندن ۔ ۳۱ جنوری۔ ریاست کویت کے حکمران شیخ سر احمد علی جابر کے انتقال کی خبریں پہونچی ہیں لندن میں بعض حلقوں میں ان کی جانشینی کے سوال سے دلچسپی لی جا رہی ہے۔

ریاست کویت عراق اور سعودی عرب کے درمیان ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ شیخ جابر کی عمر انتقال کے وقت ۶۵ سال کی تھی۔ ان کی سالانہ آمدنی ۴ لاکھ پونڈ تھی۔ جو انھیں تیل پر ٹیکس سے ملتی تھی

لکھنو ۔ یوپی کے قانون تحفظ عامہ میں ترمیم کی جانے والی ہے۔ جس کے مطابق نظر بندی کی میعاد مدت زیادہ سے زیادہ ایک سال ہوگی۔

نئے وزراء حکومت نے حلف لیا

نئی دہلی ۳۱ جنوری۔ تینوں وزرائے حکومت اور دو نائب وزیروں سے آج صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے گورنمنٹ ہاؤس میں حلف اٹھوایا۔

ان لوگوں سے ۲۶ جنوری کو کابینہ کے ساتھ حلف نہیں اٹھوایا جا سکا تھا۔ چونکہ نئے دستور میں وزرائے حکومت اور نائب وزیروں کے عہدے منفعت بخش تصور کئے گئے ہیں اس لئے وہ وزیر حکومت یا نائب وزیر مقرر ہونے کے بعد پارلیمنٹ کے رکن نہیں رہ سکتے تھے۔ صدر کے آرڈی ننس کے ذریعہ یہ دشواری اب دور کر دی گئی ہے۔ اس آرڈی ننس کی رو سے یہ عہدے اب منفعت بخش عہدے نہیں رہے ہیں۔

یوپی کے سرکاری ملازمین کے لئے بچت لازمی

لکھنو ۔ ۳۱ جنوری۔ یوپی کابینہ نے آج رات کو اپنے جلسہ میں فیصلہ کیا ہے کہ حکومت ہند کی تجویز کے نہج پر یوپی میں بھی ڈھائی سو اور دو ہزار سات سو پچاس روپے کے درمیانی تنخواہ پانے والوں کے لئے جبری بچت کی اسکیم چلائے گی۔

THE SADAQAT KANPUR

ESTD, 1925

REGD. No A 406

جہاں پر تو حق عزم مستقل ہیں لے ہے ۔ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں لے ہے

احسن فہیمی

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۔ 8/-
سالانہ رعایتی ۔ 6/-
ششماہی ۔ 3/5/-
سہ ماہی ۔ 2/-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL. 50 No. 6	KANPUR SATURDAY 11 FEBRUARY 1950	کانپور شنبہ ۱۱ فروری سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۹ھ	جلد ۵۰ نمبر ۶

ادبیات

کیفِ تغزل

ہندوستان کے دو مشہور شاعر حضرت جگر مرادآبادی اور حضرت بہزاد لکھنوی کی ہمطرح غزلیں پیش کی جا رہی ہیں ناظرین ملاحظہ فرمائیں گے کہ ایک ہی قافیہ اور ردیف پر دو قادر الکلام شعراء نے کس کس طرح طبع آزمائی فرمائی ہے۔

(از حضرت جگر مرادآبادی)

منتظر کچھ زمانے تھے جسکے وہ جام آہی گیا ؛ باش اے گردوں کہ وقت انتقام آہی گیا
اوّل اوّل ہر قدم پر تھیں ہزاروں منزلیں ؛ آخر آخر اک مقام بے مقام آہی گیا
صحبتِ رندان سے واعظ کچھ نہ حاصل کر سکا ؛ بہکا بہکا سا مگر طرزِ کلام آہی گیا
شوق نے ہر چند صد ہا تفرقے ڈالے مگر ؛ زندگی کو راس وردِ نا تمام آہی گیا
ہر نگہ پر بند شیں اک اک نفس کی پرسش ؛ ہوشیار اے عشق وہ نازک مقام آہی گیا
اللہ اللہ یہ مرے ترکِ طلب کی وسعتیں ؛ رفتہ رفتہ سامنے حسن تمام آہی گیا
بے جگر سونا پڑا انجام توں سے میکدہ ؛ پھر وہ دریا نوش رند تشنہ کام آہی گیا

(از حضرت بہزاد لکھنوی)

میکدہ میں مجھ تک آ خود وہ جام آہی گیا ؛ میرا رنگِ بے نیازی میرے کام آہی گیا
یہ کمالِ ہوش ہے یا بے خودی زدی ؛ یہ مرادِ زندگی ہے وہ مقام آہی گیا
بزم میں کچھ اس ادا سے وہ مخاطب ہو گئے ؛ بے زبانوں کو بھی اندازِ کلام آہی گیا
اپنی منزل پا کے بھی آوارۂ منزل ہوں میں ؛ اے نمودِ صبح تجھ میں رنگِ شام آہی گیا
اک تصور کی بدولت اسطرح ہوں مطمئن ؛ جیسے میرے پاس وہ محشر خرام آہی گیا
خستگی دامانی کا شکوہ کر رہی تھی بے بسی ؛ ایک تارہ ٹوٹ کر بالائے بام آہی گیا
ہائے اے بہزاد وہ کرتے ہیں اب ترکِ جفا
آفرش میری وفا پر انہام آہی گیا!

دنیائے اسلام

نحاس پاشا مصر کے نئے وزیر اعظم

مصر کے عام انتخابات میں وفد پارٹی کامیاب ہوئی ہے۔ نحاس پاشا اس پارٹی کے ستر سالہ لیڈر ہیں۔ نحاس پاشا زغلول پاشا کے سیاسی جانشین ہیں۔ (زغلول پاشا وفدی پارٹی کے بانی مبانی تھے۔ انھیں مصر کے باشندے محبت سے ابوالمصر کہتے ہیں)۔ وفد پارٹی سے الگ ہو کر دوسرے سیاسی لیڈروں نے اپنی الگ پارٹیاں بنا لیں مثلاً سعدی پارٹی۔ لیکن نحاس پاشا نے اس راستے کو کبھی نہیں چھوڑا۔

زغلول پاشا ایک زبردست شخصیت کے مالک تھے۔ عیبت پسندی ان کی کردار میں بہت نمایاں تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ جب کسی کے دشمن بن جاتے تھے تو اس کے لئے بھی بہت خطرناک ثابت ہوتے تھے۔ اس وقت کے انگریز افسروں کو ان کے کردار کے اس پہلو کا علم تھا۔ نحاس پاشا کی سیاسی حیثیت وہ نہیں جو زغلول پاشا کی تھی۔ نحاس پاشا کی ہر دلعزیزی ان کی ذاتی صفات کے باعث نہیں بلکہ عوام کو ان سے اس لئے محبت ہے کہ وہ زغلول پاشا کے جانشین ہیں۔ ۱۹۲۷ء میں زغلول پاشا کی وفات کے بعد عنان قیادت نحاس پاشا کی ہاتھوں میں آئی۔ مصر کی سیاست میں ان کی حیثیت ایک شہباز کی ہے۔ انھوں نے مصری سیاست میں ایک تازہ روح پھونکی۔ اور اس کو جمہوری اصول دئے۔ ۱۹۳۰ء میں لارڈ ویلز سے گفت و شنید کرنے وفد پارٹی کے جو چار اراکین انگلستان گئے تھے ان میں نحاس پاشا بھی تھے۔ ۱۹۳۶ء میں وہ مصری وفد کے سرگروہ بن کر انگلستان گئے اور برطانی مصری معاہدہ پر دستخط کئے۔

نحاس پاشا ۲ مرتبہ وزیر اعظم ہوئے۔ دو مرتبہ موقوف کئے گئے انھیں مارنے کی سات مرتبہ کوشش کی گئی۔ مگر دشمن ناکام رہا۔ دو سال ہوئے قاہرہ میں دہشت پسندوں نے ان کے مکان کو اڑا دینے کی کوشش کی متعدد بار ان کے مکان میں بم پھینکے گئے۔ مگر کبھی انھیں کوئی نقصان نہیں پہونچا۔

۴ فروری ۱۹۴۲ء کو جو واقعہ پیش آیا تھا۔ اس کے بعد شاہ فاروق اور نحاس پاشا کے تعلقات کشیدہ ہو گئے تھے۔ ۴ فروری کی رات کو انگریزوں کے ٹینک قصر العابدین میں داخل ہوئے اور مصر میں برطانی سفیر لارڈ کلیرن نے شاہ فاروق سے مطالبہ کیا کہ وزارت عظمیٰ نحاس پاشا کے سپرد کی جائے۔ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب رومل کی فوجیں برطانی کی فوجوں کو کچل کر نہر سویز اور اس کے آگے بڑھ جانا چاہتی تھیں۔

شاہ فاروق گو بعد کو برطانی سفیر کے دوست بن گئے۔ لیکن انھوں نے نحاس پاشا کو معاف نہیں کیا۔ یہاں تک کہ ۸ اکتوبر ۱۹۴۴ء شاہ موصوف نے اپنے وزیر اعظم نحاس پاشا کو موقوف کر دیا۔ اب نحاس پاشا ایک مرتبہ پھر انتخابات میں زبردست اکثریت سے کامیاب ہو کر برسر اقتدار آئے ہیں۔ سیاسی سوجھ بوجھ رکھنے والوں کی پیشین گوئی ہے کہ وہ موقوف کر دیے جائیں گے۔ مگر پانچسال تک سیاسی دشت ورزی میں انھیں جو تجربہ حاصل ہوا ہے کہ وہ اس پیشین گوئی کو جھٹلا سکتا ہے۔

وفدی پارٹی کے سامنے اس وقت اہم مسائل یہ ہیں کہ وہ مصر پہ تیزی سے آنے والی سماجی تبدیلیوں کو صحیح راستے پر ڈالے۔ مزدور تحریکوں میں صحت مندی پیدا کرے۔ ملک کا معیار زندگی بلند کرے۔ تعلیم کو توسیع دے اور فلاح کی عام حالت کو بہتر بنائے۔ مصر میں جو دو لاکھ مدیسی ہیں ان کی امیدیں بھی نحاس پاشا سے وابستہ ہیں۔ کیوں کہ انھیں گذشتہ حکومتوں سے انصاف کی شکایتیں رہی ہیں۔ نحاس پاشا نے اس پر بھی زور دیا ہے کہ وہ مزدور کی حالت درست کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں گے۔ اور کمیونزم کی سرکوبی کریں گے۔ کمیونزم کی اشاعت کا سدباب اسی طرح ہو سکتا ہے کہ مصر کے مزدور اور کسان اچھی زندگی بسر کرنے لگیں۔ انھیں ضروریات زندگی بہ آسانی ملنے لگیں اور ہر طرح ان کی حالت سدھاری جائے۔ چاہے اس سے کچھ دولت مندوں پر چوٹ پڑے۔

عراق میں نئی کابینہ کی تنظیم

بغداد ۵ فروری۔ آج ۵۳ سالہ سابق وزیر اعظم عراق توفیق سویدی نے عراق کی نئی کابینہ پھر سے بنائی۔ کل حکومت عراق کے نگران نے علی جودت ایوبی کی حکومت کی جگہ پر کابینہ بنانے کے لئے توفیق سویدی سے کہا تھا۔ ایوبی کی کابینہ نے ۳۱ جنوری کو استعفا دیدیا تھا۔ کیونکہ شام کے متعلق مصر و عراق میں آپس میں کوئی بات طے نہ ہو سکی اس کے علاوہ مالی اور معاشی دشواریاں بھی تھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے | زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار قند
کانپور

جلد ۵۰ | کانپور شنبہ ۱۱ فروری سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۶

ہندی ایک وسیع زبان ہے جس میں اردو بھی شامل ہے

صوبہ کی اسمبلی (یوپی، اتردیش) میں ۸ فروری کو آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم نے لنگویج بل (صوبہ کی زبان کا بل) (جس کی منظوری کے بعد اسمبلی میں صرف ہندی میں بل اور ایکٹ پیش ہو سکتے ہیں،) پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ۔ میں چاہتا ہوں کہ ہندی کے دروازے کھلے رہیں۔ اور وہ کھلی آب و ہوا میں سانس لے کر طاقت حاصل کرے۔ اور ان زبانوں کو طاقت پہونچائے جو اس سے سانس لے کر پروان چڑھتی ہیں۔

انھوں نے مزید کہا کہ "میں ہندی کو ایک وسیع زبان کہتا ہوں جس کے اندر اردو بھی آتی ہے۔ اور ہندی کی ترقی کا مطلب میرے نزدیک اس زبان کی ترقی سے ہے جو اس صوبہ میں عام طور پر بولی اور کہی جاتی ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے

وزیر اعظم یوپی نے اسمبلی میں زبان کا بل پیش کرتے ہوئے ایوان کو یقین دلایا کہ ہندی زبان جسے یوپی میں سرکاری زبان کی حیثیت سے تسلیم کر لیا گیا ہے۔ ہرگز ایسی زبان نہیں ہوگی۔ جو یوپی کے کسی باشندے کے لئے اجنبی ہو۔ انھوں نے تسلیم کیا کہ بلوں اور ایکٹوں میں جو زبان استعمال کی جائے گی وہ ضرورت کے ماتحت ذرا مشکل ہوگی جس کی وجہ یہ ہے کہ نئی اصطلاحوں کے بنانے اور نئے الفاظ ڈھونڈنے میں سنسکرت ہی کو بنیاد ماننا پڑیگا۔

انھوں نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میں اردو کا مخالف نہیں ہوں۔ اور اس کی ترقی کو دل سے پسند کرتا ہوں۔

پنت جی نے کہا کہ ہماری حکومت نے تو عربی کی ترقی کے لئے بھی ایک کمیٹی بنائی ہے جس کے صدر ملک کے سب سے بڑے عالم مولانا ابوالکلام آزاد ہیں پھر اردو کے لئے جو ہمارے ہی ملک کی زبان ہے ہماری حکومت دشمنی کا جذبہ کیسے رکھ سکتی ہے۔

انھوں نے بتایا کہ اردو کی ترقی کا مطلب صوبہ کی ترقی ہے اور صوبہ کی ترقی حکومت اور ایوان کے تمام ممبروں کا اصل مقصد ہے۔ انھوں نے کہا لیکن دشواری یہ ہے کہ سرکاری زبان دو نہیں ہو سکتیں کیونکہ اس طرح ہماری زحمتوں میں اضافہ ہو جائے گا۔

پنت جی نے ممبروں کو نصیحت کی کہ وہ زبان کے سوال کو مذہبی سوال نہ بنائیں۔ انھوں نے کہا کہ جو لوگ اس آزاد جمہوریہ میں مذہبی سوالات اٹھا کر ہماری قدیم ثقافت اور قدیم روایات کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں وہ خود کو بہت بڑی چیزوں پر فخر کرنے سے اپنے کو محروم کرتے ہیں۔

مولانا حسرت موہانی (آزاد) نے بل کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ نئے دستور کے منشاء کے بالکل خلاف ہے۔ اور دعویٰ کیا کہ یوپی میں جو زبان بولی جاتی ہے۔ وہ صرف اردو یا ہندوستانی ہے انھوں نے بتایا کہ اگر ہندی کا مطلب آسان ہندی ہوتا تو وہ رسم خط کے مسئلہ پر خواہ وہ دیوناگری ہو یا کچھ اور کوئی اعتراض نہ کرتے مگر سنسکرت آمیز ہندی کا نام دے کر آگے بڑھانے کی کوشش کو وہ کبھی پسند نہیں کر سکتے۔

انھوں نے کہا کہ جب تک حسرت موہانی کے دم میں دم ہے آپ یوپی میں ہندی نہیں ٹھونس سکتے۔ میں اس مسئلہ کو صدر جمہوریہ کے سامنے پیش کروں گا اور دستور کی وضاحت کے لئے میں زبان کے مسئلہ کو سپریم کورٹ میں لے جاؤں گا اور خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا تو اقوام متحدہ میں اس ظلم اور ناانصافی کے خلاف احتجاج کروں گا۔

اور کبھی نہ مانیں گا کہ اس صوبہ کی زبان وہی ہندی ہے جو یہاں استعمال کی جاتی ہے۔

انھوں نے بتایا کہ وہ ہندی کے مخالف نہیں ہیں۔ بلکہ ہمیشہ اس کے بہی خواہ رہے ہیں لیکن وہ ناانصافی کو کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔

مولانا حسرت نے زبان کے مسئلہ پر حکومت کو چیلنج کیا کہ وہ استصواب عامہ کے ذریعہ یہ ثابت کرا سکتے ہیں کہ صوبہ کی زبان وہی ہے وہ جو کہتے ہیں۔ نہ کہ وہ جو حکومت کہتی ہے۔

آخر میں انھوں نے آگاہی دی کہ اگر آئینی طریقوں سے ناانصافی کا تدارک نہیں ہوا تو وہ کمونسٹوں کی طرح جب غیر آئینی طریقے اختیار کریں تو کسی کو کوئی شکایت نہ ہونا چاہیئے۔

مفتی فخرالاسلام جنتا نے بل کی اہمیت کے پیش نظر سفارش کی کہ اسے ایک تنقیح کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے انھوں نے کہا کہ دو سال کے تجربہ سے یہ بات صاف ہو گئی ہے کہ جو ہندی یہاں رائج کی جا رہی ہے۔ وہ ہرگز عام فہم اور مقبول زبان نہیں ہے اس لئے آسانی کے خیال سے اردو کو بھی سرکاری حیثیت دی جائے۔

راجہ ساجد حسین زمیندار نے مسئلہ کو اقوام متحدہ تک لے جانے کو ناپسند کیا۔ اور اسے ہندوستان کی توہین کی تعبیر کرتے ہوئے کہا۔ یہ ہمارا ایک گھریلو معاملہ ہے جسے ہم گھر میں ہی طے کر سکتے ہیں

مولانا حسرت موہانی اور جب گھر میں طے نہ ہو تو؟

مقرر نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے رومن رسم خط کی حمایت کی اور کہا کہ یہ ایک بین اقوامی رسم خط بنتا جا رہا ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اسے اختیار کر لینا چاہیئے۔ انھوں نے رائج ہندی کو غیر فطری بتاتے ہوئے مشورہ دیا کہ یہاں ایسی زبان استعمال کرنا چاہیئے کہ اس آزاد جمہوریہ میں اگر اسپیکر ٹنڈن اور وزیر اعظم پنت کی جگہ کوئی دو گنوار منتخب ہو کر آ جائیں تو انہیں یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ ان کے پیشرو ایسے خود سر تھے کہ ان کو یہ خیال تک نہ آیا۔ کہ ان کی جگہ پر کوئی دوسرا عام شہری بھی آ سکتا ہے۔ جو اس زبان کو سمجھنے سے قاصر ہو۔

جگ موہن سنگھ نیگی کانگریس نے بل کی حمایت کرتے ہوئے اردو رسم خط کو دنیا کا ناقص ترین رسم خط قرار دیا۔

مولانا شاہد فاخری کانگریس نے سخت الفاظ میں احتجاج کیا کہ اردو رسم خط کو ناقص ترین رسم خط قرار دیا جا رہا ہے۔ انھوں نے تسلیم کیا کہ موجودہ حالات میں اردو کی ایسی عام فہم اور رائج زبان کو سرکاری حیثیت دینا کو ممکن نہیں ہے۔ تاہم وہ اردو کو ایک ایسی زبان جانتے رہیں گے جو ہر زبان کے الفاظ قبول کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ انھوں نے اعلان کیا کہ جو زبان یہاں بولی جاتی ہے۔ وہ بھی اردو ہی ہے۔

اس فضیحت پر مولانا فاخری نے اظہار رنج کیا کہ انگریزی کو باقی رکھنے پر ایوان پکے حد تک آمادگی ظاہر کی گئی لیکن اردو کو اتنا مردود اور معیوب قرار دیا جا رہا ہے۔ کہ اس کا نام تک لینا گوارا نہیں ہوتا ہے۔

مولانا فاخری نے بتایا کہ اگر اردو ختم ہو گئی تو ملک کی بہت سی اہم خصوصیتیں ختم ہو جائیں گی۔ اور اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اپنی حکومت کو آخر کار آمادہ کر رہیں گے کہ وہ اردو کی سرپرستی کرے اور اسے ملک کی ترقی یافتہ زبان بننے میں پوری پوری امداد دے۔

مسٹر روشن زمان نے سوشلسٹ پارٹی کے ممبران کی پیش کردہ ایک ترمیم کو ایوان کے سامنے رکھتے ہوئے ان لوگوں کی مذمت کی۔ جو آج کے حالات میں بھی دو یا دو سے زیادہ زبانوں کے منوانے پر اصرار کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ جہاں تک ایوان کے اندر کار روائی جاری رکھنے کا سوال ہے۔ اسے صرف ہندی میں ہونا چاہیئے۔ لیکن جس طرح ہندی کا نام لے کر ایسے الفاظ ٹھونسے جاتے ہیں جو عام طور پر کسی کے سمجھ میں نہیں آتے حتیٰ کہ سرکاری ممبروں کی سمجھ سے بھی باہر ہوتے ہیں۔ ایک خطرناک بات ہے جس کے بعد ملک میں خیالات کا اشتراک ہونا غیر ممکن ہے۔ انھوں نے ترمیم پیش کی کہ ہندی کی جگہ آسان ہندی یعنی ہندوستانی دیوناگری رسم خط میں" کے الفاظ رکھے جائیں۔

خان محمد رضا آزاد نے بل کی مخالفت میں کوئی تقریر نہ کرتے ہوئے صرف ایک شعر سے اپنا الضمیر ادا کیا اور بیٹھ گئے اور انھوں نے حسب ذیل شعر یاس اور افسوس کے ملے جلے لہجے میں پڑھا۔

قوم کی موت ہے اخلاق سے عاری ہونا
تنگیٔ ظرف کے معنی ہیں بھکاری ہونا۔

سلطان عالم خان آزاد نے ترمیم کی حمایت کی۔

کملا پتی ترپاٹھی کانگریس نے ترمیم کی مخالفت میں تقریر کی۔

دوسری ترمیم مفتی فخرالاسلام جنتا نے اس مطلب کی پیش کی کہ بلوں اور ایکٹوں میں جو زبان استعمال کی جائے وہ ہندی ہو مگر دونوں رسم خط یعنی دیوناگری اور اردو میں ہو۔

انھوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ایوان کے تقریباً ۲۰ ممبر ایسے ہیں جو نہ ہندی جانتے ہیں۔ نہ انگریزی۔ ان کی سہولیت کے لئے اردو رسم خط کو بھی سرکاری جگہ دینا چاہیئے۔ انھوں نے سفارش کی کہ جب انگریزی جاننے والوں کو پندرہ برس کا سہارا دیا گیا ہے تو محض اردو جاننے والوں کو محروم نہ کیا جائے۔

مفتی صاحب نے ہندی نام کو پسند کرتے ہوئے آسان زبان کی بھی سفارش کی۔

بیگم حبیب اللہ آزاد نے مفتی صاحب کی تائید کی۔ اور راجہ سید ساجد حسین (زمیندار) مخالفت کی دونوں ترمیمیں ایوان نے کثرت رائے سے نامنظور کر دیں۔ اور ہندی زبان کا (بلوں اور ایکٹوں کے لئے) بل جو یوپی کونسل میں منظور ہو چکا ہے۔ بکثرت رائے سے منظور ہو گیا۔

تجارتی تعطل کانفرنس کا امکان

حالانکہ سرکاری طور پر ابھی پاکستان نے کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن امید کی جاتی ہے کہ اس مہینہ کے اختتام سے پہلے ہند و پاکستان کی ایک کانفرنس تجارتی تعلقات پر غور کرنے کے لئے ہوگی۔

کہا جاتا ہے کہ ہونے والی کانفرنس میں پاکستان صرف اشیاء کی قیمت پر بحث کرے گا۔ اور تبادلہ زر کے تناسب پر کوئی بات چیت نہ ہوگی۔ جو ہندوستان کے لئے بھی ضروری نہیں ہے۔ وہ صرف مناسب قیمت پر اشیاء چاہتا ہے۔

غلہ کی وصولی اور تقسیم

صوبوں میں غلہ کی وصولی اور تقسیم کے طریقہ کار کی جانچ پڑتال کے لئے حکومت ہند نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے

معلوم ہوا ہے کہ یہ کمیٹی صوبوں میں غلہ کی وصولی اور تقسیم کے کچھ ایسے طریقے مقرر کرے گی کہ اگر کسی صوبہ میں غلہ کی کمی ہو تو باہر غلہ کم بھیجا جائے۔ اور اگر غلہ زائد ہو تو زیادہ بھیجا جائے اس کے علاوہ یہ کمیٹی اس بات کی بھی کوشش کرے گی کہ تمام صوبوں میں غلہ کی وصولی اور تقسیم کار کا طریقہ عملی اور ایک ہی جیسا ہو۔ غلہ کی وصولی اور تقسیم کے کاموں کی اس وقت مرکزی حکومت جن طریقوں سے نگرانی کر رہی ہے یہ کمیٹی ان طریقوں میں ضروری تبدیلی کرے گی۔

بورڈ کے چیرمین برہمانند جی ہو گئے

۲ فروری ۲ بجے دن کو ٹاؤن ہال میں مسٹر معین الدین انصاری اڈیشنل ڈسٹرکٹ و سشن جج کی صدارت میں کانپور میونسپل بورڈ کی میٹنگ ہوئی جس میں ۴۳ ممبروں میں سے ۴۱ ممبروں نے شرکت کی۔ حاجی محمد سعید نے پنڈت برہمانند مصرا کا نام بورڈ کا چیرمینی کے لئے پیش کیا۔ اور مسٹر ایس سی مترا نے اس کی تائید کی اور کوئی دوسرا نام نہ پیش ہونے کی وجہ سے پنڈت برہمانند مصرا میونسپل بورڈ کے چیرمین منتخب ہو گئے

پرشوتم داس ٹنڈن جی کو ایڈریس

بابو پرشوتم داس ٹنڈن پریسیڈنٹ پراونشل کانگریس کمیٹی واسپیکر یوپی اسمبلی کو پنڈت برہمانند مصرا چیرمین کانپور میونسپل بورڈ نے اڈریس پیش کیا اور ٹنڈن جی نے اڈریس کا جواب دیتے ہوئے میونسپل بورڈ کے ممبران سے اپیل کی کہ وہ الکشن بازی کو بھول کر شہری زندگی کا اعلیٰ معیار قائم کریں۔ اعلیٰ عہدوں کی خواہش ہر ملک میں پائی جاتی ہے۔ لیکن ہندوستان میں یہ خواہش بہت زیادہ ہے۔ اور کانپور بھی اس سے بری نہیں۔ اور یہ کمزوری کانگریس کے اندر بھی پیدا ہو گئی ہے۔ کیا ہم نے جمہوریہ اسی لئے بنایا ہے

ٹنڈن جی نے ممبروں سے خاص طور پر اپیل کی کہ عورتوں کے لئے پناہ گاہیں کھولیں جہاں وہ ایمانداری سے روزی کمانے کے کوئی پیشہ سیکھ سکیں۔ یہ پناہ گاہیں بے روزگاروں کے لئے سیوا آشرم کے طور پر ہونا چاہیئں۔

ٹھاکر جنگ بہادر سنگھ چیرمین کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ نے بابو پرشوتم داس ٹنڈن کی خدمت میں اڈریس پیش کیا۔ اور ٹنڈن جی نے اڈریس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے جو مدرسین پان یا سگرٹ کھاتے پیتے ہیں۔ وہ طلبا کے سامنے ایک برا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ایسے مدرسوں کو اسکول سے ہٹا دینا چاہیئے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ عمارتوں کی کمی کو جو سے اسکولوں کے کام کو روکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس ملک میں قدیم زمانہ میں درختوں کے نیچے بیٹھ کر تعلیم دی جاتی تھی۔ اس لئے مدرسین کو بھی کھلی ہوا میں تعلیم دینا چاہیئے۔

بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے تلک ہال میں کانگریسی کارکنوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔ آج بے روزگاری اور غریبی کی وجہ سے بہت سی عورتوں نے طوائفوں کا پیشہ اختیار کر لیا ہے جن کی تعداد بیس (۲۰) لاکھ ہے۔ کانگریسی کارکنوں کو چاہیئے کہ وہ ان عورتوں کو باعزت زندگی کی طرف واپس لانے کے لئے کام کریں۔

زمینداری فنڈ

معلوم ہوا ہے کہ الہ آباد ڈویژن میں ۳ فروری تک زمینداری فنڈ میں ایک کروڑ ۲۷ لاکھ روپیہ جمع ہوا ہے جس میں کانپور ضلع میں ۳۶ لاکھ ضلع فتحپور میں ۳۰ لاکھ ضلع اٹاوہ میں ۱۰½ لاکھ ضلع فرخ آباد میں ۱۶½ لاکھ اور ضلع الہ آباد میں ۲۵½ لاکھ

میونسپل بورڈ کو توڑنے کا نوٹس

۳ و ۴ فروری کو یوپی گورنمنٹ کے کانپور میونسپل بورڈ کو دو نوٹس ملے ہیں۔ پہلا نوٹس ۱۵ جنوری کا ۳ فروری کو ملا جس میں بورڈ پر ۱۸ الزامات لگا کر ان سے ایک مہینے کے اندر جواب مانگا گیا ہے۔ اور دوسرا نوٹس ۳ فروری کا ۴ فروری کو ملا ہے جس میں بورڈ سے یہ کہا گیا ہے کہ بورڈ کی بدانتظامی کی وجہ سے حکومت بورڈ کا انتظام کیوں نہ اپنے ہاتھ میں لے لے۔

غالباً بورڈ ان ۱۸ الزامات کے جواب دیگا۔ لیکن اس قدر جلد جلد رائے قائم کرنا اور بدلنا یہ حکومت کے شایان شان کے نہیں ہے۔ اور

اپنا کانپور

اس سے بورڈ کے کام میں ہرج ہی واقع ہوتا ہے

الہ آباد کے کمشنر الہ آباد ڈویژن کے کمشنر مسٹر حسن ظہیر آئی سی ایس نے تین دن کے لئے کانپور تشریف لا کر مسٹر کرشن چند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے یہاں قیام کیا۔ اور ضلع کانپور و شہر کے رہنماؤں سے ملاقات کی۔ میونسپل بورڈ سے نے چیرمین پنڈت برہمانند مصرا اور بعض ممبران اور ایگزیکٹو افسر نے بھی ملاقات کی۔

لیڈیز جیل وزیٹرس ڈسٹرکٹ ڈسچارجڈ پرزنرس ایڈ کمیٹی کانپور کی ایگزیکٹو کمیٹی کی ایک میٹنگ مسٹر آر منوہر لال کی صدارت میں ہوئی جس میں گورنمنٹ کی ہدایت کی مطابق مندرجہ ذیل تین خواتین کو جیل وزیٹرس مقرر کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

شریمتی تاراوتی اگروال، ڈاکٹر چندرا کانتا ودھگی اور ڈاکٹر کشمی سہگل

آل انڈیا پیتا لوجیکل کانفرنس جو لکھنؤ میں ۱۸ فروری سے ۲۱ فروری تک ہو رہی ہے اس کے لئے مندرجہ ذیل تین ڈیلیگیٹ منتخب کئے گئے ہیں۔

سرس سروان سنگھ سٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ ایس کے مصرا اور کے پی ستو کلا پروبیشن افسران۔

ٹرانسپورٹ پرمٹ بند یوپی کے پراونشل ٹیکسٹائل کنٹرولر نے اوسط درجہ کے اور گھٹیا قسم کے کپڑے اور سوت کی برآمد کے ٹرانسپورٹ پرمٹ دینا عارضی طور پر اس وقت تک کے لئے بند کر دیا ہے جب تک کہ کپڑے کی قیمتوں کا موجودہ رجحان قائم رہتا ہے۔ اس صوبہ میں ملوں کے بنے ہوئے کپڑے کی برآمد پر پابندی کی وجہ سے کپڑے کے تاجر ناراض ہیں۔

اسپتال کا کلرک گرفتار سول سرجن کے دفتر کے ہیڈ کلرک مسٹر راجہ رام شوکل کو ڈاکخانہ کے ایک کلرک سے دو روپیہ کی رشوت لینے کی بنا پر پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

مجلس چہلم نواب سید خاقان حسین عارف مرحوم کا چہلم ۱۲ فروری ۸ بجے صبح بروز اتوار ہوگا۔ جس میں مولانا سید کلب حسین لکھنؤ سے تشریف لا کر مجلس پڑھیں گے۔

پارلیمنٹ

۶ فروری کو ہندوستانی پارلیمنٹ میں پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے پارلیمنٹ میں اس اعلان کا اعادہ کیا کہ گوا ہندوستان میں شامل ہوگا۔

ہندوستانی پارلیمنٹ میں پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے بتایا کہ ہندوستان میں ایٹمی طاقت پیدا کرنے کے لئے جلد ہی امکان انتظام کیا جائے گا۔

پارلیمنٹ میں مسٹر گوپال سوامی آئنگر کے پیش کئے ہوئے بل پر مباحثہ ہوا۔ اس بل کے ذریعہ آسام سے ان آنے والوں کو نکالنے کا اختیار دیا گیا ہے جو وہاں کے باشندے نہیں ہیں۔ اس سلسلہ میں وہاں چھ ہفتے سے آرڈیننس جاری ہے۔ جس کے مطابق لوگوں کو نکالا جا رہا ہے۔ جن کا داخلہ ناپسندیدہ خیال کیا جاتا ہے۔

سب رنگ

مرزا صاحب خیریت تو ہے یہ ۱۸ گز نین سکھ صبح صبح کس لئے منگوایا ہے۔ ابھی تو سفر آخرت کے بہت دن ہیں ابھی سے کفن خرید کر رکھنے سے سوائے کفن میلا ہونے کے اور تو کوئی فائدہ نہیں۔ جبر کیجئے آگے چل کر ممکن ہے کہ کپڑے کی قیمت اور گر جائے کپڑے کی قیمت گرے یا نہ گرے لیکن آج کل جس رفتار سے ریلیں گر رہی ہیں۔ ان کی وجہ سے ہر سفر، سفر آخرت بن گیا ہے۔ اس لئے محتاط آدمی کا فرض ہے کہ جب کبھی ریل میں سفر کا ارادہ کرے تو پہلے کفن کا انتظام ضرور کرے نہ جانے کس وقت ریل پٹری سے اتر کر اسٹیشن کے بجائے قبرستان کا راستہ اختیار کر لے۔ اور مسافر گھر کے بجائے قبر میں اتارے جانے لگیں۔

۔ یوں تو مرزا صاحب! ہر مرد مجاہد کو کفن بردوش رہنا ہی چاہیے۔ لیکن اس چور بازاری کے زمانہ میں یہ سمجھنا کہ ریل کے الٹنے کے بعد آپ کا کفن آپ ہی کے کاندھے پر رہے گا۔ اور کسی دوسرے کے بغل میں نہ پہونچ جائے گا۔ سوائے خوش فہمی اور کیا ہے۔

پھر تو تمہیں بتاؤ! کہ کوئی شریف آدمی کیا کرے۔ ریل کا سفر ضروری ہفتہ میں پانچ بار ریل کا الٹنا یقینی اب ایسی صورت میں ریلوے پر اپنے کفن کا بار ڈالنا کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

خصوصیت کیسا تو ایسی حالت میں جب کہ آپ کو معلوم ہے کہ بے چارہ ریلوے کا محکمہ اس قدر غریب ہے کہ ریلوے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ نہیں کر سکتا۔

تو کیجیے یہ معاملہ ہے! تو پھر کیوں نہ ریلیں الٹیں۔ جب خالی پیٹ ملازمین گاڑی کھینچیں گے تو گاڑی کا اللہ ہی حافظ ہے۔

ناواقفیت ایک نعمت ہے۔ اس کی بدولت کسی مسئلے کا حل کرنا، کسی چیز کے بارے میں رائے قائم کرنا ایسا آسان ہو جاتا ہے! بے خوف جو چاہے کہہ جاؤ۔ جو چاہے کہہ جاؤ۔ اگر اس ناواقفیت کے سرمایہ میں قیاس آرائی یعنی اٹکل پچو گڈے بھی شامل کر دو پھر کتاب کی کتاب لکھ سکتے ہو۔ گھنٹوں بلا تکان اور بلا رکاوٹ تقریر کر سکتے ہو۔ مصیبت تو واقفیت ہے۔ کہ جہاں اس سے سابقہ پڑا پھر قدم قدم پر سوچ بچار کرنا پڑتا ہے کہ یہ کہوں یا نہ کہوں وہ کہوں یا نہ کہوں!

ابھی ایک کرم فرمانے ناواقفیت کی نعمت سے فائدہ اٹھا کر نا طبقہ واری سماج پر دو چار ہاتھ جما دئے تھے پھر ذرا دم لے کر نیشنلسٹوں پر وار کر دیا۔ ہم کو یقین ہے کہ ان کو اپنی جگہ ذرا بھی بے چینی نہیں ہوگی کہ انھوں نے کوئی غلطی کی ہے۔ خدا ترقی دے ناواقفیت کو۔ وہ ایسی سب قسم کی بے چینیوں کو اٹھنے سے پہلے سلا دیتی ہے۔

ادب لطیف

نغمۂ شاعر

بارش ہو چکی تھی ..... شاعر کے دلی جذبات کے عمیق سمندر میں ایک طوفان عظیم برپا ہوا۔ وہ دیوانہ وار اٹھا۔ اور صحرا کا رخ کیا .....

بادِ صبا اٹھکیلیاں کرتی ہوئی خراماں خراماں چل رہی تھیں۔ اور گندم کے لہلہاتے ہوئے پودوں کو طوفان اور طوفانی سایہ نے آگھیر لیا تھا۔

شاعر۔ ہاں پرندو چرند کو اپنے ترانے سے مسحور کرنے والے شاعر نے گوشۂ خلوت کی خاموش تنہائیوں میں بیٹھ کر ایک پر شور مگر شیریں و سحر انداز نغمہ چھیڑ دیا!

الہامیت کن نغمہ جس نے فضا کے بادلوں میں قازوں کو سرمست کر دیا تھا۔ اور لالہ کو آسمان کی سر بلندیوں پر سے نیچے اتار لایا تھا۔ ابابیل فضا میں پرواز کرتی ہوئی بیخودی کے عالم میں ہر گئی۔ سانپ اپنی ہلاکت آفریں قوت کو بھول کر ایک شاخ کے نیچے دبک گیا۔ باز اپنے شکار کو آہنی پنجے تلے لا کر اپنی بیخودی سے یکسر فراموش ہو گیا۔ عندلیب خوش الحان والہانہ انداز میں پکار اٹھی گو کہ میں ہزار داستان ہوں۔ لیکن ایسا فرحت انگیز اور مسرت خیز سرود کبھی بھی میرے ساز گلوئے آشنا نہیں ہوا۔ اوہ! شاعر! تیرے نغمہ میں کیا کیف دستی ہے۔ تو حال کے ساز پر مستقبل کا راگ گاتا ہے۔

نونہال دنیا

علم کی شمع جلاؤ بچو

از قادری حافظ محمد صابر صاحب سنا اردو اسکول مالیگاؤں

دیکھو بھول نہ جاؤ بچو!
اپنا سبق دہراؤ بچو!
علم سے عزت ہوگی جہان میں
خود سیکھو سکھلاؤ بچو!
نام جہاں میں روشن ہوگا
علم کی شمع جلاؤ بچو!
دل میں پیدا حب وطن ہو
ایسا ترانہ گاؤ بچو!
باغ وطن میں پھول کی صورت
مہکو اور مہکاؤ بچو!
گلشن علم کے بلبل بن کر
گیت وطن کے گاؤ بچو!
علم سے عزت علم سے دولت
اس کو ڈھونڈ کے لاؤ بچو
اپنے ملک وطن کا پرچم
تم سب مل کر لہراؤ بچو
دل سے بڑوں کی باتیں سن کر
ان کو عمل میں لاؤ بچو!
اپنے وطن کا نام جہاں میں
سورج سا چمکاؤ بچو!

عالم نسواں

عورتوں کی کانفرنس

لکھنؤ یکم فروری۔ وزیر صحت راجکماری امرت کور نے آج نوجوان عیسائی عورتوں کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عورتوں میں سماجی کام کرنے والوں کو ہندوستان کی عورتوں کی حالت کو درست کرنے پر زیادہ توجہ دینی چاہیے۔

انھوں نے کہا کہ ہندوستان کی عورتوں کے پاس ان کی بیش قیمت ایثار و قربانی کی روایات ہیں جن سے وہ جذبہ عمل پیدا کر سکتی ہیں۔

راجکماری امرت کور نے اس ادارہ کی سرگرمیوں کی تعریف کی۔ اور سماجی تربیت کی مہم کی ہمت افزائی کی انھوں نے کہا کہ اگر ہم نفرت اور خوف اور بے اعتمادی کے سیاہ بادلوں کو ہندوستان کی فضا سے دور کر سکیں تو ایک بڑا کام ہوگا۔

ساڑھے ۱۶ کروڑ بالغ جاہل ہیں

من پے۔ ہفتہ تعلیم بالغان کا افتتاح کرتے ہوئے تھیا سوفیکل کالج کے پروفیسر اینا سرامینم نے کہا کہ کسی وسیع پیمانے پر تعلیم کی اسکیم اسی وقت کامیاب ہو سکتی ہے جب علم طور پر ابتدائی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے۔

انھوں نے کہا کہ ہندوستان کے ۱۸ کروڑ بالغوں میں ساڑھے سولہ کروڑ بالغ بے پڑھے اور جاہل ہیں۔

پردۂ فلم

پردۂ سیمیں کی چہکتی بلبل ثریا

سٹوڈیو از پی۔ کے جوشی

بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ ثریا سب سے پہلے پردۂ فلم پر فلم اسٹیشن ماسٹر میں بطور ایک نو عمر لڑکی پیش ہوئی اور ایک کورس (جلو جلو ری سکھی ماد ہو بن میں) میں بھی حصہ لیا۔ اس کے بعد ڈائرکٹر ننده نے اسے اپنی فلم اشارہ میں ایک غریب اور شرمیلی لڑکی کے کردار میں پیش کیا۔ اس فلم میں پرتھوی راج کے جلوہ گر ہونے کے باوجود ثریا نے لوگوں کے دلوں کو ٹٹولا۔ ایک گانا بھی گایا۔ (پنگھٹ پہ مرلیا باجے) کون جانتا تھا یہی گانا ثریا کے آئندہ درجنوں مسحور کن گانوں کا پیش خیمہ ہے!

بعد ازاں بمبئی ٹاکیز کی ناچ و رومان سے بھرپور فلم "ہماری بات" میں مشہور ڈانسر ممتاز علی کے شانہ بشانہ ناچنے والی ساحرہ ثریا ہی تو تھی۔ مگر اس منزل پر کسی بھی اہل نظر کے لئے یہ تصور کرنا مشکل تھا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں یہی ثریا صحیح معنوں میں فلمی دنیا کی ملکہ بن جائے گی۔ اب تو ثریا بہتر فلموں میں ہیروئن بن کر آنے لگی۔ اور اداکاری کے علاوہ اقرباء پاپولر فلم میں چند ایک ایسے دلفریب گانے بھی پیش کرنے لگی کہ مشہور گانے والیاں شمشاد گیتا رائے۔ اور امیر کرناٹکی بھی صف اول سے ہٹتی نظر آنے لگیں۔

آج ثریا ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ ہر دلعزیز فلم ایکٹریس کہی جا سکتی ہے۔ گو اداکاری میں وہ بہت کچھ سیکھ چکی ہے۔ مگر اس کے گلے کا جادو ہی اس کی اصل خوبی ہے۔ کسی بھی فلم میں ثریا کا شامل کیا جانا اس کی باکس آفس پر کامیابی کی گارنٹی ہے۔ پھر اگر پروڈیوسر اسے ایک فلم میں کام کرنے کے عوض ستر ہزار روپیہ یا زیادہ دینے پر آمادہ ہوں تو تعجب کیوں ہو؟

ثریا کا چہرہ اگرچہ اتنا دلکش نہیں لیکن بھلا ہو بمبئی کے اس دندان ساز کا جس نے کہ اس کے دو اگلے بدزیب دانتوں کو درست کر دیا ہے۔

ثریا نہ ہی تو حد سے زیادہ خوبصورت ہے اور نہ ہی اس کی اداکاری اتنی بلند پایہ ہے۔ آخر کون سی چیز ایسی ہے کہ اسے لاکھوں دلوں کی ملکہ بنا رہی ہے قسمت! جی نہیں! اس کی ہر دل میں گھر کر جانے والی سریلی آواز اس کے گانے ہی اس کے بے پناہ ہر دلعزیزی کا راز ہیں۔ آجکل کی ہندوستانی ایکٹریسوں میں صرف ثریا ہی تو خود گاتی ہے دوسری ایکٹریس تو پلے بیک گانے والیوں کی محتاج ہیں۔

آج تک ثریا نے جتنی بھی کردار نبھائے ہیں ان میں سے مندرجہ ذیل قابل داد ہیں۔ بطور ایک پہاڑی لڑکی پروانہ میں ایک بدقسمت پر [illegible] فلم [illegible] میں ایک گاؤں کی گوری [illegible] پیار کی جیت میں ایک سوسائٹی سے خارج [illegible] ولایت پاس دوشیزہ فلم [illegible] میں [illegible] دل رقاصہ فلم عمر خیام میں اور ایک [illegible] بہن فلم بڑی بہن میں۔

چند ایک کم پایہ فلمیں صرف ثریا ہی کی وجہ سے باکس آفس پر بری طرح سے ناکامیاب ہونے سے بچ گئیں۔ ثریا جس [illegible] بھی پیش ہو [illegible] قریب نغمے تو سنا ہی دیتی ہے۔

ثریا کا پورا نام ثریا جمال ہے وہ لاہور کی رہنے والی ہے۔ اس نے زیادہ تعلیم حاصل نہ کی۔ ثریا اپنی ماں اور نانی [illegible] آخر الذکر [illegible]

[illegible]

آزاد جمہوریہ میں ہر مسلمان عزت اور بے خوفی کیساتھ رہے گا

یوپی اسمبلی میں وزیر اعظم پنت کا اعلان

لکھنؤ ۳ فروری۔ آزاد اور با اختیار عوامی جمہوریہ میں ہر مذہب اور گروہ کا یکساں احترام ہوگا۔ اور ایک لاکھ یا ایک کروڑ ہندوؤں کے درمیان رہنے والا مسلمان بھی کسی قسم کا خطرہ یا اندیشہ اپنے دل میں محسوس نہیں کر سکے گا۔ آج یوپی اسمبلی میں وزیر اعظم پنڈت گوبند بلبھ پنت نے پر جوش نعروں کے درمیان مذکورہ بالا الفاظ کہے۔

انھوں نے مزید کہا۔ میری صرف یہی خواہش نہیں ہے کہ ہر شہری کو چین اور آرام میسر ہو۔ اور پیٹ بھر کر روٹی ملے۔ بلکہ میں پورے خلوص کے ساتھ چاہتا ہوں کہ ہر مسلمان عزت اور بے خوفی کے ساتھ رہ کر ہم پر اس سے زیادہ بھروسہ کرے۔ جتنا وہ غیر ملکی حکومت پر کرتا تھا۔ کیونکہ ہم عوام کے خادم ہیں۔

وزیر اعظم نے پر زور الفاظ میں اعلان کیا کہ ہم پاکستان کو اپنا رہنما ہرگز نہ بنائیں گے۔ وہاں جو کچھ بھی ہو رہا ہو۔ ہمارے صوبے اور ملک میں پوری قوت اور استحکام کے ساتھ ہر شخص کو مذہبی آزادی ملے گی اور اس کی عبادت گاہیں محفوظ ہوں گی۔ اور اس کو عبادت کی ہر ممکن سہولیت دی جائے گی۔

آج یوپی اسمبلی میں جس کی کارروائی اسپیکر مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن کی رہنمائی میں شروع ہوئی گورنر کی شکریہ کی تجویز جس پر دو دن سے مباحثہ ہو رہا تھا۔ کثرت رائے سے منظور ہو گئی۔

وزیر اعظم پنت نے دو دن کے مباحثہ کا جواب دیتے ہوئے صوبہ کے عوام کو مبارکباد دی۔ اور ان کی کوششوں سے آج یہ مسرت نصیب ہوئی کہ اسمبلی کا اجلاس آزاد عوامی جمہوریہ کے جھنڈے کے نیچے ہو رہا ہے۔ انھوں نے مہاتما گاندھی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا۔ "اے مہاتما! ہم آج پھر عہد کرتے ہیں کہ تیرے ہی نقش قدم پر چل کر ملک کا مرتبہ اونچا کریں گے۔

انھوں نے نکتہ چینیوں کے بارہ میں کہا کہ حکومت نے خواہ کتنی ہی غلطیاں کی ہوں۔ مگر اس موقع پر سوائے جزئیات کے صرف اصولی بحث ہونا چاہیئے تھی۔ پھر بھی نکتہ چینی کرنے والوں نے صوبہ کے عام حالت کو جواب پہلے سے بہت بہتر ہے بیشک نظر نہیں رکھا۔

انھوں نے اس خیال کی تردید کی کہ صوبہ کی یا یہاں کے عوام کی حالت بگڑ گئی ہے۔ اور یہاں رشوت اور بددیانتی زیادہ ہو گئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ بعض دماغوں میں سوائے بددیانتی چور بازاری اور رشوت ستانی کے اور کوئی بات ہی نہیں آتی ہے یہ خطرناک بات ہے۔ اس سے اور فضا خراب ہوتی ہے۔

پنت جی نے اس الزام کی بھی تردید کی کہ حکومت عدلیہ کے اختیارات کو کم کرنا چاہتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں ہرگز یہ نہیں چاہتا ہوں کہ عدلیہ کی آزادی میں کوئی فرق آئے۔ میں زیادہ دنوں اس ایوان یا حکومت میں بھی نہیں رہنا چاہتا ہوں۔ اور میری خواہش ہے کہ جب میں حکومت سے الگ ہوں تو عدلیہ کی آزادی اور اختیارات میں کوئی کمی محسوس نہ ہو۔

انھوں نے صوبہ کی اہمیت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہاں ہندو تہذیب کا مرکز ہے۔ یہاں مسلمانوں کی حکومت بھی رہی ہے۔ یہاں تاج محل بھی ہے اور یہاں تمام مذہبوں کے مقدس مقامات اور عبادت گاہیں بھی ہیں۔

انھوں نے کہا کہ ہمارا فرض ہے کہ یہاں بھائی چارہ کی ایسی فضا پیدا کریں تا کہ ہر ایک یہ محسوس کرے کہ یہی اس کا وطن ہے۔

پنت جی نے سلسلہ تقریر میں کہا ہم گاندھی جی کے اصولوں کو لے کر چل رہے ہیں۔ اور ان اصولوں میں ہندو مسلمان کا کوئی فرق نہیں ہے۔ اور ہمارے درمیان تنگ دلی کی کوئی جگہ نہیں ہے ہم سب کی متفقہ کوشش ہونا چاہیئے کہ صوبہ اور ملک کی عزت میں برابر اضافہ ہو۔ اور دنیا کی نگاہیں جو ہماری طرف لگی ہوئی ہیں۔ اور وہ ہم سے رہنمائی کی متوقع ہے۔ اسے ہم سے مایوسی نہ ہو۔

انھوں نے کہا کہ مجھے بے حد تکلیف ہوتی ہے کہ اور میرا سر شرم سے جھک جاتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ کوئی مسلمان یا سکھ یا ہریجن اپنے کو غیر محفوظ محسوس کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہاں سب چین سے رہیں میں اسی کو کافی نہیں سمجھتا بلکہ میری تمنا ہے کہ ہر شخص عزت اور احترام کے ساتھ ترقی کرے۔

پنت جی نے کہا ہو سکتا ہے کہ ہمارے درمیان کچھ اختلافات ہوں لیکن ان اختلافات کو ہمیں سمجھوتے سے طے کرنا ہوگا۔

انھوں نے مزید کہا کہ میں ہرگز پسند نہیں کروں گا کہ کسی اقلیت کو جبر کے ذریعہ کسی بات کے ماننے پر مجبور کیا جائے۔ تقریر کے آخر میں انھوں نے نصیحت کی کہ بھائی چارہ کی فضا پیدا ہونے پر حکومت مضبوط ہوگی۔ اور کانگریس ترقی کرے گی۔

انھوں نے یہ بھی کہا کہ کچھ لوگوں کے کانگریس سے علاحدہ ہو جانے سے کانگریس کمزور نہیں ہوگی۔ ماضی میں کانگریس سے بڑے بڑے لیڈر علاحدہ ہوئے لیکن اس سے وہ کمزور نہیں ہوئی بلکہ طاقت ور ہوئی۔ اور اس یقین کا اظہار کیا کہ کانگریس ہی ہمیشہ ملک کی سب سے طاقت ور جماعت رہے گی۔

ہائیڈروجن بم پر کنٹرول!

لیک سکسس ۔ ۲ فروری۔ متحدہ اقوام کے جنرل سکریٹری مسٹر ٹریگوے لائی نے کل کہا کہ میں یہ تجویز پیش کرنے والا ہوں کہ ہائیڈروجن بم بین الاقوامی کنٹرول کیا جائے۔

تین لاکھ ٹن گیہوں کی درآمد

نئی دہلی ۶ فروری۔ آج پارلیمنٹ میں بتایا کہ حکومت مدراس نے چھ لاکھ ٹن کا مطالبہ کیا ہے کیونکہ ضلع تامل میں بارش بہت کم ہوئی جس کی وجہ سے پیداوار پر اثر پڑنا ضروری ہے۔

وزیر غذا نے یہ بھی کہا کہ ارجنٹائن سے یہ معاہدہ ہوا ہے کہ سو لاکھ ٹن گیہوں جوٹ کے نئے ہوئے سامان کے معاوضہ میں دے گا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس کی قیمت پندرہ روپیہ فی من کے حساب سے پڑے گی۔

امریکہ میں نئے قسم کا ہوائی جہاز

واشنگٹن ۔ ۵ فروری۔ جدید ترین ہوائی جہازوں کا مقابلہ کرنے کے لئے امریکہ کے ہوابیڑہ نے ایک نئے قسم کا ہوائی جہاز تیار کیا ہے۔ یہ جہاز چھوٹا ہے لیکن اس کی رفتار بہت تیز ہے۔

اقوال زریں

جس چیز کا نہ جاننا ہلک ہو اس کا جاننا فرض ہے۔

علم وہی ہے جو مطلوب ہو تجائے۔ ورنہ وہ حجاب ہے۔

جو شخص کسی خود رائے کو نصیحت کرے وہ خود نصیحت کا محتاج ہے۔

تین چیزوں سے غم غلط ہوتے ہیں۔
۱۔ یاد خدا۔ ۲۔ اس کے دوستوں کی ملاقات
۳۔ اقوال حکماء۔

گو علم عمل سے بہتر ہے۔ مگر علم درخت ہے۔ اور عمل اوس کا پھل۔

جس کا علم اس کی حرص پر غالب آیا پس وہ علم نفع بخش ہے۔

موج تبسم

نجومی نے نوجوان کو گھورتے ہوئے کہا۔
"میں ماضی اور مستقبل کا سب حال بتا سکتا ہوں"
نوجوان! "تو پھر میرے متعلق بتلایئے کہ
نجومی نے نوجوان کو آدھے گھنٹے تک ماضی اور
مستقبل کا حال بتلایا۔ جب وہ سب کچھ بتا .... چکا تو نوجوان نے کہا۔
آپ نے سوائے ایک بات کے سب کچھ بتا دیا
نجومی وہ کیا!
نوجوان یہی کہ آج میں تم کو ایک پیسہ نہ دونگا۔

ہندوستان میں عام انتخابات

مدراس ۳ر فروری۔ ہندوستان کی تمام صوبائی اور ریاستی اسمبلیوں کے عام انتخابات مئی یا جون ۱۹۵۱ء میں ہوں گے حکومت ہند نے تمام حکومتوں سے دریافت کیا ہے کہ اگر مذکورہ انتخابات ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کے چند مہینے بعد کرائے جائیں تو ان کے لئے باعث زحمت نہ ہوگا۔ مردم شماری فروری ۱۹۵۱ء تک ختم ہوگی اور انتخابات مئی کے ماہ میں بآسانی ہوسکیں گے۔

عجیب معلومات

دنیا میں سب سے بڑا آتش فشاں پہاڑ جنوبی افریقہ میں ہے۔
دنیا میں سب سے بڑی نمک کی جھیل ایشیا میں ہے۔!
دنیا میں سب سے لمبا پلیٹ فارم اسٹیشن سونی پور (بہار) میں ہے۔
دنیا میں سب سے بڑا سنیما ہاؤس راکسی نیویارک میں ہے۔ اس میں بیک وقت ۶۲۰۰ آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔
روس میں دنیا کے سب ملکوں سے زیادہ فوج ہے۔
دنیا میں میٹھے پانی کی جھیل سپیریر کناڈا میں ہے۔!
دنیا میں سب سے زیادہ گہری جھیل نبکال سنٹرل ایشیا میں ہے۔ بعض مقامات پر اس کی گہرائی ۴۸۰۰ فٹ ہے۔
دنیا میں سب سے بڑا بل ٹے پل اسکاٹ لینڈ میں ہے!۔
دنیا میں سب سے بڑا جزیرہ نما ہندوستان ہے۔

افسانہ

ایک مختصر افسانہ

ڈاکٹر کا فیصلہ

ڈاکٹر رابسن کو اس میں کمال حاصل تھا کہ عمل جراحی کے ذریعے انسانی شکل وصورت میں نمایاں تبدیلی پیدا کردے۔ نوجوان ڈاکٹر ہنس مکھ اور زندہ دل تھا مگر آج خدا جانے اس کا دل کیوں بیٹھا جا رہا تھا۔ اور کسی کام میں دل نہ لگتا تھا۔ اس نے اخبار اٹھایا مگر کوئی خبر جاذب نظر نہ لگی۔ گھبرا کر اخبار رکھنے ہی کو تھا کہ ایک فوٹو چھپا ہوا نظر آیا۔ اس شخص کی ناک بڑی کانوں کی ہڈی اٹھی ہوئی چہرہ توحش اور پیشانی پر ایک گہرا زخم کا نشان۔ اوپر موٹے حروف میں درج تھا۔ کہ اس صورت اور شکل کے انسان کا پتہ چلاؤ اور۔ مختصر سا پیراگراف تھا کہ یہ شخص بہت زبردست قاتل ہے۔ پتہ دینے والے کو انعام ملیگا۔

اس نے اخبار کو الگ پھینکا اور ساتھ ہی اس کے مشورتی کمرے کی گھنٹی بجی۔ دل تو نہ جانا چاہتا تھا مگر فرض منصبی کے خیال سے اٹھ کر مشورتی کمرے میں آیا۔ جہاں ایک شخص کوٹ پہنے اور مفلر سے اپنا چہرہ چھپائے ہوئے نہایت آرام سے ایک کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آیا۔

(اجنبی نہایت لاپرواہی سے) ڈاکٹر مجھے اپنی موجودہ چہرہ پر اطمینان نہیں ہے۔ اس لئے میں آئیں کچھ تبدیلی چاہتا ہوں۔

ڈاکٹر۔ جب تک پورا چہرہ نہ دیکھ لوں، کوئی رائے قایم نہیں کرسکتا۔

اجنبی نے منہ سے مفلر وغیرہ ہٹایا اور اب اسی قاتل کا چہرہ سامنے تھا جسے وہ اخبار میں دیکھ چکا تھا۔

ڈاکٹر (اپنی حیرت کو دبا کر) مجھ سے اس میں کسی قسم کی تبدیلی ممکن نہیں۔

اجنبی۔ معلوم ہوا یوں نہ کام چلے گا۔ (ایک ریوالور کی نال ڈاکٹر کی طرف کرکے) اچھا اپنا اوزار کا بیگ لو اور چپ چاپ میرے ساتھ چلے چلو۔

ڈاکٹر خاموشی سے بیگ جراحی لے کر ساتھ ہولیا۔ اور اجنبی اسے گلیوں میں لئے ہوئے اور ایک مختصر سے بڑ حال مکان میں لے کر داخل ہوگیا۔

اجنبی (کمرے میں رک کر) ڈاکٹر عقل سے کام لو اور میری صورت میں تبدیلی پیدا کردو۔ ورنہ تمہاری جان کی خیر نہیں۔ اور تمہاری جان اسی صورت میں بچیگی کہ تم میری صورت بدل دو۔ اور اس کا وعدہ کرو کہ کسی سے نہ کہوگے۔

ڈاکٹر۔ رابسن چار و ناچار تیار ہوا۔ اور اس نے عمل جراحی شروع کی۔ مرہم پٹی کے بعد ڈاکٹر کو ایک دوسرے کمرے میں بند کردیا گیا اور جراحی کے نتیجہ کا انتظار کرنے لگا۔

یوں تو ڈاکٹر بے حد پریشان تھا۔ مگر پٹی کھلنے والے دن وہ بالکل ہی مطمئن نظر آرہا تھا۔ اس ڈاکٹر کو دوسرے کمرے سے نکال کر جراحی والے کمرے میں لے جایا گیا جہاں قاتل بیٹھا تھا۔ اور سارا چہرہ پٹیوں سے چھپا ہوا تھا۔

اب ڈاکٹر نے آہستہ آہستہ پٹی کھولی۔ چہرہ سے زخم کا نشان بالکل غائب تھا۔ اور نہایت حسین چہرہ نکل آیا۔ مگر اب زخم کی جگہ جلی حروف میں لکھا ہوا تھا۔ قاتل۔ اور دونوں گالوں پر باریک حروف میں باریک ڈور میں لکھا ہوا تھا "قاتل"۔!

ڈاکٹر رابسن کا چہرہ اپنی کامیابی پر چمک اٹھا ساتھ ہی ساتھ یہ بھی سمجھ لیا کہ موت آگئی قاتل نے ہاتھ سے آئینہ پھینکا۔ ایک تڑاخے کی آواز ہوئی۔ اور ڈاکٹر رابسن کی لاش فرش پر پھڑک رہی تھی۔ ساتھ ہی گولی چلنے کی آواز آئی۔ اور قاتل کی لاش بھی خون میں غلطاں تھی مگر ساتھ ہی ساتھ۔ "دہن زخم پکارا اٹھا قاتل!

× انڈگ امید اور خلوص کے ساتھ اپنی ابتدا کردی ہے مجھے یقین ہے کہ ہم ان مسائل کو حل کرنے کے لئے اتحاد و خلوص اور ایک دوسرے کو سمجھ کر کام کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور ہم کچھ حد کامیاب ہوں گے۔

ناجنگ کے مشترکہ اعلان کی پیشکش کا سبب ہماری کمزوری نہیں

پارلیمنٹ میں وزیر اعظم نہرو کا بیان

نئی دہلی ۳ر فروری۔ آج پارلیمنٹ میں مسٹر کے ایم منشی کی تحریک کو باتفاق آرا منظور کرلیا گیا۔ جس کے ذریعہ صدر کی تقریر کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اس طرح ایوان نے حکومت کی ان پالیسیوں اور قانون سازی کے پروگرام کی منظوری دے دی جس کا ذکر صدر نے اپنی تقریر میں کیا تھا۔

وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے اپنی ایک رائے ایک گھنٹہ کی تقریر میں جس پر بار بار اعتراضات کئے گئے اور اس سے زیادہ مرتبہ اس پر نعرہ ہائے تحسین بلند کئے گئے کہا۔ "جمہوریہ پوری طاقت امید اور عزایم کے ساتھ قایم ہوئے ہیں۔ لیکن اس کے سامنے بہت سے مسائل اہم بھی ہیں۔" پنڈت نہرو نے آگے چل کر کہا کہ:۔ میرا اس پر اعتقاد ہے۔ کہ ایک طرف ہمیں اپنی پالیسی میں مضبوط اٹل اور ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے خواہ یہ تیاری فوجی نوعیت کی ہو۔ یا کسی اور طرح کی لیکن۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں غلط بات کو نہ ماننا چاہیئے۔ لیکن پھر بھی ہمارا رویہ محتاط معتدل اور دوستانہ ہونا چاہیئے۔

پنڈت نہرو نے آگے چل کر کہا کہ بالآخر ہندوستان اور پاکستان کے کروروں باشندوں کو ایک دوسرے سے اشتراک عمل اور دوستانہ تعلقات قایم کرنا ہونگے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ پاکستان کی طرف ہند کی پالیسی اٹل ہونے کے باوجود معتدل اور مصالحانہ ہے خواہ پاکستان کا رویہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ پنڈت نہرو نے اعلان کیا کہ ہندوستان احمقانہ پالیسی پر عمل نہ کرے گا۔ پاکستان کے معاملے میں ہندو مہا سبھا کی طرح کی فرقہ وارانہ جماعتیں جو کچھ کہتی ہیں۔ وہ بہت احمقانہ اور ٹیڑھے دماغ کی پیداوار ہے۔

آگے چل کر پنڈت نہرو نے کہا کہ کمیونسٹ تباہی اور تاراج پھیلانے کی سماج دشمن پالیسی پر عمل کر رہے ہیں۔ پنڈت نہرو نے ایک ممبر کے اس اعتراض کی کہ [illegible] کا جلوس دغیر ہندوستانی تھا) مذمت کی۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ صدر کی تقریر اور اس پر مباحثہ ایک نئی بات تھی جمہوریہ کو اپنی روایات خود قایم کرنا ہونگی۔ اجلاس کے شروع ہونے پر مباحثہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حزب مخالف کو اہم سوالات کے اٹھانے کا موقع دیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ حزب مخالف سے ایسے اہم سوالات اٹھانے کی توقع کی جاتی ہے۔ جو حکومت میں عدم اعتماد کی تحریک کے مترادف ہوں گے۔ لیکن اگر اس کے برعکس معمولی مسائل پر وقت ضائع کیا گیا تو اس قسم کے مباحثہ کا اہم مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ موجودہ ایوان میں چونکہ حزب مخالف کی تعداد بہت کم ہے۔ اس لئے یہ بات اور بھی ضروری ہے کہ ان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ رعایت کی جائے۔

اس کے بعد وزیر اعظم نے مختلف مسائل کے متعلق حکومت کی پالیسی کی تشریح کی۔

پنڈت نہرو نے آگے چل کر اپنی تقریر میں اس بات کا اقرار کیا کہ دو سال ادھر حکومت نے کنٹرول ہٹانے کی پالیسی پر عمل کرکے غلطی کی تھی۔ انھوں نے کہا کہ اگر ہم اس پالیسی پر عمل نہ کرتے تو شاید ہماری حالت پہلے سے بہتر ہوتی یقیناً بعض چیزوں پر سے کنٹرول ہٹ جانا چاہیئے لیکن غلہ اور دوسری ضروری اشیاء کی قیمتوں سے کھیلنا حکومت کے لئے خطرناک ہوگا۔ پنڈت نہرو نے اپنے اس اخیال کا اظہار کیا کہ دولت مشترکہ سے تعلقات ہندوستان کے لئے مفاد میں ہیں۔ انھوں نے اس بات کا بھی اعادہ کیا کہ ہندوستان کی خارجہ پالیسی غیر جانبدارانہ رہے گی۔ اور وہ کسی گٹ بندی میں شریک نہیں ہوگا۔

مشرقی بنگال سے جو تخلیہ ہو رہا ہے۔ وہ برا ہے اور اس کو روکنے کے لئے ہر امکانی کوشش کرنا چاہیئے اس کے ساتھ ہی تخلیہ کنندگان کی سود بھی ضروری ہے۔ لیکن اس لئے پیچھے بہت بڑی چیز ہے۔ جس میں اضافہ ہونے سے تباہ کن نتائج ہو سکتے ہیں۔ جو حالات کو زیادہ ابتر بنا دیں۔ پاکستان سے تعلقات رکھنے میں ہمیں مستقل ومضبوط رہنا چاہیئے۔ اور مناسب طور پر تیار بھی۔ لیکن ہمارا رویہ ہمیشہ ہی دوستانہ رہنا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ آخر میں دونوں ممالک کے کروڑوں باشندے جلد یا دیر اشتراک وودوستی کی طرف مائل ہوں گے۔ ہمیں اس مستقبل کا خیال کرنا چاہیئے۔ جو بہت دور نہیں ہے۔ اور ہمیں کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے جو نسلاً بعد نسل جھگڑے اور رقابت کی بنیاد بن جائے۔

ہندوستان نے ناجنگ اعلان کی جو پیشکش کی ہے وہ کمزوری کی نہیں بلکہ طاقت کی نشانی ہے۔ ہم اپنی طاقت جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ کس حد تک ہم واقعات کی اجازت دے سکتے ہیں ہم نے یہ پیشکش محض اس لئے کی کہ اگر اس بات پر سمجھوتہ ہوگیا تو رفتہ رفتہ تعلقات میں ترقی اور سمجھوتہ کی بنیاد پڑ جائے گی!۔

ہم نے چھوٹے چھوٹے معاملات میں جا بجا غلطیاں کیں ہیں لیکن بڑے معاملات میں ہم نے جو کہا یا کیا ہے ٹھیک ثابت ہوا ہے۔ اس ڈھائی سال میں ہم نے کشمیر کے متعلق جو اہم کارروائیاں کی ہیں۔ ان میں سے کسی پر مجھے افسوس نہیں ہے۔

جہاں تک معاشی مسئلہ کا سوال ہے منصوبہ بندی کمیشن اور ہماری دوسری کارروائیاں ہمارے ملک کی بہتر حالت بنائیں گی۔ سرمایہ دار اور مزدور کے تنازعہ میں مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ بہت سے سرمایہ دار وطن پرست ہیں۔ لیکن ان کا کوئی سماجی نظریہ نہیں۔ حالانکہ سماجی نظریہ کیونزم سوشلزم اور حتی کہ سرمایہ دارانہ نظام میں مشترک ہے ترقی یافتہ ملک میں اس کے بغیر کوئی ترقی ناممکن ہے۔

پنڈت نہرو نے اپنی تقریر ختم ہوتے کہا کہ ہماری جمہوریہ زبردست مسائل کے باوجود بھی طاقت ×

سوامی جی نے برت ملتوی کردیا

حکومت بابری مسجد کا مسئلہ حل کر رہی ہے

لکھنؤ ۴ر فروری آج گیارہ بجے شری لال بہادر شاستری وزیر پولیس سوامی اکشے برہم چاری سے جو ۳۰ جنوری سے بابری مسجد کے سلسلہ میں مرن برت رکھے ہوئے ہیں۔ ملنے آئے انھوں نے سوامی جی سے کہا کہ آپ کے مرن برت نے حکومت اور کانگریس دونوں کو اس مسئلہ کی طرف متوجہ کردیا ہے۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ حکومت اس کو حل کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے۔ اس لئے آپ حکومت کو وقت دیجئے۔

شاستری جی کی یقین دہانی پر حکومت کو موقع دینے کے لئے سوامی جی نے اپنا برت توڑ دیا اور شاستری جی اسی وقت بازار جاکر خود سنترے لائے اور اس کا رس لکشمی دیوی ایم ایل اے نے سوامی جی کو پلایا۔ سوامی جی نے برت توڑتے وقت یہ پیام دیا کہ ملک اور کانگریس کا بھلا اسی میں ہے کہ وہ فرقہ واریت کو کچلیں۔ اور آپس کی میل ومحبت کی بات کریں۔

سوامی جی بہت کمزور ہوگئے ہیں۔ باتیں کرنے اور لکھنے میں سر چکرانے لگتا ہے۔ پانچ چھ روز میں جب طاقت آجائے گی۔ تو وہ بابری مسجد کے بارے میں ایک توجہ نامہ لکھ کر حکومت اور کانگریس کو دیں گے۔ ابھی سوامی جی صوبہ کانگریس کمیٹی کے دفتر ہی میں ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ آرام کے لئے اسپتال چلے جائیں۔

سوامی اکشے کا سن ۴۳ سال کا ہے رنگت سانولی۔ دبلا پتلا جسم ہے۔ اور قد کم وبیش ۵ فٹ کا ہے۔ ان کا اصل وطن جوگیارا ضلع دربھنگہ صوبہ بہار ہے انھوں نے سنسکرت اور ہندو دھرم کی اعلیٰ تعلیم اجودھیا کے درشنک آشرم میں حاصل کی ہے۔ اور پھر کوئنس کالج بنارس میں سے تکمیل کی سند حاصل کی اور دید جی کے چیلے بن کر رہنے لگے۔ اب ان کا درجہ ایک مہنت کا ہے۔ مذہبی علوم میں ان کی قابلیت کے بڑے بڑے علما معترف ہیں۔

سوامی جی کانگریس میں ۱۹۳۰ء سے شریک ہوئے اور تب سے چھ مرتبہ جیل گئے۔ اس سے پہلے دو مرتبہ مرن برت بھی رکھا۔ اور دونوں کامیابی پر ختم ہوئے پہلی بار ۱۹۴۲ء میں جیل میں اس بات پر رکھا تھا کہ حکومت نے ان کو اور چند خاص خاص لوگوں کو تو بی کلاس میں رکھا تھا۔ اور باقی سب کانگریسیوں کو سی کلاس میں ۱۴ دن کے بعد حکومت سب کو بی کلاس دینے پر تیار ہوگئی دوسرا مرن برت پار سال فیض آباد کانگریس کی دل بندی کے خلاف تھا وہ ۷ دن جاری رہا۔ اور اس کا خاطر خواہ اثر ہوا۔

مشرقی و مغربی بنگال کی سرحدیں

نئی دہلی ۴ر فروری۔ ہند پاکستان سرحدی عدالت کے چیرمین مسٹر جسٹس بگے نے آج اپنا فیصلہ دے دیا۔ یہ فیصلہ ان چار تنازعات کے بارے میں ہے۔ جو مشرقی بنگال اور مغربی بنگال کی سرحدوں کے تعین کے سلسلہ میں پیدا ہوئے تھے۔ اور جنھیں عدالت کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔

چیرمین نے دو تنازعات کے سلسلہ میں ہندوستان کے وکیل مسٹر جسٹس ایر کی رائے کی رائے سے اتفاق کیا۔ تیسرے تنازعہ کے سلسلہ میں دونوں ممبران کی متفقہ رائے کی تائید کی۔ اور چوتھے میں دونوں ممبران کی رائے سے اختلافات کرتے ہوئے خود اپنا فیصلہ دیا۔

میونسپل انتخابات اپریل میں نہ ہونگے

لکھنؤ ۴ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ضابطہ کی دشواریوں کی وجہ سے امسال اپریل میں میونسپلٹی کے انتخابات نہ ہوسکیں گے۔ اس لئے حکومت انتخابات کو جون کے آخر ہفتہ یا جولائی کے پہلے ہفتہ تک ملتوی کرنے پر غور کر رہی ہے۔

کشمیر کے مسئلہ میں جنرل میک ناٹن ناکامیاب

لیک سکسس ، ۷ر فروری ۔ آج حفاظتی کونسل میں جنرل میکناٹن کی رپورٹ پیش ہوئی ۔ رپورٹ پیش کرتے وقت جنرل میک ناٹن خود موجود نہ تھے ۔ رپورٹ کونسل کے صدر ڈاکٹر کارلس بلنکو نے پیش کی ۔ رپورٹ کے آخر میں جنرل میک ناٹن نے لکھا ہے کہ چونکہ اس کے آثار بہت کم پائے جاتے ہیں کہ مزید گفت و شنید کے ذریعہ کوئی مفید نتیجہ بر آمد ہو سکے گا ۔ اس لئے میں اپنی کوششوں کو جاری رکھنا فضول سمجھتا ہوں ۔ میری رائے یہ ہے کہ تنازعہ کو طے کرنے کیلئے آیندہ طریقہ کار حفاظتی کونسل کو متعین کرنا چاہیئے ۔

جنرل میک ناٹن نے لکھا ہے کہ انھوں نے کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے کیلئے جو تجویز پیش کی تھی اس کے دو خاص مقاصد تھے ۔ اول یہ کہ اب تک جو معاملات طے ہو چکے ہیں ۔ وہ آیندہ الجھنے نہ پائیں ۔ دوسرے یہ کہ آیندہ کے لئے کوئی مناسب صورت نکالی جائے ۔ تجویز میں مختلف فیہ مسئلوں کے متعلق کسی رائے کے ظاہر کرنے یا ان کے بارے میں فیصلہ سنانے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی ہے ۔

رپورٹ میں وہ جوابات تحریر کئے گئے ہیں جو پاکستان اور ہندوستان کی جانب سے فوجوں کے ہٹانے کی تجویز کے بارے میں جنرل میکناٹن کو ملے تھے ۔ ان کے ساتھ وہ ترمیمیں بھی شامل ہیں جو دونوں حکومتوں نے اس تجویز میں پیش کی تھیں ۔ اور ان کا تبصرہ بھی ۔

ہندوستان کی ترمیمات یہ تھیں ۔

۱ ۔ آزاد کشمیر کی فوجوں کو غیر مسلح کر دیا جائے اور ریاست کشمیر کی فوج ہٹانے کی تجویز کو نکال دیا جائے ۔

۲ ۔ جہاں تک شمالی علاقہ کی دفاع کا تعلق ہے اس کی ذمہ داری حکومت کی ہو ۔ اور اس کے انتظام کی ذمہ داری کشمیر اور جموں کی حکومت پر ہونی چاہیئے ۔

لیک سکسس ، ۷ر فروری ۔ مسٹر بنگل نرسنگھ راؤ ہندوستانی نمایندے نے آج حفاظتی کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنرل میکناٹن نے رائے طلبی سے پہلے سمجھوتے کی جو تجویز پیش کی تھی ۔ اس میں انھوں نے مسئلہ کے تمام قانونی اور اخلاقی پہلوؤں کو نظر انداز کر دیا تھا ۔

انھوں نے کہا کہ اگر کشمیر کمیشن نے ۱۳ اگست اور ۵ر فروری سنہ ۴۹ء والے رزولیوشن کو منظور کیا تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ہندوستان کو جو یقین دہانیاں دی گئیں ہیں ۔ وہ ختم ہو گئیں انھیں توڑ مروڑ کر اپنے مطلب کے لئے بنا لیا گیا ۔

مسٹر راؤ نے اپنی ۵۰ منٹ کی تقریر میں زیادہ تر ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی جن کی بنا پر ہندوستان کے معاملہ کو سمجھنے کی کوشش میں پیدا ہوئی تھی ۔ انھوں نے پاکستان پر یہ الزام لگایا کہ وہ رائے طلبی میں دشواریاں پیدا کر رہا ہے ۔

انھوں نے حفاظتی کونسل سے اپیل کی کہ وہ دیکھے کہ کون دشواریاں پیدا کر رہا ہے ۔

ہندوستانی مندوب نے کہا کہ پاکستان جو شروع سے اس بات سے انکار کرتا چلا آ رہا ہے کہ اس نے حملہ آوروں یا آزاد کشمیر فوج کی مدد کی ہے ۔ اس وقت ریاست کے تقریباً نصف حصہ پر بغیر کسی قسم کے قانونی جواز کے قبضہ کئے ہوئے ہیں ۔ یہ ایک کھلا ہوا جارحانہ اقدام ہے جس کو کوئی بھی تسلیم نہیں کر سکتا ۔ لیکن موجودہ تجویز میں اس صورت کو ناپسند کرنے کا کوئی بھی اشارہ نہیں ملتا ہے ۔ یقیناً میک ناٹن کی تجویز ہر لحاظ سے اس کے برعکس ہے ۔ اس تجویز کے ذریعہ شمالی علاقہ میں پاکستان کے غیر قانونی قبضہ کو تسلیم کر لیا گیا ہے ۔ اور اس کی ہمت افزائی کی گئی ہے ۔

آغاخان کا ۳½ لاکھ کا عطیہ

بمبئی ۔ ۸ر فروری ۔ جو خبریں یہاں پہونچی ہیں ۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہز ہائینس آغاخان نے معاشیات کی تعلیم و تحقیق کا ایک ادارہ قایم کرنے کے لئے ۳½ لاکھ کا عطیہ دیا ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ یہ معاشی ادارہ کراچی میں قایم کیا جائے گا ۔ اور صرف اسلامی ملکوں کے لئے ہوگا ۔ ابھی اس مجوزہ ادارے کے متعلق تفصیلات معلوم نہیں ہوئی ہیں ۔

تاج محل کی مرمت

نئی دہلی ، ۷ر فروری ۔ وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد اس ہفتہ کے آخر میں آگرہ جا رہے ہیں ۔ جہاں وہ تاج محل اور دوسری عمارتوں کا معائنہ کریں گے مولانا آزاد جو محکمہ آثار قدیمہ کے بھی نگران ہیں تاج محل کی مرمت کا معائنہ کریں گے ۔

تاج محل کی مرمت سنہ ۴۳ء میں شروع ہوئی تھی ۔ امید کی جاتی ہے کہ ابھی اس کی مرمت میں دو سال اور لگیں گے ۔ مرمت میں تین لاکھ پچاس ہزار روپیہ خرچ ہوگا ۔

سنہ ۳۹ء میں تاج محل کے ایک مینار میں شگاف پڑ گیا تھا جس کی مرمت کے متعلق حکومت نے ایک کمیٹی کی مقرر کی تھی ۔

دہلی کا سہ روزہ جشن جمہوریت

لال قلعہ دہلی ۔ ۷ر فروری ۔ جمہوریت کے جشن سہ روزہ کا افتتاح پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان کے ہاتھوں دہلی کے تاریخی لال قلعہ میں ہوا تھا وہ ختم ہو گیا ہے ۔ یہ جشن شاعری رقص اور موسیقی کا ایک نادر موقع تھا اس میں ہندوستان کے فنون لطیفہ کے چوٹی کے فن کاروں نے حصہ لیا تھا ۔ یہ اس کا کھلا ثبوت تھا کہ آزاد اور جمہوری ہندوستان میں ماہرین رقص موسیقاروں اور شاعروں کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا ۔ بلکہ انھیں باعزت جگہ دی جائے گی ۔ بشرطیکہ وہ قومی زندگی میں شامل ہو کر اپنے فن پاروں سے تہذیب و تمدن کو مالا مال کریں ۔

اس موقع پر پنڈت نہرو نے جو افتتاحی تقریر کی اس میں انھوں نے کہا کہ ملک کا صرف مادی اور مالی حیثیت سے بلند ہونا کافی نہیں ۔ شاعری اور موسیقی اور رقص کا زندگی سے جو تعلق ہے ۔ اور ان کا جو اثر قلب انسانی پر پڑتا ہے ۔ اسے ہم نظر انداز نہیں کر سکتے ۔ فنون لطیفہ قوموں کی تہذیبی بلندی اور پستی کا ایک ایسا آئینہ ہے ۔ جس میں قومی زندگی کے خد و خال پوری طرح نمایاں ہوتے ہیں ۔ فنون لطیفہ کے شاہکار ہمارے قلب میں نرمی اور خون میں گرمی پیدا کرتے ہیں ۔ میں اسلئے یہاں آیا ہوں کہ کچھ دیر کے لئے اس روحانی مسرت سے ہمکنار ہو سکوں ۔ جو شاعری اور موسیقی کے علاوہ رقص اور کوئی دوسری چیز فراہم نہیں کر سکتی ۔

بحیرۂ روم کے ملکوں میں قیامت خیز برفباری

لندن ۹ر فروری ۔ بحیرہ روم کے متعدد ممالک میں اس صدی کا سرد ترین موسم جاری ہے ۔ برف کے طوفان نے ریاست اسرائیل کے متعدد علاقوں کو منقطع کر دیا ہے ۔ اور سنہ ۱۹۱۱ء کے بعد پہلی بار جزیرہ قبرص برف سے ڈھک گیا ہے ۔ ریاست اسرائیل میں سیکڑوں مکانات کی چھتیں برف کے بوجھ سے بیٹھ گئی ہیں ۔

اسلامستان کے متعلق ترکی سفیر کے خیالات

لاہور ۹ر فروری ۔ یہاں ایک پریس کانفرنس میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے ترکی سفیر مقیم پاکستان ایم بیتل بے نے جو آجکل لاہور آئے ہوئے ہیں ۔ کہا کہ اسلامستان کی تحریک بالکل مہمل ہے جو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی ہے اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ مذہب کی بنیادوں پر کوئی سلطنت نہیں بنائی جا سکتی البتہ میں اس بات کا مؤید ہوں کہ مشترک مفاد کے مسائل پر قومیں آپس میں سمجھوتے اور معاہدے کر لیں ۔

لکھنؤ ۹ر فروری ۔ لکھنؤ میں ۱۸ر فروری سے ۲۰ر فروری تک آل انڈیا تعمیری مسائل کانفرنس میں شرکت کے لئے جو نمایندے آ رہے ہیں ۔ ان کے واسطے ۱۸ سے ۲۱ تک حکومت ہند کی وزارت نے درجہ اول اور درجہ سوم میں رعایتی ٹکٹ دینے کا انتظام کیا ہے ۔ اس طرح نمایندوں کو کارڈ دکھا کر اور ایک طرف کا کرایہ دے کر واپسی ٹکٹ مل جائیں گے ۔ جو نمایندے شرکت کرنا چاہتے ہیں وہ کانفرنس کے جنرل سکریٹری سے خط و کتابت کریں ۔

حکومت ہند کا وہائٹ پیپر !

نئی دہلی ، ۷ر فروری ۔ آج حکومت ہند نے ہند و پاکستان کے تجارتی تعلقات کے بارے میں ایک وہائٹ پیپر شائع کیا ہے جس میں ان وجوہ کی تشریح کی ہے جن کی بنا پر گذشتہ دسمبر سے ہندوستان نے پاکستان کو کوئلہ کی فراہمی بند کر دی ہے ۔

یوپی اسمبلی میں نئے حلف وفاداری کی رسم

لکھنو ۲ فروری۔ ہندوستان کے آزاد جمہوریہ بننے کے بعد آج پہلی بار یوپی اسمبلی کا اجلاس تاریخ میں پہلی بار آراستہ ہال میں منعقد ہوا۔ گیارہ بجے گورنر یوپی ہز اکسلینسی ایچ پی مودی نے اسپیکر اور ڈپٹی سے حلف لیا۔ آج پہلی بار کانگریس کے اقلیتی گروہ کے ۳۰ ممبر سرکاری نشستیں چھوڑ کر مخالف نشستوں پر بیٹھے۔

اسمبلی کی کارروائی کا آغاز اسپیکر مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن کے حلف لینے سے جو انھوں نے گورنر یوپی کے سامنے اٹھایا۔

یوپی اسمبلی کے وزرا اور ممبروں نے جو حلف اٹھایا اس کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے۔

میں مسمی جو اسمبلی کا ممبر ہوں خدا کو حاضر و ناظر جان کر (ایمانداری کے ساتھ) عہد کرتا ہوں کہ میں قانون کے مطابق بنائے ہوئے دستور پر سچا عقیدہ رکھوں گا۔ اور اس کا وفادار رہوں گا۔ نیز اس فرض کو جو مجھ پر عائد ہوتا ہے۔ پابندی اور دیانت کے ساتھ ادا کروں گا۔

یہ حلف نامہ ہندی میں تھا۔ اور عام طور پر ممبروں نے ہندی ہی میں حلف اٹھایا۔

بیگم حبیب اسد آزاد نے حلف اٹھاتے وقت اسپیکر سے کہا کہ وہ ہندی نہیں جانتی ہیں جس پر اسپیکر نے حلف نامہ کے الفاظ پڑھے۔ اور بیگم نے انہیں دہرایا۔ اور آخر میں بیگم نے کہا۔ میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کردی لیکن میں اس کا مطلب نہیں سمجھ سکی ہوں۔

پھر محمد رضا خان (آزاد) نے حلف اٹھاتے وقت ڈپٹی اسپیکر سے جو اس وقت حلف لے رہے تھے۔ بھی احتجاج کیا جس پر ڈپٹی اسپیکر نے ان کو حلف نامہ کا لفظی ترجمہ بتایا مگر ان سے ہندی میں حلف لیا

آج اگرچہ ایوان پوری طرح بھرا ہوا تھا مگر اقلیتی گروہ کے حزب مخالف کی نشستوں پر بیٹھ جانے سے فضا میں ایک قسم کی کشیدگی پائی جاتی تھی۔ اور جوش و خروش مفقود تھا۔

گورنر کے ایوان میں آنے پر بھی کسی جوش کا اظہار ممبروں کی طرف سے نہیں کیا گیا۔ صرف اس وقت جب کہ وزیر اعظم حلف اٹھا رہے تھے۔ ایوان کے کچھ ممبروں نے تالیاں بجائیں۔

ایک بجکر ۵ منٹ پر حلف لینے کی رسم ختم ہوئی اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کو ملا کر کل ۱۹۰ ممبرون نے آج حلف اٹھایا۔

پارٹی سے علیحدہ ہونے والے اراکین

اسمبلی کی کانگریس پارٹی سے علیحدہ ہونے والے اراکین کے نام یہ ہیں۔

بیگم عبدالواجد۔ وشوا ناتھ پرشاد۔ گوپال نرائن سکسینہ۔ شیو کمار مصرا۔ سری چند سنگھل۔ کمان چند گوتم۔ نرائن داس۔ رام کمار شاستری شیام سندر شکلا خوشوقت رائے۔ سریندر بہادر سنگھ۔ بھگوان دین۔ گنگا سہائے چوبے۔ چیت رام۔ شنکر دت شرما۔ سالگ رام جیسوال۔ بنسی گوپال۔ جے رام ورما۔ راجا رام مصرا ستیہ پریمی۔ رام جی سہائے۔ رام چندر پالیوال گنگا دھر پراگی لال۔ رام چندر۔ اور ثروت حسین۔

کونسل سے علاحدہ ہونے والے حسب ذیل ہیں

ایس ڈی پالیوال۔ سالگ رام ٹنڈن عبدالواجد مسعود الزمان۔

علیحدہ ہونے والے اراکین نے ابھی اپنے پروگرام کا اعلان نہیں کیا ہے۔ آج شام کو یہ لوگ اس جلسہ میں بھی شرکت نہیں کر رہے ہیں۔ جو اسی مسئلہ پر غور کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔

یاد رہے کہ اراکین شری ترلوکی سنگھ اور رادھے شیام شرما کے پارٹی سے نکالے جانے کی بنا پر علاحدہ ہو گئے ہیں۔

نظام الدین اولیاء کا عرس

دہلی ۲ فروری۔ حضرت نظام الدین اولیا کا عرس جو اتوار سے شروع ہوا ہے۔ اس میں شرکت کرنے کے لئے پاکستان سے سو زائرین آئے ہیں۔

ڈیوک آف ایڈنبرگ شاہ فاروق کی جاگیر میں

قاہرہ ۳ فروری۔ ڈیوک آف ایڈنبرگ نے حال ہی میں شاہ فاروق کی جاگیر میں دورہ کیا اور وہیں کھانا کھایا۔ تفریح کے دوران میں ڈیوک نے شاہ کے کھیتوں اور پودوں اونٹوں اور عربی گھوڑوں کا معائنہ کیا۔ شاہ فاروق کے سکریٹری نے ڈیوک کی میزبانی کی تھیں۔

مسلم یونیورسٹی میں سر آغا خان کی تقریر

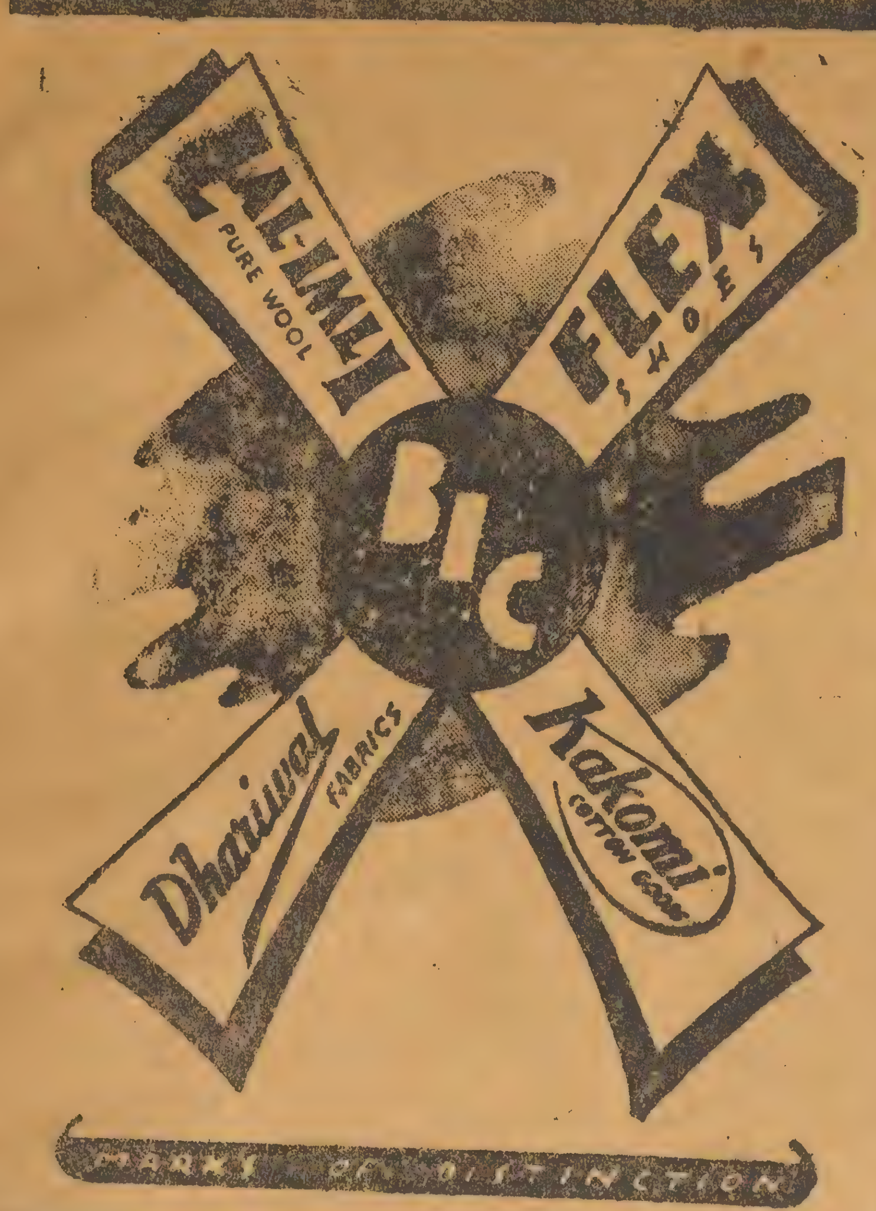
علیگڈھ ۲ فروری۔ ہز ہائینس سر آغا خان کی آمد کے موقع پر یونیورسٹی کی طرف سے انھیں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ آغا خان نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنے تمام شکوک و شبہات دور کر کے خلوص دل کے ساتھ حکومت سے اشتراک عمل کرنا چاہیے۔

انھوں نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا اگر مسلمان ذہنی اور جسمانی طور پر ترقی کرتے رہے تو ہندوستان کی روایات کے مطابق مسلمانوں کو کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

انھوں نے کہا کہ مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ پورے اعتماد و بھروسے کے ساتھ نئی امنگ لے کر اٹھیں اسی وقت انھیں سرسید کے دور کی طرح تحفظ کی ضرورت نہیں بلکہ خود اعتمادی کی ضرورت ہے یہی خود اعتمادی ان کی کامیابی کا سرچشمہ ہے۔ اور جس میں خود اعتمادی کا فقدان ہے۔ اس کی تباہی یقینی ہے۔

سر آغا خان نے آخر میں یونیورسٹی کے لئے اپنی طرف سے ۲۵ ہزار کے عطیے کا اعلان کیا۔

عراقی وزیر اعظم مستعفی



ایشیا پر ہندوستان کی آزادی کا اثر

نئی دہلی۔ آل انڈیا ریڈیو سے سر آغا خان نے آج رات فارسی میں ایک تقریر نشر کی۔ جس میں انہوں نے کہا کہ ہندوستان پاکستان اور انڈونیشیا کی آزادی کی بنا پر ایشیا کے تمام ملکوں پر بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ ان ملکوں کے آزاد ہو جانے کی بنا پر دنیا کے اس حصہ میں سامراجی حکومتوں کے اقتدار کے پھیلنے کے امکانات باقی نہیں رہے ہیں۔ اور ان ملکوں کو اپنی مرضی اور مراد اپنے طرز کے مطابق پھلنے پھولنے کا موقع مل گیا ہے۔

بحر الکاہل میں امریکہ کا بیڑہ

واشنگٹن ۲ فروری۔ امریکہ کے محکمہ بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ ستمبر تک بحریہ الکاہل کے امریکی بیڑے میں چھ مزید تباہ کن جہازوں کا اضافہ کیا جائے گا۔

شہنشاہ جاپان پر مقدمہ چلایا جائے

واشنگٹن۔ روسی سفیر موسیو الکزینڈر نے آج بیان کہا کہ انھوں نے امریکہ کو یہ رائے دی ہے کہ کچھ اور جاپانیوں پر جنگی ملزمین کی حیثیت میں مقدمہ چلایا جائے ان میں شہنشاہ جاپان بھی شامل ہیں۔

THE SADAQAT KANPOr

ESTD. 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر ۶ لے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو نیرے دل میں رہے

احسن جسیمی ؒ

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ 8/-
سالانہ رعایتی 6/-
ششماہی 3/8/-
سہ ماہی 2/-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL 50 No. 7 — KANPUR SATURDAY 18Th FEBRUARY 1950

کانپور شنبہ ۱۸ فروری سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۳۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۹ھ — جلد ۵۰ نمبر ۷

ادبیات

ان پڑھ کی پکار

(جناب باقی جیراج پوری)

۱۳ فروری سے جہالت دور کرنے اور بالغوں کو تعلیم دینے کی جدوجہد کا ہفتہ شروع ہوگیا ہے۔ اس سلسلہ میں صوبے کے گورنر اور وزیر تعلیم سری سمپورنا نند جی نے ریڈیو پر تقریریں بھی کیں ہیں۔ ہم سب لوگوں کا فرض ہے کہ ملک کی جہالت دور کرنے کے لئے ان پڑھ لوگوں کو تعلیم دینے کی کوشش کریں اس سلسلہ میں جناب باقی جیراج پوری کی نظم ہدیہ ناظرین ہے۔ — اڈیٹر

میں اک بدبخت جاہل ہوں میں اک اجڑی سی دنیا ہوں
سمندر موجزن ہے اور میں کتنا پیاسا ہوں
مری تاریک دنیا میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے
کہاں اے دوست میری شام کا کوئی سویرا ہے!
ہزاروں روشنی ہے پھر بھی اندھیارا سا چھایا ہے
جہاں جاتا ہوں سر پہ میرے بدبختی کا سایا ہے
بھری دنیا میں بھی کیا لطف مجھکو زندگانی کا؟
جہالت ایک خونیں باب ہے میری کہانی کا
مجھے محسوس ہوتا ہے کہ مجھ پر موت طاری ہے
مرا یہ زخم گہرا ہے مرا یہ زخم کاری ہے
مری انسانیت گھٹ گھٹ کے مجھ میں جان کھوتی ہے
مری ہر صبح روتی ہے مری ہر شام روتی ہے
جہالت میری ہر دم خاک میں مجھکو ملاتی ہے
سیاہی ذہن کی پھنکار کر مجھ کو ڈراتی ہے
مری اس زار حالت کا تمہیں احساس ہوتا ہے
اپنی ذمہ داری کا بھی تم کو پاس ہوتا ہے!
قسم ہے تم کو اپنی آدمیت کی ادھر آؤ
کہانی میری سنکر تم نہ یوں واپس چلے جاؤ
اگر باقی ہے کچھ احساس تم کو آدمیت کا!
جہالت دور کر کے درس دو مجھ کو شرافت کا

دنیائے اسلام

سو ایرانی کمیونسٹوں کو کسی نامعلوم جگہ منتقل کردیا گیا

طہران ۱۳ فروری۔ سرکاری ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ ایران کی کمیونسٹ پارٹی (جسے تودہ پارٹی کہتے ہیں) کے تقریباً سو ارکان کو جنھیں شاہ ایران پر قاتلانہ حملہ کرنے کے سلسلہ میں گذشتہ سال گرفتار کیا گیا تھا کل جنوبی ایران میں کسی نامعلوم جگہ منتقل کردیا گیا ہے۔

انھیں ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان لوگوں نے جیل کے اندر سے اپنے بیرونی ساتھیوں کے ساتھ رابطہ قایم رکھا تھا۔ جو خلاف قانون سرگرمیوں اور پروپیگنڈے میں مشغول تھے۔ شاہ محمد رضا شاہ پہلوی پر ۴ فروری ۱۹۴۹ء کو ایک اخبار نویس نے حملہ کیا تھا جس میں وہ خفیف طور پر زخمی ہوئے تھے۔ یہ شخص تودہ پارٹی کا ممبر ثابت ہوا تھا۔ حملہ کے بعد مشتعل مجمع نے اسے اتنا زدوکوب کیا کہ اسپتال میں پہونچکر وہ ہلاک ہوگیا تھا۔ اس کے بعد تودہ پارٹی کو توڑ دیا گیا تھا۔

شام کے لئے سعودی عرب کا قرض

دمشق ۱۳ فروری۔ شامی پارلیمنٹ نے کل رات کو ایک تحریک منظور کی جس کی رو سے سعودی عرب سے چھ لاکھ ڈالر قرض حاصل کیا جائے گا۔ اور دونوں ملکوں میں تجارتی معاہدہ ہوگا۔ قرض شامی مال کی شکل میں ادا کیا جائے گا۔

عراقی پولیس کا افسر اعلیٰ گرفتار

بغداد ۱۳ فروری۔ آج اعلان کیا گیا ہے کہ کل عراقی پولیس کے افسر اعلیٰ مسٹر علی خالد کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ اور وہ مقدمہ کے فیصلہ تک زیر حراست رہیں گے۔ ان پر الزام یہ ہے کہ گذشتہ رات انھوں نے بیجا جبر و تشدد سے کام لیا اور امن و امان میں ابتری پیدا کرنے کا سبب بنے۔

ارباب حکومت نے بتایا کہ کابینہ نے اپنے جلسہ میں یہ طے کیا تھا کہ علی خالد کو شمالی عراق کے صوبہ کی گورنری پر تبدیل کردیا جائے۔ خالد نے اپنے محکمہ پولیس کی مدد حاصل کرنا چاہی لیکن اسمیں انھیں کامیابی نہ ہوئی۔

اسرائیل سے کوئی صلحنامہ نہیں ہوا

قاہرہ ۱۰ فروری۔ حال میں یہ خبریں ملی تھیں کہ اردن اور اسرائیل میں آخری صلح نامہ ہوچکا ہے لیکن اب اعلیٰ حلقوں نے ان خبروں کی تردید کی ہے۔ ایک تردیدی اعلان میں کہا گیا ہے کہ بعض خبر رساں ایجنسیوں اور ریڈیو اسٹیشنوں نے جنیوا کے حوالے سے خبر دی ہے کہ اردن نے یہودیوں کے ساتھ سمجھوتہ کرلیا ہے۔ لیکن حکومت اردن کا بیان ہے کہ یہ خبریں محض قیاس اور بے بنیاد ہیں۔

روس اور مصر میں سفیروں کے تبادلہ پر سمجھوتہ

قاہرہ ۸ فروری۔ بارہ ماہ کے تعطل کے بعد مصر اور روس میں سفیروں کے تقرری کے بارے میں ایک سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ اس سے قبل مصر نے روس میں اپنے جس سفیر کو مقرر کیا تھا۔ اسے ماسکو نے نامنظور کردیا تھا۔ اب روس نے جس مصری سفیر کی تقرری منظور کی ہے۔ وہ انیس بے ہیں۔ اس سے قبل ایتھنز میں مصری سفیر تھے۔

کشمیر تنازعہ کیلئے مصر کی کوشش

قاہرہ ۱۴ فروری۔ کل رات کو مصری وزیر خارجہ صلاح الدین بے نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ مصر نے اپنے ہندستانی سفیر مسٹر اسمٰعیل کمال بے اور ادارہ متحدہ اقوام کے مصری نمایندہ محمود فوزی بے کو قاہرہ طلب کیا ہے تاکہ ان سے کشمیر کے تنازعہ پر مشورہ لیا جاسکے۔ انھوں نے کہا ہندوستان و پاکستان دونوں سے مصر کے تعلقات دوستانہ ہیں۔ اور وہ ہر امکانی کوشش کرے گا کہ دونوں کے اختلافات کم ہوجائیں۔

شامی اور لبنانی ملیشیا کو ہدایت

دمشق ۱۳ فروری۔ فلسطین سے ملی ہوئی شامی اور لبنانی سرحد پر متعین ملیشیا کو ہدایت کردی گئی ہے کہ اگر وہ کسی شخص کو غیر قانونی طور پر سرحد عبور کرتے ہوئے پائیں تو اسے گولی مار دیں۔ اس ہدایت کا مقصد سرحد سے اشیاء کی غیر قانونی درآمد و برآمد کو روکنا ہے۔ سرحد کے محافظین میں اضافہ کردیا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت
ہفتہ وار
کانپور

جلد ۵۶ | کانپور شنبہ ۱۸ فروری سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۷

روس اور چین میں معاہدہ دوستی

روس اور کمیونسٹ چین نے ایک معاہدہ پر دستخط کر دئے ہیں۔ اس معاہدہ کی رو سے دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی سے زیادہ حصہ دوستی اور یگانگت کے رشتہ میں بندھ گیا ہے۔ اس معاہدہ پر چین کے وزیر خارجہ چواِن لائی نے روس کے وزیر خارجہ وائشنسکی نے دو مہینے کی طویل گفتگو کے بعد دستخط کئے ہیں۔ کمیونسٹ لیڈر ماؤزی تنگ ۱۶ دسمبر کو روس گئے تھے۔ جب کمیونسٹوں کی چین میں فتح ہوگئی تو چین کے وزیر خارجہ چواِن لائی بھی روس پہنچ گئے۔

ماسکو ریڈیو نے بتایا ہے کہ روس اپنی فوجیں منچوریا کے بحری اڈے پورٹ آرتھر سے واپس بلا لے گا۔ اور منچوریا میں چانگ چنگ ریلوے چین کے زیر انتظام آ جائے گی۔ یہ دونوں شرطیں جاپان سے معاہدہ دوستی کی تکمیل کے بعد نافذ العمل ہوں گی۔

روس چین کو صنعتی سامان خریدنے کے لئے لمبی مدت کے لئے قرضہ دیگا۔ روس اور چین دونوں کے درمیان اس سلسلہ میں جو مراسلت ہوئی ہے۔ اس کے ذریعہ سنہ ۱۹۴۵ء کے روسی چینی معاہدہ دوستی کو کالعدم کر دیا گیا ہے۔ نئے معاہدہ کی رو سے بیرونی منگولیا کو اقتدار اعلیٰ کلی حاصل ہو گیا ہے۔

ماسکو ریڈیو نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ منچوریا میں جاپانی مالکوں سے روس کے اداروں نے جو جائدادیں لے لی تھیں۔ انھیں وہ چین کو بغیر کسی معاوضہ کے دے دیگا۔

دونوں ملک جاپان یا اور کسی دوسری قوت کی تشدد پسندی اور سامراجی ذہنیت کو دوبارہ ابھرنے نہ دیں گے۔ اگر کسی ایک ملک پر جاپان اور یا کسی ملک نے حملہ کیا۔ اور جنگ کی صورت پیدا ہوگئی تو دوسرا ملک فوراً ہی امداد اور دوسری آسانیاں بہم پہونچائے گا۔

دونوں ملک جاپان سے معاہدہ دوستی و امن کی تکمیل کریں گے۔ اور کسی تیسرے ملک سے سمجھوتہ ہوا نہ کریں گے۔ جو ایک دوسرے کے خلاف ہو۔

یہ سمجھوتہ ۳۰ سال تک چلیگا اگر سمجھوتہ ختم ہونے کی مدت ایک سال کی مدت کے اندر جانبین اس کو منسوخ نہیں کرتے تو یہ مزید پانچ سال چلیگا۔

روس چین کو جو قرضہ دے گا۔ وہ دسمبر سنہ ۱۹۶۰ء کے بعد دس سالانہ قسطوں میں ادا کیا جائے گا اور اس کا سود ہر چھٹے مہینے دیا جائے گا۔

روس اور چین کی دوستی اور اتحاد کی بنیاد برابری پر ہے۔ دونوں ایک دوسرے کی آزادی اور اقتدار اعلیٰ کا لحاظ کرتے ہیں۔ اور کبھی ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی نہ کریں گے۔ دونوں ملکوں کے درمیان تہذیبی رشتہ کو مضبوط کیا جائے گا۔ دونوں ایک دوسرے کی معاشیات کو مستحکم کرنے میں مدد دیں گے۔

معاہدہ پر دستخط کرنے کے بعد موسیو وائشنسکی نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ یہ معاہدہ دوستی اس کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ ہم دونوں قومیں دوستی اور امن کی علمبردار ہیں۔ اور یہ عالمی سکون اور بین الاقوامی اتحاد کے لئے بہت مفید ہے۔

آج (۱۴ فروری کو) جس معاہدہ دوستی پر دستخط ہوئے ہیں۔ وہ تمام دنیا میں امن اور جمہوریت کے استحکام کے لئے ممد و معاون ثابت ہوگا۔ چواِن لائی نے کہا۔ یہ معاہدہ دونوں ملکوں کے اہم مفاد پر مبنی ہے۔ اور اس سے دونوں قوموں کی برادرانہ دوستی اور دائمی اتحاد کا اظہار ہوتا ہے۔ اس دستاویز میں اس امداد کا بھی تذکرہ ہے جو روس نے چینی عوام کو ان کی جنگ آزادی میں دی ہے۔ اس معاہدہ دوستی کی بڑی تاریخی اہمیت ہے۔ اس کا مشرقی قوموں اور دنیا کے جذبہ امن و انصاف پسندی پر بہت گہرا اثر پڑے گا۔

کلکتہ کی صورت حال پر قابو

کلکتہ میں ۱۶ فروری کی رات میں حکومت ہند کے وزیر تعلیم مولانا ابو الکلام آزاد نے کہا کہ کلکتہ کی صورت حال پر پوری طرح قابو پا لیا گیا ہے اور اب مزید کسی قسم کے خوف و ہراس کی ضرورت نہیں ہے۔

مولانا آزاد نے جو یہاں کل آئے تھے۔ آج کلکتہ اور ہوڑہ کے تمام متاثرہ علاقہ کا دورہ کیا۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ مالی نقصان تو ضرور ہوا ہے لیکن جانی نقصان نسبتاً کم ہوا ہے اور مولانا نے آگے چل کر یہ بھی کہا کہ ہنگاموں میں عام طور پر کلکتہ کے رہنے والوں نے کوئی حصہ نہیں لیا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس انھوں نے غنڈوں کا مقابلہ کیا۔

مولانا آزاد نے کہا کہ میں کل شام کو ۴ بجے یہاں پہنچا اور اور ہوائی اڈے سے سیدھا۔ ڈم ڈم کنٹونمنٹ ہاکت تلہ راجا بازار اور دوسرے متاثرہ علاقوں کو دیکھنے گیا۔ میں نے پارک سرکس کے اس کیمپ کو بھی دیکھا جہاں مسلمان خاندان متاثرہ علاقوں سے منتقل ہو کر آئے ہیں اور انھیں عارضی پناہ دی گئی ہے اور میں نے ہوڑہ کے ان متاثر علاقوں کا دورہ کیا جو بلوہ کی دوسری لہر کی زد میں آ گئے تھے میں ہر خیال کے لوگوں سے مل رہا ہوں۔ اور موجودہ صورت حال کا ہر پہلو سے مطالعہ بھی کر رہا ہوں

ان مسلمانوں کی تعداد بتانا تو مشکل ہے جو اپنے گھروں کو چھوڑ کر پناہ لینے کے لئے پارک سرکس زکریا اسٹریٹ اور دوسرے مقامات پر منتقل ہو گئے ہیں۔ پھر بھی یہ واضح بات ہے کہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ کوشش ہو رہی ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے ان لوگوں کو ان کے علاقوں میں واپس کر دیا جائے۔ اور انھیں پھر سے آباد کیا جائے۔ حکومت اور اور غیر سرکاری اداروں نے اس دوران میں ان مسلمانوں کی امداد کے لئے انتظامات کر دئے ہیں۔

اس افسوسناک کہانی کا اطمینان بخش حصہ یہ ہے کہ اور جس کی طرف میری توجہ خاص طور پر رہی کہ ان بلوؤں میں جائدادوں کا نقصان اور کارخانوں کی بربادی بہت کافی ہوئی۔ مگر جانوں کا نقصان مقابلتاً کم ہوا جس کا بڑا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ بلوؤں کے ذمہ داروں کا اصل مقصد مسلمانوں میں ہراس پیدا کرنا اور انھیں اپنے رہائشی گھروں کو خالی کرنے پر مجبور کرنا تھا۔

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ شہر کی عام آبادی نے ان بلوؤں میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ بلکہ برعکس اس کے وہ غنڈوں کے مقابلہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں خاص طور پر ان شریف ہندوؤں کا ذکر کر رہا ہوں جنھوں نے اس نازک موقع پر فسادات کی روک تھام کی کوشش کی۔ مسلمان بھی دوسرے صوبوں کے باشندوں اور خصوصاً سکھوں کے ممنون

آئینہ کانپور

صرف نکتہ چینی سے کام نہیں چلتا

کانپور میں ۱۲ فروری کو سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ لوگوں میں ایک دوسرے پر نکتہ چینی کرنے کی عادت بڑھتی جا رہی ہے۔ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ جب ان کو اپنے ملک اور اپنے ملک کے باشندوں کی بھلائی کے متعلق قطعی طور پر سوچنا چاہیئے۔

انھوں نے کہا کہ عوام اپنی ترقی اور بھلائی کے لئے حکومت کا آسرا نہ لیں۔ بلکہ اس کام کو خود اپنے ہاتھ میں لیں اور اگر حکومت ان کی صحیح تجویزوں کو نہیں مانتی تو خود ان تجویزوں پر عمل کریں۔ ان سے جب سوال کیا گیا کہ کیا انھوں نے کانگریس حکومت سے کوئی سمجھوتہ کر لیا ہے۔ کہ وہ اپنی پارٹی کے لوگوں کو حکومت پر نکتہ چینی نہ کرنے کا مشورہ دیتے ہیں تو انھوں نے کہا کہ یہ سمجھوتہ نہیں بلکہ جنگ ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں قطعی غور و فکر اور تعمیری پالیسی پر عقیدہ رکھتا ہوں اس لئے میرا یہ ایمان ہے کہ محض نکتہ چینی سے کام نہیں چل سکتا اپنی پارٹی کے ۳۰ نکاتی پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر لوہیا نے کہا کہ جب تک عوام کی عام اخلاقی حالت درست نہیں ہوتی اسوقت تک ہمارے ملک کا مستقبل تاریک رہے گا۔ سوشلسٹ پارٹی اس پروگرام کے تحت عوام کو جمع کرنے کی کوشش کرے گی۔ اگر حکومت نے اس پروگرام کو نہیں مانا تو براہ راست کارروائی کرنے کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ کارروائی غیر متشددانہ اور پر امن ہوگی۔ نئے دستور کے تحت ہڑتالیں اور ستیہ گرہ صرف خاص خاص بے انصافیوں کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے کی جا سکتی ہیں۔ اس سے حکومت کو بدل دئے جانے کا کام نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کہ نئے دستور کے تحت عام رائے دہی کا حق مل گیا ہے۔

ایک دوسرے سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر لوہیا نے کہا کہ ان کے کہنے کا کبھی یہ مطلب نہیں تھا کہ کانگریسی لیڈر بددیانت ہو گئے ہیں۔ آجکل حکومت کا جو نظام ہے۔ وہ خود بددیانتی پیدا کرتا ہے۔ وہ یہ بات یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ اگر سوشلسٹ برسر اقتدار آئیں گے تو وہ ان تمام خرابیوں کے شکار نہ بن جائیں گے۔ جو موجودہ نظام حکومت کا نتیجہ ہیں۔

چیرمین میونسپل بورڈ کا اعلان

کانپور میونسپل بورڈ کے نئے چیرمین پنڈت برہمانند مصرا نے شہریوں کے نام ایک اپیل میں کہا کہ کانپور شہری زندگی کے سدھار اور ترقی کے لئے ایک اسکیم تیار کی جا رہی ہے جس کی کامیابی ہر شہری کی مدد پر منحصر ہے۔

آپ نے بتایا کہ وہ بورڈ اور شہر کے سدھار کے لئے کچھ غیر سرکاری کمیٹیاں بنا رہے ہیں۔ جن میں ایسے اشخاص کو رکھا جائیگا جو مفید ثابت ہوں اس کے علاوہ بورڈ کے محکموں کے ذمہ داروں کو حکم کیا گیا ہے کہ وہ مستعدی کا ثبوت دیں اور عوام کی شکایتیں دور کریں۔

آپ نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ ہفتہ میں تین بار شہر کے مختلف حصوں کا خود معائنہ کریں گے۔ اور عوام کی شکایتیں سنا کریں گے۔

مزدوروں سے سیونگ کمشنر کی اپیل

۱۲ فروری کو حکومت ہند کے نیشنل سیونگس کمشنر مسٹر آر کے نہتانے مزدوروں کے مختلف اداروں کے نمائندوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے بچت کی ضرورت بتائی کہ ہر مزدور کی ذہنیت یہ ہونا چاہیئے کہ وہ کچھ نہ کچھ ضرور بچاتا رہے۔ انھوں نے کہا کہ مزدوروں کے لئے قومی بچت کی اسکیم بہت ضروری ہے اس لئے کہ یہ روپیہ مزدوروں ہی کی تعلیم پر اور بھلائی کے کاموں میں صرف ہوگا۔

جلسے کے بعد مسٹر گنگا سہائے چوبے کی صدارت میں مزدوروں کے لئے قومی بچت کی ایک کمیٹی قائم کی گئی۔

شہر کانگریس کمیٹی کا جلسہ

۱۲ فروری کو تلک ہال میں شہر کانگریس کمیٹی کا ایک ضروری جلسہ ہوا جس میں شہر کے ہر وارڈوں کو ختم کر کے شہر کو چودہ نئے وارڈوں میں تقسیم کیا گیا۔ اور کانگریس ڈیلی گیٹوں کے چناؤ کے لئے شہر میں چار انتخابی علاقہ قائم کئے گئے۔ کمیٹی نے پچھلے سال کا حساب کتاب منظور کر لیا۔ اور اگلے سال کے لئے بجٹ تیار کیا۔

ٹیلیفون کیلئے نیا ایکسچینج

معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی کانپور میں ٹیلیفون کے سلسلے بڑھانے کے لئے ایک طویل مدتی منصوبہ تیار کیا ہے۔

اسوقت "اپنا ذاتی ٹیلیفون خریدئے" کی جو اسکیم جاری ہے۔ اس کے مطابق اخبار نویسوں معالجوں اور عوامی اداروں کو چھوڑ کر دو ہزار روپے کی ادائیگی کے بعد ٹیلیفون دیا جا رہا ہے۔ جو اشخاص دو ہزار کی ادائیگی سے بری رکھے گئے ہیں۔ ان کو ٹیلیفون دینے کے لئے ایک الگ کمیٹی قائم کی گئی ہے۔

تنخواہوں کی ستم ظریفی

دو سرکاری افسروں کی جنوری کی تنخواہ ان کے دو ہم نام ستم ظریف وصول کر لے گئے۔ واقعہ یہ ہوا کہ انسداد بددیانتی کے محکمہ کے دو انسپکٹروں نے اپنی تنخواہ کا بل چپراسی کے ہاتھ سرکاری خزانہ بھیجا۔ خزانچی نے چپراسی سے کہا کہ تنخواہ کی ادائیگی آج نہیں کل ہوگی۔

دوسرے دن جب یہ چپراسی روپیہ لینے پہونچا تو یہ دیکھ کر اس حیرت کی حد نہ رہی کہ دونوں افسروں کی تنخواہیں پہلے ہی وصول کی جا چکی ہیں۔ چپراسی نے افسروں کو اس ستم ظریفی کی خبر کی اور وہ دوڑے ہوئے خزانہ پہونچے جہاں یہ معلوم ہوا کہ ابھی چند منٹ پہلے ان کے ہم نام دونوں تنخواہیں وصول کر لے گئے۔

طلبا کے لئے وظیفے

جے کے گروپ انڈسٹری کے ڈائرکٹر مسٹر پدمپت سنگھانیا نے اپنے والد لالہ کملاپت سنگھانیا آنجہانی کی یادگار میں بیس ہزار روپے ان طالب علموں کو بطور وظیفہ دینا منظور کئے ہیں جو کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اپنی پڑھائی جاری رکھنا چاہتے ہیں۔

سیمنٹ کے پرمٹ تیار ہیں

مسٹر کے سی جوشی ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر کانپور ایک پریس نوٹ میں کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے چھوٹی مرمتوں کے لئے سیمنٹ حاصل کرنے کے لئے درخواستیں دی تھیں ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ان کی پرمٹیں تیار ہیں۔ اور وہ ڈسٹرکٹ سپلائی آفس سے ۲ اور ۴ بجے کے درمیان کسی بھی دن لے جا سکتے ہیں۔

کانگریس کے جلسہ میں تصادم

۱۵ فروری کو سٹی کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری مسٹر باسدیو مصرا نے سٹی کانگریس کمیٹی کے دفتر واقع تلک ہال میں ایک جلسہ بلایا تھا جس میں مقامی کانگریس ممبر کے کارکنوں کی دو پارٹیوں میں تصادم ہو گیا۔ اس تصادم میں چھ آدمی زخمی ہوئے۔ اس ہنگامہ میں تلک ہال کے ایک کمرہ کے دروازوں اور کھڑکیوں کے شیشے بھی ٹوٹ گئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ جھگڑا اسبات پر شروع ہوا کہ جلسہ منعقد کرنے والوں نے سوتی مل مزدور یونین کانپور پر قابل اعتراض فقرے کسے جس پر یونین کے ان ممبروں نے اعتراض کیا جو جلسہ میں موجود تھے۔ صدر جلسہ مسٹر گنیش دت باجپئی نے اس اعتراض کو پیش نہ ہونے دیا۔ جو سوتی مل مزدور یونین والوں کی طرف سے کیا گیا تھا چنانچہ ان لوگوں نے احتجاج کرتے ہوئے جلسہ سے واک آوٹ کر دیا۔ آپس میں سخت کلامی ہوئی جس کے بعد مار پیٹ کی نوبت آ گئی۔ ایک نے دوسرے پر جوتے پھینکے۔ اور اشتعال انگیز مظاہرے کئے۔

سوتی مل مزدور یونین کے کارکن واک آوٹ کرنے کے بعد سٹی کانگریس کمیٹی کے صدر کے پاس گئے اور انھوں نے پوری صورت حال بتائی۔

مسٹر گول والکر کی آمد

راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے گرو مسٹر ایم ایس گول والکر نے ۱۴ فروری کو ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کٹر اور پاک قومیت ہی جس کی بنیاد ہندو کلچر پر ہو ایک اعلیٰ معیاری کیرکٹر کو جو اسوقت بالکل غائب ہے ترقی دے سکتی ہے۔ مسٹر گول والکر نے ہندو کلچر کی زبردست حمایت کرتے ہوئے کہا کہ آر ایس ایس قائم کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہندوستانی قوم کو ہندو مذہب کے پرانے نصب العینوں اس کی مکمل روایات اور روشن ماضی کے مطابق از سر نو ترتیب دی جائے۔

یونین کلب

۱۵ فروری کو کانپور یونین کلب میں ٹینس ٹورنامنٹ کا فائنل میچ ہوا۔ اس کے بعد ۵ بجے کلب کے صدر اور ممبروں کی طرف سے ایک ایٹ ہوم دیا گیا۔ مسز ستیا کشن چند نے انعامات تقسیم کئے۔

مزدوروں کے لئے دق کا اسپتال

حکومت یوپی کے لیبر آفس نے تپ دق کے اسپتال کو جو گاندھی نگر میں ہے۔ لیبر ویلفیر کی نگرانی میں مزدوروں کے مفاد کا خیال کرتے ہوئے دے دیا ہے۔ اور فروری کے آخر تک اس اسپتال میں باقاعدہ علاج ہونے لگے گا۔

سبد گل | لطائف | عالم نسواں | فلمی دنیا | پردۂ فلم

چاندنی چوک سے گذرنے والوں نے ۸ فروری کو ایک عجیب تماشا دیکھا۔ وہ یہ کہ رام راج پریشد کے ایک درجن آدمی آئے اور درختوں پر چڑھ کر شاخوں کو ہلانے لگے۔ اور ہندو کوڈ بل کے خلاف نعرے لگانے لگا۔ لوگوں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ خیریت تو ہے۔ انھوں نے کہا کہ بارو کیا کریں حکومت ہماری کچھ نہیں سنتی ہے۔ تو ہم نے سوچا یہ کہ طریقہ اختیار کریں۔ ہو سکتا ہے کہ اس طرح وہ کچھ سن لے۔ پروپگنڈے کا یہ طریقہ سنکر ایک اعلےٰ درجہ کا شعر یاد آ گیا۔

زلف لٹکا کر یار سوئے بازار چلا
شور ہر سو سے اٹھا مار چلا مار چلا

جس قیمتی فارمولے کو رام راج پریشد والوں نے استعمال کیا ہے وہ عہد قدیم یعنی بر دجین سے چلا آ رہا ہے۔ اس کو سائنٹیفک زبان میں کہتے ہیں

گھوڑے پہ ہودا اور ہاتھی پہ زین
کالی مرغی پہ ڈنکا بجا دین الہ دین۔

جو شخص بھی اس فارمولا پر عمل کرے گا۔ ضرور مشہور ہو جائے گا۔ کیا بات ہے کہ آج کھلونا بھانڈ اور الماٹوچی مسخرہ زندۂ جاوید ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ کھلونا بھانڈ کو یہ کمال حاصل تھا کہ بات کرنے میں اچانک اس طرح اپنا پیٹ کھول دیتا تھا۔ کہ دیکھنے والے ہنستے ہنستے لوٹ جاتے تھے۔ الماٹوچی مسخرہ ہنسنے میں اسطرح اچکتا تھا کہ لوگ اسے لنگور سمجھنے لگتے تھے۔ اور اس اچانک انکشاف سے ہنستے ہنستے فرش بن جاتے تھے۔

اس طریقہ سے ان لوگوں کی ہندو کوڈ بل کے خلاف آواز کو نہ صرف حکومت سننے پر مجبور ہو جائے گی۔ بلکہ سارا ہندوستان بلکہ ساری دنیا مجبور ہو جائے گی۔ لیکن ہاں ایک طریقہ ہے اس قسم کے اور طریقوں کو بھی ساتھ ساتھ استعمال کیا جائے۔

شباب گذشتہ

(از تنویر قریشی)

بہار کے ایک دن جب کہ بارش ہو رہی تھی شباب مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ ہنستے ہوئے وہ رخصت ہوا۔ اور چپکے سے اپنے ساتھ لیتا گیا۔ میرے شیریں اور محبوب خواب میرا مسرت انگیز سریلا گیت ہے۔ جسے میں دن رات گاتا۔ اور وہ عائیں کرتا۔ جو میرے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے نکلتیں۔

میں نے اپنے سنسان گھر کے دروازے بند کر کے کھڑکیاں بند کریں۔ اور بستر پر لیٹ گیا۔ ---- روتا ہوا۔ تنہا۔ ...... نہیں غم بھی میرا ساتھی تھا۔ میرے دل میں اٹھنے کی امنگ نہ رہی۔

تب محبت آئی۔ میں آؤں۔ اس نے کھڑکی کے باہر سے کہا۔

"چلی جا" میں نے کہا۔ میں اس حالت میں کسی کو آنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ میرا شباب چلا گیا ہے۔ اور میں اس کے ماتم میں ہوں۔

تاہم اس نے شیریں آواز میں پکارنا نہ چھوڑا۔ اور میرے آنسوؤں کو اپنی التجاؤں میں غرق کر دیا۔ یہاں تک کہ "در آ جا" میں نے بیزار ہو کر کہا!۔

مسکراتی ہوئی وہ آئی۔ پروں کو پھیلائے ہوئے آہستہ آہستہ میرے دل کے ہولناک خلا کو پر کرتی ہوئی اس کو دل کو جو اس کے تبسم اور اظہار مسرت سے مغموم تر ہو رہا تھا۔ لیکن ہنستے ہوئے قہقہہ لگاتے ہوئے۔ لو وہ میرا شباب بھی واپس آ گیا۔

ہند اور حیدر آباد کا مالیاتی اتحاد

حیدر آباد۔ ۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور حیدر آباد کا مالیاتی اتحاد انشاءاللہ یکم فروری سے عمل میں آئے گا۔

اودھ خواتین کانفرنس

۸ فروری کو لکھنؤ میں اودھ خواتین کانفرنس کے ۱۹ ویں اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے مسز راجیشوری نہرو نے کہا کہ ہم بھارت کی زندگی کا ایک اہم جزو ہیں۔ ہمیں صرف عورتوں ہی کی حیثیت سے اپنا فرض ادا کرنا نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے ملک میں چور بازاری بدعنوانی رشوت ستانی اور دوسری باتیں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس کو ختم کرنے کے لئے۔ دوسرے شہریوں کی طرح حصہ لینا ہے۔ ہمیں ہر اس کام میں حصہ لینا چاہیئے جس کو ابھی تک صرف مرد ہی کرتے رہے ہیں۔

کانفرنس کی ابتدا مسز سلطانہ حیات کی اس تجویز سے ہوئی کہ کانفرنس کی صدارت مسز راجیشوری نہرو کریں۔ مسز سروپ کماری بخشی نے اس کی تائید کی۔ جن من گن گانے اور سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا۔ گائے جانے کے بعد اپنی سالانہ رپورٹ پڑھی جس میں انہوں نے کانفرنس کے سال بھر کے کام کا ذکر کیا۔

رانی رام کماری بھارگو اچیرمین استقبالیہ کمیٹی نے اپنے خطبہ میں تر کار کانفرنس اور صدر کا خیر مقدم کیا۔ اور کہا کہ:۔

"ہندوستان کی آزادی کے بعد عورتوں کی ترقی کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر ملک کی ترقی ناممکن ہے۔ عورتوں میں تعلیم کی بہت کمی ہے۔ عورتوں کو چاہیئے کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ کیونکہ یہی ترقی کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ لیکن تعلیم کا مطلب خواندہ ہونا نہیں ہے۔ بلکہ علم کی روشنی سے فائدہ اٹھانا اور اس لئے یہ چیز خالی کتابیں پڑھنے سے ہی نہیں حاصل ہو سکتیں۔ ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ہمارا آئندہ سماج کیسا ہونا چاہیئے۔"

صدر کانفرنس مسز راجیشوری نہرو نے کہا کہ گذشتہ چالیس میں عورتوں نے جو جدوجہد کی ہے اس کی وجہ سے آج عورتیں ترقی کے راستہ پر کافی آگے بڑھ گئی ہیں۔ گذشتہ فسادات میں پنجاب کی عورتوں نے جس بیباکی اور صبر کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ اب وہ دنیا بہت آگے بڑھ گئی ہے عورت مردوں کے درمیان جو بعد اور فرق ہے وہ دور ہونا چاہیئے۔ ہندو کوڈ بل کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتیں ہندو کوڈ بل کی مخالف ہیں وہ کہتی ہیں کہ یہ بل عورتوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ عورتوں کا ایسا سمجھنا بڑی غلطی ہے۔ عورتوں کو بہت سے حقوق ویدک زمانہ میں حاصل تھے۔ لیکن جب ہماری تہذیب کا زوال شروع ہوا تو عورتوں کے حقوق میں کمی ہوتی گئی بہت سے حقوق تو انگریزوں کے زمانہ میں لے لئے گئے۔ اس زمانہ میں عورتوں کے حقوق اتنے زیادہ تھے۔ کہ انگریزوں کی سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ کہ اتنی آزادی عورتوں کو بھی مل سکتی تھی۔ ہندو کوڈ بل ذرا بھی شاستروں کے خلاف نہیں ہے۔ اس کے علاوہ دنیا برابر تبدیل ہو رہی ہے۔ ہمارے قوانین کا بھی اس کے ساتھ ساتھ بدلنا ضروری ہے۔

جس زمانہ میں ہماری آزادی کی جنگ جاری تھی۔ اور جو طریقے ہم نے اختیار کئے تھے۔ اگرچہ آج ہم بھی وہی رویہ رکھیں تو ہندوستان کی زندگی میں ایک زبردست انقلاب ہو سکتا ہے۔ ہمیں اپنی ذمہ داری کو دوسروں کی طرف منتقل نہیں کرنا چاہیئے سب سے بڑی ذمہ داری پڑھی لکھی بہنوں پر ہے۔ وہ اپنے دل میں یہ جوش پیدا کریں کہ وہ قوم کی خدمت کریں گی۔ وہ کونسل کی ممبری اور عہدوں کے حصول کا خیال کئے بغیر ملک کی خدمت کریں۔

جو حالات میں فساد زدہ علاقہ میں دیکھ کر آئی ہوں۔ اگر آپ لوگ اس کو سمجھ سکیں تو آپ کو احساس ہوگا کہ کتنی خدمت کی ضرورت ہے مجھے امید ہے کہ آپ اپنا فرض ادا کر کے خواتین کانفرنس کا نام بلند کریں گی۔

ہندوستانی صوبوں اور ریاستوں کی آبادی

ہندوستانی صوبوں اور ریاستوں کی مجموعی آبادی تقریباً ۳۵ کروڑ ہے۔ جس میں سے صوبوں کی آبادی حسب ذیل ہے

۱۔ صوبہ متحدہ یوپی۔ (اتر پردیش)
۵ کروڑ ۶۳ لاکھ ۴۶ ہزار ۴۵۶

۲۔ مدراس (بشمول اندھرا)
۴ کروڑ ۹۸ لاکھ ۴۰ ہزار ۵۶۴

۳۔ صوبہ بہار
۳ کروڑ ۶۳ لاکھ ۴۰ ہزار ۱۵۱

۴۔ سی۔ پی۔ و برار
۲ کروڑ ۸۲ لاکھ۔

۵۔ صوبہ بمبئی۔
۲ کروڑ ۸۷ لاکھ ۴۹ ہزار ۴۰۸

۶۔ بنگال (مغربی)
۲ کروڑ ۳۹ لاکھ ۹۰ ہزار ۲۰۳

۷۔ اڑیسہ۔
ایک کروڑ ۴۹ لاکھ ۴۶ ہزار ۴۰۹

۸۔ پنجاب (مشرقی)
ایک کروڑ ۴۴ لاکھ ۹ ہزار ۹۶۲

۹۔ آسام
ایک کروڑ ۲ لاکھ ۳۳ ۷

۱۰۔ اجمیر
۵ لاکھ ۸۳ ہزار ۶۹۳

۱۱۔ دھلی
۲ لاکھ ۲۹ ہزار ۱۴۴

بہرائچ میں پراسرار غبارہ

بہرائچ ۱۱ فروری۔ بیلگ پور میں ۸ فروری کو ایک ہیڈ روجن غبارہ جس میں ایک مشین لگی تھی گرا۔ اس کی لمبائی چھ فٹ ہے۔ اس پر ٹائم بم ہونے کا شبہ کیا جاتا ہے۔ یہ پولیس کی نگرانی میں دے دیا گیا ہے۔

مسٹر شاہ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اس کا معائنہ کیا ہے۔ اس کی مزید تحقیق کی جا رہی ہے۔

اٹلی کے زندہ عجائب خانہ کیلئے

ہندوستان کے جانور

لکھنؤ۔ ۱۱ فروری۔ ملان اٹلی کے زندہ عجائب خانہ کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مسٹر ٹرنی ہندوستان کے جانور حاصل کرنے آج لکھنؤ پہونچے۔ اور شام کو کلکتہ روانہ ہو گئے۔

مسٹر ٹرنی ملان کے عجائب خانہ کے لئے اب تک بنگال کے دو شیر اور ہاتھی کے دو بچے حاصل کر چکے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ ملان کے عجائب خانہ میں یورپ اور افریقہ کے جانور تو بہت ہیں۔ لیکن ہندوستان کے جانور بہت کم ہیں۔

لکھنؤ کے زندہ عجائب گھر کی تعریف کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ جس طرح یہاں فطری طور پر جانوروں کے رکھنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ہندوستان کے کسی عجائب خانہ میں ایسا انتظام نہیں ہے۔

پریوی کونسل کی خدمات کا اعتراف

لندن۔ ۱۱ فروری۔ پریوی کونسل میں ہندوستان کی عدالتی اپیلوں کا سلسلہ آج ایک باقاعدہ شکل میں ختم ہو گیا۔ لارڈ چانسلر لارڈ جوٹ کے علاوہ لندن میں ہندوستانی ہائی کمشنر مسٹر کرشن مینن اور فلیپ نوئیل بیکر نے بھی شرکت کی۔ مسٹر کرشن مینن نے پریوی کونسل کی عدالتی کمیٹی کے نام ہندوستانی حکومت کا پیغام پڑھا جس میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان ان خدمات کو سراہتا ہے۔ جو کونسل نے دو سو برس تک کی ہے۔

فلمی دنیا کی ناچتی اداکارہ

پارو

(از جناب پی کے۔ جوشی)

پارو فلم ایکٹریس کو دیکھ کر اس لڑکی کی یاد آ جاتی ہے جو کہ لب بام پر پہنچ کر اچانک فرش پر گر پڑی ہو۔ اس اداکارہ نے اپنی سب سے پہلی فلم شکاری میں بری لڑکی کے شوخ اور چنچل کردار سے ہزاروں دلوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ پھر کیا تھا! ڈائرکٹر! ایشور لال نے اپنی فلموں۔ ھیرا۔ اور رواج میں اسے بطور ہیروئن پیش کر دیا۔ مگر ہیروئن کے کردار میں نہ ہی تو وہ فلمی دنیا کو پسند آئی اور نہ ہی ڈائرکٹر ہی اس کے رول میں جان ڈال سکا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پارو کو پھر کم اہم پارٹ دئے جانے لگے۔ جیسا کہ اس نے اپنی پہلی فلم میں ادا کیا تھا۔

پارو کا چہرہ بہت معصومانہ ہے سیکس اپیل نمایاں ہے۔ فلم شکاری میں بطور سائیڈ ہیروئن اس نے بہترین اداکاری کی۔ مگر کشور ساہو کی فلم سیندور میں اس کے ناکارہ رول میں پیش کئے جانے سے اس کی اسٹار ویلیو STAR (VALUE) دب گئی۔ مگر پارو نے فلم کروٹ میں تو ایک ولایت پاس مغرب زدہ لڑکی کا پارٹ اس ٹھاٹ سے ادا کیا کہ ہیروئن (گیتا نظامی) کو بھی ہیچ کر دیا۔ گلستان کی فلم شبنم میں ایک بن جارن کے لباس میں اس نے دلکشی کا کافی سامان مہیا کرنے کے علاوہ چند ایک سحر کن ناچ بھی پیش کئے ہیں۔

بہرحال پارو سائیڈ رول میں موزوں اترتی ہے۔ اور ذہنی مذاق اور سیکس اپیل کے علاوہ چند دلفریب رقص بھی مہیا کرتی ہے۔

جنگ کے دیوانے ملکوں کو انتباہ

نیویارک۔ ۱۳ فروری۔ پروفیسر البرٹ آئن اسٹائن نے دنیا بھر کو متنبہ کیا ہے کہ اگر ہائیڈروجن بم تیار کیا گیا اور اس کا استعمال کیا گیا تو تمام فضا مسموم ہو جائے گی۔ اور زمین پر کوئی جاندار سانس نہ لے سکیگا۔

انھوں نے کہا کہ امریکہ اور روس کے درمیان اسلحہ سازی کی جو دوڑ ہو رہی ہے۔ وہ انتہائی تباہ کن ثابت ہوگی۔

فوجیوں کی بنائی ہوئی تصویریں

نئی دہلی ۱۳ فروری۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ٹاؤن ہال میں فوجی مصوروں کی بنائی ہوئی تصویروں کی ایک نمائش کا افتتاح کیا۔

یہ نمائش ہندوستان میں پہلی قسم کی ہے اور افتتاحی تقریب میں سفارتی نمائندوں مرکزی حکومت کے وزیروں فوج کے اعلیٰ افسروں اور ممتاز شہریوں نے شرکت کی۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ اس نمائش سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی فوج کے آدمی کتنے حساس ہیں۔ اور وہ جو کچھ محسوس کر رہے ہیں۔ اس کا اظہار بھی کر سکتے ہیں۔ عام طور پر لوگ خیال کرتے ہیں کہ فوج میں بھرتی ہونے کے بعد آدمی کی حس مردہ ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ خیال غلط ہے۔ ممکن ہے پہلے ایسا ہوتا رہا ہو۔ لیکن آج حالات بدل گئے ہیں۔

فارموسا کو بچانے کیلئے ایک کروڑ ڈالر کی امداد

واشنگٹن۔ ۱۰ فروری۔ جنرل چیانگ کائی شیک کی حکومت کو سہارا دینے کے لئے امریکہ نے تیزی سے دو اقدامات کئے ہیں۔ کل شب کانگریس نے ایک بل منظور کیا ہے کہ چین کے ایک کروڑ ڈالر اِمدادی فنڈ کے ذریعہ چینی قوم پرستوں کے آخری مضبوط مورچہ فارموسا کی مدد کی جائے۔

اسی کے ساتھ کانگریس نے ایشیا میں کمیونزم کی روک تھام کے لئے جنوبی کوریا کی امداد کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ یہ بل ۲۴۰ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۳۴ ووٹوں سے منظور ہو گیا۔ اب یہ بل سینٹ کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

سر عبد القادر کا انتقال!

لاہور ۹ فروری۔ آج صبح اردو ادب کے بہت بڑے محسن سر عبد القادر کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی عمر کم و بیش ۷۶ سال تھی۔ مرحوم ایک ممتاز وکیل اور لاہور ہائی کورٹ کے ایک کامیاب بیرسٹر تھے۔ آپ کچھ عرصہ تک حکومت ہند کے وزیر قانون بھی رہے ہیں۔ ۱۹۳۰ء میں آپ نے مجلس اقوام میں ہند کی نمائندگی کی جس کا اجلاس اس وقت جینوا میں ہو رہا تھا۔ آپ ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۶ء تک سکریٹری آف اسٹیٹ کی کونسل کے رکن رہے۔ اور پنجاب کی منتخب اسمبلی کے پہلے صدر رہ چکے ہیں۔ آپ نے پنجاب کے وزیر تعلیم کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دی ہیں۔ اور کچھ عرصہ تک صوبہ کے وزیر مال کی حیثیت سے بھی کام کیا۔

اردو ادب میں آپ کا مرتبہ بہت بلند ہے اور آپ نے جو خدمات انجام دی ہیں۔ انھیں اردو کے قدردان کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ آپ ہی نے سب سے پہلے اردو کا بلند پایہ رسالہ مخزن جاری کیا تھا۔ اس کے علاوہ کچھ عرصہ تک انگریزی اخبار کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔ سر عبد القادر کے ایک صاحبزادے کرنل احسان قادر آزاد ہند فوج میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے۔

باؤ ڈائی کو امریکی امداد!

واشنگٹن۔ ۹ فروری۔ یہاں سرکاری افسروں سے معلوم ہوا ہے کہ صدر ٹرومین ممکن ہے کہ کمیونزم کے سیلاب کو روکنے کے لئے پچاس لاکھ ڈالر ہند چین کی نئی حکومت کو بطور امداد دیں جسے فرانس نے قائم کیا ہے۔

گائے ذبیحہ ممنوع!

لکھنؤ ۱۱ فروری۔ آج یوپی اسمبلی میں وزیر لوکل سلف گورنمنٹ مسٹر اے جی کھیر نے ایک جواب میں انکشاف کیا کہ صوبہ متحدہ (اتر پردیش) کی اکثر بیشتر میونسپلٹیوں میں گائے کا ذبیحہ ممنوع قرار دے دیا جا چکا ہے۔ اور جو میونسپلٹیاں باقی رہ گئی ہیں۔ ان میں بھی پابندی جاری کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔

قول زرین

دنیا میں رہ کر سب کو خوش کرنا ناممکن ہے!

کوئی استاد کبھی یاسکتی نہیں جتنا وہ اپنے آپ کو بتلاتا ہے۔ یا لوگ سمجھتے ہیں۔

کبھی آپ اپنے کو ویسا ظاہر کرنے کی کوشش نہ کرو جیسے تم نہ ہو۔

ماں کی خدمت دنیا و آخرت کے لئے ڈھال ہے۔ اور خداوند تعالیٰ کی خوشنودی۔

بے وقوف لوگ صرف آرزو ہی میں ساری عمر گنوا دیتے ہیں۔ لیکن جو ارادہ کرتے ہیں۔ وہ کامیاب بھی ہوجاتے ہیں۔

موج تبسم

نوجوان نے ایک نوعمر حسینہ کے سامنے شادی کی تجویز پیش کی جسے اس نے بخوشی قبول کیا۔ اب نوجوان کو فکر ہوئی کہ نسبت کے اشتہار کے لئے حسینہ کی نازک انگلی میں کوئی انگوٹھی پہنادے۔ اس خیال سے وہ ایک جوہری کی دکان میں گیا۔ دیکھتے دکھاتے ایک ہیرے کی انگوٹھی پسند کی۔

نوجوان۔ (دوکاندار سے) اس انگوٹھی کی قیمت!

نوعمر دوکاندار۔ ساڑھے تین سو پونڈ۔

نوجوان۔ رطبر سیٹی بجانے لگا۔ بالآخر کچھ دیر سیٹی بجاکر دوکاندار سے کہا۔

اچھا اس دوسری انگوٹھی کی قیمت

دوکاندار۔ جناب اس کی قیمت سنئے گا تو دن بھر سیٹی بجاتے رہیئے گا۔

کرایہ دار۔ ایکا ایکی بستر سے اٹھا شب خوابی کے لباس پر ایک گاؤن پہن کر کمرے سے نکلا۔ اور مالک مکان کے در کی کنڈی کھٹکھٹانے لگا۔ بمشکل تمام مالک مکان جاگا۔ اور کواڑ کھولے۔

مالک مکان۔ کہیئے اس وقت کیا کام ہے۔

کرایہ دار۔ کہنا اس وقت یہ تھا کہ اس ماہ کا کرایہ مجھ سے ابھی ادا نہیں ہوسکتا۔

مالک مکان۔ (منہ بناکر) یہ تو صبح کو بھی کہہ سکتے تھے۔ اتنے ہی کے لئے مجھے کیوں جگایا۔ آخر پریشان کرنے سے فائدہ۔

کرایہ دار۔ (رکتے ہوئے) صاحب بات یہ ہے کہ میں نے سوچا اکیلے ہی میں ہی کیوں پریشان ہوں۔

استاد۔ اوسط کسے کہتے ہیں۔

شاگرد۔ جیسے مرغی بیس انڈے دیتی ہے۔

استاد۔ ہیں یہ کیا۔

شاگرد۔ دیکھئے لکھا ہے کہ مرغی اوسطاً ۱۲۰ انڈے دیتی ہے۔

عجیب معلومات

مریخ میں اٹیم بم کا دھماکا

لندن ۱۱ فروری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حال ہی میں سیارہ مریخ میں جو دھماکہ ہوا تھا۔ وہ وہاں کے دانش مندوں اور باشندوں کی سرگرمیوں کا نتیجہ تھا۔ جو ایٹمی قوت ہم سے پہلے دریافت کر چکے ہیں اب ہماری دنیا کے سائنس دان مریخ کے اس دھماکے پر غور کر رہے ہیں۔ چنانچہ برطانی سائنس دان سر ہیرالڈ نے اس سلسلہ میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ مریخ پر جو دھماکہ سنا گیا وہ ایٹمی قسم کا تھا۔ اور اس کا واحد مطلب غالباً یہ ہے کہ مریخ کے باشندے ایک سو دن ہوا ... [illegible] استعمال کرنے والے ہیں۔

لیکن سر ہیرالڈ نے اس گیان کا بھی اظہار کیا ہے کہ مریخ کی فضا اور قدرتی ماحول اس قسم کا وہاں پر ترقی کر رہا ہے۔ ترقی یافتہ زندگی کے امکانات ناممکن معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے اس دھماکہ کا شاید اصلی سبب یہ ہے کہ سیارہ مریخ فضا کے کسی چھوٹے سے سیارے ٹکرا گیا تھا۔

میاں مٹھو کی قسمت

نیویارک۔ ۱۰ فروری۔ ڈیٹرائٹ کے ایک کارخانہ کے ایک ۴۳ سالہ مزدور نے ایک وصیت نامہ تیار کرایا ہے کہ جس کے مطابق اس نے اپنی ساری جائداد جس کی قیمت کا اندازہ ایک لاکھ نوے ہزار روپے ہے۔ اپنے طوطے "باب" کے نام کردی ہے۔

مزدور کا بیان ہے کہ یہ طوطا گذشتہ پچاس سال سے ان کے خاندان کا رکن ہے۔ جب کہ ان کی دادی اماں نے شمالی امریکہ میں اسے خریدا تھا۔

نہرو پارلیمنٹری پارٹی کے لیڈر

نئی دہلی ۱۰ فروری۔ آج کانگریس پارلیمنٹری پارٹی کے جلسہ میں متفقہ طور پر وزیراعظم نہرو پارٹی کے لیڈر نائب وزیراعظم سردار پٹیل ڈپٹی لیڈر مسٹر ستیہ نرائن سنہا چیف وہپ منتخب ہوئے ہیں۔

پارٹی کے دوسرے عہدہ داران ہیں

جنرل سکریٹری۔ پنڈت ٹھاکر داس بھارگوا۔ مسٹر آر کے سدھوا۔ اور مسٹر ڈی پی کرمرکر۔ خزانچی۔ مسٹر جسونت کپور وہپ مسٹر ہری وناس مالیا۔ مسٹر ارون چندر بھارگوا۔ اور مسٹر ہمت سنگھ جی۔ آڈیٹر۔ مسٹر رام ناتھ گوئنکا۔

پارٹی کی نئی مجلس عاملہ بھی منتخب کی گئی ہے۔ جس میں پندرہ ممبر شامل ہیں۔

شاہ فاروق کو سالگرہ پر مبارکباد

نئی دہلی۔ ۱۱ فروری۔ صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ہز مجسٹی شاہ فاروق کو ان کی سالگرہ پر حسب ذیل تار روانہ کیا ہے۔

میں اپنی طرف سے اور اپنی حکومت کی طرف سے اور ہندوستان کے عوام کی طرف سے آپ کو سال گرہ کے موقع پر دلی مبارکباد بھیجتا ہوں۔

نائر بند کی تعمیر کا منصوبہ ملتوی

لکھنؤ۔ ۱۱ فروری۔ حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ اقتصادی خرابی کی وجہ سے حکومت نے نائر بند کے منصوبہ کو غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کردیا ہے۔

مصر نے سونا خریدا!

قاہرہ ۱۱ فروری۔ مصر کے وزیر مالیات نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ مصری حکومت نے مصری پونڈ کی قیمت برقرار رکھنے کے لئے چار کروڑ ستر لاکھ ڈالر کا سونا خریدا اور امریکی بانڈ خریدے ہیں۔

افسانہ

ایک دلکش روسی افسانہ

دھوکا

(مترجمہ سومتر کمار دیپک)

روسی لٹریچر میں افسانہ کو جو اہمیت اور مرتبہ حاصل ہے وہ دیگر زبانوں کو کم ہی ہے کیونکہ روس میں اول انقلاب کے ذریعہ ہی انقلابی لہر دوڑائی گئی تھی۔ یہ افسانہ اپنے لحاظ سے روسی لٹریچر کا نایاب و نادر نمونہ ہے۔ جو اردو لباس سے مزین کر کے آپ کے سامنے پیش کیا جارہا ہے۔ اس میں ایک نفس پرست انسان کے جذبات کا بہترین مظاہرہ ہے مترجم

"اس طرح آپ کو معلوم نہیں ہوسکتا کہ ... کا ... کیا ہے۔ جب میں بچہ کو آپ کی گود میں آپ کی بیوی کے سامنے لے جاکر رکھ دوں گی۔ اس وقت آپ کو معلوم ہوگا۔"

یہ الفاظ تھے جو ایک نوجوان عورت کی زبان پر تھے۔ اس کی آواز میں بلا کی سختی اور لہجہ میں دھمکی کا زور تھا۔ مرد گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

دونوں گلی میں کھڑے تھے۔ عورت نے نہایت مضبوطی سے مرد کے کوٹ کا دامن اپنے ہاتھ میں تھام رکھا تھا۔ اس نے کڑکتے ہوئے لہجہ میں کہا وہ اور ہوں گی جو آپ کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر اپنی عزت آپ پر قربان کردیں۔ اور جنم بھر آپ کی نفسیات کے کڑوے پھل کھاتی رہیں۔"

مرد نے کانپتے ہوئے ہاتھ سے اپنی پیشانی کا پسینہ پونچھا اور لڑکھڑاتی ہوئی آواز سے بولا تو میں ...... بھلا میں۔"

عورت نے اسی کڑکتے ہوئے لہجہ میں کہا میں کچھ نہیں جانتی بہتے تو میں آپ کی گھروالی سے سب سارا حال کہوں گی پھر آپ کو عدالت میں بلواؤں گی

مرد نے اٹک اٹک کر پوچھا تو ...... آخر تم چاہتی کیا ہو!

مخالف کو اس طرح ہتھیار ڈال دیتے ہوئے دیکھ کر عورت کے ہونٹوں پر ایک فاتحانہ مسرت کی لہر دوڑ گئی لیکن اسے دبا کر اسی کڑکتے ہوئے لہجہ میں بولی۔ "اگر آپ کو اپنی عزت کا پاس ہے تو جلدی کم از کم دو ہزار روپیہ میرے نام سے کسی بینک میں جمع کرادیں۔"

مرد نے اطمینان کا سانس لیا جیسے اس کے سر سے ایک بھاری بوجھ اتر گیا اس کی نظر اپنے کوٹ کے دامن کی طرف گئی۔ بیدے زمین کو کریدتے ہوئے بولا۔ بھلا یہ ......؟

"یہ وہ میں نہیں جانتی یا تو روپیہ بینک میں جمع کرایئے۔ ورنہ میں اس کو لاکر آپ کے ہاں پھینک جاؤں گی۔"

یہ کہہ کر وہ نہایت تیزی سے نظروں سے اوجھل ہوگئی ......!

مرد چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا اسے خیال آیا کہ کہیں یہ سب میرا وہم تو نہیں تھا۔ اسکی نظر کوٹ کی سلوٹوں پر پڑی۔ پرانی خادمہ اگنویا کی گرفت کے نشانات۔ سلوٹوں اور شکنوں کی صورت میں اب تک دامن پر موجود تھے۔ وہ انہیں کو دیکھتا رہ گیا۔

پونے دس بجے کا وقت تھا میگنوف سینما دیکھ کر رات کی بہار آفرینیوں سے محفوظ ہوتا اور سیٹی بجاتا اپنے بنگلے کی طرف جا رہا تھا۔ چاندنی رات تھی اطراف و جوانب سے بھی ایک خمار سا برس رہا تھا۔ اسی لطف سے شادکام ہونے کی خاطر اس نے موٹر کے بجائے پیدل آنے کا فیصلہ کیا تھا۔ بنگلے پر سب سو چکے تھے۔ میگنوف اپنے کمرے میں پہنچا اور کپڑے اتار بغیر ذرا آرام لینے کے لئے کوچ پر بیٹھ گیا۔ دایاں ہاتھ کوچ پر رکھتے ہی اس نے محسوس کیا کہ کمبل کی قسم کا جو کپڑا کوچ پر پڑا ہے۔ اس کے نیچے کوئی نرم نرم اور گدی گدی سی چیز ہے۔ کمبل اٹھاتے ہی حیرت میں آگیا۔ اور اچھل کر کوچ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جیسے سامنے کوئی سانپ پھن اٹھائے کھڑا ہے۔

گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ کہیں کوئی دیکھ تو نہیں رہا ہے پھر دروازے بند کئے اور سیاہ پردہ کھینچ دیا کہ کوئی شیشوں میں سے نہ دیکھ لے۔ حرکات و سکنات سے یہ معلوم ہوتا تھا۔ جیسے وہ قتل کرتے ہوئے خون آلود ہاتھوں سمیت پکڑا گیا ہے۔ صاف اور ہموار فرش پر اس کے قدم اس طرح بھٹکے بھٹکے اور ڈگمگاتے سے پڑ رہے تھے۔ گویا فرش پر پوترے گڑھے ہی گڑھے ہیں اور پتھر بکھرے ہیں جس چیز کو دیکھ کر میگنوف کی یہ حالت ہوئی تھی وہ مختصر سے پوترے میں لپٹی ہوئی ایک ننھی سی جان تھی۔

میگنوف نے پھٹے پھٹے دیدوں سے اسکی طرف دیکھا اور مٹھیاں بھینچ کر دانت پیستے ہوئے کہا۔ آخر وہ مردار اگنویا اس بچے کو یہاں ڈال ہی گئی۔

غصہ سے تمام جسم کانپ اٹھا۔ خود ہی سے بول اٹھا ایک ہفتہ ہوگیا اور ابھی تک روپیہ بینک میں نہ جمع کرا سکا۔ اسے بچے کے پاس جانے کا بھی حوصلہ نہ ہوتا تھا۔ کئی قدم دور کھڑا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے پاس جاتے ہی وہ کاٹ کھائے گا۔

اب کیا ہوگا۔؟ وہ یہی سوچ رہا تھا۔ آج تک اسے ایسی الجھن سے سابقہ نہ پڑا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ بیوی الگ روٹھ جائے گی۔ دفتر میں پوزیشن دو کوڑی کی ہوجائے گی۔ ماتحت الگ چہ میگوئیاں کریں گے۔ اب تک تو میری باتوں اور عیبوں پر پردہ پڑا رہا۔ دے دلا کر ہر ایک کا منہ بند کرتا رہا۔ لیکن اب تو کہیں منہ دکھانے کی جگہ نہ رہے گی۔

یکایک اسے آیا خیال کہ جو کچھ کرنا ہے۔ اس میں دیر نہ کرنی چاہیئے۔ کاش بچہ رو اٹھا تو رو رو کر سب بھید کھول دے گا۔

میگنوف نے نہایت آہستہ سے بچہ کو پوترے اور کمبل سمیت اٹھایا۔ بچہ ذرا کلبلایا۔ لیکن پھر سو رہا۔

سنسان سڑک پر میگنوف بچہ کو اپنے ہاتھوں میں لئے چلا جا رہا تھا۔ یہ کہتا ہوا کہ یہ ہوتا ہے۔ کمینوں اور رذیلوں کو منہ لگانے کا انجام ...... اگر اس وقت مجھے کوئی مل جائے اور معلوم ہوجائے کہ میری گود میں کیا ہے تو میں کیا جواب دوں۔ وہ تو بڑی خیریت ہوگئی کہ میری بیوی سو رہی تھی۔ ورنہ ......

دفعتاً ایک خیال برقی سرعت کے ساتھ دماغ میں آیا۔ کیوں نہ اس وبال کو کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے اور قصہ تمام کردوں۔

مگر پھر خیال آیا کہ اس طرح وہ نابکار میرا پیچھا چھوڑ دے گی۔ دل نے جواب دیا ہرگز نہیں ...... تو اب کیا کروں ...... بس! ابھی پھینک کر اس بلا کا خاتمہ کرتا ہوں۔ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ اگر میں صاف مکر جاؤں تو میرا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے۔ ایک ذی حیثیت شخص ہوں۔ افسرانہ پوزیشن رکھتا ہوں۔

یکایک ہوا کے ایک جھونکے کے ساتھ میگنوف کے دل میں بچہ کے لئے جذبہ رحم و محبت پیدا ہوا۔ اور وہ سوچنے لگا کہ یہ تو میرا انتہائی کمینہ پن ہوگا۔ بھلا اس سے بڑھ کر کمینہ پن اور کیا ہوسکتا ہے کہ اپنی خفیف الحرکاتی اور عورت کی تکلیف دہ حرکات کا بدلہ میں ایک بے گناہ معصوم سے لوں۔ اس کے دنیا میں لانے کی ذمہ داری مجھ پر ہے یا اس عورت پر اس معصوم کا کیا قصور ہے۔

مرد ذات کتنی خود غرض اور خود جفا واقع ہوئی ہے۔ کہ اپنی نفس پرستی اور بوالہوسی کا تاوان ہمیشہ کمزوروں اور بے گناہوں سے وصول کرتی ہے۔

میگنوف نے بچہ کو بغل میں دبایا۔ اور آگے بڑھا۔ وہ سوچ رہا تھا۔ اگر میں سچا اور دیانت دار شخص ہوتا تو سب سے پہلے اس بچہ کو لے کر اپنی بیوی کے پاس جاتا۔ اس کے سامنے رکھ دیتا اور ہاتھ جوڑ کر کہتا کہ مجھے معاف کرو۔ مجھ سے جذبات کی رو میں گناہ ہوگیا ہے۔ اب مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ اس معصوم کو برباد کردوں ہمارے یہاں کوئی بچہ نہیں۔ گود خالی ہے۔ اسے گود لینے کے بہانہ ہی سے کیوں نہ اپنے پاس رکھ لیں۔

میگنوف نے اپنے دماغ پر زور ڈالا۔ دل نے اتفاق کیا۔ ہاں مجھے یہی کرنا چاہیئے۔

اس کے قدم نہایت تیزی سے بنگلے کی طرف اٹھنے لگے!

جگائے جانے پر مسز میگنوف نے آنکھیں کھول دیں۔ بستر سے اٹھنے لگیں۔ ناگہاں سلیپر میں پاؤں ڈالتے ڈالتے رک گئیں۔ منہ سے چیخ نکل گئی یہ کیا۔!"

میگنوف بت کی طرح خاموش تھا۔

مسز میگنوف نے پوچھا۔ "یہ کس کا بچہ ہے"

میگنوف نے بچہ کو اس کی گود میں رکھ دیا۔ اور جواب دئے بغیر رونا شروع کردیا۔

بیوی حیرت زدہ استعجاب سے خاوند کے چہرے پر نظر جمائے تھی۔

میگنوف نے روتے روتے کہا۔ ڈارلنگ پہلے میری بات سن لو۔

مسز میگنوف بچہ کو پلنگ پر لٹا کر حیرت سے کھڑی ہوگئی۔ شوہر کا ہاتھ تھام کر بولیں۔ کیا بات ہے۔ تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو؟"

میگنوف نے کہا۔ میں گنہگار ہوں۔ یہ بچہ میرا ہے ...... نفسانیت نے مجھے اندھا بنا دیا۔

جب اگنویا ہمارے یہاں نوکر تھی اُف ...... اس کے آگے وہ کچھ نہ کہہ سکا۔

شرم اور بیوی کے غصہ کے خوف سے اس کی زبان بند ہوگئی۔ بیوی کے کمرے سے نکل کر وہ اپنے کمرے کی طرف چلا۔ اور سوچنے لگا۔ جب تک بیوی خود نہیں بلائے گی وہیں پڑا رہوں گا۔

کمرے کا دروازہ کھولنے بھی نہ پایا تھا کہ ان کا نوکر پرمول باہر آتے ہوئے ان سے ٹکراتے بچا آقا کو راستہ دینے کی خاطر وہ پیچھے ہٹا۔ اور کھڑا ہو گیا اور باہر جانے کے بجائے پیچھے کمرے میں آگیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہ کچھ کہنا چاہتا ہے۔ مگر کہتے جھجھک رہا ہے۔ آخر بڑبڑاتے ہوئے بولا۔ حضور میں عجیب پریشانی میں ہوں۔ ابھی ابھی اس بنگلہ والی خادمہ اکینا میرے پاس آئی تھی آپ کے آنے سے پیشتر اس نے بیوقوفی سے اپنے بچہ کو یہاں آپ کے کمرے میں لٹا دیا۔ ذرا دیر بعد دیکھا تو بچہ ندارد ہے۔

میگوف نے حیرت سے پوچھا کیا۔

پرمول گھبرا گیا۔ سر کھجاتے ہوئے بولا۔ صاحب! کیا کروں۔ آپ جانتے ہیں کہ نہیں بغیر ...... آپ جانتے ہیں کہ بغیر عورت ...... یہ کہتے ہوئے اس نے دیکھا کہ آقا کی آنکھیں غصہ اور حیرت کی آماجگاہ بنی ہوئی ہیں۔ وہ ایک مجرم کی طرح کہنے لگا۔ میں جانتا ہوں حضور یہ گناہ ہے۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ ...... کیا جائے حضور ...... مجھے معلوم ہے کہ کسی غیر عورت کے لئے حضور نے بنگلہ میں آنے کی ممانعت کر رکھی ہے۔ مگر جب اگنویا یہاں نوکر تھی تو مجھے باہر کی کسی عورت کی ضرورت نہ پڑتی تھی۔ مگر آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ...... اگنویا جب یہاں تھی تب کبھی ایسی گڑبڑ یہاں نہیں ہوئی۔"

میگنوف نے کڑک کر کہا۔ باہر نکل جا یہاں سے بدمعاش اور اب فاتحانہ انداز سے تن کر اپنی جگہ سے اٹھا اور ہنستا ہوا۔ اپنی بیوی کے کمرے میں داخل ہوا۔

مسز میگنوف حیرت اور غصہ کی نگاہوں سے بچہ پر نظر جمائے تھیں۔ چہرہ پھیکا پڑ رہا تھا۔ ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

میگنوف نے مسکراتے ہوئے کہا وہ آخر کہا گئیں نہ دھوکا۔ ارے یہ میرا بچہ نہیں ساتھ والے کوارٹر کے سائیس کا بچہ ہے۔ میں تو مذاق کر رہا تھا۔ پرمول۔ اسے جا اسے دے آ۔

۲۷ ہزار مزدور بیکار

نئی دہلی ۔ ۱۴ فروری ۔ حکومت ہند کے وزیر صنعت و رسد ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی نے آج ہند پارلیمنٹ میں بتایا کہ یکم جون سے ۳۱ دسمبر ۱۹۴۹ء تک دس کپڑا ملیں ایک دم بند ہو گئیں ۔ اور ۲۰۰ جزوی طور پر بند ہو گئیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ماہانہ ۸۵ لاکھ ۳۹ ہزار گز کپڑا اور ۸ لاکھ ۱۰ ہزار پونڈ سوت بننا بند ہو گیا ۔ اور ۲۷ ہزار ۴ سو ۲۲ مزدور بیکار ہو گئے تھے ۔

ہندستان کی رنگا رنگی میں یکرنگی ہے

مدراس ۱۴ فروری ۔ کشمیر کے وزیر اعظم شیخ محمد عبداللہ نے آج بنگلور روانہ ہونے سے قبل پریس ٹرسٹ انڈیا کے نمائندے سے کہا کہ اس دورے کے بعد مجھے ہندوستان کی رنگا رنگی اور وحدت کا پورا یقین ہو گیا ہے ۔ لیکن اس کے باوجود کشمیر سے لے کر راس کماری تک ایک ملی جلی یگانگت نظر آتی ہے ۔

حکومت ہند کا پاکستان سے احتجاج

نئی دہلی ۔ ۱۴ فروری ۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج پارلیمنٹ میں کہا کہ حکومت پاکستان نے بھارت ایرویز کے ایک ہوائی جہاز کے عملہ کے تین آدمیوں کو روک رکھا ہے ۔ حکومت ہند نے اس کے لئے احتجاج کیا ہے ۔

بیرونی سمنٹ ملک بھر میں آ جا سکیگی

نئی دہلی ۔ ۱۴ فروری ۔ معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے محکمہ صنعت و رسد نے طے کیا ہے کہ بیرونی سمنٹ پر سے جو ہندوستان کی گودیوں میں پڑی ہوئی ہے ۔ نقل و حرکت کی پابندی ہٹالی جائے ۔

لکھنؤ ۔ ۱۴ فروری ۔ نیپال کانگریس کے صدر مسٹر ڈی آر رگمی نے آج حکومت کے اس رویہ پر نکتہ چینی کی ۔ کہ وہ نیپال کی رجعت پسند حکومت سے معاہدہ کرنے جا رہی ہے ۔

سرت بوس کی بنگالیوں سے اپیل

کلکتہ ۔ ۱۳ فروری ۔ یونائیٹڈ سوشلسٹ آرگنائزیشن کے صدر مسٹر سرت چندر بوس نے کل اپنے ایک بیان میں مشرقی و مغربی بنگال کے ہندوؤں سے اپیل کی ہے کہ وہ تشدد کے مسلک کو چھوڑ دیں ۔ متانت اور دانش مندی کو راہ دیں فرقہ وارانہ امن و یگانگت پیدا کریں ۔ اور عوام کی رہنمائی کر کے حکومت کا منہ نہ دیکھیں ۔ بلکہ اس روشنی سے ہدایت حاصل کریں ۔ جو خود ان کے دلوں میں فروزاں ہے ۔

مسٹر بوس نے مشرقی و مغربی بنگال کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ ان لوگوں کے کہنے میں نہ آئیں جو ہر دو مملکت میں اقلیت کے تحفظ کے نام پر انتقامی کارروائی پر اکساتے ہیں ۔

شاہ جارج سنہ ۱۹۵۲ میں آسٹریلیا جائینگے

کنبرا ۔ آسٹریلیا ۔ ۱۴ فروری ۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر آرجی منزیز نے اعلان کیا ہے کہ شاہ جارج اور ملکہ الزبتھ ۵۲ء کے موسم بہار میں آسٹریلیا آئیں گے ۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ ۵۱ء میں تشریف لا سکیں ۔

گوہاٹی میں ڈاکخانہ پھونک دیا گیا

گوہاٹی ۔ ۱۴ فروری ۔ ایک مسلح مجمع نے موضع ٹھوہیں جو گوہاٹی سے تقریباً پچاس میل کے فاصلہ پر ہے ۔ گذشتہ اتوار کو ڈاکخانہ کو پھونک دیا گیا ۔ اور گاؤں میں سب ڈپٹی کلکٹر کے دفتر کے ریکارڈ کو تباہ کر دیا ۔

اس کے بعد مجمع نے مقامی بل پر حملہ کر کے تمام نقد روپیہ لوٹ لیا ۔ اور ایک شخص کو ریوالور سے زخمی کیا ۔

سلیم جیل کے واقعہ کی تحقیقات

مدراس ۔ ۱۴ فروری ۔ مدراس کے وزیر تعلیم اور محکمہ جیل کے انچارج مسٹر کے مادھو منن نے آج اعلان کیا کہ حکومت نے سلیم جیل کے واقعہ کی تحقیقات اور اور یہ معلوم کرنے کے لئے کہ فائرنگ حق بہ جانب تھی یا نہیں ایک غیر سرکاری عدالت مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ جو تین اراکین پر مشتمل ہوگی ۔

لیاقت علیخاں کا امریکہ کا دورہ

کراچی ۱۴ فروری ۔ معلوم ہوا ہے کہ ۳ مئی کو پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان مع اپنی بیگم کے واشنگٹن پہونچیں گے ۔ ان کا یہ امریکہ کا دورہ ۲۴ دن تک جاری رہے گا ۔

۷ لاکھ غیر مسلم پاکستان سے ہندوستان

نئی دہلی ۱۴ فروری ۔ حکومت ہند کے وزیر بحالی مسٹر موہن لال سکسینہ نے آج پارلیمنٹ میں بتایا کہ ۳۱ جنوری ۱۹۵۱ء تک ۷۰ لاکھ غیر مسلم ترک وطن کر کے پاکستان سے ہندوستان آئے ہیں ۔ ان تارکین وطن میں ۴۴ لاکھ مغربی اور ۱۶ لاکھ مشرقی پاکستان کے ہیں ۔

انھوں نے کہا کہ حکومت کے لئے پاکستان میں اب تک مقیم غیر مسلموں کی تعداد بتانا ممکن نہیں ہے ۔ مسٹر سکسینہ نے بتایا کہ ہندوستان سے پاکستان ترک وطن کر جانے والے مسلمانوں کی تعداد ۵۸ لاکھ ہے ۔ ان مسلمانوں کی تعداد بتانا غیر ممکن ہے جو پاکستان سے ہندوستان واپس آ گئے ہیں ۔

پنڈت نہرو کے بیان پر پرتگال میں خفگی

لبن ۔ ۱۴ فروری ۔ پرتگال کی وزارت نو آبادیات نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ اس کے پاس بہت سے تار آئے ہیں ۔ جن میں ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے اس بیان کے خلاف احتجاج کیا گیا کہ پرتگال کی نو آبادی گوا کو ہندوستان میں شامل ہونا چاہیئے ۔

دہلی میں ۳ لاکھ پناہ گزین بسائے جائینگے

نئی دہلی ۔ ۱۴ فروری ۔ آج ہندوستانی پارلیمنٹ میں وزیر تجارت مسٹر کے سی نیوگی نے مسٹر سدھوا کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ دشمن کی املاک و جائداد کے کسٹوڈین کے پاس اس وقت چھ کروڑ ستر لاکھ روپیہ کی رقم ہے ۔ جس میں سے چھ کروڑ آٹھ لاکھ نقدی کی اور بقیہ تمسکات کی صورت میں ہے ۔ اسکے علاوہ ایک کروڑ چھتر لاکھ روپیہ کا سرمایہ یورپ میں ہے ۔ جو جنگ کے زمانہ میں دشمن کے قبضہ میں پہونچ گیا تھا ۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ دہلی میں تین لاکھ پناہ گزین بسائے جائیں گے ۔

صحیح جمہوریت بغیر مساوی مواقع کے نہیں قائم ہوسکتی

نئی دہلی ۱۲ فروری۔ وزیراعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو نے آج تقریباً بیس ہزار کسانوں کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی ترقی میں کسانوں کا بڑا ہاتھ ہے۔ جب تک وہ ملک کو خود کفیل بنانے کی کوشش نہ کریں گے۔ غذا کپڑا اور رہائش کی بنیادی ضرورتیں نہ پوری ہوسکیں گی۔ اور بغیر ان ضرورتوں کے پورے ہوئے ملک ترقی نہیں کرسکتا۔

انھوں نے کہا کہ کسی جمہوری ملک کی کامیابی اسی بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ وہاں کے رہنے والے کو برابر کے مواقع حاصل ہوں۔ اور ہم اسی مقصد کو حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ گاندھی جی نے اپنی پوری زندگی فرقہ وارانہ اتحاد کے لئے صرف کی۔ اور آخر اسی کے لئے انھوں نے اپنی جان دی۔ ہم کو یہ اچھی طرح ذہن میں بٹھا لینا چاہئیے کہ یہاں کا ہر رہنے والا خواہ اس کا تعلق کسی مذہب سے ہو اپنے ملک پر برابر کا حق رکھتا ہے۔

جھنڈے، سرکاری نشانات کا اور لیڈروں کے نام

نئی دہلی ۱۳ دسمبر۔ آج ہند پارلیمنٹ میں امتیازی نشان اور نام کے غلط استعمال کی ممانعت کے متعلق ایک قانون منظور ہوا ہے۔ اس قانون کے مطابق ادارہ اقوام متحدہ عالمی صحت کے ادارے کا نام، امتیازی نشان اور سرکاری مہر اور جھنڈے۔ سرکاری مہر اور حکومت ہند کے امتیازی نشانات کو تجارت کے لئے غلط طریقہ پر استعمال نہ کیا جائے گا۔ اور اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے پر ۵۰۰ روپیہ جرمانہ ہوگا۔

پارلیمنٹ میں وطن غیر ملکی کے متعلق بھی ایک قانون منظور ہوا ہے۔ اس قانون کی مدد سے حکومت ہند ان لوگوں کو آسام سے باہر نکال دے گی۔ جو ناجائز طور پر مشرقی بنگال سے یہاں آگئے ہیں۔

کنٹرول کے نظم و نسق پر سوا دو کرور

نئی دہلی۔ ۱۳ فروری۔ کنٹرول کے سلسلہ میں سرکاری ملازموں وغیرہ کی تنخواہ اور متعلقہ مدمیں مرکزی حکومت کو ۲۲۵۱۴۷۱ روپے صرف کرنا پڑے۔

پناہ گزینوں کو لانے کیلئے ہوائی جہاز

کلکتہ ۱۳ فروری۔ کلکتہ کی ہوائی جہاز ران کمپنیوں نے روزانہ دس ہوائی جہاز ڈھاکہ بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔ تاکہ جو غیر مسلم ڈھاکہ سے آنا چاہتے ہیں۔ وہ اس سفری سہولت سے فائدہ اٹھائیں ایک ہوائی جہاز میں ۲۱ آدمی مسافر لائے جاسکتے ہیں

نظام کے خلاف نعرے

اورنگ آباد ۱۳ فروری۔ حیدر آباد ریاستی کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام آج راج پرمکھ دشمن دن منایا گیا۔ کئی مقامات سے جلوس اٹھائے گئے۔ جلسہ میں شامل ہونے والے حیدر آباد کے راج پرمکھ نظام کے خلاف نعرے لگائے۔ اور یہ مطالبہ کیا کہ حیدر آباد میں جمہوریت قائم کی جائے۔

پارلیمنٹ میں سوال و جواب

نئی دہلی۔ ۱۳ فروری۔ پارلیمنٹ میں سوال و جواب کے دوران میں وزیر مالیات نے مسٹر سدھوا کو بتایا کہ ریزرو بنک نے سونے کی جو اینٹیں بیچی تھیں وہ نظام کی ذاتی ملکیت تھیں۔ اور اس لئے ان پر انکم ٹیکس نہیں عائد ہوتا تھا۔ اس کی بکری سے جو رقم ملی تھی۔ ان کا کسی کسی کام میں لگانے نہ لگانے کا تعلق خود نظام ہی سے ہے۔ نہ کہ حکومت ہند سے۔ وزیر مالیات نے یہ بھی کہا کہ مجھے یہ علم نہیں کہ اس روپیہ کا کوئی حصہ نظام نے کسی غیر ملکی بنک میں جمع کیا ہے یا نہیں۔

وزیر مالیات نے سردار حکم سنگھ کو بتایا کہ ہند اور پاکستان کی حکومتیں اس اصول کو ماننے کے لئے تیار ہوگئی ہیں کہ ایک کانفرنس طلب کی جائے۔ جس میں ان مسائل پر غور و خوض ہو جو سکہ کی قیمت کے گر جانے کے نتیجہ میں پیدا ہوگئے ہیں۔ اور اس بات پر پوری اتفاق نہیں ہوا ہے کہ اس کانفرنس کے حدود اختیار کیا ہوں۔

سماجی تعلیم عوام کو بلند کرنیکا ذریعہ

لکھنؤ ۱۳ فروری۔ آج ہمارا اہم ترین مسئلہ یہ ہے کہ ہم اپنی آزادی کو مستحکم بنائیں۔ اور ملک کو دشوار اور طویل راہ گذار پر چلا کر قومی عظمت کی منزل تک پہونچا دیں۔ وسیع پیمانے پر سماجی تعلیم ان طریقوں میں سے ایک ہے۔ جس کے ذریعہ ہم اپنے کروڑوں باشندوں کو اونچا اٹھا سکتے ہیں۔ اور ان کو زندگی کی صحیح قدر و قیمت سمجھا سکتے ہیں۔

ان الفاظ کے ساتھ گورنر یوپی ہز اکسیلنسی سر ایچ پی موڈی نے آج رات کو آل انڈیا ریڈیو سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے حکومت یوپی کے سماجی تعلیم کے ہفتہ کا افتتاح کیا۔

گورنر یوپی نے محکمہ توسیع کے زیر اہتمام صوبہ میں آج سے شروع ہونے والے سماجی تعلیم ہفتہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ پہلی دفعہ کانگریس کے برسر اقتدار آنے پر یوپی کے وزیر تعلیم ڈاکٹر سمپورنانند نے جو خوش قسمتی سے آج بھی اس محکمہ کے انچارج ہیں۔ ہفتہ خواندگی منا کر بالغوں کو جہالت کو ختم کرنے کے اقدامات کئے تھے۔ لیکن تعلیم کے مسئلہ پر ہمارے نقطہ نظر کی تبدیلی کے نتیجے میں یہ ضروری ہوگیا کہ اس کوشش کی بنیاد کو وسیع کیا جائے۔

ملک کے اس حصہ میں جہاں ۹۰ فی صدی آبادی ان پڑھ بالغوں کی ہو۔ اور جہاں ۳۸ کی خواندگی مہم میں صرف آٹھ لاکھ باشندے خواندہ بنائے گئے ہوں۔ ناخواندگی کا اقدام کرنا ہی بہت بڑا کام ہے۔

اردو مٹ نہیں سکتی

لکھنؤ ۱۳ فروری۔ یوپی کے وزیر رسل و رسائل حافظ محمد ابراہیم نے اسٹیٹ ایڈ طبیہ کالج کے ایک مشاعرہ کی صدارت کرتے ہوئے جو پرسوں شب کو منعقد ہوا تھا۔ کہا۔ "جہاں تک تاریخ کا تعلق ہے مسلمانوں کے عہد میں بھی فارسی کو سرکاری حیثیت حاصل رہی اور رنگی خط و کتابت میں بھی ہندو مسلمان فارسی ہی کو استعمال کرتے رہے لیکن اردو ترقی کرتی گئی۔

انھوں نے مزید کہا کہ اردو کے اندر خود ایسی دلکشی اور جاذبیت ہے کہ وہ بغیر سرکاری زبان بنے ترقی کر رہی ہے۔ اور ترقی کرتی رہے گی۔ کسی کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آج بھی اگرچہ اس کو سرکاری رتبہ حاصل نہیں ہے۔ مگر زندہ رہے گی۔ اور اس کی خدمت کرنے والے ہمیشہ موجود رہیں گے۔

آخر میں انھوں نے شعراء سے اپیل کی کہ وہ اپنی شاعری میں بھی ظریفات کو بھی جگہ دیں۔

یہ مشاعرہ انجمن بہار ادب کے زیر اہتمام ڈاکٹر محمد امین پرنسپل طبیہ کالج نے منعقد کیا تھا جس میں ۳۰ کے قریب مقامی شعراء نے حصہ لیا۔ حافظ ابراہیم کے آنے سے قبل مشاعرہ کی صدارت مسٹر ایچ جی والٹرز نے کی۔

جوٹ کا رقبہ کاشت کم ہوگا کراچی ۱۲ فروری مشرقی بنگال سے سرکاری اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اس سال



THE SADAQAT KANPOR

ESTD. 1925

REGD. No.
A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن مبیھی

قیمت
سالانہ ۸/-
سالانہ رعایتی ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جاری شدہ ۱۹۲۵ء

VOL. 50 No. 8	KANPUR SATURDAY 25th FEBRUARY 1950	کانپور شنبہ ۲۵ فروری ۱۹۵۰ء مطابق ۷ جمادی الاول ۱۳۶۹ھ	جلد ۵۰ نمبر ۸

ادبیات

محبت خود محبت کے لئے پروانہ ہو جائے

(از جناب اقبال احمد سہیل)

حریم حسن سے بیگانگی پیدا نہ ہو جائے
کہیں خودداریٔ غم بڑھ کے استغنا نہ ہو جائے

اُدھر سے آپ عرضِ شوق کا ایما نہ ہو جائے
کہیں باطل دلِ خوددار کا دعویٰ نہ ہو جائے

بُھلا دے دل انھیں بھی محوِ شوق اتنا نہ ہو جائے
محبت خود محبت کے لئے پروانہ ہو جائے

غرورِ ضبطِ غم یارب کہیں رسوا نہ ہو جائے
فغانِ نیم شب افسانۂ فردا نہ ہو جائے

تموج سطحِ ساکن میں کہیں پیدا نہ ہو جائے
سلامت ہے جنوں تو دیکھئے کیا کیا نہ ہو جائے

بہت تنگ آچکا ہے دل ہجومِ نامرادی سے
یہ رندِ لم یزل اب مائلِ تقویٰ نہ ہو جائے

یہ حق کے نام سے باطل فروشی تابکے واعظ
ترے ہاتھوں کہیں یہ نام بھی رسوا نہ ہو جائے

یہ مشقِ چاکِ دامن کیا یہ قیدِ سیرِ صحرا کیوں
جنوں کیسا جو رسمیات سے بالا نہ ہو جائے

تمہاری بزم میں چپ بیٹھنا بھی تو قیامت ہے
یہ ڈر ہے خامشی سے رازِ دل افشا نہ ہو جائے

سہیلِ خستہ نقادانِ معنی اُٹھتے جاتے ہیں!
ترنُّمِ بہارِ لالۂ صحرا نہ ہو جائے

دنیائے اسلام

عرب دنیا پر جنگ کے بادل!

قاہرہ ۱۱ فروری اخبار الاساس کی ایک خبر کے مطابق وزارت جنگ اور وزارت داخلہ نے ملک کے امن وامان کو برقرار رکھنے کے لئے اور ہوائی حملے سے حفاظت کے لئے احتیاطی تدبیریں کر رہی ہیں۔ کیوں کہ ۲۴ فروری بہت قریب آگئی ہے جب ہنگامی صلح کے لئے مصری اسرائیلی کے معاہدے کی میعاد ختم ہو جائے گی۔ اور ممکن ہے کہ اس میں توسیع نہ ہو۔ مقامی اخبار المقطم نے خبر دی ہے کہ متعدد شامی لیڈروں نے حال ہی میں حکومت کا تختہ الٹنے اور سیمح الحناوی کو دوبارہ برسر اقتدار لانے کی ناکام کوشش کی تھی۔ اسی خبر میں یہ نہیں بتایا گیا کہ اس سازش کو کیسے ناکام بنایا گیا لیکن اتنا ضرور بتایا گیا ہے کہ اس کا خاص اور فوری مقصد شام اور عراق کے اتحاد کا اعلان کرنا تھا۔ پچھلے تین سال میں تین بار حکومت کا تختہ الٹا جا چکا ہے۔

عراق کے ارادے شہنشاہیت پسند اخبار الزمان نے انکشاف کیا ہے کہ عراقی لیڈروں نے والیٔ عراق امیر عبداللہ سے درخواست کی ہے کہ وہ عرب لیگ سے علاحدہ ہو جائیں۔ اخبار کے بیان کے مطابق عراقی لیڈروں نے امیر سے کہا کہ مصر اور دوسری عرب ریاستیں شام اور عراق کے اتحاد کے لئے عراق کی کوششوں میں خلل انداز ہو رہی ہیں۔ اس لئے ان کے پاس عرب لیگ سے علاحدگی کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔

فرانسیسی تجویز مسترد عمان ۱۱ فروری۔ یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شرق اردن کی کابینہ نے یروشلم کو بین الاقوامی علاقہ بنانے کے لئے فرانس کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ کیوں کہ اردن اصولی طور پر ایسی تجویز کو منظور نہیں کر سکتا۔

معاشی اتحاد قاہرہ ۱۱ فروری۔ مصر کے وزیر معاشیات معروف الفولیبی نے ایک بیان میں کہا کہ عرب اتحاد کے لئے سب سے پہلی ضرورت عرب ریاستوں کے درمیان معاشی تعاون ہے آجکل کا زمانہ عجیب و غریب ہے۔ جس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ اتحاد قوم پر ورکے نہیں بلکہ معاشیات سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن عرب ریاستوں کے درمیان معاشی اور قومی دونوں رشتے ہیں۔ انھوں نے پہلے قومیت کے ذریعے اتحاد حاصل کیا اور وہ محسوس کر رہی ہیں کہ فقط اتنا کافی نہیں ہے۔ ان کے اتحاد کی بنیاد معاشیاتی ہونی چاہئے۔

شام کیلئے قرض دمشق ۱۱ فروری۔ سعودی عرب کے وزیر مقیم دمشق نے وزیر اعظم سے ملاقات کرنے کے بعد اعلان کیا ہے کہ شاہ ابن سعود شام کو قرض دینا منظور کر لیں گے۔

فوجی مرکزوں کا معائنہ عمان ۱۱ فروری۔ تابلس پر سے برطانی اقتدار کے خاتمے کے بعد پہلی بار اردن کے ولی عہد نے وہاں کا دورہ کیا۔ کمانڈر انچیف کی دعوت پر انھوں نے فوج کا معائنہ کیا۔ اور وہاں سے وہ جنین اور تلحرام روانہ ہوگئے۔ جہاں وہ فوجی مرکزوں کا معائنہ کریں گے۔

فرانکو کے خلاف بغاوت لندن ۱۱ فروری۔ ہسپانوی مراکش میں خطرناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ جہاں دو اکا قبائلیوں نے جنرل فرانکو کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔ گذشتہ ہفتہ تنجیر کے بین اقوامی علاقے الجیریا میں بغاوت پھوٹ پڑنے کے بعد اب یہ بغاوت فرانسیسی مراکش کی سرحد پر واقع جبلہ کی پہاڑیوں میں پھیل رہی ہے۔ تنجیر سے موصول ہونے والی خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ قبائلی جدید ترین اسلحہ سے مسلح ہیں۔ جو غالباً کمیونسٹوں نے غیر قانونی طور پر یہاں درآمد کئے ہیں۔

کشمیر کے مسئلہ میں مصر کی پیش کش قاہرہ ۲۱ فروری۔ مصر کو امید ہے کہ کشمیر کے مسئلہ میں ہندوستان اور پاکستان میں سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔ مصر کے وزیر خارجہ صالح الدین نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر فریقین اس بات پر رضامند ہوں تو مصر سمجھوتہ کرانے کے لئے بیچ میں پڑ سکتا ہے۔

انھوں نے کہا کہ یہ تنازعہ دو ملکوں میں ہے۔ ہندو مسلمانوں میں نہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس تنازعہ کا پرامن حل ناممکن نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے | زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۵ | کانپور شنبہ ۲۵ فروری سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۸

پاکستان کو نہرو کی تنبیہ

پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے ۲۳ فروری کو پارلیمنٹ میں مشرقی بنگال کی حالت پر بیان دیتے ہوئے کہا کہ "مشرقی بنگال کی غیر مسلم آبادی کو ایک زبردست واقعہ سے دوچار ہونا پڑا ہے کشمیر اور مشرقی بنگال کے واقعات کا ایک دوسرے سے بہت گہرا تعلق ہے۔ ہم ان کو علیحدہ نہیں کر سکتے۔

ہم اپنے ملک اور پاکستان دونوں میں امن کے خواہاں ہیں۔ لیکن جب تک فسادات اور جھگڑوں کی جڑ تک ہم نہیں پہونچتے کسی قسم کی سطحی کارروائی سے امن و خیر سگالی ممکن نہیں ہے۔ اب حکومت پاکستان کو یہ سوچنا ہے کہ اگر وہ اپنے شہریوں کے لئے امن و حفاظت کا انتظام نہ کرے گی۔ تو اس کے نتائج کیا ہوں گے۔ جو طریقے ہم نے پیش کئے ہیں۔ اگر نہ مانے گئے تو ہمیں دوسرے طریقے اختیار کرنے پڑیں گے"

میں ہندوستانی عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ حکومت ہند ضروری اور موثر اقدام کرے تو ان کو اس نازک موقع پر پرسکون رہنا چاہئیے۔ اور ان کو سماج دشمنی اور فرقہ وارانہ عناصر کے بہکانے میں آکر کوئی غلط اقدام نہ کرنا چاہیئے۔

پنڈت نہرو نے بیان جاری کرتے ہوئے کہا۔ آج بنگال کا مسئلہ سب سے زیادہ اہم ہے۔ کیوں کہ اس کا تعلق بہت سے دوسرے اہم مسائل سے ہے۔ میں خاص طور پر بنگال و کشمیر کے مسائل پر جن کا میں نے ایک دوسرے سے گہرا تعلق بتایا ہے۔ توجہ دینا چاہتا ہوں۔ اور جو طریقے ہم نے بتائے ہیں۔ اگر وہ نہ مانے گئے تو ہمیں دوسرے طریقے اختیار کرنے پڑیں گے۔

۱۷ فروری کو میں نے وزیر اعظم پاکستان کو ایک تار دیا جس میں اس بات پر زور دیا کہ دونوں حکومتیں ایک دوسرے کے نائب ہائی کمشنروں کو بنگال کے حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے متاثرہ علاقوں میں آزادی سے آنے جانے کی سہولتیں فراہم کریں۔ اس کے علاوہ کمیشن بنگال کے دونوں حصوں کا جلد از جلد جائزہ لے کر واقعات معلوم کریں۔ بعد میں میں نے یہ تجویز پیش کی کہ وزیر اعظم پاکستان اور میں دونوں مل کر متاثرہ علاقوں کا دورہ بھی کریں۔ ڈپٹی ہائی کمشنروں کو سہولتیں دینے کی تجویز پاکستان نے مان تو لی۔ لیکن ڈھاکہ میں ہندوستانی ہائی کمشنر کو ابھی تک باریسال جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے ان کو اطلاع دی ہے کہ وہ مقامی افسران سے لے کر کوئی واضح جواب دے سکیں گے جس میں چار دن لگیں گے۔ دونوں ملک کے وزرا اعظم کے مشترکہ دورہ کے متعلق جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان نے کہا ہے کہ اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اس کے علاوہ وزیر اعظم مغربی بنگال نے فساد زدہ لوگوں کو ڈھاکہ کے کیمپ میں جو امدادی پارٹی اور دوائیاں و رسد بھیجنے کی پیش کش کی تھی وہ بھی نامنظور کر دی گئی ہے۔

اصل حالات

اصل حالات معلوم کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ جیسا الزامات اور جوابی الزامات سے عوام میں اشتعال پھیل رہا ہے۔ تو دونوں حکومتوں کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ واقعات کے متعلق اپنے نقطہ نظر سے بیانات دیں۔ جن واقعات کا ہمیں علم ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک زبردست ہنگامہ ہوا ہے۔ اور یہ دونوں حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ حالات پر قابو حاصل کریں۔ اور ان لوگوں کو امداد پہنچائیں جن کو فسادات سے نقصان پہونچا ہے۔

یہ بات بالکل واضح ہو چکی ہے کہ پاکستان کے اقلیتی فرقہ کے زیادہ تر لوگ اپنے کو محفوظ نہیں سمجھتے۔ وہ خوف و ہراس کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ پاکستان اور ہمارا دونوں کا فرض ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے ملک کے باشندوں میں پر امن طریقہ زندگی بسر کرنے کے لئے اعتماد پیدا کرے۔ اگر کوئی ملک اپنے باشندوں میں یہ اعتماد نہیں پیدا کر سکتا تو اور وہ حالات سے مجبور ہو کر پناہ و سلامتی کے لئے بھاگنے پر مجبور رہے تو اس کا مطلب صاف طور پر یہی ہو سکتا ہے کہ وہ حکومت اپنے فرض ادا کرنے میں ناکامیاب رہی ہے۔

اس مسئلہ کا دوسرا رخ یہی ہے جس کو اگر انسانیت یا دوسری باتوں پر نہیں دیکھا جائے تو تب بھی اس کا اثر ہمارے اوپر ہوتا ہے۔ ایک ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کا اثر دوسرے ملک پر ہوتا ہے اگر پاکستان میں فساد ہوتے رہے تو ہمارے ملک کے عوام پر بھی اثر ہوتا ہے۔ اور ہم ان باتوں کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ۔ آبادی کے تبادلہ کی تجویز بالکل غیر عملی ہے۔ کروڑوں آدمی ایک سے جگہ سے اجاڑ کر دوسری جگہ نہیں بسائے جا سکتے۔ یہ سچ ہے کہ پنجاب کی انتقال آبادی میں زبردست مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن یہ سب اس وجہ سے ہوا کہ ہم جذبات کا شکار ہو گئے۔ اور دونوں حکومتیں نئی ہونے کی وجہ سے اچانک نازک حالات کا مقابلہ نہ کر سکیں۔ اب کوئی ایسا عذر نہیں کیا جا سکتا پاکستان و ہندوستان دونوں حکومتوں میں اتنی طاقت و اہلیت ہونا چاہئیے کہ وہ اپنے عوام کو محفوظ اور با اعتماد رہنے کا بنیادی کام کر سکیں۔

آخر میں پنڈت نہرو نے ہندوستانی عوام سے اپیل کی کہ وہ اس نازک موقع پر سکون سے کام لیں۔ اور غلط تقریر یا اقدام سے پرہیز کریں۔ انھوں نے کہا کہ اگر عوام چاہتے ہیں کہ حکومت ضروری اور موثر اقدام کرے تو یہ چاہیئے کہ وہ سماج دشمن اور فرقہ وارانہ عناصر اور گروہوں کے بہکانے میں نہ آئیں۔ کیوں کہ اس سے ملک کی بدنامی ہوگی اور وہ کمزور ہو جائے گا۔

لیبر پارٹی قلیل اکثریت سے کامیاب

لندن ۲۴ فروری۔ برطانوی الکشن کے جو نتائج اب تک معلوم ہوئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ لیبر پارٹی کو	۳۱۵	ووٹ
۲۔ کنسرویٹو پارٹی کو	۲۹۴	"
۳۔ لبرل کو	۸	ووٹ

پارلیمنٹ کی کل سیٹیں ۶۲۵ ہیں جن میں ۶۱۷ کا نتیجہ معلوم ہو گیا ہے ۸ سیٹوں کا نتیجہ باقی ہے۔ اگر آٹھوں سیٹیں بھی لبرل پارٹی کو نہ ملیں تو بھی ۶۲۵ کے ہاؤس میں ۳۱۵ سیٹیں لیبر کی ہو گی یعنی صرف ۵ سیٹیں زائد۔

لبرل اور کمیونسٹ پارٹی کو شکست فاش ہوئی ہے۔ لبرل پارٹی کے صرف ۱۰ امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ اور کمیونسٹ پارٹی کا ایک بھی نمائندہ کامیاب نہیں ہوا ہے۔

مسٹر اٹیلی اپنے بیشتر اراکین کے ساتھ الیکشن میں جیت گئے ہیں۔ مسٹر چرچل ۱۸۵۳۵ ووٹوں کی اکثریت سے کامیاب ہوئے ہیں۔

اس وقت تک الیکشن میں جو حیرت انگیز بات ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ وزیر نو آبادیات مسٹر کریس جونس ۸۱ ووٹ سے ہار گئے۔ اور ڈیوڈ ریس کو بھی شکست ہوئی ہے۔ لیکن وزیر اعظم اٹیلی اور ان کی کابینہ کے بیشتر اراکین جن میں مسٹر بے ون مسٹر بیوان سر اسٹیفرڈ کرپس مسٹر ہربرٹ مارسین اور مسٹر آرتھر ہنڈرسن شامل ہیں۔ الیکشن میں کامیاب رہے۔ اٹارنی جنرل سر ہارٹ لے کر شا کر اس وزیر امور عامہ مسٹر چارلس کی اور وزیر محنت مسٹر جارج آئزک کو بھی کامیابی نصیب ہوئی ہے۔

کیپٹن جان ایرے مسٹر ال سی ایرے سابق وزیر ہند کی لشست حاصل کر لی ہے۔ انھوں نے اپنے سوشلسٹ حریف کو شکست دی ہے۔ پادری آر ڈبلیو سورین ہندوستانی آزادی کے علمبردار اور پارلیمنٹری سکریٹری نے سہ رخی انتخابی مقابلہ میں کامیابی حاصل کی ہے۔

مسٹر ڈی این پرٹ اور مسٹر جان پلاٹ ملس جنھیں عرصہ ہوا۔ لیبر پارٹی سے خارج کر دیا گیا تھا۔ کو لیبر پارٹی کے امیدوار نے ہرا دیا ہے۔

سر آہو والیا جو ایک لبرل امیدوار کی حیثیت سے کھڑے ہوئے تھے۔ کی ضمانت ضبط ہو گئی ہے۔ برطانی کمیونسٹ پارٹی کے نائب صدر مسٹر آر پام دت کو صرف ۹۶۹ ووٹ ملے۔ اب تک صرف دس عورتیں منتخب ہو سکی ہیں۔

۶ لیبر اور ۴ قدامت پسند۔

۵۶ کمیونسٹ اور ۱۴۰ لبرل امیدواروں کی ضمانتیں ضبط ہوئی ہیں۔ ان میں مسٹر پام دت برطانی کمیونسٹ پارٹی کے نائب صدر اور ہندوستانی امیدوار سردار اہلو والیا بھی ہیں۔

تعزیری کانفرنس

لکھنؤ میں ۱۸ سے ۲۰ فروری تک نیاوجیکل کانفرنس (تعزیری کانفرنس) فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر کانیا کی صدارت میں ہوئی۔

سری گوپی ناتھ سریواستو مرحوم نے یو پی میں ڈسچارجڈ پریزنرز ایڈ سوسائٹی (رہا شدہ قیدیوں کی امدادی انجمن) قایم کی تھی۔ اب اسکے دو سال سے چیرمین اس سال کے بعد یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ۔

جرم کے اسباب کیا ہوئے ہیں؟ اور اس کی اصلاح کیسے ہو سکتی ہے؟ کیوں کہ تجربہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ محض سزا دینے سے اصلاح نہیں ہو سکتی ان ہی خیالات سے متاثر ہو کر مسٹر ورما نے اس کانفرنس کو منعقد کیا۔ جرم۔ سزا کے بحث پر دنیا کے بلند ترین مصنفوں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس سے ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے کہ۔

جرم وہ چیز ہے جس کا تعلق کسی ایک فرد سے نہیں بلکہ سماج کی بناوٹ سے ہے۔ سماج کی بری بناوٹ سے جرائم کا بڑھ جانا اور اچھی سماج کی بناوٹ سے جرایم کا کم ہو جانا یقینی ہے۔ اس لئے جب تک سماج کی بناوٹ نہ بدلی جائے جرایم میں کوئی کمی تقریباً محال ہے۔

چیف جسٹس مسٹر کانیا نے اس امر کو پیش نظر رکھ کر کہا کہ۔ جرموں کو کم کرنے کا پہلا قدم یہ ہے کہ غریبی کو کم کیا جائے۔

مختصر یہ کہ اگر ہم بیماری کے اسباب کو نیست کر سکتے ہیں تو کم از کم اسپتال بنا کر بہت سے مریضوں کو اچھا کر سکتے ہیں اسی قسم کے اسپتال بنانے کے لئے تعزیری کانفرنس ہوئی تھی۔ اور جہاں تک مسائل کی چھان بین اور راہ عمل کے بنانے کا تعلق ہے کانفرنس یقینی طور پر کامیاب رہی بچوں کے جرایم پر سری سمپورنانند کی تقریر بہت خیال افروز تھی اور اسکو سن کر ہم کو یہ اطمینان ہو گیا کہ حکومت صحیح راہ پر سوچ رہی ہے۔ اور عام جرایم کی روک تھام کے لئے آل انڈیا کمیٹی بنائی گئی ہے یہ یقینی اس سلسلے میں بہت اچھے اقدامات ہیں۔ اور ان سے ملک کے مستقبل کو ضرور فائدہ ہوگا۔

اپنا کانپور

لیبر ویلفیر میں بے بی شو

لیبر ویلفیر سنٹر درشن پوروہ کے بے بی شو (BABYSHOW) کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسز چیرا کی مودی (دیپ تی مریزنی) اہلیہ نے کہا کہ بچے بنیاد ہیں جن پر قوم کی تعمیر ہو سکتی ہے اس لئے ان کی دیکھ بھال رکھنا ہمارا پہلا فرض ہے۔ مسز مودی نے آگے چل کر کہا کہ ویلفیر کا مقصد صرف اتنا نہیں ہے کہ عورتوں اور بچوں کو زیادہ خوش اور تندرست رکھا جائے بلکہ خوش رہنے اور تندرست رہنے کی اہمیت کو سمجھایا جائے تاکہ ویلفیر کے کاموں میں ان کو خود بھی دلچسپی پیدا ہو جائے۔ وہ مائیں جو زندگی کو اپنی کوشش سے بہتر بنانے کی خواہش مند ہوں ایسی سوسائٹی سے بہتر ہیں جو بیرونی ذرائع کی دست نگر ہوں۔

ویلفیر کے کام کی اہمیت کا اندازہ فائدہ حاصل کئے ہوئے اشخاص کی تعداد سے نہیں کرنا چاہیئے بلکہ دیکھنا یہ چاہیئے کہ ان کی خدمت کس طرح کی گئی ہے اس کے بعد آپ نے تندرست بچوں کو انعامات دئے۔ مسز مودی نے اس کے بعد ویلفیر نمائش کا افتتاح کیا۔ شری سورج پرشاد اوستھی ایم ایل اے آنریری چیف آرگنائزر نے مسز مودی اور دوسرے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد چاء پارٹی ہوئی جو مسز مودی کے اعزاز میں دی گئی تھی۔ اس موقع پر شہر کے کئی مل مالک اور مزدوروں کی انجمنوں کے نمایندے موجود تھے۔

یوپی کے لیبر ویلفیر سنٹروں کی سالانہ تقریب کے موقع پر جو کانپور میں ۲۶ فروری کو ہونے والی ہے۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی انعامات تقسیم کریں گے۔ وزیر محنت مسٹر سمپورنانند بھی اسی جلسہ میں شریک ہونگے۔

سرت بابو کا ماتم

مسٹر سرت چندر بوس کے انتقال پر ملال کی خبر سنتے ہی سارے شہر میں رنج اور افسوس کے بادل چھا گئے تمام مقامی بازار جس میں کپڑا سونا چاندی کرانا چوک بھی شامل تھا۔ دن بھر بند رہا۔ اور بہت سے تعلیمی ادارے بھی بند ہو گئے۔ کام بند کرنے کی اپیل شہر کانگریس کمیٹی اور سوشلسٹ پارٹی دونوں طرف سے کی گئی تھی۔ شام کو شردھا نند پارک میں پنڈت رگھبر دیال بھٹ کی صدارت میں ایک میٹنگ ہوئی جس میں متعدد حضرات نے آنجہانی کی خدمات کا اپنی تقریروں میں ذکر کیا۔ اور ایک ماتمی رزولیوشن بھی پاس ہوا۔

"سرت بابو کا انتقال ایسا قومی نقصان ہے۔ وہ ملک کا ایک ہیرا تھے۔ اور انھوں نے اپنی شخصیت کا گہرا نشان چھوڑا ہے"

ڈیولپمنٹ بورڈ کے صدر مسٹر ہری شنکر ودیارتھی نے کہا کہ "ہندوستان نے ایک بیٹا۔ ایک اونچا حب الوطن اور ایک باہمت سپاہی کھو دیا۔

یوپی۔ پراونشل فارورڈ کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر کے سی آریا نے کہا کہ "نقصان ناقابل تلافی ہے۔ وہ کانگریس کے مخالف تمام عناصر کے یکجا کرنے کا مرکز تھے"

ڈاکٹر جندر سروپ ایم ایل اے نے کہا "ہندوستان نے ایک پرجوش وطن پرست ایک۔ بلند سپاہی اور ایک بڑے قانون دان کو کھو دیا۔

گنیش شنکر میموریل ہفتہ

گنیش شنکر ودیارتھی نے ۲۲ مارچ سے ۲۹ مارچ تک گنیش شنکر ودیارتھی میموریل ہفتہ منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں جلسے کئے جائیں گے جلوس نکالے جائیں گے۔ اور پبلک کو ایک غیر مذہبی جمہوریہ کی اہمیت کی تعلیم دی جائے گی۔ اور ساتھ ساتھ ودیالیہ کے کاموں سے واقف کیا جائے گا۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر رسل و رسائل حکومت ہند (جو ودیالیہ کے صدر ہیں) مسٹر رگھبر دیال بھٹ صدر شہر کانگریس کمیٹی اور مسٹر نگا سہائے جو بے ودیالیہ کے سکریٹری) نے پبلک سے اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی اپیل کی ہے۔

تیل ملوں کے بند ہونے کا خطرہ

کانپور کے ۱۶ اور کل صوبہ کے ۱۲۳ آئل مل (تیلی کے کارخانے) بند ہو جانے کا خوف کیا جا رہا ہے۔ کانپور کی ملوں میں ۳ ہزار مزدور کام کرتے ہیں۔ اور روزانہ ۵ ہزار من تیل تیار ہوتا ہے۔

شکایت یہ ہے کہ سرسوں کے ساتھ دوسری چیزیں ملا دی جاتی ہیں جس کی وجہ سے تیل مختلف بیماریوں کا باعث ہو رہا ہے۔

اس شکایت کے سلسلہ میں یو پی آئل ملس ایسوسی ایشن نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اگر اس نے تلہن کا انتظام نہ کیا تو یکم مارچ سے تیل کے کارخانے بند کر دئے جائیں گے۔

انڈین نیشنل ٹریڈ یونین کانگریس کی برانچ یو پی کے جنرل سکریٹری مسٹر سورج پرشاد اوستھی نے ایک بیان میں آئل مل والوں پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ تلہن کی کمی کو بہانہ کر کے ملوں کو بند کرنا چاہتے ہیں۔ اور حکومت سے یہ استدعا کی ہے کہ وہ فوراً اس معاملہ میں مداخلت کرے۔

تیل مل کے مزدور یونین نے بھی مل مالکوں کے اس فیصلہ کی مذمت کی ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوراً اس میں مداخلت کرے۔ یونین نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ وہ ۲۸ فروری کو تیل ملوں کے بند ہونے کے خلاف دن منائیں گے۔

کانپور کے تیل ملوں کے پھاٹکوں پر نوٹس چسپاں کر دئے گئے ہیں کہ یکم مارچ سے مل بند کر دئے جائیں گے۔

سوتی مل مزدور یونین

آل انڈیا ٹی ران ٹی یو پی کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ کے متعلق جو دہلی میں ۲۵ اور ۲۶ فروری کو ہونے کو ہے سوتی مل مزدور یونین کے حلقوں میں کافی تشویش ہے۔ کیونکہ اس کے سامنے سوتی مل مزدور یونین کے آل انڈیا پارٹی سے علیحدہ کر دیا جائے کا مسئلہ پیش ہوگا۔ اور سوتی یونین کو سرکاری طور پر یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ آیا اس کے کسی نمائندہ کو اپنا مقدمہ خود پیش کرنے کا اختیار اور موقع دیا جائے گا یا نہیں۔

مسٹر اشوک مہتہ

آل انڈیا سوشلسٹ پارٹی کے جنرل سکریٹری مسٹر اشوک مہتہ ۵ مارچ کو ٹیکسٹائل سوشلسٹ لیگ کنونشن کی صدارت کرنے کانپور آرہے ہیں۔

مسٹر پاٹھک کو ایٹ ہوم

۲۳ فروری کو شام کو ویلفیر میں کانپور کپڑا کمیٹی نے مسٹر جی پاٹھک اسسٹنٹ ٹیکسٹائل کنٹرولر یو پی کو جن کا تبادلہ بمبئی ہو گیا ہے۔ ایک ویلو میں ایٹ ہوم دیا۔ مسٹر رام جی داس (صدر) اور مسٹر بنا لال ترپاٹھی (سکریٹری) نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ چاء کے بعد مسٹر گکول پرشاد نے ایک تقریر میں مسٹر پاٹھک کے طرز عمل کی تعریف کی۔ اور مسٹر پاٹھک نے نہایت مختصر الفاظ میں اس کا جواب دیا۔

شہر ہو اسے ۲۵ لاکھ کا نقصان

ضلع کانگریس کمیٹی میں آنے والی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ سرد ہوا اور خرابی موسم کی وجہ سے ضلع کانپور کی مختلف فصلوں کو تقریباً ۲۵ لاکھ روپیہ کا نقصان پہنچا ہے۔ چنا۔ مٹر۔ ارہر گیہوں اور جوار کو سب سے زیادہ نقصان ہوا ہے۔

شادی

۲۴ فروری کی رات کو شہر کے رئیس لالہ بابو رام جوہری کے صاحبزادے مسٹر ست نرائن کی شادی شہر کے بہت بڑے کاروباری فرم نیتا نند دیو کی نندن کے لالہ دیو کی نندن کی صاحبزادی شریمتی منورما دیوی کے ساتھ ہوئی۔

بارات پراگ نرائن کے مندر سے بڑی شان و شوکت کے ساتھ اٹھ کر نئے گنج گئی جہاں بارات کا استقبال کیا گیا۔ اور باراتیوں کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔

ڈیولپمنٹ بورڈ

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کی ایک میٹنگ سری ہری شنکر ودیارتھی پریسیڈنٹ بورڈ کی صدارت میں ۲۵ فروری ۹ بجے صبح ہوئی۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کی میٹنگ پنڈت برہما نند مصرا چیرمین بورڈ کی صدارت میں ۲۸ فروری کو ہوگی۔ جس میں گورنمنٹ کے نوٹس کا جواب جو کمیٹی نے لکھا ہے اسکو منظور کر کے گورنمنٹ کو بھیجا جائے گا۔ اور سینئر و جونیئر وائس چیرمینوں اور کمیٹیوں کے چیرمینوں کا انتخاب کیا جائے گا۔

سبد گل

ہم تو سمجھتے تھے کہ ہمارے شہر میں تعزیراتی کانفرنس ہو رہی ہے تقریر کرنے والے پینترے بدل بدل کر چوروں اور بدمعاشوں کو سزائیں دیتے کے لئے نئے ہاتھ دکھائیں گے اور ملزموں کی چمڑی ادہیڑ کر جرم کا سراغ لگانے کے نئے گُر بتائیں گے۔

لیکن صاحب انھوں نے تو ایسی باتیں کیں کہ تھوڑی دیر کے لئے ہمارے حواس گم ہوگئے۔ اور ہمیں یہ شبہ ہونے لگا کہ ہم بھولے سے تعزیراتی کانفرنس کے بجائے ہمدردان مجرمین کانفرنس میں چلے آئے ہیں۔ کانفرنس کے کنوینر مسٹر بریجی پرشاد نند درما صاحب فرمانے لگے کہ پولیس والوں کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۰۹ اور ۱۱۰ پر زیادہ توجہ دینا چاہیئے۔ اور ان کا کارنامہ یہ نہ ہونا چاہیئے کہ انھوں نے کتنوں کو جیل میں پہونچانے کی کامیاب کوشش کی۔ بلکہ ان کی قابلیت اور کارکردگی کا ثبوت وہ اعتماد ہونا چاہیئے جو وہ عوام کے دلوں میں پیدا کر سکیں۔

خوب! آپ نے بھی کیا بات کہی ہمارے دیانتوں میں تو جناب! دہی دو دفعہ سب سے کامیاب اور زور دار سمجھا جاتا ہے جس کی آمد کی خبر سنکر لوگ چھپنے کے لئے چوہوں کی طرح بل کی تلاش کرنے لگیں گے۔ اور سامنے آنے والے لوگوں کی پنڈلیاں اس طرح کانپنے اور زبان اس طرح لڑکھڑانے لگے کہ وہ بے جرم کے مجرم معلوم ہونے لگیں۔ اور اس کی نظر کے سامنے پڑنے والا کوئی شخص مذکورہ بالا دفعات کی لپیٹ میں آکر حوالات کی سیر کئے اور اور ضمانت کے چکر میں آئے بغیر رہ سکتا ہو۔

درما صاحب نے نہایت افسوس کے ساتھ کہا کہ ہم نے اب تک جرم کے متعلق سوچنے میں اپنا نہیں معلوم کتنا قیمتی وقت خراب کیا۔ کاش! ہم اتنی ہی توجہ مجرم کی بیوی اور سدھار میں صرف کرتے تو وہ پاپ سے پاک ہو کر ایک اچھا شہری بن جاتا۔ آپ سنتے ہیں کہ کیسی باتیں کہی جا رہی ہیں؟ نہ ہوا دیپات ورنہ ہمارے داروغہ صاحب ابھی اعانت مجرم میں چالان کر کے فوراً فرد جرم لگا دیتے۔

اسی طرح انہوں نے ایک اور عجیب بات بتائی کہ ہندوستان کے ماہرین جرمیات کی متفقہ رائے ہے کہ جرموں کی پیداوار موسم بہار کے بجائے موسم خزاں میں زیادہ ہوتی ہے۔ یعنی جس سال پانی کم برستا اور فصل کم ہے۔ اس سال مجرموں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ اب آپ ہی بتایئے کہ مار گھٹنا پھوٹے آنکھ والی مثل ہے کہ نہیں بھلا بارش اور جرم میں کیا مناسبت! زمین آسمان کا فرق ہے لیکن بھئی! ماہرین کا معاملہ ہے جو چاہیں کہیں ماننا ہی پڑے گا۔

آخر میں تو انھوں نے کمال ہی کر دیا۔ کہنے لگے کہ سچی بات تو یہ ہے کہ مجرم جرم کرنے والا نہیں بلکہ خود حکومت اور سماج ہے۔ اس لئے کہ انسان فطرتاً مجرم نہیں بلکہ حالات اسے مجرم بنا دیتے ہیں۔ اور حالات کی ذمہ داری حکومت اور سماج پر ہے جب تک سماج کو غربت اور جہالت کے کیڑے سے پاک نہ کیا جائے گا۔ جرموں کی پیداوار کم نہیں ہو سکتی۔

واہ صاحب! کیچڑ اچھالنے تک کا کام تو خیر غنیمت تھا۔ لیکن اب آپ کیچڑ صاف کرنے کا بھی کام لینا چاہتے ہیں۔ یہ زیادتی نہیں تو اور کیا ہے۔!

(بشکریہ قومی آواز)

وزیراعظم نیپال کو تلوار کی پیشکش

نئی دہلی، ۲۰ فروری۔ اردن اسٹیڈیم کی ایک شاندار تقریب میں سردار بلدیو سنگھ وزیر دفاع ہندوستان نے آج نیپالی وزیراعظم و کمانڈر انچیف کو بہادرانہ کو جنرل کی تلوار پیش کی۔

ادب لطیف

دل کی دل ہی سمجھ سکتا ہے

از شہری انصاری

اے حسینہ! تم مجھے کیوں فسردہ نگاہوں سے دیکھتی ہو۔ کیا کوئی تمھیں راز ستا رہا ہے۔ اور تم اس کا اظہار نہیں کرنا چاہتی ہو!

تم ابھی جوان ہو اور ناتجربہ کار ہو مجھ پر اعتماد کرو۔ اور کہو کہ میں تم سے زیادہ ہوشیار اور جہاندیدہ ہوں۔ شاید تمہاری مدد کر سکوں۔

حسینہ نے سر ہلایا۔ اور ٹکٹکی باندھ کر مجھے دیکھا۔ وہ بہت دیر تک دیکھتی رہی اور مسکرائی گویا بیکر الفاظ کا خاموشی سے مذاق اڑا رہی تھی۔ اس کے ساتھ اس کا راز دل کی گہرائی میں پہنچکر مقفل ہو گیا۔ آخری اس نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔ اور بولی۔

بے شک آپ تجربہ کار اور جہاندیدہ ہیں۔ لیکن تجربہ احساس کا مقابلہ نہیں کر سکتا دل کی دل ہی سمجھ سکتا ہے۔ نہ تجربہ اور عقل۔

سرت چندر بوس کا انتقال

کلکتہ ۲۰ فروری۔ بابو سرت چندر بوس کا آج ۱۱ بجکر ۴ منٹ پر انتقال ہو گیا۔ سرت بابو کو چند مہینے سے قلب کی خون جم جانے کی بیماری ہو گئی تھی۔ مگر وہ اس طرف اس قابل ہو گئے تھے کہ کچہری جا سکیں۔ چنانچہ آج شام کو وہ فرقہ داری صورت حال پر گفتگو کر رہے تھے اور اپنے اخبار نیشن کے لئے انھوں نے ایک مضمون بھی لکھا تھا سو گیارہ بجے کے قریب وہ مضمون ختم کر کے بیٹھے۔ مگر تھوڑے ہی دیر کے بعد دل میں تکلیف شروع ہو گئی۔ اور ۱۱ بجکر ۴ منٹ پر ان کا انتقال ہو گیا بابو سرت چندر بوس نیتا جی سبھاش چندر بوس کے بڑے بھائی ہیں۔ اور ایک نئی جماعت یونائیٹیڈ سوشلسٹ آرگنائزیشن کے بانی اور صدر تھے۔

کلکتہ ۲۱ فروری۔ آج صبح ہی سے ووڈ برن پارک میں لوگ مسٹر سرت چندر بوس کی اتفاقی موت پر تعزیت کے لئے جمع ہونے لگے۔

ڈاکٹر کاٹجو وزیراعظم ڈاکٹر بی سی رائے وزیر غذا مسٹر پی سی سین اور دوسرے وزیروں کے علاوہ ڈاکٹر پی سی گھوش اور مختلف سیاسی پارٹیوں کے لیڈر تھے۔

ارتھی جس پر سفید کھادی کی چادر پڑی ہوئی تھی پھولوں سے لدی ہوئی تھی۔ مغربی بنگال کے گورنر صوبائی اسمبلی۔ صوبائی کانگریس کمیٹی اور دوسری جماعتوں اور لوگوں کی جماعت سے ارتھی پر ہار چڑھائے گئے تھے۔

گیارہ بجکر ۲ منٹ پر رشتہ داروں نے آخری مرتبہ دیکھنے کی رسم ادا کی۔ اس کے بعد ارتھی کیوراٹلا روانہ ہو گئی جہاں آخری رسوم ادا کی جانے والی تھیں ارتھی کی روانگی میں اس لئے دیر ہوئی کہ مسٹر سرت بوس کے سب سے بڑے لڑکے جمشید پور سے کلکتہ دیر میں پہونچے۔

جلوس میں دو لاکھ سے زائد مجمع تھا جس میں ہر فرقہ اور جماعت کے لوگ شریک تھے جلوس آہستہ آہستہ جنوبی کلکتہ کی سڑکوں پر سے گذرا اور تھوڑی دیر کے لئے نیتا جی بھون کے سامنے رک گیا۔ یہ مسٹر سرت بوس کا قدیم خاندانی مکان ہے سڑکوں کے دونوں جانب لوگوں کا مجمع تھا۔ جو ارتھی پر پھول پھینک رہے تھے۔ جب ارتھی گھاٹ پر پہونچی تو بندے ماترم اور جے ہند کے نعروں کے درمیان ان کے بڑے لڑکے نے چتا میں آگ لگا دی۔ اور آخری رسم ادا کی گئی

عالم نسواں

اودھ خواتین کانفرنس

کے رزولیوشن

ہندو کوڈ بل مسز ساوتری نگم نے ہندو کوڈ بل کی حمایت میں ایک تجویز پیش کرتے ہوئے کہا ہندو کوڈ بل مظلوم عورتوں کی پکار ہے۔ عورتوں کے حقوق کے خلاف راشٹریہ سنگھ ہندو سبھا اور دوسری جماعتیں جو آواز اٹھا رہی ہیں۔ وہ کہاں تک مناسب ہے ہمارے سماج اور رواج نے عورتوں کو ابھی تک دبائے رکھا ہے۔ دہرم کے نام پر عورتوں کا گلا گھونٹا گیا ہے۔ اور عورتوں کو ہمارے سماج نے طوائف بننے پر مجبور کیا ہے۔ آج دہرم کے ٹھیکہ دار عورتوں کے حقوق کے خلاف آوازیں اٹھا رہے ہیں۔ ان کو دہرم کے لئے بڑا خطرہ نظر آتا ہے۔ اسی طرح کا خطرہ بتا کر لوگوں نے ہمارے راشٹر پتا کو ہم سے چھینا تھا ایسے لوگ آج بل پر اعتراض کرتے ہیں جنھوں نے اس کو پڑھا تک نہیں ہے طلاق کی حمایت مسز سرتی کی نے کی ہے۔

اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے مسز سروپ کماری نے ہندو کوڈ بل میں طلاق کی تمام صورتوں کو بتفصیل بیان کیا۔ اور تجویز کثرت رائے سے منظور ہو گئی۔

عورتوں کی تعلیم

ڈاکٹر مس مہتا نے ایک تجویز پیش کی جس میں کہا کہ عورتوں کی تعلیم کو ہر شعبہ میں توسیع دی جائے۔ اور حالات کی تبدیلی و تجربہ کی بنا پر نصاب تعلیم میں تبدیلی ہو اور نئے فنون اور کاموں کو حکومت تسلیم کر کے ان میں ڈپلوما اور سرٹیفکٹ دے۔ مس کینہ نے اس کی تائید کی۔ اور یہ تجویز اتفاق رائے سے منظور ہو گئی۔

برتھ کنٹرول

رانی ام کمار بھار گوا نے تجویز پیش کی کہ ہندوستان کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اور ہماری معاشی حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے۔ ایسی صورت میں یہ عورتوں کا فرض ہے کہ وہ بچوں کی پیدائش کو دیکھتے ہوئے اپنے اوپر اخلاقی کنٹرول عائد کریں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو برتھ کنٹرول کے دوسرے ذرائع بھی استعمال کریں۔ ورنہ ہمارے ملک کی حالت بھی چین کی ایسی ہو جائے گی۔ جہاں آبادی کی کثرت سے معاشی حالت خراب گئی جس سے کمیونسٹوں نے فائدہ اٹھایا۔ مسز سلطانہ حیات نے تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ واقعی زیادہ بچے پیدا کرنا بہت تکلیف دہ ہے۔

مسز سلطانہ حیات نے ایک تجویز صحت عامہ کے متعلق پیش کی کہ انھوں نے کہا کہ کانفرنس کو چاہیئے کہ وہ اپنا کام زچہ بچہ کی صحت تک محدود نہ رکھے بلکہ صحت عامہ کے لئے بھی کام کرے۔ بیگم بشارت حسین نے اس تجویز کی تائید کی۔

ملک کا انتظام

مس ولنٹ نے جو یہی اودھ کانفرنس کی آرگنائزر ہیں۔ ایک تجویز کے ذریعہ کہا کہ نئے حالات میں عورتوں کو آئینی معاملات میں بھی تعلیم ملنا چاہیئے۔ تاکہ وہ گھر کے انتظام کی طرح اب ملک کے انتظام میں بھی حصہ لے سکیں۔ مسز شیو راجوتی نہرو نے اس کی تائید کی

مسز جوہری نے ایک تجویز میں حکومت کی توجہ غذا میں ملاوٹ کی بابتہ دلائی۔ اور اس کی مخالفت کی مسز اروما نے اس کی تائید کی۔

مسز سلطانہ حیات نے ایک تجویز میں آل انڈیا خواتین کانفرنس سے درخواست کی کہ وہ اپنا کام عورتوں اور بچوں کے مفاد تک محدود رکھے۔ انھوں نے کانفرنس میں مردوں کے شامل کرنے کی مخالفت کی۔ مسز کماری سروپ بخشی نے اس کی تائید کی۔

مسز پورنیما بنرجی نے صوبہ آگرہ خواتین کانفرنس نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب پہلا صوبہ ایک ہو گیا ہے۔ اس لئے اب آگرہ اور اودھ کی خواتین کانفرنسوں کو بھی ایک ہونا چاہیئے۔ اور یہ کوشش کرنا چاہیئے کہ خواتین کانفرنس کی شاخیں شہروں قصبوں اور گاؤں گاؤں میں قائم ہوں۔ عورتوں ×

انوکھی دنیا

خوش خوئی

جس آدمی کی عادت خصلت۔ طریق اور طرز اچھا ہوتا ہے۔ سب اس کی تعریف کرتے ہیں۔ جو اس سے ملتا ہے۔ خوش ہوتا ہے۔

دنیا میں اس کے دشمن تھوڑے اور دوست بہت ہوتے ہیں۔ جب ضرورت پڑتی ہے۔ تو لوگ خوشی سے اس کی مدد کرتے ہیں۔

وہ ایسی باتیں نہیں کر سکتا جو دوسروں کو بری لگے۔ وہ ایسا کام کرتا ہے۔ جس سے کسی کو تکلیف پہنچے وہ سب کے ساتھ صلح اور نرمی اور محبت کے ساتھ برتاؤ کرتا ہے۔

اگر تم خوش خو اور نیک مزاج بننا چاہتے ہو تو شریف اور نیک مزاجوں کی صحبت میں بیٹھو۔ بدمزاجوں سے کبھی میل نہ کرو۔ اور لوگوں کے جو کام تم کو برے معلوم ہوں۔ ان کاموں سے تم پرہیز کرو۔

اچھے آدمیوں کی صحبت سے تم کو یہ تمیز ہو جائے گی کہ کون سا کام اچھا ہے۔ کون سا برا۔ کون سی بات یقین کے لائق ہے۔ کون سی نہیں کہاں نرمی برتنی چاہیئے کہاں سختی۔

جب تم کو یہ شعور ہو جائے گا تو جبتک تم بھی خوش خو اور نیک آدمی بن سکو گے۔ اس وقت سب آدمی تمہاری عزت کریں گے۔

سرت بابو کو ہندیار لیمنٹ میں خراج عقیدت

نئی دہلی۔ ۲۱ فروری۔ آج ہند پارلیمنٹ میں وزیراعظم نہرو نے مسٹر سرت چندر بوس آنجہانی کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اور ایوان کے تمام اراکین ان کی یاد میں دو منٹ تک احتراماً خاموشی سے کھڑے رہے۔

وزیراعظم نہرو نے سرت بابو کے انتقال پر اپنی تو۔ ۔ تقریر ۔ ۔ ۔ سرت بوس ایک اعلی خاندان کے فرد اور ممتاز وکیل تھے انھوں نے ہمارے دوش بدوش آزادی کی لڑائی لڑی اور برسوں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر رہے۔ آخر وہ وقت بھی آیا جبکہ انھیں کانگریس اسمبلی پارٹی کا لیڈر چنا گیا۔ اور پھر ۱۹۴۶ء میں عارضی حکومت کا وزیر مقرر کیا گیا۔

آپ نے کہا کہ سرت بابو سیاسیات میں ہم سے الگ ہو کر ہمارے نکتہ چین بن گئے تھے۔ وہ واقعی نکتہ چین تھے یا نہیں یہ سوال بالکل دوسرا ہے۔ لیکن اس میں تو کسی کو شک نہیں کہ ملک کی جنگ کی آزادی میں انہوں نے نمایاں حصہ لیا تھا۔ ان کا مرنا یقیناً قابل افسوس ہے لیکن ایسے دور میں جبکہ بنگال کا واقعہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے سرت بابو کے انتقال پر جتنا بھی غم کیا جائے کم ہے۔

وزیراعظم نے کی تقریر کے بعد ایوان کے اسپیکر مسٹر ماؤلنکر نے بھی سرت بابو کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اور ان سے اپنی پرانی ملاقات کا ذکر کیا۔

انہوں نے کہا کہ مسٹر سرت چندر بوس کی اس بے وقت موت سے ملک کو جو نقصان پہونچا ہے۔ ایوان اسے محسوس کرتا ہے۔ اور سرت بابو کے پس ماندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔

امریکہ کے بلغاریہ سے تعلقات منقطع

واشنگٹن ۲۲ فروری۔ آج دفتر خارجہ نے اعلان

× کو چاہیئے کہ وہ شہروں کی صحت و صفائی کے لئے کام کریں۔ اور نئے دستور کے ذریعہ بالغ عورتوں کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہوا ہے۔ اسے ملک بھر کی عورتوں کو سمجھا دیں۔ تاکہ عورتیں اپنا حق ٹھیک طریقہ پر استعمال کر سکیں۔

پردۂ فلم

فلمی دنیا کی آہو چشم ساحرہ

مہتاب

(از جناب پی۔ کے۔ جوہر)

شاید کسی بھی دوسری ہندوستانی ایکٹریس کے چہرہ پر حسن اتنا بارعب دکھائی نہیں دیتا جتنا کہ مہتاب کے چہرہ پر۔ یہ مشہور فلم ایکٹریس جو کافی عرصہ سے ہندوستان کے پردۂ فلم پر چھائی ہوئی ہے۔ ۱۹۱۸ء میں بمبئی میں پیدا ہوئی۔ اور فلمی لائن اس وقت اختیار کی جب کہ وہ صرف گیارہ برس کی بچی تھی۔! یوں تو وہ کئی برس تک مختلف فلموں میں کام کرتی رہی۔ مگر اسے صحیح معنوں میں ملک کی چوٹی کی اداکارہ اس وقت جانا گیا۔ جبکہ وہ ڈائرکٹر کیدار شرما کی سنسنی خیز فلم چترلیکھا میں ایک درباری رقاصہ کے کردار میں پیش ہوئی۔ اور جہاں کہ اس کردار کو مہتاب نے اپنی بے لاگ اداکاری اور ڈائرکٹر شرما نے اپنی بلند پایہ ہدایت کاری سے غیرفانی بنا دیا۔ اور اسی رول کی بدولت مہتاب اور شرما کو وہ شہرت حاصل ہوئی جو کہ ایک مدت گذر چکنے کے باوجود بھی کم ہونے میں نہیں آتی! ایک اور قابل ذکر کردار جس نے کہ مہتاب کے نام پر شہرت کی مہر لگا دی۔ جنبن کی فلم تیدی میں تھا۔ اس کے بعد وہ بیشتر فلموں میں بطور ہیروئن پیش ہوئی۔ اور برسوں شہرت کی ان بلندیوں پر رہی جو کہ آجکل ثریا کو حاصل ہے۔

مہتاب کا چہرہ غیر معمولی طور پر عکاسی کیلئے موزون ہے۔ خوشنما ہونٹ اور ان کے پیچھے چھپے ہوئے خوب صورت دانت۔ آنکھیں اتنی مست اور خوبصورت کہ لوگ اُسے آہو چشم مہتاب کہنے لگے۔ البتہ سیکس اپیل کچھ نمایاں نہیں۔ وہ مزاحیہ اور غمگین دونوں کردار نہایت خوش اسلوبی ۔ ۔ ۔ البتہ ایک مرتبہ آل انڈیا ریڈیو دہلی پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اس نے یہ اعتراف کیا کہ وہ غمگین کردار زیادہ آسانی سے کر پاتی ہے۔ اور ٹھیک بھی تو ہے۔ سہراب مودی کی فلم پرکھ میں اس کی ایک غمزدہ ماں کے کردار میں دلنشین اداکاری تو آپ بھولے نہ ہوں گے۔ اور نہ ہی فلم ساتھی میں اس کا ایک ستم رسیدہ دوشیزہ کا کردار!

مہتاب کی چال ڈھال اور انداز شہزادیوں کے سے ہیں۔ اور اسی وجہ سے فضلی نے اپنی فلم جوگی میں ایک شہزادی کے کردار کے لئے اُسے ہی چنا۔ اگر پری چہرہ نسیم کو فلم پکار میں اپنے ملکہ کے کردار پر ناز ہے تو بلاشبہ مہتاب فلم ایک دن کا سلطان میں اپنے ایک شہزادی کے کردار پر نازاں ہو سکتی ہے۔

مگر حیرانگی کی بات ہے کہ جب سے مہتاب نے ڈائرکٹر سہراب مودی سے شادی کی ہے۔ اس نے پردہ فلم پر آنا چھوڑ دیا ہے۔ اور ہاں تب سے ڈائرکٹر مودی بھی تو اپنی ہدایت کاری کا کوئی اعلیٰ پایہ نمونہ پیش نہیں کر سکے۔

کیا ہے کہ امریکہ نے بلغاریہ سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

یوپی اسمبلی کا اجلاس

لکھنؤ ۲۰ فروری۔ یوپی اسمبلی کا اجلاس آٹھ دن کے عارضی التوا کے بعد آج ۴ بجے دن کو ڈپٹی اسپیکر مسٹر نفیس الحسن کی صدارت میں شروع ہوا۔ آج یوپی کاشتکار حصول حقوق اراضی و ترمیم شدہ بل ۱۹۴۹ء کی پیشی خوانگی ختم ہو گئی۔ اور بل پر دفعہ وار مباحثہ کا آغاز شروع ہو گیا۔

جرائم کی روک تھام کیلئے غریبی کا خاتمہ ضروری

تعزیری کانفرنس لکھنؤ

لکھنؤ ۱۰ فروری ہندوستان فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر ہیرالال کانیا نے آج تیسرے بہر کو کل ہند تعزیراتی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ جرموں کے خلاف لڑنے کے سلسلے میں یہ ضروری ہے کہ وسیع پیمانہ پر عوام کی غریبی اور ناخواندگی دور کی جائے۔ اور اس کے خلاف جنگ چھیڑ دی جائے۔

انھوں نے بتایا کہ ان اسباب کو ضروری ہے جو مجرمانہ ذہنیت پیدا کرنے کا باعث ہوا کرتے ہیں چیف جسٹس نے اس سوال کو اٹھاتے ہوئے کہ ایک شخص جرم کیوں کرتا ہے۔ کہا۔ اس کا جواب صرف یہ ہے کہ مفلسی اور ہمیشہ نہیں تو اکثر زندگی برقرار رکھنے کے لئے جائز اور ایماندارانہ طور پر ضروریات کے حصول میں ایک شخص کی ناکامی۔

انھوں نے زور دیا کہ جرموں کے کم کرنے کے سلسلہ میں پہلا قدم یہی اٹھانا چاہیئے کہ ملک سے غریبی دور ہو اور ناخواندگی کا خاتمہ ہو جائے۔

انھوں نے کہا کہ اگر ان دونوں صورتوں پر خاطر خواہ عمل کیا گیا تو آزادی تحفظ اور نجی ملکیت کا احترام کیا جانے لگے گا اور یہ چیزیں خطرے میں نہیں پڑے گیں۔

چیف جسٹس نے جرائم کے سلسلے میں حسب ذیل اقدامات کرنے کا مشورہ دیا۔

۱۔ جرائم کی تفتیش اور تحفظات میں بہت زیادہ اصلاح کی ضرورت ہے۔ یورپ کے ملکوں کے اعتبار سے ہندوستان میں سراغ رسانی اور تحقیقات کے بارے میں ترقی کی رفتار بہت دھیمی ہے جس طریقے سے یہاں جرائم کے متعلق معلومات جمع کئے جاتے ہیں۔ اور جس طرح ایک شخص سے پولیس افسران جرح کرتے ہیں۔ اس میں اصلاح کی بہت گنجائش ہے۔

جرائم کو کرنا ایک خاص فن ہے۔ اور سراغرسانی کے لئے حقیقت پسندی کا احساس ہونا بہت ضروری ہے۔ اس کام میں بہت قریب سے مشاہدہ کرنا اور معلوم باتوں سے اصلیت کے علاوہ غیر ضروری چیزیں خارج کرنا ضروری ہے۔

یہاں کے عام لوگوں میں یہ خاص مادہ ہے کہ وہ پولیس کو کسی قسم کی مدد سے گریز کرنا چاہتے ہیں جس کے دو بڑے سبب ہیں۔ ایک احساس کی کمی اور اصلی مجرموں کو سامنے لاکر سماج مدد کرنے کی ضرورت سے غفلت دوسرے جھنجھٹ میں پڑنے سے گریز۔ اگر کوئی شخص تحقیقات کے سلسلہ میں مددگار بننے کا رجحان بھی رکھتا ہے تب بھی وہ گریز ہی کرنا چاہتا ہے۔ کیوں کہ جو تحقیقاتی مشین ہے اس میں اس بات کا کوئی لحاظ نہیں کیا گیا ہے کہ دوسروں کو آسانیاں پہونچائی جائیں۔ یا غیر ضروری زحمت شہریوں کو نہ ہونے پائے۔

۲۔ مجرموں کے مقدموں کے سلسلہ میں بھی اصلاح کی بہت گنجائش ہے۔ انصاف کے اس بنیادی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جب تک کہ کسی شخص کے خلاف جرم ثابت نہ ہو تا وہ معصوم ہے۔ مقدمہ کے طریقہ کار میں بہت سے ایسے اصلاحی اقدامات کئے جا سکتے ہیں جن سے بنیادی اصول پر ذرا بھی اثر نہ پڑے

۳۔ تعزیر کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ مجرم اپنے کئے کو بھگت رہا ہے۔

۴۔ جیل کے نظم ونسق میں فراخ دلی کے ساتھ اصلاح کی اب بھی ضرورت ہے جیل کے اندر قیدیوں سے ایسا سلوک ہونا چاہیئے کہ وہ باہر نکل کر اپنے کو اجنبی نہ محسوس کریں۔ انھیں جیلوں کے اندر صنعت وحرفت کے ساتھ تعلیم بھی ملنی چاہیئے۔

۵۔ رہا شدہ قیدیوں کے ساتھ ان کی رہائی کے فوراً ہی بعد اگر مناسب سلوک نہیں کیا گیا اور انھیں گذر بسر کی آسانی یا ملازمت نہیں دی گئی تو وہ حالات سے مجبور ہو کر علادی مجرم ہو جائیں گے۔ کیوں کہ انھیں جرائم کرنے ہی کی صورت میں روٹی ملے گی۔ حکومت کو چاہیئے کہ سماجی سوسائٹیوں کی جو رہا شدہ قیدیوں کی امداد کا کام کر رہی ہیں، مدد کریں۔

صدر کانفرنس مسٹر لال بہادر شاستری منسٹر پولیس نے اپنی تقریر میں کہا۔ آزادی کے بعد جرائم میں اصلاح کا مسئلہ بہت اہم ہے۔ جرائم کو طاقت کے ذریعہ نہیں ختم کیا جا سکتا بلکہ جو مجرم ایک دفعہ پٹ جاتے ہیں ان کے حوصلے اور بڑھتے ہیں۔ اور ڈر نکل جاتا ہے۔

انھوں نے بتایا کہ جنگ کے بعد ساری دنیا میں جرائم کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ اگر انصاف کو اتنا سستا ہونا چاہیئے کہ غریب سے غریب اسے حاصل کر سکے اور مقدموں کے فیصلوں میں زیادہ تاخیر نہ ہوا کرے۔

اسی سلسلے میں انہوں نے بتلایا کہ حکومت یوپی نے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جو جلد ہی اپنی سفارشات پیش کرے گی۔

خیر مقدمی تقریر

یوپی کے وزیر رسل ورسائل حافظ محمد ابراہیم نے گورنر یوپی اور وزیر اعظم یوپی کی غیر موجودگی میں ہند کے چیف جسٹس اور کانفرنس کے نمایندوں کا خیر مقدم کیا۔ انھوں نے اور کانفرنس کے کنوینر مسٹر بیچی پھنا نند ورما چیرمین ڈسچارجڈ پریزنرس سوسائٹی (رہا شدہ قیدیوں کے امدادی سوسائٹی کے صدر) نے سوسائٹی کے بانی بابو گوپی ناتھ سریواستو مرحوم کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔

مسٹر ورما نے سوسائٹی کے کاموں اور مجرموں کی اصلاح کے سلسلہ میں ایک طویل خطبہ پڑھتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ سوسائٹی کے دھتکارے ہوئے افراد کو اپنے اندر شامل کرنے کے لئے سب لوگوں کو فراخ حوصلگی دل بننا چاہیئے۔

آل انڈیا تعزیراتی کانفرنس کا دوسرا اجلاس گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ کے ہوسٹل میں گیارہ بجے حافظ محمد ابراہیم وزیر نقل وحمل کی صدارت میں ہوئی۔

سب سے پہلے یوپی کے وزیر تعلیم مسٹر سمپورنانند نے کم سن بچوں کے ارتکاب جرم میں اپنا خطبہ صدارت پڑھا۔ آپ نے اپنے خطبہ صدارت میں کہا کہ بچوں کے ارتکاب جرم کا موضوع جدید ہے۔ اس پر مغربی ممالک میں بہت تحقیقات ہوئی ہے۔ اور اب بھی ہو رہی ہے فرائیڈ جنگ۔ الڈلر کی نفسیاتی تحقیقات نے اس موضوع کے ان پہلوؤں پر بہت کچھ روشنی ڈالی ہے۔ جو ابھی تک تاریکی میں تھے۔ نفسیات کے مختلف مکاتب فکر کے نتائج سے کلی اتفاق تو ممکن نہیں ہے لیکن موجودہ زمانہ کے ماہرین نفسیات کا بچوں کے جرائم کے بارے میں اسباب کرنے میں جو کوششیں کی ہیں ان کا اعتراف کرنا ضروری ہے۔

آپ نے آگے چل کر کہا ہے کہ ماہرین نفسیات کی اس بارے میں تحقیقات کا لب لباب یہ ہے کہ بچے فطرت کی طرف سے جرم کرنے کے رجحان لے کر نہیں آتے۔ ان کے مجرم بن جانے کی یہ وجہ نہیں ہوتی کہ ان کی سرشت خراب ہوتی ہے۔ بلکہ ان کو اپنی ابتدائی زندگی میں جن محرومیوں اور ناکامیوں سے سابقہ پڑتا ہے وہی ان کو جرائم پیشہ بنا دیتے ہیں۔ اس لئے کہ بچوں کے ارتکاب جرم کی اگر پوری نہیں تو بڑی حد تک ذمہ داری سوسائٹی کے سر ہے۔ سوسائٹی کی خرابیاں ہی ان کی خرابی کا سبب بنتی ہیں۔ اس لئے اگر بچوں کو جرائم کے ارتکاب سے بچانا ہے تو ہمیں سوسائٹی کو ایک ایسی سوسائٹی بنانا چاہیئے۔ جن میں ان بچوں کو محرومی و بدنصیبی کا شکار نہ بننا پڑے جرائم کرنے والے بچوں کو محض سزا دینا کافی نہیں ہے۔ سزا ان کے درد کا درماں نہیں بنتی۔ سزا سے وہ ذہنی اور جسمانی عیوب نہیں رفع ہوتے جو تنگ دستی افلاس معاشرے کی کمی حالات کی خرابی اور ماحول کی ناسازگاری سے پیدا ہوتے ہیں

وزیر موصوف نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا کہ سزا تو ایک قسم کا انتقام ہے۔ جو سوسائٹی جرائم پیشہ بچوں سے لیتی ہے انتقام کو کسی مہذب سوسائٹی میں روا نہ رکھنا چاہیئے۔ اگر ہم بچوں کی صحیح اصلاح کے طالب ہیں۔ اور ان کو سوسائٹی کا ایک مفید اور کارفرما رکن بنانا چاہتے ہیں۔ تو سوسائٹی کی تشکیل اس طرح کی جائے کہ ہر فرد کو اس میں اپنی شخصیت کو بہتر سے بہتر بنانے کا موقع ملے۔ جب سوسائٹی میں بنیادی اصلاح نہیں ہوتی۔ اس وقت تک جرائم پیشہ بچوں کی تعداد میں بھی کمی نہیں ہو سکتی۔

مدھیہ بھارت کے حکومت کے وزیر حکومت وزیر صحت مسٹر بی ایم شرما نے جیل کے موضوع پر اپنا خطبہ صدارت پڑھا آپ نے اپنے خطبہ کے دوران میں کہا کہ جرائم کی ہماری سوسائٹی کا ایک جزو لاینفک ہو گیا ہے۔ جرائم کی کثرت کو دیکھ کر کبھی کبھی یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ جرائم کا ارتکاب ہماری رگ وپے میں سرایت کر گیا ہے۔ اب تک یہ خیال تھا کہ جرائم پیشہ افراد کو سزا دے کر اور انھیں معینہ مدت تک جیل میں رکھ کر ان کی عادت ترک کرائی جا سکتی ہے۔ لیکن ایک طویل مدت کے تجربہ نے یہ امید ختم کر دی۔ سارے مہذب اور ترقی یافتہ ممالک میں چوری ڈاکوؤں اور بد معاشوں کو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ بلکہ تعلیم یافتہ اور سمجھدار لوگ ایسے لوگ کو قابل معافی اور قابل رحم سمجھتے ہیں۔ چوری اور ڈاکہ اور ہر برے فعل کے مرتکب کی شخصیت جس طرح مجروح ہوتی ہے۔ اس پر سب کو افسوس ہوتا ہے۔ اور سب اسکے خواہش مند نظر آتے ہیں کہ اس طرح کے لوگوں کو اس گندگی اور غلاظت اور کمتری کے گڑھے سے نکالا جائے جس میں وہ گر گئے ہیں نفسیات اور عمرانیات کی نئی تحقیقات اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ جرائم پیشہ لوگ مختلف قسم کے ذہنی اور قلبی امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اگر ان افراد کو سوسائٹی کا رآمد اور عمدہ رکن بنانا ہے تو انھیں جیل میں رکھ کر شقاوت اور ستم کا نشانہ نہیں بنانا چاہیئے۔ بلکہ اس کی کوشش کرنی چاہیئے کہ جیل ان کی اصلاح کا ادارہ بنایا جائے۔ ان حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے جن کی وجہ سے ان لوگوں سے جرائم کا ارتکاب ہو۔ ان دشواریوں اور دقتوں کو ختم کیا جائے۔ جس سے عاجز ہو کر ان افراد نے اپنی شخصیت کی لطافت اور سنجیدگی کو کھو دیا۔ ان کی نفسیات اور قلبی واردات کو معلوم کیا جائے۔ اور ان کے دکھ درد کا مداوا ڈھونڈھا جائے۔ اور ان کی محرومیوں کو ختم کرنے کے لئے ایسا ماحول پیدا کیا جائے۔ جس میں وہ بہتر انسان بن سکیں۔

وزیر صحت نے اپنا خطبہ صدارت ختم کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی جیلوں کو اصلاحی ادارہ بنانے کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ ہندوستان کی حکومتوں اور عوام کو قدم اٹھانا چاہیئے کہ وہ اپنی قوت اور وسائل کو ان ہزاروں جرائم پیشہ لوگوں کی اصلاح میں صرف کریں جو اصلاح پانے کے بعد سوسائٹی کی بڑی خدمات انجام دے سکتی ہیں۔

جسٹس بی این سپرو جج الہ آباد ہائیکورٹ نے قانون پر اپنا خطبہ صدارت پڑھا۔ آپ نے کہا کہ قانون کا کام جرائم کرنے والے کو صرف سزا نہیں دینا ہے۔ بلکہ یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ حق کس کی طرف ہے لیکن حق کو ڈھونڈ نکالنے میں اس کا خیال رکھنا چاہیئے کہ حق تک پہونچنے میں بہت وقت اور روپیہ صرف نہ ہو۔ آجکل عدالتوں کا سب سے بڑا عیب یہی ہے کہ وہ زیادہ تر ان لوگوں کے حق میں فیصلہ کرتی ہے جو زیادہ روپیہ صرف کر سکتے ہیں۔ انصاف اور حق کو اتنا سستا ہونا چاہیئے کہ ہر شخص وقت پڑنے پر عدالتوں کے ذریعہ ان کو حاصل کر سکے۔

سزائے موت کے بارے میں جسٹس سپرو نے کہا کہ وہ اس کے خلاف ہیں۔ قاتل سے مقتول کا خون بہا لینا سوسائٹی کا ایک دوسرا نقصان ہے۔ سوسائٹی کو اس نقصان کی تلافی کی کوئی دوسری شکل سوچنا چاہیئے۔ جو مقتول کی جگہ خالی ہونے سے ہوئی ہے۔

خاص اجلاس کے علاوہ پولیس، جیل اور قانون کے علیحدہ علیحدہ بھی اجلاس ہوئے پولیس کے اجلاس کی صدارت غیر آبکاری مسٹر گردھاری لال نے کی۔ ان دونوں کانفرنسوں میں جرائم اور اس سے متعلق مباحث پر مقالے پڑھے گئے۔

کشمیر میں تین وزیروں کی تخفیف

جموں ۱۸ فروری۔ ریاست کے اخراجات میں کمی کرنے کے لئے حکومت کشمیر نے فیصلہ کیا ہے کہ شیخ عبداللہ کی کابینہ کے اراکین کی تعداد ۸ سے ۵ کر دی جائے گی۔

کانگریس کو مضبوط و متحد کرنے کی ضرورت

نئی دہلی ۱۸ فروری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دو باتیں بہت ضروری ہیں۔ اول جون سے پہلے کانگریس کے انتخاب ہونا۔ اور دوسرے نئے دستور کے مطابق آیندہ سال عام انتخابات کرنا۔ کانگریس کے انتخابات میں بہت دیر ہو گئی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ کانگریسیوں کی ذہنیت میں جمود پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ دفتری کرسیوں پر جم گئے ہیں۔ اگر کانگریس کو اپنی آواز موثر بنانا اور کانگریسیوں کو پھر مضبوط کرنا ہے تو کانگریسیوں کو اپنے طریقہ کار بدلنے پڑیں گے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہمیں حکومت کی باگ ڈور چھوڑنا پڑے گی۔ اور دوسرے لوگ اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیں گے۔

ورکنگ کمیٹی میں کانگریس دستور میں ترمیم کی تجویز پر بحث کے دوران میں پنڈت نہرو نے مندرجہ بالا تقریر کی۔ انھوں نے کہا کہ یہ تجویز غیر آئینی نہیں ہے کیوں کہ اس میں بنیادی طور پر کانگریس دستور میں تبدیلی کے لئے نہیں لیا گیا ہے اس میں صرف ان غلط طریقوں کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو موثر ممبر بنانے کے لئے کئے گئے ہیں۔ صرف موثر ممبروں کو ختم کرنے کی تجویز ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا۔ ورکنگ کمیٹی کی ترمیمی تجویز ممبروں کے سامنے ہے جو اسے منظور کریں یا مسترد کر دیں اس میں نہ تو کوئی شبہ کی بات رکھی گئی ہے۔ اور نہ پس پردہ کچھ کہا گیا ہے۔ اس پر صرف دو طریقوں سے غور کیا جا سکتا ہے۔ ممبران کو نیا دیکھنا ہے کہ آیا یہ تجویز ملک اور کانگریس کے لئے مفید ہے۔ اور اس میں کوئی دستوری بے ایمانی نہیں ہے۔ مگر اس میں کوئی غلط بات ہو تو اسے نہ ماننا چاہیئے۔

مسٹر ٹنڈن کی اس تجویز پر کہ ترمیمی تجویز پر بحث کرنے کے لئے کانگریس کا ایک خاص اجلاس طلب کیا جائے پنڈت نہرو نے کہا کہ اپنے دستور کے مطابق انتخابات نہیں ہوئے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسی حالت میں اجلاس طلب کرنا کہاں تک آئینی ہوگا حقیقت تو یہ ہے کہ ایسا کرنا کانگریسی دستور کے ساتھ مکمل جل ہوگا۔

اس موقعہ پر کئی ممبروں نے بولنے کی کوشش کی سیٹھ گووند داس کی آواز سنی جا سکی۔ انہوں نے کہا کہ پرانے مندوبین اب بھی کانگریس کے ممبر ہیں۔ اور وہ اپنی صوبائی کانگریس کمیٹیوں کے نمایندگی مخصوص اجلاس میں کر سکتے ہیں۔ دوسرے ممبر نے دستور کی وہ دفعہ پڑھ کر سنائی جس میں لکھا تھا کہ نئے ممبروں کے انتخاب تک پرانے ممبر رہیں گے۔

اس دخل در معقولات کا جواب دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا۔ ممکن ہے کہ پوری دستور کے لئے کوئی ایسی دفعہ ہو لیکن پرانے ممبروں کا مخصوص اجلاس بلانا ایک رجعت پسند اقدام ہوگا۔ تمام دنیا بدل رہی ہے۔ اور کانگریس کو پرانی دلدل میں نہ پڑا رہنا چاہیئے۔ نئے خون کی ضرورت ہے۔ جو نئے انتخابات ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔

میں نہیں سمجھ سکتا کہ بدلتے ہوئے حالات میں کانگریس پر کیسے اثر نہ ہوگا۔ ہم زمینداری ختم کر رہے ہیں۔ اور ریاستوں کے نظام میں تبدیلی ہو گئی ہے۔ اس لئے اگر کانگریس نہ بدلی تو بڑا خطرہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کانگریس اپنے دروازے نوجوانوں کے لئے کھلے رکھے۔ کیوں کہ کانگریس کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ہندوستان کے بدلے ہوئے حالات کے ساتھ چلے۔ بلکہ اس کو ایشیا کے ساتھ چلنا ہے آج کی دنیا کے دو سال بیس سال کے برابر ہوں گے۔ ایشیا میں نئی سماجی طاقتیں اٹھ رہی ہیں۔ اور بغیر ترقی پسند نظریہ کے آپ ملک تو ایک طرف رہا کانگریس کو نہیں چلا سکتے ہیں۔

پنڈت نہرو نے ممبروں سے کہا کہ وہ یہ بات نہ بھولیں کہ کانگریس ایک سیاسی جماعت ہے۔ اور اس کو ملک کی سیاسی جماعت اور تبدیلیوں سے دوچار ہونا ہے۔ آج ہندوستان ایک جمہوریہ ہے ہمیں بہت سی چیزیں حاصل کرنا ہیں حکومت نے ملک کی ترقی کے لئے بہت سی اسکیمیں بنائی ہیں۔ اس کے علاوہ کانگریسیوں کے آنے والے عام انتخابات کا بھی خیال رکھنا ہے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ الکشن کا نتیجہ کیا ہوگا لیکن مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے۔ ہر چیز کا دارومدار کانگریس کے صحیح راستہ پر چلنے پر ہے۔ انتخاب سے عوام میں سے مختلف نظریات کے لوگ اپیل کریں گے۔ اس لئے کانگریس کے لئے ضروری ہے کہ وہ عوام سے اپنا رابطہ قائم رکھے۔ اور ان کے خواہشات کو سمجھے۔

کانگریس کو پھر سے مضبوط کرنے کی اپیل کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ بعض علاقوں کی اطلاعات سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہاں سوشلسٹ اور کمیونسٹ اپنے جلسے اکثر کرتے ہیں۔ لیکن کانگریس کا جلسہ کوئی ڈیڑھ سال سے نہیں ہوا ہے اسی طرح کی شکایات کبھی کانگریس کمیٹی میں بھی سنی گئی تھیں۔ حالانکہ کانگریسی کہتے ہیں کہ وہ کام کرتے ہیں۔ لیکن اصل میں کوئی کام نہیں ہوتا۔ زیادہ تر وقت چھوٹے چھوٹے جھگڑوں میں ضائع ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے کانگریس ترقی پسند نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کی جڑیں کھوکھلی ہو جائیں گی۔

پنڈت نہرو نے کہا۔ کانگریس کے الیکشن میں اب تاخیر کرنا نہ ہو چاہیئے۔ کیوں کہ کانگریس میں جمود کی ذہنیت طاری ہو گئی ہے۔ کانگریسیوں کو بال کی کھال نہ نکالنا چاہیئے۔ اگر آج موثر ممبروں کی جانچ شروع ہوگی تو آٹھ مہینے اور خرچ ہوں گے۔

تعزیتی پیغامات

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے شریمتی بھولا تی بوس کے نام مندرجہ ذیل تعزیتی پیغام بھیجا ہے۔

"براہ کرم میری تعزیت قبول فرمائیے۔ آپ کے شوہر اور میں دوست ہی نہیں تھے۔ بلکہ ہم جماعت بھی تھے۔ اور ایک ہی ہوسٹل میں رہتے تھے۔ سیاسی اختلافات کے باوجود ہماری دوستی میں کبھی فرق نہیں آیا۔

سردار پٹیل کا پیغام

سردار پٹیل نے شریمتی بھولا تی بوس کو ایک تار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ "سرت بابو کے انتقال کی خبر سن کر بے حد صدمہ ہوا ہم سب کو ان کی موت کا غم ہے۔ وہ جنگ آزادی کے ایک بہادر سپاہی تھے۔ انھوں نے ملک کی خدمت میں ہم سب کے ساتھ مل کر قربانیاں کی تھیں۔ بعد کو ہم میں اختلافات ضرور ہو گئے تھے۔ لیکن ان کے خلوص میں کبھی شبہ نہیں ہوا۔

بنگال کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر ان کی موت ایک عظیم حادثہ ہے۔

صدر کانگریس کا پیغام

ڈاکٹر پٹابھی نے بھی سرت چندر بوس کی موت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس نسل کے چند بڑے آدمیوں میں تھے۔ انھیں ہمیشہ ناموافق حالات کا مقابلہ کرنا پڑا لیکن وہ اس کے قائل تھے کہ کامیابی اسی کو ہوتی ہے جو جرات کے ساتھ عمل کرتا ہے۔

کانگریس کا سالانہ اجلاس

نئی دہلی ۱۷ فروری۔ آل انڈیا نیشنل کانگریس کا آیندہ سالانہ اجلاس جولائی کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہوگا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ اجلاس بنگلور یا مدراس میں ہوگا۔

کراچی میں متروکہ جائداد کی جانچ

کراچی ۱۹ فروری۔ حکومت پاکستان کی وزارت بحالی نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ کراچی اور اس کے مضافات میں متروکہ جائداد کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

افسران مارچ ۱۹۴۷ء سے قبل عمارتوں کے مالکوں کے متعلق اطلاعات فراہم کریں گے۔

برطانیہ کے عام انتخابات میں برابر کا مقابلہ

لندن ۲۳ فروری۔ برطانیہ کے تاریخی انتخابات آج صبح سے شروع ہوگئے۔ ان عام انتخابات کے ذریعہ برطانیہ کے تین کروڑ چالیس لاکھ ووٹر پانچسال کے لئے اپنی حکومت کی قسمت کا فیصلہ کر دیں گے۔

ان انتخابات میں برطانیہ کی دو مشہور پارٹیاں زور و قسمت آزمائی کر رہی ہیں پہلی پارٹی ہے لیبر پارٹی جس کے لیڈر مسٹر اٹیلی ہیں۔ اور دوسری پارٹی ہے قدامت پسند پارٹی جس کی انتخابی مہم مسٹر چرچل کر رہے ہیں اس وقت برطانی پارلیمنٹ میں لیبر پارٹی کو تین سو نوے نشستیں حاصل ہیں۔ اس سے قبل قدامت پسندوں کو دو سو ایک نشستیں حاصل تھیں۔

سارے انگلستان میں رائے شماری کے پندرہ ہزار مرکز قایم ہیں۔ جہاں لاکھوں کی تعداد میں ووٹ پڑ رہے ہیں۔ اور برطانیہ کی تمام سیاسی پارٹیاں ان انتخابات میں حصہ لے رہی ہیں۔

تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ لیبر پارٹی اور قدامت پسند پارٹی میں برابر مقابلہ ہو رہا ہے اور اس وقت تک ووٹوں کی تعداد کا جو اندازہ لگایا گیا ہے۔ اس سے کسی پارٹی کی فتح و شکست کے متعلق کوئی یقینی بات نہیں کہی جا سکتی ہے۔

آج رات کو نو بجے تک رائے دہی کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ اور اس کے دو گھنٹہ کے بعد برطانی ریڈیو پر پہلے نتیجہ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اس پہلے اعلان کے ہر پندرہ منٹ پر اور نتائج کا بھی اعلان ہوتا رہے گا۔ جس کا سلسلہ تین بجے صبح تک جاری رہے گا۔

توقع کی جاتی ہے کہ انتخابات کے قطعی نتائج کل دوپہر سے لے کر چھ بجے شام تک کسی وقت معلوم ہو جائے گا۔

مشرقی بنگال کے پناہ گزینوں کو امداد

نئی دہلی ۲۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے اس وقت تک مشرقی بنگال کے خانماں خرابوں کی امداد کے لئے مغربی بنگال آسام اور تری پورہ کی حکومتوں کو بارہ لاکھ بچاس ہزار کی امداد دی ہے

اس رقم سے مغربی بنگال کو دس لاکھ آسام کو ایک لاکھ بچاس ہزار اور تری پورہ کو ایک لاکھ روپے ملیں گے۔

یوپی کے کسی اور ضلع میں شراب بندی نہ ہوگی

لکھنو ۲۳ فروری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اتر پردیش کی حکومت اپنے اگلے مالیاتی سال میں کسی مزید ضلع میں شراب بندی کی اسکیم جاری نہیں کرے گی۔

اس وقت صوبہ کے گیارہ اضلاع میں شراب بندی کی اسکیم جاری ہے۔

تیسرے درجے کے مسافر!

نئی دہلی ۲۳ فروری۔ پارلیمنٹ میں آج ریلوے بجٹ پر عام مباحثہ شروع ہوا جس میں تقریباً تمام مقرروں نے اسبات کی ضرورت پر زور دیا کہ حکومت کو تیسرے درجے کے مسافروں کے آرام کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔

مسٹر گوکل بھائی بھٹ نے ایوان کو یاد دلایا کہ ریلوے کی زیادہ آمدنی تیسرے درجہ میں سفر کرنے والوں کے آنوں اور پائیوں سے ہوتی ہے۔

مردم شماری کے حکام کی کانفرنس

نئی دہلی ۲۳ فروری۔ نائب وزیر اعظم سردار پٹیل نے آج مردم شماری کے سپرنٹنڈنٹ کی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ ہندوستان کی انتظامی پالیسی کے سلسلہ میں مردم شماری کی اہمیت بتائی۔

انھوں نے کہا کہ مردم شماری صرف باشندوں کی تعداد معلوم کرنے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ اس سے سماج کے متعلق بڑی مفید اور قیمتی معلومات فراہم ہوتی ہے ہندوستان کی مردم شماری دنیا کی مردم شماریوں سے بڑی ہے۔ لیکن اس کے کاموں پر سب سے کم خرچ ہوتا ہے۔

سردار پٹیل نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہند جمہوریہ کی پہلی مردم شماری کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہوگی کہ اس میں ذات پات پر زیادہ توجہ نہ دی جائے گی۔ اس سے پہلے کچھ تو اس غرض سے کہ ہندوستان ذات پات کے بندھن میں جکڑا ہوا ہے اور کچھ اس غرض سے کہ انتظامی حیثیت سے اس کی ضرورت تھی۔ ذات پات کے خانہ کو خاص طور پر اہمیت دی جاتی تھی۔ لیکن اب ہمارے ملک کے حالات بدل چکے ہیں۔ اور زندگی کی نئی قدریں قایم ہو چکی ہیں اس لئے اب ذات پات پر زور نہیں دیا جائے گا۔ اور بدلے ہوئے حالات کے پیش نظر نئی بنیادوں اور نئے تجزیہ پر مردم شماری کا کام جاری کریں گے۔

ہند و فلسفہ کی تحقیق کا مرکز

نئی دہلی ۲۲ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ہند جمہوریہ کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد ۵ مارچ کو ہردوار میں گیتا بھون کا افتتاح کریں گے۔ گیتا بھون پانچ لاکھ کے صرف سے گنگا کے کنارے تعمیر کیا گیا ہے۔

اردو پریس کانفرنس کی مجلس استقبالیہ

لکھنو ۲۳ فروری۔ آج یوپی اردو پریس کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کی سب کمیٹی کا ایک جلسہ مولانا نیاز فتحپوری ایڈیٹر نگار کے دفتر میں منعقد ہوا۔ جلسہ نے کانفرنس کے ضروری انتظامات کے سلسلہ میں اہم مسائل پر غور کیا۔ اور چند کمیٹیاں بنائی گئیں۔ جو اپنا کام فوری شروع کر دیں گی۔ ایک کمیٹی دستور العمل پر نظر ثانی کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور ایک مالیات کے سلسلہ میں بنائی گئی ہے۔ ایک کمیٹی اخبار نویسوں کی فہرست مرتب کرنے کے سلسلہ میں بنائی گئی ہے۔

سر ظفر کو خان کا خطرہ لیک سکسس۔ ۲۲ فروری۔ وزیر خارجہ پاکستان سر ظفر اللہ خان نے وزارت خارجہ سے درخواست کی ہے کہ ان کی حفاظت کی جائے۔ کیونکہ انھیں خطرہ ہے کہ ان پر حملہ کیا جائیگا۔

کانگریس کے موثر ممبروں کا حق رائے دہی معطل!

نئی دہلی ۱۸ فروری۔ آج آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اپنے مخصوص اجلاس میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کی اس تجویز پر بحث کی کہ کانگریس کے دستور میں ترمیم کرکے موثر ممبروں کا حق رائے دہی واپس لے لیا جائے۔ اور کثرت رائے سے یہ فیصلہ کیا کانگریس کے آئندہ اجلاس تک موثر ممبران کا حق رائے دہی معطل رکھا جائے جلسہ میں ۲۸۶ ممبروں میں سے ۱۵۰ ممبر موجود تھے۔ اس کی ضرورت اس لئے پیدا ہوئی کہ بہت سے نقلی ممبر بنائے گئے ہیں۔ ڈاکٹر پٹابھی نے وزیراعظم ہندوستان کے امریکی دورہ نئے ہندوستانی دستور کے نفاذ۔ کنٹرول، چور بازاری اور عام انتخابات کے مسائل پر بھی کچھ روشنی ڈالی۔

مسٹر شنکر راؤ دیو نے اجلاس کے سامنے تجویز رکھتے ہوئے کہا کہ موجودہ انتخابات کے انتظام میں گڑبڑ ہو رہا ہے۔ کیونکہ موثر ممبروں کی جانچ نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اس میں کچھ تبدیلی کر دی جائے جس سے کانگریس کے آئندہ اجلاس کے لئے مندوبین کا انتخاب موثر ممبروں کے ذریعہ ہونے کے بجائے کانگریس پنچایتوں کے ذریعہ ہو۔

مسٹر دیو نے کہا کہ دستور میں جو موثر اور اہل ممبران کی تعریف رکھی گئی ہے۔ اس کو صحیح طور پر نہیں سمجھا گیا ہے۔ دراصل اس کا مقصد گاندھی جی کے اس نظریہ کو عملی جامہ پہنانا تھا جس کے ذریعہ کانگریس لوک سیوا سنگھ بن جاتی۔ اور عوام کی خدمت کے لئے وقف ہو جاتی۔

متعلقہ دفعہ کی وجہ سے آپس میں اقتداری کش مکش شروع ہو گئی ہے۔ صرف ایک ضلع سے ۴ لاکھ موثر بنے ہیں۔ اس سے پوری دفعہ بیکار ہو گئی ہے۔ کیوں کہ ان ممبروں کے جانچ کرنا ناممکن ہے اس لئے موثر ممبروں کا حق رائے دہی لے کر ہی حالات کو ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔

مسٹر کالا وینکٹا راؤ نے تجویز کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ ابتدائی ممبر ۲۷۹, ۱۹ و ۹۸ ۱۰ موثر ممبر ۵۸۴ و ۶۹۵ و ۹۸۶ و ۹ اہل ممبر ۳۴۹ و ۴۸ ۱۴ ہیں ابھی کچھ صوبوں کی تعداد نہیں معلوم ہے۔

مسٹر جمن جیجری نے اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ ایسی تبدیلی صرف کانگریس کا اجلاس یا کانگریس کمیٹی کر سکتی ہے۔ بشرطیکہ کانگریس اجلاس نے اس کو یہ اختیار دیا ہو۔ اور اس کے لئے ایک مہینہ کا نوٹس دینا بھی ضروری ہے۔ اس لئے یہ ترمیم آئینی نہیں ہے۔

سردار موہن سنگھ سہانی نے مسٹر جمن جیجری کی تائید کی۔ مسٹر ایس کے پاٹل نے ورکنگ کمیٹی نے کہا کہ حالانکہ اس بات کی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ لیکن یہ اختیارات ورکنگ کمیٹی اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو حاصل ہیں اس لئے یہ اعتراض ٹھیک نہیں ہے۔

مسٹر بال کرشن شرما یوپی نے کہا کہ ممبروں کو یہ بات بھولنا نہ چاہیئے۔ کہ گاندھی جی کا کام کانگریسی دستور کے متعلق یہ نظریہ تھا کہ وہ ملک کی سماجی اور معاشی ترقی کے لئے کتنا مفید ہے۔ حالانکہ اسوقت جو مسئلہ درپیش ہے۔ وہ معمولی ہے۔ لیکن ورکنگ کمیٹی کو دوسرے مسائل بھی طے کرنا ہیں۔ ایک مسئلہ ممبر سازی سے متعلق بھی ہے۔ اور چار آنہ کی ممبری کے متعلق بھی غور کرنے کا مسئلہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کانگریس کو متحد کرنے کی ہر امکانی کوشش کی جائے۔

بابو پرشوتم داس ٹنڈن صدر یوپی کانگریس نے ممبران سے اپیل کی کہ وہ ترمیمی تجویز کو مسترد کر دیں جن کانگریسیوں نے دستور بنایا ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ یہ بھی دیکھیں کہ دستور کی حقارت نہ کی جائے۔ موثر ممبران کے سلسلہ میں جو رکاوٹ پیدا ہو گئی ہیں وہ اس لئے کہ سے ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔ تو اس کے لئے مخصوص اجلاس ہونا چاہیئے۔

بحث کا جواب دیتے ہوئے مسٹر شنکر راؤ دیو نے کہا کہ یہ ترمیم دستور کی موافقت میں ہے کیونکہ ترمیم محض اس لئے کی جا رہی ہے کہ بہت سے لوگوں نے دستور کے خلاف طریقہ استعمال کرنا شروع کر دئے ہیں۔ اس کے علاوہ کانگریس کے لیڈروں پر یہ الزام ہے کہ وہ عہدوں پر قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ اور نیا خون کانگریس کے اندر نہیں آنے دیتے۔ اگر موثر ممبران کا حق رائے دہی لے لیا گیا تو یہ شکایت بھی دور ہو جائے گی۔

اس کے بعد تجویز معہ مسٹر موہن لال گوتم کی ترمیم کے ۲۸ ووٹ کے خلاف ۱۱۴ ووٹوں سے منظور ہو گئی جس کے مطابق کانگریس کے آئندہ اجلاس تک موثر ممبروں کا حق رائے دہی لے لیا گیا۔

مسٹر عبدالقیوم مجلس عاملہ سے خارج

پٹنہ۔ ۱۸ فروری۔ بہار کی صوبائی مومن کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے کل ہند مومن کانفرنس کے صدر اور بہار کے وزیر تعمیرات مسٹر عبدالقیوم انصاری کو صوبائی کانفرنس کی مجلس عاملہ سے خارج کر دیا ہے۔

امرت بازار پتریکا کا ہندی اڈیشن

الہ آباد ۱۸ فروری۔ تو شرکانتی گھوش اڈیٹر امرت بازار پتریکا نے ہندی اڈیشن کا آج صبح کو افتتاح کیا۔ یہ اڈیشن ۲ کل سے نکلنا شروع ہوگا۔ ... پتریکا ہوگا

ہندوستان ٹسٹ میچ جیت گیا

مدراس۔ ۲۱ فروری۔ آخری کرکٹ ٹسٹ میچ کے پانچویں روز ہندوستان نے سات وکٹ کھو کر ۵۹ ۲ رن بنائے اور دولت مشترکہ کی ٹیم کو اس طرح تین وکٹ سے شکست دی۔ اس سے پہلے ہندوستان کلکتہ میں ایک ٹسٹ میچ جیت چکا تھا آخری ٹسٹ میچ جیت جانے سے دوبیہ کا فیصلہ ہندوستان کے حق میں ہوا۔ ہندوستان کی کرکٹ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ وہ کسی غیر ملکی ٹیم کے مقابلہ میں جیتا ہے۔ اگرچہ یہ ایک غیر سرکاری قسم کا ٹسٹ تھا لیکن اس فتح سے کم از کم یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کرکٹ کے میدان میں برابر ترقی کر رہا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب وہ انگلستان اور آسٹریلیا کی ٹیموں کے مقابلہ میں سرکاری ٹسٹ میچ بھی جیتنے لگے گا

अदालत एडीशनलकलेक्टर साहब बहादुर, कानपुर

न० मुकदमा सन ४८ वादी
प्रयाग नारायन
विपरीत राज बहादुर
प्रतिवादी

नोटिस बनाम राज बहादुर वल्द मुरली मनोहर ब्राह्मण सा: मैम परगना अकबर पुर जि: कानपुर संयुक्त प्रान्त के आराजी स्रोमालकर ने सम्बन्धी ए न: ५ सन ४८ ई० के कानून की धारा ३ के मातहत जो अधिकार मुझे दिया गया है, उस के बमूजिब मैं एडिशनल कलेक्टर कानपुर आप को हिदायत करता हूँ कि आप प्रयाग नारायन तिवारी तामील नोटिस से अन्दर १५ दिन उस आराजी को जो कि निम्न लिखित दर्ज है, उठा दें। अगर इसके खिलाफ आप को कुछ उज्र हो तो आप बतारीख १० - ३ - ५० को असालतन या वकील के मारफत पेश करें

नम्बर	रकबा	नाम मौजा	नाम मुहाल
११३	२)४	बीघपुर जनई	मुरली मनोहर
११४	२)४	"	"
११६	।।।)२	"	"

आज बतारीख ६ - २ - ५० को मोहर अदालत और दस्तखत से जारी किया गया

दस्तखत एडीशनल कलेक्टर कानपुर
मोहर अदालत,

THE SADAQAT KANPOR

ESTD. 1925

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

(حسن عسکری)

صداقت
ہفتہ وار

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

قیمت
سالانہ ۸/-
سالانہ رعایتی ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲

جلد ۵۰ نمبر ۹ — کانپور شنبہ ۴ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۱۴ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۹ھ

VOL 50 No. 9 — KANPUR SATURDAY 4TH MARCH 1950

ادبیات

جشنِ جمہوریتِ ہند

از خطیبۂ ہند زہرۂ سخن مجاہدۂ وطن سیدہ اختر صاحبہ

از سرِ نو انعقادِ محفلِ رندانہ ہے
صحنِ میخانہ ہے یا رنگین اک کاشانہ ہے

جس کو دیکھو بزم میں مدہوش ہے مستانہ ہے
شمعِ نو پر آج قربان اک نیا پروانہ ہے

مے نئی شیشہ نیا۔ ساغر نیا۔ ساقی نیا
نشۂ تازہ میسر کیفِ آفاقی نیا

حال کے سانچے میں اب ڈھالا گیا اگلا چلن
ہو چکا تبدیل سب نظم و نظامِ انجمن

سازِ الفت اک نئے انداز سے ہے نغمہ زن
آشتی و امن سے بیٹھے ہیں شیخ و برہمن

سب کو تعمیرِ وطن کا دمبدم احساس ہے
آج ہر انسان کو اپنی زندگی کا پاس ہے

مسجد و دیر و کلیسا گوردوارہ خانقاہ!
ایک اک نقشِ تعین ہے خدا کی جلوہ گاہ

گوشے گوشے میں نظر آتا ہے نورِ لا الٰہ
ذرہ ذرہ ہے حریفِ روشنیِ مہر و ماہ

ظلمتِ حاضر کے اندر اک نئی تنویر ہے
جلوہ آرا زندگی کے خواب کی تعبیر ہے

تشنہ کاموں کو نئی مے اب پلانا چاہیئے
بیخودی کو ہوش کی باتیں سکھانا چاہیئے

تلخ تر ماضی کی یادوں کو بھلانا چاہیئے
جتنے دل ٹوٹے ہوئے ہیں پھر بنانا چاہیئے

ساقیا لا جلد لا دنیا جواں ہونے کو ہے
کل یہی ہندوستاں جنت نشاں ہونے کو ہے

بعد مدت راحت و آرامِ جاں کی رات ہے
عظمت و تابندگیِ رفتگاں کی رات ہے

کیفیاتِ زندگیِ گلفشاں کی رات ہے
جشنِ جمہوریتِ ہندوستاں کی رات ہے

سننے والو! نغمۂ اختر سنو بیدار ہو
آفتابِ شرق وہ اٹھا بس اب ہشیار ہو

دنیائے اسلام

کمیونزم کے خلاف عیسائیت اور اسلام کا مشترکہ محاذ

دمشق۔ ۲۴ فروری۔ کمیونزم کے خلاف ایک کیتھولک اسلامی مشترکہ محاذ قائم کرنے کے امکان کی خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے یہاں کے اخبار ال منار نے لکھا ہے کہ مصیبت کے زمانے میں مسلمانوں نے ہمیشہ خدا کو یاد کیا ہے۔ ایٹم بم کے خطرے نے اب اس خیال کو جنم دیا ہے کہ کیتھولک اور اسلام کا ایک مشترکہ محاذ بنایا جانا چاہیئے۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ متحدہ محاذ کی تجویز اسلام کے لئے قبول ہے۔ بشرطیکہ اس قسم کا اشتراک حاصل کرنے کے لئے پہلے تمام اسلامی ممالک اپنی آزادی حاصل کریں تاکہ خود اپنا دفاع بھی کر سکیں اور دوسرے کی مدد بھی کر سکیں۔

بیروت ۲۳ فروری۔ لبنان پارلیمنٹ کے ایک رکن مسٹر عادل اسیران نے پارلیمنٹ میں لبنان میں کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کا متعلق سوال کیا۔ انھوں نے یہ دریافت کیا کہ حکومت نے ان سرگرمیوں پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں۔ اور حکام سے مطالبہ کیا کہ وہ مشرق اور مغرب کے متعلق اپنا رویہ واضح کرے۔ وزیر اعظم ریاض الصلح بے نے جواب دیا کہ ہمارا ملک کسی بلاک کا حامی نہیں ہے۔ وہ بین اقوامی امن کی حمایت کرتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ حال میں کمیونسٹ مظاہروں نے پولیس اور عام باشندوں کے ساتھ جنگ کی تھی لیکن آئندہ ان لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی جو ملک میں بے اطمینانی پھیلانے کی کوشش کریں گے۔

ایران میں نئی کابینہ بنا سما

طہران ۲۴ فروری۔ آج جب نئی مجلس اور کا بینہ ایرانی پارلیمنٹ نے شاہ ایران کو اطلاع دی کہ وہ حکومت کی ذمہ داریاں لینے کے لئے تیار ہے تو ایران کے وزیر اعظم محمد سعید اور ان کی کابینہ کے ارکین نے دستور کے مطابق اپنا استعفا داخل کر دیا۔ مجلس کا انتخاب ابھی حال ہی میں ہوا ہے۔ شاہ نے مجلس کا افتتاح ۹ فروری کو کیا تھا۔ مگر اس میں طہران کے نمائندے شامل نہ تھے۔ کیوں کہ یہاں کا الکشن کالعدم قرار دیا جا چکا تھا۔ گذشتہ سال ۳۰ ارکین منتخب ہوئے تھے۔ شاہ نے مزید ۳۰ آدمیوں کو نامزد کر کے ۹ فروری کو ان کے ناموں کا اعلان کیا تھا۔

طہران۔ ۲۴ فروری۔ وزیر اعظم ایران محمد سعید نے شاہ محمد رضا پہلوی کے سامنے نئی ایرانی کابینہ کے نام منظوری کے لئے پیش کئے۔ جس میں موجودہ ایرانی سفیر متعینہ امریکہ حسین علا خاں کا نام بطور وزیر خارجہ ایران شامل ہے۔

یروشلم کے حدود کا تعین

جنیوا۔ ۲۳ فروری۔ ادارہ اقوام متحدہ کی تولیتی کونسل نے یہ طے کیا ہے کہ ابھی یروشلم کے حدود کا یقین کرنا بہت دشوار اور مشکل ہے۔ اس لئے اس سوال کو ابھی کافی عرصہ تک ملتوی رکھنے کی ضرورت ہے۔ یروشلم کو بین اقوامی شہر بنانے اور اس کے حدود کے تعین کرنے کے مسئلہ پر اسرائیل اور اردن میں سخت اختلاف ہے۔ اور یہی اس کے تعطل کا باعث ہے تولیتی کونسل کے جلسہ میں شرق اردن اور اسرائیل دونوں کے نمائندے نے صاف صاف کہا ہے کہ وہ یروشلم کو بین اقوامی شہر بنانے پر تیار نہیں ہیں۔

شام اپنی قسمت کا فیصلہ خود کریگا

دمشق ۲۳ فروری۔ مصر اور عراق کے درمیان حال ہی میں جو گفت و شنید ہوئی تھی۔ اس کے متعلق مصر اور شام کے اخبارات میں عجیب و غریب خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ ان خبروں کے متعلق نامہ نگار گلوب کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے خالدی اعظم نے کہا وہ جو چاہیں لکھ سکتے ہیں۔ اور کہہ سکتے ہیں۔ ہم سنتے رہیں گے اور غور کرتے رہیں گے۔ اور ہم اپنی قسمت کا فیصلہ خود کریں گے۔

حکومت اردن کا نیا حکم

عمان ۲۴ فروری۔ حکومت اردن نے حکم جاری کیا ہے کہ اردن سے باہر جانے والا کوئی مسافر ۲۰ پونڈ سے زائد رقم اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا۔ تاہم شام اور لبنان جانے والے مسافروں کو یہ سہولت دی گئی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ۱۰۰ پونڈ اپنے ساتھ لے جا سکیں گے۔

عرب ممالک اور کشمیر

قاہرہ ۲۶ فروری۔ مصر کی دعوت پر عرب لیگ کے سب ملک اپنے اپنے نمائندے مصر بھیج رہے ہیں۔ اور ۱۰ مارچ کو ان سب نمائندوں کا ایک جلسہ قاہرہ میں ہوگا۔ جس میں غور کیا جائے گا کہ کسطرح کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان اور ہندوستان میں سمجھوتہ کرا دیا جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے | یال پہ نور حق عزم مستقل میں ہے

ہفتہ وار صداقت
کانپور

جلد ۵ | کانپور شنبہ ۴ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۹

مرکزی بجٹ

ڈاکٹر جان متھائی وزیر مالیات نے ۲۸ فروری کو جمہوریہ ہندوستان کا اولین بجٹ سنہ ۵۱-۱۹۵۰ء پیش کرتے ہوئے کہا کہ ۱۔ مالیاتی تبدیلی کا رخ بہتری کی طرف ہے کوئی نیا ٹیکس اس سال نہ لگایا جائے گا۔ بلکہ موجودہ ٹیکسوں میں کمی کر دی گئی ہے۔

اس سال کی آمدنی	۳ ارب	۳۹ لاکھ	۱۹ ہزار روپیہ
اور خرچ	۳ ارب	۳۷ لاکھ	۸۸ ہزار روپیہ
اور بچت	ایک کروڑ	۳۱ لاکھ	روپیہ ہوگی۔

وزیر مالیات نے کہا کہ بجٹ کا پچاس فی صدی حصہ (ایک ارب ۶۸ کروڑ) ملک کی حفاظت کے لئے ڈیفنس میں خرچ ہوگا۔ لیکن باوجود اس کے کوئی نیا ٹیکس نہ لگا کر تجارتی منافع کا ٹیکس بالکل ختم کر دیا گیا ہے اور مندرجہ ذیل ٹیکسوں میں تخفیف کر دی گئی ہے مثلاً :۔

۱۔ انکم ٹیکس کی شرحوں میں کمی کی گئی ہے یعنی ۱۰ ہزار سے ۱۵ ہزار کی آمدنی پر انکم ٹیکس کی شرح سوا تین آنہ فی روپیہ کے بجائے ۳ آنہ فی روپیہ اور ۱۵ ہزار سے زائد پر ۵ آنہ روپیہ کے بجائے ۴ آنہ فی روپیہ کر دیا گیا ہے۔

۲۔ معمولی تار کی شرح کم سے کم شرح ۹ آنہ کے بجائے ۸ آنہ اور اکسپریس تار کی شرح عہ کے بجائے ایک روپیہ کر دی گئی ہے۔ ۳۔ مقامی استعمال کے لئے ڈاک کا لفافہ نعافہ ۲ آنہ کے بجائے ایک آنہ اور پوسٹ کارڈ ۳ پیسہ کے بجائے ۲ پیسہ کا کر دیا گیا ہے۔

۴۔ کمپنی پر ٹیکس میں کمی کر دی گئی ہے ۵۔ مزید ٹیکس کے لئے مکوبہ اور غیر مکوبہ آمدنی کا فرق ختم کر دیا گیا ہے۔ ۶۔ ہندو مشترکہ خاندان کو سہولتیں دی گئی ہیں۔ ۷۔ ٹرنک کال (ٹیلیفون) کی فیس میں کمی کر دی گئی ہے۔

ڈاکٹر متھائی نے کہا کہ یہ کہنا ٹھیک نہیں :۔ کہ سرمایہ داروں نے مالیاتی ہڑتال کر رکھی ہے۔ منافع کی کمی غیر مستحکم معاشی حالات اور نفسیاتی فضا کا اثر سرمایہ داروں پر ہوا ہے پھر بھی بنیادی طور پر مل مالکوں اور مزدوروں کے تعلقات اچھے ہیں مجھے امید ہے کہ ہر سماجی عنصر اضافہ پیداوار میں اپنی مقدرت پر کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گا۔

آپ نے فرمایا کہ ۱۔ درآمد برآمد کے سلسلہ میں جو کوشش ہو رہی ہے۔ اس کا نتیجہ اچھا نکل رہا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ملک کے سامنے اب بھی یہ مسئلہ موجود ہے کہ کنٹرول کے ماتحت افراط زر بڑھتا جا رہا ہے۔ لہذا افراط زر کو روکنے کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں۔ ان کا اثر اگرچہ دیر میں ہوگا۔ لیکن دیرپا ہوگا

مجموعی طور پر سکہ کی قیمت گھٹا دینے کا اثر برآمد پر بہت اچھا پڑا ہے۔ اور برآمد درآمد کا فرق بہت بڑھ گیا ہے۔

عملی حیثیت کے طور پر پاکستان سے تجارت بالکل رکی ہوئی ہے۔ اور آثار بتاتے ہیں کہ پاکستان کو اپنے سکہ کی قیمت کم نہ کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ جہاں تک جوٹ اور کپاس کا تعلق ہے ہندوستان خود کفیل ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔

سنہ ۱۹۴۹ء میں صنعتی پیداوار کی حالت قابل اطمینان رہی البتہ بعض مخصوص دشواریوں کی وجہ سے کپڑے اور جوٹ کی صنعت کچھ کم رہی ہے۔

بجٹ کے متعلق لائق لوگوں کے خیالات حسب معمول مختلف تھے۔ لیکن بیشتر اراکین اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ لوگ یہ خاص طور سے محسوس کر رہے ہیں کہ اس بجٹ سے لوگوں میں پیداوار بڑھانے اور سرمایہ لگانے کی امنگ پیدا ہونا چاہیئے۔

مسٹر اننتا شیانم آئنگر۔ بجٹ قابلیت سے بنایا گیا ہے۔ اور اس سے حوصلہ افزائی ہوتی ہے صنعت کو دل کھول کر رعایتیں دی گئی ہیں۔ امید ہے کہ حالات تخمینوں کو حق بجانب ثابت کریں گے۔

مسٹر مہابیر تیاگی۔ بجٹ اچھا ہے۔ ٹیکسوں کے بوجھ کو گھٹانے کی ایمانداری سے کوشش کی گئی ہے۔

مسٹر تھروول راؤ۔ ریلوے اور عام بجٹ دونوں کا ملک پر نفسیاتی اثر پڑنا چاہیئے۔ اور سرمایہ لگانے والوں کی حوصلہ افزائی ہونا چاہیئے۔

کرشنم چاری۔ اس سال کا بجٹ عمدہ ہے۔

مسز اموسوامی ناتھن۔ ڈاک و تار کی شرحوں میں کمی سے غریبوں کا فائدہ ہوگا۔

مسز سوچیتا کرپلانی۔ اس سے بہت خوشی ہوئی کہ نئے ٹیکس نہیں لگائے گئے ہیں۔

مسٹر دیلایودھان۔ اس بجٹ سے متوسط طبقہ کے لوگوں کو تو ضرور فائدہ پہونچا ہے۔ لیکن ان غریبوں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچا جنھیں حکومت نظر انداز کر رہی ہے۔

مسٹر ایچ وی کامتھ۔ یہ بجٹ بہت امید افزا ہے۔

مسٹر سدہوا۔ اس بجٹ سے تاجروں، مالکان مل اور کاروبار کرنے والوں کو ضرور فائدہ پہونچیگا۔ لیکن ایک عام آدمی اس سے کوئی فیض نہیں اٹھا سکے گا۔

ہمارے نزدیک ڈاکٹر جان متھائی نے بڑی قابلیت کے ساتھ اس بجٹ کو مرتب کیا ہے۔ انھوں نے مزید ٹیکس نہ لگانے کے باوجود منافع ٹیکس ختم کرکے اور انکم ٹیکس کی شرحوں میں کمی کرکے سرمایہ دار حضرات کو اس کی ترغیب دی ہے کہ وہ اپنا سرمایہ صنعت میں لگائیں جس کی اس وقت ازحد ضرورت ہے۔ لفافہ اور پوسٹ کارڈ کی مقامی استعمال کے لئے قیمت کم کر کے عوام کو خوش کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن بہتر ہوتا کہ لفافہ و پوسٹ کارڈ کی قیمت مجموعی طور پر کم کر دی جاتی۔ تاکہ عوام کو ایک اطمینان محسوس ہوتا۔

ہمارے صوبہ کا بجٹ

ہمارے صوبہ کا بجٹ سنہ ۵۱-۱۹۵۰ء وزیر مالیات یو۔ پی (اتر پردیش) بابو سمپورنانند نے ۲۸ فروری کو جمہوریہ ہند کے قیام کے بعد پہلا بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ

"ریاست کی مالی حالت بدستور اچھی ہے ۵۲ کروڑ ۲۶ لاکھ کی آمدنی اور ۵۲ کروڑ ۲۱ لاکھ کا خرچ اس طرح ۵ لاکھ کی بچت ہوئی ہے آپ نے فرمایا کہ بجٹ کے سلسلہ میں آج ترقیات پر جتنا روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ اتنا پہلے کسی وقت بھی خرچ نہیں کیا گیا۔ پھر بھی ہماری حالت درست ہے۔ مزید ٹیکس لگا کر آمدنی بڑھانے کو ناقابل عمل بتاتے ہوئے آپ نے کہا کہ بجٹ کو متوازن رکھنے کے خیال سے حکومت کفایت شعاری کے اقدام پر مجبور ہے اور ہر محکمہ کے اخراجات میں کانٹ چھانٹ کی گئی ہے

اس بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ ہر محکمہ کے اخراجات میں کمی کی جائے۔

تعلیم پر پوری توجہ دی گئی ہے۔ اور ۲۲ ہزار پرائمری اسکول کھولنے کی اسکیم تیار کی گئی ہے۔ لکھنؤ۔ الہ آباد اور آگرہ یونیورسٹی میں بی ایس سی کے کلاسوں کی توسیع کے لئے امدادی رقم دی جائے گی۔ اور فوجی تعلیم و تربیت کو مزید وسعت دے کر اس رائج کیا جائے گا۔

تپ دق کے لئے ایک صحت گاہ بنائی جاوے گی جس میں ایک سو مریض رہ سکیں گے۔ میڈیکل کالج لکھنؤ میں دانتوں کے علاج کا ایک شعبہ کا اضافہ کیا جائے گا۔ اور ایک نیا آیورویدک کالج قائم کیا جائے گا۔

مزید بارہ ضلعوں میں عدل و انتظام کے محکمے الگ الگ کئے جائیں گے۔ اور اجتماعی جرمانوں کی رقم مقامی طور پر عوام کی بہبود کے کام میں صرف کی جائیگی۔

یہ بجٹ سیدھا سادہ بجٹ ہے۔ اس میں نہ کوئی نیا ٹیکس لگایا گیا ہے۔ اور نہ کوئی خلاف توقع خرچ کیا گیا ہے۔ اور بڑی قابلیت کے ساتھ کم آمدنی میں صوبہ کے اخراجات چلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ ہر طرف کفایت شعاری۔ غیر ضروری اخراجات میں کمی کا ارادہ کرنا لیکن ضروری اخراجات کو ضروری سمجھنا۔ اور عملی ضروریات کو پیش نظر رکھنا اور نظریوں و فلسفوں کو تھوڑی دیر کے لئے بھلا دینا۔ یہ چیزیں اس بجٹ کی خصوصیات ہیں اور اسی عملی نظریہ کو پیش نظر رکھ کر بابو سمپورنانند نے یہ بجٹ مرتب کیا ہے۔ جس کے لئے وہ تعریف کے مستحق ہیں۔

× کی گئی ہے کہ وہ عوام سے تعلقات قائم کریں اور ان کو اس پر عہد کرنے کے لئے تیار کریں۔ اور ان کے راضی ہونے پر ان کے کارڈ دلیا بنا دیں۔ چونکہ ہر شخص کے پاس اسٹاف کے آدمیوں کو پہونچنے میں دیر ہوگی اس لئے پبلک سے درخواست ہے کہ وہ اپنے راشن کارڈ ٹھیک کرالیں۔ اور ایک نیز رہویں میں ایک وقت کا راشن از خود چھوڑ کر تحریک کو کامیاب بنائیں۔

سیمنٹ بلا پرمٹ کے

مسٹر کے سی جوشی ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کانپور پبلک کو اطلاع دیتے ہیں کہ انڈین سیمنٹ ۵ سیر تک بغیر کسی پرمٹ کے تاجروں سے خرید سکتے ہیں۔ اور اس سے زائد کے لئے ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کو درخواست دے کر حاصل کر سکتے ہیں۔

سوتی کپڑا و سوت

مسٹر جوشی ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر اطلاع دیتے ہیں کہ لائسنس پائے ہوئے تاجر کے علاوہ کوئی اور شخص لائسنس شدہ کپڑا یا سوت فروخت نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص یہ کاروبار کرنا چاہتے ہوں ان کو قاعدہ کے مطابق ایک عارضی لائسنس لے لینا چاہیئے ورنہ خلاف ورزی کرنے والے کو قانونی نتائج کے سزاوار ہوں گے۔

سوشل سروس ٹریننگ کیمپ

یو۔ پی سوشل سروس ٹریننگ کیمپ (نعیم آباد) جو آجکل کانپور سے ۳ میل کے فاصلہ پر موضع کھمرا میں کانپور ہمیر پور روڈ پر ہو رہا ہے اسکے پروگرام کے خاص حصوں میں گرام سدھار اور تعلیم بالغان ہیں اس سلسلہ میں دیہاتیوں کے تعاون سے سوشل سروس میں بہت کچھ ہو رہا ہے۔ تقریباً ایکو پانی خشک کرنے کے گڈھے مکمل ہو گئے ہیں۔ سڑکوں اور گلیوں کو صاف اور چوڑا کیا گیا ہے تقریباً ۱۲۰ آدمی روزانہ شام کو پڑھنے آتے ہیں۔ اور تقریباً ۸۰ دیہاتی اپنے بچوں کے ساتھ کام میں مدد کرنے روزانہ آتے ہیں۔ کانپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۴ مارچ کو اسکا معائنہ بھی کریں گے۔

ہولی کا تہوار۔ ۳ مارچ کا دن گذر کر رات کو صبح ہوتے ہولی جلائی جائے گی۔ اور اسطرح ہولی کا تہوار ۴ مارچ سے شروع ہو جائے گا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اہل شہر ہولی کا تہوار نہایت ہنسی خوشی منائیں گے۔

آئینہ کانپور

ہولی کو اچھی طرح منانے کی اپیل

شہر کے ۱۴ سربرآوردہ کانگریسیوں نے کانپور کے باشندوں سے ہولی کے تیوہار کو انتہائی شرافت اور تہذیب سے منانے کے لئے اور ان تمام حرکات کو جس کے لئے کانپور بدنام ہے ختم کر دینے کے لئے اپیل کی ہے۔

نری گرو سنگھ سبھا کانپور کے جنرل سکریٹری مسٹر آئی۔ ایس بھٹی نے سکھوں سے ہولی کے تیوہار میں ناخوشگوار واقعات کو نہ ہونے دینے کی اپیل کی ہے۔ اس سلسلہ میں انھوں نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ ہولی کا تیوہار ۳ مارچ سے شروع ہو کر تقریباً ۸ مارچ تک رہیگا۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ ان پر رنگ پھینکے جانے پر اعتراض کرتے ہیں جس سے اکثر بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے۔ میں کانپور کے تمام سکھوں سے اپیل کروں گا کہ وہ لوگ جو اس تیوہار میں حصہ لینا چاہیں ذرا احتیاط سے کام لیں۔ اور ایسی جگہوں سے دور رہیں۔ مقامی پبلک دوستی اور محبت کے جذبہ میں ایسا کرتی ہے۔

مزدوروں اور مل مالکوں سے اپیل

۲۶ فروری کو یو۔ پی کے لیبر کمشنر سری کلدیپ نرائن سنگھ آئی اے ایس نے لیبر ویلفیر کے سنہ ۵۰-۱۹۴۹ء کے سالانہ جلسہ میں آنریبل بابو سمپورنانند لیبر منسٹر کا استقبال کرتے ہوئے اور سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ

"تقریباً ایک سال کا عرصہ ہوا کہ آپ اس جگہ پر گذشتہ سال لیبر ویلفیر مرکزوں کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں ہمارے درمیان تھے۔ ہم اس موقع پر آپ کو ایک مرتبہ پھر اپنے درمیان میں پا کر انتہائی خوش ہیں۔ میں آپ کا تہ دل سے استقبال کرتا ہوں۔ آپ نے اپنی انتہائی مصروف زندگی میں ہمارے اس جلسہ کے لئے وقت نکالا۔ اس سے ہمارے کاموں میں آپ کی دلچسپی کا پتہ لگتا ہے۔ اور اس سے اس کام میں آئندہ زیادہ جوش و خروش کے ساتھ لگے رہتے ہیں ہماری ہمت افزائی ہوتی ہے۔

بابو سمپورنانند نے لوگوں کو انعامات تقسیم کرنے کے بعد تقریر کرتے ہوئے مزدوروں اور مل مالکوں سے اپیل کی کہ وہ ملک کے معاشی صورت حال کی نزاکت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے صنعتی پیداوار میں رکاوٹ پڑے۔ کیونکہ یہ وقت بہت سمجھ بوجھ کر قدم اٹھانے کا ہے۔

آپ نے خاص طور پر مزدوروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ عقل سے کام لیں۔ اور ملک کی پیداوار بڑھانے میں مدد دیں۔ حکومت مالی مشکلات کے باوجود اسکی کوشش کر رہی ہے کہ مزدوروں کے تمام مسائل بحسن و خوبی کرے۔

آپ نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ سست کام کرو کا رویہ بعض جگہ اختیار کیا جا رہا ہے جب حکومت کو مزدوروں کا پورا خیال ہے تو مزدوروں کو بھی حکومت کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ آپ نے مل مالکوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کراتے ہوئے کہا کہ حکومت ان کی مشکلات مثلاً کچے مال اور پٹرول وغیرہ کی کمی کو دور کرنے کی ہر امکانی کوشش کر رہی ہے۔ مجھے آپ لوگوں کے مل بند کرنے یا مزدوروں کی تخفیف کی پالیسی پسند نہیں ہے۔ ملک کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ان کی جو ذمہ داری ہے انھیں اس کا احساس ہے۔

ڈیولپ منٹ بورڈ

یکم مارچ کی صبح کو کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں ڈیولپ منٹ بورڈ کے صدر مسٹر ہری شنکر ودیارتھی نے میونسپل بورڈ کے نئے چیرمین مسٹر برہمانند مصرا کا خیر مقدم کیا۔ مسٹر ودیارتھی نے امید ظاہر کی کہ شہر کی دونوں لوکل باڈیز کے درمیان زیادہ تعاون ہوگا۔ اور شہر کی ہر شعبہ زندگی میں ترقی کے آثار نمایاں ہوں گے۔ مسٹر برہمانند مصرا نے بھی اپنے جواب میں ان ہی خیالات کا اظہار کیا۔ مسٹر مصرا میونسپل بورڈ کے نمائندہ کی حیثیت سے ڈیولپ منٹ کے پہلے سے ممبر بھی ہیں۔

میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ

یکم مارچ کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ زیر صدارت برہمانند مصرا چیرمین کی صدارت میں ہوئی۔ بورڈ کے سینئر وائس چیرمین اور مختلف کمیٹیوں کے چیرمینوں کا انتخاب جو ۳ مارچ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ آڈٹ کے اعتراضوں کا جواب منظور کرکے گورنمنٹ کے پاس بھیج دیا گیا۔ بورڈ نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ شہر میں صفائی کی مہم کی ایک اسکیم تیار ہونی چاہیئے۔

تیل ملوں کی ہڑتال نہیں ہوئی

یو۔ پی تیل مل مالک ایسوسی ایشن کے فیصلہ کے مطابق یکم مارچ سے جو تیل مل بند ہونے والے تھے وہ بند نہیں کئے گئے۔ اور اب مل مالک اس پر تیار ہو گئے ہیں کہ وہ حکومت سے اس معاملہ میں پھر گفت و شنید کریں۔ اگر کانپور میں یہ ہڑتال ہوتی تو اس کی وجہ سے کانپور میں ۱۲ بڑی اور ۲۵ چھوٹی تیل ملیں بند ہو جاتیں۔ اور تقریباً ۸ ہزار مزدور بیکار ہو جاتے۔

غلہ لوٹنے پر گرفتاریاں

جوہے پور میں ڈکیتی اور سرکاری غلہ لوٹنے کے جرم میں پولیس نے ۱۴ آدمیوں کو گرفتار کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ہفتہ علاقائی مارکیٹنگ انسپکٹر نے اس گاؤں سے غلہ کا ایک بڑا ناجائز ذخیرہ برآمد کرکے ٹرک پر لاد کر جب کانپور بھیجا جا رہا تھا۔ تو چند لوگوں نے ٹرک پر حملہ کر دیا۔ اور اناج کی کئی بوریاں لوٹ لیں۔ پولیس نے اسی وقت ۵ آدمیوں کو گرفتار کیا۔ اور بعد کو ۹ آدمیوں کو اور گرفتار کیا ہے۔

سوتی مل یونین

آل انڈیا نیشنل ٹریڈ یونین کانگریس نے سوتی مل مزدور یونین کانپور سے اپنے تعلقات منقطع کرلئے ہیں۔ یونین کے صدر اور سکریٹری طریق کار معلوم کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔

راشننگ انسپکٹری اپیل

کانپور کے راشننگ افسر مسٹر کے سی جوشی نے کانپور کی پبلک سے اپیل کی ہے کہ وہ حکومت ہند کی ایک وقت کا کھانا چھوڑ دو کی مہم میں شرکت کرکے خوراک کے مسئلہ کو حل کرنے میں مدد کریں۔ اس تحریک میں ہر شخص سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ایک ہفتہ میں ایک وقت کے کھانے کا راشن چھوڑ دے۔ مسٹر جوشی اپنے بیان میں کہتے ہیں کہ راشننگ اسٹاف کو ہدایت

یو۔ پی چیمبر آف کامرس

۲۶ فروری کو یو۔ پی چیمبر آف کامرس کا ۳۶ واں جلسہ ہوا جس میں آئندہ سال کے لئے مسٹر ہری شنکر باگلا پریسیڈنٹ اور مسٹر رام لال کپور آنریری سکریٹری منتخب کئے گئے۔

کمیونزم سے محفوظ رکھنے کیلئے تازہ اقدام!

پارلیمنٹ میں نظر بندی کا ہنگامی قانون منظور

نئی دہلی ۲۵ فروری۔ ہندوستانی پارلیمنٹ میں آج تدارکی نظر بندی بل ۵ گھنٹہ کے گرما گرم بحث کے بعد منظور کر دیا ہے۔ سردار وبھ بھائی پٹیل نائب وزیر اعظم نے اس بل کو پیش کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان میں جمہوری اداروں کو کمیونزم کے خطرے سے محفوظ رکھنے کے لئے ہمیں اس معمولی سی تلخی کو برداشت کرنا پڑے گا۔ جو اس بل سے وابستہ ہے۔

سردار پٹیل نے کہا کہ صوبوں میں اس وقت تحفظ امن عامہ کے جو قوانین رائج ہیں۔ ہائی کورٹ نے بعض فیصلوں میں ان کی کمزوری ظاہر کی ہے۔ اور ان کے نفاذ پر شک و شبہ کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے اس نظر بندی قانون کو منظور کرنا ضروری تھا۔

انھوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ "ہندوستان میں اسوقت نظر بندوں میں کمیونسٹوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ کمیونسٹ اپنی شر انگیز سرگرمیوں سے چاہتے ہیں کہ اس آزادی پر پانی پھر جائے جس کے لئے کروروں انسانوں نے قربانیاں کی ہیں اور مصیبتیں سہی ہیں۔ اگر ہم ملک میں امن اور تحفظ قایم نہ کر سکے تو ان قربانیوں کا کیا بدلہ دیں گے۔ جو آزادی کے لئے کی گئی تھیں۔ ایک مٹھی بھر اشخاص کی تشدد آمیز کاروائیوں کے سامنے سر تسلیم خم کرنا کے لئے ہم تیار نہیں ہے۔ اور پھر ایک ایسی جماعت کے سامنے جس کی ہر چیز میں بدیسی کی مہر لگی ہوئی ہے۔ جو مالیاتی طور پر ایک بیرونی ادارے سے وابستہ ہے۔ اور اسی ادارے کے نقش قدم پر چلتی ہے۔

سردار پٹیل نے کہا کہ اس قانون کی حیثیت ہنگامی ہے۔ اٹارنی جنرل مسٹر ایم سی سیتل واڈ نے کہا یہ بل اپنے مفہوم اور ساخت دونوں کے اعتبار سے دستور کے مطابق ہے۔ اس قانون کی مدت میعاد یکم اپریل ۱۹۵۱ء کو ختم ہوگی تو جو لوگ اس کے تحت نظر بند ہوں گے وہ بھی چھوڑ دیے جائیں گے۔

مسٹر ایچ وی کامتھ مدھیہ پردیش نے مباحثہ میں شرکت کرتے ہوئے کہا ابھی اس قسم کے قانون بنانے میں جلدی نہ کرنا چاہیئے۔

ڈاکٹر پنجاب راؤ دیش مکھ مدھیہ پردیش نے اس بات کا اظہار کیا کہ یہ قانون صرف انھیں علاقوں میں نافذ کیا جائے جہاں اسکی ضرورت پیش آئے۔

مسٹر مہابیر تیاگی اترپردیش نے کہا کہ ہندستان کے پریس اور ہر فرد کو بدیسی حکومتوں کی پالیسی پر اظہار خیال کی آزادی ہونا چاہیئے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ کسی آدمی کو ایسے اسباب کی بنا پر گرفتار کیا جائے جن کا تعلق غیر ملکوں سے ہے۔

مسٹر ایم آر مسانی بمبئی نے بل کی حمایت کرتے ہوئے اور اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا۔ گو اس کے ذریعہ عام شہری کے حقوق پر ضرب لگتی ہے۔ مگر کمیونزم سے حکومت کو جو زبردست خطرہ ہے۔ اس کو دور کرنے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے۔

مسٹر روہنی کمار چودھری آسام نے کہا۔ اگر اس بل کو سردار پٹیل پیش نہ کرتے اور یہ اس کابینہ کی طرف سے پیش نہ کیا جاتا جس کے رہنما پنڈت نہرو ہیں تو ہم اس کو ایک کالے قانون سے موسوم کرتے۔

دیگر متعدد اشخاص کی موافق اور مخالف تقریروں کے بعد سردار پٹیل نے اپنی جوابی تقریر میں کہا میں نے جو یہ ہنگامی بل پیش کیا مجھے خوشی ہے کہ اس پر ایوان نے دانش مندانہ طریقہ سے نکتہ چینی کی جب کبھی کوئی انسان ایسا قانون منظور ہونے لگے جس سے شہریوں کی آزادی پر ضرب پڑے تو یہ اچھا ہے کہ ایوان اس پر پوری طرح غور و خوض کرے۔ اور بہت سمجھ بوجھ کر اس پر اظہار خیال کرے۔

پولیس کا یہ کام ہے کہ امن قایم رکھے مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایوان کا کام ہے کہ جو محکمہ امن قایم رکھنے کا ذمہ دار ہے اس پر اتنا بوجھ نہ پڑے کہ وہ اس کی برداشت سے باہر ہو جائے۔

اس بجٹ میں رکھی گئی ہے۔ ۲۴ لاکھ کی اس رقم میں سے ۱۵ ہزار روپے صرف محکمۂ اطلاعات کے ڈائرکٹر کو صرف کے لئے دی گئی ہے۔

فرقہ وارانہ بد امنی کے زمانہ میں جن مسجدوں کو نقصان پہنچا ہے ان کی مرمت کے لئے ۱۰ ہزار روپیہ کی مانگ ضمنی بجٹ میں رکھی گئی ہے۔

سکریٹری مالیات کے توجہ نامہ میں بتایا گیا ہے کہ سوتی مل مزدوروں کی بڑھتی ہوئی بیکاری کے نتیجے میں مزدوروں کو امداد دینے کے لئے کانپور میں جو مزدور مرکز کھولا جا رہا ہے۔ اس پر ۲۱ ہزار روپیہ کی مانگ کی گئی ہے۔

ہندستان کے مسلمان حکومت ہند کی تائید کرینگے

نئی دہلی ۲۵ فروری۔ جمعیۃ العلماء ہند کے نائب صدر مولانا احمد سعید نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے پنڈت نہرو کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے کہ بنگال کے حالات معلوم کرنے کے لئے ایک مشترکہ کمیشن قایم کیا جائے ممکن ہے کہ ہندوستان پاکستان کو راہ راست پر لانے کے لئے کوئی دوسری کارروائی کرے۔ اس صورت میں ہندستانی مسلمان حکومت ہند کی تائید کریں گے۔

مولانا نے اپنے بیان میں کہا کہ مشرقی اور مغربی بنگال کے حال کے فرقہ وارانہ ہنگاموں نے ہندوستان اور پاکستان کے عوام کے لئے ایک نئی پریشانی پیدا کر دی ہے۔ اخباروں کی خبریں مبالغہ آمیز ہوتی ہیں اور دونوں ملکوں کے باشندے صحیح حالات معلوم کرنے کے لئے بیتاب ہیں۔ ہمارے خیال میں پنڈت نہرو کی یہ تجویز بہت مناسب تھی کہ دونوں ملکوں کے وزیر اعظم مشترکہ دورہ کر کے عوام کی مصیبت کا جائزہ لیں۔ ہمیں انتہائی افسوس ہے کہ پاکستان کے وزیر اعظم نے دانش مندی کا ثبوت نہیں دیا ہے اور اس معقول مشورہ کو منظور نہیں کیا پاکستان کا یہ فیصلہ افسوسناک اور غلط ہے اس سے تدبر کے فقدان کا ثبوت ملتا ہے یہ تجویز پیش کرتے ہوئے وقت پنڈت نہرو کے دل میں یقیناً دوستی کا جذبہ تھا اور پاکستان کو تجویز بے چون و چرا منظور کر لینا چاہئے تھا۔

کشمیر کا مسئلہ طے کرنے کیلئے حفاظتی کونسل میں نئی تجویز

لیک سکسس ۲۴ فروری۔ حفاظتی کونسل نے پھر کشمیر کے مسئلہ پر بحث شروع کر دی ہے۔ صدر کونسل نے کشمیر کمیشن کے ممبران اور پاکستانی مندوب کو کونسل میں بیٹھنے کی دعوت دی ہے۔ ڈاکٹر کارلس صدر حفاظتی کونسل نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ برطانیہ ناروے اور کیوبا کی طرف سے ایک تجویز پیش کی گئی ہے۔ اور اس پر تمام کے غور کرنے کے بعد بحث کی جائے گی۔ لیکن اس درمیان میں کشمیر کے مسئلہ پر بحث جاری رہے گی۔

نئی تجویز۔ مذکورہ بالا تجویز میں کشمیر کی ۲۰ جنوری اور ۲۱ جنوری کی رپورٹوں اور جنرل میک ناٹن کی تجویز و گفتگو کی رپورٹ کی وصول یابی کا ذکر کیا گیا ہے اور حکومت ہندوستان و پاکستان کی جنگ بندی کے اقدام کو سراہا گیا ہے۔ اور کشمیر میں عام رائے طلبی کا آیندہ کارروائی کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

۱۔ حفاظتی کونسل حکومت ہندوستان و پاکستان سے اپیل کرتی ہے کہ وہ بلا اپنے حقوق اور مطالبات کو نقصان پہنچائے اور نظم و نسق کا لحاظ کرتے ہوئے اس تجویز کے ۵ ماہ کے اندر جنرل میک ناٹن کی تجویز یا اس میں متفقہ ترمیموں کے بعد کشمیر سے اپنی فوجیں واپس لینے کا انتظام کریں۔

۲۔ حکومت ہندوستان و پاکستان ادارہ اقوام متحدہ کا کوئی ایسا نمایندہ مقرر کرے جس کو اس بات کا پورا اختیار ہو کہ وہ کشمیر سے فوجیں واپس لینے کے انتظام کی نگرانی کر سکے۔ اور اس سلسلہ میں سمجھوتوں کی وضاحت کر سکے۔ دونوں حکومتوں یا حفاظتی کونسل کے سامنے اپنے نتائج اور سفارشات کی رپورٹ پیش کرے۔

۳۔ دونوں حکومتوں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے جنگ بندی کے سمجھوتے پر قایم ہیں۔ اور ایسا ماحول پیدا کرنے کے لئے امکانی کوشش کریں جس سے آیندہ مفاہمت میں آسانی ہو۔

۴۔ حفاظتی کونسل یہ طے کرتی ہے کہ حکومت ہندوستان و پاکستان جب کشمیر کے لئے ادارہ اقوام متحدہ کے نمایندے کی تقرری منظور کر لیں اسکے ایک مہینہ کے بعد کشمیر کمیشن کو ختم کر دیا جائے۔ اور کمیشن اپنے اختیارات ذمہ داریاں اس نمایندہ کو سونپ دیں۔

تجویز میں کشمیر کمیشن کے کام کو سراہتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

مسئلہ پر بحث۔ کشمیر کے مسئلہ پر بحث کی ابتدا کرتے ہوئے ناروے کے مندوب نے جنرل میک ناٹن کی تجویز میں بنیادی اصولوں کی حمایت کی ہے انھوں نے کہا کہ جنرل میک ناٹن نے ہندوستان و پاکستان کے درمیان تنازعہ کم کرنے کے لئے جرأت آمیز کوشش کی ہے۔ دونوں ملکوں میں آئے دن نئے تنازعے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے حفاظتی کونسل کے ممبران کا فرض ہے کہ وہ اس مسئلہ پر اپنی رائے کا اعلان صاف طور سے کریں۔ اس وقت آخری رپورٹ کی ضرورت ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ جنرل میک ناٹن کی تجویز میں کشمیر کے مسئلہ کے حل کے لئے ضروری باتیں موجود ہیں۔

ناروے کے مندوب نے کہا کہ اس مسئلہ میں دو باتوں کو پیش نظر رکھنا ہے۔ ۱۔ کشمیر جلد از جلد فوجوں سے خالی ہو۔

۲۔ اس خوف کو دور کیا جائے۔ کہ جنگ پھر شروع ہو جائے۔ انھوں نے کہا کہ سمجھوتہ کا خاص اصول یہ ہونا چاہیئے کہ کشمیر کا مستقبل وہاں کی عوام کی خواہش کے مطابق ہو۔ اور اس کا فیصلہ عام رائے طلبی سے کیا جائے۔ اس اصول کی خاص اہمیت ہے کیوں کہ موجودہ جمہوری نظریہ سے یہی کشمیر کا معیار ہو سکتا ہے۔

سر الیگزنڈر برطانیہ نے کہا کہ ہماری حکومت نے جنرل میک ناٹن کی تجویز کی پوری حمایت کی ہے۔ اس مسئلہ کی نوعیت دیکھتے ہوئے ہمیں صحیح راہ پر چلنا ہے۔ ہم سب کو چاہیئے کہ ہم ادارہ متحدہ اقوام اور حفاظتی کونسل کی طاقت اور وقار کو قایم رکھنے کی کوشش کریں۔ ہمیں ان باتوں کو جو بیان ہیں انصاف اور غیر جانبداری کی نظر سے دیکھنا چاہیئے۔ اور ان کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر یہ کونسل موثر طریقہ پر کام کرنا چاہتی ہے تو ہمیں اس بات پر زور دینا چاہیئے کہ کونسل کی عزت کی جائے۔ اور اس کی سفارشات کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

خاتمہ زمینداری فنڈ میں پندرہ کروڑ

لکھنؤ ۲۶ فروری۔ خاتمہ زمینداری فنڈ میں اب پندرہ کروڑ سے زیادہ ہو گیا ہے۔ ۱۷ فروری کو ختم ہونے والے ہفتہ تک ۱۵۱۶۱۱۰۵۹ روپیہ جمع ہو چکے ہیں۔ جن میں اس ہفتہ کی تحصیل ۵۱۵۷۱۰ روپیہ ہے۔

مشرقی بنگال کی پناہ گزینوں کو امداد

نئی دہلی ۲۶ فروری۔ مشرقی بنگال کے تخلیہ کنندگان کی امداد کے لئے حکومت ہند نے مغربی بنگال کی آسام کو تری پورا ریاست کو اسوقت تک ۳½ لاکھ روپیہ کی منظوری دی ہے۔ اس میں سے حکومت مغربی بنگال کو ایک لاکھ آسام کو ڈیڑھ لاکھ۔ اور تری پورا ریاست کو ایک لاکھ روپے دئے جائیں گے۔

عام انتخابات شروع ۱۹۵۱ء تک

رانچی۔ ۲۷ فروری۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری مسٹر کالا وینکٹ راؤ نے آج یہاں اعلان کیا ہے کہ کانگریس کے نئے دستور کے تحت گاؤں پنچایتوں کے جو الکشن ہونے والے ہیں۔ وہ دو ایک ماہ میں ہو جائیں گے۔ انھوں نے کہا امید ہے کہ ملک کے عام انتخابات شروع ۱۹۵۱ء تک ہو جائیں گے۔

دہلی میں کسٹوڈین کانفرنس

سکندرآباد ۲۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندستان کے کسٹوڈین جنرل مسٹر اچھرو رام مارچ میں نئی دہلی میں متروکہ جائدادوں کے کسٹوڈین کی ایک کانفرنس طلب کر رہے ہیں۔ اس کانفرنس میں تازہ ہدایات کے علاوہ کسٹوڈین سے کہا جائے گا کہ وہ اپنے کام زیادہ تیز رفتاری سے انجام دیں۔

آب پاشی کیلئے بین اقوامی کانفرنس

نئی دہلی۔ ۲۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان نے جو یہ تجویز پیش کی تھی کہ آبپاشی اور نہروں کے متعلق ایک بین اقوامی کمیشن بنایا جائے۔ اسکو گیارہ ملکوں نے منظور کر لیا ہے۔ اس کمیشن کا کام آبپاشی کے ذرائع کا مطالعہ کرنا۔ اور تعمیر و توسیع ہوگا۔ کمیشن کا صدر دفتر ہندوستان میں ہوگا۔ جن ملکوں نے رکن ہونا منظور کیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں: پاکستان کناڈا مصر برازیل ترکی ہالینڈ سوئٹزرلینڈ سیام۔ لنکا

نورالامین کا مغربی بنگال پر حملہ

ڈھاکہ۔ ۲۵ فروری۔ آج وزیر اعظم مشرقی بنگال مسٹر نورالامین نے مغربی بنگال پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ مشرقی بنگال کا ۱۲ کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ چاہتا ہے جو تقسیم کے وقت سے اس پر باقی ہے۔ محض روپیہ نہ دینے کے لئے وہ مشرقی بنگال کے فرقہ وارانہ فسادات کو اچھالتا ہے۔

یوپی مجالس قانون ساز میں سوا گیارہ کروڑ کا ضمنی بجٹ

لکھنؤ ۲۵ فروری۔ ۱۹۴۹-۵۰ء کا ضمنی بجٹ آج یوپی اسمبلی اور یوپی کونسل میں پیش کر دیا گیا۔ یہ ضمنی بجٹ گیارہ کروڑ ۱۵ لاکھ ۶۰ ہزار ۴ سو کا ہے۔ یاد ہوگا کہ اس کا کل بجٹ ۵۵ کروڑ ۵۸ لاکھ ۱۲ ہزار کا تھا۔ اس اعتبار سے ضمنی بجٹ اصل بجٹ کا پانچواں حصہ ہے۔

نئے دستور کے نفاذ اور صوبہ میں تین نئی ریاستوں کے انضمام کا خاص اثر اس بجٹ پر پڑا ہے۔

اس ضمنی بجٹ کی خاص مد ۵ کروڑ ۴ ۵ لاکھ ۵۹ ہزار ۴ چار سو کی ہے۔ جو سرکاری کاروبار کی اسکیموں میں خرچ کی گئی ہیں۔ اور محکمہ پولیس میں ایک کروڑ ۲ لاکھ ۴۴ ہزار ۶ سو کی رقم صرف ہوئی ہے۔

عام نظم و نسق کی مد میں ۸۸ لاکھ ۹۳ ہزار ۶ سو کی جو رقم خرچ ہوئی ہے۔ اس میں خاتمہ زمینداری فنڈ کے سلسلے میں خرچ ہونے والی ۶۶ لاکھ ۲ ہزار ۴ سو کی رقم بھی شامل ہے۔ یاد ہوگا کہ خاتمہ زمینداری فنڈ پر اخراجات کے مسئلہ پر صوبہ میں بہت زیادہ نزاع چل چکی ہے۔

اصل بجٹ میں سرکاری کاروبار کی صوبائی اسکیموں کے لئے ۲۸ کروڑ ۴ ۸ لاکھ ۹۵ ہزار ۵ سو کی رقم رکھی گئی ہے لیکن سال کے ختم پر اندازہ ہے کہ اس مد میں اخراجات ۳۴ کروڑ ۳۱ لاکھ ۵۴ ہزار ۹ سو ہوں گے۔ جن کی وجہ سے ۵ کروڑ ۴۵ لاکھ ۵۹ ہزار ۴ سو کی رقم مزید طلب کی گئی ہے۔

سکریٹری مالیات نے مطالبات کے ساتھ جو توجہ نامہ پیش کیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ سوا گیارہ کروڑ کی رقم بڑی رقم ہوتے ہوئے بھی بجٹ پر کوئی اثر نہیں ڈالتی ہے کیوں کہ کچھ مدوں پر بڑھا ہوا خرچہ دوسری مدوں میں پورا کر لیا جائے گا۔ راشننگ کی مد میں ساڑھے پانچ کروڑ سے زیادہ مانگا گیا ہے۔ لیکن یہ رقم سرکاری کاروبار ہونے کی وجہ سے پونجی لاگت مانا جائے گا۔

زیادہ غلہ پیدا کرو کی اسکیم کے سلسلے میں آب پاشی کے لئے ۵۴ لاکھ اور محکمہ نقل و حمل کی تومیائی ہوئی موٹروں پر ۳۷ لاکھ اور چھپائی وغیرہ کے کاموں پر ۳۹ لاکھ کی نئی مانگیں پیش کی گئی ہیں۔

محکمہ پولیس کی مد میں سال رواں کے لئے ۶ کروڑ ۴۸ لاکھ کی رقم منظور کی گئی ہے۔ لیکن ایک کروڑ ۲ لاکھ کے بڑھے ہوئے خرچہ نے اس سال کا پولیس بجٹ ہمیشہ سے زیادہ بنا دیا ہے۔

اس سال تخلیہ کنندگان کی جائدادوں پر ۲ لاکھ ۹۶ ہزار کی مانگ کی گئی ہے۔ اور امید ہے کہ ۲۰ فیصدی کلکشن سے جو حکومت جائدادوں کی آمدنی سے وضع کرے گی۔ اس کو ۴ لاکھ کا فائدہ ہوگا۔

۲۶ جنوری کے جشن جمہوریہ پر صوبائی سرکار نے ۲½ لاکھ روپیہ صرف کیا ہے۔ جس کی مانگ

مشرقی بنگال کے واقعات پر بہار کے مسلم لیڈروں کا اظہار تاسف

پٹنہ ۲۵ فروری۔ سر سلطان احمد بہار کے بعض ممتاز لیڈروں اور اسمبلی کے ممبروں نے مشرقی بنگال کی صورت حال پر ایک مشترکہ بیان شائع کیا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ:۔

مشرقی بنگال میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اسے سن کر ہماری گردنیں جھک گئی ہیں۔ ہندوستان کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ پاکستان کی اقلیتوں پر ان مظالم کے خلاف ایک آواز ہو کر مذمت اور احتجاج کریں۔

ان لیڈروں نے کہا کہ ہماری یہ مذمت اور احتجاج محض انسانیت کی بنیاد پر نہیں۔ بلکہ اس وجہ سے بھی کہ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ مظالم کرنے والے خود مسلمان کہتے ہیں۔ اور اس طرح اسلام کی نیک نامی کو ساری دنیا میں بدنام کر رہے ہیں۔

انتقام جوئی کا یہ اصول کسی مذہب و ملت کے نزدیک صحیح نہیں۔ بہتر تو یہ تھا کہ وزیر اعظم نہرو اور مسٹر لیاقت علی خان دونوں متاثرہ علاقوں کا دورہ کر کے عوام کو ان کے جان و مال کے تحفظ کا یقین دلاتے لیکن مشرقی بنگال کی حکومت نے اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ جس سے حالات کے اور بگڑ جانے کا امکان پیدا ہوتا ہے۔

ضروری ہے کہ ہندوستان اور پاکستان دونوں میں اس قسم کے فسادات کی روک تھام کی جائے۔ اور تخریبی عناصر کو پوری طاقت سے کچل ڈالا جائے۔ اسکے اگر کشت و خون کو روکا نہیں گیا تو ان دونوں ملکوں کا حشر اچھا نہ ہوگا۔

اقوال زریں

زن و فرزند اور مال و متاع دنیا نہیں. بلکہ خداوند تعالیٰ سے غفلت دنیا ہے۔

(مولانا روم)

زہد دنیا و مافیہا کو نظر حقارت سے دیکھنے کا نام ہے۔

(امام غزالی)

دنیا جب آتی ہے تو سخاوت اس کو فنا نہیں کر سکتی اور جب جاتی ہے تو بخل اس کو باقی نہیں رکھ سکتا۔

(حضرت علی)

جو دنیا کی سخت گیری سے نیکی کا راستہ اختیار نہیں کرتا۔ وہ آخرت کی سختی کو اپنے اوپر مسلط کر لیتا ہے۔

(سعدی)

موج تبسم

ایک روز شاہجہان نے ایرانی سفیر کو اپنے دستر خوان پر دعوت دی کئی قسم کے کھانے موجود تھے۔ بادشاہ کو پلاؤ مرغوب تھا۔ ایرانی سفیر گوشت کو زیادہ پسند کرتا تھا جس وقت وہ رکابی میں سے ہڈیاں اٹھانے میں مشغول تھا۔ بادشاہ نے کہا۔ سفیر صاحب کتے کیا کھاتے ہیں؟

سفیر نے فوراً جواب دیا۔ "پلاؤ"

ایک ایرانی سفیر ایسا صاف گو اور گستاخ واقع ہوا تھا کہ وہ بالآخر شاہجہان نے اس سے تنگ آ کر کہا۔ "بدبخت کیا شاہ عباس کے دربار میں کوئی شریف آدمی نہیں ہے۔ جو ایسے احمق کو میرے پاس بھیج دیا ہے!"

سفیر بولا بیشک شاہ ایران کے دربار میں مجھ سے زیادہ شریف اور خلیق آدمیوں کی کثرت ہے مگر وہ بادشاہوں کے دربار میں بھیجے جاتے ہیں۔

شاہجہان نے ایرانی سیاحوں سے دریافت کیا کہ ہماری نئی دہلی تمہارے اصفہان کے مقابلہ میں کیسی ہے۔

انھوں نے جواب دیا واللہ باللہ اصفہان کا آپ کی دہلی کی گرد سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔

بادشاہ یہ سنکر بہت خوش ہوا۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ ایرانیوں کا مطلب یہ تھا کہ اصفہان ایک عظیم الشان شہر ہے۔ اور دہلی میں گرد و غبار کے سوا کچھ نہیں ہے۔

عجیب معلومات

ہندستانی ریاستوں کی آبادی

۱۔ حیدر آباد دکن	۱۶۲ لاکھ ۹۰ ہزار ۲۰۰
۲۔ ٹراونکور	۷۴ لاکھ ۹۲ ہزار ۸۹۳
۳۔ میسور	۷۳ لاکھ ۲۹ ہزار ۱۴۰
۴۔ جموں و کشمیر	۴۰ لاکھ ۲۱ ہزار ۶۱۶
۵۔ پٹیالہ	۳۱ لاکھ ۴۴ ہزار
۶۔ بھوپال	۸ لاکھ
۷۔ تری پورہ	۵ لاکھ ۱۳ ہزار ۵۰۲
۸۔ منی پور	۵ لاکھ
۹۔ کچھ	۵ لاکھ
۱۰۔ کورگ	ایک لاکھ ۶۸ ہزار ۷۲۶
۱۱۔ بلاسپور	ایک لاکھ
۱۲۔ مدھیہ بھارت (مختلف ریاستوں کا مجموعہ)	۷۱ لاکھ ۵۰ ہزار
۱۳۔ راجستھان (" ")	۶۰ لاکھ
۱۴۔ وندھیا پردیش (" ")	۳۵ لاکھ ۶۹ ہزار
۱۵ سوراشٹر (" ")	۳۵ لاکھ ۲۲ ہزار
۱۶۔ ہماچل پردیش (" ")	۹ لاکھ ۳۶ ہزار

افسانہ

ایک حیرت انگیز افسانہ

زخمی کلائیاں

میں نے اس عمارت کو دیکھا جو گاؤں کے باہر بڑی شان کے ساتھ کھڑی کھیتوں کی ہریالی کو دیکھ رہی تھی۔ سب طرف سناٹا تھا۔ میں ایسے سناٹے میں دماغ کو سکون دینے کی غرض سے وہاں گیا تھا۔ کہ چند دن دیہات کے خاموش فضا میں گذار کر شہر کے شور و غل سے پیدا شدہ کوفت کو دور کر دوں۔

میرے جن دوست مجھے یہاں بلایا تھا انھوں نے کہا کہ کچے جھونپڑیوں میں رہنا ہوگا۔ اس عالیشان عمارت کو دیکھتے ہی میں نے کہا کہ "یہ اندر سے بھی پختہ ہے!"

میرے دوست نے جواب دیا۔ ہاں پختہ ہے کیوں

میں اسی میں کیوں نہ قیام کر دوں۔

میرے دوست خاموش ہو گئے۔

میں نے دوست اور ان کے نوکر کو ساتھ لیا اور اس عمارت کو اندر سے دیکھنے کے لئے روانہ ہو گیا۔ میرا نوکر بھی ہمراہ تھا۔

عمارت کے اندر پہونچا تو میں نے دیکھا کہ کمرے سب ہوادار اور پختہ ہیں۔ اور ان میں بوسیدگی اور پرانا پن بھی نہیں تھا۔

میں نے دل میں سوچا بھلا ایسی ہوادار اور پختہ عمارت کو چھوڑ کر کچے جھونپڑے میں رہنے سے کیا حاصل ہے۔

میرے دوست کا جو نوکر میرے ساتھ تھا۔ اس کے انداز و اطوار سے یہ صاف ظاہر تھا کہ وہ میرے انگریزی وضع قطع کے لباس کی وجہ سے مرعوب تھا۔ اور کچھ نہیں کہہ رہا ہے۔ مگر وہ میری اس عمارت کی پسندیدگی سے خوش نہیں ہے۔

میں نے اپنے دوست سے کہا کہ میں تو اسی عمارت میں ٹھہروں گا۔ دروازے کے قریب دو کمرے کافی ہوں گے۔ یہ دونوں پختہ اور ہوادار ہیں کچے جھونپڑے سے ہزار درجہ بہتر ہیں اور یہ کہہ کر میں نے اپنے نوکر سے کہا کہ ان دونوں کمروں کو صاف کر لو۔

میرے دوست اب بھی خاموش تھے۔ مگر ان کے نوکر نے کہا صاحب آپ دروازے کے پاس ہی کے کمرے میں رہیئےگا۔

"کیا مطلب"

اندر نہ جایئےگا۔

"کیوں"

اس نے آہستہ سے کہا کہ اس حویلی کے بارے میں نہ جانے کیا کیا مشہور ہے۔ . . . پھر بیکار اندر کے حصے میں جانے سے کیا فائدہ

میں ہنس پڑا۔ اصل میں مغرب کی وہ تہذیب اور وہ انگریزی تعلیم ہنس رہی تھی۔ جو میں نے بیس برس تک پڑھنے کے بعد ہزاروں روپیہ خرچ کر کے حاصل کی تھی۔

تم میری فکر مت کرو۔ کہہ کر میں عمارت کے اندرونی حصہ میں داخل ہوا۔ وہاں ایک ہلکا سا اندھیرا تھا دیواریں خوبصورت تھیں اور ان کی آرائش پر کافی روپیہ خرچ کیا گیا تھا۔

کئی لمبے کمروں اور دالانوں سے گذر کر میں اس حصے میں پہونچا جس کے بارے میں معلوم تھا کہ یہاں محل کے مالک راجپوت راجہ کی رانیاں وغیرہ رہا کرتی تھیں دفعتاً مجھے ایک نامعلوم خوف محسوس ہوا۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ گویا آگے جانا نہیں ٹھیک ہے۔ مگر دوسرے ہی لمحہ میں اپنی کمزوری پر ہنس پڑا۔ بھلا ایک خالی عمارت میں کیا خطرہ ہو سکتا ہے میں آگے بڑھا۔ دفعتاً کوئی چیز میرے سر پر سے ہو کر گذری —!

میں رک کر کھڑا ہو گیا۔ یہ کیا تھا۔ چمگادڑ تھی۔ میں اور آگے بڑھا۔ آخری کمرے میں بھی ہلکا ہلکا اندھیرا تھا جس میں روشندان سے روشنی آ کر روشنی کی ایک تیز لکیر بنا رہی تھی۔ وہاں کچھ نہ تھا صرف سامنے کی دیوار کے بیچ میں ایک کیل گڑی ہوئی تھی۔

میرا دل دھڑکنے لگا۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ گویا کمرہ چاروں طرف سے اسے باہر کی طرف دھکیل رہا ہے۔ میں تیزی سے واپس پھرا اور باہر نکل آیا۔

باہر آتے آتے میں پھر معمول پر آ گیا۔ میں نے خود سے کہا دیر تک بند ہوا میں رہنے سے تنفس تیز ہو گیا تھا۔

باہر آ کر میں نے دیکھا کہ میرا نوکر اور میرے دوست کا نوکر دونوں آہستہ آہستہ باتیں کر رہے ہیں۔ اور میرے دوست ان سے کچھ فاصلہ پر کھڑے اخبار دیکھ رہے ہیں۔

کمرے صاف کر لئے۔ میں نے اپنے نوکر سے پوچھا جی ابھی کرتا ہوں۔ میرا نوکر ادھر چل پڑا۔

اچھا تم جا سکتے ہو۔ میں نے اپنے دوست کے نوکر سے کہا چلتے وقت اس نے کہا۔ صاحب رات میں روشنی رکھیئےگا۔ اور اگر ضرورت ہو تو. . . . بلایئےگا ہم لوگ آپ سے زیادہ دور نہیں سامنے ہی ہیں۔

میں نے اپنے دوست کی طرف مسکرا کر دیکھا اور انہوں نے کہا۔ میری خاموشی کی وجہ یہ تھی کہ اگر میں اپنے نوکر کے سامنے کہتا کہ اس عمارت میں آسیب ہے تو آپ نہ مانتے۔ اور مجھے بھی آپ کی رائے کی تائید کرنا پڑتی کیونکہ میں بھی اس قسم کے توہمات کو نہیں مانتا۔ اور ایک مجھ پر یا آپ پر ہی کیا منحصر ہے کوئی بھی تعلیم یافتہ آدمی اس قسم کی باتوں پر یقین کرنے کو تیار نہ ہوگا۔ لیکن اس سے میں گاؤں میں ناستک (ملحد) مشہور ہو جاتا اور اگر تمہاری رائے سے اختلاف کرتا تو میرے متعلق تمہاری رائے خراب ہوتی۔ اس لئے میں نے خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا۔ یہ ایک راجپوت سردار کا محل ہے جو قرب و جوار کی عورتوں کو پکڑ لایا کرتا تھا۔ اور ان کے خون عصمت سے اپنی ہوسناکی کی تشنگی بجھایا کرتا تھا۔ اس جگہ کے لئے بہت سے قصے مشہور ہیں۔ مگر میں ان قصوں کو بیان کر کے آپ کا دل دہلانا نہیں چاہتا آپ مزے سے یہاں رہیئے کوئی کھٹکا نہیں۔

دوست شب بخیر کہہ کر رخصت ہو گئے۔ میں کمرے کے اندر پہونچا میرے نوکر نے کی جھاڑو دے لی تھی بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کسی نئی عمارت کے بڑے کمرے میں ہوں۔

میرا نوکر خوف کی مورت بنا کھڑا تھا۔ "کیا بات ہے میں نے پوچھا"

اس نے آہستہ سے کہا۔ صاحب ان کا نوکر کہہ رہا تھا کہ. . . . . !

بگڑ کر میں نے کہا بس چپ رہ تو بھی کیسا راجپوت ہے ڈرتا ہے۔ اگر تو اپنے دل سے خوف دور نہ کر سکے تو جا میرے دوست کے ہاں جا کے سو

میرا نوکر تن کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے زبان سے کچھ نہ کہا۔ مگر اس کی اکڑی ہوئی گردن اور اکڑا ہوا جسم کہہ رہا تھا۔ ہاں میں راجپوت ہوں۔ میں ڈرنا کیا جانوں جب اس حالت میں وہ دوسرے کمرے میں جانے لگا۔ جہاں اس نے اپنا سامان وغیرہ رکھ چھوڑا تھا۔ تو میں نے کہا۔ "ذرا چائے تو بنا"

"بہت اچھا"

میں ایک کتاب کھول کر لال ٹین کی روشنی میں پڑھنے لگا۔

رات بڑھتی جا رہی تھی

نوکر چائے بنا کر لایا۔ میں نے چائے پی پھر کھانا کھایا۔ کتاب کے مطالعہ میں نہ جانے کتنی دیر ہو گئی تھی

دفعتاً میں چونک پڑا۔ اور توجہ سے سننے لگا۔ سسکیوں کی آواز آ رہی تھی۔

یہ سسکیاں ایک عورت کی تھیں۔ جیسے ایک جوان اور. . . . . آواز سے بھی معلوم ہوتا تھا کہ بہت نازک عورت تکلیف سے تھک کر سسکیاں لیکر رو رہی ہے۔

میں نے محسوس کیا کہ یہ ہوا جوان سسکیوں کی آواز کہیں سے لا رہی ہے۔ خود بھی ان سے متاثر ہے۔ اور اس کمرے کی فضا کو بھی مکدر کر دیا ہے۔ جیسے سارا کمرہ کانپ رہا ہو۔

میں نے خود سے کہا ہوگا کچھ اور پھر کتاب کے صفحے پر نظریں جما دیں۔

مگر میری نظریں کتاب کے صفحہ پر نہ رہ سکیں وہ دل کو چیرنے والی سسکیاں گویا آ کر کتاب کے صفحہ سے ٹکراتی ہیں۔ اور پھر میرے منہ کی طرف دیکھتی ہیں۔ کیا تم ہم کو نہ سنوگے۔ ایسی درد بھری سسکیوں کو میں کان لگا کر سننے لگا

جن میں درد و گداز بھرا تھا۔ گویا سسکیاں لینے والی درد اور تکلیف سے ہر لحظہ زیادہ نڈھال ہوتی جا رہی ہے ——!

میں نے چونک کر سوچا. . . . . !

یہ سسکیاں کہاں سے آ رہی ہیں۔ اور پھر زیادہ کان لگا کر سنا تو وہ عمارت کے اندر سے آ رہی تھیں۔

کیا یہ پرانی عمارت بدمعاشوں یا ڈاکوؤں کے کسی گروہ کا اڈہ بھی ہے۔ دوست کا نوکر مجھے جس خطرے سے خبردار کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کیا اس کی نوعیت یہ تھی۔ کیا وہ مجھے یہ بتا رہا تھا کہ یہاں رات کو ڈاکو ٹھہرتے ہیں۔ یقیناً۔ کیونکہ میرے دوست نے اپنے نوکر کے شبہات کی جو تشریح کی تھی اس سے یہ پایا جاتا تھا کہ اس عمارت میں روحیں یا بھوت آتے ہیں

میں نے وہ لکڑی سنبھالی اور اٹھا جو چارپائی کے نیچے رکھ لی تھی۔ اور آہستہ سے اندر کی طرف چلا۔ تو ایسا معلوم ہوا کہ کوئی حسین نوجوان مگر بدنصیب و مظلوم عورت انتہائی یاس کی حالت میں میری مدد طلب کر رہی ہے۔

میں چاہتا تھا کہ اندر جاؤں مگر میرے پاؤں اس طرح جم گئے تھے۔ کہ گویا کسی نے باندھ دئے ہوں۔ بار بار یہ جی چاہتا تھا کہ اندر جس طرف سے یہ آواز آ رہی ہے۔ جا کر اس کی عورت کی مدد کر دوں۔

میں نے باہر نظر اٹھا کر دیکھا اس طرف پورا کا طرح سکون تھا کسی انسان یا حیوان کی کوئی آواز یا پاؤں کی آہٹ سنائی نہیں دے رہی تھی۔

میں نے سوچا کہ شاید کوئی عورت اس عمارت میں بند ہو گئی ہے۔ اور نکلنا چاہتی ہے۔ مگر نہیں نکل سکتی۔ اس کی مدد کرنا میرا انسانی فرض ہے۔

میں نے اپنے دل میں کہا۔ اور ہر قسم کے خوف اور توہمات دور کر کے لکڑی رکھ دی۔ اور لال ٹین اٹھا اندر کی طرف قدم بڑھایا۔

لال ٹین میرے ہاتھ میں تھی۔ اور میں ایک ایک قدم کر کے اندر بڑھا سسکیوں کی آوازیں قریب آتی گئیں۔ اور میرا دل بیٹھنے لگا۔ ایسا معلوم ہوا کہ میرا دم گھٹ رہا ہے۔

ایک کمرے کے بعد دوسرے کمرے میں جیسے ہی میں داخل ہوا۔ میں نے دیکھا کہ ایک نہایت ہی حسین و جمیل عورت سفید ساڑی میں ملبوس فرش زمین پر بیٹھی ہوئی سسکیاں بھر رہی ہے۔ اور زار و قطار رو رہی ہے۔

"تم کیوں رو رہی ہو" میں نے بہت ہمت کر کے دھیمی آواز میں پوچھا۔

حسین عورت میری آواز سنتے ہی فوراً کھڑی ہو گئی اور میری طرف دیکھنے لگی۔ اب وہ رو نہیں رہی تھی۔ بلکہ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

میرے سارے بدن میں کپکپی محسوس ہونے لگی۔

مجھ سے پوچھتے ہو کہ میں کیوں رو رہی ہوں۔ تم مرد جن کے دل رحم اور ہمدردی سے بالکل خالی ہوتے ہیں۔ وحشی درندے جن کی خواہشات نفسانی انہیں اندھا کر دیتی ہے۔ بیگناہ معصوم لڑکیاں جن کی عصمت و عفت پر فرشتے بھی رشک کرتے ہیں۔ وہ تم جیسے مردوں کی درندگی کا شکار ہوتی ہیں۔ وہ مجھ پر برس پڑی۔

مجھ میں کوئی سوال کرنے کی ہمت نہ تھی۔ اس نے پھر کہا۔ میری کلائیاں دیکھ تم جیسے درندے سے کشمکش کرنے میں لہولہان ہو گئی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ اس کی کلائیوں سے خون ٹپک رہا تھا۔

میں نے محسوس کیا کہ میں گر رہا ہوں۔ وہ میری طرف بڑھی اور میری دونوں کلائیاں زور سے پکڑ لیں۔ میرے جسم میں سرد لہر دوڑ گئی۔ لالٹین زمین پر گر پڑی۔ میں بیہوش ہو گیا۔

اس کے بعد مجھے خبر نہیں کہ کیا ہوا۔ جس وقت مجھے ہوش آیا۔ میں اسپتال میں تھا۔ دو نرسیں میرے پلنگ کے قریب کھڑی تھیں۔ اور ڈاکٹر میرے قلب کی حالت کا معائنہ کر رہا تھا۔ مجھے محسوس ہوا کہ میں بہت کمزور ہوں۔ اور میری کلائیاں ٹوٹی جا رہی ہیں

شبن لال کے اخراج پر

تحریک التوا کی اجازت نہیں ملی

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ ہندوستانی پارلیمنٹ میں آج ۵ منٹ کے گرماگرم مباحثہ کے بعد اسپیکر ماؤلنکر نے اس تحریک التوا کو مسترد کر دیا۔ جس کے ذریعہ پروفیسر شبن لال سکسینہ کو راج گھاٹ سے ہٹانے کا سوال زیر بحث لانے کی کوشش کی گئی تھی۔

پروفیسر شبن لال سکسینہ گذشتہ دس دن سے راج گھاٹ میں گاندھی جی کی سمادھی پر شکر مل مزدوروں کے مطالبات منوانے کے لئے بھوک ہڑتال کر رہے تھے۔ آج صبح انھیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے راج گھاٹ سے ہٹا کر ریل گاڑی کے ذریعہ گورکھپور روانہ کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک اور تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت نہیں ملی۔ جس میں ایک شہری کو حقوق سے محروم رکھنے کا قانون اٹھایا گیا تھا۔

سردار پٹیل نے اس مباحثہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نے مسٹر شبن لال کو لکھا تھا کہ وہ راج گھاٹ میں بھوک ہڑتال شروع نہ کریں۔ راج گھاٹ ایک مقدس مقام ہے۔ اس کو سیاسی یا ٹریڈ یونین کے مقصد کے لئے آلۂ کار نہیں بنایا جا سکتا۔ انھوں نے مجھے بھی لکھا مگر میں نے جواب دینا مناسب نہ سمجھا۔ چیف کمشنر راج گھاٹ میں اس قسم کے صورت حال کا برابر جائزہ لے رہے تھے۔ جو مسٹر شبن لال کے برت شروع کرنے کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ فضا خراب ہو جائےگی اس بنا پر اور دوسرے اور وجوہوں سے انہوں نے یہ مناسب سمجھا کہ شبن لال کو راج گھاٹ سے ہٹا دیا جائے اگر مسٹر شبن لال اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالنا چاہتے ہیں تو اچھا ہے کہ وہ اپنے عزیزوں سے قریب تر رہیں پھر انھیں شکایت یو پی حکومت سے ہے مرکز سے نہیں۔

سردار پٹیل نے کہا کہ ان کے ہٹانے کے حکم کے ساتھ دہلی سے تین مہینے کے لئے ان کے اخراج کا حکم بھی صادر ہوا تھا۔ مگر بعد کو اسے منسوخ کر دیا گیا۔

سردار پٹیل سے تقریر کے دوران میں کئی سوالات کئے گئے۔ جس کا مناسب جواب انھوں نے اراکین کو دیا۔

صدر کانگریس ڈاکٹر پٹابھی سیتا رمیہ نے تحریک التوا کی معقولیت کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر سکسینہ کو صبح سویرے ٹہلا دیا گیا تحریک التوا کا نوٹس سوا ۹ بجے صبح دیا گیا۔ اور اب جب ہم اس پر بحث کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ حکم اخراج منسوخ کر دیا گیا ہے۔ جس کے تحت مسٹر سکسینہ کو گاڑی پر بٹھا کر گورکھپور روانہ کر دیا گیا ہے۔ اس حکم کے ذریعہ جو غلطی کی گئی ہے۔ وہ اس وقت تک ٹھیک نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس آدمی کو دہلی

[illegible]

واپس نہ لایا جائے جو دہلی سے نکال دیا گیا ہے۔ مسٹر کھنہ۔ مسٹر مہابیر تیاگی اور مسٹر بال کرشن شرما وغیرہ نے بھی اس حکم اخراج کی مذمت کی۔ سردار پٹیل نے جواب دے کر ان کو مطمئن کرنا چاہا۔ مگر کوئی مطمئن نہ ہوا۔ اور صدر کانگریس اور بال کرشن شرما برابر یہ کہتے رہے کہ سردار پٹیل اس ضمن میں جو توجیہیں کر رہے ہیں انہیں کوئی اطمینان بخش نہیں ہے۔ اسپیکر " ہر شخص کو مطمئن کر دینا

حکومت یوپی کے نئے بجٹ میں پانچ لاکھ کی بچت

لکھنؤ۔ ۲۸ فروری۔ آج یوپی اسمبلی میں وزیر مالیات مسٹر سمپورنانند نے جمہوریہ ہند کے قیام کے بعد پہلا بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا۔ ہماری ریاست کی مالی حالت بدستور اچھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی وقت بھی خسارہ کی نوبت نہیں آئی۔ ۵۳ کروڑ ۲۶ لاکھ کی آمدنی۔ اور ۵۲ کروڑ ۲۱ لاکھ کے خرچ۔ اس طرح ۵ لاکھ روپیہ کی بچت۔ ــ کے بجٹ کے سلسلے میں انھوں نے بتایا کہ آج ترقیات پر جتنا روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ اتنا پہلے کبھی خرچ نہیں کیا گیا۔ پھر بھی ہماری حالت درست ہے۔ انھوں نے مزید کہا۔ مزید ٹیکس لگا کر آمدنی بڑھانے کو ناقابل عمل بتاتے ہوئے وزیر مالیات نے کہا کہ بجٹ کو متوازن رکھنے کے خیال سے حکومت کفایت شعاری کے اقدام پر مجبور ہے۔ اور ہر محکمے کے اخراجات میں کانٹ چھانٹ کی گئی ہے۔

وزیر مالیات نے اپنی تقریر میں ہی نئے آئین کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ یہ بوقت علت معلول اور علامت ہے ان نئے سماجی سیاسی اور اقتصادی روابط کا جو ہندوستان عوام کی زندگی کی اب رہنمائی بھی کریں گے اور اس پر اثر انداز بھی ہوں گے۔ انھوں نے کہا، ملک ہند تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ہماری ریاست نے ایک عظیم الشان جمہوریہ کے جزو کی حیثیت سے نہ صرف بیرونی سیاست کے اثرات سے کامل آزادی حاصل کرلی ہے۔ بلکہ بنارس۔ رام پور اور ٹہری گڑھوال کے حالیہ انضمام سے اپنے رقبہ میں بھی اضافہ کرلیا ہے۔

نئے علاقوں کے ابنائے وطن کو تہ دل سے خوش آمدید کہتے ہوئے وزیر موصوف نے یقین دلایا کہ ان کا مفاد حکومت کو اتنا ہی عزیز رہے گا۔ جتنا ریاست کے اور شہریوں کا مفاد عزیز ہے۔

تقریر کے نکات حسب ذیل ہیں

کوئی نیا ٹیکس نہ لگایا جائے گا۔

اضافہ پیداوار کو ہر کام پر ترجیح دی جائے گی۔

غیر ضروری اخراجات کو کم کیا جائے گا۔ محکموں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے ہنگامی اخراجات اور سفر کے بھتوں کو کم کریں۔

اخراط زرکی ودک نظام کے پیش نظر ڈائریکٹ اشننگ کی از سر نو تنظیم کی جائے گی۔

تعلیم پر زیادہ توجہ دی جائے گی۔ ۲۲ ہزار پرائمری اسکول کھولنے کی اسکیم تیار ہے۔ لکھنؤ الہ آباد اور آگرہ یونیورسٹی میں بی ایس سی کلاسوں کی توسیع کے لئے امدادی رقم دی جائے گی۔ فوجی تعلیم اور تربیت کو مزید ضلعوں میں رائج کیا جائے گا۔

کم از کم سو مریضوں کے لئے تپ دق کی ایک صحت گاہ جہانگیر آباد بارہ بنکی یا رامپور میں کھولی جائے گی۔

میڈیکل کالج لکھنؤ میں علاج دندان کے شعبہ کا اضافہ کیا جائے گا۔ اور ایک نیا آیورویدک کالج قائم کیا جائے گا

روپیہ کی کمی کی وجہ سے نئی سڑکیں بنانے کے پروگرام کی رفتار سست ہو جائے گی۔

اس سال بارہ مزید ضلعوں میں عدلیہ کو انتظامیہ سے [illegible]

سرکاری ملازمین کے مکانات کے لئے حکومت ۱۰ لاکھ روپیہ دے گی۔ اجتماعی جرمانوں کی رقم میں سے مقامی طور پر عوامی بہبود کے کام کئے جائیں گے۔

کراچی میں شاہ ایران کی آمد

کراچی یکم مارچ۔ آج دوپہر کے ۳ بجے کے قریب شاہ ایران کے ہوائی جہاز نے کراچی کی سرزمین پر قدم رکھا۔ مسٹر غضنفر علی خان نے گورنر جنرل پاکستان۔ ناظم الدین کا شاہ ایران سے تعارف کرایا۔ اور پھر گورنر جنرل نے وزیر اعظم لیاقت علی خان کو شاہ کے حضور میں پیش کیا۔ وزیر اعظم نے مرکزی حکومت کے دوسرے وزرار سے شاہ کا تعارف کرایا۔ یہ تعارف کی رسم جاری تھی۔ اور دس دس سکنڈ کے وقفہ سے ۲۱ توپیں داغ کر شاہ کو سلامی دی گئی۔ پہلے ایران کا قومی ترانہ اور پھر پاکستان کا قومی نغمہ بجایا گیا۔

شاہ نے مرکزی اور صوبائی حکومت کے وزرار اور والیان ریاست سے تعارف ہو جانے کے بعد بحری بری اور ہوائی فوجوں کا گارڈ آف آنر ہوا۔

گورنر جنرل پاکستان نے شاہ ایران کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ شاہ ایران کی پاکستان میں آمد دونوں ممالک کی دوستی میں اور استواری پیدا کر دے گی۔ اور انھوں نے پاکستان کی حکومت اور عوام کی طرف سے شاہ کو خوش آمدید کہا۔

شاہ ایران نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے اس بات کی تائید کی کہ دونوں ممالک ایک

... سے قریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ انھوں نے پاکستان کی دعوت کا شکریہ اپنی مادری زبان فارسی میں دیا۔

مشرقی بنگال جانے والی ۳ گاڑیاں بند

کلکتہ یکم مارچ ہندوستانی ریلوے کے ذمہ داروں نے آج سے دارجلنگ میل ڈھاکہ میل اور کھلنا پسنجر ٹرینوں کو بند کر دیا ہے۔

اب پاکستان جانے والی صرف تین گاڑیاں چالو رہیں گی۔ آسام میل۔ چٹگام میل۔ اور باریسال پسنجر۔

جیانگ کائی شک کو صدارت کا عہدہ

تارموسا۔ یکم مارچ۔ آج یہاں جنرل سمو جیانگ کائی شیک نے قوم پرور چین کی صدارت کے عہدہ کا چارج لے لیا۔ اس کے لئے ایک خاص تقریب منائی گئی تھی جس میں ڈھائی سو حکام اور ممتاز لوگ شریک تھے۔

دفاع پر ایک ارب ۶۸ کروڑ خرچ

نئی دہلی۔ ۲۸ فروری۔ نئے سال کے بجٹ میں دفاع کے مصارف کے لئے ایک ارب ۶۸ کروڑ کی رقم رکھی گئی جو بجٹ کی مجموعی رقم کی نصف کے قریب ہے۔

پاکستان کو جنگ کی دھمکی نہیں دی گئی

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ آج ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان کے نام تار بھیجا ہے۔ جس میں انھوں نے لکھا ہے کہ ان کا مطلب پاکستان کو جنگ کی دھمکی دینا ہرگز نہیں تھا۔ بلکہ انھوں نے جو اپنی تقریر کے دوران میں کہا تھا کہ اگر دونوں بنگال میں فرقہ وارانہ فسادکی تحقیقات کے لئے ایک مشترکہ کمیشن مقرر کرنے کی تجویز کو پاکستان نے منظور نہیں کیا تو وہ دوسرے پر اثر با امن ذرائع تلاش کریں گے۔

مشرقی بنگال کے ناہگزینوں ہندوستان میں نہیں بسایا جائے گا

کلکتہ ۲ مارچ وزیر بحالیات بابو موہن لال سکسینہ نے یہاں اخباری نمائندوں سے کہا کہ مشرقی بنگال کی موجودہ حالت زیادہ عرصہ تک باقی نہیں رہ سکتی۔ اور حالات بالآخر اعتدال پر آجائیں گے۔ اور وہاں کی اقلیت اطمینان کی زندگی بسر کرنے لگیگی۔ حکومت پاکستان نے اپنے یہاں کے باشندوں کی جان ومال کی ذمہ داری لی ہے اور قتل وغارت اور ظلم اور تشدد کرنے والوں کو سزا دینا اس کا فرض ہے۔ ان خانہ برباد لوگوں کو پھر سے بسانے کے علاوہ ان کے نقصانات کی تلافی کرنا ضروری ہے۔

ریلوے کے لئے ۲ ارب ۷۹ کروڑ!

نئی دہلی ۲ مارچ آج پارلیمنٹ نے محکمہ ریلوے کے مطالبات کو منظور کر لیا۔ اور اس کے اخراجات کے لئے تقریباً دو ارب ۷۹ کروڑ روپیہ کی منظوری دے دی ہے۔



ہندوستان میں اقلیتوں کو تحفظ اور خوش حال زندگی کا حق ہے

علیگڈھ یونیورسٹی میں پنڈت پنت کا خطبہ تقسیم اسناد

علیگڈھ ۲۷ فروری۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی نے علی گڈھ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہماری حکومت میں غیر مذہبی ہے۔ یہاں اقلیتوں کا تحفظ ہی کا حق نہیں ہے۔ بلکہ ایک با عزت اور خوش حال زندگی کا بھی۔ ہندوستانی مسلمانوں کے لئے اس سے زیادہ قابل افتخار بات اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ پاکستان کے وزیر اعظم سرحد کے پار اپنے بھائیوں کی خستہ حالی کے متعلق مبالغہ آمیز الزامات لگائیں۔ اور شکایتیں کریں۔

پاکستان کے عوام کو چاہئے کہ وہ ہندوستانی مسلمانوں کے نجات دہندہ بننے کی کوشش نہ کریں۔ اور اپنے لیڈروں سے کہیں کہ وہ ہندوستانی معاملات میں عمل وزبان کسی طرح بھی دخل نہ دیں۔ پاکستان اپنی اقلیتوں کو باوقار، با عزت پوزیشن دے کر دوسروں کی مدد کر سکتا ہے۔ نہ کہ ان کو اپنے گھروں سے نکال کر۔

وزیر اعظم یوپی نے کہا کہ ڈاکٹر آف لا کی ڈگری دے کر آپ نے جو میری عزت افزائی کی ہے میں اس کا شکر گذار ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ آج میں نے اپنے کو بھی آپ ہی میں کا ایک فرد کہہ سکتا ہوں۔ آپ کو جو ڈگریاں ملیں گی۔ وہ آپ کی محنت کا نتیجہ ہیں۔ اور مجھے ڈگری آپ نے بطور تحفہ عطا کی ہے اور اس جذبہ کے ماتحت دی ہے۔ جو میرے لئے آپ کے دلوں میں ہے۔ میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے میں پچھے وائس چانسلر کا دعوت نامہ قبول کرنے کے متعلق مذبذب تھا۔ اور ساتھ ہی خود کو کسی عالمانہ تقریر کرنے کے قابل بھی نہیں سمجھتا تھا۔

آج جلسہ تقسیم اسناد آزاد اور خود مختار ہندوستان میں منعقد ہو رہا ہے۔ جب سے ہندوستان آزاد اور خود مختار ہوا ہے یونیورسٹی کا یہ پہلا جشن ہے۔ تاریخ میں پہلی مرتبہ یہ قدیم ملک شہنشاہیت کے پنجے سے آزاد ہوا ہے۔ اب اس ملک کے مالک و مختار یہاں کے لوگ ہیں۔ ہمارا نیا آئین ہر طرح مکمل اور جامع ہے آپ نئے ہندوستان میں اپنی زندگی کا نیا دور شروع کرنے جا رہے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ ہر شخص نے اس آزادی کو پوری طرح محسوس نہیں کیا ہے۔ ابتدا میں تھوڑی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ کوئی شخص ہمت نہیں ہارے گا۔ ہم جس نازک دور سے گذر رہے ہیں۔ وہ محض وقتی ہے نئے آئین کے مطابق ہر شہری کو اس کے تمام حقوق دئے جائیں گے۔

علیگڈھ یونیورسٹی کو اپنی زندگی میں بہت سے امتحانات سے گذرنا پڑا ہے۔ لیکن اس نے کبھی ہمت نہیں ہاری اس کے طلبا اپنے اطوار ہوشیاری اور خودداری کے لئے ہمیشہ ممتاز رہے ہیں اس کالج کے بانی ہندوستان کی ممتاز ترین ہستیوں میں سے ایک تھا۔ سرسید احمد نے پورے استقلال سے ہندوستان کے مسلمانوں کی خدمت کی جس میں انھیں بہت سی مشکلات اور اختلافات سے سابقہ پڑا۔ حالانکہ سرسید احمد برٹش حکومت کے خیر خواہ تھے پھر بھی وہ فرقہ پرست نہ تھے۔ انھوں نے کہا تھا کہ لفظ ہندو اور مسلمان صرف مذہبی امتیاز کے لئے اختیار کئے گئے ہیں۔ ورنہ ہر شخص جو اس ملک میں رہتا ہے خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان یا عیسائی ایک ہی قوم سے تعلق رکھتا ہے۔ سرسید نے کالج کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے ۱۸۷۷ء میں کہا تھا کہ اس کالج کے طلبا لوگوں میں اخلاقی و فراخ دلی پیدا کریں گے۔ ایک اور موقعہ پر انھوں نے کہا کہ ہندو سے میری مراد وہ لوگ ہیں جو اس ملک میں رہتے ہیں۔ خواہ مذہب کا کچھ ہو۔ میں خود کو ہندو کہنے میں فخر محسوس کرتا ہوں۔ ۱۹۴۰ء میں علیگڈھ یونیورسٹی نے پاکستان کی پوری حمایت کی۔ یہ اس کی زندگی کی نئی کروٹ تھی۔ لیکن یہ چیز خود بخود ختم ہو گئی۔ اب اور اس کے لئے یونیورسٹی میں کوئی گنجائش یا ضرورت نہیں ہے نام کی مناسبت سے یونیورسٹی کا دائرہ نظر بھی وسیع ہونا چاہئے۔ اسے ہر وہ چیز ختم کر دینا چاہئے جو تنگ نظری یا فرقہ پرستی پر مبنی ہو۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ مسلمان طلبا ہندوستان کی تاریخی چیزوں پر فخر محسوس نہ کریں۔ اور انہیں اپنی سر بلندی نہ محسوس ہو۔ ان کے لئے ملک میں مہاتما بدھ اور گاندھی جی جیسی ہستیاں پیدا ہوئی ہیں۔ اور بھگوت گیتا جیسی کتاب لکھی گئی ہے۔

ہماری حکومت غیر مذہبی ہے جس کا اعلان بار بار کیا جا چکا ہے۔ اور ملک کے آئین میں بھی یہ چیز موجود ہے کہ ہر شخص کو اپنے ملک کی خدمت کرنے اور پھلنے پھولنے کا پورا حق ہے لیکن ملک کے حصوں میں کچھ ایسی چیزیں ہوئیں۔ جن سے عوام میں انتشار پیدا ہوا پھر بھی ہر شخص کو یہ یقین کرنا چاہئے کہ اقلیتوں کو پورے تحفظ اور با عزت و خوش حال زندگی کا پورا حق ہے پاکستان کے وزیر اعظم نے ہندوستان کے مسلمانوں کی بابت ہم پر جو الزامات عائد کئے ہیں۔ یا جو شکایات کی ہیں وہ صحیح نہیں ہیں۔ ہماری غیر مذہبی حکومت ایک شہری اور دوسرے شہری میں کوئی امتیاز نہیں رکھتی۔ ہمارے ملک کے ہر ایک شعبہ میں مسلمان موجود ہیں۔ ہندوستان کے مسلمان صرف اپنے ہی ملک کے وفادار ہو سکتے ہیں۔ ان کے لئے پاکستان ایک غیر ملک کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اگر ضرورت ہو تو وہ اپنے ملک کے تحفظ کے لئے اپنا جان و مال تک قربان کر دیں گے۔ خود سرسید نے اپنے زمانے میں مسلمانوں سے ٹرکی کے مقابلہ میں برطانی حکومت کا ساتھ دینے کو کہا تھا۔ مجھے اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ آپ پاکستان کے لوگوں سے کہہ دیں گے کہ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کے محافظ بننے کا ڈھونگ نہ رچائیں۔ اور آپ کے معاملات میں دخل نہ دیں۔ ہمارے آئین میں ہر فرد کے وقار کو قائم رکھنے اور قوم کے اتحاد کا وعدہ کیا ہے۔ اس وعدہ کو عملی جامہ پہنانے ہماری یونیورسٹی کا کام ہے۔ ایک غیر مذہبی حکومت میں فرقہ وارانہ یونیورسٹی کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ اب تک علی گڈھ یونیورسٹی میں صرف مسلمان طلبا ہی تعلیم پا سکتے تھے لیکن یہ پابندی ہٹ جانا چاہئے۔ ہمارے ملک میں مذہب کی بنیاد بجائے اتحاد کے تفریق اور تقسیم کی جڑ ثابت ہوئی ہے۔

پنڈت پنت نے آخر میں طلبا سے کہا کہ وہ بہتر سے بہتر ضبط و نظم کا مظاہرہ کریں۔ کیوں کہ حکومت چلانے کے لئے انھیں اطاعت کرنا بھی سیکھنا چاہئے۔ اس کے علاوہ اگر کسی ادارہ میں نظم درست نہیں ہے تو ادارہ اور اس کے ممبر سب بدنام ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ اپنے آپ پر قابو نہیں رکھتے۔ وہ اپنی تعلیم سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ہم اپنے نوجوانوں سے صرف یہ امید کرتے ہیں کہ وہ اپنے قومی رہنماؤں کی جگہ لیں۔ اور آزاد ہندوستان کی تعمیر میں حصہ لیں۔ بلکہ مہاتما گاندھی کے پیغام کو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہونچائیں تاکہ کائنات میں امن اور خوشحالی کا دور دورہ ہو۔

مرکزی بجٹ کا اثر ہم پر!

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ مرکزی حکومت کے وزیر مالیات نے ہند پارلیمنٹ میں ۱۹۵۰ء کا بجٹ پیش کرتے ہوئے جو تقریر کی اس کے وہ پہلو جن سے عوامی زندگی پر اثر پڑے گا حسب ذیل ہیں۔

کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا جائے گا۔ مقامی استعمال کے لئے ڈاک کا لفافہ دو آنہ کے بجائے ایک آنہ کا ہو جائے گا۔ اور پوسٹ کارڈ تین پیسے کے بجائے دو پیسے کا۔ تجارتی منافع کا ٹیکس ختم کر دیا جائے گا معمولی تار کی شرح کم سے کم نو آنے سے گھٹا کر آٹھ آنہ اور ایکسپریس تار کی کم سے کم شرح ایک روپیہ دو آنہ سے ایک روپیہ کر دی جائیگی ۱۰ ہزار سے ۱۵ ہزار تک کی آمدنی پر انکم ٹیکس کی شرح ۲ آنے فی روپیہ کے بجائے ۳ آنے روپیہ کر دی جائے گی۔ اور ۱۵ ہزار سے زیادہ آمدنی پر ۵ آنے کے بجائے ۴ آنے۔

ایڈیٹر، پرنٹر و پبلشر خواجہ عبد السلام ... انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT KANPUr

رجسٹرڈ نمبر ۱۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن بمبئی

. 1925
GD. NO.
406

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

قیمت
سالانہ
سالانہ رعایتی
ششماہی
سہ ماہی
فی پرچہ ۲

جلد ۵۰
نمبر ۱۰
کانپور شنبہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۲۱ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۹ھ

KANPUR SATURDAY
11th MARCH 1950
50
10

ادبیات

ہو تو گیا

(از جناب انور صابری صاحب)

صدیوں کی مصیبت ختم ہوئی کچھ عیش کا ساماں ہو تو گیا
برسوں سے اندھیرا تھا جس میں اس گھر میں چراغاں ہو تو گیا

کلیاں تو کھلیں غنچے تو ہنسے پورے نہ سہی کم، کم ہی سہی
مدت کا خزاں خوردہ گلشن مانوس بہاراں ہو تو گیا

پابند قفس، مجبور فغاں، برباد چمن، محروم زباں
شاداب دل و، آزاد نظر، مسرور و غزل خواں ہو تو گیا

ارباب چمن کو جواب تک بیرون گلستاں رکھتا تھا
کیا جانے کس مجبوری سے۔ بیرون گلستاں ہو تو گیا

اُبھری تو ہے کچھ تعمیر خرد۔ تخریب جنوں کچھ کم تو ہوئی
بیزار گریباں وحشی کو۔ احساس گریباں ہو تو گیا!

طوفاں کے تھپیڑے کھا کھا کر، جو، تا لب ساحل پہونچا ہی
اس ڈوبنے والے کو آخر اندازۂ طوفاں ہو تو گیا

جینے کا سلیقہ آ تو گیا مر مر کے، مصیبت سہہ سہہ کر
تدبیر کا یہ نازک پہلو، تقدیر کا عنواں ہو تو گیا

اب دار و رسن کا ذکر ہی کیا۔ اب قید محن کی باتیں کیوں
یہ قصۂ پارینہ آخر۔ افسانۂ زنداں ہو تو گیا

تاریک فضائے ہستی تھی، جس کے نہ فروزاں ہونے سے
آخر وہ چراغ مہر و وفا سینوں میں فروزاں ہو تو گیا

سینے سے جو بوڑھے مالی کے اپنوں کی بدولت بہہ نکلا
اس پاک لہو کا ہر قطرہ جان چمنستاں ہو تو گیا

دنیائے اسلام

مشرق وسطیٰ کے امن میں مصر کا حصہ

قاہرہ۔ ۸ مارچ حکومت مصر کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حال ہی میں مصر کے تمام غیر ملکی سفیروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں اس مسئلہ پر غور کیا گیا کہ مشرق وسطیٰ کے قیام امن میں مصر کیا حصہ لے سکتا ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس کانفرنس میں ان امور پر خوض کیا گیا ہے کہ عرب ممالک میں مصری سفیروں کی حالیہ کانفرنس کے فیصلے۔ مصر کے قومی مطالبات اور تقاضے مشرق وسطیٰ اور مغربی بلاک میں عالمی قیام امن کا رشتہ کمیونزم کی روک تھام کے لئے اسلام اور عیسائیت کا اشتراک عمل۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کانفرنس میں برطانیہ کے متعلق کی معاشی اور سیاسی پالیسی پر بھی غور کیا گیا۔

شام اور شرق اردن کی سرحد بند

دمشق ۸ مارچ شام کے وزیر اعظم خالد بے اعظم نے ایک صحافتی کانفرنس میں بتایا ہے کہ اگر شرق اردن اور اسرائیل کے معاہدے پر عمل کیا گیا تو شامی حکومت شرق اردن سے اپنی سرحدیں بند کر دیں گی۔

خالد بے نے کہا کہ اسرائیل سے تجارتی یا کوئی اور معاہدہ کرنا۔ اسرائیل کے خلاف عرب ریاستوں کی معاشی ناکہ بندی کو نقصان پہونچانا ہے۔

اردن اور اسرائیل کے درمیان سمجھوتہ

دمشق۔ ۵ مارچ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت اردن اور اسرائیل کے درمیان ملکیت تجارت اور دوسرے معاملات کے متعلق ایک ۵ سالہ سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس سمجھوتہ میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل کے علاقہ میں جو عرب ملکیت ہے۔ وہ ان کے مالکوں کو واپس کر دی جائیں گی۔ یروشلم کے علاوہ سرحدوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ اور تجارتی تعلقات پھر سے جاری کئے جائیں گے اور اردن کو حیفہ کی بندرگاہ سے تجارت کی اجازت ہوگی۔

اسرائیل کی سلطنت بڑھانے کی تیاری

قاہرہ۔ عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عزام پاشا نے آج اعلان کیا کہ حکومت اسرائیل کے سامنے یہ سوال ہے کہ یا تو وہ ختم ہو جائے یا اپنی حکومت کی توسیع کرے۔ چنانچہ آج وہ جارحانہ اقدام کے لئے اقوام چیکوسلواکیا اور دوسرے ممالک سے اسلحہ حاصل کر رہا ہے۔ اور وہ اب عرب فوجوں سے کہیں زیادہ تازہ ترین اسلحہ سے مسلح ہیں اسرائیل کی حکومت کو روپیہ اور سپاہی نذروں پر مل رہے ہیں۔ اب یہودیوں کے لئے اپنی سلطنت وسیع کرنے یا موت کا سوال ہے۔

ترکی میں سیلاب

استنبول ۸ مارچ معلوم ہوا ہے کہ دریائے برشوک میں سیلاب آ گیا ہے۔ جس میں وادی الکنیب کے چودہ اشخاص غرقاب اور پچاس ہزار باشندے بے گھر ہو گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہزاروں میل تک سرزدعہ علاقہ تہ آب ہے۔ اور رسل و رسائل کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ وادی کے آس پاس گاؤں کے سیلاب کے اثر میں آ گئے ہیں۔ اور وہاں مزید اشخاص کے غرقاب ہونے کا اندیشہ کیا جا رہا ہے۔ اناطول کے دوسرے علاقوں میں بھی سیلاب آنے کی خبریں ملی ہیں۔

امریکہ اور ایران پر معاہدۂ دوستی

طہران ۸ مارچ معلوم ہوا ہے کہ واشنگٹن کے ایرانی سفیر مسٹر حسین اعلیٰ جب جون میں یہاں آئیں گے تو ایران اور امریکہ میں دوستی اور تجارت اور جہازرانی کے معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے۔ اسوقت ان دونوں ملکوں میں اس معاہدہ کے مطابق گفت و شنید جاری ہے۔

عراق سے یہودیوں کا انتقال

قاہرہ، ۸ مارچ بغداد سے اطلاع ملی ہے کہ گذشتہ روز عراقی پارلیمنٹ نے ایک قانون کی منظوری دی جس کے تحت ان تمام یہودیوں سے قومیت واپس لی جاسکے گی جو عراق سے ہمیشہ کے لئے جانے کے درخواست دیں گے عراق سے غیر قانونی طور پر انخلا کرنے والوں پر بھی یہ قانون لاگو ہوگا۔ اسطرح سے جن لوگوں سے قومیت چھین جائے گی انہیں ملک سے خارج کیا جا سکے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جان پر تو حق عزم مستقل میں ہے — زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت ہفتہ وار کانپور

جلد ۵ کانپور شنبہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء نمبر ۱۰

پنڈت نہرو کا بنگال کو الوداعی پیغام

پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے ۹ مارچ کو کلکتہ سے دہلی جاتے وقت اپنے الوداعی پیغام میں کہا۔ ہندوستان کے ہر ہر شہری کا تحفظ بلا لحاظ مذہب خواہ وہ ہندوستان میں ہو یا پاکستان میں ہماری اہم ذمہ داری ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ بنگال کے مسئلہ کا سب سے اہم پہلو ان لوگوں کی حفاظت کا انتظام ہے جو اس دفعتہً خوف و ہراس میں گھرے ہوئے ہیں۔ اور ہم اس کو فوری حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جہاں تک اس مسئلہ کے لمبے منصوبہ کا سوال ہے۔ اس پر ابھی بحث کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ حالانکہ اس کا علاج تلاش کرنے میں متعلق میرے ذہن میں بہت سی باتیں ہیں۔

اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ کلکتہ کے تین دن کے قیام میں مختلف خیالات کے لا تعداد آدمیوں سے ملا۔ میں نے ان سے واقعات معلوم کرنے کی کوشش کی۔ اور انھوں نے جو تجاویز پیش کیں ان پر تبادلۂ خیال کیا۔ بن گاؤں کے علاقہ کا دورہ کر کے میں مشرقی بنگال کے آئے ہوئے بہت سے نئے پناہ گزینوں سے بھی ملا۔ اور کلکتہ میں پارک سرکس کے مسلمانوں کے کیمپوں میں گیا۔

"حالات کی نزاکت اور اہمیت سے کافی متاثر ہوا ہوں۔ اور مجھے ان لوگوں کی حفاظت ضروری معلوم ہوتی ہے جن کی اس کی ضرورت ہے مجھے یہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں جو قدم اٹھایا جائے اس کے نتائج پر ہر پہلو سے غور کر لیا جائے تاکہ ہمارے ملک اور قوم کے لئے اس کا کوئی نتیجہ نہ ہو میرے اوپر پریشانی اور ذمہ داری کا بڑا بوجھ تھا۔ اور اسی لئے میں نے ان دوستوں کو بھی اس میں حصہ دار بنایا۔ جو مجھ سے ملنے آئے تھے۔ اگر ہمیں باوقار اور موثر طریقہ سے کام کرنا ہے تو اس ذمہ داری میں سب ہی کو حصہ لینا پڑے گا۔ بنگال کا مسئلہ اس وقت ہندوستان کے لئے سب سے اہم اور میرے ذہن میں بھی سب باتوں سے قطع نظر اسی کی جگہ سب سے زیادہ ہے۔ میں اہم امور کی وجہ سے کلکتہ سے دہلی جا رہا ہوں۔ لیکن مجھے امید ہے کہ میں ایک ہفتہ کے اندر پھر واپس آؤں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں بنگال کے مصیبت زدہ لوگوں سے قریب رہ کر اس مسئلہ کو زیادہ موثر طریقہ سے حل کر سکتا ہوں۔

"اس مسئلہ کے دو پہلو ہیں۔ ایک فوری اور دوسرا طویل منصوبہ۔ میں طویل منصوبہ پر اسی وقت بحث نہیں کروں گا۔ حالانکہ اس سے میرا ذہن پر ہے۔ اور ہمیں کوئی علاج نکالنا ہے۔

فوری ضرورت اس بات کی ہے کہ ان لوگوں کا تحفظ کیا جائے جو خطرہ میں ہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے محفوظ سفر کا انتظام کرنا ہے۔ جو آنا چاہتے ہیں۔ ان دونوں مسائل کو حل کیا جا رہا ہے۔

"میں نے مشرقی بنگال میں واقعات کے متعلق جو باتیں سنیں یا پڑھی ہیں۔ ان سے مجھے بڑا رنج ہوا ہے۔ ان کا سیاسی پہلو جو بھی ہو لیکن ہم میں سے کوئی ان لوگوں کی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتا جو خطرہ میں ہیں۔ اور تحفظ و نجات کے خواہاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں کی حالت پر بھی افسوس ہے جو ہندوستان کے مختلف حصوں میں بلا کسی جرم کے پریشان ہوئے ہندوستان کا ہر شہری خواہ وہ ہندوستان میں ہو یا پاکستان میں اور اس کا مذہب کچھ بھی ہو۔ ہماری مخصوص ذمہ داری ہے کہ لیکن اس کے علاوہ ہمارے اوپر اپنے بھائیوں کی ذمہ داری بھی ہے۔ ہم اس ذمہ داری کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ اور اسی کے مطابق اقدامات کر رہے ہیں۔ اقلیتوں کو پورا تحفظ ملنا چاہیئے۔ اور جہاں اس کی کمی ہو۔ وہاں اقلیتوں کو دوسری جگہ پناہ لینے کی اجازت ہونا چاہیئے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس پر عمل کرائیں۔ ہمیں اپنی اقلیتوں کے لئے پہلے اپنے فرائض ادا کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد دوسروں پر بھی ان فرائض کی ادائیگی کا زور دینا چاہیئے۔ ہمیں اپنی اقلیتوں کا پورا تحفظ کرنا چاہیئے۔ خودداری اور قومی وقار کا یہی تقاضہ ہے۔

بہت سے مزدور خوف کی وجہ سے کارخانوں میں کام کرنے نہیں جا رہے ہیں۔ لیکن جتنے ہی جلد وہ کام پر واپس جائیں گے۔ اتنا ہی عوام و ملک کے لئے مفید ہوگا۔" مشرقی بنگال سے جو پناہ گزین آ رہے ہیں ان کی دیکھ بھال کے لئے باقاعدہ کوشش و انتظام کی ضرورت ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ اس کا انتظام کیا گیا ہے مجھے اس بات سے بڑا اطمینان ہے کہ تمام خیالات کے لوگوں نے متفقہ طور پر اسی خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ اپنے اختلافات اس نازک موقع پر ختم کر دیں گے۔ ہم اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے امید کرتا ہوں کہ یہ ہندوستان اور بنگال کے لئے کافی مفید ثابت ہوگا۔ ہمیں ان جذبات کو تعمیری کوششوں کے صحیح راستہ کی طرف لے جانا ہے۔

ان تمام باتوں کے علاوہ ہم کو یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم اپنے ملک کے مستقبل اور عزت کے امانت دار ہیں اور ہمیں یہ چاہیئے کہ ہم کوئی ایسا خراب کام نہ کریں جس سے اس دھبہ کو لگے۔ میں بہت اس اعتماد کے لئے بہت مشکور ہوں جو یہاں لوگوں نے مجھ پر کیا ہے۔ اور جس محبت سے وہ میرے ساتھ پیش آئے۔

کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے کیلئے ثالث

(لیک سکسس ۱۰ مارچ) ہندوستان نے آج حفاظتی کونسل کو بتایا کہ وہ اس پر تیار ہے کہ متحدہ اقوام کے کشمیر کمیشن کی جگہ پر متحدہ اقوام کا ایک نمایندہ مقرر کرایا جائے۔ بشرطیکہ وہ شخص ہندوستان کے لئے قابل قبول ہو۔ ہندوستانی نمایندہ سر بنگل نرسنگھ راؤ نے ایک بیان پڑھا۔ انھوں نے کہا کہ برطانیہ امریکہ ناروے اور کیوبا نے ۲۴ فروری کو جو مسودہ قرار داد پیش کیا تھا اس کے متعلق میری حکومت نے یہ بیان دینے کی ہدایت کی ہے۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ جنرل میک ناٹن کی پیش کردہ فوجیں ہٹانے کی تجویز کے متعلق مسٹر راؤ نے فروری میں جن خیالات کا اظہار کیا تھا۔ حکومت ہند ان کا اعادہ کرنا چاہتی ہے۔ چار طاقتی قرار داد میں فوجیں ہٹانے کی جو تجویز ہے۔ اس میں جنرل میکناٹن تجویز کے ہی اصول کا ذکر ہے۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ "میری حکومت کو تمہید پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا ہے۔ قرار داد کے پہلے پیرا گراف میں ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کو دعوت دی گئی ہے کہ پانچ ماہ کے اندر میک ناٹن تجویز کے ... اصولوں میں ایسی ترمیم کرنے کے بعد جن پر دونوں ملک رضامند ہوں۔ فوجیں ہٹانے کے پروگرام پر عمل درآمد کریں گے۔

"فروری کو میں نے کونسل کے سامنے جو بیان دیا تھا اس میں جنرل میکناٹن کی تجویز پر اور کشمیر کے قضیہ کے جو قانونی اور اخلاقی پہلو ہیں ان پر میں نے اپنی حکومت کے خیالات کی اچھی طرح وضاحت کر دی تھی۔ ان میں رکاوٹ ڈالنے کی نیت نہیں شامل ہے اور وہ خیالات معقول اور حق بجانب ہیں۔ اور میری حکومت ان کا اعادہ کرنا چاہتی ہے۔

قرار داد کے دوسرے پیرا گراف میں تجویز کیا گیا ہے کہ اس پیرا گراف میں بتائے ہوئے کاموں کو متحدہ اقوام کا ایک نمایاں نمایندہ سر انجام دے۔ میری حکومت چاہتی ہے کہ جو نمایندہ چنا جائے۔ وہ اس کے لئے قابل قبول ہو۔ دوسرے پیرا گراف کے ضمنی پیرا گراف اے میں بیان کیا گیا ہے کہ متحدہ اقوام کے نمایندے کے فرائض میں یہ بھی داخل ہوگا کہ وہ پہلے پیرا گراف میں بیان کئے ہوئے فوجیں ہٹانے کے پروگرام میں مدد دے۔ اور اس کی نگرانی کرے۔ اور فریقین میں آئندہ جو سمجھوتے ہوں ان کی تاویل کرے۔

حکومت ہند فرض کئے لیتی ہے کہ یہ بات ان سمجھوتوں کے لئے کہی گئی ہے جو فریقین میں آئندہ طے پائیں۔ اسی طرح وہ یہ بھی فرض کئے لیتی ہے کہ دوسرے پیرا گراف کے ضمنی پیرا گراف (د) میں جن سمجھوتوں کا تذکرہ ہے۔ ان سے مراد وہ سمجھوتے ہیں جو فریقین میں فوجیں ہٹانے کے متعلق آئندہ طے پائیں۔

قرار داد کے تیسرے پیرا گراف میں جو شرط رکھی گئی ہے۔ اس پر میری حکومت پوری طرح عمل درآمد کرنے کا مصمم ارادہ رکھتی ہے۔

لیک سکسس (سر ظفر اللہ ۹ مارچ۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ برطانیہ کے نمایندہ سر ٹرینس شون نے جو وضاحت کشمیر کی چار طاقتی تجویز کی کی ہے اس سے اقوام متحدہ کے مشاہدین کی رائے کے مطابق دشواریوں میں کمی کی بجائے اضافہ ہو گیا ہے۔

سر ٹرینس نے یہ وضاحت تجویز کے محرکین یعنی برطانیہ امریکہ کیوبا اور ناروے کی طرف سے کی ہے۔

سر ٹرینس کے تجزیہ کے بعد پاکستانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ نے کہا کہ "میری حکومت کو آخری خندق تک پیچھے ہٹا دیا گیا ہے۔ رائے طلبی کے شرائط میں اس سے زیادہ تبدیلی پاکستانی حکومت کے لئے ناقابل قبول ہوگی۔ اس سے غالباً ان کا مطلب یہ تھا کہ جس وضاحت کے وہ طالب ہیں اگر پاکستان کے حق میں نہ ہوئی تو وہ تجویز کو نہ مانے گا۔ سر ظفر اللہ برطانی نمایندہ کی اس وضاحت کو مان گئے جو میک ناٹن تجویز کی بنیاد پر تھی۔ سر ٹرینس نے اپنی وضاحت میں کہا ہے کہ ریاست کشمیر کے اندر تمام فوجوں کو ہٹایا جائے گا۔ اور اس میں ریاست کے تمام علاقے آ جائیں گے۔ جن میں شمالی علاقہ بھی شامل ہے۔ اور یہ کام اس طرح کیا جائے کہ جنگ جاری ہونے کے امکانات کم سے کم رہ جائیں۔ "فروری کو ہندوستان نے کہا تھا کہ فوج ہٹانے کے پروگرام میں ریاستی فوج شامل نہ ہوگی۔

پاکستانی وزیر خارجہ برطانی نمایندہ کی اس وضاحت سے مطمئن ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ ادارہ متحدہ اقوام کا نمایندہ صرف فوجیں ہٹانے کے آئندہ سمجھوتوں کی وضاحت کرے گا۔ سر ظفر اللہ کا خیال ہے کہ اس نمایندہ کو پچھلے سمجھوتوں کی وضاحت کا بھی اختیار ہونا چاہیئے۔ ہندوستانی نمایندے نے کہا تھا کہ اس کو صرف آئندہ سمجھوتوں کی وضاحت کا اختیار ہونا چاہیئے۔

سر ظفر اللہ نے کہا کہ وضاحت کا سب سے تشویشناک حصہ وہ ہے جس میں سر ٹرینس نے کہا کہ اگر نمایندہ کو تحقیقات کے بعد عام رائے طلبی ناممکن معلوم ہو تو اس کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ اس مقصد کے علاوہ دوسری تجویز بھی پیش کر سکے۔

تیسری بات جس پر پاکستانی وزیر خارجہ نے اعتراض کیا وہ سر ٹرینس کا یہ بیان ہے جس میں انھوں نے کہا ہے کہ اگر ادارہ اقوام متحدہ کے نمایندہ کو یہ معلوم ہوا کہ شمالی علاقہ کے انتظام کی وجہ سے جنگ ہو جائے گی تو وہاں کے لئے دوسرے انتظام کی تجاویز پیش کر سکتا ہے۔ سر ظفر اللہ نے کہا کہ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ شمالی علاقہ میں مہاراجہ کا انتظام پھر سے قائم کرنے کا خیال ہے۔ اس معاملہ میں پاکستان کو محرک کے خیالات معلوم ہونا ضروری ہیں۔

آئینہ کانپور

ہولی بخیریت ہوگئی

ہولی ۸ مارچ سے شروع ہوئی تھی بعد آج ۱۰ مارچ کو ہولی کا میلہ خوشی اور مسرت کے ساتھ ہوگیا۔ کانپور میں کم و بیش ایک ہفتہ ہولی کی رنگ رلیاں رہتی ہیں۔ لیکن موجودہ حالات میں یہ رنگ رلیاں باعث تکلیف ہو جاتی ہیں۔

لیکن خدا کا شکر ہے کہ کانپور میں کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہونے پایا۔ اور جس کے لئے اہل شہر کی رواداری اور خصوصاً حکام کی مستعدی محنت اور تدبر کی جس قدر تعریف کی جائے وہ کم ہے۔

محتاج خانہ

کانپور میونسپل بورڈ میں جب سے پنڈت برہمانند مصرا چیرمین ہوئے ہیں۔ ایک نئی روح پیدا ہوگئی ہے۔ بورڈ اس مسئلہ پر غور کر رہا ہے کہ کانپور کے قریب ایک بڑا قطعہ زمین لے کر محتاج خانہ قائم کیا جائے جس میں اپاہجوں اور بیکار لوگوں کو رکھا جائے۔ اور جس کام کے قابل یہ اپاہج اور غریب ہوں ان سے کام بھی لیا جائے۔ تاکہ یہ لوگ شہر پر بار نہ بن سکیں۔

کمیونسٹ قیدیوں اور پولیس میں تصادم

۴ مارچ کو کانپور ڈسٹرکٹ جیل کے کمیونسٹ قیدیوں اور پولیس میں تصادم ہو گیا تھا جس میں ۳۹ پولیس افسر اور ۱۹ کمیونسٹ زخمی ہوئے۔

کمیونسٹوں کو دوسرے قیدیوں سے ملنے کی اجازت نہ ملنے پر کمیونسٹوں نے پولیس جیلی کر حملہ پر خشت باری کی۔ بتایا جاتا ہے کہ کمیونسٹوں نے جیل کے عملہ اور دوسرے قیدیوں سے مل کر ہولی منانے کا مطالبہ کیا۔ انھیں سمجھانے کی ہر امکانی کوشش کی گئی لیکن سمجھوتہ نہ ہو سکا تو کمیونسٹ مشتعل ہو گئے اور پولیس اور جیل کے عملے پر زبردست خشت باری کی جس سے ۳۹ پولیس افسر زخمی ہوئے۔ جن میں پولیس سپرنٹنڈنٹ مسٹر ردان سنگھ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ۲ سب انسپکٹر اور ایک ریزرو انسپکٹر کو شدید چوٹیں آئیں۔

ضلع مجسٹریٹ جو موقع پر موجود تھے ہلکے لاٹھی چارج کا حکم دیا جس سے ۱۹ کمیونسٹوں کو چوٹ آئیں لیکن کوئی شدید طور پر زخمی نہیں ہوا۔

معلوم ہوا ہے کہ اس میں حصہ لینے والے کمیونسٹ قیدیوں پر مقدمہ چلے گا۔ فساد کی جانچ کے لئے ایک مجسٹریٹ کو مقرر کیا گیا ہے۔

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

ملک کے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مقامی حکام نے ۲ ماہ کے لئے شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے جس کے ماتحت ہر قسم کے جلوس و میٹنگ و لاؤڈ اسپیکر وغیرہ بلا اجازت کے نہیں نکل سکتے ہیں۔

لازمی تعلیم کیلئے رائے شماری

لازمی ابتدائی تعلیمی اسکیم کے سلسلہ میں کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے ان تمام لڑکوں اور لڑکیوں کی اعداد و شمار ہوگی جن کی عمر ۵½ برس اور گیارہ برس کے درمیان ہے۔ یہ مردم شماری سارے شہر میں ۱۳ مارچ سے ۱۱ مارچ تک ہوگی۔

میونسپل بورڈ کے چیرمین مسٹر برہمانند مصرا نے پبلک سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کام میں امداد دیں۔ غلط اطلاع دینے والا سزا کا مستوجب ہوگا۔

فوجی اسلحہ غائب

کانپور کنٹونمنٹ میں ایک اسلحہ خانہ سے چار رائفلیں پانچ ریوالور اور بارود کے ایک ہزار راؤنڈ چوری ہو گئے ہیں۔ چار سنتری جن میں سے دو اس وقت ڈیوٹی پر تھے۔ فرار ہیں۔ چوری کا علم مارچ کو ایک بجے رات کو ہوا جب دو نئے سنتری ڈیوٹی بدلنے آئے۔ انھوں نے تالا کھلا پایا۔

مقامی پولیس سی آئی ڈی اور ملٹری کے حکام کی مدد سے تحقیقات کر رہی ہے۔

ودیارتھی جی کو صدمہ

سری ہری شنکر ودیارتھی پریسیڈنٹ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے خسر بابو گور پرشاد ۹ مارچ ۲ بجے دن کو ایک طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ ۱۰ مارچ کی صبح کو بھیروں گھاٹ میں کریا کرم ہوگا۔ ہم کو اس صدمہ میں ودیارتھی جی کے ساتھ پوری ہمدردی ہے۔

مزدور اپنے کو رجسٹر کرائیں

اسسٹنٹ پبلک ریلیشن انیسر ریجنل ایمپلائمنٹ ایکسچینج اطلاع دیتے ہیں کہ "کانپور کے ٹیکسٹائل ملوں کے تمام مستقل اور عارضی کام کرنے والے جو یکم جولائی ۱۹۴۹ء یا اس کے بعد چھانٹ دئے گئے تھے۔ وہ پول (POOL) اسکیم کے ماتحت جو جاری کر دی گئی ہے۔ اپنے کو رجسٹرڈ کرانے کے مستحق ہیں۔ ان کو رجسٹر کرانے کے لئے مندرجہ ذیل دفتر قائم کر دئے گئے ہیں۔

(۱) گوالٹولی سب آفس (نیو وکٹوریہ مل کے سامنے)
۲. کالپی روڈ سب آفس (جے کے جوٹ مل کے سامنے)
۳. جوہی سب آفس (سودیشی کاٹن مل کے سامنے)
۴. کوپر گنج سب آفس (میونسپل بورڈ کے دفتر کے سامنے)

बहुक्म श्री मुहम्मद अहमद साहब सिविल जज दर्जे दोयम कान पुर

सम्मन वास्ते करार दाद उमूर तनकीह तलब

(आर्डर ५, कायदा १ व ५)

नम्बर मुकद्दमा १५० सन ४९

अदालत सिविल जज दोयम जिला कानपुर

मु० राम पियारी वगैरा मुद्दई

बनाम ब्रिज लाल उर्फ लल्लो वल्द राम गुलाम कौम ब्रिह्मन सकिन ठकना पुरवा कान पुर मुद्दा अलेह

हर गाह मुद्दईयान ने आप के नाम एक नालिश बाबत ८०००) के दायर की है लिहाजा आप को हुक्म होता है कि आप बतारीख चौबीस २४ माह मार्च सन १९५० बवक्त १० बजे दिन के असालतन या मार्फत वकील के जो मुकद्दमा के हालात से करार वाकई वाकिफ किया गया हो और कुल उमूरात अहम मुतअल्लका मुकद्दमा का जवाब दे सके या जिसके साथ कोई और शख्स हो कि जो जवाब ऐसे सवालात का दे सके हाजिर हो और जवाब दही दावा की करो और आप को लाजिम है कि उसी रोज जुमला दस्तावेजात पेश करें जिन पर आप बताईद अपने जवाब दिही के इस्तदलाल करना चाहते हों और आप अपना ब्यान तहरीरी तारीख २३-३-५० दाखिल अदालत हाजा कीजिये।

आप को इत्तिला दी जाती है कि अगर आप बरोज मजकूर आप हाजिर न होंगे तो मुकद्दमा बगैर हाजरी आप के मसमूअ और फैसल होगा।

बसबत मेरे दस्तखत और मुहर अदालत के आज बतारीख २८ माह २ सन १९५० ई जारी किया गया।

बहुक्म- राधा मोहन लाल
अहालिया मुनसरिम
अदालत सिकन्ड सिविल जज
कान पुर

(मु: आ०)

سبدِ گل

معلوم ہوا ہے کہ انگلستان کے ماہرین جراثیم نے بڑی کوشش کے بعد یہ پتہ چلایا ہے کہ نمونیہ اور خون کو زہریلا بنانے والے جراثیم نوٹوں کے ذریعہ پھیلتے ہیں۔ ہر شائع ہونے والے پانچ نوٹوں میں ایک نوٹ اپنے دامن میں زہریلے جراثیم ضرور لئے ہوتا ہے۔ انھوں نے بنکوں سے سفارش کی ہے کہ نوٹوں کو دوبارہ جاری کرنے سے پہلے انھیں جراثیم زنے والی دواؤں سے صاف کر لیا جائے۔

انگلستان کے ماہرین آج اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ اور ہمارے یہاں کے بزرگوں نے اس راز کا انکشاف معلوم نہیں کتنے دن پہلے کر لیا تھا۔ اور کہا تھا کہ جھگڑے کی جڑ اور بس کی گانٹھ زر، زمین، زن ہے۔ جہاں تک زمین کا تعلق ہے۔ اس کا جھگڑا تو خاتمہ زمینداری نے چکا دیا ہے۔ اب رہا زن کا مسئلہ وہ بھی ہندو کوڈ بل کے منظور ہوتے ہی ختم ہو جائے گا۔ لیکن زر کا مسئلہ بڑا ٹیڑھا ہے۔ انگلستان کے ماہرین نے زر کے زہریلے جراثیم مارنے کا جو نسخہ بنکوں کو بتایا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ مرض کی تہہ تک نہیں پہونچے ہیں محض جراثیم دیکھ کر گھبرا گئے۔ اور ان کے مارنے کی فکر کرنے لگے۔

حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ زائد روپیے کا وہ بد گوشت جو سارے سماج کے جسم پر نکل آیا ہے۔ اور جس کے زہریلے جراثیم پھیل کر پوری فضا کو گندہ بنائے ہوئے ہیں۔ جب تک باقی رہے گا۔ نوٹوں کے زہریلے جراثیم ختم نہیں کئے جا سکتے۔

اب رہے نمونیہ کے جراثیم یہ نوٹوں میں کہاں سے پہونچ گئے۔ تو تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا کہ نمونیہ کے جراثیم صرف چھوٹے نوٹوں میں پائے جاتے ہیں۔ جو پھولے ہوئے جسم کے بجائے پچکے ہوئے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور بھوک سے پریشان ہو کر کمانے کی تلاش میں بازار میں آ جاتے ہیں۔ اور پھر گھر جانا نصیب نہیں ہوتا ہے۔ اور بڑے سیٹھ انھیں بھی گرفتار کر کے بنک میں بند کرتے ہیں۔ اس طرح بڑے چھوٹے نوٹ مل کر نمونیہ اور خون کو زہریلا بنانے والے جراثیم پھیلاتے اور زندگی اجیرن کرتے رہتے ہیں۔

اس لئے ہماری رائے ہے کہ جب تک پھولے تو ند اور پچکے پیٹ پر مساوات کی سرا دن چلا کر برابر نہ کیا جائے گا سماج کا جسم ان جراثیم سے پاک نہیں ہو سکتا۔

ادبِ لطیف

بلبل سے

(از مسٹر ڈی ہیرس۔ کلیم بدایون)

اے بلبل آزش نوا تیری آواز میں کس قدر سوز ہے۔ وہ تیرے نالوں میں کس قدر درد ہے جب تیری آواز سنتا ہوں تو خدا کی قسم دل بے اختیار ہو جاتا ہے۔ اور جی چاہتا ہے کہ سینہ چیر کر اس میں چھپا لوں۔ جانتی ہے کیوں۔ اس لئے کہ تو میری ہمنوا ہے۔ تیرے نالوں سے ہائے گل، ہائے گل کی صدا آتی ہے۔ اور میرے نفس نفس میں محبوب کا نام ہوتا ہے۔ یہ دنیا والے تیری آہ و فغاں کو گانے سے اور تیرے پُر درد نالوں کو نغمے سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور تیری آواز کو بار بار سننے کے لئے تجھے قفس میں قید کر لیتے ہیں۔ تعجب ہے کہ پُر درد آواز سے کیوں ان کے دلوں میں آگ لگ جاتی ہے۔ سچ ہے کوئی کسی کا درد کیا جانے۔

اے بلبل! اے مجسمہ درد ہم دونوں نے ایک ہی آگ میں ہاتھ ڈالا ہے۔ تو نے بھی ایک بے وفا سے دل لگایا ہے میں نے بھی ایک نا آشنائے محبت کے قدموں پر دل ڈال دیا ہے۔ تو بھی ایک ظالم کو رام کرنا چاہتی ہے۔ میں ایک سنگ دل کو موم کرنا چاہتا ہوں۔ تیری آہ و بکا کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا۔ میری فریاد بھی بے اثر لوٹتی ہے۔

جنرل سموچیانگ کا اعلان

فارموسا۔ ۳ر مارچ۔ آج جنرل سموچیانگ کائی شک نے صدر کے ہیڈ کوارٹر سے تقریر کرتے ہوئے ہزاروں چینیوں کے ایک مجمع میں اعلان کیا کہ وہ چین پھر جائیں گے۔ اور کمیونسٹوں کو شکست دیں گے۔ میڈیم چیانگ کائی شک بھی ان کے ساتھ تھیں

یہ تقریر جنرل سموچیانگ نے صدارت کا عہدہ پھر سے سنبھالنے کے ۲۴ گھنٹے کے بعد کی۔ چینی قوم پرستوں کے ہوائی جہازوں نے شنگھائی اور دوسرے کمیونسٹ شہروں پر یہ اشتہارات گرائے کہ جنرل سمو پھر صدر ہو گئے ہیں۔

امریکی وزارت خارجہ کے رویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لی سنگ جن کے مقابلہ میں چیانگ کائی شک کو صدر تسلیم کرے گی۔

مشرقی بنگال کی خبروں کی روک تھام پر پریس ٹرسٹ آف انڈیا کا بیان

نئی دہلی ۱۰ر مارچ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے ڈائرکٹروں کا ایک جلسہ ہوا جس نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔ چونکہ مشرقی پاکستان کے فسادات کی خبریں شائع نہیں ہو رہی ہیں۔ اس لئے لوگ خبروں کے فقدان پر سخت اعتراضات کر رہے ہیں۔ پریس ٹرسٹ آف پاکستان کی خبریں بھیجنے کا ذمہ دار ہے۔ اس لئے وہاں حالات اور واقعات کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہے جس کی وجہ سے اس علاقہ کی خبریں مہیا کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔

پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے تقریباً ۳۰ چالیس نامہ نگار سارے مشرقی پاکستان میں پھیلے ہوئے ہیں۔ دسمبر اور جنوری میں پاکستان کے ذمہ دار ارباب نے ان لوگوں سے کہا کہ وہ خبریں بھیجنے کی بغیر سے اجازت لیں۔ اجازت کی درخواستیں دی گئیں۔ لیکن ان کا

قدر توڑ مروڑ دی جاتی تھیں کہ اصلیت سے ان کا تعلق باقی نہ رہ جاتا تھا۔ ڈاک کے ذریعہ خبریں بھیجنے کی کوشش کی گئی۔ یہ خبریں جب پاکستان کے باہر کے اخباروں میں چھپی تو اس کا خمیازہ ان لوگوں کو بھگتنا پڑا جنھوں نے بھیجا تھا۔

اب حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کی رائے میں ساری دنیا کے اخبارات اطلاعات بہم پہونچانے کی اس آزادی کے خاتمہ کے خلاف آواز بلند کریں۔

بچوں کی دنیا

ایک شہری اور جنگلی چوہا

ایک چوہا شہر کے اندر کسی امیر کے گھر میں رہتا تھا جہاں اچھی اچھی خوش مزہ چیزیں کھانے کو ملتی تھیں۔ ایک روز وہ اپنے جنگلی دوست کی ملاقات کو گیا جس کا سوراخ کھیت کے کنارے تھا۔

جنگلی چوہے نے مہمان کی بڑی آؤ بھگت اور خاطر تواضع کی جو جوار کے دانے جو اس کو میسر تھے۔ حاضر کئے شہر کے چھوڑے چوہے نے میزبان کی خاطر سے کچھ کھایا تو سہی پر یہ روکھی سوکھی غذا اس کو کیوں بھانے لگی۔

شہری تھا بڑا تمیز دار پہلے تو ادھر ادھر کی باتیں کرتا رہا فصل اور موسم کا حال پوچھا۔ اس کے گذارے کی صورت دریافت کی پھر بولا۔ بھائی! تم کیسے ویران جنگل میں زندگی بسر کرتے ہو۔ جہاں کوئی مزیدار کھانا نصیب نہیں۔ آؤ! ذرا میرے ساتھ چلو۔ وہاں تم دیکھو گے کہ کیسے کیسے اچھے گھر اور کیا کیا لذیذ نعمتیں خدا کی دی ہوئی موجود ہیں۔

جنگلی چوہے نے شہری دوست کی ضیافت بڑی خوشی سے قبول کی۔ شام کو دونوں روانہ ہوئے اور آدھی رات گئے گھر جا پہونچے۔ شہری نے اس کو نور نفیس کھانے پر جو گھر والوں کا بچا کچا رکھا تھا جا بٹھایا۔

چوہے ابھی یوں ہی سا کھا پائے تھے کہ بلی کی خوفناک آواز کان میں آئی۔ میاؤں میاؤں اب تو دونوں کے دل دھڑکنے لگے۔ اور اوسان خطا ہو گئے، ناچار بھاگے۔ اور سوراخ میں جا گھسے۔

جب بلی چلی گئی اور کچھ خطرہ باقی نہ رہا، تو شہری نے پھر کھانے کی تواضع کی۔ مگر جنگلی دوست نے بہت منت سے واپسی کی اجازت چاہی اور یوں کہتا ہوا چل دیا۔ یارو! اگر تمہارے شہر میں گذارے کا یہی دھڑکہ ہے تو تمہیں کو مبارک رہے۔ مجھ کو تو وہی اپنا بیچون گھر اور سادی غذا کافی ہے۔

---

۳ پولیس نے آٹھ محافظ پہرہ داروں کے ساتھ اس خاتون کانسٹبل کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان پہرہ داروں کو اس وقت نہ چھوڑا جائے گا جب تک پولیس تحقیقات مکمل نہ کر لے۔ اس طرح بے روک ٹوک نکلنے کے بعد دوپہر کے قریب موٹر خالی واپس آ گیا۔ اور یہ سمجھا گیا کہ لائق علی کی بیوی اپنے عزیزوں کے یہاں گئی ہیں۔

جب کل دوپہر کو یہ معلوم ہوا کہ میر لائق علی غائب ہو چکے ہیں۔ اور پولیس نے ان کے بنگلہ کی تلاشی لی۔ تو یہ دیکھا کہ لائق علی کی تینوں موٹریں موٹر خانہ میں کھڑی ہیں۔ اور ان کا باورچی خانہ تک گرم ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ہولی کے دن ہولیاروں کی مختلف ٹولیاں لائق علی کے بنگلہ کے سامنے سے گاتی بجاتی اور رنگ رلیاں مناتی گذریں۔ اور لائق علی کے ملازمین باہر آ کر ان کو انعامات دیتے رہے۔ یہ سلسلہ ۵ر مارچ کی شام تک رہا۔ حالانکہ بنگلہ کے اندر نہ تو میر لائق علی تھے اور نہ ان کی بیگم۔ یہ دونوں پہلے ہی فرار ہو چکے تھے۔

پولیس نے تلاشی کے وقت لائق علی کے ایک بوڑھے جاؤش (عرب خادم) کو جو بنگلہ میں موجود تھا گرفتار کر لیا ہے۔ بنگلہ میں لائق علی کے دس بارہ ملازم رہتے تھے۔ ان میں سے کچھ ملازم تو ایک ماہ پہلے ہی الگ ہو چکے تھے۔ جو رہ گئے تھے وہ بھی ۵ر مارچ تک ایک ایک کر کے صاف ہو گئے۔

لائق علی کے سب بچے ۴ر مارچ کو ایک دایہ کے ساتھ اس بہانہ سے بھجوا دئے گئے کہ یہ اپنے ایک عزیز کے شادی میں شرکت

پردۂ فلم

پردۂ فلم کی ساحرہ

شوبھا

(از جناب پی۔ کے۔ جوہر صاحب)

تقریباً آٹھ برس ہوئے راولپنڈی کے ایک کالج میں ایک اچھے گھرانے کی لڑکی داخل ہوئی۔ مگر کتابوں سے زیادہ اس نے سیر و تفریح اور چھیڑ چھاڑ اور نوک جھونک میں دلچسپی لی۔ اتنا ہی نہیں بلکہ ڈرامیٹک کلب کی اسٹیج کو بھی رنگین بنا دیا نتیجہ ظاہر ہے کہ وہ ڈگری تو حاصل نہ کر سکی مگر اپنے حسب منشا شہرت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

قدرت نے اس مجسمہ حسن میں جو اداکاری کے جوہر بھر رکھے تھے ان کی نمائش کا شوق اسے بمبئی لے گیا۔ فلمستان کو ان دنوں نئے چہروں کی ضرورت تھی ہی بس کیا تھا کہ انھوں نے اس شوخ لڑکی کو "شوبھا" کے نام سے اپنی رومانی فلم سفر میں ہیروئن کے کردار میں پیش کر دیا۔ شوبھا اس کردار میں خوب جچی، ایک حد سے زیادہ لاڈلی اور چنچل بیٹی۔ جو کہ بدقسمتی سے اپاہج بن جاتی ہے۔ مگر آخر اپنے چاہنے والے سے جا ہی ملتی ہے

اس نئی ساحرہ کے پردۂ فلم پر آ جانے سے فلمی حلقوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ اور فلمستان والوں نے اُسے اپنی اگلی فلم لیلا میں بطور ہیروئن پیش کر دیا۔ اس دفعہ اس کے کردار میں دکھ زیادہ تھا۔ اور رنگینیوں کی گنجائش کم۔ پھر بھی شوبھا اپنے کردار پر پوری اتری۔ مگر افسوس کہ فلم لیلا میں کام کرنے کے بعد اس ساحرہ نے یکایک فلمی دنیا سے کنارہ کشی کر لی۔ ––– شوبھا کا اصلی نام سینہ لتا ہے۔ درمیانہ قد، قدرے پتلا جسم، بیروی چہرہ نقش، تو پروردگار کی ہنرکاری کی ایک کامیاب نمونہ ہے چمکیلی اور پھرتی سے گھومتی ہوئی آنکھیں۔ نمایاں سیکس اپیل اور نہ جانے کیا کیا۔ جذبات نگاری کافی اچھی کر پاتی تھی۔

آخر اس حسینہ نے شہرت کی چوٹی کے قریب پہنچتے ہی فلمی دنیا کیوں چھوڑ دی۔ کیا ہماری فلم ساز ہستیوں کا رویہ اُسے پسند نہ آیا۔ یا کہ اسٹوڈیو میں اکتا دینے والی محنت اس تفریح کی دلدادہ کو نہ بھائی۔ یا اس کے شوہر نے اُسے واپس بلا لیا۔!

بہرحال وجہ کچھ بھی ہو لیکن ایک اچھی اداکارہ کی کمی کو لوگ محسوس کرتے ہیں۔

✗ مسٹر زیری۔ مسٹر وی ایس ونکٹ راؤ مسٹر راج موہن۔ مسٹر عبد الحمید خان۔ نواب فضل نواز جنگ۔ ۱۳ ارکان۔ نواب معین نواز جنگ وزیر خارجہ اور مسٹر اکرام العز۔ ملک سے باہر ہیں۔ وہ حیدرآباد وفد کے ممبر کی حیثیت سے متحدہ اقوام کے سامنے حیدرآباد کا مسئلہ پیش کرنے ستمبر ۴۸ء میں امریکہ گئے تھے۔ ان وزرا کو ان کے گھروں سے ہٹا کر سنٹرل جیل منتقل کر دیا گیا ہے۔ اور ان کے گھروں پر سے پہرہ ہٹا دیا گیا ہے۔

ان وزرا کو ان کی درخواست پر ساڑھے سات سو روپیہ ماہوار گذارہ بھی دیا جاتا تھا۔ لیکن میر لائق علی نے اس کے لئے کوئی درخواست نہیں دی تھی۔ جس کی وجہ سے ان کا گذارہ منظور نہیں ہوا تھا۔

حیدرآباد ۶ر مارچ میر لائق علی غالباً ۴ر مارچ کو جب کہ سارا شہر ہولی منا رہا تھا اپنے بنگلہ سے غائب ہوئے ہیں۔ پولیس کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ اتوار کو ۸ بجے صبح لائق علی کی بیوی اپنی چھوٹی بچی کو لے کر ایک پردہ دار موٹر میں

میر لائق علی پُراسرار طریقہ پر غائب

سکندرآباد۔ ۶ر مارچ۔ حیدرآباد کے سابق وزیر اعظم میر لائق علی جو اپنے گھر میں نظر بند تھے آج معہ اپنے اہل و عیال کے یکایک غائب ہو گئے۔

معلوم ہوا ہے کہ میر لائق علی کی اہلیہ اور ان کے گھرانہ کے دوسرے لوگ بھی جو انھیں کے ساتھ ان کے بنگلہ واقع بیگم پیٹ میں رہتے تھے لاپتہ ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ ان کے فرار ہو جانے کی اطلاع پہلے آج تیسرے پہر اس وقت ہوئی جب کہ پہرہ بدلا۔ اور پہرہ دار نے یہ یقین کرنا چاہا کہ میر لائق علی بنگلہ کے اندر ہیں یا نہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس عرصہ میں میر لائق علی نے ڈاڑھی اور سر کے بال خوب بڑھا لئے تھے۔ اور ان کی کلپیں کندھے تک پہونچ گئی تھیں۔ اب یہ یقین ہو رہا ہے کہ انھوں نے ایسا کسی خاص مقصد کے ماتحت کیا تھا۔

ان کے فرار سے پہلے ان کے تمام نوکر کسی نہ کسی بہانہ سے جا چکے تھے۔ جب بنگلہ سے ان کی عدم موجودگی کا علم ہوا تو پولیس کو اندر ایک نوکر بھی نہیں ملا۔ میر لائق علی کے بنگلہ کے قریب ہی چیف سکریٹری مسٹر ایل سی جین اور انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر بی ایس جیتلی کے بنگلے بھی واقع ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے قریبی بنگلوں موجودہ حکومت کے کچھ اور وزرا رہتے ہیں۔

ان کے ہمراہ ان کی بیوی پانچ لڑکیاں اور ان کے اکلوتے صاحبزادے ہیں اور ان کی بڑی صاحبزادی کی عمر چوبیس سال ہے۔ اور سب سے چھوٹی صاحبزادی کی عمر دو سال بتائی جاتی ہے لڑکا نو برس کا ہے۔

ان کے بنگلہ پر جو گارد تعینات تھا۔ اس میں یوپی کی آرمڈ کانسٹبلری کے پندرہ مسلح سپاہی شامل ہیں۔ وہ ان کے وسیع بنگلہ کی چار دیواری کے باہر چاروں طرف پہرہ دیا کرتے تھے۔ گارڈ کا افسر روزانہ میر لائق کی موجودگی کا یقین کر لیا کرتا تھا۔ پورا گارد دستہ شبہ میں حراست میں لے لیا گیا ہے۔ بڑے افسروں کی ایک کانفرنس ہونے کے بعد جس میں چیف جسٹس مسٹر ایم کے ویلوری بھی شامل تھے۔ تحقیقات کے احکام جاری کر دئے گئے ہیں۔

ایک ذریعہ سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ میر لائق علی کی اہلیہ سے ملنے کے لئے برقعہ پوش عورتوں کو اندر جانے کی اجازت دے دی جاتی تھی۔ ممکن ہے کہ برقعہ پوش عورتوں ہی کے بھیس میں یہ فرار عمل میں آیا ہو۔ یقین کیا جاتا ہے کہ میر لائق علی کا فرار سوچی سمجھی اسکیم کے سازش کی بنا پر ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ میر لائق علی اور ان کے گھر والے بنگلہ سے نکل کر ایک موٹر میں سوار ہوئے۔ جو پہلے سے تیار کھڑا تھا۔ یہ موٹر کسی نامعلوم جگہ کے لئے روانہ ہو گیا۔ عثمانیہ اسپتال سے کپتان قاسم حسین کے فرار کے بعد بعض میجر نتھا کا قاتل کہا جاتا ہے۔ جو اب تک لاپتہ ہیں۔ میر لائق علی کے فرار نے بڑی سنسنی پھیلا دی ہے۔

میر لائق علی پستہ قد اور گندمی رنگ کے ہیں۔ ان کا سر کسی قدر چوڑا ہے۔ اور بال بھورے ہیں۔ وہ حیدرآباد کے بہت بڑے سرمایہ دار ہیں۔ اور متعدد ملوں کے مالک مجلس اتحاد المسلمین کی منشا کے مطابق انھوں نے ہندوستان کی پولیس کارروائی ہونے سے پہلے ریاست حیدرآباد کی وزارت عظمیٰ قبول کی تھی۔ نظام کے ایلچی کی حیثیت سے وہ کئی مرتبہ دہلی آئے گئے تھے۔ اور اس نازک گفتگو میں شریک تھے۔ جو پولیس کارروائی سے پہلے ہندوستان اور حیدرآباد کی حکومتوں کے درمیان ہو رہی تھی۔ ان کا مطالبہ یہ تھا کہ حیدرآباد کو مکمل خود مختاری اور آزادی دی جائے۔ وہ رضاکاروں کی برابر حمایت و تائید کرتے رہے تھے۔ حیدرآباد میں فوجی حکومت قائم ہونے کے بعد انھیں ان کی کابینہ کے دوسرے ارکان کے ساتھ ساتھ گرفتار کر کے ان کے گھر اندر ۱۸ر ستمبر ۴۸ء کو نظر بند کر دیا گیا تھا انھیں اپنے بنگلہ کے صرف چند کمروں تک آنے جانے کی اجازت تھی۔ پہرہ دار ان ہی پھاٹکوں کے باہر تعینات رہتے تھے۔ حجاموں تاجروں اور اسی قسم کے دوسرے لوگوں کو اندر

اول نذرین

شہری وہ ہے جو اپنے ملک کی قانون سازی اور نظام عدالت میں حصہ لینے کا حق رکھتا ہو

انسانی حیثیت میں مساوات حاصل کرنے سے انسان ضروریات کو برابر کرنا زیادہ ضروری ہے

بڑا آدمی کبھی مغرور نہیں ہوتا۔ لیکن چھوٹا آدمی ہمیشہ مغرور ہوتا ہے!

دولت اس کی نہیں جو حاصل کرتا ہے بلکہ اس کی ہے جو سلیقہ سے خرچ کرتا ہے۔

وہ کام کرو جس سے تمہیں رغبت نہیں ہے۔ ان چیزوں پر عمل کرو جن سے تم گھبراتے ہو۔ کیونکہ کامیابی کا انحصار اکثر ان چیزوں پر ہوتا ہے۔ جن کو تم ناپسند کرتے ہو۔

ایک دن شیر کی طرح زندہ رہنا سو برس تک بھیڑ کی زندہ رہنے سے بدرجہا بہتر ہے۔

موج تبسم

گاہک۔ ڈاکٹر سے کیوں جناب اس خالی شیشی کی کیا قیمت ہوگی۔

ڈاکٹر۔ خالی شیشی دو آنے میں دیدی جائے گی لیکن اگر کوئی چیز ڈالو تو مفت مل جائے گی۔

گاہک۔ اچھا ڈاکٹر صاحب تو اسمیں پانی ڈال دو۔

سپاہی ندی میں کودنے والے سے۔ تم یہ کیا کر رہے ہو۔

آدمی۔ خودکشی۔

سپاہی۔ تو پھر کمر میں ہوا کا ٹیوب کیوں باندھے ہو

آدمی۔ کہیں ڈوب نہ جاؤں۔

بچے کی ماں۔ بیٹا میں تم کو جب نصیحت کرتی ہوں تو تم اس اسکو اس کان سنتے ہو اور اس کان اڑا دیتے ہو۔

بیٹا۔ اماں جان۔ خدا نے بھی تو دو کان اسی لئے دئے ہیں۔

ٹی ٹی آئی۔ ایک دیہاتی مسافر سے۔ ٹکٹ لاؤ۔

دیہاتی۔ کیا ٹکٹ مفت لاؤں آٹھ آنے ادھر لاؤ۔

عجیب معلومات

دوسری دنیا کے راکٹ یا روس کے خفیہ ہتھیار

اسٹاک ہام، ۶ مارچ۔ سویڈن پر پرواز کرنے والی طشتریاں دکھائی دینے کی خبر نے ماہرین دفاع سائنسدانوں اور عوام کو متحیر کر رکھا ہے۔ دو یا تین سال قبل بھی اس قسم کا عجوبہ دیکھنے میں آیا تھا لیکن اس کی اطمینان بخش تشریح اب تک نہ کی جا سکی۔ ملاء لندن کے دوران میں ڈنمارک سے بھی اسی قسم کی اطلاع ملی تھی۔ اس خبر سے یہاں ہل چل مچ گئی ہے۔ اور یہ تشریح قبول نہیں کی جا رہی ہے کہ یہ راکٹ کسی دوسری دنیا سے زمین پر بھیجے جا رہے ہیں۔ کوئفنزگ سے تقریباً .. ہ فٹ بلندی پر ایک شعلہ سے ایک جٹ طیارے کی شکل میں گزرتی ہے کنڈ میں ایک ایک چاند سے بھی زیادہ روشن شے دیکھی گئی۔ لوگ سوال کر رہے ہیں کہ کیا ہمسایہ روسی کسی نئے خفیہ ہتھیار کا تجربہ کر رہے ہیں۔

...

افسانہ

ایک طنزیہ افسانہ

من کی بھول

از جناب اسرار احمد سہادری ایم اے ایل ایل بی (علیگ)

"ہمارا من بھول جانے کا کتنا عادی ہے اگر یہ بھول نہ ہو تو زندگی اجیرن ہو جائے۔ میں اس بھول کو روزانہ دیکھتا ہوں۔ مگر پھر بھی بھول جانے پر مجبور ہوں سچ تو یہ ہے کہ اگر یہ بھول نہ ہوتی تو ہماری زندگی ادھوری رہ جائے۔ دوسروں کو دیکھ دیکھ کر ہم بہت سے کام بالکل ترک کر دیں اور دن کاٹے نہ کٹیں۔

ذکر کرتے ہیں ترا خلق تماشائی ہے
ورنہ دیوانوں سے کچھ رونق بازار نہیں

پیاری رضیہ خوش رہو۔ ان دوستوں میں بیٹھ کر تمہارا ذکر کر لیتا ہوں تو میرے دل کو تسکین ہو جاتی ہے میں کہتا ہوں کہ رضیہ اس قدر شرمیلی ہے کہ مجھ جیسے بے تکلف پرستار کو بھی اس نے کبھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔ بات کرتی ہے تو پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے معصوم رضیہ کے پاؤں میں چلتے چلتے کانٹا لگ گیا ہو۔ میرے دوست کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں کوئی تعلیم یافتہ شہری لڑکی اس قسم کی نہیں ہو سکتی۔ تمہیں بتانی ہوگی "فریب کاری ہے تصنع ہے"۔

میں خاموش ہو جاتا ہوں۔ انھیں کیا جواب دوں انھیں معقول کرنے کا محض یہی طریقہ ہو سکتا ہے کہ میں تم کو ان سے تعارف کرا دوں۔ وہ تمہارے کردار کو دیکھیں۔ اور پرکھیں۔ اس کے بعد خود اعتراف کریں کہ رضیہ کوئی تخیلی کردار نہیں بلکہ ایک جیتی جاگتی تصویر ہے۔ قدرت کی فن کاری اور صناعی کا نادر نمونہ ہے وہ اسی دنیائے آب و گل میں رہتی ہے۔ اس کے پہلو میں بھی دل ہے۔ اور دلی جذبات بھی۔ اس کو قدرت نے دو حسین باحیا بامروت آنکھیں دی ہیں۔ وہ ان آنکھوں سے ہر اچھی بری چیز کو دیکھتی ہے مگر بری چیزسے متاثر نہیں ہوتی۔ اگر کبھی کچھ اثر ہو بھی جائے تو اسے جلد زائل کر دیتی ہے۔

میرا عزیز ترین مشغلہ تمہارا ذکر کرنا ہے اتفاق سے ایک بڑے پرانے اور بے تکلف دوست آ گئے میری زبان سے تمہارا ذکر سنکر بہت چراغ پا ہوئے بولے میاں احمق ہوئے ہو کیا فریب میں مبتلا ہو بھائی اس ناگن کے ڈسے کا کوئی اتار نہیں ہے۔ روداد یہ تھا اس کے بعد انھوں نے فوراً کچھ آپ بیتی سنا دی قصہ عبرت ناک ہے اور دلچسپ ہے۔ تمہاری دلچسپی کے لئے نقل کرتا ہوں۔

میں ایم اے کے پہلے سال میں تعلیم پا رہا تھا گھر سے کافی خرچ آتا تھا۔ مگر کفایت نہ کرتا تھا اس لئے مجھے مجبوراً ٹیوشن کی تلاش رہنے لگی۔ ایک دن ایک اخبار میں "ضرورت" دیکھی ایک پرائیوٹ ٹیوٹر کی ضرورت ہے۔ ایک مقررہ تاریخ پر انٹرویو کے لئے بلایا گیا تھا۔ میں بھی امید و بیم کی حالت میں انٹرویو کے لئے پہونچا۔ چونکہ ملازمت کا معاملہ تھا۔ اس لئے میں نے اپنے دوست کا بہترین سوٹ مانگ لیا۔ چہرے کا رنگ کچھ پھیکا سا تھا۔ اس لئے بڑی ہوشیاری سے سرخ پوڈر لگا لیا۔ دو پل اور پہنے تاکہ جسامت میں کچھ اضافہ ہو جائے۔

متوقع آقا کی کوٹھی پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ میرے ایک حریف اور بھی ہیں۔ دیکھا تو معلم ہوا کہ میرے ہم جماعت زیدی ہیں۔ غریب کا حلیہ دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ زیدی صاحب ہیں میرے مقابلہ میں جم نہیں سکتے۔ فوراً نکالے جائیں گے۔

ہمارے انٹرویو بورڈ کی صدر ہماری ہونے والی تلمیذہ تھیں۔ بورڈ کے دوسرے ممبر صاحبزادی کے والد صاحب اور والدہ محترمہ تھیں۔

سوالات تمام صدر صاحب نے کئے سوالات دنیا دلچسپ تھے اس لئے ان کا تذکرہ بھی ضروری ہے۔

شاگردہ۔ میں ادب میں خصوصاً نئے ادب میں بہت دلچسپی لیتی ہوں۔ آپ اسے آسانی سے پڑھا سکیں گے۔

استاد۔ جی ہاں۔

شاگردہ۔ آپ کو نئے ادب سے نفرت تو نہیں؟

استاد۔ جی نہیں میں تو اسکا پرستار ہوں۔

شاگردہ۔ آپ کو شعر و شاعری سے بھی کچھ لگاؤ ہے۔

استاد۔ بندہ بیدام سمجھئے۔ بقول شخصے
عمر گذری اسی دشت کی سیاحی میں۔

شاگردہ۔ میرا مقصد زیادہ تر کتابیں پڑھنا نہیں ہوگا۔ بلکہ بحث و مباحثہ اور زبانی ذکر و اذکار سے علمیت میں اضافہ کرنا ہوگا۔ میں پرانے فرسودہ قسم کی شاگردی اور استادی کو پسند نہیں کرتی۔

استاد۔ جی ہاں خیال تو کچھ ایسا اپنا ہی ہے۔ زندگی کا ہر شعبہ ترقی کر رہا ہے تو استادی شاگردی اور تعلیم و تربیت کا طریقہ بھی جگہ پر کیوں قایم رہے۔ ہمیں اس کو بھی جدید ترین سائنٹفک اصولوں پر لانا ہے۔

انٹرویو بورڈ کی میری بیباکی اور حاضر جوابی بہت پسند آئی شاگردہ مسکراتی ہوئی اٹھ کر چلی گئیں اور صاحب سے تنخواہ کا معاملہ طے ہو گیا۔

دوسرے دن رات کو میں طلعت کی کوٹھی پر پڑھانے کے لئے پہونچ گیا۔ طلعت میرا انتظار کر رہی تھی مجھے دیکھ کر چونک پڑی گویا اُسے یاد نہیں تھا کہ مجھے اس کی خدمت میں حاضر ہونا تھا۔

آداب عرض نقوی صاحب کہتی ہوئی قریب آ گئی۔ اور مسکرا کر کہنے لگی "نقوی صاحب میں تو بالکل بھول گئی تھی کہ آج آپ تشریف لا رہے ہیں۔ کیا ستم ظریفی ہے دنیا بیسویں صدی کے استاد شاگردوں کو دیکھئے اور انیسویں صدی کے استادوں کا مقابلہ کیجئے۔ دنیا ہی بدل گئی۔ مگر مجھے ان باتوں سے ماتم کرنے سے کیا فائدہ۔ بلکہ مجھے تو خوش ہونا چاہیئے کہ یوں سمجھنا چاہیئے کہ بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا میں نے خیال کیا کہ مرد نے ہونے کی حیثیت سے مجھے بے تکلف ہونا چاہیئے۔ شعر و شاعری کا تذکرہ ہوتے ہی میں نے موقع غنیمت جان کر نا طلبیدہ کچھ اشعار جو کہ تقریباً خود ساختہ تھے عرض کیا کہ۔ بڑی بیرحمی سے داد دی۔ اس کے بعد میں نے کہا کہ آپ کو بھی تو اس شغل میں کافی لگاؤ ہے۔ کچھ تازہ کلام سنائیے۔ تھوڑے سے شاعرانہ تکلف کے بعد چند اشعار عطا فرمائے۔ میں اسی موقع کا منتظر تھا۔ اس قدر بے پناہ داد دی کہ طلعت بوکھلا سی ہو گئی۔ عورت کو رام کرنے کا سب سے بڑا حربہ تعریف ہے۔ اس داد سے عورت ہی نہیں۔ بلکہ مرد بھی بے بس ہو جاتا ہے مگر عورت پر نسبتاً زیادہ اثر پڑتا ہے۔ عورت اور شاعرہ۔ اپنے کلام کی اس قدر تعریف کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اس کا آپے سے باہر ہو جانا یقینی ہے۔

اب میں اور طلعت دو بے تکلف دوست تھے ہلا تکلف سینما اور پارک میں تفریح کرنے جاتے تھے طلعت کے والدین اس کو تعلیم یافتہ عاقل و بالغ سمجھتے ہوئے کوئی اعتراض نہ کرتے تھے۔ وہ طلعت کو کافی ذمہ دار قسم کی لڑکی سمجھتے تھے۔ وہ خیال کرتے تھے کہ طلعت اپنی تعلیم کی روشنی میں فطرت کے بعض تاریک تقاضوں سے دامن بچا کر نکل جائے گی۔ کتنی بے جا اور خلاف فطرت امیدیں وابستہ کر لی تھیں۔

ہر حال ہماری دوستی آہستہ آہستہ عشق میں تبدیل ہونے لگی۔ اب ہمیں طلعت کے والدین کی موجودگی بھی گراں گذرنے لگی۔ ہم لوگوں کو ضرورت سے زیادہ بے تکلف دیکھ کر وہ لوگ کچھ گھبرا گئے۔ انھیں خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ طلعت مجھ سے شادی کرنے کی فرمایش نہ کر دے۔ ایک حد تک انکا خیال صحیح بھی تھا۔ ×

× ہم لوگوں میں اسی موضوع پر اکثر گفتگو ہونے لگی تھی۔ ایک دن طلعت کے والد نے اس سے بڑی اکھڑی اکھڑی سی گفتگو کی۔ معلوم ہوتا تھا کہ میاں بہت عرصے سے بھرے بیٹھے تھے۔ ایک ساتھ جھپٹ پڑے۔ میرے آمد و رفت پر بھی اعتراض ہونے لگا۔ ہماری ماسٹری کے ختم ہو جانے کے متعلق بھی چرچے ہونے لگے۔ کچھ اپنی بدنامی کا رونا بھی رویا گیا لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی۔ وہ وقت بدنامی کے احساس کا نہیں تھا اگر نیک نامی اور بدنامی کو کوئی چیز سمجھتے تھے۔ تو پہلے سے اس مسئلے پر غور کیا ہوتا

ضد اور فرمانبرداری بھی نہیں تھی۔ بلکہ میری بزعم خود وفادار محبوبہ تھی۔ وفاداری کے بڑے بلند بانگ دعوے کرتی تھی۔ یہاں تک کہ مجھ جیسے قلندر اور غیر ذمہ دار آدمی کو بھی اس نے اپنی وفاداری کا یقین دلا دیا تھا۔

طلعت پر والدین کی طرف سے کچھ سختیاں ہوئیں تو اس کا وہی نتیجہ برآمد ہوا جو ہونا چاہیئے تھا۔ یعنی ہم دونوں ایک رات کو پوشیدہ طور پر دلی کو روانہ ہو گئے اور ایک عزیز دوست کے سر پڑ گئے۔ پیسہ کی ہمارے پاس کمی نہیں تھی طلعت کے پاس کافی روپیہ بھی تھا۔ اور زیور بھی۔ اس کے علاوہ کچھ دن کے بعد ہی مجھے دفتر میں ملازمت مل گئی۔ ہم دونوں نے ایک چھوٹا سا مکان بھی کرایہ پیسے لے لیا۔ دو تین ہفتہ کے بعد طلعت کو ایک دفتر میں سو روپیہ کے مشاہرہ کی تنخواہ مل گئی۔ کام برائے نام تھا۔ دن بھر کتابیں پڑھتی تھی۔ یا سپرنٹنڈنٹ سے باتیں بناتی تھی چلتے وقت طلعت نے اپنے والد کے نام ایک خط لکھ کر رکھ دیا تھا۔ کہ میں اپنی مرضی سے جا رہی ہوں۔ آپ میری فکر نہ کریں۔ طبیعت چاہی تو اپنے متعلق پھر کبھی کوئی اطلاع بھیجوں گی۔ طلعت کے والد شرم کی وجہ سے کچھ کہہ نہ سکے۔ کوئی پوچھتا تو کچھ بہانہ کر دیتے لیکن آخر کب تک ان کی بیوی نے روتے روتے گھر بھر دیا آخر مجبور ہو کر انھوں نے اخباروں میں نکلوا دیا کہ طلعت تمہاری ماں روتے روتے مری جاتی ہے جو چاہو کرو۔ ایک دفعہ گھر ضرور ہو جاؤ۔

اب انسانی کمزوری ملاحظہ فرمایئے۔ میں نے طلعت کے والدین کی جس کمزوری سے فائدہ اٹھایا دیدہ دانستہ اسی غلطی کا شکار ہو گیا۔ میں نے طلعت کی ذات پر پورا بھروسہ کیا تھا نہ سمجھا کہ طلعت بھی ایک انسان ہے۔ انسان تبدیلی چاہتا ہے تنوع کا پرستار ہے۔ ایک رشتہ پر ہمیشہ نہیں چل سکتا۔ چنانچہ طلعت بھی تبدیلی چاہنے کے لئے مجبور تھی اس کے علاوہ اس کی جھجک نکل چکی تھی۔ وہ میری کسی طرح بھی محتاج نہ تھی۔ مجھ سے میرے چند دوستوں نے دبی زبان سے کہا کہ طلعت دفتر کے سپرنٹنڈنٹ سے کافی بے تکلفی سے گفتگو کرتی ہے۔ اور وقفہ میں اکثر اس کے ساتھ چائے پینے چلی جاتی ہے۔ مگر مجھے

طلعت پر کافی اعتماد تھا۔ اس لئے میں نے کسی کے کہنے کی پرواہ نہ کی۔ اور اگر پرواہ کرتا تو کیا کرتا میرا طلعت پر کیا زور تھا خیر سپرنٹنڈنٹ کے لئے تو طلعت ایک وقتی تفریح کا آلہ کار تھی۔ اور یورپین تو ویسے بھی گلو میں ہنڈی لٹکانے کے قائل نہیں ہوتے۔ خصوصاً ایک ہندوستانی عورت ملان سے کیا جوڑ آل سکتا ہے البتہ ایک ہندوستانی لیفٹنٹ صاحب بری طرح پھسل گئے اور آجکل ایک لیفٹنٹ کے ساتھ گھومنے میں بلکہ اس کی بیوی کہلائے جانے میں جو عزت افزائی اور لطف ہے۔ وہ ایک دفتر کے بابو کے ساتھ رہنے میں کہاں۔ فوجی لوگوں کی کچھ شان ہی اور ہے۔ آہستہ آہستہ مجھے یہ محسوس ہونے لگا کہ طلعت کا قدم باہر نکل چکا ہے۔ اور میری محبت گرفت ڈھیلی ہوتی جا رہی ہے۔

طلعت کو تو اخبار پڑھنے کا وقت کہاں تھا۔ انھیں تو سینما اور خرید و فروخت سے ہی فرصت نہیں تھی۔ البتہ ان کے والد صاحب کا اعلان نامہ میری نظر سے گذرا میں سمجھتا تھا کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ مگر کلیجہ پر پتھر رکھ کر میں نے وہ اعلان طلعت کو دکھا ہی دیا۔ اس کی تو خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی اب وہ میری طرف عجیب بیگانگی کی نظروں سے دیکھتی تھی۔ بعض وقت تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ زبان حال سے کہہ رہی ہو۔ تم نے میرے ساتھ بڑا ظلم کیا۔ میری زندگی تباہ کر دی میں اب تک نہ معلوم کیا ہو جاتی۔

مجھ پر عجیب بیچارگی سی طاری تھی میں خود بھی اپنے کو مجرم سمجھنے لگا تھا۔ طلعت سے آنکھ ملانے کو طبیعت نہیں چاہتی تھی۔ حالانکہ تمام تر ذمہ داری کسی چیز کی بھی تنہا میری ذات پر نہیں رکھی جا سکتی تھی لیکن پھر بھی اس وقت ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جو کچھ کیا میں نے کیا طلعت کی کوئی خطا نہیں بہرحال ان انفعالی جذبات کے باوجود طلعت کی سرد مہری کا ہلکا سا گلہ ضرور کرتا تھا۔ مگر بدقسمتی کی طلعت نے مجھے شکایت کا موقع نہ دیا۔ اس نے فوراً اپنی آمد کا تار گھر کو دے دیا۔

رات بڑی بے چینی سے گذری بار بار طبیعت چاہتی تھی کہ کچھ گلہ کروں اچھا ہے۔ صفائی ہو جائے گی۔ دل کا غبار دھل جائے گا۔ آیندہ ملاقات کی امید قایم رہے گی۔ لیکن سوچتا ہی رہا۔ کسی عنوان طلعت کے کمرے میں جانے کی ہمت نہ پڑی۔ اسی خلجان میں سویرا ہو گیا طلعت گھر جانے کے شوق میں بہت جلد اٹھ بیٹھی تمام سامان وغیرہ درست کرتی رہی۔ میں پاس اگر نظروں سے دیکھتا ہی رہا۔ خدا جانے خوشی میں مجھے بھول گئی یا ارادتاً میری طرف التفات نہ کیا میں ارادہ کر ہی رہا تھا کہ میں کچھ سلسلہ گفتگو شروع کروں کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔ دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لفٹنٹ رشید صاحب مع جیپ اور ہولڈول

کے وارد ہیں۔ کلیجہ دھک سے ہو گیا۔

طلعت کی طوطا چشمی دیکھتے کہ چلتے وقت مجھ سے رخصت بھی نہ ہوئی۔ نہ معلوم اس کو کیا ہو گیا تھا کہ رشید کے ہاتھ میں ڈال کر مکان سے باہر نکل گئی آپ ہی بتایئے کہ دنیا میں کس کا اعتبار کریں تم رضیہ پر جان دیتے ہو۔ یاد رکھو کہ کسی دن ایسا کلیجہ مسوس کر رہ جاؤ گے کہ ہائے کرتے بھی نہ بنے گی۔

مشرقی بنگال کے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش

کلکتہ، ۱۰ مارچ۔ ہندوستان کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج اسبات کا یقین دلایا کہ حکومت ہند مشرقی بنگال کے مسئلہ کی اہمیت سے اچھی طرح واقف ہے۔ اور وہ اس کو حل کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔

وزیراعظم نے آج تمام مسائل کا مکمل مطالعہ کیا۔ جو مشرقی بنگال کی صورت حال کے وجہ سے پیدا ہو گئے ہیں آج وہ فوجی افروں حکومت کے بڑے افسروں۔ مغربی بنگال آسام بہار اور اڑیسہ کے وزراء اعظم پاکستان میں ہندوستان کے ہائی کمشنر۔ اور ڈپٹی ہائی کمشنر سے ملے۔

ریاست تری پورہ اور کوچ بہار کے چیف کمشنر وزیراعظم سے ملے۔ اور انھیں اپنے علاقوں کی حالت سے باخبر کیا۔ اب ان علاقوں میں مشرقی بنگال کے بہت سے پناہ گزین آ کر آباد ہو گئے ہیں۔

پنڈت نہرو یہ تو نہیں چاہتے کہ وسیع پیمانہ پر تبادلہ آبادی ہو لیکن وہ یہ ضرور چاہتے ہیں کہ جو لوگ ایک ملک سے دوسرے ملک جانا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے آسانیاں بہم ہوں۔ اس سے اعتماد پیدا ہوگا۔ اور ممکن ہے آگے چل کر ترک وطن کا سلسلہ ختم ہو جائے۔

پنڈت نہرو نے مغربی بنگال کی حکومت کو ریاست میں امن قایم رکھنے اور صورت حال سے کامیابی سے نپٹنے پر مبارکباد دی۔ لیکن یہ کہا کہ آیندہ بھی مغربی بنگال میں امن قایم رکھنا چاہیئے۔ ورنہ مشرقی بنگال کی اقلیت سے کچھ کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ انتقال ایک وحشیانہ فعل ہے۔ اور کوئی مہذب حکومت اسکو روا نہ رکھ سکتی ہندوستان ایک غیر مذہبی حکومت ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں ہر شخص مذہب طور پر بلا کسی خوف و خطر کے رہنے کا مجاز ہے۔

انھوں نے کہا کہ جب تک پاکستان مذہبی ریاست بنا رہے گا۔ اسوقت تک ہندوستان و پاکستان کا بنیادی اختلاف طے نہ پا سکیگا۔ لیکن ہر حال حکومت ہند کو موجودہ مسائل طے کرنے کی صورت نکالنا چاہیئے۔ اسے پاکستان سے اشتراک عمل کی درخواست کرنا چاہیئے۔ اور اگر وہ اشتراک عمل کرنے پر تیار نہ ہو تو پھر اسکے خلاف کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔

لائق علی کے متعلق ہندپارلیمنٹ میں سردار پٹیل کے جوابات

نئی دہلی ۸ مارچ۔ میر لائق علی اور ان کے اہل و عیال کے غائب ہو جانے کا مسئلہ آج ہند پارلیمنٹ میں اٹھایا گیا۔ اور اس پر سوالات اور ضمنی سوالات دونوں ہوئے۔ نائب وزیر اعظم سردار پٹیل نے مسٹر آر کے سدھوا کے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ لائق کے فرار کے سلسلے میں اب تک تو صرف اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے کہ وہ ۴ مارچ کو اپنی بیوی کے ساتھ ایک پردہ دار موٹر میں بیٹھ کر نکل بھاگے

سردار پٹیل نے اس افواہ کی تردید کی کہ لائق علی نے اپنی ڈاڑھی بڑھا لی تھی۔ انھوں نے بتایا کہ لائق علی کے ساتھ بنگلہ میں ان کی بیوی۔ ایک لڑکا اور پانچ لڑکیاں رہتی تھیں۔ اور ایک محافظ کمانڈر (ہیڈ کانسٹبل) ایک نائک۔ اور یوپی آرمڈ کانسٹبلری کے چھ سپاہی بنگلہ کی نگرانی کیا کرتے تھے۔ یہ محافظ پہرہ دار ہفتہ میں دو بار بدل دئے جاتے تھے۔ بنگلہ کے صدر پھاٹک اور اس کے چاروں طرف محافظ پہرہ دار تعینات رہتے تھے۔ ان کے علاوہ دو فوجی اور ایک خاتون کانسٹبل بھی تعینات کر دی گئی تھی۔

سردار پٹیل نے اپنے جواب کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا کہ حکومت حیدرآباد کی درخواست پر حکومت ہند نے محکمہ خفیہ کے ایک افسر کی خدمات پیش کر دی ہیں۔ جو تحقیقات میں مدد پہنچا رہا ہے۔

لائق علی کو اپنی ڈیڑھ سال کی خانہ قید میں اس کا موقع پورا حاصل رہا۔ ان کی بیوی جائداد فروخت کر سکتی تھیں۔

لائق کی بیوی اور ان کے بچوں کو باہر جانے کی اجازت تھی۔ اس لئے کہ یہ لوگ قید میں نہ تھی۔ فرار ہونے والے دن لائق علی کے ایک عزیز کے یہاں شادی بھی تھی۔ لائق علی کے فرار کے متعلق جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ صرف یہ ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ موٹر میں بیٹھ کر فرار ہوئے اب یہ نہیں معلوم کہ وہ برقعہ اوڑھے ہوئے تھے یا نہیں۔

مسٹر گو نکا۔ کیا یہ سچ ہے کہ انسپکٹر جنرل پولیس نے حکومت کو خبر کئے بغیر ایک امریکی اخباری نمائندے کو لائق سے انٹرویو کرنے کی اجازت دے دی۔

سردار پٹیل۔ مجھے اسکی کوئی اطلاع نہیں۔

مہابیر تیاگی۔ کیا لائق علی ان کی بیوی اور بچے سب ایک ساتھ غائب ہوئے ہیں۔

سردار پٹیل ہمیں جو رپورٹ ملی ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ۳ مارچ کو لائق علی کے بچے شادی میں گئے۔ اور پھر واپس نہ آئے۔ صرف ان کی بیوی واپس آئیں۔ اور دوسرے دن ۴ مارچ کو بیوی اور میاں دونوں غائب ہو گئے۔

سوال۔ حکومت کو اس فرار کی کب خبر ملی۔

سردار پٹیل۔ ۶ مارچ کی شام کو۔

میجر جنرل العیدروس گرفتار

حیدرآباد ۸ مارچ۔ میر لائق علی کو غائب ہوئے تین دن گذر چکے ہیں۔ پولیس ان کی جستجو اور تحقیقات میں بڑی سرگرمی دکھا رہی ہے۔ اور آج دوپہر کو ریاستی فوج کے سابق کمانڈر میجر جنرل العیدروس کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

امریکہ میں ۴۶ لاکھ بیکار

واشنگٹن ۸ مارچ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ میں بے کاروں کی تعداد فروری میں ۴۷ لاکھ تک پہونچ گئی ہے۔ جو اگست ۱۹۴۱ء کے بعد سب سے زیادہ ہے۔

آئندہ کانگریس اجلاس کے دعوت نامے

نئی دہلی ۸ مارچ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس کے آئندہ اجلاس کے لئے ابھی تک آنکل اور بنگلور نے دعوت دی ہے۔ یہ اجلاس جون یا جولائی میں ہونے والا ہے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جو اجلاس اپریل میں ہونے والا ہے۔ اس میں جگہ کے متعلق آخری فیصلہ کیا جائے گا۔

مدراس ۸ مارچ معلوم ہوا ہے کہ پروفیسر سی کنھن راجہ جو مدراس یونیورسٹی کے سنسکرت کے پروفیسر تھے۔ اب ایران کے یونیورسٹی کے سنسکرت کے پروفیسر مقرر ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر سچدانند سنہا کا انتقال

پٹنہ ۶ مارچ۔ ہندوستان دستور ساز اسمبلی کے پہلے عارضی صدر اور بہار کے ایک ممتاز باشندے ڈاکٹر سچدانند سنہا کا آج ساڑھے چھ بجے صبح انتقال ہو گیا۔

ڈاکٹر سنہا پچھلے نومبر میں اپنا ۷۹ واں سال پورا کیا تھا۔ اور موت کے بعد بھی ان کے چہرے سے سکون اور متانت ٹپکتی تھی۔ پچھلی رات کو ڈاکٹر سنہا بہت خوش و خرم تھے ان کے بہت سے دوست ان سے ملنے آئے جنھیں انھوں نے عبیر اور ہولی کا آشیرباد دیا۔

چار بجے صبح وہ ہانپنے لگے۔ اور ان کے لڑکے نے انھیں دوا دی۔ انھیں سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔ لیکن پانچ بجے انھوں نے حسب معمول چل چڑھایا۔ ان کی حالت بہت خراب ہوئی تو ان کے معالج کو بلایا گیا۔ پونے چھ بجے وہ بیہوش ہوئے جس کے بعد وہ ہوش میں نہیں آسکے۔

میونسپل بورڈوں کے لئے مزید انتخابی نشستیں

لکھنؤ ۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی میں کچھ اضلاع کے نئے میونسپل بورڈ کی انتخابی نشستوں میں اضافہ کیا گیا کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ سیتاپور میونسپل بورڈ کی نشستیں ۲۹ سے ۳۲ اور بستی میونسپل بورڈ کی ۲۵ سے ۲۸ نشستیں کر دی گئی ہیں۔

بیسویں صدی میں سوئمبر

مارگھرنیا (آسام) ۵ مارچ۔ نذیرا گاؤں کی دو لڑکیوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ عہد قدیم کی راج کماریوں کی طرح "سوئمبر" کے طریقہ پر شادی کریں گی۔ دونوں لڑکیاں آہوت ذات سے تعلق رکھتی ہیں اور میٹریکولیشن پاس ہیں۔ انھوں نے سب ساگر ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو اطلاع دی ہے کہ ان کو امیدواروں کی محفل کرنے کی اجازت دی جائے۔

گیتا دنیا کی برائیوں کو دور کر سکتی ہے

ہردوار ۷ مارچ کل صدر جمہوریہ ہندوستان ڈاکٹر راجندر پرشاد نے یہاں گیتا بھون کا ایک بڑے مجمع کے سامنے افتتاح کیا۔

یہ بھون سیٹھ جگل کشور برلا کے ۵ لاکھ روپے کے عطیے سے بنایا گیا ہے۔ اس میں ایک مندر ہے جس میں لوگ بلا ذات پات کے امتیاز کے آسکتے ہیں۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد نے کہا کہ "میرے دورہ قیام کے دوران میں گیتا بھون کا افتتاح ان تقریبات میں سب سے اہم ہے جو ابھی تک ہوئی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اب گیتا اور بھی زیادہ ہر دلعزیز ہو جائے گی۔ اگر دنیا کے سیاستداں گیتا پر عمل کریں۔ تو غالباً بہت سی برائیاں دور ہو سکتی ہیں۔

۵۴ فیصدی ووٹر عورتیں

الموڑہ ۷ مارچ ضلع افسران نے عام انتخابات کے لئے ووٹران کی جو فہرست تیار کی ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ اس ضلع کی تقریباً ۷ لاکھ آبادی میں سے ۴ لاکھ ۲۵ ہزار ووٹر ہیں۔ اور عورت ووٹروں کی تعداد ۵۴ فی صدی ہے۔ کیونکہ زیادہ تر دیہاتیوں کی دو بیویاں ہیں۔

پیرس ۷ مارچ فرانس کے وزیر خارجہ شومان نے بتلایا کہ عنقریب فرانس امریکہ اور برطانیہ کے وزراء خارجہ کی کانفرنس ہوگی۔

پنڈت نہرو ہندوستان اور پاکستان کی سرحد پر

کلکتہ ۸ مارچ۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج بن گاؤں گئے جو یہاں سے ۴۶ میل کے فاصلہ پر ہے مشرقی پاکستان کی سرحد پر واقع ہے۔ جہاں انھوں نے مشرقی بنگال سے آنے والے پناہ گزینوں کی حالت دیکھی پنڈت نہرو نے ایک بڑے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے اپیل کی کہ لوگ اپنے دل سے خوف و ہراس کو نکال دیں۔ ہندوستان ایک متحدہ ملک ہے۔ اور اس کا ایک حصہ بھی کمزور ہوا تو اس کا اثر دوسرے حصوں پر بھی پڑے گا۔ ہمیں اپنی دشواریوں کو دیکھ کر مایوس نہ ہونا چاہئے۔

بن گاؤں سے واپسی کے بعد پنڈت نہرو نے کلکتہ کے اس محلہ کا دورہ کیا۔ جہاں کلکتہ کے فساد زدہ مسلمان پناہ گزین ٹھہرے ہوئے ہیں۔ انھوں نے چند مسلمانوں سے گفتگو کے دوران میں یقین دلایا کہ دوسرے ملکوں کی پالیسی کچھ ہو۔ ہندوستان اپنے تمام باشندوں کی حفاظت کرے گا۔ خواہ ان کا مذہب کچھ بھی ہو۔

نہرو کو اٹلی کی دعوت کا علم نہیں

کلکتہ ۸ مارچ۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے جو پنڈت نہرو کے ساتھ یہاں آیا ہوا ہے کہ آج اس خبر کی لاعلمی ظاہر کی کہ برطانوی وزیر اعظم مسٹر اٹلی نے کشمیر کے مسئلہ کے لئے غیر رسمی گفت و شنید کے لئے ہندوستان اور پاکستان کے وزراء اعظم کو لندن مدعو کیا ہے۔

لیاقت علیخاں امریکہ جائیں گے

واشنگٹن ۸ مارچ۔ پاکستانی وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں ۳ مئی کو امریکہ کا دورہ کرنے کے لئے یہاں آئیں گے۔ یہ اعلان آج وزارت خارجہ نے کیا ہے۔

بیگم لیاقت علی خاں ان کے ہمراہ ہوں گی ان لوگوں کو صدر ٹرومین نے دعوت دی ہے۔

توڑ پھوڑ کرنیوالوں سے ہوشیار

ناگپور ۸ مارچ مسٹر جے پرکاش نرائن نے جو آل انڈیا ریلوے مینس فیڈریشن کے صدر ہیں آج ایک بیان میں ریلوے کے تمام ملازمین خصوصاً ریلوے یونینوں کے اراکین سے اپیل کی ہے کہ وہ توڑ پھوڑ کرنے والوں سے ہوشیار رہیں۔ اور مسافروں کے جان و مال اور ریلوے کی املاک کو خطرے میں نہ پڑنے دیں۔

پناہ گزینوں کو لانے کیلئے نئی ٹرینیں

کلکتہ ۸ مارچ۔ چونکہ مشرقی پاکستان سے بہت سے پناہ گزین پیدل سرحد پار کر کے آ رہے ہیں۔ اس لئے معلوم ہوا ہے کہ ایسٹ انڈین ریلوے کے منتظمین نے پناہ گزینوں کو لانے کے لئے ایسی ٹرینوں کا انتظام کر دیا ہے جو مغربی بنگال کے بانپور اسٹیشن سے جے نگر کے قریب سرحد تک آئیں گی اور جائیں گی۔

خاتمہ زمینداری فنڈ کیلئے موٹریں

لکھنؤ ۸ مارچ۔ یوپی اسمبلی میں سوالات اور جوابات کے اوقات میں خاتمہ زمینداری فنڈ کی وصولی کے سلسلہ میں جو موٹریں خریدی گئی ہے۔ اور جس طرح انھیں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس پر اسمبلی میں شری گجادھر پرشاد کے ایک سوال پر کافی دلچسپی پیدا ہو گئی۔ شری گجادھر پرشاد نے دریافت کیا تھا کہ اس صوبہ میں خاتمہ زمینداری فنڈ کی وصولی کے سلسلہ میں ضلع وار کتنی موٹریں خریدی گئی ہیں اور ان کی قیمتیں کیا ہیں۔ اور کتنی موٹریں کانگریس کمیٹیوں کو دی گئیں۔ جواب میں ٹھاکر حکم سنگھ نے کہا کہ صوبہ میں کل ۵۳ لینڈ روور بحساب ۸۸۲۰ روپیہ فی گاڑی ۳۳ پک اپ فی گاڑی ۷۵۰۴ روپیہ ۶ فورڈ بحساب ۹۱۵۸ روپیہ ۶ بحساب ۵۰۲۸ روپیہ فی گاڑی خریدی گئیں جن میں سے ۱۷ گاڑیاں ضلع کانگریس کو دی گئیں۔

فضائی طاقت کے اسٹیشن کا سنگ بنیاد

آگرہ ۔ ۸ مارچ ۔ آج وزیر دفاع ہندوستان سردار بلدیو سنگھ نے ہندوستان کی فضائی طاقت کے مستقل اسٹیشن کا یہاں سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہا کہ ۔ ہمیں مشرقی بنگال اور کشمیر کے مسائل میں مطمئن نہ ہو جانا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ خوش قسمتی سے کشمیر میں جنگ رک گئی ہے ۔ اور ہم نے باوجود اشتعال کے کوئی غلط کارروائی نہیں کی ہے۔ ہم حق پر نہیں اور انصاف کے راستہ پر سے نہیں ہٹیں گے ۔ لیکن ہم اس ذہنیت کے خلاف ہیں کہ ہمارے صبر وضبط کا دوسرے فریق نے کوئی مناسب جواب نہیں دیا ۔ سرحد کے پار اسی جھوٹ اور نفرت کا پرچار ہے جس نے سنہ ۴۷ میں لاکھوں معصوم انسانوں کو تباہ کر دیا ۔ میرے لئے یہ سب کہنا خوشگوار نہیں ہے۔ لیکن مشرقی بنگال کے ناخوشگوار حالات سنہ ۴۷ کے واقعات کا اعادہ معلوم ہوتے ہیں ۔ پاکستان کے اسی رویہ کے خلاف ہمیں چوکنا رہنا چاہیے۔

وزیر دفاع نے اس خبر کی تردید کی کہ ہندوستانی ہوائیہ ہندوستانی فوج کے ماتحت ہو جائے گا ۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستانی ہوائیہ آزاد الگ محکمہ ہے ۔ ہندوستانی ہوائی کے کمانڈر انچیف فضائی مارشل آ بولا نے بتایا کہ طویل مدتی پروگرام کے لحاظ سے تین ہوائی اسٹیشن آگرہ ۔ پونا ۔ اور کلکتہ کے قریب کالی کنڈ میں قائم کئے جا رہے ہیں ۔ تنظیم کے اعتبار سے آگرہ اسٹیشن ہی کی تیاری میں تقریباً دس سال لگیں گے ۔ حکومت ہند یہ چاہتی ہے کہ ملک کے دفاع کے لئے اس کی ہوائی طاقت کم از کم دس دستوں تک پہونچ جائے ۔ ہندوستانی فضائی طاقت کو ابھی بہت سال تک نوجوانوں کی ضرورت ہوگی ۔

مدراس کلکتہ میل کا حادثہ

مدراس ۵ مارچ ۔ جمعہ کو تقریباً ایک بجے دن کو مدراس سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر سول پیٹ میں مدراس کلکتہ میل پٹری سے اتر گئی ۔ کہا جاتا ہے کہ ایم اور ایس ایم ریلوے پر اب تک اس سے بڑا کوئی حادثہ نہیں ہوا ۔ اس حادثہ میں ۶ آدمی ہلاک اور ۹۶ زخمی ہوئے۔

اس خطرناک حادثہ کے بعد ریلوے افسروں نے فوراً جائے وقوعہ کا معائنہ کیا ۔ ان کا خیال ہے کہ پٹری کے پیچ ہٹا کر گاڑی کو پٹری سے اتارنے کی کھلی ہوئی کوشش کی گئی ہے۔

اس گاڑی کا انجن جو حال ہی میں کناڈا سے آیا تھا چکنا چور ہو گیا ۔ اور پشتہ سے تقریباً چھ سو فٹ کے فاصلہ پر ایک طرف پڑا ہوا تھا ۔ انجن سے ملا ہوا کمپارٹمنٹ ریزہ ریزہ ہو گیا ۔ اور ڈبے جن میں ایک ڈبہ طویل سفر کرنے والوں کے لئے مخصوص تھا پشتہ کے قریب تباہ ہو گئے ان میں سے دو ڈبے ایک دوسرے میں گھس گئے ہیں ۔ ڈاک کی گاڑی اور چار ڈبے پٹری سے اتر گئے صرف گاڑی کا آخری ڈبہ پٹری پر رہ گیا ۔ پیچ پٹریاں تختے اور ٹیلی گراف کے تار ایک ڈھیر کی شکل میں پڑے ہوئے ہیں۔

گورکل کانگڑی میں صدر جمہوریہ کی تقریر

کانگڑی ہردوار ۵ مارچ ۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر جمہوریہ ہندوستان نے آج گورکل کانگڑی یونیورسٹی کے طلباء کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کو اس وقت اہل با اصول اور محب وطن کارکنوں کی سخت ضرورت ہے ۔ تاکہ ملک کی معاشی حالت تبدیل کی جا سکے جو آج بہت ابتر ہے۔

انھوں نے کہا کہ اب تجارت کو بے غرض اور اہل لوگوں کی خدمات کی ضرورت ہے ۔ خواہ وہ وزیر ہوں یا معمولی کارکن ۔ استاد اسمبلی کے ممبران منتظم سائنس داں اور صنعتی یا فنی کام کرنے والے ہوں ۔ صرف اسی وقت ہماری غربی خوشحالی میں تیزی سے بدل سکتی ہے ۔ یونیورسٹی میں خطبہ تقسیم اسناد پڑھتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا برطانیہ نے اب ہندوستان بالکل چھوڑ دیا ہے ۔ اور اب ہم اپنے ملک کے مکمل مالک ہیں ۔ قومی ترقی کے مسائل کا حل اب ہمیں کو کرنا ہے ۔ اب کسی کی مدد یا مداخلت کی ضرورت نہیں ہے ۔ جس حد تک ہم صحیح فیصلے کریں گے ۔ اسی تیزی کے ساتھ ہم آگے بڑھ سکتے ہیں۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد نے حکومت ہند کی طرف سے یونیورسٹی کو ایک لاکھ روپیہ کا عطیہ دیتے ہوئے کہا کہ پہلی مرتبہ حکومت اس یونیورسٹی کو امداد دے رہی ہے

ہندوؤں کے گھر پر قبضہ کرنیوالوں کو سختی سے زبردستی نکال دیا جائے گا

ڈھاکہ ۵ مارچ ۔ حکومت مشرقی بنگال نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ ڈھاکہ کے حال کے فسادات میں خالی ہونے والے ہندوؤں کے مکانوں اور دکانوں پر غیر قانونی قبضہ کرنے والوں کے خلاف اور انھیں وہاں سے نکالنے کے لئے موثر اقدامات کئے گئے ہیں ۔ پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ کوئی شخص اگر کسی ہندو کی دکان یا اس کے مکان پر غیر قانونی طور پر قبضہ کرے گا تو اسے وہاں سے زبردستی نکال دیا جائے گا ۔ اسے قابل انتقال جائداد کی گمشدگی یا اس کے نقصان کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا ۔ اور اس کے اوپر عدالت فوجداری میں مقدمہ چلایا جائے گا ۔ پولیس اور مجسٹریٹوں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ ان کو کسی غیر قانونی قبضہ کا علم ہو تو وہ فوری کارروائی کریں ۔ اور ایسا کیا بھی جا رہا ہے۔

خالی مکانات جو مقفل کر دئے گئے ہیں ۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے جن کی حفاظت کی جا رہی ہے وہ ۱۹ فروری سے کھلنے لگے ہیں ۔ اور بہت سے پناہ گزین کیمپوں سے اپنے اپنے گھر واپس آ گئے ہیں۔

نظام کو تخت سے اتارنے کا مطالبہ

نظام آباد ۳ مارچ یہاں ریاستی کانگریس کا جو سالانہ اجلاس ہو رہا ہے اس میں کمیٹی نے کل رات کو ایک قرارداد پیش کی جس میں نظام کو تخت سے اتارنے کا مطالبہ کیا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ ریاست حیدرآباد کو لسانی بنیاد پر تلنگانہ مرہٹواڑہ ۔ اور کرناٹک میں تقسیم کر دیا جائے ۔ اور ان حصوں کو قریب کے صوبوں میں شامل کر دیا جائے

ہند و پاکستان سے اقلیتوں کے حقوق کی ضمانت کا مطالبہ

الہ آباد ۳ مارچ سوشلسٹ پارٹی کی انتظامیہ کونسل نے اپنے ریوا کے جلسہ میں ایک تجویز منظور کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ہندو پاکستان کے مسائل کو حل کرنے کے لئے پہلا قدم یہ ہونا چاہیے کہ دونوں ملک مل کر اس بات کی زبانی و عملی طریقوں سے ضمانت کریں کہ وہ اپنی اقلیتوں کے مذہب ۔ کلچر اور سیاست کی پوری حفاظت کریں گے ۔ اور ان کو ترقی کا پورا موقع دیں گے ۔ کونسل نے یہ بھی کہا ہے کہ دونوں ممالک کے عوام و حکومتیں مل کر اپنے اپنے شہریوں کو اس بات کی ضمانت دیں کہ وہ صرف ان کی حفاظت و آزادی ہی کے ذمہ دار نہ ہوں گے بلکہ ان کو مساوی درجہ اور مواقع بھی دیں گے ۔

بمبئی ۳ مارچ لیڈی ماؤنٹ بیٹن جو کل یہاں دہلی سے آئی تھیں ۔ آج بذریعہ ہوائی جہاز کولمبو روانہ ہو گئی ہیں ۔ جہاں سے وہ پندرہ دن کے لئے فوجی اور غیر فوجی اسپتالوں کا کام دیکھنے جائیں گی ۔

THE SADAQAT KANPOR

ESTD. 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن شمسی

ہفتہ وار

صداقت

جاری شدہ ۱۹۲۵ء

قیمت
سالانہ ۸/-
سالانہ رعایتی ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 50 No. 11	KANPUR SATURDAY 18Th MARCH 1950	کانپور شنبہ ۱۸ مارچ ۱۹۵۰ء مطابق ۲۸ جمادی الاول ۱۳۶۹ھ	جلد ۵۰ نمبر ۱۱

ادبیات

جذبات

(از حضرت مولانا ثاقب کانپوری)

اب مجھ سے وجہ گریہ پیہم نہ پوچھئے
شرمندہ ہونگے آپ مرا غم نہ پوچھئے

جب التفات حسن سے تھی بارش کرم
سرمستی و خوشی کا وہ عالم نہ پوچھئے

میں خود بھی جانتا نہیں میں چاہتا ہوں کیا
مجھ سے مرا تخیل مبہم نہ پوچھئے

حاصل تھا جس میں مجھکو سرور مئے نشاط
وہ لطف وہ عنایت پیہم نہ پوچھئے

ثاقب کے کچھ عقاید مشرب ہی اور ہیں
اسنے پیا ہی کس طرح زمزم نہ پوچھئے

در سے ترے امیدوار اٹھا
کر کے کتنا وہ انتظار اٹھا

حسن محبوب جلوہ گر ہے آج
اب تو تو چشم اشکبار اٹھا

زندگی کی تو ہر مصیبت دیکھ
زحمت جبر و اختیار اٹھا

وہ سنیں یا تری دعا نہ سنیں
ہاتھ اپنا تو بار بار اٹھا

آہ توہین ضبط ہے ثاقب
لذت صبر انتظار اٹھا

دنیائے اسلام

افغانستان پاکستان کے جھگڑے میں کسی سے بیچ بچاؤ کرانے کو تیار نہیں

قاہرہ۔ ۱۳ مارچ۔ افغان نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ ایسد علی محمد خان نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ افغانستان صوبہ سرحد کا جھگڑا طے کرنے کے لئے پاکستان سے براہ راست گفت و شنید کے لئے تیار ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ انھوں نے یہ بھی تنبیہ کہ پاکستان اگر اس علاقہ میں رہنے والے سنز لاکھ افغان کو ختم اور تباہ کرنے کی پالیسی پر عمل کرتا رہا تو اس کے نتایج بہت تباہ کن ہوں گے۔

محمد خان نے کہا کہ اس معاملہ میں کسی سے بیچ بچاؤ کرانے کو تیار نہیں ہوں۔ لیکن میں بین اقوامی نگرانی میں لائے طلبی کا فزور حامی ہوں۔ افغان وزیر خارجہ نے جو شاہ افغانستان کے ساتھ مصر آئے ہیں کہا کہ پاکستانی عوام کے ساتھ ہمارا قدیم رشتہ ہے اور ہمارے دل میں ان کے لئے ہرگز عناد نہیں ہے ہم کو معلوم ہے کہ دنیا میں آجکل کتنا انتشار پھیلا ہوا ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ تمام اسلامی ممالک کی طرح پاکستان سے بھی ہمارے بہترین دوستانہ تعلقات ہوں لیکن اس کے ہی ساتھ ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ اپنے ستر لاکھ بھائیوں کی حفاظت کریں جنھوں نے کبھی انگریزوں یا کسی اور کی محکومی قبول نہیں کی۔ اگر معاملہ دوستانہ طور پر طے نہ ہوا تو ممکن ہے کہ اسے متحدہ اقوام کے سامنے پیش کیا جائے۔ محمد خان نے کہا کہ افغانستان کے تعلقات ہندستان کے ساتھ بہت اچھے ہیں۔ لیکن یہ دوستی پاکستان کی مخالفت کے لئے نہیں ہے افغانستان نے کشمیر کے مسئلہ پر ہندستان کی مدد نہیں کی اور نہ اسے پاکستان کے ساتھ اپنے جھگڑے میں ہندستان کی مدد کی توقع ہے۔ افغان وزیر خارجہ نے امید ظاہر کی کہ شاہ فاروق اور ظاہر شاہ کی ملاقات سے اسلامی دنیا کے ملکوں کے نقطۂ نظر میں بہت کافی ہم آہنگی پیدا ہو سکے گی۔

افغانستان کی پالیسی ہمیشہ سے یہی ہے اور یہی رہے گی کہ اس کے ایک دوسرے کے احترام اور حقوق تسلیم کرنے کی بنیاد پر اسلامی ممالک آپس میں مضبوط تعلقات قایم کریں۔ اور ایک دوسرے سے قریب تر آسکیں۔ ظاہر شاہ نے کل اسلامی اتحاد لیگ کو جس نے ان سے درخواست کی تھی کہ وہ افغان۔ پاکستان سرحدی نزاع میں خود مداخلت کریں ایسا جواب دیا جس سے وہ کسی بات کے پابند نہیں ہوئے۔ ظاہر شاہ نے اسلامی اتحاد لیگ کے رکن وفد جس نے پاکستان میں سابق مصری سفیر علوبہ پاشا کی سرکردگی میں ان سے ملاقات کی تھی۔ کہا کہ ایک حکمران کی حیثیت میں میری توجہ تمام تر اسلامی امور پر ہے۔ اور ایک مسلمان کی حیثیت سے مجھے افغانستان اور پاکستان کی دوستی پر بے انتہا مسرت ہوگی۔ لیگ نے شاہ کو ایک توجہ نامہ پیش کیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ اسلامی ملکوں کو اپنے اختلافات اسلامی اصول کے مطابق طے کرنا چاہیئے۔

قاہرہ۔ ۱۲ مارچ اتحاد اسلامی لیگ نے شاہ افغانستان محمد ظاہر شاہ کی خدمت میں ایک عرضداشت پیش کی ہے جس میں ان سے درخواست کی ہے کہ وہ افغانستان اور پاکستان کے جھگڑے میں ذاتی طور پر مداخلت کریں۔ عرضداشت میں کہا گیا ہے کہ اسلامی ممالک کو اپنے باہمی جھگڑوں کو اسلامی اصولوں کے مطابق طے کرنے چاہئیں۔ اتحاد اسلامی لیگ کا صدر دفتر قاہرہ میں ہے اور اس کی شاخیں تمام اسلامی ملکوں میں ہیں۔ اسکے صدر پاکستان میں مصر کے سابق سفیر محمد علی علوبہ پاشا ہیں اور اراکین میں سعودی عرب میں مصری سفیر عبدالوہاب عزام بے اور قاضی القضاۃ شیخ عبدالمجید سلیم بھی شامل ہیں۔ شاہ افغانستان سے عرب لیگ کے سکریٹری جنرل مسٹر عبدالرحمن عزام پاشا نے بھی ملاقات کی۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں انھوں نے تبادلۂ خیال بھی کیا۔

ایران اسرائیلی حکومت کو تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں

واشنگٹن۔ ۱۰ مارچ ایران کے متعلق یہ اطلاع ملی ہے کہ وہ اسرائیلی حکومت کو محدود طور پر تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے۔ خواہ اسے اس کے لئے اسلامی ممالک سے قطع تعلق ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

یہاں کے باخبر سفارتی افسران نے بتایا ہے کہ اسرائیلی حکومت کے محکمہ خارجہ نے طہران کے بہت سے غیر ملکی سفارت خانوں سے یہ کہا ہے کہ ایران یہ فیصلہ کر رہا ہے کہ ایرانی حکومت کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اسرائیلی حکومت کو قانونی طور پر تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے۔ ایشیا کی دیگر مسلم اسٹیٹ میں صرف ترکی کی ایک ایسی مثال ہے جس نے اسرائیلی حکومت کو نمایندہ اور خود مختار حکومت تسلیم کر لیا ہے۔ ایران کے اس فیصلہ کو بہت اہم سمجھا جا رہا ہے۔ اسلئے کہ اقوام متحدہ میں فلسطین کے مسئلہ پر اسنے ہمیشہ عرب ممالک کا ساتھ دیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت ہفتہ وار کانپور

جلد ۵ | کانپور شنبہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۱

ہم اقلیت و اکثریت کی تفریق مٹانا چاہتے ہیں

۔یوپی اسمبلی میں وزیر اعظم پنڈت گوبند بلب پنت نے مسٹر فلپس اور مسٹر عبد الغنی انصاری کے الزام کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہاں کے حکام فرقہ پرست ہیں طیش میں آکر کہا " یہ الزام غلط ۔لغو جھوٹ اور بے بنیاد ہے "

پنت جی نے جو " نظم ونسق کے بجٹ پر مباحثہ کا جواب دے رہے تھے اعلان کیا کہ " ہم اپنے صوبہ اور اپنی ملک سے " اقلیت " اور " اکثریت " کا سوال ہی ختم کرکے ہر ایک کو صرف " شہری " بنانا چاہتے ہیں " انھوں نے دعوی کیا کہ صوبہ کی حکومت نے جس دیانتداری کے ساتھ اپنا فرض ادا کیا ہے وہ کوئی اور حکومت ان نازک حالات میں نہیں کرسکتی تھی ۔

انھوں نے مزید کہا حالیہ فسادات کے زمانہ میں ضلع حکام نے جو کیا ساری رات دن اپنے مسلمان بھائیوں کی جس طرح حفاظت کی اس پر وہ مبارکباد کے مستحق ہیں ۔ اس کا مسلمانوں پر کوئی احسان نہیں ہے ۔ یہ ہمارا فرض ہے اور اس فرض کو ہر حالت میں ہم پورا کرتے رہیں گے ۔

وزیر اعظم نے جوابی تقریر کرتے ہوئے مسٹر فلپس کی تحریک تخفیف کو ایک ایسی غلطی قرار دیا جس نے ایوان کی صاف فضا کو گندے نالے میں لا ڈالا ہے ۔"

پنڈت پنت نے کہا ۔ اگر مسٹر فلپس کو یہ معلوم ہوتا کہ ابھی ڈیڑھ دو مہینے ہوئے پہلے پاکستان جانے والوں کی بہ نسبت پاکستان سے آنے والوں کی تعداد زیادہ تھی ۔ تو وہ ایسا الزام لگانے کی جرات نہ کرتے ۔

وزیر اعظم نے اس موقع پر پرجوش انداز میں کہا ہندوستان کی ایسی لا مذہبی جمہوری حکومت کے مقابلے میں پاکستان کی مذہبی حکومت کا نام لینے والے وہی لوگ ہیں جو حق و باطل میں تمیز کرنے کی صلاحیت کھو چکے ہیں ۔ میں مشرقی پاکستان کا ذکر نہیں کرتا ۔ مگر دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ کوئی حکومت اپنا فرض اس سے زیادہ دیانتداری کے ساتھ انجام نہیں دے سکتی تھی جس طرح اس حکومت نے انجام دیا ہے ۔

اقلیتوں کے بارے میں انھوں نے کہا کہ ہماری ایماندارانہ کوشش ہے کہ ہم اپنے ملک سے اقلیت اور اکثریت کے فرق کو ختم کر کے صرف ایک " شہری " کا تصور پیدا کریں ۔ اور آج بھی مذہب کی بنیاد پر ہمارے یہاں حقوق کی تقسیم نہیں ہے ۔ حزب مخالف کے لگائے ہوئے الزامات کو غلط جھوٹ اور لغو اور بے بنیاد قرار دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا ہم نے نئے دستور کی قسم کھائی ہے ۔ اور ہم ان میں نہیں ہیں جو کہتے کچھ ہوں اور کرتے کچھ ۔ ہماری عظمت اور بھارت کی بڑائی اسی میں ہے اور جو کہیں اس پر پوری ایمانداری کے ساتھ عمل بھی کریں ۔

نیشنل کانفرنس کی شرطیں

کشمیر کی گتھی سلجھانے کے لئے حفاظتی کونسل نے ایک ثالث مقرر کرنے کی جو تجویز منظور کی ہے اسکے مضمرات پر مشورہ کرنے کے لئے شیخ محمد عبد اللہ اس ہفتہ دہلی جا رہے ہیں جہاں وہ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو اور وزارت خارجہ کے دوسرے ذمہ داروں سے بات کریں گے ۔

دہلی جانے سے پہلے وہ اپنی کابینہ کے ارکان اور کشمیر نیشنل کانفرنس کے لیڈران سے صلاح و مشورہ کر رہے ہیں نیشنل کانفرنس کے سکریٹری محمد سعید مسعودی نے حفاظتی کونسل کے رزولیوشن پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کمیشن کی جگہ ایک ثالث کا مقرر کیا جانا ہندوستان کی ایک بڑی جیت ہے لیکن اگر ثالث نے ہندوستان کے مقدمہ کی بنیادی باتوں کو نظرانداز کرنے کی کوشش کی تو اس کی کامیابی کا امکان بہت کم ہے ۔

ہماری ہمیشہ سے یہ خواہش ہے کہ کشمیر کا جھگڑا پر امن طور پر طے ہوجائے ۔ اور ہمیں امید ہے کہ منفرد ثالث اپنی مہم میں کامیاب ہوجائے گا ۔

میران صاحب میں کسانوں کے ایک جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے مولانا مسعودی نے کہا کہ آزادانہ رائے طلبی کے حالات پیدا ہوگئے تو نہ صرف ریاستی علاقے کے لوگ بلکہ پاکستان کے زیر قبضہ علاقے کے اکثریت بھی ہندوستان کے حق میں ووٹ دے گی ۔ لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ پاکستان فرقہ وارانہ فساد برپا کر کے اپنا پرانا حربہ استعمال کرے گا ۔ اور اگر اسی آزاد چھوڑ دیا گیا تو وہ کشمیر کو دوسرا سرحدی صوبہ بنا دیگا ۔ یہ ایک افسوس کی بات ہے کہ چار طاقتی رزولیوشن میں اس صورت حال کا کوئی تدارک نہیں تجویز کیا گیا ہے جو پیدا کرنے کا پاکستان نے تہیہ کر لیا ہے ۔

کشمیر کے جھگڑے میں نیشنل کانفرنس کا رویہ واضح کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ ہم اپنے اس مطالبہ پر قایم ہیں کہ یہ مسئلہ عوام کی رائے سے طے ہو مگر عوام اس وقت تک آزادی سے رائے نہیں دے سکتے جب تک کہ پاکستانی اور آزاد کشمیر فوج کا انخلا نہ ہو جائے اس لئے رائے طلبی سے پہلے یہ بات بہت ضروری ہے کہ ریاست کے پورے رقبہ پر جس میں گلگت مظفرآباد میرپور اور پونچھ کے علاقے بھی شامل ہیں ۔ ریاستی حکومت کو موثر طور پر اقتدار حاصل ہو جائے ۔

حفاظتی کونسل کے سامنے مختلف تجویزیں

کشمیر کے بارے میں حفاظتی کونسل میں چار طاقتی رزولیوشن کے منظور ہونے کے بعد جس میں ایک ثالث مقرر کئے جانے کی تجویز پیش کی گئی تھی ۔ برطانیہ امریکہ ناروے ۔ اور کیوبا کے نمایندے کسی ایسے آدمی کی تلاش میں مشغول ہو گئے جو ہندوستان پاکستان دونوں کے لئے قابل قبول ہو ۔ اس لئے کہ ہند کے نمایندے مسٹر راؤ نے یہ واضح کر دیا ہے کہ وہ ثالث جس کے تقرر کی تجویز پیش کی گئی ہے ۔ ہندوستان کے لئے قابل قبول ہونا ضروری ہے ۔ اسی طرح پاکستان کے نمایندہ نے بھی کہا ہے ۔

معلوم ہوا ہے کہ دونوں حکومتوں کے لئے قابل قبول ہو سکے تو امریکہ کی رائے میں ایڈمرل نمز ثالث کے لئے زیادہ مناسب آدمی ہوں گے لیکن ہندوستان کا خیال ہے کہ چونکہ یہ رائے طلبی کے منتظم ہیں ۔ اس لئے اگر انھیں ثالث مقرر کیا گیا جس میں مختلف متنازعہ معاملات کو طے کرنا ہوگا ۔ تو فیصلہ کے بعد ان کی پوزیشن غیر جانبدارانہ نہیں رہے گی ۔ اس لئے انھیں ثالث مقرر کرنا مناسب نہیں ہے ۔

پاکستان انھیں ثالث مقرر کرنے کے لئے تیار معلوم ہوتا ہے ۔ پتہ چلا ہے کہ ہندوستان ڈاکٹر بنچے کو ثالث کے لئے مناسب آدمی خیال کرتا ہے ۔ ایک تجویز یہ بھی ہے کہ نمز کو ثالث مقرر کیا جائے ۔ اور ڈاکٹر بنچے کو کل مسائل کو سلجھانے کا کام سپرد کیا جائے ۔ جو رائے طلبی کی راہ میں حائل ہوں ۔

لیکن ہندوستانی حلقوں کا یہ خیال ہے کہ ثالث ایک کے بجائے دو نہیں ہو سکتے ۔ کیونکہ یہ منظور کئے گئے رزولیوشن کی خلاف ورزی ہوگی ۔

لائق علی کراچی میں

آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حیدرآباد کے سابق وزیر اعظم میر لائق علی اور ان کا خاندان کراچی پہونچ گیا ہے ۔ ص

آئینۂ کانپور

میونسپل کمیٹیوں کے چیرمینوں کا انتخاب

۱۴ مارچ کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ پنڈت برہمانند مصرا چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی جس میں مسٹر ایس سی مترا ایڈوائس چیرمین اور مسٹر سید تقی زیدی جونیر وائس چیرمین منتخب ہوئے ۔

اور مندرجہ ذیل ۱۶ کمیٹیوں کے لئے مندرجہ ذیل حضرات منتخب کئے گئے ۔

۱۔ فنانس کمیٹی
پنڈت راجہ رام باجپئی ۔

۲۔ ایجوکیشن کمیٹی
پنڈت رام کشور شکل ۔

۳۔ پبلک ہیلتھ کمیٹی
حاجی قمر الدین ۔

۴۔ سٹی ٹیکس کمیٹی
مسٹر وحید احمد ۔

۵۔ سول لائنس ٹکس کمیٹی
پنڈت دیندر ائن باجپئی ۔

۶۔ انور گنج ٹکس کمیٹی
مسٹر محمد انور ۔

۷۔ ٹاؤن امپروومنٹ کمیٹی
مسٹر دبی سنگھ بھارگوا ۔

۸۔ پبلک ورکس کمیٹی
مسٹر محمد فاروقی

۹۔ روڈ اینڈ ڈیولپمنٹ کمیٹی
مسٹر رام نرائن گرگ

۱۰۔ بلڈنگ ایپلیکیشن کمیٹی
مسٹر رام لال سونکر

۱۱۔ پارک اینڈ ایگریکلچر کمیٹی
مسٹر پرس رام سنگھ

۱۲۔ اسکول کمیٹی
مسٹر ویریندر سروپ (کوآپٹیڈ)

۱۳۔ فزیکل کلچر کمیٹی
مسٹر جے چند سنگھ

۱۴۔ گنگا جل سدھار کمیٹی
مسٹر مہادیو پرشاد

۱۵۔ برننگ گھاٹ کمیٹی
مسٹر رگھوراج سنگھ ۔

۱۶۔ مسلم قبرستان کمیٹی
مسٹر محمد ظہور

ڈیولپمنٹ بورڈ کی نمایندگی کیلئے

۱۔ مسٹر ان گوپال کھنڈیا ۔ ۲۔ پنڈت گنگا نرائن مصرا ۔

البیٹ انڈین ریلوے اڈوائزری کمیٹی کیلئے

سردار اندر سنگھ ۔

گیا پرشاد لائبریری کی نمایندگی کیلئے

۱۔ مولانا حسرت موہانی ۔ ۲۔ مسٹر ایس سی مترا ۔

تلک ہال میموریل سوسائٹی کیلئے

مسٹر دبی سنگھ بھارگوا ۔

گورنمنٹ ہائی اسکول کمیٹی کیلئے ۔

مسٹر وحید احمد

پبلک ہیلتھ کمیٹی کیلئے ۔ (کوآپٹیڈ ممبر)

۱۔ ڈاکٹر چاند کماری رو ہتگی ۔ ۲۔ مسز مصدی

ایجوکیشن کمیٹی کیلئے ۔ (کوآپٹیڈ ممبر)

۱۔ مسٹر ویریندر سروپ ۔ ۲۔ مسٹر دھنی رام ۔

اس انتخاب کا طریقہ یہ رہا کہ حاجی محمد سمیع صاحب نے ایک فہرست مرتب کرکے میٹنگ میں پیش کی جس کو کل ممبران بورڈ نے بالاتفاق منظور کر لیا ۔ اس طرح اب اس انتخاب کے بعد بورڈ میں کوئی مخالف پارٹی نہیں رہی ۔ کیونکہ چیرمینیان موافق اور مخالف دونوں پارٹیوں کو دی گئی ہیں ۔

ان حالات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت برہمانند مصرا کی چیرمینی کا دور غالباً کامیاب رہیگا ۔

آج کی میٹنگ میں پنڈت شیو کمار نگم کلانے مشرقی بنگال کی حالت پر ایک رزولیوشن پیش کیا جس پر بحث و مباحثہ کے بعد پنڈت برہمانند مصرا چیرمین بورڈ نے اجازت نہیں دی اور کہا کہ : ۔ اگر یہ رزولیوشن آج کی میٹنگ سے چار روز پہلے بھیج دیا جاتا تو آج اس پر بحث و مباحثہ ہو سکتا تھا ۔ اور چونکہ معاملہ فوری اہمیت کا نہیں ہے ۔ اس لئے اس کو نوٹس کے بعد آیندہ پیش کیا جا سکیگا ۔

اس ریزولیوشن میں ۔

" پاکستان کی حکومت کو اپنی اقلیتوں کی جان کو خطرہ میں ڈالنے پر مذمت کی گئی تھی ۔ اور حکومت ہند سے اسکی خواہش کی گئی تھی کہ وہ کوئی مناسب قدم اٹھائے ۔ (جسمیں ڈائرکٹ ایکشن بھی شامل ہو سکتا ہے) تاکہ وہاں کی حالت درست ہو اور بطور پروٹسٹ کے آج کی میٹنگ ملتوی کر دی جائے "

بورڈ نے یکوں اور ٹانگوں کے نرخوں پر نظر ثانی کرنے کا فیصلہ کیا ۔ اور شہر میں یکوں کے چلنے کی ممانعت کے رزولیوشن پر بحث و مباحثہ کے بعد بورڈ نے طے کیا کہ یکم اپریل سے یکوں کو چلنے کا لیسنس نہ دیا جائے لیکن صرف اول درجے کے یکوں کو اس سال لیسنس دیا جائے اس طرح خراب قسم کے یکے بند ہو جائیں گے ۔ اور رفتہ رفتہ بورڈ شہر میں یکوں کے چلنے کی قطعاً ممانعت کر دے گا ۔

مشرقی بنگال کے واقعات کی تحقیقات

ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ ۱۱ مارچ کی شام کو مسٹر بری پورنانند ورما کی صدارت میں مسٹر محمد حبیب اللہ کے بنگلہ پر ہوئی جس میں خواجہ عبد السلام نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا جو بالاتفاق منظور کیا گیا ۔

" حکومت پاکستان کے انکار و تردید کے باوجود اسمیں ذرا بھی شک و شبہ نہیں کہ مشرقی بنگال کے حالات دردناک ہیں ۔ اور اگر حکومت پاکستان کی تردید سچی ہے تو ان کو وہاں کی صورت حال کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کے لئے پوری سہولتیں مہیا کرنا چاہئے ۔ ہندوستانی برادری کا مسلک ہمیشہ غیر فرقہ وارانہ میل جول اور محبت رہا ہے ۔ لہذا ہم حکومت کے ذریعہ حکومت پاکستان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ برادری کے تین نمایندوں کو اس بات کی اجازت دے کہ وہ وہاں جاکر وہاں کی حالت کا مطالعہ کریں اگر پاکستان کی حکومت ہماری اس درخواست کو نامنظور کر دے تو اس سے اس کی غیر ایماندارانہ حیثیت کا پتہ چلتا ہے ۔ "

ہندوستانی برادری کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر ایس این سکسینہ نے اس رزولیوشن کی ایک کاپی یونین گورنمنٹ کو اس درخواست کے ساتھ بھیجدی ہے ۔ کہ اسکو حکومت پاکستان کے پاس بھیج دیا جائے ۔

یوم مشرقی بنگال

۱۶ مارچ کو ہندو مہاسبھا کی طرف سے کانپور میں " یوم مشرقی بنگال " منایا گیا ۔ سارے شہر میں ہڑتال رہی شام کو ۶ بجے آریہ سماج ہال میں مسٹر دیا سروپ کی صدارت میں میٹنگ ہوئی جو ۹ بجے رات کو ختم ہوئی جس میں آدھے درجن سے زیادہ مقرروں نے مشرقی بنگال کے ہندوؤں پر کئے جانے والے مظالم کی مذمت میں تقریریں کیں ۔ اور مندرجہ ذیل مفہوم کا رزولیوشن پاس ہوا ۔

" گورنمنٹ سے مشرقی بنگال کی گتھی کو سلجھانے کے لئے ایک ٹھوس قدم اٹھانے اور ضرورت پڑنے پر جنگ کے لئے تیار رہنے کی درخواست کی گئی ۔ اور اپنی پوری امداد اور تعاون کا حکومت کو یقین دلایا گیا ۔ اور پبلک سے درخواست کی گئی کہ وہ مشرقی بنگال کے پناہ گزینوں کو بسانے کے لئے روپیہ اور ہر طرح سے امداد کریں "

حکام کے زبردست انتظامات کے باوجود شہر میں خوف و ہراس چھایا ہوا تھا ۔ پولیس اور پراونشیل آرمڈ کانسٹبری کا رات سے پہرہ لگا دیا گیا تھا اور بلوہ کی اسکیم جاری کر دی گئی تھی دن کو بھی خاص خاص مقامات پر پولیس تعینات کر دی گئی تھی ۔

مسٹر کشن چند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر انکار سنگھ سنیر سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر ہریش چندر سکسینہ اور مسٹر ایس ان نگم ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ایس بی پانڈے سٹی مجسٹریٹ مسٹر مردان سنگھ اور مسٹر علی کبیر سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر ارجن سنگھ اور مسٹر اقبال ڈی ایس پی سٹی سارے شہر کا چکر لگاتے رہے یا کوتوالی میں رہے شہر کے تمام حکام اور پولیس افسران نے اس موقع پر جس محنت قابلیت اور ہوشیاری سے کام لیکر شہر میں امن و امان قایم رکھا ہے ۔ اسکے لئے سارا شہر ان حکام کی تعریف کر رہا ہے اور دعائیں دے رہا ہے ۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر اسی محنت جانفشانی اور قابلیت کے ساتھ حکام ضلع اپنے فرائض ادا کریں تو فسادات کا ہونا تقریباً محال ہو جائے ۔

ہم ان حکام کو اپنے فرائض کی انجام دہی اور کامیابی پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔

سندر ٹاکیز کانپور

منروا ٹاکیز کو دہلی کے مشہور ریگل ٹاکیز کے مالکان نے لے لیا ہے ۔ اور نئی مشین اور سامان و انتظامات کے ساتھ سندر ٹاکیز کے نام سے اس کا افتتاح ۱۶ مارچ ۶½ بجے شام کو ایک کامیاب تصویر آرزو سے ہوا ہے ۔

اس موقع پر شہر کے معزز حضرات اور پریس والوں کو مدعو کرکے تصویر دکھائی گئی ۔

تصویر کے خاص اداکاران ۔ کامنی کوشل اور دلیپ کمار ہیں ۔

آمنی بس سروس

کانپور آمنی سروس کے کام کرنے والوں کی یونین کی ایک میٹنگ میں جس میں کمپنی سے کام کرنے والوں کی ضمانت کی رقم کو پوسٹل سیونگ بنک میں جمع کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے اور گورنمنٹ سے یہ خواہش کی ہے کہ وہ اس بس سروس کو قومی ملکیت بنا یا جائے ۔

م ایک سرکاری افسر نے کہا کہ میر لائق علی ۱۴ مارچ کو بمبئی سے بذریعہ مسافر ہوائی جہاز کراچی آگئے ہیں ۔ اور انھوں نے یہ سفر اپنا نام بدل کر کیا ہے ۔ راستہ میں ان کا نام محمد علی تھا ۔ ان کے لئے پاکستانی حکام نے پہلے سے پرمٹ کی منظوری دیدی تھی ۔ ان کے بیوی بچوں کا بھی فرضی نام تھا ۔ یہ بھی تصدیق ہوئی ہے کہ میر لائق علی نے سکندرآباد سے

سبد گل

گلوب ایجنسی کی ایک خبر سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کے گشتی سفیر مسٹر جیپ کی بیگم صاحبہ نے دنیا کا گشت لگانے کے بعد اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل مسٹر ترجیف لی کے سامنے امن عالم کے لئے لیک سکس میں ایک باغ اقوام لگانے کی تجویز پیش کی۔ اس تجویز کے مطابق ہر ایک ملک سے امن و اتحاد کی مٹی اور پودے لاکر اس باغ میں بین اقوامی اتحاد کی قلم لگائی جائے گی تاکہ امن و اتحاد کے ایسے جماعے درخت اُگ سکیں کہ جن کے سائے میں ہائیڈروجن بم کی گرمی سے دنیا کے لوگ پناہ لے سکیں۔

اس کی تجویز کے مطابق اس باغ اقوام کی رکھوالی مختلف ملکوں کی عورتوں کے ذمہ ہوگی۔

ہم کو اس تجویز سے پورا اتفاق ہے۔ یہ کون سی ناانصافی ہے کہ مرد تو اپنی دلچسپی کے لئے اقوام متحدہ کا گورکھ دھندہ تیار کرکے آنکھ مچولی کھیلنے کا انتظام کریں۔ اور عورتیں بیچاری منہ دیکھیں۔ ان کے لئے بھی تو بین اقوامی دل بہلاؤ کا کوئی سامان ہونا چاہیئے۔

لیکن ہمیں تعجب ہے کہ بیگم صاحبہ دنیا کا چکر لگانے کے بعد بھی سمجھ نہ سکیں کہ دنیا گول ہے۔ اور اقوام متحدہ دنیا کی نمائندہ جماعت اس لئے اس کے سامنے جو تجویز جائے گی۔ وہ گول ہو کر رہ جائے گی۔ اگر ان کو باغ لگانا ہی تھا تو اپنے ساتھ پودے لیتی جاتیں اور باغ لگادیتیں۔ اس کے بعد قلم لگانے کی رسم کے لئے اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کو تبرکاً دعوت دے دیتیں۔ سکریٹری جنرل اگر دیکھتے کہ شاخیں سیدھی ہیں تو قلم لگا کر اقوام متحدہ کے سر سہرا باندھ دیتے۔ ورنہ اسے قلمی کمیشن کے سپرد کرکے یہ ہدایت کردیتے کہ جب شاخیں خود بخود سیدھی نہ ہو جائیں "باغ لگے اور لگنے نہ پائے۔" والے دو شاخے فارمولے پر عمل کیا جائے۔ اور تجویز کو کھٹائی میں ڈال کر طرفین کو بدمزہ ہونے سے بچایا جائے۔

دہلی میں گورنروں کی کانفرنس

لکھنؤ ۱۱ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبائی گورنروں کی دو روزہ کانفرنس ۱۸ اور ۱۹ مارچ کو دہلی میں ہوگی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کانفرنس میں دوسرے مسائل کے علاوہ اس صورت حال پر بھی غور کیا جائے گا۔ جو فسادات کے بعد مشرقی بنگال کے ہزاروں پناہ گزینوں کی آمد سے پیدا ہوگئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی بنگال کے گورنر ڈاکٹر کاٹجو ۱۶ مارچ کو اڑیسہ کے گورنر مسٹر آصف علی سے ۱۵ مارچ کو اس سلسلہ میں دہلی روانہ ہوں گے۔

ادب لطیف

کلی کے آنسو

(از منشی محمد سمیع صاحب نسیم رام نگری)

"تم رو رہی ہو کلی، آخر کیوں۔" پاس ہی ایک کھلے ہوئے پھول نے استفسار کیا۔

"ہاں پھول میں رو رہی ہوں۔ اور شاید اس وقت تک روتی رہوں گی جب تک میرا وجود قائم رہے گا۔"

یہی تو میں جاننا چاہتا ہوں۔ کہ آخر تم کس لئے رو رہی ہو ضد نہ کرو۔

پھول۔ مجھے ڈر ہے کہیں یہ راز معلوم کرکے تم بھی نہ رونے لگو۔ اچھا نہیں مانتے تو سنو۔

میں اپنے حسرتناک انجام پر آنسو بہا رہی ہوں قدرت نے مجھے حسین بنایا ہے۔ نزہت و نکہت بخشی ہے۔ دیدہ زیب بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ مگر تازگی حیات کے بارے میں بہت بخل سے کام لیا ہے۔

ابھی میں نورس کلی ہوں۔ یہ میرے بچپن کا زمانہ ہے صبح ہوتے ہی نسیم صبح کے جھونکے مجھے شگفتہ اور تروتازہ بنا دیں گے۔ گویا میں جوان ہو جاؤں گی۔ اس وقت دنیا والے مجھے پھول کہنے لگیں گے۔ اور بنی نوع میری تازگی اور جوانی سے فیضیاب اور لطف اندوز ہونے کے لئے باغ میں آئیں گے۔ میری خوشبو سے باغ کا گوشہ گوشہ مہک اٹھے گا۔ لیکن میری یہ تازگی جلد ہی ختم ہو جائے گی چند گھنٹے کے بعد تمازت آفتاب سے میرا چہرہ کمھلا جائے گا۔ اور وہ مجھ میں وہ رعنائی باقی نہ رہے گی۔ اس وقت میرا کوئی پرسان حال نہ ہوگا۔ جو لوگ مجھے للچائی ہوئی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور میرے حسن کی تعریف کرتے ہوں گے۔ وہ میری طرف دیکھنے کو بھی گوارا نہ کریں گے۔ دوسرے روز وہی نسیم صبح کے جھونکے جنھوں نے مجھے تازگی بخشی تھی نورس کلی سے شگفتہ پھول بنایا تھا مجھے شاخ سے گر جانے کے لئے مجبور کریں گے۔ اور میں زمین پر آ رہوں گی۔ باغبان بھی میری وجہ سے باغ میں گندگی محسوس کرے گا۔ اور وہ مجھے ناکارہ سمجھ کر باہر پھینک دے گا۔

اس کے بعد میرا حشر نہ معلوم اور کیا کیا ہوگا۔ اسی خیال نے مجھے رونے پر مجبور کردیا ہے۔۔۔

۔۔۔ پھول ارے یہ کیا تم بھی رو رہے ہو پھول تو میں اس میں میرا کیا قصور ہے۔ میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ کہیں تم بھی نہ رونے لگو۔۔۔۔ ہاں کلی میں بھی رو رہا ہوں۔۔۔ میں نے آج تک اپنے انجام پر غور نہ کیا تھا۔ آخر وہی حشر تو میرا بھی ہونے والا ہے جو تمہارا ہوگا۔ کیوں نہ روؤں کلی۔

باغ میں اب دو ہستیاں آنسو بہا رہی تھیں۔

بچوں کی دنیا

گھوڑا اور ہرن

ایک گھوڑا اور ہرن دونوں ایک ہی چراگاہ میں چرا کرتے تھے۔ کسی بات پر باہم نفاق ہو گیا۔ ہرن نے اپنے نکیلے سینگوں سے مار کر گھوڑے کو چراگاہ سے خارج کر دیا۔ اب اس کو فکر ہوئی کہ کسی طرح دشمن سے انتقام لیجئے۔

گھوڑے نے سوچا میں تنہا اپنے مخالف پر غالب نہ آسکوں گا۔ اس لئے انسان سے مدد کا طالب ہوا۔ انسان نے اس کے دشمن کو واجبی سزا دینے کا اقرار کیا لیکن اس شرط پر کہ اس کے منہ میں لگام لگا دے۔ پشت پر زین کسے اور اس پر سوار چلے۔

گھوڑے کے تو کینے میں سینے میں کینے کی آگ بھڑک رہی تھی۔ وہ ان سب باتوں پر رضامند ہو گیا اور انسان کو اپنی پشت پر سوار کرکے دشمن کے مقابلے کو لایا۔ اور بہت جلد اس کو شکست دے کر تمام چراگاہ پر اپنا قبضہ کر لیا۔

جب اس طرح گھوڑے کی دلی مراد بر آئی تو تو اس نے انسان کی حمایت اور رفاقت کا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔ اور رخصت چاہی انسان نے اس کی باگ پکڑ لی۔ اور کہا۔ "اے رفیق! میں تیری خوبیوں سے محض ناواقف تھا۔ آج تجربہ ہوا کہ تو ایسا مفید اور کار آمد جانور ہے میں چاہتا ہوں کہ تجھ کو اپنی خدمت میں رکھوں۔ اور یوں جنگل میں آوارہ پھرنے نہ دوں۔"

غرض انسان نے گھوڑے کو اگاڑی پچھاڑی لگا تھان پر باندھ لیا۔ گھاس دانے کا راتب مقرر کیا۔ اور اس سے سواری اور بار برداری کا کام لینے لگا۔ اس وقت گھوڑے کو معلوم ہوا کہ خصومت اور نفاق کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم دونوں اس عیش و آزادی سے محروم ہوگئے۔ جو چراگاہ میں حاصل تھی

ہندوستان اور ایران میں معاہدۂ دوستی

۱۵ مارچ کو دستخط ہوں گے

طہران ۱۳ مارچ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور ایران میں دوستی کے معاہدے پر ۱۵ مارچ کو ایرانی محکمہ خارجہ میں دستخط ہوں گے۔ اس کے لئے تمام طیاریاں مکمل کرلی گئی ہیں۔ معاہدہ پر ہند سفیر سید علی ظہیر۔ اور قائم مقام ایرانی وزیر خارجہ ڈاکٹر امان اللہ ارسلان اپنے اپنے ملک کی طرف سے دستخط کریں گے۔

پردۂ فلم

فلمی دنیا کا مشہور اداکار

سریندر

(از جناب بی کے۔ جوہر)

بٹالہ (پنجاب) کے ایک نوجوان وکیل کو عدالت کی پرشور فضا راس نہ آئی۔ اور اس کی ہنستی قسمت اسے بمبئی کے ایک فلم سٹوڈیو میں لے گئی۔ جہاں پر کہ اس نے ان دنوں کی مشہور ہیروئن بِبو کے ساتھ چند ایک فلموں میں کام کیا۔ یہ کوئی دس برس کی بات ہے۔ وہ قسمت نوجوان سریندر تھا۔ ڈائرکٹر محبوب نے اسے اپنی فلم عورت میں پیش کرکے اسے بام شہرت پر پہنچا دیا۔ خوبصورت چہرہ قدرے گھنگھرالے بال۔ اچھے نقش، مستانہ آنکھیں دراز قد اور سڈول جسم۔ یہ تمام چیزیں کیا سریندر کو ایک بہترین ہیرو بنانے کے لئے کم ہیں؟ مگر تھوڑے ہی عرصہ سے اسے سکرین پر ضرورت سے زیادہ سنجیدہ رہنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ سنجیدہ کردار تو وہ شروع ہی سے خوب کر لیتا ہے۔ مگر اب اس کے ہمیشہ مایوس ہونے کی وجہ سے وہ مزاحیہ یا رومانی کردار میں موزوں نہیں بیٹھتا وہ خود بھی گاتا ہے۔ پنجابی فلم علی بابا کے ڈویت (سوہنی ٹور ٹر نیڑے او) میں اس نے نغموں کی ملکہ مرحومہ وحیدن بائی کے ساتھ جو حصہ لیا ہے۔ وہ دیکھنے اور سننے والوں کو ہمیشہ یاد رہے گا کچھ زیادہ پرانی بات نہیں کہ وہ گمنامی کی دنیا میں واپس جا رہا تھا۔ مگر ڈائرکٹر اعظم محبوب نے اسے انمول گھڑی میں پیش کرکے اسے پردہ سیمیں پر نئی زندگی عطا کی۔

فلم عورت میں ایک فرمانبردار بیٹا کون بنا وہ کون تھا جس نے اپنی آن کی خاطر اپنے رقیب پر گولی چلادی؟ فلم لال حویلی فلم جوانی کا رومانی ہیرو کون تھا جس کی سریلی آواز اور خمار بھری آنکھیں نہ صرف ہیروئن حسن بانو بلکہ دوسری لڑکیوں پر بھی اثر رکھتی تھیں۔ انوکھی ادا کے مایوس پردیسی اور انمول گھڑی کے سہمے ہوئے عاشق کو تو بھی آپ نہ بھولے ہوں گے۔ اجی صاحب وہ سریندر ہی تو تھا۔

مگر بھولئے نہیں کہ کیدار شرما کی بے سروپا فلم چاند چکوری کا غریب نمبری بیچنے والا شخص بھی تو وہی تھا۔

سریندر کو ڈائرکٹر شانتارام کی کسی فلم میں کام کرنے کا بہت شوق ہے اور درست بھی تو ہے اگر جلدی اُسے کسی اعلیٰ ڈائرکٹر کے ساتھ کام کرنے کا موقع نہ ملا تو اسکی دوبارہ حاصل کی ہوئی اسٹار ڈیلو بھی جاتی رہے گی۔

سریندر بہت ملنسار اور خوش گو ہے اور شادی شدہ ہے گو کسی ایکٹریس سے نہیں!

ایوان تجارت و صنعت کے سالانہ اجلاس میں نہرو کی تقریر

نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ہندوستانی ایوان تجارت و صنعت کے فیڈریشن کے سالانہ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ منصوبہ بندی کمیشن نہ صرف رپورٹ ہی تیار کرنے کا کام کرے گا۔ بلکہ اس کی کوششوں سے ٹھوس نتائج بھی برآمد ہوں گے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ مل مالک زیادہ تر نفع پر نظر رکھتے ہیں۔ اور ملک کے عام مفاد کا خیال نہیں رکھتے ممکن ہے کہ یہ الزام صحیح ہو اور ممکن ہے کہ غلط ہو۔ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ عوام ایسا ہی خیال کرتے ہیں۔ ملک کے لوگ گذشتہ دو تین سال میں جو کچھ ہوا ہے۔ اس سے پریشان اور عاجز آگئے ہیں۔ کیا آپ لوگوں کو یاد ہے کہ جب کپڑے پر سے کنٹرول ہٹا لیا گیا تو آپ میں سے کچھ لوگوں نے ناجائز طور پر منافع اٹھانے کی کوشش کی۔ اگر آپ اپنے ہی طبقہ کے ایسے لوگوں کو نہیں روک سکتے تو پھر آپ پر بڑی ذمہ داریاں کیوں کر ڈالی جاسکتی ہیں۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ حکومت ان سفارشات اور تجویزوں پر اچھی طرح غور کرے گی۔ جو ایوان تجارت اور صنعت کی طرف سے پیش کی جائیں گی۔ لیکن حکومت کے لئے اس سے پوری طرح متفق ہونا ضروری نہیں اس لئے کہ کارخانہ داروں کے سامنے مسئلہ کے تمام پہلو نہیں ہوتے۔ اور حکومت کو تمام پہلوؤں کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔

لائق علی کی بہن گرفتار

سکندر آباد ۱۱ مارچ۔ پولیس نے میر لائق کے فرار کے سلسلہ میں ان کی ہمشیرہ بیگم شوکت نثار اور ان کے لڑکے ناظر الدین کو گرفتار کیا ہے۔ میر لائق علی کے بعض دوسرے اعزا بھی حراست میں لے لئے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ پولیس نے ایک ٹیکسی ڈرائیور کو بھی حراست میں لے لیا ہے جس کے متعلق شبہ کیا جا رہا ہے کہ اس نے میر لائق علی کو اپنی ٹیکسی میں بٹھا کر فرار ہونے میں مدد دی! نظام کے محل پر پولیس کے پہرہ کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ احتیاطی اقدام ہے۔

حکومت ہند کے خفیہ محکمہ کے مسٹر ملک نے میر لائق علی کے مکان میں اپنا عارضی دفتر قائم کر لیا ہے۔

پارلیمنٹری سکریٹریوں کا بل منظور

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ تین گھنٹہ کے بحث کے بعد وہ بل منظور ہو گیا جس کے ذریعہ ممبران پارلیمنٹ کو پارلیمنٹری سکریٹری مقرر کیا جاسکتا ہے۔

وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے مباحثہ کے دوران میں مداخلت کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت سکریٹری یا انڈر سکریٹری مقرر کرنے کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ بلکہ یہ ایوان پر ہے کہ اگر وہ ضرورت سمجھے تو کارکردگی کے بڑھانے کے لئے پارلیمنٹری سکریٹری مقرر کرسکتا ہے۔

ہندوستان میں پاکستانی جاسوسوں کا جال!

بمبئی ۱۱ مارچ۔ بمبئی کی پولیس نے سراغ لگایا ہے کہ ہندوستان میں پاکستان کے جاسوس اپنی سرگرمیاں جاری کئے ہیں۔ اور انھوں نے جگہ جگہ اپنے ایجنٹ مقرر کر رکھے ہیں۔

چنانچہ پولیس نے یہ انکشاف کیا ہے کہ ۱۴ جنوری کو کراچی جانے والے جہاز پر سوار ہوتے وقت جب ایک شخص ریاض الدین محمد اظہار الدین کو گرفتار کیا گیا تو اس کے قبضہ سے اکیاون مہر بند لفافے برآمد ہوئے جن میں حکومت حیدرآباد کی خفیہ دستاویزیں نکلیں۔ پولیس کا خیال ہے کہ ہندوستان میں غیر ملکی جاسوسوں کا ایک منظم گروہ موجود ہے جو ہندوستان کے اہم بھیدوں اور فوجی کارخانوں کے متعلق راز کی باتیں معلوم کیا کرتا ہے۔

پولیس کا یہ بھی خیال ہے کہ بہت ممکن ہے کہ ۱۴ جنوری کو ریاض الدین کے فرار کی یہ کوشش میر لائق علی کے فرار کی سازش کی کوئی کڑی ہو۔ مزید تفتیش اور تحقیقات کے لئے ریاض الدین کو حیدرآباد بھیجا جا رہا ہے۔

نظام کی حفاظت کا مزید انتظام!

حیدرآباد دکن۔ ۱۱ مارچ آج شام کو ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے کہ نظام محل کنگ کوٹھی کی حفاظت کے لئے مزید آدمی متعین کرنے کا انتظام خود نظام کی درخواست پر کیا گیا ہے۔

پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ اس انتظام کا میر لائق علی کے فرار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ہندوستان کے دفاعی انتظامات ہر طرح مستحکم ہیں

نئی دہلی ۱۱ مارچ آج ہند پارلیمنٹ میں ہندوستان کی فوجوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دفاعی بجٹ منظور کر لیا گیا۔ بجٹ پر مباحثہ کا جواب دیتے ہوئے وزیر دفاع سردار بلدیو سنگھ نے تالیوں کی گونج میں ممبروں کو یقین دلایا کہ فی الحال حکومت کا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ ہندوستان کی بحری بری اور فضائی فوجوں میں تخفیف کی جائے لیکن اسی کے ساتھ ملک کو فوج کو متوازن بنانے کے لئے فوج کے اخراجات میں تخفیف کرنا ضروری ہے سردار بلدیو سنگھ نے ایوان کو بتایا کہ یکم اپریل سے ملک کی ساری فوج براہ راست صدر اور پارلیمنٹ کے زیر نگرانی ہو جائے گی۔

فوجی مسائل پر اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا کہ حکام اور فوجوں کے مفاد کا خیال رکھنا کا اولین فرض ہے۔

جن ممبروں نے بجٹ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے ملک کی پیچیدہ اور دشوار صورت حال کا ذکر کیا تھا ان کا جواب دیتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہندوستان کے دفاعی انتظامات ہر طرح مضبوط اور مستحکم ہیں۔

اس خیال کو غلط بتاتے ہوئے کہ ہندوستانی فوجوں کی اہلیت اور کارکردگی کچھ کم ہو گئی ہے وزیر دفاع نے کہا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہماری فوجوں کے متعلق تجربہ کار برطانوی افسر نجی طور پر یہ رائے دیا کرتے ہیں کہ ہندوستانی فوجوں کی اہلیت اور کارکردگی برطانوی راج کی بہ نسبت کہیں زیادہ ہو گئی ہے۔

خان مناودر جیل منتقل

راجکوٹ۔ جوناگڑھ کے قریب ایک چھوٹی سی ریاست مناودر کے سابق مسلم حکمران کو جو سون گڈھ میں نظر بند تھے۔ اب راجکوٹ جیل منتقل کیا جا رہا ہے۔ اور شاید شیخ منگرول کو بھی جیل میں منتقل کیا جا رہا ہے

سہروردی سے مشرقی بنگال کے دورے کی اپیل

نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ آج پارلیمنٹ میں ایک مدراسی ممبر مسٹر شیخ غالب نے ایک بیان میں بنگال کے سابق وزیر اعظم مسٹر ایچ سہروردی سے اپیل کی ہے کہ وہ مشرقی بنگال کی اقلیتوں کا مسئلہ حل کرنے کے لئے لاہور یا کراچی میں بیٹھ کر تجویزیں پیش کرنے کے بجائے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کرکے وہاں کی اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کریں۔

یوپی اردو پریس کانفرنس کا اجلاس

لکھنؤ ۱۱ مارچ۔ یوپی اردو پریس کانفرنس ۲۵ اور ۲۶ مارچ کو لکھنؤ میں پنڈت میلا رام وفا ایڈیٹر روزنامہ امرت کانپور کی صدارت میں ہوگا۔ کانفرنس کا افتتاح کرنے کے لئے قاضی عبدالغفار کو مدعو کیا جائے گا۔

طہران ایران کے سرحدی محافظین نے انقلابی تحریک کے ۵۰ اراکین کو گرفتار کیا ہے۔ جو دو سال قبل روس بھاگ

اقوالِ زریں

طاقت ور کبھی کمزور پر نہیں ہاتھ اٹھاتا۔

مصیبت سے کبھی نہ گھبراؤ کیوں کہ اس کا انجام راحت ہے۔

انسانیت ہمیشہ دوسروں کی تکلیف سے متاثر ہوتی ہے۔

جس بات کو تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے اس کو دوسروں کے لئے بھی برا سمجھو۔

زیادہ بولنے والے سے زیادہ سننے والا عقلمند ہوتا ہے۔

اندھی شخصیت پرستی ترقی کی راہ کا پتھر ہے۔

خدا ہر جگہ موجود اور حاضر و ناظر ہے۔

بدقسمت عالم بھی بے وقوف کہلاتا ہے۔

دولت پر مغرور ہونا، غریبی کو آواز دینا ہے۔

کمزوروں کی مدد کرنا شرافت اور طاقت کا بہترین مظاہرہ ہے۔

مارشل اسٹالن کو سو فیصدی ووٹ ملے

لندن ۱۳ مارچ۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ کل کے عام انتخاب میں مارشل اسٹالن کو اپنے حلقہ انتخاب میں سو فیصدی ووٹ ملے ہیں۔ اور علاوہ ان کے دور دراز حصوں سے آنیوالے تین ہزار آدمیوں نے بھی ان کو ان کی حمایت میں ووٹ دئے۔

موجِ تبسم

ایک روز میر مہدی اور مجروح بیٹھے تھے۔ اور مرزا غالب پلنگ پر پڑے کراہ رہے تھے۔ میر مہدی پاؤں دابنے لگے۔ مرزا نے کہا بھائی تو سید زادہ ہے۔ مجھے کیوں گناہ گار کرتا ہے۔ انھوں نے نہ مانا اور کہا آپ کو ایسا ہی خیال ہے تو پیر دابنے کی اجرت دیدیجئے گا۔ مرزا نے کہا ہاں۔ اس کا مضائقہ نہیں جب وہ پیر داب چکے تو انھوں نے اجرت طلب کی مرزا نے کہا بیٹا کیسی اجرت؟ تم نے میرے پاؤں دابے میں نے تمہارے پیسے دابے حساب برابر ہوا۔

غدر کے بعد حکومت نے جب مرزا غالب کی پنشن اور دربار میں آنا دونوں بند کر دئے تھے۔ ایک دن پنڈت موتی لعل میر منشی لفٹنٹ پنجاب مرزا صاحب سے ملنے کو آئے۔ پنشن کا ذکر چلا۔ مرزا صاحب بسبب دل شکستگی کے شکوہ شکایت سے بھرے ہوئے اثنائے گفتگو میں کہنے لگے۔ عمر بھر میں ایک دن شراب نہ پی ہو تو کافر اور ایک دفعہ نماز پڑھی ہو تو مسلمان پھر میں نہیں جانتا کہ سرکار نے باغی مسلمانوں میں مجھ کو کس طرح شامل سمجھا۔

غالب مرحوم نے اپنے ایک دوست کو رمضان المبارک میں خط لکھا۔ اس میں لکھتے ہیں۔

دھوپ بہت تیز ہے۔ روزہ رکھتا ہوں۔ روزے کو بہلاتا رہتا ہوں۔ کبھی پانی پی لیا۔ کبھی حقہ پی لیا کبھی کوئی ٹکڑا روٹی کا بھی کھا لیا۔ یہاں کے لوگ عجیب ہیں۔ رکھتے ہیں کہ تو روزہ نہیں رکھتا یہ نہیں سمجھتے کہ روزہ رکھنا اور چیز ہے۔ اور روزہ بہلانا اور بات ہے۔

دلچسپ معلومات

نغمہ بجانے والے کھلونے!

ٹوکیو۔ ۱۱ مارچ۔ کھلونے بنانے والے جاپانی کاریگروں نے پنڈت نہرو کو تحفہ میں دینے کے لئے جانور سازندوں کی ایک ٹولی بنائی ہے۔ جو ایک بہت مشہور نغمہ بجاتی ہے۔ یہ تحفہ اندرا ہاتھی کے بدلے میں پیش کیا جا رہا ہے۔ جس کو پنڈت نہرو نے عجائب خانہ کے لئے بھیجا ہے۔

بندر کو ریشمی ہیٹ پہنایا گیا ہے اس کے چھڑی کا اشارہ کرتے ہی ریچھ سارنگی بجانے لگتا ہے۔ زرافہ تنبورہ چھیڑتا ہے۔ ہاتھی نقارہ پر ضرب لگاتا ہے اور نغمہ پورے تال سر سے بجنے لگتا ہے۔

نمبر کمیٹی کی سفارشات

لکھنؤ۔ ۱۲ مارچ۔ وزیر محنت مسٹر سمپو رنانند نے آج پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے نمائندہ سے ایک ملاقات میں کہا کہ حکومت یوپی کا ارادہ ہے کہ وہ نمبر کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کے سلسلہ میں صورت حال کا پوری طرح اندازہ کرے۔ اور اگر ضرورت محسوس ہو تو حال کے اچھی طرح معائنہ کے لئے ہائی کورٹ کے جج مسٹر وندھیا سوانی پرشاد کو یا اسی حیثیت کے کسی دوسرے شخص کو اس کے لئے مقرر کرے۔

میر لائق علی کراچی میں ہیں

کراچی ۱۲ مارچ۔ حیدرآباد کے سابق وزیر مالیات نواب معین نواز جنگ سے قریبی تعلق رکھنے والے حلقوں نے آج بتلایا کہ لائق علی عنقریب ہی کسی یورپی ملک پہونچ کر اپنا بیان دینگے۔

حکومت پاکستان نے ان کے کراچی میں موجود ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں کچھ نہیں کہا ہے۔ لیکن باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ وہ کراچی میں ہی ہیں۔ اسی سلسلہ میں یونائیٹڈ پریس کی ایک خبر میں کہا گیا ہے کہ یہ بات اب یقینی طور پر معلوم ہو گئی ہے کہ میر لائق علی اپنے گھر سے ۴ مارچ کو فرار ہوئے تھے۔ وہ موٹر کے ذریعہ گلبرگہ گئے اور اسی دن شام کو ٹرین سے بمبئی کے لئے روانہ ہو گئے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ۴ مارچ کو ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی چلے گئے۔ لیکن ان کے فرار کا انکشاف ۶ مارچ کو ہوا۔

دستوری ماہرین کے قول کے مطابق پاکستان میر لائق علی کو کراچی موجودگی کا اقرار صاف صاف اس لئے نہیں کر رہا ہے کہ وہ دولت مشترکہ کا رکن ہے۔ اور اس سے توقع نہیں کی جاتی کہ وہ دولت مشترکہ کے کسی دوسرے ملک سے فرار ہونے والے کو پناہ دے۔ خاص طور سے جب وہ معتوب بھی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان ابھی تک خاموش ہے۔ اور اس کی کوشش کی جا رہی ہے کہ انھیں کسی دوسرے ملک میں بھیج دیا جائے۔ جو دولت مشترکہ کا رکن نہ ہو

حیدرآباد کے انسپکٹر جنرل کو نیا حکم

حیدرآباد ۱۳ مارچ۔ حکومت حیدرآباد نے ریاست کے انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر بی ایس جیٹلے کو حکم دیا ہے کہ وہ ۱۴ مارچ کو اپنے عہدے کا چارج ڈپٹی انسپکٹر جنرل مسٹر کرشن مینن کو دے کر ہندستان میں چھٹی پر چلے جائیں

افسانہ

ایک دلچسپ خواب

گھڑی!

از عصمت غدر صاحبہ

شام کے ۶ بجے تھے۔ ابھی مہمانوں کے آنے میں پورا گھنٹہ باقی تھا۔ وہ نئی عالیشان کوٹھی میں بڑے ہال کو برآمدے سے ملانے والی بلند دہلیز پر کھڑی ہوئی نوکروں کو تن کی شکل میں میزوں کو لگاتے دیکھ رہی تھی۔ اور انھیں ضروری ہدایات بھی دے رہی تھی۔ نوکر سفید پتلون۔ اور بند گلے کے سفید کوٹ پہنے ہوئے تھے۔ سینے پر نیلو زری تھی۔ اور سر پر کوچ بانوں جیسی سفید پگڑیاں۔ نوکروں پر کی یہ فوج اس خاموشی اور پھرتی کے ساتھ مختلف کاموں میں لگی ہوئی تھی کہ گویا خاموش تصویریں حرکت کر رہی ہیں۔ یا پھر سب لوگ جنات کی قوم میں سے ہیں جو ایک آسیبی عوت کے انتظام میں منہمک ہیں۔

اس نے پلٹ کر پورچ میں نگاہ ڈالی اس کی خوبصورت کار جو کچھ ہی دن پہلے خریدی گئی تھی ایک چھوٹا سا شیش محل معلوم ہو رہی تھی۔ وہ برآمدے کی برف جیسی سفید و شفاف سیڑھیوں کو طے کرکے پورچ میں آئی۔ اور شوفر کو آواز دی۔ شوفر کار کی دوسری جانب بورڈ پر بیٹھا سگرٹ پی رہا تھا۔ مالکہ کی آواز سنکر اس نے ہڑبڑا کر سگریٹ پھینک دیا۔ اور خاکی کوٹ میں بٹن لگانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولا۔ سلام حضور۔ شوفر کی سراسیمگی کو دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی مسکراہٹ کو چھپانے کی خاطر اس نے دوسری جانب منہ پھیر لیا۔ اور آواز میں تحکمانہ انداز پیدا کرنے کی کوشش کی اور بولی جاؤ لوگ کی موٹروں کی دیکھ بھال کرو۔ کوئی موٹر پورچ پر دو منٹ سے زیادہ ٹھہرنے نہ پائے۔

اچھا حضور۔ شوفر نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

وہ پورچ سے نکل کر فوارے کے قریب جاکر کھڑی ہوئی۔ کنول کی شکل کے حوض کے درمیان ایک نیم برہنہ عورت کا سیاہ فام بت نصب تھا۔ عورت کے کندھے پر پیلی گاگر تھی جس میں پانی چھلک چھلک کو حوض میں گر رہا تھا سورج کی ترچھی کرنیں پانی کے موٹے موٹے قطروں میں موتیوں کی سی آب و تاب بخش رہی تھی اور ننھے ننھے قطرے فضا میں تھرا رہے تھے۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ سورج دیوتا نے گاگر والی عورت کے اردگرد موتیوں کا جال بن دیا ہے۔ جس میں چھوٹے بڑے موتی دمک رہے ہیں اور قوس قزح کی ہلکی سی خمیدہ لکیر کچھ بڑ کی تنی ہوئی کمان کی طرح مرتعش ہے۔

اس نے بڑھ کر حوض میں ہاتھ ڈبو دئے اور تھوڑا سا پانی لے کر منہ میں مل لیا۔ اور غور سے اس بت کو دیکھنے لگی۔

کس قدر خوبصورت تخیل! ایک چھوٹی سی خامی نہ ہوتی تو اس کا یہ حوض ایک نہایت ہی شاعرانہ خیال کا پیکر ہوتا۔ اگر اس کالی نیم برہنہ عورت کے قریب ایک خوبصورت نوجوان کھڑا بانسری بجاتا ہوا اور ۔۔ دونوں ایک دوسرے کو دزدیدہ اور بیچانتی ہوئی نگاہوں سے دیکھتے ہوتے تو گاگر کے چھلک جانے سے ایک لطیف اشارہ پیدا ہو جاتا۔ اگر وہ نوجوان اس کے شوہر رام گوپال کی طرح حسین و طاقتور ہوتا تو۔

"آپ کو صاحب بلاتے ہیں۔ خادمہ کی آواز نے اُسے چونکا دیا۔ اس نے حوض پر ایک اچٹتی نظر ڈالی۔ اور مسکراتی ہوئی چلی گئی۔

بڑے ہال میں اس نے آکر دیکھا کہ نوکر میزیں لگا چکے تھے اور ان پر ایک پُر تکلف دعوت کا سامان چن کر خود دیواروں سے لگ کر کھڑے ہوگئے تھے۔ اس نے بہ نظر غائر سارے ہال کا جائزہ لیا۔ کوئی چیز ایسی نہ تھی جو اس کی آنکھوں میں اٹکتی۔ اس نے مڑکر خادمہ سے پوچھا۔ "صاحب کہاں ہیں"

خادمہ نے جھجکا کر بولی۔ انھوں نے آپ کو وہیں بلایا ہے۔

وہ سیڑھیوں کی طرف پیٹھ کرکے کھڑی ہو گئی۔ اور اس زاویے سے ہال پر ایک ناقدانہ نظر ڈالکر پھرتی کے ساتھ مڑی۔ اور ایک ہی سانس میں ساری سیڑھیاں طے کر گئی۔ "اس کا شوہر کالی سفید دھاریوں والی پتلون پہنے ریشم کی سیاہ و سفید رنگ کی نکٹائی لگائے آستین کے بٹنوں سے الجھ رہا تھا۔ اس نے شوہر کو محبت آمیز نگاہوں سے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں مادرانہ شفقت موجزن تھی اس نے شوہر کے قریب جاکر اس سے بٹن چھین لئے اور بولی۔ اتنے بڑے ہو گئے۔ اور بٹن لگانا نہیں آیا۔ میں نے کتنی بار کہا کہ پہلے بٹن لگالو۔ اور پھر قمیض پہنو۔

رام گوپال نے بٹن بیوی کے حوالے کرکے مسکرا کر کہا:

اگر بٹن بھی میں لگالوں تو تم کس مرض کی دوا ہو۔

"تو میں بٹن لگانے کے لئے ہوں۔ اس نے مصنوعی غصہ کا اظہار کیا۔ نہیں تمہارے ذمے اور بھی کام ہیں مثلاً جب میرے سر میں درد ہونے لگے تو تم اپنی ان نرم و نازک انگلیوں سے میری پیشانی سہلا دیتی ہو۔

یہ کہہ کر رام گوپال نے بیوی کی انگلیاں ہونٹوں سے لگالیں اور بس۔ "میرا دردِ سر نو دو گیارہ ہو جاتا ہے۔

اس نے اپنا ہاتھ شوہر کے ہاتھ سے چھڑا لیا اور بولی۔ "بے وقت اور بے ڈھنگ کی شاعری اچھی نہیں لگتی۔ "میں بٹن لگا رہی ہوں اور تم ۔۔۔۔۔!

رام گوپال نے اس کی پیشانی پر جھکی ہوئی بالوں کی لٹ دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ انگلیاں کس قدر پیاری ہیں تو جاؤ نہیں لگاتی بٹن۔ تم خود لگاؤ مجھے ابھی لباس بدلنا ہے مہمانوں کے آنے میں اب صرف آدھ گھنٹہ رہ گیا ہے۔ اور تم ہو کے چونچلے کر رہے ہو۔ اس نے میٹھی جھڑکی دی۔

"جو کچھ میں کر رہا ہوں کہ تم۔ تم خود ایک چونچلا ہو۔ دیوتاؤں کا چونچلا۔ رام گوپال نے مسکرا کر کہا۔

اوہو۔! اس نے مسکرا کر کہا اور محبت بھری نگاہوں سے شوہر کو دیکھتی ہوئی سنگار کمرے میں چلی گئی۔

اس کے شوہر نے دانت پیس کر کہا۔ "اف بھگوان اور آستین کے بٹنوں میں الجھ گیا۔

سنگار کمرے میں جاکر اس نے برقی لیمپ روشن کر دیا سارا کمرہ بقعۂ نور بن گیا۔ سنگار میز پر مختلف رنگوں کی بے شمار چھوٹی بڑی شیشیاں برقی روشنی میں جگمگا رہی تھیں۔ وہ میز کے روبرو پہنچی۔ کرسی پر بیٹھ گئی اور بالوں کا جوڑا کھول دیا۔ کالے کالے لانبے گھونگروالے بال سیاہ بادلوں کی طرح پیٹھ پر بکھر گئے۔ اور اس کا چہرہ بادلوں کی اوٹ سے جھانکتے ہوئے چاند کی طرح مسکرا رہا تھا۔

"دیوتاؤں کا چونچلا" وہ زیر لب گنگنائی۔ اور مسکرا کر بالوں میں کنگھی کرنے لگی۔

رام گوپال نے باہر کے کمرے سے آواز دی دیوی جی کب تک درشن دینگی؟ اس نے ہلکا سا قہقہہ لگا کر کہا۔ دیوی اس قدر سستی نہیں۔ جب چاہا۔ درشن مل گیا۔ اس کے لئے تپ کرنا ہوگا۔ ریاضت کرنی پڑے گی۔ "آجاؤ دیوی جی ابھی آجاؤ۔ بس زیادہ دیر تک انتظار نہیں کر سکتا۔ پران کا پنچھی پر تول رہا ہے۔ اس کے شوہر نے مصنوعی سنجیدگی کے ساتھ کہا۔

اس کے جسم میں کپکپی دوڑ گئی۔ اور اس نے تھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ایسے نامبارک الفاظ زبان سے نہ نکالئے۔ بھگوان نے زبان کیا دیدی ہے کہ بس آگے دیکھتے ہو نہ پیچھے۔ زبان چلاتے ہی جاتے ہو۔ خبردار پھر کبھی ایسے الفاظ زبان سے نکالے تو۔

رام گوپال نے کھسیانی ہنسی ہنسکر کہا۔ خیر بھی جانے دو۔ کان پکڑتا ہوں پھر کبھی ایسے لفظ زبان سے نہ ✕

✕ نکالوں گا۔ مگر آج ہاں وہ نیلی ساری پہننا۔ اگر آج بھی ہوں ہاں کردی تو برا مان جاؤں گا۔

وہ نیلی ساری کی شکنیں درست کرتی ہوئی بولی نہیں نہیں گی نیلی ساری۔ جب بھی نیلی ساری پہنتی ہوں تو لوگ مجھے اس طرح گھور گھور کر دیکھتے ہیں۔ کہ میں کو کھا ہی جائیں گے۔

شوہر نے ہنس کر کہا۔ مجبور ہیں۔ غریب بھی نیلی ساری میں دیکھ کر اپنے ہوش کو سنبھالے رکھنا ذرا مشکل کام ہے! مجھی کو دیکھو نا۔

اب وہ پوری طرح بن سنور کر اپنے آپ کو ناقدانہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ وہ واقعی حسین تھی اس کا بلند و بالا قد۔ اور بھرا بھرا جسم اس کی بڑی بڑی نشیلی آنکھیں جو پلکوں کے بارسے جھکی جا رہی تھیں۔ اس کی وہ لانبی ذرا سی پیچھے کو مڑی ہوئی گردن جس میں ہیروں کا ہار جگمگا رہا تھا۔ اس کے وہ شانوں تک برہنہ بازو اور اس کا وہ مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو شرمانے والا رنگ۔

کسی نے پشت کی طرف سے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دئے۔ وہ چونک پڑی آنکھیں بند کرنے والے نے کہا۔ "بتاؤ ہم کون ہیں"

اس نے مسکرا کر کہا۔ میرا رامو۔ شریر رامو اور پھر شکایت آمیز لہجہ میں بولی۔ کیا کرتے ہو ساری میں شکنیں پڑ جائیں گی۔

رام نے اسے چھوڑ دیا۔ اور اس کے گال پر ایک سا طمانچہ لگا کر بولی۔

"بڑے بدمعاش ہو۔"

رامو نے اس کی تھوڑی پکڑ کر کہا۔ اور جانتی ہو تم کیا ہو؟۔

ایک "عورت" اس نے ایک مصنوعی بے پروائی سے کہا۔ ایک عورت۔ ایک عورت۔ ایک عورت اف میرا دم گھٹا جا رہا ہے۔ اور دیکھو کیا گت کردی تم نے نیلی ساری کی۔ اس نے اپنے آپ کو رامو کی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے ہوئے کہا۔

دروازے پر کسی نے زور سے دستک دی۔ اور ساتھ ہی چلا کر کہا۔ "مر گئی کیا۔ کب سے کھڑا اگلا پھاڑ رہا ہوں۔ اور کوئی سنتا ہی نہیں۔

اس کی آنکھیں کھل گئیں اس نے اپنے آپ کو ایک ٹوٹی پھوٹی چارپائی پر لیٹے ہوئے پایا۔ نہ نیلی ساری تھی۔ اور نہ سنگار کمرہ۔ اس کا سر ایک پھٹے ہوئے ایک بدبودار تکیہ پر تھا جس کا غلاف سر کے میل اور کھوپڑے کے تیل سے چکنا ہو گیا تھا۔

اس نے آنکھیں بند کرلیں کہ اس افلاس کے منظر کو نہ دیکھ سکے۔ وہ اسی پھر عالیشان کوٹھی میں پہونچ جائے۔ جہاں وہ بیسیوں نوکروں چاکروں کی ملکہ تھی۔ جہاں آج ایک پر تکلف دعوت کا سامان ہو رہا تھا۔ جہاں ایک نئی موٹر تھی جس کے شوفر نے اسے دیکھ کر سگرٹ پھینک دیا تھا۔ جہاں ایک حوض تھا جس میں حسین و نیم برہنہ عورت کا مجسمہ چھلکتی ہوئی گاگر لئے کھڑا تھا۔ جہاں ایک بانسری والے نوجوان کی اس کے رام جیسے حسین و تنومند نوجوان کی کمی نہ تھی۔ جہاں اس کا شوہر اس کا شریر رامو اس کی پرستش کرتا تھا۔ جہاں وہ اپنے شوہر کے حسن اور اس کی بے بسی یکساں محبت کرتی تھیں۔

دروازے پر کسی نے مکے مارنے شروع کر دئے اور گالیاں بکنے لگا۔

اس نے دوبارہ آنکھیں کھول دیں۔ اب ان میں گھبراہٹ بھی نہ تھی۔ اور نہ استعجاب ایک طرح کا سکون تھا۔ وہ سکون جو سب کچھ مٹ جانے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اور حقیقت کو تسلیم کرنے کا ارادہ۔

اس نے اٹھ کر کواڑ کھول دئے۔ اور اس کا شوہر اپنے مضبوط ہاتھوں میں رنگ سازی کا سامان لئے اندر داخل ہوا۔ اس کا شریر رامو نہ امیر تھا نہ شریر ۔۔۔!

بازو میں وہی عالیشان کوٹھی تھی جس کا بالائی حصہ جھونپڑی کی کھڑکی سے صاف دکھائی دے رہا تھا وہاں ایک جوڑا کھڑا ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔ اس ہنسی کا شور اس کے کانوں میں گونجنے لگا۔ اور آواز بلند ہوتی گئی۔ ص

ص۴ اس نے اپنے شوہر کو۔ اپنے رامو کو دیکھا۔ جو سارے دن کی محنت کے بعد تھکا ٹوٹا تھا۔ یکایک اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اور وہ اضطراری کیفیت میں اس سے لپٹ گئی اور اس کا منہ چوم لیا۔

رامو نے میلی آستین سے اس کا منہ پونچھا اور بولا۔ "دیوانی ہو گئی ہے کیا۔ چل روٹی بنا دے جلدی سے بڑی بھوک لگی ہے۔

حفاظتی کونسل میں کشمیر کے بارے میں مشترکہ قرارداد منظور

لیک سکسس ۱۵۔ مارچ آج حفاظتی کونسل کا اجلاس جومر فرنٹے کی صدارت میں ہوا۔ صدر اجلاس نے پاکستان کے نمایندے سر محمد ظفراللہ اور اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن کے صدر اور ممبروں کو کونسل کی میز کے پاس بٹھایا۔ حفاظتی کونسل نے کشمیر کے بارے میں وہ قرارداد منظور کرلی جس کی رو سے اس مسئلہ کو طے کرنے کے لئے ایک منفرد شخص کو ثالث مقرر کیا جائے گا۔ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کے سامنے دو سال سے ہے۔ قرارداد کی موافقت میں آٹھ اور مخالفت میں کوئی رائے نہیں تھی۔ ہندوستان اور یوگوسلاویہ نے رائے نہیں دی۔

ہندوستان نے کونسل کے فیصلہ کو چند تحفظات کے ساتھ منظور کرلیا۔ ان تحفظات کا تعلق فوجوں کے ختم کرنے کے طریقے اور وقت ہے۔ حفاظتی کونسل کے حلقہ کا خیال ہے کہ منفرد ثالث کے تقرر سے یہ مشکلات ختم ہوجائیں گی۔

ڈاکٹر فرنٹے نے کہا کہ جیسا کہ پہلی مرتبہ طے پایا ہے وہ سب سے پہلے ہندوستانی نمایندہ کو تقریر کرنے کی دعوت دیں گے۔ یہ چیز اس تقریر کے پیش نظر بھی ضروری ہے۔ جو اس قرارداد کے پیش کرنے والے ملکوں کے ترجمان مسٹر ٹرنس شون نے کل کی تھی۔

مسٹر راؤ نے حکومت ہند کا بیان پڑھ کر سنایا۔ انھوں نے کہا کہ ان کی حکومت نے ان توضیحات کا مطالعہ کیا جو مسٹر سرنس شون نے قرارداد کا پیش کرنے والوں کی طرف سے دی ہے۔ مشکوک نکات کی توضیحات حفاظتی کونسل کے گذشتہ جلسہ میں برطانی نمایندے نے پیش کی تھیں۔ آج مسٹر بی این راؤ نے حسب ذیل بیان اپنی حکومت کی طرف سے دیا۔

میک ناٹن کی تجویز کے بارہ میں حکومت ہند کی جو پوزیشن ہے۔ اس کو میں نے دوبارہ ۸ مارچ کو بیان کردیا تھا۔ میری حکومت اب بھی اپنی رائے پر قایم ہے۔ اور اس میں تبدیلی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتی۔ میری حکومت کا خیال ہے کہ مشترکہ قرارداد کے پیراگراف ۵ کی رو سے اقوام متحدہ کے نمایندے کا تقرر دونوں فریق کی مرضی سے ہوگا۔ اور آپ معروضہ پر وہ اس کے فرائض کی ادائیگی میں جس قدر مدد کرسکتی ہے کرے گی۔

مسٹر راؤ نے کہا کہ اب کشمیر کے مسئلہ کے بارے میں جو بحث ہورہی ہے۔ وہ اس منزل پر پہنچ گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ضبط وتحمل کی ضرورت ہے۔ اگر اس مسئلہ کو واقعی طے کرنا ہے تو ہمیں الفاظ کے استعمال میں کفایت شعاری سے کام لینا چاہئیے۔ اس لئے میں وہ بیان پڑھنے پر اکتفا کروں گا جو میری حکومت نے مجھے دیا ہے۔

۸ مارچ کو مسٹر راؤ نے جو بیان دیا تھا اس میں انھوں نے کہا تھا کہ "میں نے ۲ فروری کو کونسل کے سامنے جو بیان دیا تھا۔ اس میں میں نے کشمیر کے مسئلہ کے جو قانونی اور اخلاقی پہلو ہیں۔ ان کے بارے میں اپنی حکومت کا نقطۂ نظر اچھی طرح بیان کردیا تھا۔ جنرل میک ناٹن کی تجاویز کے بارہ میں میں نے اپنی حکومت کے خیالات کا بھی اظہار کردیا تھا۔ ان خیالات کے بارے میں کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہونا چاہئیے۔ یہ خیالات معقول اور انصاف پر مبنی ہیں میری حکومت اپنے خیالات پر قایم ہے۔

پاکستان کے نمایندے سر ظفراللہ نے اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے مشترکہ قرارداد منظور کرلیا ہے۔ وہ اقوام متحدہ کے نمایندے کے ساتھ ہر قسم کا اشتراک عمل کریں گے۔ مجھے حفاظتی کونسل کو یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ پاکستان کا اس قرارداد کے بارے میں عام طور سے یہ خیال رہا ہے کہ یہ میک ناٹن کی تجاویز پر مبنی ہیں۔ پاکستان نے میکناٹن کی تجاویز بھی منظور کرلی ہے۔

سر ظفراللہ نے ایک بار پھر اس کا اعلان کیا کہ میک ناٹن تجاویز میں جس کی روشنی میں مشترکہ قرارداد کی تشکیل کی گئی ہے۔ یہ بات صاف کردی گئی ہے کہ شمالی علاقہ کا انتظام مقامی حکام اقوام متحدہ کی نگرانی میں کریں گے۔ انھوں نے کونسل کو یہ بھی یاد دلایا کہ ہندوستان اور پاکستان کا متحدہ مقصد یعنی رائے شماری کے ذریعہ یہ معلوم کرنا کہ کشمیر ہندوستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا پاکستان میں۔ اقوام متحدہ کو ہر وقت اپنے پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

جب مشترکہ قرارداد پر رائے لی گئی تو روس نے اس بنا پر ووٹ نہیں دیا۔ کہ حفاظتی کونسل میں چین کا نمایندہ اب تک حصہ لیتا ہے۔

شبن لال کی حالت نازک

لکھنو ۱۶ مارچ ڈاکٹر لے کے دکشن نے آج رات کے ساڑھے آٹھ بجے پروفیسر شبن لال کا طبی معاینہ کیا۔ انھوں نے جو بلٹن جاری کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر شبن لال سکسینہ کا وزن اب تک ۴۳ پونڈ گھٹ چکا ہے۔ سہ پہر کو ان کی حالت بگڑ گئی تھی جبکہ متلی اور قے کی زیادتی ہوگئی تھی انھیں آٹھ مرتبہ قے ہوئی۔

ان کی نبض کی رفتار اسی اور بلڈ پریشر ۱۰۶ اور ۱۰/۷ ہے نبض کی رفتار بھی بے قاعدہ ہوگئی ہے۔

پناہ گزینوں کو کام کرنے کا مشورہ

کلکتہ ۱۵ مارچ آج یہاں سے ۴۴ میل کے دوری راناگھاٹ میں پناہ گزینوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اپیل کی کہ وہ اپنی اور حکومت کی مدد کرنے کے لئے کام کریں۔

پنڈت نہرو نے دس منٹ تک ہندی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ ایک بڑے حادثہ سے بچکر ہندوستان آئے ہیں۔ ہندوستان میں پناہ گزینوں کی آمد کا خیر مقدم کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ آپ اپنی مشکلات کا بہادری سے مقابلہ کیجئے۔ اگر آپ نے ہمت دکھائی تو مجھے امید ہے کہ آپ بہت جلد اپنی مشکلات پر قابو پالیں گے۔

آگے چل کر انھوں نے کہا کہ آپ کا ہندستان آنا آپ کے لئے اور ملک کے لئے بہت اچھا ہوا۔ میں اس ملک میں آپ کو بسانے کی امکانی کوشش کروں گا۔ لیکن اس مشکل کام میں مجھے آپ کے اشتراک عمل کی ضرورت ہے۔ پناہ گزین کیمپوں میں ان کی رہائش کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ یہ آپ کو زیادہ دنوں تک تکلیف نہ اٹھانا پڑے گی۔ بہت جلد آپ کو کسی اچھی جگہ منتقل کردیا جائے گا۔

پناہ گزینوں سے کام کرنے کی اپیل کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ بچوں بوڑھوں اور اپاہجوں کے علاوہ ہر مرد اور عورت کو کام کرنا چاہیئے۔

پنڈت نہرو نے پناہ گزینوں کو مشورہ دیا کہ آپ لوگ ماضی پر غور کرنے کے بجائے اپنے مستقبل کو بہتر کی کوشش کیجئے۔ رونے دھونے سے آپ کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ مستقل مزاجی سے کام کرکے آپ کم سے کم عرصہ میں اپنی حالت کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ اگر آپ ہمت سے کام لیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ آپ اپنے مسائل کو حل کرنے میں ناکامیاب رہیں۔

ایران نے اسرائیل کو تسلیم کرلیا

طہران ۱۶ مارچ۔ ایران نے آج فلسطین میں اسرائیل کی حکومت کو عملی طور پر تسلیم کرلیا ہے۔

اقلیتوں کے تحفظ کی ذمہ داری

نئی دہلی ۱۶ مارچ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کی حکومتیں مشترکہ بیان کے ذریعہ اس ذمہ داری کا اعلان کرنے والی ہیں کہ وہ اپنے اپنے یہاں اقلیتوں کا پورا پورا تحفظ کریں گی۔

پنڈت نہرو کی کلکتہ سے واپسی

نئی دہلی ۱۶ مارچ۔ آج شام کو پنڈت جواہر لال نہرو بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ سے یہاں واپس آگئے۔

وی پی منن کی نظام سے ملاقات

حیدرآباد ۱۶ مارچ۔ آج وزارت ریاست کے سکریٹری مسٹر وی پی منن نے کل صبح نظام حیدرآباد سے ملاقات کی ریاست کے وزیر اعظم مسٹر ایم کے ڈبلو بھی ملاقات کے وقت موجود تھے۔

مشرقی بنگال کے پناہگزینوں کے لئے ہمہ گیر منصوبہ

نئی دہلی ۱۴ مارچ۔ یہاں کے سرکاری حلقوں کے بیان کے مطابق پچھلے ہفتہ کلکتہ کی بین الاقوامی گفتگو کے بعد مرکزی حکومت مشرقی بنگال سے کلکتہ آنے والے پناہ گزینوں کو دوبارہ لبانے کے لئے ایک ہمہ گیر منصوبہ تیار کر رہی ہے۔ کلکتہ کی گفتگو کو کامیاب بتاتے ہوئے ان حلقوں نے بتلایا ہے کہ چار مشرقی صوبوں، مغربی بنگال بہار آسام اور اڑیسہ نیز مرکز کے زیر انتظام علاقہ تریپورہ کی حکومتوں نے اس کام میں پورے اشتراک کا وعدہ کیا ہے اور مرکزی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ تعداد کے پناہ گزینوں کو لبانے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

مرکزی حکومت کی مقرر کردہ تعداد حسب ذیل ہے۔ مغربی بنگال ۵۰ ہزار سے ۸۰ ہزار تک۔ آسام ۵۰ ہزار بہار ۳۰ ہزار اور تریپورہ ۳۰ ہزار حکومت اڑیسہ نے دستکاروں اور کاریگروں کے علاوہ دس ہزار شہری خاندان برباد کو لبانے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

بتلایا گیا ہے کہ حکومت ہند نئے آنے والوں کی امداد اور عارضی رہائش کے تمام مصارف برداشت کرے گی۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ اس نے یہ تجویز ماننے سے سختی سے انکار کر دیا ہے کہ تندرست و توانا خانماں خرابوں کو مفت کھانا وغیرہ دیا جائے۔ حکومت ہند کا کہنا ہے کہ انھیں اس قسم کی امداد زیادہ سے زیادہ چار ہفتہ دی جائے۔

مشرقی بنگال کے صورت حال کیلئے نہرو دوبارہ کلکتہ میں

کلکتہ ۱۴ مارچ۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے جو آج صبح یہاں آئے ہیں۔ مشرقی بنگال کے ہنگاموں سے پیدا ہونے والی صورت حال پر سرکاری اور غیر سرکاری افراد سے دوبارہ تبادلہ خیال شروع کر دیا۔ دوپہر سے کچھ پہلے گورنمنٹ ہاؤس پہونچتے ہی وزیر اعظم نے مغربی بنگال کے گورنر ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو اور وزیر اعظم ڈاکٹر بی سی رائے سے ایک گھنٹہ تک بات چیت کی۔

وزیر اعظم ڈاکٹر بی سی رائے اور دوسرے وزیروں نے پنڈت نہرو سے شام کو دوبارہ گفتگو کی۔ اور انھیں پناہ گزینوں کی بحالی اور دوسرے مسائل کے متعلق تازہ ترین صورت حال سے آگاہ کیا۔

اس کے بعد ہندو مہاسبھا کے دو لیڈر مسٹر اسوتوش لہری اور مسٹر ڈی این مکرجی وزیر اعظم سے ملے کہا جاتا ہے کہ انھوں نے پنڈت نہرو کو دو خطوں کے اقتباسات پڑھ کر سنائے جو راجشاہی اور بوگرا مشرقی بنگال سے آئی تھے۔ ان خطوں میں وہاں کی موجودہ صورت حال دکھانے کے بعد یہ اپیل کی گئی تھی کہ ان کے ہندوستان چلے آنے کا انتظام کیا جائے۔

ان خطوط اور دوسری اطلاعات کی بنا پر مہاسبھا کے لیڈروں نے وزیر اعظم پر زور دیا کہ انہیں فوراً آجانے کا انتظام کیا جائے۔ اگر اس میں دیر کی گئی تو مشرقی بنگال کی اقلیت کو مزید نقصانات پہونچنے کا اندیشہ ہے

پاکستان کا نصف بجٹ دفاع پر

کراچی ۱۴ مارچ۔ پاکستان کے وزیر مالیات مسٹر غلام محمد نے آج بتایا کہ ۵۰-۱۹۵۱ء میں پاکستان کی آمدنی ایک ارب تیرہ کروڑ ۶۴ لاکھ اور خرچ ایک ارب بندرہ کروڑ ۷۵ لاکھ ہوگا۔ چونکہ چند نئے ٹکس لگائے گئے ہیں۔ اس نئے سال کے آخر پر دس لاکھ کی بچت ہوگی۔

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی قومی بجٹ کی نصف رقم دفاع پر خرچ ہوگی۔

نئے انسپکٹر جنرل نے چارج لے لیا

سکندر آباد ۱۴ مارچ۔ مدراس کے ایک افسر مسٹر کرشن منن نے جو حیدر آباد کے مشرقی علاقہ کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل کی جگہ کام کر رہے تھے۔ آج سہ پہر کو ریاست حیدر آباد کے انسپکٹر جنرل پولیس کی حیثیت مسٹر بی ایس جیتلے سے چارج لے لیا۔

مسٹر جیتلی جو اتر پردیش کے ایک انسپکٹر جنرل پولیس ہیں۔ چھٹی پر جا رہے ہیں۔

لیاقت علیخاں ڈھاکہ جائینگے

ڈھاکہ ۱۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان ۱۷ مارچ کو ڈھاکہ جانے والے ہیں۔ ان کے دورے کے متعلق کوئی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی لیکن باور کیا جاتا ہے کہ وہ مشرقی بنگال کی کابینہ اور لیڈروں سے حال کے فسادات سے پیدا ہونے والی صورت حال پر گفتگو کریں گے۔

سپریم کورٹ کو سخت اعتراض

نئی دہلی ۱۴ مارچ۔ سپریم کورٹ آف انڈیا نے آج متعلقہ ایگزیکیٹو افسروں کی اس بات پر سخت اعتراض کیا ہے کہ وہ نظر بندوں کو ان کی نظر بندی کی وجہ تبلانے میں دیر کر رہے ہیں۔ اور ان افسروں کو اس بات کا سبب دکھلانے کا حکم جاری کیا کہ درخواست دہندگان کی درخواست کے بموجب دستور کی دفعہ ۳۲ کے ماتحت ان نظر بندوں کو عدالت میں حاضر کرنے کا حکم کیوں نہ جاری کیا جائے۔

سپریم کورٹ نے آج یہ حکم مسٹر سراج یامین اور تین دوسرے نظر بندوں کی درخواست کے سلسلہ میں جاری کیا۔ جن کو احتیاطی قانون کی نظر بندی ۱۹۵۰ء کے تحت نظر بند کیا گیا ہے۔

کریم گنج میں تیس ہزار پناہ گزین

کریم گنج ۱۴ مارچ۔ ضلع کانگریس کمیٹی کے اندازے کے مطابق مشرقی بنگال کے ضلع سلہٹ سے تیس ہزار سے زیادہ پناہ گزین اس ضلع میں آچکے ہیں۔

امریکہ کا بحرالکاہل میں نیا فوجی اڈا

واشنگٹن ۱۴ مارچ۔ یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ امریکی بحریہ جلد ہی بحرالکاہل میں چوتھا طیارہ بردار بیڑہ قایم کرے گی۔ تاکہ ضرورت پڑنے پر بحرالکاہل میں امریکہ کے طیارہ بردار جہازوں کے بیڑے کی توسیع کی جا سکے۔

[illegible]

THE SADAQAT KANPOR

ESTD, 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر ا ۔ ٦ نہم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن تبسمی

صداقت

ہفتہ وار

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

قیمت

سالانہ	8/-
سالانہ رعایتی	6/-
ششماہی	3/8/-
سہ ماہی	2/-
فی پرچہ	۲

VOL. 50 No. 12	KANPUR SATURDAY 25Th MARCH 1950	کانپور شنبہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۹ھ	جلد ۵۰ نمبر ۱۲

ادبیات

جذباتِ دورؔ

(از جناب دورؔ ہاشمی کانپوری)

ہجومِ سجدہ میں اس سنگِ در پہ کیا گذری
جبینِ شوق ہی جانے کہ سر پہ کیا گذری

بلا کشانِ محبت سے کوئی یہ پوچھے ...!
دلِ ستم زدہ چشمِ تر پہ کیا گذری

نظر اداس لب افسردہ زندگی بے کیف!
نہ پوچھ انکے غمِ معتبر پہ کیا گذری

شکستِ شیشۂ دل دیکھ! اور پھر یہ دیکھ
نزاکتِ نگہِ شیشہ گر پہ کیا گذری

چمن کے طائرِ آزاد آہ کیا جانیں!
قفس میں رہ کے مرے بال و پر پہ کیا گذری

حدیثِ گمرہی کارواں نہ سن اے دورؔ
یہ سن! کہ رہبری راہبر پہ کیا گذری

ذوقِ نظارہ شرط ہے دعوتِ نور ہو نہ ہو
چشمِ کلیم چاہیئے جلوۂ طور ہو نہ ہو!

کیوں نہ ادا کروں میں آج فرضِ وداعِ جان و دل
آپ ملینگے پھر کہاں پھر یہ حضور ہو نہ ہو

وعدۂ خلد معتبر زاہدِ محترم ..... مگر!
آپ کو یہ بھی ہے خبر خلد میں حور ہو نہ ہو

لطف و کرم ہیں انکے عام اسمیں کسی کو کیا کلام
انکو ہے بخششوں سے کام کوئی قصور ہو نہ ہو

عشق کے میکدے میں دورؔ بادۂ غم کی کیا کمی؟
اب یہ نصیب کی ہے بات کیف و سرور ہو نہ ہو

دنیائے اسلام

ترکی پارلیمنٹ نے نیا انتخابی قانون منظور کر دیا

استنبول، ۱۰ مارچ ترکی میں عام انتخابات ۱۴ مئی سے شروع ہونے والے ہیں ایک نیا انتخابی قانون جو حزب مخالف اور دوسری جمہوری جماعتوں کے لئے قابل قبول ہے پارلیمنٹ نے منظور کر لیا ہے۔ اور توقع کی جاتی ہے کہ انتخابات سے قبل ہی ایک نیا قانون نافذ کیا جائے گا جس کے ماتحت اخبارات کو کامل آزادی کی ضمانت دی جائے گی۔

انقرہ سے خبریں موصول ہوئی ہیں کہ تمام سیاسی قیدیوں کو عام معافی دی جائے گی۔ اور خاص طور پر عوامی پارٹی کے اراکین کو جو آجکل حکومت کی، مدت کر رہے ہیں جیلوں سے رہا کر دیا گیا جائے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ ان رعایتوں سے ترکی عوام اور بیرونی دنیا کی نظروں میں یہ بات صاف ہو جائے گی کہ ترکی میں "سخت گیری" کے تحت نہیں بلکہ سخت جمہوری اصولوں پر انتخاب کرایا جائے گا۔

گذشتہ چند ہفتوں سے مخلوط وزارت کی باتیں کی جا رہی تھیں لیکن تازہ ترین رائے یہ ہے کہ اس قسم کی وزارت بننے کا امکان نہیں ہے انتخاب کے نتائج کے متعلق عام پیش گوئی یہ ہے کہ انتخابات آزادانہ کرائے گئے تو موجودہ حکومت عوامی پارٹی کی مدد سے برسر اقتدار رہے گی۔ لیکن پارلیمنٹ میں حزب مخالف کی طاقت میں بھی کچھ اضافہ ہو جائے گا جسے مبصرین قدرتی موڈل قرار دیتے ہیں۔

وزیر اعظم شمس الدین غناالطی کی ایمانداری اور سیاسی تدبر کے سب قائل ہیں جنھوں نے برسر اقتدار آنے کے بعد جمہوری پارٹی سے کئے جانے والے تمام وعدے پورے کئے۔ ترکی کا مخالف پریس اگرچہ کافی مضبوط ہے لیکن وہ وزیر اعظم کا تذکرہ تعظیم کے ساتھ کرتا ہے۔ اور انھیں ایک شریف آدمی قرار دیتا ہے۔

ایران کے وزیر اعظم سے مستعفی ہونے کا مطالبہ

لندن، ۱۱ مارچ طہران سے موصول شدہ خبریں بتایا گیا ہے کہ ایرانی پارلیمنٹ وزیر اعظم محمد سعد کو صرف جمعرات تک اعتماد کا ووٹ دینے کے لئے تیار ہے۔ جبکہ شاہ ایران واپس آنے والے ہیں۔ وزیر اعظم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ اس کے بعد وہ محض سینٹ (ایوان اعلیٰ) کے رکن رہیں۔ اور وزارت عظمیٰ کا عہدہ کسی مضبوط اور نڈر شخص کے سپرد کر دیں۔ محمد سعد کی جانشینی کے لئے سید ضیاء الدین کا نام لیا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم سعد پر ان کی خارجی پالیسی کے سلسلے میں سخت حملے کئے جا رہے ہیں۔ اخبار طہرانی مصور کے مدیر مسٹر احمد ذیقان نے وزیر اعظم پر کئی الزامات عائد کئے ہیں۔ یہ اخبار ایک حد تک حکومت کی حمایت کرتا ہے) ذیقان کا بیان ہے کہ وزیر اعظم سعد کی خارجی پالیسی کمزور اور خاص طور پر ایک معاملے میں تو قابل غور بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ گذشتہ دو سال سے ہر شب کو ایک ریڈیو جو روسی مقبوضہ علاقے میں واقع ہے ایران کی بے عزتی کرتا رہتا ہے لیکن سعد کی حکومت نے ابھی تک ایک بار بھی روس سے احتجاج نہیں کیا۔ ذیقان نے یہ بھی سوال کیا ہے کہ وزیر اعظم نے روسی سفیر موسیو کو سیادت کو واپس آنے کی اجازت کیوں دی جنھوں نے ایک بار ایران کے داخلی معاملات میں کھلم کھلا مداخلت کی تھی۔

ایک دوسرے رکن نے بھی وزیر اعظم پر تنقید کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ وزیر اعظم کی خارجی پالیسی کی وجہ سے رائے عامہ بلا وجہ برطانیہ کی مخالفت ہو گئی۔ اور ملک کوئی خاص فائدہ حاصل کئے بغیر امریکی کیمپ میں چلا جا رہا ہے۔

طہران۔ شاہ ایران پہلوی چودہ روز قیام کے بعد کل اپنے ذاتی اڑن قلعہ میں یہاں واپس آ گئے۔

اردن کے لئے ہوائی جہاز

عمان ۱۰ مارچ حکومت امریکہ نے کافی تعداد میں اپنے فاضل ہوائی جہاز حکومت ۱۰۰ کے ہاتھ فروخت کرنے کی پیش کش کی ہے جس پر یہاں غور کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت امریکہ نے حکومت اردن کو مطلع کیا ہے کہ وہ اردن کے ۵ ہوا بازوں کو اپنی تربیت گاہ میں تربیت دینے کے لئے تیار ہے۔

شام کیلئے سعودی قرض

دمشق ۱۰ مارچ حکومت سعودی عرب نے شام کے وزیر مالیات کو مطلع کیا ہے کہ ۳ لاکھ ڈالر کا چک دمشق کے عرب بنک میں جمع کر دیا گیا ہے۔ سعودی عرب نے شام کو ۶۰ لاکھ ڈالر قرض دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور یہ رقم اس کی ایک قسط ہے۔ یہ تعمیر کام پر صرف ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جان پر تو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۵۰ | کانپور شنبہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۲

اڈیٹوریل نوٹ

راجہ مہاراج سنگھ گورنر بمبئی نے ایوان تجارت میں بمبئی کے سالانہ عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہندستان اور پاکستان کے درمیان غیر ذمہ دارانہ طور پر جنگ کی باتیں نہ کریں اور ہندوستانی وزیر اعظم کی پوری طرح مدد کر کے ان کے ہاتھ کو مضبوط کریں۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جتنی جلد اختلافات دور ہو جائیں اور سیاسی و معاشی تعلقات بحال ہوں اتنا ہی بہتر ہے۔ ایسی دو ریاستوں کے درمیان جو پہلے ایک اور متحد تھیں تعلقات کا خراب ہونا بدقسمتی ہے۔

گورنر بمبئی نے کہا کہ مشرقی بنگال کے اندوہناک واقعات نے ہندوستان میں اشتعال پیدا کیا جس سے مسائل کی پیچیدگی میں اور اضافہ ہو گیا لیکن ہمیں جنگ کی باتیں غیر ذمہ دارانہ طور پر نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے مسائل حل ہونے کے بجائے اور پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔ وزیر اعظم نے گورنروں کی حالیہ کانفرنس میں جو بیان دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حالات کی نزاکت اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ ہمیں ایک متحدہ محاذ بناکران کے ہاتھ مضبوط کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت حکومت ہند کے سامنے مشرقی بنگال کے آئے ہوئے پناہ گزینوں کا بڑا مسئلہ درپیش ہے۔

وزیر لوکل سلف گورنمنٹ مسٹر اے جی کھیر نے یو پی اسمبلی میں ایک مباحثہ کا جواب دیتے ہوئے اعلان کیا کہ نئے دستور ہند کے مطابق اب کسی فرقہ یا اقلیت کے لئے کسی قسم کا تحفظ نشست خلاف قانون ہو گیا ہے۔ اس لئے حکومت جلد ہی لوکل باڈیز کے ایکٹوں میں اس سلسلے میں ترمیم کرنے کے لئے بل بنانے والی ہے۔

حکومت ہند کے تعلیمی سکریٹری ڈاکٹر تاراچند نے ایڈی اردن کالج کا خطبہ تقسیم اسناد دیتے ہوئے کہا کہ حکومت ملک کی ضرورتوں کے پیش نظر ایک قومی نظام تعلیم کا منصوبہ تیار کر رہی ہے۔

صوبہ کانگریس کمیٹی کے صدر دفتر میں موصول ہونے والی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق یو پی میں کانگریس کے ۴۸ لاکھ ممبر بنائے گئے ہیں ممبر سازی کی مہم پچھلے سال مئی میں کانگریس کے نئے دستور کے نفاذ کے بعد شروع کی گئی تھی۔ کانگریس کے نئے ممبر آیندہ مہینے صوبے کے نئے دس ہزار کانگریس پنچایتیں منتخب کریں گے۔ یو پی کانگریس کمیٹی نئے انتخاب کا مفصل پروگرام تیار کر رہی ہے۔

حکومت یو پی کی طرف سے سرکاری اخراجات میں تخفیف کرنے کے لئے سری سمپورنانند وزیر مالیات کی صدارت میں جو کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اس نے اپنی سفارشات کو پیش کر دی ہیں۔ اگر حکومت نے ان سفارشات کو منظور کر کے ان پر عمل کیا تو صوبائی مصارف

انتظام کی تعریف

مسلم ایسوسی ایشن جو تاجران چرم و مالکان کی ٹینریز کی جماعت ہے اس کی ایک میٹنگ حاجی محمد حمزہ صاحب کی صدارت میں ۱۹ مارچ کو ہوئی جس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن بالاتفاق منظور کیا گیا۔

یہ ایسوسی ایشن ہولی کے تہوار کے دو دن اور ۱۶ مارچ کو جبکہ ہندو مہاسبھا نے "یوم مشرقی پاکستان" منایا تھا شہر میں امن و امان قائم رکھنے اور اقلیت کا تحفظ کرنے میں حکام ضلع اور شہر کانگریس کمیٹی نے جو خدمات انجام دی ہیں اس کی یہ ایسوسی ایشن تعریف کرتی ہے۔

یہ ایسوسی ایشن یہ بھی محسوس کرتی ہے کہ پاکستان میں اقلیت کے ساتھ اچھا سلوک کرنے ہی سے اس ملک میں شر انگیز عناصر کو دبائے رکھنے میں حکومت ہند کے ہاتھ مضبوط ہونگے۔

تقریبات

مسٹر اقبال کرشن کپور گورنمنٹ ایڈوکیٹ نے اپنی صاحبزادی مس آر ایس کے کپور کی شادی کی تقریب کی خوشی میں ۱۹ مارچ کو کرزن پارک میں شام کو ۵½ بجے ایک شاندار ایٹ ہوم دیا جس میں شہر کے ہر طبقہ کے ممتاز حضرات کے علاوہ یو۔ پی اسمبلی کے بعض ممبران نے بھی شرکت کی۔

لالہ دولی چند گپتا مالک میجسٹک ٹاکیز نے اپنے صاحبزادہ فتح چند گپتا کی شادی کے طے ہونے کی خوشی میں ۲۴ مارچ کی شام کو شہر کے ہر طبقہ کے ممتاز حضرات کو مدعو کیا تھا۔ اور پان و سگرٹ کی خاطر کے ساتھ ساتھ ایک شاندار جشن بھی نذر کیا

پتلی کی نمائش

پتلی تصویر کی نمائش کا نپور میں ۲۴ مارچ کو نگار و جے ہند ٹاکیز دونوں میں ایک ساتھ شروع ہو گئی ہے۔ اس تصویر میں

جرائم کو دور کرنے اور اس کے برے نتائج دکھانے کی کوشش کی گئی ہے جو فلمی دنیا میں پہلی کوشش ہے۔ ضرورت ہے کہ اس قسم کی تصویریں اور زیادہ وضاحت کیساتھ بنائی جائیں تاکہ لوگوں کو برائیوں کے نتائج سے عبرت حاصل ہو۔

مسٹر مہتہ منیجر نگار نے ۲۲ مارچ کو ۴ بجے شام کو ایک پریس شو بھی دیا تھا۔ جس میں شہر کے معززین کو مدعو کیا گیا تھا

مرچنٹ چیمبر کا سالانہ جلسہ

۳۱ مارچ کو ۴½ بجے مرچنٹ چیمبر آف یو پی کا ۷۸واں سالانہ جلسہ ہو رہا ہے جس میں ہز ایکسیلنسی سری ایچ۔ پی مودی گورنر یو پی اور لیڈی مودی تشریف لا رہی ہیں۔

اور اسی دن چیمبر کی طرف سے ایک ایٹ ہوم بھی دیا جائے گا۔

یوم گنیش شنکر ودیارتھی

۲۵ مارچ ۵ بجے شام کو شردھانند پارک میں آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی یادگار میں ایک عام جلسہ ہوگا ۲۵ مارچ سے ۳۱ مارچ تک "گنیش شنکر ودیارتھی ہفتہ" گنیش رانشٹیک ودیالیہ کی طرف سے منایا جا رہا ہے۔ اس ہفتہ میں مختلف محلوں میں جلسے ہوں گے۔ اور باہر سے لیڈران بھی تشریف لائیں گے

کرشنا نگر کالونی

۲۲ مارچ کو کرشنا نگر کالونی (آبادی) کا سنگ بنیاد سری شمبھو نرائن ٹنڈن نے رکھا یہ کالونی شہر سے تقریباً ۵ میل کے فاصلہ پر (الہ آباد روڈ اور ریلوے لائن کے درمیان ہے) یہ کالونی تقریباً ۳۰۹ بیگہ زمین کے رقبہ پر بنائی جائے گی جس میں صوبہ سرحد کے آنیوالے تقریباً ایک ہزار شرنارتھی خاندان بسائے جائیں گے۔ اس کالونی کا نام مسٹر کرشن چند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کے نام "کرشنا نگر" رکھا گیا ہے۔ اور اسکا پلان کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے کمسٹر بلڈنگ کا ایک جزو ہے۔ اس کالونی میں اسکول اسپتال، دواخانہ بازار اور ڈاکخانہ سب ہوں گے۔ شری ہری شنکر ودیارتھی پریسیڈنٹ کانپور ڈولپمنٹ بورڈ

سبد گل

عقل بڑی کی بھینس۔

اگر آپ برا نہ مانیں تو میں کہوں گا کہ بھئی بھینس بڑی ثبوت؟ ثبوت یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس عقل ہو اور بھینس نہ ہو تو وہ در در ملازمت تلاش کرتا پھرے گا۔ اور لیڈر بننا کیسا لیڈر کا گیدڑ بھی نہ بن سکیگا۔ لیکن اس کے برخلاف سیٹھ تو ندیل کو جن کے پاس عقل نام کو نہیں ہوتی ہے بھینس ہی بھینس ہوتی ہی بلکہ وہ مجسم بھینس ہوتے ہیں۔ اور جب چاہتے ہیں۔ لیڈر بن جاتے ہیں۔ وہ جب چاہیں اور جس مسئلے پر رائے فرمادیں اور جب چاہیں پریس کانفرنس طلب طلب کرکے اپنی رائے چھپوادیں۔ اور لاکھوں انسانوں کو اس سے واقف ہونے پر مجبور بھی کردیں۔ یہ ہے طاقت بھینس کی۔

سیٹھ ڈالمیا کا کیا کہنا۔ بہت بڑی بھینس کے مالک ہیں۔ اتنی بڑی بھینس کہ اگر حکومت اور عوام ذرا غافل ہوجائیں تو وہ ان کی عقلوں کو چرجائیں۔ جب اتنی بڑی بھینس ان کے پاس ہے تو پھر وہ کیوں نہ لیڈر بنیں۔ اور اگر وہ لیڈر بننا چاہیں تو۔ ان کو کون روک سکتا ہے۔

سیٹھ ڈالمیا صاحب نے موقعہ سے فائدہ اٹھایا۔ اور ایک عمدہ رائے ہندوستان کو بلاقیمت پیش کردی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر ہندوستان بجائے۔ بناوی حکومت کے اپنے کو مذہبی حکومت قرار دے دے تو یہاں کے مسلمان محفوظ ہوجائیں گے۔

یہ رائے اخباروں میں چھپ گئی اور لوگوں نے پڑھ بھی لی۔

ہمارے عقل والوں کی حالت یہ ہے کہ وہ ایسے بیانات پڑھتے ہیں۔ تو رعب حسن سے ایسے بچتے ہیں کہ اس پر دل کھول کر قہقہہ تک نہیں لگاتے۔ اب بتایئے کہ عقل بڑی یا بھینس۔؟

(قومی آواز)

وائس چانسلر کرنل حید رکا انتقال

بنارس ۱۹ مارچ۔ آج علی الصباح علیگڈھ یونیورسٹی کے قائم مقام وائس چانسلر کرنل حیدر کا بنارس میں انتقال ہوگیا۔ کرنل حیدر یہاں انٹر یونیورسٹی بورڈ کی سلور جوبلی میں شریک ہونے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ وہ یہاں ۲۸ فروری کو یہاں پہونچے تھے۔ اور آنے کے دوسرے دن بیمار ہوگئے تھے۔ چند دن سے ان کی حالت بہتر ہورہی تھی۔ لیکن گذشتہ شب ان کی حالت نازک ہوگئی اور آج ان کا انتقال ہوگیا۔

کرنل حیدر کے ذاتی معالج اور بیوی وفات کے وقت ان کے پاس تھے۔ کرنل حیدر کی عمر ساٹھ سال کی تھی۔

ادب لطیف

موت کی نذر!

(از جناب ارمان حسانی صاحب)

حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھاگئے۔ موسم بہار کی پرنور...... (رومان پرور شام۔ شفق کا حجاب آمیز پردہ۔ لیلائے شب کے گیسوئے دراز کو آہستہ آہستہ اٹھا رہا تھا۔ فضا میں لطیف اور نرم ہوا کے کہربائی شعلے بلند ہورہے تھے۔ پھولوں میں مست خوشبو پھیل رہی تھی۔ غنچوں کی چٹک سے عندلیبان چمن کے نازک دل پر گہرا اثر پڑ رہا تھا۔ فضا میں کیف نظارگی سے جھوم رہی تھیں۔ بنفشہ لہرا لہرا کر زلف پریشاں کی نقل کر رہا تھا سرد پہ سرد رطاری تھا۔ ساری فضا وجدانیت میں غرق ہوچکی تھی۔

میں اس پرنور وقت کا لطف اٹھاتا ہوا دھیمے دھیمے چل رہا تھا جب باغ کے اس سرے پر پہونچا۔ جہاں سے دریا کا کنارہ صاف نظر آرہا تھا۔ فطرت کا نکھرا ہوا حسن دل و دماغ پر کچھ ایسا اثر ڈال رہا تھا کہ میں نیم بیہوشی کی حالت میں۔ ساحل کے قریب ٹھہر گیا۔ دریا کے نیلگوں پانی پر شفق کا ڈھلتا ہوا عکس کہربائی رنگ پیدا کر رہا تھا۔ موجوں کا سکوت فنا ہوچکا تھا میں اس ختم نہ ہونے والے تماشے میں محو تھا۔ اچانک ایک نرم و نازک آواز پس پشت سنائی دی جس سے میرے رنگین خیالات کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔ ایک لطیف پیکر نورانی۔ صنعت صبحانی کا لاجواب شاہکار یعنی انسانی لباس میں ایک جنتی حور۔ صنوبر سا قد۔ مشرقی حسن کا نادر نمونہ۔ اس تیزی کے ساتھ پلٹنا۔ بڑی بڑی سیاہ آنکھیں۔ حجاب آمیز نظر۔ سرخ لبوں پر تبسم خوبصورت۔ نازک شباب پر قد و قامت جیسے ایک پھولوں سے بھری ہوئی۔ بیچدار بیل حسن کا سارا خزانہ کی زندہ تصویر میں صرف کردیا گیا۔

وہ حسینہ اپنی سہیلیوں سے چھیڑ چھاڑ کرتی ہوئی باغ کے اس حصے میں پہنچی جہاں سیب کے درخت پھلوں سے لدے ہوئے اس بارآرزو کو زمین پر سونپنے کی فکر میں ڈالیوں کو خمیدہ کرچکے تھے۔ ایک خوشنما سیب ایک پیچدار پگڈنڈی سی شاخ پر لٹک رہا تھا۔ حسینہ نے مرمریں نازک ہاتھ کو بلند کیا۔ ہاتھ کا کچھ حصہ اونچا ہوکر سیب کو ڈالی سے جدا کرنے کی کوشش میں تھا کہ یک لخت دل دوز روح خراش صدا بلند ہوئی۔ آہ آہ...... آہ.... سانپ.... سا نپ.... نے کاٹ کھایا.... میں تسلسل ہیہم کراہنے کی آواز سن کر دوڑا ہوا پہنچا۔ سہیلیاں مارے خوف کے بھاگ رہی تھیں۔

سیب نخل موت سے نیچے گرا ہوا تھا۔

حسینہ کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ جسم سرد اور زہر کے اثر سے سبزی مائل ہورہا تھا۔ حسینہ نے ایک بار مجھے دیکھا۔ لبوں کو جنبش دینے کی بہت کوشش کی۔ مگر ہل نہ سکے۔ تھرا کر ہمیشہ کے لئے بند ہوگئے۔ حسن فانی۔ بقا کے پرحجاب پردہ میں ملفوف ہوگیا۔ آہ حسن نوخیز! موت کی نذر ہوچکا تھا۔ (ترجمہ)

نوجوانوں کی دنیا

کفایت شعاری

بعض آدمیوں کو اپنے بزرگوں کی میراث اس قدر مل جاتی ہے کہ وہ اس کی آمدنی سے بغیر محنت کئے اپنا گذارہ بخوبی کرسکتے ہیں۔ لیکن دنیا میں زیادہ تر ایسے آدمی ہیں جو اپنی ذاتی محنت کی اجرت سے بسر کرتے ہیں۔ میراث کی آمدنی یا اپنی محنت کی اجرت سے وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جو نیک چلن اور دور اندیش ہوتے ہیں۔ کیوں کہ نیک چلنی انسان کو معاش پیدا کرنے پر آمادہ کرتی اور دور اندیشی خرچ کرنے کا طریقہ سکھاتی ہے۔

دور اندیش آدمی آمد اور خرچ کو اپنی نظر میں رکھتا ہے۔ وہ آگے اور پیچھے دونوں طرف دیکھتا تھا۔ وہ بے ضرورت خرچ کرنے کو سخت گناہ جانتا ہے۔ اگر آمدنی کم ہوتی ہے تو وہ اپنی ضرورتوں کو مختصر کردیتا ہے حتی الامکان کچھ نہ کچھ بچاتا ہے۔ تاکہ بیکاری بیماری قحط اور اتفاقی ضرورتوں کے وقت کام آئے وہ موقع پر دوسرے کی دستگیری کرتا ہے۔ ایسا آدمی کفایت کہلاتا ہے۔

جو شخص کم فہم اور کوتہ اندیش ہیں۔ وہ آگا پیچھا کچھ نہیں دیکھتے۔ نہ آمد کی خبر رکھتے ہیں۔ نہ خرچ کی۔ وہ ضروری اور فضول کاموں میں کچھ تمیز نہیں کرتے۔ صرف موجودہ حالت کو دیکھتے ہیں۔ بچوں کی طرح اپنی ہوا و ہوس پوری کرنے پر آمادہ رہتے ہیں۔ اتفاق ضرورتوں کے واسطے کچھ نہیں بچاتے۔ اس لئے بہت جلد مصیبتوں میں گرفتار ہوجاتے ہیں۔ ایسے لوگ فضول خرچ یا مسرف کہلاتے ہیں۔

کفایت شعاری اختیار کرنے اور فضول خرچی سے بچنے کے لئے چند باتیں یاد رکھنے کی قابل ہیں۔ اپنی آمد و خرچ کا حساب رکھو۔ بیجا خرچ سے اپنا ہاتھ فوراً روک لو۔ کوئی شے کیسی ہی ارزاں ہو بلا ضرورت ہرگز نہ خرید و۔ جو خرچ محض شیخی جتانے فخر کرنے اور اترانے کی غرض سے کئے جاتے ہیں۔ ان میں ایک کوڑی کا اٹھا دینا بھی گناہ سمجھو۔ جو کچھ خریدو نقد خرید و۔ قرض کے طور پر کوئی چیز ہرگز نہ لو۔ اگرچہ تھوڑی دیر کے واسطے ہو۔

غریب آدمی جو اپنی محنت کی اجرت سے گزران کرتے ہیں۔ اگر وہ کفایت شعاری کے طریقے پر چلتے اور اپنی آمد میں سے کچھ پس انداز کرتے رہتے ہیں تو وہ ایک نسلوں کے بعد ان کی اولاد اچھی خاصی دولت مند بن جاتی ہے جس طرح جو دولت مند فضول خرچی کی بلا میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ وہ بہت جلد مفلس اور تہیدست ہوکر گداگری یا بد معاشی کرنے لگتے ہیں۔!

پردۂ فلم

مزاحیہ اور اسسٹنٹ اداکار

آغا

از جناب پی کے جوشی

ہماری بہت سی فلمی کہانیوں میں عموماً ایک ایسا کیرکٹر ہوتا ہے جو کہ نہ صرف ہیرو کو اس کے رومانی مسئلوں میں مدد دیتا ہے۔ بلکہ جب ہیرو اور ہیروئن کے درمیان رنجش پیدا ہوجاتی ہے تو ان کی غلط فہمیاں دور کرکے ان کو ایک دوسرے کے قریب لے آتا ہو ایسے کردار کے لئے جتنا موزوں ایکٹر آغا ثابت ہوا ہے۔ شاید ہی کوئی دوسرا اداکار ہو۔

آغا کا چہرہ کافی خوبصورت ہے۔ اور بال قدرے گنگھر والے ہیں۔ گو وہ ایک شریف آدمی کا بھی نبھا لیتا ہے۔ مگر اس کے چہرہ سے زیادہ شرافت ہی ٹپکتی ہے۔ پھرتی تو اس کے جسم میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

آغا نے سب سے پہلے اسٹنٹ فلموں میں کام شروع کیا۔ اور اس کی اداکاری بھاگ دوڑ۔ پھاند پھلانگ اور مکہ رسیدی تک ہی محدود رہی۔ مگر سوشل فلموں میں پیش کئے جانے پر اسے اپنی سمجھداری دکھانے کا اچھا موقع ملا۔ فلم سوال میں وہ ہیرو الماس کا مددگار رہا۔ اور تامہ رادھا رانی کے ساتھ چند ایک دلفریب ناچوں میں بھی شرکت کی۔ یہ ناچ بہت شوخ اور دلکش تھا۔

پان والی کھلا دے رسیلا سا پان!

رنجیت کی فلم پیا گھر آجا میں بھی وہ ایک کابجیٹ کے کردار میں خوب رہا۔ اور فلم نظارے میں تو اس نے اپنی مذاحیہ اداکاری کو عروج پر پہنچا دیا۔ آجکل بھی وہ سوشل فلموں میں کام کرنے کے باوجود اسسٹنٹ فلموں میں حصہ لیتا ہے۔ تازہ ترین اسسٹنٹ فلم جیو راجہ میں تو اس نے اپنی پھرتیلی اداکاری سے ہزاروں دلوں کو مسحور کرلیا ہے۔

شبن لال سکسینہ نے برت توڑ دیا

لکھنؤ ۱۹ مارچ: معلوم ہوا ہے کہ پروفیسر شبن لال سکسینہ نے اپنا برت آج آٹھ بجے شب میں سنترے کا رس پی کر توڑ دیا۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے پروفیسر شبن لال سکسینہ کے مطالبات منظور کرلئے ہیں۔ پروفیسر شبن لال کے تین خاص مطالبات تھے پہلے مطالبہ یہ تھا کہ بہار اور یوپی کی شکر ملوں کے مزدوروں کی رائے لی جائے کہ وہ آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس سے تعلق رکھتے ہیں یا یوپی اور بہار کے شکر مل مزدوروں کے فیڈریشن سے۔ دوسرا مطالبہ یہ تھا کہ ٹیکر کمیٹی کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ تیسرا مطالبہ یہ تھا کہ جن ایک ہزار مزدوروں کو نکال دیا گیا ہے۔ ان کو واپس لیا جائے۔

لائق علی کے فرار کی مزید تفصیلات

بمبئی ۱۸ مارچ۔ بمبئی میں تین تاجروں کی گرفتاری کی وجہ سے مسٹر لائق علی کے پاکستان بھاگ جانے کے حیرت انگیز واقعہ پر مزید روشنی پڑی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ان تاجروں نے حیدرآباد کے سابق وزیر اعظم اور ان کے خاندان کے لئے پاکستان جانے کا پرمٹ گذشتہ فروری میں تیار کیا تھا۔ جب سارے انتظام مکمل ہوگئے تو مسٹر لائق علی کی بہن نے انہیں اطلاع دی کہ اب نکل بھاگنے کا وقت آگیا۔

اب جو واقعات روشنی میں آرہے ہیں ان سے پتہ چلا ہے کہ مسٹر لائق علی کے فرار ہونے کی سازش پاکستان اور حیدرآباد میں تیار کی گئی۔ مسٹر لائق علی کی بہن اور ان کے شوہر نے اس سازش میں بہت نمایاں حصہ لیا۔ اس وقت یہ دونوں حیدرآباد میں زیر حراست ہیں۔

مسٹر لائق علی ان کی بیوی اور ان کے دو بچے ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی گئے۔ وہ مختلف تاریخوں پر دو مختلف جہاز بمبئی کے ہوائی اڈہ سینٹ کروز سے روانہ ہوئے۔ ان کے خاندان کے دوسرے لوگ اور دو ملازم پانی کے جہاز کے ذریعہ بمبئی سے کراچی گئے۔

کہا جاتا ہے کہ لائق علی حیدرآباد میں اپنی کوٹھی سے اپنی کار کے سامان رکھنے والی جگہ میں چھپ گئے۔ وہ گلبرگہ میں ایک ٹرین پر سوار ہے۔ اور بمبئی کے دادر پر اترے۔ وہاں سے وہ سیدھے ایک کار میں سینٹ کروز

سیاسی جماعت میں شرکت کا مشورہ دینے کیلئے کمیٹی

لکھنؤ ۱۹ مارچ۔ ہندوستان کے نئے دستور میں اقلیتوں کے تسلیم شدہ حقوق کو روبکار لانے کے طریقوں پر غور کرنے کے لئے اتر پردیش (یوپی) کے مسلمانوں کا ایک جلسہ یوپی اسمبلی میں حزب مخالف کے لیڈر مسٹر ظہیر الحسنین لاری کی صدارت میں ہوا۔ اور جس میں صدارتی تقریر اور عام مباحثہ کے دوران اخباری نمایندوں اور غیر مدعو حضرات کو داخلے کی اجازت نہیں دی گئی۔ یوپی کے تقریباً ۴۰ ضلعوں سے نمایندے شریک ہوئے جن کی تعداد ۰۰ سے زیادہ نہ تھی۔ عام مباحثہ کے بعد جبکہ ہال میں کوئی داخلہ پر پابندی نہیں رہی تھی چند تجویزیں پیش ہوئیں۔ جو کثرت رائے سے منظور ہوگئیں۔ مسٹر انصار ہروانی مسٹر عابدی اور بیگم اعزاز رسول نے بعض تجاویز سے اپنے اختلاف کو اپنی تقریر میں واضح کیا۔

ایک تجویز میں جو کہ کرسی صدارت سے پیش کی گئی تھی مشرقی بنگال اور مغربی بنگال اتر پردیش کے مغربی اضلاع اور دیگر مقامات میں فسادات کی زد میں آئے ہوئے مظلوموں سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

دوسری تجویز میں مسلمانوں کی تمدنی تعلیمی اور مذہبی معاملات کی نگرانی کے لئے ایک واحد مذہبی ادارے کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے مسلمانوں کی تمام نا آئینی و غیر پارٹی شری جماعتوں خصوصاً جمعیت علما ہند مسلم لیگ اور جماعت اسلامی سے اس سلسلہ میں تعاون کی اپیل کی گئی۔

تیسری اور اہم تجویز کے متعلق ایک ایسی کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو جون ۵۰ء تک مسلمانوں کو مشورہ دے گی کہ وہ بحیثیت مجموعی کس سیاسی جماعت میں شریک ہوں۔ ہندوستان اور پاکستان کی اقلیتوں کی موجودہ ہراسانی اور اضطراب کو ختم کرنے کے لئے ایک تجویز میں سفارش کی گئی کہ دونوں مملکتیں علاوہ ان ضروری فرائض کے جن کی بجاآوری اقلیتوں کے اطمینان کے لئے ضروری ہے۔ اپنی اپنی کابینہ میں ایسے افراد کو جگہ دیں جن پر وہاں کی اقلیت کو پورا پورا بھروسہ ہو۔ چار گھنٹہ کی اس طویل نشست میں خیال کیا جاتا ہے کہ صدر جلسہ اور دیگر نمایندوں نے ہندوستان اور خصوصاً یوپی کی اقلیتوں کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لیا۔

معلوم ہوا ہے کہ صدر جلسہ اور بعض ممتاز نمایندوں نے اس اصول پر خاص کر زور دیا کہ آئینی سرگرمیوں کے لئے ایک کسی فرقہ وارانہ جماعت کا قیام فرقہ اور ملک دونوں کے لئے مضرت رساں ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ مفتی فخر الاسلام ایم ایل اے نے صاف لفظوں میں کہا کہ وہ زمانہ ختم ہوچکا جب زہر کا علاج زہر سے کیا گیا تھا اب اقلیت کو چاہیئے کہ وہ جہاں کہیں فرقہ کا زہر پائیں اس کا علاج امرت کے ذریعہ اور میل جول محبت سے کریں۔

صدر جلسہ مسٹر لاری نے اپنی صدارتی تقریر میں وزیر اعظم پنڈت نہرو کے اس اعلان سے اختلاف کیا کہ مشرقی پاکستان کی اقلیت کی حفاظت ہندوستان کی ذمہ داری ہے۔ اور کہا کہ پاکستان کو اس طرح موقعہ دیا جاتا ہے کہ وہ ہندوستان کی اقلیت کی حفاظت اپنی ذمہ داری سمجھے۔ جس کا نتیجہ سوائے معاملات کی خرابی کے اور کچھ نہ ہوگا۔

بیگم اعزاز رسول نے اور مسٹر ایم ابن عابدی نے ✗

✗ اس اصول کو نقصان رساں بتایا کہ مسلمان من حیث القوم کسی ایک سیاسی جماعت میں شرکت کا فیصلہ کریں۔ مسٹر عابدی نے کہا اس طرح مسلمان ہمیشہ مشتبہ نظروں سے دیکھے جائیں گے۔ اور مشورہ دیا کہ مسلمان کو انفرادی آزادی ہو کہ وہ جس سیاسی جماعت کو پسند کرے۔ اس میں شامل ہوجائے۔

بیگم اعزاز رسول کی اس تجویز کو بھی اجتماع کی منظوری حاصل ہوگئی کہ تمام اقلیتوں کو ایک مشترک جماعت بنائی جائے جو اپنے کو تمدنی حقوق کے تحفظ اور غیر پارلیمانی سرگرمیوں تک محدود رکھے۔

معلوم ہوا ہے کہ یوپی اسمبلی کے مسلم کانگریسی ممبران کو اگرچہ اس اجتماع میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی مگر پارٹی کے متفقہ فیصلہ کے مطابق کسی مسلم کانگریسی نے شرکت نہیں کی۔ صرف دو ایک قوم پرور مسلمان اپنی ذاتی حیثیت سے شریک ہوئے۔

ہندوستان حفاظتی کونسل کی تجویز میں ترمیم کا مخالف

لیک سکس ۱۹ مارچ متحدہ اقوام کے صدر دفتر میں پریس ٹرسٹ آف انڈیا کا نامہ نگار ڈی بی واگلے لکھتا ہے کہ خیال کیا جاتا ہے کہ حفاظتی کونسل کی چار طاقتی جو کشمیر کے لئے ثالث کی جستجو کر رہے تھے۔ اپنی گفت و شنید ختم کردی ہے۔ جو ایک ہفتہ سے جاری تھی۔

معلوم ہوا ہے کہ امیر البحر نمز اور ڈاکٹر ملف نیٹے کو ہندوستان کو بھیجنے کے سلسلہ میں ان کی تجویز ایسی منزل پر پہونچ گئی ہے کہ اب کسی مزید گفت و شنید کی گنجائش نہیں رہ گئی۔ اب چاروں نمایندوں نے اپنے اپنے ملکوں سے ہدایت مانگی ہے کہ وہ کشمیر کے مسئلہ میں کون سا نقطۂ نظر استعمال کریں۔

ہندوستان نے اس بات کی سختی سے مخالفت کی ہے کہ حفاظتی کونسل کی تشریح میں کوئی تبدیلی کی جائے۔ جس کے مطابق کشمیر کا تعطل دور کرنے کے لئے ایک ثالث مقرر کیا جائے۔ جسے دسیع اختیارات حاصل ہوں گے۔

امید کی جاتی ہے کہ برطانیہ۔ امریکہ ناروے اور کیوبا کے نمایندوں کو اپنی اپنی حکومتوں کے پاس سے نئی ہدایتیں موصول ہونے کے بعد تجویز پیش کرنے والے ملکوں ہندوستان اور پاکستان میں آیندہ ہفتہ گفت و شنید نئے سرے سے شروع کی جائے گی۔

ضرورت پڑی تو حفاظتی اقدامات پر غور کیا جائے گا

نئی دہلی ۱۷ مارچ۔ وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ہندستانی پارلیمنٹ میں بیان دیتے ہوئے کہا "مشرقی بنگال کی اقلیتوں کی ذمہ داری ہمارے اوپر قطعی طور سے عائد ہوتی ہے۔ اور اگر ان کے لئے حفاظتی اقدامات نہ کئے گئے تو ہمیں حفاظت کے لئے طریقے اختیار کرنا پڑیں گے۔

حکومت ہند مکمل تخلیہ کنندگان یا تبادلہ آبادی کے حق میں موافق نہیں ہے۔ لیکن وہ لوگوں کے لئے اپنے دروازہ کھلے رکھے گی۔ اور دو طرفہ آمد و رفت کے لئے سہولیتیں فراہم کرے گی۔ اور ان لوگوں کی مدد کرے گی جو ہندوستان آ رہے ہیں۔

باقی حالات کے لئے ہمیں ایسی کارروائی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ جو ہم کو مجبور ہو کر ضرور تاً کرنا پڑیگی۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ پچھلے دو ڈھائی ہفتوں میں مشرقی یا مغربی بنگال میں کوئی سنگین حادثہ نہیں ہوا۔ اور مشرقی بنگال سے آنے والے پناہ گزینوں کو جو مشکلات پیش آتی تھیں۔ وہ دور کر دی گئی ہیں۔ لیکن عام طور پر پورے مشرقی بنگال کی ہندو آبادی خوف زدہ ہے اور اپنے مستقبل کے لئے پریشان ہے۔

وزیراعظم نے بتلایا کہ ۱۳ فروری سے ڈیڑھ لاکھ پناہ گزین مشرقی بنگال سے مغربی بنگال آئے ہیں۔ اور اسی مدت میں تقریباً ایک لاکھ مسلمان مشرقی بنگال گئے ہیں۔ اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ اس وقت روزانہ ۵ ہزار سے ۱۰ ہزار تک ہندو مشرقی سے آتے ہیں۔ اور ۵ ہزار سے ۷ ہزار تک مسلمان مشرقی بنگال جا رہے ہیں۔ ایک دن ۱۴ ہزار ہندو مشرقی بنگال سے آئے تھے۔ اور دس ہزار مسلمان گئے تھے۔ اسلئے یہ دو طرفہ منتقلی ہے۔ حالانکہ اس میں کوئی دباؤ شامل نہیں ہے۔ لیکن حالات نے مجبور کر دیا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مستقبل میں ہماری پالیسی جو کچھ بھی ہوگی۔ اس کا بہت کچھ دارومدار پاکستان و ہندوستان کے واقعات پر ہوگا۔ کیوں کہ کوئی نظریہ واقعات سے علیحدہ رہ کر نہیں بنایا جا سکتا۔

اگر پاکستان میں اقلیتوں کو خطرہ رہا تو ہمارے لئے پرسکون رہنا مشکل ہوگا۔ آج اس بات کا خطرہ موجود ہے ہم اس کو روکنے کے لئے کارروائی کریں گے۔ اور پاکستان میں خود پاکستان تحفظ کرے گا۔

دوسرا طریقہ یہ ہوگا کہ ہم دوسرے ملک پر قبضہ کر لیں۔ لیکن اس میں بہت سے سنجیدہ مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ہمیں اپنے عوام کو یہ بات صاف طور پر بتانا ہے کہ ہمارے اوپر پاکستان سے زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہے۔ جہاں تک پاکستان کا سوال ہے۔ اس کی پالیسی اسلامی ہے۔ اس پالیسی کے اندر تحفظ تو آ سکتا ہے لیکن مساوی برتاؤ نہیں آتا۔ جہاں تک ہم لوگوں کا سوال ہے۔ ہمارا پورا پس منظر ہمیں اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ ہماری پالیسی پاکستان سے مختلف ہو۔ اس لئے ہمارے اوپر بار زیادہ ہے۔ اور ہمیں ہر چیز کو ختم کرنا ہے۔ جو ہمارے اصول کے خلاف ہے۔ جہاں تک میرا سوال ہے میں اس پوزیشن سے ذرا بھی ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ ہندستان پاکستان میں اقلیتوں کے اندر اعتماد پیدا کرنے کے لئے میں نے پاکستانی وزیراعظم مسٹر لیاقت علی خاں کو یہ تجویز بھیجی ہے کہ دونوں ملکوں کی طرف سے ایک مشترکہ اعلان کیا جائے اس اعلان میں کہا جائے گا کہ ۱۔ ہر حکومت اپنی اقلیتوں کے تحفظ کی پوری ذمہ داری لیتی ہے ۲۔ جرم کرنے والوں کو سزائیں دی جائیں گی۔ ۳۔ جن لوگوں پر ظلم ہوا ہے۔ ان کی امداد و بحالی کا انتظام کیا جائے گا۔ ۴۔ لوٹ کے ہوئے سامان کے لئے سخت تفتیش کی جائے اور جن کے پاس یہ سامان برآمد ہو ان کو بطور مجرم سزائیں دی جائیں۔ ۵۔ اغوا شدہ عورتوں کی واپسی کی کوشش کی جائے۔ اور جبریہ تبدیل مذہب کو نہ مانا جائے۔ ۶۔ افواہ پھیلانے والوں کو سزائیں دی جائیں۔

مختلف مقامات پر فسادات کے متعلق تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی کی بھی تجویز ہے۔

پنڈت نہرو نے یوپی اور بمبئی کے فرقہ وارانہ فسادات پر اظہار افسوس کیا۔ اور اس ہنگامہ کا بھی ذکر کیا جو آسام کے قبائلی علاقہ میں ہوا جس میں لوٹ مار کی گئی اور مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کو پاکستان یا کوچ بہار کے قریب پیچھے ڈھکیل دیا گیا۔

انھوں نے کہا کہ جو مسلمان نکالے گئے ان کی تعداد تیس سے ساٹھ ہزار تک بتائی جاتی ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ اگرچہ نیپال پر کسی غیر ملکی طاقت کے حملہ کا ڈر نہیں ہے۔ لیکن حکومت ہند یا ہندوستان کے کسی حصہ پر کسی حملہ کو گوارا نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ نیپال پر حملہ سے ہندوستان کی سلامتی خطرہ میں پڑ جائے گی۔

انھوں نے کہا کہ حکومت ہند نے دوستانہ طور پر حکومت نیپال کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اندرونی معاملات میں جمہوری طاقتوں کی طرف زیادہ رجوع ہو۔

کشمیر کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا۔ اگر اس مسئلہ پر ادارہ اقوام متحدہ کا ثالث مقرر ہوا تو ہندوستان ہر طرح اس کی مدد کرے گا۔ اور اس کے سامنے اپنی پوزیشن کی وضاحت کرے گا۔ لیکن کشمیر کے مستقبل کا دارومدار لازمی طور پر وہاں کے عوام کی خواہش کے مطابق ہونا چاہیئے۔

مشترکہ ادارہ کی ضرورت

حیدرآباد ۱۰ مارچ ماہر تعلیمات اور ایک ممتاز مسلمان لیڈر ڈاکٹر سید عبد اللطیف نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ دونوں ملکتوں۔ ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں پر مشتمل ایک ادارہ بنایا جائے جس کو مناسب اور ضروری اختیارات حاصل ہوں۔ اور جو دونوں جگہ کی اقلیتوں کے حقوق و مفاد کی دیکھ بھال کرے۔

یہ ادارہ اس وقت تک باقی رکھا جائے جب تک کہ اقلیت کا ہر ہر فرد اپنے آپ کو محفوظ شہری نہ محسوس کرنے لگے۔

سکم ہندوستان کے اثر میں رہیگا

نئی دہلی۔ ۲۰ مارچ۔ حکومت ہند اور ریاست سکم کے درمیان جو گفتگو ہوئی ہے۔ اس کے مطابق ریاست سکم ہندوستان کے انتداب میں رہے گی۔ اور ہندوستان اس کے امور خارجہ دفاع اور رسل و رسائل کی ذمہ دار ہوگی۔

حکومت ہند کے سکم کے لئے ایک دیوان مقرر کریگی جو تمام شعبوں کی نمائندگی کرنے والی مشاورتی کونسل کے ذریعہ وہاں کا انتظام کرے گا۔

پورے کشمیر پر جائز حکومت کا قبضہ ہونے کے بعد عام رائے طلبی ممکن ہے

نئی دہلی ۱۹ مارچ کشمیر کے وزیراعظم شیخ محمد عبد اللہ نے آج یہاں پریس کانفرنس میں کہا کہ حفاظتی کونسل نے جو ثالث کشمیر کے مسئلہ کے لئے مقرر کیا ہے۔ وہ اس پوزیشن کو نہیں بدل سکتا جو ہم نے ابھی تک تنازعہ کے متعلق اختیار کی ہے۔ ثالث کے آنے سے صرف یہی تبدیلی ہوگی کہ پانچ ممبروں کے کمیشن کے بجائے اب ایک آدمی ہوگا۔

انھوں نے کہا کہ یہ بات قابل توجہ ہے کہ حکومت ہند نے ثالث مقرر کرنے کی تجویز میک ناٹن تجویز کی بنیاد کو مسترد کر کے تسلیم کی ہے۔ اگر ثالث یہاں آیا تو اُسے پھر مفاہمتی گفتگو شروع کرنا ہوگی۔ اور اگر اس نے اس کی بنیاد میک ناٹن فارمولا پر رکھنا چاہی تو ناکامیابی یقینی ہے۔ ہم نے یہ بات صاف کر دی ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کا واحد حل یہ ہے کہ پوری ریاست جموں و کشمیر میں ایسے حالات کے ماتحت عام رائے طلبی کی جائے کہ لوگ بلا کسی دباؤ کے آزادانہ طور پر اپنے مستقبل کا فیصلہ کر سکیں۔ ریاست کے عوام اس وقت تک اپنی آزاد رائے کا اظہار نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ ریاست دو حصوں میں تقسیم ہے۔ اور ایک حصہ نام نہاد آزاد کشمیر حکومت کے ماتحت ہے۔

جموں و کشمیر کے اقتدار اعلیٰ کے خلاف نہ تو کمیشن نے اور نہ حفاظتی کونسل یا پاکستان نے کسی شک کا اظہار کیا ہے۔ لیکن آزاد کشمیر حکومت کو کسی نے بھی تسلیم نہیں کیا ہے۔ اس لئے عام رائے دہی اسی وقت ممکن ہے جب کہ پوری ریاست جائز حکومت کو سونپ دی جائے۔ اور جب یہ ہو جائے گا۔ تو ان ہزاروں پناہ گزینوں کو پھر سے بسایا جائے گا۔ جو اپنے گھروں سے نکال دئے گئے تھے۔ جن میں کچھ ہندوستان میں ہیں اور کچھ پاکستان میں۔ ان کی بحالی کے بعد عوام اپنا مستقبل طے کریں گے۔

پورے تنازعہ میں ہمارا یہی رویہ رہا کہ حفاظتی کونسل کے کسی ممبر نے ہماری پوزیشن پر شک تو نہیں کیا۔ لیکن انھوں نے تنازعہ کی بنیادی باتوں کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی۔ اس لئے کوئی بات طے نہ ہو سکی۔ میک ناٹن تجویز نے تنازعہ کی بنیاد بالکل نظر انداز کر دیا۔ اس نے ہندوستان و پاکستان اور جائز حکومت کشمیر اور آزاد کشمیر حکومت کو ایک حیثیت دینا چاہا۔ اسی لئے ہمارے واسطے کوئی ایسی تجویز قابل قبول نہیں ہو سکتی۔

ہندوستان کا سرمایہ پاکستان جا رہا ہے

لکھنؤ ۲۱ مارچ۔ حکومت یوپی کی جو اطلاعات ملی ہیں۔ ان سے پتہ چلا ہے کہ ہندوستان کا ہزاروں روپیہ کا سامان یوپی کے اضلاع سے پاکستان جا رہا ہے۔ کیوں کہ یہاں سے سامان مثلاً تمباکو۔ چوڑیاں اور ریزی چمڑے کا سامان وغیرہ قیمتیں کم کر کے پاکستان بھیجا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کچھ مسلمان بنیک تاجروں کو روپیہ دیتے ہیں۔ جو پاکستان میں ہندوستان سے تجارت کرتے ہیں۔ وہاں سامان نقصان اور خراب قسم کا ہونے کے بہانہ کم قیمت پر بیچا جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں حال ہی میں یوپی کے اضلاع میں کچھ مسلمان کی دو کانیں بند کر دی گئی ہیں۔

میر لائق علی نے جلوس نہ نکلنے دیا

کراچی۔ ۲۰ مارچ آج یہاں میر لائق علی خاں کے حفاظت کے ساتھ پاکستان پہونچنے کی خوشی میں جلوس نکلنے والا تھا۔ لیکن ان کی درخواست پر یہ جلوس ملتوی کر دیا گیا۔

انھوں نے کہا کہ ان کی ذاتی آزادی کو عام خوشی کی تقریب نہ بنانا چاہیئے۔ بلکہ پاکستان کو مضبوط بنانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

میر لائق علی کے فرار کی سازش

سکندر آباد ۲۱ مارچ۔ آج حیدرآباد کے فرسٹ سٹی مجسٹریٹ مسٹر تارا چند گپتا کی عدالت میں ان چودہ ملزموں کو پیش کیا گیا جنھوں نے میر لائق علی کے فرار کی سازش کی تھی۔ ان ملزمین میں میر لائق علی کے بھتیجے۔ … بمبئی کے تین تاجر اور ڈرائیور اور میر لائق علی کے ملازمین شامل ہیں۔ ٹریزیدر سنہا کی درخواست پر عدالت نے ملزمین کو ایک ہفتہ کے لئے پولیس کی حراست میں دے دیا ہے۔

اُردو محض مسلمانوں ہی کی زبان قرار نہیں دی جا سکتی

یوپی اسمبلی میں مسٹر سمپورنانند کی تقریر

لکھنؤ ۲۰ مارچ۔ آج یوپی اسمبلی میں وزیر تعلیم مسٹر سمپورنانند نے مولانا شاہد فاخری کو جواب دیتے ہوئے اس ذہنیت پر شدید اظہار تاسف کیا۔ کہ اردو زبان کو اقلیت کی زبان قرار دیا جائے۔

انھوں نے کہا کہ " اردو زبان محض مسلمانوں کی زبان نہیں ہے۔ اور کوئی زبان بھی کسی خاص فرقہ یا طبقہ کی ملکیت نہیں قرار دی جا سکتی جو لوگ اس ذہنیت کے حامل ہیں۔ وہ سخت غلطی میں مبتلا ہیں۔

وزیر تعلیم نے محکمہ تعلیم کے لئے ۸ کروڑ ۳ لاکھ ۴۴ ہزار دو سو روپیہ کا بجٹ پیش کرتے ہوئے اعلان کیا کہ آیندہ سال سے مڈل کا امتحان ختم کیا جا رہا ہے۔ اور ہائی اسکول کے امتحان کے خاتمہ کا سوال بھی حکومت کے زیر غور ہے۔

مسٹر سمپورنانند نے اپنی تقریر میں صاف صاف کہا کہ وہ تعلیمات کے سلسلے میں کوئی انقلابی قدم اٹھانے نہیں جا رہے ہیں۔ بلکہ صرف ان اسکیموں کو جو گذشتہ سال حکومت نے چلائی تھیں۔ اس سال زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش میں ہیں۔

انھوں نے صوبہ میں پرائمری تعلیم کے حالت بتاتے ہوئے کہا کہ جب کہ ۱۹۴۶ء میں سرکاری اسکولوں کی تعداد صرف ۱۳ تھی۔ آج گیارہ ہزار ایک سو ۴۳ ہے اور طلبا کی تعداد ۱۴۵ کے مقابلے میں ۷۱،۵۶،۴۰ ہے ان اسکولوں کا خرچہ ایک کروڑ ۵۱ لاکھ ۴۸ ہزار ۲ سو دس روپے ہے۔

انھوں نے تعلیمات کے سلسلہ میں جو تبدیلیاں کی جا رہی ہیں۔ ان کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ مڈل کے امتحان میں اس سال ۵۰ ہزار امیدوار بیٹھے اور امیدواروں کی تعداد بھی ایک لاکھ سے زیادہ ہو گئی ہے۔ انھوں نے کہا ظاہر ہے جب اتنے طلبا امتحان میں بیٹھنے لگیں گے تو امتحان کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ اور ممتحن کے لئے صحیح جانچ کرنا ناممکن ہو جاتا ہے انھوں نے سائنس کی تعلیم کی آسانیاں اور سرکاری امداد دینے کا بھی ذکر کیا۔ اور بتایا کہ علاوہ جونیر اسکولوں کے اس سلسلے میں مدد دینے کے لئے الہ آباد اور لکھنؤ یونیورسٹی کو دو دو لاکھ سے زیادہ کی مدد سائنس کلاس میں زیادہ سے زیادہ گنجایش پیدا کرنے کے سلسلہ میں دی گئی ہے۔

انھوں نے الہ آباد کے نفسیاتی ادارے کا بھی حوالہ دیا۔ اور بتایا کہ یہ ادارہ طلبا کے ذہنی رجحان کا اندازہ کر کے سرپرستوں کو مشورہ دے گا۔ کہ وہ آگے کس قسم کی تعلیم اپنے بچوں کو دلائیں۔

وزیر تعلیم نے اس کوشش کا بھی ذکر کیا۔ جو ریڈیو کے ذریعہ دیہی اور شہری اسکولوں میں تعلیم دینے کی جا رہی ہے۔ اور بتایا کہ روپیہ کی کمی کی وجہ سے ریڈیو سٹ خریدنا مشکل ہو گیا ہے۔ ورنہ اس کوشش پر عمل درآمد شروع ہو جاتا۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے انھوں نے بتایا کہ اگلی جولائی سے اسکول کے بچوں کے لئے ایک نئی طاقت بخش غذا کا تجربہ کئی سو بچوں پر کیا گیا۔ یہ غذا بہت سستی ہوگی۔ مگر اس میں تمام حیاتین شامل ہوں گی۔ انھوں نے بنارس میں سنسکرت یونیورسٹی کے قیام کی تجویز کو ایوان میں بتاتے ہوئے عربی فارسی کمیٹی کے بارے میں کہا کہ تین سال ہوئے جب یہ کمیٹی مولانا آزاد کی صدارت میں ہوئی تھی۔ اور آج تک اس کی رپورٹ حکومت کو نہیں ملی ہے۔

بہار سوشلسٹ کانفرنس کا خطبہ صدارت

بھاگل پور۔ ۲۰ مارچ۔ شام کو بہار سوشلسٹ کانفرنس کے اجلاس میں مشہور سوشلسٹ لیڈر سیٹھ دامودر سروپ نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا اب سوشلسٹ پارٹی کے دو بڑے کام انجام دینا ہیں۔ ہم کو عوام میں سوشلزم کا ایک زندہ شعور پیدا کرنا ہے۔ اور ان کو اس کا یقین دلانا ہے کہ ترقی اور سائنس کے دور میں صرف سوشلزم ہی ایک پر امن اور خوش حال نظام قایم کر سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی پارٹی کو عوام کو منظم کرنا ہے انھیں ایک جھنڈے کے نیچے لاکر ملک میں امن و امان کسان مزدور راج قایم کرنا ہے۔

راجہ جی کو ۱۲ ہزار سالانہ پنشن

نئی دہلی ۲۰ مارچ۔ حکومت ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ سابق گورنر جنرل مسٹر راجگوپال اچاریہ کو ۲۶ جنوری سے تا حیات ایک ہزار روپیہ ماہوار پنشن دے گی۔

یہ بات ڈاکٹر جان متھائی وزیر مالیات ہندستان نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ انھوں نے کہا کہ ہندستانی جمہوریہ کے تمام ریٹائر شدہ صدروں کو زندگی بھر کے لئے پنشن دینے کی پالیسی پر عمل کیا جائے گا جس کے لئے ایک قانون بنایا جائے گا۔ لیکن اس پنشن پر انکم ٹیکس پڑے گا۔

ایک سوال کی قیمت ساٹھ روپیہ

نئی دہلی ۲۰ مارچ۔ وزیر مالیات ڈاکٹر جان متھائی نے ہندستانی پارلیمنٹ میں بتایا کہ ایوان میں ہر ایک کے سوال کے جواب دینے پر تقریباً ساٹھ روپیہ خرچ ہوتا ہے جس میں وہ وقت شامل نہیں ہے۔ جو وزیر متعلقہ کو پورے مسئلہ کا مطالعہ کرنے میں لگتا ہے۔ تاکہ وہ ضمنی سوالات کا جواب دے سکیں۔

تالیوں کے درمیان وزیر مالیات نے بتایا کہ یہ خرچ ٹھیک ہے۔ کیوں کہ اس طرح سے ملک کو مختلف مسائل پر اطلاعیں ملتی رہتی ہیں۔

ڈاکٹر کھرے کو تقریر کرنیکی ممانعت

کلکتہ۔ ۲۰ مارچ اکھل بھارتیہ ہندو مہا سبھا کے صدر ڈاکٹر این بی کھرے کو جو آج یہاں پہونچے ہیں۔ کمشنر پولیس کی طرف سے دفعہ ۱۴۴ کے تحت ایک حکم دیا گیا ہے کہ وہ شہر میں کسی جلسہ میں تقریر نہ کریں۔

یہ جلسہ کلکتہ یونیورسٹی ہال میں ہندو مہا سبھا کے زیر اہتمام ہونے والا تھا۔

اسی طرح کا ایک حکم صوبائی ہندو مہا سبھا کے سابق صدر دیندر ناتھ چٹرجی کو بھی دیا گیا ہے۔

مولانا حسرت موہانی کا جلسہ سے کوئی تعلق نہیں

لکھنؤ ۲۰ مارچ۔ کل گنگا پرشاد ہال کے جلسے میں مسلمانوں کی جو کمیٹی بنائی گئی تھی اس سے بیگم اعزاز رسول اور مولانا حسرت موہانی علیحدہ ہو گئے ہیں۔

بیگم اعزاز رسول نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مسلمانوں کو یہ مشورہ دینا کہ وہ کسی سیاسی جماعت میں مجموعی حیثیت سے شریک ہوں یا نہ ہوں کا فیصلہ مسلمانوں کو اپنی رائے پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ ان کو اس بات کا احساس نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ کسی سیاسی جماعت میں مجموعی طور پر شرکت کرنے مجبور ہیں۔

مولانا حسرت نے کہا کہ جلسہ طلب کرنے والوں نے اپیل میں میرا نام بغیر میری اجازت کے شامل کر لیا ہے مجھے اس جلسہ اور اس کی بنائی ہوئی کمیٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

لیاقت علی خان کی گفتگو

ڈھاکہ ۱۹ مارچ۔ پاکستانی وزیراعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے کل پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر مسٹر عبد اللہ سے گفتگو کی۔ جنھوں نے پاکستانی وزیراعظم کو مغربی بنگال اور آسام کی صورت حال سے باخبر کیا۔

کان پور میونسپلٹی ——— نوٹس

پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ یو پی میونسپلٹیز ایکٹ ۱۹۱۶ء (جس میں وقتاً فوقتاً ترمیم بھی ہوئی ہے) کے دفعہ ۲۹۸ کے ماتحت بنائے ہوئے اور گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر کے ماتحت گورنمنٹ سے منظور کئے ہوئے بائی لاز میں مندرجہ ذیل ترمیم کرنا تجویز کرتا ہے۔ بائی لا کے مقابلہ میں ترمیم کا مسودہ درج ہے۔

ترمیموں کے اس مسودہ کے متعلق ہر اعتراض اور مشورہ پر جو اس نوٹس کی تاریخ اشاعت کے ۱۴ دن کے اندر ذیل کے دستخط کرنے والے کو وصول ہوگا۔ اس پر بورڈ غور کرے گا۔

اس سلسلہ میں دوسری اطلاعات یا معلومات اسی بورڈ کے آفس سپرنٹنڈنٹ سے کام کے دنوں میں ۱۲ بجے دوپہر سے ۳ بجے شام تک حاصل کی جا سکتی ہیں۔

محمد حبیب اللہ — اکزیکیٹو افسر — میونسپل بورڈ کان پور

بائی لاز

۱۔ برف خانوں کی نگرانی اور انتظام کے لئے بائی لاز جو نوٹی فیکیشن نمبر ۶۰۶۱/۲۳-۱۱ (۳) ۸۴ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۸ء کے ماتحت منظور ہوئے۔

۲۔ برف آئس کریم اور شربت کے بننے، تیار ہونے اور فروخت ہونے کی جگہ کا معائنہ اور نگرانی کے لئے بائی لاز جو نوٹی فیکیشن نمبر ۵۶۴۳/۲۳ مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۲۴ء کے ماتحت منظور ہوئے۔

کانپور میونسپلٹی میں چارہ، بھوسہ وغیرہ جمع کرنے کے انتظام کے لئے بائی لاز جو نوٹی فیکیشن نمبر ۱۶۲۴/۱۱-۴۴ ایچ مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۶ء کے ماتحت منظور ہوئے۔

دودھ دینے والے مویشی اور دوسرے جانوروں کے رکھنے کے انتظام کے لئے بائی لاز جو نوٹی فیکیشن نمبر ۶۰۵۵/۲۳-۱۱ (۱۶)-۸۴ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۲۸ء کے ماتحت منظور ہوئے۔

تمباکو کی پاؤنڈنگ کے اسٹور کرنے (STORING OF POUNDING OF TOBACCO) کے متعلق بائی لاز جو نوٹی فیکیشن نمبر ۸۴۰۶/۲۳-(۱۰)-۷۴ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۹ء کے ماتحت منظور ہوئے۔

مچھلی فروخت کرنے کے انتظام کے متعلق بائی لاز جو نوٹی فیکیشن نمبر ۶۰۶۶/۲۳-۱۱ (۴) مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۹ء کے ماتحت منظور ہوئے۔

کھانے کی چیزیں بیچنے والوں کے انتظام کے متعلق بائی لاز جو نوٹی فیکیشن نمبر ۵۷۱۲/۲۳-۷ (۴) ۱۹۲۷ مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۲۷ء کے ماتحت منظور ہوئے۔

چمڑے کی کھالوں، فردوں اور سینگھوں کے جمع کرنے اور ٹیننگ (TANNING) کے متعلق بائی لاز جو نوٹی فیکیشن نمبر ۱۵۸۴/۲۳-۱۱۴ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۸ء کے ماتحت منظور ہوئے۔

گوشت کی فروخت کے متعلق بائی لاز جو نوٹی فیکیشن نمبر ۳۳۲۴/۱۱-۲۴ ایچ مورخہ یکم نومبر ۱۹۱۶ء کے ماتحت منظور ہوئے۔

پیٹرول کے (اسٹور) کرنے کے متعلق بائی لاز جو نوٹی فیکیشن نمبر ۴۰۸۴/۲۳-۱۱۸ (۱۹ ۱۴) مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۲۳ء کے ماتحت منظور ہوئے۔

ہڈیوں اور گندے چیتھڑوں کے اسٹورنگ کے متعلق بائی لاز جو نوٹی فیکیشن نمبر ۵۸۶۵/۲۳-۱۱-۱۲-(۴۸) مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۲۵ء کے ماتحت منظور ہوئے۔

بکریز (BAKERIES) (روٹی گھروں) کے انتظام کے متعلق بائی لاز جو نوٹی فیکیشن نمبر ۸۰ ۳۶/۱۱-۵۴ ایچ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۱۶ء کے ماتحت منظور ہوئے۔

نان بائیوں اور دہابوں کے انتظام کے متعلق بائی لاز جو نوٹی فیکیشن نمبر ۶۰۹۳/۳۰-۱۱ (۲۲)-۸۴ مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۲۵ء کے ماتحت منظور ہوئے۔

مٹھائیوں کے بننے اور تیار ہونے اور فروخت ہونے کی جگہوں کے معائنہ اور انتظام کے متعلق بائی لاز جو نوٹی فیکیشن نمبر ۲۹۰۳/۱۱-۴۴/۱ای مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۱۷ء کے ماتحت منظور ہوئے۔

ڈیریوں (DAIRY) کے بائی لاز جو نوٹی فیکیشن نمبر ۳۶۹۶/۲۳-۱۱۴ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۱۹ء کے ماتحت منظور ہوئے۔

پھلوں اور ترکاریوں کے بازار کے انتظام کے متعلق بائی لاز جو نوٹی فیکیشن نمبر ۲۹۳۹/۱۱-۶۱۱۷ مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۱۷ء کے ماتحت منظور ہوئے۔

مسودہ ترمیم

بائی لا نمبر ۱ میں ایک سو روپیہ کے بجائے ۵ سو روپیہ کر دو۔

"ہیڈنگ" (سرخی) کو مندرجہ ذیل طریقہ سے بدل دو۔ "نگرانی اور انتظام کے بائی لاز (A) آئس کریم، شربت اور چسکی کے بننے، تیار ہونے اور فروخت ہونے کی جگہوں اور پان کی دوکانوں اور چاٹ کی دوکانوں کا معائنہ۔ (B) اوپر (A) میں حوالہ دئے ہوئے بائی لاز کے بائی لا نمبر ۳ کی جگہ پر مندرجہ ذیل عبارت ہوگی۔ "ہر وہ شخص جو ذیل میں دی ہوئی کوئی چیز میونسپل حدود کے اندر بنانا، فروخت کرنا یا فروخت کرنے کے لئے کھول کر رکھتا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل شرائط پر عمل کرے گا۔ اور ایک سالانہ فیس کی ادائیگی پر میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ سے (جو وقتی طور پر لائسنسنگ افسر کے فرائض انجام دیں گے) اس کے لئے لائسنس حاصل کرے گا۔ ہر آئٹم کے سامنے اس کی سالانہ فیس درج ہے۔ (قسم) ۱۔ آئس کریم کے کارخانے، پچاس روپیہ سالانہ فی کارخانہ۔ ۲۔ شربت اور چاٹ کی دوکانیں چھ روپیہ فی دوکان سالانہ ۳۔ پان کی دوکانیں، دو روپیہ فی دوکان سالانہ۔ ۴۔ شربت اور چسکی فروخت کرنے والے، پچاس روپیہ فی کس سالانہ۔ کلاس (۴) کے نیچے اضافہ کرو۔ "اگر ایک آدمی ایک سے زیادہ چیز کا (جس کے لئے لائسنس کی ضرورت ہے) کاروبار کرتا ہے۔ اسکو اس چیز کا لیسنس لینا ہوگا جس کی مقررہ لائسنس فیس سب سے زیادہ ہوگی۔"

ہیڈنگ (سرخی) کو مندرجہ ذیل طریقہ سے بدل دو۔ "چارہ، بھوسہ، عمارتی لکڑی، بالس وغیرہ کے واسطے اسٹاک کرنے یا خوردہ فروشی کے لئے استعمال کی جانے والی جگہوں یا فرنیچر کے بننے یا فروخت ہونے کے لئے جگہوں کے انتظام اور نگرانی کے لئے بائی لاز" بائی لاز نمبر ۱ میں لکڑی کا کوئلہ (CHARCOAL) اور "یا" الفاظ کے درمیان "بھاپ کا کوئلہ" (STEAMCOALCINDER) کے الفاظ بڑھاؤ "اور میٹریل (MATERIAL) اور "ان لیس" (UNLESS) (جب تک کہ نہ) کے الفاظ درمیان "یا فرنیچر کے بننے یا فروخت کرنے کے لئے" کے الفاظ بڑھاؤ" بائی لا نمبر ۴ (اے) میں "دوکانیں" "اور" کے الفاظ کے درمیان "یا فرنیچر کے بننے اور فروخت ہونے کی جگہوں" کے الفاظ بڑھاؤ" بائی لا نمبر ۱۰ کے لئے اس طریقہ سے بدلو۔ (۱۰) (۱) عمارتی لکڑی اور بالس کے اسٹاک کرنے والے اور فرنیچر بنانے والے کلاس اے کے لئے ایک سو روپیہ سالانہ (۲) عمارتی لکڑی بالس کے اسٹاک کرنے والے اور فرنیچر بنانے والے کلاس بی (B) پچاس روپیہ سالانہ (۳) عمارتی لکڑی اور بالس یا صرف بالس کا کاروبار کرنے والے کے لئے ۲۵ روپیہ سالانہ بائی لا نمبر ا میں بیان کئے ہوئے دوسرے سامانوں کے لئے فیس کی شرح حسب ذیل ہوگی۔ (A) ۲۵ من سے زیادہ اور ۱۰۰ من تک ۱۰ روپیہ فی عدد۔ (B) ۱۰۰ من سے زیادہ اور ۲۰۰ من تک ۲۰ روپیہ فی عدد۔ (C) ۲۰۰ من سے زیادہ اور ۳۰۰ من تک ۳۰ روپیہ فی عدد (D) ۳۰۰ من سے زیادہ ۵۰۰ من تک ۵۰ روپیہ فی عدد ۵۰۰ من سے زیادہ کے لئے ۷۵ روپیہ فی عدد بائی لا کے آخر میں مندرجہ ذیل عبارت بڑھاؤ (نوٹ) (۱) ان لائسنسوں کے مقصد کے لئے (۱) میں ذکر کئے ہوئے کلاس اے (A) سے مراد اس کاروبار سے ہوگی جو لیسنس دئے جانے والے سال سے پہلے والے سال میں ۶ ہزار روپیہ سے زیادہ کا ہو اور (۲) میں ذکر کئے ہوئے کلاس بی (B) سے مراد اس کاروبار سے ہوگی جو اسی طرح ۶ ہزار روپیہ سے کم کا ہو۔ (نوٹ) ۲۔ اگر ایک آدمی ایک سے زیادہ چیز کا کاروبار کرتا ہے (جس کے لئے لائسنس کی ضرورت ہو) تو اس کو اس چیز کے لئے ایسا لائسنس لینا ہوگا جس کی مقررہ لائسنس فیس سب سے زیادہ ہو۔

بائی لا نمبر ا سے "گدھا" (ASS) کا لفظ کاٹ دو اور اسی بائی لا میں "تین روپیہ" کی جگہ پر "ایک روپیہ چار آنہ" کر دو

"ہیڈنگ" (سرخی) میں لفظ "تمباکو" کے بعد "اور مین پوری کی بنی ہوئی تمباکو کی فروخت انتظام کے متعلق" کے الفاظ بڑھا دو۔ بائی لا نمبر ۱ میں دس روپیہ کی جگہ پر "ایک سو روپیہ" کر دو۔ اور لفظ "اجازت دی" کے بعد مندرجہ ذیل عبارت بڑھا دو۔ "مین پوری کی بنی ہوئی تمباکو کے ہر تاجر سے ۱۲ روپیہ سالانہ کی لیسنس وصول کی جائے گی۔"

بائی لا نمبر ۹ میں "ایک روپیہ" کی جگہ پر "دو روپیہ" کر دو۔

بائی لا نمبر ۶ میں "ایک روپیہ" کی جگہ "دو روپیہ" کر دو

بائی لا نمبر ۵ کاٹ دو اور اس کی جگہ مندرجہ ذیل عبارت کر دو۔ "۵۔ ان بائی لاز کے ماتحت ہر لائسنس کی منظوری کے لئے مندرجہ ذیل فیس وصول کی جائے گی (۱) ٹیننگ کی ہوئی فردوں کے اسٹور کرنے کے لئے ۲۵۰ روپیہ سالانہ فی لیسنس (۲) دوسری فردوں کے اسٹور کرنے کے لئے ۶۰ روپیہ سالانہ فی لائسنس بائی لا نمبر ۵ کے آخر میں مندرجہ ذیل عبارت بڑھا دو۔ "اگر ایک آدمی ایک سے زیادہ ایسی چیزوں کا کاروبار کرتا ہے جس کے لئے لیسنس ضروری ہے۔ تو اس کو اس چیز کا لیسنس لینا ہوگا جس کی مقررہ لائسنس فیس سب سے زیادہ ہوگی

موجودہ بائی لا نمبر ۱۰ کی جگہ مندرجہ ذیل عبارت ہوگی۔

۱۰ "ان بائی لاز کے ماتحت ہر لیسنس کی منظوری کے لئے ۶ روپیہ سالانہ کی ایک لیسنس فیس وصول کی جائے گی۔"

موجودہ بائی لا نمبر ۳ کی جگہ پر مندرجہ ذیل عبارت ہوگی۔ "۳۔ پیٹرول کے (اسٹور) کے لیسنس کے لئے وصول کی جانے والی فیس (۱) اسٹاک کرنے والوں کے لئے ۶۰ روپیہ سالانہ فی لائسنس (۲) خوردہ فروشوں کے لئے ۲ روپیہ سالانہ فی لیسنس۔

بائی لا نمبر ۲ میں "۴۸ روپیہ" کی جگہ "۶۰ روپیہ" کر دو۔

"۴۲" کے ہندسے اور لفظ "اور" کے درمیان ذیل کی عبارت بڑھا دو

"اگر وہ بنانے والا اور خوردہ فروش ہے تو ۲ روپیہ"

بائی لا نمبر ۴ میں "۶۰ روپیہ سالانہ کی ایک فیس" کے الفاظ کاٹ دو۔ اور اس کی جگہ پر فیسوں کا مندرجہ ذیل اسکیل (شرح) کر دو۔ نان بائی اور دھابے کلاس اے A کے لئے ۲۰ روپیہ سالانہ فی لیسنس۔ نان بائی اور دھابے کلاس بی B کے لئے ۶ روپیہ سالانہ فی لیسنس بائی لا نمبر ۴ کے آخر میں مندرجہ ذیل عبارت بڑھا دو۔ نوٹ۔ میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ خود معائنہ کر کے تقسیم کا تعین کریں گے۔

بائی لا نمبر ۱۲ میں "۶۰ روپیہ سالانہ کی ایک فیس" کی جگہ پر "مندرجہ ذیل فیس" کر دو۔ اور بائی لا کے آخر میں ذیل کی عبارت بڑھا دو مٹھائی کی دوکانیں کلاس (اے) A ۵۰ روپیہ سالانہ فی دوکان۔ مٹھائی کی دوکانیں کلاس (بی) B ۲۰ روپیہ سالانہ فی دوکان۔ مٹھائی کی دوکانیں کلاس (سی) C ۶ روپیہ سالانہ فی دوکان۔ میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ خود معائنہ کر کے کلاس کی تقسیم کا تعین کریں گے۔

بائی لا نمبر ۷ کے بعد اس کے نیچے ذیل کی عبارت "بائی لا نمبر ۷ اے A" بڑھا دو۔ "۷ اے (7A) کسی شخص کو ڈیری چلانے کی اجازت اس وقت تک نہ دی جائے گی، جب تک کہ نیچے دی ہوئی فیس کو ادا کر کے اس نے لیسنس نہ حاصل کر لیا ہو۔ فیس مالی سال کے شروع میں پہلے ہی یا کاروبار شروع کرنے سے پہلے ادا کرنی ہوگی۔ ڈیریز کلاس (اے) A ۵۰ روپیہ سالانہ فی ڈیری۔ ڈیری کلاس (بی) B ۲۰ روپیہ سالانہ فی ڈیری۔ نوٹ۔ ۱۰ بالغ مویشیوں سے زیادہ رکھنے والی ڈیری کلاس (اے) میں ہوگی، اور دس مویشی سے کم رکھنے والی ڈیری کلاس (بی) B میں ہوگی۔

"ترکاری" اور "اور" الفاظ کے درمیان "پان" بڑھا دو اور "وغیرہ" اور "میں" الفاظ کے درمیان ذیل کی عبارت بڑھا دو۔ "اور ترکاری اور پھلوں کی خوردہ فروشی"

بائی لا نمبر ۱ کی آخری سطر میں لفظ "لائسنس" کے بعد ذیل کی عبارت بڑھا دو۔

مندرجہ ذیل لائسنس فیس سالانہ وصول کی جائے گی۔

ترکاری اور پھل کے تھوک فروش	۶۰ روپیہ سالانہ فی لائسنس
ترکاری اور پھلوں کی بڑی دوکانیں	۲۵ روپیہ سالانہ فی لائسنس
ترکاری اور پھلوں کی چھوٹی دوکانیں	۲ روپیہ سالانہ فی لائسنس
پان کے تھوک فروش	۲۵ روپیہ سالانہ فی لائسنس

محمد حبیب اللہ۔ ایکزیکیٹو افسر میونسپل بورڈ کان پور

درگاہ شریف اجمیر

عرس شریف حضور غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی رح امسال ۱۹ اپریل سے ۲۴ اپریل تک ہوں گے۔ امید ہے کہ معتقدین آستانہ حسب دستور زیادہ سے زیادہ تعداد میں حاضری کی سعادت حاصل کریں گے۔ اگر آپ اپنی آمد سے قبل مجھے یا آپ کے کوئی وکیل صاحب ہوں تو انھیں بھی مطلع فرمائیں تو آسانی ہوگی۔

وقف درگاہ شریف سے مندرجہ ذیل مدات پر اخراجات کیے جاتے ہیں

(۱) مزار اقدس پر پھول۔ صندل خوشبو چڑھانا۔ (۲) فاتحہ حضور غریب نواز اور گنبد مبارک کے اندر کے دوسرے اخراجات۔ (۳) حضرت خواجہ غریب نواز اور دیگر بزرگان چشت کے اعراس۔ (۴) غریبوں اور مسکینوں کو لنگر تقسیم کرنا۔ اور ان کی طبی امداد (۵) یتیموں بیواؤں اپاہجوں اور غریب مسافروں کی امداد اور وظائف۔ (٦) درگاہ شریف کی عمارتوں کی مرمت صفائی۔ فرش روشنی وغیرہ (۷) ابتک ان حضرات کو دیگوں کے ثواب میں شرکت کا موقع نہیں ہوتا تھا جو پوری دیگ نہیں پکوا سکتے تھے۔ آئیندہ سے درگاہ کے زیر انتظام ایسے حضرات کی طرف سے بھی دیگ پکوائی جائے گی۔ (۸) دیگر مصارف درگاہ شریف۔ (۹) درگاہ شریف کی آمدنی کم اور ضروریات بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے یہ سب امور خیر آپ کی توجہ اور امداد چاہتے ہیں۔ جو رقومات آپ دفتر درگاہ شریف کو ارسال فرمائیں گے۔ وہ آپ کی حسب منشا مدات پر خرچ کی جائیں گی۔

چاہے آپ عرس شریف میں تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہوں یا اپنی مجبوریوں کی وجہ سے حاضری سے قاصر ہوں آپ مندرجہ بالا امور خیر میں حصہ لے کر خوشنودی حضور غریب نواز حاصل فرما سکتے ہیں جملہ ترسیل زر اور خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر ہونی چاہیئے۔

عبدالرؤف صدیقی
ایڈمنسٹریٹر درگاہ خواجہ صاحب رح
اجمیر

کانپور میونسپلٹی

ٹینڈر نوٹس!

سائیکل اور رکشا کے نمبر کی تختیوں (نمبر پلیٹ) کی سپلائی کے لئے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔ جو کہ ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء کے ۳ بجے دن تک ذیل کے دستخط کرنے والے وصول کریں گے۔

ٹنڈر فارم دفتر کے فارم کیپر سے کسی بھی کام کے دن ۴ بجے شام تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

نمبر کی تختی (نمبر پلیٹ) کی وضع اور اس ٹنڈر کے متعلق دوسری معلومات فارم کیپر سے دفتر کے اوقات میں حاصل کی جا سکتی ہیں۔

محمد حبیب اللہ
ایکزیکیٹو افیسر
میونسپل بورڈ کانپور

پاکستان کے مظالم کو کشمیر نہیں بھول سکتا

نوشیرا جموں۔ ۲۱ مارچ۔ کشمیر نیشنل کانفرنس کے جنرل سکریٹری مولانا محمد سعید نے آج اعلان کیا کہ کشمیری کشمیر کے اندر پاکستان بنانے میں کوئی حصہ نہ لیں گے۔

انھوں نے کہا کہ نوشیرا کے ایسے مقامات پر ابھی تک ان وحشیانہ مظالم کے نشانات موجود ہیں۔ جو پاکستان کے اشارہ سے حملہ آوروں نے کئے تھے۔ کیا اب بھی پاکستان اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ وہ کشمیری جن کے زخم ابھی مندمل نہیں ہوئے ہیں آزاد رائے طلبی اس کو ووٹ دیں گے؟

مولانا مسعودی نے کہا کہ اگر سر ظفر اللہ یہ سمجھتے ہیں کہ کشمیری قبائلیوں کے خوفناک مظالم بھول گئے ہیں تو وہ انسانی فطرت کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے۔ پاکستان کا عام رائے طلبی پر زور دینا محض دہوکہ بازی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کے لئے عام رائے طلبی میں جیتنے کا ذرا بھی امکان نہیں ہے۔ یہ بات قابل افسوس ہے کہ پاکستان نے جو مظالم کشمیر میں کئے ہیں۔ ان کا احساس غیر ممالک کو نہیں ہے

اتوار کو ڈاکخانوں میں مکمل چھٹی

نئی دہلی ۲۱ مارچ۔ ہندوستان کے تمام ڈاکخانے اتوار کو مکمل طور پر بند رہا کریں گے۔ آج پارلیمنٹ میں وزیر رسل و رسائل مسٹر رفیع احمد قدوائی نے اپنے محکمہ کے بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے اس کا اعلان کیا ہے۔

انھوں نے یہ بھی بتایا کہ اب ہوائی ڈاک سے جانے والے خطوں کا محصول صرف ڈیڑھ آنہ ہوگا۔

مشرقی بنگال کیلئے جرات کی ضرورت

پونا۔ ۲۱ مارچ آسٹریلیا میں ہندوستان کے سابق ہائی کمشنر سر آر پی پرانجپی نے یہاں ایک تقریر میں کہا کہ حکومت ہند کو مشرقی بنگال کی گتھی سلجھانے کے لئے کوئی جرات آمیز اور فیصلہ کن اقدام کرنا چاہئے۔ اور اگر حکومت ایسی پالیسی اختیار کرے تو مشرقی بنگال کی اقلیتوں کا مسئلہ جلد حل ہو جائے گا جیسا کہ حیدرآباد کے معاملہ میں ہوا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

نئی دہلی ۲۱ مارچ۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ایک جلسہ ۵ اپریل کو سردار ولبھ بھائی پٹیل نائب وزیر اعظم ہند کے جائے قیام پر ہوگا۔

حیدرآباد کے سابق وزرا فوجی بارکوں میں

سکندرآباد۔ ۲۱ مارچ۔ کل میر لائق علی کی سابق کابینہ کے اراکین اور سابق پولیس افسر اعلیٰ نواب دین یار جنگ کو حیدرآباد سنٹرل جیل سے تری مل گڑھی کی فوجی بارکوں میں منتقل کر دیا گیا ہے قاسم رضوی پہلے ہی سے ان فوجی بارکوں میں ہیں۔

ایڈیٹر و پبلشر خواجہ عبدالسلام پرنٹر خواجہ عبدالوحید انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT KANPOR

ESTD. 1925

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمالِ پر توِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن بمبئی

صداقت
ہفتہ وار

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

قیمت
سالانہ 8/-
سالانہ رعایتی 6/-
ششماہی 3/8/-
سہ ماہی 2/-
فی پرچہ ۲

VOL 50 No. 13	KANPUR SATURDAY 1st APRIL 1950	کانپور شنبہ یکم اپریل سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۱۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۹ھ	جلد ۵۰ نمبر ۱۳

ادبیات

موج و دریا

(از جناب دورؔ ہاشمی کانپوری)

مے نہیں تشنگیٔ دل کا تماشا ہی سہی
درِ میخانہ پہ اک لغزشِ بیجا ہی سہی

ناصحا! دردِ محبت کا مداوا ہی سہی
وہ جو قسمت میں نہیں اُسکی تمنا ہی سہی

دل بہلنے کو حقیقت نہیں دھوکا ہی سہی
نہیں لیلا۔ تو نہو! پردۂ لیلا ہی سہی

خاطرِ نازکِ جاناں پہ نہ ہو بار کہیں
لبِ خاموش پہ اک حرفِ تمنا ہی سہی

میری مجروح نگاہی بہ سکوتِ غمِ دل
یہ بھی شکوا ہے محبت میں! تو شکوا ہی سہی

نگہِ شوق کی تسکین کا ساماں تو ہے
آپ کا جلوہ نہیں، آپ کا پردا ہی سہی

صحنِ گلشن میں نہیں وحشتِ کامل کا علاج
گوشۂ وسعتِ تنہائیٔ صحرا ہی سہی

امنِ ساحل میں کہاں زندگیٔ اہلِ طلب
موجۂ بحر سہی شورشِ دریا ہی سہی

دلِ تشنہ کو سکوں کچھ تو میسر ہے دورؔ
چشمِ میگوں نہ سہی ساغرِ صہبا ہی سہی

دنیائے اسلام

سعودی عرب اپنی فوجی طاقت میں اضافہ کر رہا ہے

قاہرہ ۲۶ مارچ۔ سعودی عرب کے ولی عہد نے ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب اپنی فوج کو دوبارہ منظم کر رہا ہے۔ اور اسے جدید ترین اسلحہ سے لیس کر رہا ہے۔ "مجوزہ بین العرب مشترکہ دفاعی معاہدے کے سلسلہ میں ہر قسم کی امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ انھوں نے کہا کہ سانحۂ فلسطین کے بعد عرب ممالک کے جذبات بھڑک اٹھے ہیں۔ اور اس معاہدہ کے ذریعہ عربوں کے درمیان اتحاد اشتراک قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ امیر نے بتایا کہ سعودی عرب کی فوج کو منظم کرنے اور جدید اسلحہ سے لیس کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اور عرب حکومت پر امن عربوں کو ان کے مستقبل کی حفاظت کا یقین دلانا چاہتی ہے۔ ولیعہد نے عرب ممالک کے اتحاد پر زور دیتے ہوئے کہا کہ "میں ہمیشہ عرب لیگ کی پابندی کا مطالبہ کرتا رہا ہوں"

ہندستان اور عراق میں معاشی معاہدہ

سرکاری حلقوں نے اس خبر کی تصدیق کی ہے کہ عراقی حکومت نے ہندوستان کے ساتھ معاشی معاہدے کے شرائط کا مسودہ منظور کر لیا ہے۔ اس معاہدے کی رو سے دونوں ملک فاضل اشیائے خوردنی کا تبادلہ کریں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ عراقی وزارت معاشیات کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ناظم الباشہ شی معاہدے پر دستخط کے لئے ایک عراقی وفد لے کر دہلی جائیں گے۔

مصر سے برطانی فوجوں کا تخلیہ

قاہرہ ۲۵ مارچ۔ یہاں کے با اثر آزاد اخبار الاہرام کی ایک خبر کے مطابق برطانیہ نے اگر فوجوں کے تخلیہ اور وادی نیل کے اتحاد کے لئے مصر کا مطالبہ منظور نہ کیا تو وہ متحدہ اقوام سے سخت کارروائی کرنے کا مطالبہ کرے گا۔ "وادی نیل کے باشندے اور ان کے ساتھ ساتھ عالم عرب کے تمام عوام مصر کے مطالبے پر برطانیہ کے جواب کا انتظار کر رہے ہیں۔

الاہرام نے لکھا ہے کہ اس ہفتہ میں مصری سفیر عبدالفتاح پاشا نے مصری برطانی تعلقات پر مسٹر بیون کو ایک تحریر دی ہے۔ اور برطانی وزیر خارجہ نے اس معاملہ پر غور کرنے کے لئے وقت مانگا ہے۔

شاہ عبداللہ نے عرب لیگ کونسل کا بائیکاٹ کر دیا

قاہرہ ۲۷ مارچ۔ شاہ عبداللہ کی ہاشمی سلطنت اردن کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ وہ عرب لیگ کونسل کے موجودہ اجلاس کا بائیکاٹ کرے گی۔ مصر میں مقیم اردن کے سفیر بہاء الدین نے آج کونسل میں اس فیصلہ کا اعلان کرتے ہوئے غالباً حسب ذیل سبب بیان کئے۔

۱۔ اس خبر پر کہ عرب فلسطین کو اردن میں ملانے کے لئے اسرائیل اور اردن میں خفیہ گفت و شنید ہو رہی ہے۔ مصری اخباروں میں اردن کے خلاف زبردست پروپیگنڈا کیا گیا ہے۔ ۲۔ مصر کی یہ تجویز کی غزہ کی کل فلسطین حکومت جسے عبداللہ نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے کو کونسل کے اجلاس میں بلایا جائے۔ کونسل میں چھ عرب ریاستوں یعنی مصر عراق سعودی عرب شام لبنان اور یمن کے وزراء اعظم شریک ہو رہے ہیں۔ اردن لیگ کا ساتواں ممبر ہے۔ لیگ کا اجلاس سنیچر کو ہو رہا ہے۔ بتلایا جاتا ہے کہ ایجنڈے میں حسب ذیل مسائل پیش ہیں۔

فلسطین کا مسئلہ یروشلم کو بین اقوامی علاقہ بنانے کی تجویز۔ عرب پناہ گزینوں کے متعلق اردن کا رویہ اور شام و لبنان کے معاشی تعلقات میں حال کی کشیدگی۔ عرب حلقوں میں اس خبر سے بڑی تشویش پیدا ہو گئی ہے کہ عرب فلسطین کو اردن میں ملانے کے لئے شاہ عبداللہ اسرائیلی حکومت سے خفیہ گفت و شنید کر رہے ہیں۔

مصری اخبار والے اسے غداری کہتے ہوئے مطالبہ کیا تھا کہ ہاشمی اردن دوسری عرب ریاستوں کا ساتھ دے ورنہ اسے عرب لیگ سے خارج کر دیا جائے۔ سرکاری پارٹی یعنی وفد پارٹی کے ترجمان المصری نے خبر دی ہے کہ کونسل اردن لیگ کو لیگ سے نکالنے پر غور کرے گی۔

خفیہ گفت و شنید سے اردن اور اسرائیل کے انکار کے باوجود مصری اخباروں میں اردن کے خلاف زبردست پروپیگنڈا جاری ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ پرتو حق عزمِ مستقل میں ہے | زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
وحدت
کانپور

جلد ۵۰ | کانپور شنبہ یکم اپریل سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۳

فرقہ پرستی کو ہر طاقت سے ختم کیا جائے گا

ہند جمہوریہ کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ریڈیو پر جو تقریر کی ہے اور پارلیمنٹ میں وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے جو بیان دیا ہے اسمیں اس بات کا ایک کھلا ہوا اعلان ہے کہ ہندستان کے بعض حصوں میں فرقہ پرستوں نے جو ہنگامے برپا کر رکھے ہیں۔ ان کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ راجن بابو کی اس بات سے کسی سمجھدار آدمی کو اختلاف نہیں ہو سکتا کہ ایک مہذب حکومت میں کسی فرد کو اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی ہے کہ وہ قانون کو من مانے طریقے پر استعمال کرے پچھلے ہندوستان میں بعض ایسے واقعات ہوئے ہیں جنھوں نے اس ملک کے دامن کو گندہ کر دیا ہے اور جمہوریہ کے صدر نے اس پر افسوس اور شرمندگی کا اظہار کیا ہے۔

پنڈت نہرو وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں کہا ہے کہ ہم نے اس لعنت کو ختم کرنے کا تہیہ کر لیا ہے! اس کے لئے ہم اپنی مملکت کے تمام ذرائع استعمال کریں گے۔ اور تمام لوگوں کو سزا دیں گے جنھوں نے غلط قسم کی حرکتیں کی ہیں یا ایسی حرکتوں کے لئے لوگوں کو اکسایا ہے۔ جواہر لال جی نے بتایا ہے کہ چند لوگوں کے پاگل پن یا جنون سے ہمارے ملک اور ہماری قوم کے مستقبل کو صدمہ پہنچا ہے انھوں نے کہا کہ اقلیتوں کو ان کے تحفظ کی طرف سے مطمئن کرنا ہماری حکومت کا فرض اور اس کی خاص ذمہ داری ہے۔ انھوں نے کہا کہ جوش اور اشتعال سے بھرے ہوئے مجمع کا غلط قسم کی حرکتیں کرنا بری بات ہے لیکن اس سے کہیں زیادہ بری بات یہ ہے کہ بعض لوگ تحریر یا تقریر یا دوسرے طریقوں سے عوام کو بہکاتے اور غلط قسم کی حرکتوں کے لئے آمادہ کرتے ہیں۔

جواہر لال جی نے حکومتی پالیسی کے متعلق جو کہا ہے وہ کانگریس کے بنیادی اصولوں کے ماتحت ہے! جس طرح انھوں نے ان اصولوں کو دہرایا اور ان پر سختی سے عملدرآمد کا غیر مبہم اعلان کر دیا ہے اسی طرح اگر کانگریس ورکنگ کمیٹی بھی اپنے آئندہ اجلاس میں ان اصولوں کی سختی کے ساتھ پابندی کا اعلان کر دے تو کانگریس کے اندر بھی چھنٹائی ہو جائے گی جو اس کے اور ملک کے لئے مفید ہوگی ــــ وزیر اعظم کی صاف بیانی کے بعد فرقہ پرستی جن چور دروازوں سے آتی ہے۔ وہ بند ہو جائیں گے جہاں تک فرقہ پرستی کے سوتے کو بند کرنے کا سوال ہے اسکا جواب سوائے اسکے اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ ہندستان کی غیر مذہبی اور غیر فرقہ داری مملکت میں فرقہ داریت کی بنیاد پر سیاسی تنظیم کو قطعی طور پر ممنوع قرار دیا جائے۔ اور سیاسی رنگ و روپ کو چھپانے کے لئے تمدن کا جو غازہ مل لیا جاتا ہے اسے اصلیت نہ سمجھ لیا جائے۔

لیاقت علی خاں کا بیان

پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کے لئے اتوار کو ۲ اپریل کو دہلی آئیں گے۔ مسٹر لیاقت علی خاں کا بیان دوستانہ ہے۔ اس بیان دیز مشرقی بنگال کے حال کے دورے میں دوسرے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بنگال کا مسئلہ حل کرنے کے لئے دل سے متمنی ہیں۔

اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت نہرو کی طرح وہ بھی مشرقی اور مغربی بنگال کے افسوسناک معاملات کو جلد از جلد طے کرنا چاہتے ہیں موجودہ حالات اس حد تک پہونچ گئے ہیں کہ اب کسی تاخیر کی گنجائش نہیں ہے۔ اور بنگال کے دونوں حصوں کی اقلیتوں پر اعتماد پیدا کرنے کے لئے فوری کارروائی ضروری ہے۔

پنڈت نہرو کے پچھلے ہفتے کے اور مسٹر لیاقت علی خاں کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ اور دونوں ہی چاہتے ہیں کہ ان کے ملک میں اقلیتوں کا پورا پورا تحفظ کیا جائے ان میں اعتماد پیدا کیا جائے انھیں ترک وطن سے باز رہنے پر آمادہ کیا جائے۔ اور جو لوگ چلے گئے ہیں انھیں دوبارہ اپنے گھروں میں واپس لایا جائے۔ مجوزہ ملاقات کا خاص کام جھگڑے کی اصل وجہ معلوم کرنا اور دونوں ملکوں سے ترک وطن کو روکنے کے ذرائع اختیار کرنا ہو تاکہ وقتاً فوقتاً ہونے والے فرقہ وارانہ ہنگامے رک جائیں۔ اس سے اقلیتوں کو یقین ہو جائے گا کہ ان کے مفاد کا تحفظ کیا جائے گا۔

نہرو۔ لیاقت ملاقات

بنگال کے موجودہ مسئلہ کے علاوہ بقیہ مسائل کو بھی طے کرنے کے لئے پاکستان کے ساتھ اعلیٰ پیمانہ پر گفت وشنید کے سلسلہ میں مرکزی سکریٹریٹ میں تیاریاں ہو رہی ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ اس کانفرنس میں جو گذشتہ رات گورنمنٹ ہاؤس میں ہوئی تھی۔ اور جسمیں صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد پنڈت نہرو۔ سردار پٹیل اور مسٹر گوپال سوامی آئنگر شریک تھے۔ آزمائشی طور پر تمام مسائل کی ایک فہرست تیار کر لی گئی ہے۔ ان مسائل کو پنڈت نہرو اس گفت وشنید کے موقع پر پیش کریں گے جو پاکستان اور ہندستان کے وزرا اعظم کے درمیان ہونیوالی ہے۔ ہر مسئلہ کے متعلق پورے پورے اعداد وشمار اور واقعات وتفصیلات اکٹھا کئے جا رہے ہیں جو قریب قریب جمع ہو گئے ہیں۔ یہ بھی پتہ چلا ہے کہ گفت وشنید کے موقع پر وزیر اعظم کا ہاتھ بٹانے کے لئے سردار پٹیل کے علاوہ مسٹر گوپال سوامی آئنگر بھی موجود رہیں گے۔ جو خاص طور پر کشمیر کے مسئلہ پر گفتگو کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اور ہندوستان اور پاکستان کے وزرائے اعظم نے مغربی اور مشرقی بنگال کے بڑے وزیروں کو بھی اس گفت وشنید کے موقع پر موجود رہنے کے لئے دہلی بلایا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان اور مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان اس موقع سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہندستان اور پاکستان کے تمام باہمی جھگڑوں کے طے کرنے کی کوشش کریں گے۔ تاکہ دونوں ملکوں کی اقلیتوں کو چین کی زندگی بھی نصیب ہو سکے۔ اور دونوں حکومتوں کی ان فرقہ وارانہ جھگڑوں کی بدولت جڑیں بھی کھوکھلی نہ ہونے پائیں۔

مشرقی بنگال کے نئے گورنر

مشرقی بنگال کے نئے گورنر ملک فیروز خان نون مقرر ہوئے ہیں۔ ۵ اپریل کو عہدہ سنبھالیں گے۔

لکھنؤ کی مسجد سے مورتی ہٹا دی گئی

سرائے معالی خان لکھنؤ میں بارہ دری لالہ لوچن رام کی مسجد میں جو مورتیاں رکھ دی گئی تھیں انھیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے ۳۰ مارچ ۳ بجے صبح کو ہٹا دیا گیا۔

مسجد اور اس کے قرب وجوار میں فوج کا شدید پہرا اب تک قایم ہے۔

مقامی حکام کی احتیاطی تدابیر کی بدولت اب حالات بالکل معتدل ہو گئے ہیں۔ آج وہاں ۹ بجے دن سے بارہ بجے تک کے لئے کرفیو کو بھی ہٹا دیا گیا ہے۔

ـــــ ۰۰۰ ـــــ

آئینہ کانپور

یوپی مرچنٹ چیمبر کا سالانہ اجلاس

۲۴ مارچ کی شام کو یوپی مرچنٹ چیمبر کے ۱۸ ویں سالانہ اجلاس میں رخصت ہونیوالے صدر مسٹر کشن چند پوری۔ ایم ایل اے نے تقریر کرتے ہوئے کاروبار میں چور بازاری کرنے والوں نفع خوروں۔ ذخیرہ اندوزوں اور ذاتی فوائد کی خاطر لائسنس اور پرمٹ حاصل کرنے کی لالچ میں سماج کو نقصان پہونچانے والی کارروائیاں کرنے والوں کو سخت تنبیہ کی اور تاجروں کے مطالبات کو دہرایا۔

ہز اکسلینسی گورنر مسٹر ہومی مودی نے جوابی تقریر میں فرمایا کہ ہم اسوقت ایسی حالت میں ہیں کہ اگر ہم میں سے کوئی بھی طبقہ اپنی پوری طاقت اور ذرائع کے مطابق اپنے فرائض کی ادائگی میں ذرا بھی کوتاہی کرتا ہے تو وہ ملک کے سامنے مجرم ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کا پہلا فرض یہ ہے کہ فرقہ واریت کا خواہ وہ کسی شکل میں کیوں نہ ہو۔ مقابلہ کریں۔ اور حکومت کو ایک غیر مذہبی جمہوری حکومت بنانے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ اقتصادی اور صنعتی زندگی میں ہمارا کیا فرض ہے یہ بالکل ظاہر ہے ملک کی اقتصادی حالت خطرناک ہے! اور ہم سب اسپر متفق ہیں کہ ہمارا مطمح نظر زیادہ سے زیادہ پیداوار ہونا چاہئے۔ بجٹ کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس میں اسبات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ سرمایہ دار کو اپنا سرمایہ لگانے میں نفع نظر آئے صنعتوں کو کافی رعایتیں دی گئی ہیں۔

لیبر کے متعلق آپ نے کہا کہ انتظام کی خوبی اور مزدوروں سے خوشگوار تعلقات ہی ملک کے آئندہ صنعتی ڈھانچہ کی بنیادیں ہو سکتی ہیں۔

کانپور کے متعلق آپ نے کہا کہ "آپ اگر مجھ کو معاف فرمائیں تو میں یہ کہونگا کہ ہر دفعہ جب میں کانپور آتا ہوں تو اس شہر کو پہلے سے کم پسند کرتا ہوں اسکی صنعتی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے نئی طرز زندگی کے آرام اور سہولتیں یہاں بہت کم ہیں میں صرف یہی امید کر سکتا ہوں کہ آپ اپنے شہر کو زیادہ تندرست بنانے کی کوشش کریں گے۔"

میونسپل بورڈ کا ۸۱ لاکھ کا بجٹ

۲۷ مارچ کی شام کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ مسٹر ایس سی مترا اسپروائس چیرمین کی صدارت میں ہوئی جس میں اپریل سنہ ۱۹۵۰ء تا مارچ ۱۹۵۱ء کا بجٹ بعض ترمیموں کے بعد باہمی منظور کر لیا گیا جو ۴ لاکھ ۷۴ ہزار ۹ سو کے بچت کا بجٹ کہا جا سکتا ہے تفصیل حسب ذیل ہے۔

آمدنی کا تخمینہ	۸۱۵۹۶۲۰	روپیہ
خرچ کا تخمینہ	۷۹۰۹۷۰۰	”
بچت	۲۴۹۹۲۰	”
سال گذشتہ کی بچت	۲۲۵۰۰۰	”
کل بچت	۴۷۴۹۰۰	”

اس بجٹ میں مفلس اور بیکاروں کے لئے ایک انڈسٹریل ہوم بنایا جائے گا جس کے لئے ایک لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے۔

سڑکوں کیلئے چھ لاکھ روپیہ

یوپی گورنمنٹ نے کانپور ڈیولپمنٹ کو شہر کے سڑکوں کے بنانے اور مرمت کرنے کے لئے ۵۷۱۷۲۵ روپیہ دینا منظور کیا ہے۔

میونسپل بورڈ میں پبلک کے ملنے کا وقت

کانپور میونسپل بورڈ کے سینیر وائس چیرمین مسٹر ایس سی مترا نے بورڈ کے معاملات کے متعلق پبلک کی شکایات سننے کے لئے روزانہ ۳ بجے سے ۴½ بجے تک کام کرنے کے دنوں میں ملنے کا وقت مقرر کیا ہے۔

اڈیٹر سیاست گرفتار

مسٹر اسحاق علمی ایڈیٹر روزانہ سیاست کو دفعہ ۱۵۱ کے ماتحت خفیہ پولیس نے ۳۰ مارچ کی رات کو گرفتار کر لیا ہے۔

شکر کے راشن میں اضافہ

مسٹر کے سی جوشی ٹاؤن راشننگ افسر نے اعلان کیا ہے کہ یکم اپریل سے شکر فی کس ایک ماہ ایک سیر دی جایا کرے گی۔

پانچسو دیہاتوں کو نقصان

مسٹر ایس کے سنگھ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (صلع) نے ضلع کا دورہ کر کے یہ معلوم کیا ہے کہ پچھلے ہفتہ نے طوفان

۳ سے ضلع کانپور کے تقریباً ۵ سو دیہاتوں کی فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔

یوپی مرچنٹ چیمبر کے عہدہ داران

یوپی چیمبر مرچنٹ نے اپنے ۱۸ ویں سالانہ اجلاس میں آئندہ سال کے لئے مسٹر پرشوتم داس سنگھانیا کو پریسیڈنٹ اور مسٹر کرشن نرائن نیجر گنیش فلاور مل کو وائس پریسیڈنٹ منتخب کیا ہے۔

ایگزیکیٹو میں حسب ذیل حضرات بھی شامل ہیں

سر پدم پت سنگھانیا۔ سردار اندر سنگھ۔ مسٹر ایس ایم بشیر مسٹر کشن چند پوری۔ مسٹر رامانند کو مہروترا۔ مسٹر گور پرشاد کوچر

پنڈت نہرو کا پارلیمنٹ میں بیان

اقلیت کا تحفظ ہوگا اور امن سوزوں کو سزا ملیگی

نئی دہلی ۲۹ مارچ

مغربی بنگال خصوصاً ہوڑہ کی صورت حال پر بیان دیتے ہوئے آج ہند پارلیمنٹ میں جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہند نے یہ الفاظ کہے کہ "اقلیت کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری اور اہم فرض ہے۔ بدامنی کو برداشت نہ کیا جائے گا۔ امن سوزوں کو سخت سزائیں دی جائیں گی"۔

آپ نے کہا کہ ۲ اپریل کو مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان اپنے ساتھیوں کے ساتھ دہلی میں بنگال پر گفتگو کرنے آرہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہوڑہ اور دوسرے مقامات میں جو نئے انتظامات کئے گئے ہیں۔ ان سے فرقہ وارانہ صورت حال فوراً سدھر گئی ہے۔ ہوڑہ میں نسبتاً سکون رہا۔ اور کلکتہ میں کہیں کوئی واردات نہیں ہوئی۔ جوٹ ملوں کے علاقہ میں امن رہا۔ اور مغربی بنگال کے دوسرے علاقوں میں بھی صورت حال پہلے سے بہتر ہو گئی ہے۔

دراصل ہوڑہ میں مارشل لا نہیں لگایا گیا ہے۔ ہم نے فوج کو وسیع اختیارات دیئے ہیں۔ اس علاقہ میں کم وبیش سارا انتظام فوج کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ نے کہا۔ ہم نے مغربی بنگال کی حکومت سے وعدہ کیا ہے کہ صورت حال قابو میں رکھنے کے لئے مرکز اسے ہر طرح کی مدد دے گا۔ اگر ضرورت ہوئی تو مارشل لا کا اعلان بھی کر دیا جائے گا۔ ہم نے پکا ارادہ کر لیا ہے کہ اس خطرہ کا مقابلہ اپنی پوری قوت سے کریں گے۔ ان تمام غلط کاروں کو اور ان کو جو فساد کے لئے بھڑکائیں گے۔ سزائیں دی جائیں گی۔ آپ نے بتایا کہ پاکستان کے وزیر اعظم لیاقت علی خان اور ان کے ساتھی ۲ اپریل کو دہلی آرہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ ہمارا فرض ہے کہ اور ذمہ داری ہے کہ ہم اقلیتوں کو اس کا پورا احساس دلائیں کہ وہ ہر طرح محفوظ ہیں۔ کوئی حکومت اس قسم کی بدامنی اور فسادات کو برداشت نہیں کر سکتی جن کا مظاہرہ حال ہی میں ہوا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ ایوان اور عوام حکومت کا ہر طرح ساتھ دیں گے ـــ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا "مشرقی بنگال میں حال ہی میں جو واقعات پیش آئے ہیں۔ اس سے ہمارے ملک کو زبردست دھکا لگا ہے۔ لیکن مغربی بنگال خصوصاً کلکتہ اور ہوڑہ میں جو کچھ ہوا۔ وہ ہمارے لئے انتہائی باعث شرم اور افسوسناک ہے۔ ہماری مرکزی اور صوبائی حکومتوں کا فرض ہے کہ امن وامان قایم رکھیں۔ اور ہر فرد وبشر کی حفاظت کریں۔ اقلیت کی حفاظت خاص طور پر ہمارا اہم فرض ہے۔ اس میں کوتاہی ہو تو وہ قابل معافی نہیں۔ ابھی دو تین دن ہوئے ایک ممتاز انگریز مسٹر کیمرون بنگال ایوان تجارت کے صدر کو ایک مشتعل مجمع نے مار ڈالا جبکہ وہ اپنے نوکر کو بچانے کی کوشش کر رہے تھے۔ حکومت کو اس حادثہ میں بڑا صدمہ ہے اس قسم کے افسوسناک واقعات ہمیں بدنام کرتے ہیں۔"

ایک مشتعل مجمع کا مجنونانہ افعال سرزد کرنا بری چیز ہے لیکن اس سے کہیں برا ہے کہ کوئی شخص اپنی تقریر تحریر یا اور کسی ذریعہ سے لوگوں کو قتل وغارت گری کرنے پر اکسائے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر شخص یہ سوچے کہ اس قسم کی مجنونانہ حرکت ملک کے مستقبل کے لئے باعث تباہی ہے۔ بغیر سوچے سمجھے غیر ذمہ دارانہ طریقہ سے بہت کچھ لکھا اور کہا جا چکا ہے اب یہ سب ختم ہو جانا چاہیئے۔ ہمارے ملک کی ترقی اور تباہی خود ہمارے ہاتھوں ہوگی۔ کسی دوسرے کے افعال سے نہیں۔

رواداری برتنے کیلئے صدر جمہوریہ کی اپیل

نئی دہلی ۲۹ مارچ۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے جمہوریہ ہند کی صدارت کا عہدہ سنبھالنے کے بعد آج عوام کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے پہلے نشریہ میں یہ امید ظاہر کی کہ ۲ اپریل کو ہند اور پاکستان کے وزیر اعظموں کے درمیان جو گفتگو ہوگی۔ وہ کامیاب رہے گی۔ اپیل کی کہ اور ایسا کام نہ کیا جائے جس سے فضا خراب اور زہریلی ہو جائے۔

صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد کے ریڈیو کا اعلان حسب ذیل ہے۔ "اپنا عہدہ سنبھالنے کے بعد ریڈیو کے ذریعہ میں عوام کو پہلی بار مخاطب کر رہا ہوں۔ تقریر کرتے ہوئے میرا دل اداس ہے کہ جو واقعات حال میں رونما ہوئے ہیں۔ ان پر مجھے جس قدر افسوس ہے اس کے اظہار کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ مجھے اس اذیت اور احساس ہے جو ہزاروں آدمیوں کو اپنے وطن چھوڑنے اور منتقل ہونے میں اٹھانی پڑی ہوگی۔ ہماری حکومت مصیبت زدوں کی امداد کے لئے ہر طرح کوشاں ہے مجھے ملک کے بعض لوگوں نے وحشیانہ اور ناقابل معافی افعال سرزد کئے ہیں۔ کل میں نے ایک بیان کے ذریعہ اپیل کی تھی کہ تمام شہریوں کی جان ومال کی حفاظت کی جائے ترقی یافتہ حکومت میں فرد اپنے ہاتھ میں قانون لے کر من مانی نہیں کرتے ـــ" آج دن میں وزیر اعظم نے مغربی بنگال کے جن واقعات پر اظہار افسوس کیا ان کا بھی افسوس ہے۔ اور ان پر مجھے بھی شرم آتی ہے۔

آپ نے سنا ہوگا کہ پاکستان کے وزیر اعظم نے بڑی عنایت کر کے دہلی آکر ہمارے وزیر اعظم سے روبرو گفتگو کرنا پسند کر لیا ہے۔ اس موقع پر ایک لفظ بھی ایسا نہیں کہنا چاہتا جس سے صورت حال کی مشکلات میں اضافہ ہو۔ میری یہی استدعا آپ لوگوں سے ہے۔ ضبط اور رواداری سماجی نظام میں ناگزیر ہیں۔ اور موجودہ حالات میں تو ان کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ "عوام حکومت کی اس طرح مدد کر سکتے ہیں کہ جس طریقہ سے وہ معاملات کے سلجھانے کی کوشش کرے۔ اس میں اس کا ساتھ دیں۔ اور کوئی غیر رواداری کی بات نہ کریں۔ ہم دوسروں سے انصاف کا تقاضا اسوقت تک نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ خود بھی انصاف نہ کریں۔ سفید کاغذ پر ایک معمولی سا سیاہ دھبہ اس کی صفائی اور پاکیزگی کو ختم کر دیتا ہے۔

میں آپ لوگوں سے استدعا کرتا ہوں کہ حکومت پر اعتماد کیجئے۔ صورت حال کو خراب نہ کیجئے۔ حکومت اس نازک وقت میں اپنے فرائض سے ذرا سی بھی کوتاہی نہ کرے گی۔ میں نے اس مختصر تقریر مگر اہم بات کے لئے اس وقت تکلیف دی تھی۔"

گنیش ودیارتھی ہفتہ

آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی ہفتہ ۲۵ مارچ سے ۲ اپریل تک گنیش راج نیتک ودیالیہ کی طرف سے زوروں کے ساتھ منایا جا رہا ہے۔ اور شہر کے مختلف محلوں میں جلسے ہو رہے ہیں جس میں ملک کے تمام ضروریات کے علاوہ خاص طور پر فرقہ وارانہ تعصب کے نقصانات کو بتلایا جا رہا ہے۔

سوشلسٹ قیدی

تین سوشلسٹ قیدیوں نے اپنی مطالبات پورے ہونے پر بھوک ہڑتال ختم کر دی ہے لیکن ان کے ساتھ سیاسی قیدیوں کا سا برتاؤ ہوگا۔ اور ان کو بی کلاس دے دیا گیا ہے۔

کپڑے کے سوداگر گرفتار

۲۲ مارچ

سبدِ گل

۲۶ مارچ کو شہد کی مکھیوں کو پالنے والوں کی انجمن میں تقریر کرتے ہوئے گورنر یو۔پی نے کہا۔ میں بڑی محنت کے ساتھ کوشش کرتا رہا ہوں کہ جو مختلف مطالبات مجھ سے کئے جاتے ہیں۔ میں ان کو پورا کر سکوں چنانچہ شاید ہی کوئی موضوع ہو جس پر مجھے اس اتر پردیش میں تقریر نہ کرنا پڑی ہو۔

اب آپ کا ارشاد ہے کہ میں شہد کی مکھیوں کی نگہداشت کے بارے میں کچھ کہوں۔ میں ان کے بارے میں صرف اتنا ہی جانتا ہوں کہ شہد کی مکھیوں سے شہد ملتا ہے۔ اور جب مکھیاں شہد تیار کرنا بند کر دیتی ہیں۔ تو وہ ڈنک مارتی ہیں لیکن مجھے ان دونوں باتوں کا تجربہ بہت ہی محدود ہے۔

مجھے جو نوٹ دیا گیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک ماہر اعداد و شمار نے اس سلسلہ میں جو تحقیقات کی ہے۔ اس سے وہ اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ امریکہ میں جو شہد پیدا ہوتا ہے اسے اگر ٹین کے ڈبوں میں رکھا جائے تو تقریباً ۲۶ میل لمبی گاڑی بن جائے گی۔ اور اگر اس شہد کو ایک پونڈ کے ڈبوں میں رکھا جائے تو ان ڈبوں کی آٹھ ہزار میل سے بھی زیادہ لمبی قطار ہوگی

اگر امریکہ کے لوگ شکر کی جگہ شہد کا استعمال کریں تو یہ مقدار تقریباً دس دن میں ختم ہو جائے گی۔

"یہ معلوم کر کے مجھے مسرت ہوتی کہ میرے معزز رفیق کار وزیر زراعت اپنے خالی اوقات میں شہد جمع کیا کرتے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کے بہترین طبع ہونے کا شاید یہی سبب ہے۔ میں یہ تجویز کروں گا کہ وہ "پریشان وزراء کے مزاج پر شہد کی مکھیاں پالنے کے اثرات کے متعلق ایک مقالہ لکھیں۔"

"میں بہت ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے اس تقریب میں مدعو کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ مجھ ایسا ہم خیال بنانے میں کامیاب ہوں گے۔ غالباً آپ کے سکریٹری کا جوش و خروش متعدی شکل اختیار کرے۔ انھوں نے اپنے کتابچہ میں کہا ہے کہ ان کا یہ عزم ہے کہ وہ ہر شخص کو طاقت میں سینڈو اور عقل و فراست میں سلیمان بنا دیں۔ میں اس پر رضامند ہوں۔ کہ مجھ پر یہ تجربہ کیا جائے۔ اور مجھے امید ہے کہ نتائج بہت زیادہ مایوس کن نہ ہوں گے

لیکن سکریٹری صاحب سے گزارش ہے کہ آج کل فساد کے زمانے میں وہ گورنر اور وزیر صاحبان کے علاوہ دوسرے آدمیوں کو سینڈو بنانے میں ذرا احتیاط سے کام لیں اور ذرا ٹھونک بجا کر دیکھ لیں۔ (قومی آواز)

لیڈی ماؤنٹ بیٹن کی روانگی ملتوی

نئی دہلی۔ ۲۵ مارچ۔ لیڈی ماؤنٹ بیٹن جو انگلستان روانہ ہونے والی تھیں۔ ایک ہفتہ کے لئے اور رک گئی ہیں۔ اب وہ ۲ اپریل کو روانہ ہوں گی۔

کشمیر کے مسئلہ کی حل کی ضرورت

لندن۔ ۲۶ مارچ۔ کل ٹائمس نے مشرقی اور مغربی بنگال سے پناہ گزینوں کے متواتر بھاگنے کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر پاکستان اور ہندوستان میں فرقہ وارانہ تعلقات کو بہتر بنانا ہے تو اس کے لئے ضرورت ہے کہ کشمیر میں استصواب رائے عامہ کو کامیاب بنایا جائے۔ اور تجارتی تعطل کو دور کیا جائے۔

چیکوسلاویکیہ سے بدنامہ نگاروں کا اخراج

پراگ۔ گذشتہ دو برسوں میں حکومت چیکوسلاویکیہ نے تقریباً تمام مغربی نامہ نگاروں کو ملک سے نکال دیا ہے۔

ادبِ لطیف

دیدارِ دوست

از جمیلہ بیگم صاحبہ کلکتہ

کیا یہ ہی اس کی آمد تھی۔ مگر میں تو مشتاق آنکھوں سے ایک شاندار منظر دیکھنے کی منتظر تھی۔ اس عظیم المرتبت دیوتا فضل کا شان نزول نہ پوچھئے۔ سنہری لالی بادلوں میں تمام ملکوتی قید و بند توڑ کر رہان۔ تار قفس ہٹا کر اپنے آستانہ جبیں سائی کا شرف بخشنے کو آیا۔

دل نواز محبوب دیدار دوست کے بے پناہ آرزوں کی تشنہ کامیوں سے بیقرار۔ خوفناک خوابوں کے بھنور میں غوطے کھا رہی ہے۔ بے پایاں آرزوئیں تشنۂ تعبیر تھیں۔ شاہ ذی مالک کے ہاں اپنے دیوتا کے دیدار مطلع انوار کا جلوہ۔ اور اس کا غضبناک جلال دیکھنے کی تمنا رکھتی تھی۔ نادان لڑکی۔

دیوتا۔ جلال میں آ کر اپنی آتش غضب سے اس پیکر نسائیت حسین کنول کو پامال کر چکا تھا۔

آہ! اس حسین نوجوان کی دنیا۔ اس پر اسرار جزیرے میں۔۔۔ اس مقدس زمین کو میں نے پالیا۔ ہاں اب سراپا حیرت بنی اپنی محمدی پر شگفتہ کلی کی مانند میں کھل گئی ہوں۔ اس کے آستانہ جبیں سائی کے لئے میری سبک خرامی باد نسیم کو شرما رہی ہے۔

محبت کی اسرار کشش والہانہ انداز سے میری رہنمائی کر رہی ہے۔ جہاں بھی اور بھی کئی دوشیزائیں شان معبودیت کی پرستاری میں اپنی معصومانہ اور دلکش اوراق سے معروف ہیں۔ پاک فرشتے عقیدت کے حسین پھولوں کی بارش کر رہے ہیں۔۔۔ اور طائران فردوس اپنے اپنے ننھے ننھے بازوؤں کو کھولے سفید براق جیسے پروں سے سایہ کئے ہوئے ہیں۔

X اور مختلف دلچسپ مضامین پر آسان لیکچر دئے جاتے ہیں۔

سنیچر کی صبح کو تم سنیما جا سکو گے۔ جہاں تمہیں نہایت معمولی ٹکٹ پر ایسی فلمیں دکھائی جائیں گی۔ جو خاص طور پر بچوں کے لئے تیار کی جاتی ہیں۔ یہ سینما چھوٹے کلبوں کے مانند ہیں وہاں بچے فلمیں ہی دیکھتے ہیں اور ڈرامے بھی کھیلتے ہیں۔

پندرہ سال تمہیں اسکول میں رہنا پڑے گا۔ اس دوران میں تم بوائے اسکاؤٹ یا یوتھ کلب کے ممبر بن سکتے ہو۔ اس ممبری سے بھی تمہیں کئی فوائد حاصل ہوں گے۔ تم ڈرامے کھیلو گے سائیکلوں پر دیہات میں جاؤ گے اور کیمپوں میں رہو گے۔ جوں جوں تم بڑے ہوتے جاؤ گے تمہارے استاد تمہیں فیصلہ کرنے میں مدد دیں گے کہ آئندہ زندگی میں تمہیں کیا بننا چاہئے۔

بچو! اگر تم لندن میں رہو تو ایک بات تو یہی ہے کہ تمہیں اچھا شہری بننے میں پوری پوری مدد دی جا رہی ہے۔

سردار پٹیل خطبہ تقسیم اسناد دینگے

دہرہ دون۔ ۲۶ مارچ۔ ہندوستان کے نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل ۶ اپریل کو فارسٹ کالج کا خطبہ تقسیم اسناد دیں گے۔

پرچوں کے آؤٹ ہونے کا مقدمہ

الہ آباد۔ ۲۴ مارچ۔ یوپی بورڈ انٹرمیڈیٹ امتحان کے پرچوں کے آؤٹ ہونے کے مقدمہ میں جس کی سماعت اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں ہو رہی ہے۔ ۲۴ مارچ کو استغاثہ کے مزید گواہوں کو بیانات ہوئے ہیں۔

بچوں کی دنیا

لندن کے بچے

بچو اگر تم لندن میں رہو۔ تو دوسرے ممالک کے بچوں کی طرح تمہیں بھی اپنا بیشتر وقت اسکول میں گذارنا پڑے گا۔ پانچ سال کی عمر میں تم اسکول جانا شروع کر دو گے۔ لیکن وہاں تم پڑھنے کے بجائے کھیلو گے زیادہ تم اینٹوں اور کھلونوں کے ساتھ کھیلو گے تصویریں بناؤ گے۔ کہانیاں سنو گے اور گاؤ گے۔ ناچو گے۔ اور اس طرح بہت کچھ سیکھتے چلے جاؤ گے۔

اس کے بعد تمہیں بڑے اسکول جانا پڑے گا۔ اور وہاں تم پڑھائی کی طرف توجہ دینا شروع کرو گے۔ لیکن اس میں تمہیں کھیل تماشے کا خوب موقع ملیگا مثلاً اگر تم سوال نکالنا چاہتے ہو تو تمہیں دکاندار اور خریدار کا کھیل کھیلنا ہوگا۔ یا کھیل کے میدان کی پیمائش کرنا ہوگی۔ تاریخ و جغرافیہ کا سبق تمہیں فلم دیکھ کر ملے گا۔ تم اگاؤ گے پھول۔ اور اس طرح نباتات کا سبق حاصل کرو گے۔ صبح کے وقت تمہیں پینے کو دودھ ملے گا۔ اور دوپہر کو تم کھانا اسکول ہی میں کھاؤ گے۔ اور ڈاکٹر تمہارے اسکول کا باقاعدہ معائنہ کرتے رہیں گے۔ اور دیکھتے رہیں گے کہ تمہاری نشوونما ٹھیک طور پر ہو رہی ہے کہ نہیں۔ اور یہ کہ تمہارے دانت تو صاف ہیں۔

لیکن تمہاری سب سے بڑی خوش قسمتی یہ ہوگی کہ تم لندن ایسے عجیب و غریب شہر میں رہ رہے ہو۔ اعلیٰ سے اعلیٰ عجائب گھر۔ بڑے سے بڑے نگارخانے تاریخی عمارتیں مثلاً سینٹ پال کا گرجا۔ ٹاور آف لنڈن اور مشہور رو لیٹ۔ تم آسانی سے دیکھ سکو گے۔ اسکول کی طرف سے تمہیں یہ جگہیں دکھانے لے جایا جائے گا۔

کئی عجائب گھروں میں تو بعض گیلریاں اس ڈھنگ سے بنائی گئی ہیں کہ لڑکے اور لڑکیاں وہاں کی اشیاء کو بخوبی سمجھ سکیں۔ مثال کے طور پر سائنس میوزیم میں نہ صرف جدید ترین انجنوں کے نہایت نفیس نمونے رکھے ہیں۔ بلکہ دنیا کے پہلے انجن سے لیکر گذشتہ سو سال میں انجن سازی کی تاریخ واضح کر دی گئی ہے اور ان نمونوں میں پوری تفصیل دی گئی ہے۔ اور لطف تو یہ ہے کہ صرف ایک بٹن دبانے کی دیر ہے اور وہ بھاگنے لگیں گی۔

نیچرل ہسٹری میوزیم میں ایسی گیلریاں ہیں۔ جہاں جانور پرندے اور مچھلیاں عجیب و غریب کیڑے اس قرینے سے سجائے گئے ہیں کہ بچوں کو ان کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں دیر نہیں لگتی۔

گرمیوں میں تم اسکول کے باہر جا کر بہت کچھ سیکھو گے۔ تمہیں لندن کے نزدیک دیہات میں لے جایا جائے گا۔ یا شاید اسٹیمر میں دریائے ٹیمز کی سیر کرائی جائے گی۔ تم گودیوں میں سے گزرو گے اور دنیا کے ہر حصہ سے آئے ہوئے جہازوں کو اپنا مال اتارتے دیکھو گے۔ جغرافیہ سیکھنے کا یہ کیسا اچھا طریقہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں مشہور لائف گارڈ دکھائے جائیں۔ جو اپنی خوشنما وردیاں اور بردار ٹوپیاں پہنے بڑے سج دھج کے ساتھ بکنگھم پیلس کی طرف لے جا رہے ہوں گے۔

لندن کے بچے اسکول کے بعد کھلی ہوا میں بہت وقت گذارتے ہیں۔ اگر گھر کے نزدیک پارک یا کھلی جگہ نہ ہو تو بچے اسکول کی گراؤنڈ میں چلے جاتے ہیں۔ جہاں وہ اپنا من مانا کھیل کھیلتے ہیں۔

یہ کھیل کسی وقت بھی کھیلا جا سکتا ہے۔ اور اگر فٹ بال کھیلنے کے لئے زمین نہیں ہے۔ تو عمارت کی کشادہ چھت پر جالی کا جنگلا لگا کر ایک پنجرا سا بنا لیا جاتا ہے۔ یہی کھیل کا میدان ہے۔ اگر تمہیں پڑھنے کا شوق ہو تو تمہارے لئے اعلیٰ لائبریریوں کی کمی نہیں۔ وہاں لڑکے اور لڑکیوں کے لئے خاص کمرے اور کتابیں ہوتی ہیں۔ ان لائبریریوں میں کسی نہ کسی شام کو بچوں کو کہانیاں سنائی جاتی ہیں X

پردۂ فلم

فلمی دنیا کا ہونہار ڈائرکٹر

نیج شرما

(از پی۔ کے جوہر)

حال ہی میں جتنے بھی نوجوانوں نے فلمی ہدایت کاروں کی صف میں قدم رکھا ہے ان میں مسٹر نیج شرما کا نام قابل ذکر ہے۔

درمیانہ قد۔ اور بادام کی سی آنکھوں والے اس تنومند نوجوان نے ہدایت کاری کا بیڑا سب سے پہلے لاہور میں ۱۹۴۳ء میں اٹھایا جب کہ اس نے ایک اور نوجوان کے ساتھ مل کر راجیشوری پکچرز کی پہلی سوشل فلم "چھپکے چھپکے" ڈائرکٹ کی۔ اور ایک روز جب کہ وہ لکچروں کا بجٹ لڑکوں اور لڑکیوں کی کاسٹ کے ساتھ لاہور کی شاندار عمارت جمنہ ہاؤس میں کالج سے ملحقہ چند سین شوٹ کر رہا تھا۔ تو ہمیں بھی اس کا کام دیکھنے کا اتفاق ہوا۔

سچ پوچھئے تو ہم اس کی صاف بیانی دیکھ کر محسور ہوئے اس فلم کی ہدایت کاری معمول سے زیادہ مشکل تھی۔ کیوں کہ اس میں کام کرنے والے ہیرو اور ہیروئن شانتی کمار اور ذرینہ بیگم دونوں نئے چہرے تھے۔ یہ فلم گذشتہ سال لکھنؤ میں ریلیز ہوئی تھی۔ اور شمالی ہندوستان میں جلد ریلیز ہونے والی ہے۔ گو یہ فلم زیادہ کامیاب ثابت نہ ہوئی مگر بالکل نئے اداکاروں سے تسلی بخش اداکاری حاصل کر لینا بھی تو شرما کے لئے باعث امید اور فخر ہے۔

آجکل نیج شرما کی ہدایت کاری ایک کڑی منزل سے گذر رہی ہے۔ وہ بمبئی کے ایک فلمی ادارہ کے لئے ایک فلم ڈائرکٹ کر رہا ہے جس میں کہ مشہور ہیرو جیراج کے بالمقابل ملک کی سب سے زیادہ ہر ادا کارہ ثریا پیش کی جا رہی ہے۔ فلم کا نام امر کہانی ہے۔ اور ہر جگہ اس کا بہت بے صبری سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ اگر نیج شرما اس امتحان میں کامیاب ہو گیا تو سمجھئے کہ اس کا مستقبل شاندار ہے۔

کبھی کبھی شرما چھوٹے موٹے کردار بھی کر لیتا ہے۔ فلم بڑی بہن میں جو بڑی بڑی آنکھوں والا اداکار جنرل مرچنٹ بنتا ہے اور ہیروئن ثریا کے لئے ٹھنڈی آہیں بھرتا ہے۔ وہ نیج شرما ہی تو ہے!

مسلمان پناہ گزینوں کیلئے چندہ جمع کریں

نئی دہلی۔ ۲۰ مارچ۔ پارلیمنٹ میں بیرہ مسلمان ممبروں نے ایک مشترکہ بیان میں ہندوستان کے تمام مسلمانوں سے بالعموم اور مختلف ریاستوں کے مسلم ایم ایل اے اور ایم ایل سی سے اپیل کی ہے کہ وہ مشرقی بنگال کے پناہ گزینوں کے لئے چندہ جمع کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

اس بیان میں مشرقی بنگال کے مسلمانوں کی فرقہ وارانہ حرکات کو غیر اسلامی بتایا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اس قسم کا رویہ شرافت اور انسانیت کے سخت خلاف ہے۔ بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اکثریت کا یہ فرض ہے کہ وہ اقلیت کا تحفظ کرے۔

انکم ٹیکس ۳½ ہزار سالانہ آمدنی پر

نئی دہلی۔ ۲۰ مارچ۔ سلیکٹ کمیٹی نے مالیاتی بل کے بارے میں اپنی سفارشات پیش کرتے ہوئے افراد غیر رجسٹری شدہ فرم اور انجمنوں کے لئے انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہونے کی حد تین ہزار سے ساڑھے تین ہزار کر دی ہے۔ ہندوؤں کے غیر منقسم خاندانوں کے لئے یہ حد ۶ ہزار سے بڑھا کر ۸ ہزار روپیہ کر دی گئی ہے۔

یوپی کے اخراجات میں پانچ کروڑ کی بچت ممکن

لکھنؤ ۲۴ مارچ۔ حکومت یوپی کی طرف سے سرکاری اخراجات میں تخفیف کرنے کے لئے سری سمپورنانند وزیر مالیات کی صدارت میں جو کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اس نے اپنی سفارشات حکومت کو پیش کر دی ہیں۔

اگر حکومت نے ان سفارشات کو منظور کر کے ان پر عمل کیا تو صوبائی مصارف میں ۵ کروڑ ۲۰ لاکھ ۵۰ ہزار کی بچت ہوگی۔ اور آمدنی میں ۷ لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوگا۔

اگر ان سفارشات پر عمل کیا گیا تو دو نتیجے برآمد ہوں گے۔ ۱۔ اخراجات میں کمی ہوگی۔ ۲۔ کارکردگی میں اضافہ ہوگا۔ اور یہ بھی بچت کا ایک آلہ کار بنے گی۔

سفارش کی گئی ہے کہ محکمہ تعمیرات عامہ میں بڑے افسر کم کر دئے جائیں۔ ان کے حلقے توڑ دئے جائیں حلقوں کی از سر نو تنظیم اور افسروں کی کمی ہو جانے سے تقریباً ۵۰ لاکھ روپیہ بچ سکیگا۔

محکمہ ترقیات کے بجائے حکومت کے صدر مقام میں ایک کمشنر اور سکریٹری ترقیات ہو۔ ایک تحتی کمیٹی قائم ہو اور اس کی مدد کے لئے دو کمیٹیاں قائم ہوں۔ ایک میں تعمیری محکموں کے افسران اعلیٰ ہوں۔ اور دوسری میں مشہور ڈاکٹر ماہرین تعلیم اور صنعت وغیرہ یہ دونوں کمیٹیاں جو تعمیری کام سال بھر کے لئے تجویز کریں۔ وہ ضلع رابطہ کے ذریعہ انجام پائیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ محکمہ نشر و اشاعت کے مصارف میں ۵ لاکھ روپیہ کم کر دئے جائیں۔ محکمہ کی طرف سے جو رسائل شائع ہوتے ہیں ان کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ مائیکروفونوں کے ذریعہ پروپیگنڈا کرنے کی اسکیم کو منسوخ کیا جائے۔

رپورٹ میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ کارگردگی میں اضافہ کے پیش نظر کمشنروں کے حلقوں کو چھوٹا کر دیا جائے۔ سکریٹریٹ کے انتظامی محکمہ کو توڑ کر مشورہ دیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ ہر محکمہ خود اپنے انتظامی امور انجام دے۔ جن افسران کو ہنگامی اخراجات کا اختیار ہے ان کو کہی گئی ہے کہ وہ بہت احتیاط سے کام لیں۔ اور کسی قسم کا کوئی بیجا صرف نہ کریں۔ گو سفر کے بھتوں کی شرح میں کمی کرنے کا کوئی خیال ظاہر نہیں کیا گیا ہے مگر کہا گیا ہے کہ افسران بیکار دوروں سے گریز کریں۔

محکمہ صحت کو چاہئے کہ وہ اپنے اخراجات اور آمدنی کے فرق کو گھٹائے تاکہ زیادہ سے زیادہ خود کفیل بن سکے رپورٹ میں یہ سفارش بھی کی گئی ہے کہ تجارتی اسکیموں کو ترقیاتی یا تجرباتی اسکیموں سے الگ کر دیا جائے مشورہ دیا گیا ہے کہ نینی تال میں جو سرکاری عمارتیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ ان میں حکومت کے بعض دفاتر مستقل طور پر منتقل کر دئے جائیں۔

حکومت کے موجودہ ملازمین ۵۸ سال کی عمر تک کام کرتے رہا جائے۔ دفتروں میں ۱۰ بجے سے ۵ بجے تک کام کرنے میں لنچ کے وقفہ کے ساتھ سختی سے عمل کیا جائے۔

مزید آمدنی بڑھانے کے لئے جو سفارشات کی گئی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

نہر کی پٹری کے استعمال کی فیس لی جائے۔

۲۔ عدالتوں اور سرکاری دفتروں میں کاغذات کی نقل کی فیس دو گنی کر دی جائے۔

۳۔ ٹرسٹ فنڈ کے حسابات کی جانچ کے لئے آڈٹ فیس لی جائے۔

اس کے علاوہ یہ بھی سفارش کی گئی ہے کہ آنریری مجسٹریٹ اور آنریری اسسٹنٹ کلکٹر کی جگہیں پھر قائم کی جائیں۔ مختلف کمیٹیوں کے چیرمین آنریری ہوں تو اچھا ہے۔

رپورٹ میں یہ بھی مشورہ دیا گیا ہے کہ آئندہ سے سرکاری ملازمین اور لوکل باڈیز کے ملازمین کا حکومت کی طرف سے لازمی طور پر بیمہ کیا جائے۔ اور اس طرح سرکاری بیمہ کی بنیاد تجارتی اصول پر رکھی جائے۔

شہری حقوق کی دوسری کانفرنس

بمبئی۔ ۲۴ مارچ۔ ہندوستانی شہری حقوق کی دوسری کانفرنس پٹنہ میں ۱۰ اپریل کو ہوگی۔

لیاقت علی اور نہرو کی دہلی میں بنگال کے متعلق گفتگو

اقلیتوں کے تحفظ کا مشترکہ اعلان کیا جائیگا

کراچی ۲۸ مارچ - پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان نے آج پارلیمنٹ میں کہا کہ وہ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے دہلی میں مل کر بنگال کی صورت حال جلد کوئی حل نکالیں گے۔ مسٹر لیاقت علی خان نے پاکستانی پارلیمنٹ میں اپنے مشرقی بنگال کے حالیہ دورے کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا۔

"میرے اور پنڈت نہرو کے درمیان بنگال کی حالت کو بہتر بنانے کے ذریعے کے بارے میں خط و کتابت ہو رہی تھی۔ ہم دونوں نے یہ طے کیا ہے کہ اس کا حل جلد ڈھونڈھ نکالنے کی ہماری ملاقات ضروری ہے۔ پنڈت نہرو نے اس سلسلہ میں مجھے دہلی بلایا تھا۔ اور میں نے انھیں کراچی آنے کی دعوت دی تھی میں نے دہلی جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ پنڈت نہرو اس سلسلہ میں اپنے جن بعض ساتھیوں سے مشورہ چاہتے ہیں وہ خرابی صحت کے پیش نظر ہوائی جہاز سفر سے معذور ہیں۔

وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان نے اس کی بھی تصدیق کی کہ پنڈت نہرو اور ان کے درمیان اقلیتوں کے تحفظ کے متعلق ایک مشترکہ اعلان نکالنے پر بھی سمجھوتہ ہوا ہے۔

اس اعلان میں دونوں حکومتوں نے اس بات کا اعلان کریں گی۔ کہ غلط کاروں کو سزائیں دی جائیں گی۔ لوٹے ہوئے مال و اسباب کو واپس دلانے کی کوشش کی جائے گی۔ مصیبت زدوں کو بسایا جائے گا۔ اقلیتوں کی ہر طرح کی حفاظت کی جائے گی۔ جو لوگ ایک ملک سے دوسرے ملک جانا چاہتے ہیں انھیں آسانیاں فراہم کی جائیں گی۔ لیکن اجتماعی انتقال آبادی کی ہمت افزائی نہ کی جائے گی۔ اخباروں کے ذریعہ یا دوسرے طریقوں سے جھوٹی خبروں کے پھیلانے والوں کو سزا دی جائے گی۔

اعلان کے مطابق ایک تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر عمل میں آئے گا جس کا صدر ہائیکورٹ کا ایک جج ہوگا۔ اس میں اقلیتوں کے نمائندے ہونگے۔ وہ ان فرقہ وارانہ فسادات کی ابتدا اور ان کے اثرات کے متعلق مکمل تحقیقات کرے گی۔ اور سفارشیں کرے گی۔ کہ آئندہ اس قسم کے فسادات رونما نہ ہوں۔

اعلان کے مندرجات پر میرے اور وزیر اعظم ہند کے درمیان پورا اتفاق ہے۔ میں نے دس دن ہوئے مشورہ دیا تھا کہ یہ مشترکہ اعلان فوراً جاری کر دیا جائے۔ مسٹر لیاقت علی خان نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ اب ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو اس مشترکہ اعلان کے جاری کرنے میں کوئی قباحت نہ ہوگی۔

مسٹر لیاقت علی خان نے مشرقی بنگال کی فرقہ وارانہ صورت حال کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ پناہ گزین اپنے مکانوں میں جو سامان چھوڑ گئے تھے کچھ بدمعاش ہمسایوں نے صورت حال سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ان کو ہتھیا لیا۔ اب یہ سامان ان کے قبضہ سے برآمد کیا گیا ہے۔ اور انھیں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس واقعہ میں فرقہ وارانہ فسادات میں کوئی اہمیت نہ تھی۔ مگر ہندوستان کے بعض خود غرض عناصر اور اخباروں نے ہندوستان کے مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کے جذبات بھڑکانے کے لئے اس واقعہ کو رنگ دے کر اور بڑھا چڑھا کر دکھایا۔

انھوں نے کہا کہ غیر جانبدارانہ مشاہدین نے مشرقی بنگال میں فرقہ وارانہ صورت حال کا جائزہ لیا ہے۔ وہ کھلنا کے اس واقعہ کو فرقہ واریت کا رنگ قطعی نہیں دیتے۔

"پہلی بار ۱۰ فروری کو مشرقی بنگال میں انتقام کی آگ بھڑکی۔ دوپہر کو ڈھاکہ میں فساد شروع ہوا اور کچھ دوکانیں لوٹ لی گئیں۔ پولیس نے سخت کارروائی کی۔ کرفیو لگا دیا گیا۔ گرفتاریاں ہوئیں۔ صورت حال پر اچھی طرح قابو حاصل کر لیا گیا۔ اس کے دو دن کے بعد پولیس نے ۲۲ مرتبہ فائرنگ کر کے فسادات کو ٹھنڈا کیا۔ اور بہت سے لوٹے ہوئے مال کو برآمد کیا۔

ڈھاکہ کے علاوہ چٹاگانگ، نینی، باریسال اور سلہٹ وغیرہ میں بہت معمولی سے فسادات ہوئے۔ اور ہر جگہ پر فوراً سخت کارروائی کر کے صورت حال پر ۲۴ گھنٹہ کے اندر پورا قابو حاصل کر لیا گیا۔ سلہٹ میں جو کچھ ہوا وہ رد عمل تھا۔ آسام کے کریم گنج کے زبردست فرقہ وارانہ فسادات کا۔ کریم گنج کے واقعہ سے متاثر ہو کر ۲۰ ہزار مسلمان آسام سے مشرقی بنگال میں پناہ گزین کی حیثیت سے آئے۔

وزیر اعظم پاکستان نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اقلیت کے جن لوگوں کو فسادات سے نقصان پہونچا ہے۔ مشرقی بنگال کی حکومت ان کو بسانے کی ان کی مالی امداد کر رہی ہے۔

مقدس فرض

اقلیت کا تحفظ ہمارے نزدیک ایک مقدس فرض ہے۔ ہم یہ محض رسمی طور پر نہیں کہتے بلکہ یہ ہماری پالیسی کا بنیادی اصول ہے۔ پاکستان ہمیشہ اس اصول پر عمل کرتا رہا ہے۔ اور ایسا ہی کرے گا۔

مشرقی بنگال سے پر امن حالات میں ہندوؤں کے تخلیہ کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان میں ان کے ہم مذہب اور بعض لیڈر برابر اس بات پر زور دیتے ہیں کہ پاکستان پر حملہ کیا جائے ان حالات میں ان کے خیال کے مطابق ہندوؤں کا مشرقی پاکستان میں رہنا موت ہے۔

وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ ہندوستانی اخبارات خصوصاً کلکتہ کے اخباروں نے فسادات کی خبروں کو بے انتہا بڑھا چڑھا کر بیان کیا ہے اور پاکستان سے جنگ کرنے کی تلقین کی ہے۔ پاکستان کے بعض اخبارات بھی اس سلسلہ میں قابل مذمت ہیں۔

فسادات کو روکنے اور اس کے تحقیقات کرنے اور اقلیت کو تحفظ دینے کے متعلق ہمارا مشترکہ اعلان اور اس پر عملدرآمد کا وعدہ کافی نہیں ہم نے اس کا مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ پاکستان میں ایسے پر امن حالات قائم رکھے جائیں گے کہ اقلیت اپنے کو ہر طرح محفوظ سمجھے۔ "میں ہمیشہ سے یہ کہتا آیا ہوں کہ اور آج پھر یہ کہتا ہوں کہ اقلیت کے مسئلہ کو حل کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ دونوں حکومتیں صرف اقلیت کے جان و مال کی تحفظ کی غیر مشروط ذمہ داری نہ لیں بلکہ یہ بھی کریں کہ ان کی تہذیب و تمدن کو بھی بچائیں۔

"اگر ہندوستان میں جنگ کا یونہی پروپیگنڈہ ہوتا رہا تو اور ہندو مہاسبھا۔ راشٹریہ سیوک سنگھ یونہی من مانی کرتا رہا تو حالات قابو سے باہر ہو جائیں گے۔

ہندوستان کے اوپر اس ضمن میں بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ہم نے اپنی جگہ یہ طے کر لیا ہے کہ ہم ہندوستان سے اپنے جھگڑوں کو ٹھنڈے دل اور پر امن طریقہ سے حل کریں گے۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ منصوبہ بندی کمیشن کا پہلا اجلاس وزیر اعظم کی صدارت میں ہوا۔ کمیشن کے عملہ رکھنے اور کام کی تقسیم سے متعلق سوالات پر غور کرنے کے علاوہ رابطہ قائم کرنے کے لئے مختلف صوبوں میں کئے جانے والے انتظامات کا جائزہ لیا۔

بحکم جناب اکزیکیٹو افسر صاحب کنٹونمنٹ بورڈ کانپور

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ یکم اپریل سنہ ۱۹۵۰ء سے کوئی بھی شخص بلا اجازت سرکاری زمین پر قبضہ نہ کریگا۔ اور ملبہ وغیرہ بھی نہ رکھیگا۔ جو شخص بغیر منظوری ایسا کرتا پایا جائے گا۔ ان کی درخواستوں پر کوئی کارروائی نہ کی جائیگی۔ بلکہ چھاؤنی کے قوانین کے مطابق مقدمہ چلایا جائے گا۔

۲۔ دوکانداروں کو چاہیئے کہ وہ اپنی دوکانوں کے نئے لائسنس لئے بغیر دوکانیں نہ چلا دیں۔ دوکانوں کی منظوری صرف انھیں کو دیجاویگی جس میں بائی لاز کی پوری پوری پابندی کی گئی ہے۔ مختلف دوکانوں کے بائی لاز دفتر چھاؤنی میں دیکھے جاسکتے ہیں جن اشخاص کو روزگار کرنا ہو وہ یکم اپریل سنہ ۱۹۵۰ء سے درخواست روانہ کرنا دفتر چھاؤنی میں شروع کردیں۔

۳۔ تمام نوٹس بورڈ جو کہ چھاؤنی میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ اپریل سنہ ۱۹۵۰ء کے پہلے ہفتہ کے اندر ہٹا دئے جاوینگے۔ اور بلا منظوری کے دوبارہ نہیں لگائے جاویں گے۔

۴۔ یکم اپریل سنہ ۱۹۵۰ء کے بعد تاوقتیکہ دوسرا حکم کوئی صادر نہ ہو بل کلکٹر یا ٹیکس سپرنٹنڈنٹ روپیہ پیسہ نہیں وصول کرینگے جس کسی کو روپیہ جمع کرنا ہے۔ وہ دفتر چھاؤنی میں آکر خزانچی کے پاس صبح ۹½ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک و شام کو ساڑھے تین بجے سے ۵ بجے تک جمع کرے۔

کیپٹن پرتاب سنگھ
ایگزیکیٹو افیسر
کنٹونمنٹ بورڈ کانپور

درگاہ شریف اجمیر

عرس شریف حضور غریب نواز خواجہ معین الدین چشتیؒ امسال ۱۹ اپریل سے ۲۴ اپریل تک ہوگا۔ امید ہے کہ معتقدین آستانہ حسب دستور زیادہ سے زیادہ تعداد میں حاضری کی سعادت حاصل کریں گے۔ اور اپنی آمد سے مجھے یا اگر کوئی آپ کے وکیل صاحب ہوں تو انھیں بھی مطلع فرمائیے۔ تو آسانی ہوگی۔

وقف درگاہ شریف سے مندرجہ ذیل مدات پر اخراجات کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مزار اقدس پر پھول۔ صندل خوشبو چڑھانا۔ ۲۔ فاتحہ حضور غریب نواز اور گنبد مبارک کے اندر کے دوسرے اخراجات۔ ۳۔ حضرت خواجہ غریب نواز اور دیگر بزرگان چشت کے اعراس۔ ۴۔ غریبوں اور مسکینوں کو لنگر تقسیم کرنا۔ اور ان کی طبی امداد۔ ۵۔ یتیموں اور بیواؤں اپاہجوں اور غریب مسافروں کی امداد اور وظائف۔ ۶۔ درگاہ شریف کی عمارتوں کی مرمت صفائی۔ فروش روشنی اور دیگر وغیرہ۔ ۷۔ اب تک ان حضرات کو دیگوں کے ثواب میں شرکت کا موقع نہیں ہوتا تھا۔ جو پوری دیگ نہیں پکوا سکتے تھے۔ آئندہ سے درگاہ کے زیر انتظام ایسے حضرات کی طرف سے بھی دیگ پکوائی جائے گی۔ ۸۔ دیگر مصارف درگاہ شریف۔ ۹۔ درگاہ شریف کی آمدنی کم اور ضروریات بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے یہ سب امور خیر آپ کی توجہ اور امداد چاہتے ہیں۔ جو رقومات آپ دفتر درگاہ شریف کو ارسال فرمائیں گے۔ وہ آپ کی حسب منشا مدات پر خرچ کی جائیں گی۔

چاہے آپ عرس شریف میں تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ یا اپنی مجبوریوں کی وجہ سے حاضری سے قاصر ہوں۔ آپ مندرجہ بالا امور خیر میں حصہ لے کر خوشنودی حضور غریب نواز حاصل فرما سکتے ہیں۔ جملہ ترسیل زر اور خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر ہونی چاہیئے۔

عبدالرؤف صدیقی ایڈمنسٹریٹر۔ درگاہ خواجہ صاحبؒ اجمیر۔

ہلاک ہونے والوں کو ہرجانہ

نئی دہلی ۲۶ مارچ۔ نائب وزیر ریلوے مسٹر سنتھانم نے ڈاکٹر منودین داس کے ایک بیان میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ۱۹۴۹ء میں ریلوے حادثوں کے سلسلہ میں جن لوگوں کو جانیں تلف ہوئیں۔ یا جو زخمی ہوئے ان کو بالترتیب ۷۸۴۶۴ روپے ۱۰۶۵۹۱ روپے بطور ہرجانہ ادا کئے گئے۔ سب سے زیادہ رقم ۵۶۳۵ روپے اور سب سے کم ۸۰۰ روپے تھی۔

مدراس ۲۶ مارچ مدراس کانگریس اسمبلی پارٹی کی مجلس عاملہ کا آج جلسہ ہوا جس میں مسٹر ٹی پرکاشم اور ان کے پندرہ ساتھیوں کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

ہوڑہ میں مارشل لا کا نفاذ

کلکتہ ۲۸ مارچ آج ہوڑہ اور اس کے مضافات اور ہوڑہ ریلوے کے تھانے کے علاقہ میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے۔ یہ اس وقت تک نافذ رہے گا۔ جب تک حالات اعتدال پر نہ آجائیں گے۔

یہ اقدام اس لئے کیا گیا ہے کہ گزشتہ چند دنوں سے اس علاقہ میں ہنگامے ہو رہے ہیں اور آج بھی کئی واقعات ہوئے ہیں۔

آج یہ فیصلہ وزیر اعظم نے اعلیٰ افسروں سے سہ پہر میں طویل گفتگو کرنے کے بعد کیا ہے۔ کہ اس فسادزدہ علاقہ کا انتظام فوج کے سپرد کر دیا جائے بتایا جاتا ہے کہ اس علاقہ میں حالات اتنے خراب ہو گئے تھے۔ کہ سول افسر اس کو قابو میں رکھنے سے معذور ہو گئے تھے۔

مغربی بنگال کی حکومت نے ایک تجربہ کار سول افسر مسٹر اے مترا کو ہوڑہ کے لئے اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کیا ہے۔ جو فوج کے آفیسر کمانڈنگ کی انتظامی امور میں مدد کریں گے۔

آج گاڑیاں وقت سے ہوڑہ اسٹیشن پر نہیں پہونچیں وہ ایک کو چکر دے کر سیالدہ اسٹیشن لایا گیا ہوڑہ کے عوام کو ریڈیو کے ذریعہ متنبہ کیا گیا ہے کہ اب جو علاقے مارشل لا کے تحت آگئے ہیں۔ ان میں قیام امن کی ذمہ داری فوجی افسر کمانڈنگ پر عاید کی گئی ہے۔ اس لئے اس فوجی افسر کے احکامات کی تعمیل سب پر واجب ہے۔ جو لوگ نافذ کردہ احکامات کی پابندی نہیں کریں گے۔ انھیں مارشل لا کے تحت سزائیں دی جائیں گی۔

حکومت کی طرف سے اس سلسلہ میں آج شام کو جو اعلانیہ جاری کیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ آج ہوڑہ میں کئی مقامات پر پولیس نے اور فوج کی فائرنگ کے باوجود چونکہ فسادات پر قابو حاصل کرنا مشکل ہو گیا تھا۔ اس لئے انتظامات فوج کے سپرد کر دئے گئے ہیں۔ کئی دن سے ہوڑہ بالی سرام پور اور آس پاس کے علاقوں میں بہت خوف وہراس اور بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔ ان میں سے بعض مقامات پر لوگوں کو بری طرح قتل کیا گیا۔ اور مشتعل مجمع نے بے گناہ اور نہتے لوگوں پر حملہ کیا اور اسٹیشنوں پر مسافروں پر حملے کئے گئے۔

کوسی پور کے علاقہ میں کچھ لوگ ٹیکسی پر آرہے تھے۔ ان کی ٹیکسی پر لوگوں نے حملہ کیا۔ خوش قسمتی سے عین موقع پر پولیس آن پہونچی اس نے چند آدمیوں کو بچا لیا۔ مگر بہت سے آدمی مارے گئے۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ حکومت یہ چاہتی ہے کہ جہاں کہیں مسلمانوں کے اکا دکا مکانات ہیں۔ وہاں سے ان کو منتقل کر کے محفوظ علاقہ میں پہونچا یا جائے۔ مسلمانوں کے لئے رہنا کھانے اور طبی امداد کا انتظام بھی کر دیا گیا ہے۔ بارسیال نرائن گنج اور چاندپور سے اسٹیمر کے ذریعہ پناہ گزینوں کا مکمل انتظام کر دیا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ پناہ گزین اس ہفتہ کے آخر تک کلکتہ پہونچ جائیں گے۔

حکومت نے پریس کو آگاہ کیا ہے کہ وہ اس قسم کی کوئی خبر نہ چھاپے جو مشتعل کرے۔ اور کشیدگی بڑھائے۔

آخر میں اعلان میں کہا گیا ہے کہ اگر ان ہنگاموں کا سدباب نہ کیا گیا تو بری طرح نراج اور بدامنی پھیل جائے گی۔ عوام کو چاہیئے کہ وہ حکومت سے تعاون کریں۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کر کے ان ہنگاموں کو سر اٹھانے کا موقع نہ دیں۔

یورپ کے عرب طلبا کی کانفرنس

لندن ۲۸ مارچ۔ برطانیہ فرانس۔ ہالینڈ اور بلجیم کے تقریباً ۶۵ عرب طالب علم اور یورپ کے عرب طالب علموں کی انجمن کی کانفرنس ۲ اپریل کو تک لیڈن ہالینڈ میں ہوگی۔

بنگال الوان تجارت کے صدر رہا

کلکتہ ۲۸ مارچ۔ آج صبح ضلع ہگلی کے ملوں کے علاقہ میں بنگال ایوان تجارت کے صدر مسٹر اے ایل



کیمرون ہلاک کر دئے گئے۔

آج دن میں دس بجے کے بعد جب وہ مسٹر بریا جوٹ مل ہگلی سے کلکتہ جا رہے تھے۔ تو تقریباً ۱۲ آدمیوں نے جن کے پاس بم اور چھرے تھے ان کی موٹر پر حملہ کیا پہلے تو ان لوگوں نے ڈرائیور سے موٹر روکنے کو کہا مگر اس نے موٹر کی رفتار تیز کر دی۔ تو ٹائر پر ایک بم پھینکا گیا۔ جس سے ٹائر پھٹ گیا۔ اور موٹر آگے نہ بڑھ سکا جب موٹر رک گیا تو مسٹر کیمرن اور ان کے بیرے کو ہلاک کر دیا گیا۔ اور ان کے ڈرائیور کو ایک قریب کے جنگل میں بے ہوش اور زخمی پایا گیا۔

THE SADAQAT KANPOR

ESTD. 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر ے

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن بھیمی)

صداقت
ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت
سالانہ ۸/-
سالانہ رعایتی ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲

جاری شدہ ۱۹۲۵ء

VOL 50 No. 14 | KANPUR SATURDAY 8th APRIL 1950

کانپور شنبہ ۸ اپریل ۱۹۵۰ء مطابق ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۶۹ھ | جلد ۵۰ نمبر ۱۴

ادبیات

آج کل

(از جناب سید اختر علی تلہری صاحب)

بدلی ہوئی مشیت یزداں ہی آج کل — بے رنگ دہر کا چمنستاں ہے آج کل
ہر برگ پر رقم ہے تباہی کی داستاں — سامان عبرتوں کا گلستاں ہے آج کل
طوفان باد فتنہ و غارت ہی پر خروش — دنیائے امن و صلح پریشاں ہے آج کل
آدم کی وحشتوں کے ہیں جھونکے شباب پر — شمع سکون جان تہ داماں ہے آج کل
دیو سیاہ نفس ہے خنداں مثال گل — انسانیت کا چاک گریباں ہے آج کل
اصلاح کے ہے بھیس میں افساد کا ظہور — عقلوں پہ زنگ جہل نمایاں ہے آج کل
دیکھو جسے وہ کھیل رہا ہے اسی کے کھیل — ابلیس شادکام ہے شاداں ہے آج کل
انسان کی عشرتوں کا یہ پر نور گل کدہ — تاریک تر ز کلبۂ احزاں ہے آج کل
چاروں طرف تباہیاں وہ ہیں کہ الاماں — نوع بشر جحیم بداماں ہے آج کل
تھا جس پہ ناز ہم کو وہ روحانیت کا ذوق — پامال بربریت شیطاں ہے آج کل
وہ عزت حرم ہو کہ ہو عزت وطن — سب کچھ حصول جاہ پہ قرباں ہے آج کل
صدق و خلوص رو میں سیاست کی بہ گئے — جنس فریب و مکر فراواں ہے آج کل
بربادیوں کی راہ میں ہے طالب نجات — کس درجہ دور عقل سے انساں ہے آج کل
اس فرقہ داریت کی جنوں خیزیاں نہ پوچھ — بھائی سے اپنے بھائی گریزاں ہے آج کل
ایسا بھی ہے کوئی جسے انسان کہہ سکیں — ہندو ہے کوئی، کوئی مسلماں ہے آج کل
دل میں ہے زہر اور زبانوں پہ شہد ناب — دنیا کی زندگی کا یہ عنوان ہے آج کل
فکر و خرد فروز کہ عزم فلک شگاف — سب نذر پائے بوسئ جاناں ہی آج کل

اختر جہان زور سے گھبرا گیا مگر،
شام و سحر وظیفۂ قرآن ہے آجکل

دنیائے اسلام

شرق اردن کو عرب لیگ سے نکال دینے کی دھمکی

قاہرہ ۲۸ مارچ ۔ عراقی وزیر اعظم توفیق السویدی نے آج رات شرق اردن کے شاہ عبداللہ کو متنبہ کیا کہ اگر انھوں نے اس بات کا وعدہ نہ کیا کہ اسرائیل سے کوئی جداگانہ سمجھوتہ نہیں کریں گے تو شرق اردن کو عرب لیگ سے نکال دیا جائے گا۔ عرب ممالک سے وہ منقطع ہو جائے گا۔ اور عرب ممالک اس کی معاشی ناکہ بندی کر دیں گے۔

یہ سخت تنبیہ ایک ایسے ملک کے وزیر اعظم نے دی ہے۔ جس کا حکمران خود شرق اردن کے شاہ عبداللہ کا بھتیجا ہے اسی کے ساتھ عراقی وزیر اعظم نے کہا کہ اگر شاہ عبداللہ اپنی پالیسی بدل دیں تو شرق اردن کے لئے اب بھی دروازہ کھلا ہے۔ اور شاہ عبداللہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اسرائیل کے ساتھ الگ سمجھوتہ کرنے کا خیال ترک کر دیں۔ اور اس کے بجائے عرب لیگ کی مشترکہ پالیسی پر عامل ہو۔

عراقی وزیر اعظم نے کہا کہ شاہ عبداللہ کو معلوم ہے کہ فلسطین کے عرب حصوں کے ان کی سلطنت میں شامل کیئے جانے پر اعتراض نہیں ہے۔ لیکن پہلے عرب آبادی کی رائے لینا ضروری ہے۔ انھوں نے کہا کہ اسرائیل کے ساتھ مستقل سمجھوتہ ہونے کا ابھی برسوں کوئی امکان نہیں ہے۔ اور عرب ریاستیں، غیر ممالک کے دباؤ اور مالی نقصان کے باوجود اسرائیل کی معاشی ناکہ بندی اس وقت تک جاری رکھیں گی۔ جب تک اسرائیل متحدہ اقوام کا تقسیم فلسطین کا اصل منصوبہ مان نہیں لے گا۔ عراقی وزیر اعظم نے یہ بیان عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے تین گھنٹے کے اجلاس کے بعد دیا ہے۔ جو ہوا تھا۔ — عمان ۲۸ مارچ شرق اردن نے آج اس بات کی تردید کی کہ اس نے عرب لیگ کونسل کے قاہرہ کے اجلاس کا بائی کاٹ کیا ہے۔ اسی کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ لیکن عرب لیگ فلسطین کی تقسیم کے مسئلہ پر کمیٹی میں جو بحث ہوئی اس سے شرق اردن نے کنارہ کشی اختیار کر لی۔

حکومت شرق اردن نے فلسطین کے جھگڑے کے متعلق ۵۰۰ الفاظ پر مشتمل ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں لیگ کے شرکا، پر ایک ایسی نئی فلسطین پالیسی کو آگے بڑھانے کا الزام لگایا گیا ہے۔ جو اس سمجھوتے کے خلاف ہے۔ جو مصر اور شرق اردن کے مقبوضہ عرب حصوں کے بارے میں پہلے ہو چکا ہے۔

شام اور کویت کے تعلقات

دمشق ۳ اپریل ۔ کویت سے دوستانہ تعلقات مضبوط کرنے کے لئے حکومت شام نے کویت کے طلباء کو شامی مدرسوں میں تعلیم دلانے کے لئے ارکان شدہ ۔۔۔ وظیفہ دینے کا فیصلہ کیا ہے اس کے علاوہ دونوں ملکوں کے درمیان پروانہ راہداری کے بغیر سفر کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے۔

فلسطین کے عرب پناہ گزین

بغداد ۳ مارچ عراق کے وزیر ریاست نے بتایا کہ حکومت ایک تجویز پر غور کر رہی ہے جس میں عراق میں مقیم فلسطین پناہ گزین کو عراق حق شہریت عطا کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ پناہ گزینوں کو رہائش اور کام کاج کی تلاش کے سلسلہ میں ہر قسم کی آسانیاں دی جائیں گی۔ عراق میں عرب پناہ گزینوں کی تعداد ۵ ہزار ہے۔ یہ لوگ ۱۹۴۸ء سے حکومت عراق کے خرچ پر یہاں زندگی گذار رہے ہیں۔

ایران کی نئی کابینہ

طہران ۲ اپریل ۔ ایران کے نئے وزیر اعظم منصور الملک نے اپنی کابینہ کے وزیروں کی فہرست شاہ محمد رضا شاہ پہلوی کو پیش کر دی۔ دو مہینے میں ایران میں یہ تیسری کابینہ ہے۔ خود وزیر اعظم نے عارضی طور پر وزارت مالیات کا چارج لے لیا ہے۔ حسین علی خان وزیر تعینہ واشنگٹن فرودی کی نگران کمیٹی حکومت کی طرح اس حکومت میں بھی وزیر خارجہ ہیں۔

عرب ملکوں کیلئے انڈونیشی وزیر

قاہرہ ۳ اپریل ۔ یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت انڈونیشیا نے شام و عراق و لبنان کے لئے حاجی دہلی عبداللہ کو وزیر مختار مقرر کیا ہے۔ مرحو اپریل کے آخر تک بغداد پہونچ جائیں گے۔

منجیں ۔ ۳ اپریل ۔ ایک اہم مسلم فرقے کے لیڈر شیخ درگاہ شمالی مغربی افریقہ میں جن کے پیروں کی تعداد دس لاکھ ہے، ان کو ۲ سال کی سزا دی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہاں پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے | زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت
کانپور

جلد ۵۰ | کانپور شنبہ ۸ اپریل سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۴

عوام سے کانگریس ورکنگ کمیٹی کی اپیل

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ۶ اپریل کو بنگال کی صورت حال پر ایک قرارداد میں ہر ہندوستانی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ہر ایسے قول و فعل سے پرہیز کرے جس سے یہاں کی فضا جس پر پہلے سے خوف اور غصہ کے بادل چھائے ہوئے ہیں اور خراب ہو۔ — قرارداد میں کہا گیا ہے کہ فرقہ دارانہ مسئلہ تب ہی حل ہو سکتا ہے جب کانگریس کے اصولوں کی سختی سے پابندی کی جائے۔ اور غیر مذہبی ریاست کی نوعیت کو قائم رکھا جائے جس نے مذہب کا لحاظ کئے بغیر ہر ہندوستانی کو پورا تحفظ اور تمام مواقع دیئے ہیں۔

کمیٹی کا سہ روزہ اجلاس آج ختم ہو گیا ۲۰ اپریل کو اس کا اجلاس پھر ہوگا۔

مشرقی بنگال میں حال میں جو اندوہناک واقعات ہوئے ہیں۔ اور مغربی بنگال اور آسام میں ان کا جو افسوسناک ردعمل ہوا ہے۔ اس پر ورکنگ کمیٹی نے سخت رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ ورکنگ کمیٹی نے تشدد اور فرقہ دارانہ فسادات کی جن سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ سخت مذمت کی۔

موجودہ صورت حال میں اگرچہ یہ ضروری ہے کہ وہ لوگ جو ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کی پوری حفاظت کی جائے۔ اور انہیں تمام سہولتیں فراہم کی جانی چاہئیں۔ لیکن واضح رہنا چاہیئے کہ بڑی تعداد میں لوگوں کا ایک ملک سے دوسرے ملک میں بھاگنا خود بھاگنے والوں کے لئے سخت تکلیف دہ ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ ملکوں کے لئے نقصان رساں ہے۔ اس لئے دونوں حکومتوں کو ایسے حالات پیدا کرنے چاہیئں کہ ملک کے تمام رہنے والے اپنے کو محفوظ اور مطمئن خیال کریں۔ اور انہیں مساوی مواقع حاصل ہوں۔ تاکہ یہ بھگدڑ رک سکے۔ اور بھاگے ہوئے لوگ پھر گھروں کو واپس ہو سکیں۔

تقسیم کے بعد فوراً پنجاب کا المیہ پیش آ گیا جس سے لوگ بڑی تعداد میں منتقل ہوئے۔ اور خوف اور بے اطمینانی کی فضا پیدا ہوئی۔ پاکستان میں اسلامی حکومت کے ہونے پر جو زور دیا گیا۔ اس نے اقلیتوں میں گھبراہٹ پیدا کر دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سندھ اور مشرقی بنگال سے لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہندوستان منتقل ہوتے رہے۔ اور قریب قریب تمام ہندو آبادی سندھ سے ہندوستان منتقل ہو گئی۔ گذشتہ چند ہفتوں میں جو المناک حادثات پیش آئے۔ اس سے صورت حال اور نازک ہو گئی۔ جس کی بنا پر یہ لازمی ہو گیا ہے کہ ایسی خراب طاقتوں کا خاتمہ کیا جائے۔ جو لاکھوں انسانوں کی تباہی کا باعث ہوتی ہیں۔

ورکنگ کمیٹی کو بھروسہ ہے کہ ایسے نازک موقع پر ہر معقول مرد اور عورت اس مسئلہ کے دائمی اور پرامن حل کی تلاش میں امداد کرے گا۔ اور اسی طرح اس تباہی سے بچنے کی کوشش کرے گا۔ جس کا آنا دوسری صورت میں لازمی ہے۔ ورکنگ کمیٹی کو امید ہے کہ اس وقت پرامن حل کی جو تلاش جاری ہے۔ وہ کامیاب ہوگی۔

ابھی پرانے پناہ گزینوں کے مسئلہ سے فراغت بھی نہ ہونے پائی تھی۔ کہ ایک بڑے پیمانہ پر نئے پناہ گزینوں کا مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ اس لئے تمام ذرائع انہیں امداد پہنچانے اور ان کے بسانے میں لگانا چاہیئے۔ اور سب سے زیادہ کوشش ایسے حالات پیدا کرنے کی کرنا چاہیئے۔ تاکہ دونوں طرف کے لوگ اپنے اپنے اصلی وطن کو واپس جا سکیں یہ ہر کانگریسی مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ نازک صورت حال کا مقابلہ ہمت اور قوت کے ساتھ کرے۔ اور کانگریس کے اصولوں کو یاد رکھتے ہوئے ان پر عملدرآمد کی کوشش کرے اسی کے ساتھ ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ اپنے کسی قول و فعل سے موجودہ خراب فضا کو خراب تر نہ بنائے۔

نہرو۔ لیاقت گفتگو

ہند پاکستانی مذاکرات آج اپنی ابتدائی منزل سے گزر گئے ہیں۔ اب کل صبح دونوں وزیر اعظموں کے درمیان مذاکرات اگلی منزل میں داخل ہونگے۔

پنڈت نہرو اور مسٹر لیاقت علی خان کے درمیان گفتگو کا سلسلہ چھ دن سے جاری ہے۔ اس دوران میں مسودہ معاہدہ میں متعدد تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ دونوں حکومتوں کی طرف سے اس گفتگو میں اقلیت کی پوزیشن اور اس کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ حالانکہ گفتگو کا مرکز مشرقی اور مغربی بنگال کے فسادات اور آسام کے بعض علاقے بنے رہے۔

وزیر اعظموں کے درمیان بہت سی بنیادی باتوں پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ ان میں یہ چیز شامل ہے کہ اقلیتوں کا پورا تحفظ کیا جائے گا۔

پنڈت نہرو اور مسٹر لیاقت علی خان کے درمیان جو باتیں طے ہوئی ہیں۔ ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کیا ذرائع اختیار کئے جائیں۔ اس پر مختلف قسم کے مشورے دئے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر زیر غور ہے کہ مجوزہ اقلیتی کمیشن کا دائرہ اختیار کیا ہو۔ اس کی تشکیل کس طرح کی جائے۔ اور اس بارے میں حکومتوں کو کیا ہدایتیں کی جائیں۔

پنڈت نہرو اور مسٹر لیاقت علی خان اور ان کے مشیروں نے اس سلسلہ میں تمام پہلوؤں پر غور کر کے مسودہ معاہدہ میں مناسب ترمیمیں کر لی ہیں۔

وزیر اعظم نہرو نے آج مسٹر لیاقت علی خان سے دوبارہ گفتگو کی۔ ان کی پہلی گفتگو دوپہر کو ہوئی جس کے بعد پنڈت نہرو نے کابینہ کے دوسرے وزراء سے مشورہ کیا۔ اور اس کے بعد وزیر اعظم نہرو سردار پٹیل اور مسٹر ان گوپال سوامی آئنگر نے سمجھوتہ کے مسودہ پر ایک بار پھر نظر ثانی کی۔ کھانا کھانے کے کچھ ہی دیر بعد پہلے وزیر اعظم نے مسٹر لیاقت علی خان سے پھر مختصر گفتگو کی۔

معلوم ہوا ہے کہ بعض سرکاری کاموں کی وجہ سے مسٹر لیاقت علی خان یہ چاہتے ہیں کہ اگر ممکن ہو سکے تو وہ کل کراچی روانہ ہو جائیں۔

آل انڈیا شیعہ کانفرنس

(الہ آباد) ۷ اپریل۔ آج یہاں آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے ۳۷ ویں اجلاس میں صدر منتخب سر سید سلطان احمد نے خصوصاً شیعوں اور عموماً مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا کہ وہ بہ حیثیت اجتماعی اپنی قسمت کو کانگریس کے ساتھ وابستہ کر دیں۔

صدر منتخب نے اپنے خطبہ میں آگے چل کر کہا کہ ہمیں اس کا یقین ہے کہ جداگانہ فرقہ دارانہ سیاسی جماعتیں نہ تو جماعت ہی کے لئے مفید ہو سکتی ہیں۔ اور نہ ملک کے لئے اجتماعی مفاد ہی کو اس سے فائدہ پہونچا سکتی ہیں۔ ہماری تمام تر کوشش ملک کے اتحاد و اتفاق کو بڑھانے میں صرف ہونا چاہیئے۔

ہم علیحدگی پسندی کے تباہ کن نتائج دیکھ چکے ہیں۔ اس لئے ہمیں حب الوطنی کے راستہ سے سرمو تجاوز نہ کرنا چاہیئے۔

علیحدگی پسندی کی روش کو چھوڑنے اور کوآپریٹو اصول پر زندگی گذارنے کی ضرورت کا احساس کرنے کے بعد ہمیں اب یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ ایسی کون سی پارٹی ہے جس کا ڈھانچہ زیادہ سے زیادہ قوم پروری کی بنیاد پر قایم ہو جو۔ فرقہ پرستی کی لعنت سے دور ہو۔ اور جس کی صفائی معاملہ اور دیانتداری لائق اعتماد ہو۔ ان صفات کی پارٹی سے ہمیں اپنا ناتہ جوڑنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت ملک دو سیاسی پارٹیاں کام کر رہی ہیں جنھیں فرقہ پرستی کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ ایک کانگریس اور دوسرے سوشلسٹ انھیں دو میں سے ہمیں ایک کو پسند کر کے یہ طے کرنا ہے کہ کون سی پارٹی میں شامل ہونے سے ہمارا بھلا ہو سکتا ہے میرا نقطہ نظر تو واضح ہے لیکن میں اسے آپ کے سر منڈھنا نہیں چاہتا۔

کانگریس کی شہرت اور نیک نامی کا اندازہ اس کی قربانیوں اور خدمتوں کی طویل فہرست سے پوری طرح ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے کانگریس نے غلطیاں کی ہوں۔ اور ٹھوکریں کھائی ہوں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے آئندہ بھی غلطیاں سرزد ہوں لیکن اس کا مسلک بالکل ٹھوس اور سیدھا ہے۔ نہرو حکومت بڑے مشکل حالات میں کام کر رہی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ فرقہ وارانہ دیوانگی کو کچلنے میں کامیاب ہو سکے گی۔ جو ہندوستان میں پھر ابھرنے لگی ہے۔

سر سلطان احمد نے مشرقی بنگال کے بلوؤں کی مذمت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا سر شرم سے نیچا ہو جاتا ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں نے بہیمانہ مظالم کئے ہیں۔ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اسلام کا دعوی کرنے والے نے غیر اسلامی حرکتیں کی ہیں۔ اور بے گناہ اور بے بس عورتوں اور بچوں تک کو اپنے ظلم کا نشانہ بنایا ہے۔

ہمیں اسی قوت کے ساتھ ان مظالم کی بھی مذمت کرنا چاہیئے۔ جو ہندوستان میں غیر مسلموں نے ڈھائے ہیں جو چیز ایک مقام پر گناہ اور جرم ہے وہ دوسرے مقام پر بھی گناہ اور جرم ہی ہوگی جب تک ہم ایسے ظالموں کا ساتھ دے کر ان کی قوت کو مضبوط کرتے رہیں گے انتقام کا یہ ظالمانہ نظریہ نہ مٹ سکیگا۔

مجھے بات کو کسی الجھاوے میں ڈالے بغیر واضح الفاظ میں یہ کہہ دینا چاہیئے۔ کہ ہندوستان کے مسلمان بڑے خوش ہوں گے۔ اگر ان کو حال پر چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ جس طرح چاہیں اپنی حکومت سے نبٹ لیں۔ میں پاکستان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی غیر مسلم اقلیت کے ساتھ اس طرح منصفانہ سلوک کریں جس کی ہدایت اسلام نے کی ہے بس یہی ہم ہندوستانیوں پر بڑا احسان ہوگا۔

نہ صرف ہندوستان اور پاکستان کے لئے بلکہ تمام دنیا کے لئے یہ معلوم کر کے بڑا اطمینان ہوا ہے کہ ہمارے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو اور پاکستانی وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان کوئی حل نکالنے کے لئے گفت و شنید میں مصروف ہیں۔

یہ دونوں موقع کی نزاکت کا احساس کر چکے ہیں اور اس لئے ہمیں یقین ہے کہ وہ تمام متنازعہ مسائل کو حل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

لسانی مسئلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے سر سلطان نے کہا کہ آئینی حیثیت سے ہندی کو ملک کی قومی زبان قرار دے دیا گیا ہے۔ اس لئے ہم [illegible] اپنا لینا چاہیئے۔

لیکن یہ زبان بالکل آسان اور سادہ ہو تاکہ ملک کے زیادہ سے زیادہ لوگ اسے سمجھ سکیں۔ یہ ضروری ہے۔ اس لئے یہ امید کرنا غلط ہوگا کہ مجلس قانون ساز، عدالتوں اسکولوں اور دوسرے پبلک اداروں سے سب ہندی کے جید عالم ہی نہیں ہو سکتے۔ یہ مطالبہ بالکل ناقابل قبول ہے۔ ہمیں اس زبان کو سیکھنے کے لئے کافی وقت ملنا چاہیئے۔ تاکہ ہمارے بچے ابتدا سے ہندی پڑھ کر قابلیت حاصل کر سکیں۔

آئینۂ کانپور

کانپور پاورہاؤس کے تباہ کرنیکی سازش کا انکشاف

کانپور الکٹرک سپلائی اینڈ منسٹریشن کے تقریباً ۱۸ سو مزدوروں کو مزدور یونین ہڑتال کے لئے تیار کر رہی تھی اور ہڑتال ہو جانے کی صورت میں شہر کے مل بند ہو جانے سے تقریباً ایک لاکھ مزدور بیکاری کا شکار ہو جاتے اور شہر کے ۱۲ لاکھ آدمی بجلی کی روشنی اور پانی کے پانی سے محروم ہو جاتے۔

۲ اپریل کو پولیس کو یہ معلوم ہوا کہ پاور ہاؤس کو تباہ کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اور پاور ہاؤس کے پلانٹ اور مشینری کو کچھ نقصان بھی پہونچایا گیا ہے اور بعض سوئچ بھی بند کر دئے گئے ہیں۔ اس شبہ میں پولیس نے فوراً ۸ آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔

حکام نے اس سلسلہ میں زبردست حفاظتی اقدامات کئے مسلح فوج سے شہر کا گشت کرایا۔ شہر کے بجلی کے ماتحت اسٹیشنوں پر پولیس کا پہرہ بٹھایا گیا اور یہ احکامات جاری کر دئے گئے کہ جو لوگ بھی توڑ پھوڑ سے ہمدردی رکھتا ہو اسکو فوراً گرفتار کر لیا جائے۔

پاور ہاؤس میں توڑ پھوڑ کی سازش کے سلسلہ میں پولیس نے جن ۸ مشتبہ ملازموں کو گرفتار کیا تھا۔ اس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے پاور ہاؤس کے ملازمان نے ۳ اپریل کی صبح سے ہڑتال کر دی جس سے شہر کے مختلف ملوں کے تقریباً ۶۰ ہزار مزدور بیکار ہو گئے۔ اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کر دیا۔ کہ ہڑتال ختم کرنے کے متعلق گفت و شنید جاری ہے لیکن اگر یہ کوشش ناکام رہی تو پھر ملوں کو بند کر دیا جائے گا۔

مزدوروں کے ایک ڈپوٹیشن نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے یہ مطالبہ کیا کہ ان ۸ گرفتار شدہ آدمیوں کو رہا کر دیا جائے جس کے جواب میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان کو یہ مشورہ دیا کہ وہ قانونی طور پر ان کو چھڑانے کی کوشش کریں۔ چنانچہ ہڑتالیوں نے یہ بات مان لی اور غیر مشروط طور پر ہڑتال ختم کر دی۔

۴ اپریل کی صبح کو پاور ہاؤس کے شعبہ انتظام کے ملازمان نے فوری طور پر ہڑتال کر دی لیکن وہ دوپہر تک غیر مشروط طور پر ختم ہو گئی۔ ان ہڑتالیوں کا یہ مطالبہ تھا کہ شعبہ انتظامات کے خلاف وزیر صاحب کے سامنے شکایات پیش کرنے کا حق دیا جائے۔

حکام اور پولیس کی قابلیت کی بدولت پاور ہاؤس کے تباہ کرنے کی سازش کا بھی عین وقت پر انکشاف ہو گیا۔ اور ہڑتال بھی جاری نہ رہ سکی۔ اور تقریباً ۱۲ لاکھ اہل شہر بجلی کی روشنی اور پانی کی تکلیفوں اور تقریباً ایک لاکھ مزدور بیکار ہونے سے محفوظ ہو گئے۔

گرفتاریاں

۵ اپریل کو مقامی پولیس نے کانپور ہندو مہا سبھا کے سکریٹری مسٹر بی ان بہارگوا اور ایک دوسرے کارکن مسٹر سندر لکھار کو قانون تحفظ عامہ کے ماتحت گرفتار کر لیا۔

۶ اپریل کو مقامی پولیس نے شہر میں قیام امن کی خاطر ۱۱ آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے جن میں ہندو مہا سبھا کے خاص خاص کام کرنے والے اور کل ہند زنانہ مسلم لیگ کی صدر بیگم سید اختر اور ایک میونسپل کمشنر مسٹر ظہور بھی شامل ہیں۔ یہ گرفتاریاں بھی قانون تحفظ عامہ کے ماتحت ہوئی ہیں۔

ان گرفتاریوں سے پہلے پولیس نے شہر کے مختلف حصوں میں کئی جگہ چھاپے مارے اور تلاشیاں لیں۔ ان گرفتاریوں میں وہ تین آدمی بھی شامل ہیں۔ جو ایک فوجی کارخانے میں ملازم تھے۔ اور وہ اس [illegible] سے متعلق پاکستان خبریں بھیجا کرتے تھے۔ اور ان کے مکانوں کی تلاشی لینے یہاں کے مکانات سے پاکستانی کتابیں اور مشکوک خطوط بھی برآمد ہوئے حکام اور پولیس تحفظ امن کے لئے پوری ہوشمندی کے ساتھ جد و جہد کر رہی ہے۔ موٹر سوار مسلح پولیس کا سارے شہر میں گشت ہو رہا ہے۔

اسلحہ کی چوری

۴ اپریل کو ہند پارلیمنٹ میں سردار بلدیو سنگھ وزیر دفاع نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کانپور کے ایک اسلحہ خانہ سے پانچ پستول۔ چار رائفل اور ۴۱۹ کارتوس حال ہی میں چوری ہوئے ہیں۔

انکم ٹیکس کے کاغذات چوری

۴ اپریل کو ہند پارلیمنٹ میں سوال و جواب کے دوران میں ان دستاویزوں کی چوری کا بھی ذکر آیا جو ایک کروڑ پتی فرم کے خلاف انکم ٹیکس کے مقدمہ کے متعلق تھیں۔ جو ایک انکم ٹیکس افسر کانپور سے بمبئی لے جا رہا تھا۔ لیکن یہ اصل دستاویزات نہیں تھیں۔ بلکہ ان کی نقلیں تھیں اور ان میں وہ نوٹ بھی تھے۔ جو افسر نے تیار کئے تھے۔ لیکن ان کی نقلیں پھر حاصل کر لی گئی ہیں۔

دو بم پائے گئے

۴ اپریل کی صبح کو خفیہ پولیس نے بانس منڈی کے ایک احاطہ میں دو بم پڑے پائے۔ یہ بم ہوائی جہاز سے پھینکے جانے والے گولوں کی طرح کے تھے۔

۳ لاکھ روپیہ

یو پی گورنمنٹ نے کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کو ۳ لاکھ روپیہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ بورڈ اس روپیہ سے پناہ گزینوں کے لئے مکانات اور دوکانیں بنائے۔

ٹکسٹائل ملوں کی تحقیقات

۵ اپریل کو کانپور ٹکسٹائل فیڈریشن کا ایک جلسہ پنڈت گنگا سہائے چوبے ایم ال اے کی صدارت میں ہوا۔ جس میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ یوپی ٹکسٹائل فیڈریشن صوبہ کے سوتی تجارت کی بگڑی ہوئی حالت کے پیش نظر تمام سوتی ملوں کی مل بندی چھٹنی اور زبردستی کام لینے کے سلسلہ میں جانچ کرنے کے لئے سات آدمیوں کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔

کمیشن کے مقرر کرنے کا مطالبہ

انڈین نیشنل ٹریڈ یونین کانگریس کے جنرل سکریٹری نے حکومت ہند سے درخواست کی ہے کہ وہ "وسیع اختیارات رکھنے والا" ایک کمیشن مقرر کرے۔ جو ملک کے کپڑے لوہے اور معدنی صنعتوں کے حالات کی تحقیقات کرے۔

اگر یہ کمیشن مقرر ہو گیا تو یہ مزدوروں سے زیادہ کام لینے کی صرف تدبیر ہی نہیں پیش کرے گا۔ بلکہ ایسی سفارشات بھی کرے گا جس سے خام اشیاء ضائع نہ ہوں۔ اشیاء کی تقسیم آسانی سے ہو جائے۔ درمیانی آدمی کی مداخلت کم ہو اور منیجنگ ایجنسی کے نظام کی جانچ پڑتال کے متعلق بھی یہ کمیشن سفارش کرے گا۔

ہوائیہ ۱۷ ویں سالگرہ

آسمان پر ہوائی جہاز دیکھے کے شور اور زمین پر تقریباً ۱۲ سو ہوائی جہازوں کے پریڈ کے دلچسپ نظارہ کے درمیان چکیری ہوائی اڈہ پر یکم اپریل کی صبح کو ہندوستانی ہوائیہ کی ۱۷ ویں سالگرہ منائی گئی۔ اس موقع پر یوپی کے گورنر مسٹر مودی نے ہوائی بازوں کے دستہ کی سلامی لی۔

گنیش ودیارتھی ہفتہ

آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی ہفتہ گنیش راج نیتک ودیالیہ کی طرف سے ۲۵ مارچ سے شروع ہو کر ۲ اپریل کو ختم ہوا۔ اس دوران میں شہر کے مختلف حصوں میں جلسے ہوئے۔ آخری جلسہ پھول باغ میں ہوا جس میں آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی بھی تشریف لانے والے تھے۔ لیکن [illegible] کی وجہ سے ہوائی جہاز نہ آ سکا اس لئے وہ تشریف نہ لا سکے۔

بابو لال جی۔ گوبند سہائے اور شبن لال جی تشریف لائے تھے۔ آپ لوگوں نے تقریریں بھی کیں۔

قومی ہفتہ

۶ اپریل سے ۱۳ اپریل تک کانگریس کی طرف سے قومی ہفتہ منایا جائے گا۔

مسٹر کرشن چندر

مسٹر کرشن چندر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دس روز کی چھٹی پر علاج کے لئے دہلی جا رہے ہیں ان کی جگہ پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ایچ سی سکسینہ کام کریں گے۔ آپ دہلی سنیچر کی رات کو روانہ ہو جائیں گے۔

جشن دنیاوی صحت

کانپور میونسپل بورڈ کے محکمہ صحت کی طرف سے یوم دنیاوی صحت کے جشن کے سلسلہ میں پھول باغ میں ایک بے بی شو ہوا جس میں پناہ گزینوں، چھوٹوں اور مزدوروں کے تقریباً دو ہزار بچوں نے شرکت کی۔ ڈپٹی منسٹر

سبز گول

امریکہ میں مرغیوں اور مرغوں پر ایک ایسی عینک کا تجربہ کیا جا رہا ہے جسے لگاتے ہی مرغے لڑنا چھوڑ دیں گے۔ اور پرامن بن جائینگے۔

یہ عینک سبز رنگ کی ہے۔ اور نفسیاتی طریقہ سے لڑاکو دماغ پر اثر ڈالتی ہے۔ اگر تجربہ کامیاب ہوگیا تو بڑے کام کی شے ہو جائے گی۔

اس سبز رنگ کی عینک کو ہر وہ شوہر خریدے گا۔ جس کی بیوی کافی تیز و طرار اور بات بات پر میاں کی ٹانگ لینے کی عادی ہوگی۔ تاکہ جیسے ہی بیوی کی جنگجوئی کو حرکت ہو میاں فوراً جیب سے عینک نکال کر بیوی کی آنکھوں پر لگا دے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بیوی دم بھر میں رام ہو جاوے گی۔ اور بجائے لڑنے کے میاں کی بلائیں لینے لگے گی۔

تجربہ کامیاب ہوتے ہی پہلا کام یہ کرنا چاہئے کہ ایک ایک عینک صدر ٹرومین مسٹر چرچل اور مارشل اسٹالن کو تحفتاً دے دی جائے۔ اور انہیں ہدایت کی جائے کہ ہر وقت عینک چڑھائے رہو تاکہ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بموں کی باتوں پر دھیان نہ جائے۔

اقوام متحدہ کے جنرل سکریٹری کے پاس سبز عینکوں کا ذخیرہ ہونا چاہئے۔ اور کچھ اسٹاک حفاظتی کونسل کے صدر کے پاس بھی ہونا چاہئے۔ یہ دونوں عہدے دار اپنے اپنے اداروں کے اجلاس کے وقت سبز عینکیں لے کر آئیں۔ اور جیسے ہی نمائندوں میں چونچیں شروع ہوں سبز عینک آنکھوں پر چڑھا دیں۔

ہندوستان ایک بڑا ملک ہے۔ اسے سبز عینکوں کی خرید پر کافی رقم خرچ کرنا پڑے گی۔

ہندوستان کو کچھ سبز عینکیں خرید کر پاکستان کو بھی دینا پڑیں گی۔ کیونکہ اس کی امن پروری کا ٹھیکہ بھی تقریباً ہندوستان ہی پر ہے۔

بنکے اچل

پنجاب کے مہاسبھا کے لیڈر پر پابندی

امرتسر ۳۰ اپریل۔ پنجاب کے قانون تحفظ امن عامہ کے مطابق پنجاب ہندو مہاسبھا کے صدر کیپٹن کیشو چند کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایک ہفتہ تک امرتسر کی میونسپلٹی کے حدود سے کہیں باہر نہ جائیں۔ کوئی تقریر نہ کریں۔ اور کوئی بیان نہ دیں۔

برما کے تین نئے وزیروں کی حلف برداری

رنگون ۳۰ اپریل۔ برما کے تین نئے وزیروں نے کل برمی صدر شاؤ شوے وتھ! اک کے مکان پر تین مختلف مذہبی کتابیں لے کر حلف برداری لیا۔

وزیر صحت عامہ بیناناگ اونن نے جو بودھ ہیں یا بودھ مذہب کی مقدس کتاب کیا کولے کر حلف لیا۔

وزیر امداد باہمی مسٹر ارچیبالڈ سیوکس جو عیسائی ہیں۔ انجیل اٹھاکر اور وزیر عدل دوکھن مونگ لات جو مسلمان ہیں۔ قرآن لے کر حلف لیا۔

برمی وزیر اعظم تھاکن نو اور کابینہ کے دوسرے وزیر حلف برداری کے وقت موجود تھے۔

سبھا کی قرارداد کی اشاعت پر

نئی دہلی۔ یکم اپریل۔ دہلی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے کہ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی جنرل کونسل اور ورکنگ کمیٹی کے جلسوں کی روئداد اور قرارداد دین شائع نہ کی جائیں۔

نکتہ چین اخبار سے تعلق

لکھنؤ ۲ اپریل۔ کانپور کے ایک کانگریسی مسٹر گیت رائے سکسینہ کو یوپی صوبہ کانگریس کمیٹی کونسل نے صوبہ کانگریس کمیٹی کی تمام ماتحت کانگریس کمیٹیوں سے

ادب لطیف

نالۂ محبت

ہرگز سرور انبساط! ایک مدت کی دعاؤں اور تمناؤں کے بعد تم آئے بھی تو کس طرح کہ زبانی کبھی نہ بیری سنی۔ میں نہیں جانتی۔ پاس کہنے کو کوئی بات تھی یا نہیں۔ لیکن میرے سینے میں تو ایک پوری داستان تھی پیارے انور! کیا تم اسی لئے آئے تھے۔ کہ میرے دل کی لگی کو بجھانے کی بجائے۔ اور بھڑکا کر چلے جاؤ میرے مجروح دل پر مرہم رکھنے کی بجائے۔ اس پر تیزاب اور جرکہ لگا کر چلے جاؤ۔ میرے مضطرب دل کو سکون عطا کرنے کے بجائے اس میں ایک قیامت برپا کر جاؤگے۔ تم جاتے جاتے یہ کہہ گئے کہ "میں خوب سمجھتا ہوں تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے"۔ تم نے مجھے اتنا موقع بھی نہ دیا کہ میں اس بدگمانی کو دور کر سکتی میں پوچھتی ہوں کہ اگر مجھے تم سے محبت نہیں ہے تو میں زندہ کس چیز کے سہارے ہوں۔ تم نے تو شاید نگاہ بھر کر میری طرف دیکھا بھی نہیں۔ پھر تمہیں کیا معلوم کہ میں تم سے دور ہو کر کیسے کیا ہوگئی ہوں۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ میں بیمار ہوں اور مجھے نسخہ بھی پلایا جا رہا ہے میں کسی سے کیسے کہوں حکیم صاحب نادان ہیں مجھے کوئی مرض نہیں مجھے کسی کی جدائی کا غم ہے۔ اگر تمہارا خیال ہے کہ میں اپنی خوشی سے یہاں ہوں تو بالکل غلط ہے میں تو سمجھی تھی کہ تم آئے ہو تو رخصتی کے لئے کہوگے۔ لیکن تم نے اس کے بارے میں ایک لفظ بھی نہ کہا۔ کیا یہ بات میرے کہنے کے لائق تھی۔ کیا میں کہتی کہ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گی۔ میرا دل تو چاہتا تھا کہ لیکن حیا بول پر مہر بن گئی۔ تم چلے گئے لیکن تمہاری صورت ایک آن کے لئے میری آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوئی۔ میں ہر وقت تمہارے ہی خیال میں کھوئی رہتی ہوں۔ تم واپسی ڈاک سے میرے خط کا جواب دو اور لکھو کہ کب تک آؤگے۔ (تمہاری ناہید)

دو سال کے لئے اس الزام میں معطل کر دیا ہے۔ کہ ان کا تعلق کانپور کے ایک ہفتہ وار ہندی اخبار رام راج سے ہے جو کانگریس اور کانگریسیوں کو بدنام کرنے والے مضامین شائع کرتا ہے۔

یوپی کانگریس کمیٹی کے ایک حالیہ ہدایت نامہ میں کانگریسیوں کو کسی ایسے اخبار سے تعلق رکھنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ جو کانگریس اور کانگریسیوں کو بدنام کرنے والے مضامین چھاپتا ہو۔

سومالی لینڈ پر اٹلی کا قبضہ

موگا ڈیشو۔ سومالی لینڈ یکم اپریل۔ آج اطالوی سومالی لینڈ کا نظم و نسق اقوام متحدہ کی تولیت کی زیر نگرانی اٹلی کے سپرد کر دیا گیا۔ برطانی جھنڈے کو اتارنے اور اٹلی کے جھنڈے کی پرچم کشائی کی رسم دیکھنے کے لئے ہزاروں تماشائی جمع ہوگئے۔

اس رسم کی ادائیگی کے بعد سومالی لینڈ میں برطانیہ کا دس سالہ نظم و نسق ختم ہوگیا۔ سومالی لینڈ پر برطانیہ نے گذشتہ جنگ میں افریقہ کی مہم کے دوران میں قبضہ کر لیا تھا۔

صدر جمہوریہ ہند کو شاہ ایران کا تار

نئی دہلی یکم اپریل۔ صدر جمہوریہ ہندوستان کو شاہ ایران محمد رضا پہلوی نے مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے "میں نئے سال کی مبارکباد کے تار کا بے حد شکر گذار ہوں۔ اور آپ کی ذاتی صحت و نیز حکومت ہند اور ہندوستانی عوام کی خوشحالی کا خواہاں ہوں"

سمالی لینڈ کا نظم و نسق اٹلی کے سپرد

لندن۔ یکم اپریل۔ آج دفتر خارجہ سے اعلان کیا گیا ہے کہ اطالوی سمالی لینڈ کا نظم و نسق برطانیہ نے مورڈ شو میں حکومت اٹلی کو منتقل کر دیا ہے۔

انوکھی دنیا

چھاپہ کی ایجاد

(مسٹر حبیب احمد خان)

چھاپہ کی ایجاد کا دعویٰ اہل ہالینڈ اور اہل جرمنی دونوں کرتے ہیں مگر تحقیق یہ ہے کہ موجد اس کا ہالینڈ ہے۔ البتہ اہل جرمنی نے اس کو رونق و ترقی دی ہے کہتے ہیں کہ ۱۴۳۰ء میں ایک شخص نے بطور تفنن درخت پر کچھ نقش و نگار کھود دے۔ اور سیاہی لگا کر کاغذ پر چپکا دیا۔ اس کاغذ پر اچھے خاصے نقش اٹھے۔ پھر تو لکڑی کھود کر چھاپنے کا رواج ہوگیا۔

بارہ سال کے بعد ایک شخص جو چھاپہ کا ملازم تھا۔ ہالینڈ سے بھاگ کر جرمنی آیا۔ اور اپنے ساتھ چھاپہ کے آلات چرا کر ساتھ لایا۔ اور یہاں اس صنعت کو لکڑی جلد گھستی ہے۔ اور حرف خراب ہو جاتے ہیں تو سیسے پر حرف بنانے کی ترکیب نکالی۔ مگر اس طرح حرفوں کو کندہ کرنے میں بھی بہت وقت صرف ہوتا تھا۔ پھر اس نے ایک اور شخص کو اپنا شریک حال بنالیا۔ اس شخص نے اول اول فولادی حرف تیار کئے اور ان کا ٹھپہ تانبے پر اٹھایا۔ اس طرح تانبے کا قالب بنا کر اس میں سیسے کے حروف ڈھالنے لگے پھر تو پھر چھاپنے میں آسانی ہوگئی۔

انگلستان میں یہ صنعت ۱۴۷۰ء سے شروع ہوئی ہے۔ مگر آکسفورڈ کے مدرسے میں بعض کتب ۱۴۶۸ء کی مطبوعہ بھی ملتی ہیں۔

انگلستان میں چھاپے کے آنے کا قصہ یوں مشہور ہے کہ شاہ انگلستان نے ایک بھروسہ کے قابل ملازم کو بہت سی رقم دیکر ہالینڈ روانہ کیا۔ تاکہ کسی تدبیر سے اس صنعت کو حاصل کرے۔ اس نے بھیس بدل کر کچھ عرصہ تک اس ملک میں قیام کیا۔ کیونکہ اس وقت تک یہ صنعت غیروں سے مخفی رکھی جاتی تھی۔ اور اگر معلوم ہوتا کہ کوئی شخص غیر ملک کا اس کو سیکھنے آیا ہے تو وہ اس قصور پر قید کر دیا جاتا تھا۔ غرض انگلستانی عیار نے اپنی حسن تدبیر سے چھاپہ خانہ کے ایک ملازم کو جو اس فن سے بخوبی واقف تھا۔ بلالیا اور بہت سا روپیہ دیکر اس کو انگلستان آنے پر رضا کیا ایک روز خفیہ طور پر یہ دونوں آدمی شہر سے نکلے اور سمندر کے ساحل پر پہونچ کر اس جہاز میں سوار ہوگئے جو شاہ انگلستان کی طرف سے اس خدمت کے واسطے تیار کیا گیا تھا۔

جب چھاپہ کا ہنر مند انگلستان جا پہنچا تو بادشاہ نے لندن میں چھاپہ خانہ کا بنانا مصلحت نہ جان کر اس کاریگر کو آکسفورڈ میں بھیج دیا۔ جہاں اس نے کارخانہ کی بنا ڈالی۔ اور چند انگریزوں کو یہ صنعت سکھایا پھر تو روز بروز اس عجیب اور مفید صنعت کا رواج بڑھتا گیا۔ اور بہت کچھ اس میں ترقی ہوئی۔

یہاں تک کہ آجکل چھاپہ کی کلیں بخاری انجن کے ذریعہ سے چلائی جاتی ہیں۔ اور ایک روز میں اتنا کاغذ چھاپ دیتی ہیں کہ جتنا ہاتھ کی کلیں مہینوں میں نہ چھاپ سکیں۔ انگریزوں کی بدولت یہ صنعت ہندوستان میں پہنچی۔ اور اس کی برکت سے کتب کی وہ ارزانی ہوئی کہ ہر ادنیٰ اور غریب شخص بھی کتاب خرید سکتا ہے۔

مہاسبھا کے لیڈروں کا دہلی سے اخراج

نئی دہلی یکم اپریل۔ ہندو مہاسبھا کے صدر ڈاکٹر بی ان کھرے کو دہلی سے خارج کر دیا گیا ہے۔ چار ہندو مہاسبھائی لیڈر مہنت ڈگوجے ناتھ۔ ڈاکٹر دی ایس ہندا چاری۔ مسٹر ایس وی ان دانا دے اور مسٹر وی جی دیش پانڈے کو بھی دہلی سے چلے جانے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

مہنت ڈگوجے کو سواسب کو ناگ پور لے جایا جا رہا ہے

پردۂ فلم

پردۂ سیمیں کا ستارہ

نمی (NIMMI)

از جناب پی۔ کے جوشی صاحب

اگر پردہ سیمیں کے نکتہ چین حضرات کو سال گذشتہ کا بہترین نیا چہرہ قرار دینے کو کہا جائے تو ممکن ہے کہ ان کا انتخاب اداکارہ نمی پر ہو۔ نمی۔ وحیدن بائی کی بیٹی ہے۔ اور ایکٹرس جیوتی کی بھانجی۔ وہ اب نمی کے اس انڈسٹری میں آجانے سے پوری ہوگئی ہے ہاں مگر توازن میں فرق ضرور ہے۔ کیونکہ جہاں وحیدن سریلی اور وجد آور آواز رکھتی تھی۔ وہاں نمی نمایاں سکس اپیل سے آراستہ ہے نمی کا چہرہ کافی خوبصورت ہے۔ چمکیلی آنکھیں خمدار پلکیں۔ اور خوشنما ماتھا اس کی خوبصورتی بڑھاتے ہیں۔ مگر اس کی قدرے چپٹی ناک بدزیب دکھائی پڑتی ہے۔ اس کی آواز میں ایک خاص ترنم ہے۔ جو کہ کانوں میں گدگدی پیدا کرتا ہے۔ یقیناً یہ وصف اسے اپنی مشہور گانے والی ماں سے ورثہ میں ملا ہے۔ نمی کا قد چھوٹا ہے مگر یہ اس کے اداکاری کے عروج پر پہنچنے میں حائل نہیں ہو سکتا۔

نمی کی سکس اپیل ہی اس کا سب سے بڑا حربہ ہے فلم برسات میں اس کے تمام پارٹ پر اس کی سکس اپیل ہی تو چھائی ہوئی تھی۔ گو ابھی تک اس کی اداکاری صرف ایک ہی فلم میں دیکھنے میں آئی ہے مگر یہ وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اس کی اداکاری کافی اچھی ہے۔

ان دنوں نمی بیک وقت چار فلموں میں کام کر رہی ہے۔ ایک نئے چہرے کے لئے اس سے زیادہ کامیابی کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ "نمی" کو جب بھی کسی بلند پایہ ڈائرکٹر کے زیر کام کرنے کا موقع ملا۔ تو بہت ممکن ہے کہ وہ بھی گیتا بالی اور ریحانہ کی طرح چمک اٹھے!

جنگی سامان پاکستان کو بالواسطہ ملتا ہے!

کراچی یکم اپریل۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے آج بیان پارلیمنٹ میں کہا ہے کہ ہماری فوج کی ضروریات کے فراہم کرنے میں ہم کو برطانی حکومت سے بڑی قیمتی مدد مل رہی ہے۔

ان سے سوال کیا گیا تھا کہ برطانی کارخانے اور برطانی حکومت کچے مال فوجی ذخائر اور سامان کی فراہمی میں پاکستان کے مقابلہ میں ہندوستان کے ساتھ ترجیحی برتاؤ کرتے ہیں۔

وزیر اعظم نے جواب دیا۔ جنگی ذخائر ہم کو براہ راست برطانی کارخانوں سے نہیں ملتے۔

تین ارب ڈالر سے زیادہ کی منظوری

واشنگٹن یکم اپریل۔ امریکی ایوان نمایندگان نے کل رات کو عالمی امداد کے لئے ۳ ارب، ۶ کروڑ ۴۲ لاکھ ۵۰ ہزار ڈالر کی منظوری دی جس میں یورپ کے لئے تیسرے سال کی مارشل امداد اور پسماندہ ممالک کے لئے صدر ٹرومین کی چار نکاتی امداد کی رقمیں بھی شامل ہیں

ہندوستان اور چین کے سفرا

نئی دہلی یکم اپریل۔ چین کی عوامی حکومت نے اس بات کی منظوری دے دی ہے کہ ہندوستان سردار کے ایم پانیکر کو اپنا سفیر بنا کر پیکنگ بھیج سکتی ہے۔ اسی طرح ہندوستان بھی اس پر رضامند ہوگیا ہے۔ کہ جنرل یوان جنگ سین کو چینی سفیر کی حیثیت سے نئی دہلی بھیج دے۔

یوپی میں سفینہ لاہور کا داخلہ بند

لکھنؤ۔ حکومت اتر پردیش نے اس ریاست میں روزنامہ سفینہ لاہور کا داخلہ ممنوع قرار دیدیا ہے۔

دہلی میں پاکستان کے وزیر اعظم کی آمد

[illegible]

اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ... [illegible]

پہونچے۔ مسٹر لیاقت علی خاں جوں ہی اپنے جہاز سے ... جس پر پاکستان اور ہندوستان کا جھنڈا لہرا رہا تھا پنڈت نہرو نے نہایت گرمجوشی سے ان کا مصافحہ کیا۔ اور ان کے ساتھ کھڑے ہو کر بہت سی تصویریں کھچوائیں۔

پنڈت نہرو نے پاکستانی وزیر اعظم کا اعلیٰ افسروں اور غیر ملکی سفرا سے تعارف کرایا۔ جن میں ہندوستان میں برطانی ہائی کمشنر سر آرچی بالڈ ناٹی اور ہندوستان میں سیلون کے ہائی کمشنر سر ارونا مہادیو بھی شامل تھے۔ صدر جمہوریہ ہند کی نمائندگی ان کے کرنل بی چٹرجی کر رہے تھے۔

ہندوستان میں پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر محمد اسمٰعیل اور مشرقی پنجاب کے چیف سکریٹری مسٹر عزیز احمد بھی ہوائی اڈے پر موجود تھے۔ مسٹر عزیز دونوں وزرائے اعظم کی گفتگو میں شرکت کرنے کے لئے دہلی آئے ہوئے ہیں۔

بہت سے اخبار نویسوں نے مسٹر لیاقت علی خاں کو گھیر لیا۔ پاکستانی وزیر اعظم نے بہت سے اخبار نویسوں کو پہچانا اور ان سے ہنس کر بات کی۔ انہوں نے کہا کہ ان کا سفر آرام دہ رہا۔ وہ اگرچہ پندرہ منٹ دیر سے روانہ ہوئے تھے۔ لیکن وقت پر پہنچ گئے۔ وہ دو سال بعد دہلی آئے ہیں۔ اور اپنے پرانے دوستوں کو دیکھ کر خوش ہوئے۔

گورنمنٹ ہاؤس پہونچنے پر صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ان کا استقبال کیا۔ اس کے بعد پنڈت نہرو اور وہ صدر جمہوریہ کے مطالعہ میں چلے گئے۔ کچھ خورد و نوش کے بعد پاکستان کے وزیر اعظم شمالی کورٹ کے کمروں میں منتقل ہوگئے۔

نہرو۔ لیاقت گفت و شنید

نئی دہلی ۲ اپریل۔ پنڈت نہرو اور مسٹر لیاقت علی خاں میں آج ۳ بجے سہ پہر کو ملاقات ہوئی۔ اور گفت و شنید کا سلسلہ دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ سرکاری حلقوں کے بیان کے مطابق اس ملاقات کے وقت کوئی اور شخص موجود نہیں تھا۔ دونوں وزرائے اعظم نے مزید گفت و شنید کے طریق کار اور پروگرام کے متعلق مشورہ کیا۔

شام کے وقت وزیر اعظم لیاقت علی خاں راج گھاٹ گئے۔ اور انہوں نے مہاتما گاندھی کی سمادھی پر پھول چڑھائے۔ سمادھی سے واپس آنے سے قبل مسٹر لیاقت علی خاں دو منٹ تک خاموش کھڑے رہے۔

سمادھی پر سکریٹری جنرل مسٹر محمد علی خارجہ سکریٹری مسٹر اکرام اللہ پاکستان کے ہائی کمشنر مقیم ہندوستان مسٹر محمد اسمٰعیل نے بھی ہار چڑھائے۔

مسٹر لیاقت علی کے ہمراہ صدر کے فوجی سکریٹری کرنل بی چٹرجی اور محکمہ امور خارجہ کے ایک اعلیٰ افسر مسٹر کپور راج گھاٹ گئے تھے۔ راجگھاٹ پہونچنے پر مسٹر لیاقت علی خاں کا صوبہ دہلی کے کمشنر مسٹر شنکر پرشاد نے خیر مقدم کیا۔ شب کا کھانا مسٹر لیاقت علی خاں نے صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد کے ہمراہ کھایا۔ اس موقع پر کابینہ کے وزرا کے علاوہ ہندوستان اور پاکستان کے ہائی کمشنر اور لیک سکسس کے ہندوستانی مندوب مسٹر بی این راؤ بھی موجود تھے۔

یوپی جرنلسٹ فیڈریشن کا اجلاس

لکھنؤ۔ یکم اپریل۔ یوپی ورکنگ کمیٹی کی جرنلسٹ فیڈریشن کے جنرل سکریٹری مسٹر خواجہ لاشکہ نے اعلان کیا ہے کہ ۷ اور ۸ مئی کو بریلی میں فیڈریشن کا تواں سالانہ اجلاس ہوگا جس کی صدارت جنرلسٹ فیڈریشن کے صدر مسٹر این رگھوناتھن ... کریں گے۔

کانفرنس میں پیش کرنے والی تجویزوں کی اطلاع جنرل سکریٹری کو ۲۵ اپریل تک بھیج دینا چاہیئے!

پونا یونیورسٹی کے وائس چانسلر

پونا یکم مارچ۔ پونا یونیورسٹی کورٹ کے ایک جلسہ میں ڈاکٹر ایم آر جیکر متفقہ طور پر آئندہ ۳ سال کے لئے دوبارہ وائس چانسلر منتخب کئے گئے ہیں۔

اقوالِ زریں

غصے کی آگ مہربانی کے پانی سے بجھ سکتی ہے نہ کہ سخت کلامیوں کی تیلیوں سے۔

جھوٹ بولنے کی عادت ڈالنا آسان ہے مگر اُسے چھوڑنا مشکل ہے۔

تمہارا وقت روپیہ سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ روپیہ وقت نہیں خرید سکتا۔

تمہارا دل آئینہ ہے۔ اس پر گناہ کا دھبہ نہ پڑنے دو۔

تمہارا چال چلن ہی سچا دوست ہے۔ اسے ضائع نہ ہونے دو۔

دشمنی بھائیوں کو بھی جدا کر دیتی ہے مگر محبت غیروں کو اپنا لیتی ہے۔

دوستی جس سے کرو پہلے اس کے خاندان اور کیرکٹر کے متعلق تحقیقات کر لو۔

نیکی کبھی ضائع نہیں ہوتی۔

غریبوں کی امداد کرنے والا انسان جہان میں سرخرو ہوتا ہے۔

موجِ تبسم

نوکر۔ (مالک دوکان سے) جناب وہ خریدار مجھے دھوکا دینا چاہتا ہے۔ میں نے اسے الو بنا دیا۔

مالک۔ تم نے کیا کیا؟

نوکر۔ جناب! اس نے ایک کھوٹا روپیہ چلانا چاہا۔ میں نے اس کے بیچ میں وہ کھوٹا روپیہ بھی اس کے حوالہ کر دیا۔

زید۔ ایکٹریس کسے کہتے ہیں۔

بکر۔ جو بقول لاہوری مجسٹریٹ کے ہمارے تمدن کو سانچے میں ڈھال سکے۔

مجسٹریٹ۔ مجرم سے۔ تمہیں بار بار جرم کرتے شرم نہیں آتی۔

مجرم۔ اس میں شرم کا ہے کی میں نے جتنی بار جرم کیا۔ آپ نے اتنے ہی بار مجھے جیل بھیجا ہے۔

استاد۔ تاریخ کا سبق دیتے ہوئے۔ اگر نپولین کو واٹرلو کی جنگ میں فتح ہوتی تو۔

شریر طالب علم۔ تو آج یہ سوال پیدا نہ ہوتا۔

مالکہ موٹر ڈرائیور سے۔ اپنے نام کا ابتدائی اور آخری لفظ بتاؤ۔ ڈرائیور۔ پیارے لال

مالکہ۔ آپ تشریف لے جائیں۔ میں آپ کو پیارے لال کہنے سے رہی

عجیب و غریب

شوہر کو پندرہ سال قید میں رکھا

لسبن۔ یہاں کے اخباروں نے یہ خبر شائع کی ہے کہ جنوبی پرتگال کے ایک گاؤں میں ایک عورت نے اپنے شوہر کو پندرہ برس قید میں رکھا۔

خبر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ رہنے وقت پر مہیا کی ہوئی کال کوٹھری انسان کے بجائے ایک سور کے لئے زیادہ موزوں تھی۔ پولیس نے اس مصیبت زدہ شوہر کو رہا کر دیا ہے۔

بیوی کو لڑکی بنا لیا

ٹوکیو۔ کہا جاتا ہے کہ ۶۹ سالہ ایک جاپانی نے درخواست دی ہے کہ اسے اپنی بیوی کو لڑکی بنانے کی اجازت دی جائے۔ تاکہ وہ دوسری شادی کر سکے اس کی بیوی خاندان کو خیرباد کہہ کر نہ چلی جائے۔

رجسٹریشن محکمہ نے اس درخواست پر یہ کہہ دیا ہے کہ اگر درخواست دہندہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ اس سن رسیدہ جاپانی نے یہ اعتراف کیا ہے کہ اسے ایک ۵۰ سالہ عورت سے محبت ہے۔ اس کی موجودہ بیوی کی عمر ۶۳ سال ہے

کراچی ۲ اپریل۔ کراچی کے مشہور انگریزی اخبار ڈان کا نام اب ہیرلڈ ہو گیا ہے۔ اور اسکا اردو کا جو ایڈیشن نکلتا ہے۔ اسکا نام اب نقیب ہوگا۔ اور اس کے گجراتی ایڈیشن کا نام پاکستان۔

افسانہ

موپاسان کی کہانی

اشارہ

(از جناب ابراہیم زبیری صاحب)

نرگس مشہور پارسی نائٹ کی صاحبزادی اپنے معطر کمرہ میں نرم اور چوڑے بستر کی آغوش میں تنہا اطمینان کی نیند سو رہی تھی۔ یکایک شور سے اس کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے اپنی عزیز ترین سہیلی اور چچیری بہن کی آواز پہچان کر۔ فیروزہ جو کہ اس کی خادمہ سے اندر آنے کی ضد کر رہی تھی۔

نرگس اٹھی۔ اس نے چٹخنی کھول دی۔ اور پردہ اٹھا کر بولی۔ تم اتنے سویرے کیسے آگئیں۔ فیروزہ ابھی نو بھی نہیں بجے۔

فیروزہ بہت پریشان معلوم ہوتی تھی۔ بولی۔ بتاتی ہوں۔ میں سخت پریشان ہوں۔

"اندر آجاؤ"

فیروزہ کمرے میں چلی گئی۔ نرگس کود کر اپنے بستر میں گھس گئی۔ خادمہ نے کھڑکیاں کھول دیں۔ تازہ ہوا اور اندر روشنی آنے لگی۔ خادمہ کے جانے کے بعد نرگس نے کہا: "ہاں اب بتاؤ"

فیروزہ رونے لگی۔ اس کی آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب جاری ہو گیا۔ اور وہ زیادہ دلفریب نظر آنے لگا۔ وہ ہکلا کر بولی۔۔ ایک خوفناک بہت ہی خوفناک حادثہ میرے ساتھ پیش آیا ہے۔ میں رات بھر نہیں سوئی ہوں۔ ایک منٹ کے لئے بھی دیکھو۔ میرا دل کیسا دھڑک رہا ہے

اور اپنی سہیلی کا ہاتھ لے کر اس نے اپنے سینہ پر رکھ لیا۔ اس کا دل واقعی دھڑک رہا تھا۔ وہ کہتی رہی یہ حادثہ کل سہ پہر کے وقت ہوا۔ تم نے میرا مکان تو دیکھا ہی ہے۔ اور میری وہ نشست گاہ بھی جہاں میں ہمیشہ بیٹھتی ہوں جہاں سے سمندر کا نظارہ دل فریب ہے۔ مجھے کھڑکی کے پاس کرسی رکھ کر بیٹھنا بہت پسند ہے تاکہ میں راہ چلتے لوگوں کو دیکھ سکوں۔ اسٹیشن جانے والی سڑک پر بہت رونق رہتی ہے مجھے یہ پسند ہے۔ بہرحال کل میں ایک آرام کرسی پر کھڑکی کے قریب بیٹھی تھی۔ کھڑکی کھلی تھی۔ اور میرے ذہن میں اس وقت کچھ نہ تھا۔ صرف تازہ ہوا سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ تمہیں خیال ہے کہ کل موسم کتنا خوشگوار تھا

یکایک سڑک کی دوسری طرف میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے مکان کی کھڑکی پر بیٹھی تھی وہ سرخ لباس پہنے تھی میرا لباس ارغوانی تھا۔ جو کہ مجھے بہت پسند ہے۔ میں اس عورت کو نہیں جانتی۔ وہ شاید کوئی نئی کرایہ دار ہے۔ جس کو آئے ہوئے صرف ایک ہی مہینہ ہوا ہے۔ لیکن میں نے پہلی ہی نظر میں اندازہ لگا لیا کہ وہ اچھی عورت نہیں ہے۔ پہلے تو مجھے اس کو اس طرح کھڑکی پر بیٹھا ہوا دیکھ کر اس سے نفرت سی ہوگئی۔ لیکن پھر رفتہ رفتہ اسے دیکھنے میں دلچسپی پیدا ہونے لگی۔ وہ اپنی کہنیاں لٹکائے ہوئے مردوں کو گھور رہی تھی۔ اور مرد اسے گھور رہے تھے۔ تقریباً سب ہی یہ معلوم ہوتا تھا کہ جس طرح کتا اپنے شکاری کو سونگھا کرتا ہے۔ اسی طرح تمام مرد وہاں ہو کر اس کی موجودگی سے آگاہ ہو جاتے تھے۔ اس لئے وہ یکایک سر اٹھا کر آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ کہہ لیتے تھے۔ وہ گویا کہتی آتے ہو۔

وہ جواب دیتے وقت نہیں ہے۔ یا کسی اور روز یا روپیہ نہیں ہے۔ یا بعض دور ہو نڈی۔

تم اندازہ نہیں لگا سکتیں نرگس کہ اس کے پیشہ کے ان حیلوں اور فریب کو دیکھنا کس قدر عجیب تھا۔ کبھی وہ جلدی سے کھڑکی بند کر دیتی تھی۔ اور میں کسی مرد کو اس کے دروازہ میں جاتے دیکھتی وہ مردوں کو بالکل اس طرح پھانس لیتی تھی جس طرح کہ ایک مچھیرا سادہ لوح مچھلی کو۔ میں نے دیکھا اپنی گھڑی میں کہ وہ دس پندرہ منٹ تک ساتھ رہتے تھے۔ اس سے زیادہ نہیں ..... یہ معلوم ہوتا تھا کہ میں اس کھڑکی کو دیکھتے دیکھتے خود مسحور ہو گئی ہوں۔

"میں حیران تھی کہ یہ کیا کرتی ہے جس سے لوگ اس قدر آسانی سے اس کا مطلب سمجھ جاتے ہیں۔ کیا وہ اپنے سر سے اشارہ کرتی ہے۔ یا اپنا ہاتھ ہلا کر ان کی طرف دیکھتی ہے۔

میں نے اپنی دوربین نکال لی تاکہ اس کی کارروائی کو اچھی طرح دیکھ سکوں۔ یہ کام بہت آسان تھا پہلے ایک نظر پھر ہلکا تبسم اور پھر سر کی ایک بہت ہلکی جنبش جس کا مطلب تھا آتے ہو۔ لیکن یہ جنبش اتنی ہوشیاری سے ایسی ناگہانی کہ واقعی یہ بہت مہارت کا کام تھا۔

اور میں متعجب تھی۔ کیا میں بھی اسی ہوشیاری سے ایسا کر سکتی ہوں؟ وہ نڈر اور خوش اسلوب کام؟ کیوں کہ یہ کام بہت خوش اسلوبی سے کرنے کا تھا۔

میں نے آئینہ کے سامنے جا کر کوشش کی یقین کیجئے کہ میں نے اس سے بھی بہتر کیا بہت بہتر۔ میں بہت خوش ہوئی۔ اور اپنی جگہ واپس آگئی۔ اب اس کے پاس کوئی نہ جا رہا تھا۔ بیچاری لڑکی وہ واقعی بدقسمت تھی۔ اس طرح گذر اوقات کرنا بہت تکلیف دہ تھا۔

اب سب لوگ میری طرف والی شاہراہ پر چل رہے تھے اس لئے کہ سورج کا رخ بدل گیا تھا۔ ایک کے پیچھے ایک آتا رہا۔ نوجوان اور بوڑھے۔ کالے اور خوش شکل اس میں بعض بہت حسین تھے۔ میرے اور تمہارے شوہر سے بہت بہتر۔ تمہارے پہلے شوہر سے جسے تم طلاق دے چکی ہو ..... !

میں نے سوچا۔ اگر میں ان لوگوں سے اس طرح اشارہ کروں تو کیا وہ سمجھ سکیں گے۔ اور پھر مجھے یہ احمقانہ خواہش ہوئی کہ میں اشارہ کروں۔ احمقانہ خواہش بہن ایسی خواہش جس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ مجھے ایک ڈاکٹر نے بتایا کہ ہم عورتوں میں بندروں کی سی روح ہوتی ہے ہم ہمیشہ کسی کی نقل اتارتے ہیں۔ ہم اپنے عاشقوں اور دوستوں شوہروں کی نقل کرتے ہیں۔ ان کا طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔ ان کے بولنے کا طریقہ۔ ان کے الفاظ۔ ان کی وضع ان کی ہر چیز ..... یہ کتنی حماقت ہے۔

بہرحال جب مجھے کوئی کام کرنے کی بہت زیادہ خواہش ہوتی ہے تو میں اس کام کو ضرور کرتی ہوں۔ لہٰذا میں نے سوچا۔ اب میں ان میں سے ایک پر مشق کروں گی صرف ایک یہ دیکھنے کے لئے کیا ہوتا ہے۔ میرا کچھ نہیں ہو سکتا کچھ بھی نہیں۔ میں مسکراؤں گی بس۔ اور پھر میں اس کو دوبارہ نہ دیکھوں گی۔ اور اگر دیکھوں بھی تو اسے نہ پہچانوں گی۔ اور اگر وہ مجھے پہچان بھی لے تو میں اس سے لاعلمی ظاہر کر دوں گی۔

میں ان میں سے انتخاب کرنے لگی۔ میں ایک بہت اچھا آدمی چاہتی تھی۔ واقعی ایک اچھا آدمی یکایک میں نے ایک دراز قد خوبصورت آدمی کو دیکھا۔ تمہیں معلوم ہے مجھے خوبصورت آدمی پسند ہیں۔

"میں نے اس کی طرف دیکھا اس نے مجھے دیکھا میں مسکرائی وہ بھی مسکرایا۔ میں نے اسے اشارہ کیا۔ بہت ہی ہلکی جنبش اس نے سر ہلایا۔ "ہاں ..... اور جانتی ہو۔ کیا ہوا۔ وہ میرے دروازے پر پہنچ گیا۔ میں گھبرا گئی! ذرا سوچو وہ میرے نوکر سے بات کر رہا تھا رستم سے جو کہ میرے شوہر کا بہت نمک خوار ملازم ہے ...... میں نے سوچا رستم یقیناً سمجھے گا کہ میں اس کو جانتی ہوں میں کیا کر سکتی تھی۔ کیا کہہ سکتی تھی۔ وہ ایک منٹ میں گھنٹی بجائے گا۔ میں نے سوچا کہ سب سے اچھی ترکیب یہ ہوگی کہ بھاگ کر اس سے کہہ دوں کہ وہ غلطی کر رہا ہے۔ اور اس سے درخواست کروں کہ وہ چلا جائے۔ وہ ایک عورت پر رحم کرے گا۔ ایک بے بس عورت پر میں دروازے کی طرف بھاگی۔ میں نے اس سے ہکلا کر کہا چلے جایئے۔ آپ غلطی کر رہے ہیں۔ میں ایک باعزت عورت ہوں۔ ایک شادی شدہ عورت۔ یہ ایک مغالطہ ہے۔ ایک خوفناک مغالطہ۔ مجھے ایک دوست کا شبہ ہوا تھا۔ جو آپ کا ہمشکل ہے۔ مجھ پر رحم کیجئے۔

"اس نے قہقہہ لگایا اور بولا" پیاری میں تمہارا مطلب اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم شادی شدہ ہو۔ لہٰذا تم کو دس کے بجائے بیس روپیہ ملیں گے۔ اب مجھے راستہ بتاؤ۔ اور اس نے مجھے ایک طرف ہٹا کر دروازہ بند کر دیا۔ میں اس کے سامنے کھڑی تھی۔ میں سخت پریشان تھی۔ اس نے مجھے پیار کیا۔ میری کمر میں ہاتھ ڈال کر ڈرائنگ روم میں لے گیا۔ اور پھر اس نے چاروں طرف دیکھنا شروع کیا۔ گویا کہ مکان خریدنے آیا تھا۔ اس نے کہا تمہارا مکان بہت اچھا ہے۔ اور آرام دہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آجکل تم بہت تنگی میں ہو۔ جو اس طرح کھڑکی پر بیٹھتی ہو ..... !

میں پھر اس سے منت کرنے لگی۔ چلے جایئے میرا شوہر آتا ہوگا۔ اس کے آنے کا وقت ہو گیا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں۔ آپ کو سخت غلطی ہوئی ہے۔ ... اس نے اطمینان سے کہا "میری پیاری تم بہت بناچکی۔ اگر تمہارا شوہر آجائے گا تو میں اسی شراب پینے کے لئے پانچ روپیہ دیدوں گا۔ اس نے فریدوں کی تصویر آتشدان پر رکھی دیکھی۔ اور بولا۔ یہی تمہارا شوہر ہے۔

"ہاں یہی ہے"

"یہ تو اچھا خاصہ بیوقوف معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ کون ہے۔ تمہاری کوئی سہیلی ۔" نرگس وہ تمہاری تصویر تھی۔ میں ہکلائی۔ ہاں یہ میری سہیلی ہے یہ تو بہت حسین ہے۔ تم مجھے اس سے ملانا۔

اب وہ گھڑی پانچ بجانے والی تھی ......

فریدوں ساڑھے پانچ بجے آتا ہے ..... اگر وہ اس کے جانے سے پہلے آگیا تو کیا ہوگا پھر ...

پھر ... میں گھبرا گئی ...... میں نے سوچا سوچتی رہی ...... سب سے بہتر یہ ہوگا کہ .. کہ ...... اس سے چھٹکارا پالوں ..... جتنی جلدی بھی ہو سکے ...... جتنی جلدی بھی یہ ختم ہو جائے ..... سمجھیں .... اور اس لئے .. کیوں کہ ایسا ہونا تھا ...... وہ بغیر اس کے نہ جاتا۔ لہٰذا میں نے ڈرائنگ روم کا دروازہ بند کر لیا۔

نرگس ہنسنے لگی اس سے ہنسی ضبط نہ ہوتی تھی۔ اس نے سر اپنا تکیہ میں چھپا لیا کچھ دیر وہ ہنسی ضبط کر کے بولی۔

اور وہ بہت خوبصورت آدمی تھا۔"

"ہاں بہت خوبصورت"

"اور تم مطمئن نہیں ہو"

لیکن ... لیکن ... ذرا سوچو اس نے کہا کہ وہ کل پھر آئے گا۔ اسی وقت اور میں بہت پریشان ہوں۔ تم کو اندازہ نہیں ہوتا وہ کتنا ضدی ہے۔ میں کیا کروں گی؟

نرگس اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اور سوچنے لگی۔ پھر اس نے کہا۔ اس کو گرفتار کرا دو۔

فیروزہ دنگ رہ گئی اور بولی! تم کیا کہہ رہی ہو۔ تم کیا سوچ رہی ہو۔ اس کو گرفتار کرا دوں۔ کس بنا پر

اوہ یہ بہت آسان ہے تم پولیس کمشنر کے پاس جاؤ۔ اس سے کہو کہ تم کو ایک شخص تین مہینے سے پریشان کر رہا ہے۔ اور اس نے انتہا یہ کی کہ کل تمہارے مکان میں زبردستی گھس آیا۔ اور اس نے دھمکایا ہے کہ وہ کل پھر آجائے گا۔ اس لئے تم پولیس کا تحفظ چاہتی ہو۔ وہ تم کو دو سپاہی دے گا جو اسے گرفتار کر لیں گے۔

"لیکن فرض کرو کہ وہ بتا دے کہ .....

لیکن اس کا کوئی یقین نہ کرے گا۔ بیوقوف جبکہ تم پولیس کو ایک مرتبہ اپنا واقعہ سنا چکی ہوگی وہ تم پر یقین کریں گے۔ اس لئے کہ تم ایک باعزت عورت ہو شبہ سے دور۔

"مگر میں ایسا کرنے کی ہمت نہیں رکھتی۔ تم کو ایسا ضرور کرنا چاہیئے۔ ورنہ تم تباہ ہو جاؤ گی۔

یاد رکھو کہ وہ میری توہین ضرور کرے گا۔

لیکن تمہارے پاس گواہ ہوں گے اور تم اس کو سزا کرا سکتی ہو۔

"کیا سزا"

اس پر ہتک عزت کا دعویٰ کر دو۔ اس معاملہ میں بہت سنگدل ہونا چاہیئے"

تم ہتک عزت کے متعلق سوچ رہی ہو۔ مگر ایک بات ... ایک بات بہت تکلیف دہ ہوئی ہے وہ آتشدان میں میرے لئے بیس روپیہ رکھ گیا تھا

"صرف بیس"

"ہاں"

"یہ تو زیادہ نہیں۔ میں تو بہت ذلت محسوس کرتی۔ بہرحال!

بہرحال! میں اس روپیہ کا کیا کروں۔

نرگس تھوڑے توقف کے بعد بولی۔ میری پیاری ... تم کو ... تم کو چاہیئے کہ اس روپیہ سے اپنے شوہر کے لئے کوئی اچھا تحفہ خریدو ... یہی مناسب ہے۔ !

(موپساں کے ایک افسانہ سے ماخوذ)

پانچ بڑوں میں معاہدہ امن

پیرس۔ ۳ اپریل فرانس کی کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سکریٹری مارس تھیورو نے کل فرانس۔ روس امریکہ برطانیہ اور چین کے درمیان معاہدہ امن کی تجویز پیش کی ہے تاکہ یہ معاہدہ اٹلانٹک پیکٹ اور مارشل منصوبہ کی جگہ لے سکے۔

کھرے ناگپور میں روک لئے گئے

ناگپور ۳ اپریل۔ ڈاکٹر این جی کھرے صدر اکھل بھارت ہندو مہا سبھا کل رات دہلی سے اخراج کے بعد یہاں پہنچے ہیں۔ مدھیہ پردیش کی حکومت نے ان پر یہ پابندی عاید کر دی ہے کہ وہ ناگپور سے کہیں باہر نہ جائیں۔ اور مشرقی پاکستان سے آئے ہوئے تباہ گزینوں یا ہندوستان پاکستان کے تعلقات پر کوئی تقریر نہ کریں اور کوئی بیان اشاعت کے لئے نہ دیں۔

مشرقی پاکستان خود مختار غیر مذہبی ریاست

کلکتہ ۴ اپریل۔ مشرقی بنگال کی اقلیتوں کی انجمن کے سکریٹری مسٹر نمار گپتا نے مسٹر لیاقت علی خان اور جواہر لال نہرو کے نام ڈھاکہ سے یہ تار بھیجا ہے۔

مشرقی بنگال کی اقلیت خود کو بالکل غیر محفوظ سمجھ رہی ہے۔ اور سکھوں کی طرح مظالم کا شکار ہو رہی ہے۔ کانگریس اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے اقلیت کے مسائل کا جو حل پیش کیا تھا۔ وہ بالکل ناکام رہا ہے اس لئے ضرورت ہے کہ اقلیتی بورڈ قایم ہوں۔ اور اقلیتوں سے جتنے وعدے کئے جا چکے ہیں۔ ان کو پورا کیا جائے۔

مشرقی بنگال میں ایک مکمل خود مختار اور غیر مذہبی حکومت قایم کی جائے۔ مشترکہ انتخاب کئے جائیں اور دفاعی اور انتظامی ملازمتوں میں اقلیتوں کو ۵۰ فیصدی حق دیا جائے۔

بمبئی۔ ۳ اپریل آج ایس کے پاٹل بمبئی کے دوبارہ میئر منتخب ہوگئے۔ ان کے سوشلسٹ مخالف مسٹر ڈونڈے کو ۳۹ ووٹ ملے۔ اور ۶۸ ووٹ ملے۔ بمبئی کارپوریشن میں پہلی مرتبہ ایک میئر دوسری مرتبہ منتخب ہوا ہے۔

پاکستانی پارلیمنٹ میں بین مملکتی گفتگو کی کامیابی کی دعا

کراچی ۶ اپریل ۔ آج پاکستانی پارلیمنٹ میں وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے اس مضمون کی اس ایک تجویز پیش کی کہ یہ ایوان اس بات کی دعا کرتا ہے کہ دونوں ملکوں کے وزرائے اعظموں کے درمیان اعلیٰ مقاصد کو پیش نظر رکھ کر جو بات چیت کی جا رہی ہے۔ وہ کامیاب ہو۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہو کہ دونوں ملکوں کی اقلیتیں باعزت زندگی بسر کر سکیں۔ مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر سریش چٹو پادھیائے نے اس کی تائید کی۔ اور کہا کہ عوام بہت توجہ سے اس گفتگو کی کامیابی کے منتظر ہیں۔ کیونکہ دونوں ملکوں کی کامیابی کا انحصار اس بات چیت کی کامیابی ہے۔ یہ قرارداد بہ اتفاق آرا منظور کی گئی۔ اور اس تجویز کو وزیر اعظم لیاقت علی خان کے پاس دہلی بھیج دیا گیا۔

ٹی پرکاشم کے خلاف کارروائی

نئی دہلی ۵ اپریل ۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ٹی پرکاشم کو تادیبی کارروائی کرنے کا نوٹس دے دیا جائے۔

کانگریس کا اجلاس بنگلور میں

نئی دہلی ۵ اپریل ۔ آج ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ کانگریس کا آئندہ کھلا اجلاس بنگلور میں ہوگا۔ ابھی کوئی تاریخ معین نہیں لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اجلاس جولائی کے پہلے ہفتہ میں ہوگا

میجر جنرل العیدروس رہا کردئے گئے

حیدرآباد ۵ اپریل ۔ میجر جنرل العیدروس سابق کمانڈر حیدرآباد ریاستی فوج جنہیں مسٹر لائق علی کے فرار کے سلسلہ میں ۴ مارچ کو گرفتار کیا گیا تھا آج چھوڑ دیا گیا۔

بین اقوامی لیبر فیڈریشن کے قواعد منظور

نئی دہلی ۵ اپریل ۔ حکومت ہند نے صنعتوں میں کام کرنے والی عورتوں اور کم سن بچوں مزدوروں کے رات میں کام کرنے کے متعلق بین اقوامی لیبر فیڈریشن کے مروجہ قواعد منظور کرلئے ہیں۔

راشٹریہ سنگھ کے لیڈر گرفتار

سانگلی ۵ اپریل ۔ مقامی ہندو مہاسبھا کا رکن اور آر ایس ایس کے لیڈر بی لیمائے کو آج صبح کو احتیاطی گرفتاری ایکٹ کے تحت گرفتار کرلیا گیا۔

نو کل شامل ہیں ۔ آج صبح سویرے گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

کشمیر کے ثالث کا نام!

لیک سکسس ۵ اپریل ۔ حفاظتی کونسل کے صدر محمد فوزی بے نے کل ہندوستانی اور پاکستانی وفود سے ملاقات کی۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ انہوں نے ان کے سامنے کشمیر کے ثالث کا نام پیش کیا۔ خیال کیا جاتا ہو کہ ثالث کے لئے آسٹریلیائی ہائیکورٹ کے ایک جج سر اوون ڈکسن کا نام پیش کیا گیا ہے۔

بمبئی میں کمشنر کا عہدہ ختم

بمبئی ۵ اپریل ۔ صوبہ بمبئی میں آج ایک بل کے ذریعہ ڈیویزنل کمشنر کا عہدہ اور ان کی عدالتیں ختم کردی گئی ہیں۔ کمشنر کے عدالتی اختیارات ماتحت عدالتوں اور کلکٹروں کو تفویض کر دئے گئے ہیں۔ صوبہ میں تین ڈویژن ہیں۔

اخبار کا نام پھر ڈان ہو گیا!

کراچی ۵ اپریل ۔ روزنامہ اخبار دی ہیرلڈ آج صبح پھر ڈان کے نام سے نکلا۔ جو اس کا پورانا نام ہے۔ نئے نام سے وہ صرف تین دن شائع ہوا۔
کل شہر کی سڑکیں اخبار کی پھٹی ہوئی کاپیوں سے اٹی پڑی تھیں۔ مجمعوں نے جگہ جگہ اخبار کے الاؤ جلائے۔ اور ہاکروں نے اخبار کا بائیکاٹ کرکے اس کو بیچنے سے انکار کر دیا۔

سبھائی لیڈروں کی گرفتاری

بمبئی ۴ اپریل ۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے سابق صدر مسٹر وی ڈی ساورکر کو آج صبح بمبئی میں احتیاطی نظر بندی ایکٹ کے ماتحت گرفتار کرلیا گیا۔ پونا کے ۵ مہاسبھائی لیڈر جن میں کیسری کے ایڈیٹر مسٹر ڈی جی کیتکر اور مسٹر انیس واتے ایڈیٹر روزنامہ ۳

مخصوص عدالت میں قاسم رضوی کی شکایت

حیدرآباد ۴ اپریل ۔ مخصوص عدالت میں جس کے سامنے شعیب اللہ خاں کے قتل کا مقدمہ پیش ہے۔ کل سید قاسم رضوی نے کہا کہ میرے خیال میں پولیس میری اور اس وقت تک یہ مقدمہ چلاتی رہے گی جب تک میں زندہ ہوں۔

۸۰ ہزار کا سونا برآمد

بمبئی ۴ اپریل ۔ یہاں ۲۰ عربوں کو جو ایک دیسی ساخت کی کشتی میں سفر کر رہے تھے۔ روک لیا گیا ہو کشتی کے پہلوؤں سے ۸۰ ہزار کا سونا برآمد کیا گیا ہے۔ عرب مشرقی افریقہ سے کھجوریں لائے تھے لیکن معائنہ کرنے پر ان کی کشتی سے سونا بھی برآمد ہوا ہی

۹۴ ہزار جاپانی جنگی قیدی

ٹوکیو ۔ ۴ اپریل ۔ روس نے جاپان میں سپریم کمانڈر جنرل میک آرتھر کو اطلاع دی ہے کہ وہ دو جہازوں کو بھیج کر روس سے ۹۴ ہزار جاپانی جنگی قیدیوں کو بلالیں ۔ جاپان کے یہ جنگی قیدی سائبریا میں رکھے گئے تھے۔

کشمیر کے ثالث کا انتخاب

نیویارک ۔ ۴ اپریل ۔ لیک سکسس سے نیویارک ہیرلڈ ٹربیون نے اطلاع دی ہے کہ آسٹریلیائی ہائی کورٹ کے ایک جج سر اوون ڈکسن کا نام کشمیر میں ثالث کی حیثیت سے اول ہے۔
مشاہدین کا خیال ہے کہ ثالث کے انتخاب میں شاید اس لئے تاخیر ہو رہی ہے کہ لوگوں کا خیال ہے کہ نہرو لیاقت گفتگو میں کشمیر کے مسئلہ پر بھی گفتگو ہو۔

لیڈروں کو ہلاک کرنے کی سازش

بمبئی ۴ اپریل ۔ سیاسی مجرموں کے ارتکاب کے لئے اسلحہ جمع کرنے کے جرم میں پولیس نے چھ اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ اشخاص بعض لیڈروں کو ہلاک کرنے کی کوشش میں لگے تھے۔ ابھی تک ان گرفتار ہونے والوں کے متعلق کوئی تفصیل نہیں معلوم ہو سکی ہے۔

مدھیہ بھارت کے سبھائی لیڈر گرفتار

اندور ۔ ۴ اپریل ۔ مدھیہ بھارت کے ہندو مہاسبھا

کے لیڈر مسٹر بالٹاکے اور مسٹر جادھو کو کل اندور کی پولیس نے گرفتار کرلیا۔

کراچی ہیرلڈ کے خلاف مظاہرے

کراچی ۴ اپریل ۔ کل کراچی کی سڑکیں ہیرلڈ اخبار کے پھٹے ہوئے ٹکڑوں سے بھری تھیں۔ مشتعل مجمع نے اس اخبار کو جلا دیا۔ اور اخبار تقسیم کرنے والوں نے کاپیاں فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔
اس اخبار کا نام پہلے ڈان (انگریزی) تھا۔

انڈونیشیا اور اقوام متحدہ کی رکنیت

جاکرتا ۔ ۴ اپریل ۔ ڈاکٹر پالر نے جو انڈونیشیا کی طرف سے لیک سکسس میں نمائندگی کریں گے ۔ بتلایا ہے کہ انڈونیشیا عنقریب اقوام متحدہ کی رکنیت کی درخواست کرے گا۔ ڈاکٹر پالر نے بتلایا ہے کہ روس نے درخواست رکنیت کی حمایت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

سکندرآباد ۔ ۴ اپریل ۔ میر لائق علی کے فرار کی سازش کے جرم میں جن سولہ اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہی ان پر مقدمہ چلانے کی تیاری مکمل ہوگئی ہے۔

نہرو ۔ لیاقت سمجھوتہ تقریباً مکمل

نئی دہلی ۶ اپریل ۔ آج شام کو پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر لیاقت علی خاں کے درمیان ڈیڑھ گھنٹہ گفتگو ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے دونوں بنگالوں اور آسام میں اقلیتوں کے مسئلہ پر سمجھوتہ کے مسودہ کا پھر جائزہ لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندو پاکستان کا مشترکہ اعلان اب بالکل تیار اور اپنی آخری منزلوں پر ہے۔ دونوں ملکوں نے اس اعلان میں اپنی اقلیتوں کی حفاظت کا یقین دلایا ہے۔ اور سمجھوتہ پر عمل کرنے کے لئے ذرائع اور طریقہ کار کا بھی تعین کیا ہے۔
فی الحال پاکستانی وزیر اعظم نے کل تک کراچی واپس جانے کا انتظام کیا ہے جس سے یہ امید پیدا ہوتی ہے کہ کل تک سمجھوتہ پر طرفین کے دستخط ہو کر اس کی تکمیل ہو جائے گی۔

شاہجہانپور علیگڈھ کے دیہاتوں پر جرمانے

لکھنؤ ۶ اپریل ۔ حکومت یوپی نے شاہجہانپور اور علیگڈھ کھیری ۔ اور ہردوئی کے دیہی علاقوں پر ۲۵۷۶۰ روپے جرمانے کئے ہیں۔ شاہجہانپور کی تحصیل تلہر کے سات دیہات پر ۴۱۱۱۱ روپے ہردوئی ضلع کے دیہات پر ۵۰ ۱۰۳ روپے علیگڈھ کے موضع بھوسادلی پر ۴۰۰۰ روپے اور کھیری ضلع کے محمدپور پر ۴۰۰ روپیہ جرمانے کئے گئے ہیں۔

مشرقی انڈونیشیا کے وزیر اعظم گرفتار

مکاسر ۔ ۶ اپریل ۔ مشرقی انڈونیشیا کے وزیر اعظم مسٹر دیاپادی کو جو آج وفاقی کابینہ سے مشورہ کرنے جاکرتا جانے والے تھے ۔ آج مشرقی انڈونیشیا کی باغی فوج نے گرفتار کرلیا۔
یہ باغی ۲۶ سالہ کپتان عبدالعزیز کی قیادت میں ہیں۔

बहुक्म श्री सय्यद इबाद अली साहब बहादुर M. A LL B मुनसिफ मैन पुरी
समन वास्ते अदखाल बयान तहरीरी
(आर्डर ५ कायदा १ व ५)
नम्बर मुकदमा ५१५ सन ४९
अदालत मुनसफी मैन पुरी जिला मैनपुरी
मु०ला: सुगन्धी जौजा शम्भू दयाल ब्राह्मण सा: पुरो हिथाना मैन पुरी
मुद्दई
बनाम (१) मुस: राज रानी देवी D/o लाला मिट्ठू लाल कौम वैश्य सा: अली गंज जिला एटा (२) शम्भू दयाल वल्द बद्रीसेन ब्राह्मण सा: मो: परो हिथाना मैन पुरी
मुदालेह
हरगाह मुद्दयान ने आप के नाम एक नालिश बाबत इस्तकरार हक़ १५०) के दायर की है लिहाजा आप को हुक्म होता है कि आप बतारीख २६ माह ४ सन १९५० ई बवक्त १० बजे दिन के असालतन या मारफत वकील के जो मुकदमा के हालात से कमा हक्क वाकई वाकिफ किया गया हो और कुल उमूरात अहम मुतअल्का मुकदमा का जवाब दे सके या जिस के साथ कोई और शख्स हो कि जवाब ऐसे सवालात का दे सके हाजिर हों और जवाब दिही दावा की करें और आप को लाजिम है कि उसी रोज जुमला दस्तावेजात पेश करें जिन पर आप बताईद अपनी जवाबदिही के इस्तदलाल करना चाहते हैं
आप को इत्तिला दी जाती है कि अगर बरोज मज़कूर आप हाजिर न होंगे तो मुकदमा बगैर हाजरी आप के मसमूअ और फैसल होगा। बस्तखत मेरे दस्तखत और मुहर अदालत के आज बतारीख ९ माह ४ सन १९५० ई
जारी किया गया
श्याम बहादुर सिंह मुंसरिम आ: मुनसफी मैन पुरी
मु० अ०

درگاہ شریف اجمیر

عرس شریف حضور غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی امسال ۱۹ اپریل سے ۲۴ اپریل تک ہوگا۔ امید ہے کہ معتقدین آستانہ حسب دستور زیادہ سے زیادہ تعداد میں حاضری کی سعادت حاصل کریں گے۔ اور اپنی آمد سے مجھے یا اگر کوئی آپ کے وکیل صاحب ہوں تو انھیں بھی مطلع فرمائیے۔ تو آسانی ہوگی۔

دقف، درگاہ شریف سے مندرجہ ذیل مدات پر اخراجات کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مزار اقدس پر پھول۔ صندل خوشبو چڑھانا۔ ۲۔ فاتحہ حضور غریب نواز اور گنبد مبارک کے اندر کے دوسرے اخراجات۔ ۳۔ حضرات خواجہ غریب نواز اور دیگر بزرگوں چشت کے اعراس۔ ۴۔ غریبوں اور مسکینوں کو لنگر تقسیم کرنا۔ اور ان کی طبی امداد۔ ۵۔ یتیموں اور بیواؤں اپاہجوں اور غریب مسکین مسافروں کی امداد اور وظائف ۶۔ درگاہ شریف کی عمارتوں کی مرمت صفائی۔ فروش روشنی اور دیگر وغیرہ ۷۔ اب تک ان حضرات کو دیگوں کے ثواب میں شرکت کا موقع نہیں ہوتا تھا۔ جو پوری دیگ نہیں پکوا سکتے تھے۔ آیندہ سے درگاہ کے زیر انتظام ایسے حضرات کی طرف سے بھی دیگ پکوائی جائے گی۔ دیگر مصارف درگاہ شریف ۹۔ درگاہ شریف کی آمدنی کم اور ضروریات بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے یہ سب امور خیر آپ کی توجہ اور امداد کے چاہتے ہیں۔ جو رقومات آپ دفتر درگاہ شریف کو ارسال فرمائیں گے۔ وہ آپ کی حسب نشا مدات پر خرچ کی جائے گی۔

چاہے آپ عرس شریف میں تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ یا اپنی مجبوریوں کی وجہ سے حاضری سے قاصر ہوں۔ آپ مندرجہ ذیل امور خیر میں حصہ لے کر خوشنودی حضور غریب نواز حاصل فرما سکتے ہیں۔

جملہ ترسیل زر اور خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ پر ہونی چاہیئے۔

عبدالروف صدیقی — ایڈمنسٹریٹر۔ درگاہ خواجہ صاحبؒ اجمیر

سردار پٹیل کیلئے مخصوص ہوائی جہاز

بمبئی ۲۸ مارچ۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل نائب وزیر اعظم ہندوستان کی صحت کا لحاظ کرتے ہوئے ایک ہوائی جہاز اسکاٹ لینڈ سے خاص سے بن کر آیا ہے۔

اس ہوائی جہاز میں بیٹھنے کی کیبن کے اندر ہوا کا آنا دباؤ رکھا گیا ہے کہ ایک ہزار سے ۱۷ ہزار فیٹ کی بلندی تک درجہ حرارت یکساں رہتا ہے۔ اس میں دو بہترین نشستوں اور مسہری کے علاوہ اندرونی طور پر ٹیلی فون اور ریڈیو کا انتظام بھی ہے اس کیبن کے باہر بھی دو نشستیں رکھی گئی ہیں۔ اس ہوائی جہاز میں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ اس میں ہوا باز دن کے آگے جانے کے لئے ایک راستہ بھی رکھا گیا ہے۔

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر نوٹس

جواہر نگر کانپور میں اسکول بلڈنگ کے لئے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں جو یکم مئی کے ۳ ½ بجے تک وصول کئے جائیں گے۔

کام کی لاگت کا تخمینہ ۲۲۲۶۳ روپیہ ہے

ہر ٹنڈر پیش کرنے والے کو میونسپل خزانہ میں ۶۲۵ روپیہ نقد بطور ضمانت (EARNEST MONY) جمع کرنا ہوں گے۔

ٹنڈر مقررہ ٹنڈر فارموں پر ہوں گے۔ جو میونسپل آفس سے دفتر اوقات میں ۶ روپیہ فی سٹ (جس میں دو کاپیاں ہوں گی) کے حساب سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ایک مرتبہ خریدنے کے بعد ٹنڈر فارم کی قیمت واپس نہیں کی جائے گی

دوسری تفصیلات اور شرائط میونسپل انجنیر کانپور کے دفتر سے دفتر کے اوقات میں معلوم کی جاسکتی ہیں۔

محمد حبیب اللہ
بی اے ال۔ ال۔ بی
ایکزیکیوٹو افسر میونسپل بورڈ کانپور

فروخت کیلئے

رائفل

۳۵۵ بور (راؤنڈ) جرمن میک (۵) شاٹ میگزین رائفل نہایت عمدہ حالت میں فروخت کے لئے موجود ہے۔

ضرورت مند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔

دیا شنکر ورما
مقابل ارسلا ہارسمین اسپتال
الزرعلی کرسی والے کے اوپر۔ توپخانہ بازار کانپور

اُردو!

انجمن ترقی اردو ہند علیگڈھ کا سہ ماہی رسالہ "اُردو" جس کے تنقیدی اور محققانہ مضامین خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ اپنی روایتی خصوصیات کے ساتھ جناب آل احمد سرور صاحب کی ادارت ونگرانی میں شائع ہو رہا ہے بقیمت سالانہ محصول ڈاک وغیرہ ملاکر دس روپے۔ اور ایک پرچے کی قیمت ۲ روپیہ رکھی گئی ہے۔ انجمن نے دوسرے رسالے "سائنس" اور "معاشیات" کی اشاعت کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ انجمن کی مطبوعات کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے۔ اس وقت ۴ کتابیں زیر طبع ہیں۔

خیر بہو ردی
نمایندہ خصوصی۔ انجمن ترقی اردو ہند
علیگڈھ یو پی



دولت مشترکہ کی کانفرنس ختم

لندن۔ ۴ اپریل دولت مشترکہ کی خفیہ کانفرنس جو یہاں ۳ اپریل کو ختم ہوئی ہے اس میں ڈالر کی خرید میں کمی کرکے اسٹرلنگ کی خرید میں اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ۹ ملکوں کے نمایندوں نے تخفیف کے پروگرام کی متفقہ تائید کی ہے۔ جسے وہ تصدیق وغیرہ کے لئے اپنی اپنی حکومتوں کے پاس بھیجیں گے

THE SADAQAT KANPor

1925

No. 406

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر ا ے ۶ بہم

ہفتہ وار صداقت

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

قیمت
سالانہ
سالانہ رعایتی
ششماہی
سہ ماہی
فی پرچہ ۲

50 15 KANPUR SATURDAY 15th APRIL 1950

کانپور شنبہ ۱۵ ؍ اپریل سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۲۶ ؍ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۹ھ

۵۰ ۱۵

ادبیات

آج کی دنیا

(از جناب فراق گورکھپوری)

دنیا کو انقلاب کی یاد آرہی ہے آج
وہ سر اٹھائے فوج فنا آرہی ہے آج
کانوں میں زلزلوں کی دھمک آ رہی ہو آج
جھپکا رہی ہے دیر سے آنکھیں ہوائے دہر
ہر لفظ کے معنی و مطلب بدل چکے
یکسر جہان حسن بھی بدلا ہوا سا ہے
ہر ہر شکست ساز میں صد لحن سرمدی
یا زندگی دہر تھی سوگند موت کی!
یہ دامن اجل ہے کہ تحریک غیب ہو
افلاک کی جبیں بھی شکن در شکن سی ہے
پھر چھیڑتی ہے موت حیات فرسودہ کو
برہم سا کچھ مزاج عناصر ہے ان دنوں
اک موج درد سینے میں لرزاں ہے اس طرح

تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے آج
موج حیات موت سے ٹکرا رہی ہے آج
ہر چیز کائنات کی تھرا رہی ہے آج
کون و مکان کو نیند سی کچھ آرہی ہے آج
ہر بات اور بات ہوئی جا رہی ہے آج
دنیائے عشق اور نظر آرہی ہے آج
یا زندگی کے گیت اجل گا رہی ہے آج
یا موت زندگی کی قسم کھا رہی ہے آج
کیا شئے ہوائے دہر کو سنکا رہی ہے آج
تیوری زمین کی بھی چڑھی جا رہی ہے آج
پھر آتش خموش کو اکسا رہی ہے آج
اور کچھ طبیعت اپنی بھی گھبرا رہی ہے آج
ناگن سی جیسے شیشہ میں لہرا رہی ہو آج

بنتے جگوں کی چھاؤں ہے امروز پر فراق
ہر چیز اک فسانہ ہوئی جا رہی ہے آج!

دنیائے اسلام

اجتماعی تحفظ کی اسکیم
سات عرب ملکوں کا فوجی اور معاشی معاہدہ

قاہرہ ۱۰ ؍ اپریل۔ عرب لیگ کی سات قوموں کی سیاسی کمیٹی نے کل شب اجتماعی تحفظ کے ایک اور فوجی اور معاشی معاہدے کی منظوری دیدی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس معاہدہ کا مسودہ لیگ کونسل کے سامنے پیش کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ اس معاہدہ میں ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی ممبر حکومت معاہدہ کی توثیق نہ کرے گی تو اس کے خلاف سیاسی اور معاشی پابندیاں عائد کی جائیں گی۔ سیاسی کمیٹی نے اسرائیل سے صلح کی براہ راست گفتگو کرنے کی بھی مخالفت کی ہے۔ عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عزام پاشا نے اس فیصلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ فلسطین کے متعلق اقوام متحدہ کے مصالحتی کمیشن اب تک اس بات کی وضاحت نہیں کر سکا کہ صلح کی گفتگو کی بنیاد کیا ہوگی۔ کمیٹی نے کل فلسطین حکومت کی تحریر پر بھی غور کیا جو وزیر اعظم نے پیش کی ہے۔ اس تحریر میں شاہ عبد اللہ کے اس ارادہ پر احتجاج کیا گیا کہ وہ فلسطین کے عرب حلقوں کو شرق اردن میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔

شرق اردن کے علاوہ تمام عرب ملکوں کے نمائندوں نے جو کمیٹی کے جلسوں میں شریک تھے اعلان کیا ہے کہ فلسطین کے عرب حلقہ کی شرق اردن میں شمولیت غیر قانونی ہوگی۔ اس مسئلہ پر قرارداد کی منظوری منگل تک ملتوی کی گئی ہے۔ سات عرب حکومتوں کے ماہرین نے آج اس دور رس نتائج رکھنے والے اور اجتماعی حفاظت کرنے والے معاہدہ کی تفصیلات مکمل کر لی ہیں جس کی وجہ سے یہ عرب حکومتیں کسی جارحانہ کارروائی کے وقت فوجی سیاسی اور معاشی اعتبار سے متحد ہو جائیں گی۔ معلوم ہوا ہے کہ معاہدہ ... عرب لیگ کونسل کے سامنے پیش کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس معاہدہ کی ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ جو ایک عرب حکومت اس معاہدہ کو منظور نہ کرے اس کے خلاف سیاسی اور معاشی پابندیاں عائد کی جائیں گی۔ یہ سات حکومتیں مصر عراق سعودی عرب شام لبنان یمن اور شرق اردن ہیں گذشتہ ہفتہ جب کونسل میں شرق اردن کا نمائندہ موجود تھا۔ تو یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اگر عرب ملک نے اسرائیلی حکومت سے علاحدہ سمجھوتہ کیا تو اسے لیگ سے نکال دیا جائے گا۔

شرق اردن کے شاہ عبد اللہ کے متعلق یہ اطلاع ملی تھی کہ اسرائیلی حکومت سے یہ ایک علیحدہ سمجھوتہ کر رہے ہیں۔ اجتماعی اسکیم کی حفاظت پر مصر نے گذشتہ اکتوبر میں پیش کیا تھا عرب لیگ کی کونسل کے موجودہ سیشن میں اس پر بحث ہوئی اور اسکو اٹلانٹک کے نہج پر ایک مکمل معاہدہ کی شکل میں دے دی گئی ہے۔ قاہرہ کے مشاہدین کا خیال ہے کہ ہے چونکہ عرب ملکوں میں اعتماد کی کمی ہے۔ اس لئے اس وقت یہ معاہدہ بہت جرأت آمیز ہے۔ قاہرہ کے باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ نیا فوجی سیاسی اور معاشی اتحاد عرب ملکوں نے اجتماعی خود حفاظتی انتظامات کے لئے کیا ہے جارحانہ کارروائی کے وقت یہ ممالک متحد ہو جائیں گے لیکن اگر کسی ملک سے ان کا کوئی اختلاف ہو تو وہ عرب لیگ اور اقوام متحدہ کے منشور کی دفعات کی پابندی ہوگی۔ اور نزاعی مسئلہ کو پر امن طریقہ سے طے کریں گی سمجھوتہ کے مسودہ میں کہا گیا ہے کہ اس معاہدہ پر دستخط والے ممالک یہ اعلان کرتے ہیں کہ اگر ایک فریق کے خلاف جارحانہ کارروائی کی گئی تو اسے تمام فریق کے خلاف سمجھا جائے گا اگر کسی ملک پر حملہ کیا گیا تو دوسرے ممالک انفرادی یا اجتماعی طور پر مظلوم ملک کو عرب لیگ کی دفعہ ۲ اور اقوام متحدہ کے منشور کی دفعہ ۵۱ کی رو سے فوجی اور غیر فوجی امداد دیں گے۔ جب جارحانہ کارروائی ہوگی تو اس کا کوئی خطرہ ہوگا۔ تو اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل کو اس کی اطلاع دیدی جائے گی۔

مجوزہ عرب معاہدہ میں جن مسائل سے نپٹنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس پر اجتماعی مشورہ کے لئے ہر ملک ایک مشاورتی کونسل بنائے گا۔ اس کونسل کی تشکیل اس طرح ہونی چاہیئے کہ وہ حکومتوں کی تبدیلی کے باوجود اپنا کام مسلسل انجام دیتی رہے۔ حفاظتی معاہدہ کے نفاذ سے متعلق جتنے مسائل ہوں گے ان پر یہ مشاورتی کونسل غور کرے گی۔ اگر امن کو کوئی خطرہ پیدا ہوگا تو کونسل اس صورت حال پر غور کرے گی۔ اور ایسی صورت میں جو اقدام کیا جائے گا اس پر بھی وہ غور کرے گی یہی مشاورتی کونسل ایک مخصوص کمیٹی مقرر کرے گی۔ اس کمیٹی میں معاہدہ پر دستخط کرنے والے تمام ممالک کی فوج کے سپہ سالار ممبر ہوں گے۔ یہ کمیٹی جارحانہ کارروائی کی صورت میں اجتماعی دفاعی اقدام کی سفارش کرے گی جنگ کی شکل میں میدان جنگ میں حصہ لینے والی تمام افواج کے سپہ سالار اعلیٰ کا عہدہ اصولاً اس ملک کے نوج

(باقی صفحہ ۶ کالم ۳ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جمال برتو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے
ہفتہ وار صداقت کانپور
جلد ۵ کانپور شنبہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۵۰ء نمبر ۱۵

ہند و پاکستان سمجھوتہ!

پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان اور مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان نے ایک ہفتہ کی طویل گفت و شنید کے بعد مشرقی و مغربی بنگال و آسام کی اقلیتوں کے متعلق جو معاہدہ ۱۰ اپریل کو شائع کیا ہے۔ (جو اسی پرچہ میں کسی دوسری جگہ درج ہے) اس کا نہ صرف ہندوستان اور پاکستان بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ مشرقی بنگال کے واقعات نے جو فضا پیدا کر دی تھی۔ اس کی نزاکت کو مسٹر لیاقت علی خان نے محسوس کرتے ہوئے ہندوستان آ کر جس خلوص کا ثبوت دیا اسی کا یہ سمجھوتہ ایک روشن ثبوت ہے۔ اس سمجھوتہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں وزیر اعظموں نے انتہائی خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ اقلیتوں کے مسائل کو طے کرنے کی کوشش کی۔ اور جس میں وہ کامیاب بھی ہوئے۔

مسٹر لیاقت علی خان نے اس بات کی تردید کی ہے کہ ان کی حکومت مذہبی ہے انھوں نے کہا کہ پاکستان کو اسلامی ریاست انہی معنوں میں کہا جا سکتا ہے جن معنوں میں ہندوستان کی حکومت کو رام راج کہا جاتا ہے اور سمجھوتہ میں یہ بات صاف کر دی ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں کو بھی برابر کے حقوق حاصل ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ معاہدہ جس جذبہ کے ساتھ ہوا ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے یہ امید کی جاتی ہے کہ اس سمجھوتہ پر عمل درآمد بھی خلوص نیت کے ساتھ کیا جائے گا۔ بہر حال یہ ایک تاریخی معاہدہ کہا جا سکتا ہے اور جو ہندوستان پاکستان میں خوشگوار تعلقات پیدا کر دے گا۔ اور ہماری دعا ہے کہ یہ سمجھوتہ عملی حیثیت سے بھی کامیاب ہو۔ اس سمجھوتہ کے سلسلہ میں سیاسی لیڈران کی جو رائے دی ہیں ان میں سے بعض کی رائیں درج ذیل ہیں۔

یوپی کے وزیر اعظم پنڈت گوبند بلبھ پنت نے اس معاہدہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا۔ اس معاہدہ کی خبر سے مجھے بڑا اطمینان اور سکون ہوا۔ حالات نازک ہو گئے تھے۔ اور منتظمین پر بڑا بار پڑ گیا تھا۔ مجھے امید ہے کہ اب ایک نئے باب کا اضافہ ہوگا۔ شک و شبہ اور بے اعتمادی جو اس خلفشار اور ہنگاموں کا خاص سبب تھی دور ہو گئی۔ اور باہمی اعتماد اور خوشگوار فضا پیدا ہو جائے گی۔

ڈاکٹر بی سی رائے نے اس معاہدہ پر اظہار خیال نہیں کیا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن ڈاکٹر پی سی گھوش نے معاہدہ کی کامیابی پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

کلا وینکٹ راؤ۔ جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے کہا۔ معاہدہ اطمینان بخش ہے۔ ہر شہری کو اس کی تائید کرنا چاہیئے۔

مغربی بنگال کے بعض لیڈروں کا خیال ہے کہ یہ معاہدہ اقلیت کے حقوق کا ایک طرح کا منشور ہے۔ اس سے دونوں ملکوں کی اقلیت کو بڑی ڈھارس ہوگی۔

سر پی سنگھ سنگھ سابق صدر نیشنل لبرل فیڈریشن نے کہا۔ معاہدہ کی بنیاد نہایت فراخ اور عمدہ اصولوں پر ہے۔ دونوں طرف اس کی سچی خواہش ہے کہ معاہدہ پر پوری طرح عمل درآمد کیا جائے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ معاہدہ کی شرطیں کس حد تک پوری کی جاتی ہیں۔

سر محمد عثمان وائسرائے کی ایگزیکٹو کمیٹی کے سابق رکن نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا اگر معاہدہ پر ٹھیک سے عمل کیا گیا تو دونوں ملکوں کے لئے یہ ایک نعمت ثابت ہوگا۔ ہند اور پاکستان کی دوستی پر اس کا دور رس اثر پڑے گا۔

مہاراجہ مہاراج سنگھ گورنر بمبئی نے روٹری کلب میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ یہ صرف ایک مبارک اقدام ہی نہیں بلکہ آئندہ کے لئے ایک فال نیک ہے سمجھوتے کے شرائط ذاتی طور پر مجھے پسند ہیں۔

مسٹر مرارجی ڈیسائی اور مسٹر ایس کے پاٹل بمبئی نے بھی معاہدہ کا خیر مقدم کیا ہے۔

مسٹر اشوک مہتا سوشلسٹ لیڈر گو یہ ایک ہمہ گیر معاہدہ نہیں ہے۔ لیکن ایک وسیع تر مفاہمت کی طرف ایک قدم ضرور ہے۔

سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے ہند پاکستان کے معاہدہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا۔ معاہدہ کے جو شرائط اخبارات میں چھپے ہیں ان کو میں نے سرسری طور پر پڑھا ہے۔ اس معاہدہ کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گو اقلیتوں کے حقوق اور تحفظ کے بارے میں یہ معاہدہ مکمل اور ہمہ گیر نہیں۔ پھر بھی ہر محب وطن ہندستانی کو چاہیئے کہ وہ جو کچھ معاہدہ ہوا ہے اس پر خلوص کے ساتھ عمل کرے۔

لالہ جگت نرائن۔ جنرل سکریٹری پنجاب ریاستی کانگریس کمیٹی نے اپنے اخبار ہند سماچار میں پنڈت نہرو کے تدبر کی تعریف کی ہے۔ انھوں نے یہ معاہدہ قبول کیا ہے۔

مسٹر آر ایس روئیکر۔ جنرل سکریٹری آل انڈیا فارورڈ بلاک نے کہا کہ یہ سمجھوتہ بہت مایوس کن ثابت ہوا تعجب تو یہ ہے کہ پنڈت نہرو نے اس پر دستخط کئے ہیں۔

مسٹر حسین امام نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ ہند اور پاکستان کی حکومتیں اور عوام پوری طرح عمل درآمد کر کے اس معاہدہ کو کامیاب بنائیں گے۔

نواب محمد اسمٰعیل (یوپی مسلم لیگ کے لیڈر) نے دونوں وزیر اعظموں کو اس کی تکمیل پر مبارکباد دی ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ معاہدہ دونوں ملکوں کے تعلقات میں ایک اہم موڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔

پٹیالہ اور پنجاب کی ریاستوں کے راج پرمکھ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ معاہدہ ایک غیر معمولی اہمیت کا مالک ہے۔ پنڈت نہرو کا یہ کہنا ٹھیک ہے کہ اس سے کروڑوں انسانوں کی قسمت وابستہ ہے۔

ہند پاکستان ادارہ دوستی کی طرف سے ایک مشترکہ بیان میں معاہدہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہ ایک نئے دور اتحاد کا پیش خیمہ ہے۔ اس سے ہندستان اور پاکستان کے بہت سے جھگڑے طے ہو جائیں گے اور اس سے بین الاقوامی امن میں مدد ملے گی۔

اس مشترکہ بیان پر بیگم حسین ہیجر مسٹر دامودر سروپ سیٹھ، خواجہ عنایت اللہ مسٹر حسین امام نواب محمد اسمٰعیل مسز اما نہرو اور مسٹر نانک چند ملک وغیرہ کے دستخط ہیں۔

پنڈت نہرو کی تقریر

۱۳ مئی کو وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ہر ہندستانی سے خواہ وہ سوشلسٹ ہو یا کمیونسٹ یا کانگریسی یہ اپیل کی ہے کہ وہ ہند پاکستان معاہدہ کو دیانت داری کے ساتھ نافذ کرنے میں دل سے کوشش کریں۔

انھوں نے کہا کہ سمجھوتہ کے علاوہ دوسری صورت جنگ کی رہ جاتی ہے لیکن جنگ نہ صرف ہندستان اور پاکستان کی بربادی ہی کا سبب ہوگی۔ بلکہ وہ دنیا کے ایک بڑے حصہ کو بھی مصائب میں مبتلا کر دے گی۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ ملک اس وقت ایک خطرناک پہاڑی کے کنارے پر کھڑا ہوا ہے۔ اگر اس موقع پر ایک قدم بھی غلط اٹھایا گیا تو وہ تباہ کن ثابت ہوگا۔

انہوں نے مزید کہا کہ حکومت پر کروڑوں انسانوں کی حفاظت اور سود بہبود کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور اس لئے وہ جنگ کی چھیڑ دینے کی غیر ذمہ دارانہ باتوں کو جائز قرار نہیں دی جا سکتی۔ جو اکثر کی جاتی رہی ہیں۔

موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ اپنے سیاسی اختلافات کے باوجود ہم سب اہم مسائل میں متحد ہوں۔ ہند پاکستان معاہدے جیسے مسائل پر متحدہ طور پر عمل کر کے ہمارے دنیا کے سامنے اپنی قوت اور اتفاق و اتحاد کا ثبوت پیش کرنا چاہیئے۔

مجھے افسوس ہے کہ عوام کے بعض طبقے ملک کے مفاد کو تقویت پہونچانے کے بجائے آئندہ عام انتخاب میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ابھی سے کوشش کرنے لگے ہیں۔

لیاقت علیخان کا نسخہ

پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان نے کراچی میں امریکی اخبار نیویارک ٹائمس کے نامہ نگار سائرس سلزبرگر سے ایک مخصوص ملاقات کے وقت تجویز کیا کہ ہندستان اور پاکستان کی کشیدگی رفع کرنے کے لئے دو مشترکہ...

آئینہ گنج نیوز

قومی ہفتہ

شہر کانگریس کمیٹی نے ۶ اپریل سے ۱۳ اپریل تک قومی ہفتہ منایا جس میں چرخہ کا مقابلہ ہوا اور تعمیری کام کئے گئے۔ اور ۱۳ اپریل کو تلک ہال میں ایک جلسہ ہوا جس میں قومی ہفتہ کے سلسلہ میں تقریریں ہوئیں۔

میونسپل بورڈ

میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ ۸ اپریل کو سینئر وائس چیرمین مسٹر ایس سی مترا کی صدارت میں ہوئی جس میں شہر کے تمام مجسٹریٹوں اور پولیس افسروں کے انتظام کی خوبی کی تعریف کا ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

دہلی سمجھوتہ

ہند و پاکستان سمجھوتہ کے متعلق ہندستانی دولی برادری کے صدر مسٹر ہری پورنا نند درما نے ایک بیان میں کہا ہے کہ یہی وہ وقت ہے کہ جب ہندستانی برادری کی طرح کے ادارے منظر عام پر آ کر فرقہ واریت کا مقابلہ کریں ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اگرچہ ہم ایک غیر مذہبی سلطنت کے باشندے ہیں لیکن فرقہ وارانہ احساسات کے لوگ ہم میں ابھی بہت باقی ہیں۔ اس وقت ہمارا فرض ہے کہ اس برائی کے خلاف سخت جد و جہد شروع کریں۔ اور اس فرقہ واریت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے میں اپنی حکومت کی مدد کریں۔

۲ لاکھ روپیہ کی چاندی ضبط

چاندی کی ۸ سلیں جن کی قیمت ۲ لاکھ روپیہ ہے۔ اور جو بیان کے ایک مشہور صراف کے نام پارسل کی شکل میں ہوڑہ سے بذریعہ ریل آئی تھیں۔ پولیس نے ضبط کر لی ہیں پولیس کو جوں ہی اطلاع ملی تھی کہ چاندی کی سلیں کانپور میں درآمد کی گئی ہے اور کہا جاتا ہے میں درج کئے یا رسید دئے بغیر بیان کے صرافے میں بیچی گئی ہیں۔ اور اس طرح انکم ٹیکس اور بکری ٹیکس کے لاکھوں روپے بچائے گئے ہیں۔ اس نے ان پر قبضہ کر لیا۔

یاد ہوگا کہ اس سلسلے میں پولیس نے ۱۲ اپریل کو دو مقامی صراف کی خانہ تلاشی لی تھی۔ اور ۵۲ چاندی کی سلیں بہت سے ضروری کاغذات اور بہی کھاتے برآمد کر کے ضبط کر لئے ہیں۔

پانی بچاؤ مہم

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ ایک پانی بچاؤ کی ایک اسکیم ۱۶ اپریل سے شروع ہو کر ۳۰ اپریل تک ختم ہوگی۔ ان دو ہفتہ میں بورڈ کا عملہ شہر میں گھر گھر جا کر یہ دیکھے گا کہ پانی ضائع تو نہیں کیا جاتا ہے۔ وہ بگڑے ہوئے نلوں اور کنکشنوں کی مرمت کرے گا۔ جانچ پڑتال حاتہ داری کی جائے گی۔ جو سروپ نگر سے شروع ہوگی۔

دونوں ملکوں میں اقلیتوں کا پورا پورا تحفظ

ہندوستان و پاکستان کے مشترکہ معاہدے کا اعلان!

نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ ہندو پاکستان کے جس معاہدہ پر ہند اور پاکستان کے وزیر اعظموں نے ۸ اپریل کو دستخط کئے تھے وہ آج دونوں ملکوں میں بیک وقت شائع کر دیا گیا ہے۔ اس میں اعلان کیا گیا ہے کہ اقلیتوں کو بلا تفریق مذہب شہریت کے کامل حقوق دئے جائیں گے جان و مال اور تہذیب اور وقار کا پورا پورا تحفظ کیا جائے گا۔ عبادت۔ اظہار خیال نقل و حرکت اور پیشہ اختیار کرنے کی آزادی ہوگی۔ سیاسی زندگی اور دوسری سرگرمیوں میں حصہ لینے کی اجازت ہوگی۔ اور فوجی اور غیر فوجی ملازمتوں میں داخل ہونے کے مساوی مواقع فراہم ہوں گے۔

معاہدہ کا مضمون حسب ذیل ہے۔

— (الف) —

ہندوستان اور پاکستان کی حکومتیں نہایت سنجیدگی سے اس بات پر اتفاق کرتی ہیں کہ ہر حکومت اپنی مملکت میں مذہب اور نسل کا لحاظ کئے بغیر اقلیتوں کو شہری حقوق میں مساوی درجہ دے گی۔ جان و مال تمدن اور عزت نفس کا جہاں تک تعلق ہے اقلیتوں کا مکمل تحفظ ہوگا۔ ہر ملک میں اقلیتوں کو قانون اور اخلاق کے مطابق عبادت تقریر و تحریر نقل و حرکت اور پیشہ کی آزادی حاصل ہوگی ہر ملک کی اقلیتوں کے افراد کو اکثریت کے افراد کے ساتھ اپنے ملک کے پبلک زندگی میں حصہ لینے سیاسی اور غیر سیاسی عہدے قبول کرنے اور فوجی اور غیر فوجی ملازمتیں کرنے کا مساوی حق دیا جائے گا۔ دونوں حکومتیں ان حقوق کو بنیادی سمجھتی ہیں۔ اور ان کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری لیتی ہیں۔ ہندستان کے وزیر اعظم نے اس طرف توجہ مبذول کی کہ ہندستان کے نئے دستور کے تحت یہاں کے تمام اقلیتوں کو یہ حقوق دئے گئے ہیں۔ پاکستان کے وزیر اعظم نے بتایا کہ اس قسم کے حقوق اس قرارداد مقاصد میں موجود ہیں جسے پاکستان مجلس دستور ساز نے منظور کیا ہے۔ دونوں حکومتوں کی پالیسی یہی ہے کہ ہندستان اور پاکستان کے سارے باشندے کسی امتیاز و تفریق کے بغیر ان جمہوری حقوق سے پوری طرح متمتع ہوں۔

دونوں حکومتیں اس بات پر زور دینا چاہتی ہیں کہ اقلیتیں اس ملک کی وفادار اور اطاعت گذار ہوں گی جس ملک کی وہ رہنے والی ہیں۔ اور انھیں جب کبھی اپنی شکایات کا ازالہ کرانا ہوگا تو اپنی حکومت کی طرف رجوع ہوں گی۔

— (ب) —

مشرقی بنگال مغربی بنگال آسام اور تری پورہ سے جہاں فرقہ وارانہ فسادات ہوئے ہیں۔ جانے والے لوگوں کے بارے میں دونوں حکومتیں میں طے پایا ہے کہ۔

۱۔ نقل و حرکت کی آزادی ہوگی۔ اور ایک جگہ سے جانے اور دوسری جگہ آنے کے دوران میں تحفظ کا پورا سامان کیا جائے گا۔ ۲۔ ہر جانے والے شخص کو یہ آزادی ہوگی کہ جس قدر منقولہ ذاتی سامان اور اثاثہ لے جانا چاہتا ہے لے جائے۔ منقولہ سامان میں ذاتی جواہرات بھی شامل ہیں۔ ہر بالغ جانے والے کو ۱۵۰ روپے اور نابالغ جانے والے کو ۷۵ روپیہ لے جانے کی اجازت ہوگی

۳۔ اگر کوئی جانے والا شخص اپنے ساتھ جواہرات یا نقدی نہیں لیجانا چاہتا ہے تو وہ اسے بنک میں جمع کر سکتا ہے جس بنک میں جواہرات اور نقدی جمع کیا گئی تو وہ اس کی باقاعدہ رسید دیگا جب کبھی جمع کرنے والا شخص اپنی نقدی یا جواہرات اپنے نام منتقل کرانا چاہے گا تو اسے سہولتیں دی جائیں گی جہاں تک نقدی کے انتقال کا تعلق ہے۔ وہ متعلقہ حکومت کے تبادلہ زر کے قوانین کا پابند ہوگا۔

۴۔ کسٹم کے حکام جانے والے لوگوں کو پریشان نہیں کریں گے۔ ہر کسٹم پوسٹ پر متعلقہ حکومتوں کی رضامندی کے بعد دوسری حکومت کا رابطہ افسر رہیگا تاکہ اس پر عمل ہو سکے

۵۔ جانے والے شخص کی غیر منقولہ جائداد کے حقوق ملکیت یا قبضہ کو جوں کا توں باقی رکھا جائے گا۔ اگر اس کی غیر موجودگی میں اس کی جائداد پر دوسرے نے قبضہ کر لیا تو وہ اسے واپس کر دی جائے گی۔ بشرطیکہ وہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۵۰ء سے پہلے واپس آ جائے اگر جانے والا شخص اراضی کا مالک یا کاشت کار ہے تو اسے اس کی اراضی واپس کر دی جائے گی بشرطیکہ وہ ۳۱ دسمبر سنہ ۵۰ء تک واپس آ جائے بعض صورتوں میں اگر کوئی حکومت یہ سمجھے کہ کسی ایک جانے والے شخص کی جائداد اس کو واپس نہیں کی جا سکتی تو یہ معاملہ اقلیتی کمیشن کے سامنے اس کی رائے کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔ اگر کوئی جانے والا شخص مقررہ مدت کے اندر واپس نہ آئے اور اس کی جائداد واپس کرنا ممکن نہ سمجھا جائے تو متعلقہ حکومت اس کو آباد کرنے کا انتظام کرے گی۔

۶۔ اگر کوئی جانے والا شخص واپس نہ آنے کا فیصلہ کر لے تب بھی اس کو تمام غیر منقولہ جائداد کے حقوق ملکیت حاصل رہیں گے اور اسے اپنی جائداد کو فروخت کرنے یا دوسرے ملک کے تارک وطن سے تبدیل کرنے کا غیر مشروط حق حاصل ہوگا۔ مالکان جائداد کے متولی کے طور پر ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی۔ جس میں اقلیت کے تین نمایندے ہوں گے۔ اس کمیٹی میں حکومت کا بھی ایک نمایندہ ہوگا۔ اور وہی کمیٹی کی جلسوں کی صدارت کرے گا۔ اس کمیٹی کو قانون کے مطابق اس قسم کی جائداد کا کرایہ وصول کرنے کا حق ہوگا۔

مشرقی بنگال مغربی بنگال آسام اور تری پورہ کی حکومتیں ان کمیٹیوں کے قیام کے لئے ضروری قانون بنائیں گی۔ صوبائی یا ریاست کی حکومت جیسی بھی صورت بھی ہو ضلع کے حکام کو ہدایت کرے گی کہ وہ اس کمیٹی کو اپنے فرائض کی ادائیگی میں ہر قسم کی مدد دے

اس تحتی پیراگراف کی دفعات کا اطلاق جانے والے پر بھی ہو جو مشرقی بنگال سے ہندستان کے کسی حصہ میں اور مغربی بنگال آسام اور تری پورہ سے پاکستان کے کسی حصہ میں حالیہ فرقہ وارانہ فسادات سے پہلے لیکن ۱۵ اگست سنہ ۱۹۴۷ء کے بعد منتقل ہو گئے ہیں۔ اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو فرقہ وارانہ فسادات یا خوف و خطر کی وجہ سے بہار سے مشرقی بنگال چلے گئے ہیں۔

— (ج) —

جہاں تک صوبہ مشرقی بنگال اور مغربی بنگال آسام اور تری پورہ ریاستوں کا تعلق ہے۔ دونوں حکومتیں اس بات پر متفق ہیں کہ وہ۔

۱۔ امن و امان کے قیام کے لئے کوششیں جاری رکھیں گی۔ اور ایسے اقدام کریں گی کہ آئندہ اس قسم کے واقعات نہ ہوں

۲۔ جن لوگوں نے کسی کی جان و مال کو نقصان پہونچایا ہے۔ اور دوسرے قسم کے جرائم کئے ہیں۔ ان کو سزا دی جائے گی جہاں کہیں ضروری ہوگا۔ اجتماعی جرمانے کئے جائیں گے اور جہاں کہیں ضروری سمجھا جائے گا۔ جرائم کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے مخصوص عدالتیں مقرر کی جائیں گی۔

۳۔ لٹے ہوئے مال و متاع کو ڈھونڈھ نکالنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

۴۔ اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی کے لئے فوراً ادارے قائم کئے جائیں گے۔ ان میں اقلیت کے نمایندے بھی شامل ہوں گے۔ ۵۔ زبردستی تبدیل مذہب کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ فرقہ وارانہ فسادات کے زمانہ میں تبدیلی مذہب کے جتنے واقعات ہوئے ہیں ان کو زبردستی تبدیل مذہب سمجھا جائے گا جن لوگوں نے اس قسم کی تبدیلی مذہب کا جرم کیا ہے۔ ان کو سزا دی جائے گی۔ ۶۔ دونوں حکومتیں فوراً ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کریں گی جو حالیہ فسادات کے اسباب اور دائرہ اثر کی تحقیقات کرے گا اور ایسی سفارشات کرے گا کہ آئندہ اس قسم کے فسادات رونما نہ ہو سکیں اس کمیشن کے ممبران ایسے ہوں گے جن پر اقلیت کو اعتماد ہوگا۔ اس کا صدر ہائیکورٹ کا ایک جج ہوگا۔

۷۔ کسی ادارہ یا فرد یا ریڈیو یا اخبارات کو ایسی خبریں یا رائے زنی کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی جس سے فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھنے کا اندیشہ ہو اس چیز کو روکنے کے لئے دونوں حکومتیں فوری اور موثر اقدام کریں گی۔

دونوں ملکوں میں سے کسی ملک میں اس کی حکومت ایسے پروپیگنڈہ کی اجازت نہیں دیگی جس کا اثر دوسرے ملک کی سالمیت پر پڑے۔ یا جس کا مقصد دونوں ملکوں کے درمیان جنگ کرانا ہو۔ جو فرد یا جماعت اس قسم کا پروپیگنڈا کرے اس کے خلاف فوری اور موثر کارروائی کرے۔

— (د) —

تحتی پیراگراف ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷ اور ۸ معاہدہ کا حصہ (ج) کا نا گہانی صورت میں ہندستان میں اور پاکستان کے کسی حصہ پر اطلاق ہو سکتا ہے۔

ہندو پاکستان کا سمجھوتہ نئے دور اور ترقی کا پیش خیمہ ہوگا

دونوں پارلیمنٹوں میں وزیراعظموں کی تقریریں

لیاقت علی خاں کی اسمبلی میں تقریر

کراچی ۱۰ اپریل ہیں نے مصمم ارادہ کر لیا ہو کہ معاہدہ پر مکمل طور پر عملدرآمد کیا جائے گا ان الفاظ کے ساتھ پاکستان کے وزیراعظم مسٹر لیاقت علی خان نے آج پاکستان کی دستوری اسمبلی میں اقلیت پر ہندو پاکستان کے مشترکہ معاہدہ کا اعلان کیا مسٹر لیاقت علی خان نے کہا کہ اس معاہدہ کو عمل جامہ پہنانے کے لئے دونوں ملکوں کے عوام ان کے لیڈروں اور خصوصیت کے دونوں ملکوں کے اخباروں کے اشتراک تعاون کی ضرورت ہوگی انھوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ وقت بہت نازک ہے اسوقت کوئی جوشی بات یا غلط اقدام توازن کو بگاڑ دے گا کہ نسلوں تک اس کی تلافی نہ ہوگی۔

میں جانتا ہوں کہ یہ معاہدہ ہندستان اور پاکستان کے درمیان ایک دوسرے کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے قریب آنے کے لئے ایک نیا دروازہ کھول دے گا۔

میں اور ہندوستان کے وزیراعظم پنڈت نہرو نے خیال کرتے ہیں کہ اگر اس معاہدہ پر ٹھیک ٹھیک عمل کیا گیا تو وہ تمام شبہات اور خدشے دہرا س دور ہو جائیں گے جو دلوں میں گھر کئے ہوئے ہیں۔

،، میں اس گفتگو سے مطمئن ہوں۔ جو میں نے اور پنڈت نہرو اس بات کی ہر ممکن کوشش کریں گے کہ ہندستان کے ہر حصہ کی اقلیت کی جان و مال محفوظ رہیگی۔ ان کی تہذیب وتمدن برقرار رہے اور انھیں دوسروں کے برابر شہری حقوق ملیں۔ وزیراعظم مسٹر لیاقت علی خان نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ملکوں کے وزیراعظم معاہدہ کے عمل درآمد کی نسبت رہ بیاء وہ ہیں سے ایک دوسرے سے ملتے رہیں گے۔ اور ہم لوگ دوسرے مشترکہ مسائل پر غور بھی کرتے رہیں گے کیونکہ یہ ہندستان اور پاکستان کے مفاد کے علاوہ عالمی امن برقرار رکھنے کے لئے بھی ضروری ہو ہمارے تمام درمیانی مسائل پرامن طریقے سے حل ہو جائیں اور دونوں ہمسایہ ملکوں میں دونوں ہمسایہ ملکوں میں دوستانہ تعلقات بڑھیں۔

لیاقت علی خاں کی اپیل

کراچی ۱۰ اپریل وزیراعظم مسٹر لیاقت علی خان نے آج پاکستانی پریس سے پر زور اپیل کی کہ ہندستان اور پاکستان کی اقلیتوں کے لئے پرامن اور مناسب حالات پیدا کرنے کے نیک کام میں ان کی مدد کر رہے ہیں۔

اقلیتوں کے متعلق ہند پاکستانی سمجھوتے کے سلسلہ میں ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے مسٹر لیاقت علی خان نے کہا کہ اقلیتوں کا مسئلہ سیاسی نہیں انسانی مسئلہ ہے اور پریس کو جو خدمت خلق کو اپنا مقصد سمجھتی ہے سمجھوتے پر عمل درآمد کے سلسلہ میں حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہیے عوام کے پورے اشتراک عمل کے بغیر ہندوستان اور پاکستان کی حکومتیں تنہا اقلیتوں میں دوبارہ اعتماد پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتیں۔

اس اپیل کے علاوہ وزیراعظم نے کوئی بیان نہیں دیا۔ بلکہ مختلف قوموں کے اخباری نمائندوں کے بہت سے سوالات کا جواب دینے پر اکتفا کی۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ اس سمجھوتہ پر عمل کرنے کا عزم اور خواہش قطعی طور پر پائی جاتی ہے اور میں محسوس کرتا ہوں کہ ہندستان کے وزیراعظم میں بھی یہ عزم اور خواہش موجود ہے۔

اس سوال پر کہ پنڈت نہرو کراچی کب آئیں گے مسٹر لیاقت علی نے کہا کہ اس کا دارومدار ہم دونوں کی آسانی پر ہے۔ میں یقین کے ساتھ کہہ نہیں سکتا کہ ایسا کب ممکن ہوگا۔ مسٹر لیاقت علی خان نے کہا کہ ہمارا ارادہ ہے کہ مناسب وقت آنے پر دوسرے ہند پاکستانی مسائل کو بھی سلجھانے کی کوشش کی جائے۔

پنڈت نہرو سے پاکستانی روپے کی شرح تبادلہ پر گفتگو نہیں کی گئی ہے۔ یہ سوال ایسا ہے جس پر گفت وشنید ...

لیاقت علیخاں کا نشریہ!

کراچی ۱۱ اپریل۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان نے کل رات اپنی نشری تقریر میں اس امید کا اظہار کیا کہ ہندستان پاکستان سمجھوتہ کے بعد اب ایک ایسے دور کا آغاز ہوگا کہ ہم اپنے تمام مشترکہ جھگڑے جن کی بدولت ان دونوں ملکوں میں بیگانگی اور اختلاف پیدا ہوا آپس میں بیٹھ کر خود طے کر لیا کریں گے۔

پاکستانی وزیراعظم نے اپنا نشریہ جاری رکھتے ہوئے کہا۔ پاکستان امن۔ اور دوستی کے سوا کچھ نہیں چاہتا حکومت پاکستان اس بات کا عزم اور عہد کر چکی ہے کہ اس سمجھوتہ کو کامیاب بنایا جائے۔

مسٹر لیاقت علی خان نے سمجھوتے کا خلاصہ بتایا۔ اور اس بے بنیاد اندیشہ کی تردید کی کہ چونکہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اس لئے یہاں اقلیتوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا جاسکتا۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان کی قرارداد مقاصد میں صاف طور پر یہ کہہ دیا گیا ہے کہ حکومت پاکستان کا ایک بنیادی نظریہ ہے کہ بلا تفریق مذہب ہر باشندے کو آزادی اور مساوات حاصل ہو۔ اور اس کے ساتھ سماجی انصاف ہوتا ہے۔

مسٹر لیاقت علی خان نے اقلیتوں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے دل سے شک اور ڈر نکال دیں۔ اور اکثریت پر بے اعتمادی کرنا چھوڑ دیں۔ اگر اقلیت کو اکثریت پر اعتماد پیدا ہوگیا تو پھر خود بخود حالات بدل جائیں گے۔

انھوں نے قائداعظم مسٹر جناح کا یہ وعدہ یاد دلاتے ہوئے پاکستان کی اقلیتوں کو بھی پاکستانی مسلمانوں کے برابر حقوق حاصل ہوں گے۔ مسٹر لیاقت علی خان نے کہا کہ اب ہمارا مقدس فرض ہے کہ ہم بحیثیت مسلمان اس وعدہ کو پورا کرکے دکھائیں۔ ہمارے لئے خدا اور رسول کا حکم ہے کہ ہر حالت میں حق اور انصاف کا دامن نہ چھوڑیں۔ یہ ہمارا اسلامی فریضہ ہے کہ ہم اقلیتوں کی جان ومال اور عزت کو بچائیں بلکہ اگر اس فریضہ کی انجام دہی میں ہماری جان تک کام آجائے تو اس سے دریغ نہ کریں۔"

کی گنجائش باقی نہیں ہے کشمیر کا مسئلہ صرف اسی حد تک زیر غور آیا جس حد تک ہم اس پر غور کرنا پسند کرتے ہیں ہندستان یا پاکستان کی کوئی جماعت ان چیزوں کی مخالفت کرتی ہے جس کا سمجھوتہ میں ذکر ہے۔ یا کوئی ایسی بات کرتی ہے جس کی سمجھوتہ میں ممانعت ہے تو متعلقہ حکومت اس کے خلاف کارروائی کرے گی ہم نے آسام سے مسلمانوں کے اخراج پر بھی گفتگو کی۔ اور ممکن ہے بعد میں اس پر دوبارہ بات چیت کی جائے۔

ہندستان اور پاکستان کے درمیان سگار سو گز برکو نے کے سمجھوتے کے متعلق مسٹر لیاقت علی خان نے کہا کہ ہم اسکا فیصلہ کر سکیں تو یہ بڑی اچھی بات ہوگی انھوں نے کہا کہ دہلی میں دونوں حکومتوں کے افسروں کے درمیان تجارتی بات چیت بھی ہوئی تھی لیکن یہ گفتگو غیر رسمی تھی۔ اور بعد میں دوبارہ شروع کی جاسکتی ہے۔

سمجھوتہ پر اخبارات کی رائیں۔

اسٹیٹس مین نے لکھا ہے کہ موجودہ حالات کو بہتر بنانے کے۔ جو مختلف حل پیش کئے جارہے تھے۔ ان میں سے یہ معاہدہ سب سے زیادہ بہتر ہے۔

امرت بازار پترکا۔ یہ معاہدہ ڈوبتے ہوئے کو تنکا کا سہارا ہے۔

ہندستان اسٹنڈرڈ یہ تاریخ کو فریب دینے کی ایک منظم کوشش ہے۔ چاہے اس میں نیتوں کا کتنی ہی خلوص کیوں نہ شامل ہو۔

نیشنل۔ یہ نظریات کا ایک شتارہ ہے جس کا نتیجہ سوائے ہراس کے کچھ نہیں ×

پارلیمنٹ میں پنڈت نہرو کا بیان

نئی دہلی ۱۰ اپریل۔ وزیراعظم پنڈت نہرو نے آج پارلیمنٹ میں ہندستان اور پاکستان معاہدہ کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ معاہدہ اپنی مندرجہ ذیل مسائل اور مدت کے لحاظ سے بہت بڑی اہمیت کا مالک ہے۔ اب ہمارا مستقبل صرف اس بات پر منحصر ہے کہ اس معاہدہ کو ہندوستان اور پاکستان میں کس حد تک جامہ عمل پہنایا جاتا ہے۔ پاکستانی وزیراعظم سے اپنی گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ یہ گفتگو بنگال کی صورت حال کے علاوہ بعض ایسے معاملات سے بھی تھی جنھوں نے ہندستان اور پاکستان کے باہمی تعلقات پر مسموم بنا دیا ہو ہم دونوں کو اپنی اہم ذمہ داریوں کا پورا پورا لحاظ تھا۔ چنانچہ دونوں ملکوں کے کروڑوں باشندوں کی قسمت ان ملاقاتوں میں زیر بحث آئی۔ بنر پر وزیراعظم نے ایک کاپی معاہدہ کی رکھ دی تھی جسے بعد میں ممبروں پر تقسیم کیا گیا۔ اس کے نمایاں پہلوؤں کی توضیح کرنے کے بجا۔ پنڈت نہرو نے اپنی اس دلی خواہش کا اظہار کیا کہ ایوان اور ملک دونوں اس معاہدہ اور اس پالیسی کی جو اس معاہدہ میں درج ہے۔ پوری پوری تائید کریں گے۔

اس فتنہ وفساد پر جو ملک اور خصوصاً بنگال میں رونما ہوا۔ پنڈت نہرو نے غم انگیز لہجہ میں تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بظاہر یہ فتنہ وفساد کسی بڑی مصیبت کا پیش خیمہ نظر آتا ہے۔ کیا اسی کے لئے ہم نے یہ یہ کوششیں کی تھیں کیا اسی کے لئے ہم نے مہاتما گاندھی کی شاگردی کا شرف حاصل کیا تھا۔

انھوں نے کہا کہ مسئلہ صرف بنگال ہی کا نہیں ہے۔ بلکہ وہ پورے ہندستان کا بن گیا ہے حقیقت یہ ہے کہ اس کے اثرات ہندوستان وپاکستان سے باہر بھی پہونچ گئے ہیں۔ اس کے بعد پنڈت نہرو نے اس شبہ کو صاف کیا کہ پاکستان کی حکومت بعض فرقہ وارانہ تخیلات پر قائم ہے۔ اور اس لئے وہ اپنی اقلیتوں کو مساوی حقوق نہیں دے سکتے ہیں۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ پاکستان کے وزیراعظم نے بڑی قوت کے ساتھ اس خیال کی تردید کی ہے کہ اور مجھے یقین دلایا ہے کہ پاکستان کی حکومت بھی زمانہ حاضرہ کے جمہوری نظریات کو مانتی ہے۔ اور موجودہ عہد میں کوئی اور طرز حکومت ممکن بھی نہیں ہے حکومت ہند کے غیر مذہبی کردار کی حمایت میں پنڈت نہرو نے کہا کہ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ افراد کی پرائیوٹ زندگی میں مذہب کی اہمیت ختم ہوگئی ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت اور ہر مذہب اب ایک دوسرے سے وابستہ نہیں ہیں۔ اور یہ کہ حکومت کا کوئی مذہب نہیں ہوگا پھر بھی ہر مذہب کا وہ تحفظ کرے گی وزیراعظم پاکستان نے معاہدہ میں اس بات کو صاف کر دیا ہے کہ ان کی حکومت بھی زمانہ حاضرہ کے جمہوری نظریات پر مبنی ہوگی۔

ہندوستان و پاکستان کے اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے خصوصیت سے بنگال کے فسادات کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ ان ہنگاموں اور ان اختلافات نے ہمیں ایک ایسی خوفناک پہاڑی کے کنارہ پر پہونچا دیا تھا۔ جہاں سے ہم ہلاکت کے تاریک غار میں جاگرتے۔ لیکن اس معاہدہ کے ذریعہ ہم ہلاکت سے بچ گئے۔ اور اس لئے ہمیں اس سے بہت بڑا فائدہ پہونچا۔

اب ہمارا اور پاکستان دونوں کا یہ کام ہے کہ ہم معاہدہ پر عمل کرکے اسے کامیاب بنائیں۔ اور اس زہریلے ماحول کو ختم کر دیں۔ جس میں ہم گذشتہ ۲½ سال کی مدت سے پھنسے ہوئے ہیں۔

اخبار ہندو ڈیلی نے ہندستان اور پاکستان سمجھوتہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس سے فرقہ وارانہ صورت حال بہتر ہوسکے گی۔ اور کم از کم سردست کشیدگی رفع کرنے میں مدد گار ثابت ہوگا۔

پنڈت نہرو کو یقین۔ پریس کانفرنس میں اظہار

نئی دہلی ۱۰ اپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیراعظم ہند نے آج اپنی ماہانہ کانفرنس میں کہا، مجھے پورا یقین ہو کہ مسٹر لیاقت علی خان اس مشترکہ معاہدہ پر عمل درآمد کرنے کی ہر ممکن امکانی کوشش کریں گے جس پر ہم دونوں نے سنیچر کے دن دستخط کئے ہوں۔ اور ان کا جو مرتبہ پاکستان میں ہے اس کے پیش نظر ان کی اس کوشش کا اثر بہت اچھا پڑے گا۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ مجھے اس میں قطعاً شک نہیں کہ یہ معاہدہ ان اقلیتوں کے دل ودماغ میں تحفظ اور اطمینان کا احساس پیدا کرے گا۔ ان کے اندر جو خوف و ہراس پیدا ہوگیا ہے۔ وہ بہت کم ہو جائے گا۔

انھوں نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ گو اس معاہدہ کا کوئی تعلق براہ راست مسئلہ کشمیر سے نہیں ہے مگر اس کا اثر اس مسئلہ پر بہت اچھا پڑے گا۔ اس سے کشمیر کے مسئلہ کا حل آسان ہو جائے گا۔ اور شاید اس طرح یہ مسئلہ بغیر کسی طاقت کے مداخلت کے پرامن طریقہ سے طے ہو جائے

پنڈت جواہر لال نہرو نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ پہلے کے بہت سے معاہدوں پر پاکستان نے عمل نہیں کیا ہے اور کیا ضمانت ہے کہ وہ اس معاہدہ پر عمل کرے گا۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نکالنا غلط ہو کہ پاکستان اس معاہدہ پر عمل نہیں کرے گا۔ صورت حال بہت نازک ہوگئی تھی ہم نے اس نزاکت کا احساس کرتے ہوئے جو معاہدہ کیا ہے وہ کامیاب ہوگا۔ اور حالات کچھ بہتر ہو جائیں گے۔

ممکن ہے کہ مشرقی بنگال سے آتے جاتے کا سلسلہ فوراً منقطع نہ ہو پھر بھی اقلیت کے جو لوگ وہاں ہیں انھیں اطمینان کا سانس لینا نصیب ہوگا اور جو یہاں آئے ہیں۔ وہ حالات بہتر ہونے پر اور تحفظ کی ضمانت پر واپس جانے کی سوچیں گے مرکزی کابینہ سے بنگال کے دو وزیروں کے استعفے پر انھوں نے اظہار خیال مناسب نہیں سمجھا۔

سوال کیا گیا کہ کیا مغربی بنگال کی حکومت کو اس معاہدہ سے مطمئن کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ بالکل مطمئن ہے۔ ڈاکٹر بی سی رائے سے اس سلسلہ میں مشورہ لیا گیا تھا۔ ملکیت کے معاوضہ کی کوئی شرط معاہدہ میں نہیں ہے۔

وزیراعظم نے کہا کہ۔ ہمیں اس کی فکر نہیں کہ پاکستان اس سلسلہ میں کیا کر رہا ہے۔ اگر اس سلسلہ میں ہم نے اپنے فرائض پورے کرتے ہیں تو ہمیں بڑی تقویت پہونچے گی۔

پنڈت نہرو نے بتایا کہ پنجاب میں پناہ گزینوں کی امداد باہمی کے اصولوں پر نظر ثانی پر نیلو کھڑی کے نام سے جو لبتی بسائی ہے۔ اس طرز کی ہزاروں لبتیوں کی ضرورت ہے تاکہ مغربی بنگال میں پناہ گزینوں کو بسایا جاسکے۔ اس طرح بنگال کے ہزاروں نوجوان مرد اور عورتوں کو اپنے جوہروں کو تعمیری کاموں میں ظاہر کرنیکا موقع ملیگا۔ اور ان کی بددلی نفسیاتی اور عملی طور پر ختم ہو جائے گی۔

پنڈت نہرو نے یہ بھی بتایا کہ مسٹر لیاقت علی خان نے اس بات کو صاف کیا ہے کہ پاکستان میں مذہبی حکومت قائم نہیں کی گئی ہے۔ یہ ضرور ہے کہ اس کے دستور کی بنیاد اسلامی اصولوں پر ہے جس طرح ہندوستان میں رام راج قائم کیا گیا ہے۔

انھوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ وہ صرف کراچی ہی نہیں بلکہ مشرقی پاکستان بھی جائیں گے۔

مانچسٹر۔ جس جذبہ کے ساتھ یہ معاہدہ کیا گیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ وہ ضائع نہ جائے گا۔

دیان پرکاش۔ مسٹر لیاقت علی خاں سے اس طرح کی ضمانت حاصل کر لینا پنڈت نہرو کے لئے ایک زبردست اخلاقی فتح ہے۔ پاکستان کی اقلیتوں کا مستقبل روشن نظر آتا ہے۔

پنڈت نہرو کا قوم کے نام پیغام

نئی دہلی ۱۰ اپریل۔ وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ہند پاکستان سمجھوتے کے اعلان کے موقع پر قوم کے نام ایک پیغام نشر کرتے ہوئے کہا کہ مجھ سے بار بار سوال کیا جاتا ہے کہ کیا پاکستان اس سمجھوتے پر عمل کرے گا مجھے یقین ہے کہ پاکستان اس پر عمل کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔ لیکن یہ سوال آخر پوچھا ہی کیوں جاتا ہے کہ دوسرے کیا کریں گے۔ ہمیں کیا کرنا ہے۔ اس کا فیصلہ ہم کو خود کرنا ہے۔ اور ہم اپنا فرض اگر بجا طور پر انجام دیں تو اس کا نتیجہ ہمیشہ اچھا ہوگا۔ یہی سبق ہمیں مہاتما گاندھی اور دوسرے رہنماؤں نے دیا ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ ہم ایک آزمائش کے دور سے گذر رہے ہیں۔ لاکھوں آدمی خانماں خراب ہوگئے مشرقی اور مغربی بنگال نیز آسام میں لوگ جذبات کی رو میں بہہ گئے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہم ہمارے قدم متزلزل ہوگئے ہیں وزیراعظم نے ہند پاکستانی سمجھوتے پر اعتراض کرنے والوں سے کہا کہ وہ اسے حالات کی روشنی میں دیکھیں۔ اور یہ سوچیں کہ سمجھوتہ نہ ہوتا تو حالات کا کیا رخ ہوتا۔

مجھے یقین ہے کہ یہ سمجھوتہ اپنی حد میں اندر بہت اچھا ہو اور بنگال کو مصیبت زدوں کو اس کی وجہ سے فوری امداد مل سکے گی مجھے اس کا یقین بھی ہے کہ اس سمجھوتہ کو کئی ترقی اور مزید کامیابی کا پیش خیمہ بنایا جاسکتا ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ اس میں کسی شک اور شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ سمجھوتے پر عمل درآمد کے لئے مسٹر لیاقت علی خاں اپنا پورا پورا اثر استعمال کریں گے۔ اور ایسے حالات پیدا کریں گے کہ پاکستان کی اقلیتیں امن وسکون حفاظت اور عزت کے ساتھ زندگی بسر کرسکیں۔

کیا اس کی بھی ضرورت ہے کہ میں آپ کو یقین دلاؤں کہ میری حکومت سمجھوتے پر لفظی اور معنوی حیثیت سے عمل کرنے کی ہر امکانی کوشش کرے گی۔ خوش قسمتی سے ہم اس سے بہی زیادہ بڑے خطرات کا مقابلہ کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں پھر بھی میں ان دشواریوں کو کم کرکے بیان نہیں کرنا چاہتا جن کا ہمیں سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لیکن ہم سب آپ مل کر باتی دشواریوں کو دور کرنے کا عزم صمیم کرلیں۔ تو ہم لازمی طور پر کامیاب ہوں گے۔

اس سمجھوتہ پر عمل ہوگا یا نہیں یا اس سے مسائل کہاں تک حل ہو جائیں گے۔ اس کا جواب میں پہلے یہ دوں گا کہ سمجھوتہ بجائے خود ایک اچھی چیز ہے۔ کیونکہ لوگوں کی توجہ تخریب کاری کی طرف سے ہٹ کر تعمیر کی طرف مبذول ہو جاتی ہے۔ دوسرے ہم نے پرامن اور مناسب سمجھوتے کے لئے خلوص کے ساتھ کوشش کی ہے۔

میں آج آپ کے ایک اعتماد کے ساتھ تقریر کر رہا ہوں پچھلے ۳۰ سال میں کامیابی اور ناکامیابی دونوں مواقع پر آپ نے مجھ پر بھروسہ کیا ہے اور ہم ایک دوسرے سے بہت قریب ہوگئے ہیں۔ اس سے پہلے بھی ہم گاندھی جی کی تعلیمات کی مدد سے اپنی دشواریوں پر قابو پاجاتے تھے۔ اور آج بھی مجھے مستقبل پر اعتماد ہے۔

یہ سمجھوتہ کوئی جادو نہیں ہے۔ اور میں اس کی امید نہیں کرتا کہ ترک وطن اور چھوٹے چھوٹے واقعات بالکل بند ہو جائیں گے بلکہ اس کی وجہ سے ایک ایسی فضا پیدا ہو جائے گی جو حالات کو بدلنے میں مدد دے گی۔ لیکن تبدیلی خود بخود پیدا نہیں ہوتی اس کے لئے عزم اور ارادہ کی ضرورت ہے۔

پنڈت نہرو نے بنگال کے باشندوں سے اپیل کی کہ وہ شکست خوردگی کو ترک کرکے تعمیری سرگرمیوں میں مصروف ہو جائیں۔ انھوں نے کہا کہ میں آسام کے باشندوں سے بھی یہی اپیل کرتا ہوں۔

وزیراعظم نے پریس سے اپیل کی کہ وہ سمجھوتے کو کامیاب بنانے کی کوشش میں پیش پیش رہے گا۔ اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ قوم آزمائش کے وقت اپنی عظمت کا ثبوت دیتی ہے آج ہمیں اپنی عظمت دلیری اور خود اعتمادی کا ثبوت دینا ہے۔

اقوال زریں

دولت پر مغرور ہونا غربت کو دعوت دینا ہے۔

محبت ترقی کا زینہ ہے۔

انسان یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ اس کی مصیبت کی وجہ کیا ہے۔

کمزوروں کی مدد کرنا نیک آدمیوں کا کام ہے۔

اپنی تندرستی قائم رکھنے کے لئے اپنے خیالات صاف رکھو۔

دنیا میں سب سے بڑی دولت ایمان کی دولت ہے

خدا سب جگہ موجود ہے۔ اور سب کچھ کر سکتا ہے۔

علم بے خطر ہے اور مال کو ہر وقت خطرہ ہے۔

صبر ایک ایسا پھول ہے۔ جو ہر باغ میں پیدا نہیں ہوتا۔

جھوٹ بولنے والے کا اعتبار جاتا ہے۔ م

موج تبسم

ایک صاحب کو پاگل انسانوں کی دماغی کیفیت جاننے کا بڑا شوق ہے۔ اکثر پاگل خانوں میں آتے جاتے تھے۔ اور زیر علاج مریضوں سے گفتگو کر کے اپنی معلومات میں اضافہ کرتے تھے۔ ایک دن انھوں نے دیکھا کہ ایک پاگل بے باک اور بڑے انہماک کے ساتھ کچھ لکھ رہا ہے۔ انھوں نے اس کے قریب پہنچ کر پوچھا۔ تم کیا کر رہے ہو۔

جواب ملا۔ خط لکھ رہا ہوں۔

کس کو۔ خود کو۔ کیا لکھا ہے۔

جب کل صبح خط کھول کر پڑھوں گا تو معلوم ہوگا۔

مالک۔ نوکر سے۔ تم ایک گلاس روز توڑ ڈالتے ہو۔؟

ملازم جناب یہ گلاس تو میں نے جان بوجھ کر توڑا ہے۔

مالک وجہ۔! ملازم گیارہ گلاس ٹوٹ چکے ہیں مجھے خیال آیا کہ یہ درجن منحوس ہے اس لئے میں نے اسے بھی توڑ دیا ہے۔

م دولت ایک آئینہ ہے۔ یہ انسانوں کو بدل نہیں سکتا۔ بلکہ انسان کا اصل روپ ظاہر کرتا ہے۔

عجیب معلومات

جانوروں کے پاس وائرلیس

زمانہ حاضرہ میں وائرلیس یعنی بغیر تار کے اس آلہ کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے جو ہزاروں میل پر ہوا کی لہروں پر خبریں پہنچ دیتا ہے۔ لیکن آپ کو یہ معلوم کر کے تعجب ہوگا کہ بعض جانوروں کو قدرت نے یہ آلہ لاکھوں برس سے عطا کیا ہے۔ چنانچہ مورنی کے بارے میں یہ عام بات ہے کہ مورنی کا جب جی چاہتا ہے کہ مور اس کی گرد رقص کرے تو وہ میلوں دور سے مور کو کھینچ کر بلا لیتی ہے بعض لوگوں نے مورنی کو دس دس اور بیس بیس میل کے فاصلہ پر مور سے علیحدہ کر دیا۔ پھر بھی مور اس کے پاس پہنچ گیا جس کے معنی یہ ہیں کہ مورنی اور مور کے پاس ضرور خبر رساں کا کوئی ایسا آلہ ہے۔ جسے انسان ابھی تک معلوم نہیں کر سکا ہے۔

راجہ جی کا اظہار تشکر

مسٹر سی راجگوپال اچاریہ نے ہندوستان و پاکستان سمجھوتہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ جہاں تک میرا تعلق ہے۔ میں تو اس وقت لاکھ لاکھ شکر ادا کر رہا ہوں کہ میرا ملک ایک بڑی تباہی سے بچ گیا۔

نہرو اور پٹیل میں مکمل اتفاق رائے

نئی دہلی ۱۰ اپریل۔ نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل نے جو آج پنڈت نہرو کی پریس کانفرنس میں موجود تھے۔ ہند پاکستانی سمجھوتے پر تبصرہ کرنے کی درخواست پر کہا کہ مجھے وزیر اعظم سے پورا پورا اتفاق ہے سمجھوتہ ہو جانے پر ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس پر عمل درآمد کرنے کی دیانت داری سے کوشش کرے۔ میں اس کے لئے پریس سے تعاون کی اپیل کرتا ہوں۔ آپ سب اگر ہمارے مدد کریں گے تو اس پر عمل درآمد کیا جا سکتا ہے۔

اس سوال پر کہ ماضی میں پاکستان کی سمجھوتہ شکنی کے باوجود وہ موجودہ سمجھوتہ پر عمل درآمد کی امید کرتے ہیں۔ سردار پٹیل نے جواب دیا کہ امید تو ضرور کرنی چاہئے۔

صدر کانگریس کی رائے۔ صدر کانگریس ڈاکٹر پٹابھی سیتا رمیا نے ہند پاکستان سمجھوتہ پر بیان دیتے ہوئے کہا اس سمجھوتہ کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس پر عمل درآمد پر بھی زور دیا گیا ہے

افسانہ

فریب تمنا

(از جناب ایم اسلم صاحب)

اکثر عورتیں اپنی بدمزاجی اور چڑچڑے پن کی وجہ سے بھرا گھر برباد کر دیتی ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر شوہر سے بگڑنا۔ وقت بے وقت ناک بھوں چڑھانا۔ کہنا یہ سب باتیں ملا کر دن کا چین اور رات کی نیند حرام کر دیتی ہیں۔

لیکن نوشابہ کو قدرت نے عقل سلیم اور خوش مزاجی عطا کی تھی۔ دولت بھی دی تھی۔ اور عزت بھی وہ تعلیم یافتہ بھی تھی۔ اس کی قوم کی معاشرت کو بھی سوسائٹی میں آنے جانے اور دوسروں سے بے حجابانہ ملنے میں مانع نہ تھی۔ وہ موٹر بھی چلاتی تھی۔ اور گاتی و رقص بھی کرتی جب پیانو پر بیٹھتی تو اس کی پتلی پتلی انگلیوں میں کہربائی قوت مضمر معلوم ہوتی۔ اسپرا۔ اس کی آواز میں کوئل کی کوکو کا سوز تھا۔ وہ حسین تھی۔ اور اسے ناز حسن بھی تھا

رات کو جب وہ بن سنور کر کلب میں جاتی تو سب کی نگاہیں اس کی طرف اٹھ جاتی جانے مرد کن کن تمناؤں اور حسرتوں سے اس کی طرف دیکھتے تھے۔ لیکن عورتیں تو موسم بہار کی اس رنگیلی تیتری کو دیکھ دیکھ کر دل ہی دل میں رشک کرتیں۔ نوشابہ کو بھی ان باتوں کا احساس تھا کہ جنس لطیف کی حسد سے نگاہوں سے اسکی طرف دیکھتی ہے۔ اور خوش مردوں میں کیا کیا تمنائے بیٹھے ہیں لیکن اس کے پاس پاس ایک ایسا جادو بھی تھا جس کی چھاپ اس کے حسن وجمال کو چار چاند لگا رہی تھی۔ اور یہ گوہر تھا۔ نوشابہ جس قدر رنگین مزاج اور خوش طبع بھی تھی۔ اتنی ہی امن اور عاقبت اندیش بھی تھی۔ یہ سب باتیں تو تھیں لیکن اس کے دل کی کلی ہمیشہ پژمردہ ہی رہتی تھی۔ اور یہ ایک راز تھا جس سے اس کے شناسا آشنا تھے

نوشابہ کا شوہر سہراب ایک تعلیم یافتہ دولت مند اور رعنا جوان تھا۔ دنیا میں دولت ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو انسان کے عیوب کی اکثر پردہ داری کرتی ہے۔ سہراب جی کے یہاں کی دعوتیں شہر بھر میں مشہور تھیں۔ سہراب فیاض بھی تھا۔ اور عیاش بھی۔ اس کی خوشی کی ابتدا اور انتہا خوبصورت عورتوں سے دوستی پیدا کرنا تھا۔ وہ گھر بالکل اس طرح آتا۔ جیسے کوئی ہوٹل میں رہتا ہو۔ نوشابہ اور سہراب کے کہنے کو میاں بیوی تھے لیکن حقیقت میں دونوں ایک مدت سے ایک دوسرے سے الگ رہتے تھے۔ لیکن نوشابہ ایسی باتدبیر عورت تھی کہ دیکھنے والے کو سان گمان بھی نہ ہوتا کہ بیوی۔ خاوند کے تعلقات اچھے نہیں۔ وہ کھاتے پیتے بھی اکٹھے اکثر سیر کو بھی جاتے۔ ایک دوسرے سے ہنس کر باتیں بھی کرتے۔ لیکن رات کو نوشابہ گھر میں اکیلی آہیں بھرتی ہوئی اور سہراب کسی حسین ایکٹریس کے آغوش میں۔

وہ اکثر سوچا کرتی کہ کس طرح اس ناعاقبت اندیش آدمی کو راہ پر لائے۔ آخر بہت سوچ بچار کے بعد اس نے ایک ایسا طریق اختیار کیا کہ تمام سوسائٹی انگشت بدنداں نظر آنے لگی۔

کلب میں کیکاؤس نام کا ایک بہت ترچھا بانکا جوان بھی آیا کرتا تھا۔ اور حسرت دانگا ہوں سے نوشابہ کو دیکھا کرتا تھا۔ نوشابہ بھی نظر مار کر دزدیدہ نگاہوں سے اس کو دیکھ لیتی۔

لیکن آج تک اس ونے کیکاؤس سے کبھی بے تکلف ہو کر گفتگو نہیں کی۔ ایک روز نوشابہ کلب میں بیٹھی تاش کھیل رہی تھی۔ اور سہراب زہرہ نامی ایک ایکٹرس کے ساتھ ایک اور میز پر بیٹھا۔ بادہ گلگوں کے جام اڑا رہا تھا۔ اتنے میں کیکاؤس بھی آ گیا۔ اور ایک طرف بیٹھ کر اخبار دیکھنے لگا۔

نوشابہ اسو دیکھتے ہی تاش چھوڑ کر اپنی جگہ سے اٹھی اور اس کی طرف گئی۔ کیکاؤس اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر تعظیم سے کھڑا ہو گیا۔ نوشابہ اس کے اس کے پاس ہی کرسی ڈال کر بیٹھ گئی۔ اور مسکرا کر پوچھا۔

"آج آپ دیر کر کے کیوں آئے۔"

نوشابہ کے منہ سے یہ الفاظ سنکر کیکاؤس کے بدن میں بجلی سی دوڑ گئی۔

ہیں؟ ہاں! دیر تو ہو گئی لیکن۔

لیکن کیا؟ نوشابہ نے پوچھا۔

لیکن۔ کیکاؤس مسکرا کر بولا۔ آج میں اپنی خوش قسمتی پر بہت نازاں ہوں

"تو میں بھی مبارکباد دیتی ہوں۔ نوشابہ نے ہنس کر کہا۔ شاید لاٹری کا ٹکٹ نکلا ہوگا۔

نہیں ٹکٹ نہیں۔

"تو پھر؟ کچھ مجھے بھی تو بتلایئے۔

کیا آپ کو معلوم نہیں کیکاؤس نے نوشابہ کی طرف دیکھ کر کہا۔ تجاہل عارفانہ اسی کا نام ہے۔

"تجاہل کیا"

یہ اپنے دل سے پوچھئے۔

"دل سے پوچھوں! نوشابہ ذرا سنجیدہ صورت بنا کر بولی۔ میں پوچھوں۔

"جی ہاں"

"کیا؟"

وہی جو آپ جانتے ہوئے بھی نہیں جاننا چاہتیں۔

نوشابہ اپنے خوبصورت سر کو ہلا کر بولی۔

تو گویا آپ مجھے چاہتے ہیں۔

اور کیکاؤس نے دل پر ہاتھ رکھ کر جواب دیا۔

جس طرح کیک چاند کو پروانہ شمع کو ستارے ساون کی کالی رات کو اور شباب چاندنی کو"

حد ہو گئی نوشابہ ہنس کر بولی۔ گویا آپ شاعر بھی ہیں۔

تسلیم لیجئے۔

یہ کہہ کر وہ اور ملنے جلنے والوں کے پاس جا بیٹھی آج پہلا دن تھا کہ سہراب کو زہرہ کی باتوں میں کچھ لطف نہ آیا۔ اس کے دل میں خود بخود ایک کھٹکا سا پیدا ہو گیا۔ ایک پھانس سی لگ گئی۔ آج وہ اپنے آپ سے الجھ رہا تھا۔ جب نوشابہ گھر جانے لگی تو وہ زہرہ کو چھوڑ کر خود اسے سوار کرانے آیا۔

کیکاؤس سے مل کر نوشابہ کو سوسائٹی کی اخلاقی حالت پر بہت افسوس ہوا۔ اور وہ دل میں سوچتی تھی کہ اس احمق کو پہلی ہی ملاقات میں اس قسم کی گفتگو کرنے کی کیسے جرات ہوئی۔ لیکن چونکہ اسے کچھ اور مدنظر تھا۔ اس لئے اس وقت کسی قسم کی ناراضگی ظاہر کرنا پسند نہ کی۔ بلکہ اب سینما میں جس طرح سہراب زہرہ کے دوش بدوش بیٹھا ہوتا وہ کیکاؤس کے ساتھ بیٹھ کر تماشا دیکھتی۔

ایک روز باتوں باتوں میں نوشابہ نے کیکاؤس سے پوچھا۔

آپ شادی کیوں نہیں کر لیتے۔

شادی وہ کیوں۔

خانہ آبادی کے لئے۔

کیکاؤس محبت آمیز نگاہوں سے نوشابہ کی طرف دیکھ کر بولا۔

جسے آپ جیسا دوست مل جائے۔ اسے کیا پڑی کہ شادی کے جنجال میں پڑے۔ اور پھر دل پر ہاتھ رکھ کر۔ اب اس میں اور کوئی نہیں بستا ہے۔

"تو پھر جو دل میں بستا ہے۔ اس سے شادی کر لیجئے نوشابہ نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں" کیکاؤس ایک آہ بھر کر بولا۔ یہ میرے بس کی بات نہیں۔

تو پھر کس کے بس کی بات ہے۔ نوشابہ نے تعجب سے پوچھا۔ بقیہ

بقیہ: اب میں کیا عرض کروں۔ کیکاؤس نے پھر محبت کے انداز سے نوشابہ کی طرف دیکھ کر کہا۔

مسٹر کیکاؤس نوشابہ ذرا سنجیدہ صورت بنا کر بولی۔!

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔

وہی جو میرے دل میں ہے۔ کیکاؤس نے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

یعنی آپ مجھ پر عاشق ہیں۔ نوشابہ نے اسکی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

تو کیا محبت کرنا گناہ ہے۔

کون کہتا ہے۔

تو پھر میرا جرم

جرم نہیں نوشابہ بولی۔ لیکن آپ کو مجھ سے کیسی محبت ہے۔ اس کا جواب تو میں ایک بار پہلے عرض کر چکا۔

سنئے! نوشابہ بولی مجھے آپ جیسے تعلیم یافتہ آدمی سے اس طرح کی گفتگو کی ہرگز توقع نہ تھی۔ ذرا ملین سوچئے کہ ایک تو میں شادی شدہ عورت ہوں۔ اور پھر آپ کو مجھ سے سوائے اس محبت کے جو ایک بھائی کو اپنی بہن سے ہونی چاہیئے۔ اور کسی قسم کی محبت کرنا یا ایسی محبت کا خیال بھی دل میں لانا کہاں تک زیبا ہے۔ کیا ہمارے ملک کا تمدن اور ہماری سوسائٹی کا اخلاق اس قدر بگڑ گیا کہ ایک نوجوان عورت اور ایک نوجوان مرد سوائے عشق بازی کے ایک دوسرے سے کوئی اور مطلب نہیں رکھ سکتا۔

مجھے خوب معلوم ہے کہ آپ کس انداز اور کن آنکھوں سے مجھے دیکھا کرتے تھے۔ میں کئی روز سے آپ کے طرز تکلم کو بھی دیکھ رہی ہوں۔ افسوس کہ آپ ایسے شریف آدمی سے مجھے ایسی تو ہرگز توقع نہ تھی۔

نوشابہ کی باتوں سے کیکاؤس پر گھڑوں پانی پڑ گیا۔ اس نے دو ایک بار کچھ معذرت کے طور پر کہنا چاہا بھی لیکن کچھ کہہ نہ سکا۔

نوشابہ اور کیکاؤس کی بے حجابانہ ملاقاتوں کو کئی روز ہو چکے تھے۔ لیکن ان ایام میں جو کچھ سہراب کے دل پر گذری وہ بیان کرنا آسان نہیں۔ اب وہ ہر دم بیقرار تھا۔ طرح طرح کے فاسد خیال اسے پریشان کر رہے تھے۔ ایک آگ تھی جو اندر ہی اندر اسے جلا رہی تھی۔ نوشابہ ان باتوں سے خوش تھی۔ اور دل ہی دل میں خوش۔

ایک روز نوشابہ کلب سے واپس آ کر بیٹھی تھی کہ سہراب اس کے پاس ہی صوفے پر آ کر بیٹھ گیا اور مسکرا کر بولا۔

"آج کیکاؤس کلب میں نہیں آیا۔"

نوشابہ نے اپنے شوہر کی طرف سر اٹھا کر دیکھا۔ اور کہا تو مجھے کیا۔

کیوں تمہیں کیوں نہیں۔ سہراب نے ذرا سنجیدہ انداز سے کہا۔

"یہ دس پانچ روز سے تم دونوں میں خوب گہری چھنتی ہے۔ اور خوب راز و نیاز کی باتیں ہوا کرتی ہیں۔!!

راز و نیاز کی باتیں۔ اب نوشابہ تیوری چڑھا کر بولی۔ لیکن تمہیں کیا۔

کیا میں تمہارا شوہر نہیں۔

کیوں نہیں۔

تو پھر مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میں اپنی حسین بیوی سے جو چاہوں پوچھوں۔

درین چہ شک۔ نوشابہ نے ایک مستانہ ادا سے آنکھوں کی پلکوں کو سکیڑتے ہوئے کہا۔ اور پھر اپنی خوبصورت انگلیوں سے اپنی ناک کے بالوں کو سنوارنے لگی۔ سہراب نے اس کا نازک اور خوب صورت ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور مسکرا کر بولا۔

"واللہ آج تو تم حور جنت نظر آتی ہو۔

اور نوشابہ ایک انگڑائی لے کر بولی۔

"ہاتھ چھوڑئے میرا۔ مجھے نیند آ رہی ہے۔

تو کیا آج پیانو نہ بجے گا۔

تم سننا چاہو تو سنا دوں۔

"لیکن تمہیں تو نیند آ رہی ہے۔ سہراب نے ہنس کر کہا۔ اور پھر ذرا سرک کر اور اپنی بیوی کا ہاتھ چوم کر۔

"ذرا بستر تو ٹھیک سا کروا دو۔

کس کا بستر کیسا بستر۔

وہی جو پلنگ پر بچھا ہے۔

وہ کیوں۔

آج اس جگہ سونے کو جی چاہتا ہے۔

معاف کیجئے۔ نوشابہ ذرا اپنے سینہ کی نمائش کرتے ہوئے بولی۔

اپنے کمرے میں جا کر سویئے۔

تو کیا مجھے یہاں سونے کا حق نہیں۔

"ہرگز نہیں۔ نوشابہ ایک اور انگڑائی لے کر بولی!

آخر وجہ بھی۔

اور نوشابہ نے کہا۔

آپ اگر میری خواب گاہ میں سونا چاہتے ہیں تو آپ کو معاوضہ بھی دینا ہوگا۔ یہ سن کر سہراب نے ایک قہقہہ لگایا۔

یہ معاوضہ کی بھی اچھی رہی۔ نوشابہ اپنی شوہر سے معاوضہ لوگی۔

"کیوں نہیں" نوشابہ ایک ادا سے سر ہلا کر بولی اگر ایک ایکٹریس کو معاوضہ دے کر تم اپنا دل بہلا سکتے ہو تو پھر بیوی کا حق ایکٹریس سے بہت زیادہ ہے۔

"تو اب مذاق ہو گیا۔ سہراب نے ہنس کر کہا۔ تمہارے سر کی قسم مجھے بہت نیند آ رہی ہے۔ تو جایئے سو رہیئے۔!

میں تو یہاں ہی سوؤں گا۔

پہلے یہ بتایئے۔ اس دو مہینے میں آپ نے زہرہ کو کتنے روپے دئے۔

یہی پندرہ سو۔ "غلط"

اچھا دو اڑھائی ہزار سہی۔

خیر! نوشابہ نے مسکرا کر مان لیا۔ اب اگر آپ دو ہزار روپے نقد مجھے دیدیں تو آج میرے کمرے میں شب باش ہو سکتے ہیں۔ یہ کہہ کر نوشابہ نے ایک اور انگڑائی کچھ اس انداز سے لی کہ اس کے حسن جبائی کی لطافتیں خود بخود عریاں ہو گئیں۔ اور سہراب کے دل پر گویا بجلی سی کوند گئی۔ وہ ذرا خوشامدانہ انداز سے بولا۔

تو اب ضد چھوڑو گی بھی۔ ضد کیسی ضد

اس کے ساتھ ہی اس نے کچھ اس انداز سے سر ہلایا اور کچھ اس طرح آنکھوں کی پتلیوں کو حرکت دی کہ سہراب نے بے تاب ہو کر کہا۔ اور نوشابہ کے قدموں پر اپنا سر رکھ دیا۔

... ثالث کا انتخاب

سراوون سے تعاون کے لئے ہندستان اور پاکستان کا وعدہ

لیک سکسس ۱۳ اپریل ۔ ہندوستان اور پاکستان نے آسٹریلیا ہائی کورٹ کے جج سراوون ڈکسن کو کشمیر کا ثالث بنانا منظور کر لیا ہے ۔ اکسٹھ سالہ جج کے تقرر کی توثیق حفاظتی کونسل نے بھی باقاعدہ کردی ہے ۔ ان کے تقرر کی تائید میں آٹھ ملکوں نے ووٹ دئے ۔ دو ملک ہندستان اور یوگوسلاویہ غیر جانبدار رہے روسی نمایندہ نے قوم پرور چین کے نمایندے کی موجودگی کے خلاف احتجاج کے طور پر کونسل کا بائیکاٹ جاری رکھا ۔

حفاظتی کونسل کی ۱۴ مارچ کی قرارداد کے مطابق سرادون کے فرائض حسب ذیل ہوں گے ۔

۱ ۔ متنازعہ علاقوں کو غیر فوجی بنانے کی نگرانی اور تیاری میں امداد ۔

۲ ۔ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے میں ہندستان اور پاکستان حکومتوں نیز حفاظتی کونسل کی امداد کرنا ۔ ۳ ۔ سابق کشمیر کی ذمہ داریوں اور اختیارات کو سنبھالنا ۔

۴ ۔ ایسے حالات پیدا کرنا کہ امیر البحر منٹر رائے طلبی کے منتظم کا عہدہ سنبھال سکیں ۔

سرادون کو مقرر کرتے ہوئے حفاظتی کونسل نے دونوں ملکوں سے اس درخواست کا اعادہ بھی کیا کہ وہ ایسے اقدامات کریں گے کہ جنگ بندی کی موجودہ سرحد اور کشمیر میں ایسے حالات قایم رہیں کہ رائے طلبی کے لئے فضا سازگار ہو سکے ۔

اس کے بعد کونسل نے کسی مباحثہ کے بغیر سرادون کو ثالث مقرر کرنے کی تجویز منظور کرلی ہے ۔ سرادن کے تقرر پر تقریر کرتے ہوئے حفاظتی کونسل کے صدر نے کہا کہ آج کونسل نے ہندستان اور پاکستان کے افسوسناک جھگڑے کو طے کرنے کے لئے ایک اور اہم قدم اٹھایا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ دونوں ملکوں میں ہم آہنگی پیدا ہو سکیگی ۔ میں تجویز میں پیش کرنے والے ملکوں اور اس جھگڑے کے فریقین کو بھی مبارکباد دیتا ہوں جن کے تعاون ہی کی وجہ سے یہ کامیابی ہوئی ہے حفاظتی کونسل حال کے ہند پاکستانی سمجھوتے پر پنڈت نہرو اور مسٹر لیاقت علی خان کی عالی ظرفی اور دور بینی کا بھی اعتراف کرتی ہے ۔

ہندستان کے متبادل نمایندے مسٹر گوپال مینن نے کونسل کے سامنے حسب ذیل مختصر بیان دیا ۔

" میری حکومت نے ہدایت کی ہے کہ میں کونسل کو اطلاع کر دوں کہ اس نے سراوون ڈکسن کو متحدہ اقوام کا ثالث منظور کر لیا ہے ۔ اور حکومت ہند بڑی خوشی سے ان کے ساتھ پورا پورا اشتراک عمل کرے گی ۔

سر محمد ظفر اللہ خاں نے مسٹر مینن کے بعد پاکستان کی منظوری کا اعلان کرتے ہوئے حال کے ہند پاکستانی سمجھوتے کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ اس سمجھوتے کے بعد اب ہمارا کام پہلے سے زیادہ آسان ہو گیا ہے کشمیر کے سلسلہ میں پہلے ہی ہم میں کئی معاملوں میں اتفاق رائے ہو چکا ہے ۔

" میں اپنی حکومت کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ وہ سراوون سے ان کے کام میں پورا پورا تعاون کرے گی ۔ مجھے امید ہے کہ حال کے سمجھوتہ کے بعد ثالث کا کام آسان تر ہو جائے گا ۔

(باقی صفحہ ایک کالم ۳)

— (ہ) —

اس خیال سے کہ لوگوں میں اعتماد پیدا ہو اور اس سے پناہ گزینوں کی واپسی میں مدد ملے ۔ دونوں حکومتوں نے فیصلہ کیا ہے ۔ ۱ ۔ دونوں حکومتوں کے ایک ایک وزیر اتنی مدت کے لئے متاثرہ علاقوں میں رہیں گے ۔ جتنی مدت تک ضروری سمجھا جائے ۔

۲ ۔ مشرقی بنگال اور مغربی بنگال آسام میں اقلیتوں کے ایک ایک وزیر ہوں آسام کی کابینہ میں اقلیت کا ایک نمایندہ موجود رہے مشرقی اور بنگال کی کابینہ میں وزیروں کا تقرر فوراً ہونا چاہیئے ۔

— (و) —

اس معاہدہ کی شرائط پر عمل کرانے میں مدد دینے کے لئے دونوں حکومتوں نے مشرقی بنگال مغربی بنگال اور آسام میں ایک ایک اقلیتی کمیشن مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ یہ کمیشن مقرر ہوں گے اور ان کے فرائض حسب ذیل ہوں گے ۔

۱ ۔ ہر کمیشن میں متعلقہ ریاست یا صوبہ کا ایک وزیر ہوگا ۔ یہی وزیر کمیشن کا چیرمین ہوگا ۔ اس کے علاوہ کمیشن مشرقی بنگال مغربی بنگال اور آسام کی اقلیت اور اکثریت کا ایک ایک نمایندہ ہوگا ۔ یہ نمایندے ریاست یا صوبے کی مجالس قانون ساز کے ممبروں میں سے چنے جائیں گے ۔

۲ ۔ پاکستان اور ہندستان کی حکومت کے دو وزراء کسی کمیشن کے جلسہ میں شریک یا حصہ لے سکتے ہیں ۔ ایک اقلیتی کمیشن یا دو اقلیتی کمیشنوں کا مشترکہ جلسہ بھی ہو سکتا ہے ۔ جب کوئی ایک مرکزی وزیر یہ دیکھنے کے لئے اس کی ضرورت سمجھے کہ معاہدہ کی شرائط پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں ۔

۳ ۔ ہر کمیشن اپنے فرائض کی ادائگی کے لئے جس قسم کا عملہ چاہے رکھ سکتا ہے ۔ ہر کمیشن اپنا طریق کار خود طے کرے گا ۔

۴ ۔ ہر کمیشن میں اضلاع میں رہنے والی اقلیتوں سے ربط رکھیگا ۔ یہ ربط اقلیتی بورڈوں کے ذریعہ رکھا جائے گا ۔ جو بین مملکتی معاہدہ دسمبر ۱۹۴۸ء کی مدد سے قایم کئے گئے تھے ۔

۵ ۔ مشرقی بنگال اور مغربی بنگال میں اقلیتی کمیشن ان صوبائی اقلیتی بورڈ کی جگہ لے لیں گی ۔ جو بین اقلیتی معاہدہ دسمبر ۱۹۴۸ء کی مدد سے قایم کئے گئے تھے ۔

۶ ۔ مرکزی حکومتوں کے دو وزراء وقتاً فوقتاً ایسے افراد اور اداروں سے مشورہ کریں گے جس سے مشورہ کرنا وہ ضروری سمجھتے ہوں ۔

۷ ۔ اقلیتی کمیشن کے فرائض حسب ذیل ہوں گے ۔

الف ۔ یہ دیکھنا کہ اس سمجھوتہ پر عمل درآمد ہو رہا ہے یا نہیں اس کے بارے میں رپورٹ تیار کرنا سمجھوتہ کی خلاف ورزی کو معلوم کرنا ۔

ب ۔ اپنی سفارشات سے متعلق اقدامات کے بارے میں مشورہ دینا ۔

۸ ۔ ہر کمیشن ضرورت پڑنے پر متعلقہ صوبائی اور ریاستی حکومتوں کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرے گا ۔ اس قسم کی رپورٹ کی نقلیں ایک ہی ساتھ مرکزی حکومت کے سامنے پیش کی جائیں گی ۔

۹ ۔ ہندستان اور پاکستان کی حکومتیں اور ریاستیں و صوبائی حکومتیں عام طور پر ان سفارشات پر عمل کریں گی جن کا ان سے تعلق ہوگا لیکن ان پر عمل کرنا اسی صورت میں ضروری ہوگا جب ان کی تائید دونوں مرکزی وزراء کریں گے ۔ اگر دونوں مرکزی وزراء میں اختلاف ہوگا تو ہندستان اور پاکستان کے وزراء اعظم کے سامنے مسئلہ زیر بحث پیش کیا جائے گا ۔ جو یا تو خود گفت و شنید سے آپس طے کریں گے ۔ یا کوئی ایسا ادارہ یا طریق کار طے کریں گے جس سے مسئلہ طے ہو جائیگا ۔

۱۰ ۔ جہاں تک تری پورہ کا تعلق ہے دو مرکزی وزراء ایک کمیشن بنائیں گے اور وہی فرائض انجام دیں گے ۔ جو اس معاہدے کے تحت مشرقی بنگال مغربی بنگال اور آسام کے اقلیتی کمیشن انجام دیں گے جس عرصہ کا ذکر (ج) میں کیا گیا ہے ۔ اس کے ختم ہونے سے پہلے دو مرکزی وزراء ایک مناسب ادارے کے قیام کے لئے سفارش کریں گے ۔ اس ادارہ کے فرائض اسی قسم کے ہوں گے جس قسم کے فرائض مشرقی بنگال مغربی بنگال اور آسام کے اقلیتی کمیشن کے ہوں گے ۔

دہلی اکسپریس کو حادثہ

لکھنؤ ۱۳ اپریل ۔ بریلی کاس گنج لائن پر اودھ تری ہٹ ریلوے کی منڈکمایوں اکسپریس کے حادثہ کو ابھی پورے ۲۴ گھنٹہ نہیں گزرے تھے کہ ایک دوسرا ریل کا حادثہ گذشتہ شب نو بجکر اسٹڈ پر ۱۸ ڈی دہلی اکسپریس کو فیض آباد ۹ میل مجھم کے قریب وقوع پذیر ہوا ۔ جس میں ۱۷ مسافر زخمی ہوئے ۔ ابھی تک کسی مسافر کے مرنے کی اطلاع نہیں ملی ہے ۔

اسمبلی کی فہرست رائے دہندگان

لکھنؤ ۔ ۱۳ اپریل ۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہی کہ یوپی اسمبلی کی موجودہ فہرست رائے دہندگان ۳۱ دسمبر ۱۹۵۰ تک نافذ رہے گی ۔

کمبھ کے میلہ میں اشنان !

ہردوار ۱۳ اپریل ۔ آج صبح ہری کی پیری کے قریب جو بڑا متبرک نہانے کا گھاٹ ہے لاکھوں یاتریوں کا ہجوم تھا ۔ اس ہجوم میں تیس آدمی کچل کر مر گئے جن میں سات عورتیں تھیں ۔

سردار پٹیل سے گول والکر کی ملاقات

نئی دہلی ۔ ۱۳ اپریل ۔ آر ایس ایس کے چیف سکریٹری مسٹر ایم ایس گول والکر جو پرسوں ناگپور سے دہلی آئے تھے ۔ کل سہ پہر کو نائب وزیر اعظم سردار پٹیل سے ملے ۔ مسٹر گول والکر کے ساتھ مسٹر ہنسراج گپتا اور بسنت لال ادک بھی تھے ۔

آیندہ انتخابات

لکھنؤ ۱۳ اپریل ۔ صوبائی مجلس قانون ساز کے عام انتخابات کے بارے میں کچھ اختلاف نظر آتا ہے معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت کی رائے تو یہ ہے کہ ۱۹۵۱ء کے موسم بہار میں عام انتخاب ہوں ۔ برخلاف اس کے حکومت یوپی اکتوبر ۱۹۵۱ء میں انتخابات چاہتی ہے ۔

... ہردوار ۱۳ اپریل ۔ یہاں کمبھ میلے میں تقریباً ۱۲ لاکھ یاتری آچکے ہیں ۔ جو سپیشل ٹرینیں کل نوے ہزار یاتریوں کو یہاں لائی تھیں ۔ اسی طرح ۱۱ اپریل کو چودہ ٹرینوں کے ذریعہ اٹھاون ہزار ایک سو چون اشخاص آئے تھے ۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ واپسی میں جانبس سپیشل ٹرینیں روزانہ چلا کریں گی ۔ جو ستر ہزار مسافروں کو روزانہ لے جایا کریں گی ۔

پارلیمنٹ سردار پٹیل کی اپیل

نئی دہلی ۱۴ اپریل ۔ آج پارلیمنٹ کی کانگریس پارٹی نے بنگال کی صورت حال اور اقلیتوں کے بارے میں ہند و پاکستان سمجھوتے پر دو گھنٹہ تک غور و خوض کیا ۔ ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی نے جو وزارت سے مستعفی ہو چکے ہیں ۔ پارٹی کے سامنے اپنا نقطہ خیال پیش کیا ۔ اور ان حالات پر روشنی ڈالی جن کے ماتحت وہ استعفا دینے پر مجبور ہوئے ہیں ۔

ممبران پارلیمنٹ کے سامنے نائب وزیر اعظم سردار پٹیل نے تقریباً نصف گھنٹہ تقریر کی ۔ انھوں نے اپنی موثر تقریر میں ممبروں سے اپیل کی کہ وہ اقلیتوں کے مسئلہ پر ہند و پاکستان کے درمیان سمجھوتہ ہوا ہے اسے روبہ کار لانے میں فراخ دلی کے ساتھ تعاون کریں ۔ اس لئے کہ یہ سمجھوتہ بنگال نیز پورے ملک کے فائدے کیلئے کیا گیا ہے ۔

تجارتی تعطل دور ہوگا !

کراچی ۱۴ اپریل ۔ یہاں کل معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تجارتی گفت و شنید چھ مہینے کے تعطل کے بعد یہاں بدھ کے دن سے شروع ہوگی ۔

درگاہ شریف اجمیر

عربی فوجی معاشی معاہدہ

(بقیہ صفحہ ایک)

کے سپہ سالار اعلیٰ کو سونپا جائیگا جس کی سرزمین کو پر جنگ لڑی جا رہی ہوگی۔ یا یہ عہدہ اس ملک کے سپہ سالار اعلیٰ کو دیا جائے گا جو سب سے زیادہ فوج میدان جنگ میں بھیجیگا۔

شام کے معاشی وزیر نے ایک انٹرویو میں جسے مصر کے اخبار المصری نے شائع کیا ہے۔ کہا ہے کہ عرب باشندے ایک یہودی ریاست بننے کے مقابلہ میں ایک دوسی جمہوریت بننا زیادہ پسند کریں گے۔

عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے عرب حکومتوں کو سپین کی حکومت سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ اسپینی عربوں کے باشندوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اس کے بدلے سب عرب ممالک ان اسپینی مسائل کی تائید کریں گے جو اقوام متحدہ کے سامنے درپیش ہیں۔

برطانوی اخبارات کا تبصرہ

لندن۔ ۱۲ اپریل۔ آج صبح تمام اخبارات نے ہند اور پاکستان کے معاہدہ کو کافی اور نمایاں جگہ دی کچھ اخباروں نے لمبے افتتاحیے بھی لکھے ہیں جس میں دولت مشترکہ کے دو ممبروں کے درمیان اتحاد اور دوستی کے ایک نئے باب کے کھلنے کے لئے خوشی اور اطمینان کیا گیا ہے۔

ٹائمز نے لکھا ہے کہ مسٹر نہرو اور مسٹر لیاقت علی خان نے اس سمجھوتہ کے لئے بہت بڑی اخلاقی جرأت کا ثبوت دیا ہے۔ دونوں حکومتیں موجودہ حالات میں جتنا کر سکتی تھیں انھوں نے کیا ہے۔ لبرل پارٹی کے اخبار ڈیلی ہیرلڈ نے ہندستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کے درمیان ختم نہیں کی ہے۔ بلکہ اسکو کم کر دیا ہے سوال یہ ہے کہ دونوں حکومتوں میں اتنی طاقت اور ارادہ ہے کہ وہ معاہدہ کو عملی شکل دیکھیں۔ لبرل پارٹی کے اخبار نیوز کرانیکل نے لکھا ہے کہ محض الفاظ سے غلطیوں کا ازالہ نہیں ہو سکتا ہندستان اور پاکستان نے عام سمجھ سے کام لیکر باہمی مسائل کو طے کرنے کی طرف عمل اقدام کیا ہے۔ اخبار نے امید ظاہر کی ہے کہ دونوں ملکوں کشمیر کا مسئلہ بھی اسی انصاف اور معقولیت کے ساتھ طے کریں گے جسطرح دہلی کی گفتگو طے ہوئی ہے۔

قدامت پسندوں کے اخبار ڈیلی گراف نے لکھا ہے۔ کہ اگر یہ امید کی جائے کہ ہندستان اور پاکستان میں جو خطرناک کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ وہ دہلی گفتگو کے بعد ختم ہو جائے گی۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ مانچسٹر گارجین نے لکھا ہے کہ نہرو اور لیاقت علی خان نے ہیں اور سوجھ بوجھ کا کام لیکر اپنے ملکوں کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچا لیا ہے۔ ایک طریقہ سے ہندستان اور پاکستان اتحادی کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے کہ دونوں ملک اپنے اپنے ملک میں قومیت کے بحران کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ اس معاہدہ سے ہندستان اور پاکستان کے کروڑوں آدمیوں کی امیدیں پوری ہوں گی۔



او ٹی ریلوے کا زبردست حادثہ!

بریلی۔ ۱۲ اپریل۔ جیسا شدید حادثہ گذشتہ رات ڈیڑھ بجے او ٹی ریلوے کے بریلی کاس گنج سکشن پر بترونی اور کیلا اسٹیشنوں کے درمیان بریلی سے ۶۶ میل دور ۱۰۱ ڈاؤن کمایوں ایکسپریس کو پیش آیا ایسا ادھر کچھ برسوں سے کبھی رونما نہیں ہوا تھا۔ آج شام تک سرکاری جانچ پڑتال سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں فائرمینوں کو ملا کر ۳۶ اشخاص ہلاک اور ۷۷ زخمی ہوئے ہیں ریلوے کے ایک افسر نے بتایا ہے کہ حادثہ توڑ پھوڑ کرنے والوں کی سرگرمیوں کی نتیجہ میں رونما ہوا ہے اس لئے ایک چھوٹے پل کے قریب ریل کی پٹری ہٹی ہوئی پائی گئی ہے تار کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ پانچوں بوگیاں جو نالہ میں گری پڑی ہیں۔ بالکل پاش پاش ہو گئی ہیں ان میں سے تین تھرڈ کلاس کی بوگیاں ہیں۔ اور دو اپر کلاس کی۔ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ نالے کے اس پل کے دونوں طرف پٹری کے ... اسی طرح ... دوسری طرف والی پٹری ہٹی ہوئی تھی۔ گارڈ نے کہا کہ پانچ ڈبے بیس فٹ اونچے پل سے گر کر اس طرح کھل گئے جیسے دیا سلائی کی ڈبیہ کھل جاتی ہے۔ ملبہ صاف کیا جا رہا ہے۔ گارڈ نے دیہاتیوں کی بڑی تعریف کی۔ اور کہا کہ انھوں نے بے انسانی جذبے کے ساتھ کام لیا کہ کسی مسافر کا سامان کو لوٹنے کا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔

THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر ۲۰۶

جمال پر توحق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن مہیمی مرحوم

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۸ روپے 8/-
سالانہ رعایتی ۶ روپے 6/-
ششماہی ۳ روپے ۸ آنے 3/8/-
سہ ماہی ۲ روپے 2/-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL. 51 No. 16	KANPUR SATURDAY 22nd APRIL 1950	کانپور شنبہ ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۴ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۹ھ	جلد ۵۱ نمبر ۱۶

ادبیات

احساسِ وجدانی

(از جناب دورؔ ہاشمی کانپوری)

زاہدا مجھ رند کا احساسِ وجدانی بھی دیکھ
چاک دامانی تو دیکھی۔ پاک دامانی بھی دیکھ

تجھ کو جنکی جستجو ہے مسجد و محراب میں
آ مرے ساغر میں وہ انوارِ یزدانی بھی دیکھ

صبح کے تاروں میں جسکو ڈھونڈتا پھرتا ہے تو
آ مرے ہر اشک میں وہ شکل نورانی بھی دیکھ

روزِ روشن میں مرے عصیاں کا نظارہ کیا
اب شبِ تاریک میں میری پشیمانی بھی دیکھ!

جس کے ہر گوشے میں تھی آباد دنیائے جمال
اب اُسی فردوس سامان دل کی ویرانی بھی دیکھ

تیری دنیا ماسوا ہیں بے نیازِ ماسوا!
اپنی دانائی تو دیکھی۔ میری نادانی بھی دیکھ

سوزِ دل کا واسطہ ہاں چشم گریاں کی قسم
آ... دہکتی آگ پر بہتا ہوا پانی بھی دیکھ

دورؔ کا دل قطرۂ ناچیز دریا ہی سہی!
قطرۂ ناچیز کے جذباتِ طوفانی بھی دیکھ

دنیائے اسلام

عرب لیگ کی رکن سلطنتوں میں مشترکہ مدافعت کا معاہدہ

قاہرہ ۱۲ اپریل۔ عرب لیگ کی کونسل نے گذشتہ رات مشترکہ حفاظت و مدافعت کے اس معاہدہ مسودہ کو منظور کر لیا جس کے رو سے اس کی سات رکن سلطنتیں سیاسی اور فوجی اور معاشی اتحاد کے شیرازہ میں منسلک ہو جاتی ہیں۔ کونسل نے اسکا بارھواں جلسہ ختم ہوا ہو یہ بھی طے کیا ہو کہ جو سلطنت اسرائیلی حکومت سے الگ کوئی معاہدہ کرے گی اس کے خلاف سیاسی اور معاشی ناکہ بندی کی جائے گی۔ اسی طرح اس نے فلسطین کے بعض حصوں کو سلطنت اردن میں شامل کرنے کو غیر قانونی اور ناجائز بتایا ہے۔

کونسل نے یہ بھی بتایا ہے کہ ہیگ کی بین اقوامی عدالت کی نمونوں پر ایک عرب عدالت قایم کی جائے جس اعلان کے ذریعہ گذشتہ رات ان فیصلوں کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جو رکن سلطنت لیگ کے فیصلوں کی خلاف ورزی کرے گی اس سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے جائیں گے۔ اسکی سرحد کو بند کر دیا جائیگا۔ تجارتی اور معاشی تعلقات منقطع کر لئے جائیں گے اور اس سے کوئی اقتصادی سمجھوتہ بلا واسطہ یا بالواسطہ نہ کیا جائے گا۔ فلسطین کے متعلق کونسل نے جو ریزولیوشن منظور کیا ہے۔ اس میں اردن کے وفد نے کوئی حصہ نہیں لیا۔ ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ سلسلہ میں پولیٹیکل کمیٹی کے اس فیصلہ کو منظور کرتی ہے جو عرب فوجیں فلسطین میں داخل ہو سکتی ہیں لیکن اسپر قبضہ کرنے یا اسے تقسیم کرانے کے مقصد سے نہیں بلکہ اس مقصد سے کہ اُسے آزاد کرا کے اسے وہیں کے باشندوں کے حوالہ کر دیا جائے جو رکن سلطنت اس ریزولیوشن کی خلاف ورزی کرے گی۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس نے اپنے وعدہ سے انحراف کیا ہے۔

اسرائیل نے عربوں کی تجویز مسترد کر دی

تل ابیب ۱۴ اپریل۔ اسرائیل نے مسئلہ فلسطین کے آخری تصفیہ کے لئے سات عرب ریاستوں کی یہ شرط مسترد کر دی ہے کہ تقسیم کے لئے متحدہ اقوام کا منصوبہ گفت و شنید کی بنیاد ہو عرب لیگ کے فیصلے کے چوبیس گھنٹہ کے اندر اسرائیلی حکومت نے اس یادداشت کو شائع کر دیا۔ جو اس نے فلسطین کے مفاہمتی کمیشن کے نام ۲۳ مارچ کو بھیجی تھی اور جس میں کمیشن سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ اعلان کر دے کہ اس کے کام کی ناکامی کی ذمہ داری عرب ریاستوں پر ہے۔ یادداشت کی اشاعت میں مفاہمتی کمیشن کی خاص درخواست پر روک دی گئی تھی اور اس میں کہا گیا تھا کہ پہلے ہی سے چند اہم رعایتوں کے بغیر گفت و شنید سے عربوں کا انکار گفتگو کے مقصد کے منافی ہو یہ انکشاف کرتے ہوئے کہ اسرائیل حکومت کسی ایسے علاقے کا مطالبہ نہیں کرے گا جو اس وقت اسکے قبضہ میں نہیں ہے۔ یادداشت میں کہا گیا ہے کہ عرب ان علاقوں کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جو اسرائیل کے اتنے ہی اہم حصے ہیں جتنے اسکندریہ مصر یادداشت میں کہا گیا ہے کہ کمیشن کو اعلان کرنا چاہئے کہ آخری سمجھوتہ کی گفت و شنید شروع کرنے میں ناکامی کی ذمہ داری کس پر ہے۔ عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عبدالرحمان عزام پاشا نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ عرب لیگ کا مسئلہ فلسطین کے آخری تصفیہ کے لئے جس میں سرحدوں کا تصفیہ کرنے کے مسئلہ بھی شامل ہے گفت و شنید کرنے کو تیار ہیں بشرطیکہ اسرائیلی حکومت متحدہ اقوام کی یہ اپیل منظور کرے کہ عرب پناہ گزینوں کو دوبارہ بسا یا جائے۔ یا ان کو معاوضہ دیا جائے عزام پاشا نے کہا کہ مصری وزیر خارجہ محمد صلاح الدین نے آج متحدہ اقوام کے مفاہمتی کمیشن کے صدر موسیو بوٹیانگر سے ملاقات کریں گے اور عرب لیگ کی طرف سے ان کے سامنے یہ تجویز پیش کریں گے۔

عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے مفاہمتی کمیشن کی یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ آخری تصفیہ کے لئے عربوں اور یہودیوں میں گفت و شنید شروع کی جائے۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ لیگ کا کوئی رکن اگر کسی صورت میں بھی تعاون کرے گا تو اس کے خلاف سیاسی اور معاشی کارروائی کی جائے گی۔ کارروائی میں سفارتی تعلقات ختم کرنا ہے۔ سرحد بند کرنا۔ اور معاشی بائی کاٹ کرنا ہے۔

عدن میں تیل اور سونے کے ذخیرے

قاہرہ ۱۱ اپریل۔ یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عدن میں تیل اور سونے کے ذخیرے دریافت ہوئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک اطالوی ماہر طبیعات نے الحرہ کے مقام پر سونے کی نئی کان دریافت کی ہے جو عدن کے شمال میں ۹۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے

زبان پہ بھی وہی جو ہے تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۵۱ | کانپور شنبہ ۲۲ اپریل ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۶

سردار پٹیل کی عوام سے تعاون کی اپیل

ہندستان کے نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل نے آل انڈیا ریڈیو کلکتہ سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں بنگال کے مسائل کا مطالعہ کرنے اور اس کے جذبات کا پتہ لگانے کے لئے ایک ہفتہ سے کلکتہ میں ہوں میں یہاں اس لئے آیا تھا کہ یہاں کے وزیر اعظم اور ان کے ساتھیوں کو ان کی دشواریوں کو دور کرنے میں مدد دوں۔ جو ہند اور پاکستان کے معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں انھیں درپیش ہیں۔ میرا جی چاہتا ہے کہ میں اپنے مصیبت زدہ بھائی بہنوں سے ملکر ہمدردی کروں۔ اور انھیں صبر کی تلقین کروں۔ لیکن میری صحت نے اس کی اجازت نہ دی جس کا مجھے بڑا رنج ہے لیکن انھیں جن مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کا خیال مجھے جاگتے سوتے اکیلے دو کیلے برابر رہا ہے۔ میرا دل برابر ان لوگوں میں رہا ہے۔ اور اب میں موقعہ پاکر کلکتہ آیا ہوں تاکہ صورت حال کا بذات خود مطالعہ کر سکوں۔ اور انھیں بتا سکوں کہ اس نازک وقت میں جذبات سے الگ ہوکر کیا کرنا ان کا فرض ہے۔

مرکزی کابینہ میں بیان کے دو ساتھیوں کو استعفا واپس لینے پر میں اپنی کوششوں کے باوجود کامیاب نہیں ہوا۔ اگر ان کا خیال ہے کہ حکومت سے رہ کر وہ اپنے ضمیر کو مطمئن رکھ سکتے ہیں تو انہیں اس کا اختیار ہے میرا اپنا خیال ہے کہ حکومت میں رہ کر مغربی بنگال کے مفاد کا زیادہ خیال رکھہ سکتے تھے۔ اور عوام کی مصیبتیں اور پریشانیاں کم کر سکتے تھے۔ ملک کے مفاد اور ضمیر کی تسکین میں بعض وقت انتخاب مشکل ہو جاتا ہے۔ میں ایسے موقعہ پر وسیع تر مفاد کو ضمیر کی تسکین پر ترجیح دیتا ہوں۔

اپنے کلکتہ کے دوران قیام میں میں نے مختلف خیال اور مختلف خیال مختلف مفاد رکھنے والے آدمیوں سے گفتگو کی اور اخبار نویسوں سیاسی کارکنوں طالب علموں مظلوم پناہ گزینوں کے نمایندے سے تبادلہ خیال کیا۔ میں نے ان کے مختلف نقطہائے نظر کو سمجھنے کی کوشش کی۔ مجھے احساس ہوا کہ ان کی گفتگو کی تہ میں شک وشبہ غیظ وغضب اور دوسرے کے خلوص سے بدگمانی ہے۔

مغربی بنگال کے سامنے یہ سوال نہیں ہے کہ یہ معاہدہ اچھا یا برا اور مفید یا مضر ہے بلکہ یہ کہ منقسم بنگال میں دو مطلق العنان حکومتوں کی موجودگی۔ اور موجودہ حالات کے پیش نظر کیا کوئی دوسرا پر امن طریقہ ایسا ہے جو مصیبت زدوں کی مدد کر سکے۔ اور ان کے دلوں میں امید اور اعتماد کی شمع روشن کردے اور سب تو ایک طرف ڈاکٹر شیاما پرشاد کرجی کرجی خود مجھے کوئی متبادل راستہ نہ دکھا سکے اس قسم کے حالات جس سے ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمیوں کی زندگی اور عزت اور مال اسباب کا سوال وابستہ ہوتا ہے میرے خیال میں صرف ان مصیبت زدوں کے خیال سے عوام کو ایسے نازک وقت پر حکومت کا ساتھ دینا چاہئے۔ جمہوری حکومت میں نکتہ چینی کا منہ بند نہیں کیا جا سکتا پھر بھی ایک بین اقوامی معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جس میں قوم کی بات اور اس کی عزت کا سوال ہو۔ عوام کو چاہئے کہ ذرا صبر و تحمل سے کام لیں۔ اور بین اقوامی ضابطہ اخلاق کا دامن نہ چھوڑیں۔

اگر حکومت کے معترضین کے پاس اسکے علاوہ کوئی دوسرا عمل نہیں ہے تو ملک کی فلاح رکھنے کے لئے انھیں حکومت سے تعاون اور اشتراک کرنا چاہئے۔

مانتی ہیں چونکہ بعض معاہدوں پر عمل نہیں ہوا اس لئے لوگ اس معاہدے سے بھی دل برداشتہ ہیں اور انھیں اس پر بھروسہ نہیں ہے لیکن انسانی فطرت میں ہوتے ہوئے وقت لگتا ہے۔ اور انسانی فطرت کے عنصر سے انکار کرنا ہمیں اپنی فلسفہ کو جھٹلانا ہے۔ اس لئے امید کرنا چاہیئے کہ ماضی کا سبق نہ دہرایا جائے گا۔ اور دعوے پیسے گئے جائیں گے۔

ہمیں ایک دوسرے کا اعتماد کرنا چاہئے۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی جانب سے اس معاہدہ کے ہر پہلو پر عمل کریں۔ میں اس کے علاوہ بنگال کے مردوزن سے کچھ نہیں چاہتا۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ پاکستان کے اسلامی ریاست ہونے سے میرے بنگالی بھائی بہت متوحش ہیں لیکن پاکستان کے وزیر اعظم نے جمہوری اصولوں کو کھلے الفاظ میں تسلیم کیا ہے۔ اس لئے ہمیں اسلامی ریاست کے خیال سے کوئی خوف نہ رکھنا چاہیے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان کے وعدوں میں کتنا خلوص اور اصلیت ہے۔ اور دونوں ملک ایک دوسرے سے کتنے قریب آسکتے ہیں۔ اگر ہم ایک دوسرے سے الگ ہوتے چلے گئے تو ہمارے لئے جغرافیائی حدود میں اقلیتوں کو رکھنا انتہائی دشوار ہو جائے گا۔ اگر ہم نے ایکدوسرے پر بھروسہ کیا تو دونوں ملکوں میں اقلیتیں محفوظ اور خوش حال اور مطمئن رہیں گی۔ میں اول اس جھگڑے میں پڑنا نہیں چاہتا کہ فسادات کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔

جو لوگ اس وقت زیادہ دلیرانہ اقدام میں حل تلاش کرتے ہیں انھیں یہ سادہ حقیقت فراموش نہ کرنا چاہئے کہ آپ ایک ہی سانس میں امن کی گفتگو کے ساتھ ساتھ شک وشبہ کی باتیں نہیں کر سکتے۔ اگر آپ امن کی باتیں کرتے ہیں۔ تو آپ کا فرض ہے کہ کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے بدلی نفرت یا بداعتمادی پیدا ہو۔ ایسے موقعوں پر زبان اور قلم کو بڑی احتیاط اور ذمہ داری سے استعمال کرنے ضرورت ہوتی ہے۔

میرے بعض دوست یہ کہتے ہیں کہ ہم دستور کے مندرجہ بلند اصولوں کو چھوڑ کر فرقہ وارانہ اصولوں پر کابینہ کی تشکیل پر راضی ہو گئے ہیں میں پوچھتا ہوں کہ کیا دستور اقلیت کی نمایندگی سے باز رکھتا ہے۔ کیا یہ اقلیت میں اعتماد پیدا کرنے کے اصول کو برتنے کی مخالفت کرتا ہے۔

معاہدے میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ آنا چاہیں گے انھیں تمام سہولتیں دی جائیں گی اور جو اپنے وطن میں رہیں گی۔ ان کے جان ومال اور جائداد کی حفاظت کی جائے گی۔ تحفظ ذات نفرت کا اٹل قانون ہی سہی مگر دوسروں کے دردو غم میں شریک ہونا اور آڑے وقت میں دوسروں کے کام آنا بھی انسانی فطرت ہے۔ جو لوگ مشرقی بنگال سے آرہے ہیں وہ اس بیان کی روشنی میں سوچیں اور خیال کریں کہ انھیں اپنا آبائی وطن گھربار زمین ملکیت چھوڑنے اور چھوڑ کر یہاں آنے میں کن دقتوں کا سامنا ہوگا۔ ان کا فرض ہے کہ اس وقت میں اپنے گھروں میں رہ کر ایک خوشگوار نفسیاتی فضا پیدا کریں۔ ان لیڈروں پر خاص پر اعتماد پیدا کرنے کی ذمہ داری ہے جو پاکستان سے یہاں آگئے ہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگ مہاتما گاندھی اور ستیش بابو کے نقش قدم پر چلیں اور اپنے پریشان حال اور مایوس بھائی بہنوں کے دلوں میں امید و اعتماد کی شمع روشن کریں حکومت کی پالیسی صاف اور واضح ہے وہ معاہدے پر عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی ہم پناہ گزینوں کی امداد کے لئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں گے۔ تمام صوبائی حکومتوں نے پناہ گزینوں کی آبادکاری اور بحالی میں ہماری مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

مجھے یہ جان کر بہت افسوس ہوا کہ بعض بقیہ

پانی کم خرچ کرنے کی ودیارتھی جی کی اپیل

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے پریسیڈنٹ ہری شنکر ودیارتھی جی نے ایک پریس بیان کے ذریعہ کانپور کے باشندوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ پانی کم خرچ کرنے اور ضائع نہ کرنے کی اسکیم میں ڈیولپمنٹ بورڈ کے اسٹاف کیساتھ تعاون کریں۔

پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ یوپی کے چیف انجینئر کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ کانپور واٹر ورکس نے واٹر انجینئرنگ کی ترقی میں کتنا نمایاں حصہ لیا ہے۔ اسٹورس اور قیمتوں میں اضافہ ہونے کے باوجود واٹر ٹیکس ۵ فیصدی رہا ہے جیسا کہ جنگ سے پہلے تھا۔ کنٹونمنٹ کی آبادی کے علاوہ کانپور واٹر ورکس کانپور کی آٹھ لاکھ آبادی کو پانی بہم پہونچا رہا ہے۔

ودیارتھی جی نے اپنی اپیل کے دوران میں کہا کہ کانپور واٹر ورکس کا پلانٹ حقیقت میں اس کی نصف آبادی کے واسطے کافی ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہ کانپور کی اس قدر بڑی آبادی کو پانی سپلائی کر رہا ہے۔ اس سے زیادہ ہم واٹر ورکس کے پلانٹ میں طاقت نہیں ڈال سکتے۔ لہذا ہم کو اکسٹنشن اسکیم کے لئے قدم اٹھانا چاہیئے اسکیم کی تفصیلات قریب قریب مکمل ہو چکی ہیں۔ اور جب ہماری اسکیم کامیاب ہو جائے گی۔ اسوقت ہم کانپور کی آبادی کی ضروریات کو بآسانی پورا کر سکیں گے۔

جبتک کہ یہ اسکیم کامیاب نہیں ہوتی ہمکو اسبات کی ضرورت ہے کہ پانی کے خرچ میں تخفیف کی جائے لہذا ہم یہ امید کرتے ہیں کہ کانپور کے باشندے پانی کے ضائع کرنے کی روک تھام میں بورڈ کے اسٹاف کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے۔

ہندستانی برادری

ہندستانی برادری کی ایک میٹنگ ۱۸ اپریل کی شام کو سری پری پورنانند جی کی صدارت میں فرقہ واری کے خلاف جدوجہد کے لئے منعقد ہوئی جس میں برادری نے اپنے ایک رزولیوشن میں فرقہ وارانہ میل جول کے قائم رکھنے کے واسطے اپنی خدمات سنٹرل گورنمنٹ کو پیش کیں۔ برادری نے ایک دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ یہ طے کیا کہ حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر مواصلات یوپی کو ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے بلائے گی۔

نہرو لیاقت سمجھوتہ

سٹی کانگریس کمیٹی کی طرف سے ایک جلسہ ۱۸ اپریل ۵ بجے شام کو تلک ہال میں پنڈت رگھبر دیال بھٹ پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کی صدارت میں اس غرض سے ہوا کہ اہل شہر کی طرف سے نہرو لیاقت سمجھوتہ کے لئے دونوں گورنمنٹوں کو مبارکباد دی جائے۔ اور غلط افواہوں کی برابر تردید ہوتی رہے۔ اور کانپور میں جو امن وامان قائم ہوا ہے اس پر اہل شہر کو مبارکباد دی جائے۔ پنڈت رگھبر دیال بھٹ کی صدارتی تقریر کے بعد ڈاکٹر برجندر سروپ مسٹر جی جی جوگ سری نرائن پرشاد اروڑا پنڈت سری رتن شکل۔ سردار رودیل سنگھ سید بشیر الدین پنڈت چھیل بہاری کنٹک مسٹر کمند جین نگم۔ غازی خضر محمد۔ منشی بھگوتی پرشاد حکیم کمال الدین پنڈت مدن موہن پانڈے نے تقریریں کیں

میونسپل دواخانوں کا انتظام

یوپی گورنمنٹ مڈیکل ڈپارٹمنٹ کے سکریٹری نے مڈیکل اور ہیلتھ سروسز کے ڈائرکٹر کو لکھا ہے کہ سول سرجن میونسپل ڈسپنسریوں اور میونسپل مڈیکل آفیسر آف ہیلتھ چھوت کی بیماریوں کے اسپتال کا انتظام نہیں کریں گے۔

اب آیندہ سول سرجن میونسپل بورڈ کو صرف مشورہ دے گا اور بورڈ اس مشورہ پر غور کرے گا۔

روئی کے لائسنس

یوپی گورنمنٹ نے کاٹن کنٹرول آرڈر ۱۹۴۹ء کے ماتحت لائسنس دینے کے اختیارات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو دیدئے ہیں۔ لہذا آیندہ سے اسٹاک رکھنے والوں کو چاہئے کہ اسٹاک کی رپورٹ اپنے اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو دینا چاہیئے۔

زمینداری فنڈ

۱۰ مارچ تک زمینداری کے ختم کرنے کے فنڈ میں ۱۰ کروڑ ۹۹ لاکھ ۳ ہزار ۵۲۹ روپیہ جمع ہوا ہے۔

آئینۂ کانپور

ورکنگ جرنلسٹ یونین

ورکنگ جرنلسٹ یونین کی تیسری سالانہ میٹنگ ۱۵ اپریل کو ہوئی جس میں آیندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران وممبران انتظامیہ منتخب کئے گئے۔

مسٹر جے ڈی۔ پریسیڈنٹ مسٹر مہتاب چندر اور رام گپتا۔ وائس پریسیڈنٹ مسٹر دیویندر سروپ جنرل سکریٹری مسٹر سکندر دیو شرما اور مسٹر رفیق صہبائی سکریٹریان مسٹر کرپا شنکر خزانچی

ممبران انتظامیہ مسٹر ٹی ڈی چندولا ایس پی سکسینہ، سری نرائن نگم۔ چندر ودیا دکشت۔ شقندر شوکلا۔ آر این۔ سونڈ۔ بی اے دیش پانڈے راجہ رام شرما۔ سریندر ناتھ پانڈے۔

۱۹ اپریل کو مسٹر جے ڈی گپتا نے پریسیڈنٹ کے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

بیگم اختر کی رہائی

بیگم سیدہ اختر جن کو دفعہ ۱۵۱ کے ماتحت حراست میں لے لیا گیا تھا۔ ان کو ۱۷ اپریل کو اسی شرط کے ساتھ رہا کر دیا گیا کہ وہ کسی ایسی بات میں حصہ نہ لیں گی۔ جو خلاف قانون ہو اور وہ کانپور بلا حکام کے اجازت کے نہ آئیں گی۔

نئی ٹکسٹائل یونین

کانپور میں ٹکسٹائل میں کام کرنے والوں کی ایک نئی جماعت بنی ہے۔ جس کا نام کانپور مل مزدور یونین ہے۔

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کی ایک میٹنگ بورڈ کے پریسیڈنٹ سری ہری شنکر ودیارتھی کی صدارت میں ۲۹ اپریل کو ہوگی۔

شراب کے پرمٹ

یکم اپریل ۱۹۴۹ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۵۰ء تک مقامی حکام نے ولایتی شراب کے ۱۵۹۵ پرمٹ دواؤں کی حیثیت سے دیے۔ جس سے ۷۷۳ شراب کی بوتلیں خرچ ہوئیں۔

یوروپین باشندوں کو ۱۰۵ پرمٹ دئے گئے۔ (۱۲۲۴۸ بوتلیں) ہندستانیوں کو ۹۰۵ پرمٹ دئے گئے (۲۲۰۳ بوتلیں)

مال گاڑی پٹری سے اترگئی

۱۸ اپریل کی رات کو کانپور سے ۷ میل بٹھیری کے قریب کانپور آنے والی مال گاڑی پٹری سے اتر گئی۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ کوئی جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔ اس حادثہ کی وجہ سے کانپور پہونچنے والی ٹرینیں کچھ دیر سے پہونچیں۔

بیکار مزدوروں کی بھرتی

سوتی ملوں سے نکالے ہوئے مزدوروں کا ایک نئی ٹوشنوں لیبر کمشنر کی نگرانی میں بنایا گیا ہے اب سوتی ملوں میں جو بھرتی ہوگی ان میں پہلے یہی مزدور لئے جائیں گے۔

لاؤڈ اسپیکر کی ممانعت

۱۹ اپریل کو سٹی مجسٹریٹ کانپور نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت مکانوں دوکانوں اور مختلف قسم کے سواریوں میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال غیر قانونی قرار دیا ہے۔ البتہ کوتوال شہر سے چار روز پہلے سے اجازت لیکر لاؤڈ اسپیکر استعمال کیا جا سکتا ہے یہ اقدام اس لئے کیا گیا ہے کہ گھروں دوکانوں اور موٹروں میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال عام پبلک کے لئے ایک مصیبت بن گیا ہے۔

پولیس اور ڈاکوؤں میں مقابلہ

۱۶ اپریل کی رات کو ۳ بجے سیسہ مؤ میں لینن پارک کے قریب آنند سنگھ کے مکان کے مکان پر ڈاکہ ڈالتے وقت چھوٹے لال ڈاکو پولیس کی فائرنگ سے ہلاک ہو گیا اور تین ڈاکو گرفتار کر لئے گئے۔ اور دو ڈاکو بھاگنے میں کامیاب ہو گئے۔

سنٹرل ورکشاپ کی ہڑتال

گورنمنٹ سنٹرل ورکشاپ کی ہڑتال بدستور جاری ہے۔

پناہ گزینوں کی امداد

معلوم ہوا ہے کہ پنڈت شیو کمار شوکلا ممبر میونسپل بورڈ نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ ایک تجویز بورڈ کے سامنے رکھی ہے جس میں نہرو لیاقت سمجھوتہ کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اور مغربی بنگال سے آئے ہوئے پناہ گزینوں کو مبلغ دس ہزار روپیہ کی امداد دینا تجویز کیا ہے۔

مختصر نوٹ!

لکھنؤ ۲۰ اپریل یوپی کے ان اضلاع میں جہاں فصل ضروریات سے زیادہ پیدا ہوتی ہے حکومت نے اجارہ داری اسکیم کے ماتحت غلہ کی وصولیابی شروع کر دی ہے۔ اور اب تک دو ہزار ٹن غلہ خرید چکی ہے۔ جس میں ایک ہزار ٹن گیہوں اور ایک ہزار ٹن جوار چنا ہے۔

حکومت ہند نے درآمد کئے ہوئے گیہوں میں سے ایک لاکھ ٹن یوپی کو دینا طے کر لیا ہے۔ اس کے بدلے میں ہمارا صوبہ دوسرے صوبہ کو اتنی ہی مقدار میں چاول بھیجے گا۔ اس گیہوں کی کھیپیں یوپی میں آنا شروع ہو گئی ہیں۔

اس کے علاوہ حکومت نے یہ بھی ذمہ داری لی ہے کہ مرکزی حکومت کو دس ہزار ٹن موٹا اناج جوار باجرا۔ اور مکا فراہم کرے گی۔ ہمارے صوبہ کو مرکزی حکومت نے شکر کا جو کوٹہ دیا ہے اس کی وجہ سے یہاں شکر کی قلت بہت کچھ جاتی رہی ہے۔

الہ آباد ۲۰ اپریل معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے طے کیا ہے کہ آیندہ جولائی سے زنانہ ٹریننگ کالج الہ آباد سے لکھنؤ منتقل کر دیا جائے گا۔ اس لئے کہ اس کی عمارت ہوم سائنس کالج کی ضروریات کے لئے درکار ہے۔

نئی دہلی ۱۹ اپریل۔ کابینہ میں ردوبدل ہونے اور نئے وزیروں کے تقرر کے متعلق اب تک لالی میں جو باتیں ہو رہی ہیں وہ دونوں وزیروں کے استعفوں کے باقاعدہ قبول ہو جانے کے بعد اب زور پکڑ گئی ہے۔

کابینہ میں ردوبدل ہونے کے امکان کی خبر کئی مہینہ پہلے سے گرم ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ وزیر اعظم کوئی ایک اور چار نائب وزیر مقرر کر کے ان کو مختلف وزارتوں سے متعلق کر دینا چاہتے ہیں۔ مقصد یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وزراء کا بوجھ کم ہو جائے۔ اور اسی کے ساتھ پارٹی کے کچھ عمر والے لوگوں کو کام میں ٹریننگ مل جائے۔

نئی دہلی ۲۰ اپریل۔ آج ہندستانی پارلیمنٹ نے اپنے آخری اجلاس میں بڑی گرما گرم بحث کے بعد عوامی نمائندگی کا بل منظور کر لیا۔ اس بل کے ذریعہ ایوان عوام صوبائی ایوان اعلیٰ وادنیٰ کے ممبران کی تعداد کا تعین کیا گیا ہے۔

اس بل میں فہرست ووٹران کی تیاری۔ حلقہائے انتخاب کے از سر نو تعین اور ووٹروں کی اہلیت کی بابتہ بھی دفعات رکھی گئی ہیں۔

ایک اہم ترمیم کے ذریعہ ایوان عام کے ممبران کی تعداد بجائے ۴۸۸ کے ۴۹۰ کر دی گئی ہے جس کی بنیاد ۷ لاکھ ۲۰ ہزار باشندوں پر ایک ممبر ہے۔

لکھنؤ ۲۰ اپریل یوپی ریاست کی ہنگامی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایک ہنگامی فنڈ کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس فنڈ میں چار کروڑ روپیہ ریاست کے جمع شدہ فنڈ سے منتقل کر دیا جائے گا۔ یہ فنڈ گورنر کے اختیار میں رہیگا ایسا فنڈ کھولنے کے لئے ہندستانی دستور میں گنجائش رکھی گئی ہے اسی کے مطابق یوپی اسمبلی میں ایک بل ہنگامی فنڈ کھولنے کے لئے موجودہ اجلاس میں پیش کیا جانے والا ہے۔

حیدرآباد ۲۰ اپریل۔ آج صبح حیدرآباد کی سرخ پہاڑیوں سے گونجتی ہوئی ۲۵ توپوں کی آواز نے حیدرآباد کے راج پرمکھ نواب سر میر عثمان علی خاں بہادر کی ۲۵ ویں سالگرہ کا اعلان کیا۔

واشنگٹن ۲۰ اپریل۔ سنیٹر جیمس کیم نے کل یہ کہا کہ روس اور اس کے زیر اثر ریاستوں کو برطانیہ فرانس بلجیم اور لگزمبرگ سے اسلحہ فراہم کئے جا رہے ہیں۔

بقیہ خود غرض لوگ پناہ گزینوں کو ورغلا رہے ہیں کہ مغربی بنگال سے باہر جاکر رہنے اور بسنے پر وہ آمادہ نہ ہوں اور اس پر اصرار کریں کہ وہ مغربی بنگال ہی میں بسائے جائیں مجھے یقین ہے کہ مغربی بنگال کے لیڈر اور کارکن بلا جھجک اپنے خدمات اس نیک کام کے لئے وقف کر دیں گے اور اس مشکل کام میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں گے۔

تجارتی سمجھوتہ

کراچی ۲۱ اپریل۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان آج رات کم مدتی تجارتی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ یہ سمجھوتہ ۳۰ جولائی ۱۹۵۰ء تک کے لئے ہوا ہے سمجھوتہ کی بنیاد چیزوں کے متوازن تبادلہ پر رکھی گئی ہے جن کی قیمتیں روپیہ کی شکل میں ادا کی جائیں گی۔ سمجھوتہ کے مطابق تجارت ہندستانی روپیہ میں ہوگی جس کے لئے پاکستان الگ حساب رکھے گا۔ اس سمجھوتہ کی بنا پر پاکستان جوٹ کی آٹھ لاکھ گانٹھ ہندستان بھیجیگا۔ وہ خاص چیزیں جو ہندستان سے پاکستان بھیجی جائیں گی ان میں جوٹ کی بنی ہوئی اور سوت کی بنی ہوئی چیزیں

بمبئی کے کسٹم افسروں نے ایران سے آنے والی ایک کشتی جس میں عرب کھجور بھر کر لائے تھے تلاشی لی تو اس کے تختوں کے اندر سے سونے کی پتریاں نکلیں۔ اور اسطرح کشتی کے تختے اکھاڑنے پر دس من سونا نکلا جس کی قیمت ۳۰ لاکھ روپیہ ہوتی ہے۔
سونا لانے کی ترکیب یہ بھی اچھی رہی۔ لیکن یہ ترکیب اس سے اچھی نہیں ہے۔ جو پہلے عرب استعمال کر چکے تھے یعنی پیٹ میں سونے کی سلاخیں رکھ کر لانا۔

لیکن اس سلسلہ میں غور طلب امر یہ ہے کہ آخر عربوں کے پاس اتنا سونا کہاں سے آیا ہے کہ وہ منوں کی تعداد میں لائے جاتے ہیں۔ پولیس کے حوالے کئے ہیں۔ اور پھر لائے جاتے ہیں۔
ضرورت ہے کہ سلطان ابن سعود یہ دیکھیں کہ ان کو پٹرول کے معاوضہ میں امریکہ سے جو سونا مل رہا ہے وہ کہیں بدو تو لوٹ کر تو نہیں لے جاتے ہیں۔

بمبئی میونسپلٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کے ممبروں کو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ ملا کرے گی۔
لیکن بہتر یہ ہوتا کہ میونسپلٹی یہ بھی فیصلہ کر دیتی کہ اس کے ممبر صرف وہ لوگ ہوں گے جن کو کوئی کام کاج کرنے کو نہ ہو۔ کیوں کہ اسطرح ایک حد تک بیکاری دور کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔

انگلستان میں ایک شخص نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کے پڑوس میں جو کتا ہے وہ اسطرح بھونکتا ہے۔ وہ جو برداشت نہیں کیا جا سکتا ہے عدالت نے ۵ منٹ تک اس کتے کے بھونکنے کا ریکارڈ سنا اور فیصلہ کیا کہ واقعی یہ ناقابل برداشت ہے
م

ادب لطیف

میرا دل

میرا دل اس بھوکی چڑیا کی طرح بھٹکتا ہے۔ جو دانہ ڈھونڈھتی ہے۔ اور نہیں پاتی۔
میرا دل اس پرندے کی طرح ہے جو بھوکا لوٹتا ہے اور اپنا آشیانہ پانی میں ڈوبا ہوا پاتا ہے۔
میرا دل سیب ہے جسے پالا مار گیا ہے۔
میرا دل سیپ ہے جس سے موتی نکال لیا گیا ہو
میرا دل سب سے بڑا ہے۔
آسمان سے بھی اور عرش الٰہی سے بھی۔
مگر یہ آباد دنیا۔ آج اجڑ گئی ہے۔
اس کے کھنڈروں میں الو بول رہے ہیں۔
کیوں کہ وہ چلی گئی ہے۔
خدا اس سنگ دل کو سمجھے۔

م کافی یہ خوشگوار فیصلہ ہر اس ہندستانی کی قسمت میں ہوتا ہے جس کے پڑوس سے بھونکنے کی آوازیں آتی رہتی ہیں۔ اور امن میں خلل ڈالتی ہیں۔

یوپی کابینہ کا ۹ گھنٹہ تک جلسہ

لکھنؤ ۱۸ اپریل۔ یوپی کابینہ نے گذشتہ شب ۹ گھنٹہ تک ان اقدامات پر غور کیا۔ جو نہرو لیاقت سمجھوتہ پر عملدرآمد کے سلسلہ میں اس صوبہ میں کئے جانے والے ہیں۔ یہ جلسہ وزیر اعظم پنڈت پنت کی صدارت میں ان کی قیام گاہ پر آدھی رات تک ہوتا رہا۔ جلسہ میں یوپی کی فرقہ وارانہ صورت حال پر غور کیا گیا۔ اور اس پر اطمینان ظاہر کیا گیا۔ کہ پورے صوبہ میں حالات پھر معتدل سے پیدا ہو رہے ہیں۔

نجومی دنیا

دمدار ستارے

کبھی کبھی آسمان پر دمدار ستارہ نظر آتا ہے جس کو دیکھ کر عام لوگ خوف کرتے ہیں۔ اور اپنی خام خیالی سے اس کو قحط یا وبا یا انقلاب حکومت یا کسی ایسے ہی بڑے حادثے کا موجب سمجھتے ہیں۔
ستارہ شناسوں نے دریافت کیا ہے کہ اس قسم کے ستارے آفتاب کے احاطے میں ۵۰۰ کے قریب ہیں۔ جو کبھی تو آفتاب کے نہایت قریب سے گزرتے ہیں۔ گویا اس کے داخل ہو جائیں گے۔ اور کبھی نہایت دور فاصلے پر نکل جاتے ہیں۔
ان کے ساتھ ایک نورانی دم لگی رہتی ہے جو آفتاب کی حرارت سے پیدا ہوتی ہے اس لئے جب وہ قریب آفتاب کے پہنچتے ہیں تو دم بڑی نظر آتی ہے۔ اور جس قدر دوری ہوتی جاتی ہے اسی قدر دم کا حجم گھٹتا جاتا ہے۔
ان کی روشنی ذاتی نہیں ہے۔ بلکہ وہ سورج کی روشنی سے چمکتے نظر آتے ہیں۔ ان کا دور بھی مدتہائے دراز کے بعد ہوتا ہے بعض دمدار ستارے سو سو سو سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ کے بعد نظر آتے ہیں۔
بعض علماء ہیئت نے دمدار ستاروں کی نسبت بڑی تحقیقات کی ہے۔ اور ان میں سے بعض کے طلوع وغروب کا ٹھیک زمانہ بھی معلوم کر لیا ہے۔
غرض ساحت افلاک میں جتنے اجرام انسان کو نظر آتے ہیں۔ ان تمام میں زیادہ تعجب خیز اور حیرت انگیز یہی دمدار ستارے ہیں۔ مگر لوگوں نے جو برے آثار ان سے منسوب کر رکھے ہیں وہ نرا وہم ہے جس کی اصل کچھ نہیں۔

پردۂ فلم

ہماری اسکرین کی ترقی پذیر ساحرہ

شانتا کنور!

از جناب پی۔ کے جوشی صاحب

کچھ زیادہ عرصہ کی بات نہیں کہ لاہور کی ایک نو عمر لڑکی کو ناچنے کا بے حد شوق پیدا ہوا۔ اور جلدی ہی یہ شوق اسے بمبئی کے رنجیت اسٹوڈیو میں لے آیا۔ رنجیت کی چند ایک فلموں میں اس نے چھوٹے کردار ادا کئے اور ناچی بھی اور پچھلے سال تو ڈائرکٹر کیدار شرما نے بھی اسے اپنی فلم نیکی اور بدی میں ایک ناچ ادا کرنے کے لئے منتخب کیا۔ یہ اداکارہ ہے شانتا کنور۔
چہرہ او نقش زیادہ خوبصورت نہیں۔ مگر سکس اپیل کافی ہے۔ شانتا نے دوار کا کھوسلا کی فلم چندا کی چاندنی میں ریحانہ کے نشانہ بنانہ ایک نئی بیاہی اور ساس زدہ لڑکی کا کردار آسانی سے ادا کر کے ترقی کے زینے پر ایک اور قدم رکھا۔
اس کے بعد ڈائرکٹر صابائی نے اسے اپنی فلم رئیس میں بطور ہیروئن پیش کر دیا۔ مگر وہ زیادہ چمک نہ سکی اب وہ فلم آشیانہ میں گرلس اسکول کے معصوم چہرہ ہیرو سوہن کے بالمقابل بطور ہیروئن پیش ہو رہی ہے۔ علاوہ ازیں رقاصہ۔ شادی کی رات اور بہت دوسری فلموں میں بھی آ رہی ہے۔ اب اگر وہ اپنا کردار کامیابی سے دکھائے تو سمجھ لیجئے۔ کہ شہرت اور کامیابی اس کے پاؤں چوم لیگی۔
شانتا کنور نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ وہ اس بات پر پورا یقین رکھتی ہے کہ ایک آرٹسٹ کی کامیابی یا ناکامی بہت حد تک ان ڈائرکٹروں پر منحصر ہے جن کی ہدایت کہ اس نے حاصل ہو۔ اور ان کرداروں پر منحصر ہے۔ جو کہ اسے نبھانے پڑیں۔

دولت مشترکہ کی خفیہ فوجی کانفرنس

لندن ۲۰ اپریل دولت مشترکہ کے فوجی افسروں کی ایک کانفرنس یہاں کل سے شروع ہوئی ہے جس میں اس بات پر غور کیا جا رہا ہے کہ فوج کو کس طرح ایسی حالت میں لایا جائے وہ قطب شمالی کے برفستانوں خط استوا کے گرم علاقوں اور منطقہ معتدلہ کے جنگلوں میں یکساں طور پر اپنی خدمات سہولیت کے ساتھ انجام دے سکیں۔
یہ کانفرنس بالکل خفیہ ہے۔ جس میں امریکہ کے مشاہدین بھی آئے ہوئے ہیں۔ کانفرنس برطانیہ آسٹریلیا کناڈا۔ لنکا ہندوستان نیوزی لینڈ۔ پاکستان اور جنوبی افریقہ کے نمائندوں پر مشتمل ہے۔

مرکزی حکومت کے حکم کیخلاف احتجاج

ناگپور ۱۷ اپریل ڈاکٹر ایل این کھرے صدر کل ہند ہندو مہاسبھا نے اپنا بیان حلفی اپنے وکیل کو دہلی روانہ کر دیا۔ تاکہ کورٹ کے سامنے پیش کیا جا سکے انھوں نے اپنے بیان میں مرکزی حکومت اور دوسری ریاستی حکومتوں کے خلاف احتجاج کیا جس کے ذریعہ انھیں دہلی وغیرہ جانے سے روکا گیا تھا۔

چندر نگر حکومت کے انتظام میں

کلکتہ ۱۸ اپریل۔ یہاں سے اکیس میل کے فاصلہ پر چندر نگر کے فرانسیسی مقبوضہ پر ۲ مئی کو حکومت ہند کا قبضہ ہو جائے گا۔
اس کا فیصلہ آج مغربی بنگال کی سکریٹریٹ کی اس کانفرنس میں کیا گیا ہے جو حکومت ہند فرانسیسی افسروں اور مغربی بنگال کے نمائندوں کے درمیان ہوئی تھی۔

لائق علی وزارت کے دو وزیر رہا

سکندرآباد ۱۸ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ لائق علی وزارت کے دو وزیر مسٹر نیگلے ونکٹا رام ریڈی نائب وزیر اعظم اور مسٹر پنج موہن لال کو نظربندی سے رہا کر دیا گیا ہے۔ لیکن ان کی حرکت و نقل شہر کے اندر تک رہے گی۔

اردو اخبار نویسوں سے وزیر اعظم یوپی کا خطاب

لکھنؤ ۱۱ اپریل۔ آج کل صوبہ میں اگرچہ حالات معتدل ہو گئے ہیں اور ہوتے جا رہے ہیں لیکن اب بھی بعض مقامات پر ایسے جہاں بارود کافی مقدار میں جمع ہے اور اگر ذرا بھی بداحتیاطی سے کام لیا گیا تو اندیشہ ہے کہ بارود آگ پکڑ لے۔ اور پھر فسادات کے شعلے بھڑک اٹھیں۔
یہ الفاظ وہ ہے ہیں جو وزیر اعظم یوپی پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم نے آج شام یوپی اردو کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں کو خطاب کرتے ہوئے کہے۔ راجہ ادرانی رام کمار بھارگو کی طرف سے دیئے ہوئے ایٹ ہوم کے موقعہ پر کہے۔
انہوں نے مزید کہا کہ آخر ۴۹ء اور شروع ۵۰ء ہمارا ملک جن ہولناک فسادات کا شکار ہوا ہے اس میں ہمارا صوبہ بہت حد تک محفوظ رہا ہے۔ سوائے مغربی اضلاع کے بعض حصوں کے عام طور پر یہاں کے باشندوں نے قدیم روایات کو برقرار رکھا۔ اور جب ہنگاموں کا یہ دور گزر گیا تو ہم یہ سمجھنے لگے تھے کہ اب ہمارا ملک اور صوبہ ایک تحت مرحلہ کو پار کر لایا ہے لیکن ادھر دو ایک مہینوں میں جو مصیبتیں صوبہ کے بعض علاقوں میں آئیں۔ ان سے نہ صرف یہ کہ ہمیں شرم اور افسوس ہے سے دوچار ہونا پڑا۔ بلکہ یہ بھی واضح ہو گیا کہ ذرا سی لاپرواہی اور غفلت کا انجام کتنا بھیانک ہو سکتا ہے سلسلہ تقریر میں وزیر اعظم نے ہندستان کی لامذہبی جمہوری حکومت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اب ہر شہری کو بلا امتیاز مذہب و ملت مساوی حقوق حاصل ہے۔ اور ہر شخص کو اپنی پسند کے مطابق عبادت کرنے کی پوری پوری آزادی ہے۔
انھوں نے کہا۔ اس لامذہبی جمہوریت میں اب دو قومی نظریہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور اگر یہاں کا ہر ہندو مسلمان اپنے کو ایک ہی قوم کا فرد نہیں سمجھیگا۔ تو لامذہبی جمہوریت کے کوئی معنی نہیں رہیں گے۔
وزیر اعظم نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ بہکانے والوں کے فریب میں آ کر اپنے باپ دادا کی زمین کو نہ چھوڑ دیں اور ہر حال میں وہ یہیں رہ کر باہم اعتماد اور بھروسہ کی فضا پیدا کریں
انھوں نے کہا۔ اگر دیکھا جائے تو صحیح معنوں میں مسلمان ہی ایسے لوگ ہیں جن کے باپ دادا اور بزرگوں کی مٹی اس سرزمین کی مٹی سے ملی ہوئی ہے جہاں تک ہندوؤں کے بزرگوں کا سوال ہے وہ جل کر راکھ ہونے کے بعد دریاؤں کے ذریعہ کہاں سے کہاں پہونچ جاتے ہیں۔
پنت جی نے اردو اخبار نویسوں کو اس نازک حالات میں ان کی اہم ذمہ داریاں کی یاد دلائی اور کہا کہ اگرچہ ہمارے صوبہ میں تمام اخباروں کا انداز سنبھلا ہوا ہے پھر بھی آج کے حالات میں قدم قدم پر احتیاط کی ضرورت ہے خصوصاً آپ حضرات کا یہ فرض ہے کہ مسلمانوں میں بھروسہ اور اعتماد کا جذبہ ابھاریں۔ اور یہاں ایسی آب و ہوا پیدا کریں کہ مسلمان اپنے کو اس ملک کا واقعی باشندہ سمجھیں اور ملکی ضرورتوں کے موقع پر اپنے کو کسی سے پیچھے نہ رکھیں۔
انھوں نے ہندو مہاسبھا اور آر ایس ایس کی اشتعال انگیزیوں کے جواب میں مسلمانوں کو ثابت قدم رہنے اور ایسا طریقہ اختیار کرنے کا مشورہ دیں کہ مذکورہ بالا جماعتیں اپنا نظریہ بدلنے پر مجبور ہو جائیں۔
نہرو لیاقت سمجھوتہ کا حوالہ دیتے ہوئے پنت جی نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ خواہ پاکستان اس پر عمل درآمد کرے یا نہ کرے یہاں کی حکومت اس پر پوری طرح عمل درآمد کرے گی۔ اور اخبار نویسوں سے درخواست کی کہ وہ اس سلسلہ میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔
انھوں نے کہا اکثر فسادات محض غلط خبروں کی اشاعت یا افواہوں کے پھیلنے کی وجہ سے ہوتے ہیں خصوصاً اس دفعہ مشرقی بنگال کے حادثات کی رپورٹیں جس طرح اخبارات میں چھپیں۔ ان سے یہاں کے لوگوں کے دل دہل گئے۔
تقریر کے آخر میں انھوں نے کہا کہ اگر جلد از جلد یہاں

اقلیتوں میں اعتماد پیدا کرنے کے لئے سردار پٹیل کی تجویز

کلکتہ ۱۸ اپریل نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل نے آج شام کو گورنمنٹ ہاؤس میں مغربی بنگال کے کانگریسی کارکنوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے ہندو پاکستان سمجھوتہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حکومت کے ساتھ امداد و اشتراک کی اپیل کی۔
انھوں نے کہا کہ سمجھوتہ پر عمل کے لئے یہ ضروری ہے کہ مشرقی و مغربی بنگال سے تخلیہ رک جائے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو سمجھوتہ بیکار ہوگا۔ سردار پٹیل نے مشرقی بنگال سے آئے ہوئے کانگریسی لیڈروں سے اپیل کی کہ وہ مشرقی بنگال جا کر اقلیتوں میں اعتماد پیدا کریں۔ تاکہ کچھ لوگ مغربی بنگال سے اپنے وطن واپس جائیں۔
سمجھوتہ کو ایک عمدہ معاہدہ بتاتے ہوئے سردار پٹیل نے یہ بات صاف کر دی کہ حکومت ہند کے ساتھ اس سمجھوتہ کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا سمجھوتہ پر لفظی اور عملی دونوں طریقوں سے حکومت کے کاربند ہونے کے ارادہ کا اظہار کرتے ہوئے سردار پٹیل نے کارکنوں سے کہا کہ بلا یہ انتظار کئے ہوئے کہ پاکستان اس پر عمل کرتا ہے یا نہیں وہ سمجھوتہ کو کامیاب بنائیں۔

پاکستانی جرنلسٹوں کا پیغام خیرسگالی

کراچی ۱۸ اپریل۔ جرنلسٹ یونین سندھ کی انتظامیہ کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ اپنے ایک ممبر مسٹر وارث اسحاق کو نئی دہلی خیرسگالی خط دے کر بھیجے گی جو دہلی کی ورکنگ جرنلسٹ کے نام ہے۔ اس سلسلہ میں دونوں ڈومینوں کے درمیان ورکنگ جرنلسٹوں کے خیرسگالی مشنوں کے تبادلہ کا بھی انتظام کیا جائے گا۔

م کے حالات بہتر نہیں ہوتے ہیں تو ساری قومی ترقیاں معطل ہو کر رہ جائیں گی۔ اور آزادی کے بعد جو آرام ملک اور قوم کو ملنا چاہئے۔ اس سے محروم رہیگی۔

یوپی اردو پریس کانفرنس کی تجویزیں

لکھنؤ ۱۱ اپریل۔ یوپی اردو پریس کانفرنس کی دوسری نشست لکھنؤ میونسپل کمیٹی روم میں ۱۱ بجے دن کو پنڈت میلارام وفا ایڈیٹر روزنامہ امرت کانپور کی صدارت میں منعقد ہوئی اور ۵ گھنٹہ کی مسلسل بحث و مباحثہ کے بعد متعدد تجاویز پاس کرنے کے بعد کانفرنس کا اجلاس ختم ہوگیا۔
کانفرنس نے سب سے پہلے دو تعزیتی تجویزیں منظور کیں
۱۔ بابو گوپی ناتھ سریواستو ایڈیٹر ہندستان ویکلی و صدر یوپی ورکنگ جرنلسٹ فیڈریشن اور بہار کے ڈاکٹر سچدانند سنہا کی وفات پر منظور کیں۔ کانفرنس نے ایک تجویز کے ذریعہ نہرو لیاقت سمجھوتہ کا خیرمقدم کیا اور خیال ظاہر کیا کہ اسی کامیاب بنانے کی ذمہ داری بڑی حد تک اخباروں پر ہے۔ اس لئے ہندوستانی اخباروں سے بالعموم اور اردو کے اخباروں سے بالخصوص اپیل کی گئی کہ وہ اسے کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ خبروں کی ترتیب سرخیوں مراسلات تبصرے و تنقید کارٹون۔ اور نظموں وغیرہ کے انتخاب میں ایسے پہلو کو ملحوظ رکھنے کی اپیل کی جو فضا کو خوشگوار بنانے میں مددگار ثابت ہو۔
ایک اور تجویز کے ذریعہ اردو صحافت کے معیار کو بلند کرنے کی طرف اخبار نویسوں کو متوجہ کیا گیا کہ اور سفارش کی گئی کہ صحیح قوم پروری اور جمہوری اسپرٹ زیادہ کیجائے۔ اخبار کی زبان کو آسان بنایا جائے۔ تبصرے تنقید زیادہ سنجیدہ ہوں۔ ذاتی اور پست بحثوں سے دامن بچایا جائے
ایک اور تجویز کے ذریعہ اخباری زبان اور اصطلاحات کو آسان اور عام فہم بنانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی جو پنڈت میلارام وفا مولانا نیاز فتحپوری حکیم عبدالقوی اور امین سلونوی پر مشتمل ہے جس کے کنوینر حیات اللہ انصاری ہیں۔ ایک تجویز کے ذریعہ اس جماعت کا دستور مرتب کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی جو ایک ماہ کے اندر دستور مرتب کر کے مخصوص کمیٹی کے سامنے پیش کرے گی۔ ایک اور تجویز کے ذریعہ یوپی ورکنگ جرنلسٹ فیڈریشن سے درخواست کی گئی کہ وہ اردو اخباروں کے معاملات اور مسائل میں اردو پریس کانفرنس سے بھی مشورہ لیا کرے۔ تجویز کے ذریعہ نیوز پیپرس انڈسٹری انکوائری کمیٹی کی سفارشات سے اتفاق رائے کا اظہار کیا گیا۔ ایک تجویز کے ذریعہ اردو اخبار نویسوں سے اپیل کی گئی کہ وہ گوپی ناتھ سریواستو میموریل فنڈ کو کامیاب بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔
حکومت کے ان قوانین کے خلاف ایک تجویز کے ذریعہ احتجاج کیا گیا جس کے ماتحت لوگوں کو بغیر مقدمہ چلائے نظربند رکھا جاتا ہے۔ ایک اور تجویز کے ذریعہ حکومت ہند کی اس پالیسی پر نکتہ چینی کی گئی جو اس نے اخباری کاغذ کے سلسلہ میں اب اختیار کیا ہے۔ اسے کانفرنس نے اخباروں کی مشکلات میں اضافہ کا مترادف قرار دیا۔ کانفرنس میں ایک آخری تجویز جس پر کافی بحث مباحثہ ہوا۔ وہ انتخابات کی تھی لیکن ایک تجویز کے ذریعہ اسے اسطرح حل کیا گیا کہ اور گذشتہ عہدہ داران کانفرنس اور ورکنگ کمیٹی کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے یہ طے کیا گیا۔ جب تک کانفرنس کا نیا آئین مرتب نہ ہو جائے اسکے عہدہ داروں کا انتخاب ملتوی کر دیا جائے۔ اور ایک عارضی کمیٹی بنائی گئی جس کے کنوینر صدر کانفرنس ہوں گے۔ اور کام چلانے کے لئے کمیٹی کام کرتی رہیگی۔ اور دستور کے مرتب ہونے کے بعد انتخابات کے لئے کانفرنس کو مدعو کیا جائے۔

عرب فلسطین وار دن کا الحاق

لندن ۱۸ اپریل۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شاہ عبداللہ اگلے دوشنبہ کو اردن کی نئی پارلیمنٹ میں اردن کے ساتھ عرب فلسطین کے الحاق پر کا اعلان کریں گے۔

اول نزرین

علم انسان کو گوشۂ گمنامی سے شہرہ آفاق کا مالک بنا دیتا ہے۔

محبت ایک حسین گناہ ہے جس کی تکمیل انسان کو کامل انسان بنا دیتی ہے۔

محبت اور دوستی صلہ اور معاوضہ سے بے نیاز ہوتی ہے۔

تمھیں جو کرنا ہے۔ کرو۔ دوسروں کے کہنے کا انتظار مت لو۔

گناہ گار کو سزا دینے سے پہلے اس کے گناہ کا جائزہ لے لو۔

ماضی سے بے نیاز ہو کر حال میں مستقبل کی اصلاح کی کوشش کرو۔

سرمایہ دار سے کبھی ہمدردی کی توقع نہ رکھو۔

کامیاب زندگیاں ہمیشہ ناکام زندگیوں پر مسکراتی ہیں۔!

یہ نہ دیکھو کہ کوئی کیا کرتا ہے۔ یہ دیکھو کہ تمہیں کیا کرنا ہے۔

کسی انسان کا زمانہ ماضی اس کے حال پر ترجیح نہیں پا سکتا۔

موج تبسم

باپ۔ دیکھو بیٹا۔ تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری پڑھائی میں ہمارا کتنا خرچ ہوتا ہے۔

لڑکا۔ پتا جی! اسی لئے تو میں بہت تھوڑا پڑھتا ہوں تاکہ آپ کا زیادہ خرچ نہ ہو۔

طالب علم۔ ماسٹر صاحب۔ نقشے میں سرخ لکیریں کیسی ہیں۔

ماسٹر۔ بیٹا یہ دریا ہیں۔

طالب علم۔ عجیب دریا ہیں جن میں پانی نام کو نہیں نقشہ جب دیکھو سوکھے کا سوکھا رہتا ہے۔

استاد۔ بے وقوف کے سوال کا جواب بڑے سے بڑا عقلمند بھی نہیں دے سکتا۔

طالب علم۔ ماسٹر صاحب۔ بس کل میں اسی لئے آپ کے سوالات کا جواب نہ دے سکا۔

ماسٹر۔ (لڑکوں کو نقشہ دکھاتے ہوئے) بتاؤ زید خشکی کہاں ہے۔ اور پانی کہاں۔

زید۔ میں تو ہر جگہ خشکی ہی خشکی دیکھتا ہوں۔

ماسٹر کیسے۔؟

زید۔ اگر کہیں پانی ہوتا تو نقشہ وہاں سے بھیگا ہوا ہوتا۔!

ایک اسکول ماسٹر نے جو اتفاق سے گنجا تھا۔ ایک لڑکے سے سوال کیا۔

ماسٹر۔ بتاؤ۔ بنجر کسے کہتے ہیں۔

لڑکا۔ جناب بنجر وہ ہے۔ جہاں کچھ نہ اگتا ہو۔

---- ۔ ۔ ۔ ۔ ----

عجیب معلومات

ایک ساتھ ۵ بچے

رانچی۔ ۱۵ اپریل۔ یہاں اطلاع آئی ہے کہ ضلع ہزاری باغ کے ایک گاؤں نیما پا میں ایک راجپوت عورت نے ایک ساتھ پانچ بچے دیے ہیں۔

ایک ساتھ پانچ بچے جننے کا ہندوستان میں یہ پہلا واقعہ ہے اور پوری دنیا کے اعتبار سے یہ دوسری مثال ہے امریکہ میں پہلی بار یہ واقعہ ہوا تھا کہ پانچ بچیاں پیدا ہوئی تھیں جن میں تین تھوڑی دیر کے بعد مر گئیں۔!

مونگ پھلی کا کپڑا

لندن ۱۸ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ انگلستان میں مونگ پھلی سے مصنوعی ریشے تیار کئے گئے ہیں۔ وہ مستقبل قریب میں بازار میں نہیں آئیں گے۔ کیوں کہ برطانوی کارخانے ان ریشوں سے تیار کئے ہوئے کپڑوں کو عام کرنے سے پہلے ہر قسم کے احتیاطی تجربے کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ اس سلسلہ میں جلد بازی نہیں کی جائے گی۔

سوشلسٹ پارٹی کے دو لاکھ ممبر

بمبئی ۱۸ اپریل تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق سوشلسٹ پارٹی کے ممبروں کی تعداد اب ۱۸۹۶۵۸ تک پہنچ گئی ہے۔

افسانہ

دیوتا کی مورتی

(از مسٹر اے آر نیئر سرحدی)

جب کبھی وہ میرے یہاں آتے تھے۔ ان کی یہی ضد ہوتی کہ کبھی بھی میں ان کے جاؤں میں بہتر عذر پیش کرتا بھائی صاحب میری ذمہ داری، تنی ہیں کہ مجھے مشکل سے دو دن کی چھٹی نہیں ملتی۔ لیکن وہاں سننے والا کون تھا۔ ان کی شریمتی جو بول اٹھتیں۔ آپ کو تو بہانے ہی بنانے آتے ہیں اگر آپ ایسا کریں گے تو ہم بھی آئندہ کبھی آپ کے گھر کا منہ نہ دیکھیں گے۔ ہم ہی بے غیرت ہیں جو نئی دور سے آتے ہیں۔ کیا ہماری نوکری نہیں۔ ہم بھی تو آخر چھٹی ہی لیکر آتے ہیں! پھر آپ کی اور ہماری نوکری میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ سرکاری نوکری ہے جبھی آپ مزے میں ہیں ورنہ میں دیکھتا کہ پرائیویٹ نوکری میں آپ کیسے چھٹیاں حاصل کرتے ہیں۔ وہ لاجواب ہو کر کہتے ہیں۔ نیر جی کچھ بھی ہو۔ ہم عذر کچھ سننا نہیں چاہتے ہم سننا چاہتے ہیں ہاں یا! نہ کہو کیا جواب ہے۔

مجبور ہو کر میں نے سر پٹکتے ہوئے جواب دیا۔ اس دفعہ میں ضرور چھٹی لے کر آؤں گا۔ کہو اب تو لوگ ہیں خوش۔" میری بار پر دونوں کھلکھلا کر ہنس پڑے

اتفاق سے مجھے ایک مرتبہ پھر دہلی جانا پڑا۔

"ایک تیر دو شکار کے مسئلے کو یاد رکھ کر ان کے ہاں بھی چلا گیا کس قدر وہ خوش ہوئے یہ بیان سے باہر ہے

میں نے پوچھا سنتوش اب تو خوش ہو نا اب تو تمہارا گلہ باقی نہیں۔

خوش ہو کر کہنے لگی "روپ بابو! میں اپنی خوشی کا اظہار کس طرح کروں یہ میری زبان کی طاقت سے باہر ہے۔ بس یوں سمجھ لیجئے۔ میرے گھر میں آج دیوالی ہے باتوں باتوں میں وقت کا بھی احساس نہ ہوا۔

تین چار گھنٹے کا قلیل عرصہ پلک جھپکتے ہی گزر گیا۔

میرا ارادہ دوسرے میل سے واپس جانے کا تھا۔ اس لئے گھڑی کو دیکھتے ہوئے میں اٹھ کھڑا ہوا۔ آگیا۔ مانگی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔!

سنتوش حیرت سے میرے منہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی کیا کہا آپ نے ذرا پھر کو کہنا بابو صاحب آپ ابھی ایک ہفتہ تک نہیں جا سکتے جب سے ہماری شادی ہوئی ہے آج پہلی بار آپ ہمارے گھر آئے ہیں اب کو جب میں چاہوں گی چھوڑ دوں گی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

"آنا اپنے اختیار میں ہوتا ہے۔ جانا دوسرے کے اختیار میں۔ چپ چاپ منہ لپیٹ کر یہاں پڑے رہیئے۔"

(سنتوش میرے ایک دوست کی بہن تھی شادی سے پہلے بھی کی ہماری جان پہچان تھی۔ اس لئے ہم گھل مل گئے تھے اگرچہ اب اس کی شادی بھی ہو چکی تھی لیکن اس کی باتیں اس کے طور اطوار وہی پہلے سے آزادانہ تھے) میں نے ٹائی درست کرتے ہوئے جواب دیا۔ شادی شدہ ہو کر بچوں والی عادتیں نہیں چھوڑیں بیکلی سوٹ کیس۔ بستر سب چیزیں انفنسٹن ہوٹل لاہور میں پڑی ہیں مجھے تو تمہاری عادت کا ازل سے پتہ تھا۔ کہ یہ سب چیزیں ساتھ لے جاؤں گا تو تم سے چھٹکارا پانا مشکل ہو جائے گا۔ آنکھیں نکال کر کہنے لگی۔ تبھی تم خالی ہاتھ آئے ہو نا۔ میرا بھی نام سنتوش ہے۔ ہفتہ بھر سے پہلے کبھی بھی چھوڑ جاؤں تو میرا نام سنتوش نہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر۔ بس بس آگے کچھ مت کہہ بیٹھنا۔ ورنہ اس جادو نگری سے میرا نکلنا دشوار ہو جائے گا۔

تین چار دن اسی طرح گزر گئے۔ لیکن اجازت دینے کی اس نے قسم کھا رکھی تھی۔ ادھر مجھے اپنی نوکری کا خیال تھا۔ آخر میں کچھ سوچکر آگے بڑھا۔ وہ میرے لئے چائے بنا رہی تھی۔ میرے قدموں کی آہٹ پا کر میری طرف بغیر دیکھے ہی بولی۔ "کیا ہے بابو صاحب کیا پھر کچھ کہنے آئے ہو۔

میں نے ترش روئی سے جواب دیا۔ ہاں! مگر مجھے امید نہیں کہ میری بات مانی جائے۔

ہنس کر کہنے لگی۔ میں سمجھ گئی۔ آپ یہی کہنے آئے ہیں کہ میں جا رہا ہوں۔

میں نے اسی طرح ترش جواب دیا۔ "ہاں کہنے کو تو میں آیا ہوں مگر تم یاد رکھو میں آئندہ تمہارے گھر میں قدم نہ رکھوں گا۔

سنتوش میرا مطلب سمجھ کر کہنے لگی۔ "اگر آپ جلد دوبارہ آنے کا وعدہ کریں تو بخوشی آپ کو چھوڑنے کو تیار ہوں۔ میں نے شکر کا سانس لیتے ہوئے کہا۔ "مجھے منظور ہے

چنانچہ دوسرے دن میں میل سے رخصت ہوا چھوٹی بل مجھے جاتے دیکھ کر رونے لگی۔ بہتری تسلی دی۔ حیلے بہانے کئے۔ مگر بچوں کی محبت اور پھر بل جو مجھے ماں کی طرح آنکھوں سے اوجھل کرنے کا نام نہ لیتی تھی۔ دامن پکڑ کر بیٹھی۔ میں بھی ساتھ چلوں گی۔"

سنتوش میری طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ کہ جاؤ ابھی میں روک رہی ہوں اس گھر میں بل بھی آپ کو روکنے کے لئے بیٹھی ہے۔

گاڑی پلیٹ فارم پر آچکی تھی مجبوراً روتی ہوئی بل کا پیار لیکر میں گاڑی پر سوار ہو گیا۔ وسل کی آواز کے ساتھ گاڑی نے حرکت کرنی شروع کی۔

ٹپ ٹپ دو گرم آنسو پلکوں سے گر کر پلیٹ فارم پر جذب ہو گئے نظروں سے اوجھل ہونے تک رومالوں کی سفید جھنڈیاں ہلتی رہیں۔

سنتوش معمول کی طرح آج بھی میری نہ ختم ہونے والی کہانی سن رہی تھی بل میرے پہلو میں لیٹی ہوئی نیند بھی مسکرا رہی تھی۔ وہ بچاکے آنے پر از حد خوش ہے۔

ہوا کی اس سرد مہری کو دیکھ کر میں نے اسکی رضائی درست کر کے اپنی آپ بیتی پھر شروع کی۔ سنتوش نے اپنے بستر سے رینگتے ہوئے بالکل میرے منہ کے قریب آکر کہا روپ کرشنا کے دل کے میں محبت کی آگ اس قدر بھڑکی کہ وہ اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکی، اور تمہارے پاس بھاگ کر آ گئی۔

میں نے اس کے ان شبدوں کو سنکر حیرت سے کہا ہاں جب برتن لبالب بھر جاتا ہے تو اس کا پانی باہر کو ہی آتا ہے۔ پرنتو سنتوش یہ پرانی باتیں آج تم یہ کھوج کھوج کر کیوں پوچھ رہی ہو۔

اسکی سانس تیز تیز چلنے لگی۔ اور میری مٹھیوں کو ہاتھوں میں بھینچ کر کہنے لگی! روپ! میری بھی مظلومیت کا برتن لبریز ہو چکا ہے۔ اسکا غبار طوفان کی طرح امڈ آیا ہے۔ اب حد ہو گئی ہے اسمیں اتنی جگہ بھی نہیں رہی کہ اسکو دبا سکوں۔ نہ اتنی طاقت رہی ہے کہ اسے ٹھنڈا کر سکوں تمہارے سوا کون ہے جسکو اپنا دکھڑا سناؤں جسکو تم بھلا بھالا جانتے ہو اول درجے کا جواری از ظالم ہے تمہیں کیا معلوم کہ وہ مجھ پر کیا کیا ظلم کرتا ہے میرا گہنہ کپڑا اتنا جو تھا اس موئے کی جوئے کی بھینٹ ہو گیا ہے اب اس بچی کے لئے خون پسینہ ایک کر کے جو جمع کیا ہے۔ اسکو بھی نہیں چھوڑتا لیکن اس معصوم کا کیا بنے گا تم نے تو مجھ سے آجتک پوچھا سنتوش تمہارا طلائی ہار ہیرے کی انگوٹھی سونے کے کنگن کانوں کی بالیاں کہاں گئیں کبھی پوچھا۔ تم نے کہاں گئیں وہ میری خوشیاں سب معدوم ہو گئیں۔ جو سہانے سپنے میں نے شادی سے پہلے دیکھا کرتی تھی سب معدوم ہو گئے ہیں۔ میں تو اس جیون سے بیزار ہو چکی ہوں۔ پرنتو کیا کروں اس نردوش جان کے لئے جی رہی ہوں میری سہاتا کرو۔ روپ! مجھ پر نہیں تو اس ننھی بل پر ترس کھاؤ۔ تمہارے سوا اس سنسار میں میرا کون ہے اس ظلم کی بھٹی سے مجھے بچاؤ چلو کہیں چلے چلیں۔

اس کی پاگلانہ باتیں سنتے ہوئے میں نے نفرت سے منہ موڑ کر کہا۔ سنتوش! مجھے تم سے ایسی بہکی بہکی باتیں سننے کی امید نہ تھی۔ پتی پتا استری کے لئے اس قسم کی باتیں کرنا پاپ ہے۔ اور پھر تم تو ایک بچی کی ماں ہو تمہیں [illegible]

× ہو کر ایسی باتیں کیوں کرتی ہو تمہیں بھول کر بھی ایسی باتوں کا خیال نہ کرنا چاہیئے۔

اس نے روتے ہوئے جواب دیا مجھ سے پوچھتے ہو میں ایسی باتیں کیوں کر رہی ہوں نشتر چبھو دیا جاتا ہے تو منہ سے آہ ضرور نکلتی ہے کب تک انسان منہ بند کر کے دل ہی دل میں لوٹ پوٹ ہوتا رہیگا۔ اپنی زبان میں منہ ڈال کر دیکھو کرشنا کو اپنانے میں تم سماج والوں سے ہار گئے تو آج تک بچوں کی طرح لٹیرے بہا رہے ہو تمہیں ذرا سا گھاؤ لگ جائے تو تم چلاؤ۔ اپنی فریاد دنیا بھر کو سناؤ پر تو میرے زخموں پر نمک چھڑکا جائے تو میں اُف تک نہ کروں کیونکہ پرماتما نے مجھے عورت کے نام سے جنم دیا ہے۔ ایک صنف نازک کے نام سے جس کی فریاد بھیڑوں کے ممیانے سے زیادہ نہیں۔ جس پر بے رحم قصاب بھی چھری پھیرنے نہیں چوکتا۔

میں نے بستر سے اٹھتے ہوئے کہا چھوڑو ان بیہودہ باتوں کو اٹھو! چائے بنانے کی تیاری کرو۔ ان کے آنے تک چائے تیار نہ ہوئی تو کیا وہ محسوس کریں گے بچارے رات بھر کی سردی کھا کر آئیں گے اسوقت بھی ان کو گرما گرم چائے کا پیالہ نہ ملا تو ان کا ٹھٹھرا جسم منجمد ہو جائے گا۔

حقارت سے منہ پھیر کر کہنے لگی۔ ٹھٹھر جائے تو میری بلا سے بڑے آئے بچارے اتنی باتیں سنکر بھی آپ اس کی حمایت کر رہے ہیں۔

میں نے جھنجھلاتے ہوئے جواب دیا کیوں نہیں بیچارہ گرم لحافوں میں مزے سے پڑے ہوئے ہیں معلوم ہے بیچارے پر جو ہوتا ہے جس کی جان پر گزرے

تڑاق سے بول اٹھی۔ بس یہی سمجھ لیجئے۔ اس وقت میری جان پر بھی جو گزر رہی ہے۔ آپ کے دل پر اس کا کیا اثر ہوتا ہے آپ کی جگہ پتھر دل بھی ہوتا تو موم ہو جاتا۔

میں نے ملائمت سے اسکو سمجھایا۔ سنتوش اتنی دیر سے میں تمہیں سمجھا رہا ہوں لیکن تمہاری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ آخر مختصر لفظوں میں تمہیں یہ کہوں گا کہ اگر تمام دنیا ایک سی ہوتی تو نہ کوئی چھوٹا بڑا ہوتا اور نہ کوئی دکھی۔ پھر اچھے برے کی تمیز کس طرح ہوتی۔ کوئی کسی کو اچھا برا کیوں کر کہتا۔ میں کہتا ہوں دنیا کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر بڑا ہوتا۔ اور دنیا کے تمام چھوٹے کام رک جاتے۔ یہ نظام قدرت دنیا کے قائم ہونے سے آجتک ایسا ہی چلتا آیا ہے۔ اور اسی طرح چلتا رہے گا۔

وہ رضائی ایک طرف پھینک کر غصے سے آنکھیں نکال کر کہنے لگی۔ "تم نے ہی اپنی جلی کٹی باتیں سنا کر میرے دل کی دبی چنگاریوں کو بھڑکایا ہے اور اب ان لفظی الفاظوں سے ان پر راکھ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہو۔ تم سمجھتے ہو تمہارے سینے میں دل ہے۔ دل میں درد ہے۔ اور درد میں جذبات پوشیدہ ہیں لیکن میرے سینے میں دل نہیں پتھر ہے۔"

میں نے غصہ سے کانپتے ہوئے زمین پر زور سے لات مارتے ہوئے کہا۔ سنتوش اپنا منہ بند کرو۔ یہ نہ سمجھو کہ زہر بجھے شبد مجھے دشواس گھاتی بنا کر اپنے راستہ سے ڈگمگا دیں گے۔ یہ تمہارا خیال خام ہے ایسا کبھی نہ ہو گا۔

وہ رو کر میرے پاؤں پر گر گئی۔ اور ان کو پوری قوت سے تھام کر کہنے لگی۔ روپ! للہ میرے لئے مجھے برباد نہ کرو تمہاری ایک ہاں پر میری زندگی کا دارومدار ہے۔ تم چاہو تو سب کچھ کر سکتے ہو۔ مگر کرتے نہیں۔ ہاں اگر تمہاری مرضی ہے کہ میں آتماہتیا کر لوں تو لو میں حاضر ہوں اپنے ہاتھوں سے مجھے مار دو۔

میں نے ٹھوکر مار کر اُسے علیحدہ کرتے ہوئے کہا چھوڑ دو مجھے! پاپن تیرے سر پر اس وقت پاپ کا بھوت سوار ہے۔ پاپ نے تمہاری آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہے۔ تم اندھی ہو گئی ہو۔

اس نے اٹھ کر میرا دامن پکڑ لیا۔ اور پھر وہی رونی آواز کے ساتھ کہنے لگی۔ میں ہرگز نہ چھوڑوں گی جب تک تم ہاں نہ کرو گے۔

غیض و غضب سے میرا تمام شریر کانپنے لگا۔ پورے زور سے اس کے منہ پر میں نے ایک ہاتھ مارا پانچوں کی پانچوں انگلیاں اس کے گال پر جم گئیں۔ درد سے اس کے آنسو نکل آئے۔ آنسوؤں نے میرے غصے کی آگ پر پانی کا کام کیا۔ اور مجھ کو ضمیر نے لعن و ملامت کرنی شروع کی۔ گلوگیر آواز سے میں نے کہا۔ شما کرنا سنتوش! مجھے تمہیں مارنے کا حق حاصل نہ تھا لیکن تیری دیوانگی نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا۔ سوچو تو تم پتی کے دکھ سے بھاگنا چاہتی ہو۔ وہ پتی دیو جو شاستروں میں بھی استری کے لئے دیوتا مانا گیا ہے مجھے بتاؤ۔ اس دکھ سے بھاگ کر تم ہزاروں دکھ کیسے سہہ سکو گی۔ جہاں بھی جاؤ گی دنیا انگلیاں اٹھائے گی۔ تم کہیں بھی سکھ نہ پا سکو گی سنسار کی نظروں سے تم بچ نہ سکو گی۔ میں مانتا ہوں۔ تمہارے دل میں کوئی بھی پاپ نہیں۔ لیکن بہتر اسی میں ہے کہ دنیا کی طعن و تشنیع سے بچنے کے لئے اور اس بے گناہ بچی کے مستقبل کے لئے تم ایک ہی دکھ برداشت کرنا بہتر سمجھو۔ دنیا تمہاری بچی کو نہیں تمہیں برے ناموں سے یاد کرے گی۔

میں تمہیں بہن سمان سمجھتا ہوں میرا فرض ہے کہ میں تمہیں گڑھے میں گرنے سے بچا کر سیدھے راستہ پر لگاؤں۔ شادی کے بعد عورت مرد کے رحم و کرم پر ہوتی ہے۔ وہی اسکا الشور اور دیوتا ہے۔

پلو سے آنسو پونچھتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی مجھے شما کرو روپ میں نے تمہیں بہت برا بھلا کہا ہے کس منہ سے میں تمہارا اپکار مانوں۔ تم نے مجھے یہ سکھشا دے کر آج ایک نیا جیون دیا ہے۔ دھن ہیں دیش کو تمہارے جیسے سپتروں کی ضرورت ہے

بھیا! بہن کے دل سے نکلی ہوئی آشیرباد تمہیں ہمیشہ سکھی رکھیگی۔ دیوتا کا استھان کا راستہ بتانے والے بھائی تمہاری بہن اس دیوتا کی مورتی کی ہمیشہ پوجا کرے گی۔

ہندو پاکستان میں مساوی مالیت کی اشیاء کا تبادلہ

کراچی۔ ۱۸ اپریل۔ ہندوستان اور پاکستان کی جو تجارتی گفت و شنید کل کراچی میں شروع ہو رہی ہے غالباً اس کی بنیاد یہ ہو گی کہ دونوں ملکوں میں اشیاء کا تبادلہ مالیت کے اعتبار سے برابر ہو۔

روس کا ۲۰ واں واک آؤٹ

لیک سکسس ۱۸ اپریل روس نے معاہدہ ترقیات کے تحتی کمیشن (جو معاشی اور سماجی کونسل کا ایک شعبہ ہے کے جلسہ میں سے واک آؤٹ کیا ہے۔ ادارہ اقوام متحدہ کے مختلف شعبوں کے جلسوں سے یہ روس کا ۲۰ واں واک آؤٹ ہے۔

کیسکر مشرقی بنگال کا دورہ کرینگے

کراچی۔ ۱۶ اپریل۔ ہندوستان کے نائب وزیر اعظم خارجہ ڈاکٹر بی وی کیسکر مشرقی بنگال کا دورہ کرینگے۔ اگرچہ ڈھاکہ جانے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہے لیکن وہ یہ دورہ عنقریب ہی کریں گے۔

شرارت پسندوں کے خلاف موثر اقدام

کمشنروں کو وزیر اعظم پنت کا مشورہ

لکھنؤ ۱۵ اپریل - آج سہ پہر کو اتر پردیش کے ڈویژنل کمشنروں کی ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے چیف منسٹر پنڈت گووند بلبھ پنت نے اس بات پر زور دیا کہ غلط اور شرارت پسندوں افواہوں کو روکنے کے لئے موثر اور مستقل کاروائی کی ضرورت ہے حال ہی میں بعض اضلاع میں جو فرقہ وارانہ واقعات ہوئے ہیں ان کے بعد سے ریاست کے ضبط ونظم کی جو صورت حال رہی ہو اسکا جائزہ لینے کی غرض سے یہ کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے - کمشنروں نے یہ رپورٹ دی کہ عام طور سے ان ڈویژنوں میں جہاں یہ واقعات ہوئے ہیں حالات اعتدال پر آ رہے ہیں - اور کشیدگی بھی کم ہوتی جا رہی ہے

آنریبل پنڈت پنت نے اس بات پر زور دیا کہ عوام میں اعتماد اور تحفظ کا جذبہ پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے - انھوں نے یہ مشورہ دیا کہ ضبط ونظم کو برقرار رکھنے میں غیر سرکاری لوگوں کا پورا پورا تعاون حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں سے دہشت اور گھبراہٹ دور کی جائے - اس بات کا مشورہ دیا گیا کہ اس سلسلہ میں گاؤں پنچایتوں کا تعاون حاصل کیا جائے - تاکہ دیہی علاقوں میں کوئی ناخوشگوار واقعہ نہ پیش آنے پائے -

ساتھ ہی ساتھ پنڈت پنت نے سرکاری عملہ کو ہر طرح ہوشیار رہنا چاہئیے - اور اس بات پر زور دیا کہ کسی ناخوشگوار واقعہ سے علامات کو بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیئے - کیونکہ اگر وقت پر کاروائی کی گئی تو بہت سی پریشانیوں سے بچا سکتا ہے - اور قوت محفوظ رکھی جا سکتی ہے -

چیف منسٹر نے یہ خیال ظاہر کیا کہ جھوٹی پریشان کن اور شرارت پسند افواہوں کو فوراً رد کرنے اور ان کو پھیلنے سے روکنے کے لئے خاص انتظامات نشر و اشاعت کا ایک موثر نظام ہونا چاہیئے - کیونکہ ان کے خیال میں غلط خبریں ہی تمام شرارتوں کی جڑ ہوتی ہیں - اس لئے جو لوگ جھوٹی افواہوں کے پھیلانے کے ذمہ دار ہوں ان کے خلاف سخت کاروائی کی جانا چاہیئے -

کمشنروں کو یہ بھی مشورہ دیا گیا کہ وہ اقلیتوں کے مسئلوں پر ہندوستان پاکستان کے حالیہ سمجھوتہ کی نشر و اشاعت اور اسے بروئے کار لانے کے لئے ضروری اقدامات کریں -

آنریبل لال بہادر شاستری وزیر پولیس بھی اس کانفرنس میں شریک تھے -

تحفظ حدود کا پاکستان متمنی!

لندن ۱۸ اپریل - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور حکومت برطانیہ کے درمیان یہ گفتگو ہوئی ہے کہ پاکستان کے موجودہ حدود کی برقراری کی ضمانت دینے کے لئے دولت مشترکہ کی طرف سے ایک مشترکہ اعلان کیا جائے -

لیاقت علیخان کا خیال ہے کہ اگر پاکستان کو اپنی علاقائی سالمیت برقرار رکھنے کے لئے اس طرح کی ضمانت مل گئی تو پاکستان کے خلاف کسی ملک کی جارحانہ کاروائی کے معنی دولت مشترکہ کے خلاف جنگ کرنے کے ہوں گے - پاکستان کے فوجی اخراجات میں کمی آجائے گی -

کشمیر کا جھگڑا کچھ سلجھتا ہوا نظر آتا ہے - اس اعلان کے بعد اسکے سلجھنے میں زیادہ آسانی ہوگی پھر پاکستان کو ڈونڈ لائن کے اس پار نظر رکھنا پڑتی ہو - کیونکہ اس علاقہ پر افغانستان اپنا حق جتاتا ہے - اور کہا گیا ہے اس کے متعلق پروپیگنڈا بھی کیا کرتا ہے - اعلان کے بعد اس کے اس دعوی پر مہر لگ جائیگی - اس اعلان کے بعد ایک مقصد ایشیا کے ان حصوں میں کمیونزم کو روکنا بھی ہوگا -

یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان پاکستان میں حال ہی میں جو سمجھوتہ ہوا ہے اس نے متذکرہ اعلان کے سلسلہ میں پاکستان کی حیثیت مضبوط کر دی ہے -

مارشل چقماق کا انتقال

مارشل چقماق کا ۷۴ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا - اس موت سے ترکی ایک بڑی شخصیت سے اور دنیا ایک بہادر انسان سے محروم ہو گئی - مارشل چقماق ترکی کے سلطان کے وزیر جنگ تھے

لیکن انھوں نے مصطفی کمال پاشا کا ساتھ دیا - کیوں کہ ان کو یقین تھا کہ ترکی اگر بچ سکتا ہے تو مصطفی کمال کے ہاتھوں مصطفے کمال عصمت انونو اور مارشل چقماق دراصل یہ تین ہستیاں ہیں جنھوں نے ترکی کو جو یورپ کا مرد بیمار کہلاتا تھا - نہ صرف بیماری سے نجات دی بلکہ اسے ایک طاقت ور ملک بنا دیا - ترکی جدید کی فوج کی بنیاد مارشل چقماق ہی نے رکھی تھی - اور ان ہی کی تربیت سے وہ ایک جدید فوج بن گئی

سراوون ڈکسن کی خصوصیات

نیو یارک ۱۸ اپریل - سراوون ڈکسن جنھیں کشمیر کے مسئلہ میں ثالث مقرر کیا گیا ہے - آسٹریلیائی ہائی کورٹ کے جج اور مشہور بیرسٹر ہیں انھوں نے ۱۰ سال تک کامیابی کیساتھ پریکٹس کی ہے - قانون کے علاوہ انھیں قومی خدمات اور انتظامی امور کا بھی تجربہ ہے -

ان کی خصوصیات میں سے ہے کہ یہ مسئلہ کی جڑ کو پہنچ کر صحیح نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ سلجھے خیال متوازی دماغ اور معتدل مزاج کے آدمی ہیں انھوں نے ہائیکورٹ کے جج کی حیثیت سے جو بے لاگ فیصلے کئے ہیں - ان سے ان کی شہرت بہت بڑھ گئی ہے - خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا تقرر بحیثیت ثالث بہت موزوں ثابت ہوگا -

ہریجنوں کے کارکنوں کا کنونشن

دہلی - ۱۶ اپریل - کل ہند ہریجن کارکن کنونشن (اجتماع) نے باتفاق رائے اقلیتوں کے بارے میں پاکستان اور ہندوستان کے معاہدے کی تائید کی - اور حکومت ہند کے ساتھ اپنی پوری حمایت کا اعلان کیا -

کراچی میں گووند سہائے کا بیان!

کراچی ۱۶ اپریل - آج شری گووند سہائے نے جو آج یورپ کے سفر پر روانہ ہو گئے ہیں کراچی میں اخباری نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اور پاکستان میں جو سمجھوتہ ہوا ہے یہ بہت مبارک اقدام ہے - انھوں نے کہا کہ ہم کو اب آزادی مل جانے کے بعد امن کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے

سابق مہاراجہ ریوا کا کریا کرم!

جبل پور ۱۶ اپریل - ریوا کے سابق مہاراجہ گلاب سنگھ کی لاش بمبئی سے یہاں لائی گئی جہاں ان کا کریا کرم کل سہ پہر کو سرکاری اعزاز کے ساتھ ہوا -

بریلی کلکٹری میں آگ لگنے کی کوشش

بریلی ۱۶ اپریل - بریلی کلکٹری کے محافظ خانہ میں آگ لگانے کی کوشش آج اسلئے ناکام رہی کہ اس سازش کا قبل از وقت پتہ چل گیا کہا جاتا ہے کہ محافظ خانہ میں ایک بستہ پر کوئی جلنے والی چیز رکھ دی گئی تھی - اور اس بستے سے ایک ربڑ کا ٹیوب جس میں تیل تھا باندھ دیا گیا تھا جب تمام کو دفتر بند کیا جانے لگا تو اس کا علم ہوا -

میونسپلٹی کے انتخابات اکتوبر تک

لکھنؤ ۱۶ اپریل - غالباً لکھنؤ کے علاوہ اتر پردیش کی تمام میونسپلٹیوں میں عام انتخابات آنے والے ستمبر اکتوبر میں منعقد ہوں گے - ۱۱۰ میونسپلٹیوں میں سے ۸۸ میونسپلٹیوں میں وارڈوں کی حد بندی مکمل ہو چکی ہے -

۲۱ میونسپلٹیوں میں وارڈوں کی حد بندی کے متعلق قواعد کی قطعی تشکیل نہیں ہوئی لیکن جلد ان کی تکمیل کے لئے کاروائی کی جا رہی ہے - ۸۸ میونسپلٹیوں میں وارڈوں کی حد بندی مکمل ہو چکی ہے - ۷۱ میونسپلٹیوں میں ۳۰ جون تک فہرست رائے دہندگان مکمل ہو جائے گی - باقی ۱۷ میونسپلٹیوں کے لئے ان کے خاص شہری حالات کے پیش نظر الگ الگ پروگراموں کا اعلان کیا جا چکا ہے - یا عنقریب کر دیا جائے گا - ان تمام میونسپلٹیوں کی فہرست رائے دہندگان اگست تک تکمیل ہو جائیگی -

جنگ کے ذریعہ ہندو پاکستان اختلافات حل کرنے کی مذمت

نئی دہلی ۱۷ اپریل آج سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے اس بات کی مذمت کی کہ جنگ سے ہندو پاکستان کے اختلافات حل ہو سکتے ہیں - انھوں نے کہا کہ دونوں قوموں میں مستقل امن کے قیام ہی سے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں - سوشلسٹ لیڈر نے کہا کہ پاکستان کی اقلیتوں کی حفاظت کا سب سے زیادہ موثر طریقہ یہ ہے کہ ہم ہندوستان کی اقلیت کی حفاظت کریں اور ان کے عزت آبرو کے محافظ بنیں مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا کہ اگر ہندوستانی ان حرکتوں کا بدلہ یہاں کے بے گناہوں سے لیتے رہے جو ہزاروں میل دور کی گئی ہیں تو سارا ملک کھیل کا کھلونا بن جائیں گے جس کی بنیاد لڑائی اور حکومت کر دی ہے -

اس سے پہلے برطانی حکومت مذہبی جذبات اور کو ابھار کر ہمارے اندر اختلافات پیدا کرتی رہی ہے - اور اگر ہم اس سبق کو دہراتے ہیں تو ایک پاکستان کے بجائے بہت سے پاکستان بن جائیں گے کیونکہ ہندوستان میں مختلف مذہب مختلف فرقوں کے لوگ رہتے ہیں اور یہاں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں -

انھوں نے کہا کہ اگر فسادات کا سلسلہ جاری رہا تو تعمیری اسکیمیں یوں ہی پڑی رہ جائیں گی - غربت کا یہی حال رہیگا - اور ایک عظیم الشان ہندوستان کا خواب شرمندۂ معنی نہ ہو سکیگا -

آخر میں مسٹر جے پرکاش نرائن نے دو ملکوں میں تبادلہ آبادی کی سخت مخالفت کی -

اخبار ملاپ کے خلاف قانونی کاروائی

دہلی ۱۸ اپریل ہندوستان ٹائمز کے نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ دہلی پولیس نے روزنامہ ملاپ دہلی کے خلاف پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۲۳ کے ماتحت ایک مقدمہ دائر کیا ہے کیوں کہ اس نے مجسٹریٹ کے احکام امتناعی کے باوجود کل ہند ہندو مہا سبھا کی مجلس عاملہ کی کاروائی شائع کی تھی -

گورکھپور یونیورسٹی کا سنگ بنیاد

گورکھپور ۱۹ اپریل - یوپی کے چیف منسٹر پنڈت پنت یکم مئی کو یہاں آئیں گے اور مجوزہ گورکھپور یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھیں گے -

کانگریس کے اختلافات سلجھانے کی کوشش

لکھنؤ ۱۹ اپریل - ہندوستان ٹائمز کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ یوپی کانگریس کے باہمی اختلافات کو دور کرنے کی سرگرم کوشش دہلی میں کی جا رہی ہے - اور اس سلسلہ میں سمجھوتہ کے امکانات پہلے سے زیادہ پائے جاتے ہیں معلوم ہوا کہ مولانا آزاد نے خارج شدہ کانگریسی لیڈر مسٹر ترلوک سنگھ ایم ایل اے کو ایک خط لکھا ہے کہ وہ مع اپنے ساتھیوں کے یوپی اسمبلی میں کانگریس کے ساتھ پارٹی کے ساتھ بیٹھیں -

افغان تجارتی وفد ماسکو میں

لندن ۱۹ اپریل - ماسکو ریڈیو کے ایک نشریہ میں بتلایا گیا ہے کہ افغانستان کا ایک تجارتی وفد وزیر زراعت امین الدولہ خان کی قیادت میں ماسکو پہونچ گیا -

یوپی اردو پریس کانفرنس کا پانچواں اجلاس

لکھنؤ، ۱۷ اپریل۔ یوپی اردو کانفرنس کے پانچویں سالانہ اجلاس کی رسم افتتاح انجام دیتے ہوئے مشہور سوشلسٹ لیڈر اچاریہ نریندر دیو نے اخبار نویسوں سے اپیل کی کہ وہ اس آزاد ملک میں جمہوریت اور قومیت کے جذبے کو جن کی بدولت ہندستان اور ایشیا کے دوسرے ملک آزاد ہوئے ہیں۔ اپنی کوششوں سے مستحکم اور طاقتور بنائیں۔

انھوں نے کہا کہ جن طاقتوں کی بدولت ہم آزاد ہوئے ہیں ان کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔ ابھی کچھ لوگ ایسے ہیں۔ جو تنگ نظری اور نسلی و مذہبی تعصب کی نظر سے سیاسی مسائل کو دیکھتے رہتے ہیں۔ اخبار نویسوں کا آج کے حالات میں سب سے بڑا فرض ہے کہ جمہوریت اور قومیت کے جذبے کو ابھارنے کو زیادہ سے زیادہ مستحکم بنائیں۔

اچاریہ جی نے ان لوگوں کو جو ہندو قومیت اور متحدہ کلچر کو تمام مسائل کا حل سمجھتے ہیں۔ ان کی شدید غلط گمانی پر آگاہی دی۔ اور بتایا کہ قدیم زمانے میں بھی اور آجکل کی بھی متحدہ کلچر اور متحدہ قومیت رکھنے والی قوموں میں قومی مفاد کے سلسلہ میں جنگی ہوئی ہیں۔

ہر دیگنڈے کے پرانے ڈھنگ کو بدلنے کی ضرورت پر توجہ دیتے ہوئے اچاریہ جی نے کہا جھگڑوں اور اختلافات کو ختم کرنے کے لئے پرانی دلیلیں بیکار ہو چکی ہیں۔ اور ان میں جاذبیت باقی نہیں رہی ہے۔ ضرورت اس کی ہے کہ بنیادی سوالوں کو اٹھا کر ان کی وضاحت کی جائے اور اس سلسلہ میں جو شبہے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی جوابدہی کی جائے۔

اچاریہ جی نے اخبار نویسوں سے اپیل کی کہ وہ شہری آزادی کے تحفظ کے لئے صحیح معنی میں سنتیسر ہو جائیں۔

آخر میں اچاریہ نریندر دیو جی نے اردو صحافت کی ان دشواریوں کا ذکر کیا۔ جو مخصوص مفاد رکھنے والوں کی طرف سے پیدا کی جاتی ہیں۔ اور مشورہ دیا کہ انھیں سخت حالات میں رہ کر اپنی طاقت بڑھانا چاہئیے۔

صدر کانفرنس پنڈت میلا رام وفا نے اپنے خطبۂ صدارت میں یوپی اردو پریس کانفرنس کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا۔

اردو اخبارات کے حقوق و مفاد کی ترجمانی و نگہبانی یوپی ہی کا حصہ رہی ہے۔ اور یوپی اردو پریس کانفرنس کا وجود اس کا زندہ ثبوت ہے ایک دنیا جانتی ہے کہ یوپی اردو کا گھر ہے۔ انھوں نے اس پر شدید رنج کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اردو کے ساتھ اس کے گھر میں بھی ایسا سلوک ہو رہا ہے جیسا کسی بچے کے ساتھ اس کی سوتیلی ماں کا ہوتا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس سلوک یا بدسلوکی کی زد براہ راست اردو اخبارات پر پڑ رہی ہے اور بڑی شدت کے ساتھ پڑ رہی ہے۔ ملک کی تقسیم سے پہلے اردو اخبارات کے مسائل بھی وہی تھے جن کا سامنا دوسری زبانوں کے اخبارات کو ہوتا ہے۔ مگر ملک کی تقسیم کے بعد کچھ ایسے مسائل بھی پیدا ہو گئے ہیں جن کو اردو اخبارات کے مخصوص مسائل کہنا چاہئیے۔ ان مخصوص مسائل کے پیش نظر یوپی اردو پریس کانفرنس کی اہمیت بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ اور اسکی ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ گئی ہیں۔ اور اب تو خاص طور پر اردو اخبارات کی ہستی کو مٹنے سے بچانے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

انھوں نے اردو زبان کی مخصوص صلاحیتوں کا ذکر کرتے ہوئے اس خیال کی سخت الفاظ میں تردید کی کہ وہ صرف مسلمانوں کی زبان ہے انھوں نے کہا کہ ہندستان بھر میں پنجاب اردو اخبارات کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ وہاں ہندوؤں کی اخبارات کی مجموعی اشاعت مسلمانوں کے اردو اخبارات کی مجموعی اشاعت سے چار چند سے بھی زیادہ تھی۔ اب مشرقی پنجاب میں بھی جہاں مسلمانوں کی آبادی نہ ہونے کے برابر ہے انگریزی کے اخبار ٹریبون اور گورمکھی کے ایک اخبار اکالی پتر کا کو چھوڑ کر ہندوؤں اور سکھوں کے تمام اخبارات اردو میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر اخبارات اپنے ایڈیشن دہلی سے بھی نکالتے ہیں۔ پاکستان کی سرکاری اور قومی زبان اردو ہی لیکن مشرقی پنجاب دہلی اور جو رقبہ اور آبادی میں مجموعی طور پر پاکستان کے ایک چوتھائی سے بھی کم ہیں مگر مشرقی پنجاب اور دہلی کے اردو اخبارات کی مجموعی تعداد اشاعت سارے پاکستان کے اردو اخبارات کی مجموعی اشاعت سے کہیں زیادہ ہے۔

مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد سے نکل کر جو لاکھوں ہندو اور سکھ یوپی بمبئی راجستھان بہار مدھیہ بھارت پردیش وغیرہ علاقوں میں آباد ہو گئے ہیں نہ تازہ خبریں پڑھنے اور دنیا کے حالات جاننے کے لئے بیشتر حالتوں میں اردو اخبارات ہی کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اردو کے ساتھ ایسا سلوک کرنا جس کا مقصد دانستہ یا نادانستہ اس زبان کی ہستی کو مٹانا ہو ان لوگوں پر بڑی بھاری زیادتی ہے۔

صدر کانفرنس نے اس امر پر بھی زور دیا کہ اردو کے مخالفوں میں ایسے لوگ پیش پیش نظر آتے ہیں۔ جو اکھنڈ بھارت کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ اس حقیقت کو نظر انداز کر جاتے ہیں کہ اگر پاکستان کو پھر بھارت کے ساتھ ملنا ہے تو بھارت میں ایک ایسی زبان کا زندہ رہنا ضروری ہے جسے پاکستان والے سمجھ سکتے ہوں۔ ظاہر ہے کہ ایسی زبان اردو ہی ہو سکتی ہے۔ جو پاکستان کی بھی سرکاری اور قومی زبان ہے۔

آخر میں انھوں نے اردو اخبار نویسوں کو مشورہ دیا کہ وہ باہمی اختلافات کو ترک کر کے ایسے وسائل اختیار کریں جو اردو زبان اور اس کے ساتھ اردو اخبارات کے لئے سازگار ماحول پیدا کر سکیں۔

صدر مجلس استقبالیہ مسٹر عبدالرؤف عباسی نے اپنے خطبہ میں اردو صحافت کی تنظیم پر زور دیتے ہوئے مہمانوں کی زحمت فرمائی کا شکریہ ادا کیا جو کانفرنس میں شرکت کے لئے انھوں نے کی۔

کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ

جموں ۱۸ اپریل نیشنل کانفرنس جموں و کشمیر نے آج پھر اپنے عہد کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے چالیس لاکھ باشندے ہی اس کے مستقبل کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔

تجویز میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ چونکہ حفاظتی کونسل نے اس مسئلہ پر کی طرف پھر توجہ کی ہے۔ اس لئے اعادہ کی ضرورت پیدا ہوتی ہے۔ حفاظتی کونسل نے اس تنازعہ کو نظر انداز کر دیا ہے جو بنیادی واقعات پر ہی اور کشمیر کمیشن ۱۶ مہینے کی گفت و شنید کے بعد بھی اپنی ناکامیابی کی ہی رپورٹ حفاظتی کونسل میں کو دیگا۔ حالانکہ نیشنل کانفرنس نے ابتدا ہی میں انتباہ کیا ہے۔



آئندہ الکشن میں ۱۷ کروڑ آدمی ووٹ دینگے

بمبئی۔ ۱۸ اپریل نئے دستور کے مطابق ۱۹۵۱ء کے موسم بہار میں ہندستان کے عام انتخابات ہوں گے اس عام انتخابات میں اتنے آدمی حصہ لیں گے جتنے آدمیوں نے آج تک دنیا کے کسی انتخابات میں حصہ نہ لیا ہوگا۔

نئے دستور کی رو سے جس کسی آدمی کی عمر یکم جنوری ۱۹۵۰ء کو ۲۱ سال کی ہوگی اسے رائے دہی کا حق ہوگا۔ ہندوستان کی آبادی تقریباً ۳۳ کروڑ ہے۔ ان میں سے فہرست رائے دہندگان میں ۱۷ کروڑ آدمیوں کے نام ہوں گے۔ جو امریکہ اور کناڈا کی مشترکہ آبادی سے زیادہ ہیں۔ روس اور امریکہ میں رائے دہندگان کی تعداد علی الترتیب ۱۰ کروڑ اور ۶ کروڑ ہے۔

ہندوستان اور سوئزرلینڈ میں معاہدہ

برن۔ ۱۷ اپریل۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ہندستان اور سوئزرلینڈ کے درمیان ایک سال کے لئے جو تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے بموجب ہندوستان کو ۹ کروڑ ۰۷ لاکھ کا سامان دیگا۔ سوئزرلینڈ سے جو سامان ہندستان آئے گا۔ اس میں گھڑیاں کپڑا، ادویات اور مشین وغیرہ شامل ہیں۔ ہندستان سوئزرلینڈ کو تیل، کافی تمباکو چمڑا لکڑی اور زیورات دے گا۔

[illegible]

THE SADAQAT KANPUr

ESTD, 1925

REGD. NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے | جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

(محسن بھوپالی)

ہفتہ وار
صداقت

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

قیمت
سالانہ ۸ روپے
سالانہ رعایتی ۶ روپے
ششماہی ۳ روپے ۸ آنے
سہ ماہی ۲ روپے
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 51 No. 17 | KANPUR SATURDAY 29th APRIL 1950 | کانپور شنبہ ۲۹ ؍ اپریل سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۱۱ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۹ھ | ۵۱ ؍ ۱۷

ادبیات

سند باد خیال

(از جناب ندرت کانپوری)

میرے نزدیک غنیمت ہے پریشانی میں | وقت جو کچھ بھی گزر جائے غزل خوانی میں
وقت کھونا ہے اسیروں کی نگہبانی میں | اب کہاں تاب رہائی کسی زندانی میں
اور ہی کچھ ہے ترے جلوۂ رخ کا عالم | اور ہی بات ہے خورشید کی تابانی میں
ہم بھی کوشاں ہیں کہ آئے نہ تبسم لب پر | حسن مصروف سہی سلسلہ جنبانی میں
مدتوں سے ہے یہ عالم کہ نہ صہبا ہے نہ جام | زندگی تلخ ہے اس بے سر و سامانی میں
مڑ کے دیکھیں تو ذرا گلشن برباد کی سمت | کچھ اضافہ ہی سہی دل کی پریشانی میں
پھر وہی ہم، وہی میخانہ، وہی بادۂ جام | اور کچھ دیر گناہوں کی پشیمانی میں
ہم سے نزدیک ہے گلشن کی فضا بھی لیکن | اک جنوں ہے کہ ہم آباد ہیں ویرانی میں
پردہ اس رخ سے اوٹھا ہے تو جھجکتی ہے نظر | اب یہ مشکل خلل انداز ہے آسانی میں
پوچھ اون سے کہ بہار گل و گلشن کیا ہے | کھو گئے جو ترے جلوؤں کی فراوانی میں
کچھ گران قدر مقامات بھی ہیں سجدہ طلب | کھو نہ جانا حرم و دیر کی ارزانی میں

شکر کرنے کی جگہ شکوہ بہ لب ہے ندرت
ایک دنیا ہے کہ مصروف ہے نادانی میں!

دنیائے اسلام

حکومت اردن میں عرب فلسطین کا الحاق

پارلیمنٹ میں شاہ عبداللہ کا بیان

تل ابیب ۔ ۲۴ اپریل ۔ آج شاہ عبداللہ نے اپنی تقریر میں اردن کے ساتھ عرب فلسطین کے الحاق کا اعلان کر دیا شاہ عبداللہ نے نئی پارلیمنٹ میں پہلی بار تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پارلیمنٹ کے سامنے عرب فلسطین کی الحاق کا روائی آئینی طریقہ پر منظوری کے لئے پیش کی جائے گی۔ دریائے اردن کے دونوں طرف بازوؤں کی طرح پھیلے ہوئے علاقہ اور اس کے عوام کو متحد کرنا اردن کا فطری حق ہے۔

شاہ عبداللہ نے کہا کہ انھوں نے مشرقی و مغربی اردن کے اتحاد کا جو فیصلہ کیا ہے اس سے فلسطین کے مختتم فیصلہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ بلکہ عربوں کے حقوق کی حفاظت ہوگی۔ چنانچہ حکومت اردن نے مختتم سمجھوتہ کے لئے دوسرے عرب ممالک سے اشتراک کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ شاہ عبداللہ نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران میں ماہرین کی ایک کمیٹی بنائی جائیگی جو جمہوری اصولوں پر اردن کے موجودہ دستور کی ترمیم کے لئے منصوبہ بنائے گی۔ اصلاحات اسطرح کئے جائیں گے۔ کہ جن سے قوانین میں وحدت پیدا ہو قومی معاشیات مضبوط ہوں اور پناہ گزینوں کے لئے کام مہیا کر کے ان کی حالت بہتر بنائی جا سکے میرا ملک جو عرب ممالک کے درمیان مجموعی حفاظت کی ضرورت سمجھتا ہے اس معاملہ میں اپنی اندرونی اتحاد کے سوا کوئی دوسری طاقت اطمینان بخش نہیں پاتا۔ اس سلسلہ میں ہم نے اردن میں کافی کامیابی حاصل کی ہے۔ اس نے دونوں حصوں کو دفاع کے لئے متحد کرنے کا فیصلہ کیا ہے مشرقی و مغربی اردن کا اتحاد ضروری تھا کیوں کہ سمجھوتہ کے بعد زیادہ مدت تک انتظار کی اجازت حالات نہیں دیتے۔

حال ہی میں عرب لیگ نے شاہ عبداللہ کے منصوبہ کو نا جائز قرار دیتے ہوئے بیت مقدس کے مفتی امین الحسینی کو نا جائز قرار دیتے ہوئے امین الحسینی کی حکومت کی حمایت کی تھی۔ لیکن امید ہے کہ عرب لیگ اردن کو صرف انتظامی افسر بنا کر اپنی پوزیشن بچالے گی۔

اردن نے الحاق کی سب سے بڑی دلیل یہ پیش کی ہے کہ وہ اس علاقہ کے لئے مالی بار برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ حکومت اسرائیل کے ترجمان نے شاہ عبداللہ کی تقریر پر اظہار رائے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کا اظہار رائے اسی وقت ہوگا جب کہ اردن پارلیمنٹ الحاق کی تجویز کو باقاعدہ منظور کر لے گی۔

شاہ عبداللہ کے اقدام کی مذمت

قاہرہ ۲۴ اپریل۔ کل رات فلسطین حکومت کی جانب سے جو اعلانیہ شائع ہوا ہے کہ اس میں کہا گیا ہے کہ شرق اردن کے شاہ عبداللہ نے مشرقی فلسطین کو اردن میں شامل کرنے کا اعلان کر کے عرب فلسطین کے مقصد کو سخت نقصان پہونچایا۔ اور اس کے نام کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا کل فلسطین حکومت کو غازہ حکومت سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ اور صدر دفتر مصر میں ہے۔ اس کے حاکم اعلیٰ حلمی پاشا ہیں۔ اور اس کی سرپرستی امین الحسینی یروشلم کے سابق مفتی کو حاصل ہے۔ اس حکومت کے علاوہ اردن کے بقیہ تمام عرب حکومتوں نے تسلیم کر لیا ہے۔

عرب لیگ کے شیرازہ بکھر جانے کا اندیشہ

لندن ۲۵ اپریل ۔ اسرائیل اور عرب ریاستوں میں صلح کے معاہدے میں کامیابی نہ ہونے کے باوجود اردن کا فلسطین کے ایک حصہ کو اپنی ریاست میں ملا لینے کا واقعہ عرب لیگ کا شیرازہ بکھر جانے کا اندیشہ ہو گیا ہے۔ عرب لیگ اردن کو اپنی رکینت سے خارج کر سکتی ہے۔ لیکن قاہرہ میں لیگ کے صدر دفتر کے افسروں کا خیال ہے کہ لیگ کوئی ایسی تجویز نکالے گی جس سے ابھی لاج باقی رہے۔ وہ شاید اردن کو فلسطین کے اس حصہ کا عارضی متولی مان لے۔ امید کیجاتی ہے کہ اس صورت حال پر غور کرنے کے لئے لیگ کا ایک جلسہ ہونے والا ہے۔ گو اردن نے اس سلسلہ میں برطانیہ سے مشورہ نہیں لیا مگر امید کیجاتی ہے کہ برطانیہ اسبات میں اس کی مدد کریگا۔ اردن اور برطانیہ کا معاہدہ ہے کہ جنگ کی حالت ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہاں تو حق و عزم مستقل میں ہے — زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

قند
ہفتہ وار — کانپور

جلد ۵۱ — کانپور شنبہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۰ء — نمبر ۱۷

ہندو پاکستان کا مشترکہ اعلان

۲۷ اپریل کی رات کو ہندو پاکستان کی حکومتوں کی طرف سے ایک مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل سے کراچی میں جو نہرو لیاقت علی گفت و شنید ہو رہی ہو اس میں ہندو پاکستان کے تمام تعلقات کے تمام پہلوؤں پر غور کیا گیا ہے۔ اعلان میں آگے چلکر کہا گیا ہو کہ اس گفت و شنید کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا ہے لیکن یہ گفت و شنید انتہائی دوستانہ فضا میں بے تکلفی کے ساتھ ہوئی۔ کشمیر، متروکہ جائداد اور نہر کے پانی مسائل پر بھی عام تبادلہ خیالات ہوا۔ دونوں وزرائے اعظم معاہدہ دہلی پر عمل درآمد سے مطمئن ہیں انھوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس قسم کی گفت و شنید آئندہ بھی جاری رہے گی۔

مشترکہ اعلان کا مضمون حسب ذیل ہے۔

۲۷ اور ۲۸ اپریل کو پنڈت نہرو کے دورہ کراچی کے موقعہ پر دونوں وزرائے اعظم نے ہند و پاکستان کے تعلقات کے تمام پہلوؤں پر تبادلہ خیالات کیا۔ اور دونوں نے معاہدہ دہلی کے عمل درآمد پر اپنی اطمینان کا اظہار کیا۔

امید کی جاتی ہے کہ دونوں ملکوں سے اقلیتوں کا تخلیہ بتدریج کم ہو جائے گا۔ اور جلد ہی پناہ گزین اپنے مکانوں کو واپس ہونا شروع ہو جائیں گے۔ کشمیر، متروکہ جائداد اور نہر کے پانی کے مسائل پر بھی عام تبادلہ خیالات ہوا جالانکہ ان مسائل کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں نکل سکا ہے۔ لیکن گفت و شنید دوستانہ فضا میں ہوئی۔

دونوں وزرائے اعظم کا خیال ہے کہ ایک دوسرے کے دار الحکومت میں جانے سے دونوں ملکوں کے درمیان بہتر دوستانہ تعلقات قایم ہوگئے ہیں۔ اس لئے انھوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان ملاقاتوں کا سلسلہ آئندہ بھی قایم رکھا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کی کراچی سے واپسی کے بعد نئی دہلی میں ایک اہم کانفرنس منعقد ہوگی جس میں صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نائب وزیر اعظم سردار پٹیل سابق گورنر جنرل شری راجگوپال اچاری اور شری گوپال سوامی آئینگر شریک ہوں گے۔ اس کانفرنس میں اس سوال پر غور کیا جائے گا کہ نہرو لیاقت معاہدہ پر ہندوستان اور پاکستان میں کس حد تک عمل درآمد ہوا ہے۔ اگر ہندوستان میں عملدرآمد میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو اس کو پورا کیا جائے گا۔ اور اگر پاکستان میں کسی قسم کی کمی ہے تو حکومت پاکستان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

معلوم ہوا ہے کہ ۲۹ اپریل سے کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جو جلسہ ہو رہا ہے اس میں اتر پردیش اور مدراس کی کانگریس کے ضبط و نظم کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔ ان دونوں ریاستوں میں بعض کانگریسی ممبروں نے اقلیتی گروہ بنائے ہیں۔ یا اپنی انفرادی حیثیت میں کانگریس اعلیٰ کمان کے احکام کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اتر پردیش کے ۱۷ کانگریسی کارکن نے حال ہی میں کانگریس کے جنرل سکریٹری کی اس ہدایت کو ماننے سے انکار کر دیا ہے کہ وہ حزب مخالف کی نشستوں سے اٹھ کر پارٹی میں شامل ہو جائیں ان اراکین نے جن کی قیادت مسٹر ترلوکی سنگھ کر رہے ہیں۔ تادیبی کارروائی کی دھمکی کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اور اب یہ لوگ اپنی علاحدہ پارٹی بنانے پر غور کر رہے ہیں۔

اسی طرح مدراس کے مسٹر ٹی پرکاشم نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کی تادیبی کارروائی کے حکم کو ماننے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا ہے کہ اس قسم کا فیصلہ دینا کانگریس ورکنگ کمیٹی کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔

ورکنگ کمیٹی کانگریس کے آئندہ سالانہ اجلاس کے منعقد کرنے کے لئے کسی جگہ کا انتخاب بھی کرے گی۔ کیونکہ میسور کانگریس نے جولائی کے مہینہ بنگلور میں سالانہ اجلاس کے انتظامات کرنے سے اپنی معذوری ظاہر کی ہے۔ ورکنگ کمیٹی منصوبہ بندی سب کمیٹی کے توجہ نامہ کے مسودہ پر بھی غور کرے گی۔

امید کی جاتی ہے کہ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو جلسہ میں تقریر کریں گے۔ اور اپنے کراچی کے دورہ کا حال بتلائیں گے۔

ہندوستان و پاکستان کی مشترکہ پالیسی ہو

(نیو یارک ۲۷ اپریل) نیو یارک ٹائمز کے نامہ نگار خصوصی نے نئی دہلی سے لکھا ہے کہ پنڈت نہرو نے مجھ سے کہا کہ اعتدالی حالات میں میرے خیال میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان وہی تعلقات قایم رہنا چاہئیں جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور کناڈا میں ہیں۔

بلکہ ایک دوسرے حیثیت سے تو ہندوستان پاکستان میں دوستی و اتحاد کے قیام کے لئے امریکہ و کناڈا کی بہ نسبت کہیں زیادہ مضبوط بندھن موجود ہیں۔

کراچی گفت و شنید کے بارہ میں انھوں نے کہا کہ اس گفتگو کے نتیجہ میں کوئی خاص تعجب خیز بات پیدا نہ ہوگی بلکہ تارکین وطن کی جائدادوں کے متعلق جو سمجھوتہ مشرقی اور مغربی بنگال کے لئے ہوا ہو ویسا ہی سمجھوتہ ہندوستان اور پاکستان کے لئے بھی ہو سکتا ہے۔ ایشیا کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ ایشیا کا مسئلہ فوجی طاقت سے نہیں حل ہو سکتا ہے۔

برطانیہ کو عرب فلسطین کا الحاق تسلیم

برطانیہ نے ۲۷ اپریل کو سرکاری طور پر شرق اردن میں عرب فلسطین کے الحاق کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ریاست اسرائیل کو بھی قانونی طور پر تسلیم کر لیا ہے۔

دار العوام میں منسٹر آف اسٹیٹ کینتھ ینگر نے مذکورہ بالا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ حکومت اسرائیل کو برطانیہ نے دو نکات کی تشریح کی شرط کے ساتھ تسلیم کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ برطانی حکومت کسی آخری فیصلہ کے ہونے تک اسرائیل کے یروشلم کے اس حصہ پر اقتدار کو تسلیم نہیں کر سکتی جس پر کہ اس وقت وہ قبضہ کئے ہوئے ہے۔ اس طرح عرب ریاستوں سے حکومت اسرائیل کی سرحدوں کے بارے میں بھی حکومت کا فیصلہ معقول ہی

کار آمد فلم شو

۲۸ اپریل ۵½ بجے شام کو برٹش انفارمیشن سروسز کی مہربانی سے واٹر ورکس بینا جھابر کانپور میں ایک فلم شو ہوگا۔ جس میں مندرجہ ذیل فلمیں دکھائی جائیں گی

برا ڈ وسٹی لندن کی از سر نو تعمیر اور پلاننگ۔

اڈس نو تعمیرات۔ ہاؤسنگ اور ٹاؤن پلاننگ

ورلڈ گارڈن ورننگ) کوگارڈنس کے بہارکے زمانہ کی ایک تصویر۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۲۵ اپریل کی صبح کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ پنڈت برہمانند مصرا کی صدارت میں ہوئی۔ جس میں یوپی گورنمنٹ سے بہت پر زور طریقہ سے اپیل کی گئی کہ میونسپل بورڈ کو کارپوریشن کا درجہ دیا جائے اس سلسلہ میں تین آدمیوں کا ایک ڈپوٹیشن بھی گورنمنٹ سے ملاقات کرے گا۔

مسٹر رام نرائن گرگ کا یہ ریزولیوشن بالاتفاق منظور ہوا جس میں کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ کو ایسا فوراً کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ اس کا پرانا وعدہ ہے کارپوریشن کے بن جانے سے خرچ میں کفایت ہوگی۔ کیونکہ پھر دوسرا اسٹاف رکھنے کی ضرورت نہ ہوگی جیسا کہ آج کل ڈیولپمنٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ رکھ رہے ہیں۔

بورڈ نے گرمی کے مہینوں میں گیارہ بجے سے تین بجے تک رکشا چلانا ممنوع قرار دیا ہے۔

کارپوریشن بنانے کے سلسلہ میں کہا گیا کہ اب جبکہ لوکل باڈیز کے انتخابات ہونے والے ہیں یہ ضروری ہے کہ اسوقت کارپوریشن بنانے کا قدم اٹھایا جائے۔ یہ عجیب بات ہے کہ میونسپل بورڈ جو ایک چنی ہوئی مجلس ہے اس کے حقوق اور ذمہ داریاں چھین کر ایک نامزد کردہ مجلس کو دے رہے ہیں

مسٹر دیبی سنگھ بہار گوا مسٹر ایس بہی مترا، مسٹر مدن گوپال کنوڈیا، حاجی محمد سمیع نے میونسپل بورڈ کو کارپوریشن بنا دینے کی تائید میں تقریریں کیں۔

مسٹر سکسینہ، دیال گرگ نے خیال ظاہر کیا کہ پنڈت برہمانند مصرا (چیرمین) اور حاجی محمد سمیع و مسٹر رام نرائن گرگ پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے۔ جو اس سلسلہ میں وزیر اعظم اور وزیر لوکل سلف گورنمنٹ سے ملے اس مشورہ کو ریزولیوشن کے ساتھ منظور کیا گیا۔

دوسرا ریزولیوشن جس پر بہت زیادہ بحث و مباحثہ ہوا۔ وہ رکشاؤں کے متعلق تھا۔ ایکزیکٹو آفیسر مسٹر محمد حبیب اللہ نے کہا کہ شہر میں رکشاؤں کی تعداد کم کر دی جائے۔ گرمی کے مہینوں میں دن کے سب سے زیادہ گرم اوقات میں رکشا چلانا ممنوع قرار دے دیا جائے۔ ایک وقت میں صرف ایک مرد یا عورت اور ایک بچہ کے بیٹھنے کی اجازت دی جائے اور سامان لے جانے کی اجازت نہ دی جائے۔

مسٹر ویدنرائن نے کہا کہ کانپور میں اس وقت ۱۵۳۰ رکشائیں چل رہی ہیں جو بہت زیادہ ہیں۔ ان کی تعداد کم کر کے ۵۰۰ کر دینی چاہیئے۔

مسٹر گنگا نرائن مصرا نے کہا کہ موٹر رکشاؤں کے چلانے کی ترغیب دی جائے۔ لائسنس دیتے وقت اور بعد کو بھی وقتاً فوقتاً رکشا چلانے والوں کا ڈاکٹری معائنہ ہو اور ان کے لئے عمر کی بھی پابندیاں ہونی چاہیئے۔

مسٹر ایس سی مترا نے کہا کہ ڈاکٹری اعداد و شمار سے ظاہر ہوگا کہ زیادہ تر رکشا چلانے والے دل کی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ ان کا پیشہ بڑی محنت کا ہے لیکن دقت یہ ہے کہ اگر ان کا موجودہ پیشہ ان سے چھینا جائے تو روزی کمانے کا دوسرا ذریعہ ان کو دیا جائے۔ اس لئے فوری قدم تو یہی ہو سکتا ہے کہ کسی رکشا مالک کو پانچ سے زیادہ رکشائیں رکھنے کی اجازت نہ دی جائے۔ ہر دو مہینہ میں ہر رکشا چلانے والا کا ڈاکٹری معائنہ کیا جائے شہر میں رکشاؤں کی تعداد کم کی جائے۔

مسٹر ایس سی مترا، محمد فاروقی، شیو کمار شکلا اور وید نرائن باجپئی پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس سلسلہ میں ایک پلان بنائے گی۔

بی کلاس کے اچھے یکوں کو لائسنس دینا منظور ہوا۔ اور اس کے لئے بھی پانچ آدمیوں کی کمیٹی بنائی گئی۔

ڈیولپمنٹ بورڈ پر اعتراض کی مذمت

شہر کانگریس کمیٹی کے پریسیڈنٹ مسٹر گمبھیر دیال بھٹ نے کانپور میونسپل بورڈ کے اس رویہ کی جو اس نے اپنی ۲۵ اپریل کی میٹنگ میں ڈیولپمنٹ بورڈ کے خلاف اختیار کیا مذمت کی ہے۔ اپنے بیان میں بھٹ جی کہتے ہیں کہ میونسپل بورڈ کے نئے چیرمین نے ڈیولپمنٹ بورڈ کی ایک میٹنگ میں اعلان کیا تھا کہ وہ ڈیولپمنٹ بورڈ سے پورا تعاون کریں گے۔ لیکن اس یقین دہانی کے باوجود گذشتہ میٹنگ میں میونسپل بورڈ کو کارپوریشن بنائے جانے کے مطالبہ کے ساتھ ساتھ ڈیولپمنٹ بورڈ پر بے بنیاد طریقہ پر اعتراضات کئے ہیں۔ ڈیولپمنٹ بورڈ اپنے لائق پریسیڈنٹ مسٹر ہری شنکر ودیارتھی کی رہنمائی میں بہت اچھی طرح سے چل رہا ہے۔ وہ انتہائی بے غرضانہ طور پر اور شہر کے بہترین مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے کام کر رہے ہیں۔ بھٹ جی نے کہا، میری بھی یہی رائے ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ کو کارپوریشن کا رتبہ دیا جائے اور انھوں نے خود دس برس پہلے ایک ایسا ریزولیوشن بھی پیش کیا تھا میونسپل بورڈ کے ممبروں کو اپنی حد کے اندر کام کرنا چاہیئے۔ اور چھوٹے چھوٹے اعتراضوں میں فضول نہ پڑنا چاہیئے۔ اس وقت دونوں بورڈوں کے درمیان پورا تعاون ہی شہر کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔

رادھا کرشن کے قتل کے ملزم رہا

۲۲ اپریل کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اور سیشن جج نے سیٹھ رادھا کرشن کے قتل کے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے آٹھوں ملزموں کو رہا کر دیا۔ قابل جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ مندرجہ ذیل مستغیث جن پر سیٹھ رادھا کرشن کے قتل کی سازش کا الزام لگایا گیا ہے بے قصور ہیں۔

۱۔ رام اوتار (مقتول کے بھائی) ۲۔ ہنومان پرشاد (منیجر جے کے کاٹن ملس) ۳۔ مدن لال سنگھانیہ (جے کے کاٹن ملس کے پرنٹنگ ماسٹر) اور گوپی لال شرما (انجینیر جے کے کاٹن ملس)

بقیہ چار ملزموں (منو، بدھو، ارجن اور رام نرائن) کو بھی جن کے خلاف واقعی مقتول پر حملہ کرنے کا الزام تھا، رہا کر دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ موٹر ڈرائیور ستبل کو جو سرکاری گواہ بن گیا تھا اس کو بھی معافی دے دی گئی ہے۔

اس مقدمہ میں پچھلے ۲۱ مہینوں میں پورے شہر نے کافی دلچسپی لی۔ سیٹھ رادھا کرشن کا قتل ۳۰ جولائی ۱۹۴۸ء کی رات کو ہوا تھا۔ مقدمہ کی سماعت پہلے فروری ۱۹۴۹ء میں مجسٹریٹ کے سامنے شروع ہوئی اور ستمبر ۱۹۴۹ء میں مقدمہ سیشن کے سپرد کیا گیا۔

جنوری ۱۹۵۰ء میں سیشن میں مقدمہ شروع ہوا اور ۱۴ اپریل کو مقدمہ کی سماعت ختم ہوئی۔ استغاثہ کی طرف سے کل ۵۲ گواہ پیش کئے گئے۔ رام اوتار ہنومان پرشاد، مدن لال اور گوپی لال کے رہا کرنے میں جج اور جیوری متفق رہے

جیوریوں کی رائے میں منو، بدھو اور ارجن قتل کے قصوروار ہیں۔ لیکن جج نے اس سے اتفاق نہیں کیا۔ رام نرائن کے متعلق جیوریوں کے آپس ہی میں اختلاف رائے تھا۔

فیصلہ جو ٹائپ کئے ہوئے ۵۰ صفحوں پر مشتمل ہو لائق جج نے کہا ہے "یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ رادھا کرشن پر قاتلانہ حملہ ابھی تک ایک پوشیدہ راز ہے۔ اس بات کے صاف اشارے موجود ہیں کہ حملہ ایسے حالات میں کیا گیا کہ چشم دید گواہ یہ بخوبی نہیں سمجھ سکتے تھے کہ واقعی کیا ہو رہا ہے۔ میں سازش کی کہانی پر قطعاً نہیں یقین کرتا۔ ارادہ کا سوال اب ضروری نہیں لیکن میری تحقیق یہ ہے کہ کسی ملزم کے خلاف قتل کے ارادہ کا ثبوت نہیں ملتا۔ مقتول کی بیوی نرائن دیوی کی بتائی ہوئی کہانی جو جیب میں موجود تھیں جبکہ کار روکی گئی اور رادھا کرشن پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ ٹھیک ٹھیک نہیں بیان کی گئی۔

سنگھانیہ اور ماتھر کو سزائے قید

بمبئی اسپیشل عدالت نے جسے حکومت ہند نے مقرر کیا تھا، ۲۴ اپریل کو جگی لال کملاپت گیس پلانٹ مینو فیکچرنگ کمپنی اور جگی لال کملاپت (رامپور) لمیٹڈ، لالہ کیلاش پت سنگھانیا اور بی بی ماتھر کو آئرن اینڈ اسٹیل پروڈکشن آرڈر کے ماتحت مجرم قرار دیا۔

عدالت نے دونوں فرموں پر پچاس ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔ لالہ کیلاش پت سنگھانیا کو اعانت مجرمانہ کا مرتکب قرار دیا ہے۔ عدالت نے چھ مہینے کی قید سخت اور پچیس ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔ اگر جرمانہ نہ ادا کیا گیا تو مزید چھ مہینے کی قید بھگتنا پڑے گی۔

عدالت کی رائے میں بی بی ماتھر بھی اعانت مجرمانہ کے مرتکب ہوئے ہیں، اس لئے انھیں بھی چھ مہینہ کی قید بامشقت اور پانچ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا گیا ہے۔ ایس کے سیٹھ مجرم ثابت نہیں ہوئے اس لئے انھیں الزام سے بری کر دیا گیا۔

جن لوگوں کو سزائے قید کا حکم سنایا گیا ان کی طرف سے بمبئی ہائی کورٹ کے جج کے سامنے اپیل کرنے کی درخواست پیش کی گئی۔ جج نے طے کیا کہ یہ درخواست کل پیش کی جائے۔ اس لئے کہ بعض ضابطہ کی باتوں کو پورا کرنا ضروری ہے۔

ڈسٹرکٹ انجینیر کیخلاف رشوت ستانی

معلوم ہوا ہے کہ کانپور میں راشننگ گودام بنوانے کے سلسلہ میں رشوت ستانی کے جو الزامات ڈسٹرکٹ انجینیر شری مثل کے خلاف لگائے گئے تھے ان کی جانچ یہاں شروع ہو گئی ہے۔ یہ جانچ پی ڈبلیو ڈی کی ڈیپارٹمنٹل جانچ ہے۔ جانچ کرنے والے تین افسر ہیں جنھوں نے ابھی تین دن پیشتر یہاں اپنی بیٹھک شروع کی ہو۔ یاد رہے جانچ کے ختم ہونے تک کے لئے شری مثل معطل کر دئے گئے ہیں۔

ہوائی کمانڈر ان چیف

۲۷ اپریل کو ہندیونین کے ہوائی بیڑے کے کمانڈر ان چیف ایر مارشل اونڈلد ابولا جیب میں آج صبح دہلی سے اپنے اسپٹ فائر جہاز پر اکر چکیری ہوائی اڈے پر آئے جہاں گروپ کیپٹن ہرچند رسنگھ اسٹیشن کمانڈر نے آپ کا استقبال کیا۔ چکیری میں تقریباً دو گھنٹے جہازوں کی دیکھ بھال کے بعد ایر مارشل اپنے جہاز پر اکیلے ہی اڑ کر دہلی واپس چلے گئے۔

خانماں برباد لوگوں کے لئے اراضی

۲۷ اپریل کو حکومت ہند کے وزیر امداد و بحالی بابو موہن لال سکسینہ نے کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے اکزیکٹو افسر سے اس مسئلہ پر گفتگو کی کہ وہ خانماں برباد لوگوں کو بسانے میں ممکن مدد دیں۔ چنانچہ اکزیکٹو افسر نے اجازت دے دی ہے کہ وہ پھر سے منو اور گووند نگر میں سو قطعہ آراضی رجسٹرڈ بے گھر لوگوں کو مکان بنانے کے لئے رعایتی نرخ پر دیدیں گے۔ اس کے علاوہ زمین کے مزید ڈیڑھ سو ٹکڑے گووند نگر میں رعایتی نرخ پر ایسے لوگوں کو دئے جائیں گے جو مکانات بنوا کر خانماں برباد لوگوں کو اس میں بسائیں۔

ڈیولپمنٹ بورڈ

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کی ایک میٹنگ جو ۲۹ اپریل کو ہونے والی تھی۔ اب ۶ مئی کو ۸½ بجے صبح ہوگی۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ کی آئندہ میٹنگ بورڈ کے دفتر میں ۴ مئی کو دو بجے دن کو ہوگی۔

اودھیش دیالیہ بھون

سری اودھیش وویالیہ بھون کا سنگ بنیاد آنریبل پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر یوپی لجسلیٹو اسمبلی ۲۹ اپریل ۷½ بجے صبح کو رکھیں گے۔ اور اس موقع پر ایٹ ہوم بھی دیا جائے گا۔ یہ بھون لالہ رام کرشن گپتا بہاری لال منی لال ٹرسٹ کی طرف سے بنوا رہے ہیں۔

مونڈن

مسٹر وٹھل داس اگروال (مسرس جیونی لال درگاداس) کے صاحبزادگان (رمیش اور سریش) کے مونڈن کی تقریب کی خوشی میں مسٹر وٹھل داس نے ۲۴ اپریل ۵½ بجے شام کو کانپور رسٹورنٹ میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔ جس میں بکثرت سے معززین نے شرکت کی۔

شادی

ماسٹر شیام سندر نگم کے صاحبزادہ مسٹر ایشور شنکر لال کی شادی مسٹر اما شنکر نگم کی صاحبزادی کے ساتھ ۲۹ اپریل کو ہوگی۔

کشور ساہو کانپور میں

دنیائے فلم کے مشہور اور کامیاب ڈائرکٹر کشور ساہو ۲۷ اپریل کو کانپور تشریف لائے۔ اور انھوں نے اپنی مایہ ناز تصویر دھما دھم سے اگھس کے موتی محل ٹاکیز کانپور میں ۲۷ اپریل ۶½ بجے شام کو افتتاح کیا۔

اس تصویر کا پریس شو ۲۶ اپریل کو دیا گیا تھا دھما دھم سے اگھس کی کہانی ایک گھریلو اور مشترکہ خاندان کی کہانی ہے اس کہانی میں جس طرح اتحاد و اتفاق کی افضلیت اور نفاق کی برائی کی گئی ہے وہ در اصل ایک بہت دقت کی بات ہے۔ اور ملک کے لئے ایک اصلی پیغام بھی ہے جس پر ملکوں اور قوموں کی ترقی و بہبودی کا دار و مدار ہے ہم اس کامیاب تصویر بنانے پر ڈائرکٹر کشور ساہو کو مبارکباد دیتے

سبد گل

حسن کی محشر آرائیاں

دنیا اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتی کہ حسن اگر ایک طرف کسی بیقراردل کے لئے سرمایہ تسکین ہے تو دوسری طرف قصر سکون کے لئے برق ہلاکت ہے۔ اگر آپ اس حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے تو آیئے ہم آپ کو حسن کی عشوہ طرازیوں کی داستان سنائیں۔

مس میری بونٹن فرانس کی ایک حسین وجمیل خاتون تھی۔ اس کا حسن لاجواب تھا۔ اس کی رسیلی آنکھیں دل پر بجلیاں گراتی تھیں۔ اور اس کا دلکش چہرہ دل کی دنیا میں بیقراری پیدا کرتا تھا۔

گذشتہ جنگ یورپ میں اس نے جاسوسی کا پیشہ اختیار کیا۔ وہ جرمنی کی طرفدار تھی۔ وہ لندن پہنچی اور ایک "مس کبھوک" گرجا میں دوشیزہ کی حیثیت سے رہنے لگی! اسی زمانے میں اس نے رقص کی تعلیم حاصل کی۔ حسن اتفاق سے اس کی ملاقات ایک معزز برطانوی افسر سے ہوئی۔ وہ اس پر ہزار جان سے فریفتہ ہوگیا۔ اس نے ایک دن موقعہ پاکر محکمہ جنگ کے کاغذات کا جائزہ لیا۔ اور ایک ہفتہ کے بعد لندن سے فرار ہوگئی۔ برطانوی مجلس میں جو کچھ معاملات طے ہوئے تھے۔ ان کی اطلاع برلن کے آرمی ہیڈ کوارٹر میں پہنچ گئی۔ یہ بظاہر نہایت دشوار کام تھا لیکن بیباک کی ادنیٰ توجہ سے پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔

مس ناراماسولس بھی ایک حسین دوشیزہ تھی۔ اس نے گذشتہ جنگ عظیم کے ابتدائی دوسال پیرس میں بسر کئے۔ اور جرمن جاسوسوں کے زمرے میں داخل ہوگئی۔ وہ اپنی قدرتی حسن وجمال کی وجہ سے ہزاروں آدمیوں کی محبوبہ تھی۔ وہ اکثر اوقات اعلیٰ افسروں کے ساتھ دعوتوں میں شریک ہوتی تھی۔ اور وہ اسے خوش کرنے کی خاطر سربستہ راز بتادیا کرتے تھے۔ آخر اس کا ایک دن مکتوب جو فرنچ زبان میں لکھا ہوا تھا۔ اتحادیوں کے ہاتھ آگیا۔ اور وہی اس کی موت کا پیغام ثابت ہوا۔

مس رینی مارٹن انگلستان کی ایک سراپا جمال خاتون تھی۔ وہ بھی جرمن جاسوسوں کے زمرے میں داخل ہوگئی تھی۔ وہ اکثر اوقات لندن میں رہتی تھی اور خفیہ طور پر اطلاعیں بھیجتی تھی۔ اس کی پرکیف آور آنکھیں قاتل عقل وایمان تھیں۔ اور اس کے نرم بالوں کو دیکھ کر دل پیچ وتاب کھانے لگتا تھا۔ اس نے اپنی عشوہ طرازیوں سے ایک برطانوی افسر کو اسیر زلف کرلیا۔ اور وہ اس کی رضامندی کو اپنا اولین فرض سمجھنے لگا۔

آخر اس کی شیفتگی کی بدولت اس اعلیٰ افسر پر غبن کا مقدمہ قایم ہوا۔ اور وہ جیل خانہ بھیجدیا گیا۔

ادب لطیف

دام فریب

(از حضرت شہاب مالوی)

کلی مسکرائی اور بھونرا للچائی آنکھوں سے دیکھنے لگا۔

...... کیا چاہتے ہو تم؟ ..... وہ بولی۔ اور بھونرے نے بڑھکر ایک بوسہ لے لیا۔

پیاری محبوبہ! تم کتنی حسین ہو۔ حسن اور نکھر آیا۔ وہ خوش ہوکر بولی۔

اچھے بھونرے! کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو ..... ہاں، میری جان! وہ اس کا رس چوسنے لگا۔ اس پر ایک نشہ سا چڑھتا گیا ....

تم نے تو پریشان کرڈالا مجھے ... نڈھال ہوتے ہوئے وہ بولی۔ کیا اسی کا نام محبت ہے ......

چاند کو دیکھو۔ اور چکور کو۔ کتنی پاکیزہ محبت ہے۔ دونوں کی .... مگر دونوں ایک دوسرے کی دسترس سے باہر ہیں۔ کس کام کی ایسی بے کیف محبت بھلا اس میں یہ لذت کہاں۔ ایک طویل بوسہ لیتے ہوئے بھونرے نے کہا۔

معصوم کلی نے سوچا۔ شاید بھونرا سچ کہتا ہے۔

...... وہ دفور مسرت میں اپنا سب کچھ کھو بیٹھی جب آنکھ کھلی۔ سویرا ہوچکا تھا .... اپنی بربادی پر آنسو بہا رہی تھی ..... وہ اتنے میں ہوا کا ایک جھونکا آیا۔ اور اس کی پتیاں بکھر گئیں۔ بھونرے کی پیاسی نظریں۔ دوسری نوخیز کلی کو تک رہی تھیں۔

ہندو کوڈ بل کے خلاف مظاہرہ

نئی دہلی ۲۳ اپریل۔ پارلیمنٹ ہاؤس میں سرکٹ ہاؤس کے سامنے آج ۵۰ آدمی گرفتار کئے گئے جن میں ایک درجن کے قریب عورتیں بھی تھیں۔

انھوں نے ہندو کوڈ بل کے خلاف اس وقت مظاہرہ کیا جب بل کے متعلق ڈاکٹر امبدکر کی ملائی ہوئی غیر رسمی کانفرنس کا اجلاس ہو رہا تھا۔

دہلی کے اخبارات کی تعداد ۵ گنی

نئی دہلی۔ ۲۳ اپریل۔ آج رجسٹریشن ڈپارٹمنٹ نے بتایا ہے کہ تقسیم کے بعد سے دہلی سے نکلنے والے روزنامے ہفتہ وار، ماہانہ اخبارات رسالوں کی تعداد پانچ گنی ہوگئی ہے۔ تقسیم سے پہلے ان کی تعداد تقریباً ایک سو تھی۔

روس نے جاپان کے تمام جنگی قیدی رہا کردئے

لندن۔ ۲۲ اپریل۔ آج ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روس نے تمام جاپانی قیدیوں کو رہا کردیا ہے۔ جو جنگ کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے تھے۔

عجوبی دنیا

کوئلے کی کان

بعض ملکوں میں کان کھود کر ایک قسم کا کوئلہ نکالا جاتا ہے۔ جو پتھر کا کوئلہ مشہور ہے۔ لیکن وہ حقیقت میں پتھر نہیں۔ بلکہ نباتات کی قسم سے ہے۔ یورپ اور امریکہ کی اکثر ولایتوں میں یہ کوئلہ نکلتا ہے مگر نہایت عمدہ قسم کا کوئلہ انگلستان کا ہوتا ہے۔ انگلستان کے لئے اس کوئلے کی کان، گویا دولت کی کان ہے تمام دخانی کلوں کے کارخانے اور دخانی کشتیاں اسی کے ذریعے سے جاری ہیں۔ اور چونکہ وہ سرد خطہ ہے۔ اس لئے کھانا پکانے اور مکان کو گرم رکھنے کے لئے بھی یہ کوئلہ کام دیتا ہے۔ کوئلہ کی کان کھودنے کو بڑی عقل وحکمت درکار ہے۔ کلوں کے وسیلے سے کھودا اور نکالا جاتا ہے۔ اول ایک گہرا غار کوئلے کے مخزن تک کھودتے ہیں۔ پھر وہاں کا پانی کل کے وسیلے سے نکال کر باہر پھینک دیتے ہیں۔ اس کے بعد کوئلہ کھدنا شروع ہوتا ہے۔ بیچ میں کوئلہ کے ستون چھوڑتے جاتے ہیں۔ تاکہ اوپر کی زمین بطور چھت کے قایم رہے۔ ستون ایک دوسرے کے محاذی اور برابر فاصلے پر ہوتے ہیں۔

جب دور تک اندر ہی اندر کان کھد جاتی ہے تو نہایت خوبصورت گھر کے مانند معلوم ہوتی ہے۔ تمام کوئلہ ایک ہی جگہ نہیں ملتا۔ بلکہ اس کی شاخیں اطراف زمین میں پھیلی ہوئی ملتی ہیں۔ اس لئے کان کے اندر مختلف سمتوں میں ستون اور حجرے بن جانے سے ایک بڑا شہر سا معلوم ہوتا ہے۔

کان کے اندر دن رات نہایت تیرہ وتار ہوتے ہیں وہاں نہ روز روشن کا اثر ہوتا ہے نہ شب ماہ کی خبر ہر دم اندھیرا گھپ رہتا ہے۔ اس لئے کام کرنے کے مقامات پر جابجا روشنی کا اہتمام رکھتے ہیں۔

جب کان ... تک پہنچ جاتی ہے۔ تو کوئلہ بیلوں اور گھوڑوں کے ذریعے سے اس کے دہانے تک پہنچایا جاتا ہے۔ انھیں ستونوں کے لدے ہوئے جانور آتے جاتے ہیں۔ زمین کے نیچے ہی گھوڑے بیلوں کے لئے اصطبل اور تھان بناتے اور وہیں ان کے لئے دانہ چارہ پہنچاتے ہیں۔ صرف ہفتے کے روز جانوروں کو تعطیل ملتی ہیں۔

کان کے اندر ہوا نہایت خراب ہوتی ہے۔ اس لئے تازہ ہوا کل کے تازہ ذریعہ اوپر سے پہنچائی جاتی ہے تھوڑی دور تک اس کے اندر چراغ لے جاسکتے ہیں۔ مگر زیادہ اندر کی طرف چراغ یا آگ جائے تو ہوا مشتعل ہوکر تمام کان کو اڑا دے۔ اور جو اس کے اندر ہو اس کی وہیں قبر بنادے۔

کبھی کبھی آتشزدگی کا بھی حادثہ ہوجاتا ہے۔ اس وقت بڑا دھماکا ہوتا ہے۔ اور بہت سو کام کرنے والے دب کر مرجاتے ہیں۔ زمانہ سابق میں ایسے حادثے اکثر ہوا کرتے تھے۔ مگر اب تو مدت سے ایک قسم کی محفوظ لالٹین خاص کان کے اندر کام کرنے کے لئے ایجاد ہوگئی ہے جس میں آگ لگ جانے کا اندیشہ نہیں۔

ہندستان میں بھی جھریا بردوان اور سلہٹ وغیرہ کے علاقے میں کانی کوئلہ نکلتا ہے۔ جو ریل کے انجنوں میں جلایا جاتا ہے۔ اگر یہ قدرتی کوئلہ نہ ملتا تو لکڑی بہت ہی گراں ہوجاتی۔ غرض کوئلہ بھی ایک قدرتی دولت ہے۔ جو تہ زمین کے اندر دھات اور جواہرات کی طرح مدفون ہے۔

سے خریداری بورڈ کے صدر تھٹ سونے دستخط کئے۔ تقریب کے وقت برمی وزیر تجارت بھی موجود تھے۔ اس سمجھوتہ کے مطابق برما ہندستان کو ایک لاکھ ٹن چاول دے گا۔

خفیہ پولیس افسروں کی کانفرنس

نئی دہلی ۲۲ اپریل۔ ہندستان بھر کے اعلیٰ خفیہ پولیس افسروں اور مرکزی محکمہ سراغرسانی کے افسروں کی کانفرنس میں توڑ پھوڑ خصوصاً ریلوے رسل ورسائل کے ذرائع کو درہم برہم کرنے پر سخت نظر رکھنے کے لئے بعض اقدامات کا فیصلہ کیا گیا۔

پردۂ فلم

پردۂ سیمیں کی آثار قدیمہ

حسن بانو!

(از جناب پی۔ کے۔ جوہر)

معصومانہ چہرہ دلفریب آنکھیں۔ درمیانہ قد چھریرا جسم لمبی ناک جس کا ہر نقش دلفریب ہے۔ اور سکس اپیل یہ ہے حسن بانو اس کا نام نیشنل اسٹوڈیو سے تیار ہوکر نکلنے والی فلموں سے کافی عرصہ تک وابستہ رہا ہے۔

حسن بانو نے اپنی اداکاری کو عروج پر پہنچانے میں کچھ زیادہ عرصہ نہیں لیا۔ جہاں فلم "دھرتی" میں اس نے ایک دیہاتی لڑکی کا پارٹ خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ (جو کہ اپنی معصومیت اور سادگی کے نئے پن فلم پر اپنی مثال نہیں رکھتی) وہاں وجاہت مرزا کی فلم جوانی میں اس نے ایک فیشن زدہ لڑکی کے رول میں بھی جان ڈال دی اس فلم میں وہ ان دنوں کے مشہور ہیرو سریندر کے بالمقابل پیش کی گئی تھی۔ فلم کشمکش میں اسے یکایک ایک کافی مشکل رول نبھانا پڑا۔ ایک ایسی لڑکی کا رول جو کہ شریف خاوند اور ایک فتنہ پرور بھائی کے درمیان پھنس جاتی ہے مگر وہ نہیں گھبرائی۔

مگر اپنے فن کے اس عروج پر پہنچ چکنے کے بعد بہت سی دوسری ایکٹرسوں کی طرح حسن بانو بھی گمنامی کی دنیا میں لوٹنا شروع ہوگیا۔ حال ہی میں وہ فلم سپیھیا میں پیش ہوئی۔ مگر بے پناہ حسن کی ملکہ مدھو بالا نے اس کا جادو نہ چلنے دیا۔ ان دنوں حسن بانو فلم بیتی میں جلوہ گر ہے مگر اب وہ پہلے کے سے رنگ ڈھنگ ہی کہاں۔

نہرو لیاقت معاہدہ پر چیف سکریٹریوں کے فیصلے

کلکتہ ۲۲ اپریل۔ مغربی بنگال اور مشرقی بنگال کے چیف سکریٹریوں کی دو روزہ کانفرنس آج ختم ہوگئی۔ اس نے ہندو پاکستان سمجھوتہ پر عمل درآمد کے سلسلہ میں ذیل کی باتیں طے کی ہیں۔ ۱۔ مختلف کسٹم کی چوکیوں پر رابطہ افسروں کا تقرر ۲۔ کسٹم کے قواعد میں آسانی ۳۔ ضبط کئے ہوئے سامان کی واپسی۔ اس کے علاوہ دونوں حکومتوں نے طے کیا ہے کہ وہ اپنے یہاں کے افسروں اور دیگر ملازموں کو آگاہی دیں کہ اگر ان میں سے کوئی منتقل ہونے والے لوگوں کو پریشان کرنے کے جرم میں پکڑا گیا تو اسے سخت سزا دی جائے گی۔

تخلیہ کنندگان کے جائداد کے بارے میں قانون بنانے کے مسئلہ پر بھی غور کیا گیا لیکن ابھی اس پر بحث مکمل نہ ہوسکی۔ اس لئے آیندہ ۴ مئی کو ڈھاکہ میں جو کانفرنس ہوگی اس میں اس مسئلہ پر پھر بحث کی جائے گی۔

کانفرنس کے خاتمہ پر جو پریس نوٹ شائع کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ درشنا، بنیاپور، بان پور بن گاؤں کے مقامات پر ۲۷ اپریل سے رابطہ افسر مقرر کردئے جائیں گے۔ اور بقیہ جگہوں پر ۲ مئی تک رابطہ افسروں کا تقرر ہوگا۔

تمام تخلیہ کنندگان کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ نقد یا زیورات کسی معتبر بنک میں جمع کریں۔ اور جہاں تک ہوسکے مندرجہ فہرست بنک میں داخل کریں جس کی شاخیں ہند وپاکستان دونوں جگہ ہوں۔ کانفرنس نے طے کیا ہے کہ ہر تخلیہ کنندہ کو ذاتی استعمال کی چیزیں۔ اور گھریلو سامان ساتھ لے جانے کی اجازت ہوگی۔ ان کے علاوہ ذیل کی چیزوں کے لیجانے کی بھی اجازت دے دی گئی ہے۔

۱۔ ہر بالغ کو دس گز سوتی کپڑا۔ یا دوسرا سوتی سامان دس گز تک اور ہر نابالغ کو پانچ گز فی خاندان زیادہ سے زیادہ ۴۰ گز تک ۲۔ موٹر کار، موٹر سائیکل۔ فرنیچر، پڈ پوسٹ۔ بائیسکل سینے کی مشین ٹائپ رائٹر فی خاندان ایک سے زیادہ نہیں۔ ۳۔ گانے کا ہر قسم کا سامان۔ فرنیچر۔ وہ سامان جو یا آلات جو تخلیہ کنندگان کے پیشہ سے متعلق ہوں۔ مثلاً ڈاکٹر کے لئے سرجری کا سامان اور وکیل کے لئے کتابیں۔ تخلیہ کنندگان کو ذیل کا سامان لے جانے کی اجازت نہ ہوگی۔

۱۔ تجارت کا سامان۔ ۲۔ مقررہ تعداد سے زیادہ ہندستانی سکہ ۳۔ سونا۔ چاندی۔ فی خاندان چار سے زائد جانور۔ ۴۔ اسلحہ۔ (اگر باقاعدہ لائسنس نہ ہو) ۔۔۔ کسرے کا سامان۔ (ڈاکٹر کا نہ ہو) ۵۔ وائرلیس ٹرانسمیٹر ۶۔ فی شخص پانچ پونڈ سے زائد غلہ۔ ۷۔ چارٹ اور نقشے ۸۔ فلم۔ ۹۔ خطرناک دوائیں۔ تخلیہ کنندگان کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ صرف مقررہ کسٹم چوکیوں سے گذر کر آئیں۔

جرمنی پر پانچسال تک قبضہ

فرینک فرنٹ ۲۲ اپریل۔ یورپ کی امریکی فوجوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے منصوبے اس بنیاد پر بنائیں کہ انھیں جرمنی پر ابھی پانچ برس اور قابض رہنا ہے۔

یورپی کمان کے تمام بری بحری اور ہوائی صدر دفتروں کے نام ہدایت بھیجی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے شعبوں کے مطابق ضروری اعداد وشمار فراہم کریں۔ اور رسد رسانی کے لئے پانچسال کا عظیم منصوبہ تیار کریں۔

امریکہ کے بری اور ہوائی فوجیوں نے ایک بہت بڑا تعمیری پروگرام تیار کیا ہے۔

سمجھوتہ کے مطابق ستر کروڑ کی تجارت

نئی دہلی۔ ۲۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ کل ہند و پاکستان میں جو تجارتی معاہدہ ہوا ہے وہ وزیر اعظم پنڈت نہرو کی دھنباد کی واپسی پر شائع کردیا جائے گا۔ یہ سمجھوتہ کے مطابق جن چیزوں کی تجارت ہوگی ان کی قیمت تقریباً ستر کروڑ روپے ہوگی۔ تجارت صرف سرکاری کے ذریعہ ہی نہ ہوگی۔ بلکہ عام تجارتی طریقے سے بھی ہوگی۔ سمجھوتہ میں پاکستان سے روئی اور ہندستان سے کوئلہ بھیجنے کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

نہرو لیاقت معاہدہ پر عمل کیا جائے!

ناسک ۲۲ اپریل۔ حکومت ہند کے وزیر معدنیات ودرتیات مسٹر گیڈگل نے ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہندستان کو اپنا وعدہ پورا کرکے اپنی عزت قایم رکھنے کے لئے نہرو لیاقت معاہدہ پر پوری طرح عمل درآمد کرنا چاہیئے۔ چاہے پاکستان اس پر عمل کرے یا نہ کرے۔

انھوں نے کہا بھلائی ایک اٹل حقیقت ہے۔ ہمیں اپنی تہذیبی روایات کو فراموش نہ کرنا چاہیئے۔ ہندستانی میں مسلمانوں کو محفوظ رکھکر ہم ہندو مت کے اعلیٰ روایات کو مستحکم کرسکتے ہیں۔ کوئی ہندو جس حد تک ان کی نقل کرتا ہے جو مسلمانوں نے مشرقی پاکستان میں کیا تو وہ اسی حد تک ہندو مت کے اصولوں سے انحراف کرتا ہے۔

ایندھن کے تحقیقاتی ادارے کا افتتاح

دھنباد ۲۲ اپریل۔ دھنباد میں ایندھن کے تحقیقاتی ادارہ کا افتتاح کرتے ہوئے صنعت اور رسد کے ڈائرکٹر جنرل ڈاکٹر جے سی گھوش نے بتایا کہ ہندستان میں ۳ کروڑ ۱۵ لاکھ ٹن کوئلہ ہر سال نکالا جاتا ہے۔ اور ۲۰ لاکھ ٹن پٹرولیم ہندستان درآمد کرتا ہے جس کی قیمت ۴۰ کروڑ روپیہ ہوتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ کوئلہ کو فضا گرم رکھنے مشین چلانے دھاتیں پگھلانے اور دوسرے کیمیاوی کاموں میں صرف کیا جاتا ہے۔

مسٹر جے پرکاش نرائن کا بیان

کلکتہ ۲۳ اپریل۔ سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے بیان کیا کہ مزدوروں کو امن واتحاد قایم رکھنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ برادر کشی سے مزدور طبقہ کی طاقت بالکل ختم ہوجاتی ہے۔

شام کو مغربی بنگال سوشلسٹ پارٹی کے سامنے تقریر کرتے ہوئے مسٹر جے پرکاش نرائن نے نہرو لیاقت معاہدہ کو عملی پہنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ اس معاہدہ کی تمام خامیوں کے باوجود اور کوئی راستہ نہیں ہے اور اس پر عمل کے لئے قیام امن ضروری ہے۔

ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی نے اور مسٹر کے سی نیوگی کے استعفے پر انھوں نے کہا کہ اس وقت ملک میں اتحاد کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہ اقدام نامناسب تھا۔

اقلیتی گروہ باغی لیڈروں کے ساتھ

لکھنؤ ۲۳ اپریل۔ یوپی اسمبلی کانگریس پارٹی کے اقلیتی گروہ کے ایک جلسہ میں فیصلہ کیا گیا کہ گروہ کی طرف سے کل ہند کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری کے نام ایک خط بھیجا جائے جس میں انھیں اطلاع دی جائے گی کہ گروہ کے اراکین مسٹر ترلوکی سنگھ اور مسٹر فلیر رادھے شیام کے ساتھ ہیں۔ اور وہ اسمبلی میں انھیں کے ساتھ علیحدہ بیٹھتے رہیں گے۔

ہند کیلئے ایک لاکھ ٹن برمی چاول

رنگون ۲۲ اپریل۔ چاول کے متعلق ہند پاکستانی سمجھوتے پر آج حکومت ہند کی طرف سے ہندستانی سفیر ڈاکٹر محمد عبدالرؤف اور برمی حکومت کی طرف

اول نمبر درس

دنیا کے غم میں مبتلا نہ ہو ورنہ تباہ ہو جاؤ گے۔

جب حقارت اور نفرت کی سحر کاریاں ہمارے دل کو رشک و حسد سے بھردیتی ہیں۔ اس وقت غیب سے آواز آتی ہے کہ اے انسان تو اب پستی کی طرف جارہا ہے

جب انسان برائیوں کی طرف مائل ہو جاتا ہے تو اس کی روحانی طاقت معدوم ہو جاتی ہے۔

دنیا کا کام بغیر نکتہ چینیوں کے چل سکتا ہے مگر کام کرنے والوں کے بغیر دنیا کا کام نہیں چل سکتا۔

درس گاہ جنت کا روضہ ہے۔

موج تبسم

ماسٹر صاحب نے لڑکوں سے سوال کیا۔
تم میں سے کون جنت میں جانا چاہتا ہے ہاتھ اٹھاؤ۔
سوائے ایک لڑکے کے سب نے ہاتھ اٹھادئے۔
ماسٹر۔ شمو۔ تم جنت میں جانا چاہتے ہو یا نہیں
شمو۔ ماسٹر جی۔ میری ماں نے کہا ہے کہ اسکول سے چھٹی ملتے ہی تم سیدھے گھر چلے آنا۔

ماسٹر۔ تمہارا خط بہت برا ہے پڑھا نہیں جاتا عمدہ لکھنے کی مشق کرو۔
سوہن۔ ماسٹر صاحب بات یہ ہے کہ عمدہ لکھنے میں علم صحیح ہونا چاہئیے۔ اگر میں عمدہ لکھوں تو آپ املا کی غلطیاں بہت نکالیں گے۔

عجیب معلومات

دنیا میں سب سے بڑا قالین ونڈسٹر میں ہے جس کو ۲۸ آدمیوں نے چار ماہ میں تیار کیا۔

افریقہ کی ہوا اس قدر صاف ہے کہ سات میل کی چیز صاف دکھائی پڑتی ہے۔

دنیا میں سب سے خوبصورت فلوریڈا کا گلاب ہے۔

سانپ بغیر کچھ کھائے پئے کئی ماہ تک زندہ رہ سکتا ہے

چین کی آبادی کا ۸۹ فیصدی حصہ ناخواندہ ہے۔

شہد کے چھتے کے ایک مربع انچ ٹکڑے میں نو سو سوراخ ہوتے ہیں۔

عوام امن کا راستہ یا ہنگامہ آرائی کا راستہ اختیار کریں گے

ہزاری باغ ۲۳ اپریل وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے سرکٹ ہاؤس میں جہاں ایک بڑا مجمع درشن کے لئے جمع ہو گیا تھا تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۵۱ء ہمارے لئے بہت اہم ہے ملک میں بہت جلد ہی الکشن ہونے والے ہیں لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی جگہ طے کر لیں کہ انھیں کون سا راستہ اختیار کرنا ہے وہ گاندھی جی کا راستہ اختیار کریں گے جو سچ اہنسا، امن اور اتحاد کی طرف لے جاتا ہے۔ یا ہلڑ بازی کا راستہ اختیار کریں گے۔

انھوں نے بنگال کے فرقہ وارانہ فساد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہاں جو کچھ ہوا وہ ایک طرفہ نہ تھا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ شروعات پاکستان میں ہوئی ہو۔ لیکن اس کے بعد مغربی بنگال اور آسام میں جو کچھ ہوا اسے بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ نہرو جی نے کہا کہ میں نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے مسلسل چھ دن تک بات چیت کرکے اس کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی۔ اور ہم نے ایک معاہدہ تیار کیا۔ اس کے خلاف بطور احتجاج کے ہماری کابینہ کے دو وزیروں نے استعفا دیدیا۔ ان کا خیال تھا کہ مجھے سمجھوتہ نہ کرنا چاہیئے تھا۔ نہ اس کے لئے بات چیت لیکن میں پوچھتا ہوں کہ اس کے علاوہ دوسرا راستہ کیا تھا اب رہی جنگ وہ تباہی کا باعث ہوتی۔ دوسرے اب ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ ہم نے ایک بیرونی طاقت کے خلاف گاندھی جی کے بتلائے ہوئے راستہ پر چل کر آزادی حاصل کرلی۔ اور اب جبکہ ہم آزاد ہو گئے ہیں۔ ہم وہ راستہ چھوڑ کر جنگ کا راستہ اختیار کریں گے جو آپ کے لئے بھی مفید ہو اور ملک کے لئے بھی مفید۔

ہمیں آزادی حاصل کئے ہوئے ڈھائی سال ہوئے اس درمیان ہمیں بڑی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن پھر بھی ہم نے کچھ تعمیری کام بھی کئے ان میں کچھ بہار میں بھی کئے گئے۔ جن کے دیکھنے کے لئے ہم یہاں آئے ہیں۔ لیکن اسی تعمیری کاموں کے لئے امن و امان کی سخت ضرورت ہے۔ بغیر امن کے کوئی کام عوام کی بھلائی اور ترقی کا نہیں کیا جا سکتا

پنڈت نہرو نے کہا کہ ہم نے بند کے پاس کام کرنے والے مزدوروں سے پوچھا کہ وہ کس چیز کے لئے کام کر رہے ہیں لیکن وہ کوئی جواب نہ دے سکے۔ جب تک کام کرنے والے یہ نہ سمجھیں کہ بند سے ان کو کتنا بڑا فائدہ ہوگا۔ اور اس کا اثر ان کی زندگی پر کیا پڑے گا۔ اس وقت تک وہ پوری مستعدی اور جذبہ کے ساتھ کام نہیں کر سکتے۔

انھوں نے کانگریس کارکنوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آزادی کے بعد سے وہ اپنے راستہ سے بھٹک گئے ہیں اور وہ ذاتی مفاد کے لئے معمولی معمولی جھگڑوں میں الجھنے لگے ہیں۔ ان باتوں سے انھوں نے نہ صرف اپنے کو بدنام کر دیا ہے بلکہ اس ادارہ کو بھی بدنام کیا ہے جس سے ان کا تعلق ہے۔ اگر انھوں نے یہ باتیں نہ چھوڑیں تو ملک رفتہ رفتہ کمزور ہو جائے گا۔ اور اس کے بہت برے نتائج ہوں گے۔

وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے مزدوروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ مزدوروں کو یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ سب کام حکومت ہی کرے گی۔ صحیح نہیں۔ انہیں خود اپنے پیروں پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور حکومت کی امداد کرنا چاہیئے۔ ان کا فرض صرف یہ نہیں ہے کہ وہ صرف ووٹ دے کر حکومت بنادیں۔ اور خاموش بیٹھ رہیں۔ بلکہ ان کو ملک کے تعمیری کاموں میں پوری طرح حصہ لینا چاہیے۔

تجارتی معاہدہ میں عوام کی ضروریات کا لحاظ!

بمبئی ۲۳ اپریل معلوم ہوا ہے کہ ہند اور پاکستان کے تجارتی سمجھوتہ کے مطابق ہندستان کو پاکستان سے ترکاریاں، مچھلی اور پھل ملیں گے۔ ان چیزوں پر کسی کا درآمدی برآمدی محصول نہ لگایا جائے گا۔ اور نہ تبادلہ زر کی کوئی پابندی عائد ہوگی۔ ان چیزوں کے بدلے میں ہندستان پاکستان کو صابن اور دیا سلائی، کم آمدنی کے آدمیوں کے آسانی کے پیش نظر تجارتی معاہدے میں ان اشیاء کا تبادلہ شامل کیا گیا ہے۔ اس تجارتی معاہدے کے بموجب مشرقی بنگال کا جوٹ بورڈ کلکتہ جوٹ مل ایسوسی ایشن کو کچے جوٹ کی آٹھ لاکھ گانٹھ دے گا جس کی قیمت ۱۵ کروڑ روپیہ ہوگی۔ پاکستان کی رقم ریزرو بنک آف انڈیا میں جمع رہے گی۔

پاکستان ہندستان سے سوتی کپڑا، فولاد، سرسوں کا تیل، دوائیں اور جوٹ کی چیزیں لے گا جس کی قیمت ۱۵ کروڑ روپیہ کے اندر اندر ہوگی۔

جوٹ کے علاوہ پاکستان بقیہ اشیاء نجی حساب سے خریدے گا۔ پاکستان میں جو تاجر ہندوستان کا یہ مال خریدے گا۔ وہ پاکستان اسٹیٹ بنک سے ہندستانی روپیہ طلب کرے گا۔ اسٹیٹ بنک اس سلسلہ میں ریزرو بنک آف انڈیا کی طرف رجوع کرے گا۔ اور ریزرو بنک پاکستان کی رقم میں سے اس کی ادائیگی کر دے گا۔

ڈکسن کو کشمیر میں ہر طرح کا اختیار

کراچی ۲۴ اپریل۔ آج سہ پہر کو جب پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان کراچی کے ہوائی اڈے پر ہوائی جہاز کے ذریعہ سے اترے تو انھوں نے بتایا کہ حفاظتی کونسل نے سر اوون ڈکسن کے ذمہ جو کام دیا ہے۔ ہم اس کام کی تکمیل میں انھیں ہر طرح کی امداد دیں گے۔ سر ظفر اللہ خان نے بتایا کہ سر اوون ڈکسن کا سب سے اہم کام کشمیر سے فوجوں کے ہٹانے کا معاملہ طے کرنا ہے اس سلسلہ میں جو معاہدہ ہوا ہے کہ سر ڈکسن کو حسب منشا اس کی تشریح و توضیح کا پورا حق ہوگا۔ ہندستان اور پاکستان کے درمیان اس تشریح پر اختلاف ہے۔

جھولا

(از جناب سید علی عباس حسینی صاحب)

رادھا اپنی سکھی کے ساتھ پنگھٹ پر کھڑی تھی دونوں اپنے اپنے گھڑے بھر چکی تھیں۔ دونوں اپنی اپنی ڈیوڑھ سیٹ کے کندھوں پر لٹکا چکی تھیں۔ دونوں کو گھر جانا چاہیئے تھا۔ بیلوں کو پانی دینا تھا بھینسوں کو ناند پر لگانا تھا، چوکا کرنا تھا، برتن باسن مانجھنا تھا۔ چولہے میں آگ جلانا تھی۔ ساس نندوں کے لئے چوکی موٹی روٹیاں اور اربر کی ابالی دال پکانا تھی۔ پر ڈوبتا ہوا سورج کچھ ایسی چمک دمک دکھا رہا تھا اور اس کی سنہری کرنیں دھان کی ہری ہری کیاریوں میں یوں پڑی ہوئی تڑپ رہی تھیں کہ جی لوٹ پوٹ ہوا جاتا تھا۔ دونوں ہی نویلی دلہنیں ساس نندوں کی تیز سی چلنے والی زبانوں کا ڈر بھول اور گھر کے سارے کام کاج بھلی۔ وہ یہ تو نہ سمجھ سکتی تھیں کہ کون سی بات جو انھیں جھونپڑی کی کالی کوٹھری میں جانے سے روکتی تھی۔ پر اتنا انھیں بھی جان پڑتا تھا کہ گھر بیٹھنے پر جی نہیں چاہتا ہے اسی لئے وہ کنوئیں پر ٹھلیا رکھے آپس میں مل کے اس نئے گانے کو دہرا رہی تھیں۔ جو انھوں نے کل گاؤں کے ٹھاکر کے یہاں سنا تھا۔

ٹھاکر جی نے نیا نیا بیاہ کیا تھا۔ ٹھکرائن بڑی سندر تھیں بڑے بڑے لمبے بال آٹھ انگل چوڑی پوڑی چکلا ماتھا چاند سا۔ ستواں ناک طوطے کی ٹھوڑی بڑی بڑی آنکھیں ہیرو آم کی پھانکیں۔ چھوٹا سا دہانہ جیسے کھلتی ہوئی کلی ٹھوڑی پر گڈھا۔ اس میں کالا تل مانو جیسے کنول میں بھونرا۔ سارا بدن سڈول سانچے میں ڈھلا ہوا۔ بوٹی بوٹی کسی ہوئی۔ اس پر ہنس مکھ ملنسار کوئی اکڑ نہیں پر جاسے بھی ٹھٹول کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں جب ہوتا چھیڑ چھاڑ کے سب کو ہنساتیں اور آپ بھی ہنستی تھیں۔

کل رادھا اور اس کی سکھی انھیں ٹھکرائن کے یہاں بیگار میں گئی تھیں۔ گیہوں بنانا تھا۔ اور دال پھٹکنا تھی۔ دن بھر ٹھکرائن ان کے ساتھ رہیں لگی رہیں۔ اور انھوں نے ایسی ایسی باتیں کیں کہ ہنسی کے مارے ان کے پیٹ میں بل پڑ پڑ گئے۔ انھوں نے ہنسی ہنسی میں ایک گیت بھی سنایا تھا۔ ایک تو گیت ہی اپنی جگہ پر بہت اچھا تھا۔ اس میں جو باتیں کہی گئی تھیں وہ رادھا کا من ہرے لیتی تھیں۔ اس لئے اور بھی کہ جب سے گونا کر کے وہ آئی تھی۔ اس نے میاں کا منہ نہ دیکھا تھا۔ وہ کلکتہ کی بنگل میں اپنے کام پر لگا ہوا تھا۔ یہ اس سے بچھڑنے پر کڑھتی تھی۔ اس کے درشن کے لئے ترستی تھی۔ اسی لئے ٹھکرائن کا گیت رادھا کے کلیجے میں بان سا چبھ گیا تھا۔ وہ تڑپتی اور پھڑپھڑاتی تھی۔ پر اسے یہ گہری گھڑی کلیجے کا سوسنا ہی بنا تا تھا۔ دوسری بات جس نے اس گیت کو اچھا بنا دیا تھا۔ وہ ٹھکرائن کی وہ دھن تھی جس میں انھوں نے اسے گایا تھا۔ انھوں نے کچھ ایسے سریلے لہجے اور ڈھنگ سے آنکھیں مار مار کے اور تالیاں بجا بجا کے اس گیت کو گایا تھا۔ کہ رادھا کی رانی آنکھیں بھر آئی تھیں۔ اور کلیجہ میں ٹیس ہونے لگی تھی۔ اسکا بھی جی چاہنے لگا تھا کہ وہ اپنے منہ سے یہ گیت اپنے پیارے کو سنائے۔ اور یوں سنائے کہ وہ اپنی رادھا کے پریم سے متوالا ہو جائے۔ اور یہ مان جائے کہ اس کے بھاگ ہی تھے جو اسے رادھا سی بیوی ملی۔

اسی لئے وہ گھڑے کو کنوئیں پر رکھے اپنی سکھی سے اس گیت کی دھن پوچھتی جاتی تھی۔ اور اسی کے ساتھ اپنا گلا بھی ملاتی جاتی تھی۔ دونوں گانا نہ جانتی تھیں اور ٹھکرائن کی دھن توڑ مروڑ کے کچھ سے کچھ ہو گئی تھی پر دونوں کے گلے میں رس تھا۔ اور دونوں ہی پریم سے متوالی تھیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے۔ وہی اکیلی منہ گاتی تھیں ان کا روپا یا رویان گا رہا تھا۔ کہ پیپل کے پیڑ پر چہکنے والی چڑیاں جیسے ہو گئی تھیں۔ اور آم کے پتوں میں چھپی ہوئی کوئل اپنی کوک بھول گئی تھیں گیت یہ تھا۔

ایک جھولا ڈالا میں نے
گنگا کے گھاٹ پر
گنگا کے گھاٹ پر
کالی کالی بدلیاں رے
جھولے کا مرا جھولنا
جھولے کا مرا جھولنا
ایک جھولا ڈالا میں نے
سیاں کی گود میں
سیاں کی گود میں
گوری گوری بہیاں رے
سیاں سے مرا روٹھنا
سیاں سے مرا روٹھنا

رادھا کو اس گیت کا پچھلا ٹکڑا بہت بھاتا تھا۔ وہ چاہتی تھی چاندنی رات ہو۔ اکیلا ہو۔ ٹھنڈک ہو۔ اس کا سیاں ہو۔ اور وہ۔ گلے میں باہیں پڑی ہوں اور وہ یوں گائے کہ اس کی بوٹی بوٹی پھڑکتی ہو۔ اس کی آنکھیں ان کے چرنوں میں لوٹتی ہوں۔ اور اس کا کلیجہ ان کے مکھڑے پر سے نچھاور ہوتا ہو۔ وہ اپنی دھن میں مگن یہی باتیں سوچتی جاتی تھی۔ اور سکھی ساتھ لہرا لہرا کے گاتی جاتی ہو کہ اس کی سکھی نے چھیڑنے کے لئے رک کے ٹوکا۔ سکھی تم سکھ کے کیا کرو گی۔ کس کو سناؤ گی۔ تمہارے میاں تو پردیس میں ہیں۔

رادھا کو ایسا جان پڑا جیسے کسی نے کلیجے میں گھونسہ مار دیا۔ وہ کانپنے لگی۔ یوں کانپنے لگی جیسے وہ پتی جو ڈال سے ٹوٹ کر نیچے آرہی ہو۔ اس نے گانا چھوڑ دیا۔ وہ پیلی پڑ گئی۔ اس نے ہونٹ چاٹے۔ پھر سکھی کو دیکھا۔ وہ مسکرا رہی تھی۔ جو سکھ میں ہوتا ہے۔ وہ دکھ والوں کو چوٹ دیتے نہیں جھجکتے۔ ایسا کرنا اسے ہنسی کھیل۔ جان پڑتا ہے۔ رادھا کی سکھی نے بھی یہ بات ہنسنے ہی کہی تھی۔ اس کا میاں تو گھر ہی پر تھا۔ اس نے رادھا کے دکھ کو کیا پڑی تھی۔ اسی لئے جب رادھا نے اسے گھور کے دیکھا تو وہ مسکرا رہی تھی۔ اس مسکراہٹ نے رادھا پر بجلیاں گرائیں۔ وہ پھر کانپی۔ ایسے کانپی جیسے وہ چڑیا کانپتی ہے جو بوندیں چھوٹتے ہی سن کے اپنے گھونسلے میں سمٹی سمٹائی بیٹھی ہو۔ ساتھ ہی رادھا رانی نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور دیر تک دیکھا۔ وہیں جہاں بچھڑوں کا ملانے والا سب کچھ میٹھا دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے چپکے گھڑا اٹھایا۔ اور جھونپڑی میں چلی گئی۔ وہاں پہنچتے ہی ساس کی ڈانٹ سننا پڑی۔ وہ بھلا کہاں چوکنے والی تھی۔ پر رادھا نہ منہ سے بولی اور نہ سر سے کھیلی۔ منہ سیئے چپکی چوکے برتن میں لگ گئی۔ نند نے جب چھیڑا اور ساس کی دیکھا دیکھی چپ سادھے پر ناک بھوں چڑھائی جب بھی نہ بولی۔ یہاں تک کہ ساس جو ایک ہی بگڑی تھی۔ کوسے کاٹنے لگی اور آپ ہی آپ جل کے بولی۔ اس موئی کو بڑا گھمنڈ ہے۔ جب تو سبھی کہ میں اپنے بیٹے کا دوسرا بیاہ نہ کر ڈالوں۔

رادھا تو اس گھڑی یہ بھی پی گئی۔ پر جب سارا گھر کھا پی کے سو گیا اور وہ برتن باسن دھو مانجھ کے دکھ کے اپنے پلنگ پر لیٹی تو سکھی کی بات اور ساس کی بات دونوں ایک لڑی میں آکے جڑ گئیں۔ گانا کس نے سیکھا۔ سیاں کے لئے۔ سیاں کہاں تھا؟ کلکتہ میں اس کے پاس کیوں نہیں آتا۔ ساس کا بیٹا تھا اس کا دوسرا بیاہ ہوگا۔ اس پریم پر سوکن آئے گی۔ چھاتی پر مونگ دلی جائے گی۔ کون سہہ سکتا ہے۔ ؟ اب گھبراہٹ بڑھی گھر کاٹے کھانے لگا۔ چھوٹا سا مٹی کا دیا ٹمٹما رہا تھا۔ اس پاس نندوں کا پلنگ تھا۔ لڑکے چھاتیوں سے لگے ہوئے تھے۔ پر وہ سب بھی ایسے کٹھور تھے جیسی ان کی ماں کسی میں بھولا پن نہیں تھا۔ ×

× سرہانے ساس کا پلنگ تھا۔ اس کے خراٹوں نے اور ناک میں دم کر رکھا تھا۔ اس کی بھولی بھالی ناک ابھرتی اور پچکتی تھی۔ اس کا بے دانت کا منہ ڈکوں کا سا منہ رہ رہ کے کھلتا تھا۔ اور خر خر کی سیٹی بج رہی تھی۔ رادھا کا یہی جی چاہتا تھا کہ گھر سے بھاگ جائے۔ پر ڈرتی تھی۔ اپنا دیس نہ تھا۔ جانے بوجھے لوگ نہ تھے۔ نہ جانے کوئی کیا کہے کیا سمجھے وہ اسی الجھن میں پھنسی ہوئی تڑپ تڑپ کے کروٹیں لے رہی تھیں کہ پپیہے کو بھی چھیڑ سوجھی۔ اور اس نے پی کہاں پی کہاں کہہ کے اپنے پیارے کو پکارا۔ رادھا سارا ڈر بھول گئی۔ پلنگ سے تڑپ کے اٹھی۔ اور جھونپڑی سے نکل کے ادھر چلی جدھر سے پپیہے نے ہانک لگائی تھی۔ وہ یوں ہانپتی کانپتی بھاگی جارہی تھی کہ جیسے کوئی ڈراؤنی چیز اس کے پیچھے بڑے بڑے دانت نکالے دھمکاتی ڈراتی ہنکاتی چلی آرہی ہو۔ اور اس کی جان پپیہے کے پاس ہی پہنچنے میں بچتی ہو۔ اور کیوں نہ ہو۔ ادھر آگ تھی ادھر ٹھنڈک ادھر سوکن کی باتیں ادھر پیار کی پکار۔ وہ یوں ہی لپکی ہوئی جارہی تھی کہ اسے کوئی آتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ سہم کر ایسے ٹھٹک گئی جیسے چلتی ہوئی بیر بہوٹی آہٹ پاتے ہی ٹھٹک کے رک جاتی ہے۔ اس نے گھبرا کے جھونپڑی کو دیکھا۔ وہ کالی کالی دکھائی دیتی تھی۔ اور ساس کے خراٹے یہاں تک سنائی دیتے تھے پھر اس نے آنے والے کو دیکھا۔ اندھیرے میں منہ نہ دکھائی دیا۔ پر پاؤں کی آہٹ پہچانی ہوئی جان پڑی۔ اس کی سانس پھولنے لگی۔ اس کے نتھنوں پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں جھلکنے لگیں۔ اس کے بدن میں ایک سنسنی سی جان پڑی۔ وہ تھرائی۔ یوں تھرائی جیسے کلی پھول بننے میں تھراتی ہے۔ وہ بلا سوچے سمجھے آگے بڑھنے لگی دو چار بھلانگ میں وہ آنے والے سے ایک ہاتھ پرے رہ گئی۔ اس نے جھجک کے پوچھا کون؟

رادھا نے ہلکی سی چیخ لی۔ اور وہ آنے والے کی گود میں ہو رہی۔ اس کا جھولا پڑ گیا تھا۔ وہ روٹھے ہوئے سیاں کو منا رہی تھی۔

چٹگانگ اور کراچی میں سمندری سروس

کراچی ۲۴ اپریل پاکستان کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ کراچی اور چٹ گانگ کے درمیان مسافروں کی آمد و رفت کے لئے سمندری سروس باقاعدہ طور پر شروع کی جارہی ہے۔ دونوں بندرگاہوں کے جہازوں کو بہتر اور زیادہ کارگزار بنانے کی بھی کوشش کی جائے گی۔ وزارت تجارت کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ برٹش اسٹیم نیوی گیشن کمپنی کو جہازوں کے چلانے کا لائسنس دے دیا گیا ہے۔ پہلا جہاز ۲ مئی کو روانہ ہوگا۔

ڈاکٹر راجندر بابو نہرو کی کا بجٹ سی گفتگو

دھنباد ۲۳ اپریل معلوم ہوا ہے کہ صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد اور وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے مغربی بنگال کے گورنر ڈاکٹر اے این کاٹجو سے آسن سول میں تقریباً آدھ گھنٹہ گفتگو کی۔

پنڈت نہرو مسٹر لیاقت علیخان سے مشورہ کرنے کراچی پہونچ گئے

کشمیر کا مسئلہ بھی زیر بحث آئے گا!

دو لاکھ کے مجمع کی طرف سے پرجوش استقبال

کراچی ۲۶ اپریل۔ آج دوپہر کو وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو پاکستان کے وزیراعظم مسٹر لیاقت علی خان کی دعوت پر دہلی سے یہاں پہونچے پنڈت نہرو یہاں اقلیتوں کے بارے میں حالیہ ہند و پاکستان معاہدہ پر عملدرآمد کے متعلق صلاح و مشورہ کرنے آئے ہیں۔

پنڈت نہرو نے دہلی سے کراچی تک کا سفر صدر کے ڈکوٹا ہوائی جہاز پر کیا۔ جس پر ہندستان کا ترنگا جھنڈا اور پاکستان کا ہلالی جھنڈا دونوں لہرا رہے تھے۔ پاکستان میں مقیم لنکا اور ہندستان کے ہائی کمشنروں اور پاکستان کے محکمہ خارجہ کے افسروں سے ملاقات کرنے کے بعد پنڈت نہرو مسٹر لیاقت علی خان کے ہمراہ سوا بارہ بجے گورنمنٹ ہاؤس روانہ ہوگئے۔ جہاں وہ اپنے دو روزہ دورہ کے سلسلہ میں قیام کریں گے۔

موری پور کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ غالبًا ہم لوگ کشمیر کے مسئلہ پر بھی غور کریں گے۔

ایک سوال کے جواب میں کہ کیا آپ لوگ کشمیر کے مسئلہ پر بھی غور کریں گے؟ پنڈت نہرو نے کہا کہ غالبًا ہم لوگ اس مسئلہ پر غور کریں گے لیکن اس کے ساتھ انھوں نے یہ بھی کہا کہ یہ نہیں تبلا سکتا ہوں کہ آیا ہم لوگ متروکہ جائداد کے مسئلہ پر بھی بات چیت کریں گے یا نہیں۔

وزیراعظم ہندستان نے کہا کہ میرا یہ دورہ سماجی اور سیاسی دونوں قسم کا ہے۔ آگے چل کر پنڈت نہرو نے کہا کہ سرکاری حیثیت سے میں پاکستان کے دارالسلطنت میں پہلی مرتبہ آیا ہوں۔ اس سے قبل دسمبر ۱۹۴۵ء میں کراچی آیا تھا۔ اخبار نویسوں کے ایک سوال کے جواب میں پنڈت نہرو نے یہ بھی تبلایا کہ دونوں وزرا اعظموں میں صلاح و مشورہ کے متعلق کوئی ایجنڈا تیار نہیں ہوا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں پنڈت نہرو نے تبلایا کہ ان کا یہ سفر کافی آرام سے گذرا۔ سوال کیا گیا کہ کراچی میں دہلی کے مقابلہ میں زیادہ گرمی ہے اس کے جواب میں پنڈت نہرو نے کہا کہ کراچی کے موسم کے بارے میں بعد کو تبلاؤں گا۔

جس وقت پنڈت نہرو ہوائی اڈہ سے گورنمنٹ ہاؤس روانہ ہوئے تو دس میل کے لمبے راستہ پر ہر طبقہ کے دو لاکھ مرد عورتیں اور بچے ان کا خیر مقدم کرنے کے لئے جمع ہوگئے تھے جو سخت دھوپ کے باوجود ان کے انتظار میں کھڑے تھے۔ پنڈت نہرو کے ہمراہ ایک سیاہ کار میں وزیراعظم لیاقت علی خان تھے۔ یہ کار گورنر جنرل کی طرف سے بھیجی گئی تھی۔

مسز اندرا گاندھی اور مسٹر فیروز گاندھی بیگم لیاقت علی خان کے ساتھ کار میں تھے۔ پنڈت نہرو پاکستانی عوام کی طرف سے اس خیر مقدم سے بے حد متاثر ہوئے۔ وہ ہوائی اڈہ سے گورنمنٹ ہاؤس تک برابر مسکرا مسکرا کر ہاتھ جوڑ کر خیر مقدم کرنے والوں کو سلام کرتے رہے۔

گورنمنٹ ہاؤس پہونچنے پر پنڈت نہرو کا گورنر جنرل پاکستان خواجہ ناظم الدین نے استقبال کیا جس کے بعد ہندوستان کے وزیراعظم سے گورنر جنرل کے عملہ والوں کا تعارف کرایا گیا۔ اس کے بعد گورنر جنرل اور دونوں وزرائے اعظم نے چند منٹ غیر رسمی گفت و شنید کی۔

گورنمنٹ ہاؤس میں بیگم ناظم الدین نے مسز اندرا گاندھی کا خیر مقدم کیا۔ آج ۶½ بجے شام سے دونوں ملکوں کے مسائل کے بارے میں رسمی گفت و شنید شروع ہوگی۔ یہ گفت و شنید اس ڈنر کے وقت تک جاری رہیگی جو گورنر جنرل کی طرف سے پنڈت نہرو کے اعزاز میں دیا گیا ہے۔ — سہ پہر کو پنڈت نہرو پاکستان کے بانی قائد اعظم محمد علی جناح کے مزار پر گئے۔ اس کے بعد وہ تھوڑی دیر کے لئے ہندوستانی ہائی کمشنر کے دفتر گئے۔ جہاں انھوں نے دفتر کے عملہ والوں سے گفت و شنید کی۔ جب پنڈت نہرو ہائی کمشنر کے دفتر سے گورنمنٹ ہاؤس واپس ہو رہے تھے۔ تو ایک بڑے مجمع نے ان کا خیر مقدم کیا۔ شام کے وقت گورنمنٹ ہاؤس میں دونوں وزرائے اعظموں نے کافی دیر تک صلاح و مشورہ کیا۔ اس گفت و شنید میں کسی اور نے شرکت نہیں کی۔

اس سے قبل صبح کے وقت محکمہ امور خارجہ کے اڈیشنل سکریٹری مسٹر ایس دت نے پاکستان کے محکمہ خارجہ کے سکریٹری مسٹر اکرام اللہ سے صلاح و مشورہ کیا۔

پاکستان مسلم لیگ کے صدر چودھری خلیق الزمان کل پنڈت نہرو سے ملاقات کریں گے۔

پنڈت نہرو کے اعزاز میں گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین نے جو ڈنر کیا تھا۔ اس میں سو مہمان شریک تھے۔ جن میں سفارتی عملہ کے اراکین۔ حکومت پاکستان کے وزرا، گورنر سندھ اور ان کے وزرا بھی شریک تھے۔

راجہ جی کو برطانیہ کی دعوت

نئی دہلی ۲۶ اپریل معلوم ہوا ہے کہ سابق گورنر جنرل ہند مسٹر سی راجگوپال اچاری کو حکومت برطانیہ نے اپنے مہمان کے طور پر انگلستان مدعو کیا ہے۔

جناح کے مزار پر جواہر نے پھول چڑھائے!

کراچی ۲۶ اپریل۔ آج جواہر لال جی جناح مرحوم کے مزار پر تشریف لے گئے۔ اور پھول چڑھائے۔ ان کے ساتھ ان کی صاحبزادی اندرا گاندھی بھی تھیں۔ انھوں نے بھی پھول چڑھائے۔ پھول چڑھانے کے بعد جواہر لال جی اور ان کے سب ساتھی احترامًا ایک منٹ تک کھڑے رہے۔

جواہر لال جی نے مزار پر جو ہار چڑھایا تھا اس میں ایک کارڈ پر از جواہر لال نہرو لکھا تھا۔ اور سیاہ فیتے سے بندھا ہوا تھا۔

صوبائی وزرائے اعظم کی کانفرنس

نئی دہلی۔ ۲۶ اپریل۔ آج صوبوں کے وزرائے اعظم اور صوبہ کانگریس کے صدروں کی وہ کانفرنس جو کل ہند کانگریس کے صدر ڈاکٹر پٹابھی سیتا رمیہ نے بلائی تھی نو قراردادوں کو منظور کرنے کے بعد ختم ہوگئی۔ یہ سب قراردادیں منصوبہ بندی سے متعلق ہیں۔

آج کے اجلاس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں نائب وزیراعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل نے تقریر کی۔ انھوں نے کہا کہ آپ سب لوگ مل کر عملی قدم اٹھائیے اور اس بات کا تہیہ کیجئے کہ آپ ان تجویزوں کو عملی شکل دیں گے۔ اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو ماضی کی بہت سی ناکارہ منصوبہ بندیوں میں ایک منصوبے کا اور اضافہ ہو جائے گا۔

درگاہ خواجہ صاحب میں ۲۵ ہزار

مسلمانوں نے نماز ادا کی

نئی دہلی ۲۶ اپریل۔ آج جبکہ عرس کا آخری دن ہے۔ تیسرے پہر کو درگاہ خواجہ صاحب میں تقریبًا ۲۵ ہزار مسلمانوں نے نماز ادا کی۔ جو ہندستان کے مختلف حصوں سے آئے تھے۔ پاکستان سے بھی سو مسلمانوں کا ایک جتھہ زیارت کے لئے آیا ہوا ہے جو کل شام کو پاکستان واپس جائے گا۔

ڈان میں جواہر لال نہرو

کراچی ۲۶ اپریل۔ پاکستان کے اخباروں نے آج جواہر لال نہرو کے تذکرے میں اپنے بہت سے قیمتی کالم صرف کئے ہیں۔ ڈان نے تو آج بارہ کالم جواہر لال کی سوانح عمری اور کارناموں پر صرف کئے۔ اس میں جواہر لال جی کی کتابوں خاص کر دریافت ہند کا بہت اچھے الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ مہاتما گاندھی کے خدمات پر روشنی ڈالی ہے اور کہا ہے کہ اس مقدس ہستی کے سچے شاگرد اب جواہر لال ہیں۔ اور ان کے پریم کی شمع کو روشن کئے ہوئے ہیں۔

سندھ آبزرور نے لکھا ہے کہ اس وقت دنیا کے سیاست دانوں میں بہت کم ایسے ہیں جو جواہر لال کے ہم پایہ کہے جا سکتے ہیں

اس نے نہرو لیاقت معاہدہ کی بہت تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ اس کامیابی پر کروڑوں انسانوں کی مسرتوں کا دارومدار ہے۔ اردو اخباروں نے جواہر لال جی پر ایڈیٹوریل لکھے ہیں۔ اور ان میں ان کی تعریف کی ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ پاکستانی اخباروں نے اس طرح جواہر لال جی کا تذکرہ کیا ہے۔

کلکتہ کی جوٹ ملیں پھر کھل گئیں

کلکتہ۔ ۲۶ اپریل۔ انڈین جوٹ ملز ایسوسی ایشن کی زیادہ تر ملیں دس دن کی تعطیل کے بعد پھر کھل گئیں۔ ان میں کام کرنے والوں کی تعداد تقریبًا تین لاکھ ہے۔

اقلیتوں کا ترکِ وطن روکنے کیلئے یو-پی کانگریس کا اقدام

لکھنؤ ۲۰ اپریل ۔ یو-پی کانگریس کمیٹی ایک اور کیمپ علی گڈھ میں کھول رہی ہے۔ جہاں سے فرقہ واریت کے خلاف پروپیگنڈا کیا جائے گا تاکہ اقلیت کے لوگوں کا اتنی کثیر تعداد میں پاکستان کی طرف نقل وطن کرکے جانا رک جائے۔ اور انہیں ضروری امداد بہم پہونچائی جاسکے۔

اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ صوبائی کانگریس کمیٹی اسی قسم کا ایک کیمپ ۲۰ مارچ سے شاہجہاں پور میں کھول چکی ہے۔ جہاں دس ایم ایل اے پندرہ کانگریسی کارکن کچھ پی آر ڈی کے افسر فرقہ وارانہ اتحاد قائم کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اس کی کوشش کر رہے ہیں کہ اقلیت کے لوگوں میں اعتماد پیدا ہو جائے۔

اس کیمپ پر صوبائی کانگریس اب تک ڈھائی ہزار روپیہ خرچ کر چکی ہے۔

لائق علی اور انکی کابینہ کیخلاف مقدمہ

حیدر آباد ۔ ۲۵ اپریل ۔ حیدر آباد کے سابق وزیر اعظم مسٹر لائق علی اور ان کے ساتھیوں کے مقدمہ کی سماعت کے لئے جو مخصوص عدالت قائم کی گئی ہے اسکی آج نشست ہوئی ۔ عدالت نے حکم دیا کہ فرد جرم کی نقلیں ہر مجرم کو دی جائیں ۔ اس مقدمہ میں سترہ مجرمین ہیں جن میں سید قاسم رضوی اور لائق علی کابینہ کے کچھ اراکین ہیں ۔ عدالت نے ۱۱ اپریل کو بقیہ چار مجرمین یعنی میر لائق علی ان کی کابینہ کے دو ممبران نواب معین نواز جنگ اور اکرام اللہ اور حیدر آباد کے سابق سکریٹری سید تقی الدین کے خلاف وارنٹ بلا ضمانت جاری کیا ہے۔

سہ مقصدی قرار داد منظور

نئی دہلی ۲۵ اپریل ۔ صوبائی وزرائے اعظم اور صوبائی کانگریس کے لیڈروں کی کانفرنس میں آج شام کو ایک سہ مقصدی قرار داد منظور کی گئی ہے ۔

جلسہ کی صدارت یو-پی کے وزیر اعظم پنڈت گووند ولبھ پنت کر رہے تھے ۔

اس قرار داد میں کانگریس کی طرف سے ایک سال کے اندر اندر عملی جامہ پہنایا جائے گا ۔

قرار داد میں کہا گیا ہے کہ کانگریس کا نصب العین ملک میں عدم تشدد اور پر امن طریقوں سے ایک جمہوری اور ایک غیر طبقہ داری نظام قائم کرنا ہے ۔ ایک ایسا نظام جس میں ہر شخص سے سماجی معاشی اور سیاسی انصاف کیا جائے گا ۔

اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جو پروگرام بنایا گیا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ ۱ ۔ ایک ہمہ گیر متوازن معیشت کی نشو ونما ۔ ۲ ۔ پیداوار کی معقول تنظیم ۔ ۳ ۔ معیار زندگی کی بلندی ۔ پر زور دیا جائے اور عمل کیا جائے ۔

فرانسیسی نو آبادی میں رائے طلبی

پانڈیچری ۲۵ اپریل ۔ فرانسیسی ہند کے سرکاری گزٹ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ حکومت فرانس نے فرانسیسی ہند کی حکومت کو مجاز کیا ہے کہ وہ جنوبی ہند کی فرانسیسی نو آبادیوں میں رائے طلبی کا انتظام کرے ۔

شمالی افریقہ میں بغاوت

لندن ۔ ۲۵ اپریل ۔ شمالی افریقہ میں فرانسیسی حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کرنے کی سازش کے افشا ہو جانے کے بعد اب تک ۱۵۰ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔ اور اسلحہ کے کئی ذخیروں پر قبضہ کر لیا گیا ہے ۔

مہاراج کماری کی شادی

۷۴ کنیزیں جہیز میں

جودھپور ۲۵ اپریل ۔ پنجر کو جو شادی مہاراجہ جودھپور کی ہمشیرہ اور اروناگئے یوراج کے درمیان ہوئی اس میں مارواڑی رواج کے مطابق جہیز میں ۷۴ کنیزیں دلہن کو دی گئی ہیں ۔ اس کے علاوہ جہیز کی قیمت ۱۵ لاکھ لگائی گئی ہے ۔

دولہا کے قلعہ کے خاص پھاٹک پر پہونچنے کے وقت مہاراجہ کی ماں نے دس ہزار روپیہ لٹایا اور دولہا کو ۳۱ توپوں کی سلامی دی ۔

مشرقی بنگال کے پناہ گزینوں

کے لئے نیا قصبہ

نئی دہلی ۲۵ اپریل ۔ حکومت ہند کے ایک نئے قصبہ کے بسانے جانے کی اجازت دے دی ہے جس پر ساڑھے ۲۷ لاکھ روپیہ صرف کیا جائے گا ۔ اور جس میں مشرقی پاکستان کے پناہ گزین آباد کئے جائیں گے ۔

پناہ گزینوں کیلئے ۳۱ ہزار ٹن سامان

نئی دہلی ۲۵ اپریل ۔ حکومت ہند کی وزارت امداد وبحالی نے مختلف صوبوں کو پناہ گزینوں کے لئے مکانات تعمیر کرانے کی غرض سے ۳۱ ہزار ٹن عمارتی سامان دینے کا اعلان کیا ہے ۔ یہ سامان لوہے سمنٹ اور ٹین کی چادروں وغیرہ پر مشتمل ہوگا ۔

اس سامان کا سب سے بڑا حصہ مغربی بنگال آسام بہار اڑیسہ اور تری پورہ کو دیا جائے گا ۔ اس لئے کہ یہاں کے پناہ گزینوں کے لئے اس سامان کی فوری ضرورت ہے ۔

لندن ۔ آئرلینڈ کے سابق وزیر اعظم مسٹر ای ڈی ویلرا نے آج اس بات پر افسوس کیا کہ جب ہندوستان کو اپنے کاموں کی تکمیل کے لئے مسٹر نہرو جیسے کسی شخص کی ضرورت ہوئی تو وہ دوسرے عالم کو سدھار گئے

کمیونزم کا مقابلہ کرنے کیلئے پروگرام

واشنگٹن ۲۵ اپریل ۔ صدر ٹرومین نے آج اس سہ نکاتی پروگرام کو بیان کیا جسے وہ امریکہ اور ساری دنیا میں کمیونزم کے خلاف استعمال کریں گے ۔ صدر ٹرومین نے کہا کہ کمیونزم کے خلاف لڑنے کے دو طریقے ہیں ۔ ایک غلط اور دوسرا صحیح ۔ اور امریکہ صحیح طریقہ اختیار کر رہا ہے ۔ ہم نے اس کے لئے جو پروگرام بنایا ہے ۔ اس میں تین چیزیں شامل ہیں ۔ ۱ ۔ ہم خود اپنی دفاع مضبوط کر رہے ہیں ۔ اور دنیا کی تمام آزاد قوموں کی مدد کر رہے ہیں تاکہ وہ کمیونسٹوں کے ظلم کا موثر مقابلہ کر سکیں ۔ ۲ ۔ ہم اپنی جمہوریت کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ ہم خود اپنے اہل وطن اور دنیا کے دوسرے ملکوں کے باشندوں پر یہ ثابت کر سکیں کہ جمہوریت سے بہتر آج تک انسان نے کوئی طریق حکومت معلوم نہیں کیا ہے ۳ ۔ ہم اس ملک میں جہاں کہیں کمیونسٹ تخریب دیکھتے ہیں اس کا مقابلہ کرنے کے لئے خاموشی سے لیکن موثر طریقہ پر کام کر رہے ہیں ۔

THE SADAQAT KANPUr

ESTD. 1925

REGD. No.
A 406

رجسٹرڈ نمبر ۱۷۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن سنبھلی)

ہفتہ وار
صداقت

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
سالانہ رعایتی ۶ روپیہ
ششماہی ۳/۸ روپیہ
سہ ماہی ۲ عشر
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL. 51 No. 18 | KANPUR SATURDAY 6th MAY 1950

کانپور شنبہ ۶ مئی سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۱۸ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۹ھ | جلد ۵۱ نمبر ۱۸

ادبیات

کیا کہنا

(از جناب سروش عسکری طباطبائی لکھنوی)

تمام داغ ہے ماہِ تمام، کیا کہنا
یہ دستِ ناز، یہ لبریز جام کیا کہنا

نوید لذتِ شربِ مدام کیا کہنا
پیام اور یہ دلکش پیام کیا کہنا

وفورِ جوشِ مئے لالہ فام کیا کہنا
بہک رہا ہوں باندازِ جام کیا کہنا

شراب و شعر کے پردے میں دعوتِ عرفاں
صلائے خاص، باندازِ جام کیا کہنا

فضائے دہر ہے سرشار ذرہ ذرہ مست
شرابِ عشق کے کیفِ تمام کیا کہنا

وہ ابتدائے محبت وہ چاندنی راتیں
وہ عکسِ حُسن وہ ماہِ تمام کیا کہنا

عروجِ حُسن کا حسنِ عروج ارے توبہ
شباب اور شبابِ تمام کیا کہنا

سجے سجائے ہوئے تیز دشنۂ مژگاں
اور اُسپہ تیغِ نگہ بے نیام کیا کہنا

چمن چمن گل و ریحاں روش روش جنت
بہار جوشِ طرزِ خرام کیا کہنا

شکستِ دل کا گماں تک نہ ہو سکے دل کو
نظر اُٹھانے میں یہ اہتمام کیا کہنا

لطیف معنیِ رنگیں جمیل طرزِ ادا
نگاہِ شوق کا حسنِ کلام کیا کہنا

اچھل رہی ہے مُصفا شرابِ حسن و جمال
چھلک رہا ہی محبت کا جام کیا کہنا

ہوا نہ روح کو احساس پائمالی کا
دُہائی ہے مرے نازک خرام کیا کہنا

وہ بیقرار رہے جس نے بیقرار کیا!
فریبِ ولولۂ انتقام کیا کہنا!

دنیائے اسلام

اردن و مشرقی فلسطین کا الحاق عربوں کو مضبوط کریگا

قاہرہ ۲۰ مئی مصر کے معمر سیاستداں اسمعیل صدقی پاشا نے آج سلطنت اردن میں مشرقی فلسطین کی حمایت کی صدقی پاشا پہلے مصری ہیں جنھوں نے شاہ عبداللہ کے اس اقدام سے اتفاق کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میرے خیال میں یہ اقدام مشرقی فلسطین کی خواہشات کے مطابق ہے۔ ان لوگوں نے حالیہ انتخابات میں حصہ لیا ہے اور اب وہ وزیر اعظم تر اردن کی حکومت میں حصہ دار ہیں۔" صدقی پاشا نے اردن شام اور عراق کی یونین (اتحاد) کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔ شمال میں ایک مضبوط عرب ملک کی موجودگی اور جنوب میں مصر کی وجہ سے حکومت اسرائیل مزید توسیع کر سکیگی۔" انھوں نے کہا اسرائیل سے معاہدہ امن کا مطلب مشرق وسطیٰ کی سیاسی مضبوطی ہے۔ اس لئے اس کا خیر مقدم کرنا چاہیئے۔

شاہ عبداللہ عرب لیگ سے تعلق نہ رکھیں گے

قاہرہ ۳۰ اپریل اردن کے شاہ عبداللہ نے عمان میں مصری اخبار المصری کے ایک نمائندے سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ چاہے عرب لیگ کا وجود باقی رہے چاہے نہ رہے وہ اس سے کوئی تعلق نہ رکھیں گے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اردن کی معاشی ناکہ بندی کو ختم کر دیا جائے گا۔ اور عظیم تر شام کی تحریک کو خیر باد نہ کہا جائے گا۔ مصریوں کے متعلق شاہ عبداللہ نے کہا یہ افریقی لوگ عرب کے مسائل کو بہ خوبی سمجھنے سے قاصر ہیں وہ عرب مشرق وسطیٰ کی قیادت کے طالب معلوم ہوتے ہیں۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا جلسہ ۲ مئی کو ہوگا جس میں عرب فلسطین کی اردن میں شمولیت کا مسئلہ زیر غور آئے گا۔

لیگ اردن کے فعل کو تسلیم کرلیگی

قاہرہ یکم مئی۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کل فلسطین کے عرب علاقے کے اردن میں شامل کئے جانے کے مسئلہ پر غور کرنے والی تھی لیکن اب یہ مسئلہ ۱۰ مئی کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ عرب لیگ کے سکریٹری عزام پاشا نے کہا کہ یہ مسئلہ عراق کی درخواست پر اس لئے ملتوی کیا گیا ہے کہ کل بغداد میں شاہ فیصل کی سالگرہ کا جشن منایا جائیگا لیکن عرب سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ عراق نے محض اس لئے بحث کو ملتوی کرایا ہے کہ کہیں لیگ میں پھوٹ نہ پڑ جائے۔ لیگ کونسل نے اپنے حالیہ اجلاس میں فیصلہ کیا تھا کہ اگر اردن مشرق فلسطین کو اپنی ریاست میں شامل کرے تو اسے نکال دیا جائے لیکن یہاں کے لوگوں کے نزدیک اغلب ہے کہ سیاسی کمیٹی شاہ عبد اللہ کے فعل کو تسلیم کرلے اور کوئی نازک صورت نہ پیدا ہونے دے۔

درہ دانیال اور سوویٹ روس

انقرہ ۲۷ اپریل۔ عوامی پارٹی کے ترجمان اخبار الس نے اپنے اداریہ میں مسئلہ درہ دانیال کے متعلق سوویٹ روس اخبار ریڈ اسٹار کے دلائل کا جواب دیا ہے۔ الس نے سوویٹ روس کے اس دعوے کو غیر معقول قرار دیا ہے کہ بحیرۂ اسود پر خلاف قوموں بلغان اور اس کے آس پاس کی بسنے والی قوموں کا کنٹرول ہونا چاہیئے۔ اخبار مذکور نے روس کی اس پالیسی کو مسولینی کی بحیرہ روم ہمارا ہے۔ والی پالیسی سے تشبیہ دی ہے۔ اور لکھا ہے کہ درہ دانیال کے متعلق زار کی جو پالیسی تھی سوویٹ روس بھی اسی پر اب تک عمل کر رہا ہے۔

اخبار مذکور نے اعلان کیا ہے کہ ترکی نے معاہدہ منٹرو کے مطابق اپنی ذمہ داری کو اب تک پورا کیا ہے۔ اور آئندہ بھی ایسا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس معاہدہ پر نظر ثانی معاہدے کی شرائط کے مطابق ہی کی جا سکتی ہے۔ اگر ترکی نے برطانیہ اور امریکہ کیساتھ اشتراک کیا ہے تو اس نے اپنی آزادی کے مفاد کے لئے ایسا کیا ہے۔

مصر کا ایران سے احتجاج

طہران ۲۹ اپریل مصر کی طرف سے ایران کو ایک تحریر موصول ہوئی ہے جس میں پوچھا گیا ہے کہ اس نے اسرائیل کی حکومت کو کیوں تسلیم کر لیا ہے۔ ایران نے ادارہ اقوام کو ذریعہ اس سلسلہ میں مراسلت کی تھی اور اس کا اعلان ۱۵ اپریل کو کیا تھا۔

اردن کے لئے نئے سکے

عمان۔ اردن کے لئے نئے سکوں کے ذریعہ پارسل لندن سے موصول ہوئے ہیں۔ نئے نوٹوں کے دس ڈبے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہونچ گئے ہیں۔ جولائی سے نئے سکے جاری کر دئے گئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جان پر تو حق عزم مستقل میں ہے

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت ہفتہ وار کانپور

جلد ۱۰ | کانپور شنبہ ۶ مئی سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۸

اخباروں کی صحیح رہنمائی پر مسرت کا اظہار

(نئی دہلی ۴ مئی) پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندستان نے پاکستان و ہندستان کے ایڈیٹران کانفرنس کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے آج کہا کہ ہند و پاکستان کو صرف دوست ہی نہ رہنا چاہیے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ان کو متحد ہونا چاہیے کیونکہ اس کے خلاف کوئی اور رویہ دونوں ملکوں کے لئے بہت ہی خطرناک ہوگا۔

پنڈت نہرو نے کہا معمولی سمجھ کی بات ہے کہ ہند و پاکستان کے درمیان تنازعہ کا جاری رہنا سخت ترین مضرت کا باعث ہو سکتا ہے اور ممکن ہے کہ یہ دونوں ملک ایک نسل کے لئے بے کار ہو جائیں اور ایسی ترقی رک جائے جو ان کو ایشائی اور عالمی معاملات میں نمایاں بنا سکتی ہے۔ ہند و پاکستان جغرافیائی تاریخی اور کلچری لحاظ سے اس طرح ایک دوسرے سے مربوط ہیں کہ ان کو فطری طور پر ایک دوسرے کے ساتھ اشتراک کرنا چاہیے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اگر ہم پر کوئی عذاب نازل ہونے والا نہ ہوا تو یہی ہوگا۔

ہند سمجھ سکتے ہیں کہ ہند و پاکستان ایک ہی خارجی پالیسی پر عمل کر کے عالمی معاملات میں ایک اہم اور نمایاں پوزیشن حاصل کر سکتے ہیں لیکن اگر وہ ایک دوسرے کے مخالف رہے تو ان کی ہمت گھٹ جائے گی۔ اور وہ کوئی نمایاں حیثیت نہ حاصل کر سکیں گے۔

دہلی پیکٹ کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم ہندستان نے کہا کہ وہ بالکل آتش فشاں کے دہانہ پر جا کر رک گئے تھے۔ اور وہاں سے واپس ہوئے ہیں۔ اس گفتگو کا عام فضا اور پریس پر کافی اثر پڑا حالانکہ سب اخباروں کے رویہ میں تبدیلی نہیں ہوئی پیکٹ بہت اہم ہے لیکن سمجھوتہ ہو جانا سمجھوتہ سے زیادہ اہم تھا۔

ہمیں اپنی اقلیتوں میں اعتبار اور اکثریت میں احساس پیدا کرنا ہے کہ ایسا کرنا صرف ان کی ذمہ داری اور فرض ہی نہیں ہے بلکہ مذہب پرستی کے لحاظ بھی ان کو یہی کرنا چاہیے۔ ورنہ ان کو تکالیف برداشت کرنا پڑیں گی۔ اگر ہم اکثریت کے دل میں یہ احساس پیدا کر سکیں کہ اقلیت کی حفاظت ان کے خود مفاد کے لئے فرض ہے اور اقلیتوں کے دل سے خوف دور ہونا چاہیے۔ اور وہ چھوٹی چھوٹی باتیں جو سوئی کی طرح چبھو دیتی ہیں ختم ہونا چاہیئے۔ تو حالات بہت بدل جائیں گے۔

وزیر اعظم نے اس کانفرنس کو ایک اہم موقعہ بتلاتے ہوئے کہا کہ پریس عوامی زندگی میں بڑی اہم جگہ رکھتا ہے اور حکومت کی پالیسی پر اثر انداز ہوتا ہے دہلی پیکٹ سے دونوں ملکوں کے پریس کے رویہ پر گہرا اثر پڑا ہے۔ اور عوام جو گھبرائے ہوئے تھے ان کو اس سمجھوتہ سے کافی اطمینان ہے کیوں کہ وہ کسی ایسی چیز کا سہارا چاہتے تھے جو ان میں سلامتی کی ذہنیت خوف سے آزادی اور ذہنی سکون پیدا کر سکے۔ اور عوام کی یہ خواہشات صحت مندی کی علامت ہیں حالانکہ دونوں ممالک کے تمام مسائل ابھی حل نہیں ہوئے ہیں۔

آج ایشیا کے تمام ممالک میں (جن میں ہند و پاکستان بھی شامل ہیں) عوامی ضرورتوں کو پورا کرنے کی بڑی اہمیت ہے۔ ہند و پاکستان کے لئے سب سے اہم مسئلہ اپنے باشندوں کے لئے کھانا کپڑا اور جائے رہائش فراہم کرنا ہے لیکن ہند و پاکستان کے درمیان ایک ذہنی جنگ چل رہی ہے۔ حکومت پریس اور عوام کو سمجھنا چاہیے کہ کیا دونوں ممالک کے درمیان یہ تنازعہ مستقل رہنا چاہیے۔ کیا ان کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ جھگڑا لابدی ہے۔ اور اس کے لئے تیاری کرنا چاہیئے۔ یا یہ کہ ایسا نہیں ہے۔ ایسی جو چیز نہیں ہونی جس سے بچنا چاہیئے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اگرچہ ہم میں تقسیم ہوگئی ہے۔ اور ہم ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ ہو گئے ہیں لیکن ہمارے جغرافیائی۔ تاریخی اور کلچری تعلقات بنیادی طور پر اس قدر زیادہ ہیں کہ آج تعصب اور قتل غارت کے باوجود بھی بنیادی چیز باقی رہ جائے گی جو ان تمام چیزوں پر حاوی ہوگی۔

بنگال کے حالیہ ہنگامہ کا حوالہ دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ جو طاقت بھی اقلیتوں کو اپنی جگہ سے ہٹانا چاہتی ہو اسے روکنا چاہیئے۔ عام طور پر رہائش کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے حکومت مکانات لے لیتی ہے لیکن اس قسم کی باتوں سے پورے ماحول پر اثر پڑتا ہے۔ اب ایسے حالات پیدا کرنا چاہیئے کہ لوگ سلامتی کے ساتھ واپس جا سکیں۔ یہ خیال کرنا تو عبث ہوگا کہ تمام تخلیہ کنندگان واپس جائیں گے۔ لیکن اگر لوگوں کو امن و سلامتی کا یقین ہو جائے تو کافی تعداد واپس جائے گی۔

اخباروں کو حالات کم کر کے نہیں دینا چاہیئے۔ بلکہ اس طرح دینا چاہیئے جس سے عوام کی معلومات میں اضافہ ہو۔ لیکن ایسی باتیں نہ لکھنا چاہیئے جو اقلیتوں کو ڈرانے والی ہوں۔

متروکہ جائداد اور نہروں کے پانی کے تنازعہ کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ جائداد کو زندگی پر ترجیح دے کر اس کو جھگڑے کی بنیاد نہیں بنانا چاہیئے۔

وزیر اعظم نے یہ امید ظاہر کی کہ ایڈیٹر اپنے اخباروں کے ذریعہ مسائل کو حل کرنے میں اثر انداز ہوں گے۔ اور اقلیتوں کے دل سے احساس عدم تحفظ اور خوف کو دور کرنے میں مدد دیں گے۔ ایڈیٹروں کا یہ فرض ہے کہ وہ ہند و پاکستان کے درمیان رکاوٹوں کو دور کر دیں۔ ان دونوں ممالک میں اخبار نویسوں اور نامہ نگاروں کی آمد و رفت کا ایک مستقل نظام ہونا چاہیئے اور اس معاملہ میں جو رکاوٹیں ہیں ان کو ختم ہونا چاہیئے۔ تاکہ دونوں ممالک کے اخبار نویس مل کر ایسا ماحول پیدا کر سکیں جو دونوں ممالک کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔

تقریر کے آخر میں پرزور تالیاں بجیں اور آل انڈیا ایڈیٹران کانفرنس کے صدر مسٹر سری نواس نے پنڈت نہرو کا کانفرنس میں شرکت کے لئے شکریہ ادا کیا۔

خواجہ شہاب الدین کی تقریر

(نئی دہلی ۴ مئی) وزیر داخلہ پاکستان مسٹر شہاب الدین نے پاکستان و ہندستان کے ایڈیٹران کی ایک مشترکہ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ دہلی پیکٹ ہندستان اور پاکستان کی تاریخ میں ایک نئے دور کا آغاز ہے جو باہمی سمجھوتہ اور اشتراک کی طرف لے جاتا ہے۔ اور دوستی کی ابتدا حالیہ تجارتی گفتگو کی کامیابی سے ہوتی ہے۔ خواجہ شہاب الدین نے کہا کہ اس نئی خیر سگالی اور خوش فہمی کو برقرار رکھنے کے لئے کچھ طریقے اختیار کرنا پڑیں گے۔ تاکہ یہ ختم نہ ہو اور اسے دشمن طاقتیں تباہ نہ کر سکیں دہلی پیکٹ پر مکمل طریقے سے عمل کرنے کے لئے ہمیں دونوں ملکوں میں رائے عامہ تیار کرنا پڑے گی۔

انہوں نے کہا کہ اقلیتوں کے ساتھ ناانصافی کی مذمت کرنا ہر ایماندار پرخلوص اور خدا سے ڈرنے والے انسان کا فرض ہے اس سلسلہ میں دونوں ملکوں میں رائے عامہ کو تیار کرنا چاہیئے اور پریس حکومت اور عوام کو یہ قطعی طے کرنا چاہیئے کہ اقلیتوں کے ساتھ ناانصافی کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے۔ دوسری طرف اقلیتوں کو اپنے ملک کا مکمل طور پر وفادار رہنا چاہیئے اور اس کے وقار و ترقی کے لئے کام کرنا چاہیئے۔ ہندستان یا پاکستان کی اقلیتوں کے لئے دوسرے ملک سے مدد لینا بالکل غلط ہے ہمیں استقلال و ہمت سے کام لے کر اس عفریت سے لڑنا چاہیئے۔ جو ہمارے قومی امن و خوشحالی کو تباہ کر دینا چاہتا ہے۔

خواجہ شہاب الدین نے حالیہ ہنگاموں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حالات اس قدر خراب ہو گئے تھے کہ قتل و غارت کا ہونی دور گور رو کنے کے لئے زبردست کوششوں کی ضرورت تھی اور یہ بھی خوشی کی بات ہوئی کہ دونوں ممالک کے لیڈروں نے موقع کی نزاکت کا احساس کر کے مشترکہ طور پر ایسا سمجھوتہ کیا جو آئندہ کے لئے بہت خوشگوار نتائج کا باعث ہو سکتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہندستان پاکستان کے وزراء اعظم تمام پر امن لوگوں کی مبارکباد کے سزاوار ہیں کیوں کہ انہوں نے تعصب غلط فہمی اور ذاتی وقار کی زنجیریں توڑ دیں۔ دہلی اور کراچی میں ان دونوں ہستیوں کی ملاقات کو تمام دنیا میں اعلیٰ سیاست کا زبردست مظاہرہ کہا گیا ہے۔

خواجہ شہاب الدین نے کہا۔ ہمارے ممالک میں پریس آزاد اور رائے عامہ کو بنانے میں اسی کا ہاتھ بہت ہے ہمیں امید ہے کہ ہمارے ممالک کی تاریخ میں اس نازک موقع پر اخبارات دونوں حکومتوں کی حمایت کریں گے۔ اور دونوں وزرائے اعظم سے اشتراک کر کے دہلی پیکٹ کو کامیاب اور دونوں ممالک کے رشتۂ دوستی کو مضبوط کرنے میں مدد دیں گے معمولی جرائم بلکہ فرقہ وارانہ ہنگامے ہر وقت ہر ملک میں ہوتے رہتے ہیں۔ ہمارے اخباروں کو موجودہ موقع پر دوہرے فرائض ادا کرنا ہے۔ ان کو غیر ذمہ دارانہ گپ اور شر انگیز افواہوں سے قطع کر کے سچے واقعات معلوم کرنا ہے۔ اور اچھی صحافت کے اصولوں کا نفاذ کر کے مبالغہ آمیزی مقامی پارٹی بندی جذبات عامہ کو اشتعال دلانے اور حالات کی خیالی یا من گھڑت رپورٹ سے احتراز کرنا ہے۔ حالات کو ٹھنڈے دل سے صاف طور پر ایمانداری سچائی اور فراخدلی کے ساتھ دیکھنا ہے۔

خواجہ شہاب الدین نے ہند و پاکستان کے اخبارات کے موجودہ رویہ پر اظہار کیا اور کہا کہ وہ دونوں ممالک میں امن و اتحاد کے قیام کے لئے مناسب کوششیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے دہلی کے ایک اخبار کے حوالہ سے کہا کہ حکومت اور پریس دونوں مل کر عوام میں دوستی اور خیر سگالی کے رشتے مضبوط کر سکتے ہیں۔

مسٹر دیواکر کی اپیل

(نئی دہلی ۴ مئی) مسٹر آر۔ دیواکر وزیر انچارج محکمہ اطلاعات و نشریات ہندستان نے ہند و پاکستان ایڈیٹران کانفرنس کے مشترکہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ نئے جمہوری نظریات کو عوام میں پھیلانے کے لئے اخبار بہت کچھ کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ پر جوش اور اثباتی رویہ اختیار کریں۔ اور صرف اسی پر قناعت نہ کریں کہ وہ فرقہ وارانہ اشتعال نہ پھیلائیں گے۔

مسٹر دیواکر نے یہ رویہ اختیار کرنے کے لئے مخصوص طور پر ہندستانی زبانوں کے اخبارات سے اپیل کی کیوں کہ وہ یہ عوام تک پہونچتے ہیں۔

ہندستان و پاکستان سمجھوتہ کے بعد دونوں ممالک میں جو تبدیلی ہوئی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اطلاعات نے یہ توقع ظاہر کی کہ یہ تبدیلی نفسیاتی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اس سے قبل حالات بہت ابتر ہو گئے تھے لیکن اب مسائل کو حل کرنے کے لئے دروازہ کھل گیا ہے۔ اور امید ہے کہ دونوں ممالک آئندہ مسائل کو پر امن طریقہ پر آپس کے اشتراک سے طے کریں گے۔

پریس کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر دیواکر نے کہا کہ جس طرح دونوں ممالک میں آپ نے نہرو لیاقت سمجھوتہ کی حمایت کی ہے وہ قابل تعریف ہے۔ اسوقت دونوں ملکوں میں حکومت اور عوام اور پریس کا ایک ہی مقصد ہے۔ جو عوام کا مفاد ہے۔ اور دونوں ممالک میں ایسے تعلقات قایم کرنا ہے۔ جو مستقل امن و خوشحالی کا باعث ہوں۔

یہ صحیح ہے کہ جب تک دونوں ممالک کے عوام کی ذہنیت اور تعلقات میں تبدیلی نہیں پیدا ہوتی اس وقت تک حکومتیں اور پریس اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جہاں جہاں ہنگامہ ہوا ہے وہاں لوگوں نے غلط فہمی میں مبتلا ہو کر بہت سی حرکتیں کی ہیں۔ اور نہایت ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کے خیالات میں تبدیلی ہو جو غیر فرقہ وارانہ جمہوری اور غیر مذہبی ہونا چاہیئے۔

مذاہب کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر دیواکر نے کہا کہ ہر مذہب اس کے پیرو کے لئے اچھا ہوتا ہے۔ اور ہر جگہ مذہب کلچر

یوم مئی

یکم مئی کو کانپور میں یوم مئی کے سلسلہ میں کالج اور اسکولوں اور ملوں وغیرہ میں تعطیل رہی۔ ہند مزدور سبھا کے ایک جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر راجہ رام شاستری ایم ال اے نے بین الاقوامی اتحاد پر اپنے یقین کا اظہار کیا اور مزدوروں سے سیاسی و اقتصادی دونوں حیثیتوں سے منظم ہونے کی اپیل کی۔

لینن پارک میں ریڈیکل سوشلسٹ پارٹی کے زیر انتظام ایک عام جلسہ میں مزدور لیڈروں کی رہائی۔ قیمتوں کے کم نے وغیرہ کے متعلق مطالبے کئے گئے۔

نسل اور فرقوں میں اختلافات ہوتے ہیں۔ لیکن جمہوریت کا تقاضہ ہے کہ ان تمام باتوں کے باوجود آپس میں خیر سگالی دلحاظ رہے۔ معاشی سیاسی اور شہری معاملات میں حقوق اور ذمہ داریاں مساوی ہونا چاہیئے سچی جمہوریت میں فرقہ وارانہ یا مذہبی اقلیت کا کوئی سوال نہ ہونا چاہیئے جب تک کوئی شہری یہ محسوس نہ کرے کہ حکومت اور اس کے افسر اس کے مذہب یا فرقہ کی وجہ سے اسے مساویہ پوزیشن نہیں دیتے۔ اس وقت تک برتری اور کمتری کا احساس رہتا ہے۔

یہ کہنا بالکل صحیح ہوگا کہ پریس عوام کو نئے جمہوری نظریات کی تعلیم دینے کے لئے بہت کچھ کر سکتا ہے۔ جس کے لئے پریس کو فرقہ وارانہ اور نسلی امتیازات کو نظر انداز کر کے بلند ہونا چاہیئے۔

مرکزی کابینہ کی از سر نو تشکیل

مرکزی کابینہ میں مسٹر کے ایم منشی اور مسٹر ہری کرشن مہتاب کو شامل کر لیا گیا ہے۔ اور مسٹر کے سی راجگوپال اچاری سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ دہلی آکر نئی کابینہ میں میں شامل ہو جائیں امید کی جاتی ہے کہ وہ اس درخواست کو منظور کر لیں گے۔

ڈاکٹر جان متھائی اس بات پر راضی ہو گئے ہیں کہ اس مہینے کے آخر تک قلمدان وزارت کو سنبھالے رکھیں گے۔

مسٹر جے رام داس دولت رام اور مسٹر موہن لال سکسینہ اسوقت تک اپنے عہدوں پر باقی رہیں گے جب تک ان کے عہدوں کو پر کرنے کے لئے دوسرے آدمی نہیں مل جاتے۔ کابینہ میں اس وقت جو وزراء حکومت اور نائب وزراء ہیں وہ بدستور باقی رہیں گے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے دستور کے مطابق ۵ مئی کو اپنا اور اپنے رفقاء کار کا استعفی صدر کے سامنے پیش کیا۔ اس کے صدر نے پنڈت جواہر لال نہرو کے مشورہ سے نئے وزرا مقرر کئے جن کے نام یہ ہیں۔ ا۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ مولانا ابو الکلام آزاد ڈاکٹر جان متھائی۔ سردار بلدیو سنگھ۔ جگ جیون رام ۶۔ رفیع احمد قدوائی۔ امرت کور۔ ڈاکٹر بی آمبیدکر۔ این وی گیڈگل۔ این گوپال سوامی آئینگر۔ جے رام داس دولت رام ہری کرشن مہتاب۔ کے ایم منشی۔

مندرجہ ذیل حضرات کو نائب وزیر بنایا گیا ہے۔

سی سی بسواس۔ موہن لال سکسینہ۔ کے سنتھانم۔ آر آر دیواکر۔ ستیہ نرائن سنہا۔ خورشید لال اور ڈاکٹر بی وی کیسکر۔

ڈاکٹر جان متھائی نے کابینہ سے علیحدگی کا فیصلہ کر لیا ہے وہ فی الحال پنڈت نہرو کے اصرار سے اس مہینے کے آخر تک کام کرنے پر راضی ہو گئے ہیں۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اتر پردیش کے وزیر اعظم پنڈت گووند ولبھ پنت ڈاکٹر جان متھائی کی جگہ وزیر مالیات ہوں گے۔ مگر یوپی والے یہ نہیں چاہتے کہ پنڈت پنت کو مرکزی کابینہ میں لے لیا جائے۔

زمینداری فنڈ

کانپور الہ آباد اٹاوہ فتحپور اور فتحگڑھ ضلعوں میں ۲۰ اپریل تک خاتمہ زمینداری فنڈ میں ایک کرور ۶۸ لاکھ ۷۸ ہزار ۱۵۹ روپیہ وصول ہوا ہے

لیبر ویلفیر اسکیمیں ملتوی

گورنمنٹ دیلفیر ڈپارٹمنٹ کی تقریباً آدھی درجن اسکیموں کو جن کا تخمینہ تقریباً ایک لاکھ روپیہ کے قریب تھا۔ یوپی گورنمنٹ نے فی الحال ملتوی کر دیا ہے یہ اسکیمیں مختلف لیبر ویلفیر مرکزوں کی تنظیم دواخانوں کے نرسنگ تعلیم بالغان کے مرکزوں کے کھولے جانے کے متعلق تھیں۔

کانگریس پنچایت انتخابات

شہر اور ضلع کانگریس پنچایتوں کے انتخابات ۲۰ اور ۲۵ مئی کے درمیان ہونگے۔ نامزدگی کے کاغذات ۱۵ مئی کو داخل کئے جائیں گے۔ ڈاکٹر جے این گیرولا اور مسٹر اقبال کرشن کپور شہر اور ضلع کے لئے بالترتیب ریٹرننگ افیسر مقرر کئے گئے ہیں

انسداد جرائم سوسائٹی

آل انڈیا کرائم پریونیشن سوسائٹی کا کانپور کے لئے خزانچی اور فائنس سکریٹری مسٹر بھلولالا ذ الیائنس انجینئرنگ کمپنی کانپور کو مقرر کیا گیا ہے ۸ مئی ۷ بجے شام کو برکلے ہاؤس میں انسداد جرائم کے متعلق ایک فلم شو ہوگا جس میں سری پی پورنا نند ورما پریسیڈنٹ آل انڈیا کرائم پریونیشن کی طرف سے اہل شہر کو بلایا گیا ہے۔

کانپور میں پناہ گزین

مغربی پاکستان سے آنے والے پناہ گزینوں کی تعداد جو رجسٹر ہو گئے ہیں ۲۲۴۸۰ ہے اس میں ۱۷۳۱ اشخاص کو یوپی گورنمنٹ نے ۱۹۴۸ء اور ۱۹۴۹ء کے درمیان ۱۲ لاکھ ۴۵ ہزار ۵۰۰ روپیہ قرض دیا ہے پچھلے چار مہینوں میں ایک بڑا احاطہ کے علاوہ جس میں ۳۰ خاندانوں کی گنجائش ہے ۲۰ مکان بھی پناہ گزینوں کو دئے گئے ہیں۔

بنگال کے پناہ گزین واپس

مشرقی بنگال مرکزی ریلیف کمیٹی نے مشرقی بنگال کے ۶۸ پناہ گزینوں کے ایک گروہ کو اسبات پر آمادہ کر لیا ہے کہ وہ اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں کمیٹی کی تجویز ہے کہ بقیہ ۱۲۶ پناہ گزینوں کو عارضی کیمپوں اور آرامگاہوں میں لیا جائے کمیٹی نے چار یا پانچ من غلہ اور دوسری ضروریات زندگی کے علاوہ ریلیف کے کام کے لئے ۱۳ سو روپیہ بھی جمع کیا ہے۔

میونسپل ووٹر لسٹ

سری راجندر ناتھ ریٹرننگ آفیسر کانپور میونسپل نے مشتہر کیا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ کے ۱۵ وارڈوں کی ووٹر لسٹ ۵ مئی کو شائع کر دی جائے گی۔ اور اس کے متعلق ۵ مئی سے ۲۰ مئی تک درخواستیں ریٹرننگ افسر صاحب ۱۲ بجے دوپہر سے ۳ بجے تک کام کے دنوں میں وصول کریں گے

بھلاجی کا یوم غم

لالہ دھنی رام بھلا ایک زبردست شخصیت کے مالک اور بہت سی خوبیوں کے حامل تھے آپ کے انتقال سے لوگوں کو انتہائی تکلیف ہوئی ہے۔ اور ہر شخص آپ کے جدائی کو بری طرح محسوس کر رہا ہے۔ آپ کا یوم غم ۸ مئی شام کو بھلا گھر ۱۸ کالنڈ روڈ جہاں دنی میں منایا گیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ بھلاجی مرحوم کے دوست اور ان سے عقیدت رکھنے والے حضرات ان کی روح کی شانتی کے لئے خدائے عزوجل سے دعا کرنے کے لئے شریک ہوں گے۔ بھلا شو کمپنی کی طرف سے جو ایک اشتہار شائع ہوا ہے وہ ذیل میں درج ہے۔

بھلا خاندان صرف ہمارے آنجہانی پدر بزرگوار لالہ دھنی رام جی بھلا کی اولاد اور رشتہ داروں تک ہی محدود نہیں ہے اسمیں ہزاروں لوگ شامل ہیں آپ بھی شامل ہیں۔ ۲۶ اپریل کو جو غمناک واقعہ رونما ہوا اسکو بھولنا ممکن نہیں دکھائی دیتا۔ آنجہانی لالہ دھنی رام بھلا ہمارے لئے پوجیہ باپ تھے۔ اپنے کتنے ہی ساتھیوں کے لئے پوجیہ بھائی تھے۔ کتنے ہی بیوپاریوں کے لئے پوجیہ گورو تھے

سبدِ گل

کراچی کی پولیس نے ایک صاحب کو جو ۳۵ ہزار کی رشوت قبول کر رہے تھے چھاپا مار کر گرفتار کر لیا۔ لیکن یہ بات تو کچھ نہیں ہوئی۔ اس طرح تو بہت سے لوگ گرفتار ہو جاتے ہیں۔ خاص بات یہ ہوئی کہ پولیس نے ان کا رشوت لینے کا ایک فلم بھی تیار کر لیا۔ اور اس سے بڑی بات یہ ہوئی کہ ان کی بات چیت بھی ریکارڈ کر لی۔

فرانس نے ہیں جوڑ دو ۔ ایک ماہ تک مسلسل رقص کا مظاہرہ کیا۔ تو اس نے کس میں ایک ریکارڈ قائم کر دیا۔ ان ناچنے والوں کا ساتھ ساز ندے نہیں دے سکے۔ اس لئے گراموفون سے ریکارڈ بجا کر رقص کو تال سر پر برقرار رکھا گیا۔ ان رقص فرمانے والے کو ہر گھنٹہ کے بعد پندرہ منٹ کا آرام دیا جاتا تھا۔ بعض اصحاب فوراً نزدیک کی چارپائی پر دراز ہو جاتے تھے۔ اور بعض صرف آرام کر کے پھر رقص میں مصروف ہو جاتے تھے۔

اب تو رقص مسلسل کرنے والے لوگ ہمارے یہاں بھی پائے جاتے ہیں۔ جو مسلسل ناچتے ہی جاتے ہیں۔ لیکن وہ گراموفون پر نہیں سیاست کی تال پر ناچتے ہیں۔

---

۲۵ اپریل کو اسمبلی کے اجلاس میں ایک معزز ممبر نے ووٹ کے موقعہ پر دونوں طرف ۔۔ ٹ دیتے اور اور دونوں طرف دستخط کئے۔

جب ان سے پوچھا گیا تو انھوں نے بہت سادگی سے جواب دیا۔

میں نے ہاں کرنے والوں کو ایک طرف جاتے دیکھا تو بلا سوچے سمجھے ان کے ساتھ چلا گیا۔ اور ان کے رجسٹر پر دستخط کر دئے۔

پھر جب معلوم ہوا کہ میں نے غلطی کی ہے۔ تو اپنے دستخط کاٹ دئے۔ اور دوسری طرف یعنی نہیں کرنے والوں میں آکر ان کے رجسٹر پر دستخط کر دئے۔

چین کی ایک چالیس سالہ خاتون نے شادی کا ارادہ کیا ہے اور ساتھ ساتھ یہ بھی اعلان کیا کہ وہ اپنے شوہر کے تمام اخراجات کا بار اٹھائیں گی۔ خبر ہے کہ اس اعلان پر ان شوہروں کو جو شادی کے لئے آمادہ تھے بہت دکھ پہونچا۔

دراصل خاتون کو اعلان کرنے کا ڈھنگ نہیں آیا۔ ہندستان میں بھی یہی ہوتا ہے۔ لیکن ڈھنگ سے یہاں لڑکے والے لڑکی والوں سے پوچھتے ہیں کہ تم اپنی لڑکی کو کیا دوگے۔ اور پھر کچھ اتنا طلب کرتے ہیں کہ جو لڑکے کی زندگی بھر کفالت کرے۔

آکشے برہمچاری علیگڈھ میں

لکھنؤ۔ ۲ مئی۔ سوامی آکشے برہمچاری جو عوامی جمہوری محاذ کے قائم مقام کنوینر ہیں۔ اور جنھوں نے اس محاذ کے اجتماع کے موقعہ پر حال ہی میں لکھنؤ میں شیام لال صراف کی صدارت میں ہوا تھا۔ فرقہ وارانہ ہنگاموں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک جان باز دل بنایا ہے۔ کل صبح علیگڈھ اس غرض سے روانہ ہو گئے ہیں کہ وہاں کے حالات کا مطالعہ کریں۔ اور پھر یہ فیصلہ کریں کہ وہاں اکثریت کے دلوں میں اقلیت کے لئے جگہ پیدا کرنے اور اقلیت کو بھاگنے سے روکنے کے لئے کس طرح کام کرنا چاہیئے۔

اگر سوامی جی نے ضرورت سمجھی تو وہ وہاں کارکنوں اور سادھوؤں کو بلالیں گے۔ جو اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر فرقہ وارانہ فسطائیت کا مقابلہ کریں گے۔ سوامی آکشے برہمچاری نے گذشتہ جنوری میں بابری مسجد کے بارے میں برت رکھا تھا۔ اور پھر لال بہادر شاستری جی کے وعدہ کر لینے پر ملتوی کر دیا تھا۔

ادبِ لطیف

چاند کو دیکھکر

(ایک انگریزی نظم کا ترجمہ)

مظہرِ حزیں! کیا گردشِ لیل و نہار نے تیرے چہرے کی دلکشی و دلربائی ..... تجھ سے چھین کر ..... تجھے زرد بنا دیا ہے۔

بےکس مسافر! کیا تیرے تمام دوست و احباب تجھے تنہائی کی تاریک وادی میں چھوڑ گئے ہیں۔

اے حسن بے حجاب۔

کیا تاروں بھری دنیا میں تیرا کوئی مونس ہمدم نہیں۔

اے شعلہ نور

کیا تو بھی ..... میری طرح ..... کسی کی تلاش میں فضائے آسمانی پر بھٹک رہا ہے۔

مجسمۂ انتظار! غم کے آنسو نہ بہا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ ..... وہ بھری آنکھوں میں اشک کے نایاب موتی پناہ گزین ہوتے ہیں۔

کیا تجھے خبر نہیں؟

کہ یہ نازک و حسین پھول ..... جن پر تو ..... اپنی پرتو کی بارش کر رہا ہے ..... سخت پتھروں کے کلیجوں سے آگ پڑے ہیں۔

کم سے کم اخراجات میں انصاف حاصل کرنیکی سہولتیں

لکھنؤ ۳۰ اپریل۔ حکومت اتر پردیش عرصہ سے اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے کہ نظام عدل گستری میں اس طرح اصلاح کی جائے۔ اور قانونی کارروائیوں کو اتنا آسان بنایا جائے کہ معمولی آدمی بھی جلد سے جلد اور کم سے کم اخراجات پر انصاف حاصل کر سکے۔ اس کی چھان بین کرنے اور سفارشات کرنے کے لئے حسب ذیل اشخاص پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ آنریبل جسٹس کے این وانچو جج الہ آباد ہائیکورٹ الہ آباد (چیرمین) شری نعمت اللہ ریٹائرڈ جج الہ آباد ہائیکورٹ اور ایڈوکیٹ۔ لکھنؤ شری ٹیکا رام مصرا۔ سابق جج الہ آباد ہائی کورٹ لکھنؤ شری نصیر احمد بیگ گورنمنٹ ایڈوکیٹ الہ آباد ہائی کورٹ۔ شری گوپال جی مہروترا ایڈوکیٹ اور سی یو اسٹینڈنگ کونسل الہ آباد ہائیکورٹ الہ آباد ڈاکٹر پوشنگھ رکن پارلیمنٹ ڈین آف لا لکھنؤ یونیورسٹی۔ شری کے کے بھٹاچاریہ رکن پارلیمنٹ۔ الہ آباد یونیورسٹی۔ شری جرن سنگھ ایم ایل اے شری گوپال سروپ پاٹھک۔ ایڈوکیٹ۔ الہ آباد ہائیکورٹ۔ شری رام چندر گپتا ایم ایل سی۔ ایڈوکیٹ آگرہ۔ جوڈیشل سکریٹری حکومت اتر پردیش۔ ہری کے ایم رول ممبر پبلک سروس کمیشن اتر پردیش الہ آباد شری بج ایس چترویدی سول اور سیشن جج کانپور شری ایس این ایم ترپاٹھی کلکٹر گورکھپور۔ اور شری آر این شرما ایڈیشنل ڈپٹی سکریٹری حکومت اتر پردیش جوڈیشل ڈپارٹمنٹ ممبر سکریٹری کمیٹی جن باتوں کی تحقیقات کرے گی۔ ان میں وہ اسباب جن کی بنا پر مقدمات اور دوسری کارروائیوں کے فیصلہ میں تاخیر ہوتی ہے۔ ضابطہ کارروائی کے اصول اور دیگر امور جن سے بیجا مقدمہ بازی کی ہمت افزائی ہوتی ہے۔ اور فریقین پر زبردست اخراجات کا دباؤ پڑتا ہے اور عدالتوں کی تنظیم موجودہ عدل گستری میں مناسب اصلاح اخراجات میں کمی اور بیجا مقدمہ بازی کے بغیر انصاف کا حاصل کرنا مختلف قوانین ضابطہ دیوانی فوجداری اور دوسرے قوانین میں تبدیلیوں کے متعلق جیوری اور اسیسران کے طریقہ میں مزید توسیع عدالتوں میں دروغ حلفی کو کم کرنا کے متعلق غور اور سفارشات کرنا کمیٹی کے حدود اختیارات میں ہے۔

گوہاٹی۔ اخبار نویسوں کے پاکستانی وفد کے دو اراکین مسٹر یوسف افغان۔ اور مسٹر ابو سعید برمی آسام کا دورہ کر رہے ہیں۔

بچوں کی دنیا

قوت کہربائی یا بجلی

کمتبوں میں بعض لڑکے یہ کھیل کھیلا کرتے ہیں کہ کبوتر یا کسی اور جانور کا تازہ پر لے کر اس کو تختی یا سلیٹ پر رکھتے ہیں۔ ایک ہاتھ سے اس کی ڈنڈی دبا کر دوسرے ہاتھ کی انگلیاں جلدی جلدی اس کے اوپر چند بار رگڑتے ہیں۔ ایسا کرتے سے پر کا رواں رواں کھل جاتا ہے۔

اس وقت ایک باریک سوت کا ٹکڑا تھوڑی دور سے اس پر کو دکھائیں تو وہ دوڑ کر اس کو چمٹ جاتا ہی۔ اگر اس حالت میں پر کو دیوار سے لگا دیں تو اس کا ہر ایک ریشہ دیوار کو پکڑ لیتا ہے۔

تم پشمینے کو اون کے کپڑے یا خشک ہاتھ پر رگڑ کر سوت یا کاغذ کا ہلکا سا ٹکڑا اس کے قریب لاؤ، تو وہی تماشا نظر آئے گا جو پر کے رگڑنے سے نظر آتا ہی۔ یہی قوت مقناطیس میں ہوتی ہے۔ جو لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔

تم یہ تماشا دیکھ کر غالباً تعجب کروگے کہ یہ کیسا طلسم اور کیسا شعبدہ ہے حقیقت میں نہ تو یہ طلسم ہے اور نہ شعبدہ بلکہ یہ ایک قدرتی خاصہ ہے جس سے تم ناواقف ہو۔ اسی کو قوت کہربائی یا برق یا بجلی کہتے ہیں۔

اہل تحقیق نے دریافت کیا ہی کہ زمین و ہوا اور تمام اشیاء کے اندر دوان میں ہیں ایک نہایت لطیف چیز پھیلی ہوئی ہے لیکن ہر چیز میں وہ ظاہر نہیں ہوتی بلکہ بعض چیزوں میں کبھی کبھی اس کا جلوہ بڑی چمک دمک سے نظر آتا ہے۔ برق کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر وہ ایک سے میں زیادہ اور دوسری میں کم ہو اور وہ دونوں چیزیں متصل ہو جائیں تو فوراً ایک میں سے نکل کر وہ دوسری میں داخل ہو جاتی ہیں۔ تاکہ دونوں جسموں میں اس کی مقدار مساوی ہو جائے۔ جب اس کی موج رواں ہوتی ہے تو ایک چیز سے دوسری میں سرایت کرتی ہے۔ اسوقت ایک تیز، پتلی اور مہیب آواز پیدا ہوتی ہے۔

دو ایسے بادل جن میں برق کم و بیش ہو۔ قریب ہوتے ہیں تو چمک اور کڑک معلوم کرتے ہیں جسوقت بجلی ابر سے زمین پر کسی چیز میں یا زمین کی کسی چیز سے بادل میں داخل ہوتی ہے۔ تو یہی تماشا اسوقت بھی ظہور میں آتا ہے۔

اس قوت کی خاصیتیں زیادہ تر اسی صدی میں دریافت ہوئی ہیں۔ اور ان کے معلوم ہو جانے سے چند ایسے مفید اختراعات ہوئے ہیں جو انسان کے لئے بغایت کارآمد ہیں۔ تار برقی کا سا جال جو اب دنیا کے اکثر حصوں میں پھیلا ہوا ہے اور جس کے ذریعے سے دم کی خبریں دور دراز ملکوں کی معلوم ہو جاتی ہیں وہ اسی قوت کی برکت کا ظہور ہے۔

ایک اور آلہ ایجاد ہوا ہی جس کی وساطت سے سیکڑوں کوس تک آواز پہنچ جاتی ہے۔ اور باہم بات چیت ہو سکتی ہے۔ ایک اور آلہ ہے جس کے وسیلے سے آدمی کے الفاظ بجنسہ محفوظ رہتے ہیں۔ جب چاہو انھیں سے وہی بات سن لو جو برسوں پہلے کہی گئی ہو۔ وہ اسی قوت کی برکت کا ظہور ہے۔

ایک اور آلہ ایجاد ہوا ہے جس کی وساطت سے سیکڑوں کوس تک آواز پہنچ جاتی ہے اور باہم بات چیت ہو سکتی ہے۔ ایک اور آلہ ہے جس کے وسیلے سے آدمی کے الفاظ بجنسہ محفوظ رہتے ہیں۔ جب چاہو اس میں سے وہی بات سن لو۔ جو برسوں پہلے کہی گئی تھی بعض بیماریوں کے معالجہ میں بھی قوت برقی سے کام لیا جاتا ہے۔

غرض قدرتی خزانے انھیں معمولی چیزوں میں دبے پڑے ہیں جس قدر انسان ان سے وقوف و شعور حاصل کرتا ہے۔ اسی قدر فیض و فائدہ اٹھاتا ہی۔

پردۂ فلم

ہماری اسکرین کی فیشن ایبل آسامی

کلدیپ کور

(از جناب پی کے جوہر)

پردہ سیمیں پر (اور زندگی میں بھی) اکثر ایک ایسی فیشن ایبل لڑکی دیکھنے میں آتی ہے جو کہ کسی کلب میں چند ایک دلفریب رقص دکھا کر کسی شادی شدہ آدمی کا دل موہ لیتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ اس کی بیوی کی زندگی جہنم بن جاتی ہے۔ موجودہ ہندستانی ایکٹرسوں میں سے شاید ہی کوئی دوسری ہو جو کہ کلدیپ کور کی ایسی کردار کی اداکاری کو مات کر سکے!

کلدیپ کا چہرہ کافی خوبصورت ہے بڑی بڑی آنکھیں اور خوش نما ہونٹ مگر اس کا قدرے بدزیب ناک اور بڑھی ہوئی ٹھوڑی اس کی خوبصورتی پر گہن لگاتی ہے۔ اسی وجہ سے وہ سائیڈ پوز میں کچھ زیادہ دلکش دکھائی نہیں دیتی سرو قد گداز جسم اور باریک آواز۔ مگر وہ اسکرین پر خود نہیں گاتی۔ سکس اپیل کافی ہے۔

کلدیپ نے سب سے پہلا اہم کردار بطور ایک فیشن ایبل ماڈرن لڑکی فلم گرہستی میں کیا۔ یہ لڑکی ایک نوجوان سے شادی کر کے ایک ایسا گھریلو طوفان بپا کرتی ہے جو کہ اس کے سسرال کے تمام افراد کو ہلا دیتا ہے علاوہ ازیں چمن۔ لاڈلی۔ کنیز۔ اور ناچ فلموں میں بھی اس نے اچھے کردار نبھائے ہیں۔ گو یہ سب کردار ایک ہی وضع قطع کے تھے۔

کلدیپ کو بطور ایک ہیروئن بلا سے ہی پیش نہ کیا جائے مگر پھر بھی وہ ایک سمجھدار اداکارہ ہے اور ہزاروں دلوں کی ملکہ۔

ڈاک بند رہنے پر اظہار تشویش

نئی دہلی ۳۰ اپریل۔ ہندوستان اور مشرقی اخبار کی سوسائٹی کے سکریٹری نے ایک بیان میں کہا ہے۔ سوسائٹی کا ایک جلسہ ۲۴ اپریل کو بمبئی میں ہوا۔ جس میں حکومت کے اس اعلان پر اظہار تشویش کیا گیا کہ اتوار کے روز ڈاک کی روانگی اور حوالگی بند رہا کرے گی۔ لوگوں کا عام خیال ہے کہ ڈاک کی عدم حوالگی سے اخبارات کی تقسیم پر بہت برا اثر پڑے گا۔ بمبئی سے وزیر رسل و رسائل کو ایک تار روانہ کیا گیا ہے کہ جس میں ان سے دریافت کیا گیا ہے کہ وہ اخبارات کو زائد محصول لئے بغیر ایکسپریس ڈیلیوری سمجھے حکومت کو براہ راست درخواست دینے پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔

اتوار کو ڈاکخانہ کی مکمل چھٹی

بمبئی ۳۰ اپریل بمبئی کے ایک ڈاکخانہ کے افسر نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ۷ مئی اتوار سے بجز ایکسپریس ڈیلیوری کے اتوار کو کسی قسم کی ڈاک تقسیم نہ ہوگی اور نہ لیٹر بکسوں سے ڈاک نکالی جائے گی۔ اس دن ڈاک بھیجنے کے لئے لیٹ فیس دینا ہوگی۔ اور خاص مخصوص لیٹر بکسوں میں ڈالنے ہوں گے۔ تار گھروں میں صرف ایکسپریس تار لئے جائیں گے۔

راجستھان میں گاؤکشی ممنوع

جے پور۔ ۳۰ اپریل۔ حکومت نے ریاست میں گاؤکشی کی ممانعت کر دی ہے۔ ایک حکم میں بتایا گیا ہے کہ جو کوئی گائے۔ بیل یا بچھڑا کو مارے گا۔ یا اسے ضرب شدید لگائے گا۔ اسے چھ مہینے کی سزا اور سو روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں بھگتنا ہوں گی۔

یوپی کے لئے شکر کا کوٹہ

لکھنؤ۔ ۳۰ اپریل۔ مرکزی حکومت نے ماہ مئی میں جون اور جولائی ششماہی کے لئے یوپی کے واسطے ۴۴۵۰۰ ٹن شکر کا کوٹہ الاٹ کیا ہے م کرے گا۔ یہ کمیشن ملک کے ماہرین تعلیم اور ایسے لوگوں پر مشتمل ہے جنھیں تعلیم سے بڑی دلچسپی ہے۔

جسٹس سراوین ڈکسن

سر اوین ڈکسن آسٹریلین جج جنھیں حفاظتی کونسل نے کشمیر کے جھگڑے میں ثالث مقرر کیا ہے۔ اور جن کا تقرر ہندستان اور پاکستان نے منظور کر لیا ہے۔ ایک سلجھے تمدن اور غیر معمولی ذہانت کے مالک ہیں۔ ان کا قد لمبا جسم چھریرا اور شکل و شباہت زاہدانہ ہے۔ وہ بہت خوش مزاج آدمی ہیں جنھیں کبھی غصہ کرتے یا زور سے بولتے نہیں دیکھا گیا ہے۔ سر اوین ڈکسن ۱۸۸۶ء میں ہو تھورن میں پیدا ہوئے وہ صحیح معنوں میں عالم ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ عملی شخصیت بھی رکھتے ہیں۔ اور ان میں کرنے کی بے حد صلاحیت ہے۔ ان کی غیر معمولی ذہانت کا اندازہ ان عہدوں سے ہو سکتا ہے جن پر ۱۹۲۹ء سے اب تک فائز رہے ہیں جبکہ انھوں نے اپنی دس ہزار پونڈ کی وکالت کی پریکٹس چھوڑ کر تین ہزار پونڈ پر آسٹریلیا کے ہائیکورٹ کے جج ہونا پسند کیا۔

وہ لڑائی کے زمانہ میں دو سال تک واشنگٹن میں آسٹریلیا کے خاص سفیر رہے۔ اور اس سے پیشتر آسٹریلیا گورنمنٹ کے سنٹرل وول کمیٹی آسٹریلین کونسل سپنگ کنٹرول بورڈ اور میرین وار رسک انشورنس بورڈ کے صدر تھے۔ وہ مرحوم جوزف ولیم ڈکسن کے فرزند ہیں۔ جو کہ میلبورن میں وکیل تھے انھوں نے نوجوانی ہی میں باپ کی اس امید کو صحیح ثابت کر دیا کہ ان کا لڑکا ان کے نقش قدم پر چلے گا۔

۱۱ سال کی عمر میں انھوں نے میلبورن یونیورسٹی سے بی اے پاس کیا۔ اور ۲۳ سال کی عمر میں ایم اے ایل ایل بی بھی پاس کیا۔ ۲۴ سال کی عمر میں بیرسٹری پاس کی اور ۴۰ سال کی عمر میں وکٹوریا سپریم کورٹ کے جج مقرر ہوئے۔ اور ۴۲ سال کی عمر میں آسٹریلیا کے ہائی کورٹ کے جج ہو گئے سیاسی طور پر وہ لبرل ہیں۔ سر اوین ڈکسن بہت خوش کلام ہیں۔ اگرچہ وہ پبلک میں تقریر بہت کم کرتے ہیں۔ ان کے دوستوں کا کہنا ہے کہ وہ ایک مثالی آسٹریلین ہیں اگرچہ ان میں اوسطاً آسٹریلینوں کی طرح ہر پینے اور گھوڑ دوڑ میں جوا کھیلنے کے عیب نہیں ہیں۔ وہ شراب بالکل نہیں پیتے۔ اور ان کا کہنا ہے کہ وہ شراب سے کسی اصول کے بنا پر ہیز نہیں کرتے بلکہ صرف اس وجہ سے گریز کرتے ہیں کہ انھیں کبھی شراب پینے کی عادت نہیں ہوئی۔ اور بغیر پئے زیادہ ٹھیک محسوس کرتے ہیں۔ وہ گھوڑوں کی سواری کے بہت شوقین ہیں۔ اور اکثر شہر کے باہر سواری کرتے ہیں۔ لیکن ان پر شرط نہیں لگاتے۔ ان کی دلچسپی کھیل کی نہیں ادب اور تمدن میں رہی ہے۔

سر اوین ڈکسن نے پریوی کونسل میں کئی مقدمے جیتے وہ پہلے پہل پریوی کونسل میں سر جان سائمن کے ماتحت کی حیثیت سے شامل ہوئے پہلے سر جان سائمن نے اپنی عادت کے مطابق اپنے ماتحت کو نظر انداز کیا لیکن جب ڈکسن نے یونانی زبان کا کوئی برمحل حوالہ دیا تو سر جان سائمن جو یونانی زبان کے عالم تھے ان سے گرم جوشی سے پیش آئے۔ اور انھیں ہر طرح سے امداد پہونچائی۔ واشنگٹن میں ان کا سفیر کی حیثیت سے تقرر ہوا۔ جو امریکہ اور آسٹریلیا میں بہت پسند کیا گیا۔ وہ اپنے پیشہ میں ایک قدرتی لیڈر ہیں اور اس سے باہر جانے کی انھیں خواہش ہی نہیں لیکن اتحادی کونسل کے سامنے انھوں نے بحر الکاہل میں آسٹریلیا کی فوجی امداد کے حق کو بڑی کامیابی اور خوش اسلوبی سے پیش کیا۔ ہندستان اور پاکستان نے یکے بعد دیگرے ثالث پسند کئے۔ اور ثالث کے لئے کئی نام نا منظور کر دئے۔ ان میں اتحادی سبھا کے فلسطین کے ثالث سر ریلیف بارچ کا نام سب سے زیادہ قابل ذکر ہے۔ بہت سے آسٹریلینوں کا خیال ہے کہ کشمیر کے جھگڑے کے لئے سر اوین ڈکسن کو ثالث مقرر کر کے اتحادی سبھا نے ایک بڑے مشہور جج کو چنا ہے جس کی نرمی یک جہتی بھی زبان زد ہے۔

ڈاک کے ملازموں کیلئے ہندی ضروری

بمبئی ۳۰ اپریل۔ ہندستان میں ڈاک کے ملازموں اور افسروں کے لئے ہندی سے واقفیت ایک ضروری شرط قرار دی گئی ہے۔

ثانوی تعلیم میں یکساں نظام

نئی دہلی۔ ۳۰ اپریل کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند جلد ہی ایک کمیشن مقرر کرے گا۔ جو ملک میں ثانوی تعلیم کے لئے ایک یکساں اور مستقل نظام قائم کرنے کی سفارش م

اقوال زریں

ہمارے خیالات ہمیشہ بلند رہنا چاہئیں۔

خدا کے غصہ سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اپنے غصہ کو جیت لو۔

جو آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ صداقت یا نیکی صرف اس کی طرف ہے وہ جاہل اور بیوقوف ہے۔

محبت سے بہت سے مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں

موت بری چیز نہیں۔ بلکہ زندگی کا ایک ضروری آنے والا اہم واقعہ ہے۔

نیکی کبھی اس ارادہ سے نہ کرو کہ تمہاری بڑائی ہو۔

تجربہ انسان کے لئے سب سے بڑا استاد ہے۔

امید خواہشات کی پرورش کرتی ہے۔

کائنات ایک عظیم الشان بھول بھلیاں ہے گر بے اصولی نہیں۔

اتحاد قوم ملک کی ترقی اور آزادی کے لئے سوفی صدی کامیاب کنجی ہے۔

موج تبسم

صاحبزادی۔ کوشیلہ (نوکرانی) کیا غسل کا پانی تیار ہے
کوشیلہ۔ نہیں بیگم صاحبہ آج جمعہ کا دن تو نہیں ہے۔ منگل ہے۔

صاحبزادی۔ لیکن میں ہر روز حمام کرتی ہوں
کوشیلہ۔ جب تو ایک ہفتہ کی نوٹس لے لیجئے کیونکہ میں اس سے پہلے پاک وصاف آدمیوں کے یہاں ملازم تھی۔ جو ہفتہ میں صرف ایک دفعہ غسل کیا کرتے تھے۔

ڈاکٹر۔ میں نے تمہیں ایک دوا کی شیشی دی اور تم نے ایک قطرہ بھی نہ پیا تو صحت یاب ہونے کی کس طرح امید کر سکتے ہو۔
مریض۔ حضور ڈاکٹر صاحب! یہ دیکھئے شیشی پر لکھا ہے "ہمیشہ خوب بند رکھئے" اس وجہ سے میں نے شیشی کو چھونے تک کی جراءت نہیں کی۔

ایک شخص۔ کیا یہ آپ کی پہلی ناول ہے۔
مصنف۔ ہاں! اس کے لئے تو میں نے زندگی کے بیس برس صرف کئے۔
شخص۔ کیا واقعی آپ کو اس ناول لکھنے میں زندگی کے بیس برس صرف ہوئے۔ مصنف۔ ادہو۔ نہیں ناول لکھنے میں صرف ۳ ماہ۔ اور پبلشر ڈھونڈھنے میں ۱۹ سال ۹ ماہ لگے۔

دلچسپ معلومات

دنیا میں سب سے بڑا مدرسہ جامعہ ازہر قاہرہ مصر میں ہے۔ جس میں اندازہ دس ہزار طالب علم اور تین سو معلم واستاد ہیں۔ جو ہزار سال سے قائم ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا جزیرہ اسٹریلیا ہے۔ جس کا رقبہ ۳۰ لاکھ ۴۸ میل ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا گھنٹہ ماسکو (روس) میں ہے

دنیا میں سب سے بڑا کتب خانہ روس میں ہے جس میں ۲۰ ۹ ۳۲ ۸ ۴ کتابیں ہیں۔

دنیا میں سب سے بڑا جہازوں کا کارخانہ امریکہ میں ہے۔

دنیا میں سب سے بڑی عمارت نیویارک میں ہے جس کا نام امپائر اسٹیٹ ہے۔ جس میں ۶ ہزار کھڑکیاں ہیں۔

بادل عموماً ایک میل کی بلندی اوسطاً پر اڑتے ہیں۔

دنیا میں سب سے بڑا ہیرہ کوہ نور ہے۔

پناہ گزینوں کو ہندستان واپس جانے کا مشورہ

کراچی یکم مئی۔ پاکستان نے آج ہندستان سے ہجرت کرنے کا ارادہ کرنے والے مسلمانوں کو متنبہ کیا ہے کہ مغربی پاکستان کے ان علاقوں میں جہاں پناہ گزین بسائے جاتے ہیں سانس لینے کی جگہ بھی نہیں رہ گئی ہے۔

وزیر اندرونی نجات خواجہ شہاب الدین نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ اب جو پناہ گزین آئیں گے ان کے لئے نہ مکان ہیں۔ نہ روزگار ہے۔ اور نہ فارم ہیں اور خود کراچی میں بیماریوں کے پھیلنے کا سخت اندیشہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ کراچی میں آنے والے پناہ گزینوں کا جو تانتا بندھا ہوا ہے اس کو روکنے کی اگر بروقت کوشش نہ کی گئی تو وباؤں کے پھیل جانے کا اندیشہ ہے۔ جو پناہ گزین حال میں پاکستان آئے ہیں ان کو خواجہ شہاب الدین نے مشورہ دیا ہے کہ اپنے اپنے گھر لوٹ جائیے۔ ابھی ہندستان واپس جا سکتے ہیں

ریل کے ۹۱ حادثے ۶ مہینے میں

کلکتہ ۲ مئی۔ کلکتہ کی ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر سنتھانم وزیر حکومت ریلوے نے بتایا کہ گذشتہ چھ مہینہ میں ریلوے کو توڑ پھوڑ کی وجہ سے ۹۱ حادثے پیش آئے۔

انھوں نے کہا کہ فتر پسند عناصر چاہتے ہیں کہ ریلوے حادثے رونما کر کے ملک میں انتشار پیدا کریں۔ ایک سیاسی جماعت کے شائع کردہ جو اشتہارات ملے ہیں۔ ان میں عوام کو بہکایا گیا ہے کہ وہ ریلوں کی پٹریاں خراب کریں۔ پل توڑ دیں۔ تاکہ ریلوں کو حادثے پیش آئیں۔ اس تخریبی ترغیب کا مقصد سیاسی ہے

لیبر حکومت شکست سے بال بال بچی

لندن ۲ مئی۔ نئی برطانی لیبر حکومت بال بال بچ گئی۔ ورنہ دو ماہ کی عمر ہی میں ایک ووٹ کے شکست سے کھا جاتی۔ اسپیکر نے اپنا ووٹ استعمال کر کے آج رات اس کو شکست سے بچا لیا۔

شنگیانگ میں ۵ ہزار لیٹروں کا خاتمہ!

ہانگ کانگ ۳ مئی۔ چین کے کمیونسٹ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ شنگیانگ میں کمیونسٹ دستوں نے پانچ ہزار لیٹروں کو جو امریکہ کے زیر ہدایت کام کر رہے تھے۔ قتل۔ زخمی یا گرفتار کر لیا ہے۔

افسانہ

ہندی کہانی
گواہی

از سید اظہار حیدر

وکیل بابا لال سکینہ پانچ بجے کے قریب کچہری سے لوٹتے باہر بیٹھک پر دو چار موکلوں سے بات چیت کرتے چاء پیتے اور کپڑے بدل کر باہر نکل جاتے شام کا وقت عموماً محفل بازی میں گذرتا دن بھر کی محنت کے بعد تسکین تفریح کے لئے محفل اٹھتی۔ یہ انھیں زندگی کا واجب حق معلوم ہوتا کبھی سینما بھی چلے جاتے لیکن زیادہ لطف رہتا اگر برج یا فلاش کی بیٹھک جم جاتی۔ کبھی بیٹھک ان کے اپنے مکان پر بھی جمتی یا دوست آجاتے۔ اور دو چار ہاتھ ہونے بیچ بیچ میں ہلکا ڈرنک بھی چلتا۔ رہتا۔ لیکن وہ لطف نہ آتا جو چودھری صاحب یا مسٹر کھنہ کے یہاں ملی جلی کمپنی میں آتا جہاں کچھ عورتیں بھی ہوں۔ اور ہی بات رہتی ہے کہیں بھی جیتے آنکھیں بھی مزا دیتی ہیں کچھ چہل بھی ہوتی ہے۔ ایک گدگدی سی پیدا ہوتی ہے۔ طبیعت فراری ہو جاتی ہے۔ ایسے موقعوں پر پانچ سات روپیہ کی ہار جیت کا غم نہیں رہتا مسٹر سکینہ کے مکان پر یہ بات نہ ہو پاتی۔ یوں تو ان کی ملاقات کئی ماڈرن سوسائٹی سے تھی۔ ان کے دوست شرما بھی دو چار کو ان کے یہاں مدعو کر سکتے تھے پر یہ ٹھیک نہ جچتا کیونکہ خود ان کی شریک حیات ذرا پردہ دار واقع ہوئی تھیں۔ سکینہ صاحب تو خود ہی آسودگی اور ندرت گھر پر میسر نہ آسکتی تھی انکو لئے مجبوراً دوسروں کا سہارا لینا پڑتا تھا۔ مسٹر سکینہ کو رات میں باہر دیر ہو جاتی۔ گوری انتظار میں بیٹھی انتظار کیا کرتی دیر نہ بھی ہو تو کچہری سے آئے پھر باہر چلے گئے۔ یہ بھی کوئی طریقہ ہے صبح یونہی کافی دیر سے اٹھے باہر دفتر میں موکلوں سے بات چیت کرتے ہی کرتے وقت گذر جاتا۔ جلدی میں کھانا کھاتا اور کچہری چلے گئے گھر پر نوکر اور چاکر ہونے پر بیٹھی دیکھ بھال کا کام کافی تھا گھر کی چیزیں سنوارنے اور درست کرنے للو کے کپڑے اور سوئٹر موزے سینے میں سارا وقت نکل جاتا اور گھر کا کام پورا نہ ہو پاتا تو کبھی دل بہلانے کے لئے ناول یا اخبار بھی پڑھتی۔ اور اگر اس میں دل لگ جاتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ کام کاج ہرج ہو رہا ہے اس کو وکیل صاحب کا گھر صرف کھانے اور سونے کا تعلق رکھنا گراں گذرتا یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وکیل صاحب گوری سے محبت نہ کرتے ہوں زیور اور کپڑے بغیر کہے ہوئے آتے رہتے۔ فرمائش کی نوبت ہی نہ آتے پاتی۔ انکار کی تو گنجائش ہی نہ تھی۔ وکیل صاحب گوری سے اکثر چھیڑ چھاڑ بھی کرتے محبت آمیز الفاظ سے پکارتے لیکن گوری کے دل میں جیسے یہ خیال اچھی طرح جم گیا تھا کہ وہ صرف فرصت کے اوقات میں دل بہلانے کی چیز ہے جیسے پنجرے میں بند مینا کبھی جب خیال آگیا۔ یا دل چاہا تو پنجرے کے نزدیک کھڑے ہو کر دو ایک باتیں کر لیں۔ یا چھیڑ دیا خیال نہ آئے۔ فرصت نہ ملے تو یہ بھی نہیں۔ اس سے اس کو سروکار نہ تھا۔ کہ وکیل صاحب دن بھر کیا کرتے ہیں۔ کن لوگوں سے ملتے ہیں۔ اس کو وہ کیا جانے؟ وہ اسی ساتھ نہ لیجاتے کچھ پردہ کے اوٹ سو اور مصلحت سے پردے میں کیا رکھا ہے۔ وہ اکثر سوچتی رہتی بڑے بڑے گھرانوں کی بہو بیٹیاں ہر جگہ بلا روک ٹوک کے آتی جاتی ہیں۔ پر وہ نہیں کرتیں وہ بھی سوسائٹی میں شوہر کے ساتھ آ جا سکتی ہیں لیکن وکیل صاحب کو یہ کب پسند تھا۔ کبھی گوری سوچتی کہ اگر انھیں یہ سب پسند نہیں ہے تو پھر وہ خود ایسی جگہوں پر کیوں جاتے ہیں۔ ایسی باتوں پر کڑھ کر گوری منہ پھلا لیتی تو اسے دو ایک دن کا فاقہ ہو جاتا۔ جب وہ منہ کھول لیتی تو وکیل صاحب ناراض ہو جاتے کبھی ڈانٹ دیتے کہ ایسے ہی میم صاحب بننا تھا تو ولایت میں شادی کی ہوتی۔ یا عیسائن بن جاتیں۔ تب دونوں روٹھ جاتے۔ تین تین دن بغیر کھائے پئے گذر جاتے وکیل صاحب پر اس کا مطلق اثر نہ ہوتا۔ وہ ادبی دنیا

تماشہ گھوماتے گھماتے تو ادبھی چپ جیسے کسی ہوٹل میں آٹھ رکی ہوں ایسی جھگڑوں کے بعد صلح ہوتی تو وکیل صاحب گوری کو سمجھاتے کہ جب دنیا میں رہنا ہے تو دنیا داری نبھانا ہی پڑتی ہے۔ چار آدمیوں کے یہاں اٹھنا بیٹھنا ہوتا ہی ہے۔ ہر جگہ ہر طرح کے لوگوں میں مجھ کیسے لئے پھروں۔ بیس طرح کے آدمی ہوتے ہیں۔ بیس طرح کی باتیں ہی سنی جاتی ہیں۔ گھر کی عورتوں کی ایک پوزیشن ہوتی ہے۔ عزت ہوتی ہے۔ کوئی بیہودہ بات ان کے سامنے بک دے تو کیا کہا جا سکتا ہے۔ شریف آدمی کی تو اچھی خاصی سبکی ہو جاتی ہے سوال یہ ہے کہ بھلے گھر کی عورتیں ایسی جگہ کیوں جائیں اپنی عزت اپنے ہاتھ۔ تم گھر میں اکتا جاتی ہو تو مجھے کوئی پابندی تو نہیں ہے۔ پڑوس میں انسپکٹر صاحب ہیں۔ دھن پور والی رانی صاحبہ ہیں چلی جایا کرو اٹھا بیٹھا آیا کرو۔ ہمیں عدالت ہو تو کار موٹر یونہی کھڑی رہتی ہے۔ ڈرائیور یوں ہی دن بھر سویا کرتا ہے۔ اماں کو ساتھ لیکر اپنے میل ملاپ کی سہیلیوں میں ہو آیا کرو آخر بڑے بڑے رئیس اور تعلقدار لوگ ہیں۔ اچھے ہندستانی ڈھنگ سے رہنے والے افسر ہیں ان سب کی گھر والیاں کوئی بازاروں میں ان کے ساتھ تھوڑے ہی گھومتی پھرتی ہیں ہاں سلیقے سے پردے کے ساتھ سب جگہ آنا جانا بھی ہوتا ہے۔

تقریباً چار مہینے تک گوری نے وکیل صاحب کے باہر آنے جانے کے بارے میں منہ کھولا کہ کوئی جھگڑا نہ کیا دوپہر میں عموماً مال صاحب یا رانی صاحب کے یہاں چلی جاتی رانی صاحبہ کی کوٹھی پر پردہ ہوتا۔ لیکن دیسی ہوٹل رسٹورنٹ سینما یا پارٹی میں جانے سے اعتراض نہ تھا۔ بشرطیکہ کوئی رشتہ دار یا ملاقاتی نہ ہو۔ گوری ایک دو دفعہ مال صاحب کی سالی کے ساتھ میٹنی شو میں سینما بھی ہو آئی۔ لیکن وکیل صاحب سے گول کر گئی کہنے کی بھی جرات نہ ہوئی۔ وکیل صاحب کو بھی اطمینان تھا کہ گوری کو اب سمجھ آگئی ہے۔ شرما کے ساتھ ان کی تفریح کا پروگرام بغیر کسی رکاوٹ کے چلنا لگا۔ جب کبھی عدالت کا چھٹی سے پہلی رات وہ رات بھر گھر سے غائب رہتے تو بھی گوری کو جھنجھلاہٹ نہ ہوتی۔ اگر فکر ہوتی تو بس اتنی کہ ہائے کھانا جانے کہاں کھایا ہو۔

اگلے دن ۔۔۔ کی چھٹی تھی۔ شام کو وکیل صاحب کا پروگرام شرما کے ساتھ ایک برج پارٹی میں جانا تھا کئی دن سے اس پارٹی کا لالچ شرما نے دیا تھا۔ مسٹر جوشی کے یہاں ملی جلی مخلوط پارٹی تھی۔ شرما نے سنا تھا کہ کافی زندہ دلی رہتی ہے مسٹر کو بے۔ بج میں اچھے اچھوں کے کان کاٹتی ہیں بیگم رشید کھیلتی تو بس ایسا ہیں کہ بس مذاق خوب چست کرتی ہیں۔ اور کوئی ایک مسز سکینہ ہیں کچھ شرمیلی اور سہمی ہوئی سی ذرا ان کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ دو تو چہرہ لال ہو جاتا ہے۔ ان کا جھینپا کمبخت کلیجے کے پار ہو جاتا ہے طبیعت چاہتی ہے کہ اسے دیکھا ہی کریں۔ تمہاری مسز سنگھ تو ان کے سامنے بھر کا دعوت بھی نہیں جان پڑتی۔ اس مسز سکینہ پر اگر کچھ خرچ کیا جائے تو ہاتھ آسکتی ہے قسم تمہاری۔ ابھی کچی ہی جان پڑتی ہے۔ بیگم رشید اور مسز سنگھ کی طرح گھمنڈ ہوئی نہیں ہے۔

نئی محفل کے جانے کے شوق میں وکیل صاحب نے کالی اچکن پر برش اور لوہا کر منگایا تھا۔ اور چوڑی دار پاجامہ کو شکنجے کاغذ کی مدد سے چڑھا رہے تھے۔ کہ باہر جانے کے ڈھنگ سے بڑھیا ساری اور زیور پہنے ہوئے گوری نے آکر پوچھا۔ کیا گاڑی کہیں جانے کے لئے رکی ہو ہاں! ذرا شرما صاحب کے یہاں جاتا ہوں۔ ان کے ایک دوست کے یہاں کھانا ہے۔ "کیوں"

اور ابھی تو دیر ہے۔ ہن رہے ہو تو ذرا ڈرائیور مجھے مال صاحب کے بنگلے میں چھوڑ آئے ان کے یہاں سے ملائی آئی ہے۔ منذر ہی ہیں پانچ منٹ لگ گئیں۔ لوٹتے میں ہم انھیں کی گاڑی میں آجائیں گے ×

× سکینہ صاحب کو اس میں کوئی اعتراض نہ تھا۔ گوری چلی گئی

شرما کے یہاں ذرا سی جا کر وہ دونوں جوشی کے یہاں پہونچے باہر برآمدے ہی میں برج کا شور سنائی دے رہا تھا۔ اسپیڈز۔ نو ہارٹس۔ نو ٹرمپ۔ ڈبلس تاشوں کے پتے کی پھڑپھڑاہٹ اور پوائنٹس کی گنتی اندر چھوٹی چھوٹی میزوں پر چار چار چھ چھ کی نشستیں جن پر خود فراموشی کی سی کیفیت اور پتوں کا دھیان بیک وقت دونوں مسٹر اور مسز جوشی ادھر ادھر گھوم گھوم کر یہ دیکھ رہے تھے کہ کہاں مٹھائی یا نمکین کی طشتری خالی ہو گئی۔ کہاں چائے یا سوڈا ایک آدھ پیگ درکار ہے مسٹر جوشی نے شرما کی بیٹھ تھپ دھما کر استقبال کیا۔ شرما نے وکیل صاحب کا تعارف کرایا۔ زیادہ تر توجہ لوگوں کی پتوں کی طرف تھی۔ جنھیں کچھ دھیان دینے کی فرصت نہ تھی۔ انھیں سے جوشی سکینہ صاحب کا تعارف کرانے بڑھے۔ آپ مال افسر بابو ستو صاحب کی سالی ہیں۔ آپکے ہسبنڈ جنگلات میں سپرنٹنڈنٹ ہیں مسٹر بنا لال سکینہ شہر کے مشہور وکیل۔

مسٹر جوشی کے الفاظ سکینہ صاحب کو سنائی نہ پڑی وہ سامنے کی دیوار کے برابر میز پر جمی ٹولی کے برابر کھڑی کھیل دیکھتی ایک عورت کی بیٹھ کی جانب غور سے دیکھنے لگی۔ اس کی ساڑی نے ان کی توجہ مبذول کرائی تھی۔ جوشی کے منہ سے ان کا نام سنکر عورت نے مڑکر بھی دیکھا۔ ٹھٹک کر گھبرا کر وہ ایک طرف چلی گئی۔ کچھ تعجب کچھ شرم اور کچھ غصہ سے وکیل صاحب کا سر چکرا گیا جیسے وہ گر پڑیں گے۔ پاکر بیٹھیں گے کسی طرح اپنے کو سنبھال کر وکیل صاحب نکل آئے۔ گاڑی کے برابر کھڑے سگریٹ سلگائے ڈرائیور کو ڈانٹ کر بولے۔ گھر چلو۔ موٹر کی کھڑکیوں کی جالی سے اڑتے ہوئے بجلی کی روشنی سے چکا چوند مکان اور دوکانیں انھیں نہیں دکھائی دے رہی تھیں۔ انھیں دکھائی دے رہا تھا۔ مسز سکینہ کے بارے میں شرما کا مزے لیکر چٹخارہ بھر بھر کر عاشقانہ تعارف کرانا۔ اور گوری کی دغابازی۔ مال صاحب کے یہاں سے آئی ہیں۔ ذرا ان کے ساتھ جا رہی ہوں۔ اور انھیں گھر سے باہر دیر ہو جانے اس کی فریب کاری کا مرقع ان کے دانت ہونٹوں پر گڑے جا رہے ہیں۔ کوٹھی کے احاطے میں موٹر پہونچ جانے پر انھیں خیال آیا کہ کیوں وہ یوں ہی چلے آئے۔ چاہیے تھا کہ وہیں اس حرامزادی کی چوٹیا پکڑ کر لاتوں سے اس کی جان نکال لیتے اس کے بعد وہ باہر دفتر کی کرسی پر بیٹھ کر دونوں باہیں سینہ پر باندھے خونی آنکھوں سے گوری کے لوٹنے کا انتظار کرنے لگے۔ لیکن قانونی پیشے کی کرسی پر بیٹھتے ہی سوچا نہیں

وہ غلطی ہوتی۔ لوگوں کے سامنے تماشا بن جاتا اور قانونا بات ٹھیک نہ ہوتی۔ ایسی عزت بگاڑنے والی دغاباز بدمعاش عورت کو قتل کے سوا اور کیا سزا دی جا سکتی ہے۔ قانون کی گرفت کو خوب سمجھتے تھے۔ عورت کے دو مقدمے ایسے وہ لڑ چکے تھے۔ ان کا دماغ قانون کی لائن پر چلنے لگا۔ عورت کی بے حیائی سے اشتعال میں آکر کی گئی حرکت۔ انتہائی اشتعال پیدا کر دینے والے حالات کا سلسلہ وہ دلیل میں باندھنے لگے۔ ایک شریف گھرانے کی پردہ دار عورت۔ شوہر کو ایک معتبر سہیلی کے یہاں جانے کا یقین دلا کر اس کا بدچلن لوگوں کی صحبت میں جا جانا جہاں عورتیں بے نقاب ہوں۔ شراب پی جا رہی ہو۔ اس کی بیوی کے بارے میں شرما جیسے مشکوک چال چلن کے آدمیوں کا مذاق۔ شوہر کا پہونچ جانا۔ پہونچ جانا کس سلسلے سے۔ ایک دوست کے ساتھ اس دوست کی گواہی۔ شوہر کا خود ایسی جگہ اکثر جانا۔ شوہر کے اپنے چال چلن کا سوال علیحدہ ہے۔ لیکن اس اشتعال تو آسکتا ہے۔

دماغی پریشانی کی وجہ سے وکیل صاحب کے لئے اب کرسی پر بیٹھنا دشوار ہو گیا۔ وہ پیٹھ پیچھے ہاتھ کی انگلیوں کو ایک دوسری سے الجھا کر فرش پر چکر کاٹنے لگے۔ غصہ اور بے چینی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔ گوری کے ابھی تک نہ لوٹنے کی وجہ اس کی آتی جھلاں۔ وہ چاہتے تھے کہ گوری فوراً ان کے سامنے آجائے۔ اور وہ منہ سے کچھ بغیر کہے دونوں ہاتھوں سے اس کا گلا گھونٹ دے۔ انھیں ذہنی اور دماغی الجھن نے خیالات کو اور گہرائی میں اتار دیا۔ قتل کر دینے یا گلا گھونٹ دینے کا خیال رفتہ رفتہ غائب ہونے لگا۔ اب غصہ صرف پترے بازی تک محدود ہو گیا۔ ابھی گوری کو سزا دینے کی بات سوچتے ہوئے فرش پر آگے پیچھے چہل قدمی کر ہی رہے تھے کہ مال صاحب کی موٹر احاطے میں آئی۔ کوٹھی کی پشت پر کے دروازے پر رکی۔ گاڑی کے دروازے کے کھلنے اور بند ہونے کی آہٹ سنائی دی۔ خوف سے کانپتی ہوئی گوری آنگن سے اپنے کمرے کی طرف جاتی ہوئی بھی سکینہ صاحب کو دکھائی پڑی۔ غصہ اور جوش سے اس کا گلا گھونٹ دینے کے لئے وکیل صاحب کی باہیں پھڑک اٹھیں۔ کس حالت میں۔ کیا گواہی ہوگی۔

قانونی دلیل اور گواہی کی نادیدہ زنجیروں نے انھیں ہلنے نہ دیا۔ تصور ہی میں گوری کا گلا گھونٹنے کا جذبہ تسکین پا رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا۔ کہ فاحشہ عورت کا شوہر کہلانے سے یوں غم کھانا ہی بہتر ہیں

(ہندی سے ترجمہ)

وزیر اعظم پاکستان واشنگٹن پہونچ گئے

واشنگٹن ۳ مئی۔ آج مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان بذریعہ ہوائی جہاز لندن سے واشنگٹن پہونچے۔ انھوں نے کہا کہ میں صدر ٹرومین اور امریکہ کی پر عظمت قوم کے لئے پاکستان کے ۸ کروڑ باشندوں کا دوستانہ پیغام نے خیر سگالی لے کر آیا ہوں۔ مسٹر لیاقت علی خان نے یہ جملے صدر ٹرومین کے استقبالیہ کا جواب دیتے ہوئے کہے جو پورے فوجی اعزاز کے ساتھ ان کا خیر مقدم کرنے ہوائی اڈہ آئے ہوئے تھے۔ صدر ٹرومین نے کہا کہ ان کو اس ملاقات کو تاریخی اہمیت کا پورا احساس ہے۔ انھوں نے کہا کہ امریکہ میں وزیر اعظم پاکستان اور ان کی بیگم صاحبہ کا استقبال کر کے مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ مسز ٹرومین۔ میں اور تمام امریکہ کے لوگ آپ کی آمد کے منتظر تھے۔ ہمیں بڑی خوشی ہے کہ آپ کی ملاقات کے لئے موقعہ ملا جس سے ہماری عزت افزائی ہوئی ہمیں مسرت ہے کہ آپ کا سفر بخیر و خوبی گذرا۔

ان امریکیوں کو جنھیں پاکستان جانے کا موقعہ ملا ہے آپ کی گرم جوشی اور مہمان نوازی کے معترف ہیں اور ہمیں امید ہے کہ آپ امریکہ کو اپنا گھر اسی طرح سمجھیں گے جس طرح یہاں کے باشندے پاکستان جا کر سمجھتے ہیں مجھے امید ہے کہ اپنے دورہ میں آپ امریکیوں اور پاکستانیوں کے درمیان بہت سی چیزیں مشترکہ پائیں گے۔

یہ جانتے ہوئے کہ امریکیوں نے جتنے دعوت نامے آپ کو دئے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے آپ کے پاس وقت کم ہے۔ میں آپ کا پُر خلوص خیر مقدم تمام امریکی باشندوں کی طرف سے کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر اعظم پاکستان نے کہا میں اور میری بیوی اس پر جوش خیر مقدم کے لئے صدر امریکہ کے مشکور ہیں آپ نے ہمیں دعوت دے کر ہماری اور ہمارے ملک کی بڑی عزت افزائی کی ہے۔ میں آپ کے اور امریکہ کی پر عظمت قوم کے لئے پاکستان کے ۸ کروڑ باشندوں کی طرف سے خیر سگالی کا پیغام لایا ہوں۔

حالانکہ میں ایشیا کے ایک دور دراز ملک سے پہلی مرتبہ آپ کے ملک آیا ہوں لیکن امریکہ کے لوگ میرے لئے اجنبی نہیں ہیں۔ میں ان کو اہر تعلیمات اور امن کے منتری کی حیثیت سے جانتا ہوں اور ایسے سپاہیوں کی حیثیت سے بھی جانتا ہوں۔ جو آزادی کے لئے ہمارے میدانوں پہاڑوں اور جنگلوں میں لڑے ہیں۔ اور پاکستان بننے کے بعد ہم نے ان کو خیر سگالی کا پیمبر بھی بنایا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ میں اور میری بیوی یہاں بہت پُر مسرت وقت گذاریں گے۔ اور صرف آپ کے مقاصد کی عظمت کی یاد ہی اپنے ساتھ نہ لے جائیں گے بلکہ آپ کی فراخدلی بھی ساتھ جائے گی۔

خدا نے جس طرح ہم کو یہاں تک صحیح و سلامت بھیجا ہے اسی طرح سے وہ ہمارے میزبانوں پر بھی مہربان رہے۔

مدراس کانگریس کا تنازعہ ختم

نئی دہلی ۳ مئی۔ مدراس کانگریس کے اندر جو تنازعہ ۳ مہینے سے چل رہا تھا وہ آج عملی طور پر تقریباً ختم ہو گیا ہے۔ اور کانگریس ورکنگ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تادیبی کارروائی کے جو نوٹس سابق وزیر اعظم مدراس مسٹر ٹی پرکاشم اور ان کے ۱۴ ساتھیوں کو دئے گئے تھے وہ واپس لے لئے جائیں۔

ورکنگ کمیٹی کی تجویز میں کہا گیا ہے کہ چونکہ مسٹر پرکاشم نے پنڈت نہرو اور سردار پٹیل کے مشورہ پر عمل کرنے کا یقین دلایا ہے۔ اس لئے ان کے اور دوسرے ممبران اسمبلی کے خلاف جو علاحدہ نشستوں پر بیٹھ رہے ہیں تادیبی کارروائی کے نوٹس واپس لے لئے جائیں گے۔

یوپی کے ۱۹ کانگریسیوں کے خلاف تادیبی کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر کالا ونکٹ راؤ نے کہا کہ ہائی کمان اپنی فیصلہ پر کبھی نظر ثانی نہ کرے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے کانگریس میں با ضابطہ کو برقرار رکھنے کے لئے ذرائع اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

قضیۂ کشمیر بغیر رائے طلبی کے طے ہو سکتا ہے

لیک سکسس ۳ مئی۔ ادارہ اقوام متحدہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ایڈمرل نمٹز جنھیں اقوام متحدہ نے جموں اور کشمیر میں رائے طلبی کا منتظم اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے۔ ۶ مئی بروز سنیچر لیک سکسس سے سان فرانسسکو روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں ان کا گھر ہے اور وہاں اسوقت تک رہیں گے جب تک رائے طلبی کے لئے ان کے خدمات کی ضرورت ہوگی۔ ایڈمرل نمٹز نے سر اوون ڈکسن سے گفتگو کی ہے۔ جنھیں ادارہ اقوام متحدہ کی طرف سے ثالث بنایا گیا ہے۔

ایڈمرل نمٹز نے متعدد اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا یہ کوئی غیر ممکن بات نہیں کہ کشمیر کا مسئلہ بغیر رائے طلبی کے طے ہو جائے گا۔

انھوں نے یہ کہا کہ میں یہ بیانات ان بات کی روشنی میں کہہ رہا ہوں جو حال ہی میں پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں نے کراچی میں مسئلہ کشمیر کے متعلق دئے ہیں۔

یوم مئی کا مظاہرہ ماسکو میں

لندن یکم مئی۔ یوم مئی کے سلسلہ میں دنیا کا سب سے بڑا مظاہرہ ماسکو میں ہوا جہاں فوجی دستوں کو مارشل اسٹالن اور دوسرے اعلیٰ افسروں کے سامنے سے گذرے۔ میں ساڑھے سات گھنٹہ تک لگ گئے فوجی دستے اپنے تمام ہتھیاروں سے لیس تھے۔ ان کے اوپر ہوائی جہاز منڈلا رہے تھے۔ اور اس کے پیچھے دس لاکھ شہری چل رہے تھے۔ دنیا کی نگاہیں جرمنی کی راجدھانی برلن پر لگی ہوئی تھیں۔ جہاں مغربی طاقتوں کی فوجیں مشرقی جرمنی کے دھاوے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کھڑی تھیں۔ مگر ان کی امید کے برخلاف مغربی برلن کے باشندوں نے مشرقی برلن کی پولیس پر پتھراؤ کیا۔ جس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

مغربی جرمنی میں ایک جگہ کمیونسٹوں کا ایک جلوس منتشر کر دیا گیا۔ اور ایک جگہ سوشلسٹوں اور کمیونسٹوں میں معمولی سی جھڑپیں ہوئیں۔

امریکی سینٹ میں مسٹر لیاقت علی کی تقریر

واشنگٹن ۴ مئی۔ ہم آزادی کے بعد محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت ملکوں کو اپنی آزادی امن اور ترقی کو برقرار رکھنے کے لئے کافی ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے ملک کے باشندے امن تصور سے بہت تکلیف محسوس کرتے ہیں کہ عالمی جنگ اور تباہی نہ صرف انسانوں کو ضروریات زندگی سے محروم کر دے گی بلکہ وہ انسانی تہذیب کی بربادی کا باعث بھی ہوگی۔

مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا کہ ہماری حکومت جمہوری اصولوں کے مطابق چنے ہوئے نمائندوں کے ذریعہ چلائی جائے گی۔ اور آزادی مساوات، رواداری اور سماجی انصاف کو ہر وقت سامنے رکھیں گے۔ جیسا کہ اسلام نے ہمیں سکھایا ہے ہمارے یہاں ملاؤں کی حکومت کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ما سوا ہوں پیروں کی پیروی کی کوئی گنجائش نہیں آزادی مساوات رواداری اور سماجی انصاف ہمارے عقائد میں شامل ہیں ہم ان سے ہٹ ہی نہیں سکتے۔

مسٹر لیاقت علی خان نے کہا کہ ہم آزادی کے بعد بڑی آزمائش میں پڑ گئے لیکن ہمیں خوشی ہے کہ باوجود اس کے ہماری راہ میں بڑی دشواریاں تھیں لیکن پھر بھی ہم نے ہمت اور بڑے استقلال سے حالات پر قابو حاصل کیا۔

وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ جہاں تک معاشی معاملات کا تعلق ہے ہم اس میں بھی اپنے سامنے اسلام کے بتائے ہوئے اصول کو رکھیں گے۔ اسلام نجی ملکیت کو جائز قرار دیتا ہے لیکن بے محنت کی دولت کو بری نظر سے دیکھتا ہے۔ اور نقصان دہ غیر مساوات کو مناسب نہیں سمجھتا۔

پنت جی کو روکنے کی کوشش

لکھنؤ ۵ مئی۔ آج یوپی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے ایک جلسہ میں پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم پارٹی لیڈر پر اعتماد کی ایک تجویز پیش کی گئی اور یہ طے کیا گیا کہ پارٹی کا ایک وفد کل ہی جائے اور پنڈت نہرو وزیر اعظم ہندوستان اور سردار پٹیل نائب وزیر اعظم ہند سے ملاقات کر کے ان سے اس بات کی درخواست کرے کہ پنڈت پنت وزیر اعظم یوپی کو یوپی ہی میں رہنا دیا جائے۔ اور اسی کے ساتھ پنڈت گوبند بلبھ پنت سے بھی یہ درخواست کی گئی کہ وہ یوپی سے نہ جائیں۔

چندر نگر کے ڈھائی سو سالہ فرانسیسی سامراج کا خاتمہ

چندر نگر ۲ مئی۔ مغربی بنگال کے فرانسیسی مقبوضہ چندر نگر کا نظم و نسق آج حکومت ہند کی طرف سے مسٹر ڈی کے بنرجی آئی اے ایس نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ مسٹر بنرجی مسٹر ڈی وی کرانٹ کی ہمراہی میں پونے دس بجے رینڈ ٹی نی پہونچے یہاں فرانسیسی منتظم موسیوتے یو نے ان کا خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر مغربی بنگال کی مسلح پولیس نے مسٹر بنرجی کو گارڈ آف آنر دیا۔

تے یو نے فرانسیسی زبان میں ٹائپ شدہ ایک مسودہ پر دستخط کئے اور اس کے بعد چندر نگر کا انتظام مسٹر بنرجی کے سپرد کر دیا۔ مسٹر بنرجی نے بھی موسیوتے یو کے بعد مسودے پر دستخط کئے۔ جس کے بعد چندر نگر میں ۲۵۰ سو سالہ فرانسیسی سامراج کا خاتمہ ہو گیا۔

جس وقت مسودہ پر دستخط ہو رہے تھے۔ میز پر جون آف آرک کا ایک مجسمہ رکھا ہوا تھا۔ اس تقریب کے موقع پر مغربی بنگال کے آئی جی پولیس مسٹر ایس گپتا بردوان کے ڈی آئی جی مسٹر گنگولی اور چندر نگر کے کونسلر مسٹر ایس دت بھی موجود تھے۔

ہندوستان کے آزاد ہونے کے بعد سے ہندوستان میں بیرونی مقبوضات میں سے چندر نگر سب سے پہلے نو آبادیاتی حکومت سے آزاد ہوا ہے۔ اگرچہ فی الحال چندر نگر میں قانونی طور پر فرانس ہی کا اقتدار اعلیٰ رہیگا لیکن علاوہ ہندوستان کے زیر انتظام آجائے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ حکومت فرانس اور حکومت ہند میں جلد ہی اس کے بارے میں معاہدہ ہو جائے گا۔ اور چندر نگر قانونی طور پر بھی ہندوستان میں شامل ہو جائے گا۔

جہاں تک چندر نگر کی آئندہ حیثیت کا تعلق ہے اس کے بارے میں حکومت ہند کے ایک حالیہ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ اسے مغربی بنگال میں شامل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ حکومت ہند نے حکومت فرانس کو اس کے متعلق بارہا یقین دلا چکی ہے کہ چندر نگر کی تمدنی انفرادیت اور اندرونی آزادی کو برقرار رکھا جائے گا۔ الحاق کا اثر صرف یہ ہوگا کہ فرانسیسی افسران کی جگہ ہندوستانی افسران آجائیں گے۔ اور وہاں ہندوستانی قوانین نافذ العمل ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ انتظامی معاملات میں کوئی بڑی تبدیلی عمل میں نہ آئے گی۔

پٹیالہ کا بارود خانہ اڑ گیا

پٹیالہ ۲ مئی۔ صدیوں پرانے قلعہ مبارک میں جو وسط شہر میں ہے۔ آج صبح گولہ بارود کا ایک پرانا ذخیرہ زبردست دھماکے کے ساتھ اڑ گیا۔ جس کے نتیجہ میں ۳۲ آدمی ہلاک اور ۴۰ زخمی ہوئے۔

دھماکہ سے آس پاس کا علاقہ دہل گیا۔ قریب کی کئی دوکانیں اڑ گئیں۔ اور قلعہ کی دو سو فٹ لمبی مشرقی فصیل مسمار ہو گئی۔

ہزاروں دہشت زدہ آدمیوں نے اینٹ پتھر اور جلتے ہوئے لکڑی کے ٹکڑوں کو ہوا میں اڑتے ہوئے اور دور گرتے دیکھا۔ جہاں یہ پرانچے گرتے تھے وہاں بھی آگ لگ جاتی تھی۔ آگ بجھانے والے دستوں نے ان آگوں کو جلد ہی بجھا دیا۔

دھماکے کے فوراً ہی بعد فوج اور پولیس لوگوں کی جان بچانے اور ملبہ کے انبار کو صاف کرنے پہونچ گئی۔ تقریباً ایک ہزار آدمی کام میں لگے ہوئے ہیں۔ ایک افسر نے پریس ٹرسٹ آف انڈیا کو بتایا کہ یہ دھماکا عمداً توڑ پھوڑ کا نتیجہ نہیں ہے۔ دھماکہ اس وجہ سے ہوا کہ پرانے بارود خانے میں اتفاقاً آگ لگ گئی۔

دہلی میں پاکستانی اخبار نویسوں کے وفد کی آمد

نئی دہلی ۲ مئی۔ پاکستان کے اخبار نویسوں کا وفد آج رات ٹرین کے ذریعہ دہلی پہونچا۔ اس کے خیر مقدم کے لئے اسٹیشن پر کل ہند اخبار نویسوں کی کانفرنس کے صدر مسٹر سی آر سری نواس، لالہ دیش بندھو گپتا۔ مسٹر بی ایل شرما محکمہ اطلاعات کے اعلیٰ افسر مسٹر بی شیوا اور مسٹر اے ڈی مانی موجود تھے۔

ان کے علاوہ محکمہ اطلاعات اور نشریات کے متعدد افسران اور مقامی اخبار نویس خیر مقدم کے لئے اسٹیشن پر آئے۔ ان اخبار نویسوں میں سردار جنگ بہادر سنگھ۔ صدر سکھ پریس ایسوسی ایشن سردار گردت سنگھ ممبر گوردوارہ کمیٹی دہلی ایڈیٹر پنتھ خالصہ۔ اور اجیت کے ایڈیٹر سردار دیوان سنگھ مفتون مسٹر دھرمپال گپتا۔ ہفتہ وار تیج۔ ایڈیٹر بیسویں صدی اور الجمعیتہ شامل تھے۔

مولانا نیاز فتحپوری نمائندہ یوپی اردو پریس کانفرنس اور مسٹر خلیل الرحمن صدر دہلی کانگریس بھی اسٹیشن پر موجود تھے۔ اور اس وفد کی رہنمائی مسٹر پیر علی محمد راشدی کر رہے ہیں۔ اس وقت وفد میں جو بیس آدمی ہیں۔ لیکن چار آدمی اور کل تک ہوائی جہاز سے دہلی پہونچ جائیں گے۔ م

وفد کے لیڈر نے کہا کہ ہمارا سفر بہت خوشگوار رہا۔ انھوں نے ریلوے افسران کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے ان کے لئے معقول انتظام کیا۔

شیلانگ ۳ مئی ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ راجہ اجیت نرائن دیب اور سید محمد سعد اللہ کو آسام کے انتخابی کمیشن کا ممبر منتخب کیا گیا ہے۔

THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

زبان پر کبھی ہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن مسیحی ؒ

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۸؍
سالانہ رعایتی ۶؍
ششماہی ۳؍۵۰
سہ ماہی ۲؍
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جاری شدہ ۱۹۲۵ء

VOL 51 No. 19 | KANPUR SATURDAY 13 3d MAY 1950

کانپور شنبہ ۱۳؍ مئی ۱۹۵۰ء مطابق ۲۵؍ رجب المرجب ۱۳۶۹ھ

جلد ۵۱ نمبر ۱۹

ادبیات

جرأت بیباک

(از حضرت ثاقب کانپوری)

ہو دین جو تجھ میں تو ہو جرأت تری بیباک — کیا چیز ہے کچھ بھی نہیں یہ گردش افلاک
مومن کی فراست ہی زمانے سے گراں قدر — مومن کی نگہ کرتی ہے ہر پردۂ غم چاک
اس کے لئے حاصل ہو جسے دولت ایماں — یہ دولت کونین ہی گویا خس و خاشاک
مومن کی بصیرت وہ بصیرت ہی جہاں میں — کر دیتی ہے جو دامن افلاک کو بھی چاک
ہے فطرت مومن تو کچھ اس سے بھی فزوں تر — ہر رفعت پرواز کا کر لیتی ہے ادراک
ہاں ظاہری ملبوس پہ دنیا کی نہ جا تو — بڑھ اور تو کر ڈال یہ رنگین قبا چاک
مومن کو سمجھتا ہے ظواہر کا تو پابند — کر سکتا نہیں تو ابھی اندازۂ ادراک
تو حال کی نکبت سے ہے اس درجہ پریشان — تھی عہد گزشتہ میں تو جرأت تری بیباک
قہاری سلطاں سے نہ ڈرتا تھا کبھی تو! — جرأت تری بیباک تھی ہمت تری بیباک
رکھتا ہو اگر ذات پہ تو اپنی بھروسہ — کچھ کر نہیں سکتی ہے ترا گردش افلاک
جب حال تبہ دیکھتا ہوں قوم کا اپنی — آنکھیں مری ہو جاتی ہیں کچھ اور بھی نمناک
اے کاش رہے یاد تجھے اپنی حقیقت — اے کاش محبت میں رہے تیری نظر پاک
محفل میں کوئی محرم اسرار نہیں ہے — کہتا ہے کہاں اپنی تو روداد الم ناک

یہ مرد خوش اوقات کی پہچان تھی ثاقب
ہل جاتی تھی دنیا جو یہ ہوتا تھا غضبناک

دنیائے اسلام

قبرص کی مسلمانوں کیلئے ایک سے زیادہ شادی کی ممانعت

قبرص ۹ مئی۔ گذشتہ ہفتہ قبرص میں ایک قانون نافذ کیا گیا ہے جس کے مطابق مسلمانوں میں ایک سے زائد شادی ممنوع قرار دے دی گئی ہے۔ تاہم اب تک جو لوگ ایک سے زائد شادیاں کر چکے ہیں۔ ان پر اس قانون کا اطلاق نہیں ہوگا۔ طلاق بھی زیادہ مشکل کر دیا گیا ہے۔ یہاں پہلی بار یہ قانون نافذ کیا گیا ہے کہ شادی اور طلاق کا رجسٹر کرانا ضروری ہے بعض مذہبی رسوم کی ادائیگی کافی نہ ہوگی جب تک کہ جوڑے کی شادی کی کوئی رجسٹری نہ کر دے بچپن کی شادیوں کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔

ترکی میں کمیونسٹوں کی گرفتاری

استنبول ۹ مئی۔ ترکی پولیس نے یہاں پر ایک خفیہ کمیونسٹ تنظیم کے متعدد ممبران کو گرفتار کیا ہے۔ اس قسم کی گرفتاریاں انقرہ۔ دانا اور ازرم میں بھی عمل میں آئی ہیں۔

عراق زیادہ منافع چاہتا ہے

بغداد ۵ مئی۔ عراقی پارلیمنٹ کی مالی کمیٹی نے تیل کی صنعت کے بارے میں اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے جس میں حکومت کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کمپنیوں سے تیل کا زیادہ حصہ دینے کا مطالبہ کرے۔

اسرائیل کا رویہ

یروشلم ۴ مئی۔ اسرائیلی پارلیمنٹ نے کل رات شاہ عبداللہ کے عرب فلسطین پر قبضے کے سلسلہ میں اپنی حکومت کی پالیسی پر اعتماد کا ووٹ منظور کر لیا ہے بحث کے دوران میں وزیر خارجہ موشے شیرٹ نے کہا کہ اسرائیل اس قبضہ کو ایک کھلا ہوا مسئلہ تصور کرتا ہے اسرائیلی کی پالیسی عرب ناکہ بندی کو توڑتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اردن کے مغرب میں کوئی حکومت اپنے کو اس وقت تک محفوظ نہیں سمجھ سکتی جب تک اسے اسرائیل کی تائید نہ حاصل ہو۔

مشترکہ مدافعت کا معاہدہ

قاہرہ ۴ مئی۔ مصری کابینہ کے اجلاس کے بعد کل وزیر خارجہ محمد صلاح الدین بے نے بتلایا کہ عرب لیگ کمیٹی کے اس اجلاس میں جو ۱۰ مئی سے ہو رہا ہے۔ عرب ممالک کے وزرائے خارجہ مشترکہ مدافعت کے ایک معاہدہ پر دستخط کریں گے۔

اردن کے لئے نئے سکے

عمان ۲ مئی۔ اردن کے لئے نئے سکوں کے مزید پارسل لندن سے موصول ہوئے ہیں نئے نوٹوں کے ۵۴ ڈبے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہونچ گئے ہیں۔ جولائی سے نئے سکے رائج کر دیے جائیں گے۔

علاقہ غازہ کا مستقبل

قاہرہ ۱۰ مئی۔ قاہرہ کے باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں مصر فلسطین کے علاقہ غازہ کے مستقبل کے متعلق اپنی پالیسی کا اعلان کر دے گا۔ اور اپنے اس ارادے کی تصدیق کرے گا کہ غازہ کے علاقے میں امن و قانون برقرار رکھنے کی ذمہ داری خود سنبھالنا چاہتا ہے۔ خاص طور پر ایسی حالت میں جبکہ مشرق فلسطین کو شاہ عبداللہ نے اپنی سلطنت میں ضم کر لیا ہے۔

شاہ عبداللہ اور دوسرے عرب حکمرانوں کے درمیان مصالحت کی امید

لندن ۱۰ مئی۔ جب کہ اردن اور دوسری عرب ریاستوں کے تعلقات کے بارے میں عرب حلقوں سے کوئی خبر نہیں ملی ہے۔ کیوں کہ انھیں عرب کی سیاسی کمیٹی کے جلسے کا انتظار ہے جو ۱۰ مئی کو منعقد ہونے والا ہے۔ لندن میں یہ امید بڑھتی جا رہی ہے کہ عرب ریاستوں اور اردن کے درمیان کسی قسم کی کشیدگی نہیں پیدا ہونے پائے گی۔ کافی امید اس وجہ سے پیدا ہو گئی ہے کہ کمیٹی کے جلسے میں اردن کے نمائندے شرکت کریں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ اردن کے متعلق اور ریاستوں کے شبہات کو ختم کرنے کے لئے سیاسی کمیٹی کے جلسے میں اسرائیل اردن گفت و شنید کی روداد پیش کی جائے گی۔ جو چند مہینوں قبل دوسری عرب ریاستوں کی لاعلمی میں شروع کی گئی۔

لندن ۱۰ مئی۔ عراقی پٹرولیم کمپنی ایک برطانی ادارہ ایک ۵۳۶ میل طویل پائپ لائن بچھانے کا منصوبہ بنا رہی ہے یہ پائپ لائن ریاست اسرائیل سے نہیں گذرے گی۔ عراق کے روغنی علاقے کرکس اور شام کی بندرگاہ بنیاس کے درمیان بچھائی جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے | زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار قند

کانپور

جلد ۵۱ | کانپور شنبہ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۹

مسلمانوں کو پیر راشدی کا مشورہ

میں اتر پردیش (یوپی) پہونچنے کے بعد اب تک بریلی اور لکھنؤ دیکھ چکا ہوں۔ اور ان شہروں میں آزادی سے ادھر ادھر گھومتا رہا ہوں۔ میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس سے مجھے یقین ہو چکا ہے کہ یہاں کے حالات کے متعلق بیرونی اخبارات میں بعض خبریں ایسی چھاپی گئی ہیں۔ جو بالکل غلط ہیں۔ اور جن کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ " یہ وہ الفاظ ہیں جو ہندوستان آنے والے پاکستانی (ڈیٹروں کے وفد کے لیڈر اور پاکستانی مدیران جرائد کانفرنس کے صدر پیر علی محمد راشدی نے ایک نشری تقریر (لکھنؤ) میں کہے جو پہلے سے ریکارڈ کرلی گئی تھی۔

انھوں نے کہا۔ عوام کی بہتری بلکہ زیست و ترقی کا راز اس میں ہے کہ ہندستان اور پاکستان کے درمیان انتہائی دوستی اور تعاون کا راستہ پیدا ہو۔ یہ اگر نہ ہوا تو ان دونوں ملکوں کا مستقبل بے حد تاریک ہو جائے گا۔ کیونکہ اگر وہ آپس میں جھگڑتے رہے تو وہ کوئی ترقی نہیں کر سکیں گے۔ اور ان کو ہمیشہ دوسرے ملکوں کا محتاج رہنا پڑے گا۔ یہی نہیں ممکن ہے کہ اختلافات کے بڑھ جانے کی حالت میں ان کے تعلقات ختم ہو جائیں۔ اور اس سے بھی زیادہ کوئی اندوہناک حالت رونما ہو جائے۔ اگر ایسا ہوا تو دونوں ملکوں کے عوام کی انتہائی بدقسمتی ہوگی۔ میرا تو خیال ہے کہ اس حالت میں شاید وہ اپنی موجودہ آزادی بھی قایم نہ رکھ سکیں گے۔ باہمی تعاون سے اور تلخیاں دور کر کے وہ نہ صرف ایک دوسرے کے لئے بلکہ ساری ذات کے لئے بڑی تقویت کا باعث بن جائیں گے

انھوں نے کہا کہ نہرو لیاقت معاہدہ کا اصلی پس منظر یہی ہے کہ اس معاہدہ پر جوں جوں عمل ہو رہا ہے۔ اختلافی مسائل کی گتھیاں سلجھ رہی ہیں اور وہ سارے نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ اور وہ توقعات پوری ہوتی نظر آ رہی ہیں۔ جو ہم نے اس معاہدہ سے وابستہ کی تھیں ہم پاکستان میں اس معاہدہ کے ایک ایک لفظ پر عمل کرنے کا مصمم ارادہ کر چکے ہیں۔ یہ ہماری قوم کا وعدہ ہے۔ اور ہم ہر حال اپنے وعدہ کو وفا کریں گے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ معاہدہ سارے اختلافی مسائل کا حل نہیں ہے۔ مگر اتنا ضرور ہے کہ اس معاہدہ کے ذریعہ ایسی فضا پیدا ہو سکتی ہے جس کا فائدہ لیتے ہوئے کئی ایک اختلافی مسائل حل کئے جا سکتے ہیں۔ جو کچھ میں نے ہندستان میں دیکھا ہے اس سے مجھے کافی امید پیدا ہو چکی ہے کہ اس طرف بھی اس معاہدہ پر عمل ہونے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جا رہا ہے۔

پیر راشدی نے کہا کہ " پاکستان میں جگہ نہیں میں نے سنا اور دیکھا کہ مسلمان اقلیت کے بعض افراد موکبوں کے پاکستان جا رہے ہیں یا جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ یہ کہنا غلط ہے پاکستان ہندستان کے اقلیتوں کو پاکستان میں آنے کی دعوت دے رہا ہے۔ ہمارے پاس اتنی گنجایش ہی نہیں ہے اور اگر ہوتی بھی تو اس حالت میں بھی یہ طریقہ صحیح نہ ہوتا۔ ہندستان کی مسلم اقلیت کو ہندستان ہی میں رہنا چاہیئے۔ اور ان کی وفاداری اپنی ہی حکومت اور ملک سے ہونی چاہیئے۔ اپنے معاملات کے متعلق اقلیتوں کو کسی دوسری طرف ملک کی طرف نہیں دیکھنا چاہیئے۔ جب اقلیتیں یہ نہیں کریں گی ان کی دشواریوں کا حل مشکل ہے۔ میں دونوں ملکوں کی اکثریتوں سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اقلیتوں کے معاملات میں اپنے فرائض کو نہ بھولیں گے۔ ہر ملک کی عظمت اسی میں ہے کہ اس میں ہر قوم آرام اور اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کرتی رہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے انھوں نے کہا کہ میں اتر پردیش میں پہونچنے کے بعد اب تک بریلی اور لکھنؤ دیکھ چکا ہوں۔ اور ان شہروں میں آزادی سے ادھر ادھر گھومتا رہا ہوں۔ اور میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس سے مجھے یہ یقین ہو چکا ہے کہ یہاں کے حالات کے متعلق بیرونی اخبارات میں بعض خبریں تو ایسی چھاپی گئی ہیں کہ جو بالکل غلط ہیں۔ اور جن کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ اور کچھ اس طرح کی بھی خبریں پھیلی تھیں کہ یوپی میں لا اینڈ آرڈر ختم ہو چکا ہے۔

بریلی کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ ہزاروں مسلمان مارے جا چکے ہیں۔ اور مسلمانوں کا سڑک پر چلنا بھی محال ہو گیا ہے۔ لیکن مجھے اور میرے ساتھیوں کو خود دیکھ کر اطمینان ہوا کہ یہ خبر بے بنیاد تھی۔ اور خود مسلمانوں نے بتایا کہ بریلی میں دس بارہ سے زیادہ جانیں ضائع نہیں ہوئیں۔

زور دیتے ہوئے کہا کہ میں ایک مرتبہ پھر اپنے وزیر خواجہ شہاب الدین صاحب کے الفاظ کو دہراتے ہوئے مسلم اقلیت سے کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں زیادہ آبادی کے لئے گنجایش نہیں ہے۔ اگر کوئی خط پاکستان سے اس مضمون کا آئے کہ پاکستان چلے آؤ تو اس کو غلط سمجھنا چاہیئے۔ میری نظر میں اس مسئلہ کا حل یہی ہے کہ ہر ایک اقلیت اپنے اپنے ملک میں جا کر بسے میری نظر میں اقلیتوں کے مسئلہ کا یہی آخری اور بہترین حل ہو سکتا ہے۔

تقریر ختم کرتے ہوئے پیر راشدی نے کہا کہ فضا روز بروز بہتر ہو رہی ہے۔ اور وہ وقت قریب آ رہا ہے جبکہ انتشار اور بے چینی کا کوئی ادنیٰ امکان بھی باقی نہ رہے گا۔ اقلیت کو اپنی اپنی جگہ پر استقلال سے جمے رہنے چاہیئے۔

مرکزی حکومت کے دو نئے وزیر

صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ۱۲ مئی۔ ساڑھے چھ بجے شام کو مسٹر کے ایم منشی اور مسٹر ہری کرشن مہتاب سے حلف وفاداری اٹھوایا۔ مرکزی حکومت میں ان دونوں کے وزیر مقرر ہونے کا اعلان ۱۵ مئی کو ہوا تھا۔

صدر نے مسٹر سی بسواس اور مسٹر ستیہ نرائن سنہا سے بھی وزیر اسٹیٹ کی حیثیت سے حلف وفاداری اٹھوایا۔ اس تقریب کے موقع پر وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو بھی موجود تھے۔

مسٹر ہری کرشن مہتاب کو وزیر صنعت و فراہمی کا وزیر مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر ایم کے منشی وزیر غذا مقرر کئے گئے ہیں۔

لکھنؤ ۱۲ مئی۔ یوپی اسمبلی کل سے یکم جون تک کے لئے ملتوی ہو جائے گی۔ اسبات کا اعلان آج ڈپٹی اسپیکر مسٹر نفیس الحسن نے کیا۔ یہ فیصلہ حکومت کی درخواست پر کیا گیا ہے۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ

۹ مئی کو کانپور میونسپلٹی کی ایک میٹنگ مسٹر برہما نند مصرا (چیرمین) کی صدارت میں ہوئی جس میں مسٹر ایس ایس مترا نے ڈیولپ منٹ بورڈ کے ممبروں کی کچھ تقریروں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ میونسپل بورڈ کے کچھ ممبروں کے خلاف شخصی حملے کئے جائیں۔

مسٹر برہما نند مصرا چیرمین نے کہا کہ ڈیولپ منٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ کے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ دونوں ہی تعاون کے ساتھ شہر کو بہتر بنانے کے کام پر لگے ہوئے ہیں جہاں تک کارپوریشن کے مطالبہ کا سوال ہے شہر کا ہر شخص چاہتا ہے کہ میونسپل بورڈ کو کارپوریشن کا درجہ دیدیا جائے۔ ڈیولپ منٹ بورڈ کے وزیر مسٹر ہری شنکر ودیارتھی کی بھی یہی رائے ہے۔

پنڈت جی کو یوپی میں رہنا چاہیئے

کانپور کپڑا کمیٹی کے جنرل سکریٹری مسٹر بنالعل ترپاٹھی نے بذریعہ تار پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندستان سے درخواست کی ہے کہ وہ اتر پردیش (یوپی) کو پنڈت گوبند بلبھ پنت کی قیادت سے محروم نہ کریں۔ اور اس اہم موقعہ پر ان کو صوبہ کی رہنمائی کے لئے صوبہ ہی میں رہنے دیں۔ ہم کو پنت جی کی قیادت پر فخر اور اعتماد ہے

کپڑے پر سے کنٹرول ہٹنا چاہیئے!

کانپور کپڑا کمیٹی نے ایک تار ڈاکٹر راجندر پرشاد (صدر جمہوریہ) پنڈت جواہر لال نہرو (وزیر اعظم) سردار ولبھ بھائی پٹیل (نائب وزیر اعظم) ڈاکٹر پٹابھی سیتارمیہ (صدر کانگریس) اور وزارت صنعت و سپلائی کے سکریٹری کو بھیجا ہے جس میں کپڑے پر سے کنٹرول ہٹالینے کو کہا ہے تار میں کہا گیا ہے کہ موجودہ حالات میں تجارت پر جو پابندیاں ہیں۔ وہ ملک کے لئے بہت مضر ہیں۔ اور موجودہ اقتصادی حالت کا تقاضا ہے کہ ہر قسم کا کنٹرول اٹھا لیا جائے۔ تاکہ تجارت آزاد راستوں کے ذریعہ ہو سکے

کانگریس پنچایت کا انتخاب

صوبہ کانگریس کمیٹی کی آخری ہدایتوں کے بموجب کانگریس پنچایتوں کے انتخاب کا حسب ذیل پروگرام ہے۔

۱۵ اپریل کو ۹ بجے صبح سے ۱۰ بجے رات تک نامزدگی کے کاغذات کا داخلہ دو روپیہ کی فیس کے ساتھ۔

۱۶ فروری کو اعتراضات سنے جائیں گے۔

۱۸ مئی تک نامزدگیاں واپس لی جائیں گی۔

۱۹ مئی کو امیدواروں کی فہرست مشتہر کر دی جائے گی

۲۰ اور ۲۵ مئی کے درمیان انتخاب ہوگا۔

ایک شخص ایک سے زیادہ پنچایت میں نہیں منتخب کیا جا سکے گا۔

سڑکوں کی مرمت

ڈیولپ منٹ بورڈ کے پبلک ریلیشن آفیسر اطلاع دیتے ہیں کہ ڈیولپ منٹ بورڈ فوراً ہی سڑکوں کی مرمت اور نئی سڑکیں بنانے کا کام شروع کر دیگا۔ اور اس مقصد کے لئے موجودہ سال کے فیصلہ کے مطابق میونسپل بورڈ ۵ لاکھ روپیہ دیگا۔ یہ فیصلہ ڈیولپ منٹ بورڈ کے صدر مسٹر ہری شنکر ودیارتھی اور میونسپل بورڈ کے چیرمین مسٹر برہما نند مصرا کے درمیان ایک میٹنگ کے دوران میں کیا گیا ہے۔

اتوار کو ڈاکخانہ بالکل بند

پوسٹ ماسٹر کانپور ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ اتوار کو نہ ڈاک جائے گی اور نہ ڈاک تقسیم کی جائے گی۔ رجسٹر کئے ہوئے اخبارات جو اتوار کو ڈاکخانوں میں پوسٹ کئے جاتے تھے آر ایم ایس کے دفتر (کانپور) میں پوسٹ کئے جائیں گے۔ لیٹ فی خطوط اب صرف سنٹرل ٹیلیگراف آفس کانپور میں پوسٹ کئے جائیں گے۔ اس کے واسطے ٹیلیگراف آفس میں اور مقامی آر ایم ایس کے دفتر میں ایک مخصوص لیٹر بکس مہیا کیا جائے گا۔

آر ایم ایس کے دفتر اور سنٹرل ٹیلیگراف آفس میں اتوار کو ٹکٹ اور ڈاک کا دوسرا سامان مل سکیگا

ڈیولپمنٹ بورڈ کا عوام کو انتباہ!

کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ کی طرف سے حسب ذیل پریس نوٹ جاری ہوا ہے۔

یہ معلوم ہوا ہے کہ چکیری ہوائی اڈا کی طرف جانے والی سڑک اور الہ آباد کی طرف جانے والی گرانڈ ٹرنک روڈ کے درمیان صفی پور کے ادھر ادھر بعض لوگ بڑے داموں پر آراضیات فروخت کر رہے ہیں۔

عوام کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ ان زمینوں کی خریداری سے پرہیز کریں۔ اس لئے کہ بورڈ عنقریب اس نواح کی آراضی کو اپنے مقصد کے تئے حاصل کرنے والا ہے۔ اور ظاہر ہو کہ ان زمینوں کا جو معاوضہ ملیگا۔ اس کی قیمت سے بہت ہی کم ہوگا۔ جن پر انھیں اس وقت بیچا جا رہا ہے اس سودے میں خریدنے والوں کو یقیناً کافی نقصان ہو جائے گا۔

خطرناک دیسی بم نکلا

۱۱ مئی کو پولیس نے جوہی کے علاقہ میں ایک کپڑا مل کے ایک کارکن کو اس الزام میں گرفتار کیا ہے کہ اس کے قبضہ میں ایک بڑی قوت کا دستی بم تھا۔

اس بم کے اندر ساڑھے چھ تولہ آتش گیر مادہ بھرا ہوا تھا۔ اور جیسا کہ مقامی حکام کا کہنا ہے کہ اگر یہ بم پھٹ جاتا تو شہر میں کافی جانی اور مالی نقصان ہوتا۔

ایک کمیونسٹ کارکن گرفتار

سیاسی قیدیوں کے مدافعتی کمیٹی کے دفتر میں جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کانپور کے ایک مقتدر کمیونسٹ ساتھی ہرنس چندر تیواری ۹ مئی کو گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

رجبی شریف

رجبی شریف کے جلسے حسب معمول جمعیتہ العلماء کانپور کے زیر اہتمام پریڈ گراؤنڈ میں ۱۱ مئی سے شروع ہو گئے ہیں۔ جس میں مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی مولانا ابو الوفا مولانا یونس خالدی مولانا عبد الحمید اعظمی وغیرہ تشریف لا رہے ہیں۔

یہ جلسے ۵ روز تک رہیں گے۔ اور روز ۸ بجے رات سے شروع ہوا کریں گے۔

فوت و پیدائش

۶ مئی کو ختم ہونے والے ہفتہ میں کانپور میونسپل بورڈ کی اطلاعات کے بموجب ۵۲۲ پیدائش ہوئیں اور ۲۶۳ موتیں۔ اس میں سے مرنے والے بچوں کی تعداد ۱۵۳ ہے۔

جے۔ کے مینوفیکچررس

جے۔ کے مینوفیکچررس جو پچھلے دو مہینوں سے بند تھے ۸ مئی کو کھل گئے ہیں۔

ایک کمیونسٹ کی جائداد قرق

مسٹر سی ایم ساوری کی جائداد کو پولیس نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۸۷ کے ماتحت قرق کرلیا ہے۔ پولیس ایک عرصہ سے مسٹر ساوری کی تلاش میں ہے۔

دیہاتوں کو صنعتی بنانے کی اسکیم

معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی کے زیر غور ایک اسکیم ہے جس کے ماتحت دیہاتی علاقوں کو اس طور پر صنعتی بنایا جائے گا کہ صنعتوں کو چھوٹے پیمانہ پر قایم بھی رکھا جا سکے۔ اور ساتھ ہی ساتھ عمدہ قسم کا سامان بھی تیار ہو سکے۔ مزدور کو اپنے دیہات کا گھر بھی نہ چھوڑنا پڑے اور پھر بھی وہ ایک معقول آمدنی کا مالک ہو جائے۔

اسکیم کے ماتحت چھوٹے شہروں میں جہاں کوئی گورنمنٹ ٹیکنیکل اسکول یا شکر کے مل نہیں ہیں تقریباً آدھی درجن درسگاہوں کا ایک سلسلہ قایم کیا جائے گا اسکیم میں دیہاتوں کے لئے صناعوں کو تیار کرنے کا بھی منصوبہ شامل ہے۔

۶۸۰۰ مزدور بیکار۔ لیبر کمشنر یوپی کی اطلاع کے مطابق ۸ مئی کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۶ مقامی ٹیکسٹائل ملوں سے ۶۸۰۰ مزدور چھڑوادئے گئے ہیں۔ اس کی وجہ نامعلوم کپاس

لائرس ایسوسی ایشن

لائرس ایسوسی ایشن کلکٹر کے ایک ... میں آیندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران ...

صدر۔ مسٹر شیام بہاری لال۔

نائب صدر۔ مسٹرس ستیلا چرن۔ نوار حسین ... رامیشور دیال سکسینہ

جنرل سکریٹری۔ مسٹر بالکشن شیو ...

جائنٹ سکریٹری۔ مسٹر جگناتھ سہائے۔ مسٹر ...

خزانچی۔ مسٹر لکشمی نرائن کھنہ

آڈیٹر۔ مسٹر کرشن سہائے۔

اس کے علاوہ ۹ ممبران انتظامیہ منتخب کئے ...

میونسپل ووٹر لسٹ

کانپور ... ۱۵ ... کی فہرست ۱۵ مئی سنہ ۱۹۵۰ء کو شائع کردی جا... متعلق اعتراضات اور درخواستیں ریٹرننگ اف... دوپہر سے ۳ بجے شام تک کام کے دنوں ... اس سلسلہ میں مختلف کاموں کے لئے مندرجہ ... مقرر کی گئیں ہیں۔

۱۵ مئی سے ۲۰ مئی تک ...

مندرجہ ریٹرننگ افیسر سری راجندر ناتھ ... دعوؤں اور اعتراضوں کو پیش کرنا۔

(۱) شری راجندر ناتھ (جے ایم)

(۲) شری سدرشن ناتھ سنگھ (جے ایم)

(۳) شری سید حسین (اے سی ایم)

(۴) شری اے۔ بی ماتھر (جے۔ ایم)

(۵) شری وی ان ترپاٹھی (جے ایم)

(۶) شری جے۔ کے پانڈے (ایس ڈی ...

(۷) شری بھگوان داس شوکلا (ایس ڈی ...

(۸) شری جی ایم جیلانی (ایس ڈی ...

۲۸ مئی سے ۳ جون ...

دعوؤں اور اعتراضوں کی فہرست کی ...

۴ جون سے ۱۰ جون ...

دعوؤں اور اعتراضوں کی فہرست ک...

۱۱ جون سے ۲۴ جون ...

اعتراضوں اور دعوؤں کی ...

میونسپل بورڈ کے کل وارڈوں (۵) وار... کا معائنہ کام کے دنوں میں ۱۱ بجے دوپ... میونسپل آفس کلکٹن آفس اور شہر کانگریس ... کیا جا سکتا ہے۔

پاکستان جوٹ کی قیمت ...

کراچی ۱۲ مئی۔ یہاں معلوم ہوا ... پاکستان اپنی جوٹ کی پالیسی پر ایک ... کرنے والا ہے۔ تاکہ اس کی برآمدی ... کمی ہو جائے کہ وہ بیرونی ملکوں میں ... کے مقابلہ میں مہنگی نہ بکے۔ جوجوٹ ... ہیں۔!

امید ہے کہ اس پالیسی کے بعد جو ... والوں اور جوٹ کی برآمد کرنے وا... بیچ والے لوگ ختم ہو جائیں گے ... میں ہر اعتبار سے کمی ہو جائے گی۔

صدر مہاراشٹر کانگریس ...

پونا ۱۲ مئی۔ مہاراشٹر صوبائی کانگریس ... بی ایس ہیرے نے آج مہاراشٹر ... کہ وہ صوبائی کانگریس کمیٹی دل کھول کر ... ۔ میں کانگریس کا ہونیوالا اجلاس ...

ادب لطیف

شرابی !

اے ۔ آر ۔ صوفی

اے شرابی ..... یہ دنیا فانی ہے فانی ...... یہاں کا ہر ذرہ فانی ہے ...... یہاں کی ہر چیز فانی ہے .... تیری یہ رنگین دنیا بھی فانی ہے ۔ خیال کر ..... سوچ ..... اپنے دل کی گہرائیوں سے پوچھ ..... اپنی زندگی پر ایک نظر ڈال ..... یہ شراب ..... ارے دیوانے ، حرام اور کفر ہے ..... گناہ ہے گناہ ..... دولت خرچ کرکے گناہ حاصل کرنا ..... یہ کہاں کی عقلمندی ہے یہی ہے نا تیری رنگین دنیا ..... ارے پگلے عقل سے کام لے ..... شمع زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ..... آگ کے انگاروں سے برگ گل سمجھ کر نہ کھیل ..... اتنی نادانی اچھی نہیں ..... جام شراب میں الجھی ہوئی نگاہوں کا رخ قوم کے غریبوں ..... بے کسوں یتیموں ..... محتاجوں ..... بے خانماں برباد لوگوں کی طرف کر ..... انھیں دیکھ ..... وہ بھی تیرے بھائی ہیں ..... یہی دولت جو تو شراب کی نذر کرتا ہے ..... اور رنگ رلیاں مناتا ہے ..... اپنے ان بھائیوں ..... ہاں بھائیوں میں تقسیم کر ..... ملک اور قوم کی تعمیر کے لئے صرف کر ..... یہ دنیا فانی ہے ..... فانی ..... دیوانے شرابی ..... پگلے شرابی ..... !

---

۲ میں حاضر ہوں ۔ آپ لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان کی فضا بدل گئی ہے ۔ وہاں کے کٹڑے کٹڑ اخبارات کے لہجے بدل گئے ہیں ۔ انھوں نے بلا کسی دباؤ کے اپنے اوپر بہت سی پابندیاں عائد کر دی ہیں ۔ ہم مصالحت اور مفاہمت کی طرف بہت تیزی سے قدم بڑھا رہے ہیں ۔ ہمارے وزیر اعظم سب سے پہلے ہندوستان پہونچے ہیں راہ کی صعوبت کے باوجود ۳۳ اخبار نویسوں کو لے کر ہندوستان آیا ہوں ۔ ہم میں جو کمزوریاں ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ آپ اگر نیک اور اچھے کام کریں گے تو اس سے ہم کو مدد ملے گی ۔ ہم اگر خراب کام کریں گے تو اس سے آپ کے کام میں پیچیدگیاں بڑھ جائیں گی ۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنا اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے ۔ اور یہ نہ دیکھنا چاہیئے کہ دوسرا کیا کر رہا ہے ۔ دونوں طرف سے فرائض اگر انجام پائیں تو ایک دوسرے کو بڑی تقویت اور مدد ملتی ہے ۔ لیکن اچھائی اور نیکی کو بدلہ کی نیت سے نہیں کرنا چاہیئے ہندوستان اور پاکستان کے باشندوں نے جس تیزی سے اپنے اپنے ملک کو بدنام اور رسوا کرنے کی کوشش کی ہے ۔ اسی تیزی سے نیک نامی حاصل کرنے کی سعی کرنا چاہیئے ۔ ایک دوسرے کی خدمت کے لئے آگے بڑھنا چاہیئے ۔ دنیا بہت تیزی سے بدل رہی ہے ۔ اس بدلی ہوئی دنیا میں سست رفتاری اور سبک خرامی سے کام نہیں چلے گا ۔ ہمیں اپنے مقصد کے حصول کے لئے دن رات جدوجہد کرنا چاہیئے ۔ میں ایک بار پھر آپ لوگوں کی عزت افزائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ اور امید کرتا ہوں کہ لکھنؤ کے ہر اخبار نویس کا ایک وفد اگست تک لاہور آ سکیگا ۔ اور خود اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیگا کہ ہم پاکستانی بھی انسان ہیں ۔ مہذب ہیں ۔ اور آپ سے محبت کرنے والے بھائی ہیں ۔

پیر علی محمد راشدی کی تقریر سے پہلے اردو پریس ایسوسی ایشن کے صدر پنڈت میلا رام وفا نے اپنی تقریر

بچوں کی دنیا

آرٹ اور بچے

انگلینڈ کے جنوب مشرق کی طرف دیہاتی آبادی میں آپ کو لڑکے لڑکیوں کا ایک اسکول نظر آئے گا ۔ بچوں کے اس اسکول کا نام ریڈ ہل اسکول ہے اس اسکول کے بچے آرٹ کا مطالعہ کرتے ہیں ۔ مگر یہ آرٹ علم آرٹ یا ڈرائنگ سے مختلف ہے ۔

بچوں کو تصویریں بنانے کے متعلق کوئی سبق نہیں دیا جاتا ۔ ان کو تصویر وغیرہ بنانے میں مکمل آزادی ہے ۔ ہم ان کے آرٹ کو "آزاد آرٹ" کہہ سکتے ہیں ۔ تصویروں میں وہ اپنی مرضی سے رنگ بھرتے ہیں ۔ اکثر ان کی تصویریں بے ڈھنگی اور بے سروپا ہوتی ہیں ۔ مگر بعض دفعہ یہ تصویریں کافی واضح اور جاذب نظر ہوتی ہیں ۔

مگر ہر ایک تصویر ماہر نفسیات کے لئے بہت اہم ہے ۔ وہ اپنے بچے کی ذہنی اور جذباتی زندگی کی کہانی بیان کرتی ہے ۔ اور اس طرح سے بچوں کے علاج میں بہت مدد ملتی ہے ۔

ریڈ ہل کا اسکول ایک خاص قسم کا اسکول ہے یہاں ان بچوں کا علاج کیا جاتا ہے ۔ جن میں کوئی دماغی یا جذباتی نقص ہوتا ہے ۔ بچوں پر مقدمہ چلانے والی اور عدالتیں اس بات کو محسوس کر رہی ہیں کہ فطری خطا دار بچوں کو صحیح راستے پر لانے کے لئے نفسیاتی علاج کی مدد لینی چاہیئے ۔ سزا دینے سے بچے اور بگڑتے ہیں ۔ اور یہ دیکھا گیا ہے کہ ایک بچے کی غیر سماجی حرکتیں کرنے کی کوئی نہ کوئی خاص وجہ ضرور ہوتی ہے ۔ اور سائینٹفک علاج سے بچے کو ٹھیک راہ پر لایا جا سکتا ہے ۔

اس اسکول میں تقریباً ساٹھ لڑکے لڑکیاں ہیں ان بچوں کی عمر ۹ اور ۱۶ سال کے درمیان ہے ۔ یہ بچے دماغی طور پر اتنے سست نہیں ہیں بعض بچے تو اپنی عمر کے لحاظ سے بہت ذہین واقع ہوئے ہیں ۔ مگر ان کو سنبھالنا یا قابو میں رکھنا بہت مشکل ہے ۔ سمجھ کے باوجود وہ غلطیاں اور قصور کرتے ہیں ۔

ڈاکٹر آٹو ایل شا اس اسکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں ۔ وہ اور دوسرے ماہرین نفسیات بچوں کا علاج کرتے ہیں ۔

بچوں کو کوئی سزا نہیں دی جاتی ۔ بچے عام طور پر میٹرکولیشن کے معیار تک پہونچ جاتے ہیں ۔ اور بعد میں ایک کامیاب زندگی بسر کرتے ہیں ۔

اسکول میں بچوں کی اپنی عدالت ڈسپلن قائم رکھتی ہے ۔ جج کے ممبروں کا انتخاب اسکول کمیٹی کرتی ہے ۔ اس عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل کی جا سکتی ہے مگر عام طور پر صرف چار فیصدی فیصلوں کے خلاف اپیل دائر کی جاتی ہے ۔

اسکول میں آرٹ کو دوسری تعلیم سے بالکل علیحدہ رکھا گیا ہے ۔ کیونکہ یہ لازمی ہے کہ آرٹ کو بطور علاج بالکل آزاد رکھا جائے آرٹ کسی استاد وغیرہ کے کنٹرول میں بالکل نہ ہونا چاہیئے ۔

مسلمانوں کو پیر راشدی کا مشورہ

پنت جی نے کہا ۔ میں نے سنا ہے کہ پاکستان ریڈیو نے یہاں کے مسلمان دست کاروں کو ترک وطن کرنے کا مشورہ دیا اور بعض لوگوں نے بھی پاکستان سے خطوط بھیجے کہ یہاں مزدوروں کی شرح بہت زیادہ ہے ۔ اس لئے وطن ترک کرکے چلے آؤ ۔ وزیر اعظم نے اس عزم کا اظہار کرتے ہوئے

پردۂ فلم

ششی کلا

(از جناب ۔ بی کے جوہر)

"لڑکیاں جنگل کی آگ کی مانند بڑھتی ہیں" یہ محاورہ شاید کسی نے فلم ایکٹرس ششی کلا کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا ہوگا ۔ کیونکہ یہ ساحرہ بہت تھوڑے ہی عرصہ میں ایک نو عمر لڑکی سے ایک جوان عورت ہوگئی ۔

ڈائرکٹر شوکت حسین کی فلم جگنو میں ہیرو سورج کی چھوٹی بہن منجو تو آپ کو یاد ہوگی ۔ دبلی پتلی ۔ نو عمر چنچل لڑکی جس نے آپ کو ایک دکھ بھرا گیت بھی سنایا تھا ۔ فلم گرلس اسکول کی موٹی تازی شوخ ساحرہ پپیہا کو بھی تو آپ بھولے نہ ہوں گے کیا آپ یقین فرمائیں گے کہ یہ دونوں کردار ایک ہی اداکارہ یعنی ششی کلا نے ادا کئے ہیں ۔

موزوں قد ۔ گداز جسم ۔ خوبصورت چہرہ اور بے پناہ سیکس اپیل یہ ہی تو ششی کلا ہے ۔ ہاں گردن قدرے لمبی ہے ۔ اداکاری کافی اچھی کر لیتی ہے ۔ مگر بہت سی دوسری ایکٹرسوں کی طرح خود گاتی اور ناچتی بھی کم ہے ۔ ہیروئن کی مددگار رول یا سائڈ ہیروئن کے کرداروں میں تو بہت مقبول ہوئی ہے ۔

فلم گرلس اسکول میں تو ششی کلا کہانی کی جان تھی ۔ گاؤں کی الھڑ عورت کے کردار میں اس نے اس نے اپنی حد درجہ شوخی سے چوٹی کی اداکارہ گیتا بالی کو بھی پچھاڑ دیا ہے ۔ جو کہ اس ڈرامہ کی ہیروئن تھی ۔ اور پھر داد دیجئے ۔ ڈائرکٹر کیدار شرما کے انتخاب کی جس نے اپنی جگر سوز فلم ٹھیس میں ایک غیر ذمہ دار اور وعدہ فراموش لڑکی کے کردار کے لئے ششی کو ہی چنا اس رول میں ششی کی اداکاری نہایت قدرتی اور تیقن کن تھی ۔ بناوٹ کا تو اس میں نام تک نہ تھا ۔

ششی کی دیگر کامیاب فلموں میں پگڑی اور آخری پیغام قابل ذکر ہیں ۔ ششی ایک ہوشیار اداکارہ ہے ہنسی مذاق کے رول نبھانا تو اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے ۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا اس نے ایک کے تاجر سے شادی کر لی ہے ۔

جنیوا ۔ سرک ۹ مئی ۔ کل جب پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں ادارہ اقوام متحدہ کے صدر دفتر کا معائنہ کیا تو سر اوون ڈکسن (جنھیں حال ہی میں کشمیر کا ثالث بنایا گیا ہے) نے ان سے ملاقات کی

× اور محض اخبار فروشی کے لئے غلط اور تباہ کن اقدام نہیں کرنا چاہیئے ۔

یوپی کے اردو اخبار نویسوں کی طرف سے سردار سنت سنگھ نے پاکستان کے اخباری وفد کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اور پاکستان کے اخبارات کو اپنی ذمہ داری محسوس کرنا چاہیئے ۔ اور نہرو لیاقت سمجھوتہ کی کامیابی کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھنا چاہیئے ۔

لکھنؤ پریس ایسوسی ایشن کی طرف سے انصار ہرونانی نے وفد کو کا خیر مقدم کیا ۔ اور یقین دلایا کہ لکھنؤ کے اخبارات نہرو لیاقت سمجھوتہ کو کامیاب بنانے کی کوشش میں کسی سے پیچھے نہ رہیں گے ۔

گورنر یوپی کی نشری تقریر

لکھنؤ ۹ مئی ۔ آج فرقہ وارانہ اتحاد پر تقریر نشر کرتے ہوئے گورنر یوپی نے کہا کہ ایک مہینہ ہوا کہ بھارت

نہرو لیاقت سمجھوتہ کی کامیابی پر ہندوستان پاکستان کی بقا منحصر

استقبالی جلسہ میں پیر علی محمد راشدی کی تقریر

لکھنؤ ۹ مئی ۔ پاکستان کے اخباری وفد کے اعزاز میں آج دس بجے رائل ہوٹل میں اردو پریس ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک استقبالی جلسہ ہوا ۔ جلسہ میں وفد کے صدر پیر علی محمد راشدی نے نہرو لیاقت سمجھوتہ پر عمل درآمد کے بارے میں اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے کہا کہ ہم پاکستان کے ہر اخبار نویس ، کارٹونسٹ ۔ کالم نویس ۔ شاعر کے لئے یہ ناممکن کر دیں گے کہ وہ نہرو لیاقت سمجھوتہ کے خلاف کوئی قدم اٹھا سکے ۔ ہم افراد کی خاطر خواہ وہ کتنے ہی کیوں اہم نہ ہوں ۔ اپنے پڑوسی ملک ہندوستان سے جنگ مول نہیں لے سکتے اور نہ دونوں ملکوں کے چالیس کروڑ انسانوں کو تباہی کے غار میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جھونک سکتے ہیں ۔

پیر صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ نہرو لیاقت معاہدہ جن حالات میں ہوا ہے اس کو سب جانتے ہیں ۔ اس کی کامیابی سے جو فوائد ہوں گے ۔ اس سے ہر شخص واقف ہے ۔ اگر یہ سمجھوتہ ناکامیاب رہا تو اس کے جو ہولناک اور ہوشربا نتائج ہوں گے ۔ وہ کسی ذی علم شخص سے مخفی نہیں ۔ ہر شخص کو یہ بات سمجھ لینا چاہیئے کہ اس معاہدے کو صرف پنڈت نہرو اور لیاقت علی خاں کامیاب نہیں بنا سکتے ۔ یہ دونوں تو صرف اپنے اپنے ملک کے نمائندے ہیں ۔ اگر ان ملک کے اخبارات اور ان کے عوام نے ان کا ساتھ دیا تو یہ اپنی عظمت کے باوجود اس مسئلہ میں کامیاب نہیں ہو سکتے ۔ اخبارات کی اس باب میں بڑی ذمہ داری ہے ۔ اگر انھوں نے قوم کو صحیح راہ پر ڈالا تو پھر کامیابی کے امکانات بہت بڑھ جائیں گے ۔ اس لئے خود اخبارات کو نہرو لیاقت سمجھوتہ کے پیش نظر کو بہت واضح طور پر سمجھ لینا چاہیئے ۔ اگر انھوں نے پارٹی بازی اور کیمپ بازی کا کھیل کھیلا تو اقلیتوں کے مسائل حل نہیں ہوں گے ۔ اور جو کچھ تعلقات اس وقت تک ہیں ۔ وہ بھی ختم ہو جائیں گے ۔ تعلقات کے اس خاتمہ کے بعد دونوں طرف جو مایوسی اور ناامیدی اور دل شکنی پیدا ہوگی ۔ وہ اقلیتوں کو چین سے نہیں بیٹھنے دے گی ۔ کیمپ بازی کے بعد اگر مسئلہ طے ہو جاتا تو زیادہ مضائقہ نہیں ہے لیکن مصیبت تو یہ ہے کہ کیمپ بازی کے بعد مستقل نفرت اور بغض پیدا ہو جائے گا ۔ اور چالیس کروڑ انسان سالوں ہفتوں نہیں بلکہ دنوں میں دست و گریباں ہو جائیں گے ۔ اور ہندوستان پاکستان میدان کارزار بن جائے گا ۔ ہندو مسلمان ایک دوسرے کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے ۔ ظاہر ہے کہ چالیس کروڑ انسانوں کی یہ جنگ کتنی ہیبت ناک اور خوفناک ہوگی ۔ اس جنگ میں کسی فریق کو اپنی کامیابی کا قطعی یقین نہیں رکھنا چاہیئے ۔ اگر یہ جنگ فیصلہ کن ثابت ہوئی تو جو فریق ہارے گا ۔ وہ تو ختم ہو جائے گا ۔ لیکن جیتنے والا فریق بھی ایک نامعلوم مدت کے لئے تباہ ہو جائیگا ۔ دوسری جنگ میں انگریزوں اور اتحادیوں کو کامیابی ضرور ہوئی ہے ۔ اس کامیابی کے بعد ان کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے اس کو کچھ وہی خوب جانتے ہیں ۔ اسی طرح ہندوستان اور پاکستان میں اگر خدانخواستہ جنگ ہوئی تو دونوں فریق تباہ و برباد ہو جائیں گے ۔

پیر راشدی نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہندو پاکستان کی جنگ دونوں ملکوں کے بہت سے اہم مسائل کو حل کرنے سے روک دے گی ۔ ابھی دونوں ملکوں کو اغذار ، صنعت و حرفت پناہ گزینوں کو آباد کرنے کے مسائل حل کرنے ہیں ۔ دونوں ملک کمزور ہیں اگر یہ دونوں اپنی کمزوری کے باوجود آپس میں لڑ پڑے تو اس لڑائی کا سب سے پہلا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان اور پاکستان کی آزادی ختم ہو جائے گی ۔ دونوں ملکوں میں غربت بے حد بڑھ جائے گی ۔ اور جس مقصد اور نصب العین کے لئے یہ جنگ لڑی جائے گی وہ مقصد بھی جنگ کے بعد حاصل نہ ہو سکیگا ۔

جہاں تک میں نے غور کیا ہے ۔ موجودہ نفرت اور تعصب کو ختم کرنے کا ایک ذریعہ ہے ۔ اور یہ کہ پاکستان

جتنا کامیابی اور کامرانی کا پیش خیمہ بن جاتی ہے ۔ ہندوستان پاکستان کے باہمی میل و محبت کے لئے اگر کسی ملک کو زیادہ صبر و تحمل سے کام لینا پڑے تو اس سے اس کو برداشتہ دل اور کبیدہ خاطر نہیں ہونا چاہیئے ۔

پاکستان کے اخباری وفد کے صدر نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ان سب خیالات کو پیش نظر رکھ کر ہم نے ارادہ کیا کہ ہم ہندوستان کے اخبارات کے ایڈیٹروں سے ملیں اور دونوں ملک کے اخبارات مل کر ہندوستان پاکستان کے تعلقات کو بہتر بنانے کو درست کرنے کے لئے کوشش کریں کے سلسلہ میں یہ تجربہ کر رہے ہیں ۔ اگر ہمارا یہ تجربہ کامیاب ہو گیا تو دونوں ملکوں میں ایک دوسرے سے جو بیگانگی اور بے تعلقی اور وحشت ہے ۔ وہ ختم ہو جائے گی ۔ اس وقت ہندوستان پاکستان کے اخبارات کے ایڈیٹران اور کارکنان مل رہے ہیں ۔ تبادلہ خیالات کر رہے ہیں ۔ ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ ممکن ہے کہ ہماری اس کوشش کا نتیجہ ہو کہ دونوں ملک کے گورنر جنرل دونوں ملک کے کمانڈر انچیف اور دونوں ملک کے وزیر مالیات آپس میں ملیں ۔ اور اپنے اپنے شعبہ کے معاملات کو خوش اسلوبی سے طے کریں جس طرح ہم پاک کے اخبارات میں کام کرنے والے ہندوستان آئے ہیں ۔ اس طرح میں لکھنؤ کے اخبار کے ایڈیٹروں کو پاکستان آنے کی دعوت دیتا ہوں ۔ آپ ہمارے یہاں آیئے اور دیکھئے کہ ہم بھی انسان ہیں ۔ آپ کے خون کے پیاسے نہیں ہیں ۔ آپس آپس کی افہام و تفہیم ہی سے ہمارا وہ تجربہ کامیاب ہوگا جو دونوں ملک کے اخبارات کو ایک نقطہ پر لانے کے سلسلہ میں کر رہے ہیں ۔ اگر ہم نے نہرو لیاقت سمجھوتہ کو کامیاب بنانے میں مدد دی تو ہم دونوں ملک کی عظیم الشان خدمت انجام دیں گے ۔ اس وقت نہرو لیاقت معاہدہ پر سمجھوتہ پر عمل کے سوا اور ہمارے لئے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے ۔

نہرو لیاقت سمجھوتہ کے ذریعہ بہت سے مسائل طے ہو سکتے ہیں اور کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ ابھی تارکین وطن کی جائداد اور مغویہ عورتوں کا مسئلہ باقی ہے ۔ ہم کو فطرت کے اصولوں کی مخالفت نہیں کرنا چاہیئے ۔ اور ان حقایق کو پیش نظر رکھنا چاہیئے ۔ جو انسان کے ارادے اور عزم کی تشکیل کرتے ہیں ۔ ان رجحانات کو ختم نہ کرنا چاہیئے ۔ جو ہر انسان اپنے وطن کے بارے میں رکھتا ہے ۔ وطن سے جو کشش ہوتی ہے وہ کبھی ختم نہیں ہوتی ۔ اس لئے ہندوستان اور پاکستان میں حالات ایسے پیدا ہونا چاہئیں کہ کسی کو اپنا وطن چھوڑ کر جانے کی ضرورت محسوس نہ ہو ۔ دوسرے الفاظ میں دونوں ملک کی حکومت کو اپنے شہریوں کی جان و مال عزت آبرو کے تحفظ کا بیڑہ اٹھانا چاہیئے ۔ اگر کوئی حکومت ان چیزوں کے تحفظ کا ذمہ نہیں لیتی تو وہ مہذب حکومت نہیں ہے ۔ اس کو ایک دن باقی نہیں رہنا چاہیئے ۔ اگر وہ خود نہ ہٹے تو عوام کو اسے ہٹا دینا چاہیئے ۔ اور عوام نے اگر کسی غیر ذمہ دار اور غیر مہذب حکومت کو گوارا کر لیا تو خود فطرت اس حکومت کو ختم کر دے گی ۔ قدرت ظالموں کو نیست و نابود کر دیتی ہے ظلم اور ستم کبھی انسانی روایات نہیں جا سکتے ۔ افراد تو ظلم کر سکتے ہیں ۔ لیکن کسی ظالم قوم کو قدرت نے پائیداری اور ثبات نہیں بخشا چونکہ نہرو لیاقت سمجھوتہ صحیح راہ پر پہلا قدم ہے اس لئے اس کو کامیاب بنانا چاہیئے ۔ اس کی کامیابی

اقوال زریں

وقت قیمتی ہے اپنے وقت کی بھی قدر کرو اور دوسروں کے وقت کا بھی خیال رکھو۔

اگر ایک انسان میں ایک برائی ہے۔ یا خامی ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سوسائٹی اسں کو ٹھکرا ہی دے۔ اسں میں ایسی بھی کوئی نہ کوئی خوبی ہو سکتی ہے جو کسی وقت اس کو نیک بنا سکتی ہے۔ اس لئے کسی شخص کے عیبوں سے تو نفرت کرنی چاہیئے۔ مگر خود اس سے نہیں۔

اگر آپ کسی کام کے کرنے سے مجبور رہیں تو اپنی معذوری ظاہر کر دیں۔ یہ نہیں کہ اسے یقین دلا کر اور عین وقت پر انکار کر کے اس کو مصیبت میں ڈال دیں۔ یہ دوستی نہیں بلکہ دشمنی ہے۔

کسی بات پر غرور نہ کرو۔ ورنہ تمہاری ترقی رک جائے گی۔ اور لوگ تم سے نفرت کریں گے۔

موج تبسم

پہلا۔ یہ تمہارا جوتہ چلتے وقت بہت شور مچاتا ہے۔ شاید چوری کا ہے۔

دوسرا۔ بھئی۔ اگر یہ بات ہے تو میری ٹوپی اور کوٹ بھی شور مچانا چاہیئے۔

ڈاکٹر۔ مجھے یقین ہے کہ میرے اس مشورے سے آپ کو ضرور فائدہ ہوا ہوگا۔

مریض۔ جی ہاں ہوا تو ہے۔ مگر اتنا نہیں جتنا کہ آپ کو ہوا ہے۔

پہلا دیہاتی۔ کہاں سے آ رہے ہو پاؤں دھول میں اٹے ہوئے ہیں۔

دوسرا۔ اسٹیشن سے آ رہا ہوں۔ چھٹی ڈالنے گیا تھا

پہلا دیہاتی۔ چھٹی ڈالنے کے لئے یہاں سے تین کوس جانے کی کیا ضرورت تھی۔ یہیں ڈال دیتے۔

دوسرا۔ جب یہاں کے ڈاک بابو نے مجھ سے دودھ لینا چھوڑ دیا تو اس کے یہاں میں کیوں چھٹی ڈالوں

کہو دوست۔ نئی بیوی کے ساتھ کیسی گذرتی ہے۔

یار کچھ نہ پوچھو۔ جس دن سے شادی ہوئی ہے گھر میں چینی کا ایک برتن بھی ثابت نہیں بچا۔

تم بہت خوش نصیب ہو۔

یہ کس طرح

تمہارا سر تو اب تک محفوظ ہے۔

پہلا۔ الحمد اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ یہاں تک نوبت نہیں آئی۔

عجیب و غریب

عجیب الخلقت بچہ

ڈاکٹر محمد عثمان موضع پہاڑ پور ڈاک خانہ تنکر گنج۔ ضلع رائے بریلی اطلاع دیتے ہیں کہ ضلع رائے بریلی تھانہ موہن گنج گاؤں رضا وند خان کے پورو امیں ایک لوہار کے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے جس کے دو منہ دو زبانیں دو ناکیں اور تین آنکھیں ہیں۔ ہاتھ میں چھ انگلیاں ہیں۔ وہ لڑکا دونوں منہ سے دودھ پیتا ہے۔ اس لڑکے کو پیدا ہوئے آٹھ دن ہوئے ہیں۔ لڑکا ابھی تک زندہ ہے۔ اس لڑکے کو ہر شخص آ کر دیکھ سکتا ہے روزانہ لوگ دور دور سے دیکھنے آ رہے ہیں۔

خون اور گوشت کی بارش

دہرہ دون۔ ضلع ٹہری گڑھوال کے اندر دنی علاقہ کے موضع رتولی میں تقریباً تین گھنٹے تک خون میں ڈوبے ہوئے گوشت کے پارچوں کی بارش ہوئی۔ یہ پارچے تقریباً چھٹانک چھٹانک بھر کے تھے۔ جو کم سے بیس سو فٹ لمبے اور چالیس فٹ چوڑے رقبہ میں زمین پر دو فٹ اونچا ان کا ڈھیر ہو گیا۔ اطلاع ملی ہے کہ میڈیکل افسر نے کچھ پارچے کیمیائی امتحان کے لئے بھیجے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ فضا میں غیر معمولی تبدیلیاں ایسی ہوئی ہوں

مرکز کی نئی وزارت

نئی دہلی ۱۶ مئی۔ آج کابینہ کی سکریٹریٹ سے ایک اعلانیہ میں جس میں بتایا گیا ہے کہ کابینہ کے تمام وزیر وزیر مملکت اور نائب وزیر انھیں محکموں کے انچارج ہوں گے جن کے وہ اس سے پہلے تھے۔ دو نئے وزیر مسٹر ایچ کے مہتاب اور مسٹر کے ایم منشی کے محکموں کا اعلان اس وقت کیا جائے گا۔ جب وہ اپنا عہدہ سنبھالیں گے۔ مسٹر سی بسواس کا تقرر نہرو لیاقت معاہدے کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ اور ان کے سپرد اس سے متعلق کام ہوگا۔ اور مرکزی وزیر ہوں گے۔ فی الحال وزارت صنعت سپلائی اور تجارت کا کام وزیر اعظم ہی کے سپرد رہیگا۔ جب تک کہ وزیر صحت راجکماری امرت کور باہر سے واپس نہ آئیں گی اس وقت تک کے ان کے محکمہ کا کام وزیر رسل و رسائل مسٹر رفیع احمد قدوائی دیکھیں گے۔

رسم حلف برداری

نئی مرکزی کابینہ کی حلف برداری کی رسم سادہ طریقہ پر آج ۱۱ بجے گورنمنٹ ہاؤس میں ادا کی گئی۔ صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے تمام وزراء سے حلف لیا۔ جن کی قیادت پنڈت جواہر لال نہرو کر رہے تھے۔

صدر جمہوریہ راجندر پرشاد ان کے اے ڈی سی اور وزراء جلوس کے ساتھ ہال میں داخل ہوئے۔ صدر جمہوریہ کرسی صدارت پر بیٹھے۔ ان کے داہنی جانب پنڈت جواہر لال نہرو اور بائیں جانب نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل کی کرسیاں تھیں۔

اس کے بعد صدر جمہوریہ کھڑے ہوئے۔ اور انھوں نے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے وفاداری اور رازداری کا عہد لیا۔ اس کے بعد نائب وزیر اعظم اور دوسرے وزراء نے حلف لیا۔ اور وفاداری اٹھایا۔

اس موقع پر تینوں نئے وزیر مسٹر ہری کرشن مہتاب مسٹر کے ایم منشی اور سی بی بسواس موجود نہ تھے۔ یہ لوگ جب آئیں گے۔ تب ان کی حلف برداری کی رسم ادا کی جائے گی۔!

سردار بلدیو سنگھ اور ڈاکٹر جان متھائی نے خدا کے نام پر عہد کیا۔ اور باقی تمام وزیروں نے مقدس عہد پر اکتفا کی۔

ہندوستانی پارلیمنٹ میں حیدرآباد کے ممبر

سکندر آباد ۱۶ مئی۔ راج پرمکھ نظام حیدرآباد نے ہندوستانی پارلیمنٹ کے لئے حسب ذیل سولہ ممبروں کو نامزد کیا ہے سولہ نشستیں ہندوستانی پارلیمنٹ میں ریاست حیدرآباد کی نمائندگی کے لئے رکھی گئی ہیں۔

ڈاکٹر جنا ریڈی شری جلا پورم کیشو راؤ۔ شری ایس وی نائیک شری کے وی رانگا۔ ریڈ۔ شری جی راما چاری اور شری کاشی ناتھ راؤ شری بپانا پاٹل شری اماراؤ ہس پرمجانا ئیڈو۔ شری ہریش چندر شری ابوالحسن۔ سید علی شری باقر علی مرزا۔ شری جے ایم شیٹھ شری آر نگے۔ راما سوامی شری پیلی راما سوامی شری منک لال گپتا۔

پاکستانی اخبار نویسوں کو سرو پا نذر

نئی دہلی ۸ مئی۔ آج صبح جب پاکستانی اخبار نویس دہلی میں سکھ گوردوارے کو دیکھنے کو گئے تو سکھوں نے خیر اندیشی اور دوستی کا اظہار کرنے کے لئے انھیں سرو پا پیش کیا۔ اور کیسری رنگ کا کپڑا دیا۔ پاکستانی اخبار نویس سکھوں کی خواہش کے مطابق سکھ گوردواروں کے دیکھنے گئے تھے۔

سکھوں کی سوغات قبول کرتے ہوئے پیر علی محمد راشدی پاکستانی اخبار نویسوں کے صدر نے کہا کہ ،، سکھوں نے اپنے گوردوارے میں بلا کر ہمیں جو عزت بخشی ہے اس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں تقسیم کے بعد تعصب کی بنا پر بعض لوگ خود کو مسلمانوں سے بچانے لگے۔ اور ان سے الگ رہنے لگے تھے مگر وقت عجیب چیز ہے کہ اس نے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو پھر سے ملا دیا ہے۔

شام اور جرمنی کے درمیان تجارت

دمشق ۸ مئی۔ شام کی وزارت معاشیات کے سکریٹری جنرل نے بتایا کہ وزارت کے ایک افسر اعلیٰ ابو توتق حال ہی میں جرمنی گئے تھے۔ جہاں پر مغربی جرمنی اور شام کے درمیان تجارتی معاہدہ کرنے کے لئے ایک تفصیلی گفت و شنید ہوئی۔ تاہم ابھی بعض مسائل کی تشریح باقی ہے اور امید ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان جلد ہی ایک تجارتی معاہدہ ہو جائے گا۔

اخبارات کو عوام کی ذہنی تربیت میں بہت اہم حصہ لینا ہے

سیاسی جماعتوں سے ان کی وابستگی پیشہ کیلئے مضر ہے

یوپی جرنلسٹ کانفرنس میں صدر کی تقریر

بریلی ۸ مئی۔ یوپی ورکنگ جرنلسٹ فیڈریشن کے ساتویں اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے روزنامہ ہندو مدراس کے اسسٹنٹ ایڈیٹر مسٹر ان راگھو ناتھ آئیر نے حسب ذیل خطبہ پڑھا۔

دوستو! میں یوپی ورکنگ کمیٹی فیڈریشن کا شکرگذار ہوں کہ اس نے اس کانفرنس کی صدارت بخش کر میری عزت افزائی کی۔ مدراس اور یوپی کے جرنلسٹوں میں ہمیشہ سے دوستانہ تعلقات اور زیادہ سے زیادہ اشتراک عمل رہا ہے۔

گوپی بابو

اس میں کلام نہیں کہ آپ کی فیڈریشن کو بابو گوپی چند سریواستو کی قبل از وقت موت سے سخت نقصان پہنچا۔ جن کا گذشتہ سال کی کانفرنس میں بہت بڑا ہاتھ تھا۔ جنوبی ہند کے جرنلسٹ ان سے ملنے اور مل کر جرنلسٹوں کی ایک آل انڈیا فیڈریشن بنانے کے سلسلہ میں تبادلہ خیال کرنے کے بہت متمنی تھے۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو ان کی پرجوش شخصیت اور جرنلزم کے تابناک مستقبل میں ان کے غیر متزلزل یقین کی بدولت یہ خیال اب تک عملی جامہ پہن چکا ہوتا۔ ہم کو امید ہے کہ ان کا جذبہ خدمت سارے ملک کے جرنلسٹوں میں عمل کا شوق پیدا کرے گا۔ اور وہ جلد ہی ان کے اس خواب کی عملی تعبیر پیش کریں گے۔

علیحدگی پسندی

یہ بات کہتے افسوس ہوتا ہے کہ لیکن یہ حقیقت ہے کہ آزادی کے دو سال بعد ملک میں علیحدگی پسندی کا رجحان جتنا بڑھ گیا ہے اتنا پہلے نہیں تھا۔ صوبہ پرستی لسانیت اور فرقہ پرستی برادری سمجھدار عوام کے دلوں میں اب زندہ گھر کرتی گئی ہے۔ ایسے حالات میں جرنلسٹ کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس کو صرف عام دھارے میں بہہ جانے کی خواہش میں رو نہیں کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ اس قسم کے ضرر رساں رجحان کو ختم کرنے کی بھی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ پروپگنڈسٹ بن جائے یا خبروں کو جوں کا توں دینے کا فرض چھوڑ بیٹھیں یا ان پر تعمیری اور اصلاحی رائے زنی کریں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس دباؤ کے خلاف لڑیں جو چاروں طرف سے ان پر پڑتا ہے۔ اور ان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ خبروں کو توڑ مروڑ کر دیں۔ اور عوام کے ذہنوں کو ایک خاص مقصد کے لئے تیار کریں۔ جرنلسٹوں کو اپنے اس کام میں اس سے بڑی مدد ملے گی۔ کہ وہ ان علاقوں میں جائیں جو ان کے حلقہ عمل سے دور دراز فاصلوں پر واقع ہیں ان علاقوں کے باشندوں کے دل دماغ کو نہایت غور و خوض سے سمجھ کر اور وہاں کے جرنلسٹوں سے قریبی اور فیض رساں تعلقات پیدا کریں۔ صرف اس طرح سے ہم جرنلسٹوں کی ایک وسیع برادری بنا سکتے ہیں۔ اور ایسی خوش اندیشی بے تعصبی اور موثر اشتراک عمل پیدا کر سکتے ہیں۔ جو عوام کی صحیح رہنمائی بہت کام آسکے۔

جرنلسٹوں کے وفود

جب برطانی حکومت باہمی تقسیم کے لئے ہندوستان نے جرنلسٹوں کا ایک وفد مختصر دورہ کے لئے انگلستان لے جانا مناسب سمجھتی ہے تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہماری کسی اسٹیٹ گورنمنٹ نے دوسری اسٹیٹ کے جرنلسٹوں کے وفود کو اپنے یہاں بلانا ضروری نہیں سمجھا۔ اس قسم کے وفود کو زیادہ خرچ کر کے بلایا جا سکتا ہے۔ اگر جرنلسٹوں کے وفود ایک اسٹیٹ سے دوسری اسٹیٹ کا دورہ وقتاً فوقتاً کرتے رہیں تو آگے چل کر ملک میں صحافت کا ایک یکساں معیار پیدا ہو جائے گا۔ جرنلزم کو ایک متحد پیشہ کی حیثیت حاصل ہو جائے گی۔

انگریزی کی لیاقت

اگر اس قسم کے وفود کی آمد صرف انگریزی اخبارون کام کرنے والے جرنلسٹوں تک محدود رکھا گیا تو یہ افسوس ناک بات ہوگی کہ میرے نزدیک ایسے وفود میں ہندوستانی زبان کے جرنلسٹوں کا شامل ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر میں کہوں کہ ہندوستانی زبان میں نکلنے والے اخبارات کے عملہ میں اچھی انگریزی جاننے والے جرنلسٹ ہونے چاہئیں۔ تو آپ اسے اس دلچسپی سے تعبیر نہ کیجئے۔ جو جنوبی ہندوستان کے باشندوں کو انگریزی سے ہے۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ جرنلزم میں کام کرنے والوں کے لئے انگریزی کی اچھی لیاقت ضروری ہے۔ تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہندوستانی کی زبانوں اور یا مختلف ادب پر فخر نہیں کرتا ہوں۔ انگریزی سے اچھی واقفیت کی ضرورت اس لئے ہے کہ اسی کی مدد سے پیشہ کی کارگردگی کے معیار کو باقی رکھا جا سکتا ہے۔

ہندوستان اب دنیا کی سیاست اور تجارت میں اہم جگہ حاصل کرتا جا رہا ہے۔ اگر اسے اپنی پوزیشن دنیا میں بڑھانی ہے تو اس کے باشندوں کو دنیا کے رجحانات کے مفید علوم اور مفادات دنیا کے سیاسی خیالات اور سماجی ترقیوں سے واقف رکھنا ضروری ہے۔ صرف وہی جرنلسٹ جو انگریزی اچھی طرح لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ اور انگریزی کے اعلیٰ ادب کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی لیاقت کو سمجھتے ہیں۔ جن کے طور پر طریقے ہم سے مختلف ہیں اسی طرح کے لوگ اپنی ذمہ داری کو خوبی سے انجام دے سکتے ہیں۔

یورپی زبانوں کے مطالعہ اور یورپ کے عظیم الشان نمونے پر ایک نظر ڈالنے کی تلقین سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ ہندوستانی جرنلزم اپنے کو اس ڈھرے پر لگائے جس پر یورپی جرنلزم نے لگایا ہے۔ اس کے برعکس ان چیزوں سے ہم کو اپنے امکانات اور مواقع کے سمجھنے اور صحیح اندازے میں مدد ملے گی۔ ہندوستان میں جرنلزم نے پوری نشوونما نہیں پائی ہے۔ اگر ملکی ترقی کا خواب ہم کو پورا کرنا ہے تو جرنلزم کو ابھی اور پھلنا پھولنا ہوگا۔ یہ وقت ہے کہ ہم صحیح راہ طے کریں۔ اور ان غلطیوں سے بچیں۔ سکھوں نے جرنلزم کو بعض جگہ بہت غیر محتاط اور غیر منظم بنا دیا ہے۔

اخبارات کی وابستگی

اب اخبارات کی وابستگی کا مسئلہ طے ہے۔ انگلستان جیسے ملک میں جہاں پارٹی سسٹم کی بنیاد پر حکومت چلتی ہو اخبارات کھلے بند طرفدار ہوتے ہیں۔ ایک یا دو اخبارات کے علاوہ سب اخبارات بڑی سیاسی پارٹیوں میں سے کسی نہ کسی پارٹی کے حامی ہیں۔ ایسی صورت میں اخبارات کی رائے غیر جانبدار ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ مختلف رائے رکھنے والے اخباروں کی تعداد بہت کافی ہے۔ اس لئے ہر اخبار پڑھنے والے شخص کے سامنے زیر بحث مسئلہ کے تمام پہلو آتے ہیں۔ اور وہ ان پر ٹھنڈے دل سے غور کرتا ہے۔ لیکن بحث و تمحیص کی اس نظری آزادی کو دو چیزیں مشروط بنا دیتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ کوئی ایسا وقت بھی آسکتا ہے۔ جب ملک کا ایک بہت بڑا ایسا حصہ ہو جس کے پاس اپنے خیالات ظاہر کرنے کے لئے اخبارات نہ ہوں۔ دوسرے یہ کہ یہ بحث و تمحیص اسی وقت ممکن ہو سکتی ہے جب قوم بنیادی معاملات میں بہت سے نہ سمجھوتہ کرنے والی جماعتوں میں نہ بٹ گئی ہو۔ معلوم نہیں کہ ہندوستان میں پارٹی سسٹم کبھی ہو سکے گا یا نہیں۔ اور نہ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ایک پارٹی کی حکومت ہمیشہ مطلق العنانی کا پیش خیمہ بن سکتی ہے جرنلسٹوں کی حیثیت سے ہم کو یہ تسلیم کرنا چاہیئے کہ اگر ہم نے حقائق کو نظر انداز کر کے یہ فرض کر لیا کہ اخبارات صرف کسی پارٹی سے وابستہ ہو کر ہی اپنی ذمہ داری کو پورا کر سکتے ہیں تو ہم اپنی ذمہ داری سے اجتناب کرنے کے مجرم ہوں گے۔

اگر بدقسمتی سے ہم نے ایسا کیا تو ہم کچھ دنوں کے بعد اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ہم نے اپنے کو کچھ اصولوں کا نہیں بلکہ کچھ شخصیتوں اور جماعتوں کا پابند بنا لیا ہے۔ جو وقتاً فوقتاً خود کو بدلتی رہتی ہیں۔

اخبارات کی آزادی

اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اخبارات اپنی آزادی کو کم وابستگی سے جدا رکھ کر قائم رکھ سکتے ہیں۔ تو ہم بھی تنگ نظری میں مبتلا ہیں۔ اخبارات صرف اسی وقت تک اپنے وجود کے جواز کو ثابت کر سکتے ہیں اور اپنی آزادی کو باقی رکھ سکتے ہیں جب تک کی خدمت عوام انجام دیتے رہیں۔ ہمارے دستور میں بنیادی حقوق پر جو باب ہے وہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ اپنے اختیارات سے غلط فائدہ اٹھانا انسان کی سرشت میں ہے۔ اخبارات اسی وقت تک اس غلطی سے بچ سکتے ہیں جب تک کہ وہ حکومت کے اختیارات حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔

ہمارے دستور میں اسٹیٹ پالیسی کے لئے تعمیری اصولوں پر بھی ایک باب ہے۔ اس باب میں اصولوں کو بنیادی حقوق کی طرح تکمیل اور وضاحت سے متعین نہیں کیا گیا ہے لیکن ان سے یہ بات ضرور ثابت ہوتی ہے کہ اسٹیٹ پالیسی ایک مالیاتی چیز ہے۔ کچھ ایسے مقاصد ہیں جن کو سامنے رکھا جائے۔ ملک اسی وقت ترقی کر سکتا ہے جب دلوں میں انقلاب ہو۔ محض اکثریت کی خواہش کو دوسروں کے سر تھوپنے سے کام نہیں چل سکتا عوام کو یہ بات سمجھانے میں اخبارات کو بہت اہم حصہ لینا ہے۔ اخبارات بھی ہمارے نمائندہ جمہوریت کے لئے ایجنڈا بنانے والے ادارہ بنیگا۔ اس شعبہ میں مختلف آراء کے لئے گنجائش ہوگی۔ راؤں کا اختلاف بہت قابل قدر چیز ہے۔ بشرطیکہ وہ تخریبی نہیں بلکہ تعمیری ہوں۔ میرا خیال تھا کہ جب شہریوں کی بنیادی آزادی کی بقا کا سوال آئے تو تمام اخبارات کو ایک آواز ہو جانا چاہیئے۔ صرف اسی صورت میں اخبارات آزادی اور رواداری کو فروغ دے سکتے ہیں۔

یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ بڑی پالیسی سے متعلق چیزیں ہیں جس سے ہم حقیر ورکنگ کمیٹی جرنلسٹ کو کیا تعلق اس لئے کہ پالیسی کچھ اور لوگ بناتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ تصور غلط ہے۔ اخبارات کی قوت ان ذہین پرجوش اور پبلک کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے نوجوانوں کے خیالات اور نظریات سے پیدا ہوتی ہے۔ جو ان میں کام کرتے ہیں۔

برطانی اخبارات کی تحقیقات کرنے کے لئے جو رائل کمیشن بنا تھا۔ اس نے اپنی رپورٹ میں لکھا تھا کہ اخبارات کی پالیسی ایک شخص نہیں بناتا ہے۔ بلکہ اجتماعی فکر بناتی ہے۔

ہر کام کرنے والا خواہ وہ کتنا ہی حقیر کیوں نہ ہو اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہمارے نصب العین اور امکانات کی ایک مکمل اور واضح تصویر ہو!

ہندوستان اور پاکستان کی علاقائی سالمیت کی گارنٹی

نیویارک ۔ ۹/ مئی ۔ مسٹر لیاقت علیخان وزیر اعظم پاکستان نے بتایا کہ انھوں نے دولت مشترکہ سے ہندو پاکستان کی علاقائی سالمیت کی گارنٹی کی تجویز پیش کی تھی ۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اگر ایک دوسرے کے خلاف زیادتی اور حدود کی خلاف ورزی کا امکان جاتا رہے تو وہ آسانی کے ساتھ اپنے فوجی اخراجات میں کمی کر سکتے ہے ۔ اور طاقت اور توجہ کو اندرونی حالات کے درست کرنے پر صرف کر سکتے ہیں ۔ خطرات سے ذہنوں کو محفوظ کر کے تعمیری کاموں پر توجہ کرنے کے لئے حالات پیدا کرنے کے بارے میں وزیر اعظم ہند پنڈت نہرو اور سے بھی میں نے گفتگو کی تھی ۔

انھوں نے کہا کہ ۱۲ اپریل کو میں نے ڈرونڈ لائن کے بارے میں خاص طور پر دولت مشترکہ سے گارنٹی کا مطالبہ کیا تھا ۔ کیوں کہ اس کی خلاف ورزی دولت مشترکہ کے خلاف اقدام ہوگا لیکن بہرحال ہر شکل میں پاکستان ہر قسم کے حملے کے مقابلہ کی اہمیت رکھتا ہے ۔

مسٹر لیاقت علی خان نے کہا کہ انھوں نے امریکہ سے گارنٹی سے متعلق جو بات کہی تھی ۔ ایک سوال کے جواب میں تھی ۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا امریکہ اس قسم کی گارنٹی دینے کے لئے تیار ہے ۔

پنجاب میل کا حادثہ

پٹنہ ۔ ۸/ مئی ۔ آج رات ایک بجکر پندرہ منٹ پر پانچ اپ پنجاب میل پٹنہ سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر لہابن اسٹیشن کے قریب الٹ گئی ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ریل کے حادثہ میں یہ سب سے زبردست اور المناک حادثہ ہے ہلاک ہونے والوں کی تعداد تقریباً ۱۰۰ اور زخمیوں کی تعداد ۱۵۰ تک پہونچ چکی ہے ۔

معلوم ہوا ہے کہ جب ٹرین ایک پل پر سے گذر رہی تھی ۔ تو اس کا ایک حصہ پچاس فٹ نیچے دھنس گیا ۔ ای آئی آر آسنسول ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کے اعلان کے مطابق تین ڈبے مع انجن کے پٹری سے اتر کر گر پڑے ان میں ایک ڈبہ جو زنانہ تھا بالکل چکنا چور ہوگیا ۔

رنگون ۔ ان سرکاری فوجوں نے جو پروم کی طرف پیش قدمی ... رہی ہیں ۔ سٹ کوئن پر قبضہ کر لیا ہے ۔ جو ایک اہم ریلوے اسٹیشن لٹ پی ڈن کے شمال میں ہے

सम्मन बग़रज़ इनफिसाल मुक़द्दमा

नम्बर मुक़द्दमा २१३

बअदालत माल तहसील मुक़ाम घाटम पुर जि॰ कान पुर

पुसुवा अहीर सा॰ राय पुर परगना घाटमपुर — मुद्दई

बनाम — भोला वग़ैरा

समन बनाम - भोला वल्द बुद्धा अहीर सा॰ राय पुर परगना घाटम पुर — मुद्दालेह

वाज़ेह हो कि मुद्दई ने आपके नाम एक नालिश बाबत दुरुस्ती कागजात के दायर की है लिहाज़ा आप को हुक्म होता है कि आप बतारीख़ ३१-५-५० सन ५० दस बजे दिन बमुक़ाम तहसील घाटमपुर असालतन या मार्फ़त वकील के जो मुक़द्दमा के हालात से करार वाक़ई वाक़ई वाक़िफ़ किया गया हो और जो कुल उमूर अहम मुतअल्लिक़ा मुक़द्दमा का जवाब दे सके या जिस के साथ कोई और शख़्स हो की जवाब ऐसे सवालात का दे सके हाज़िर होजिये और हर गाह वही तारीख़ जो आप की हाज़री के लिये मुक़र्रर है वास्ते इनफ़िसाल क़तई मुक़द्दमा के तजवीज़ हुई है। पस आप को लाज़िम है कि उसी रोज़ अपने जुमला गवाहों को जिन की शहादत पर नीज़ जुमला दस्तावेज़ात जिन पर आप बताइद अपने जवाब दिही के इसतदलाल करना चाहते हों पेश कीजिये और आप को इत्तिला दी जाती है कि अगर बरोज़ मज़कूर आप हाज़िर न होंगे तो मुक़द्दमा बग़ैर हाज़री आप के मसमूअ और फ़ैसल होगा

बसब्त मेरे दस्तख़त और मुहर अदालत के आज बतारीख़ माह २-५-५० जारी किया गया

दस्तख़त हाकिम अदालत

(मु॰ आ॰)

× जवाब दही दावा की मीआद

لکھنؤ ۔ حکومت یوپی نے اتر پردیش میں پاکستان کے تین اخباروں کا داخلہ ممنوع قرار دیا ہے ان کے نام باڈمول جسارت شیخ اور نوروز ہیں ۔

فضل اللہ سندھ کے نئے وزیر اعظم

کراچی ۔ ۱۰/ مئی ۔ سندھ کے وزیر اعظم مسٹر یوسف ہارون نے کل اپنی کابینہ کا استعفیٰ گورنر کے سامنے پیش کر دیا جس کو منظور کر لیا گیا ۔

مسٹر ہارون کے استعفیٰ کے بعد سندھ آسمبلی پارٹی نے مسٹر فضل اللہ سابق وزیر داخلہ کو اپنا لیڈر چن لیا اور میر غلام علی تالپور کو ڈپٹی لیڈر منتخب کیا ۔ پارٹی کے اس فیصلہ کے بعد مسٹر فضل اللہ نے وزیر اعظم کے عہدے کا حلف اٹھایا ۔ ان کے ساتھ ان کے ہارون کابینہ کے تین وزیروں نے مسٹر غلام نبی پٹھان ۔ مسٹر میران محمد شاہ اور مسٹر غلام علی تالپور نے بھی حلف برداری کی رسم ادا کی ۔

تین کانگریسی امیدوار کامیاب

لکھنؤ ۔ ۹/ مئی ۔ یہاں صوبائی کانگریس کمیٹی کے دفتر میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یوپی آسمبلی کے ضمنی انتخاب میں کانگریسی امیدوار اور مسز شانتی دیوی اور مسٹر رؤف جعفری بلا مقابلہ کامیاب ہوگئے ۔ مسٹر جمیل الرحمن قدوائی کانگریس بھی صوبائی آسمبلی کے ضمنی انتخاب میں ضلع بارہ بنکی سے کامیاب ہوگئے ہیں ۔

ریلوے لائن کی حفاظت

نئی دہلی ۹/ مئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت بہار اس تجویز پر بہت توجہ کے ساتھ غور کر رہی ہے کہ بہار کے جن مواضعات سے جو ریلوے لائن گذرتی ہے ۔ ان کی نگرانی اور حفاظت ان مواضعات کی اجتماعی ذمہ داری قرار دے دے ۔

فی الحال یہ تجویز بہار ہی کے لئے ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قسم کے اقدام حکومت ہند نے زمانہ جنگ میں کئے تھے ۔

حکومت کے وفادار رہیئے اور ماحول سے ہم آہنگی پیدا کیجئے

یوپی کے مسلمانوں کو پیر علی محمد راشدی کا مشورہ

لکھنؤ ۹ مئی۔ پاکستان مہران جرائد کانفرنس کے صدر پیر علی محمد راشدی نے یوپی کی مسلم اقلیت کو خصوصاً ہندوستان بھر کے مسلمانوں کو عموماً پرخلوص نصیحت کی کہ آج کے بدلے ہوئے حالات میں وہ اپنے کو یہاں اس طرح سمو دیں کہ اکثریت کے وہ تمام شکوک اور شبہات رفع ہو جائیں، جو گذشتہ ۴۰ سال کی جداگانہ سیاسی سرگرمیوں کی بدولت دلوں میں جاگزیں ہو چکے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ موجودہ مشکلات کا یہ علاج ہرگز نہیں ہے کہ مسلمان اونے پونے اپنا سامان بیچ کر پاکستان کی طرف کوچ کر دیں۔ اس طریقہ کار سے ایک طرف پاکستان کو دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور دوسری طرف ہندوستان میں رہ جانے والے مسلمانوں کی پوزیشن کمزور اور خراب ہوتی ہے۔

پیر راشدی نے جو یوپی حکومت کی طرف سے ان کے اعزاز میں دئے ہوئے ایک ایٹ ہوم میں وزیر اعظم پنڈت گوبند بلبھ پنت کی خیر مقدمی تقریر کا جواب دیتے ہوئے ہند و پاکستان کی اقلیتوں کے موجودہ مصائب کا حوالہ دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ اگر دونوں ملکوں میں کچھ دنوں بھی نہرو لیاقت سمجھوتے پر صحیح طور پر عمل کیا گیا تو حالات یقیناً بہتر ہو جائیں گے۔ اور وہ دن بہت قریب آجائیگا کہ جب دونوں جگہ کی اقلیتوں کے وہ افراد جو ڈر اور خوف سے اپنا آبائی وطن چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔ اطمینان اور مسرت کے ساتھ اپنے اپنے آبائی گھروں میں پھر سے آباد ہو جائیں گے۔

انھوں نے ہندوستان کے مسلمانوں سے کہا کہ وہ پریشانی حالت میں پاکستان کی طرف دیکھنے اور اس سے آسرا لگانے کی عادت جب تک ترک نہیں کریں گے۔ اکثریت کو ان پر صحیح معنی میں اعتماد پیدا ہی نہیں ہو سکتا ہے۔

وزیر اعظم پنڈت پنت نے فراخ دلی اور فرقہ کے ساتھ ان کی مساوی ہمدردی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے

پیر راشدی نے یوپی سے ترک وطن کرنے کا ارادہ رکھنے والے مسلمانوں کو کہا ہے کہ ان کے دکھ کا علاج وطن ترک وطن ہرگز نہیں ہے۔

انھوں نے کہا کہ اگر خدانخواستہ دونوں ملکوں کی اقلیتیں کلیتاً ترک وطن کر گئیں تو یاد رکھیئے وہ دن ہندوستان اور پاکستان دونوں کے لئے برا دن ہوگا۔

انھوں نے مزید کہا کہ ہندو مسلمانوں کے الگ الگ ملکوں میں بٹ جانے کا قدرتی نتیجہ باہمی تلخیوں کی ایسی فراوانی کی شکل میں ظاہر ہوگا جس کا انجام سوائے جنگ کے اور کچھ نہ ہوگا۔ اور ہر سمجھ رکھنے والا اس سے بے خبر نہ ہوگا۔ کہ دونوں ملکوں کی جنگ دونوں کی تباہی کا پیش خیمہ ہوگی۔

پیر راشدی نے پاکستان اور ہندوستان اخبارات کے ایڈیٹروں نے اس متحدہ اقدام کی جو وہ دونوں ملکوں میں خوشگوار فضا پیدا کرنے کے لئے اٹھا رہے ہیں تفصیلی بتلاتے ہوئے کہا کہ غالباً دنیا کی تاریخ میں یہ پہلی مثال ہے کہ حکومت اور سیاسی رہنماؤں کے بجائے اخبارات کے ایڈیٹروں نے دو آزاد ملکوں کے درمیان خیر سگالی اور خیر اندیشی کے جذبات ابھارنے اور اختلافات کو مٹانے کی کوشش کی ہے۔

انھوں نے کہا کہ اگر اسی طرح ہندوستان اور پاکستان میں اخبارات کے ایڈیٹروں اور نمائندوں کے وفود آتے جاتے رہے تو نہ صرف یہ کہ دونوں ملک باہم قریب تر آجائیں گے۔ بلکہ پھیلنے والی افواہوں اور غلط فہمیوں کی بھی کوئی گنجائش نہ رہے گی۔

پیر راشدی نے بتایا کہ وہ ہندوستان آنے سے پہلے ان کو یہ اطلاعیں ملتی تھیں کہ یہاں کی مسلم اقلیت انتہائی غیر معتدل حالات سے گزر رہی ہے۔ اور خصوصاً یوپی میں تو مسلمانوں کی جان و مال بالکل غیر محفوظ ہے۔ مگر دہلی میں پھر بریلی میں اور لکھنؤ میں اپنے مشاہدات اور اپنے دوستوں کے بیانات کے بعد انھیں وہ اطلاعیں بالکل بے بنیاد نظر آئیں۔

اسی طرح پاکستان کے بارے میں یہاں سے جیسی ہوئی بہت سی غلط فہمیوں کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے اس اطلاع کی پرزور تردید کی کہ پاکستان ریڈیو سے مسلمانوں کو ترک وطن کرنے کا کوئی پیغام دیا گیا ہے۔ یا وہاں کوئی سیاسی جماعت یہاں کے مسلمانوں کو پاکستان آنے کی دعوت دے رہی ہے۔

انھوں نے کہا جہاں تک پاکستان حکومت کا سوال ہے۔ ہمارے وزیر داخلہ نے بار بار صاف لفظوں میں کہا ہے کہ پاکستان میں پناہ گزینوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ اور جہاں تک سیاسی جماعتوں کا تعلق ہے۔ وہ نیز تمام اخبار نویس دل سے چاہتے ہیں کہ پاکستان گئے ہوئے پناہ گزین ہندوستان واپس چلے آئیں تاکہ ہم اپنے یہاں سے آئے ہوئے پناہ گزینوں کو واپس بھیج سکیں اور انھیں آرام اور اطمینان کے ساتھ ان کے وطن میں آباد کر سکیں۔ اس سے پہلے وزیر اعظم یوپی پنڈت پنت نے پیر علی محمد راشدی اور ان کے ساتھیوں کا یوپی حکومت اور عوام کی طرف سے خیر مقدم کرتے ہوئے تمنا ظاہر کی تھی کہ وہ جس مقصد کے حصول کے لئے نکلے ہیں۔ اس میں ان کو کامیابی حاصل ہو۔ وزیر اعظم نے خیال ظاہر کیا کہ دونوں ملکوں کے درمیان اختلافات کے بہت سے اسباب ہیں۔ سب سے بڑا سبب اخبار کی کج روی تھی۔ اور کہا کہ اگر اخبارات صحیح راستہ اختیار کریں تو دونوں ملکوں کے عوام کی ذہنیت بآسانی بدل سکتی ہے۔

انھوں نے مسرت ظاہر کی کہ دونوں وزراء اعظموں کے درمیان سمجھوتہ کو ایک مہینہ ہوا ہے مگر اس مختصر عرصہ میں ایسی فضا پیدا ہوگئی کہ لوگ صحیح نظر سے واقعات کو دیکھنے لگے ہیں۔ اقلیت میں ازسرنو اعتماد پیدا ہو گیا ہے۔ اور ترک وطن کرنے والوں کی تعداد بھی کافی گھٹ گئی ہے۔

(باقی صفحہ ۳ کالم ۳ کے نیچے)

THE SADAQAT KANPUR

ESTI, 1925

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن شہیبی ؟ / ؟

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۸/-
سالانہ رعایتی ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL. 51 No. 20	KANPUR SATURDAY 20Th MAY 1950	کانپور شنبہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۲ شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۹ھ	جلد ۵۱ نمبر ۲۰

ادبیات

انتخاب مشاعرہ ادارہ ادب عالیہ کانپور

ادب عالیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ ۸ مئی کو مسٹر محمد عتیق میونسپل کمشنر کے بنگلہ پر منعقد ہوا۔ جس میں شہر کے ممتاز شعراء نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ جن شعراء نے طرحی غزلیں پڑھیں ان کا انتخاب درج ذیل ہے۔

(حضرت وحشی کانپوری)

اس کا محتاج ہر ایک صاحب ایواں ہے ابھی
دل مفلس ہی میں کچھ دولت ایماں ہے ابھی

رند آتے ہوں تو آئیں مگر اس محفل میں
گردش جام کہاں، گردش دوراں ہے ابھی

وادی دہر میں بیٹھیں نہ مسافر تھک کر
آگے اک مرحلۂ شہر خموشاں ہے ابھی

(حضرت نشور واحدی)

زندگی گرمیٔ احساس پہ نازاں ہے ابھی
ذوقِ آتش ہو تو ہر شعلہ گلستاں ہے ابھی

تیرہ بختی میں بھی مرنا نہیں آساں اے دوست
زندہ رہنا ہے کہ خود موت نگہباں ہے ابھی

راستہ دیکھ رہی ہے کہ زمانہ بدلے
ہائے وہ قوم جو منت کشِ دوراں ہے ابھی

(حضرت سنہا)

میری تنہائی میں کچھ کیف کا ساماں ہے ابھی
اک حسیں یاد انیس غم ہجراں ہے ابھی

عشق افروز جو تھی اس بت کافر کی نگاہ
زہد و تقوی کی قسم حاصلِ ایماں ہے ابھی

شعر ہیں درد مجسم کی جھلک ہے سنہا
چوٹ کھایا ہوا دل ہے جو غزلخواں ہے ابھی

(حضرت وفا شاہجہانپوری)

کوئی سمجھے بھی تو کیا تیری نظر کو سمجھے!
کفر ساماں تھی ابھی۔ حاصل ایماں ہے ابھی

تو جفا کار ہے یہ کیسے یقین آئے مجھے!
میری نظروں میں ترا لطف گریزاں ہے ابھی

آرزو عام ہے تزئین جہاں کی لیکن!
بے خبر زینتِ انسان سے خود انساں ہے ابھی

(حضرت کوثر جالسی)

جسکی کرنوں سے ابھرتے ہیں نقوش تقدیر
وہ سحر مطلع ہستی سے گریزاں ہے ابھی

اسی مرکز پہ ہے سایہ تری رعنائی کا
آئینۂ انجمن شوق کا حیراں ہے ابھی

چھیڑتے رہیئے یونہی تذکرۂ گیسو و رخ
اک نئی صبح نئی شام کا امکاں ہے ابھی

(حضرت پیام فتحپوری)

زندگی پر اثرِ گردش دوراں ہے ابھی
شام گریاں ہے ابھی صبح گریزاں ہے ابھی

یوں تو ہر ذرہ ہے اس دہر کا فردوس نظر!
کتنی ویران مگر محفل انساں ہے ابھی

عشق گذرا ہے مقاماتِ دو عالم سے پیام
عقل اپنی ہی جگہ سر بگریباں ہے ابھی

(حضرت کیف اکرمی)

ہاتھ میں جام اٹھا لوں تو بہار آجائے
مجھ سے مانوس بہت صبح بہاراں ہے ابھی

کیسے سو جاؤں میں زلفوں کی گھنی چھاؤں میں
میری نظروں میں مقدم غم دوراں ہے ابھی

کوئی روتا ہے اگر غم ہے تو ہنستا ہے کوئی
غیر مانوس سا انسان سے انساں ہے ابھی

دنیائے اسلام

ترکی کے عام انتخابات میں ڈیموکریٹک پارٹی کی نمایاں فتح

عصمت انونو کے ۲۷ سالہ اقتدار کا خاتمہ

استنبول ۱۶ مئی ترکی پارلیمنٹ کے حزب مخالف ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈر موسیو جلال بائر نے آج دعوی کیا ہے کہ عام انتخابات میں ان کی پارٹی کو جیت ہوئی ہے۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ نئی پارلیمنٹ میں ان کی پارٹی کو ۴۸۷ میں سے ۴۲۴ نشستیں حاصل ہو گئی ہیں۔ پرانی پارلیمنٹ میں ری پبلکن پیپلز پارٹی کو جس نے ترکی پر ۲۷ سال تک حکومت کی ہے ۴۰۴ نشستیں حاصل تھیں موسیو جلال نے انقرہ میں کہا ہے کہ ہم نے فتح حاصل کر لی ہے۔ اور جس پرسکون اور جمہوری انداز پر ووٹنگ ہوئی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری قوم سیاسی پختگی کی منزل پر پہونچ گئی ہے انکی ری پبلکن پارٹی سنہ ۱۹۳۸ء میں برسر اقتدار آئی تھی اور اسطرح عصمت انونو کی ۱۲ سالہ حکومت ختم ہوئی۔ اور ان کے صرف ۶۲ ممبران منتخب ہو سکے۔

ڈیموکریٹک پارٹی کی فتح کو آج کل بین اقوامی حالات میں کافی اہم سمجھا جا رہا ہے۔ ملک کے اندرونی معاملات پر ڈیموکریٹک پارٹی کی حکومت کا یہ اثر ہوگا کہ شہری آزادی زیادہ سے زیادہ حاصل ہوگی اور معاشی معاملات میں کم سے کم سرکاری مداخلت کی جائے گی ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈر موسیو جلال بائر ۶۷ سالہ ترکی کے ایک مشہور سیاستداں ہیں۔

شاہ عبداللہ کے اقدام پر مصر کو اختلاف

قاہرہ ۱۳ مئی۔ اردن کے وزیر خارجہ نے یہاں سے آج حکومت اردن کے دار السلطنت عمان کو بذریعہ بحری تار اطلاع دی ہے کہ مصر اور عرب لیگ کی دوسری ممبر حکومتیں شاہ عبداللہ کی اس تقریر سے مطمئن نہیں ہیں جس میں انھوں نے اپنی قلمرو میں مشرقی فلسطین کے الحاق کا اعلان کیا ہے۔ شاہ عبداللہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ اس الحاق کا فلسطین کے متعلق آخری فیصلہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ عرب لیگ کا کہنا ہے کہ شاہ عبداللہ کو فلسطین پر عرب لیگ کی تولیت کے اصول کو ماننا چاہیئے جس کا فیصلہ ان کے الحاق سے پہلے ہو چکا ہے۔

مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا نے کہا ہے کہ حکومت اردن نے عرب لیگ کے تمام فیصلوں کی بے حرمتی کی ہے اور اس کے آخری اقدام سے تو لیگ کی تمام قراردادوں پر پانی پھر گیا ہے لیگ کے فیصلہ کی جو خلاف ورزی شاہ عبداللہ کی طرف سے ہوئی ہے اسے ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ حکومت اردن کے وزیر خارجہ نے اپنے نقطہ نظر کی تائید میں کہا ہے کہ قلمرو اردن کے ساتھ مشرقی فلسطین کا الحاق وہاں کے باشندوں کی خواہش کے مطابق کیا گیا ہے۔ وہاں کے عرب باشندے دسمبر سنہ ۴۸ء میں بمقام جیریکو اپنی کانفرنس میں یہ قرارداد منظور کر چکے ہیں کہ مشرقی فلسطین کو اردن کے ساتھ ملحق کر دیا جائے۔ حکومت اردن مشرقی فلسطین کے نظم و نسق کے اخراجات کو اسوقت تک برداشت نہیں کر سکتی جب تک کہ اس پر جائز طریقہ سے قبضہ نہ کر لے۔

اردن کے اخراج پر مصر کا اصرار

قاہرہ۔ سلطان عبداللہ کے ہاتھوں سلطنت اردن میں مشرقی فلسطین کی شمولیت سے پیدا ہونیوالی صورت حال کو طے کرنے کے لئے کل صبح مصری وزارت خارجہ میں ایک غیر رسمی کانفرنس ہوئی تھی۔ عرب ممالک مصر کی رہنمائی میں سلطان عبداللہ کے اقدام کی مخالفت کر رہے ہیں۔ کل کی کانفرنس میں مصر عراق لبنان۔ اور شام کے وزراء اعظم نیز یمن اور سعودی عرب کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اردن کے وزیر خارجہ اور کل فلسطین عرب حکومت کے وزیر اعظم کانفرنس میں شریک نہیں ہوئے۔

قاہرہ ۱۶ مئی۔ مصر سعودی عرب لبنان اور شام نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ اردن کو عرب لیگ سے نکال دیا جائے۔ جب اردن کا مسئلہ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے سامنے زیر غور آیا تو عراق اور یمن کے نمائندوں نے کہا کہ وہ اس بارے میں اپنی حکومتوں سے مشورہ کرنا چاہتے ہیں۔ عراقی وزیر اعظم نے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ اردن کے مسئلہ کی وجہ سے عرب لیگ میں جو بحران پیدا ہو گیا ہے وہ ختم ہونا چاہیئے تاکہ یہ پانچسالہ لیگ دفن ہونے سے بچ جائے۔

ایران کی شکایت سویٹ روس سے

طہران ۱۵ مئی ایران نے سویٹ روس سے ایک احتجاجی نوٹ بھیجتے ہوئے اس بنا پر کہ اس نے سابق شاہ ایران رضا شاہ پہلوی کی تدفین ثانی کے اجتماع کا بائیکاٹ کیا ہے بین اقوامی قوانین شرافت کی خلاف ورزی کا مرتکب قرار دیا ہے ایران نے رومانیہ چیکوسلاویکیہ اور پولینڈ سے بھی زبانی شکایت کی ہے کہ وہ اس موقع پر جبکہ ۲۶ ملکوں نے مخصوص نودے کے ۴ کے ذریعے شرکت کی کیوں غیر حاضر رہے۔ سویٹ روس کے نام شکایتی خط میں کہا گیا ہے کہ یہ بداخلاقی اس لحاظ سے اور اہم ہو جاتی ہے کہ طہران میں روسی سفیر سفارتخانوں کے صدر بھی ہیں۔ ایران کے قائمقام وزیر خارجہ نے چیکوسلاویکیہ رومانیہ اور پولینڈ کے سفیروں کو محکمہ خارجہ کے دفتر میں بلا کر ان سے کہا کہ یہ طرز عمل ایران کی نظر میں غیر دوستانہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جان پر تو حق عزم مستقل میرے | زبان بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت ہفتہ وار کانپور

جلد ۵۱ | کانپور شنبہ | ۲۰ مئی سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۰

ترکی کا انقلاب

ترکی میں غازی عصمت انونو کی صدارت میں ادر عوامی ری پبلکن پارٹی کی حکومت ایسے انداز سے ختم ہوئی ہے جیسے کہ ریت پر بنا ہوا کوئی گھروندا گر جاتا ہے ہُن۔ ذرا سی منٹ میں جس کے الکشن پچھلے اتوار کو ہوئے ہیں اس اجتماعی جماعت کو کل ۴۸۰ نشستوں میں سے صرف ۵۲ حاصل ہو سکیں ہیں۔ وزیر اعظم دو حلقوں سے کھڑے ہوئے تھے جن میں سے ایک میں وہ ہار گئے۔ ان کے وزیر خارجہ ادر کئی دوسرے وزیر بھی منتخب نہیں ہو سکے اور مخالف ڈیموکریٹک پارٹی نے ۴۲۲ نشستیں حاصل کر لیں اس طرح یہ الکشن پر امن انقلاب کی حیثیت رکھتا ہے۔

موجودہ الکشن کے نتیجہ کو دیکھ کر ایک خیال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ۱۹۴۶ کا گذشتہ الکشن آزادانہ طور پر ہوتا تو ری پبلکن پارٹی کی حکومت تب ہی ختم ہو جاتی۔ چار سال کی اس درمیانی مدت میں صدر انونو اوران کی حکومت ترکی عوام کو مطمئن کرنے کے لئے کوئی ٹھوس کارروائی نہیں کر سکے۔ یورپی ماہروں اور امریکی امداد کی بدولت زراعت کی تھوڑی بہت اصلاح ضرور ہوئی۔ مگر چونکہ اس امداد کا اصل مقصد یہ تھا کہ روس کے مقابلہ پر ترکی کو تیار کیا جائے اس لئے معاشی مسئلوں پر جتنی چاہئے اتنی توجہ نہیں دی گئی۔ ترکی کی معاشی حالت کا کسی قدر اندازہ اس کے پچھلے سال کے بجٹ سے ہو سکتا ہے۔ جو ساڑھے بارہ کرور پونڈ کا تھا۔ اس میں سے ۵ کرور سے زیادہ سرکاری ملازموں کی تنخواہ تین کرور کے قریب فوج کے اخراجات اور سوا کرور کے لگ بھگ سرکاری قرضہ کے سود کی ادائیگی میں نکل گیا۔ اسی طرح پولیس پر تو نوے لاکھ صرف کیا گیا۔ مگر زراعت کی ترقی کے لئے چالیس لاکھ سے کچھ کم اور صحت عامہ کے لئے کچھ اور پچاس پونڈ دیا گیا۔ معارف زندگی میں جو پچھلے سال کے ایک تخمینہ کے مطابق ۱۹۳۹ء کے چوگنے تھے۔ کوئی خاص کمی نہیں کی جا سکی۔ اور بیرونی تجارت گر جانے کی وجہ سے سونے اور بیرونی سکے کے ذخیرے بہت کم ہو گئے۔

ایسی حالت میں حکومت کے مخالفوں کا آواز اٹھانا اور عوام کا ان کی آواز پر دھیان دینا ایک بالکل قدرتی امر تھا۔

دراصل ترکی انقلاب چین کے انقلاب سے بنیادی طور پر مختلف ہے۔ چین میں یہ انقلاب باقاعدہ جنگ کے بعد ہوا ہے۔ اور نئی حکومت ایک بالکل ہی نئے پروگرام کے ساتھ آئی ہے۔ جب ترکی میں صرف جام بدلا ہے۔ اور شراب وہی پرانی ہے۔ نئے اور پرانے جام کا فرق بھی کوئی بنیادی نہیں ہے۔ اس لئے کہ وزارت عظمیٰ کے لئے ڈیموکریٹک پارٹی کے ایک دولت مند زمیندار کا نام لیا جا رہا ہے۔ اور اسی طبقہ کے لوگ سابقہ حکومت پر حاوی تھے۔ نئی حکومت ممکن ہے کہ

دے۔ یا نظم ونسق کی حالت کچھ بہتر بنا دے۔ یا کسی اور طرح سے عوام کو تھوڑی بہت منھ بھرائی دیدے۔ لیکن وہ زمینداری نظام کو ختم نہیں کرے گی۔ اور یہ ترکی کو اس راہ سے ہٹانا چاہے گی جس پر وہ اپنی غیر جانبداری کو ترک کر کے مغربی ... کے دوسرے ملکوں کے ساتھ ... چل رہا ہے۔

... پرانی حکومتوں میں جماعتوں کی تعداد میں ... زیادہ اور پالیسی اور پروگرام میں اتنے کم فرق کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ ترکی میں ابھی تک ایک طرح کی ڈکٹیٹر شپ رہی ہے۔ جس نے انتہا پسند نظریوں کو ابھرنے سے نہیں دیا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ غازی

مصطفےٰ کمال نے ترکوں میں قوم پرستی کا احساس اس شدت کے ساتھ پیدا کر دیا ہے کہ وہ ایسی جماعتوں اور نظریوں پر دھیان نہیں دیتے جن کی بنیاد باہر رکھی گئی ہو۔ اور جن کی قیادت باہر کے لوگوں کے ہاتھ میں ہو۔ اس احساس کو درہ دانیال کے سلسلہ میں روس کے بعد جنگ مطالبات نے اور زیادہ تقویت پہنچا دی۔ اور اسی احساس سے نئی حکومت فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گی۔

لیکن اگر اس نے غریبی اور بے روزگاری کے بنیادی مسئلوں کو جلد اور اطمینان بخش طور پر حل نہ کیا۔ تو پچھلی حکومت کی طرح اسے بھی بدل دیں گے۔ ترکی کے موجودہ الکشن سے اگرچہ عوام کے تمام مسائل کے حل ہو جانے کی امید نہیں تھی۔ مگر اس سے پتہ ضرور چلتا ہے کہ انھوں نے آزادانہ اظہار رائے کی بہت سی بندشوں کو توڑ دی ہیں۔ اور ان میں حکومتوں کو بنانے اور ہٹانے کا اپنی اہمیت کا احساس پیدا ہو گیا ہے۔ (ماخوذ قومی آواز)

سوشلسٹوں کا پروگرام

بمبئی کی سوشلسٹ پارٹی نے اپنی پہلی کانفرنس بمبئی میں آزادی کا ایک ... نکاتی منشور منظور کیا۔ اس منشور کا مقصد ایک نیا سماج اور ایک نئی تہذیب پیدا کرنا ہے۔

مزدوروں کسانوں اور متوسط طبقہ کے اس منشور میں علاوہ اور چیزوں کے آمدنی کے تفاوت میں کمی۔ معاوضہ دئے بغیر زمینداری کے خاتمہ۔ برطانی مفاد۔ بنک بیمہ کمپنیوں کو قومی ملکیت بنانے اور خاص خاص صنعتوں تدریج قومی ملکیت اور جمہوریا بنانے کا اعلان کیا گیا ہے۔

کانفرنس نے سوشلسٹوں کو یہ دعوت دی ہے کہ متحد و متفق ہو کر جمہوریت اور آزادی کو جو خطرہ لاحق ہو گیا ہے اسے دور کریں۔ اور کام کا ایک ایسا منصوبہ بنائیں جو حکومت کو منشور تسلیم کرنے پر مجبور کر دے۔ یا عوام کو اس لائق بنا دے کہ وہ خود حکومت کو بدل دیں۔

یہ منشور اس قرارداد کا ایک جزو تھا جو ملک کی سیاسی صورت حال کے بارے میں پیش کی گئی تھی۔ قرار ... حال کا جائزہ لینے کے بعد بتایا تھا کہ آزادی کے فوائد ایک ایک کر کے ختم ہو رہے ہیں۔ ناامیدی و مایوسی کی ... کیفیت لوگوں پر طاری ہو رہی ہے۔

پارٹی نے کانفرنس میں ہندوستان کے دستور اور عام انتخابات کے بارے میں بھی ایک قرارداد منظور کی ہے دستور پر تبصرہ کرتے ہوئے اس قرارداد میں کہا گیا ہے کہ دستور کو اس طرح بنایا گیا ہے کہ ہمیشہ ہنگامی حالات باقی رہیں گے بنیادی حقوق کی جو فہرست بنائی گئی ہے۔ وہ نامکمل ہے۔ ان حقوق میں اسٹرائک کرنے۔ کام کرنے اور زندہ رہنے کا حق شامل نہیں ہے دستور کی ایک خاص خوبی یہ ہے کہ انتخاب میں ہر بالغ کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہوگا۔ لیکن یہ خوبی صرف اسی صورت میں باقی رہے گی۔ جب وہ انتخابات غیر جانبدارانہ اور ایماندارانہ ہوں۔

کانفرنس نے حکومت کو متنبہ کیا کہ انتخابات صرف اس صورت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ کہ صوبوں کو لسانی بنیاد پر پھر سے تقسیم کیا جائے۔

ایک دوسری قرارداد میں نیشنل کانفرنس سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ وہ موجودہ دستور ہند کو معطل کر دے۔ اور اس مطالبہ کا ایک بار پھر اعادہ کرے کہ بالغ آزاد اور پوشیدہ رائے دہی کی بنیاد پر ایک حقیقی دستور ساز اسمبلی طلب کرے جو ہندوستان کے لئے ایک اصلی جمہوری دستور مرتب کرے۔

مظفر نگر سوشلسٹ کانفرنس

مسٹر فریدالحق انصاری سوشلسٹ لیڈر نے مظفر نگر میں یوپی سوشلسٹ پارٹی کی دوسری سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے اپنے خطبہ صدارت میں کہا کہ ہم آزاد ہیں۔ لیکن مطمئن اور خوش حال نہیں اس کی ایک بہت بڑی وجہ ملک کی تقسیم ہے۔ مسلم لیگ، کانگریس اور کمیونسٹ لیڈران نے تقسیم کو امن کا راستہ بتایا تھا۔ ان کا کہنا غلط ثابت ہو ... سوشلسٹ اور گاندھی جی جو تقسیم کو صحیح نہیں سمجھتے تھے۔ اور اسے روکنا چاہتے تھے ان کا کہنا صحیح ثابت ہوا۔

آپ نے کہا کہ ہمارے بنیادی مسائل ابھی تک حل نہیں ہوئے ہیں۔ گو ہم نے ہندوستان کو جمہوری حکومت ہونے کا اعلان کر دیا ہے لیکن ہمیں ابھی اقتصادی آزادی حاصل نہیں ہوئی ہے۔ بد قسمتی سے آزادی کے ملنے کے بعد ہی نسطائی قوتوں نے سازش کر کے ہماری اس نئی آزادی کو خطرے میں ڈال دیا۔

آپ نے کہا کہ اتحاد نفرت یا جنگ سے نہیں حاصل ہو سکتا۔ اور نہ خوش حالی اقتصادی علیحدگی سے ہمیں اندرونی اور بیرونی معاملات میں بھائی چارہ سے کام لینا چاہئے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم فرقہ وارانہ ذہنیت کو ختم کر دیں۔ اور بھارت اور پاکستان کے درمیان برادرانہ تعلقات قائم کریں جس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دونوں حکومتیں اپنی معاشرتی سیاسی اور اقتصادی زندگی کو غیر مذہبی جمہوریت کے اصولوں پر منظم کریں۔

آپ نے کہا کہ ہمارے سامنے سب سے بڑا سوال ملک میں غربت اور فاقہ کشی کا ہے۔ اگر حکومت دو سال کے اندر ملک سے غربت دور نہ کر سکی تو مجھے یقین ہے کہ غربت خود موجودہ حکومت کو ختم کر دے گی۔ کیونکہ اگر غربت قایم رہی تو امن برقرار نہیں رہ سکتا۔ غربت کمیونزم کو ابھارتی ہے۔ اور ملک اس بیماری سے اس وقت بچ سکتا ہے جب ہم اپنی قومی اقتصادیات کو جمہوری طریقوں سے اس طرح منظم کریں کہ پیدا کرنے والے خود کو سرمایہ دار کے جبر سے محفوظ اور آزاد محسوس کریں۔ اگر سیاسی جمہوریت معاشی جمہوریت کے اندر رہ کر ترقی نہیں کرتی تو ... قایم نہیں رہ سکتی۔ ساتھ ہی ساتھ جب تک معاشرتی جمہوریت کی بنیاد سیاسی جمہوریت پر نہ ہو وہ معاشرتی جمہوریت نہیں ہے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ ملک کے موجودہ حالات میں صرف پر امن احتجاج ہی مفید ہو سکتا ہے۔ ان میں ہڑتال اور ستیہ گرہ بھی شامل ہے یہی طریقہ ایسا ہے جس سے استبداد اور پارٹی ڈکٹیٹر شپ کے خلاف لوگوں کے جمہوری حقوق کا تحفظ کیا جا سکتا ہے۔

اناج تفتیش کمیٹی کی سفارشات

اناج تفتیش کمیٹی اپنی رپورٹ میں جو حکومت ہند کے زیر غور ہے کہتی ہے کہ۔ چونکہ نجی تجارت کی طرف سے عام بے اعتباری ہے۔ اس لئے ابھی کنٹرول کو ختم کرنے وقت نہیں آیا۔ لیکن چونکہ ۱۹۵۱ء تک ملک کو غذا میں خود کفیل بنانا نصب العین بنایا گیا ہے۔ اس لئے ملک کو ابھی سے کنٹرول کے خاتمے کے لئے تیار کرنا چاہئے۔

... کے لئے کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ

ا۔ صنعتی علاقوں میں بڑے بڑے شہروں اور زیادہ قلت والے علاقوں میں راشن کا طریقہ جاری رہنا چاہئے کیوں کہ یہاں کنٹرول ہٹانا خطرے سے خالی نہیں۔

ب۔ دوسرے علاقوں میں کچھ عرصہ تک کنٹرول کی دوکانیں اور کھلے بازار دونوں رہنا چاہئے۔ تاکہ قیمتیں بڑھنے نہ پائیں۔

ج۔ لوگوں میں خود کفالت کا احساس پیدا ہونا چاہئے۔ اور اس مقصد کے لئے غلہ کے ایسے ذخائر محفوظ رہنا چاہئیں۔ جو وقت ضرورت نکل سکیں۔

د۔ ذیل کے اقدام سے کنٹرول کی سختیاں کم کی جائیں

۱۔ راشن کے علاقہ میں ہر بالغ کو یومیہ کم از کم ۱۴ یا ۱۶ اونس اور ہر نابالغ کو ۷ یا ۸ اونس اناج ضرور ملنا چاہئے۔

۲۔ راشن میں صرف اچھا اور صاف کیا ہوا اناج دیا جائے ... خالص اناج دیا جائے۔ اور اب ملا جلا آٹا نہ دیا جائے۔

۴۔ ہر خاندان کے بجائے ہر فرد کو راشن کارڈ دیا جائے ان کے علاوہ اناج کی تقسیم، حصولی۔ اور ریلوے سے اناج بھیجنے کے طریقوں کے متعلق بھی سفارشات کی گئی ہیں۔

آئینۂ کانپور

کانپور میں کانگریس انتخاب اور بھوک ہڑتال

۱۸ مئی (جمعرات) ۱۲ بجے دن سے کانپور شہر کے ۸ چوٹی کے کانگریسی حضرات نے ۷۲ گھنٹہ کی بھوک ہڑتال کی ہے۔ یہ قدم شہر میں کانگریس تنظیم پر چھائی ہوئی پادر پالٹکس سے اس کو پاک وصاف کرنے کے لئے اٹھایا گیا ہے۔ ان آٹھ حضرات میں پنڈت رگھبر دیال بھٹ (صدر شہر کانگریس کمیٹی) مسٹر شیو نرائن ٹنڈن (سابق صدر شہر کانگریس کمیٹی) مسٹر گوپی ناتھ سنگھ (ممبر پارلیمنٹ) مسٹر حمید خان (سابق جنرل سکریٹری شہر کانگریس کمیٹی) منشی بھگوتی پرشاد (مشہور ہندو مسلم اتحاد کے کارکن) مسٹر رام چندر جیل یاتری مسٹر رام چندر بھرتیا اور مسٹر رامیشور بھٹ شامل ہیں۔

مندرجہ بالا حضرات نے تین روز کا برت یوپی کانگریس کمیٹی کے صدر مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن کی منظوری حاصل کرنے کے بعد تلک ہال میں شروع کیا ہے۔ مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن خود ۱۸ مئی کی صبح کو کانپور تشریف لائے تھے۔ اور بھوک ہڑتال کرنے والوں سے مشورہ بھی کیا یہ برت اتوار ۱۲ بجے دن کو ختم ہو جائے گا۔

بھوک ہڑتال کا فوری نتیجہ یہ ہوا ہے کہ کانگریس پنچایتوں میں ۸۶ جگہوں کے لئے الکشن میں امیدواروں کی تعداد ۱۴۵ سے گھٹ کر ۱۱ سو ہو گئی ہے۔ اور ابھی اس تعداد کے کم ہونے کی مزید امید ہے۔

مسرس رگھبر دیال بھٹ شیو نرائن ٹنڈن اور گوپی ناتھ سنگھ نے اپنے ہمدردوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہمدردی میں برت نہ رکھیں بلکہ اصلی مقصد کے لئے کوشش کریں۔ بھوک ہڑتال کرنے والوں کا کہنا ہے کہ کانگریس پنچایتوں کے لئے اتنی کثیر نامزدگیاں ... اور عہدہ کی بھوک کا صاف مظاہرہ ہیں اور یہ لالچ اور بھوک خود کانگریس کو کھا جانے کے لئے کافی ہے۔ اور اس لئے کانگریس کو پاک وصاف کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ وہ انتخاب پر کسی قسم کا اثر ڈالیں۔ یا کسی خاص گروپ یا پارٹی کو مسلط کر دیں۔

مندرجہ بالا کانگریسی حضرات اس بات کی کوشش کر رہے تھے کہ سمجھوتہ ہو جائے۔ اور مقابلہ نہ ہو۔ اس سلسلہ میں ایک فارمولا بھی بنایا گیا تھا کہ صرف وہی کانگریسی پنچایتوں کے ممبروں کی حیثیت سے چنے جا سکتے ہیں جو آزادی کی تحریک میں جیل گئے یا جو مختلف کانگریس کمیٹیوں کے ممبر ہیں۔ اور یا جو کم سے کم پچھلے ایک سال سے کھدر پہن رہے ہیں۔ لیکن جب اس فارمولا کے بعد بھی نامزدگیوں کی ایک بہت بڑی تعداد آئی اور معلوم ہوا کہ بہت سخت مقابلہ ہوگا تو ان کانگریسی حضرات نے برت رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اس مقصد ہے کہ شہر کے کانگریسیوں پر اخلاقی دباؤ ڈالا جائے۔ کہ اول تو مقابلہ نہ ہو۔ اور اگر مقابلہ ہو تو گندے طریقے استعمال نہ کئے جائیں جس سے کانگریس کے نام پر دھبہ آتا ہے۔

ڈاکٹر کے این گھرولانے نامزدگی کے کاغذات کو واپس لینے کی تاریخ کو ۲۵ مئی تک بڑھا دیا ہے۔

میونسپلٹیوں کے ضمنی انتخابات

حکومت یوپی نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ آئندہ عام انتخابات تک میونسپلٹیوں کے ضمنی انتخابات نہیں ہوں گے۔ اور جو جگہیں خالی ہوگئی ہوں وہ عام انتخاب تک خالی رہیں گی۔

مسٹر سکسینہ کا تبادلہ

مسٹر ایچ سی سکسینہ (آئی اے ایس) سٹی اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا تبادلہ بحیثیت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وکلکٹر غازی پور ہوا ہے۔ اور آپ ۲ جون کو تشریف لے جائیں گے۔ آپ نے جس قابلیت اور محنت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دئے ہیں اس کے لئے اہل شہر کے دلوں میں عرصہ تک آپکی یاد باقی رہے گی۔

ریلوے مینس کا ... ایس

ای آئی ریلوے مینس کانگریس کے صدر مسٹر گوپی ناتھ سنگھ ممبر پارلیمنٹ ... اور دوسرے عہدہ داروں نے ایک بیان ... ملازمین سے درخواست کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریلوے مینس کانگریس کے ممبر بن جائیں۔ بیان میں تشدد اور توڑ پھوڑ کی پالیسی کی مذمت کی گئی ہے۔ اور ان سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنی شکایات کو گاندھی جی کے بتائے ہوئے طریقہ پر رفع کرنے کی کوشش کریں۔ ریلوے مینس کا انڈین نیشنل کانگریس سے الحاق ہے۔

برت کی مخالفت

شہر کانگریس کمیٹی کے نائب صدر مسٹر سوم نارائن نے اس برت کی معقولیت پر اعتراض کیا ہے۔ اور اس کی مذمت کی ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ برت پبلک لائف میں ایک دھوکہ ہے۔

انھوں نے کہا کہ اگر یہ برت خود صفائی کے لئے ہوتا تو تلک ہال میں نہ رکھا گیا ہوتا۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ آئیں اور دیکھیں اور اگر یہ برت مختلف گروپوں کے آپس کے اختلافات کو ختم کرنے کے لئے رکھا گیا ہوتا تو عین انتخاب کے موقعہ پر نہ رکھا ہوتا۔

مسٹر سوم نرائن نے کہا کہ یہ گاندھی جی کے اصولوں کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ آخر لوگوں سے نامزدگی کے کاغذات واپس لینے کے لئے کیوں کہا جائے۔ اور ان کو عوام سے اپنی مقبولیت کے جانچنے کا موقعہ کیوں نہ دیا جائے۔ انھوں نے برت رکھنے والوں سے درخواست کی ہے کہ وہ برت ختم کر کے سامنے آئیں۔ اور انجمنوں کا مقابلہ کریں۔ کانگریسیوں کو انتخاب سے پیچھے نہ ہٹنا چاہئے لیکن یقیناً گندے طریقے بھی استعمال نہ کرنا چاہئے۔

مسٹر مہیش چندر گپتا نے بھی اسی قسم کا ایک بیان نکالا ہے۔

پولیس کی از سر نو تنظیم

یوپی کے سات شہروں یعنی کانپور، لکھنؤ، الہ آباد، بنارس، آگرہ، بریلی اور میرٹھ میں پولیس کو دوبارہ تنظیم کرنے کی ایک اسکیم کا نفاذ کیا جائے گا۔ اس اسکیم میں ایک لاکھ ۶ ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ اس اسکیم کے مطابق جرائم کا پتہ لگانے کا کام خاص افسروں کے سپرد کیا جائے گا۔ اور "پبلک پیرو کار" مقرر کئے جائیں گے۔ پبلک پیروکار کا انتخاب ایک کمیٹی کرے گی۔ جو ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولس لیگل ریممبرنسر (LEGAL REMEMBRANCER) یوپی گورنمنٹ کے ہوم سکریٹری پر مشتمل ہوگی۔

محنت کی وقعت

ڈائرکٹر آف ایجوکیشن کی اپیل کے جواب میں کانپور کے تمام تعلیمی اداروں نے خود اعتمادی جماعتیں بنائی ہیں۔ جو طالب علموں اور استادوں میں جسمانی محنت کی وقعت اور خود اعتمادی کی خوبیوں کا احساس پیدا کریں۔ ان جماعتوں کے کام میں کپڑے دھونا۔ اسپتالوں میں مریضوں کا دیکھ بھال کرنا۔ طالب علموں کو پڑھانا بغدر طالب علموں کی مدد کرنا وغیرہ شامل ہے۔

ہسپتال سے عورت غائب

زنانہ ہسپتال کے منتظمین نے ...

سنگ و گل

اخبارات میں کچھ دنوں سے سرد جنگ کی نئی ترکیب دیکھنے میں آ رہی ہے۔ انگریزی میں کولڈ وار تھا۔ اردو میں اس کا ترجمہ سرد جنگ کیا گیا۔ ترجمہ اگرچہ لفظی ہے۔ اس لئے کانوں کو نامانوس معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اخبارات نے اس کی سرپرستی کی تو وہ رواج پا جائے گا۔ اور اردو کی ٹکسال کا کھرا سکہ سمجھا جائے گا۔

سچ پوچھئے تو سرد جنگ کے انداز پر اردو کے اور بھی بہت سے لفظ گھڑے جا سکتے ہیں مثلاً سرد جنگ کہا جاتا ہے تو گرم جنگ بھی کہا جانا چاہئے۔ اور صرف ایک "گرم جنگ" پر موقوف نہیں سیدھی جنگ۔ گو ٹھنڈی ہو نہ گرم "کھٹی جنگ" کہنے میں بھی کوئی ہرج نہیں اور اردو کے محاورہ میں "ٹھنڈی گرمیاں" بھی تو ہیں یہ اور بات ہے کہ ان کا موقع اور ہے۔

اور سے تو کہیں گے کہ یہ میٹھی جنگ پھیکی جنگ کڑوی جنگ۔ کھٹی جنگ کہنے میں بھی کوئی ہرج نہیں بلکہ ہمارے خیال میں جنگ نیلی پیلی لال سپید سبز کاہی بسنتی قرمزی۔ گلابی بھی ہو سکتی ہے۔ اگر میٹھا برس کہہ سکتے ہیں تو میٹھی جنگ بھی درست ہے۔ سپید خون۔ سپید جھوٹ اور گلابی جاڑا صحیح ہے تو سپید جنگ کالی جنگ بلکہ کالی جنگ کہنے میں کیا ہرج ہے۔

دیکھئے صرف ایک سرد جنگ کی ترکیب کی بدولت کتنی نئی ترکیبیں ذہن میں آ گئیں۔ ان میں سے بعض کے معنی واضح ہیں۔ مثلاً میٹھی جنگ وہ لڑائی ہے جس کا دائرہ صرف روٹھنے اور من جانے تک محدود ہو کڑوی جنگ ایسی لڑائی کو کہنا چاہئے جس میں گالیوں سے کام لیا جائے۔ لیکن بعض ترکیبیں ایسی بھی ہیں جن کے معنی ابھی متعین نہیں ہوئے۔ بہرحال الفاظ تو گھڑ لئے گئے۔ اب انہیں معنی بھلا پہنا دئے جائیں گے۔ شاعر پہلے شعر کہتا ہے۔ پھر اسے معنی پہناتا ہے۔ اور بعض اوقات تو شاعر صرف شعر کہتا ہے۔ اسے معنی دوسرے لوگ پہناتے ہیں۔ ہم نے الفاظ کی ایک فہرست بنا دی۔ اب آپ ان الفاظ کے لئے معنی مہیا کر دیجئے۔

سرد جنگ۔ گرم جنگ۔ سپید جنگ۔ سرخ جنگ۔ زرد جنگ وغیرہ سے شبہ ہوتا ہے کہ کہیں یہ حیدرآبادی امرا کی فہرست تو نہیں۔ اس لئے ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ "وضع اصطلاحات" کے اس کارنامے کو حیدرآباد سے کسی قسم کا تعلق نہیں۔ یعنی سرد جنگ اور گرم جنگ لڑائی کی قسمیں ہیں۔ نوابوں کے خطابات نہیں۔ البتہ اگر آپ کو سرد جنگ بہادر کہیں نظر آئے تو سمجھ لیجئے۔ یہ لڑائی کی قسم ہرگز نہیں کسی نواب کا نام ہے۔

مسٹر لائق علی حکومت ہند کے حوالہ

بمبئی۔ ۱۸ مئی۔ فری پریس آف انڈیا نے راجکوٹ سے یہ اطلاع نشر کی ہے کہ ریاست حیدرآباد کے سابق وزیر اعظم مسٹر لائق علی جو حکومت حیدرآباد کی نگرانی کو توڑ کر عجیب پر اسرار طریقہ پر حدود مملکت ہند سے نکل گئے تھے۔ سنا گیا ہے کہ پاکستان ان کو حکومت ہند کے حوالہ کر دے گا۔

باور کیا جاتا ہے کہ حوالگی کا یہ عمل ایک نوع کے تبادلہ کی اساس پر ہوگا۔ اور ان کے معاوضہ میں علاقہ کاٹھیاواڑ کی دو مسلم ریاستوں کے روسا کو حکومت ہند پاکستان کے حوالے کرے گی۔ اور یہ نواب صاحب والی ریاست مانا ودر اور شیخ مانگرول ہیں۔

لیاقت علی ایڈمرل ملاقات

سان فرانسسکو۔ ۱۷ مئی۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان نے کشمیر کی رائے طلبی کے منتظم ایڈمرل نمٹز سے آج ان کی قیام گاہ پر ملاقات کی۔

ادب لطیف

ایک رات

(انتخاب نقاش)

سامنے پیڑ کھڑے ہیں غمگین۔
چاندنی آج ہے۔ ویران و اداس
دو تارے یوں نظر آتے ہیں۔
جیسے کاشانہ امید میں روشن ہوں چراغ
کون یہ گا رہا آتا ہے۔
راہ رو ہوگا۔ کہیں اور چلا جائے گا۔
بادلوں کے یہ پھٹے سے ٹکڑے۔
اور وہ جنگی کی جوگی میں دیا جلتا ہے۔
دل میں رقصاں ہیں محبت کے شرار۔
وہ نظر آیا کوئی۔۔۔۔ ہاں نظر آیا کوئی۔
تانگہ سرپٹ چلا آتا ہے۔ میرے گھر کی طرف۔ آہ مگر
میرے تخیل کا یہ غمناک شباب تانگہ سمجھا جاتا تھا جسے
ہائے وہ ٹھیلا نکلا۔
گڑگڑاہٹ نے دیا ہے یہ کیسا دھوکا۔
اف دل راز۔۔۔۔۔ ہنس ــــ!
کوئی نہیں!
راہ رو ہے یہ کہیں اور چلا جائے گا۔
وہ کسی محفل اغیار میں بیٹھا ہوگا۔
اُف مرے کان میں مجھ کا یہ مدھم سر میں بھنبھنا
کر کبھی ماتھے پر کبھی کانوں پر۔۔۔۔۔
رقص موسیقی کے انداز میں پیہم گانا۔
ہاں یہ گانا ہی بکا گانا۔
دل میں نشتر سا چبھو دیتا ہے۔
اور یاد اسکی دلا جاتا ہے۔
با این حالات میں مایوس نہیں ہوں۔ ابتک
دل مرا کہتا ہے وہ کار میں آتا ہوگا۔
کار کیا چیز ہے وہ ٹینک میں آتا ہوگا۔

راجاجی اور سری پرکاش مرکزی کابینہ میں

نئی دہلی۔ ۱۶ مئی۔ شری چکرورتی راج گوپال آچاریہ اور آسام کے گورنر سری پرکاش کا مرکزی کابینہ میں تقرری کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ شری جے رام داس دولت رام آسام کے گورنر مقرر کئے گئے ہیں۔

آج شام کو گورنمنٹ ہاؤس میں ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ "صدر نے وزیر اعظم کے مشورہ سے مندرجہ ذیل اشخاص کو کابینہ میں وزیر کی حیثیت سے مقرر کیا ہے۔ ۱۔ شری راجگوپال آچاریہ ۲۔ شری سری پرکاش امید کی جاتی ہے کہ دونوں حضرات اس ماہ کے آخر تک اپنے عہدے سنبھال لیں گے۔

اس کے علاوہ صدر نے سری پرکاش کی جگہ شری جے رام داس دولت رام کو آسام کا گورنر مقرر کیا ہے۔

باخبر حلقوں کے خیال کے متعلق راجاجی اس ماہ کے آخر تک وزیر مالیات کی حیثیت سے اپنا عہدہ سنبھال لیں گے۔ راجاجی اس عہدہ پر اس وقت تک رہیں گے جب تک وزیر اعظم کو کوئی دوسرا شخص اس عہدہ کے لئے نہیں مل جاتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ شری پرکاش مسٹر نیوگی کی جگہ پر وزیر تجارت ہوں گے۔ آج کل اس وزارت کا کام وزیر اعظم کر رہے ہیں۔

اس سے قبل یہ خیال کیا جا رہا تھا کہ راجاجی وزیر خارجہ ہوں گے۔ اور اتر پردیش کے چیف منسٹر گووند بلبھ پنت وزیر مالیات ہوں گے۔

آج پنڈت پنت دہلی میں تھے۔ انہوں نے صدر اور وزیر اعظم دونوں سے مل کر مرکزی کابینہ میں اپنی شرکت سے معذوری ظاہر کی۔

معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو انگلینڈ جانے سے پہلے مزید وزیر اسٹیٹ مقرر کریں گے۔

بچوں کی دنیا

فلموں کے ذریعہ تعلیم

(از مسٹر ڈالسن ہولٹن)

آج کل فلمیں برطانی لڑکے اور لڑکیوں کی زندگی کا ایک اہم حصہ ہیں۔ ہزارہا اسکول میں طلبا کو اور طالبات کو فلموں کے ذریعہ سبق دئے جاتے ہیں۔ کسی کتاب میں بعض چیزیں پڑھنے کی بجائے بچے ان چیزوں کو فلموں میں دیکھتے ہیں یہ طریقہ بہت دلچسپ ہے۔ اور دوسرے بچے سبق بھی آسانی سے یاد کر سکتے ہیں۔

برطانیہ میں مختلف عمر کے بچوں کے لئے مختلف قسم کی فلمیں تیار کی جاتی ہیں۔ ان فلموں کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

سات سال سے کم عمر کے بچے ایسی چیزوں کے متعلق فلمیں دیکھتے ہیں جو انہیں اپنی کہانیوں کی کتابوں یا اسکولوں کی دیواروں پر لگی ہوئی تصویروں میں نظر آتی ہیں مثلاً گایوں اور بچھڑوں، جنگلی خرگوشوں۔ شہد کی مکھیوں کے کھیل اور جوراک دینے کے متعلق فلمیں بنائی گئی ہیں۔ اور انہیں فلموں کے ذریعہ انہیں پڑھنا لکھنا سکھایا جاتا ہے۔

سات تا ۱۱ سال کی عمر کے بچوں کو دنیا بھر کے مشہور کھوج لگانے والے مثلاً کرسٹو فر کولمبس اور ڈاکٹر لونگسٹن کے متعلق فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔ فلموں کے ذریعہ انہیں بتایا جاتا ہے کہ برف کی چٹانیں جو سمندروں میں بہتی رہتی ہیں۔ کس طرح بنتی ہیں۔ انجن کس طرح ایجاد ہوا۔ وغیرہ وغیرہ۔

۱۵ سال تک کی عمر کے بچوں کو شیکسپیر کا کوئی ڈرامہ پڑھانے کے بجائے ڈرامے کے متعلق فلم دکھائی جاتی ہے۔ وہ کہانی کی شکل میں بڑے بڑے تاریخی واقعات فلموں میں دیکھتے ہیں۔ ممتاز لوگوں کی زندگیوں کو بھی فلمایا جاتا ہے۔ اور فلموں کے ذریعہ بچے ان کی زندگیوں کے متعلق واقفیت حاصل کرتے ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ ایسی کوئی ضروری چیز باقی نہیں ہے جو بچوں کو فلموں میں نہ دکھائی جاتی ہو۔ ہر مہینے نئی نئی فلمیں تیار کی جاتی ہیں جب بچے اسکول میں نہیں پڑھنے جاتے تھے۔ تب بھی وہ ایسی فلمیں دیکھتے ہیں جو خاص ان کے لئے بنائی گئی ہیں۔

ہر سنیچر کو تقریباً ۱۰ لاکھ بچے اپنے گھر کے نزدیک سینما ہال میں جاتے ہیں۔ ان میں بہت سے بچے گامانٹ برٹش جونیر کلب کے ممبر ہیں۔ یہ برطانیہ کے بڑے بڑے کلبوں میں سے ایک ہے اور اسے بڑی فلم کمپنی چلا رہی ہے۔ اس کمپنی کے ملک بھر میں سینما ہال ہیں۔ ہر ایک سینما ہال میں بچوں کو جو فلمیں دکھائی جاتی ہیں ان کے تمام کردار زیادہ تر بچے ہی ہوتے ہیں۔ فلمیں بنانے والوں نے یہ محسوس کیا ہے کہ بچے اس فلم کو زیادہ پسند کرتے ہیں جس میں ان کی اپنی عمر کے بچے کام کرتے ہیں۔ اگر فلم میں ماں باپ کا کوئی رول ہو تو بچوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ نوجوان اور خوبرو ہوں۔

کلب کے ممبر فلمیں دیکھنے کے علاوہ دوسرے اور طریقوں سے بھی لطف اندوز ہوتے ہیں۔ وہ موسیقی اور موصوری کے مقابلے میں کراتے ہیں۔ محتاجوں کی امداد کے لئے ڈرامے کھیلتے ہیں۔ انہیں صحت کے برقرار رکھنے بوڑھوں اور بیماروں کی مدد کرنے۔ جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور اس قسم کے دوسری اچھی باتوں کے متعلق فلموں کے ذریعہ تربیت دی جاتی ہے۔

مدراس میں مذہبی تعلیم پر پابندی

مدراس ۱۶ مئی۔ حکومت مدراس نے حکم دیا ہے کہ نئے سال سے سرکاری تعلیم گاہوں میں مذہبی تعلیم بند کر دی جائے میونسپلٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے اسکولوں میں بھی اب مذہبی تعلیم نہیں دی جائے گی۔

یہ فیصلہ دستور کی دفعہ ۲۸ (۱) کے ماتحت کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے سرکاری خرچ سے چلنے والے تعلیمی اداروں میں کوئی مذہبی تعلیم نہیں دی جا سکتی ہے۔

سوویٹ یونین میں تمام قومی زبانوں کو مساوی حقوق حاصل ہیں

سوویٹ ریاست کی قومی پالیسی تمام قوموں کو اپنی قومی تہذیب اور زبان کو زیادہ سے زیادہ ترقی دینے کا حق دیتی ہے۔ زبان کی عدم مساوات اور کسی خاص زبان کی اجارہ داری کا تصور بھی سوویت ریاست سے بعید ہے۔ کیونکہ یہاں نو آبادیاتی اور قومی استبداد اور عدم مساوات کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ بالشویک پارٹی کی کل روسی ساتویں کانفرنس ۲۴ مئی تا ۱۲ مئی ۲۴ اور ۲۹ اپریل پرانے حساب سے ۱۹۱۷ء میں منعقد ہوئی تھی۔ اس کانفرنس میں ہے۔ اسٹالن کی رپورٹ پر قومی مسئلہ کے متعلق ایک تجویز منظور ہوئی تھی۔ اور مطالبہ کیا گیا تھا کہ لازمی ریاستی زبان ختم کر دی جائیں۔ بعد میں کمیونسٹ پارٹی کی مختلف کانگریسوں کے فیصلوں اور سوویت حکومت کے فرمانوں میں سوویت یونین کی قوموں کی زبانوں کو برابر کا درجہ دینے کے عملی اقدام کی وضاحت کی گئی۔ سرکاری اداروں اور محکموں میں مقامی زبانوں کو رائج کرنے کی ضمانت کی گئی۔ اور ہر قوم کی اپنی زبان کے اخبارات تھیٹر اور تہذیبی و تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں آیا۔

سوویت اقتدار کے ابتدائی ایام ہی سے سوویت یونین میں بسنے والی تمام اقلیتی قومیتوں کو اپنی ہی زبان میں تعلیم حاصل کرنے کے مواقعات بہم پہونچائے گئے۔ سوویت اور حکومت میں ۲۰۰۰۰ ایسے ابتدائی اور ثانوی اسکول قائم ہوئے ہیں جن میں زبانوں میں تعلیم دی جاتی ہے۔ اس میں روسی فیڈریشن کے مدارس شمار نہیں کئے گئے ہیں۔ سوویت یونین کے دستور کی دفعہ ۱۲۱ مادری زبان میں تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے حق کی ضمانت کرتی ہے۔ انقلاب سے پہلے ایسی بہت سی چھوٹی چھوٹی قومیں تھیں جن کا اپنی زبان کا رسم الخط ہی نہ تھا سوویت دور میں ۴۰ قوموں کو اپنی اپنی زبانوں کا رسم الخط نصیب ہوا۔ سوویت یونین میں کتابیں ۱۱۰ مختلف زبانوں میں شائع ہوتی ہیں۔ اب ان قوموں کی زبانوں میں بھی لٹریچر کثیر تعداد میں شائع ہوتا ہے جن کے پاس ۱۹۱۷ء سے پہلے تحریری زبان ہی نہیں تھی۔ مثلاً کوری یاک۔ مان سی اینی نیسٹ وغیرہ وغیرہ۔

زار شاہی کے دور میں موجودہ ترکمانی سوویت جمہوریہ کی سرزمین سے ترکمانی زبان میں کوئی کتابیں اخبارات یا رسالے شائع ہی نہیں ہوا کرتے تھے۔ ترکمانی سوویت اشتراکی جمہوریہ سے آج دس رسالے اور ۶۵ اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ جن کی مجموعی اشاعت ۲۵۰۰۰۰ ہے۔ ہر قوم کے قومی ادب کا خزانہ سوویت یونین کی تمام قوموں کا مشترک سرمایہ بن گیا ہے۔ قزاقستانی شاعر کی نظمیں ۲۱ زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں۔ جارجیہ کے شاعر ستاویلی کی نظم "شیر کی کھال میں ملبوس شہزادہ" ۱۵ زبانوں میں ترجمہ کی جا چکی ہے۔

سوویت یونین کی تمام قومیں مارکسزم لینن ازم کی لافانی کلاسکی تصانیف، کلاسکی ادب کی مشہور تصانیف اور سوویت ادیبوں کی بہترین تصانیف کا مطالعہ اپنی مادری زبان میں کرتی ہیں۔ پشکن کی تصانیف ۷۶ زبانوں میں شائع ہو چکی ہیں۔ لیو طالسطائی کی ۶۸ زبانوں میں گورکی کی ۶۶ زبانوں میں۔ چیخوف کی ۶۱ زبانوں میں لومونوسوف کی ۱۵ زبانوں میں۔

اسی کے ساتھ ہی ساتھ یونین کی تمام قوموں میں ایک بڑی زبردست خواہش پائی جاتی ہے کہ وہ روسی زبان سیکھیں اور لینن اسٹالن۔ پشکن والی مونٹوف طالسطائی اور گورکی کی تصانیف اصل زبان میں پڑھیں۔

قومی زبانوں کی مساوات کا اظہار اس طرح بھی ہوتا ہے کہ سوویت یونین کی مجلس اعلیٰ جو قوانین پاس کرتی ہے۔ وہ تمام وفاقی جمہوریتوں کی مختلف زبانوں میں شائع ہوتے ہیں یعنی سوویت دستور کی دفعہ ۴۰ کے بموجب ہر قانون لازمی طور پر ۱۶ زبانوں میں شائع ہونا چاہئے۔

عدالتی کارروائی کے ضمن میں بھی سوویت یونین میں زبانوں کی مساوات پر عمل ہوتا ہے۔ سوویت یونین کے دستور کی دفعہ ۱۱۰ میں کہا گیا ہے کہ عدالتی کارروائی وفاقی یا خود مختار جمہوریتوں یا خود مختار علاقوں کی اپنی زبان میں کی جائے۔ وفاقی جمہوریتوں کے ان خطوں میں جہاں آبادی کی کثرت مختلف قوم کی ہو وہاں کی عدالتوں کی کارروائی اکثریت والی قوم کی اپنی زبان میں ہوتی ہے۔ وفاقی جمہوریتوں کے اپنے اپنے دستور میں یہ دفعہ موجود ہے۔

مثلاً قزاق سوویت اشتراکی جمہوریہ کے دستور کی دفعہ ۸۹ میں درج ہے۔ قزاق اشتراکی جمہوریہ کی عدالتوں کی کارروائی قزاقستان زبان میں ہو۔ لیکن ان اضلاع میں جہاں کی آبادی کی اکثریت روسی اوئی گوریا ازبکستانی قوموں کی ہو وہاں عدالتوں کی کارروائیاں بالترتیب روسی اوئی گور یا ازبکستانی زبانوں میں کی جائے۔

سوویت یونین کا دستور اور تمام وفاقی جمہوریتوں کے دستور کا مطالبہ کرتے ہیں کہ جو لوگ کسی مقدمہ میں ماخوذ ہوں۔ اور وہ زبان نہ جانتے ہوں جس میں عدالتی کارروائی کی جا رہی ہو تو انہیں اپنے مقدمہ کی کارروائی اپنی مادری زبان میں جاننے کی ضمانت ہونی چاہئے۔ اور انہیں ترجمان کی امداد ملنا چاہئے۔ اسی صورت سے انہیں عدالت میں اپنی مادری زبان استعمال کرنے کی بھی ضمانت ہونا چاہئے۔

اس صورت سے سوویٹ یونین میں وہاں کی تمام قوموں کی زبانوں کو برابر کا درجہ ملا ہوا ہے۔ اور عملی طور سے باقاعدہ اور متواتر اس کی حفاظت ہو رہی ہے۔

سرمایہ دار ملکوں کی کیفیت بالکل ہی مختلف ہے۔ جس صورت سے ان ملکوں میں قوموں کی مساوات کا درجہ موجود نہیں ہے۔ اسی طرح زبانوں کو بھی برابر کا درجہ نہ حاصل ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔

سرمایہ دار ریاستوں میں ایک مخصوص زبان نام نہاد ریاستی زبان ہوتی ہیں۔ جو کہ اسکولوں میں سرکاری اور پبلک اداروں میں لازمی ہوتی ہے۔ اور بعض یورپ و امریکہ میں تو ریاستی زبان کا استعمال عوام کے نئے گھر سے باہر اشتہارات وغیرہ تک کے لئے لازمی قرار دے دیا جاتا ہے۔ سرمایہ دار ملکوں میں ریاستی زبان طبقاتی قومی پالیسی اور جمہوریہ استبداد کا آلہ کار ہوا کرتی ہے۔ اور اب بھی ہے۔ ایک قومی ریاست میں سرکاری زبان وہی بولی ہوتی ہے۔ جو اونچے طبقوں میں بولی جاتی ہے۔ اور متعدد القومی ریاستوں میں اکثریت والی قوم کے حکمران طبقہ کی زبان سرکاری زبان بن جاتی ہے۔

فرانس کی ریاستی زبان وہ زبان ہے۔ جو فرانسیسی امرا بولتے ہیں۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں جہاں سب ہی جانتے ہیں۔ کہ متعدد مختلف قوموں کے لوگ رہتے ہیں۔ ریاستی زبان انگریزی ہی ہے۔

نو آبادی اور نیم نو آبادیاتی ملکوں میں زبردستی حکمران سامراجی قوم کی زبان کو ریاستی زبان بنا کر وہاں کی آبادی پر تھوپنے کی پالیسی بالکل عریاں نظر آتی ہے۔ محنت کش عوام اور نو آبادیاتی علاقوں کی قوموں کو مغلوب کرنے کے لئے سرمایہ دار اور ریاستیں زبانوں کے غیر مساوی درجہ کو استعمال کرتی ہیں۔ اس عدم مساوات کو صرف اشتراکی نظام ہی ختم کر سکتا ہے۔

کرنسی نوٹوں کی چھپائی کا طریقہ

نئی دہلی ۱۶ مئی۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ نوٹوں کی چھپائی کے موجودہ طریقہ میں کوئی تبدیلی نہ کرے گی۔ وزارت مالیات کے ایک اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ گذشتہ دسمبر میں برطانوی فرم کی تجویز پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ اس فرم نے کرنسی نوٹوں کے متعلق اپنی بعض تجاویز پیش کی تھیں۔

گوا۔ ڈمن اور ڈیو کو خود مختاری

بمبئی ۱۵ مئی۔ ہندستان میں پرتگالوں کے مقبوضات گوا ڈمن۔ اور ڈیو کو جلد ہی خود مختاری دے دی جائیگی اور انہیں یہ اختیار دیدیا جائے گا کہ انہیں اپنے مالیاتی اور انتظامی امور خود طے کر سکیں۔

اس مقصد کے لئے پرتگالی جمہوریہ کے دستور کے ضروری ترمیمیں کی جائینگی لسبن کی نیشنل اسمبلی کو نظر ثانی کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ اور نو آبادی ایکٹ میں ترمیم کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

اقوال زریں

مبارک ہیں وہ لوگ اور لڑکے اور جو والدین اور استاد کی خدمت کرتے ہیں۔ اور ان کہا مانتے ہیں۔

انسان کی قدر و منزلت علم و ہنر سے ہوتی ہے۔ نہ کہ قیمتی پوشاک اور فیشن ایبل لباس سے۔

کاہلی سے بڑھ کر انسان کا کوئی دشمن نہیں۔

اپنے ماتحتوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا چاہیے۔

عالم کی صحبت سے بجز فائدے کے نقصان نہیں ہوسکتا ہے۔

مسافر نوازی شیوۂ انسانیت و شرافت ہے۔

ہندو کوڈ بل پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں

نئی دہلی۔ ۱۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندو کوڈ بل چند ترمیموں کے ساتھ جن کا اثر بل کے ڈھانچہ پر زیادہ نہیں پڑا ہے۔ ہندوستانی پارلیمنٹ کے اگلے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔ یہ ترمیمیں وراثت۔ شادی۔ طلاق۔ مشترکہ خاندان کی ملکیت اور عورتوں کی ملکیت کے متعلق ہیں۔

موج تبسم

باپ۔ تم عجیب بیوقوف ہو کہ شادی کا نام سنتے ہی مغموم ہو جاتے ہو۔ میری جب شادی ہونے والی تھی تو میں ہر وقت خوش رہتا تھا۔

بیٹا۔ آپ کی شادی تو اماں جان کے ساتھ ہوئی تھی۔ اور میری شادی غیر عورت کے ساتھ ہو رہی ہے۔

مریض ڈاکٹر سے۔ ڈاکٹر صاحب میں کوئی ایسی دوا چاہتا ہوں جس سے مجھے پسینہ آجائے۔

ڈاکٹر۔ بہت اچھا میں ابھی آپ کے پاس اپنا بل بھجوائے دیتا ہوں۔

(مالک نوکر سے) میں نے تم کو چوری کرتے دیکھ لیا ہے۔

نوکر۔ تو کیا آپ مجھے برخاست کرنا چاہتے ہیں۔

مالک۔ میں چور نوکر نہیں رکھ سکتا۔

نوکر۔ تو مجھے باقی رقم بھی کیش بکس سے نکال لینے دیجئے۔

جج۔ تمہارے خلاف کوئی جرم ثابت نہیں ہوا اس لئے تم کو اب رہا کرتا ہوں۔

ملزم۔ لیکن حضور، دو ہفتہ تک جو مجھے حراست میں رکھا گیا ہے۔ اس کے عوض میں کوئی چھوٹا سا جرم کرسکتا ہوں۔

کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ عوام کرینگے

سرینگر۔ ۱۴ مئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے کشمیر نیشنل کانفرنس کے ایک ہزار کارکنوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کسان نمائندوں سے کہا۔ صرف کشمیر کے عوام ہی اپنے مستقبل کا فیصلہ کرسکتے ہیں۔ اور اگر وہ ہندوستان سے الحاق چاہتے ہیں تو ان کی اس عوام کی خواہش کی تکمیل میں کوئی رکاوٹ نہیں سکتا۔

پنڈت نہرو نے کہا۔ ہندوستان نے کشمیر کے متعلق جو اعلانات کئے ہیں۔ ان پر وہ اب تک قائم ہے۔ اور آئندہ بھی قائم رہے گا۔ ہندوستانی فوجیں کشمیریوں کے بلانے پر کشمیر آئی تھیں۔ اور اسی وجہ سے ہندوستان نے کشمیر سے حملہ آوروں کو نکالنے کی ذمہ داری لی تھی۔ میں کشمیر کے مستقبل کے لئے ذرا بھی پریشان نہیں ہوں۔

وزیر اعظم نے کہا کہ کشمیر کے متعلق جو اقدامات ہم نے کئے ہیں۔ ہندوستان میں ان کی بڑی حمایت کی جاتی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ کشمیر نے ہندوستان کی حمایت خوب سوچ سمجھ کر چاہی تھی۔ پھر بھی اگر کشمیری ہندوستان سے الحاق نہیں چاہتے تو میں اس کو قبول کر لوں گا۔ اگرچہ مجھے افسوس ہوگا۔

یہ کارکنوں کا کام ہوگا کہ وہ عوام کو ان کے مفاد کی باتیں بتائیں۔ اور صحیح راستہ دکھلائیں۔ کیوں کہ عوام ہی کی حمایت سے مقاصد حاصل کئے جاسکتے ہیں اور حکومتیں چلائی جاتی ہیں۔

پنڈت نہرو نے پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان ایک مرتبہ پاکستان بنانے کی رضامندی دینے کے بعد اب تقسیم کی مخالفت نہیں کرنا چاہتا۔

بین الاقوامی حالات کا جائزہ لیتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا۔ پچھلے دو سال میں ہندوستان نے بین الاقوامی سیاست میں کافی ترقی کی ہے۔ اور اب اس کی اہمیت بڑھتی جاتی ہے۔ دوسری طاقتیں ہندوستان کی سرگرمیوں کو دیکھ کر اس کی دوستی کی خواہاں ہیں۔ اس کی وجہ محض یہ ہے کہ ہندوستان نے تقسیم کے بعد بہت سی مشکلات کا سامنا عزم و استقلال سے کیا۔

اپنے آنے والے انڈونیشی دورہ کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ ہندوستان اور انڈونیشیا ایک دوسرے سے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ اور امید ہے کہ یہ تعلقات مضبوط ہوتے جائیں گے۔ ہندوستان بہت سے ایشیائی ممالک کا بڑا بھائی بن گیا ہے۔ اور وہ ہند سے قیادت اور دوستانہ حمایت کی توقع رکھتے ہیں۔

اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے کہا کہ کشمیر کی قسمت ہندوستان سے وابستہ ہے۔ جو ایک لامذہبی جمہوریت ہے کشمیر ہندوستان سے اپنے اچھے تعلقات کو برقرار رکھیگا۔ تقریر کو جاری

ایسے اصولوں کا علمبردار ہے۔ جن کو کشمیری پسند کرتے ہیں کشمیر کے بلانے پر ہندوستانی فوجوں نے آکر ہزاروں آدمیوں کو فرقہ پرستوں کے مظالم سے بچایا ہے۔

آخر میں انھوں نے کہا کہ کشمیر اس بات کا اعلان کرچکا ہے کہ وہ مختلف فرقوں میں اتحاد قائم کرنے کی پالیسی پر عمل کرے گا۔

مغربی مشرقی بنگال لسانی لحاظ سے ایک

ڈھاکہ ۱۴ مئی۔ پاکستان میں ہندوستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر مسٹر سنتوش کمار باسو نے یہاں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دونوں بنگال جن میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی ملی جلی آبادی ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کی آزاد حکومتوں کا جزو ہونے کے باوجود بنگالی زبان بولنے والے یونین بنے رہیں گے۔

رابندر ناتھ ٹیگور کی برسی کے موقع پر انھوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ شاعر کے روح پرور اور لافانی ادبی کارنامے دلوں کو جوڑنے والے خیالات کا کام دیتے رہیں گے۔

مسٹر بسواس نے اپنا عہدہ سنبھال لیا

کلکتہ ۱۵ مئی۔ مسٹر سی سی بسواس وزیر دائد وزارت خارجہ نے آج اپنا عہدہ سنبھال لیا۔ اور اپنا دفتر اسپلینڈ ایسٹ کلکتہ میں کھول دیا ہے۔ مسٹر کے سین آئی سی ایس اس دفتر میں بطور سکریٹری کام کریں گے۔

مسٹر بسواس حالیہ دہلی پیکٹ کے مطابق وزیر مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ مغربی بنگال کی اقلیتوں کے مفاد کی نگرانی کریں گے۔ اور دونوں بنگال کی اقلیتوں میں اعتماد پیدا کرنے کے لئے پاکستانی وزیر کے ساتھ

عجیب و معلومات

روحوں کا جزیرہ

خلیج ایران اور بحیرہ عرب کے درمیان سمندر کے اس حصہ میں جہاں سے جہاز بہت کم گذرتے ہیں ایک عجیب و غریب جزیرہ ہے جس کے متعلق یہ مشہور ہے کہ یہ روحوں کا جزیرہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کئی مرتبہ بعض جگہ انسانوں کے گروہ اس جزیرہ پر لنگر انداز ہوئے تاکہ یہ معلوم کرسکیں کہ اس جزیرہ سے کبھی انسانی آوازوں کا جو شور بلند ہوتا ہے۔ اس کا سبب کیا ہے مگر ان کو یہ دیکھ کر حیرت ہوگئی کہ جزیرے بالکل غیر آباد ہیں۔ اور درختوں اور سبزہ زاروں کے علاوہ یہاں اور کچھ نہیں ہے تاہم اس جزیرے میں روزانہ انسانی آوازوں کا ایسا زبردست شور سنائی دیتا ہے جو میلوں دور تک سنائی دیتا ہے۔ اپنی اس پراسرار خصوصیت کی وجہ سے یہ روحوں کا جزیرہ مشہور ہو گیا ہے۔ اور لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ اس جزیرے میں انسانوں کی روحیں آباد ہیں جو گردوپیش جزیرے پر لنگر انداز ہو چکے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ جزیرہ بہت خوبصورت ہے۔ اور اس کی فضا میں ہرے بھرے درختوں اور خودرو سبزہ زاروں کی وجہ سے سچ مچ جنت کی فضائیں معلوم ہوتی ہیں۔ چونکہ یہ جزیرہ سمندری شاہراہ سے ہٹا ہوا ہے۔ اس لئے اس میں انسان آباد نہیں ہوسکتے غرض روحوں کا یہ جزیرہ بہت پراسرار ہے۔

---

۴ جی یہ اصل میں سنسکرت کی بہترین گرامر ہے جس میں قواعد صرف و نحو نہایت صفائی و توضیح سے بتائے گئے ہیں۔ فن لغت میں سنسکرت کی اٹھارہ کتابیں مشہور ہیں۔ مگر ان سب سے بہتر و مکمل تصنیف ارسنگھ کی جامع لغات امرکوش ہے۔

سنسکرت کی نظموں میں عجیب قسم کا سوز و گداز اور شیرینی پائی جاتی ہے اس کا آغاز ان کے قدیم ترشاعر والمیکی جی سے ہوا ہے۔ انھوں نے اپنی مشہور کتاب رامائن کے علاوہ ایک اور پردرد واقعہ منظوم کیا ہے۔ وہ قصہ یہ ہے کہ ایک نوجوان اپنی ناز آفرین معشوقہ کے ساتھ گھربار سے دور ایک پر فضا دشت میں سب سے الگ تھلگ رہتا تھا۔ جو مار ڈالا گیا۔ اور اس کی معشوقہ اس جنگل میں اپنے ہمیشہ کے لئے چھوٹ جانے والے عاشق کی لاش پر روتی بیٹھی اور آہ و زاری کرتی ہے۔ ظاہر ہے والمیکی کے متبرک قلم نے جسے مبداء فیاض سے الہامی مدد ملتی تھی۔ اس حسرتناک داستان میں کیسا سوز و گداز اور کیسا دل کو تڑپا دینے والا اثر پیدا کر دیا ہوگا۔

ڈراما کی ایجاد اگرچہ بہت پہلے سے ہو چکی تھی۔ مگر کالی داس کی شہرت نے پرانے سنسکرت ڈراما کو تقریباً فنا کر دیا۔ یورپ والے بھی اس کے کمالات سے واقف ہو چکے ہیں۔ اور اسے مشرق کا شیکسپیئر کہتے ہیں۔ اس کا بہترین ڈراما شکنتلا ہے۔ جس کا ترجمہ انگریزی میں سر ولیم جونس نے اور جرمنی زبان میں نامسٹر ہرڈر اور دیگر سنسکرت دان مصنفین جرمنی نے کیا ہے۔ ہرڈر کو یہ ڈراما اس قدر پسند آیا کہ کہتا ہے۔

"اس عظیم الشان ڈرامہ کا ہر سین ایک چمن ہے۔ جس کی ہر ہر کیاری میں سے دلچسپ واقعات قدرتی طور پر خوبصورت پودوں کی طرح اُگ آتے ہیں اور اس میں کثرت سے وہ پاک اور نازک خیالات ملتے ہیں جن کا یونانی ڈرامے میں کہیں پتہ نہیں"

اسی کالی داس کی ایک نظم میگھ دوت ہے جس کا ترجمہ انگریزی میں ولکنس نے کیا ہے اور مشرق کے شاعرانہ کمالات پر شعرائے مغرب کو حیران کر دیا ہے۔

پٹنہ ۱۰ مئی۔ کل رات کو مظفر پور سے ۳۵ میل کے فاصلے پر حاجی پور کے قریب ۶ ڈاؤن پریاگ فاسٹ پسنجر اودھ ترہت ریلوے

قدیم ہندوؤں کے چند علمی شاہکار

(از جناب نیاز رسول صاحب بنگلوسی)

دنیا اپنی نادانی سے چاہے قدر کرے نہ کرے مگر سچ ہے کہ ہندو مذہب اور اس کے ساتھ ہندوستان کی قوم موجودہ دنیا کی آغوش میں ایک نامعلوم قدامت کی قابل قدر امانت ہے اور سلف کے جو ایام قدامت کے دھندلکے میں آگئے ہیں۔ ان کے نہایت ہی بیش بہا تبرکات ہندوؤں کی پرانی زبان سنسکرت اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے والے علوم ہیں زمانہ ہر چیز کو مٹاتا رہتا ہے کسی میں چاہے کیسی ہی ابدی زندگی کی صلاحیت ہو زمانہ اس پر رفتہ رفتہ مرور ایام کی خاک ڈالتا ہی جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مدت دراز کے بعد وہی خاک اس کی قبر بن جاتی ہے۔ اور وہ بے مرے زندہ دفن ہو جاتا ہے۔ زمانہ کے ان زندہ مدفونوں میں مصری بابلی اسرائیلی۔ یونانی۔ اور رومی ہیں۔ جو ایسے علوم و فنون اور ایسی تاریخی یادگاریں چھوڑ گئے ہیں کہ قدامت کی خاک میں دب جانے کے بعد بھی تہ خاک سے پکار پکار کے اپنا نام بتاتے اور اپنی زندگی کا ثبوت دیتے رہتے ہیں۔ مگر ہندوستان کی پرانی آریہ قوم نے سب سے پرانی ہونے کے باوجود زمانے کی اس خاک کو ہمیشہ جھٹک جھٹک کے ہٹا دیا۔ اور اسی پر مرور ایام کا روز نہ چلنا تھا نہ چلا۔ اور زمانہ اس کے زندہ دفن کرنے میں کسی طرح کامیاب نہ ہوسکا۔ ہندو قوم نے زندگی کی مزاحمتوں پر ہمیشہ فتح پائی جو جو دشواریاں پیش آئیں سب کو خاک کی طرح جھاڑ کے الگ پھینک دیا۔

حضرت مسیح سے ہزارہا سال پیشتر کے ان پسماندگان سلف کو آج بیسویں صدی عیسوی میں ہم دیکھتے ہیں کہ معجزنما زندگی ابدی کا جامہ پہنے ہوئے اپنے پرانے علوم کو خود ہی دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں آغاز ہستی کے دنگل کے پہلوانوں میں سے آج کون باقی ہے بابل والے۔ اسیریا والے۔ مصر والے ایران والے یونان والے اور ان کے زلہ خوار اہل روم سب مٹ گئے نہ ان کا مذہب باقی ہے نہ ان کی معاشرت باقی ہے۔ صرف ان کے چند علوم ہیں جو غیروں کے ہاتھ کا کھلونا ہیں۔ مگر ہندو آبجیات کے شربت ہندو آج اپنی مودی کے ساتھ خود ہی کھڑے ہوئے اپنے مذہب اپنی معاشرت اپنے کارناموں اور اپنی تاریخ کو دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

ہندوؤں کا نایاب علمی ذخیرہ کیا بلحاظ ان کی مذہبی روایتوں کے اور کیا بلحاظ ان کے رسم خط کے نہایت ہی قدیم ہے اور جس قدر قدیم ہے۔ ان کی پرانی تصانیف قریب قریب سب نظم میں ہیں۔ اور یہ ان کی قدامت کا زبردست ثبوت ہے۔ ظاہر میں لوگ سمجھتے ہیں کہ نثر نظم پر مقدم ہے لیکن علمی دنیا میں یہ صحیح نہیں گفتگو میں بیشک نثر کو تقدم ہے۔ مگر جذبات دلی ظاہر کرتے وقت انسان میں ایک ایسی متانت اور غیر معمولی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ اپنا چاہتا ہے کہ انھیں کسی غیر معمولی وجہ عنوان سے ظاہر کرے۔ اسی شوق نے انسان کو اس کے بچپن ہی میں نظم کی طرف متوجہ کر دیا جذبات و خیالات شاعرانہ کو نثر میں ادا کرنا شاعری کے بہت دنوں بعد شروع ہوا لہٰذا ہندوؤں میں ان کے تمام علوم کا نظم میں ادا کیا جانا ہی ان کی قدامت کا ثبوت ہے۔

ہندوؤں کے قریب قریب تمام علوم کو مذہب نے اپنے آغوش میں لے لیا ہے۔ یا اپنا لباس پہنا کے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ ان کے علوم میں سب سے مقدم چار وید ہیں۔ جو انسان میں مذہبی روح پھونکنے کے مکمل ذرائع ہیں۔ ان میں دعاؤں مناجاتوں کے ذریعہ سے فلسفہ دین اور خدا شناسی کی بہت اعلیٰ تعلیم دی گئی ہے۔ وہ چار وید حسب ذیل ہیں۔

اول۔ رگ وید (دوسرا) یجر وید۔ (تیسرا) سام وید (چوتھا) اتھروید۔

ان چاروں ویدوں کے ماتحت چار اُپ وید ہیں۔ اور ان کے نام یہ ہیں۔

اول۔ آیُش۔ دوسرا۔ دھنش۔ تیسرا گندھرب

اُپ انگ ہیں۔

چار اُپ وید جن کا ذکر آچکا ہندو مذاہب میں دوسرے درجے کی مقدس و محترم کتابیں ہیں جن میں جراحی طب۔ موسیقی رقص سپہ گری۔ معماری اور دیگر فنون علمی کا بیان ہے۔ اور ان کے دیکھنے سے انسان کو حیرت ہوتی ہے۔ کہ اس قدیم زمانے ہی میں ہندوؤں نے امور معاشرت اور ضروریات زندگی کے متعلقہ فنون میں کس کس ترقی کر لی ہے۔

چھ وید انگ ان فنون کے بیان میں ہیں جو خاص ویدوں کی تعلیم سے تعلق رکھتے ہیں۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ ویدوں کے سیکھنے اور برتنے کے آلات ہیں۔

ان میں پہلے فن تجوید ہے جس کے ذریعے ویدوں کی قرأت و تلاوت کے قاعدے معلوم ہوتے ہیں ان میں الفاظ کے ادا کرنے کے لہجے آوازوں کے مخارج اور دیگر خصوصیات مذکور ہیں۔ جن کا ویدوں کے پڑھنے کے وقت لحاظ رکھنا ضروری لازمی ہے۔ اس سلسلہ میں نحو و صرف کا فن۔ آوازوں کی ترتیب اور ان کے باہمی تناسب کے قاعدے اور علوم نجوم و ہیئت بھی بصراحت بتائے گئے ہیں۔

ان تمام علوم اور فنون کی نسبت ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ خداوند تعالیٰ نے انھیں الہام کے ذریعہ سے نیک نفس و پاک باطن برہمنوں کے دلوں میں القا کر دیا کہ ان کی مدد سے دنیا والے ویدوں کو پڑھیں۔ اور سمجھیں کیونکہ بغیر ان علموں کے دنیا ویدوں کی ربانی تعلیموں سے فائدہ نہ اٹھا سکتی۔

اُپ انگ کی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ ویدوں انگوں کے بعد اوروں سے کم درجے کے ہیں لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو وہ بہت ہی عظیم الشان اور اعلیٰ درجہ کے علوم عقلی و روحانی پر حاوی ہیں۔ ان میں منطق ہیں۔ اور الہیات ہیں یعنی وہ مسائل و رموز علم الٰہی جو ویدوں کی تصریحات کے لئے بعد والوں کے ذریعہ سے معلوم ہوئے۔ احکام شریعت کا شمار بھی انھی میں ہے۔ اور اسی سلسلہ میں دیوتاؤں اور پرانے رشیوں اور منیوں کی کہانیاں اور داستانیں بھی ہیں۔ ان سب ضروری کتابوں کی مجموعی تعداد اٹھارہ ہے اور یہی کتابیں پران کہلاتی ہیں۔ جن کے ماننے سے آریہ سماج ماننے والے انکار کرتے ہیں۔ لیکن چاہے ان پر بھروسہ نہ کیا جائے۔ مگر یہ غیر ممکن ہے کہ ان سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ اس لئے یہ تمام علوم ویدوں کی حرم میں داخل ہونے کی کنجیاں ہیں۔ اگر ان کو چھوڑ دیا جائے تو نہ ویدوں کے مضامین سے استدلال کیا جاسکے گا اور نہ ان کے سمجھنے پر پورا وثوق ہوسکیگا۔

مذکورہ بالا علمی کتابوں کے علاوہ ہندوؤں کے قدیم علمی خزانے کا زیور دو نہایت ہی مہتم بالشان منظوم کتابیں ہیں۔ جو مقدس روایات میں شامل کر دی گئی ہیں۔ یہ دونوں رامائن مہابھارت ہیں۔ رامائن میں اجودھیا کے سورج بنسی تاجدار رامچندر جی کے حالات و واقعات عجیب موثر و معجزنما شاعری میں بیان کئے گئے ہیں جو نہایت ہی دلچسپ و نتیجہ خیز ہیں۔ اور تاریخی قصہ کے عنوان سے دینی و روحانی برکتیں ظاہر کرتے ہیں۔ راجہ رام چندر جی کشن جی کے ساتویں اوتار مانے جاتے ہیں۔ اور ان کی زندگی اعلیٰ ترین کمالات انسانی کا نمونہ ہے۔ مہابھارت میں وہ عظیم الشان لڑائی مذکور ہے جو ہستنا پور کے تخت کے لئے پانڈو کوروؤں سے لڑے تھے۔ اور جس کی نسبت ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ دنیا میں اس سے بڑی کوئی لڑائی نہیں ہوئی۔ ان کتابوں کے مقابلے میں یونان کے پہلے شاعر ہومر کی مثنویاں۔ ایلیڈ اور اوڈیسی پیش کی جاتی ہیں۔

مگر کیا بلحاظ وسعت بیان اور کیا باعتبار شاعرانہ خوبیوں کے یونان کی ان دونوں پرانی منظوم کتابوں کو ہندوستان کی رامائن اور مہابھارت سے کوئی نسبت نہیں۔ مہابھارت اٹھارہ بابوں پر منقسم ہے۔ اور ان میں ایک لاکھ سے زیادہ بند ہیں۔

اب ہندوؤں کی ان چند کتابوں کا مختصر تذکرہ بھی ضروری ہے۔ جو ان کے مذکورہ قدیم لٹریچر سے ملحق اور ان کے ضمیمے ہیں۔

یکم مارچ ۱۹۵۱ء تک ہندستان کی مردم شماری مکمل ہو جائیگی

نئی دہلی ۱۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ یکم مارچ ۱۹۵۱ء کو مردم شماری کے متعلق تمام اعداد و شمار اور اہم کی فراہمی اور ترتیب مکمل ہو جائے گی۔ اس ضمن میں یہ بتانا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ سات ارب چھوٹی بڑی تفصیلات جمع کی جائیں گی جن میں سے تقریباً ۱۰ لاکھ معاشی امور سے متعلق ہوں گی۔

تقریباً ۱۰ لاکھ آدمی ۹ فروری اور یکم مارچ ۱۹۵۱ء کے درمیان ملک بھر میں مردم شماری کا کام کریں گے وہ ہر شہر ہر گاؤں اور ہر قصبہ کے گھر گھر میں جا کر رہنے والوں کی تعداد معلوم کریں گے۔ اور ان کا پیشہ ان کی آمدنی کے ذریعہ وغیرہ کا اندراج کریں گے۔ اگر کسی کی آمدنی کا ذریعہ زراعت ہے تو معلوم کیا جائے گا کہ آیا وہ خود زمین جوتتا ہے یا نہیں۔ اور اپنا لگان جنس کی شکل میں دیتا ہے یا نقد۔

مردم شماری کے کاغذات میں یہ بھی لکھا جائے گا کہ ملک کا کون شہری تعلیم یافتہ ہے۔ اس کی مادری زبان کیا ہے۔ اس کی عمر کتنی ہے۔ وہ کس صنف سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا مذہب کیا ہے۔ وہ کہاں پیدا ہوا تھا۔ اور سرپرست خاندان سے اس کا کیا تعلق ہے۔ مردم شماری کے لئے جو عملہ رکھا جائے گا۔ وہ جمع شدہ اعداد و شمار اور تفصیلات کے ذریعہ تمام متعلقہ کاغذات مردم شماری کے چھ مہینے کے اندر تکمیل کر دیگی اس کے بعد بارہ مہینے کے اندر مقامی اور کل ملک کے متعلق رپورٹیں تیار کی جائیں گی جس کو دیکھنے سے اس بات کا پورا پورا پتہ لگے گا کہ ہندوستان میں کتنے آدمی رہتے ہیں۔ اور ان کی زندگی کیسی ہے۔

سڈنی کانفرنس کی تجویز

سڈنی ۱۷ مئی۔ یہاں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آج دولت مشترکہ کانفرنس میں آسٹریلیا کی اس تجویز پر تقریباً سمجھوتہ ہو گیا ہے کہ دولت مشترکہ کے ممالک ایشیائی ممالک کی فنی امداد کے لئے اسی لاکھ اسٹرلنگ پونڈ خرچ کریں۔

اب امید ہے کہ کانفرنس کی کمیٹیاں تفصیلات پر بحث کر کے عملی منصوبہ بنائیں گی۔ آسٹریلیائی منصوبہ کا خاص مقصد یہ تھا کہ دولت مشترکہ کا سرمایہ ایشیائی ممالک کے ان فنی ماہرین اس سائنس دانوں کے تربیت میں خرچ ہو۔ جو دولت مشترکہ کے ممالک میں تربیت کے لئے سہولیتیں حاصل کر سکے۔

नोटिस निस्बत दिरवाने
वजह आम के लिये

व अदालत सिविल एन्ड सिसनजज साहब मुकाम कान पुर ज़िला कान पुर

नं. मु. ४८ सन १९५० ई.
मु. महबूबन सायला मुद्दई
बनाम मुसम्मात महबूबन बेवा अब्दुल हक कौम मुसलमान साकिन कंघा मुग़ल बेगम गंज शहर कान पुर

हर गाह मुद्दयान ने दरख्वास्त इस अदालत में गुज़रानी है लिहाजा आपको हुकम होता है कि आप बतारीख १५ माह ७ सन १९५० ई हाजिर होकर — दरख्वास्त के खिलाफ वजह दिखावें। अगर आप ऐसा करने से कासिर रहेंगे तो दरख्वास्त मज़कूर आपकी गैर हाजरी में यकतरफा समात होगी

आज बतारीख १५ माह ५ सन १९५० ई मेरे दस्तखत और मुहर अदालत से जारी किया गया !

बहुकम मुनसरिम अदालत सिविल व सिसन जज कानपुर
मु. आ.

سعودی عرب میں بسایا جائے

قاہرہ ۱۶ مئی۔ مصر میں ترکستانیوں کے رہنما السید منتر الطرازی نے شاہ ابن سعود حکمران سعودی عرب سے درخواست کی ہے کہ وہ ترکستان کے مسلمانوں کے لئے سعودی عرب میں رہنے کے لئے جگہ دیں چینی ترکستان پر کمیونسٹوں کے حملے کے بعد بہت سے مسلمان خانماں برباد ہو گئے ہیں۔ اور پناہ گزینوں کی حیثیت سے ادھر ادھر زندگی گذار رہے ہیں۔

ترکستانیوں نے عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عزام پاشا کو بھی عرضداشت بھیجی ہے اور یہ درخواست کی ہے وہ شاہ ابن سعود سے اس سلسلہ میں سفارش کریں۔

مولوٹوف سے اسٹالن کی ملاقات

لندن ۱۶ مئی۔ گذشتہ شب ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ادارہ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل موسیو ٹرگیف لی سے ملاقات کی۔ ملاقات کے وقت موسیو مولوٹوف بھی موجود تھے۔

موسیو لی صدر ٹرومین برطانیہ کے وزیر اعظم ایٹلی اور فرانس کے صدر موسیو اوریو سے نجی گفتگو کرنے کے بعد روسی لیڈروں سے گفتگو کرنے آئے ہیں۔

کل موسیو لی نے روس کے وزیر خارجہ موسیو واشنسکی سے ایک بجے بعد ڈیڑھ گھنٹہ تک گفتگو کی۔

تبت کو اسلحہ دینے کیلئے ہندستان و امریکہ کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا

نئی دہلی ۱۵ مئی۔ آج وزارت خارجہ ہندوستان کے ایک ترجمان نے ماسکو ریڈیو کی اس خبر کو بالکل بے بنیاد کہا ہے کہ ہندوستان و امریکہ میں ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے جس کی بنا پر دارجلنگ کے راستہ سے تبت کو اسلحہ فراہم کئے جائیں گے۔ ترجمان نے کہا کہ اس قسم کا کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا ہے۔ یہ خبر چین کے پکینگ ریڈیو نے بھی نشر کی ہے۔

یمن میں سوتی مل

قاہرہ ۱۵ مئی۔ حکومت یمن اپنے علاقے میں ایک سوت کاتنے اور کپڑا بننے کا کارخانہ قائم کرنے ارادہ رکھتی ہے بشرطیکہ مصری بنک اس سلسلہ میں نصف سرمایہ لگانے پر تیار ہو جائے۔ یمنی سفیر مقیم قاہرہ علی احمد اس سلسلہ میں مصری بنک کے ڈائرکٹر عفیفی پاشا سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔

اقلیتوں کے وزرا کا مشترکہ دورہ

کلکتہ ۱۸ مئی۔ ہندوستان اور پاکستان کی اقلیتوں کے وزرا مسٹر بسواس اور ڈاکٹر ایم اے ملک نے آپس میں گفتگو کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ مشرقی و مغربی بنگال کے حالات کو پر امن اور آئینی طریقہ سے حل کرنے کیلئے اسکو ایک انسانی مسئلہ کی طرح طے کریں۔ مسٹر بسواس نے نامہ نگار سے کہا۔ اگر ہم کامیاب ہو گئے تو ہم صرف چند جانیں ہی نہیں بچائیں گے۔ بلکہ دو حکومتوں کو بچا لیں گے۔ دونوں وزرا نے یہ بھی کیا ہے کہ وہ مشرقی و مغربی بنگال کے فساد زدہ علاقوں کا مشترکہ دورہ کرینگے۔ پہلے مشرقی بنگال کا دورہ ہوگا۔ اس کے بعد دونوں وزیر مغربی بنگال

پانچواں سالانہ جلسہ

عثمانیہ اسکول طلاق محل کا پانچواں سالانہ جلسہ زیر صدارت مولانا حسرت موہانی صاحب بتاریخ ۲۱ مئی بروز اتوار بوقت ۹ بجے شب بمقام عثمانیہ اسکول طلاق محل کانپور ہونا قرار پایا ہے۔

جس میں دور حاضرہ کے تعلیمی اداروں کی اہمیت اور موجودہ جہالت سے پیدا شدہ تباہ کن اثرات کے انسداد کی ضرورت پر تقریر دلچسپ ہوگا۔ علاوہ ازیں باکمال علماء و خطیبن اپنے اپنے روح پرور خیالات و پاکیزہ نظریات کا اظہار کرتے ہوئے سیرت نبوی پر روشنی ڈالیں گے۔

نیز اسکول ہذا کے امتیازی طور پر کامیاب شدہ طلبا کو انعامات بھی تقسیم کئے جائیں گے۔ تمام اہل ملت و اہل ذوق سے التماس ہے کہ تشریف لاکر نونہالان قوم کی علمی کوششوں پر ہدائے آفرین بلند کریں تاکہ وہ جہاد زندگانی میں اپنے قدم بڑھانے کی ہمت کر سکیں۔

یوپی کانگرس کمیٹی سے ۱۹ باغی ارکان اسمبلی کا اخراج

لکھنؤ ۱۵ مئی۔ یوپی کانگریس کمیٹی کی اگزیکیٹو کمیٹی کونسل کا اجلاس کل شام بابو پرشوتم داس ٹنڈن کی صدارت میں منعقد ہوا۔

اس اجلاس میں مسٹر سوچیتا کرپلانی مسٹر چندر بھان گپتا مسٹر کملا پتی ترپاٹھی۔ مسٹر بال کرشن کیسکر مسٹر بشمبھر دیال ترپاٹھی۔ مسٹر موہن لال گوتم مسٹر بھول سنگھ۔ اور مسٹر مظفر حسن شریک تھے اچاریہ جگل کشور اور مسٹر الگورائے شاستری کو مخصوص دعوت نامہ بھیج کر بلایا گیا تھا۔

اگزیکیٹو کونسل نے یوپی اسمبلی کانگریس پارٹی کی سکریٹری کے اس خط پر بھی غور کیا جس میں اسمبلی کے ۱۹ ممبروں سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ اسمبلی کی اپنی نشستوں سے استعفیٰ دے دیں جو انھوں نے نہیں دیا۔ چونکہ اس ہدایت کی تعمیل نہیں کی گئی اور انھوں نے ڈسپلن کا لحاظ نہیں کیا۔ اس لئے اگزیکیٹو نے انھیں یوپی کانگریس کمیٹی اور اس کی تمام ملحقہ کمیٹیوں کی ممبریت سے ایک سال کے لئے خارج کر دیا۔ اس کے علاوہ اس نے ورکنگ کمیٹی سے سفارش کی ہے کہ ان ممبران کو کانگریس سے ابتدائی رکنیت سے ہی خارج کر دے۔ اور ان میں جو لوگ آل انڈیا کمیٹی کے ممبر ہیں انھیں اس ممبری سے محروم بنا دے۔

کونسل نے صوبے کے تمام کانگریسیوں کو اطلاع وہدایت کے لئے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ چونکہ ان ۱۹ ارکان اسمبلی اور ان کے ساتھ مسٹر ترلوکی سنگھ اور مسٹر راد ہے شیام کے مقابلے میں تادیبی کاروائی کی گئی ہے اس لئے ہر کانگریسی اسبات کا خیال رکھے کہ ان لوگوں کو کانگریس کے نام پر کوئی مدد نہ ملے نہ وہ کانگریس کے نام پر کوئی چندہ کر سکیں اور نہ کوئی کانگریس کمیٹی یا کوئی کانگریسی انھیں کسی طرح کی مدد دے۔ اور نہ ان کی پبلک سرگرمیوں میں ان کے ساتھ کوئی تعاون کیا جائے۔

مسٹر ترلوکی سنگھ کے اخراج سے اگزیکیٹو کونسل میں جو جگہ خالی ہوئی تھی۔ اس پر کونسل نے مسٹر الگورائے شاستری کو منتخب کر لیا۔

اگزیکیٹو کونسل نے شاہجہانپور کے مسٹر شیو کمار مصرا کو کانگریس کے تمام اداروں سے اس بنا پر خارج کر دیا کہ انھوں نے عارضی ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے نئی ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کو چارج نہیں دیا تھا۔ شاہ جہاں پور عارضی سٹی کانگریس کمیٹی کے صدر مسٹر بابو رام کی معطلی کا جو حکم ورکنگ کمیٹی نے دیا تھا۔ اسے اس بنا پر واپس لے لیا گیا کہ انھوں نے یہ یقین دلایا ہے کہ وہ صوبائی کانگریس کمیٹی سے پورا پورا تعاون کریں گے۔ اور نئی عارضی کانگریس کمیٹی کو چارج دے دیں گے۔

کونسل نے اس حکم کو بھی واپس لے لیا جو ڈسٹرکٹ بورڈ کے الکشن کے سلسلہ میں قصوروار ثابت ہونے والے کانگریسیوں کے خلاف دیا گیا تھا۔ اب یہ کانگریسی کانگریس پنچایتوں کے ہونے والے انتخابات میں حصہ لے سکتے ہیں۔

کونسل نے بریلی کے مسٹر ستیش چندر سے جنھیں ورکنگ کمیٹی یوتھ کانگریس کی تنظیم کرنے کے لئے سنٹرل بورڈ کا ممبر نامزد کیا ہے۔ ان کی تجویزیں مانگی ہیں۔ تاکہ انھیں اپنی سفارش کے ساتھ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے صوبائی بورڈ کو بھیجے مسٹر ستیش صوبے کے اہم شہروں کا دورہ کریں گے تاکہ اپنی تجویز مرتب کرنے کے لئے معلومات اور مواد فراہم کر سکیں۔

کونسل نے مسٹر موہن لال گوتم سے اسمبلی اور کونسل کے ضمنی انتخابات کے سلسلہ میں ہونے والے کام کا حال سنا۔ اور انھیں کام کو کامیاب بنانے کے متعلق ہدایتیں اور مشورے دیئے۔

شہزادی کی شادی پر غور کرنے کیلئے

قاہرہ ۱۶ مئی۔ مصری شاہی کونسل کا ایک ہنگامی جلسہ شاہ فاروق نے آج عجلت کے ساتھ بلوایا ہے تاکہ وہ اپنی ۱۹ سالہ بہن کے شادی کے مسئلہ پر مشورہ کر سکیں۔ جنھوں نے شاہ فاروق کے والدہ کے پرائیوٹ سکریٹری سے گذشتہ مہینے سان فرانسسکو میں شادی کر لی تھی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ کونسل میں یہی مشورہ دیا جائے گا کہ چونکہ شہزادی نے شاہ فاروق کی مرضی کیخلاف شاہی خاندان کے علاوہ عام خاندان میں شادی کر لی ہے اسے لقب اور جائداد سے محروم کر دیا جائے۔

برما کا بتیس ۳۲ ہزار من چاول

نئی دہلی ۱۸ مئی معلوم ہوا ہے کہ اس مہینے کے ختم ہونے سے پہلے برما کا بتیس ہزار من چاول ہندوستان پہونچ جائے گا۔ پانچ جہاز چاول کی پہلی قسط لے کر برما سے روانہ ہو چکے ہیں۔

یاد ہوگا کہ حال ہی میں ہندوستان اور برما کے دونوں کے درمیان ایک سمجھوتہ ہوا تھا جس کی رو سے برما کا ایک لاکھ من چاول ہندوستان آئے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ اگست کے آخر تک تمام چاول ہندوستان پہونچ جائے گا۔

نواب مانگرول رہا

راجکوٹ ۱۷ مئی۔ حکومت ہند کی ہدایات کے مطابق نواب آف مانگرول مقامی سنٹرل جیل سے رہا کر دیئے گئے جوناگڈھ اور مانگرول کے الحاق کے بعد انھیں نظر بند کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ انھوں نے پاکستان سے ساز باز کر رکھی تھی۔ چند دن ہوئے انھوں نے بھارت سرکار سے یہ استدعا کی تھی کہ انھیں رہا کر دیا جائے اور پاکستان جانے کی اجازت دی جائے۔ ہند سرکار نے ان کی اس درخواست کو منظور کر لیا اور انھیں پاکستان جانے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ وہ بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان جا رہے ہیں۔

ہندوستان کی ضرورت کے لیئے کاغذ

بمبئی ۱۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۴۹ء میں ہندوستان میں جتنا کاغذ صرف ہوا اس کا نصف ہندوستان میں بنایا گیا۔ ہندوستان میں کاغذ کی ۱۵ ملیں ہیں جو ایک لاکھ دس ہزار ٹن کاغذ بنا سکتی ہیں۔ لیکن ۱۹۴۹ء میں ایک لاکھ ٹن کاغذ بنایا گیا۔ جو ۱۹۴۸ء سے ۸ فیصدی زیادہ تھا۔

ہندوستان میں اخباری کاغذ نہیں بنتا لیکن اب مدھیہ پردیش میں ایک نئی مل اس مقصد کے لئے کھولی جا رہی ہے۔ فی الحال تقریباً ۵۵ ہزار ٹن اخباری کاغذ سالانہ کناڈا سے منگایا جاتا ہے۔ اور درآمدی سامان میں اخباری کاغذ کو ترجیح دی جا رہی ہے۔



THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. No. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

قیمت
سالانہ ۸ روپئے 8/-
سالانہ رعایتی ۶ روپئے 6/-
ششماہی ۳ روپئے 3/8/-
سہ ماہی ۲ روپئے 2/-
فی پرچہ ۲ آنے

VOL 51 No. 21 | KANPUR SATURDAY 27th MAY 1950

کانپور شنبہ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۹ شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۵۱ نمبر ۲۱

ادبیات

ذوق و شوق

(از جناب درؔ ہاشمی کانپوری)

ترے ذوق و شوق کی زندگی ابھی آہ خوگر جام ہے
جو رہینِ منت غیر ہو وہ ثمر تجھ پہ حرام ہے

جو تعینات سے ماورا ہی نہ جہان سحر ہے نہ شام ہے
رہِ جستجوئے حبیب میں ابھی ایک وہ بھی مقام ہے

تری زندگی نہیں آشنا ابھی زندگی کے مذاق سے
جنھیں تو سمجھتا ہے مشکلیں یہی رازِ عیش دوام ہے

ترا دردِ شوق ہے بے خلش تری جان ذوق ہے بے روش
جسے کہئے زندگیٔ تپش وہ حوادثات کا نام ہے

ترے لب پہ شکوۂ غم ہے کیوں تری آنکھ اشک سے نم ہے کیوں
ترا سینہ وقفِ الم ہے کیوں؟ تری آرزو ابھی خام ہے

چمنِ گذشتہ وہ اب کہاں کہ بدل گیا دلِ باغباں
نہ وہ شاخِ گل ہے نہ آشیاں نہ وہ دانہ ہے نہ وہ دام ہے

تو اداشناسِ زمانہ ہے ترا دور بس یہ فلسفہ ہے
تری فکرِ نو میں ہو اک سبق ترا شعر ایک پیام ہے

دنیائے اسلام

ترکی کے نئے صدر کی حیثیت سے جلال بایر کا انتخاب

عصمت انونو حزب مخالف کے لیڈر رہوں گے!

انقرہ ۲۳ مئی کل ترکی ڈیموکریٹک پارٹی کے ۶۷ سالہ لیڈر اور مشہور بینکر موسیو جلال بایر کو اسمبلی نے ترکی کا صدر منتخب کرلیا ری پبلکن پارٹی کے لیڈر اور حزب مخالف کے نئے لیڈر عصمت انونو سابق صدر نئے صدر کے انتخاب کے وقت اسمبلی میں موجود نہ تھے۔ ۵۱ سالہ وزیر اعظم مسٹر عدنان مندریس نے اپنی کابینہ پیش کی جس میں موسیو فواد کاپرو وزیر خارجہ ہیں اسمبلی کے افتتاحی اجلاس میں دوسرے ممالک کے متعدد سفرا موجود تھے جن میں ہندستان اور پاکستان برطانیہ امریکہ اور روس شامل ہیں۔

اردن کو عرب لیگ سے نکالا جائے۔ مصر کا اصرار

قاہرہ ۲۳ مئی۔ مصری وزیر خارجہ محمد صلاح الدین بے نے کل رات کو مصری سینٹ میں اعلان کیا کہ مصر اس بات پر اصرار کرے گا کہ اردن کو عرب لیگ سے خارج کردیا جائے کیونکہ اس نے عرب لیگ کی تجویز کی خلاف ورزی کی ہے انھوں نے کہا کہ مصر اس مسئلہ کا صحیح حل چاہتا ہے جس سے فلسطین کے عوام کو حقوق کی حفاظت ہوسکے عرب لیگ کونسل کا اجلاس بیروت میں ۱۳ جون کو ہو رہا ہے جس میں اردن اور مشرقی فلسطین کے الحاق کے مسئلہ پر غور کیا جا رہا ہے

مصری وزرا کے خلاف مقدمہ چلانے کا بل

قاہرہ ۲۳ مئی۔ مصری حکومت کے وزرا کے خلاف مقدمہ چلانے کے لئے قانون بنانے والی ہے۔ اب تک ان وزرا کو سزا دینے کے لئے کوئی قانون نہیں ہے جو غبن غیر دیانت داری اور بغاوت کے مجرم ہوں۔

ذرارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ مقدمہ چلانے کا بل پارلیمنٹ میں پیش کردیا گیا ہے۔ امید ہے کہ جلد ہی یہ بل منظور ہو جائے گا۔

اردن نے دفاعی تیاریاں شروع کردیں

قاہرہ ۱۸ مئی عرب لیگ کے ساتھ اردن کے سیاسی اختلافات ابتک حل نہیں ہوسکے ہیں لیکن اردن کی وزارت دفاع نے عرب لشکر کے جنرل اسٹاف کو ہدایت کی ہے کہ وہ مثلث فلسطین کی اگلی صفوں کو از جلد مزید فوجیں بھیج رہیں۔ یہ علاقہ نابلس، تلکرام اور جنین کے درمیان واقع ہے۔

ہدایت میں تلکرام کو مزید کمک بھیجنے کی اہمیت پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے تاکہ اسطرف سے اگر یہودی حملہ ہو تو اسے آسانی کے ساتھ روکا جاسکے۔ عمان سے اطلاع ملی ہے کہ گزشتہ اتوار کو یہودی ہوائی جہازوں نے ایک عرب گاؤں ارطوس پر مشین گن سے گولیاں برسائیں جس سے ایک عورت ہلاک ہوئی۔

سائرے نیکا میں انتخاب

بنغازی ۲۰ مئی۔ تاریخ میں پہلی بار سائرے نیکا کے باشندے ۵ جون کو ووٹ دینگے اس امر کا اعلان امیر ادریس السنوسی کی طرف سے ان کے ایک افسر نے کیا ہے انھوں نے کہا کہ انتخاب کے منصوبے کو اقوام متحدہ کے کمشنر نے منظور کرلیا ہے۔

پختونستان کے متعلق افغانستان اور پاکستان کا جھگڑا

لندن ۲۰ مئی۔ مغربی پاکستان کے افغان پٹھانوں کی حق خود اختیاریت اور پختونستان کی تحریک کے سلسلہ میں افغانستان اور پاکستان کے جھگڑے کے متعلق برطانیہ میں افغانستان کے نئے سفیر مارشل شاہ ولی نے یہاں ایک بیان کے دوران میں کہا کہ افغانستان اس قانونی حق کا اعادہ کرتا ہے کہ پختونستان کو آزادی ملنی چاہیئے۔ پاکستان اس حق کو جب تک پوری طرح تسلیم نہیں کرلیتا افغانستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی بھی کم نہیں ہوسکتی

افغانستان سرحدی علاقے کو اپنے ملک میں نہیں ملانا چاہتا۔ اور نہ وہ علاقوں کی توسیع کا متمنی ہے۔ وہ صرف اتنا چاہتا ہے کہ پختونستان کے باشندوں کو ان کا پیدائشی حق مل جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے | زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار وقت

کانپور

جلد ۱۵ | کانپور شنبہ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر

مسلمانوں کیلئے حکومت یو پی کا بارہ نکاتی پروگرام

ہمعصر پانیر کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی جو بارہ نکاتی پروگرام مرتب کر رہی ہے۔ اس میں یہ تجویز بھی شامل ہے کہ دور دراز علاقوں میں الگ تھلگ رہنے والے اقلیتی فرقہ کے اشخاص میں اعتماد پیدا کرنے کی غرض سے ان کو اسلحہ رکھنے کی اجازت دی جائے۔ حکومت کے اس منصوبہ میں جس پر اس وقت اعلیٰ سرکاری حکام غور کر رہے ہیں۔ یہ چیز بھی موجود ہے کہ عبادت گاہوں کو فوراً مسلمانوں کے حوالہ کر دیا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ اقلیت کے دل سے خوف و خطر دور کرنے کی تدابیر اختیار کرنے کے لئے حکومت سول سپلائی افسر بھی مقرر کرے گی۔ تاکہ جو مسلمان غیر مطمئن ہو کر پاکستان جا رہے ہیں وہ اب ہندوستان نہ چھوڑیں یہ پبلسٹی افسر شاید محکمہ داخلہ کی زیر نگرانی مقرر ہوں گے۔ اور واپسی اعتماد کی مہم کی اس مہم پر تقریباً دو لاکھ روپیہ صرف کیا جائے گا۔

ہند اور پاکستان معاہدہ کے متن اور اسپرٹ پر عمل درآمد کا ایک تیسرا طریقہ یہ اختیار کیا جائے گا کہ ممتاز سیاسی لیڈروں اور ہر طبقہ کے معزز با اثر اشخاص سے ریڈیو پر تقریریں کرائی جائیں گی۔ تاکہ عوام پر اس کا اثر پڑے۔

حکومت نے یہ اسکیم بھی بنائی ہے کہ دہلی معاہدہ کے بموجب جو مسلمان ہندوستان واپس چلے آئیں گے ان کی ضبط شدہ جائیداد جن میں مکانات دوکانیں اور کھیتیاں سب ہی شامل ہیں۔ واپس کر دی جائیں گی۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت اس مطالبہ پر بھی غور کر رہی ہے کہ حالیہ فسادات کے مصیبت زدوں کو ان کے نقصان کی تلافی کے لئے مناسب معاوضہ بھی دیا جائے اس سلسلہ میں تجویز یہ ہے کہ ان مصیبت زدوں کو مالی امداد دی جائے۔ اور ان سے کہا جائے کہ وہ اپنے نقصان کا مطالبہ پیش کریں۔

اس سلسلہ میں حکومت اس بات سے بھی ہوشیار ہے کہ کہیں خود غرض اشخاص حکومت کے اس امید افزا رویہ کو خاک میں ملانے کے لئے اقلیتوں کے ساتھ پھر کوئی زیادتی نہ کر بیٹھیں۔

چنانچہ اس خیال سے متاثرہ علاقوں میں رہنے والے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے حفاظتی دستے تعینات کئے جائیں گے۔ جن کے اخراجات خود حکومت برداشت کرے گی۔

ان تمام باتوں کے علاوہ ڈیویژنل کمشنر اور دوسرے اعلیٰ حکام یہ دیکھنے کے لئے متعین کئے جائیں گے۔ کہ ضلع کے حکام حکومت کی ہدایت پر عمل درآمد کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت اس بارے میں سارے پروگرام کے متعلق بہت جلد ہی کوئی قطعی فیصلہ کرنے والی ہے۔

فتح گڈھ سیاسی کانفرنس

فتح گڈھ سے تقریباً ۳۰ میل دور لال من نگر میں ۲۰، اور ۲۱، کو مئی ضلع کانگریس سیاسی کانفرنس کا نواں اجلاس منعقد ہوا۔

کانفرنس میں یو پی کے وزیر مسٹر اے جی کھیر پارلیمنٹری سکریٹری مسٹر رام گوپال تیواری اور مسٹر بی ڈی تریپاٹھی نے بھی تقریریں کیں۔ کانفرنس میں ۵ رزولیوشن منظور کئے گئے۔ ان میں سے ایک رزولیوشن میں نہرو لیاقت سمجھوتہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی گئی کہ وہ اس معاہدہ کو کامیاب بنانے کے لئے کوئی

دقیقہ اٹھا نہ رکھیں

دوسرے دن لال من نگر کے باشندوں نے وزیر رسد مسٹر بی سی گپتا کو ایک سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں بعض بدعنوانیوں اور شکایتوں کا ذکر کیا۔ وزیر رسد نے اس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے اس بات کی مذمت کی کہ عوام اب صرف حکومت کی نکتہ چینی کرنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ حکومت خود عوام ہی کے نمائندوں کے ہاتھوں میں ہے۔ اس لئے حکومت کی برائی گویا عوام کی برائی ہے لہذا عوام اپنی خامیاں اور کمزوریاں دور کریں۔ کوئی جمہوری حکومت اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ عوام اپنی ذمہ داری محسوس نہ کریں۔

وزیر رسد نے کنٹرول ہٹا لینے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس کی تائید وہی لوگ کر سکتے ہیں جو زیادہ داموں پر اشیا خرید سکتے ہیں۔ ایسے اشخاص کو غریبوں کی دشواریوں کا کیا علم ہو سکتا ہے۔

آخر میں وزیر رسد نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ایسی اشیاء جن کی غیر ملکوں میں زیادہ مانگ ہو زیادہ سے زیادہ پیدا کریں۔ تاکہ اس کے عوض ہندوستان بھی دوسرے ملکوں سے اشیاء خرید سکے۔

اس کے بعد پارلیمنٹری سکریٹری چرن سنگھ نے تقریر کرتے ہوئے خاتمہ زمینداری اسکیم کی وضاحت کی

۵ ہزار مسلمان پناہ گزین

معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند سر دست ۵ ہزار ایسے تارکین وطن کو واپس لینے کے لئے تیار ہے جو یکم فروری سنہ ۱۹۵۰ء یا اس کے بعد پاکستان گئے تھے اس جتھہ کو اس طرح ترتیب دیا جائے گا کہ اتر پردیش کے کسی ضلع کو پانچ سو سے لے کر ۶ سو افراد سے زیادہ نہ ملیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان مفلس پناہ گزینوں کو اپنے خرچ سے سرحد تک پہونچانے کا انتظام کر دے گی اور وہاں سے حکومت ہند اپنے خرچ سے انھیں ان کے گھروں تک پہونچا دے گی۔

حکومت ہندوستان و پاکستان کے پرمٹ افسروں کا ایک مشترکہ جلسہ عنقریب ہونے والا ہے۔ جس میں ان پناہ گزینوں کو ہندوستان جانے کے پرمٹ دئے جانے کے طریقہ پر غور کیا جائے گا۔

یہ بھی پتہ چلا ہے کہ حکومت ہند نے صاف طور سے یہ کہہ دیا ہے کہ وہ انھیں پناہ گزینوں کو واپس لے گی جو یکم فروری سنہ ۱۹۵۰ء سے ۱۲ مئی سنہ ۵۰ء تک ہندوستان چھوڑ کر گئے ہیں۔

مسٹر اجیت پرشاد وزیر بحالی

سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ حکومت ہند کے وزیر امداد و بحالی مسٹر موہن لال سکسینہ کی جگہ پارلیمنٹ کے ممبر مسٹر اجیت پرشاد جین کا تقرر کیا گیا ہے۔ جو اس مہینے کے اختتام کے بعد اپنے عہدہ کا چارج لے لیں گے۔

آئینۂ کانپور

ہندوستان میں ہر قسم کے ہوائی جہاز بننے لگینگے!

۲۴ مئی کو سردار بلدیو سنگھ وزیر ڈیفنس اپنے دوسرے ہوائی افسروں کے ساتھ بذریعہ ہوائی جہاز کانپور چکیری ہوائی اڈے گئے۔ جہاں ان کا مقامی ہوائی افسروں کی طرف سے خیر مقدم کیا گیا۔

ہوائی جہاز سے اترنے کے تھوڑی ہی دیر بعد وہ پریڈ کے میدان میں پہونچ گئے۔ جہاں تقریباً دو ہزار فوجیوں اور ہوائیہ کے ٹکنیشنوں اور سویلین ملازموں نے مارچ کرتے ہوئے انھیں فوجی سلامی دی۔

انھوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہماری ہوائی فوج بری فوج کی بہ نسبت چھوٹی ہے ہم اسے بڑھانا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمارے راستے میں کچھ مشکلات ہیں پہلی مشکل تو یہ ہے کہ ہمارے پاس پڑھے لکھے افسروں کی کمی ہے جس کمی کو دور کرنے کے لئے ہم نے ایک تعلیمی سنٹر کھول دیا ہے۔ دوسری مشکل ہے ہوائی جہازوں کی کمی۔ ہم ہوائی جہازوں کی تعداد بڑھا کر اس کمی کو بھی دور کر دینا چاہ رہے ہیں۔

آزادی کے ابتدائی تین سال کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا یہ مشکلات کا زمانہ تھا۔ لیکن اس عرصہ میں ہمارے فوجیوں نے مشکلات پر بہت کچھ قابو پالیا۔ یہ مشکلیں تھیں جن کی بنا پر حکومت کے لئے اب تک یہ ممکن نہ ہو سکا کہ ہوائی بیڑے کے ملازمین کو سہولتیں بہم پہونچا سکے لیکن حکومت اس سلسلہ میں بھی بہت جلد کچھ کرنا چاہتی ہے۔!

سردار بلدیو سنگھ نے چکیری کے ہوائی اڈے پر ایک ہوائی فوج کے پریڈ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہندوستان کو اپنی ہوائی قوت کو بڑھانا مقصود ہے تو اسے اس معاملہ میں اپنے دوسرے ملکوں کا دست نگر نہ بنا رہنا چاہیئے۔ یہ صورت کسی طرح مفید نہیں ہو سکتی۔ کہ ضرورت کے وقت آپ غیر ممالک سے ہوائی جہاز خرید کریں۔

اس بات کا لحاظ کرتے ہوئے حکومت ہند نے طے کیا ہے کہ مستقبل قریب میں ہر قسم کے ہوائی جہاز ہندوستان کے اندر بنانے شروع کر دئے جائیں۔ اور جب تک ہوائی جہازوں کے بننے کی نوبت نہیں آتی باہر کے ملکوں سے ہوائی جہاز کے مختلف کل پرزے منگا کر یہیں انھیں فٹ کر لیا جایا کرے گا۔ وزیر دفاع نے اردو زبان میں تقریر کرتے ہوئے نہرو لیاقت معاہدہ سمجھوتہ کی تائید کی۔ اور کہا کہ ہمارا پختہ ارادہ ہے کہ ہم اس پر پورا پورا عمل کریں۔

انھوں نے کہا کہ اگر ہندوستان اور پاکستان میں یونہی اختلاف رہا تو ہندوستان ہرگز ترقی نہیں کر سکتا یہ صحیح ہے کہ ہمارے ذرائع وسیع ہیں لیکن ان ذرائع سے کام کیسے چل سکتا ہے جبکہ ترقی کے راستہ میں بدامنی رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔

انھوں نے ہوائی بیڑے کے افسروں سے کہا کہ اگر آپ کہیں یہ دیکھیں کہ اس سمجھوتہ پر عمل کرنے میں کمی ہو رہی ہے تو آپ کا فرض ہے کہ آپ اس پر عمل کرانے کا ہر ممکن ذریعہ اختیار کریں۔ سردار بلدیو سنگھ تقریباً ۳ بجے دن کو ہوائی جہاز کے ذریعہ دہلی تشریف لے گئے۔

ٹاؤن پلاننگ

یوپی گورنمنٹ نے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ بڑی عمارت یا دوکانوں کے ایک مجموعے کے بنانے کی اجازت دینے سے پہلے اس کے پلان کو اپنی سفارش کے ساتھ یوپی گورنمنٹ کے ٹاؤن پلانر کے پاس بھیجیں اس حکم کا اطلاق یوپی کے ان شہروں پر ہوگا۔ جہاں ٹاؤن پلاننگ کے محکمے ماسٹر پلان تیار کر رہے ہیں۔ اور جن میں لکھنو۔ بنارس۔ آگرہ۔ الہ آباد اور کانپور بھی شامل ہیں۔

ان کے علاوہ دوسرے شہروں میں بھی اگر کسی مکان شرک یا اہم پبلک یا تعلیمی ادارے کے بنانے کی کوئی بڑی اسکیم ہو تو اس کے لئے بھی ٹاؤن پلانر کی منظوری حاصل کرنا ہوگی۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ میونسپل بورڈوں امپروومنٹ ٹرسٹوں اور کانپور ڈولپمنٹ بورڈ کو اطلاع دے دیں کہ آئندہ جب کبھی وہ کوئی ماسٹر پلان تیار کریں تو ان کو اس پلان کے لئے ٹاؤن پلانر کی منظوری حاصل کرنا ہوگی۔

بڑے شہروں کی لوکل سلف باڈیز کی اسکیمیں ٹاؤن پلانر کے پاس ان کی منظوری کے لئے دو دفعہ جائیں گی۔ ایک تو بالکل شروع میں۔ اور دوسری بار جب اسکیم آخری اور قطعی طور پر تیار کر لی گئی ہو۔

حکومت یوپی نے شہروں اور دیہاتوں کی پلاننگ کے لئے ایک الگ محکمہ بھی قائم کر دیا ہے۔

مٹی کے تیل سے راشن ہٹ گیا

ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کانپور اپنے ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ اب ہر مٹی کے تیل کا خوردہ فروش جس کے پاس لائسنس ہے ۲۵ بوتل تک بیچ سکتا ہے۔ خریدار کو راشن کارڈ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس حکم کا اطلاق ضلع بھر میں ہوگا خوردہ فروشوں کے ماہانہ کوٹے ختم کر دئے گئے ہیں۔ اور ہر دوکاندار جس کے پاس لائسنس ہے مٹی کا تیل کسی بھی مقدار میں اپنے ایجنٹ سے حاصل کر سکتا ہے۔ تھوک فروشی اور خوردہ فروشی کی قیمتیں ابھی وہی رہیں گی۔

کوئلہ پر سے پابندی ختم

کانپور کول سنڈیکیٹ کے چیرمین مسٹر آر۔ ایل اورا نے اعلان کیا ہے کہ پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ یکم جون سنہ ۵۰ء سے خانگی استعمال کے لئے اسٹیم کول اور سافٹ کول کی سپلائی پر سے پابندی ہٹائی جا رہی ہے۔ اب فی یونٹ ایک من کوئلہ مل سکیگا۔ لیکن ایک راشن کارڈ پر ۵ من سے زائد نہیں۔ دونوں قسم کے کوئلہ کی سپلائی ماہانہ ہوگی۔

جے۔ کے ملس میں ایک شفٹ بند

لیبر کمشنر یوپی نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں جے کے کاٹن ملس کو اپنے تین شفٹوں میں سے ایک شفٹ بند کر دینے کی اجازت دیدی ہے جس سے ۲۲۵ کام کرنے والے بیکار ہو جائیں گے۔ لیکن ان کو مقرر کئے ہوئے نرخوں کے مطابق ہرجانہ دیا جائے گا۔

میور مل کا خزانچی قتل

میور مل لمیٹڈ کانپور کے خزانچی مسٹر ہری کرشن اگروال کو ۲۳ مئی کو مل کے حدود کے اندر قتل کر دیا گیا جب کہ وہ دس ہزار روپیہ نقد لیکر تنخواہ بانٹنے کے کمرہ میں جا رہے تھے۔

میموریل گارڈن میونسپل آفس کیلئے

۲۳ مئی کی صبح کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ بورڈ کے چیرمین پنڈت پرما نند مصرا کی صدارت میں ہوئی جس میں اگزیکیٹو افیسر کے اس نوٹ کو کہ بورڈ کے دفتر کے نئے عمارتوں اور اسٹاف کوارٹروں کی تعمیر کے لئے میموریل گارڈن حاصل کیا جائے منظور کیا گیا۔

اگزیکیٹو افسر کا کہنا ہے کہ اگر کانپور میں میونسپل کارپوریشن کا مطالبہ منظور ہو تو اس میں تقریباً ۱۵۰ کونسلر ہوں گے۔ اگر کارپوریشن نہیں بھی بنتا تب بھی میونسپلٹیز ایکٹ سنہ ۱۹۱۶ء کے ماتحت انتخاب کے بعد بورڈ ۸۰ ممبروں پر مشتمل ہوگا۔ جن کے لئے موجودہ میٹنگ ہال ناکافی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ میونسپل آفس میں بھی موجودہ عملہ اور آئندہ ضروریات کے لئے کافی گنجائش نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ڈائرکٹر آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سروس کا مطالبہ ہے کہ وہ بنگلے جو اس وقت میونسپل انجینر اور اگزیکیٹو افسر کے قبضہ میں ہیں۔ گورنمنٹ کے حوالہ کر دئے جائیں۔ تاکہ ارسلا ہاسپٹل اور ڈفرن ہسپتالوں کے میڈیکل افسروں کے لئے گنجائش مہیا کی جا سکے۔ اور نرسوں کے کوارٹروں میں اضافہ کیا جا سکے۔

اگزیکیٹو افسر کا خیال ہے کہ میونسپلٹی کی نئی عمارت کے لئے میموریل گارڈن سب سے زیادہ مناسب ہے اور ان کا مشورہ ہے کہ گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ یہ جگہ میونسپلٹی کے حوالہ کر دی جائے۔

اگزیکیٹو افسر کا تخمینہ ہے کہ میونسپل آفس کی موجودہ عمارت اور دو بنگلے ۸ لاکھ روپیہ میں فروخت ہو جائیں گے۔ اور نئی عمارت کے (مع اسٹاف کے کوارٹروں کے) بنانے میں بارہ تیرہ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

بورڈ نے طے کیا کہ اگزیکیٹو انجینیر کی سفارش کے مطابق وزارت کو لکھا جائے کہ میموریل گارڈن میونسپل بورڈ کے حوالہ کر دیا جائے۔

میٹنگ نے مسٹر ایس سی مترا سینیر وائس چیرمین کی اس تجویز کو بھی منظور کیا کہ نزول کی زمینوں پر بیجا قبضہ کو ہٹانے کے لئے اسٹاف مقرر کیا جائے جس کے اسٹاف میں دو ڈرائیور ایک کلینر دو نائک اور ۱۶ دوسرے آدمی ہوں۔

پنچایتوں کا انتخاب

شہر کانپور کے پنچایتوں کے انتخاب کے سلسلہ میں ڈاکٹر گرو والا (ایم ایل اے) نے کانپور تشریف لاکر کئی تاریخوں میں اعتراضات وغیرہ کی سماعت کی۔ آج (۲۷ مئی) آخری تاریخ ہے۔ انتخاب کی تاریخ ۳۱ مئی مقرر ہے۔ انتخاب کا وقت ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک اور ۲ بجے دوپہر سے ۵ بجے شام مقرر ہے۔

سارے شہر کو ۵۰۰ لوگوں کو منتخب کرنا ہے جس کے لئے ۱۴۰۰ امیدوار تھے لیکن ۸ معزز کانگریسی حضرات کے ۸۰ گھنٹے کے روزہ رکھنے کے بعد (مزید چارج کی اجازت نہیں لی) تقریباً ۱۷ سو امیدواروں نے اپنے نام واپس لے لیے لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ ۳۱ مئی کو انتخابات ہوں گے۔ اور جس کے لئے بہت زیادہ جدوجہد ہو رہی ہے۔

میونسپل انتخابات ملتوی

یوپی گورنمنٹ کے میونسپل ڈپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ تمام میونسپلٹیوں کے میعاد اپریل سے بڑھا کر ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۵۱ء یا آئندہ عام انتخابات تک کے لئے بڑھا دی گئی ہے۔

انتخاب کا خرچ

الہ آباد اور جھانسی کمشنریوں کے کمشنر نے کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمین کو ایک خط میں لکھا ہے کہ فہرست ووٹران کے چھاپنے کے واسطے کانپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو چالیس ہزار روپیہ کی پیشگی ادائیگی کے واسطے گورنمنٹ کی منظوری کی ضرورت نہیں ہے۔ کمشنر کا کہنا ہے کہ سنہ ۱۹۵۰ء سنہ ۱۹۵۱ء کے بورڈ کے بجٹ کے تخمینہ سے پتہ چلتا ہے کہ انتخاب کے خرچوں کے واسطے دو لاکھ ستر ہزار روپیہ کی رقم مہیا کی گئی ہے۔ انھوں نے چیرمین سے کہا ہے کہ خرچہ کو اس رقم سے پورا کیا جائے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ اور پرائیوٹ میلے

یوپی کے تمام ڈسٹرکٹ بورڈوں کو اطلاع دی گئی ہے کہ موجودہ قانون کے ماتحت وہ کوئی ایسا بائی لاز نہیں بنا سکتے کہ ان کے حدود کے اندر کوئی پرائیوٹ میلہ نہ ہو۔ اگر کوئی زمین بورڈ کی نہیں بلکہ کسی شخص کی ہے۔ تو ڈسٹرکٹ بورڈ نہ تو اس زمین پر کوئی میلہ کر سکتا ہے اور نہ اس کے مالک کو وہاں میلہ کرنے سے روک سکتا ہے

شادی

۲۵ مئی کو لالہ دلی چند گپتا (فرم ہیجکاک ٹاکیز) کے صاحبزادے سری فتح چند گپتا کی شادی سری گوبردھن داس جی (فرم ہیش پرشاد سیتارام) کی صاحبزادی شریمتی کماری کیسر دیوی کے ساتھ ہوئی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ بارات میں تقریباً دو ہزار آدمی شریک تھے۔ جن کو شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔

لالہ دلی چند گپتا اس شادی کی خوشی میں ...

سبد گل

جناب! یہ آجکل بادشاہوں کی بہنوں کو کیا ہوا ہے کہ بغاوت پر آمادہ ہیں اور بے بوجھے کچھے ایرے غیرے نتھو خیرے جس کے ساتھ چاہتی ہیں آنکھیں بند کر کے شادی کر لیتی ہیں۔

ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن کی بات ہے کہ شاہ ایران کی بہن شاہزادی فاطمہ نے امریکہ کے کسی کالج کے لونڈے کے ساتھ شادی کر لی تھی۔ مگر یعنی جائداد کی مارپیٹ کی چوٹ سے کچھ کم نہیں ہوتی جب شاہزادی صاحبہ کو معلوم ہوا کہ دل کی تمنا نکلنے کے ساتھ ہی ساتھ القاب و جائداد بھی تشریف لے جا رہے ہیں تو ہنی مون منانا بھول گئیں اور گرتی پڑتی بھائی کے پاس پہونچ گئیں۔ اور روپیٹ کر اپنا کام بنا ہی لیا۔

اور کام ہی کون مشکل تھا۔ شاہ ایران خود ماشاء اللہ سے روشن خیال آدمی کچھ ناتجربہ کار نہیں محبت کی بے پناہیوں سے واقف اور دل کی مجبوریوں سے آشنا۔

اختلاف مذہب کا معاملہ یہ ہم ہندوستانیوں کے لئے تو بڑی زبردست گتھی تھی کیونکہ یہی اختلاف یہاں بے لبائے ہزاروں گھروں کے اجڑنے کا باعث ہو جاتا ہے۔ تو بھلا شادی خانہ آبادی، یہ محبت کیوں نہ پیدا ہو۔ لیکن مذہب عشق وہ مذہب ہے جس کے دامن میں ہر مذہب سما سکتا ہے۔ یا یوں کہئے کہ ہر مذہب کی روح عشق ہے۔ اور قالب بدلے ہوئے ہیں، بدلتے رہتے ہیں۔ اور بدلتے رہیں گے۔ جو لوگ اس بنیادی حقیقت سے واقف ہیں ان کے نزدیک یہ اختلاف محض لباس کا اختلاف ہے۔ اور اس سے زیادہ اسکی اہمیت نہیں یہ کبھی ان کی راہ میں رکاوٹ نہیں بلکہ خوشگواری کا باعث ہوتا ہے۔

لیکن شاہ فاروق کی بہن کا معاملہ ذرا ٹیڑھا ہے وہاں چھوٹے بڑے اونچ نیچ کفو اور غیر کفو کا معاملہ بیچ میں آ گیا ہے۔ بھلا بتایئے اس لڑکی نے بھی آؤ دیکھا نہ تاؤ کہ شہزادی ہو کر دل دیا بھی کس پر اپنے گھر کے نوکر پر۔ مانا کہ محبت اندھی ہوتی ہے لیکن یہ فرق تو ٹٹول کر بھی معلوم کیا جا سکتا ہے۔

کیوں کہ نہیں صحیح فرماتے ہیں آپ! نوکری کے بعد آدمی آدمی نہیں باقی رہتا۔ بلکہ گھن چکر ہو جاتا ہے اور گھن چکر کے ساتھ محبت کرنا دماغ کے پھیر کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے بھئی مجھ کو تو تعجب شہزادی پر نہیں ہے ... ٹھیری کمسن نوجوان لڑکی۔ الھڑ پن میں ٹھوکر کھا جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ حیرت اس پر ہے کہ شاہ فاروق کی ماں یعنی لڑکی کی دادی اماں بھی اس کاروبار محبت میں لڑکی کی پشت پناہی کر رہی ہیں۔ اور وہ نوجوان جس کے ساتھ شادی کر رہی ہیں وہ انہیں کا پرائیوٹ سکریٹری ہے معلوم نہیں کہ بوڑھی کو کیا ہو گیا ہے۔ بھلا کہیں ٹاٹ میں ریشم کی بخیہ کی جاتی ہے۔ اور زربفت میں گاڑھے کا پیوند لگایا جاتا ہے۔

پیوند تو نہیں لگایا جا سکتا لیکن محبت کی آگ دونوں کو جلا کر ایک کر سکتی ہے۔

ادب لطیف

بازاری دوشیزہ سے

(از جناب شہاب مالوی حسام)

لوگ کہتے ہیں تو حسین ہے۔۔ تیری آنکھیں سرخ شراب کے دو بھرے ہوئے جام ہیں۔ جو ایک نظر میں مدہوش بنا دیتے ہیں۔ تیرے باریک لبوں سے شفق کی سرخی جھلکتی۔ تیرے نرم نرم رخساروں میں گلاب کے پھول کی رنگینی و خوشبو کا امتزاج ہے تیری گھنگریالی زلفوں کے ایک ایک تار میں بیسوں تشنہ آرزوئیں تڑپ رہی ہیں۔ نوجوانی دنیا کا ایک دلکش مرقع ہو تو بھی اپنے آپ کو ایسا ہی سمجھے ہوئے ہے۔۔۔۔۔۔

لیکن۔۔۔ میری آنکھوں سے دیکھ۔ تیری اپنی ہستی کے اندر۔۔۔۔ تیرے اس شباب کے پردے میں صنف نازک کی کتنی ہی کمزوریاں کروٹیں لے رہی ہیں تیری وقعت اس کھلونے سے زیادہ نہیں جو کھیلنے کے بعد توڑ پھوڑ کر پھینک دیا جاتا ہے۔ ہاں تو اپنے کو فریب دے رہی ہے۔ اور شاید مجبور بھی اس کے لئے لیکن۔۔۔ یہ دنیا، یہ شباب، یہ زیب و زینت کب تک؟ یہ سنہری جال۔ کیا تو اسی کو اپنا حاصل زندگی سمجھتی ہے۔ اے فریب خوردہ ذرا سوچ اور ہوش میں آ کر اپنے کو اس جال سے نکال

عالم نسواں

یہ عورتیں!

(ڈاکٹر رانجی جی شاہنی)

میرے گھر کے نزدیک دو بوڑھی عورتیں رہتی ہیں۔ دونوں سگی بہنیں ہیں بڑی بہن کا نام مارتھا ہے اور چھوٹی کا میری۔ ان دونوں بہنوں کی زندگی میں اب جذبات کو کوئی دخل نہیں ہے۔ وہ سادہ زندگی بسر کرنے کی عادی ہو چکی ہیں۔ ان کو دیکھ کر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کسی زمانہ میں وہ بہت خوبصورت ہوں گی مارتھا کی آواز اتنی میٹھی ہے کہ اس کے منہ سے نکلی ہوئی ایک معمولی سی بات بھی بہت پیاری معلوم دیتی ہے چھوٹی بہن میری فطری طور پر بڑی خاموش واقع ہوئی مگر کبھی کبھار اس کے منہ سے ایسی باتیں نکلتی ہیں جو سننے کے قابل ہوتی ہیں۔

میں جب کبھی دماغی طور پر تھک جاتا ہوں اور میری طبیعت میں روکھاپن سا آ جاتا ہے۔ تو میں اپنے دوستوں کی صحبت سے نکل کر ان بوڑھی عورتوں کے پاس جایا کرتا ہوں۔

کچھ دن ہوئے میں ان کے پاس خاموش بیٹھا مزے سے سگریٹ پی رہا تھا۔ مارتھا بولی۔۔ کیا میرا یہ گلاب کا پھول تمھیں پسند ہے۔ ؟ کتنا پیارا ہے یہ پھول۔ ؟ باغ میں اور بھی بہت سے پھول تھے میں حیران تھا کہ اُسے کیسے معلوم ہو گیا کہ میری آنکھیں بار بار اس پھول کو دیکھ رہی ہیں۔

ہم کافی دیر تک خاموش بیٹھے رہے میں اپنی سگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔ اچانک میری نے عورتوں کی سیرت بیان کرنا شروع کی۔ اس نے کہا مجھے تمہارے ملک کا تو کچھ پتہ نہیں کیونکہ میں وہاں کبھی نہیں گئی ہوں لیکن میں یہ ضرور کہوں گی کہ عورتوں کو دلیلوں سے قائل نہیں کیا جا سکتا۔ وہ تو اپنی خواہشات کی غلام ہیں عام طور پر وہ غلطی پر ہوتی ہیں۔ مگر ان کی بات کو رد کرنے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ ایسا کرنے سے تو وہ اور بھی ضدی ہو جاتی ہیں۔ بہتر تو یہ ہوگا کہ ان کی بات کو مان لیا جائے۔ اور بعد میں اسے پورا نہ کیا جائے۔

ٹھیک ہے عورت تو اپنی طبیعت کی غلام ہے

میں نے کہا۔

مارتھا نے کہا۔ ہاں آپ ایسا کہہ سکتے ہیں آدمیوں کے کہنے کا طریقہ یہی ہے۔ ہر انسان اپنی طبیعت کے مطابق کام کرتا ہے۔ عقل سے تو بہت کم لوگ کام کرتے ہیں۔ ہم وہی کام کرتے ہیں جس کی ہمیں خواہش ہوتی ہے۔ تب اپنے آپ کو حق بجانب ثابت کرنے کے لئے دلیلیں پیش کرتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ عورتوں کو اس بات کی ذرا بھی پروا نہیں ہوتی کہ آیا وہ راستی پر ہیں یا کہ نہیں جو چیز ان کو فائدہ پہنچانے والی ہوتی ہے۔ وہ ان کے خیال کے مطابق ٹھیک ہے۔

میں نے مسکراتے ہوئے کہا نہیں یہ عورتوں کے ساتھ بہت زیادتی ہے۔ عورتیں اتنی خودغرض اور خودپسند نہیں ہو سکتی ہیں۔

مارتھا بولی۔ یہ کیا بات ہے دنیا ہر انسان ہر چیز کسی حد تک خودغرض ہے۔ بعض حالتوں میں انسان میں یہ خودی سوشل اخلاقی اور مذہبی سرگرمیوں میں اپنی پیاس بجھا لیتی ہے۔ مگر یہ بات صرف مردوں کے متعلق کہی جا سکتی ہے۔ جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے میرے خیال میں خودغرضی سے زیادہ سخت لفظ استعمال کرنا چاہیئے۔

اس کے بعد میری نے کہا عورتوں کی تو دنیا کی بہترین دیوی دو نگران کی لی پوجھی نہ ہوگی۔

.. اس کا مطلب یہ ہوا کہ عورتیں مردوں کے مقابلہ میں زیادہ جاہ طلب اور باہمت ہیں۔ میں بولا؟!

آپ پھر غلطی کر رہے ہیں عورت طاقت یا شان

چیزوں کی بالکل پروا نہ کرے۔ مارتھا نے کہا۔ مگر دنیا میں بے لوث محبت بھی تو کوئی چیز ہے میں نے پوچھا۔

تم نے جو بات کہی ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تم عورتوں کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے تمھیں معلوم ہے کہ ایک عورت اپنے بچوں اور خاوند سے کیوں پریم کرتی ہے۔ وہ اس لئے محبت نہیں کرتی کہ ان میں کوئی قابل تعریف بات ہے بلکہ اس لئے کہ وہ اسکی ہیں یعنی اسکی جائداد ہیں جو بھی خاوند یا بچہ عورت کی مخصوص جائداد نہیں رہتا۔ عورت کی محبت میں ایک شدید تبدیلی ہو جاتی ہے۔ لیکن آدمیوں کے ساتھ ایسی بات نہیں ہے۔ وہ کسی عورت کی محبت میں بلا کسی وجہ کے گرفتار ہو جائیں۔ مگر جب انھیں اپنی محبوبہ میں خوبیاں نظر آتی ہیں۔ تو ان کی محبت دن بدن زیادہ ہوتی جاتی ہے۔

اس کے بعد میں نے پوچھا۔ عورتیں کے ساتھ برتنے کا سب سے اچھا طریقہ کونسا ہے۔

اب میری بولی عورتیں بلیوں کی مانند ہیں آپ انھیں جتنا سر پر چڑھائیں گے اتنا ہی ان کو سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔ خاص موقعوں پر ذرا سختی اور ثابت قدمی بہت کامیاب رہتی ہے لیکن کسی حالت میں بھی ان سے بحث و مباحثہ نہیں کرنا چاہیئے۔ دلیل بازی سے صرف وقت ہی ضائع نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ چیز ان کو برہم کر دیتی ہے۔

مگر میں بھی تو آپ سے اتنی دیر سے بحث کر رہا ہوں۔ " میں نے کہا "

" ہم تو اب بوڑھی ہو گئی ہیں۔ مارتھا بولی۔ اور اس کے علاوہ کسی ایسی بات سے جو ہماری ذات سے تعلق رکھتی ہیں تم متفق بھی تو نہیں ہو۔

میں بالکل چپ ہو گیا۔

بچوں کی دنیا

اسکول کا پہلا دن

(از سید شمشاد علی صاحب)

۸ جولائی کو ہمارا اسکول جمعرات کو کھلا اس روز سویرے ہی سے ہماری خوشی کی کوئی حد نہ تھی۔ محمود نے کہا بھائی صاحب جلدی کیجئے۔ ہم کو ۷ بجے صبح چل دینا چاہیئے۔ تاکہ اگلی سیٹ پر قبضہ جما لیں بھائی صاحب نے کہا کہ ایک گھنٹہ پہلے پہونچ کر کیا کریں گے۔ اور سیٹ ملنا اور بیٹھ ملنا کیا مشکل۔

وادی جان! ہم لیٹ ہو کر پیچھے بیٹھ جاؤ گے تو اس سے عزت میں کون سا بٹا لگ جائے گا۔

بھائی صاحب نے کہا ہرج تو کچھ نہیں مگر سامنے بیٹھنے سے اول تو جو کچھ ماسٹر صاحب درجہ میں پڑھاتے ہیں وہ ٹھیک طریقہ پر سننے میں آتا ہے دوسرے ماسٹر صاحب زیادہ تر آگے بیٹھنے والوں ہی سے سوال کرتے ہیں۔ اس سے آگے بیٹھنے والوں کے دل میں سبق یاد رکھنے کا خیال رہتا ہے۔ بہرحال ناشتہ کر کے محمود اور بھائی صاحب اسکول آئے یہاں لڑکوں پر جو نظر دوڑائی تو اسکول کی فیلڈ میں سیکڑوں نئے نئے لڑکے دکھائی پڑے۔ ہر ایک کے چہرے پر خوشی اور مسرت کے آثار۔ دل کا شوق چہروں سے اُمڈا پڑ رہا تھا۔ البتہ کچھ کے چہروں پر اداسی اور شرمندگی کے آثار بھی پائے جاتے تھے یہ وہ طالب علم تھے جو گذشتہ سال فیل ہو گئے تھے۔ بھائی صاحب نے کہا کہ دیکھو نہ پڑھنے اور فیل ہونے سے کیسی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

خدا خدا کر کے لڑکے درجوں میں جانا شروع ہوئے اور میں اور بھائی الگ ہو گئے۔ ایک نے دوڑ کر کہا۔ کہ محمود ہم نے تمہاری سیٹ پر آ گئے لی ہے۔ تھوڑی دیر چلو تھے کہ دوسرے نے پیچھے سے دامن پکڑ کر کہا محمود تم ہمارے پاس بیٹھنا غرض کہ ہر طرف ایک غل شور اور ہنگامہ برپا تھا۔ لڑکوں کے والدین اور بھائی وغیرہ اپنے لڑکوں پر اور بھائیوں کو داخل کرانے آئے ہوئے تھے۔ کامیاب لڑکے ادھر کود رہے تھے اتنے میں گھنٹہ بجا اور سب لڑکے اپنے اپنے درجوں میں پہونچ گئے۔

غرض یہ زمانہ ہر طالب علم کی زندگی میں ایک مرتبہ آتا ہے۔ دلوں میں بڑھنے لکھنے کی ایک اُمنگ پیدا کر کے چلا جاتا ہے۔ کاش ہمارے ہندستان میں وہ اُمنگ جو صرف چند روز کے لئے پیدا ہوتی ہے۔ تمام بچوں کے دلوں میں ایک مستقل اُمنگ بن جائے۔

پردۂ فلم

جیراج

(از جناب پی کے جوہر)

جو شخص صحیح معنوں میں آرٹسٹ ہے اُسے بھلا آرٹ کے سوا اور کہیں چین ملے گا۔؟ اپنے آرٹ کو پھلتا پھولتا دیکھنے کا شوق گمنام ہنرمندوں کو کیسے کیسے چھپے کونوں سے کھینچ لاتا ہے۔ اور اسی جذبہ کے ماتحت کھچے چلے آنے والے ہنرمندوں میں ایک جیراج بھی ہے۔ کافی عرصہ گذرا اس نے دوسرے کاموں سے مانوس ہو کر مسرت ہیب میں آٹھ روپے اور ایک کتاب لے بمبئی کا رخ کیا۔ فلمی دنیا میں داخلہ آسان نہ تھا۔ مگر داخل ہو چکنے کے بعد اس اداکار نے کمال محنت سے کافی سے زیادہ ہر دلعزیزی حاصل کر لی۔

جیراج کچھ زیادہ خوبصورت نہیں۔ دراز قد بھرا بھرا اور چست جسم۔ بے رلیچ کی سی فیس ویلو والا کوئی دوسرا اداکار شاید ہی اتنا ہر دلعزیز ہو پاتا جتنا کہ جیراج ہوا ہے۔ کامیڈی کی بہ نسبت دردناک کردار بہتر نبھا لیتا ہے۔

جیراج کے مشہور رول یہ ہیں فلم ہماری بات میں بطور ایک میوزک ڈائرکٹر فلم پنا میں بطور ایک انسپکٹر خفیہ پولس فلم شاہجہاں میں بطور ایک ایرانی سوداگر فلم لوڈلی میں بطور ایک غمزدہ خاوند اور فلم چندا کی چاندنی میں بطور ایک منگیتر جسے کہ اس کی ہونے والی بیوی تلاش کرتی پھرے۔

جیراج جن بہترین ایکٹرسوں کے بالمقابل بطور ہیرو پیش ہو چکا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ دیوکا رانی۔ ریحانہ۔ نودیا رائے۔ مادھوبالا ثریا۔ سلوچنا چٹرجی۔ سوبھنا سمرتھ نینا۔ نسرین وغیرہ ان دنوں وہ رنجیت فلم ادارہ کی فلم غریبی میں پیش ہو رہا ہے

اب تو جیراج نے اپنا فلم سازی کا ادارہ بنا لیا ہے اسکی پہلی فلم پونم ہے

شاہی مسجد لاہور کی مرمت پر دو لاکھ

لاہور ۲۲ مئی۔ لاہور کی شاہی مسجد کی مجلس انتظامیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ امسال مسجد کی مرمت کی جائے گی۔ اس میں بجلی کی روشنی لاؤڈ اسپیکر پنکھے اور فلڈ لائٹ کا مستقل انتظام رہیگا ان تمام اخراجات کے لئے مجلس انتظامیہ نے ۲ لاکھ روپیہ کی منظوری دی ہے۔

غذائی پیداوار بڑھانے کے منصوبے کا خاکہ!

بمبئی۔ ۲۲ مئی۔ حکومت بمبئی کے وزیر غذا مسٹر کے ایم منشی نے آج یہاں حکومت بمبئی کے وزرا اور محکمہ غذا اور زراعت کے افسروں کے سامنے غذا۔ روئی اور جوٹ میں ہندستان کے خودکفیل ہونے کے سلسلہ میں ایک آٹھ نکاتی پروگرام کا خاکہ کھینچا۔

انھوں نے کہا کہ ہندستان میں غذا ہی کی نہیں جوٹ اور روئی کی بھی قلت ہے۔ اور اگر ہم اپنی صنعتوں کو کافی مقدار میں جوٹ اور روئی نہ دے سکے تو ممکن ہے کہ ہمیں نہایت ہی سنگین صنعتی اور معاشی بحران سے دوچار ہونا پڑے۔

انھوں نے کہا کہ ہم ۱۹۵۱ء کے بعد ہرگز غلہ درآمد نہیں کریں گے۔ اس عہد کو پورا کرنے کی ہمیں جان نثاری سے کوشش کرنا چاہیئے۔

اضافہ پیداوار کے منصوبہ پر تبصرہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ اس ادارے میں اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ مرکز میں غذائی پیداوار کا کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ اور اس کی مدد کے لئے ایک ہنگامی شعبہ قائم کیا گیا ہے۔

ہندستان میں اناج کی پیداوار چار کرور پچاس لاکھ ٹن ہے۔ اور جو ملک کی ضرورت سے دس فی

کا مسئلہ آسانی سے حل ہو سکتا ہے۔ ضرورت بس ذرا زیادہ جوش سے کام کرنے کی ہے۔

ڈاکٹر جان متھائی سبکدوش ہو جائیں گے

نئی دہلی ۲۱ مئی۔ امید کی جاتی ہے کہ وزیر مالیات ڈاکٹر جان متھائی ۳۱ مئی کو اپنے عہدے کا چارج دے دوسرے روز کشمیر کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ اس سال کے آخر تک وہ ٹاٹا کے ڈائرکٹر کا عہدہ سنبھال لیں گے ۱۹۴۶ء میں عارضی حکومت میں شرکت سے پہلے بھی وہ ٹاٹا کے ڈائرکٹر تھے۔

خان نانا وادار کراچی میں

کراچی ۲۱ مئی۔ خان نانا وادار جن کو حال

رعایت کو اور محدود کر دیا گیا

نئی دہلی ۲۲ مئی۔ حکومت ہند نے طے کیا ہے کہ بغیر لیسنس کے ذاتی اسلحہ رکھنے کی رعایت صرف ریاستوں کے صدر سابق ہندستانی والیان ریاست ان کے خاندان کے بعض افراد ان کے ذاتی پہرہ داروں اور کرگ کے باشندوں کے ایک طبقہ کو دی جائے۔

ہندستانی قواعد اسلحہ کے تحت بعض طبقے جن میں اعلیٰ افسران روسا والیان ریاست خطاب یافتہ لوگ

یوپی میں مکمل راشن بندی ختم

بنارس۔ ۲۲ مئی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے طے کیا ہے مکمل راشن بندی ختم کر کے جزوی راشن بندی جاری کی جائے اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سو سے کم آمدنی والے اشخاص کو راشن کی دوکانوں سے اناج

اقوال زریں

بولنے اور چپ رہنے کا وقت پہچاننا ضروری بات ہے !

ہر کام میں دوسروں کا سہارا ڈھونڈنے سے زیادہ کوئی بے غرتی نہیں۔

بہت سے انسان بوڑھے ہو کر بھی انسان نہیں بنتے

شاید ہی کوئی ضرب المثل ایسی ہو جو سچی نہ ہو۔ کیوں کہ وہ تجربہ پر مبنی ہوتی ہے۔ اور تجربہ ہی ام العلوم ہے

عقلمند لوگ اپنی عقل کا اظہار مختلف اقوام میں کرتے ہیں۔ اگر عمدہ افعال زندگی کا خلاصہ ہیں تو عمدہ اقوال یقیناً اس کی زینت ہیں۔

انسان کے افکار ہی اس کے لئے باعث تسلی ہیں جو شخص افکار سے خالی ہے وہ کمبخت ہے۔ افکار شغل ہیں اور بغیر کسی شغل کے روح کو ہمیشہ تکلیف رہتی ہے

شغل و حرکت روح کی زندگی اور سکون اور اس کی موت ہے

کبھی تغیر رائے سے بھی استواری ظاہر ہوتی ہے۔

موج تبسم

دو آدمی عرصہ پچاس سے ایک بزنس میں شریک تھے۔ جب ان میں سے ایک مرنے لگا تو دوسرے سے بولا۔

دوست مجھے افسوس ہے کہ میں نے ساری عمر میں تمہیں لاکھوں روپیہ کا نقصان پہنچایا ہے۔ اور مرتے ہوئے اس کی ندامت ہو رہی ہے۔

دوسرا بولا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے ہی تمہیں زہر دیا ہے۔

میں فرش صاف کرنے میں بڑا ماہر ہوں آپ مجھے نوکر رکھ لیں۔

مگر تمہیں پہلی جگہ سے جواب کیوں ملا ہے۔ یا تم خود چھوڑ کر چلے آئے ہو۔

میں وہاں فرش اس قدر صاف کرتا تھا کہ ہر روز تین چار خواتین چلتے چلتے پھسل پڑتی تھیں آخر ایک دن ایک کے ران کی ہڈی ٹوٹ گئی۔

شوہر۔ بیوی سے کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں اپنا پائجامہ کہاں بھول آیا ہوں۔

بیوی۔ نہیں مجھے کچھ نہیں معلوم

شوہر۔ اسی تو میں کہتا ہوں کہ عورتوں کا حافظہ اور دماغ بہت کمزور ہوتا ہے۔

عجیب معلومات

یورپ اور امریکہ میں عشق کے بعد شادیوں کو بہت زیادہ اہمیت حاصل رہی ہے۔ لیکن اب امریکہ میں ایک ایسا اصلاح پسند طبقہ بھی پیدا ہو گیا ہے۔ جو عشق بازی کے بعد شادیوں کے خلاف شدید پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ اس طبقہ کی رائے ہے کہ اگر امریکہ میں عشق کے بعد شادیاں ہوتی رہیں تو امریکہ کی معاشرتی زندگی بالکل برباد ہو جائے گی

ان اصلاح پسندوں کی رائے ہے کہ عشق کے بعد شادیاں جذباتی اور رومانی ہوتی ہیں۔ اس لئے ان شادیوں سے وہ ٹھوس فوائد نہیں حاصل کئے جا سکتے جو ایک سچی شادی کے بعد حاصل ہونے چاہئیں۔

انکا خیال ہے کہ عشق کے بعد شادی عموماً جذبات کی رو میں بہہ جانے کے بعد کی جاتی ہیں۔ اس لئے جوں ہی یہ جذبات ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ میاں بیوی میں ناچاقی شروع ہو جاتی ہے۔

یہ اصلاح پسند طبقہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو عشق کے بعد کی شادیوں کے روکنے کے لئے زبردست جدوجہد کر رہا ہے۔

دیکھنا ہے کہ ان اصلاح پسندوں کو کس حد کامیابی حاصل ہوتی ہے

کانٹوں کا بستر

نئی دہلی ۲۱ مئی۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج وزارت کے عہدے کو کانٹوں کا بستر کے نام سے یاد کیا۔ انھوں نے کہا کہ مجھے یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوتی ہے کہ بعض لوگ وزارت کی تمنا کرتے ہیں۔ میرے خیال میں اس سے زیادہ الجھن اور پریشانی کا کوئی کام نہیں ہے۔ یہ ایک قید خانہ ہے۔ کانٹوں کا ایک بستر ہے

وزیر اعظم نے اوپر کے الفاظ ایک الوداعی دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہے جو دہلی کے شہریوں نے مسٹر جے رام داس دولت رام ڈاکٹر جان متھائی اور مسز متھائی کے اعزاز میں دی تھی۔

نالشوں سے پابندیاں ختم

لکھنو ۲۰ مئی۔ حکومت اتر پردیش یکم جون سے یوپی ٹیننسی ایکٹ کی دفعہ ۱۸۰ کی ان نالشوں اور کارروائیوں پر سے پابندی ہٹالے گی۔ جو یوپی ایگریکلچرل ٹیننس ایکٹ کی دفعہ ۱۵۰ کے ماتحت ملتوی کر دی گئی ہے۔

انڈونیشیا کی اسٹیٹ حکومتیں

جکرتا ۲۰ مئی۔ انڈونیشیا کی پولٹیکل لیڈروں نے آج اعلان کیا ہے کہ انہوں نے اسٹیٹ حکومتوں کو ختم کرنے اور دو ماہ کے اندر اندر ایک مرکزی حکومت کے تحت ان کی تشکیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہندوستان کو ڈیڑھ لاکھ ٹن گیہوں

نئی دہلی ۲۰ مئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہاں کی گفت و شنید کے بعد پاکستان کا ایک لاکھ پچاس ہزار ٹن گیہوں خریدنے کے لئے ہندوستان اور پاکستان میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گیہوں کی قیمت دو سو اسی روپیہ فی ٹن طے پائی ہے۔ خریداری دونوں حکومتوں کے درمیان ہوگی۔ اور گیہوں کی مجموعی قیمت جو چار کروڑ ۲۰ لاکھ کے قریب ہوگی حکومت پاکستان یہ رقم اپنی ضرورت کی چیزیں خریدنے میں ہندوستان ہی میں صرف کرے گا۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند اس بات پر بھی راضی ہو گئی ہے کہ پاکستان غیر سرکاری تجارتی ذرائع سے ڈیڑھ لاکھ ٹن مزید گیہوں فراہم کرے جس کی قیمت قریب قریب سرکاری قیمت کے برابر ہوگی۔

تارکین وطن کی غیر منقولہ جائداد

نئی دہلی ۲۰ مئی۔ بہار کے تارکین وطن کی غیر منقولہ جائداد کے متعلق ہند اور پاکستان میں جو معاہدہ ہوا ہے۔ حکومت ہند نے اس پر عمل درآمد کے لئے ایک مزید قدم اٹھایا ہے۔

چنانچہ حکومت کے ایک غیر معمولی گزٹ میں بتایا گیا ہے کہ حکومت ہند نے حکومت بہار کو اس بات کا اختیار دے دیا ہے کہ جو اشخاص فرقہ وارانہ فسادات یا ان کے اندیشے سے بہار سے مشرقی بنگال چلے گئے ہیں۔ ان کی جائدادوں کو تارکین وطن کے جائداد کے قانون کی کسی دفعہ سے مستثنیٰ کر دیا جائے

لندن ۲۲ مئی۔ کشمیر میں اقوام متحدہ کے ثالث سر اون ڈکسن کل رات کو یہاں پہونچے۔ اور انھوں نے ہندوستان و پاکستان کے کمشنروں سے علیحدہ علیحدہ ملاقات کی۔

افسانہ

پروین

(از محترمہ زہرہ عباس صاحبہ نجمی)

شہاب !

مدت سے سوچ رہی تھی کہ پامال تمناؤں کی ناکام داستان کو ایک بار دہراؤں۔ اس کے لئے بارہا قلم و کاغذ لے کر بیٹھی لیکن نہ معلوم کیوں اب سے پہلے میرا یہ ارادہ کامیاب عمل نہ ہو سکا۔ آسمان تخیل پر تمہاری یاد کے بے شمار جگمگاتے ہوئے ستاروں کو میں نے چند منٹ شمار کرنے کی کوشش کی۔ لیکن میری یہ التماک سعی بھی ناکام رہی میری حسرت آفریں زندگی کا انجام خواہ کتنا ہی یاس انگیز کیوں نہ ہو لیکن ناکامیوں اور مایوسیوں کے ہجوم میں بھی ایک چیز ہمیشہ میری مونس حال رہی ہے۔ اور وہ ہے۔ میری محبت جس کے دور کر دینے کی مجھے کسی طرح قدرت حاصل نہ ہو سکی۔ اور شاید یہ آئندہ بھی حاصل نہ ہو سکے۔ میرے دل کی انتہائی گہرائیوں میں بسنے والی آرزوں نے صرف تمہیں کو چاہا اور ناکامیوں کے طوفان اور نامرادیوں کی تاریکی میں تمہاری محبت ہی اب بھی ایک شمع فروزاں کی مانند اپنی روشنی بکھیر رہی ہے۔ تم سے یہ حقیقت مخفی نہ ہوگی۔ کہ اب نہ وہ شراب نہ شیشہ نہ نشہ چڑھا ہوا دریا اتر چکا ہے۔ لیکن ان بیتے دنوں کی شیریں یاد اب تک تازہ ہے۔ اور انہی مجبور کن حالات کا نتیجہ ہے کہ ماضی کا نقش دھندلا ہونے کے باوجود روز بروز ابھرتا چلا جا رہا ہے۔ پژمردہ آرزوئیں رہ رہ کر اب بھی کروٹیں لیتی ہیں پامال جذبات اب بھی سسکیاں بھرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں پہلو میں اب ہلکی ہلکی سی سوزش ہوتی ہے۔ پھر کیسے یقین کر لوں کہ میرے دل کی دنیا تمہاری یاد سے کبھی خالی ہو سکتی ہے۔

جنوری کا ذکر ہے۔۔۔۔ اس بلا کی برفباری ہو رہی تھی کہ بڑے بوڑھوں کی ہمت بھی چھوٹی جا رہی تھی لیکن مجھے اس دہشتناک حالت کا مطلق احساس نہ تھا۔۔۔۔۔۔ میں اپنے کمرے میں میز پر اپنی دونوں کہنیاں ٹیکے ایک گہرے رنگ دار کاغذ میں کھوئی ہوئی تھی آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک امنڈا ہوا سیلاب جاری تھا۔

پروین !

پروین۔ تمہیں معلوم ہے کہ آئی سی ایس کی میری نامزدگی ہو چکی ہے۔ لہٰذا ایک معین مدت کے لئے میں تم سے رخصت چاہتا ہوں مجھے افسوس ہے کہ میں سب سے بڑی تمنا کو تشنہ تکمیل لئے جا رہا ہوں۔ پھر بھی یہ خیال کر کے مطمئن ہوں کہ محبت کی جو امانت تمہارے سپرد کئے جا رہا ہوں تم پورے طور پر اس کی حفاظت کر دگی۔ بتاؤ پروین ! میرا یہ یقین کسی بنیاد خوش اعتقادی اور غلط فہمی پر تو مبنی نہیں ہے تم میری ودیعت کردہ امانت محبت کی حفاظت کا اقرار کرتی ہو نا !

شہاب !

تمہاری اس تحریر نے مجھ پر فرط مسرت اور وفور غم کی ایک عجیب کیفیت طاری کر رکھی تھی۔ تمہارے شاندار مستقبل کا تصور کرتی ہوں تو دل انبساط و شادمانی سے لبریز ہو جاتا ہے۔ لیکن تمہاری جدائی کا خیال دل کے ٹکڑے اڑا دیتا میں انھیں متضاد کیفیتوں میں گم تھی لیکن باہر جو طوفان برپا تھا۔ وہ کسی طرح تھمنے ہی میں نہ آتا تھا۔ بادلوں کی ہولناک گڑگڑاہٹ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کمرے کے در و دیوار سہمے جا رہے ہیں۔ اور بجلی کی مسلسل کڑک نے میرے جسم میں کپکپی سی پیدا کر دی۔۔۔۔ میری نگاہ بیساختہ اوپر اٹھ گئی۔ تو دیکھا داخلی دروازہ کا بھاری پردہ تیزی سے حرکت کر رہا ہے۔ میرے خیالات کا تسلسل منقطع ہو گیا۔ میں چاہتی تھی اٹھ کر کواڑ بند کر لوں ابھی اٹھنے بھی نہ پائی تھی کہ ایک بلند قامت جسم جس کا چہرہ کنپٹیوں تک سیاہ اور کوٹ کے گہرے کالر میں چھپا ہوا تھا۔ آہستہ آہستہ پردے کی اوٹ سے نکل کر سامنے آ گیا۔ اور اس نے نیم خمیدہ حالت میں سپاہیانہ انداز سے سلام کر کے بڑے پیار سے اپنے دونوں بازو میری جانب پھیلا دئے۔۔۔۔۔۔ شہاب یہ تم تھے۔ ! میں لڑکھڑاتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھی اور ایک عجیب والہانہ انداز میں کہنے لگی۔ تو کیا تم واقعی جا رہے ہو۔

سوچو تو جب تم ہی چلے گئے تو دل میں بسنے والی بے شمار آرزوئیں اور تمنائیں کس کے بھروسہ پر زندہ رہیں گی۔ میں اپنا تپتا ہوا سر تمہارے سینہ پر رکھ کر از خود رفتگی کی حالت میں یہ سب کچھ کہے جا رہی ہوں۔ تمہارے پاؤں ایک مرتبہ لڑکھڑائے اور تم دیوار کا سہارا لیتے ہوئے بولے۔

پروین ! تم جانتی ہو کہ دنیا کی کوئی چیز محبت کی چٹان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جو چیز اس سے ٹکرائے گی خود پاش پاش ہو کر رہ جائے گی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مجھے تم سے کس قدر محبت ہے۔ میری تمام مسرتوں اور آرزوں کا مرکز تم اور صرف تم ہو۔ میں چاہے جہاں بھی جاؤں۔ اور جس حال میں رہوں۔ اگر اپنے آپ کو فراموش نہیں کر سکتا تو تم کو بھی بھلا دینا ناممکن ہے۔ میرا دل تمہاری اور صرف تمہاری محبت سے آباد رہے گا۔

میرے دل سے تمہاری صورت کبھی نہیں دور ہو سکتی قدرت نے تمہیں میرے لئے اور مجھے تمہارے لئے پیدا کیا ہے۔ میں ولایت جا رہا ہوں لیکن اس سفر میں میرے پیش نظر اپنا ہی مستقبل نہیں تمہارا مستقبل بھی ہے اس لئے کہ ہمارے حال کی طرح ہمارا مستقبل بھی مشترک بلکہ واحد ہے۔

اس وقت تمہاری آواز میں ایک رقت آمیز تھرتھراہٹ تھی میرے حنا آلود ہاتھ تمہارے مضبوط ہاتھوں میں حسین گڑیا سے معلوم ہو رہے تھے۔ تم جھکے اور ادھر میں تمہارا کالر پکڑ کر کھینچنا چاہتی تھی کہ میرا سر میز سے ٹکرا گیا۔ میں چونک پڑی دیکھا تو تمہارا خط میرے دونوں ہاتھوں میں تھا۔ جو اس کشاکش میں کئی جگہ سے شکستہ ہو گیا تھا۔ اپنی اس دیوانگی پر ایک دفعہ تو مجھے ہنسی سی آ گئی۔

اس واقعہ کو دو اڑھائی سال گذر گئے۔ اس عرصہ میں مجھے دنیا کے کتنے انقلاب و حوادث سے دوچار ہونا پڑا۔ میرے دل کا سکون و اطمینان قطعاً برباد ہو کر رہ گیا۔ میری زندگی کی شکستہ کشتی اور امید و بیم کی متضاد لہروں کی کشاکش۔ میری روشن امیدیں اور درخشاں تمنائیں مایوسیوں اور ناکامیوں کی تیرگی میں گم ہو چکی تھیں۔ لیکن اس تیرگی میں تمہاری یاد کا مدھم سا دیا اب بھی ٹمٹماتا ہے۔ میرے سامنے جو کچھ بھی تھا وہ ایک دہشتناک اور ڈراؤنا خواب معلوم ہوتا تھا۔

آخر وہ مسرت آگیں دن بھی آن پہنچا جس سے آس لگائے میں ایک مدت سے تمہاری راہ تک رہی تھی یعنی تم کامیاب و کامران لوٹ آئے اس سے میرے دل کی نشاط آگیں آفریں کا کیا عالم تھا۔ لفظوں میں ان کا اظہار ناممکن ہے۔ ہجوم انبساط سے دیوانی ہوئی جا رہی تھی۔ رہ رہ کر مجھ سے ایسی بدحواسیاں سرزد ہو جاتی تھیں کہ جن پر مجھے خود شرم آنے لگتی تھی۔ واقعہ تو یہ ہے کہ تمہاری شاندار کامیابی نے میرے اندر ایک از خود رفتگی پیدا کر دی تھی۔ میں نے برسوں سے شب و روز جو خواب دیکھے تھے۔ اس کی دلکش اور رنگین تعبیر میرے سامنے تھی۔

اگر میں فرط خوشی سے دیوانی ہو رہی تھی اور مسرت سے میرے پاؤں زمین پر نہیں پڑ رہے تھے۔ تو اسمیں تعجب کی کونسی بات تھی۔ میری تمناؤں اور آرزوں کی دنیا میں ایک ہیجان سا برپا تھا۔ میرے جسم کا ریشہ ریشہ تم سے ملنے کے لئے بیقرار ہو رہا تھا۔۔۔۔ تم آ گئے۔۔۔

واقعی تم دلکش ہو۔ اچھا تو میں بھی وفا پرست ہوں۔ اگر تم نے اپنے عہد کو فراموش نہیں کیا۔ تو میں نے بھی سخت دنوں اور کٹھن سے کٹھن گھڑیوں میں بھی تمہاری

محبت کی امانت کو سینے سے لگائے رکھا۔ تمہاری آمد میری زندگی کی ایک زریں تقریب تھی۔ میں گھنٹوں آئینہ کے سامنے کھڑی طرح طرح سے اپنے بال سنوارتی اور ساتھ ہی دلفریب راگ گنگناتی جاتی تھی۔ خود ہی مسکراتی اور خود ہی شرماتی میری آنکھوں میں ایک نشہ سا نظر آتا تھا۔ اور میرے ہونٹوں پر ذوق و شوق سے ایک ارتعاش میں بار بار اپنے رنگ و روپ کا جائزہ لیتی اور سوچتی کہ تم مجھے دیکھ کر کس قدر خوش ہوگے۔

میرا دماغ ماضی کے واقعات و کوائف کا ایک رنگین دفتر تھا۔ جذبات کی پیہم شورشوں نے تمہاری جدائی کو میرے لئے ایک وبال بنا دیا تھا۔ ڈاک کا انتظار علیحدہ ایک کٹھن مرحلہ تھا۔ جو کسی طرح ختم ہونے ہی میں نہ آتا تھا۔ ہر روز شام سے صبح تک اور ایک ہی چیز کا انتظار رہتا تھا۔ اور وہ چیز تھی تمہارا خط اس کے سوا کوئی نہ چیز اچھی معلوم ہوتی تھی۔ اور نہ کوئی کام اور نہ کوئی بات۔ آخر بات کیا ہے جو تمہارے خط کا پتہ نہیں۔ کہیں میں تمہیں کھو تو نہیں چکی ہوں۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ میرا سب کچھ لٹ چکا ہے۔ برباد ہو چکا ہے کہیں میری امیدیں ہمیشہ کے لئے حرف نامرادی تو نہیں بن چکی ہیں۔ کہیں میری تمناؤں کا ہمیشہ کے لئے خون تو نہیں ہو چکا ہے کہیں میری آرزوئیں خاک میں تو نہیں مل چکی ہیں اگر یہ سب کچھ نہیں ہے تو پھر تم خاموش کیوں ہو؟ کیا کر رہے ہو۔ ؟ کس مصروفیت میں ہو کہ تمہارے ہاتھوں کو حرکت اور قلم کو جنبش نہیں ہوتی۔ کیا تم بھول گئے۔ کہ کسی کو سراپا انتظار چھوڑ گئے ہو۔ تمہارے والہانہ اور پر جوش فقرے اب بھی اپنی پوری رومانیت کے ساتھ میرے مکانوں میں کیف آفریں ہیں۔ میری تمام مسرتوں اور آرزوں کا مرکز تم اور صرف تم ہو۔ ہم نے اب تک محبت کے جو خواب دیکھے ہیں۔ ان کی تعبیر ایک نہ ایک روز اپنی تمام رنگینیوں کے ساتھ نیف طراز ہو کر رہے گی۔ محبت کی جو امانت تمہیں سپرد کرنے آیا ہوں۔ اسے خندہ پیشانی کے ساتھ قبول کرو۔ اور یقین دلاؤ کہ میری غیر موجودگی میں اس کی پوری پوری حفاظت کرو گی۔ لیکن شہاب ہمارے اس خواب کی وہ تعبیر کہاں ہے وہ رات کن تاریکیوں میں کھو گئی۔ اور ہاں کچھ نہیں تو اتنا بتا دو کہ شہاب ! کہ میں تمہاری جس امانت کی اتنے دنوں سے حفاظت کر رہی ہوں۔ اسے کیا کروں۔ تم واپس لینے بھی آؤ گے یا وہ میرے سینے ہی میں دفن ہو کر رہ جائے گی۔ میں تو سمجھتی تھی ہماری محبت خلوص و وفا کی سنگین چٹان پر استوار ہے لیکن وہ تو بہت کمزور نکلی اسے تو زمانے کا ایک ہی ریلا بہا کر کہیں سے کہیں لے گیا۔ تو کیا ہماری محبت کی بنیاد چٹان پر نہ تھی بلکہ ریت پر تھی۔

عمر کے ساتھ ساتھ بیقرار و مضطرب جذبات بھی سکون پذیر و متانت آگیں ہو چکے ہیں۔ تمام آرزوئیں اور نامراد تمناؤں نے دل کے ایک گوشہ میں تمہاری یاد کا ایک چھوٹا سا معبد تیار کر لیا ہے۔ جہاں میں ہر صبح و شام اپنی عقیدت کا دیا جلا کر تمہاری پرستش کر لیا کرتی ہوں۔ اور تمہارے تصور کے روبرو تمہاری تفویض کی ہوئی امانت محبت کے عہد کو از سر نو دہرا لیا کرتی ہوں۔ کیا معلوم تم کس وقت آؤ اور اپنی امانت کا مطالبہ کرو لیکن کون جانے کہ محض میری خود فریبی ہے یا تم کبھی اپنی امانت لینے آؤ گے بھی۔ ؟

بہر حال میں مطمئن ہوں۔ اور پورے طور پر مطمئن تم کامیاب ہو۔ مراد مند ہو۔ دنیا کی مسرتیں اور سربلندی تمہارے لئے وقف ہیں۔ مسرتیں اور شادمانیاں قدم قدم پر تمہارا خیر مقدم کرتی ہیں میرے لئے اتنی ہی خوش نصیبی کیا کم ہے سب سے زیادہ خوشی مجھے اس بات سے ہے کہ میری لغزش سے تمہیں کبھی محجوب و پشیمان ہونا نہیں پڑے گا۔ اور دنیا کو ایک لمحہ کے لئے بھی یہ گمان کرنے کا موقع نہیں ملا کہ تم سا نیک اور حق پسند حاکم بھی کسی محبت پرست دل کا مجرم ہے۔

موجودہ حالات میں پنڈت نہرو کی خواہش مسترد نہیں کر سکتا

مدراس ۲۴ مئی۔ جب اس بیان کے متعلق جو پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے کل اپنی پریس کانفرنس میں مسٹر راجگوپال اچاری کے ہندوستانی کابینہ میں تقرر کی بابت دیا ہے پریس ٹرسٹ کے نامہ نگار نے راجہ جی سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ وہ کیسے وقت میں پنڈت نہرو کی درخواست کو نامنظور نہیں کر سکتے تھے جبکہ ملک ایسی ہنگامی حالت سے گذر رہا ہے۔ جواب سے ۳۰ سال پہلے تھی۔ اور قومی جدوجہد کے لئے اپیل کی گئی تھی۔

میں سب سے یہی کہتا رہا ہوں کہ وزیر اعظم کی خواہش کے مقابلہ میں تمام نجی رجحانات کو مسترد کر دینا چاہیئے۔ پھر میں کیسے اس موقع پر ان کی خواہش کو نامنظور کر دوں مجھے ۳۰ سال پہلے کے دن یاد آتے ہیں جبکہ قوم کی آواز پر نہ تو خرابی صحت کا اور نہ ذاتی معاملات کا خیال کیا جاتا تھا۔ وہ انتہائے جوش و خروش کے دن تھے۔ آج ہم زیادہ کمزور ہیں۔ اور پرجوش ہونے کے بجائے پریشان ہیں لیکن قومی فرض کے لحاظ سے حالات مختلف نہیں ہیں۔

ہمارے ایک بڑے اور خدا رسیدہ ہادی نے کچھ نوجوانوں کو ہدایت کی ہے کہ کام کا انتخاب نہ کرتے پھرو۔ بلکہ حالات کے لحاظ سے جو کام سامنے آئے اس کو لے لو۔ اسکو اپنی پوری اہلیت کے ساتھ پورا کرو۔ میں اپنے تمام نقائص کے باوجود اپنی تمام زندگی اسی کا پیرو رہا ہوں۔

لارڈ ویول کا انتقال

لندن ۲۴ مئی۔ ہندوستان کے سابق وائسرائے لارڈ ویول آج ۶۷ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ حال ہی میں ان کے پیٹ کا آپریشن ہوا تھا۔ سنہ ۱۹۴۱ء میں لارڈ ویول نے برطانیہ کے کمانڈر انچیف کی حیثیت سے مشرق وسطیٰ میں جو تاریخی مہم کی تھی۔ اس وجہ سے انہیں عالمگیر شہرت حاصل ہوئی ہے۔

لارڈ ویول فن جنگ میں موقع پرست تھے اور ان چند برطانی کمانڈروں میں سے تھے جنہوں نے شروع میں محسوس کر لیا تھا کہ دوسری عالمگیر جنگ پہلی جنگ عظیم کی طرح ٹھہری لڑائی نہیں ہوگی۔ بلکہ چلتی پھرتی لڑائی ہوگی۔

نئی دھلی۔ ۲۶ مئی۔ سپریم کورٹ نے آج حکم دیا ہے کہ تلنگانہ کے جن ۱۷ کمیونسٹوں کو حیدرآباد ہائیکورٹ سے موت کی سزا دی گئی ہے ان کی پھانسی روک دی جائے۔

بحکم جناب سری محمد طفیل احمد صاحب بہادر سول جج مین پوری۔

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۸ سنہ ۱۹۵۰ء

عدالت سب ججی مین پوری۔ ضلع مین پوری

ہرسروپ ولد منالال مصر قوم برہمن ساکن محلہ مین پوری حال لشکر مدھیہ بھارت مدعی

بنام ۱۔ مشہور جمع خان
۲۔ شریمتی نسیم فاطمہ دختر } ولد محمد جمع خان قوم مسلمان محلہ حویلی
۳۔ شریمتی عنایت فاطمہ بیوہ

مولگنام ضلع مین پوری ۔۔۔۔۔ مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت 5831/12 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۶ ماہ جولائی سنہ ۱۹۵۰ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے۔ یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے۔ حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں۔ اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع و منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۵۰ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم ہرسرن داس
منصرم عدالت
سول ججی مین پوری۔

روسی بیڑوں کی نقل و حرکت

لندن ۔ ۲۰ مئی۔ کل جب سے چھوٹے چھوٹے روسی جہاز بڑے رو بار انگلستان کی طرف بڑھتے ہوئے نظر آئے ہیں۔ برطانیہ میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں بعض اشخاص اس سلسلہ میں یہ بتا رہے ہیں کہ یہ روسی بیڑے بالٹک سے بحر اسود جا رہے ہیں ان کے علاوہ ایڈمرل لارڈ زیرود نے بھی یہی کہا ہے کہ یہ روسی بیڑے بحیرہ اسود جانا چاہتے تھے۔ لیکن اسکاٹ لینڈ کے اخبارات اس نقل و حرکت کو تعجب کی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ جنگ کے بعد سے پہلی بار اس بڑی تعداد میں روسی بیڑوں نے حرکت کی ہے۔

یو پی کے پانچ پارلیمنٹری سکریٹریوں کا تقرر

لکھنؤ ۲۱ مئی۔ یو پی کے سات پارلیمنٹری سکریٹریوں کا میں سے پانچ کی تقرری کا حکم وزیر اعظم پنڈت گوبند بلبھ پنت نے نینی تال روانہ ہونے سے پہلے جاری کر دیا تھا۔ وہ پارلیمنٹری سکریٹری جو مقرر کئے گئے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

مسٹر چرن سنگھ۔ مسٹر جگن سنگھ بشت اور راوت مسٹر ہرگوبند سنگھ۔ مسٹر وحید احمد اور مسٹر لطافت حسین۔ مولانا حفظ الرحمن کے متعلق ہوا ہے کہ ان کی تقرری ابھی ملتوی کر دی گئی ہے۔ اور انھیں موقع دیا گیا ہے کہ ان کے بارے میں جو شکایت ہے کہ وہ اس کی صفائی پیش کر دیں۔ چونکہ مسٹر گووند سہائے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا

مسٹر دیشمکھ وزیر مالیات

نئی دہلی۔ ۲۵ مئی۔ آج گورنمنٹ ہاؤس کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے وزیر مالیات کے عہدے پر ڈاکٹر جان متھائی کی جگہ مسٹر چنتامن دوارکا ناتھ دیشمکھ کو مقرر کیا ہے

اس مہینے کے اختتام کے بعد مسٹر دیشمکھ ڈاکٹر جان متھائی کی جگہ کام کرنے لگیں گے۔ اور مسٹر دیشمکھ اس عہدے کے بعد بھی منصوبہ بندی کمیشن کے ممبر بدستور رہیں گے۔

مسٹر دیشمکھ ریزرو بنک آف انڈیا کے گورنر رہ چکے ہیں۔ اور آج کل منصوبہ بندی کمیشن کے ممبر ہیں۔

نئی دھلی ۲۶ مئی۔ آج سپریم کورٹ نے مدراس تحفظ عامہ ایکٹ کی دفعہ ۱۹ الف کو ناجائز قرار دیتے ہوئے وہ پابندی ختم کر دینے کا حکم دیا ہے جو حکومت مدراس نے بمبئی کے کمیونسٹ ہفتہ وار کراس روڈس کے داخلہ پر لگائی تھی۔

تبت کو علاقائی خود مختاری

سان فرانسسکو۔ ۲۳ مئی۔ چینی کمیونسٹ حکومت کا کل یہاں ایک نشریہ سنا گیا کہا گیا ہے کہ اگر تبت پر امن طریقہ پر کمیونسٹ حکومت میں شریک ہو جائے گا تو اسے علاقائی خود مختاری دیدی جائے۔

تبت ایک عرصہ سے چین کی برائے نام فرمانروائی میں ہے لیکن وہ اپنے سیاسی معاملات میں آزاد رہا ہے۔ گذشتہ سال اس نے چینی قوم پروروں کے ایک وفد کو نکال دیا تھا۔

روس کو امریکہ اور برطانیہ کی تنبیہ

لندن۔ ۱۹ مئی۔ برطانیہ اور امریکہ نے آج سرکاری بیان جاری کیا ہے جس میں روس کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ سے ہاتھ الگ رکھے۔ اور اس بات پر پھر زور دیا ہے کہ انھیں یونان ترکی۔ اور ایران کی آزادی کی سالمیت اور سلامتی عزیز ہے۔

یہ بیان برطانیہ اور امریکہ کے وزرائے خارجہ نے لندن میں ہونے والی تاریخی معاہدہ اٹلانٹک گفتگو کے بعد جاری کیا ہے۔



پرمٹ کی سختیاں کم کردیگئیں

نئی دہلی ۲۳ مئی۔ پاکستانی ہائی کمشنر کے دفتر کے ایک ترجمان نے ایک اخباری بیان میں بتایا ہے کہ پاکستان نے عارضی طور پر مغربی پاکستان جانے والوں کے لئے پرمٹ کی پابندیاں نرم کردی ہیں۔ اب یہ ممکن ہے کہ ہندستانی صرف سیر و تفریح کے لئے پاکستان کا سفر کرسکے پہلے پرمٹ حاصل کرنے کے لئے کوئی اہم کام بتانا پڑتا تھا۔ جب سے پرمٹ کی پابندی عائد کی گئی ہے پچھلے ہفتہ پاکستانی سفارت خانے نے پہلی بار ایک شخص کو محض سیر و تفریح کے لئے پاکستان جانے کا پرمٹ دیا۔

اس نرمی کی وجہ سے مسلمانوں کو روزانہ دئے جانے والے پرمٹ کی تعداد دگنی اور غیر مسلموں کی دئے روزانہ دئے جانے والے پرمٹ کی تعداد چارگنی ہوگئی ہے۔

حکومت ہند نے بھی پاکستان میں متعین اپنے افسروں کو ہدایت کرچکی ہے کہ وہ مسلمانوں کو ہندستان جانے اور پرمٹ دینے میں نرم پالیسی پر عمل کریں چنانچہ ہندستان آنے والے پاکستانی مسافروں کی تعداد میں کافی اضافہ ہوگیا ہے۔

آسام کوہ آتش فشاں کے دہانے پر

شیلانگ ۲۳ مئی۔ مسٹر سری پرکاش نے جو جلد ہی آسام کی گورنری سے سبکدوش ہو رہے ہیں آج اخبار نویسوں سے کہا کہ آسام میں اسوقت کوہ آتش فشاں کے دہانے پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور تخریبی سرگرمیوں کی وجہ سے آسام کے پہاڑی علاقے اور قبائلی علاقوں میں بے چینی بڑھتی جارہی ہے

اس لئے اخبار نویسوں کو چاہیئے کہ وہ قبائلی باشندوں کے مسائل کا اچھی طرح مطالعہ کریں کیونکہ انھیں نظر انداز کرنا اب دانشمندی کے منافی ہے۔

یوپی میونسپلیٹوں کے انتخاب آئندہ اکتوبر میں

لکھنؤ ۲۳ مئی۔ حکومت یوپی کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ اس صوبہ کے ۹۰ میونسپل بورڈوں کے انتخابات ستمبر اور اکتوبر کے درمیان قطعی طور پر شروع ہو جائیں گے۔ رائے دہندگان کی فہرست یکم جون کو شائع کردی جائے گی۔ امید ہے کہ اس مرتبہ صوبہ کی مجموعی آبادی کے تقریباً دس فیصدی کو حق رائے دہندگی حاصل ہوگا۔ ان چھ میونسپلیٹوں میں سے جو حکومت کے زیر انتظام ہیں۔ پانچ میونسپلیٹوں کے بھی انتخابات اسی وقت ہوں گے۔ صرف لکھنؤ میونسپلٹی کے انتخاب نہیں ہونگے بلکہ اس کے موجودہ نظام کو ایک سال اسی طرح اور جاری رکھا جائیگا۔

بین مملکتی ریلوے کانفرنس کا فیصلہ

نئی دہلی ۲۳ مئی یہاں ایک ہفتہ سے ہندوستان اور پاکستان کی جو ریلوے کانفرنس ہورہی ہے وہ آج ختم ہوگئی۔ کانفرنس کے خاتمہ پر ہندستان اور پاکستان کے درمیان ریلوے سلسلہ پھر جاری کرنے کے لئے بہت سے اہم مسائل طے ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔

طے پایا ہے کہ ایک ملک سے دوسرے ملک تک پارسل اور مال کی تھرو آمد و رفت ہو اور یہ چیزیں مکمل ادائیگی کی بنیاد پر بک کی جائیں۔

ہند اور پاکستان کی تجارت کانفرنس

کراچی ۲۳ مئی۔ توقع کی جاتی ہے کہ ہند اور پاکستان کی ایک تجارتی کانفرنس ۲ اور ۳ جون کو نئی دہلی میں منعقد ہوگی۔ کانفرنس میں سکریٹریٹ کے افسران شرکت کریں گے۔

THE SADAQAT KANPUR

ESTD, 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر ۱ے ۹ ہ

جمالِ یار تو حق عزم مستقل ہیں رہے
زبان پہ بھی وہی ہو جو نیرے دل میں رہے

(احسن ...)

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۶ روپے ۶/-
سالانہ رعایتی ۵ روپے ۵/-
ششماہی ۳ روپے ۳/۸/-
سہ ماہی ۲ روپے ۲/-
فی پرچہ ۲ آنہ

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جاری شدہ ۱۹۲۵ء

VOL. 51 No. 22	KANPUR SATURDAY 3rd JUNE 1950	کانپور شنبہ ۳ جون ۱۹۵۰ء مطابق ۱۶ شعبان المعظم ۱۳۶۹ھ	جلد ۵۱ نمبر ۲۲

ادبیات

ایک برقِ جہندہ سے

(از حضرت سروش عسکری طباطبائی لکھنوی)

تشفیٔ دلِ ناکردہ کار کرتی جا
ادھر بھی نیم نظر، ایکبار کرتی جا

ٹھہر تو اے مری ناہید، اے مری زہرہ
سیہ کدے کو مری زرنگار کرتی جا

حیات تیری جدائی میں ہے تمام خزاں
خزاں کو روکشِ فصلِ بہار کرتی جا

نصیبِ عشق کی ناسازگار گردش کو
نصیبِ گردشِ لیل و نہار کرتی جا

مٹا ہی دے غمِ ناپائدار کے دھڑکے
نہیں تو غم کو غمِ پائدار کرتی جا

حریصِ دل پہ کہ صدیوں سے نیم بسمل ہے
تلا ہوا کوئی بھرپور وار کرتی جا

بہارِ دید کی ترسی ہوئی نگاہوں کو
ہلاکِ نرگسِ انجم شکار کرتی جا

مہیبِ تیرہ شبوں کے ڈسے ہوئے دلکو
اسیرِ گیسوئے مشکیں بہار کرتی جا

تجھے قسم ہے ذرا مسکرا کے دیکھ ادھر!
حسار بھرا دلِ عالم فگار کرتی جا

وزیر اعظم کی روانگی ارناکلم ۲ جون۔ وزیر اعظم پنڈت جواہرلال نہرو آج شام کو ساڑھے پانچ بجے کوچین سے انڈونیشیا کے لئے روانہ ہوگئے۔ وہ ہندوستانی بحریہ کے جہاز دہلی پر سفر کر رہے ہیں اور ان کے ساتھ ان کی صاحبزادی مسز اندرا گاندھی اور دو نواسے ہیں۔

دنیائے اسلام

حکومت برطانیہ مصر سے اپنی فوجیں ہٹانے پر تیار!

قاہرہ، ۲۷ مئی۔ مصر کی وفدی حکومت کے باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے مصر کی یہ تجویز منظور کرلی ہے کہ وہ مصر سے اپنی فوجیں ہٹالے گا بشرطیکہ دونوں ممالک کے درمیان فوجی سمجھوتہ ہوجائے۔ ان ذرائع کا بیان ہے کہ برطانیہ نے برطانی مصری تعلقات پر مصر کی تحریک کا جواب دیتے ہوئے مصر کی تجویز منظور کرلی ہے

کہا جاتا ہے کہ مصر جلد ہی ایک یادداشت حکومت برطانیہ کو بھیجنے والا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اب مصر کی فوج اتنی طاقتور ہے کہ اپنی حفاظت خود کرسکے۔ اس یادداشت میں برطانی فوجوں کے تخلیہ کے علاوہ مصری تاج کے ماتحت وادیٔ نیل کے اتحاد کا بھی مطالبہ ہے۔

قاہرہ میں عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اگر برطانیہ اور مصر کے درمیان موجودہ گفتگو کامیاب رہی تو دونوں ممالک کے درمیان نئے معاہدہ کی گفتگو برطانی سفیر کے مصر پہونچتے ہی شروع ہوجائیگی اس کے علاوہ آئیندہ ماہ برطانی چیف آف جنرل اسٹاف بھی مصر آرہے ہیں تاکہ وہ مصر کی فوجی اور سیاسی حالت کا مطالعہ کرکے دفاع کے لئے بات چیت کرسکیں۔

مصر عرب لیگ کو بڑی طاقتوں کا آلۂ کار نہیں بننے دیگا

قاہرہ ۲۷ مئی۔ مصری پارلیمنٹ نے آج اپنے اس مصمم ارادے کا اعلان کیا ہے کہ اگر دیکھا گیا کہ عرب لیگ بڑی طاقتوں کے حوصلوں کی آلۂ کار بنتی جارہی ہے تو وہ لیگ کے ساتھ سخت رویہ اختیار کرے گا۔ وزارت خارجہ کے بجٹ پر کمیٹی نے ایک رپورٹ میں سفارش کی ہے کہ جنگ فلسطین کے سلسلہ میں جو تجربات ہوئے ہیں۔ اور بعض عرب لیگ کی بعض رکن ریاستوں کا جو رویہ ہے اسکی روشنی میں عرب پالیسی پر دوبارہ غور کیا جائے۔

کمیٹی نے وزیر خارجہ صلاح الدین بے کی تائید کی جن کا اصرار ہے کہ اگر اردن اس پر تیار نہ ہو کہ مشرقی فلسطین کی اردن میں شمولیت ایک عارضی چیز ہے اور فلسطین کے مسئلہ کا مختتم فیصلہ بعد میں ہوگا۔ تو اسکو عرب لیگ سے نکال دیا جائے۔ مصر نے عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے حالیہ اجلاسوں میں شاہ عبداللہ کے خلاف سخت رویہ اختیار کیا ہے کیونکہ شاہ عبداللہ نے مشرقی فلسطین کے حالیہ انتخابات کے بعد اس کو اپنی سلطنت میں شامل کرنے کو حق بجانب ٹھہرایا ہے۔ اردن کے اس اقدام پر عرب لیگ کونسل میں ۱۲ جون کو غور ہونیوالا ہے۔

سیاسی کمیٹی نے اس مسئلہ پر کوئی خاص فیصلہ نہیں کیا ہے۔ اور عراق نے لیگ کو ختم ہونے سے بچانے کے لئے مصر اور اردن میں سمجھوتہ کرانے کی پیشکش کی ہے۔

اسرائیل یروشلم سے فوجیں ہٹانے پر آمادہ نہیں

لیک سکسس ۲۹ مئی۔ اسرائیل نے یروشلم کو اقوام متحدہ کی نگرانی میں دینے کے لئے ایک نئی تجویز پیش کی ہے۔ یہ تجویز اس کے بدل کی حیثیت رکھتی ہے جس کی مخالفت گذشتہ موسم خزاں میں اسرائیل اور اردن نے کی تھی۔ یہ نئی تجویز تولیتی کونسل کے سامنے ایک عرضداشت کی شکل میں پیش کی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس تجویز کی بنیاد اس اصول پر ہے جو مفاہمت کرانے کے سلسلہ میں جنرل اسمبلی کے اجلاس میں سویڈن، ہالینڈ، بولیویا اور دوسرے ملکوں نے پیش کیا تھا۔ اس نئی تجویز میں کہا گیا ہے کہ ادارہ اقوام متحدہ مقامات مقدسہ کا تحفظ کریگا اور اسرائیل اور اردن کے درمیان یروشلم سے باہر کے مقامات مقدسہ کے متعلق جو گفت و شنید ہوگی۔ اس میں اسے شرکت کا حق ہوگا۔

عرضداشت میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل فوجیں ہٹانے کی جو تجویز پہلے پیش کی گئی تھی۔ وہ اس پر آمادہ نہیں ہے کیونکہ اس طرح یہودی یروشلم کو تین طرف سے عرب حملہ کا خطرہ ہوجائے گا۔ اور دفاع کی کوئی شکل باقی نہ رہے گی۔

شامی کابینہ کا استعفیٰ دمشق ۳۱ مئی۔ شامی کابینہ نے وزیر اعظم خالد العظم کی سرکردگی میں استعفیٰ دیدیا ہے۔ لیکن وزیر اعظم نے قاہرہ کے عرب لیگ کے اجلاس سے واپسی تک کابینہ کے استعفیٰ کو ملتوی رکھا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پرتوِ حق عزم مستقل میں ہے — زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار — کانپور

جلد ۱۵ کانپور شنبہ ۳ جون سنہ ۱۹۵۰ء نمبر ۲۲

کانگریس میں اتحاد اور ضبط و نظم کی ضرورت

وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کرالا (انار کلم ۲ جون) کے پانچو کانگریسی کارکنوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے ضبط و نظم پر زور دیا۔ انھوں نے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ چھوٹے چھوٹے جھگڑوں میں نہ پڑیں کیوں کہ اس طرح اہم مسائل نظر سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ "ہماری قوم کو جرات اور اتحاد کی ضرورت ہے" انھوں نے مہاتما گاندھی کی تعلیمات پر ایک منارہ روشنی سے تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہمیں ظلمت سے نور کی طرف آنے کے برابر دعوت دیتا رہتا ہے۔

پنڈت نہرو نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا کہ جن ملکوں نے حال میں آزادی حاصل کی ہے میں ان کا دورہ کرنا چاہتا ہوں اور اسی سلسلہ میں انڈونیشیا جا رہا ہوں۔ انھوں نے کہا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ عوام نے اور خصوصاً کانگریسیوں نے گاندھی جی کے اصولوں کو بھلا دیا ہے۔ مہاتما گاندھی نے عمر بھر اتحاد اور ضبط و نظم کی تلقین کی۔ اور کہا کہ جب تک ہم ان اصولوں پر عمل نہ کریں گے ہماری آزادی مستحکم نہ ہوگی۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ غیر مذہبی حکومت کے معنی لا مذہب حکومت کے نہیں ہے آج کل دنیا کی ہر جدید حکومت کی بنیاد غیر مذہبیت پر ہے۔ کیوں کہ اسکے علاوہ آجکل کی دنیا میں جدید حکومت کی بنیاد کسی اور چیز پر نہیں رکھی جا سکتی۔ ایسی حکومت میں ہر شخص اپنے مذہبی اور تہذیبی امور کی ادائگی میں آزاد ہوتا ہے۔

ہم ہندوستان میں ہندو حکومت قائم نہیں کر سکتے۔ یہ ہندوستان اور کانگریس کے روایات کے منافی ہوگا۔ فرقہ واریت چاہے وہ کسی شکل میں یا کسی روپ میں ہو ہمارے لئے انتہائی مضر ہے ہم نے پارلیمنٹ میں ایک قرارداد منظور کی ہے کہ کسی شکل میں فرقہ واریت کو تسلیم نہ کیا جائے گا۔

انھوں نے ہندوستان کی معاشی حالت اور حکومت کی پالیسی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا عام طور پر ہماری پالیسی اشتراکی ہے لیکن ہم بے بندھے ٹکے اشتراکی اصولوں کو کبھی پوری طرح قبول نہیں کیا ہے ہر نظریے کو ایک مخصوص حالات میں مخصوص طرح پر آزمانا چاہیے۔ ہمارے بعض نکتہ چین تخریبی تنقید کرتے ہیں اور شکست خوردگی کا اظہار کرتے ہیں اسقسم کی باتیں ملک اور قوم کے لئے مضر ہیں۔

کانگریس کے بعض لیڈر ماہر کا رکن حکومت چلا رہے ہیں۔ اور بعض حکومت سے کوئی سروکار نہیں رکھتے جو کارکن باہر ہیں وہ حکومت پر اعتراض کی بوچھار کرتے ہیں۔ حکومت کے خلاف اس طرح جنگ کرنا نہ تو ان کے لئے اچھا ہے اور نہ حکومت کے لئے۔

پنڈت نہرو نے ہندوستان کے اخبارات کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے کہا "اخبارات لوگوں کے خیالات کو صحیح راستہ پر لگا سکتے ہیں پاکستان میں اخباروں نے فرقہ واریت کی آگ بہت بھڑکائی ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہندوستان کے اخبار اس معاملہ میں ذمہ داری اور سنجیدگی سے کام لیں گے۔ اور اخباری دیانت داری کا دامن کسی حال میں نہ چھوڑیں گے۔

معاشی مسائل کے متعلق میں کچھ زیادہ کہنا نہیں چاہتا۔ آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ حکومت نے ایک معاشی کمیشن قائم کر دیا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ کمیشن اپنے اعلیٰ اختیارات کے پیش نظر بڑے اہم فیصلے کرکے ملک کی معاشی تعمیر و ترقی میں ہماری مدد کرے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے ملک کے ذرائع کو بہتر سے بہتر طور پر استعمال کرنا سیکھیں۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ ملک میں اس وقت ڈسپلن کی بے حد کمی ہو گئی ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسا کیوں ہے۔ اور ہم اپنی اس آزادی اور خود مختاری کو ڈسپلن پیدا کئے بغیر کیونکر برقرار رکھ سکیں گے۔

میں مانتا ہوں کہ کانگریس اس وقت اس طرح کام نہیں کر رہی ہے جس طرح اسے کرنا چاہئے تھا۔ لیکن کیا اس کا علاج یہ ہے کہ کانگریس کو توڑ کر ختم کر دینا چاہیے۔ کانگریس کی تاریخ اور اسکی خدمات سے آپ خوب واقف ہیں اور یہ بھی سمجھتے ہیں کہ کسی چیز کا بگاڑنا آسان اور بنانا مشکل ہوتا ہے۔ پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں قرار پاتا کہ آپ کانگریس کو باقی رکھیں اگر آپ کانگریس میں کچھ تبدیلی اور ترقی چاہتے ہیں تو اس کے لئے بھی کوئی آپ کا ہاتھ نہیں روک سکتا۔

وزیر اعظم نہرو نے ہندوستان کے کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ۔ ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی دہشت پسندوں کی پارٹی ہو کر رہ گئی ہے۔ وہ اس دہشت انگیزی سے ملک میں ابتری اور بدنظمی پھیلا دینا چاہتے ہیں۔ اس قسم کی سرگرمیوں کو ہندوستان کیا دنیا کی کوئی حکومت بھی برداشت نہیں کر سکتی۔

وزیر اعظم نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان اور کمیونسٹ چین میں دوستانہ تعلقات قائم ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ ہم نے کمیونزم کو قبول کر لیا ہے۔

جداگانہ نسلی علاقوں کا بل

کیپ ٹاؤن۔ جنوبی افریقہ کی اسمبلی نے آج رات ۷۹ کے مقابلہ میں ۱۲۱ ووٹ سے حکومت کے جداگانہ نسلی علاقوں کے بل کی دوسری خواندگی منظور کر لی۔ اس بل کی رو سے یورپین افریقیوں اور ایشیائیوں کی رہائش کے لئے جداگانہ نسلی علاقے مقرر کئے جائیں گے۔

آئینۂ کانپور

ڈیولپمنٹ بورڈ

۲۷ مئی کی صبح کو کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کی میٹنگ بورڈ کے پریسیڈنٹ مسٹر ہری شنکر ودیارتھی کی صدارت میں ہوئی۔ ڈیولپمنٹ بورڈ کے خلاف پریس اور میونسپل بورڈ کی میٹنگوں میں جو پروپگنڈا ہو رہا ہے۔ اس کے خلاف اظہار ناراضگی کیا گیا۔ اور بورڈ نے طے کیا ہے کہ یہ اس کی شان کے خلاف ہے کہ وہ اس فضول بحث میں پڑے جو کم و بیش سیاسی ہے اور جس کو حقیقتوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

کانپور اومنی بس سروس کے متعلق شائع کئے گئے کچھ بیانات کے متعلق جب توجہ دلائی گئی تو صدر نے کہا کہ بورڈ آف ڈائرکٹرس ایک میٹنگ کے معاملہ کی تحقیقات کر رہا ہے۔ اور ضرورت کے موقعہ پر ضروری قدم اٹھایا جائے گا۔

مسٹر اماشنکر مہروترا نے گذشتہ کے بدنام کنندہ پروپگنڈہ نے جو پریس اور میونسپل بورڈ کی میٹنگوں میں کیا گیا ہے پبلک کے سامنے ڈیولپمنٹ کی ایک غلط اور گمراہ کن تصویر پیش کی ہے۔ اور اسکا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ یہ روایت کہ دونوں بورڈ ایک دوسرے پر کیچڑ نہ اچھالیں گے قائم ہونا چاہیئے اور اگر اسمیں ناکامیابی ہو تو ڈیولپمنٹ بورڈ کو چاہیئے کہ یوپی گورنمنٹ کو لکھے۔ ڈیولپمنٹ بورڈ کے خلاف بہت سے اعتراضات بالکل بے بنیاد ہیں لیکن اس کی اصلی حقیقت سے پبلک کو آگاہ کرنا چاہیئے۔

مسٹر گنگا سہائے چوبے نے ایک کمیٹی کے بنانے جانے کا مشورہ دیا جو حال ہی میں ڈیولپمنٹ بورڈ پر لگائے ہوئے الزامات کا جواب دے۔

مسٹر گوپی ناتھ سنگھ نے کانپور اربن ایریا ڈیولپمنٹ ایکٹ کا کئی جگہ حوالہ دیکر یقینی طور پر اپنی رائے ظاہر کی کہ ڈیولپمنٹ بورڈ کے لئے میونسپل بورڈ کے دو نمائندوں کا چناؤ غیر قانونی ہے۔ ڈیولپمنٹ بورڈ پر اعتراض کے متعلق آپ نے کہا کہ اس کو حقیقتوں سے لگاؤ نہیں ہے۔ بلکہ اس سے سیاسی رنگ اور کانگریس کے خلاف رجحان ظاہر ہے۔ اور یہ سب آنیوالے میونسپل انتخابات کا پیش خیمہ ہے۔

انھوں نے کہا کہ ڈیولپمنٹ بورڈ کو بہرحال ابھی اپنی حالت درست کرنی چاہیئے اور اسکا خیال ہے کہ یہی تمام اعتراضوں کا سب سے زیادہ موثر جواب ہے۔

مسٹر کشن چند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے "کامن" کے معاملات پر تفصیلی طور پر روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا کہ دو سال ہوئے۔ ٹرانسپورٹ کمشنر یوپی نے "کامن" کے انتظامی معاملات کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ بعد کو دو رپورٹیں پیش ہوئیں ایک گورنمنٹ کے ماہر کی طرف سے اور دوسری غیر سرکاری طور پر۔ دونوں رپورٹیں پوشیدہ رکھی گئی ہیں لیکن انھوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ منیجنگ ایجنٹس کی طرف سے ظاہر کیا ہوا خسارہ اصلی اعداد و شمار سے ۴۰ فیصد کی زیادہ تھا۔ مسٹر کشن چند نے کہا کہ یہ بہت اہم اور سنجیدہ معاملہ ہے اور شہر کی پبلک کو حقیقت جاننے کا حق ہے۔ آپ کی رائے میں ایک کمیٹی کو چاہیئے کہ ان دونوں رپورٹوں کی جانچ کرے۔ اور اپنا فیصلہ دے کیونکہ پبلک کو دوبارہ یقین دہانی کی ضرورت ہے کہ "کامن" کا انتظام بالکل ٹھیک ہے۔

میونسپل بورڈ کی میٹنگوں میں ڈیولپمنٹ بورڈ پر اعتراضات کے متعلق آپ نے کہا کہ وہ اس سلسلہ میں کچھ کہنا نہیں چاہتے، لیکن لوکل باڈیز کے لئے ایک دوسرے کے کاموں پر اعتراضات کرنا یقینی طور پر برا ہے۔ جہاں تک کانپور میونسپل بورڈ کا تعلق ہے۔ اسکے متعلق میری رائے آپ سب کو معلوم ہے میں نے اسکو کبھی بھی نہیں چھپایا ہے۔

مسٹر ہری شنکر ودیارتھی نے کہا کہ ڈیولپمنٹ بورڈ کے متعلق یہ بحث سیاسی رنگ لئے ہوئے ہو سکتی ہے جیسا کہ کچھ ممبر محسوس کرتے ہیں اور وہ ایک بیان پبلک کے لئے چاہتے ہیں جو تمام واقعات کو آشکارا کر سکے۔ "کامن" کے متعلق آپ نے کہا کہ بورڈ آف ڈائرکٹرس کی طرف سے ایک کمیٹی مقرر ہوئی ہے۔ اور جلد ہی مناسب قدم اٹھایا جائے گا۔ مسٹر ودیارتھی نے یہ بھی کہا کہ ڈیولپمنٹ بورڈ میں میونسپل بورڈ کے دو نمائندوں کے چناؤ کی قانونی حیثیت کے سوال پر تحقیقات کریں گے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ ڈیولپمنٹ بورڈ کی ممبری دو خالی جگہوں کے متعلق ممبروں کی خواہشات کو وہ یوپی گورنمنٹ تک پہنچا دیں گے۔

آتش زدگی

یکم جون کی رات کو مول گنج شاہو بابو کے مکان میں آگ لگ جانے کی وجہ سے دو دکانیں مکمل طور پر جل گئیں نقصان کا تخمینہ ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ ہے۔ فائر بریگیڈ کے چار انجنوں کو آگ قابو میں لانے کے لئے چار گھنٹہ تک جنگ کرنا پڑی۔ ایک چھت کے گر جانے سے فائر بریگیڈ کے تین ممبر زخمی بھی ہو گئے۔ آگ لگنے کا سبب اب تک معلوم نہ ہو سکا۔

فائر بریگیڈ مول گنج میں اپنا کام مشکل سے ختم کر پایا ہوگا کہ منا لعل اسٹریٹ میں گوڑ کے گودام میں آگ لگ گئی اس گودام میں پچھلے چھ مہینوں میں یہ تیسری اور پچھلی پندرہویں میں دوسری آگ تھی۔ نقصان کا تخمینہ کئی ہزار روپیہ ہے۔ آگ کا سبب یہاں بھی ابھی تک معلوم نہ ہو سکا ہے۔

پانی کی سپلائی میں اضافہ

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کانپور کی ۱۵ لاکھ مقامی آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پانی کی سپلائی کو ڈھائی کروڑ گیلن روزانہ سے ۶ کروڑ گیلن روزانہ کر دینے کی کوشش میں ہے۔ گرمی کے موسم میں پانی کی سپلائی تقریباً دو کروڑ ۸۰ لاکھ گیلن روزانہ ہے۔ اور جاڑے میں یہ سپلائی گھٹا کر ایک کروڑ ۸۰ لاکھ گیلن کر دی جاتی ہے۔ گرمی میں پانی کا خرچ آبپاشی سڑکوں پر پانی چھڑکنا نہانے اور پینے اور دوسرے مختلف وجوہات کی بنا پر ۴۰ فیصدی بڑھ جاتا ہے۔

۱۸۹۲ء میں جب موجودہ واٹر ورکس قائم کئے گئے تھے تقریباً دو لاکھ کی آبادی کے لئے پانی کی سپلائی تقریباً ۸۰ لاکھ گیلن تھی۔

لکھنؤ اور کانپور کے لئے کارپوریشن

معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی اس تجویز پر بڑی مستعدی سے غور کر رہی ہے کہ لکھنؤ اور کانپور کی میونسپلٹی کو کارپوریشن بنا دیا جائے۔

اس سلسلہ میں حکومت ان باتوں پر خاص طور پر غور کر رہی ہے کہ ان دونوں میونسپلٹیوں کو کتنی اہمیت حاصل ہے۔ اور ان کی مالی حیثیت کس قدر مستحکم ہے۔

میونسپلٹی میں تعلیم نسواں

معلوم ہوا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ میں لڑکیوں کی تعلیم کے لئے علیحدہ تعلیمی کمیٹی مقرر کی جائے گی جس پر بورڈ کی ایجوکیشن کمیٹی کو کوئی اختیار نہ ہوگا۔ تعلیم نسواں کمیٹی کا بجٹ بھی الگ بنا کرےگا حکومت یوپی نے کوئی آٹھ مہینے ہوئے کانپور میونسپل بورڈ کو ہدایت کی تھی کہ وہ تعلیم نسواں کے لئے الگ تعلیمی کمیٹی بنائے لیکن جب ہدایت بورڈ کے جلسہ میں زیر بحث آئی تو اسکے ممبروں کے درمیان بہت اختلاف ہوا اور اس مسئلہ کو پھر آخری حکم کے لئے حکومت کے پاس بھیجا گیا۔ اسکے جواب میں حکومت یوپی نے اب پھر وضاحت سے لکھا ہے کہ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے الگ کمیٹی بنائی جائے۔ جس میں ۶ ممبر ہوں۔ ۳ خواتین

سمپورنانند جی کی صاحبزادی کی شادی

لکھنؤ ۳۱ مئی۔ وزیر تعلیمات بابو سمپورنانند کی صاحبزادی کماری شیل بالا کی شادی کل یہاں ہری جی ایم اے ایل ایل بی کے ساتھ شاندار طریقہ پر منائی گئی۔ مسٹر ہری باندہ کے رہنے والے ہیں جن کے والد کا نام مسٹر بابو لال ہے۔ شادی کی تقریب میں اچاریہ نریندر دیو حافظ محمد ابراہیم۔ مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن۔ مسٹر چندر بھان۔ مسٹر ترلوکی سنگھ۔ مسٹر اے جی کھیر مسٹر لال بہادر شاستری۔ بابو چندر بھان گپتا اور مسٹر گردھاری لال اور تقریباً لکھنؤ اور کانپور کے تمام معزز حضرات شریک تھے۔

بچوں کی دنیا

راجہ ٹوڈرمل

راجہ ٹوڈرمل بھی دربار اکبری کا رکن اعظم تھا۔ وہ قوم کھتری کے ایک غریب خاندان میں پیدا ہوا۔ عہد طفولیت ہی میں یتیمی کی مصیبت پڑی۔ بیوہ مفلس ماں نے بہت سختیاں جھیل کر اس کو پرورش کیا۔

جوان ہو کر مہران شاہی کے زمرے میں شامل ہوا۔ حساب کتاب میں نہایت ہوشیار بلکہ یگانۂ روزگار تھا۔ حسن لیاقت و کاردانی و کارگذاری کی بدولت روز افزوں ترقی کرتا رہا۔ یہاں تک کہ شاہی وزارت کا عہدہ اور سپہ سالاری کا منصب پایا۔

کل ممالک محروسہ کی پیمائش انہی کے اہتمام و انتظام سے ہوئی۔ صوبوں کی حد بندی اور جمع کا کام نہایت خوبی سے انجام دیا۔ دہ سالہ بندوبست اسی کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

وہ محض منشی اور محافظ ہی نہ تھا بلکہ نہایت دلاور سپاہی اور مرد میدان بھی تھا۔ بنگال بہار اور گجرات کی فتوحات میں اس نے بڑے بڑے کام کئے۔

وہ اپنے مذہبی مراسم کا بڑا پابند تھا۔ اکبر کئی بار جھنجھلایا بھی لیکن اس نے اپنے معمول میں کبھی فرق نہ آنے دیا۔ بمقام لاہور بیمار ہو کر راہی ملک عدم ہوا۔

ترکی امریکی برطانی بلاک کے ساتھ

انقرہ ۔ ۳۰ مئی ۔ کل یہاں اسمبلی میں وزیر اعظم نے کہا کہ ترکی کی خارجہ پالیسی کا مقصد مشرقی بحر روم میں امن و امان کا قیام ہے جس کے لئے مشرق قریب کے ملکوں کے تعاون کی ضرورت ہے

انھوں نے کہا کہ ترکی کی حکومت کی پالیسی برطانیہ فرانس اور امریکہ کی روایتی دوستی پر مبنی ہے۔

نئی دہلی ۔ ۳ مئی ۔ [illegible] سے پاکستان ۔ جو ہو آئے گا اس پر پچاس فیصدی محصول نہیں لگے گا۔

پردۂ فلم

شیام کمار

از جینت بابی کے جوہر

کسی بھی ملک کی فلمی صنعت میں ولین کا رول نبھانے والوں کی تعداد ہیرو کا کردار کرنے والوں سے اکثر زیادہ ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جہاں ولین کو ایک خاص درجہ کی اداکاری کرنا ہی آنا چاہیئے۔ وہاں ہیرو کے لئے اداکاری کے علاوہ ایک خوبصورت چہرہ کا مالک ہونا بھی ضروری ہے۔ شیام کمار کو ہماری صنعت میں بطور ایک ولین ابھارنے کا سہرا ڈائرکٹر کاردار کے سر ہے۔

یوں تو شیام کمار کافی خوبصورت اور سڈول جسم ہے اگر بھارت بھوشن اور منہال جیسے اداکار ہماری چوٹی کی ایکٹرسوں کے بالمقابل ہیرو پیش ہو سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ شیام کمار کو بھی اداکاری کی اس شاخ پر چڑھنے کا موقع نہ دیا جاتا۔ مگر بیاں کا سر داس کی خوبیاں اور کمزوریاں خوب سمجھتے ہیں۔ تو افسوس کیوں کہ انھوں نے شیام کمار کو ولین کے کردار کے لئے زیادہ موزوں پایا۔

کاردار کی فلم "دل لگی" میں شیام کمار کو ایسے خاوند کا رول دیا گیا جو کہ دو محبت کرنے والوں کے درمیان دیوار بن کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس کردار میں غصہ اور صبر کی کافی گنجائش تھی۔ اور یقیناً شیام کمار نے اپنی بہتر اداکاری سے دیکھنے والوں کے دل ہلا دئے۔ کاردار کی اگلی فلم "دلاری" میں شیام کمار کو ایک بنجارے کے لباس میں پیش کیا گیا۔ اس مرتبہ وہ ایک حسینہ کا پیچھا کرتا ہے جو کہ اس سے محبت نہیں کرتی۔

کسی بھی ڈرامہ میں بہترین چیز ہے کلائی میکس اور کلائی میکس کے بنانے والے ہیں ہی ولین بھی لوگ۔ کسی ڈرامہ کی کامیابی کے لئے اچھے ہیرو اور ہیروئن کے علاوہ اچھا ولین بھی ضروری ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے ولین اداکاروں میں شیام کمار ایک اچھا خاصہ اضافہ ہے۔

اقوال زریں

سادات لوگ یہ چاہتے ہیں کہ دنیا کے لوگ ایک سطح پر آ جائیں۔ مگر یہ نہیں چاہتے کہ جو ان سے نیچے ہیں۔ وہ ان کے برابر پہنچ جائیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ کچھ لوگ ان سے نیچے ضرور رہیں۔ بس یوں سمجھنا ہوں کہ کچھ لوگ ان سے اونچے بھی نہ رہیں۔

مصیبتیں مصیبتیں نہیں بلکہ وہ ایک امتحان ہے جو شخص اپنا علم و عقل بیچتا ہے وہ گویا اپنی فصل کاٹ کر جلا دیتا ہے

وہ دشمن جو ہماری برائیوں کی اصلاح کرتا ہے وہ عزیز ترین دوست سے بہتر ہے۔

پنڈت پنت کی صاحبزادی کی شادی

نینی تال ۔ ۳۰ مئی ۔ یوپی کے وزیر اعظم پنڈت گوبند بلبھ پنت کی صاحبزادی کماری لکشمی پنت کی شادی کل رات بڑے دھوم دھام سے ہندوستانی ہوائیہ کے ٹیکنیکل انجینئر مسٹر کیلاش چندر جوشی کے ساتھ رچائی گئی۔ مسٹر کیلاش چندر جمادت جوشی کے صاحبزادے ہیں جو اتر پردیش پی ڈبلیو ڈی کے ایک ریٹائرڈ افسر ہیں۔

پاکستانی سکہ کا برابر شرح پر تبادلہ

کلکتہ ۔ ۳۰ مئی ۔ حکومت ہند نے مختلف ضلعوں چھوٹے خزانوں اور کلکتہ کے ریزرو بینک آف انڈیا میں پاکستانی نوٹ اور سکے کی برابر شرح پر تبادلہ کا انتظام کر دیا ہے تاکہ مشرقی بنگال کے تارکین وطن کو آسانی ہو جائے۔ یہ انتظام ۱۶ جون تک جاری رہے گا۔

ہندوستانی بحریہ کی جنگی مشق

ہراول جہاز دہلی ۔ ۳ مئی ۔ ہندوستانی بحریہ اور فضائیہ کی جنگی مشق کا آج دوسرا دن ختم ہو گیا۔ اس مشق میں دشمن کے ایک بیڑے نے ساحلی جہازوں اور علاقوں پر بمباری کی اور رسل و رسائل کو نقصان پہونچایا اس کے جنگ جو ہوائی جہاز نمودار ہوئے۔ جنہوں نے دشمن کے بیڑے پر بم برسائے۔

اس فرضی حملے کے بعد بحریہ کے ۳ جہاز جو دشمن کا بیڑہ بنے ہوئے تھے۔ جنگی طیاروں کے ساتھ ساتھ چلنے لگے۔ پانی میں بحریہ کا بیڑہ جا رہا تھا۔ اور فضا میں جنگی طیارے پرواز کر رہے تھے ان جہازوں میں ہراول جہاز دہلی بھی شامل تھا۔

جنگی مشق کے بعد ایک اور مشق ہوئی جس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ سمندر میں ایک جہاز سے دوسرے جہاز پر توپیں گولہ بارود ایندھن اور ڈاک وغیرہ کس طرح منتقل کی جا سکتی ہے۔ اور ایک جہاز سے دوسرے جہاز تک سلسلہ رسل و رسائل قائم کیا جا سکتا ہے۔

آج رات کو بھی ایک جنگی مشق کی گئی جس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ رات کے وقت تاریکی میں دشمن کے حملہ کا کیوں کر جواب دیا جا سکتا ہے۔ رات کو بحریہ اور فضائیہ کے حملوں کی مشق ہوئی۔ جو کامیاب رہی۔

جان بوجھ کر پٹری ہٹائی گئی

نئی دہلی ۔ ۳ مئی ۔ سرکاری انسپکٹر ریلوے نے پنجاب میل کے اس حادثہ کے متعلق جو ۴ مئی کو جبی دیہہ ریلوے اسٹیشن کے قریب ہوا تھا۔ اپنی رپورٹ وزارت رسل و رسائل کو بھیجدی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ یہ حادثہ بائیں پٹری کو جان بوجھ کر ہٹانے کی وجہ سے ہوا ہے۔

کیپ ٹاؤن ۔ جنوبی افریقہ کے داخلہ نے اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو علیحدگی

موج تبسم

ایک کنجوس ساہوکار نے ایک فقیر کے بہت گڑگڑانے پر ایک اکنی اسے دی۔ اور ساتھ ہی سوال کیا ساہوکار۔ بابا آپ اس رقم کو کیا کریں گے۔

فقیر۔ (سنجیدگی سے) میں یہ معقول رقم یا تو گورنمنٹ کو قرض دوں گا یا کسی بڑے بینک کے حصے خرید لوں گا۔ یا آپ جیسا مشورہ دیں ویسا کروں!"

ایک چھوٹے سے بچے کو اس کی ماں نے مارا وہ ڈر کر چارپائی کے نیچے جا گھسا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کا باپ باہر سے آیا۔ وہ بچے کو باہر نکالنے کے لئے چارپائی کے نیچے جا گھسا۔ تو بچہ ڈرتا ہوا بولا!

عجیب و غریب معلومات

ایک مچھلی میں ۵۰۰۰ پونڈ مالیت کا ریڈیم آ جاتا ہے!

موسم خزاں میں سب سے پہلے اخروٹ کے پتے جھڑتے ہیں۔

دنیا میں ایک اونٹ ہی ایسا جانور ہے جو تیر نہیں سکتا۔

بارہ اونس پانی سے ۲۰۰ فٹ گیس تیار ہوتی ہے۔

ہر ڈھائی سو سال کے بعد دنیا کی آبادی دگنا

دونوں بنگالوں کے درمیان آمد و رفت

کلکتہ ۳۰ مئی۔ پچھلے چوبیس گھنٹہ میں مشرقی بنگال میں سے ۶۲۳۸ ہندو اور ۳۳۸۳ مسلمان مغربی بنگال بذریعہ ریل آئے۔ اور ۵۰۸۹ ہندو ۲۱۵۵ مسلمان مغربی بنگال سے مشرقی بنگال گئے۔

آزاد کشمیر میں چودھری غلام عباس نے نئی حکومت قایم کرلی

لاہور۔ ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ آزاد کشمیر حکومت کے لیڈروں نے اختلاف کی بنا پر ایک نئی حکومت آزاد کشمیر حکومت مرتب کی گئی ہے۔

سردار ابراہیم خان نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ چودھری غلام عباس خان نے ایک نئی آزاد حکومت کا اعلان مری سے کیا ہے۔ انھوں نے نئی حکومت کی تشکیل میں کسی سے مشورہ نہیں لیا۔ اور اپنی مرضی سے کونسل وزراء کو نامزد کر دیا ہے۔

سردار ابراہیم نے کہا ہے کہ میرے اور چودھری غلام عباس خان کے درمیان بعض بنیادی اور اہم مسائل پر ایک عرصے سے اختلاف ہے۔ اس لئے فی الحال میرے سامنے صرف ایک راستہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کی موجودہ پالیسی سے تعاون نہ کروں۔

تبدیلی کی اہمیت

اس موقع پر جب کہ سر اوون ڈکسن پاکستان پہنچنے والے ہیں آزاد کشمیر کی حکومت میں یہ تبدیلی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ پاکستان کے ذمہ دار اس وقت کشمیر کے مقبوضہ علاقہ میں مناسب حالات پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ سردار ابراہیم کو ہٹانے کے بعد چودھری غلام عباس کا مقصد حاصل ہو گیا ہے اور وہ مطمئن ہو گئے ہیں۔ انھوں نے پہلی کابینہ کے وزیر دفاع کرنل علی احمد شاہ کو نئی حکومت کا صدر بنا دیا ہے۔ اور چار دوسرے وزراء بھی اپنے ہی آدمی رکھے ہیں۔

چودھری غلام عباس اور پاکستان کے محکمہ کشمیر کے درمیان بہت دنوں سے رسہ کشی ہو رہی تھی اور وہ چودھری غلام عباس کے ہاتھوں میں اقتدار کو منتقل کرنا پسند کرتا تھا۔ لیکن سر اوون ڈکسن کی آمد کی بنا پر معاملہ اس منزل پر پہونچ گیا۔ اس کا بھی امکان پایا جاتا ہے کہ سردار ابراہیم کو کچھ دنوں کے لئے نظر بند کر دیا جائے تاکہ وہ کوئی مقابل کی حکومت قایم کرنے کی کوشش نہ کر سکیں۔

ہندوستانی اخبار نویسوں کا وفد

مدراس ۳۱ مئی۔ ہندوستان کے ایڈیٹروں کی کانفرنس کے صدر مسٹر سری نواسن نے اعلان کیا ہے جون کے شروع میں ہندوستانی اخبار نویسوں کا وفد مغربی پنجاب جائے گا جس میں شرکت کے لئے لالہ دیش بندھو گپتا۔ مسٹر بے ان ساہنی۔ مسٹر بی شیوراؤ۔ مسٹر فروز گاندھی انصاری مسٹر اے ڈی منی۔ مسٹر نرمل گھوش اور مسٹر سی بھٹا چارجی کو دعوت دی گئی ہے۔

مغربی پاکستان کے دورے کے بعد وفد مشرقی پاکستان بھی جائے گا۔

مسٹر سری نواسن نے کہا کہ ہندوستانی اور پاکستانی ایڈیٹروں کی مشترکہ کانفرنس نے خیر اندیشی کی جو فضا پیدا کی تھی۔ اس کے نتائج بہت خوشگوار ہوئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ روز بروز اس کے اچھے نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔

۷۵ ہزار جوٹ کی گانٹھیں

کلکتہ ۳۱ مئی۔ جب سے کراچی میں ہند و پاکستان کے درمیان عارضی تجارت کے سمجھوتے پر دستخط ہوئے ہیں پاکستانی جوٹ کی ۷۵ ہزار گانٹھیں انڈین یونین جوٹ ملز ایسوسی ایشن کو پہونچ چکی ہیں۔

یوپی میں عام انتخابات

لکھنؤ۔ ۳۱ مئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۵۲ء کے موسم بہار میں جو عام انتخابات ہونے والے ہیں ان کی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں اور صوبہ کے لئے ایک الکشن افسر کے تقرر کا بھی جلد ہی اعلان کیا جانے والا ہے۔ یکم جنوری ۱۹۴۹ء تک جو اشخاص ووٹ دینے کے مجاز تھے۔ ان کی ایک فہرست مرتب ہو چکی ہے۔ رائے دہندوں کی فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ یوپی کے باون اضلاع میں سے ۔۔۔ ضلعوں میں تین کروڑ سے زیادہ باشندوں کو پہلے ہی سے حق رائے دہی حاصل ہے۔ رائے دہندوں کی تعداد میں مردوں کا تناسب ۔۔ فیصدی ہے۔

کان پور میونسپلٹی!

فہرست محصول

نوٹس

مطلع کیا جاتا ہے کہ کان پور میونسپل بورڈ موجودہ ٹرمنل ٹیکس شیڈول کے بجائے جو گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ۴۰۹۹/۱۱-۲۵۷ ای مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۲۲ء کے ساتھ چھپا تھا۔ مندرجہ ذیل محصول لگانا چاہتا ہے۔ اور ان اشخاص کی اطلاع کے لیے جن پر اس کا اثر پڑ سکتا ہے محصول کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ ذیل میں دستخط کرنے والے کو مجوزہ شیڈول کے محصول کے متعلق اگر کوئی صلاح یا اعتراض تاریخ اشاعت کے ایک مہینہ کے اندر وصول ہوا تو بورڈ اس پر غور کرے گا۔

دستخط: **محمد حبیب اللہ**

ایگزیکٹیو افسر میونسپل بورڈ کان پور

محصول کی فہرست

ٹیکس کا بیان

میونسپل حدود کے اندر ریل، نہر یا ہوا کے ذریعہ درآمد کئے ہوئے سامان کے "صرف درآمد" کی سرخی کے تحت میں مندرجہ ذیل نرخ سے محصول لگایا جائے گا۔

۳ پائی فی من

سیریل نمبر	اشیا کے نام	صرف درآمد پر مجوزہ نرخ
۱	چھال کٹی ہوئی یا گٹھا بندھا ہوا۔	۳ پائی
۲	جلانے کی لکڑی	۳ پائی
۳	اُپلے یا کنڈے	۳ پائی
۴	کوئلہ	۳ پائی
۵	بانس کے ٹکڑے یا کھپاچ	۳ پائی
۶	کھرد یا جھنو	۳ پائی
۷	مٹی کی اینٹیں	۳ پائی
۸	مٹی کے ٹائل، نریا، کھپرا اور چھت کے ٹائل	۳ پائی
۹	کنکر۔ پتھر۔ بالو۔	۳ پائی
۱۰	چونا، کنکریلا چونا، گیرو۔ مرج۔ ریڈ کسائڈ اور ہرمچی	۳ پائی
۱۱	سرخی	۳ پائی
۱۲	کھریا۔ ملتانی مٹی جپسم (GYPSUM)	۳ پائی
۱۳	بھوسا۔ چونی۔ کروی اور تمام قسموں کا مویشیوں کا چارہ	۳ پائی
۱۴	چوکر	۳ پائی
۱۵	پام کی پتیاں	۳ پائی
۱۶	آبو	۳ پائی
۱۷	ریح	۳ پائی
۱۸	کھلی یا نیل کے پھوک	۳ پائی

۶ پائی فی من

سیریل نمبر	اشیا کے نام	صرف درآمد پر مجوزہ نرخ
۱۹	تیھر	۶ پائی
۲۰	مہوا	۶ پائی
۲۱	بانس۔ سیٹھا۔ نرکل	۶ پائی
۲۲	پرانے اور خالی پیک کرنے کی چیزیں۔ جھابے۔ پیپے جھنپے۔ قرابے۔ ٹین۔ بوتلیں۔ ڈانڈ۔ پیپے۔ ڈھول	۶ پائی
۲۳	معمولی بیت	۶ پائی
۲۴	دالیں	۶ پائی
۲۵	سوائے جوٹ کی چٹائیوں کے ہر قسم کی چٹائیاں	۶ پائی
۲۶	چاول یا دھان	۶ پائی

ایک آنہ فی من

سیریل نمبر	اشیا کے نام	صرف درآمد پر مجوزہ نرخ
۲۷	مونگ پھلی کی گری۔	ایک آنہ
۲۸	پتھر کا کوئلہ۔ بجھا ہوا پتھر کا کوئلہ۔ لکڑی کا کوئلہ۔ اور پٹینٹ (PATENT) جلانے کی لکڑی	ایک آنہ
۲۹	شیرہ اور راب	ایک آنہ
۳۰	دوسرے غلے	ایک آنہ
۳۱	ہر قسم کے جھینگڑے	ایک آنہ
۳۲	ہر قسم کے تلہن	ایک آنہ
۳۳	اسٹون سٹ (STONE-SETS)	ایک آنہ
۳۴	ڈانڈ۔ سوپ اسٹون (SOAPSTONE) اور دہائیں	ایک آنہ
۳۵	جوٹ جس میں کچا جوٹ۔ جوٹ کا ریشہ اور تیار کیا ہوا جوٹ بھی شامل ہے۔	ایک آنہ
۳۶	تازے پھل سوائے ان کے جن پر زیادہ محصول لیا جاتا ہو۔	ایک آنہ
۳۷	مٹی کا سامان	ایک آنہ
۳۸	مونگ پھلی کا تیل (درجہ دینے کے بعد)	ایک آنہ
۳۹	ہر قسم کی ترکاریاں اور کھانے والی جڑیں	ایک آنہ

ایک آنہ ۶ پائی فی من

سیریل نمبر	اشیا کے نام	صرف درآمد پر مجوزہ نرخ
۴۰	گڑ اور راب	ایک آنہ ۶ پائی
۴۱	سفید اُدھٹی ہوئی روئی	ایک آنہ ۶ پائی
۴۲	پٹسن اور اسکی مختلف قسمیں اور سوبخ	ایک آنہ ۶ پائی
۴۳	منرل آئلس (MINERAL OILS) سوائے ان کے جن کو امپیریل ٹیرف شیڈول میں پٹرول نمبر ۳۳ کی فہرست میں دکھایا گیا ہے۔ گھان کے تیل (BATCHING OIL) ڈیزل آئیل (DESIEL OIL) اور انجن آئیل (ENGIME OIL)	ایک آنہ ۶ پائی
۴۴	روشنی کرنے والے تیل	ایک آنہ ۶ پائی
۴۵	ردی کاغذ	ایک آنہ ۶ پائی
۴۶	کیمیاوی چیزیں جن پر ذیل کا دوسرے درجہ کا محصول لگتا ہے:۔ اُجلا کرنے والا پاوڈر۔ اپسام سالٹ (EPSOM SALT) چینی مٹی چونے کی ترشی۔ سوڈے کی ترشی۔ گندھک دھونے والا سوڈا۔ الومیسوفیرک (ALUMIES O FERRICK) شورہ۔ کاسٹک سوڈا۔ بورک ایسڈ۔ بورکس	ایک آنہ ۶ پائی
۴۷	کلف یا مانڑی	ایک آنہ ۶ پائی
۴۸	پکی اینٹیں	ایک آنہ ۶ پائی
۴۹	جھاڑو اور ٹکنس (TUKNIS)	ایک آنہ ۶ پائی
۵۰	ردی سوت۔ ردی روئی اور ہر قسم کی کپڑے کی چھانٹن	ایک آنہ ۶ پائی
۵۱	عمارتی لکڑی جس میں بھرا۔ جنب لکڑی کی ریلوے سلیپرس بلیاں اور ہر قسم کی لکڑی جس کی لمبائی ۳ فٹ اور موٹائی ۲½ فٹ ہو شامل ہے۔	ایک آنہ ۶ پائی
۵۲	گیہوں اور چاول	ایک آنہ ۶ پائی
۵۳	رنگنے اور پکانے میں استعمال ہونے والا ست	ایک آنہ ۶ پائی

دو آنہ فی من

سیریل نمبر	اشیا کے نام	صرف درآمد پر مجوزہ نرخ
۵۴	چھلکے دار مونگ پھلی	۲ آنہ فی من
۵۵	لوہا اور فولاد۔ جس میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل ہیں۔ لوہے کے چولھے۔ اینگل۔ انلس (ANNILS) کلہاڑیاں لوہا یا فولاد کی پتیاں۔ چھڑیں۔ دھنیاں۔ بیرنگ پلیٹس (BEARING PLATES) دھرمٹ کا سانچہ (BEATER'S CAST) گول کرسیاں (BALL CHAIRS) جنجیاں۔ دیوال گیر۔ ڈاٹ۔ ڈھکن (CAPS) غیر زیبائشی ڈھلی ہوئی چیزیں۔ نالیاں۔ حوض۔ کھمبے۔ سانچے۔ پرنالی دار چادریں۔ کراسنگس (CROSSINGS) دروازے ڈسٹ بنس (DUSTBINS) کھنچی ہوئی دہات (EXPANDED METAL) باندھنے کی چیزیں۔ فائر بارس (FIREBARS) چپٹا لوہا جیبس (GIBS) پھاٹک۔ فورگاس (FORGAS) گملے۔ کڑیاں پرنالے۔ ہتھوڑے۔ کھونٹیاں۔ ایڑیاں۔ قبضے۔ چھلے۔ نعلیں ہائیڈرینیس (HYDRENYS) جیسٹس (JAISTS) کڑاہیاں بیمائشیں۔ مونٹارس اور پوسٹلس (MONTARS & POSTLES) کیلیں۔ نٹ (NUT) پیالے (PANS) ریلوے کے علاوہ دوسرے مستقل راستوں کا سامان۔ گراریاں۔ دہات کا ڈلا۔ پائپ۔ پلیٹیں۔ برتن۔ غیر زیبائشی کٹہرے۔ پٹریاں۔ ریبٹ (RIWETS) گیلوانائزڈ (GALVANISED) سڑک اور چھت کا سامان بیچ چادریں۔ جوتے کے ٹھوکر اور ایڑیاں۔ اسٹوپرس (STUPORS) پھوڑے۔ چمچے۔ اسپرنگ (SPRING) گونیا (SQUARE) چھوٹی کیلیں۔ ڈھال۔ ٹین۔ توا۔ تھرو (THROUGH) واشر (WASHER) باٹ۔ پہیئے۔ کٹہروں کی زنجیریں اور پہیئے۔ شراب کے صندوق۔ تار۔ چہار دیواری کے تار۔ تار کے بنڈل۔ تار کی جالی۔ پیپے۔ چھلنی۔ لوہے کے خول۔	۲ آنہ فی من
۵۶	ہر قسم کا جوٹ کا سامان	۲ آنہ فی من
۵۷	سنگ مرمر جس میں تیھو گریفک پتھر سنگ موسیٰ رستی سمبادا وغیرہ طرح کی چیزیں۔ سنگ مرمر کے ٹکڑے اور سنگ مرمر کی بنی ہوئی چیزیں شامل ہیں۔	۲ آنہ فی من
۵۸	دیسی تمباکو	۲ آنہ فی من
۵۹	ڈینیچرڈ نمک (DENATURED SALT) کھاری نمک بگلا (BITTERN) اور صنعتی نمک	۲ آنہ فی من
۶۰	لموجی اور آٹا۔ میدہ۔ رواء۔ خشک کیا ہوا سنگھاڑا۔ اور اسکا تیار کیا ہوا دوسرا سامان۔	۲ آنہ فی من
۶۱	ہائیڈ فلیشنگ (HIDE FLASHING) ہائیڈ شیونگس (HIDE SHAVINGS) ڈرائی فلیشنگ (DRY FLASHING) ردی چمڑا اور بوسینوز (BOSINEWS)	۲ آنہ فی روپیہ
۶۲	ہرّہ	۲ آنہ فی روپیہ
۶۳	ڈلی	۲ آنہ فی روپیہ

سیریل نمبر	اشیا کے نام	صرف درآمد پر مجوزہ نرخ
۶۴	ارتی یا ارتی کا برادہ	۲ آنہ فی من
۶۵	سیمنٹ اسبسٹو (ASBASTO) کی چادریں۔ ہیوم پائپ سیمنٹ ٹائل اسبسٹو (ASBASTO) کی پرنالی دار اور دوسری چادریں۔ اسبسٹو کا پاؤڈر اور سیمنٹ کی بنی ہوئی تمام چیزیں۔	۲ آنہ فی من
۶۶	کھوڑی	۲ آنہ فی من
۶۷	بنیل کے بیج	۲ آنہ فی من
۶۸	سجی مٹی اور کھری	۲ آنہ فی من
۶۹	سریش	۲ آنہ فی من
۷۰	آنت۔ ددہ (GUT)	۲ آنہ فی من
۷۱	خون	۲ آنہ فی من
۷۲	کوتو	۲ آنہ فی من
۷۳	کسن	۲ آنہ فی من
۷۴	تازہ ناریل۔ آم چور۔ کھٹائی	۲ آنہ فی من
۷۵	کیمیائی انٹیں	۲ آنہ فی من
	۲ آنہ ۶ پائی فی من	
۷۶	ہری چیلیز (CHILLIES)	۲ آنہ ۶ پائی فی من
۷۷	کول تار۔ دامر۔ اور اسفلٹ (ASPHALT)	۲ آنہ ۶ پائی فی من
۷۸	انار۔ سیب۔ انگور۔ اناس۔ مسمی۔ ناگا۔ سردا۔ بہی اور کیلا	۲ آنہ ۶ پائی فی من
۷۹	سوائے مصری اور کھنڈسری کے ہر قسم کی شکر	۲ آنہ ۶ پائی فی من
	۳ آنہ فی من	
۸۰	انڈے۔ چڑیاں۔ شکار کی چڑیاں اور ہر قسم کا گوشت	۳ آنہ فی من
۸۱	بیڑی	۳ آنہ فی من
۸۲	مچھلی	۳ آنہ فی من
۸۳	چھوہارا۔ خشک کھجور۔ اور ناریل	۳ آنہ فی من
۸۴	کھالیں اور فردیں	۳ آنہ فی من
۸۵	مونگ پھلی کا تیل	۳ آنہ فی من
۸۶	گھی اور مکھن	۳ آنہ فی من
	۴ آنہ فی من	
۸۷	لاکھ۔ اسٹک لاکھ (STICLAC) لاکھ کی گرد اور اسکا بنا ہوا دوسرا ردی سامان۔	۴ آنہ فی من
۸۸	لکڑی اور رنگ دینے والے خشک پھول	۴ آنہ فی من
۸۹	بڑھئی کے کام کی لکڑی	۴ آنہ فی من
۹۰	دیسی دوائیاں اور مصالح (کرانہ) سوائے ان مصالحوں کے جن پر اونچے نرخ پر ٹیکس لگے۔	۴ آنہ فی من
۹۱	پان	۴ آنہ فی من
۹۲	سب دھاتیں (دبی ہوئی) سوائے لوہا اور المونیم کے	۴ آنہ فی من
۹۳	چھپائی کے ٹائپ	۴ آنہ فی من
۹۴	وجیٹیبل آئل	۴ آنہ فی من
۹۵	جانوروں کی چربی	۴ آنہ فی من
۹۶	عمدہ قسم کا لوہا اور فولاد جنمیں مندرجہ ذیل چیزیں شامل ہیں۔ ڈھلی ہوئی چیزیں (زیبائشی) زنجیریں۔ گراریاں۔ چھلنی کرنے والے تار اور ان کے فریم۔ ریل کی پٹریاں۔ آرے۔ فولاد کا برادہ۔ گھومنے والی مشینیں۔ تار کی جالی۔ اسکیل۔ اوزار۔ لوہے کے پائپ حوض۔ چھوٹی کیلیں۔ لانڈری (LOUNDRY) کھنچی ہوئی دھاتیں۔ پکانے کے برتن۔ دروازے۔ پھاٹک۔ لمبی زنجیریں۔ کھونٹیاں۔ تیغے۔ بجلی کے کھمبے۔ لنگر۔ مضبوط تار (CABLE) ٹرمینل بکس (TERMINAL BOX) اور لوہے کی دوسری ڈھلی چیزیں۔ (نہ زیبائشی اور نہ ذٹ کی ہوئی) ٹائر۔ کھڑکیوں کے ڈھانچے کا فرنیچر۔ چپنیاں (TIPPLERS) نلکی بنانے کا سامان لوہے اور فولاد کی الماریاں۔ والو (valve) بجری پلاس۔ پیچ۔ رولر (ROLLER) چمنی۔ ریجنگ (RIDGINGS) (زیبائشی اور غیر زیبائشی) اسکریو جیکس (SCREWGACKS) کواڑ۔ سروتا۔ بھاری لوہے کے ڈنڈے اور سیڑھیاں۔	۴ آنہ فی من
	۵ آنہ فی من	
۹۷	سوتی تاگا۔ سوت اور کپاس ملا ہوا سوت	۵ آنہ فی من
۹۸	کیمیاوی چیزیں جن پر ریلوے کا درجہ ۴ کا محصول لگتا ہے جیسے نیفتائل۔ سلفیٹ آف آئرن۔ سوڈا بائی کاربورک۔ نوسادر نیسادر۔ سوڈیم سلفیٹ۔ سلفائیڈ۔ ہائپو سلفیٹ آف سوڈا۔ زنک کلورائڈ۔ ترکی کا لال تیل	۵ آنہ فی من
۹۹	کیمیاوی چیزیں جن پر ریلوے کا درجہ ۶ کا محصول لگتا ہے۔ تارپین کا تیل۔ اسپلٹ۔ بلیچنگ۔ کاربائیڈ آف کلشیم	۵ آنہ فی من
۱۰۰	کاغذ کی کتابیں۔ اسٹیشنری۔ کارڈ بورڈ اسٹرا بورڈ (STRAW BOARD)	۵ آنہ فی من
۱۰۱	لکڑی کا فرنیچر اور سوائے لکڑی کے کھلونوں کے لکڑی کا بنایا ہوا تمام سامان	۵ آنہ فی من
۱۰۲	خانہ داری کا سامان	۵ آنہ فی من
۱۰۳	شیشہ۔ شیشہ کا سامان۔ چینی مٹی۔ چینی مٹی کا سامان اور کراکری	۵ آنہ فی من
۱۰۴	چمڑا (معمولی دیسی)	۵ آنہ فی من
۱۰۸	ٹین۔ پیتل۔ تانبہ۔ کانسہ اور ہر قسم کی دھاتوں کا سامان سوائے بنے ہوئے لوہے اور المونیم کے سامان کے	۵ آنہ فی من
	۶ آنہ فی من	
۱۰۹	وہ تمام چیزیں جن کا کہیں اور ذکر نہیں ہے۔	۶ آنہ فی من
۱۱۰	ربڑ کے ٹائر، ربڑ شو، کریپ شو، اور سوائے کھلونوں کے ربڑ کا ہر دوسرا سامان	۶ آنہ فی من
۱۱۱	بنولا نکلا ہوا کپاس	۶ آنہ فی من
۱۱۲	مل اسٹور۔ جالی بننے کی سلائی۔ شٹنگس (SHUTTINGS) کاٹن ہیلڈس (COTTON HEALDS)۔ جی آئی پائپس (G.I. PIPES) اور جی آئی ایمری وہیلس (G.I. AEMERY WHEELS) ایمری کلاتھ (EMERYCLOTH) پائپ فٹنگس (PIPE FITTINGS) ہر قسم کی پیٹیاں بننے کا سامان۔ مشینری کے حصے۔ جلد سازی کا کپڑا۔ آئل کلاتھ (OILCLOTH) ایمپائر کلاتھ (EMPIRECLOTH)	۶ آنہ فی من
۱۱۳	اون اور اونی تاگا۔	۶ آنہ فی من
۱۱۴	بجلی کا سامان اور اوزار	۶ آنہ فی من
۱۱۵	کینوس۔ برساتیاں۔ ہر قسم کے تارپیٹ	۶ آنہ فی من
۱۱۶	ہر قسم اور ہر سائز کے سوتی کپڑے کے ٹکڑے	۶ آنہ فی من
۱۱۷	خیمے۔ سوت کی رسیاں۔ بان۔ نواڑ اور پٹے کا کپڑا	۶ آنہ فی من
۱۱۸	سرکس اور تھیٹر کمپنیوں کا سامان	۶ آنہ فی من
۱۱۹	چمڑا۔	۶ آنہ فی من
	۷ آنہ فی من	
۱۲۰	المونیم کا سامان اور المونیم	۷ آنہ فی من
۱۲۱	ریڈیو کو چھوڑ کر گانے کے تمام آلے	۷ آنہ فی من
۱۲۲	ڈائی۔ کلر۔ پینٹس (رنگ) گلال۔ سفیدہ۔ ایبل (ABIL) اور دھات کی پالش	۷ آنہ فی من
۱۲۳	درآمد کی ہوئی دوائیں	۷ آنہ فی من
	۸ آنہ فی من	
۱۲۴	اونی سامان، اونی ٹکڑے	۸ آنہ فی من
۱۲۵	چمڑے کا سامان۔	۸ آنہ فی من
۱۲۶	خوشبویات اور ضروری تیل	۸ آنہ فی من
۱۲۷	ہر قسم کی ہوزری (سوتی۔ اونی اور ریشمی)	۸ آنہ فی من
۱۲۸	کیمیاوی چیزیں جن پر ریلوے کا درجہ ۸ کا محصول لگتا ہے۔ گندھک کا تیزاب۔ پلاسٹک اور کھلونوں کو چھوڑ کر ہر قسم کا سیلولائیڈ کا سامان	۸ فی من
	۱۰ آنہ فی من	
۱۲۹	جوتے کا سامان۔ جوتے کی ایڑیاں۔ بوٹ کے فیتے۔ چمڑے کے فیتے سوراخ (EYELETS)	۱۰ آنہ فی من
۱۳۰	جما ہوا دودھ۔ دودھ کا سفوف کیسن (CASIN) چٹنی بتل کے اسٹور۔ یوروپین مٹھائیاں، اچار، مربے، عرقیات۔ اور سرکہ	۱۰ آنہ فی من
	۱۲ آنہ فی من	
۱۳۱	خشک پھل اور مصالحے۔ بادام۔ چلغوزے۔ چرونجی۔ منقا۔ کشمش۔ کاجو۔ اخروٹ۔ پستہ۔ خوبانی۔ مکھانا۔ لاوا۔ جیپھل۔ جوتری۔ مرچ۔ لونگ۔ اسافوٹیڈا (ASSAFOETEDA) زعفران۔ کچ (CUTCH) کارڈیم (CARDIMUM) اور کافور	۱۲ آنہ فی من
	ایک روپیہ فی من	
۱۳۲	موٹر کار۔ بس۔ ٹرکیں۔ لاریاں۔ موٹر سائیکل۔ موٹر رکشا۔ سائیکل۔ ٹرائی سائیکل۔ رکشا اور ان کے لوازمات	ایک روپیہ فی من
۱۳۳	گاڑیاں۔ یکے۔ تانگے۔ اور ان کے لوازمات	ایک روپیہ فی من
۱۳۴	ٹائپ رائٹر۔ سینے کی مشین۔ اور ان کے لوازمات	ایک روپیہ فی من
۱۳۵	قلعی کئے ہوئے فریم	ایک روپیہ فی من
۱۳۶	صندل کی لکڑی۔ اور صندل کا برادہ	ایک روپیہ فی من
۱۳۷	کھیل کود کے سامان	ایک روپیہ فی من
	ایک روپیہ ۴ آنہ فی من	
۱۳۸	ویجیٹیبل آئل۔ بناسپتی گھی۔ جما ہوا تیل۔ صاف کیا ہوا ہائیڈروجن داخل کیا ہوا تیل	ایک روپیہ ۴ آنہ فی من
۱۳۹	عورتوں کی سر کی پوشاکیں۔ بزازہ کا سامان۔ گوٹا کناری۔ لیس چھری۔ چاقو۔ ہر قسم کے کھلونے۔ فینسی گڈس (FANCYGOODS)	ایک روپیہ ۴ فی من
۱۴۰	بساطخانہ کا سامان۔ بوٹ پالش۔ بٹن۔ ٹہلنے کی چھڑیاں۔ بیت تاش اور بٹوے	ایک روپیہ ۴ آنہ فی من
۱۴۱	ہر قسم کے برش	ایک روپیہ ۴ فی من
۱۴۲	سگار سگرٹ۔ (بیڑی کو چھوڑ کر) اور درآمد کی ہوئی تمباکو	ایک روپیہ ۴ فی من
۱۴۳	سائنٹفک آلات اور سرجری کے اوزار	ایک روپیہ ۴ فی من
۱۴۴	فوٹوگرافی کے آلات اور سامان۔ سینما فلم۔ کیمرے۔ تصویریں اور کلنڈر	ایک روپیہ ۴ فی من
۱۴۵	ریڈیو اور اس کے لوازمات	ایک روپیہ ۴ آنہ فی من
۱۴۶	ہاتھی دانت اور اسکی بنی ہوئی چیزیں۔	ایک روپیہ ۴ فی من

یوپی کیلئے چار لاکھ ٹن بینی سلین

لکھنؤ ۔ ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے حکومت ہند سے درخواست کی ہے کہ مرکزی حکومت کو جو بندرہ ٹن بینی سلین ملی ہے اس میں سے چار ٹن بینی سلین اتر پردیش کو دی جائے۔

متھائی نہرو پالیسی میں اختلاف

نئی دہلی ۳۱ مئی۔ حکومت ہند کے وزیر مالیات ڈاکٹر جان متھائی نے اپنے عہدے سے مستعفی ہونے سے چند گھنٹے پہلے اخباری نمایندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ مرکزی کابینہ سے ان کا استعفیٰ اس لئے ضروری ہے کہ پالیسی کے بعض بنیادی اصولوں کے متعلق ان میں اور وزیر اعظم نہرو میں اختلاف رائے پیدا ہوگیا تھا۔

کیا جنتا پارٹی توڑ دیجائیگی

لکھنؤ ۳۱ مئی۔ یوپی اسمبلی کا اجلاس التواء دن کے تعطیل کے بعد کل سے پھر شروع ہو رہا ہے۔

جنتا پارٹی اور حزب مخالف کے لیڈر مسٹر ظہیر الحسن لاری کے پاکستان جانے کے بعد یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ ڈیموکریٹک پارٹی جنتا پارٹی کے اراکین سے کہے گی کہ وہ اپنی پارٹی کو توڑ دیں۔ امید ہے کہ یہ تحریک کامیاب رہے گی۔

اگر جنتا پارٹی ڈیموکریٹک میں ضم ہوگئی تو اس پارٹی میں اراکین کی تعداد تیس ہو جائے گی۔ اسمبلی کے باغی کانگریسی اراکین جنھوں نے گو اب تک باقاعدہ حزب مخالف ترتیب نہیں دی ہے مگر ان کی تعداد ۲۱ اراکین پر مشتمل ہے۔

یوپی مومن کانفرنس کے نئے صدر

الہ آباد ۔ ۳۱ مئی۔ یوپی مومن کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے الہ آباد کے ایڈوکیٹ مسٹر نظام الدین کو مومن کانفرنس کے صدر کی حیثیت سے منتخب کیا ہے۔

کشمیر کا حل دنیا کیلئے ضروری

نئی دہلی ۳۰ مئی۔ کشمیر کے ثالث سر اودن ڈکسن نے آج بیان تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے موجودہ قیام میں جتنا وقت میں نے گذارا ہے۔ مجھے اس کا شدید احساس رہا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کا حل صرف اس برِ کلک کے عوام ہی کے لئے ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر شخص کے لئے قطعی طور پر ضروری ہے۔

انھوں نے کہا کہ ایک جج ہونے کے معنی یہی ہیں کہ فریقین ان تنازعی نظریات کا فیصلہ کرتا رہے۔ اور انسانوں میں رائے کے اختلاف سے زیادہ کوئی چیز عام بھی نہیں ہے۔ اس عام اختلاف کو حل کرنے کی ہی ضرورت ہے۔

سر اودن نے کہا دونوں ممالک نے اپنے تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے لئے مجھے مقرر کرکے عزت بخشی ہے میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ مجھے اپنی ذمہ داری اور ساتھ ہی مشکلات کا شدید احساس ہے۔ میں نے اپنے موجودہ قیام میں جتنا وقت گذارا ہے مجھے اس کا شدید احساس رہا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کا حل صرف اس ملک کے عوام کے لئے نہیں بلکہ دنیا کے ہر شخص کے لئے قطعی طور پر ضروری ہے۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اس کو حل کرنے میں اپنی امکانی طاقت صرف کردوں گا لیکن آخر میں سب کے سمجھوتے سے یہ مسئلہ حل ہوگا۔

سر اودن ڈکسن نے یہ تقریر خارجی رابطہ سوسائٹی کی ایک پارٹی میں کی۔ جو ان کے اعزاز میں دی گئی تھی۔

مولانا آزاد کا اسلامی ممالک میں دورہ

نئی دہلی ۳۰ مئی۔ حکومت ہند کے وزیر تعلیم مولانا ابو الکلام آزاد اس موسم گرما میں مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک کا دورہ کریں گے۔ ان کے اس دورے کا مقصد ہندوستان اور اسلامی ممالک کے درمیان ثقافتی تعلقات کو استوار کرنا ہے۔

پربھاؤ کمیٹی کا وفد

نئی دہلی ۲۹ مئی۔ مرکزی پربھاؤ کمیٹی کے زیر اہتمام ایک خیر سگالی وفد ۴ جون ۱۹۵۰ء کو واگھا سرحد پار کرکے دس بجے دن کو پاکستان پہونچے گا۔

یہ وفد ذیل کے ۲۰ اشخاص پر مشتمل ہے۔

پنڈت سندرلال۔ قاضی سید کریم الدین ایم ایل اے لالہ بھیم سین سچر سابق وزیر اعظم مشرقی پنجاب بچن سنگھ ایم ایل اے ٹھاکر زنبیر سنگھ ایم ایل اے۔ سچن سنگھ ایم ایل اے۔ سید محمد احمد کاظمی ممبر پارلیمنٹ مولانا حفظ الرحمن ممبر پارلیمنٹ۔ مولانا حبیب الرحمن۔ موہن سنگھ سوہنی ممبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی منیجنگ ڈائرکٹر روزنامہ بندے ماترم محمد عبد الغنی جنرل سکریٹری۔ رام پیارے لال جنرل سکریٹری ڈاکٹر گنگا سنگھ ... کوار ناتھ سہگل ڈاکٹر ستیہ پال ... انرئبل ڈاکٹر سید محمود چودھری لیسین خان ایڈوکیٹ۔ سید جعفر امام ایم ایل اے۔ حافظ اشفاق احمد۔ پاکستان میں وفد کا پروگرام یہ ہوگا۔

لاہور ۴ جون سے ۶ جون تک۔ پنڈی راولپنڈی لائل پور ۷ سے ۹ جون تک۔ ملتان بہاولپور وغیرہ ۱۰ سے ۱۱ جون تک۔ کراچی ۱۲ سے ۱۴ جون تک۔ حیدرآباد کوئٹہ وغیرہ ۱۵ سے ۱۶ جون تک کراچی ۱۷ جون۔

نئے وزراء کا حلف

نئی دہلی ۲۹ مئی۔ آج صبح کو مرکزی حکومت کے تین نئے وزراء مسٹر سری پرکاش مسٹر سی ڈی دیش مکھ اور مسٹر اے پی جین کو صدر جمہوریہ ہندوستان نے گورنمنٹ ہاؤس میں وزرات کے عہدوں کا حلف دیا۔

روس کے خلاف لنکا کا احتجاج

نئی دہلی ۲۹ مئی۔ یہاں کے سفارتی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت لنکا نے روس سے ایک مضمون اور کارٹون کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ جو ۱۴ جنوری کو روسی اخبار ازوسیٹا میں شائع ہوا تھا۔

حکومت لنکا نے کہا ہے کہ مضمون وکارٹون لنکا کے بودھ لوگوں کے لئے تکلیف دہ ہے۔

آب پاشی بین الاقوامی کمیشن

نئی دہلی ۲۹ مئی۔ آبپاشی اور نہروں سے متعلق جو بین

اقوامی کمیشن بنایا گیا ہے اس کی مجلس عاملہ کا پہلا اجلاس ۲۴ اور ۲۵ جون کو شملہ میں ہوگا۔ اس جلسہ میں کمیشن کے پروگرام اور دستور کی تشکیل کی جائے گی۔ یہ کمیشن حکومت ہند نے ایما پر بنایا گیا ہے۔ اس کا صدر دفتر ہندوستان میں ہوگا۔

جن ملکوں کو کمیشن میں شرکت کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ ان میں پاکستان۔ کناڈا۔ مصر۔ برازیل ٹرکی نیوزی لینڈ۔ ہنڈلینڈ۔ سوئزرلینڈ۔ سیام لنکا۔ یوگوسلاویہ اور انڈونیشیا کمیشن کے پہلے سے ممبر ہیں۔

جن ملکوں کو کمیشن میں شرکت کرنے یا مشاہد بھیجنے کی دعوت دی گئی ہے۔ ان میں امریکہ روس آسٹریلیا۔ برما۔ فلپائن جاپان اور دوسرے ایشیائی دیوربی ممالک شامل ہیں۔

— ... —

جہازی بیڑوں کی مشق

ہراول جہاز دہلی سے ۲۹ مئی۔ آج صبح سے ہندوستانی بحریہ اور فضائیہ کے درمیان جنگی مشق شروع ہوگئی۔ یہ مشق برہند کے چار سو میل لمبے ساحلی علاقہ میں بمبئی سے کوچین تک ہورہی ہے۔

پہلے ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ جہاز دہلی پر۔ فوراً اس کی خبر آئی اور تیاری کے لئے بگل بجا دئے گئے۔ چند منٹ میں بمباروں کا حملہ شروع ہوگیا۔ بحری جہاز اور ساتھی تباہ کن جہازوں نے اپنی توپیں بمباروں کی طرف پھیر دیں۔ اور ان کو کامیابی کے ساتھ شکست دیدی

دہلی جہاز پر ہندوستانی بحریہ کے کمانڈر مسٹر ایڈورڈ پیری اور فضائیہ کے کمانڈر آیو جیپ بھی موجود تھے۔

ان چیزوں کی فہرست جنکو یوپی گورنمنٹ نے میونسپل ایکٹ کی دفعہ ۱۵۷ کے ماتحت وقتاً فوقتاً مستثنیٰ کر دیا ہے۔

مستثنیٰ کی ہوئی چیزوں کی فہرست کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ریل کے ذریعہ ۱۵ سیر سے کم علیحدہ علیحدہ بھیجی ہوئی چیزیں۔
۲۔ ڈاک خانہ سے درآمد کئے ہوئے تمام پارسل۔
۳۔ ریلوے مسافروں کا بک کیا ہوا ذاتی سامان۔ یا وہ سامان جسکو پسنجر ٹرین پر بغیر کسی مزید محصول کے لے جایا جائے۔ تبادلہ ہونے پر گورنمنٹ اور ریلوے سروس والوں کی خانہ داری کا سامان اور میونسپل حدود کے اندر آکر قانونی طور پر بسنے والوں کا ۲۰ من تک خانہ داری کا سامان
۴۔ گورنمنٹ کا تمام سامان یا وہ تمام سامان جو گورنمنٹ کی طرف سے درآمد کیا گیا ہو۔
۵۔ ریلوے کے اسٹور اور سامان جن کی ریل کی پٹریوں کے بنانے قائم رکھنے یا ان ہی پر کام کرنے کے لئے ضرورت پڑتی ہے۔ اور جو ریلوے کی زمین کے حدود کے باہر نہیں ہٹائے جاتے ہیں لیکن ان میں وہ اسٹور شامل نہیں ہیں جن کو میونسپل حدود کے اندر ریلوے کے ملازمین کے خرچ اور خریداری کے لئے درآمد کیا جاتا ہے اور نہ وہ اسٹور شامل ہیں جن کو ریلوے کو آپریٹیو اسٹور دیتی ممبروں کے ہاتھ بیچنے کے لئے اسٹاک کرتے ہیں۔
۶۔ گٹھی بندھے ہوئے اخبارات۔
۷۔ سونا۔ چاندی۔ بینک نوٹ۔ سکے۔ قیمتی پتھر۔ اور جواہرات۔ سونا چاندی خواہ وہ کسی شکل میں ہو۔
۸۔ ہتھیار اور بارود جس میں تمام بندوقیں۔ رائفل پستول۔ ریوالور۔ تلواریں۔ خنجر۔ کارتوس گولیاں۔ پاوڈر۔ پرکشن کیپس (PERCUSSION CAPS) خالی کارتوس کے خول پھٹنے والی چیزوں کے ساتھ استعمال ہونے والے ڈیٹونیٹرس (DETONATORS) فیوزز (FUSES) کہرہ کے سگنل (SIGNAL) اور تمام پھٹنے والی چیزیں۔
۹۔ افیون۔ اور آبکاری کے تحت میں آنے والی تمام چیزیں مثلاً۔ دیسی اور بیرونی نشیلی چیزیں۔ چرس۔ گانجا۔ بھنگ۔ تاڑی۔ تاڑی سندھی۔ الکوہل میتھیلیٹڈ اسپرٹ ایل (ALE) اور بیر (BEER) اور ان کے بنانے میں استعمال ہونے والی تمام چیزیں۔
۱۰۔ چھانے کے لئے گھاس۔ سوکھی ہوئی گھاس۔ بھوسی۔
۱۱۔ پروڈیوسر گیس چارکول (PRODUCERGAS CHARCOAL) تھیلوں میں جن پر گورنمنٹ کا نشان پڑا ہوا ہو۔
۱۲۔ پانی۔
۱۳۔ انسانی راکھ۔
۱۴۔ مشینری جیساکہ اس کی تعریف میونسپل اکاونٹس کوڈ (MUNICIPAL ACCOUNTS CODE) میں کی گئی ہے۔ اور وہ مشینری جو گورنمنٹ کے حکم کے مطابق جانور کھینچتے ہیں
۱۵۔ ایماندار تجارتی مسافروں سے درآمد کئے ہوئے نمونے
۱۶۔ کھاد۔
۱۷۔ سلفیٹ آف امونیا (SULPHATE OF AMMONIA).
۱۸۔ نائٹریٹ آف سوڈا۔ (NITRATE OF SODA)
۱۹۔ کالشیم سائنامائڈ (CALCIUM CYNAMIDE).
۲۰۔ پوٹاش سالٹ (POTASH SALTS)
۲۱۔ زمین زرخیز کرنے والی تیار کی ہوئی ہڈیاں۔
۲۲۔ سلفر فاسفیٹ (SULPHER PHOSPHATE)
۲۳۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کی جائداد۔
۲۴۔ ددددھ۔ (دیکھئے گورنمنٹ آرڈر نمبر ۴۳۸۰/۱۱-۶۳۴-۴۲ مورخہ ۱۹ دسمبر ۲۳، ۱۹۴۲ء)
۲۵۔ ریڈ کراس (RED CROSS) (دیکھئے گورنمنٹ آرڈر نمبر ۴۷۷/۱۱-۱۱۴/۴۴ مورخہ ۵ فروری ۱۹۴۵ء)
۲۶۔ بیرونی سفراء۔ وزراء۔ ہائی کمشنر اور ان کے اسٹاف کے ممبر جن کا سفارتی مرتبہ ہے (دیکھئے۔ گورنمنٹ آرڈر نمبر ۸۴۴۵/۱۱-۵۱۶-۴۸ ۱۹ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۴۸ء)
۲۷۔ کھدر (دیکھئے گورنمنٹ آرڈر نمبر ۱۲۹۵/۱-۱۱/۳۲۱ مورخہ ۱۲ جون ۱۹۳۳ء)
۲۸۔ کپاس (ہاتھ سے کاتی ہوئی اور ہاتھ سے بنی ہوئی) جس کی گاندھی آشرم میرٹھ سے تصدیق ہوگئی ہو۔ (دیکھئے گورنمنٹ آرڈر نمبر ۳۶۳۵/۱۱-۷۹۳ مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۳۹ء)
۲۹۔ ڈیولپمنٹ بورڈ کی جائداد۔
۳۰۔ چرخے۔ دھنکیاں۔ اور کھادی کی صنعت میں استعمال ہونے والے کاتنے اور بننے کے دوسرے لوازمات۔ (دیکھئے گورنمنٹ آرڈر نمبر ۳۵۴۶/۱۱-۵۷۸/۴۶ ۱۹ مورخہ ۵ جنوری ۱۹۴۷ء)

دستخط بدری پرشاد دوبے
ٹرمنل ٹیکس سپرنٹنڈنٹ۔ میونسپل بورڈ۔ کان پور

ESTD. 1925

REGD. NO. A 106

جمال پر تو حق عزم مستقل میں لیے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے ذہن رہے
احسن ...

ہفتہ وار
صداقت

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
سالانہ رعایتی ۶ روپیہ
ششماہی ۳/۸ روپیہ
سہ ماہی ۲ روپیہ
فی پرچہ ۲

جاری شدہ ۱۹۲۵ء

VOL. 51 No. 23 | KANPUR SATURDAY 10th JUNE 1950 | کانپور شنبہ ۱۰؍ جون ۱۹۵۰ء مطابق ۲۳؍ شعبان المعظم ۱۳۶۹ھ | ۵۱ ۲۳

ادبیات

انتخاب مشاعرہ ادارۂ ادب عالیہ کانپور

۲۸؍ مئی ۱۹۵۰ء کو ادارۂ ادب عالیہ کان پور کا طرحی مشاعرہ جناب بابو گنگادھر ناتھ فرحت کے دولتکدے پر ہوا جس میں حضرت جگر مرادآبادی بھی شریک مشاعرہ تھے۔ مندرجہ ذیل شعراء کے کلام کا انتخاب درج ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)

(جناب وحشی کانپوری)

رخ اپنا کرے اور طرف گردش ایام
ساغر میں مرے ہے ابھی باقی مئے گلفام!

رگ رگ مرے دل کی ہے ترے ذکر سے معمور
یہ پاس ادب ہی جو نہیں لب پہ ترا نام!

اے بے خبر راز محبت یہ سمجھ لے
پاداش محبت ہی محبت کا ہے انعام

اک خواب مسرت ہے تو اک خواب پریشاں
یہ زندگی و مرگ نہیں کچھ بجز اوہام

ضائع ہوئے جاتے ہیں در اشک مسلسل
اے رحمت باری مرے دامن کو ذرا تھام

(جناب بشیر الہ آبادی)

یہ جلوۂ کثرت ترا اے شاہد بے نام
کیا صورت تفصیل ہے۔ کیا پردۂ ابہام

اپنے سے بھی ہوں دور۔ یہ ہے قرب کا عالم
یہ یاد کی شدت ہے کہ بھولا ہوں ترا نام

یہ ساجد و مسجود کی تفریق کہاں تک
دے گے نہ مرے سجدوں کا کب تک مجھے انعام

حاوی ہوں ابھی آمد و شد پر میں نفس کی
جاری ہے ابھی سلسلۂ نامہ و پیغام

شاید کہ بشیر ان کے بھی دل پر ہے اثر کچھ
اک لحظہ بھی ملتا نہیں دل کو مرے آرام

(جناب شارق ایرایانی)

وہ رند خوش اوقات ہوں۔ وہ مست خوش انجام
مہتاب مرا شیشہ ہے۔ خورشید مرا جام

پر نور فضا مست ہوا صبح کا ہنگام
ایسے میں تری یاد ہے۔ انعام ہی انعام

لرزاں ہے غم ایام سے مرے گردش ایام
ہر دور پر آشوب پہ غالب ہے مرا جام

ہر حال میں احسان ہی احسان ہے اس کا
راحت بھی ہے انعام۔ مصیبت بھی ہے انعام

اک اور قدم تازہ و سنجیدہ و بیباک
یہ فتنۂ گلشن ہے عطائے قفس و دام

(جناب وفا شاہجہانپوری)

جاری ہے مٹانے کی وہی کوشش ناکام
سمجھی ہی نہیں مجھ کو ابھی گردش ایام

دل کو تھا بڑا ناز کہ ساقی ہے ترا نام
بھر آئی ہے اب آنکھ کہ خالی ہے مرا جام

ہر سو نظر آتا ہے اندھیرا ہی اندھیرا
شاید ہے یہ شام ایک نئی صبح کا پیغام

سب پوچھتے ہیں مجھ سے غم دل کی حقیقت
ڈرتا ہوں کہیں لب پہ نہ آجائے ترا نام

ساقی تری ان مست نگاہوں کے تصدق
ہاں اور کوئی جام ابھی اور کوئی جام

(جناب مسرت کانپوری)

یہ دور بہار۔ اور یہ تجدید مئے جام
رندوں کو مبارک ہو نئی صبح۔ نئی شام

تحریک نہ ہو کوئی تو سجدوں سے مجھے کام
میں اور مرا ذوق نہیں تشنۂ پیغام

تنویر حرم اہل بصیرت کو مبارک
خود اپنی تجلی کے پرستار ہیں اصنام

ہمسے نہ سہی ربط۔ مگر سوچ تو ساقی
ہم کب سے تری بزم میں بیٹھے ہیں تہی جام

کرنا ہے مجھے طے رہ عرفان و حقیقت
چلنا ہے مجھے اور خلاف روش عام

(جناب نشتر کانپوری)

کعبے سے غرض کیا۔ مجھے بتخانے سے کیا کام
کرتا ہوں رہ شوق میں سجدہ میں ہر گام

دیتا ہے ہر اک ذرۂ گیتی یہی پیغام
ارباب نظر کے لئے جلوے ہیں ترے عام

دنیائے اسلام

شرق اردن اور عرب لیگ کے تعطل کو ختم کرنیکی کوشش

بغداد۔ ۴؍ جون۔ وزیراعظم توفیق سویدی نے کل عراقی پارلیمنٹ سے اپیل کی کہ عرب لیگ اور شرق اردن کے درمیان تعطل ختم کرنے کے لئے ان کی کوششیں پر بھروسہ کیا جائے۔ انھوں نے کہا کہ میں ہر امکانی کوشش اس تعطل کو ختم کرنے کی کر رہا ہوں اور چاہتا ہوں عربوں کے درمیان کوئی اختلاف نہ پیدا ہونے پائے اور ان کی طاقت میں کمی نہ آنے پائے۔ مسٹر توفیق سویدی نے کہا کہ اس موقع پر اس پیچیدہ مسئلے پر بحث سے کوششوں کے ناکام ہونے کا اندیشہ ہے۔ شرق اردن کے وزیر خارجہ اور سابق وزیراعظم کل یہاں پہونچے اور انھوں نے وزیراعظم توفیق سویدی سے ملاقات کی۔

عراقی مفاد کے تحفظ کیلئے تیل کی کمپنیوں کے ٹھیکہ کی تجدید

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ عراق کی حکومت عراق کی تمام تیل کمپنیوں سے گفتگو کر رہی ہے تاکہ تیل کے ٹھیکہ کی اس طرح تجدید ہو سکے جس سے ملک کے قانونی حقوق اور مفادات کا پورا پورا تحفظ ہو سکے۔ ایک ترجمان نے کہا کہ جب سے موجودہ حکومت برسر اقتدار آئی ہے۔ اس وقت سے اس تیل کے معاملات میں دلچسپی لی ہے۔ اور کمپنیوں پر دباؤ ڈالا ہے۔ کہ حکومت کی رائلٹی میں اضافہ کریں رائلٹی سونے میں دیجائے کمپنیوں میں عراقی سرمایہ لگایا جائے۔ عراقیوں کو تربیت دی جائے تاکہ وہ غیر ملکیوں کی جگہ لے سکیں۔

بصرہ اور موصل کی کمپنیوں سے درخواست کی گئی ہے کہ حکومت کا تیل کا حصہ کسی بندرگاہ میں بھیج دیا جائے۔ اور حکومت یہ حصہ بیچنے میں بالکل آزاد ہو۔ ترجمان نے مزید کہا کہ اگرچہ کمپنیوں سے مذاکرات ٹوٹے نہیں۔ مگر ابھی تک کوئی تسلی بخش نتیجہ برآمد نہیں ہوا کیونکہ کمپنیاں اپنی باتوں پر اڑی ہوئی ہیں۔ مگر حکومت عراق کے قانونی حقوق کے تحفظ پر ڈٹی ہوئی ہے۔ کیونکہ اس پر ہی ملک کے استحکام تعمیر اور ترقی کا انحصار ہے۔

شام میں تیل کے نئے ذخیرے

لندن۔ ۴؍ جون۔ دمشق میں مقیم سیرین آئیل کمپنی کے ماہرین نے رپورٹ بھیجی ہے کہ انھیں ایسے فیصلہ کن ثبوت مل گئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ غذیہ اور غذریہ میں تیل کے زبردست ذخیرے موجود ہے۔

جب شب کی فضاؤں میں کیا دل نے تجھے یاد
خاموش ستاروں نے سنایا ترا پیغام

منظور نہیں نالۂ و شیون مجھے ورنہ
چاہوں تو بدل دوں میں رخ گردش ایام

(جناب انور کانپوری)

اب مجھکو ترے ہجر میں ملنے لگا آرام
اب صبح مری صبح ہے اب شام مری شام

ہوتا ہے شب ہجر یہ حال دل ناکام
جیسے کوئی دیپک ہو کہ بجھ جائے سر شام

ہیں اسکو محبت کہوں یا نسبت محکم
تم سامنے آئے کہ مجھے مل گیا آرام

دنیائے محبت میں قیامت سی ہے برپا
اک دن کہیں بھولے سے لیا تھا جو ترا نام

کیوں عشق میں خود رفتہ و دیوانہ نہیں میں
ابتک ہے مرے ذوق محبت پہ یہ الزام

(جناب کیف اکرمی)

مل جائے جو ساقی کی نگاہوں سے کوئی جام
گھبرا کے ٹھہر جائے وہیں گردش ایام

ہے کس میں شعور اتنا کہ سمجھے یہ نزاکت
کیا دے گئیں وہ نیچی نگاہیں مجھے پیغام

تدبیر کے پنجے میں ہیں تقدیر کی نبضیں
آج آگئی ہاتھوں میں مرے گردش ایام

(جناب بحر موجی)

ہر سانس نہ کیوں عشق میں ہو باعث آرام
دل میں ہے تری یاد۔ زباں پر ہے ترا نام

پر کیف فضاؤں میں ہے کیا منظر خوش کام
بیخود کئے دیتی ہے تری بارش اکرام

صد شکر کہ سرشار محبت ہوں ازل سے
اے بحر نہیں مجھ کو تمنائے مئے و جام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہاں رہو تو حق عزم مستقل میں رہے | زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار قند کانپور

جلد ۵۱ | کانپور شنبہ ۱۰ جون سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۳

انڈونیشیا پارلیمنٹ میں پنڈت نہرو

پنڈت نہرو نے انڈونیشی پارلیمنٹ میں انگریزی میں تقریر کی اور اپنی پانچ منٹ کی تقریر انڈونیشیا کے انقلابی نعرے مردیکا "پرختم کی جس کے معنی ہیں آزادی۔ انھوں نے کہا کہ افسوس ہے کہ ایشیا کو سیاسی آزادی کی لائی ہوئی نعمتوں کو پائدار بنانے کے لئے بدقسمتی سے ایسی طویل مدت نہیں مل سکیگی۔ جو لڑائی بکھیڑے سے پاک ہو۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ آج ایشیا شاید کارفرما اور متصادم طاقتوں کا سب سے اہم مرکز بنتا جا رہا ہے۔ اور ایشیا بلکہ دنیا کے مستقبل کا دارومدار بہت کچھ ان طاقتوں کے عمل اور ردعمل پر ہوگا۔

اب تک ایشیا کو دنیا کا دور افتادہ حصہ سمجھ کر نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن اب ایشیا دنیا کا دور افتادہ حصہ نہیں رہا ہے اگر لوگوں نے اس حقیقت کو ابھی محسوس نہیں کیا ہے تو جلد ہی محسوس کریں گے۔ انڈونیشی پارلیمنٹ میں پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر سے پہلے صدر سوکارنو نے ہندوستانی وزیراعظم کا خیرمقدم کرتے ہوئے ہندوستان اور انڈونیشیا کے قدیم تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے اس بیش قیمت امداد پر شکریہ ادا کیا۔ جو پنڈت نہرو کی رہنمائی میں ایسے وقت میں دی گئی تھی۔ جب انڈونیشیا اپنی مصیبتوں اور مسلح جنگ کی وجہ سے بہت گھر چکا تھا۔ انھوں نے کہا کہ انڈونیشیا کی غیرملکی پالیسی بھی وہی ہے جو ہندستان کی ہے ہم بھی انسانیت کے لئے عالمی امن اور آزادی کی بقا چاہتے ہیں۔ ہندوستان اگر مہاتما گاندھی کے پرامن مساعی کے اصول پر کاربند ہے تو انڈونیشیا کی غیرملکی پالیسی بھی پرامن مساعی پر مبنی ہے۔

ہمیں امید ہے کہ کسی فوجی بلاک کے قیام کا خیال کے بغیر ایشیا کی تمام قومیں باہمی دوستی اور مفاہمت کے لئے ایک کانفرنس میں جمع ہو سکیں گی۔

ہندستان کانفرنس میں شرکت سے معذور

حکومت ہند کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے بارے میں ہندستان و پاکستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان جو سہ جماعتی گول میز کانفرنس ہونے والی تھی۔ اس میں اب ہندستان شرکت نہ کرے گا۔ کیوں کہ جنوبی افریقہ میں علیحدگی بل کے منظور ہوجانے کے بعد جو مسئلہ گول میز کانفرنس کے سامنے پیش ہو سکتا ہے۔ وہ جنوبی افریقہ میں ہندستانیو کی آبادی کو کم کرنا ہے۔ اور چونکہ حکومت ہند اس صورت حال کو منظور کرنے پر تیار نہیں اس لئے اس نے جنوبی افریقہ کی حکومت کو اطلاع کردی ہے۔ کہ وہ مجوزہ گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے تیار نہیں ہے۔

اس اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان نے جنوبی افریقہ سے علاحدگی بل کو مجوزہ گول میز کانفرنس کے انعقاد تک ملتوی رکھنے کی جو درخواست کی تھی۔ اس نے اسے درخور اعتنا نہ سمجھا۔ اور جنوبی افریقہ نے گول میز کانفرنس کے متعلق یہ لکھا کہ اگر کانفرنس ۱۵ ار ستمبر سے پہلے ہوئی تو وہ اس میں شرکت سے معذور رہے گا۔

جنوبی افریقہ علیحدگی بل کی منظوری پر مصر ہے اور اس کی منظوری کے بعد کوئی اہم امر ایسا نہیں رہ جاتا جو گول میز کانفرنس کے سامنے زیر غور آئے۔ اس لئے اس میں شرکت کرنا بے معنی ہے۔

عالمی امن کے لئے پروگرام

لیک سکس۔ ادارہ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل موسیو ترگیف لی نے کل ادارہ اقوام متحدہ کے تمام اراکین کو ایک توجہ نامہ بھیجا ہے۔ اس توجہ نامہ میں انھوں نے ایک دس نکاتی پروگرام بیس سالہ منصوبہ امن پیش کیا ہے۔ موسیو کی اس جامع تحریر میں ان تمام مسئلوں کا حل پیش کیا گیا ہے جو اقوام متحدہ میں بحران اور تعطل کا باعث بنے ہوئے ہیں۔

انھوں نے اپنا یہ منصوبہ امن پیش کرتے ہوئے بتایا ہے کہ حکومت امریکہ فرانس۔ روس اور برطانیہ سے گفتگو کرنے کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ ان میں سے ہر ملک اپنی بیرونی پالیسی میں ادارہ اقوام متحدہ کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ اور ہر ملک اس ادارہ کی بقا کا طالب ہے۔

انھیں یقین ہے کہ بڑے ملکوں کے درمیان جو اختلافی مسائل ہیں ان کو طے کرنے کے لئے ازسرنو گفتگو کا دروازہ کھلنے کا کافی امکان ہے۔

اقوام متحدہ میں چین کی نمائندگی پر جو کشیدگی ہے اس پر موسیو لی نے کسی خاص خیال کا اظہار نہیں کیا۔ صرف اتنا کہا کہ یہ سوال ستمبر میں جنرل اسمبلی میں آئے گا۔

موسیو لی نے اپنے بیس سالہ دس نکاتی منصوبہ کے ابتدائی حصہ میں بتایا کہ اعصابی جنگ کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ دنیا ایک مرتبہ پھر امن کے راستے پر گامزن ہو سکے۔ یہ منصوبہ وہی ہے جو موسیو لی نے اپنے دورے کے دوران میں روس فرانس اور برطانیہ کو پیش کیا تھا۔

موسیو لی کے دس نکات یہ ہیں۔

۱۔ وقتاً فوقتاً حفاظتی کونسل کے ایسے مخصوص اجلاس ہوں جن میں بڑے وزراء خارجہ شریک ہوں یہ جلسے یورپ کے کسی مقام پر ہوں۔

۲۔ ایٹمی توانائی کے عالمی کنٹرول پر جو تعطل ہے اسے دور کرنے کے لئے ایٹمی توانائی کمیشن کے نئے جلسے ہوں۔

۳۔ تخفیف اسلحہ کے سلسلہ میں بڑی طاقتوں میں جو اختلاف تھا۔ اور اس کی وجہ سے جو تعطل پیدا ہو گیا تھا۔ وہ دور کیا جائے۔ ۴۔ فوجی اسٹاف کمیٹی کو دوبارہ زندہ کیا جائے جس کا مقصد بین اقوامی پولیس کا قیام ہے۔

۵۔ اقوام متحدہ میں نئے ملکوں کو رکن بنایا جائے۔ خاص طور پر ان ملکوں کو جن کی تحریک و تائید مغربی ممالک یا روس کرے ایسے چودہ ملک ہیں۔

۶۔ اقوام متحدہ کے پسماندہ ملکوں کو ترقی دینے کے پروگرام کو زیادہ موثر بنایا جائے۔

۷۔ عالمی ادارہ صحت اور ادارہ غذا و زراعت جیسے اقوام متحدہ کے شعبوں کو کامیاب بنانے کی کوشش کی جائے ان کی رفتار ترقی سست ہے۔

۸۔ انسانی حقوق کے عالمی اعلان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حکومتیں موثر اقدام کریں۔

۹۔ محکوم قوموں کو مدد دینے کے لئے تولیتی کونسل جو کچھ کررہی ہے اس کی حکومتیں تائید اور مدد کریں۔

۱۰۔ نئے بین اقوامی قوانین مرتب کرنے کی کوشش۔

ماسکو۔ ۸ جون۔ حکومت روس نے اعلان کیا ہے کہ روسی فلم "یعرمتی کی بربادی" پورے صوبہ کے لئے غیر مستند قرار دے دی گئی ہے۔

آچاریہ نریندر دیو

۸ جون کو ایک پریس کانفرنس میں سوشلسٹ لیڈر آچاریہ نریندر دیو نے کہا کہ نہرو لیاقت سمجھوتہ ہند و پاکستان کے درمیان کشیدگی کو ختم کرنے میں بہت حد تک کامیاب ہوا ہے آچاریہ جی نے اپنا خیال ظاہر کیا کہ حکومت ہندوستان کو چاہئے کہ اس صورت حال کو ایک مستقل نوعیت دینے کے واسطے ٹھوس قدم اٹھائے مشرقی اور مغربی بنگال کی حالت پر ایک مختصر تبصرہ کرنے کے بعد آپ نے کہا کہ یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ مغربی بنگال کے کارخانوں کے زیادہ تر ملازمین پاکستانی قومیت کے ہیں۔ اگر ہندستانی صناع میسر نہیں ہیں تو گورنمنٹ کا فرض ہے کہ ہندستانی نوجوانوں کو سکھائیں اور اگر ہندوستانی قومیت کے لوگ مل سکتے ہیں تو بیرونی آدمیوں کو ملازمت میں رکھنا ایک غلط پالیسی ہے۔

آپ نے پنڈت نہرو کے انڈونیشیا کے حالیہ دورہ کو ایک مناسب قدم بتایا اور کہا کہ اس قسم کے تعلقات کو بہتر بنانے کے دورے اور دوستی وقتاً فوقتاً بیرونی ملکوں میں ہوجانا چاہئے۔ سوشلسٹ پارٹی کی مختلف اسکیموں کے متعلق آپ نے کہا کہ ان کی بہت زیادہ تعلیمی اہمیت ہے اور یہ پبلک کو تعمیری کاموں کی طرف راغب کرتی ہے۔ پریس کانفرنس کے بعد آچاریہ نریندر دیو سوشلسٹ پارٹی کے سینچائی دل کے بنائے ہوئے ایک باندھ کی افتتاحی رسم کو ادا کرنے ضلع میں تشریف لے گئے۔

خاتمہ زمینداری فنڈ

خاتمہ زمینداری کے کام کے سلسلہ میں ضلع کے سربرآوردہ کانگرسیوں کی ایک میٹنگ ۷ جون (بدھ) کی شام کو مسٹر کشن چند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے بنگلہ پر مسٹر علی رضا کی صدارت میں ہوئی مسٹر رضا نے خاتمہ زمینداری فنڈ کی اسکیم پر روشنی ڈالی اور کانگرسیوں سے اس اسکیم کو کامیاب بنانے کی اپیل کی ضلع کانگرس کمیٹی کے صدر مسٹر بینی سنگھ نے مسٹر رضا کو اس بات کا یقین دلایا کہ کانگرسی اس کام میں پورا تعاون کریں گے۔ اس سلسلہ میں ضلع کے حکام دیہاتوں کا برابر دورہ کر رہے ہیں۔ اس ہفتہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بھی کئی دیہاتوں کا دورہ کیا۔ اور دیہاتیوں پر زمینداری ختم کرنے کے کام میں گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کرنے کی اہمیت کو واضح کیا۔

ووٹ دینے سے محروم نہ ہوجیے

مسٹر محمد حبیب اللہ اگزیکٹو افیسر کانپور میونسپل بورڈ اطلاع دیتے ہیں کہ یوپی میونسپل بورڈ ایکٹ کی دفعہ ۱۹۶ کے مطابق جن لوگوں پر میونسپلٹی کا ٹیکس وغیرہ باقی ہے۔ ان کی ایک فہرست تیار کرلی گئی ہے جو میونسپل آفس میں دفتر کے وقت پر جن دنوں دفتر کھلا ہو دیکھی جاسکتی ہے۔

پبلک سے درخواست ہے کہ وہ اپنی بقایا میونسپل رقم کو اس نوٹس کے چھپنے کے ۱۵ دن کے اندر جمع کردیں ورنہ ان کا نام بقایاداروں کی فہرست میں شامل کرکے ریٹرننگ آفیسر کے پاس باضابطہ کارروائی کے لئے بھیج دیا جائے گا۔

میونسپل فہرست ووٹران

کانپور میونسپل بورڈ کی فہرست ووٹران مکمل ہیں۔ گوبند نگر، پرم پوروہ (پناہ گزین بند) کی ایک بستی کے ۷ ہزار لوگوں نے اپنے نام فہرست ووٹران میں داخل کرنے کی درخواست کی ہے جن پر ۱۵ جون کو غور ہوگا۔ فہرست ووٹران میں ان لوگوں کے نام ہیں جن کی عمر جنوری سنہ ۱۹۴۹ء میں ۲۱ سال کی ہے۔ گورنمنٹ نے الکشن آفس کے نام ایک حکم بھیجا ہے کہ ان لوگوں کی ایک ترمیمی فہرست تیار کی جائے۔ جو یکم جنوری سنہ ۵۰ء کو ووٹ دینے کے مستحق ہوں گے۔

میونسپل بورڈ کا انتخاب

حکومت یوپی کے میونسپل ڈپارٹمنٹ نے ۸ جون کو ایک نوٹی فکیشن جاری کیا ہے جس کی رو سے ۸ اپریل کے گورنمنٹ نوٹی فکیشن میں دئے ہوئے پروگرام میں کچھ تبدیلی کردی گئی ہے۔ سنہ ۱۹۵۰ء میں ہونے والے عام انتخابات کے الکٹرول کی تیاری کے لئے اب مندرجہ ذیل پروگرام پر عمل درآمد ہوگا یعنی دعوے اور اعتراض داخل کرنے کی آخری تاریخ ۱۷ جون اور قطعی فہرست کے تیار ہونے اور اس کے عمل میں آنے کی آخری تاریخ ۱۰ اگست سنہ ۱۹۵۰ء ہوگی۔

کانگرس پنچایتوں کا انتخاب

شہر کانگرس پنچایتوں کا انتخاب ۱۱ جون کو ہوگا۔ اور اس وقت جبکہ انتخاب کو صرف ایک دن رہ گیا ہے۔ ملک بھر میں پروپیگنڈہ الکشن بازی اور ہر قسم کی گہما گہمی سے بھرپور ہے جو چیز سب سے زیادہ نمایاں اور کامیاب نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کے حامیوں کو ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے میں ذرہ برابر بھی عار نہیں ہے یہ بالکل ظاہر ہو گیا ہے کہ ہمارے شہر کے معزز کانگرسی لیڈروں نے جس مقصد کے لئے کچھ عرصہ ہوا برت رکھا تھا بالکل بیکار ہو گیا۔ اور یہ بہت افسوس کی بات ہے۔

شہر میں کل ۱۵۶ پنچایتیں ہوں گی جن کے لئے ۲۰۰ لوگ منتخب ہونگے اور ان کے لئے ۳۴۳ امیدواروں نے نامزدگیاں کرائی ہیں ریٹرننگ آفیسر کی اطلاع ہے کہ ۲۳ کانگریسی ابتدائی پنچایتوں کے امیدوار بلامقابلہ منتخب ہوگئے ہیں بقیہ ۱۴۴ پنچایتوں کے انتخاب ہونا ہیں۔

ضلع کے حکام اس بارہ میں بہت فکرمند ہیں کہ انتخابات امن کے ساتھ گذر جائیں مسٹر کشن چند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے خاتمہ زمینداری فنڈ کے سلسلہ میں ضلع کا اپنا مجوزہ دورہ بھی ملتوی کردیا ہے تاکہ وہ شہر میں رہ کر امن قائم رکھ سکیں۔ ۹ جون کی صبح کو تمام افیسروں کی ایک اہم کانفرنس بھی کلکٹر کے بنگلہ پر ہوئی تھی تاکہ فوری انتظامات کئے جاسکیں۔

کانفرنس میں مندرجہ ذیل افیسران نے شرکت کی۔

مسٹر کشن چند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ) انکار سنگھ (سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس) مروان سنگھ (سپرنٹنڈنٹ پولیس شہر) علی کبیر (سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ضلع) سمیع الدین (اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شہر) شگھاد اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع) اور دونوں شہر کے کوتوال۔

گوبند نگر کے گھروں سے اخراج

گوبند نگر (پرم پوروہ) کے ۱۳ پناہ گزین خاندانوں کو کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کو ۶ ۔ ۷ مہینہ کا کرایہ نہ ادا کرنے کی وجہ سے پولیس کی مدد سے ان کے گھروں کے چھوڑنے پر مجبور کردیا گیا

اس موقع پر بدنما صورت حال پیدا ہوگئی تھی لیکن اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس شہر کے عین موقعہ پر پہونچ جانے کی وجہ سے حالات قابو میں آگئے افسروں نے پناہ گزینوں کو اسباب پر راضی کرلیا ہے کہ وہ اپنی شکایتوں کو ایک مناسب طریقہ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش کریں۔

عہد تغلق کے سکّے برآمد

۶ سو سال پرانے محمد تغلق کے زمانہ کے ۱۳ سونے اور ۳۱ تانبہ کے سکے شہر سے ۳۰ میل کے دوری پر واقع شہونی نامی ایک گاؤں میں نکلے ہیں۔ ایک مکان کی نیو کھودتے وقت یہ سکے ملے۔ ان سکوں پر محمد تغلق کا نشان ہے سکوں پر پولیس نے قبضہ کرلیا ہے اور یوپی کے محکمہ آثار قدیمہ کے پاس یہ سکے بھیجے جارہے ہیں۔ محمد تغلق نے ہندوستان پر سنہ ۱۳۲۵ سے سنہ ۱۳۵۱ تک حکومت کی تھی۔

ایمپلوائنز اسٹیٹ انشورنس اسکیم

ٹینرس فیڈریشن آف انڈیا کانپور نے حکومت ہند کے پاس ایک عرضداشت بھیجی ہے کہ کانپور کی چمڑا پکانے کی صنعت کو ایمپلوائنز اسٹیٹ انشورنس اسکیم سے مستثنیٰ کردیا جائے۔ کیونکہ یہ صنعت اس اسکیم کا بار اٹھانے کے لائق نہیں ہے۔ یہ اسکیم کانپور اور دہلی میں آئندہ مہینہ سے عمل میں آنے کو ہے۔

چار کمیونسٹ گرفتار

چار کمیونسٹ کاری موہنی کور۔ دینا یا۔ کاشی ناتھ۔ اور جینند کو پولیس نے تعزیرات ہند کے دفعات ۱۰۷ اور ۱۱۶ کے ماتحت گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ جیل کے پھاٹک پر کمیونسٹ نظربندوں کو بہکانے کی کوشش کر رہے تھے۔

مزدوروں کے جھونپڑوں میں آگ

نواب گنج کے حلقہ میں ۸ جون کی صبح کو مل مزدوروں کے پانچ جھونپڑوں میں آگ لگ گئی اور وہ جل کر خاک سیاہ ہوگئے۔ کل نقصان کا تخمینہ تین ہزار روپیہ کیا جاتا ہے

تلی بازار کے ایک مکان میں بھی ابھی صبح کو چھوٹی سی آگ لگ گئی جس میں دو سو روپیہ کا نقصان ہوا۔

شہری آزادیوں کا ہفتہ

کانپور شہر سوشلسٹ پارٹی ۱۸ جون سے شہری آزادیوں کا ہفتہ منائے گی۔ بہار کے سوشلسٹ لیڈر منشی احمد دین شہر میں اس ہفتہ کا افتتاح کریں گے۔

عورت کی نعش

۲ جون کو دیل کے ایک ڈبے میں جو کلکتہ سے آرڈیننس فیکٹری کانپور (ٹی پی ٹو) کو لوہا لا رہا تھا تقریباً چالیس برس کی عمر کی ایک عورت کی نعش ملی۔

جعلی سکے بنانے والے گرفتار

دو اشخاص جن میں چار عورتیں بھی شامل ہیں جعلی سکے بنانے کے جرم میں گرفتار کئے گئے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس نے دو آدمیوں (رام اور رتن) کے پتہ دینے پر ان اشخاص کو جبکہ وہ ایک دوکان پر جعلی سکے دینے کی کوشش کر رہے تھے۔ گرفتار کیا۔ ان کے پاس سے جعلی سکے بنانے کی مشین بھی برآمد ہوئی ہے۔

ڈاک خانہ کے تین ملازم گرفتار

زونا ایکسچینج کے ڈاکخانہ کے تین ملازمین ماتا بھیکھ۔ گجادھر پرشاد اور شیام کشور کو پولیس نے روپیہ کے غبن کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر فرنڈیز کے نام ایک بیمہ کیا ہوا لفافہ جس کا رجسٹرڈ میں اندراج ہے ان تک نہیں پہنچا تھا۔

پیدائش و موت

۳ جون کو ختم ہونے والے ہفتہ میں شہر کانپور میں ۲۲۴ پیدائشیں اور ۲۳۵ موتیں واقع ہوئیں۔ ایک سال سے کم عمر والے بچوں کی موتیں ۶۹ ہوئی ہیں۔ اور ایک سال سے ۵ سال تک کی عمر والے بچوں کی موتیں ۵۰ ہوئی ہیں اور باقی ۱۱۶ موتیں مختلف عمر کے لوگوں کی ہوئی ہیں۔

ہندی میں تار بھیجنا بند

آگرہ بنارس الہ آباد بریلی۔ لکھنؤ۔ جبل پور ناگ پور پٹنہ گیا۔ اور اندورسے جو خبریں آئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندی تار کی سروس تقریباً ناکام ہوکر رہ گئی ہے۔ اور عوام ہندی میں تار بھیجنا پسند نہیں کرتے ہیں۔

حکومت ہند کے محکمہ رسل ورسائل کے گذشتہ سال تقریباً چھ شہروں میں ہندی تار سروس جاری کی تھی۔ اور اس کے بعد اسے گیارہ شہروں میں جن کا کان پور بھی شامل ہے جاری کردیا گیا تھا۔

کان پور میں اس سروس کی نامقبولیت کا یہ عالم ہے کہ یہاں روزانہ چار ہزار تار بھیجے جاتے ہیں اور وصول کئے جاتے ہیں جن میں ہندی تاروں کی تعداد روزانہ بیس سے زیادہ نہیں ہوتی۔

ہندی تار سروس کی اس ناکامی کے بعد خیال ہے کہ حکومت ہند کفایت شعاری کے خیال سے اس تجربہ کو موقوف کردینے کے احکام جاری کردے گی۔ تاکہ اس سلسلہ میں عملے میں جو اخراجات ہو رہے ہیں وہ بچ سکیں۔

یہ ہندی تار سروس اس لئے جاری کی گئی تھی کہ ہندی کے بعض ادبی اداروں نے جن میں کل ہند ہندی ساہتیہ سمیلن بھی شامل ہے۔ اس قسم کی سروس جاری کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

حاجیوں کو پرخلوص مشورہ

جناب مولانا حاجی سید ابو محمد صاحب ثاقب اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں کہ حجاج معلم کی صحیح رہنمائی و خدمات حاصل نہ کرسکنے کی وجہ سے اکثر پریشانیوں اور مصیبتوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس وقت مکہ معظمہ کے معلمین میں حاجیوں کی پرخلوص خدمت کرنے کی وجہ سے معلم احمد باشا کی حیثیت سے سب سے زیادہ ممتاز ہے۔ یہ حاجیوں کی خدمت جس خلوص و محبت سے کرتے ہیں۔ اس کا عشر عشیر بھی دوسرے معلمین کے حصہ میں نہیں آیا۔ آپ سے ہماری پرخلوص استدعا ہے کہ آپ اپنا معلم احمد باشا کو بنائیں۔ اور حج کی تمام دشواریوں اور پریشانیوں سے بے نیاز ہوجائیں۔

کشمیر کے مسئلہ پر سمجھوتہ کا یقین

سری نگر۔ ۹ جون۔ کشمیر کے ثالث سر اوون ڈکسن نے آج بیان ایک انٹرویو میں کہا کہ مجھے اس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ کشمیر کے مسئلہ پر کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکے۔ انھوں نے کہا کہ اس کے برعکس میرا خیال تو یہ ہے کہ اس مسئلہ پر کوئی نہ کوئی سمجھوتہ یقینی ہو جائے گا۔

ادب لطیف

پردۂ فلم

یو۔پی اسمبلی میں ڈیریال نے کہا کہ ہمارے صوبے کے بعض حصوں میں ایسے گاؤں ہیں جس میں کوئی گاؤں والا نہیں رہتا۔ اور انھیں اندھیارے گاؤں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کیوں کہ سرکاری کاغذات میں گاؤں اجڑنے کے بعد بھی ان کا اندراج گاؤں کی حیثیت سے ہے۔ اور اس گاؤں کی آراضی دوسرے گاؤں کے لوگوں کے پاس ہے۔

بات یہ ہے کہ دیہی کاغذات کے اندراج میں اس وقت تک کوئی تبدیلی ناممکن ہیں جب تک پٹواری صاحبان کو خوش نہ کیا جائے۔ اور سنا ہے کہ اس اجڑے گاؤں کے لوگ پٹواری صاحب کو خوش کرتے کرتے خود اجڑ گئے تھے۔ اس لئے اس کے اندراج میں کوئی تبدیلی کیسے ہوتی۔

دیہی کاغذات میں اندھیارے گاؤں کی طرح زندہ جاوید کاشتکاروں کی بھی کمی نہیں جو مرنے کے بعد بھی پٹواری صاحبان کی نظر عنایت سے کاغذات میں زندہ وسلامت ہیں۔ اور خاتمہ زمینداری کے بعد جب تک کھتونی کھیوٹ میں نہ تبدیل ہو زندہ و سلامت رہیں گے۔

پٹواری کے کاغذات لوح محفوظ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جو لکھ گیا وہ پتھر کی لکیر ہوگیا۔ اور جب تک اسے روپے سے گھسا نہ جائے مٹ نہیں سکتا۔ پٹواری صاحبان عام طور پر اپنے کاغذات میں حالات کی تبدیلی سے کوئی رد و بدل نہیں کرتے۔ ان کے کاغذات میں تبدیلی تو دست غیب ہی کے ذریعہ ہوسکتی ہے۔

پٹواری پیدائشی طور پر کاشتکار ہوتا ہے لیکن پڑھنے لکھنے کے بعد کاندھے پر کدال رکھنے کے بجائے کان میں قلم لگانے لگتا ہے اور کھیت گوڑنے کے بجائے کاغذات گوڑنا شروع کر دیتا ہے۔ بہرحال وہ گوڑنے کی عادت چھوڑ نہیں سکتا۔ (قومی آواز)

---

۲۶ جنوری قومی دن ہوگا!

نئی دہلی ۶ جون۔ حکومت ہند کچھ دنوں سے اس بات پر غور کر رہی ہے کہ ۲۶ جنوری اور ۱۵ اگست کو آئندہ کیسے منایا جائے۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ جہاں غیر ملکوں میں ہندستانی سفیروں اور کلشیئہ کا تعلق ہے وہ صرف ایک قومی دن منائیں۔ اور وہ قومی دن ۲۶ جنوری ہے۔

حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ ہندستان میں صرف ۲۶ جنوری کو خاص قومی دن سمجھا جائے گا۔ ۱۵ اگست کو ہندوستان میں عام چھٹی ہوگی۔ اور اس روز وہ تقریبات کی جائیں گی جو حکومت ہند طے کرے گی۔

ہندوستان اور جنوبی افریقہ

نئی دہلی ۶ جون۔ معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے حکومت جنوبی افریقہ کو یہ پیغام بھیجا ہے کہ وہ مجوزہ گول میز کانفرنس میں نہیں شریک ہونا چاہتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت ہند یہ محسوس کرتی ہے کہ چوں کہ بظاہر حکومت جنوبی افریقہ اپنی نسلی علیحدگی کی پالیسی پر عامل رہنے پر تلی ہوئی ہے جیسا کہ اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جداگانہ نسلی علاقوں کے بل بہت تیزی سے پارلیمنٹ کی منزلیں طے کر رہی ہے اس لئے ان کا گول میز کانفرنس میں شریک ہونا بیکار ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند نے حکومت جنوبی افریقہ کو جو پیغام بھیجا ہے۔ اس سے حکومت پاکستان کو مطلع کر دیا ہے۔

سکون کی تلاش

رات کے کامل سکوت میں جب تاروں کی آنکھ جھپک جاتی ہے تو عمر گذشتہ کے واقعات آنکھ کے آگے ناچنے لگتے ہیں۔

پرانا اُمنگ بھرا تھا جوانی کی بھولی ہوئی کہانیوں کے ساتھ میرے تو خیز مردہ دل کو ٹیس دینے لگتے ہیں۔

اور میں کہہ اٹھتا ہوں۔ "کدھر ہے زندگی کا سکون"

پھر ہوا کی سرسراہٹ میں گمنام صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ سکون کی زندگی بہت دور ہے۔ موت کے اتھاہ سمندر کی گہرائیوں میں کارزارحیات سے دور۔

اور پھر وہی دہشت ناک سکوت۔

خواب غفلت!

تیتری گلاب کی پتیوں کے نرم بستر میں سو گئی سنہری دھوپ نے اس کی خواب گاہ میں شمع جلا دی بہار کی خبریں ہوا نے اسے مدہوش کر دیا۔۔۔۔ پھر تیتری جاگی۔ اور خوشی خوشی اڑ کر پھولوں میں گم ہوگئی۔

اے کوتاہ اندیش ناصح! سبق سیکھ تیتری سے۔!

اس حسین دنیا میں تیری زندگی کیا خواب غفلت سے کم ہے۔

کیا خواہشات کی سنہری کرنیں تیرے دل میں نفس کی آگ نہیں بھڑکا دیتیں۔؟

کیا عیش و آرام کی ہوائیں تجھے مدہوش نہیں بنا دیتیں۔

لیکن سچ بتا کیا تو نے فکر تیتری کی طرح اس حسین خواب گاہ کو خوشی سے چھوڑ دیا ہے۔

کیا تو اس مادی دنیا سے بلند اور کہیں زیادہ خوش نما دنیا سے بلند اور کہیں زیادہ خوش نما دنیا کو راضی بہ رضا جانتا ہے۔

نہیں، نہیں تو رونا اور افسوس کرتا ہے اور غافل تجھ سے تو کمسن تیتری ہی زیادہ عقلمند ہے

جنگ کا فی الحال کوئی خطرہ نہیں

واشنگٹن ۸ جون۔ صدر ٹرومین نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ وہ ان امریکیوں سے متفق نہیں ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ آئندہ جنگ ۵ سال کے اندر ہو جائے گی۔ کیوں کہ اس وقت پچھلے پانچ سال کے مقابلہ میں دنیا امن سے بہت قریب ہوگئی ہے۔

صدر ٹرومین سے اس خبر پر اظہار رائے کے لئے کہا گیا تھا کہ امریکیوں کی عام طور پر یہ رائے ہے کہ ۱۹۵۳ء تک جنگ ہو جائے گی۔

شاہی ہوائیہ کی ہوائی جہازوں کا مظاہرہ

لندن ۸ جون۔ فرنس برو ہیمپ شائر میں ۷، ۸ جولائی کو شاہی ہوائیہ کے ہوائی جہازوں کا جو عام مظاہرہ ہوگا۔ اس میں دولت مشترکہ کے چھ ملکوں کے علاوہ امریکہ فرانس ہالینڈ، بلجیم بھی شرکت کریں گے۔

ہندوستان اور پاکستان بھی اس مظاہرہ میں حصہ لیں گے۔

زیادہ سے زیادہ ۲۴ گھنٹے کا سفر

کلکتہ ۸ جون۔ سر مائس تھامس چیرمین بی او اے سی کلکتہ ریڈیو اسٹیشن سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سنہ ۱۹۵۴ء تک جٹ کرشیل ایر لائنز اس کام شروع کر دیگی انھوں نے کہا کہ وہ سب سے پہلے ہندوستان اور لندن کے درمیان چلیں گے ان ہوائی جہازوں کے چالو ہو جانے سے کلکتہ سے لندن کا سفر ۱۰ گھنٹے میں طے ہوگا

راجہ بیربل

یہ راجہ اکبر کا بڑا جلیس و انیس اور ہمدم و ہم نشین تھا۔ ہندی زبان کا عمدہ شاعر نہایت خوش مزاج بڑا حاضر جواب تیز طبع اور لطیف و ظریف آدمی تھا۔ اس کے سیکڑوں لطیفے ابتک زبان زد خاص و عام ہیں۔ فیاضی و شجاعت میں بھی بے مثل و بے نظیر تھا۔

قوم یوسف زئی کے مقابلے میں لشکر لے گیا تھا۔ ایک درّہ میں گھر کر سارا لشکر تباہ ہوگیا۔ راجہ بھی وہیں کام آیا۔ اکبر نے اس کے مرنے کا بڑا غم والم کیا۔ اس دن سے بادشاہ کی بزم عیش بھی پھیکی پڑ گئی۔ اکثر کہا کرتے تھے۔ کہ لطف صحبت تو بیربل کے ساتھ رخصت ہوا۔

ابوالفضل

اکبر کے مشیروں میں ابوالفضل بڑا عالم زبردست منشی اور عالی دماغ مورخ تھا۔ بادشاہ کا وزیر اعظم بھی تھا۔ اور سپہ سالار بھی۔ وہ دکن کی مہم سے تھوڑی سی فوج کے ساتھ واپس آ رہا تھا۔ شاہزادہ، شاہزادہ سلیم کے اشارہ سے ایک بندیل کھنڈی راجہ نے یکایک حملہ کر دیا۔ ہمراہی پریشان ہوگئے۔ مگر ابوالفضل بھاگنے کو عار سمجھا۔ اور سپاہیانہ طور پر میدان جنگ میں لڑ کر مارا گیا۔

اس کی تصنیفات سے تاریخ اکبرنامہ ہے جس میں چغتائی خاندان کے کل بادشاہوں کا حال مجمل اور اکبری عہد کے واقعات مفصل لکھے ہیں۔ آئین اکبری میں سلطنت کے ہر صیغے کا حال اور ہر قسم کے انتظامات کی کیفیت تفصیل وار درج ہے۔

فیضی!

ابوالفیض فیضی۔ ابوالفضل کا بڑا بھائی اور اکبر کا مشیر۔ ایک نامور شاعر اور جید عالم تھا۔ سنسکرت کے علم ادب میں بڑی لیاقت حاصل تھی۔ اور اس زبان کی چند مشہور کتابوں کا ترجمہ بھی فارسی میں کیا۔

اکبر گو ناخواندہ تھا۔ مگر وہ علم و کمال کا بڑا شایق تھا۔ چنانچہ ایک سررشتہ سنسکرت سے ترجمہ کرنے کا اس نے قایم کیا جس کا مہتمم فیضی تھا۔

جب فیضی نے رحلت کی ہے تو اس کے ذاتی کتب خانہ کی فہرست مرتب کی گئی مختلف علوم و فنون کی چار ہزار ساٹھ کتابیں نکلیں جن کو اس نے خود صحیح کیا تھا۔

اور بمبئی سے کلکتہ کا راستہ صرف ۲½ گھنٹہ کا رہ جائے گا۔ امید ہے کہ دنیا کے کسی حصہ میں جانے کے لئے چوبیس گھنٹے کے زائد سے زائد صرف ہوں گے۔

آسٹریلیا میں منصوبہ صحت

سڈنی ۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلیا ایک منصوبہ صحت تیار کر رہا ہے جس کے مطابق عوام کی صحت کی ذمہ داری حکومت ڈاکٹر اور بیمہ کمپنیاں مشترکہ طور پر سنبھالیں گی۔

ہندستان کی تاریخ کا نامعلوم دور

نئی دہلی ۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے محکمہ آثار قدیمہ نے راجگیر بہار اور ہستناپور یو۔پی میں سنہ میں کھدائی کا کام جاری رکھتے ہوئے ایک لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ خیال ہے کہ ان دونوں جگہ کھدائی کرنے سے ایسی چیزیں دستیاب ہوں گی جن کا ہندستان کے اس نامعلوم تاریخی دور سے تعلق ہے جو وادی سندھ کی تہذیب ۲۰۰۰ قبل مسیح اور اشوک اعظم کے دور ۳۰۰ ق م کا درمیانی زمانہ کہلاتا ہے۔

مسٹر بی بی لال نے جو محکمہ آثار قدیمہ کی کھدائی کی شاخ کے انچارج ہیں۔ اور جن کے سپرد ان مقامات کی کھدائی کا کام کیا گیا ہے۔ کہا راجگیر اور ہستناپور میں جو چیزیں دستیاب ہوں گی ان سے خلا کو پر کیا جا سکیگا۔ جو تاریخی اور قبل از تاریخی دور میں پایا جاتا ہے۔ یہ خیال ایک عرصہ سے پایا جا رہا ہے کہ ہندستانی تاریخ کے اس نامعلوم دور کا پتہ ان چیزوں سے مل سکتا ہے جو مغربی یو۔پی اور پنجاب میں کھدائی کے بعد مل سکیں گی۔

میناؔ

(از جناب پی۔ کے۔ جوکھر)

آپ کو وہ نو عمر حسینہ تو یاد ہوگی جس نے سراب محمدی کی فلم سکندر میں ہندوستانی راجہ کی بیٹی کا کردار ادا کیا۔ اور النسان کے گھوڑے پر فتح پانے کی کہانی بھی سنائی۔ پردۂ فلم پر اس حسینہ کا یہ پہلا کردار تھا۔ آجکل یہی ساحرہ ہماری فلمی دنیا میں مینا کے نام سے مشہور ہے۔ اور لاکھوں دلوں کو اپنا گرویدہ بنا چکی ہے۔

پنجابی ایکٹریس شوخی میں اپنا ثانی نہیں رکھتیں پھر مینا کے تو کیا کہنے۔ سرو قد۔ بھرا بھرا جسم۔ دلفریب انداز۔ متوالی چال۔ خوبصورت چہرہ اور بڑی بڑی پھرتیلی آنکھیں۔ یہ سب مینا کے ہتھیار ہیں۔ ملک کی موجودہ بہترین ایکٹرسوں میں قدم رکھتی ہے۔ اداکاری اچھی کر لیتی ہے۔ مگر خود نہیں گاتی۔

اپنی ہنرمندی کے شروع شروع کے دنوں میں وہ رنجیدہ کردار خوش اسلوبی سے نہ نبھا سکتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ڈائرکٹر برکت مہرہ کی انتہائی کوششوں کے باوجود وہ اس کی فلم شہر سے دور میں ایک سنجیدہ کردار میں جان نہ ڈال سکی۔ ہاں مگر اس کا باقی رول کافی اچھا تھا۔ اک تیری نشانی اور سرالیوں نواسات فلموں میں بھی اس کی اداکاری اچھی تھی۔ مگر مدراسی فلم میں اس کا کام مایوس کن ہے۔

مینا کو جتنی ہر دلعزیزی فلم اک تھی لڑکی میں حاصل ہوئی ہے۔ آج کسی اور فلم میں نہیں ہوئی۔ اس رول میں وہ کامیڈی اور ٹریجڈی معنوں میں پوری اتری۔ اس کا لارا لپا گانا تو لوگوں کے دلوں میں گھر کر گیا۔ ہاں مگر مینا کو اس گانے کی بدولت آتی ہر دلعزیزی حاصل ہونے کے صلے میں اُسے عزیز کاشمیری میوزک ڈائرکٹر ونود اور پلے بیک گانے والی مینا کپور کا ضرور شکر گذار ہونا چاہیئے۔

آجکل مینا شوری فلمز کی آئندہ فلم میں بطور ہیروئن جلوہ گر ہو رہی ہے۔ اس ڈرامہ میں وہ برنی پرسکٹنگ کرتی ہوئی بھی دکھائی جائے گی۔ اور متعلقہ سین فلمانے کے لئے ہی تو شوری فلم ادارہ پچھلے دنوں شملہ گیا ہوا تھا۔

"نباسپتی دودھ" کا استعمال

نئی دہلی ۸ جون۔ ہندستانی کونسل برائے زراعتی ریسرچ ملک میں نباسپتی دودھ رائج کرنے کے لئے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ یہ دودھ ایک خاص قسم کے درخت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اور حکومت ہند کے تین سالہ تجربہ منصوبے کے تحت یہ درخت ہندستان میں لگائے جائیں گے۔ شہر بمبئی کو ان درختوں کی کاشت کے لئے نہایت ہی مناسب علاقہ تصور کیا جاتا ہے۔

بتایا جاتا ہے کہ جنوبی امریکہ کے دینی زولا کے علاقہ میں اس قسم کے چند درخت موجود ہیں جن کے تنے میں سوراخ کرنے سے دودھ بہنے لگتا ہے۔ یہ دودھ گائے کے دودھ سے ملتا جلتا ہوتا ہے۔ اسمیں کافی بالائی اور مٹھاس ہوتی ہے اور خوشبودار اور ذائقہ دار بھی ہے۔

پاکستان میں پہلا بین اقوامی صنعتی میلہ

کراچی ۸ جون۔ پاکستان میں پہلا بین الاقوامی میلہ آئندہ یکم ستمبر سے دس اکتوبر تک کراچی میں ہوگا۔ اس سلسلہ میں ایک کروڑ کے خرچ کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

میلے کے منتظم کے بیان کے مطابق حکومت پاکستان کی وزارت صنعت اس میلے کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ اس میلہ میں یورپ امریکہ اور ایشیا کے تقریباً پندرہ ملک حصہ لیں گے۔

بلجیم، فرانس، جاپان، چیکوسلاویکیہ، اسپین، اٹلی، ٹرکی، ایران، مصر، فلپائن اس میلے میں اپنی اسٹال لگائیں گے۔ امریکہ اور برطانیہ اپنی خاص خاص صنعتوں کے نمونے اس میلے میں بھیجیں گی۔ اور ان کے ماہرین صنعت یہاں آکر مشینوں اور کل پرزوں کو چلا کر بتائیں گے۔ کہ ان سے کس طرح کام لیا جائے۔

اس میلے کی خصوصیت یہ ہوگی کہ پروگرام ٹیلی ویژن کے ذریعہ میلے میں مختلف جگہوں پر پیش کیا جائے گا۔ میلے کے لئے سنٹرل جیل کے پاس زمین لی گئی ہے جس کو پھولوں اور پودوں سے آراستہ کیا جائے گا۔ اور ایک باغ کا شکل دی جائے گی۔

مدراس ۸ جون۔ آج ڈاکٹر پٹابھی سیتا رمیہ صدر آل انڈیا کانگریس نے پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے نمائندے سے کہا کہ وہ دوبارہ کانگریس کی صدارت کے لئے نہیں کھڑے ہوں گے۔

دنیا کا سب سے بڑا آتش فشاں پہاڑ

ہنولولو ۸ جون۔ فلپائن کا ۱۳ ہزار فیٹ بلند آتش فشاں پہاڑ ناوا جو دنیا کا سب سے بڑا آتش فشاں سمجھا جاتا ہے پھوٹ پڑا ہے۔ پرسوں رات سے اس کے دہانہ سے زبردست شعلے نکل رہے ہیں۔ جو ۲۰۰ میل کے فاصلے سے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ پہاڑ ڈیڑھ سال سے خاموش تھا۔ لیکن اس مرتبہ اس کی آتش فشانی پہلے کی بنسبت زیادہ زور ہے۔ پگھلا ہوا لاوا پہاڑ کے اوپر بہہ رہا ہے۔ اور ایک ہوائی جہاز نے جائزہ لے کر بتایا ہے کہ لاوا بہہ کر سمندر میں جا رہا ہے۔

اقوام متحدہ کی انتظامی عدالت کے صدر

لیک سکسس ۳ جون۔ جام صاحب نوانگر کو ادارہ اقوام متحدہ کی نئی انتظامی عدالت کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔ یہ عدالت سات اراکین پر مشتمل ہوگی۔ اور ادارہ اقوام متحدہ کے انتظامی امور کے سلسلے میں فیصلے صادر کرنے میں اس کی حیثیت سپریم کورٹ جیسی ہوگی۔

لوکل بورڈ الکشن کے نتائج

گوہاٹی آسام ۳ جون۔ آسام کے وزیر اعظم مسٹر گوپی ناتھ بردولی نے آج لوکل بورڈ کے الکشن نتائج پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ انھوں نے کہا۔ ان الکشنوں کے نتائج سے ملک میں کانگریس کی آنکھیں کھل جانا چاہئیں۔ گوہاٹی میں جو کانگریس کا ایک طرح کا گھر ہے۔ الکشن کانگریس کے حق میں بہت غیر اطمینان بخش رہا ہے اگر یہی حالت رہی تو پانچ سال کے اندر الکشن میں کانگریس کی کامیابی ناممکن ہو جائے گی۔

مسٹر بردولی نے کانگریسی کارکنوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انھیں اپنے اختلافات دور کر کے ملک اور کانگریس کے لئے کام کرنا چاہیئے۔

عورتوں کی نفسیات

نئی دہلی ۳ جون۔ دہلی کے محکمہ بحالی کے ریجنل ڈائرکٹر کرنل ورما کو شکایت ہے کہ عورتیں اپنی جنس کی درزیوں کے بجائے مرد درزیوں سے کپڑے سلانا پسند کرتی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یہی وجہ ہے کہ حکومت نے امداد باہمی کی بنیادوں پر عورتوں کے درزی خانے کھولنے کا جو منصوبہ بنایا تھا۔ وہ ناکام ہوگیا حالانکہ کامیابی پر کئی سو پناہ گزین عورتیں روزگار سے لگ جائیں۔

انوارِ زریں

دوسرے کے لئے وہ کام نہ کرو جو خود تمہارے لئے ساتھ کئے جانے پر تم کو برا معلوم ہو۔

خدا کا خوف انسان کو گناہ سے بچاتا ہے۔

زندگی ایک خواب ہے معلوم نہیں کہ کس وقت طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر جائے۔

جہاں تمہارے بولنے کی ضرورت نہ ہو۔ نہ بولو دوسری جگہ تم کو بہت کچھ بولنے کا موقع مل سکتا ہے۔

اپنی پوشیدہ بات کسی پر ظاہر نہ کرو۔ اگر اپنی بات کو تم پوشیدہ نہیں رکھ سکتے تو دوسروں سے کیسے امید کر سکتے ہو۔

اپنے دماغ سے کام لو۔ دلیل کے ساتھ غور کرو۔ اگر تم ایسا کروگے تو تم سے کم بھول ہوگی۔

بولنا چاندی ہے تو چپ رہنا سونا۔

موجِ تبسم

ایک چور مسجد میں چوری کرتا ہوا پکڑا گیا۔ اور چوری کے مال سمیت عدالت میں پیش کیا گیا۔ تو حاکم عدالت نے پوچھا۔

حاکم۔ تم نے چوری کیوں کی۔

ملزم۔ حضور میں نے چیز اٹھائی ہے۔ چوری نہیں کی۔ کیا۔ خدا کے گھر میں بھی چوری ہو سکتی ہے

ایک امیر آدمی کے پاس ایک نوکر بہت سیدھا سادھا تھا۔ ایک دفعہ ایک شخص اس امیر سے ملنے آیا لیکن امیر اس سے ملنا نہ چاہتا تھا۔ پس اس نوکر کو کہا کہ باہر جاکر کہدو کہ مالک گھر میں نہیں ہیں چنانچہ نوکر نے دروازہ پر آکر اس ملاقاتی سے کہا کہ مالک گھر میں نہیں ہیں۔ تب ملاقاتی بولا کہ کب تک واپس آجائیں گے۔ اب نوکر گھبرایا۔ اسے معلوم نہ تھا کہ ملاقاتی ایسا سوال بھی کرے گا۔ کچھ سوچ کر بولا! اچھا آپ یہاں ٹھہریں۔ میں مالک سے یہ بھی پوچھ آتا ہوں۔

عجیب معلومات

ایک جوان ہاتھی اپنی پیٹھ پر تین ٹن وزن اٹھا سکتا ہے۔

زمین کا وزن سائنسدانوں کی رائے میں ۶۵۹۲۰ سنکھ ٹن ہے۔

سوڈٹن کی آبدوز کشتی پر ۲½ کروڑ روپے سے زیادہ خرچ آتا ہے۔

انسان کی رگوں میں خون ۶۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دورہ کرتا ہے۔

فاسفورس مچھلیوں کے بدن سے نکالا جاتا ہے۔ اور بہت گرم ہوتا ہے۔ اس کو اگر ہوا میں رکھ دیں تو آگ لگ جائے۔ اسی لئے اسے پانی میں رکھتی ہیں۔ اندھیرے میں فاسفورس آہستہ آہستہ چمکتا ہے۔

ادب

اُردو ناول نویس

(ازجناب ڈاکٹر مسعود حسن صاحب)

روایت اور تجربہ ادب کے پرانے اور ٹیڑھے مباحث میں ہمارے مباحث کا جدید حل عام طور سے سمجھوتہ پایا جاتا ہے چنانچہ ادب تجربہ سے آگے بڑھتا ہے اور روایت سے مستحکم ہوتا ہے ایک رفتار ہے تو دوسری منزل لیکن رفتار کبھی کبھی لغزش پا میں بھی تبدیل ہو جاتی ہے اس لئے تجربہ کے لئے روایت شرط ہے گو خود روایت ہمیشہ تجربہ کے بعد قایم ہوئی ہے۔

فن میں تجربے پابندی آتی ہے۔ اور روایت سے توانائی اردو ناول کا ارتقا اور روایت دونوں سے مل کر ہوا ہے۔ فسانہ زاد سے ٹیڑھی لکیر تک آپ کو بہت سی خطوط منحنی ملیں گے جن کا مجموعی تاثر ایک خط مستقیم ہے۔

اردو ناول مغربی ادبیات کی دین ہے اس میں کلام نہیں لیکن اس نقش کو قدیم افسانوی ادب کے پس منظر میں بغانہ دیکھنا بھی سخت نا انصافی ہے میرے خیال میں افسانوی ادب کے دھندلکے میں آپ اردو ناول کے خدوخال کو بخوبی پہچان سکتے ہیں۔ اس کے بنتے اور بگڑتے جھکڑوں میں کسی نہ کسی مقام پر ایسا ٹھہراؤ نظر آجاتا ہے کہ آپ کہہ اٹھیں وہ ہے اردو ناول کا نیا روپ۔ اچھا تو آیئے اردو ناول کے خدوخال کو شروع سے پہچاننے کی کوشش کریں۔ سرور کا فسانہ عجائب اردو کا پہلا تخلیقی کارنامہ ہے لیکن اردو ناول کا پہلا خاکہ ہمیں سرشار کے فسانہ آزاد میں ملتا ہے۔ فسانہ عجائب سے ناول کی کوئی روایت قایم نہیں ہوتی فسانہ آزاد میں نہ تو خیال آرائی ہے۔ اور نہ عبارت آرائی پرواز قیاس عناصر جن پری۔ بھوت کا بھی اخراج کر دیا گیا ہے یہ دراصل لکھنؤ کے زوال آمادہ تمدن کی تصویر ہے جس میں بادشاہ اور نواب ملا درنقیر کرشمہ باز ایپلی رقاصیں چرخ طوائفیں فربہ بیگمات۔ شرابی افیمی۔ بنکی غرضیکہ بازار اور محلات کے لاتعداد کردار پریڈ کرتے ہوئے سامنے سے گذر جاتے ہیں۔ ان میں ان گنت کرداروں نے لکھوکھا واقعات کی تخلیق کی ہے۔ البتہ کچھ تو سرشار کی لاپرواہی نے اور کچھ اس کتاب کی شان نزول نے ان واقعات میں نظم اور ربط بالکل پیدا نہیں ہونے دیا۔ اس لئے اسپر جدید ناول کا اطلاق ذرا مشکل سے ہوگا لیکن سرشار کی استادانہ مرقع کشی ان کا اکڑتا ہوا مزاح خوجی کی ہنسی ہوئی اس وقت تو دلی بی اے اردو کا پہلا ناول نہیں تو ناول نما چیز ماننے پر مجبور کرتے ہیں۔ اس کی لازوال واقعہ نگاری اور چٹاخ پٹاخ مکالمے افسانہ نگاری میں بعض نئے تجربات کی ضمانت کرتے ہیں۔ سرور نے ایک قصہ گوڑھنے میں اپج دکھائی لیکن وہ اس سے آگے نہ بڑھ سکے۔ سرشار نے جدید ناول کے اکثر تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اس کی اصل یعنی پلاٹ کو ٹھکرا دیا۔ اور آزاد حسن آرا کے عشق کی ذراسی بات کا وہ بتنگڑ پر جھوم جھوم جاتے ہیں۔

قصے کے ناول میں کا بنتا ہوا خاکہ اپنی پوری روایات کے ساتھ نذیر احمد کی مراۃ العروس اور فسانہ مبتلا میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ نذیر احمد کے یہاں کوئی کہانی کہنے کا سلیقہ ادب اور پلاٹ کا شعور دونوں ملتے ہیں۔ قصہ کے نقاب میں ناول کا انداز قد یہاں نہیں چھپتا۔ گو نذیر احمد کی کوششوں کو عبوری دور کی یادگار کہا جاتا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہ عبوری دور فسانہ آزاد کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔ بعد از قیاس عناصر کی بڑی روایت کا باب نذیر احمد پر مکمل طور سے بند ہو جاتا ہے۔ ہمارے افسانہ گو کے قدم جو ابھی تک زمین سے کئی بالشت اوپر اٹھا رہا کرتے تھے۔ اب مضبوطی سے زمین سے جمنے لگے ہیں۔ وہ شدید انفرادیت پسندی جو ایک دیوانے سلوج کی یادگار تھی اور جس کے تحت فرد اپنی ہی خوبیوں میں گھونگھے کی طرح سمٹ رہتا رفتہ رفتہ ایک گہرے اجتماعی شعور میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ وہ آنکھ کھول کر بسیط فضا کو دیکھتا ہے اردگرد کی کائنات کو دیکھتا ہے اس مخلوق کو دیکھتا ہے جو اس وسیع دنیا میں اس کے چاروں طرف پڑی تڑپ رہی ہے۔

روح عصر کے اس اشارے کی تہ کو پاکر نذیر احمد نے اپنے قصوں کا تجزیہ کیا حقیقت کے رومان کو اجاگر کیا۔ آپ نہیں تو مجھ جیسے چھوٹے انسانوں کے تانے بانے تیار کئے بات میں بات پیدا کی۔ ان کے فن نے چار دیواری ہی کو اپنا دنگل منتخب کیا۔ لیکن وہ اس اکھاڑے کے سب سے بڑے پینترے باز رہیں۔ کردار کشی ان کے ہاتھوں تکمیل کو پہونچی میرامن کی دہلی کی ٹھیٹھ بولی میں بات کہہ کر ناول کی زبانی کا ایک نیا معیار پیش کیا۔ لیکن اتنے نئے ہوئے بھی انھیں شاید اپنے سوا ہر شخص کی بلوغیت پر شبہ تھا۔ اس لئے اخلاقی نصائح سے کانوں کے پردے پھاڑ دئے۔ یہ محض ان کی زبان کا چٹخارہ ہے کہ بار بار حقیقت پسند ناول نگار اسی کی طرف لوٹتا ہے۔ جدید ناول شرر کی گل ریزیوں اور نیاز کی انشاء لطیف کے باوجود آج بھی نذیر احمد ہی کی طرف مڑ مڑ کر دیکھ رہی ہے۔

یہ بڑی دلچسپ بات ہے کہ دہلی کے ٹھیٹھ نذیر احمد نے سب سے پہلے ناول کا ٹھاٹھ باندھا۔ لیکن ناول لفظ شرر کی تصانیف سے اس زمانے میں مخصوص کر دیا گیا تھا۔ اور لوگ آج تک نذیر احمد کی مراۃ العروس ابن الوقت اور توبۃ النصوح کو قصہ ہی کے لفظ سے یاد کرتے ہیں۔ قصے کے لفظ سے کچھ پرانے پن کی بو آتی ہے بہر اس لحاظ سے خوش قسمت تھے کہ ان کے ادنیٰ درجے کے ناول تک کو اس لفظ سے یاد نہیں کیا گیا ناول کا لفظ شرر کے ساتھ نتھی ہو کر رہ گیا ہے۔ لیکن اس سے ان کی اولیت ثابت کرنا بیکار ہے۔ شرر کی اصل اہمیت اس بڑے تجربے پر مبنی ہے جو انھوں نے تاریخی ناول کے باب میں کیا ہے۔ اس کی تحریک انھیں اسکاٹ کے ان تاریخی ناولوں سے ملی تھی جس میں اسلامی تاریخ کے واقعات کو مسخ شدہ شکل میں پیش کیا گیا میرے خیال میں شرر نے اپنی افسانوی صلاحیتوں کو ایک بڑے تجربہ میں تباہ کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ آج فردوس برین فلورا فلورنڈا اور منصور موہنا وغیرہ سے جانے دیتے ہیں۔ لیکن وہ اپنے معاشرتی ناول بدرالنساء کی مصیبت میں وہ زیادہ باکمال نظر آتے ہیں۔ اصل میں تاریخ شرر کے بس کی بات نہ تھی۔ وہ صحیح معنوں میں مورخ ہی نہ تھے انھیں ایسے تاریخی واقعات کی بڑی اچھی پرکھ تھی جن کے اردگرد رومان کا مصالحہ ڈالا جا سکتا ہے لیکن دیوانہ کا خواب ہمیشہ پریشان رہتا وہ جو دیکھتے تھے کہہ نہ پاتے تھے۔ ان تمام تاریخی ناولوں کا مجموعی تاثر صرف اس قدر ہے کہ شرر نے جس عہد کو پیش کرنا چاہا اسے زندہ نہ کر سکے۔

تاریخی ناول کا یہ تجربہ انھیں کے ساتھ ختم بھی ہو گیا۔ اس قسم کی ناول لکھنے میں جہاں یہ سہولیت ہے کہ تاریخ کے پردوں پر بے شمار رومان قصے مل جاتے ہیں۔ وہاں دشواری بھی سخت ہے۔ عہد رفتہ کو کس طرح آواز دے کر واپس بلایا جائے۔ لیکن تاریخی ناول کی اردو میں ابھی بڑی گنجائش ہے۔

موضوع کے علاوہ شرر نے ناول کو انگریزی ناول کے معیار کی روشنی میں سدھارا اور سنوارا بھی۔ ان معیار کو اپنی تصانیف میں اسطرح سمویا کہ لفظ ناول کا چلن اردو میں اسی وقت سے ہوا۔ یہ بڑی بات تھی ہاں اضافہ ادب میں نئی اصطلاح کا اضافہ ایک نئے ادبی شعور کی ضمانت کرتا ہے۔ شرر نے تقریباً ۲۵ کے قریب ✗

✗ تاریخی اور دس کے قریب معاشرتی ناول لکھے اس طرح کیف وکم دونوں اعتبار سے نہ صرف اردو ناول کے ارتقا کو مہمیز لگائی بلکہ ایک نئے شوق اور ایک نئی ادب کی چاٹ سے بھی آشنا کیا۔

نذیر احمد اور شرر کے نقال دیکھتے دیکھتے بہت سے چھوٹ بھیئے ناول نگار پیدا ہو گئے۔ ان میں صرف راشد الخیری کی انفرادیت باقی رہ گئی ہے منشی سجاد حسین اور قاری سرفراز حسین کی تصویروں پر اب گرد جمتی جا رہی ہے محمد علی طیب کی تصانیف میں البتہ جان باقی ہے۔ راشد الخیری کی ابدیت کا ضامن ان کا شدید المیہ انداز بیان ہے۔ جو یقیناً اردو ناول میں اضافہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ نذیر احمد کے نقش قدم پر چلے ہیں۔ اسی لئے برق و باران کی کیفیت ملتی ہے۔

نذیر احمد شرر اور راشد الخیری کے بعد اردو ناول ایک نئے موڑ سے گذرتا ہے۔ بیسویں صدی کا ناول نگار زیادہ بالغ نظر۔ چابکدست اور انسان دوست شخصیت کا مالک ہے۔ چنانچہ سماج کے راندہ درگاہ افراد تک سے دلچسپی ہے۔ وہ بازار حسن سے سرشار کی طرح چٹکیں کرتا نہیں گزرتا۔ یہ رونق محفل دیدہ پرنم کیوں کر دیکھے اس انسان دوستی کا سب سے اچھا نقش رسوا کی امراؤ جان ادا ہے۔ امراؤ جان میں مرقع نگاری کمال کو پہونچ گئی ہے۔ نذیر احمد کی ٹکسالی زبان کا جواب لکھنؤ کی مستعلق زبان سے دیا گیا ہے۔ قصہ چونکہ صیغہ متکلم میں بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے واقعات کے نظم میں اور زیادہ چابکدستی سے کام لینا پڑا ہے۔ دوران قصہ میں امراؤ جان اپنی شخصیت پر سے نقاب آمارتی جاتی ہے۔ اس کی اس بے نقابی کی تہ میں یہ جھلکنے والا احساس ہے کہ میں کیوں کسی کو الزام دوں۔ یہ تو بس اتفاق محض اتفاق تھا کہ میں ایسی بن گئی جو ہوں۔

امراؤ جان پڑھنے کے بعد کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سرشار۔ شرر اور نذیر احمد کا اصل مقصد یہی تھا اس صدی کے بطن سے یہ شاہکار پیدا ہوا دیکھئے نہ جب ہی تو امراؤ جان کا مصنف اس کے بعد کچھ نہ لکھ سکا۔ اور قلم توڑ دیا۔

ناول میں رسوا کا سادگی و پرکاری کا یہ تجربہ اتنا کامیاب رہا کہ امراؤ جان اب کلاسک کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ یہ پہلا ناول تھا جسے خالص فنی پیداوار کہا جا سکتا ہے جس میں مقصد اگر کوئی مقصد ہے تو فنکارانہ اشاروں سے مرتب کیا گیا ہے۔ اسکے بعد اردو ناول کے ارتقا میں ٹھہراؤ سا آجاتا ہے۔

کچھ وقفہ کے بعد اسی زمانہ میں پروفیسر سعید اپنی خواب ہستی اور یاسمین کے ساتھ سامنے آتے ہیں۔ یہ دونوں ناولیں نفسیاتی تجربہ کی مغربی روایت کو اردو میں نئے تجربہ کی شکل میں پیش کرتی ہیں۔

اور خالص تخریبی بنیاد پر ان کا مرتبہ کافی بلند ہے۔ ان پر کسی خاص فرد کی نہیں بلکہ اس صدی کے ابتدا کی ایک پوری ادھ کچری نسل کی ذہنی کشمکش کی غمازی کی گئی ہے۔ خواب ہستی کا ہیرو عثمان اپنے ماحول پر ہر لحظہ سوالیہ نشان قایم کرتا ہے۔ ذہن کا یہ عمل لا تناہی ہے۔ خواب ہستی اردو کا پہلا نفسیاتی ناول ہے اس نے ناول سے زیادہ موجودہ افسانے کو متاثر کیا ہے۔ ناولوں میں نیاز کی نہ شہاب کی سرگذشت اور اس دھن کی لندن کی ایک رات پروفیسر سعید ہی کی قایم کی ہوئی روایت پر نئے تجربے ہیں۔ شہاب کی سرگذشت کی مقبولیت کا راز نیاز کی تحلیل نفسی پر مبنی ہے لیکن نیاز اردو ادب کی رومانی تحریک سے بھی ساز باز رکھتے ہیں۔ اس نے وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے ناول کو ادب لطیف بنانے کی کوشش کی۔ وہ زیادہ اڑتے ہیں اور تحلیل ہو جاتے ہیں ذہن کریدنے والے ناول کی ابتدا تو صحیح معنوں میں سجاد ظہیر کی لندن کی ایک رات سے ہوتی ہے۔ یہ ناولٹ ہے۔ لیکن اس کی واقعیت نگاری جدید اردو ناول کا کامیاب تجربہ ہے اس تجربے سے ناول نگاروں سے زیادہ ہمارے افسانہ نویسوں نے استفادہ کیا ہے۔

پریم چند کا ذکر ابھی تک جان بوجھ کر نہیں کیا گیا ہے۔ حالاں کہ یہ بہت پہلے آجانا چاہیئے تھا کیونکہ ان کی ابتدائی کوشش بہت قدیم ہے۔ لیکن پریم چند کا اصل ناول گوشہ عافیت اور چوگان ہستی سے شروع ہوتی ہے۔ خالص فکری اعتبار سے پریم چند کے سامنے دوسرے ناول نگار بونے سے دکھائی دیتے ہیں جس زمانے میں ناول پڑھنے والوں کا بازار حسن کی داستان یا سراغ رسانی کے قصوں یا ہلکی پھلکی مزاحیہ ناولوں کی طرف تھا۔ پریم چند کو تو بنی زندگی کا آئینہ دار بنا رہے تھے ان کی ناولیں ہماری اس سیاسی کشاکش کو پیش کرتی ہیں۔ جو پچھلی صدی میں خداوندان فرنگ اور مشرق کے بیکسوں کے درمیان رہی ہے جس کا انجام دیکھنے کو آج پریم چند زندہ نہیں۔ ان کی ناولیں اس سے بھی بڑھ کر اس طبقاتی کشمکش کی عکاسی کرتی ہیں۔ جو کسان اور زمیندار مزدور اور سرمایہ کے درمیان کے ان کے زمانے میں شروع ہو گئی تھی لیکن جس کی حنا ابھی تک رنگ نہیں لائی۔ پریم چند کی نظر نے جب گہری انسانی ہمدردی کے ساتھ ہمارے سماجی مسائل کا احاطہ کیا ہے اور پھر اس سے فنکارانہ واردات انگیزی کی ہے۔ اس کی مثال اردو ادب کے کسی دور میں نہیں ملتی۔ یہی ان کی کلاسیکی عظمت کا باعث ہے۔

اگر ان کی ابتدائی ناولیں معمولی ہیں تو آخری دور کی ناولیں (میرا مطلب گوشہ عافیت، میدان عمل اور گئودان سے ہے) غیر معمولی ہیں۔ یہاں موضوع اور فن دونوں میں گہرائی آگئی ہے۔ اس کا اچھا مظہر ان کی ڈھیلے ڈھالے پلاٹ والی گئودان ہے جس میں فنی

نفرتیں بھی کامیاب تجربہ بن گئی ہیں جس میں ان کا اصلاحی نقطہ نظر واقعیت نگاری سے شکستہ دل حال نظر آرہا ہے۔

گئودان کے بعد اردو میں تین اور اچھی ناولیں شائع ہوئی ہیں، شکست، گریز اور ٹیڑھی لکیر۔ تینوں کا شمار اردو کے بہترین ناولوں میں ہو سکتا ہے۔ تینوں اپنے طور پر خالص تجرباتی شاہکار ہیں لیکن تینوں گئودان سے کم درجہ کی چیزیں ہیں۔

شکست اردو ناول میں سب سے بڑا تخیلی کارنامہ ہے جس میں نثر کے جتنے بلند ٹکڑے ملتے ہیں اور کہیں نہیں ملتے۔

یہاں رگ سنگ میں موجہ خون ہے۔ رومان میں شکستگی اور تشنگی ہے شباب زہر آلود ہے سر پہ خاک اور منہ میں راکھ بچا راکھ ہے۔ کرشن چندر کا یہ بڑا انوکھا تجربہ ہے۔ جو لندن کی ایک رات کا منہ چڑاتا ہے لیکن اس کے باوجود اس میں عظمت کی ٹیڑھی لکیر والی تحلیل نفسی۔ روانی اور چستی اور سب سے بڑھ کر جنسی خلوص نہیں ملتا۔ اور نہ اس میں وہ ستھرائی انداز اور فن کارانہ ضبط و احساس ملتا ہے۔ جو اوروں میں پایا جاتا ہے۔ لیکن اردو کا سب سے بہترین ناول نویس شاید منشی پریم چند ہی کو کہا جائیگا

جھانسی کی رانی کی برسی

جھانسی ۶ جون۔ جھانسی کی رانی مہارانی لکشمی بائی کی برسی ۱۶ سے ۱۸ جون تک منائی جارہی ہے سوشلسٹ لیڈر اچاریہ نریندر دیو اس یادگار تقریب کی صدارت کریں گے۔ اور شری راج گوپال اچاریہ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو۔ پنڈت گووند بلبھ پنت شری ہری کرشن مہتاب ڈاکٹر پٹابھی سیتا رمیہ شری کھیر۔ اور شری سمپورنانند اس میں شریک ہوں گے۔!

ہر پاکستانی نہرو لیاقت معاہدے پر عمل کریگا

لاہور ۶ جون۔ پاکستان نیوز پیپر پریس کانفرنس کے نائب صدر مولانا اختر علی خان نے کہا کہ ہر پاکستانی اور ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ نہرو لیاقت سمجھوتہ کے لئے کوشش کرے۔

مولانا اس دعوت کے موقع پر تقریر کر رہے تھے جو ہندوستانی خیرسگالی وفد کے اعزاز میں دی گئی تھی۔ انھوں نے کہا کہ ہم معاہدہ پر پوری طرح عمل کریں گے۔ اور ہمیں امید ہے کہ ہندوستان میں بھی لوگ اسی قسم کے خیالات رکھتی ہوں گے۔ وفد کے ایک رکن جناب رنبیر سنگھ نے مجمع کو یقین دلایا کہ وفد ہندوستان کے باشندوں کے جذبات کا مظہر ہے۔ اور وہ اپنی پوری کوشش کریگا کہ ایسے حالات پیدا ہو سکیں کہ دونوں طرف کے لوگ امن و سلامتی کے ساتھ رہ سکیں

کراچی میں کشمیر کے ثالث کی ابتدائی گفتگو ختم

کراچی ۶ جون. کشمیر میں ثالث سرا وون ڈکسن اور پاکستان افسران کے درمیان جو ابتدائی گفتگو ہو رہی تھی وہ ختم ہوگئی ہے۔ یہ گفتگو سر اوون ڈکسن اور وزیر خارجہ پاکستان سر محمد ظفر اللہ خان و کشمیری معاملات کے وزیر مشتاق احمد گورمانی کے درمیان چار دن سے ہو رہی تھی۔ اب سر اوون ڈکسن ۷ جون کو سری نگر جا رہے ہیں۔ سر اوون ڈکسن نے ابھی تک سہ طاقتی کانفرنس کے لئے کوئی تجویز نہیں پیش کی ہے۔ اور خیال ہے کہ وہ ہندوستان اور پاکستان کے وزراء اعظم کی اپنے ملکوں کو واپسی تک کوئی ایسی تجویز نہ پیش کریں گے۔ مشاہدین کا خیال ہے کہ سر اوون ڈکسن اب اس مہینہ کے آخر تک یا اوائل جولائی میں دونوں ملکوں کے نمائندوں سے پھر گفتگو کریں گے۔

سر اوون بذریعہ ہوائی جہاز یہاں سے راولپنڈی جائیں گے۔ ان کے ساتھ ادارہ متحدہ اقوام کے مسٹر سپر ایرک کولین اور پاکستانی رابطہ افسر مسٹر محمد ایوب ہوں گے۔ اور اسی دن وہ ادارہ متحدہ اقوام کے ہوائی جہاز سے سری نگر جائیں گے۔

کشمیر کی تقسیم کو کسی حالت میں قبول نہیں کیا جائیگا

سری نگر ۶ جون. کل شام ہندسیلون وائی ایم سی اے کے ساحوں کے ایک وفد کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبد اللہ نے اس بات کا پھر اعادہ کیا ہے کہ کشمیر کی تقسیم کسی حالت میں نہیں ہوگی۔ کشمیر کے ثالث سر اوون ڈکسن کی آمد کے موقع پر شیخ عبد اللہ کے اس اعلان کو بڑی اہمیت دی جا رہی ہے۔ اسی کے ساتھ ہی ساتھ شیخ عبد اللہ نے یہ بھی اعلان کیا کہ کشمیر میں اس وقت رائے طلبی کا کوئی سوال نہیں ہے جبکہ ریاست کے طول و عرض سے پاکستانی اور نام نہاد آزاد فوجیں تخلیہ نہیں کر جاتی ہیں جب تک یہ شرط پوری نہیں کی جاتی ہے اس وقت تک رائے طلبی کی باتیں کرنا قطعاً بے معنی ہے۔ سر اوون ڈکسن کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے شیخ عبد اللہ نے کہا کہ اقوام متحدہ کے ثالث سے ہر امن پسند اشتراک عمل کرے گا۔ لیکن کوئی الیاحل کشمیری قبول نہ کریں گے۔ جس میں ان کی رائے شامل نہ ہو۔ جیسا کہ پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ کشمیر کی قسمت کا فیصلہ عوام کی آزاد رائے کے ذریعہ ہونا چاہیئے۔

کالجوں میں فرقہ وارانہ تناسب باقی

مدراس ۸ جون۔ مدراس یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ نے اس بات کی حمایت کی ہے کہ جہاں تک جنوبی ہند کا تعلق ہے۔ کالجوں کے داخلہ میں فرقہ وارانہ تناسب باقی رکھا جائے گا۔

حکومت ہند کے مقررہ کردہ یونیورسٹی تعلیمی کمیشن نے اپنی رپورٹ میں یونیورسٹی کے داخلہ میں فرقہ وارانہ یہ چیز دستور اساسی کے بنیادی حقوق کی دفعہ کے منافی ہے۔

لیکن مدراس یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے اس رپورٹ پر غور کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ موجودہ حالات میں فرقہ وارانہ تناسب کو باقی رکھنا قومی مفاد کے لئے مناسب ہے۔

کانگریس امیدوار کی جیت

لکھنؤ ۸ جون۔ یوپی اسمبلی بریلی مسلم شہری حلقہ کے ضمنی انتخاب میں کانگریس امیدوار مسٹر مقصود عالم خان اپنے حریف مسٹر عبد الروف کے مقابلہ میں تقریباً سولہ ہزار ووٹ سے جیت گئے۔

اسی طرح سہارنپور میں کانگریس امیدوار مسٹر دین دیال نے اپنے حریف مسٹر ٹیکم سنگھ سوشلسٹ کو آٹھ ہزار ووٹوں سے شکست دی۔ لیکن سہارنپور سے کونسل کے انتخاب میں چند ولال کانگریس اپنے حریف مسٹر کالو رام آزاد کے مقابلہ میں دو ووٹوں سے ہار گئے۔

کمیونسٹ پارٹی ناجائز جنوبی افریقہ میں

کیپ ٹاؤن ۷ جون جنوبی افریقہ کی حکومت نے کمیونسٹوں کے خلاف جو ترمیم شدہ نیا مسودہ قانون پیش کیا ہے وہ صاف طور پر جنوبی افریقہ کی کمیونسٹ پارٹی کو ناجائز قرار دیتا ہے۔

پینسلین کے بلیک کے لئے ۲۰ ہزار جرمانہ

بمبئی ۷ جون۔ پنسلین کو زیادہ قیمت پر بیچنے کے جرم میں پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے ایک مقامی دوا فروش پر ۲۰ ہزار چھ سو روپیہ جرمانہ کیا ہے۔

دوا فروش جس کا نام مہتا ہے ۱۳ اپریل کو گرفتار کیا گیا تھا۔ پولیس نے اس کی دکان پر دوش دے کر اسے گرفتار کیا تھا جبکہ اس نے پنسلین کا ایک ٹیوب ۳ روپیہ ۳ آنہ کے بجائے ۱۳ روپیہ میں فروخت کیا تھا۔ حکومت بمبئی نے صوبہ میں پنسلین کی چور بازاری کو ختم کرنے کے لئے امریکہ سے ۱۹ ٹن دوا منگائی ہے۔

پارلیمنٹ میں ڈاکٹر متھائی کی نشست

نئی دہلی ۷ جون۔ پارلیمنٹ میں سابق وزیر مالیات ڈاکٹر جان متھائی کی نشست کو ان کے استعفیٰ کے بعد ابخالی قرار دے دیا گیا ہے۔ اس وقت پارلیمنٹ میں سات عام نشستیں اور بھی خالی ہیں۔ جن میں سے ایک آسام کے قبائل کے لئے مخصوص ہے۔

جگ جیون رام منتخب ہو گئے

جنیوا ۷ جون۔ ہندوستان کے وزیر محنت مسٹر جگ جیون رام اس سیشن کے لئے عالمی ادارہ محنت کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔ ان کا نام صدارت کے لئے برطانی مندوب نے پیش کیا۔ امریکی نمائندے نے اس کی تائید کی اور بغیر اتفاق رائے سے صدر چن لیا گیا۔

نئی دہلی۔ ۸ جون۔ امید کی جاتی ہے کہ کاغذ پر سے کنٹرول ہٹانے کا حکم اسی ہفتہ جاری کر دیا جائے گا۔ کاغذ کے بعد نمک اور سمنٹ پر سے بھی کنٹرول ہٹا لیا جائے گا۔

باغی گروپ کے لیڈر کا بیان

لکھنؤ ۷ جون باغی گروپ کے لیڈر مسٹر تریلوکی سنگھ نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ لوگ ہمارے دفتر سے برابر یہ دریافت کر رہے ہیں کہ لکھنؤ میں دفعہ ۱۴۴ کے تحت جلسہ و جلوس کی جو ممانعت کر دی گئی ہے اس کا اتر پردیش کے کانگریسی کارکنوں کے ۱۰ اور ۱۱ جون کو ہونے والے کنونشن پر کوئی اثر پڑے گا یا نہیں۔ بیس اضلاع سے آنے والے کارکنوں کو اگر کوئی غلط فہمی ہے تو اس کو رفع کرنے کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پروگرام میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔ اور مقررہ تاریخوں کو کنونشن ہوگا۔ کارکنوں کے قیام و طعام کے تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔

ہندستان ہر قسم کا امتیاز ختم کریگا!

سنٹ لوئی ۷ جون۔ مسز وجے لکشمی پنڈت سفیر ہندوستان متعینہ امریکہ کے اس اعلان کا واشنگٹن یونیورسٹی میں پرزور تالیوں سے خیر مقدم کیا گیا کہ ہندوستان نے ہر قسم کے امتیازات کو ختم کرنے کا عہد کیا ہے

مسز پنڈت نے کہا کہ ہندوستان کا بنیادی مسئلہ غریبی ہے انھوں نے کہا کہ آیندہ انتخاب میں ۱۷ کروڑ انسانوں کو ووٹ کا اختیار دیا جائے گا۔ جو دنیا میں ووٹروں کی بڑی تعداد ہوگی

انھوں نے یہ امید ظاہر کی کہ ہندوستان کو امریکہ کی ہمدردی حاصل ہوگی کیوں کہ ہندستان بھی امریکیوں کی طرح جمہوری جنگ لڑ رہے ہیں۔

۱۸ جون کو پناہ گزینوں کا یوم احتجاج

نئی دہلی ۸ جون۔ آل انڈیا رفیوجی ایسوسی ایشن کی ورکنگ کمیٹی نے کل اپنے جلسہ میں طے کیا ہے کہ ۱۸ جون کو اتوار کے دن ہندوستان بھر میں تارکین وطن جائداد دن منایا جائے۔

کمیٹی نے ایک ریزولیوشن کا مسودہ بھی تیار کیا ہے جو یوم احتجاج کے جلسوں میں جگہ جگہ منظور کیا جائے گا۔ ریزولیوشن کے اس مسودہ میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ پناہ گزین جو جائداد منقولہ و غیر منقولہ پاکستان میں چھوڑ آئے ہیں۔ ان کا پورا پورا معاوضہ دیا جائے۔ اور حکومت پاکستان سے ایسی تمام جائداد و املاک کے متعلق کوئی سمجھوتہ کیا جائے۔

ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ اس چیز کو ممکن بنانے کے لئے حکومت کو چاہیئے کہ وہ تارکین وطن جائدادوں کے قانون میں سفارشات کے مطابق

خداوند بحر نیپچون کی عدالت پنڈت نہرو کا بلاوا

جہاز دہلی سے ۶ جون۔ کل صبح جب جہاز دہلی پر ملک البحر عالیجاہ نیپچون اور ان کی ملکہ نے دربار کیا۔ اور جوانوں اور افسروں میں سے کسی کو سزا دی اور کسی کو انعام عطا فرمایا۔ تو عجیب تفریح رہی اور اس تفریح میں سب ہی شریک ہوئے۔ یہ اطلاع پریس آف ٹرسٹ آف انڈیا کے نامہ نگار خصوصی نے جہاز سے ریڈیو کے ذریعہ بھیجی ہے۔

نیپچون کو سمندر کا دیوتا مانا جاتا ہے۔ جہازیوں میں رواج ہے کہ جب جہاز خط استوا کے علاقہ میں داخل ہونے لگتا ہے تو نیپچون سے اجازت لی جاتی ہے۔ دو آدمی نیپچون اور ملکہ کا روپ بھرتے ہیں اور جہاز پر وہ اپنا دربار منعقد کرتے ہیں۔

اس سے پہلے جب پنڈت نہرو "الزامات" کا جواب دینے کے لئے نیپچون کے حضور میں پیش کئے گئے تو جہاز کے ۸۰۰ سپاہیوں اور افسروں نے خوشی کے نعرے بلند کئے۔ اور تالیاں بجائیں۔

پنڈت نہرو پر جو فرد جرم لگائی گئی اس کی تفصیل یہ ہے۔ کئی سال سے یہ ضرورت سے زیادہ کام کر رہے ہیں۔ دوم ان کی میز پر ضرورت سے زیادہ ٹیلیفون ہیں اور سوم یہ تقریریں بہت کرتے ہیں۔

پنڈت نہرو نے بے چون و چرا سزا قبول کی۔ نیپچون نے (جن کا پارٹ دہرہ دون کے لفٹننٹ کمانڈر کیا کر رہے تھے) نہایت بھاری بھرکم آواز میں یہ سزا سنائی۔ حاکم ثانی پنڈت نہرو کی سزا یہ ہے کہ وہ جہاز دہلی پر ہر سال کم سے کم ایک ہفتے کی چھٹی منائیں۔ پنڈت نہرو کو خط استوا پار کرنے کا سرٹیفکیٹ دیا گیا جب دوبارہ کبھی وہ خط استوا پار کریں گے اور یہ سارٹیفکیٹ پیش کریں گے تو ان پر مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔

ناسک ۶ جون۔ انڈین نیشنل کانگریس کے ۵۶ ویں اجلاس میں جو اگست میں یہاں ہوگا دس ہزار آدمیوں کے لئے جگہ ہوگی۔



सम्मन बास्ते करार दादहमूर
तनकीह तलब
(आर्डर ५ कायदा १ व ५)
नम्बर मुकद्दमा ६८ सन ५० ई
अदालत मुनसफी मैन पुरी जिला मैन पुरी
रफीक अहमद वल्द अजीज अहमद जाति मुसलमान शेख साकिन शहर मैन पुरी मुहल्ला दरीबा
मुद्दई
बनाम १- अब्दुल वहीद वल्द नन्हे जाति शेख
२- अब्दुल रशीद वल्द नन्हे शेख साकिन मैन पुरी मुहल्ला दरीबा
३- मु. अल्लह बख्शी वल्द नन्हे जौजा मिन्टू शेख साकिन कस्बा शमशाबाद जिला फर्रुखाबाद
४- मु. बिस्मन वल्द शेख नन्हे जौजा ख्वाजबख्श सा. कस्बा मेन्डू जिला अलीगढ़, मुद्दालेह
हरगाह मुद्दई ने आप के नाम एक नालिश बाबत १५६१) के दायर की है लिहाजा आप को हुकम होता है कि आप बतारीख ११ माह जूलाई सन १९५० ई बवक्त १० बजे दिन के असालतन या मारफत वकील के जो मुकद्दमा के हालात से करार वाकई वाकिफ किया गया हो और कुल उमूरात अहम मुतालिका मुकद्दमा का जवाब दे सके या जिसके साथ कोई और शख्स हो कि जवाब ऐसे सवालात का दे सके हाजिर हों और जवाब दिही दावा की करें और आप को लाजिम है कि उसी रोज जुमला दस्तावेजात पेश करें जिन पर आप बताईद अपनी जवाबदिही के इस्तदलाल करना चाहते हो।
आप को इत्तिला दी जाती है कि अगर बरोज मजकूर आप हाजिर न होंगे तो मुकद्दमा बगैर हाजिरी आप के मस्मू और फैसल होगा बसब्त मेरे दस्तखत और मुहर अदालत के आज बतारीख २० माह मई सन १९५० ई जारी किया गया।
बहुक्म मुनसरिम अदालत मुनसफी मैन पुरी
मुहर अ.

لیاقت علیخان کا آپریشن ہوگیا

بوسٹن ۶ جون۔ پاکستان کے وزیر اعظم لیاقت علی خان کا آج یہاں گھنٹے کا آپریشن کیا گیا۔ ڈاکٹروں کے خبر نامے میں بتایا گیا ہے کہ آپریشن بہت کامیاب رہا۔

کل بیگم لیاقت علی خان کا آپریشن ہوا تھا۔ جس میں ان کی اپنڈکس اور پتے کی پتھری نکال ڈالی گئی تھی ان کی صحت یابی کی رفتار بھی اچھی ہے۔

یورپ پر چڑھائی دو دن میں۔ انھوں نے امریکی فوجی اکیڈمی کے طالب علموں کو بتایا کہ ایسے ہتھیار تیار ہو رہے ہیں جن کی بدولت پچھلی عالمی جنگ کی طرح اب ٹینکوں کا تیز رفتار حملہ زیادہ کارگر نہیں ہو سکیگا۔ اس کے علاوہ جو دور سے پھینکے جانے والے ہتھیار راکٹ اور نشانہ تلاش کرنے والے آلات حال ہی میں بنائے گئے ہیں۔ اور ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کے جو امکانات ہیں۔ وہ ممکن ہے ٹینک کی جنگ کی موجودہ شکل کو بالکل ہی بدل کر رکھ دیں۔

کلکتہ ۶ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ باگے ریوارڈ کی روشنی میں ہند اور پاکستان کی سرحدوں کا تعین کرنے کے لئے حکومت ہند اور مغربی بنگال کے سرکاری افسروں کی ایک کانفرنس آئندہ سنیچر کو ہوگی۔

ٹینک بیکار ہو جائیں گے

نیویارک ۶ جون۔ وزیر فوج فرینک پیس نے آج یہ امید ظاہر کی ہے کہ جن انقلابی ہتھیاروں کی تیاری میں زیادہ دن نہیں ہیں۔ ان کی بدولت دشمن کی بری فوج کے لئے یہ ناممکن ہو جائے گا کہ مغربی

روسی آبدوز کشتیاں

کینبرا ۶ جون۔ آسٹریلیائی وزیر امور خارجہ مسٹر پرسی اسپنڈر نے آج پارلیمنٹ میں کہا کہ جنوب مشرقی ایشیا کے سمندروں میں روسی آبدوزوں کی موجودگی کی اطلاع ملی ہے۔ لیکن ان میں ان کی نوعیت بتانا چاہتا ہوں۔

سوال کرنے والے نے اندیشہ ظاہر کیا تھا کہ ممکن ہے یہ آبدوزیں ان علاقوں میں کمیونسٹ ایجنٹوں کو اتار دیں

ملک معظم کی سالگرہ کی چھٹی

نئی دہلی ۶ جون۔ اس سال ملک معظم کی سالگرہ کی چھٹی ہندوستان میں نہ ہوگی۔ ملک معظم کی سالگرہ ۸ جون کو ہوگی۔ اس دن تمام سرکاری عمارتوں پر یونین جیک اور ترنگا جھنڈا لہرایا جائے گا

ایڈیٹر و پبلشر خواجہ عبد السلام پرنٹر خواجہ عبد الوحید انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. NO.
A 406.

رجسٹرڈ نمبر ۱۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو نیرے دل میں رہے

احسن بھیکھی ؟

صداقت

ہفتہ وار

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

قیمت
سالانہ ۸/-
سالانہ رعایتی ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲

جلد ۵۱
نمبر ۲۴

کانپور شنبہ ۱۷ ر جون سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۳۰ شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۹ھ

VOL. 51 | No. 24 | KANPUR SATURDAY 17th JUNE 1950

ادبیات

جس سے بیدار ہو دنیا وہ نوا کوئی نہیں

(از جناب دؔور ہاشمی کانپوری)

سازِ حاضر میں صداقت کی صدا کوئی نہیں
جس سے بیدار ہو دنیا وہ نوا کوئی نہیں

شاعر اب جنسِ محبت کو کہاں لیجائے !
رازدارانِ محبت کا پتا کوئی نہیں !

طرفِ منزلِ مقصود رواں سب ہیں مگر
آشنا منزلِ مقصد سے ذرا کوئی نہیں

رہروِ جادۂ ہستی کا خدا اب حافظ
راہزن سیکڑوں ہیں راہنما کوئی نہیں

ہے زبانوں پہ بہت تذکرۂ ذاتِ خدا
اور دلوں کا ہے یہ عالم کہ خدا کوئی نہیں

صرف انسان ہے اب دیکھنے دکھلانے کا
نام انسان ہے جسکا بخدا کوئی نہیں

کیا کہوں دؔور جو کچھ دل پہ گذرتی ہے مرے
درد رکھتا ہوں میں وہ جسکی دوا کوئی نہیں

دنیائے اسلام

برطانیہ نہر سوئز کا تخلیہ نہیں کرے گا

قاہرہ ۱۰ جون۔ یہاں کے آزاد روزنامہ اخبار الیوم نے اپنے ایک پروپیگنڈسٹر علی امین بے یہ پیغام جو ٹیلی فون کے ذریعہ موصول ہوا ہے شائع کیا ہے کہ انھیں باخبر حلقوں حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ نے خفیہ طور پر ٹرکی سے وعدہ کیا ہے کہ وہ نہر سوئز کے تخلیہ کا نہیں کرے گا۔ خبر میں کہا گیا ہے کہ اس علاقہ میں برطانی فوجوں کی موجودگی کو ٹرکی روسی حملہ کے موقع پر مغربی امداد کی ضمانت سمجھتا ہے۔ آگے چل کر بتایا گیا ہے کہ برطانی دولت مشترکہ کے بعض ممبروں نے برطانی فوجوں کے فوری تخلیہ کے لئے مصر کی ہر تجویز کو ماننے سے صاف انکار کر دیا ہے اور برطانیہ دولت مشترکہ کی منظوری کے بعد کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا۔ برطانیہ امریکہ کی اس تجویز سے بھی متفق ہے کہ اسے تخلیہ ہرگز نہ کرنا چاہیئے کیونکہ امریکہ کا خیال ہے کہ نہر سوئز کے منطقہ کا تخلیہ اس کی پشت پر خنجر بھونک دینے کے مترادف ہوگا۔

علی امین بے نے کہا کہ تخلیہ کے لئے مصری وزیر اعظم نحاس پاشا کی درخواست پر برطانی لیڈر سخت حیرت زدہ ہیں۔ کیونکہ انھیں یقین ہے کہ وہ نازک بین اقوامی صورت حال سے پوری طرح واقف ہے۔ اور وہ ایک عملی انسان ہونے کا ثبوت دیں گے۔

ترکی کو برطانیہ کی دوستی پر بھروسہ

لندن ۱۱ جون۔ ترکی کے نئے وزیر اعظم عدنان مندریس نے انقرہ میں ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا۔ ترکی روس کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کرے گا وہ برطانیہ کے ساتھ اپنے تعلقات بڑھانے کا خواہشمند ہے اور بحر روم کے لئے ایک دفاعی معاہدہ ضروری سمجھتا ہے۔ "ڈیلی میل" کے نامہ نگار کو ایک بیان دیتے ہوئے انھوں نے کہا۔ نہ صرف ترکی بلکہ بحیرہ روم کے پورے علاقے کی سلامتی کے لئے ہم میثاق بحیرہ روم کے ضروری سمجھتے ہیں جسے میثاق بحر روم اٹلانٹک کے ساتھ منسلک کر دیا جائے۔ سوال کیا گیا کہ کیا وہ روس کے ساتھ ایک سمجھوتہ ممکن سمجھتے ہیں۔ مندریس نے جواب دیا۔ اگر آپ "سمجھوتے" سے یہ مطلب لیتے ہیں کہ دونوں ایک دوسرے کو سہولت دیں تو اس کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم روس پر کوئی دعوی نہیں رکھتے ہیں اور نہ ہمارے پاس اُسے دینے کے لئے کچھ ہے یہ بات یہ یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ ہم پر روسی دباؤ میں اضافہ ہونے کا ہر لحہ امکان ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ عرب ریاستوں کے استحکام کے متعلق ترکی اپنی پالیسی پر قایم رہے گا۔

مصری کابینہ میں شاہ فاروق کی ہدایت پر غور

اسکندریہ ۱۱ جون۔ مصری کابینہ نے اپنے چار گھنٹہ کے اجلاس میں شاہ فاروق کی اس ہدایت پر غور و خوض کیا جس میں کہا گیا ہے کہ ہر ہنگامی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ شاہ فاروق نے گذشتہ جمعرات کو ایک ضیافت میں جہاں وزیر اعظم مصطفی نحاس پاشا اور کابینہ کے تمام اراکین اور کمان دار اعلی موجود تھے، عالمی صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے اس میں تبدیلیوں کا تذکرہ کیا تھا۔ انھوں نے اپنے وزراء سے کہا تھا کہ وہ ہر بات کے لئے تیار رہیں۔ اور اپنے عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کی ہر امکانی کوشش کریں۔

عرب لیگ کونسل میں اردن کے اخراج کا مسئلہ

عمان ۱۲ جون شرق اردن کی حکومت نے آج فیصلہ کیا ہے کہ عرب لیگ کونسل کے جلسہ میں شرکت نہ کرے گا عرب لیگ کونسل کے ہونے والے جلسہ کے ایجنڈا میں شرق اردن کے اخراج کے بارے میں غور کرنے کی مصری تجویز تھی۔ مصر کا مطالبہ ہے کہ شرق اردن نے فلسطین کے ایک حصہ کو اپنے میں شامل کر لیا ہے۔ اس لئے عرب لیگ کو اس کے خلاف کرنی چاہیئے۔ اور اسے عرب لیگ سے نکال دینا چاہیئے۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اخراج کا فیصلہ کر چکی ہے لیکن اس فیصلہ پر عملدرآمد کے لئے ضروری ہے کہ شرق اردن کے علاوہ اور دوسری عرب ریاستیں بھی اس فیصلہ کی تائید کریں۔ اس لئے یہ مسئلہ عرب لیگ کونسل میں پیش کیا جانے والا ہے مصر کو امید ہے کہ سعودی عرب شام لبنان اور یمن اس تجویز کی تائید کریں گے لیکن عراق کا معاملہ مشتبہ ہے۔ اس لئے اس کا ایجنٹ شرق اردن کے شاہ عبد اللہ کا عزیز ہے۔

ایک شاہی ترجمان کے کہنے سے اسکا امکان بھی پایا جاتا ہے کہ گفت و شنید کا مزید موقع دینے کے لئے فیصلہ فی الحال ملتوی کر دیا جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے | زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار قند
کانپور

جلد ۵۱ | کانپور شنبہ | ۱۷ جون سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۴

ڈاکٹر پرفلا گھوش کے تاثرات

ڈاکٹر پرفلا گھوش ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی جو ابھی مشرقی بنگال کا دورہ کرکے واپس آئے ہیں انھوں نے کہا کہ میری پختہ رائے ہے کہ نہرو لیاقت سمجھوتہ کے بعد سے مشرقی بنگال کی صورت حال کافی بہتر ہوگئی ہے۔ ادہر خیال کے لوگ اس سمجھوتہ کا خیر مقدم کر رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اگر حکومت مسلم لیگ کے لیڈر اور پاکستان نیشنل کانگریس کے ارکان اشتراک عمل سے کام لیں تو صورت حال اور بہتر ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر گھوش نے کہا کہ اپنے ایک ماہ کے دورے میں انھوں نے مشرقی بنگال کے چھ ضلعوں کا دورہ کیا۔ یعنی چٹاگام، ٹیرا، نواکھالی، سلہٹ، باری سال اور ڈھاکہ دس دن تک تو ان کے ساتھ شنکر راؤ دیو بھی تھے انھوں نے بتایا کہ ان لوگوں نے گاؤں گاؤں دورہ کیا۔ اور جہاں بھی وہ گئے۔ ان کا خیر مقدم ہندو مسلمان سب لوگوں نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ کیا۔

مسلم لیگ کے لیڈر اور مقامی افسروں نے ہمارے ساتھ پورا اشتراک عمل کیا۔ اور ہمیں ہر قسم کی آسانی فراہم کی جس کے لئے ہم ان کے شکر گذار ہیں۔ ہم نے بہت سے عام جلسے کئے۔ جن میں بڑی تعداد میں ہندو مسلمان دونوں نے باوجود موسم کی خرابی کے شرکت کی۔ ہم نے اپنے دورے میں ہر نقطۂ خیال کے لوگوں سے بات چیت کی اور ہر فرقہ کے لوگوں سے ملے۔ مجھ سے مسٹر شنکر راؤ دیو دونوں سے یہ کہا گیا کہ ہم لوگ کچھ دن اور وہاں قیام کریں۔ میں نے وعدہ کیا ہے کہ میں مغربی بنگال کے کچھ حصوں کا دورہ کرنے کے بعد پھر مشرقی بنگال جاؤں گا۔ اور کچھ اور جگہوں کا دورہ کروں گا۔

ڈاکٹر گھوش نے کہا کہ ہماری پختہ رائے ہے کہ مشرقی بنگال کی صورت حال کافی بہتر ہوگئی ہے۔ لیکن بعض بعض جگہوں کے ہندوؤں نے شکایت کی ہے کہ ان کے درخت کے پھل۔ تالاب کی مچھلیاں وغیرہ یا زبردستی چھین لی جاتی ہیں۔ یا چرالی جاتی ہیں۔ ایسے جرائم کے خلاف سخت کارروائی ہونا چاہیے۔

بعض نے یہ بھی شکایت کی ہے کہ مجرموں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بڑے افسر پوری طرح حالات درست کرنے کے کوشاں ہیں۔ لیکن چھوٹے افسروں میں بھی اسی قسم کا جذبہ پیدا ہونے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ایسے حالات جلد پیدا ہو سکیں کہ پاکستان میں ہندو عزت و وقار کے ساتھ رہ سکیں۔ ہر جگہ ہندو دریافت کرتے تھے کہ کیا ۔۔ صورت طریقہ پر وہاں رہ سکیں گے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ان کے دل میں یہ خطرہ ہے کہ کہیں حالات پھر نہ بگڑ جائیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مغربی بنگال کے کچھ لوگ اس قسم کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔

آخر میں انھوں نے کہا کہ مجھے بالکل شبہ نہیں ہے کہ اگر مسلم لیگ کے لیڈر، حکومت اور پاکستان نیشنل کانگریس کے لوگ مل کر کام کریں تو حالات اور زیادہ بہتر ہو سکتے ہیں۔ انھوں نے اپیل کی کہ تمام لوگوں کو مستعد رہنا چاہیے اور پوری سرگرمی سے اپنی کوششوں کو جاری رکھنا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ دونوں جگہ اچھے لوگوں کی کمی نہیں ہے۔ بہت سی مثالیں ملی ہیں کہ مشرقی بنگال کے مسلمانوں نے اپنے کو سخت خطرہ میں ڈال کر ہندوؤں کی جان بچائی۔ تمام فرقوں کے اچھے لوگوں کا فرض ہے کہ خراب عناصر کو ابھرنے نہ دیں۔ اور پوری کوشش کے ساتھ نہرو لیاقت سمجھوتہ پر عمل درآمد کرائیں۔

بھیم سین سچر کا بیان

ہندوستانی خیرسگالی مشن کے لیڈر لالہ بھیم سین سچر نے کراچی میونسپل کارپوریشن کے ایک استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ " پاکستان میں خیرسگالی، فرقہ وارانہ ہم آہنگی۔ اور ہندوستان و پاکستان کے درمیان اچھے تعلقات رکھنے کی جو خواہش ہے اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں یہاں تفصیلی مطالعہ کر کے اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ پاکستان واقعی دونوں ممالک کے درمیان قیام امن و اتحاد کا خواہاں ہے۔

تقسیم کے بعد کی تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے لالہ بھیم سین سچر نے کہا کہ دونوں ملکوں کے باشندوں کو ماضی بھلا دینا چاہیے اور اب خوش حال اور بہتر مستقبل کے متعلق سوچنا چاہیے۔ انھوں نے یہ امید ظاہر کی کہ دونوں ملک اپنے مسائل مثلاً متروکہ جائداد اور کشمیر کے متعلق دوستانہ طریقہ پر طے کریں گے۔ اور اس سے دونوں کے اچھے تعلقات پر اثر پڑے گا۔

مسٹر سچر نے کہا کہ اس مشن کا خاص مقصد اغوا شدہ عورتوں کی واپسی اور پرمٹ کے طریقہ کو ختم کرانا ہے۔

سردار بچن سنگھ ایم ایل اے نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آزادی کے بعد جو واقعات ہوئے ہیں وہ ان کی توقع کے قطعی خلاف تھے۔ لیکن اب فرقہ وارانہ نفرت ختم ہو رہی ہے اور اب لوگ بہتر تعلقات کے خواہاں ہیں۔

سردار صاحب نے کراچی کے باشندوں کو یقین دلایا کہ ان کی قوم دونوں ممالک کے درمیان بہتر تعلقات کی خواہاں ہے۔

دہلی کے افغان سفیر کا بیان

ہندوستان میں افغانستان کے سفیر ڈاکٹر نجیب اللہ خاں نے پاکستانی پروپیگنڈا بازوں کی اس خبر کی مذمت کی کہ افغانستان میں نظم و نسق ٹوٹ جانے کی امکان ہے۔

افغان سفیر نے اخباری نمائندوں سے بتلایا کہ اپنے ملک کی ترقی اور پختونوں کی حقوق کی حفاظت کے لئے افغان قوم اپنے حکمران اور اپنی حکومت کے ساتھ ہے۔ اس چیز نے پاکستان کے سامراجی ذمہ داروں کو اس حد تک پریشان کر دیا ہے کہ وہ جھوٹی خبریں شائع کر رہے ہیں جو دراصل ایک ہمسایہ ملک کے ساتھ ان کے عناد کی مظہر ہیں۔ ڈاکٹر نجیب اللہ خان نے کہا کہ افغانستان کے وزیر قومی معاشیات مسٹر عبد المجید خاں کے حال کے استعفے کا سبب معاشی پالیسی پر ان کے اور پارلیمنٹ کا اختلاف رائے ہے۔ پختونوں کی تحریک سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے جیسا کہ بعض پروپیگنڈا بازوں کا کہنا ہے۔ پورے ملک کے افغان انصاف اخلاق اور بین الاقوامی قانون کے اصول کے مطابق اپنے پختون بھائیوں کی مدد کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ مقدس اور جائز آزادی حاصل کر سکیں۔ چند وزیروں کے استعفے بلکہ حکومت کی تبدیلی بھی اس طرز عمل کو نہیں بدل سکتی۔

یوپی میں نئے حلقہائے انتخاب

یوپی اسمبلی میں ۱۶ جون کو ایوان عام اور ریاستی مجالس قانون ساز کے حلقہائے انتخاب کی ازسرنو تشکیل کے مسئلہ پر سرکاری تجویز پر مباحثہ ہوا۔

۲۵ ممبران اسمبلی کی ایک منتخبہ کمیٹی اس غرض سے بنائی گئی ہے کہ وہ اس تجویز پر غور کرکے ۳ جولائی تک اپنی رپورٹ اور اس مسئلہ پر اپنی سفارشات پیش کرے۔ اور اس تاریخ جب اسمبلی کا اجلاس ۱۰ دن کے التوا کے بعد ہو تو ایوان میں ان سفارشات پر غور کیا جائے۔

کمیٹی کے ممبران حسب ذیل ہیں۔

وزیر اعظم پنڈت گووند بلبھ پنت۔ حافظ محمد ابراہیم مسٹر سمپورنانند۔ مسٹر سی بی گپتا مسٹر چرن سنگھ۔ مسٹر پھول سنگھ۔ مسٹر دوارکا پرشاد موریہ مسٹر الگو رائے شاستری مسٹر کرشن چندر مسٹر مظفر حسین مسٹر پورنیما بنرجی مسٹر موتی لال اگروال مسٹر جے پال سنگھ مسٹر دھرم داس مسٹر بدن سنگھ مسٹر کملا پتی ترپاٹھی مسٹر گوپال نرائن سکسینہ۔ مسٹر اعزاز رسول مسٹر سلطان عالم خان۔ مسٹر فخر الاسلام۔ مسٹر بنارسی داس اگروال۔ کنور گرو نرائن مسٹر عبد الغنی انصاری۔ اور مسٹر خوشی وقت رائے۔

یہ سرکاری تجویز وزیر رسل و رسائل حافظ محمد ابراہیم نے وزیر اعظم کی غیر موجودگی میں پیش کی (تجویز پر مباحثہ کے دوران میں وزیر اعظم ایوان میں آ گئے تھے)

حافظ محمد ابراہیم نے تجویز پیش کرتے ہوئے بتایا کہ پارلیمنٹ کے لئے اس ریاست سے آبادی کے مطابق ۸۶ نشستیں دی گئی ہیں جن میں، شہری اور ۷۹ دیہی ہیں اور حکومت ہند نے نئے دستور کے مطابق جو الیکشن کمشنر مقرر کیا ہے۔ اس نے ریاستی سرکار کو ہدایت کی ہے کہ وہ ان نشستوں کے لئے نیز ریاستی مجالس قانون ساز کی نشستوں کے لئے حلقہائے انتخاب مقرر کرنے کے بارے میں اپنے سفارشات ۳۰ جون تک پیش کر دے۔

سرکاری تجویز کے ساتھ کانگریس اسمبلی پارٹی کے طے کردہ نئے حلقہائے انتخاب کی ایک فہرست ممبران کو دی گئی تھی اور سفارش کی گئی تھی کہ ان حلقہائے انتخاب کا چناؤ اس طرح سے کیا جائے کہ ہر حلقہ سے ایک شخص امیدوار ہو جسے اس حلقہ کے ووٹر ایک ووٹ دیں۔

کرائسٹ چرچ کالج

۸۱ میں سے ۳۹ پاس ہوئے یعنی ۴۹ فیصدی

ہائی اسکول میں ۵۹ میں سے ۳۹ یعنی ۶۸ فیصدی

کان کبج اسٹ کالج

۵۵ میں سے ۲۷ پاس ہوئے یعنی ۴۹ فیصدی

ہائی اسکول میں ۲۱۲ میں سے ۱۰۶ یعنی ۴۷ فیصدی

بالکا ودیالیہ انٹر کالج

۴۹ میں سے ۳۷ پاس ہوئے یعنی ۷۶ فیصدی

ہائی اسکول میں ۷۴ میں سے ۵۹ یعنی ۸۰ فیصدی

گورنمنٹ اگن کھتری انٹر کالج

۳۴ میں سے ۲۸ پاس ہوئے یعنی ۸۲ فیصدی

ہائی اسکول میں ۱۰۰ میں سے ۹۴ یعنی ۹۴ فیصدی

میونسپل گرلز انٹر کالج

۲۰ میں سے ۲۰ پاس ہوئے یعنی سو فیصدی

ہائی اسکول میں ۵۲ میں سے ۴۵ یعنی ۸۷ فیصدی

خلیم انٹر کالج

۷ میں سے ۴ پاس ہوئے یعنی ۵۷ فیصدی

ہائی اسکول میں ۱۰۵ میں سے ۴۷ یعنی ۴۵ فیصدی۔

کانپور ہائی اسکول سے ۱۵۷ میں سے ۱۲۲ یعنی ۷۸ فیصدی

دوسو شنے ہائی سکول سے ۱۱۶ میں سے ۶۲ یعنی ۵۳ فیصدی

ماڈرن ہائی اسکول سے ۱۴۰ میں سے ۸۰ یعنی ۵۷ فیصدی

پرتھی ناتھ ہائی اسکول سے ۱۰۱ میں سے ۶۹ یعنی ۶۸ فیصدی

دھرسماج سکول سے ۹۹ میں سے ۸۷ یعنی ۸۸ فیصدی

گورنمنٹ ہائی سکول سے ۸۴ میں سے ۶۱ یعنی ۷۳ فیصدی

اے۔ وی ودیالہ سے ۶۷ میں سے ۴۱ یعنی ۶۱ فیصدی

بھارتی ودیالہ سے ۶۶ میں سے ۵۹ یعنی ۸۹ فیصدی۔

میونسپل اسکول نواب گنج سے ۵۷ میں سے ۴۰ یعنی ۷۰ فیصدی

جوالا دیوی ودیالیہ سے ۵۴ میں سے ۳۰ یعنی ۵۵ "

فیض عام اسکول سے ۱۹ میں ۱۰ یعنی ۵۲ فیصدی

مسلم جبلی گرلس سکول سے ۱۳ میں ۸ یعنی ۶۲ فیصدی

میونسپل گرلس اسکول (پیر امن کا پورہ) سے ۱۲ میں سے ۸ یعنی ۶۷ فیصدی

میونسپل اسکول جوہی سے ۱۰ میں ۹ یعنی ۹۰ فیصدی

آچاریہ کنیا ودیالہ بنیھ سے ۱۰ میں ۸ یعنی ۸۰ فیصدی

لطیف گرلس اسکول سے ۹ میں ۳ یعنی ۳۳ فیصدی

آئینۂ کانپور

کانپور کانگریس پنچایتیں کے مقامی

کان پور

کانگریسی لیڈروں کی یہ کوشش کہ کانپور کانگریس پنچایتوں کے انتخابات متفقہ ہوں بہت حد تک کامیاب ہوئیں۔ کیونکہ ۵۶ پنچایتوں میں سے صرف ۵ کے لئے ۱۵ جون کو انتخاب ہوا۔

کانپور کے لئے یہ دو ہفتے بہت زیادہ پرآشوب تھے جبکہ کئی مرتبہ ریٹرننگ آفیسر مسٹر کے این گیر ولا کو بے قابو مجمعوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اور دو مرتبہ تو ان کو صرف پولیس کی مدد سے بچایا جا سکا ان سے غصہ ہونے والے وہ لوگ تھے۔ جو نامزدگی کے کاغذات کی منظوری اور نامنظوری کے متعلق ان کے فیصلے سے اتفاق رائے نہ کرتے تھے۔ نواب گنج وارڈ میں پانچ پنچایتوں کا انتخاب ۱۵ جون کی صبح کو شروع ہو کر پرامن فضا میں ختم ہوا۔ ضلع کے حکام نے امن عامہ کو برقرار رکھنے کے پورے انتظام کرلئے تھے۔

مسٹر بینی سنگھ کانپور ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر جن کو یوپی صوبہ کانگریس کمیٹی نے انتخابات کے انتظامات کی دیکھ بھال کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ شہر کے کانگریس کے مختلف گروپوں کے ساتھ انتہائی تعاون سے کام کیا۔

آئندہ مرحلہ ۲۰ جون کو ہے جب ڈیلی گیٹس کا انتخاب ہوگا۔ شہر سے ۵ ڈیلی گیٹ اور ضلع سے ۱۰ ڈیلی گیٹ لئے جائیں گے۔ یہ ڈیلی گیٹ صرف کانگریس مشن کے لئے ہی ڈیلی گیٹ نہ ہوں گے بلکہ یوپی کانگریس کمیٹی اور مقامی کانگریس کمیٹیوں کے ممبر بھی ہوں گے۔ اس لئے مقابلہ بہت سخت ہوگا معلوم ہوا ہے کہ اکثریت پارٹی مخالف گروہ کو ایک جگہ شہر سے اور دو جگہیں ضلع سے دینے کو تیار ہے۔

آئندہ چند دنوں کے اندر یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ شہر اور ضلع کانگریس کمیٹیوں کے عہدیداران کی کیا پوزیشن ہے۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ ۱۶ جون کو پنڈت بدھا نند مصر چیرمین کی صدارت میں ہوئی جس میں طے ہوا کہ عورتوں کی تعلیم کا چارج لینے کی کمیٹی کی ممبری کے لئے نامزدگیوں کو طلب کیا جائے۔ نامزدگیوں کے آنے کی آخری تاریخ ۱۹ جون مقرر کی گئی ہے کمیٹی میں ۸ جگہیں ہوں گی جس میں سے ۳ عورتوں کے لئے محفوظ ہوں گی۔ چونکہ میونسپل بورڈ میں صرف ایک عورت ممبر ہے اس وجہ سے دو عورتوں کا باہر سے انتخاب ہوگا۔ یہ بھی طے ہوا ہے کہ جب تک گرلس ایجوکیشن کمیٹی وجود میں نہ آجائے۔ اس وقت تک میونسپل بورڈ کے چیرمین اور ایجوکیشن کمیٹی کے چیرمین معاملات کی دیکھ بھال کریں

انڈو پاکستان دوستی

یوپی انڈو پاکستان فرینڈشپ ایسوسی ایشن کے صدر آچاریہ جگل کشور ایم ایل اے نے ۱۵ جون کو ایسوسی ایشن کی کانپور شاخ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا

اس ایسوسی ایشن کا خاص مقصد یہ ہے کہ دونوں ملکوں کے باشندوں کے درمیان بھائی چارے کے احساسات کو پیدا کیا جائے۔ انھوں نے مزید کہا کہ اگرچہ ایسوسی ایشن دونوں ملکوں کی خود مختاری کو تسلیم کرتی ہے لیکن ان کی یہ کوشش ہوگی کہ دونوں ملکوں کی حکومتیں اور باشندے اپنے پیچیدہ مسئلوں کو مل جل کر دوستی اور محبت کی اسپرٹ میں حل کرنے کی کوشش کریں لیکن ان کی کوشش کے باوجود اگر دونوں ملکوں کے درمیان جنگ ہوگئی تو وہ ہر ملک کے لوگوں کو یہی مشورہ دیں گے کہ وہ اپنی اپنی حکومتوں کے وفادار رہیں ایسی صورت میں ایسوسی ایشن کوئی مداخلت نہ کرے گی۔ اور کام کرنا ترک کر دے گی انھوں نے یہ بھی کہا کہ ایسوسی ایشن بالکل غیر سرکاری ہے میٹنگ کے شروع میں طے ہوا کہ ایسوسی ایشن کی کانپور شاخ قایم کی جائے جس کی کنوینر سیدہ اختر بیگم صاحبہ ہونگی

کپڑے پر سے کنٹرول ختم کیا جائے

کانپور کپڑا کمیٹی کے سکریٹری نے مرکزی اور صوبہ حکومتوں کے پاس ایک عرضداشت بھیجی ہے کہ کپڑے پر سے ہر قسم کا کنٹرول ختم کر دیا جائے۔ یعنی کپڑے کے بنانے تقسیم کرنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لانے لیجانے میں ان کا کہنا ہے کہ کپڑے پر کنٹرول لگانے کا رد عمل بالکل ہوا ہے قیمتیں بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں جن سے پبلک کو صریحاً نقصان ہے ایسی حالت میں کنٹرول سے نہ پبلک کو اور نہ تاجر ہی کو فائدہ ہے۔

چھاؤنی بورڈ کے انتخابات

معلوم ہوا ہے کہ چھاؤنی بورڈوں کے چناؤ گورنمنٹ کے حکم کے مطابق ستمبر میں ہوں گے۔

اس حکم میں کہا گیا ہے کہ چھاؤنی بورڈوں کے آئندہ انتخابات بالغ حق رائے دہی کی بنیاد پر ہوں گے اس لئے بالغ رائے دہندوں کی فہرست تیار کی جائے۔

اس حکم کے مطابق کان پور چھاؤنی بورڈ میں ووٹروں کی نئی فہرست بنانے کا کام شروع ہو گیا۔ فہرست تیار کرنے والوں کو عورتوں کے نام معلوم کرنے میں وہی دقتیں پیش آ رہی ہیں۔ جو حال ہی میں میونسپل چناؤ کے موقع پر پیش آئی تھیں۔

انکم ٹکس ادا نہ کرنے والے

معلوم ہوا ہے کہ کان پور کے انکم ٹیکس علاقوں کے ضلعوں الہ آباد، فتحپور، کان پور، فرخ آباد، ہمیر پور و فتحگڈھ میں ٹیکس کے انسپکٹروں نے گذشتہ ۱۲ سال کی تحقیقات میں یہ پتہ چلانے کی کوشش کی ہے کہ کن تاجروں نے انکم ٹکس ادا نہ کرکے رقمیں بچائیں اور روپیہ دوسری تجارتوں میں لگا دیا۔

اس سلسلہ میں اب تک جو تاجر پکڑے گئے ہیں ان کا معاملہ عدالت کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

تیل مل مزدور ہڑتال کے لئے تیار!

تیل مل مزدور یونین نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر تیل مل مزدوروں کے مطالبات نہ مانے گئے تو وہ ۲۷ جون سے ہڑتال شروع کر دیں گے۔ ان کا خاص مطالبہ سنہ ۴۹ء کے بونس کی تقسیم کے بارے میں ہے۔

مزدوروں کے لئے مکانات کی تعمیر

اتر پردیش لیبر جانچ کمیٹی کا جلسہ کل اچاریہ جگل کشور کی صدارت میں ہوا جس میں مل مالکوں ٹریڈ یونینوں کے نمائندے ڈیولپمنٹ و میونسپل بورڈوں اور صوبائی سرکار کے محکمہ لیبر کے افران شریک ہوئے جلسہ میں کانپور کے مزدوروں کے لئے مکانات کی تعمیر کرنے کے مسئلہ پر غور ہوا۔ پتہ چلا ہے کہ نادرن انڈیا مل مالکوں کے نمائندوں نے کمیٹی کو صاف بتا دیا ہے کہ مل مالکان مزدوروں کے نئے مکان بنوانے میں کوئی مدد نہیں دے سکتے

لیبر ویلفیر سنٹروں کے چیف آنریری آرگنائزر شری سورج پرشاد اوستھی ایم ایل اے نے مزدوروں کے مکانوں کی خستہ حالت پر نظر ڈالی۔ اور ڈیولپمنٹ بورڈ کے صدر شری ہری شنکر ودیارتھی نے کہا کہ مزدوروں کے علاقوں کی صفائی اور ان کے نئے مکانوں کی تعمیر کے لئے یا تو سرکاری یا مل مالکان مالی امداد دیں۔

کانپور میں کارپوریشن

یوپی کے وزیر لوکل سلف گورنمنٹ مسٹر اے جی کھیر نے جو تبدیل آب و ہوا نیز یہ دیکھنے کے لئے یہاں آئے ہیں کہ بمبئی میونسپل کارپوریشن کس طرح چلایا جاتا ہے۔ آج سکریٹریٹ میں بمبئی کے وزیر لوکل سلف گورنمنٹ مسٹر جی ڈی ورتک سے ملاقات کی۔

مسٹر کھیر نے یونائیٹڈ پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ حکومت یوپی لکھنؤ اور کانپور کی میونسپلٹیوں کو کارپوریشن میں تبدیل کرنے پر غور کر رہی ہے۔ اور میں یہاں کے حالات دیکھ کر لکھنؤ اور کانپور کے لئے منصوبہ بناؤں گا۔

انھوں نے امید ظاہر کی کہ اس سلسلہ میں یوپی اسمبلی کے دسمبر کے اجلاس میں بل پیش کر دیا جائے گا۔

ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کالج کے نتائج

یوپی کے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ امتحانوں کے نتائج ۸ جون کو ۳ بجے الہ آباد میں پریس کو دیا گیا۔ اور کانپور میں رات کو ۱۲ بجے اخبارات کے ذریعہ لوگوں کو معلوم ہو گیا۔ کانپور کے امتحانات کے نتائج حسب ذیل ہیں۔ [illegible]

ڈی۔ اے۔ وی کالج

۳۷۱ میں سے ۲۰۶ پاس ہوئے۔ یعنی ۵۶ فیصدی

ہائی اسکول میں ۱۳۸ میں ۱۲۸ یعنی ۹۲ فیصدی۔

بی۔ ان۔ اس۔ ڈی انٹر کالج

۲۷۴ میں سے ۲۱۱ پاس ہوئے یعنی ۷۷ فیصدی

ہائی اسکول میں ۱۶۱ میں سے ۱۴۹ یعنی ۹۳ فیصدی۔

سبد گل

عجب مشکل ہے دماغ چکرایا جاتا ہے وہ باتیں جو قصے کہانیوں میں بھی نہ سنی تھیں۔ آج آنکھوں سے دیکھ رہی ہیں۔ ابھی حال ہی میں ایک خبر آئی ہے کہ ایک جگہ خون اور گوشت کی بارش ہوئی ہے۔ اس کے متعلق یہ سوچ کر تسکین کر لی کہ زمین کے کثرت دخون کو دیکھ کر شاید آسمان خون کے آنسو رونے لگا ہو۔

حالانکہ شاعروں نے آسمانوں کو ہمیشہ فلک کج رفتار اور ستم شعار سے یاد کیا ہے۔ لیکن یہ باتیں اس زمانہ کی ہیں جب ستم شعاری کا معیار چشم وابرو سے گھائل کرنے کا تھا۔ چھرا بھونک کر اور پٹرول چھڑک کر نہیں۔ اس لئے کوئی تعجب کی بات نہیں کہ اس زمانہ میں انسانوں کے کارنامے دیکھ کر آسمان نے ہار مان لی ہو۔ اور خون کے آنسو رونے لگا ہو۔

لیکن موتی ہاری سے جو خبر آئی ہے اس نے رہے سہے ہوش اڑا دیے ہیں یقین فرمایئے کہ خبر سنتے ہی ایسا محسوس ہوا کہ کان میں کوئی چیخ چیخ کر کہہ رہا ہو قریب قیامت۔ قیامت قریب۔ خبر نہ تو ڈراونی ہے اور نہ پریشان کن۔ بلکہ اگر اس سے قیامت قریب کے آثار نہ جھلکتے ہوتے تو بہت سے لوگ اس کی تمنا کرتے کہ یہ واقعہ ان کے یہاں کیوں نہ پیش آیا۔

خبر ہے کہ موتی ہاری کے ایک وکیل صاحب کا آٹھ برس کا لڑکا جب اپنے گھر کے پاس باغ میں ترکاری کھودنے جاتا ہے تو اس کو ترکاری کے بجائے اشرفیاں ملتی ہیں جس میں کچھ تو مغل بادشاہوں کے زمانہ کی ہوتی ہیں۔ اور کچھ ایسی نئی اور چمکیلی ہوتی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی ابھی ٹکسال سے ڈھل کر آ رہی ہیں۔

اس واقعہ سے وکیل صاحب کو ڈرنے کے بجائے خوش ہونا چاہیئے تھا۔ اور ممکن ہے کہ شروع شروع یہ سمجھ کر کہ کوئی خزانہ ہاتھ آ گیا ہے خوش بھی ہوئے ہوں لیکن یہ معلوم کر کے اس خزانہ میں سوائے اس لڑکے کے اور کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ ایسے گھبرائے ہیں کہ دعا تعویذ اور پھونک جھاڑ پر اتر آئے ہیں اور ان کے گھر پر پھونک جھاڑ کرنے والوں کا مجمع لگا ہوا ہے۔ انھیں خطرہ ہے کہ بے محنت کی دولت کہیں بھوت نہ ثابت ہو۔

سرمایہ دار نوازی کا الزام

ناگپور۔ ۱۰ جون۔ سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے کل رات مزدوروں کو دعوت دی کہ حکومت ہند کے جو دو بل پارلیمنٹ میں پیش ہیں۔ ان کے خلاف پورے ملک میں زوردار تحریک چلائیں۔

ایک جلسہ عام میں جو ہند مزدور سبھا کی طرف سے کیا گیا تھا۔ مسٹر نرائن نے سخت الفاظ میں دونوں بلوں کی مذمت کی۔ اور کہا کہ اگر یہ بل منظور ہو گئے تو ملک کے مزدور غلامی کی زنجیر میں جکڑ جائیں گے۔ اور آزاد ٹریڈ یونین تحریک کے لئے یہ بل موت کا پیغام ہے۔

انھوں نے کہا کہ مزدوروں کا یہ مسلمہ حق ہے کہ اگر کسی اور طرح سے ان کے مطالبات نہ پورے ہوں تو ہڑتال کر دیں۔ لیکن آج ہندستان کے مزدوروں کو اس حق سے محروم کیا جا رہا ہے۔ مزدوروں نے جو حقوق طویل اور سخت جد و جہد کے بعد حاصل کئے ہیں ان پر حملہ ہو رہا ہے اسے انھیں نہیں برداشت کرنا چاہیئے۔

اچاریہ نریندر دیو مستعفی نہیں ہوں گے

نئی دہلی۔ ۱۰ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر اچاریہ نریندر دیو نے یونیورسٹی کے عملے اور طلبا کی درخواست منظور کرتے ہوئے مستعفی نہ ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

بچوں کی دنیا

سرکشی کا مزہ

ایک روز بدن کے تمام اعضا متفق ہو کر معدے کا گلہ کرنے لگے کہ ہم کماتے کماتے تھکے جاتے ہیں۔ اور یہ نکھٹو معدہ مفت میں ہماری کمائی ہضم کر جاتا ہے۔ آخر سب نے اس کی اطاعت سے سرکشی کی۔ پاؤں نے رفتار۔ ہاتھوں نے کاروبار ترک کیا آنکھوں نے بصارت سے آنکھ چرائی۔ کان سماعت سے بے بہرہ ہو گئے۔ ناک نے سونگھنا۔ زبان نے چکھنا چھوڑ دیا۔

جب اعضا کی نافرمانی اس حد کو پہنچی کہ ہر ایک نے اپنا اپنا کام بند کر دیا۔ تو غریب معدہ کو غذا کہاں سے میسر ہوتی۔ کچھ عرصے تک بے آب و دانہ صبر کئے پڑا رہا۔ آخر کار ہر ایک عضو کو اندیشہ ہوا اور ان کی طاقت زائل ہونے لگی۔ ہاتھ کف افسوس ملنے اور پاؤں ایڑیاں رگڑنے لگے۔ آنکھوں نے رونا۔ جھپکنا شروع کر دیا۔ کان بھی مارے ضعف کے سن ہو گئے۔ ناک کا بھی ناک میں دم آ گیا۔ زبان کا بولنا بند ہو گیا۔

معدے نے کہا او میرے مددگارو! اب تم کو معلوم ہوا کہ جو کچھ تمھاری محنت و مشقت کی بدولت مجھ کو پہونچتا تھا۔ وہ رائیگاں نہیں جاتا تھا۔ بلکہ خود تمھارے ہی صرف میں آتا تھا۔ جو غذا تم مجھ کو حوالے کرتے تھے۔ میں اس کو ہضم کرتا اور جو خون اس سے پیدا ہوتا وہ رگوں کے وسیلے سے کل اعضا میں حصہ رسد تقسیم ہو جاتا تھا۔ اُسی سے تمھاری سب کی پرورش ہوتی تھی۔

جب اعضا نے اپنی حماقت اور سرکشی کا نتیجہ صاف صاف دیکھ لیا تو بہت نادم اور خجل ہوئے۔ اور توبہ کی کہ آیندہ ایسی خطا نہ کریں گے۔ اسی طرح جو نادان اپنے مربیوں اور آقاؤں کی اطاعت و خدمت کو جبر سمجھتے ہیں وہ انجام کار ایذا پاتے ہیں۔ اور نقصان اٹھاتے ہیں۔

پردۂ فلم

سُریش

(از جناب پی۔ کے۔ جوشی)

بمبئے ٹاکیز کی کئی فلموں میں گھونگھر والے بالوں والا ایک لڑکا تو آپ نے اکثر دیکھا ہوگا۔ وہی جو فلم جھولا میں لیلا چٹنس کا چھوٹا بھائی بنا اور ہر وقت سائیکل ہی پر سوار رہتا تھا۔ اور پھر فلم جسونت میں ممتاز شانتی کا چھوٹا بھائی بنا۔ یہی اداکار اسلم جو کہ فلمی دنیا میں سریش کے نام سے مشہور ہے۔

بمبئی ٹاکیز کا کام کچھ عرصہ کے لئے مدھم پڑا۔ اب سریش صاحب کیا کرتے ہیں خیر سے بڑھا گئے اور جوان بن گئے۔ قسمت نے چمکنے کا ایک بہت بڑا موقع دیا اور سریش کو فلم سونا چاندی میں انتہا درجہ خوبصورت نیا چہرہ چاندنی کے بالمقابل ہیرو بنایا گیا۔ اس مرتبہ آپ کو دو بھائیوں کا ڈبل رول ادا کرنا پڑا جیسا کہ جمنی کی فلم نشان میں تھا۔

چاندنی تو پھر پردۂ فلم پر دیکھنے میں ہی نہ آئی۔ البتہ سریش کو میاں کاردار نے پھر موقع دے دیا۔ سریش کچھ زیادہ خوبصورت نہیں البتہ گھونگھر والے بال اور شرارت آمیز آنکھیں اپنا جادو کر جاتی ہیں۔ کاردار نے اپنی فلم دولاری میں اُسے زیادہ جذباتی اداکاری کا موقع نہیں دیا۔ ہاں ایک گھوڑ سوار کی شکل میں ایک بنجارن کو بار بار بھگا لے جانے کا کام ہی کروایا۔ اور فلم مداسی میں اس کی اداکاری فلم بین حضرات کو بھی نہ نکتہ چیں صاحبان کو لبھا اوقات ایک نااہل ہدایت کار بھی تو ایک اداکار کو لے ڈوبتا ہے۔ ہاں مگر فلم سنگ محل میں سریش کا کام کافی اچھا ہے۔

ان دنوں سریش دو ایک فلموں میں پیش ہو رہا ہے۔ اور اگر اب بھی اس نے اپنا جادو نہ چلایا تو اس کے لئے صف اول کے اداکاروں میں شامل ہونا مشکل ہو جائے گا۔

موجودہ حالات میں ”عوامی کانگریس“

باغی گروہ کے اجتماع کا فیصلہ

لکھنؤ۔ ۱۰ جون۔ یوپی کانگریس کے ”باغی گروہ“ کے اجتماع میں جو آج ۴ بجے سہ پہر کو رفاہ عام کلب ہال میں پنڈت سری کرشن دت پالیوال کی صدارت میں ہوا حسب ذیل قرارداد مقاصد اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔

کنونشن کی رائے میں آزادی کے ملنے کے بعد کی کانگریس سماجی انقلاب کی طرف ملک کی رہنمائی کرنے میں بالکل ناکام رہی۔ قومیت اور سماجی انقلاب کے حصول میں کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ ہندو مسلم اتحاد کا سوال قوم کے باپو کی قربانی کے بعد بھی حل نہیں ہوا۔ پست اقوام کو بھی اونچی ذات کے برابر لانے میں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ غریبی مفلسی دور کرنے اور لوگوں کی ضروریات زندگی مہیا کرنے میں کانگریس حکومت ناکام رہی قیمتیں گھٹانے بے کاری دور کرنے اور متوسط طبقہ کو پریشانیوں سے نجات دلانے نیز دیگر اقتصادی مسائل کو حل کرنے سے حکومت قاصر رہی۔ کم تنخواہ پانے والے ملازمان کا مسئلہ بھی اسی طرح لاینحل ہے جنگ آزادی میں حصہ لینے والوں کی گذر اوقات اور ملک کے عوام کے لئے کوئی معقول انتظام نہیں ہوا۔ سرمایہ داری فرقہ پرستی فسطائیت بدعنوانی چور بازاری نفع خوری اب بھی باقی ہیں۔ عوام کی جان و مال جمہوریت اور خود ملک کی آزادی ہر وقت خطرے میں ہے۔ ہند اور پاکستان کے مسئلہ کے قابل اطمینان حل کے بغیر ملک اور دنیا کا امن خطرے میں ہے۔ ہزاروں مسلمان خوف اور بیکاری کی وجہ سے پاکستان جا رہے ہیں اور بڑی تعداد میں ہندو پاکستان سے آ رہے ہیں۔

تجویز میں کہا گیا ہے کہ بہت سے ایسے واقعات ہیں کہ اقتصادی تنگی سے عاجز آ کر کانگریسی پاگل ہو گئے بعض نے خودکشی کر لی۔ چھوٹے تاجر اور دوکاندار کنٹرولوں کی وجہ سے رو رہے ہیں۔ کسانوں کو خاص سوال خاتمہ زمینداری ابھی تک فیصل نہیں ہوا۔ اور نہ ان کے معیار زندگی میں کوئی ترقی ہوئی اتر پردیش میں خاتمہ زمینداری فنڈ کی اسکیم محمد تغلق کی دارالسلطنت تبدیل کرنے کی مجنونانہ اسکیم ثابت ہوئی۔ کنٹرول اور حصول غلہ کی اسکیم نے کسانوں کو کانگریس سے برگشتہ کر دیا۔ مزدوروں کو بھی کوئی سہولیت نہیں پہونچی ملک میں کانگریس جماعت اب صرف کانگریس حکومت کی امن سبھا ہو کر رہ گئی ہے۔ وہ اپنے زرین نظریات اور بلند اصولوں سے خود ہٹ رہی ہے۔ بدعنوانی ذاتی مفاد اور طاقت کے خواہاں خوشامدی لوگ اس میں جمع ہو گئے ہیں ان تمام حالات کے پیش نظر ایک نئی کانگریس جو عوام کی کانگریس ہو قائم کرنا ضروری ہے تاکہ اپنی آزادی قائم رکھی جا سکے عوام کے ہاتھوں میں قوت دے کر جنتا راج قائم کیا جا سکے۔ ایک ہندوستانی قوم بنانے اور آزاد ہندوستان میں ایک غیر طبقاتی سوسائٹی قائم کرنے کے لئے ذات پات اور فرقہ پرستی کے خلاف جنگ کی جا سکے۔ سرمایہ داری ختم کر کے لوگوں کو اس کے چنگل سے آزاد کرایا جائے غرضکہ معاشرتی انقلاب کے پروگرام کانگریس کے نظریات اور اصول کے ساتھ ہی ساتھ باپو کے مرتب کردہ معاشرتی انقلاب کے پروگرام پر قائم رہ کر عمل ہو سکے۔

یہ قرارداد باغی گروہ کے لیڈر مسٹر گوپال نرائن سکسینہ ایم ایل اے نے پیش کی۔ جس کی تائید مولانا قاسم ×

کانگرس اپنے نظریات اور بلند اصولوں سے منحرف

یوپی کانگریس کے باغی گروہ کے اجتماع میں صدارتی تقریر

لکھنؤ۔ ۱۰ جون۔ اتر پردیش کے ۵۴ ضلعوں سے آئے ہوئے ۰۰ ۵ سے زائد نمایندوں کے اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے اجتماع کے صدر پنڈت سری کرشن دت پالیوال نے صدارتی تقریر میں کہا۔ ہم یہاں اپنی عوامی زندگی کے بہت ہی اہم اور تاریخی موقعہ پر جمع ہوئے ہیں جب کہ ہمیں کانگریس سے اپنے آیندہ رویہ اور رشتہ کے متعلق فیصلہ کرنا ہے۔

یہ اجتماع یوپی کانگریس کے اس گروہ کی طرف سے بلایا گیا تھا جس کو حال ہی میں یوپی کانگریس کمیٹی نے کانگریس سے بغاوت کا الزام لگا کر خارج کر دیا ہے۔ اجتماع میں شرکت کرنے والوں میں صوبہ کانگریس ۱۶۰ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ۱۰ یوپی مجلس قانون ساز کے ۳۲ ممبران کے علاوہ مختلف اضلاع کے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے چیرمین اور کانگریس کارکن شریک تھے۔

پنڈت پالیوال دت نے تقریر شروع کرتے ہوئے نمایندوں کا خیر مقدم کیا اور کہا۔

کانگریس سب سے قدیم اور نوبی بڑی جماعت ہے۔ جس نے اپنی خدمات اور قربانیوں کی وجہ سے عوام کے دلوں پر حکومت کی۔ اور آخر اسی نے جنگ آزادی بھی فتح کی۔ ہم نے زندگی بھر دل و جان سے کانگریس کی خدمت کی۔ لیکن آج ہم کو جس حالت میں پاتے ہیں۔ اس کا یقین آنکھوں کو نہیں ہوتا۔ وہی کانگریس جو گاندھی ٹوپی اور کھدر کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آج اسی دیکھتے ہی برہم ہو جاتے ہیں۔ آج کانگریس سے کوئی بھی خوش نہیں ہے۔ ہندو آر ایس ایس کی طرف جا رہے ہیں مسلمان ہزاروں کی تعداد میں پاکستان جا رہے ہیں۔ ہریجنوں کے ساتھ مظالم اب بھی جاری ہیں۔ خصوصًا دیہاتوں میں نیچی ذات کے ہندوؤں کے بے اطمینانی مشرقی اضلاع میں ان کی سرگرمیوں سے ظاہر ہے۔ پناہ گزین اس قدر متنفر ہیں کہ انھوں نے یوم آزادی تک کا بائیکاٹ کیا۔ جیننگ مل مزدوروں کی مردم شماری سے ظاہر ہوتا ہے کہ مزدوروں میں کانگریسی دور حکومت کتنا نامقبول ہے۔ نومبر ۴۹ء میں سوشلسٹ لیڈر شپ میں کسانوں کے مظاہرے نے ان پر کانگریسی حکومت کے اثر کو ظاہر کر دیا۔ متوسط طبقہ کی بے اطمینانی اس سے ظاہر ہے کہ اس کے نوجوان کمیونزم اور فرقہ پرستی کی طرف جا رہے ہیں۔ لیکن صوبائی کانگریس ان حالات کا سامنا کرنے سے قاصر ہے۔ اور کانگریس جماعت میں جو رخنہ موجود ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ صوبائی کانگریس اور صوبائی حکومت اپنی اپنی قوت میں اضافہ کرنے کے لئے اپنے اثر و اقتدار کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ صوبائی کانگریس کے صدر کی تقریریں سن کر لوگ حیران رہ جاتے ہیں کہ یہ تقریریں صوبائی کانگریس کے صدر کی ہیں یا ہندو مہا سبھا یا آر ایس ایس کے کسی لیڈر کی۔

مسٹر پالیوال نے دوران تقریر میں دعویٰ کیا کہ پارٹی اور حکومت کے چند ممبران کے خلاف بدعنوانی کے عاید کردہ الزامات اور کابینہ کے کچھ ممبران کے خلاف اپنی پارٹی کو مضبوط بنانے کے لئے اپنی قوت کے ناجائز استعمال کرنے کا سوال الزام کسی بھی غیر جانبدار ثالث کے سامنے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ان الزامات کی تحقیقات کی تمام درخواستیں اب تک رد کی جا چکی ہیں۔ برخلاف اس کے مجالس قانون ساز کے ۱۲ ممبران کے خلاف کانگریس اعلیٰ کمان کے سامنے اپنی شکایات رکھنے کے الزام میں تادیبی کارروائی کی گئی۔ اس سے ہمارے اس یقین میں شبہ پیدا ہو گیا کہ اعلیٰ کمان صوبہ میں بدعنوانی روکنے کا ہے۔ شاید مہاتما گاندھی کو یہ چیزیں پہلے ہی سے معلوم ہو چکی تھیں۔ اور اسی لئے انھوں نے کانگریس کو ختم کر کے ایک لوک سیوک بنانے کو کہا تھا۔ کانگریس کے موجودہ حالات اور کانگریسی حکومتوں سے اچاریہ کرپلانی اچاریہ ونوبھاوے اور شری کستوری لال مشرو الا سبھی غیر مطمئن ہیں۔ کمارپا نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ کچھ تعجب نہیں کہ جو غیر سرکاری عوامی کارکنان کو جو تعمیری پروگرام کے ذریعہ ملک اور عوام کی خدمت میں مصروف ہیں۔ کانگریس حکومتوں سے جنگ کرنا پڑے۔

کانگریس کی غیر مقبولیت کی مثال دیتے ہوئے مسٹر پالیوال نے انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ ایک گاؤں میں ایک موقع پر ایک کانگریسی وزیر کو پینے کا پانی دینے سے انکار کر دیا گیا۔ اتر پردیش کے ایک وزیر کا نام چور بازاری کے ساتھ لیا۔

انھوں نے مزید کہا کہ کانگریس اپنے نظریات اور بلند اصولوں سے ہٹتی جاتی ہے۔ شاید آزادی سے پہلے کی کانگریس آزادی کے بعد کی معاشرتی انقلاب کے پروگرام کی تکمیل کے قابل نہیں ہے۔ ان حالات کے مدنظر ہمیں یہ غور کرنے کے لئے طے کرنا ہے کہ آیا ہم کانگریس کو اسی طرح پستی میں جانے دیں۔ اور ایک طرف چپ بیٹھے رہیں یا بغاوت کا جھنڈا بلند کریں اور ایک عوامی کانگریس تیار کریں اور انقلابی جماعتوں اور پارٹیوں کو متحدہ طور پر کام کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ کون جانتا ہے کہ خدا کی مصلحت یہی ہو کہ ہمارے کانگریس کے معطل ہو جانے کے بعد ایک نئی کانگریس کی تنظیم ہو جس سے کانگریسی نظریات اور کانگریسی اصول اور انقلابی پروگرام کی تکمیل ہو سکے۔ یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ ہمارے سامنے بہت سی مشکلات ہیں۔ ہمارے پاس ذرائع نہیں ہیں جب کہ ہمارے مخالف بہت سے ذرائع رکھتے ہیں۔

صدر جلسہ نے لوگوں کو یقین دلایا کہ جب تک سچائی انصاف اور عوام ہمارے ساتھ ہیں۔ ہمارا کچھ کوئی بگاڑ نہیں سکتا۔ اس سے پہلے اجتماع کے داخلی (کنوینر) مسٹر ترلوکی سنگھ ایم ایل اے نے جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ ہماری وفاداری لیڈروں کے کسی طبقہ یا کسی جماعت کے لئے نہیں بلکہ ملک اور اپنے نظریات کے لئے ہے۔

انھوں نے کہا بیرونی اقتدار کے خلاف جنگ اپنی جنگ آزادی میں ہم نے خواب دیکھا تھا۔ کہ آزادی کے بعد ملک کا نقشہ بالکل بدل جائے گا۔ لیکن آج دیکھتے ہیں کہ عوام کی پریشانی کم ہونے کے بجائے اور بڑھ رہی ہے۔ موجودہ نظام حکومت کے ماتحت صرف چند لوگ خوشحال ہیں ملک کے سامنے معاشرتی اور اقتصادی ترقی کا کوئی نمایاں خاکہ نہیں رکھا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مطلب پرست روزانہ ترقی کر رہے ہیں۔ اور سرمایہ دار زمیندار اور والیان ریاست دوبارہ قوت حاصل کر رہے ہیں۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر ترلوکی سنگھ نے کہا کہ سب کے سب گھاٹے میں وہ عوام ہیں۔ جن کے خون اور ہڈیوں پر آزادی کی عمارت رکھی گئی ہے۔

کانگریس کے اندر برائیاں آ جانے سے حالات اور بھی خراب ہو گئے ہم خاموشی سے ایک عرصہ تک اس حالت کو دیکھتے رہے ہیں کہ ہم نے اپنے لیڈروں سے خوشامد کی کہ وہ ان خرابیوں کو دور کریں۔ مگر انھوں نے کوئی توجہ نہیں کی۔ مجرموں کو سزا دینے کے بجائے اور خرابیوں کو دور کرنے کے بجائے ہمیں کانگریس سے معطل کر دیا گیا۔ ہمارا ماضی پاک و صاف ہے ہم بدعنوانیاں کرنے والے کانگریسیوں کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم اپنی راہیں الگ کریں۔ جہاں تک ہمارے مستقبل کا تعلق ہے ہم کانگریس کی زریں روایات پر گاندھی جی کی اسپرٹ سے کاربند رہیں گے۔ ہم اپنی پوری قوت سے بدعنوانیوں کے خلاف جنگ کرینگے۔

×۔ شاہجہانپوری نے کی۔ اس سے پہلے ملک کی جنگ آزادی میں شہید ہونے والوں کو کسی صدارت کی طرف سے خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

آج کی نشست ۷ بجے شب کو ختم ہوئی۔ کل صبح ۸ بجے اسی جگہ اجتماع کا دوسرا کھلا اجلاس ہوگا۔

جنوبی افریقہ کی گول میز کانفرنس

نئی دہلی۔ ۱۰ جون۔ ہندوستان نے ادارہ متحدہ اقوام کو اطلاع دی ہے کہ اس نے ہندستانیوں کے مسئلہ میں جنوبی افریقہ کی گول میز کانفرنس میں شرکت نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

اوّل درس

فرمان الٰہی

بے شک اللہ تعالیٰ استقلال والوں کے ساتھ ہے

اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔

دنیا میں انصاف کے ساتھ سلطانی اور حکومت کرو

تمہارا کام اللہ کے احکام کو لوگوں تک پہنچانا ہے۔ خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔

ارشاد نبوی

قیامت کے دن خدا کے بندوں میں سب سے اچھے وہ لوگ ہوں گے۔ جو اپنے اقرار کو پورا کرتے ہیں۔

مظلوم کی بد دعا سے بچو۔ اگرچہ وہ مظلوم کافر ہی کیوں نہ ہو۔ کیوں کہ اس وقت اس کے اور خدا کے درمیان حجاب نہیں ہوتا۔

شرک کے بعد بدترین گناہ خلق خدا کو ایذا پہنچانا ہے

جو کوئی میانہ روی اختیار کرتا ہے۔ خدا اسکو م

م غنی کر دیتا ہے۔ اور جو فضول خرچی کرتا ہے۔ خدا اس کو مفلس کر دیتا ہے۔ اور جو فروتنی کرتا ہے۔ خدا اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔ اور جو غرور کرتا ہے۔ خدا اس کو درجہ میں کم کر دیتا ہے۔

حرف تبسم

منیجر (خفا ہو کر) دفتر میں سب سے زیادہ سست کلرک تم ہی ہو۔ کیا تم کسی کام کو جلدی بھی کرتے ہو۔
کلرک۔ ہاں صاحب میں گھر واپس جانے میں ہمیشہ جلدی کرتا ہوں۔

مسافر۔ قلی۔ مجھے ایسے ڈبے میں بٹھانا جہاں کوئی بات کرنے والا نہ ہو۔
قلی۔ بہت بہتر جناب میں آپ کو مویشیوں کے ڈبے میں بٹھا دوں گا۔

فقیر۔ بی بی جی آپ کے پاس کسی بھوکے آدمی کے لئے کھانا ہوگا۔
بی بی۔ ہے تو سہی مگر وہ ابھی دفتر سے آنے والا ہے۔

دلچسپ معلومات

تین بلیوں کیلئے سولہ کمرے

برونیارک ۱۱ جون۔ جزیرہ رہوڈس میں سولہ کمروں کے ایک مکان کے مالک نے وصیت کی تھی کہ اس کی موت کے بعد اس کا مکان بدستور اس کی تین بلیوں کی رہائش کے لئے استعمال کیا جاتا رہے۔ اور بلیوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک ملازمہ رکھی جائے جسے ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار دیا جائے۔

ایک سال تک مکان میں بلیوں کے رہنے کے بعد عدالت کے حکم سے انھیں باہر نکال دیا گیا۔ اور یہ طے پایا کہ ملازمہ اپنے مکان میں رکھے گی۔ اور بلیوں کی دیکھ بھال کے لئے اسے بیس ہزار روپیہ یکمشت دئے جائیں گے۔

پاکستانی مدیر راشدی کی تائید میں

کراچی ۱۱ جون۔ پاکستان مدیران جرائد کانفرنس کے ۲۹ اراکین نے ایک مشترکہ بیان کے ذریعہ کہا کہ وہ اس کانفرنس اور اس کے صدر پیر راشدی کے ساتھ ہیں۔ تین مدیروں نے حال ہی میں اس کانفرنس سے استعفا دیا ہے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان میں کہا گیا ہے کہ ان کی شخصیتیں قابل اعتنا نہیں ہیں اور ان کے مقاصد پاک نہیں ہیں۔ وہ اس فضا کو مسموم کرنا چاہتے ہیں۔ جو نہرو لیاقت معاہدہ کو کامیاب بنانے میں پاکستان مدیران جرائد کانفرنس نے پیدا کی ہے۔

وزیروں کو نصیحتیں نہ کریں

نئی دہلی۔ ۱۱ جون۔ وزیر صنعت و رسد مسٹر ہری کرشن مہتاب نے کانگریسی کارکنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اراکین حکومت کو اس وقت تک نصیحت نہ کریں جب تک کہ وہ تمام مسائل حل نہ ہو جائیں جو حکومت کو درپیش ہیں۔

انڈونیشی کمیونسٹوں کو پنڈت نہرو کا جواب

بنڈونگ ۱۱ جون۔ ہندوستان کے وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے آج یہاں انڈونیشی کمیونسٹوں کی سخت الفاظ میں مذمت کی۔ یہ کمیونسٹ اس جلسہ میں مظاہرہ کر رہے تھے جس میں پنڈت نہرو تقریر کرنے والے تھے ان کے ہاتھوں میں اشتہارات تھے جن میں لکھا تھا۔ ہندوستان کے مزدور اور کسان لیڈروں کو رہا کیا جائے۔ آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کی مزدور تنظیم کے ساتھ انصاف۔

پنڈت نہرو نے اپنے دورہ کے سب سے بڑے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کے مزدور لیڈر جیلوں میں ہیں تو آپ کو زبردست غلط فہمی ہے۔ میں پر زور الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں بعض ان ملکوں سے کہیں زیادہ جمہوریت ہے جو انقلاب اور سوشلزم کے دعوے دار ہیں۔

پنڈت نہرو نے آگے چل کر کہا۔ جہاں تک میری حکومت کا تعلق ہے وہ دہشت انگیزی۔ تشدد اور قتل و غارت گری کی اجازت نہیں دے گی۔

صوبائی کانگرس کی مجلس عاملہ کا جلسہ

لکھنؤ۔ ۱۱ جون۔ یوپی کی کانگریس کمیٹی کی مجلس عاملہ کا آج ایک جلسہ ہوا جس میں کمیٹی کے سکریٹری کے عہدے سے مسٹر اجیت پرشاد جین کا استعفیٰ منظور کیا گیا۔ اور مسٹر الگو رائے شاستری کو مسٹر جین کی جگہ پر مقرر کیا گیا

روسی جہاز کا امریکی جہاز پر حملہ

برلن۔ ۱۰ جون۔ تین روسی لڑنے والے ہوائی جہازوں نے ایک امریکی بار برداری ہوائی جہاز پر حملہ کیا۔ جو برلن جا رہا تھا۔

حملہ شہر کے قریب ہوا۔ روسی ہوائی جہاز نشانوں کی مشق کر رہے تھے۔

ہندی کے ترقی پسند ادیب

(از جناب فضل عابدی صاحب)

آگے بڑھنے اور زندگی کے بہاؤ کو تیز تر کرنے کے رجحانات ہر زمانہ میں رہے ہیں۔ یہ انسانی فطرت کا تقاضہ ہے کہ وہ ہمیشہ آگے اور آگے بڑھنا ہی چاہتی ہے۔ پرانے زمانہ میں جبکہ ایک ملک کا دوسرے ملک سے قریبی تعلق نہ تھا۔ ترقی کی رفتار بہت سست تھی اور ترقی پسند ادیبوں کے رجحانات مقامی حد تک ہی مقبولیت حاصل کر کے رہ جاتے ہیں۔ لیکن اب جبکہ رسل و رسائل کے ذریعہ نے دنیا کو ایک سلسلہ میں جوڑ دیا ہے۔ ترقی کی رفتار بھی پہلے کی بہ نسبت زیادہ سرعت اور ہمہ گیر طریقہ پر بڑھتی جا رہی ہے۔

معاشی اور سیاسی اور سماجی حالات کے اثر سے اس زمانہ کے جو ادیب بہت زیادہ متاثر ہیں۔ وہ ترقی ادیب ہیں۔ اس لئے کہ ان میں اپنے ملک اور اپنی قوم کے حالات سے متاثر ہونے کا جذبہ موجود ہے اور جہاں کے ادیب ان مسائل سے دوچار نہیں ہیں۔ اور جن کے ادب میں زندگی اور اس کے ان گوشوں پر روشنی ڈالنے کی صلاحیت نہیں وہ غیر ترقی پسند ادیب ہیں جنھیں قدامت پرست اور رجعت پسند بھی کہتے ہیں۔

موجودہ ہندی ادب اپنے ملک کے ہمہ جہتی مسائل کا ترجمان ہے اسمیں صرف فطری جذبات لطیف تشبیہات اور ندرت تخیل کی جولانیاں ہی نہیں بلکہ بھوکوں اور فاقہ کشوں کی کراہ سماج کے ڈسے ہوئے مظلوموں کی چیخ و پکار بھی موجود ہے۔ ہندی ادب زمانہ کے ساتھ اور اپنے ماحول سے اسی قدر متاثر ہے جیسا کہ ملک کے دوسرے زبانوں کے ادیبوں کا حال ہے۔ اور ہندی کے اکثر ترقی پسند ادیب ادب برائے زندگی ہی کے قائل ہیں۔ یہ مسئلہ جو عرصے سے سنجیدہ طبقوں کے سلجھائے ہوئے بھی نہیں سلجھا کہ ادب کا مقصد کیا ہے۔ ہندی ادیب کے پاس اس لئے محتاج و غور و فکر نہیں کہ وہ ان کی زندگی کے ایسے ہی حصوں پر روشنی ڈالتا ہے جس کی اس کے ادب میں کمی محسوس ہوتی ہے۔ یا جنھیں ایک راز خیال کر کے وہ آشکار کرنا چاہتا ہے۔ ہندی ادیب چاہتا ہے کہ ایسے سیاسی اور سماجی راز جو عرصے سے سربستہ ہیں اور جن کی وجہ سے انسانی زندگی کا دم گھٹ رہا ہے اس طرح منظر عام پر آ جائیں کہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں اس کی اچھائی کا پرچار ہونے لگے اور برائیاں سب پر ظاہر ہو جائیں۔ ہمارا ملک ہندوستان چونکہ ایک عبوری دور سے گذر رہا ہے اور سیاسی اور سماجی انقلاب کے ساتھ ذہنی انتشار بھی عام ہے۔ اس لئے ہندی کا ادیب اس انتشار سے بچ نہیں سکتا۔ اس انتشاری دور میں جب ہندی کے ترقی پسند ادیبوں شاعروں اور مصوروں کے تفکرات کا جائزہ لیتے ہیں تو سب سے پہلے ہم اصلاحی جذبہ سے دوچار ہوتے ہیں۔ سماجی جکڑ بندیوں سے شاید ہی کوئی ناواقف ہو اور شاید ہی کوئی یہ نہ جانتا ہو کہ ہمارے ملک اور قوم کی ترقی کی راہوں میں اس کے بندھن کس طرح آڑے آتے ہیں۔ ہندی کا ادیب اپنی ترقی پسندی کا سب سے پہلا وار سماج کی ناانصافیوں پر کرتا ہے لیکن اس بھرپور وار میں بھی اس کی تحریر انسانیت سے نہیں گرنے پاتی۔ وہ ظالم کو مظلوم کی دردناک داستان سنانے پر ہی اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ زندگی کا واسطہ دے کر اس کی سوئی ہوئی انسانیت کو جگانا چاہتا ہے۔ سماج کے بعد ہندی کا ادیب ملک کے دوسرے مسائل کی طرف نگاہ دوڑاتا ہے جو بڑی حد تک معاشی اور سیاسی ہیں وہ چونکہ اپنے ادب کو زندگی کے کلیجے میں سمو دینا چاہتا ہے اور اس کا جذبہ انسانیت چونکہ ایک رقیق القلب ماں کی طرح درد مند ہوتا ہے۔ اس لئے وہ مالی دشواریوں اور بھوک کا شکار ہونے والوں کی امداد کے لئے تونگروں کو کستا ہے۔ وہ ان سے دولت چھین لینا نہیں چاہتا بلکہ بلبلاتے ہوئے بچوں اور سسکتی ہوئی ماؤں کا واسطہ دے کر ان کا وہ دودھ سوکھ گیا ہو۔ ان سے ترحم کی درخواست کرتا ہے۔ یہ وہ ملکوتی جذبہ ہے جو قدرت نے انسان کو اپنی دوسری مخلوق سے ممیز کر کے عطا فرمایا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہندی کا ترقی پسند ادیب اس جذبہ سے ویسا ہی کام لے رہا ہے۔

جب ان کی نظریں سیاسی مسائل سے ایک مرتبہ دوچار ہو جاتی ہیں۔ تو پھر ان سے نہیں چھوٹ سکتیں۔ اگرچہ ہندی ادب میں سیاسی مسائل پر مبالغہ کا رنگ چڑھ گیا ہے۔ تاہم ادیبوں کے اس جذبہ ایثار و خلوص کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جس میں ایک بنی نوع کی فلاح و بہبود کا مقدس خیال کارفرما ہے۔

یہ ہیں ہندی کے ترقی پسند ادیب کی شاہراہیں جن پر وہ آگے بڑھ رہا ہے۔ تاکہ زندگی کو سنوارے ان ترقی پسند ادیبوں میں سے چونکہ زیادہ تر افسانہ نگاروں سے واقف ہوں اور یہ دور بھی زیادہ تر مختصر افسانہ نگاری ہی کا ہے۔ اس لئے انھیں کی تحریروں کے بارے میں کچھ عرض کروں تو بہتر ہے

ہندی کے ترقی پسند افسانہ نگاروں میں بابو جیتندر کمار۔ برجیندر ناتھ گوڑ۔ بھگوتی پرشاد باجپئی رام سرن شرما پنڈت بچن شرما اگر پہاڑی۔ بھگوتی چرن ورما۔ کماری تیج۔ چودھری۔ شیو رانی دیوی کے نام بہت نمایاں ہیں۔ بابو جیتندر کمار ایک افسانہ نگار کی حیثیت سے زندگی کو اچٹتی ہوئی نظروں سے نہیں دیکھتے۔ بلکہ وہ زندگی کی معمولی سی معمولی بات پر بھی فلسفی کی طرح اس کا تجزیہ کر کے سبب معلوم کرتے ہیں ان کے افسانے اگرچہ طویل ہوتے ہیں۔ لیکن نظر کی گہرائی اور حقیقت نگاری سے جو ان کی اپنی من موہن عادتیں ہیں۔ افسانہ میں چار چاند لگا دیتے ہیں۔ شریان جیتندر کمار حقیقت پسند ہیں۔ یا پرچھائیوں کے پرستار ان کی تحریروں سے کہیں بھی اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ یہ طویل افسانہ ایک رات۔ پڑھ جائیے تو حقیقت کا ایک سمندر موجیں مارتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس کے بعد چالیس روپے پر نظر ڈالئے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کا افسانوی کردار واگیش جھٹکے کھا رہا ہے ان افسانوں میں ہمیں ان کے حقیقت پسند ہونے کا یقین ہو یا نہ ہو لیکن واقعات اس حد تک فطری ہوتے ہیں کہ ان سے افسانہ کی نگاہ کی گہرائی اور اس کے وسیع مشاہدے کا پتہ چلتا ہے۔

شریان نے اپنے افسانہ "چالیس روپیہ" میں ایک ادیب افسانہ نگار اور شاعر کو کانپور سے الہ آباد جاتے ہوئے بتایا۔ جس کا نام واگیس ہے۔ الہ آباد اسٹیشن پر واگیش کو ایک بھکارن گھیر لیتی ہے وہ کہتے ہیں کہ گیندا نہ تو خوبصورت ہے نہ تو بدصورت۔ خوبصورت تو ہے ہی نہیں۔ لیکن اسکو باوجود ان کا افسانوی کردار واگیس کھنچ جاتا ہے۔ وہ پہلے تو بھکارن کو ڈانٹتا ڈپٹتا ہے کام کر کے کھانے کی نصیحت کرتا ہے۔ اور حرام خوری سے منع کرتا ہے لیکن جب نوکری پر آمادہ ہو کر گیندا اس کے اس کے ساتھ اس کے دوست کے گھر پر پہنچ جاتی ہے تو واگیش بھی سوچتا رہتا ہے کہ میں کس کام کا کھا رہا ہوں۔ کیا جلسہ کی صدارت کرنا۔ بڑی پنکھوں کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا لطف اٹھاتے ہوئے واہ واہ سننا کام ہے۔ کیا سیاہی سے صفحوں کے صفحے کالے کرنا کام ہے۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ وہ خود بھی یہ تصفیہ نہیں کر سکتا کہ وہ کام کا کھا رہا ہے۔ یا حرام کا۔ پھر اس نے اس بھکارن سے ایسا کیوں کہا۔

یہاں سے چالیس روپیہ کا کردار اونچا ہو جاتا ہے۔ اس کی نظروں میں ہر چیز گھومتی دکھائی دیتی ہے۔ جب وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اور معاشی دشواریوں کا شکار ہو جاتا ہے تو بے طرح پینے لگتا ہے سر پر ننگی ہوئی مہاتما گاندھی کی تصویر کو دیکھ کر رونے لگتا ہے۔ اور جب سر جھکاتا ہے تو بوتل کا کارک اڑ کر پی جاتا ہے۔ دنیا اس کے اطراف گھوم رہی ہے۔ اور وہ دنیا کے ۔ بقیہ

بقیہ۔ اطراف گھوم رہا ہے۔ لیکن ایک دن جبکہ اچانک وہی بھکارن کا بنور اس کے پاس آ جاتی ہے۔ تو شراب کی بوتل اور گلاس کوڑے پر پھینک دیتا ہے۔ بھکارن گیندا اس کے کمرے کی منتشر چیزوں کو سنوارنے میں مصروف ہو جاتی ہے۔

جیتندر کمار کے اس افسانے میں زندگی سماج سے بری طرح ٹکر لیتی ہے لیکن خود ہی پاش پاش ہو جاتی ہے کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ آخر کار افسانہ نگار ان پرزوں کو جمع کر کے ان میں زندگی کی روح پھونکنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ یہ ترقی پسند افسانہ نگاری کا ایک بہت اچھا نمونہ ہے۔

برجیندر ناتھ گوڑ اور رام سرن شرما مختصر افسانے لکھتے ہیں۔ شریان گوڑ کا افسانہ "سہاگ کی رات" اور رام سرن شرما کا افسانہ "چراغ گوری بیاں" ہندی کے مختصر افسانوں میں بہت زیادہ اچھے ہیں۔ مسٹر شرما کے افسانوں میں زیادہ تر سیاسی پس منظر ہوتا ہے۔ اور وہ ملک کو زبوں حالی سے بچانے کے لئے تاریخ کے ایسے اوراق الٹتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جو امر ہیں چراغ گوری بیاں میں انھوں نے دہلی کی آخری تاجدار کے ولی عہد شہزادہ جواں بخت کے انصاف کا ذکر کیا ہے افسانہ کی زبان اور پلاٹ بلا کے جاذب نظر ہیں۔ اور یہ مختصر سا افسانہ جہاں ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔ پڑھنے والے پر دیرپا نقوش ضرور چھوڑ جاتا ہے ترقی پسند افسانوں میں بہت کم افسانہ نگار ایسے ہیں۔ جو بیک وقت مختصر ترین بھی افسانے لکھتے ہوں۔ اور ان میں مسائل اور ٹیکنیک بھی موجود ہو۔

بھگوتی پرشاد باجپئی نے اپنی افسانہ نگاری کا کمال "اشوک کا گھوڑا" میں دکھایا ہے یہ ایک نفسیاتی افسانہ ہے۔ ساتھ ہی اسمیں سماجی اور معاشی مسائل بھی موجود ہیں۔ اس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر باجپئی بچوں اور بڑوں دونوں کی نفسیات سے بخوبی واقف ہیں۔ ان کی تحریروں میں ترقی پسندی کا عنصر اس طرح شامل ہے کہ اسے صرف اصلاحی کہا جا سکتا ہے وہ محبت کا تجزیہ کرتے ہیں۔ اور اپنے افسانوں کے کرداروں کی زیادتی یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں کہ محبت رکھ رکھاؤ کے سوا ایک ایسی بھی چیز ہے جو جسم اور جان کو بھول کر روحانی مسرت کی متلاشی رہتی ہے۔

اشوک کا گھوڑا میں رکھا اور راگنی اور ننھا اشوک۔ یہی تین کردار ہیں۔ ایک بے زبان اور ایک بے زبان کی ماں ایک افسانوی کردار راکیش کی توجہ ریکھا۔ جب تک کردار ریکھا کے پیچھے دوڑتا ہے۔ وہ اپنے معمول کے غرور میں اس کی طرف پلٹ کر بھی نہیں دیکھتی اور جب وہ اپنا سنگھار اور سب کچھ کھو کر ادھر متوجہ ہوتی ہے تو اپنی جگہ راگنی کو دیکھ کر سہم جاتی ہے۔ ننھا اشوک اپنی بند مٹھیاں اچھالتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ پھر ریکھا محبت کے نظریہ کو بدل دیتی ہے۔ وہ راگنی کو خوش کر کے خوش ہو جانا چاہتی ہے لیکن سب کچھ اس وقت ہوتا ہے جب راگنی دم توڑ چکتی ہے۔ اور راکیش ننھے اشوک کو سینہ سے چمٹائے ہوئے سرپٹ دوڑتا ہے۔ نہ جانے کدھر

شریان باجپئی کے افسانوں میں یہ ایک بڑی خوبی ہے کہ وہ سماج کی دکھتی رگ کو اس طرح سے پکڑتے ہیں کہ اس سے اس کی بہت بڑی اصلاح ہو سکتی ہے۔ یہ ایک انسانیت پسند ادیب کا فرض ہے کہ آگے سماج چاہے جو بھی کرے آگئے۔ ناول نگار بھی ہیں۔ اور افسانہ نویس بھی ان کے افسانوں میں جگہ جگہ سے ان کے اپنے جذبات جھانکتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ ہر اس نظام کو بدل دینا چاہتے ہیں جس میں بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو ہضم کرنا چاہتی ہے۔ شریان آگئے۔ ایک شعلہ کی طرح ہیں جو روشن ہے جس میں جلانے کی طاقت ہے لیکن چونکہ زیادہ تر اشتراکیت سے متاثر معلوم ہوتے ہیں اس لئے تخریب ہی میں تعمیر کی شان دیکھنا چاہتے ہیں۔

ہندی کی ترقی پسند افسانہ نگار خواتین میں کملا چودھری اور کماری تیج ہکو کو امتیاز حاصل ہے شیو رانی دیوی ابھرتے ہوئے سماج سے لڑتی ہیں۔ جھگڑا کرتی ہیں۔ اور اس کے غلط طریقوں کے خلاف جہاد کر کے ہوئے افسانوں کو آگے بڑھاتی ہیں اور ان کے افسانوں کا بھی تقریباً یہی حال ہے یہ زیادہ تر اصلاحی اور سماجی افسانے لکھتی ہیں۔

کماری تیج ہکو۔ پنڈت رام گوپال اچاری کی طرح ملک کے ایسے ہی طبقہ کے حالات پر روشنی ڈالتی ہیں جو انتہائی غربت زدہ مفلوک الحال اور پریشان ہے۔ وہ اچھوتوں اور بھیک مانگنوں کو سسک کر مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتیں۔ ان کا افسانہ اچھوت ہلدی کی ایک نمایاں مثال ہے۔

ہوا باز کے بے رحمانہ مذاق سے دو لڑکیاں ہلاک

کراچی ۱۰ جون۔ کل کراچی میں ایک ہوائی حادثہ سے ایک پارسی طالبہ کی جان گئی۔ اور اس کی پانچ ساتھیوں میں سے ایک کو زخم آئے کہ وہ بھی اسپتال جاکر مرگئی۔ یہ حادثہ لڑکیوں کی ایک پارٹی کو پیش آیا جو کلفٹن کے ساحل پر پکنک منارہی تھیں۔

کہا جاتا ہے کہ یہ ہوائی جہاز مس مانی نیقرجی کے سر پر پانچ مرتبہ غوطہ مارچکا تھا۔ اور آخری مرتبہ وہ اتنا نیچا ہوگیا کہ مس موصوف کا سر اڑ گیا۔ ہوائی جہاز کے نچلے حصہ سے مس روشن ایم مالوالا بھی زخمی ہوئیں۔ ان کی ریڑ اور کولھے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اور اسپتال میں داخلہ کے بعد ان کی موت ہوگئی۔

بقیہ چار لڑکیوں کو بھی ہلکے زخم آئے لیکن اسپتال میں ان کی مرہم پٹی کے بعد ان کو گھر جانے کی اجازت دے دی گئی۔ ان میں سے ایک لڑکی کو اعصابی دورے پڑ رہے تھے۔ اس ہوائی جہاز کو کئی آدمیوں نے صبح کے وقت کلفٹن ساحل پر لڑکیوں کے قریب غوطے لگاتے ہوئے دیکھا تھا۔ ابھی تک اس ہوائی جہاز کی شناخت نہیں ہوسکی ہے۔ جن لوگوں نے اسے دیکھا تھا ان کا بیان ہے کہ اس کا رنگ زرد تھا۔ اور اس کی دونوں نشستوں میں آدمی بیٹھے تھے۔

کراچی فضائی کلب کے ایک افسر نے بتایا کہ ان کا کوئی جہاز زرد رنگ کا نہیں ہے۔ سب کے سب روپہلے ہیں معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی فضائیہ کا ایک اسی قسم کا ہوائی جہاز حادثہ کے وقت اڑان کر رہا تھا۔ حالانکہ اس نے حادثہ کی کوئی اطلاع موری پور ہوائی اڈے کو نہیں دی۔ بلکہ ہوائی جہاز کے ہواباز نے ڈرگ روڈ کے ہوائی اڈے پر بتایا کہ جہاز کا نچلا حصہ اس کو زور سے اڈے پر اتارنے میں خراب گیا ہے۔ اس معاملہ کی تحقیقات کی جارہی ہے۔

بلجیم میں کیتھالک پارٹی کی حکومت

برسلز ۱۰ جون۔ بلجیم میں کیتھالک پارٹی کو دونوں ایوانوں میں اکثریت حاصل ہوئی ہے جس نے کل ایم جین ڈووی مرسٹ کی رہنمائی میں حکومت کی تشکیل کی ہے انھوں نے شاہ لیوپولڈ کو تخت پر واپس لانے کا عہد کیا ہے۔

یوپی شکر ایکٹ میں توسیع!

لکھنؤ ۱۰ جون۔ یوپی شکر فیکٹری کنٹرول ایکٹ سنہ ۱۹۳۸ء میں ۳۰ جون کو ختم ہو رہا ہے۔ پانچ سال کی توسیع کردی گئی ہے۔

اردو کے ہمدردوں سے انجمن کے سکریٹری کی اپیل

علی گڈھ ۱۰ جون۔ قاضی عبدالغفار صاحب سکریٹری انجمن ترقی اردو ہند نے ایک گشتی مراسلہ کے ذریعہ اردو کے تمام حامیوں سے اور ہمدردوں سے اپیل کی ہے کہ وہ انجمن کی مالی حالت بہتر بنانے اس کے رسالے اور کتابوں کی اشاعت اور اس کے مقاصد کے حصول میں مدد کریں۔

انھوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ انجمن ترقی اردو نے دو سال کے تعطل کے بعد گویا نیا جنم لیا ہے۔ اخبار "ہماری زبان" سے انجمن کے اداروں اور منصوبوں سے واقفیت حاصل کی جاسکتی ہے۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ انجمن زمانہ کے تقاضوں کو پورا کرے۔ اور زبان کی ترقی وحفاظت کے ایسے وسائل اختیار کرے جو سرکاری زبان سے ٹکرانے کے بجائے ملک کی تمام زبانوں سے اردو بلند اور ہندوستانی کا قریب تر رشتہ قائم کرسکیں ہمیں ضرورت ہے کہ ہم ملک کے اخبار خصوصاً اردو اخبار اور انجمن کے ہمدردوں کی پوری تائید حاصل کریں۔ اب ہم انجمن کی ابتدائی تنظیم کے کام سے فارغ ہوگئے ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ اردو کے تمام ہمدرد اور حامی انجمن کی جدوجہد کے متعلق تائیدی خیالات کا اظہار کریں گے۔ اور ہمارے کاموں میں ہمارا ہاتھ بٹائیں گے۔

اس وقت علاوہ مخصوص سرمایہ کے حکومت ہند اور حیدرآباد کی امداد اور دوسرے وسائل سے انجمن کی سالانہ آمدنی ساٹھ ستر ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے۔ پھر بھی یہ رقم ناکافی ہے اسلئے کہ انجمن کے سامنے جو پروگرام ہے اس کے لئے لاکھوں کی رقم چاہئے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ انجمن کے سرپرست، معاون اور رکن حضرات پہلے کی طرح اپنے عطیات مرحمت فرمائیں کتابوں کی اشاعت کا شعبہ جسقدر ترقی کرے گا اسیقدر ہماری آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔ اور اسی قدر زیادہ ہم اپنے پروگرام کو کامیاب بناسکیں گے۔ گذشتہ ۶ ماہ کی مصروفیت کا یہ نتیجہ یقیناً قابل لحاظ ہے کہ ہماری ۸ کتابیں اس وقت پریس میں ہیں۔ اور عن قریب شائع ہوجائیں گی۔ ہمیں یقین ہے کہ ان کتابوں کا ادبی اور علمی معیار انجمن کے مسلمہ معیار سے کم نہ ہوگا۔

انجمن کی تحریک کے تمام ہمدردوں سے ہم اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس وقت ہماری کوششوں کو سہارا دیں۔ ۱۔ انجمن کے لئے نقد عطیات حاصل کریں ۲۔ اس کی کتابیں خریدیں۔ اور فروخت کرائیں۔ اور ۳۔ اخبار "ہماری زبان" کی توسیع اشاعت میں کوشاں ہوں۔

اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے پر وزیر اعظم بہار کا اظہار مسرت

پٹنہ ۱۰ جون۔ بہار کے وزیر اعظم مسٹر سری کرشن سنہا نے مقامی مسلم ہائی اسکول کے جلسہ تقسیم اسناد میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے اس بات پر اظہار مسرت کیا کہ اسکول کی انتظامی کمیٹی نے تعلیم اردو میں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستان کی زبانوں میں اردو ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے میرے خیال میں اس اقدام کی تائید ہر شخص کو کرنا چاہیئے۔ مذہبی تعلیم کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ سائنس اور علم نے اگرچہ بہت ترقی کرلی ہے لیکن امن کی امید جسے عوام نے اپنے دل سے لگا رکھا ہے جھوٹی ثابت ہوئی ہے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ طالب علم اخلاق اور مذہبی قدروں کو اونچا رکھیں ہم اگر دنیا کو تشدد اور تباہی سے بچانا چاہتے ہیں تو ہمیں مذہب کی طرف جانا پڑے گا۔

اس حقیقت کی طرف توجہ مبذول کراتے ہوئے کہ مذہب نے بھی لوگوں کو فرقوں میں تقسیم کیا ہے۔ وزیر اعظم نے ان عام اور مشترک اصولوں کو اپنانے کی ضرورت پر زور دیا جو تمام مذہبوں کی بنیاد ہیں۔ اسی لئے مجھے یہ معلوم کرکے خوشی ہے کہ اسکول کا ایک مقصد مذہبی تعلیم دینا بھی ہے۔

مسٹر سنہا نے کہا کہ ہندوستان کی بہبودی کے لئے ضروری ہے کہ ہندو اور مسلمان دونوں اپنے اپنے مذہبوں کی تعلیم حاصل کریں۔ پریشان اور مصیبت زدہ دنیا کی خدمت کے لئے مضبوط ہندوستان ضروری ہے اور ہندو اور مسلمان ہی ہندوستان کو مضبوط بناسکتے ہیں

اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے مسٹر سنہا نے کہا کہ میں اسکول کی مدد کرنے کی پوری پوری کوشش کروں گا۔ انھوں نے اسکول کی لائبریری کے لئے پانچسو کی امداد کا وعدہ کیا۔

مصر میں ایٹمی حملے سے حفاظت

قاہرہ ۱۰ جون مصر ایک مشن امریکہ اور برطانیہ روانہ کرنے والا ہے جو ایٹم بم کے حملہ کے خلاف دفاعی تدابیر کی تربیت حاصل کریں گے۔ اس امر کا انکشاف گذشتہ روز مصر کے وزیر جنگ وبحریہ مصطفےٰ نصرت بے نے مصری پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کیا۔ وزیر نے بتایا کہ وزارت نے ایٹم بموں کے تجربات سے مطالعہ کرنے کے لئے مشن روانہ کردے ہیں۔ اور لندن اور واشنگٹن کے مصری سفارت خانوں نے فوجی نائبین کو اس سلسلہ میں تمام معلومات اکٹھا کرنے کی ہدایت کردی گئی ہے۔

وزیر جنگ نے ایوان میں ۴ کروڑ ۷۵ لاکھ ۵ ہزار پونڈ کا فوجی بجٹ پیش کیا جس میں جنگ فلسطین کا خرچ ۱۰۷ لاکھ پونڈ بھی شامل ہے پھر بھی اس سال کے بجٹ سے گذشتہ سال کا بجٹ ۵۰ لاکھ پونڈ زیادہ تھا۔

تارکین وطن بینک کا روپیہ منتقل کرسکینگے

نئی دہلی ۱۴ جون۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ ہندستان اور پاکستان کے درمیان تبادلۂ زر کی جو دشواریاں ہیں وہ ان لوگوں کے بینک کے حساب میں نہ حائل ہوں گی جو ایک ملک سے دوسرے ملک کو منتقل ہوگئے ہیں۔

ہند پاکستان بینکنگ سمجھوتہ کے مطابق جو عملدرآمدی کمیٹی قایم ہوئی تھی۔ اس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو لوگ ہندستان سے پاکستان یا پاکستان سے ہندوستان منتقل ہوگئے ہیں ان کی بینک کی رقموں میں منتقلی میں سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔

کیا ابھی آپ کنوارے ہیں؟

لکھنؤ ۱۰ جون۔ کل ایک باغی رکن شری کے رائے اسمبلی میں وزیر صحت سے یہ پوچھ بیٹھے کہ کیا آپ اسی وجہ سے اب تک کنوارے ہیں کہ آپ آبادی بڑھانا نہیں چاہتے۔

یہ برجستہ سوال سن کر سارا ایوان قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اور اسپیکر نے مسکراتے ہوئے کہا کہ یہ سوال تو اتنا ذاتی ہے کہ کسی حالت میں بھی اس کے دریافت کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

وزیر صحت شری گپتا حکومت کے وہ تنہا وزیر ہیں جو عمر کی ۴۵ منزلیں طے کرنے کے بعد ابتک کنوارے ہیں

اردو میں تعلیم دلوائیے؟
گورنمنٹ نے پرائمری درجات میں اردو زبان میں تعلیم دینے کا حق تسلیم کرلیا ہے اسلئے سرپرست حضرات اپنے بچوں کو اردو ہی میں تعلیم دلوائیں۔

جموں کی سرحد پر ہندستانی اور پاکستانی فوجی دستوں میں جھڑپ

جموں ۱۲ جون۔ جموں کی سرحد پر گلاب گڈھ سے جو اطلاع آئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی فوج کا ایک دستہ تقریباً ۵۰ مسلح شہریوں کے ساتھ گلاب گڈھ سے بھیڑ چرانے کی نیت سے ریاست کی سرحد میں داخل ہوا تھا۔ ریاست کشمیر کی فوج نے سرحد پر پہرہ دینے والے فوجیوں کے حملہ آوروں کا مقابلہ کیا۔ اور ان سے کہا کہ وہ بھیڑ نہ چرائیں۔ اتنے میں پاکستان کی طرف سے ایک گولی آئی۔ اور ریاست کشمیر کے اس افسر کو لگی جو اس موقعہ پر موجود تھا۔ ایک دوسری گولی سے ایک اور فوجی ہلاک ہو گیا اس کے بعد دونوں طرف سے تقریباً ایک گھنٹہ تک گولیاں چلتی رہیں اس تصادم کے نتیجہ میں چار کشمیری فوجی ہلاک ہوئے۔ پاکستان کے ہلاک ہونے والے فوجیوں کی تعداد پندرہ تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس واقعہ کو التوا جنگ کی خلاف ورزی سمجھا جا رہا ہے اور اس کی اطلاع اقوام متحدہ کو کر دی ہے اور ٹیرف بورڈ نے غور نہیں کیا تھا۔

شکر کی گڑبڑ کی تحقیقات

نئی دہلی ۱۲ جون۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ جولائی اگست ۱۹۴۹ء میں شکر کی جو گڑبڑ ہوئی تھی۔ اس کی تحقیقات کی جائے۔ چنانچہ الہ آباد ہائیکورٹ کے سابق جج شری گنگا ناتھ کو اس معاملہ کی تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اس تحقیقات میں شکر کی گڑبڑ کے ان معاملات پر غور ہوگا۔ جن پر غور

ڈکسن سرحدی علاقوں کا معائنہ کرینگے

سری نگر۔ ۱۲ جون۔ مسئلہ کشمیر کے ثالث سر اوون ڈکسن نے کل کشمیر کے نقشہ کا مطالعہ کر کے جنگ بندی لائن کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ اور یہ دیکھا کہ کتنا علاقہ ہندوستان اور پاکستان کے پاس ہے

نئی پارٹی کانگریس کی قطعی مخالف

لکھنؤ ۱۲ جون۔ آج یوپی کانگریس کمیٹی کی انتظامیہ کونسل نے عوام کو انتباہ کیا ہے کہ جو نئی پارٹی جن کانگریس کے نام سے قائم ہوئی ہے۔ وہ کانگریس کے پرانے تعلقات کانگریس اور مہاتما گاندھی کے نام سے جو فائدہ اٹھانا چاہتی ہے اس سے دھوکا نہ کھائیں۔

عوام کو یہ بات صاف طور پر سمجھ لینا چاہئے کہ یہ پارٹی کانگریس کی مخالف ہے اور بے قاعدگی اور ذاتی اغراض ملک کو کبھی مضبوط نہیں بنا سکتے ہیں۔ کانگریس میں اندرونی چاہے جتنے اختلافات ہوں لیکن صرف وہی ایک ایسی سیاسی جماعت ہے جو ملک کو اتحاد و ترقی کے راستہ پر آگے بڑھا سکتی ہے۔

تجویز میں مزید کہا گیا ہے کہ اصلی کام کانگریس کا رکنوں کے اخلاقی معیار کو بلند کرنا ہے۔ نہ کہ کانگریس میں انتشار پھیلانا۔ کانگریس تقریباً ۶۵ سال سے عوام کی خدمت کرتی چلی آئی ہے اور اس نے آزادی کی جنگ کامیابی کے ساتھ لڑی ہے۔

کونسل نے اچاریہ جگل کشور کو کونسل کے ضمنی الکشن میں کانگریسی امیدوار کی ناکامیابی کے وجوہ پر غور کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔

مسز پنڈت کو رابرٹ انعام

واشنگٹن۔ ۱۲ جون۔ امریکہ میں ہندوستان کی سفیر مسز وجے لکشمی پنڈت کو "ایک آزاد دنیا کے قیام کی مبارک باد کوششوں پر رابرٹ اس رالبوٹ میموریل انعام پیش کیا گیا ہے۔

یہ انعام حبشیوں کے ممتاز ترین اخبار شکاگو ڈیفنڈر کے پبلشر نے ایک ضیافت میں پیش کیا۔ مسٹر ابوٹ اسی اخبار کے بانی تھے۔ اور یہ انعام انھیں کی یادگار ہے

یوپی زراعتی اسکیم کیلئے مرکزی امداد

نئی دہلی ۱۲ جون۔ حکومت ہند نے اس سال زراعتی اسکیموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے یوپی کو ۱۲ لاکھ امداد اور ۷۰ لاکھ قرض کی شکل میں دیا گیا ہے۔ جس میں سے ۵۵ لاکھ آبپاشی کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔

سانے گروجی کا انتقال

بمبئی ۱۲ جون۔ کل کے ای ایم اسپتال میں مہاراشٹر کے مشہور سوشلسٹ مسٹر پی ایس سانے جنھیں عام طور پر سانے گرو کہا جاتا ہے۔ انتقال کر گئے۔

حیدرآباد میں غیر قانونی ٹیکس ختم

حیدرآباد ۱۲ جون۔ حیدرآباد کی حکومت نے جاگیرداروں کے تمام غیر اختیاری اور غیر قانونی ٹیکس ختم کر دئے ہیں۔ ۲۹۶ جاگیر دیہاتوں میں تشخیص کی شرح پر نظر ثانی کی جا رہی ہے۔ اور ستمبر جون میں معقول کمی ہو رہی ہے۔



سر اوون ڈکسن وادی کشمیر کے دورے پر!

سرینگر ۱۰ جون۔ کشمیر میں متحدہ اقوام کے ثالث سر اوون ڈکسن نے کشمیر کے مختلف حصوں کا دورہ شروع کر دیا کل سہ پہر میں یہاں سے چالیس میل کے فاصلے پر وہ بانڈی پورہ گئے۔ اور آزادی کے ساتھ ادھر ادھر گھوم کر حالات کو بذات خود دیکھا۔ بانڈی پور گلگت کے راستے سے کی پہلی منزل ہے۔

پنڈت نہرو میکسیکو جائیں گے

پنڈارگ۔ ۱۰ جون۔ وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے آج یہاں اعلان کیا کہ انھوں نے میکسیکو جانے کا دعوت نامہ قبول کر لیا ہے۔ لیکن ابھی روانگی کی تاریخ کا تعین نہیں ہوا ہے۔

غیر ملکی سفارتخانوں کی پیشکش

نئی دہلی ۱۲ جون۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کے وزیر زراعت منشی کے ایم منشی کی اپیل کے جواب میں بہت سے غیر ملکی سفارت خانوں نے مہاتما گاندھی کی سمادھی کے گرد درخت لگانے کی پیشکش کی ہے۔

مشرقی بنگال میں اقلیتی وزیر کا تقرر

ڈھاکہ ۱۲ جون۔ مشرقی بنگال کی کابینہ میں جن دو وزیروں کا اضافہ ہوا ہے۔ انھوں نے آج صبح گورنمنٹ ہاؤس میں حلف وفاداری اٹھایا۔ حلف وفاداری کی رسم صوبہ کے گورنر مسٹر فیروز خان نون نے ادا کرائی۔

ان وزیروں میں سے ایک تو مسٹر باردوی ہیں جو نہرو لیاقت سمجھوتہ پر عمل درآمد کے سلسلہ میں اقلیتی وزیر بنائے گئے ہیں۔ اب مشرقی بنگال کی وزارت میں بجائے آٹھ وزیروں کے دس وزیر ہو گئے ہیں۔

حکومت ہند کے وزیر بحالی لکھنؤ میں

لکھنؤ ۱۲ جون۔ حکومت ہند کے وزیر بحالی مسٹر اجیت پرشاد جین نے کل وزیر اعظم پنڈت پنت سے مل کر پناہ گزینوں کے بحالی کے مسئلہ پر گفتگو کی۔

ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر خواجہ عبد السلام نے ... پریس کانپور میں چھپوا کر دفتر صداقت سے شائع کیا

THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو نیرے دل میں رہے

(احسن سہسوانی)

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۸ روپے
سالانہ رعایتی ۶ روپے
ششماہی ۳ روپے ۸ آنے
سہ ماہی ۲ روپے
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL. 51 No. 25 | KANPUR SATURDAY 24 Th JUNE 1950

کانپور شنبہ ۲۴ جون سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۹ھ | جلد ۵۱ نمبر ۲۵

ادبیات

ستارۂ صبح

(از ڈاکٹر شوکت جونپوری)

اس شب میں جو چمکا تھا محبت کا ستارا ‌ ‌ لیتی تھی ہر اک چیز جوانی کا سہارا
آکاش پہ تاروں کی نظر جھوم رہی تھی ‌ ‌ فطرت شب مہتاب کے لب چوم رہی تھی
شبنم کو دکھاتی ہوئی مخمور ادائیں ‌ ‌ رہ رہ کے چلا کرتی تھی مے ریز ہوائیں
فردوس کے زندہ نظر آتے تھے فسانے ‌ ‌ لٹتے تھے ہر سمت مسرت کے خزانے
ہر غنچۂ مغموم کے لب پر تھا تبسم ‌ ‌ بیدار تھا بہتے ہوئے چشموں کا ترنم
وہ رات، وہ مہتاب وہ دریا، وہ سفینہ ‌ ‌ وہ بربط و مضراب و فطرت کا قرینہ
دو اہل محبت کی ہم آغوش جوانی! ‌ ‌ اک عشرت جاوید کی کہتی تھی کہانی
خاموش نگاہوں میں محبت کے ترانے ‌ ‌ کھوئے ہوئے جلوؤں میں بہاروں کے فسانے
سرشار طرب، بے خود و خاموش تھے دونوں ‌ ‌ کیفیت جذبات سے مدہوش تھے دونوں
ناگاہ نقیب سحر مشرق نے پکارا ‌ ‌ روتا ہوا ہر جلوۂ رنگین سدھارا

باہم نگہ یاس سے اک ایک نے دیکھا
لٹتی ہوئی دنیائے تمنا کا تماشا

دنیائے اسلام

تین بڑی طاقتوں کو عرب ممالک کا جواب

اسکندریہ ۱۹ جون. آج عرب ممالک نے تین بڑی طاقتوں امریکا. برطانیہ اور فرانس کے اس اعلان کا جواب شائع کیا ہے جو حال ہی میں ان ملکوں نے مشرق وسطیٰ کے بارے میں شائع کیا تھا. عرب ممالک نے اس جواب میں کہا ہے کہ اس اعلان سے مشرق وسطیٰ کے امن کے استحکام میں مدد ملتی ہے. وہاں امن اس صورت میں قائم ہو سکتا ہے کہ جب وہاں کے مسائل کو حق و انصاف کے ساتھ حل کیا جائے.

اس اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ عرب ممالک کسی ایسے حل کو ماننے پر ہرگز رضامند نہیں ہو سکتے جن سے ان کی آزادی اور خود مختاری کو کوئی نقصان پہونچے آگے چل کر اس اعلان میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ فلسطین کے عرب مہاجرین کی واپسی وطن اور امداد کے بارے میں ادارہ اقوام متحدہ نے جو رزولیوشن پاس کیا ہے اس پر پوری طرح عمل درآمد جلد کرایا جائے.

افغانستان سے امریکہ اور برطانیہ کا احتجاج

لندن ۱۸ جون معلوم ہوا ہے کہ افغانستان نے پاکستان کے خلاف جو پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے اسے برطانیہ اور امریکہ کی حکومتیں سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہیں چنانچہ ان دونوں حکومتوں نے حکومت افغانستان کو ایک احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے. برطانیہ نے اپنے احتجاجی مراسلہ میں لکھا ہے کہ پختونستان کا مطالبہ قانون اور اخلاقی لحاظ سے بے بنیاد ہے. امریکہ نے اپنے مراسلہ میں افغانستان کے رویہ پر اظہار تشویش کرتے ہوئے حکومت کو اعتدال سے کام لینے کا مشورہ دیا ہے. حکومت افغانستان نے ان دونوں مراسلوں کا ابھی تک جواب نہیں دیا ہے.

مصری سینٹ کے صدر کا تبدیل

مصر ۱۸ جون. شاہ فاروق نے آج حزب مخالف کے لیڈر حسین خیال پاشا کو مصری سینٹ کی صدارت سے سبکدوش کر دیا ہے. اور ان کی جگہ وفدی پارٹی کے ایک رکن ذکی العرابی پاشا کو اس جگہ پر مقرر کیا ہے. شاہ فاروق نے ایک بیان کے ذریعہ ایوان بالا میں مزید ۳۸ نشستوں کا اضافہ کیا ہے. اس میں پہلے ۱۴۷ نشستیں تھیں. انھوں نے اپنے فرمان میں ایوان بالا کے لئے ۳۸ نشستوں میں سے بارہ کے لئے ناموں کا اعلان کر دیا ہے.

دستور کے مطابق سینٹ کے ⅖ اراکین کی نامزدگی بادشاہ کرتا ہے. اور بقیہ ⅗ منتخب ہو کر آتے ہیں جنوری میں مصری عام انتخابات کے بعد وفدی پارٹی برسر اقتدار آئی ہے ذکی پاشا سابق وفد حکومت میں وزیر مواصلات تھے. حسین خیال پاشا کے عہدے کی مدت اگلے سال ختم ہونے والی تھی.

عرب ملکوں کے اجتماعی تحفظ کا معاہدہ

اسکندریہ ۱۷ جون. عرب لیگ کے سیاسی کمیٹی کے کل رات کے جلسہ میں پانچ ملکوں مصر سعودی عرب شام لبنان اور یمن نے عرب ملکوں کے اجتماعی تحفظ کے معاہدے پر دستخط کر دیے ہیں عراق اس معاہدہ پر دستخط نہیں کر رہا ہے. اور عرب لیگ کا ساتواں رکن اردن تو اس جلسہ میں شریک ہی نہیں ہے. عرب لیگ کے سکریٹری جنرل نے کہا کہ عراق بعض ضابطوں کی بنا پر اس معاہدہ پر دستخط نہیں کر رہا ہے.

ترکی میں اذان پھر عربی میں

انقرہ ۱۷ جون. ترکی قومی اسمبلی نے آج اس بات کی اجازت دیدی ہے کہ آیندہ سے اذان عربی میں دی جائے. عربی میں اذان دینے کی تجویز اسمبلی میں اتفاق رائے سے منظور ہوئی ہے سنہ ۱۹۳۱ سے ترکی میں اذان بھی ترکی زبان میں دی جاتی تھی. اور یہ حکومت کی جدت کی پالیسی کا ایک جز تھا.

وزیر اعظم ترکی عدنان مندیریز نے حال ہی میں اس بات کا اظہار کیا تھا کہ اب ملک ترقی پسندی کے ایسے جادہ پر گامزن ہو گیا ہے جس میں اگر بعض روایات کی تجدید ہو جائے تو اس کو کوئی نقصان نہ پہونچے گا. اور حکومت کو اس کی پالیسی میں جس کی بنا اتاترک نے ڈالی تھی کوئی خرابی پیدا نہ ہوگی.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال برتری حق عزم مستقل میں ہے | زبان بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار قند

کانپور

جلد ۵ | کانپور شنبہ ۲۴ جون ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۵

ہمسایہ ملکوں سے زیادہ سے زیادہ تعلقات کی خواہش

(رنگون ۲۲ جون) یونین برما کلب میں ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ میں نے یہ سفر محض ایک دوسرے کو سمجھنے کی غرض سے کیا تھا۔ میرے سامنے اس کے علاوہ اور کوئی بڑا یا راز دارانہ مقصد نہ تھا۔ انھوں نے کہا کہ میں ایک عرصہ سے انڈونیشیا جانے کا مشتاق تھا تاکہ میں آزادی کے بعد تبدیلیوں کا مطالعہ کر سکوں اسی طرح میری خواہش تھی کہ میں اس دعوت کو جو برما کے وزیر اعظم نے دے رکھی تھی پورا کر سکوں اور برما کے لوگوں سے مل سکوں۔ انھوں نے اس پر افسوس ظاہر کیا کہ بڑے لوگ اپنے کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں بہ نسبت اپنے گرد و پیش کے واقعات اور تبدیلیوں کو جن کا مطالعہ ضروری ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ لوگوں کو یہ محسوس کرنا چاہئے کہ اس وقت دنیا میں زبردست عناصر کام کر رہے ہیں جن کے سمجھنے کے لئے صرف وزیر اعظموں اور سفیروں کی ملاقاتیں کافی نہیں انھوں نے کہا کہ انڈونیشیا سے وہ بیش قیمت تجربات کا خزانہ لے کر واپس ہو رہے ہیں وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کہا کہ وہ جزیرہ بالی کے حسن اور رنگا رنگی سے بہت متاثر ہوئے ہیں ان کی خواہش ہے کہ اس کا یہ حسن انتشار کے جھونکوں سے برہم نہ ہونے پائے دوسری چیز جو میں نے اس سفر میں محسوس کی وہ یہ تھی کہ دنیا کے جس حصہ میں گہرا مطالعہ کیا جائے۔ وہاں بیشمار مشترک چیزیں ملتی ہیں۔ جو انسانیت کے گہرے تعلق کا اظہار کرتی ہیں۔

انھوں نے کہا کہ مجھے برما آنے میں بڑی مسرت ہوئی برما سے جو ہمارا تعلق ہے وہ ظاہر ہے اس کے علاوہ یہاں کے ممتاز لیڈروں سے ہمارے گہرے تعلقات رہے ہیں۔ اور ہم ہر موقعہ پر ایک دوسرے کے مشورہ لیتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے رہے ہیں انھوں نے امید ظاہر کی کہ یہ اتحاد قائم رہیگا اور دونوں ملک عالمی ترقی اور امن کے لئے زیادہ سے زیادہ اشتراک عمل کریں گے۔

اسی طرح برمی عوام کی جانب سے پیش کئے گئے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے بتایا کہ وہ تھاکن نو کو ایک عرصہ سے جانتے ہیں اور دوستانہ تعلقات ہیں۔ انھوں نے بودھ مت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بودھ مذہب نے ہندستان کے کردار اور اخلاق پر گہرا اثر کیا ہے اور مہاتما بدھ کی تعلیمات سے وہاں کے لوگوں نے کافی فائدہ حاصل کیا۔ میں خود بھی پہلے مہاتما بدھ کی زندگی سے بہت زیادہ متاثر ہوا۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ آزادی کے متعلق لوگوں کا عام طور پر یہ خیال ہوتا ہے کہ اس کے بعد ان کی دشواریاں ختم ہو جائیں گی اور وہ آرام سے زندگی بسر کر سکیں گے حالانکہ آزادی کے فوراً بعد کا زمانہ ایک عبوری دور ہوتا ہے جس میں نئے نئے مسئلے پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے آزادی کے بعد حقوق سے زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ جہاں تک بین اقوامی معاملات کا تعلق ہے دونوں ملک نئے ہیں امید ہے کہ ہم دونوں ایسا رویہ اختیار کریں گے کہ جس سے نہ صرف یہ کہ ہم خود جنگ سے محفوظ رہیں بلکہ اس سے عالمی امن کے قیام میں مدد مل سکے۔

میں پاکستانی وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ اور حکومت آزاد کشمیر کے صدر چودھری غلام عباس کے بیانات کا جواب دیا ہے جو انھوں نے کشمیر کے مستقبل کے متعلق دئے تھے بیان میں کہا گیا ہے کہ میں اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ ابھی تک ہم اسی اصول پر قائم ہیں کہ الحاق کا معاملہ عوام کی رائے کے جمہوری اصول سے طے کیا جائے گا بشرطیکہ اس رائے کو آزادی سے ظاہر کرنے کے لئے ضروری حالات پیدا ہو جائیں۔

ہم نے اپنے ہم وطنوں کے سامنے عہد کیا ہے کہ ہم مادر وطن کی ایک ایک انچ سرزمین انھیں واپس دلا دیں گے۔ ہندستان کے عوام اور ہندستان کی حکومت نے اس عہد کی تائید کی ہے۔

کشمیر کا مسئلہ اگر جلد حل نہ ہوا تو عوام کی طرف سے ہمارے اوپر اور ہماری طرف سے حکومت ہند کے اوپر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہماری سرزمین تمام دشمنوں سے صاف کر دی جائے۔ ریاست کے تحفظ اور اس کی آزادی کی ضمانت کے لئے اس عہد پر جلد عمل کرنا ضروری ہے۔

کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کے لئے شرائط بیان کرتے ہوئے بیان میں کہا گیا ہے کہ میں اکثر کہہ چکا ہوں کہ میں اور پھر کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کم سے کم شرائط حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ریاست کے علاقہ کو قانونی حکومت کے ہاتھ میں واپس دینا اور اس کے بعد نام نہاد حکومت آزاد کشمیر اور اس کی فوجوں کو توڑنا۔

۲۔ حملے اور ان کے فسادات کی وجہ سے جو لوگ اپنے گھروں سے چلے گئے ہیں انھیں دوبارہ لیا جائے یہ دو شرطیں مسئلہ کے حل کے لئے بنیادی اہمیت رکھتی ہیں۔ اور انھیں ماننے سے انکار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان بنیادی اصولوں سے انکار کرنا ہے جن کے علمبردار ریاست کے عوام ہیں۔

سر ظفر اللہ خان کے حال کے اس بیان پر کہ پورے علاقے کو قانونی صاحب اختیار کے ہاتھ میں واپس کر دینے کا مطالبہ پاکستان کے لئے قابل قبول نہیں ہے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے بیان میں کہا گیا ہے کہ عوام کے اس بنیادی مطالبے کو ماننے سے صاف انکار کے پیش نظر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ریاست میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے طلبی کیسے ممکن ہے۔

بیان میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ یہ معاملہ جھوٹے دعوؤں سے نہیں طے کیا جا سکتا پاکستان اپنی مقبوضہ علاقہ سے ہٹ جائے اس کے بعد اسے معلوم ہو جائے گا کہ عوام کا فیصلہ کیا ہے پاکستانی وزیر خارجہ کے خود تردیدی بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کشمیر کے متعلق ان کی حکومت کے ارادے کیا ہیں پاکستان والوں نے جنگ کے ذریعہ جو کچھ حاصل کیا ہے اسے اسلحہ کی طاقت سے باقی رکھنا چاہتے ہیں۔ اور ایسے حالات پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ وہ باقی ریاست کو بھی ہر طریقہ سے خواہ وہ جائز ہو یا ناجائز اپنی قبضہ میں کر لیں پرانے واقعات کی یاد ان کے دل میں ابھی تک باقی ہے

قانونی حکومت کے بغیر رائے طلبی ناممکن

(سری نگر ۲۲ جون) شیخ عبداللہ نے یہاں ایک بیان کے دوران میں کہا کہ کشمیر کا پورا علاقہ اس کے قانونی صاحب اختیار کرنے کے مطالبے کے متعلق پاکستانی وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان نے جو شرط پیش کی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے طلبی کی ان کی نظروں میں کتنی وقعت ہے۔

شیخ عبداللہ نے چودہ سو الفاظ کے ایک بیان

نظر بندی ایکٹ میں ترمیم

(نئی دہلی ۲۳ جون۔) آج صدر نے ایک آرڈی ننس کے ذریعہ مرکز کے نظر بندی ایکٹ میں ترمیم کر دی ہے اور اس میں سے دفعہ ۱۴ کو خارج کر دیا ہے۔

آرڈی ننس کے ذریعہ دفعہ ۱۴ کو خارج کرنے کے علاوہ دفعہ ۳ میں بھی دو ترمیمیں کی گئی ہیں جس کے ذریعہ ریاست حیدرآباد کے سول حکام اور ان کے اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو بھی نظر بندی کے اختیارات دے دئے گئے ہیں جنھیں ریاست کی طرف سے مخصوص اختیارات دئے گئے ہیں یاد رہے کہ مدراس کے کمیونسٹ نظر بند مسٹر اے کے گوپالن نے ہیبس کارپس درخواست کے ذریعہ سپریم کورٹ میں اس قانون کو چیلنج کیا تھا۔

اس دفعہ کو ناجائز قرار دینے کے باعث متعدد عدالتوں میں نظر بندی کے خلاف مقدمات پر غور ہو رہا ہے بعض عدالتوں نے نظر بندی کی رہائی کے احکام بھی اس بنا پر جاری کر دئے ہیں کہ نظر بندی کے وجوہ مبہم ہیں۔

جائداد مستقل طور پر الاٹ نہ کیجائے

(نئی دہلی ۲۳ جون) حکومت ہند نے صوبائی حکومتوں اور چیف کمشنروں کے نام ہدایت جاری کی ہے کہ وہ ان جائدادوں کو جو حال میں مسلمان چھوڑ کر پاکستان چلے گئے ہیں کسی شخص کے نام مستقل طور پر الاٹ نہ کریں۔ یہ جائدادیں صرف اس شرط پر الاٹ کی جائیں کہ اصل مالک کے لوٹ آنے پر واپس لے لی جائیں گی۔

یہ حکم اس معاہدے کے مطابق ہے جو ۸ اپریل ۱۹۵۰ء میں ہندو پاکستان کے درمیان تارکین وطن کی جائداد کے بارے میں ہوا تھا۔ اس معاہدے کے ماتحت اگر یکم فروری ۱۹۵۰ء کے بعد بھاگنے والے لوگ ۳۱ دسمبر تک اپنے وطن واپس آ جائیں اور وہاں قیام کریں تو ان کی جائداد واپس کر دی جائے گی۔

صوبائی حکومتوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے یہاں کے مخصوص حالات کے مطابق اس میں معمولی رد و بدل کر سکتی ہیں۔

دہلی کے چیف کمشنر کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایسے مسلمانوں کی جائداد جو ۱۹ مارچ ۱۹۵۰ء کے بعد بھاگ گئے ہیں (اس تاریخ کو دہلی میں بلوہ ہوا تھا) کسی پناہ گزین کے نام الاٹ نہ کرے بشرطیکہ وہ جائداد ایسے محلہ میں واقع ہو جہاں زیادہ تر مسلمانوں کی آبادی ہے۔ اگر وہ جائداد ایسے محلہ میں ہے جہاں مسلمانوں کی زائد آبادی نہیں تو اسے عارضی طور پر اس شرط سے الاٹ کیا جا سکتا ہے کہ اصل مالک کے لوٹ آنے پر جائداد واپس لے لی جائے گی۔

درخت لگانے کا قومی ہفتہ

(لکھنؤ ۲۲ جون) جولائی کے پہلے ہفتہ میں درخت لگانے کا قومی ہفتہ منانے کے لئے حکومت یوپی نے اپنا پروگرام مکمل کر لیا ہے اور اس سلسلہ میں تمام ضلع حکام محکموں اور دفتروں کے اعلیٰ افسروں اور لوکل باڈیز کو فوری ہدایتیں جاری کر دی گئی ہیں۔

اس ہفتہ یعنی یکم جولائی سے ۷ جولائی تک صوبہ بھر میں درخت لگانے کی مہم کی تجویز ہے۔

اگرچہ اترپردیش میں محکمہ جنگلات اور محکمہ زراعت کی جانب سے اس وقت بھی درخت لگانے کا کام اچھے خاصے پیمانہ پر ہو رہا ہے لیکن تجویز ہے کہ دوبارہ درخت لگاؤ کے اس تیوہار کے دوران میں ۱۵ لاکھ درخت لگائے جائیں۔

---

۴ یہ لوگ ڈاکوؤں کے ایک گروہ کے ممبر ہیں جو یہاں ٹرین پر سے پرتاب گڑھ جانے کے لئے اکٹھا ہوا تھا جب وہ اسٹیشن کے حدود میں داخل ہوگئے تو پولیس نے ان کو گرفتار کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس گروہ کے کچھ دوسرے لوگ بھاگ گئے ہیں۔

افیون بیچنے والے گرفتار

۵ اشخاص۔ ایک گروہ کو جو شہر اور ضلع میں نشیلی اشیاء کو بیچتے تھے پولیس نے گرفتار کیا ہے۔ افیون گانجا چرس کی ایک بہت بڑی مقدار شہر اور قریب کے دیہاتوں میں کئی تلاشیوں کے بعد برآمد کی گئی ہے۔ کوتوالی ایریا میں دو آدمیوں شرافت حسین اور ہمت علی کے پاس سے ۹۰ تولہ افیون برآمد کی گئی ہے خلاصی لائن میں شانتی دیوی نامی عورت ۲

کانگریس ڈیلی گیٹوں کا انتخاب

صوبہ کانگریس کمیٹی کے لئے شہر کانگریس کمیٹی سے پانچ اور ضلع کانگریس کمیٹی سے دس ڈیلی گیٹ منتخب ہونا ہیں جس کے لئے شہر سے ۳۰ اور ضلع سے ۳۱ امیدواروں نے نامزدگی کرائی ہے۔

ضلع کانگریس کمیٹی سے مسٹر سوچیتا کرپلانی۔ پنڈت رام دولارے مصرا اور پنڈت برج لال مصرا۔ صوبہ کانگریس کمیٹی کے لئے بلا مقابلہ ڈیلی گیٹ منتخب ہوگئے ہیں۔

کانگریس کے ریٹرننگ افیسر ڈاکٹر کے ان گرولا ایم ایل اے نے ڈیلی گیٹوں کے انتخاب کے سلسلہ میں ۱۰ اخل کئے ہوئے کاغذات پر اعتراض سنے۔

نامزدگیوں کے واپس لینے کی آخری تاریخ ۲۳ جون تھی اور ڈیلی گیٹوں کا انتخاب ۳۰ جون کو اور نتیجہ کا اعلان ۴ جولائی کو ہوگا۔

شہر میں پانچ حلقہ انتخاب۔ اور ضلع میں ۸ حلقہائے انتخاب ہوں گے۔

درخت لگانے کا ہفتہ

صوبہ کی حکومت کی ہدایت کے مطابق یکم جولائی سے ۷ جولائی تک ضلع اور شہر کانپور میں بھی درخت لگانے کی مہم کا ہفتہ منایا جائے گا۔

اس سلسلہ میں کئی ہزار سایہ دار درخت سڑکوں کے کنارے تعلیمی اداروں اور اسپتالوں وغیرہ میں لگائے جائیں گے۔

ضلع میں ڈسٹرکٹ بورڈ اور شہر میں میونسپل بورڈ اس کام کو انجام دیں گے۔

ٹڈیوں کا حملہ

۱۹ جون کو ضلع کانپور کے شمالی مغربی حلقہ میں ٹڈیوں کا ایک کافی جھنڈ دیکھا گیا۔ یہ جھنڈ فصل کو کوئی خاص نقصان پہونچائے بغیر گذر گیا۔ ضلع کے حکام نے پہلے سے حفاظتی تدابیر اختیار کر لی تھیں۔

لیکن بھوگنی پور اور گھاٹم پور تحصیلوں میں آم اور چاول کی فصلوں کو تھوڑا بہت نقصان پہونچنے کی خبر ملی ہے۔

کانپور ٹی بی کلینک

کانپور اینٹی ٹی بی ایسوسی ایشن کے سکریٹری ایک پریس نوٹ میں اطلاع دیتے ہیں کہ کستوربا گاندھی روڈ پر واقع سنٹرل ٹی بی کلینک کی جس کا افتتاح یکم اپریل کو مسز سی بی گپتا وزیر صحت نے کیا تھا مئی کے مہینہ کی حاضری ۲۲۰۳ تھی اور ۹۰ نئے کیس آئے۔ ۱۲۰ ایکسرے لئے گئے۔ ۲۲۱ ایکسرے اسکریننگس کی گئیں اور ۴۸۴ اشخاص کے انجکشن لگائے گئے۔ ۶ آپریشن اور ۱۹۸ لیبریٹری امتحانات کئے گئے ہیلتھ وزیٹروں نے بیماروں کے مکانوں پر ۸۱ وزٹس کیں۔ کلینک کا اسٹاف کافی بڑھا دیا گیا۔ اور پبلک کو کلینک میں مہیا کی ہوئی سہولتوں کا پورا فائدہ اٹھانا ہے

اسٹوڈنٹس مشن پاکستان کو

یوپی اسٹوڈنٹس کانگریس نے پاکستان کے طالبعلموں سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے لئے طالب علموں کا ایک خیر سگالی مشن پاکستان بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے یہ مشن جو پانچ طالب علموں پر مشتمل ہوگا یکم جولائی کو کراچی میں پہنچے گا۔ مسٹر اے پی چترویدی اس مشن کے لیڈر ہوں گے۔

اندھوں کا دن

راشٹری اندھا ودیالیہ کے جنرل سکریٹری مسٹر مدن لال کھنڈیلوال پبلک سے اپیل کرتے ہیں کہ ۳۰ جون کو "اندھوں کا دن" منائیں۔ ۳۰ جون کو ہی لوئی بریل پیدا ہوئے تھے جنھوں نے اندھوں کو تعلیم دینے کا طریقہ ایجاد کیا تھا اور اسی لئے ان ہی کے نام پر اس طریقہ کا نام "بریل سسٹم" رکھا گیا ہے۔

خاتمہ زمینداری فنڈ

زمینداری فنڈ میں گذشتہ ہفتہ تک ۱۹ کروڑ ۳ لاکھ ۳۶ ہزار ۱۸۵ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ اور اسی عرصہ میں ۲۰ لاکھ ۶۱ ہزار ۸۲۴ لوگ

پرنٹر اور پبلشر کو ہدایت

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور ایک

آئینہ کانپور

پریس نوٹ میں کہتے ہیں کہ پریس اور رجسٹریشن آف بکس ایکٹ ۱۸۶۷ء کے دفعہ ۹ کے ماتحت کتابوں کے تمام مقامی پرنٹرس اور پبلشرس کو چاہئے کہ وہ ہر کتاب کو مفت معہ ایک مقررہ فارم کے جو قاعدہ سے بھر دیا گیا ہو ان کے دفتر میں گورنمنٹ کے پاس بھیجنے کے لئے جمع کر دیں۔ اگر انھوں نے ایسا نہ کیا تو ذکر کئے ہوئے قانون کی دفعہ ۱۷ کے ماتحت ان پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

مزدوروں کیلئے نئی سہولتیں

معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی مزدوروں کی بہبودی کے لئے صوبہ کے مختلف مقامات پر مرکز کھولنے والی ہے۔ تاکہ مزدوروں کو کارخانوں کے اندر و باہر ایسی زندگی بسر کر سکیں جس سے ان کا کام بہتر ہو سکے۔ اور ان کو اپنی صحت۔ خوشگوار سماجی زندگی اور ترقی کے دوسرے ذرائع حاصل ہوں۔ ان مرکزوں میں کتب خانے پڑھنے لکھنے کے لئے کمرے کھیل کود کا سامان اور دوسرے تفریح کے ذرائع فراہم کئے جائیں گے۔

بورڈ میں خواتین کی تعلیمی کمیٹی

صوبائی سرکار کے اس حکم پر کہ میونسپل بورڈ لڑکیوں کی تعلیمی کمیٹی الگ بنائے بورڈ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۸ جون کو اس کمیٹی میں خواتین کے چناؤ کے لئے نامزدگی کے پرچے داخل کئے جائیں کمیٹی میں تین نو ممبر بھی ہوں گے۔

ہند انجینئرنگ ورکس پر جرمانہ

حکومت کے حکم مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۴۸ء کی دفعہ ۱۲ کی خلاف ورزی کرنے پر سٹی مجسٹریٹ کانپور نے ہند انجینئرنگ ورکس پر ۲ سو روپیہ جرمانہ کیا ہے۔ اگر جرمانہ نہ ادا کیا گیا تو چھ مہینے کی قید سخت بھگتنا ہوگی۔

حکومت کے حکم مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۴۸ء میں ہند انجینئرنگ ورکس کو ہدایت کی گئی تھی وہ علاقائی مفاہمتی بورڈ کانپور کے فیصلہ بابت ادائیگی بونس پر عمل درآمد کرے۔

سودیشی کاٹن مل پر پولیس کا چھاپہ

ٹکسٹائل انفورسمنٹ پولیس نے مقامی سودیشی مل اور کی سیل ایجنسیوں پر ۲۰ جون کو ایک چھاپہ مارا کانپور کے سٹی مجسٹریٹ اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی پولیس کے ہمراہ تھے پولیس نے مل اور ایجنسیوں کے بہی کھاتے اور کچھ کاغذات اپنے قبضہ میں کر لئے ہیں کہا جاتا ہے کہ پولیس کو شبہ ہے کہ اس مل کی بنی ہوئی دھوتیوں کو مقررہ دام سے زیادہ قیمت پر فروخت کیا جا رہا ہے اب کاغذات اور کھاتوں کی جانچ کی جا رہی ہے۔

مرکزی لیبر آفیسر کی آمد

مسٹر جلیتور پرشاد چیف لیبر کمشنر (مرکزی حکومت) کانپور میں تشریف لا رہے ہیں آپ لیبر لیڈروں سے ملاقات کریں گے اور لیبر کے متعلق حکومت ہند جو بل بنانے کو ہے اس پر بھی گفت و شنید کریں گے۔

غبن کے مجرم رہا

دیبی شنکر دوبے اور اندرا نرائن تم کو جن پر گورنمنٹ لیبر آفس سے یکم جون ۱۹۴۹ء کو ۳۱ ہزار روپیہ کا غبن کرنے کے جرم میں مقدمہ چل رہا تھا۔ کانپور کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ سشن جج نے جوری کی متفقہ رائے سے اتفاق رائے کرتے ہوئے رہا کر دیا۔ یہ امر یاد دہانی کے قابل ہے کہ یکم جون ۱۹۴۹ء کو تنخواہیں بانٹنے کے لئے لیبر آفس نے رقم نکلوائی تھی شام کو معلوم ہوا کہ تجوری سے ۳۱ ہزار روپیہ کی رقم غائب ہے جس کی بنا پر یہ دونوں ملازمان گرفتار کر لئے گئے تھے۔

نبیٔ کو کانسٹبل نے زہر دیدیا

ایک پولیس کانسٹبل نے پولیس لائن کے قریب رہنے والے ایک نبیٔ سورج بلی کو زہر دیدیا۔ کانسٹبل غائب ہے بیان کیا جاتا ہے کہ کانسٹبل نے سورج بلی کو جو پیٹ کے درد میں مبتلا تھا یہ کہکر ایک سفوف دیا کہ اس سے درد اچھا ہو جائے گا سفوف کھاتے ہی نبیٔ کی حالت خراب ہوگئی اور وہ ہسپتال لیجایا گیا جہاں وہ مرگیا۔ اس کی لاش کو پوسٹ مارٹم کیلئے بھیجدیا گیا ہے۔

۱۳ مسلح ڈاکو اسٹیشن پر گرفتار

۲۳ جون کو کانپور اسٹیشن پر ۱۳ آدمیوں کو گرفتاری کے بعد ۲ ڈبل بیرہ بندوقیں ۴۶ کارتوس ۲ بھالے اور کئی ایک فرولیاں اور تیز دھار والے ہتھیار ان کے پاس سے نکلے۔ پولیس کی اطلاع کے مطابق ۴

سبد گل

واہ صاحب! کیا آزادی ملی ہے۔ جہاں اور تو اور محبت کی بھی آزادی نہیں۔ کل رات دہلی کے صدر بازار میں ایک محبت کا مارا اور عشق کا ستایا نوجوان یہ طے کر کے کہ ؎

جائے یہ جان عشق میں یا وصل یار ہو
ہونا جو کچھ ہو آج ہی پروردگار ہو۔

اپنی محبوبہ کے دروازے کے سامنے دھرنا دے کر بیٹھ گیا۔ اور یہ طے کر لیا کہ وہ یہاں سے اس وقت تک نہ اٹھے گا جب تک اس کی آہ نارسا بجلی کی کرنٹ بن کر معشوق کو تڑپا تی یہ کہہ کر نئے نہ آوے کہ مجھے دھاگے میں چلے آئیں ٹے سرکار بندے ہے۔

ابھی نالۂ شب گیر دیوار رچاند کر معشوق کو گرفتار بھی نہ کرنے پائے تھے کہ پولیس والوں نے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کاروبار محبت میں دخل اندازی کی اور اس دلیل کے باوجود کہ ؎

دیر نہیں حرم نہیں در نہیں آستاں نہیں
بیٹھے ہیں رہ گذر پہ ہم کوئی ہمیں اٹھائے کیوں

پولیس والے نے سخت لہجہ میں کہا کہ آپ کا دل چاہے حرم میں آپ دیر و حرم کے دروازے سب کے لئے کھول دئے گئے ہیں۔ لیکن سڑک کاروباری لوگوں کے لئے ہے عشق بازوں کے لئے نہیں۔ یہاں سٹہ بازی تو ہو سکتی ہے لیکن عشق بازی کے لئے تو آپ کو دیر و حرم کا کونا ہی تلاش کرنا ہوگا۔

کچھ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ اس طرف نفرت کی آگ بھڑک جانے کی وجہ سے محبت کے جو سوتے خشک ہو گئے تھے۔ نہرو لیاقت سمجھوتے کے بعد سے پھر ایک مرتبہ پھر ابل پڑے ہیں۔ اور اخباروں میں خشک سیاسی خبروں کے پہلوں میں محبت کی درد بھری کہانیاں بھی دکھائی دینے لگی ہیں۔

الٰہ آباد کی ایک خبر ہے کہ ایک ۱۸ سالہ لڑکی کسی نوجوان سے محبت کرتی تھی۔ اور دونوں طرف تھی آگ برابر لگی ہوئی۔ عام طور سے ماں باپ برابر کی آگ پسند نہیں کرتے بلکہ اسی معتدل بنانے کے لئے نوجوان لڑکی کی شادی کسی مالدار بوڑھے سے کرنا زیادہ عقل مندی سمجھتے ہیں۔ اور آپ جانتے ہیں کہ محبت کے معاملہ میں صرف عقل کی رہنمائی اچھے نتائج برآمد نہیں کرتی۔ جیسکہ کسی تجربہ کار نے کہا ہے ؎

اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبان عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے۔

خیر دل کا تنہا چھوڑ دینا تو بڑی بات ہے وہ لڑکے لڑکی کو تنہا چھوڑنا گوارا نہیں کرتے۔ اور شادی کے دن تک دولہا دولہن کو گود میں لے کر اٹھاتے بٹھاتے ہیں۔ یہی اس معاملہ میں بھی ہوا۔ باپ نے لڑکی کے دل کی آواز پر توجہ دینے کے بجائے اپنی عقل کی رہنمائی پر زیادہ بھروسہ کیا۔ اور لڑکی کی مرضی کے خلاف دوسری جگہ شادی ٹھہرا دی۔ اس کا ردعمل یہ ہوا کہ لڑکی نے عقل کا دامن بالکل ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ اور اپنے محبوب کے ساتھ کشتی میں بیٹھ کر زندگی کی ناؤ ڈبونے کے لئے دریا میں پھاند پڑی۔ لڑکے نے بھی ساتھ دیا۔ لیکن خدا کی مرضی اور ناخدا (ملاح) کی کوشش نے اسے ڈوبنے نہ دیا۔

اب سوال یہ ہے کہ خدا اور ناخدا نے اس نوجوان کو بچا کر اس کے ساتھ دوستی کی یا دشمنی۔ اگر صرف ناخدا کا معاملہ ہوتا تو جواب آسان تھا۔ لیکن خدا کا کوئی کام مصلحت سے خالی نہیں ہوتا۔ مگر خدا کی مصلحت نوجوان کی محبت کی طرح محدود نہیں۔ اس لئے اس کی مصلحت کو سمجھنے کے لئے محبت کے دائرے کو اتنا وسیع کرنا ہوگا جس میں پوری دنیا سما جائے۔ اور ذرے ذرے میں معشوق کا جلوہ نظر آنے لگے گا۔ پھر کسی عاشق کے لئے معشوق کے مرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور اس کی محبت محدود کے نرم جھونکوں ؟

ادب لطیف

شبنم

بہار کیا آئی۔ ہر شے پہ شباب آ گیا ننھی کلی کھل کر خوب صورت پھول بن گئی اور بھونرا اس کے گرد چکر لگانے لگا۔ پھول نے مسکرا کر فطرت کا راگ الاپا۔ گل چین کی نظریں اس پر اٹھیں۔ اور کچھ دیر بعد پھول اس کی سخت انگلیوں میں دبا ہوا تھا۔ پھول نے روتے ہوئے کہا۔ خدا کے لئے مجھے نہ مسلو۔ مجھے بھی بہار سے لطف اندوز ہونے دو۔ میری رعنائی نہ چھین۔ گل چین نے اس کی پتیاں توڑ دیں۔ اور زمین پر پھینک کر انھیں روندتا ہوا چل دیا۔ صحن چمن میں اداسی چھا گئی۔

پتوں۔ کلیوں اور پھولوں کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑے۔ لوگوں نے اسے شبنم سمجھا۔

(ٹیگور)

بارش کے معصوم قطرے نے دھیرے سے گلاب کے پھول سے کہا۔ مجھے ہمیشہ اپنے سینے سے لگائے رکھو۔ مجھے تم سے محبت ہے۔ گلاب کے پھول نے ایک گہری سانس لی اور کہا۔ کاش۔ اور اس کی پتیاں بکھر گئیں۔ (ٹیگور)

---

۴ بن تبدیل ہو کر ہر ایک کو گلے سے لگانے لگتی ہے۔ ؎

رنگ گل کے دامن پہ رنگ بن کے چھا گیا۔
اس فضائے گلشن میں موجۂ صبا ہو جا۔

کمیونسٹوں کی پالیسی میں تبدیلی

کوالالمپور۔ ۲۰ جون۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کا نامہ نگار بحری تار کے ذریعہ اطلاع دیتا ہے کہ پنڈت نہرو نے یہاں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ایشیا کی کمیونسٹ پارٹیوں کی موجودہ قیادت اور پالیسی میں مستقبل قریب میں تبدیل ہونے والی ہے۔

موسیو شوکلن ملایا کی وفاقی مجلس قانون ساز کے سابق چینی کونسلر سے پنڈت نہرو نے غیر رسمی گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ ہندستانی کمیونسٹوں نے جو پالیسی اختیار کی ہے وہ پارٹی کے لئے بہت مضر ثابت ہوئی ہے۔ اور اس نے اس پارٹی کی ہردل عزیزی کو بہت کم کر دیا ہے

لنکا۔ لنکا کی پارلیمنٹ کا پرشکوہ افتتاح گورنر جنرل لارڈ سوبری کے ہاتھوں انجام پایا۔ لنکا کی کمیونسٹ پارٹی نے اس تقریب کا بائی کاٹ کیا۔

جوانی کی دنیا

"قناعت"

مال و متاع کی خواہش کو اتنا مختصر کرنا کہ جب بقدر کافی میسر آ جائے تو دل میں اضطراب باقی نہ رہے یہ وصف قناعت کہلاتا ہے لیکن قدر کافی کی کوئی حد معین نہیں۔ اس کا فیصلہ ہر شخص کو اپنی حالت و حیثیت کے مطابق کرنا چاہئے۔

جو مقدار خوراک ایک شخص کی سیری کے لئے کافی ہے ممکن ہے کہ دوسرے کی اشتہا کو پورا نہ کر سکے۔ جو معاش ایک مجرد آدمی کے لئے بس ہے کچھ ضرور نہیں کہ وہ ایک عیال دار کے واسطے بھی کافی ہو۔ اسی طرح عادت کے لحاظ سے بھی انسان کی ضرورتیں مختلف ہو جاتی ہیں لیکن عادت کے ہاتھوں بک جانا یہ خود اپنا قصور ہے۔ اگر انسان چاہے تو ان میں تبدیل اور اصلاح کر سکتا ہے۔

غرض خواہشوں کا محدود کرنا قناعت ہے اور قناعت کا نتیجہ اطمینان خوشی رضا مندی اور شکر گذاری ہے۔ شروع میں قناعت مصیبت کی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن انجام کار وہ امن و عافیت کا دروازہ کھول دیتی ہے۔

حرص و طمع اول عیش و طرب کی امید دلاتا ہے۔ مگر آخر میں تشویش تردد اور پشیمانی کے سوا کچھ نہیں دیتی زمانے کا گلہ قسمت کا شکوہ۔ اور خدا کی ناشکری سکھاتی ہے!

دولت بغیر قناعت کے محتاجی کو دور نہیں کر سکتی مگر قناعت بغیر دولت کے آدمی کو تو انگر بنا دیتی ہے۔ دولت اکثر بے جا خواہشوں کو ابھارتی ہے۔ قناعت ہمیشہ ان کی بیخ کنی کرتی ہے پس قناعت کو جو گنج دولت سے تشبیہ دیتے ہیں۔ تو یہ کوئی شاعرانہ خیال نہیں بلکہ واقعی بات ہے۔

خبردار! تم اپنی حالت کا مقابلہ زیادہ خوش حال آدمیوں کی حالت سے نہ کیا کرو۔ یہی مقابلہ تمہارے دل میں لوبھ لالچ کی آگ کو بھڑکاتا ہے۔ تم کو مناسب ہے کہ ہمیشہ آپ سے کمتر لوگوں کے حال پر نظر کرو۔ تاکہ تمہارے دل میں قناعت پیدا ہو۔

کاہلی اور قناعت میں ظاہر اً مشابہت معلوم ہوتی ہے۔ لیکن غور اور تمیز کرنے سے ان کا تفاوت صاف عیاں ہو جاتا ہے۔ قناعت واجبی کوششوں سے کبھی نہیں رکتی اور ناروا خواہشوں کے پاس نہیں پھٹکتی۔ کاہلی واجبی محنت و مشقت سے جی چراتی ناجائز رغبتیں پیدا کرتی۔ خیالات کو پست اور ہمت سست بنا دیتی ہے۔

پردۂ فلم

کنول مہرہ (نیا چہرہ)

(از جناب۔ پی۔ کے جوہر)

جہاں تک نئے چہروں کو ابھارنے کا تعلق ہے ڈائرکٹر کیدار شرما اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ اپنی فلموں میں تقریباً نصف درجن ایکٹرسوں (جن میں رمولا مہتاب۔ گیتا بالی۔ اور مدھو بالا بھی شامل ہیں) کو ہنرمندی کے عروج پر پہنچا چکنے کے بعد اس بلند پایہ ڈائرکٹر کو اپنی دردناک فلم ٹھیس کے لئے ایک نوعمر ہیرو کی ضرورت پڑی جسے کہ وہ تمام فلم میں مرکز توجہ بنانا چاہتے تھے آخر کیدار کی نظر نے ایک ہونہار آرٹسٹ کنول مہرہ ڈھونڈ ہی نکالا۔

معصوم اور پیارا پیارا چہرہ دل میں گھر کر جانے والے نقش سڈول جسم کنول مہرہ ہزاروں دلوں پر اثر پذیر ثابت ہوا۔ ہاں چند ایک سالوں میں جب اس کے قد میں اضافہ ہو جائے گا۔ وہ یقیناً ایک موزوں ہیرو بن جائے گا سانچے پہلے ہی کردار میں کنول کو ایک دیہاتی لڑکے کے رول میں اتار گیا۔ جو کہ ایک شہری لڑکی کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ دیہاتی تو محبت کر کے نبھانا جانتے ہیں مگر شہری جلد رخ پلٹ لیتے ہیں۔ اور یہی ماجرا کنول کے ساتھ ہوا۔ یہ ایک ایسا سنجیدہ کردار تھا کہ اسے ایک نئے اداکار نے کمال خوبی سے نبھا لیا کیدار شرما ہی کا کام تھا

ان دنوں کنول مہرہ فلم دیپک میں پیش ہو رہا ہے جس میں کہ زبردست آرٹسٹ پرتھوی راج بھی جلوہ گر ہے۔ دلیپ کمار نے فلمی صنعت پر چھا جانے اور اشوک کمار کے بھرے اداکاری کو اپنا لینے کی وجہ سے نئے چہروں کا جلد ہی کامیاب ہیرو بن جانا مشکل ہو گیا ہے۔ مگر کنول مہرہ کے متعلق یہ وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ ایک مرتبہ پھر کسی بلند پایہ ڈائرکٹر کے زیر اثر کام کر چکنے کے بعد وہ ایک اچھا خاصہ اداکار بن جائے گا۔

دارجلنگ اور جلپائی میں طوفان

کلکتہ ۲۰ جون۔ پچھلے ہفتہ دارجلنگ اور جلپائی گوڑی کے اضلاع میں طوفان شدید بارش اور سیلاب کا جو سلسلہ جاری رہا۔ اس کے متعلق تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طوفان باد و باران سے ایک سو تیس اشخاص ہلاک اور بیسیوں زخمی ہو گئے۔ اس کے علاوہ پانچ ہزار اشخاص بے گھر اور ایک ہزار سے زیادہ مویشی ضائع ہو گئے ہیں۔

مولانا آزاد طہران جاتے ہوئے کراچی میں

کراچی ۲۰ جون۔ ہندستان کے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد جو ۴ جولائی کو ایران اور ٹرکی کے دورے پر روانہ ہوں گے طہران جاتے ہوئے ایک دن کراچی میں رکیں گے۔ یہ مولانا آزاد کا کراچی میں تقسیم ہند کے بعد پہلا دورہ ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ ہند و پاکستان سمجھوتے پر گفتگو کرنے کے لئے جب پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں دہلی آئے تھے تو انھوں نے مولانا ابوالکلام آزاد سے درخواست کی تھی کہ وہ پاکستان آئیں۔

نیپال کا واشنگٹن میں سفارت خانہ

لندن۔ ۱۹ جون۔ اخبار ڈیلی گرافک کا بیان ہے کہ نیپال روسی حملے کے خطرات کے مقابلے میں نیپال میں امریکی اثر و رسوخ بڑھانے کے لئے واشنگٹن میں جلد ہی ایک سفارت خانہ کھولنے والا ہے۔

حکومت کو جتنا قرضہ مطلوب تھا مل گیا

نئی دہلی ۱۹ جون۔ حکومت ہند کی طرف سے تین فیصدی سود پر جس قدر قرضہ طلب کیا گیا تھا۔ وہ مل گیا ہے۔

اس کا اعلان ایک پریس نوٹ کے ذریعہ کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ قرضہ کی جس قدر رقم مطلوب تھی وہ مل گئی ہے۔ حکومت ہند کی طرف سے نئی (کذا) اس مالی سال میں یہ پہلا قرضہ ہے جو مانگا گیا تھا۔ اس سال حکومت ۷۵ کروڑ روپیہ قرض لینا چاہتی ہے۔

واشنگٹن

۱۹ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر ٹرومین بہت جلد امریکی کانگریس سے ہائیڈروجن سپر بم کی تیاری کے لئے ۴۰ کروڑ ڈالر کا مطالبہ کرنے والے ہیں۔

جنوبی افریقہ کو دولت مشترکہ سے نکال دیا جائے

جالبرگ ۱۹ جون۔ ٹرانسوال ہندستانی کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے آج دولت مشترکہ کے سب وزرائے اعظم سے بحری تار کے ذریعہ درخواست کی ہے کہ اگر جنوبی افریقہ اپنی پالیسی نہ بدلے اور غیر سفید فام لوگوں کے ساتھ جو انصافیاں کی ہیں ان کی تلافیاں نہ کرے۔ تو اس کو دولت مشترکہ سے نکال دیں۔

کمیٹی نے پاکستان سے بھی درخواست کی ہے کہ مجوزہ گول میز کانفرنس میں جو ہندوستان اور پاکستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان ہندستانیوں اور پاکستانیوں کے مستقبل کے بارے میں ہونے والی تھی۔ ہندستان کی طرح وہ بھی نہ شریک ہو۔

پاکستان میں کاشتکاروں کی پریشانیاں

کراچی ۲۰ جون۔ لاہور اور کراچی دونوں جگہوں کی اناج کی منڈیوں کا حال ابھی تک سنبھلا نہیں ہے گیہوں کا بھاؤ برابر گرتا جا رہا ہے۔ اس وجہ سے کاشتکاروں میں گھبراہٹ پھیل رہی ہے حکومت پاکستان نے حکم دے دیا ہے کہ گیہوں چھ روپیہ من سے کم پر نہ خریدا جائے۔ اگر اس قیمت پر گاہک نہ ملیں تو حکومت خود گیہوں خریدے گی لیکن اس پر یقین نہیں کیا جاتا کیونکہ حکومت پاکستان نے جوٹ کے معاملہ میں بھی ایسا ہی اعلان کیا تھا۔ لیکن کاشتکاروں کے پاس بچا ہوا جوٹ اس نے خریدا اور نہ اس کی بنائی ہوئی کمپنیوں نے نتیجہ یہ ہوا کہ مشرقی بنگال کا آدھا جوٹ کو کاشتکاروں کے پاس پڑے پڑے سڑ گیا۔

تبتی وفد سے رازدارانہ گفتگو

کلکتہ ۲۰ جون کمیونسٹ چین جانے والے تبتی وفد کے سات اراکین میں سے جو تین رکن دہلی گئے تھے۔ وہ آج کلکتہ واپس آ گئے ہیں۔

ان تین اراکین نے اپنے دہلی کے دوران قیام میں محکمہ امور خارجہ کے ارباب حل و عقد سے گفتگو کی۔ اس میں وہ مسائل بھی زیر غور آئے جو آجکل تبت میں اہمیت اختیار کئے ہوئے ہیں۔

ان لوگوں کے درمیان جو گفتگو ہوئی ہے وہ صیغہ راز میں رکھی جا رہی ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ اس گفتگو پر ہندوستان اور تبت کے آئندہ تعلقات کا بہت کچھ انحصار ہے۔

جنوبی افریقہ میں کمیونسٹوں کے خلاف قانون

کیپ ٹاؤن ۲۰ جون۔ کل رات کو جنوبی افریقی اسمبلی کی کمیٹی نے کمیونسٹ پارٹی اور تمام کمیونسٹ سرگرمیوں کو غیر قانونی قرار دینے کے لئے بل منظور کیا۔

برلن ۲۰ جون۔ حکومت ہند کے وزیر محنت اور مزدوروں کے بین اقوامی ادارے کے صدر مسٹر جگ جیون رام چند دنوں کے لئے برلن آنے والے ہیں۔

سان فرانسسکو میں مسجد کیلئے عطیہ

سان فرانسسکو ۱۹ جون۔ مصر کی ملکہ نازلی شاہ فاروق کی والدہ۔ نے سان فرانسسکو میں ایک مسجد تعمیر کے لئے ۵ ہزار ڈالر دئے ہیں۔ ملکہ نازلی کی صاحبزادی کی شادی حال ہی میں سان فرانسسکو میں ہوئی تھی۔ ملا بشیر احمد منٹو نے بتایا کہ یہ رقم شادی کے بخیر و خوبی انجام پانے کے بعد مسجد کی تعمیر کے لئے دی گئی ہے۔

ملا منٹو نے بتایا کہ گو شاہ فاروق نے ملکہ نازلی کی آمدنی میں تخفیف کر دی ہے۔ لیکن انھوں نے مسجد کے لئے مزید رقم دینے کا وعدہ کیا ہے۔

فرانسیسی ہند کی فہرست رائے دہندگان

کرائیکل۔ ۱۹ جون۔ فرانسیسی ہند میں گذشتہ دسمبر میں فہرست رائے دہندگان پر نظر ثانی کی جانا شروع کی گئی تھی۔ یہ کام جا کر اب ختم ہوا ہے۔

نظر ثانی کی ہوئی فہرست رائے دہندگان کے مطابق کرائیکل میں ۸ ہزار ۸ سو ایک رائے دہندگان ہوں گے۔ اس سے قبل ۵½ ووٹر تھے۔

غیر جانبدار انتخابات

بمبئی۔ ۱۹ جون۔ مسٹر جے پرکاش نرائن نے جو سوشلسٹ پارٹی کے جنرل سکریٹری ہیں۔ یہاں آج اخبار نویسوں کو بتایا کہ انھوں نے بمبئی میں یکم اور ۲ جولائی کو غیر کانگریس پارٹیوں کی جو کانفرنس بلائی ہے۔ وہ سب مل کر کانگریس کے خلاف محاذ نہیں قائم کریں گے اور نہ بائیں بازو کا متحدہ محاذ بنائیں گے۔ بلکہ صرف ایسے اقدام کریں گی جن سے آئندہ انتخابات میں ووٹ دینے کا مکمل آزادی حاصل ہو۔ مقابلہ کرنے کا پورا موقعہ ملے۔ اور انتخابات کا غیر جانبدارانہ انتظام ہو سکے۔

امریکی فوجوں پر پچاس کروڑ ڈالر

واشنگٹن ۱۸ جون۔ کل صدر ٹرومین نے اس قانون پر دستخط کر دئے جس کے ذریعہ آئندہ دو سال کے اندر فوجی کاموں پر پچاس کروڑ ڈالر صرف کرنا منظور کئے گئے ہیں۔

اس سلسلہ میں کروڑوں ڈالر ایسے خفیہ منصوبوں پر صرف کئے جائیں گے جن کو امریکی کانگریس کی رپورٹ تک میں ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔

دشمن کی مصیبت پر خوش نہ ہونا چاہیئے

نوشیرواں مشہور عادل بادشاہ سے کسی نے زعم خود یہ خوشخبری دی کہ آپ کا فلاں دشمن مرگیا ہے۔ گویا اس سے آپ کو مسرت اور اطمینان ہو جانا چاہیئے۔ لیکن منصف مزاج نوشیرواں نے کیا خوب حکیمانہ جواب دے کر اس خوشامدی دوست کا منھ بند کر دیا۔

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست
کہ زندگانی مانیز جاودانی نیست

یعنی دشمن کی موت اسوقت قابل خوشی کی موجب ہو سکتی ہے جبکہ خود اپنی موت کا کھٹکا باقی نہ رہے حالانکہ جس راہ پر آج دشمن گامزن ہوا کل اسی پر ہم کو جانا ہے۔ دم بدم اس کھٹکے کے ہوتے ہوئے پھر خوشی کاہے کی۔

پس جبکہ دشمن کی بڑی سے بڑی مصیبت موت بھی قابل مسرت نہیں تو اس کی معمولی مصیبتیں کیا لائق اطمینان اور باعث خوشی ہو سکتی ہے۔ در اصل اپنے مخالف کی چھوٹی سی چھوٹی تکلیف پر بغلیں بجانا اس کی کسی پریشانی اور ناکام پر چراغاں کرنا کم ظرفی اور اور پست حوصلگی اور کمزوریوں کا اظہار ہوتا ہے۔

موج تبسم

ایک صاحب ریل گاڑی میں اپنی بیوی کو لئے تنہا بیٹھے تھے۔ اور ایک دوسرا شخص اس ڈبہ میں سوار ہونے لگا تو آپ نے اسے زنانہ ڈبہ کہہ کر روک دیا۔ اسوقت تو وہ مسافر خاموش ہو گیا۔ جب گاڑی چلنے لگی تو ایک دم وہ اس ڈبہ میں سوار ہو گیا۔ بیوی والے نے کہا دیکھتے نہیں ہو کہ اس ڈبہ میں زنانہ سواریاں بیٹھی ہیں۔

مسافر۔ لیکن تم تو مرد معلوم ہوتے ہو پھر زنانہ گاڑی کیسی۔

استاد۔ یورپ میں ۵۰ لاکھ آدمی ایسے ہیں جو کم سنتے ہیں۔

شاگرد۔ تو اسی لئے یورپ میں ٹیلیفون کی تعداد زیادہ ہے۔

مجسٹریٹ نے ملزم سے کہا کتنی حیرانی کی بات ہے کہ تم نے پہلے تو اقرار جرم کیا اور اب کہتے ہو کہ میں بے قصور ہوں۔

ملزم مسکرا کر۔ حضور وکیل کے دلائل نے میری رائے بدل دی ہے۔

دہرہ دون۔ ۱۸ جون۔ نائب وزیر اعظم سردار پٹیل کا ایکسرے کیا گیا ہے۔ ان کے شانوں میں کچھ تکلیف پیدا ہو گئی ہے۔

عجیب مخلوق

نہ انسان نہ حیوان

بمبئی ۱۶ جون۔ کل رات کو پولیس کو ایک عجیب و غریب شے نظر پڑی جس کو دیکھنے کے لئے اچھا خاصا مجمع ہو گیا۔

اس عجیب الخلقت مخلوق کو نہ تو انسان کہا جا سکتا ہے اور نہ حیوان یہ بارہ انچ کا عجوبہ ہے جس کا سر انسانوں جیسا۔ اور ٹانگیں جانوروں کی سی معلوم ہوتی ہیں ٹانگیں بھی چار ہیں جن میں کھر نکلے ہیں۔ قدرت کی اس عجیب مخلوق کو جسے پولیس نے سڑک پر تنہا پڑا پایا تھا۔ اسپتال بھیج دیا گیا ہے

اُردو میں تعلیم دلایئے

گورنمنٹ نے پرائمری درجات میں اُردو زبان میں تعلیم دینے کا حق تسلیم کر لیا ہے۔ اس لئے سرپرست حضرات اپنے بچوں کو اُردو ہی میں تعلیم دلائیں۔

افسانہ

بابوجی

(از جناب سرفعت صاحب اکبرآبادی)

وہ یتیم تھا۔ بچپن سے یتیم۔ جب سے اس نے ہوش سنبھالا ہے اپنے کو اکیلا ہی پایا۔ صرف ایک چچا تھا۔ وہی اس کا سب کچھ تھا مگر چچی کے مارے اس کا ناک میں دم تھا۔ پھر بھی شمیم اچھے برے زندگی کے دن گزارتا رہا۔ وقت ٹالتا رہا۔ ایک وقت روکھی سوکھی مل جاتی۔ اسی کو غنیمت جانتا۔ کبھی کبھی وہ وہ اکتا کر اس ماحول سے دور بھاگنا چاہتا تھا لیکن تعلیم کا خیال اسے باز رکھتا۔ شمیم ذہین تھا لیکن چچا ہر دفعہ یہی کہتا۔ اگر اس امتحان میں فیل ہو گیا تو گھر سے نکال دوں گا۔

جب وہ نویں جماعت میں پڑھنے لگا تو اسے نئی نئی مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑا۔ لیکن شمیم مردانہ وار مقابلہ کرتا رہا۔ دنیا پر جنگ کے بادل چھاگئے دن بدن گرانی بڑھتی گئی۔ اس کے ساتھ چچا کی آنکھیں بھی بدلتی رہیں۔ ایک دن وہ بھی آیا جب اس کے لئے ایک وقت کی روٹی بھی نہ تھی۔ تو چچا صاحب نے صاف کہہ دیا۔

" مجھے بیس روپیہ تنخواہ ملتی ہے اپنا ہی گذر نہیں ہوتا تمہارے لئے کہاں سے لاؤں تم اپنا کہیں اور انتظام کرو۔ شمیم کے دل پر ان الفاظ نے نشتر کا کام کیا۔ اسے اپنی زندگی وبال جان معلوم ہونے لگی۔ لیکن بزدلی کا خیال آتے ہی اس نے پھر مصائب کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر اس وسیع دنیا میں اس کا کہیں ٹھکانہ نہ تھا۔ وہ بڑی دیر تک خاموشی سے کچھ غور کرتا رہا۔ لیکن ہر طرف اسے تاریکی ہی تاریکی دکھائی دی۔ اسے کہیں شمع راہ نظر نہ آئی۔ آخر وہ اس عالم مایوسی میں بے اختیار رو پڑا۔ رو تا رہا۔ اس کا چچا اسے ٹکٹکی باندھے دیکھے جا رہا تھا۔

" میں کہاں جاؤں؟ " شمیم نے سر اوپر اٹھایا اور پھر حسرت ناک لہجہ میں بولا۔

چچا جان! آپ کے سوا میرا کون بیٹھا ہے۔

چچا بڑی دیر تک اس کی صورت دیکھتا رہا پھر اس نے ایک عجیب انداز سے کہا۔ میں مجبور ہوں شمیم! اس کمبخت گرانی نے میری کمر توڑ کر رکھ دیا سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں؟ اس نے شمیم کو بغور دیکھا جو اس وقت بھی آنسو بہا رہا تھا اس کے چہرے پر مردنی چھائی ہوئی تھی۔ آنکھیں سرخ تھیں۔ اس نے پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

" کاش! میں اپنے بھائی کی نشانی کو اعلیٰ تعلیم دلا سکتا۔ اپنے دل کے ارمان پورے کر سکتا۔ لیکن اب تو مجھے خود اپنے بال بچوں کا پیٹ بھرنا مشکل ہے اس زمانہ میں تیس روپیہ کا مدرس کیسے اتنے بڑے کنبے کا کفیل ہو سکتا ہے۔

وہ خاموش ہو گیا اور سسکنے لگا۔

" اچھا چچا جان خدا حافظ " شمیم نے المناک لہجہ میں کہا۔ مجھے بھی اس کا احساس تھا۔ لیکن کوئی ٹھکانا نظر نہ آتا تھا۔

اس کا چچا یہ الفاظ سن کر تڑپ گیا ابھی اس کا خون اتنا سفید نہ ہوا تھا۔ آج شمیم کی حالت دیکھ کر وہ ضرورت سے زیادہ متاثر ہو گیا تھا۔ شمیم نے قدم بڑھائے۔

اب کہاں جاؤ گے۔ اس نے حسرت زدہ ہو کر سوال کیا۔ " جہاں میری قسمت لے جائے گی۔ شمیم نے جواب دیا۔ میرا خدا میرے ساتھ ہے " نہ جاؤ میرے بچے! " چچا حسرت ناک انداز سے بولا۔

میں تمہیں کہیں نہ جانے دوں گا۔ اچھے برے جیسے بھی گذرے گی گذاروں گا لیکن تمہیں نہیں چھوڑ سکتا۔ " شمیم حیران رہ گیا۔ اس کی سمجھ میں نہ آیا کیا کرے کیا نہ کرے۔ یکایک اسکی نظر چچی پر جا پڑی جو ایک طرف کھڑی منہ بنا رہی تھی۔ اس کو دیکھ کر پھر شمیم نے دروازہ کی طرف قدم بڑھائے " شمیم تم نہیں جا سکتے ہیں روئے میرے ساتھ تمہیں ایک لمحہ کے لئے علیحدہ نہیں کر سکتا۔

چچا نے یہ کہتے ہوئے اس کا بازو تھام لیا۔ شمیم مجبور ہو گیا۔

میں بھی آپ کی پریشانیوں سے بے خبر نہیں کیا کروں کیا۔ ٹیوشن بھی تو آجکل نہیں ملتا۔

تمہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں تم پڑھے جاؤ۔ اور کسی بات کی فکر نہ کرو۔ " ہمارے اوپر قرض کتنا ہو گیا ہے؟ اس کی چچی قریب آکر بولی " کہاں سے چکاؤ گے؟ "

تم خاموش رہو تمہارے بولنے کی ضرورت نہیں چچا نے کرخت لہجے میں کہا۔ وہ اپنا سا منہ لیکر بڑبڑاتی ایک طرف چلی گئی۔ شمیم کو موقع ہاتھ آگیا۔ اس نے پھر کہا " مجھے تو اب جانے ہی دیجئے۔ "

" بیوقوف کہاں جائے گا۔ اس کا چچا حقارت آمیز لہجے اور تبسم کے ساتھ بولا۔ " میرے جانے کے بعد رات دن کا جھگڑا تو مٹ جائے گا۔ شمیم نے کہا۔

اب تو چچی جان کے طعنے سنتے سنتے کان پک گئے۔ اور پھر آپ پھر آپ دونوں کی لڑائی بھی نہیں دیکھی جاتی " تمہیں اپنے کام سے کام رکھنا چاہیئے۔ اس کی پرواہ بھی نہ کرو چچا یہ کہتا ہوا۔ اس کی چچی کی طرف چل دیا۔ اور شمیم بڑی دیر تک خاموشی سے کچھ سوچتا رہا۔ پھر چچا کی لڑکی کو گود میں لے کر باہر نکل گیا۔

دوسرے دن اسے معمول سے زیادہ صلواتیں سننا پڑیں۔ چچا کی نظریں بھی بدلی ہوئی تھیں مگر شمیم نے مطلق پرواہ نہ کی گھر بھر اسے نفر حقارت سے دیکھتا لیکن وہ خاموشی سے اپنا وقت گذارتا رہا۔ ایک ہستی ایسی بھی تھی جو اس کا ہر طرح خیال رکھتی تھی۔ نجمہ اس کی چچا زاد بہن نہ جانے کیوں اس کے دکھ میں اپنے دکھ کو اور سکھ کو بھول جاتی ہر وقت اس کی سیوا کے لئے تیار رہتی۔ اس کے ناشتے کے لئے روٹی بچا کر رکھتی۔ شمیم بھی اس سے بہت دلچسپی رکھتا تھا۔ اس کو اداس دیکھ کر وہ پریشان ہو جاتا کیوں؟ یہ شاید وہ خود بھی نہ جانتا تھا۔ اس کا دل دن بدن نجمہ کی طرف کھینچتا جا رہا تھا۔ ایک کشش تھی جو ان دونوں کو ایک دوسرے سے قریب کرتی چلی جا رہی تھی۔ لیکن وہ کونسی کشش تھی جو ان کے معصوم دل واقف نہ تھے۔

شمیم وقت کاٹتا رہا۔ اچھے برے زندگی کے دن گذارتا رہا۔ زندگی اور زندہ دلی بہت دور وہ جیتا رہا۔ بابو بنیئے کہ جینے پر مجبور تھا بہر حال وہ دسویں جماعت میں آیا۔ خوش قسمتی سے اس کو دو تین ٹیوشن بھی مل گئے۔ آٹھ دس روپے کما لیتا۔ چچا بھی اب خوش رہنے لگا۔ مگر چچی کا منہ کسی طرح سیدھا نہ ہوا۔ لیکن شمیم اس کی بالکل فکر نہ کرتا۔ دن رات اپنی کتابوں سے دل بہلاتا رہتا۔ وہ تعلیم پر اپنی عزت۔ عظمت۔ شان شوکت سب کچھ قربان کر دینا چاہتا تھا۔ کیونکہ اسی ذریعہ وہ اپنا مستقبل منور بنا سکتا تھا۔ بغیر اس کے کامرانی ناممکن نہیں تو مشکل ضرور تھی۔ کچھ اسی وجہ سے وہ کتاب کا کیڑا بن گیا تھا۔ چچا نے اکثر زیادہ پڑھنے سے روکا۔ مگر شمیم نے ایک نہ سنی وہ اپنا خالی وقت پڑھنے ہی میں گزارتا۔ مٹی کے تیل کی کمیابی کی وجہ سے اس کے لئے رات کا وقت بیکار تھا۔

شمیم نے میٹرک کا امتحان دے دیا۔ وہ آئندہ تعلیم جاری رکھنا چاہتا تھا۔ لیکن اسے بہت جلد احساس ہو گیا کہ اس زمانہ میں کالج میں پڑھنا اس کے لئے ایک ایسا خواب ہے جو کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ اس نے دیکھا کہ اس کے بہت سے ہم جماعت امتحان دے کر ملازم ہو گئے ہیں۔ تو شمیم کے دل میں ملازمت کا خیال آیا۔ پھر کیا تھا عرضیوں پر عرضیاں جانے لگیں۔

امتحان کا نتیجہ آیا۔ اور وہ میٹرک میں فرسٹ ڈویژن پاس ہو گیا۔ اس کے دل میں ایک بار پھر تعلیم کی لہر دوڑ گئی۔ مگر اسے اپنا یہ خیال ترک کر دینا پڑا۔ اس گرانی نے اس کی امیدوں کا خون کر دیا۔ کامرانی کا سر کچل دیا۔ شمیم نے دیکھا کہ اچھے اچھے لڑکے اس ✗

✗ خیال کو چھوڑ چکے تھے۔ اور پھر وہ تو یتیم تھا۔ اور مفلس تھا کچھ اسی خیال سے اس نے پھر تعلیم کا نام نہ لیا۔ اور دن رات ملازمت کی تلاش میں سرگرداں رہا۔ وہ اپنی ان تھک کوششوں کے باوجود ناکام رہا لیکن چچا کا میل جول اور مراسم کام آیا۔ اور اسے ایک ملٹری کے دفتر میں جگہ مل گئی۔ اس کی عمر صرف اسوقت پندرہ سال کی تھی۔ سند نہ ملنے کی وجہ سے وہ اٹھارہ برس لکھوانے میں وہ کامیاب ہو گیا۔

شمیم کو شروع شروع لفظ بابو کسی قدر پیارا معلوم ہوا۔ اس کو دفتر میں لوگ اسی نام سے پکارتے تھے اور مزدور تو بابوجی کہتے تھے۔ وہ یہ سنکر مسکرا دیتا تھا۔ لوگ "سر" کا خطاب ملنے پر بھی اتنے خوش نہ ہوتے ہوں گے جتنی اس کو شمیم بابو سے خوشی ہوتی تھی۔ گویا یہی اس کے لئے معراج تھی۔ شمیم نے سن رکھا تھا کہ آجکل کے دفتروں میں کچھ کام نہیں کرنا پڑتا۔ مفت کے پیسے ملتے ہیں۔ وہ بھی جب ایسے دفتر میں پہنچا۔ جہاں اسے دن بھر بیکار رہنا پڑتا کچھ کام کاج نہ تھا شروع شروع اس کو بڑی خوشی ہوئی لیکن اس کو بہت جلد معلوم ہو گیا کہ دفتر میں بیکار بیٹھا رہنا قلم چلاتے رہنے سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔ وہ بیٹھے بیٹھے اکتا جاتا۔ محنت نہ کرنے کی وجہ سے اس کا دماغ پریشان ہو جاتا۔ گھبرا کر اسے دوسرے دن کی فکر کسی قابل نہ رکھتی۔

شمیم کو پچاس روپے ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ اب چچی کا منہ بھی سیدھا ہو گیا تھا اور چچا تو جان چھڑک رہا تھا۔ اسے اپنی اولاد سے زیادہ عزیز رکھتا تھا جب شمیم دفتر سے تھکا ماندہ آتا تو نجمہ اس کے پاس آ بیٹھتی وہ اپنی ساری تکلیف اور تھکاوٹ بھول جاتا۔

دفتر میں کچھ کام کاج تو تھا نہیں پھر بھی آئے دن افسران کی ڈانٹ ڈپٹ سننی پڑتی۔ اوڈیم کلارک تھالی میں بیٹھنا نہیں مانگتا۔ گورنمنٹ کا پیسہ مفت کا نہیں۔ شمیم یہ الفاظ سنکر خاموش ہو جاتا۔ وہ بھی دوسرے کلرکوں کی طرح سر جھکا کے جھوٹی قلم چلانے لگتا۔ کس کے منہ میں زبان تھی جو یہ کہتا کہ کچھ کام کاج بھی ہو۔ یا یوں ہی قلم گھستے رہیں چھٹی کے بعد گیٹ پر فوجی سپاہی اس کی تلاشی لیا کرتے شمیم کو اس پر سخت غصہ آتا۔ اپنے خاندانی وقار کا خیال کرکے اسے اس ذلت کی زندگی سے نفرت ہو جاتی۔ لیکن وہ بے چارہ مجبور تھا اس کے بغیر کچھ چارہ بھی تو نہ تھا۔

ساون کا مہینہ تھا۔ وہ دفتر میں بیٹھا بے کار قلم چلا رہا تھا۔ آسمان پر کالی کالی گھٹائیں چھا رہی تھیں مہین مہین پھوار پڑ رہی تھی۔ اس کا اداس دل اسے ایک الیسی پر امن وادی میں لے گیا۔ جہاں بہار ہی بہار تھی۔ ہر طرف شگفتگی چھائی ہوئی تھی۔ پژمردگی کا کہیں نام نہ تھا۔ اور اس کے قریب نجمہ کھڑی مسکرا رہی تھی۔ بابو تم کچھ کام نہیں کرتے کسی نے کرخت لہجہ میں کہا شمیم چونک پڑا۔ اس کا طلسم ٹوٹ گیا۔ اور وہ دہندلے نقوش نظروں کے سامنے سے غائب ہو گئے۔ بس بڑے بابو غراتے دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے اپنے آپ کو قید و بند میں پایا۔ جہاں اس کی ملازمت مسرت و شادمانی کا گلا گھونٹ دیا گیا تھا۔ آزادی اور حیرت کا سر کچل دیا گیا تھا۔ اس کی خوشی و حیرت و مایوسی کے شکنجے میں پھنسی سسک سسک کر دم توڑ رہی تھی۔ "

دفتر سے آکر وہ اس پلنگ پر جا پڑا۔ بڑی دیر تک اپنے حال زار پر خون کے آنسو بہاتا رہا شمیم کو اب لفظ بابو سے نفرت ہو گئی تھی۔ وہ اپنے آپ کو بابو جی کے بجائے ڈیم کلارک سمجھنے لگا رہا تھا۔ وہ اپنے خیال میں کھویا ہوا تھا نجمہ اس کے قریب آ بیٹھی لیکن شمیم متوجہ نہ ہوا۔ نجمہ نے اس کے خوش کرنے کی ہزاروں ترکیبیں کیں مگر شمیم پر ذرہ برابر اثر نہ ہوا۔ وہ بت بنا پڑا رہا۔ اپنے آپ کو کوستا تھا۔ اس کے دل میں یہی سوال پیدا ہوتا۔ کیا میں اسی لئے پیدا ہوا ہوں آخر کب تک اس ذلت کی زندگی سے چھٹکارا ملیگا جس کا جواب صرف آہ سرد تھی۔ نجمہ اس کو اداس دیکھ کر مغموم ہو گئی طرح طرح سے دل بہلانے کی کوشش کی۔ لیکن کوئی ترکیب کارگر نہ ہوئی۔

میں تو آپ کو ایک خوشخبری سنانے آئی تھی۔ نجمہ نے وہاں سے اٹھتے ہوئے ایک خاص ادا سے کہا آپ سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتے بت بنے۔ اب ہم بھی نہ بولیں گے " اس نے قدم اٹھائے یکایک شمیم چونک پڑا۔ اس نے اپنا چہرہ اوپر اٹھایا نجمہ کی حسین صورت دیکھ کر وہ مسکرا اٹھا۔ اپنے رنج و الم کو بھول گیا۔ کونسی خوشخبری اپنے ایک عجیب انداز سے دریافت کیا۔ اب ہم نہیں بتاتے۔ نجمہ منہ بناتے ہوئے بولی۔ میں آپ سے بات کرنا نہیں چاہتی شمیم نے نجمہ پر ایک حسرت بھری نظر ڈالی تم بھی ستاؤ نجمہ۔ مجھے نجمہ ستا رہی ہے۔ اس نے المناک لہجہ میں کہا۔ میں ایسا ہی بدنصیب ہوں۔ آج تک تمہاری اور صرف تمہاری خاطر زندہ تھا اب تم نے بھی آنکھیں پھیر لیں۔ نجمہ یہ سنکر تڑپ گئی اس کی آنکھیں پر نم ہو گئیں۔ اس کے معصوم دل پر چوٹ سی لگی۔ آپ خود تو مجھ سے باتیں کرنا نہیں چاہتے۔ الٹا مجھے قصوروار ٹھہراتے ہیں۔ اس نے گلوگیر آواز سے کہا نہیں یہ بات نہیں نجمہ! تم غلط سمجھیں شمیم نے پھیکی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔ جہاں پناہ اچھا ہاں وہ خوشخبری تو سناؤ۔ آپ کی شادی ہو رہی ہے۔ نجمہ مسکراتے ہوئے بولی۔ اور تمہاری نہیں۔ شمیم شرارت آمیز لہجہ سے بولا۔

نجمہ نے شرم سے سر نیچا کر لیا۔ اس کے رخسار عرق آلود ہو گئے۔ اور بجلی کی سی سرعت کے ساتھ وہ وہاں سے بھاگ گئی۔ اب شمیم مسرور تھا پھر اسے رنگین خواب دکھائی دے رہے تھے۔ در و دیوار رقصاں نظر آ رہے تھے۔ وہ بڑی دیر تک لیٹا رہا۔ اور لیٹا لیٹا مسکراتا رہا۔ آج اسے معلوم ہو گیا کہ اس دنیا میں زندہ رہنے کا حق صرف اسی کو حاصل ہے۔ ماضی کے ہولناک نقوش اس کے دماغ سے حرف غلط کی طرح مٹ گئے۔ اور اب اسے ایسا معلوم ہوا۔ گویا وہ صرف مسکرانے کے لئے پیدا ہوا ہے۔

جدید ڈیوآرڈر کے مطابق اسے دو روپیہ یومیہ اور ۹۰ روپیہ مہنگائی کے ملنے لگے۔ تھوڑا بہت اوورٹائم بھی کر لیتا۔ سو اسی روپیہ تنخواہ بھی ہو جاتی۔ شادی کی خوشخبری سنکر شمیم نے بارہ بارہ گھنٹہ ڈیوٹی دی مگر بہت اسے احساس ہو گیا کہ یہ صحت کے لئے مضر ہے اس کے ساتھی ہزاروں امراض کے شکار ہو گئے تھے۔

شمیم نے انھیں دیکھ کر عبرت حاصل کی اور پھر کبھی اوورٹائم کا نام نہ لیا یہی نہیں بلکہ دوسرے کلارکوں کو بھی روکتا۔ وہ جسمانی صحت کو مقدم سمجھتا۔

آتش گیر مادہ لانیوالا جہاز تباہ

لندن۔ ۲۰ جون آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ انڈین انٹرپرائز نام کا جو برطانی جہاز سعودی عرب کے ساحل کے قریب بحر احمر میں دھماکے کے ساتھ پھٹا ہے اسپر حکومت ہند کے لئے آتش گیر مادہ بار تھا۔ اس جہاز پر ۳۰ آدمی سوار تھے۔

انڈین انٹرپرائز کے مینجروں نے آج لندن میں کہا ہے کہ یہاں سے جو آتش گیر مادہ جہاز پر لادا گیا تھا۔ وہ صنعتی مقاصد کے لئے تھا۔ انڈین انٹرپرائز انڈین اسٹیم شپ کمپنی کلکتہ کا جہاز تھا۔

پاکستان ہندوستانی کپڑا خریدیگا

کراچی ۲۰ جون۔ پاکستان اسٹیٹ بنک نے کپڑے کے تاجروں کو ہندوستانی کرنسی کا حق دیدیا ہے اور ان کو تجارتی سمجھوتے کے مطابق ہندوستانی کپڑا خریدنے کے لئے کھاتہ کھولنے کی اجازت دیدی ہے۔

مجموعی طور پر چار کروڑ پچاس لاکھ روپیہ کی ہندوستانی کرنسی کپڑے کی خریداری کے لئے مخصوص کی گئی ہے ہند نے پاکستان کے لئے کپڑے کی جو ہزار گانٹھ مقرر کی ہیں۔ ان کی یہی قیمت ہوتی ہے۔

امریکہ پاکستان کے ہاتھ بڑے پیمانہ پر اسلحہ فروخت کر رہا ہے

واشنگٹن ۔ ۱۰ جون ۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندستان نے امریکہ سے اس بات پر اظہار تشویش کیا ہے کہ امریکہ اسلحہ بڑے پیمانہ پر پاکستان کے ہاتھ فروخت کئے جا رہے ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ بات ہندوستانی سفیر متعینہ امریکہ مسز وجے لکشمی پنڈت نے پرسوں سہ پہر امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین اچیسن سے کہی معتبر ذرائع کا کہنا ہے کہ مسز پنڈت نے امریکی وزیر خارجہ سے دریافت کیا کہ امریکی اسلحہ کے برآمدی لائسنس دینے میں امریکی سینٹ کا کتنا ہاتھ ہے۔

کہا جاتا ہے کہ مسٹر اچیسن نے جواب میں کہا کہ یہ ترجیح کا سوال ہے۔ اور اب سے تین ہفتے پہلے ترجیحی پرمٹ پاکستان کو دئے گئے تھے۔ کہ وہ سامان جنگ خرید کر پاکستان بھیج سکتے ہیں۔ امریکی وزارت خارجہ کے بیان کے مطابق یہ اسلحہ دفاعی ہیں جن میں سرنگیں اور آتش گیر اسلحہ شامل ہیں۔

مسز پنڈت نے یہ ملاقات اس ملاقات کے فوراً بعد کی ہے جو وزیر خارجہ امریکہ اور مسٹر اکرام اللہ سکریٹری وزارت خارجہ پاکستان کے درمیان ہوئی تھی۔ کہا جاتا ہے مسٹر اکرام اللہ پاکستان اسلحہ بھیجنے کے لئے مزید ترجیح کے خواستگار تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ امریکی وزارت خارجہ ہندستان پاکستان کے تنازعہ میں غیر جانبدارانہ رویہ رکھنے کے لئے دونوں ملکوں کو یکساں لائسنس دے رہا ہے۔

قاسم رضوی کا ریکارڈ شدہ بیان

سکندرآباد ۔ ۱۹ جون ۔ مخصوص عدالت کے جج مسٹر جے اے ہنٹو سے آج رضاکار لیڈر سید قاسم رضوی نے درخواست کی تھی کہ ان کی صفائی کے سلسلہ میں ریکارڈ کیا ہوا جو پاکستان سے آنے والا ہے اسے گراموفون کے ذریعہ عدالت میں بجانے کی اجازت دی جائے۔

سید قاسم رضوی نے یہ بھی درخواست کی ہے کہ ریکارڈ شدہ بیان کو لکھنے کے لئے ایک اردو اسٹینو گرافر کی خدمات طلب کی جائیں۔

بدنام زمانہ بل منظور ہو گیا

کیپ ٹاؤن ۔ ۱۹ جون ۔ جداگانہ نسلی علاقوں کے بل کی تیسری خواندگی آج جنوبی افریقہ کے ایوان بالا میں صرف ایک ووٹ سے منظور ہوئی اس بل کی رو سے مختلف نسلوں کے لئے جداگانہ رہائشی علاقے مقرر کئے جائیں گے موافقت میں ۲۰ ووٹ آئے۔ اور مخالفت میں ۱۹۔ بل اب منظوری کے لئے گورنر جنرل کے پاس جائے گا۔ منگل کو اسمبلی میں یہ بل پیش منظور ہو چکا ہے۔

ڈان اردو کے خلاف انضباطی کاروائی

کراچی ۔ کراچی کے پریس مشاورتی کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ کشمیر کے متعلق سوائے ان خبروں کے جو مصدقہ خبر رساں ایجنسیوں یا سرکاری ذرائع سے ملی ہوں ڈان اردو اگر کوئی خبر شائع کرے یا اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرے تو ان کو پہلے سنسر کرائے یہ پابندی ایک ماہ کے لئے ہوگی۔ کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ اخبار مذکور صفحہ اول پر اس بے بنیاد خبر کی اشاعت پر معافی نامہ چھاپے اور صاف طور سے یہ لکھے کہ جس سب ایڈیٹر نے یہ خبر دی ہے۔ اس کے خلاف سخت تادیبی کاروائی کی گئی ہے۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ ڈان اردو نے اپنی ۵ جون کی اشاعت میں ایک خبر شائع کی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ سر اوون ڈکسن نے کشمیر پر ہند و پاکستان کے مشترکہ کنٹرول کی تجویز پیش کی ہے۔

۴۵ نے خبر دی ہے کہ۔

نیفراپی کے پرائیوٹ سکریٹری مسٹر صاحب خاں کو جو بنوں پولیس کے ہاتھوں ۴ جون کو گرفتار کئے گئے تھے مجسٹریٹ کیپٹن محمد اشرف کی عدالت سے سات سال قید بامشقت اور پانچسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مزید ڈیڑھ سال کی قید۔ مسٹر صاحب خان اپنے گاؤں میں پوشیدہ طور آنے پر گرفتار کئے گئے تھے۔

بنارس ۔ ۲۲ جون ۔ یوپی کے وزیر تعلیم سمپورنانند جی ضلع بنارس سے صوبائی کانگریس کمیٹی کے بلا مقابلہ رکن ہو گئے

نہرو لیاقت پیکٹ کے پمفلٹ غائب

لکھنؤ ۱۹ جون ۔ معلوم ہوا ہے کہ نہرو لیاقت معاہدہ دونوں وزرا اعظم اور دوسرے لیڈران کی تقریروں کے ۵ ہزار اشتہارات جو یوپی کے اضلاع میں بانٹنے کے لئے چھپوائے گئے تھے ۔ یوپی کے محکمہ اطلاعات سے غائب ہیں ۔ پولیس نے ابھی تک جو پتہ لگانے کی کوششیں کی ہیں وہ ناکام رہی ہیں۔ پہلے یہ خیال تھا کہ یہ پمفلٹ مالی فائدہ کے لئے چرائے گئے ہیں۔ چنانچہ تمام خوردہ فروشوں کی دوکانوں کا پولیس نے جائزہ لیا۔ لیکن کوئی پمفلٹ نہیں ملا

حکومت کو آکستے برہمچاری کا خط

لکھنؤ ۔ ۱۹ جون ۔ معلوم ہوا ہے کہ آکستے برہمچاری جی نے جو ایک بار اجودھیا جی کے معاملات کے سلسلہ میں مرن برت رکھ چکے ہیں۔ حکومت کو ایک خط لکھا ہے کہ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ حکومت کے جن وعدوں کی بنا پر انھوں نے برت توڑا تھا وہ پورے نہیں کئے گئے ہیں۔ اور اگر ایک ہفتہ کے اندر ان کے خط کا جواب نہ دیا گیا تو وہ دوبارہ مرن برت رکھنے پر مجبور ہوں گے۔

آکستے برہمچاری جی کا مطالبہ ہے کہ مسلمانوں کیساتھ زیادتیوں کے جو معاملات عدالت میں نہیں ہیں ان کو دور کیا جائے۔

اس سلسلہ میں ان کی ایک شکایت یہ بھی ہے کہ مسجد کے اندر پوجا جاری ہے اور نماز کی اجازت نہیں ہے حالانکہ ۱۴۴ دفعہ کے ماتحت دونوں بند ہونا چاہئیں۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کو معاوضہ نہ دئے جانے۔ عدالت کے فیصلے کے باوجود ایک مسلمان کو اسٹار ہوٹل پر قبضہ نہ ملنے۔ ایک مسلمان کے قتل کی تحقیقات نہ ہونے اور قبرستان کی بے حرمتی کے متعلق کوئی کارروائی نہ ہونے وغیرہ کی شکایتیں ہیں۔

وزیرستان میں متوازی حکومت

کابل ۲۲ جون قبائلیوں کے سرکش لیڈر فقیر ایپی وزیرستان اور اس کے آس پاس قبائلی علاقوں میں بذات خود پختونستان تحریک کی رہنمائی کر رہے ہیں اس کی خبر کابل میں پہونچنے والے قبائلی سرداروں نے دی ہے ان سرداروں نے جن کا تعلق وزیری محسودی تمانی اور داوور قبائل سے ہے اپنے بیان میں کہا ہے کہ آزاد پختونستان کی تحریک ڈیونڈ لائن میں دن بدن مقبولیت حاصل کرتی جاتی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ وزیرستان میں متوازی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ اور متنازعہ علاقہ کے متعدد قبائل تحریک کی حمایت کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں بنوں سے پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے نامہ نگار

کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ

مطلع کیا جاتا ہے کہ کان پور اربن ایریا ڈیولپ منٹ ایکٹ (۱۹۴۵ء) کے دفعہ ۵۳ کے ماتحت بورڈ نے آریہ نگر لنک روڈ اسکیم نمبر ۴ "کے نام سے اس رقبہ کی مناسب ترقی کے لئے سڑک کی ایک اسکیم بنائی ہے۔

اسکیم کے تحت میں آنے والے رقبہ کے حدود حسب ذیل ہیں

بنیا جھابر روڈ اور ۵۰ فٹ "بی" روڈ کے جنکشن سے شروع ہو کر شمال کی طرف ۵۰ فٹ "بی" روڈ کے کنارے کنارے گٹیا میں "اے" بلاک کے پلاٹ نمبر ۱۸ کے جنوبی مغربی کونہ کے سامنے تک تب ۵۰ فٹ بی روڈ کو پار کر کے متذکرہ بالا پلاٹ نمبر ۱۸ ("اے" بلاک گٹیا) کی جنوبی مشرقی حدود کے کنارے کنارے آریہ نگر روڈ کو پار کر کے "اے" بلاک گٹیا کے پلاٹ نمبر ۱ کی مشرقی اور شمالی حد کے کنارے کنارے تب ۵۰ فٹ "بی" روڈ کے کنارے کنارے "بی" بلاک گٹیا کے پلاٹ نمبر ۱ کے شمالی مشرقی کونہ کے سامنے تک تب ۵۰ فٹ "بی" روڈ کو پار کر کے متذکرہ بالا پلاٹ نمبر ۱ کی شمالی مغربی حد کے کنارے کنارے۔ تب ۵۰ فٹ "ڈی" روڈ کو پار کر کے "بی" بلاک گٹیا کے پلاٹ نمبر ۸۰۔۸۰ اے اور ۶۸ کی شمالی حد کے کنارے کنارے تب جنوب کی طرف ۴۰ فٹ سڑک کے کنارے کنارے "سی" بلاک گٹیا کی پلاٹ نمبر ۵۴۳ کے شمالی مغربی کونہ تک تب ۵۰ فٹ "ایچ" روڈ کے کنارے کنارے مشرق کی طرف پلاٹ نمبر ۵۴۷ ("سی" بلاک گٹیا) کے شمالی مغربی کونہ تک پھر پلاٹ نمبر ۵۴۷ اور ۵۴۳ کی مغربی حد کے کنارے کنارے۔ ۳۰ فٹ سڑک تک پھر مغرب کی طرف پلاٹ نمبر ۵۳۵ اور ۵۳۶ ("سی" بلاک گٹیا) کی جنوبی حد کے کنارے کنارے پھر جنوب کی طرف پلاٹ نمبر ۵۳۲ ("سی" بلاک گٹیا) کی مغربی حد کے کنارے کنارے پھر مغرب کی طرف پلاٹ نمبر ۵۳۰ اور ۵۳۱ ("سی" بلاک گٹیا) کی جنوبی حد کے کنارے کنارے پھر جنوب کی طرف پلاٹ نمبر ۵۲۰ کی مغربی حد کے کنارے کنارے پھر مغرب کی طرف پلاٹ نمبر ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴ اور ۵۲۵ کی جنوبی حد کے کنارے کنارے پلاٹ نمبر ۴۲۷ کے جنوبی مشرقی کنارے تک پھر جنوب کی طرف۔ ۳۰ فٹ سڑک کے کنارے کنارے پلاٹ نمبر ۴۹۴ کے جنوبی مشرقی کونہ تک پھر مغرب کی طرف پلاٹ نمبر ۴۹۴ اور ۴۹۵ کی جنوبی حد کے کنارے کنارے پلاٹ نمبر ۴۴۱ کی مشرقی حد تک پھر جنوب کی طرف۔ ۳۰ فٹ سڑک کے کنارے کنارے پلاٹ نمبر ۴۳۶ بی کے جنوبی مشرقی کونہ تک پھر مغرب کی طرف پلاٹ نمبر ۴۳۶ بی اور ۴۳۶ اے/۳ کی جنوبی حد کے کنارے کنارے ۳۰ فٹ سڑک تک پھر جنوب کی طرف پلاٹ نمبر ۴۳۶ اے/۴ اور ۴۳۶ اے/۵ کی مغربی حد کے کنارے کنارے پلاٹ نمبر ۴۲۷ اے کی شمالی اور مغربی حد کے کنارے کنارے اور پلاٹ نمبر ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰ اور ۵۰۹ ڈی کی مغربی حد کے کنارے کنارے پھر مشرق کی طرف بنیا جھابر روڈ کے کنارے کنارے "اے" بلاک گٹیا میں پلاٹ نمبر ۹۰ کے جنوبی مشرقی کونہ تک پھر جنوب مشرق کی طرف پلاٹ نمبر ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳ اور ۹۲ ("اے" بلاک گٹیا میں) کی مشرقی اور جنوبی حد کے کنارے کنارے، پھر جنوب مشرق کی طرف محمد بخش کے احاطہ کی حد کے کنارے کنارے بنیا جھابر روڈ تک تب بنیا جھابر روڈ کے کنارے کنارے مشرق کی طرف اس کے اور ۵۰ فٹ "بی" روڈ کے جنکشن تک (روانہ ہونے کا مقام) جن زمینوں اور رقبہ کو حاصل کرنے کی تجویز ہے اسکا نقشہ کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھا جا سکتا ہے۔

مجوزہ اسکیم پر کوئی اعتراض (اگر ہو) تو اس نوٹس کی اشاعت کے ۶۰ دن کے اندر کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ کے دفتر میں داخل کر دینا چاہیئے۔

دیوراج

ایگزیکٹو آفیسر۔ کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ۔

۱۵ سالہ طالبعلم میٹرک پاس ہو گیا

پاوڑی ۲۱ جون۔ موضع پاوڑی کے ۱۵ سالہ نکھیا پنچم سنگھ نیگی جو اس سال یوپی بورڈ کے ہائی اسکول کے امتحان میں شریک ہوئے تھے سکنڈ ڈویژن پاس ہو گئے۔

مسٹر گپتا آل انڈیا کانگریس کے ممبر

لکھنؤ ۲۱ جون۔ شہر لکھنؤ سے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی چار نشستوں کے چناؤ کے لئے داخل شدہ پرچہ ہائے نامزدگی کی جانچ کے لئے بعد یوپی کے وزیر رسد وصحت مسٹر سی بی گپتا بلا مقابلہ ممبر منتخب ہو گئے۔

سنکیانگ میں ہوائی مستقر

لندن ۲۱ جون۔ برطانی اخبار ڈیلی میل گروپ کے نامہ نگار نے کشمیر سے اطلاع دی ہے کہ چین اپنے سب سے مغربی صوبہ سن کیانگ میں ہوائی اڈے بنا رہا ہے۔ جن کا رخ ہندستان اور پاکستان کی طرف ہے۔ اس کے علاوہ اس صوبہ کو ایٹمی طاقت اور یورنیم کی پیداوار کے لئے بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔

یکم جولائی سے نئے سروس ٹکٹ

نئی دہلی۔ ۲۱ جون۔ یکم جولائی سے ڈاک کے نئے قسم ٹکٹ جاری ہوں گے۔ جن پر اشوک کی لاٹ بنی ہوگی یہ نئے ٹکٹ ایک پیسہ۔ دو پیسے۔ تین پیسے ایک آنہ دو آنہ۔ تین آنہ چار آنہ۔ چھ آنہ اور آٹھ آنہ کے جاری ہوں گے۔

شکر کی تحقیقاتی کمیٹی کا اجلاس شروع

مسوری ۲۱ جون۔ حکومت ہند نے سال گذشتہ ہونے والی شکر کی گڑبڑ کے سلسلہ میں جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے مسوری میں دو روز ہوئے اپنا اجلاس شروع کر دیا ہے۔

کمیٹی کے چیرمین نے عوام کو دعوت دی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی معلومات یادداشت بیان یا شہادات کے ذریعہ پیش کرنا چاہیں تو کمیٹی کے سکریٹری کو ۲۰ جولائی تک جام نگر ہاؤس نئی دہلی کے پتہ پر اطلاع دے دیں۔ ۲۰ جولائی کے بعد سے کمیٹی گواہان کے قلمبند کرنا شروع کر دے گی۔

ہند اور پاکستان معاہدے کی تصدیق

نئی دہلی ۱۱ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۱ اپریل کو ہندوستان اور پاکستان میں جو عارضی تجارتی معاہدہ ہوا تھا اس میں ترمیم کر دی گئی ہے اور اس ترمیم شدہ تجارتی معاہدہ کی دونوں حکومتوں نے تصدیق بھی کر دی ہے۔

مدراس ۱۷ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سی راجگوپال آچاری جو آئندہ ہفتہ کے شروع میں چند دن آرام کرنے کے لئے اوٹکمنڈ جا رہے ہیں شروع جولائی میں اپنا عہدہ سنبھال لیں گے۔

حادثہ گہری سازش کا نتیجہ!

لندن ۲۱ جون۔ جو اطلاعات قاہرہ سے یہاں بہم پہونچی ہیں ان میں سے معلوم ہوتا ہے کہ دوشنبہ کی رات کو بحر احمر میں جو جہاز دھماکے کے ساتھ تباہ ہوا تھا اس پر ۴۰ آدمی تھے۔ اور ان میں سے ایک کے علاوہ کوئی بھی باقی نہیں بچا ہے پہلے کی خبریں بتایا گیا تھا کہ امداد کے لئے تین جہاز آئے تھے۔ اور انھوں نے کئی آدمیوں کو جو جل گئے تھے۔ بچا لیا تھا۔

جہاز انڈین انٹرپرائز آتش گیر مادہ لندن سے کلکتہ لئے جا رہا تھا۔ جہاز کے عملہ میں ۸ ہندستانی افسر تھے۔ اور بقیہ جہازی تھے جن میں ہندوستانی اور پاکستانی دونوں تھے۔ جہاز پر کوئی مسافر نہ تھا۔ یہ جہاز انڈین اسٹیم شپ کمپنی کلکتہ کی ملکیت تھا۔ اور ۱۲ جون کو لندن سے روانہ ہوا تھا۔

جہاز میں جو آتشگیر مادہ تھا۔ اس میں یکایک دھماکا ہوا۔ اور جہاز کو اتنی بھی فرصت نہ مل سکی کہ جو کوئی پیغام بھیج سکے۔ اس کے پاس کاغذ بھی نہ تھا اس نے عربی اور انگریزی کے جو چند لفظ پیغام کے طور پر بھیجے وہ یہ تھے۔ "جہاز ختم ہو رہا ہے آؤ"

لندن ٹیلی گراف اطلاع دیتا ہے کہ یہ افواہ بہت زوروں میں گشت کر رہی ہے کہ انڈین انٹرپرائز کی تباہی کسی گہری سازش کا نتیجہ ہے۔ اور اس میں توڑ پھوڑ کرنے والاوں کا ہاتھ ہے۔ مشرق وسطی کے خفیہ افسر بڑی تیزی کے ساتھ بحر احمر جا رہے ہیں۔ تاکہ جہاز کی تباہی کی تحقیقات کر کے معلوم کر سکیں کہ دھماکہ کی وجہ کیا تھی۔

فارموسا پالیسی پر نظر ثانی

واشنگٹن ۲۱ جون۔ امریکی پارلیمنٹ کے حلقوں نے کل رات کہا ہے کہ حکومت فارموسا کے متعلق اپنی پرانی پالیسی پر نظر ثانی کر رہی ہے اور اس بات پر غور کر رہی ہے کہ چیانگ کائی شیک کے اس جزیرے کو کمیونسٹ چین کے جنگل سے بچانے کے لئے کیا کوئی اقدام کیا جانا چاہیئے۔

پنڈت نہرو بیسویں صدی کے معمار اعظم ہیں

سنگاپور ۱۸ جون۔ جنوب مشرقی ایشیا کے برطانی کمشنر جنرل نے یہاں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پنڈت نہرو بیسویں صدی کے معمار اعظم ہیں۔ مسٹر میکڈانلڈ نے یہ تقریر سنگاپور ہندوستانی ایسوسی ایشن کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں کر رہے تھے۔ جس کو پنڈت نہرو نے ادا کیا۔

انھوں نے کہا کہ ایشیا کی سیاسی آزادی کی زبردست تحریک میں پنڈت نہرو ایک با اثر شخصیت رکھتے ہیں۔ وہ ہندستان کی ایک آزادی کے ایک معمار ہیں اور انھوں نے دوسرے ایشیائی ممالک کو بھی آزادی کے حصول میں مدد دی ہے پھر بھی پنڈت نہرو تنگ نظر قوم پرست اور نسلی امتیاز کا نظریہ رکھنے والے نہیں ہیں وہ تمام دنیا کے شہری اور انسانیت کے خادم ہیں۔

نئی دہلی ۲۰ جون۔ محکمہ بحالی کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ حکومت ہند نے صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ بے گھر اشخاص کے لئے مکانات تعمیر کرنے کی غرض سے تعمیراتی کمپنیاں قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔



THE SADAQAT KANPUR

ESTD, 1925

REGD. NO
A 406

رجسٹرڈ نمبر ا ے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۸ روپے 8|-
سالانہ رعایتی ۶ روپے 6|-
ششماہی ۳ روپے 3|8|-
سہ ماہی ۲ روپے 2|-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL. 52 No. 26	KANPUR SATURDAY 1st JULY 1950	کانپور شنبہ یکم جولائی سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۱۴ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۹ھ	جلد ۵۲ نمبر ۲۶

ادبیات

اِک بیوفا کی یاد ستائے تو کیا کروں

(از جناب راسخ عرفانی)

سوزِ فراق دل کو جلائے تو کیا کروں
اِک بیوفا کی یاد ستائے تو کیا کروں

کوشش تو ہے یہی کہ میں اس کو بھلا سکوں
رہ رہ کے مجھ کو یاد وہ آئے تو کیا کروں

وہ چشمِ اشکبار تو شاید سنبھل سکے
کمبخت دل ہی چین نہ پائے تو کیا کروں

ملتا ہوں ہاتھ دے کے کسی بیوفا کو دل!
وہ وقت اب جو ہاتھ نہ آئے تو کیا کروں

چشمِ طلب ہے مدتوں سے محوِ انتظار
شب بھر جو مجھ کو نیند نہ آئے تو کیا کروں

رنجیدگی کے لاکھ ارادے ہوں مستقل!
لیکن بچشمِ تر وہ منائے تو کیا کروں

بن کر سرور سرمدی اک ابرِ پرجمال!
میرے دل و دماغ پہ چھائے تو کیا کروں

یہ تو درست بادہ پرستی حرام ہے
واعظ مگر وہ خود پلائے تو کیا کروں

تلقینِ صبر و ضبط اے راسخ بجا سہی!
صدماتِ غم سے دل جو بھر آئے تو کیا کروں

دنیائے اسلام

مصر اور عرب ممالک امریکی قیادت سے غیر مطمئن

قاہرہ ۲۶ جون۔ مصری پارلیمنٹ کی امور خارجہ کی کمیٹی نے پارلیمنٹ میں کل جو رپورٹ پیش کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ مصر اور عربی دنیا کا امریکہ کی قیادت پر سے بھروسہ اور یقین ختم ہوتا جا رہا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگر امریکہ عوام کے حقوق کا علمبردار نہیں بنیگا تو عوام انصاف حاصل کرنے کے لئے کسی اور کیمپ کا رخ کر دیں گے۔

اس رپورٹ کے سلسلہ میں مصری پارلیمنٹ میں امور خارجہ پر ایک مباحثہ ہوا جس میں وفد پارٹی کے ممبر پارلیمنٹ مسٹر احمد عبد الفتاح نے زور دیا کہ مصر کو اپنی خارجہ پالیسی اور خصوصاً امریکہ کے بارے میں اپنی پالیسی کو از سر نو ترتیب دینا چاہیئے۔ اور آئندہ خارجہ پالیسی امریکہ کے اس پالیسی کی روشنی میں بنانا چاہیئے جو اس نے مشرق وسطیٰ اور خاص کر حکومت اسرائیل کے بارے میں حال میں اختیار کی ہے۔

شام و لبنان میں ہندستان سے دوستی کا عام جذبہ

قاہرہ ۲۶ جون۔ مصر میں ہندستانی سفیر اور شام و لبنان میں ہندستان کے وکیل مختار مسٹر آصف علی فیضی نے شام و لبنان کے دورے میں واپسی پر گلوب کو بتایا کہ ان ملکوں میں ہندستان اور ہندستانیوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے کا جو جذبہ عام ہے اس سے وہ کسی حد تک متاثر ہوئے ہیں۔ شام کی سیاسی حالت بیان کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ عام طور پر شامی باشندہ اپنے ملک میں امن اور استحکام کو از سر نو بحال دیکھنے کا بے چینی سے منتظر ہے۔ شام میں موجودہ بدنظمی کی وجہ یہ ہے کہ وہاں بہت زیادہ سیاسی جماعتیں بن گئی ہیں۔ اور پرانے خیال کے سیاست دان سیاست سے دست کش ہو گئے ہیں۔ حکومت اسرائیل کا تذکرہ کرتے ہوئے مسٹر فیضی نے کہا کہ یہ سب سے اہم مسئلہ ہے۔ جن سے عرب ممالک آجکل دو چار ہیں۔ لبنان کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ایک عام کاروباری کو شام و لبنان کی سرحدوں کی بندش سے بہت زیادہ تکلیف ہو رہی ہے۔ اور وہ جلد از جلد اس دشواری کے دوچار ہونے کا متمنی ہے لبنان ایک غبوری ملک ہے اور شام پیداواری ملک ہے جس نے اپنے یہاں بھاری جنگی محصول لگا دیا ہے تاکہ اس کی پیداوار اور ترقی یافتہ مصنوعات ملک سے باہر نہ جائیں۔ مسٹر فیضی نے آخر میں کہا کہ :۔ جہاں کہیں میں گیا میں نے ہندستان سے قریب تر ثقافتی تعلقات کے قیام کا جذبہ محسوس کیا۔ اور مجھے امید ہے کہ جلد ہی ایک ایسی اسکیم بن جائے گی جس کے ذریعہ یہ رشتے اور مستحکم ہو جائیں گے۔

ترکی حکومت کیطرف سے خون بہا کا مطالبہ

انقرہ ۲۶ جون۔ محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ترکی نے بلغاریہ کے اس تحریر کو مسترد کر دیا ہے۔ جو اس سرحدی حادثہ کے جواب میں بھیجا گیا تھا جس میں ایک ترک اخبار نویس عارف خقیب ہلاک ہوا تھا حکومت ترکی نے مقتول ترک کی لاش اور اس کے خاندان کے لئے بلغاریہ سے خون بہا کا مطالبہ کیا تھا۔

کل حکومت ترکی کے ایک اعلان میں کہا گیا تھا کہ حکومت بلغاریہ نے الزام لگایا ہے کہ ۱۰، ۱۱ جون کی رات کو تین مسلح ترک ایک جیپ کار میں سوار ہو کر بلغاریہ کی سرحد میں گھس گئے تھے اور ان کا انداز اشتعال انگیز تھا۔ اور جب انھوں نے رک جانے کا حکم نہیں مانا تو بلغاریہ کے سرحدی نگہبانوں نے فائرنگ کی جس میں ایک ترک ہلاک ہوا۔ بلغاریہ کی تحریر میں اس حادثہ کو سرحدی قوانین کی جارحانہ خلاف ورزی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

افغانستان نے امریکہ و برطانیہ کے مراسلے مسترد کر دئے

نئی دہلی۔ باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت افغانستان نے امریکا اور برطانیہ کے اس احتجاج کو ٹھکرا دیا ہے جس میں افغانستان سے کہا گیا ہے کہ وہ پختونستان کی حمایت چھوڑ دے کیونکہ قانونی اور اخلاقی طور پر اس کا کوئی جواز نہیں۔ حکومت افغانستان نے کہا کہ جب تک پٹھانوں کے منصفانہ "مطالبہ کو منظور نہ کیا جائے افغانستان اس تحریک کی حمایت ترک نہیں کر سکتا۔

عراق کو عالمی بینک کا قرضہ

بغداد ۲۶ جون۔ عالمی بینک برائے تعمیر نے عراق کی ۱۳ کروڑ ڈالر کی قرض کی درخواست منظور کر لیا ہے۔ عراقی وزیر مالیات نے عبد الکریم الفزاری نے اس کا اعلان عراق کے ایوان بالا میں کیا ہے آپ نے بتایا کہ آبپاشی کے بے انتہا ضروری منصوبوں کے لئے اس قسم کی شدید ضرورت تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال رتو حق عزم مستقل میں ہے | زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت
کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ یکم جولائی سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۶

حکومت ہند کو حفاظتی کونسل کی تجویز سے اتفاق

۲۹ جون۔ کو حکومت ہند نے کوریا کے متعلق حفاظتی کونسل کی اس دوسری تجویز کو تسلیم کر لیا جو ۲۷ جون کو منظور ہوئی تھی۔ اس تجویز میں حفاظتی کونسل نے شمالی کوریا کو امن شکنی کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے ادارہ اقوام متحدہ کے تمام ممبران کو جنوبی کوریا کی امداد کی عام اجازت دی تھی۔

حکومت ہند کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ حفاظتی کونسل کی تجویز کی منظوری سے ہندوستان کی خارجی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ اور امید کی گئی ہے کہ اس منزل پر بھی کوریا کی جنگ کا خاتمہ اور مفاہمت کے ذریعہ جھگڑے کا طے ہونا ممکن ہوگا۔

حکومت ہند کا اعلان مندرجہ ذیل ہے :-

حکومت ہند نے کوریا کے حالات کو انتہائی تشویش کی نظر سے دیکھا ہے۔ کیونکہ صرف خانہ جنگی کی حیثیت نہیں رکھتے۔ بلکہ ان سے عالمی امن کو بھی خطرہ ہے۔ اس سے قبل شمالی اور جنوبی کوریا کے درمیان سرحدی حادثات برابر ہوتے رہے ہیں۔ ان کی نوعیت جو کچھ بھی ہو۔ لیکن موجودہ اطلاعات سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ شمالی کوریا کی حکومت نے جنوبی کوریا پر وسیع پیمانے پر حملہ کر دیا۔ یہ اطلاع مختلف ذرائع سے ملی ہیں۔ جن میں سب سے زیادہ معتبر ادارہ متحدہ اقوام کے کوریا کمیشن کی اطلاعات ہیں۔ جس میں ہندوستان کا نمایندہ بھی ہے۔ حملہ کے وقت یہ کمیشن سیول میں تھا۔

اس اطلاع کے مطابق حفاظتی کونسل میں ہند کے مندوب مسٹر بی این راؤ نے پہلی تجویز کی حمایت کی۔ جس میں کہا گیا تھا کہ کوریا میں جنگ فوراً بند کی جائے اور شمالی کوریا کی فوج ۳۸ عرض البلد تک واپس جائے لیکن اس ہدایت کو نہ مان کر شمالی کوریا کی فوج آگے بڑھتی رہی اور اس نے جنوبی کوریا کے دارالسلطنت سیول پر قبضہ کر لیا۔

تیزی سے بدلتے ہوئے حالات کا جائزہ لینے کے لئے حفاظتی کونسل کا اجلاس ۲۷ جون کو پھر ہوا جس میں شمالی کوریا کو امن شکنی کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے ادارہ متحدہ اقوام کے تمام ممبران سے اپیل کی گئی کہ وہ جنوبی کوریا پر مسلح حملہ کے اقدام کے خلاف ضروری امداد کریں۔ اور اس علاقہ میں امن و تحفظ پھر سے قائم کریں۔

حکومت ہند نے کوریا کے حالات اور اپنی خارجی پالیسی کے پیش نظر حفاظتی کونسل کی متذکرہ بالا تجویز پر پوری طرح غور کیا۔ حکومت ہند بین اقوامی جھگڑوں کو جارحانہ اقدام سے طے کرنے کے خلاف ہے۔ اور اسی وجہ سے پہلی تجویز کی ہندوستانی مندوب نے حفاظتی کونسل میں حمایت کی تھی۔ جارحانہ اقدام کا روکنا اور امن و امان کا بہ تعجیل قیام اطمینان بخش سمجھوتہ کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔ اسی لئے حکومت ہند حفاظتی کونسل کی دوسری تجویز کو بھی تسلیم کرتی ہے۔ لیکن اس سے حکومت ہند کی خارجی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں پیدا ہوتی ہے اس پالیسی کا مقصد عالمی امن اور ممالک میں دوستانہ تعلقات کی ترقی ہے۔ یہ ایک آزاد پالیسی ہے۔ جس کا قیام ہند کے اصول و مقاصد کے لحاظ سے ہوتا ہے۔

حکومت ہند خلوص دل سے یہ توقع کرتی ہے کہ اس منزل پر جنگ روکنا اور جھگڑے کو مفاہمت سے طے کرنا ممکن ہوگا۔

کوریا کی جنگ میں برطانیہ

(لندن ۲۹ جون) برطانیہ نے اپنی اس بحری طاقت کو جو جاپانی سمندروں میں ہے۔ امریکی افسروں کے ہاتھ میں دے دی ہے جنھوں نے کوریا کی جنگ میں مداخلت کی ہے۔ اس کا اعلان کل رات کو وزیر اعظم اٹلی نے پارلیمنٹ میں کیا ہے۔

خوشی کے نعروں کے درمیان انھوں نے قدامت پسند پارٹی کے لیڈر ونسٹن چرچل کو بتایا کہ جاپانی سمندروں میں برطانیہ کی بحری طاقت بھی تقریباً اتنی ہی ہے جتنی امریکہ کی ہے۔ مسٹر چرچل نے حزب مخالف کی طرف سے کہا کہ اس فیصلہ میں تمام پارٹیاں وزیر اعظم کے ساتھ ہیں۔ اور ان کو جس مدد کی بھی ضرورت ہو دینے کے لئے تیار ہیں۔

مسٹر اٹلی نے کہا کہ حکومت نے یہ اقدام متحدہ اقوام کی طرف اپنی ذمہ داریوں کو دیکھتے ہوئے کیا ہے۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ دولت مشترکہ کے ملک اس کام میں کتنا ہاتھ بٹا رہے ہیں انھوں نے کہا کہ یہ ملک بھی ہماری طرح متحدہ اقوام کے رکن ہیں۔ اور یہ فیصلہ کرنا کہ وہ کیا اقدام کریں گے ان کا کام ہے۔

امریکہ کو روس کا جواب

(لندن ۳۰ جون) آج روس نے امریکہ کو ایک تحریر کے ذریعہ مطلع کیا ہے کہ کوریا میں جنگ کی پہل جنوبی کوریا کی فوجوں نے شمالی کوریا کی سرحد پر حملہ کر کے کی ہے۔ اس لئے ان واقعات کی ذمہ داری جنوبی کوریا پر اور اس کی پشت پناہی کرنے والوں پر عاید ہوتی ہے۔

آج موسیو اندرے گرومائکو نے امریکی بیان کے جواب میں روسی تحریر ماسکو میں مقیم امریکی سفیر کے حوالہ کر دی۔ روسی تحریر میں کہا گیا ہے کہ روسی حکومت نے کوریا سے اپنی فوجوں کا تخلیہ امریکی فوجوں سے قبل کر دیا تھا۔ اور اس طرح اس نے دوسری ریاستوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنے کے اپنے روایتی اصول کو صحیح ثابت کر دیا تھا۔ روسی حکومت اس اصول پر قائم ہے۔ کہ کوریا کے اندرونی معاملات میں غیر ملکی طاقتوں کو مداخلت نہ کرنی چاہیئے۔

تحریر میں کہا گیا ہے کہ یہ الزام غلط ہے کہ روسی حکومت نے حفاظتی کونسل کے جلسہ میں شرکت کرنے سے انکار کر دیا۔ روسی حکومت اپنی خواہش کے باوجود حفاظتی کونسل کے جلسہ میں کونسل کے مستقل رکن کے باوجود امریکی حکومت کے رویہ کے سبب شریک نہیں ہو سکا۔ اس جلسہ میں چین کو شریک نہیں کیا گیا جس کے باعث یہ ممکن نہ ہو سکا کہ کونسل کے فیصلوں کی کوئی قانونی حیثیت ہوتی۔

ڈکسن کو مناسب حل نکلنے کی امید

کشمیر کے ثالث سر اوون ڈکسن نے ہندوستان پہونچ کر مسئلہ کشمیر پر پہلا سرکاری بیان دیتے ہوئے بتایا کہ انھیں امید ہے کہ وہ ہند و پاکستان کے وزیر اعظموں کے ساتھ مشترکہ جلسہ کر کے اس انتہائی مشکل کام کا حل نکالنے میں کامیاب ہو سکیں گے

دونوں وزیر اعظموں کے ساتھ ان کی کانفرنس کرنے کے ارادے کو قطعی بتاتے ہوئے سر اوون ڈکسن نے کہا کہ :- یہ کانفرنس دونوں وزیر اعظموں کی اپنی اپنی مملکتوں میں عدم موجودگی کی وجہ سے اس سے پہلے نہیں کی جا سکتی۔ اور بدقسمتی سے ابھی دونوں کے اکٹھا ہونے میں ابھی اور وقت لگیگا۔

اسی نزاع میں اپنی ثالثی کی حیثیت ظاہر کرتے ہوئے انھوں نے بتایا کہ غالباً عام طور پر لوگ ان کے بارے میں یہ سمجھ رہے ہیں کہ انھیں کشمیر کی قسمت کے بارے میں من مانا فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ انھوں نے کہا کہ اخبار نویسوں کے سامنے یہ حقیقت ظاہر کر دینا بہت ضروری ہے کہ میرا کام صرف اتنا ہے کہ دونوں وزرائے اعظموں کے ساتھ اکٹھا ہو کر کسی سمجھوتہ تک پہنچا جا کر مسئلہ کو طے کرنے کی ذمہ داری دونوں حکومتوں کے ہی اوپر ہے

منقولہ جائداد کے متعلق سمجھوتہ

(نئی دہلی ۲۸ جون) آج شام ایک پریس اعلان شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ہند و پاکستان کے نمایندوں میں متروکہ جائداد کے متعلق جو گفتگو کل سے ہو رہی تھی۔ آج صبح ختم ہوگئی ہے۔ اور منقولہ جائداد کے بارے میں مکمل طور پر سمجھوتہ ہو گیا۔

اس سمجھوتہ کے مطابق پناہ گزینوں کی تمام منقولہ جائداد جس میں بنک کے حسابات بیمہ۔ منی آرڈر زیورات اور دفینے کے شامل ہیں۔ آزادی کے ساتھ منتقل کی جا سکے گی۔ نیز تبادلہ اور فروخت کرنے کی بھی تمام آسانیاں فراہم کی جائیں گی۔ اس کے لئے کسٹوڈین سے پرمٹ حاصل کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

ناظرین وطن کے منقولہ جائداد کے بارے میں کل جو سمجھوتہ ہند و پاکستان کے نمایندوں کے درمیان ہوا تھا اس کی تفصیلات آج ایک مشترکہ اعلان میں شائع کی گئی ہیں۔×

درخت لگانے کا ہفتہ

درخت لگانے کا ہفتہ یکم جولائی سے شروع ہو کر ایک ہفتہ تک منایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں سرہومی مودی گورنر یوپی پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی۔ مسٹر سمیع الدین ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور اور مسٹر جی آر بھگوت پبلک ریلیشنس آفیسر ڈیولپمنٹ بورڈ کانپور نے مندرجہ ذیل اپیلیں شائع کی ہیں۔

سرہومی مودی انسان نے خدا کی طرف سے عطا کی ہوئی جنگلات کی دولت کو بہت نظر انداز کیا اس سلسلہ میں ہم ہندوستانی بھی کچھ کم گنہگار نہیں ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم برابر اپنے ذرائع کو تباہ اور زمین کو مفلس برابر بنا لتے رہے۔

بہر حال اب درخت لگانے کی مہم کو شروع کر دیا گیا ہے اس لئے ہم میں سے ہر ایک کا اس مہم کو کامیاب بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا چاہیئے۔ ہر وہ درخت جو قاعدہ سے مناسب جگہ پر لگایا جائے۔ اور بعد کو اس کی مناسب دیکھ بھال کی جائے یقینی طور پر ہمارے ملک کی خود کفایتی اور فارغ البالی کی طرف ایک قدم ہوگا۔

پنڈت پنت جنگلوں اور درختوں کے تباہ ہونے سے ہماری اقتصادی حالت کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے پرانے زمانہ میں درخت کاٹنا برا اور درخت لگانا اچھا سمجھا جاتا تھا ہماری ریاست میں پچھلے تین سالوں سے زیادہ درخت لگاؤ ہفتہ برابر منایا جا رہا ہے۔

ہمارے صدر اور قومی لیڈروں نے ہم سب کو اس ہفتہ کے منانے کی ہدایت کی ہے۔ اور میں بھی اس ریاست کے باشندگان کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوں۔ میں ہر شہری سے اپیل کروں گا کہ وہ کم از کم ایک درخت لگائے اور اس کے دیکھ بھال کا مناسب انتظام کرے۔

مسٹر سمیع الدین شہر کے باشندگان سے اپیل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ مندرجہ ذیل جگہوں پر صرف پوا نے نلم قیمت کے ادا کرنے پر درخت ملیں گے۔

ڈیولپمنٹ بورڈ۔ واٹر ورکس نرسری۔ میموریل گارڈن نرسری۔ اور ایگریکلچرل کالج کانپور

مسٹر بی۔ آر بھگوت اطلاع دیتے ہیں کہ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے علاقوں میں "بن مہوتسو" کا افتتاح بابو شیو نرائن ٹنڈن ۲ جولائی کو صبح ۸ بجے گھسیاری منڈی میں درخت لگا کر کریں گے۔ اس کے بعد ۹ بجے ڈیولپمنٹ بورڈ کے صدر مسٹر ہری شنکر ودیارتھی گرانڈ ٹرنک روڈ کے پار کرشنا نگر میں درخت لگا کر کریں گے

اوٹاوہ (۳۰ جون) وزیر اعظم لارنٹ نے آج دارالعوام میں اعلان کیا کہ بحر الکاہل کے ساحل کے تین کناڈائی تباہ کن جہازوں کو حکم دیدیا ہے کہ ضرورت پڑنے پر وہ کوریا کی جنگ میں شرکت کریں۔

گرلس ہوسٹل کیلئے پریس کمیونک

شریمتی ستیا کشن چندا پریسیڈنٹ گرلس ہوسٹل کمیٹی کانپور اپنے ایک پریس نوٹ میں لکھتی ہیں کہ پچھلے سال گھسیار منڈی واقع ماڈل ہاؤس میں گرلس ہوسٹل کھول کر شہر کی ایک بہت بڑی کمی کو دور کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ لیکن اسکولوں اور کالجوں سے دور ہونے کے سبب لڑکیوں کو وہاں سے آنے جانے میں بڑی دقت ہوتی تھی۔ اس لئے ان کے قریب ہی کسی مناسب جگہ پر ہوسٹل کی عمارت تعمیر کرنے کے لئے یہ کمیٹی کوشش کر رہی تھی۔ اسی اثنا میں اس سلسلہ میں شری بہاری لال بنی لال ٹرسٹ کا تعاون حاصل ہو گیا جس کے نتیجہ میں میونسپل گرلس انٹرمیڈیٹ کالج کی زمین میں گرلس ہوسٹل کے لئے ایک عمدہ عمارت بن رہی ہے۔ جس میں ایک نئے طرز کے ہوسٹل کی تمام سہولتیں حاصل ہوں گی۔ یہ ہوسٹل جولائی ۵۰ء سے کھل جائے گا۔ داخلہ چاہنے والوں کو چاہیئے کہ وہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ گرلس ہوسٹل میونسپل گرلس انٹرمیڈیٹ کالج سے تفصیلی معلومات حاصل کر کے اپنے لئے جگہ محفوظ کر لیں۔ آج کل ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک مندرجہ بالا جگہ پر لیڈی سپرنٹنڈنٹ سے ملاقات ہو سکتی ہے۔

۲۹ ہزار جعلی راشن کارڈ

کانپور میں راشن کارڈ کا جائزہ لینے کے لئے جو ۱۵ روزہ مہم شروع ہوئی تھی وہ ۲۸ جون کو جا کر ختم ہوئی ہے اس مہم کا یہ نتیجہ نکلا کہ اس مہینے میں ۲۲ ہزار ایک سو دس من غلہ اور ایک ہزار چھ سو ۲۶ من شکر بچ گئی کل کارڈ ۲۱، ۹۴۹ ۲ جاری ہیں جس میں سے گھر گھر جا کر راشن کارڈ دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ۳۶ ہزار ۹۸۱ جعلی راشن کارڈ استعمال ہو رہے ہیں۔ یہ کارڈ ایسے لوگوں کے نام تھے جن کا کبھی وجود ہی نہ تھا۔ اس کے علاوہ بہت سے ایسے لوگوں کا بھی راشن لیا جا رہا تھا۔ جو کانپور چھوڑ چکے ہیں۔

اس جائزہ کا یہ نتیجہ نکلا کہ ۶۷ ہزار ۴ سو ۸۹ یونٹ کم ہو گئے صرف سیسہ مئو کے سب ایریا ۴ ہزار ۶ سو ۴۳ جعلی کارڈ ملے کسی دوسرے حلقہ میں اتنے جعلی کارڈ کا انکشاف نہیں ہوا۔

راشن کے قاعدوں کی عدم پابندی اور جعلی کارڈ استعمال کرنے کے جرم میں سات سو سے زیادہ آدمیوں پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

درخت لگانے کا ہفتہ

یکم جولائی سے درخت لگانے کا جو ہفتہ شروع ہوگا اس میں کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ بھی مدد دے گا۔ طے کیا گیا ہے کہ بورڈ کی نرسری سے اس ہفتہ شہر کے باشندوں کو مختلف قسم کے پیڑ جن کی اونچائی چار فٹ تک ہوگی اپنے مکانوں یا بنگلوں میں لگانے کے لئے دئے جائیں۔ ان پیڑوں کی قیمت دو آنہ سے لیکر ۴ آنہ تک ہوگی۔ پیڑوں کی جڑوں کی بندھائی وغیرہ کا خرچ ایک آنہ فی پیڑ ہوگا۔

جنگ کا اثر تجارت پر

کوریا میں لڑائی ہونے سے اتر پردیش کے صنعتی اور تجارتی مرکز کانپور کی بازاروں میں اچھی خاصی تبدیلیاں ہو گئی ہیں

ایک طرف تو دیسی مال کی قیمت بڑھ رہی ہے اور تاجر مال جمع کرنے میں مصروف ہیں تاکہ مناسب وقت پر اسے نکال کر اچھے دام حاصل کر سکیں اور دوسری طرف امریکہ کی بنی ہوئی چیزیں بیچتے ہیں لیکن زیادہ دام مانگ رہے ہیں۔

تیل ملوں کی ہڑتال ختم

دو دن کی ہڑتال کے بعد کانپور کے ۸ تیل ملوں کے تقریباً ۱۵ سو مزدوروں نے آج سے غیر مشروط طور پر کام شروع کر دیا۔

گو بند آئل ملس کے تین مزدوروں کے برطرف کر دئے جانے پر مزدوروں نے ہڑتال کر دی تھی اب کانپور کے علاقائی مصالحتی افسر نے یہ طے کیا ہے کہ تیل مل نمبر غور کرے کہ یہ ملازمین برطرف کئے جا سکتے ہیں یا نہیں۔ اور ہڑتالی کام پر واپس آ جائیں۔

قیدیوں کو ایک مہینہ کی چھٹی

حکومت اتر پردیش (یوپی)

آئینہ کانپور

نے طے کیا ہے کہ بعض قسم کے قیدیوں کو ذاتی مچلکہ اور ضمانت پر جیل سے ایک مہینہ تک کی چھٹی دی جا سکتی ہے۔

مسٹر پریم بیوناتھ نندورنا یوپی چیرمین یوپی ڈسچارجڈ پریزنرز ایڈ سوسائٹی (رہا شدہ قیدیوں کی امدادی کمیٹی) نے حکومت کو اس دانشمندانہ فیصلہ پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا ہے کہ مجھکو اس بات کی خوشی ہے کہ گورنمنٹ نے سوسائٹی کے

ایک گاؤں میں موٹر کا حادثہ

یہاں سے پندرہ میل کے فاصلہ پر موضع رتنا میں موٹر کار کا ایک حادثہ پیش آیا ہے جس میں ایک پٹواری ہلاک اور پانچ آدمی زخمی ہوئے ہیں۔

زخمی ہونے والوں میں مسٹر وہاج الحق (ضلع کانپور کے آراضی اصلاح افسر) اور ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے نائب صدر مسٹر برج بہاری مہروترا بھی شامل ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ان دونوں آدمیوں کے سخت چوٹ آئی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر حق چند کانگریسی کارکنوں کے ساتھ تحصیل بھوگنی پور خاتمہ زمینداری فنڈ کے لئے روپیہ وصول کرنے جا رہے تھے۔ جب ان کا موٹر کار موضع رتنا پہونچ رہا تھا تو مسٹر حق نے جو خود ہی موٹر چلا رہے تھے۔ ایک راہگیر کو موٹر کی زد سے بچانا چاہا جس سے موٹر بے قابو ہو گیا۔ اور ایک درخت سے جا ٹکرایا پٹواری ہلاک ہو گیا۔ اور پانچ آدمیوں کو چوٹیں آئیں مجروح آدمیوں کو مقامی اسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ جواب اچھے ہو رہے ہیں۔

کانگریس ڈیلی گیٹوں کا انتخاب

یوپی صوبہ کانگریس کمیٹی کی ممبری کے انتخابات کانپور شہر اور ضلع میں ۳۰ جون کو ہوئے۔ یہ ممبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے خود بخود ممبر ہوں گے۔

انتخابات پر امن فضا میں ہوئے اگرچہ جہاں جہاں ووٹ پڑے وہاں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ تھا۔

شہر سے پانچ ممبروں کو چنا جانا تھا۔ کامیاب امیدواروں کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

پنڈت بالکرشن شرما۔ پنڈت رگھبر دیال بھٹ۔ مسٹر جاگیشور ترویدی۔ مسٹر باسدیو مصرا۔ اور مسٹر سیتا رام مصرا

سب سے زیادہ حیرت انگیز چیز مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری کی شکست ہے جو انڈین نیشنل ٹریڈ یونین کانگریس کے پہلے صدر رہ چکے ہیں۔ اور آجکل اس کے جنرل سکریٹری ہیں۔ ان کے مقابلہ میں مسٹر سیتا رام مصرا کو کامیابی ہوئی ہے۔ جو صرف ایک مقامی لیبر لیڈر ہیں۔ اتنی ہی زیادہ تعجب انگیز بات یہ ہے کہ مسٹر حمید خاں کو مسٹر جاگیشور ترویدی کے مقابلہ میں صرف دو ووٹ ملے۔

دوسری طرف پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے جو شہر کانگریس کمیٹی کے صدر بھی ہیں۔ انھوں نے اپنے مخالف کو صرف ۳ ووٹوں سے ہرایا ہے۔

ضلع سے دس ممبروں کو چنا جانا تھا جس میں سے ۳ بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ان کے نام مسز سوچیتا کرپلانی۔ مسٹر آر ڈی مصرا اور مسٹر برج لال مصرا ہیں باقی ۷ جگہوں کے لئے مقابلہ ہوا۔ جس میں سے اب تک دو جگہوں کا نتیجہ معلوم ہو سکا ہے۔ ان دو جگہوں کے لئے مسٹر بینی سنگھ اوستھی۔ اور مسٹر جنگ بہادر سنگھ کامیاب ہوئے ہیں۔ مسٹر بینی سنگھ اوستھی اسمبلی کے ممبر اور ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر ہیں۔ اور مسٹر جنگ بہادر ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیرمین ہیں۔

شہر کے انتخابات کی ووٹنگ کا نتیجہ حسب ذیل ہے۔

(۱) پنڈت رگھبر دیال بھٹ ۶۸
پنڈت دیبی پرشاد باجپئی ۶۵ پنڈت بدری وشال ۲۰
(۲) پنڈت بالکرشن شرما۔ ۷۶
شری جیبی بہاری کنٹک ۲۸۔ سری نند لعل سنگھ ۸
شری اچاریہ مدرتھی ۲۔
(۳) پنڈت باسدیو مصرا ۹۸
سری برہمادت ڈکشت ۳۹
(۴) سیتا رام مصرا۔ ۸۴
سری ہری ہر ناتھ شاستری ۵۰ شری جادو ناتھ سنگھ ۲۷
(۵) شری جاگیشور ترویدی ۹۳
شری راجندر جیل یاتری ۳۱۔ سری حمید خان ۲

× بتایا گیا ہے کہ اس سمجھوتہ پر عملدرآمد کے لئے دونوں حکومتوں کی رسمی تصدیق کی ضرورت نہ ہوگی۔ بلکہ یونہی عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ اس سمجھوتہ کا نفاذ پورے مغربی پاکستان تمام ہندوستان

سبد گل

بزم کے ناظرین نے اپنے چند مشاہدات شائع کرائے ہیں جو ہدیۂ ناظرین ہیں۔

آپ کا لڑکا ـــ

کالج کی ہر لڑکی سے مذاق اور چھیڑ خانی کرنا اس کا مشغل بن چکا ہے۔ وہ روپیہ کی جھنکار کو ہی سب کچھ سمجھتا تھا۔ اس کے والد صاحب ایک بڑے افسر تھے۔ اور پرنسپل کی ہزار ہا شکایتوں پر بھی کوئی کان نہ دھرتے تھے۔ اس وجہ سے لڑکیاں تو کیا لڑکے بھی اس لڑکے کے رعب سے ڈرتے تھے۔

اس نے اس دن پھر حسب معمول کالج کی لڑکی سے چھیڑ خانی کی۔ جو کچھ دن ہوئے کالج میں داخل ہوئی تھی۔ لڑکی نے چپل اتار کر اس کا دماغ ٹھنڈا کر دیا۔ اور غصہ میں اندر چلی گئی لڑکا دیکھتے کا دیکھتا رہ گیا۔

اگلے دن وہی افسر مجسٹریٹ سے بات چیت کر رہے تھے کہ مجسٹریٹ نے پوچھا! مقامی کالج میں کون ہے۔ جو لڑکیوں سے چھیڑ خانی کرتا ہے۔ اور جس نے کل میری لڑکی کو بھی تنگ کیا۔

افسر نے جواب دیا۔ معلوم نہیں حضور کون ہے! کہ جولدار صاحب بول اٹھے وہی آپ کا لڑکا۔ اور افسر کو ایسا معلوم ہوا کہ زمین پھٹ چکی ہے۔ اور وہ اس میں سمانے والے ہیں۔

ان کی بھی سنو

میں جلدی سے چوک قطب روڈ پار کر رہا تھا کہ یکا یک میری نظر ایک بوڑھی عورت پر پڑی۔ جو سڑک کے کنارے بے ہوش پڑی تھی۔ چاروں طرف تماشائیوں کا ہجوم تھا۔ میں بھی بھیڑ میں جا گھسا پوچھنے پر پتہ چلا کہ بائیسکل کی لپیٹ میں آ گئیں۔ کوئی بھی شخص ان میں ایسا نہیں تھا۔ جو اس بے چاری کی مدد کرتا۔ سب کھڑے مذاق اڑا رہے تھے۔ کسی نے کہا اس کو پنکھا جھلو۔ کسی نے کہا اس کے منہ پر پانی چھڑکو۔ کسی نے کہا۔ اس کو اسپتال پہونچاؤ۔ ایک طرف سے آواز آئی بڑھیا کو گرم گرم جلیبیاں کھلاؤ! یہ سنتے ہی بڑھیا نے جھٹ آنکھیں کھول دیں اور کہنے لگی۔ "ارے بیٹا ان کی بھی سنو وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

ایک لاکھ مسلمان واپسی کیلئے بیچین

جودھپور ۲۶ جون۔ ۶۰ مسلم تخلیہ کنندگان جن میں ۱۶ عورتیں ہیں پاکستان سے اتر پردیش واپس ہوتے ہوئے کل جودھپور سے گذرے۔

گروہ کے لیڈر مسٹر غلام رسول نے کہا کہ ایک لاکھ مسلم تخلیہ کنندگان جلد از جلد ہندوستان واپس آنے کے لئے بے چین ہیں۔

مولانا صفی کا انتقال

لکھنؤ ۲۶ جون۔ شعر و سخن کی دنیا میں یہ خبر نہایت ہی رنج و افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ اردو زبان کے مسلم الثبوت شاعر مولانا صفی لکھنوی نے کل سہ پہر کو ایک سال کی طولانی علالت کے بعد اپنے قدیم مکان میں انتقال کیا۔ مرحوم کی عمر اس وقت ۹۰ سال کی تھی۔ مرحوم ایک باکمال شاعر ہونے کے علاوہ جملہ اصناف سخن پر قادر تھے آپ نے اردو نثر میں بھی نہایت مفید اور بیش بہا اضافہ کیا ہے۔

اردو میں تعلیم دلایئے!

گورنمنٹ نے پرائمری درجات میں اردو زبان میں تعلیم دینے کا حق تسلیم کر لیا ہے۔ اس لئے سرپرست حضرات اپنے بچوں کو اسے اردو ھی میں تعلیم دلائیں۔

ادب لطیف

پردیسی

(از جناب ظہور نشتر بھوپالی)

جذبات پرور ہوائیں مست خرامی کے ساتھ چل رہی ہیں۔ آہستہ آہستہ اور پرند ڈال ڈال پرواز کر رہی ہے۔ کوشی کا گیت گا گا کر ..... لیکن ..... میرا دل اداس ہے۔ غمگین ہے..... افسردہ ہے۔ نہ جانے کیوں؟ اور ...... دھڑکتا ہی نیم اور پیپل کے پتوں کی طرح بار بار ... شاید ... کسی کی جدائی میں ..... کسی کے خیال سے!

مری نگاہیں ڈھونڈھتی ہیں۔ دل تلاش کرتا ہے۔ مگر کہیں نہیں پاتا۔

یہ کیفیت نا شاظر..... روح پرور فضائیں بیکار ہیں۔ اس کے بغیر! اس سے دور رہ کر کسی چیز میں دلچسپی نہیں۔ کسی چیز میں محبوبیت نہیں!

کیوں؟ اور ــــ وطن میں سب کچھ ہے پیارے

सम्मन वगरज़ इनफिसाल मुकद्दमा
(आर्डर ५ कायदा १ व ५ मजमूआ ज़ाबता दीवानी १९०८ ई०)
नम्बर मुकद्दमा 668
बअदालत श्री मान तहसील दार साहब तहसील बिल्लौहर मुकाम बिल्हौर जिला कान पुर
श्री ठाकुर राधा कृष्ण जी बसर बराह कार मु: चन्द्रा देवी बेवा मुन्नू लाल कुर्मी साकिन बरन्डा परगना बिल्हौर मुद्दई
बनाम अकबर अली मुद्दाअलेह
बनाम अकबर अली वल्द सखावत अली साकिन देवहा परगना बिल्हौर मुसलमान
वाजेह हो कि मुद्दई ने आप के नाम एक नालिश बाबत लगान दायर की है लिहाजा आप को हुक्म होता है कि आप बतारीख ७ माह जुलाई सन १९५० ई बवक्त १० बजे दिन बमुकाम बिल्हौर असालतन या मारफत वकील के जो मुकद्दमा के हालात से करार वाकई वाकिफ किया गया हो और जो कुल उमूर अहम मुताअल्लका मुकद्दमा का जवाब दे सके या जिस के साथ कोई और शख्स हो कि जवाब ऐसे सवालात का दे सके हाजिर होजिये और जवाबदेही दावा की कीजिये और हरगाह वही तारीख जो आप की हाज़री के लिये मुकर्रर है वास्ते इनफिसाल कतई मुकद्दमा के तजवीज़ हुई है! पस आप को लाज़िम है कि उस रोज़ अपने जुमला गवाहों को जिन की शहादत पर नीज़ जुमला दस्तावेज़ात जिन पर आप बताईद अपनी जवाबदिही के इस्तदलाल करना चाहते हैं उसी रोज़ पेश कीजिये। और आप को इत्तला दी जाती है की अगर बरोज़ मज़कूर आप हाज़िर न होंगे तो मुकद्दमा बग़ैर हाज़री आप के मसमूअ और फैसल होगा
बस्क्त मेरे दस्तखत और मुहर अदालत के आज बतारीख ७ माह ६ सन् १९५० ई जारी किया गया
द: हाकिम मु: अ:

بچوں کی دنیا

برطانوی یونیورسٹیاں

برطانی یونیورسٹیوں کو کس طرح سے چلایا جاتا ہے کیا ان کو حکومت ان کو کنٹرول کرتی ہے؟ برطانی یونیورسٹی میں زندگی کیسے گذرتی ہے۔ ان چند سوالات کا مندرجہ ذیل مضمون میں جواب دیا گیا ہے۔

انگلستان اور ویلز میں ۱۲ اور اسکاٹ لینڈ میں ۴ یونیورسٹیاں ہیں۔ شمالی آئرلینڈ میں صرف ایک یونیورسٹی ہے۔

یہ یونیورسٹیاں اپنا انتظام خود کرتی ہیں۔ وزارت تعلیم کو کوئی اختیار نہیں کہ وہ ان کے معاملات میں مداخلت کرے۔ لیکن پھر بھی یونیورسٹیوں کی انتظامی جماعتوں اور وزارت تعلیم کے درمیان استادوں کی تربیت، تعلیم بالغان کے متعلق انتظامات اور حکومت کی طرف سے وظیفوں کے بارے میں تھوڑا بہت تعلق رہتا ہے۔

اگرچہ یونیورسٹیاں آزادانہ طور پر کام کرتی ہیں لیکن پھر بھی حکومت ان کو کافی امداد بہم پہونچاتی ہے۔ یہ امداد امدادی کمیٹی جو یونیورسٹیوں کے نمائندوں پر مشتمل ہے کی سفارشات پر دی جاتی ہے۔ حکومت کی یہ مالی امداد غیر ممالک کے طلباء کے لئے بہت فائدہ مند ہے کیونکہ اس طرح سے برطانی یونیورسٹیاں ان کو بہت کم خرچ پر تعلیم دے سکتی ہیں۔

برطانیہ میں سب سے مشہور آکسفورڈ کی یونیورسٹیاں ہیں۔ اور تعلیم کے لحاظ سے یہ بین الاقوامی شہرت رکھتی ہیں۔ یہ یونیورسٹیاں بہت سے کالجوں پر مشتمل ہیں طلبا کو کالجوں میں ٹھہرنا پڑتا ہے جہاں تک ممکن ہوتا ہے ہر تعلیم طالب علم کو کالج میں ایک دو کمرے دئے جاتے ہیں مگر بعض اوقات کالجوں میں کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ اور طلبا کے ٹھہرنے کا انتظام کسی مناسب پرائیویٹ جگہ پر کیا جاتا ہے ایسی حالتوں میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ طلبا کو زیادہ خرچہ نہ برداشت کرنا پڑے لندن یونیورسٹی اور ویلز کی یونیورسٹیاں بھی بہت سے خود مختار کالجوں پر مشتمل ہیں۔ مگر یہ یونیورسٹیاں زیادہ تر غیر سکونتی ہیں۔

انگلستان اور ویلز کی یونیورسٹی میں تقریباً ۴۰ ہزار طلبا تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ لڑکیوں کی تعداد تقریباً ۲۵ فیصدی ہوتی ہے۔

برطانیہ میں یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کرنا صرف امیروں کے لڑکے اور لڑکیوں کا حق نہیں ہے۔ طلباء کو وزارت تعلیم اور دوسرے تعلیمی اداروں کی طرف سے بہت سے وظائف دئے جاتے ہیں۔ خاص کر آکسفورڈ اور کیمبرج کی یونیورسٹیاں اپنے فنڈ سے بہت سے وظائف طلباء کو دیتی ہیں۔

برطانی یونیورسٹیاں ایک اچھی زندگی گذارنے کا انحصار خود طالب علم پر ہے۔ مضامین کے انتخاب میں اُسے پوری آزادی ہے کہ یہاں کی زندگی بالکل بے لطف اور غیر دلچسپ نہیں ہے۔ بلکہ یونیورسٹی کی زندگی میں کھیل بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ آکسفورڈ اور کیمبرج کی یونیورسٹیاں میں کھیل تعلیم کا ایک نہایت اہم حصہ ہیں ہر ایک یونیورسٹی میں بہت سی سماجی اور تمدنی انجمنیں بنی ہوئی ہیں۔ یہ انجمنیں اپنے اخبارات شائع کرتی بحث و مباحثہ کا انتظام کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ ان انجمنوں نے بہت سے کلب ہیں ہر طالب علم اپنی رجحان کے مطابق ان کلبوں میں شرکت کر سکتا ہے۔

حفاظتی کونسل کا فیصلہ ناجائز

لندن۔ ۲۷ جون۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس نے کوریا کے مسئلہ پر حفاظتی کونسل پر حفاظتی کونسل کا جو جلسہ ہوا ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ظاہر ہے کہ حفاظتی کونسل کا جو جلسہ ۲۵ جون کو ہوا ہے۔ اس کے فیصلے کو کوئی قانونی حیثیت حاصل نہیں ہو سکتی۔

لندن میں ایجنسی کی جو خبر ماسکو سے آئی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ امریکہ کے نمائندے نے یہ دعویٰ کیا کہ

پردۂ فلم

سہراب مودی

ان عظیم ترین ہدایت کاروں میں جنھوں نے ہندوستان کی صنعت فلم سازی کو بام عروج پر لے جانے میں اپنی زندگی صرف کی ہے ان لوگوں میں ہدایت کار مسٹر سہراب مودی کا نام سنہرے حرفوں سے لکھا جائے گا۔ ہندوستان کا یہ پروقار فن کار جس نے ایک طرف پکار سکندر۔ پرتھوی ولبھ جیسی تاریخی فلمیں پیش کر کے صنعت فلم سازی میں نئے باب کا اضافہ کیا۔ وہیں جیلر۔ شمع۔ پرکھ اور منجھدار جیسی سوشل تصویریں پیش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ جہاں انہیں تاریخی فلمیں بنانے میں ید طولیٰ حاصل ہے وہیں سوشل تصویریں بنانے میں بھی وہ یکتائے زمانہ ہیں۔ عرصہ دراز تک ایک پردہ سیمیں سے غیر حاضر رہ کر مسٹر سہراب مودی پھر ایک مرتبہ فاتحانہ شان سے جلوہ گر ہو رہے ہیں۔ ہر بار جب سہراب مودی اپنی تکنیک رس فنکارانہ کاوش اہل نظر کے سامنے رکھتے ہیں۔ تو دشمن اور دوست اُسے یکساں طور پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ان کی جدید تصویر "شیش محل" ان کے طویل تجربہ کا نچوڑ ہے شیش محل فلمانے کے اعلان کے ساتھ ہی تاریخ کے ماہرین نے اپنی اعزازی خدمات سہراب مودی کو پیش کی تھیں۔ مگر سہراب مودی کا یہ جواب کہ شیش محل تاریخی تصویر نہیں۔ بلکہ یہ اپنی تاریخ خود مقرر کرے گی ان کو حیرت میں ڈال دیا۔

شیش محل کیا ہے۔ ایک عظیم فن کار کا عظیم ترین کارنامہ جس کی فن کاری کی بلندی۔ افسانے۔ افسانے کی ہدایت جدت۔ اور طرزی تمثیل نگاری آپ کو کسی دوسری تصویر میں نہیں نظر آئے گی۔ فلمی دنیا کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ کسی فلم کے مکمل تیاری میں ایک ہزار ۲۰۰ دن صرف کئے ہوئے ہوں۔ شیش محل میں نسیم۔ نگار۔ پشپا۔ امرناتھ پہلوان۔ مبارک۔ پیلا مصرا اور اے شاہ اور خود سہراب مودی نے اپنی سابقہ تصویر سے بہترین اداکاری کے جوہر پیش کر کے ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔

سہراب مودی اپنی عالیشان فلمی زندگی کے پرشکوہ محل کا خود معمار ہے۔ اور شیش محل اس انوکھی معمار کا لاثانی دلآویز اور لاجواب کارنامہ ہے۔

عنقریب جب یہ شاہکاروں کا شاہکار آپ کے سامنے آئے گا۔ تو آپ محسوس کریں گے کہ شیش محل بلند پایہ کی تصویر ہے۔ اور سہراب مودی کتنا بلند اور باوقار فنکار ہے۔ (آئینہ)

شمالی کوریا کی بری فوجوں نے جنوبی کوریا پر حملہ کیا اور اس نے کوریا کی صورت حال کو اسی زاویہ نگاہ سے بیان کیا

امریکا کی فوجوں کو جنگ کا حکم

واشنگٹن ۲۷ جون۔ صدر ٹرومین نے آج امریکہ کی فضائی اور بحری فوجوں کو کوریا پر حملے کا حکم دیدیا ہے صدر ٹرومین نے جہازی بیڑے کو بھی یہ ہدایت کی ہے کہ وہ جزیرہ فارموسا پر کوئی حملہ نہ ہونے دیا جائے۔ اسی کے ساتھ ٹرومین نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ وہ جزائر فلپائن اور ہند چین کے لئے فوجی امداد کی رفتار تیز ترکی جائے۔

صدر ٹرومین نے چین کے قوم پرور حکومت سے بھی کہا ہے کہ وہ اس وقت تک اپنی تمام فضائی اور بحری سرگرمیاں روک دے۔ اس کے علاوہ انھوں نے فرانس کے لئے فوجی امداد کو تیز کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔

صدر ٹرومین نے اپنے اس حکم نامہ میں کہا ہے کہ کوریا پر حملہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ کمیونزم اور آزاد ملکوں کو رام کرنے میں ناکام رہا ہے اور اب مسلح جدوجہد اور جنگ پر آتر آیا ہے۔

صدر ٹرومین نے کہا کہ ان حالات میں اگر سرخ فوجیں فارموسا پر قبضہ کر لیا تو بحرالکاہل کے

جنگ
شمالی و جنوبی کوریا میں

سیول۔ جنوبی کوریا۔ ۲۵ جون۔ آج تقسیم شدہ کوریا میں خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ اور شام کو جنوبی کوریا کی فوجیں اپنی دار الحکومت سیول کو شمالی کوریا کے ٹینک اور بکتر بند پیادہ فوج کے طاقت ور حملے سے بچانے کے لئے دریا کی لائن پر قبضہ جمائے رکھنے کی کوشش میں لڑ رہی ہیں شمالی کوریا میں جس کا حامی روس ہے آج صبح یہ دعویٰ کرنے کے بعد کہ جنوبی کوریا نے سرحد کے تین مقامات پر حملہ کر دیا ہے۔ اعلان جنگ ہے۔

ٹوکیو ۲۶ جون۔ یہاں جو ٹیلیفون سے اطلاعات آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ شمالی کوریا کی کمیونسٹ فوجوں نے جنوبی کوریا کے قصبہ اونجانگ پر قبضہ کر لیا ہے یہ قصبہ جنوبی کوریا کے دار الحکومت سے ۴۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اب کمیونسٹ فوجیں سیول کی طرف پیش قدمی کر رہی ہیں۔

آج ٹوکیو میں ایک ذمہ دار اتحادی ذریعہ نے بتلایا کہ جنوبی کوریا کی صورت حال تشویش ناک ہے۔

اس سے قبل اسوال سے ریڈیو ٹیلیفون کے ذریعہ جو خبر آئی ہے کہ جنوبی کوریا نے شمالی کوریا کی فوجوں کو حملوں کو پسپا کر دیا ہے۔

جنرل میک آرتھر کے صدر دفتر نے شمالی کوریا کے حملہ کو وسیع پیمانہ پر جنگ بتلایا ہے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ شمالی کوریا نے میدان جنگ میں ستر ہزار سپاہی اور ستر ٹینکیں اتاری ہیں۔

جاپانی اخباروں کے بیان کے مطابق کمیونسٹ فوجوں کے ہراولی دستے سیول کے حدود میں داخل ہو چکے ہیں۔ متعدد لوگوں نے دار الحکومت کو خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ کمیونسٹوں نے شہر پر اشتہار پھینک کر ان سے پرسکون رہنے کی درخواست کی تھی۔

معلوم ہوا ہے کہ کمیونسٹ فوجیں کمپو کے ہوائی اڈہ تک پہونچ چکی ہیں جو سیول سے سات میل مشرق میں واقع ہے ٹیلیفون کی خبروں کے مطابق شہر میں بندوقوں کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔

سیول ۲۷ جون۔ آج شمالی کوریا کے حملہ آوروں کو یہاں جنوبی کوریا کے سخت جوابی حملہ کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اس کے بعد حملہ آوروں نے شہر پر براہ راست حملہ کے لئے ٹنکوں کی مزید کمک بھیجدی۔ جنوبی کوریا کی کابینہ پوری رات حملہ آور جوابی حملوں کے درمیان ابھی تک سیول میں ڈٹی ہوئی ہے۔ حالانکہ حملہ آور اب شہر کے مضافات میں پہونچ گئے ہیں۔ لیکن اگر جنگ اور جنوب کی طرف بڑھی تو وہ کل چناگ جو منتقل ہو جائے گی۔ جو سیول سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔

ملکوں کے لئے براہ راست خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ یہ حملہ امریکی فوجوں کے لئے بھی جو بحر الکاہل کے علاقہ میں اپنے قانونی اور ضروری فرائض کی تکمیل میں مصروف ہیں۔ بڑا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

صدر ٹرومین نے آخر میں کہا کہ اقوام متحدہ کے منشور کے سراسر خلاف کوریا پر جو حملہ کیا گیا ہے۔ اس میں سمجھتا ہوں کہ اقوام متحدہ کے تمام ممبر ملک اس کے نتائج پر پوری طرح غور کریں۔

سوامی سہجانند کا انتقال

پٹنہ ۲۷ جون۔ مشہور کسان لیڈر اور آل انڈیا کسان سبھا کے جنرل سکریٹری سوامی سہجانند کا انتقال آج صبح ۴ بجے مظفر پور میں ہو گیا۔

سوامی جی نے اپنا آشرم بھٹا میں ۲۰ سال پہلے قائم کیا تھا۔ سوامی جی غازی پور کے رہنے والے تھے۔ جہاں وہ ۱۸۹۶ء میں پیدا ہوئے تھے وہ سنسکرت کے مشہور عالم تھے۔ وہ پہلے کانگریس سے متعلق تھے۔ اور کئی مرتبہ کانگریس تحریکوں میں جیل بھی گئے۔ اس کے بعد وہ آل انڈیا فارورڈ بلاک میں آ گئے۔

وزیر اعظم نہرو دہلی واپس

نئی دہلی ۲۶ جون۔ انڈونیشیا۔ ملایا۔ اور برما میں تین ہفتے کے دورے کے بعد وزیر اعظم نہرو آج دوپہر کو دہلی واپس آ گئے۔

اوّل نذرِ دین

اسلام کی پاکیزہ تعلیم

اگر تو خدا سے پورے طور پر واقف ہو جائے تو یہ امر ظاہر کرنے کی قدرت ہی باقی نہ رہے کہ تو خدا کو جانتا ہے۔

زیادہ علم سیکھنے سے انسان عالم نہیں بنتا بلکہ قابل عزت اور سچا عالم وہ ہے جو علم کے مطابق عمل کرے۔

سب سے اچھی خصلت یہ ہے کہ جو چیز تو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کر اور جو چیز تیرے پاس ہے اور وہ اسے دیدے اور جو اس کے پاس ہو وہ اس سے طلب نہ کر۔ تو خود اس کی خدمت کر اور اس سے اپنی خدمت نہ لے۔

حضرت سری سقطی سے ایک دفعہ ایک شخص نے آکر کہا۔ کوہ لکام پر ایک بزرگ رہتے ہیں انھوں نے آپ کو سلام کہا ہے۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا خلق سے الگ رہ کر خالق کی عبادت کرنا دوں کا کام ہے اور زندہ وہ ہیں۔ جو خلق میں رہ کر ہر وقت خالق کو یاد کرتے ہیں۔

موجِ تبسم

ایک چھوٹا لڑکا اسکول میں بٹھایا گیا تھا جب شام کو گھر آیا تو باپ نے پوچھا

باپ۔ کہو بیٹا تمہارے ماسٹر تو اچھے ہیں۔

بیٹا۔ یوں تو اچھے ہیں بیٹا بیٹا کرتے رہتے ہیں لیکن ابا جان ان کو آتا جاتا کچھ نہیں۔

باپ۔ یہ تم کو کیسے معلوم ہوا۔

بیٹا۔ وہ لڑکوں سے پوچھتے ہی رہتے ہیں سورج کدھر سے نکلتا ہے۔ پنجاب کے مغرب میں کون ملک ہے۔ ہندستان کی آبادی کتنی ہے۔ اگر ان کو کچھ آتا ہوتا تو وہ ایسے سوالات لڑکوں سے کبھی نہ پوچھتے۔ اور جب وہ کچھ جانتے ہی نہیں تو ان کو اسکول میں رکھنے سے کیا فائدہ۔

ماسٹر۔ کرپا شنکر بورڈ پر کوئی ایسا لفظ لکھو جو بہت ہی لمبا ہو۔

کرپا شنکر نے چاک لیا اور اس پر لفظ "ربڑ" لکھ دیا۔

ماسٹر جی ناراض ہو کر بولے۔

ماسٹر۔ ارے بیوقوف ربڑ بھی کوئی لمبا لفظ ہے ....!

عجیب معلومات

مار کے آگے بھوت بھاگے

بھوت پریت کا علاج کرنے والے ڈاکٹروں نے جموں میں بھوتوں کے علاج کا اسپتال قایم کیا ہے جس میں عوام کے سروں سے بھوت اتارے جاتے ہیں۔

اس شفاخانہ میں آسیب زدوں کو بڑے بڑے شکوں میں بند کر دیا جاتا ہے جن میں پڑے پڑے ان کا بھوت اتر جاتا ہے۔

ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس طریقہ علاج سے بھوتوں کو تکلیف پہنچتی ہے اور وہ بھاگ کھڑے ہوتے ہیں حال میں اس شفاخانہ میں سے ایک مریضہ شفایاب ہو کر نکلی ہے۔ اس کے جسم پر ۲۳ خراشیں موجود ہیں۔

ٹوکیو میں جنوبی کوریا کی دار الحکومت پر قبضہ کی خبر

لندن ۲۶ جون۔ جنوبی کوریا کے دار الحکومت سیول پر شمالی کوریا کی فوجوں کا قبضہ ہو گیا۔

یہ خبر ٹوکیو میں جنوبی کوریا کے وزیر مسٹر کِن یانگ جو کو دار الحکومت کے ٹیلی فون اور ریڈیو کے سلسلہ منقطع ہونے سے پہلے موصول ہوئی۔ مسٹر جو نے کہا کہ وہ جنوبی کوریا کی حکومت کے ممبران سے بھی گفتگو نہ کر سکے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ۲۵ میل جنوب میں سوان منتقل ہو گئی ہے۔

امریکہ سے مزید امداد کی درخواست

واشنگٹن ۲۶ جون۔ جنوبی کوریا کی قومی آسمبلی نے صدر ٹرومین اور امریکی کانگریس سے اپیل کی ہے کہ شمالی کوریا کے حملہ آوروں کے خلاف اسے مزید امداد دی جائے

جنوبی کوریا کیلئے جنگجو طیارے

ٹوکیو۔ ۲۶ جون۔ جنرل میک آرتھر کے صدر دفتر سے آج اعلان کیا گیا ہے کہ امریکی حکومت کے حکم پر دس جنگ جو ہوائی جہازوں کو جنوبی کوریا بھیجے گئے ہیں اور ان جہازوں کو جاپان میں جنوبی کوریائی حکومت کے ہوابازوں کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

میک آرتھر کو امریکہ کا حکم

واشنگٹن ۲۶ جون۔ امریکی حکومت نے جنرل میک آرتھر کو ہدایت کر دی ہے کہ شمالی کوریا میں کیمونسٹ عوامی جمہوریہ کی چڑھائی کا مقابلہ کرنے کے لئے جاپان سے ہر ممکن اسلحہ فوراً جنوبی کوریا روانہ کیا جائے۔

شمالی کوریا کا پہلا اعلان

لندن ۲۶ جون۔ شمالی کوریا نے لڑائی کے متعلق اپنا پہلا اعلان شائع کیا ہے۔

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جنوبی کوریا کی پٹھو حکومت نے ۲۵ جون کی صبح کو شمالی کوریا پر اچانک حملہ کر دیا۔ جس کے جواب میں شمالی کوریا کی فوجوں نے گھمسان کی دفاعی جنگ لڑی۔ اور دشمن کی پیش قدمی سارے محاذ پر روک دی۔

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دشمن تھرٹی ایٹھ پرالل کے شمال میں گھس آئے تھے لیکن شمالی کوریا کے حفاظتی دستوں نے انھیں پسپا کر دیا۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ابھی جنگ جاری ہے!

کوریا سے امریکیوں کا تخلیہ مکمل

ٹوکیو ۲۷ جون۔ آج رات کو امریکی ہوائی بیڑے نے جنوبی کوریا سے مکمل طور پر امریکیوں کا تخلیہ کر دیا۔

کوریا کی صورت حال پر ٹرومین کا بیان

واشنگٹن ۲۶ جون۔ صدر ٹرومین نے آج اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ کوریا میں امن کو جو خطرہ ہو گیا ہے۔ اس کو دور کرنے کے لئے امریکہ حفاظتی کونسل کی

افسانہ

سوئیوں والی

از خالدہ وسیمہ خانم

اس نے آہستہ سے کہا "سوئیوں والی"۔ اور سوئیوں والی ہی کا تصور کئے ہوئے ٹکٹ گھر کی کھڑکی کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ اور جب تک ٹکٹ بابو نے اس کے ہاتھ سے روپے کا نوٹ تھامتے ہوئے کہا۔ کہاں کا ٹکٹ چاہیے تو وہ عالم بے خودی میں بول اٹھا۔ "سوئیوں والی" ٹکٹ بابو نے الماری کی طرف دیکھا اور دوسرے ہی لمحہ نوٹ کھڑکی پر پٹختے ہوئے کہا کہ سوئیوں والی کوئی اسٹیشن نہیں ہے۔ اور جواب میں سدھیر نے جلدی سے کہا۔ ہاں جی نہیں۔ فیروز آباد کا ٹکٹ دیجئے۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کے بعد سدھیر کا ذہن سوئیوں والی کی یاد سے بالکل خالی ہو گیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دوسرے ہی لمحہ پلیٹ فارم کی طرف جاتے ہوئے کہا۔ وہ پھر اسی خیال میں غرق ہو گیا اور چند روز کے بعد لاہور سے واپسی پر ایک فرحت افزا صبح کو جب وہ من موہن کے اسٹیشن پر اترا تو سب سے پہلے اسے سوئیوں والی ہی کا خیال آیا۔ اس سانولی سی رسیلی نوجوان لڑکی کا جو دور اسٹیشن کے راستے پر نیم کے پیڑ کے نیچے میلے کچیلے کپڑوں میں گٹھری کی طرح سمٹی سمٹائی بیٹھی سوئیاں بیچ رہی تھی۔ اور ہر اس نوجوان بیوپاری کی امیدوں آرزوں کی آماجگاہ تھی جو سوئیوں کی خریداری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے چپکے سے "ایک دل بیچتا ہوں کوئی لینے والا" کی صدا لگا دیا کرتے تھے۔

سدھیر جلدی سے پلیٹ فارم کی سیڑھیوں سے اتر کر سوئیوں والی کے قریب جا بیٹھا۔

"کیا بیچ رہی ہو"

"سوئیاں ہیں۔ کیا دیکھتے نہیں ہو کیا؟

"ہیں۔ کیسے دیتی ہو یہ سوئیاں؟

دو پیسہ کی ایک

کیا دو پیسہ کی ایک سُوئی۔ پہلے تو دو پیسہ میں ایک پڑیا بکتی تھی۔

"آج کل لڑائی ہے بابو جی ہر چیز مہنگی ہو رہی ہے۔

"اچھا تو سُوئیاں بھی لڑائی پر جا رہی ہیں۔"

"مجھے معلوم نہیں لینا ہیں تو لو نہیں تو نہ لو ایک سُوئی دو پیسہ ہی میں ملے گی۔

سدھیر نے حیرت انگیز تبسم کے ساتھ سوئیوں والی کی طرف دیکھا۔ اور ایک روپیہ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے شکایت آمیز لہجہ میں کہا۔

"دوکاندار کو اتنا غصہ نہیں کرنا چاہیے۔

"غصہ نہیں بابو جی یہ تو ......

اچھا ایک پڑیہ میں کتنی سوئیاں ہوتی ہیں۔

"بارہ"

"بارہ"! چھ آنے ہوئے لیکن کچھ کم دام لو مجھے ایک سالم پڑیہ چاہیے۔

کم دام کیسے لیں بابو۔ ایک پڑیا پر صرف ایک آنہ بچتا ہے۔ اور دن بھر میں صرف پانچ سات پڑیہ بکتی ہیں..... گذارہ بھی نہیں ہوتا۔

گذارہ بھی نہیں ہوتا..... تمھارا گذارہ انہیں سوئیوں پر ہے۔

اور کس پر ہوگا۔

کیوں ابھی تمہارا بیاہ نہیں ہوا۔

بیاہ کا نام سنتے ہی شرم و حیا سے سوئیوں والی کا شاداب چہرہ گلابی ہو گیا۔ اور تبسم ریز لب کے ساتھ نفی میں سر ہلانے کے سوا بیچاری اور کچھ نہ کہہ سکی تھوڑی دیر بعد حجاب آمیز لہجہ میں بولی۔

بیاہ ہو جاتا تو یہاں بیٹھی ہوئی سوئیاں بیچتی سوئیوں والی کی بات سنکر سدھیر نے اپنی نگاہیں اس کے ہر لمحہ رنگ بدلتے ہوئے چہرے پر گاڑ دیں۔ اور شیلی آواز میں پوچھا۔

"تو اور کیا کرتیں"

"مجوری بابو جی ہم لوگوں میں بیاہ ہو جانے پر خاوند کے ساتھ مجوری کرتے ہیں۔

"ہوں" تمھارا نام کیا ہے۔

"نیلا"

نیلا اور بھی کوئی ہے تمھارا۔

ایک بھیا ہیں اور بہت سے آدمی ہیں ہماری قوم کے ادھر بھیا کے پاس رہتے ہم سب۔

سدھیر خاموش ہو گیا۔ اور تھوڑی دیر تک سوئیوں کی پڑیا سے دیر تک سوئیوں کی ایک پڑیا سے زمین پر لکیریں کھینچنے اور سوچنے کے بعد سر اٹھایا اور نیلا کی طرف دیکھنے لگا۔ ایسی نظروں سے نہیں جنھیں حسرت و ارمان کے سوا اور کچھ نہیں نام دیا جا سکتا۔ پھر درد انگیز لہجہ میں بولا۔

"ایک بات اور پوچھوں نیلا۔"

"پوچھو"

"ناراض تو نہیں ہوگی۔"

"نہیں بابو جی۔

"میں ...... میرا بیاہ نہیں ہوا۔ دنیا میں میرا کوئی نہیں۔ میں ایک زمیندار کے پاس منشی ہوں۔ بس کما کھاتا ہوں مجھ سے بیاہ کر لو۔ مزدوری وزدوری کچھ نہیں کرنا پڑے گی۔

نیلا یکبارگی کھلکھلا کر ہنس پڑی جیسے باغ میں بہت سی کلیاں ایک دم چٹاپ پڑیں۔ اور سدھیر کے سنجیدہ آنکھوں میں دلفریب آنکھیں ڈال کر کہنے لگی۔

کیا کہہ رہے ہو بابو جی۔

ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ گھر کے معمولی کام کاج کے سوا تمھیں اور کوئی کام نہیں کرنا پڑے گا۔ اچھا کھاؤ گی اور اچھا پہنو گی۔ میں تمہیں کوئی تکلیف نہ دوں گا۔

بابو جی یہ کیسے ہو سکتا ہے میرے رشتہ دار مر جائیں گے۔ لیکن یہ بات نہیں ہونے دیں گے لو پھر آپ لوگ ٹھہرے بھی تو بڑے آدمی پڑھے لکھے۔ اور ہم گنوار مجور اور ہم لوگوں کا آپ کے گھروں میں گذر نہیں ہو سکتا۔

سدھیر کو ایسا معلوم ہوا کہ بہت سی سوئیاں اس کے دل میں ایک ساتھ پیوست ہو گئیں ہوں۔ اور سوئیوں کی پڑیا کو روپے پر پھینک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پیچھے مڑ کر دیکھے بغیر بادل ناخواستہ قصبے کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس واقعہ کو بعد سدھیر من موہن سے دور ایک چھوٹے سے گاؤں پربت نگر میں بستر علالت پر پڑے رہنے کی وجہ سے ایک سال تک نیلا کو نہ دیکھ سکا۔ لیکن اس سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس دوران میں اس کے دل دماغ اس الھڑ لڑکی کے غمزدہ ہوشربا کی سحرکاریوں سے آزاد ہو گئے تھے۔ کیونکہ اتنی مدت گذرنے پر صحتیاب ہونے کے بعد جب اس نے دوبارہ ملازمت کے سلسلے میں من موہن کی زمین پر قدم رکھا تو دور سے سوئیوں والی کو دیکھتے ہی وہ غیر اختیاری طور پر اس کی طرف بڑھتا چلا گیا اور جب وہ اس کے قریب پہنچا تو اسے ایسا محسوس ہوا کہ سوئیوں کی طرح بیشمار تیز کانٹے اس کے رگ رگ میں پیوست ہو کر رہ گئے۔ اور وہ نیلا کے پھول ایسے غمناک چہرے کی طرف پاگلوں کی طرح دیکھنے لگا جس پر زمانے کے بے مہر ہاتھ نے بے شمار چھوٹی بڑی لکیروں کی صورت میں آلام روزگار کے نقوش کندہ کر دئے تھے وہ دو ماہ کے ایک ننھے بچے کو بیٹھی دودھ پلا رہی تھی۔

سدھیر نے اس منظر کی تاب نہ لا سکتے ہوئے ایک لمحہ کے لئے شاہراہ پر موسم خزاں کے گرد و غبار اور نیم کے پتوں کی طرف دیکھا اور نیلا نے سدھیر کی طرف دیکھا۔ جیسے ایک طرف ادھ جان نسوا انتظار کے بعد وہ صمیم قلب سے اس کا خیر مقدم کر رہی ہو اور پھر بے اختیار مجروح لہجہ میں بول اٹھی

"آپ آگئے بابو"

ہاں! کتنی جھوٹی ہو تم کہتی تھیں کہ ہم لوگ بیاہ کے بعد لڑکیاں اپنے اپنے خاوند کے ساتھ مزدوری کرتی ہیں۔"

سدھیر کی بات سنتے ہی نیلا کا سوکھا چہرہ اور بچہ بھی مرجھا گیا۔ اور وہ قریب ہی بکھرے ہوئے زرد شکوں پر غم آلود نظریں ڈال کر بھرآئی ہوئی آواز میں کہنے لگی۔

میرا بیاہ ہی ہوا کب جو اپنے خاوند کے ساتھ مزدوری کرتی۔

بیاہ نہیں ہوا تو پھر یہ کیا ہے۔

سدھیر نے پہلے سے زیادہ حیران ہو کر بچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جلدی سے پوچھا۔ اور نیلا نے ایک مجرم کی طرح اسکی طرف رحم طلب نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

"یہ میرے کرموں کا پھل ہے بابو"

"ہاں کرموں کا پھل ...... اور تمھیں کیا بتاؤں

"آخر کچھ تو کہو"

کیا کہوں ایک پاپی اپنے دکھ بھرے پاپ کی کہانی کیسے سنائے۔ کوئی اور بات کرو بابو۔"

سدھیر کو جیسے کسی غیبی طاقت نے وہاں بٹھا دیا۔ اور وہ اس کی آنسو بھری آنکھوں میں اپنی پریشان نگاہیں ڈال کر ہمدردانہ لہجہ میں بولا۔

بتاؤ تو سہی کیا بات ہوئی یقین کرو میں تمہاری آنسوؤں بھری کہانی ہنسنے کے لئے نہیں پوچھ رہا ہوں۔

نیلا نے ایک آہ سرد بھری اور گلوگیر آواز میں بولی۔ کوئی لمبی چوڑی کہانی نہیں بابو بس ایک چھوٹی سی بات ہے۔ ایک ابھاگن کے بھاگ پھوٹ جانے کی۔ تم بھی سن لو اگر سننا چاہتے ہو۔

اچانک بچہ نیلا کے گود میں کروٹ لیکر رونے لگا نیلا نے جھٹ اُسے سنبھالا اور اسے چوم کر کہنے لگی۔

تمہیں معلوم نہیں بابو۔ جب تم پہلے پہل آئے تھے تو اس وقت میرے پتا بیمار تھے۔ اور ماتا جی زندہ تھیں وہ تھوڑے دن کے بعد چل بسیں۔ اور سارے گھر کا خرچ میرے سر پہ آپڑا۔ کیونکہ وہ جیتے جی تھوڑی بہت مجوری بھی کر لیا کرتے تھے۔ اس لئے میں یہاں پہلے سے بھی زیادہ دیر تک بیٹھنے لگی۔

ایک دن پھر ...... میری ایک سوئی بھی نہ بکی اور پھر جوں جوں شام کا سمے آنے لگا۔ توں توں میری فکر بڑھنے لگی۔ لیکن فکر کرنے سے کیا ہوتا شام ہو گئی اور مجھے فکر کرنے سے ایک پیسہ نہ ملا۔ آخر میں لاچار ہو کر بے امید ہو کر یہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

قصبے کے چراغ جل چکے تھے میں سوئیوں کی جھولی بغل میں دبائے ہوئے آہستہ آہستہ اس سوچ میں چلی جا رہی تھی کہ آج رات پتا جی کو بھوکے ہی سونا پڑے گا۔ اچانک ایک سنسان گلی میں مجھے آہستہ سے کسی نے پکارا۔ اور میں رک کر پیچھے کی طرف دیکھنے لگی۔ ایک چھوٹے سے مکان کے دروازے میں ایک نوجوان آدمی کھڑا تھا۔ میرے مڑ کر دیکھتے ہی اس نے مجھے ہاتھ سے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔ اور میں بھاگو

جلی کچھ سوچے سمجھے بنا اس کے پاس جا کھڑی ہوئی۔

"اس نے پوچھا سوئیاں بیچتی ہو نا۔"

میں نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "ہاں"

اس نے پھر پوچھا سوئیاں ہیں۔؟

میں نے جواب دیا۔ "ہاں ہیں۔"

اور وہ دروازہ سے ہٹ کر بولا۔ اچھا اندر آکر میری عورت کو سوئیاں دکھاؤ۔ اور میں سوئیوں کے بکنے کے خیال سے خوش ہو کر مکان میں داخل ہو گئی میرے مکان میں داخل ہوتے ہی اس نے دروازہ بند کر لیا جب میں دروازہ بند ہونے کی آواز سن کر پلٹی تو اس نے میرے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے جلدی سے میرے ہاتھ پر پانچ روپیہ کا نوٹ رکھ دیا اور بس .... بابو جی اس سے زیادہ تمھیں کیا بتاؤں ....

اس مصیبت بھری شام کے دو مہینہ بعد میرے پتا جی اور میری قوم والوں کو میرے اس پاپ کا پتہ لگ گیا۔ شرم کے مارے کسی طرف کو منہ کر گئے۔ اور قوم والوں نے مجھے برادری سے نکال دیا۔

نو مہینے بعد یہ بچہ پیدا ہوا۔ آجکل انھیں سوئیوں پر گذارہ ہے مرنا چاہتی ہوں لیکن اس بچہ کی وجہ سے مر بھی نہیں سکتی۔

سدھیر نیلا کی داستان الم سنکر پہلے تو تھوڑی دیر سکتے کے عالم میں بیٹھا رہا اسے اور بچہ کو درد بھری نظروں سے دیکھتا رہا۔ اور پھر ایک سخت امید افزا لہجہ میں بول اٹھا۔

"میرے ساتھ چلوگی"

نیلا نے سدھیر کا سوال سنتے ہی اس کی طرف تنک کی نظروں سے دیکھا مگر جب سدھیر کے چہرے پر فریب اور مذاق کی کوئی علامت نظر نہ آئی تو کوئی جواب دئے بغیر سر جھکا کر سوئیوں کی طرف دیکھنے لگی۔

یہ دیکھ کر سدھیر نے ایک لمحہ کے لئے ادھر اُدھر دیکھا اور پھر بہ عجلت تمام نیلا کی گود سے بچے کو لیکر لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"اچھا اٹھو جلدی کرو۔"

اور اس کے ساتھ ہی زور سے بچہ کا بوسہ لیا۔ اور آہستہ سے کہا۔

"سوئیوں والی" اور سوئیوں والی ہی کا تصور کئے ہوئے ٹکٹ گھر کی کھڑکی کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

شمالی کوریا کا سیول پر مکمل قبضہ

ٹوکیو ۲۸ جون۔ شمالی کوریا کے ریڈیو نے اپنے نشریہ میں اعلان کیا ہے کہ اس کی فوجوں نے جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیول پر آج صبح داخل ہو کر شہر پر مکمل قبضہ کر لیا ہے۔ سرکاری دفاتر پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ اور سیاسی قیدی رہا کر دئے گئے ہیں۔ جو جنوبی کوریا کی حکومت جو ۲۰ میل جنوب میں سوان کو منتقل ہو گئی تھی اب سیول سے ڈیڑھ سو میل جنوب کی طرف ٹیگو کو جا رہی ہے۔

سیول ریڈیو کے ایک نشریہ میں جو اب کمیونسٹوں کے قبضہ میں ہے۔ کہا گیا ہے کہ شمالی کوریا کے وزیر انصاف کو سیول کی عوامی کمیٹی کا عارضی چیرمین بنا کر شہر کا انتظام کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

شمالی کوریا کے نشریہ میں سیول کی بیس لاکھ کی آبادی سے پرسکون رہنے اور شہر نہ چھوڑنے کی اپیل کی گئی ہے۔

امریکہ کے تمام بحری جنگی جہاز بھی صدر ٹرومین کے حکم کے مطابق جنوبی کوریا کی مدد کے لئے روانہ ہو گئے ہیں

ٹوکیو کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ جنگ میں دو امریکی ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔ آج صبح ماسکو ریڈیو نے بتایا تھا کہ شمالی کوریا کی بحری طاقت نے دشمن کا ایک ہوائی جہاز ڈبو دیا۔

جنرل میک آرتھر نے اپنے اعلانیہ میں بتایا کہ کوریا کی جنگ میں اچانک جنگ کا عنصر ختم ہو چکا ہے۔ اور اب جنوبی و شمالی کوریا کے استقلال کا امتحان ہے۔

کہا جاتا ہے کہ برطانیہ کا مشرق بعید کا بحری بیڑہ جاپانی بندرگاہوں میں تیار کھڑا ہے۔ اس بیڑہ کی طاقت امریکی بیڑہ سے کہیں زیادہ ہے۔ برطانیہ نے امریکہ کو دس جنگی جہاز کوریا سے تخلیہ کے سلسلہ میں دئے ہیں۔

ٹوکیو کی تازہ ترین فوجی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ شمالی کوریا کے ہراول دستے سیول پر قبضہ کے بعد جنوبی کوریا کے دفاع میں ایک وسیع رخنہ پیدا کر کے جزیرہ نما کے جنوب کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

لیک سکسس ۲۸ جون۔ کوریا کی جمہوریہ کی امداد کے لئے آسٹریلیائی حکومت نے آج دو جنگی جہاز متحدہ اقوام کی طرف سے جنرل میک آرتھر کے حوالے کئے ہیں۔

جنگ رکوانے کیلئے روس سے درخواست

واشنگٹن ۲۰ جون۔ کل رات کو امریکی حکومت نے روس کو ایک تحریر بھیجی ہے جس میں درخواست بھیجی گئی ہے کہ وہ شمالی کوریا پر اثر ڈال کر جنوبی کوریا سے اس کی فوجیں واپس بلانے کی کوشش کرے۔

حفاظتی کونسل میں تجویز منظور

لیک سکسس ۲۸ جون۔ کل رات کو حفاظتی کونسل نے شمالی کوریا کے حملہ کو امن شکنی کا اقدام قرار دیتے ہوئے امریکی تجویز منظور کر لی جس کے مطابق ادارہ اقوام متحدہ کے تمام ممبران کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ جنوبی کوریا پر حملہ کو روکنے کے لئے مدد دے سکتے ہیں۔

اس تجویز کے موافق ۷ ووٹ تھے۔ اور یوگوسلافیہ اس کا مخالف تھا۔ ہندستان اور مصر نے کہا کہ چونکہ ان کی حکومتوں کی ہدایات موصول نہیں ہوئی ہیں اس لئے وہ ووٹ نہیں دے رہے ہیں۔

ہندستان و مصر کی ہدایات موصول ہونے کے بعد حفاظتی کونسل کا جلسہ پھر ہوگا۔ روس کی نشست خالی تھی۔

صدر ٹرومین پر جارحانہ اقدام کا الزام!

لندن ۲۸ جون۔ امریکی صدر ٹرومین کے اس فیصلہ پر اظہار رائے کرتے ہوئے جو انھوں نے جنوبی کوریا کی امداد کے لئے امریکی بحری اور فضائی طاقت بھیجنے کی بابتہ کیا ہے۔ روسی اخبار پراودا نے کہا ہے کہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ کوریا اور چین کی عوامی جمہوری حکومتوں کے خلاف جارحانہ اقدام کیا ہے۔ جنگ کے بعد اس قسم کی کوئی مثال بین اقوامی معاملات میں نہیں ملتی اور اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ صرف جنگ کی تیاریاں ہی نہیں کر رہا ہے۔ بلکہ براہ راست جارحانہ اقدامات پر تل گیا ہے۔ امریکی حکومت نے بین اقوامی قانون سے ایسا نامناسب برتاؤ کر کے ادارہ متحدہ اقوام کے منشور کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور اس طرح کا اقدام کیا ہے۔ جیسے ادارہ متحدہ اقوام موجود ہی نہیں ہے۔

موسیو میٹرس کا انکار

پیرس ۲۸ جون۔ آج ریڈیکل لیڈر موسیو رینے میٹرس نے بھی نئی کابینہ بنانے کے لئے صدر فرانس کی درخواست نامنظور کر دی ہے۔

موسیو میٹرس بدال کی کابینہ میں وزیر انصاف تھے وہ تیسرے ریڈیکل لیڈر ہیں جنھوں نے کابینہ بنانے سے انکار کیا ہے۔

مشرق بعید میں امریکی

واشنگٹن ۲۸ جون۔ مشرق بعید میں امریکہ کے ۱۸ جنگی جہاز موجود ہیں۔ یہ بیڑا وائس ایڈمرل کالون ایل جوائے کے زیر کمان ہے۔ اس بیڑے میں چار تباہ کن جہاز بھی شامل ہیں۔ ساتواں بیڑہ جسے فارموسا کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ فلپائن کورم کے علاقہ میں موجود ہے۔ اس کی طاقت بہت زیادہ ہے۔

مشرق بعید میں امریکہ کے بمبار ہوائی جہازوں کی تعداد کافی ہے۔ ہر طرح کے ہوائی جہازوں کے یہ دستے جاپان اوکیناوا گورم اور فلپائن میں اپنا مستقر بنائے ہوئے ہیں۔

کوریا میں امریکی بری فوج کے صرف ۵ سو افراد فوجی موجود ہیں۔ جو کوریا فوجی مشاورتی گروہ کے رکن ہیں۔

مولانا آزاد کا مشرق وسطی جانا ملتوی

نئی دہلی ۲۸ جون۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے ہاتھ اور پیر کی چوٹ آجانے کی وجہ سے ایران ترکی۔ اور برطانیہ جانے کا پروگرام ستمبر تک ملتوی کر دیا ہے۔

مولانا پہلے پروگرام کے مطابق ۱۴ جولائی کو طہران روانہ ہونے والے تھے۔

مسئلہ کشمیر کے فوجی مشیر دلی میں

نئی دہلی۔ ۲۸ جون۔ کشمیر کے ثالث سر اوون ڈکسن کے فوجی مشیر جنرل سی ہا جز کل صبح بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی سے یہاں آئے۔

پاکستان میں لائق علی کا نیا عہدہ

ڈھاکہ ۲۸ جون کراچی سے موصولہ اور ایک مقامی اخبار میں شائع ہونیوالی ایک خبر کے مطابق حیدرآباد دکن کے سابق وزیر اعظم میر لائق علی پاکستانی وزارت دفاع کے چیف پرچیزنگ ایڈوائزر مقرر کئے گئے ہیں۔ میر لائق علی حال ہی میں پشاور گئے تھے اور امید کی جاتی ہے وہ جلد ہی ڈھاکہ اور چٹاگام بھی آئیں گے۔

برطانی وزیر اعظم کا اعلان!

لندن ۲۸ جون۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ایٹلی نے آج دارالعوام میں کہا کہ جنوبی کوریا پر جس شدت اور تیزی سے حملہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد اس میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا ہے کہ یہ وسیع پیمانہ پر حملہ ہے

امریکہ کو جنگ سے الگ رکھا جائے!

واشنگٹن ۲۸ جون۔ امریکی سینٹ کے ریپبلکن اراکین نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ جنوبی کوریا پر کمیونسٹوں کے حملہ کر دینے کی وجہ سے امریکا کو جنگ میں نہ کودنا چاہیئے۔ سینیٹ کے ری پبلک گروہ کے صدر نے بتایا کہ اراکین اس بات پر رضامند ہیں کہ امریکہ جنوبی کوریا کو ہر طرح کی فوجی اور دوسری مدد دے۔

کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ

مطلع کیا جاتا ہے کہ کانپور اربن ایریا ڈیولپ منٹ ایکٹ (۶ ۱۹۴۵ء) کے دفعہ ۵۳ کے ماتحت بورڈ نے آریہ نگر لنگ روڈ اسکیم نمبر ۴ کے نام سے اس رقبہ کی مناسب ترقی کے لئے سڑک کی اسکیم بنائی ہے۔

اسکیم کے تحت میں آنے والے رقبہ کے حدود حسب ذیل ہیں

بنیا جھا بر روڈ اور ۵۰ فٹ "بی" روڈ کے جنکشن سے شروع ہو کر شمال کی طرف ۵۰ فٹ "بی" روڈ کے کنارے کنارے گیتا میں "اے" بلاک کے پلاٹ نمبر ۱۸ کے جنوبی مغربی کونہ کے سامنے تک تب ۵۰ فٹ "بی" روڈ کو پار کر کے متذکرہ بالا پلاٹ نمبر ۱۸ ("اے" بلاک گیتا) کی جنوبی مشرقی حدود کے کنارے کنارے آریہ نگر روڈ کو پار کر کے "اے" بلاک گیتا کے پلاٹ نمبر ۱۷ کی مشرقی اور شمالی حد کے کنارے کنارے تب ۵۰ فٹ "بی" روڈ کے کنارے کنارے "بی" بلاک گیتا کے پلاٹ نمبر ۱۱ کے شمالی مشرقی کونہ کے سامنے تک تب ۵۰ فٹ "بی" روڈ کو پار کر کے متذکرہ بالا پلاٹ نمبر ۱۱ کی شمالی مغربی حد کے کنارے کنارے۔ تب ۵۰ فٹ "ڈی" روڈ کو پار کر کے "بی" بلاک گیتا کے پلاٹ نمبر ۸۰-۸۰ اے اور ۶۸ کی شمالی حد کے کنارے کنارے تب جنوب کی طرف ۴۰ فٹ سڑک کے کنارے کنارے "سی" بلاک گیتا کے پلاٹ نمبر ۵۴۲ کے شمالی مغربی کونہ تک تب ۵۰ فٹ "ایچ" روڈ کے کنارے کنارے مشرق کی طرف پلاٹ نمبر ۴۷ ("سی" بلاک گیتا) کے شمالی مغربی کونہ تک۔ پھر پلاٹ نمبر ۵۴ اور ۵۳۴ کی مغربی حد کے کنارے کنارے۔ ۳۰ فٹ سڑک تک پھر مغرب کی طرف پلاٹ نمبر ۵۳۵ اور ۵۳۶ ("سی" بلاک گیتا) کی جنوبی حد کے کنارے کنارے پھر جنوب کی طرف پلاٹ نمبر ۵۳۲ ("سی" بلاک گیتا) کی مغربی حد کے کنارے کنارے پھر مغرب کی طرف پلاٹ نمبر ۵۳۰ اور ۵۳۱ ("سی" بلاک گیتا) کی جنوبی حد کے کنارے کنارے پھر جنوب کی طرف پلاٹ نمبر ۵۲۰ کی مغربی حد کے کنارے کنارے پھر مغرب کی طرف پلاٹ نمبر ۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴ اور ۵۲۵ کی جنوبی حد کے کنارے کنارے پلاٹ نمبر ۴۲۷ کے جنوبی مشرقی کنارے تک پھر جنوب کی طرف ۳۰ فٹ سڑک کے کنارے کنارے پلاٹ نمبر ۴۹ کے جنوبی مشرقی کونہ تک پھر مغرب کی طرف پلاٹ نمبر ۴۹ اور ۵۰ کی جنوبی حد کے کنارے کنارے پلاٹ نمبر ۴۱ کی مشرقی حد تک پھر جنوب کی طرف۔ ۳۰ فٹ سڑک کے کنارے کنارے پلاٹ نمبر ۴۳۶ بی کے جنوبی مشرقی کونہ تک پھر مغرب کی طرف پلاٹ نمبر ۴۳۶ بی اور ۴۳۶ اے/۳ کی جنوبی حد کے کنارے کنارے ۳۰ فٹ سڑک تک پھر جنوب کی طرف پلاٹ نمبر ۴۳۶ اے/۴ اور ۴۳۶ اے/۵ کی مغربی حد کے کنارے کنارے پلاٹ نمبر ۴۲۷ اے کی شمالی اور مغربی حد کے کنارے کنارے اور پلاٹ نمبر ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰ اور ۵۰۹ ڈی کی مغربی حد کے کنارے کنارے پھر مشرق کی طرف بنیا جھا بر روڈ کے کنارے کنارے "اے" بلاک گیتا میں پلاٹ نمبر ۹۰ کے جنوبی مشرقی کونہ تک پھر جنوب مشرق کی طرف پلاٹ نمبر ۹۰، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳ اور ۹۲ ("اے" بلاک گیتا میں) کی مشرقی اور جنوبی حد کے کنارے کنارے پھر جنوب و مشرق کی طرف محمد بخش کے احاطہ کی حد کے کنارے کنارے بنیا جھا بر روڈ تک بنیا جھا بر روڈ کے کنارے کنارے مشرق کی طرف اس کے اور ۵۰ فٹ "بی" روڈ کے جنکشن تک (روانہ ہونے کے مقام) جن زمینوں اور رقبہ کو حاصل کرنے کی تجویز ہے۔ اس کا نقشہ کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھا جا سکتا ہے۔

مجوزہ اسکیم پر کوئی اعتراض (اگر ہو) تو اس نوٹس کی اشاعت کے ۶۰ دن کے اندر کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ کے دفتر میں داخل کر دینا چاہیئے۔

دیوراج
ایگزیکیٹو افیسر۔ کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ

کوریا کے متعلق حفاظتی کونسل کا فیصلہ

لیک سکس ۲۶ جون۔ کل رات کوریا جنگ کے سلسلہ پر غور کرنے کے لئے جب حفاظتی کونسل کے مخصوص اجلاس مسٹر بی این راؤ کی صدارت میں شروع ہوا تو روسی مندوب جلسہ میں غیر حاضر تھا۔

کونسل کے سامنے امریکہ کی پیش کردہ یہ تجویز پیش آئی کہ شمالی کوریا کی فوجوں کا جنوبی کوریا پر حملہ کرنا ایک جارحانہ اقدام ہے۔ اس لئے شمالی کوریا کو جنوبی کوریا سے فوراً اپنی فوجیں ہٹا لینا چاہیئے۔ تجویز میں ادارہ اقوام متحدہ کے کوریا کمیشن سے کہا گیا ہے کہ وہ شمالی کوریا کی فوجوں کے تخلیہ کی رفتار سے حفاظتی کونسل کو باخبر رکھے۔

تجویز میں ادارہ اقوام متحدہ کے اراکین سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس پر عمل درآمد کرانے میں اقوام متحدہ کی مدد کریں۔ اور شمالی کوریا کی حکومت کو ہر طرح کی امداد دینے سے باز رہیں۔ امریکی مندوب مسٹر گراس نے اپنی تقریر میں کہا ایسے جارحانہ اقدام اقوام متحدہ کے منشور کے بنیادی مقاصد کے خلاف ہے۔ اور اس طرح اقوام متحدہ کے اقتدار کلی کو ٹھکرا دیا گیا ہے۔ یہ حملہ غارت گر امن ہے۔ اور اس سے عالمی امن کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ برطانوی مندوب سر ٹرینس نے امریکی تجویز کی تائید کی۔ اور کہا کہ کونسل کو اس اہم ترین مسئلہ پر اپنی پوری توجہ صرف کر کے اسے حل کرنے میں ذرا سی بھی کوتاہی نہ کرنا چاہیئے۔

کوریا پر امریکی تجویز پیش ہونے سے پہلے موسیو ترگیف لی نے بتایا تھا کہ حملہ کی خبر پا کر انھوں نے کوریا کمیشن کو بحری تار بھیجا تھا جو جواب کمیشن کی طرف سے آیا ہے۔ اس میں اقدام فوجی کی تصدیق کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہ جارحانہ اقدام جنرل اسمبلی کی قرارداد کی کھلی ہوئی خلاف ورزی ہے۔ اور اقوام متحدہ کے منشور کے اصولوں کے منافی ہے۔ حفاظتی کونسل کا فرض ہے کہ وہ اس علاقہ میں امن قائم کرائے۔

کوریا کمیشن نے اپنی رپورٹ میں کہا تھا کہ کمیونسٹوں کا یہ حملہ بڑے پیمانہ پر جنگ کا پیش خیمہ اور عالمی امن کے لئے زبردست خدشہ بن سکتا ہے۔

برطانوی مندوب نے امریکی تجویز میں ایک معمولی سی ترمیم کی تھی جسے امریکی مندوب نے منظور کر لیا۔

جنوبی کوریا کے نمائندے مسٹر چیانگ نے کہا کہ بھرپور حملہ کا مقصد ہماری حکومت کو ختم کر دینا اور جنوبی کوریا کو کمیونسٹوں کے زیر انتظام لانا ہے۔

انھوں نے کہا کہ۔ ہماری حکومت اقوام متحدہ کی وجہ سے معرض وجود میں آئی ہے اور ہمیں امید ہے کہ یہ ادارہ جو عالمی امن قائم رکھنے کا ذمہ دار ہے۔ اس ضمن میں اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی نہ کرے گا۔

مصر کی تجویز پر حفاظتی کونسل کا جلسہ پون گھنٹہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ تاکہ اراکین آپس میں مشورہ کر سکیں۔!

جب حفاظتی کونسل کا جلسہ دوبارہ شروع ہوا تو یوگوسلافیہ نے ایک قرارداد کے ذریعہ جنگ کو بند کر دینے اور شمالی کوریا کے نمائندے کو حفاظتی کونسل میں آ کر اپنا بیان دینے کا مطالبہ کیا۔ مگر یہ قرارداد منظور نہ ہو سکی۔

برطانیہ کے علاوہ قوم پرور چین فرانس، کیوبا، ایکوڈور اور مصر نے بھی امریکی تجویز کی تائید کی۔ حفاظتی کونسل کے دس رکن اس جلسہ میں موجود تھے ان میں سے نو نے امریکی تجویز کی تائید کی صرف یوگوسلاویہ نے رائے دینے سے گریز کیا۔

غرض حفاظتی کونسل نے یہ مان لیا ہے کہ شمالی کوریا کا یہ اقدام ایک کھلی ہوئی جارحانہ کاروائی ہے۔ اس لئے اس جنگ کو فوراً بند ہونا چاہیئے۔ اور شمالی کوریا کو اپنی فوجیں فوراً حد فاصل سے ادھر بلا لینا چاہیئے حفاظتی کونسل کا اجلاس منگل تک ملتوی ہو گیا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ اس وقت تک کوریا میں جنگ کے متعلق مزید معلومات فراہم ہو سکیں۔

امریکی روسی ہوائی جہاز دشمن جنگ

ٹوکیو۔ ۲۷ جون۔ امریکی اعلیٰ کمانڈر جنرل میک آرتھر نے آج صبح بتایا کہ جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیول پر ایک امریکی جنگی ہوائی جہاز نے ایک روسی ہوائی جہاز کو مار گرایا۔ کیونکہ وہ امریکی باربرداری کے جہازوں پر حملہ کر رہا تھا۔ جو کوریا سے امریکہ شہریوں کو لا رہے تھے۔

جنوبی کوریا کی کمزوری سے آگاہ

واشنگٹن، ۲۷ جون۔ مسٹر جان مکیو نے جو کوریا میں امریکہ کے سفیر تھے۔ ایک ہفتہ پیشتر ہی آگاہی دیدی تھی کہ اگر شمالی کوریا نے حملہ کر دیا تو انھیں اس کوئی امید نہیں کہ جنوبی کوریا ۱۰۰۰ء کرے جائے گا۔ یہ انکشاف آج بیان کیا گیا ہے۔



THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر ۱/۶ بہ

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن جہنمی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۸/-
سالانہ رعایتی ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL. 52 No. 27 | KANPUR SATURDAY 8th JULY 1950 | کانپور شنبہ ۸ جولائی سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۲۱ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۹ھ | جلد ۵۲ نمبر ۲۷

ادبیات

ترے جلووں نے مجھکو اِک حیاتِ سرمدی دیدی

(از جناب نفیس احمد صدیقی شیرکوٹی)

ضیا بخشی نظر کو روح کو تابندگی دیدی
ترے جلووں نے مجھ کو اِک حیاتِ سرمدی دیدی

سرِ منزل پہنچنے پر بھی میں گم کردہ منزل ہوں
مرے ذوقِ تجسس نے یہ کیا وارفتگی دیدی

تمھاری ناز برداری میں خودداری لٹا بیٹھے
تمھاری دوستی میں ہم نے اپنی زندگی دیدی

ترے جلوے یوہی رکھے خدا بزمِ تصور میں
مری شامِ الم کی تیرگی کو روشنی دیدی

نہ ہوتی گر خودی تو میں خدا نا آشنا ہوتا
بہت اچھا کیا تو نے یہ مجھ کو بے خودی دیدی

جنون نے امتیازِ رنج و راحت بھی نہیں چھوڑا
زباں دیدی بتوں کو اور مجھ کو خامشی دیدی

مجھے یہ کون دیتا ہے صبح و شام کے چکر
الٰہی کس کے ہاتھوں میں عنانِ زندگی دیدی

بہارِ گلستاں آئی جنون سامانیاں لیکر
مرے جوشِ جنوں کو اور بھی بالیدگی دیدی

کسی کا فرادا روح وفا جانِ محبت نے
نفیسِ زار کو پوری کتابِ شاعری دیدی

دنیائے اسلام

مِصر نے اقوامِ متحدہ کی قرارداد کی تائید نہیں کی

اقوام متحدہ پر مصری وزیر اعظم کی کڑی نکتہ چینی

لیک سکسس ۳۰ جون۔ آج رات کو جب حفاظتی کونسل کا جلسہ شروع ہوا تو مصر نے اعلان کیا کہ وہ حفاظتی کونسل کی اس قرارداد کی تائید نہیں کرے گا کہ اس کے ممبران جنوبی کوریا کی مدد کریں۔ کونسل کے آج کے جلسہ میں کوریا کی رفتار جنگ پر غور ہوا۔ مصری نمایندے فوزی نے بتلایا کہ ان کے ملک کے موجودہ رویہ کے دو سبب ہیں پہلا سبب یہ ہے کہ کوریا کی جنگ درحقیقت اس اختلاف کا نتیجہ ہے جو مشرقی اور مغربی بلاک میں ہے یہ اختلافات عالمی تحفظ اور امن کے لئے ایک مستقل خطرہ ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ اس سے پہلے جو جارحانہ کارروائیاں ہوئی ہیں اور منشور کے دفعات کی کئی مرتبہ خلاف ورزی ہوئی ہے جب ان چیزوں کو اقوام متحدہ کے سامنے رکھا گیا تو اس نے اس قسم کی بدعنوانیاں دور کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اگرچہ یہ مصری نمایندے نے صاف صاف نہیں بیان کیا لیکن عام طور پر یہ سمجھا جارہا ہے کہ مصر نے جس جارحانہ کارروائی کا ذکر کیا ہے وہ اسرائیلی حکومت کی کارروائی ہے جو اس نے فلسطین میں کی تھی۔

قاہرہ ۳۰ جون۔ سرکاری پارٹی (وفد) کے اخبار المصری کی ایک خبر کے مطابق مصر عنقریب کوریا کے معاملہ میں غیر جانبدار رویہ اختیار کرنے کا فیصلہ کا اعلان کریگا۔ اخبار نے لکھا ہے کہ مصری کابینہ نے صورت حال پر غور کرنے کے بعد یہ رائے قائم کی کہ کوریا کی جنگ کی حیثیت خانہ جنگی کی ہے مصر نے شمالی اور جنوبی کوریا کو دو علاحدہ ریاستوں کی حیثیت سے تسلیم نہیں کیا ہے۔ اس لئے کوریا کے متعلق حفاظتی کونسل کی تجویز کی تائید کرنے کا سوال خارج از بحث ہے۔ کوریا کی جنگ سے پیدا ہونے والی بین اقوامی صورت حال پر غور کرنے کے لئے کل مصری کابینہ کا ایک جلسہ ہوا۔

جلسہ کے بعد مصری وزیر خارجہ محمد صلاح الدین بے نے اخباری نمایندوں سے کہا کہ ہم نے کوریا کے حالات پر غور کیا کیونکہ مصر بھی حفاظتی کونسل کا رکن ہے۔ وزیر داخلہ فواد سراج الدین پاشا نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ موجودہ صورت حال میں عربوں کی متحدہ کارروائی پر غور نہیں کیا گیا۔

قاہرہ ۱ جولائی مصر کے وزیر مصطفیٰ نحاس پاشا نے یہاں ایک انٹرویو میں کہا کہ امن بین اقوامی جانبداری کے ذریعہ قائم نہیں کیا جاسکتا ہے۔ نحاس پاشا البلاغ کے نامہ نگار سے مصری حکومت کے اس فیصلہ کی بابت تبلا رہے تھے جس کی رو سے اس نے کوریا کے معاملہ میں حفاظتی کونسل کی قرارداد کی تائید نہیں کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصری حکومت کا فیصلہ بہت واضح ہے جس کے لئے مزید تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے فیصلے کے غلط معنیٰ نہیں پہنائے جاسکتے ہیں یہ فیصلہ ان تمام آزاد قوموں کی آواز ہے جو انصاف کی بنیاد پر امن چاہتی ہیں۔

نحاس پاشا نے کہا کہ ہر قوم نے اپنا معاملہ حفاظتی کونسل کے سامنے اس توقع سے پیش کیا تھا کہ اس کے ساتھ انصاف ہوگا خواہ فریق مخالف کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو۔ اس وقت یہ تو ہیں دیکھ رہی ہیں کہ اقوام متحدہ یا حفاظتی کونسل کے پاس انصاف کرنے کے دو طریقے ہیں۔ کوریا کے معاملہ میں اقوام متحدہ نے فوری مداخلت کی۔ اور مسلح طاقت کو استعمال کرنے میں دیر نہیں لگائی۔ لیکن دوسرے معاملات میں کچھ نہیں کیا گیا۔

اس معاملہ میں مصر اپنا معاملہ نہیں بھلا سکتا ہے جو اس وقت بھی حفاظتی کونسل کے سامنے پیش ہے ہم اس معاملہ کو جارحانہ کارروائی سمجھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ہم یہ بھی نہیں بھول سکتے کہ دوسرے قوموں کے معاملات بھی حفاظتی کونسل کے سامنے پیش ہیں۔ اور یہ قومیں بین اقوامی جانبداری کی بھینٹ چڑھا دی گئی ہیں۔

امن اس بنیاد پر قائم نہیں کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ میں یہ بات بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ مصر جارحانہ کارروائی کرنے والوں کی حمایت نہیں کرتا ہے۔

یہودی فوجوں کا مصری سرحد کے ایک قصبہ پر حملہ

قاہرہ ۲ جولائی مصری وزیر جنگ مصطفیٰ نصرت بے نے آج بتلایا کہ مصری فوجوں نے سرحدی قصبہ رفاہ کے قریب مصری سرحد کے نزدیک اندر یہودیوں کا ایک حملہ پسپا کر دیا ہے جو ہوائی جہاز کی مدد سے کیا گیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہاں میں تو حق و عزم مستقل ہی رہے
زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۸ جولائی ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۷

عالمی امن کیلئے ہندوستان ہر امکانی کوشش کریگا

پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے جنوب مشرقی ایشیا کے دورہ کے بعد اپنی پہلی پریس کانفرنس میں (۷ جولائی) بیان دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نے کوریا کے مسئلہ میں مفاہمت کی خود نہ کوئی پیش کش کی ہے۔ اور اس کا ارادہ ہے۔ ہندوستان اسی وقت مفاہمت کرا سکتا ہے جب کہ فریقین اس سے درخواست کریں۔

انہوں نے کہا کہ اگر مفاہمتی گفتگو بات چیت اور ملاقات کے ذریعہ کسی طرح بھی امن کا امکان ہو تو وہ دنیا کے دوسرے کونے تک جانے کے لئے تیار ہے۔

انہوں نے کہا کہ کوریا کا مسئلہ پر عالمی جنگ کا امکان پچاس فیصدی ہے۔ اور اس وقت ہندوستان جو بہترین امداد کر سکتا ہے۔ وہ یہی ہے کہ جنگی علاقہ کو امکانی حد تک محدود رکھے۔ اور جنگ ختم کرانے کی کوشش کرے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ ہندوستان کوئی فوجی امداد نہیں دے سکتا۔ اور اس سے کوئی خاص فرق بھی پیدا نہیں ہوتا۔ ہندوستان نے کوریا کے متعلق حفاظتی کونسل کی

تجاویز کو وسیع بنانے کے حق میں نہیں ہے۔ ان تجاویز میں صرف کوریا کے جارحانہ اقدام کا ذکر ہے (پنڈت نہرو کا یہ اشارہ غالباً اس امریکی امداد کی طرف تھا جو ہند چین اور فارموسا کو دی جا رہی ہے)

انہوں نے کہا کہ حالات کا لحاظ کرتے ہوئے حفاظتی کونسل کے پاس سوائے موجودہ اقدام کے کوئی چارہ کار نہ تھا۔ کونسل کی تجاویز کی حمایت سے ہندوستان کا مقصد عالمی امن برقرار رکھنا ہے۔ اس سے اس کی بنیادی خارجی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں پیدا ہوتی یعنی وہ کسی گروہ کے خلاف دوسرے گروہ میں شامل ہونا نہیں چاہتا۔

ٹروین اسٹالن ملاقات کے لئے مسٹر بی این راؤ کی بینہ کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ مسٹر راؤ نے کوئی واضح تجویز نہیں پیش کی ہے۔ لیکن اس بات کے امکانات پر گفتگو کی ہے کہ خاص فریقوں کو کس طرح ایک دوسرے کے قریب لایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ جنوبی اور شمالی کوریا کی طاقتیں بہت چھوٹے فریق ہیں۔

پنڈت نہرو نے بتلایا کہ ہندوستان اپنے سفارتی ذرائع سے اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ چین کی عوامی جمہوریہ کے نئے حفاظتی کونسل اور متحدہ اقوام کی دوسری کمیٹیوں میں نشست نکالے۔ کیونکہ عوامی جمہوریہ چین کا حفاظتی کونسل میں داخلہ اور روس کا واک آؤٹ اسکو ٹھیک سے چلنے اور کوریا کے جھگڑے کے طے ہونے کے لئے بہت ضروری ہے۔

ہندوستان کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ ہندوستان نے سیاسی طریقہ پر کبھی جنوبی کوریا اور شمالی کوریا کو تسلیم نہیں کیا۔ ہندوستان ادارہ اقوام متحدہ اقوام کے کوریا کمیشن سے ابتدا سے ہی متعلق تھا۔ چنانچہ پہلے سال کے لئے کوریا کمیشن کے چیرمین مسٹر کے پی ایس مینن منتخب ہوئے تھے۔ اور اس کے بعد یہ کمیشن ہندوستان کا نمایندہ برابر رہا۔ اس کے سوا کوریا کے معاملات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں رہا۔ حالانکہ وہاں ایسے واقعات پیش آتے رہے جن کو ہم پسند نہیں کرتے۔ لیکن جب شمالی کوریا نے جنوبی کوریا پر حملہ کر دیا تو یہ بات صاف ہو گئی کہ یہ جارحانہ اقدام پہلے سے منصوبہ بندی کے بعد کیا گیا ہے اور موجودہ عالمی توازن میں اس قسم کا اقدام خطرناک امکانات سے بھرا ہوا تھا۔ اور اگر یہ کامیاب ہو گیا تو ادارہ اقوام متحدہ بالکل ختم ہو جائے گا۔ اور عالمی جنگ چھڑ جائے گی۔

ادارہ اقوام متحدہ کا کام بین اقوامی جھگڑوں کا پرامن طریقہ سے فیصلہ کرانا ہے۔ اس کے سامنے دو صورتیں ہوتی ہیں یا تو وہ جارحانہ اقدام کی مذمت کر کے اس کو روکنے کی کوشش کرے۔ یا وہ سمجھے کہ اب وہ امن کا موثر ذریعہ نہیں [illegible] جھگڑا [illegible] کے ذریعہ

طے ہو سکتا ہے۔ یہی صورت کوریا کے معاملہ میں ہوئی ہے۔ ممکن ہے کہ کوریا میں جنگ رک جانے کے بعد یہ معلوم ہو کہ کس کی غلطی تھی۔ لیکن موجودہ حالات میں حفاظتی کونسل کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔ کہ وہ شمالی کوریا سے جنگ بند کرنے کے لئے کہے۔ اور اسکو امن شکن قرار دے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ جارحانہ اقدام کے حق میں چاہے جتنے دلائل پیش کئے جائیں لیکن یہ واقعہ ہے کہ یہ اقدام کافی منصوبہ بندی کے بعد کیا گیا ہے۔ ہندوستان نے متحدہ اقوام کے منشور کے مطابق حفاظتی کونسل کی تجاویز کی حمایت کی اس کے علاوہ بڑے پیمانہ پر جنگ نہ ہونے دینے کے لئے یہی صورت ہو سکتی تھی ایسا کرتے وقت ہندوستان کے سامنے عالمی امن برقرار رکھنے کا مقصد تھا۔

کوریا کی جنگ

(ٹوکیو ۷ جولائی) جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹر سے ایک ترجمان نے بیان دیتے ہوئے بتایا ہے کہ جنوبی کوریا کی صورت حال پہلے سے کچھ بہتر ہو رہی ہے

ابھی تک امریکہ اور شمالی کوریا کی فوجوں کے درمیان کوئی بڑی جنگ نہیں ہوئی ہے۔

ترجمان نے بتلایا ہے کہ ہوائی جہازوں نے سوان اور چان گے درمیان سڑک پر شمالی کوریا کی فوج اور ٹینکوں پر بم باری کی جس سے جنگی حالت بہتر ہو گئی ہے۔

کوریا کی ناکہ بندی جارحانہ کارروائی

(لندن ۷ جولائی) روسی خبر رساں ایجنسی تاس نے آج بتایا کہ روس نے امریکہ کو ایک نئی تحریر بھیجی ہے جس میں کہا کہ کوریا کی حال میں جو ناکہ بندی کی گئی ہے وہ اس کے سارے نتائج کی ذمہ داری امریکہ کے سر ہوگی۔

یہ تحریر اس کے جواب میں ہے جو ماسکو میں روسی سفیر اڈمیرل ایلن کرک نے روسی حکومت کو دی ہے۔

روسی تحریر میں کہا گیا ہے کہ صدر ٹرومین نے کوریا کی ناکہ بندی کا جو حکم دیا گیا ہے وہ جارحانہ کارروائی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اقوام متحدہ کے اصولوں کے اسی طرح خلاف ہے جس طرح کوریا کی جنگ میں امریکہ کی مسلح افواج کا دخل در معقولات اس تحریر میں روس کی اس رائے کا ایک بار اور اعادہ کیا گیا ہے کہ حفاظتی کونسل نے جنوبی کوریا کی مدد کے لئے جو قرارداد منظور کی ہے وہ غیر قانونی ہے۔

ناداری طلبا کو وظیفہ اور کتابیں

میونسپل بورڈ نے اسکولوں کے لئے جو کمیٹی مقرر کی ہے اس نے بورڈ سے سفارش کی ہے کہ نادار طلبا کی امداد کے لئے پانچ ہزار کتابیں اور پڑھنے لکھنے کا سامان مفت تقسیم کیا جائے۔ کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ بورڈ ایک سو لڑکے اور لڑکیوں کو فی کس دو روپیہ ماہوار وظیفہ بھی دیا کرے۔

دوپہر کو رکشے نہیں چل سکتے

الہ آباد جھانسی ڈویزن کے کمشنر نے میونسپل بورڈ کے اس قانون کو منظور کر لیا ہے کہ مئی اور جون کے مہینوں میں گیارہ بجے سے لے کر تین بجے تک شہر میں رکشے نہیں چلائے جا سکتے۔

کانپور یونیورسٹی

ڈاکٹر سمپورنانند وزیر تعلیم یوپی ۱۶ جولائی کو کانپور سرکٹ ہاؤس میں یونیورسٹی آف کانپور سوسائٹی کے ممبروں کو خطاب کریں گے اور سوسائٹی کے ممبروں سے گفت و شنید کریں گے۔ جو وہ کانپور میں جلد ہی ایک یونیورسٹی کے قیام کے متعلق اٹھانا چاہتے ہیں

زمینداری فنڈ

مسٹر کشن چند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور خاتمہ زمینداری فنڈ کے مہم کے سلسلہ میں ضلع کا ایک مہینہ کا دورہ کر کے شہر واپس آ گئے۔

۳۰ جون تک ۹۸ لاکھ ۶۹ ہزار ۹۸۷ روپیہ جمع ہوا ہے یہ آخری تاریخ تھی۔ حکومت نے یہاں سے ۵ کروڑ جمع کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ صوبہ کے دوسرے ضلعوں کے مقابلہ میں کانپور کافی بہتر رہا ہے

[jump] کردی ہے متقامی الکشن دفتر دوسری تحقیقات کے بعد معلوم ہوا ہے کہ حق بالغ رائے دہی کی بنیادوں پر تیار کی ہوئی فہرستیں پہلے ہی چھپ چکی ہیں ان میں ۹۰۰۷ ۴ ۳۱ ووٹر ہیں۔ شہر کے ۸ حصوں سے ۲۶۵۰۰ دعوے اور اعتراضات آئے ہیں جن کو آٹھ مجسٹریٹ ۸ جولائی اور ۱۷ جولائی کے درمیان طے کریں گے۔

پیوپلس کانگریس

پیوپلس کانگریس کے جنرل سکریٹری مسٹر تر لوکی سنگھ نے ۶ جولائی کو کانپور کے مزدوروں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس اور پیوپلس کانگریس کے درمیان بنیادی فرق ہے انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی اور کانگریس حکومت کانگریس کے نصب العین سے ہٹ گئی ہے اور پیوپلس کانگریس کا یہ فرض ہے کہ وہ برسر اقتدار پارٹی کو اپنی غلطی کا برابر احساس دلائے جب ان سے ان کی پارٹی کی پوری طاقت کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا یہ جولائی کے آخر تک تین ضلعوں میں پارٹی کا کام شروع ہو جائے گا۔ انہوں نے اس بات کا بھی انکشاف کیا کہ تقریباً ملک کے ہر حصہ سے ان کے پاس خطوط آئے ہیں کہ ایک کل ہند مخالف گروپ بنایا جائے ملک کے دوسرے غیر مطمئن لوگوں سے پیوپلس پارٹی کے رشتہ کے متعلق آپ نے کہا کہ آخر میں ایسے تمام گروپوں کو ساتھ آنا ہوگا۔ کیونکہ ان کا مقصد کانگریس کی اصلاح اور اسکی عیوب کو دور کرنا ہے انہوں نے کہا کہ پیوپلس پارٹی میونسپل انتخابات لڑنے کے لئے بھی تیار ہے۔

میونسپل بورڈ

۱ جولائی کو کانپور میونسپل بورڈ کی میٹنگ پنڈت برہما نند مصرا کی صدارت میں ہوئی جس میں مسٹر یوسف مہر علی اور شری سانے گرو کی وفات پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔ برسات میں سڑکوں کی حالت کی طرف ممبروں نے چیرمین کی توجہ دلائی پنڈت دیو برائت باجپئی نے بورڈ کی توجہ اس طرف دلائی جس میں یکوں اور تانگوں کو لائسنس دینا شروع کر دیا گیا ہے آپ نے کہا کہ اس سے میونسپل بورڈ کو نقصان ہوگا۔ گرلس ایجوکیشن کمیٹی کے انتخاب کے لئے ۲۵ جولائی کو گیارہ بجے سے ۲ بجے تک کا وقت مقرر کر دیا گیا ہے۔

کوڑھی ہسپتال کو دس ہزار روپیہ دینا طے ہوا ہے اور گنج کے میونسپل بورڈ ہسپتال میں جب مسٹر گرنیدر نے ایک لیڈی ڈاکٹر اور ایک نرس رکھنے کی تجویز پیش کی تو اس کی کافی مخالفت ہوئی لیکن آخر میں صرف ایک نرس کی تقرری کی منظوری دی گئی دوسرے ہسپتالوں میں بھی ضرورت کے مطابق نرس رکھی جائینگی

پٹیشن دائر

صوبہ کانگریس کمیٹی کے نئے چنے ہوئے ڈیلی گیٹوں یعنی پنڈت بالکرشن شرما پنڈت رگھبر دیال بھٹ۔ پنڈت باسدیو مصرا۔ پنڈت جاگیشور ترویدی اور پنڈت سیتا رام مصرا کے خلاف پٹیشن دائر ہو گئے ہیں۔ ان میں سے شری جاگیشور پرشاد ترویدی کے خلاف دو پٹیشن دائر ہوئے ہیں۔

اپنا کانپور

فیس بڑھانے کی تجویز

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا جو جلسہ ۱۲ جولائی کو ہونے والا ہے۔ اس میں سب ڈپٹی انسپکٹر اسکول کی اس تجویز پر غور ہوگا کہ ضلع کے جونیر اسکولوں میں تعلیم کی فیس ایک روپیہ بارہ آنے ماہوار سے بڑھا کر ڈھائی روپیہ کر دی جائے۔

یاد رہے کہ شہر کے جونیر اسکولوں میں آجکل فی طالب علم ماہوار ساڑھے تین روپیہ فیس لی جاتی ہے۔

مہر علی کے انتقال پر جلسہ تعزیت

۲ جولائی کو پھول باغ میں کانپور سوشلسٹ پارٹی کے زیر اہتمام مسٹر راجہ رام شاستری ایم ایل اے کی صدارت میں ایک جلسہ عام ہوا جس میں بمبئی کے سابق میئر اور سوشلسٹ لیڈر مسٹر یوسف مہر علی کے ناوقت انتقال پر افسوس اور ان کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

۴۲ بورے غلہ کے برآمد

بیان کیا جاتا ہے کہ یہاں ایک مقامی کانگریسی کے مکان سے ناجائز غلہ کے بیالیس بورے پکڑے گئے۔ اس کے لئے راشننگ کے عملہ والوں نے چھاپا مارا تھا۔

لاؤڈ اسپیکر پر پابندی

سٹی مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت ایک حکم نافذ کر کے مکانوں دوکانوں ہوٹلوں اور موٹروں پر لاؤڈ اسپیکروں کے استعمال کو ممنوع قرار دیدیا ہے۔ اس حکم میں سٹی مجسٹریٹ نے لاؤڈ اسپیکروں کے اس طرح استعمال کو پبلک کے لئے تکلیف کا باعث قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے نقص امن کا بھی اندیشہ ہے

کپڑے کے تاجروں کا جلسہ

۳ جولائی کو کپڑے کے تقریباً پچاس صوبائی تاجروں کا جلسہ کپڑے کی خریداری کے حق کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا جس کی صدارت صوبائی ٹکسٹائل کنٹرولر نے کی۔

جلسہ میں مرکز بحث یہ مسئلہ رہا کہ آیا خریداری کے استحقاق کا پرانا طریقہ پھر رائج کیا جائے یا نہ کیا جائے زیادہ تاجروں کی رائے یہ تھی کہ پرانے طریقہ کو پھر جاری کر دیا جائے۔

یہ طریقہ حکومت یوپی نے عارضی طور پر نومبر ۱۹۴۹ء میں اس لئے ختم کر دیا تھا کہ کپڑا ملیں اپنا اسٹاک نکال سکیں

سنٹرل آرڈیننس ڈپو

سنٹرل آرڈیننس ڈپو کے تقریباً چار ہزار کارکنوں نے فیصلہ کیا ہے کہ پندرہ دن کا نوٹس دینے کے بعد ۲۲ جولائی سے ہڑتال کر دیں گے۔ ہڑتال کے فیصلے کا سبب یہ بتایا گیا ہے کہ منتظمین نے پچھلے مہینہ میں ۱۷ کارکنوں کو نااہلی کے بنا پر نکال دیا ہے۔

افسروں کا سفر خرچ

حکومت یوپی نے اپنے ایک حکم میں اس بات پر افسوس ظاہر کیا ہے کہ متعدد افسروں کو دورہ کے لئے موٹریں اور جیپ دینے کے باوجود ان کا سفر خرچ کا بل نہیں گھٹا ہے۔

حکومت نے کہا ہے کہ جن افسروں کو سواریاں دی گئی ہیں یا ان کے ماتحت ملازمین ان سواریوں کا استعمال کرتے ہیں۔ انھیں سڑک سے دورہ کرنے کا سفر خرچ نہیں دیا جائیگا

کپڑے کے تاجر اور گورنمنٹ

کانپور کپڑا کمیٹی کا ایک وفد کمیٹی کے صدر مسٹر رام جی داس مہروترا کی قیادت میں آنریبل سی بی گپتا وزیر غذا اور سول سپلائی یوپی سے لکھنؤ میں ملا۔ اور صرف درآمد کرنے والوں کو خریداری کا اختیار دینے کے سسٹم کے خلاف احتجاج کیا۔ وفد کے ممبروں نے کہا کہ پرمٹ پر کپڑا دینے کا طریقہ بہت زیادہ غلط ہے اور کپڑے میں بلیک مارکٹنگ کو روکنے کے بجائے یہ اس کی ہمت افزائی کرتا ہے انھوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ موجودہ مشکل سے نکلنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ قدرتی تجارتی راستوں کے ذریعہ آزاد مقابلہ کی اجازت دیجائے وفد میں مسٹر بنالعل ترپاٹھی (کپڑا کمیٹی کے جنرل سکریٹری) بدھو لال مہروترا بنی دھر کیسرا اور کلومل بزاز بھی شامل تھے۔

سوٹر گنج میں ایک شاندار پارک

ڈیولپمنٹ بورڈ کے پبلک ریلیشن آفیسر اطلاع دیتی ہیں کہ سوٹر گنج پارک میں بدھ کو مسٹر گوپی ناتھ سنگھ ممبر پارلیمنٹ کے ہاتھوں درخت لگنے کے بعد ڈیولپمنٹ بورڈ نے طے کر لیا ہے کہ اس پارک کو ایک نہایت شاندار پارک میں تبدیل کر دیا جائے جس کے کنارے کنارے سایہ دار درخت ہوں ایک کونہ بچوں اور عورتوں کے لئے مخصوص کر دیا جائے اور اس کونہ میں مختلف کھیلنے کے سامان بھی ہوں۔ بورڈ کے صدر شری ہری شنکر دویارتھی کے کہنے پر اس منصوبہ پر کام کرنا بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ اس کام کے انچارج شری سیتا رام سنگھ ہوں گے۔ جن کو مسٹر گوپی ناتھ سنگھ کا مشورہ اور ہدایت حاصل رہیگا اب بات کی بھی تحقیقات جاری ہے کہ آیا گوالٹولی کے ایریا میں ایسے دو پارک بن سکتے ہیں۔

جماعت ہند و پاکستان دوستی

انڈو پاکستان فرینڈشپ ایسوسی ایشن کی مقامی شاخ کی ایک میٹنگ خطیبۂ ہند سیدہ اختر کی صدارت میں جمعہ ۷ جولائی کو ہوئی ایسوسی ایشن کے مقاصد کو واضح کرتے ہوئے سیدہ اختر نے کہا کہ یہ ایسوسی ایشن فرقہ وارانہ میل جول اور دو ملکوں کے مابین بہتر تعلقات قایم کرنے کے لئے ہے۔

ووٹر لسٹ

یوپی گورنمنٹ نے ووٹر لسٹ کو تیار کرنے کے لئے ۸ اگست کی آخری تاریخ مقرر [jump]

سبد گل

ایک پاکستانی معاصر امروز لکھتا ہے کہ بعض لوگ حیرت سے پوچھتے ہیں مسلم لیگ کہاں ہے؟ اور کیا کر رہی ہے۔ کیونکہ اگرچہ مسلم لیگ کا نام اب بھی کبھی زبانوں پر آ جاتا ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں لیگ کے دفتر بھی ہیں ان کے دروازوں پر سائن بورڈ بھی لٹکے ہوئے ہیں۔ لیگ کے عہدہ داروں کو بھی ہم چلتے پھرتے لوگوں سے ملتے ملتے۔ پارٹیوں اور دعوتوں میں شریک ہوتے بھی دیکھتے ہیں کبھی کبھی اخباروں میں ان کا کوئی بیان اور بیان کے ساتھ ان کی تصویر بھی چھپ جاتی ہے۔ لیکن یہ چیزیں لیگ کا وجود ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں۔ کیونکہ لیگ کسی سائن بورڈ کا نام نہیں نہ وہ چند اشخاص کا نام ہے جنھیں ان سائن بورڈ کے سایہ میں پناہ مل گئی ہے۔ جو اپنے آپ کو لیگ کا عہدیدار کہتے اور اخباروں میں اپنا بیان چھپواتے ہیں۔

لیگ کا مقصد قیام پاکستان تھا۔ پاکستان قائم ہو چکا لیگ کا مقصد پورا ہو گیا۔ اس لئے ہمیں اس سے یہ توقع نہیں رکھنی چاہیئے کہ وہ کوئی نیا پروگرام لے کے سامنے آئے گی۔ اس پر بڑھاپا آ چکا ہے۔ اس کے قوئی مائل بہ انحطاط ہیں۔ اس کی کمر جھک گئی ہے۔ اس کی داڑھی سپید ہو چکی ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں رعشہ سے کانپ رہے ہیں ہمیں چاہیئے کہ اس پر اعتراضات کر کے اس کے ایام پیری کو تلخ نہ کریں۔ اس کی موجودہ بے مقصدی اور بے عملی پر اسے مطعون کرنے کے بجائے اس کی نیکیوں، خوبیوں اور گذشتہ خدمتوں کو برباد نہ کریں کیونکہ اس کا تعلق ہمارے ماضی سے ہے۔ ہمارے لئے حال یا مستقبل سے اس کا کوئی سروکار نہیں۔

یوپی والوں کے لئے اس مضمون میں جو سب سے عجیب خبر ہے وہ یہ کہ لیگ کے سپید داڑھی ہے۔ کیونکہ انھوں نے تو لیگ کو ہمیشہ بلا داڑھی کے دیکھا تھا۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ اسلامستان کے ناکام سفر کا صرف ایک ہی نتیجہ نکلا وہ یہ کہ جناب لیگ صاحب نے داڑھی رکھ لی ہے۔

ہمعصر تنظیم لاہور لکھتا ہے کہ اب سنا ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کے واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ کے جبکہ پردھان چودھری خلیق الزماں ہیں وہ بھی اپنا ایک وفد بھارت لے جا رہا ہے جس کے بیس ارکان ہوں گے۔ اور اس کی قیادت پاکستان مسلم لیگ کے سکریٹری مسٹر ککّاف فرمائیں گے۔

خدا جانے چودھری صاحب بھارت جانے سے کیوں گھبراتے ہیں۔ اسلامی ملکوں کی سیاحت اور لندن جانے کے لئے چودھری صاحب ہر آن مستعد ہوتے ہیں۔ بھارت جو چودھری صاحب کا آبائی وطن ہے۔ جہاں چودھری صاحب ہوئے پڑھ لکھ کر لیڈر بنے اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ ہند کے دستور کی وفاداری کا اعلان کیا اور اس کے بعد ایک رات کو دوش ہوا پر سوار ہو کر پاکستان چلے آئے وہاں جانے سے چودھری صاحب کی جان سوکھتی ہے۔ حالانکہ اب ہندوستان کے مسلمانوں نے چودھری صاحب کو بھی معاف کر دیا ہے۔ اور ان تمام مسلم لیگی لیڈروں کو بھی جو انھیں بے یار و مددگار چھوڑ کر بھاگ آئے ہیں

تو نے پردے سے نکلنے کی قسم کھائی ہے!
اس میں اے پردہ نشیں اور بھی رسوائی ہے

کوریا میں روسی ہوائی جہاز کی شہادت

واشنگٹن ۔ ۴ر جولائی۔ امریکی وزارت دفاع نے یہ بیان دیا ہے کہ اس بات کی کوئی شہادت نہیں ملتی کہ جنوبی کوریا پر حملہ کرنے والے ہوائی جہاز والے کو روسی ہوا باز چلاتے ہیں۔

امریکہ جارحانہ اقدام کا مرتکب

لیک سکس ۔ ۴ر جولائی۔ شمالی کوریا کے ذمہ داروں نے اوائل متحدہ اقوام کو روسی زبان میں ایک بحری تار روانہ کیا ہے جس میں امریکہ کو علانیہ جارحانہ اقدام کا ملزم ٹھہرایا گیا ہے۔ تار میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ امریکہ مشرق بعید میں سامراجی [illegible]

ادب لطیف

من کی پیاس

گجراتی زبان کا ایک بے نظیر شاہکار

اس نے مریض کے چہرے کو دیکھ کر کہا، پانچ برس بعد مجھے من موہن کے درشن ہوئے ہیں بچھڑ کر نہ جانے کہاں چلے گئے تھے کہ پھر ملنا ہی نہ ہو سکا۔

"نرس"

وہ ڈاکٹر کی آواز سن کر مڑی۔ "جی" "تم نے مریض کے جسم پر پالش کر دی ہے"

جی ہاں!

ایکسیڈنٹ کی وجہ سے مریض بیہوش ہے ابھی کچھ گھنٹہ تک اس کی بیہوشی ٹوٹ نہیں سکتی تم اس کی نگرانی کرنا.....!

نرس نے گردن ہلا دی۔ اس کے دل میں جو جذبات امڈے چلے آ رہے تھے انھوں نے دل نرس کا گلا جیسے جکڑ کر باندھ دیا تھا۔ اس کے باوجود لفظ منھ سے نہ نکلتا تھا

اپنے کمرے میں نرس نے اس کی تصویر کو سامنے رکھ کہا۔ "کالج کی وہ زندگی جب ہم تم ساتھ پڑھتے تھے۔ جب تم نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ تم ہمارے ہو جاؤ گے اور ہمیں اپنا بنا لوگے۔ زندگی بھر کے لئے۔ آج وہ زندگی مجھے رہ رہ کر یاد آ رہی ہے۔ تم چوٹ کی وجہ سے بیہوش پڑے ہو۔ تم کو کیا خبر کہ تمہاری رجنی تمہاری تیمارداری کر رہی ہے تم سے بچھڑنے کے بعد تمہاری رجنی کسی اور اور مرد سے محبت نہیں کر سکی۔ تم کئی برس سے رجنی کے من مندر میں دیوتا کی طرح براجمان ہو کیا اب تمہارے اچھے ہو جانے کے بعد اس دکھی دل تمہارا آئے گی۔ وہ خاموشی سے تصویر دیکھتی رہی۔

مریض کے گھر والوں کو تار دے دیا گیا ہے۔ نرس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ کسی نامعلوم خوف کی وجہ سے وہ جلد ہی پہونچ جائیں گے۔ اور عنقریب مریض کو ہوش ہو جائے گا زخم اتنا شدید نہیں ہے کہ اس کو ہسپتال کی ضرورت ہو۔

نرس ڈاکٹر کی باتیں خاموش کھڑی سن رہی تھی۔ مگر اس کے دل میں جذبات کا ایک طوفان اٹھ رہا ہے۔ مریض کے گھر والوں کو تار دے دیا گیا ہے۔ گھر والے! کون ہیں وہ۔

نرس کمرے میں داخل ہونے کو تھی۔ اندر سے کچھ آوازیں سنائی دیں۔ کوئی آیا ہوا ہے۔ یہ کون ہے۔ ایک آواز تو میرے من موہن ہی کی ہے۔ دوسری؟ یہ کوئی عورت ہے کون ہے۔؟ نرس کا دل جیسے دفعتاً گھبرانے لگا۔ اندر سے کمرے کے دروازے کی طرف آنے والے قدموں کی چاپ۔

"آئیے نرس صاحب۔ ایک بوڑھی عورت نے کہا۔ "آپ نے میرے لال کو بچا لیا۔

نرس اندر داخل ہوئی۔

کون۔ "رجنی"

من موہن۔ نرس نے من موہن کے پاؤں پکڑ لئے ماں کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔ بیٹی من موہن تیری ہی تلاش میں اس شہر میں آیا تھا۔ سنا تھا تو یہاں کسی اسپتال میں کام کرتی ہے۔"

نرس نے ڈبڈبائی ہوئی نظروں سے من موہن کو دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

جنوبی افریقہ کی کانفرنس کا بائکاٹ

نئی دہلی یکم جولائی۔ حکومت ہند نے اپنے اس فیصلہ کا اعادہ کیا ہے کہ وہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے مسئلہ پر ہندوستان پاکستان اور جنوبی افریقہ کی مجوزہ کانفرنس میں شرکت نہیں کرے گا۔

چینی فوجیں منچوریا کے لئے

ہانگ کانگ۔ ۳ر جولائی۔ کینٹن کے ایک چینی اخبار کی اطلاع کے مطابق جزیرہ ہینان کے کمیونسٹ فاتح جنرل لن پیاؤ بیس ہزار فوجیں منچوریا بھیج رہے ہیں۔

بچوں کی دنیا

بدعقلی کی ایک مثال

ایک جھینگر جاڑے کی فصل میں سردی اور فاقے کی تکلیف سے عاجز آ کر شہد کی مکھیوں کے پاس بھیک مانگنے گیا۔ اور نہایت منت و زاری سے کہنے لگا اے خوش قسمت مکھیو! خدائے تعالیٰ نے تمکو خالص شہد کا اتنا ذخیرہ عطا کیا ہے کہ مزے سے بیٹھی نوش کرتی ہو اگر دو چار قطرے اس بے نوا عاجز کو خیرات کے طور پر دے دوگی۔ تو تم کو بڑا ثواب ہوگا۔

شہد کی مکھیوں میں سے ایک نے پوچھا "میاں جھینگر بہار کی فصل میں تم نے اپنی معاش کیوں نہ پیدا کی جو خزاں کے موسم میں تمہارے کام آتی۔ اور یوں در بدر بھیک مانگتے نہ پھرتے۔" جھینگر نے جواب دیا۔ بی مکھی! میں نے سخت غفلت کی کہ بہار کا سارا موسم رقص و سرود اور عیش و نشاط میں صرف کیا جاڑے کی مصیبت کا کچھ خیال نہ کیا۔ اب حسرت کے سوا کچھ علاج نہیں ہے۔

ایام مصیبت کے تو کاٹے نہیں کٹتے۔
دن عیش کے گھڑیوں میں گزر جاتے ہیں کیسے

مکھی نے کہا "ہمارا طور طریق اور تمہارا اور ہم گرمی کے موسم میں نہایت مشقت سے جاڑے کے واسطے ذخیرہ جمع کرتے ہیں۔ ایک لمحہ بیکار نہیں کھوتے۔ جب سخت جاڑا پڑتا ہے۔ اور درختوں کے پتے تک جھڑ جاتے ہیں ہم آرام اور اطمینان سے بیٹھے اپنے چھتے میں شہد کھایا کرتے ہیں نہ فاقہ کرتے ہیں نہ کسی کا احسان اٹھاتے ہیں۔ تم نے کام کے دن گانے بجانے میں گنوا دیے اسی لئے آج گدائی کرتے اور مصیبت بھرتے ہو۔"

جنھیں دی ہے خدا نے عقل دانا۔
ہے ان کو آج ہی سے فکر کل کی
مسافر چل پڑا جو آخر شب
تو ہو جاتا ہے منزل ۳۱ اس کی ہلکی

یکم جولائی سے ریلوں میں انٹر کلاس

بمبئی۔ یکم جولائی۔ آج سے تمام ریلوں میں اسپیشل دوسرے درجے کے بجائے پھر انٹر کلاس لگنے لگے۔

ریلوں کی مرکزی کونسل کی سفارش پر ۱۹۴۹ء کے شروع میں ریلوں کی نئی درجہ بندی کی گئی تھی۔ اور انٹر کلاس کو ختم کر دیا گیا تھا۔

شملہ ۳ر جولائی۔ حکومت ہند کے وزیر مالیات مسٹر چنتامن دیشمکھ پارلیمنٹ میں آج بلا مقابلہ اس جگہ پر منتخب کر لئے گئے۔ جو مسٹر جے رام داس دولت رام کے گورنر آسام مقرر ہو جانے کی وجہ سے خالی ہوئی تھی۔

پردۂ فلم

سادھنا بوس

(از جناب حسن صحرائی)

میں کلکتہ میں پیدا ہوئی آپ میری تاریخ پیدائش اور سن یا خاندان جان کر کیا کریں گے کیونکہ میرے خیال میں آپ کو صرف اور صرف آپ کو ہی نہیں بلکہ ہر اخبار والے کے لئے کسی ایکٹریس کی فلمی حالات زندگی ہی معلوم کرنے چاہئیں۔ نہ کہ کسی کی خانگی زندگی کے حالات جاننے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

ہاں تو میں کہہ رہی تھی کہ کلکتہ کے ایک کھاتے پیتے اور خوش حال گھرانے میں پیدا ہوئی۔ والدین آزاد خیال تھے۔ لہذا مجھے بھی آزادہ کر اپنے مستقبل کا راستہ تلاش کرنے کا موقعہ ملا چنانچہ میں نے ایک مشہور اور ماہر رقص استاد سے رقص سیکھنا شروع کیا۔

اور چونکہ مجھے فلموں میں کام کرنے کا بھی بہت شوق تھا۔ لہذا ان دنوں میں تنہائی میں آئینہ کے سامنے کھڑی ہو کر دوسرے اداکاروں کی نقلیں اتارا کرتی۔

جب میں نے ہندوستانی رقص سیکھ لیا تو میں دوسرے ممالک کے فن رقص کا مطالعہ کرنے یورپ چلی گئی۔ اور وہاں کی مشہور رقاصاؤں کی مدد سے ریاض حاصل کرنا شروع کیا۔ اور جب واپس ہندوستان ہوئی تو میں ایک اچھی رقاصہ تھی اور مشہور ہندوستانی رقاص اودے شنکر تک نے میرے رقص کی تعریف کی اور اخبارات نے مجھے اپنے فن میں کامل دیکھتا بتلایا جس سے میری ہمت بڑھ گئی۔ اور پھر خوش قسمتی سے مجھے فلمی دنیا میں بھی چانس مل گیا۔

لیکن کم کم دی ڈانسر نے مجھے بہت کچھ شہرت دلائی میری دوسری کامیاب فلم راج نرتکی یعنی کورٹ ڈانسر تھی۔ اس کے بعد بھی میں نے متعدد تصاویر میں کام کیا ہے۔

میرے خط و خال کا اندازہ تو آپ نے مجھے اسکرین پر دیکھ کر لگا لیا ہوگا۔ میں سر سے پیر تک بنگالی معلوم دیتی ہوں اور سچ پوچھئے تو میرے رہنے سہنے کا ڈھنگ اور طرز معاشرت سب کچھ بنگالی ہے۔ اگرچہ اکثر لوگ میرے یورپ کے سفر کے بعد سے سمجھتے ہیں کہ میں انگریزی تہذیب کی دلدادہ ہوں لیکن یہ قطعی غلط ہے۔ البتہ بنگالی اور دوسری ہندوستانی زبانوں کے علاوہ انگریزی بھی بہت اچھی طرح بول سکتی ہوں۔

آخر میں اتنا بتلا دینا چاہتی ہوں کہ میں صرف ایکٹرس ہی نہیں بلکہ ایک گھریلو عورت بھی ہوں۔ اور اپنے خاوند اور بچے سمیت بڑی بے فکری سے دن پورے کر رہی ہوں۔ فرصت کے اوقات میں پیانو اور اپنی لاڈلی سے دل بہلایا کرتی ہوں۔ اور اسے رقص کی تعلیم دیا کرتی ہوں

(کہکشاں بمبئی)

اسٹالن ٹرومین ملاقات کی کوشش

نیویارک ۳ر جولائی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حفاظتی کونسل میں کمیونسٹ چین کی نمائندگی منظور کرانے کی ہر امکانی کوشش اسٹالن ٹرومین ملاقات کے لئے ہندوستانی وفد کی کوششوں کا ایک نتیجہ ہے۔ اگر ایسا نہ ہو سکا تو عالمی تعطل پر غور کرنے کے لئے چار بڑوں کی ایک کانفرنس بلانے کی کوشش کی جائے گی۔

متحدہ اقوام کے بہت سے نمائندے اس خبر کو سنکر بہت متاثر ہوئے ہیں کہ متحدہ اقوام میں ہندوستان کے مستقل نمائندے مسٹر بی این راؤ نے اعلیٰ ترین دماغوں کی ملاقات کے سلسلہ میں حفاظتی کونسل کے ساتھیوں سے گفتگو کی ہے

متحدہ اقوام کے نمائندوں کو یقین ہے کہ پنڈت نہرو بھی اسی خیال کے حامی ہیں۔

ہندوستان کی غیر ملکی پالیسی میں کسی رد و بدل کے بغیر کوریا میں متحدہ اقوام کی پالیسی کی تائید نے ایک بین اقوامی ثالث کی حیثیت سے پنڈت نہرو کے وقار کو چار چاند لگا رہے ہیں۔

اپنی غیر ملکی پالیسی میں رد و بدل سے انکار پر ہندوستان کے اصرار سے صاف طور پر مراد لی جا رہی ہے کہ کوریا کی تائید کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ فارموسا اور ہند چین کے متعلق اس کی پالیسی میں کوئی تبدیلی ہو جائے۔

اس طرح پنڈت نہرو نے ایسی حیثیت بنا لی ہے کہ وہ متحدہ اقوام کا تعطل دور کرانے کے لئے بھی کہہ سکتے ہیں اور حفاظتی کونسل کی ممبری کے لئے کمیونسٹ چین کی وکالت بھی کر سکتے ہیں۔

یہاں خیال کیا جاتا ہے کہ آئندہ ہفتہ حفاظتی کونسل کے ممبروں سے مسٹر راؤ کی گفتگو دوبارہ شروع ہونے تک ممکن ہے کہ ماسکو اور پی پنگ کے ہندوستانی نمائندوں کو ہدایت کر دی ہو کہ وہ راؤ منصوبہ کے متعلق رد عمل معلوم کرنے کی کوشش کریں۔

امریکہ میں لازمی بھرتی

واشنگٹن۔ یکم جون۔ صدر ٹرومین نے ایک ایسے بل پر دستخط کئے ہیں جس کے ذریعہ اس اختیار میں ایک سال کی توسیع ہو گئی ہے کہ وہ جس وقت چاہیں ۱۹ سال سے ۲۶ سال تک کے نوجوانوں کو فوجی کام کے لئے طلب کر سکتے ہیں۔

اس بل کے ذریعہ صدر ٹرومین کو یہ اختیار ہے کہ [illegible]

ہندوستان پاکستان اپنے اختلافات ختم کر دیں

نئی دہلی ۳ر جولائی۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج اس بات کا اظہار کیا کہ کوریا میں جنگ کی وجہ سے جو عالمی صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ اس کے پیش نظر ہندوستان اور پاکستان کو اپنے چھوٹے چھوٹے اختلافات کو دفن کر دینا چاہیئے۔

انھوں نے یہ الفاظ پاکستان سے آئے ہوئے غیر سرکاری تجارتی اراکین کے سامنے کہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ دنیا ایک عالمی جنگ کے دروازہ پر کھڑی ہے۔ اگر ہم نے اپنے اختلافات دور نہ کئے تو دوسرے بڑے عالمی مسائل کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے آج پاکستانی غیر سرکاری تجارتی وفد سے ملاقات کی۔ اور ان کی بہت سی باتوں کے جواب دئے اس وفد کے سرگروہ شیخ عبد الملک ہیں۔ اور اراکین میں مسٹر ایم کے میر اور میاں رفیع الدین شامل ہیں۔ ان لوگوں نے پنڈت نہرو کو اپنے امرتسر، جالندھر، دہاریوال، پٹھان کوٹ اور شملہ کے دورے کا حال بتایا۔

انھوں نے کہا کہ ہم لوگ جہاں گئے وہاں ہم لوگ سے بہت محبت اور اخلاق سے پیش آئے۔ ہر شخص کی یہی خواہش معلوم ہوتی ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان دوستانہ اور تجارتی تعلقات مستحکم ہو جائیں۔

وفد نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جو تجارتی تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ وہ دور ہو تاکہ سامان ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر آسانی سے آنے جانے لگے۔ اور پرمٹ لے کر آنے جانے کا طریقہ ختم کر دیا جائے تاکہ لوگ آسانی سے ادھر سے اُدھر آ جا سکیں۔ اور دونوں ملکوں کے آدمیوں میں دوستی بڑھے۔

انھوں نے ریل اور سڑک کے راستے بھی کھول دئے جانے کی خواہش بھی ظاہر کی۔ وفد نے وزیر اعظم کو بتایا کہ پنجاب کے لئے ایک مشترکہ تجارتی بورڈ قائم کرنے کی تجویز کی ہے اور درخواست کی کہ حکومت اس کو ہر طرح کی مدد بہم پہونچائے۔

پاکستانی وفد نے یہ بھی کہا کہ صنعتی ماہرین ڈاکٹروں اور پروفیسروں وغیرہ کا بھی دونوں میں تبادلہ کیا جائے۔

وفد نے وعدہ کیا کہ وہ اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی کو زیادہ کامیاب بنانے کی ہر امکانی کوشش کرے گا۔ اور مشورہ دیا کہ عورتوں کا خیر اندیشی کا وفد دونوں ملکوں کا دورہ کرے۔

وفد نے پنڈت نہرو کو لاہور آنے کی دعوت دی ہے۔

پنڈت نہرو نے وفد کے اراکین کی باتیں بڑی ہمدردی سے سنیں اور کہا کہ جہاں تک ممکن ہوگا۔ وہ انھیں مدد دینگے

انھوں نے غیر سرکاری وفد مشترکہ تجارتی بورڈ کے تجویز کے قیام کی تجویز کا خیر مقدم کیا۔

ٹانگانیکا میں نسلی امتیازات

لیک سکس۔ ۲۰ر جون۔ ٹانگانیکا کی ہندوستانی ایسوسی ایشن نے اقوام متحدہ کی تولیتی کونسل کے سامنے اس افریقی نوآبادی میں نئی قسم کی حکومت قائم کرنے کا ایک تفصیلی منصوبہ پیش کیا ہے۔ ہندوستانی ایسوسی ایشن نے یہ شکایت کی ہے کہ یورپین ٹانگانیکا میں لیڈرشپ کی اجارہ داری کے لئے کوشش کر رہی ہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ

نئی دہلی ۱ر جولائی۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ۱۲ر جولائی کو سردار وبھ بھائی پٹیل کے قیام گاہ پر ساڑھے آٹھ بجے دن کو ہوگا۔

اس جلسہ میں کانگریس کے سالانہ اجلاس کی تاریخ مقرر کرنے اور صدر کے انتخاب اور کانگریس پنچایت الکشن کے بارے میں بھی غور کیا جائے گا۔

کشمیر کا آخری فیصلہ

سرینگر یکم جولائی۔ پاکستان کے نصب العین اور کشمیر کے سیاسی اعتقادات میں کوئی چیز مشترک نہیں ہے پر زور الفاظ میں اس بات کا اعلان کرتے ہوئے وزیر اعظم جموں اور کشمیر، شیخ محمد عبد اللہ نے کہا کشمیر کا یہ آخری فیصلہ ہے کہ وہ ہندوستان سے الحاق کرے گا۔

[illegible] کرنے کے لئے وہ [illegible] طلب کر سکتے ہیں۔

اور بحری [illegible] بھیج سکتے ہیں۔

اقوال زریں

دانا دوست دنیا کی بہترین نعمتوں میں سے ایک ہے۔

کم بولنا عقل مندی کی دلیل ہے۔

کسی کا دل دکھانا اس دنیا میں سب سے بڑا گناہ ہے۔

ہمارے خیالات آزاد ہیں وہ کبھی قید نہیں رہ سکتے

اگر انسان چاہے تو اپنی ناکامیابی سے کچھ کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

اپنی عقل اور اپنے علم پر انسان کا اعتبار فریب محض ہے۔

زندگی کا سفر اس قدر تھکاوٹ والا ہوتا ہے کہ کوئی جب اپنی منزل پر پہونچتا ہے۔ تو اس کی سانس ٹوٹ جاتی ہے۔

موج تبسم

ڈاکٹر ضرورت سے زیادہ کم سخن تھا۔ اور مریضوں کی زیادہ گفتگو اسے بہت زیادہ ناگوار ہوتی تھی۔ ایک دن ایک عورت جس کا ہاتھ سوجا ہوا تھا۔ دواخانہ میں آئی۔!

ڈاکٹر نے پوچھا۔ "جل گیا"

عورت نے جواب دیا "جل گیا"۔

ڈاکٹر نے کہا پلٹس

دوسرے دن عورت پھر دواخانہ میں آئی۔

ڈاکٹر نے پوچھا "فائدہ"

نہیں۔

اور پلٹس

دو دن بعد عورت پھر آئی۔ ڈاکٹر نے پوچھا فائدہ

ہاں فیس ؟

کچھ نہیں۔ مجھے آپ ہی ایک سمجھدار خاتون ملیں۔

نئی دہلی۔ ۳۰ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ ہند پارلیمنٹ کا آئندہ اجلاس غالباً ستمبر کے تیسرے ہفتہ سے شروع ہوگا

دلچسپ معلومات

ٹیلی فون کی ذریعہ اصطبل

لندن۔ ۲ جولائی۔ سر آغا خان کے لڑکے پرنس علی خان نے ریس کے گھوڑوں کے لئے ایک اصطبل خرید لیا ہے ان کے وکیل کو ایک ٹیلی فون وصول ہوا جس میں پرنس علی خان نے اسے مطلع کیا کہ وہ ریس کے گھوڑوں کے لئے ایک اصطبل خریدنا چاہتے ہیں۔ وکیل نے بتایا کہ اس وقت دو اصطبل مل سکتے ہیں لیکن ان کی قیمت لاکھ لاکھ پونڈ سے کم نہیں ہے۔ اور یہ کہ خریدنے کی بات چیت میں کم از کم چھ ہفتے لگیں گے۔ پرنس نے کہا۔ نہیں سب آج ہی طے ہو جانا چاہئے۔ چنانچہ اسی شام کو اصطبل خرید لیا گیا۔

عورتیں جسمانی طور پر بڑھ رہی ہیں

لندن ۲ جولائی۔ دور حاضرہ کی عورتیں پرانے زمانے کی عورتوں سے جسامت میں بڑھ رہی ہیں۔ حال ہی میں ایک نمائش کے دوران میں ۱۸ ویں صدی کے لباس پیش کئے گئے تھے۔ جس کے دوران میں پتہ چلا کہ وہ لباس صرف اسکول کی لڑکیاں ہی پہن سکتی ہیں۔

افسانہ

میرے من کے دیوتا!

محبت کے جذبات میں ڈوبا ہوا پر کیف افسانہ

مایا نے کمرہ کے کواڑ بند کر کے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ اپنا ٹرنک کھولا۔ اور کپکپاتے گورے گورے ہاتھوں سے ایک تصویر نکالی۔ اس کے نیچے لکھا تھا۔ "صرف تمہارا اور صرف تمہارا سنتوش"۔

ایک ٹھنڈا سانس لے کر جیسے اس کے دل پر کسی کا چھینٹا پڑ گیا۔ مایا نے کہا میرے اور صرف میرے سنتوش۔ اور اس نے تصویر کو بھینچ کر سینے سے لگا لیا۔

آنکھیں بند کئے بیٹھی ہوئی مایا ایسی معلوم ہو رہی تھی گویا اس سرمرین مجسمہ ہے۔ جسے کرسی پر رکھ دیا گیا ہے۔

آہستہ آہستہ اس نے آنکھیں کھولیں اور تصویر کو سینے سے جدا کر کے پیار بھری نظر ڈالی ہنستی بڑی بڑی رسیلی سردانہ آنکھوں نے جواب میں پیار سے لبریز نگاہوں سے دیکھا! میرے اور صرف میرے سنتوش۔ مایا نے آہستہ سے کہا جیسے وہ سنتوش کی تصویر کے علاوہ کمرے کی کسی اور چیز تک یہ الفاظ پہنچنے نہیں دینا چاہتی۔ اس کی محبت سے چھلچھلاتی ہوئی آنکھیں سنتوش کی چہرے کی بلائیں لے رہی تھیں جنھوں نے سنتوش کو اس کے دل میں لا بٹھایا تھا۔

دو مہینے پہلے

پدا کی لڑکی اندو کا بیاہ تھا۔ پتاجی اور ماتاجی کے ساتھ مایا بھی گئی۔ گاڑی اسٹیشن پر ٹھہری۔ ماتاجی اتر گئیں۔ پتاجی نے لیلا سے کہا اتر و لیلا۔ لیلا نے پتاجی کے آگے رہ کر گاڑی سے اترنے میں جھجک محسوس کی۔ پتاجی آ کہتے ہوئے لپک کر نیچے اتر گئے دفعتاً گاڑی میں بیٹھنے والی مسافروں کا رش شروع ہو گیا مایا نے دیکھا اس نے اترنے کے لئے راستہ بند ہے۔ انجن نے سیٹی دے دی مایا ایک طرف کو سمٹی کھڑی تھی کہ گاڑی میں گھسے چلے آنے والے مردوں کا تار ٹوٹے تو وہ اترے گویا ان کا جیسے تانتا بندھا ہوا تھا۔ اس نے گھبرا کر کھڑکی میں باہر سے دیکھا۔ پتاجی پریشانی کے آثار چہرے پر لئے ہوئے گاڑی کے ڈبے کی طرف سے آ رہے تھے۔ اور ان کے ساتھ ساتھ

یہ کون ہیں۔ مایا نے خود سے پوچھا۔ بڑے اچھے موہنے معلوم ہو رہے ہیں۔

پتاجی کی آواز سنائی دی۔ جلدی کرو سنتوش بابو کسی طرح مایا کو اتارو۔ یہ دیکھو کھڑکی میں کھڑی ہی یہ ہے"۔

آپ کھڑکی میں سے کود پڑیے۔

سنتوش نے مایا سے ہنس کر کہا میں سنبھال لوں گا کیسی رسیلی آواز ہے۔ مایا کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ مگر میں کودوں کیسے؟ سنبھال لینے کا مطلب تو یہ ہے کہ میں ان کی گود میں جا پڑوں گی۔ پتاجی نے گھبرا کر کہا۔ گارڈ جھنڈی ہلا رہا ہے۔ گاڑی روانہ ہونے کو ہی گاڑی نے آہستہ آہستہ کھسکنا شروع کر دیا۔ سنتوش اچھل کر کھڑکی کے راستے اندر آ گیا اور بولا۔ آپ فکر نہ کریں میں آ گیا ہوں۔ اگلا اسٹیشن بھی اسی شہر کا اسٹیشن ہے وہاں اتار کر آپ کو گھر لے جاؤں گا۔

اس کے قریب آن کھڑے ہونے سے مایا کو ایسا محسوس ہوا گویا جو گھبراہٹ دل کو بے چین کر رہی تھی وہ یکایک ایک میٹھے اور لذیذ سکون و اطمینان میں بدل گئی۔ اس نے نظر بچا کر دیکھا۔ گٹھیلا مضبوط جسم گورا گورا سہانا مردانہ خوبصورتی سے سجا ہوا مکھڑا۔

یہ کون ہیں۔ مایا کے دل نے دھڑکتے ہوئے پوچھا خبر نہیں۔ مایا نے دل کو جواب دیا ہے۔ مگر ہیں بڑے من موہنے سے۔ دل نے پھر کہا۔ مایا نے کنکھیوں سے سنتوش کو دیکھا۔ دل مچلا جاتا تھا۔ ان کو ایک بار پھر دیکھو۔ مایا ہماری خاطر سے۔

آپ کا نام مایا دیوی ہے نا۔ ایک رسیلی مردانہ آواز نے جیسے مایا کو چونکا دیا۔

"جی" مایا نے اپنی نظروں کو جو بار بار ان کو دیکھنے کے لئے ان کی طرف اٹھی جاتی تھی۔ روک کر نیچے جھکاتے ہوئے جواب دیا۔ میں سنتوش ہوں۔ جیسے وہ اپنا تعارف کرا رہے ہوں۔ پھر دفعتاً ہنس پڑے۔ نام تو آپ نے دلیپ بھی سن لیا ہوگا۔ میرا نام اپنے پتاجی کے زبان سے میں آپ کی بوا کا بھتیجا ہوں یعنی آپ کا پھوپھا کے بھائی کا لڑکا ہوں۔

مایا خاموش کھڑی ہی مگر اس کا دل بار بار عمل کر کے کہہ رہا تھا تم بھی اس سے باتیں کرو تو ایک مرتبہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ تو تاکہ ہم ان کے دل تک اپنی بات پہنچا دیں۔

جھجکتے جھجکتے مایا نے اپنی نظریں سنتوش کے چہرے کی طرف اٹھائیں مگر وہ رخ پھیرے ہوئے باہر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ گورا گورا ہلکی ہلکی سرخی لیا ہوا چہرہ۔ اس پر نظر پڑتے ہی مایا کا دل جیسے بیقرار ہو کر بولا۔ یہ منموہنا کھواتو ہمارے اندر آن بیٹھا ہے۔ مایا ہم تو اس پیارے پیارے دلکش چہرے کے گرویدہ ہو گئے۔

آیئے۔ وہ کہہ رہے تھے۔ مایا نے اپنے خیالات سے چونک کر دیکھا ایک اسٹیشن ہے۔ گاڑی پلیٹ فارم پر لگ رہی ہے انھوں نے دونوں ہاتھوں سے آگے کھڑے ہوئے مسافروں کو ہٹاتے ہوئے کہا۔ میرے پیچھے پیچھے چلی آیئے۔

مایا کا دل بیقرار ہو کر بولا۔ یہ نیک شگون مبارک ہو۔ کاش زندگی بھر اسی طرح ان کے پیچھے پیچھے چلنا نصیب ہو جائے۔ اس کے بعد کے واقعات کی ایک تصویر۔

شادی میں ابھی دو تین ہفتے تھے۔ بوا نے پہلے سے قریبی رشتہ داروں کو اسی لئے بلا لیا تھا کہ ذرا چہل پہل رہے گی۔ سنتوش اور مایا آپس میں خوب گھل مل گئے۔ سنتوش مایا کے کپڑوں کے انتخاب۔ اس کی انگریزی قابلیت اور گانے کی تعریفیں کرتا۔ ماتا اور پتاجی سے اجازت لے کر اسے اپنے ساتھ سنیما لے جاتا۔ اکثر صبح و شام اس کے کمرے میں آن کر اپنی دلنواز مسکراہٹ کے ساتھ کہتا۔ چلو باغ میں گھوم پھر آئیں۔ وہ دونوں گھنٹوں تک ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہتے۔ مایا کا دل اس دوران میں جیسے خوشی سے جھوم جھوم کر کہتا۔ میرے دیوتا میرے من موہن کتنے مہربان ہیں۔ وہ ہم پر مایا یہ اپنے ہو جائیں تو زندگی جیسے سکھ کا سدابہار باغ بن جائے۔

ایک رات۔ !

مایا گھر کی سب عورتوں کے ساتھ پڑوس میں مہمان گئی تھی۔ واپس آ کر کمرے میں داخل ہونے لگی تو دیکھا۔ سنتوش اندر ہے وہ ایک کونے میں چھپ کر کھڑی ہو گئی۔ اور دیکھنے لگی کہ وہ کیا کرتا ہے۔

سنتوش پہلے تو اس کی ایک ایک چیز کو پیار سے دیکھتا رہا۔ پھر سہج سہج چل کر میز کے قریب پہونچا۔ اور قریب لٹکی ہوئی اوڑھنی کو چومنے لگا۔

مایا کے دل نے خوشی کے مارے بے قابو ہو کر اچھلتے ہوئے کہا۔ مایا ان کو تم سے محبت ہے وہ تم کو چاہتے ہیں۔ اب تو تم کو کوئی شک نہیں رہا۔ ان کی محبت میں تم کیسی بھاگوان گھڑی سے یہاں آئی تھیں۔ وہ مل گئے جن کے چرنوں میں زندگی سکھ اور آرام سے کٹ جائے گی۔

اندو کے بیاہ کے دن۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

دلہن بن کر سج دھج کے ساتھ اندو منڈھپ میں آئی اس کے جسم پر نفیس رنگین ریشمی کپڑے اور خوبصورت طلائی گہنے بڑی بہار دے رہے تھے۔ چھوٹے چھوٹے گورے گورے خوبصورت ہاتھوں میں مہندی لیجلے لیجلے اونچے ماتھے پر سرخ بندی بر کے منڈھپ میں آنے کی شنکھ کی آواز کے ساتھ جس وقت اس نے جے مالا اٹھائی تو مایا کے دل میں ایک عجیب بے چینی جیسے دفعتاً بھڑک اٹھی ہو۔

× کیا میری زندگی میں بھی ایک دن ایسا ہی ہوگا۔ اس کی نظریں رکتی رکتی سنتوش کے چہرے کی طرف گئیں۔ وہ بھی مایا ہی کو دیکھ رہا تھا۔ نظریں ملتے ہی مایا کا دل ان کی آنکھوں کی زبانی ایک بہت ہی میٹھی بات معلوم کر کے خوش ہو کر لہرا اٹھا۔ سنتوش کی رسیلی مدھ بھری حسین آنکھیں کہہ رہی تھیں۔ "مایا ایک دن آئے گا۔ جب ہم تم بھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔!

سنتوش۔ مایا کا دھیان دفعتاً ٹوٹ گیا۔ ماتاجی سنتوش کا ذکر کر رہی ہیں۔ ہاں ابھی تو انھوں نے سنتوش کا نام لیا ہے۔

آہستہ سے اٹھ کر مایا نے اپنے کان کواڑ ان کے زور سے لگا دئے۔ ماتاجی کسی سے کہہ رہی تھیں۔ سنتوش کے پتا سے کہلوایا تھا۔ مگر ان کا خیال ہے کہ سنتوش کے لئے کسی بہت مالدار گھر کی لڑکی لائیں گے۔ ہاں بھئی ہم غریب ہیں۔ ہماری لڑکی کو وہ کب خاطر میں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مایا کے دل میں اس سے آگے سننے کی طاقت نہ تھی۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی کواڑوں کے پاس سے ہٹی اور روتی ہوئی کرسی پر آن گری۔ ڈبڈبائی ہوئی نظروں سے اس نے سنتوش کی تصویر کو دیکھا۔ اور کہا ہماری دنیا لٹ رہی ہے۔ اور تم مسکرا رہے ہو اور خاموش ہو کر اس طرح تصویر کو دیکھنے لگی گویا چاہتی ہے کہ وہ مسکراہٹ کو آنکھوں میں تیرتے ہوئے آنسوؤں میں بدل دے۔ مگر تصویر برابر مسکراتی رہی۔

مایا کی نظریں تصویر پر لکھے ہوئے لفظوں پر پڑیں تمہارا اور صرف تمہارا سنتوش۔

اس کا دل جیسے دفعتہً بلبلا اٹھا۔ اب ہمارا کیا ہوگا۔ تم تو ہم سے چھینے جا رہے ہو۔

مایا۔ مایا۔ پتاجی کے باہر سے زور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا۔

مایا نے جلدی جلدی آنسو پونچھ ڈالے۔ اور سنتوش کی تصویر چھپا کر جلدی سے دروازہ کھولا۔

مایا۔ پتاجی نے خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ کہا بیٹی ذرا جلدی سے نہا کر اچھے کپڑے پہن اور کنگھی چوٹی کر لے وہ جانے لگے۔

مایا کے دل نے ایک کراہ کے ساتھ کہا ہم کسی اور کے حوالے کئے جا رہے ہیں۔

پتاجی نے پلٹ کر کہا۔ سنتوش کے والد تجھے دیکھنے آ رہے ہیں۔ سنتوش نے ان کو رشتہ کرنے پر راضی کر لیا ہے۔

مایا کا دل جیسے جی اٹھا۔ اس نے سینے میں دھوم مچا دی۔ مایا جلدی اشنان کرو۔ مایا جلدی سے نفیس پوشاک پہنو۔ مایا کنگھی چوٹی کرو۔ جلدی کرو مایا۔

کمرے کی فضا جیسے ہنس رہی تھی۔ مایا نے سنتوش کے فوٹو کو اٹھا کر دیکھا مسکراتی ہوئی نظروں سے اور کہا تم بھی آؤ گے نا۔

وہ خوشی سے بہکتی ہوئی غسل خانے کی طرف چل پڑی۔

حفاظتی کونسل کی تائید صرف کوریا تک

نئی دہلی یکم جولائی۔ وزارت خارجہ کے ایک بیان میں سرکاری ترجمان نے آج بتایا کہ کوریا کے متعلق حفاظتی کونسل کی تجویز کے لئے ہندوستان اور کی تائید صرف جنوبی کوریا پر شمالی کوریا کے جارحانہ حملہ تک محدود ہے۔ اور کمیونسٹ چین نیز ہند چین کے متعلق ہندوستان کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

ترجمان نے کہا کہ متحدہ اقوام کے ایک رکن کی حیثیت سے ہندوستان نے حفاظتی کونسل کی تجویز کی تائید کی ہے جس میں زور دستی کا شکار ہونے والی کی امداد کا وعدہ کیا گیا ہے۔

ہندوستان کی غیر ملکی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ہند چین کے مسئلہ میں ہندوستان نے وہ بین سے کسی حکومت کو تسلیم نہیں کیا ہے کہ اور جہاں تک قوم پرور چین کا تعلق ہے۔ ہندوستان اب اس کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا۔ بلکہ اس نے کمیونسٹ چین کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ہندوستان ان تمام ملکوں کے ساتھ دے رہا ہے۔ جو زور دستی کے خلاف جنگ میں مدد کر رہے ہیں کسی طاقتی گروہ کے ساتھ صف بندی کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا ہے۔

امریکہ میں کروروں کا بل منظور

واشنگٹن یکم جولائی۔ صدر ٹرومین نے ۶ کرور ۳۷ لاکھ ۶۱ ہزار ۸ سو ۸ ڈالر کے ایک بل کو منظور کرتے ہوئے اس پر دستخط کر دئے ہیں۔ اس رقم میں ۵ کرور ڈالر کوریا کی معاشی امداد کے لئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس بل کی رقم کو تیز تر ہوائی جہاز اور آب دوز کشتیوں سے لڑنے کے لئے اسلحہ بنانے پر صرف کیا جائے گا۔

دوسری زبانوں میں بھی تار لئے جائینگے

نئی دہلی ۳۰ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مندرجہ ذیل مقامات کے جن ڈاک خانوں سے ہندی کے تار جاتے آتے ہیں۔ وہاں سے دوسری زبانوں میں بھی یکم جولائی سے تار آنے جانے لگیں گے بشرطیکہ وہ دیو ناگری رسم خط میں لکھے ہوں۔ مقامات کے نام یہ ہیں۔

آگرہ۔ بنارس۔ بریلی۔ گیا اندور۔ جے پور جبل پور کانپور۔ لکھنؤ۔ ناگپور۔ پٹنہ دہلی۔ اور نئی دہلی۔

پاکستان کو حفاظتی کونسل کی تجویز

کراچی ۲ جولائی۔ وزارت خارجہ پاکستان کے ایک اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے حفاظتی کونسل کے اس فیصلہ کی طرف مناسب توجہ کی ہے۔ کہ کوریا کی جنگ جاری ہے اس کی وجہ سے شمالی کوریا کی امن شکنی ہے۔ چنانچہ وزیر اعظم پاکستان کے مطابق پاکستان ہر اس اقدام کی حمایت کرے گا جو حفاظتی کونسل اس سلسلہ میں اٹھائے گی۔

— . . . . —

روسی ہوائی جہاز جنوبی کوریا پر!

ٹوکیو۔ ۲ جولائی۔ آج سہ پہر کو دس ہوائی جہازوں نے جنوبی کوریا کے ہوائی اڈوں پر حملہ کیا۔ ان میں بعض پر سرخ ستارہ کا نشان بنا ہوا تھا۔

تار پیڈو کشتیاں ڈبو دیں

ٹوکیو۔ ۲ جولائی۔ جنرل میک آرتھر کے صدر دفتر سے اعلان کیا گیا ہے کہ برطانی اور امریکی جنگی جہازوں نے جنوبی کوریا کے مشرقی کنارے پر فوجی سرگرمیاں دکھائی ہیں۔ اور بحوک اور کانگسا کے علاقہ میں ان جہازوں نے پانچ کمیونسٹ تار پیڈو کشتیاں غرق کیں۔

یوسف مہر علی کا انتقال

بمبئی۔ ۲ جولائی۔ سوشلسٹ لیڈر اور بمبئی کے سابق میئر مسٹر یوسف مہر علی آج صبح شہر کی ایک صحت گاہ میں وفات پا گئے۔

امریکہ اور شمالی کوریا!

ٹوکیو۔ ۲ جولائی۔ جنوبی کوریا کے ہراول امریکی ہیڈ کوارٹرس پرسوان پر دو مرتبہ فریقین کا قبضہ ہوا۔ اس جنگ میں حکومت جنوبی کوریا کا دفاع بالکل ختم ہو گیا۔ اور امریکی بری فوج شمالی کوریا کی فوجوں کے درمیان براہ راست جنگ شروع ہو گئی ہے۔

ماسکو ریڈیو کا دعوی

لندن۔ ۲ جولائی۔ ماسکو ریڈیو کی ایک خبر کے مطابق شمالی کوریا کی فوجوں نے جمعرات تک جنوبی کوریا کے پانچ قصبے آزاد کرا لئے۔

فلسفی کے خیال میں تیسری جنگ شروع

سڈنی یکم جولائی۔ برطانیہ کے مشہور فلسفی ماہر ہیئت مصنف اور عمرانی مفکر نے سڈنی سن کے نمائندہ کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ روس جنگ میں شامل ہو جائے گا۔ اور تیسری عالمی جنگ دس سال تک ہوگی۔ میرے خیال میں روس ایشیا میں اپنی پسپائی برداشت نہیں کر سکتا۔

مسٹر رسل نے کہا کہ میرے خیال میں ہم تیسری جنگ عظیم کے ابتدائی دور میں داخل ہو گئے ہیں۔ کیونکہ روس کے خیال میں وہ امریکہ کا مقابلہ اس وقت زیادہ اچھی طرح کر سکتا ہے ورنہ کچھ دنوں کے بعد ہائیڈروجن بم نظریہ کے بجائے حقیقت بن جائے گا۔

شمالی کوریا کا ایک اور شہر پر قبضہ

محاذ کوریا۔ ۶ جولائی۔ آج جنرل میک آرتھر کے فوجی مستقر کے ایک سرکاری ترجمان نے تبلایا ہے کہ شمالی کوریا کی فوجوں نے ۳۸ خط البلد کے ایک قصبہ پیان ٹیان پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ قصبہ سیول سے ۴۰ میل مغرب میں واقع ہے ترجمان نے تبلایا ہے کہ دوپہر کے بعد تک حالات غیر یقینی تھے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ ہمیان جے کوک ہنڈو گیان۔ پینو میان اور ساحلی قصبہ جاؤ جونی ابھی تک امریکہ کے ہاتھ میں ہیں۔ ترجمان نے مزید یہ بھی تبلایا ہے کہ شمالی کوریا کے درمیان سائز کے ٹینکوں نے جو امریکہ کے نئے ٹینکوں کے قسم کے ہیں۔ آج لڑائی میں حصہ لیا۔ اب تک شمالی کوریا کی نصف بکتر بند گاڑیاں جنگ میں برباد کی جا چکی ہیں۔

جنرل میک آرتھر کے فوجی مستقر سے یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ جنوبی کوریا کے ہراولی مورچوں پر مزید امریکی فوج بھیجی جا رہی ہے۔

شمالی کوریا کی بکتر بند گاڑیاں اور پیادہ فوج آج آج صبح سویرے پھر امریکی مورچوں کو توڑ کر آگے نکل گئی اور لڑتے ہوئے امریکی سپاہیوں کو پندرہ میل اور جنوب کی طرف دھکیل دیا گیا۔

کوریا کی جنگ عالمگیر جنگ نہیں بنے گی!

کراچی ۶ جولائی۔ وزیر اعظم ہندستان پنڈت جواہر لال نہرو نے روزانہ ڈان کراچی کے نامہ نگار سے دوشنبہ کے دن اس خیال کا اظہار کیا کہ کوریا کی صورت حال نازک ضرور ہے لیکن ابھی اس کا فوری امکان نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے عالمگیر جنگ چھڑ جائے۔

سویت پارلمنٹ میں امریکہ پر غصہ

لندن۔ ۶ جولائی۔ ماسکو ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ روسی فیڈریشن کے سپریم سوویٹ میں جو سوویٹ یونین کی سب سے بڑی جمہوری ہے ممبروں نے کوریا میں امریکہ کے جارحانہ اقدامات کی سخت مذمت کی۔ اور اس پر اظہار ناراضگی کیا۔

کوریا کی جنگ میں آئندہ اقدامات

لیک سکسس۔ ۶ جولائی۔ آج یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ کل حفاظتی کونسل کے جلسہ میں اسباب پر غور کیا جائے گا کہ کوریا کی جنگ میں کونسل کی طرف سے اگلے اقدامات کیا ہوں۔

امریکہ سارے چین کی ناکہ بندی کرے گا!

لندن ۵ جولائی۔ امریکہ نے شمالی کوریا کے ساتھ تجارت پر پابندیاں عائد کر دی تھیں۔ اب اس نے برطانیہ سے درخواست کی ہے کہ وہ بھی ایسا ہی کرے۔

عام خیال ہے کہ امریکہ سارے چین کی ناکہ بندی کر دے گا۔ اور تجارت کے جتنے راستے ہیں سب کو بند کر دے گا۔

کوریا کی جنگ میں روس غیر جانبدار

پیرس ۴ جولائی۔ سیگون سے فرانسیسی ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ داؤٹ منہ ریڈیو نے اپنے ایک نشریہ میں کہا ہے کہ کوریا کی جنگ میں روس غیر جانبدار رہنا چاہتا ہے۔ ہند چین کے خفیہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روس غیر جانبدار رہنا چاہتا ہے۔ لیکن اس بات کو بھی واضح کر دینا چاہتا ہے کہ جنگ چاہنے والوں کی اسکیمیں کو دنیا میں کامیاب نہ ہونے دے گا۔

۱۵ اگست کو نئے سکے

بمبئی ۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کی آزادی کی تیسری سالگرہ کے موقعہ پر آئندہ ۱۵ اگست کو نئے ہندوستانی سکے رائج کئے جائیں گے۔

ہندستان پاکستان کی تجارت

نئی دہلی ۵ جولائی۔ ہندستان اور پاکستان کی حکومتوں نے طے کیا ہے کہ بنولا۔ کھلی جوار اور چنا پاکستان سے ہندوستان کو اور ہندستان سے نمک مشرقی بنگال کو آزادانہ بھیجا جائے۔

پارلمنٹ میں ہنگامی اجلاس

نئی دہلی ۶ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے ساتھیوں سے مسٹر کامتھ کی اس تجویز کے متعلق مشورہ کر رہے ہیں کہ کوریا کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے پارلمنٹ کا ہنگامی اجلاس طلب کیا جائے۔

کوریا کیلئے متحدہ اقوام کمیشن روانہ

لندن۔ ۵ جولائی اداره اقوام متحدہ اقوام کے کوریا کمیشن کے چار ممبر اور سکریٹری جنرل میوسیولی کے خاص نمائندہ موسیو آلفرڈ کانزن کوریا کے حالات کا جائزہ لینے کے بعد رپورٹ دینے کی غرض سے واشنگٹن سے روانہ ہو گئے۔

حفاظتی کونسل سے روس کا احتجاج

واشنگٹن ۔ ۶ جولائی روس کے سخت احتجاج کے بعد جس میں اس نے حفاظتی کونسل سے کہا ہے کہ وہ امریکہ سے مطالبہ کرے کہ وہ اپنی فوجیں جنوبی کوریا سے ہٹائے۔ یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ روس اقوام متحدہ سے الگ ہونا چاہتا ہے۔

یوپی میں کاغذ پر سے کنٹرول ختم

لکھنؤ ۶ جولائی نظامت اطلاعات یوپی کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ حکومت ہند کے اس فیصلہ کے مطابق جس کی رو سے کاغذ پر سے کنٹرول ختم کیا گیا ہے حکومت یوپی نے بھی پیپر ڈیلرس لائی سنسنگ آرڈر ۱۹۴۸ء اور یوپی پیپر کنٹرول آرڈر ۱۹۴۸ء کو منسوخ کر دیا ہے

برطانیہ دار العوام میں تائید!

لندن ۶ جولائی برطانی دار العوام نے کل رات کو متحدہ اقوام کی تجویز کے ماتحت کوریا کی امداد کے لئے برطانیہ حکومت کے اقدام کی تائید کی ایوان نے تجویز کسی رائے شماری کے بغیر منظور کر لی۔

حزب مخالف کے قدامت پسند لیڈر مسٹر چرچل اور وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے متفقہ طور پر کہا کہ کوریا کے متعلق برطانی اور امریکی کارروائی عالمی امن قائم رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے

دولت مشترکہ سائنسدانوں کی کانفرنس

نئی دہلی ۶ جولائی۔ مرکزی محکمہ دفاع کے مشیر سائنس ڈاکٹر کوٹھاری اس ہندوستانی وفد کی قیادت کریں گے جو دفاعی سائنس دانوں کی کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے لندن جا رہا ہے۔

وزیر زراعت کا نکاح

لکھنؤ ۲ جولائی۔ یوپی کے ۵۵ سالہ وزیر زراعت مسٹر نثار احمد شروانی کا خان آف بریلی مرحوم نواب قمر شاہ کی بیٹی صاحبزادی سعید جہاں بیگم کے ساتھ جن کی عمر اس وقت ۳۳ سال ہے آج شام نکاح ہوا۔

یوپی میں پندرہ لاکھ درخت

لکھنؤ ۲ جولائی۔ آج سے اتر پردیش میں درخت لگانے کا ہفتہ بن مہو اتسو شروع ہوا۔ ان تقریبات کے دوران میں سارے صوبہ میں پندرہ لاکھ درخت لگائے جائیں گے۔

آج صبح گورنر مودی اور وزیر اعظم پنڈت پنت نے نینی تال میں پودے لگا کر اس ہفتہ کا افتتاح کیا۔

صوبہ کی ۳۵ ہزار گاؤں پنچایتیں بھی درخت لگانے کی اس مہم میں حصہ لے رہی ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت کی تجویز ہے کہ درخت لگانے کی اس مہم کو سالانہ تہوار بنا دیا جائے۔ جو ہر سال ساون کے مہینہ میں منایا جایا کرے۔

گووند سہائے کی یورپ سے واپسی!

لکھنؤ ۔ ۳ جولائی کل صبح کو دہرہ ایکسپریس سے شری گووند سہائے ایم ایل اے سابق پارلیمنٹری سکریٹری جو چند روز قبل یورپ کی سیاحت کے لئے گئے تھے واپس ہو رہے ہیں۔ کل اسٹیشن چار باغ پر ان کے دوستوں کی طرف سے ان کا استقبال کیا جائے گا۔

شمالی کوریا کی فوجوں نے امریکی مورچے توڑ دیئے

ٹوکیو ۵ جولائی ۔ شمالی کوریا کی فوجیں آج سوان کے جنوب میں امریکی مورچوں کو توڑ دیا ہے اور آگے بڑھ گئی ہیں ۔ سووان پر تو کمیونسٹ فوجیں پہلے ہی قبضہ کر چکی تھیں ۔ جنرل میک آرتھر کے فوجی مستقر سے اعلان کیا گیا ہے کہ شمالی کوریا کے بھاری بھاری ٹینک امریکی توپ خانہ کی زبردست گولہ باری کے باوجود آگے بڑھ رہے تھے ۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے امریکی ہوائی جہاز دن دشمن کی بری فوجوں پر بمباری نہ کر سکے ۔ لیکن بعد کو جب آسمان صاف ہو گیا تو انھوں نے کچھ سرگرمیاں دکھائیں ۔ دشمن نے بھی فضائی سرگرمیاں دکھائیں ۔ اس کے ہوائی جہازوں کا فضا میں مقابلہ نہیں کیا گیا ۔ کمیونسٹ ٹینکوں اور امریکی توپوں کے پہلے تصادم کی اطلاع محاذ جنگ سے ٹیلی فون کے ذریعہ ٹوکیو پہونچی ہے ۔

امریکہ کے فوجی مستقر سے مزید ٹینک شکن توپیں طیارہ کے محاذ کے لئے روانہ کی گئی ہیں ۔ اور کچھ ایسا سامان بھی بھیجا گیا ہے ۔ جو تیز بارش کے باوجود لڑنے میں کام آئے گا ۔ توپ خانہ کے کمان دار کا خیال ہے کہ کمیونسٹوں کے ٹینکوں کو تباہ کرنے کے لئے پیدل فوج کے اسلحہ کی ضرورت پڑے گی یہ ٹینک بڑھتے ہوئے ان مورچوں کے قریب آ رہے آ رہے ہیں ۔ جہاں امریکی پیدل فوج ہے ۔

زبردست بارش کے باوجود مزید امریکی دستے مورچوں کو مضبوط کرنے کے لئے آگے بڑھ رہی ہیں ۔ شمالی کوریا کے کمیونسٹ ریڈیو نے دعویٰ کیا ہے کہ شمالیوں نے ان مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے ۔ یہ مقام مغربی ساحل کا اہم بندرگاہ ہے ۔ اور سی اول سے ۲۰ میل دور ہے ۔

جنوبی کوریا کی جو فوجیں اُن چون سے سووان تک پھیلی ہوئی ہیں ۔ کمیونسٹ فوجیں ان کے مقابل آ کر ڈٹ گئی ہیں ۔

کوریا کمیونسٹوں کی فتح تیسری جنگ عظیم کا سبب ہوگی

لندن ۵ جولائی ۔ یہاں مسٹر ونسٹن چرچل نے رات یہ پیشین گوئی کی کہ اگر کوریا میں کمیونسٹوں کو کامیابی حاصل ہو گئی تو دنیا میں تیسری جنگ عظیم چھڑ جائے گی ۔ ہمارے اوپر اس کی ذمہ داری ہے اور اس عقیدہ کی بنا پر بھی کہ جو ہمیں اس ادارہ پر ہے جسے اقوام متحدہ کہا جاتا ہے ۔ اگر ہم ایک عالمی حکومت کا تصور بھی نہ رکھتے ہوں تو بھی کم سے کم اتنا فرض تو ہمارا فرد ہے کہ ہم جارحانہ جنگ سے دنیا کو محفوظ رکھیں ۔ ہمیں اس سلسلہ میں اس وقت بھی اپنے فرض کو نہ بھولنا چاہیئے ۔

مسٹر چرچل نے ان خیالات کا اظہار اس دعوت کے موقع پر کیا جو امریکی سوسائٹی کی طرف سے یوم آزادی کے منانے کے سلسلہ میں کی گئی تھی ۔ اور جس میں انگریزی اور امریکی موجود تھے ۔

میرے خیال میں سوویٹ روس سے کسی عام سمجھوتہ کے لئے سب سے زیادہ مناسب وقت وہ ہوگا جب کہ کوریا میں جارحانہ اقدام کرنے والوں کو شکست ہو جائے گی میں محسوس کرتا ہوں کہ جو حالات پیدا ہو گئے ہیں ۔ وہ ہمیں تیسری جنگ کی طرف دھکیل رہے ہیں ۔ ضرورت ہے کہ ہم اخلاقی اعتبار سے متحد ہو جائیں ۔ اور بنی نوع انسان کو ایک اور جنگ عظیم کی مصیبت سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں ۔ ایسی قوموں یا حکومتوں سے انگریز اور امریکی جنگ نہیں کرتے ہیں ۔ تشدد خواہ وہ داخلی ہو یا خارجی ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے یہ تشدد چاہے جو لباس بھی اختیار کئے ہوئے ہو ۔ اور وہ چاہے کسی زبان بولنے والی قوم کے طرف سے روا رکھا گیا ہے ۔

ہمیں اس تشدد کے مقابلہ میں چوکنا رہنا چاہیئے اور اُسی کچلنے کے لئے ہمیں ایک دوسرے کے دوش بدوش آگے بڑھنا چاہیئے خواہ ایسا کرنے میں ہمیں دشمن کی آتش باری کا مقابلہ ہی کیوں نہ کرنا پڑے ۔ بہرحال ہمیں خیالات میں متحد رہنے کی ضرورت ہے ۔ جن کا تذکرہ آزادی کے اعلان میں بڑے بلند بانگ لفظوں میں کیا گیا ہے ۔ اور جو بحر اللانٹک کے دونوں ساحلوں مغربی یورپ اور امریکہ میں یکساں طور پر ایک عقیدہ کی حیثیت رکھتے ہیں ۔

ہندوستان کوریا فوجیں نہیں بھیجیگا

لیک سکسس ۔ ۵ جولائی ۔ مسٹر بی ان راؤ نے آج کہا کہ ہندوستان کوریا میں لڑنے کے لئے اپنی فوجیں نہیں بھیجے گا ۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان کی دفاعی فوجیں صرف ملک کے دفاع کے لئے منظم کی گئی ہیں ۔ اس لئے ہندوستان اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ اپنی ہوائی جہاز یا بحری جہاز یا فوجی دستے بھیجے ۔ کوریا کی مدد کے لئے فوج بھیجنے کی ہم میں استطاعت نہیں ہے ۔

فرانس کی سہ روزہ حکومت ختم

پیرس ۵ جولائی ۔ فرانس کے صدر ونسنٹ ایوریل نے ہنری کوئی وزیر اعظم کی سہ روزہ کابینہ کا استعفا منظور کر لیا ہے ۔ اور ایک نئے وزیر اعظم نامزد کرنے کے بارے میں بات چیت بھی شروع کر دی ہے ۔

لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فرانس کی حکومت کی تشکیل میں جو بحران پیدا ہو گیا ہے ۔ وہ اس وقت تک دور نہ ہوگا جب تک موجودہ پارلیمنٹ توڑ نہ دی جائے گی اور نئے انتخابات نہ ہوں گے ۔

پاکستانی ہوائی اڈوں کا استعمال

لندن ۵ جولائی ۔ ڈیلی ٹرانا نے اپنے کالموں میں لکھا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان نے واشنگٹن کے دوران قیام میں اس بات پر گفتگو کی کہ ادارہ اقوام متحدہ کے ساتھ اشتراک کی نشانی کے طور پر پاکستان اور کشمیر میں آئندہ

حفاظتی کونسل کا فیصلہ امن دشمن

لندن ۴ جولائی ۔ کوریا میں جنگ کے متعلق حکومت روس کے نقطہ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے نائب وزیر خارجہ موسیو اینڈری گرومائیکو نے کہا کہ حکومت امریکہ نے اس جنگ میں جو رویہ اختیار کیا ہے ۔ وہ امن دشمن ہے ۔ ادارہ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل نے جو فیصلہ کیا ہے ۔ وہ مطالبہ امن کے خلاف ہے ۔

شمالی کوریا کے خلاف ایٹم بم !

واشنگٹن ۴ جولائی ۔ جنوبی کیلی فورنیا کے جمہوری پارٹی کے نمائندہ مسٹر سنڈل ریورس نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ صدر ٹرومین کو شمالی کوریا سے یہ کہہ دینا چاہیئے کہ اگر اس نے ۲۴ گھنٹہ کے اندر جنگ نہ بند کی تو اس کے خاص فوجی اڈوں پر ایٹم بم گرائے جائیں گے ۔

کوریا کی ناکہ بندی کا نفاذ

ماسکو ۴ جولائی ۔ امریکی سفیر مسٹر ایلس جی کرک نے روسی وزارت خارجہ کو آج اطلاع دی ہے کہ کوریا کے ساحل کی ناکہ بندی کے لئے صدر ٹرومین کے حکم پر عمل درآمد فوراً



THE SADAQAT KANPUR

ESTD, 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ 8/- روپے
سالانہ رعایتی 6/- روپے
ششماہی 3/8/- روپے
سہ ماہی 2/- روپے
فی پرچہ ۲ آنہ

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL. 52 No. 28 | KANPUR SATURDAY 15TH JULY 1950

کانپور شنبہ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۲۸ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۹ھ — جلد ۵۲ نمبر ۲۸

ادبیات

عہدِ اسلام

اسلامی تاریخ کا ایک مشہور واقعہ

(از جناب امید رضوی بریلوی)

جنابِ حضرتِ فاروق جب ایمان لے آئے
قیامت کا مچا کہرام شیطانوں کی محفل میں
بچھی گھر گھر بساطِ ماتمی، ماتم ہوا برپا!
ہر اک مفسد کے لب پر نالۂ بے اختیار آیا
چڑھی تھی تھرتھری ہر اہلِ شر کو خوف کے مارے
پریشاں شرک تھا بدعت کے رخ پر مُردنی چھائی
زمینِ کفر میں تھی ابتری ہر نظم تھا ابتر!
عمر اسلام لے آئے سنا جس نے وہ کانپ اٹھا!
شرارت کے اٹھے مہرے بساطِ شر پسندی سے
اندھیرا تھا صنم خانوں میں بیت اللہ میں جلوے
مسلمانوں کے چہروں پہ مسرت سے بشاشت تھی
مبارکباد کے غل سے زمین و آسماں گونجے

خدا کے نام پر قربان کرنے جان لے آئے
کہ پیہم زلزلے آنے لگے ایوانِ باطل میں
کیا اشرار نے محسوس شامت آگئی گویا
نظر آیا ہر اہلِ شر کو عزرائیل کا سایا
اڑے تھے ہوش یوں دن میں نظر آنے لگے تارے
دُہائی کفر دیتا تھا کہ یہ کیسی گھڑی آئی
قیامت آگئی محسوس کرتا تھا ہر اک خودسر
خدا کے شیر کی شیرانہ ہیبت سے وہ کانپ اٹھا
عَلم اسلام کا بالا ہوا اس فتحمندی سے
اُدھر ماتم کی آوازیں ادھر تکبیر کے نعرے
وہ آنکھیں ملگئی تھیں جنہیں نورانی بصارت تھی
صدا توحید کی سنکر مکان و لامکاں گونجے

کلی چٹکی کھلے غنچے ہوائے خوشگوار آئی!
مہک اٹھا چمن باغِ خلافت میں بہار آئی!

دنیائے اسلام

فلسطین میں بھی متحدہ اقوام کے منشور کو عملی جامہ پہنانیکا مطالبہ

بغداد ۱۰ جولائی۔ عراق نے اعلان کیا ہے کہ وہ کوریا کے متعلق حفاظتی کونسل کے فیصلہ کی تائید کرے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اس نے مطالبہ کیا کہ فلسطین کے متعلق متحدہ اقوام کے فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بھی اقدامات کئے جائیں۔ حفاظتی کونسل کی تجویز پر عراق کا جواب کل شام کو شائع کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ عراق حفاظتی کونسل کی تجویز کی تائید کرتا ہے کیونکہ وہ عالمی امن کا دل سے خواہاں ہے اور ایسے اقدام کی مذمت کرتا ہے جس کی وجہ سے عالمی امن خطرے میں پڑ گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ عراق نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ متحدہ اقوام کے منشور کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں فلسطینی عربوں کے حقوق کو بھی نہ بھولنا چاہیے۔ اور اقوام متحدہ کو فلسطین میں وہی مقصد سامنے رکھکر عملی قدم اٹھانا چاہیئے۔ جسے کوریا میں پیش نظر رکھا گیا ہے۔

عراق عرب لیگ کا پہلا ممبر ہے جس نے کوریا میں متحدہ اقوام کی کارروائی کی براہ راست تائید کی ہے حالانکہ شام بھی سرکاری طور پر اطلاع دیچکا ہے کہ وہ جارحانہ کارروائی کی مذمت کرنے والی تمام تجویزوں کی مذمت کرے گا۔ مصر نے جو حفاظتی کونسل میں عرب لیگ کا واحد نمایندہ ہے۔ حفاظتی کونسل کی تجویز کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ کونسل نے دوسری جگہ جارحانہ کارروائی ہونے پر ایسے ہی اقدام نہیں کئے تھے۔ لبنان نے حفاظتی کونسل کی تجویز پر ایک غیر پابندکن جواب دیا ہے کہ وہ جارحانہ کارروائی کرنے والی کی مدد کرنے کو تیار نہیں۔ یمن نے اعلان کیا ہے کہ اس جھگڑے میں وہ غیر جانبدار رہیگا۔

مصری وزیر اعظم صدقی پاشا کا انتقال

پیرس ۱۰ جولائی۔ مصر کے سابق وزیر اعظم اسمٰعیل صدقی پاشا کا آج ایک امریکی اسپتال میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم صدقی پاشا سب سے پہلے سنہ ۱۹۱۴ میں وزیر زراعت بنائے گئے۔ چار برس کے بعد وہ وفد پارٹی میں شامل ہو گئے اور جب سنہ ۱۹۱۹ میں مصر میں انگریزوں کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا گیا تو برطانوی ذمہ داران نے ان کو مالٹا میں نظر بند کر دیا۔

صدقی پاشا سب سے پہلے جون سنہ ۳۰ میں وزارت عظمیٰ کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ انھوں نے ایک مہینہ تک پارلیمنٹ کا اجلاس طلب نہیں کیا۔ اور بعد میں اسکو معطل کر دیا۔ انھوں نے ایک نئے دستور کا اعلان کیا۔ اور ستمبر سنہ ۳۱ میں انتخابات کرائے جو لوگ منتخب ہوکر آئے وہ بہت نیاز مند تھے۔ خرابی صحت کی بنا پر وہ سنہ ۳۳ میں مستعفی ہو گئے۔

فروری سنہ ۴۶ میں شاہ فاروق نے صدقی پاشا کو کابینہ بنانے کی دعوت دی تاکہ برطانیہ سے سنہ ۳۶ کے معاہدہ پر نظر ثانی کے بارے میں گفت و شنید کریں۔ یہ ایک مضبوط کابینہ تھی لیکن اس میں حزب مخالف یعنی وفد نے شرکت نہیں کی تھی۔ صدقی پاشا نے اسی سال استعفا دے دیا تھا۔

سعودی عرب کا مصری فیصلہ پر افسوس

قاہرہ ۹ جولائی۔ نیم سرکاری اخبار المصری نے کل یہ خبر شائع کی ہے کہ سعودی عرب نے مصر کے اس فیصلہ پر اعتراض کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی قرارداد کی تائید نہیں کی سعودی عرب کو شکایت ہے کہ مصر نے یہ فیصلہ کرتے وقت دوسری عرب ریاستوں سے مشورہ نہیں کیا۔ سعودی عرب کی حکومت کی طرف سے مصری حکومت کو جو یادداشت بھیجی گئی ہے اسمیں کہا گیا ہے کہ مصر کا فیصلہ اول الذکر حکومت کی خارجہ پالیسی کے متضاد ہے معلوم ہوا ہے کہ شاہ ابن سعود نے صدر ٹرومین کو ایک تار دیا ہے کہ وہ کمیونزم کے خلاف اقوام متحدہ کی پوری تائید کریں گے۔ شام نے اقوام متحدہ کو مطلع کیا ہے کہ وہ جارحانہ کارروائی کرنے والے کے خلاف پوری پوری تائید کرے گا۔ لبنان کی حکومت نے اطلاع دی ہے کہ جیرہ دستی کرنے والے ملک کو کوئی امداد نہیں دی جائے گی۔

ٹرکی حفاظتی کونسل کے فیصلہ کا حامی

انقرہ یکم جولائی۔ ٹرکی کی قومی اسمبلی میں آج وزیر خارجہ کے اس اعلان پر نعرہائے تحسین بلند کئے گئے کہ انھوں نے متحدہ اقوام کو اطلاع دی ہے کہ ٹرکی جنوبی کوریا کی امداد کے سلسلہ میں حفاظتی کونسل کا حامی ہے۔

وزیر خارجہ نے کہا کہ متحدہ اقوام اگر تیزی سے کارروائی نہ کرتی تو ادارہ اقوام متحدہ نہ صرف کوریا بلکہ پوری دنیا کے لئے بے ثباتی اور عدم تحفظ کے اسباب پیدا ہو جاتے۔ اور عالمی امن کے لئے نیا خطرہ پیدا ہو جاتا۔ تمام قوموں کا فرض ہے کہ وہ امریکی حکومت کے طرز عمل پر انتہائی اطمینان کا اظہار کرے۔ جس نے عالمی امن کے تحفظ کے لئے بر وقت کارروائی کی ہے۔ اسمبلی نے کسی اختلاف رائے کے بغیر کوریا کے متعلق حکومت کی پالیسی کو منظور کر لیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے | زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار قند کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۱۵ر جولائی سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۸

معاشی صنعتی اور زراعتی ترقی کیلئے منصوبہ

وہ مالیاتی کمیشن جو حکومت ہند نے مقرر کیا تھا۔ اس نے اپنی رپورٹ شائع کردی ہے۔ اس نے اپنی رپورٹ میں معاشی صنعتی اور زراعتی مسائل کے لئے ایک نیا منصوبہ پیش کیا ہے۔ جس میں ان شعبوں کی ترقی کے ساتھ بیرونی تجارت کی طرف ترقی کے بابت بھی تجویزیں پیش کی گئی ہیں۔

رپورٹ میں جو منصوبہ پیش کیا گیا ہے وہ دستور میں بتائے ہوئے اصولوں کی بنیاد پر ہے۔ اس میں یہی آبادی کی بے روزگاری کو ختم کرنے اور زراعت کو ترقی دے کر ملک کو صنعتی بنانے کے لئے راہ ہموار کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اسی کے ساتھ ہی ساتھ دیہی صنعتوں کو اس طرح ترقی دے کر کہ صنعتی ترقی کی رفتار زیادہ تر ہو سکے اور ان میں خوشگوار توازن قایم ہو سکے۔

کمیشن نے ترمیم کے لحاظ سے صنعتوں کو یوں تقسیم کیا ہے قومی ملکیت میں دفاعی صنعت۔ کثیر مقصدی کارخانے عوامی ضروریات کی صنعت اور مثلاً ریلوے اور بھاری صنعتیں کمیشن نے اسی طرح ان صنعتوں کے متعلق بھی تجویزیں پیش کی ہیں جو ملکیت میں ہوں گی۔ ان کے متعلق کمیشن کی رائے ہے کہ ان کی موجودہ تعداد میں اضافہ نہ کیا جائے انھیں وسعت دی جائے۔ اور انھیں اس طرز پر چلایا جائے کہ ہم بیرونی معاشیات کو درست کر سکیں۔ اور وہ ہماری اندرونی ضروریات کی کافی ہو سکیں۔

کمیشن نے یہ سفارش کی ہے کہ ان علاقوں میں جہاں کافی کارخانے اس وقت موجود ہیں۔ وہاں نئے کارخانے نہ کھولے جائیں بلکہ انھیں ملک کے مختلف حصوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کی جائے۔ اسی کے ساتھ کارخانوں کو دیہی علاقوں میں منتقل کر دیا جائے۔

کمیشن نے ایک منتقل محصولاتی بورڈ قایم کئے جانے کی سفارش کی ہے جس کو کافی اختیارات دئے جائیں۔ صنعتوں کو ایک منصوبہ کے ماتحت قایم کیا جائے۔ تاکہ غیر ضروری صنعتوں پر زیادہ سرمایہ نہ صرف ہو۔ بلکہ اسے مناسب طور پر صنعتوں میں لگایا جا سکے۔ دفاعی صنعتوں کو محفوظ کیا جائے۔ بنیادی صنعتوں کو بھی مشروط طور پر محفوظ کیا جائے۔

آخر میں کمیشن نے حکومت اور صنعت میں رابطہ قایم کرنے کے لئے ایک صنعتی بورڈ قایم کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔

کشمیر میں بلامعاوضہ زمینداری ختم

حکومت کشمیر اور جموں نے ایک مخصوص اعلان کے ذریعہ خاتمۂ زمینداری کے لئے فوری اقدام کا اعلان کیا ہے۔ اس اعلان کے مطابق ۱۲۵ ایکڑ سے زاید آراضی رکھنے والے تمام زمینداروں سے ان کی تمام زائد آراضی بلامعاوضہ لے کر کاشت کاروں کو دے دی جائے گی۔ زمینداروں کو حق دیا جائے گا کہ وہ اپنی موجودہ اراضی سے ۲۵ ایکڑ آراضی اپنے لئے منتخب کریں۔ احکامات جاری کر دئے گئے ہیں کہ کاغذات میں سے ایسے زمینداروں کا نام کاٹ کر آراضی کا اندراج کاشتکاروں کے نام کر دیا جائے۔

زمینداروں سے آراضی نکلنے کے بعد کاشت کاروں کی ملکیت میں چلی جائے گی۔ جو اس پر اسوقت قابض ہیں۔ کاشت کاروں کو اس آراضی کی مالگذاری اور دوسرے محصولات جو اس وقت رائج ہیں۔ ادا کرنے ہوں گے اسی کے ساتھ حکومت کو حق ہوگا کہ اگر وہ ضرورت محسوس کرے تو ان کی آراضی کے رقبہ پر نظر ثانی کر سکے

معلوم ہوا ہے کہ ایسے زمینداروں اور مذہبی اداروں کی اچھی خاصی تعداد ہے جن کے پاس ایک سو پچیس ایکڑ سے زائد آراضی ہیں۔ ایسے مذہبی اداروں میں مسجدیں اور دوسری خانقاہیں ہیں۔ ایسی خانقاہوں میں بدھ مذہب کی لداخ کی مشہور خانقاہ بھی ہے۔ جس کے پاس ایکسو پچیس ایکڑ سے بہت زائد آراضی ہے۔

خاتمۂ زمینداری کی رسم "یوم شہید" کے دن منائی جائے گی۔ یہ اقدام نئے کشمیر کے منصوبہ کے ماتحت کیا جا رہا ہے تاکہ کاشت کار زندگی مطمئن بسر کر سکیں۔ اور زراعت کی ترقی ہو سکے۔

کوریا کا مسئلہ پرامن طریقہ سے طے کیا جائے

پنڈت جواہر لال نہرو وزیراعظم ہندستان نے مارشل اسٹالن وزیراعظم روس اور مسٹر ڈین اچیسن وزیر خارجہ امریکہ کو کوریا کا جھگڑا جلد اور پرامن طریقہ سے طے کرنے کے لئے ذاتی پیغام بھیجا ہے۔ اس کا اعلان حکومت ہند کے محکمہ امور خارجہ کی طرف سے کیا گیا ہے۔

یہ بھی بتایا گیا ہے کہ برطانی وزیراعظم مسٹر اٹیلی سے پنڈت نہرو نے براہ راست گفتگو کی ہے۔

روس میں ہندوستانی سفیر ڈاکٹر رادھا کرشنن نے روسی نائب وزیر خارجہ موسیو اینڈری گرومائیکو کو پنڈت نہرو کی تحریر کل رات کو ماسکو میں دی۔ اور امریکہ میں ہندوستانی سفیر مسز وجے لکشمی پنڈت نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر اچیسن کو واشنگٹن میں وزیراعظم ہند کا تحریری پیغام پہونچایا۔

اس سلسلہ میں محکمہ امور خارجہ کے پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ جب سے کوریا کی جنگ شروع ہوئی ہے اس وقت سے اسوقت تک ہندوستان نے اپنے ماسکو اور واشنگٹن کے سفارت خانوں کے ذریعہ روس اور امریکہ سے بار بار کہا ہے کہ کوریا کے جھگڑے کو پرامن طریقہ سے جلد طے کیا جائے۔

۱۲ر جولائی کو ماسکو اور واشنگٹن میں مقیم ہندوستانی سفیروں سے کہا گیا کہ وہ مارشل اسٹالن اور مسٹر اچیسن کو اس سلسلہ میں پنڈت نہرو کا ذاتی پیغام پہونچا دیں۔

معتبر ذرائع کا کہنا ہے کہ ماسکو اور واشنگٹن کو جو تحریری پیغام بھیجا گیا ہے۔ اس میں ہندستان نے کوریا کے اس جھگڑے میں خود ثالث بننے کی کوشش نہیں کی ہے۔

ہندوستان نے اپنے ترجمانوں کے ذریعہ بار بار اس کا اعادہ کیا ہے کہ اس کے دو مقصد ہیں اولاً جنگ کو محدود رکھنا اور دوسرے روس اور کمیونسٹ چین کو حفاظتی کونسل میں واپس لانا۔ تاکہ تمام بڑے بڑے جھگڑے کونسل میں بحث و مباحثہ کے بعد پرامن طریقہ سے طے کئے جائیں۔ گو یہ معلوم نہیں ہوا کہ پنڈت نہرو نے ماسکو اور واشنگٹن کو اپنے ذاتی پیغام میں کیا لکھا ہے کیونکہ جب تک طرفین کے ردعمل کا اظہار نہ ہو جائے یہ پیغام برادر راز میں رکھا جائے گا پھر بھی معتبر حلقہ کا خیال ہے کہ اس پیغام میں اس کے علاوہ کوئی بات نہ کہی ہوگی جس کا اعلان پنڈت نہرو نے اپنے اس بیان میں کر چکے ہیں جو انہوں نے جنگ کوریا کے متعلق دیا تھا۔ یہ پہلا موقع ہے جب ہندوستان نے ایک اہم بین اقوامی مسئلہ کو سلجھانے کے لئے پیش قدمی کی ہے۔ گذشتہ جنگ کے بعد اب تک اتنے اہم مسئلہ سے دنیا دوچار نہ ہوئی تھی۔

ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ روس اور امریکہ کا ردعمل اس پیغام پر کیا ہوگا۔ ردعمل چاہے جو کچھ بھی ہو اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان کی یہ منصفانہ سرگرمیاں قابل داد ہیں۔ اور قیام امن کے لئے اس کی یہ کوشش لائق تحسین ہے۔

سمجھوتے کا لندن میں خیر مقدم

ہندوستان کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے ماسکو میں مقیم سفیر کے ذریعہ کل رات کو جنرل اسٹالن کے نام ذاتی تحریر بھیجنے کی خبر یہاں یہ مطلب نکالا جا رہا ہے کہ جنگ کو جلد ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

یہاں لوگوں کو یہ بات یاد ہے کہ کوریا کی جنگ شروع ہونے پر حفاظتی کونسل میں ہندوستان کے نمائندے مسٹر بی این راؤ نے کہا تھا کہ بین الاقوامی کشیدگی دور کرنے کے لئے ہندوستان دو بڑی طاقتوں کے سب سے بڑے لیڈروں کی ملاقات کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔

ہندوستان ہی ایک ایسا غیر کمیونسٹ ملک ہے جس کا باضابطہ نمائندہ کمیونسٹ چین کے دار الحکومت میں موجود ہے اس لئے وہ مفاہمت کا کام بھی کر سکتا ہے۔ کوریا کی جنگ کے عالمگیر بن جانے سے روکنے کے لئے ہندوستان کو غالباً کمیونسٹ چین اور مغربی طاقتوں کے نقطۂ نظر کا ترجمان تسلیم کر لیا جائے گا۔ یہاں کے سفارتی حلقوں کا کہنا ہے کہ ہندوستان حفاظتی کونسل میں چین کو نمائندگی دلانے کی کوشش کرے گا۔

ضمانت ۲۰ر جولائی سے منظور

کانپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سیشن جج مسٹر ڈی رام بحدرن نے سودیشی کاٹن مل کے سیتا رام جے پوریہ اور منو لال باگلا کی درخواست ضمانت ۲۰ر جولائی سے منظور کر لی ہے۔ جج نے خیال ظاہر کیا کہ استغاثہ کا یہ اندیشہ بے بنیاد نہیں ہے کہ ملزمین جو بااثر آدمیوں میں ہیں۔ اگر ضمانت منظور کر لی گئی تو وہ گواہوں کو بہکانے اور دستاویز برباد کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ ان حالات میں ضمانت کا فی الفور منظور کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ اور استغاثہ کو ایک ہفتہ کا موقعہ دینا چاہیئے کہ وہ اپنی تحقیقات مکمل کر لے۔ ہر ملزم کو ایک ایک لاکھ روپیہ کی ضمانت اور ایک لاکھ کا مچلکہ بھرنے کے بعد ۲۰ر جولائی کو رہا کر دیا جائے گا۔ جج نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ ملزمین ضمانت پر رہائی کے بعد سٹی مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر عدالت کے حلقۂ اختیار سے کہیں باہر نہ جائیں۔ جج نے مزید کہا کہ یہ جرم ایسے ہیں جن میں ۳ سال تک کی قید بامشقت کی سزا ہے۔ اور ان کی ضمانت بھی نہیں ہوتی ہے لیکن عدالت کو یہ اختیار بھی حاصل ہے کہ وہ ضمانت کے مسئلہ پر غور کرے اور اسے قبول کرے۔

بریڈنر اینڈ کمیٹی

کانپور ڈسچارجڈ بریزنرز اینڈ کمیٹی کی مجلس انتظامیہ کی ایک میٹنگ چیرمین کمیٹی مسٹر سمیع الدین (آئی سی ایس) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (سٹی) کی صدارت میں ان کے بنگلہ پر صبح ۹ بجے ہوئی جس میں دیگر ضروری امور کے علاوہ یہ طے ہوا کہ ہوا کہ ہوم کی زمین کے لئے سری ہری شنکر ودیارتھی پریسیڈنٹ

سودیشی مل کے منیجنگ ڈائرکٹر گرفتار

سودیشی سوتی مل کے منیجنگ ڈائرکٹر مسٹر سیتا رام جے پوریہ اور مل مذکور کے منیجر مسٹر ایم ایل باگلا کو کلاتھ کنٹرول آرڈر کی درخواست کی خلاف ورزی کے جرم میں ۱۱ر جولائی کو گرفتار کر لیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ کپڑوں کی جو فہرست مل کی طرف سے حکومت کو پیش کی گئی ہے اس میں ایسے کپڑے بھی شامل تھے جو ہندوستان کی روئی سے بنے تھے لیکن ان پر پاکستان کی روئی کی قیمت چڑھی ہوئی۔ پاکستان کی روئی سے جو کپڑے بنتے ہیں ان کی قیمت ہندوستان کی روئی سے بنے ہوئے کپڑے کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی ہے۔ ملزمان کی طرف سے مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں ضمانت کی درخواست پیش کی گئی لیکن مجسٹریٹ نے درخواست ضمانت کو نامنظور کر دیا۔ اور ملزمان جیل بھیجدئے گئے۔

دوسرے دن (۱۲) جولائی کو درخواست ڈسٹرکٹ سیشن جج کی عدالت میں پیش کی گئی لیکن عدالت نے بحث کی سماعت کے بعد فیصلہ ۔۔۔۔۔۔ دوسرے دن کے لئے ملتوی کر دیا۔

راشن میں ناقص غلہ

سٹی کانگریس کمیٹی کے راشننگ سکشن کے انچارج مسٹر حمید خاں نے ایک پریس نوٹ میں کہا ہے کہ اب دو مہینے ہونے کو آتے ہیں کہ جو غلہ راشن کی دوکانوں پر فروخت ہوتا ہے۔ وہ اچھا نہیں ہے گیہوں میں اتنا کوڑا ملا ہوتا ہے کہ صاف کرنے کے بعد خریدار کو چار چھٹانک فی یونٹ کے بجائے تین چھٹانک سے زیادہ نہیں پڑتا۔

اسی طرح چاول بھی بہت خراب ہوتا ہے موٹا اناج ان دوکانوں پر ملتا ہی نہیں۔ ان حالات میں راشننگ کا فائدہ اور مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ مسٹر خاں نے کہا کہ لکھنؤ میں اچھے قسم کا چاول ملتا ہے۔ اور شکر کا کوٹہ بھی کانپور کی بہ نسبت زیادہ ہے ایک جمہوری ملک میں اس قسم کا امتیاز ہرگز مناسب نہیں ہے۔

تخفیف کی پالیسی کی مذمت

انڈین نیشنل ٹریڈ یونین کانگریس کی یوپی شاخ کے جنرل سکریٹری مسٹر سورج پرشاد اوستھی ایم ایل اے نے حکومت یوپی کی اس پالیسی کی مذمت کی کہ کانپور الکٹرک سپلائی کمپنی کے تین سو ملازموں کو تبدیلی برطرف کر دیا جائے۔

انھوں نے کہا کہ الکٹرک سپلائی کے ملازموں کی شکایتوں کو ثالث کے سپرد کرنا درست نہیں ہے۔ اس لئے کہ ثالث کسی کی شنوائی نہیں کرتا۔ اس جھگڑے کو چکانے کے لئے تو کسی جج کا تقرر ضروری تھا۔

مسٹر اوستھی نے بتایا کہ یوپی کی شاخ اسبات کا انتظار کر رہی ہے کہ اگر کانپور الکٹرک سپلائی کے جائز مطالبات تسلیم نہ کئے جائیں تو پھر ان ملازموں کی ہڑتال شروع کر دی جائے۔

مکان گرنے سے دو بچے ہلاک

۱۰ر جولائی کی دوپہر کو تلی بازار میں ایک سہ منزلہ مکان گر پڑا جس میں دو بچے دب کر ہلاک ہو گئے۔ پانچ مرد اور دو عورتیں سخت زخمی ہو گئیں۔ گھر کے ان ساتوں رہنے والوں کو آگ بجھانے والے انجن کے آدمیوں نے ملبہ سے نکالا۔ اور فوراً ہی اسپتال پہونچا دیا۔

بنک کے سامنے مظاہرہ

نیشنل بنک آف انڈیا کے ۲ ملازموں کو ۱۲ر جولائی کو اس وقت گرفتار کیا گیا جبکہ وہ بنک کے سامنے مظاہرہ کر رہے تھے یہ مظاہرہ اس بات پر بطور احتجاج کے کیا گیا تھا کہ بنک کے ایجنٹ نے ایک ملازم کے ساتھ برا سلوک کیا تھا۔

ان گرفتاریوں سے متاثر ہو کر کانپور بنک ملازمین یونین نے اپیل کی ہے کہ آج سے تمام بنکوں میں ہڑتال جاری کر دی جائے۔ ان حالات کی وجہ سے شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ جس کی رو سے پانچ اشخاص سے زیادہ کا اجتماع ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

۱۳ر جولائی کو بنک کے ملازمان نے پکٹنگ کر کے بنک میں ملازمان کو جانے سے روکا۔ اس سلسلہ میں حکام اور پولیس کے لوگ موقع پر موجود رہے اور کوئی خاص الجھن نہیں ہوئے باقی بنکوں کا کام ۱۱ بجے سے پہلے نہیں شروع ہو سکا۔

پناہ گزینوں کو حکومت نے قرض دیا

معلوم ہوا ہے کہ حکومت اتر پردیش نے ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ کی قسم بطور قرض اس لئے منظور کی ہے کہ تاکہ اسے موجودہ مالی سال کے دوران میں ضلع کانپور کے پناہ گزینوں کو دیا جائے۔

اس میں سے ساٹھ ہزار روپیہ قرض کے طور پر ان پناہ گزینوں کو دیا جائے گا جو کانپور میں کوئی صنعت و حرفت جاری کرنا چاہیں گے۔

اس کے علاوہ صوبائی حکومت اسبات پر بھی غور کر رہی ہے کہ بیوہ پناہ گزین عورتوں اور ناکارہ اشخاص کو گذارا دیا کرے۔

فنی تربیت کی اسکیم

ریجنل امپلائمنٹ اکسچینج افسر نے اعلان کیا ہے کہ فنی کام کرنے والوں کی ہمت افزائی کے لئے حکومت ہند نے بالغ شہریوں کی تربیت کی اسکیم چلائی ہے جس کے مطابق ریڈیو اور دوسری مشینیں بنانے اور درزی رنگائی وغیرہ کے کام سکھائے جائیں گے۔ اس کے لئے کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔ اور جہاں ممکن ہوگا تربیت پانے والوں کے لئے جائے رہائش اور طبی امداد کا انتظام مفت کیا جائے گا۔

اس اسکیم کے مطابق لائق امیدواروں کو ۲۵ روپیہ ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ تربیت کی مدت مختلف کاموں میں ایک سال سے دو سال تک ہوگی

بزاز کو دو ماہ قید کی سزا

سٹی مجسٹریٹ کانپور مسٹر شو بہاری پانڈے نے نوگھرا کے ایک بزاز کرام داس کو کنٹرول کاٹن کلاتھ آرڈر سنہ ۱۹۴۶ کی دفعہ ۱۷ اور ۲۰ کے ماتحت مجرم قرار دیتے ہوئے اسے دو ماہ قید کی اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے اگر جرمانہ ادا نہ ہوگا تو مزید دو ماہ کی قید بھگتنا پڑے گی۔

وارڈ کمیٹیوں کا انتخاب

سٹی وارڈ کانگریس کمیٹیوں کے انتخاب کی تاریخ ۱۵ر جولائی کے بجائے اب ۲۰ر جولائی سے ۳۰ر جولائی تک کر دی گئی ہے۔

شیواجی اسکول کو عطیہ

لالہ دولی چند گپتا میونسپل کمشنر نے دو سو روپیہ کا فرنیچر شیواجی مڈل اسکول کو دیا ہے۔

جہیز کی نمائش

ہندوستان کے مایۂ ناز ڈائرکٹر وی شانتا رام ان گنتی کے ڈائرکٹروں میں ہیں جو فلم بناتے وقت کوئی نہ کوئی مقصد اپنے سامنے رکھتے ہیں۔ اور انھوں نے اسوقت جتنی تصویریں ملک کے سامنے پیش کی ہیں اس کے لئے ملک سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔

شانتا رام جی کی نئی اصلاحی پیش کش جہیز کی نمائش ۱۳ر جولائی سے نشاط ٹاکیز میں شروع ہوئی ہے ۱۲ر جولائی کو جہیز کا ایک پریس شو بھی دیا گیا تھا۔

سبد گل

رنجیتی

(بی ہمسائی کے قلم سے)

بھاڑ کو میں نہ جاؤنگی جبتک وہ چودہری
بندی کے ہمرکاب نہیں جائے گا بوا!
مرغی حلال کرلی پڑوسن کے بھائی نے
بکری کو تھانے دار پکڑ لے گیا بوا
شاید میاں کو نوکری راشن میں مل گئی
ننو کے ٹھاٹ باٹ تو دیکھو ذرا بوا
ہے ہے موئی لبسوں کا کرایہ تو دیکھئے
سمجھو انھیں میں ٹھگ گئے کمھون اُستر ابوا
تنخواہ میں روپیہ ماہانہ ہے تو کیا!
دو تین سو سے کم نہیں فضل خدا بوا
جنت میں اک فلیٹ کراؤنگی میں الاٹ
اب تو صدمیں ڈال لیا جھونپڑا بوا
رہتے وہ گولی ماریں دو چار آٹھ روز
ناحق ندا کے ابا گئے کربلا بوا
جنت میں بھی ہوا جو کوئی رنٹ کنٹرول
دوزخ میں جا بچھاؤں گی میں بوریا بوا
ہمسائی کا کلام ہے ظاہر میں رنجتی
در اصل رنجیۃ کا بھی ہی چچا بوا

بنو لیکن اسے خوش رہنے کے لئے اور کچھ کرنا پڑے یا نہ پڑے۔ لیکن حسب ذیل اصولوں پر ضرور کاربند ہونا پڑے گا۔

۱۔ گھر کو مرد کے لئے راحت کا گہوارہ بناؤ۔ ۲۔ مرد کی آمدنی کو دیکھ کر گھر کا خرچ رکھو۔ ۳۔ تحمل اور رواداری کو مشعل راہ بناؤ۔ ۴۔ یورپ کی ایک کامیاب عورت کے اس کول کو یاد رکھو۔ اپنے آپ کو ویسی عورت بناؤ۔ جس عورت کو ہر مرد کی احتیاج ہے۔ اور مرد کو یقین دلاؤ کہ میری موت اور زندگی تیرے لئے ہی ہے

ساورکر کی رہائی کی سفارش

بمبئی ۱۲ جولائی۔ بمبئی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس گجندرکر نے ایڈوکیٹ جنرل کی معرفت حکومت ہند کو یہ مشورہ دیا ہے کہ اگر سبھائی لیڈر مسٹر ساورکر یہ یقین دلائیں کہ وہ سیاست میں کوئی حصہ نہ لیں گے اور بمبئی کے بجائے پونا میں رہنا شروع کردیں گے تو ان کو رہا کردیا جائے۔

مسٹر ساورکر کو احتیاطی نظربندی کے قانون کے تحت ۸ اپریل سے نظربند کیا گیا ہے۔

پنڈت جی ڈیلی گیٹ منتخب

نینی تال ۱۲ جولائی۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو کانگریس کے سالانہ اجلاس کے لئے ضلع نینی تال کے ڈیلیگیٹ منتخب ہوئے

ادب لطیف

ہلال عید سے روٹھ کر

اے چاند! اے عید کے چاند۔ تیرے اشتیاق میں فلسطین کے مرد عورت بچے بوڑھے آسمان کی بلندی پر اپنی نگاہیں کے جال پھیلائے ہوئے تجھے آغوش لطف میں لینے کے لئے بیقرار و بیتاب ہیں تیری نمود کی مسرتوں سے فلسطین کا گوشہ گوشہ جنت کی جانب پرواز کرنے کے لئے پر تول رہا ہے۔ قلعہ منعرا پر تیرے استقبال کے لئے علم سر در نصب کردئے گئے ہیں تیری آمد کی خوشیوں سے غم غلط کرنے کے لئے "وطنی مجاہد میدان جنگ سے جھومتے ہوئے واپس ہورہے ہیں۔ لیکن میں کہ جس کی شادمانی نہ معلوم عرب کے کن گہرے غاروں میں دفن ہوچکی ہے۔ تیری ظہور آرائی سے مسرور نہیں۔ جو خنجر سال بھر سے شام کے میدانوں میں آتش جنگ بھڑکا رہے تھے وہ بھی نیام میں آگئے۔ لیکن او مسرتوں کے ڈاکو! تو اب بھی تلوار کی صورت میں آسمان پر نمودار ہوا ہے تاکہ میرے دل و جگر میں پیوست ہوکر میری زندگی اور بھی زہرناک کردے۔ آہ کہ میرے نالوں میں سوزش نہیں ورنہ آسمانی فضا میں آشیانہ بنانے والے غم کے پرندے! تجھے جلاکر خاکستر کردیتی۔ اور اُف اُف کہ میری آہیں نارسا ہیں ورنہ او جبین فلک پر اترانے والے سیارے۔ تجھے آسمان کی بلندی سے زمین پر گرادیتی ہے۔ اور اپنے آن حنا طراز پیروں سے مسل دیتی۔

چھپ جا! میری اشک آلود آنکھوں سے چھپ جا۔ ارے تو کتنا بے شرم ہے کہ مجھ نامحرم کو اتنی بلندی سے گھور رہا ہے۔ آشنا آوارہ نگاہ۔ اور دوسروں کے لئے آشنا آنکھ کا تارا۔ مجھے تیرا عروج پسند نہیں تو دیکھتے ہی جائے گا۔ مجھے گھورے ہی جائے گا۔ اچھا دیکھ میں اپنا منہ آنچل میں چھپائے لیتی ہوں۔ اب تو مجھے کیسے دیکھ سکیگا۔ او شوخ نظر! دور ہو۔ اپنا منہ کالا کر۔ تجھے دیکھ کر میری آنکھوں میں خون اتر آتا ہو۔ او فلکی غدار یہ تو بتا کہ لوگوں نے تجھے خوشیوں کا پروردگار سمجھا ہے۔ جب تو آیا تو تونے بچہ بچہ کو مسرت سے مالا مال کیا۔ لیکن او کینہ پرور نیاض۔ جلد بتا کہ تونے مجھے ان مسرتوں میں کیوں شریک نہیں کیا۔ آخر تجھے مجھ سے کیا ضد تھی جو تونے میرے ساتھ وہ کیا جو محض ایک دیرینہ دشمنی کی بنا پر کیا جاتا ہے غضب خدا کا دنیا جہان کو مسرتوں سے مالا مال کرے لیکن ایک مجھ ہی کو سوگوار بنائے یہ ہے یہ تیری تنگ نظری نہیں اور کیا ہے۔! تیری یہ اغماض کبھی نہ بھولوں گی۔ اور تیرے اس ظلم کو یاد کرکے ہمیشہ کوستی رہوں گی۔ شہر کی بے شمار میری عمر والیاں تیری تقریب مؤثر کامرانی و نشاط سے مچلی جارہی ہیں۔ اور میں مینچی کے دروازے والی مسہری پر اپنی غمگین جوانی کا نوحہ پڑھ رہی ہوں۔

اے چاند! اے عید کے چاند! تو جا اور اپنے ساتھ میری اس روح کو بھی لے جا جس کے دم سے میرے دل و دماغ میں احساس غم و الم ہے کہ نہ وہ رہے گی نہ غم رہیگا۔ آہ یہ بہار کا موسم یہ کیفیت بھرے دل یہ وجد بھری راتیں اور پھر یہ عید کی تقریب میرے لئے تقریب موت سے بڑھ کر تلخ ہے۔ آہ سیدی! تم عید کے چاند سے بھی بڑھ کر پردہ نشیں ہو کہ وہ کمبخت سال بھر میں ایک بار تو دنیا کو مسرتوں سے نوازنے کے لئے رونما ہوجاتا ہے لیکن تم کبھی صورت دکھاکر محبت کے دو کلمے بھی نہیں سنا جاتے۔ کیا تم کو نہیں معلوم کہ فلسطین کی عصمت مآب عورت محبت سے زائد محبت کی صورت اور محبت کی باتوں کے لئے بیقرار ہوتی ہے۔ جا اے چاند جا۔ اور جو کچھ میں نے کہا ہے میرے پیارے سے جاکر کہہ دے۔ جا۔ جا! اچھا نہ جائے گا۔ اچھا چلا جا۔ تو پوشیدہ ہوگیا۔ تو اس سے میری داستان بیان کرے گا۔ وہ میری داستان سنے گا۔ اور محبت بھرے انداز میں کہے گا کہ فلسطینی حسینہ نے کیسے محبت بھرے الفاظ میں پیام ...... دور ہوگا۔ تو میرے قلب پر بھی ایک مسرت

بچوں کی دنیا

نیت کا پھل

(از نسیمہ بانو)

ٹھاکر داس گاؤں کا سب سے بڑا کنجوس بنیا تھا ایک دن اس نے بازار سے ٹوپی کا کپڑا خریدا۔ اور گاؤں کے درزی کے پاس گیا۔ اور اس سے کہا کہ وہ اس کے لئے ایک ٹوپی بنادے۔ گھر واپس مکان لوٹتے ہوئے اس کے دل میں خیال گذرا کہ شاید کپڑا زیادہ ہو اور اس میں دو ٹوپیاں بن سکتی تھی جب ہی تو درزی نے بغیر کسی حیل و حجت کے کپڑا لے لیا۔ یقیناً درزی کا ارادہ کپڑا چوری کرنے کا ہے۔ لہذا وہ واپس درزی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ وہ کپڑے میں دو ٹوپیاں بنادے۔

درزی بولا۔ بہت اچھا۔

مگر واپس لوٹتے ہوئے بنیے کو پھر خیال آیا کہ شاید دو ٹوپیاں بننے کے بعد بھی کپڑا بچ جائے گا۔ جسے درزی چرالے گا۔ لہذا وہ پھر درزی کے پاس آکر بولا۔ بھئی درزی مجھے تو تین ٹوپیاں چاہئیں۔

درزی کپڑا کاٹتے ہوئے۔ بولا بہت اچھا۔

اور کنجوس بنیئے کے دل میں پھر خیال پیدا ہوا کہ شاید تین ٹوپیاں بننے کے بعد بھی کپڑا بچ رہے گا جب ہی تو درزی تین ٹوپیاں بھی بنانے پر راضی ہوگیا ہی لہذا پھر درزی سے بولا "بھئی مجھے تو پانچ ٹوپیاں چاہئیں اگر تم بنادو تو اچھا ہے۔

درزی بولا بہت اچھا۔ اور اپنے کام میں مشغول ہوگیا واپس گھر لوٹتے وقت بنیا بہت خوش ہوا کہ اس نے اپنی عقلمندی سے پانچ ٹوپیاں سلوالی ورنہ درزی کپڑا چرا لیتا اور یہ سوچتا ہوا گھر پہونچا۔

تیسرے روز وہ درزی کے یہاں سلی ہوئی ٹوپیاں لینے گیا تو اسے بہت غصہ آیا۔ اور وہ درزی کو وہاں کے قاضی کے پاس پکڑ کر لے گیا۔

قاضی صاحب نے پورا واقعہ سنا تو خوب ہنسے اور درزی کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ اس میں درزی کا کوئی قصور نہ تھا کہ اس نے بنیئے کے کپڑے میں چھوٹی چھوٹی ۵ ٹوپیاں بنادی تھیں۔ جو بنیئے کے بچوں کے کام بھی نہ آسکیں۔ (کہکشاں)

پردۂ فلم

جانکی داس

(از جناب پی۔ کے جوشی)

بین الاقوامی شہرت کا مالک ہندستانی سائیکل باز جانکی داس رفتہ رفتہ ہماری صنعت فلم سازی میں بھی گھر کئے جارہا ہے۔ "تقریباً دس برس ہوئے اس ہونہار جوان کو سب سے پہلے سیٹھ دسکھ پنچولی نے اپنی فلم خزانچی میں ایک مختصر مگر واضح کردار میں پیش کیا۔ اور جانکی نے سائیکل بازی کے چند کرتب دکھاکر لوگوں کے لئے کافی دلچسپی کا سامان مہیا کیا۔ مگر پچھلے چند برسوں میں جانکی داس کو جن کرداروں میں پیش کیا گیا ہے ان میں سائیکل کے کرتب دکھانا مقصود نہ تھا۔ بلکہ اداکاری تھی۔

گو جانکی داس کا چہرہ کافی خوشنما ہے مگر عکاسی کے لئے کچھ زیادہ موزوں نہیں۔ اور اب تو اس کے سر کے بال بھی جھڑنے شروع ہوگئے ہیں جسم کافی سڈول ہے جانکی رومانی کردار کے لئے موزوں نہ سہی۔ مگر دوسرے کردار خوب نبھالیتا ہے کشور ساھو کی پیش کردہ فلم سہاگ جھمجھم میں اُسے ایک دفتر کے منیجر کے کردار میں پیش کیا گیا۔ جوکہ کوئی خاص وجہ نہ ہونے کے باوجود ہیرو سے بغض رکھتا ہے اداکاری کافی اچھی ہونے کے علاوہ جانکی اپنے خوبصورت چہرہ اور امیرانہ حرکات کی وجہ سے ایک صحیح ولین دکھائی نہ دیتا تھا۔ پرکاش پکچرز کی فلم ساون بھادوں میں جانکی داس کو ایک سن رسیدہ بوڑھے کے کردار میں اتارا گیا۔ میک اپ کرنے والے کا کمال تو تھا ہی مگر جانکی نے بھی بڑھاپے کو ایسا نبھایا کہ آنکھ کو تعجب ہوتا تھا۔ اب تو فلم ساز جانکی داس کا نام اور کام دونوں جان گئے ہیں۔

جانکی داس ایم اے تک تعلیم یافتہ ہے جرنلزم اس کا مشغلہ ہے۔ فلمی شخصیتوں پر اس کے لکھے ہوئے مضامین ملک کے مختلف فلمی رسالوں میں اکثر چھپتے ہیں پچھلے ہی دنوں اس نے دہلی کے فلمی رسالہ سنیما کے لئے فلم انڈسٹری سے تعلق رکھنے والی شخصیتوں پر مضامین کا ایک لمبا سیریز لکھا۔ جس میں کہ پردہ فلم کی نئی اور پرانی ہستیوں کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی تھی

دکسن نہرو ملاقات

نئی دہلی ۱۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے سر اوون ڈکسن نے آج سہ پہر کو وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی۔ اور انہوں نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان اور ان کے درمیان مشترکہ ملاقات کے ابتدائی انتظامات کے بارے میں گفتگو کی۔ سر ڈکسن اور وزیر اعظم نہرو کی گفتگو پون گھنٹہ تک جاری رہی۔

عالم نسواں

تلاش راحت

راحت کی تلاش آرام کی جستجو ہر فرد و بشر کو ہے۔ عورت ہو یا مرد وہ دن رات اس فکر میں سرگرداں رہتا ہے۔ کہ اسے راحت حاصل ہو لیکن راحت حاصل نہیں ہوتی اس کی وجہ یہ ہے کہ تکلیف کے بعد راحت قدرت کا ایک مسئلہ ہے لیکن آجکل لوگ راحت کے حصول کے لئے تکلیف اٹھانے کی زحمت گوارا کرتے ہیں۔ اس سے راحت مفقود ہے۔ عورت راحت حاصل کرنے کی مرد سے کم مستحق نہیں ہے۔ بلکہ قدرت نے اسکو جس قسم کا بنایا ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے اسے بظاہر راحت کی زیادہ ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون سی صورتیں ہیں جن کی بدولت اسے راحت حاصل ہوسکے۔

مشرق اور مغرب کی معاشرت اور حالات میں اختلاف ہے۔ اس لئے راحت حاصل کرنے کا جو طریقہ مشرق کے لئے موزوں ہے۔ وہ مغرب کے لئے موزوں ہو لازم نہیں ہے مشرق کے لوگوں نے عورت کو راحت دینے کی جو صورتیں سوچیں تھیں ان میں سے ادنیٰ ترین یہ تھی کہ اس کی تگ و دو گھر کی چہار دیواری تک محدود کردی تھی۔ اسطرح ایک بڑی حد تک اسے چلنے پھرنے اور اُسے گھر سے باہر کی محنت مشقت سے آزاد تھی۔ وہ گھر کی مالکہ تھی۔ اور گھر کی سلطنت کا نظم و نسق بالکل اس کے ہاتھوں تھا جہاں اس کو ایک مختصر سے ملک کی حکومت سپرد کی گئی تھی۔ وہاں اس کے ذمہ کچھ فرائض بھی تھے۔ یہ تو کون جانتا ہے کہ یہ فرائض اس کے ذمہ کس طرح تفویض کئے گئے لیکن بظاہر تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ عورت اپنے اوپر خود ذمہ داریاں عاید کررہی تھی۔ وہ اس سے خوش ہوتی تھی کہ اس کا خاوند گھر میں کھانا کھائے اور اس سلسلہ میں اسے خود کام کاج کرنا پڑے۔ وہ خاوند کے کام کو اپنے ہاتھ سے کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتی تھی۔ راقم الحروف نے دیکھا کہ ایک بنگالی بابو اپنی بیوی کے کچھ ناراض ہوئے۔ انھوں نے بیوی کو صرف یہ سزا دی کہ اپنا کوئی کام انھوں نے نوکر سے لیا۔ یہ واقعہ بظاہر معمولی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ بیوی گھنٹوں روئی۔ ہندستان کی ہر عورت خواہ وہ کسی مذہب اور کسی قوم سے تعلق رکھتی ہو۔ مرد کی خدمت کرنا اور اسکو آرام پہنچانا اپنا فرض تصور کرتی تھی۔ ایک تو اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ ایشیا کی تہذیب نے مرد کے رتبہ کو بہت بلند رکھا تھا۔ اور ہندستان میں تو عورت مرد کو ہی سب کچھ تصور کرتی تھی۔ اسلام کے بعد عرب میں اگرچہ عورت کی حالت میں بڑا انقلاب ہوگیا۔ اور اس کی ایک جداگانہ ہستی قایم ہوگئی۔ لیکن اس کے باوجود اس کے یہی ذہن نشین رہا کہ اگر خدا اپنے علاوہ کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو وہ خاوند ہی ہوتا۔ بہر حال بہت زیادہ زمانہ نہیں گذرا کہ ہندستان کی ہر عورت مرد کی خدمت اور اس کو راحت پہنچانا اپنا فرض تصور کرتی تھی۔ اس کا سبب ایک تو اس کی وہ مذہبی تعلیم جو اسے دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ اگر عورت کے اخلاق کو نظرانداز کردو تو اسے بالکل ریاضی کے اصولوں پر کس کر دیکھوں تو یہ ہی کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان کی قدیم عورت دانشمند تھی۔ اور وہ جانتی تھی کہ مرد کو راحت پہنچانا خود اس کی راحت میں اضافہ کرے گا۔ اور یہی ہوتا تھا۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ مرد زیادہ حریص راحت واقع ہوا ہے اور پھر جو کوئی بھی اسے راحت پہنچائے اس کو خوش کرنے کی برابر کوشش کرتا ہے۔ اس چیز کو عورتوں کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اگر وہ مرد کو راحت پہنچانے کے خیال کو مقدم نہ رکھ سکیں تو خود اپنے راحت حاصل کرنے کے خیال سے مرد کو راحت پہنچانے کی کوشش کریں۔ مرد اگر عورت کو راحت پہنچانے کے لئے نہیں تو اس کے ذریعہ خود راحت حاصل کرنے کے لئے عورت کو خوش رکھنے کی کوشش کریگا وہ اسے راحت دیگا۔ کیونکہ خوشی اور راحت قریب قریب ایک ہی ہیں:

عورت اس طرح اگر راحت حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکتی ہے تو موجودہ دور کا ایک اہم ترین مسئلہ حل ہوسکتا ہے اور یہ کہ شادی شدہ زندگی کامیاب ہو۔

ہر عورت یہ کہے گی میں خوش رہنا چاہتی ہوں اس کی یہ خواہش بے جا نہیں ہے۔ بنو۔

اقوال زریں

دولت اس کی نہیں کہ جو حاصل کرتا ہے۔ بلکہ اس کی ہے جو اس کو سلیقہ سے خرچ کرتا ہے۔

قسمت اپنا ہاتھ صرف دلیر آدمی کے ہاتھ میں دیتی ہے۔

اچھے لوگ قصوروار کا عذر قبول کر لیتے ہیں۔

احسان ایک قید ہے کہ جو لوہے کی بیڑیوں سے زیادہ سخت ہے۔

گناہوں کا ترک کرنا انسان کو بلند مقام پر پہنچاتا ہے۔

سچائی سے انسان کی نجات ہوتی ہے۔ اور جھوٹ سے ہلاکت۔

انسان علم سے کمال حاصل کرتا ہے اور جہل سے زوال۔

خواہشات کی پیروی سے ندامت ہوتی ہے اور برائی کو اچھا سمجھنا ہی گناہ ہے۔

موج تبسم

ایک شخص کے دو روپے گم ہو گئے۔ اس نے منت مانی کہ اگر روپے مل گئے تو اس کا چوتھائی خدا کے نام کسی فقیر کو دے گا۔
ڈھونڈنے پر اسے اتفاق سے صرف ڈیڑھ روپیہ ملا۔ تو وہ ہنس کر بولا۔
خدا بھی بڑا استاد ہے اپنے حصہ کی اٹھنی پہلے ہی کاٹ لی۔

ایک دوکان پر ایک بورڈ لگا تھا۔ کہ ناپسند ہونے پر دام واپس۔
ایک خریدار کو کوئی چیز پسند نہیں آئی۔ اس نے دوکان والے سے کہا۔ دام واپس دیدو۔ مجھے مال پسند نہیں ہے۔
دکان دار بولا۔ واہ مجھے تو دام پسند ہیں اگر ناپسند ہوتے تو واپس کر دیتا۔

استاد۔ بتاؤ اس نقشے میں پانی کہاں کہاں ہے۔
ایک لڑکا۔ وہ اگر پانی ہوتا تو نقشہ بھیگ نہ جاتا۔

معلومات دلچسپ

گدھا بازی لے گیا

اشرف المخلوقات کا حشر

اندور ۵ جولائی۔ چمبل ہائیڈرو الیکٹرک پراجکٹ ڈم کی تعمیر میں گدھا مرد اور عورت دونوں پر بازی لے گیا۔ چمبل سے ڈم کی تعمیر کے مقام پر پتھر لے جانے کے سلسلے میں گدھے کو دو روپیہ یومیہ معاوضہ ملتا ہے اور مردوں اور عورتوں کو اس کے مقابلہ میں اسی کام کے لئے بالترتیب ڈیڑھ روپیہ اور ایک روپیہ۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا۔
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

سمندر پار امریکی ہوائی کمپنیاں

واشنگٹن۔ ۱۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر ٹرومین نے اس بات کی منظوری دے دی ہے کہ سمندر پار امریکی ہوائی کمپنیوں کو پان امریکن ورلڈ ایرویز کے ہاتھوں فروخت کیا جا سکتا ہے۔

اس کے بعد امریکہ کی بین عالمی کمپنی جو اس وقت دنیا میں سب سے بڑی ہے۔ اور بڑی ہو جائے گی۔

افسانہ

رشوت

(از جناب رئیس امروہوی)

اپنے اعلیٰ عہدے کی ذمہ داریاں سنبھالنے سے قبل فرض شناسی دیانت داری رواداری اور انصاف کی جو پاکیزہ اخلاقی تعلیم اسے دی گئی تھی۔ اس نے حامد کے کردار کو مضبوطی اور استقلال کے ایک خاص سانچے میں ڈھال دیا تھا۔ وہ سختی کے ساتھ فرض شناسی کا شدید مضبوطی کے ساتھ دیانت داری کا پابند استقلال کے ساتھ رواداری کا پتلا اور آہنی ارادے کے ساتھ انصاف کا نگہبان تھا۔ یہ ممکن نہ تھا کہ وہ مجسٹریٹی کے نازک فرائض ادا کرتے وقت کسی تحریص و ترغیب کا شکار ہو جائے۔ یا کسی طاقت سے مرعوب ہو جائے۔ کمرۂ عدالت میں پہونچکر اس کے دل میں فولاد کی سی سختی اور دماغ میں بجلی کی سی تیزی پیدا ہو جاتی۔ عموماً فوجداری کے مقدمات کا رحم و نرم دلی کی سپرٹ میں فیصلہ کیا جاتا ہے۔ مجرم کو بریت اور صفائی کے ہر ممکن شبہ سے فائدہ اٹھانے کا حق دیا جاتا ہے۔ کم سے کم قانون کا منشا یہی ہے کہ ایسے حالات میں مجرم کو ہر ممکن آسانی بہم پہنچانی چاہیئے۔ مگر حامد فوجداری کا مجسٹریٹ ہونے کے باوجود ان کمزوریوں سے بلند تھا وہ انصاف کی دادرسی کیا کرتا تھا۔ رحم و مروت کی پاسداری کا عادی نہ تھا۔ طبیعت کا یہ میلان نتیجہ تھا۔ اس بلند اخلاقی تعلیم کا جو بچپن اور پھر ٹریننگ کے دوران میں برابر اسے ملتی رہی تھی۔ حاکم اعلیٰ مقرر ہونے کے بعد اس نے تمام اہل عملہ کو اپنے سامنے طلب کیا۔ اور سختی کے ساتھ تاکید کی کہ اگر کسی نے ملزم یا مستغیث یا کسی اور اہل معاملہ سے رشوت لی تو اس کا گریبان ہوگا۔ اور قانون کا ہاتھ۔ اس قسم کی تنبیہیں تمام حکام کیا کرتے ہیں۔ عملے والے جانتے تھے کہ ان تنبیہوں کی حقیقت کیا ہے۔ رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے کے خلاف انتہائی سخت تدابیر کے باوجود دھڑلے سے رشوت چلتی تھی اور حکام کے کمرے میں اس کے سامنے چلتی تھی مگر کسی افسر نے بھی نوٹس نہ لیا تھا جب حامد نے عملے والوں کو رشوت کے خلاف تنبیہ کی تو وہ دل ہی دل میں مسکرائے جانتے تھے کہ ابھی حضرت نئے نئے ہیں اصلاحات کا جوش ہے خدمت خلق کی دھن ہے انصاف کا لحاظ ہے۔ مگر دو دن گھس گھس اور محکموں کا سینہ بہ سینہ قانون بہت جلد انھیں دھڑے پہ لے آئیگا۔ حامد کا یہ حکم یہ سنکر عدالت کے زنگ خوردہ سرشتہ دار نے جن کی عمر کے چالیس سال عدالتوں اور دفتروں کی چہار دیواری میں گذرے تھے۔ ایک پھریری لی۔ پانوں کی ڈبیہ اور گوٹا ہوا بٹوہ جیب سے نکالا۔ ڈبیہ کھولی پان کا ایک لال لال بیڑا کلے میں دبایا۔ مشکی تمباکو کی ایک چٹکی منہ میں ڈالی۔ پھندنے کی ترکی ٹوپی اتار کر اپنے گنجے سر کی چاند سے پسینہ کی ننھی ننھی بوندیں صاف کیں۔ اور اس اہتمام کے بعد گول دیدے دے پھرا کر فرمایا کہ چالیس سال قرآن کی قسم چالیس سال اسی گھس گھس میں گذر گئے۔ ۱۹۱۰ء میں عرائض نویس مقرر ہوا تھا۔ تیرہ روپلی تنخواہ تھی۔ ڈالٹن صاحب بہادر کا زمانہ تھا۔ انھوں نے کرم فرمایا۔ ترقی ملی چالیس روپیہ ماہوار گویا تیرہ روپے کی بجائے سترہ ہو گئے۔ عرائض نویس کے بعد پیشکار ہوا تو بائیس روپیہ ہو گئے۔ جتنی تنخواہ میں ترقی ہوتی گئی اتنی ہی اولاد بڑھتی گئی۔ آمد و خرچ کا تناسب وہی رہا۔ اجی یوں کہو کہ جتنے زیادہ ہوگئے اتنے ہی کم پڑے۔ پیشکاری سے آگے بڑھا تو نائب ناظر ہو گیا۔ پھر نظارت جی پر ترقی پائی اور اب رشتہ دار ہوں۔ چالیس برس کے بعد تنخواہ کیا ملتی ہے۔ ستر روپیہ ماہانہ تو صاحب عمر بھر کی محنتوں کا صلہ یہ ہے کہ اب مجسٹریٹ صاحب فرماتے ہیں رشوت نہ لو۔ رشوت نہ لو تو کیا زہر کھاؤں۔

نائب سررشتہ دار گردن جھکائے مسلوں کو الٹ پلٹ کر رہے تھے۔ انھوں نے سررشتے دار صاحب کی یہ فصیح اور بلیغ تقریر سنکر گردن اٹھائی۔ اور نرم لہجے میں کہنے لگے سررشتے دار صاحب ناشکری نہ فرمایئے۔ اتنی ساری تنخواہ میں اپنے دونوں لڑکوں کو بی اے ایل ایل بی کرا دیا۔ چار لڑکیوں کی شادی کی پچھ ہزار مالیت کا پختہ مکان بنا کر کھڑا کر دیا۔ دوکانوں کی ایک پوری کی پوری قطار بنالی۔ اور اس سے زیادہ کیا ہوتا۔ اور کیا کرتے؟

سررشتے دار صاحب نے کشادہ پیشانی کے ساتھ جواب دیا بھائی میرے! میں کم بخت بھی تو یہی کہہ رہا ہوں کہ اگر خالی تنخواہ ہی ہوتی تو کیا یہ سب کچھ ہو سکتا تھا۔ میرے میاں سررشتہ دار صاحب کے لہجے میں بزرگانہ شفقت کے آثار پیدا ہو گئے تھے۔ بالائی آمدنی تو ہم بدنصیب عملے والوں کا حق ہی حق۔ جو اس پر کلہاڑا چلائے اب کیا کہوں اُسے۔

مگر یہ مجسٹریٹ صاحب بہت سخت ہیں۔ خدا ہی ہے جو ان سے بچائے۔ ایک نقل نویس نے فکرمند لہجے میں کہا اجی بس رہنے دو۔ سررشتے دار صاحب نے میز پر ہاتھ مار کر۔ ہم نے بڑے بڑے حاکموں کو دیکھا اور برتا ہے۔ سب شروع میں یہی کہا کرتے ہیں۔ مگر تجربہ انھیں خود سکھا دیتا ہے کہ دفتروں کا یہ لگا بندھا قاعدہ توڑنے اور نظر انداز کرنے کے قابل نہیں۔ میاں کیا مسٹر۔۔۔۔ کو بھول گئے جو کہا کرتے تھے کہ رشوت خور کو گولی سے اڑا دینا چاہیئے۔ مگر جب اس ضلع سے سدھارے ہیں تو بیگم صاحبہ کے نام سے دو لاکھ روپیہ بنک میں جمع تھا۔ پنڈت ہری داس بھی بڑے پابند قانون حاکم تھے ان کے متعلق بھی اسی قسم کی افواہیں مشہور ہوئی تھیں مگر پنڈت کا خدا بھلا کرے کہ خود بھی خوش رہے اور عملے والوں کو بھی خوش رکھا۔ یہ صاحب بہادر بھی چند روز میں راہ راست پر آجائیں گے۔ خدا سب کا پلٹنے والا ہے۔

معلوم نہیں کہ عملے والوں کی ان نکتہ چینیوں کی حامد کو خبر پہنچی یا نہیں۔ بہرحال پہنچی ہو یا نہ پہنچی ہو۔ وہ اپنے اصول پر جما رہا کمرہ عدالت کے دروازے پر ایک نوٹس چسپاں کر دیا گیا کہ جو شخص رشوت دیتا یا لیتا پکڑا جائے گا۔ اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ ملازمین کو بلا کر پھر تنبیہ کر دی گئی۔ وکلا تک کو خبردار کر دیا گیا۔ عدالت میں ادھر سے ادھر تک کہرام مچ گیا کس کی مجال تھی کہ مجسٹریٹ صاحب سے رعایت کی درخواست کرتا۔ مگر اہل عملہ کہیں اپنے حقوق سے دست بردار ہونے والے تھے۔ اور تمام سخت گیریوں کے باوجود بھی وہ چوری چھپے اپنا حصہ وصول کر لیتے تھے کئی کی چوریاں پکڑی گئیں حامد نے انھیں عبرت انگیز سزا دی۔ خدا کا کرنا کیا ہوا کہ سررشتے دار صاحب پر بھی رشوت ستانی کا الزام قائم کیا گیا۔ تحقیق کی گئی کہ قلیل تنخواہ کے باوجود موصوف کے ٹھاٹ ہی جدا گانہ ہیں۔ بنک میں بھی روپیہ ہے۔ اور شہر میں جائداد بھی۔ دو لڑکے بی اے ایل ایل بی کر کے ہائی کورٹ میں کام سیکھ رہے ہیں۔ چار لڑکیاں گھر والیاں ہو چکی ہیں۔ اور سررشتے دار صاحب نے ہر ایک لڑکی کی شادی کے موقعے پر ہزاروں روپیہ صرف کیا ہے۔ چھوٹی لڑکی زہرہ کالج میں پڑھ رہی ہے۔ اور سررشتے دار صاحب ساٹھ روپے ماہوار جیب خرچ کے لئے اُسے دیتے ہیں جب کہ خود آپ کی آمدنی ستر روپیہ ہے یہ تمام باتیں شبہ میں ڈالنے والی تھیں۔ حامد نے تحقیقات مکمل کر کے سررشتہ دار صاحب کو اپنی کوٹھی پر طلب کیا۔ ان کے فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی کہ قسمت نے ان کے خلاف کیا سازش کی ہے۔ آپ اپنی سیدھی سادی وضع میں صاحب کے سامنے جا حاضر ہوئے۔ حامد نے سررشتے دار پر ایک تیز و تند نگاہ ڈالی۔ اور کسی گہری سوچ میں پڑ گیا۔ سررشتے دار صاحب بھی کوئی بچے نہ تھے سیکڑوں حاکموں کی آنکھیں اور ہزاروں آنکھوں کا رنگ دیکھ چکے تھے۔ صاحب بہادر کی نظروں سے سمجھ گئے کہ کچھ دال میں کالا ضرور ہے۔

دھرے گئے دل خانہ خراب کے بدلے

مگر تھے بڑے آنکھ چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ پیدا کر کے بولے اور مجھے حضور نے طلب فرمایا ہے؟ کوئی خدمت؟

۔۔۔ منشی جی۔ صاحب نے سررشتہ دار کے چہرے پر نظر گاڑتے ہوئے کہا۔ آپ کو معلوم ہو کہ میرا اصول کیا ہے۔

غریب پرور مجھے معلوم ہے۔ جی تو آپ کو معلوم ہے!

حامد نے قلم سے کھیلتے ہوئے کہا۔ آپ کو ہے معلوم ہے کہ میں کسی ملازم سرکار کو بددیانتی اور رشوت ستانی کا عادی نہیں دیکھ سکتا۔ ہاں یہ تو فرمایئے کہ سررشتہ دار صاحب آپ کی تنخواہ کیا ہے۔ سرکار کو تو علم ہے غریب آدمی ہوں۔

نہیں آپ غریب آدمی تو نہیں ہیں۔ صاحب بہادر کے لہجے میں طنز کی جھلک تھی۔ بنک میں بھی آپ کا روپیہ جمع ہے شہر میں آپ کی جائداد بھی ہے۔ آپ کے دو صاحبزادے وکالت سیکھ رہے ہیں۔ ایک لڑکی کالج میں زیر تعلیم ہے کیا یہ واقعہ نہیں۔

سررشتے دار صاحب سر جھکا کر کسی فکر میں مبتلا ہو گئے حامد نے چند لمحے جواب کا انتظار کیا اور پھر کسی نامعلوم جذبے کے زیر اثر سوال کیا کیا عمر ہے آپ کی صاحبزادی کی۔

سرکار! سررشتے دار صاحب کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔ میری بچیوں کی شادی ہو چکی ہے۔ مجھے معلوم ہے۔ حامد نے بات کاٹ کر کہا کہ آپ کی چار لڑکیوں کی شادی بڑی دھوم دھام سے کر چکے ہیں۔ کیا آپ کی کوئی غیر شادی شدہ صاحبزادی نہیں۔

جیسے سررشتہ دار کو کچھ یاد آگیا جی ہاں۔ زہرہ کالج میں پڑھ رہی ہے۔ اس کے ماموں نے تعلیم کے مصارف برداشت کئے ہیں۔ ورنہ میں ستر روپیہ ماہوار پانے والا معمولی بابو یہ ہاتھی کس طرح پال سکتا تھا۔ منشی جی آپ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں مجھے معلوم ہے کہ آپ اپنی صاحبزادی کو ساٹھ روپیہ ماہوار دیتے ہیں۔ مجھے آپ کا تمام کچا چٹھا معلوم ہے۔ مجھ سے کسی بات کی چھپانے کی کوشش نہ کیجئے۔ اب سررشتے دار صاحب کا وہی عالم تھا کہ کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔ چند ادھر ادھر کے بے معنی الفاظ انھوں نے بمشکل ادا کئے۔ اور تھر تھر کانپنے لگے۔ حامد نے بغور ان کے ستے ہوئے چہرہ کو دیکھا۔ اور لفظ کہے بغیر اُٹھ کر ڈرائنگ روم میں چلا گیا۔

دوسرے روز سررشتے دار صاحب کی معطلی کا حکم صادر کر دیا گیا جس کی رو سے محکمانہ تحقیقات ہونے تک نہ انھیں کوئی قانونی پیروی کرنے کی اجازت تھی۔ اور نہ اپنے محکمہ جاتی فرائض کے ادا کرنے کی۔ صاحب بہادر کے اس حکم سے تمام کورٹ میں کھلبلی مچ گئی۔ سررشتے دار کا رشوت کے جرم میں معطل اور زیر تفتیش ہو جانا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ اور پھر سررشتے دار صاحب بھی کون۔ منشی حشمت علی صاحب بھی خود اپنے لفظوں میں بڑے بڑے حاکموں کو گھول کر پی چکے تھے۔ جنھیں فوجداری ریونیو اور دیوانی کے تمام قانون حفظ تھے۔ تعزیرات ہند ازبر یاد تھی جنھوں نے اپنی عمر عزیز کے چالیس سال قانون کی پناہ گاہ میں قانون کا مذاق اڑاتے ہوئے بسر کئے تھے۔ اور جو رشوت لینے میں اتنے دلیر تھے کہ مُردے سے کفن کی رشوت لیتے ہوئے بھی انھیں باک نہ ہوتا تھا۔ منشی جی کا اس طرح بے عزت ہو جانا واقعی شہر بھر کے لئے تعجب تھا۔ بڑے بڑے وکیلوں اور معزز آدمیوں سے ان کے برابری کے تعلقات تھے اول تو منشی جی نے تعلقات سے ہی کام نکالنا چاہا۔ شہر کے معزز لوگ ان کے سفارشی بنکر حامد کے پاس گئے مگر اس نے سب کو صاف جواب دیدیا۔ واقعی حامد کا جواب بالکل صاف تھا۔ سنیئے صاحب۔ حامد کے الفاظ تھے مجھے منشی حشمت علی سے کوئی عداوت نہیں محکمہ ان کے چال چلن کے متعلق تحقیقات کر رہا ہے منشی جی کا کیریکٹر اول رشوت اور ناحق ستانی کے الزامات سے بھرا پڑا ہے۔ اگر یہ الزامات ثابت نہ ہو سکے تو وہ عزت کے ساتھ بری کر دئے جائیں گے۔

مجسٹریٹ کا یہ جواب سنکر تمام سفارشی اپنا سا منہ لے کر رہ جاتے پھر کسی کو بھی ایک لفظ کہنے کی جرات نہ ہوئی جب وہ یہ داؤں خالی گیا تو منشی جی اور چال چلے جا کر حامد کے قدموں پر سر رکھ دیا۔ خوشامدیں کیں۔ اور یہ وعدہ کیا کہ اگر یہ معاملہ یہیں ختم کر دیا جائے تو وہ منہ مانگا جرمانہ دینے کو تیار ہیں۔ مگر صاحب بہادر نے کسی ایک بات کو بھی نہ مانا۔ حامد نے صاف کہہ دیا حضرت اگر الزامات ثابت ہو گئے تو آپ کے ساتھ ایک مجرم سا سلوک کیا جائیگا۔ چاہے آپ جرمانہ داخل کریں یا نہ کریں۔ میرا کام تو صرف تحقیقات کرنا اور جرم کی نوعیت مقرر کرنا ہے۔ سزا کی نوعیت تو عدالت مقرر کرے گی۔

منشی جی اچھی طرح جانتے تھے کہ اگر یہ معاملہ آگے بڑھا اور عدالت تک یہ پہنچی تو وہ لمبے ہو جائیں گے۔ خدا جانے دو برس کی سزا ہو۔ چار برس کی قید بامشقت ہو کیا ہو۔ ایک مرتبہ پھر انھوں نے لسانی اور چرب زبانی سے کام نکالنا چاہا۔ مگر توبہ کیجئے۔ حامد کا دل کسی طرح نہ پسیجا۔ مجبور ہو کر منشی جی اپنی بدنصیبی پر آنسو بہاتے ہوئے گھر واپس چلے آئے۔۔۔۔۔۔!

دو ہفتے تک منشی حشمت علی کے خلاف ڈپارٹمنٹل تحقیقات ہوتی رہی بڑے بڑے پرانے گڑے ہوئے مُردے اکھاڑے گئے۔ ہزاروں مسلوں کی چھان بین کی گئی بہت سے اہل معاملہ سے سوال و جواب ہوئے۔ اور نتیجہ اس کد و کاوش کا یہ ہوا کہ منشی کے خلاف حامد کے پاس پورا مواد جمع ہو گیا۔ اب واقعی سررشتے دار صاحب کو اپنی موت نظر آگئی۔ سوکھ کر کانٹا ہو گئے۔ اس ناگہانی آفت سے بچنے کے لئے وظیفے اور چلے جو شروع کئے ہیں تو بڑے بڑے عاملوں اور چلہ کشوں کو مات کر دیا۔ چونکہ معاملہ تمام خاندان کی عزت اور بے عزتی اور پھر منشی جی کی زندگی اور موت کا تھا۔ اس لئے منشی جی کے ساتھ تمام گھر والے بھی زندہ درگور ہو گئے تھے۔ وہ گھر جہاں خوشیاں مسکراتی اور رونقیں برستی تھیں۔ قبر سے زیادہ بھیانک اور اداس نظر آنے لگا۔ لڑکیاں لڑکے۔ بیوی۔ بھائی اور بھتیجے غرض یوں سمجھئے کہ کنبے کا ہر فرد یہ محسوس کرتا تھا گویا وہ خود پھانسی کے تختے پر چڑھایا جانے والا ہے۔

وہ رات قیامت کی رات تھی جس کی صبح کو حامد تمام کاغذات پولیس کے حوالے کرنے والا تھا۔ منشی حشمت علی تو شام ہی سے مصلے پر ڈھیر ہوئے تھے تسبیح تھی کہ کھٹا کھٹ چل رہی تھی۔ آنکھیں تھیں کہ چشمے کی طرح ابل رہی تھیں۔ اور تمام ریش مقدس آنسوؤں سے تر بتر تھی رو رو کر بارگاہ الٰہی میں عرض کر رہے تھے کہ او دو جہاں کے پالنے والے اپنے بندۂ مسکین کو زندہ اعدا رقید و ذلت اور گرفتاری سے بچا۔ لڑکے انگلش قانونی کتابوں کی ورق گردانی کر رہے تھے۔ تاکہ اپنے والد بزرگوار کو قانونی الزامات سے بری کرا سکیں۔ لڑکیاں بیچاری بھی غم و الم میں برابر کی شریک تھیں سب نے ہمت ہار دی تھی۔ مگر منشی جی کی چھوٹی صاحبزادی زہرہ کے خوبصورت چہرے پر ابھی تک کوئی ہراس نہ تھا یا اگر تھا تو اس نے اپنی غیر معمولی قوت ارادی سے کام لے کر اپنے جذبات کو ظاہر نہ ہونے دیا تھا۔ جب رات خوب تاریک ہو گئی تو زہرہ لباس بدلنے کے کمرے میں آئی۔ اور دیر تک آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی کچھ سوچتی رہی۔ پھر خدا جانے کیا خیال آیا کہ اس نے آہستہ سے بکس کھولا۔ اور بہت کپڑوں کو تتر بتر کر ڈالا۔ کچھ دیر کے بعد اس نے ایک بہترین ساری چھانٹ کر نکالی۔ ساری بدل کر اس نے ایک مرتبہ پھر آئینے میں اپنے سراپا پر نظر ڈالی۔ اور پیچھے سے دروازہ کھول کر ایک طرف کو نکل گئی۔

حامد ابھی ابھی کلب سے آیا تھا۔ وہ اپنے لباس تبدیل کرنے کے کمرے میں تھا کہ چپراسی نے ایک ملاقاتی کی اطلاع دی۔ حامد نے کہا کہ ملاقاتی کو کمرے میں بٹھاؤ۔ میں ابھی آتا ہوں۔ شب خوابی کا لباس تبدیل کر کے وہ آہستہ آہستہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ اور یہ دیکھ کر اُسے حیرت ہوئی کہ ۱۸-۱۹ سال کی ایک خوبصورت لڑکی بے چینی کے ساتھ اس کے انتظار میں محو ہے حامد کو آتا دیکھ کر لڑکی تعظیم کے لئے کھڑی ہو گئی۔ حامد سخت گیر سہی مگر سخت مزاج نہ تھا۔ وہ ہر شخص کے ساتھ خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتا تھا۔ اور خصوصاً جب کسی عورت سے سابقہ ہو۔۔۔۔ پھر عورت بھی کیسی۔ اٹھارہ انیس برس کی لیک لڑکی۔ غیر شادی شدہ ہونے کے وجہ سے صنف نازک کے احترام میں بعض اوقات وہ حد سے زیادہ گذر جاتا تھا۔ چنانچہ اس موقعہ پر اس نے غیر معمولی خوش اخلاقی کا ثبوت دیا۔ مگر اس کے باوجود حامد نے محسوس کیا کہ لڑکی سخت مضطرب اور پریشان ہے۔ فرمایئے میں آپ کی کیا خدمت کروں۔ اس نے کرسی پر اطمینان سے بیٹھنے کے بعد کہا۔ میں منشی حشمت علی کی چھوٹی لڑکی ہوں۔

اچھا! آپ سررشتہ دار صاحب کی چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ وہی نا جو کالج میں زیر تعلیم ہیں۔

جی ہاں۔ زہرہ نے جواب دیا۔ گیا میں آپ

(باقی صفحہ [illegible] کالم ۵ پر)

کوریا کے مسئلہ پر غور کیلئے ہند پارلیمنٹ کا ہنگامی اجلاس

نئی دہلی ۔ ۱۱ جولائی ۔ پارلیمنٹ سکریٹریٹ کے دفتر سے ایک اعلان جاری کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ پارلیمنٹ کا آئندہ اجلاس ۳۱ جولائی سے شروع ہوگا ۔ جو تقریباً دو ہفتے جاری رہے گا ۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ پارلیمنٹ کے بعض ممبروں کی اس درخواست پر کہ بین الاقوامی نازک صورت حالات خصوصاً ہندوستان کے اس فیصلہ پر کہ کوریا کے متعلق حفاظتی کونسل کے رزدیوشن کی تائید کی جائے غور کرنے کے لئے پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کیا جائے کابینہ کے جلسہ میں غور ہوا ہے جس کے بعد ہی یہ اعلان شائع کیا گیا ہے ۔

اتوار کو وزیر اعظم نہرو نے پارلیمنٹ کے ممبروں سے جو ملاقات کی تھی ۔ اس میں بھی گفتگو ہوئی تھی کہ پارلیمنٹ کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا جائے ۔

توقع ہے کہ اس اجلاس سے فائدہ اٹھا کر بعض سرکاری بل بھی پیش کر دئے جائیں گے ۔ چنانچہ مرکزی وزراء شاید دو تین دن کے اندر اس سلسلہ میں اپنا پروگرام مرتب کریں گے ۔

اس اجلاس کا افتتاح صدر کی تقریر سے ہوگا ۔ جس میں وہ بین اقوامی صورت حال کا جائزہ لے کر یہ بتائیں گے کہ ایوان کو کیا کیا باتیں طے کرنا ہیں ۔

صدر کی اس تقریر پر دو یا تین دن تک مباحثہ جاری رہے گا جس میں صدارتی تقریر کے موافقین اور مخالفین دونوں اپنی اپنی ترمیمیں پیش کریں گے ۔

خیال کیا جاتا ہے کہ کوریا کے متعلق ہندوستان کی پالیسی کو یا تو صدر ہی کی تقریر میں واضح کر دیا جائے گا ۔ یا پھر کوئی الگ رزدیوشن پیش کیا جائے گا ۔ پارلیمنٹ کا ایک اجلاس وسط ستمبر میں بھی ہونے والا تھا ۔ لیکن اب اس ہنگامی اجلاس کی وجہ سے جو اگست تک جاری رہے گا ۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ستمبر میں ہونے والا اجلاس کب ہوگا ۔

خان برادران کی مسلسل نظر بندی پر اظہار تشویش

مدراس ۱۱ جولائی ۔ سوشلسٹ پارٹی کانفرنس نے آج ایک قرارداد منظور کر کے خان عبد الغفار خان ڈاکٹر خان صاحب اور سرحدی گاندھی کے سیکڑوں پیرو خدائی خدمت گاروں کی مسلسل نظر بندی پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کیا ۔ اور حکومت پاکستان سے اپیل کی کہ وہ ان لیڈروں اور خدائی خدمت گاروں کو فوراً رہا کر دے ۔

قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ہندستان اور پاکستان دونوں کا مفاد اسی سے وابستہ ہے کہ وہ سیاسی اختلافات کو نظر انداز کر کے تمام شہریوں کو ان کے شہری حقوق دیتے رہیں ۔ اسلئے کہ اس طرز عمل سے نہ صرف ان دونوں ملکوں کی داخلی سیاست صحت مند ہوگی ۔ بلکہ ان کے باہمی تعلقات بھی خوش گوار تر ہو جائیں گے ۔

کانفرنس میں بنگال کے متعلق بھی ایک قرارداد منظور کی گئی ۔ جس میں بتایا ہے کہ بنگال کے عوام کو ملک کی تقسیم کا سب سے زیادہ بھگتان بھگتنا پڑا ۔ بنگالی باشندوں سے اظہار ہمدردی کیا گیا ہے ۔

قرارداد میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ سوشلزم کی بنیاد پر دونوں بنگال کو ملا کر ایک کر دیا جائے اس کے انجام کار سوشلسٹ ہند اور سوشلسٹ پاکستان کا اتحاد ضروری ہے ۔ اور بنگالی عوام کے مصائب کا یہی واحد علاج ہے ۔

حکومت اور یورنیم کا تمام ذخیرہ

نئی دہلی ۱۲ جولائی ۔ حکومت ہند نے تاجروں اور دکان کے مالکوں سے یورنیم کا تمام ذخیرہ خریدنے کے لئے فیصلہ کیا ہے ۔

اعلان کرتے ہوئے سائنٹفک ریسرچ ڈپارٹ کے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ قانون اینٹی واقعت کے ماتحت یورنیم ایک ایسی دہات مانی گئی ہے جس کو برآمد نہیں کیا جا سکتا ۔

یوپی ہندو مہا سبھا کا اجلاس

بریلی ۔ ۱۲ جولائی ۔ یوپی ہندو مہا سبھا کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۵، ۱۶ جولائی کو مہنت ڈگے جے ناتھ کی زیر صدارت چندوسی ضلع مرادآباد میں منعقد ہوگا ۔

کانگریس میں تین ہزار مندوب

نئی دہلی ۱۱ جولائی ۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری مسٹر کالا وینکٹ راؤ کے اندازہ کے مطابق ناسک کے اجلاس میں تین ہزار مندوب شریک ہوں گے ۔

پاکستان بین الاقوامی زر فنڈ میں شامل ہوگا

واشنگٹن ۔ ۱۲ جولائی ۔ پاکستان آج بین الاقوامی زر فنڈ اور بین اقوامی بینک میں شامل ہوگیا ۔ ایک مختصر سی تقریب میں پاکستان کے سفیر ایم اے ایچ اصفہانی نے سمجھوتہ پر دستخط کر دئے ۔ فنڈ میں پاکستان کا کوٹہ دس کروڑ ڈالر ہے ۔ دس کروڑ ڈالر کے سرمایہ سے وہ بینک کے ایک ہزار حصے خریدے گا ۔

لیڈی ماؤنٹ بیٹن کا عطیہ

نئی دہلی ۱۲ جولائی ۔ لیڈی ماؤنٹ بیٹن نے ہندستان کو ذاتی طور پر ایک ہزار پونڈ تقریباً چار ہزار روپیہ عطیہ کے طور پر دئے ہیں ۔ اس رقم سے نرسنگ کالج کے لئے ایک طبی موٹر گاڑی خریدی جائے گی جس میں ایک گشتی دواخانہ اور زچہ بچہ کے لئے ضروری اشیاء ہوں گی ۔ اس میں طلباء کو دیہی علاقوں میں طبی تربیت کے لئے لے جایا جائے گا ۔

جنوبی مغربی افریقہ

ہیگ ۔ ۱۲ جولائی ۔ بین اقوامی عدالت دنیا کی سب سے بڑی عدالت نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ جنوبی افریقہ اب ایک بین اقوامی انتدابی نو آبادی کی حیثیت رکھتا ہے ۔ اور جنوبی افریقہ کی یونین کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اس کی اس بین اقوامی حیثیت میں کوئی تبدیلی کر دے ۔

فرانس کے نئے وزیر اعظم

پیرس ۱۲ جولائی ۔ تین ہفتے کے سیاسی تعطل کے بعد آج فرانسیسی اسمبلی نے ۴۹ سالہ موسیو مینے کو نیا وزیر اعظم منتخب کر لیا ۔ موسیو بیدیں بچھلی دو کابینہ میں وزیر دفاع رہ چکے ہیں ۔

بین اقوامی عدالت کا فیصلہ

ہیگ ۱۱ جولائی ۔ ہیگ کی بین الاقوامی عدالت نے فیصلہ کیا ہے کہ اقوام متحدہ کے منشور کی بنا پر جنوبی افریقہ پر قانونی پابندی عائد نہیں ہوتی کہ وہ جنوب مغربی افریقہ کو تولیت میں دے دے عدالت نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ جنوب مغربی افریقہ اب تک بین اقوامی مندوب کی حیثیت میں رکھتا ہے ۔ اور جنوبی افریقہ کی حکومت کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اول ذکر کی بین الاقوامی حیثیت کو بدل دے ۔

گیہوں کے متعلق ہندو پاکستان میں سمجھوتہ

کراچی ۱۱ جولائی ۔ پاکستان کی وزارت غذا کے جوائنٹ سکریٹری حافظ محمد اسحاق جو ابھی گیہوں کی فروخت کے بارے میں گفتگو کرنے دہلی آئے تھے ۔ وہ ہندوستان کی وزارت تجارت کے افسروں سے تین لاکھ ٹن پاکستانی گیہوں بھیجنے کے بارے میں گفتگو کر کے کراچی واپس آ گئے ہیں ۔

خبر میں بتایا گیا ہے کہ گیہوں کی خرید کے بارے میں ہندستان و پاکستان میں مکمل طور پر سمجھوتہ ہو گیا ہے ۔ اس کے بدلے میں ہندستان سے کوئلہ بناسپتی اور کچھ دوسری چیزیں خریدے گا ۔

کراچی ۱۱ جولائی ۔ مسٹر عبد الرب نشتر جو مغربی پنجاب کے گورنر ہیں خرابی صحت کی بنا پر عنقریب تین ماہ کی چھٹی پر [illegible]



ڈکسن کی پاکستانی کمانڈر انچیف سے ملاقات

سرینگر ۱۱ جولائی ۔ سر اوون ڈکسن جو کشمیر کے لئے متحدہ اقوام کے نمائندہ ہیں ۔ کل شام کو راولپنڈی سے سرینگر واپس آ گئے ۔ راولپنڈی کے چند گھنٹے کے قیام میں انھوں نے پاکستانی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل گریسی سے ملاقات کی ۔ سفارتی اور فوجی مشیر بھی ان کے ہمراہ تھے ۔

نمک کی درآمد بند

نئی دہلی ۱۱ جولائی ۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے طے کر لیا ہے کہ اس مہینے سے نمک اور درآمد نہیں کیا جائے گا ۔

موجودہ تخمینے کے مطابق اس سال تقریباً ساڑھے چھ کروڑ ٹن نمک تیار ہوگا ۔ جو ملک کی ضروریات کے لئے کافی ہوگا ۔

کراچی میں گیہوں کا راشن ختم

کراچی ۱۱ جولائی ۔ آج سے کراچی میں گیہوں کا راشن باقی نہ رہا ۔ البتہ چاول اور شکر کا راشننگ ابھی باقی رہیگا ۔

جنوبی کوریا میں امریکیوں کی زمین ضبط

لندن ۹ جولائی ۔ شمالی کوریا کی حکومت نے آج اعلان کیا ہے کہ وہ جنوبی کوریا میں ایسی تمام اراضی ضبط کرے گی ۔ جو امریکیوں سامراجیوں کی ملکیت ہے ۔

سوشلسٹ پارٹی کانفرنس میں لیڈر کی تائید کم نکتہ چینی زیادہ

مدراس ١٠ر جولائی۔ سوشلسٹ پارٹی کی سالانہ کانفرنس کے کھلے اجلاس میں جنرل سکریٹری کی رپورٹ نیز تنظیمی رپورٹ پر تائید کم اور نکتہ چینی زیادہ کی گئی۔ مباحثہ میں اکیتس ممبروں نے حصہ لیا جس میں نہ صرف پارٹی کے ممبروں بلکہ لیڈروں میں نظم وضبط کی بسیئہ کمی کی شکایت کی گئی ہے بعض ممبروں نے کہا کہ پارٹی کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے صرف پارلیمنٹری طریقہ کار کافی نہیں ہوگا۔ بلکہ ضرورت پڑنے پر انقلابی طریقہ کار بھی اختیار کرنا چاہئیے۔ رپورٹوں پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر وشوناتھ پنڈت اڑیسہ نے لیڈروں سے اپیل کی کہ وہ باہمی اختلافات ختم کردیں۔ ورنہ نظم وضبط کے لئے خطرہ پیدا ہوجائے گا۔

مسٹر سوشیل سین بنگال نے کہا کہ سیاسی جمود کا بسبب پارٹی کی گروہ بندیاں ہیں۔ ہماری حالت خاص خاص مسائل پر لیڈروں میں کشیدگی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ مسٹر دلاب راؤ اگن چاریہ بمبئی نے مشورہ دیا کہ اپنی ممبروں پر خواہ وہ ملک کے اندر ہوں یا باہر پارٹی کو سخت نظر رکھنی چاہیئے۔

مسٹر پی سی ڈیگھیر ملابار نے کہا کہ سکریٹری کی رپورٹ صفائی کے گواہوں کا بیان معلوم ہوتی ہے اس میں ملک کا سیاسی اور معاشی جائزہ نہیں لیا گیا۔ انھوں نے پارٹی کے نہ صرف ممبروں میں سے بلکہ مجلس عاملہ میں بھی اختلافات کے وجود کا ذکر کیا۔ اگر نازک مسئلوں پر مجلس عاملہ ہی میں اختلاف پیدا ہوسکتا ہے تو پارٹی کے عام ممبروں میں کتنے اختلاف ہوسکتے ہیں۔ اس کا اندازہ آسانی سے لگایا جاسکتا ہے۔

مسٹر بی ڈی جوشی دہلی نے کہا کہ بہت سے خود غرض اور موقع پرست پارٹی میں شامل ہوگئے ہیں اور انھیں لیڈروں کی تائید بھی حاصل ہے جس کی وجہ سے پارٹی کمزور ہوگئی ہے۔

مسٹر بی پی سنہا بہار نے سوال کیا کہ کیا جمہوری سوشلزم کا مطلب صرف یہ ہے کہ پارٹی کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے پرامن ذرائع اختیار کئے جائیں۔ انھوں نے کہا کہ میری رائے میں عوام کا مسلح انقلاب جمہوریت کے منافی نہیں ہے۔

مسٹر ایشوری سنگھ راجستھان نے کہا کہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں صرف دستوری اور پارلیمنٹری طریقے اختیار نہیں کرنے چاہئیں۔ ہمارے حقوق اگر خطرے میں پڑیں گے تو ممکن ہے ہمیں تشدد سے بھی کام لینا پڑے۔

مسٹر مادھو راؤ اندھرا نے کہا کہ اس وقت ہمارے لئے مارکسزم کا مطالعہ کرنا بہت ضروری ہے جس طریقے کے لئے ہم تبدیلیوں کے بعد اپنا سکتے ہیں ورنہ ہم اپنے کو جمہوریت پسند سوشلسٹ نہیں کہہ سکتے۔ مسٹر نکر راؤ کوٹی کرناٹک نے کہا کہ جنرل سکریٹری نے تصویر کا روشن پہلو پر زیادہ زور دیا ہے۔ حالانکہ ایک بہت مختصر عرصے میں پارٹی کو ٹھوس کامیابیاں بھی حاصل ہوئی ہیں۔

مسٹر باسو کرشن مورتی میسور نے پارٹی کی قیادت کی سخت مذمت کی کیونکہ ممبروں کو پارٹی کے بنیادی اصولوں پر بحث کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔ اس لئے اگر ملک میں سچی جمہوری سوشلزم قائم کرنا چاہتے ہیں تو ہم لیڈروں کو بدلنا ہوگا۔

مسٹر اجیت رائے بنگال نے رپورٹ کی پوری تائید کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی کو ہر ہر گاؤں اور ہر ہر کارخانے میں پہونچ کر سوشلسٹ پارٹی ان کو ایک نئی منزل تک پہونچادے گی۔

مسٹر لاج ملک چڈھا پنجاب نے کہا کہ جب ہم انقلاب کے لئے تیار نہیں ہیں تو اسے شروع کرنا بیکار ہے۔

مسٹر کا براجید رآباد نے کہا کہ ہمیں مسٹر جے پرکاش نرائن پر پورا پورا اعتماد ظاہر کرنا چاہیئے لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ (مسٹر جے پرکاش نرائن) اس بات کو صاف کردیں کہ جب عوام تیار ہوجائیں اور حالات کا تقاضا ہو تو ہمیں انقلابی طریقوں سے کام لینے سے گریز نہ کرنا چاہیئے۔

مسٹر تلسی بودا بمبئی نے کہا کہ رپورٹوں میں جو تنقیص کی گئی ہے اور جو علاج تجویز کئے گئے ہیں وہ بالکل ہی غلط ہیں۔ پارٹی کی انفرادی پارٹی بندیاں اور گروہ بازیاں اس کی موجودہ حالت کی سبب ہیں۔

تنظیمی رپورٹ کے سلسلہ میں اٹھائے جانے والے سوالات کا جواب دیتے ہوئے پارٹی کے جوائنٹ سکریٹری مسٹر ملو ہولیائے نے یقین دلایا کہ جن لوگوں نے جھوٹے ممبر بنائے ہیں۔ ان کے خلاف کارروائی کی گئی۔

اس کے بعد مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا کہ رپورٹوں میں جو تنقیص کی گئی ہے اور جو علاج تجویز کئے گئے ہیں وہ اعتراضات کا جواب دیا۔ کانفرنس نے مسٹر سرت چندر بوس کی اور سوامی سہجانند سرسوتی کی موت پر تعزیتی تجویزیں منظور کیں۔

مدراس ١١ر جولائی۔ آج دوپہر کو سوشلسٹ پارٹی کی کانفرنس میں ہند جمہوریہ کے دستور کے متعلق متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں دستور پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہ دستور قانون ١٩٣٥ء کا پورا پورا چربہ ہے۔

اس قرارداد میں جسے کافی بحث ومباحثہ اور غور وخوض کے بعد منظور کیا گیا ہے۔ سوشلسٹ پارٹی اس بات کا عزم اور عہد کرتی ہے کہ وہ ملک میں سخت صحت مند جمہوری رواج اور روایات قایم کرے گی۔ اور مکمل جمہوریت حاصل کرنے کے لئے دستور میں زبردست تبدیلی کرے گی۔

جنرل سکریٹری کی رپورٹ پر اعتراض کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا کہ اگر کسی ممبر نے پارٹی کے اندر گروپ قایم کرکے پارٹی کو نقصان پہونچانے کی کوشش کی تو اس کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

مسٹر جے پرکاش نرائن کی تقریر کے بعد رپورٹ منظور کرلی گئی۔ صرف ایک ممبر نے اس کی مخالفت کی۔ کانفرنس نے جنوبی افریقہ کی حکومت کو تنبیہ کیا کہ وہ نسلی پالیسی کو ترک کردے۔ اس لئے کہ پالیسی جمہوریت کے تمام جدید تصورات کے منافی ہے۔

کانفرنس نے ہند چین اور ملایا کے باشندوں کی ان کی جنگ آزادی پر مبارکباد دی۔ اور مطالبہ کیا کہ تمام غیر ملکی فوجیں ان دونوں ملکوں سے واپس بلالی جائیں ایک دوسری قرارداد کے ذریعہ کانفرنس نے حکومت ہند سے درخواست کی کہ وہ ہندوستان میں غیر ملکی حکومت کی ان نشانیوں کو ہمیشہ کے لئے ختم کردے۔ کانفرنس نے ایک اور قرارداد منظور کی جس میں ہندوستان میں فرانسیسی اور پرتگالی بستیوں کے باشندوں کو اپنی ہمدردی اور تائید کا مکمل یقین دلایا۔

کانفرنس نے یورپ کی سوشلسٹ جماعتوں خاص طور سے فرانس اور پرتگال سے اپیل کی کہ وہ اپنے ملک کے باشندوں کو بتائیں کہ ان چھوٹی چھوٹی بستیوں کو باقی رکھنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ بستیاں امن کے قیام کی دشمن ہیں۔

کمیونسٹ کی پالیسی تخریبی ہے

مدراس ١٠ر جولائی۔ سوشلسٹ پارٹی کے جنرل سکریٹری مسٹر جے پرکاش نرائن نے ایک بہت بڑے مجمع کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہندوستان میں خوشحالی اور مسرت کا دور لانا ہے تو عوام خصوصاً نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ کمیونزم پر مطلق دھیان نہ دیں۔

پاکستان کا نیا آئین

کراچی ٩ر جولائی۔ سال رواں کے آخر میں پاکستان دستور ساز اسمبلی کا جو اجلاس منعقد ہونے والا ہے۔ اس میں اسمبلی آئین سازی کا کام مکمل کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس اجلاس میں مرکز اور صوبوں کے درمیان اختیارات تقسیم کرنے کے سب سے اہم سوالوں کا تصفیہ کیا جائے گا۔ اس اجلاس میں بنیادی حقوق اور اقلیتوں کے حقوق کی کمیٹی بھی اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ دوسرے سال کے آخر تک آئین کا مسودہ مکمل کرلیا جائے گا۔

کمیونسٹوں کے ٤٠ ٹینک تباہ

ٹوکیو۔ ١٠ر جولائی۔ جنرل میک آرتھر نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ جونان کے قریب کمیونسٹوں کے ٤٠ ٹینکوں کو تباہ کردیا گیا ہے۔ مگر کمیونسٹ فوج کی پیش قدمی میں کوئی خاص کمی نہیں ہوئی ہے۔

برطانیہ فارموسا کے دفاع میں امداد نہیں دیگا

لندن ١٠ر جولائی۔ آج دارالعوام میں نائب وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ ڈیوس نے لیبر ممبر مسٹر ڈوریاوٹ کے ایک سوال کے جواب میں تبلایا کہ برطانیہ فارموسا کے دفاع میں کسی قسم کی امداد نہیں کرے گا۔

ہندپاکستان کی تجارتی کانفرنس

نئی دہلی ١٠ر جولائی۔ یہاں یہ کہا گیا ہے کہ گذشتہ مئی میں ہند پاکستان کے درمیان ہونے والی تجارتی کانفرنس میں دونوں ملکوں کے مابین جن اشیاء کے تبادلہ کا نقشہ مرتب کیا گیا تھا۔ وہ کامیاب نہیں رہا۔ اس ناکامیابی کا سبب یہ ہے کہ پاکستان نے اس نقشہ کے مطابق ہندوستان کو خام جوٹ نہیں دیا۔ توقع ہے کہ اب نیا نقشہ بنایا جائے گا۔ اور اسکا انتظام کیا جائے گا کہ ان تمام اشیاء کا پوری مقدار میں تبادلہ ہو کانفرنس ١٨ر جولائی کو کراچی میں ہوگی۔

امریکہ و برطانیہ میں چین کی پالیسی پر اختلاف

لندن۔ ٩ر جولائی۔ برطانی پارلیمنٹ کے ممبر مسٹر رچرڈ کراسمین نے سنڈے پکٹوریل میں لکھا ہے کہ حکومت برطانیہ کا یہ مضبوط ارادہ ہے کہ اس نے کمیونسٹ چین کے لئے جو پرامن پالیسی اختیار کی ہے۔ اس کو امریکہ توڑ سکے انھوں نے کہا کہ برطانیہ کی یہ پالیسی ہے کہ وہ کوریا میں ادارہ اقوام متحدہ کی پولیس کارروائی کو چین میں کمیونسٹوں اور قوم پرستوں کی خانہ جنگی کے ساتھ خلط ملط ہونے دے۔

شمالی کوریا روس کا پٹھو ہے لیکن ابھی تک اس معاملہ کا تعلق چینی کمیونسٹوں سے براہ راست نہیں ہے۔ اگر وہ بھی اسمیں شریک ہوتے تو جنگ پورے مشرق بعید میں پھیل جاتی اور چینی کمیونسٹ ہانگ کانگ پر قبضہ کرنے کے علاوہ برما اور ملایا کے چھاپہ ماروں کی مدد کرکے برطانیہ کی پوزیشن خطرناک بناسکتے تھے۔ اسی لئے حکومت برطانیہ یہ چاہتی ہے کہ فارموسا کے مسئلہ کو کوریا کے معاملہ سے علیحدہ رکھی کمیونسٹ چین کے لئے ہماری پرامن پالیسی کو امریکہ نہ ختم کرسکے چینی خانہ جنگی میں امریکہ و برطانیہ کی پالیسی میں شروع سے اختلاف ہے۔ امریکہ نے چیانگ کی حمایت کی۔ اور ان کو اسلحہ فراہم کئے۔ جبکہ برطانیہ کا یہ خیال تھا کہ یہ حکومت اب قایم نہیں رہ سکتی۔ اور وہ غیر جانبدار رہا۔

برطانی جہازوں کی واپسی کا مطالبہ

لندن ١١ر جولائی برطانیہ کی کمیونسٹ پارٹی کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کوریا سے اپنے جنگی جہاز اور ہوائی جہازوں کو واپس بلالے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ کوریا پر برطانیہ کی حمایت سے امریکہ کے حملہ کرنے کی شدید مذمت کی گئی ہے۔

جنوبی کوریا نے شمالی کوریا پر حملہ کیا

لندن ١١ر جولائی۔ شمالی کوریا کے دارالحکومت پیانگ یانگ سے تاس کی ایک خبر منظر ہے کہ جنوبی کوریا کے سابق وزیر داخلہ مسٹر کم سنگ نے سیول سے ایک نشریہ میں کہا ہے کہ صدر رہنگ مین رہی نے شمالی کوریا پر امریکہ کی ایما سے حملہ کیا تھا۔

امریکہ کو صرف پولیس کارروائی کی رہنمائی کا اختیار دیا گیا تھا

نیویارک ١٠ر جولائی۔ اس ماہ حفاظتی کونسل کے صدر مسٹر راؤ جو ہندوستان کے نمایندے ہیں انھوں نے ایک نشریہ میں کہا ہے کہ اقوام متحدہ نے امریکہ سے کوریا میں بین اقوامی پولیس کارروائی کی رہنمائی کے لئے کہا تھا۔ نہ کہ جنگ کی۔ انھوں نے کہا کہ حفاظتی کونسل نے صرف امریکہ کو کوریا کی مہم میں رہنمائی کا اختیار دیا گیا تھا۔ کیونکہ یہی ایک ایسی حکومت تھی جو اس موقعہ پر پوری طرح جنوبی کوریا کو امداد پہونچا سکتی تھی۔ انھوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کوریا کی جنگ کی اہمیت کو کم کئے بغیر میری رائے ہے کہ یہ جنگ کوریا سے آگے نہ بڑھنے پائے گی۔ انھوں نے کہا کہ میں روس کے اس اعتراض سے متفق نہیں ہوں کہ حفاظتی کونسل کا فیصلہ اس لئے غیر قانونی ہے کہ روس کی رائے اس میں شامل نہیں ہے۔

یورپ اور مشرق وسطیٰ میں ہندستان کی خاصی عزت ہے

لکھنؤ ٨ر جولائی۔ مسٹر گوبند سہائے ایم ایل اے (وزیراعظم یوپی کے سابق پارلیمنٹری سکریٹری) نے جو حال ہی میں یورپ اور مشرق وسطیٰ کے دورے سے واپس آئے ہیں آج اخبار نویس کے سامنے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ وہ جہاں کہیں بھی گئے انھوں نے ہر جگہ لوگوں کے دلوں میں ہندستان کی عزت پائی۔ اور محسوس کیا کہ مہاتما گاندھی اور پنڈت نہرو کا بہت احترام کیا جاتا ہے۔

مسٹر سہائے نے اپنے دورے میں انگلستان فرانس ناروے اٹلی سویڈن ڈنمارک جرمنی یوگوسلاویہ بلغاریہ یونان ترکی اور عرب ممالک کا سفر کیا۔ انھوں نے کہا کہ عربوں کی فراخدلی سے میں بہت متاثر ہوا اور میں نے دیکھا کہ نہ صرف ہندوستان کو ایک باعظمت ملک سمجھتے ہیں۔ بلکہ صاف اعتراف کرتے ہیں کہ ان کی قومی تحریک نے مہاتما گاندھی اور کانگریس سے بہت کچھ سیکھا ہے۔

مسٹر سہائے نے انکشاف کیا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے غیر معمولی مذہبی شغف کو دیکھ کر عربوں کی مذہبی حالت کا اندازہ کرنا غلط ہوگا انھوں نے کہا کہ میں نے عراق شام اور دیگر عربی ممالک میں نہ مساجد میں وہ ہجوم پایا۔ جو یہاں عام طور پر نظر آتا ہے اور مسلم اور غیر مسلم کا سوال سے وہاں کوئی دلچسپی مجھے نظر آئی۔

انھوں نے مزید بتایا کہ اس پورے سفر میں صرف ترکی میں ان سے یہ سوال کیا گیا کہ وہ ہندو ہیں یا مسلمان اور ترکی ہی میں انھوں نے مسجدوں کو آباد پایا۔

مسٹر سہائے نے اپنی گفتگو میں ظاہر کیا کہ عربوں کو ان ملکوں سے خاص شکایت ہے جنھوں نے فلسطین کی اسرائیلی حکومت کو تسلیم کرلیا ہے ترکی بھی ان ملکوں میں سے ہے۔ جس نے اسرائیل کو باقاعدہ مان لیا ہے۔ اس لئے عرب اس سے خفا ہیں اور چونکہ ترکی اور پاکستان کے تعلقات بڑھتے جارہے ہیں اس لئے عرب ملکوں کو پاکستان سے بھی شکایت ہی پیدا ہونے لگی ہے۔

افسانہ

رشوت!

(بقیہ صفحہ ٤)

کا اسم گرامی دریافت کرسکتا ہوں۔ حامد نے سوال کیا۔

مجسٹریٹ صاحب میرا نام زہرہ بانو ہے۔

مجھے آپ کا نام پسند ہے،، حامد نے یہ جملہ بالکل بے اختیار ہوکر کہہ دیا جس سے لڑکی کچھ شرمندہ سی ہوگئی۔ چند لمحے تک دونوں طرف خاموشی رہی۔ حامد نے محسوس کیا کہ لڑکی کچھ کہنا چاہتی ہے۔ مگر کہنے کے لئے موزوں لفظ نہیں مل رہے ہیں۔ آخر اس نے خود ہی سلسلہ کلام جاری کیا۔ "تو آپ مس زہرہ بانو! آپ نے اتنی رات کو میرے پاس آنے کی زحمت کیوں گوارا کی۔

اس لئے کہ مجھے آپ سے خلوت میں بہت ہی ضروری باتیں کرنا تھیں۔

لڑکی کی آواز فرط تاثر سے کانپ رہی تھی۔

"میں سمجھ گیا،، حامد نے فکرمندانہ لہجہ میں کہا۔ مگر آہ مس زہرہ میں اس معاملے میں بالکل مجبور ہوں کل سررشتہ دار صاحب کا کیس پولیس کے حوالہ کردیا جائے گا۔

برائے خدا ایسی بدشگونی کے الفاظ زبان پر نہ لائیے یہ سچ ہے کہ ابا جان قصوروار ہیں۔ مگر مجسٹریٹ صاحب آپ کی سوسائٹی میں کون شخص ہے جو گناہ کے لئے مجبور نہیں کیا جاتا ہماری سماجی زندگی کی بنیاد ہی جبر اور ناانصافی پر رکھی ہوئی ہے سوسائٹی کا نظام ہی ایسا ہے جو ہم سب کو خطا کے لئے مجبور کرتا ہے۔ معاف کیجئے کیا وہ قانون جس کے آپ نمایندے ہیں خود ایک جبر نہیں ہے ناانصافی نہیں ہے مس زہرہ آپ نے بحث کو فلسفیانہ رنگ دے دیا۔ آپ اپنی گفتگو کو ناگوار فلسفے کی تلخی سے بچائیں میں آپ کی زبان سے فلسفے پر لکچر سننا پسند نہیں کرتا۔ یہ آپ کی نسائیت کی توہین ہے۔

مگر میں کیا کروں سنا ہے کہ آپ جذبات سے بہت بلند ہیں زہرہ نے بڑے دلربایانہ انداز سے کہا آپ نہ رحم کرنا جانتے ہیں نہ مروت۔ "میں زہرہ" حامد کرسی پر سے گویا اچھل پڑا۔ یہ میرے اوپر اتہام ہے۔ اتہام۔ میں آپ سے یہ قسم عرض کرتا ہوں کہ میرا دل بہت سی باتوں سے پسیج جاتا ہے لڑکی خاموشی کے ساتھ حامد کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھتی رہی اور وہ خود اپنے خیالات کے اتھاہ سمندر میں ڈوب گیا۔ حسن دلیری ذہانت اور حاضر جوابی کا ایک زندہ نمونہ اس کے سامنے موجود تھا۔ عمر میں پہلی مرتبہ اس نے کسی عورت کو دل کے اتنے قریب محسوس کیا تھا ملتجیانہ نظروں سے اسکے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔ اور وہ گم سم اپنی آرام کرسی پر پاؤں پھیلائے نیم دراز تھا جب کچھ دیر ہوگئی تو لڑکی نے پہلو بدلا۔ اور بڑی دردناک آواز میں کہا۔ مجسٹریٹ صاحب! میں اپنے باپ کے لئے سب کچھ نچھاور کرسکتی ہوں۔ یہاں تک کہ اپنی زندگی کو بھی داؤں پر لگا سکتی ہوں۔ بولئے آپ نے کیا سوچا۔ میں ... آپ کے ساتھ بسر کرنے پر ... تیار ہوں ×

یہ الفاظ اس نے بڑی مشکل سے کہے جسطرح کوئی پھانسی کے تختہ پر آخری کلمات ادا کرنے پر مجبور ہو۔ پھر وہ سر جھکا کر رونے لگی حامد اسطرح چونک پڑا جسطرح کوئی گہری نیند سے بیدار ہو۔ اس نے ایک عجیب نگاہ سے زہرہ کو دیکھا۔ اور پھر محبت آمیز لہجے میں کہنے لگا۔ بانو! آپکی یہ قربانی غیر ضروری ہے میں وعدہ کرتا ہوں کہ منشی جی کی عزت وآبرو پر آنچ نہ آنے پائیگی۔ اب آپ جاسکتی ہیں منشی حشمت علی سررشتہ دار عزت کے ساتھ بری کردئے گئے۔ البتہ دس ہزار کی رقم ان کی طرف سے کسی گمنام دوست نے مجسٹریٹ کے حوالے کردی تاکہ ان کی عمر بھر کی رشوت کا بوجھ کسی قدر ہلکا ہوجائے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ یہ گمنام دوست خود حامد تھا چند روز کے بعد زہرہ بانو کی شادی مسٹر حامد آئی سی ایس کے ساتھ بڑے تزک و احتشام کے ساتھ عمل میں آئی جبر وزیہ تقریب سعید عمل میں آئی اسی روز حامد نے اپنے عہدے سے استعفا دیدیا۔ جب زہرہ نے پوچھا کہ آخر آپ نے کیوں استعفیٰ دیدیا تو اس نے بڑی سادگی سے کہا۔ پیاری اب میں اپنی عہدہ کے دیانتدارانہ فرائض ادا کرنے کے قابل نہیں رہا۔ مگر کیوں۔؟ بھولی بھالی زہرہ نے معصومیت سے پوچھا۔ اس لئے کہ اب میں رشوت لینے لگا ہوں۔ حامد نے اعتراف کیا وہ رشوت اور آپ ... ناممکن زہرہ نے مچل کر کہا

میں غلط نہیں کہہ رہا زہرہ! میں نے رشوت لی۔ اور رشوت کے ایک عادی مجرم سے۔ کیا حیرت انگیز نہیں۔ آخر کس نے آپ کو رشوت دی۔ اس کا نام تو بتلائیے۔ زہرہ کی حیرت برابر بڑھ رہی تھی۔ رشوت دینے والے کا نام منشی حشمت علی سابق سررشتہ دار عدالت ہے اب بھی سمجھیں تم ... ارے اباجان نے آپ کو رشوت دی! مگر کیسے۔ زہرہ نے پوچھا۔ حامد نے مسکرا کر کہا۔ بڑی خوبصورت رشوت بڑی خوبصورت رشوت۔ بڑی حسین رشوت۔ ایسی رشوت جسکو میں کبھی مسترد نہ کرسکتا تھا۔ اگر مسترد کردیتا تو زندہ نہ رہتا۔ حامد نے ایک قہقہے کے دوران میں یہ کہا۔

کوریا کے مسئلہ پر وزیر اعظم پاکستان کی رائے

کراچی ۱۳ر جولائی۔ آج کراچی اڈے پر اترتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا کہ شمالی کوریا نے جنوبی کوریا کے خلاف صاف جارحانہ اقدام کیا ہے۔ مسٹر لیاقت علی خان امریکا اور برطانیہ کا دورہ کر کے تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد واپس ہوئے ہیں مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا کہ ادارہ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل نے یہ بات ثابت کردی کہ وہ صرف بحث و مباحثہ کی سوسائٹی نہیں ہے بلکہ وہ عمل بھی کر سکتی ہے۔ اگر کوریا جیسے جارحانہ اقدام کی اجازت دے دی جاتی تو دنیا میں کبھی امن نہیں رہ سکتا اور چھوٹی و کمزور قوموں کو کبھی امن اور خوش حالی و مسرت کی زندگی نہ نصیب ہوتی۔

ہندستان اور پاکستان میں گیہوں کا سودا

نئی دہلی ۴ر جولائی۔ ہندستان اور پاکستان کے درمیان پاکستان کی اس پیشکش پر کہ وہ پانچ لاکھ ٹن گیہوں ہندستان کے ہاتھ فروخت کر سکتا ہے۔ گذشتہ دو دن سے جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ آج ختم ہو گئی معلوم ہوا ہے کہ اس مسئلہ پر مزید گفتگو کراچی میں اس وقت پھر کی جائے گی جب کہ دونوں ملکوں میں تجارتی گفت و شنید ہوگی۔ گیہوں کا نرخ طے نہ ہو سکا۔ کیونکہ پاکستان ساڑھے چھ روپیہ من قیمت مانگتا تھا۔ اور ہندوستان کی یہ تجویز یہ تھی کہ گیہوں اسی نرخ پر دیا جائے جس نرخ پر اس وقت پاکستان میں بک رہا ہے۔

حکومت ہند کہتی ہے کہ ابھی اسے فوری گیہوں کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ وہ اس خیال سے گیہوں پاکستان سے خرید سکتی ہے کہ پاکستان اپنا فاضل ذخیرہ نکال سکے۔ اب یہ سودا طے ہونے کے قریب آگیا ہے اور خیال ہے کہ معاملہ اس طرح طے ہو جائے گا۔ کہ ہندستان اس گیہوں کے بدلہ میں پاکستان کو نقد قیمت نہیں بلکہ کوئی دوسرا مال دیدے۔

مراسلات

اردو مڈل فیل کدھر جائیں

مکرمی تسلیم۔ وزیر تعلیم شری سمپورنا نند کا یہ بیان اخبارات میں شائع ہو چکا ہے کہ اردو مڈل فیل کا امتحان ۱۹۵۰ء میں ہو کر پھر نہیں ہوگا۔

چنانچہ امتحان ہو چکا ہے اور یو پی کے اندر نتیجہ ۵۰ فیصدی رہا جس کے معنی یہ ہوئے کہ ۴ ہزار سے زائد طلبا فیل ہوئے اور انھیں آئندہ عمر تک پڑھنے کا صلہ نہ مل سکا۔

ایسے فیل طالب علموں کے لئے دوبارہ نام لکھا کر پڑھنا بھی محال ہے کہ جو طالب علم درجہ میں ہیں وہ جونیئر ہائی اسکولوں کے ہیں جن کی زبان اول ہندی ہے اور دوسرے دو سال سے نیا کورس پڑھتے ہوئے اس کلاس تک پہونچے ہیں جن کے ساتھ یہ پرانے طلبا کسی حالت میں نہیں چل سکتے۔

لہٰذا ان طلبا کے ساتھ اس رعایت کی ضرورت ہے کہ اپی (ٹی سی) اور (وی ٹی سی) امتحانات میں جن جن مضامین میں طلبا فیل ہوئے ہوں آئندہ انھیں مضامین میں پرائیوٹ طور پر امتحان دینے کا ایک موقع اور دیدیا جائے۔

اگر حکومت اپنی طلبا کے امتحانات میں طوالت اور مصارف تصور کرے تو ہائی اسکول امتحانات کی طرح جتنے طالب علم کہ ایک یا دو میں صرف ایک مضمون فیل ہیں ان کو اسی مضمون میں امتحان دینے کے لئے کم سے کم ایک موقعہ ضرور ملنا چاہیئے۔ مڈل اسکول کے طالب علم ہائی اسکول کے مقابلہ میں زیادہ رعایت اور رحم کے مستحق ہیں۔ کیونکہ وہ عموماً غریب ہوتے ہیں۔

سید محمد حسین رضوی از دہو مہرہ
ڈاک خانہ خاص۔ ضلع کھیری

عثمانیہ یونیورسٹی میں نابینا طلبہ

حیدرآباد دکن ۹ر جولائی۔ تین نابینا طالب علم مسٹر شوکت علی دلاور اور مسٹر ابراہیم اور مسٹر سید حسین جنھوں نے حال ہی میں ایچ۔ سی۔ ایس کا امتحان پاس کیا ہے۔ اب آگے تعلیم حاصل کرنے کے لئے جامعہ عثمانیہ میں شریک ہو رہے ہیں۔ اور جامعہ کے ارباب اقتدار انھیں ضروری سہولتیں دے رہے ہیں۔

حکومت ہند کی وزارت تعلیم نے ایک مراسلہ میں ان تین لڑکوں کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا ہے اور یہ امید ظاہر کی ہے کہ ریاستی حکومت ان طلبا پر خاص توجہ دے گی۔

بارہ دری میں آموں کی نمائش

لکھنؤ ۹ر جولائی۔ وزیر اعظم یوپی پنڈت گوبند بلبھ پنت نے آج شام یوپی فروٹ ڈیولپمنٹ بورڈ کے ماتحت قیصر باغ بارہ دری میں ہونے والی آموں کی نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے صوبے میں پھلوں کی ترقی کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ ملک میں غلہ کی جو کمی ہے اس کے پیش نظر پھلوں کی ترقی بہت ضروری ہے اس کے علاوہ پھلوں کے استعمال سے انسانی صحت بھی ترقی کرتی ہے۔ انھوں نے دسہرہ اور سفیدہ اور بنارس کے لنگڑے کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ لکھنؤ بھی عجیب شہر ہے جس طرح یہاں کے خربوزے اور آم لذیذ ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہاں کے

جودھپور

جودھپور ۱۴ر جولائی۔ ایک ہزار ۴ چار سو مسلمان پناہ گزین جن میں ساڑھے تین سو عورتیں بھی ہیں کل شام ٹرین پر جودھپور سے گزرے۔ یہ لوگ پاکستان سے واپس ہو کر بھرت پور، گڑگاؤں اور یوپی جا رہے ہیں۔ جہاں وہ پہلے رہتے تھے۔

امریکی فوجیں تائی جون کے تخلیہ کیلئے تیار

ٹوکیو ۔ ۱۲ر جولائی ۔ کوریا کے جنگی محاذ سے جو اطلاعیں آئی ہیں ۔ ان سے معلوم ہوا ہے کہ امریکی فوجوں نے اس بات کا انتظام کرلیا ہے کہ اگر ان کو کمک کم یا بہت دیر میں پہونچے تو وہ تائی جون کو خالی کر سکیں ۔ جو جنگی ہیڈ کوارٹر اور جنوبی کوریا کا عارضی دارالحکومت ہے ۔ امریکی فوج دشمنوں کی پیدل فوج اور ٹینکوں کی کثرت سے مجبور ہوکر آج دریائے کم کے جنوبی کنارے تک پیچھے ہٹ گئی ہیں ۔ یہاں امریکی فوج نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ پیچھے نہ ہٹے گی ۔ اس لئے تمام دن دست بدست جنگ ہوتی رہی ۔

مغربی کوریا کے محاذ پر اخبار نویسوں کا خیال ہے کہ امریکی فوجیں زبردست مشکلات کا سامنا کر رہی ہیں ۔

اور صرف امریکی و آسٹریلیائی ہوائی جہازوں کی زبردست بم باری کی وجہ سے ابھی تک تیزی سے پیچھے نہیں ہٹی ہیں ۔

عدالت کو کانگریس الکشن روکنے کا حق نہیں

مدراس ۱۲ر جولائی ۔ مدراس ہائیکورٹ کے جیف جسٹس نے ایک درخواست مسترد کر دی جس میں دو کانگریسیوں نے عدالت سے درخواست کی تھی کہ وہ کانگریس الکشن آرڈر کے نام کانگریس پنچایت الکشن روکنے کے لئے حکم امتناعی جاری کرے ۔

فاضل ججوں نے کہا ہے کہ یہ درخواست منظور نہیں کی جارہی ہے کیونکہ عدالت کے سامنے کوئی ایسی نظیر نہیں ہے جس میں ایک پرائیوٹ جماعت کو اس قسم کا حکم امتناعی دیا گیا ہو ۔ خواہ وہ جماعت کتنی ہی وسیع اور طاقتور کیوں نہ ہو ۔

کانگریس کا اجلاس ۱۲ ستمبر کو

نئی دہلی ۔ ۱۲ر جون ۔ کانگریس ہائی کمان نے آج ۳ گھنٹہ کے اجلاس کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کا ۵۶ واں اجلاس ۱۲ ۔ ۱۳ر ستمبر کو ناسک میں ہوگا ۔ کانگریس ورکنگ نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ کانگریس کے صدر کا انتخاب ۲۶ اگست کو کیا جائے گا ۔

مغربی نیوگنی کا مسئلہ

جاکرتا ۔ ۱۲ر جولائی ۔ آج انڈونیشی حکومت نے پھر مغربی نیوگنی پر اپنے حق کا اعادہ کرتے ہوئے جس پر ولندیزیوں کا قبضہ ہے ۔ آسٹریلیا کے ذریعہ گفت و شنید کی تجویز کو مسترد کر دیا ۔

سوشلسٹ کانفرنس ختم

مدراس ۱۲ر جولائی ۔ سوشلسٹ پارٹی کانفرنس کا ۸ واں اجلاس آج ۵ روز کے بعد اپنی پارٹی کا پروگرام منظور کرکے ختم ہوا ۔

مسٹر اشوک مہتہ صدر کانفرنس نے عوام اور خصوصاً نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ پارٹی کے قومی تعمیری پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آگے آئیں ۔

مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا کہ قومی تعمیر کا پروگرام الکشن کے لئے نہیں ہے ۔ اس سے ملک کے بہت سے اہم مسائل کا حل ملتا ہے ۔ موجودہ کانگریسی حکومت ملک میں کوئی تبدیلی نہیں پیدا کر سکی ہے کیونکہ اس کے پاس کوئی تعمیری منصوبہ نہیں ہے ۔ استقبالیہ کمیٹی کی صدر مسٹر کملا جٹو پادھیا نے مندوبین کا شکریہ ادا کیا ۔

مسٹر بھوپتکر اور سبھائی کارکنوں کی رہائی

بمبئی ۱۲ر جولائی ۔ بمبئی ہائیکورٹ کے چیف جسٹس نے چھاگلا نے حکم جاری کیا ہے کہ مہاسبھا کے سابق صدر مسٹر بھوپتکر مسٹر ککر ایڈیٹر کیسری، مسٹر داتے ایڈیٹر کال ۔ اور پونا کے سبھائی کارکن مسٹر جگدیش کو فوراً رہا کیا جائے ۔

روسی وزیر اور برطانی سفیر کی گفتگو

لندن ۱۲ر جولائی ۔ اعلان کیا گیا ہے کہ برطانی سفیر سر ڈیوڈ کیلی اور روس کے نائب وزیر خارجہ موسیو گرومائیکو نے کل ماسکو میں کوریا کی جنگ کے متعلق جو بات چیت کی ہے اس کی مکمل روداد برطانی حکومت کو مل گئی ہے ۔

THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن (؟)

ہفتہ وار صداقت

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

قیمت
سالانہ 8/- ۸ روپے
سالانہ رعایتی 6/- ۶ روپے
ششماہی 3/8/- ۳ روپے ۸ آنے
سہ ماہی 2/- ۲ روپے
فی پرچہ ۲ آنے

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 52 / No. 29	KANPUR SATURDAY 22nd JULY 1950	کانپور شنبہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۶ شوال المکرم سنہ ۱۳۶۹ھ	جلد ۵۲ نمبر ۲۹

ادبیات

ہوش کھو کر ہوش میں آتے ہیں ہم

(از نواب فصاحت جنگ حضرت جلیل لکھنوی)

کیا تصور کا مزہ پاتے ہیں ہم !
تیری صورت میں نظر آتے ہیں ہم !

جان آجاتی ہے دورِ جام سے
ہوش کھو کر ہوش میں آتے ہیں ہم

عشق میں مرنا بھی مرنا ہے کوئی
اِک اشارہ پا کے جی جاتے ہیں ہم

بد گمانی کا برا ہو باغ میں
گُل سے وہ ہنستے ہیں شرماتے ہیں ہم

عشق کا ان پر اثر ہو کر رہا
اب یہ نوبت ہے کہ سمجھاتے ہیں ہم

سابقہ تم سے پڑا جس روز سے !
اپنی دنیا کچھ نئی پاتے ہیں ہم

کم ہے اس جینے پہ جتنا ناز ہو
مرنے والے تیرے کہلاتے ہیں ہم

ترکِ مے کی یوں تلافی ہو گئی
نام ساقی کا لئے جاتے ہیں ہم

اتنی ہمدردی تو ہو انسان میں
شمع جلتی ہے گھُلے جاتے ہیں ہم

محتسب پر موسمِ گل میں جلیلؔ
سنگ کی جا پھول برساتے ہیں ہم

دنیائے اسلام

برطانی مصری تنازعہ کو حل کرنے کا نیا فارمولا

قاہرہ ۱۳ جولائی لندن میں مصری سفیر امیر پاشا نے مصری وزارت خارجہ کو مصر میں برطانی فوجوں کے بارے میں ایک نیا فارمولا روانہ کیا ہے یہ خبر مصر کے سرکاری اخبار المصری نے آج شائع کی ہے اخبار نے لکھا ہے کہ اس فارمولا کے نکات حسب ذیل ہیں۔

۱ مصری میں برطانی فوجیں مصری کمانڈر کے ماتحت مصری فوجوں کے ساتھ اشتراک عمل کریں گی ۲ غازہ میں فلسطین کا وہ حصہ جس پر مصر کا قبضہ ہے مصری اور برطانی مشترکہ فوج متعین کی جائے ۳ برطانی فوجوں کے ساتھ مصری فوجیں بھی جنوب میں سمالی لینڈ تک استعمال کی جائیں گی۔ اگر اس کی ضرورت پڑی۔ اخبار میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا تھا کہ آج کل چیف آف امپیریل جنرل اسٹاف فیلڈ مارشل سر ولیم سلم یہاں کا دورہ کر رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ مصری فوجی اعلیٰ افسران سے اس فارمولے پر بھی گفتگو کریں گے۔

اسکندریہ ۱۳ جولائی۔ چیف آف امپیریل جنرل اسٹاف فیلڈ مارشل سلم نے آج فوجی اور سیاسی مسئلوں پر مصری وزیر خارجہ ڈاکٹر میلان صلاح الدین سے پونے دو گھنٹہ تک بات چیت کی۔ گفتگو کے وقت برطانی سفیر سر رالف اسٹیونسن اور مصری وزیر جنگ دیجریہ مصطفےٰ نصرت بے بھی موجود تھے۔ گفتگو پر فیلڈ مارشل سلم نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ لیکن مصری وزیر خارجہ نے کہا کہ ہم نے اسی گفتگو کو جاری رکھا ہے جو ایک مہینے پہلے برطانی کی فوجی رہنماؤں سے شروع کی گئی تھی۔ ہم نے باہمی مفاد سے تعلق رکھنے والے فوجی اور سیاسی مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ گفتگو پر امید اور دوستانہ فضا میں ہوئی۔

مصر کی غیر جانبداری مایوسی اور خفگی کا نتیجہ

قاہرہ ۱۰ جولائی کوریا کے بارے میں اقوام متحدہ کی قرارداد کی مصر نے جو عدم تائید کی ہے۔ اس سے یہاں کے بعض سیاسی مشاہدین یہ نتیجہ نکال رہے ہیں کہ جب تک مصر کے قومی مطالبے پورے نہیں ہو جائیں گے وہ بین الاقوامی معاملات کے سلسلہ میں اپنا رویہ نہیں بدلیگا۔ مصر کے مطالبات حسب ذیل ہیں۔ ۱۔ مصر سے برطانی فوج ہٹالی جائے۔ ۲۔ مصری تاج کے تحت مصر اور سوڈان کی وحدت کو باقی رکھا جائے۔ اگر مصر کے یہ مطالبات منظور ہو گئے تو اسمیں شک نہیں کہ مصر اپنی بین الاقوامی نظریہ اور بالخصوص اقوام متحدہ کے ساتھ اپنا رویہ بدل لیگا۔ اس نے سرکاری طور پر اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ کوریا کے سلسلہ میں اس کی غیر جانبداری دوسرے عرب ممالک کو بھی یہی رائے اختیار کرنے پر مجبور کرے گا لیکن معاملہ اسکے برعکس رہا۔ عرب لیگ کے کچھ ممبروں نے بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر حفاظتی کونسل کی قرارداد کی تائید کی ہے۔

مصر کمیونزم اور امپیریلزم دونوں کے خلاف ہے

قاہرہ ۱۱ جولائی۔ مصر کے وزیر خارجہ ڈاکٹر صلاح الدین بے نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ مصر اس بات پر پوری طرح قائل ہے کہ کوریا میں جیرہ دستی کو روکنا چاہیئے لیکن اس نے کوریا کی مدد سے متعلق اقوام متحدہ کی قرارداد کی اس بنا پر تائید نہیں کی کہ اقوام متحدہ نے جیرہ دستیوں کے دوسرے مواقع پر اتنی عجلت سے کام نہیں لیا جتنا کوریا کے معاملہ میں لیا۔ مصری وزیر خارجہ نے یہ بھی کہا کہ جہاں کہیں بھی جیرہ دستی سے کام لیا جائے گا۔ ہم اس کو برا کہیں گے اور اقوام متحدہ سے امید کریں گے کہ وہ کوریا کی طرح ہر جیرہ دستی کرنے والے ملک کے معاملہ میں عجلت اور اتحاد سے کام لے گا۔

جیرہ دستی کی روک تھام کے لئے دو طریقے نہیں اختیار کرنا چاہیئے۔ اقوام متحدہ نے کوریا میں جس تیزی اور عجلت سے کام لیا اس کا ثبوت ہمیں مشرق وسطیٰ کی جنگ میں نہیں ملتا۔ اس کے برعکس اس موقع پر اقوام متحدہ نے سہل انگاری سے کام لیا۔ اور اسکی قراردادوں نے جیرہ دستی کرنے والے ملک کی ایک طرح سے مدد کی۔

ڈاکٹر صلاح الدین نے اپنا سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مصر کمیونزم اور امپیریلزم دونوں سے بیزار ہے وہ مغربی امپیریلزم کو جنگ کا ایک سبب سمجھتا ہے۔ اور کمیونزم کے ساتھ ساتھ اس کو بھی برا کہتا ہے۔

کمیونزم خانہ جنگی اور پانچویں کالم کی سرگرمیوں کی مدد سے اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ مصر ایک آقا کی غلامی سے نکل کر دوسرے آقا کی غلامی قبول کرنا نہیں چاہتا۔ انھوں نے کہا کہ اگر کوریا کی جنگ نے تیسری عالمی جنگ کی شکل اختیار کر لی تو پھر مصر اپنے رویہ پر نظر ثانی کرے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیاں تو حق عزم مستقل میں ہے | زباں بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار قند کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۹

وزیر غذا مسٹر گپتا کی پریس کانفرنس

۲۱ جولائی کو آنریبل شری سی بی گپتا وزیر غذا یوپی نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ اتر پردیش حکومت نے غذا کے سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ غلہ حصول اور راشننگ کی پالیسی پر عمل کر رہی ہے۔ اور اس وقت تک اس کی یہی پالیسی رہے گی جب تک ایک مناسب سطح پر قیمتیں نہ آجائیں گی۔

انھوں نے کہا کہ بہت سے لوگ اپنے مقصد کے لئے کوشش کر رہے ہیں کہ کنٹرول ختم کر دیا جائے۔ لیکن حکومت کے لئے یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے کہ جب تک کھلے بازاروں میں مناسب قیمتیں مقرر نہ ہو جائیں۔ آپ نے کہا کہ ہماری کوشش یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو غلہ کی خرید کے سرکاری نرخ میں کمی ہو جائے۔ مثلاً ہم نے گیہوں کی خرید ۱۶ روپیہ سے ۱۴ روپیہ من تک نرخ سے شروع کی لیکن اب آپ نے گھٹا کر ۱۵ روپیہ سے ساڑھے تیرہ روپیہ کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو کم قیمت پر غلہ مل سکے۔

مسٹر گپتا نے بتایا کہ گذشتہ دو ہفتوں میں چیزوں کی قیمتوں میں جو اضافہ ہوا ہے حکومت اس پر غور کر رہی ہے اور غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ یہ کام سماج دشمن عناصر کا ہے۔ اور اگر خریدار حکومت سے اشتراک کریں تو ان عناصر کی سرگرمیوں کو روکا جا سکتا ہے۔

دیگر چیزوں کے سلسلہ میں مسٹر گپتا نے بتایا کہ ہماری پالیسی ان چیزوں پر سے کنٹرول ختم کر دینے کی ہے [illegible] جن کی سپلائی قابل اطمینان ہے۔ اس لئے ہم سپلائی کی پوزیشن درست کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں چنانچہ کاغذ کی سپلائی درست ہونے کی وجہ سے اس پر سے کنٹرول ختم کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح مٹی کے تیل پر سے بھی کنٹرول ہٹا لیا گیا ہے۔ صرف دوکانداروں کو مٹی کا تیل فروخت کرنے کے لئے لیسنس لینا پڑتا ہے اور اس کا سرکاری نرخ مقرر ہے۔

کپڑے کے بارے میں وزیر موصوف نے کہا کہ ٹکسٹائل مل پر دوبارہ ۱۹۴۸ء میں کنٹرول کر دیا گیا تھا اکتوبر میں ملوں اور کپڑے اور سوت کے تاجروں کے پاس کافی سے زائد اسٹاک جمع ہو گیا۔ چنانچہ نومبر ۱۹۴۹ء میں سرکاری خرید کے طریقے کو ختم کر کے یوپی کی ملوں کو اجازت دیدی گئی کہ وہ بغیر کسی پابندی کے اپنا مال فروخت کریں۔ اس طریقہ کا خاطر خواہ نتیجہ نکلا لیکن حال میں قیمتیں بڑھنے لگیں۔ چنانچہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ تقسیم کا کام پھر کنٹرول کے ذریعہ ہو تاکہ خرید کو کپڑا ٹھیک داموں پر مل سکے۔ اور طے کیا گیا ہے کہ مل کے مال کا دو تہائی حصہ سرکاری خرید کے طریقے پر دیا جائے اور بقیہ ایک تہائی ملوں کے پاس چھوڑ دیا جائے جسے وہ اپنے طریقے پر فروخت کریں۔ یہ رعایت ملوں کے ساتھ حکومت ہند نے کی ہے تاکہ تجارت کا پرانا طریقہ قائم رہے لیکن اگر کسی مل نے اس رعایت کا غلط استعمال کیا تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ یہ پہلا قدم حکومت نے کپڑے کی سپلائی کو بہتر بنانے کے لئے اٹھایا ہے۔ اور اگر ضرورت ہوئی تو حکومت زیادہ سخت اقدامات کے لئے بھی تیار رہے گی۔ تاکہ خریدار کو زائد قیمت نہ دینا پڑے۔ وزیر موصوف نے آخر میں کہا کہ ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے کنٹرول کی پالیسی کسی کے لئے بھی تکلیف دہ ہو۔ اس لئے ہم نے اس میں آسانیاں پیدا کی ہیں۔ لیکن ان آسانیوں سے بعض معاملات میں غلط فائدہ اٹھایا گیا ہے۔

مسٹر گپتا نے آخر میں کہا کہ سپلائی اور راشننگ کے محکمہ میں ۱۶ ہزار ملازمین ہیں۔ اور اب ان میں سے ۳ ہزار ملازمین کی تخفیف کی جا رہی ہے۔ ان ملازمین کو آئندہ سرکاری ملازمتوں میں جن کی شہرت اچھی ہوگی۔ توسیع دی جائے گی۔ اس سے محکمہ کو ۲۵ لاکھ سالانہ کی بچت ہوگی۔ اور اس سال محکمہ ایک کروڑ چالیس لاکھ کی بچت کرے گا۔ جو مختلف شعبوں میں ہوگی۔

کشمیر کے مسئلہ میں گفت و شنید

آج (۲۱ جولائی) ہندوستان و پاکستان کے وزراء اعظم اور کشمیر میں اقوام متحدہ کے ثالث سر اوون ڈکسن کے درمیان جو کانفرنس ہوئی۔ اس میں کشمیر کے تنازعہ کے ایک پرامن اور جلد سمجھوتہ کی تجاویز پر غور کیا گیا۔ آج [illegible] پانچ گھنٹے سے زیادہ صرف ہوئے۔ شام کو ہندوستانی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے رفقا سے سردار ولبھ بھائی پٹیل کی قیامگاہ پر مشورہ کیا۔ اس موقع پر سردار ولبھ بھائی پٹیل مسٹر سی راجگوپال آچاریہ۔ اور مسٹر گوپال سوامی آئنگر موجود تھے۔ وزارت خارجہ کے سکریٹری جنرل مسٹر گرجا شنکر باجپئی بھی شریک جلسہ تھے۔

یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ گفتگو کا کیا رنگ رہا۔ سر اوون ڈکسن کی طرف سے ایک اعلان شائع کیا گیا ہے جس میں کانفرنس کے نشستوں کے اوقات درج تھے۔ اور یہ کہا تھا کہ کل بھی کانفرنس ہوگی۔

موجودہ کانفرنس کی وسعت کے بارے میں مبصرین سر ڈکسن کے اس بیان کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو انھوں نے کراچی میں دیا تھا۔ اور جس میں کہا تھا کہ کانفرنس میں صرف فوجوں کے ختم کرنے کے مسئلہ پر نہیں بلکہ سارے کشمیر کے مسئلہ پر غور ہوگا۔

گفتگو کے وقت دونوں وزرائے اعظم اور سر ڈکسن کے علاوہ اور کوئی شخص موجود نہیں تھا۔ کہا جاتا ہے کہ گفتگو بہت صاف گوئی اور تکلفات سے ہٹ کر ہوئی۔

حفاظتی کونسل نے افواج کے خاتمہ کے بارے میں جو قرارداد منظور کی تھی۔ اس کی رو سے یہ کام ۱۵ اگست تک ختم ہو جانا چاہئے۔ دوسرے لفظوں میں اب صرف ۳ ہفتہ رہ گئے ہیں۔ سر ڈکسن کے ہندوستان پہونچنے میں کچھ دیر ہوئی۔ کشمیر کے مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر سمجھوتہ ہونے سے پہلے بہت کچھ تبادلہ خیال کی ضرورت پڑے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ موجودہ گفتگو ابھی ختم ابتدائی منازل میں ہے۔

قیمتوں کے اضافہ کو روکا جائے

معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے تمام صوبائی حکومتوں کو لکھا ہے کہ وہ اس بات کا پورا خیال رکھیں کہ ضروریات زندگی کی قیمتیں بڑھنے نہ پائیں معلوم ہوا ہے کہ کئی ہفتے سے حکومت کو مختلف حلقوں سے یہ شکایتیں موصول ہو رہی ہیں کہ ضروری اشیاء کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں اور بعض اشیاء بازار سے غائب کی جا رہی ہیں۔

مرکزی حکومت نے صوبائی حکومتوں سے درخواست کی ہے کہ وہ چور بازاری اور قیمتوں میں اضافہ کے متعلق اسے برابر اطلاع دیتی رہیں۔ سرکاری حلقوں میں اس بات پر افسوس اور فکرمندی ظاہر کی جا رہی ہے عام اشیاء خصوصاً ناگزیر اشیاء کی قیمتوں میں بلا وجہ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت ان چیزوں کی پیداوار اور درآمد کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے تاکہ ان کے نرخ کو بڑھنے سے روکا جا سکے۔ یہ چیزیں کثرت کے ساتھ بازار میں بھیجی جائیں۔ تو قیمتیں بڑھنے سے خود بخود رک جائیں گی بلکہ ممکن ہے کہ قیمتیں کچھ گھٹ بھی جائیں۔

حکومت ہند چاہتی ہے کہ اس سلسلہ میں صوبائی حکومتیں جو بھی طریقے اختیار کریں وہ یکساں ہونا چاہئے۔

نہرو کی تجویز کو تسلیم کیا جائے

ترقی یافتہ پارٹی کے سکریٹری مسٹر بالڈون نے عالم انسان فوجی تیاری کے لئے صدر ٹرومین کے پروگرام پر سخت نکتہ چینی کی اور امریکی باشندوں کو مشورہ دیا کہ وہ نہرو کی تجویز کو تسلیم کرنے کا مطالبہ کریں۔ ہر امریکی کے ذاتی مفاد کا تقاضہ ہے کہ یہ اقدام کیا جائے۔ اس لئے کہ اس صورت میں امریکی باشندوں کے معیار زندگی اور آزادی کو بچایا جا سکتا ہے دنیا کو ایٹمی جنگ کی تباہ کاریوں سے بچانے کا یہی طریقہ ہے۔

مسٹر بالڈون نے آگے چل کر کہا کہ صدر ٹرومین نے کانگریس سے جنگی بجٹ میں ۱۰ ہزار ملین ڈالر کے اضافہ کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اس اضافہ کی خواہش سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ امریکی باشندوں کو کوریا کی جنگ ختم کرانے کے لئے ایک باعزت اور پرامن تجویز کو روکنے کی کیا قیمت ادا کرنی پڑے گی۔

امریکی فوجوں کا تخلیہ

امریکی محاذ جنگ سے ۲۰ جولائی۔ تائی جون میں آج زبردست لڑائی ہوئی توپوں کے دہانے کھل گئے تھے۔ بندوقیں گویا لیاں برسا رہی تھیں۔ دھواں اٹھ رہا تھا۔ تباہی اور بربادی کا عجیب سماں تھا۔ شام کو جب امریکیوں کو تخلیہ کا حکم ملا تو وہ گولیوں کی بوچھار کے اندر سے گذرتے ہوئے نکلے کمیونسٹ راستہ کے ہر طرف سے انھیں نشانہ بنا رہے تھے کوریا کی جنگ کا سکون آج تین دن کے بعد ہوا صبح کو شمالی کوریا کی فوجوں نے شرق سے [illegible] جنوبی مورچہ پر [illegible] حملے کئے۔

کوریا کے امریکی ہیڈ کوارٹر سے۔ تائیجون سے کل امریکہ کی ۲۴ ویں ڈویژن ہٹ آئی تھی تائیجون سے مشرق میں امریکی سپاہیوں نے ایک تنگ گھاٹی کو بند کر کے شمالی کوریا کی پیش قدمی کو روکدی اور تائیجون کے جنوب میں امریکہ کی ۲۴ ویں رجمنٹ پہلے سے تیار کئے ہوئے مورچے پر آگئی ہے۔

جنوبی کوریا کے دونوں سابق دارالحکومت سی اول اور تائی جون امریکی طیاروں کے بھاری بموں سے دہل گئے۔ امریکی ہیڈ کوارٹر نے اعلان کیا ہے کہ سپر فورٹ ہوائی جہازوں نے ۵۰۰۰ سو پونڈ کے بم استعمال کئے۔ اور سی اول میں ہر قسم کی نقل و حرکت بند ہو گئی اور انجن اور ویگن کے کارخانے کو نقصان پہونچایا گیا۔

عید الفطر

۲۹ ماہ رمضان کو شدید ابر کی وجہ سے کانپور و لکھنؤ میں چاند نہیں دیکھا گیا لیکن رات گئے چاند تسلیم کر لینے کے بعد عید الفطر ۱۷ فروری بروز دوشنبہ منائی گئی۔ بوجہ بارش کے کافی بے لطفی رہی۔ اور نماز بجائے عیدگاہ کے عام طور پر مسجدوں میں ادا کی گئی۔

اسلحہ فروشوں کو انتباہ

کانپور کے تمام اسلحہ فروشوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنے پولیس افسروں کے ہاتھ گولی بارود بغیر ان کے دستخط لئے نہ فروخت کریں جنھیں وہ اچھی طرح پہچانتے نہ ہوں۔

اگرچہ اسلحہ فروشوں کو اس انتباہ کرنے کی ضرورت کا سبب سرکاری حکام نے نہیں بتایا ہے لیکن اس احتیاط کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ یوپی کے کسی ضلع کے کسی گاؤں میں کچھ لوگ پہونچے جنھوں نے اپنے آپ کو پولیس افسر بتایا اور کہا کہ وہ اپنے ہتھیار اور چھرہ بارود معائنہ کے لئے ان کے حوالے کر دیں۔ ان لوگوں کو جنھوں نے گاؤں میں جا کر اپنے آپ کو پولیس والا ظاہر کیا۔ کمیونسٹ بتایا جاتا ہے یہ لوگ دھوکہ دے کر گاؤں والوں کے تمام ہتھیار اور گولی بارود ضلع افسر کے پاس لے جانے کے بہانہ سے لے بھاگے۔

جے پوریا اور باگلا رہا

سودیشی کاٹن مل کی منیجنگ ایجنسی کے ڈائرکٹر سیٹھ سیتارام جے پوریا اور منا لال باگلا کو جنھیں گذشتہ ۱۷ جولائی کو سوتی کپڑا کنٹرول ایکٹ اور اسپیشل سپلائی ایکٹ کی دفعات کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا آج ایک ایک لاکھ روپیہ کی ضمانت اور ایک ایک لاکھ روپیہ مچلکہ لے کر رہا کر دیا گیا۔

مل کے دوسرے افسر بھی جو بعد کو گرفتار کئے گئے تھے ضمانت پر رہا کر دئے گئے ہیں۔

بورڈ کے ملازمان کو مارا گیا

کانپور میونسپل بورڈ کے شعبہ حفظان صحت نے شہر میں ہیضہ کو روکنے کی غرض سے حلوائیوں کی دوکانوں کا معائنہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ معائنہ کے سلسلہ میں ۱۹ جولائی کو چوک کے ایک حلوائی کی دوکان پر کہا جاتا ہے۔ کہ حفظان صحت کے ملازمان کو زدوکوب کیا گیا۔ پولیس نے موقعہ واردات پر پہونچ کر حلوائی کی دوکان کے چھ افراد کو اس الزام پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کہ انھوں نے سرکاری کام میں مداخلت کی۔

دس ملازمین بنک معطل

ملازمین بنک کی حال کی ہڑتال میں حصہ لینے کی وجہ سے مختلف بنکوں کے دس ملازمین معطل کر دئے گئے ہیں۔ اور تقریباً سو کو نوٹس دئے گئے ہیں کہ وہ سبب بتائیں کہ ان کے خلاف ہڑتال میں حصہ لینے کے سلسلے میں کارروائی کیوں نہ کی جائے۔

اس صورت حال سے بنک کے تمام ملازمین میں سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔

یوپی بنک ملازمین ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر راجہ رام شاستری ایم ایل اے نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے بنک کے اس رویہ کی شکایت کی ہے۔

مزدور لیڈر کی پریس کانفرنس

یہاں ایک پریس کانفرنس میں بات چیت کرتے ہوئے جن کانگریس کے رکن اور مزدور لیڈر مسٹر گنگا سہائے چوبے ایم ایل اے نے حکومت کی مزدوروں سے متعلق پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی۔

انھوں نے اپنی بات چیت میں اس بات پر بھی زور دیا کہ ملک میں ٹریڈ یونین کی تحریک کو عوام کی تائید رہنا چاہئے۔

بنکوں کے ملازمین رہا

بنکوں کے ۲۷ ملازمین جنھیں ۱۲ جولائی کو بنک کے سامنے مظاہرہ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا پانچ پانچ سو کی ضمانت لے کر رہا کر دیا گیا۔

کانپور یونیورسٹی کی امداد

یہاں ایک جلسہ میں وزیر تعلیم شری سمپورنانند نے یہ یقین دلایا کہ حکومت کانپور میں یونیورسٹی کھولے جانے میں ہر قسم کی امداد دے گی۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اس یونیورسٹی میں ٹکنیکل ڈپارٹمنٹ بھی کھولا جائے گا۔

حادثوں کا سبب نئے انجن نہیں

چیف کمشنر ریلوے مسٹر سی کھلے نے ۲۱ جولائی کو ایک پریس کانفرنس میں اس خیال کی تردید کی کہ ریلوے کے حادثات نئے قسم کے انجنوں کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ اب تک جو حادثے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک میں بھی ان نئے انجن کو کوئی دخل نہیں ہے۔ ان انجنوں کو استعمال میں لانے سے پہلے مختلف حالات میں اچھی طرح چلا کر آزما لیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ مئی میں جو حادثات ہوئے تھے۔ ان کے بعد پھر کوئی نیا حادثہ رونما نہیں ہوا ہے ان میں سے زیادہ حادثے توڑ پھوڑ کا نتیجہ تھے۔ اب ریلوے لائنوں کی حفاظت کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت عملہ پر کنٹرول کر کے سخت سے سخت تر کر رہی ہے

ریلوے چیف کمشنر نے کہا کہ ٹرینوں پر جیسا ہجوم دو سال پہلے ہوتا تھا۔ اس کے مقابلہ میں اب ہجوم بہت کم ہوتا ہے۔ ہم نے استعمال کے لئے ڈبے بھی زیادہ کر دئے ہیں اور ۱۹۴۹ء میں جتنی

سبد گل

مرکزی حکومت نے حکم دیا ہے کہ آئندہ مزدور پیشہ لوگوں کو "قلی" کے بجائے "مزدور" کہا جائے تعجب ہے کہ اس بات پر غور نہیں کیا گیا کہ "قلی" ترکی لفظ ہے اور "مزدور" فارسی ہے۔ لسانی پالیسی کے رائج الوقت معیار پر دونوں پورے نہیں اترتے!

اگر مرکزی حکومت سے فارسی شبدوں کی ہمت افزائی ہوگی تو پھر کام کیسے چلے گا۔ لینگوج کانفرنس نے مزدوری کا ترجمہ "سرامیکا" کیا ہے۔

اسی سے مزدور اور قلی کے لئے کوئی شدھ شبد بہ آسانی پیدا کیا جا سکتا ہے۔ کیا ضرور ہے کہ زبان کی پاکی کے اصول کو توڑا جائے۔

. . . .

نئی دہلی کی ایک خبر ہے کہ مسٹر منشی نے کہا کہ جمہور ہند کے دستور کا ہندی ترجمہ کرنے میں بڑی دقت یہ پیش آئی کہ اس اصلاح کا کوئی ہندی کا ترجمہ موجود نہ تھا۔ لہٰذا دس دن کی محنت اور مباحثہ کے بعد دودانوں نے ری پبلک کے مرادف "گنا تنترا" تجویز کیا۔! اس ایک لفظ کو گڑھنے کے لئے دس دن کی محنت بہت کم ہے۔ جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس کو سمجھنے کے لئے ان دودانوں کی قوم کو دس برس لگاتار محنت کرنی پڑے گی۔ صدر جمہوریہ اور جمہوریہ کے وزیر اعظم کے سامنے ذرا "گنا تنترا" کہئے۔ اور ان کے چہرے کا اتار چڑھاؤ دیکھئے۔ بہر حال دودانوں کی یہ بات دودان ہی جانیں یا مسٹر منشی جانیں۔

. . . .

اور تو اور ڈاکٹر امرناتھ جھا بھی جو ٹھیٹ سنسکرت سے کم کسی زبان کی بات ہی نہیں کرتے تھے اب فرما رہے ہیں کہ زبان کے معاملہ میں کچھ وسیع الخیالی ہونا چاہئے۔ بھاری اور تلسی داس جیسے شاعروں نے بھی فارسی اور عربی کے لفظ اور فقرے استعمال کئے ہیں بد قسمتی سے یہ وسیع الخیالی اس وقت ناپید ہے۔ ڈاکٹر جھا نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ایسے الفاظ بھی ہندی میں شامل کئے جائیں جن کی اصل سنسکرت نہ ہو۔ یہ تقریر نینی تال کے گورنمنٹ کالج کے طلبا کو مخاطب کر کے فرمائی گئی۔

ہم تو صرف اتنی ہی بات کہتے ہیں کہ کسی کو بھی اس وسیع الخیالی کے چند روز بعد واپس آنے سے مایوس نہ ہونا چاہئے جس کی پرچھائیں نہ صرف شری سری پرکاش جیسے وسیع الخیال بلکہ ڈاکٹر جھا جیسے سنسکرت کے سیوک کی باتوں میں بھی نظر آنے لگی ہے۔

تجربہ بڑا معلم ہے۔ اس کی چکی دیر میں پیستی ہے مگر باریک پیستی ہے!!

(ہماری زبان)

آسٹریلیا فوجیں نہ بھیجے گا!

کینبرا۔ ۱۹ جولائی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلیا کوریا کو مزید امداد دینے کے مسئلہ پر غور و خوض کر رہا ہے۔ مگر وہ ابھی ان بری فوجوں کو نہ بھیجے گا جو جاپان میں قبضہ گیر فوجوں کی حیثیت سے مقیم ہیں۔

کوریا کے لئے گشتی اسپتال!

لندن ۱۹ جولائی۔ ہنگری کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ حکومت ہنگری کوریا کے محاذ جنگ کے لئے تمام سامان سے لیس ایک گشتی اسپتال بھیج رہی ہے۔

ابن سعود کو صدر کی مبارکباد

نئی دہلی ۱۹ جولائی۔ انڈین یونین کے صدر نے سلطان عبد العزیز ابن سعود کو ریاض (نجد کا دار السلطنت) پر قبضہ کی ۵۰ ویں سالگرہ کے موقعہ پر جو ۱۹ جولائی کو پڑی ہے مبارک باد کا ایک پیغام بھیجا ہے جس میں صدر نے دعا خیر سے یاد کرتے ہوئے ہندوستان کی حکومت اور ہندوستان کے باشندوں کی طرف سے ریاض کی فتح پر جسے ۱۹ جولائی کو ۵۰ سال ہوتے ہیں۔ مبارکباد پیش کی ہے۔

ادب لطیف

وہ کھڑی تھی

(از اظہار الحق خان شاہ آبادی)

ایک دھندلی شام ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا۔ چاندنی شب لچکتی بل کھاتی ہوئی ڈالیاں سرخ اور گلابی کلیاں بادل کے ٹکڑے تگا پو کر رہے تھے۔ لیلائے شب آفتاب پر غالب آکر مسکرا رہی تھی۔ چاند آنکھ مچولی کھیل رہا تھا، مسکرا رہا تھا، شرما رہا تھا۔ سفید سفید ریشمی ابر پاروں میں چھپ جا رہا ہو ن۔ گھروں میں چراغ جل چکے تھے۔ پروانے ..... دوڑ رہے تھے۔ اور وہ کھڑی تھی۔ دریا کنارے لہروں پر نظر گاڑے۔ دریا کا پانی مار رہا تھا جیسے کسی دوشیزہ کا دوپٹہ ہوا میں لہرا رہا ہو۔ سبز دوپٹہ کالا فراک سلکن سلوار۔ چاند کی روشنی۔ سفید پیشانی۔ شوخ ہوائیں اسے چھیڑ رہی تھیں، گدگدا رہی تھیں۔ بال الجھ رہے تھے۔ وہ سلجھا رہی تھی۔ ساری کائنات کو پھریری آ رہی تھی۔ اور خود اسے ہوانے چھیڑا۔ وہ گانے لگی۔ ایک تڑپا دینے والا گانا۔ ایک کامل نغز کا جادو۔ شب سحاب کے مانند کالے بال شانے پر لہرا رہے تھے۔ جھلکتا ہوا جام شفق کے مانند ہونٹ۔ نینوں میں ..... شہاب ثاقب کی چمک ..... عقاب کے پروں کا تناؤ۔

اعضا میں بجلی کی سبک اندامی۔ آنچل لہرا رہا تھا۔ زمین قدم بوسی کر رہی تھی۔

پنڈت نہرو و پنڈت پنت سے ملاقات

الہ آباد ۱۶ جولائی۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کل شام جب یہاں پہونچے تو صوبے کے ممتاز کانگریسی ہوائی اڈے پر موجود تھے۔ جن میں ریزیڈنٹ مسٹر لال بہادر شاستری مسٹر کیشو دیو مالویہ اور شری پرشوتم داس ٹنڈن بھی موجود تھے۔

پنڈت نہرو نے ایک پرانے موٹے کانگریسی کارکن کو دیکھ کر کہا کہ دنیا کی موجودہ مصیبتوں کے باوجود آپ کے موٹاپے میں کوئی کمی نہیں ہوئی جس پر مجمع نے زبردست قہقہہ لگایا۔ اتفاق سے شری پرشوتم داس ٹنڈن نے زکام کی شکایت کی تو پنڈت نہرو نے کہا کہ میں تو عرصہ سے نزلہ کا شکار ہوں۔ اور گرم پانی اور نمک کا غرارہ اکثر کیا کرتا ہوں۔

معلوم ہوا ہے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر پنڈت جواہر لال نہرو نے پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی سے بھی یوپی کانگرس کے معاملات پر بات چیت کی۔ اس گفتگو میں وزیر پولیس لال بہادر شاستری بھی موجود تھے۔

نابینا امتحان میں اول رہا

لندن۔ ۱۵ جولائی۔ یوربوکی یونیورسٹی سے قانون وکالت کے امتحان میں اول درجہ میں کامیاب ہونے والے امیدواروں کی فہرست میں ہیٹر مایاس کا نام درج ہے۔ اس کی عمر ۲۱ سال ہے۔ اور وہ پیدائشی اندھا ہے۔

جنوبی کوریا شمالی کوریا پر حملہ کرنا چاہتا تھا

لاس انجلز۔ ۱۲ جولائی۔ جنوبی کوریا میں فوجی امداد کے کمیشن کے صدر نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ جنوبی کوریا کو امریکہ نے بھاری قسم کے فوجی سامان شمالی کوریا میں جنگ شروع ہونے سے پہلے نہیں دئے اگرچہ جنوبی کوریا کے باشندے شمالی کوریا پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ ان لوگوں کا خیال تھا کہ بہترین دفاع یہ ہے کہ حملہ کر دیا جائے۔ اس خیال سے کہ جنوبی کوریا والے شمالی کوریا پر حملہ نہ کر دیں۔ ہم نے ان کو ٹینک اور توپیں نہیں دیں۔

جنرل ولیم نے کانفرنس کے آخر میں کہا کہ جب

بچوں کی دنیا

اپنی عزت اپنے ہاتھ

اپنی عزت اپنے ہاتھ ہوتی ہے یہ آپ نے سنا ہوگا پڑھا ہوگا۔ جب میں اسکول میں تھا۔ بہت ہی شریر تھا مدرسہ میں سوائے ایک دو کے جو میرے ہم خیال تھے سب ہی مجھ سے گھبراتے تھے۔ بلکہ میری شکایت کرنے کے موقع کی تلاش میں رہتے تھے۔ ایک دفعہ مدرسہ کے مہتمم صاحب ہمارے درجہ میں تشریف لائے۔ لڑکوں سے معلوم کیا کہ تمہارے درجہ میں سب سے زیادہ شریر کون ہے۔ تو سب نے مجھے ہی بتایا۔ سمجھ لو میں کتنا شریر تھا۔ انتہا یہ کہ گھر پر بھی بھائی بہن مجھے ہی قصوروار ٹھہراتے تھے۔ مجھے اکثر اپنی حرکتوں پر غصہ بھی آتا تھا کہ چھوٹی بہن اور یہ چھوٹا بھائی بھی میری کوئی عزت نہیں کرتے۔ بلکہ قصور خود کریں نام میرا لیں۔ اور طرہ یہ کہ والدہ والد اس پر یقین بھی کریں ایک دن بیٹھا ہوا میں ایک رسالہ دیکھ رہا تھا جس میں لکھا تھا کہ "اپنی عزت اپنے ہاتھ"۔

یہ پڑھتے ہی میں نے کئی مرتبہ اپنے ہاتھ کو دیکھا لیکن وہاں تو کوئی بھی ہاتھ میں عزت نظر نہ آئی۔ لیکن یہ بات کچھ میرے دل کو لگ گئی۔ کہ واقعی اپنی عزت اپنے ہاتھ ہے۔

اس لئے یہ میں نے دیکھنا شروع کیا کہ قریب قریب ہم سب ہی شرافت صاحب کی عزت کرتے ہیں۔ کیوں دیکھا کہ شرافت صاحب بھی دوسروں کی عزت کرتے ہیں۔ باوجود اس کے دنیا کی برائیاں میرے اندر موجود تھیں اور میں کسی سے دبنا اور ادب سے بات کرنا گوارا نہ سمجھتا تھا لیکن میرے دل میں اگر کسی کی عزت تھی تو وہ شرافت صاحب کی۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ میں شرافت صاحب کی کیوں عزت کرتا تھا۔ بلکہ بے اختیار اکثر میرا ہاتھ بھی سلام کے لئے اٹھ جاتا تھا۔ وجہ یہی کہ وہ میری عزت کرتے تھے۔

اب یہ وجہ تو میری سمجھ میں آگئی تھی کہ اپنی عزت جب ہی ہو سکتی ہے۔ جب میں دوسروں کی عزت کروں۔ میری سب سے تو لڑائی ہی تھی، اب عزت کروں بھی تو کس کی۔ اپنے چاروں طرف نظر ڈالی تو دیکھا کہ اپنے بڑے جن کی عزت کرتا ہوں۔ وہ بھی میری کوئی وقعت نہیں کرتے اور چھوٹے بھی میری کوئی اصل نہیں سمجھتے۔ بلکہ جہاں موقع ملے۔ اعلان کر دیتے ہیں بہت آوارہ ہے۔ اب میں نے یہ کیا کہ جن لوگوں سے میں محلہ کے اندر ہونا کسر شان سمجھتا تھا۔ اور شاید وہ بھی ایسا ہی سمجھتے ہوں گے میں نے آتے جاتے انھیں سلام کرنا شروع کر دیا۔ ایک ہفتہ بعد ہی نتیجہ نکل آیا جنھیں میں سلام کیا کرتا تھا، میں نے دیکھا وہ بعض اوقات وہ مجھے سلام کرنے کا موقع نہیں دیتے۔ بلکہ خود کر لیا کرتے ہیں۔ اب میں رفتہ رفتہ مدرسہ کے اندر بھی جلد خود بخود سامنے آگیا یعنی کہ وہ لوگ جو میری شکایت کرنے کے درپے تھے اب کوئی شکایت نہیں کرتے۔ اس لئے کہ میں بھی اب کسی کی شکایت نہیں کرتا۔ میں نے اپنی حالت کو بدلنے کے ایک سال بعد دیکھا تو مجھے کوئی میرا بدخواہ نظر نہیں آیا۔ بلکہ اب بڑے بھی محبت سے پیش آنے لگے۔ کیوں کہ ان کے پاس میری کوئی شکایت نہیں پہنچی۔

اس لئے میرے دوستو اگر آپ بھی اپنی عزت چاہتے ہیں تو دوسروں کی عزت کیجئے۔

—— . . . ——

وہ جنوبی کوریا سے روانہ ہوئے تو انھوں نے ایک لاکھ فوجیوں اور ۵۰ ہزار سپاہیوں پر مشتمل فوج چھوڑی تھی۔ —— !

کشمیر کے مسئلہ میں ادارہ متحدہ اقوام ۳ سال تک سوتا رہا

جموں ۱۵ جولائی۔ کشمیر کے وزیر مالیات مرزا افضل بیگ نے کل یوم شہدا کے موقع پر ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے مسئلہ میں حملہ آور کے اعلان پر ادارہ متحدہ اقوام

تین سال تک سوتا رہا۔ جب کہ کوریا کو اس نے جنگ شروع ہونے کے ۲۴ گھنٹے کے اندر "امن شکن" قرار دے دیا۔

انھوں نے کہا کہ برطانیہ اور امریکہ اس وقت جنوبی کوریا کے مظلوم عوام کی مدد نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ اپنے نظریات کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو ایشیا سے تیزی کے ساتھ غائب ہو رہے ہیں۔

پردۂ فلم

اختری

(از جناب پی۔ کے۔ جوہر)

آج سے آٹھ برس پہلے جو لڑکی بے بی اختر کے نام سے بچوں کی فلم خاندان میں پیش ہوئی تھی۔ وہ آج ایک کامیاب ہیروئن ہے۔ اور اختری کے نام سے پاکستان کی فلمی دنیا پر چھائی ہوئی ہے۔ اختری نے سب سے پہلا نمایاں کردار بلحاظ ایک خریدیٹی ڈائرکٹر سید شوکت حسین کی حد درجہ مقبول فلم خاندان میں ادا کیا۔ گو اس کردار میں رومان نام کو بھی نہ تھا مگر اختری نے اپنے جاذب نظر چہرہ اور دلکش اداؤں سے ہزاروں دلوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ پنچولی کی اگلی فلم پونجی کی تین شوخ بہنوں میں سے سب سے چھوٹی بہن کا کردار بھی اختری نے کو سونپا گیا۔ مگر فلم ذمینداد میں ایک غریب اندھی لڑکی کے کردار میں تو اختری نے جان ڈال دی۔ اور وہ یاد آور گانا بھی سنایا۔ ؎

دنیا میں غریبوں کو آرام نہیں ملتا۔

یہ تھیں اختری کے بچپن کی فلمیں اختری اب جوان ہوئی حد درجہ چنچل آنکھیں جن کی چمک پردہ فلم پر بھی ظاہر ہو۔ باریک ہونٹ۔ نوکیلی ناک الجھے ہوئے بال اور دلکش آواز۔ یہ سب اسکے ہتھیار ثابت ہوئے فلم ساز اب اس اداکارہ کو اہم کرداروں میں پیش کرنے لگے۔ چنانچہ سید امتیاز علی تاج کے تحریر کردہ فلمی ڈرامہ پگڈنڈی میں اختری کو ایک ایسی ساحرہ کے رول میں اتارا گیا۔ جو کہ رومان میں حصہ لینے کے علاوہ اپنے حقوق کے لئے بھی لڑتی ہے۔ فلم پھیرے میں اختری نے ایک دیہاتی لڑکی کا کردار نبھایا جو کہ محبت میں ناکام رہ کر موت کی آغوش میں سو جاتی ہے۔

سورن لتا اور نور جہاں کے واپس لاہور لوٹ جانے کی وجہ سے اختری کا جلال کچھ پھیکا پڑ گیا ہے۔ اگر یہ دو ایکٹرس لاہور واپس نہ جاتیں تو یقیناً اختری آج پاکستان کی چوٹی کی فلم ہیروئن ہوتی۔ کیونکہ سورن لتا تو پہلے ہی بیٹی آ چکی تھی۔ اور ڈائگنی اب فلموں میں کم آتی ہے۔ پھر بھی اختری ترقی پر گامزن ہے۔ اس کی تازہ ترین فلم مندری ہے۔

اختری کو ریس کھیلنے کا بہت شوق ہے۔ اور وہ لاہور کے گھوڑ دوڑ کے میدان پر اکثر دیکھی جاتی ہے۔

اریٹریا کا مسئلہ چھوٹی اسمبلی میں

لیک سکسس ۱۵ جولائی۔ حبش نے کل ادارہ متحدہ اقوام کی چھوٹی اسمبلی میں کہا کہ اریٹریا کے مسئلہ کا صرف یہی حل ہے کہ اس کا الحاق حبش کے ساتھ شاہ ہیل سلاسی کے تاج کے ماتحت کر دیا جائے۔

دوسری طرف اٹلی نے اپنی سابقہ روایات لو آبادی کی آزادی کا مطالبہ کیا اور کہا کہ اس کا معاشی الحاق حبش سے ہونا چاہئے۔

چھوٹی اسمبلی کی بحث میں امریکہ نے برطانیہ اور ناروے کی اس تجویز کی حمایت کا اعلان کیا کہ اریٹریا کو حبش اور برطانی مصری سوڈان کے درمیان تقسیم کر دیا جائے۔

فارموسا سے فوج ہٹا لینا چاہئے

لندن ۱۵ جولائی۔ کل پارلیمنٹ کے ۳۳ مزدور ممبران نے ایک تحریک پیش کی ہے جس میں حکومت برطانیہ پر اس بات کے لئے زور دیا گیا ہے کہ وہ فارموسا سے امریکی فوجوں کی واپسی کا مطالبہ کرے۔ اور چینی کمیونسٹوں کا حفاظتی کونسل میں داخلہ منظور کرے۔

کمیونسٹ اخبارات کی اشاعت بند

ٹوکیو۔ ۱۸ جولائی۔ آج سارے جاپان میں پولیس نے جاپانی کمیونسٹ پارٹی کے کئی سو دفتروں پر چھاپہ مارا اور ان ۱۴۱ اخباروں کی اشاعت بند کر دی جو پارٹی مذکور کی طرف سے شائع ہوتے تھے۔

مشرقی پاکستان میں عید

ڈھاکہ ۱۸ جولائی۔ تمام مشرقی پاکستان میں عید الفطر بالکل امن کے ساتھ گذر گئی۔ اگرچہ موسم خراب ہو رہا تھا۔ پھر بھی شہر کے مختلف حصوں میں جماعت کی نماز ہوئیں۔!

اقلیتی طبقہ کے لوگوں کو اس موقعہ پر اپنے مسلمان بھائیوں کی عید کی مبارکباد دیتے ہوئے اور ان سے بغل گیر ہوتے ہوئے دیکھا گیا۔

سردار جعفری اور ڈانگے چھوڑ دئے گئے

بمبئی ۱۸ جولائی۔ حکومت بمبئی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۶۵ سیاسی نظربندوں کو رہا کر دیا گیا ہے ان میں سے ۶۰ آدمیوں کو دوبارہ حراست میں لے لیا گیا ہے۔!

جو لوگ رہا کئے گئے ہیں ان میں بمبئی کے واحد کمیونسٹ ایم ایل اے مسٹر ایس اے ڈانگے کمیونسٹ لیڈر مسٹر ایس ایس میراجکر اور اردو شاعر علی سردار جعفری بھی ہیں۔ جو لوگ رہا کئے گئے ہیں۔ وہ کمیونسٹ پارٹی ہند دہا سبھا اور مزدور کسان پارٹی کے اراکین ہیں۔

جزیرہ پنان پر کمیونسٹوں کا قبضہ

لندن۔ ۱۹ جولائی۔ نئے چین کی خبر رساں ایجنسی کی جو اطلاع یہاں گذشتہ رات موصول ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چین کی عوامی فوج نے جزیرہ پنان پر جو چک کیانگ کے ساحل سے تھوڑے فاصلہ پر واقع ہے فتح کر لیا ہے۔ اور وہاں سے کومنتانگ فوجوں کو نکال باہر کیا گیا ہے۔

برطانی فوج کوریا نہ بھیجی جائے گی

لندن۔ ۱۹ جولائی۔ برطانی محکمہ کے جنگ کے ایک ترجمان نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ سنگاپور اور ہانگ کانگ میں مقیم برطانی فوجیں جنوبی کوریا کی مدد کے لئے بھیجی جائیں گی۔

شیخ عبد اللہ نے ہار بھیجے!

سری نگر۔ ۱۹ جولائی کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبد اللہ نے ان لوگوں کے جنازوں پر چڑھانے کے لئے ہار بھیجے ہیں جو پٹھان کوٹ کے ہوائی حادثہ میں ہلاک ہوئے ہیں۔

ڈیڑھ ہزار امریکی ہلاک ایک سو گرفتار

ٹوکیو۔ ۱۹ جولائی۔ پونگ یانگ نے ریڈیو پر بتلایا ہے کہ دریائے کم کی جنگ میں شمالی کوریا کی فوج نے ۱۲ ہزار امریکی فوجیوں کو ہلاک اور ایک سو کو گرفتار کیا ہے۔

برطانی فوج ۴۸ گھنٹے میں

سنگاپور ۱۹ جولائی۔ یہاں کے اعلیٰ فوجی ذرائع کا خیال ہے کہ اگر سنگاپور کی برطانی فوج سے کوریا جانے کہا جائے تو وہ ۴۸ گھنٹے میں روانہ ہو سکتی ہے۔

امریکہ کی پیدل فوج کوریا روانہ

ملکوما ۱۹ جولائی۔ امریکہ کی دوسری پیدل فوج کے کچھ دستے جو پوری طرح آلات حرب سے مسلح تھے۔ یہاں سے بذریعہ سمندری جہاز کوریا جانے کے لئے محاذ جنگ کو روانہ کئے گئے۔

حکومت ہند کا اظہار افسوس

نئی دہلی ۱۹ جولائی۔ محکمہ دفاع کے ایک اعلان میں اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۵ جولائی کو انبالہ کے قریب ایک ہوائی جہاز کے حادثہ میں پائیلٹ افسر سٹرائی ایم مبارک ہلاک ہو گئے۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہند مسٹر مبارک کی موت پر اظہار افسوس کرتی ہے۔

اقوالِ زرّیں

زندگی کی سڑک پر کبھی آنکھیں اور کان بند کر کے نہ چلو۔

وہ تبسم ہی نہیں جس کی جلو میں آنسوؤں کا لشکر نہ ہو۔

خوشی کے پھول کو زیادہ پیار نہ کرو ورنہ اسکی نازک پنکھڑیوں سے غم کا عرق ٹپکنے لگیگا۔

دنیا میں ایک شخص سے بڑھ کر کوئی فاتح نہیں جس نے اپنے دل پر قابو حاصل کر لیا۔

حکومت کا تاج ان لوگوں کے سروں پر جگمگاتا ہے جنھوں نے فرمانبرداری کے موتی حاصل کئے۔

جو انسان دوسروں کی برائیوں کو نہیں بوتا وہ اس پل کو توڑ رہا ہے جس پر سے اسے خود گذرنا ہے۔

نفرت سے بڑھ کر چنگاری اور غصہ سے بڑھ کر کوئی آگ نہیں۔

اقبال جرم کرنے کے بعد گناہ کا آدھا بوجھ کم ہو جاتا ہے

موتی کی طرح آدمی کی قیمت ہے بے آب موتی اور نکمے آدمی بے عزت ہوتے ہیں۔

موجِ تبسم

غالبؔ کی باتیں

ایک دن مرزا غالبؔ کے مکان پر حکیم رضی الدین مرحوم جو آم نہیں کھاتے تھے تشریف فرما تھے۔ ان کے سامنے کے آگے آموں کے چھلکے پڑے ہوئے تھے۔ ایک گدھا وہاں سے گذرا چھلکوں کو سونگھ کر چلا گیا۔ حکیم صاحب بولے۔ "مرزا صاحب! آپ آموں کی بڑی تعریف کرتے ہیں لیکن وہ ایسی چیز ہیں کہ گدھے بھی انہیں نہیں کھاتے۔ مرزا غالبؔ بولے۔ "جی ہاں۔ بے شک گدھے آم نہیں کھاتے۔"

ایک روز مرزا غالبؔ اندر آئے تو دیکھا کہ بیگم صاحبہ صحن میں مصلّی بچھائے نماز پڑھ رہی ہیں۔ آپ دروازے پر کھڑے رہے جب بیگم صاحبہ نے سلام پھیرا تو بڑے ادب سے جوتہ سر پہ رکھ کر اندر آئے۔ بیوی نے اس حرکت کا مطلب پوچھا تو بولے "اب تمام صحن تو مسجد ہو گیا پھر اگر کوئی قدم رکھے تو کہاں رکھے۔ اس لئے میں نے جوتہ سر پر رکھ لیا۔

ایک دن غالبؔ فتح الملک بہادر سے ملنے گئے اور باہر انتظار کرتے کرتے ٹہلنے لگے۔ کچھ دیر بعد صاحب عالم نے پکارا۔ "مرزا نوشہ کہاں ہیں۔ غالبؔ فوراً بول اٹھے۔ "غلام گردش میں ہے۔

عجیب و غریب

شیروں کی بھوک ہڑتال

جوناگڑھ ۱۰ر جولائی۔ اگر آج کپلنگ (جانوروں کے متعلق کہانیاں لکھنے والا مشہور انگریز مصنف) زندہ ہوتا تو اسے اپنی کتاب "جنگل نامہ" میں ترمیم و تنسیخ کرنا پڑتی۔ اور درندوں کو بھوک ہڑتالی ماننا پڑتا۔ کیونکہ جوناگڑھ کے زندہ عجائب خانہ کے ۱۷ درندوں نے جن میں شیر چیتیا اور گلدار شامل ہیں۔ کھانا پینا بند کر رکھا ہے۔ اور بھوک ہڑتال کر دی ہے۔

بات یہ ہے کہ ہندوؤں کا متبرک مہینہ ہونے کی وجہ سے ۴ر جولائی سے عجائب خانہ کے ان درندوں کا گوشت کا راتب بند کر دیا گیا ہے۔ اور جس دن سے راتب بند ہوا ہے۔ اسی دن سے ان درندوں نے کھانا پینا سب چھوڑ رکھا ہے۔ انھیں دودھ دیا گیا تو انھوں نے اگلو پنجے سے دودھ کے برتن کو ایک طرف لڑھکا کر اپنی خفگی کا اظہار کیا گیا۔

وزیر تعمیرات مسٹر منشی کا تجویز کردہ غیر لحمی غذا کے نسخہ کا استعمال ان درندوں کے لئے مرض کا باعث بن گیا۔ اور غریب پیچش کا شکار ہو گئے۔

اب عجائب خانہ کی فضا شیروں چیتوں اور گلداروں کی آواز سے گونج رہی ہے۔ اور نزدیک جان دروں کی جان پر بن گئی ہے۔

کوریا کے لئے امریکہ کی شرط

واشنگٹن ۱۵ر جولائی۔ امریکی وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ کوریا کے مسئلہ کے حل کا کم سے کم اس بات کی ضرورت ہے کہ شمالی کوریا جنگ ختم کر کے اپنے حدود میں واپس جائے۔

مسٹر ساورکر رہا

بمبئی ۱۵ر جولائی۔ مہاسبھا کے لیڈر مسٹر ساورکر کل رات یہاں پہونچے بمبئی ہائیکورٹ نے ۱۳ر جولائی کو مسٹر ساورکر کی رہائی کا حکم جاری کر دیا تھا۔ وہ بلگام میں نظر بند تھے۔

آپ کبھی مجھ سے نہ ملیں گے۔ اپنا کام دھندہ کریں گے۔ اپنی استری کی دیکھ ریکھ کرتے رہیں گے۔ کرتے ہیں۔

وعدہ!

"کرتا ہوں"

"ایشور کو گواہ کر کے"

"ہاں ایشور کو گواہ کر کے"

"بس نمسکار"

"نمسکار"

دوسرے دن وہ اپنا پروگرام ناتمام چھوڑ کر اس شہر سے چلی گئی۔

فوجیں کوریا کی مدد کو بھیجیں

لیک سکسس ۱۵ر جولائی۔ ادارہ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل مو سیو ترگیف لی نے ایک پریس کانفرنس میں اقوام متحدہ کے رکن ملکوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی فوجیں خاص طور پر بری فوجیں جمہوریہ جنوبی کوریا کی امداد کے لئے بھیجیں۔ امریکی مندوب سے غیر رسمی صلاح و مشورہ کے بعد مو سیو لی نے یہ اپیل اقوام متحدہ کے ۶۰ اراکین میں سے ۵۳ کے نام روانہ کی ہے اپیل میں کہا گیا ہے کہ متحدہ کمان کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ مزید فوجی امداد کی جلد اور سخت ضرورت ہے۔

پاکستان نے حج کا بندوبست نہیں کیا

کراچی ۱۵ر جولائی۔ کابل ریڈیو نے شکایت کی ہے کہ اس سال بھی حکومت پاکستان افغانوں کو حج کرنے کی سہولتیں نہیں مہیا کر رہی ہے۔ اس نے کہا ہے یہ حکومت اپنے کو اسلامی حکومت کہتی ہے اس پر بھی مسلمان کے حج کی سہولتیں نہیں مہیا کرتی ہے۔

جغرافیائی حیثیت بڑی اہم اور نازک ہے۔ چنانچہ اس بنا پر یہاں کے عوام کو بھی کافی تشویش پیدا ہو گئی ہے

ہائیکورٹ سے ۲۷ میں سے ۱۸ ملزم بری

الہ آباد ۱۵ر جولائی۔ الہ آباد ہائیکورٹ کے ججوں مسٹر جسٹس سپرو اور مسٹر جسٹس برج موہن لال نے سنبھل ضلع مراد آباد کے اٹھارہ مسلمانوں کو جن میں نواب محمد حسین صاحب بھی شامل ہیں قتل کے الزام سے بری کر دیا۔ اور انھیں جو حبس دوام کی جو سزا عدالت ماتحت سے ہوئی تھی۔ اسے باقی نہیں رکھا۔

سنبھل ضلع مراد آباد میں ۱۲ جون کو ایک فرقہ وارانہ بلوہ ہوا تھا جس میں نو ہندو ہلاک اور ۳۲ زخمی ہوئے تھے۔ تحقیقات کے بعد ۲۷ مسلمانوں پر جن میں یہ اپیلانٹ بھی شریک تھے۔ مراد آباد سشن عدالت میں مقدمہ چلا تھا۔ دو ملزمان لاپتہ رہے۔

سشن جج نے ستائیس اپیلانٹ کو تعزیرات ہند کی دفعات ۳۰۲ اور ۱۴۹ کا مرتکب قرار دیتے ہوئے یہ بھی تسلیم کیا تھا کہ ان پر کسی پر یہ الزام ثابت نہیں ہوتا کہ انھوں نے خود کسی ہندو کو قتل کیا ہے۔ اور اس لئے میں یہ مناسب نہیں خیال کرتا کہ انھیں موت کی سزا دی جائے اور ایسی صورت میں انھیں حبس دوام کی سزا دیتا ہوں

راجہ جی کی حلف برداری

نئی دہلی ۱۵ر جولائی۔ شری راجگوپال اچاریہ نے حکومت ہند کے وزیر کی حیثیت سے آج حلف برداری اٹھا لیا۔ حلف برداری کی رسم صدر راجندر پرشاد نے انجام دلائی۔ اس تقریب میں وزیر اعظم نہرو نائب وزیر اعظم سردار پٹیل اور حکومت کے دوسرے وزرا بھی جو اس وقت راجدھانی میں موجود ہیں۔ شریک تھے

امریکنوں کو استنبول چھوڑنے کی ہدایت

استنبول ۱۴ر جولائی۔ استنبول کے امریکی قونصل جنرل نے اپنے عملے اور یہاں کی امریکی نو آبادی کے باشندوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اگر ہنگامی حالات پیدا ہوں تو استنبول کا تخلیہ کر دیں۔

یہ ہدایت اس لئے دی گئی ہے کہ استنبول کی

✗ ایک عورت کا چہرہ ......

اس کی بیوی بملا کا چہرہ۔ اور اس کے ساتھ دو چھوٹے چھوٹے بچے بھولے ننھے منے بچے اس چہرے نے اپنے بھولپن کی ادا سے کہا ہم تیرا اور تمہارے ہیں۔ تم ہم کو چھوڑ دوگے۔

کمار گھبرا کر کمرے میں اس طرح ٹہلنے لگا گویا وہ ان چہروں کے نظاروں سے بچنا چاہتا ہے۔ مگر ہر قدم پر وہی نظارہ اس کی نظروں کے سامنے آتا تھا۔

پریم لتا۔ بملا۔ بملا۔ پریم لتا۔

ہوٹل کے کمرے میں پریم لتا نے اپنی رسیلی مسکراہٹ سے اس کا سواگت کیا۔ مگر اس کی آنکھیں دیکھ کر چپ کی چپ رہ گئی پھر آہستہ سے بولی۔ رات کو سوئے نہیں۔!

"نہیں"

"جواب دینے آئے ہو"

"ہاں!"

"کیا"

میں تم سے پریم کرتا ہوں۔ اور اپنا سب کچھ تم پہ نثار کر دینے کو تیار ہوں مگر.......

"مگر کیا!"

"ایک بات ہے۔"

"وہ کیا"

میں شادی شدہ ہوں میری بیوی زندہ ہے میرے دو بچے ہیں۔

پریم لتا ایک کرسی پر گر پڑی۔ ایسا معلوم ہوا کہ گویا وہ بیہوش ہو جائے گی مگر وہ خود کو سنبھالے رہی پھر اس نے کہا۔ آپ کی جگہ وہاں نہیں ہے۔ جہاں میں آپ کو بٹھانا چاہتی تھی۔ آپ کی جگہ آپ کے گھر میں ہے۔ روٹھیے نہیں۔ ایک بات بتائیے۔ کیا آپ سچ مچ مجھ سے پریم کرتے ہیں۔ کرتے ہیں تو اچھا پریم بلیدان مانگتا ہے۔

کمار نے کہا۔ میں اپنا سب کچھ بلیدان کرنے کو تیار ہوں۔

"اس سے بھی زیادہ بڑے بلیدان کی ضرورت ہے۔ تیار ہیں آپ۔

"تیار ہوں۔"

"تو پریم ہی کو بلیدان کر دیجئے۔ مجھے بھول جانے کی کوشش کیجئے میں آپ کو بھول جانے کی کوشش کروں گی۔" پریم لتا کی زبان لڑکھڑانے لگی۔ اور اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔

آنسو پونچھتے ہوئے اس نے کہا۔ وعدہ کیجئے کہ

افسانہ

کافر ادا رقاصہ

ایک بلند کیریکٹر ناچنے والی کی داستان

(از مسٹر راجیشور پرشاد سنگھ)

کمار رات بھر جاگتا رہا دل میں ایک بیکلی تھی جو سونے نہ دیتی تھی۔ بار بار وہ خود سے پوچھتا تھا اس کی یہ بات کا کیا جواب دوں۔

پریم لتا نے کہا تھا: میں چاہتی ہوں کہ آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں۔ اور اس کے لئے میں سب کچھ کرنے کو تیار ہوں۔

اس کے منہ سے یہ الفاظ سن کر کمار کا دل مچل گیا تھا کہ اسے باہوں میں کس لے۔ مگر وہ خاموش کھڑا رہا تھا۔ پھر اس نے کہا تھا میرے لئے یہ انتہائی خوش نصیبی کی بات ہوگی۔ مگر...... مگر کیا.....

وہ خاموش رہا تھا۔

پریم لتا نے کہا تھا۔ دیکھئے اس وقت شاید آپ جواب نہیں دے سکیں گے۔ کل سہی۔ آئیگا نا کل۔ کمار نے وعدہ کیا تھا کہ آؤں گا۔

رات کا ناصلہ طے کر کے وہ کل آ رہی تھی۔ جوں جوں رات اس کی کل کی صبح کے قریب ہوتی جاتی تھی۔ کمار کی بیکلی بڑھتی جاتی تھی۔

رات بھر وہ مناظر کمار کی آنکھوں سے تصویروں کی طرح گذرتے رہے۔ جو اسی پریم لتا اور اپنے بہت جلد ختم ہو جانے والے پریم ناٹک کے سین معلوم ہو رہے تھے۔ مشہور و معروف رقاصہ پریم لتا کے رقص کا قد آدم اشتہار پڑھ کر وہ رقص دیکھنے گیا تھا۔ ٹھیک ساڑھے چھ بجے ساز چھیڑے گئے۔ اور پھر..... اندر کے اکھاڑے کی ایک پری اسٹیج پر آ کر رقص کرنے لگی۔ جیسے بجلی آسمان میں اپنا گھونگھٹ اٹھا اٹھا کر ہنستی ہو۔ چاندنی ہوا کی لہروں سے اٹکھیلیاں کرتی ہو۔ تارے جھلملاتے ہوں اور چاند مسکراتے ہوں۔ کمار ہکا بکا رہ گیا۔ رقص کے دوران میں وہ خود سے کھو یا رہا۔ اور رقص کے بعد رقاصہ پریم لتا کی تصویر اس طرح دل کے دل اور دماغ پر جم گئی کہ ہر گھڑی ایک میں نئے نظارے کی طرح آنکھوں کے آگے نہیں آتی تھی۔ کمار نے سوچا کیسے طرح اس سے ملنا چاہیئے۔ حالات نے ملنے کا بھی بندوبست کر دیا۔

دوسرے ہی دن اس کے گہرے دوست جیون ناتھ کے ہاں سے ایک دعوت نامہ آیا کہ رقاصہ پریم لتا کے اعزاز میں چائے پارٹی ہے تم ضرور آنا۔ کمار نے پارٹی کے دن ضروری سے ضروری کام بھی ملتوی کر دئے اور پارٹی میں پہونچا۔ پریم لتا سے جب اسکا تعارف کرایا گیا۔ پریم لتا کے چہرے پر اسے دیکھتے ہی گھبراہٹ سے سرخی دوڑ گئی۔ جس طرح وہ اوروں سے ہاتھ ملانے کے بعد کہتی تھی۔ "مجھے آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔" اسی طرح اس نے کمار سے بھی یہی الفاظ کہے۔ مگر اس کو مخاطب کر کے کہے ہوئے الفاظ میں ایک خاص لوچ اور گداز تھا۔ کمار کا دل خوشی سے مست ہو کر رقص کرنے لگا۔ پارٹی کے دوران میں اور سب نے اس کی تعریفیں کیں مگر کمار کے منھ سے اس قسم کے تعریفی کلمات نہ نکل سکے۔ پارٹی سے رخصت ہوتے وقت اتفاقاً اسکا ہینڈ بیگ گر گیا۔ کمار نے بیگ اٹھا کر اسے دیا تو پریم لتا نے آہستہ سے کہا۔ "آپ سے پھر ملنا ہو تو مجھے بڑی خوشی ہوگی"

اس منظر کی تصویر خیال کی آنکھوں کے آگے سے گذر گئی۔ تو ایسے ہی ایک اور منظر کی تصویر سامنے آ گئی۔

دوسرے دن وہ اس ہوٹل میں پہنچا جہاں پریم لتا پارٹی سمیت مقیم تھی۔

پریم لتا نے کہا۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ مگر کہہ نہیں سکتے۔ کمار نے بات ٹال دی۔ وہ بھی ٹال گئی۔ سہ پہر کا وقت تھا۔ دونوں دریا کے کنارے سیر کو چلے گئے وہاں پریم لتا نے کمار کو اپنی داستانِ زندگی سنائی۔ اس نے کہا کہ میں بظاہر دنیا کے اس گلزار میں ایک آزاد تتلی کی طرح اڑتی پھرتی ہوں مگر میرا دل ٹوٹا دکھی ہے۔ اس میں ایک سونا پن ہے۔

پریم لتا نے بتایا کہ اس کے پتا جی ایک معمولی کلرک تھے۔ اور ان پر کافی بڑے خاندان کو پالنے کا بار تھا۔ ایک ماں ایک بیوی ایک بیوہ بہن۔ دو لڑکے چار لڑکیاں اور تنخواہ معمولی۔ جفا کفا کر کے انھوں نے پریم لتا کو اعلیٰ تعلیم دلائی کہ شاید اس طرح جہیز کی مصیبت سے چھٹکارا مل جائے مگر یہ مصیبت نہ ٹلی جو شادی کرنے پر راضی ہوتا تھا۔ وہ بہت سا جہیز مانگتا تھا۔ پریم لتا نے ماں باپ کی اس مشکل کو اس طرح دور کیا کہ اس نے ان سے کہہ دیا۔ میں عمر بھر شادی نہیں کروں گی آپ میری فکر نہ کریں۔ اور ساتھ ہی اس بات کا بھی اطمینان رکھیں کہ میں ایسی کوئی حرکت بھی نہیں کروں گی جس سے آپ کا نام بدنام ہو۔ پریم لتا کی ایک سہیلی تھی اس کے والد اسے موسیقی اور رقص سکھوا رہے تھے۔ جو کچھ وہ استاد سے اپنی گھر پر سیکھتی تھی۔ پریم لتا کو بھی بتا دیتی تھی چند دن میں پریم لتا کو رقص میں مہارت ہو گئی۔ ایک مرتبہ سہیلی کے استاد سے پریم لتا نے اس کے استاد کے سامنے رقص دکھایا۔ وہ بہت خوش ہوئے۔ اور اسے اسکے گھر پر مفت تعلیم دینے لگے رقص میں مہارت حاصل کرنے کے بعد پریم لتا نے دو ایک جگہ رقص دکھایا اس کی شہرت ہو گئی۔ اور پھر ایک پارٹی بن گئی۔ اس پارٹی نے پہلے ہندوستان میں اور پھر ہندوستان کے باہر رقص دکھا کر نام پیدا کر لیا۔ پریم لتا کے باپ اب بھی اسی طرح کلرک ہیں مگر پریم لتا ان کی امداد کرتی رہتی ہے۔

اپنے یہ حالات سنانے کے بعد پریم لتا نے کہا میں جانتی ہوں کہ آج کامیابی میرے قدم چوم رہی ہے۔ مگر پھر بھی نہ جانے کیوں میرے دل میں ایک سونا پن ہے۔

کمار کو ایسا محسوس ہوا کہ پریم لتا کے ان الفاظ نے اس کے جذبات کی دنیا میں ہلچل ڈال دی۔

شاید پریم لتا نے کمار کے چہرے سے اس کے دل کی حالت کا اندازہ لگا لیا۔ وہ ہنس پڑی۔ اس کی آنکھیں کچھ کہہ رہی تھیں۔ کوئی ایسی بات جس کے احساس سے کمار کے دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

اس دوسری تصویر کے بعد ایک تیسری تصویر پریم لتا نے رقص شروع کیا۔ وہ فن کی انتہائی بلندیوں پر پہونچ گئی۔ مگر وہ رہ رہ کر وہ اسٹیج سے کمار کی طرف دیکھتی تھی جو اول درجے میں بیٹھے رقص دیکھ رہا تھا۔

رقص کے بعد

وہ باہر آئی۔ کمار کو دیکھ کر وہ اس کے پاس آ گئی۔

"مبارک ہو"

"تسلیمات"

آج کا رقص پچھلے تمام مظاہروں سے بڑھ چڑھ کر تھا۔ جانتی ہوں۔ اور اس کی وجہ بھی معلوم ہے۔

"وہ کیا وجہ ہے"

"وہ وجہ آپ ہیں"

کمار کا دل بلیوں اچھلنے لگا۔ اسے ایسا محسوس ہوا کہ خوشی کی اتنی زبردست لہر اس کے دل میں امڈ آئی ہے۔ جو سینے میں سنبھالے نہ سنبھلیگی۔

پچھلے چند دنوں کے واقعات کی ان تصویروں کو خیال کی آنکھ سے دیکھتے دیکھتے کمار بولا۔ گیا وہ گھبرا کر کوچ سے اٹھا۔ کھڑکی کے آگے جا کر کھڑا ہوا تو دیکھا پورب میں ہلکی ہلکی سفیدی ابھر رہی ہے۔ اس نے گھبرا کر گھنٹے کی طرف دیکھا۔ ساڑھے چھ ہیں اس نے آٹھ بجے بلایا ہے۔ آٹھ بجے اس کو جواب دینا ہے۔

پریم لتا کا حسین کھڑا رسیلے نینوں ستواں ناک تیلے تیلے گلابی ہونٹوں سے آراستہ۔ اس کے سامنے آن کھڑا ہوا۔ ہم تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ہمارے ہو جاؤ۔ مگر فوراً ہی ایک چہرہ اس کی نظروں تلے تیرنے لگا۔ ✗

نہرو کو مسئلہ کوریا پر جواب مل گیا

نئی دہلی ۱۹ جولائی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین اچیسن نے کوریا کے مسئلہ پر پنڈت نہرو کے ذاتی پیغام کا جواب بھیجا وہ حکومت ہند کی وزارت خارجہ کو موصول ہو گیا ہے۔

سرکاری حلقوں نے ابھی جواب کی نوعیت کا کوئی صحیح پتہ نہیں دیا ہے لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ امریکی وزیر خارجہ نے پنڈت نہرو کی اس تجویز کو رد کر دیا ہے کہ کوریا کا مسئلہ ادارہ اقوام کے تعطل کو دور کر کے طے کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کو دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ حفاظتی کونسل میں کمیونسٹ چین کو نمائندگی دی جائے۔

جواب میں پنڈت نہرو کو یقین دلایا ہے کہ امریکہ پر امن طریقہ پر جھگڑا چکانا چاہتا ہے۔ لیکن سب سے پہلے جنگ بند ہونا اور شمالی کوریا کی فوجوں کا جنوبی کوریا سے تخلیہ ضروری ہے۔

امریکہ کا یہ تحریری جواب واشنگٹن میں امریکہ کی نائب وزیر خارجہ نے ہندوستان کی سفیر مسز وجے لکشمی پنڈت کے حوالہ کیا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ پنڈت نہرو امریکہ کی تحریر کا جواب کا بھیج رہے ہیں آج کابینہ کے ایک جلسہ میں اس پر غور و خوض کیا گیا تھا۔ امریکہ کی تحریر سے ماسکو کو بھی باخبر کیا جائے گا۔ چونکہ پنڈت نہرو کے ذاتی پیغام کے سلسلہ میں تمام جوابات موصول ہو گئے ہیں اس لئے محکمہ امور خارجہ کی طرف سے مراسلت کی جا رہی ہے۔

سفارتی حلقوں کا خیال ہے کہ مسٹر اچیسن نے پنڈت نہرو کو یہ لکھا ہے کہ امریکہ کا پہلا کام اس وقت حفاظتی کونسل کی قرارداد پر عمل درآمد کرنا اور شمالی کوریا کے جارحانہ اقدام کو ختم کرنا ہے۔

انھوں نے پنڈت نہرو کو لکھا ہے کہ جنگ کوریا کے سوال کو حفاظتی کونسل میں کمیونسٹ چین کی نمائندگی سے پیوستہ نہ کرنا چاہیئے۔

پٹیالہ ہائیکورٹ کے نئے جج

نئی دہلی ۱۹ جولائی۔ صدر جمہوریہ ہندوستان نے سردار گرنام سنگھ بیرسٹر کو پٹیالہ اور مشرقی پنجاب ریاستی یونین ہائیکورٹ کا جج مقرر کیا ہے۔

ہندوستان ارجنٹائن سے گیہوں خریدیگا

نئی دہلی۔ ۱۹ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کو اس سال ارجنٹائن سے ڈیڑھ لاکھ ٹن زیادہ گیہوں لے گا۔ جو ۲۰ ہزار ٹن جوٹ کے سامان کے بدلہ میں لیا جائے گا۔ یہ اگلے سمجھوتہ کی توسیع ہے۔

شمالی چین کے سمندر میں کشتیاں

ٹوکیو ۱۹ جولائی۔ جنرل میک آرتھر نے اپنے ایک اعلانیہ میں کہا ہے کہ شمالی چین کے قریب تین غیر معروف غوطہ خور کشتیاں دیکھی گئیں۔

کوریا کیلئے عالمی رضاکار فوج

لیک سکسیس ۱۹ جولائی۔ اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے کمانڈر جنرل میک آرتھر رضاکاروں کی ایک ایسی فوج بنانے کی تجویز پر غور کر رہے ہیں جو کوریا میں لڑے۔

نہرو کی تجویز کا اسٹالن کیطرف سے خیر مقدم

لندن ۱۸ جولائی۔ مارشل اسٹالن نے پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہند کو جواب بھیجا ہے کہ وہ کوریا کے جھگڑے کو ادارہ اقوام متحدہ کے ذریعہ پر امن طریقہ پر طے کرانا چاہتے ہیں۔ بشرطیکہ کمیونسٹ چین کو حفاظتی کونسل میں نمائندگی دی جائے۔ روس کی خبر رساں ایجنسی تاس نے اس کا اعلان کیا ہے کہ اور مسئلہ کوریا پر پنڈت نہرو کا خط اور مارشل اسٹالن کا جواب چھاپا ہے۔

اس کے علاوہ پنڈت نہرو کا ایک اور خط بھی چھاپا گیا ہے جس میں انھوں نے مارشل اسٹالن کو لکھا ہے کہ وہ دوسری حکومتوں کو بھی اس کی اطلاع دے رہے ہیں۔ اور پھر جلد ہی انھیں خط لکھیں گے۔ پنڈت نہرو نے اپنے ۱۳ جولائی کے خط میں لکھا تھا کہ ہمارے سفیر ماسکو نے روسی محکمہ امور خارجہ سے گفتگو کر کے کوریا کے متعلق ہندوستان کا نقطۂ نظر واضح کر دیا تھا۔

ہندوستان جنگ کوریا کو بڑھنے سے روکنا چاہتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ کوریا کا جھگڑا حفاظتی کونسل میں پر امن طریقہ پر طے ہو جائے۔ حفاظتی کونسل کا تعطل کمیونسٹ چین کو نمائندگی دے کر ختم کیا جائے۔ اور پھر روس امریکہ اور چین اور دوسرے امن پسند ملکوں کے تعاون سے اس جھگڑے کو پر امن طریقہ پر کونسل کے اندر یا باہر باہمی گفت و شنید اور افہام و تفہیم کے ذریعہ طے کر دیا جائے۔

پنڈت نہرو نے آگے چل کر لکھا تھا۔ "مجھے چونکہ جناب عالی کے جذبہ امن پسندی اور اقوام متحدہ کو باقی رکھنے کا یقین ہے اس لئے میں اس ذاتی پیغام کے ذریعہ آپ کو مخاطب کرنے کی جرأت کر رہا ہوں تاکہ آپ اپنے اثرات اور اعلیٰ اقتدار کے ذریعہ یہ مشترکہ مقصد پورا کر سکیں۔ جس پر انسانیت کی خوش حالی کا انحصار ہے۔

زیادہ حد ادب"

مارشل اسٹالن نے اس خط کا جو جواب دیا تھا اس کا متن حسب ذیل ہے۔

آپ نے قیام امن کے لئے جو قدم اٹھایا ہے میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں مجھے آپ کے اس خیال سے پورا پورا اتفاق ہے کہ حفاظتی کونسل کے سامنے کوریا کا جھگڑا طے کیا جائے۔ اور جلسہ میں پانچ بڑے جن میں کمیونسٹ چین بھی شامل ہو شریک ہوں"

میں چاہتا ہوں کہ کوریا کے مسئلہ جلد طے ہو جائے۔ حفاظتی کونسل کے سامنے کوریا کے عوام کے نمائندوں کو بھی اظہار خیال کا موقع دیا جائے۔

پنڈت نہرو نے مارشل اسٹالن کے اس جواب کا جواب ۱۷ جولائی کو بھیجا ہے جو یہ ہے۔

میں جناب عالی کے ہمت افزا اور فوری جواب کا انتہائی شکر گذار ہوں۔ میں دوسری متعلقہ حکومتوں کو بھی اس کی اطلاع دے رہا ہوں۔ اور جلد ہی عالی جناب کی خدمت میں پھر عریضہ ارسال کروں گا"

آج کمیونسٹ روس کے سرکاری ترجمان نے اپنی پہلے صفحہ پر وہ خط و کتابت شائع کی ہے جو کوریا کے مسئلہ پر پنڈت نہرو وزیر اعظم ہند اور مارشل اسٹالن کے درمیان ہوئی ہے۔ اخبار نے اس پر کسی قسم کا تبصرہ نہیں کیا ہے۔

برطانیہ کے رویہ میں تبدیلی نہ ہوگی

لندن ۱۸ جولائی۔ وزیر اعظم کلیمنٹ اٹیلی نے آج دار العوام میں کہا کہ کوریا کے متعلق برطانیہ اپنے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں کرے گا۔

انھوں نے یہ بیان سوالات کے بعد نہرو اسٹالن خط و کتابت کے سلسلہ میں دیا۔

روس اور افغانستان میں سمجھوتہ

ماسکو ۱۸ جولائی۔ روس اور افغانستان میں کل رات کو ایک چار سالہ تجارتی سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے ان دونوں ملکوں کا یہ پہلا سمجھوتہ ہے۔

مشرق بعید کے برطانی تیل کی ذخیرے

لندن۔ ۱۸ جولائی۔ برطانی محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ برطانی حکومت نے مشرق بعید میں تیل کے تمام ذخیرے ضبط کر لئے ہیں۔ اور چین کے لئے ایک برطانی کمپنی کے ذریعہ تیل کی برآمد بند کر دی گئی ہے

ہوائی حادثہ میں مسٹر قدوائی کو افسوس

بمبئی۔ ۱۸ جولائی۔ حکومت ہند کے وزیر مواصلات مسٹر رفیع احمد قدوائی نے جو آج ہی پونا جاتے ہوئے یہاں دہلی سے پہنچے ہیں۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ کل پٹھان کوٹ کے قریب جو ہوائی حادثہ ہوا ہے اس نے مجھے سخت صدمہ پہونچایا ہے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ محکمہ سول پرواز سے تعلق رکھنے والے حادثات چیف انسپکٹر اس حادثہ کے اسباب کی دو وجوہ کی تحقیقات میں مشغول ہیں۔

نہرو کو ثالث بننا چاہیئے!

نیو یارک ۱۸ جولائی۔ شکاگو یونیورسٹی کے مشہور ایٹمی سائنس داں ڈاکٹر لیوزلا نے ایک نشریہ میں تجویز پیش کی ہے کہ صدر ٹرومین اور جنرل سمو اسٹالن کی ایک ملاقات ہو جس میں پنڈت نہرو بطور ثالث موجود ہوں۔ انھوں نے کہا کہ یہی بہتر ہوگا کہ پنڈت نہرو ہی ٹرومین اسٹالن ملاقات کا انتظام کریں پنڈت نہرو کی ثالث کی حیثیت سے امن کے حصول کے لئے بہت اہم ہوگی۔



پٹھان کوٹ کے قریب ہوائی حادثہ

نئی دہلی، ۱۸ جولائی کل پٹھان کوٹ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ایک ڈکوٹا جہاز دریا چھاکی سطح پر ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔ یہ جہاز دہلی سے براہ راست سری نگر جا رہا تھا۔ اس جہاز میں ۱۱ مسافر اور ۴ ہواباز تھے بدقسمتی سے یہ سب کے سب موت کا شکار ہو گئے۔

ہلاک ہونے والوں میں ہندوستان میں آسٹریلیا کے نائب سفیر اور کشمیر میں اقوام متحدہ کے فوجی مشاہدینا کی جماعت کے چار رکن تھے۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے پرائیوٹ سکریٹری مسٹر دوارکا ناتھ اور تین ہندستانی فوجی افسر بھی ہلاک ہوئے ہیں۔

چار سو ٹن بموں کی بارش!

ٹوکیو۔ ۱۸ جولائی۔ جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹر کے کل کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ امریکی اعلیٰ کمانڈر اڑن قلعوں نے سی اول کے جنگی گوداموں پر ۴۰۰ ٹن بم گرائے۔

THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر ۱۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل ہیں رہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ 8/-
سالانہ رعایتی 6/-
ششماہی 3/8/-
سہ ماہی 2/-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL. 52 No. 30	KANPUR SATURDAY 29th JULY 1950	کانپور شنبہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۱۳ شوال المکرم سنہ ۱۳۶۹ھ	جلد ۵۲ نمبر ۳۰

ادبیات

خیالِ ندرت

(از جناب ندرت کانپوری)

غمِ دل کی توہین تھی لب کشائی! ہمیں اُن سے کہتے ہوئے شرم آئی
بہر رنگ ہے حُسن کی خود نمائی! ستارے جو ڈوبے کلی مسکرائی
جئے بوالہوس اور ان کو نہ پایا! چلے عمر بھر اور منزل نہ آئی
یکایک تمھاری نظر کا بدلنا وہ بیگانگی اور یہ آشنائی
مری زندگی پر کسے رحم آئے تمہارا زمانہ، تمھاری خدائی
نگاہیں اُٹھا کر بھی ہمنے نہ دیکھا خوشی بارہا غم کے نزدیک آئی
کسی نے مدد کی نہ راہِ وفا میں مرے ذوق نے کی مری رہنمائی
محبت میں دیر و حرم سے گذر جا کہ یہ منزلیں ہیں بہت ابتدائی
فسانہ مری زیست کا سُننے والے وہ جھپکی تری آنکھ۔ وہ نیند آئی
بہت ہے تو ہے ایک ساغر کی قیمت مرا زہد و تقوی۔ مری پارسائی
ہماری ہی آنکھیں تھیں مشتاقِ جلوہ کہ تم بھی تھے بیتابِ صورت نمائی
بغیر اُنکے یوں بھی گزر رہی ہیں راتیں طبیعت جو اُلجھی، غزل گنگنائی

گرفتارِ دامِ بلا ہو کے ندرت
محبت کی توہین ہوگی رہائی!

دنیائے اسلام

کوریا کے معاملہ میں مصر بدستور غیر جانبدار رہیگا

اسکندریہ ۲۳ جولائی۔ مصری وزیر خارجہ ڈاکٹر صلاح الدین بے نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ "ذاتی طور پر میرا خیال ہے کہ بین الاقوامی بحران اس سے کہیں زیادہ شدید جتنا کہ وہ نظر آتا ہے اور لڑے مدبروں کی گول میز کانفرنس سے حل نہیں کیا جاسکتا۔ انھوں نے کہا کہ اسے حل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسکے اصلی اسباب معلوم کریں۔ مصر کے خیال میں اسکا سبب مشرق اور مغرب کی غلط فہمی ہے ان حالات کو ختم کرنے کے لئے اعتماد اور مفاہمت کی فضا پیدا کرنا ضروری ہے"

کمیونسٹ چین کا ذکر کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا کہ یہ کوئی راز نہیں ہے کہ پنڈت نہرو نے مصری حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ عوامی چین کو تسلیم کرلے۔ یا کم از کم حفاظتی کونسل میں اسکی نمایندگی کی تائید کرے۔

پنڈت نہرو، بین قومی بحران کو کم کرنا چاہتے ہیں۔ اور انھیں یقین ہے کہ روس اگر متحدہ اقوام سے الگ ہوگیا تو حالات اور بھی خراب ہو جائیں گے۔ ان کا خیال ہے کہ کمیونسٹ چین اگر حفاظتی کونسل کا رکن ہو جائے اور روس متحدہ اقوام میں واپس آجائے تو بحران ختم کرنے میں مدد ملیگی۔ وزیر خارجہ نے بین اقوامی حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کوریا کے متعلق مصر کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ مصری حکومت اپنے فیصلہ پر قایم ہے کہ وہ جنوبی کوریا کی مدد کے لئے حفاظتی کونسل کے فیصلہ کی تائید نہیں کرے گا۔ اسے اپنے اس فیصلہ پر کوئی افسوس بھی نہیں ہے۔

مصر کے کوریا کے مسئلہ میں غیر جانبدار ہے اور وہ اس فیصلہ کو صحیح سمجھتا ہے یہ بتلانا کافی ہے کہ حکومت کے فیصلہ کی تائید مصری عوام نے بھی کی ہے۔ کوریا کو فوج بھیجنے کے لئے مصر کے پاس متحدہ اقوام کے سکریٹری کے پاس سے کوئی درخواست نہیں موصول ہوئی ہے۔

مصری برطانی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صلاح الدین بے نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان سلسلہ جنبانی شروع کر دی گئی ہے۔ اور کام تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے ہم ایک بہت بڑا قدم اٹھا چکے ہیں۔ عبد الفتاح عمرو پاشا لندن میں مصری سفیر نے کوئی برطانوی تجویز نہیں بھیجی ہے۔

وزیر خارجہ نے ٹرکی کے سلسلہ میں کہا کہ ہمیں ان خبروں کا کوئی ثبوت نہیں ملا ہے ٹرکی عرب ریاستوں کو مصر سے الگ کرکے انھیں اپنے ساتھ ملانا اور مغربی بلاک کا آلہ کار بنانا چاہتا ہے نہر سویز سے گذرنے والے تیل کے جہازوں کے متعلق انھوں نے کہا کہ اس سلسلے میں مصر کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

اسرائیل کو تیل لیجانیوالے جہازوں کو مصر روکے گا۔

قاہرہ ۲۴ جولائی۔ اخبار المصری نے جو حکومت کی پالیسی کا آئینہ دار ہے۔ لکھا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو اسرائیل جانے والے تیل کے جہازوں کو روکنے کے لئے سختی کرنا پڑے گی۔ اخبار نے لکھا ہے کہ نہر سویز سے شمال میں جاتے ہوئے جو بعض جہاز حال ہی میں پورٹ سعید سے روانہ ہوئے ہیں، انھوں نے اپنے کاغذات باقاعدہ طور پر ارباب حل و عقد کو نہیں دکھلائے تھے۔ اگر آیندہ سے ایسا کیا گیا تو ان سزا دی مصری پونڈ گو

مسلمان عورت اور کرسی عدالت؟

قاہرہ ۲۲ جولائی۔ مصر کی ترقی پسند نوجوان خاتون مادام شفیق نے مذہبی رہنماؤں کے اس فیصلہ کو ماننے سے انکار کر دیا ہے کہ عورتیں مصر کے محکمہ عدل و انصاف میں منصف اور جج کی حیثیت حاصل نہیں کر سکتیں۔ مادام شفیق بیرسٹر کی گریجوٹ ہیں۔ اور بنت النیل (مصر میں عورتوں کی حق رائے کا مطالبہ کرنے والی جماعت) کی صدر ہیں۔ انھوں نے لکھا ہے کہ "قرآن میں اس کا کہیں تذکرہ نہیں کہ عورتیں کرسی عدالت پر نہیں بیٹھ سکتیں۔ امام ابو حنیفہ نے عورتوں کے جج بننے کے حق کو تسلیم کیا ہے۔"

اسلامی تاریخ سے ایک مشہور نظیر پیش کرتے ہوئے انھوں نے لکھا ہے کہ ایک خاتون جج نے فرقہ شیعہ کے ایک فرد کے خلاف فیصلہ سنایا تھا۔ خواتین مصر میں وکالت کرتی ہیں۔ مگر انھیں جج نہیں بنایا تھا۔

حکومت ہند کا شرکت سے انکار

طہران ۲۲ جولائی۔ حکومت ہند نے حکومت ایران کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ایران نے ہندستان کو اسلامی معاشی حالات کی ہونے والی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جان ہر تو حق عزم مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۳۰

چور بازاری ختم نہ ہوئی تو سختی سے کام لیا جائیگا

۲۷ جولائی کو یوپی کے گورنر سر ہومی مودی نے گورنمنٹ لکھنؤ میں تجارتی نمایندوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تاجروں کو نفع خوری اور ذخیرہ اندوزی کی کچھ عادت سی پڑ گئی ہے لیکن ایک عوامی حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس قسم کی بدعنوانی کی فوری روک تھام کرے۔ آپ نے کہا کہ میں اسوقت گورنر کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک کاروباری کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ بیوپاریوں کو یہ نہیں چاہیئے کہ وہ مصیبت کے وقت اس سے فائدہ اٹھائیں اور عوام کو روندتے جائیں۔

گورنر نے کہا، میں کسی طبقہ کو برا نہیں کہنا چاہتا لیکن میں نے اپنی زندگی بیوپار میں گزاری ہے اسلئے بیوپاریوں سے یہ کہوں گا کہ وہ ناجائز فائدہ حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔

اس کے بعد وزیر اعظم پنڈت گوبند بلبھ پنت نے تاجروں کو مخاطب کیا۔ آپ نے کہا کہ افسوس کی بات ہے کہ آج بیوپاری بیوپار کا درجہ گرا رہے ہیں۔ حالاں کہ ایک روز وہ بھی تھا کہ بیوپاری سماج سیوا کیا کرتے تھے۔ ضرورت ہے کہ اس دور کے تاجر مہاتما گاندھی کی زندگی کو اپنے لئے نمونہ عمل بنائیں۔

آپ نے کہا کہ حکومت یہی چاہتی ہے کہ کنٹرول نہ ہو۔ لیکن جب ہمارے تاجروں کی نفع بازی کا یہ عالم ہے تو اس کا علاج کنٹرول کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے۔ پنت جی نے کہا کہ کوریا سے یہاں کوئی مال نہیں آتا۔ اور جہاں سے ہمارے ملک میں مال آتا ہے وہاں بھی کوریا کی جنگ کا کوئی اثر نہیں ہے۔ مگر اسکے باوجود کوریا کی جنگ کو نفع بازوں کا بہانہ بنایا گیا ہے۔ اس لئے اگر تاجروں نے یہ نفع بازی نہ چھوڑی تو حکومت کو ان کے لئے کوئی قانون نافذ کرنا پڑے گا۔ حکومت یہ نہیں چاہتی کہ تاجر عوام کی جیبوں سے روپیہ گھسیٹ کر اپنی جیبیں بھرتے جائیں۔

آپ نے کہا تاجروں سے جب ایک روپیہ بھی سیل ٹیکس لیا جاتا ہے تو انھیں اس کا دکھ ہوتا ہے لیکن انھیں عوام کی تکلیف کا کوئی خیال نہیں ہوتا۔ میں چاہتا ہوں کہ تاجر اپنی بیماریوں کا خود علاج کریں ورنہ حکومت کو ان کے خلاف کارروائی کرنا پڑے گی۔ خواہ اس کا نتیجہ کچھ بھی ہو۔

آپ نے کہا کہ حکومت نے طے کر لیا ہے کہ آئندہ سے کسی دوکان پر ایک چیز بھی گراں نہ بکنے پائے۔

شری ہاسی گپتا وزیر غذا اور سپلائی نے کانفرنس کی غرض بتاتے ہوئے کہا کہ حکومت گذشتہ دو سال سے چیزوں کی قیمتیں کم کرنے کی پوری کوشش کر رہی ہے۔ اور اسی خیال سے کنٹرول اور راشننگ کی پالیسی دوبارہ اختیار کی گئی ہے لیکن پچھلے ایک ماہ سے روزمرہ کے استعمال کی چیزوں کی قیمتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہوگیا ہے خصوصاً امریکہ اور مشرق بعید سے آنے والی چیزوں کی قیمتوں میں تو اندیشہ ناک طریقہ پر اضافہ ہورہا ہے چنانچہ کپڑا اور بناسپتی وغیرہ میں نفع خوری اور چور بازاری شروع کر دی گئی ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ کوریا کی جنگ کا سپلائی کی حالت پر کوئی اثر نہیں ہوا ہے۔ اور نہ آئندہ اثر پڑنے کا اندیشہ ہے اسلئے یہ گرانی محض مصنوعی ہے اور غیر حقیقی۔

وزیر غذا نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہم غلہ کی قیمتیں گھٹا رہے ہیں لیکن اگر مزدوری چیزوں کی قیمتیں اسی طرح بڑھتی رہیں تو غلہ کی قیمت کو موجودہ پیمانے پر قایم رکھنا غیر ممکن ہو جائے گا۔ اور یوں ہمارے شکستہ اقتصادی ڈھانچہ کو ایک اور ضرب لگےگی ہم کچھ عرصہ سے کنٹرول ہٹانے کی پالیسی پر عمل کر رہے ہیں چنانچہ کاغذ پر سے کنٹرول بالکل اٹھا لیا گیا ہے۔ اور مٹی کے تیل کپڑے نمک اور دیاسلائیوں کے کنٹرول کو بھی نرم کر دیا گیا ہے۔ لیکن اگر قیمتوں میں اضافہ نہ رکا تو حکومت کو سخت اقدام کرنا پڑے گا۔ آپ نے کہا کہ تاجروں نے آج کے حالات سے ناجائز فائدہ اٹھانا شروع کر دیا ہے لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ تاجروں کو اس سے بالکل فائدہ نہیں ہوگا ہم نے کپڑے کے کنٹرول کو سخت کر دیا ہے اور اگر موجودہ روش قایم رہی تو ہم نفع خوری اور چوربازاری سے جنگ کرنے کے لئے مرکزی حکومت سے اختیارات کی درخواست کریں گے۔ اگر ہم حالات کا وسیع جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ قیمتوں میں اضافہ سے سوسائٹی کے کسی فرد کو فائدہ نہیں پہونچا۔ آپ نے تاجروں سے درخواست کی کہ وہ تنگ نظری چھوڑ دیں اور متحدہ طور پر کوشش کر کے اس گرانی اور پریشانی کو ختم کر دیں۔

آپ نے آخر میں کہا کہ حکومت یوپی پوری کوشش کر رہی ہے کہ روزانہ کی ضرورت کی چیزوں کی سپلائی بڑے پیمانہ پر جاری ہے۔ لیکن قیمتوں کو مناسب پیمانوں پر قایم رکھنے کے لئے تاجروں اور عوام کے اشتراک کی ضرورت ہے۔ آپ نے تاجروں سے کہا کہ وہ اپنی مشکلات بتلائیں۔ اور اس کے ساتھ قیمتوں کو بڑھنے سے روکنے کے لئے مشورہ بھی دیں۔ مغربی بنگال میں وہاں کی حکومت نے تاجروں اور عوام کے اشتراک سے کسی حد تک نفع خوری کو روکنے کی سبیل نکال لی ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ یہاں بھی ویسا ہی ہو سکتا ہے۔

روس کی حفاظتی کونسل میں شرکت

روس نے اعلان کیا ہے کہ وہ آیندہ ماہ کے حفاظتی کونسل کے اجلاس میں شریک ہوگا۔ روسی نمایندہ موسیو جیکب ملک نے اقوام متحدہ سے سات ماہ غیر حاضر رہنے کے بعد اعلان کیا گیا ہے کہ وہ آیندہ ماہ حفاظتی کونسل کی صدارت کریں گے۔

موسیو جیکب ملک نے موسیو ترگیف لی کو یہ خط لکھ کر حیرت میں ڈال دیا ہے کہ حفاظتی کونسل کا آیندہ اجلاس ان کی صدارت میں یکم اگست ہوگا۔ یاد رہے کہ اس مرتبہ حفاظتی کونسل کی صدارت کرنے کی باری روس کی ہے۔

موسیو جیکب ملک نے موسیو ترگیف لی کو خط میں لکھا ہے کہ «آپ کو میں مطلع کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مقررہ طریق کار کے مطابق اگست کے ماہ میں حفاظتی کونسل کی صدارت کے فرائض سنبھال رہا ہوں۔ میں نے کونسل کے اجلاس کے لئے یکم اگست کی تاریخ مقرر کی ہے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ حفاظتی کونسل کے تمام اراکین کو تاریخ سے مطلع کر دیا جائے۔ اجلاس کا ایجنڈا میں بعد کو روانہ کر دوں گا۔»

موسیو جیکب ملک نے ۱۰ جنوری کو حفاظتی کونسل سے اس بنا پر واک آوٹ کیا تھا کہ روس اس وقت تک حفاظتی کونسل کے اجلاس میں شریک نہیں ہوگا جب تک کہ چین کی قوم پرست نمایندہ کو کونسل سے ہٹانے کے لئے مناسب اقدام نہ کرے۔

ان کے اس اقدام کے بعد روس کی حفاظتی کونسل نے نامنظور کر دیا تھا کہ چینی وفد کو کونسل میں سے نکال دیا جائے۔

۱۲ اور ۱۳ جنوری کو حفاظتی کونسل میں اس قرارداد پر پھر غور کیا گیا۔ ۱۳ جنوری کو یہ قرارداد کونسل میں پھر ۶ ووٹوں سے نامنظور ہوئی۔ قرارداد کی مخالفت میں امریکہ فرانس چین کیوبا، ایکوڈر اور مصر نے ووٹ دئے تھے۔ ہندستان یوگوسلاویہ برطانیہ اور ناروے نے ووٹ نہیں دئے تھے۔

اس کے موسیو جیکب ملک نے یہ کہہ کر کونسل سے یہ کہہ کر واک آوٹ کر دیا تھا کہ روس کی عدم موجودگی میں کونسل جو فیصلہ کرےگی اُسے روس غیر قانونی سمجھے گا۔

روس کی مراجعت پر قیاس آرائیاں

ادارہ اقوام متحدہ کے روس کی حفاظتی کونسل میں مراجعت پر بڑی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں اقوام متحدہ میں مقیم عملہ کے کسی رکن یا خود موسیو جیکب ملک نے روس کے اس اقدام کے متعلق کسی قسم کا اظہار نہیں کیا ہے بجز اس سرکاری اعلان کے کہ یکم اگست کو روس حفاظتی کونسل کی صدارت کرنے جا رہا ہے۔ اور یہ اطلاع جنرل سکریٹری اقوام متحدہ موسیو ترگیف لی کو پہونچادی گئی ہے۔

بعض حلقوں کا خیال ہے کہ حفاظتی کونسل کے صدر کی حیثیت سے ممکن ہے موسیو جیکب ملک اپنی اختیارات سے یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کریں کہ قوم پرور چین کے نمایندے کی موجودگی حفاظتی کونسل میں ناجائز ہے اور کونسل کو یہ نمایندگی ختم کر دینا چاہیئے۔ لیکن یہ شک ہے کہ صدر کے اس فیصلہ کی تائید کے لئے سات اراکین مل جائیں گے۔ اس اعلان کے فوراً بعد اقوام متحدہ کے امریکی وفد نے دو گھنٹہ کا ایک جلسہ کیا جس میں امریکی وفد کے سربر گروہ مسٹر وارن آسٹن اور ان کے مشیر موجود تھے۔ روس کے اس اقدام کے مضمرات کا علم اسوقت ہوگا جب یکم اگست کو موسیو ملک ایجنڈا جاری کریں گے۔

واشنگٹن کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ موسیو ملک پنڈت نہرو وزیر اعظم ہند کی اس تجویز کی تجدید کریں گے کہ حفاظتی کونسل میں کمیونسٹ چین کو جگہ دی جائے اور اس کے بعد جنگ کوریا کو ختم کرنے کی گفتگو شروع ہو۔ اگر اس میں کامیابی نہ ہو تو روس کوریا میں جنگ کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی قرارداد کے سلسلہ میں حق تنسیخ استعمال کرےگا۔ گو وہ اس کارروائی کو کالعدم نہ کر سکیگا۔ جو اس بارے میں اس سے قبل ہو چکی ہے بعض ملکوں کے جو ردعمل روس کے اقدام پر موصول ہوئے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ سویڈن۔ اسٹاک [illegible]

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ

۲۲ جولائی کی شام کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ بورڈ کے چیرمین پنڈت برہمانند مصرا کی صدارت میں ہوئی جس میں غریب طالب علموں کو کتابیں مفت تقسیم کرنے کی غرض سے پانچ ہزار روپیہ منظور ہوا۔ پانچ ہزار روپیہ کی ایک دوسری رقم اس لئے منظور ہوئی کہ دو سو لڑکوں اور لڑکیوں کو دو روپیہ فی کس کے حساب سے وظیفے دئے جائیں۔

سینئر وائس چیرمین مسٹر ایس سی مصرا نے اس طریقہ کی مذمت کی کہ بورڈ کے ملازمین کو اپنے فرائض کے انجام دینے پر انعام دیا جائے۔ آپ نے کہا کہ اگر ملازمین کو اپنا کام کرنے پر انعام دیا جائے تو کام کی کوتاہی کرنے والوں کے خلاف قدم نہ اٹھایا جائے۔ اس سلسلہ میں مسٹر متراکی رائے ہے کہ بورڈ کو صرف ان ملازمین کی درخواستوں پر غور کرنا چاہیئے جن پر ان کے محکموں کے ہیڈوں کی سفارشیں ہوں آپ نے کہا کہ ممبروں پر اثر ڈالنے کے طریقہ کو ختم کرنا چاہیئے کیونکہ اس سے ملازمین کے ڈسپلن پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔

مسٹر جے چند سنگھ نے مسٹر مترا کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ یہ اسی وقت ممکن ہے جب ممبران طے کر لیں کہ وہ اثر قبول نہ کریں گے۔

کھانے کی چیزوں کے کھلے ہوئے بکنے کے خلاف محکمہ صحت عامہ کے اسٹاف کی مہم کی بورڈ نے متفقہ طور پر تائید کی۔ بورڈ نے ان لوگوں کی مذمت کی جو ڈیوٹی پر میونسپل اسٹاف پر حملہ کرتے ہیں۔ شہر میں وبائی امراض کے پھیلنے کے خلاف جو قدم اٹھائے جا رہے ہیں۔ ان میں پبلک سے تعاون کرنے کی بورڈ نے اپیل کی۔

کھانیکی چیزیں کھلی ہوئی نہ بکیں

کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمین پنڈت برہمانند مصرا نے ۲۲ جولائی کو پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا «مجھے یہ معلوم کر کے بہت افسوس ہوا کہ میونسپل بورڈ کے محکمۂ صحت کا اسٹاف جب چوک میں مٹھائیوں اور دوسری کھانے کی چیزوں کے کھلے ہوئے بکنے کو روکنے کی غرض سے بورڈ کی مہم کے مطابق ضروری اقدام اٹھا رہا تھا تو حلوائیوں نے ان پر حملہ کیا۔ ان دوکانوں کا سامان بغیر سفید جالی یا شیشے کے ڈھانچے کے رکھا ہوا تھا۔ اور اسی حالت میں مکھیوں اور گرد کے لئے بالکل کھلا ہوا تھا۔ بورڈ کے اینڈیشنل ہیلتھ افسر نے اخباروں کے ذریعہ پہلے ہی اطلاع کر دی تھی کہ وہ اس طرح کے اچانک حملے کریں گے۔ اور حلوائیوں کو متنبہ کر دیا تھا لیکن انھوں نے کوئی توجہ نہیں دی۔ اور پبلک کے ملازموں پر حملے کئے ہیں۔ عام پبلک سے اپیل کروں گا کہ وہ اس ضروری قدم میں بورڈ کے ساتھ تعاون کریں گے۔ بورڈ اس بات پر تلا ہوا ہے کہ ہیضہ اور دوسری وبائی بیماریاں نہ پھیلنے پائیں جو عام طور پر صرف ایسی گندی اور کھلی ہوئی کھانے کی چیزوں سے شروع ہوتی ہیں۔»

انٹرمیڈیٹ کے درجے

معلوم ہوا ہے کہ ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ نے تمام تعلیمی اداروں کو مطلع کر دیا ہے کہ جہاں باقاعدہ انٹرمیڈیٹ درجے (گیارہواں درجہ) نہیں ہیں ان کو انٹرمیڈیٹ کے لئے طالب علموں کو پرائیوٹ طور پر پڑھانے کی اجازت نہیں دی جائیگی ان ہدایات کے تحت میں صرف موجودہ ڈگری اور انٹرمیڈیٹ کالج ہی انٹرمیڈیٹ کے درجوں کے لئے طالبعلموں کا داخلہ لے سکیں گے۔

شہر تین حصوں میں تقسیم

معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی کانپور شہر کے پولیس انتظام کے لئے شہر کو تین حصوں میں تقسیم کرنا سوچ رہی ہے۔ اور کام کی زیادتی کی وجہ سے ایک اور ڈپٹی ایس پی کا تقرر ہوگا

گورنمنٹ کے ملازمین اور تعلیم

یوپی گورنمنٹ نے ایک سرکلر کے ذریعہ تمام افسران اعلیٰ کو مطلع کیا ہے کہ گورنمنٹ کے ملازمین یونیورسٹی کے درجوں میں شریک ہو سکتے ہیں اور امتحان کی تیاری کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ سب کام دفتر کے اوقات کے علاوہ کریں۔ اور دفتر کے کام پر اس کا کوئی اثر نہ پڑے

رادھا کرشن کے مقدمہ قتل کی اپیل

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ رادھا کرشن قتل کے مقدمہ میں ایڈیشنل سشن جج کے فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کی جائے۔

معذوروں کو رکھنے کی ضرورت

ارسلا ہارمین ہسپتال کے مشاورتی کمیٹی کے سکریٹری نے شہر کے معززین کو ایک خط لکھا ہے کہ وہ ان کو ایسی سوشل سماجی تنظیموں اور اداروں کے نام بتلائیں جو ایسے معذوروں کو جو اب ہسپتال میں نہیں رکھے جا سکتے اپنے یہاں رکھ لیں۔

مکانوں کی پوزیشن

شہر میں مکانوں کی دقت کو کم کرنے کے لئے کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ نے پچھلے دو سالوں میں گیارہ سو پلاٹ بیچے۔ شہر کے گندے حصوں کو ٹھیک کرنے کے لئے ایک زوردار مہم جاری ہے جس پر دس ہزار روپیہ خرچ کیا جائے گا۔

پیدائشیں اور موتیں

۲۲ جولائی سنہ کو ختم ہونے والے ہفتہ میں شہر کانپور میں ۳۰۳ پیدائشیں اور ۲۲۶ موتیں ہوئیں۔ مرنے والوں میں ۶۰ ایک سال سے کم عمر والے بچے تھے۔ اور ۵۴ ایک سال سے ۵ سال تک کی عمر کے بچے تھے چیچک سے صرف ایک موت ہوئی۔

یوپی اسمبلی کے لئے نامزدگی

مسٹر سوچیتا کرپلانی کے استعفیٰ دے دینے سے کانپور بلہور (دیہاتی حلقہ) انتخاب سے جو یوپی اسمبلی کے لئے جگہ خالی ہوئی ہے اس کے لئے ضلع کانگریس کمیٹی نے مسٹر برج نرائن مصرا کا نام بھیجنا طے کیا ہے۔ یہ انتخاب ستمبر میں ہوگا۔

بارہ وفات

حکومت یوپی نے عید میلاد (بارہ وفات) کی پبلک چھٹی ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔

ڈاک کے تھیلے سے رقم غائب

نقد رقم کی ایک تھیلی سے بٹھور کے ڈاکخانہ سے کانپور سنٹرل پوسٹ آفس بھیجا گیا ۲۵۰ روپیہ کی ایک رقم چرالی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ رقم نکالنے کے واسطے سیفٹی ریزر بلیڈ استعمال کیا گیا ہے۔

ایک سول سروس کا ملازم معطل

یوپی سول سروس کے ایک سینئر ممبر اور کانپور حلقہ کے ڈپٹی ریجنل فوڈ کنٹرولر مسٹر ایم اے قدیر علوی کو ۸ جولائی کو معطل کر دیا گیا ہے۔

خودکشی

معلوم ہوا ہے کہ موضع منگل پور کی رام نامی ایک عورت نے افیون کھا کر خودکشی کر لی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسے اٹاوہ کی ایک عدالت میں حاضر ہونا تھا جو وہ نہیں چاہتی تھی۔

کانپور کنٹونمنٹ پولیس نے نرائن نامی ایک شخص کو گرفتار کیا ہے جس نے کنوئیں میں گر کر اپنے کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔

صفائی کا دن

شہر کانگریس کمیٹی ۳۰ جولائی کو «صفائی کا دن» منائے گی۔ پروگرام کے مطابق تمام کانگریسی اس روز اپنے محلے صاف کریں گے شہر کانگریس کمیٹی کے صدر پنڈت رگھبر دیال بھٹ جنرل سکریٹری پنڈت باسدیو مصرا اور «یوم صفائی» کمیٹی کے کنوینر نے پبلک سے درخواست کی ہے کہ وہ اس «یوم صفائی» کو کامیاب بنانے میں کانگریسیوں کے ساتھ تعاون کریں۔

کانگریس کے انتخاب کی تحقیقات

صوبہ بہار کانگریس کمیٹی کے سابق صدر مسٹر مہامایا پرشاد جن کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے مقامی کانگریس کے مخالف دلوں کے جھگڑوں اور پنچایتوں کے انتخابات کے جھگڑوں کی تحقیقات کرنے کے واسطے مقرر کیا ہے۔ وہ کانپور تشریف لے آئے ہیں ریٹرننگ آفیسر اور بعض مشہور کانگریسی حضرات کے خلاف الزامات ایک میمورنڈم کی شکل میں داخل کر دئے گئے ہیں

اناج جمع کرنیکی وجہ سے گرفتاری

۲۷ جولائی کو انسپکٹر نے [illegible]

سنبل و گل

پاکستان کی مودودی جماعت کا روزنامہ ترجمان تسنیم ہمارے لکھنؤ کے چودھری خلیق الزمان کی شان میں یوں گستاخی کا مرتکب ہوا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ پنجاب مسلم لیگ کونسل میں اس مضمون کی ایک قرارداد پیش کی جا رہی ہے کہ یوپی اور دلی سے جو بااثر اور لیڈر قسم کے لوگ آ گئے ہیں۔ انھیں واپس بھیجا جائے۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ اگر بااثر اور لیڈر لوگ بھارت واپس چلے گئے تو مسلمانوں میں جو خوف اور حزن پیدا ہو گیا ہے۔ وہ دور ہو جائے گا۔

معاصر نوائے وقت لکھتا ہے۔

عزت مآب وزیر اعظم نے دورہ امریکہ سے واپسی پر اپنے رفقاء کار کو تحائف دئے ہیں۔ ہر سگرٹ نوش وزیر کو طلائی سگرٹ لائٹر اور دوسرے ارکان کو ہم کو قلم دئے گئے۔

اس پر ایک معاصر نے کہا ہے کہ قلم تو اخبار نویسوں کو ملنے چاہیئے تھے تاکہ وہ چودھری خلیق الزماں کی طرح ان سے قصائد مدحیہ لکھ کر وزیر اعظم صاحب کی خدمت میں بھجوا دیتے۔

جنوبی ہند کے ایک نجومی نے کہا ہے کہ کانگریس کے اجلاس ناسک کے لئے ۱۲ ستمبر کی جو تاریخ مجلس عاملہ نے مقرر کی ہے۔ وہ اس لئے منحوس ہے کہ اس دن سورج گہن بھی ہے۔

ہماری رائے میں وہ اجلاس بہت متبرک ہوگا کیوں کہ وہ سورج کا گہن اس زمانے میں صاف ہو جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اجلاس سارے ملک بلکہ ساری دنیا کو گہن سے نکال لے گا۔

نثری نشتی فرماتے ہیں کہ۔ ہندوستان کی خوراک کا مسئلہ عورتوں کے ہاتھ ہے۔ اگر وہ چاہیں تو اس مسئلہ کو حل کر سکتی ہیں۔

بالکل درست ہے وہ غذا کے خرچ میں بھی کمی کر سکتی ہیں اور کھانے والوں کے مزید اضافے میں بھی جو چاہیں وہ راہ

ہمعصر نوائے وقت لکھتا ہے کہ۔

عبدالغنی صاحب چک نمبر ۸۲ ایس بی ضلع سرگودھا۔ سے ایک دلچسپ سنیئے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں ریلوے کے محکمہ میں ایک اسامی کے لئے امیدوار تھا۔ جب میں انٹرویو کے لئے بورڈ کے سامنے پیش ہوا۔ تو ایک ممبر نے میرا نام دریافت کرنے کے بعد انگریزی میں مجھ سے یہ سوال پوچھا کہ "بندر میں اور تم میں کیا فرق ہے۔" میں نے بڑے ادب کے ساتھ جواب دیا۔

"کہ وہی فرق ہے جو آپ میں اور بندر میں ہے"

اس کے بعد مجھ سے کوئی اور سوال نہ پوچھا گیا۔ اور مجھے باہر بھیج دیا گیا۔

اس بیان سے تو معلوم ہوتا ہے کہ عبدالغنی صاحب کا جواب ذرا غلط رہا۔ انگریزی میں سوال کرنے والے صاحب اور بندر میں ذرا فرق کم تھا۔

آسام کی سرحد پر سرخ فوجیں

نئی دہلی۔ ۲۵ جولائی۔ آسام کے علاقے سے جو اطلاعات آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آسام اور چین کی سرحد پر چینی کمیونسٹوں کی فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سرخ فوجوں کا یہ اجتماع غالباً تبت میں داخلے کے لئے کیونکہ مشرق کی طرف سے تبت میں داخل ہونے کے لئے ان فوجوں کا ہندوستان کے علاقہ سے گذرنا ناگزیر ہے۔ اس لئے اسکا انتظام کیا جا رہا ہے کہ کوئی ہنگامہ نہ ہو جائے۔

رفیع احمد صاحب حیدرآباد میں

حیدرآباد ۲۶ جولائی۔ ہندوستان کے وزیر مواصلات مسٹر رفیع احمد قدوائی آج صبح کو حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کے مرکزی دفتر کا معائنہ کیا۔ انھوں مقامی کانگریسیوں سے ۴۰ منٹ...

ادب لطیف

غریب بھولی لڑکی

وہ سوچ رہا تھا۔ اونچی سے تعلیم پانے کے بعد میں اپنی زندگی اور پیشے میں ایک کامیاب انسان ہوں۔ میں ضلع کا سول سرجن ہوں۔ میرا اپنا بنگلہ ہے موٹر ہے درجنوں نوکر چاکر ہیں۔ اس کے دل میں ایک ہوک اٹھی۔ کسی درد میں ڈوبی ہوئی آواز نے اس کے سینے کے ایک گوشے سے کہا۔ سونیا۔ سونیا

اس نے ایک طویل آہ سرد کھینچی سونیا

دل نے کہا۔ تو نے اس غریب بھولی لڑکی کو برباد کر دیا۔ !!

گذری ہوئی زندگی کی تصویریں اس کی نظروں کے سامنے آ کے اپنا خوفناک رقص کرنے لگیں۔ کالج کی زندگی۔ گرمیوں کی چھٹیاں وہ تیاجی کے ساتھ مسوری گیا۔ سیوائے ہوٹل کے ایک آراستہ کمرے میں قیام ہوا یا ایک دن وہ دکھائی دی۔ ہوٹل کے پاس پھل بیچتی ہوئی۔ سیدھی سادی لڑکی۔ بڑی قبول صورت پرکشش ہنستی ہوئی خوبصورت آنکھیں۔ سندر ہونٹ موتیوں جیسے اجلے اجلے سفید چمکدار دانت۔ بھولے بھولے مکھڑے پر دلنواز مسکراہٹ کی روشنی۔

وہ اس کا روز کا گاہک بن گیا۔ مگر پھلوں سے کہیں زیادہ وہ اسے روزانہ اس کے من موہنے مکھڑے کو دیکھنے کا شائق رہتا تھا۔

رفتہ رفتہ وہ دونوں دیر دیر تک باتیں کرنے لگے۔ اس نے معلوم کیا سونی بھی نام ہے۔ ماں باپ پیار سے سونیا کہنے لگے۔ اب سب سونیا ہی کہتے ہیں۔ باپ مر چکا ہے ماں ہے ایک چھوٹا بھائی ہے پھل ترکاری بیچ کر گذارہ چلتا ہے۔

اس کے دل میں ہوس نے کلبلانا شروع کر دیا سونیا کے بھولے بھالے دل پر اس نے قبضہ کر لیا۔ وہ اس کے ہمدردی کے بولوں اور ہمدردانہ رویئے کے جال میں پھنس گئی۔

اسے اور اس کی ماں کو جو ایک امیر نوجوان سے مالی امداد پا کر دعاؤں کا ڈھیر لگا دیتی تھی۔ یہ معلوم نہ تھا کہ امیر بیٹوں کی مالی امداد کتنی مہنگی پڑتی ہے۔

سونیا کے گورے گورے جسم اور اس کے خوبصورت مکھڑے کو دیکھ کر اس کا دل ہر بار مچل جاتا۔ باہیں اُسے سینے سے لگا کر بھینچنے کے لئے پھڑکتے لگتیں ہوس بار بار طغیانی پر آتی۔ اور دل کو بیقرار کر دیتی۔

آخر ایک دن اس نے سونیا کو لوٹ لیا۔ اس دلفریب وعدے کے ساتھ کہ وہ سونیا کو اپنی جیون سنگنی بنائیگا۔

مگر جب چھٹیاں ختم ہوئی تو وہ مسوری سے اس طرح چلا آیا جیسے وہاں نہ کوئی سونیا ہے نہ اس نے کسی سونیا سے کچھ وعدہ کیا ہے۔

گھنٹے کی ٹن ٹن کی نے اسے چونکا دیا......

ہسپتال جانے کا وقت ہو گیا۔ میں ابھی تک اپنے خیالات میں کھویا ہوا ہوں۔

ہاؤس سرجن نے کہا۔ جنرل وارڈ میں ابھی ابھی ایک لیفنہ آئی ہے۔ ایک لاوارث عورت ہے پیٹ میں بچہ بھی ہے خودکشی کا کیس ہے آرسنک ہے۔

اس نے فوراً کوٹ اتارا اور کپڑے بدل کر جنرل وارڈ کی طرف چلا۔ آپریشن تھیٹر میں ایک لاش رکھی ہوئی تھی۔

سول سرجن کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار دیکھ کر اس کے ماتحت ڈاکٹروں کو حیرت ہوئی۔

سول سرجن نے آہستہ سے خود سے کچھ کہا رکیا فرمایا آپ نے۔ ایک ڈاکٹر نے پوچھا۔!

کچھ نہیں۔ سول سرجن نے جواب دیا۔ اور تیزی کے ساتھ باہر نکل گیا۔

لوگ حیران ہیں کہ سول سرجن صاحب دفعتاً کہاں غائب ہو گئے ایک لاوارث عورت اسپتال میں داخل کی گئی تھی۔ جس کا نام سونیا تھا۔

بچوں کی دنیا

پنیر کی دعوت

ایک رات کی بات سنو۔ ایک بھیڑیے نے لومڑی پکڑ لی۔ بہت ڈری۔ بہت گھبرائی مگر اپنے اوسان قایم رکھے سوچنے لگی بچی کس طرح اس ظالم کے پنجے سے چھوٹوں سوچتے سوچتے اس کے دماغ میں ایک بات آئی کہنے لگی بھیڑیے بھیا! بھیڑیے بھیا۔ یہ تو معلوم ہے کہ تم مجھے کھاؤ گے ضرور کھاؤ گے۔ پر اس سے پہلے مجھے تم سے ایک بات کہنا تھی۔

بھیڑیا۔ ہاں ہاں کہو۔ کیا بات ہے۔

لومڑی۔ یہاں سے تھوڑی دور کچھ کھیت ہیں۔ ان کھیتوں کے پاس ایک کسان کا گھر ہے کسان کے پاس پنیر ہے۔ بہت سا پنیر ہیں وہاں سے روز رات کو تھوڑا سا اپنے گھر لے آتی ہوں۔ اپنے بچوں کو کھلاتی ہوں۔ اس وقت مجھے اتنی اجازت دو کہ اپنے پیارے بچوں کے لئے تھوڑا سا پنیر لے آؤں پھر تم مجھے کھا لینا

بھیڑیا۔ اور یہ پنیر رکھا کہاں ہے۔

لومڑی۔ انھیں کھیتوں کے پاس ایک کنواں ہے اس میں رکھا ہے۔

بھیڑیا۔ ارے! کنوئیں میں! پھر تم نکال کیسے لاتی ہو۔!

لومڑی۔ بڑی آسانی سے میں ڈول میں بیٹھ کے نیچے اتر جاتی ہوں۔ اور پنیر نکال لاتی ہوں

بھیڑیا۔ اچھا بھئی پنیر تو ہمیں بھی مزے کا لگتا ہے تو آؤ ہم تم ساتھ چلیں،

لومڑی کے لئے بڑی مشکل آ پڑی۔ وہ تو چاہتی تھی کہ اس طرح دھوکا دیکر کھسک جائے پر اب کیا چارہ تھا وہ سوچ کر بولی۔

اچھی بات ہے بھائی تو آؤ چلیں۔

اس رات چاندنی خوب چھٹکی ہوئی تھی۔ یہ دونوں چل کھڑے ہوئے۔ بہت دبے پاؤں۔ کوئی دیکھ نہ لے۔ تھوڑی دیر میں دونوں ایک کنوئیں کے پاس پہونچ گئے لومڑی نے کنوئیں میں جھانکا۔ کنوئیں کی تہ میں پانی تھوڑا سا تھا۔ اس میں گول گول پیلا پیلا چاند نظر آ رہا تھا۔ خوب بڑا سا۔ لومڑی بولی آؤ بھیا! دیکھو کتنا بڑا پنیر ہے۔ بالکل جیسے چکی کا پاٹ۔ کبھی ایسی عمدہ چیز دیکھی ہے۔

بھیڑیا۔ کبھی نہیں۔

لومڑی۔ اچھا تو اب ڈول میں بیٹھ کر چلے جایئے اور خوب جی بھر کر کھایئے۔

بھیڑیا۔ (گرج کر) ہرگز نہیں مجھ سے چال چلتی ہو۔ اندر جاؤ...... فوراً ورنہ ابھی ختم کئے دیتا ہوں۔

لومڑی۔ اچھی بات ہے۔

لومڑی ایک چھلانگ لگا ڈول میں بیٹھ گئی اور بات کہتے ہی تہ تک پہونچ گئی لومڑی (چیخ کر) اہا کیا اچھا پنیر ہے۔

بھیڑیا۔ (گرجدار آواز سے) اچھا تو اسے اُوپر لے آؤ!

لومڑی۔ یہ مشکل ہے پنیر بھاری ہے مجھ سے اُٹھتا نہیں۔ آپ کو میری مدد کرنا پڑے گی۔

بھیڑیا۔ مگر میں آؤں کیسے۔؟

لومڑی۔ جیسے میں آئی۔ ڈول میں بیٹھ جایئے اور بڑے آرام سے نیچے اُتر آیئے۔ بھیڑیے میاں کود کر اندر بیٹھ گئے۔ بھاری بہت تھے۔ لومڑی اوپر آ گئی اور یہ تہ میں پہونچ گئے۔

دونوں آمنے سامنے سے گذرے تو لومڑی چلائی۔! سلام بھیڑیے بھائی سلام! آپ پہونچنے ہی والے ہیں۔ چاند میں جو آدمی بیٹھا ہے اس کے ساتھ خوب مزے سے پنیر کی دعوت اڑائے گا۔

(کہکشاں)

نئی دھلی۔ ۲۳ جولائی۔ ناسک کانگریس کے دہلی کے نمایندوں نے کانگریس کی صدارت کے لئے کانگریس کے جنرل سکریٹری مسٹر شنکر راؤ دیو کا نام تجویز کیا ہے۔

پردۂ فلم

اَلنَاصِر

از جناب پی کے جوشی

ایک فلمی ہیرو کے لئے اگر خوبصورت چہرہ ہی شرط لازمی ہوتی تو یقیناً آج فلم ایکٹر الناصر ہمارے ملک کا بہترین ہیرو ہوتا۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ ایک کامیاب ہیرو بن نکلنے کے لئے ایک خوبصورت چہرہ کے علاوہ قابلیت اداکاری اور محنت کی بھی ضرورت ہے۔

الناصر حد درجہ خوبصورت ہے۔ اس کے نقش نگار تو بہزادگار کی ہنرکاری کا ایک کامیاب نمونہ ہیں۔ شروع شروع میں اس کا جسم خوب سجا ہوا تھا مگر اب قدرے بھرا ہوا ہو گیا ہے۔ دراز قد۔ چہرہ عکاسی کے لئے اتنا موزوں کہ شاید اشوک کمار کے چہرہ سے بھی بڑھ چڑھ کر۔ فلم بتھروں کا سوداگر میں الناصر نے مینا کے بالمقابل ہیرو کا کردار ادا کر کے کچھ نام پیدا کیا۔ اس کے بعد ڈائرکٹر برکت مہرہ کی فلم شہر سے دور میں بھی الناصر کی اداکاری بطور ہیرو کافی اچھی تھی۔ مگر ایسی نہ تھی۔ جو کافی عرصہ تک دماغ میں رہے۔ فلم دھمکی میں الناصر کو بطور ایک (DETECTIVE) سراغ رساں پیش کیا گیا۔ مگر چونکہ کردار دبا دبا سا تھا۔ اس لئے الناصر کچھ زیادہ رنگ نہ جما سکا۔ چالنہ کی فلم آدسی میں پھر ایک غیر موزوں رول اسے اداکار کو لے ڈوبا۔

آجکل الناصر ڈائرکٹر دلی کی فلم بیوی میں اپنی بیوی فلم ایکٹرس وینا کے بالمقابل پیش ہو رہا ہے۔ مگر ہمیں اس کے اس رول کو اثر پذیر طریقہ سے نبھا لینے کی کم امید ہے۔ کیونکہ فلم کی ہدایت کاری راجندر شرما کے ہاتھ میں ہے جس نے کہ ابھی کسی نئے یا کم شہرت یافتہ چہرے کو ابھارنے کی قابلیت کا ثبوت نہیں ملتا۔ !

سنتے ہیں کہ الناصر۔ کو ہوابازی کا بہت شوق ہے۔ اور اس کے پاس ہوائی جہاز اڑانے کا لائسنس بھی ہے۔

مٹنی شو ممنوع کر دیا جائے گا

لکھنؤ ۲۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت اتر پردیش جلد سے جلد ایسے احکام جاری کرنے پر غور کر رہی ہے کہ جس کے مطابق سینما گھروں کو اتوار کے علاوہ کسی اور دن مٹنی شو کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ نیز ایک ہفتہ میں زیادہ سے زیادہ ۱۵ شو رات کو کئے جا سکیں گے لیکن پندرہ کی تعداد پوری کرنے کے لئے رات رات کے بجائے دن کو شو کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت یہ اقدام اس لئے کر رہی ہے کہ مجلس قانون ساز کے کئی ممبروں نے اس کو توجہ دلائی ہے کہ مٹنی شو لڑکوں کی اخلاقی تباہی کا بڑی حد تک ذمہ دار ہے۔ اسکولی بچے اسکول کے بہانے مٹنی شو دیکھنے میں اپنا وقت برباد کرتے رہتے ہیں۔

راشن میں چاول کے بدلے گیہوں!

لکھنؤ ۲۲ جولائی۔ حکومت اتر پردیش کے ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۴ جولائی سے اتر پردیش کے ان تمام شہروں میں جہاں راشننگ ہے۔ راشن کے چاول کی کل تعداد یا اس کے ایک حصہ کے بدلے گیہوں خریدنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

جنوبی افریقہ سے ہندوستانیوں کا اخراج

ڈربن ۲۲ جولائی حکومت جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کو نکال باہر کرنے کی پالیسی کے تحت ۲۹ ہندوستانیوں

نہرو کے نام اٹیلی کا جواب

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ پنڈت نہرو کی تجویز مصالحت کا جواب کل دہلی پہونچ گیا تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں وزیر اعظموں کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے وہ شائع نہ ہوگی۔ بہرحال اتنا کہا جا سکتا ہے کہ اس جواب میں وہی باتیں کہی گئی ہیں جو مسٹر اٹیلی نے اپنے بیان میں کہی تھیں۔ جو انھوں نے کل دار العوام میں دیا ہے۔

امریکہ کی طرح برطانیہ کا رخ بھی یہ ہے کہ پہلے روس کو چاہیئے کہ شمالی کوریا سے درخواست کرے کہ وہ اپنی فوجوں کو ۳۸ درجہ کے ارض البلد پر واپس بلائے اور حفاظتی کونسل میں کمیونسٹ کی نمایندگی کو کوریا کے مسئلہ کا جزو نہ بنایا جائے۔ اور اس کی بنیاد پر سودا نہ کیا جائے۔

ہندوستان پر جو غلط الزام لگایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اس نے اپنی تجویز مصالحت کے ذریعہ کمیونسٹ چین کو حفاظتی کونسل میں آنے کی دعوت دی ہے تاکہ سوویٹ روس بھی اس سے پہلے حفاظتی کونسل میں آ جائے تاکہ وہ شمالی کوریا کو ۳۸ درجہ ارض البلد تک لوٹ آنے پر آمادہ کر سکے۔ یہاں برطانی اخباروں میں اس پر جو تبصرہ کیا گیا ہے۔ اس کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

کل منچسٹر گارجین نے پنڈت نہرو مارشل اسٹالن اور اچیسن کی خط و کتابت تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ برطانیہ کی خواہش ہے کہ کمیونسٹ چین کو سب تسلیم کر لیں لیکن اس وقت تک جب تک شمالی کوریا کے جارحانہ اقدام کی تائید روس کی طرف سے ہو رہی ہے ہمارے لئے امریکہ پر زور ڈالنا مشکل ہے کہ وہ بھی ہمارے نقش قدم پر چلے۔

لندن نیوز کرانیکل نے لکھا ہے کہ اگر مارشل اسٹالن شمالی کوریا کے کمیونسٹوں کو حکم دیدیں کہ انھیں ۳۸ درجہ ارض البلد پر واپس آ جانا چاہیئے تو مارشل اسٹالن کو یہ دیکھ کر حیرت ہوگی کہ دوسرے تنازعہ مسائل پر کس آسانی سے گفتگو کا موقع پیدا ہو سکتا ہے۔

انھیں دو اخبارات کے تبصروں کو پڑھ کر عام انگریزوں کی رائے کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر روس پہلے شمالی کوریا کو ۳۸ ارض البلد پر واپس آ جانے کے لئے آمادہ کرے۔ تو حفاظتی کونسل میں کمیونسٹ چین کی نمایندگی کے لئے ایسے دوسرے مسائل آسانی سے طے ہو سکتے ہیں۔

ہندوستان نے اس بات کو ذرا دوسرے عنوان پر پیش کیا تھا یعنی بڑی بڑی حکومتیں کمیونسٹ چین کو حفاظتی کونسل میں شامل کر لیں۔ اس کے بعد حفاظتی کونسل کوریا کے مسئلہ کو پرامن طریقہ سے طے کرنے کے لئے غور کرے۔ ہندوستان کی تجویز زیادہ عملی تھی۔ اور جس طرح برطانیہ چین کی عوامی حکومت کو تسلیم کر چکا ہے۔ دوسرے بھی تسلیم کر لیں تو کوریا کا مسئلہ پر غور کرنے کے لئے خوشگوار ماحول پیدا ہو جائے۔!

ساتھ ہی ساتھ ہندوستان برطانی سفیر متعینہ روس سر ڈیوڈ کیلی کی ان کوششوں کو دلچسپی سے دیکھ رہا ہے جن کے ذریعہ وہ حکومت روس کو اس پر تیار کرنا چاہتے ہیں کہ وہ شمالی کوریا کے حملے کو رکوا دے۔

روس کے پاس سب سے بڑی فوج

لندن ۲۲ جولائی۔ فرانس کے سابق وزیر اعظم پال رینا ڈ نے متحدہ یورپ کی لیگ میں کہا کہ جنگ کی صورت میں اس سے پہلے کہ کوئی برطانی یا امریکی ڈویژن ساحل پر اترے۔ روسی فوجیں برطانی کھاڑی کے بندرگاہوں میں پہونچ جائیں گی۔ جو برطانیہ سے سب سے زیادہ قریب ہیں۔

ان کے اندازہ کے مطابق سوویٹ روس کے پاس پانچ ہزار دو سو مسلح ڈویژن سے بھی زیادہ ہیں۔ ان کے برخلاف اتحادیوں کے پاس سات ڈویژن مغربی مغربی جرمنی میں اور اس سے کچھ زیادہ فرانس میں ہے۔

کی ایک جماعت جس میں ۵ مرد چھ عورتیں۔ اور ۹ بچے شامل ہیں۔ جہاز کے ذریعہ ہندوستان واپس آ رہے ہیں۔

نئی دہلی کے سرکاری حلقے لندن ٹائمز کے اس تبصرہ پر متحیر ہیں۔

اقوال زریں

قرض دوستی کے لئے سم قاتل ہے۔

ہر انسان اپنا اور اپنی قوم کا مصلح اور رہبر ہے اگر وہ غور کرے۔

انسان کی سب سے کمزوری اپنی نگاہ سے گر جانا ہے۔

جہاں تک ہو سکے۔ لوگوں کی خوشنودی حاصل کرو

دوسروں کی زندگی سے صحیح سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

نوع بشر سے محبت اور ان کی بے غرض خدمت کرنا خدا کی سب سے بڑی عبادت ہے۔

دانا دوست دنیا کی بہترین نعمتوں میں سے ایک ہے۔

موج تبسم

بیوی۔ میں نے کھانا پکانے کی جو کتاب خریدی ہے اس میں بہت غلطیاں ہیں۔
شوہر۔ ضرور ہوں گی۔
بیوی۔ تم نے دیکھی نہیں۔
شوہر۔ غلطیاں دیکھی تو نہیں چکھی ہیں۔

ایک بوڑھی عورت ڈاکٹر کے پاس گئی۔ ڈاکٹر نے پوچھا کیا شکایت ہے۔
اس نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب میرے کانوں میں گانے کی آواز آتی ہے۔ تم میرے کان سے کان ملا کر یہ آواز سن سکتے ہو۔

بچہ۔ ابا جان۔ امی کیوں کیوں گا رہی ہیں
باپ۔ بیٹا وہ گود کی بچی کو سلا رہی ہیں
بچہ۔ جب ننھی سو جائے گی تو وہ اپنا گانا بند کر دیں گی۔
باپ۔ ہاں!
بچہ۔ تو پھر بچی جھوٹ موٹ کیوں نہیں سو جاتی

عجیب و غریب

مصری جادوگر کا کمال

کلکتہ ۲۲ جولائی۔ مصری جادوگر غوغلیا پاشا نے جو آجکل کلکتہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ گذشتہ شام اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کر چورنگی چترنجن ایونیو کی ایسی پر ہجوم سڑکوں کے اندر ۳ میل کے قریب سائیکل چلائی۔ اور کلکتہ کی ان معروف اور پر ہجوم سڑکوں کو طے کرنے کے لیے ان کو کوئی زحمت نہیں ہوئی۔
شمالی ضلع کے ڈپٹی پولیس کمشنر حفاظت اور احتیاط کے خیال سے موٹر میں ان کے پیچھے پیچھے چلتے رہے۔

اندھے سپاہی کو آنکھیں دیدیں

پیرس ۲۲ جولائی۔ میکائیل انڈین نامی ایک ۲۰ سالہ قاتل اپنی آنکھیں کسی نابینا بچے یا جنگ میں اندھے ہونے والے کسی سپاہی کو دینا چاہتا تھا۔ اور اس سے وعدہ کر لیا گیا تھا کہ اس کی آنکھیں ایک سپاہی کو دیدی جائیں گی۔ چنانچہ اس کو پھانسی دینے کے دو منٹ بعد ہی اس کی

یوم آزادی کی تقریب موزوں لیکن سادہ طور پر منائی جائے

لکھنؤ ۲۲ جولائی۔ اس سال ۱۵ اگست کو یوم آزادی منانے کے پروگرام کو حکومت اتر پردیش نے قطعی شکل دیدی ہے۔ اور ڈسٹرکٹ افسروں کو ضروری ہدایات جاری کی جا رہی ہیں حکومت کی خواہش ہے کہ یہ تقریب موزوں طور پر لیکن سادگی و باقاعدگی کے ساتھ ہر طرح منائی جائے۔ جو ایک بڑی قوم کے شایان شان ہے۔ اس سلسلہ میں پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

۱۵ اگست کو صبح ۸ بجے تمام سرکاری عمارتوں پر قومی جھنڈا لہرانے کی رسم ادا ہونی چاہیئے۔ اور ۹ بجے شام کو ہر تحصیل ہر گاؤں میں جلسہ کیا جائے جس میں تمام افسران اور پبلک کے اعلیٰ و ادنیٰ ممبران شریک ہو سکیں گے۔ اس موقع پر تفریحات کا بندوبست بھی کیا جا سکتا ہے مثلاً ہلکا اور پکا گانا۔ عوامی ناچ۔ مشاعرے۔ ویرائٹی شو۔ قوالیاں وغیرہ

اگر کسی مقام پر وزیر یا پارلیمنٹری سکریٹری تشریف رکھتے ہوں۔ تو وہ بھی جلسہ مذکور میں شرکت فرمائیں گے

حکومت کے علم میں یہ بات آئی ہے کہ بعض مقامات پر غیر سرکاری حضرات شام کے جلسہ میں مہمانوں کو چائے وغیرہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ افسران کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ ایسی غیر سرکاری مہمان داری کی ہمت شکنی نہ کریں کیوں کہ وہ ہندوستانی روایات کے مطابق ہے لیکن اس کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ راشن شدہ اجناس کی بنی ہوئی چیزیں نہ پیش کی جائیں۔

.. یوم آزادی کے سلسلہ میں حکومت ۱۵ اگست کو عام تعطیل قرار دی جا چکی ہے۔

پاکستان میں ڈالمیا فیکٹری میں ہڑتال

کراچی ۲۲ جولائی۔ شانتی نگر کی ڈالمیا سمنٹ فیکٹری کے ۹۰۰ مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے مزدوروں نے مختلف مطالبات کئے تھے جن کے متعلق گفت و شنید ہو رہی تھی لیکن یہ بات چیت ناکامیاب رہی اور مزدوروں نے ہڑتال کر دی۔

مزدور یونین کا مطالبہ ہے کہ تخفیف شدہ ملازمین کو دوبارہ ملازمت دی جائے فیکٹری لیبر انسپکٹر کو نکال دیا جائے۔ اور مزدوروں کے لئے رہائش کا انتظام کیا جائے

کیپ ٹاؤن میں اسلامی کالج

کیپ ٹاؤن ۲۲ جولائی۔ کیپ کے ایک مسلمان تاجر سلیمان شاہ محمد نے ۹ ہزار پونڈ چھوڑ کر ۱۹۴۸ء میں انتقال کیا تھا۔ ان کی وصیت کے مطابق کیپ ٹاؤن میں ان کی یادگار میں ایک اسلامی کالج تعمیر کیا جانے والا ہے۔

برطانیہ اور امریکہ ریڈ یائی بم کا تجربہ کریں گے؟

لندن۔ ۲۲ جولائی۔ برطانیہ اور امریکہ نے مشترکہ طور پر طے کیا ہے کہ بہاماس میں لمبی مار کے ریڈیائی بم کا تجربہ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں واشنگٹن میں ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

بندروں کو ختم کرنے کی اسکیم

کٹک ۲۲ جولائی۔ اڑیسہ کے زراعتی پیداوار کے لئے بندر ایک مصیبت بن گئے ہیں۔ حکومت اڑیسہ نے ان کو ختم کرنے کا ایک نظم منصوبہ بنایا ہے۔ اسٹیٹ مذکور میں بندروں کو ختم کرنے کے لئے ایک اسکیم شروع کی گئی ہے جس پر تین لاکھ خرچ ہوں گے۔

کانگریس کی صدارت کیلئے ٹنڈن جی

بریلی۔ ۲۲ جولائی۔ ضلع بریلی کے دس کانگریسی ڈیلی گیٹوں نے کانگریس کے آئندہ اجلاس میں (ناسک) کی صدارت کے لئے یوپی آسمبلی کے اسپیکر شری پرشوتم داس ٹنڈن کا نام تجویز کیا ہے۔

کانگریس کی صدارت کے لئے شنکر دیو کا نام!

نئی دہلی ۲۲ جولائی کانگریس کے جنرل سکریٹری مسٹر شنکر دیو کا نام دہلی کی صوبائی کمیٹی نے کانگریس کی صدارت کے لئے پیش کیا ہے۔

ہندوستان کے نئے ڈپٹی ہائی کمشنر

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ برلن میں ہندوستان کے فوجی مشن کے چیف میجر جنرل خوب چند کو مسٹر ایم کے کرپلانی م کی جگہ پر پاکستان میں ہندوستان کی طرف سے ڈپٹی ہائی کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔

افسانہ

جھاڑو

(از جناب کوثر چاندپوری)

اس نے ایک انگڑائی لے کر خمار آلود نگاہوں سے کمرے کو دیکھا جگہ جگہ جلے ہوئے سگرٹ کے ٹکڑے کاغذ کے پرزے اور بادام کے چھلکے بے شمار پڑے ہوئے تھے۔ فرش پر بے شمار سلوٹیں تھیں۔ سنگار میز دھول میں اٹی ہوئی تھی۔ اور دیوار پر لٹکی ہوئی تصاویر کے گرد مکڑی کے کا جالا لگا ہوا تھا۔ کہیں کہیں اس کا باریک تاروں میں سوکھی ہوئی مکھیاں الجھی تھیں۔ یہ کمرہ بھی وہ سوچنے لگی ایک بیمار اور زوال پذیر ملک ہے۔ جس میں مختلف قومیں آباد ہوں۔ کمزور بے ہمت اور غلام قومیں جن کا ناکارہ افراد سگرٹ کے جلے ہوئے ٹکڑوں کاغذ کے پرزوں اور بادام کے چھلکوں کی طرح سارے ملک میں پھیلے پڑے ہوں۔ اور ملک ان کی وجہ سے گندہ اور خراب ہو چکا ہو۔ اس کے نظام میں جگہ جگہ سلوٹیں پڑ گئی ہوں۔ اور بھوکی مکڑیوں کا جالا سامراج کی طرح ہر طرف پھیل گیا ہو سگرٹ کے جلے ہوئے ٹکڑے شاندار ماضی کی چند جلی بجھی یادگاریں! اور بادام کے چھلکے یعنی ٹھکرائی ہوئی خالی کھوپڑیاں۔ جو عقل اور دماغ سے محروم ہو چکی ہوں۔ میز کی دھول اور دیوار پر لگے ہوئے جالے قوم کے دل و دماغ پر چھایا ہوا ادبار۔ سچ سچ یہ کمرہ ایک بیمار اور زوال پذیر ملک کی طرح ہے۔ اور اس میں رہنے والے انسان کس طرح سگرٹ کے ٹکڑوں کاغذ کے پرزوں اور بادام کے چھلکوں سے مختلف نہیں ہیں۔ وہ بھوک فاقہ کی آگ میں جل چکے ہیں۔ جیسے کسی سفید فام انسان نے سگرٹ پیکر ان کے ٹکڑے پھینک دیتے ہیں۔ اور ہر جلا ہوا ٹکڑا آنکھ آہستہ کہ رہا ہو۔ میں کمرے میں رہنے والوں کے مثل کی ایک نامکمل سی تاریخ ہوں۔ وہ بازار سے مجھے خریدتے ہیں اور سگرٹ سے سگرٹ جلا کر کمرے میں بہت سے جلے ہوئے ٹکڑے جمع کر دیتے ہیں۔ میرا دھواں کمرے کی مختصر سی فضا میں چند سیاہ لکیریں بنا کر ہوا میں گھل مل جاتا ہے۔ جیسے چھوٹی سی کنکر سمندر میں لہروں کے بیشمار چکر بنا کر پانی کی تہ میں غائب ہو جاتی ہے۔ اور کاغذ کے پرزے اس نے نیند سے بوجھل آنکھوں کو چھوٹے چھوٹے پرزوں پر جماتے ہوئے کہا اور یہ۔ یہ اس کے سوا کیا کہیں گے کہ اس کمرے میں رہنے والے جاہل تھے۔ ان میں علم کا ذوق نہ تھا۔ وہ ہمیں پڑھنے کی جگہ پھاڑ دیا کرتے تھے۔ ابھی کل ہی کی بات ہے انھوں نے ایک رسالہ محض اس لئے پھاڑ کر پھینک دیا تھا۔ کہ اس کے بعض مضامین انھیں پسند نہ تھے۔ اس میں قوم کے ایک مشہور مفکر کا طویل مقالہ تھا۔ اور اس میں کچھ ایسی باتیں لکھی تھیں جو ان کے خیالات میں درست نہ تھیں۔ وہ ملک میں خلاف کی ایک گیس بھرنا چاہتے تھے جس میں ہر وقت ابال آتا رہے۔ بلبلے بن کر پھوٹتے رہیں۔ اور یہی ان کی سب سے بڑی کامیابی تھی۔ جو اخبار یا رسالہ اس کے خلاف لکھے وہ پھاڑ ڈالا جائے۔ جلا دیا جائے۔ اسکے پرزے پرزے کر دئے جائیں۔ جب ہی کمرے میں ہر طرف کاغذ کے ٹکڑے بکھرے ہوئے ہیں۔
رعیت ..... صلح ..... پیام امن اور نہ معلوم کون کون سے اخبار اور مشہور مفکروں کے طویل طویل مقالے۔ جن میں ملک کی بہبودی کے لئے دوستی اور صلح کا پیام دیا گیا تھا۔ پھاڑ ڈالے گئے۔ اور بادام کے چھلکے ان بے عقلوں کی خالی کھوپڑیاں ہیں۔ جو اس کمرے میں رہتے ہیں۔ اور مشہور مفکروں کے مقالات کو پھاڑ کر پھینک دیا کرتے ہیں۔ بغیر پڑھے اور بغیر سوچے سمجھے۔ وہ اپنے دماغ کے سارے راستے بند کر کے کمرے میں پڑے رہتے ہیں۔ روشنی کی کوئی کرن ان کے حواس کو جگمگانے نہیں پاتی۔ ہر شخص اسی وقت تک عقل مند ہے جب تک اس کا دماغ روشنی سے خالی ہو۔ اور وہ دوسروں کی روشن دماغی سے اپنی اندھیری کھوپڑی کو بچاتا رہے۔ سگرٹ کے جلے ہوئے ٹکڑے کاغذ کے ٹکڑے بادام کے چھلکے، سنگار میز کی دھول اور تصاویر کے جالے یہ سب نشانات ایک عام تاریکی اور اندھیرے کے نشانات ہی تو ہیں۔ اور سچ سچ یہ کمرہ ایک بیمار اور زوال پذیر ملک کی طرح ہے جہاں سفید فام انسان سگرٹ کے جلا کر بہت سے ٹکڑے جمع کرتے ہیں۔ قدیم تمدن کی تاریخیں پھاڑ کر پھینک دیتے ہیں اور بادام کا سارا مغز ان کے ناشتہ کی نذر ہو جاتا ہے اور سلوٹیں پڑا ہوا فرش ملک کا وہ فرسودہ اور ناکارہ نظام ہے۔ جس میں جگہ جگہ طبقاتی سلوٹیں نظر آ رہی ہیں۔ غریب امیر، حاکم، محکوم اور اونچ نیچ کی سلوٹیں ہی سلوٹیں کمرے کے فرش پر ابھر آتی ہیں۔ اور جالا تو بے عملی کی سب سے بڑی نشانی ہے جالا ایک قسم کا سکون ہے جو کمرے میں رہنے والوں کی روح سے حرکت جنبش اور اضطراب کم ہوتے ہی تصاویر کے گرد لٹنے لگتا۔ اور بھوکی مکڑیاں اپنے بنے ہوئے باریک تاروں پر گھومنے لگتی ہیں۔ وہ اپنا پیٹ لمبی ٹانگوں کے درمیان لٹکائے جالے کے تاروں پر جھولتی رہتی ہیں۔ اور کبھی کبھی مکھیوں کی بھن بھناہٹ نیند میں ڈوبی ہوئی آنکھوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہیں موت کی یہ بھنبھناہٹ جو ہر کمزور روح کی تڑپ ہے اس وقت پیدا کرتی ہے جب کوئی قوی۔ .. ظالم اور حریص روح اس پر حملہ کیا کرتی ہے۔ کانوں سے گذر کر دل کے پردوں پر لرزنے لگتے ہیں۔ اور پھر نیند میں ڈوبی ہوئی آنکھیں کسی بھنبھناہٹ مکھی کو دیکھنے لگتی ہیں۔ جو بھوکی مکڑی کے جالے میں پھنسی ہوئی اپنے پر ہلاتی رہتی ہے۔ اور لمبی ٹانگوں پر لٹکا ہوا بڑا سا پیٹ جلدی اُسے نگل جاتا ہے۔ اسی وقت ایک اڑتی مکھی آئی اور جالے میں پھنس کر بھن بھنانے لگی۔ بھن بھن۔ بھن۔ اس نے کہا کہ مکڑی اس غریب کو کھا جائے گی۔ اور اس کا سامراجی جالا لرزتے لرزتے ساکن ہو جائے گا۔ مکڑی کا پیٹ بھر جائے گا۔ مگر جالے کے باریک تار اپنا کام کرتے رہیں گے مکھیاں بھنبھناتی رہیں گی۔ اور جالے کے تار لرز لرز کر ساکن ہوتے رہیں گے۔ اور اس کی ساری ذمہ داری کمرے میں رہنے والے انسانوں پر ہوں گی۔ جو دن رات سگرٹ کے ٹکڑے۔ کاغذ کے پرزے اور بادام کے چھلکے جمع کرتے رہتے ہیں... مکڑی نے اپنی لمبی ٹانگوں سے جالے کے باریک تاروں پر دوڑنا شروع کیا۔ اور مکھی کو اپنے سامراجی تاروں میں جکڑ لیا۔ بھن بھناہٹ دور تک پھیلے ہوئے جالے میں غائب ہو گئی۔ جیسے صبح کے وقت دریا کی کوئی کمزور سی موج پانی کی پھیلی ہوئی چادر پر رینگتے رینگتے ڈوب جاتی ہے۔ ساحل کو گدگدانے سے پہلے ہی۔ اس کی حرکت سمندر کے سکوت میں جذب ہو جاتی ہے۔؟

سامراج! وہ سوچنے لگی۔ کمرے میں رہنے والے بے عمل انسانوں ہی کی غفلت سے پیدا ہوتا ہے۔ کمرے میں رہنے والے سکون اور نیند کے خوگر ہوتے ہیں۔ فرش پر سلوٹیں پڑ جاتی ہیں۔ چیزیں دھول سے اٹ جاتی ہیں اور تصاویر پر جالا لگ جاتا ہے۔ بھوکی مکڑیاں اپنا پیٹ بھرنے کے لئے باریک تار بُننے لگتی ہیں۔ اور اس میں مکھیاں پھنستی رہتی ہیں۔ اور ان کی بھن بھناہٹ صبح سے شام تک کمرے میں گونجتی رہتی ہیں۔ مگر مکڑیاں بھوکی رہتی ہیں۔ ان کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ سامراج بھی تو چند بھوکی مکڑیوں کا بنایا ہوا ایک جال ہے۔ جس ملک میں یہ جال بنا دیا جاتا ہے۔ وہاں کے غریب بے عمل اور کمزور انسان مکھیوں کی طرح اس میں پھنس کر چیخنے چلانے لگتے ہیں۔ اور ان کی چیخ پکار مکھیوں

×. کی بھن بھناہٹ کی طرح ملک کی ساکن اور منجمد فضا میں پھیلتے پھیلتے غائب ہو جاتی ہیں کمزور راجی ملک اس کمرے کی طرح ہیں۔ جس میں جگہ جگہ سگرٹ کے جلے ہوئے ٹکڑے کاغذ کے پرزے اور بادام کے چھلکے پڑے ہوں۔ فرش پر سلوٹیں ہوں۔ اس میں رہنے والے بے عمل ہوں۔ میری طرح ..... اور ان کی طرح۔ اور ہم دونوں کے بے تمیز بچوں کی طرح۔ کمرے میں کبھی جھاڑو نہ دی جاتی ہو۔ میزیں دھول میں اٹی رہتی ہوں۔ اور تصاویر پر جالے لپٹے رہتے ہوں کمرے میں رہنے والے بے عمل انسان ہی سامراج بناتے ہیں۔ ان کی کمزوری کا نظام فرسودہ ہو جاتا ہے۔ اس میں سلوٹیں پڑ جاتی ہیں۔ اور پھر یہ سب چیزیں ملکر بہت بڑا پھیلا ہوا جالا بن جاتی ہیں۔ اس پر لمبی ٹانگوں کی بھوکی! مکڑیاں دوڑنا شروع کر دیتی ہیں جن کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا..... یہی سامراج ہے۔ اس کو ہی شہنشاہیت کہتے ہیں کمرے میں رہنے والے بے عمل انسان ہی سامراج اور شہنشاہیت کے بانی ہیں اور یہ ہی اس کی تخلیق کرتے ہیں۔

اس کی آنکھوں سے نیند کی سرخی۔ افق پر چھائی ہوئی شفق کی طرح غائب ہو گئی وہ چاروں طرف دیکھنے لگی قریب ہی ایک کونے میں جھاڑو کی بہت سی سینکیں بکھری پڑی تھیں۔ جھاڑو کی باریک رسی ٹوٹ گئی تھی۔ اس کی سینکیں بکھر گئی تھیں وہ اٹھی اور دوڑ کر جھاڑو کی ساری سینکیں کو سمیٹ لیا۔ پھر انھیں اکٹھا کر کے ایک مضبوط رسی سے باندھ لیا اور اور زور سے چیخی۔!

شاہد! اور رقیہ جلدی سے آؤ دوڑ کر آؤ۔ آج ہم سب مل کر اپنا کمرہ صاف کریں گے سگرٹ کے ٹکڑے کاغذ کے پرزے اور بادام کے چھلکے جھاڑ کر پھینک دیں گے اور فرش کی سلوٹیں نکال دیں گے۔ ہمارے کمرے کا فرش آسمان کی طرح ہموار ہو جائے گا۔

شاہد۔! عابد اور رقیہ جلدی آؤ اور دوڑ کر آؤ آج ہم سب مل کر اپنا کمرہ صاف کریں گے۔

بچے اپنے بستروں سے نکل آئے۔ اور اس نے کمرہ صاف کرنا شروع کر دیا۔ سب سے پہلے تصاویر کو جھاڑا۔ ان کا جالا صاف کیا۔ بھوکی مکڑیاں فرش پر گر کر پیروں میں کچل گئیں۔ ان کے بنائے ہوئے باریک تار جھاڑو کی سینکوں پر لپٹ گئے جیسے کسی شیر کی مونچھوں پر شکار کا خون لگ جاتا ہے۔ شاہد۔ عابد اور رقیہ سب فرش پر دوڑ رہے تھے۔ اور بھوکی مکڑیاں ان کے پیروں میں کچلی جا رہی تھیں۔ ..... پھر وہ فرش درست کرنے لگیں۔ ایک کونہ اس نے تھام لیا۔ باقی تینوں کونے بچوں نے سنبھال لئے دو تین جھٹکوں میں فرش کی ساری سلوٹیں نکل گئیں۔ اور وہ آسمان کی طرح ہموار ہو گیا۔ سنگار میز بھی چمکنے لگی۔ سگرٹ کے ٹکڑے کاغذ کے پرزے اور بادام کے چھلکے جھاڑو کے آگے آگے دوڑنے لگے۔ اور اس نے سب کو ایک کونا میں م

م اکٹھا کر کے باہر پھینک دیا۔ کمرہ صاف ہو گیا۔ اس کی بیماری دور ہو گئی۔ شاہد نے سنگار میز پر زور سے ہاتھ مارا۔ اور جھاڑو کو غور سے دیکھتے ہوئے چیخا!

"انقلاب زندہ باد"

عابد اور رقیہ نے بھی اس کی آواز میں آواز ملا کر آواز ملائی۔ اور وہ مسکرا کر کنگھی کرنے لگی!

شمالی کوریا نے ڈیڑھ لاکھ فوج اتار دی

کوریا ۲۶ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس وقت شمالی کوریا کی ایک لاکھ پچاس ہزار فوج امریکی اور جنوبی کوریا کی فوج سے جنگ کر رہی ہے۔ لیکن امریکہ کے سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ یہ اعداد و شمار بہت زیادہ ہیں۔ کمیونسٹوں نے ۸ ڈویژن میدان میں اتارے ہیں۔ اور ہر ڈویژن میں دس ہزار سے لے کر گیارہ ہزار تک فوجی ہیں امریکی ترجمان نے بتایا کہ کمیونسٹوں نے کل تین سو ٹینک لے کر ۳۸ عرض البلد سے آگے بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ لیکن ابھی یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ ان میں سے کتنے ٹینک تباہ کئے جا چکے ہیں۔

اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ کوریا کی جنگ میں روس کمک پہونچا رہا ہے۔ اس نے کوریا کے محاذ پر ابھی تک نہ کوئی روسی فوجی افسر نظر آیا ہے۔ اور نہ کوئی روسی فوجی گرفتار ہوا ہے۔ شمالی کوریا کے ۶۵ جنگی ہوائی جہاز اس جنگ میں لڑ رہے ہیں۔ اور اس کے سب کے سب فوجی چینی ہیں۔

بھاما میں امریکہ اور برطانیہ کے اڈے

لیناؤ۔ ۲۶ جولائی۔ برطانیہ اور امریکہ نے ایک ۲۵ سالہ معاہدے پر دستخط کئے ہیں جس کی رو سے دونوں ملکوں کو جزائر بھاما میں فوجی اڈے قائم کرنے کے مساویانہ حقوق حاصل ہوں گے۔

پاپائے اعظم کی جانب سے قیام امن اپیل

وٹیکن۔ ۲۶ جولائی۔ پاپائے اعظم نے آج ایک بیان شائع کیا ہے جس میں انھوں نے قوموں اور حکومتوں سے دنیا میں قیام امن کی اپیل کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ اسوقت فضا بہت مکدر ہو رہی ہے۔ اور سب جانتے ہیں کہ جنگ اپنے ساتھ سوائے تباہی مصیبت اور پریشانی کے کچھ نہیں لاتی۔ کوریا کی جنگ شروع ہونے کے بعد سے پاپائے اعظم کا یہ پہلا بیان ہے۔ جو قیام امن کے سلسلہ میں کیا گیا ہے۔

شمالی فوجوں کا قبضہ

کوریا میں امریکی صدر دفتر۔ ۲۶ جولائی۔ جنوبی ساحل کی طرف تیزی سے بڑھتی ہوئی کمیونسٹ فوجوں نے ہے ڈانگ پر جو ایک ریلوے جنکشن ہے۔ اور امریکی سپلائی کے سب سے اہم مرکز پوشان سے ۵۰ میل پر واقع ہے قبضہ کر لیا۔ آٹھویں فوجی صدر دفتر سے ایک ترجمان نے مذکورہ بالا خبر کا اعلان کرتے ہوئے یہ بھی بتایا ہے کہ جنوبی کوریا کی بحری پولیس فورس نے نام وان جس پر کل کوریا کی فوجوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ آج واپس لے لیا ہے۔

پاکستان کے اتحاد کی اہمیت

لندن۔ ۲۶ جولائی۔ وزیر دفاع نے آج پارلیمنٹ میں کہا کہ برطانیہ ہندوستان اور پاکستان میں اتحاد پیدا کرانے کی اہمیت خوب سمجھتا ہے۔ وزیر دفاع سے دریافت کیا گیا کہ حال ہی میں فیلڈ مارشل سلم جب ہندوستان اور پاکستان گئے تھے۔ تو کیا انھوں نے دونوں ملکوں سے مشترکہ دفاع کے بارے میں کوئی سمجھوتہ کیا تھا۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر شن ویل نے کہا کہ سر سلم چند دنوں کے لئے گئے تھے۔ اور انھیں مشترکہ دفاع کے مسائل پر گفت و شنید کا موقع نہیں ملا۔

امریکی ہوائیہ میں پانچ ہزار مزید جہاز

واشنگٹن ۲۶ جولائی۔ وزیر دفاع لوئی جانسن نے اعلان کیا کہ امریکہ کے ہوائی میں پانچ ہزار جنگی جہازوں کا اضافہ کیا جائے گا۔

۲۴ ویں امریکی ڈویژن تہس نہس

لندن ۲۶ جولائی۔ شمالی کوریا کے کمانڈر انچیف جنرل کم اوسین نے اپنے روزانہ بیان میں جو گزشتہ رات پیکنگ ریڈیو سے نشر کیا گیا ہے۔ کہا ہے کہ میری کمیونسٹ فوجوں نے امریکہ کے ۲۴ ویں ڈویژن کو تائی جون کی لڑائی میں ۲۰ جولائی کو تہس نہس کر دیا۔

کمانڈر انچیف نے یہ دعوی بھی کیا ہے کہ شمالی کوریا کی فوجوں نے کئی سو امریکی سپاہیوں کو گرفتار کر لیا۔ اور ان کے ہاتھ کافی مقدار میں لوٹ کا سامان آیا ہے۔

لنکا کی کابینہ میں اختلاف!

کولمبو ۲۶ جولائی۔ لنکا کی حزب مخالف کے لیڈر ڈاکٹر پریرا نے یہاں ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ لنکا کی کابینہ میں زبردست اختلافات ہیں۔

ڈاکٹر پریرا کے بیان کے ساتھ ہی یہ افواہ بھی سنی جا رہی ہے کہ ایک یا دو وزیروں نے استعفوں کی دھمکی دی ہے۔

مغربی جرمنی کو کمیونسٹ بنانے کا فیصلہ

برلن ۲۶ جولائی۔ مشرقی جرمنی کی سوشلسٹ یونٹی پارٹی نے ۹ آدمیوں کی ایک انجمن انتظامیہ قائم کی ہے جس کا مقصد ہے کہ مغربی جرمنی کو وسیع پیمانہ پر توڑ پھوڑ کر کے اور مختلف چالوں کے ذریعہ کمیونزم کے شکنجے میں لایا جائے۔ ۹ اس انتظامیہ میں مشرقی جرمنی کے صدر وزیر اعظم اور دوسرے سرکاری لوگ شامل ہیں۔

برطانی وزیر دفاع کا اعلان!

لندن ۲۶ جولائی۔ برطانی وزیر دفاع نے آج دار العوام میں اعلان کیا کہ کوریا کی جنگ میں شرکت کرنے کے لئے برطانیہ بری فوجیں روانہ کرے گا۔

مسٹر شنول نے کہا کہ برطانی حکومت متحدہ اقوام کو اطلاع دی ہے کہ برطانیہ ایک "موثر بری کمک" کوریا بھیجنے کے لئے تیار ہے۔ اس میں پیدل فوج۔ توپ خانہ اور انجنیئر شامل ہیں۔ اس کے ساتھ انتظامی عملہ بھیجا جائے گا۔

دار العوام میں لیبر حکومت کو شکست

لندن ۲۶ جولائی۔ آج دار العوام میں لیبر حکومت کو ایک طریقہ کار کے مسئلہ پر شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ مسئلہ محض طریقہ کار کا تھا۔ اسلئے اس پر حکومت میں کسی تبدیلی کا کوئی سوال نہیں اٹھتا۔

کشمیر کانفرنس ختم

نئی دہلی ۲۴ جولائی۔ کشمیر کے متعلق جو گفتگو وزیر اعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان اور اقوام متحدہ کے ثالث سر اوون ڈکسن کے درمیان پانچ دن سے ہو رہی تھی۔ آج ختم ہو گئی۔ آئندہ گفتگو کراچی میں ہوگی۔ کہا جاتا ہے کہ گفتگو کے دوران میں کچھ ایسے مسائل کا ذکر آیا جن کے متعلق دونوں حکومتوں کو مزید غور کرنے کی ضرورت ہے۔

اس سلسلہ میں جو مشترکہ اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے بارے میں چند اصولوں کو سامنے رکھ کر گفتگو کی گئی۔ اور ان اصولوں کی روشنی میں مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر اچھی طرح غور کیا گیا۔ چونکہ دوران گفتگو میں کچھ نئے پہلو سامنے آئے جن کے بارے میں دونوں حکومتوں کو مزید غور کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس لئے فی الحال گفتگو ملتوی کر دی گئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آئندہ گفتگو کراچی میں ہوگی۔

معتبر حلقے اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ آج مسئلہ کشمیر کی گفتگو جس طرح ختم ہوئی ہے۔ اس سے یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ گفتگو ناکام ہو گئی ہے۔ بلکہ اگست کی کسی تاریخوں میں کراچی میں اس کا سلسلہ پھر شروع ہوگا۔ گفتگو کے خاتمے کے بعد آج شام کو جو مبہم اعلان شائع کیا گیا ہے کہ اس میں صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ۔ بعض نزاعی مسائل کو طے کرنے کے لئے چند اصولی مقرر کر لئے گئے ہیں۔ اور ان اصولوں پر عمل درآمد کی امکانی صورتیں بھی طے کر لی گئی ہیں۔ لیکن سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ اس سلسلہ میں ابھی چند اقدامات اور کئے جا سکتے ہیں۔ جن پر آئندہ ملاقات میں غور کیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کے ثالث سر اوون ڈکسن نے خود کوئی تجویز اپنی طرف سے پیش نہیں کی بلکہ گفتگو میں آسانیاں پیدا کرتے رہے۔ البتہ ان گفتگوؤں سے ان کو یہ جاننے کا موقعہ ضرور ملا کہ دونوں حکومتیں کشمیر کو مسئلہ کو طے کرنے کے لئے کیا کیا حل اپنے ذہن میں رکھتی ہیں اگر آئندہ ہونے والی گفتگو میں بھی یہی تنازعہ دونوں فریق کسی مشترکہ نکتہ تک نہ پہونچ سکے تو اس وقت ثالث خود اپنی تجویز پیش کریں گے۔ دہلی میں جو گفتگوئیں ہوئی ہیں۔ ان سے سر اوون کو دونوں حکومتوں کے نکتہ نظر سمجھنے میں آسانی ہوئی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ آزاد اور معقول رائے طلبی کے مسئلہ پر خاص طور سے گفتگو ہوئی۔ ایسی رائے طلبی کے لئے پروگرام میں سب سے پہلے جموں و کشمیر سے فریقین کی فوجیں ہٹانے اور ان لوگوں کی واپسی کا سوال ہے جو فسادات اور جنگ کی وجہ سے ریاست سے باہر بھاگ گئے تھے۔ اس کی امید بہت کم ہے کہ اقلیتی فرقہ کا کوئی فرد آزاد کشمیر کے علاقہ میں واپس آجائے گا۔ حالاں کہ اس علاقہ سے بہت سے بے خانماں لوگ ہندوستان کی طرف واپس آرہے ہیں۔ اور حکومت ہند ان ہمت افزائی کر رہی ہے۔ اس مسئلہ پر ہند و پاکستان میں شدید اختلاف ہے۔

ہندوستان نے اس سے قبل اس بات سے قطعی انکار کر دیا کہ اس کی فوج اور پاکستان و آزاد کشمیر کی فوج برابر رکھی جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ دونوں فریق بنیادی مسائل پر کسی سمجھوتہ پر تیار نہیں ہیں لیکن مبصرین کا خیال ہے کہ حالات کو صحیح طور پر دیکھنے سے یہ مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔ فی الحال حالات بدستور رہیں گے۔

وارنگل جیل سے تقریباً چھ سو قیدی رہا

ورانگل۔ حیدرآباد دکن۔ ۲۳ جولائی آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد کی حکومت نے وارنگل جیل سے ۶۰۰ قیدیوں کو رہائی کا حکم جاری کر دیا ہے۔ حکومت نے یہ اقدام رہائی کمیٹی کی سفارشات پر کیا ہے۔

امریکی نہرو کو کوشش جاری رکھنا چاہیئے

واشنگٹن ۲۳ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ میں ہندوستان کی سفیر مسز وجے لکشمی پنڈت کے پاس امریکی باشندوں کے خطوط روزانہ آرہے ہیں کہ ان خطوط میں ہندوستان سفیر سے وزیر اعظم پنڈت نہرو کو اس پر آمادہ کرنے کی خواہش کی گئی ہیں کہ وہ کوریا کی جنگ کو عالمی جنگ نہ بننے دیں۔ اور کوشش جاری رکھیں۔

ایک خط میں کہا گیا ہے کہ پنڈت نہرو نے اپنے کو ایک عالمی مدبر ثابت کیا ہے۔ انھوں نے جس ہمت سے کام لیا ہے۔ وہ بھی حیرت انگیز ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ وہ زود حس بھی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کہیں اس کی وجہ سے اپنی کوشش ختم کر دیں۔

کوریا میں امریکا کا بھاری جوابی حملہ

واشنگٹن ۲۳ جولائی۔ امریکی محکمہ دفاع کے ایک اعلیٰ افسر کے بیان کے مطابق کوریا میں امریکی فوجیں موسم خزاں کے وسط یا موسم بہار کے شروع میں تک اپنا بڑا جوابی حملہ شروع کریں گی۔

اس افسر نے جس کا نام ظاہر نہیں کیا جا سکتا امریکیوں کو متنبہ کیا کہ وہ تیزی کے ساتھ فتح کا خیال دل سے نکال دیں۔

اسٹالن سے بیون کی اپیل

ودہم۔ ۲۳ جولائی۔ برطانی وزیر صحت مسٹر انیورن بے ون نے مارشل اسٹالن سے اپیل کی ہے کہ وہ روس حفاظتی کونسل میں دوبارہ شرکت کرنے کی کوریا سے جنگ بند کرنے کو کہے۔

دولت مشترکہ کا دفاعی منصوبہ

لندن، ۲۳ جولائی۔ دولت مشترکہ کی دفاعی درتی مشاورتی کمیٹی کی تین ہفتہ کی کانفرنس میں اہم فیصلے کئے گئے ہیں۔ کانفرنس میں امریکی مشاہدین نے بھی شرکت کی کانفرنس نے دولت مشترکہ کے ملکوں میں دفاعی تحقیقات کے لئے اشتراک عمل کے سلسلہ میں سفارشیں کی ہیں

۴۵ ایم منشی نے کل بیان کہا کہ ملک میں شکر کی کمی پوری کرنے کے لئے غیر ملکی شکر کی ایک بڑی مقدار آئندہ ہفتے ہندوستان پہنچنے والی ہے۔

صدر کانگریس اور وزیر اعظم کے عہدہ کو ملا دیا جائے

نئی دہلی ۲۳ جولائی۔ حکومت ہند کے سابق وزیر بحالی مسٹر موہن لال سکسینہ نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ صدر کانگریس کو اپنے عہدے کے اعتبار سے ہندوستان کا وزیر اعظم ہونا چاہیئے۔ ورکنگ کمیٹی کے ممبران کو انھوں نے ایک توجہ نامہ بھیجا ہے جس میں کہا ہے کہ اس رسم کے قائم ہو جانے سے آجکل صدر کانگریس کے اعلیٰ عہدہ کو جس طرح انداز کیا جاتا ہے وہ صورت بھی باقی نہیں رہے گی۔ اس تجویز کا مقصد کانگریس کی تنظیم کو درست کرنا اور اس تنزل کو دور کرنا ہے۔ جو کانگریس کو روز بروز ہو رہا ہے۔

مسٹر سکسینہ نے یہ رائے دی ہے کہ صدر جمہوریہ کو دوسرا صدر نامزد کرنے کا اختیار دیدیا جائے۔ ایک نائب صدر کانگریس کا نگران اور دوسرے تنظیمی اور غیر پارلیمنٹری کاموں کی دیکھ بھال کرے۔

مسٹر سکسینہ نے کچھ تجویزیں اور پیش کیں ہیں ا۔ وزیر اعظم اور نائب وزیر اعظم کے علاوہ کسی وزیر کو ورکنگ کمیٹی یا صوبائی مجلس انتظامیہ کا ممبر نہ بنایا جائے ان کو اہم مسائل کے بارے میں مشورہ دینے کے لئے مخصوص دعوت نامہ پر بلایا جائے

۲۔ صدر کانگریس کی اجازت کے بغیر وزراء غیر سرکاری اداروں کے انتظامی عہدے نہ قبول کریں۔

۳۔ کانگریس کے سالانہ اجلاس میں اور اجلاس نہ ہونے کی صورت میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی ہر سال کے کام کا ایک قطعی پروگرام بنالے۔

۴۔ کانگریس کی پارلیمنٹری پارٹی کے لیڈر اور ڈپٹی لیڈر تو ۳ سال کے لئے منتخب ہو۔ لیکن بقیہ عہدیدار ہر سال منتخب ہوں۔

۵۔ مرکزی اور صوبائی پارلیمنٹری پارٹیوں میں ایک شکایتی کمیٹی ہو۔ اور اس کمیٹی کو شکایات کی تحقیقات کرنے کا پورا اختیار ہو۔

۶۔ مرکز کے وزیر اعظم اور نائب وزیر اعظم اور اسٹیٹ کے چیف منسٹر کے علاوہ ہر وزیر کے لئے یہ لازمی کر دیا جائے کہ وہ اپنی وزارت یا وزارتوں کی رفتار ترقی کی رپورٹ پارٹی کے سامنے ہر سال پیش کرے اور اس کی منظوری لے۔

۷۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور صوبائی کانگریس کمیٹیاں جو کام کریں اس کا ہر ۶ ماہ کے بعد جائزہ لیا جائے۔

کمیونسٹوں کی پالیسی میں تبدیلی

نئی دہلی۔ ۲۲ جولائی۔ کل کمیونسٹ پارٹی نے اپنی پالیسی میں جس تبدیلی کا اعلان کیا ہے۔ اس کے متعلق مختلف پہلوؤں پر حکومت ہند غور کر رہی ہے خیال ہے کہ پارٹی پارٹی مذکور کے بارے میں اپنے رویہ میں حکومت فی الحال کوئی تبدیلی نہ کرے گی۔

آج ۲¼ ہزار کمیونسٹ قیدی حصہ الف کی اسٹیٹ اور ہر حصہ ب اور اس کی اسٹیٹ میں تین ہزار سے چار ہزار ہیں۔

برطانیہ کا دفاع پر ۷۸ کرور پونڈ

لندن۔ ۲۲ جولائی۔ برطانی وزیر جنگ مسٹر جان اسٹریچی نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ اسوقت بھی ۷۸ کروڑ پونڈ دفاع پر خرچ کر رہا ہے۔ اور اگر دفاع کا خرچ بڑھانا ضروری ہے تو زیادہ امیر طبقہ کو اپنا پورا حصہ ادا کرنا پڑے گا۔

انھوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ کوریا کی جنگ اور عالمگیر جنگ نہیں بن جائے گی۔

شاہ لیوپولڈ کو ماننے سے انکار

برو سلز۔ ۲۲ جولائی۔ حکومت کے نو سوشلسٹ وزراء نے آج استعفی دیدیا۔ اور شاہی کونسل کے اس اجلاس میں شرکت کرنے سے کر دیا۔ اور سوشلسٹ پارٹی نے کہا ہے کہ حکومت کے سوشلسٹ وزراء شاہ لیوپولڈ دوئم کو بلجیم کا بادشاہ تسلیم نہیں کرتے۔

غیر ملکی شکر ہندستان کیلئے

بمبئی ۲۲ جولائی وزیر غذا مسٹر کے ۴

سمن بنام قائم مقام قانونی مدعا علیہ متوفی

بحکم جناب محمد احمد صاحب سول جج دوئم کانپور

(آرڈر ۲۲ - قاعدہ ۴)

بعدالت جناب سول جج صاحب دوئم کانپور

نمبر مقدمہ ۴۵ سنہ ۱۹۴۹ء

محمد ظہیر الدین عمر تخمیناً ۵۵ سال ولد منشی عبد العزیز قوم شیخ ساکن کرنیل گنج کانپور مدعی

بنام - بابو محمد حنیف وغیرہ۔ مدعا علیہم

بنام مسماۃ رئیسہ خاتون عمر تخمیناً ۳ سال زوجہ حاجی مشتاق الہی سکنہ بنگلہ ۲۹/۴ ابو الکلام آزاد روڈ کراچی ۹ (پاکستان)

ہرگاہ محمد ظہیر الدین مدعی نے ایک نالش اس عدالت میں بتاریخ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۴۹ء بنام بابو محمد صدیق وغیرہ مدعا علیہم کے رجوع کی تھی جو بعد کو فوت ہو گیا۔ اور ہرگاہ مدعی مذکور نے ایک درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ آپ مساۃ رئیسہ خاتون متوفی مذکور کے قائم مقام قانونی ہیں۔ اور چاہتا ہے کہ آپ بجائے اس کے مدعا علیہ بنائی جائیں۔

لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ تیس ۳۰ اگست سنہ ۱۹۵۰ء بوقت ۱۰½ بجے دن اس عدالت میں حاضر ہو کر مقدمہ مذکور کی جوابدہی کیجئے۔ اور اگر آپ حاضر نہ ہوں گی تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۵۰ء جاری کیا گیا۔

بحکم مادھو موہن لال ادھوریہ

منصرم

عدالت سول جج دوئم کانپور

مہر عدالت

انڈونیشیا کی سرکاری فوجیں!

جاکرتا۔ ۲۳ جولائی۔ انڈونیشی سرکاری فوجیں جو گرم مسالے کے جزیروں کی جانب چاروں طرف سے بڑھ رہی ہیں جنوبی ملکا کے مجمع الجزائر کے سب سے بڑے جزیرے سیرام پر اتر گئی ہیں۔

THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن بمبئی

صداقت
ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت
سالانہ 8/-
سالانہ رعایتی 6/-
ششماہی 3/8/-
سہ ماہی 2/-
فی پرچہ ۲

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL. 52 No. 31 | KANPUR SATURDAY 5TH AUGUST 1950

کانپور شنبہ ۵ اگست سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۲۰ شوال المکرم سنہ ۱۳۶۹ھ | جلد ۵۲ نمبر ۳۱

ادبیات

آئینۂ جذبات

(از جناب مولانا اظہر امرتسری)

کسی پردہ نشیں نے دیکھ کر دردِ جاوداں مجھکو — بنا ڈالا رموزِ زندگی کا ترجماں مجھکو
نہ چھیڑ اے ہمنشیں ہنگامۂ ماضی کے افسانے — کہ پھر محسوس ہوتا ہے غمِ عہدِ وہاں مجھکو،
گری دشمن پہ لیکن ڈوب کر نکلی مرے دلسے — سمجھ رکھا ہے کیا تیری نظر نے رازداں مجھکو
نظر تاریک دلِ محزوں، جگر مردہ کمر پر خم — ارے ظالم جوانی چھوڑ کر بھاگی کہاں مجھکو
مرا ہی نقشِ ہستی چوٹ کھا کھا کر ابھر آیا — وگرنہ آپنے تو کر دیا تھا بے نشاں مجھ کو
کھلانا چاہتے ہو کیا کسی ابلیس سی گندم — بلاتے ہو جو تم پھر جانبِ باغِ جناں مجھکو
کرم مجھ پر بھی اے عیروغمِ مرہم بانٹنے والے — تری ہی تیغ نے بخشا تھا زخمِ خونچکاں مجھکو
خدا جانے قفس کی بات ہے یا قصہ گلشن! — چمک کر کہہ رہی ہے کچھ تو برقِ آشیاں مجھکو
نگہ میں یاس دل میں درد لب پر شکوۂ گردوں — نہ جانے لیچلا ہے عشق کا سودا کہاں مجھکو
بجا ہے تیرا کہنا لیکن اے صیاد دم بھر بھی — قفس میں ہو نہیں سکتا گمانِ آشیاں مجھکو
مری بربادیوں پر ہنسنے والو کچھ خبر بھی ہے — کہ یاد آئیگی ہی بھولی ہوئی طرزِ فغاں مجھکو

قفس میں شورشِ گلشن تو ہو سکتی ہے اے اظہر
مگر بھولا ہوا ہے شیوۂ آہ و فغاں مجھکو!

دنیائے اسلام

ٹرکی معاہدہ اٹلانٹک کے نظام میں شامل ہونا چاہتا ہے

لیک سکسس ۳۰ جولائی متحدہ اقوام کے ٹرکی کے نمائندہ مسٹر سلیم سرپر نے یہاں ٹرکی سے واپسی پر کہا کہ ترکی کی حکومت کی تمنا ہے کہ وہ مغربی طاقتوں کے دفاعی معاہدے خصوصاً شمالی اٹلانٹک کے معاہدے میں شامل کر لیا جائے اس خواہش کی تائید ٹرکی کی رائے عامہ بھی کرتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ٹرکی کا کوئی شخص اپنے آپ کو اس وقت تک محفوظ نہیں سمجھ سکتا جب تک اسے شمالی اٹلانٹک کے معاہدے یا کسی دوسرے ایسے ہی نظام میں شامل نہ کر لیا جائے۔ آپ نے کہا کہ شمالی اٹلانٹک کے دفاعی نظام میں اگر ٹرکی کی شمولیت ناقابل عمل سمجھی جائے تو میری رائے میں بحیرۂ روم کا معاہدہ کر کے اسے کسی طرح اٹلانٹک کے نظام سے ملا دیا جائے۔

انھوں نے انکشاف کیا کہ ٹرکی حفاظتی کونسل کی ممبری کا امیدوار ہے۔ اور کئی قوموں نے اس کی تائید کا وعدہ کیا ہے۔ عرب ریاستوں نے ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا ہے کہ اس تحریک کی تائید کی جائے یا نہیں لیکن ٹرکی کی نئی حکومت عربوں کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر بنانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں دینا چاہتی۔

برطانی فوجوں کے تخلیہ پر اسرار

لندن۔ ۲۶ جولائی مصری سفیر برائے انگلستان عبدالفتاح امر پاشا غیر متوقع طور پر لندن سے بذریعہ ہوائی جہاز پیرس گئے ہیں۔ جہاں وہ مصری وزیر اعظم سے مشورہ کریں گے۔ امر پاشا نے برطانیہ وزارت خارجہ کے ایک اعلیٰ افسران سے ساتھ طویل گفت و شنید کی تھی۔ لندن کے سرکاری افسر یہ بتانے سے انکار کر رہے ہیں کہ اس گفت و شنید کو برطانی مصری معاہدے کی گفت و شنید سے کوئی تعلق ہے یا نہیں۔

بہرحال کچھ دنوں سے یہ خیال تقویت پا رہا ہے کہ نحاس پاشا جو صحت کی بنا پر یورپ آئے ہیں۔ اس مسئلے پر حکومت برطانیہ کے ساتھ براہ راست گفت و شنید کرنے کا موقع ضرور تلاش کریں گے۔ اس سلسلہ میں برطانیہ کی رائے یہ ہے کہ اب تک کوئی ایسی ٹھوس بنیاد نہیں تلاش کی جا سکی ہے جس پر یہ گفت و شنید دوبارہ جاری کی جائے مصر کے حال کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت مصر صرف ایک صورت میں گفت و شنید کے لئے تیار ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مصر سے برطانی فوجیں واپس بلالی جائیں۔ اور مصری تاج کے ماتحت مصر اور سوڈان کو متحد کرنے کا وعدہ کر لیا جائے لیکن حکومت برطانیہ ان شرائط کو پہلے ہی سے تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہے۔

مصر اپنا رویہ نہ بدلیگا

قاہرہ ۲۹ جولائی۔ گذشتہ شب مصر کے وزیر خارجہ نے صلاح الدین بے نے اخباری نمائندوں کو بتلایا کہ اگر اگلی بار روس کی طرف سے حفاظتی کونسل میں چین کے مسئلہ کو پیش کیا گیا تو مصر کمیونسٹ چین کے بارے میں اپنا موجودہ رویہ تبدیل نہ کرے گا۔ یاد رہے کہ ۱۲ جولائی کو ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے مصر کے وزیر خارجہ نے کہا تھا کہ مصر چین اور ویٹ نام کی موجودہ حکومتوں کو تسلیم نہیں کرے گا۔ کیونکہ ان حکومتوں کے قیام میں زور دستی سے کام لیا گیا ہے۔

عربوں پر یہودیوں کے مظالم

عمان ۲۸ جولائی۔ ریاست اسرائیل میں آباد عربوں پر یہودیوں کے مظالم کا تازہ ترین ثبوت اس خبر سے ملتا ہے کہ اسرائیلی حکام نے قصبہ مجدل کو عربوں عرب آبادی سے پاک کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے خبر بتاتی ہے کہ مجدل کے پانسو ۔۔۔ عربوں کو ان کے مکانات سے نکال دیا گیا ہے۔ جہاں انھیں خیموں میں رکھا گیا ہے۔ اور جلد ہی انھیں ریاست سے خارج کر دیا جائے گا۔ بتایا جاتا ہے کہ مجدل کے بقیہ ۲ ہزار عربوں کا بھی یہاں حشر ہونے والا ہے۔

مصر اور لبنان کی متحدہ اقوام سے شکایت

لیک سکسس ۲۸ جولائی مصر اور لبنان نے متحدہ اقوام سے شکایت کی ہے کہ اسرائیل نے ان کے علاقہ پر حملہ کیا ہے حفاظتی کونسل سے تحقیقات کی درخواست کی گئی ہے۔ مصری حکومت کا دعویٰ ہے کہ اسرائیلی فوج کا ایک مسلح دستہ ہوائی جہازوں کی مدد سے مصری علاقہ پر گھس آیا۔ اور ۳ آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ لبنان کا کہنا ہے کہ اسرائیلی ہوائی جہاز نے لبنانی علاقہ میں ایک لبنانی جہاز کو مار گرایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے | زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۵ اگست سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۳۱

پارلیمنٹ میں وزیر اعظم نہرو کا بیان

وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ۳ اگست کو پارلیمنٹ میں کوریا پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ کوریا کے سلسلہ میں ہندوستان نے جو پالیسی اختیار کی ہے۔ اس کا آگے چل کر بہت بڑا اثر پڑے گا۔ اس لئے نہیں کہ ہندوستان بہت طاقتور ہے۔ بلکہ اس لئے کہ مجھے یقین ہے کہ ہم نے جو رویہ اختیار کیا ہے وہی صحیح رویہ ہے۔

تالیوں کے پر شور گونج میں وزیر اعظم نے کہا کہ مجھے ذرہ برابر شبہ نہیں ہے کہ اگر ہم کو ان مسائل کو حل کرنا ہے تو ہمیں آگے چل کر یہی صحیح رویہ اختیار کرنا پڑے گا۔ جہاں تک حکومت ہند کو علم ہے شمالی اور جنوبی کوریا کی اندرونی حالت قابل تعریف اور قابل اطمینان نہیں تھی لیکن شمالی کوریا نے جنوبی کوریا پر زیادتی کی ہے۔ اور اس زیادتی کا مقابلہ کرنا چاہیے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ جہاں تک ممکن ہے جنگ کے شعلوں کو کوریا سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے۔ اور کسی دوسرے مسئلہ کو کوریا کی جنگ سے متعلق نہیں کرنا چاہیے۔ اس جنگ کو ختم کرنے کی تدابیر نکالنی چاہیے اور کوریا کا مستقبل خود کوریا کے باشندوں کو طے کرنا چاہیے۔!

وزیر اعظم نے آگے چل کر کہا کہ چین کی عوامی حکومت کو نظر انداز کرنے سے وہ حکومت ختم نہیں ہوگی۔ اگر نئے چین کو شروع ہی میں حفاظتی کونسل میں جگہ دیدی جاتی تو بعد کے بہت سے واقعات جن میں کوریا کا واقعہ بھی شامل ہے ظہور پذیر نہ ہوتے۔ حفاظتی کونسل میں روس کی عدم شرکت ایک افسوسناک بات تھی۔

ہندوستان نے چین کی عوامی حکومت کو اس لئے تسلیم کر لیا تھا کہ اس حکومت کے اس عظیم الشان ملک میں پیر جم گئے تھے۔ اور اس کے ختم ہونے کا معمولی امکان بھی باقی نہیں رہا تھا۔ جب کسی ملک یا حکومت کو تسلیم کرنے کا موقعہ آتا ہے تو حقائق پر نظر رکھنی پڑتی ہے۔ اپنی پسندیدگی یا ناپسندیدگی کا لحاظ نہیں کیا جاتا اگر ہم اپنی پسند کو راہ دیں تو ہم دنیا کی بہت سی حکومتوں کو تسلیم نہ کریں۔ اور دنیا کا ہر ملک بہت سی حکومتوں کو تسلیم نہ کرے جسے وہ پسند نہیں کرتا۔

اپنی پرانی عادت سے مجبور ہو کر مغربی ممالک کے ممتاز مدبر اور سیاست داں ایشیا کے ملکوں کی قسمت کا خود ہی فیصلہ کر دیتے ہیں۔ اور مذکورہ بر اعظم کے ان ملکوں سے کوئی رائے نہیں لیتے۔ جن کا سب سے زیادہ تعلق ہوتا ہے۔ اس وسیع اور عریض دنیا کے کسی ملک کے ہاں میں ہاں ملانے پر ہندوستان تیار نہیں ہے وہ یہ بات کوئی وقار کے نقطۂ نظر سے نہیں کہہ رہا ہے۔ اگرچہ قومی وقار بھی ایک چیز ہوتی ہے۔ بلکہ اس نقطۂ نگاہ سے کہہ رہا ہوں کہ دنیا کو ایک عالمی مصیبت سے بچانے میں کچھ مدد مل سکے۔ جہاں تک ایشیا کے ملکوں کا تعلق ہے ہم مغربی ملکوں کے مقابلہ میں کہیں بہتر پوزیشن میں ہیں کہ ان ملکوں کے بارے میں دوسروں کو سمجھا سکیں یا ان کو خود سمجھ سکیں۔ مغربی ممالک کے تمام طریقے لطافت اور دقیقہ سنجی سے خالی ہوتے ہیں۔ وہ اس لئے ناکام ہوتے ہیں کہ ان کی بات دل و دماغ قبول نہیں کرتی۔

گاندھی جی کے بعد نہرو

۴ اگست کو نائب وزیر اعظم سردار پٹیل نے ہند پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ حکومت احتیاطی نظر بندی کے قانون کو بدلنا چاہتی ہے۔ "قانون نظر بندی" متفقہ رائے سے منظور کیا گیا تھا۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ نیا قانون ایوان کے سامنے یا تو اگلے اجلاس یا بجٹ اجلاس سے پہلے آئے گا۔

سردار پٹیل نے اپنی تقریر میں کہا کہ حکومت ان تخریبی عناصر کا ہر طرح مقابلہ کرے گی جو یا تو ایک فرقہ کو دوسرے فرقہ سے لڑانا چاہتے ہیں یا تشدد آمیز کارروائیوں کے ذریعہ حکومت کا تختہ الٹ دینے کی فکر میں ہیں۔ حکومت ہر صورت ملک میں امن قائم رکھے گی۔ اور ہر امن شکن اور امن دشمن قوت کا سر کچل کر رکھ دے گی۔

میں اس کا یقین دلاتا ہوں کہ حکومت مخالفت کا گلا گھونٹنا نہیں چاہتی۔ وہ ہر سیاسی جماعت کو اس کا پورا موقعہ دے گی کہ پر امن طریقہ سے اپنا پروپیگنڈا کرے۔ اور انتخابی سرگرمیوں میں حصہ لے۔ میں دعوی کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہمارے دوران حکومت میں ایک مثال بھی ایسی ڈھونڈے نہ ملے گی جس کا مقصد کسی مخالف سیاسی جماعت کو دبانا ہو۔

سردار پٹیل نے کہا کہ میں یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ ملک میں ایک ایسی جماعت ہے جو مہاتما گاندھی کو قتل کرنے کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوئی ہے۔ ہندو مہا سبھا کے سابق صدر مسٹر بھوپاٹکر کے ایک ساتھی نے اطلاع دی ہے کہ یہ جماعت وزیر اعظم پنڈت نہرو کو قتل کرنا چاہتی ہے۔ (شرم شرم)

اگر آپ دہلی کے اخبارات دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ کس طرح عوام کو تشدد پر آمادہ کرتے ہیں اور حکومت کے خلاف بددل کرتے ہیں۔ دہلی میں ایسی تقریریں بھی ہوا کرتی ہیں۔ مگر حکومت اس کی چنداں پرواہ نہیں کرتی " یہ دعوی کرتے ہوئے کہ مشرقی ایشیا میں صرف ہندوستان ہی ایک ایسا ملک ہے جہاں بھرپور جمہوریت کا ظہور ہو سکتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ اتنی کم مدت میں ہم نے بہت کچھ کیا ہے ہم نے ایک بتدی کی طرح غلطیاں کی ہیں۔ لیکن ہمارے استقلال اور جرات کی داد نہ دینا ستم ہوگا۔

سردار پٹیل نے کہا۔ جب پنڈت کنزرو شہری آزادی کے متعلق تقریر کر رہے تھے تو میرے دماغ میں پچھلی تاریخ کے وہ واقعات آ رہے تھے جب ہم جنگ آزادی میں منہمک تھے۔ اور ہمیں اظہار خیال پر جیل میں ٹھونس دیا جاتا تھا۔ اس وقت کوئی بھی ایسا نہ تھا جو حکومت کے جبر کے خلاف آواز اٹھاتا یا استدلال سے اس کو قائل کر دیتا۔

میں ایوان کو اعتماد دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک ان علاقوں کا تعلق ہے جو مرکز کے تحت ہیں صرف ۱۷۷ آدمی ایک سال پہلے نظر بند تھے۔ اب صرف ایک آدمی نظر بند ہے۔ اور اس آدمی پر ایک بیرونی ملک کا جاسوس ہونے کا الزام ہے۔ کیا اب اس پر بھی آپ مرکز پر طاقت کے غلط استعمال کا الزام لگائیں گے۔

کروروں آدمیوں کی آزادی کو صرف چند آدمیوں کی مجرمانہ اور مجنونانہ حرکتوں سے معرض خطر میں نہیں ڈالا جا سکتا۔

انھوں نے کہا کہ ہم تشدد پسندوں اور شرانگیزوں کو ضرورت سے زیادہ ایک دن بھی زیادہ نظر بند نہیں رکھنا چاہتے۔ لیکن ہماری حکومت نے یہ طے کر لیا ہے کہ کسی حلقے سے کسی قسم کے ایسے تشدد کو قطعی برداشت نہ کرے گی جس کا مقصد حکومت کا تختہ الٹ دینا ہوگا۔ ہم ملک کو تاراج اور بد امنی کے ہاتھوں میں سونپ دینا نہیں چاہتے۔! انھوں نے آخر میں پرزور الفاظ میں کہا کہ ہم فرقہ داریت اور کمیونزم دونوں کے خلاف جنگ کریں گے۔ ہم نے جو راہ اختیار کی ہے اس سے ہٹنے والے نہیں

خاتمہ زمینداری بل منظور

۸ اگست کی شام کو ۵ بجکر ۲۹ منٹ پر مہاتما گاندھی کی جے۔ اور انقلاب زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کے درمیان یوپی اسمبلی میں صوبہ متحدہ کا خاتمہ زمینداری اور اصلاح آراضی بل بھاری اکثریت کے ساتھ منظور ہو گیا۔!

وزیر اعظم پنڈت گوبند بلبھ پنت نے ممبروں سے پوری طرح بھرے ہوئے ایوان کو ۔ ۱۰ منٹ تک مخاطب کرتے ہوئے نعرہ ہائے تحسین کے درمیان کہا ۔ آج کا دن اس ایوان کی زندگی میں ایک تاریخی دن کہلائے گا۔ جس کی یاد رہتی دنیا تک رہے گی۔

انھوں نے مزید کہا کہ مجھے بھی یہ فخر حاصل ہے کہ میں نے ایسے اہم بل کی تشکیل میں حصہ لیا جس کے ذریعہ سینکڑوں ہزاروں سال کے دبے کچلے کسانوں کو سربلند کرنے اور حقیقی سوراج سے لطف اندوز ہونے کا پورا موقع حاصل ہو رہا ہے۔ کافی حصہ لیا ہے۔

بل پر آخری رائے شماری کے وقت جمہوری پارٹی نے تقسیم ایوان کا مطالبہ کیا تھا جس کے نتیجہ میں یہ بل ۱۳ مخالف ووٹوں کے مقابلے میں ۱۲۱ موافق ووٹوں سے منظور ہو گیا۔

روس ناکام رہا۔

متحدہ اقوام کے سات ماہ کے روسی بائیکاٹ کے بعد موسیو جیکب ملک روس کی صدارت میں یکم اگست کی رات حفاظتی کونسل کا اہم اجلاس ہوا۔ اور اجلاس شروع ہوتے ہی صدر نے رولنگ دی کہ قوم پرور چین کے ڈیلیگیٹ ڈاکٹر ٹی ایف سیانگ کو چین کی نمائندگی کا حق نہیں ہے۔ رائے شماری میں رولنگ ۳ کے مقابلہ میں ۸ ووٹ سے مسترد ہو گئی۔ روس ہندوستان اور یوگوسلافیہ نے رولنگ کی موافقت میں ووٹ دیا۔

ہندوستان نے اعلان کیا کہ وہ قوم پرور چین کے ڈیلیگیٹ کے اخراج کے لئے وہ روس کی رولنگ کے حق میں ووٹ دے گا۔ ہندوستان کا رویہ بتاتے ہوئے۔ مسٹر بی این راؤ نے متنبہ کیا کہ چین کی نمائندگی کا مسئلہ جنوبی سے متحدہ اقوام کے سامنے ہے۔ اور اگر اس کو اطمینان بخش طور پر حل نہ کیا گیا تو ادارہ متحدہ اقوام جلد ہی درہم برہم ہو جائے گا۔ اس صورت کا انجام امن عام کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے۔

کوروا ولنٹھ لاکھ دس ہزار گیلن پانی خرچ کیا اسمیں وہ پانی شامل نہیں ہے جو کنوؤں دریا یا دوسرے ذرائع سے حاصل کر کے خرچ کیا گیا ہے۔

واٹر ورکس نے جون کے مہینہ میں اوزانہ وسطاً ۔ ملین گیلن پانی سپلائی کیا ہے۔

کوریا پر امریکی حملے کی مذمت

مقامی نادورڈ کمیونسٹ پارٹی کا ایک جلسہ ۳۰ جولائی کو ہوا جلسہ میں ایک تجویز منظور کی گئی جس میں کوریا میں لڑائی شروع کرنے کے لئے امریکا کی سخت نکتہ چینی کی گئی اور یہ مطالبہ کیا گیا کہ امریکہ کوریائی جمہوریہ کو خالی کردے تجویز میں آگے چل کر پنڈت نہرو کی تحریک امن پر مسرت کا اظہار کیا گیا۔ لیکن کوریا کے متعلق حفاظتی کونسل تجویز کی تائید پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔

۳۲ لاکھ انکم ٹیکس کا نہیں ادا کیا

خیال کیا جاتا ہے کہ بڑے ملوں کے ایک ممتاز ڈائرکٹر مسٹر کمپتی پت سنگھانیا نے ۳۲ لاکھ ۷۷ ہزار ۶۶ روپے ۴ آنے کی رقم جو ان پر بطور انکم ٹیکس سنہ ۱۹۳۹ء سے سنہ ۱۹۴۶ء کے درمیانی زمانہ میں لگائی گئی تھی۔ ادا نہیں کی ہے۔ چنانچہ دفعہ دار ۹ انکم ٹیکس افسروں نے ان کے کمپوزیل کے ۲۷۳ و ۲۷۴ پر نوٹس ...

یوم آزادی کا پروگرام

مسٹر ایم سمیع اللہ (آئی اے ایس) اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (سٹی) ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں کہ:-

۳ اگست ۴ بجے شام کو سوبجر بورڈ کے ہال میں مسٹر کشن چند (آئی سی ایس) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جس میں ۱۵ اگست کو یوم آزادی منانے کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام بنایا گیا۔

(۱) ۶ بجے صبح پربھات پھیریاں
پربھات پھیریاں شہر کانگریس کمیٹی کی نگرانی اور وارڈ کمیٹیوں کے انتظام میں نکلیں گی۔

(۲) ۸ بجے صبح جھنڈا لہرانا تمام
پبلک عمارتوں پر جھنڈا لہرایا جائیگا۔

(۳) ایک بجے دن کو جلوس۔
شردھانند پارک سے ایک عام جلوس روانہ ہوگا۔ جو شہر کے خاص سڑکوں سے گذرے گا۔ اور شام کو ۵ بجے پھول باغ میں آکر ختم ہوگا۔ جس میں تمام افسروں سے شرکت کرنے کی اپیل کی جاتی ہے۔
پھول باغ میں شہر کانگریس کمیٹی کی طرف سے ایک سوشل اجتماع ہوگا۔

(۴) ۸ بجے شام کو کوی سمیلن۔
کنگ ایڈورڈ میموریل ہال پھول باغ میں کوی سمیلن ہوگا۔ جس کا انتظام پنڈت دیودت مصر کریں گے۔

(۵) ۸ بجے شام کو مشاعرہ
میونسپل ہال میں مشاعرہ ہوگا۔ اس کا انتظام میونسپل بورڈ کے چیرمین پنڈت برہمانند مصرا اور خواجہ عبدالسلام کریں گے،

ضلع کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام بنایا گیا ہے۔
(۱) ۵ بجے صبح پربھات پھیریاں، (۲) ۸ بجے صبح تمام گورنمنٹ کی عمارتوں پر جھنڈا لہرانا۔ (۳) جھنڈا لہرانے کے بعد درخت لگانا۔ (۴) اسپورٹس کے بعد اسکول کے بچوں کو مٹھائی تقسیم کرنا (۵) ۵ بجے شام کو ایک سوشل اجتماع ہوگا۔

لالہ منگتورام جیپوریا حاضر عدالت

۴ اگست کو جے پوریا برادرس کے منیجنگ ڈائرکٹر اور سودیشی کاٹن ملس کے منیجنگ ایجنٹ لالہ منگتورام جے پوریا اور لالہ بنواری لال جے پوریا نے اپنے کو حاضر عدالت کر دیا۔ اور ان دونوں کو سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے ایک ایک لاکھ روپیہ کی ضمانت اور مچلکہ پر رہا کر دیا گیا۔

ان دونوں کی سودیشی کاٹن ملس کے مقدمہ کے سلسلہ میں ضرورت تھی۔ اور پولیس نے ملزمان کے خلاف عدالت میں فرد جرم داخل کر کے ان دونوں کو مفرور ملزم قرار دے دیا تھا۔

یاد رہے کہ گذشتہ ۱۱ جولائی کو سوتی کپڑا کنٹرول ایکٹ اور اسپیشل سپلائی ایکٹ کی کچھ دفعات کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں لالہ سیتارام جے پوریا۔ اور لالہ منا لال باگلا گرفتار ہو کر ضمانت پر رہا ہو چکے ہیں۔

متوسط طبقہ کے لئے نو آبادی

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ نے کانپور کے حوالی ملحق پور کے قریب ایک قطعہ زمین متوسط طبقہ اور کم آمدنی والے لوگوں کے درمیان کو آپریٹو ہاؤسنگ کی ترغیب دلانے کے لئے دیا ہے۔ یہ نو آبادی تیس ایکڑ زمین پر بنے گی۔ اور اسمیں تین سو خاندان بس سکیں گے۔

ڈیولپمنٹ بورڈ کے صدر مسٹر ہری شنکر دویدی اور ایگزیکٹو افسر مسٹر ویو راج اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیرمین مسٹر جگ بہادر سنگھ نے جگہ کا معائنہ کیا۔ اور وہیں پر اسکیم کی تفصیلات پر غور کیا۔ اس نو آبادی میں تمام فروری شہری سہولتوں کا انتظام ہوگا جس میں ایک اسکول اور ایک ہسپتال بھی شامل ہے۔

اخبار نویسوں کے مطالبات

یوپی جرنلسٹ فیڈریشن کی اپیل پر کانپور کے اخبار نویسوں نے یکم اگست کو "یوم مطالبات" منایا۔ اور جلسہ کیا جس میں صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ جلد سے جلد قانون کے ذریعہ اخبار نویسوں کی بنیادی تنخواہوں کو مقرر کر کے ان کی معاشی حالت کو سدھارنے کی طرف توجہ کرے۔

ایک پریس پر مہر لگا دی گئی

۴ اگست کو پولیس نے ایک پرنٹنگ پریس پر حملہ کر کے گورنمنٹ کے خلاف پمفلٹ برآمد کئے جو باندہ میں تقسیم کئے گئے تھے پریس کے مالک اور کمپوزیٹر کو پریس ایکٹ دفعہ ۱۸ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے اور پریس کو بند کر کے قفل لگا کر اپنی مہر لگا دی ہے۔

گنگا کا پانی۔

گنگا کا پانی یکایک بڑھ گیا ہے یعنی ریل کے پل کے نیچے ۴ اگست ۵ بجے شام کو سطح دریا سے ۳۰۷ فٹ اونچا تھا۔ حالانکہ اس سے ۲۴ گھنٹہ پہلے ۱۶ انچ پانی کم تھا۔ یعنی ۲ انچ پانی بڑھ گیا۔

افسوسناک موت۔

۴ اگست سوا گیارہ بجے دن کو ڈاکٹر بی سی ککڑ ریٹائرڈ سول سرجن (رائے بہادر) کی بیوی کا ۴۸ گھنٹہ کے مختصر علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔

مرحومہ کا کریا کرم سرسیا گھاٹ پر ہوا جس میں شہر کے ہر طبقہ کے معززین شریک تھے۔ وہ ۳ اگست کے ۱۲ بجے دن تک بالکل اچھی تھیں۔ لیکن وہ بلڈ پریشر کی مریضہ تھیں۔ اور انہی مرض کا یکایک شدید حملہ ہوا۔ جس کی وجہ سے وہ تقریباً ۲۴ گھنٹہ بیہوش رہیں۔ اور باوجود انتہائی ڈاکٹری امداد کے جانبر نہ ہو سکیں۔

ہم کو اس حادثہ میں ڈاکٹر صاحب اور مرحومہ کے بھائی مسٹر شیام بہاری ٹنڈن کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالی مرحومہ کی روح کو شانتی عطا فرمائے۔

۷ ارب گیلن پانی خرچ ہوا

یکم اپریل سنہ ۱۹۴۹ء سے ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء تک کانپور کے باشندوں نے سات ارب اڑتالیس کروڑ ...

سبدِ گل | ادبِ لطیف | بچوں کی دنیا | پردۂ فلم | عالمِ نسواں

مسلم لیگی قیادت کا مآل!

(از جناب محمد یعقوب طاہر)

یونہی لیگ بنتی سنورتی ہوئی
حدودِ خدا سے گذرتی ہوئی،
تڑپتی مچلتی بھڑکتی ہوئی
بپھرتی اکڑتی۔ بھڑکتی ہوئی۔
کبھی کارخانے پہ قبضہ کیا!
کبھی فیکٹری کو بھی ہتھیا لیا۔
ہیں قابض یہی جو بھی جاگیر ہے
یہ ملائے فرنگ کی کھیر ہے۔
سینما مرا موٹریں بھی مری!
دکانیں مری اور ملیں بھی مری!
جو ٹھیکہ ہو اس میں مرا نام ہو
مرا حصہ ہو جو بھی یاں کام ہو۔
یہ بہنوئی کی ہے یہ سالے کی ہے
یہ اپنی، یہ ننہال والے کی ہے
ہوا لیگ کو سامنا موت کا
"کٹھن ہے بڑا تھا سامنا موت کا
وہی جنگ برپا وہی توڑ پھوڑ
وہی کرسیوں کے لئے جوڑ توڑ
ہوئی لیگ اب اسطرح پاش پاش
کہ حیراں ہیں مردان حق ناشناس
یہ تنظیم اب اس طرح خوار ہے
نہ حامی نہ مونس نہ غم خوار ہے
گیا دورِ ممدوٹ و باری گیا
تماشہ دکھا کر مداری گیا
رہی ہے۔ نہ شوکت کی شوکت رہے
نہ اب دولتانہ کی دولت رہے۔

(تسنیم لاہور)

برما سے آنیوالوں کو پاسپورٹ لینا ہوگا

نئی دہلی ۳۰ جولائی۔ یکم اگست سے برما سے ہند آنے والے ہندوستانیوں پر لازم ہوگا کہ ان کے پاس پاسپورٹ موجود ہوں۔

بادشاہ کی معزولی و خانہ جنگی

برسلز ۳۰ جولائی۔ بلجیم نے وزیر نے آج بیان تبایا کہ شاہ لیوپولڈ عارضی طور پر اپنے اختیارات شہزادہ بادوئن کے ہاتھ میں دینے کے لئے تیار ہیں۔

ہندوستان اور نیپال میں دوستی

نئی دہلی ۳۰ جولائی۔ نیپال کے اور حکومت ہند میں ہندوستان اور نیپال کے درمیان امن اور دوستی نیز تجارت اور کاروبار کے معاہدوں پر دستخط کئے گئے ہیں۔

امن اور دوستی کے مطابق دونوں حکومتیں ایکدوسرے کی مکمل اقتدار علاقائی سالمیت اور خود مختاری کو تسلیم کریں گی اور ان کا احترام کریں گی۔ کسی حکومت کے تعلقات

قاضی نذر اسلام کی بنگالی نظم کا ترجمہ

میں تیرا بھکاری ہوں

مترجمہ جناب محمد یونس احمد کلکتہ۔

بنگال کے مایہ ناز شاعر قاضی نذر اسلام کی ایک ایسی نظم کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔ جس کا ایک ایک ٹکڑا معرفت اور حقیقت کے رنگ میں ڈوبا ہوا ہے ہم کو امید ہے کہ یہ پاکیزہ ادبی شاہکار بے حد پسند کیا جائے گا۔ ایڈیٹر

اے خالق ارض وسما! اے حسین بجست!! میں فقر تیرا ہوں۔ صرف تیرا۔ مجھ پر کسی کا زور نہیں۔ کسی کا دباؤ نہیں!

حسن و محبت میں ملوک کے، شاہکار قدرت سے سنوار کر مجھ سے تو کھیلتا ہے۔ تنہا او خاموش! کوئی اس کھیل کو نہیں جان سکتا۔ مجھے بھی تو اس کھیل سے باخبر نہیں کرتا مجھے بھی علم نہیں۔ صرف اتنا احساس ہوتا ہے کہ تو ارفع و اعلیٰ شہد کی شیرینی ہے۔

مجھے اس کا علم ہو یا نہ ہو۔ تو ہی وحدہٗ لاشریک ہے رب کریم! تو اس تاریک اور گندے دل کے اندر بھی اپنا عکس اپنی تصویر جلوہ گر کرتا ہے۔ جو دریائے معاصی میں غرق ہے۔

تو ہی میرا عیش و نشاط ہے۔ میرا ایمان ہے۔ تیری لازوال محبت سے میرا اوک قلم نغموں کے چشمے بہاتا ہے اور لبوں سے حسین راگنیوں کی شیریں تانیں پھوٹتی ہیں تو ان میری موسیقیوں کو بے سدھ ہو کر سنتا ہے لیکن میرے بزرگ اپنی کانوں میں انگلیاں ڈال دیتے ہیں۔

مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں معلوم کہ گلاب کے گلبن خوشے کی طرح میری باتیں کیوں پھوٹتی ہیں۔

تو ہی جانتا ہے کہ صبح کی ہلکی ہلکی روشنی ہر روز میں کلیاں کیوں نہیں اٹھتی ہیں۔ اور آسمان کی چھاتی میں تاروں کی لڑیاں کیوں ہم آہنگ ہوتی ہیں۔ تو ہی جانتا ہے اے خلاقِ عالم۔

جب مجھے خواب کی لہریں لوریاں دیتی ہیں۔ یا جب میں لشاط خواب سے جاگ اٹھتا ہوں تو اسوقت بھی اے محبوب تیری ہی یاد اور تیرا ہی نام میرے دل و دماغ میں مرتسم رہتا ہے

اے راحت جان میرے سینے کے اندر دکھ کا جوالا بن کر ہمیشہ بھڑکتا رہ۔ مجھے بھولنے مت دے اگر کبھی میں تجھے فراموش کر دوں۔ تو فوراً مجھے آواز دے۔ میرا جسم جھنجھوڑ ڈال۔

تو جیسے پکارتا ہے اس کی روح پاگل ہو کر راہ کی سنہری تان سنے بغیر جنگلی ہرنی رقص کرتی ہے؟ چاند اپنی تمامتر جلوہ سامانیوں کے ساتھ صفحہ آسمان پر عکس ریز ہوتا ہے۔ اور اس کی سنہری کرنوں سے مسحور ہو کر چکور کی آنکھیں بے نور بے جین ہو جاتی ہیں۔ دوسرے پنچھیوں میں یہ جنوں انگڑیاں کیوں نہیں؟ صرف چکور ہی بادلوں کی لہروں میں اپنا دل کیوں نچھاور کرتا ہے۔

اس کے پیاسے دل میں بادل کی تشنگی کس نے لگائی۔ ابول اے چشمہ شیریں بول تو نے اسے شہد کی شیرینی دی۔ اور اس کشش سے اس کی آنکھیں ندی بن گئیں۔

جب چاند بادلوں کے جھرمٹ سے عروس نو بن کر جلوہ گر ہوتا ہے چکور اپنی چکوری کے گلے سے نکل کر اس کی طرف بھاگ جاتا ہے چکوری بھی چشمہ نور دیکھ کر چکور کو دل سے فراموش کر دیتی ہے۔

چاند کے اس سپنے کو دیکھ کر یہ دو نفوس کیوں ایک دوسرے سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ کیوں دونوں اس کی حسین راگنیوں میں مست و بیخود ہو کر رقص کرتے ہیں۔ کیوں اس کی ٹھنڈی چھاؤں میں کسی کی آنکھیں اشکبار ہوتی ہیں۔ اور کوئی ستار کے ساز پر وصل کے نغمے الاپتے ہیں۔ تصویر کے ان دو رخوں کو کون

میلے کا شوق

(از مسٹر والٹر ہولٹن)

ہر بچہ میلے کا شوقین ہوتا ہے۔ کیونکہ میلے کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ کھیل تماشہ جوش و خروش اور کھلی ہوا۔ برطانیہ کے ہر قصبہ ہر گاؤں میں ہر سال ایک میلہ ضرور لگتا ہے۔ لاریاں اور ریل گاڑیاں ہر قسم کا سامان مثلاً خیمے۔ اسٹال جھولے۔ نیگوڑے بھر بھرے کھیتوں میں کھینچ لے جاتی ہے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے قناتوں کا ایک چھوٹا سا شہر کھڑا ہو جاتا ہے جھنڈیاں شور و غل اور موسیقی وغیرہ شہر کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیتی ہیں۔ اگر ایسے میلے کے لئے لڑکیاں اور لڑکے پیسے بچا بچا کر رکھتے ہیں تو یہ کوئی حیران ہونے والی بات نہیں۔

اغلباً انگلستان کا سب سے بڑا میلہ نیو کاسل میں لگتا ہے۔ یہ سات دن تک جاری رہتا ہے اور اس میں تقریباً دو لاکھ اشخاص جمع ہوتے ہیں ایک میلہ ناٹنگھم میں بھی لگتا ہے۔ جو سات سو سال پرانا ہے۔۔۔!

لندن میں مختلف جگہوں پر سال میں تین بار میلے لگتے ہیں۔ ہزاروں لوگ انہیں دیکھنے جاتے ہیں۔ سرکسوں کے علاوہ اور بھی کئی دلچسپیاں ہوتی ہیں۔ مثلاً چکر جن میں چوبی گھوڑے چھوٹی چھوٹی کاریں یا کشتیاں گول گردیا اوپر نیچے گھومتی رہتی ہیں۔

چھوٹے بچے بجلی کی کاروں کو بہت پسند کرتے ہیں چھوٹے چھوٹے پہیوں والی ٹب نما کاریں دھات نے فرش پر دوڑتی پھرتی ہیں۔ یہ فرش برقایا ہوا ہوتا ہے۔ انھیں موڑنا وغیرہ آسان ہوتا ہے۔ دراصل کھیل یہ نہیں کہ موٹروں کو ٹکر سے بچایا جائے بلکہ کھیل یہ ہے کہ موٹر کے سامنے والی موٹروں دے مارا گیا جائے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی تماشے ہوتے ہیں جن میں انعام بھی ملتے ہیں۔ چھڑیوں پر ٹنگے ناریل یا مسخرے کے سر کو گیند کا نشانہ بنانا ہوتا ہے۔ ایک اور کھیل میں ایک بڑے تختہ پر مختلف اشیاء مثلاً مٹھائی کا پیکٹ چھری چاقو وغیرہ رکھے ہوتے ہیں اور تم کسی ایک پر لکڑی کا چھلا پھینکتے ہو۔ چھلا جس چیز پر جا گرے وہی تمہاری۔ اسی طرح ایک میز پر تم پیسے لڑھکاتے ہو اگر پیسہ کسی مربع کے بیچ میں جا گرے۔ تو تمہیں دو پیسے مل جاتے ہیں ورنہ تمہارا پیسہ ہضم۔

جانتا نہیں اس کی سخاوت اور رزاقی بے مثل ہے! لامحدود ہے۔

جب میں بھیک مانگنے نکلتا ہوں میرے لبوں سے صرف اسی کی سخاوت کے گیت پھوٹتے ہیں۔ گیت کی اس مدھر تان میں بھول جاتا ہوں کہ مجھے کس بھیک کی ضرورت ہے۔ میرا دل کسے ڈھونڈتا ہے۔ میں بھیک مانگتا رہا ہوں لیکن کشکول گدائی نہیں ہے۔ نہ جانے کس چور نے چوری کر لی۔ میں نے اپنی جھولی بہت تلاش کی لیکن لاحاصل دل نے کچھ ہنس کر اور کچھ رو کر کہا۔ "جانتا ہوں کس چور نے چوری کر لی ہے! تجھے بھیک کی ضرورت ہی۔

تو اپنی جھولی گم کر دے اور اے افسردہ دل افسردہ روح سن! تیری آنکھیں اشکبار کیوں ہیں۔ دل کیوں بیٹھا جا رہا ہے۔

آخر کچھ تو مجھ سے بھی بول۔ بول اے بھکاری؟ میں نے تجھے بہت ڈھونڈا لیکن تیرا وجود کہیں نہ پایا صرف تیری آنکھوں کے آنسو دکھائی دیے۔ تیرے آنسو تو تیری رحمت ہیں پھر آنکھیں شفاف کیوں نہ ہوئیں

مجھے اپنی آنکھوں کی پتلیوں سے کیوں پھینکنا چاہتا ہے۔ کیوں مجھے اپنی مخلوق کی سمت بھیج رہا ہے۔ بول! اے معبود بول تو کہاں روپوش ہے۔ تیری روشن آنکھیں کہاں چھپی ہیں۔ کہاں ہے میرے قصر دگا تیا۔ دیکھ یہ اندھا بھکاری تیرا سوالی ڈھونڈھ

لیشو دھرا کا نجو

(از جناب بی۔ کے جوشی)

کسی بھی فلمی ڈرامہ میں ہیرو اور ہیروئن کو نمایاں اہمیت حاصل ہوتی ہی ہے۔ مگر دو ایک دوسرے کردار ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہ ڈرامہ کے آثار چڑھاؤ اور کامیابی میں نمایاں حصہ لیتے ہیں۔ ایسے کردار خوش اسلوبی سے نبھانے والے ہمارے اداکاروں میں سے ایک لیشو دھرا کا نجو بھی ہے۔ ہنسی مذاق کا کردار نبھانا جس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے جس ڈرامہ میں بھی لیشو دھرا کا نجو شامل ہو سمجھ لیجئے کہ ہنسی مذاق کا کافی سامان مہیا ہو گیا۔ اور شاید ایک دلفریب ناچ بھی

درمیانہ قد، خوبصورت اور معصومانہ چہرہ بھرا بھرا جسم، قدرے سیکس اپیل اور شوخ آواز۔ یہ ہے لیشو دھرا کا نجو۔ اداکاری ایکٹنگ کرنے کے علاوہ ناچتی بھی ہو۔ عموماً ایسے ناچ جن میں کہ اس کا ایک ساتھی بھی ہو۔ لیشو دھرا کا نجو کافی سمجھدار اور جیت ہے وہ اتر پردیش کے ایک اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتی ہو۔ یوں تو لیشو دھرا ایک عرصہ سے فلموں میں پارٹ ادا کر رہی ہے۔ مگر پہلے ہی چند برسوں میں جن فلموں اس نے نمایاں حصہ لیا ہے وہ ہیں۔ پیار کی جیت جس میں کہ وہ ایک دیہاتی لڑکی بنی۔ دیودجس میں کہ وہ ایک غریب باپ کی بیٹی بنی۔ اور گھر والوں کی شریک غم ثابت ہوئی۔ ہماری منزل جس میں کہ وہ ایک من چلے کی بیوی بنی جو کہ غربت کی حالت میں بھی گھر چلا کر ایک نہیں بلکہ دو شخصوں کا پیٹ پالتی ہے۔ "راکھی" میں گوپ کی رفیقۂ حیات اور جمنی کی فلم جند لیکھا میں سرکس کی اکاونٹنٹ۔

کیا آپ یقین کریں گے کہ تھوڑے سے برس ہوئے لیشو دھرا نے ایک فلم میں ایک بڑے گھرانے کی بہو کے رول میں ہیروئن کا کردار ادا کیا تھا۔ اور دو دلفریب ناچ بھی پیش کئے تھے۔ یہ تھی ہے نیشنل اسٹوڈیوز کی فلم "لالہ جی" کا"

مجھ سے قبل از وقت کہہ دے۔؟

ابھی کہہ دوں ۔۔۔؟ نہیں موقع پر کہہ دوں گا مگر اس وقت شکست کھا کر روش نہ ہو جانا۔ مجھے کسی کی حاجت نہیں ہے۔ اے لازوال محبت! میں تیری بھیک چاہتا ہوں۔ اس بھکاری کو صرف تیری ہی ذات کی ضرورت ہے۔ میں تجھے حاصل کر کے اپنی پیاری زندگی تیری راہ میں قربان کر دوں گا۔ اور تجھے معلوم ہے کہ میں نے تجھے کیوں دعوت دی ہے۔

میں نے جو کچھ حاصل کیا۔ حاصل کر رہا ہوں اور حاصل کروں گا۔ ان تمام حاصل شدہ اشیاء کو تیری دعوت میں پیش کر دوں گا۔

رب قدیر! تیرے مساوی تحفہ کو کیا میں رکھ سکتا ہوں۔ تو اپنا تحفہ سبھوں میں تقسیم کر دے۔ اور مجھ بھکاری بنا۔ میں بھکاری بننا چاہتا ہوں تیرا یہ تحفہ میری خواہش اور طمع کو بڑھا دے گا۔ اور انواع و اقسام کی ابلہ فریبیاں مجھے گھیر لیں گی۔

اے سخی! مجھے بھیک دے کر اپنی درسو واپس نہ کر دینا۔ میں تجھے مانگتا ہوں۔ صرف تجھے اور دیکھ اس بھکاری کی صورت و شکل کو ابد تک کے لئے شناخت کرے۔!

سمجھا! سمجھا تونے ہی میری بھیک کی جھولی چرالی ہے۔ میں نے دل کے چور کو گرفتار کر لیا۔ اب تو آنکھوں سے سارے بندھن کھول ڈال۔ وہ تو ایک کھیل تھا۔ محض بازیچۂ اطفال میرے دل کے پردے سے ان تمام کھیلوں کی یاد دھل گئی کچھ یاد نہیں رہی۔

کیا تو بھی میری طرح خواب میں غرق ہے یا بھیک کی آوازیں نہیں سنیں۔ لیکن۔ لیکن دیکھو اس بلند و بالا مینار میں کون اس کا نام لیکر پکار رہا ہے۔

کون!؟

طلاق کے ایک ہزار دو سو ۵۸ واقعات

لکھنؤ ۲۸ جولائی۔ یوپی اسمبلی میں آنریری جرنل سکریٹری پارلیمنٹری سکریٹری وزیر اعظم یوپی نے سری اسرار احمد کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ ریاست میں دو سال کے اندر طلاق کے ۱۲۵۸ واقعات عدالتوں میں پیش ہوئے ان میں ۱۳۲۱ خواتین عورتوں کی طرف سے اور ۵۰۷ درخواستیں مردوں کی طرف سے دی گئیں۔ عورتوں کی جانب سے فسخ نکاح کی جو درخواستیں دی گئیں تھیں ان میں سے ۶۰ درخواستوں سے شوہروں کی لاپتائی کی شکایت۔ ۳۰ درخواستوں میں شوہروں میں فرائض شوہریت ادا کرنے کی صلاحیت نہ ہونے کے شکوے تھے۔ اور ۱۰۸ درخواستوں میں غیر فطری سلوک بدچلنی اور ساتھ چھوڑنے کی شکایتیں تھیں۔ اس کے علاوہ ۵۸ درخواستوں میں شوہروں کو جوا کھیلنے کی ۳ میں روٹی کپڑا نہ دینے کی ۳۵ درخواستوں میں مردانہ اوصاف کی شکایت کی گئی تھی۔ فسخ نکاح کی ایک درخواست صورت شکل کی نا پسندیدگی پر ایک درخواست شوہر کے پاکستان جانے کی بنا پر منظور ہوئی۔ اس کے علاوہ نابالغی کرہ اور طویل قید کی بنا پر بھی فسخ نکاح کی ایک ایک درخواست منظور ہوئی۔

مردوں کی جانب سے طلاق کی ۵۰ درخواستوں میں ۱۸ میں عورتوں کی بدچلنی اور ۱۱ درخواستوں میں شوہر کے ساتھ رہنے سے انکار کرنے کی شکایت کی گئی ہے۔

پارلیمنٹ کا مخصوص اجلاس

نئی دہلی ۳۱ جولائی۔ پارلیمنٹ کے مخصوص اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے شاہانہ تزک و احتشام سے عاری تھا صدر جمہوریہ کھدر کی سفید شیروانی، گاندھی ٹوپی اور چوڑی دار پاجامہ پہنے چھ گھوڑوں کی بگھی پر سوار ہو کر آئے گھوڑ سوار محافظین ان کی بگھی کے آگے اور پیچھے تھے۔

ایوان کے صدر دروازہ پر اسپیکر جی وی ماؤلنکر نے ان کا استقبال کیا۔ اور انھیں مسند نشین تک لائے۔ تو سب اراکین تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

صدر نے ہندی اور انگریزی میں خطبہ میں دیا جس میں آدھ گھنٹہ صرف ہوا۔ تقریر مختصر تھی۔ اور صدر نے اس کو رک رک کر بڑی متانت اور آہستگی سے ادا کیا خطبہ ختم ہونے پر ایوان نے نعرہ ہائے تحسین بلند کیا۔

کانگریس کی صدارت کے لئے کاغذات نامزدگی!

لکھنؤ ۳۱ جولائی۔ انڈین نیشنل کانگرس کی صدارت کے لئے آج لکھنؤ میں پنڈت جواہر لال نہرو بٹر پرشوتم داس ٹنڈن اور اچاریہ جی۔ بی کرپلانی کے کاغذات نامزدگی داخل ہو گئے۔

جن لوگوں نے پنڈت نہرو کے کاغذات نامزدگی داخل کئے ہیں۔ ان میں وزیر اعظم کے سابق پارلیمنٹری سکریٹری مسٹر گووند سہائے اور چھ یوپی اسمبلی کے ارکان شامل ہیں۔ مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن کا نام صوبہ کے وزراء مسٹر سمپورنانند مسٹر چندر بھان گپتا۔ مسٹر لال بہادر شاستری مسٹر اے جی کھیر۔ اور صوبہ کانگرس کمیٹی کے جنرل سکریٹری موہن لال گوتم نے پیش کیا ہے۔

اچاریہ کرپلانی کے نام کی تحریک جن لوگوں نے کی ہے۔ ان میں یوپی اسمبلی کے دو ممبر بھی شامل ہیں

مدراس میں غذائی حالت خراب!

مدراس۔ ۳۱ جولائی۔ مالا بار ترچناپلی تنجور اور جنوبی ارکاٹ میں چونکہ غلہ کی کمی ہے اسلئے وہاں غذائی حالت خراب ہو گئی ہے۔

ترچناپلی کے کرور علاقہ سے یہ خبر آئی ہے کہ گذشتہ دو ہفتوں سے کچھ دیہاتوں کے لوگ جنگلی جڑیں اور

اقوال زرین

وقت کی قدر کرو یہ بڑی بیش قیمت چیز ہے۔ دولت اور صحت مل سکتی ہے لیکن گیا ہوا وقت ہاتھ نہیں آسکتا۔

ہر کام کے لئے ضرورت کے موافق اوقات مقرر کرو۔ اور اس پر سختی کے ساتھ عمل کرو۔ وقت کی پابندی تمام کاموں کو آسان کر دیتی ہے۔

آرام طلبی۔ کاہلی سستی سے بچو یہ عادتیں آدمی کو کمزور اور ناکارہ بنا دیتی ہیں۔ اور آنے والی مسرتوں کا خون کر دیتی ہیں۔

وعدہ ایک طرح کا قرض ہے جس کا پورا کرنا ضروری ہے وعدہ کرکے بھول جانا بدترین عیب ہے۔

حق کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کرنا چاہئے ورنہ پشیمانی حاصل ہوگی۔

کسی چیز پر نازاں نہ ہو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے

حرص کو دل سے نکال دے تاکہ تجھے مسرت اور آرام نصیب ہو

مصیبت پر صبر کر تاکہ تجھے خوشی حاصل ہو۔

موج تبسم

ایک شوہر صاحب کو دعویٰ تھا کہ وہ بیوی سے نہیں ڈرتے۔ ان کے ایک دوست کو اس میں شبہ تھا۔ بالآخر بڑی بحث و تمحیص کے بعد دونوں میں شرط ہوگئی۔

کئی دن بعد دوست ان کے گھر پہونچا اور بڑے جوش کے عالم میں کہنے لگا۔ یار کل ایک لڑکی سے ملاقات ہوئی۔ کیا بتاؤں بلا کی خوبصورت ہے۔ تمہارا ذکر آیا وہ تم سے ملنے کی مشتاق ہے۔ تم اس حسینہ سے ملوگے تو جی خوش ہو جائے گا۔

اتنا سنتے ہی شوہر مذکور نے دوست کے منہ پر ہاتھ رکھ کر سرگوشی کی "ارے کمبخت آہستہ بول بیوی دوسرے کمرے میں ہے۔ سن لے گی تو غضب ہو جائے گا۔

دوست نے قہقہہ مار کر کہا۔ میں جیتا تم ہارے چلو نکالو روپے۔

ایک صاحب بازار سے مچھلی لائے اور ملازم سے کہا۔ اس کا سالن پکا دے۔ دسترخوان پر سالن آیا۔ تو انھوں نے پوچھا۔ تو نے مچھلی کو خوب اچھی طرح دھو لیا تھا ملازم نے جواب دیا۔ سرکار مچھلی تو آٹھ پہر پانی میں رہتی ہے۔ دھونے کی کیا ضرورت ہے۔

عجیب معلومات

سب سے پہلے خانقاہ ابو ہاشم صوفی نے تعمیر کرائی۔

سب سے پہلے گرز زیاد نے بنوایا۔

سب سے پہلے مدحیہ قصیدہ فارسی زبان میں ابو العباس نے ہارون رشید کی شان میں لکھ کر پیش کیا۔

سب سے پہلے نقارہ صبح و شام جواد زم شاہ نے بجوایا۔

سب سے پہلے باغ منوچہر پیشداد نے لگوایا۔

سب سے پہلے آلہ پنڈولیم دو وقت کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے ابن یونس نے ایجاد کیا۔

سب سے آہنی پلہ ترازو وعبد اللہ بن عامر نے بنایا۔

سب سے پہلے کشتی حضرت نوح نے بنائی

سب سے پہلے فن موسیقی فیثا غورس نے ایجاد کیا۔

سب سے پہلا گرہن سنہ ۲۱۵۵ ق م ملک چین میں ہوا۔

کوریائی مسئلہ کا حل نہرو منصوبہ پر

لیک سکسس ۳۱۔ جولائی یہاں کے بعض مشاہدین کا خیال ہے کہ حفاظتی کونسل کے اہم اجلاس میں جو روسی نمایندے میوسیو جیکب ملک کی صدارت میں ہوگا۔ روسی تجویزوں کی بنیاد پر پنڈت نہرو مفاہمتی منصوبہ ہوگا۔ ایک مشاہد نے پیشین گوئی کی ہے کہ روس حسب ذیل تجویزیں پیش کریگا۔

۱۔ کوریا میں فوراً جنگ بندی

۲۔ فریقین کے پیچھے ہٹنے کی نگرانی کے لئے متحدہ اقوام کا ایک ہنگامی صلح کمیشن

۳۔ متحدہ اقوام کی نگرانی میں پورے کوریا میں آزاد انتخابات

کوریا کے لئے ہندوستانی طبی دستہ

لیک سکسس ۳۰ جولائی۔ اقوام متحدہ کی فوجوں کی کوریا میں دیکھ بھال اور مرہم پٹی کے لئے ہندوستان نے ایک فوجی طبی دستہ اور ایک مختصر ساجراحی دستہ بھیجنے کی پیش کش کی ہے

اس پیش کش کی اطلاع وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو نے نئی دہلی سے ایک بحری تار کے ذریعہ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل موسیو ترگیف لی کو دی ہے

پناہ گزینوں کیلئے ۱۵ ارب کا ٹیکس

نئی دہلی ۳۰ جولائی۔ یوپی کانگریس کمیٹی کے صدر مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے آج آل انڈیا پناہ گزین کی یہاں صدارت کرتے ہوئے یہ رائے دی ہے کہ پناہ گزینوں کو جلد از جلد معاوضہ دینے کی غرض سے ۱۵ ارب روپے لیوی ٹیکس کے جمع کئے جائیں۔

انھوں نے بتایا کہ ان سے ایک بڑے سرکاری افسر نے جو ایک بہت بڑے ماہر معاشیات بھی ہیں کہا ہے کہ یہ تجویز قابل عمل ہے۔ ملک کی دولت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہوگا۔ ماہر معاشیات کی رائے ہے کہ ملک کی دولت کا تخمینہ ۲۸ ارب ہو سکتا ہے۔

اگرچہ ملک میں سرمایہ پر ٹیکس کبھی نہیں لگایا گیا۔ تاہم پناہ گزینوں کے مفاد کے لئے ایسا ضروری ہے پناہ گزینوں کو اس وقت تک آباد نہیں کیا جا سکتا جب تک کافی فنڈ نہ ہو۔

یہ کانفرنس پناہ گزینوں کو فوراً صورتیں نکالنے کے لئے مدعو کی گئی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پہلی کانفرنس ہے جس میں پاکستان سے آنے والے پناہ گزینوں کی نمایندگی ہو رہی ہے۔ ۳۱ کانفرنس پر شرکت کرنے والے میں ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی ہندو مہاسبھا کے صدر مسٹر ان سی چٹرجی اور پناہ گزینوں کے لیڈر جیتھو رام ہیں۔

افسانہ

ڈاکو بابا

(از جناب سوامی پارس ناتھ ودیا ساگر)

پھاگن کا مہینہ تھا۔ گوالیار کا مشہور ڈاکو پرسرام اپنی عربی گھوڑے پر سوار کہیں جا رہا تھا جب وہ ضلع مورہ کے ایک گاؤں میں پہونچا۔ دوپہر ہو رہی تھی۔ پیاس کی وجہ سے پرسرام کے لبوں پر دم تھا۔ کوئی گاؤں کوئی دریا کوئی تالاب اور ندی وہاں دکھلائی نہیں دیتی تھی چلتے چلتے ایک چبوترہ ملا۔ اس پر مہادیو جی کی ایک مورتی رکھی تھی۔ قریب ہی ایک درخت جامن کا تھا سوار نے گھوڑا اس سے باندھ دیا۔ اور چبوترہ پر جا بیٹھا اس کے بعد تلوار نکالی اور گھاس چھیلنے لگا۔ وہ اپنے آپ کہنے لگا۔ پرسرام جی کے گرو مہادیو جی ہی تھے۔ میرا بھی وہی نام ہے۔ اس لئے میرے مالک بھی آپ ہیں وہ پرسرام جی برہمن تھے۔ میں بھی برہمن ہوں۔ وہ پرسرام جی مہاراج امیروں سے روپیہ لے کر غریبوں کو تقسیم کرتے تھے۔ وہی کام میں بھی کرتا ہوں۔ مگر بے وقوف لوگ مجھے ڈاکو کہتے ہیں۔ امیر سے لیکر غریب کو دینا۔ کیا اس فرودی کام کو ڈاکو پن کہنا چاہیئے۔ اگر میں ڈاکو ہوں تو تماشہ دیکھئے۔ میری گرفتاری کا وارنٹ انعامی ۳ ہزار کا ہے۔ سرکار ہے امیر پر۔ ظاہر کرتی ہے غریب پر ور۔ میں اپنی خلاف انصاف سرکار کی پرواہ کیوں کروں حاکم وقت ڈاکو ہیں۔ یا پرسرام ڈاکو ہے۔ اس مقدمہ کا انصاف کون کرے گا خیر آپ کا یہ شاگرد آج ایک لوٹا پانی کے لئے اپنی جان آپ کے چبوترہ پر دے رہا ہے میرے پندرہ ساتھی جو سب تعلیم یافتہ اور نوجوان ہیں شام کو منزل پر میری راہ دیکھیں گے۔ اور میں یہاں مرا پڑا ہوں گا۔ میرے مالک کیا صرف "ایک لوٹا پانی" کے لئے میری جان اس جنگل میں نکلیگی۔ ۔ ۔ ۔ آہ۔

اتنے میں ایک بڑھیا وہاں آ پہونچی۔ اس کے داہنے ہاتھ میں ایک لوٹا پانی تھا۔ اس پر ایک کٹوری میں مٹھائی رکھی تھی۔ دوسرے ہاتھ میں پھول تھے وہ روز اسی وقت مہادیو جی کی پوجا کرنے آیا کرتی ہے۔

پرسرام۔ مائی تم کہاں رہتی ہو۔

وہ بڑھیا اس چبوترہ پر فوراً بیٹھ گئی۔ اور لوٹا علیحدہ رکھ دیا۔ اس کے بعد رونے لگی۔ پرسرام کے سمجھانے پر خاموش ہوئی۔ اور یوں کہنے لگی۔۔ گھر میں ایک لڑکا تھا۔ اور بہو تھی۔ میرا وہ بچہ تمہاری ہی عمر کا تھا۔ پار سال اس گاؤں میں طاعون آیا۔ دونوں اڑ گئے۔ ایک دس سال کی لڑکی چھوڑ گئے ہیں۔ اسی لڑکے نے یہ چبوترہ بنایا تھا۔ اور مہادیو جی کو بٹھلایا تھا۔ روزانہ پوجا کرتا تھا۔ وہی اب میں کرتی ہوں۔ بیساکھ میں میری اس ناتن کی شادی ہونے والی ہے۔ اسکا نام چمپا ہے گھر میں چوہے ڈنڈ پیلتے ہیں۔ کیا ہوگا اور کیا نہ ہوگا

پرسرام۔ تیری چمپا کی شادی خود مہادیو بابا کریں گے۔ تم یہ پانی مجھے دیدو۔ بڑی پیاس ہے۔

بڑھیا۔ یہ پانی مہادیو جی پر چڑھانے لائی تھی مگر تم پی سکتے ہو۔ بس سمجھوں گی کہ مہادیو جی پر چڑھ گیا۔ آتما ہی پرماتما۔ مٹھائی بھی کھالو۔ پانی بھی پی لو میں دوبارہ آکر مہادیو جی کو چڑھا جاؤں گی۔ لو بیٹا پی لو پہلے یہ مٹھائی کھالو۔

اتنا کہہ کر بڑھیا نے ایک لوٹا پانی پرسرام کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اور کٹوری بھی دیدی۔ مٹھائی کھاکر اور پانی پی کر پرسرام نے دریافت کیا۔ چمپا کی شادی کب ہوگی۔

بڑھیا۔ بیساکھ کی پورنماشی کو پھیرے پڑیں گے کیری پور سے بارات آوے گی۔

پرسرام۔ شادی کے واسطے تم فکر مت کرنا یہ شادی میں کر دوں گا۔

بڑھیا۔ تم کون ہو بیٹا۔ تم بھوکے معلوم ہوتے ہو میرے مکان پر چلو پوری کھلاؤں۔

پرسرام۔ بھوکا تو ضرور ہوں۔ مگر گاؤں نہیں جا سکتا۔ میرا نام پرسرام ہے اور لوگ مجھے ڈاکو کہتے ہیں۔ میرے نام پر سرکار نے ۳ ہزار کا انعامی وارنٹ نکلا ہے۔ آگرہ کے کپتان ینگ صاحب تیس سپاہیوں کے ساتھ میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ لہذا میں کسی گاؤں میں نہیں جا سکتا۔ ہاں جس روز چمپا کی شادی ہوگی۔ پانچ منٹ کے واسطے تمہارے گاؤں میں کنیا دان دینے آؤں گا۔ مگر یہ بات کسی پر ظاہر مت کرنا بڑھیا۔ تم ڈاکو تو معلوم نہیں پڑتے۔ ایک دیوتا معلوم ہوتے ہو۔!

گھوڑے پر سوار ہوکر پرسرام نے کہا۔۔ آجکل کے زمانہ میں دن کو لوٹنے والے رئیس کہلاتے ہیں۔ اور رات کو لوٹنے والے ڈاکو کہلاتے ہیں۔

پرسرام چلے گئے بڑھیا گھر پر آئی چمپا سے سارا ماجرا بیان کیا مگر تاکید کر دی کہ کسی سے کہنا نہیں۔ اسی وقت گاؤں کا مکھیا ادھر سے نکلا یہ بات سن لی۔ فوراً تھانہ میں جاکر رپورٹ کی کہ بیساکھ مہینہ کی پورنماشی کو صبح پرسرام موضع تنجو پور میں ضرور آئے گا لہذا ینگ صاحب کو اطلاع کی جاوے۔ اگر یہ تاریخ ٹل گئی تو پھر کبھی پرسرام نہیں ہاتھ آئیگا۔

اس مکھیا کو امید تھی کہ پرسرام کی گرفتاری سے کم سے کم ایک ہزار کی رقم انعام کے سلسلہ میں ملے گی۔

شادی کے دو یوم پیشتر اس بڑھیا کے دروازہ پر پانچ بیل گاڑیاں آ پہونچیں۔ ایک میں آٹا بھرا تھا۔ دوسری میں شکر اور ترکاریاں تیسری میں طرح طرح کے کپڑے چوتھی میں قسم قسم کے برتن بھرے تھے۔ اور پانچویں گاڑی اچھی اچھی مٹھائیوں سے بھری تھی کہ بہترین حلوائی نے تیار کی تھیں لوگوں نے دریافت کیا تو گاڑی والوں نے کہا ہم نہیں جانتے کہ یہ مال کس نے روانہ کیا ہے۔ حکم ہے کہ بہاری اہیر کو کہ جس کی لڑکی چمپا کی شادی ہے اس کے گھر دے آؤ۔

صبح چمپا کی شادی ہے رات کے وقت مسٹر ینگ صاحب مع تیس سپاہی بشکل و صورت سوداگران اسپ مکھیا کے دروازہ پر پہونچے مکھیا اور چوکیدار کے علاوہ سب نے ان کو سوداگر ہی سمجھا۔

پورنماسی کی صبح کو پرسرام جوں ہی گھوڑے پر سوار ہوا۔ کسی نے چھینک دیا۔ ایک ہمراہی ڈاکو کا نام تھا رحیم وہ بی اے پاس تھا۔ علیگڈھ یونیورسٹی کا بی اے پٹنا ور کا رہنے والا تھا سواری اور نشانہ بازی میں واحد تھا۔ اس کے روکتے ہوئے کہا۔

رحیم۔ کہاں جا رہے ہیں آپ۔

پرسرام۔ تنجو پور۔ چمپا کی شادی ہیں۔ آپ کو سب حال بتا دیا تھا۔

رحیم۔ مگر چھینک روکتی ہے۔

پرسرام۔ مسلمان ہو کر چھینک کو مانتے ہو۔

رحیم۔ بات یہ ہے کہ ینگ صاحب کے آنے کی خبر مجھے ملی ہے۔ بڑھیا سے جو کچھ آپنے کہا وہ گاؤں میں ظاہر ہو گیا ہے۔ پانچ گاڑیوں نے معاملہ میں سنسنی کر دی۔ پولیس پولیس ہوشیار ہو گئی ہے۔ ینگ صاحب بلائے گئے ہیں۔ آپ کا تنجو پور جانا خالی از علت نہیں۔

پرسرام۔ آپ کا فرمانا بجا ہے۔ مگر میں وعدہ کر چکا ہوں اور مجھے ایک لوٹا پانی سے نجات پانی ہے۔

رحیم۔ تو میں بھی ہمراہ چلتا ہوں۔

پرسرام۔ آپ کی کیا ضرورت۔

رحیم۔ میں اکیلا ہرگز جانے نہیں دوں گا۔ حالات معلوم ہونے پر نمک حرامی نہیں کروں گا۔ اگر آپ کی جان جاوے گی تو پہلے میری جان جاوے گی۔

دونوں سوار ہو کر چل دئے۔ وہ لوگ اسی وقت بہاری اہیر کے دروازہ پر پہونچے کہ جب کنیا دان کا وقت آ گیا تھا۔ اپنے گھوڑے کی باگ ڈور رحیم کے ہاتھ میں دے کر پرسرام اتر پڑے۔ اور اندر چلے گئے۔ پانچ اشرفیوں سے کنیا دان لیا۔ اور باہر آنے لگے۔ گاؤں والوں نے جان لیا کہ جس نے پانچ گاڑی اسباب روانہ کیا تھا یہ وہ ہی ہے۔ اس لئے محبت کی وجہ سے پرسرام کو گھیر لیا۔ پرسرام کو دیکھ کر بڑھیا دوڑی۔ اور دونوں قدم مضبوطی سے پکڑ کر لپٹ گئی۔ ایک صاحب باہر چارپائی لینے دوڑ گئے۔ دوسرے نے اپنا صافہ زمین پر بچھا دیا۔ ایک نے کہا راجہ صاحب! ایک منٹ تشریف رکھئے گا۔ کچھ جل پان کر لیجئے۔ تب جائیے گا۔ جب تک ایک صاحب ایک دونے میں مٹھائیاں بھر لائے۔ پرسرام نے کہا۔ کیسے پاگل ہیں آپ لوگ جس لڑکی کا کنیا دان لیا۔ اس کی کوئی چیز میں کیسے کھا سکتا ہوں۔

اتنا کہہ کر پرسرام باہر آ گئے۔ گھوڑے پر سوار ہوئے تب تک ینگ صاحب بھی آ گئے۔

پرسرام نے کہا۔ گاؤں کے اندر گولی مت چلانا اگر مرد ہو تو گاؤں کے باہر آکر مجھے گرفتار کرنے کی کوشش کرو۔ اس کے بعد رحیم کے ہمراہ پرسرام گاؤں کے باہر ہو گئے۔ ینگ صاحب مع ۳۰ آدمیوں کے تعاقب میں چلے۔ سب نے اپنے اپنے گھوڑے سرپٹ چھوڑ دئے۔ گولی چلنے لگی۔ پرسرام اور رحیم خان نے پانچ سپاہی گرا دئے۔

پرسرام کو موقع دینے کی غرض سے رحیم نے اپنا گھوڑا واپس کیا۔ اور سپاہیوں سے لڑنے لگا۔ سب لوگوں نے اسے گھیر لیا۔ دنا دن گولیاں چلنے لگیں۔ تین سپاہی کو راہی عدم بنا کر گھوڑے پر سوار گر پڑا۔ اس کے بدن میں چار گولیاں لگیں۔ اور ایک گولی گھوڑی کی شکم میں لگی سوار اور گھوڑا دونوں وہیں مر گئے رحیم کو وہیں چھوڑ کر پرسرام نے کا پیچھا کیا۔ تین کوس پر پھر پرسرام کو دیکھ پایا۔

صاحب کی گولی سے پرسرام کا گھوڑا زخمی ہو کر گر پڑا۔ پرسرام پیدل بھاگنے لگے۔ آگے تھا ایک نالہ۔ قریب آٹھ گز چوڑا تھا۔ پرسرام نے جو چھلانگ ماری تو نالے میں گر گئے۔ برسات نے وہاں ایک عمیق خندق کی شکل دیدی تھی۔ کنارے پر جاکر صاحب کھڑا ہوا۔ نیچے اندھیرا تھا۔ صاف صاف کچھ دکھلائی نہ پڑا۔ صاحب کا ٹوپ پرسرام کو دکھائی پڑ گیا۔ فائر کیا۔ اور صاحب کا ٹوپ اڑ گیا۔ سپاہیوں نے گولی چھوڑی۔ پرسرام غار میں ایک طرف پوشیدہ ہو گیا صاحب نے کہا شاباش پرسرام شاباش پرسرام نے آواز پر گولی چلائی۔ صاحب تو بچ گیا۔ مگر قریب کے ایک سپاہی کی کھوپڑی اڑ گئی۔

صاحب نے کہا ہمارے ۹ آدمی کام آئے۔ مگر ڈاکو کا ایک ہی آدمی مرا۔

ایک سپاہی تھا راجپوت آگے کی مٹی بولا اوپر کی مٹی ڈلوا دیجئے۔ تاکہ پرسرام دب جائے۔

سپاہی کی آواز پر پھر گولی چلائی گئی اور وہ بیچارہ سپاہی مر کر گر پڑا۔

صاحب نے کہا۔ شاباش پرسرام! شاباش ام ٹمکو ماف کرنا مانگتا ہے۔ ٹم باہر نکلو۔

پرسرام۔ بندر اور انگریز پر اعتبار کرنا حماقت ہے۔!!

صاحب ام ٹمہارے نشانے پر عاشق ہوا۔ باہر آؤ۔ بہادر ہی بہادر کو معاف کر سکتا ہے۔ اور بہادروں نے ہی بہادروں کو معاف کیا ہے۔ مگر دوست! آج سے ڈاکو پن ترک کرنا ہوگا۔

بہت بہتر۔ کہہ کر پرسرام صاحب کے سامنے آکر حاضر ہوئے۔

پرسرام۔ چونکہ میں ایک لوٹا پانی کے قرض سے بیباق ہو چکا ہوں۔ اس لئے اب کوئی کام باقی نہیں ہے آپ مجھے گرفتار مت کیجئے گولی مار دیجئے۔

صاحب۔ نو نو! ہم آپ کو گرفتار کرے گا۔

پرسرام۔ پھر۔

صاحب۔ وائسرائے سے سفارش کرے گا۔

پرسرام۔ اس کے بعد۔

صاحب۔ آپ چھوڑ دیا جائے گا۔ بشرطیکہ پھر ڈاکہ زنی نہ کی جاوے۔

پرسرام۔ اگر نہ چھوڑا گیا تو۔

صاحب۔ میں استعفیٰ داخل کر دوں گا۔

پرسرام کو گرفتار کر لیا گیا۔ ینگ صاحب آگرہ پہونچے مقدمہ چلا صاحب نے پیروی میں لاپرواہی سے کام نہ لیا اور سفارش کر کے پرسرام کو بری کرا دیا۔ پرسرام نے بھی باقی زندگی عبادت الٰہی میں صرف کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔!

اسی چبوترہ پر پرسرام نے اپنی کٹی بنائی۔ جہاں پر ایک لوٹا پانی نے ان کی جان بچائی تھی ۱۲ سال تک وہ اسی جگہ فقیرانہ زندگی بسر کرتے رہے چمپا کے لڑکے آکر وہاں کھیلتے تھے۔ وہاں کے لوگ ان کو "ڈاکو بابا" کہتی تھی۔

ڈاکو بابا نے اس چبوترہ کو پختہ بنوایا۔ اور مہادیو جی کا مندر بھی بنوایا۔ تاکہ راستہ گیر پانی پی سکیں ڈاکو بابا اب نہیں ہیں۔ مگر جو لوگ اس کنوئیں کا پانی پیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔

"ڈاکو بابا کی جے"

ہند اور پاکستان میں لاکھوں کو اطمینان نصیب ہوا ہے

نئی دہلی، یکم اگست ہند اور پاکستان معاہدہ کا فوری اثر یہ ہوا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان میں خاص طور پر مشرق اور مغرب بنگال کے درمیان جو تناتنی ہو گئی تھی۔ وہ ٹھنڈی پڑ گئی۔ اور دونوں ملکوں میں اقلیتوں کے لاکھوں آدمیوں کو فوری سکون ملا۔

یہ الفاظ پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ہند پارلیمنٹ میں مسٹر ایچ وی کمتھ کے سوال کے جواب میں دے۔ انہوں نے یہ اقرار کیا کہ ابھی مشرقی بنگال کی اقلیت کے دلوں میں تحفظ کا یقین پیدا نہیں ہوا ہے۔ اس کی نفسیاتی وجہ ہے۔ لیکن اسمیں کوئی شک نہیں کہ حالات پہلے سے بہت بہتر ہیں حالانکہ ابھی بہت کچھ ہونا باقی ہے۔

صدر کے خطبہ پر شکریہ کی تحریک منظور

نئی دہلی ۴ / اگست آج پارلیمنٹ میں نے صدر کی دوشنبہ والی خطبہ کو دیا تھا۔ اس پر شکریہ کی تحریک کو منظور کر لیا ہے۔ پروفیسر کے ٹی شا پنڈت نہرو نے ناتھ کنزرو اور سردار ہکم سنگھ نے خطبہ میں جو ترمیمات پیش کی تھیں وہ مسترد کر دی گئیں ان ترمیمات کا تعلق ملک کی معاشی صورت حال شہری آزادی پناہ گزین کی بحالی اور متروکہ جائداد تھا

سراوون کو کشمیر کے حل کی امید

کراچی ۲ / اگست کشمیر کے ثالث سر اوون ڈکسن نے آج بیان کیا کہ وہ میں کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ناامید نہیں ہوا ہوں۔ سر اوون آج یہاں ۱ بجے بذریعہ جہاز دہلی سے پہونچے ہیں۔

فارموسا کی مدافعت کا معاہدہ

ٹیپہ ۔ ۴ / اگست جنرل سمو چیانگ کائی شک نے آج ایک بیان میں کہا کہ میرے اور جنرل میک آرتھر کے درمیان فارموسا کے لئے دفاع پر ایک معاہدہ ہو گیا جس کے ذریعہ یہ قرار پایا ہے کہ چین اور امریکہ کی فوجیں اس سلسلہ میں اتحاد عمل سے کام لینگے

زمینداری بل پر کڑی نکتہ چینی

لکھنؤ ۲ / اگست آج یوپی آسمبلی میں خاتمہ زمینداری بل پر آخری مباحثہ کے دوران میں تقریر کرتے ہوئے سوشلسٹ ممبر مسٹر راجہ رام شاستری نے خیال ظاہر کیا ہے کہ اس بل کے ذریعہ کانگرس کا بنیادی مقصد بے طبقہ سماج کا قیام اور دیہی عوام کی معاشی بحالی حاصل ہونے کی کوئی امید نہیں کی جاسکتی۔

انھوں نے یوپی حکومت پر زور دیا کہ وہ شیخ عبداللہ کی تقلید کرے جنھوں نے کشمیر میں چند لمحوں میں زمینداری ختم کرتے ہوئے اپنے کسانوں پر معاوضہ کا کوئی بار نہیں ڈالا۔

کانگریس اجلاس کے پنڈال کی تعمیر

ناسک ۲ / اگست کانگریس اجلاس کے لئے خاص پنڈال کی تعمیر آج گاندھی نگر میدان میں شروع ہوگئی ہے۔ پنڈال میں پندرہ ہزار آدمیوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہوگی۔ اور وہ ۹۰ ہزار مربع فٹ زمین گھیرے گا۔

مہاراشٹر کانگریس کمیٹی کے صدر نے کہا کہ پنڈال ۱۵ / اگست تک تیار ہو جائے گا اور خیال ہے کہ پنڈال ۵۰ ہزار روپیہ میں تیار ہوگا۔

ایک لاکھ ٹن شکر درآمد!

نئی دہلی ۲ / اگست وزیر غذا مسٹر کے ایم منشی نے آج پارلیمنٹ میں بتلایا کہ حکومت نے غیر ممالک سے ایک لاکھ ٹن شکر منگوائی ہے۔ مجھے امید ہے کہ شکر ستمبر کے آخر تک آجائے گی۔

ہند پاکستان معاہدے کی توسیع

نئی دہلی ۲ / اگست ہندوستان اور پاکستان کے تجارتی معاہدے کی مدت میں جو گذشتہ اپریل میں ہوا تھا۔ اور جس کی مدت کل ختم ہوگئی ہے۔ دو ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے۔

ایک لاکھ ٹن چاول درآمد

نئی دہلی یکم اگست حکومت ہند کا محکمہ غذا نے قحط زدہ علاقوں کو خاص طور پر غذائی امداد بہم پہونچانے کے لئے دوسرے ملکوں سے مزید چاول درآمد کرے گا۔ اس کے لئے برما سیام اور اٹلی کی گفت و شنید بھی شروع ہوگئی ہے۔ ان تینوں ملکوں سے مزید ایک ایک لاکھ ٹن چاول ہندوستان میں درآمد کیا جائے گا یہ چاول بہار مغربی بنگال اور مدراس میں تقسیم کیا جائے گا۔ ۴ / جولائی تک حکومت ہند نے ایک لاکھ ٹن سے زیادہ چاول درآمد کیا ہے۔

کمیونسٹ پیشقدمی کی رفتار اب ۸ میل یومیہ ہے

جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹر سے یکم اگست آج ایک طرف تو وافر تعداد میں امریکی کمک جس میں جنگی بحری دستے بھی شامل ہیں۔ جنوبی کوریا میں داخل ہوگئی ہیں۔ اور دوسری طرف کمیونسٹ اپنی پوری طاقت سے پوشان کی طرف بڑھ رہی ہیں

جنوبی مغربی محاذ پر کمیونسٹ ۸ میل یومیہ کی رفتار سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ ۵۰ میل شمال کی طرف چنجو اور ہیو ہیون پر قبضہ کرنے کے بعد شمالی کوریا کی کم از کم تیس ہزار فوج اب پوشان کے دروازے پر جمع ہو رہی ہیں۔ جو صرف ۵۰ میل دور رہ گیا ہے۔

آسٹریلیا سے ۸ ہزار ٹن گیہوں

مدراس ۴ / اگست۔ آسٹریلیا سے دو جہازوں کے ذریعہ ۷ ہزار ۹ سو ۷۰ ٹن گیہوں مدراس آیا ہے اس میں سے ۲ ہزار ٹن گیہوں تو یہیں اتار لیا جائیگا بقیہ کلکتہ کی بندرگاہ پر اتارا جائے گا۔

کانگریس کے اجلاس میں عوام نہ ہونگے

نئی دہلی ۴ / اگست معلوم ہوا ہے کہ کانگریس کے اجلاس ناسک میں جو ۱۲ / ستمبر کو ہو رہا ہے پبلک کو شریک کی اجازت ہوگی بس مجلس استقبالیہ کے ممبروں اور انکے گنے مقتدر مہمان ہی کو شرکت کی اجازت دی جائے گی۔

کانگرس کی ۵۶ سالہ تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہوگا کہ ابتدائی اجلاس میں پبلک شریک نہ ہوسکیگی اسکی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ اس کے اجلاس میں زیادہ کانگرس کے گھریلو معاملات پیش ہوں گے۔

کوریا کی لڑائی کمیونسٹ فتح کر چکے ہیں!

ٹوکیو، ۱ / اگست پریس ٹرسٹ کے نامہ نگار کا نے بذریعہ بحری تار خبر بھیجی ہے کہ آج یہاں کوریا میں امریکی فوجوں کے فرار پر کھل کر اظہار خیال کیا جا رہا ہے کہ اس لئے کہ اب ان فوجوں کو یہ حکم ہے کہ وہ کمیونسٹوں کے مقابلہ میں میدان جنگ میں اس عزم و ارادہ کے ساتھ کود پڑیں کہ وہ لڑیں گی یا مر جائیں گی۔

اتحادیوں کے ایک ذمہ دار افسر نے دھیمی آواز میں کہا کہ امید تو یہ ہے کہ انھیں ہٹنا پڑے گا لیکن جس جگہ سو وہ کہہ پڑ گئی ہیں۔ وہاں پھر واپس چلا جانا آسان کام نہیں ہے۔ ایک باخبر غیر جانبدار مشاہد نے کہا کہ کوریا کی لڑائی اب کمیونسٹوں کے حق میں فتح ہو چکی ہے۔ اس کا حشر بھی ڈنکرک جیسا ہی نظر آتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی بدتر یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے بعد جنگ طوالت پکڑے اور لڑائی کا سلسلہ جاری رکھ کر نقصان جان و مال کا کوئی لحاظ نہ رکھا جائے لیکن اس سے نہ تو امن قائم ہوگا اور نہ ہی یہ مسئلہ ہی حل ہوگا۔

ہندوستان میں ریل کے ڈبے بنے

بنگلور ۱ / اگست ہندوستان ہوائی جہاز کمپنی نے آج ریلوے کے تیسرے درجہ کے سو ڈبے تیار کئے ہیں ان ڈبوں کے لئے اس کمپنی کو آرڈر دیا گیا تھا۔

دولت مشترکہ کیلئے ایک پالیسی نہیں

سڈنی ۱ / اگست تعلقات دولت مشترکہ کے برطانی سکریٹری مسٹر گارڈن واکر نے کہا کہ برطانی دولت مشترکہ کی حکومتیں ایک دوسرے سے کوئی بات چھپاتی نہیں ہیں۔

انھوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ حکومتیں ہمیشہ ایک دوسرے سے مشورہ کرتی ہیں۔ لیکن وہ اب یہ رجحان ہے کہ جو لوگ پالیسی مرتب کرتے ہیں ان میں ذاتی مشورہ ہوا کرتا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ وہ دولت مشترکہ کی تمام حکومتوں کے لئے ایک مرکزی پالیسی کی ضرورت نہیں سمجھتے ہیں۔

صدر جمہوریۂ ہند کی پارلیمنٹ میں افتتاحی تقریر

نئی دہلی ۳۱ جولائی۔ آج ہند پارلیمنٹ کا مخصوص اجلاس شروع ہوا جس میں صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرشاد کے قول کے مطابق اس زبردست ہنگامی صورت حال پر غور خوض ہوگا جو جنگ کوریا کی وجہ سے یک بارگی دنیا کے سامنے رونما ہوگئی ہے۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اپنے افتتاحی خطبہ میں کہا جنگ کوریا نے ایشیا کے آزاد ملکوں کے درمیان اتحاد باہمی کو قیام امن اور قیام آزادی دونوں کے لئے ازحد ضروری ہے۔ انھوں نے کہا کہ جس وقت سے جنگ میں شمالی کوریا کی پہل کا ثبوت ملا ہے اس وقت سے ہندوستان نے حفاظتی کونسل میں کوریا پر دو قرارداد کی تائید کی ہے۔

ہندوستان بدستور آزاد اور غیر جانب دار بیرونی پالیسی پر عامل رہیگا اور اپنی اصولوں پر قائم رہے گا۔ اور دنیا میں قیام امن کی کوشش کرتا رہے گا۔

پناہ گزین کانفرنس کا الٹی میٹم

نئی دہلی ۳۱ جولائی۔ کل ہند پناہ گزین کانفرنس کا اجلاس ختم ہوگیا۔ اس کانفرنس نے حکومت کے سامنے اپنے مطالبات رکھے ہیں۔ اور کہا کہ ہے کہ حکومت چار مہینے کے اندر ان کو پورا کردے۔ ان مطالبات میں حسب ذیل چیزیں شامل ہیں۔

جو پناہ گزین میدانوں میں رہ رہے ہیں ان کے لئے چھت اور مکانات مہیا کئے جائیں۔ پناہ گزینوں کے قانون کو سختی سے نافذ کیا جائے۔ سرمایہ پر ٹیکس لگایا جائے۔ پناہ گزینوں میں کسی کو وزیر بحالی بنایا جائے۔ اور مغربی پاکستان سے آنے والے پناہ گزینوں نے جو وہاں جائدادیں چھوڑی ہیں۔ ان کا تصفیہ حکومتی معیار پر کیا جائے۔ اور حکومت سے ایک مقررہ مدت کے اندر مطالبات کو منظور کرانے کے لئے پانچ آدمیوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے۔ اس کمیٹی میں ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی ڈاکٹر چوتھ رام گڈوانی سردار حکم سنگھ گیانی گرمکھ سنگھ مسافر اور راناجنگ بہادر سنگھ ہیں۔

اگر یہ مطالبات ایک مقررہ مدت کے اندر منظور نہیں ہوئے تو اس کمیٹی کو ایسے اقدام کرنے کا حق ہوگا۔ اس کے نزدیک ضروری ہیں کانفرنس میں چار قرارداد اور بھی منظور کیں۔

ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ بنگال کا مسئلہ اس وقت طے نہیں ہوسکتا ہے جب تک دونوں ملکوں کو ملا نہ دیا جائے۔ یا دونوں ملکوں کی آبادی کا ایک منصوبہ کے تحت تبادلہ ہوجائے۔ مقررین نے دہلی پیکٹ پر اعتراض کئے اور حکومت کی بحالی کی پالیسی پر عدم اطمینان کیا۔

کوریا میں جنگ فارموسا پر قبضہ کے لئے

لندن ۳۱ جولائی۔ تاس خبررساں ایجنسی نے سنگین ری کے سابق سیاسی مشیر من یاک دن کا ایک بیان شائع کیا ہے جس میں دن نے امریکہ پر لگایا کہ اس نے کوریا میں خانہ جنگی فارموسا پر قبضہ کرنے کے لئے شروع کرائی۔

دن نے کہا ہے کہ جنرل ڈگلس میک آرتھر نے یہ منصوبہ بنایا تھا کہ جولائی کے آخر تک فارموسا پر قبضہ کرلیا جائے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کوریا میں خانہ جنگی شروع کردی جائے۔ تاکہ فارموسا پر قبضہ کرنے کے لئے بہانہ مل جائے۔

کوریا پر حملہ عالمی سازش

لندن ۳۱ جولائی۔ وزیر اعظم اٹیلی نے آج شب ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ جنوبی کوریا میں جو مشرکی تو تیں حملہ آور ہیں۔ وہ آزاد جمہوریتوں کے طرز زندگی کے حالات کے خلاف ایک عالمی سازش کا جز ہیں۔

انھوں نے کہا کہ اس صورت میں برطانیہ کے سامنے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ تعمیری کاموں کے بجائے اپنے وسائل کو دفاع کے مضبوط کرنے میں صرف کرے جب تک کمیونسٹ اپنا رویہ تبدیل نہیں کرتے ہیں اس وقت تک ہمیں کسی دوسری صورت پر عمل کرنے کا حق نہیں ہے۔

مسٹر اٹیلی نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ برطانیہ نے ہندوستان پاکستان لنکا اور برما کو مکمل آزادی دے دی ہے وہ نوآبادیاتی سلطنت میں حکومت خود اختیاری دے رہا ہے دولت مشترکہ کے دوسرے ملکوں کے ساتھ وہ پسماندہ ممالک کا معیار زندگی بلند کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ اس کام میں امریکہ بھی ہاتھ بٹا رہا ہے یہ بات افسوسناک ہے کہ ہمیں اپنے اس تعمیری کام کو چھوڑ کر اپنے دفاع کو مضبوط کرنا پڑ رہا ہے۔ لیکن جب تک کمیونسٹ اپنی ذہنیت نہیں بدلتے ہیں۔ اس وقت تک ہمیں اور کوئی کام کا حق نہیں ہے۔

مسٹر اٹیلی نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ روس اپنی پالیسی بدلیگا۔ اور عالمی امن قائم کرنے اور دنیا کو خوشحال بنانے میں بقیہ دنیا کے ساتھ اشتراک عمل کرے گا لیکن فی الحال دنیا میں شر کی قوتوں کے بڑھنے کے پیش نظر اس کے سوائے کوئی اور صورت نہیں ہے کہ ہم اپنی مزید دفاعی تیاریاں کریں۔ مسٹر اٹیلی نے کہا کہ اس کی جدوجہد میں قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اگر میں اس میں اس کی ضرورت نہ سمجھتا تو قوم سے اس کی اپیل نہ کرتا۔

لندن۔ ۳۱ جولائی۔ نیویارک ریڈیو کے بیان کے مطابق جنرل میک آرتھر جنرل سموچیانگ کائی شک سے مشورہ کرنے فارموسا پہونچے ہیں۔



غذا کے معاملہ میں یوپی خود کفیل

لکھنؤ ۲۹ جولائی۔ غذا کے معاملہ میں ۱۹۵۲ء تک اترپردیش خود ہوجائے گا۔ اس یقین کا اظہار آج ایک پریس کانفرنس میں حکومت یوپی کے زرعی سکریٹری اور غذائی پیداوار کے کمشنر مسٹر اے این جھا نے کیا۔

انھوں نے بتایا کہ ۱۹۵۰ء کے آخر تک اوسط سے تقریباً چھ لاکھ ٹن غلہ زیادہ پیدا کرنے کا انتظام کرلیا گیا ہے۔ اور اس منصوبہ کے پورا ہونے کا یقین اس سے اور زیادہ ہوتا ہے کہ ۱۹۴۹ء میں سال کی اوسط پیداوار سے ۸ ہزار ٹن زیادہ غلہ پیدا کرنا طے کیا گیا ہے۔ لیکن کوشش کی وجہ سے ایک لاکھ ۷ ہزار ۵ ۷ ۲ ٹن غلہ پیدا ہوا یعنی مقررہ مقدار سے دوہائی گنا سے زیادہ پیدا ہوا ہے۔

پرانے لیڈروں کی یاد!!

لکھنؤ۔ ۳۰ جولائی۔ صوبائی جن کانگریس کمیٹی میں یہ تجویز جلد ہی لائی جانے والی ہے کہ آئندہ جن کانگریس کے اہتمام آل انڈیا کانگریس کے اہم صدروں کی یادگاریں بھی منائی جائیں۔ اور این سی آر داس سوبھاش چندر بوس۔ پنڈت موتی لال نہرو مولانا محمد علی ڈاکٹر انصاری۔ حکیم اجمل خان اور طیب جی وغیرہ کے نام رکھے گئے ہیں۔ کانگریس کے لیڈروں کا خیال ہے کہ یہ لوگ کانگریس کی اہم ہستیوں میں تھے۔

THE SADAQAT KANPUR

ESTD, 1925

REGD. NO. A 406

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن بمبئی / ۱

رجسٹرڈ نمبر

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ 8/-
سالانہ رعایتی 6/-
ششماہی 3/8/-
سہ ماہی 2/-
فی پرچہ ۲/

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL. 50 No. 32	KANPUR SATURDAY 12 nd AUGUST 1950	کانپور شنبہ ۱۲ / اگست سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۲۷ / شوال المکرم سنہ ۱۳۶۹ھ	جلد ۵۲ نمبر ۳۲

ادبیات

ماضی کے رخ سے پردہ ہٹا کر گزر گئی

(از حضرت جوش ملیح آبادی)

اک ضرب تازہ دل پہ لگا کر چلی گئی　　خوابیدہ ولولوں کو جگا کر چلی گئی
بیہوشیوں کو ہوش میں لا کر چلی گئی　　سینے میں طرفہ دھوم مچا کر چلی گئی
آئی بہار آگ لگا کر چلی گئی

اک تیر حافظے پہ لگا کر چلی گئی　　سوئے ہوئے غموں کو جگا کر چلی گئی
زنجیر باب درد ہلا کر چلی گئی　　ماضی کے رخ سے پردہ ہٹا کر چلی گئی
بیتے دنوں کی یاد دلا کر چلی گئی!

روئے چمن پہ ڈال کے پل بھر کی روشنی　　پھولوں کو دے کے ایک نیا رنگ تازگی
چھٹکا کے زندگی پہ گریزاں سی چاندنی　　اک آن کو نکھار کے شبنم کی تازگی
شاعر کے آنسوؤں میں نہا کر چلی گئی

دیوانگی شوق کو بہلا کے اک نفس　　تارے سی چرخ شوق پہ چھٹکا کے اک نفس
دل کو شمیم زلف سی مہکا کے اک نفس　　کلیوں کو صحن باغ میں چٹکا کے اک نفس
داغوں کی دل پہ مہر لگا کر چلی گئی

بیتابیوں کو سونپ کے تمکین کی ادا　　تاریکیوں کو بخش کے ہلکی سی اک فضا
وقتی تسلیوں کا جلا کر خنک دیا　　مایوسیوں کو دے کے دلاسے کا چھینٹا
امید کا چراغ بجھا کر چلی گئی!

دنیائے اسلام

ترکی معاہدہ اطلانٹک میں شامل ہونا چاہتا ہے

لندن ۸ / اگست انقرہ ریڈیو نے بتایا ہے کہ ترکی نے معاہدہ اطلانٹک پر دستخط کرنے والے بارہ ملکوں کو اس دفاعی معاہدہ میں شامل ہونے کے بارے میں تحریر بھیجی ہے۔ ترکی میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ معاہدہ اطلانٹک کے ملکوں کا جو آئندہ جلسہ ہوگا۔ اس میں شاید ترکی کی شمولیت کا معاملہ طے نہ ہو سکے لیکن حکومت ترکی نے اس دفاعی معاہدہ میں شمولیت کے لئے تین بڑوں ملکوں سے گفت و شنید کی ہے۔ اسٹراس برگ میں برطانی وزیر خارجہ ارلنسٹ بیون نے ترکی وزیر خارجہ سے ایک گھنٹہ سے زیادہ بات چیت کی۔ ترکی وزیر خارجہ نے شمالی اطلانٹک کے دفاعی ادارے سے ترکی کو اور زیادہ وابستہ کرنے کا متعلق گفتگو کی ہے۔

پہلے ترکی اور یونان دونوں نے اطلانٹک معاہدہ میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ اب وہ دوبارہ ترکی کی طرف سے اظہار جنگ کوریا سے پیدا شدہ بین الاقوامی حالات کا ردعمل ہے۔ وزیر خارجہ ترکی اس سلسلہ میں موسیو شومال سے پھر ملیں گے جب وہ اسٹراس برگ آئیں گے۔ اور برطانی اور امریکی وزرا خارجہ سے بھی تبادلہ خیال کریں گے۔

امریکی محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ترکی نے امریکہ سے کہا کہ وہ معاہدہ اطلانٹک میں شامل ہونا چاہتا ہے۔ اور امریکہ ترکی کی اس درخواست پر غور و خوض کر رہا ہے۔ امریکی برطانی، ... وزرا خارجہ ... گزشتہ مئی میں لندن سے یہ مشترکہ اعلان کیا تھا کہ وہ یونان ترکی اور ایران سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور ان ملکوں پر کسی بیرونی حملہ کو برداشت نہ کریں گے

مصر اپنی فوج کے لئے جدید ترین اسلحہ خرید رہا ہے

قاہرہ ۷ / اگست ایک عرب ریڈیو کے خبر کے مطابق مصری فوج کے پاس اس وقت جرمن قسم کے ایک ہزار ٹینک ہیں اور اسے برطانیہ ایک دوسری قسم کے ٹینک بھی فراہم کر رہا ہے جس کی قیمت فی ٹینک ۲۰ ہزار پونڈ ہے۔ اس خبر میں بتایا گیا ہے کہ مصری فضائیہ کو مزید تیز رفتار ہوائی جہاز ملنے والے ہیں۔ اور مصری بحری دو تباہ کن جہاز حاصل کر چکا ہے۔

اس نشریہ کے مطابق مصر کے فوجیوں کی تعداد جلد ہی ایک لاکھ ہو جائے گی جس پر حکومت کو سالانہ ۵ کروڑ مصری پونڈ خرچ کرنے پڑیں گے۔ برطانیہ دوسری عرب ریاستوں کی طرح مصر کو بھی اس وعدے پر اسلحہ دے رہا ہے کہ وہ صرف داخلی بدامنیوں کو کچلنے یا دفاع کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔

ترکی کے فوجیوں کو کوریا کیلئے تیار رہنے کا حکم

استنبول ۶ / اگست معلوم ہوا ہے کہ ترکی کے ساڑھے چار ہزار فوجیوں کو جو کوریا میں متحدہ اقوام کی فوج کے ساتھ لڑنے کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔ حکم دیا گیا ہے کہ وہ ۲۰ / اگست کے قریب روانہ ہونے کے لئے تیار رہیں۔ ایک افسر نے جو ترکی فوجیوں کے ساتھ کوریا جائیگا۔ کہا کہ فوجی ڈکوٹا ہوائی جہاز پر سفر کریں گے وہ مرکزی اناطولیہ کے ایک ہوائی بندرگاہ سے روانہ ہوں گے۔ اور بصرہ بمبئی منیلا اور ٹوکیو کے راستہ سے سفر کریں گے۔ ہم اور ہمارے غیر کمیشن یافتہ افسر خاص طور پر اس لئے منتخب کئے گئے ہیں کہ ہم انگریزی بول سکتے ہیں۔ اور ہمیں امریکی اور برطانی فوجی مشن نے تربیت دی ہے۔ اور ہم ان کے اسلحہ کے استعمال سے واقف ہیں۔

اس نے بتلایا کہ ایک ترکی فوجی سپاہی کو ۱۰ امریکی ڈالر (تقریباً سوا چار روپے) ماہوار ملے گی۔ امن کے زمانہ میں ایک ترکی فوجی کی اوسط تنخواہ چھ ترکی پونڈ ہوتی ہے۔ افسر نے بتلایا کہ ترکی دستہ اسلحہ نہیں لے جا رہا ہے راستے جاپان میں امریکی اسلحہ دے جائیں گے۔

صدر ٹرومین سے شاہ عبداللہ کی درخواست

بیروت ۵ / اگست یہاں سرکاری حلقوں کو اس خط کا مضمون معلوم ہوا ہے جو شاہ عبداللہ نے صدر ٹرومین کو شرق اردن ایران اور شام کو مشرق وسطی میں کمیونزم کو روکنے کے لئے معاشی اور فوجی امداد دینے کے لئے لکھا تھا۔ شاہ نے لکھا تھا کہ ایران، اردن، اور شام قدرتی طور پر ایک معاشی اور فوجی وحدت ہے۔ اگر ان کو معاشی اور فوجی امداد دی گئی تو یہ مشرق وسطی میں کمیونزم کی زیادتیوں کو روکنے کے لائق ہو جائیں گے۔ یہ بھی لکھا تھا کہ ایسی صورت میں تینوں ملک ۲ ڈویژن فوج تیار کر سکیں گے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال برتو حق عزم مستقل میں ہے | زباں بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
قند
کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۱۲ اگست سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۳۲

بنگال کی مباحثہ پر پنڈت نہرو کی جوابی تقریر

وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ۸ اگست کو پارلمنٹ میں بنگال کے مسئلہ پر دو روزہ مباحثہ کا جواب دیتے ہوئے پر زور الفاظ میں کہا کہ بنگال کے مسئلہ کا ... جو پیش کیا گیا ہے۔ انھیں جس نقطۂ نظر سے پیش دیکھا جائے غلط اور نامناسب ہیں۔ اعلیٰ اور بلند نقطۂ نظر سے ہی معمولی اور عملی نقطۂ نظر سے ہی ادنیٰ اور موقع شناسی کے نقطۂ نگاہ سے بھی وہ تباہی اور بربادی کی طرف لے جاتے ہیں علاوہ اور کوئی صحیح راستہ نہیں دکھاتے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ حکومت تقسیم کو ختم کرنے پاکستان سے علاقہ مانگنے اور تبادلہ آبادی کی تمام تجویزوں کی ہر جگہ سخت مخالفت کرے گی۔ چاہے وہ ایوان میں پیش کی جائیں یا ایوان کے باہر عام پلیٹ فارم پر۔

انھوں نے ایوان سے اپیل کی کہ وہ جذبات میں ڈوب کر کوئی رائے قائم نہ کریں۔ حکومت ایک طرف تو یہ پوری کوشش کرے گی کہ دونوں ملکوں کی اقلیت کے دل میں بھروسہ اور اطمینان پیدا ہو۔ دوسری طرف وہ آئے ہوئے لوگوں کی امداد و بحالی کی ہر ممکن تدبیر اختیار کرے گی۔ اور اس کے نزدیک بنگال کے مسئلہ کے حل کرنے کا صرف یہی طریقہ ہے کہ

انھوں نے کہا کہ میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ حکومت پاکستان بھی اپنے یہاں کی اقلیت کے دل میں بھروسہ اور اطمینان پیدا کرنے کی خواہش مند ہے۔ کیوں کہ وہ یہ سمجھتی ہے کہ اس کے علاوہ دوسرا راستہ دونوں ملکوں کو تباہی اور بربادی کی طرف لے جاتا ہے۔

وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ تبادلہ آبادی کی تجویز لوگ غصہ یا جذبات کے ماتحت کرتے ہیں یا پھر ان کا مقصد الکشن کے لئے زمین ہموار کرنا ہوتا ہے۔ جہاں تک ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کا تعلق ہے۔ وہ اگر کانگریس کے بنیادی اصولوں کے خلاف سوچتے ہیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اس لئے کہ وہ ان کے پابند نہیں۔ لیکن مجھے حیرت اور ساتھ ہی ساتھ دکھ اس وقت ہوتا ہے کہ جب ہمارے کانگریسی دوست کانگریس کے بنیادی اصولوں کو پس پشت ڈالتے اور ان کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

انھوں نے اس کا انکشاف کیا کہ مارچ میں جب بنگال کے اندر انتشار شروع ہوا۔ اور وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے مشترکہ دورے کی تجویز کو مسترد کر دی تو انھوں نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ وزارت سے مستعفی ہو کر بحیثیت ایک معمولی ہندوستانی شہری کے مشرقی بنگال جائیں گے۔ لیکن جلد ہی حالات نے دوسرا رخ اختیار کر لیا۔ اور مسٹر لیاقت علی خاں نے دعوت قبول کر لی۔ اور دہلی میں گفتگو کے بعد سمجھوتہ وجود میں آیا۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے زور دیتے ہوئے کہا کہ میں یہ نہیں جانتا کہ میں اس اعلیٰ عہدے کا مستحق تھا یا نہیں میں یہ بھی نہیں جانتا کہ میں اس وقت اس کا مستحق ہوں کہ نہیں۔ لیکن میں یہ ضرور جاننا چاہتا ہوں کہ جس لمحہ بھی یہ محسوس کروں گا کہ میں اس عہدے سے ہٹ کر دوسری حیثیت میں ملک کی بہتر خدمت کر سکتا ہوں۔ اس کے چھوڑنے میں ذرا بھی پس و پیش نہ کروں گا۔

جہاں تک ۸ اپریل والے معاہدہ کا تعلق ہے۔ اس کے بارے میں سخت سے سخت نکتہ چینیوں کا بھی یہ خیال ہے کہ اس سے اقلیتوں کا خوف کم ضرور ہو گیا۔

انھوں نے کہا کہ مجھے پہلی مرتبہ مغربی پاکستان کی متروکہ جائداد کے مسئلہ کی حل کی ایک ہلکی سی کرن نظر آ رہی ہے۔ گزشتہ تین چار دنوں میں پاکستان اور ہندوستان کے مرکزی وزیروں یعنی مسٹر بسواس اور ڈاکٹر مالک کے درمیان مشرقی اور مغربی بنگال کے بارے میں کچھ سمجھوتے ہوئے ہیں جن کے بارے میں امید ہے کہ انھیں دونوں حکومتوں کی منظوری بھی حاصل ہو جائے گی۔

قیمتوں کو روکنے کے لئے قانون

وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ۱۰ اگست کو پارلمنٹ میں اعلان کیا کہ بڑھتی ہوئی قیمتوں سے پیدا ہونے والی صورت حال پر قابو پانے کے لئے حکومت غالباً سنیچر کو ایک نیا قانون پیش کر دے گی۔

انھوں نے کہا کہ حکومت اس صورت حال پر قابو پانے کے لئے مزید اختیارات حاصل کرے گی۔ کیوں کہ موجودہ اختیارات کافی نہیں ہے۔ ضرورت پڑی تو ہم اس سے بھی زیادہ اختیارات حاصل کریں گے۔

پنڈت نہرو کے اعلان پر پارلمنٹ میں پر جوش نعرہ ہائے تحسین بلند کئے گئے۔ انھوں نے کہا کہ حکومت کا ارادہ ہے کہ ضروری اشیاء کی فراہمی کے قانون میں ترمیم کے لئے بل پیش کرے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ایک تجویز اور پیش کی جائے گی جس میں پارلمنٹ سے سفارش کی جائے گی کہ وہ بعض ایسے امور کے سلسلہ میں قانون سازی کے اختیارات حاصل کرے جو ابھی تک صوبوں کے دائرہ اختیار میں ہیں۔ اس سلسلہ میں مختلف صوبوں میں کیا نیت نہیں ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ پارلمنٹ اسے دور کر دے۔

وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ پارلمنٹ کے کام کی رفتار بہت سست ہے۔ اور میرے خیال میں ہم اگر اپنے کام کا طریقہ نہیں بدلیں گے۔ تو دوشنبہ تک کام ختم نہیں ہو سکتا۔

انھوں نے اسپیکر سے درخواست کی کہ ضرورت ہو تو وہ قاعدوں کی سختیاں کم کر دیں تاکہ مجوزہ قانون سی اجلاس منظور ہو جائے کیوں کہ قیمتوں کے بڑھنے سے روکنے میں اس ایوان اور ہر شخص کو دلچسپی ہے۔ ہمیں اس صورت حال پر قابو پانا ہی۔ ہم نے اس معاملہ پر اچھی طرح غور کیا ہے۔ اور اسی لئے ہم مزید اختیارات حاصل کریں گے۔ تجویز کو جلد از جلد منظور کرانے کے سلسلے میں ہمیں صدر کی رسمی اجازت حاصل کرنی ہوگی۔ میں چاہتا ہوں کہ اس ایوان سوال پر جہاں تک ہو سکے تفصیل کے ساتھ ممکن ہو غور کرے میں نے چاہا کہ ایوان جلد بازی کرے۔ ایوان نے اگر دوسرے معاملات پر بہت زیادہ وقت صرف کیا تو اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہوگا کہ ہم جلد یا جلد بازی کریں۔ یا اجلاس کی توسیع کر دیں۔

ٹنڈن جی کو خراج تحسین

۱۰ اگست کو یوپی اسمبلی میں مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر کے استعفے پر اظہار خیال کا وقت دیا گیا اور وزیر اعظم پنڈت گووند بلبھ پنت نے کہا کہ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ نے استعفیٰ دے کر ایوان کی رہنمائی سے سبکدوش ہونا پسند کیا۔ جو ہم لوگوں کے افسوس اور مایوسی کا سبب ہے۔ جولائی سنہ ۳۶ء میں ہم لوگوں کی خواہش پر آپ اس عہدہ کے لئے تیار ہوئے تھے اور اس کے بعد اپریل سنہ ۴۶ء میں ہمیں دوسری مرتبہ آپ کی رہنمائی میں کام کرنے کا موقع ملا۔ اس ایوان کے کسی ممبر کو بھی آپ کے عہد میں کبھی مایوسی نہیں ہوئی۔ اور ہر ہر ممبر آپ کو اپنے حقوق کا محافظ سمجھا کیا۔

آپ کو یقیناً یہ مسرت بھی ہوگی کہ آپ کے دور صدارت میں خاتمہ زمینداری بل منظور ہوا۔ ہم سب کو آپ کی علاحدگی کے بے حد افسوس ہے۔

مسٹر گوپال نرائن سکسینہ چیف وہپ کانگریس نے تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم کی تحریک سے اتفاق کیا۔ اور کہا کہ اگرچہ خود میری بھی رائے ہے کہ اسپیکر کو سیاست سے علاحدہ رہنا چاہیئے لیکن آپ ہی ایک ایسے شخص ہیں کہ سیاست میں رہتے ہوئے بھی آپ نے اسپیکری کے فرائض کو خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ آپ کی سادگی اور اعلیٰ اصول ہمیشہ یاد رہیں گے ایوان کی صدارت کرتے ہوئے آپ نے حق جانب داری سے کام کیا ہے۔ وہ اپنی آپ مثال ہے۔ اور باوجود میرے سیاسی اختلاف کی میرا آپ پر اعتماد رہا۔ میری خواہش تو یہ ہے کہ آپ سیاست سے علاحدہ ہو کر کرسی کو نہ چھوڑیں لیکن ہم جانتے ہیں کہ آپ جو کچھ طے کر لیتے ہیں اس سے ہٹتے نہیں ہیں۔

مسٹر جمشید علی خاں لیڈر جمہوری پارٹی نے کہا کہ مجھے وزیر اعظم کی تحریک سے اتفاق ہے۔ آپ نے ہمیشہ مخالف جماعت کے حقوق کا پورا لحاظ رکھا۔ آپ نے اس ایوان میں بہت سے دستور قائم کئے ہیں۔ اور آج ایک نیا دستور قائم کر رہے ہیں کہ اسپیکر کسی سیاسی جماعت کا ذمہ دار نہ ہو۔

مسٹر نفیس الحسن ڈپٹی اسپیکر مفتی فخر الاسلام اور مسٹر سلطان عالم کی تقریروں کے بعد خود مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے جوابی تقریر میں بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ کہ ایوان نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ اور میں اس موقعہ پر اپنی دلی جذبات کو پیش نہیں کر سکتا۔ نہ دل کی بات دکھا ہی سکتا ہوں۔ اور نہ چھپا ہی سکتا ہو۔ اس ایوان کے ہر ممبر نے میرے ساتھ تعاون کیا اور مجھے بھروسہ تھا کہ میں جو کچھ کروں گا آپ اسے ٹھیک سمجھیں گے۔ جب میں نے عہدہ قبول کیا تھا تو میں اس رائے کا کہ اسپیکر سیاست میں حصہ لے سکتا ہے۔ لیکن ایوان میں اس کا کسی سیاسی پارٹی سے تعلق نہیں ہوگا اور میں نے طے کر لیا تھا کہ میں کوئی ایسی بات نہ کروں گا جس سے سیاسی جنبہ داری کا احساس ہو جس زمانہ میں مسلم لیگ کا عروج تھا۔ اور مسلم لیگ پارٹی خوب مخالف تھی۔ اس وقت میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ اگر مخالف جماعت کے تین ممبر بھی مجھے لکھ کر بھیج دیں گے کہ میں نے جانبداری کی تو مستعفی ہو جاؤں گا۔ وزیر اعظم اور میرے دوسرے ساتھیوں نے اس کی مخالفت کی ہی لیکن اس جماعت کے کسی ممبر نے نہیں لکھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انھیں میری نیک نیتی پر بھروسہ تھا ڈپٹی اسپیکر پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ٹنڈن جی نے کہا کہ اگرچہ وہ لیگ پارٹی کے ممبر تھے۔ لیکن میں نے ان کے کردار کو دیکھ کر منتخب کیا تھا۔ میں نے دیکھا ہے کہ لوگ اپنے کو بالکل غیر متعلق اور کسی جماعت کا آدمی نہیں کہتے۔ وہی جنبہ داری کرتے ہیں۔ اس کا تعلق اس ایوان سے نہیں ہے۔ بلکہ اونچے لوگوں سے ہے۔ جب یوپی کانگریس میں صدر مقرر ہوا۔ اسوقت بھی میں نے اپنا استعفیٰ پیش کیا تھا۔ میں صالحہ کا قائل ہوں۔ اگر اونچے سے اونچا آدمی اپنی ایک رائے رکھتا ہے اور اس کے خلاف رائے رکھتا ہے لیکن مجھے اپنی رائے پیش کرنے میں کبھی باک نہیں ہوا۔ اور ورکنگ کمیٹی کچھ ماہ قبل یہ مسئلہ آیا تھا کہ ایک شخص دو عہدوں پر نہیں رہ سکتا۔ اس کے متعلق میرے پاس بھی خط آیا تھا۔ اس کا جواب میں نے دیدیا تھا۔ کہ میں اس اصول سے متفق نہیں ہوں لیکن میں اسپیکری سے سبکدوش ہو جاؤں۔ اس کا جواب بھی ورکنگ کمیٹی سے اب تک نہیں آیا۔

آخر میں ٹنڈن جی نے کہا کہ اب میری ممبری کی حیثیت سے ممکن ہے کہ کچھ رائے دے سکوں۔ میں ممبران کے محبت بھرے تعلقات کو ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ شام کو ۵ بجے حکومت کی جانب سے مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر اسمبلی کو الوداعی پارٹی کونسل ہاؤس میں دی گئی جس میں حکومت کے وزراء ممبران مجالس قانون ساز تعلقہ داران اودھ ہائیکورٹ کے ججوں فوجی افسروں اور یوپی سول سکرٹریٹ کے سکریٹری شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر گورنر یوپی نے ٹنڈن جی کی خدمات کا اور ان کی غیر جانبداری کا اعتراف کیا۔ آخر میں ٹنڈن جی نے شکریہ ادا کیا۔

آئینہ کانپور

قیمتوں کو بڑھنے سے روکنے کی کوشش

مسٹن روڈ کے تاجروں کا ایک جلسہ شہر کانگریس کمیٹی کے صدر پنڈت رگھبر دیال بھٹ کی صدارت میں ۹ اگست ہوا جس میں یہ سوچا گیا کہ روز مرہ کے استعمال کی چیزوں کی قیمتوں کو کس طرح بڑھنے سے روکا جائے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر کشن چند نے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ زیادہ عرصہ تک نہیں برداشت کیا جا سکتا کہ تاجر طبقہ پبلک کا خون چوسے۔ حکومت تجارت کے آزاد راستوں میں خلل اندازی کرنا نہیں چاہتی لیکن اگر تاجر طبقہ نے اپنے نظر میں ذاتی منافع کو پبلک مفاد سے بہتر رکھا تو حکومت کو پبلک کی مدد کو آنا ہی پڑے گا۔ مسٹر بھٹ نے کہا کہ کوریا میں جنگ شروع ہونے کے وقت سے قیمتیں بڑھ رہی ہیں جس کی وجہ سے پبلک کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ اس لئے ان حالات کے پیدا کرنے والوں کے ساتھ کسی کو بھی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔

یوپی بینک ملازمین یونین

یوپی بینک ملازمین یونین کی اسٹیٹ کونسل کی ایک ہنگامیہ میٹنگ مسٹر راجہ رام شاستری ایم ایل اے کی صدارت میں فیلخانہ میں ہوئی۔ ایک رزولیوشن پاس کیا گیا جس میں کانپور کے کچھ بینکوں کے مالکوں کے اس رویہ کی مذمت کی گئی جس کے ماتحت انھوں نے کچھ ملازمین کو معطل کر دیا ہے اور کچھ ہڑتال کے متعلق اپنے پچھلے رویہ کی صفائی طلب کی ہی۔

کونسل نے رائے ظاہر کی ہے کہ منتظمین سے مصالحت کی گفت و شنید شروع ہونا چاہیئے اور اگر ۱۵ اگست تک یہ بات چیت ناکام رہی تو عام ہڑتال کے لئے ووٹ لینا چاہیئے۔ اور اس کا نتیجہ لکھنؤ میں ۳ اور ۴ ستمبر کو ہونے والی کونسل کی میٹنگ میں رکھنا چاہیئے۔

میٹنگ نے بینک ریلیشن بل اور ٹریڈ یونین بل کی مذمت کرتے ہوئے بھی ایک ریزولیوشن پاس کیا ہی۔

انسداد جرائم سوسائٹی

کل ہند انسداد جرائم سوسائٹی کے صدر نے سوسائٹی کی ایگزیکیٹو کمیٹی کے ممبروں کے ناموں کا اعلان کیا ہی۔ اس کمیٹی میں کانپور کے تین ممبر ہیں جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

محمد حبیب انور، خواجہ عبدالسلام اور تاراوتی اگروال

طالب علموں کے لئے رہائشی انتظام

دوبارتی سبھا یک (امدادی) سبھا کا ایک وفد مسٹر جے دیو گپتا کی سرکردگی میں ۶ اگست کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ملا۔ اور ان کے سامنے ان طالب علموں کی شکایات کو رکھا جن کے لئے شہر میں کوئی رہائشی انتظام نہیں ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے وفد کو اس بات کا یقین دلایا ہی کہ ایسے طالب علموں کی ایک فہرست وصول ہونے پر ایک قابل اطمینان انتظام کر دیا جائے گا۔

گاؤں پنچایتوں کے لئے ریڈیو!

حکومت یوپی نے ایک اسکیم شروع کی ہے جس کے ماتحت دیہاتی علاقوں میں مختلف جگہوں پر مثلاً لائبریریوں۔ ریڈنگ روموں۔ کلبوں۔ ٹاؤن ایریا سنٹروں پنچایت گھروں اور ضلع منڈل کانگریس کمیٹیوں کے ریڈیو سٹوں کا انتظام کیا جائے گا۔ تاکہ دیہات کے لوگ موجودہ مسئلوں کو سمجھ جائیں۔ اور ان میں کچھ سمجھ اور سیاسی روشنی آئے۔ ریڈیو سٹ ان اداروں کو قرض پر دئے جائیں گے اس شرط پر کہ فی سٹ ۲۰۰ روپیہ دینے پر راضی ہوں۔ اور ہر ریڈیو سٹ کے لئے ایک ماہنل لاؤڈ اسپیکر لگانے پر راضی ہوں۔ اور اس کا سارا خرچہ برداشت کرنے پر تیار ہوں۔ مقامی ڈسٹرکٹ بورڈ نے ۳۰ گرام پنچایتوں کو اپنے اپنے علاقوں میں اس اسکیم کو عمل میں لانے اور اسکیم کی ترقی پر بورڈ کو ایک رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔

شکر کی کمی

کانپور میں اسوقت شکر کی بہت زیادہ کمی ہے۔ شکر کے تمام اسپیشل پرمٹ منسوخ کر دئے گئے ہیں۔ اگر مرکزی حکومت کا کانپور کو دیا ہوا کوٹہ رکتہ بند مص اور جنم اسٹمی تک نہیں آتا ہے تو ہوٹلوں اور مٹھائی والوں کو ان موقعوں پر بھی کافی دقت ہو جائے گی۔

مزدوروں کیلئے سستے مکان

یوپی نے حکومت یوپی کو کانپور میں صنعتی مزدوروں کے لئے مکانوں کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک سستی صنعتی ہاؤسنگ اسکیم پیش کی ہے۔ اسکیم کے مطابق مکان دو طرح کے ہوں گے۔ زیادہ آمدنی والوں کے لئے پکے مکان اور کم آمدنی والوں کے لئے نیم پکے مکان۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ پہلی قسم کے ایک مکان پر ۱۸۰۰ روپیہ لاگت آئے گی۔ اور دوسرے قسم کے مکان پر ۹۵۰ روپیہ لاگت آئے گی۔ تجویز ہے کہ کم از کم ۲۰۰ ایسے مکان ہر سال بنائے جائیں۔

کانگریس

شہر کانگریس کمیٹی کے سابق صدر مسٹر شیو نرائن ٹنڈن نے کانگریس کو ناپاک عناصر سے صاف کرنے کے لئے کچھ تجویزیں رکھی ہیں۔ ان کی رائے ہے کہ ۱۵ اگست کو تمام بڑے اور مشہور کانگریسیوں کو چاہیئے کہ رائے عامہ کی عدالت کے سامنے خود کو مقدمہ کے لئے پیش کریں۔ ان کا خیال ہے کہ غیر جانبدار اور مشہور پبلک مین کو ان تمام بربر آوردہ کانگریسی حضرات جو پبلک کی رہنمائی کرتے ہیں کے چال چلن کی تحقیقات کریں۔ کانگریس کی تنظیم کو پاک و صاف کرنے کی کوششوں میں کانپور کو پیش قدمی کرنا چاہیئے۔ ان کی رائے میں ماہر تعلیم مسٹر دیوان چند سے درخواست کی جائے کہ وہ کانپور کے تمام مشہور کانگریسیوں کے حالات کی تحقیقات کریں۔ اور اگر ضرورت ہو تو ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ جج مسٹر رام چندر ... آئی سی ایس کی بھی مدد لی جائے۔ مسٹر ٹنڈن کا خیال ہی میں جنوبی ہندوستان کے دورے سے واپس آئے ہیں خیال ہے کہ ... عوام کی نظروں میں بہت گر گئی ہیں اور ... پنڈت نہرو اور سردار پٹیل اور دوسرے لیڈروں کی وجہ سے ہے کہ کانگریس اب بھی مقبول ہے ورنہ زیادہ تر کانگریسی عوام کے غصہ کا شکار ہو چکے ہیں۔ مسٹر ٹنڈن کا کہنا ہے کہ پبلک کا پورا حق ہے کہ وہ کانگریسیوں پر مقدمہ چلائیں۔ پبلک کو جاننا چاہیئے کہ کون کون کانگریسی حضرات بے ایمان ہیں۔ اور بلیک مارکٹ کرتے ہیں۔

اگر یہ کوشش کامیاب ہو جائے تو کانگریس میں صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جو قربانی اور خدمت کے لئے تیار ہیں۔ مسٹر ٹنڈن نے مقامی کانگریسیوں کی ایک فہرست بھی پیش کی ہے جن کو چاہیئے کہ وہ تحقیقات کے واسطے اپنی منظوری مسٹر دیوان چند کو دیدیں۔ جو اپنا کام آریہ سماج ہال میں ۱۵ اگست سے شروع کر دیں۔ تحقیقات کی رپورٹ کو صوبہ کانگریس کمیٹی کو پیش کرنا چاہیئے۔ اور وہ کانگریسی جو قصوروار پائے جائیں ان کو سخت سزا دی جائے ان کا خیال ہے کہ کانگریس کی عزت و اقتدار کے بڑھانے کا واحد ذریعہ یہی ہے۔

میونسپل بورڈ کا یوم آزادی کا پروگرام

۱۵ اگست کو ۸ بجے صبح ٹاؤن ہال میں جھنڈا لہرایا جائے گا۔ قومی ترانہ گایا جائے گا۔ اور میونسپل اسکولوں کے بچے گانے گائیں گے۔ شام کو ۹ بجے آنریبل حافظ ابراہیم وزیر یوپی کی صدارت میں ایک مشاعرہ ہوگا۔

ڈیولپمنٹ بورڈ کا یوم آزادی کا پروگرام

۱۴ اگست کو ۸ بجے رات کو قوالی ہوگا۔ ۱۵ اگست کو صبح ۸ بجے ڈیولپمنٹ بورڈ کی تمام عمارتوں اور دفتروں پر جھنڈے لہرائے جائیں گے۔ پھر رات کو ڈیولپمنٹ بورڈ کے ملازمین گو مدری مہو آشو ایک ڈرامہ کھیلیں گے۔

موتیں و پیدائش

۵ اگست کو ختم ہونے والے ہفتہ میں کانپور میں ۲۹۸ پیدائشیں اور ۲۴۵ موتیں ہوئیں۔ ایک سال سے کم عمر والے بچوں کی تعداد ۸۲ اور ایک سال سے ۵ سال تک کے عمر کے بچوں کی ۶۰ تھی۔

سبد گل

گلو دریا

—— از منیز بانو ——

ریاست دہلی کے ایک پڑھنے والے پوچھتے ہیں کہ کانگریس کے سکولر اسٹیٹ اور مسلم لیگ کی اسلامک اسٹیٹ میں کیا فرق ہے۔ اس کا جواب جو ایڈیٹر ریاست نے دیا ہے۔ وہ انتہائی دلچسپ ہے۔

ایڈیٹر صاحب ریاست لکھتے ہیں کہ فرق یہ ہے

۱۔ ہندوستان کے پوسٹیج اسٹیمپ پر ہندو دیوتاؤں کی تصاویر ہوتی ہیں۔ اور پاکستان کے پوسٹیج اسٹیمپ پر مساجد اور مقبروں کی۔

۲۔ بھارت کے ریڈیو پر بھجن گائے جاتے ہیں اور پاکستان ریڈیو پر قوالی ہوتی ہے۔

۳۔ بھارت میں کوئی نیا ٹریکٹر چلایا جاتا ہے تو وزیر خوراک گنیش جی کی پوجا کرتے ہیں۔ پاکستان میں سودی کاروبار کے لئے بنک جاری کیا جائے تو گورنر جنرل صاحب قرآن خوانی کرتے ہیں۔

۴۔ بھارت میں الہ آباد کا نام پریاگ ہو پاکستان میں رام نگر کا نام رسول نگر ہے۔

۵۔ بھارت میں غیر ملک سے آنے والے کو شرنارتھی اور پاکستان میں مہاجر کہتے ہیں۔

ایک صاحب نے ہم کو یہ سوال جواب بھیجا ہے اور پوچھا ہے کہ بتایئے ایسی حکومت کو ہندو راجیہ کیوں نہ بنا دیا جائے۔

جواب۔ آپ نے یہ نہیں سوچا کہ سکولر حکومت ہونے پر تو یہ حال ہے۔ اور کہیں ہندو راجیہ ہو جائے تب کیا ہوگا۔

قومی آواز

پرندے نے جیب کاٹ لی

گوہاٹی۔ ۹ جولائی۔ ایک پرندے نے ایک اسکول ماسٹر کی جیب سے سو روپے کا نوٹ چرا کر بڑے سلیقے سے تہ کر کے گھونسلے میں رکھا۔ اور اپنے انڈے اس پر جمادئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پنڈت جی اپنی قمیص اتار کر ایک درخت کے نیچے اونگھ رہے تھے۔ جیب میں ایک سو روپے کا نوٹ۔ اور کچھ کاغذات تھے۔ پنڈت جی جب چونکے اور جیب ٹٹولی تو دیکھا کہ نوٹ غائب ہے۔ تو ان کے ہوش اڑ گئے۔ ادھر ادھر تلاش کیا۔ لیکن کچھ پتہ نہ چلا۔ غور سے دیکھنے پر کاغذ کا ایک پرزہ انھیں درخت کے تنے کے پاس پڑا ملا۔ اس سے ان کو ٹہنی پر بیٹھی ہوئی چہچہاتے ہوئے پرندے پر شبہ ہوا۔ وہ درخت پر چڑھ گئے۔ اور گھونسلا دیکھا تو اس میں نوٹ بڑی احتیاط کے ساتھ رکھا ہے۔ جس کے اوپر انڈے پڑے تھے۔

چڑیاں اور انسان میں اتنا ہی فرق ہے کہ انسان جلتے ہوؤں کو اونگھتا بنا سکتا ہے۔ اور چڑیا اونگھتے انسان کو پاکر اس سے کام نکال سکتی ہے۔

کوریا کے لئے امریکہ کے جنگی کتے

اوکی منیڈ۔ ۵ اگست۔ امریکہ کوریا کے لئے جنگی کتوں کو بھیج رہا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ شمالی کوریا کے چھاپہ ماروں کو امریکی مورچوں میں گھس آنے سے روکا جائے۔ شمالی کوریا کے چھاپہ ماروں نے امریکی فوج کو بڑا نقصان پہنچایا ہے۔

بناسپتی میں خوشبو ملانے کی اجازت

نئی دہلی۔ حکومت ہند نے بناسپتی تاجروں کو ہدایت دیدی ہے کہ وہ کیلے، انناس، چاکلیٹ یا ونیلا خوشبودار کھانے والا آرکی خوشبو بناسپتی میں ملا سکتے

ادب لطیف

وہ بازاری عورت کی لڑکی تھی

(از مسٹر راجندر ناتھ)

ماڈل گرلز اسکول میں ایک لڑکی پڑھتی ہے۔ اس کا نام ہے کندن۔ جانتے ہو؟

وہ تو ولشیا کی لڑکی ہے۔ اس شہر میں کون نہیں جانتا۔ اچھا پھر......

مجھے اس سے محبت ہوگئی ہے۔ اور وہ بھی مجھ سے محبت کرتی ہے۔

"مگر انیل وہ ویشیا کی لڑکی ہے تم اسکی خوبصورت آنکھوں کے شکار بن گئے ہو۔ مگر وہ تم سے محبت نہیں کر سکتی۔

"یہ نہ کہو ہیش"

دوست میں ٹھیک کہہ رہا ہوں یہ ویشیائیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ ناز و ادا سے مرد کو اپنی طرف کھینچکر اسے برباد کر دیتی ہیں۔

"وہ ایسی نہیں ہے۔ میں اس سے بیاہ کروں گا۔

عشق نے تم کو اندھا بنا دیا ہے تم کو بھلے برے کا دھیان نہیں آسکتا۔ مگر دیکھنا جب تمہارے پاس دھن نہ ہوگا۔ تو وہ تم کو ٹھوکر مار کر کسی دوسرے مالدار مرد کے آغوش میں گرمانے لگیگی۔

انیل میری ماں مجھے بھی اسی قابل نفرت زندگی میں دھکیلنا چاہتی ہے جس میں وہ گر چکی ہے۔ مگر میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی۔

"فکر نہ کرو کندن۔ میں تمہارا ہوں اور تمہارا ہی رہوں گا۔"

انیل کے پتا نے کمرے میں داخل ہو کر کہا۔ ویشیا کی لڑکی تو کیوں اس کی زندگی برباد کرنے پر تل گئی ہے۔ تجھ کو دیکھ کر اس کا دل دیوانہ ہو جاتا ہے۔ اور تو اس کی دیوانگی سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہی ہے اگر اس نے تیرے ساتھ شادی کی تو میں اس کو عاق کر دوں گا۔ اور سماج اس کو نظروں سے گرا دوں گا۔

کندن گیلی آنکھیں لئے خاموشی سے کھڑی رہی تو اس کو لوٹنا چاہتی ہے۔ مگر میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ میرا بیٹا اس لئے نہیں ہے کہ ایک ویشیا کی لڑکی اس سے عیش کرے میرے گھر پر یہ بیاہ نہیں ہو سکتا۔

انیل لاپتہ ہوگیا۔

ایک خط اس کی میز پر پڑا پایا گیا۔

میں بڑی دشواری میں پھنسی ہوئی ہوں میری ماں مجھے کوٹھے پر بٹھانا چاہتی ہے۔ مجھے بچاؤ انیل جلدی آؤ۔ وقت بہت تھوڑا ہے۔

تمہاری کندن۔

کئی برس بعد.......

ڈاکٹر اپنے مطلب میں بیٹھا تھا۔ مریضوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ ایک نوجوان عورت کی آواز سنکر ڈاکٹر چونکا۔ وہ میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھی اس کے چھوٹے نازک اعضائے جسمانی فاقہ کشی سے خشک ہوگئے تھے۔ اور ان کی سفید جلد مرجھا گئی تھی۔

اس کے ساتھ ایک لنگڑا مرد تھا۔ جو عورت کے کندھے کے سہارے چل رہا تھا۔

"ڈاکٹر صاحب دو برس ہوئے یہ کوٹھے سے گر پڑے تھے۔ اور ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ اس وقت سے ابتک یہ چوٹ اچھی نہیں ہوئی ہے میں نے کوئی ڈاکٹر یا جراح نہیں چھوڑا۔ ہزاروں روپے اٹھا چکی ہوں۔ مگر چوٹ اچھی نہیں ہوتی، اب آپ کی تعریف سنکر —" ڈاکٹر نے غور سے مریض کو چہرے کی طرف دیکھا۔ دفعتاً وہ تڑپ کر اٹھ بیٹھا۔ "انیل"۔ مریض نے آنکھیں کھولیں۔ کون ہیش۔ ڈاکٹر مریض کے گلے سے لپٹ اور پھر میلے کچیلے کپڑوں والی عورت کے قدموں پر گر پڑا۔

"کندن تم دیوی ہو"

بچوں کی دنیا

غرور کا سر نیچا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک چوہے اور ایک مینڈک کی آپس میں دوستی تھی۔ اور چوہا اکثر مینڈک سے کہا کرتا تھا کہ تم یار بڑے کمزور اور ڈرپوک ہو ذرا کسی کی آہٹ سنی اور پانی کے اندر ذرا مجھے دیکھو۔ لوگ کتنا ہی ڈرائیں ذرا بھی مجھے پرواہ نہیں رات ہوتے ہی تمام گھر میں میری حکومت ہوتی ہے۔ جو چاہوں کھاتا ہوں۔ اور جو چاہوں میں پیتا ہوں۔ کوئی مجھے منع کرنے والا نہیں۔ اگر مجھے کوئی پکڑ بھی لیتا ہے تو مجھ میں اتنی طاقت ہے کہ میں اس کے ہاتھ سے چھوٹ بھی جاتا ہوں۔ اور بھاگ جاؤں۔

مینڈک نے کہا اچھا میں تمہاری طاقت کا کسی دن امتحان لوں گا۔

ایک دن مینڈک نے اس کو ایک آم کی ٹوکری دکھا کر کہا کہ اٹھا لو اس کو۔ تب ہم جانیں۔ چوہے نے کہا اوہو یہ بھی کوئی مشکل بات ہے۔

چوہا اگرچہ طاقتور تھا لیکن ٹوکری مضبوط نہ تھی۔ ٹوکری اٹھاتے ہی وہ نیچے سے نکل گئی۔ اور چوہا اس ٹوکری کے بس نیچے گر پڑا۔

تب مینڈک نے قہقہہ لگا کر کہا کہ بس یار دیکھ لی تمہاری طاقت اور سورمائی۔ اگر تم بڑھ بڑھ کر باتیں نہ کرتے تو آج یہ تمہاری درگت نہ ہوتی۔

بس اے پیارے بچو تم کبھی غرور نہ کرو۔ کیونکہ غرور کا سر نیچا ہوتا ہے۔

بقیہ افسانہ خدا کی دین

نیک دلی پر شاہ عباس کو تعجب ہوا۔ بلکہ حیرت تھی۔ اور اس آقا کی خست پر ندامت رہی شاہ عباس نے جواہر کا پانچواں حصہ امام پاک کی نذر کے لئے علیحدہ کر دیا اور بقیہ میں سے حسب قانون دفینہ چھ حصے کئے گئے۔ ایک حصہ گورنر خراسان کو دیا گیا۔ اور ایک حصہ عبد اللہ کو باقی داخل خزانہ کر دئے گئے۔

شاہ عباس نے دو ہفتہ تک عبد اللہ کو مہمان رکھا شاہی مہمانی اور دار السلطنت کا قیام بھر شاہی نوازشات عبد اللہ کے لئے نعمت غیر مترقبہ تھیں۔ عبد اللہ اپنے آقا کی بدولت آدمی بن گیا تھا۔ اور جو کچھ کسر تھی وہ کوتوال نے اپنی تفتیش کے دوران میں نکال دی تھی اب وہ اچھا خاصا ہوشیار آدمی تھا۔

ایک روز شاہ عباس نے اعلیٰ پیمانہ پر عبد اللہ کی دعوت کی اور دعوت کے بعد دربار عام کیا۔ اسی دربار میں عبد اللہ کی نیک نیتی اور دیانتداری خدا ترسی کی تعریف کر کے عبد اللہ کو خراسان کی گورنری کا فرمان دیا اور ایک لائق تجربہ کار شخص عبد اللہ کا نائب بنا کر کام سکھانے کے لئے مقرر کر دیا جس وقت عبد اللہ خراسان کی گورنری کا فرمان لیکر اصفہان سے نکلا تو اس کے جلوس میں پانچ سو سوار زرق برق لباس پہنے ہوئے تھے۔ اس کی پیاری مگر بدصورت۔ بیوی زبیدہ کے محمل کے اردگرد ایک سو پری جمال لونڈیوں کا مجمع تھا۔ وہ زیبا گھوڑی گھڑی اپنی بیش قیمت لباس کو دیکھ رہی تھی۔ یوسف عبد اللہ کے برابر ایک نہایت عمدہ عربی گھوڑے پر سوار تھا۔ اور جواہرات سے جگمگاتی ہوئی تلوار اس کی کمر سے لگی ہوئی تھی۔ جسے وہ بڑے فخر کے ساتھ دیکھتا جاتا تھا۔ فاطمہ اپنی ماں کے ہمراہ محافہ میں تھی۔ اس کے ہاتھ میں ہندوستانی ریشمی رومال تھا۔ اور پاؤں میں سنہری سلیپر وہ ہر گھڑی ریبا سے کہتی۔ اچھی اماں جان میرا رومال کتنا اچھا اور سلیپر کتنے عمدہ ہیں کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے نہایت شرافت اور متانت سے خراسان کی گورنری کی۔ عمارات کا اس کو بہت شوق تھا۔ امام پاک کے روضہ کے متعلق جو عمارات اب ہیں۔ اسی کی بنائی ہوئی ہیں۔ عباس اعظم عبد اللہ اور اسکے بچوں کو بہت

پردۂ فلم

شیلا

(از حسن صحرائی)

شیلا کا شمار ہندوستان کی فلمی دنیا کی محبوب ترین ایکٹرسوں میں ہوتا ہے اس کے بام عروج اور بام شہرت پر پہونچنے کی وجہ اس کا حسن نہیں۔ وہ اتنی خوبصورت نہیں جتنا نظر آتی ہے۔

شیلا کرناٹک کے ایک مسلم گھرانے میں پیدا ہوئی یہ بچپن ہی سے بیباک اور شوخ تھی پردے مروجہ پابندیوں کو توڑ کر وہ نہایت آزادی کے ساتھ اپنی دوستوں سے ملتی جلتی۔ اور انھیں اپنے سحر آگین مخموس متوالی چال اور دلچسپ گفتگو سے مخمور بنا دیتی۔ اس نے تھوڑے دنوں کے اندر اندر سوسائٹی میں ایک ممتاز درجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئی۔

کہا جاتا ہے کہ شیلا کے والد نے تعلیم کے ساتھ ساتھ رقص اور موسیقی کی تعلیم کا بھی خاص انتظام کیا تھا۔

اس کی پہلی فلم چابک سوار تھی۔ شیلا کا یہ تعارف عارضی ہی نکلا۔ وہ غریب کی مروآہ کی طرح فلمی دنیا سے جھٹ پٹ رخصت ہوگئی لوگوں نے سمجھا تھا کہ وہ چابک سوار شاہد اس حسین دوشیزہ کی پہلی اور آخری نشانی بن کر رہ جائے گی۔ لیکن نہیں شیلا کو جو برسات کے کالے بادلوں میں گھرے ہوئے چاند کی طرح ایک مرتبہ جھانک کر کچھ ایسی روپوش ہوگئی تھی کہ ڈائرکٹر سہراب مودی نے اس کو پھر پردہ گمنامی سے باہر نکالا۔

شیلا کی دوسری فلم جیلر تھی۔ سہراب مودی ایسے کہنہ مشق ہدایت کار کی زیر نگرانی اس نے جیلر میں اندھی بھکارن کا پارٹ ادا کیا۔ اور اس خوبی اور ٹیکنک سے ادا کیا کہ دنیا عش عش کر اٹھی جیلر کے بعد اس نے پکار میں کام کیا۔ پکار کی شوٹنگ کے درمیان شاید شیلا کا کمبرہ مین کے درمیان کوئی جھگڑا ہو گیا تھا۔ اس لئے اس نے شیلا کی تصویر پر بہت کم توجہ دی۔ اور یہی وجہ تھی کہ جس شیلا نے جیلر کے بعد اس قدر چمکنا شروع کیا تھا۔ پکار میں زیادہ شہرت حاصل نہ کرسکی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ شیلا کی اداکاری خراب تھی۔

پکار میں شیلا نے اپنے مخصوص فن اداکاری کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ اس کی آخری فلم سکندر تھی جس میں اس کی موسیقی نے دلوں پر جادو کر دیا۔ اور آنکھوں میں نشہ سا بھر دیا۔ اس کے بعد بھی پردل کی بات میں آگئی لیکن اس میں اس کا ہونا نہ ہونا برابر تھا۔

اس کی پرائیوٹ زندگی کسی حد تک فلمی دنیا سے ملتی جلتی ہے۔ وہ جس طرح پردہ سیمیں پر شوخ و شنگ ماہ پارہ کی طرح ناچتی ہے اسی طرح گھر میں بھی پھدکتی پھرتی ہے۔ (کہکشاں بمبئی)

لاری کا یوپی اسمبلی سے استعفا

لکھنؤ، اگست یوپی اسمبلی میں حزب مخالف کے لیڈر مسٹر ظہیر الحسنین لاری نے اسمبلی سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور انھوں نے اتر پردیش کے گورنر مسٹر مودی کو لاہور سے یکم اگست کو استعفیٰ بھیجدیا ہے استعفیٰ دیتے ہوئے مسٹر لاری نے گورنر کو اپنے خط میں لکھا ہے کہ میرے لئے چونکہ ہندوستان میں رہنا مشکل ہو گیا تھا۔ چنانچہ میں نے لاہور پاکستان میں رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مسٹر لاری نے گورنر کے نام پانچ الفاظ کے خط میں لکھا ہے کہ میرے تیرے سال کے تجربے سے مجھ پر بات اچھی طرح واضح کر دی ہے کہ کوئی شخص بھی جو مسلم لیگ میں شامل رہا ہے۔ اسے ہندوستان کی پبلک زندگی میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے۔ چنانچہ میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اقلیتی مسئلہ کا حل علاقائی رود بدل کے ساتھ تبادلہ آبادی ہے۔ جس کی طرف قائد اعظم نے بھی ایک مرتبہ اشارہ کیا تھا۔

ٹنڈن جی یوپی اسمبلی کے اسپیکر کے عہدے سے مستعفی ہوگئے

لکھنؤ ۸ اگست۔ یوپی اسمبلی کے اسپیکر پرشوتم داس ٹنڈن کے اسپیکری سے استعفا دیا ہے۔ یہ انکشاف ڈپٹی اسپیکر مسٹر نفیس الحسن نے آج یوپی اسمبلی میں کرتے ہوئے ایوان کو بتایا کہ اسپیکر نے ۲ اگست کو اپنا استعفا ان کے پاس بھیجدیا تھا۔ مگر چونکہ وہ یہاں موجود نہ تھے۔ اس لئے آج ان کو مل نہ سکا۔

ڈپٹی اسپیکر نے ایوان کے سامنے استعفے کی عبارت بھی سنائی جس میں ٹنڈن جی نے مسٹر نفیس الحسن کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ خاتمہ زمینداری بل کی منظوری کے انتظار میں اب تک استعفا دینے سے رکے ہوئے تھے۔ اب جبکہ وہ بل منظور ہو چکا ہے وہ ۱۰ اگست کے بعد سے اپنے عہدے سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔

نیپال کے سابق کمانڈر انچیف گرفتار

پٹنہ ۸ اگست نیپال کے کانگریس کے جنرل سکریٹری نے آج اپنے ایک بیان میں کہا کہ نیپال کے سابق کمانڈر انچیف اور پالپا ضلع کے گورنر شمشیر جنگ بہادر رانا کو حکومت نیپال کے احکام کے ماتحت ۳۱ جولائی کو یکایک گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے خلاف نیپالی عوام تحریک سے وابستہ ہونے کا الزام ہے۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ ان کو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ وہ شمشیر کے شمشیر کے لڑکوں کو گرفتار کرنے کے لئے وارنٹ جاری کر دئے گئے ہیں۔ رود شمشیر نیپال کے موجودہ وزیر اعظم کے بڑے بھتیجے ہیں۔

بنگال کے مسئلہ کا حل!

نئی دہلی، اگست ہند پارلیمنٹ میں آج سے بنگال کی صورت حال پر دوبارہ دو روزہ مباحثہ شروع ہوگیا۔ اس سلسلہ میں آج وزیر اعظم نہرو اور ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی نے تقریریں کیں۔ وزیر اعظم نہرو نے اپنی زوردار تقریر میں اسی بات پر زور دیا کہ بنگال کے مسئلہ کا حل بنگال کے مسئلہ کو ہند پاکستان سمجھوتے کی اسپرٹ میں طے کرنا چاہئے۔ اور ڈاکٹر مکرجی نے یہ کہا کہ اپنا بے جا اور بے محل اطمینان چھوڑ دینا چاہیئے۔

وزیر اعظم نہرو نے اپنی تقریر میں تبادلہ آبادی کی آبادی کی تجویز کو ناقابل عمل اور فضول بتاتے ہوئے کہا کہ حکومت اس تجویز کو ہرگز قبول نہ کرے گی۔ اس لئے کہ یہ تجویز اس سیاسی معاشی سماجی اور روحانی بنیاد ہی کے خلاف ہے جس کے لئے ہم تیس برس سے زیادہ عرصہ سے جدوجہد کرتے چلے آئے ہیں۔

روسی پادریوں کی اپیل

لندن ۷ اگست کل رات کو تاس خبر رساں ایجنسی کی ایک خبر یہاں موصول ہوئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ روس کے کلیسا گھروں کے پادریوں نے ساری دنیا کے عیسائیوں سے قیام امن کے لئے اپیل کی ہے۔ ان پادریوں نے اپیل میں کہا ہے کہ امن کے دعوے دار موید اور خواہان جنگ کے خواہش مندوں سے اخلاقی لحاظ سے کہیں بہتر ہیں۔!

پاکستان سے اپنے بال بچوں کو واپس بلالو!

بمبئی ۶ اگست معلوم ہوا ہے کہ حکومت بمبئی نے اپنے ملازموں کو ہدایت کی ہے کہ وہ جن لوگوں کے بال بچے پاکستان میں ہوں انھیں وہاں سے واپس بلا لیا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ ہدایت اس لئے جاری کی گئی ہے کہ حکومت محسوس کرتی ہے کہ جن لوگوں کے بال بچے پاکستان میں ہیں وہ ہندوستان کے پوری طرح وفادار نہیں ہو سکتے، اور ان کی وفاداری ہندوستان اور پاکستان میں بٹی رہے گی

تسنیم کے ایڈیٹر گرفتار!

لاہور ۵ اگست روزنامہ تسنیم لاہور کے ایڈیٹر نصر اللہ خان عزیز کو کل رات یہاں گرفتار کر لیا گیا۔

کہا جاتا ہے کہ یہ گرفتاری ان کے ایک قابل اعتراض اداریہ پر ہوئی ہے جس میں حکومت پنجاب کے ہوم سکریٹری کے خلاف توہین آمیز جملے لکھے گئے ہیں۔

اقوال زریں

ہر وہ شخص جو تم سے میٹھی میٹھی باتیں کرے تمہارا دوست نہیں ہے۔ دوست وہ ہے جو مصیبت کے وقت کام آئے۔ اپنے دوست سے خواہ وہ کتنا ہی سچا دوست ہو اپنے رازوں کو عیاں نہ کرو۔ کوئی وقت ایسا بھی آئے گا کہ وہ تمہارا دشمن بن جائے گا۔ اور تمہارے رازوں کو اوروں پر فاش کر دے گا۔

ہر وہ شخص جو تمہارے لئے برا چاہے تمہارا دشمن ہے۔ اگر کوئی دشمن تم سے سختی سے پیش آئے تو تم جواب میں نرمی سے پیش آؤ۔ ممکن ہے تمہارا جانی دشمن کبھی تمہارا یار غار بن جائے۔

بزرگوں کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنا کرو (بظاہر) یہ باتیں کڑوی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر نصیحت سے بھری اگر تم ان پر عمل کروگے تو یہ تمہارے لئے مشعل راہ ثابت ہوں گی۔

اگر تم جنت میں جانا چاہتے ہو تو والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔ اور ان کے دلوں کو دکھاؤ نہیں۔ کیوں کہ ماں کے پیروں تلے جنت ہے۔

مصیبت سب پر آتی ہے عقلمند ہنس کر ٹال دیتا ہے۔ اور بیوقوف رو کر کاٹتا ہے۔

موج تبسم

رات کے وقت دو آدمی موٹر میں سنیما سے گھر واپس ہو رہے تھے۔ پولیس والے نے ان کی موٹر روکتے ہوئے کہا۔ تم لوگ الٹی موٹر کیوں چلا رہے ہو۔

الٹی۔ دونوں موٹر نشین حیران ہوکر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

پولیس والے نے غصے کے ساتھ چلا کر کہا۔ ہاں

موٹر نشین آپس میں کہنے لگے۔ اوہو تبھی ہم ابھی تک گھر نہ پہونچ سکے۔

ڈاکیہ نے کئی سو روپیہ کا منی آرڈر دینے کے بعد صاحب خانہ کی طرف انعام طلب نظروں سے دیکھا۔ صاحب خانہ نے بھی اس کا مطلب سمجھ لیا۔ بولا تم سگرٹ پیتے ہو۔

سگرٹ!

ڈاکیہ نے سمجھا کہ شاید سگرٹوں کا بکس انعام ملیگا۔

بولا جی ہاں پیتا ہوں۔

صاحب خانہ سکر گھر کے اندر چلے گئے۔ اور اندر سے کاٹ کا ایک چھوٹا سا بکس لئے ہوئے آئے بولے یہ لو اسمیں ایک سگرٹ رکھا کرو۔ مضبوط چیز ہے۔

پارلیمنٹ میں باردولی کی تعزیت

نئی دہلی۔ ۷ اگست آج پارلیمنٹ میں سنیٹرل اسمبلی کے ڈپٹی پریذیڈنٹ مسٹر اکہل چندر دت اور آسام کے چیف منسٹر گوپی ناتھ باردولی کی موت پر غم کیا گیا۔

عجیب و غریب معلومات

سائنس دانوں کی حیرت

لندن۔ ۷ اگست۔ برطانی عوام نے گذشتہ دنوں ٹیلی ویژن پر ایک ایسی چیز دیکھی جس کی وضاحت سائنس اب تک نہیں کرسکی۔ یہ کمال ایک ہندستانی جادوگر نے دکھایا جسے دعوی ہے کہ اس کی آنکھوں میں ایکسرے ہے۔

ہندوستانی جادوگر پرتول ویندار سرکار عمر ۳۸ سال نے اپنی آنکھوں پر آٹے کا پلاسٹر لگایا اس پر سو کپڑے کی پٹی باندھ لی۔ اور پھر سے گردن تک سیاہ کپڑے کا ایک غلاف چڑھا گیا۔ اس کے بعد بھی تختہ سیاہ پر انگریزی اور فرانسیسی میں جو کچھ لکھا تھا۔ سرکار اس کی ویسی ہی نقل کر دیتا۔

یہ مظاہرہ دیکھ کر انگلستان کے بڑے سائنس داں حیران رہ گئے۔

جاپانی جہاز اور نہر پناما

ٹوکیو۔ ۸ اگست جنرل میک آرتھر نے جاپان کے محکمہ حمل کو اطلاع دی ہے کہ جاپان کے جہازوں کو اب نہر پناما استعمال کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔

افسانہ

خدائی دین

(از جناب تسکین کاظمی)

صوبہ خراسان میں مقدس مشہد کے قریب ایک غیر آباد مقام پر کسی رئیس کی جاگیر تھی۔ عبداللہ بھی اس رئیس کے پاس ملازم تھا۔ بچپن سے وہ جفاکش اور تابع اور اطاعت گذار تھا۔ اس کو اپنے آقا کی جاگیر سے باہر کبھی جانے کا اتفاق نہ ہوا تھا۔ اور نہ وہ سیر و سفر کا شائق ہی تھا۔ ان کی تمام دن کی محنت کے معاوضہ میں غلہ اور کپڑا مل جاتا تھا۔ جو عبداللہ اور اس کی بیوی اور دونو بچوں کے لئے کافی تھا۔

عبداللہ کی بیوی زیبا اپنے نام کے برعکس نہایت ہی کریہہ منظر اور خود نما عورت تھی۔ اس نے اپنے لڑکے کا نام یوسف اور لڑکی کا فاطمہ رکھا تھا۔ اور ان ناموں کو باعث برکت خیال کرتی تھی۔

گو عبداللہ بالکل تنگ دست اور مفلوک الحال تھا۔ مگر قناعت نے اسے اپنی فلاکت کا شاکی نہ ہونے دیا تھا۔ وہ اپنی بدصورت بیوی اور بچوں سے بے انتہا محبت کرتا تھا۔ چونکہ اس کا آقا اپنی جاگیر سے غلہ اور دیگر اشیاء مایحتاج منگوا دیتا تھا۔ اس لئے عبداللہ کو روپے پیسے کی صورت دیکھنی نصیب نہ ہوتی تھی۔

تمام البتہ سنا تھا کہ ایک روز عبداللہ کی اطاعت گذاری محنت جفاکشی نے اس کے آقا کو انعام دینے پر مجبور کر دیا۔ اور اس نے عبداللہ کو دس قرش انعام دئے جس وقت اس کے آقا نے اس کی جفاکشی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے پاس رکھے ہوئے قلمدان سے دس قرش نکال کر اس کی طرف پھینکے تو فرط شکر سے عبداللہ کی آنکھیں بھر آئیں۔ اور وہ پھر اپنے آقا کی آستین اور دامن کو بار بار چومنے لگا۔ اس بے تحاشگی نے اس کے آقا کے دل پر اثر کیا کہ اس نے عبداللہ کو ایک دن کی چھٹی بھی دیدی۔ اب عبداللہ کوئی غریب آدمی نہ تھا اس کے پاس دس قرش تھے۔ وہ اس وقت اپنے قول کو اپنے آقا سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں سمجھتا تھا۔ دس قرش کوئی معمولی دولت نہ تھی جو اس کی آنکھیں چوندھیانہ دیتیں۔ قریب تھا کہ اسے بے پایاں دولت پر لے شادی مرگ ہو جائے۔ مگر اس نے فوراً اپنے خیالات بیوی بچوں کی طرف منتقل کر دئے۔ افتاں و خیزاں اپنے جھونپڑے پر پہنچا۔ جو صرف گھاس سے مسقف تھا۔ دسوں قرش زیبا کے آگے پھیلا دئے۔ اور کہنے لگا! پیاری زیبا! یہ دولت صرف تمہارے واسطے ہے۔ زیبا کو عبداللہ سے کم خوشی نہ ہوئی۔ اس نے بھی کبھی ان مسکوک ٹکڑوں کی صورت نہ دیکھی تھی۔ یوسف اور فاطمہ بھی ماں باپ کی خوشی میں شریک ہونے آگئے۔ عبداللہ کہنے لگا۔ پیاری زیبا! اب یہ سوچنا چاہیے کہ اس کثیر رقم کو کس کام میں لایا جائے کیا تم اس سے خوش نہ ہوگی۔ کہ میں مشہد مقدس ہو آؤں۔ جو ایک متبرک اور مشہور شہر ہے۔ جسے میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ جو یہاں سے چند فرسخ ہے۔ میں مقدس امام پاک کے مزار پر دعا مانگوں گا اور اپنی دولت کا دوسواں حصہ دو قرش نذر کروں گا۔ مشہد کے بازار کی سیر کروں گا۔ مشہور مقامات دیکھوں گا۔ اور تمہارے اور بچوں کے لئے بہت سا اسباب خرید دوں گا۔ کہو تمہیں کیا کیا چاہیے۔

زیبا۔ میرے لئے ایک ریشمی تھان لے آنا۔

یوسف (جو قریب ہی بیٹھا گفتگو سن رہا تھا) ابا ہمیں ایک عمدہ تلوار اور گھوڑا لا دو ہم بھی آقا کے لڑکوں کے ساتھ گھوڑے پر بیٹھیں گے۔

فاطمہ (نہایت ہی افسردہ لہجہ میں) مجھے کچھ نہیں چاہیے۔ صرف ایک ہندوستانی ریشمی رومال اور سنہری سیلپر لا دو۔

عبداللہ اپنا موٹا سا لٹھ کندھے پر رکھے اور دس قرش کمر سے باندھے سویرے مشہد مقدس پہنچ گیا۔ امام مہدی علیہ السلام کے روضہ مبارک کو دیکھ کر اس کی عقل زائل ہوگئی۔ کبھی گنبد دیکھتا۔ اور کبھی میناروں کی اصلیت پر غور کرتا۔ کبھی سنہری چھت دیکھ کر حیران ہوتا۔ کبھی گلکاری پر پریشان ہوتا۔ اسی حیرانی و پریشانی میں وہ روضہ مبارک تک جا پہونچا۔ اور اپنی دولت کا پانچواں حصہ یعنی دو قرش نذر چڑھا کر بازار کی راہ لی۔ تماشے کے شوق میں ادہر ادہر پھرنے لگا۔ گھوڑے گاڑیوں کی آمد و رفت لوگوں کی ریل پیل نے اس طرح بوکھلا دیا کہ جان پر بن گئی بیچ سڑک پر نہ تھے تو سوار کو کبھی سر پر پاتا ہے اس سے علیحدہ ہوتا ہے تو کبھی گاڑی کو سر پر دیکھتا ہے۔ اور وہاں سے ہٹتا ہے تو کبھی اونٹ بلبلاتا ہوا قریب نظر آتا ہے پھر خوب دیکھ کہا کر عبداللہ نے یہ فیصلہ کر لیا کہ خرید و فروخت کر کے جلد واپس جلد ہونا چاہیئے۔ وہ پہلے ایک دوکان پر پہنچکر جس میں بہت سے زرین اور ریشمی تھان رکھے ہوئے تھے۔ کھڑا ہوگیا۔ دوکاندار نے آٹھوں کمیتیں پاکر تھرے پر لگایا۔ سیکڑوں تھان کھول دئے۔ بڑی ہی ملائمت سے ہر تھان کی تعریف کرنے لگا۔ دوکاندار نے کہا گو اس کی قیمت یہاں کے لوگوں سے زیادہ لیتا ہوں مگر تم سے صرف دو قرش ہوگا۔ عبداللہ نے پریشانی سے دوکاندار کی صورت دیکھتے ہوئے کہا کمر سے دو قرش نکالی اور تپاک کہنے لگا کیا تمہاری مراد ایسی قرش سے ہے۔ دوکاندار نے کہا ہاں ہاں۔ ایسے ہی قرش۔ عبداللہ نے دوکاندار کو بے تحاشا گالیاں دینا شروع کر دیں۔ اور اپنا لٹھ لے کر آگے کی راہ لی۔ ایک جگہ اسے بہت سے گھوڑے کھڑے ہوئے نظر آئے۔ اور دریافت پر معلوم ہوا کہ وہ فروخت ہونے والے ہیں۔ عبداللہ نے ایک عمدہ ابلق پسند کر کے قیمت دریافت کی۔ دلال کے بہت رد و قدح کے بعد ڈیڑھ سو قرش قیمت کہی۔ عبداللہ کی آنکھوں میں دنیا تاریک ہوگئی۔ کہنے لگا زیبا افسوس ہے۔ نہ تو تیری ہی خواہش پوری ہوسکی۔ اور نہ یوسف کی۔ اسی طرح تلوار کی قیمت دو سو قرش ریشمی رومال تیس قرش سنہری سلیپر ۲۰ قرش معلوم کر کے اس کا دم ہی نکل گیا۔ وہ ہر ایک دوکاندار کو گالیاں دیتا اور اپنی بیوی بچوں کی حالت پر افسوس کرتا ہوا۔ گھر کی طرف چلا۔ عبداللہ غصے سے اپنا لٹھ زمین پر زور زور سے ٹیکتا ہوا جا رہا تھا۔ کہ ایک فقیر راستہ روک کر کھڑا ہوگیا۔ اور عبداللہ کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہنے لگا۔ بابا جو ایک دیتا ہے سو سو پاتا ہے۔ تو بھی کچھ خدا کی راہ میں دیدے۔ عبداللہ نے غور سے فقیر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ کیا شاہ جی واقعی۔ ایک کے سو ملیں گے۔ بابا اللہ کے معاملے جھوٹے نہیں ہوتے۔ عبداللہ نے کہا دیکھو مجھے دس قرش ملے تھے دو قرش امام پاک کی نذر چڑھا آیا۔ بقیہ آٹھ قرش سے بیوی کے لئے ریشمی تھان بچے کے لئے گھوڑا۔ اور تلوار بچی کے لئے سلیپر اور رومال خریدنا چاہتا تھا۔ مگر یہاں کے سوداگر اتنے حرامزادے ہیں کہ سو سو قرش کے سوا بات ہی نہیں کرتے ہیں۔ آٹھ قرش تم کو دیتا ہوں۔ اور جب مجھے آٹھ سو قرش دے گا۔ تو سب کی فرمائشات کو پورا کروں گا۔ یہ کہہ کر عبداللہ نے آٹھوں قرش فقیر کے حوالے کر دئے۔ اور اطمینان کی طرح گھر کی طرف چلا۔

نہ جانے یوسف اور فاطمہ کب سے منتظر تھے کہ عبداللہ کو آتا دیکھ کر قطرہ کے گھوڑوں کی طرح دوڑنے لگے۔ چونکہ یوسف فاطمہ سے بڑا تھا۔ اس لئے عبداللہ کو جلد چھو لیا۔ اور کہنے لگا ابا گھوڑا کہاں ہے۔ تلوار کیا ہوگی۔ عبداللہ نے ابھی کوئی جواب سوچا نہ تھا۔ کہ فاطمہ بھی آگئی۔ اور کہنے لگی۔ لیجئے انکی میرا رومال۔ اور سلیپر دیدو۔ عبداللہ نے نہایت نے سر ہلا دیا۔ زیبا جو دروازے پر کھڑی ہوئی تھی کہنے لگی۔ ابا کیا بچوں کو جواب دوگے۔ تم امیر آدمی بن گئے تم سامان نہ لا سکے آخر مزدور کر لیا۔ وہ سب سامان اور گھوڑا لا رہا ہوگا۔ یوسف اور فاطمہ نے یہ سن کر بڑی

بقیہ: کہ مزدور سامان لا رہا ہے۔ باہر بھاگنا شروع کیا اور بے صبری کے ساتھ مزدور کا انتظار کرنے لگے۔ عبداللہ اندر جا کر ایک پھٹی حصیر پر جا کر بیٹھ گیا۔ اور اپنی سرگزشت شروع سے آخر تک زیبا کو سنانے لگا۔ زیبا بڑی متانت سے ساری کہانی سنتی رہی۔ لیکن جب عبداللہ نے کہا کہ آٹھوں قرش فقیر کو دیدئے تو اس کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا۔ دیوانہ وار اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور تیزی سے عبداللہ کے آقا کے پاس پہونچی۔ اور پوری کہانی سنادی۔ آقا نے فوراً عبداللہ کو بلوایا۔ اور خوب لعنت ملامت کی۔ اور اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ دو آدمیوں کو حکم دیا کہ عبداللہ کو برہنہ کر کے خوب پیٹیں نقصان مایہ ہمسایہ والی ایرانی ضرب المثل آج عبداللہ پر صادق آئی مار پر سو درے عبداللہ خوب پٹا۔ تمام پیٹ لہولہان ہوگئی۔ بیچارہ دن بھر کا بھوکا۔ اور افسردہ تو تھا ہی مار کھا کر بیہوش ہوگیا۔ دو آدمیوں نے اٹھا کر گھر پہونچایا۔ تمام رات چیختا چلاتا رہا۔ زیبا اس قدر خفا تھی کہ اس نے پوچھا تک نہیں۔ مزے سے پڑی سوتی رہی۔ صبح عبداللہ جاگا تو زیبا کا غصہ کسی قدر کم ہو چکا تھا۔ زیبا نے مزاج پوچھا تو عبداللہ نے پارچہ فروش وغیرہ کے ساتھ زیبا کو بھی گالیاں دینا شروع کر دیا۔ زیبا نے سمجھا بجھا کر روٹی کھلائی اور اپنی ناعاقبت اندیشی کی معافی چاہنے لگی۔ عبداللہ نے صاف دلی سے معاف بھی کر دیا۔ عبداللہ ابھی کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھا تھا کہ اس کے آقا نے بلوایا۔ عبداللہ تو آقا پر خفا ہی تھا۔ گالیاں دیتا ہوا چلا۔ اس کا آقا اس کے مکان کے قریب ہی ایک درخت کے نیچے کھڑا ہوا تھا۔ اس نے حکم دیا کہ تم یہاں ایک کنواں کھودو۔ پانی نکلنے تک تم کو محنت برداشت کرنی پڑے گی مگر کنواں تیار ہونے کے بعد تم کو انعام دیا جائے گا۔ عبداللہ نے سر تسلیم خم کیا اور فوراً پھاوڑہ لے کر کنواں کھودنے میں لگا۔ شدت کی دھوپ اور پھر عبداللہ کی زخمی پیٹھ جھک کر کنواں کھودنے سے زخم تڑخ گئے۔ اور ریزش بہنے لگی۔ دھوپ نے اسپر اور نمک پاشی کی۔ مگر عبداللہ سب پارچہ فروش اور اسپ فروش پر لگایا۔ اور شام تک گالیاں دینا اپنا کام میں مشغول رہتا۔

تیسرے دن جب عبداللہ نے دس بارہ فٹ کنواں کھود لیا۔ تو اسے ایک مٹی کا ایک برتن نظر آیا۔ جو مٹی میں چھپا ہوا تھا۔ عبداللہ نے اس برتن کو نکال کر دیکھا تو اس میں بے شمار بڑے بڑے سرخ سرخ پتھر بھرے تھے عبداللہ نے فوراً نتیجہ نکال لیا کہ اس کے آقا نے اس میں تخموں بند کر کے دفن کئے ہوں گے۔ جو مدت گذرنے کی وجہ سے آپس میں سخت ہو گئے ہیں۔ چونکہ وہ پٹ کر اپنے آقا کا دشمن ہوگیا تھا۔ اس لئے نقصان پہنچا کر بہت خوشی ہوئی اپنی مکان کے پیچھے ایک گڈھا کھود کر عبداللہ نے برتن دفن کر دیا۔ اور اسی طرح کنواں کھودنے میں مصروف ہوگیا۔ یہ پہلی خیانت تھی جس کا ارتکاب عبداللہ نے اپنی تمام عمر میں کیا۔ چند روز کے بعد ویسا ہی ایک اور مٹی کا برتن نکلا جس میں سفید پتھر تھے عبداللہ کو بیحد مسرت ہوئی کہ اس کے آقا کے چاول اسطرح خراب ہوگئے۔ اس نے اس برتن کو بھی پہلے اس برتن کے پاس دفن کر دیا۔ کامل تین مہینہ کی محنت میں کنواں تیار ہوگیا جس وقت اس نے آقا سے کنویں کی تیاری کی رپورٹ کی۔ تو اس نے خود آکر کنواں دیکھا۔ اور کنویں کی منڈیر بنانے کا حکم دے کر چلا گیا۔ عبداللہ کی ایک ہفتہ کی محنت میں منڈیر بھی تیار ہوگئی۔

ایک روز اس نے پوچھا کہ یہ پتھر کسی کام کے ہوں تو کم از کم بازار میں دکھانا چاہیئے۔ چونکہ اس نے مشہد کے بازار میں ایک دوکان پر ایسے ہی پتھر دیکھے تھے۔ اس لئے یہ خیال اور بھی مستحکم ہوگیا کہ ادھر اس نے آقا کو اطلاع دیدی کہ کنواں بالکل تیار ہو چکا ہے۔

جس آقا نے عبداللہ کی شبانہ روز کی محنت کا بدلہ دیا کہ اُسے صرف ایک دن کی چھٹی دیدی۔ عبداللہ نے اس کو غنیمت سمجھا۔ اور گھر آکر رات بھر رنگین پتھروں کی فکر میں پڑا رہا۔ آخر اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ایک تھیلہ بھر پتھر علیحدہ کر لئے جائیں۔ اگر واقعی وہ کام کے ہیں تو کل پتھروں کا پانچواں حصہ امام پاک کے نذر کیا جائے۔ بقیہ پتھر فروخت کر کے زیبا یوسف فاطمہ کی پوری کی جائیں۔

تمام گھر سو رہا تھا۔ گو عبداللہ نے اٹھ کر بہت سے پتھر ایک تھیلے میں رکھے۔ اور اس تھیلے کا منہ بند بند کر کے ایک کونہ میں چھپا دیا۔ اپنا لٹھ لے کر باہر رکھ دیا۔ اور خود انھیں پتھروں کی فکر میں غرق ہوگیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ صبح مشہد کے بازار کو جائے۔ مگر وہ جانے کی اطلاع زیبا کو نہیں دینا چاہتا تھا۔

عبداللہ پتھروں کا تھیلہ لیکر سیدھے مشہد مقدس میں پہونچا۔ امام پاک کے روضہ کے قریب آکر اس نے دونوں جیب پتھروں سے بھر لئے۔ اور تھیلے کو ایک درخت کے نیچے سوکھے پتھروں کے ڈھیر میں رکھ دیا۔ اور خود بازار کی طرف چلا۔ ایک جوہری کی دوکان پر اپنے اتنے کے پتھر رکھے دیکھ کر کہنے لگا بھائی ایسے پتھر ہوگے۔ جوہری نے کہا۔ تم نے کبھی ایسے پتھر کبھی دیکھے ہیں۔ عبداللہ نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک مٹھی بھر نکال اور جوہری کے آگے ڈال دئے۔ اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ پوچھنے لگا یہ کہاں سے لائے۔ عبداللہ ایک مرتبہ پٹ چکا تھا کہنے لگا۔ اگر تم کو لینا ہو تو لو ورنہ کچھ نہیں۔ کہاں سے لائے کہاں لائے۔ کیوں پوچھ رہے ہو۔ جوہری نے سمجھ لیا کہ یہ سودا اچھا نہیں۔ عبداللہ سے کہنے لگا۔ میرا بھائی سامنے کی دوکان پر ہے۔ تم ذرا ٹھہر جاؤ تو میں اسے بلا لاؤں عبداللہ راضی ہوگیا۔ اور دوکان پر بیٹھ گیا۔ جوہری نے دوکان چھوڑ کر سیدھے کوتوالی کا رخ کیا۔ اور کوتوال کے آگے عبداللہ کا حال بیان کر دیا۔ کوتوال بھی جوہری کے ساتھ ہوگیا۔

یہاں عبداللہ بیٹھا ہوا خیالی پلاؤ پکا رہا تھا کہ ۵۰۰ سو قرش تھان لوں گا۔ اور ۴۰۰ قرش کا گھوڑا۔ تین سو قرش کی تلوار دو سو قرش کے سلیپر ایک سو قرش کا رومال۔ کہ اتنے میں جوہری معہ کوتوال آپہونچا کوتوال نے پہلے تو عبداللہ کے جیب سے وہ پتھر نکال لئے۔ اور دو تین چانٹے رسید کر کے پوچھنا شروع کر دیا۔ کہ کہاں سے لے بھاگا! عبداللہ مجبور ہوگیا۔ شروع سے آخر تک قصہ سنا دیا۔ کوتوال نے عبداللہ کو ساتھ لیکر تھیلے جواہرات کے برآمد کئے۔ اور دونوں برتن بھی نکلوالئے جب گورنر خراسان کے سامنے سب چیزیں پیش ہوئیں تو گورنر نے معاملہ کی محسوس کر کے عبداللہ اور اس کی بیوی بچوں کو گرفتار کر کے معہ جواہرات شاہ عباس اعظم کے پاس پایہ تخت کو روانہ کر دیا۔ عبداللہ یا تو بیوی بچوں کی فرمائش پوری کرنے کی دھن میں تھا۔ یا اب روتے ہوئے اصفہان کی طرف چلا۔

شاہ عباس نے رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اس سے فرما رہے ہیں کہ دیکھ ہمارا دوست گرفتار ہوکر تیرے پاس آرہا ہے۔ اس کو کسی طرح کی تکلیف نہ دینا۔ وہ سچا ہے۔ عباس نے خواب کو واہمہ سے زیادہ اہمیت نہ دی مگر دوسرے دن پھر وہی خواب دیکھا۔ عباس نے پریشان ہوکر سب جگہ دریافت کیا کہ کون گرفتار ہوکر پایہ تخت کی طرف آرہا ہے۔ آخر اس کو یہ معلوم ہوا کہ خراسان سے ایک شخص گرفتار کر کے لایا جا رہا ہے۔ جو مشہد کے بازار میں جواہرات لئے پھر رہا تھا۔ عباس نے اسے جلدی حاضر کرنے کا حکم دیا۔ اور خود شہر سے باہر نکل کر ڈیرے ڈال کر ٹھہر گیا۔ جب عبداللہ پہنچا تو اس کی بیڑیاں کٹوا دیں۔ اور اس کی بیوی بچوں کو آزاد کر کے۔ برابر والے خیمہ میں ٹھہرا دیا۔ اور بڑی ہی آؤ بھگت کی۔ اس سرفرازی سے عبداللہ کو کسی قدر تسکین ہوئی۔

دوسرے دن دربار عام میں شاہ عباس نے عبداللہ سے جواہرات کا حال دریافت کیا۔ عبداللہ نے ۱۰ قرش لے کر مشہد کو جانا۔ اور پھر پٹنا۔ کنواں کھودنا۔ اور جواہرات کا ملنا سب کچھ صاف صاف بیان کر دیا۔ عبداللہ کی

باقی صفحہ ۳ کالم ۳ کے نیچے

متروکہ جائداد کے متعلق دہلی اور کراچی سے مشترکہ اعلان

نئی دہلی ۹ر اگست آج ایک مشترکہ اعلان میں جو ساتھ ہی ساتھ دہلی اور کراچی دونوں جگہوں سے شائع ہوا ہے یہ بتایا گیا ہے کہ تمام منقولہ جائداد جس میں وہ جائداد بھی شامل ہے جسے ضبط کر لیا گیا ہے۔ یا وہ کسٹوڈین کے قبضہ میں ہے۔ اسے نہ تو فروخت کیا جا سکے گا۔ اور نہ کسی دوسری طرح صرف کیا جائے گا۔

یہ پابندی اس لئے لگائی گئی ہے کہ تا کہ مالک جائداد اپنی منقولہ جائداد پر اس حق کو استعمال کر سکے جو اسے ۲۷ جون ۱۹۴۸ء کے معاہدے کے ذریعہ حاصل ہوا ہے۔ ایسی صورت میں جبکہ ۲۷ جون ۱۹۴۸ء کے بعد کوئی ایسا اقدام کیا گیا ہے کہ منقولہ جائداد کی صورت تبدیل ہو گئی ہے۔ اور اس سے جائداد کو نقصان ہو چکا ہے تو اسے اس حالت میں لانے کے لئے ممکن اقدام کیا جائے گا۔ جو ۲۷ جون کو تھی۔

اس اعلانیہ میں عمل درآمد کے لئے پاکستان اور ہند دونوں ملکوں کے صوبوں میں ایک قسم کی ہدایت متعلقہ افسران اور کسٹوڈین کو روانہ کر دی گئی ہیں۔

علاوہ ان چیزوں کے جنھیں ملک کے باہر لے جانے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ تمام منقولہ جائداد بغیر برآمدی پابندیوں اور محصولات کے لئے جانے کی اجازت نہ ہوگی اسے ملک کے اندر فروخت کرنے کی سہولیت فراہم کی جائے گی۔

ڈاک خانہ کے ذریعہ بھیجے ہوئے پارسل بنک میں جمع کی ہوئی جائداد کے سلسلہ میں بھی تمام سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ اسی طرح وہ سامان جو زمین میں گاڑا ہوا ہے۔ اس کے حاصل کرنے میں بھی سہولت دی جائے گی۔ لیکن اگر اس پر ملک کسی شہری کو اعتراض ہوگا کہ یہ اس کی جائداد ہے تو اس کے قبضہ کو طے کرنے کے لئے مخصوص ہدایات ایک اعلان کے ذریعہ شائع کی جائیں

گی جن کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔ لیکن جس معاملہ میں کوئی جھگڑا نہ ہوگا۔ اسے لے جانے کی پوری آسانی ہوگی۔ سامان کے لے جانے کے بارے میں تمام تفصیلات جالندھر اور لاہور میں مقیم ڈپٹی ہائی کمشنر تیار کریں گے جن کے مطابق عمل درآمد کیا جائے گا۔

ایسا سامان جو ضبط کر لیا گیا ہے جس میں آتشیں اسلحہ بھی شامل ہیں ان کی واپسی کا انتظام کیا جائے گا۔ جو سامان ۲۷ جون ۱۹۴۸ء کے معاہدے سے قبل فروخت کیا جا چکا ہے۔ اسے فہرست میں دکھایا جائے گا۔

اعلانیہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ دونوں ملکوں میں پانچ کمیٹیاں مقرر کی جائیں گی۔ جو اس جائداد کی قیمت کا اندازہ کریں گی۔ جو الاٹ کی گئی ہے۔ یا سرکاری ضرورت کے لئے حاصل کر لی گئی ہے۔ یہ کمیٹیاں یہ تجویز بھی پیش کریں گی کہ یہ معاوضہ کس طرح وصول کیا جائے۔

تمام کسٹوڈین کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس منقولہ جائداد کی فہرست تیار کریں۔ جس کو فروخت کر کے اس کی قیمت ان کے پاس جمع کر دی گئی ہے۔ یہ رقم دوسری حکومت کو منتقل کر دی جائے گی۔ تا کہ وہ اس کے مالک کو دیدے۔

حکومت ہند و پاکستان دونوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ جائز وارث اور مالک جائداد کے متعلقہ عدالت کے کاغذات حاصل کرنے اور منتقل کرنے کی سہولیت فراہم کریں۔

جوائنٹ اسٹاک کمپنیوں کے حصوں کے متعلق یہ طے پایا کہ ایسی کمپنی جس کا صدر دفتر پاکستان یا ہندوستان میں رہ گیا ہے اور حصہ داروں کی اکثریت دوسرے ملک چلی گئی ہے۔ ایسے حصے فی الحال متروکہ جائداد رہیں گے ان کے بارے میں بعد کو طے کیا جائے گا۔ لیکن علاوہ دوسری جوائنٹ اسٹاک کمپنیوں کے حصوں کے منتقل کرنے کی پوری آسانیاں فراہم کی جائیں گی۔

کسٹوڈین کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ وہ بیمہ پالیسی تمسکات پر سے پابندیاں ہٹا لیں۔

کوئی وزیر لیگ کا عہدہ قبول نہیں کر سکتا

کراچی ۹ر اگست پاکستان مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے یہ طے کیا ہے کہ مرکزی یا صوبائی حکومتوں کا کوئی وزیر یا منسٹر لیگ کے کوئی عہدہ کو قبول نہیں کر سکتا اور اگر اس وقت کوئی ایسا شخص کسی عہدہ پر فائز ہے تو وہ پندرہ دن کے اندر استعفی دے دے۔

طالبعلموں کی قومی یونین کا اجلاس

بمبئی ۹ر اگست وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو ۱۴ر ستمبر کو طالب علموں کی قومی یونین کا افتتاح کریں گے۔

اجلاس کی صدارت علیگڈھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ذاکر حسین کریں گے۔ اور سوشلسٹ لیڈر جے پرکاش نرائن بھی اجلاس میں تقریر کریں گے۔

جنوبی کوریا میں نئے انتخابات

لندن ۹ر اگست روسی خبر رسان ایجنسی نے تاس کو شمالی کوریا کے دارالحکومت پونگ یانگ سے خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ جنوبی کوریا کے ان حصوں میں جن پر شمالیوں نے قبضہ کر لیا۔ مقامی عوامی کمیٹی کے انتخابات ہو رہے ہیں۔

ٹنڈن جی کے اعزاز میں دعوت

لکھنؤ ۹ر اگست معلوم ہوا ہے کہ مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن ۱۱ر اگست سے اپنے اسپیکری کے عہدہ سے سبکدوش ہو رہے ہیں ان کے اعزاز میں حکومت یو پی کی طرف سے ان کو کونسل ہاؤس میں ۱۱ر اگست کو ۵½ بجے ایک الوداعی پارٹی دی جائے گی۔

حکومت سینماؤں کی تعداد کو روکنا چاہتی ہے

لکھنؤ ۹ر اگست آج یو پی اسمبلی میں سوالات اور جوابات کے وقت مسٹر اسرار احمد کے ایک سوال کے جواب میں مسٹر چرن سنگھ پارلیمنٹری سکریٹری نے بتایا کہ اس وقت صوبہ میں ۲۷۴ سینما ہیں۔ جن میں ۱۰ سفری ہیں۔ ۱۹۴۱ء میں کل ۱۵۵ تھے جن میں ۲۰ سفری تھے۔ اور ۱۹۴۶ء میں ۳۲ ۱۹۴۷ء میں ۳۵۔ ۱۹۴۸ء میں ۵۰ نئے سینما کھولے گئے۔ ضمنی سوال کے جواب میں کہا گیا کہ حکومت سینماؤں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو روکنا چاہتی ہے ۱۵ دسمبر ۱۹۴۸ء تک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو لائسنس دینے کا حق تھا۔ لیکن اب صوبائی حکومت کو لائسنس دے گی اور کافی سختی کے ساتھ لائسنس دے گی۔

حافظ محمد ابراہیم وزیر نہل و رسائل نے ایک ضمنی سوال کے جواب میں کہا کہ ۱۹۴۸ء کے بعد سے کوئی ٹکٹ سینما کو نہیں دیا گیا۔

تبت کے بارے میں حکومت ہند کی پالیسی

نئی دہلی ۱۰ر اگست۔ یہاں کے سرکاری حلقے ہانگ کانگ کی ایک اطلاع پر کمیونسٹ فوجیں تبت کی طرف بڑھ رہی ہیں کسی خیال کا اظہار نہیں کر رہی ہیں۔ کیونکہ ابھی اس کے بارے میں انھیں نہ تو سکم میں مقیم سفیر ہند سے کوئی اطلاع ملی ہے اور نہ پیکنگ میں مقیم ہندوستانی سفیر ہی نے اس کی کوئی اطلاع دی ہے۔ اس لئے اس کے بارے میں کوئی رائے ہیں قائم کی جا سکتی۔ لیکن جبکہ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے پارلیمنٹ میں بتایا ہے کہ حکومت تبت پر چین کے اقتدار اعلی کو تسلیم کرتی ہے لیکن اس کے ساتھ تبت کی آزادی بھی لازمی قرار دیتی ہے۔

لائق علی کے خلاف مقدمہ اٹھا لینے کا حکم

حیدرآباد ۱۱ر اگست۔ حیدرآباد ہائی کورٹ کی پوری بنچ نے یہ فیصلہ کیا کہ ۲۶ جنوری یعنی دستور ہند نے نفاذ کے بعد حیدرآباد تحفظ عامہ اور مفاد عامہ قانون کے ماتحت میر لائق علی کی نظربندی ناجائز اور خلاف قانون تھی کیونکہ مذکورہ بالا قانون کی دفعات دستور کے خلاف تھیں۔ بنچ نے ملزمین کی درخواست منظور کرتے ہوئے عدالت ماتحت کے فیصلہ کو رد کر دیا۔ اور تمام ملزمین کی رہائی کا حکم صادر کر دیا۔



کمیونسٹ پارٹی ملک میں مسلح گوریلا تحریک چلانا چاہتی ہے

کلکتہ ۸ اگست کمیونسٹ پارٹی کے سابق جنرل سکریٹری مسٹر پی سی جوشی نے موجودہ کمیونسٹ پارٹی کی قیادت پر الزام لگایا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ دیہی علاقوں میں مسلح گوریلا تحریک چلانا چاہتی ہیں۔ اپنے ایک بیان میں مسٹر پی سی جوشی نے کہا ہے کہ پارٹی کے بعض عناصر انقلاب لانے کے ہوائی قلعے بنا رہے ہیں۔ اور انھوں نے خود تنقیدی کے تمام دروازے بند کر دئے ہیں۔ یہ عناصر رندیوے کے خطرناک تجربوں پر عمل کرنے والی پالیسی پر عمل کر رہے ہیں۔

آگے چل کر مسٹر جوشی نے کہا کہ میری اپیل کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ نئی قیادت نے ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی کے دستور کی خلاف ورزی کی ہے۔

چونکہ نئی قیادت نے میری اپیل کے بارے میں اپنے فیصلہ کو عام کر دیا ہے اس لئے میرا فرض ہو جاتا ہے کہ میں اپنے خیالات کو پبلک کے سامنے پیش کر دوں۔

جب میں نے اس بات کی مخالفت کی کہ ہندوستان میں مسلح گوریلا تحریک کسانوں میں مقبول نہیں ہوگی۔ اور اس کی وجہ سے پارٹی جمہوری عناصر سے کٹ جائے گی۔ تو مجھ پر یہ الزام لگایا گیا کہ میں عوام کے تاریخی انقلابی روایات کو جھٹلا رہا ہوں۔

میں نے یہ رائے دی کہ داخلی سیاسی اور معاشی حالات ایسے نہیں ہیں جو مسلح تحریک چلائی جائے تو مجھ پر بزدلی کا الزام لگایا گیا۔

کمیونسٹ پارٹی کی موجودہ قیادت چینی انقلاب کے راستہ کو ہر ممبر کو اختیار کرنے پر مجبور کرتی ہے اور وہ ابھی اجازت نہیں دیتی ہے کہ وہ چین کے انقلاب کو ہندوستان کے حالات میں دیکھ کر ان پر سنجیدگی سے غور کیا جائے۔

آگے چل کر مسٹر جوشی نے کہا کہ پارٹی کی قیادت نے مجھ پر الزام لگایا ہے کہ میں تلنگانہ کی تحریک کو غیر مشروط طور پر ختم کر دوں۔ لیکن میں اس کے قطعی خلاف ہوں کہ تلنگانہ کی تحریک کو بزدلانہ طریقہ سے ختم کر دیا جائے۔

اس کے ساتھ ہی میں اس کا مخالف ہوں کہ اگر تلنگانہ میں ہمارے کامریڈ تحریک کو چلانے میں کامیاب رہتے ہیں تو مستقبل قریب میں یہ مسلح گوریلا تحریک سارے ملک میں پھیل جائے گی۔

اس سلسلہ میں مسٹر جوشی نے رائے دی ہے کہ تلنگانہ کی موجودہ تحریک کو کامیاب بنانے کا صحیح طریقہ یہ ہوگا کہ پرامن اور جمہوری طریقوں سے کام لیا جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی دیہاتوں سے ہندوستانی فوج کو ہٹا لیا جائے مکمل شہری آزادی کو بحال کیا جائے۔ جن زمینوں پر کاشتکاروں کا قبضہ ہو وہ ان کی ملکیت میں دیدی جائیں ریاست میں ایک مخلوط حکومت قائم کی جائے۔ جس میں نظام اور جاگیرداروں کے مخالف کانگریسی اور کمیونسٹ سب شریک ہوں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ زرعی اصلاحات جلد سے جلد نافذ کی جائیں جن کا خود ریاستی کانگریس نے وعدہ کیا ہے۔

فارموسا کے ساحل پر گولہ باری

فارموسا ۸ اگست کہا جاتا ہے کہ جنرل چیانگ کائی شیک کی آخری قیام گاہ فارموسا کے سامنے جو چینی ساحل ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لئے چینی کمیونسٹوں نے اپنی کوششوں کو دوچند کر دیا ہے۔ چینی قوم پروروں کے ایک دفاعی ترجمان نے کہا کہ تقریباً بارہ گھنٹہ میں چینی کمیونسٹوں کی توپوں نے دس ہزار گولے چینی قوم پروروں کے جزیرے پر برسائے۔

کمیونسٹوں کی گولہ باری کے بعد چینی قوم پروروں کے جہازوں نے کمیونسٹوں کے اڈوں پر حملہ کیا۔ جہاں وہ فارموسا پر حملہ کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں۔

کانگریس کی صدارت کے سات امیدوار

نئی دہلی ۸ اگست۔ آج یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ کانگریس کی صدارت کے لئے سات امیدواروں کے نام موصول ہوئے ہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو۔ اچاریہ کرپلانی۔ مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن۔ مسٹر شنکر راؤ دیو۔ مسٹر ایس پاٹل۔ سیٹھ گووند داس۔ پروفیسر این جی رنگا۔

نوے ہزار کی قیمت نوٹ شیٹ کا سرقہ

ناسک ۸ اگست آج اعلان کیا گیا ہے کہ دس روپے کے نوٹ کے چھپے ہوئے شیٹ ناسک کے سیکورٹی پریس سے چرا لئے گئے۔ ان شیٹ کی روپیوں کی قیمت نوے ہزار چھ سو ہے نمبر چھاپنے والی ایک مشین بھی چرا لی گئی ہے۔

مسروقہ شیٹ کی تعداد ۲۴۴ ہے۔ ہر شیٹ میں چالیس نوٹ ہیں۔ پولیس نے ۵۹ شیٹ اب تک دستیاب کرلئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ اس خاص روشنائی کی ایک بوتل بھی مل گئی ہے جس سے نمبر چھاپے جاتے ہیں۔ پولیس نے پریس کے ایک ملازم کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔

پولیس کا خیال ہے کہ جمعرات کے دن کام ختم ہونے کے بعد چور عمارت ہی میں ایک پاخانہ میں چھپا رہا۔ اس طرح اپنے آپ کو سب کی نظروں سے چھپانے کے بعد اس نے اس آہنی الماری کو کھولا جس میں نوٹوں کے چھپے ہوئے شیٹ رکھے ہوئے تھے۔ اپنا کام کر چکنے کے بعد اس نے عمارت کی ایک کھڑکی توڑی اور چلتا بنا۔

کہا جاتا ہے کہ انڈین سیکورٹی پریس کی تاریخ میں اس قسم کی چوری پہلی بار ہوئی ہے۔

इत्तिलानामा बनाम रेस्पांडेन्ट मुश्तहर इत्तिला उस तारीख के जो समाअत अपील के लिये मुकर्रर की जाये

आर्डर ४१, कायदा १४)

व अदालत सिविलजजी बलिया जिला बलिया

न. १०। ५० ६७

द्वारिका राम जगन्नाथ राम कुंवर नाथ साकिनान फीरोज पुर मुतालिक चीट बड़ागांव परगना कोपा चीट शर्की अपीलान्ट

बनाम :- अपील बिना राजी डिग्री तजवीज अदालत अडिसनल मुन्सफी बलिया रेस्पान्डेन्ट मुवर्रिखा १८ माह फरवरी सन १९५० ई०

बनाम शाम लाल पे० ठाकुर दयाल प्रभुनारायन गुप्ता उर्फ पारस नाथ पे० शाम लाल बद्री नारायन पे० द्वारिका राम - महादेव - सहदेव राम विश्वनाथ प्रसाद पिसरान मोहर राम साकिनान फीरोज पुर पर- कोपा चीट शर्की - बाबू लाल सिंह पिसर बैज नाथ प्रसाद सिंह सा० महल्ला भिखारी दास शहर बनारस

मुत्तिला हो कि अपील बना राजी डिग्री इस मुकदमा में ने पेश किया और इस अदालत में दर्ज रजिस्टर हुआ और इस अदालत ने तारीख १९ - ८ - ५० वास्ते समाअत इस अपील के मुकर्रर की है अगर खुद आप या आप का वकील या कोई और शख्स जो कानूनन आप की तरफ से अपील हाजा में जवाब व सवाल करने का मजाज़ हो हाज़िर न आयेगा तो उसकी समात और तजवीज आप की गैर हाज़िरी में हो जायगी। आज बतारीख २८ माह ७ सन १९५० ई० मेरे दस्तखत और मुहर अदालत से जारी किया गया

द: हाकिम मु: अ:

آسام کے وزیر اعظم مسٹر باردولی کا انتقال

گوہاٹی ۸ اگست۔ آسام کے وزیر اعظم کا یہاں کل رات کو دو بجے انتقال ہو گیا۔ مسٹر گذشتہ شام شیلانگ سے یہاں آئے تھے۔ وہ دس بجے رات تک حسب معمول کام کرتے رہے لیکن دس بجے کے بعد ان کے دل کی تکلیف ہوئی انتقال کے وقت مسٹر باردولی کی عمر ۵۹ سال تھی۔ مسٹر باردولی کو بلڈ پریشر کی شکایت تھی۔ انھوں نے کل رات ڈاکٹروں سے کہا تھا کہ غالباً اس مرتبہ میں نہ بچ سکوں گا۔

مسٹر باردولی ۱ رجون ۱۸۹۱ء میں پیدا ہوئے تھے اور انھوں نے ابتدائی تعلیم کاٹن کالجیٹ ہائی اسکول گوہاٹی میں پائی تھی۔ اس کے بعد انھوں نے ایم اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں ۱۹۱۴ء اور ۱۹۱۵ء میں کلکتہ یونیورسٹی سے حاصل کی ۱۹۲۱ء تک انھوں نے گوہاٹی میں وکالت کی۔ لیکن اس کے بعد انھوں نے تحریک ترک موالات میں حصہ لیا۔ جس میں انھیں ایک سال کی سزا ہوئی۔

۱۹۳۲ء میں مسٹر باردولی گوہاٹی کے لوکل بورڈ کے چیرمین منتخب ہوئے پھر اس کے بعد ۱۹۳۸ء تک وہ گوہاٹی کے میونسپلٹی کے چیرمین رہے۔

آسام اسمبلی میں کانگریس پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے انھوں نے ۱۹۳۸ء میں مخلوط حکومت بنائی۔ ۱۹۳۹ء میں جب کانگریس نے مجالس قانون ساز کا بائیکاٹ کیا تو انھوں نے استعفا دیدیا پھر ۱۹۴۱ء میں انھوں نے جنگ آزادی کے خلاف تحریک میں حصہ لیا۔ جس میں ایک سال کی سزا ہوئی۔

THE SADAQAT KANPUR

ESTD, 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۶ نہم

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے ذہن میں رہے
احسن ملیحی

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۔۔۔ ۶/-
سالانہ رعایتی ۔۔۔ ۶/-
ششماہی ۔۔۔ ۳/۵/-
سہ ماہی ۔۔۔ ۲/-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جاری شدہ ۱۹۲۵ء

VOL. 52 No. 33	KANPUR SATURDAY 19TH AUGUST 1950	کانپور شنبہ ۱۹ اگست سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۹ھ	جلد ۵۲ نمبر ۳۳

ادبیات

یومِ جمہور

(از جناب مسعود اختر جمال صاحب)

یوم جمہور ہے۔ آغازِ سفر ہوتا ہے — ہر نفس مژدۂ تمہید اثر ہوتا ہے
خونِ دل نذرِ قبائے گلِ تر ہوتا ہے — سرخ اب مطلعِ دامانِ سحر ہوتا ہے

رنگ لائے گا شہیدوں کا لہو اور ابھی
محفلِ جور کا بدلے گا ہر اک طور ابھی

ای جوانانِ وطن وقت کا انعام آیا — تھا جو نا کام وہی جذبۂ دل کام آیا
جاگ اٹھو خواب سے۔ جاگ اٹھنے کا پیغام آیا — رات اب ختم ہوئی صبح کا ہنگام آیا

ہیں جو بیہوش انھیں ہوش میں اب لانا ہی
راہِ منزل یہ بہت دور ہمیں جانا ہے

یہ تو سچ ہے کہ عدو زور دکھائینگے ابھی — ظلم ڈھائیں گے ابھی حشر اٹھائینگے ابھی
بنکے طوفانِ بلا راہ میں آئینگے ابھی — زہر میں ڈوبے ہوئے جام پلائینگے ابھی

ہم مگر زہر کو تریاق اثر کر دیں گے
اپنی منزل کے سوا اب نہ کہیں دم لیں گے

حریت ہم نفسو اب کوئی تلمیح نہیں — یہ حقیقت ہے کسی خواب کی تشریح نہیں
سلک زنار نہیں، رشتۂ تسبیح نہیں — رنگ اور نسل کے اوہام کی توضیح نہیں

یہ امانت ہے نہ ہندو نہ مسلمان کیلئے
ہے یہ فردوسِ تمنا ہر اک انسان کیلئے

یوم جمہور ہی اب عقدہ کشائے جمہور — پرچم ہند ہے یا حسنِ ادائے جمہور
نغمۂ ساز میں ہے سوز نوائے جمہور — کہہ دو یاروں سے یہی اب ہی صلائے جمہور

یہ زمیں اسکی ہے تخت اسکا ہے تاج اسکا ہے
"جو ہو مزدور کی" اس عہد میں راج اس کا ہے

جو ہو مزدور کی ہر لب پہ فسانہ ہے یہی — وقت کی ساز کا خوابیدہ ترانہ ہے یہی
زر پرستوں کی تباہی کا بہانہ ہے یہی — عہد اپنا ہے یہی۔ اپنا زمانہ ہے یہی

دنیائے اسلام

ترکی کی فوج کوریا کیلئے ستمبر تک پہونچ جائیگی

ٹوکیو۔ ۱۵ اگست پریس ٹرسٹ کا نامہ نگار ٹوکیو سے لکھتا ہے کہ ترکی کی چار ہزار فوج متحدہ اقوام کی فوجوں کو کوریا کی جنگ میں مدد دینے کے لئے روانہ کی جانے والی ہے۔ وہ غالباً وسط ستمبر تک کوریا کے محاذ پر پہونچ جائے گی۔ اس فوج کو امریکی افسروں نے ٹریننگ دی ہے۔ یہ فوج مشرق بعید میں آتے ہی لڑائی میں مصروف ہو جائیگی۔ اس کو ہتھیار اور سامان جنگ متحدہ اقوام کی فوج کی طرف سے مہیا کیا جائے گا۔ اس میں ایک بریگیڈیر، دو کرنل۔ اور کئی اور چھوٹے افسر ہونگے۔

عراقی پٹرولیم کمپنی کا حکومت عراق سے سمجھوتہ

بغداد ۱۵ اگست عراقی تیل وفد جو حال ہی میں لندن گیا تھا۔ عراقی پٹرولیم کمپنی کے ساتھ یہ گفت و شنید کرنے میں کامیاب رہا ہی۔ کمپنی کے عراق کے ساتھ اپنے تنازعات کا فیصلہ عدالت سے کروائے یہ تنازعات کسی تیسرے شخص کے سامنے پیش نہ کئے جائیں۔

اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے سابق وزیر اعظم لاری السعید پاشا نے جنھوں نے وفد کی قیادت کی تھی کہا کہ یہ محسوس کیا گیا کہ عدالتیں کم از کم اپیل کا حق رکھتی ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ کمپنی نے وفد سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ سال رواں کے اوائل سے لے کر سنہ ۱۹۵۰ تک تیل کی اصل لاگت اور قیمت فروخت دونوں درج کرے۔ انھوں نے بتایا کہ سنہ ۵۳ تک تیل کی پیداوار ایک کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن سالانہ تک پہونچ جائے گی۔

شاہ عراق لندن میں

لندن ۱۶ اگست شاہ فیصل عراق جن کی عمر اسوقت ۱۵ سال کی ہے امسال بغداد واپس ہونے کے بجائے لندن میں ہی اپنی تعطیل گذاریں گے۔ ان کے چچا امیر عبد اللہ بھی لندن آنے والے ہیں۔ جہاں وہ ان کے ساتھ تعطیل گذاریں گے۔

حکومت شام کا اعلان

دمشق ۱۶ اگست۔ شام کے فوجی ہیڈ کوارٹر سے حال ہی میں ایک نیا حکم جاری کیا گیا ہے جس کی رو سے فوج میں ملازمت کرنے والے لوگ سیاسی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لے سکتے ہیں۔ ! حکم میں یہ بھی بات واضح کر دی گئی ہے کہ ایک تنظیم کی حیثیت سے فوج کو سرکاری معاملات میں مداخلت کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

آؤ اب ایک نئے دور کا آغاز کریں
خلد بیداریٔ احساس کا در باز کریں

تم سے اربابِ وطن آج یہی کہنا ہے — اب جو سوئے تو سدا یوں ہی تمہیں رہنا ہے
خار و خس بنکے تلاطم میں یونہی بہنا ہے — غیر تو غیر تھے۔ اپنوں کا ستم سہنا ہے

جاگو اب صدیوں کے مظلوم کسانو جاگو
جاں نثارو اٹھو۔ جانبازو جوانو جاگو

اب غریبوں سے کہو گیت خوشی کے گائیں — زر پرستوں سے کہو راہ سے اب ہٹ جائیں
رہبروں سے کہو جمہوریہ ایماں لائیں — رہزنی اب نہ کریں۔ کچھ تو ذرا شرمائیں

پاسِ ناموسِ وطن قوتِ جمہور سے ہے
زینتِ بزمِ جہاں محنتِ مزدور سے ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جان پر تو حق عزم مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت
ہفتہ وار
کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۱۹ اگست سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۳۳

قوم کے نام رہنماؤں کا پیغام

ہندوستان آج اتنان اور اطمینان کے جذبے کے ساتھ آزادی کے چوتھے سال میں قدم رکھ رہا ہے۔ اس نے ۱۵ اگست سنہ ۴۷ء سے اب تک ایک دشوار گذار اور مشکل راستہ طے کیا ہے۔ اور اس کے سامنے ابھی بہت سے بڑے بڑے اور مشکل مسائل ہیں۔ اسی لئے قومی رہنماؤں نے اس موقع پر جو پیغامات دئے ہیں۔ ان میں پرزور الفاظ میں قوم سے اپیل کی ہے کہ ایک انصاف پسند سماجی اور معاشی نظام جو سب کے لئے مفید ہو قایم کرنے کے لئے عوام کی ہر طرح کی مدد اور تعاون کی شدید ضرورت ہے۔

صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے پیغام میں کہا ہے کہ "آج جو مسائل ہمارے سامنے ہیں وہ کامیابی اور تیزی کے ساتھ صرف اس وقت حل ہو سکتے ہیں۔ جب پوری قوم یہ محسوس کرے کہ یہ کام محض حکومت کا نہیں خود اس کا ہے۔ صدیوں سے حکومت اور قوم کے درمیان ایک وسیع خلیج حائل رہی ہے۔ اس لئے کہ حکومت غیر ملکی تھی۔ لیکن آج بھی بعض حلقوں میں یہ نفسیاتی رجحان پایا جاتا ہے۔ اگر ہمیں ترقی کرنا ہے تو اس رجحان کو بدلنا ہوگا!۔ انھوں نے کہا کہ آج ہمارا سماج جن متعدد خرابیوں کا شکار ہے۔ وہ ہماری خود غرضیوں کا نتیجہ ہیں۔ ہمیں ان خود غرضیوں کے خلاف لڑنا ہے چاہے وہ چور بازاری کے روپ میں آئیں یا رشوت ستانی بددیانتی کی شکل میں چاہے وہ فرقہ داری یا ذات پات کا لباس پہنیں۔ اور چاہے صوبائی تعصب کا رنگ اختیار کریں۔

صدر کانگریس ڈاکٹر پٹابھی سیتا رمیہ نے عوام سے خاص طور پر اپیل کی ہے کہ وہ حکومت کو غذائی معاملے میں خود کفیل ہونے کے لئے ہر طرح کی مدد دیں۔

انھوں نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ جو ملک اپنی غذا خود فراہم نہیں کر سکتا وہ دنیا کی بڑی قوموں کی صف میں آنے کا مستحق نہیں ہے۔

گورنر اتر پردیس کا پیغام

یوم آزادی کے موقعہ پر اتر پردیش ہز اکسیلنسی ایچ پی موڈی نے حسب معمول پیغام دیا ہے۔

آزادی کی ایک اور سالگرہ آگئی۔ گزشتہ سال میں نے اپنے پیغام میں مستقبل سے اپنی توقعات کا اظہار کیا تھا میں سمجھتا تھا کہ ہماری اوائل عمر کی مشکلات عنقریب ختم ہو جائیں گی۔ لیکن وہ ابھی موجود ہیں۔ اور ہم میں سے بہتوں کی امیدیں دھندلی ہو گئی ہیں۔ اور اعتقاد کمزور ہو گیا ہے۔ مگر ہم میں سے کون ہے جو شکست ماننے کو تیار ہے۔ ہمارے لیڈر لاتعداد مسائل اور مشکلات کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اگر ان سے کوتاہی ہو تو ان کی اصلاح کرنا عوام کا فرض ہے۔ لیکن اپنے لیڈروں کی پیروی کرنا بھی عوام کا فرض ہے منظم رائے عامہ کے ذریعہ بہت کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ سرکاری اداروں کی نسبت منظم رائے عامہ نااہلی رشوت ستانی اور خلاف سماج حرکتوں کا بہتر مقابلہ کر سکتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر خیر خواہ مرد اور عورتیں اپنا فرض ذرا زیادہ سرگرمی اور استقلال سے ادا کریں تو بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔ اور ملک زیادہ اعتماد کے ساتھ مستقبل کا سامنا کر سکے گا۔ یہ نہ ہونا چاہیے کہ ہم جس دور سے گذر رہے ہیں۔ وہ عالمگیر دور الجھنوں کا دور ہے۔ اگر ہم ناامیدی اور خوف کو دل سے نکال دیں تو صورت حال کافی سنبھال لیں گے۔ اور عوام کی زندگی زیادہ خوشگوار اور پرمسرت بنا سکیں گے۔

قیمتیں روکنے کی تجویز

معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند بعض ایسی تجویزوں پر غور کر رہی ہے۔ جنھوں نے اگر عملی جامہ پہن لیا تو قیمتیں موجودہ سطح پر رک جائیں گی اور کچھ عرصہ کے بعد کم ہونے لگیں گی۔

یہاں یہ بتانا مناسب ہوگا کہ پارلیمنٹ کے حالیہ اجلاس ختم ہونے سے پہلے ایک قرارداد کے ذریعہ اسے یہ اختیار دیا گیا تھا کہ بعض صوبوں کے متعلق قانون بنا سکتی ہے۔

صوبائی وزیروں کی ایک کانفرنس یہاں ستمبر کو ہو رہی ہے جس میں معاشی صورت حال پر غور کیا جائے گا۔

موجودہ سطح پر رک جائیں۔ اور بعد کو کم کی جا سکیں۔ گذشتہ کئی ہفتہ سے اشیاء کی قیمتیں بہت بڑھ رہی ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند بڑھتی ہوئی قیمتوں کو روکنے کے لئے زمانہ جنگ کے ایسے آرڈی نننس کے مطابق قانون بنائے گی۔ جن کا مقصد ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری کو ختم کرنا ہوتا ہے۔

حکومت بعض چیزوں کی قیمتیں مقرر کرنے کا اختیار اپنے ہاتھ میں لے لے گی۔ اور دوکانداروں کو کیش میمو دینے پر مجبور کرے گی۔ اور دوکانداروں کو حکم دے گی کہ وہ کتنا اسٹاک رکھ سکتے ہیں۔ اور اگر وہ حکومت کی مقرر کردہ قیمت پر چیزیں فروخت کرنے سے انکار کریں گے تو انھیں سزا دی جائے گی۔

صوبائی وزیروں سے گفتگو کرنے کے بعد حکومت ہند قیمتوں کے متعلق ایک آرڈی نننس جاری کرے گی

نہرو لیاقت معاہدہ

مغربی بنگال اور مشرقی بنگال اور آسام کی اقلیتوں میں اعتماد بحال کرنے کے ہند و پاکستان سمجھوتہ پر عمل کرنے میں جو دشواریاں پیش آرہی تھیں۔ ان کو دور کرنے کے لئے ہند و پاکستان کے نمائندوں میں ایک دس نکاتی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

یہ فیصلہ اس صلاح و مشورہ کے نتیجہ میں کیا گیا ہے جو مرکزی حکومت کے وزرا مسٹر بسواس اور ملک اور مشرقی اور مغربی بنگال کے اقلیتی کمیشن کے چیرمینوں کے درمیان دہلی اور کراچی میں ۳ اگست اور ۱۰ اگست کے درمیان طے ہوا۔

ان اقدامات کے ذریعہ فرقہ وارانہ حادثوں کی روک تھام۔ واپس آنے والے مہاجرین کو ان کی جائداد کی بحالی۔ اور مغویہ عورتوں کی بازیابی اور مجرموں کو سزا دینا مقصود ہے۔

کانگریس کی صدارت

کانگریس کے جنرل سکریٹری مسٹر کلا وینکٹ راؤ نے آج اعلان کر دیا ہے کہ کانگریس کی صدارت کے لئے تین امیدواروں میں مقابلہ ہے۔ یہ امیدوار ہیں۔ مسٹر شنکر راؤ دیو مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن۔ اور مسٹر اچاریہ کرپلانی۔ مسٹر کالا ونکٹ نے بتایا ہے کہ چونکہ مقابلہ تین امیدواروں میں ہے اس لئے انتخاب واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعہ ہوگا۔ اور ہر ووٹ دینے والے کو ووٹ کے پرچہ پر اپنی پہلی دوسری اور تیسری ترجیح ظاہر کرنا ہوگی۔ ورنہ ووٹ ناجائز قرار دیا جائے گا۔

آسام کے زلزلہ کا نقصان

تازہ ترین سرکاری خبر ہے کہ منگل کو آسام کے بالائی حصہ میں زلزلے کے جو سخت جھٹکے محسوس کئے گئے تھے۔ ان سے ایک کروڑ سے زیادہ کا نقصان ہوا ہے سب سے زیادہ نقصان لکھیم پور، جا رہاٹ ڈبرو گڑھ اور پاسی گھاٹ میں ہوا ہے۔ ان علاقوں میں نجی اور سرکاری تباہ ہونے والے مکانات کی تعداد دو ہزار ہے اب تک پانچ آدمیوں کی ہلاکت کی خبر ملی ہے۔

انتخاب کے لئے کانگریس ٹکٹ

یو۔ پی کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے ہدایت کی ہے کہ ان لوگوں کو جو کانگریس کے ٹکٹ پر میونسپل بورڈ کے چیرمین منتخب ہونا چاہتے ہیں چاہئے کہ یکم ستمبر تک شہر کانگریس کمیٹی کے دفتر میں اپنی درخواست مع دو سو روپیہ کے جمع کر دیں۔ وہ لوگ جو کانگریس ٹکٹ پر میونسپل بورڈ کے ممبر ہونا چاہتے ہیں۔ انہیں پچاس روپیہ جمع کرنا ہوگا۔

ہریجن امیدواروں کو آدھی فیس ادا کرنا ہوگی۔

فزیکل سنٹرس

کانپور میونسپل بورڈ کی فزیکل کلچر کمیٹی کے چیرمین مسٹر جے چند سنگھ کی بنائی ہوئی ایک اسکیم کے مطابق شہر میں ۶ فزیکل سنٹر کھولے جائیں گے۔ جہاں جدید قسم ورزشوں اور کھیلوں کے لئے ہر قسم کی سہولتوں کا انتظام ہوگا۔

یہ سنٹر پھول باغ۔ ہرچند رسروپ پارک رام باغ پارک مدن موہن مالویہ پارک۔ بیکن گنج پارک اور جوہی پارک میں واقع ہوں گے۔ اور ہر سنٹر پر ایک فزیکل انسٹرکٹر پبلک کو ایک وقت مقرر پر ٹریننگ بھی دیگا۔ مسٹر جے چند نے پبلک کی اپیل کی ہے کہ وہ اس اسکیم

انڈین کونسل آف ورلڈ افیرس

انڈین کونسل آف ورلڈ افیرس کی کانپور شاخ کی ایک میٹنگ ڈی اے وی کالج میں ۱۶ اگست کو ۶ بجے شام کو لالہ دیوان چند کی صدارت میں ہوئی۔ اقوام متحدہ کے مرکز اطلاعات کے ایکٹنگ ڈائرکٹر مسٹر کمل کمار نے انجمن اقوام متحدہ اور امن دنیا پر تقریر کی اور بعد کو سوالات کا جواب بھی دیا۔ اس کے بعد تین فلمیں بھی دکھائی گئیں۔ جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔

پرائیوٹ امیدواروں کے فارم

ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکولس سردار بلونت سنگھ سیال ایک پریس نوٹ میں اطلاع دیتے ہیں کہ ۵۱ء کے بورڈ کے امتحانوں کے فارم اور ہدایات کے کتابچے میرے دفتر سے دو آنہ کی ادائیگی پر کام کے دنوں میں ایک بجے دن اور ۶ بجے شام کے درمیان ۳۰ اگست تک دئے جائیں گے۔ درخواستیں شام کو ۴ اور ۶ بجے کے درمیان یکم ستمبر تک آجانا چاہئیں

پیدائش و فوت کے اعداد

۱۲ اگست کو ختم ہونے والے ہفتہ میں کانپور میں ۲۶۹ پیدائشیں اور ۳۵۲ موتیں واقع ہوئیں۔ مرنے والوں میں ایک سال سے کم عمر والے بچوں کی تعداد ۸۲ اور ایک سال سے ۵ سال تک کی عمر والوں کی ۵۰ تھی۔

آئینۂ کانپور

یوم آزادی

۱۵ اگست کو کانپور نے یوم آزادی کی تیسری سالگرہ کو دبے ہوئے جوش لیکن نہایت سنجیدگی سے منایا پربھات پھیریوں نے صبح کا خیر مقدم کیا۔ پھر گورنمنٹ کی عمارتوں اور پرائیوٹ عمارتوں پر جھنڈے لہرائے گئے۔ اور اس کے بعد شہر کے مختلف حصوں میں طالب علموں کے چھوٹے چھوٹے جلوس نکالے گئے۔ شہر کانگریس کمیٹی کی طرف سے منظم کیا ہوا۔ ایک بڑا جلوس نکالا گیا۔ جو شہر کے مختلف راستوں سے گزرتا ہوا پھول باغ میں ختم ہوا۔ جہاں ۶ بجے شام کو پنڈت گوبند بلبھ پنتھ وزیر اعظم یوپی نے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ملک کے غیر سماجی عناصر سے اپنا رویہ بدلنے اور ملک میں خوشحالی کا دور دورہ لانے کی اپیل کی

کانپور میں ہریجن منزل

کانپور ۱۵ اگست یہاں کے ڈولپمنٹ بورڈ نے ہریجنوں کے لئے ایک دو منزلہ عمارت برہانہ روڈ پر تیار کرائی ہے جس میں ۴۲ خاندان آسانی سے رہ سکتے ہیں۔

آج یوم آزادی کے موقع پر مسٹر شیو نرائن ٹنڈن نے بہت سے بھنگیوں اور دوسرے شہریوں کی موجودگی میں اس عمارت کا افتتاح کیا اور ڈولپمنٹ بورڈ کو اس اقدام پر مبارکباد پیش کی۔

ڈولپمنٹ بورڈ کے صدر مسٹر ہری شنکر ودیارتھی نے بتایا کہ بورڈ اسی قسم کی ایک دوسری عمارت بنوائے اور ان میں بہتروں کو بسا کر گاندھی جی کے اس خواب کو پورا کرے گا کہ امیر ہی نہیں بلکہ غریب بھی محلوں کے ساکن بن سکیں۔

اس عمارت کے ہر فلیٹ کا کرایہ دس روپیہ ہے اور اسے ۴۲ خاندانوں کو دیا جا رہا ہے۔

تاجروں سے اپیل

کانپور شہر کانگریس کمیٹی کے سابق صدر مسٹر شیو نرائن ٹنڈن نے [illegible] کی کہ وہ ۱۵ اگست کو عہد کریں کہ بلیک مارکٹ قیمتیں وصول نہ کریں گے۔ اگر تاجر اس پر توجہ نہ دیں تو کانگریس کمیٹیوں کو چاہیئے کہ کپڑے۔ لوہے غلہ شکر اور کمیٹیوں کی دوکانوں کی پکٹنگ کا ایک پروگرام بنائیں۔

مسٹر ٹنڈن کا کہنا ہے کہ یہ انتہائی افسوسناک بات ہے کہ بلیک بڑھ رہا ہے۔ اگرچہ اس کی پوری ذمہ داری مل مالکوں پر ہے۔ لیکن پھر بھی اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ تاجر طبقہ ان سے گورنمنٹ سے مقرر کی ہوئی قیمتوں سے زیادہ پر کیوں خریداری کرے۔ زیادہ تر مل مالک ملک کے دشمن ہیں۔ لیکن تاجر طبقہ ہمیشہ وطن پرست رہا ہے۔ اب ہی تاجر طبقہ بدنام ہو رہا ہے لیکن اب بھی وقت ہے کہ تاجر طبقہ بیدار ہو اور کنٹرول کے قانون پر پوری طرح عمل درآمد کرانے میں گورنمنٹ کا ساتھ دے۔

شکر کی قیمتیں مقرر

کانپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے صاف شکر کی قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔ ۳۱ روپیہ ۸ آنہ من تھوک۔ اور ۱۲ آنہ سیر خوردہ۔ دیہاتوں میں ۱۳ آنہ ۶ پائی۔ فی سیر خوردہ قیمت ہے۔ جو شخص مقررہ قیمتوں سے زیادہ پر بیچے گا اس کو سزا دی جائے گی۔

دو عورتوں کو سزا

مسٹر احمد حسین اسپیشل مجسٹریٹ درجہ اول نے ۲ عورتوں کو ریلوے اسٹیشن پر ایک صندوق چرانے کے جرم میں تین مہینہ کی قید با مشقت کی سزا دی ہے۔

مشاعرہ

۱۵ اگست کو یوم آزادی کے پروگرام کے سلسلہ میں کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمین پنڈت بر ہمانند مصرا اور خواجہ عبدالسلام کے زیر اہتمام میونسپل بورڈ کے ٹاؤن ہال میں ۹ بجے شب کو جناب آنریبل حافظ محمد ابراہیم وزیر مواصلات یوپی کے زیر صدارت ایک غیر طرحی مشاعرہ منعقد ہوا۔ جس میں ممتاز مقامی شعرا کے علاوہ لکھنؤ کے مندرجہ ذیل ممتاز شعرا کرام بھی شریک ہوئے۔

جناب خان بہادر مرزا جعفر علیخاں اثر ریٹائرڈ کمشنر ور یٹائرڈ ریونیو منسٹر ریاست کشمیر۔ جناب خان بہادر صدر الاسلام صاحب صدر ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس جناب مرزا عسکری طباطبائی۔ جناب قدیر لکھنوی جناب منی آغا ذکی۔ جناب سالک لکھنوی جناب حکیم نذیر احمد موہانی جناب بہزاد لکھنوی جناب شارب لکھنوی جناب نہال لکھنوی جناب مصور لکھنوی۔ جناب باقر لکھنوی

مشاعرہ میں ہر طبقہ کے ممتاز ترین حضرات اور مقامی حکام بھی تشریف فرما تھے۔ اور مشاعرہ نہایت کامیابی کے ساتھ ۲½ بجے رات کو ختم ہوا۔

شعرا کرام و معزز حاضرین کو لائٹ ریفرشمنٹ بھی دیا گیا حاضرین کرام نے شعرا کی غزلیں و نظمیں نہایت خاموشی کے ساتھ سنیں۔ اور داد دی جس کی مثال آپ کو ذرا مشکل سے ملے گی۔

مسٹر محمد حبیب اللہ ایکزیکٹو افسر میونسپل بورڈ کانپور کی بے حد کوششوں کی بدولت مشاعرہ انتہائی کامیاب رہا۔ میونسپل بورڈ نے اس مشاعرہ کے لئے ایک ہزار روپیہ منظور کیا تھا۔

انجمن ترقی اردو

جناب خیر بہوروی مشہور ادیب نمائندہ خصوصی انجمن ترقی اردو ہند۔ کانپور تشریف لائے ہیں۔ کانپور میں آپ کی تشریف آوری کا مقصد انجمن ترقی اردو ہند کی شاخ کا قیام ہے۔ موصوف یہاں کی ادبی انجمنوں۔ تعلیمی اداروں اور اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان سے ملاقات کر رہے ہیں۔ اور ہر جگہ آپ کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسی مہینے کے آخر میں جناب قاضی عبدالغفار صاحب جنرل سکریٹری انجمن ترقی اردو ہند بھی کانپور تشریف لا رہے ہیں۔

میونسپل بیسک اسکول قلی بازار

۱۵ اگست کو میونسپل بیسک اسکول قلی بازار میں ایک جلسہ بتقریب یوم آزادی بصدارت جناب میاں فضل کریم صاحب تاجر چرم منعقد ہوا۔ جس میں اہل جلسہ نے بطیب خاطر اپنے وطن کی آزادی پر اظہار مسرت کیا اور اپنے ملک میں امن و امان اور قیام و ترقی کی آخری منزل پر پہنچنے میں ہر قسم کی سعی کرنے کا عہد کیا۔ جھنڈا لہرانے کی رسم کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

عبدالصمد بزمی ہیڈ ماسٹر ایم بی اسکول قلی بازار

تنظیم الادب کا عالیشان مشاعرہ

بتاریخ ۲۶ اگست یوم شنبہ بوقت ۹ بجے شب بمقام خاقان منزل وزیر گنج لکھنؤ۔ زیر صدارت استاد الشعراء عالیجناب مرزا جعفر علی خاں صاحب اثر ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر منعقد ہونا طرح ذیل میں قرار پایا ہے۔ لہذا حضرات شعرا کرام و سامعین عظام سے التماس ہے کہ دعوت پر تشریف لا کر ارکان انجمن کو شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں گے۔

۱۔ ایک قصہ سنائیں گے ہم لوگ
قافیہ دکھائیں گے۔ سنائیں گے۔ ردیف ہم لوگ

۲۔ زمین کی گردشیں کب تک یہ دور آسماں کب تک
قافیہ۔ آسماں۔ آشیاں۔ وغیرہ ردیف کب تک

۱۔ کسی ایک طرح میں غزل پڑھنے کی تکلیف دی جائیگی

۲۔ غزل میں ۹ شعر سے زیادہ پڑھنے کی زحمت نہ فرمائیں۔ ۳۔ غیر طرح کلام مسموع نہ ہوگا۔ ۴۔ غزل میں مذہبی یا سیاسی اشعار پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی اور آداب مشاعرہ کا لحاظ نہایت ضروری ہوگا۔ المشتہر منے آغا ذکی۔ سکریٹری انجمن تنظیم الادب لکھنؤ۔

سبد گل

ایک فلمی رسالہ نے مشہور ادا کارہ خورشید کی تصویر کے نیچے لکھا ہے ؎

کبھی یادش بخیر اپنا بھی چرچا تھا گلستاں میں

اگر شعروں کی مٹی یوں ہی پلید ہوتی رہی تو ایک دن آئیگا جب ابوالاثر حفیظ جالندہری کا یہ شعر ثنی کی تصویر کے نیچے درج رہیگا۔ ؎

اس فتنۂ شباب کا عالم نہ پوچھئے
اک حشر اٹھ رہا ہے تماشہ لئے ہوئے

شاعر انقلاب حضرت جوش ملیح آبادی کا شعر نرگس کی تصویر کے نیچے لکھا ہوا ملیگا۔

عشاق بندگان خدا ہیں خدا نہیں
تھوڑا سا نرخ حسن ارزاں تو کیجئے۔

رئیس المتغزلین جگر مرادآبادی یہ مصرع ثریا کی تصویر کے ساتھ۔

"ایک لفافہ رنگیں ایک پرچہ سادہ

اگر یہ سلسلہ ترقی پسند شاعروں تک پہونچ جائے تو اندیشہ ہے کہ فلمی ادا کارہ رسالوں کے لئے اپنی تصویریں دینا بند کر دیں گی۔ چونکہ اس وقت نرگس کے ساتھ لکھا ہوا ملیگا۔

ابھی نہ چھیڑ محبت کے گیت اے مطرب
ثریا کے ساتھ
مری محبوب یہ ہنگامہ تجدید وفا مری افسردہ جوانی کے لئے راس نہیں۔
نمی کے ساتھ۔
اے مخمل کے لال دوپٹہ والی۔ تو اس آنچل سے پرچم بنا لیتی تو اچھا تھا۔

آج کل پاکستانی پنجاب میں بڑے بڑے سیاسی داؤں پیچ چل رہے ہیں۔ جو لیگ پر قبضہ جماتا ہے وہ منسٹر یعنی وزیر بنتا ہے۔ اور جو لیگ اکھڑتا ہے اس کو منسٹری سے دست بردار ہونا پڑتا ہے۔ اسی کی بڑی زور و شور کی کشتم کشتی ہو رہی ہے۔ ایک پاکستانی اخبار نے اس پر بہت اچھا منظوم تبصرہ کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

اُدہر دولتانہ کی منسٹری وزیری
اُدہر عبد باری اور اسکی منسٹری
اِدہر واہ اور اسکی سابق وزیری
اُدہر میر احمد کی پیری فقیری
اِدہر دو جہاں کی "پیری" شہیری
اُدہر دم بخود بے زباں سی منسٹری
اِدہر دف بجاتے ہیں چھجے کے بھجو
اِدہر شیخ صادق حسن کی فقیری
اِدہر شاہ گردھر شاہوں کی نصرت
اُدہر خانقاہوں کی روشن ضمیری
اِدہر اُڑ رہے ہیں پراچوں کے پرچے
اُدہر جھنگ کے زنگ کی دل پذیری
اِدہر راجگان مری کی بلندی
اُدہر کچھ حسن اختروں کی فقیری
بساطِ سیاست پہ دست و گریباں
امیری، فقیری۔ وزیری، منسٹری
(قومی آواز)

لائق علی کے مقدمہ کا ماخوذین رہا

سکندر آباد ۲۰؍ اگست معلوم ہوا ہے کہ حیدر آباد کے سابق وزیراعظم میر لائق علی کے فرار میں مدد دینے کے جرم میں جن ۷ آدمیوں پر مقدمہ چلایا جا رہا تھا۔ انہیں رہا کر دیا گیا ہے۔ ان رہا شدہ افراد میں میر لائق علی کی بہن بیگم شوکت آرا بیگم بھی شامل ہیں۔

سارے ملک میں یکساں غذائی پالیسی

بمبئی ۱۰؍ اگست۔ آج بیان معلوم ہوا ہے کہ اس ہفتہ کے آخر میں حکومت ہند نے دہلی میں جو وزرائے غذا کی کانفرنس طلب کی ہے۔ اس میں سارے ملک میں یکساں غذائی پالیسی بنائے جائے گی۔

ادب لطیف

اِنتظار

وہ آئینہ کے سامنے کھڑی اپنے جلوے میں خود ہی اتنی محو تھی کہ گھنٹے کی آواز سے چونک پڑی۔ اوہ ابھی تو چار ہی بجے ہیں۔ ان کے آنے میں دو گھنٹے باقی ہیں۔

اس نے اپنی گلابی ساری کی آن بان پر ایک نظر ڈالی۔ انھیں اس رنگ کی ساڑی بہت پسند ہے۔ آئینے میں اپنی طرف دیکھ کر اس نے خود سے کہا۔ "ارے ایرن تو پہننے بھول ہی گئی۔

وہ مچلتی ہوئی چال سے مچل کر کوٹھری میں داخل ہوئی۔ اس کے ہونٹوں پہ ایک عجیب مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ اس نے فرط مسرت سے کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے ٹرنک کھولا۔ ایرن نکالے۔ اور آئینے کے سامنے آکر انھیں مسکرا کر کانوں میں پہنا۔

پھر اس نے سیندور کی ڈبیا کھولی۔ اور اپنے پتلے پتلے لال لال ہونٹوں پر مسکراہٹ طاری کئے ہوئے چاندی کی تیلی ڈور جیسی مانگ میں سیندور بھرا۔

اس کا دل اچھل اچھل کر مستانہ وار جھوم جھوم کر کہہ رہا تھا۔ وہ آ رہے ہیں۔

کئی مرتبہ وہ ریکارڈ بجا چکی تھی،
پیا گھر آئے سکھی ری۔ پیا گھر آئے۔

ان کے آنے میں تھوڑی دیر تھی۔ انتظار کا ایک ایک پل اُسے ایک ایک برس معلوم ہو رہا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی۔ وہ آئیں گے۔ اپنا مسکراتا ہوا بھولا بھالا مکھڑا لئے ہوئے وہ اندر داخل ہو کر سب سے پہلے ماں کو سلام کریں گے۔ کچھ دیر ان کے پاس بیٹھیں گے۔ پھر بھائیوں اور بہنوں سے اِدھر اُدھر کی باتیں کریں گے۔ وہ پردیس سے گھر آ رہے ہیں۔ اور بہت دنوں بعد آ رہے ہیں۔

اور پھر ......

تنہائی۔ ان کا آغوش ان کی میٹھی میٹھی باتیں ان کے کپکپاتے ہوئے ہونٹ۔

خطوں میں جو پیار بھرے الفاظ وہ لکھتے رہے ہیں وہ اپنی زبان سے کہیں گی۔ اور اسے گلے سے لگائیں گے۔

دفعتہً ان کی توجہ باہر کی طرف گئی۔ ہیں کیا یہ ماں کی چیخ تھی۔ کیا ہوا خیریت تو ہے۔

وہ باہر نکلی۔

گھر میں کہرام مچا ہوا تھا۔ ہر ایک سڑک پہ سر ٹیک کر رو رہا تھا۔ اسے بتایا گیا۔ ریل کا حادثہ۔ وہ زخمی انتقال ...... اس نے پوری بات بھی نہ سن نہ پائی وہ بیہوش ہو گئی۔

ہر سال وہ اس تاریخ کو پوری طرح سج بن کر اپنے کمرے میں بیٹھتی ہے اور ان کا چھ بجے تک انتظار کرتی ہے چھ بجے کے بعد دفعتہً اسے جنوں کا دورہ پڑتا ہے۔ وہ اپنے کپڑے پھاڑنے لگتی ہے۔ اور گہنے اتار اتار کر پھینک دیتی ہے۔

اس وقت اس کو سنبھالنا بڑا مشکل ہوتا ہے جو اس کی اس حالت کا سبب جانتے ہیں۔ اس وقت بے اختیار رو پڑتے ہیں۔

عالم نسواں

دنیا میں عورت محبت کرتی ہے۔ صرف اس لئے کہ محبت پر مجبور ہے ......

اور مرد ؟ مرد محبت کرتا ہے۔ اس لئے کہ وہ اس کی مسرت ہے۔ پھر یہ کبھی نہیں ہوتا کہ وہ مجبوری جاتی ہے۔ اور ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ یہ مسرت ناپائیدار ثابت ہو۔

....

ایک عورت ہر وقت عورت ہی نہیں رہتی بلکہ وہ کبھی انسان بھی ہو جاتی ہے۔ اور انسان بھی وہ جو صرف جذبات کے لئے جذبات ہی کے ذریعہ زندہ رہنا چاہتا ہے۔

....

اگر عورت کو خود مرد سنگدل بنا دے تو پھر اس کی تلافی مرد کے جان دینے سے بھی نہیں ہو سکتی۔

....

عورت نام ہے صرف لغزش کا جو تخت شاہی پر نہیں۔ بلکہ خلوت ہی میں کچھ اچھی معلوم ہوتی ہے۔

....

ایک عورت کے لئے اس سے زیادہ جاذبیت کسی امر میں نہیں کہ وہ کسی نوجوان کے اندر احساس عشق کی شدت کو محسوس کرے۔

....

عورت کی تنہائی بھی ایک راز ہے۔ جسے مرد نے سمجھنا چاہا۔ اور ہمیشہ غلطی کی۔ دنیا میں ہر عورت اس قابل ہے کہ اس سے محبت کی جائے اور کوئی نہیں وہ اس لحاظ سے کہ مرد کو اس کی ضرورت ہے اور یہ اس حیثیت سے کہ یہ ضرورت عارضی ہے۔

بچوں کی دنیا

محنت سونے سے بہتر ہے

ایک زمانے میں یورپ کے باشندے جنوبی امریکہ کو اس مدعا سے جایا کرتے تھے کہ کانہائے سیم و زر کے کھودنے میں اپنی قسمت آزمائی کریں۔ یہی ہوس ملک اسپین کے ایک باشندے کو دامن گیر ہوئی۔ اول اپنے بڑے بھائی سے اپنا منصوبہ بیان کیا۔ اور اصرار کے ساتھ درخواست کی کہ آپ میرے ہمراہ چلیں جو دولت ہاتھ آئے گی۔ بحصہ مساوی باہم تقسیم کریں گے۔

بڑا بھائی نہایت قانع اور دور اندیش آدمی تھا۔ اس نے تمام نشیب و فراز سمجھا کر کہا۔ اس ارادہ میں کامیابی کی توقع بہت کم ہے۔ لیکن چھوٹے بھائی نے جب اپنی نصیحت کا کچھ اثر نہ دیکھا تو ناچار اس کی رفاقت پر آمادہ ہو گیا۔ اور کہا کہ میں تمہاری دولت میں شرکت چاہتا۔ مجھ کو صرف اتنی اجازت دو کہ کچھ اسباب و آلات اور میرے چند نوکر ساتھ چلیں۔ اس نے یہ بات مان لی۔ اور جب اسبات کا اطمینان ہو گیا کہ بڑا بھائی ساتھ چلے گا تو اس نے سفر کی تیاری شروع کر دی۔ اور خوشی خوشی اپنا تمام مال و اسباب اور جائداد بیچ کر ایک جہاز خریدا۔

جب یہ خبر مشہور ہوئی تو چند اور ابوالہوس بھی جو اسی طرح مال و دولت کے حریص تھے۔ ایسے ہم سفر بنے بڑا بھائی بھی تمام آلات سے کاشتکاری اور غلہ اور ترکاریوں کے تخم جو بوروں میں بند تھے۔ لایا اور اپنے چند ملازموں سمیت اس کے جہاز پر جا سوار ہوا۔ اگرچہ اس اُگڑ کھنگڑ کا لے جانا چھوٹے بھائی کو محض فضول نظر آتا تھا۔ مگر اس قرار کے بموجب جو پہلے ہو چکا تھا۔
غرور ٗ ا مکار شا سب مہمیہ ہار

اب جہاز روانہ ہوا۔ اور خدا کے فضل سے ہوا ایسی موافق آئی کہ بغیر کسی حادثہ اور مصیبت کے اس بندرگاہ پر جا لگا۔ جہاں کا عزم کر کے چلے تھے سب مسافر بخیر و عافیت خشکی میں اترے بڑے بھائی نے کچھ بھیڑیں اور بیل خریدے اور مع اپنے نوکروں اور آلات و اسباب کے عمدہ قطعہ اراضی میں جو ساحل بحر سے ملحق تھا۔ قیام کیا۔ اور چھوٹے بھائی سے کہہ دیا کہ میں یہاں نہ تو بود و باش کرنے آیا ہوں نہ دولت کی طمع مجھ کو لائی ہے۔ بلکہ صرف تمہاری رفاقت کی غرض سے آیا ہوں۔ جب تم سونا لیکر آجاؤ گے تو میں تمہارے ساتھ وطن کو واپس چلوں گا۔

سونے کے مشتاقوں نے کان کھودنے والے مزدوروں کو نوکر رکھے۔ اور سب سامان مہیا کر کے اس نواح کا قصد کیا جہاں سونا نکلتا تھا۔ اثنائے سفر میں بھائی نے بڑے بھائی کی سمجھ پر افسوس کیا۔ اور کہنے لگا کہ دیکھو حضرت نے بیل اور بھیڑیں خریدی ہیں۔ پردیس میں آکر کاشتکاری کا کھڑاگ پھیلایا ہے۔ ہم نے تو بنا عزیز وقت یوں اکارت کیا۔ اگر قسمت نے یاوری کی تو اتنا کما لائیں گے کہ کئی پشت تک کافی ہوگا۔

سب رفیقوں نے اسبات کی فراست اور ہمت پر آفریں کی لیکن ایک پیر مرد نے سرہلا کر کہا۔ میاں۔ تمہارا بھائی ایسا نہیں ہے جیسا تم خیال کرتے ہو۔ وہ نہایت عاقبت اندیش آدمی ہے۔

غرض یہ قافلہ دریاؤں کو عبور کرتا ہوا۔ دشوار گزاروں سے گذرتا سخت بارش اور تیز دھوپ کی تکلیفیں اٹھاتا۔ جا بجا کان زر کی جستجو میں پھرتا رہا۔

آخر جوئندہ یابندہ ایک جگہ سونا بافراط نکلا۔ اس کامیابی نے ایسا مسرور کیا کہ جس قدر تکلیفیں تھیں سب فراموش ہو گئیں۔ مدت تک وہاں کام جاری رہا لیکن غلے کا ذخیرہ تھوڑا تھا۔ اسلئے خوراک میں کمی کرنی پڑی اور جب غلہ بالکل نبڑ گیا۔ تو بھی ان لوگوں نے دولت کی خوشی میں ہمت نہ ہاری جنگل کی جڑی بوٹی کھا کر دن کاٹے اور جتنا سونا جمع کیا تھا۔ اسکو لیکر بندرگاہ کی طرف جیوں تیوں مراجعت کی لیکن فاقوں کی صعوبت سے چند ہمراہی اثنائے راہ میں راہی عدم ہوئے۔

اس عرصہ میں بڑے بھائی نے اپنے نوکروں کی اعانت

۴ سے زراعت کا ڈول ڈالا۔ اس کی سعی و محنت سے جس کے ساتھ سلیقہ اور تجربہ بھی تھا۔ اس ویرانہ جنگل کو بہار و باغ اور لالہ زار بنا دیا۔ خدا کے فضل سے فصل اچھی ہوئی۔ ہر جنس کا غلہ اور ہر قسم کی ترکاریاں افراط سے پیدا ہوئیں۔ بھیڑوں نے اتنے بچے دئے کہ ایک گلہ ہو گیا۔ دودھ مکھن اور پنیر کی کچھ کمی نہ رہی اس کے نوکروں نے وقت فرصت میں سمندر کی مچھلیوں کا شکار کیا۔ اور نمک سود کر کے ایک انبار جمع کیا۔

جب چھوٹا بھائی بڑے بھائی کے پاس پہونچا تو اسکی اور اس کی باقی ماندہ ہمراہیوں کی حالت بہت نازک تھی۔ دو دو روز سے فاقہ پر فاقہ کیا تھا۔ پہلی بات جو اس مصیبت زدہ گروہ نے کہی وہ کھانے کا سوال تھا۔

بڑے بھائی نے ان کے واپس آنے سے خوشی تو ظاہر کی اور ان کی زندہ و سلامت پہنچنے کی مبارکباد بھی دی مگر کھانے کا سوال سنکر الیسا روکھا جواب دیا جو رشتہ داری اور ہموطنی ہی کے خلاف نہ تھا۔ بلکہ انسانیت اور خدا ترسی سے بھی ظاہر البعید معلوم ہوا۔ اس نے کہا کہ سنو صاحبو! جب تمہاری دولت سے مجھ کو سروکار نہیں تو میری کمائی سے تم کو کیا واسطہ۔ جو دانہ میں نے اپنی قوت سے پیدا کیا ہے۔ میں کیوں مفت دیدوں۔ اگر تم کو ایسی ہی احتیاج ہے تو سونا دو اور کھانا لو۔

اس کج خلقی نامہربانی اور بے رحمی پر ان لوگوں کو بڑا طیش آیا۔ مگر بھوک کے مارے ہونٹوں پر دم آ رہا تھا۔ ناچار سونے کی ڈلیاں دیکر اپنی جان بچائی۔ اسیطور سے ہر روز خرید و فروخت کا معاملہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ ان کا تمام سونا جو رنج مزدوری کے بہم پہونچانے میں صرف ہو گیا۔

جب بڑے بھائی کو معلوم ہوا کہ ان لوگوں کا سرمایہ سب ختم ہو چکا ہے تو کہا آجکل موسم اچھا ہے ہوا بھی موافق چل رہی ہے۔ بہتر ہے کہ یہاں سے جہاز کا لنگر اٹھا دو۔ اور وطن جا کر اہل و عیال کی خبر لو۔ خدا نے ان پر کیا گذاری۔ اور تمہارے انتظار میں ان بیچاروں کا کیا حال ہو۔ چھوٹے بھائی نے نہایت ملول ہو کر جواب دیا کہ جو کچھ اپنی جان کھپا کر اور صعوبتیں اٹھا کر ہم نے کمایا وہ تو سب آپ کی نذر گذر چکے۔ اب خالی ہاتھ کیا جائیں اور بیگانوں اور یگانوں کو کیا منہ دکھائیں۔ اور تم جیسے سنگدل آدمی کے ساتھ جانے سے تو بہتر ہے ✗

✗ یہیں مرجانا۔ یہ رنج آمیز اور مایوسانہ باتیں سنکر بڑا بھائی ہنستا ہوا اٹھا۔ اور سارا سونا لاکر چھوٹے بھائی اور اس کے ساتھیوں کے حوالہ کر دیا۔ اور کہا لو تمہاری دولت تم کو مبارک ہو۔ میں اسکا تو اشتگار ہرگز نہیں ہوں۔ جو بے مروتی اور کج ادائی میں نے برتی اس میں یہ مصلحت تھی کہ تم اپنی غلطی سے متنبہ ہو جاؤ۔ اور ہمیشہ اس نصیحت کو یاد رکھو کہ محنت سونے سے بہتر ہے۔

آخر کار سب لوگ خوش و خرم اپنے وطن کو روانہ ہوئے چھوٹے بھائی نے گھر پہونچ کر چاہا کہ اپنے سونے میں سے نصف حصہ بڑے بھائی کو دے مگر اس عالی ہمت نے پھر وہی جواب دیا۔

"محنت سونے سے بہتر ہے۔

پردۂ فلم

کون ایکٹریس اچھی ہے

ابھی جون کی بات ہے کہ حیدر آباد سے دو معمولی حیثیت کی لڑکیاں اس شوق میں بمبئی بھاگ آئیں کہ ہم ثریا کو دیکھیں گے۔ کئی روز تک وہ ثریا کے مکان پر چکر کاٹتی رہیں لیکن ثریا نظر نہ آئی۔ اتفاق سے ثریا کے موٹر ڈرائیور سے ملاقات ہو گئی ان دونوں نے اپنے دل کی حسرت اس سے بیان کی اس نے عرضداشت سن کر کہا کہ اگر راہ اختیار کرو تو تم ثریا کو دیکھ سکوگی۔ وہ بولیں وہ کیا۔ ڈرائیور نے بڑی لڑکی سے کہا تم میرے ساتھ شادی کر لو۔ بڑی لڑکی راضی ہو گئی۔ اور جھٹ منگنی پٹ بیاہ ہو گیا۔

لیکن رومان بلا رقیب روسیاہ کے کہاں چل سکتا ہے تین چار روز کے بعد نئی نویلی دلہن کا خاوند اسکو ڈھونڈتا ہوا بمبئی آ گیا۔ یہاں اسکو بیوی کے ساتھ ایک شوہر بھی مل گیا۔ دونوں میں خوب اسٹنٹ رہا۔ اور پھر یہ طے پایا کہ اصل شوہر کو اس کا دیا ہوا زیور واپس دیدے اور وہ چلا جائے بیوی کو تھا ڈرامہ کا عروج لیکن اس کا عروج ثانی یہ ہے کہ جب اس قصہ کی خبر ثریا کی ماں کو پہونچی تو اس نے ڈرائیور کو الگ کر دیا۔ ثریا کی مشتاقہ کو صرف شوہر کی تبدیلی ہاتھ لگی۔ اور کچھ نہیں۔

یہ واقعہ ایک دم سے ہم کو ثریا کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔ اور یہ سوال اٹھ کھڑا ہوتا ہے کہ کیا واقعی وہ اتنی بڑی ایکٹریس ہے لیکن آجکل مدھوبالا کا زور ہے کہ ہر ایک فلم اس کے نام پر بن رہا ہے۔ ہزاروں نوجوان مدھوبالا کی محل والی تصویریں اپنے سامنے رکھے ٹھنڈی سانسیں بھرا کرتے ہیں اور اسوقت یہ چار ایکٹریسیں ہیں جن کے لئے لوگ آہیں بھرتے ہیں۔ اور ہائے ہائے کرتے ہیں۔ اور گانے گاتے ہیں۔ ثریا، نرگس، کامنی کوشل اور مدھوبالا۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ان چاروں میں سے کوئی ایسی نہیں ہے کہ جسکو ہندوستانی فلمی دنیا کی بہترین ایکٹریس کہا جا سکے۔ یہ سب ڈائرکٹر اور کہانی کے ساتھ چڑھتی اترتی ہیں۔ ایسی کوئی ایسی نہیں ہے جو اپنی ذاتی خصوصیت رکھتی ہو جس میں اپچ ہو۔ اور جو آکر کہانی پر چھا جائے۔

لباس بنا لیا ہے ایسی زاویہ سے نوٹ لئے ہیں کہ وہ خوبصورت بے اثر اور جذبات کی کائنات بن گئی ہے۔ لیکن اگر کوئی ایکٹریس اچھی ہوتی تو یقیناً اس سے بہت اونچی اٹھ جاتی۔ اس کے چہرے پر گہری مستقل اور پائدار محبت پیدا ہی نہیں ہو سکتی ہے۔ وہ ہمیشہ ہلکی پھلکی لڑکی لگتی ہے۔ اور اسی لئے سب کو پسند آتی ہے۔ فلم کی متوالی لڑکیاں محسوس کرتی ہیں کہ وہ اسکو آسانی سے سہیلی بنا سکتی ہیں۔ اور نوجوان محسوس کرتے ہیں کہ وہ اس سے مساوی درجہ پر معاشقہ کر سکتے ہیں بس صرف یہی خوبی ہے کہ اسکے چہرہ میں اس کی گردن اور آنکھوں اور ہونٹوں کی حرکتوں میں ہے اس وجہ سے وہ مقبول ہے۔

نرگس فلم پر ثریا سے زیادہ چھا جاتی ہے۔ اس کے یہاں جذبات کی کئی ڈگریاں ہیں۔ یہ دوستی اور احسان مندی کی محبت اور اصل محبت میں خوب امتیاز قائم کرتی ہے۔ اندرونی کشمکش اور فسکر کی بھی خوب ترجمانی کرتی ہے الھڑپن اور معصوم محبت اس کے چہرے پر ہر وقت برستی رہتی ہیں۔ لیکن اسمیں دو عیب ہیں۔ ایک تو یہ کہ اسکا چہرہ فلم میں بہت لمبا آتا ہے اسوجہ سے وہ اظہاروں کو غائب کر دیتا ہے۔ یا کم کر دیتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ ہر قسم کا پارٹ ادا کرتی ہے اسوجہ سے وہ کوئی مخصوص وزن نہیں رکھتی یعنی اس میں وہ بات نہیں ہے۔ جو گریٹا گاربو یا برگمان میں ہے۔

کامنی کوشل ان تینوں سے اچھی ہے۔ اس کا ایک اپنا کردار ہے۔ اور اسکے اظہاروں میں متعدد ڈگریاں ہیں۔ اسکے چہرے پر بہت ہلکی محبت آتی ہے پھر گہری ہو جاتی ہے۔ اور آخر میں بہت وزنی ہو جاتی ہے۔ وہ جس قسم میں آتی ہے ان دونوں سے زائد گہرا اثر چھوڑ جاتی ہے۔ کامنی کے چہرے پر جو بھولا پن اور بے ساختگی ہوتی ہے۔ اسے دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس نے پارٹ اپنے اندر جذب کر لیا ہے۔

میرا خیال ہے کہ ہندوستانی اسکرین کی سب سے اچھی فلم ایکٹریس کامنی ہی ہے۔ افسوس ہے تو صرف اتنا کہ اسکو ابھی تک کوئی ایسی کہانی نہیں ملی ہے جو اسکی خوبیوں کو اسطرح اجاگر کر دے جسطرح محل نے مدھوبالا کی خوبیوں کو اجاگر کیا ہے۔ ہاں ایک ایکٹریس اور بھی ہے۔ جو کامنی سے ٹکر لے سکتی ہے لیکن وہ کہانی اور

اقوال زرّیں

جس طرح انسان کا چہرہ اس کی ذہنی کیفیات کا ترجمان ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کی بات چیت سے اس کے عیوب و محاسن کا پتہ چلتا ہے۔

انسان کی تحریر اس کے جذبات احساسات اور خیالات کی آئینہ دار ہوتا ہے۔

اپنے مخاطب سے گفتگو کرتے وقت ہمیں ان باتوں پر زیادہ زور دینا چاہیئے۔ جن باتوں سے ہمارے مخاطب کو اتفاق اور باہمی اختلافات کو ہمیشہ نظر انداز کر دینا چاہیئے۔

سقراط کی کامیاب زندگی کا زاویہ یہ تھا کہ وہ ہر شخص سے اس حسن و خوبی سے گفتگو کرتا تھا۔ کہ اس کی شیریں کلامی لوگوں کے دلوں کو لبھا لیا کرتی تھی۔

آپ کو اس قسم کے انداز گفتگو اختیار کرنا چاہیئے کہ ہر شخص آپ کے احساسات اور جذبات کا اندازہ لگاتے ہوئے آپ کا احترام کرے جس قدر لوگ آپکے ہمخیال ہوتے جائیں گے۔ اتنا ہی حلقہ احباب بڑھتا جائے گا۔

موجِ تبسم

سہیلی۔ تمہاری بیگم کہاں ہیں۔؟ میں کب سے منتظر ہوں۔ آپ کب صورت دکھائیں گی۔

ملازمہ۔ ابھی وہ اپنی صورت خود آئینہ میں دیکھ رہی ہیں۔

پوسٹ ماسٹر۔ پیکٹ بھاری ہے۔ اور اسپر ٹکٹ لگاؤ۔

چپراسی۔ حضور ٹکٹ لگانے سے یہ پیکٹ اور بھاری ہو جائے گا۔ حکم دیجئے تو جو ٹکٹ اسپر لگے ہیں وہ بھی نکال لوں۔

ماسٹر۔ بتاؤ۔ دنیا کے اس نقشہ میں پانی کہاں ہے۔

شاگرد کہیں نہیں۔

ماسٹر۔ کیا کہتے ہو۔

شاگرد۔ ماسٹر صاحب میں بالکل صاف عرض کر رہا ہوں۔ اگر پانی ہوتا تو نقشہ بھیگ نہ جاتا۔

بچہ۔ دادا جان! کیا تمہارے منہ میں ایک دانت بھی نہیں ہے۔

دادا جان! بیٹا میرا منہ دیکھ لو۔ ایک دانت نہیں ہے

بچہ۔ پھر تم میرے اخروٹ اپنے پاس رکھ لو۔

عجیب و غریب

درختوں میں محبت

آسٹریلیا کے ماہر نباتات نے لکھا ہے کہ درخت نہ صرف ذی روح ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ انسانوں کی طرح محبت بھی کرتے ہیں۔ اور مندرجہ ذیل ثبوت پیش کیا ہے کہ۔

ایک باغ میں دو درخت قریب قریب لگے ہوئے تھے۔ ان میں جو پھل آتے تھے۔ وہ ان کے پھلوں سے بالکل مختلف اور دونوں کا ایک مجموعہ ہوتے تھے۔ ان میں ایک درخت آندھی سے گر گیا۔ اس کے بعد دوسرا بھی اس کے غم میں چند دن کے اندر سوکھ کر گر گیا۔

ملک ہنگری کے ایک دولت مند نے ایک گھوڑی کے نام اپنی ساری دولت وصیت کر دی تھی۔ یہ گھوڑی اسکو بہت عزیز تھی اور اس نے وصیت نامہ میں تفصیل کے ساتھ بتایا تھا کہ گھوڑی کی خوراک اور اس کے آرام و آسائش کے ذرائع پر کس طرح روپیہ خرچ کیا جاوے۔ اور اس کی دیکھ بھال پر کتنے اور کس سلسلہ میں رکھے جاویں۔

افسانہ

میں ابھی پجارن ہوں

(از جناب کرشن نندن سنہا صاحب)

ننھی بندوق ہاتھ میں لیکر کوٹھی سے جمنا تک کنارے کنارے جا پہنچا تھا۔ وہ نکلا تو اس ارادے سے تھا کہ کوئی خرگوش ورگوش مار لیا جائے۔ مگر کوٹھی سے باہر قدم رکھنے کے باہر ہی سے مندر کے گھنٹوں کی آواز سن کر اسے اچلا کا تصور بندھ گیا۔

ایم اے کے امتحان میں جب نشی کے پاس گھر آیا تو اس نے پہلی مرتبہ وہ نیا بنگلہ دیکھا جو ماں کے حال ہی میں نشی کے رہنے کے لئے تعمیر کرایا تھا۔ دور سے اس خوبصورت عمارت کو دیکھ کر نشی کو ایسا معلوم ہوا گویا دھوپ میں سونے کا راج محل پڑا دمک رہا ہے۔ بنگلے کی کنکریلی سڑک پر چلتے ہوئے نشی نے سوچا کہ اچانک ماں کے سامنے پہنچ کر انھیں حیرت میں ڈال دوں گا۔ ماں کہیں گی۔" نشی ابھی ابھی تیرا بچپن گیا نہیں۔ میں ہنستے ہوئے جھک کر کے پاؤں چھوؤں گا۔ اور کہوں گا اشیرواد دو ماں کہ عمر بھر تمہارے ہی سامنے میں بچہ ہی بنا رہوں نشی اسی ادھیڑ بن میں کھویا ہوا تھا۔ اور چل رہا تھا۔ کہ دفعتاً ایک کبوتر اڑ کر اس کے کندھو پر بیٹھ گیا۔ اور بائیں باغ کے ایک گوشے سے کسی کے ہنسنے کی آواز سنائی دی نشی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ جدھر سے ہنسی کی آواز آئی تھی۔ مگر جھاڑیوں اور پودوں کے جھرمٹ کی وجہ سے کچھ نظر نہ آیا۔

اچلا جیجی اب تمہارے یہ کبوتر بچ نہ سکیں گے میرے بھیا اسے آنے والے ہیں۔ انہیں شکار کا بڑا شوق ہے۔ (ایک منٹ رک کر۔ پھر تم کیا کرو گی۔ یہ آواز نشی کے چھوٹی بھائی کی تھی۔ نشی ٹھٹکا۔ یہ اچلا جیجی کون بلا ہے۔ نشی نے سوچا۔ یہ بھی جی میں آئی کہ ذرا ننھے کو پریشان کیا جائے۔ نشی نے بائیں باغ کے اس گوشے کی طرف رخ کیا۔ جدھر سے ننھے کی آواز آئی تھی۔

جوہی اور گلاب کی خوشبو میں بسی ہوئی فضا میں سے گزر کر مخمل جیسی گھاس کے قطعے کو عبور کر کے نشی تالاب کے کنارے تک جا پہنچا جس پر لاجونتی کی چوڑی چوڑی گھنی ڈالیاں جھکی پڑتی تھیں۔ ننھا جھاڑیوں کے اس طرف صاف نظر آ رہا تھا۔ قریب پہنچنے پر نشی نے سنا۔

تمہارے بھیا ایم کا امتحان دے کر گھر آنے والے ہیں۔ میں نے پہلے کبھی انہیں نہیں دیکھا۔ وہ کبھی تمہارے ہی جیسے شریر ہوں گے۔ کیوں جی ننھے۔

نشی ٹھٹک کر کھڑا ہو گیا۔ اور سانس روک کر سننے لگا۔ ننھے نے بگڑ کر جواب دیا۔ اچھا جیجی تم تو بڑی سیدھی ہو۔ اجی میرے بھیا تو لاکھوں میں ایک ہیں لاکھوں میں۔

نشی نے آہستہ سے جھاڑیوں میں سے ہاتھ بڑھا کر اس کی آنکھیں بھینچ لیں۔

کون ایک لڑکی نے چیخ کر کہا۔

نشی سکتے میں آ گیا۔ اس نے جلدی سے آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹا لیا۔ غلطی ہو گئی۔ ننھے کی جگہ ہاتھ کسی اور کے چہرے پر جا پڑا۔

اچلا کا چہرہ غصہ سے لال ہو گیا۔ تنک کر بولی تم کون ہو۔ بدمعاش کہیں کے۔

ننھا کھکھلا کر ہنس پڑا۔ اچلا جیجی یہی تو نشی بھیا ہیں۔

یہ سنکر اچلا کس طرح شرما کر لاجونتی کی ڈالی کی طرح جھک گئی تھی۔ اور کس طرح ایک عجیب دلنواز ادا کے ساتھ منہ پھیر کر وہ وہاں سے بھاگ گئی۔ یہ منظر اس کے بعد سے اب تک نہ جانے کتنی مرتبہ نشی کی آنکھوں تلے پھر چکا تھا۔

بعد میں معلوم ہوا تھا کہ بنگلے سے کچھ فاصلہ پر جمنا کے کنارے ایک مندر ہے۔ اس مندر میں بڑھیا پجارن ماں رہتی ہے اچلا پجارن ماں کے ساتھ نشی کی ماں کے ہاں آرتی کرنے آیا کرتی ہے ننھے نے نشی کو اچلا کے بارے میں یہ باتیں بتاتے ہوئے کہا تھا بڑی اچھی ہیں۔ میری اچلا جیجی گھنٹوں تک میرے ساتھ کھیلا کرتی ہیں۔ ان کے پاس بہت سے سفید سفید کبوتر ہیں۔ اور ہاں بھیا اچلا جیجی کہتی تھیں کہ جو ایم اے کا امتحان پاس کر کے ہیں انھیں سب کو مٹھائی کھلانا پڑتی ہے۔

اچلا سے پہلی مرتبہ آمنا سامنا ہوا تھا۔ یہ منظر یاد کرتا ہوا نشی دریا کے کنارے آ کر رکا تو اسے دفعتاً خیال آیا کہ وہ کس ارادے سے نکلا تھا۔ اور کہاں آن پہنچا۔ نشی نے کلائی پر سے کرتے کی آستین ہٹا کر گھڑی دیکھی ہائیں پون گھنٹہ ہو گیا۔ مجھے کوٹھی سے نکلے ہوئے۔

نشی نے مڑ کر بنگلے کی طرف دیکھا جو اونچائی پر سونے کے راج محل کی طرح دھوپ میں تمتما رہا تھا۔ نشی نے سوچا اتنا تھوڑا سا فاصلہ میں نے پون گھنٹے میں طے کیا ہے۔ اسے حیرت ہوئی کہ اچلا اس کے دماغ پر کس طرح چھا گئی مندر سے گھنٹوں کی خوش آیند آواز آ رہی تھی۔ نشی کو یاد آیا کہ کس طرح اس روز شام کو دھندلکا طاری ہوتے وقت کسی کی من موہنی آواز نے محبت کی اس چنگاری کو اور بھی جگا دیا تھا۔ جو اچلا سے پہلی ملاقات کے بعد نشی کے دل میں سلگ اٹھی تھی نشی اپنے کمرے میں بیٹھا سورج کے ڈوبنے کا نظارہ دیکھ رہا تھا۔ کہ اس نے کسی کو گنگناتے سنا۔

میری کنجن کی کایا۔

میں ہنستی رہی روتی۔ میں نسی دن گاتی رہتی۔ میں متا میں مایا۔

اچلا گھونگھٹ سے منہ چھپائے شرماتی ہوئی آرتی ہاتھوں میں لئے ہوئے اس کے کمرے کے دروازے کے آگے سے گذر کر کمرے میں داخل ہو گئی۔

ماں کے کمرے اور نشی کے کمرے کا درمیانی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ صرف پردہ لٹک رہا تھا نشی نے سنا۔ اچلا کہہ رہی تھی۔ بہت ہی دھیمی اور دل چھین لینے والی آواز میں ماں جی پوجا۔ آج سویرے ہو گئی آرتی لائی ہوں۔ لا بیٹی۔ ماں نے پیار سے کہا۔

چند منٹ تک خاموشی رہی۔ جس میں چوڑیوں کے بجنے کا سہانا نغمہ نشی کو مدہوش بناتا رہا۔ پھر ماں کی آواز آئی نشی بیٹا۔

جی ماں،، کہہ کر نشی دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ ماں کے کمرے میں داخل ہوا۔

بیٹا تم بھی آرتی لے لو۔ ماں نے کہا۔

نشی کو اتنا ہوش نہ تھا کہ وہ ماں کی بات کے جواب میں منہ سے ہاں کہہ سکتا۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا گویا اچلا کی چوڑیوں کی آواز کے سہانے نغموں کے ساتھ کوئی ہلکی ہلکی خوشبو اس کے دل دماغ پر چھائی چلی جا رہی تھی۔ نشی خاموش کھڑا رہا۔ ماں نے اچلا سے کہا۔ بیٹی شرم کیسی یہ بھی تیرا بھیا ہی ہے۔ جا آرتی اس کے پاس لے جا۔

اچلا شرماتی ہوئی نشی کے قریب آئی اور گوری گوری خوبصورت ہتھیلی پر رکھی ہوئی تھالی اس کی طرف بڑھا دی۔ یہ منظر یاد کر کے نشی مدہوشی سی محسوس کرنے لگا۔

جمنا کی سطح پر دھوپ ناچ رہی تھی۔ مگر نشی سطح کو دیکھتے ہوئے بھی پانی کی چمک دمک کو نہیں دیکھ رہا تھا۔ بلکہ اس کی نظروں کے سامنے چند دن پہلے کا ایک اور منظر پھر رہا تھا۔ ضد کر کے ننھا اسے مندر کھینچ لے گیا۔ نشی نے مندر کے احاطے میں داخل ہوتے وقت سنا کہ اچلا کے گانے کی آواز آ رہی ہے۔ اس نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر ننھے کو اشارہ سے بولنے کو منع کیا۔ اور دبے پاؤں دونوں اندر داخل ہوئے دیوتا کے سامنے اچلا ناچ رہی تھی

x اور میرا بابی کا ایک ناچ اور گیت گا رہی تھی۔

میں تو گرو ہر کے گھر جاؤں۔

گرو ہر ہمارے سانچے پریتم دیکھت روپ بھاؤں

رین پڑے پر ہی اٹھ جاؤں بھور بھئے گھر جاؤں

رین دیوس وا کے سنگ کھیلوں۔ جو ریجھے تو رجھاؤں۔

جو نا ہیں پہرے سوہی پہروں جو دے سو ہی کھاؤں

میری ان کی پریت پرانی۔ ان بل پن رہا دوں۔

نشی اور ننھا دونوں سانس روکے ہوئے چپ چاپ کھڑے رہے۔ اچلا گاتی رہی۔

جہاں بٹھادے اُت ہی بیٹھوں بیچے تو بک جاؤں

میرا کے پربھو گردھر ناگر بار بار بلی جاؤں۔

گیت ختم ہو گیا۔ نشی کو دل ایسا محسوس ہوا کہ گویا کوئی اس سے چھین کے لئے جا رہا ہو۔ اچلا ہاتھ جوڑے دیوتا کے آگے کھڑی رہی۔ پھر روتی آواز میں بولی پربھو وہ مجھے چاہتا ہے۔ مگر۔ —— فقرہ ناتمام چھوڑ کر وہ رو پڑی۔ پھر آنسو پونچھتے ہوئے آرتی جلانے لگی آرتی جلا کر مڑی تو نشی کو کھڑا پایا۔ آرتی کی تھالی۔ اس کی ہتھیلی سے پھسل کر مندر کے فرش پر گر پڑی۔ ننھا زور سے ہنسنے لگا۔ اچلا شرم کے مارے دہری ہو گئی۔

ننھے نے مڑ کر دیکھا۔ صحن میں اچلا کے سفید کبوتروں کا جھلڑ آسمان سے زمین پر اتر رہا ہے۔ وہ باہر کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

نشی اور اچلا دونوں چند منٹ تک خاموش رہے پھر نشی نے کہا اچلا۔

اچلا نے زمین پر جھکی ہوئی نظریں اٹھا کر اس کی آنکھوں سے ملا دیں۔

نشی مقناطیس کی طرح اچلا کی طرف کھنچا چلا گیا۔ اس نے اچلا کا گورا گورا ملائم ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا ننھے کے اندر کی طرف آتے ہوئے قدموں کی آہٹ سے وہ دونوں جدا ہو گئے۔

ننھے نے آکر کہا۔ اچلا جیجی ونود بھیا تمہیں بلا رہے ہیں۔ کہتے ہیں گانا سیکھنے کا وقت آ گیا ہے۔ یہ مناظر نشی کی آنکھوں تلے پھر رہے تھے۔ اس کا دل اور اس کا دماغ دونوں اچلا کے تصور کے نشے سے چور چور تھے۔ وہ دریا سے واپس مڑا اور اس کے قدم مندر کی طرف اٹھ گئے۔

ونود اچلا کی کوٹھری میں چلا گیا۔ اچلا اداس سی چارپائی پر پڑی تھی۔ اور وہ اٹھ کر بیٹھ گئی ونود نے کہا آج میں نے ایک گیت بنایا ہے۔ اچلا تمہیں وہ بہت پسند آئے گا۔

اچلا جیسے جاگ پڑی بولی۔ ان گیتوں میں کیا رکھا ہے۔ ونود بھیا۔ ونود نے ناراضگی سے کہا تو کیسی پاگل ہے اچلا۔ ایک پجارن کے منہ سے ایسی باتیں اچھی نہیں لگتیں۔

پھیکی ہنسی ہنس کر اچلا نے کہا یہ سب باتیں پھیکی اور بیکار ہیں ونود بھیا دل کی ٹیس اس طرح پوجا کرنے سے نہیں مٹتی۔ انسان انسان کے ذریعے ہی سے خدا کو پہچان سکتا ہے۔

ونود نے جھلا کر کہا۔ اُسے پوجا نہیں کہتے۔ اس کا نام پیار محبت ہے۔

جو کچھ بھی ہو۔ اچلا نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ اصل چیز یہی ہے۔

پجارن غصے سے چہرہ لال کئے اندر گھسی اور بولی۔ اچلا میں تجھے ایسا نہ سمجھتی تھی۔ کیا تو اس لڑکے نشی پر ایسی ریجھ گئی ہے۔ کہ تو اپنی عقل گنوا بیٹھی ہے

اچلا کو ایسا محسوس ہوا گویا کسی نے اس کے دل پر گھونسہ مار دیا۔ وہ خاموش رہی۔

پجارن ماں نے کہا۔ برسوں سے جو راز میں نے چھپا رکھا ہے۔ وہ آج میں تجھ پر ظاہر کئے دیتی ہوں تو بچپن میں بیوہ ہو گئی تھی۔ تیری سہاگ کی سیج دوبارہ نہیں سج سکی۔ تجھے اپنی ساری زندگی دیوتا کی پوجا میں گزارنی ہے۔ تو بیوہ ہی ہے۔

پجارن ماں اچلا کے دل پر بجلی گرا کر چلی گئی۔

ونود اچلا کے سرہانے بیٹھ گیا۔ اچلا کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی بندھی ہوئی تھی۔ ونود آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں انگلیاں سے کنگھی کرنے لگا۔!

نشی دبے پاؤں مندر کے احاطے میں داخل ہو رہا تھا۔ اس نے کھڑکی میں سے دیکھا۔ ونود کو اچلا کی چارپائی پر اس کے سرہانے بیٹھے ہوئے۔

نشی کو دل کو ایک جھٹکا سا لگا وہ دبے پاؤں کھڑکی کے قریب آیا۔ اس نے دیکھا کہ ونود اپنی انگلیوں سے اچلا کے۔ بالوں میں کنگھی کر رہا ہے۔

نشی الٹے قدموں لوٹ گیا۔ اس نے اپنے دل میں کہا۔ میں سمجھ گیا۔ اچلا نے اس روز دیوتا کے سامنے کہا تھا۔ وہ مجھے چاہتا ہے۔ مگر اس مگر کا مطلب یہ تھا کہ مگر ونود کو چاہتی ہوں۔

ماں میں شہر کو جاتا ہوں۔ میرا یہاں جی نہیں لگتا ہے۔

ماں نے حیرت سے نشی کی طرف دیکھ کر کہا۔ بیٹا شہر میں اکیلے کس طرح رہو گے۔

مگر یہاں رہ کر بھی میں بیمار پڑ جاؤں گا۔

ماں۔

ماں انکار نہ کر سکی۔

گاڑی رات کو جاتی تھی۔ مندر کے قریب سے ہو کر ہی اسٹیشن کو جانے والا راستہ گذرتا تھا جب نشی مندر کے پاس سے گزرا تو اس نے دیکھا کہ

مندر کا کلس چاندنی رات میں چمک رہا ہے۔

نشی کی آنکھوں سے دو موٹے موٹے آنسو گرے اور گاڑی آگے بڑھ گئی۔

اچلا کی نظریں مندر کے گھنٹے پر لگی ہوئی تھیں۔ ۸ بجتے ہی وہ اٹھی۔ اور باہر کی طرف چلی پجارن ونود کے ساتھ اندر آئی۔ اور بولی۔ تو اس نشی کے ساتھ باہر جانے کے لئے باہر جا رہی ہے۔

اچلا نے کہا۔ ماں میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی مجھے کرشن کی مورتی میں بھی وہی نظر آتے ہیں۔

تجھے یہاں رہنا ہوگا۔ ونود نے کڑے لہجے میں کہا۔!

میں جاؤں گی۔ کہہ کر اچلا باہر نکل گئی۔

"وہ تو ڈیڑھ گھنٹہ پہلے جا چکا ونود نے قہقہہ لگایا۔

پجارن ماں نے خوش ہو کر کہا۔ اس کی طرف دیکھا۔ بولی۔ یہ تم نے اچھا کیا کہ اسے وقت غلط بتایا

اچلا نے یہ باتیں سن لیں۔ "وہ نشی نشی چیختی ہوئی تاریکی میں غائب ہو گئی۔ اور کوئی نہ معلوم کر سکا کہ وہ کہاں چلی گئی۔

کراچی کے ہجوم پر لاٹھی چارج

کراچی ۱۶ اگست آج سہ پہر کو مشتعل ہجوم نے نعرے لگانے کے بعد میونسپل احاطہ کے دروازوں پر ہلہ بول دیا۔ اور پولیس کی لاٹھی چارج کا جواب بانس کے ڈنڈی اور ہر اس چیز سے دیا۔ جو اس کے ہاتھ لگی۔ پھر پولیس نے آنسو گیس کے بم پھینکے۔

ہجوم میں سے کچھ لوگ کہہ رہے تھے۔ کہ میونسپل حکام نے ہوری گارڈن میں ایک مزار کھود ڈالا ہے۔ اور کچھ لوگ نعرے لگا رہے تھے کہ یہ حکام کافر ہیں مسلمانو آگے بڑھو

کشمیریوں پر کوئی فیصلہ ٹھونسا نہیں جا سکتا!

سری نگر ۱۶ اگست جموں اور کشمیر کے وزیر اعظم شیخ محمد عبداللہ نے پر زور الفاظ میں یہ بات کہی کہ جب تک کشمیری متحد رہیں گے اور جرات سے کام لیں گے۔ اس وقت تک ان پر ان کی مرضی کے خلاف کوئی فیصلہ ٹھونسا جا سکے گا۔

مشرقی ہندوستان کا زلزلہ!

پونا ۱۶ اگست شمالی مشرقی ہندوستان میں کل جو زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوئے تھے اس کی رپورٹ پونا کے موسمیات کے دفتر کو وصول ہوئی ہے دفتر کا خیال ہے کہ یہ زلزلہ ۱۹۳۴ء کے بہار کے زلزلہ اور کوئٹہ کے ۱۹۳۵ء کے زلزلے سے کہیں زیادہ سخت تھا۔

ھندستان کی آزادی کی اھمیت

نئی دہلی ۱۶ اگست ڈاکٹر نجیب اللہ خاں نے جو ہندوستان میں افغانستان کے سفیر ہیں۔ آج کہا کہ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ اس ملک کے ذمہ دار لوگ ہی نہیں تمام ذی فہم لوگوں کو اس سے گہری دلچسپی ہے کہ ملک کے اندر اور ساری دنیا میں امن رہے۔

برفستانیوں کو مسلح کیا جا رہا ہی

اٹاوہ ۱۶ اگست اس موسم خزاں میں شمالی برفستان کے باشندوں کو جو اسکیمو کہلاتے ہیں فوجی تربیت دی جائے گی۔ امریکی فوجی ماہرین ان لوگوں کو مسلح کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے وہاں کی حفاظت خود کر سکیں۔ یہ علاقہ روسی سائبریا سے صرف ۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ کنیڈا نے اپنی شمالی فوج میں بہت سے اسکیمو اور ریڈ انڈین کو بھرتی کیا ہے۔

سیام نے سرحد بند کر دی

بنکاک ۱۶ اگست حکومت سیام نے برما سے ملی ہوئی اپنی شمالی سرحد کو بند کر دیا ہے۔ تاکہ برما میں پناہ لینے والے قوم پرست چینی فوج سیام میں داخل نہ ہو جائے۔

وزیر اعظم پاکستان اور سر ڈکسن

کراچی ۱۶ اگست۔ کشمیر کے ثالث سر اوون ڈکسن کی روانگی میں تاخیر اور گفتگو کا سلسلہ جاری رہنے کی بنا پر یہاں کے حلقے یہ خیال کر رہے ہیں کہ کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کسی نئی تجویز پر غور ہو رہا ہے۔

یو۔پی کا نگرانی فراھمی ایکٹ!

لکھنو ۱۳ اگست آج شام کو یوپی کابینہ کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں طے کیا گیا کہ یوپی کے نگرانی فراہمی (عارضی اختیارات) ایکٹ جو ۳۰ ستمبر کو ختم ہو رہا ہے توسیع کر دی جائے۔ اسوقت اسٹیٹ میں بازاروں کی جو کیفیت ہے وہ بھی زیر بحث آئی۔ اور کوریا کی جنگ کی وجہ سے اشیاء کی قیمت میں جو اضافہ ہوا ہی اس کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا کہ نگرانی فراہمی ایکٹ کی مدت میں توسیع کر دی جائے۔ یہ ایکٹ سنہ میں بنا تھا۔

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ

یوم آزادی کے مبارک موقع پر بورڈ آپ سے تعاون کی درخواست کے ساتھ اپیل کرتا ہے :-

(۱) گوالٹولی۔ خلاصی لائن۔ رائے پوروہ۔ نلچ گھر اور گھسرا مئو وغیرہ میں مکانات بنانے کیلئے بورڈ زمینیں بیچ رہا ہے۔ ان کو خرید کر اپنی ضروریات پوری کیجئے۔

(۲) درخت لگائیے اور شہر کو زیادہ ہرا بھرا بنا دیجیے۔ آپ کو پودے واٹر ورکس میں بورڈ کی نرسری سے مل سکتے ہیں۔

(۳) پانی ضائع نہ کیجئے۔ ٹوٹی ہوئی ٹونٹیوں اور پائپوں کی مرمت کرائیے۔

(۴) کانپور کے چاروں طرف کہیں بھی کوئی زمین خریدنے سے پہلے بورڈ کا مشورہ لیکر اپنے کو مالی نقصان سے بچائیے۔

یہ خیال رکھیئے کہ اگر کوئی شخص ایسی زمین بیچ ڈالے جسکو کہ بورڈ ایکوائر کر چکا ہے تو وہ "دہوکا دھی" کا مرتکب نہیں ہوگا۔ اور آپکا بلاوجہ نقصان ہو جائے گا۔

(۵) عمارت بنانا صرف اسی وقت شروع کیجئے جبکہ اس کا نقشہ بورڈ سے منظور ہو چکا ہو اور نقشہ کے مطابق ہی عمارت بنائیے۔ تاکہ آپ نقصان سے محفوظ رہیں۔

(۶) کیا آپ کے پاس بلا نقشہ منظور ہوئے کوئی عمارت ہے؟ اور اگر ہے تو اس کو فوراً بورڈ سے منظور کرا لیجئے۔

(۷) سڑکوں۔ فٹ پاتھوں اور دوسری کھلی جگہوں پر عارضی دوکانیں یا دوسرا کوئی ڈھانچہ بنانے سے پہلے آپ اس کی اجازت ڈیولپمنٹ بورڈ یا میونسپل بورڈ سے لے لیجئے ورنہ خواہ مخواہ آپ کو تکلیف کے ساتھ مالی نقصان بھی ہوگا۔

ہری شنکر ودیارتھی
پریسیڈنٹ ڈیولپمنٹ بورڈ کانپور

دیوراج
ایکزیکٹو افسر ڈیولپمنٹ بورڈ کانپور

جشن آزادی کے موقع پر صدر جمہوریہ کا پیغام

نئی دہلی ۱۴ اگست صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرشاد نے یوم آزادی کے موقع پر قوم کے نام ایک پیغام دیتے ہوئے کہا کہ آزادی کی تیسری سال گرہ کے موقعہ پر ہم کو یاد رکھنا چاہیئے کہ آزادی اپنے ساتھ جو ذمہ داریاں لائی ہے ۔ اس کو کما حقہ پورا کرنے کے لئے ابھی تک جدوجہد کرنی ہے ۔ اور ابھی بہت وقت درکار ہے ۔ یہ ذمہ داریاں اسی وقت تیزی اور خوبی سے پوری ہو سکتی ہیں جب قوم یہ محسوس کرے کہ ذمہ داریوں کی تکمیل صرف حکومت کا کام نہیں ۔ بلکہ اس کا اپنا کام بھی ہے ۔ کئی صدیوں تک حکومت اور قوم میں ایک وسیع خلیج حائل رہی ہے ۔ اس لئے حکومت غیر ملکی تھی ۔ اب اس نفسیاتی خلیج کو جلد پاٹ دینا چاہیئے ۔ عوام کو اس عظیم الشان جمہوری حکومت پر بجا طور پر فخر کرنا چاہیئے جس کی خود انھوں نے تشکیل کی ہے ۔ اس پروگرام پر عمل کرے ۔ جو بھارت کی ترقی کے لئے ضروری سمجھتا ہے لیکن اگر کسی اقدام سے ملک کمزور اور منتشر ہوتا ہے تو ایسے اقدام کو بغاوت سمجھنا چاہیئے ۔

چونکہ ہمارے دستور میں ہر بالغ شخص کو رائے دہی کا حق حاصل ہے ۔ اس لئے ہر شخص کے لئے یہ موقعہ ہے کہ وہ حکومت کے کاروبار میں شریک ہے ۔ اس کی پالیسی کی تشکیل اور اس کی مستقبل کی تعمیر میں حصہ لے سکیں ۔

ہر شخص کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنی جائز شکایتوں کے ازالہ کے لئے ان صورتوں کو اختیار کرے ۔ جو دستور میں رکھی گئی ہیں ۔ امید ہے کہ ان صورتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے گا ۔ اور جمہوریہ یا باشندگان ملک کے کسی طبقہ کے خلاف کسی معاملہ میں طاقت استعمال کی جائے تو عوام اس کے خلاف آواز بلند کریں گے ۔ اور اس کا مقابلہ کریں گے ۔ قوم کو چاہیئے کہ وہ اپنی سارے وسائل اور اپنی قوت ارادی حکومت کی تائید میں استعمال کرے تاکہ وہ حسن و خوبی اور کامیابی کے ساتھ اپنا کام انجام دے سکے ۔ حکومت کو تمام افراد کی عملی خیر اندیشی اور حب الوطنی کی ضرورت ہے ۔ عوام کو ان ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہیئے ۔ جو ان پر حکومت کی طرف سے عائد ہوتی ہیں ۔ ان ذمہ داریوں کو خوش دلی اور خندہ پیشانی کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے ۔

ہم کو آج یہ بھی بات یاد رکھنا چاہیئے کہ اور اس پر زور دینا چاہیئے کہ ہماری قوم اسی وقت ترقی کر سکتی ہے جب وہ اخلاق اقتدار کو ترک نہ کرے اور حق و راستی کی راہ سے ایک انچ نہ ہٹے ۔ ہماری سوسائٹی کی بیشتر و اکثر خرابیاں اس خود غرضی اور خود طلبی کا نتیجہ ہیں جس میں ہم مبتلا ہیں ۔ اس کے خلاف ہم کو صف آرا ہونا ہے ۔ اور اس کی بیخ کنی کرنا ہے ۔ ہم کو کیرکٹر کا اعلیٰ معیار قائم کرنا ہے ۔ اور اسے اپنی زندگی میں برتنا ہے ۔ ! مجھے امید ہے کہ ہمارے وطن جو ایک عظیم الشان تمدن کے وارث اور اعلیٰ و ارفع اخلاقی اقتدار اور روحانی وسائل کے حامل ہیں ۔ دشمن پر فتح پائیں گے ۔ اور ایک ایسا ہندوستان بنانے میں کامیاب ہوں گے جس پر ہم فخر کر سکیں گے ۔

پنڈت گوبند ولبھ پنتھ کا پیغام

لکھنؤ ۱۴ اگست ۔ اترپردیش کے چیف منسٹر پنڈت پنت نے یوم آزادی کے موقعہ پر حسب ذیل پیغام دیا ہے :۔

۱۵ اگست سنہ ۴۷ء ہمارے ملک کی تاریخ میں ہمیشہ مقدس دن رہیگا ۔ کیوں کہ اس دن ہندوستان آزاد ہوا تھا ۔ اور اس قدیم ملک کے کروڑوں باشندوں کی امیدیں اور آرزوئیں بر آئیں تھیں ۔ آج ہم اس یوم آزادی کی تیسری سال گرہ منا رہے ہیں ۔ یہ تین سال مشقت و ہنگامہ نیز آزمائش و مشکلات سے پر تھے ۔ لیکن ان تمام مشکلات کو مغلوب کرتے ہوئے ہندوستان نے اقوام عالم کی برادری میں باعزت جگہ حاصل کر لی ہے اور ہماری آزاد جمہوریہ کی بنیاد صحیح طور پر مضبوطی سے رکھ دی گئی ہے پھر بھی ہمیں بہت سے اندرونی اور بین الاقوامی مسائل درپیش ہیں ۔ موجودہ حالات غیر معمولی ہیں ۔ اور دنیا کا امن کچے دھاگے سے بندھا ہوا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے اس نازک وقت میں ہر شہری کو اپنی عقل و فہم تعمیری ڈھنگ سے استعمال کرنی چاہیئے ۔ اور ہماری مشکل سے حاصل کی ہوئی آزادی کے تحفظ ہماری قومی طاقت اور اہم قوتوں کے استحکام نیز ایک منصفانہ اور خوش حال سماج کی تعمیر کے لئے لگاتار کوشش کرنا چاہیئے اس موقعہ پر ہر شخص اپنے اعتقاد کی تجدید کرے ۔ نیز سخت محنت کرنے اور اپنا فرض انجام دینے کے عہد کا اعادہ کرے ۔ تاکہ عوام کی حالت سدھاری جا سکے ۔ اور وہ آزادی کا جذبہ محسوس کر سکیں ۔ اور آزاد ہندوستان اپنے عروج کو پہونچ سکے ۔ اور نسل انسانی کے امن و ترقی میں اپنے شایان شان حصہ لے ۔

گوالیار کے طلبا کی یادگار

گوالیار ۱۶ اگست گوالیار طلبا نے فیصلہ کیا ہے کہ ۹ اگست کی پولیس فائرنگ میں جو طلبا ہری سنگھ اور روشن سنگھ کام آئے تھے ۔ ان کی وکٹوریہ کالج میں یادگار قائم کی جائے ۔

چنے کی نقل و حمل پر سے پابندی ختم !

نئی دہلی ۱۶ اگست وزارت غذا کی طرف سے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ تمام ملک میں غلہ کی مناسب تقسیم کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے کہ چنے کی نقل و حمل پر سے تمام پابندیاں ہٹائی جائیں ۔

مسٹر دیش مکھ کا سفر یورپ

نئی دہلی ۱۶ اگست وزیر مالیات مسٹر دیش مکھ ۲۵ اگست کو یورپ جا رہے ہیں ۔ ان کی عدم موجودگی میں مسٹر راجگوپال آچاریہ ان کے محکمہ کی نگرانی کریں گے



THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے ذہن میں رہے
(احسن بمبئی)

قیمت
سالانہ ۸ روپے -/8/
سالانہ رعایتی ۶ روپے -/6/
ششماہی ۳ روپے -/3/8
سہ ماہی ۲ روپے -/2/
فی پرچہ ۲

ہفتہ وار صداقت

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

VOL. 52 No. 34 | KANPUR SATURDAY 26th AUGUST 1950 | کانپور شنبہ ۲۶ اگست سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۹ھ | جلد ۵۲ نمبر ۳۴

ادبیات

اتحاد

از جناب خان بہادر سید صدر الاسلام خاں صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس لکھنؤ

آج رکھی جا رہی ہے پھر بنائے اتحاد
یا الٰہی راس آئے یہ ہوائے اتحاد

کاوشیں باہم کچھ ایسی ہوں کہ بن جائیں ابھی
یہ زمین و آسماں ارض و سمائے اتحاد

ٹوٹ جائیں گی ابھی ساری قفس کی تیلیاں
دل سے ہوں اے ہمصفیر و نعرہ ہائے اتحاد

یوں ملو باہم کدورت دل سے ساری دور ہو
متصل کانوں میں آتی ہے صدائے اتحاد

رشتۂ الفت چمن والوں کا بنجائے مثال!
رنگ گلشن کا بدل دے اے فضائے اتحاد

گلشن امید میں آئے بہار مستقل!
یوں چلے یا رب زمانے میں ہوائے اتحاد

یوں چلو بڑھتے ہوئے منزل کی جانب بے خطر
دل میں اک کیف عمل لب پر صدائے اتحاد

آدمیت سوز ہو معیار جس کی زیست کا
ایسی آزادی کو کر دیجئے فدائے اتحاد

ہو چکی نغمہ سرائی اب عمل کا وقت ہے
صدر بھی رخصت ہوا دیکر دعائے اتحاد

دنیائے اسلام

شاہِ فاروق سوئزرلینڈ میں

برن ۲۱ اگست۔ شاہ فاروق والیٔ مصر جب گذشتہ جمعرات کو یہاں کے گولف ہوٹل پہنچے تو انھیں دیکھنے کے لئے اتنا بڑا مجمع ہو گیا تھا کہ مصری محافظین اور فرانسیسی پولیس کو ان پر قابو پانے کے لئے سخت جد و جہد کرنی پڑی۔ اور جوں ہی شاہ فاروق ہوٹل میں داخل ہوئے مصری محافظین نے ہوٹل کا دروازہ بند کر دیا۔

ہز ہائی نس آغا خاں اور بیگم آغا خاں والیٔ مصر کا استقبال کرنے کے لئے پہلے سے موجود تھے۔ شاہ نے دونوں سے مصافحہ کیا۔ اور کئی افسروں کو سلام کا جواب دیا۔ شاہ فاروق کے لئے جو کمرے مخصوص کئے گئے ہیں۔ ان کے سامان آرائش کا محض بیمہ ۱۲ ہزار پونڈ میں کروایا گیا ہے۔ شاہ کا استقبال کرنے کے لئے جو دوسرے لوگ جمع تھے ان میں مصری رقاصہ سونیا گمال بھی شامل ہے۔ جو اتوار کو شاہ کے لئے رقص کرے گی۔

۱۶ سالہ حسینہ نریمان صادق جس کے متعلق مشہور ہے کہ شاہ نے اس کے ساتھ منگنی کر لی ہے جلد ہی یہاں پہنچنے والی ہے۔ اس کے لئے ایک دوسرے ہوٹل میں کمرہ مخصوص کر لیا گیا ہے۔ لیکن ہوٹل کا نام مخفی رکھا جا رہا ہے۔

ہندوستان کیلئے عراق کا تجارتی وفد

بغداد ۲۰ اگست پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے نامہ نے لکھا ہے کہ حکومت عراق ہندوستان جلد ہی ایک تجارتی وفد روانہ کرنے والی ہے۔ وہاں کی کابینہ وفد کے افراد پر غور کر رہی ہے۔ جون کے مہینہ میں حکومت عراق نے ایک تجارتی معاہدہ کا مسودہ سفارتی ذریعہ سے حکومت ہند کے پاس غور کرنے کے لئے روانہ کیا تھا۔ اس کے متعلق حکومت ہند نے یہ تجویز پیش کی کہ حکومت عراق اس مسئلہ پر گفتگو کے لئے ایک تجارتی وفد روانہ کرے تاکہ تمام پہلوؤں پر تفصیل سے گفتگو کی جا سکے۔

عراق کے ہندستانی سفارت خانہ میں نیا تقرر

بغداد ۲۱ اگست مسٹر محمد یونس خاں جو عراق کے ہندستانی سفارت خانہ کے اول سکریٹری مقرر ہوئے ہیں۔ کل انقرہ سے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ مسٹر خان عراق میں ہندوستانی نائب سفیر مسٹر ایس کے چودھری کی جگہ کام کریں گے جن کا تبادلہ انقرہ کر دیا گیا ہے۔ اور جو ۲۵ اگست کو یہاں سے روانہ ہو رہے ہیں۔

مکہ معظمہ کو سیلاب سے بچایا جائے گا

قاہرہ ۱۷ اگست مکہ معظمہ کو سیلاب کے پانی سے بچانے کے لئے جو حال ہی میں وہاں آیا ہے عرب کے ولی عہد امیر سعود نے وزیر مالیات عبد اللہ سلیمان کو ہدایت کی ہے کہ وہ شہر کے قریب بند کی تعمیر کا منصوبہ تیار کریں۔ حالیہ سیلاب کے دوران میں شاہ امیر ولی عہد نے جو امدادی کام کیا تھا۔ اس سلسلے میں دونوں کو شکریہ کے بے شمار پیغام وصول ہوئے

اردن کیلئے ۲۰ لاکھ امریکی ڈالر

عمان ۱۷ اگست معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کے امدادی ادارے کی مشرق وسطیٰ کی شاخ نے اردن کی تعمیری کو سرگرمیوں کے لئے ۲۰ لاکھ ڈالر منظور کیا ہے۔ اقوام متحدہ نے فنی اعتبار سے پچھڑے ہوئے ملکوں کیلئے ۲۰ کروڑ ڈالر کی منظوری دی ہے۔ اس میں سے ۲۰ لاکھ ڈالر اردن کو دئے جائیں گے۔

مصر اپنی ضرورت کا غلہ خود پیدا کریگا

قاہرہ ۱۷ اگست مصر کی زرعی مشاورتی کمیٹی نے مصری کابینہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ مستقبل میں مصر کی قابل کاشت زمین کے صرف ایک تہائی حصے پر روئی کی کاشت کرنے کی اجازت دے۔ تاکہ باقی زمین پر غلہ کی کاشت کی جائے۔ اس سے ہنگامی حالت میں مصر غلہ کی ضرورت خود پوری کر سکیگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے | زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۲۶ اگست سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۳۴

ڈکسن کی ناکامی پر پنڈت نہرو کا بیان

وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ کشمیر کے ثالث سر اوون ڈکسن کے مشن کی ناکامی کی وجہ سے ہم پھر وہاں پہونچ گئے ہیں۔ جہاں سے چلے تھے۔

چونکہ پوری ریاست میں عام رائے طلبی اور جزوی رائے طلبی کی تجاویز کو مسترد کر دیا گیا ہے اس لئے اب وہ وقت آگیا ہے کہ جب کہ ہم پھر سے ابتدا کریں اور کچھ بنیادی حقیقتوں کی طرف واپس جائیں۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ چونکہ حفاظتی کونسل نے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ کشمیر میں جارحانہ اقدام کس نے کیا اس لئے یہ مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے کل اپنی پریس کانفرنس میں ہندوستان پر جارحانہ اقدام کا الزام لگایا گیا ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ وہ اس سوال کا عملی۔ قانونی اور آئینی غرض ہر طریقہ سے جائزہ کرانے کے لئے تیار ہیں۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ سر اوون ڈکسن کی یہ مبہم تجویز کہ محدود رائے طلبی کے دوران میں حکومت کشمیر کی جگہ پر ادارہ اقوام متحدہ کو اختیار دیدیا جائے اور وزیر اعظم پاکستان کا یہ الزام کہ ہندوستان گفتگو کی ناکامی کا ذمہ دار ہے الف لیلی کے افسانوں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔

عام رائے طلبی کے زمانہ میں حکومت کشمیر کو ریاست سے خارج کرنے کی کوشش حملہ آور کی منہ بھرائی ہوگی۔ اسکا مطلب یہ ہوگا کہ آپ حملہ آور کی کامیابی چاہتے ہیں یہ غیر معمولی طور نا معقول بات تھی جس کو ہندوستان کسی طرح نہیں قبول کر سکتا تھا۔

ہم کو عام رائے طلبی کے مسئلہ میں اسلئے کامیابی نہیں ہوئی کہ ہر مرتبہ پاکستان اس مسئلہ میں دباؤ ڈال کر کچھ نہ کچھ اپنے فائدہ کی بات کرانا چاہتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں کیا ڈکسن کی گفتگو کے ناکام ہونے کا الزام پاکستان پر لگایا جا سکتا ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا ... کشمیر کے پورے تنازعہ کا سو فیصدی الزام پاکستان پر لگاتے ہیں۔ مسٹر لیاقت علی ... یہ بات بالکل غلط کہی ہے کہ ہندوستان ان باتوں سے مکر گیا ہے جس پر وہ پہلے راضی ہو گیا تھا۔ اس دو تین سال میں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی ہے جس پر ہم راضی ہو گئے ہوں۔ اور اس کو پورا کرنے کے لئے نہ تیار ہوں۔ بلکہ اکثر سمجھوتہ کی خواہش کی وجہ سے ہم اس سے کچھ اور آگے بڑھ جاتے ہیں لیکن کچھ ایسی باتیں بھی ہیں جن کو ہم نے شروع ہی سے صاف کر دیا تھا کہ ہم ان کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ اور ہم اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ چاہے جو بھی ہو۔ ہم کوئی ایسی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں جو کشمیر کے لئے نقصان دہ ہمارے وعدوں کے خلاف اور ہندوستان کے وقار کے لئے اہانت آمیز ہو۔

میں نے ابھی آپ کے سامنے الف لیلی کے افسانوں کا ذکر کیا یہ بالکل عجیب بات ہے کہ حملہ آور کا تا ہی اور ہم صرف امن کے لئے کہا دیگے اس کی باتیں مانتے جاتے ہیں۔ رفتہ رفتہ حملہ آور ہر بات میں ہم سے برابری کا مدعی ہو تا ہے۔ پھر وہ ایک قدم آگے اور بڑھ جاتا ہے۔ اور ہر بات میں اپنی برتری چاہتا ہے۔ یہ تو وہی یا بین الاقوامی قانون دونوں کے لحاظ سے ایک عجیب پوزیشن ہے۔ میں اپنے لئے نہیں کہہ رہا ہوں۔ بلکہ ہند کی ہر حکومت وہ موجودہ ہو یا آیندہ ایسی تجاویز کو کبھی منظور نہ کرے گی۔ جو پاکستان کو خوش کرنے کے لئے حکومت کشمیر کو ریاست سے خارج کرنے کے متعلق کی گئی تھیں۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ حکومت ہند اس ناکامی کو دوسرے بین ملکی مسائل پر اندازنہ ہونے دیگی۔ ہم دوسرے مسائل پر ان کی اہمیت کے لحاظ سے غور کر کے سمجھوتہ کی امکانی کوشش کریں گے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ ہم نے خانہ جنگی پیکٹ کی تجویز پاکستان کے سامنے ایک مدت ہوئے رکھی تھی جس کے جواب میں وزیر اعظم پاکستان نے کہا کہ ہر مسئلہ کا حل انفرادی طریقہ پر ہونا چاہیے۔ اور نا جنگی پیکٹ کی مبہم تجویز پر بات کرنا ممکن نہیں ہے۔ میں نے وزیر اعظم پاکستان کو لکھا تھا کہ اس سے مسائل کو طے کرنے میں مدد ملے گی۔ لیکن انھوں نے کہا کہ خاص جھگڑوں کو طے کرنے کے لئے فضا بنانے کی ضرورت ہے ہم لوگ اس نتیجہ پر پہونچے کہ جھگڑوں کا فیصلہ پہلے اور جنگ کے ذریعہ نہ ہو۔ ابھی معاملہ اسی منزل پر تھا کہ بنگال میں ہنگامہ ہو گیا۔ جہاں تک ہمارا سوال ہے کشمیر کی گفتگو میں ناکامی کی وجہ سے ہم فوجی اقدام نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہم ... مسئلہ کو پر امن طریقہ پر طے کرنا چاہتے ہیں۔

نہرو کی قیادت پر بھروسہ

وزیر اعظم کشمیر شیخ عبداللہ نے ۲۵ اگست کو سر اوون ڈکسن کے مشن کی ناکامی پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے رہنے والے کو وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کی قیادت پر پورا پورا بھروسہ اور وہ کشمیر کے مفاد اس کی آزادی اور عزت کو ان کے ہاتھوں میں بالکل محفوظ سمجھتے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے سر اوون ڈکسن کی ناکامیابی کے سلسلہ میں نہایت تفصیل سے بیان دیا ہے۔ اور کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جو چھوٹ گیا ہو۔ انھوں نے کشمیر کے عوام کے جذبات اور خیالات کی پوری پوری ترجمانی کی ہے۔ اس کے بعد اس سلسلہ میں کچھ کہنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

شیخ عبداللہ نے کہا کہ پاکستان عام رائے طلبی کی راہ میں حائل ہو رہا ہے میں یہ واضح الفاظ کہہ دینا چاہتا چاہتا ہوں کہ عام رائے طلبی اس وقت تک ناممکن ہے جب تک باقاعدہ طور پر قائم کی ہوئی کشمیر و جموں کی حکومت کا اقتدار پوری ریاست پر نہیں تسلیم کیا جاتا۔ نام نہاد آزاد کشمیر حکومت اور اس کی فوج ختم نہیں کی جاتی اور پاکستانی فوجی اور پاکستانی باشندے ریاست کو بالکل خالی نہیں کر دیتے۔

انھوں نے کہا کہ کشمیر میں عام رائے طلبی کے مسئلہ سے پاکستان کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ ہمارا اندرونی معاملہ ہے وہ اس معاملہ میں اپنا تعلق ظاہر کر کے عام رائے طلبی کی راہ میں حائل ہو رہا ہے۔ پاکستان نے ہماری حکومت اور ہم کو علیحدہ کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ اور وہ بیرونی انتظام کو مسلط کر کے مصیبتوں کے حاصل کی ہوئی آزادی کو ہضم کرنا چاہتا ہے۔

میں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت جو عوام کے حقوق اور آزادی کا محافظ ہے اسے کوئی طاقت ختم نہیں کر سکتی اس لئے کہ اسے عوام کی پوری تائید حاصل ہے۔

زلزلہ کا اثر ۱۵ لاکھ انسانوں پر

وزیر اعظم آسام دستور ام بیڑھی نے ۲۴ اگست کو صوبہ کی راجدھانی واپس ہوتے ہیں بتایا ہے کہ اوپری آسام کے ضلعوں اور شمال مشرقی علاقہ میں زلزلہ اور سیلاب سے ۱۵ لاکھ انسان متاثر ہوئے ہیں۔

ان تین فوجی جماعتوں سے ایک کو نجات دلادی گئی۔ جو زلزلہ اور سیلاب کے بعد ساری دنیا سے کٹ کر ہر طرف سے محصور ہو گئے تھے۔

بقیہ دونوں جماعتوں کا پتہ لگایا جا رہا ہے۔ ان لوگوں کے پاس اندیشہ ہے کہ اناج بالکل کم رہ گیا ہے۔ پوری کوشش کی جا رہی ہے کہ کسی طرح ان تک پہونچ جائے ہوائی جہاز کے ذریعہ ایک جماعت نے ان کو اناج پہونچانے کی جو کوشش کی تھی وہ ناکام ہو گئی۔

کہا جاتا ہے کہ زلزلے کے جھٹکے اب تک محسوس ہو رہے ہیں اور سر بہ فلک عمارتیں گر رہی ہیں۔ بڑی بڑی ضخامت کے پہاڑی ٹکڑے کٹ کٹ کر زمین پر آرہے ہیں جس کی بدولت گھری ہوئی فوجی پارٹیوں تک پہونچنا ناممکن ہو رہا ہے۔

وزیر اعظم کے اشتراک کا یقین

اچاریہ کرپلانی نے ۲۵ اگست کو ایک بیان میں کہا کہ وہ بھارت کے ایک شخص جو غالباً کانگریسی ڈیلی گیٹ بھی ہیں۔ انھوں نے دریافت کیا ہے کہ میں اپنی اپوزیشن حکومت کے ساتھ اشتراک عمل کے بارے میں واضح کروں۔ عام طور پر اس کے سوالات کا جواب دینا ضروری نہیں ہوتا لیکن میں اس موقع پر جواب دینا ہی پسند کرتا ہوں۔

مجھے تعجب ہے کہ حکومت سے اشتراک عمل کا سوال صرف مجبوری ہی سے کیا کیوں کیا جا رہا ہے لیکن پھر بھی میں یہ صاف الفاظ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر مجھے ذرا بھی شبہ میں ہوتا تو کہ مجھے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کا اشتراک عمل حاصل نہ ہوگا تو میں کبھی اپنا نام نہ پیش کرتا۔ وزیر اعظم مجھ سے اور میرے خیالات سے اچھی طرح واقف ہیں۔ میں نے ان کی حکومت کی جو تنقید کی ہے۔ اور بعض موقعوں پر کافی زوردار الفاظ میں اس کا اثر ان کے اوپر کبھی بھی برا نہیں پڑا۔ وہ ایسے لوگوں میں نہیں ہیں جو اپنی تنقید کو برا سمجھتے ہوں۔ بلکہ اس کو پسند کرتے ہیں۔ اس طرف میں نے ان سے ملاقات بھی کی۔ اس لئے نہیں کہ میں اشتراک عمل کے متعلق ان سے دریافت کروں۔ کیونکہ اس کے متعلق مجھے پورا اطمینان ہے بلکہ میری ملاقات کا مقصد ان کے اس رویہ کا شکریہ ادا کرنا تھا جو انھوں نے میرے متعلق رکھا ہے۔

آخر میں میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے عہدے بقیہ کی کبھی خواہش نہیں رہی ہے۔ اور نہ میں نے عہدے کی خاطر کبھی کوئی کام کیا ہے۔ لیکن چونکہ میں نے ابھی سیاست سے کنارہ کشی نہیں اختیار کی ہے اسلئے جب بھی میں محسوس کروں گا۔ کہ ملک کو میری خدمات کی ضرورت ہے۔ میں اپنے کو پیش کرنے میں جھجک محسوس نہ کروں گا۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ

۲۲ اگست کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ بورڈ کے چیرمین پنڈت برہمانند مصرا کی صدارت میں ہوئی۔

انڈین ریڈکراس سوسائٹی یوپی برانچ کے پریسڈنٹ کی درخواست پر میونسپل بورڈ نے بنگال کے مصیبت زدوں اور پناہ گزینوں کی امداد کے لئے پانچ ہزار روپیہ دینا منظور کیا ہے۔ یہ رقم ہز اکیلنسی گورنر کے فنڈ میں بھیجی جائے گی۔

پبلک ہیلتھ کمیٹی کی سفارش پر میونسپل بورڈ نے ہائی جین کے کاموں کے لئے دو سو روپیہ گورنمنٹ کو دینا منظور کیا ہے

کان پور میں پناہ گزینوں کی بستی کے لئے جہاں کافی تعداد میں پناہ گزین آباد ہیں۔ وہاں پناہ گزین بچوں کے لئے اسکولوں کی ضرورت ہے لہذا اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے بورڈ نے چیرمین صاحب کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ ان جگہوں کا خود معائنہ کریں۔ اور اور تین اسکول کھولنے کی اسکیم تیار کریں۔ اسسٹنٹ کمشنر کی اس درخواست پر ۱۹۵۰ء میں بچوں اور زچوں کے لئے مفت دودھ تقسیم کرنے کے لئے ۹ ہزار روپیہ کی سالانہ گرانٹ تجدید کی جائے۔ لیکن بورڈ نے اس کا فیصلہ روپیہ کی کمی کی وجہ سے ملتوی کر دیا۔!

بی این ڈی انٹر کالج کے حدود کے اندر دکرنا جیت سنگھ لائبریری اور ریڈنگ روم کے بنانے کے لئے تیس ہزار (۳۰) روپیہ کا ایک عطیہ جو دس دس ہزار روپیہ کی تین قسطوں میں دیا جائے گا دینا منظور کیا۔ بورڈ نے اب بات کو صاف کر دیا ہے کہ گرانٹ صرف اس شرط پر دی جائے گی کہ لائبریری پبلک کے لئے بھی کھلی رہیگی۔ اور اس کی انتظامیہ کمیٹی میں شہر کے مشہور پبلک مینوں کا کنٹرول ہو۔

بورڈ نے مسٹر آر۔ ڈی جوشی کی اس درخواست کو کہ ان کو ایک نمائش کرنے کے لئے پھول باغ یا پریڈ گراونڈ دیا جائے نا منظور کر دیا۔

بورڈ نے میونسپل گرلس انٹر کالج کے پرنسپل کے اس نوٹ کو کہ کالج کو ڈگری کالج کر دیا جائے۔ منظور کر لیا۔

ڈولپمنٹ بورڈ کی توسیع

یوپی گورنمنٹ نے کانپور ڈولپمنٹ بورڈ کی مدت میں یکم ستمبر ۱۹۵۰ء سے ۵ سال کے لئے توسیع کر دی ہے یہ بورڈ ۱۹۴۵ء میں بنا تھا۔ اور اس کی مدت ۳۱ اگست ۱۹۵۰ء کو ختم ہو رہی ہے۔ یہ توسیع بورڈ کو ان باتوں کا موقع دے گا کہ وہ اپنی منصوبوں کو عملی جامہ پہنا سکے۔

امن عامہ پر تقریر

جناب محمد ہمدانی صاحب ریٹائرڈ فائنس ایڈوائزر ایران گورنمنٹ جو کہ کئی زبانوں پر قدرت رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے مشہور مقامات کا دورہ کر رہے ہیں چنانچہ آپ آجکل کانپور تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ۲۰ اگست منگل کے دن ۶ بجے شام کو کرائسٹ چرچ کالج کے ہال میں امن عامہ پر آپ تقریر فرمائیں گے جس کی صدارت مسٹر آر جی سلیٹر پرنسپل کرائسٹ چرچ کالج کریں گے۔

انجمن ترقی اردو کی شاخ

انجمن ترقی اردو ہند کی نئی تشکیل ہو چکی ہے اور ملک کے گوشے گوشے میں اسکی شاخیں قائم کی جا رہی ہیں۔ ہندوستان کے مشہور ادیب خیر بہوروی صاحب نمائندہ خصوصی انجمن کانپور تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور یہاں کے حامیان اردو کے اشتراک عمل سے۔ ۳۰ اگست کو ساڑھے سات بجے حلیم مسلم کالج میں قاضی محمد عبدالغفار صاحب جنرل سکریٹری انجمن ترقی اردو ہند کانپور کی شاخ کا افتتاح کرنے کے لئے تشریف لا رہے ہیں اسی دن ۵ بجے شام کو حلیم کالج کی بزم ادب کی طرف سے قاضی صاحب کو عصرانہ بھی دیا جا رہا ہے۔

دوا فروشوں کو تنبیہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہر کے کمیشوں اور دوا فروشوں کے درمیان ایک تقریر کے دوران میں ان کو نفع خوری سے باز رہنے کی اپیل کی اور کہا کہ شہر کی پبلک کا ان پر اب کوئی اعتماد نہیں ہے اور اگر اب بھی انھوں نے اپنا رویہ نہ بدلا تو ان کے ساتھ سختی کا برتاؤ کیا جائے گا۔

پمپنگ سٹ

یوپی گورنمنٹ نے دیہاتی علاقوں میں آبپاشی کو سہارا دینے کی غرض سے ۲۷ ضلعوں کے لئے ۵۰ پمپنگ سٹ منظور کئے ہیں۔ اس میں سے دس کانپور ضلع کو ملے ہیں۔

ہتک عزت کا دعوی

شہر کانگریس کمیٹی کے صدر پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے روزنامہ پربھات کے ایڈیٹروں مسٹر سیتو رام اور جے شنکر کے خلاف ہتک عزت کا دعوی دائر کیا ہے بھٹ جی کا کہنا ہے کہ ۲۴ اگست کے پرچہ میں جھوٹی خبریں چھاپ کر ان کی شہرت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

خاتمہ زمینداری فنڈ

ضلع کانپور میں ۱۸ اگست تک خاتمہ زمینداری فنڈ میں ۶۹ لاکھ ۲۷ ہزار ۳۳ ۹ جمع ہوئے ہیں۔

آسام کیلئے ۲۵ ہزار کا عطیہ

مسٹر منگتو رام جے پوریا نے آسام کے زلزلہ کے مصیبت زدوں کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ کی قیمت کا کپڑا اور دوائیں بطور عطیہ دی ہیں۔

ابھی تک کسی مفکر نے لیڈروں کی قسموں پر روشنی نہیں ڈالی ہے۔ اس وجہ سے بڑی غلط فہمیاں ہو جاتی ہیں۔ مثلاً لیڈروں کی دو قسمیں ہیں۔ جو ہندوستان میں بہت پائی جاتی ہیں۔ لیکن لوگ ان کے بارے میں بہت ہی کم جانتے ہیں۔ ایک تو قسم ہے سنہرے لیڈر اور دوسرے رد پہلے لیڈر۔

سنہرے لیڈر کی بہترین مثال سیٹھ ڈالمیا ہیں۔ ان کی ہر ہر چیز سونے کی بنی ہوئی ہے۔ بات چیت ہو تو سونے کی۔ تقریر ہو تو سونے کی۔ تحریر ہو تو سونے کی اور مشورہ ہو تو سونے کا۔

ابھی حال میں وہ سیٹھ جی کلکتہ تشریف لے گئے اور وہاں سے ایک عدد بیان دے ڈالا جس میں فرمایا کہ انھوں نے جب جلسوں میں تقریریں کرتے ہوئے لوگوں سے یہ سوال کیا کہ کیا وہ غیر مذہبی حکومت چاہتے ہیں۔ تو کسی نے بھی ہاں نہیں کیا۔ لیکن جب انھوں نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا وہ آزاد خیال مذہبی حکومت چاہتے ہیں تو سب نے تائید میں ہاتھ اٹھا دئے۔

یہ خبر ڈالمیا جی کے اخباروں میں بہت زور شور سے چھپی۔ یہ بھی کام تھا سونے کا۔

بعض اخباروں نے ان کی ہاں میں ہاں ملائی یہ بھی عمل تھا سونے کا۔

بہت سے لوگوں نے ہاں میں ہاں ملائی۔ یہی کرتب تھا سونے کا۔

سنہرے لیڈر کو وہ بات حاصل ہوئی ہے جو کسی لیڈر کو حاصل نہیں ہوئی ہے۔ اگر وہ دن کو رات کہہ دیں تو بھی بہت سے لوگ یہی کہیں گے کہ بجا ارشاد ہو۔ حماقت پر سونے کے جو کیٹے میں کس دی جاتی ہے۔ تو بہت سے لوگ رعب کھا کر کہنے لگتے ہیں۔ یہ تو بڑی دانائی کی بات ہے۔

سنہرے لیڈر اب سے پہلے صرف مصاحبوں ملازموں اور طوائفوں پر راج کرتے تھے۔ اور ان ہی میں اپنا فلسفہ بگھار لیا کرتے تھے۔ لیکن اب انھوں نے گھر کی چہار دیواری سے باہر قدم رکھنا شروع کیا ہے۔

خدا خیر کرے۔ ان کی خیر نہیں۔ ملک کی خیر۔

(قومی آواز)

مغربی پاکستان میں پناہ گزینوں کی جائداد

نئی دہلی ۲۲ اگست۔ وزارت امداد بحالی کو جو اطلاع ملی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ ۳۱ جولائی تک مغربی پاکستان سے آئے ہوئے پناہ گزینوں نے ہندوستان بھر سے آٹھ ہزار سات سو مطالبے غیر منقولہ جائدادوں کے لئے رجسٹرڈ کرائے۔

شراب بندی سے فوجیوں کا استثناء

بمبئی۔ ۲۲ اگست۔ بمبئی ہائیکورٹ کی پوری بینچ نے بمبئی میں شراب بندی ایکٹ کی ان دفعات کو جن میں غیر نشہ آور شرابوں پر پابندی لگائی گئی تھی۔ ناجائز قرار دیا۔ اسیطرح ایکٹ کی دفعہ ۱۳۹ جس کی رو سے فوجی ہوٹلوں میں شراب کے استعمال کو مستثنٰی قرار کیا گیا ہو کیونکہ ہندوستان فوجی ریاست نہیں ہے۔ یہ دفعہ دستور کی دفعہ ۱۴ کی خلاف ورزی کرتی ہے۔ حکومت بمبئی نے مارچ ۱۹۴۹ء کو ایک نوٹس جاری کیا تھا جس کے ذریعہ غیر فوجیوں کو مستثنٰی قرار دیا گیا تھا۔

ادب لطیف

ایک ہی انسان کی مختلف دو تصویریں

اس نے غربت کی فضا میں آنکھ کھولی۔ اس کا بچپن افلاس میں کٹا۔ کھانے کی کمی، پوشاک کی تنگی خرچ اخراجات پر غریبی کا دباؤ۔ اس کو کبھی جی بھر اچھا کھانا نصیب نہ ہوا۔ کبھی اس نے عمدہ پوشاک زیب تن ہونے کا سرور محسوس نہ کیا۔ جوانی آئی تو اپنے افلاس کا دوسروں کی فراخ دستی اور فارغ البالی سے موازنہ کرکے وہ کڑھنے لگا۔

رفتہ رفتہ اس کے احساسات بیدار ہوئے۔ یہ افلاس کوئی اٹل چیز نہیں ہے۔ ایک امیر کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ صرف امیر کے ہاں جنم لینے کی وجہ سے روپے میں کھیلے اور عیش کی گود میں پلے۔ اور وہ ایک گھر میں ہونے کی پاداش میں مصیبتیں جھیلے۔ وہ کمیونسٹ بن گیا۔ سرمایہ داری کا دشمن۔ غریبوں کا حامی۔ اس کے جوش و خروش اس کی قوت گفتار، اس کی ذہانت ان سب نے اسے کمیونسٹوں کی صف اول میں پہنچا دیا۔ وہ سرمایہ داروں کا مثالی دشمن اور غریبوں کے حقوق کا مثالی علمبردار بن گیا۔

اس کی لیڈری کی دھوم تھی۔ غریبوں کی ہمدردی کے خیالات اور سرمایہ داروں کی دشمنی کے جذبات کی وجہ سے اس کا نام آسمان شہرت پر آفتاب و ماہتاب کی طرح چمکنے لگا۔ لوگ کہتے ہیں۔ کیا انسان ہے سرمایہ داری کا اس سے بڑا دشمن دنیا میں شاید ہی پیدا ہوا ہو۔

حقیقت یہی ہے کہ اسے سرمایہ داری سے دلی عداوت اور غریبوں اور مفلسوں سے سچی ہمدردی تھی۔ قاعدہ ہے کہ دل سے جو بات نکلتی ہے۔ اثر رکھتی ہے۔ اس کی باتوں کو لوگ اپنے دلوں میں جگہ دیتے اور اس کے احکام کی تعمیل کے لئے فوراً سر جھکا دیتے۔

دفعتاً اس کے ایک دور دراز کے رشتہ دار نے مرتے وقت اپنے اس نامور اور لائق رشتہ دار نوجوان کو اپنی ساری املاک بطور ورثہ لکھ دی۔ وہ ایک بڑی زمینداری۔ بہت سی جائداد اور کثیر نقد رقم کا مالک بن گیا۔ پہلے تو اس کا جی چاہا کہ وہ سرمائے کی اس لعنت کو اپنے گلے کا طوق بننے سے روک دے۔ مگر عقل نے کہا۔ پہلے اچھی طرح سوچ لو۔

سوچنے کے لئے اس نے اپنے ضمیر اور احساسات سے جو مہلت لی اس مہلت کے دوران میں برابر سرمایہ کی کشش اسے اپنی طرف کھینچتی رہی۔ لوگوں کو یہ سنکر بڑی خوشی ہوئی کہ وہی پکا کمیونسٹ نوجوان جو سرمایہ داروں کو اپنا سرمایہ غریبوں پر لٹا دینے کی تلقین کیا کرتا تھا۔ اب بہت دولت مند بن گیا ہے۔ انتظار کیا جانے لگا کہ دیکھیں اب وہ اپنی زبانی تعلیم کو عمل کا جامہ کس طرح پہناتا ہے۔

مگر توقعات غلط نکلیں۔ انتظار کا کوئی اچھا پھل نہ ملا۔

آج وہی شخص جو کمیونسٹ تھا۔ خود ایک آرام طلب سرمایہ دار ہے۔ وہی شخص جو سرمایہ داروں کو غریبوں کا خون چوسنے کا مجرم قرار دیتا تھا خود غریبوں پر پوری سنگدلی کے ساتھ سختیاں کرتا ہے۔ وہی شخص جو سرمایہ داروں کو اپنی دولت غریبوں پر لٹا دینے کی تلقین کرتا تھا خود غریبوں سے چھین چھین کر دولت اپنے سیفوں میں جمع کر رہا ہے۔

شیر شاہ سوری

شیر شاہ ہندوستان کے بادشاہوں میں ایک عظیم الشان بادشاہ گزرا ہے جس نے ایک سپاہی کے درجے سے ترقی کرکے شاہی کا رتبہ حاصل کیا تھا۔

اس کا دادا ابراہیم خاں سوری تلاش معاش کے لئے ہندوستان میں وارد ہوا۔ اور مدت العمر امرائے لودی کی نوکریاں کرتا رہا۔ اس کا باپ حسن خاں جو ہندوستان ہی میں پیدا ہوا تھا جس لیاقت کی بدولت ابراہیم لودی کے عہد میں پانسو سواروں کا افسر مقرر ہوا۔ اور صوبہ بہار میں سہسرام کا پرگنہ اس کو بطور جاگیر کے مل گیا۔

فرید خاں جو آئندہ شیر شاہ کہلائے گا۔ عالم جوانی میں باپ کی سختیوں سے ملول ہو کر سہسرام سے جونپور چلا گیا اور وہاں تحصیل علم میں مصروف رہ کر علم ادب اور تواریخ میں اس نے بڑی مہارت پیدا کی آخر ناکر باپ نے بلا لیا۔ اور جاگیر کے کاموں کا انصرام اس کے سپرد کیا۔ اس ہونہار نے ایسا عمدہ انتظام کیا کہ رعایا خوشحال اور باپ کا خزانہ مالا مال ہو گیا۔ باپ کی وفات کے بعد ابراہیم لودی کے حکم سے یہ جاگیر اس کے نام ہو گئی۔

تھوڑے ہی عرصہ بعد ایک انقلاب عظیم واقع ہوا۔ ابراہیم لودی مارا گیا۔ بابر فتحیاب ہوا صوبہ دار بہار خود مختار بادشاہ بن بیٹھا۔ اب فرید خاں بہار کے نئے بادشاہ کا ملازم ہو گیا۔ ایک روز تلوار سے شیر کا شکار کیا۔ اس دلاوری کے نتیجہ میں شیر خان کا خطاب پایا۔ پھر شاہ سے ناچاقی ہو گئی۔ تو آکر بابر کے ہوا خواہوں میں ہو گیا۔

بابری دربار کے رنگ ڈھنگ دیکھ کر اس نے خوب جانچ لیا کہ اگر ہمارے پٹھان باہمی نزاع کو دور کرکے یک دل ہو جائیں تو ان مغلوں کو ابھی دم کے دم میں ہندوستان سے باہر کر دوں۔ اس کے احباب نے یہ باتیں سنیں تو جوانی کی ترنگ سمجھ کر اس کا مضحکہ اڑایا۔ وہ بابری دربار سے مایوس و متنفر ہو کر بلا رخصت چل دیا۔ اور پھر بادشاہ بہار کا تقرب حاصل کیا۔

جب شاہ بہار نے عالم فانی سے ملک جاودانی کی راہ لی۔ تو اس کے جانشین کو خارج کرکے شیر خان نے ملک بہار کو اپنے قبض و تصرف میں کر لیا۔ پھر ملک بنگال کی تسخیر پر متوجہ ہوا۔ اسی عرصہ میں ہمایوں نے اس پر لشکر کشی کی۔

چند معرکوں میں شیر خاں غالب اور ہمایوں مغلوب ہوا۔ آخر قنوج کی آخری جنگ میں تو ہمایوں نے ایسی ہزیمت پائی کہ پھر ہندوستان میں ٹھہر ہی نہ سکا۔ چار ناچار ایران میں جا کر پناہ لی۔ اب شیر خاں ملقب شیر شاہ ہندوستان کے تخت و تاج کا مالک ہوا۔ اور جو منصوبہ اس نے باندھا تھا۔ پورا کر دکھایا۔

اس بادشاہ کو ایجاد قوانین کا بڑا ملکہ تھا رعایا اور کاشتکاروں کی سرسبزی کو ہمیشہ منظور رکھا۔ کسی ملک پر چڑھائی کرتا تو کسانوں کو آزار نہ پہنچاتا۔ زراعت کی پامالی کا عوضانہ دلاتا۔ عدالت گستری میں چاہے اس کا عزیز و قریب ہی کیوں نہ ہو۔ کسی کی رو رعایت نہیں کرتا۔ راستوں کی امن و حفاظت کا خوب بند و بست کیا تھا۔ کوئی تاجر اثنائے راہ میں مر جاتا تو اس کا مال اس کے وارثوں کو پہنچاتا۔

فوج کے گھوڑوں پر داغ لگانے کا قاعدہ اسی نے

مدھوبالا

(از جناب پی۔ کے۔ جوہر)

آج سے آٹھ نو برس پہلے خوبصورت لڑکی بے بی ممتاز کے نام سے بمبئے ٹاکیز کی فلموں میں پیش ہوتی تھی۔ وہ آج مدھوبالا کے نام سے مشہور ہے۔ اور حسین ترین فلم ایکٹریس ہونے کے علاوہ چوٹی کی ہیروئن ہے یقین مانئے یہی مدھوبالا جو کہ آج لاکھوں آدمیوں کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ فلم بسنت میں ممتاز شانتی کی بیٹی بنی تھی۔ اور اس نے ایک گیت بھی گایا تھا سہ

میرے چھوٹے سے من میں چھوٹی سی دنیا رے

اور یہ کہہ کر چلی گئی کہ کل آئیے تو آپ کو اور گیت سناؤں گی۔ اور سچ بھی تو ہے۔ آج وہ پردہ سیمیں پر ایک نہیں بلکہ درجنوں گیت سنا رہی ہے۔ گو وہ خود نہیں گاتی مگر پردۂ فلم پر تو دلفریب گانے اسی کے ہونٹوں سے ٹپکتے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہیروئن کا پارٹ بیشتر فلموں میں ادا کرکے شہرت کی چوٹی پر پہنچ چکی ہے۔ البتہ غمگین کردار اسکو کچھ ادا کرکے زیادہ نہیں جچتا۔ بعض نقطہ چین حضرات کا خیال ہے کہ مدھوبالا کی اداکاری بہت معیاری نہیں۔ بلکہ وہ اپنی بے پناہ خوبصورتی کی وجہ سے اتنی مقبول ہو گئی ہے۔ مگر ہم تو یہی کہیں گے کہ اس کی اداکاری بھی کافی جاذب نظر ہے۔ اب دیکھئے نا فلم دلاری میں ایک بنجارن کے لباس میں اس نے کس خوبی سے اپنے کمال کا جادو دکھایا۔ اور فلم پارس میں بھی ایک غریب اور مصیبت زدہ نوکرانی کے کردار میں خوب سجی۔ اس کے علاوہ اس نے نیکی بدی چتوڑ وجے۔ دل کی رانی۔ بیقصور امتحان۔ سیپاہا فلموں میں اداکاری خوب کی ہے۔

مگر ایک ناقابل فراموش کردار جو اس نے نبھایا وہ بمبئے ٹاکیز کی فلم محل میں تھا۔ مدھوبالا کو جتنا خوبصورت اس فلم میں پیش کیا گیا ہے۔ اتنا کسی فلم میں نہیں کیا گیا۔ سچ پوچھئے تو اس فلم کے بے مثال کامیابی کی وجہ کمال امروہی کی قابل تعریف ہدایت کاری کے علاوہ مدھوبالا کی جذباتی اداکاری بھی تو تھی۔ اور اب وہ مزاحیہ فلم ہنستے آنسو میں جلوہ گر ہے۔

مدھوبالا کو پردۂ فلم پر بطور ہیروئن پیش کرنے کا سہرا ڈائرکٹر موہن سنہا کے سر ہے۔

صداقت میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو ترقی دیجئے

اختراع کیا تھا خیرات خانے اور سرائیں بکثرت تعمیر کرائیں۔ کاروانوں کی آمد و شد کے لئے عمدہ سڑکیں بنوائیں۔ غرض وہ بڑا عالی ہمت فیاض اور منتظم تھا۔ مگر کئی معاملوں میں اس نے دغا فریب بھی کیا۔ جو اس کے اخلاق پر سخت بدنما دھبہ معلوم ہوتا ہے۔

اس کی موت قلعہ کالنجر کے محاصرہ کے وقت اس طور سے ہوئی کہ غنیم کا گولہ اس کے میگزین پر پڑا جس سے اس کا بدن جھلس گیا۔ اس نزع کی حالت میں بھی وہ اپنی فوج کو قلعہ پر حملہ کرنے کا حکم دیتا رہا۔ اور جوں ہی فتح کی صدا اس کے کان میں پہنچی خدا کا شکر ادا کیا۔ اور پھر سانس نہ لیا۔

دیو کے بیان پر کرپلانی کا تبصرہ

نئی دہلی۔ ۲۱ اگست۔ اچاریہ کرپلانی مسٹر شنکر راؤ دیو کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے جو انھوں نے صدر کے الکشن کے بارے میں دیا ہے کہا کہ میں اس سے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ علاوہ اس کے ہم تینوں امیدواروں کا تعلق کانگریس سے ہے۔ اس لئے ہم تینوں اس سماجی معاشی اور سیاسی پروگرام کو مانتے ہیں۔ جو جے پور کے اجلاس میں یا اس کے قبل کانگرس نے منظور کئے ہیں۔ یہ الکشن دو مختلف پارٹیوں کے امیدواروں میں نہیں ہے جو مختلف پروگرام رکھتے ہوں گے!

ووٹ دینے والے تینوں امیدواروں سے واقف ہیں۔ اور وہ خود فیصلہ کریں گے کہ ان تینوں امیدواروں میں سے کون سب سے زیادہ کانگریس کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی اہلیت رکھتا ہے۔

روس میں جنگی قیدی

لیک سکسس ۲۱ اگست برطانیہ آسٹریلیا اور امریکہ نے مطالبہ کیا ہے کہ ادارہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں یہ سوال زیر بحث لایا جائے کہ روس نے دوسری عالمی جنگ کے تمام قیدیوں کو اب تک رہا نہیں کیا ہے۔

بورڈوں کے آئندہ انتخابات

لکھنؤ ۲۱ اگست یوپی کانگریس پارلیمنٹری بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ میونسپل بورڈوں کے انتخابات میں جو اکتوبر سے نومبر تک منعقد ہو رہے ہیں۔ چیرمینی اور ممبری کے لئے کانگریس امیدواروں کو کھڑا کرے گی۔ چنانچہ تمام مقامی پارلیمنٹری بورڈوں کو ہدایت نامے جاری کر دئے گئے ہیں کہ وہ امیدواروں سے درخواستیں طلب کریں جن کی آخری تاریخ یکم ستمبر مقرر کی گئی ہے۔ الکشن کمیٹیوں کے پاس جو درخواستیں آئیں گی۔ وہ ان کی ایک نقل اسٹیٹ کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے پاس معہ درخواستوں کے کورٹ فیس کے ۲ اکتوبر تک روانہ کریں گی۔

صدارت اور ممبری کی امیدواری صرف پرانے کانگرسی اور جیل جانے والوں ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ پارلیمنٹری بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ کل نشستوں کی کم از کم ایک تہائی نشستیں ایسے لوگوں کے لئے ہوں جو کانگریس کے اصولوں کو مانتے ہوں۔ اور میونسپل بورڈ میں کانگرس کے نگرانی اور نظم کے ماتحت اس کے پروگرام پر عمل کرنے کو تیار رہیں۔

اسمبلیوں کے اسپیکروں کی کانفرنس

نئی دہلی ۲۱ اگست۔ ہندوستان کی مجالس قانون ساز کے اسپیکروں کی کانفرنس نے عام طور سے یہ بات منظور کر لی ہے کہ صدر جمہوریہ ہند پارلیمنٹ میں اور گورنر راج پرمکھ اسٹیٹ کی مجلس قانون ساز میں تقریر کریں۔ تو ان پر بحث کے دوران میں حکومت کی تمام پالیسی پر تبصرہ کیا جا سکیگا۔ کانفرنس کی صدارت پارلیمنٹ کے اسپیکر مسٹر ماؤلنکر نے کی۔

تفریحی ٹیکس کے قانون کی خلاف ورزی

لکھنؤ ۲۱ اگست تفریحی ٹیکس کے قانون کی خلاف ورزی میں اتر پردیش کے سینماؤں اور دوسری تفریح گاہوں کے ۱۶۸ مالکان کو ۵۰-۱۹۴۹ء میں سزائیں دی گئیں۔ اور ۰۰ ہزار جرمانہ کیا گیا۔

اقوال زریں

سقراط رسمیات اور تکلفات کا پردہ اٹھانے میں سب سے پہلے لوگوں کی ہر بات کی تائید کرتا تھا۔ اور اس نا تہ تائید کا ردعمل ہمیشہ خوشگوار ہوتا تھا۔

جب انسان کے منہ سے ایک بار "نہیں" کا لفظ نکل جاتا ہے۔ تو وہ حرف آخر تک نہیں کرتا جاتا ہے۔ اور یہ نہیں ہرگز نہیں۔ کبھی نہیں! جیسے مشتعل الفاظ میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ اگر کسی شخص کو ایک دفعہ آپ کی رائے سے اختلاف ہوگیا تو اسے ہم خیال بنانا بڑا مشکل ہوجاتا ہے۔

اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ انسان کو اپنی ہٹ دھرمی کا ادراک فوراً ہوجاتا ہے۔ اور اس کے چہرہ پر اعتراف شکست کے آثار نمایاں ہوجاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی انسان اپنے وقار کو قایم رکھنے کے لئے طرح طرح کے استدلال پیش کرتا رہتا ہے۔

انسان اعتراف شکست کو اپنے نزدیک ایک زبردست توہین تصور کرتا ہے۔ اگرچہ اعتراف شکست اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ہم بمقابلہ کل کے آج زیادہ عقلمند ہیں۔

موج تبسم

ماں۔ بیٹا تم کیوں رو رہے ہو۔
لڑکا۔ ماسٹر صاحب عرصہ سے بیمار تھے۔ اور۔۔
ماں! کیا مر گئے وہ!
لڑکا۔ نہیں! سنا ہے کہ اب وہ تندرست ہوگئے ہیں۔

جج۔ ملزم سے۔ تمہارا پیشہ کیا ہے۔
ملزم۔ آپ جیسے افسروں کو نوکر کرانا۔

رضا۔ ضد سے۔ اماں جان مجھے مٹھائی دیدو
ماں۔ نہیں!
رضا۔ کافی دیر تک روتا رہا۔ پھر چپ ہوگیا۔
ماں۔ کیا تم نے رونا بند کر دیا۔
رضا۔ نہیں۔ میں تو صرف آرام کر رہا ہوں۔

صاحب۔ ارے جلدی بھی چل رک کیوں گیا ہے۔
ڈرائیور۔ حضور سڑک کچی ہے۔ اور اس کے درمیان ایک بہت بڑا گڑھا آگیا ہے۔
صاحب۔ غصہ سے۔ تو خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہا ہے۔ ہارن کیوں نہیں بجاتا۔

عجیب معلومات

سارے دنیا میں ایک کروڑ تین لاکھ ٹن نمک خرچ ہوتا ہے۔

۲۔ چین میں ہرن کا ایک سینگ ۸۰ پونڈ میں بکتا ہے۔ کیونکہ وہاں کے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ مختلف امراض ہرن کے سینگ سے دور ہوجاتے ہیں۔

۳۔ دنیا میں اندھوں کی تعداد تین کروڑ ہے۔ ان میں سے ۵۰ فیصدی ہندستانی اور چینی ہیں۔ ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ مادر زاد اندھوں کو چھوڑ کر باقی اندھوں کی بڑی وجہ خراب اور ناقص غذا ہے۔

۵۔ جزیرہ نیوگا نیڈا (آسٹریلیا) کے جنگلوں میں ۳ فٹ اونچے چوہے ہوتے ہیں۔

۶۔ ہندوستان میں پہلی ریلوے لائن کلکتہ سے مرزا پور تک اور بمبئی سے کلیان تک سنہ ۱۸۵۳ء تک مکمل ہوئی تھیں۔

۷۔ دنیا میں سب سے بڑا نیو یارک میں ہے۔

۸۔ دنیا میں سب سے بڑا قالین لندن میں ہے جسے صرف ۱۰ آدمی بچھاتے ہیں۔

۹۔ لنکا میں کئی مقامات ایسے ہیں جہاں کہ درختوں پر ہوٹل بنے ہوئے ہیں۔

افسانہ

ٹھوکر

(از خباب چھایا رانی)

تم اسے چھوڑ سکوگی؟ آرتی کے دل نے اس سے سوال کیا۔!

"وہ عورت ذات کو مکر و فریب کی پوٹ سمجھتا ہے وہ میری توہین کرتا ہے۔ میری محبت کو ٹھکراتا رہا ہے" آرتی نے جھنجھلاکر جواب دیا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ "میں اس کو چاہتی ہوں۔ تن من سے مگر۔۔۔۔" اس کا گلا بھر آیا۔

گذرے ہوئے دنوں کے مناظر تصویروں کی طرح اس کی آنکھوں کے سامنے آنے لگے۔

ٹرین ایک جنکشن پر رکی۔ مسافر گاڑی میں چڑھنے کے لئے ایک دوسرے کو دھکے دیتے ہوئے ریل پیل کرنے لگے۔ آرتی نے دیکھا وہ ایک چھوٹا سا صندوق لئے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آرتی کا دل دھڑکنے لگا۔ ارے!

سہرام! اس نے غور سے دیکھا وہی ہے۔ دروازے تک پہنچنے کی کوشش میں ناکام ہوکر اس نے اپنا صندوق کھڑکی پر رکھ دیا۔ آرتی نے صندوق کو تھام لیا۔ وہ خالی ہاتھ ہوجانے کے بعد دھکم دھکا کرکے اندر آگیا۔ پسینے کی بڑی بوندیں اس کے چہرے پر بہہ رہی تھیں۔ بیٹھتے ہوئے اس نے پسینہ پونچھا

"پانی پیجیے گا۔"

"جی ہاں! شکریہ!" گلاس لیتے ہوئے وہ بولا

"تھوڑا اور دیجئے" اس نے پھر کہا۔

"ایکدم بہت سا پانی نہ پیجئے کچھ کھا لیجئے پہلے" آرتی نے طشتری میں مٹھائی آگے رکھ دی۔

"آپ بیکار نے اتنی تکلیف۔۔۔۔۔ کیوں کر رہی ہیں۔" آرتی نے فقرہ پورا کرتے ہوئے کہا۔ "آپ نے مجھ پہچانا نہیں۔"

"نہیں تو" حیرت سے وہ اس کی طرف دیکھنے لگا۔ آپ کا نام کیا ہے۔!

"میں آرتی ہوں"

"آرتی"

"یاد کیجیے۔ چار سال پہلے آپ چھٹیوں میں کسی گاؤں میں سیر کرنے گئے تھے۔ وہاں کسی کے ہاں مہمان ہوئے تھے۔ اور ایک مہینہ تک ٹھہرے رہے تھے۔"

"اوہ یاد آیا۔ مگر میں آپ کو پہچانتا کیسے۔ آپ اتنی بڑی جو ہوگئی ہیں۔"

"درست ہے اور آپ تو شاید اتنے ہی ہیں جتنے اسوقت تھے۔ اسی لئے میں نے پہچان لیا۔"

آرتی ہنس دی۔

"آپ کے پتا جی!"

"وہ تو دنیا سے چل بسے کلکتہ میں ماتا جی اور میں دونوں رہتے ہیں۔ آپ کہاں جا رہے ہیں۔"

"میں کلکتہ جا رہا ہوں میڈیکل کالج میں داخلہ لینے"!

"کہاں ٹھہریں گے"

"فی الحال ہوسٹل میں۔ پھر ہوسٹل میں"

کلکتہ کا اسٹیشن آیا۔ ملازم آئے ہوئے تھے۔ آرتی کو لینے کے لئے جب اس کا سامان اتارا جانے لگا تو سہرام کے صندوق کی طرف اشارہ کرکے آرتی نے کہا "یہ بھی اتارا جائے گا۔ پھر اس کا ہیٹ اٹھاتے ہوئے بولی چلئے سہرام بابو"

"لیکن مجھے تو صبح ہی میڈیکل کالج پہنچنا ہے۔" آرتی ہنسی "ہماری کوٹھی سے بھی ایک راستہ میڈیکل کالج کو جاتا ہے۔!"

اس منظر کا تصور کرتے ہوئے آرتی نے خود سے کہا کیا ایک عورت کی یہ باتیں اس کی محبت ظاہر کردینے کے لئے کافی نہ تھی۔ مگر سہرام چند ہی دن کے بعد تقریباً ہر روز کہنے لگا۔ "آج میں ہوسٹل چلا جاؤں گا"

"اس روز"

آرتی دروازے کے باہر کھڑی سہو ہوکر ماتا جی اور سہرام کی باتیں سننے لگی

"سہرام آرتی کہہ رہی تھی کہ تم یہاں سے جانا چاہتے ہو۔" ماتا جی نے کہا۔

"جی ہاں"

"بیٹا تجھے کچھ تکلیف ہے یہاں"

"تکلیف کیسے ہوسکتی ہے۔ ماں آپ کے سائے میں رہتے ہوئے۔"

"اگر کوئی تکلیف نہیں ہے تو ہوسٹل جانے کی کیوں سوچا کرتے ہو۔!"

آرتی نے اندر داخل ہوکر کہا "جانے دو نا ماں۔ ان کے دماغ میں ہوسٹل بسا ہوا ہے۔"

"دیکھ لیا ماں" سہرام بولا۔ "اصل یہ آرتی ہی مجھے بھگانا چاہتی ہے۔"

"ہاں بھگانا نہ چاہوں تو اور کیا کروں روز میرے کان کھاتے ہیں۔ آج میں ہوسٹل چلا جاؤں آرتی۔ آج میں چلا جاؤں گا۔" آرتی سہرام کے لہجے میں نقل اتارنے لگی۔!"

"ذرا دیکھیے ماں"

"ہاں کیا دیکھیں آپ کا روز بوریا بستر ہی بندھا رہتا ہے۔ ہر وقت یہی آرٹ ہے۔ آرتی میں آج چلا جاؤں گا" آرتی نے سہرام کی چال کی نقل اتاری۔ سہرام ہنس پڑا۔

ماں مسکراتی ہوئی بولیں: اچھا اب اسے کچھ کھلائے پلائے گی بھی یا ہوا ہی رکھوگی۔ اتنی دور سے لڑکا تیز دھوپ میں چلا آرہا ہے تو کچھ خاطر مدارات نہیں کرتی۔ تب ہی تو جانے کو کہتا رہتا ہے۔

"میں ان کی کیا خاطر مدارات کروں ماں اور کیا کھلاؤں پلاؤں۔ زکام کھانسی درد سر دنیا بھر کے روگ اپنے پیچھے لگا رکھے ہیں۔ ساگودانہ بنوایا ہے وہی انھیں کھانا ہے۔ لائے دیتی ہوں۔" وہ سہرام کو دیکھ کر ہنسی۔

"نہیں میں ساگودانہ نہیں کھاؤں گا۔" پریشان ہوکر سہرام نے کہا۔

"تو کیا کھائیں گے؟ کیلے؟ وہ لاؤں" آرتی ہنستے ہوئے بولی۔

"تو باتونی بہت ہوگئی ہے" ماں بولیں "ساگودانہ اسے اچھا نہیں لگتا۔ کیلے اچھے لگتے ہیں تو چڑاتی ہے بیچارے کو۔ جا کیلے لا۔"

آرتی کو ایسا محسوس ہوا گویا اس منظر کا تصور کرتے ہوئے اسکا دل رو رہا ہے۔ اس نے خود سے کہا تم نے ہر طرح اپنی محبت ان پر ظاہر کر دی۔ مگر وہ عورت سے نفرت کرتے ہیں۔ پھر تم بیوہ ہو۔ شاید اس لئے بھی انھوں نے تم کو ٹھکرا دیا۔ بقیہ

بقیہ۔ ایک منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آگیا۔ ماں کے انتقال کے بعد ایک دن اچانک سہرام نے اپنا سامان باندھ کر آرتی سے کہا "آج میں جا رہا ہوں"

آرتی اس کی صورت دیکھتی رہ گئی۔

"وہ جو سڑک کے موڑ والا مکان خالی ہوا ہے وہ اسے میں نے لیا ہے۔"

"اچھا" آہستہ سے آرتی نے کہا۔

بوڑھے موہن کو آرتی نے سہرام کے ساتھ کر دیا تھا۔ تیسرے دن اس نے آکر کہا "بٹیا رانی وہ بیمار پڑے ہوئے ہیں۔"

اس روز آرتی بڑی دیر تک تلسی کے آگے ہاتھ جوڑے کھڑی رہی۔

سہرام کی بیماری کی حالت میں وہ ہر وقت اس کے پاس بیٹھی رہتی۔

اس روز۔!

چار بجے تھے۔ "دوا پی لیجئے!" آہستہ سے آرتی نے کہا۔! بار بار کڑوی دوا لیکر آجاتی ہو جھنجھلا کر سہرام بولا۔ "میں نہیں پیتا!"

"پی لیجئے!" آرتی نے منت کے لہجے میں کہا۔

"نہیں بہت کڑوی ہے۔"

اچھا اب میٹھی دوا منگایا کروں گی۔

"کب سے" بچوں کی طرح سہرام نے پوچھا۔

"کل سے" وہ ہنس دی۔

سہرام چڑھ گیا۔ روز کل کل کرتی ہو میں نہیں پیتا۔ اس نے چادر سے اپنا منہ ڈھانپ لیا۔

"اوہ! ڈاکٹر صاحب تشریف لائے! دیکھئے یہ دوا نہیں پی رہے ہیں۔ کہتے ہیں کڑوی ہے۔"

سہرام منہ کھول کر دیکھنے لگا دوا کا گلاس اس کے ہونٹوں سے لگا دیا گیا۔

"آنکھیں بند کیجئے۔ ناک پکڑیئے۔ بس۔۔۔۔ شاباش۔۔۔۔۔" آرتی ہنس دی۔

دل نے آرتی کے اس سلسلہ تصورات کو توڑتے ہوئے دھک دھک کرکے کہا۔ مگر آرتی تم اسے چاہتی ہو۔ کیا اس کے ناز اٹھانے سے تم تھک گئیں۔ کیا تم اس کی باتوں کی وجہ سے اس سے بیزار ہوگئیں۔

آرتی کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اس نے جواب دیا نہیں نہیں۔ مگر اس نے میری توہین کی ہے۔ اس نے میری محبت کو ٹھکرا دیا ہے۔

اسکی روزنا۔ "عورت ہی سارے پاپوں کی جڑ ہے۔" سہرام نے کہا۔ وہ ہری بھری زندگی کو تباہ کر سکتی ہے۔

برف کی پٹی سر پر رکھتے ہوئے آرتی بولی "جی"

"عورت کی پرچھائیں سے بھی زندگی تاریک ہو جاتی ہے۔"

غنیمت ہے میری پرچھائیں اس وقت دیوار پر پڑ رہی ہے۔"

"عورت کو شیطان کا قاصد سمجھنا چاہیئے۔!"

آرتی کھکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم سب عورتوں کی محبت ایک فریب ہوتی ہے ٹھکرا دینے کے قابل"

اب وہ تندرست ہوچکے ہیں میری محبت کو انھوں نے ٹھکرا دیا ہے میں خود بھی اپنی اس زندگی کو ٹھکرا کر جا رہی ہوں۔ مندر میں رہا کروں گی۔ دیوتا کے چرنوں میں زندگی جوں توں کرکے گذار دوں گی۔

سہرام نے ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں کے ساتھ اپنے دل کو دونوں ہاتھوں سے تھامے ہوئے خود سے کہا۔

"تو نے یہ کیا کیا سہرام! تو نے اس کی محبت کو ٹھکرا دیا تجھے اس دیوی کے قدموں میں گر کر اس سے معافی مانگنی چاہیئے۔"

"ہرے میں شانتی نہیں ہے۔ سنیاسی نے پوچھا۔

آرتی کی پلکیں جھک گئیں۔

"گھبرا نہیں بیٹی! یہ پربھو کا گھر ہے۔ یہاں تیرے ہردے کو ضرور شانتی ملے گی۔

پوجا کی تھالی اٹھا کر آرتی دیوتا کی طرف بڑھ رہی تھی کہ کسی نے اسے چھوا۔ مڑ کر دیکھا تو سارے بدن میں بجلی دوڑ گئی!!! سہرام!!

"میں تمھیں لینے آیا ہوں! میں نے بھول کی جو تمھاری محبت!۔"

آرتی نے گھبرا کر کہا۔ "نہیں نہیں! میں نہیں جا سکتی"

"میں تمھیں لے کر جاؤں گا۔"

آرتی جیسے ڈوبنے لگی۔۔۔۔۔ "مجھے شما کرو! سہرام میں نہ چل سکوں گی۔ مجھے اس پوتر شانتی کی جگہ سے باہر نہ کھینچو۔ مجھے پربھو کے چرنوں میں رہنے دو"

"میں تمہارے بغیر زندہ نہ رہ سکوں گا"

آرتی کی نظریں زمین کی طرف جھک گئیں۔ اس نے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا لیا۔۔۔۔۔ "نہیں نہیں" جیسے کوئی بچہ گھبرا کر بول پڑے جسے سپاہی پکڑ کر لے جا رہا ہو۔! آرتی نے آنکھیں بند کرکے ایک گہرا سانس لیا۔! "آرتی"۔۔۔۔۔۔

سہرام کی آواز کپکپا رہی تھی۔!

آرتی کی آنکھوں تلے اندھیرا آگیا۔ سہرام نے اس کی تھالی میں سے چٹکی بھر سیندور لیکر اس کی مانگ میں بھر دیا۔ آرتی کے آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اس نے جھک کر سہرام کے پاؤں چھو کر اپنے ماتھے کو لگائے۔ اور آہستہ سے کہا "چلو"!

آسام کے گورنر کے نام سردار پٹیل کا پیغام

دہلی ۲۱ اگست نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل نے آسام کے گورنر مسٹر جے رام داس دولت رام کو ایک تار روانہ کیا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ آسام کو جن مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس میں میں ہر قسم کی مدد دینے کے لئے تیار ہوں۔

بمبئی کی ملوں پر ہڑتال کا اثر

بمبئی۔ ۲۱ اگست۔ یہاں کے سوتی ملوں کی ہڑتال جس کی قیادت سوشلسٹ کر رہے ہیں۔ اس نے تقریباً تمام سوتی کارخانوں کو بیکار کر دیا ہے۔

یہاں کی کل ۶۲ سوتی ملوں میں سے صرف تین ملیں کام کر رہی ہیں۔ اور ان میں بھی پورے کام کرنے والے نہیں آئے ہیں۔ اور کسی طرح کام چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ہڑتالیوں کا مطالبہ ہے کہ انھیں بطور بونس ۳ ماہ کی تنخواہ کے بجائے جیسا کہ صنعتی عدالت نے فیصلہ کیا ہے۔ ۳ ماہ کا بونس مع الاونس کے ملنا چاہیئے۔ یہ ہڑتال ۱۴ اگست کو شروع کی گئی تھی۔ اور اب رفتہ رفتہ اس کا اثر تقریباً تمام سوتی ملوں پر ہوگیا ہے۔

گوہاٹی میں گندھک کی بو

گوہاٹی۔ ۲۱ اگست آج گوہاٹی کے شہر میں گندھک کی ایسی بو پھیلی ہوئی ہے جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ دریائے برہمپتر کے گندے پانی سے آرہی ہے۔ جو گوہاٹی کے اندر سے ہوکر گزرتا ہے۔

فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق ہمارا رویہ واضح ہونا چاہیے

انتخابات کے متعلق پنڈت نہرو کا اظہار خیال

نئی دہلی۔ ۲۴ اگست وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی پریس کانفرنس میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کانگریس کے صدر کا انتخاب بڑی اہمیت رکھتا ہے خصوصیت کے ساتھ ان مسائل کے پیش نظر جو اسوقت ملک کے سامنے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ صدارت کے سلسلہ میں پس پردہ کچھ سوالات اٹھائے گئے تھے۔ اس کے علاوہ کچھ اور معاملات ہیں جن کا تعلق بنیادی باتوں سے ہے۔ اور ان کے بارے میں ہمارا رویہ بالکل واضح ہونا چاہئے مثلاً فرقہ وارانہ مسئلہ اسی کو لے لیجئے۔ اس کے متعلق میرے خیالات سب کو معلوم ہیں۔ رکھتا۔ بلکہ اس پر ملک کے مستقبل کا دارومدار ہے۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے زور دیتے ہوئے کہا کہ صدر کانگریس کا انتخاب کافی اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ کا اثر مجھ پر اور ساتھ ہی ساتھ پورے ملک پر پڑنا یقینی ہے۔

سر اوون ڈکسن کا منصوبہ

شیخ عبداللہ کی حکومت ہٹانے کیلئے

لیک سکسس ۲۴ اگست لیک سکسس کے کچھ ذرائع سے سر اوون ڈکسن کے اس منصوبہ کے متعلق تھوڑی سی معلومات حاصل ہوئی ہیں جو وہ کشمیر کے متعلق آخری طور پر دونوں ملکوں کی کانفرنس میں پیش کرنے والے تھے لیکن بعد کو انھوں نے یہ خیال ترک کر دیا کراچی سے ایک بیان دیتے ہوئے سر اوون نے کہا تھا کہ ایک معاملہ کے ... فرنس بلانا بالکل بیکار ہوگا۔ اور میرا اور ہندوستان کے نظریہ میں اتنا فرق تھا کہ میں نے تجویز کو ختم اور کر ... پیش کرنا چاہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سر اوون نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ اگر ہندوستان و پاکستان وادی کشمیر میں محدود رائے طلبی کے لئے تیار ہو جائیں تو رائے طلبی سے چھ ماہ قبل وادی کا انتظام کشمیر کے حکم امیر البحر نمٹز کے ماتحت ادارہ متحدہ اقوام کے سپرد کر دیا جائے۔ اور موجودہ کشمیر کی حکومت ہٹا دی جائے۔ کہا جاتا ہے کہ ہندوستان نے اس تجویز کو نامنظور کر دیا۔ ہندوستان کے خیال میں یہ چیز بے نظیر ہوگی کہ جو حکومت جارحانہ اقدام کی شکایت کرے اس کو چھ ماہ کے لئے ہٹا دیا جائے تاکہ عام رائے طلبی کی فضا بنائی جا سکے۔ حالاں کہ وہ حکومت ہر وقت رائے طلبی کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ اس کے اقتدار اعلیٰ کو مان لیا جائے جب ہندوستان نے شیخ عبداللہ کی موجودہ حکومت کو ہٹانے سے انکار کر دیا تو سر اوون ڈکسن نے اپنی کوشش ختم کر دی۔

کرپلانی کی نہرو سے ملاقات

نئی دہلی۔ ۲۴ اگست اچاریہ کرپلانی نے پنڈت نہرو سے کل شام کو ان کی قیام گاہ پر ملاقات کی ان دونوں کے درمیان تقریباً آدھ گھنٹہ گفتگو ہوئی۔

میونسپلٹی کے انتخابات نومبر میں

لکھنؤ ۲۴ اگست حکومت یوپی کے ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ اتر پردیش کی تمام میونسپلٹیوں میں عام انتخابات اس سال نومبر کے آخر میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

پریس نوٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ بعض میونسپلٹیاں ایسی بھی ہیں جہاں انتخاب اکتوبر کے پہلے پندرہ واڑے میں ہوں گے۔ ایسی میونسپلٹیوں کے ناموں کا حکومت عنقریب اعلان کر دے گی۔

سہ جماعتی کانفرنس ملتوی

لکھنؤ۔ ۲۴ اگست وزیر محنت و تعلیم مسٹر سمپورنا نند کی طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے حکومت مل مالک اور مزدور نمائندوں کی سہ جماعتی کانفرنس جو ان کی صدارت میں ۲۸ اگست کو کونسل ہاؤس لکھنؤ میں ہونے والی تھی۔ ملتوی کر دی گئی ہے۔ کانفرنس کی آئندہ تاریخ سے متعلقہ افراد اور اداروں کو بعد میں مطلع کر دیا جائے گا۔

یوپی میں کوئلہ کی کان نکلی

لکھنؤ ۲۳ اگست۔ امید کی جاتی ہے کہ کوٹا ضلع مرزاپور کے علاقہ میں زمین کے اندر تقریباً ۲۰ لاکھ ٹن کوئلہ موجود ہے۔ اس کان کا پتہ سروے آف انڈیا کے علم طبقات الارض کے محکمہ نے لگایا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ کوئلہ نہایت اچھی قسم کا ہے۔ اور کئی میل کے رقبہ میں پھیلا ہوا ہے۔ کھدائی کا کام عنقریب شروع ہونے والا ہے۔

یوپی کے فوڈ کمشنر کا انتقال

لکھنؤ ۲۳ اگست آج صبح کو یوپی کے فوڈ کمشنر مسٹر پنا لال تواری کا اپنی قیام گاہ پر حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال ہو گیا۔

بمبئی کپڑا مل کی ۶۲ ملیں بند

بمبئی۔ ۲۰ اگست۔ بمبئی کی کپڑا ملوں کی ہڑتال کا دسواں دن تھا۔ شہر کی ۶۲ ملوں کے اندر ۲ لاکھ ۱۹ ہزار سے زیادہ مزدور آج کام پر نہیں گئے۔ اور ملیں بند پڑی رہیں۔ آج پہلا دن تھا کہ دوسری شفٹ میں شہر کی کسی کپڑا مل میں پورے مزدور کام کرنے نہ آئے۔ ہڑتال ختم ہونے کے امکانات روشن نہیں ہیں کیونکہ ایک طرف حکومت اس کو ناجائز ہڑتال میں دخل دینے پر تیار نہیں اور دوسری طرف سوشلسٹ مزدور سبھا والے اس کو بدستور جاری رکھنا چاہتے ہیں۔

ہندوستان کشمیر میں منطقائی رائے طلبی کیلئے تیار تھا

اقوام متحدہ کے ثالث سر اوون ڈکسن کا بیان

کراچی ٢٤ اگست کشمیر کے مسئلہ کے ثالث سر اوون ڈکسن نے آج شام کو یہاں یہ اعلان کیا کہ موجودہ حالات میں کشمیر کے مسئلہ میں ہندوستان اور پاکستان کے اختلافات دور ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اور وہ اس مسئلہ کے متعلق جلد ہی اپنی رپورٹ حفاظتی کونسل میں پیش کریں گے۔

سر اوون ڈکسن نے یہ بھی کہا کہ اس مسئلہ پر جو بحث ومباحثہ ہوا ہے۔ اس کے پیش نظر دونوں حکومتوں کے درمیان مفاہمت کے ذریعہ جھگڑا طے ہونا کی اہلیت پیدا ہو گئی ہے۔

سر اوون نے کہا کہ دہلی کی سہ جماعتی کانفرنس میں انھوں نے محسوس کیا کہ پورے کشمیر میں عام رائے طلبی کے لئے ابتدائی کارروائی پر فریقین میں سمجھوتہ کی امید نہیں ہے۔ اس لئے سر اوون نے دونوں وزراء اعظم کے سامنے ایسی تجاویز پیش کیں جس میں پوری ریاست میں رائے طلبی ضرورت نہ ہو۔

ثالث نے آگے چل کر کہا کہ ایک حل یہ تھا کہ جن علاقوں کے باشندے ہندوستان پاکستان میں شامل ہونا چاہیں۔ وہاں جغرافیائی مقامی معاشی حدود کا لحاظ کرکے ان کی خواہش پر عمل کیا جائے۔ لیکن جہاں لوگوں کی خواہش کا علم نہ ہو۔ اس علاقہ میں رائے طلبی کی جائے

انھوں نے کہا کہ ہندوستان اور اس لائن پر غور کرنے کے لئے تیار تھا۔ لیکن پاکستان نے ادارہ اقوام کے متحدہ کے کمیشن کی منظور شدہ تجاویز پر زور دیا جو پوری ریاست میں عام رائے طلبی کے متعلق تھیں۔ جہاں تک بغیر عام رائے طلبی کے مکمل تقسیم کا سوال ہے۔ اگر یہ ممکن بھی ہوتا تو دونوں فریق وادی کشمیر لینے پر زور دیتے ہیں۔

سر اوون نے کہا یہ بات متفقہ طور پر طے ہو گئی ہے کہ عام رائے طلبی سے پہلے ضروری شرائط پر سمجھوتہ کے تمام امکانات ختم ہو چکے ہیں۔ اس وقت میں نے فریقین کی ایک کانفرنس بلانے اور اپنا منصوبہ اس کے سامنے پیش کرنے کی تجویز پیش کی۔ میں نے یہ بھی کہا کہ اس منصوبہ میں ترمیم کا بھی امکان ہوگا۔ اور پاکستان کو یہ اطمینان دلایا کہ اس بات سے اس کی ابتدائی پوزیشن پر کوئی خراب اثر نہ پڑے گا گفتگو کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا کہ یہ کانفرنس بلا نتیجہ نہ ہوگی۔ ہند بھی اس تجویز سے اختلاف تھا۔ اس لئے اب میرے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ میں حفاظتی کونسل کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کر دوں۔

سر اوون نے آخر میں کہا کہ فریقین کے اخلاق ومہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا ہے۔

قرض کے بار کو گھٹانے کیلئے بل

لکھنؤ ٢٢ اگست حکومت یو پی عنقریب ایک بل پیش کرنا چاہتی ہے تاکہ زمینداروں پر قرض کا جو بار ہے وہ کچھ ہلکا ہو سکے۔ خاتمہ زمینداری کے بعد ان کے سرمایہ میں جس اعتبار سے کمی ہوگی۔ اس اعتبار سے ان کے قرضوں میں بھی کمی ہونا چاہئے۔ ایک سرکاری ترجمان نے کہا کہ حکومت کے خیال میں زمینداروں کے سرمایہ میں کمی کا سبب خود زمیندار نہیں ہے بلکہ اس کی ذمہ داری خاتمہ زمینداری پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے اس نقصان میں بھی قرض دار اور قرض خواہ دونوں کو مساوی حیثیت سے حصہ لینا چاہئے۔

مشہور ڈاکو حامد کا خاتمہ

بارہ بنکی ٢٣ اگست معلوم ہوا ہے کہ مشہور ڈاکو حامد کو محمد پور کمالہ (تحصیل فتحپور) کے سب انسپکٹر نے گولی سے ختم کر دیا۔ حامد تقریباً ایک سال سے پوشیدہ تھا اور حکومت نے اس کے لئے اعلان کیا تھا۔

حفاظتی کونسل کی بحث ختم

لیک سکسس ٢٣ اگست۔ حفاظتی کونسل نے کل کوریا کے معاملہ میں طریقہ کار کے متعلق بحث کو غیر کامیاب طریقہ پر ختم کر دیا۔ برطانیہ اور امریکہ کے نمائندوں نے روس پر جھوٹ بولنے کی ہٹلری طریقہ کی مذمت کی۔ برطانی نمائندہ نے کہا کہ امن اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک روسی تمام باتیں خود طے کرنے کا خیال نہ چھوڑ دیں۔



کنٹرول کو کسی صورت میں ختم نہیں کیا جائیگا

نئی دہلی ٢٢ اگست وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو نے آج قوم کے نام ایک پیغام نشر کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں غذائی نازک حالت کا یہ تقاضا ہے کہ اس کا مقابلہ تمام مشکلات کو حل کرکے پورے عزم اور جنگی کوششوں کے پیمانہ کیا جائے۔

حالات نازک ہیں اور پہلے بھی تھے۔ لیکن قحط کی بات لغو اور حماقت آمیز ہے۔ کیونکہ اس وقت ملک کے لئے کافی غلہ موجود ہے۔ ہماری خاص مشکل ذرائع نقل وحمل کی مصروفیت کا بوجھ ہے۔

برطانیہ کو مسلح کرنے کی اسکیم

لندن۔ ٢٣ اگست آج برطانی وزیر اعظم مسٹر کلیمنٹ اٹلی نے برطانی مزدور تحریک کے تمام شعبوں سے اپیل کی ہے کہ وہ از سر نو مسلح ہونے کی مہم میں حکومت کی پوری حمایت کریں۔

समन बग़रज़ इनफिसाल मुक़द्दमा
मुक़द्दमा नः 3599 / 49

अदालत जज खफ़ीफा कानपुर -
मुकाम कान पुर
छोटे लाल वल्द नन्हे लाल कौम वैश्य साकिन मथुरी मुहाल मकान न. ... शहर कानपुर मुद्दई
बनाम हर नारायन वग़ैरह
मुद्दाअलेह

बनाम हर नारायन वल्द नामालूम कौम वैश्य साकिन उनचोसी - परगना विधूना जिला इटावा साः हाल मौज़ा बान पुर परगना मंगल पुर तहसील डेरापुर ज़िला कानपुर
हरगाह मुद्दई ने आप के नाम एक नालिश बावत वही खाता के दायर की है लिहाज़ा आप को हुक्म होता है कि आप बतारीख माह 30/9/50 बवक्त १० बजे - असालतन या मार्फत वकील के जो मुक़द्दमा के हालात से बक़रार वाक़ई वाक़िफ किया गया हो और जो कुल उमूर अहम मुतअल्लक़ा मुक़द्दमा का जवाब दे सके या जिस के साथ कोई और शख्श हो कि जवाब ऐसे सवालात का दे सके हाज़िर हो और जवाब दिही दावे मुद्दई मज़कूर की करो और हरगाह वही तारीख जो आप के इज़हार कौल के मुकर्रर है वास्ते इनफिसाल कतई मुक़द्दमे के तजवीज़ हुई है पस आप को लाज़िम है कि अपने जवाब दावा की ताईद में जिन गवाहों की शहादत पर या जिन दस्तावेज़ात पर आप इस्तदलाल करना चाहते हो उसी रोज़ उन को पेश करो
मुत्तला रहे कि अगर बरोज़ मज़कूर आप हाज़िर न होंगे तो मुक़द्दमा बग़ैर

THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر ل ۱۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو نیرے دل میں رہے
احسن مبھی

ہفتہ وار صداقت

قیمت

سالانہ	۸ روپے 8/-
سالانہ رعایتی	۶ روپے 6/-
ششماہی	۳ روپے 3/8/-
سہ ماہی	۲ روپے 2/-
فی پرچہ	۲

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL. 52 No. 35 | KANPUR SATURDAY 2nd SEPTEMBER 1950 | کانپور شنبہ ۲/ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۱۸/ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۹ھ | جلد ۵۲ نمبر ۳۵

ادبیات

کب مری خوابیدہ قسمت کو جگانے آؤ گی!

(از جناب نفیس احمد صدیقی شیرکوٹی)

کب مرے گھر صورتِ زیبا دکھانے آؤ گی
کب مری خوابیدہ قسمت کو جگانے آؤ گی

ہنس رہی ہے ہر طرف برسات کی بھیگی بہار
مدبھرے ہونٹوں سے کب ساغر پلانے آؤ گی

چھیڑ کر مضراب مژگاں سے مری ہستی کا ساز
نغمۂ مہر و وفا کس دن سنانے آؤ گی

جس کا مقصد بیخودی ہو جسکے معنی ہوں سرور
مست آنکھوں سے وہ ساغر کب پلانے آؤ گی

باغ میں جھولے تمہارے منتظر ہیں دیر سے
ساتھ کب سکھیوں کے تم ساون منانے آؤ گی

جا رہی ہو ظلمتیں دے کر مری تقدیر کو
چاندسی صورت نہ جانے کب دکھانے آؤ گی

ہاں بتاؤ تو سہی کبتک رہوں میں منتظر
کب مری دنیا کو تم دنیا بنانے آؤ گی،

دے رہا ہے آج ہر ذرہ پیامِ زندگی
میرا پہلو رشکِ جنت کب بنانے آؤ گی

کب بناؤ گی مجھے بیگانہ ہوش و حواس
کب بہارِ حسن کے جلوے دکھانے آؤ گی

اُف یہ ساون کی گھٹائیں یہ ہوائیں یہ بہار
کب مری ویران خلوت کو بسانے آؤ گی

ہاں بتاؤ تو سہی روحِ وفا جانِ نفیس
کب مجھے ہنس ہنس کے دیوانہ بنانے آؤ گی!

دنیائے اسلام

افغانستان پختونستان کی آزادی کا دل سے متمنی

نئی دہلی۔ ۳۰/ اگست۔ افغانستان کے بادشاہ ظاہر شاہ نے ۲۴/ اگست کو افغانستان کے یوم آزادی کی سالانہ تقریب کے موقع پر کہا کہ ہم اپنے پختونستان کے بھائیوں کے لئے اپنے دل میں بہترین خیالات رکھتے ہیں۔ اور ان کی کامیابی کے خواہشمند ہیں۔ یہ بات نئی دہلی میں افغانستان کے سفارت خانہ سے معلوم ہوئی ہے۔

شاہ افغانستان نے یہ بھی کہا کہ ایشیا کے دوسری قوموں کی طرح ہماری تمنا ہے کہ پختونستان کو بھی آزادی نصیب ہو۔ ظاہر شاہ نے اسبات پر افسوس ظاہر کیا کہ پاکستانی فوجوں نے پختونستان کے باشندوں کے خلاف غیر ضروری لشکر کشی کی تھی انھوں نے کہا کہ اس کا نتیجہ بہت دور رس ہوگا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ پختون اپنے جائز حقوق کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ انھیں اپنے مقصد میں کامیابی ہوگی۔

عرب مفاد کیلئے مشترکہ پالیسی عرب لیگ کا فیصلہ

قاہرہ۔ ۳۰/ اگست گو کہ عرب راجدہانیوں کو عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے اجلاس اسکندریہ کی مکمل تفصیل ابھی وقت مل سکیگی جب کہ اجلاس میں شرکت کرنے والے مندوبین واپس پہنچ جائیں گے۔ تاہم اس اثناء میں جو کچھ معلوم ہوا ہی اس سے پتہ چلتا ہے کہ اجلاس پر عام طور پر اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ عرب مفاد کے لئے ایک مشترکہ پالیسی وضع کرنے میں مزید کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ بہر حال کمیٹی کے اس قیام پر کچھ نا امیدی کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں فلسطین کا سوال نہیں اٹھایا جائے گا۔

مصر کے برطانی سفیر لندن جا رہے ہیں۔

لندن ۲۹/ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مصر کے برطانی سفیر سر رالیف اسٹون سن برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون سے مصری برطانی معاہدہ کی نظر ثانی کرنے کے سلسلہ میں یہاں آنے والے ہیں۔

یہ بات برطانی وزارت کے خارجہ کے ایک افسر نے بتائی۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ سر رالف کے آنے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے لیکن اسکا امکان ہے کہ انھیں اس سلسلہ میں بلایا جائے۔ مسٹر بیون لیک سکسس میں جب اقوام متحدہ کے اجلاس میں شرکت کی غرض سے موجود رہیں گے۔ تو مصری وزیر خارجہ مسٹر صلاح الدین سے مصری برطانی معاہدہ پر نظر ثانی کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

برطانیہ سے مصر کی شکایت

لندن ۲۹/ اگست ریاست اسرائیل حکومت برطانیہ سے شکایت کرنے والی ہے کہ مصر سوڈان تجارتی اشیاء ریاست اسرائیل کے جانے میں رکاوٹ ڈالتا ہے سنہ ۱۸۹۹ء کے معاہدے کے مطابق سوڈان مصر اور برطانیہ کی مشترکہ نو آبادی ہے۔ اور سنہ ۱۹۳۶ء میں اس معاہدہ کی دوبارہ تصدیق بھی ہو چکی ہے۔

سوئز کے علاقہ میں مصر کا تیل کا نیا کارخانہ

قاہرہ ۳۰/ اگست سوئز کے علاقے میں تیل صاف کرنے کے کا ایک کارخانہ قایم کرنے کے لئے حکومت مصر نے ۲ لاکھ ڈالر کی منظوری دے دی ہے۔ اس رقم سے مشینیں خریدی جائیں گی۔

عراقی کابینہ میں تبدیلی کا امکان

بغداد یکم ستمبر۔ یہاں کے سفارتی حلقوں میں یہ پیشین گوئی جا رہی ہے کہ اگلے ہفتہ عراق کی حکومت میں نئی تبدیلیاں ہوں گی۔ اور اس بات کا بہت امکان ہے کہ جنرل نوری سعید پاشا سابق وزیر اعظم جن کی آئینی یونین پارٹی عراقی پارلیمنٹ میں اس وقت اکثریت ہے۔ پھر نئی حکومت بنائیں۔

عرب ممالک کمیونسٹ چین حکومت تسلیم نہ کرینگے۔

اسکندریہ۔ عرب لیگ کے سکریٹری جنرل نے گزشتہ رات کہا کہ عرب ممالک کمیونسٹ چین کی حکومت نہ تسلیم کرنے کے فیصلہ پر قائم رہیں گے۔ سکریٹری نے عرب لیگ کے جلسہ میں تقریر کر رہے تھے۔ اس میں اقوام متحدہ کے جنرل سکریٹری کے ایجنڈے پر غور کیا جا رہا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال برتو حق عزم مستقل میں ہے | زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۲ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۳۵

کانگریس کے صدر کا انتخاب

آل انڈیا کانگریس کے صدر کے انتخاب کو اس سال جتنی اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ شاید اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ اور اسی وجہ سے الکشن کے نتیجہ کا نہایت بے چینی کے ساتھ انتظار کیا جا رہا ہے۔

آل انڈیا کانگریس کے جنرل سکریٹری اور الکشن کے ریٹرننگ افیسر مسٹر کالا وینکٹ راؤ نے اعلان کیا تھا کہ یکم ستمبر کو ۱۱ بجے دن سے ووٹ گنے جائیں گے۔ اور نتیجہ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ لیکن ریٹرننگ آفیسر صاحب نے یکم ستمبر ۳ بجے دن کو یہ بتایا کہ کرناٹک کا بلیٹ بکس اس وقت تک نہیں آیا ہے۔ اور کل صبح سے پیشتر آنے کی امید نہیں۔ اس لئے ووٹوں کا قطعی اور آخری شمار کل ۱۱ بجے سے پہلے مکمل نہیں ہو سکتا۔ لہذا کل (۲ ستمبر) ۱۱ بجے دوپہر کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

ووٹ شماری یکم ستمبر ۱۱ بجے دن کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر میں کانگریس کے جنرل سکریٹری و ریٹرننگ آفیسر کی نگرانی اور تینوں امیدواروں کے ایجنٹوں کی موجودگی میں ہوئی۔ ووٹ شماری کے وقت ۲۴ بلیٹ بکسوں میں سے ۲۳ بلیٹ بکس موصول ہوئے اور صرف ایک بلیٹ بکس کرناٹک کا نہیں آیا۔ جہاں تقریباً ۶۰ ووٹ پڑے ہیں۔

مسٹر وینکٹ راؤ نے تمام بلیٹ بکسوں کو خود کھولا۔ اور ان میں جتنی پرچیاں نکلیں۔ ان سب کو ملا دیا۔ اس کے بعد پرچیوں کو چھانٹا گیا۔ دونوں کا شمار ۲½ بجے ختم ہو گیا۔ اس وقت تک کی رائے شماری کے متعلق تین مختلف حسب ذیل رپورٹیں ہیں

پہلی رپورٹ	۱۔	بابو پرشوتم داس ٹنڈن	۱۲۹۱
	۲۔	مسٹر اچاریہ کرپلانی	۱۰۴۶
	۳۔	مسٹر شنکر راؤ دیو	۲۰۱
		بیکار ووٹ	۲۰
دوسری رپورٹ	۱۔	بابو پرشوتم داس ٹنڈن	۱۲۴۱
	۲۔	مسٹر اچاریہ کرپلانی	۱۰۹۶
	۳۔	مسٹر شنکر راؤ دیو	۲۰۱
		بیکار ووٹ	۲۰
تیسری رپورٹ	۱۔	بابو پرشوتم داس ٹنڈن	۱۲۳۲
	۲۔	مسٹر اچاریہ کرپلانی	۱۰۹۶
	۳۔	مسٹر شنکر راؤ دیو	۲۰۱
		بیکار ووٹ	۲۹

اس وقت تک جن ۲۳ لیٹر بکسوں کے ووٹ شمار ہو رہے ہیں اس کے حساب سے کل ووٹوں کی تعداد ۲۵۵۸ ہوتی ہے۔ اور کرناٹک کے لیٹر بکس جس میں ۶۰ ووٹ بتائے جاتے ہیں اس میں ملا دیے جائیں تو کل ووٹ دینے والوں کی تعداد ۲۶۱۸ ہو جاتی ہے۔ اور بجائے ۲۹ کے صرف ۲۰ ووٹ بیکار مان لئے جائیں تو ۲۵۹۸ ووٹ جائز ووٹ قرار دیے جا سکتے ہیں جس میں سے جو امیدوار ۱۳۰۰ ووٹ حاصل کرے گا وہی کامیاب ہو سکیگا۔

کرناٹک کے بلیٹ بکس جس میں تقریباً ۶۰ ووٹ ہیں اس کا الکشن پر اثر یقینی ہوگا۔ ایک نہایت اہم بات یہ بھی قابل لحاظ ہے کہ یہ الکشن ٹرانسفرایبل (ترجیحی) طریقہ پر ہوا ہے جس میں ووٹر دینے والے کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنی دوسری رائے کسی دوسرے امیدوار کو بھی دے سکتا ہے۔ اور اگر کسی امیدوار کو پچاس فیصدی سے اوپر ووٹ نہیں ملتے تو پھر نا کامیاب امیدوار کے ووٹروں کی دوسری ترجیح دیکھی جاتی ہے۔

مسٹر شنکر راؤ دیو کو چونکہ صرف ۲۰۱ ووٹ ملے ہیں۔ اس لئے ان کی کامیابی کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اور ان کے ۲۰۱ ووٹ دوسرے ترجیح والے امیدوار کو مل جائیں گے۔

لہذا اس طرح مسٹر شنکر راؤ دیو کے ۲۰۱ ووٹوں میں سے ۱۷۴ ووٹ مسٹر کرپلانی اور ۲۷ ووٹ بابو پرشوتم داس ٹنڈن کو ملے ہیں۔ اور ان دونوں امیدواروں کو جو ووٹ ملے ہیں اسمیں یہ ترجیحی ووٹ بھی شامل کر دیے جائیں گے۔

کانگریس کے دستور پر عمل درآمد کی ضرورت

اچاریہ جگل کشور نے اخبارات کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ انتخاب کے نتیجہ کے اعلان سے پہلے میرے لئے صوبہ کانگریس کمیٹی کے ممبروں سے ملاقات کرنا ناممکن تھا۔ اس لئے میں اس موقع پر ان لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ جنھوں نے مجھے صدر منتخب کرنے پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ میں انھیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اپنی صدارت کے زمانے میں اس بات کی پوری کوشش کروں گا کہ میں اپنے کو ان کے اعتماد کا اہل ثابت کروں۔

میں ان لوگوں میں نہیں ہوں۔ جن کا یہ خیال ہے کہ کانگریس کی افادیت اب ختم ہو گئی ہے اور اسے دوسروں کے لئے جگہ خالی کر دینی چاہیئے۔ جو سیاسی کام اپنے کندھوں پر اٹھالیں اور ان تمام مقاصد کے حصول کے لئے ملک کی رہنمائی کریں۔ جن کا حصول آزادی کے بعد ممکن ہو گیا ہے۔ اس کے برخلاف میں خلوص کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ کانگریس کے ان مقاصد کو آگے بڑھا کر جو اس نے سامنے رکھے ہیں۔ اسے ایک صحت مند خوشحال اور جمہوری ریاست کی تعمیر میں بہت اہم فرض ادا کرنا ہے۔ یعنی وہ امداد باہمی کے اصولوں پر مبنی ایک دولت مشترکہ قائم کرے گی۔ جو مساویانہ مواقع نیز سیاسی معاشی اور سماجی حقوق پر مبنی ہوگی۔ اور جس کا مقصد عالمی امن اور اشتراک عمل ہوگا۔

بمبئی میں کانگریس کے دستور میں ترمیم کی ضرورت اسی وجہ سے پیش آئی کہ کانگریس اس مقصد کے حصول کے لئے ایک موثر ذریعہ بن جائے۔ بدقسمتی سے ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ اس کی بعض دفعات پر عمل ناممکن ہو گیا۔ میں کوشش کروں گا کہ اپنے حلقہ اختیار میں ان دفعات پر عمل درآمد شروع ہو جائے۔

عنان حکومت سنبھالنے کے بعد کانگریس کو جب تک عوام کا اعتماد حاصل ہے۔ اس کا پہلا فرض ہے کہ وہ ملک کا نظم و نسق کانگریس کے اصولوں کے مطابق چلائے اس کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اس پروگرام کے حق میں [illegible] کو منظم کرے۔ اور کانگریس کی وزارتوں کو اپنی بھاری ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے تنظیم کو زیادہ سے زیادہ موثر اور مفید بنائے۔

کانگریس کو عوام کی رہنمائی بھی کرنی ہے تاکہ وہ ان فرائض کو پورا کر سکیں۔ جو ایک آزاد ملک کے شہری کی حیثیت سے ان پر عائد ہوتے ہیں۔ کانگریس کی ایسی جماعت صرف اسی شکل میں ملک کے لئے بہت سے زیادہ مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ ناسک کے اجلاس میں کانگریس کے دستور میں ضروری ترمیم کر دی جائے گی تاکہ وہ اس مقصد کو پورا کر سکے۔

میری رائے ہمیشہ یہی رہی ہے کہ کانگریس پارلیمنٹری سرگرمیاں براہ راست ان لوگوں کے سپرد ہوں۔ جو کانگریس کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے ہوں۔ اور دوسری سرگرمیاں کانگریس کے اوپر چھوڑ دی جائیں۔ جو مقصد رائے عامہ کو منظم کرے تاکہ ضروریات زندگی کی پیداوار اور تقسیم نیز دوسرے سماجی مقصد کے لئے عوام امداد باہمی کا اصول منظور کر لیں۔ یہ موقع اس کا نہیں ہے کہ میں ان تمام امور پر تفصیلی بحث کروں۔ جو ہمارے سامنے ہیں لیکن۔ میں مختصر طور پر بتلانا چاہتا ہوں کہ میں کس نہج پر کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اور میں ان تمام لوگوں سے اشتراک عمل کی درخواست کروں گا کہ جو میرے ساتھ اس سلسلہ میں کام کریں گے۔

کانگریس کو موثر اور طاقت ور بنانے کے لئے کانگریس کے دستور کے متعلق قواعد اور دفعات پر سختی کے ساتھ عمل درآمد کرنا ہوگا۔ افراد کی طرح جماعت کو بھی نظم و نسق کی ضرورت ہے جس کے بغیر انتشار اور کم ہمتی کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ کانگریس کمیٹیوں اور کانگریس کے کارکنوں کے لئے تعمیری کام کرنا ضروری ہے تاکہ وہ ایک مثال قائم کر سکیں کہ کس طرح غیر سرکاری جماعتیں اور شہری کامیابی کے ساتھ مفاد عامہ کے کام کر سکتے ہیں۔ اور ان سرگرمیوں میں جن کی ذمہ داری لازمی طور پر شہریوں کے اوپر ہوگی۔ حکومت کے دست نگر ہونے کے بجائے حکومت کو تقویت پہنچا سکتے ہیں۔

کانگریس کو آئندہ سال بہت بڑی ذمہ داری کا بوجھ اٹھانا ہے۔ اسے عام انتخاب میں مقابلہ کرنا ہے۔ ادھر اندر و باہر کے تفرقہ انداز وں سے جنگ کرنی ہے۔ خدمت اور قربانی کے زبردست جذبے کے ذریعہ اپنے



انجمن ترقی اردو کی شاخ

کانپور کے ادب نواز حضرات کے استدعا پر جناب قاضی عبد الغفار صاحب جنرل سکریٹری انجمن ترقی اردو ۲۹ اگست کی رات کو کانپور تشریف لائے۔ اور ۳۰ اگست کو آپ سے متعدد علم دوست حضرات سے انجمن ترقی اردو کے متعلق تبادلہ خیالات ہوا۔

شام کو ۴ بجے حلیم مسلم کالج کی بزم ادب کی طرف سے آپ کے اعزاز میں ایک ایٹ ہوم دیا گیا۔ جس میں ادیبوں و شاعروں اور دیگر ادب نواز حضرات کے علاوہ انگریزی اور اردو اخبارات کے نمایندوں نے بھی شرکت کی۔ جس میں زبان کے متعلق علمی حیثیت سے پر مغز تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اور جناب قاضی صاحب نے جن خیالات کا اظہار کیا اس سے سب لوگوں نے اتفاق کیا۔

اس کے بعد حلیم مسلم کالج کے ہال میں ۸½ بجے رات کو جناب مسٹر ایس ان سنہا کی صدارت میں ایک کامیاب جلسہ ہوا جس میں مولانا حبیب الرحمن صفی لکھنوی اور حافظ محمد صدیق کے انتقال پر اظہار افسوس کے رزولیوشن کے علاوہ متعدد رزولیوشن منظور ہوئے۔

بعض مقامی و غیر مقامی حضرات کو انجمن ترقی اردو کے اغراض و مقاصد کے متعلق کچھ شکوک پیدا ہو گئے ہیں۔ اور ان ہی شکوک کو دور کرنے کے لئے قاضی صاحب سے کہا گیا چنانچہ قاضی صاحب نے ایک نہایت مدلل اور مبسوط تقریر میں انجمن کے قواعد و ضوابط پر روشنی ڈالی اور یہ بتایا کہ یہ شکوک محض غلط فہمی کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ ورنہ انجمن کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ اردو زبان کی نہ صرف حفاظت کی جائے بلکہ اس کی ترقی میں مزید کوشش کیجائے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ ۹ کتابیں آیندہ مہینہ میں انجمن سے شائع ہو رہی ہیں۔

انجمن ترقی اردو کی شاخ کانپور میں قایم کرنے کی تجویز بھی منظور ہوئی۔ اور عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔ اور ان ہی عہدہ داروں کو یہ حق دیدیا گیا ہے کہ وہ ۱۵ بیچ ایک انتظامیہ کمیٹی منتخب کرے۔

مسٹر گنگا دہر ناتھ فرحت صدر اور جناب پروفیسر شمیم صاحب جنرل سکریٹری منتخب ہوئے ہیں۔

رات کو مسٹر ابو الکمالات انوار احمد لاری نے قاضی صاحب کے اعزاز میں ڈنر دیا۔

دوسرے دن ۹ بجے صبح کو مسٹر عبد اللطیف صاحب نے قاضی صاحب اور دیگر معزز حضرات کو چاء پر مدعو کیا دو پہر کے بعد قاضی صاحب لکھنؤ تشریف لے گئے۔

فرائض پورے کرنے اور مقاصد کو حاصل کرنے کی امید کر سکتی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ صوبے کے ہر کانگریسی کارکن کو مسائل پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرے گا۔ جو ہمارے سامنے ہیں۔ اور اسی جذبہ کے ساتھ کام کرے گا۔ جس سے اس نے جنگ آزادی لڑی تھی۔

میں آخر میں کانگریس کے ممبروں اور کانگریس کمیٹیوں سے پرخلوص درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کانگریس کو مضبوط کرنے اور عوام کی خدمت کے لئے صوبہ کانگریس کمیٹی کی کونسل کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔

ہامان پر شمالی کوریا کا قبضہ

امریکی آٹھویں فوج کے ایک اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ جنوبی ساحل کے بندرگاہ ماسان سے ۸ میل کے فاصلہ پر شمالیوں نے ہامان پر قبضہ کر لیا ہے۔

آج ۵۰ میل لمبے محاذ پر شمالی کوریا کی پچاس ہزار کمیونسٹ فوج نے ٹینکوں کے ساتھ حملہ کر کے اتحادیوں کے دفاعی حلقہ کی مغربی دیوار کو تقریباً ایک درجن مقامات پر توڑ دیا کہا جاتا ہے کہ کوریا کی جنگ میں یہ سب سے زبردست حملہ ہے۔

[illegible] ناک ٹونگ کی جنگ معرکہ کی تھی۔ جس میں امریکی دستوں کو گھیر کر ختم کر دیا گیا ہے۔

کمیونسٹوں کا سب سے زبردست دھاوا یانگ ٹونگ کے حصہ ہی میں تھا۔ جہاں وہ تائی گو پوسان روڈ پر ۱۰ میل آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور اب امریکی فوج اپنی دفاعی لائن سے دس میل کے فاصلہ پر نئے مورچے بنا رہی ہے۔

سردار ابراہیم کی متوازی حکومت

سری نگر میں جو خبریں پہونچی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ آزاد کشمیر کے علاقہ میں جہاں سردار ابراہیم کی فوج کو نہتہ کر دیا گیا ہے۔ پاکستانی مسلح پولیس بغاوت کو فرو کرنے کے لئے بھیج دی گئی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ پونچھ باغ اور پلنا وڈی کے علاقوں میں بڑی بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ سردار ابراہیم کے حامیوں نے مختلف علاقوں پر متوازی حکومت قایم کر دی ہے۔ عدالتوں اور ضلع کے دفاتر کی پکٹنگ ابھی جاری ہے۔

اور پریس کے نمایندے بھی شریک تھے۔ ایٹ ہوم کے بعد پریس کانفرنس میں ڈاکٹر گدوانی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اگر حکومت نے ایسو سی ایشن کی اس تجویز کو منظور نہیں کیا کہ اسے پناہ گزینوں کی امداد و بحالی کے لئے الگ سے ٹیکس لگانا چاہیئے تو پناہ گزین کے بسانے کا مسئلہ کبھی نہیں حل ہو سکتا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ مارچ سنہ ۔۔ تک پناہ گزینوں کی بحالی کے لئے نشتر کرور روپیہ حکومت دے چکی ہے۔ جو بالکل ناکافی ہے اور پناہ گزینوں کی آبادکاری کا مسئلہ جوں کا توں انجھا پڑا ہے۔

انھوں نے کہا کہ ملک کی تقسیم کے بعد حکومت کو مشورہ دیا گیا تھا۔ کہ ملک کے عام باشندوں پر بحالی ٹیکس یا آزادی ٹیکس کے نام سے ایک ٹیکس باندھ دے جسے پاکستان سے آئے ہوئے ہندو پناہ گزینوں کی امداد و بحالی پر خرچ کیا جائے۔

انھوں نے کہا کہ حکومت نے شہری اور دیہی علاقوں میں بسائے جانے والے پناہ گزینوں کے جو ھم

آہ حافظ صدیق!

یہ خیال کرتے ہوئے سخت تکلیف ہوتی ہے کہ کانپور کے اولوالعزم رئیس وعلم و ادب نواز اور باکمال شاعر حافظ محمد صدیق صاحب نے ایک طویل علالت کے بعد ۳۰ اگست ۶ بجے صبح کو انتقال فرمایا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون آپ کے انتقال کی خبر ہوتے ہی میونسپل بورڈ کا دفتر اور بورڈ کے تمام اسکول و دیگر ادارے بند کر دئے گئے۔ اور مسٹن روڈ و بساط خانہ کے دوکانیں فوراً بند کر دی گئیں۔ آپ کے جنازہ میں کثرت سے ہر مذہب و ملت کے لوگ شریک ہوئے۔

حافظ صاحب شروع ہی سے منشلٹ خیالات کے تھے۔ اور آپ نہایت جرأت اور بیباکی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرتے تھے۔ آپ بہت عرصہ تک میونسپل کمشنر رہے۔ اور کئی بار وائس چیرمین بھی رہ چکے ہیں۔

اہل کانپور آپ کے خدمات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ اور ہمیشہ ان کی یاد ان کے دلوں میں باقی رہے گی۔ آپ نے علمی و ادبی اداروں کو جس فراخ دلی کے ساتھ عطیات دئے ہیں۔ وہ شاید صوبہ میں آپ اپنی مثال ہے۔

ہمیں آپ کے دونوں صاحبزادگان مسٹر محمد عتیق میونسپل کمشنر اور مسٹر محمد توفیق کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ حافظ صاحب مرحوم کی روح کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔

حافظ صاحب مرحوم نے جن علمی اداروں کو شاہانہ عطیات دئے ان میں سے بعض کے نام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ میڈیکل کالج و ڈگری کالج علیگڈھ یونیورسٹی ۲۔ صدیق انٹر کالج اٹاوہ۔ ۳۔ صدیق ہائر سکنڈری اسکول بیلی بھیت۔ ۴۔ صدیق اسلامیہ کالج بدایوں۔ ۵۔ صدیق گرلس اسکول بریلی۔ ۶۔ صدیق انٹر کالج مندنا۔ ۷۔ صدیق مدرسہ اسلامیہ بولٹلا۔ ۸۔ صدیق مدرسہ اسلامیہ ہرملئی۔ ۹۔ صدیق فیض عام ہائر سکنڈری اسکول کانپور۔

ڈاکٹر چوتھ رام گدوانی

۲۸ اگست ۵ بجے شام کو ویلپور میں کانپور سندھی ایسو سی ایشن کی طرف سے ڈاکٹر چوتھ رام گدوانی پریسیڈنٹ آل انڈیا رفیوجی ایسو سی ایشن کے اعزاز میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔ جس میں رفیوجی حضرات کے علاوہ شہر کے حکام اور بعض معزز حضرات

---

۳ جو اعداد و شمار بتائے ہیں۔ وہ قابل اطمینان نہیں ہیں۔ جن پناہ گزینوں کو قرضہ دیا گیا تھا وہ ان کے پاس اب ختم ہو چکا ہے۔ اسلئے کہ قرضہ کی رقم بہت ہی کم تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب ان میں بے کاری بڑھتی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر گدوانی نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ حکومت نے پناہ گزینوں کو معاوضہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن اس کے ایفاء میں عجلت سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے پچھلے تین سال کے عرصہ میں دو انقلاب دیکھے ہیں۔ ایک ملک سے برطانیہ کا نکل جانا اور دوسرا دیسی ریاستوں کی انڈین یونین میں شمولیت۔ ایک تیسرے انقلاب کا انتظار ہے

سبد گل

چور بازاری!

(از جناب سہالوی)

چور بازاری روکنے کے سلسلہ میں جہاں اور تجویزوں پر کانگریسی ممبروں نے غور کیا وہاں ذخیرہ اندوزی اور نفع بازی کرنے والوں کے لئے کوڑے کی سزا کی تجویز بھی پیش کی گئی ہے۔

ہمارے قیاسی نامہ نگار کی ہوائی تار کے ذریعہ بھیجی ہوئی خبر کے مطابق اس مسئلہ پر بڑی دلچسپ بحث ہوئی لیکن چونکہ جلسہ میں چابک سواروں کی کمی اور شاعروں کی زیادتی تھی اس لئے اکثریت نے اسے سزا کو غیر شاعرانہ تصور کرکے نامنظور کر دیا۔

جو لوگ اس تجویز کے حامی تھے۔ ان کا اس پرانی مثل پر پورا اعتقاد ہے کہ لات کا آدمی بات سے کبھی نہیں مان سکتا۔ اس لئے جس طرح ہم ایک بہرے آدمی کو اپنی بات سمجھانے کے لئے ہاتھ کی جنبش اور اشارے سے کام لیتے ہیں۔ اسی طرح ان ازلی بہروں کو بات سمجھانے کے لئے کوڑے کا استعمال نہ صرف مناسب بلکہ ضروری ہے۔ اور چونکہ مار کے آگے بھوت بھاگتے کی پرانی کہاوت کے ساتھ ساتھ کنٹرول میں اس نسخہ کا نیا اور کامیاب تجربہ بھی ہو چکا ہے۔ اس لئے اگر مستقل سزا کے طور پر نہیں تو کم از کم عادی نفع خوروں کے لئے مزہ بدلنے کے بطور حکومت کو کوڑا کا استعمال ضرور کرنا چاہیئے۔

لیکن وہ لوگ جو کوڑا کی سزا کے مخالف تھے۔ ان کا کہنا یہ تھا کہ یہ سزا غیر مہذب ہونے کے علاوہ اس کے ذریعہ نفع بازوں کی عزت افزائی بھی ہے۔ کیونکہ عام طور پر ایسی سزائیں اس لئے دی جاتی ہیں کہ لوگ ذلت کے ساتھ اس کے احساس سے شرمائیں اور عبرت حاصل کریں لیکن ہمارا خیال ہے کہ ذلت کا احساس اسی کو ہو سکتا ہے جو انسانیت کے حدود سے گذر نہ گیا ہو۔ لیکن چور بازاری کرنے والے اور جنتا کا خون چوسنے والے جانوروں سے یہ توقع ان کی عزت افزائی کے سوا اور کچھ نہیں۔ ان کا شمار ایسے جانوروں میں ہے جنھیں ساری مار الٹہائی گھڑی میں بھول جاتی ہے۔ اور لوٹ لگا کر پھر تازہ دم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان کے معاملہ میں کوڑے کی سزا سمند ناز پر تازیانے کا کام کرے گی۔ اور یہ کوڑا کھا کر اور چوکڑیاں بھرنے لگیں گے۔ اس لئے ان کو کوڑے کی مار کی بجائے پیٹ کی مار دینی چاہیئے اور نہ رہے گا بانس اور نہ بجے گی بانسری پر عمل کرتے ہوئے ان کے تمام ذخیرے ضبط کر لینے چاہئیں۔

(قومی آواز)

نئی دہلی ۲۷ر اگست۔ حکومت ہند کے گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ سوراشٹر کے ممبر پارلیمنٹ مسٹر اے وی ٹھکر نے ہندوستانی پارلیمنٹ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

زیر لب لطیف

ہائے دل

گجراتی دنیا کا ایک منظوم شاہکار

آسمان شام کی مانگ میں شفق کا سیندور بھر رہا تھا۔ راجکماری نے دیکھا۔ وہ سہیلیوں سے بہت دور نکل آئی ہے۔ اس نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا۔ پھولوں سے بھرا ہوا بن تھا۔ اور وہ اکیلی دفعتہً ایک طرف سے ایک رسیلی ہوک سنائی دی۔

کیسے اسے مناؤں۔

دل موہ لینے والی آواز بن کی فضا میں جادو برسا رہی ہے۔

جس نے مجھ کو پیار کیا تھا۔
اپنے گلے کا ہار کیا تھا۔!
چھوڑ چلا منجدھار میں نیا
کیسے پار لگاؤں۔
کیسے اُسے مناؤں۔

"نوجوان بند کرو اپنا گانا"! راجکماری نے اس کے قریب پہنچ کر کہا۔ تم جانتے نہیں۔ یہ راج بن ہے۔ مرد یہاں نہیں آسکتے۔

اس نے اپنی بڑی بڑی نشیلی آنکھیں اوپر اٹھائیں۔ راجکماری کے دل پر جیسے ایک چوٹ سی لگی۔ "اچھا تم گا سکتے ہو۔ گاؤ۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ تم کون ہو۔ راجکماری نے پوچھا۔ "دیوی تم جان کر کیا کرو گی۔ وہ جانے لگا.....!

"جاتے ہو۔"

وہ مڑا "ہاں"

اس کی آواز آتی رہی۔
کیسے تجھے مناؤں۔

راجکماری کھوئی کھوئی سی کھڑی رہی۔

"تم دونوں کیا باتیں کر رہی ہو۔" راجکماری نے اپنی سہیلیوں سے پوچھا۔

ایک نے کہا۔ یہ پشپا ایک کہانی سنا رہی ہے۔ پھول اور بھونرے کی۔ میں کہتی ہوں۔ وہ پریمی تھا۔ یہ کہتی ہے وہ ظالم تھا۔

کیوں پشپا"

ہاں راجکماری وہ ظالم تھا۔ ایک شام وہ پھول کے پاس آیا۔ اُسے گانا سنایا۔ اور جانے لگا۔ پھول نے پوچھا جاتے ہو۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا اور چلا گیا۔ اس کے بعد وہ نہیں آیا۔ بتایئے وہ پریمی تھا یا ظالم۔"

راجکماری کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس نے اپنے دل میں کہا یہ تو میری کہانی ہے۔ وہ گانے والا مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے۔ وہ مجھے بار بار یاد آتا ہے۔ مگر وہ پھر ظالم نہ آیا۔

سردار ابراہیم حامی پونچھ کے ایک حصہ پر قابض

سری نگر۔ ۲۶ر اگست۔ سردار ابراہیم اور چودہری غلام عباس کے اختلافات نے نازک صورت حال اختیار کر لی ہے سری نگر میں جو اس سلسلہ میں جو خبریں آئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ سردار ابراہیم روپوش ہو گئے ہیں۔ اور ان کے حامیوں نے ایک مسلح جماعت تیار کرکے پونچھ کے ایک حصہ پر اپنی حکومت کا اعلان کر دیں گے۔ چودہری غلام عباس جن کو حکومت پاکستان کی حمایت حاصل ہے۔ انھوں نے کراچی ایک پیغام روانہ کیا ہے۔ جس میں فوری امداد کی درخواست کی ہے۔ تاکہ باغیوں پر جلد قابو حاصل کیا جا سکے۔ سردار ابراہیم کے ساتھیوں کو گرفتار کرکے نامعلوم جگہوں پر بھیجا جا رہا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ چودہری غلام عباس نے کچھ پاکستانی افسروں کی شکایت کی ہے کہ جو در پردہ سردار ابراہیم کی مدد کر رہے ہیں۔

مہاجر کمیٹی کے سکریٹری گرفتار

کراچی۔ کراچی کی مہاجر کمیٹی کے جنرل سکریٹری عبد الباری تسلیم کو بھی آج دوپہر پبلک سیفٹی آرڈیننس گرفتار کر لیا گیا ہے۔

صدر جمعیۃ العلماء پاکستان مولانا عبد الحامد بدایونی کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے آج بمبئی بازار بنو کلاتھ مارکیٹ یلوہم مارکیٹ اور کلاتھ مارکیٹ وغیرہ کی اکثر دوکانیں بند رہیں۔

"دوھان بھون"!

گورنر یوپی کے حکم کے مطابق کونسل ہاؤس کو آئندہ سے دوھان بھون کہا جائے گا۔

بچوں کی دنیا

زمین کی حکایت

ذرا کان لگا کر سنو کہ میرا نام زمین ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اس لئے پیدا کیا ہے کہ ساری مخلوق موجودات کی جو میری ذات سے وابستہ ہے۔ اس کی مادر جان نواز تن پرور بنوں۔ میں انسان کے لئے مکان بنتی ہوں اس کو اپنا مہمان بناتی ہوں۔ اس کی خاطر داری ایسی کرتی ہوں کہ اس کے پاؤں کو اپنے سر پر رکھتی ہوں۔ وہ مجھے ٹھکراتا ہے۔ میں اس کے پاؤں پکڑ کر قدمبوسی کرتی ہوں۔ وہ میری چھاتی پر کدال پھاوڑا بکالا کر میرے سینہ کو خالی کرتا ہے۔ اور پھر اس میں دھڑا دھڑ بھرتا ہے۔ میں اس کے بدل میں اس پر مکان، ایوان قصر اور قلعہ بنا دیتی ہوں۔ پھر میں نے ان مکانوں کی زیبائش و آسائش اور زیب و زینت کے اسباب کے لئے وہ مصالحے تیار کئے کہ جن کا بیان میں نہیں کر سکتی۔

دیکھو لوگو آدمی کے بدن پر اور اس کی گٹھری میں سارے کپڑے خواہ وہ روئی اور سن کے ہوں یا ریشم و پشمینہ کے ہوں یا پوستیں رکھالوں اور چھالوں کے ہوں۔ یہ سب میرے ہی دئے ہوئے ہیں۔ اگر میں یہ کپڑے آدمی کو نہ دیتی تو وہ جانوروں کی طرح ننگا پھرتا۔ اور کچھ دنوں جی کر مر جاتا۔

اب پوشاک کے بعد خوراک کا حال سنو۔ کہ باورچی خانے میں جو کھانے پکتے ہیں۔ اور دسترخوان اور میزوں پر جو طعام اور میوے چنے جاتے ہیں۔ وہ سب میں نے اپنی ہی مادرانہ شفقت سے اپنے بچوں کے کھانے کے لئے تیار کئے ہیں وہ ان کو کھاتے ہیں۔ اور پھر انھیں غلاظت اور کھاد بنا کر ان کے تودے کے تودے مجھ پر بچھاتے ہیں۔

اب میری کرامت دیکھو کہ آدمی جس نے جس کو کھاد بنا لیا تھا میں پھر اس کھاد سے لہلہاتے ہوئے کھیت بناتی ہوں۔ جن سے پھر وہی اناج پیدا ہوتا ہے اور اس کھاد سے گلستان اور بوستان بنا کے فردوس بریں دنیا میں دکھاتی ہوں۔ اور اس میں مرغان خوش نوا گاتے ہیں۔ پھول اپنے رنگ خوشنما دکھاتے ہیں۔ دیکھو کیا تماشہ ہے کہ آدمی ہل کی نوک سے میرا جگر چیرتا ہے۔ میں اس کے بدل میں اس کے اناج کے خرمن عطا کرتی ہوں۔ آدمی میرے سینہ میں برے پھاڑ کر چھید ڈالتا ہے۔ میں اس کے معاوضہ میں سوتوں کو ابھرتا ہوا ٹھنڈا پانی پلاتی ہوں۔ آدمی میری سینہ شگافی کرتا ہے۔ میں اس کو سیم و زر و جواہر کی کان عطا کرتی ہوں۔

میری عادت ہے کہ ایک آدمی کو جو چیزیں دیتی ہوں۔ وہ سب پھر اس سے واپس لے کر دوسرے دوسرے آدمی کو دے دیتی ہوں۔ اور پہلے آدمی کو اپنی بغل میں سلاتی ہوں اور ایسی لوریاں دیتی ہوں کہ وہ بے کھٹکے ایسا سوتا ہے کہ قیامت کی خبر لیتا ہے۔

میں نے اس حکایت میں کوئی اپنا اصلی حال نہیں بتایا بلکہ تم کو یہ نیکی کا سبق پڑھایا ہے کہ جیسے مجھ پر انسان ظلم و ستم کرتا ہے اور میں اس کے عوض میں لطف و کرم کرتی ہوں اسی طرح جو تم کو دکھ دے اس کو سکھ دو۔ جو تم سے برائی کرے اس سے بھلائی کرو۔ یہی سکل محاسن اخلاق کی جڑ ہے۔ اس کو خوب یاد رکھو کبھی بھول کر بھی نہ بھولو۔

پیر پگاڑو کی گدی مل گئی!

کراچی ۲۶ر اگست۔ آج یہاں پیر پگاڑو کے عقیدت مندوں کا ایک غیر رسمی جلسہ ہوا جس میں موجودہ پیر پگاڑو کے سب سے بڑے لڑکے پیر سکندر شاہ کو اپنے والد کی جگہ مسند نشین کر دیا گیا۔

ایک دن میں ۶ سو بم گرائے گئے

ٹوکیو۔ ۲۸ر اگست۔ امریکی ہوائی جہازوں نے آج شمالی کوریا میں سانگجن کے لوہے کے کارخانوں پر ایک ایک ہزار کے ایک پونڈ گرائے ۶ سو بم گرائے۔

پردۂ فلم

"ادھی رات"

ادھی رات ایس کے اوجھا کا ڈائرکٹ کیا ہوا ایک سماجی فلم ہے۔ کہانی انگریزی اور اردو کے مشہور ادیب خواجہ احمد عباس کی لکھی ہوئی ہے۔

کہانی ایک بے ماں باپ کی بے بس مرہٹہ لڑکی کی ہے۔ سرگذشت ہے۔ جس کا دامن خار اور ایک شرابی اور عیاش شخص کے دامن سے باندھ دیتی ہے۔ بھیشم شراب کے نشہ میں ایسا دھت رہتا ہے۔ کہ سہاگ رات کو بھی اپنی دلہن کو نہیں پہچانتا۔ خود بھیشم کی زبان میں اس کی شادی مال ہوی سے ہو گئی ہے جس کے سوا اس کا دنیا میں کوئی نہیں۔

ادھی رات کی کہانی ہر حیثیت سے بہت پختہ ہے۔ ہر کردار اپنی جگہ بہت مکمل ہے۔ فطرت انسانی پر خواجہ احمد عباس کی نظر بہت گہری ہے۔ فلم دیکھ کر بھیشم سے کہیں بھی نفرت نہیں پیدا ہوتی اس کو ایک ایسا انسان بنا کر پیش کیا گیا ہے جو طبیعۃً شریف ہے۔ لیکن اس کو بے کاری اور افکار اور بری صحبت نے شرابی بنا دیا۔ اور شراب اس کی نیک خصلت پر غالب آگئی۔

شراب کی عادت اس کو اخلاقی پستی کی طرف کھینچے گئی لیکن ضمیر کی دبی ہوئی چنگاریاں اکثر دہک اٹھتی ہے۔ اور وہ اپنی اصلاح کی کوشش کرتا ہے اس کی اس کشمکش اور بے بسی کو دیکھ کر اس سے اس سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے نہ کہ نفرت۔ اس کا آخری اثنا دراصل اس کو ہیرو بنا دیتا ہے کہانی ہم کو گنہگار کے بجائے گناہ سے نفرت کرنے کا سبق دیتا ہے۔ ڈاکٹر آنند ایک شریف النفس انسان اور ذہن شناس ڈاکٹر ہے۔ جو اپنے بچے اور دوسرے مریضوں میں فرق نہیں کرتا۔

اشوک کمار ڈاکٹر آنند۔ نرگس کرونا کلدیپ سیٹھ کی لڑکی۔ جیون بھیشم سب نے اپنے مرتبے کے لحاظ سے اچھی ایکٹنگ کی ہے۔ نرگس نے غم کے جذبات خاص طور پر بہت خوبی کے ساتھ ادا کئے ہیں۔ جیون کی ایکٹنگ شاید اس کے مرتبے سے بھی زیادہ اونچی ہو گئی ہے۔ اس کی ایکٹنگ کی پختگی اور بے ساختگی قابل تعریف ہے۔ اشوک کمار کی ایکٹنگ تجربہ کار ایکٹر کی منجھی ہوئی فطری ایکٹنگ ہے۔!

گانے مقبول ہونے والی آسان دھنوں میں ہیں۔ برمحل بھی ہیں لیکن مچھیروں کی زبان میں ادا ہونے والے گانوں کو اس طبقے کی زبان سے قریب تر ہونا چاہیئے تھا۔ اس طبقے کے جذبات کا اظہار غزلوں کے بجائے گیتوں میں ہوتا ہے۔ ککو کا ناچ بہت کامیاب ہے۔ اور اس میں گانے موضوع کے مطابق جوانی کی اچھی تصویر کھینچی گئی ہے۔ مشرقی اور مغربی رقص کا امتزاج لطف دیتا ہے۔ سٹینگ کے سلسلہ میں خاص طور سے بہت اہتمام کیا گیا ہے۔ اور کئی سٹینگ بہت شاندار ہیں۔

ادھی رات کا شمار یقیناً دوسری صف کی اچھی تصویروں میں ہو سکتا ہے۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ یہ بم دو میل لمبے اور دو ہزار فٹ چوڑے علاقہ میں گرائے گئے۔

آسام زلزلہ فنڈ

شیلانگ۔ ۲۸ر اگست گورنر آسام کے زلزلہ امدادی فنڈ میں اب تک دو لاکھ تیس ہزار روپیہ سے اوپر چندہ وصول ہوا ہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ہنگامی جلسہ

مدراس ۲۸ر اگست۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری مسٹر کالا وینکٹ راؤ نے اعلان کیا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ایک ہنگامی جلسہ ۳ر ستمبر کو ۵ بجے شام کے وقت نئی دہلی میں بلایا گیا ہے۔

صوبائی کانگریس کمیٹ

نئے صدر

صوبائی کانگریس کمیٹیوں کے صدارت کے لئے جو ان کے نتائج مندرجہ ذیل ہیں۔

بہار۔ مسٹر لکشمی نارائن سودھن سو
مہاکوشل۔ سیٹھ گووند داس۔
ناگپور۔ مسٹر ایم ایس کنام وار
راجپوتانہ۔ مسٹر جے نراین ویاس۔
کیرالا۔ مسٹر کمبا ستھ سنگوپلائی۔
تامل ناڈ۔ مسٹر کے کمار راج نادر۔
مہاراشٹر۔ مسٹر بی ایس ہیرا۔
پٹیالہ ریاستیں۔ مسٹر برش بھون داس
اتکل۔ مسٹر بنوا تھ داس
پنجاب مسٹر پرتاب سنگھ کیرن۔
مدھیہ بھارت۔ مسٹر نند لال جوشی
آسام مسٹر سدھ ناتھ شرما۔

وزیر اعظم زلزلہ زدہ علاقہ

نئی دہلی ۳۰ر اگست۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لگلے ہفتہ آسام کے زلزلہ زدہ علاقہ کا دورہ کر

یوپی اسمبلی کے ضمنی انتخاب

لکھنؤ ۳۰ر اگست یوپی مجلس قانون ساز اور ایوان بالا کے دو ضمنی انتخابات اکتوبر میں کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی تاریخ ۱۴ر کی گئی ہے۔

یوپی اسمبلی کا اجلاس

لکھنؤ ۳۰ر اگست کل سے یوپی اسمبلی کا اجلاس روزہ شروع ہو رہا ہے۔ اجلاس میں خاتمہ زمیند شہری حلقہ۔ زرعی اصلاحات بل پر غور کیا جا اجلاس میں جرائم کی تدارکی بل پر بھی غور ہوا ہے کہ نقل و حمل بل کی سلیکٹ کمیٹی نے اپنی ر حکومت کے سامنے پیش کر دی ہے۔

سیکڑوں گاؤں بہ گ

گوہاٹی ۳۰ر اگست پانچ آدمی ہلاک ہوئے گاؤں بہہ گئے۔ ۱۹ر اگست کو دریائے سوبن سر یکایک طوفان آیا تھا۔

دیش مکھ کی جگہ راجہ جی

نئی دہلی ۳۰ر اگست۔ آج یہاں سرکاری طور پر کیا گیا ہے کہ وزیر مالیات مسٹر سی ڈی دیش مکھ کی موجودگی میں مسٹر راج گوپال اچاری ان کی قائم م کریں گے۔

مسٹر دیش مکھ کل پیرس روانہ ہو گئے ہیں۔ یہ عالمی زر فنڈ کے سالانہ اجلاس کی صدارت کریں مسٹر دیش مکھ ستمبر کے آخر تک ہندوستان واپس

آسٹریلیا سے ۱۶ الم ہزار ٹن گیہو

مدراس ۳۰ر اگست آج مدراس کے بندرگا آسٹریلیا سے سولہ ہزار چار سو انیس ٹن گیہو کے دو جہاز آئے ہیں۔

کناڈا سے چین دس گھنٹہ

مانٹریل۔ ۲۹ر اگست۔ کناڈا کی ایک ہوابا نے ایسے طیارے بنائے ہیں جو کناڈا سے چین مشرقی ساحل یعنی ہانگ کانگ تک دس گھنٹے پہنچ سکیں گے۔

ہماچل پردیش کانگریس

کمیٹی کے نئے صدر

شملہ ۲۹ر اگست۔ آج ہماچل پردیش کانگریس کمیٹی کے سلسلہ میں آئندہ سال کے لئے کمیٹی کے صدر پنڈت پدم دیو اتفاق رائے منتخب ہو گئے۔

زریں

آتی ہے۔ عقل مند ہنس کر ٹال دیتا
کر کاٹتا ہے۔

کے عیب تمہارے پاس آکر بیان کرے
تاری برائی کسی کے پاس کرے گا۔

ردہ نہ کرو، اگر غریب ہے تو شرم نہ کرو۔

سے محبت ہے تو وقت سے محبت کرو اور
ے۔ کیوں کہ اسی کا دوسرا نام زندگی ہے۔

ستقلال کامیابی کی کنجی ہے۔

ولت سے بہتر ہے۔

سے اعتدال سے زیادہ توقع رکھنا حماقت
رتا ہے۔

ر کے زخم سے زیادہ گہرا اور شدید

ہ پر چلو خواہ وہ لمبا ہی کیوں نہ ہو۔

ن جیسے کپڑے اتار کر بدل لیتا ہے اسی
جسم کو چھوڑ کر نیا جسم اختیار کر لیتی ہے۔

ت نہیں کرتا وہ کبھی خوش نہیں رہ سکتا

موجِ تبسم

مسافر۔ او قلی گاڑی کے بجے آتی ہے۔
قلی۔ حضور دس بجے
مسافر۔ گھڑی دیکھ کر۔ اور پھر تو میں لیٹ ہو گیا اب کل ہی جانا پڑے گا۔
قلی۔ نہیں جناب ابھی تو پندرہ منٹ باقی ہیں۔
مسافر۔ ہوں گے۔ لیکن میری گھڑی میں تو دس بج چکے ہیں۔ میرے لئے گاڑی جا چکی ہے۔

ایک شخص۔ کیوں جناب سر کے بال سفید ہو گئے ہیں۔ مگر ڈاڑھی ابھی تک کالی کیوں ہے۔
دوسرا شخص۔ بھائی ڈاڑھی سر کے بالوں سے پندرہ برس چھوٹی ہے۔

مجسٹریٹ۔ اس دنیا میں تمہاری کیا ضرورت ہے۔
مجرم۔ حضور اگر اتفاق سے اپنا کام چھوڑ دیں تو پھر آپ کی ضرورت ہی باقی نہ رہے گی۔

دوست۔ تم نے اپنی شادی کی تقریب میں صرف شادی شدہ لوگوں کو کیوں دعوت دی۔
دولہا۔ اس لئے کہ جتنے بھی تحفے آئیں گے بس سب نفع ہی میں ہوں گے۔ کیونکہ کسی کا بدلہ دینا نہ ہوگا۔

ماں۔ بیٹا۔ دیکھو خراب لڑکوں کے ساتھ نہیں رہنا چاہیے۔
بیٹا! ہاں اماں۔ ٹھیک ہے اسی لئے تو میں اسکول نہیں جاتا ہوں۔

عجیب معلومات

دنیا بھر کی ایک چوتھائی مویشی ہندوستان میں ہیں

مویشی کے لحاظ ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ یہاں تیرہ کروڑ ساٹھ لاکھ گائے اور بیل اور ۴ کروڑ بھینسیں ہیں۔ یعنی دونوں کو ملا کر دنیا بھر کے مویشیوں کا ایک چوتھائی حصہ ہندوستان میں ہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں ۳ کروڑ ۷۰ لاکھ بھیڑ اور ۴ کروڑ ۷۵ لاکھ بکریاں اور ۲۳ لاکھ گھوڑے خچر گدھے اور اونٹ ہیں۔ یہ سب ملک کی زرعی معاشیات میں اہم حصہ ادا کرتے ہیں۔ فی کس اور زیر کاشت فی ایکڑ زمین دونوں کے لحاظ سے ہندوستان میں مویشی کی تعداد بیشتر ملک سے زیادہ ہے۔ یہ لیکن سب کو معلوم ہے کہ یہاں کے مویشی بہت ہی لپماندہ حالت میں ہیں۔ اور پیداوار کے لحاظ سے وہ دنیا میں سب سے بچھڑے ہوئے ہیں۔ البتہ یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ ہندوستان کے مویشی کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے اس سلسلہ میں بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ ملک کے ذرائع کو مویشیوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے کس طرح استعمال کیا جائے۔ ہندوستان جیسی مختلف آب و ہوا والی ملک میں یکساں طریقے پر مویشیوں کی افزائش کے لئے منصوبہ بندی اور اسپر عمل آسان نہیں ہے۔ اس لئے تمام ملک کے سماجی اور معاشی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئی یہ ضروری ہے کہ تمام ٹکنیکل علم اور ماہرین تنظیم کو اس سلسلہ میں استعمال کیا جائے۔

یوپی کے دریاؤں کا سیلاب

لکھنؤ ۲۰ اگست۔ حکومت یوپی کے ہیڈ کوارٹر میں جو خبریں آئی ہیں۔ ان کے مطابق یوپی کے بہہ دریاؤں یعنی گنگا۔ گھاگرا گومتی۔ رپتی سرجو اور کوانو کے سیلاب کا زور گھٹ رہا ہے۔

تمام کمیونسٹ ملزمان رہا کر دی گئی

لکھنؤ ۲۰ اگست۔ آج سٹی مجسٹریٹ مرواستو نے ایک مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے مقامی کمیونسٹ پارٹی کے ممبران جواہر درگا۔ مسرا اور چندر کوشل اندوہ مسز رشید اور خدیجہ انصاری کو وغیرہ کو رہا کر دیا۔

ان لوگوں نے گذشتہ ۲۶ جنوری کو یوم جمہوریت کے موقعہ پر کالے جھنڈے کے ساتھ جلوس نکالا تھا۔ اور پولیس نے انھیں سب کو گرفتار کر کے عدالت میں ان کا چالان کر دیا تھا۔

فاضل مجسٹریٹ نے اپنے تجویز میں لکھا ہے کہ تمام ملزمان ۲۱ سال سے کم عمر کے ہیں۔ اور بہت ممکن ہے کہ وہ جذبات سے مغلوب ہو گئے ہوں۔ اور انھوں نے ایسا کیا ہو۔ اس کے علاوہ فاضل مجسٹریٹ کی رائے میں جمہوریہ ہند کا بنیاد دستور بہت ہی معقول اور مکمل ہے جس میں مخالفین کے لئے بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔

قلی کا استعمال ترک کیا جائے

لکھنؤ ۲۰ اگست۔ حکومت یوپی کے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہند نے فیصلہ کیا تھا کہ تمام سرکاری خط و کتابت میں لفظ "قلی" کا استعمال ترک کر دیا جائے۔ اس فیصلہ کو قبول کرتے ہوئے حکومت اتر پردیش نے حکم جاری کیا ہے کہ لفظ قلی کے بجائے مزدور استعمال کیا جائے۔

نام کی اس تبدیلی سے ان مزدوروں کی تنخواہ الاونس یا پنشن پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔ جو قلیوں کے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

کمیونسٹ تبت پر جلد قبضہ کر لیں گے

لندن ۲۰ اگست سنڈے ٹائمز کی خبر کے حوالہ سی کہا گیا ہے کہ اب تبت کی آزاد حیثیت تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ کیوں کہ کمیونسٹ چین کی فوجیں جلد ہی تبت کے دارالسلطنت لاسا پر قبضہ کرنے والی ہیں۔

بہترین تھا۔!

ان حضرات کی خوبی یہ تھی کہ ان کے پاس گفتگو کے موضوع سینکڑوں تھے۔ اور وہ حسب مرضی موضوع کا انتخاب کر لیتے تھے۔ باقی باتوں کو ٹال جاتے تھے۔ جب وہ کسی جگہ بیٹھ جاتے تو قصوں اور کہانیوں کی کوئی تھاہ نہ رہتی۔ اس وقت وہ اپنے کالم کے متعلق گفتگو کے لئے تیار نہ تھا۔ اس لئے وہ جرنلسٹ اور صحافت کے بارے میں گپ بازی کرنے لگے۔

انھوں نے کہا۔ میں جرنلسٹ ہوں۔ اس کے علاوہ یہاں بیٹھے ہوئے لوگوں میں کچھ اور بھی جرنلسٹ ہیں۔ ملک کے بعد سب سے زیادہ مقدس ہم سمجھے جاتے ہیں اور ہمارا پیشہ۔ ......!"

میں سو گیا حتی کہ بادشاہ سلامت اچانک چونکے اور انھوں نے اعلان کیا کہ ان کو لنچ کے لئے ۱۵ منٹ کی دیر ہو گئی ہے ان کے سامنے جانی نے فوراً بل پیش کیا کیوں کہ بل ہمیشہ وہی ادا کرتے ہیں۔

ہم نے ڈیڑھ بجے سہ پہر کو کافی ہاؤس چھوڑا۔ اور بادشاہ سلامت ہم کو ۵ بجے شام کو پھر کافی ہاؤس میں آنے کی دعوت دے کر رخصت ہوئے۔

(بہ شکریہ ہندوستان دہلی اور قومی آواز)

برطانیہ و امریکہ کشمیر پر قبضہ کی خواہاں

لندن ۲۰ اگست کشمیر کے مسئلہ کو سلجھانے میں سر اوون ڈکسن کی ناکامی پر تبصرہ کرتے ہوئے ماسکو ریڈیو نے کہا کہ سر اوون ڈکسن کی اس تجویز کے معنی کہ کشمیر میں رائے طلبی سے پہلے کشمیر کو متحدہ اقوام کے زیر انتظام دیا جائے۔ ہند میں یہ سمجھے گئے ہیں کہ اس طرح برطانی برطانی امریکی سامراج یہ چاہتا ہے کہ وہ کشمیر کے علاقہ پر اپنا قبضہ کرے۔ جو فوجی اور جنگی نقطۂ نظر سے ایک بہت اہم مقام ہے۔

کشمیر کو اپنے انتظام میں لینے کے بعد برطانی امریکا سامراج اس عذر کی بنا پر کہ ہندوستان اور پاکستان میں بہت سی باتوں پر اتحاد نہیں ہوتا غیر معینہ مدت تک رائے طلبی کو کھٹائی میں ڈال سکتا تھا۔

سوشلسٹ آراضیات پر قبضہ کرینگے

الموڑہ ۲۰ اگست ضلع الموڑہ کے سوشلسٹوں نے اضلاع کے جنگلاتی آراضیات پر قبضہ کر کے انھیں کھیتر مزدوروں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

افسانہ

کافی ہاؤس کے بادشاہ سلامت!

کافی ہاؤس جانیوالوں کے معذرت کے ساتھ!

لکھنؤ کے تمام خصوصیات کی حامل اپریل کی ایک صبح کو سورج کی کرنیں گومتی کے اٹھتے ہوئے غبار سے آنکھ مچولی کھیل رہی تھیں۔ میں مردوں کی بابت نہیں جانتا لیکن کم از کم میرے لئے ایسی کافی تلاطم انگیز ہوتی ہے۔ میرا ذہن ایک طوفانی اضطرار کے ماتحت رقص کرنے لگتا ہے اور مجھ میں اور گوشہ تنہائی میں سکون کے لمحات گذارنے کی زبردست خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک انسان کے لئے اپنے وجود بارش کے شہر میں سکون کی جگہ کی تلاش کرنا دیا ہی ہے جیسے زمین پر زہرہ و مشتری کو ڈھونڈنا میں نے ایک کتاب اٹھائی لیکن ایک سطر بھی نہیں پڑھ سکا۔ دفعتاً ایک خیال میرے دل میں کوند گیا۔ کافی ہاؤس کیوں نہ چلا جائے وہاں دوستوں سے سیاست معاشیات و اخلاقیات یا کوئی اور واہی تباہی گفتگو کر کے اس جانگسل گرمی کو بھلایا جائے۔

میں نے عجلت کے ساتھ برساتی سے اپنی موٹر نکالی اور کافی ہاؤس تیزی سے روانہ ہو گیا۔ کافی ہاؤس کے سامنے سڑک پر موٹر روک کر جب نے اپنی جیبوں کی خانہ تلاشی لی تو وہ میرے ذہن کی طرح خالی نکلیں۔ ابھی خالی جیب اور کافی ہاؤس کے رشتہ کو مربوط ہی کر رہا تھا کہ گاڑیوں کی دیکھ بھال کرنے والا چھوکرا دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے میری موٹر کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ صاحب بادشاہ سلامت ہیں۔ شاید اس نے میرے چہرے کے اتار چڑھاؤ سے میری جیب کا اندازہ لگا لیا تھا۔ اور اسی وجہ سے مجھے بتا رہا تھا کہ میں بادشاہ سلامت ہی شاہی مہمان نوازی سے فیضیاب ہو سکتا ہوں۔ اور میری ناداری پریشانی کا باعث نہ ہونا چاہیئے میں اپنے چھوٹے خضر کی طرف مشکور نگاہوں سے دیکھتا ہوا بادشاہ سلامت کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ اور لکھنوی پرانے انداز میں جسم کو جھکا کر زاویہ "قائمہ" بناتے ہوئے آداب ہے عرض حضور۔ عرض کیا

بادشاہ سلامت اور ان کے عملے نصف درجن لوگ غالباً کافی ہاؤس پہنچنے والوں میں سب سے اول تھے۔ ایک کونے میں دو میزیں ملائی گئی تھیں۔ اور ان کے چاروں طرف یہ بازار گرم تھا۔

بادشاہ سلامت نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا ایک کرسی گھسیٹ لیجئے۔ اور بیٹھ جایئے۔ یہ ہری کرسیاں لمبی بیٹھک کے لئے نہایت ہی آرام دہ ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کافی کنٹرول بورڈ نے دوسری قسم کی کرسیاں کیوں بھیجی ہیں جن پر بیٹھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے آدمی اڈے پر بیٹھا ہے۔

سب نے بجا ارشاد ہے کہا۔

اب ہوٹل کے بیروں میں مقابلہ شروع ہو گیا۔ ہر بیرا بادشاہ سلامت کی میز ہی پر کام کرنا چاہتا تھا۔ کیوں کہ ان کو بادشاہ سلامت سے شاہانہ بخشش ملتی تھی لیکن بادشاہ سلامت کو وہانی نام کا بیرا پسند تھا۔ کیوں کہ وہ کافی چست و چالاک تھا۔

تمارے لئے کریم کے ساتھ کافی منگائی جائے، بادشاہ سلامت نے ایک محکمہ اطلاعات کے شاعر ملازم کو جو عموماً ان کے قریب بیٹھتا تھا۔ مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

شاعر صاحب نے فرمایا۔ جناب مجھے حسب معمول قبض ہے۔ اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کس چیز کے لئے کیوں۔!

بادشاہ سلامت۔ تب آپ سادی کافی پیجئے۔ آپ کو بہت فائدہ کرے گی۔ اور اس کے ساتھ ایک پلیٹ خستہ آلو کے درتی بھی ہونا چاہیے۔ لیکن آپ کو اس کے ساتھ سیاہ مرچ اور سرکہ بھی کافی ملانا چاہیئے۔ بادشاہ سلامت کو احکامات دہرانے کی عادت نہ تھی۔ اور جانی بالکل گوش بر آواز کھڑا تھا۔

بادشاہ سلامت نے نوخیز جرنلسٹ سیاست دان کی طرف مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا۔ کہ آپ کے لئے کیا منگایا جائے!

وہ بولے۔ میں بڑی مصیبت میں مبتلا ہوں۔ میرے پاس مکان نہیں ہے۔ اور کئی ماہ کی کوشش کے بعد ابھی تک کوئی نہیں ملا ہو۔ جب میں خالی گھر تلاش کر کے افسران متعلقہ کو مطلع کرتا ہوں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ الاٹ ہو چکا اسی میں پریشان رہتا ہوں۔ میرا اس وقت کچھ کھانے پینے کو جی نہیں چاہتا۔

"کریم کے ساتھ گرم کافی آپ کا اضمحلال دور کرنے کے لئے بہترین نسخہ ہے۔ جہاں تک مکان کا مسئلہ ہے وہ کبھی نہ کبھی حل ہو ہی جائے گا۔ میری رائے میں حکومت کو مکانوں کے لئے امداد باہمی کی اسکیم چلانا چاہیئے۔ بادشاہ سلامت نے دور اندیشانہ انداز میں کہا۔ ہر ایک نے خاموشی سے رائے عالیہ پر صاد کیا۔

اسی طرح خاطر و تواضع کا یہ سوال نامہ تقریباً پون گھنٹہ میں میرے اوپر ختم ہوا۔ اور جانی فوراً احکام کی بجا آوری کے لئے روانہ ہو گیا۔

اب بادشاہ سلامت نے مجمع کو تفریحی انداز میں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ہمارے شاعر دوست کی صحیح مالی حالت کا اندازہ ان کے ہمیشہ بدلنے والے لباس سے ہوتا ہے۔ ہم لوگوں نے ایک قہقہہ لگایا اور شاعر صاحب نے اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہا۔ لیکن بادشاہ سلامت نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔۔ لیکن حضرات آج شاعر صاحب اپنے اتوار کے لباس میں ہیں۔ اور زلفوں کی طرف سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں تو ہم سمجھ جاتے ہیں کہ وہ ذرا پریشان ہیں۔ ہم لوگوں نے پھر قہقہہ لگایا۔

اتنے میں جانی چار دکانی کی کشتیاں لئے پہونچ گیا۔ اور ہم لوگوں کی تمام تر توجہ اس طرف مبذول ہو گئی۔ بادشاہ سلامت نے شاعر صاحب سے فرمائش کی کیا۔ ۱۹۱۸ء والی نظموں میں سے کوئی سنائیں گے بلکہ وہ جو آپ نے جیل میں کہی ہے۔

شاعر صاحب نے حسب معمول جواب دیا۔ ذرا میرے گلے میں خراش ہے۔ اس کے علاوہ قبض کی وجہ سے میرے سر میں ہلکا درد پیدا ہو گیا ہے۔ بادشاہ سلامت نے فوراً موضوع گفتگو بدلتے ہوئے کہا ہمارے صوبہ کے اضلاع میں جو غنڈہ گردی ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے۔ اور تمہارے اخبار نے اس کی بابت کیا کہا ہے یہ تخاطب نوخیز سیاست دان کی طرف تھا۔

سیاست داں نے کافی کے پیالہ سے اپنا سر اٹھاتے ہوئے چونک کر کہا، "ہمارے ایسے عوامی صوبہ میں جہاں پونا بدری ناتھ جیسے ادارے ہیں۔ یہ واقعتاً افسوسناک ہے۔ کچھ جگہوں کے لئے یہ ہے کہ اگر ذمہ داران نے ذرا ہوشیاری سے کام لیتے تو یہ سب کچھ نہ ہوتا۔

ذمہ داران ذرا ہوشیاری سے کام لیتے اس سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ بادشاہ سلامت نے گرج کر میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔ جس سے دونوں میزوں پر زلزلہ آگیا۔

غصہ کے اس اچانک دورہ نے نوجوان کو خود پریشان کر دیا۔ اس نے ذرا آہستہ سے کہا۔ میرا مطلب یہ تھا کہ ذمہ داران کو امن کے متعلق غلط اطمینان تھا۔ اس لئے ان کے اوپر یہ بلا فوری نازل ہو گئی۔

بادشاہ سلامت نے فوراً کہا۔ اضلاع کے ذمہ داران کا غلط اطمینان! یہ بات احمقانہ معلوم ہوتی ہے اور .....!

ہم میں سے ہر شخص نے بادشاہ سلامت کی تائید کی۔ اور بادشاہ سلامت نے کہا۔ اچھا اس مرتبہ جب صوبہ کے اعلیٰ افسران سے میری ملاقات ہوگی تو میں اس معاملہ پر وزارتی معیار گفتگو کروں گا

کافی ہاؤس کے دروازہ سے دو شخص
طرف بڑھتے ہوئے دکھائی دئے۔ ان
ں جواہر لال نہرو کی طرح لمبا اور اچار یہ
ما زک تھا۔ دوسرا شخص اپنے چوڑے
حلقہ سے مزدوروں میں کام کرنے والا
وہ اپنی سگرٹ کے کش اس طرح لے رہا
نہ کی چمنی سے دھواں نکل رہا ہو۔
ور ایک دوسرے صاحب اٹھ کر چل دئے
ان کو دوسرے کاموں سے جانا ہے۔
ت نے اوقات کی پابندی کے متعلق ان
ئی کرتے ہوئے ان کو الوداع کہا۔
کارکن کے جوش کے ساتھ اپنی پوری
ہوئے بادشاہ سلامت کو مخاطب کیا۔
ں اپنے دوست کے ضمانت کرنے عدالت
متعلقہ نے میری طرف توجہ نہ کی اور کہا کہ
۔ اس وقت دو بجے تھے۔ اور تعطیل سے
س کو دفتر نہ چھوڑنا چاہیئے تھا۔
اہ سلامت کے چہرہ پر شکنیں نمودار

ارکن نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ
ست کو ایک دن بلا قصور قید میں صبر

نہایت ہی قابل افسوس ہے۔ یہ لوگ
ی آزادی سے کھیلتے ہیں۔ کیا تم نے افسران
کی بابت شکایت کی۔ بادشاہ سلامت
ن کو دریافت کیا۔
جناب میں ہر عدالت میں گیا۔ لیکن افسر
منظور کرنے کا اختیار ہی تھا۔ کارکن نے
کہا۔
لامت نے سوچتے ہوئے کہا۔ اس بات
غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اس کی
علقہ سے کہنا چاہیئے۔
وقت دروازہ پر صاف ستھرے لباس میں
دکھائی دئے۔ بادشاہ سلامت نے ان
کہا۔ یہ ایک دانش ور اور پرجوش جرنلسٹ
بات جس کو کرنا چاہیئے کر سکتا ہے۔ اتنے
ں ہماری میز کے قریب آگیا۔ اور بادشاہ
ہ فرمایا۔ در کل کے اخبار میں تمہارا کالم

فارموسا کا مسئلہ حفاظتی کونسل میں

لیک سکسس ۳۰ اگست۔ حفاظتی کونسل نے ہندوستان کے نمائندے کی تجویز کی ہوئی سرخی فارموسا پر مسلح حملہ کی شکایت کے ماتحت اس کو ایجنڈے میں شامل کرنا منظور کرلیا ہے۔ تجویز کی موافقت میں سات ووٹ تھے۔ اور مخالفت میں دو ایک غیر حاضر۔ قوم پرور چین اور کیوبا نے مخالفت میں ووٹ دیا۔ مصر نے ووٹ نہیں دیا۔ مسٹر جیکب ملک نے موافقت میں ووٹ دیا۔ یوگوسلاویہ نے ووٹ میں حصہ نہیں لیا۔

مسٹر جیکب ملک روسی نمائندے نے یہ تحریک پیش کی ہے کہ چونکہ فارموسا کے مسئلہ پر بحث ہونے جارہی ہے۔ اس لئے چینی کمیونسٹ حکومت کے نمائندے کو حفاظتی کونسل میں جلسہ تک شرکت کرنی چاہیئے۔

آسام کو کشمیر کا عطیہ

سری نگر ۳۱ اگست۔ کل وزیر اعظم کشمیر عبداللہ نے آسام کے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لئے اپیل کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت کشمیر آسام کے لوگوں کے لئے پانچ ہزار من چاول جلد از جلد روانہ کرنے کا انتظام کررہی ہے۔

کوریا کی جنگ میں کتوں کے کارنامے

نیویارک ۳۰ اگست کوریا کی جنگ میں امریکی کتوں کو استعمال کررہے ہیں۔ اب تک ۷۰ کتے کوریا بھیجے جاچکے ہیں۔ یہ کتے ایک مورچے سے دوسرے مورچے کو اہم پیغامات پہونچاتے ہیں۔ زخمی فوجیوں کو مورچوں سے نکال لاتے ہیں۔ اور ضروری ادویہ ان تک پہونچاتے ہیں۔ ان کتوں کو عمدہ تربیت دی گئی ہے۔ وہ دھماکوں اور شور و شر کی پرواہ کئے بغیر اپنے فرائض ادا کرتے ہیں۔

اکشے جی سے سوچیتا کرپلانی کی ملاقات

لکھنؤ ۲۹ اگست۔ آج صبح شری لال بہادر شاستری شریمتی سوچیتا کرپلانی کے ہمراہ اکشے برہمچاری کو دیکھنے گئے۔ شریمتی سوچیتا کرپلانی نے اکشے برہمچاری کے سامنے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ اجودھیا اور فیض آباد کے مسلمانوں کا معاملہ حکومت سے بات چیت کرکے طے کرانے پر آمادہ ہیں۔ اس لئے انھیں اپنا برت توڑ دینا چاہیئے۔

مسلمانوں کو بابری مسجد کے سونپنے کا سوال بھی زیر گفتگو آیا۔ اکشے جی نے اپنی باتوں کو دہرایا اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کی۔ اور اپنے اس بیان کی نقلیں دیں جو حال ہی میں اخباروں میں شائع ہوا ہے۔ اور جس ان کے مطالبات کی تشریح کی گئی ہے۔ ان مطالبات کا بابری مسجد کی بازیابی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اکشے جی نے شریمتی کرپلانی سے کہا کہ انھیں برت توڑنے پر آمادہ کرنا۔ اس وقت تک بیکار ہے جب تک وہ پنڈت پنت اور شری لال بہادر شاستری سے اس معاملہ میں گفتگو نہ کریں۔ شریمتی کرپلانی نے وعدہ کیا کہ وہ پنڈت پنت اور سری شاستری سے ملاقات کرنے کے بعد پھر ان سے ملیں گی۔

شری اکشے برہم چاری کے مرن برت کا آج ۸واں دن ہے۔ اس آٹھ دن میں ان کا وزن ۱۴ پونڈ کم ہوگیا ہے اور وہ بہت کمزور ہوگئے ہیں۔

یورپ کو کمیونسٹ حملہ کا خطرہ

لندن ۲۷ اگست۔ مسٹر ونسٹن چرچل نے قوم کے نام ایک پیغام براڈ کاسٹ کرتے ہوئے گذشتہ رات کو کہا کہ کمیونسٹ حملہ کی وجہ سے یورپ کو شدید خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ملک کے دفاع اور حفاظت کے لئے جو تدابیر اختیار کی جائیں گی۔ ان سب کی قدامت پسند پارٹی تائید کرے گی۔

سولہ ارب سے زائد ڈالر کی منظوری

واشنگٹن ۲۷ اگست امریکہ کے ایوان نمائندگان نے کل ۱۶ ارب ۷۷ کروڑ سوا لاکھ ۴۸ ہزار ۴ سو ۹۱ ڈالر کا ایک ہنگامی بل منظور کرکے سینیٹ کو بھیج دیا ہے۔ اس کثیر رقم کی منظوری کا مقصد ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور اس کے طرف داروں کو ازسر نو مسلح کرنے میں مدد دینا ہے۔

جاپان کے سابق وزیر اعظم کا بیان

ٹوکیو ۲۷ اگست سابق وزیر اعظم ٹیٹو سکریٹری جنرل جاپانی سوشل ڈیماکریٹک پارٹی نے آج ہندوستان سے اپیل کی کہ وہ امن کی کوششوں کو جاری رکھے۔ انھوں نے کہا کہ جاپان کے لوگ پنڈت جواہر لال نہرو کی کوششوں کو پرجوش خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ ان کی کوششیں ضرور کامیاب ہوں گی۔ جاپان کے مستقبل کا سوال دار و مدار پنڈت نہرو کی امن کی کوششوں کی کامیابی پر ہے۔ جاپان کو اگر پھر کسی بڑی جنگ کا سامنا کرنا پڑا تو وہ پنپ نہ سکے گا۔

سر اوون ڈکسن لندن پہنچ گئے

لندن ۳۰ اگست۔ اقوام متحدہ کے ثالث سر اوون ڈکسن کراچی سے روانہ ہوکر یہاں ہوائی جہاز کے ذریعہ پہونچے۔

سر اوون ڈکسن نے کہا کہ انھوں نے کراچی روانہ ہونے کے قبل جو بیان دیا تھا کہ اس میں کوئی اضافہ نہیں کرنا چاہتے۔ جب ان سے دریافت کیا کہ وہ اپنی رپورٹ کہاں تیار کریں گے تو انھوں نے کہا کہ رپورٹ کا ایک حصہ لندن میں تیار کیا جائے گا۔ اور ایک حصہ لیک سکسس میں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ وہ رپورٹ داخل کرنے کی آخری تاریخ نہیں بتا سکتے۔

اچاریہ جگل کشور صوبہ کانگریس کے صدر

لکھنؤ ۳۱ اگست۔ آج رات کو گیارہ بجے صوبائی کانگریس کمیٹی کے عہدہ داروں کا انتخاب کا ووٹ شماری کے بعد اعلان کردیا گیا کہ اچاریہ جگل کشور صوبہ کانگریس کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے۔ شمبھو دیال ترپاٹھی کو ۱۶۰ ووٹ ملے اور اچاریہ جی کو ۳۵۶۔

جنرل سکریٹری کے عہدہ کے لئے الگو رائے شاستری اور مسٹر گووند سہائے میں مقابلہ میں الگو رائے شاستری مسٹر گووند سہائے کے مقابلہ میں کامیاب ہوئے۔ الگو رائے شاستری کو ۳۰۸ اور مسٹر گووند سہائے کو ۲۴۳ ووٹ ملے۔ اس کے علاوہ تین سکریٹری مندرجہ ذیل حضرات منتخب ہوئے ہیں۔ ۱۔ مسٹر رؤف جعفری۔ ۲۔ مسٹر رام مورتی۔ ۳۔ مسٹر بنسی دھر لال۔

بمبئی کے مل علاقوں میں فائرنگ

بمبئی ۳۱ اگست آج سہ پہر کو چار بجے سے کر پونے ۵ بجے تک بمبئی کے صنعتی علاقوں میں چار جگہ مشتعل مجمعوں پر پولیس نے گولی چلائی جس سے ۳ اشخاص ہلاک اور ۲۹ زخمی ہوئے۔

شر اشخاص اس پتھراؤ سے مجروح ہوئے۔ جو پریل روڈ وغیرہ پر شرارت پسندوں نے چلتی ہوئی موٹروں اور ٹراموں پر کیا۔

پاکستان نے آسام کو چاول بھیجدیا!

کریم گنج۔ ۳۱ اگست پاکستان نے آسام کے مصیبت زدوں کو جو غلہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اس کے مطابق ۴۸ ڈبوں میں سات ہزار چار سو پچاس من چاول آج آسام کی سرحد پر پہونچ گیا۔ اور بقیہ دو ہزار چھ من کل آجائے گا۔ جو چاول آیا ہے۔ اس میں چھ ہزار من ڈبرو گڑھ بھیجدیا جائے گا۔ اور بقیہ سلچر گنا ٹ

پاکستان کے دستور سے حلف وفاداری

لاہور ۳۱ اگست۔ آئندہ سے پاکستان کے گورنر وزراء اور ہائی کورٹ کے جج ملک معظم جارج یا ان کے جانشین کی وفاداری کا حلف نہیں بلکہ پاکستان کے دستور آئین اور قانون اور حکومت سے وفاداری کا حلف لیا کریں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے گورنر جنرل نے ایک حکم کے ذریعہ قاعدہ میں یہ ترمیم کی ہے۔

کناڈا کی آبادی میں ۲ فیصدی اضافہ

اٹاوہ ۲۹ اگست تازہ ترین سرکاری اعداد و شمار کے مطابق یکم جون ۱۹۵۰ء کو کناڈا کی آبادی ۱۳۸۴۵۰۰۰ نفوس پر مشتمل تھی۔ یعنی یکم جون ۱۹۴۹ء میں جو آبادی تھی۔ اس میں ۲.۲ فی صدی کا اضافہ ہوا۔

ہمالیہ کی بلندی میں اضافہ

نئی دہلی ۳۱ اگست حکومت ہند کے ماہر زمین کا آج کہنا کہ غالباً زلزلہ کی بنا پر ہمالیہ کی بلندی میں اضافہ ہوگیا ہوگا۔ کیونکہ خیال کیا جاتا ہے کہ زلزلہ کے علاقہ میں زمین کی سطح میں عرصہ سے ایک قسم کی حرکت ہورہی تھی۔ مشاہدات بتلاتے ہیں کہ تقریباً دو سو سال سے اس علاقہ میں ہمالیہ کی بلندی میں اضافہ ہورہا ہے۔

مثلاً ایورسٹ کی چوٹی جب عرصہ ہوا ناپا گیا تھا۔ تو اس کی اونچائی ۲۹۰۰۲ فٹ تھی اور اب اس کی بلندی ۲۹۰۰۴ فٹ ہوگئی ہے۔

فلم شہید سنگاپور میں ممنوع

سنگاپور ۲۳ اگست۔ سنگاپور فلم اپیل بورڈ نے ہندوستانی فلم شہید کو جس میں ۱۹۴۲ء کی تحریک آزادی کے پس منظر میں ایک عشقیہ داستان بیان کی گئی ہے ممنوع قرار دے دیا۔

بارہ ہزار مسلمانوں کو مستقل پرمٹ

نئی دہلی ۲۰ اگست حکومت ہند نے اب تک بارہ ہزار مسلمانوں کو ہندوستان میں مستقل طور پر آباد ہونے کی اجازت دیدی ہے۔

اگست ۱۹۴۸ء میں ۲۵۰۰ مسلمانوں نے حکومت ہند کو ہندوستان میں مستقل طور پر آباد ہونے کی درخواستیں دی گئی تھیں۔ حکومت مذکور نے ان میں سے ۱۲۰۰ درخواستوں کو منظور کرلیا۔

آدمی نے کتے کو کاٹا!

بمبئی ۲۶ اگست۔ گودی پر کام کرنے والے ایک مزدور نے اخبار نویسوں کو ایک عجیب و غریب خبر شائع کرنے کا موقع فراہم کردیا جب کہ اس نے ایک کتے کے جس نے اسے کاٹ کھایا تھا پلٹ کر دو بار کاٹا۔

یہ مزدور صبح سکندر گودی کی ایک سڑک پر جارہا تھا کہ ایک کتا پیچھے پیچھے آیا۔ اور اس نے اچانک مزدور کی ران میں کاٹ لیا۔

زخمی اور غضب ناک مزدور گھوم کر کتے پر پلٹ پڑا اور دو بار اسے کاٹا۔ ایک انچ کے قریب اس کی دم کاٹ لی۔ اس حرکت پر پولیس نے اس کو گرفتار کرلیا۔

مشرقی اضلاع کے دو ہزار تین سو گاؤں تہ آب!

لکھنؤ ۲۶ اگست۔ آج وزیر اعظم پنڈت گوبند بلبھ پنت نے سیلاب زدہ علاقہ کا ہوائی دورہ کیا۔ موجودہ سیلاب کی زد میں یوپی کے سات مشرقی اضلاع آئے ہیں۔ اور ایک ہزار تین سو گاؤں متاثر ہوئے ہیں۔ اس غیر معمولی سیلاب کی وجہ سے آٹھ دریاؤں میں طغیانی ہے۔

پنت جی نے ہوائی جہاز کے ذریعہ ایک ہزار فٹ کی اونچائی سے تقریباً بارہ ہزار مربع میل علاقہ کا معائنہ کیا۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے نمائندے نے جو دورے میں پنت جی کے ہمراہ تھا کہا ہے کہ یہ دورہ باوجود دردناک مناظر کے بہت دلچسپ تھا۔ سیلاب کی وجہ سے تقریب قریب آٹھ لاکھ ایکڑ زرعی علاقہ تہ آب ہو گیا ہے۔ اور نقصان کا اندازہ تقریباً ۵ کروڑ کیا جاتا ہے۔ کل علاقہ جو زیر آب ہے وہ اندازاً پانچسو مربع میل ہوگا۔

اس سیلاب سے تقریباً چھ لاکھ آدمی متاثر ہوئے ہیں۔ لیکن اب تک اتلاف جان کے نقصان کی کوئی خبر موصول نہیں ہوئی ہے۔ اس وقت جن دریاؤں میں طغیانی ہے وہ گنگا۔ راپتی۔ اروہنی۔ ٹونس نوانینی گھاگھرا گنڈک سرجو ہیں۔

گورکھپور دیوریا۔ اور اعظم گڈھ میں وسیع پیمانہ پر امداد پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے اور پچاس ہزار آدمیوں سے زائد سیلاب زدہ علاقہ سے محفوظ مقامات پر لے گئے ہیں۔

گورکھپور کے سیلابی علاقہ میں جس طرف نظر پڑتی سوائے پانی کے اور کچھ نہیں دکھائی دیتا۔ صرف کہیں کہیں ڈوبے ہوئے درختوں کی پھنگیاں نظر آ جاتی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں کتنا پانی ہے ضلع دیوریا کی جنوبی علاقہ میں بعض بعض اونچی آبادیاں اس وسیع سمندر کے درمیان ویران جزیرے معلوم ہوتی تھیں۔ جہاں زندگی کے کوئی آثار نہیں پائے جاتے تھے!۔

جموں میں قدرت کا کرشمہ!

جموں ۲۶ اگست یہاں جو اطلاعیں آئی ہیں۔ ان کے مطابق صوبہ جموں کے مختلف تالابوں میں بلبلے اٹھے اور پانی کی سطح اس قدر اونچی ہو گئی کہ تالابوں کے کنارے سیلاب زدہ سے ہو گئے۔

لیکن ۳۰ منٹ کے بعد پانی گھٹنا شروع ہوا اور تالابوں کی سطح معتدل ہو گئی۔ مشاہدہ کرنے والوں کا خیال ہے کہ یہ خلاف عادت اور غیر قدرتی بات ہے۔ لوگ اسے ایک کرشمہ جان رہے ہیں۔

مونگ پھلی سے مصنوعی اون

لندن ۲۶ اگست ۲۰ لاکھ پونڈ کے خرچ سے اسکاٹ لینڈ میں ایک کارخانہ قائم کیا جا رہا ہے۔ جہاں مونگ پھلی سے مصنوعی اون تیار کیا جائے گا۔ آئندہ سال تک یہ اون اتنی مقدار میں تیار کیا جا سکیگا کہ اسو بازار میں فروخت کرنے کے لئے پیش کیا جائے۔

امپیریل کیمیکل انڈسٹریز کے ایک رکن ڈاکٹر جے جی ڈکسن نے یہ اون ایجاد کیا ہے۔ اور اس کا نام ارڈل ہوگا۔

نیتاجی منگولیا کی خانقاہ میں ہیں

لندن ۲۶ اگست ایک مصنف مسٹر جی بی ایل کا اصرار ہے کہ نیتاجی سوباش چندر بوس زندہ ہیں۔ وہ بیرونی منگولیا کے مقام ہیرادلان پاٹن کی ایک خانقاہ میں موجود ہیں۔

لندن میں گلوب کو انٹرویو دیتے ہوئے مسٹر سیل نے کہا۔ نیتاجی کے آخری سفر کے بارے میں جس کے بارے میں عام طور پر کہا جا چکا ہے کہ وہ ہوائی حادثہ میں ہلاک ہوئے تھے۔ مجھے منگولیا سے انتہائی سنسنی خیز خبر ملی ہے۔ چنانچہ میں نے ان کی سوانح حیات لکھ رہا تھا۔ اس کے ایک چوتھائی حصہ میں مجھے زبردست تبدیلیاں کرنی پڑیں گی۔ یہ کتاب ۵۱ء میں انگلستان اور امریکہ سے ایک ساتھ شائع ہو جائے گی۔

نیتاجی اور فارموسا کے تعلقات کے بارے میں مجھے بہت سی نئی باتیں معلوم ہوئی ہیں۔ اور اس کتاب میں روس کے ساتھ نیتاجی کے تعلقات پر بھی روشنی ڈالی جائے گی۔

نیتاجی کے بارے میں مسٹر سیل نے مزید بتایا کہ وہ ایک تارک دنیا کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ سیاست میں کوئی حصہ نہیں لیتے۔ اور نہ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں

حاجیوں کے پہونچنے کی آخری تاریخ

نئی دہلی ۲۶ اگست وزارت خارجہ نے آج اعلان کیا ہے کہ سعودی حکومت نے حاجیوں کے جہازوں کے جدہ پہونچنے کی آخری تاریخ ۱۶ ستمبر ہوائی جہازوں کے پہونچنے کی آخری تاریخ ۱۹ ستمبر رکھی ہے۔

مزدوروں کو ۸۴ لاکھ کا نقصان

بمبئی ۲۹ اگست یہاں کی کپڑا ملوں کے مزدوروں کی ہڑتال سے جو ۱۴ اگست سے جاری ہے۔ تقریباً ۵ کروڑ گز کپڑا اور ایک کروڑ ۳۰ لاکھ گز سوت کی پیداوار کا نقصان ہوا ہے۔

اس دو ہفتہ کی ہڑتال کے دوران میں مزدوروں کا نے تقریباً ۸۴ لاکھ روپیہ اپنی اجرت کھوئے ہیں۔ اس ہڑتال کے زمانے میں تین چھٹیاں بھی پڑیں۔ ۵ اگست ناگ پنچمی۔ یوم ناریل۔

سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ ہڑتال آئندہ مہینے کے شروع میں ختم ہو جائے گی۔ کیونکہ ایک مہینہ کی اجرت اور بھتہ نہ ملنے کی وجہ سے مزدوروں کی مالی حالت دم توڑ دے گی۔

جوڈیشل مجسٹریٹوں کی تعداد میں تخفیف

آگرہ۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی کے موجودہ جوڈیشل مجسٹریٹوں کی تعداد میں کمی کی جانے والی ہے۔ پتہ چلا ہے کہ یوپی کی دیوانی عدالتوں میں جو ایک بھاری تعداد بے فیصلہ مقدموں کی ہے۔ ان سے نپٹنے کے لئے بہت جلد ۵۳ نئے منصف مقرر کئے جانے والے ہیں۔

دونوں بنگالوں کے درمیان آنیوالے و جانے والے

کلکتہ۔ ۲۹ اگست مغربی بنگال کے ایک سرکاری پریس نوٹ میں کل بتایا گیا ہے کہ پچھلے ۲۴ گھنٹہ میں پانچ ہزار اڑتالیس ہندو اور دو ہزار چھ سو چوراسی مسلمان مشرقی پاکستان سے بذریعہ ریل آئے۔ اور چار ہزار نو سو نوے ہندو اور ایک ہزار آٹھ سو تریسٹھ مسلمان یہاں سے مشرقی پاکستان گئے۔

ہوائی جہاز کے ذریعہ اکاون ہندو اور جون مسلمان آئے۔ اور اکتالیس ہندو اور ۴۴ مسلمان گئے۔

دیش مکھ پیرس روانہ

نئی دہلی ۲۹ اگست مسٹر سی ڈی دیشمکھ وزیر مالیات ہندوستان کی نمائندگی دولت مشترکہ کے ملکوں کی مشترکہ مشاورتی کمیٹی کے اس جلسہ میں کریں گے۔ جو ۶ ستمبر کو لندن میں ہونے والا ہے۔

امدادی رقم انکم ٹیکس سے بری

گوہاٹی ۲۹ اگست گورنر آسام زلزلہ امدادی فنڈ میں دی جانے والی رقم انکم ٹیکس سے بری کر دی گئی ہے صوبائی حکومت کو اس اعلان کی اطلاع نائب وزیر اعظم ہند سردار ولبھ بھائی پٹیل سے ملی ہے۔

جسلمیر کے مہاراول کا انتقال

جے پور ۲۹ اگست سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ کل سہ پہر کو جسلمیر کے مہاراول گردھر سنگھ کا حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر ۴۴ سال کی تھی۔

مہاراول آنجہانی کو صدر جمہوریہ ہند نے حال ہی میں ہندوستانی فوج کا آنریری کرنل مقرر کیا تھا۔ جب راجستھان یونین کا قیام ہوا تو جسلمیر بھی مارچ میں اس یونین میں شریک ہو گیا۔



اکشے جی کو دیکھنے دو مشتبہ اجنبی شخص آئے

لکھنؤ ۲۹ اگست۔ آج دو اجنبی لوگوں کو بھی دیکھا گیا۔ جن میں سے ایک مرہٹہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ بڑے تذبذب کے ساتھ اس احاطہ میں داخل ہوئے۔ جو کانگریس کمیٹی کے دفتر سے متصل ہے۔ اور جہاں اکشے جی مرن برت کئے ہوئے ہیں۔ ان کے طریقہ کار سے اکشے جی کے تیمارداروں کو شک پیدا ہوا اور جب ان سے سوالات کئے گئے تو انھوں نے کہا کہ وہ اخبارات کے لئے اکشے جی کا فوٹو لینے آئے ہیں اس کے بعد وہ یکبارگی غصہ ہو کر چلے گئے۔ اکشے جی کے چاروں طرف جو سی آئی ڈی والے تعینات ہیں وہ اس واقعہ سے بہت چوکنا ہو گئے ہیں۔

مہاسبھا کا اجلاس پونہ میں

پونا ۲۹ اگست۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا ۳۲ واں اجلاس دسمبر ۵۰ء میں یہاں ہوگا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اجلاس ۳۰ دسمبر سے شروع ہو کر یکم جنوری ۱۹۵۱ء کو ختم ہوگا۔

چلتی ٹرام سے ٹیلی فون کیجئے!

برلن ۲۸ اگست مغربی جرمنی کی ایک مشہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے اب اپنی موٹر ٹراموں میں ریڈیو ٹیلی فون نصب کئے ہیں۔

ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر خواجہ عبد [illegible] نے [illegible] پریس [illegible] سے چھپوا کر شائع کیا

THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(حسن شمسی)

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت
سالانہ 8|-
سالانہ رعایتی 6|-
ششماہی 3|8|-
سہ ماہی 2|-
فی پرچہ ۲

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL. 52	KANPUR SATURDAY 9th SEPTEMBER 1950	کانپور شنبہ ۹ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۲۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۹ھ	جلد ۵۲
No. 36			نمبر ۳۶

ادبیات

بھجن رادھے شیام کا

(از مولانا حسرت موہانی)

عرفانِ عشق نام ہے میرے مقام کا
حامل ہوں کس کے نغمۂ نئے کے پیام کا

متھرا سے اہلِ دل کو وہ آتی ہے بوئے اُنس
دنیائے جاں میں شور ہے اس کے دوام کا

مخلوق اِک نگاہِ کرم کی امیدوار
مستانہ کر رہی بھجن رادھے شیام کا

محبوب کی تلاش ہوئی رہبرِ محب!
"برسانے" سے جو قصد کیا "نند گام" کا

گوکل کی سرزمین بھی عزیزِ جہاں بنی!
کلمہ پڑھا جو اِن کی محبت کے نام کا

برندا کا بن بھی رشکِ جنت بنا کہ تھا
پامالِ نازِ انھیں کی بہارِ خرام کا

لبریزِ نور ہے دلِ حسرت زہے نصیب
اِک حسنِ مشک فام کے شوقِ تمام کا

دنیائے اسلام

عرب لیگ یروشلم کو بین اقوامی انتظام میں دینے پر مصر

بغداد ۵ ستمبر۔ عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عبدالرحمن عزام پاشا نے گذشتہ ہفتہ اسکندریہ سے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے طے کیا ہے کہ وہ عرب ملکوں سے کہے گی کہ یروشلم کو پوری طرح بین اقوامی انتظام میں دینے کی ہر امکانی کوشش کی جائے۔

بغداد سے عزام پاشا کے اس اعلان کی اطلاع دیتے ہوئے پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے نامہ نگار نے لکھا ہے بیشتر عرب ملک یروشلم کو بین اقوامی انتظام میں دینے کے حق میں ہیں۔ بشرطیکہ ادارہ اقوام متحدہ اس کو پوری طرح بین اقوامی نگرانی میں رکھنے کی ضمانت لے۔ یروشلم کو بین الاقوامی انتظام میں دینے کے بارے میں دو طرح کے خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے۔ شرق اردن اور اس کے ہمخیال ملک اسے بین اقوامی انتظام میں دینے کے سخت مخالف ہیں۔ اور مصر اور اس کے ہم خیال عرب ملک اس کو بین الاقوامی انتظام میں دینے کے موئد ہیں۔ اس موخر کذکر گروہ کا خیال ہے کہ اگر بیت المقدس کو تباہی اور سیاسی جھگڑے سے بچانا ہے تو اس کو بین الاقوامی انتظام میں دینا بہت ضروری ہے۔ یہ اس مسئلہ کو جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں طے کرانے کا خیال رکھتا ہے۔

شرق اردن کے نمایندے نے عرب لیگ اور اس کی سیاسی کمیٹی کے جلسوں میں کھلے الفاظ میں اس بات کا اظہار کیا کہ یروشلم کی حفاظت اور انتظام شرق اردن کا ایک ایسا فرض اور ذمہ داری ہے جس سے وہ کبھی دست بردار ہونے کو تیار نہیں۔ اس کے علاوہ بیت المقدس صدیوں سے عربوں کے زیر انتظام رہا ہے۔ اور انھوں نے جس طرح اس کی نگرانی اور حفاظت کی ہے اس کی مثال ڈھونڈھے نہیں ملتی۔ اسکو کسی دوسرے کے زیر انتظام سونپنے سے تاریخی تسلسل میں فرق آجائیگا۔ اور بین اقوامی انتظام کے تحت اس کے چلے جانے سے یروشلم کے ۲لہ لاکھ عربوں کی قومیت ختم ہو جائے گی۔

مصر اور اس کے ہمخیال ملکوں کو شرق اردن کے اس استدلال میں خود غرضی اور ذاتی مفاد کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ وہ یروشلم کے عربوں کے مفاد کے لئے ادارہ اقوام متحدہ سے یہ ضمانت چاہتے ہیں کہ عرب پناہ گزینوں کو یروشلم میں دوبارہ بسایا جائے۔ ان کا خیال ہے کہ اسرائیل عرب پناہ گزینوں کو دوبارہ یروشلم میں بسانے پر راضی نہ ہوں گے۔ مگر اسرائیل کی حکومت کی بقا امریکہ کی مالی امداد سے وابستہ ہے۔ اس لئے اگر امریکہ اسرائیل سے کہے کہ وہ اسے اسوقت تک مالی امداد نہ دے گا جب تک وہ عرب پناہ گزینوں کے یروشلم میں دوبارہ بسنے پر راضی نہ ہو جائے۔ اور یروشلم کو بین اقوامی انتظام میں دیدیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

اس گروہ کا خیال ہے کہ یروشلم کو اس شرط پر بین الاقوامی بنا دیا گیا تو عرب پناہ گزینوں کو بسانے کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اور اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی ذریعہ ہے بھی نہیں۔

قاہرہ۔ ۵ ستمبر مصر کے وزیر جنگ مصطفیٰ النصری بے نے حکومت اسرائیل پر نقیب کے علاقے سے ۲ ہزار عربوں کو شہر بدر کر دینے کا الزام لگایا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ نکلے ہوئے عربوں کو مصر جزیرہ نما سینائی میں بسانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور یہ خیال ظاہر کیا کہ اب اسرائیل اس قسم کی کارروائی نہ کرے گا۔

عراقی کابینہ مستعفی۔ اندرونی اختلافات کی بنا پر

بغداد ۴ ستمبر۔ وزیر اعظم عراق نے آج اپنی حکومت کا استعفا قائم مقام ایگزیکٹ امیر زید ابن الحسین کو پیش کر دیا ہے۔ حکومت کے استعفیٰ کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی۔ دستوری یونین پارٹی کے لیڈر جنرل نوری السعید پاشا آج ریجنٹ امیر عبداللہ سے ملنے لندن روانہ ہو گئے ہیں۔ یہاں کے سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ غالباً ان سے نئی حکومت بنانے کے لئے کہا جائیگا۔

یہاں کے باخبر حلقے کہہ رہے تھے کہ کابینہ کے اندر اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ اس لئے حکومت کا بدلنا ضروری ہو گیا ہے۔ ایک طبقہ زور دے رہا ہے کہ ملک میں ایسی متحد اور مضبوط حکومت ہونا چاہیئے۔ جس پر ملک کے اندر اور باہر لوگوں کو دفاع کے سلسلے میں اعتماد ہو سکے۔ لیکن جو قومی آرزوؤں کے مقابلے میں جھکنے پر تیار نہ ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے | زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۹ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۳۶

آسام کے لوگوں سے پنڈت نہرو کی اپیل

آسام کے لوگوں سے پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے ۷ ستمبر کو آسام کو ایک رخصتی پیغام دیتے ہوئے کہا کہ وہاں کے عوام سے اپیل کی کہ۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستانی باعمل ہونے کے بجائے باتونی ہونے کے لئے بدنام ہیں۔ اس وقت اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم الزام کو غلط ثابت کر دکھائیں۔

وزیر اعظم نے ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آسام کے زلزلہ اور سیلاب زدہ مصیبت زدگان کی ذمہ داری پورے ملک پر ہے۔ لیکن تباہ شدہ علاقہ کی بحالی کا خاص بار صوبۂ آسام کے لوگوں پر پڑتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ صوبہ کے لوگوں کو جن کو زلزلہ سے نقصان ہو چکا ہے متاثرہ علاقوں کے حالات کی طرح کیا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ حکومت اس سلسلہ میں ہر طرح کی مدد کرے گی لیکن عوام کو اس میں آگے ہونا چاہئیے۔ اپنی معاشیات کو از سر نو بنانے کے لئے عوام کی کوشش کرنا چاہئیے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ دراصل غریب مصیبت زدگان کو امداد بحالی کے لئے ضروری ہے۔ امیر آدمیوں کو بھی نقصان ہو چکا ہے لیکن ان کو مدد کی ضرورت نہیں۔ امداد بحالی کے لئے عوام میں ایک جوش و خروش ہونا چاہئیے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ کچھ طویل مدتی مشاورتی مسائل ہیں جن کو مناسب وقت پر حل کیا جا سکتا ہے۔ اوپری آسام کے دریاؤں کے بہاؤ کو ایک نقطۂ نظر سے دیکھنا ہوگا۔ ان کا مطالعہ کر کے ایسے اقدام کرنا ہوں گے جس سے موجودہ گڑبڑ رکے۔ لیکن یہ بڑے مسائل ہیں جن کے کافی تحقیقات کی ضرورت ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ دریائے برہمپتر سے وسیع پیمانہ پر علاقوں کے بہہ جانے کا جو خطرہ ہے۔ اور لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو گیا ہے۔ وہ صحیح نہیں ہے انھوں نے کہا کہ آسام کے گاؤں اب بھی خوبصورت ہیں لیکن شہروں میں مکانات کی حالت بہت ابتر ہے۔

وزیر اعظم نے اس بات پر شبہ کا اظہار کیا کہ جو اراضی زلزلہ کے اثر سے تباہ ہو گئی ہے وہ پھر استعمال کے قابل ہو سکیگی۔ انھوں نے کہا کہ زمین کی حالت کے متعلق تحقیقات کرنا پڑے گی۔ انھوں نے کہا کہ ممکن ہو کہ یہ زمین پہلے سے بہتر ہو گئی ہو۔ جیسا کہ بہار میں ۱۹۳۴ء کے زلزلہ کے بعد ہوا تھا۔

آسام کے مالی امداد کے متعلق پنڈت نہرو نے کہا کہ روپیہ سے زیادہ کام اہم ہے۔ لیکن حکومت ہند ہر طرح کی امداد کرے گی۔ اگرچہ ابھی اس کام کا اندازہ نہیں لگایا جا سکا ہے کہ کتنی قسم کی ضرورت ہو گی۔ اس کے متعلق تحقیقات جاری ہے۔

اخبار نویسوں سے اپیل

نائب وزیر نشر و اشاعت مسٹر آر ڈی دیواکر نے آل انڈیا نیوز پیپرس ایڈیٹرز کانفرنس بمبئی میں اسٹینڈنگ کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے اخبار نویسوں سے پر زور اپیل کی کہ وہ کوئی بات ایسی نہ کریں جس سے ہندوستان و پاکستان کے تعلقات خراب ہوں اور امن کی فضا کو نقصان پہونچے۔

انھوں نے اخبار نویسوں کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے اس نازک موقعہ پر حکومت کے ساتھ پورا اشتراک عمل کیا۔ اور دونوں ملکوں میں خوشگوار تعلقات قائم ہونے کے لئے فضا پیدا کرنے میں امداد دی۔ مسٹر دیواکر نے کہا کہ اخبار نویسی کی تاریخ میں یہ ایک عمدہ مثال ہے کہ دونوں ملکوں کے اخبار نویسوں نے مل کر فرقہ واریت اور نفرت کے زہر کو دور کرنے کی کوشش کی۔

انھوں نے بتایا کہ ہند و پاکستان مشاورتی کمیٹی کا جلسہ اس ماہ کے آخر میں کلکتہ میں ہونے والا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اس موقعہ پر ہند و پاکستان اخبار نویس کانفرنس کا بھی جلسہ ہو۔

مسٹر دیواکر نے کہا کہ صوبائی اخباری مشاورتی کمیٹیاں بھی اطمینان بخش طریقہ پر کام کر رہی ہیں اور امید ہے کہ ان کمیٹیوں کے ذریعہ تمام صوبوں اور مرکزی حکومت میں اشتراک عمل اور ایک قسم کی ہم آہنگی پیدا کی جا سکے گی۔

مسٹر دیواکر نے اخبار نویسوں کے لئے ایک اخلاقی ضابطہ تیار کرنے کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ایک اعلیٰ معیار قائم کرنے کے لئے قانون سے زیادہ اخلاقی دباؤ زیادہ کارگر ہوگا۔ ہم کو اخباری دنیا میں ایک ایسی فضا پیدا کر دینی چاہئیے کہ اس میں کسی کے لئے پست بات لکھنے کی جرأت ہی نہ ہو۔

اکشے جی کا مرن برت

۶ ستمبر کو گنگا پرشاد میموریل ہال لکھنؤ میں مسٹر سیتا رام تنکل کی صدارت میں ایک جلسہ عام اکشے جی کی مرن برت کی ہمدردی میں منعقد ہوا جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سابق پارلیمنٹری سکریٹری مسٹر گوبند سہائے نے کہا کہ جیسا کہ میں ہمیشہ سے کہتا چلا آ رہا ہوں۔ اس وقت فسطائیت اور جمہوریت کا تصادم ہے۔ لکھنؤ میں جس وقت بھی چند شر انگیز عناصر فساد کرانا چاہیں۔ کرا سکتے ہیں دوسرے ملک برابر ترقی کر رہے ہیں لیکن ہمارا ملک گرتا چلا جا رہا ہے۔ دوسرے ملک مثلاً انگلستان کو دیکھو وہاں بیروزگاری نہیں ہے۔ جنگ کے زمانہ میں جو عمارتیں برباد ہو گئی تھیں۔ وہ بن کر تیار ہو گئی ہیں۔ لیکن ابھی ہمارے ملک میں یہ بات بھی طے نہیں ہوئی ہے کہ مذہبی حکومت اچھی ہے کہ لا مذہبی۔ مسٹر گوبند سہائے نے اکشے جی کے مرن برت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس بحث سے قطع نظر کہ اکشے جی صحیح راستہ پر ہیں یا غلط راستہ پر یہ بات بالکل صاف ہے کہ ان کے مطالبات اتنے صاف ہیں کہ انھیں منظور کرنے میں حکومت کو کسی قسم کا تامل نہ ہونا چاہئیے۔

مسٹر گوپال نرائن سکسینہ ایم ایل اے نے کچھ روز پہلے کے جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ باہر کچھ منچلے نوجوانوں نے اکشے جی کو مر جانے دو کے نعرے لگا کر ہندو سنسکرتی اور تاریخ کی توہین کی تھی۔ ہندو اور مسلم کا سوال نہیں یہ بنیادی اصول کی حفاظت کا سوال ہے ملک کے قانون کے احترام کا مسئلہ ہے ہر مذہب و ملت کے افراد کو اکشے جی کی حمایت اسی اصول کے ماتحت کرنی چاہئیے۔

پنڈت سندر لال نے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں ابھی یہ معلوم کرنے میں تو کامیاب نہیں ہو سکا ہوں کہ حکومت کے افسروں کی اطلاعات صحیح یا اکشے جی کی۔ لیکن اتنی بات سچی ہے کہ اکشے جی سچے انسان اور اتحاد کے حامی ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ فیض آباد میں اور ملک کے دوسرے حصوں میں ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات خوشگوار رہیں۔

پنڈت سندر لال نے بھی تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اگر حکومت اس پر تیار ہو جائے تو وہ اکشے جی سے درخواست کریں گے کہ وہ اپنا برت توڑ دیں۔

شمالی لکھیم پور کا نقشہ ہی بدل گیا

شمالی لکھیم پور ۱۵ اگست کے زلزلے کے نتیجہ میں سرزمین حیرت بن گیا ہے۔ جہاں سڑکیں تھیں وہاں اینٹ پتھر اور تارکول کے تودے ہیں کھیل کے میدان جھیل بن گئے ہیں۔ تالاب ریت کے میدان ہیں۔ مکان اور درخت سیدھے کھڑے ہونے کے بجائے زمین کے ساتھ عجیب عجیب زاویے بنا رہے ہیں۔ اور پل آدھے ہو گئے ہیں۔

کچھ مکانات کھڑے ہیں لیکن ثابت کوئی نہیں ہے شہر کے اندر اور باہر جگہ جگہ زمین اس طرح دھنس گئی ہے اور اتنے گڈھے پیدا ہو گئے ہیں کہ چلتے وقت بہت ہوشیار رہنا پڑتا ہے۔

زلزلہ سے جائداد منقولہ اور سڑکوں کو اور پلوں کو جو نقصان ہو چکا ہے۔ اسکا تخمینہ نیم سرکاری طور پر ۳ کروڑ کیا جاتا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ چائے کے باغات کو بھی ایک کروڑ سے زائد کا نقصان ہوا ہوگا۔

بیشتر سڑکیں چار فٹ سے لیکر دس فٹ تک دھنس گئی ہیں۔ اور چشمے شہر سے ہوتے ہوئے سڑکوں پر بہہ رہے ہیں۔ بہت سی سڑکیں اور مکانات بھی اپنی اصل جگہ سے بہ نسبت سے کر ۲ فٹ تک جنوب مشرق کیطرف کھسک گئے ہیں۔

پریس ٹرسٹ کا نامہ نگار رجو تیزپور سے ۱۲۰ میل کا سفر طے کر کے ریت، پتھر، کیچڑ اور پانی میں ہوتا ہوا۔ پیدل شمالی لکھیم پور پہنچا ہے۔ کہتا ہے کہ زلزلہ کو دیکھتے ہوئے اتنا کم جانی نقصان ہونا تعجب کی بات ہے فقط ایک سات برس کی لڑکی جو ایک گرتے ہوئے مکان سے بھاگی تھی پانی اور ریت میں دفن ہو گئی۔

امریکی دفاعی مورچے

کوریا میں متحدہ اقوام کی ۱۲۰ میل دفاعی لائن کو توڑ کر اندر گھس جانے کے لئے کمیونسٹ فوجوں نے ۶ ستمبر کو بھی اپنے پے در پے حملے جاری رکھے۔ مسان جو اتحادی کے اصل اڈے پوسان سے صرف ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے کے اردگرد امریکی حصار توڑنے کی کوشش میں انھوں نے جنوب میں ایک زبردست دھاوا کیا ہے۔

جنگی محاذ سے موصول ہونے والی خبروں کے مطابق شمالی فوجیں اپنے ایک ہفتہ پہلے کے حملے میں نیا زور پیدا کرنے کے لئے اتحادیوں کے مقابلہ میں محفوظ طاقت جمع کر رہی ہیں۔ اتحادی فوجیں اس ہفتہ کے شروع میں ۶۰ ہزار کمیونسٹوں کی یلغار کے مقابلہ میں بے بس ہو گئی تھیں

غیر فرقہ واری جماعت کانگریس

وزیر پولیس مسٹر لال بہادر شاستری نے آج (۸ ستمبر) یوپی اسمبلی میں سوشلسٹ ممبر کو جواب دیتے ہوئے اس الزام کی زوردار الفاظ میں تردید کی کانگرس جماعتی اعتبار سے فرقہ پرست ہو گئی ہے۔

وزیر پولیس مسٹر راجہ رام شاستری کی پیش کردہ ایک ترمیم کا جس کے ذریعہ یوپی اسمبلی انسداد جرائم ایکٹ کو سیاسی افراد پر نافذ نہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جواب دے رہے تھے۔

انھوں نے کہا کہ آج کے حالات اس قدر پیچیدہ ہیں کہ کسی فرد پر فرقہ پرستی کا الزام آسانی سے لگایا جا سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک کانگرس جماعت کا تعلق ہے کھلے اور صریح ثبوت اس کی تردید میں پیش کئے جا سکتے ہیں کہ وہ فرقہ پرست کی طرف جا رہی ہے۔

کے بلیڈ اور لبا دخانہ کی بہت سی چیزوں کے ذخیرے کو جن کی قیمتیں بڑھتی جا رہی تھیں۔ اپنے قبضہ میں کر لیا۔ کانپور ضلع کے مجسٹریٹ نے بھی ایک حکم کے ذریعہ ان چیزوں کو جو اس آرڈی ننس کے تحت میں آتی ہیں فروخت کرانا یا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا ممنوع قرار دیا ہے

آئینۂ کانپور

میونسپل الکشن

یوپی گورنمنٹ نے میونسپل انتخابات ایک ماہ کے لئے اور بڑھا دئیے ہیں یعنی اب الکشن نومبر کے بجائے دسمبر ۱۹۵۰ء میں ہوں گے خیال کیا جاتا ہے کہ کانپور میں، ۱۰ دسمبر سے ۲۰ دسمبر کے درمیان کسی تاریخ کو الکشن کی تاریخ مقرر ہوگی۔

کانگریس نے میونسپل بورڈ کی ممبری کی امیدواروں کی درخواستوں کی تاریخیں ۱۰ ستمبر مقرر کی تھی۔ لیکن اب یہ تاریخ بھی بڑھا دی گئی ہے

آسام کے مصیبت زدوں کے لئے فنڈ

کانپور کے تقریباً چھ مقتدر کانگریسیوں نے جن میں سٹی کانگریس کمیٹی کے صدر پنڈت رگھبر دیال بھٹ مسٹر ہری سیو پرشاد مصر ماسٹر شیو نرائن ٹنڈن۔ اور مسٹر ہری شنکر ودیارتھی بھی شامل ہیں۔ ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے جس میں یوپی والوں سے اپیل کی ہے کہ وہ آسام کے باشندوں کو جہاں سیلاب اور زلزلہ سے تباہ کاریاں ہوئی ہیں امداد دیں۔ انھوں نے بیان میں بتایا ہے کہ سٹی کانگریس کمیٹی نے ریلیف فنڈ کھول دیا ہے اور عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس میں فیاضانہ طور پر چندہ دیں۔

بیمہ اسکیم اخباری ملازموں پر بھی

کانپور کے اخبارات میں کام کرنے والوں نے ایک جلسہ میں مرکزی اور صوبائی حکومت سے پر زور اپیل کی ہے کہ تمام اخباری ملازموں پر بھی ایمپلائی اسٹیٹ انشورنس اسکیم لاگو کر دی جائے۔

جلسہ میں پریس کے کارکنوں سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس اسکیم کو کامیاب کرنے میں حکومت سے اشتراک عمل کریں۔

اکشے جی کی جان بچائی جائے

ٹیکا پور وارڈ جن کانگریس کی طرف سے ایک عام جلسہ زیر صدارت منشی محمد یونس ۷ ستمبر کو متصل لاری پارک منعقد ہوا جس میں شری تریلوکی سنگھ مولانا غلام مصطفیٰ وارثی اور شری رگھوراج سنگھ نے جن کانگرس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اور ایک تجویز کے ذریعہ شری اکشے جی برہمچاری کے مرن برت کے سلسلہ میں ان کی جیون رکشا کی مانگ کی گئی۔ جو لکھنؤ شہر کانگریس کمیٹی کے دفتر میں ہندو فرقہ پرستی کے خلاف سولہ دن سے مرن برت رکھے ہوئے ہیں۔

آسام کے مصیبت زدہ اور تعلیمی ادارے

ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکول کانپور نے ۹ ستمبر کو یوپی میں سیلاب سے اور آسام میں زلزلہ سے تباہ شدہ لوگوں کے واسطے امدادی فنڈ جمع کرنے کی تجویز پر غور کرنے کیلئے تعلیمی اداروں کے ہیڈس کی ایک میٹنگ بلائی ہے۔

جس میں زلزلہ اور سیلاب کا ریلیف ڈے منانے اسکاؤٹس اور سوشل سروس کیڈیٹ کی سروسز کو استعمال میں لانے، پربھات پھیریاں۔ پوسٹرس، پکچرس، ڈراما، ڈائیلاگس، لیکچرس اور محلہ وار چندہ جمع کرنے کے لئے پارٹیاں بنائی جائیں گی۔

کپڑے اور سوت کے لائسنس

پراونشل ٹکسٹائل کنٹرولر نے مندرجہ ذیل نوٹ شائع کیا ہے کہ کپڑے اور سوت میں کمیشن ایجنٹس اور سیلنگ ایجنٹس کے لائسنس جو ۳۰ ستمبر کو ختم ہو جاتے ہیں ان کو دوبارہ منظور کرنے کے واسطے درخواستیں ۳۰ ستمبر تک لی جائیں گی۔

۴ ہزار لوگوں کو ملازمت

ریجنل ایمپلائمنٹ ایکسچینج کانپور نے اگست کے مہینہ میں ۹۱۰۸ نوکری تلاش کرنے والوں کو رجسٹرڈ کیا۔ جن میں ۴۳۴۳ لوگوں کو نوکری دلا دی گئی۔

کاغذ کے بیوپاریوں پر جرمانہ

تین اشخاص مسرس ست پال۔ کرشنا لال۔ اور عبد العزیز کو پیپر کنٹرول آرڈر ۱۹۴۹ء کے شرائط کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں، ۸۰ روپیہ اور سو روپیہ کا جرمانہ کیا گیا۔ ان اشخاص نے کاغذ کے اسٹاک کے اندراجات وقت پر داخل نہیں کئے تھے۔

بلیک مارکٹ کرنے والے کو جیل

ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ مسٹر سید حسین نے مسٹر ہیرو مل وکیجی ٹیبل آئل کے ایک بیوپاری کو بلیک مارکٹ کرنے کے الزام میں تین مہینہ کی سخت سزا اور ایک سو روپیہ جرمانہ کیا ہے۔

اپیل منسوخ

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ سشن جج مسٹر معین الدین انصاری نے ڈیولپمنٹ بورڈ کے ایک سنٹری سکریٹری مسٹر جگن ناتھ ارام کی اپیل کو منسوخ کر دیا۔ ان کو عدالت ماتحت سے سیمنٹ کے الزام میں ۱۸ مہینے کی سخت سزا ہوئی تھی جج نے دوسرے دو مجرموں چمن لال اور منوہر لال کی اپیل منظور کر لی۔ اور ان کو رہائی کا حکم دے دیا۔

میونسپل بورڈ کی طرف سے دنگل

کنور جے چند سنگھ میونسپل کمشنر چیرمین فزیکل کلچر کمیٹی کنوینر دنگل منتخب ہوئے ہیں اور آپ میونسپل بورڈ کے انتظام میں ایک دنگل برجندر سروپ پارک میں یکم اکتوبر کو ۲ بجے سے کرا رہے ہیں۔ پہلوانوں کی جوڑیں ۱۷ ستمبر کو ٹاؤن ہال میں ایک بجے دن سے ۴ بجے شام تک لکھی جاویں گی۔

لوہا کاٹنے والی آری

معلوم ہوا ہے کہ ریلوے پولیس نے ان ملزموں کے ذریعہ جنھیں نقلی ٹکٹ نکالنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ایک جگہ سے ایک ایسی آری برآمد کی ہے۔ جو لوہے کی بیڑی کو ایسی آسانی سے کاٹ دیتی ہے جس آسانی سے معمولی آری لکڑی کو کاٹتی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے ریلوے قانون کی دفعہ ۱۲۶ کے ماتحت گرفتار کئے گئے لوگوں کے خلاف جانچ شروع کر دی ہے۔ جانچ کا کام خفیہ پولیس کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور مختلف شہروں کی خفیہ پولیس کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ اس گروہ سے متعلق لوگوں کا پتہ لگانے کی کوشش کرے۔!

کہا جاتا ہے کہ گذشتہ ہفتے جوہی کے پاس جی آئی پی ریلوے کی پٹری اکھاڑنے کی ناکام کوشش کرنے والوں کو سرگرمی سے تلاش کیا جا رہا ہے۔

علامتی ہڑتال غیر قانونی

سرکاری حلقوں میں تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ کانپور کی ملوں میں اور فیکٹریوں میں جو علامتی ہڑتال ہونے والی ہے وہ ان پر توانین کے رو سے جو اس وقت یوپی میں نافذ ہیں۔ غیر قانونی سمجھی جائیگی۔

بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ سوشلسٹ پارٹی بمبئی کی سوتی ملوں کی ہڑتال کی ہمدردی میں ۱۱ ستمبر کو کانپور میں ایک علامتی ہڑتال کرا رہی ہے۔ مل مالک ایسوسی ایشن نے اس خبر سے متاثر ہو کر حکومت سے مداخلت کی استدعا کی ہے۔

فیصلہ کے خلاف صدائے احتجاج

یوپی بنک ملازمین یونین نے صوبہ بھر میں ۱۶ ستمبر کو صنعتی عدالت کے فیصلہ کے خلاف یوم احتجاج منانے کا اعلان کیا ہے۔

یہ کمیٹی ۳۰ ستمبر تک مرکزی حکومت کو آوارڈ کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کر دے گی۔ اس پریس نوٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یونین کی جنرل کونسل کا ایک جلسہ شری راجہ رام شاستری کی صدارت میں ۲ ستمبر کو ہوا تھا جس میں ایک تجویز کے ذریعہ عدالتی فیصلہ کے خلاف اظہار ناراضگی کیا گیا۔

چیزوں پر حکومت کا قبضہ

حکومت ہند کے اس آرڈی ننس کے ماتحت جو اشیاء کی سپلائی اور قیمتوں کے متعلق ۲ ستمبر کو نافذ ہوا ہے۔ حکومت یوپی نے بھی سوڈا کاسٹک، گرائپ واٹر، سائیکل اور سائیکل کے پرزوں، ٹائر، ٹیوب، بجلی کے بلب ریزر ✕

سنگم

فلم انڈیا کے اڈیٹر

سونار کی اور ایک لوہار کی۔ یہ مثل آج کل فلم انڈیا کے اڈیٹر۔ بابو راؤ پٹیل پر چپک رہی ہے۔

قصہ یوں شروع ہوا کہ فلم تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے چند فلم سازوں نے ان پر بلیک میلنگ یعنی دھمکی کے زور پر روپیہ وصول کرنے کے الزام لگا دیا۔ بابو راؤ نے اس بیان فلم سازوں کو خطوط لکھے کہ ان کو ان کی طرف سے صفائی پیش کرنا چاہیئے۔ ان کے جواب میں فلم سازوں نے بابو راؤ پٹیل کو کھری کھری سنانا شروع کر دی اور بہت سے پرانے بخیے ادھیڑ ڈالے۔

سہراب مودی نے اپنے خط میں لکھا ہے۔

آپ بہادری کے دعوے تو کرتے ہیں۔ لیکن اندر آپ ضرور مکر دری کرتے ہیں۔ ورنہ پھر آپ چند فلم سازوں کے الزام پر اتنا کیوں بپھرتے کہ دوسرے فلم سازوں کو اپنی بے گناہی کا ثبوت دینے کی دعوت دیتے جس طرح فلمکاروں نے آپ کے توہین آمیز۔ گستاخانہ۔ نامعقول اور بے ہودہ ارشادات کو پندرہ برسوں سے ناقابل اعتنا سمجھا ہے۔ وہی آپ کو بھی کرنا تھا۔

کیا آپ کا خیال ہے کہ آپ کو دوسروں پر کیچڑ اچھالنے کا حق رہے اور دوسرے اپنے خیال کی وضاحت بھی نہ کر سکیں۔؟

مودی صاحب کہتے ہیں کہ بارہ برس سے میں نے آپ سے کاروبار کرنا ختم کر دیا ہے۔ اس لئے بلیک میل کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ آپ نے میری فلم پر اچھا ریویو کرنے کے لئے کوئی قسم نہیں مانگی لیکن آپ نے کئی موقعہ پر مجھے بلیک میل پر آمادہ ضرور کیا ہے۔

فلم ساز کاروار نے لکھا ہے کہ بلیک میل کرنے کا الزام بہت سنگین ہے۔ لیکن جمہوری حکومت میں فرقہ واریت کو ہوا دینا بدترین گناہ ہے۔

بلیک میلنگ کی بحث کے بارے میں تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں لیکن فرقہ واریت کے بارے میں ضرور بہت کچھ کہہ سکتے ہیں۔

فلم انڈیا کے ایڈیٹر صاحب صرف فلموں ہی پر نامعقول اور بے ہودہ تبصرہ نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ سیاسی حالات پر بھی نامعقول اور بے ہودہ تبصرہ کرتے ہیں۔ آج کل وہ نہرو لیاقت سمجھوتے پر اپنے ارشادات کی بارش کر رہے ہیں ان کی تحریروں سے بس یہ سمجھ میں آتا ہے کہ جواہر لال جی کو چاہیئے کہ وہ اپنی کرسی خالی کر کے بابو راؤ پٹیل کے حوالے کر دیں۔ اور خود چودہ برس کے لئے بن باس لے لیں۔ (قومی آواز)

لنگا فوج کوریا پہونچ گئی

ٹوکیو ۴ ستمبر۔ لنگا فوج سپاہی جو رنگین لنگا پہنے رہتے ہیں کا پہلا دستہ کل تماشائیوں کے شور و غل کے درمیان کوریا پہونچ گیا۔

ادب لطیف

گناہ کا راستہ

سوسائٹی کے ٹھیکیداروں پر ایک طنز

وہ مجھے اپنی داستان زندگی سنا رہی تھی۔

میرا شوہر چل بسا۔ گود میں ایک بچہ بھی تھا میرا نہ کوئی سہارا تھا۔ نہ اپنا پرایا۔ شوہر ہی میرا سب کچھ تھا۔ وہ نہ رہا تو گویا میرا زندگی کا سہارا ہی ٹوٹ گیا۔ میرے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ کہ بھوکی مروں ایک دن میں ایک طرف کو نکلی چلی جا رہی تھی۔ دوپہر کا وقت تھا۔ سورج کی گرم گرم کرنیں تملاتے دیتی تھیں بوجا کی چھٹیاں تھیں۔ لڑکے سڑکوں پر اور باغوں میں گھوم پھر رہے تھے۔ بابو لوگ اپنی عورتوں کے لئے چیزیں خریدتے پھرتے تھے۔ میں اپنے سفید سفید جسم کو پھٹی ہوئی دھوتی سے ڈھانکتی چھپاتی چلی جا رہی تھی۔

ایک مکان کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ بھوک نے بیتاب کر دیا تھا۔ میں روٹی مانگنے کے لئے اس دروازے کے اندر چلی گئی۔

پاس کے کمرے سے ایک آواز آئی "کون ہے" میں ٹھٹک گئی۔ کیا کہتی ہو کون ہو۔ ایک مرد باہر نکلا۔ "کیا چاہتی ہے"

میں نے کہا۔ "بھوکی ہوں میرا کہیں ٹھکانا نہیں کچھ کام دے دیجئے۔"

اشارے سے اس نے مجھے کمرے کے اندر اپنی آرام کرسی کے پاس بلایا۔ اور غور سے میری طرف دیکھا۔ پھر اسکے پھیلے ہوئے بڑے بڑے لٹکے ہوئے ہونٹوں پر ایک بھیانک مسکراہٹ نمودار ہوئی میں پھٹی پھٹی نظروں سے اسے کھڑی دیکھ رہی تھی۔ اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنی طرف کھینچا میں گھبرا کر چیخ اٹھی۔ وہ گھبرا کر آرام کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور مجھ سے بھی اونچی آواز سے چلا نے لگا گھر کی بہو بیٹیاں کمرے میں آ گئیں۔ وہ چلا چلا کر کہہ رہا تھا۔ اکیلا گھر سمجھ کر گھس آئی تھی چوری کرنے وہ تو میں نے دیکھ لیا۔ ورنہ خیر نہیں۔ کیا کیا لیکر چلتی بنتی۔

وہ مجھے دیکھ کر مسکرائی۔ اور بولی میں چور بنا دی گئی رات حوالات میں کٹی۔ پھر مجھے سزا ہوئی۔ اس سزا نے مجھے بہت نیک بنا دیا۔ سزا کاٹ کے نکلی تو اس نیکی کے ذریعے دنیا کی خدمت کرنے کی غرض سے میں نے ایک بالاخانہ لیا۔ اس نیکی کے اڈے کو خوب سجایا اور آراستہ کیا۔ اور خود نیکی کی مورتی بن کر بیٹھی۔ اب میرے پیٹ کو اچھی سے اچھی غذا اور تن کو اچھے سے اچھا کپڑا ملتا ہے۔

وہ مرد جس نے مجھے چور بنایا تھا۔ کبھی میرے بالاخانے کے نیچے سے گزرتا ہے۔ مگر وہ اوپر آنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ وہ صرف اپنے گھر کے کمرے کی تنہائی میں میرا ایک بھوکی بیکس عورت کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ سکتا تھا۔ شرافت اُسے میرے کوٹھے پر چڑھنے کی اجازت نہیں دیتی۔

دنیا نے مجھے جیسے "نیک راستے پر دھکیلا ہے اب میں اس راستہ پر چل رہی ہوں۔ اور دوسروں کو بھی چلا رہی ہوں۔

بچوں کی دنیا

دولت

دولت خرچ کرنے کے واسطے ہوتی ہے۔ اور خرچ عزت اور اچھے کاموں کے واسطے ہوتا ہے۔ عزت سے مراد یہ ہے کہ جس میں اظہار دولت ہو۔ جو لوگ غریب نہیں ہوتے وہ اظہار دولت میں اپنی عزت سمجھتے ہیں۔ اور دولت کا اظہار وہ اس طرح کرتے ہیں کہ بہت سی بیش قیمت چیزیں خریدتے ہیں۔ جن کے نہ خریدنے سے وہ بخیل یا غریب سمجھے جاتے ہیں۔

چاندی کی گھڑی سے وہی کام نکلتا ہے جو سونے کی گھڑی سے۔ پھولوں کے گہنے سے آرائش اور زیبائش کچھ جواہر سے کم نہیں ہوتی۔ مگر اس سبب سے کہ سونا اور جواہر بیش قیمت ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے رکھنے میں وہ اپنی عزت سمجھتے ہیں۔ اگر یہ چیزیں بھی ارزاں ہو جائیں تو انھیں بھی وہ چھوڑ دیں۔ اور اپنی آرائش دوسری بیش قیمت چیزوں سے کرنے لگیں۔

بعض ایسے موقع پیش آتے ہیں۔ کہ ان میں دولت کو قربان ہی کرنا پڑتا ہے جیسے ملک اور قوم کی عزت قائم رکھنے میں ایسی صورتوں میں بڑے بڑے تو اکثر مفلس ہو جاتے ہیں۔ مگر افلاس کی حالت میں انکی عزت پہلے سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ مگر ایسے موقعوں پر دولت کو اتنا ہی خرچ کرنا چاہیئے۔ جتنا مناسب ہو۔

معمولی اخراجات کا انتظام کرنا چاہیئے کہ مقدور سے باہر نہ ہو۔ اور نوکروں کو فریب دینے اور بیجا طرح روپیہ اڑانے کا موقعہ نہ ملے۔ خوش انتظامی کی خوبی یہ ہے کہ جو چیزیں دکھانے کے واسطے رکھی جائیں۔ وہ ایسی ہوں کہ اور لوگ ان کی اصلی قیمت سے زیادہ کا تخمینہ کریں۔ یہ بڑی حماقت ہے کہ کوئی شخص نمائش کے لئے فضول خرچی کر کے اپنے تئیں مفلس بنائے۔

اظہار دولت سے عزت حاصل کرنے میں یہ بھی شرط ہے کہ اس میں تکلیف نہ ہو۔ اس لئے جو لوگ اپنی اپنی مقدور سے زیادہ نمائشی خرچ کرتے ہیں۔ ان کے دل کو چین نہیں آتا۔ مثلاً وہ ایک عمدہ لباس پہنتے ہیں۔ تو اس کے میلے ہونے یا پھٹ جانے کا ان کو خوف لگا رہتا ہے۔ چینی کے برتن بہت عمدہ خرید لیتے ہیں تو ان کے ٹوٹ جانے کا ڈر رہتا ہے۔ ایسی صورت میں مقدور سے زیادہ اظہار دولت عذاب جان ہو جاتا ہے۔

اگر اس قسم کے تردد پیدا ہوں تو بہتر ہے کہ وہ ان چیزوں کو ہی سرے سے نہ رکھیں۔ مگر آدمی اعتدال سے رہنا چاہے تو خرچ آمدنی سے کم رکھے۔ اور اگر دولت مند ہونا چاہے تو اور بھی کم خرچ کرے۔ بڑے آدمی اگر اپنی جائداد کی خود دیکھ بھال رکھیں تو اس میں ان کی کسر شان نہیں۔

دولت مندوں کی خیالی ضرورتیں غریبوں کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی ہیں اگرچہ دولت مندوں کی تعداد غریبوں سے بہت کم ہوتی ہے تو بھی ان کے حرص کی مقدار بہ نسبت غریبوں کے زیادہ ہوتی ہے۔

جو شخص کسی ایک طرح کا خرچ زیادہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ دوسری طرح خرچ میں کمی کرے جو شخص ہر طرح کے خرچ میں مسرف ہوگا۔ آخر کو تنگدست اور مفلس ہو جائے گا۔

پنجاب ریلوے کے امرتسر اور پٹھان کوٹ سکشن میں ایک ندی کے پل کی مرمت ہو رہی تھی۔ جب کشمیر میل پل پر سے گذرا تو پل ایک دم بیٹھ گیا جس کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا۔

اس حادثہ میں ۹ آدمی ہلاک اور ۵۰ بری طرح زخمی ہوئے ہیں۔ پٹھان کوٹ سے ریلوے بورڈ کے اراکین اور انتظامی افسر جائے حادثات پر پہونچ گئے ہیں۔

صدر جمہوریہ کا آرڈی ننس

نئی دہلی ۳ ستمبر۔ صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرشاد نے کل ایک آرڈی ننس جاری کیا ہے جس کے مطابق بعض اشیا کی قیمتوں اور ان کی رسد اور تقسیم پر کنٹرول کیا جائے گا۔ اس آرڈی ننس کا نام رسد اور قیمت نفاذ

بزم فلم

دلیپ کمار

(از جناب بی۔ کے جوشی)

ایک خوبصورت لڑکا جو کہ کسی زمانہ میں بمبئی کرافورڈ مارکیٹ میں پھل بیچا کرتا تھا۔ آج ہماری دنیا کا کامیاب ترین ہیرو ہے۔ یعنی دلیپ کمار۔

جن دنوں رائے بہادر چونی لال نے بمبئے ٹاکیز سے علیحدگی اختیار کر کے نیا فلمی ادارہ فلمستان قائم کیا۔ اور مشہور ہیرو اشوک کمار بھی بمبئے ٹاکیز کو چھوڑ کر فلمستان سے جا ملا تو بمبئے ٹاکیز کو ایک مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔ اور وہ مشکل تھی ایک ایسے نئے ایکٹر کو ڈھونڈھ نکالنے کی۔ جو کہ ان کی آئندہ فلموں میں ہیرو کا پارٹ اشوک کمار کی مانند خوش اسلوبی سے نبھا کر انہیں کامیاب بنائے۔ اور وہ فلمیں فلمستان کی پیش کردہ فلموں کا بھی مقابلہ کر سکیں۔ خیر انھوں نے دلیپ کمار کو ڈھونڈھ نکالا۔ اور اسے ایک ادنیٰ چہرہ مہرہ والی کے بالمقابل فلم جوار بھاٹا میں پیش کر دیا۔ مردولا تو چمک نہ سکی۔ مگر دلیپ کمار ترقی کے زینہ پر گامزن رہا۔ اور اس کے بعد تو فلمستان کی چند ایک فلموں میں پیش ہوا۔ اور اب وہ اور اشوک کمار ایک ہی فلم دیدار میں اکٹھے آ رہے ہیں۔

دلیپ کمار کافی خوبصورت ہے اس کا چہرہ معصومانہ ہے۔ اور بھولے بھالے کردار میں خوب سجتا ہے درمیانہ قد جسم دلکش آواز ہاں اگر خوب نہیں گاتا۔ جذبات نگاری تو اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔

دلیپ مسلمان ہے۔ مگر فلمی دنیا میں ہندو نام رکھے ہوئے ہے۔ وہ فلم تنہائی کے ہیرو نصیر خان کا چھوٹا بھائی ہے۔

دلیپ ہیروئن کامنی کوشل کے بالمقابل بہت مقبول ہوا ہے۔ یوں تو وہ کئی ایک فلموں میں کام کر چکا ہے۔ مگر فلمستان کی شہید محبوب کی انداز اور رنجیت کی جوگن میں دردناک کردار نبھا کر اس نے غیر فانی شہرت حاصل کر لی ہے۔

اتفاق کی بات ہے کہ ماسوائے چند ایک فلموں کے دلیپ کو اپنی فلموں میں عموماً ایک دردناک انجام کا شکار ہونا پڑا جیسے فلم جگنو میں اس نے خودکشی کر لی۔ ملن میں وہ دریا میں ڈوبتے ڈوبتے بچا۔ انوکھا پیار میں اسے خودکشی کرنے سے چند سکنڈ پہلے بچا لیا گیا۔ شہید میں اسے پھانسی کے تختہ پر لٹکایا گیا۔ میلہ میں اسے بیس سال قید کی سزا دی گئی ندیا کے پار میں وہ بھنور میں ڈوب گیا۔ جوگن میں اُسے ناکام محبت رہنا پڑا۔ اور فلم انداز میں اُسے پستول کی گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ وغیرہ

آرڈی ننس نشر ہوگا۔ یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔ اور جموں اور کشمیر کو چھوڑ کر پورے ہندوستان پر لاگو ہوگا۔ اس آرڈی ننس کے تحت شروع میں مندرجہ ذیل چیزیں رکھی گئی ہیں۔

زنگ نہ لگنے والی دھاتیں جس میں پیتل بھی شامل ہے۔ بائیسکل۔ بائیسکل کے ٹائر۔ اور ٹیوب۔ بجلی کے بلب بلیڈ کاسٹک سوڈا۔ سوڈا ایش چمڑے کو بنانے اور پکانے کا سامان کچا ربر۔ بچوں کی غذائیں۔ یعنی ڈبوں میں بند دودھ۔

جو دوکاندار اس آرڈی ننس کی خلاف ورزی کریگا انھیں جو سزا دی جائے گی وہ تین سال کی قید یا جرمانہ یا دونوں پر مشتمل ہوگی۔

اس سلسلہ میں محکمہ صنعت و رسد کی طرف سے جو اعلانیہ شائع ہوا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ یہ آرڈی ننس حکومت کی اس پالیسی کے عین مطابق ہے جس کا مقصد چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی کو ختم کرنا اور اشیا کی چڑھی ہوئی قیمتیں گرانا ہے۔ حکومت کی یہ پالیسی حال ہی میں دہلی میں صوبائی وزرائے اعظم کی کانفرنس میں تشکیل ہوئی تھی۔

۴ ممبر ہیں نے بتایا کہ اگر کوئی لاش شناخت نہ کی جا سکی تو آخری رسوم ادا کرنیکا انتظام سفارتخانہ کیطرف سے ہوگا

ٹنڈن جی کانگریس کے صدر

نئی دہلی ۲ ستمبر مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس ناسک کے صدر منتخب ہوگئے۔ انھیں ۱۳۰۶ ووٹ ملے۔ برخلاف اس کے اچاریہ کرپلانی کو ۱۰۹۲ اور مسٹر شنکر راؤ دیو کو ۲۰۲۔

مسٹر ٹنڈن اس مقابلہ میں کل ووٹ ۲۱۴ ووٹ سے جیت گئے۔ کل ووٹ ۲۶۱۸ پڑے جن میں سے ۱۸ ووٹ بیکار رہے۔

۱۸ ووٹوں کی منہائی کے بعد بقیہ ووٹوں میں سے نصف سے زیادہ مسٹر ٹنڈن کو حاصل ہو گئے۔ اور اس لئے دوسری ترجیح کے ووٹوں کے شمار کی ضرورت ہی نہ پیش آئی۔

کانگریس سیاست کا تضاد پھر ابھر آئیگا

لکھنؤ ۴ ستمبر۔ یوپی حکومت کے سابق پارلیمنٹری سکریٹری مسٹر گوبند سہائے نے اچاریہ کرپلانی کے سرگرم حامی کی حیثیت سے مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ہم بھی اچاریہ کرپلانی کی شکست سے اتنا ہی خوش ہیں جتنا ٹنڈن جی۔ اور ان کے حامی اس لئے کہ صدارت کی گدی ٹنڈن جی کو مل جانے کے بعد کانگریس کا سیاست وہ تضاد پھر ابھر آئے گا جس کو مصنوعی طور پر دبا دیا گیا تھا۔ لیکن یہی نہیں بلکہ رجعت پسندی اور ترقی پذیری کی قوتوں کے درمیان پھر تصادم شروع ہو جائے گا۔ ملک کو عموماً اور کانگریسیوں کو خصوصاً اس بات کا موقعہ مل جائے گا کہ وہ مختلف نظریات رکھنے والی دو پارٹیوں میں سے کسی ایک پارٹی میں شامل ہو جائیں۔ اس طریقہ کو دیکھ کر سماجی قوتیں اور مفاد اس الیکشن میں مقابلہ کرنے والے امیدواروں کی تائید میں کس طرح صف آرا ہو گئے۔ یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اب کانگریس کی سیاست میں مصیبت اور تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ٹنڈن جی کی کامیابی سے لڑائی کا پہلا حصہ ختم ہو گیا۔ اور دوسرا حصہ جو نسبتاً زیادہ شدید اور اہم ہے والا باقی ہے۔ کسی شخص کے لئے اس کامیابی یا ناکامیابی سے خوش ہونا یا دل شکستہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

دس لاکھ من نمک عدن سے

نئی دہلی ۴ ستمبر۔ آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ عدن سے دس لاکھ من نمک منگانے کے لئے درآمدی لائسنس دے گی۔ یہ فیصلہ نمک کی بڑھتی ہوئی کمی کے وجہ سے ہو گیا ہے۔

جاپان کو خام روئی کی ضرورت

ٹوکیو ۲ ستمبر۔ جاپان کے مل مالکان آئندہ ۱۲ مہینوں کے اندر ہندوستان اور پاکستان سے ایک لاکھ ۸۰ ہزار گانٹھ جوٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی انجمن نے حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ روئی کی مناسب قیمت ادا کرے تاکہ زیادہ روئی حاصل کی جا سکے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ جاپانی مال کی برآمد میں کافی اضافہ ہو چکا ہے۔

پاکستان سے ۳۰ لاکھ من جوٹ

کلکتہ۔ ۲ ستمبر۔ جوٹ والوں کی ایسوسی ایشن کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ ہند پاکستان جوٹ معاہدہ کے مطابق ہندوستان کو جو ۴۰ لاکھ من جوٹ ملنا تھا اس میں سے تقریباً ۳۰ لاکھ من جوٹ پاکستان سے یہاں آ گیا ہے۔

ایک ہزار مشتبہ لوگوں کی رہائی

سکندر آباد۔ ۲ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ اگست کے ختم تک تقریباً ایک ہزار ایسے لوگوں جن پر کمیونسٹ ہونے کا شبہ تھا۔ چھوڑ دیئے گئے۔ یہ اقدام اس کمیٹی کی سفارش کی بنا پر کیا گیا جو حکومت حیدرآباد کی جانب سے اس سلسلہ میں مقرر کی گئی تھی۔

معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ چند مہینوں کے اندر تقریباً تین ہزار آدمی چھوڑ دیے گئے۔

راکھ ہندوستان بھیجی جائے گی

قاہرہ ۲ ستمبر صحرائے مصر میں ایک ہوائی جہاز کے حادثہ کی وجہ سے جو آٹھ ہندوستانی ہلاک ہوئے ہیں۔ ان کی لاشوں کو کریا کرم کرنے کے بعد ہندوستان کی دریاؤں میں ان کی راکھ بہا دی جائے گی

مصر میں ہندوستانی سفارت خانے کے منیجر

ٹنڈن جی دہلی میں

نئی دہلی ۳ ستمبر۔ کانگریس کے منتخب صدر بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے آج لکھنؤ سے یہاں پہنچتے ہی سردار پٹیل نائب وزیراعظم ہندوستان سے ملاقات کی۔ اس کے بعد وہ مولانا ابو الکلام آزاد سے ملے۔ شام کے وقت ٹنڈن جی نے صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرساد سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے وقت جس کا سلسلہ دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ پنڈت نہرو بھی موجود تھے۔

دنیا کا سب سے بڑا راکٹ

میکسیکو۔ ۲ ستمبر۔ ایک راکٹ جمعرات کے دن وائٹ لینڈ کی تجربہ گاہ کی فضا پر اڑا دیا گیا۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اب تک اتنا بڑا راکٹ دنیا میں کبھی اڑایا ہی نہیں گیا۔

تجربہ گاہ کے ایک افسر نے بتایا کہ اس راکٹ کے اڑانے کا مقصد یہ تھا کہ کچھ تجربات کئے جا سکیں یہ راکٹ جرمن راکٹ سے سائز میں چار گنا بڑا ہے۔

کشمیر میل کو حادثہ!

انبالہ ۴ ستمبر۔ آج پونے چھ بجے شام کو کشمیر میل دہلی جاتے ہوئے حادثہ سے دوچار ہو گیا۔ جس کی وجہ سے انجن اور تین گاڑیاں ایک نالے میں گر گئیں۔ دینا نگر۔ اور گورداسپور کے درمیان ایسٹ

اول نمبر دین

بُرے کام کا نتیجہ برا ہی ہوتا ہے۔ اس نتیجہ کو ہم کتنی ہی طاقت ور کیوں نہ ہوں نہیں روک سکتے۔

بھگوان کے گھر میں ذات پات کی کوئی قید نہیں۔ جو اسے یاد کرے وہ اس کا محبوب ہے۔

ایک اندھا انسان اُس آنکھوں والے سے بہتر ہے جو خود بین ہے۔ اسی طرح ایک انسان نیک کردار نادان اس دانا سے بہتر ہے جو بے دین ہے۔

انسان کو اپنے سہارے پر زندہ رہنا چاہیئے۔ دوسروں کے بھروسہ پر زندگی بسر کرنے والا انسان نہیں کہلاتا ہے۔

ادب نادان اور دانا دونوں کے لئے زینت ہے۔

اگر فقیر دانا اور صاف ضمیر ہے تو خالی ہاتھ ہونے کے باوجود بھی امیر ہے۔

صبر اور مستقل مزاجی کو اپنا شعار بناؤ۔ وہ زندگی ہی کیا جو حادثوں سے دوچار نہ ہو۔

ضرورت پوری ہو سکتی ہے۔ خواہش نہیں۔

موج تبسم

ایک سہیلی۔ دوسری سہیلی سے۔ مجھ سے اور میرے شوہر سے ہر ہفتہ جھگڑا ہوتا ہے۔ کیا تم سے اور تمہارے شوہر سے بھی ایسا جھگڑا ہوتا ہے!

دوسری سہیلی۔ نہیں میرے شوہر کو ہفتہ وار اجرت نہیں ملتی بلکہ ان کو ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ اور میرا ان کا مہینہ میں ایک ہی بار جھگڑا ہوتا ہے۔

بیوی۔ شادی کے لئے کون سا مہینہ منحوس ہوتا ہے۔!

شوہر۔ ممکن ہے کہ اور مہینے بھی منحوس ہوتے ہوں۔ لیکن ہماری شادی تو مارچ میں ہوئی تھی۔

دوکاندار بوڑھے خریدار سے۔ آپ یہ گھڑی خرید لیجئے۔ آپ کو تمام عمر کی فرصت ہو جائے گی۔

خریدار۔ میری اب عمر کتنی رہ گئی ہے۔ اس گھڑی کو آپ کسی نوجوان کے ہاتھ فروخت کیجئے۔

شوہر بیوی سے۔ آج تم اسقدر انہماک سے کون سی کتاب پڑھ رہی ہو۔

بیوی۔ دلچسپ تو نہیں کہی جا سکتی لیکن اہم کتاب ضرور ہے۔

شوہر۔ کیوں؟

بیوی۔ اس لئے کہ اس میں وہ طریقے درج ہیں جن پر عمل کرنے سے زن و شوہر کے درمیان کامیاب اور خوشگوار زندگی بسر کی جا سکتی ہے۔ م

دلچسپ معلومات

سطح آب یا آغوش مادر

لندن ۲۶ جولائی۔ جب ۶۲ سالہ وظیفہ خوار جم ویٹ کو آرام کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ تو وہ تیراکی کا لباس پہن کر ایک اخبار بغل میں دبا کر ساحل کی طرف چل دیتا ہے۔ اور سطح سمندر پر لیٹ کر نہایت اطمینان کے ساتھ اخبار پڑھتا رہتا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ وہ اکثر اسی حالت میں سو بھی جایا کرتا ہے۔ اسے پانی میں لکڑی کے کندے کی طرح بہتے ہوئے رہنے کا اچھا محاورہ ہے اور وہ گھنٹوں پانی میں پڑا رہتا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ اس کے لئے سانس برقرار رکھنے کی بڑی ضرورت ہے۔

لندن۔ انگلستان میں برمنگھم کو سب سے پہلے ٹیلی ویژن بس رائج کرنے کا فخر نصیب ہوا ہے۔ اس بس میں ٹیلی ویژن کے دو پردے لگے ہوئے ہیں تاکہ لمبا سفر کرنے والے مسافر اکتا نہ جائیں۔ اور دوران سفر میں ٹیلی ویژن سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

م شوہر۔ اچھا تو بیوی کے لئے کیا طریقے درج ہیں۔ بیوی۔ مجھے معلوم نہیں میں شوہروں کے لئے ہدایات پڑھ رہی ہوں۔

افسانہ

پیمان وفا

ایک بندۂ عشق کی دردناک آپ بیتی

پہاڑیوں کی اونچی اونچی چوٹیوں پر برف کی سپیدی نیلے آسمان میں آویزاں سی دکھائی دیتی ہے۔ موٹر کار فراٹے بھرتی ہوئی گذر رہی تھی۔ چاروں طرف بکھری پڑی تھی۔

ششتو کا دل کوہستانی مناظر کی دلآویزی سے جتنی لذت لے رہا تھا۔ اس سے زیادہ لذت اسے مایا کے تصور سے حاصل ہو رہی تھی۔ جب بھی سڑک کے آس پاس ہرے بھرے پٹی دار کھیتوں اور اونچی اونچی پہاڑیوں کے دلفریب دامن میں خوشنما مرغزاروں کو دیکھ کر وہ ایک لذیذ کیفیت محسوس کرتا تو ساتھ ہی دل میں اثر کرتا اس سے بھی زیادہ مسرت اسوقت محسوس ہوگی۔ جب گھنٹہ دو گھنٹہ بعد تم مایا سے ملو گے۔ وہ آئی ہوئی ہے۔ بڑی بڑی نشیلی آنکھوں والی لمبے لمبے کالے کالے بالوں والی۔ بوٹا سا قد والی۔ گوری گوری بھولی بھولی حسن کے دیش کی شاہزادی۔ جوانی کے پرلوک کی اپسرا مایا! مایا! مایا!! اسے ایسا محسوس ہونے لگا گویا ارد گرد کی سبز پوش خوشنما پہاڑیاں سڑک کے کنارے کے خوبصورت اشجار سب مایا کے خوبصورت مکھڑے کی آب و تاب بکھری پڑی ہے۔

چرچر چر۔ دفعتاً موٹر رکی۔ اس کے خیالات کا سلسلہ ٹوٹا۔ کانوں میں آواز آئی۔ بابوجی چنگی

اس نے چنگی دے دی مگر مایا کے تصورات کا سلسلہ ٹوٹنا اسے بہت برا لگا۔ چنگی گھر پر چنگی والوں پر رسب پر اُسے غصہ آنے لگا۔ موٹر کار چل پڑی چنگی گھر نظروں سے اوجھل ہوتے ہی ایک دھبہ سا نظر آنے لگا۔ اور وہ پھر مایا کے تصور میں گم ہوگیا۔

ہوا میں کسی قدر تیزی آگئی تھی۔ بادل نہ جانے کہاں سے بڑھے چلے آ رہے تھے۔ دھیرے دھیرے بارش ہونے لگی۔ اور پھر دیکھتے دیکھتے ہی اس میں تیزی آگئی۔ مگر پانچ ہی منٹ بعد بارش ہلکی پڑ گئی۔ گویا بادلوں نے پانی کا بوجھ جلدی سے اپنے اوپر سے اتار پھینکا۔!

مینہ برسنے اور برس کر کھل جانے سے ششتو کو وہ دن یاد آگئے۔ جب اسی قسم کی پہاڑی بارشوں میں وہ مایا اور کمرے کی کھڑکی کے آگے بیچھے بیٹھے ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کوہستانی مناظر کے دل پرور نظارے میں ڈوبے ہوئے گھنٹوں تک ایک دوسرے سے پہلو ملائے بیٹھے رہتے ہیں۔

بارش بند ہو جانے کے بعد پانی سڑک کی ڈھلان کی طرف تیزی سے چلا جا رہا تھا۔ پانی کی بہتی ہوئی دھاروں کو دیکھ کر ششتو کو کئی برس پہلے کے مناظر اپنی آنکھوں کے آگے ناچتے ہوئے معلوم ہونے لگے۔

کوٹھی ایک کھڈ کے اوپر تھی۔ کھڈ اتنا گہرا تھا کہ نیچے دیکھنے سے دل دہل جاتا تھا۔ کوٹھی کے آگے سے پہاڑوں کا سلسلہ شروع ہوتا تھا اور اور ایک دیوار سی بناتا ہوا آگے بڑھتا چلا جاتا تھا۔ بہت نیچے ایک کوٹھی کی چھت دکھائی دیتی تھی۔ اور بس۔

کوٹھی کے دو حصے تھے۔ نیچے کے حصے میں وہ رہتا تھا اوپر کے حصہ میں جنگلات کے افسر تھے۔ ایک خود تھے۔ ایک بچہ تھا۔ ایک ان کی بوڑھی بہن اور ایک وہ تھی۔ مایا چودہویں برس میں تھی۔ اس کی جوانی چڑھتے ہوئے چاند کی طرح روز بروز زیادہ تابناک ہوتی جا رہی تھی۔ میٹرک کا امتحان دیا تھا۔

ششتو تمام دن آراستہ کمرے میں نیم صوفے پر ٹیما ریڈیو بجاتا یا کتابیں پڑھتا۔ وہ ریڈیو سننے آجاتی۔ ساڑھے بارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک کا پروگرام اسے بہت پسند تھا۔ جب وہ آتی تو ششتو اس کے رعب حسن سے سنبھل کر ایک گوشے میں بیٹھ جاتے۔ اور ایک کتاب سنبھال لیتا۔ مگر کتاب اصل میں مصنوعی آڑ ہوتی تھی۔ وہ برابر نظریں بچا بچا کر اس کے دربیں مکھڑے کو دیکھتا تھا۔ مایا شاید اس کی طرف دیکھے بغیر بھی دیکھ لیتی کہ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ وہ سمٹ سی جاتی۔ بیٹھی سے بیٹھی ہوئی ریڈیو سنتی رہتی۔ اور ہاتھوں کی طرف دیکھتی رہتی۔ اور پھر ریڈیو ختم ہوتے ہی ایک نسیم سحر کے ایک جھونکے کی طرح لرزتی ہوئی اٹھتی۔ اور ایک موج کی طرح دروازے کا رخ کرتی۔

ششتو رکتے رکتے کہہ دیتا۔ چلیں۔ وہ اپنی بڑی بڑی رسیلی آنکھوں کی لانبی لانبی پلکیں اٹھا کر اپنے گلابی ہونٹوں کے تبسم کی چمک سے اس کے دل کو روشن کرتے ہوئے جواب دیتی جی اور فوراً باہر نکل جاتی۔

کچھ دنوں بعد اس نے جلدی سے اٹھنا اور تیزی سے بھاگ کر کمرے سے نکل جانا ترک کر دیا۔ مگر جب تک بیٹھتی اس کی بھولی بھولی نظریں ہاتھوں پر ہی رہتیں۔

ایک دن ششتو کے دماغ میں ایک خیال آیا۔ ایک عمدہ سا گراموفون اور اچھے اچھے ریکارڈ خرید لاؤں۔ تو پھر شاید وہ زیادہ دیر تک میرے پاس بیٹھی رہا کرے گی۔ خیال بڑا نفیس تھا۔ ششتو گھنٹوں تک کھڑکی سے آگے بیٹھا باہر کے سرسبز مناظر کو دیکھتا رہا۔ اور اپنے دماغ کی پرواز کی خود ہی داد دیتا رہا۔

ششتو نے گراموفون پر ریکارڈ چڑھایا۔

اب میں کاہ کروں کت جاؤں!

بالکل اسطرح جیسے ناگن بین کی جھنکار پر آتی ہے۔ وہ لپکی ہوئی کمرے میں آئی۔ نئے نئے ریکارڈ اسے بہت پسند آئے۔ اس نے گراموفون بجانے کا کام بڑے انہماک اور ذمہ داری کے ساتھ سنبھال لیا۔ اور ششتو کتاب لے کر کمرے کے ایک گوشے میں جا بیٹھا۔ مگر کتاب کے اوٹ سے وہ برابر انہماک اور اور مسرت سے اس کے گلابی مکھڑے کو دیکھ رہا تھا۔ آج وہ لجائی نہیں۔ وہ اپنے ہاتھوں کی طرف ہی نہیں دیکھ رہی تھی۔ بلکہ بڑی مگن تھی۔ بہت مسرور تھی۔ اور بالکل بے تکلف ہو کر ریکارڈ بجا رہی تھی۔ اور ان سے لطف لے رہی تھی۔

دوسرے دن ششتو کو کتاب کی آڑ لینے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ اس نے مایا کے آنے پر کتاب کو چھوا تک بھی نہیں۔ اور کمرے کے گوشے میں جا کر بیٹھنے کی ضرورت بڑی گراموفون نے درمیان سے ایک پردہ سا ہٹا دیا۔ دن دن بھر کوہستانی فضا گراموفون کے نغموں سے گونجتی رہتی وہ شرمانے کی جگہ ششتو کی کیف بھری نظروں کا جواب اپنی بڑی بڑی رسیلی آنکھوں کی دلآویز مسکراہٹ سے دیتی تعلقات میں حسن پیدا ہوتا گیا۔

سہگل کے درد بھرے ریکارڈوں کی جگہ کانن کے البیلے اور شوخ ریکارڈ زیادہ پسند کئے جانے لگے۔ ششتو سہگل کے درد بھرے گانے لگاتے پر اصرار کرتا مگر وہ کہتی نہیں۔ ٹریجک گانے ٹھیک نہیں۔ ایک دن اسی پر بحث ہو رہی تھی۔ اس نے صاف صاف کہہ دیا ؎

اب میں کاہ کروں کت جاؤں۔

جیسے ریکارڈ مجھے بدشگونی معلوم ہوتے ہیں۔ ششتو نے اس کی طرف دیکھا۔ وہ شرمائی نہیں۔ اپنی نگاہیں اٹھائیں۔ بڑی بڑی کٹورا سی رسیلی آنکھیں۔ اور اس کی آنکھوں میں ڈال دیں۔ ششتو بڑی دیر تک ان آنکھوں میں تیرتا رہا۔ اور وہ خاموش بیٹھی ششتو کو دیکھتی رہی۔

رسیلے نینوں کی طرف سے ششتو کو محبت کا پیغام مل گیا۔ اور اسے اپنے دن اور راتیں احساس محبت کے سہانے سپنے سے رنگین سی محسوس ہونے لگیں۔

مایا کے ساتھ بتائے ہوئے دنوں کا تصور کرتے ہوئے ششتو نے دفعتاً سوچا۔ اب وہ آئی ہوئی ہے۔ اس نے خط لکھا ہے۔ نینی تال آؤ۔ ہم پہاڑ پر آئے ہوئے ہیں۔ میں بی اے کر چکی ہوں۔ تم آؤ تو ایک عجیب سی بات سنائیں ✗

✗ عجیب سی بات۔ اس کے خط کے ان لفظوں نے اس کے دل میں مسرت کا ایک طوفان برپا کر دیا تھا۔ عجیب سی بات کیا ہے۔ یہ عجیب سی بات ہے؟ دل مسرت سے بے قابو ہو کر کہتا۔ وہی ہوگی جس کا اس نے وعدہ کیا تھا وہ کہہ گئی تھی۔ اب دوسرے برس ہم پھر پہاڑ پر آئیں گے تم سے ملنا ہی ہوگا۔ بھولو گے تو نہیں مجھ کو تم میرے ہو گے نا

دفعتاً اس کا ذہن مایا کے ساتھ گذرے ہوئے دنوں کے ایک واقعے کی طرف گیا۔

ایک دن وہ دونوں بیٹھے گراموفون بجا رہے تھے۔ کہ اس کا چھوٹا بھائی بھاگا بھاگا آیا اور ششتو سے کہا۔ ہمیں کاغذ کا ایک جہاز بنا دیجئے۔ ششتو نے اسے ایک کاغذ کا چھوٹا سا جہاز بنا دیا۔ اور وہ اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اس جہاز کو ہوا میں چھوڑتا ہوا بھاگ گیا۔ مایا ششتو کے اتنے جلدی جہاز تیار کر دینے پر اچنبھے میں آگئی۔ بولی مجھے تو پہلے ہی سے پتہ نہ تھا کہ تم جہاز بنانا جانتے ہو۔ مجھے بھی جہاز بنانا سکھاؤ۔ جہاز بنانا سیکھ کے وہ بہت خوش ہوئی گھر کے سارے ردی کاغذ جہاز سازی کے مصرف میں آنے لگے۔

جس روز اس نے جہاز بنانا سیکھا تھا اس کے دوسرے دن علی الصبح وہ دوڑی دوڑی آئی بولی ذرا اٹھو تو سہی کھڑکی کے پاس آؤ تمہیں ایک چیز دکھاؤں۔

کھڑکی کھڈ کے بالکل اوپر تھی۔ دل ہلا دینے والی گہرائی اور دور بہت نیچے ایک کوٹھی کی چھت ان کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ اس نے کہا۔ ہم جہاز اڑائیں گے۔ یہ ہیں دونوں جہاز۔ ایک تمہارا اور میرا۔ دیکھیں دونوں کتنی دور تک ساتھ ساتھ جاتے ہیں۔ پھر آہستہ سے بولی۔ یہ جہاز ہم تم ہیں دیکھنا کیسے ساتھ اڑتے ہیں۔

ششتو کا دل کانپ گیا۔ اس نے کہا آج ہوا تیز ہے"

مایا بولی کوئی حرج نہیں۔ لو یہ جہاز تم لو۔ جونہی میں ایک دو تین کہوں فوراً ہاتھ سے جہاز چھوڑ دینا۔۔۔۔!

ششتو نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کا چہرہ جہاز اڑانے کی سرگرمی کے جذبے سے چمک رہا تھا۔ جہاز چھوڑے گئے۔ مایا کا دل جہاز چند ہی منٹ میں ششتو کے جہاز سے بچھڑ کر ایک طرف کو مڑ گیا۔ ششتو نے اندوہ کی نظروں سے دیکھا۔ مایا نے پیار سے ہرا کر اس کے دونوں ہاتھ تھام لئے۔ اور کہا تم ملال نہ کرو۔ تم میرے ہو اور میں تمہاری ہوں۔ یہ تو ایک کھیل تھا۔

وہ میری ہے ششتو نے موٹر کو رکتے ہوئے دیکھ کر سوچا۔ اب وہ پہاڑ پر آئی ہے۔ بی اے کر چکی ہے۔ وہ میری ہو جائے گی۔ ہمیشہ کے لئے اسی واسطے اس نے خط لکھ کر بلایا ہے۔

کوٹھی کا پتہ لگ گیا۔ دلفریب ایک ٹیلے پر تھی۔ وہ دھڑکتا ہوا دل لیکر اوپر چڑھنے لگا۔ اس کا دل دھک دھک دھک کرکے کہہ رہا تھا۔ مایا مایا مایا!

دفعتاً وہ رکا۔ کمرے کی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ اس میں سے کھلکھلا کر ہنسنے کی آواز آئی۔ مایا ہنس رہی تھی۔ آواز کے اس لوچ اور نغمے سے ششتو کے کان اچھی طرح آشنا تھے مگر!!

اس نے ٹھٹک کر دیکھا۔ وہ ایک مرد کے آغوش پڑی تھی۔ مرد کے چہرے پر فاتحانہ احساس مسرت چھایا ہوا تھا۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

کل شام کھڈ میں سے کسی آدمی کی لاش ملی ہے مایا بولی۔ کوئی سیلانی آیا ہوگا۔ پہاڑ کی سیر کے لئے پاؤں پھسل کر کھڈ میں جا گرا۔

مایا کے شوہر نے کہا۔ کوئی جنٹلمین تھا۔ بیچارہ جوان آدمی تھا۔

مایا نے شوہر کے سینے پر سر رکھتے ہوئے کہا اچھا چھوڑئیے۔ اس درد بھرے قصے کو۔ ذرا وہ گیت سنائیے "زندگی ہے پیار سے"

پختونستان کا معاملہ!

نئی دہلی ۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے جھگڑے میں ثالث بن کر فیصلہ کرانے کے لئے اب شاہ ایران تیار نہیں ہیں۔

اس لئے پختونستان کے معاملہ کو اقوام متحدہ میں پیش کئے جانے پر امکان ہے۔

کانگرس کے اجلاس کے لئے سفری سہولتیں

ناسک ۴ ستمبر۔ کانگرس کے ناسک اجلاس میں شرکت کرنے والوں کے لئے مخصوص گاڑیاں چلائی جائیں گی۔ اور اجلاس ۲۰ ستمبر سے شروع ہوگا۔

الہ آباد سے ۱۸ ستمبر کو الہ آباد ایکسپریس میں تھرڈ کلاس کے دو ڈبے لگائے جائیں گے۔ اور ۱۹ ستمبر کو ہیں سے کلکتہ میل میں تھرڈ کلاس کا ایک مخصوص ڈبہ ناسک اجلاس میں جانے کے لئے لگایا جائے گا۔ لکھنؤ اور کانپور کے لوگوں کے لئے لکھنؤ میل میں تھرڈ کلاس کا ایک ڈبہ لگایا جائے گا۔ جو لکھنؤ سے جھانسی اور جھانسی سے ناسک تک جائے گا۔ ۱۸ ستمبر کو لکھنؤ سے جھانسی پسنجر میں ایک ایک تھرڈ کلاس کا ڈبہ لگایا جائے گا۔ اور جھانسی سے امرتسر ایکسپریس میں تھرڈ کلاس کا ایک مخصوص ڈبہ لگایا جائے گا۔

۱۸ ستمبر کو دہلی اور آگرہ سے پنجاب میل اور امرتسر ایکسپریس میں تھرڈ کلاس کا ایک ایک ڈبہ لگایا جائے گا۔

عالمی لیبر آرگنائزیشن کی مشاورتی کمیٹی

لکھنؤ۔ ۵ ستمبر۔ عالمی لیبر آرگنائزیشن کی ایشیائی مشاورتی کمیٹی کا جو اجلاس ۱۸ دسمبر کو جاکر واقع انڈونیشیا میں ہونے والا ہے اس میں مزدوروں کی نمائندگی کرنے مسٹر ہری ہر ناتھ ساشتری جنرل سکریٹری انڈین نیشنل ٹریڈ یونین کانگریس جائیں گے۔

پتھاریا کی پہاڑیوں میں تیل کے چشمے

جورہاٹ ۵ ستمبر۔ نائب وزیر تعمیرات و معدنیات مسٹر ایس این ہرگوسین نے بتایا ہے کہ حکومت آسام سے اس بات پر تبادلہ خیال کیا ہے کہ پتھاریا کی پہاڑیوں میں مٹی کا تیل نکالنے کا ٹھیکہ برما آئل کمپنی کو دے دیا جائے۔

سوراشٹر کے وزیر کا استعفیٰ

راجکوٹ ۵ ستمبر۔ وزیر تعلیم و لوکل سلف گورنمنٹ مسٹر بلوتری نتھا نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے کہ جو منظور کر لیا گیا ہے۔ اور وہ اپنے عہدہ کا چارج پندرہ ستمبر کو دیدیں گے۔

سوراشٹر کی کابینہ سے اس سے پہلے دو تین اور وزیر استعفے دے چکے ہیں۔

ہندوستان کے لئے ۲۵ ہزار ٹن شکر

نئی دہلی ۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان نے حکومت برطانیہ کی مدد سے ۲۵ ہزار ٹن شکر کی درآمد کا باہر سے انتظام کر لیا ہے۔ جو چند مہینوں کے اندر یہاں پہونچ جائے گی۔

پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا سیلاب

لاہور ۶ ستمبر راوی میں اتنا بڑا سیلاب آگیا ہے جیسا کبھی نہیں آیا تھا۔ اور منگل کی رات کو لاہور کے مضافات سے تقریباً ایک لاکھ آدمی تباہ پانی سے گھر گئے۔ پانی کی سطح ۲۴ گھنٹے میں ۷ فیٹ سے زائد اونچی ہوگئی۔ اور ریل کی پٹریں سے لوگوں کی یاد میں پہلی بار سیلابی پانی میں ڈوب گئی۔ ٹرینوں کی آمد و رفت بند ہوجانے کی وجہ سے لاہور شمال کی طرف سے خاص طور پر منقطع ہوگیا ہے۔

پاکستان پرمٹ کے قواعد کو سخت کردیگا

کراچی ۶ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے ایسے مزید اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے جن کے بعد پاکستان میں ترک وطن کرکے آنے والوں کی رفتار اور کم ہوجائے۔

زمین کے اندر سے گھڑگھڑاہٹ

میمن سنگھ۔ (مشرقی بنگال) ۷ ستمبر یہاں بھی زمین کے پیٹ سے گھڑگھڑاہٹ کی آواز سنائی دے رہی ہے جس کی وجہ سے باشندوں میں ایک ہراس پیدا ہوگیا ہے۔

میمن سنگھ سے ۳۰ میل دور مادھو پور کے جنگل میں ایک خاص مقام پر زمین سے ایسی آوازیں آرہی ہیں گویا توپیں گرج رہی ہیں۔ بعض سرکاری افسروں نے بھی یہ آوازیں سنی ہیں بڑے بوڑھوں کا کہنا ہے کہ ۱۹۰۸ میں جاپان کے دو ماہر ارضیات نے زمین کا جائزہ لینے کے بعد کہا تھا کہ آسام کی سرحد دادی اور کانگڑہ وادی پنجاب میں ہمالیہ سے متصل علاقہ کے درمیان زمین کے اندر جوالا مکھی تیار ہورہا ہے۔

ان کا خیال تھا کہ پچاس سال کے اندر اندر ایک دن یہ کوہ آتش فشاں پھٹے گا۔ اور پورے علاقہ کی زمین کو تہ و بالا کرکے رکھ دے گا۔

آسام میں تو ان جاپانی ماہرین ارض کی پیش گوئی پوری ہوچکی ہے۔ آئندہ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

پورا ہندوستان شریک ہے

ڈبروگڑھ ۶ ستمبر ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج شام کو یہاں برہمپتر کے کنارے ایک بڑے مجمع کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ زلزلہ اور سیلاب کی وجہ سے آسام کے لوگوں پر جو مصیبتیں پڑی ہیں۔ ان میں پورے ہندوستان کے لوگ ان میں شریک ہیں۔ لیکن اپنی ہمت کوششوں سے دوبارہ اپنی حالت کو درست کرنا آپ ہی کا کام ہے۔ پنڈت نہرو نے یقین دلایا کہ صوبہ آسام کو دوبارہ تعمیر کرنے میں پورے ہندوستان کے لوگ امکانی کوشش کریں گے۔

حاجیوں پر پابندی!

قاہرہ ۶ ستمبر۔ مصر کے محکمہ صحت کے احکام کے مطابق ہندوستان اور پاکستان میں ہیضے کی وبا کے پیش نظر کسی ہندوستانی پاکستانی حاجی کو حجاز جاتے ہوئے مصری زمین پر سے پرواز کرنے کی اجازت کرنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔

بستی میں فصل کو نقصان

بستی ۶ ستمبر ضلع حکام نے جو ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ سیلاب میں اس ضلع کی فصل کو کتنا نقصان پہونچا ہے۔ کم سے کم ڈیڑھ ہزار گاؤں جن کی آبادی تقریباً چھ لاکھ ہوتی ہے سیلاب سے متاثر ہوتے ہیں۔ جن میں بہت سے بالکل تہ آب ہوگئے ہیں۔

زیادہ تر مواضعات میں فصل بالکل برباد ہو گئی ہے۔ اور وہاں کے باشندوں کو غذا پیدا کرنے کی مسئلہ بڑا پریشان کن مسئلہ بن گیا ہے۔

تقریباً ایک ہزار مکانات منہدم ہوچکے ہیں اور جب تک سیلاب بالکل اترے گا۔ کوئی ایک ہی ہزار اور منہدم ہوچکے ہوں گے۔

پہلی ڈپٹی کلکٹر خاتون

الہ آباد ۶ ستمبر۔ اس صوبہ میں پہلی مرتبہ ایک خاتون ڈپٹی کلکٹر کی تقرری ہوئی ہے۔ جن کا نام شریمتی مادھوری سریواستو ہے۔

اکشے جی سے سندر لال اور نریندر دیو کی ملاقات

لکھنؤ ۶ ستمبر۔ سری روی پرکاش عوامی ڈیماکریٹک محاذ لکھنؤ نے ایک پریس نوٹ میں بتایا ہے کہ پنڈت سندر لال آج صبح الہ آباد سے شری اکشے برہمچاری کو دیکھنے کے لئے جو ۱۶ روز سے بھوک ہڑتال کر رہے ہیں۔ لکھنؤ آئے اور صوبہ کانگریس کمیٹی کے دفتر جہاں برہمچاری جی کا قیام ہے گئے۔

انھوں نے بھوک ہڑتال کے تمام اسباب معلوم کئے ان کے بیانات پڑھے۔ اور یہ خیال ظاہر کیا کہ برہمچاری جی کے تمام مطالبات مناسب ہیں۔ آج سات بجے شام کو وزیر پولیس سے اور ۹ بجے رات کو آنریبل وزیر اعظم سے اس معاملہ میں بات چیت کرنے کے لئے پنڈت سندر لال مل رہے ہیں۔ شری منشی لال کے ایک خط وصول ہونے کے بعد آچاریہ نریندر دیو بھی آج صبح وہاں آئے

बहुकम जनाब श्री मोहम्मद अहमद साहिब सिविल जज दोयम कान पुर
नोटिस बनाम मुद्दा अलेह नाबालिग और वली के
(आर्डर ३२ कायदा ३)
बअदालत सिविल जज दोयम कान पुर मुकाम कान पुर जिला कान पुर
नं. मुकद्दमा ९० बाबत सन १९४९ ई
सभारी सिंह वल्द मन्नी सिंह कौम ठाकुर साकिन मौज़ा रसूल पुर परगना मोगली पुर ज़िला कान पुर मुद्दई
बनाम सुरबनन्दन सिंह वगैरा। मुद्दआलेह
बनाम गुरदेव सिंह व रुपन सिंह मुद्दाअलेह नाबालिग पिसरान शिव रतन सिंह व लाला सिंह —
[illegible] पुर साकिनान इरौली पर-गना व ज़िला जालौन वविलायत पन्नीराम साकिन कान पुर वली कुदरती (मुद्दआलेह नाबालिग मज़कूर)
हरगाह मुकद्दमा मुन्दर्जा उनवान में मुद्दई ने एक दरख्वास्त गुज़रानी है कि मुद्दआलेह नाबालिग का एक वली दौरान मुकद्दमा मुकर्रर किया जाये लिहाज़ा आप नाबालिग मज़कूर को इस के रू से इत्तिला दी जाती है कि अगर तामील इत्तलानामा हाज़ा से २२ सितम्बर सन १९५० यौम के अन्दर एक दरख्वास्त इस अदालत में निसबत अपने या — किसी दोस्त मुद्दआलेह नाबालिग के वली के दौरान मुकद्दमा मुकर्रर किये जाने की निसबत न गुज़राने गे तो. अदालत अगराज़ मुकद्दमा हाज़ा के लिये श्री बलीराम एडोकेट को ना-बालिग मज़कूर का वली मुकर्रर कर देगी।
आज बतारीख़ २ माह ९ सन

१९५० ई मेरे दस्तखत और मुहर अा-दालत से जारी किया गया
बहुकम मुनसरिम सिविल जज दोयम

گپتا جی نے ایوان سے معافی مانگ لی

لکھنؤ ۶ ستمبر۔ آج یوپی اسمبلی میں وزیر رسد مسٹر سی۔ بی گپتا نے اپنی اور اپنے پرسنل اسسٹنٹ کی طرف سے ممبران اسمبلی کے خصوصی حقوق کی پامالی پر ایوان سے معافی مانگ لی۔ ۴ بجے دن کو اتوار کے بعد آج ۱۱ بجے دن کو ڈپٹی اسپیکر مسٹر نفیس الحسن کی رہنمائی میں اجلاس کی کارروائی شروع ہونے سے سوالات کے بعد جن کانگریسی کی ممبر بیگم عبدالواجد کی ایک تحریک التواء کرسی صدارت نے مسترد کردی جو بیگم صاحبہ نے شری اکشے برہمچاری کے مرن برت کے سلسلے میں پیش کی تھی۔ آج اشیاء زندگی کی قیمتوں میں اضافہ کے سوال پر پھر ایوان میں آدھے گھنٹے تک بحث ہوئی۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ بند!

کراچی ۶ ستمبر۔ آج سول اینڈ ملٹری گزٹ کا دفتر بند رہا۔ کیونکہ وہاں کے ادارتی عملہ نے کل رات سے ہڑتال کردی ہے۔ اخبار کے ایڈیٹر مسٹر ضیاء الاسلام رات کو ایک بجے ہڑتال کی اطلاع ملنے پر دفتر گئے اور انھوں نے بالکل کام روکنے کا حکم دے دیا۔

جنرل اسمبلی میں روسی وزیر خارجہ

ماسکو ۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی وزیر خارجہ مسٹر وشنسکی کا ارادہ ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ہونے والے اجلاس میں روسی وفد کی قیادت کریں۔ جنرل اسمبلی کا اجلاس ۱۹ ستمبر کو ہونے والا ہے

پنڈت نہرو کا دورہ جاری

ڈبروگڑھ۔ ۶ ستمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے تالاب میں ٹوٹی ہوئی ریلوے لائن اور پشتے دیکھے جن کی مرمت میں کافی مدت لگے گی۔ بیچ راستہ پر ان کا خیر مقدم کرنے والا مجمع رہا۔ خصوصاً ٹین سوکیا۔ اور ردم دما میں جہاں لوگ ان کے درشن کرنے بڑی تعداد میں آگئے تھے۔ آپ کے ہمراہ وزیر صنعت۔ اور مسٹر جے رام داس دولت رام گورنر آسام مسز اندرا اور آسام کے کچھ وزیر تھے۔

۳۸۸۶۳ امریکی ہلاک، زخمی!

واشنگٹن ۶ ستمبر امریکا کی وزارت دفاع نے اعلان نے اعلان کیا ہے کہ یکم ستمبر تک ۳۸۸۶۳ آدمیوں کے کوریا کے جنگ میں ہلاک زخمی یا لاپتہ ہونے کی اطلاع ان کے عزیزوں کو کردی گئی ہے۔

راجستھان کے وزیر اعظم کا استعفیٰ

جے پور ۶ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ہیرالال شاستری وزیر اعظم راجستھان نے اپنے استعفے کا خط صوبہ کانگریس کمیٹی کے صدر مسٹر جے نرائن داس کو ۲۶ اگست کو بھیجدیا ہے۔ جے مسٹر ویاس نے وزیر ریاست سردار ولبھ بھائی پٹیل کو بھیج دیا ہے۔

پاکستان کے نئے کمانڈر انچیف

کراچی ۶ ستمبر حکومت پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۵۱ء میں موجودہ کمانڈر انچیف پاکستان جنرل سر ڈگلس گریسی کے ہٹنے کے بعد نئے کمانڈر انچیف میجر جنرل ایوب خان ہوں گے۔

کشمیر کے ثالث لندن سے نیویارک

لندن ۶ ستمبر۔ مسئلہ کشمیر کے ثالث سر اوون ڈکسن جمعہ کے دن لندن سے نیویارک سے جارہے ہیں۔ جہاں وہ حفاظتی کونسل کے سامنے کشمیر کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔

کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ

مکانوں اور احاطوں کے کنٹرول کے واسطے بورڈ کے بائی لاز کے پنالٹی کلوز (PENALTY CLAUSE) کی مندرجہ ذیل ترمیم کے متعلق ہر شخص اور پبلک انسٹی ٹیوشن اپنی رائے ذیل کے دستخط کنندہ کے پاس ۱۵ ستمبر ۱۹۵۰ء تک بھیج سکتا ہے۔

کانپور اربن ایریا ڈیولپ منٹ ایکٹ ۱۹۴۵ء کی دفعہ ۱۶۴ کی رو سے بورڈ یہ ہدایت کرتا ہے کہ مندرجہ بالا بائی لاز کی شرایط کی خلاف ورزی کرنے والا پانچ سو روپیہ تک جرمانہ کی سزا کا مستحق ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص بہ خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ پہلے ثبوت جرم کے بعد سے اس تمام مدت تک میں جبکہ وہ خلاف ورزی کرتا رہا ہے۔ پانچ روپیہ یومیہ کی مزید جرمانہ کی سزا یا چھ ہفتہ قید یا دونوں کا مستحق ہوگا

اس کے علاوہ اگر کسی شخص کو ان بائی لاز کے ماتحت منقولہ یا غیر منقولہ پبلک یا پرائیوٹ جائداد سے متعلق نوٹس میں تذکرہ شدہ میعاد کے اندر کسی کام کے پورا کرنے یا کسی سامان کے مہیا کرنے یا کسی کام کے کرنے سے باز رہنے کا نوٹس دیا گیا ہے اور اگر وہ اس نوٹس کے مطابق عمل نہیں کرتا ہے۔ تو بورڈ ایسے کام کو پورا کرا سکتا ہے۔ یا ایسا سامان مہیا کرا سکتا ہے۔ اور اگر بورڈ اس کے تمام اخراجات ۱۹۱۶ء کے میونسپلٹیز ایکٹ کی دفعہ ۷ کے ماتحت شخص متعلقہ سے وصول کر سکتا ہے۔

دستخط دیوراج

ایگزیکٹیو افسر۔ کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ۔

کوریا کے محاذ پر روسی بمبار

واشنگٹن ۵ ستمبر آج دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ ایک روسی بمبار نے جس پر سرخ چین کا ستارہ بنا تھا کل اقوام متحدہ کے جہازوں پر حملہ کیا۔ اس بمبار کو گرا لیا گیا ہے۔ ٹوٹے ہوئے بمبار میں ایک لاش ہوا باز پایا گیا ہے۔ اس کے شناختی کاغذات سے پتہ چلا ہے کہ وہ روسی ہوائیہ کا لفٹنٹ تھا۔

چار سال میں نانکنگ پر قبضہ

تائیپیہ ۵ ستمبر مارشل چیانگ کائی شک نے کسن تانگ کے سیاست دانوں کو بتلایا ہے کہ چین کے قوم پرور چین کے سابق دار السلطنت نانکنگ پر آئندہ چار برسوں میں قبضہ کر لیں گے۔

جاپان میں ہوائی طوفان

ٹوکیو ۵ ستمبر مغربی جاپان میں ہوا کے سخت طوفان سے ۲۵۰ ہلاک اور تقریباً ۱½ لاکھ انسان بے گھر ہو چکے ہیں۔ یہ ہوا سو سال کی مدت میں سب سے زیادہ طوفانی تھی۔

یوپی اسمبلی کے ضمنی انتخابات

لکھنؤ ۵ ستمبر۔ یوپی کونسل کی دو خالی نشستوں کے لئے اور یوپی کونسل کی سات خالی نشستوں کے لئے نامزدگی کی تاریخوں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

علیگڑھ متھرا۔ دیہی مسلم نشستوں اور رائے بریلی دیہی عام نشست کی نامزدگی اور جانچ کے لئے ۲۷ ستمبر اور ووٹ ڈالنے کے لئے ۱۱ اکتوبر مقرر کی گئی ہے ویل کی نشستوں کی نامزدگی اور جانچ کے لئے ۲۶ اور ۱۲ اکتوبر ووٹ ڈالنے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

۱۔ باندہ شمالی عام دیہی حلقہ (۲) فیض آباد دیہی مسلم حلقہ (۳) کانپور شمالی مشرقی دیہی عام خاتون حلقہ (۴) سہارنپور شمالی دیہی مسلم حلقہ (۵) بریلی بھیت مسلم دیہی حلقہ۔ (۶) فتحپور باندہ دیہی مسلم حلقہ (۷) گورکھپور مشرقی مسلم دیہی حلقہ

ہندوستان کیلئے مصر و پاکستان سے چاول

نئی دہلی ۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے مصر سے ۷۰ ہزار ٹن چاول منگانے کا انتظام مکمل کر لیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت مشرقی پاکستان نے ہندوستانی کوئلہ اور خام اشیاء کے بدلے میں ۵۰ ہزار ٹن چاول ہندوستان کو دینے کی پیش کی ہے۔ جس پر حکومت ہند غور کر رہی ہے۔

کمیونسٹ چین اور اقوام متحدہ

لندن ۵ ستمبر۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون جمعہ کے دن امریکہ روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں وہ کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ میں لانے کے امکانی کوشش کریں گے۔ ان کی اس پالیسی کو پوری کابینہ کی تائید حاصل ہے۔

سکھستان کے مطالبہ کی مذمت

انبالہ ۵ ستمبر سردار ایشور سنگھ مجھیل وزیر ترقیات پنجاب نے سکھوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں سکھ ریاست کے قیام کی مطالبہ کی تائید نہیں کر سکتا ہوں۔ سکھستان کے مطالبہ سے ملک مزید تقسیم ہو جائے گا۔

تقسیم کی تلخ یاد ابھی تک تازہ ہے۔ جس میں پنجاب کو سخت نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ ہم اب اس تاریخ کو ہرگز نہ دہرائیں گے۔

جموں میں مسلسل ۴۰ گھنٹے بارش

جموں ۵ ستمبر۔ جموں کے صوبہ میں تقریباً چالیس گھنٹے مسلسل بارش کی وجہ سے سینکڑوں درخت اکھڑ گئے۔ اور بہت سے مکانات بیٹھ گئے۔

صوبہ بھر کے تمام نالے ندیوں میں باڑھ آگئی۔ اور سڑکیں بہ گئیں۔ دو دن تک تمام رسل رسائل کا سلسلہ منقطع رہا دریائے تاوی کے بڑھ جانے کی وجہ سے صوبہ کے جنوبی حصہ کو کو کافی نقصان پہونچا۔

تقاوی کے لئے ۱۰ لاکھ روپئے

لکھنؤ ۵ ستمبر۔ یوپی حکومت نے دس لاکھ روپیہ سیلاب زدہ علاقوں کے کاشت کاروں اور دوسرے اضلاع کے کاشتکاروں کو تقاوی کا قرض دینے کے لئے منظور کیا ہے۔

لائسنس بحال کر دئے

شاہجہانپور ۵ ستمبر شاہجہانپور کے مسلمانوں میں اعتماد و اطمینان پیدا کرنے کے مقصد سے ضلع مجسٹریٹ مسٹر ویریندر بکرم سنگھ نے ان مسلمانوں کے لئے بارہ سے زیادہ لائسنس منظور کئے ہیں۔ جو لائسنس کے قواعد پر پورے اترتے ہیں۔

سیلاب زدہ لوگوں کیلئے نہرو کا عطیہ

لکھنؤ ۵ ستمبر۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے دس ہزار روپیہ پنڈت گوبند بلبھ پنت کو یوپی کے سیلاب زدہ لوگوں کی امداد کے لئے روانہ کئے ہیں۔

مہاتما گاندھی کے ساتھی مسٹر ابراہیم کا انتقال

ڈربن ۵ ستمبر محمد ابراہیم جنھوں نے مہاتما گاندھی کے ساتھ ناٹال انڈین کانگریس کی بنیاد ڈالی تھی۔ آج ان کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی عمر ۱۷ سال تھی۔

مسٹر محمد ابراہیم ۱۹۱۲ء میں ناٹال انڈین کانگرس کے سکریٹری منتخب ہوئے تھے۔

ہند پاکستان اخباری مشاورتی کمیٹی

کراچی ۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہند پاکستان اخباری مشاورتی کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۱۵ ستمبر کو کلکتہ میں ہو رہا ہے۔ اس میں پاکستانی وفد کی قیادت خواجہ شہاب الدین وزیر داخلہ پاکستان کریں گے۔



ایک شخص دونوں ایوانوں کا ممبر نہیں ہو سکتا

مدراس ۵ ستمبر۔ آج مدراس اسمبلی نے ایک بل منظور کیا ہے۔ جس کے بعد کوئی شخص ایک ساتھ دونوں ایوانوں کا یعنی اسمبلی اور کونسل کا ممبر نہیں ہو سکتا۔ اس قسم کا قانون کونسل نے پہلے ہی منظور کر دیا تھا۔ وزیر مالیات اور ایوان کے لیڈر مسٹر گوپال ریڈی نے کہا کہ یہ بل نئے دستور کے مطابق منظور کیا گیا جس میں ایک شخص کو ایک ساتھ دونوں ایوانوں کے ممبر بننے کا حق نہیں دیا گیا ہے۔

انڈونیشیا کی کابینہ تیار

جکارتہ ۷ ستمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ انڈونیشیا کی سب سے بڑی مسلم پارٹی ماشومی کے لیڈر محمد ناصر نے انڈونیشیا کی مجوزہ کابینہ کے ممبران کی فہرست صدر سوئیکرنو کو دے دی ہے اس فہرست میں نیشنلسٹ پارٹی کے کسی ممبر کا نام نہیں ہے حالانکہ یہ پارٹی دوسرے نمبر کی بڑی پارٹی ہے۔ ہبا پارٹی کے ممبروں میں سے ڈاکٹر محمد یامین کا نام ہے جو وزیر زائد ہیں۔ اور نیوگنی کے مسئلہ کے انچارج ہیں۔

THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. No.
A 406

رجسٹرڈ نمبر اے
۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن مبہمی ۶۱)

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ 8/-
سالانہ رعایتی 6/-
ششماہی 3/5/-
سہ ماہی 2/-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL. 52 No. 37 | KANPUR SATURDAY 16th SEPTEMBER 1950 | کانپور شنبہ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۹ھ | جلد ۵۲ نمبر ۳۷

ادبیات

اے ساقی کیا بتائیں تیرے مستانوں پہ کیا گذری

(از جناب خورشید بریلوی)

اے ساقی کیا بتائیں تیرے مستانوں پہ کیا گذری
کہ ٹوٹے کتنے ساغر اور مے خانوں پہ کیا گذری

کہیں کیا تجھ سے کہ روندے گئے ہیں کتنے دل ناحق
تمناؤں پہ کیا بیتی ہے ارمانوں پہ کیا گذری

بنی ہے زینتِ بزمِ وطن اے شمع آزادی!
تجھے بھی کچھ خبر ہے تیرے پروانوں پہ کیا گذری

جہاں رہتی تھی ہر دم عیش و عشرت کی فراوانی
انھیں عشرت کدوں رنگیں ایوانوں پہ کیا گذری

کبھی فرصت ملی تو داستانِ غم سنائیں گے
مصیبت کس پہ کیا ٹوٹی ہے انسانوں پہ کیا گذری

نہ دیکھی جا سکیگی تجھ سے یہ گلشن کی پامالی
گلوں پر کیا بلا ٹوٹی گلستانوں پہ کیا گذری

حوادث کے تھپیڑوں سے ہوئیں برباد یاں کتنی
عروسِ صبح کہہ دے شبستانوں پہ کیا گذری

جو کہتا ہوں تو اے خورشید دل تھرانے لگتا ہے
نہ پوچھ اے ہمنشیں تو ان گراں جانوں پہ کیا گذری

دنیائے اسلام

اسٹرلنگ فاضلات کیلئے مصر و برطانیہ میں سمجھوتہ!

اسکندریہ ۱۰ ستمبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اسٹرلنگ فاضلات کے متعلق ایک مستقل یا طویل مدتی سمجھوتہ کرنے کے لئے برطانیہ و مصر نومبر میں گفت و شنید شروع کریں گے۔ اس متوقع سمجھوتہ کے پیش نظر سلسلہ کے عارضی مالیاتی سمجھوتہ کی مدت میں سنہ ... تک توسیع کر دی گئی ہے۔ آج اس سلسلہ میں برطانی خزانہ کے ایک نمایندے اور ڈاکٹر توفیق بے محکمہ مالیات کے نائب سکریٹری نے ایک دستاویز پر دستخط کئے جس کے ذریعہ مصر کو سنہ کے آخر تک ۵۰ لاکھ اسٹرلنگ کا بیم ڈیم اور مصنوعات پٹرولیم فراہم کی جائیں گے۔ دونوں حکومتیں اس بات پر بھی راضی ہیں کہ برطانیہ سے ایک سال کے اندر ۵ کروڑ ۲۰ لاکھ اسٹرلنگ کا سامان درآمد ہوگا۔ جس میں چار کروڑ بیس لاکھ اسٹرلنگ کا ضروری سامان ہوگا۔

مصر اور کمیونسٹ چین: پیرس ۱۰ ستمبر مصر کے وزیر خارجہ صلاح الدین بے نے کہا کہ مصر حفاظتی کونسل میں کمیونسٹ چین کی نمایندے دینے کے مسئلہ پر رائے شماری میں شرکت نہیں ہوگا۔ لیکن رائے شماری میں عدم شرکت صرف اس وقت تک رہے گی جب تک کہ کمیونسٹ چین کی کونسل میں شرکت کا امکان نہیں ہوگا۔ لیکن مصر نے جس وقت بھی یہ خطرہ محسوس کیا کہ کمیونسٹ چین کو نمایندگی مل رہی ہے تو اس تجویز کے خلاف ووٹ دیں گے۔

انھوں نے آگے چل کر کہا کہ مصر اس کو تسلیم کرتا ہے کہ شمالی کوریا نے جنوبی کوریا پر حملہ کیا ہے لیکن ہم نے حفاظتی کونسل کی مذمتی قرارداد کی رائے شماری میں اس لئے شرکت نہیں کی کہ ہمارے خیال میں موجودہ جھگڑا دو گروہوں کے درمیان ہے۔ اس کے علاوہ اقوام متحدہ نے دوسری جارحانہ کارروائیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی ہے۔

مصر اور کوریا: پیرس ۱۰ ستمبر مصری وزیر زائد حامد زکی بے نے جو ڈبن میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی پارلیمنٹری یونین کانگریس کے اجلاس میں مصری وفد کی قیادت کریں گے۔ آج یہاں کہا کہ کوریا کے متعلق مصر کی پالیسی سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ مصر اقوام متحدہ سے تعاون کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

انھوں نے کہا کہ ہم کوریا پر حملے کی مذمت کرتے ہیں لیکن فی الحال ہم اپنے دفاع کے لئے اپنی طاقت بڑھانا چاہتے ہیں اس لئے ہمیں مغربی جمہوریتوں اور خاص طور پر برطانیہ کی مدد کی ضرورت ہے۔ مشرق وسطیٰ کے امن کے لئے برطانیہ اور مصر کے درمیان دوستی نہایت ضروری ہے۔

شام میں نئے دستور کا نفاذ

لندن ۱۰ ستمبر شام کے نئے دستور کی منظوری کے بعد توقع کی جاتی ہے کہ وہاں کی سیاسی صورت حال بہتر ہو جائے گی۔ لیکن حزب مخالف کے متعلق جس میں قوم پرست اور جمہوریت پسند شامل ہیں۔ کوئی بات یقین کے ساتھ نہیں کہی جا سکتی۔ ان کی بے چینی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ عوامی پارٹی اور اس کے ساتھیوں نے نئے انتخاب کے بغیر اپنے اقتدار کی میعاد میں اضافہ کر لیا ہے۔

یہ اس طرح کیا گیا کہ دستور ساز اسمبلی نے اپنے آپ کو پارلیمنٹ قرار دے دیا۔ نئے دستور کے مطابق صدر جمہوریہ کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ یہ اس لئے کیا گیا کہ بہت سے ممبر مطالبہ کر رہے ہیں کہ شام کو ایک اسلامی ریاست قرار دے دیا جائے۔ اس مطالبے کو ایک حد تک پورا کرنے کے لئے اس دفعہ کا اظہار کیا گیا۔

ایرانی طیارے اور شامی اڈے

دمشق۔ ۱۱ ستمبر حکومت شام نے حکومت ایران کی اس درخواست کو منظور کر لیا ہے کہ ایرانی طیاروں کو میسا کا ہوائی اڈہ استعمال کرنے کے لئے اجازت دیجائے اور ایرانی طیاروں کو شامی علاقوں پر سے پرواز کرنے کی اجازت دی جائے۔ بہرحال شامی حکام نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ایرانی طیاروں کو محکمہ صحت کی تمام شرائط کی پابندی کرنی پڑیگی۔

ایران و جرمنی

طہران ۱۰ ستمبر۔ ایران اور مغربی جرمنی کے درمیان گذشتہ سال جو معاہدہ تجارتی ہوا تھا۔ اس کی میعاد میں مزید ایک سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔ اس دوران میں ایران اور مغربی جرمنی کے درمیان ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر کے مال کا تبادلہ ہوگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہاں پر حق عزم مستقل میں ہے | زباں بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت
کانپور

جلد ۹۲ کانپور شنبہ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء نمبر ۳۷

کانگریس کو پالیسی کی وضاحت کی ضرورت

بابو پرشوتم داس ٹنڈن کے کانگریس کے صدر منتخب ہو جانے پر فرقہ وارانہ جماعتوں اور اخباروں نے اڈیٹوریل لکھے۔ جس میں صاف صاف لکھا کہ ٹنڈن جی کا منتخب ہو جانا موجودہ کانگریس ہائی کمان کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ ہے۔

ایک اخبار نے لکھا ہے کہ اس انتخاب کے معنی یہ ہیں کہ جواہر لال جی کو یا تو اپنی پالیسی بدل دینا چاہیے یا پھر استعفیٰ دیدینا چاہیے۔

فرقہ وارانہ جماعتوں اور اخباروں نے ٹنڈن جی کی کامیابی کے معنی یہ سمجھے ہیں کہ اب ہندوستان میں غیر مذہبی اور غیر سرمایہ دارانہ حکومت کی جگہ ہندو حکومت اور سرمایہ داروں کے دوستوں کی حکومت قایم ہو جائے گی اور ان خیالات کا اظہار عملی طور پر بھی کیا گیا ہے۔ فرقہ وارانہ جماعتوں نے ٹنڈن جی کی کامیابی پر جلوس نکالے۔ اور خوشیاں منائیں۔

ہم کو ان فرقہ وارانہ جماعتوں اور اخباروں کی خوشی پر کوئی حیرت نہیں لیکن اس سے یہ ضرور صاف ہو گیا کہ مہاسبھا کے لیڈروں اور ٹنڈن جی میں کسی قسم کی کوئی دوری نہیں ہے۔ یہ دونوں ایک ہی منزل کی طرف جا رہے ہیں اسی لئے انھوں نے ٹنڈن جی کی فتح کو کانگریس کی ہار اور مہاسبھا کی فتح سمجھا۔ اور اس پر خوشیاں منائیں۔

ان ہی فرقہ وارانہ جماعتوں کی خوشیوں سے متاثر ہو کر پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگریس کے ڈیلی گیٹوں کے لئے ایک بیان دیا ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ۔

"کانگریس کی صدارت کے انتخاب کے نتیجہ میں فرقہ وارانہ اور رجعت پسند عناصر نے کھلم کھلا اپنی مسرت کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہو گیا ہے کہ کانگریس صاف صاف اعلان کر دے ... ساسی پالیسیاں کیا ہیں۔ اور کانگریس کے لوگ غیر مبہم طور پر جان لیں کہ وہ کہاں پر کھڑے ہیں۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ۔

بین اقوامی معاشی اور فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق کانگریس کا ایک خاص نقطۂ نظر ہے۔ پچھلے تین چار سال میں بہت سی باتیں ہوئی ہیں۔ لیکن ان کی وجہ سے کیا ہمارے نقطۂ نظر میں تبدیلی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ یا ہم ابھی تک کانگریس کی اسی پالیسی پر قایم ہیں جس کی بنیاد پر ہم اتنے دنوں تک کام کرتے رہے ہیں۔

معاشی پالیسی کے متعلق بھی ہماری واضح پالیسی یہ ہے کہ ہمارا مقصد ایسی حکومت کا قیام ہے جو سب کی زیادہ سے زیادہ فائدہ کی کوشش کرے۔ — جاگیرداری۔ زمینداری اور آمدنی میں درمیانی آدمی کے وجود کو ختم کرنے کے متعلق کانگریس کی فی الحال پالیسی یہ ہی ہے کہ اس کو جلد سے جلد کامیاب بنایا جائے۔"

ہم بھی ملک کے موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ اس وقت اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ کانگریس اس نازک موقع پر اپنے ضمیر کو ٹٹول کر فیصلہ کرے کہ اس کو مہاسبھا اور راشٹریہ سیوک سنگھ کے دو قومی نظریہ پر چلنا ہے یا مہاتما گاندھی اور کانگریس کے مسلمہ نظریہ پر بدستور مضبوطی کے ساتھ قایم رہنا ہے۔

ہم کانگریس اور کانگریس مینوں سے یہ ضرور بہ ادب عرض کریں گے کہ وہ جو بھی چاہے فیصلہ کریں لیکن اس فیصلہ پر سختی کے ساتھ عمل بھی کرنا چاہیئے یعنی اس فیصلہ کے خلاف جو بھی چلے اس کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے۔ خواہ اس کی وجہ سے کوئی طبقہ بھی کانگریس سے الگ ہو جائے۔

ہمارا خیال ہے کہ تذبذب اور متضاد نظریوں کی کشمکش نے کانگریس کی کمر توڑ دی ہے جب وہ ایک نظریہ بناتی ہے تو اس میں اتنی طاقت و جرأت نہیں کہ وہ اس کے خلاف چلنے والوں کو روک سکے۔ اور یہ ہی وجہ ہے کہ کانگریس آج کل معطل ہو کر رہ گئی ہے۔ جس سے پورا پورا فائدہ رجعت پسند۔ فرقہ پرور اور سرمایہ دار اٹھا رہے ہیں۔ لہٰذا ڈیلی گیٹ صاحبان کو نہایت سمجھ بوجھ کر اور ملک کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ایسا فیصلہ کرنا چاہیئے کہ وہ خود بھی اس پر عمل کریں اور دوسروں سے بھی عمل کرانے کی کوشش کریں اور حقیقت تو یہ ہے کہ اگر خود کانگریس میں کانگریس کے اصولوں کی سختی سے پابندی کریں تو سارے ملک میں کسی رجعت پسند۔ کسی فرقہ پرست اور کسی جماعت میں یہ ہمت ہی نہیں ہو سکتی کہ وہ کانگریس کے اصولوں کی خلاف ورزی کرنے کی جرأت کر سکے۔

کانگریس انتخابات سے علیحدہ رہے

مسٹر شری پرکاش مہتاب وزیر صنعت و رسد ہندوستان نے ایک کتابچہ میں جس کی اشاعت ناسک کانگریس سیشن کے موقع پر کی جائے گی۔ کانگریس کی جماعت کو از سر نو تنظیم کرنے کی پر زور اپیل کی ہے جس کا مقصد اس کو ایک مضبوط با ضبط جماعت بنانا ہے۔ تاکہ وہ عوام میں سیاسی شعور پیدا کر کے ان کو اپنے ساتھ چلا سکے۔

انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ کانگریس عام انتخابات سے الگ رہے اور اس کو ایک اعلیٰ کمیٹی پر چھوڑ دے۔ جس کی خاص ہستی پنڈت جواہر لال نہرو ہوں۔

اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ اگر کانگریس اپنی بقا چاہتی ہے تو اسے ایک نیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ مسٹر مہتاب نے کہا کہ "کانگریس کا موجودہ کام آزادی کے بعد ختم ہو گیا۔ اور اس کے بعد اس ہندوستانی سیاست میں ایک عجیب اور خطرناک صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اور ان حالات کو درست نہ کیا گیا تو انتشار

اور ڈکٹیٹری کے رجحانات پیدا ہو جانا ضروری ہیں۔ "حالانکہ کانگریس کے ہاتھ میں اس وقت مرکز اور صوبوں کی حکومت ہے سیکڑوں کانگریسی اس وقت سب سے زیادہ انتخابات پر نظریں لگائے ہوئے ہیں۔ اور ان لوگوں ہی سے ناامیدی کی باتوں کی ابتدا ہوتی ہے ان پر مایوسی طاری ہے۔ اور وہ اپنے کو ناامیدی سے گھرا ہوا پاتے ہیں۔

آج کانگریس صرف غیر موثر ہی نہیں بلکہ موجودہ حالات میں اپنے کو گھسیٹ رہی ہے۔ آج عام کانگریسی کے مطابق ہر بات غلط ہو رہی ہے۔ اور اب اس کو اپنی جماعت کے کارناموں پر فخر نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنا سر جھکا لیتا ہے۔ کیونکہ یا تو کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ اور اگر کچھ ہو رہا ہے تو وہ غلط ہے۔ ایک جماعت جو ایسی نفسیاتی بیچارگی اور اخلاقی دیوالیہ پن کی حالت میں ہو۔ وہ ذرا بھی فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ قطعی طور پر مایوسی اور برائیوں میں اضافہ کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔"

کانگریس کے پارلیمنٹری پروگرام نے موقع پرستوں کو یہ موقع دیا ہے کہ وہ کانگریس کے اندر محض الکشن کی غرض سے آجائیں۔ جس کا صاف اظہار کانگریس کے نئے دستور کے بننے کے وقت سے موثر ممبر بنانے اور ... کے انتخاب تک ہوتا ہے۔ کانگریس پر قبضہ حاصل کرنے کے لئے خواہ وہ غلط طریقوں سے کیوں نہ ہو ایک نازیبا خواہش صاف جھلکتی ہے۔ آج کانگریس کے سامنے صوبائی اسمبلیوں اور ہندوستانی پارلیمنٹ کے لئے امیدوار نامزد کرنے کے مسئلہ نے ایک زبردست شکل اختیار کر لی ہے اور اسی وجہ سے ہر قسم کی بے قاعدگی جماعت کے اندر آگئی ہے۔ کانگریسیوں کو چاہیئے کہ وہ سیاسی محاذ پر اپنی ذاتی پوزیشن کے متعلق خیال کرنا بالکل چھوڑ کر الکشن کے قضیہ سے بالکل الگ ہو جائے۔ اس کو ایک چھوٹی سی کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

"ایک جماعت کی حیثیت سے کانگریس کو ملک کے مجموعی مفاد کا خیال کرنا چاہیئے۔ ان تمام نئے آنے والوں کے لئے کانگریس کے دروازے کھلے ہونے چاہئیں۔ جو کانگریس کے نظریات میں یقین رکھتے ہیں اور جن کے خلوص و قابلیت کی ملک کو ضرورت ہے۔ اسی طرح کانگریس ان تمام اختلافات و جھگڑوں سے بچ سکتی ہے جن کا لازمی نتیجہ بدنظمی ہوتی ہے۔ کانگریس کو چاہیئے کہ وہ تعمیری کام کی طرف توجہ دے۔ جن کانگریسیوں کو وزیر اعظم کی کمیٹی الکشن میں نامزد کرے۔ اور وہ کامیاب ہوں وہ بھی کانگریس میں رہیں گے۔ اور تعمیری کام میں مدد دیں گے

مسٹر مہتاب نے کہا ہے کہ اسمبلیوں میں نامزدگی کے متعلق اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ وزیر اعظم کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے ہوں۔ کیونکہ ہندوستان کے موجودہ حالات اور اس کے عالمی ردعمل کے پیش نظر یہ بات خیال ہی میں نہیں آسکتی کہ پنڈت نہرو کے سوا کوئی دوسرا شخص کافی مدت تک وزیر اعظم رہ سکتا ہے۔ پنڈت نہرو صرف کانگریس ہی میں نہیں۔ بلکہ ہندوستان کی سب سے بڑی شخصیت ہیں۔ اس لئے کانگریس کو چاہیئے کہ وہ پنڈت نہرو کے ہاتھ مضبوط کر کے اپنے کو مضبوط بنائے۔

نہرو جی کے ہاتھ مضبوط کرنا چاہیئے

بابا کھڑک سنگھ سٹرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی شرومنی اکالی دل کے صدر نے آج ایک بیان میں وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے بیان کی پر زور تائید کی ہے اور ان کے اس بیان کو جرأت آمیز اور مدبرانہ تعبیر کیا ہے کہ اس موقع پر کانگریس پالیسی کی وضاحت ضروری ہے انھوں نے پنڈت نہرو سے اپیل کی ہے کہ وہ اس مسئلہ کی وضاحت پر زور دیں۔ اور اس کو منوانے کی کوشش کریں۔ بابا کھڑک سنگھ نے کہا ہے کہ عوامی فلاح والی حکومت کے قیام کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ آزادی کے بعد عام لوگوں نے کوئی فرق محسوس نہ کیا۔ اور انھیں کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے کی تکلیفیں بجائے کم ہونے کے اور بڑھ گئی ہیں۔ اس لئے اس سلسلہ میں موثر قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔

انھوں نے کہا کہ جہاں تک اقلیتوں کے ساتھ برتاؤ کا تعلق ہے ہم کبھی بھی کسی خاص فرقہ کی حکومت کے قیام کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں میں تمام لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہونے والے الکشن کے بعد ایک ایسی حکومت کے قیام کی کوشش کریں جو تمام فرقوں کی نمائندہ ہو۔ انھوں نے تمام اقلیتوں سے اور خاص طور پر سکھوں سے ...

آئینہ کانپور

پبلسٹی کمیٹیاں

معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی گورنمنٹ نے لکھنؤ۔ کانپور الہ آباد۔ بنارس اور آگرہ میں پبلسٹی کمیٹیاں بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کمیٹیوں کے بنانے کا مقصد یہ ہے کہ عوام کو حکومت کے ارادوں سے آگاہ کیا جائے۔ اور عوام کی مالی و سوشل حالت کو درست کرنے کی کوشش کی جائے۔

ہر شہر کی کمیٹی میں مندرجہ ذیل لوگ شامل ہوں گے۔ میونسپل بورڈ کا چیرمین کمیٹی کا صدر ہوگا۔ بجز شہر کانپور کے جہاں پر ڈیولپمنٹ بورڈ کا چیرمین کمیٹی کا صدر ہوگا اور اڈیشنل ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر کمیٹی کا ممبر اور سکریٹری ہوگا۔

دیگر ممبران۔ (۱) ایک شخص گورنمنٹ کا مقرر کیا ہوا۔ (۲) ایک شخص ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا مقرر کیا ہوا۔ (۳) میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ (۴) پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی اور سٹی پبلسٹی کمیٹیوں کے وجود میں آنے کے بعد ڈسٹرکٹ پبلسٹی کمیٹیاں اس میں شامل ہو جائینگی۔

فزیکل کمیٹی کا دنگل

کانپور میونسپل بورڈ کی فزیکل کلچر کمیٹی (جسمانی تربیت کی کمیٹی) کی نگرانی میں یکم اکتوبر اتوار کے دن پر جیندر سروپ پارک میں ایک دنگل ہوگا۔ اس دنگل کرانے کا مقصد یہ ہے کہ عوام میں جسمانی ورزش کرنے کا شوق پیدا ہو جو اس وقت تقریباً مفقود ہو چکا ہے۔ کنور جے چند سنگھ چیرمین فزیکل کمیٹی و کنوینر دنگل نے ٹاؤن ہال میں دنگل میں مقابلہ کرنے والوں کے نام لکھنے کا وقت ایک بجے دن سے ۵ بجے شام تک کا مقرر کیا ہے۔

کرمنل ٹرائبس ایکٹ

حکومت ہند کی کرمنل ٹرائبس ایکٹ کی تحقیقاتی کمیٹی کے ممبران جمعرات کے دن کانپور آئے اور انھوں نے ضلع کے حکاموں اور کانگریس مینوں سے ملاقات کی۔ انھوں نے کلیان پور کرمنل ٹرائبس سٹلمنٹ کا بھی معائنہ کیا۔ انھوں نے اس ایکٹ کے متعلق مشورہ کیا۔ اس ایکٹ میں ترمیم کرانے کی تجاویز پیش ہوئیں اور ایک تجویز میں اس ایکٹ کو ختم کر کے عادی مجرموں کے ایکٹ (HABITUAL OFFENDERS ACT) بنانے کی ...

ڈپٹی انسپکٹر آف اسکول معطل

ڈپٹی انسپکٹر آف اسکول مسٹر یوگندر ناتھ شرما کے خلاف کتابوں کی خریداری پر کمیشن لینے اور دورے کے جھوٹے بل بنا کر دینے کی رپورٹ تھی۔ جس کی تحقیقات ضلع کے انسپکٹر آف اسکول مسٹر سیل نے کی۔ اور مسٹر شرما کو معطل کر دیا۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ پنڈت برہما نند مصر چیرمین بورڈ کی صدارت میں ۱۶ ستمبر ۲ بجے شام کو ٹاؤن ہال میں ہو رہی ہے۔ جس میں ٹیچروں کی مہنگائی کا مسئلہ بھی طے ہوگا۔

ہندوستانی برادری

ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ سری پری پورنا نند ورما کی صدارت میں ۱۶ ستمبر ۴ بجے شام کو سوار بی۔ ایس۔ سیال ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکول کے بنگلہ پر ہوگی۔ اور سیال جی کی طرف سے ممبران کی خاطر و تواضع بھی کی جائے گی۔

کانپور کیمیکل ورکس

کانپور کیمیکل ورکس کے منتظمان اور کام کرنے والوں کے درمیان تعلقات خراب ہو رہے ہیں۔ کام کرنے والے ہڑتال کی دھمکی دے رہے ہیں۔

سودیشی سنگھ کے عطیات

یو۔ پی سودیشی سنگھ الہ آباد نے کانپور میں جو نمائش کی تھی اور اس میں جو نفع ہوا اس میں سے مندرجہ ذیل انسٹی ٹیوشنوں کو عطیات دئے ہیں۔

(۱) کملا نہرو اسپتال الہ آباد	سات ہزار روپیہ
(۲) آدرش فزیکل کلچر کانپور	۳ سو روپیہ
(۳) ہندوستانی برادری کانپور	ایک سو روپیہ
(۴) فائر بریگیڈ کانپور	۱۰۱ روپیہ

(۵) ہائی سکنڈری اسکول پام پور	۵ سو روپیہ
(۶) سنسکرت پاٹھ شالہ نواب گنج	ایک سو روپیہ

مدرسہ جامع العلوم

مدرسہ جامع العلوم کانپور کا قدیم مدرسہ ہے جس کی خدمات سے کانپور کا بچہ بچہ واقف ہے۔ اس وقت یہ مدرسہ بھی مالی مشکلات میں مبتلا ہے اور اس کے آمد و خرچ کے تناسب میں تقریباً دو ہزار کا خسارہ ہے۔

مدرسہ کی آمدنی	۱۰۵۳۲	روپیہ
مدرسہ کا خرچ	۱۱۷۷۷	″
جامع مسجد کی آمدنی	۱۸۰۰	″
جامع مسجد کا خرچ	۲۱۴۲	″

اس طرح مدرسہ میں خسارہ ۱۲۴۵ روپیہ اور جامع مسجد میں خسارہ ۳۴۲ روپیہ ہوتا ہے۔

اس مختصر رقم کو مسلمانان کانپور کے لئے پورا کر دینا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مسلمانان کانپور مدرسہ و مسجد کے اس خسارہ کو پورا کر کے اپنا فرض ادا کرینگے۔

کانپور میں یونائیٹڈ پریس کا آفس

۱۲ ستمبر ۶ بجے شام کو کانپور میں یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کے ڈائرکٹر سری پری پورنا نند ورما نے یو پی آئی کے کانپور کے دفتر کا افتتاح کیا۔ بابو گوپی ناتھ سنگھ ممبر پارلیمنٹ نے صدارت کی۔ افتتاح کے وقت شہر کے تمام بڑے حکام اور معززین موجود تھے۔ سری پری پورنا نند ورما نے اپنے افتتاحی خطبہ میں اسبات کا حوالہ دیا کہ یو پی آئی کے کام کرنے والے ہمیشہ اپنے ملک کی فلاح و بہبودی کے واسطے قربانیاں دیتے رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ یو پی آئی نیوز سروس پبلک کو بغیر فرقہ وارانہ اور کوئی خبریں دینے کے لئے قایم کی گئی تھی غیر ملکی حکومت کے زمانہ میں اس کو بے شمار دشواریوں اور دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن مسٹر سین گپتا کی ہمت اور جرات کا یہ نتیجہ ہے کہ وہ اب بھی قایم ہے۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ آزادی حاصل کرنے کے بعد ہماری حکومت یو پی آئی کے احسانات کو بھول گئی ہے۔ اسوقت ہم کو اس کے قایم رکھنے کے لئے حکومت کے امداد کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن اس معاملہ میں حکومت کچھ کرنا نہیں چاہتی۔ لیکن کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔

ذرا پورانی خبر ہے کہ بنارس کے ایک درزی نے اپنے پالتو کتے کی شادی پر دو سو روپیہ خرچ کئے۔ اس کتے کی شادی ایک گھوڑی سازکی کتیا سے ہوئی۔ درزی نے اپنے کتے کی برات بڑی دہوم دہام سے نکالی۔ برات میں بینڈ باجہ اور تہنائی بھی تھی۔ اس تقریب میں احباب کی تواضع کی گئی۔

ایک دوسری خبر ہے کہ پیرس کے ایک درزی نے کتوں کا شب خوابی کا لباس ایجاد کیا ہے جو بہت پسند کیا گیا۔ اور تیزی سے فروخت ہونے لگا۔ ایک جوڑے کی تیاری پر تقریباً تیس روپے صرف ہوتے ہیں۔ یہ نائٹ گون یا شب خوابی کا لباس کتوں کے پیروں اور پنجوں کو بھی ڈہک لیتا ہے۔ لباس تیار کرنے والے نے اشتہار میں کہا ہے کہ اس لباس کو پہن کر کتے ہوٹلوں کے اندر گھوم سکتے ہیں۔ اور اپنے مالک یا مالکہ کے ساتھ ایک ہی بستر میں سو سکتے ہیں۔ اس سے بستر گندا نہیں ہوگا۔ یہ درزی کتوں کے لئے جوتے اور ٹوپیاں بھی بناتا ہے۔ جو ان کو گرمیوں میں کام دیتی ہیں۔

کاش یہ کتے باز لوگ انسان کو پال لیں ایسا ہی شوق ہے تو ان کے گلے میں پٹہ ڈال لیں۔

معاصر شعیب کہتا ہے۔
بمبئی کی خبر ہے کہ وہاں ایک مزدور کی ٹانگ ایک کتے نے بھنبوڑلی۔ اس پر مزدور کو غصہ آیا۔ کہ اس نے کتے کی دم اپنے دانتوں سے کاٹ لی۔ اور پولیس نے مزدور کو جانوروں پر بے رحمی کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا۔

پچاس سال پہلے مولانا حالی نے کہا تھا۔
گالی دے اگر تمھیں کمینہ : تم چپ نہ رہو گے تو کیا کرو گے
کاٹے جو تمہارے کوئی کتا : کیا تم بھی کتے کے کاٹ لو گے۔

دوسری بات اس خبر سے یہ ظاہر ہوتی ہے کہ ہمارے ملک میں آدمیوں سے زیادہ قدر جانوروں کی ہے یعنی ایک کتے نے ایک آدمی کے کاٹا تو اس کتے کے خلاف تو کوئی اقدام نہیں کیا گیا۔ لیکن جب آدمی نے کتے کے کاٹا تو اسے دھر لیا گیا۔

ہو سکتا ہے کہ اس کا سبب یہ ہو کہ قانون آدمی کو جانوروں کا محافظ قرار دیتا ہو یا یہ کہ ابھی انگریزوں کا اثر باقی ہو جو بڑے سگ پرست واقع ہوئے ہیں۔ اور بمبئی میں ایک انگریز کی سگ پرستی ہی کی وجہ سے چند سال پہلے ایک بڑا فساد بھی ہو گیا تھا۔ جبکہ ایک فقیر نے ایک انگریز پولیس افسر کے کتے کو مار دیا تھا۔ اور اس انگریز نے فقیر پر گولی چلا دی تھی۔ اور پھر شہر کے لوگ پولیس پر ٹوٹ پڑے تھے۔ اور خوب مار ماری ہوئی تھی۔

آزاد کشمیر کے سابق وزیر نظر بند

سری نگر ۱۰ ستمبر۔ یہاں موصول ہونے والی ایک اطلاع کے مطابق آزاد کشمیر کے سابق وزیر مسٹر یوسف شاہ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی نقل و حرکت کی اطلاع پانڈری کے ڈپٹی کمشنر کو کرتے رہیں۔

بہار میں ہندی سرکاری زبان قرار دیجائے

رانچی ۱۲ ستمبر۔ بہار کے وزیر اعظم مسٹر شری کرشن سنہا نے اسمبلی میں بہار کی سرکاری زبان کے متعلق ایک بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ بل میں ہندی دیو ناگری خط میں صوبہ کی سرکاری زبان کے بطور منظور کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

گوالیار ۱۰ ستمبر۔ مدہیہ بھارت ہائیکورٹ نے مہاتما گاندھی کے مقدمہ قتل کے ایک ملزم ڈاکٹر ڈی ایس پرچورے کے عظیم تر گوالیار میں داخلے کی ممانعت کا حکم خلاف قانون قرار دیا ہے۔

ادب لطیف

مادی دنیا کی ترقی پر ایک طنز

اسے بچپن سے ایک تمنا تھی اس تمنا نے اس کے قلب و جگر کو اتنا گرا دیا کہ یہ تمنا اس کے لئے مہمیز بن گئی۔ اس تمنا کی سینک سے اس کے حواس ہر وقت بیدار رہتے تھے۔ اس کی عقل میں اس تمنا کے احساس سے غیر معمولی پھرتی آ گئی۔ اس کا ذہن اس کی تمنا کی وجہ سے بہت ہی تیزی سے کام کرنے لگا۔

اسکول میں اس تمنا نے اسے ایک کامیاب ترین طالب علم بنا دیا۔ اسکول کی فضا میں وہ آسمان شہرت پر سورج اور چاند بن کر چمکا۔ اس کی قابلیت کی دہوم تھی۔ امتحانوں میں وہ دوسرے طلبا کو میلوں پیچھے چھوڑ دیتا تھا۔ استاد اور ہر جماعت سبھی اس کی قابلیت کا لوہا مانتے تھے۔

یہ سب کچھ اس تمنا کی گرمی کا انحصار تھا۔ جو اس کے دل میں جاگزیں تھی۔

اسکول کے بعد کالج کی زندگی میں قدم رکھا تو اس تمنا کی آگ نے اس کی رفتار ترقی کو اور بھی تیز کر دیا محفلوں میں اس کی خوبیوں کے چرچے تھے۔ اس کی ندرت خیال طرز گفتار انداز تحریر غرض ہر چیز کی تعریفیں ہوتی تھیں۔

اس میں یہ سب گن اسی ایک تمنا نے پیدا کئے تھے۔ جو اس مہمیز لگاتی ہوئی بڑھائے لئے چلی جا رہی تھی

اس کی وہ تمنا کیا تھی۔ اس کی پیدائش کے دور میں اس کا باپ غریب ہو کر ایک معمولی قسم کے مکان میں رہنے لگا تھا اس رہائش میں اس نے جو تکلیفیں اٹھائی تھیں ان سے اکتا کر اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ میں بڑا ہو کر خوب پیسہ کماؤں گا۔ اور اپنی رہائش کے لئے محل جیسا ایک عالیشان مکان بناؤں گا۔

جو لوگ اس کی ترقی و اسکی صلاحیتوں اور اس کی قابلیتوں کے مداح تھے اگر ان کو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس انسان کے دل میں کیسی چھوٹی سی تمنا ہے۔ تو وہ ضرور اس پر ہنس پڑتے۔ اور اس کا مذاق اڑاتے مگر اس نے اپنی اس تمنا کا اظہار کبھی کسی کے سامنے نہ کیا۔ یہ اس کا اور اس کے دل کا ایک معاملہ تھا۔ جو دل تک ہی رہا۔ اس کا راز کسی کے سامنے افشا نہ ہوا۔

کالج کی کامیاب ترین زندگی کے بعد وہ برسر روزگار ہوا۔ اسے بہترین روزگار ملا۔ دولت جمع ہونا شروع ہو گئی۔ وہ اپنی تمنا کی تکمیل کے تصور سے پھولا نہ سماتا تھا۔ اور دھڑا دھڑ روپیہ جمع کر رہا تھا۔ آخر وہ بھی دن آیا جب اس نے ایک عالیشان محل نما نہیں بلکہ قلعہ نما رہائشی عمارت بنوانی شروع کی عمارت بن کر تیار ہو گئی۔ اس کی تمنا بر آئی وہ عمارت کو دیکھنے آیا۔ ہر طرف گھوم پھر کر اس نے اپنی جدید رہائش گاہ کو دیکھا۔ اس کا دل مسرت سے بے قابو ہوا جاتا تھا۔ مدت العمر کی تمنا بر آئی۔ اس نے تہیہ کیا تھا کہ ایک محل نما عالیشان رہائشی مکان بنواؤں گا۔ آخر کو وہ اپنا کہا پورا کر کے رہا۔

عمارت کا معائنہ کرتے کرتے دفعتاً اسے ایسا محسوس ہوا کہ گویا اس کا دل اس کے قابو سے نکلا جا رہا ہو دھڑکن بڑھتی ہی گئی وہ ایک جگہ بیٹھ گیا۔ مگر اس کی دھڑکن کم نہ ہوئی۔ ڈاکٹر کو بلانے کے لئے آدمی بھیجے گئے۔ مگر جب تک ڈاکٹر آئے وہ دل کی دھڑکن سے چل بسا۔ فرط مسرت نے اس کی جان لے لی۔ وہ عمارت آج بھی موجود ہے۔ اس کی تمنا کی زندہ تصویر مگر کیا اس کی تمنا پوری ہو گئی۔

اندھرا کانگریس کمیٹی کی معطلی

مدراس ۱۱ ستمبر مدراس کے سابق وزیر اعظم مسٹر ٹی پرکاشم نے آج کانگریس اعلیٰ کمان سے اپیل کی کہ وہ آندھرا صوبہ کانگریس کمیٹی کی معطلی کو ختم کر دے۔

روپیہ

ایک سو برس کے انقلاب کی داستان

ہندوستان میں ۱۵ اگست سنہ سے خالص نکل کا بنا ہوا روپے کا نیا سکہ جاری ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی نئے ڈیزائن کے اٹھنی چونی دونی۔ اکنی دھیلی اور ایک پیسہ کے سکے بھی جاری ہو گئے ہیں۔

سنہ ۱۸۳۵ میں پہلی بار ہندوستانی ٹکسال میں روپیہ بنایا گیا تھا۔ اس وقت یہ تقریباً سب کا سب چاندی کا تھا۔ اور اسمیں ۱۱/۱۲ حصہ چاندی تھی۔

سنہ ۱۹۴۷ میں پہلی بار خالص نکل کا روپیہ رائج کیا گیا۔ اب جو روپیہ رائج کیا گیا ہے وہ خالص نکل کا دوسرا سلسلہ ہے۔

نکل کے نئے روپے کے سیدہی جانب اشوک کی لاٹ پر بنے ہوئے تین شیروں کے نشان کندہ ہے۔ اور الٹی جانب اناج کی خوشہ کا نشان بنا ہوا ہے ان نشانوں سے نہ صرف بھارت کی گزشتہ عظمت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ بلکہ شری سی ڈی دیش مکھ کہ نئے وزیر خزانہ کے حالیہ قول کے مطابق وہ بھارت کی اقتصادیات کی کنجی۔ یعنی مسئلہ خوراک پر بھی توجہ مبذول ہوتی ہے اس کے علاوہ روپے کا نیا سکہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ کس طرح جدید پیچیدہ مالیات کے دباؤ کے نیچے چاندی کے روپے نے اپنی امتیازی قدر و منزلت جو اسے ایک سو برس سے زیادہ عرصہ سے ہندوستان کے سکہ میں حاصل تھی ایک عمومی دہات کے حوالہ کر دی۔ اور جیسا کہ عرصہ سے ارادہ تھا کہ وہ سچ مچ ایک علامتی سکہ بن گیا ہے۔

ایک صدی سے زیادہ عرصہ تک چاندی کا روپیہ ہی وہ معیاری سکہ تھا جسے دیہاتی لوگ اپنا سونا خیال کرتے تھے۔ وہ اس کی پوجا کرتے۔ اسے جمع کرتے اور چھپا کر رکھتے تھے۔ فصل اچھی اترنے پر اس روپیہ کو ہی اپنی بیوی کے لئے زیورات کی شکل میں تبدیل کر لیتے تھے۔

سب سے پہلے چاندی کے روپیہ کی خامی اس وقت ظاہر ہوئی جب سنہ ۱۸۹۳ میں دنیا بھر میں چاندی کا بازار اس قدر مندا پڑ گیا کہ ہندوستان کی ٹکسالوں کو بند کرنا پڑا۔ اس کے بعد پہلی عالمگیر جنگ میں سنہ ۱۹۱۷ میں چاندی کا بھاؤ اس قدر بڑھ گیا کہ روپے کو ڈھال کر چاندی بنانا بہت فائدہ مند معلوم ہونے لگا۔ اور چاندی کے روپیہ کو لوگوں نے جمع کر کے چھپانا شروع کیا۔ اس سے کاغذی سکے کو ٹھوس تقویت حاصل ہوئی۔ لیکن اس کے باوجود سنہ ۱۹۳۰ تک کرنسی نوٹ اور روپیہ کم سکہ و کم بیشی برابر تعداد میں چالو نہ ہو سکے لیکن خالص چاندی کے سکہ کی خامیوں کو تسلیم کر لیا گیا۔ اور گزشتہ عالمگیر جنگ کے شروع میں حکام خزانہ نے چاندی کے معیاری روپیہ کی قیمت گھٹا دی۔ اور از سر نو ایک روپیہ کے نوٹ حصہ چاندی والے روپے اور چاندی جیسی چمک دمک والی اٹھنیاں جاری کر دیں۔ اس کے بعد سنہ ۱۹۴۷ میں نکل کا روپیہ جاری کیا گیا۔

نکل کے روپیہ کے ساتھ ہی ۱۵ اگست سے مندرجہ ذیل نئے ڈیزائن کے سکے جاری کئے جا رہے ہیں اٹھنیاں چونیاں۔ اکنیاں۔ ادہنیاں اور پیسے۔

اٹھنی اور چونی کے سکے خالص نکل کے ہیں۔ ان پر سیدھی جانب اشوک کی لاٹ پر بنے ہوئے تین شیروں کے نشان کندہ ہیں۔ اور الٹی جانب اناج کا خوشہ بنا ہوا ہے۔

دونی اکنی اور ادہنہ تانبہ ملے نکل سے بنے ہوئے ہیں۔ ان پر سیدھی جانب تین شیروں کا نشان اور الٹی جانب اشوک سانڈ کا نشان بنا ہوا ہے۔

پیسے کا نیا سکہ کانسی کا ہے۔ یہ سنہ ۱۹۴۳ کے دا شہر قسم کے پیسے سے بالکل مختلف ہے۔ یہ گول سکہ ہے اس کا قطر تو پہلے سکہ جتنا ہی ہے۔ لیکن یہ ٹھوس ہے۔ اور اس کی موٹائی پہلے سکے سے زیادہ ہے۔ اس کی سیدھی طرف سنگھ سمتھ اور الٹی جانب اشوک کے گھوڑے کا نشان بنا ہوا ہے۔ تمام سکوں پر ان کی مالیت انگریزی اور ہندی دیوناگری میں کندہ ہے۔

پردۂ فلم

مدھو بالا
اور پریس میں ان بن!

محل کی پر اسرار جادوگرنی مدھو بالا جو بہت سے نوجوانوں کے خوابوں کی جنت بنی ہوئی ہے۔ فلمی اخبار نویسوں سے خفا ہو گئی ہے۔ مدھو بالا کو اپنے حسن اور ایکٹنگ شہرت اور دولت پر ناز ہے۔ اور اخبار نویس کو اپنے قلم پر فردوسی کے قلم کی طرح مدح اور ہجو دونوں میں یکساں روانی سے چل سکتا ہے۔

مدھو بالا نے نئے فلم بادل میں کام کرنے کے لئے نری ساؤنڈ اسٹیڈیو سے جو کنٹریکٹ کیا ہے اس میں شرط یہ بھی رکھی ہے کہ شوٹنگ کے وقت باہر والوں کو جن میں اخبار نویس بھی شامل ہیں نہیں آنے دیا جائے گا۔ اخبار نویسوں کو بھی اس کی بھنک مل گئی۔ اور وہ آزمائش کے لئے اسٹیڈیو پہونچے۔ پروڈیوسر نے ان کو ٹالنا چاہا۔ لیکن وہ نہیں مانے۔ آخر پروڈیوسر نے نہایت عاجزی سے اپنی معذوری بتائی۔ اور کہا کہ مدھو بالا کو ایک لاکھ روپیہ پیشگی دیا جا چکا ہے۔ اور مدھو بالا کے باپ خاں صاحب عطاء اللہ یہ دھمکی دے چکے ہیں کہ سیٹ پر کوئی باہری آدمی دکھائی دیا تو مدھو بالا کام چھوڑ دے گی۔ اخبار نویسوں نے متفقہ طور پر طے کر لیا ہے کہ وہ صحافت کی اس توہین کو برداشت نہیں کریں گے۔ اور خاموش نہیں بیٹھیں گے۔

ثریا۔ نرگس۔ اور دوسرے ستاروں نے مدھو بالا کے اس رویہ کی مذمت کی ہے۔

کانگریس کے سالانہ اجلاس کا پروگرام!

ناسک۔ ۱۱ ستمبر۔ کل ہند کانگریس کمیٹی کے دفتر سے موصول ہونے والے ایک عارضی پروگرام کے مطابق کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۱۶ ستمبر کو دو بجے دن میں ہوگا۔ بعد کے جلسوں کا پروگرام خود ورکنگ کمیٹی مقرر کرے گی۔

سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس ۱۹ ستمبر کو ہوگا۔ اور توقع کی جاتی ہے کہ اس کا اجلاس دوسرے روز دن بھر ہوتا رہے گا۔

کانگریس کا کھلا اجلاس ۲۰ ستمبر کو دو بجے دن میں ہوگا۔ اور دوسرے روز ختم ہو جائے گا۔

بندوق اور ایک لاکھ روپیہ چھین لیا

ڈہاکہ ۱۱ ستمبر ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے جو صرف خنجروں سے مسلح تھے چلتی ٹرین میں جوٹ کے کچھ دلالوں سے جمعہ کی صبح کو ایک لاکھ روپیہ اور دو بندوقیں چھین لیں۔

قاسم رضوی کو حبس دوام

حیدر آباد ۱۱ ستمبر۔ حیدر آباد کے سابق رضاکار لیڈر قاسم رضوی کو مخصوص عدالت سے شعیب اللہ خان کے قتل کی سازش اور اعانت کے جرم میں بامشقت حبس دوام کی سزا ملی ہے۔

ان کے علاوہ عبدالمنعم خاں اور محسن رضا کو بھی اسی جرم میں یہی سزا ملی ہے۔ ان دونوں کو شعیب اللہ خان کے بہنوئی اسماعیل خان کو قتل کرنے کی کوشش کے جرم میں ۵/۵ سال کی قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے۔

آج بی بی نگر کے ڈکیتی کے مقدمہ کا بھی فیصلہ سنایا گیا ہے جس میں قاسم رضوی اور دوسرے ملزموں کو سات سات سال کی قید بامشقت کی سزا دی گئی۔ اور محمد خاں کو بری کر دیا گیا۔

قاسم رضوی کو ایک غیر قانونی مجمع میں شرکت کرنے مہلک ہتھیاروں سے بلوہ کرنے مجرمین کو قانونی سزا سے بچانے اور بی بی نگر کے مقدمہ میں اہم شہادت کو برباد کرنے کے جرم میں ہر معاملہ پر دو دو سال کی قید بامشقت کی سزا دی گئی

نہرو کانگریسی نظریات کی وضاحت

نئی دہلی ۱۱ ستمبر۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو عنقریب ایک بیان جاری کرنے والے ہیں۔ جس میں بتائیں گے کہ کیا ان کے نزدیک کانگریس کے نظریات خصوصاً فرقہ وارانہ مسائل میں کیا ہیں۔

ان حلقوں کا بیان ہے کہ بابو پرشوتم داس ٹنڈن کے کانگریس کے صدر منتخب ہو جانے کے بعد کانگریس کے نظریات اور پنڈت نہرو کی پوزیشن کے سلسلہ میں شبہات پیدا ہو گئے ہیں۔ پنڈت نہرو اسی چیز کو صاف کرنے کے لئے بیان دینگے۔

ان ہی حلقوں کا خیال ہے کہ ہو سکتا ہے کہ پنڈت نہرو ناسک کانگریس کے علم اجلاس سے اپنے بیان کی تصدیق چاہیں۔

کمانڈر انچیف آسام کا دورہ کرینگے

نئی دہلی ۱۱ ستمبر۔ ہندوستانی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل کے ایم کریاپا ۱۳ ستمبر کی صبح کو نئی دہلی سے آسام کے چہار دن کے دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ زلزلہ اور سیلاب زدہ علاقوں کا فوج کے کام کا معائنہ کریں گے۔

آسام کے لئے ویلور میونسپلٹی کی امداد

ویلور ۱۱ ستمبر۔ ویلور میونسپل کونسل نے آسام امدادی فنڈ کے لئے ایک ہزار روپیہ دیا ہے۔

کانگریس اجلاس میں روایتی موسیقی

ناسک ۱۲ ستمبر۔ کانگریس ناسک اجلاس کی استقبالیہ کمیٹی کے پروگرام کے مطابق گاندھی نگر کے ۸۰ فیٹ بلند پھاٹک پر ہر روز طلوع و غروب آفتاب کے وقت شہنائی بجے گی۔ مرہٹہ حکومت کے زمانہ میں ہر قلعہ میں شہنائی مقرر رہتی تھی اور ہندوستانی رواج کے مطابق شہنائی ہر مبارک تقریب کا جزو سمجھی جاتی ہے۔

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کا نیا خیال

نئی دہلی ۱۱ ستمبر۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر ہیرالال کانیا نے آج اس بات کا اظہار کیا کہ ایک ایسا ادارہ قایم کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے جو ملک کے مختلف حصوں میں نظر بندوں کے مطالبات اور شکایتوں کی تحقیقات کرے۔

انھوں نے سپریم کورٹ میں اٹارنی جنرل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ عدالت کو جو کچھ ہیبس کارپس کے مقدمات کے سلسلہ میں کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کے پیش نظر آپ یہ خیال نہیں کرتے کہ قانونی پہلوؤں کے علاوہ اس سلسلہ میں اور بہت سے امور قابل غور ہیں۔ سیکڑوں نہیں ہزاروں آدمی ملک میں نظر بند ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہوں گے جو کسی مبینہ جرم کی وجہ سے تین چار سال سے جیل میں ہوں یہ شکایت ہے کہ صرف قانونی موشگافیاں ان کی رہائی میں سد باب بنی ہوئی ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ کوئی ایسا ادارہ قایم کیا جائے۔ جو نظر بندوں کی شکایتوں اور مطالبوں کی جانچ پڑتال کرے۔ اس ادارے میں پولیس افسران اور دوسرے ذمہ دار حضرات شامل کئے جائیں)۔ عدالت کچھ اس طرح سوچ رہی ہے۔

اٹارنی جنرل مسٹر ایم سی سیتل واڈ نے کہا کہ میں خود بھی یہی سوچتا ہوں کہ اس قسم کا ادارہ نظر بندوں کے متعلق تحقیقات کرے تو اچھا ہے"

چیف جسٹس مسٹر کانیا نے آج سپریم کورٹ کے اجلاس کے بعد عدالت میں اس بات کا اظہار کیا تھا۔

حیدر آباد کی طرف سے پچاس ہزار کا عطیہ

حیدر آباد دکن۔ مسٹر ایم کے ویلوڈی وزیر اعظم حیدر آباد نے آسام کے زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے حکومت حیدر آباد کی طرف سے پچاس ہزار روپیہ چندہ کا اعلان کیا ہے۔

اقوال زرین

دوسروں کو بس میں کرنے کا خیال ترک کر دو۔ صرف اپنے کو بس میں کرو۔ تمام دنیا تمہارے بس میں آ جائے گی۔

عظیم المرتبت انسان وہ ہے جو آلام کے سمندر میں کود کر اس کی موجوں کے تھپیڑوں کو برداشت کر کے اپنی عظمت کا ثبوت دے۔

انسان اس وقت تک کامل نہیں بن سکتا ہے جب تک اس کے دشمن بھی اس پر اعتبار نہ کرنے لگیں۔

ہر ظلم اپنے دامن میں مظلوم کے لئے خوشخبری اور ظالم کے لئے سزا چھپائے ہے۔

سزا کی چوٹ سے معافی کی چوٹ زیادہ کاری ہے۔

دانشمند آدمی بے وقوفوں کی حرکتوں سے بھی کچھ نہ کچھ حاصل کرتے ہیں۔ بے وقوفوں کے سامنے لطیف ترین باب پڑھنا بھی ایک کھیل سے زیادہ نہیں۔

موج تبسم

پہلا دوست۔ افسوس تو یہ ہے کہ دوکانوں میں پسند کی چیزیں نہیں ملتیں۔

دوسرا دوست۔ اور خاص کر ایسی حالت میں جبکہ یہ نہ معلوم ہو کہ خریدنا کیا ہے۔

بیوی۔ پیارے آپکو مجھ سے محبت نہیں رہی!

میاں۔ پیاری میرا دل تو اب بھی تمہارا اسیر ہے۔ لیکن کیا کروں جبکہ وہ میرے قابو میں نہیں ہے۔

تمہارا کرایہ دار کون ہے۔

ایک بڑا موجد۔

اچھا بھلا اس نے کیا چیز ایجاد کی ہے۔

ایک اس نے ہر مہینے کرایہ نہ دینے کے لئے ایک نہ ایک عذر ایجاد کر لیا ہے۔

پروفیسر۔ آج رستہ چلتے کسی گرہ کٹ نے میری جیب سے گھڑی نکال لی۔

بیوی۔ کیا جیب میں دوسرا ہاتھ جاتے تمکو محسوس نہ ہوا۔

ہوا کیوں نہیں میں سمجھا کہ شاید میرا ہی ہاتھ ہوگا۔

عجیب و معلومات

لکڑی کی اینٹیں

اوسلو ۱۰ ستمبر۔ کئی سال کے تجربوں کے بعد ایک تار دیجی پدرگرسن نے ایک طریقہ نکالا ہے جس سے لکڑی کا برادہ اینٹوں کی تیاری میں استعمال ہوگا۔

یہ اینٹیں وزن میں تقریباً ۱ پونڈ کی ہوتی ہیں۔ اور ان میں ۷۵ فیصدی لکڑی کا برادہ دوسرے کیمیاوی اجزا میں ملا ہوا ہوتا ہے۔ انھیں معمولی اینٹوں کی طرح سمنٹ سے جوڑا جاتا ہے۔

برگسن کا دعویٰ ہے کہ معمولی لکڑی کی بہ نسبت یہ زیادہ پائدار ہیں۔ نیز ان پر آگ کا اثر نہیں ہو سکتا۔ اور گرمی اور آواز ان کو پار نہیں کر سکتی۔ یہ ایجاد ایک امریکی کمپنی کو فروخت کر دی گئی ہے۔ لیکن ان اینٹوں کی تیاری کے لئے اس کے موجد خود ناروے میں ایک کارخانہ قائم کر رہے ہیں۔

ایتھنس۔ ۱۰ ستمبر۔ موسیو سفو کلیز وینزیلوز کی سرکردگی میں یونانی مخلوط حکومت نے ۱۰۶ کے مقابلہ میں ۱۲۴ ووٹ سے شکست کے بعد استعفیٰ دے دیا ہے۔

افسانہ

گناہ کا ارادہ

فن افسانہ نگاری کا ایک بے نظیر شاہکار

تجربہ کار شریف عیاش ڈرامشر پیلے او بزدل ہوتے ہیں۔ محمود بھی شیریں کے کوٹھے پر جانے میں اپنے دل کو تو آمادہ پاتا تھا۔ لیکن پیروں کو لرزاں رنج کا احساسات کی تاریکی پر غالب آنے میں کس قدر ہیجان کے دور سے گذرتا ہے۔ دھندلکے کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ گویا نور و ظلمت میں ایک عارضی صلح ہو گئی ہے۔ کیریکٹر کی سطح سے جب انسان پھسلتا ہے۔ تو جہاں بھی اس کو پہلا سنبھالا مل جائے وہیں وہ بیٹھ جاتا ہے۔ محمود پھسلا تو نہ تھا۔ مگر اس کے پیر ضرور بے قابو ہو گئے تھے۔ شیریں کے کوٹھے پر وہ پہنچ کر ڈگمگاتے قدموں کے ساتھ دل کو سنبھالتے ہوئے عقل کے پاسبان کے سہارے آگے بڑھا

کوٹھے پر قیمت ادا کر کے شب گزارنے کے بعد بے شرم وتہذیب پسینہ میں نہا اٹھتی ہے۔ اب حقیقت کو کس طرح چھپایا جائے۔ محمود کی شب خلوت ایک لیمپ کی سی روشن تھی۔ اور شیریں کے مزین گناہ کے دروازہ پر کھڑا اندر آنے کی اجازت طلب کر رہا تھا۔ شیریں کی مسکراہٹ اس کی حوصلہ افزائی کر رہی تھی۔ اور محمود کی تیور اس کو باہر دھکیل رہے تھے۔ خوشبو تنہائی اور دسترس لذت بن کر محمود پر چھانے لگیں۔ اس نے سرور کی ایک انگڑائی لی جس نے کیف میں شیریں نے اس کے پہلو میں جگہ لے کر اضافہ کر دیا۔ گناہ شوق کا روپ بدل کو دبے پیر دروازہ میں گھسکا لیکن محمود نے اس کو دیکھ لیا۔ عقل کے پاسبان نے اس کو ٹوک دیا۔ اور دل کی تمنائیں منہ بسور کر رہ گئیں۔!

نہیں شیریں بے احتیاطی نہ برتو۔ بیشک تم شب بھر کے لئے میری ہو۔ مگر ہم اس رات انسانوں کی طرح باتیں کر کے بسر کریں گے۔ بہیمانہ حرکت میں نہ گذاریں گے

یہ انسانیت کی پہلی آواز تھی۔ جو اپنی قیمت پا لینے کے بعد شیریں نے جسمانی بیوپار کی منڈی میں سنی تھی۔ چونکہ اس کے پیشے نے نسائیت سے ابھی اختتامی جنگ نہیں لڑی تھی۔ اس لئے اس پر بھی آدمیت کے آثار طاری ہو گئے۔ اس نے اپنے کو سنبھالا۔ اور اپنی بچی کھچی عورت کی آبرو کو بھی سنبھالا۔

شیریں! میں تمہاری چور چور روح میں سے اپنے نسانہ کے لئے چند ریزے چن لینا چاہتا ہوں۔ میں تمہارے بے آواز جذبات کو قوت صور دینا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم سخن بن کر بلند ہو۔ اور ادب ہو کر پھیلو۔

آپ شاید مجھے بنا رہے ہیں۔ میں کس طرح یقین کروں کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں سچ ہے۔ مجھ سے کسی مرد نے اس قسم کی گفتگو نہیں کی ہے۔ آپ ادیب ہیں۔ کیا ادیب دیوانے ہوتے ہیں۔ یا وہ فرشتے ہیں۔

تمہارے جملے کچھ بے ربط ہیں۔ خیر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ادیب و شاعر دنیا میں سب سے زیادہ بے عمل جانور ہے لیکن میں تم سے بغرض ادیب کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ زندگی افسانے بننے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ راز رہنے کے لئے ہے۔ میں نے حیات کو ہر جگہ پایا اور پڑھا۔ اور اس کا مطالعہ تمہارے ہاں کرنے آیا ہوں۔ مگر تم نے خلوت میں آتے ہی ورق الٹ دیا۔ غضب یہ ہوا کہ تم میرے لئے کتاب نہ بن سکیں میں تمہارے لئے بن گیا۔ اگر تم نے سمجھ سے کام لیا ہوتا تو میری زندگی کے بدخط کالموں میں اپنے کام کی چیزیں تلاش کر لیتیں۔

میں آپ کی گفتگو کو اچھی طرح افسوس نہیں سمجھ سکی ہوں۔ مگر کوشش کروں گی کہ آج جو آپ اجالا چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ اس میں اپنے قریب کی چیزوں کو دیکھ سکوں۔

ہاں اتنی پر نظریں جمانے کے بجائے اپنے دروازے کو دیکھنا زیادہ اچھا ہے۔ اچھا بھائی اب ہم چل دئے یہ رات تو ختم ہوتی ہی نہیں ہے۔

خدا کی شان ہے یہاں کی راتیں آجتک بہت ہی مختصر شمار کی گئی ہیں۔ مگر آج سے ہر ظالم بدلا جا رہا ہے اچھا پان تو کھائیے۔ آپ نے تو کسی چیز کو بھی نہیں چھوا ہے۔

لاؤ پان تم اپنے ہاتھ سے کھلا سکتی ہو۔ میں اتنا بے غیر گار نہیں ہوں کہ تمہارا پان میرے تقوے کو پاش پاش کر دے۔

محمود صاحب! اگر میری زندگی نے کوئی اچھا پلٹا کھایا تو کیا آپ! آپ!؟

میں کیا کیا۔ بولو بولو۔؟

کیا آپ کبھی مجھے مل سکیں گے۔

شیریں تم نے پھر زندگی کو افسانہ بنانے کی کوشش کی۔ اوہ دیوانی۔ اگر تم نے پلٹا کھایا تو ہر شے پلٹا کھا جائے گی۔ اور تم کو اس کا احساس بھی نہ ہوگا!

مگر میں آپ کو نہیں بھولوں گی۔ ہرگز نہیں بھولوں گی۔

بہت بے وقوف ہو۔ بہت احمق ہو۔ احمق میں بھی ہوں کہ تمہاری پیار کی باتوں کا جواب گالیوں سے دے رہا ہوں مگر تم مجھ سے زیادہ احمق ہو۔ پلٹنے سے پہلے پروگرام بنا رہی ہو۔

آپ مجھے خواہ کچھ ہی کہیں میں تو آپ کو کبھی نہیں بھولوں گی۔

"کتنا دلچسپ افسانہ ہے عورت کی زبان سے"

اس ملاقات کے تین چار دن بعد تک شیریں ایک عجیب کیفیت میں مبتلا رہی۔ جوں کہ وہ بھی طوائف کم تھی۔ اور عورت زیادہ۔ اس لئے اتنی متاثر ہو گئی تھی اگر وہ ایک طوائف ہوتی تو محمود کی مہمل باتوں پر تنہائی میں خوب قہقہے لگاتی۔

جب ذہنی رجحانات اور دل کی امنگوں پر کوئی ڈاکہ مار جاتا ہے تو آدمی کتنا بے بس ہو کر رہ جاتا ہے۔ شیریں میں اب نہ وہ طوائفانہ شیریں ادا رہی تھی۔ اور نہ پیشہ کی زرین حرص۔ وہ ایک سادہ ہو کر رہ گئی تھی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اس نے سب سے پہلے اپنی موجودہ زندگی سے دست کشی حاصل کی۔ معلوم نہیں وہ احمق ہی تھی کہ ذرا سی بات پر اپنا کاروبار برباد کرنے پر تیار ہو گئی تھی۔ یقیناً وہ شریف گھرانہ کی لڑکی تھی۔ اور شرافت کثافت سے دب کر کبھی کبھی چمک اٹھتی ہے۔

پہلے تو اس نے سوچا کہ سینما میں داخل ہو جائے حسن موسیقی کی دولت اس کے قبضہ میں تھی۔ اس کے علاوہ شریف گھرانے کی بہو بیٹیاں بھی وہاں آجکل پناہ لے رہی تھیں۔ لیکن یہ کیا ممکن ہے کہ ایک گندے تالاب میں عطر کے چند قطرے ڈالدینے سے تالاب معطر ہو جائے اس کے بعد اس نے سوچا کہ کسی بھلے آدمی سے نکاح کرے مگر کوئی بھلا آدمی اس کار خیر کے لئے اپنے کو پیش ہی کیوں کرنے لگا۔ ہاں وہ لوگ تو مل سکتے تھے۔ جو اسی منزل کا طواف کیا کرتے ہیں۔ کبھی اس کو خیال آتا کہ کوئی دوکان کھول لے مگر اس پر بیٹھے گا کون۔؟ اگر وہ بیٹھتی ہے تو عورت ہونے کی ذلت عوام کو یہی سمجھائے گی کہ یہ دوکان حسن ہے نوکری! مگر کہاں۔ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ اس کے مقدر میں کچھ نہیں تھا۔ اگر تھا تو وہی طوائف بنا رہنا۔ مگر محمود صاحب کیا کہیں گے۔

ادب و شاعری! لیکن یہ اس کے بس کی بات کب تھی۔ پھر ادیب و شاعر بن کر یہاں کس نے اپنا پیٹ پالا ہے۔ تو پھر خودکشی۔

اُف وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ اور نہ کچھ کر سکنے کے قابل تھی۔ اول تو عورت کو کچھ کرنے کی رعائتیں ہی بہت کم حاصل ہیں۔ اور جو حاصل ہیں ان میں بھی وہ

نیز افسوس ناک حد تک ناکام ہے۔ آخر وہ کیا کرے۔ سوچتے سوچتے بالآخر ایک چیز اس کے ذہن میں آئی۔ وہ کسی رسالہ کا اجراء کیوں نہ کرے۔ ایک ادبی دلکش قسم کا رسالہ لیکن وہ اس کو کیسے سنبھال سکیگی۔ اس نے چند عاشقانہ خطوط کے علاوہ آج تک کوئی باقاعدہ مضمون نہیں لکھا تھا۔ مگر ایڈیٹروں کو مضمون لکھنے کی ایسی کوئی خاص ضرورت تو نہیں ہے۔ رہا ایڈیٹوریل لکھنا تو بہت سے ایڈیٹر صاحبان بھی تو آخر کچھ نہ کچھ لکھ کر اپنی نااہلیت پر پردہ ڈالتے ہیں۔ مضامین فراہم کرنے کا البتہ ایک فتنہ رہ جاتا ہے۔ تو اس باب میں وہ اپنے عورت ہونے کی وجہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گی۔ پھر وہ منشی جی آخر کس روز کام آئیں گے۔ جو فارسی کے اچھے عالم بھی ہیں۔ اور اس کے در پر پڑے بھی رہتے ہیں۔

آخرکار اس کے دل میں یہی ٹھن گئی۔ منشی جی سے جب اس نے قلمی امداد کی درخواست کی تو وہ پہلو وعدہ وصل لینے لگے۔ یہ ایک ہی رہی ان ہی چیزوں سے بچنے کے لئے تو اس نے رسالہ نکالنے کی ٹھانی تھی۔ اور وہ آسی سے اس کے شریف پیشے کی ابتدا کرنا چاہتے تھے۔ آخر خدا خدا کر کے ان کو بلا وعدہ وصل آمادہ کیا گیا۔

اب سب سے پہلا سوال سرمایہ کا رہ گیا تھا اس نے کچھ زیورات فروخت کیے کچھ پس انداز کی ہوئی رقم میں سے کام چلایا۔ غرض چند روز بعد پہلا پرچہ نکل گیا معمولی سا۔ واہیات سا۔

اچھے لکھنے والے ایک دم سے فراہم نہیں ہو سکتے ہیں۔ اور رسالہ کی کامیابی کا دار و مدار بیشتر اسی پر ہے آخر اس کو ایک پیچ سوجھی۔ دوسرے پرچے میں منشی جی سے ایک نہایت رنگین غزل لکھوائی۔ اور اس کو اپنے نام سے چھپوا دیا۔ ایک ستم یہ کیا کہ اپنی حسین تصویر بھی زیب رسالہ کر دی۔ پرچہ زیادہ تعداد میں چھپوایا گیا۔ اور دور دور مفت اس کی کاپیاں روانہ کر دی گئیں۔

جنتی بھوک میں ایک اضطراب سا پیدا ہوا۔ آرٹ کے ارزاں پسند دماغ میں قسم قسم کے نیچے دینے لگے۔ پرغزلوں سے رال ٹپکنے لگی۔ ادیبوں کی رگ تعشق پھڑکنے لگی۔ شاعروں کی حس معاشقہ میں سنانے لگی۔ بن کر لکھنے والے بگڑنے لگے۔ اور بگڑے ہوئے لکھنے والوں نے بن کر لکھنا شروع کر دیا۔ غرض شیریں کے تیسرے پرچہ میں ان تمام لکھنے والوں کے مضامین تھے۔ جن کو ایک با اثر ایڈیٹر بھی بعد کاوش بسیار یکجا نہیں کر سکتا تھا۔

مضامین پر مضامین آنے لگے۔ غزلوں پر غزلیں برسنے لگیں۔ اور نظموں پر نظمیں انبار ہونے لگیں

کوئی لکھتا کہ ...... شیریں جان شیریں رقم تمہارا پرچہ تو حاصل رسائل ہے۔ مدت سے لکھنا ترک کر دیا تھا۔ لیکن تم اپنے رسالہ کے صفحات میں چھپ کر ایسی آئیں کہ اپنا عہد مجھے توڑ ڈالنا پڑا۔ ایک شاعر صاحب قسم طرازتے بنت شیریں با در کدو میری غزل اور کہنہ مشقی منتظر تھی کہ تم جیسی ہستی رسالہ نکالے اور اور آتشیں نغموں کو دنیا میں بکھیر دوں۔

شیریں اپنی کامیابی پر دل ہی دل میں خوش تھی۔ اسکو معلوم نہ تھا کہ لٹریچر کا کریکٹر اب کس قدر کمزور ہو گیا ہے کہ اسکو ذرا سی قدرت سے جدھر چاہو ادھر موڑ دو۔ مگر نہیں ادب کی اس کمزور دیوار میں محمود کے کردار کی بھی ایک مضبوط اینٹ موجود تھی آہ وہ کہاں ہیں۔ کاش وہ اب آ کر میری کامیابیوں کو دیکھیں۔ اب میں ان سے مساویانہ حیثیت سے مل سکتی ہوں۔

دو سال بعد شیریں کے قبضہ میں اپنا پریس تھا ایک ڈیو تھا۔ اور دو ہفتہ وار رسالے تھے۔ سرمایہ شہرت اور عزت مزید براں۔ منشی جی کا وجود ہوشیار تنخواہ دار کام کرنے والوں کے نرغہ میں گم ہو چکا تھا۔ شیریں کی پچھلی زندگی ادب و صحافت کی ستر پوش چادر کے نیچے چھپ چکی تھی۔ اب اسکے حسن قلم حسن رقم اور حسن صورت کا آفتاب بڑی تیزی سے چمک رہا تھا۔

جن لوگوں نے کبھی ایک مصرع بھی موزوں نہیں کیا تھا۔ کبھی ایک سطر بھی صحیح نہیں لکھی تھی۔ اب تیزی سے ادب و شاعری پر جھکے ہوئے تھے۔ اور شیریں کے رسالہ میں داخل ہو کر کچھ بننے کے لئے ہاتھ پیر مار رہے تھے۔ ادب کی ہیئت گذائی شیریں کے آستانہ پر سر ٹیکے پڑی تھی۔ سخن کا سائلانہ ہیولا۔ اس کے در پر پڑا ہوا شیریں کے دم کی خیر کا غلغلہ بلند کر رہا تھا۔ لیکن غرور نگارش اب بھی چٹان کی مانند اپنی جگہ پر ڈٹی ہوئی تھی!

شیریں کو معمولی معمولی ادیب اور شاعر سے ملنے کی فرصت نہیں تھی۔ افسانوں اور غزلوں کے طوکار میں سے کام کر مضامین چھانٹنے کا وقت نہ تھا۔ اس کو چند خاص لکھنے والے مل گئے تھے۔ وہ کسی کو انٹرویو کا وقت بہت کم دے سکتی تھی۔ بات یہ تھی کہ اپنی مصروفیتوں کے بعد اس کا وقت اونچی سوسائیٹوں بلند پارٹیوں اور بڑے آدمیوں میں صرف ہوتا تھا۔

انسان جب زندگی کی تکلیف دہ زنجیروں کو توڑ کر کسی آرام بخش ماحول میں پہنچ جاتا ہے تو پچھلے زندان کے ایک ایک طاق تک کو اکثر بھول جاتا ہے۔ شیریں بھی حیات کی اس کمتی سے بچ نہ سکتی تھی۔ اب اس کے حافظہ میں خوش آئند تصورات تھے۔ جدید حسین نقوش تھے۔ اور نئی نئی امنگیں تھیں۔ ایک دن اس کو اپنی ڈاک کے انبار میں ایک وزیٹنگ کارڈ ملا جس پر صرف محمود لکھا ہوا تھا۔ اس نے اسکو دیکھا دفعتہ

سر رفیع کے ہاں سے ٹیلیفون بولا۔ مسکرا کر ریسیور اٹھایا سلسلۂ کلام اتنا دلچسپ طویل تھا کہ محمود کا کارڈ اس کے ہاتھوں میں میلا ہوتے ہوتے چند جھٹکوں سے مسک گیا۔ اور آخر میں نہ معلوم کب ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑا جب سلسلۂ گفتگو ختم ہوا تو کارڈ اور اس کا خیال اس کے حافظہ سے نکل چکا تھا۔ سر رفیع کے چند جمیل فقرے اس کے متبسم لبوں پر تھے۔ اور آنکھیں خوشی سے ناچ رہی تھیں۔

شام کو ایک پر وقار نوجوان جب سادہ شیروانی میں شیریں کے آفس میں داخل ہوا تو اس کو معلوم ہوا کہ محترمہ سر رفیع کے ہاں گئی ہوئی ہیں۔ اور نہیں کہا جا سکتا کہ کب واپس لوٹیں گی۔

شکر ہے شیریں نے زندگی کے راز کو سمجھ لیا۔ مگر افسوس اس کا ہے کہ اسکو افسانہ بنا کر سمجھا۔ نوجوان کے ہونٹوں سے یہ الفاظ نکل رہے تھے۔ اور وہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں طے کر کے نیچے اتر رہا تھا

ڈکسن نیویارک پہنچ گئے!

نیویارک ۱۰ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے ثالث کمشنر سر اوون ڈکسن آج لندن سے بذریعہ ہوائی جہاز نیویارک پہنچ گئے۔ انھوں نے کہا کہ وہ اپنے ہندوستان اور پاکستان کے مشن کے بارے میں فوراً حفاظتی کونسل میں رپورٹ دیں گے۔

اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ میں اپنے اس پہلے بیان میں مزید اضافہ نہیں کرنا چاہتا ہوں فی المحال ہندوستان اور پاکستان میں کشمیر کے مسئلہ پر سمجھوتہ کا کوئی امکان نہیں ہے۔ میرے سامنے سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ حفاظتی کونسل کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرنے کے بعد اپنے مشن سے سبکدوش ہو جاؤں۔ سر اوون ڈکسن نے کہا کہ رپورٹ پیش کرنے کے بعد میں آسٹریلیا جا کر ہائی کورٹ کے جسٹس سے اپنے فرائض انجام دوں گا۔

ڈھاکہ کے قریب ریل کا حادثہ

ڈھاکہ ۱۰ ستمبر یہاں جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ ڈھاکہ سے ۸ میل بھیراب بازار اور دولت کنڈی کے درمیان چٹاگانگ میل پٹری سے اتر گیا جس کی وجہ سے پچاس آدمی ہلاک اور پچاس آدمی زخمی ہوئے۔ ریلوے حکام کا خیال ہے کہ یہ حادثہ جو ایک پل پر پیش آیا تھا۔ توڑ پھوڑ کا نتیجہ ہے۔ زخمیوں میں ۳۹ اشخاص کو امدادی ٹرین کے ذریعہ برہمن بریا کے اسپتال میں اور ۱۱ کو ڈھاکہ کے اسپتال میں بھیج دیا گیا۔

پناہ گزینوں کو معاوضہ

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ حکومت کی طرف سے پھر پناہ گزینوں کو یہ یقین دلایا گیا ہے کہ انھیں معاوضہ دیا جائے گا۔ حکومت ہند نے ایک اعلان کے ذریعہ اس کا اظہار کیا ہے۔ اس اعلان میں حکومت ہند کی اس پالیسی کی وضاحت کی گئی ہے۔ جو وہ مغربی پاکستان میں غیر منقولہ ملکیت چھوڑ کر آنے والے پناہ گزینوں کو معاوضہ دینے کا میں اختیار کرے گی

۹۵ فیصدی کوریا پر شمال کا قبضہ

لندن۔ ۱۳ ستمبر۔ شمالی کوریا کے وزیر اعظم کم ار سین نے آج ریڈیو پر ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب کوریا کے ۹۵ فیصدی حصہ پر علاقے پر اور ۹۰ فیصدی آبادی پر ان کی حکومت کا راج ہے۔ یہ خبر روس کی تاس خبر رساں ایجنسی کے ذریعہ لندن میں موصول ہوئی ہے۔

جام صاحب لیک سکسس کو روانہ!

بمبئی ۱۳ ستمبر۔ جام صاحب نوانگر جو سوراشٹر کے راج پرمکھ اور متحدہ اقوام کی جنرل اسمبلی میں شریک ہونے والے ہندوستانی وفد کے رکن ہیں۔ آج لیک سکسس جانے کے لئے پیرس روانہ ہو گئے۔

امریکی وزیر دفاع کا استعفیٰ

واشنگٹن ۱۳ ستمبر۔ امریکی وزیر دفاع مسٹر لوئی جانسن نے کل استعفا دیدیا۔ اور صدر ٹرومین نے مسٹر جارج مارشل سے کہا کہ وہ یہ عہدہ سنبھالیں جس کی مسٹر مارشل نے بھی قبول کر لیا ہے۔

یوپی کے نئے کمشنر غذا!

لکھنؤ ۱۳ ستمبر۔ یوپی کے مالیاتی کمشنر مسٹر بی اے گوپال کرشنن کو کمشنر غذا یوپی مقرر کیا گیا ہے یہ جگہ مسٹر منا لال تواری کمشنر غذا یوپی کی موت کے سبب سے خالی ہوئی ہے۔

شکر کا کنٹرول رہے گا

لکھنؤ ۱۳ ستمبر آج یہاں مسٹر کیشو دیو مالویہ وزیر ترقیات یوپی کی صدارت میں یوپی اور بہار کی حکومت شکر مل کے مالکوں، تاجروں اور مزدوروں کی دس ممبران کی کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کوریا کی جنگ اور بین الاقوامی حالات کو دیکھتے ہوئے کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ شکر گڑ اور کھانڈساری پر قیمتوں کا کنٹرول رکھا جائے۔

مخالفت میں روس کا تنسیخی ووٹ

لیک سکسس ۱۳ ستمبر۔ کل رات کو حفاظتی کونسل میں امریکہ کی اس تجویز کے خلاف کہ امریکہ پر کمیونسٹ

چین کے الزامات کے متعلق ایک غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائے۔ روس نے ۴۵ ویں مرتبہ اپنا حق تنسیخ استعمال کیا۔

جلد ہی حصول مدعا

لکھنؤ ۱۳ ستمبر وزیر پولیس مسٹر لال بہادر شاستری نے آج یوپی اسمبلی میں جب مخالف ممبران کی تاخیری کارروائیوں پر اظہار خیال کرتے ہوئے یہ شعر پڑھا ؎

ادھر ہر بات پر سو سو تکلف
یہاں جلد ہی حصول مدعا ہے۔

تو ایوان نعرہائے تحسین سے گونج اٹھا وزیر پولیس نے جو انسداد جرائم ترمیمی بل کی ایک ترمیم کا جواب دیتے ہوئے حزب مخالف کی طرف سے بار بار تقسیم ایوان کے مطالبوں پر شعر کے ذریعہ نکتہ چینی کی۔

گوالیار فائرنگ کی تحقیقات

گوالیار ۱۳ ستمبر۔ مدھیہ بھارت کی حکومت نے ۹ اگست کی گوالیار فائرنگ کی عدالتی تحقیقات کا حکم جاری کر دیا ہے۔ عدالتی تحقیقات مکمل ہونے تک سی آئی ڈی کے آئی جی اور دوسرے پولیس افسروں کو رخصت پر جانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

صدر منتخب کانگریس ۱۶ ستمبر کو ناسک میں

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر کو ناسک کانگریس کے اجلاس کے صدر منتخب مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے مطلع کیا ہے کہ وہ ۱۶ ستمبر کو ساڑھے دس بجے دن کو بذریعہ میل ٹرین ناسک پہونچ رہے ہیں۔

اکشے برہمچاری اور ڈاکٹر سید محمود

لکھنؤ۔ ۱۳ ستمبر۔ اکشے برہم چاری کے برت کے آج ۲۲ ویں دن بہار کے وزیر ترقیات ڈاکٹر سید محمود نے آج شام کو ان سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے کہ کل وہ اکشے جی کے برت کے سلسلہ میں حکومت کے لوگوں سے گفتگو کریں گے۔ خیال ہے کہ ڈاکٹر محمود بہار اور یوپی کے شکر کنٹرول بورڈ کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے آئے ہیں۔

غذا میں ملاوٹ عوام کیلئے خطرناک

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر ہری لال کانیا نے عدالت میں اس خیال کا اظہار کیا کہ جو لوگ غذا میں ملاوٹ کرتے ہیں وہ سماج کے لئے بہت خطرناک ہیں۔ انھوں نے اس بات کا اظہار کلکتہ ہائیکورٹ کے فیصلہ کے خلاف ایک اپیل کو مسترد کرتے ہوئے کہا۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے مسز ربت سرن اینڈ کمپنی کے اوپر سرسوں کے تیل میں بھر بھنڈے کا تیل ملانے کے جرم میں جرمانہ کیا تھا۔

چیف جسٹس نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے اور اپیل خارج کرتے ہوئے وکیل صفائی سے کہا کہ ملاوٹ کا تیل غریبوں کی بیماری اور خرابی صحت کا باعث بنتا ہے۔ اور آپ اس کی وکالت کرنے آئے ہیں۔

پٹیل کو گجرات سے ۲۰ لاکھ کی تھیلی!

احمد آباد۔ ۱۲ ستمبر۔ ہندوستان کے نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل کی ۷۵ ویں سالگرہ کے موقع پر جو ۳۱ اکتوبر کو پڑ رہی ہے گجرات کی طرف سے ان کو ۲۰ لاکھ کی تھیلی پیش کی جائے گی۔

نہرو ۱۶ کو ناسک پہونچینگے

ناسک ۱۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم جواہر لال نہرو ۱۶ ستمبر کی صبح کو اور نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل ۱۵ ستمبر کی شام کو پنجاب میل سے یہاں آئیں گے۔

آگرہ یونیورسٹی کا جلسہ تقسیم اسناد

آگرہ ۱۲ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ آگرہ یونیورسٹی کے آئندہ جلسہ تقسیم اسناد ۱۸ نومبر کو ہوگا جس میں ہندوستان کے سیاستدان سر سی وی رمن اپنا خطبہ تقسیم اسناد پڑھیں گے۔

فیلڈ مارشل اسمٹس کا انتقال

پری ٹوریا۔ ۱۲ ستمبر کل رات فیلڈ مارشل اسمٹس کا انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر اسی برس کی تھی۔ حال ہی میں انھیں نزلہ و زکام ہو گیا تھا۔ اور وہ کمزور ہو گئے تھے۔

ٹنڈن جی صدارتی تقریر تیار کر رہے ہیں

لکھنؤ ۱۰ ستمبر۔ کانگریس کے صدر منتخب شری پرشوتم داس ٹنڈن جو دو روز ہوئے کسی نامعلوم جگہ پر چلے گئے تھے۔ ابھی تک واپس نہیں آئے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ کانگریس اجلاس کے لئے صدارتی خطبہ تیار کر رہے ہیں۔ ٹنڈن جی پروگرام کے مطابق ۱۴ ستمبر کی شام کو اسپیشل ٹرین سے ناسک روانہ ہوں گے۔

مدراس ۔ حکومت کے نائب وزیر نشریات آج جب ہندی پرچار سبھا کا افتتاح کرنے بمبئی سے مدراس پہونچے تو عوام نے

ریڈیو اور سیاسی پارٹیاں

مدراس ۱۱ ستمبر۔ انفارمیشن کے منسٹر آف اسٹیٹ مسٹر آر آر دیواکر نے یہاں آج اخبار نویسوں کو تبلایا کہ حکومت نے ابھی تک اس کا کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے کہ عام انتخابات کے موقع پر مختلف سیاسی پارٹیوں کو آل انڈیا ریڈیو کے استعمال کی اجازت دی جائے گی یا نہیں۔

مسٹر دیواکر نے جو آج یہاں بمبئی سے پہونچے ہیں اخبار نویسوں کو تبلایا کہ ابھی اس معاملہ میں فیصلہ کرنا قبل از وقت ہوگا۔ لیکن اگر سہولتوں کے حق میں فیصلہ کیا گیا تو آل انڈیا ریڈیو کے دروازے ہر پارٹی کے لئے کھول دئے جائیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مسٹر دیواکر نے یہ بھی کہا کہ آل انڈیا ریڈیو پروپیگنڈا کرنے والا ادارہ نہیں ہے۔

اردو عوام کی زبان ہے!

لکھنؤ ۱۱ ستمبر۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر اچاریہ نریندر دیو نے آج یونیورسٹی کی اردو سوسائٹی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اردو زبان عوام سے بہت قریب ہے۔ لیکن اس کی افرا تفری کے دور میں اس کو وہ جگہ نہیں دی گئی ہے۔ جس کی وہ مستحق ہے۔ انھوں نے اردو دوست حضرات کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اردو سے جو بے اعتنائی برتی جا رہی ہے آپ اس سے افسردہ خاطر نہ ہوں۔ عوام کی زبان کو مٹا دینا کوئی آسان کام نہیں ہے"۔ آچاریہ جی نے یہ دعوی کیا کہ اردو کا افسانوی اور شعری ادب ہندوستان کی کسی دوسری زبان میں سے کم پایہ کا نہیں ہے۔ بلکہ بیشتر زبانوں سے کہیں بلند ہے۔

یوپی کانگریس کمیٹی کا فیصلہ

لکھنؤ ۱۰ ستمبر۔ یوپی کانگریس کمیٹی کی ورکنگ کمیٹی نے آج یہ فیصلہ کیا ہے کہ کمیٹی نے سولہ کانگریسیوں کو جس میں مسٹر بالداس جن کانگریس کے صدر بھی شامل ہیں۔ تین سال کے لئے کانگریس سے نکال دیا جائے۔

کمیٹی نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ ناسک میں ۱۹ ستمبر کی شام کو یوپی کانگریس کمیٹی کا ایک جلسہ کیا جائے۔ جس میں یوپی کانگریس کے دستور میں کچھ ترمیموں پر غور کیا جائے۔

جلسہ میں شریک ہونے والوں میں پنڈت گووند بلبھ پنت شری سمپورنانند لال بہادر شاستری مسٹر سی بی گپتا مسٹر اے جی کھیر مسٹر موہن لال گوتم اور مسٹر الگو رائے شاستری جنرل سکریٹری تھے۔

گھی پر سے تمام کنٹرول ختم!

نئی دہلی ۱۰ ستمبر۔ حکومت ہند نے اپنے گزٹ میں اعلان کیا ہے کہ مرکزی حکومت نے صوبوں کو دئے ہوئے وہ اختیارات واپس لے لئے ہیں جو گھی کو ایک صوبہ سے دوسرے صوبے میں لانے لے جانے پر پابندی لگانے کے متعلق تھی۔

اب گھی کو ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں لانے لے جانے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اور گھی کی قیمت پیداوار اور تقسیم پر بھی کسی قسم کا کنٹرول نہیں ہوگا

صدارتی انتخاب کے نتیجہ پر فرقہ پرستوں کی مسرت خطرناک علامت

کانگریس کی پالیسی کے واضح اعلان کی ضرورت

ڈیلی گیٹوں کی توجہ کے لئے پنڈت جی کا اہم بیان!

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ناسک کانگریس اجلاس کے ڈیلی گیٹوں کے غور و فکر کے لئے ایک اخباری بیان جاری کیا ہے۔ جس میں انھوں نے کہا ہے کہ کانگریس کی صدارت کے انتخاب کے نتیجہ میں فرقہ وارانہ اور رجعت پسند عناصر نے کھلم کھلا اپنی مسرت کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہو گیا ہے کہ کانگریس صاف صاف اعلان کر دے کہ اس کی پالیسیاں کیا ہیں۔ اور کانگریس کے لوگ غیر مبہم طور پر جان لیں کہ وہ کہاں کھڑے ہیں۔ یہ کوئی ذاتی یا انفرادی معاملہ نہیں ہے۔ بلکہ کانگریس اور ملک کے لئے اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ پنڈت نہرو کہتے ہیں کہ کانگریس ہر محاذ پر فرقہ پرستی سے لڑی تھی۔ لیکن جب سے ملک کی تقسیم ہوئی ہے فرقہ واریت اور پرانی چیزوں کے احیاء کی تحریک کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔ اور یہ رفتہ رفتہ کانگریس میں بھی سرایت کر گئی ہے۔ اور کبھی کبھی حکومت کی پالیسی بھی اس سے متاثر ہوئی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہندوستان میں فرقہ پرستی کا پھیلنا۔ پاکستان کی شدید فرقہ پرستی کا ردعمل ہو۔ لیکن کیا یہ بھی کوئی جواز ہے۔ پاکستان خواہ کچھ کرے ہمارا فرض ہے کہ ہندوستان کے مختلف فرقہ وارانہ اور مذہبی گروہوں میں نہایت سختی کے ساتھ غیر جانبداری برتیں۔ اور انھیں ترقی کی بالکل مساوی مواقع دیں۔ موجودہ ابہام اور جھوٹے اصولوں کے خطرے کی وجہ سے اشد ضروری ہو گیا ہے۔ کہ کانگریس اس معاملہ میں اپنی پالیسی واضح ترین اور بالکل ہی غیر مبہم الفاظ میں اپنی پالیسی کی وضاحت کرے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ اپریل میں ہندوستان اور پاکستان میں جو سمجھوتہ ہوا ہے اس میں ایک پالیسی ایسی کارفرما ہے۔ میں جس میدان میں بھی کام کروں گا۔ اپنی پوری طاقت کے سے عمل کروں گا۔ بدقسمتی سے پاکستان میں اور ہم میں بہت سے اختلافات ہیں جو ہمیں تقسیم کے ترکے میں ملے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ہم انھیں حل کریں گے۔ لیکن اختلافات پر محض سیاسی نقطۂ نظر سے غور کرنا چاہیئے۔ اور فرقہ پرستی کو اس میں کوئی دخل نہیں ہونا چاہیئے۔

ہم بار بار اعلان کر چکے ہیں کہ ہماری ریاست غیر مذہبی ہے۔ زمانہ جدید میں جو ریاست ذرا بھی ترقی پسند ہوگی۔ وہ لازمی طور پر غیر مذہبی ہی ہوگی۔ ہندوستان جیسے ملک کی حکومت جس میں پشتہا پشت سے بہت سے مذہبوں کے بے شمار ماننے والے ہیں۔ جب تک غیر مذہبی نہ ہو موجودہ زمانے میں اطمینان بخش طور پر کام کر ہی نہیں سکتی۔ اگر ایسا ہے تو ہماری تمام سرگرمیاں اسی پالیسی کی تابع ہونا چاہیئے۔ پاکستان سے اختلافات ہونے کی وجہ سے اکثر ہم اس کو بھول گئے ہیں۔ اور پاکستان کے فرقہ وارانہ نعرے اور طریقے متعدی بن کر ہم پر اثر کر رہے ہیں۔ یہ راستہ ہم کو خطرے کی طرف لے جاتا ہے۔ ہمیں اپنی اقلیتوں کے ساتھ بالکل ہی ایسا سلوک کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ ہم اکثریت کے ساتھ کرتے ہیں۔ محض اچھا سلوک ہی کافی نہیں ہے۔ ہمیں انھیں محسوس کرانا ہے کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک ہوتا ہے۔ ہماری یہ خواہش بالکل جائز ہے کہ پاکستان بھی ایسا ہی کرے۔ اور ہماری یہ شکایت بجا ہے کہ پاکستان نے ایسا نہیں کیا لیکن پاکستان جو بھی کرے۔ ہر فرقے کے ساتھ مساوی سلوک کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہمیں ان کے اندیشوں اور شکوں کو معاف کر دینا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کی ذمہ داری ہمیشہ اقلیت سے زیادہ اکثریت پر ہوتی ہے۔ جو جماعتیں پہلے فرقہ واریت اور پرانی چیزوں کے احیاء کی تبلیغ کرنے کی جرات نہیں کر سکتی تھیں وہ اب اترا اترا کر کھلم کھلا ان کی تبلیغ کر رہی ہیں۔ یہی نہیں وہ ہمارے دستور کو بنیادوں کو بھی چیلنج کر رہی ہیں۔ اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ فرقہ واریت اور پرانی چیزوں کے احیاء کا جذبہ رفتہ رفتہ کانگریس میں بھی سرایت کر گیا ہے۔ اور کبھی کبھی حکومت کی پالیسی بھی اس سے متاثر ہوئی ہے۔ کانگریس کے صدارتی انتخاب کا فرقہ وارانہ اور رجعت پسند پرستوں میں جو ردعمل ہوا ہے۔ اس سے اس کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔ ہم ان خطرناک آثار کی طرف سے اپنی آنکھیں بند نہیں کر سکتے۔

میرے خیال میں کانگریس کے اندر جو عیب پیدا ہو گئے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر اقتدار کی لالچ اور ایوانوں اور بورڈوں کی رکنیت کی لالچ کی وجہ سے پیدا ہو گئے ہیں۔ جب بھی کانگریس کا الکشن ہوتا ہے خواہ ضلع کا ہو یا صوبے کا یا پورے ملک کا اس الکشن کے ساتھ آنے والے عام انتخابات کا سایہ ہمیشہ منڈلاتا رہتا ہے۔ یہ خیال چھایا رہتا ہے کہ جو لوگ اس وقت کانگریس کے کمیٹیوں میں آ جائیں گے ان ہی لوگوں سے پارلیمنٹری بورڈ بنیں گے۔ وہی امیدوار منتخب کریں گے اور ان کو خود بھی منتخب ہونے کا موقع ملیگا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ کانگریس اپنا اصل کام بھول گئی ہے اور صرف عام انتخابات کے خواب دیکھتی ہے۔ اور اس کی نظر اسباب پر رہتی ہے کہ امیدوار کون منتخب ہوتا ہے۔ اگر ہم الکشن بازی اور کانگریس کی پارلیمانی سرگرمیوں کو اس کے جذبہ بنیادی سے کام سے الگ کر سکتے تو جو بہت سی پریشانیاں ہوئی ہیں۔ وہ نہ ہوتیں اور جو ابتری پیدا ہو گئی ہے۔ اس سے بچے رہتے میرے خیال میں اب بھی کچھ نہیں گیا ہے۔ امیدواروں کے انتخابات کے کام کو کانگریس کمیٹیوں کے عام کام سے الگ کیا جا سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو میرے خیال میں موجودہ حالات کے باوجود اب بھی کانگریس متحد ہو سکتی ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ بین اقوامی معاشی اور فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق کانگریس خاص نقطۂ نظر ہے۔ پچھلے تین یا چار سال میں بہت سی باتیں ہوئیں ہیں۔ لیکن ان کی وجہ سے کیا ہمارے نقطۂ نظر اور ہماری پالیسیوں میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ تاہم ابھی تک کانگریس کی اسی پالیسی پر کام کرتے اور قائم ہیں جس کی بنیاد پر ہم اتنے دنوں تک کام کرتے رہے ہیں۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ تقریباً ایک ماہ قبل میں نے پارلیمنٹ میں ملک کی خارجہ پالیسی کا تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ کانگریس اس پالیسی کے خاص خاص پہلوؤں پر غور کر کے اس سے اپنے اتفاق کا اظہار کرے۔

معاشی پالیسی کے متعلق ہماری پالیسی واضح طور پر یہ ہے کہ ہمارا مقصد ایسی حکومت کا قیام ہونا چاہیئے جو سب کی زیادہ سے زیادہ فائدے کی کوشش کرے۔ صرف غرض مند طبقوں کے وجود کی وجہ سے ہم کو اس مقصد سے ہٹنا نہ چاہیئے۔ اور ہم ہر نظریہ کی اچھائی یا برائی کا اندازہ عوام کی بھلائی کے نقطۂ نظر سے لگانا چاہیئے۔ اس مسئلہ کا حل حقیقت پسندی پر مبنی اور سوچا سمجھا ہوا ہونا چاہیئے۔ اور اس کا نتیجہ فطری طور پر کم و بیش منظم و معاشی نظام کی شکل میں ظاہر ہوگا۔ ہم اپنا معاشی نظام بدلنے کے لئے تشدد یا اس میں فوری تبدیلی نہیں چاہتے۔ بلکہ تبدیلیاں بتدریج ہوں گی۔ جبکہ آخری مقصد امداد باہمی پر مبنی دولت مشترکہ کا قیام ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا جاگیرداری۔ زمینداری اور آدمی میں درمیانی آدمی کے وجود کو ختم کرنے کے لئے متعلق کانگریس کی پالیسی کو جلد از جلد کامیاب بنانا ضروری ہے اور ہمارا مقصد زرعی امداد باہمی کو فروغ دینا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ بہت دوسرے اہم مسئلے بھی ہیں۔ مثلاً پناہ گزینوں کا مسئلہ۔ لیکن اس میں کسی کا سوال نہیں ہے۔ ممکن ہے ان کو حل کرنے کے لئے مختلف رائیں ہوں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان بد قسمت خانماں خرابیوں کو دوبارہ پھر بسائیں جن کی تباہیوں کا سبب ایسے حالات تھے جن کا ان



اکشے جی کا مرن برت

لکھنؤ ۱۴ ستمبر۔ شری اکشے برہم چاری کے مرن برت کا آج ۲۲ واں دن تھا۔ ڈاکٹر فریدی اور ڈاکٹر سود نے ان کا کل طبی معائنہ کیا تھا۔ وزن میں ۲۰ پونڈ کی کمی کے بعد کئی دن سے ان کے وزن میں مزید کمی نہیں ہوئی ہے۔ ان کی نبض کمزور ہے لیکن عام حالت بہت زیادہ قابل اطمینان نہیں ہے۔ جو ذمہ دار اصحاب ان کو دیکھنے آتے اور ان کے مطالبات اور مقاصد پر گفتگو کرنے آتے ہیں ان سے وہ خوشی خوشی گفتگو کرتے ہیں۔

کانگریس کے صدر منتخب شری پرشوتم داس ٹنڈن اکشے جی کو ایک بار پھر دیکھنے گئے تھے۔ اور یہ وعدہ کیا تھا وہ معاملات کو درست کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر برت توڑ دیا جائے۔ کانگریس کمیٹی کے صدر اچاریہ جگل کشور بھی کل اکشے جی کو دیکھنے آئے تھے۔ انھوں نے ان باتوں اور واقعات کو قلم بند کیا۔ جو حکومت اور اکشے جی کے درمیان اختلافی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ آج صبح پھر آئے شری لال بہادر شاستری سے باتیں کرنے کے بعد۔ اور اکشے جی سے باتیں کرنے کے بعد پھر وزیر پولیس سے ملیں گے۔ وہ اپنی اس گفتگو کے نتیجہ کے بارے میں کل اکشے جی کو مطلع کریں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت اکشے جی کے برت کے پس منظر میں کسی امر پر گفتگو کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ حکومت اس پر بھی تیار نہیں ہے کہ ایک غیر جانبدار اور غیر سرکاری تحقیقاتی کمیشن تمام معاملات کا جائزہ لے کر اپنی رپورٹ پیش کرے۔



THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر ۱ے ۲نہ

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن بمبئی

صداقت

ہفت روزہ

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

قیمت
سالانہ — ۸/-
سالانہ رعایتی — ۶/-
ششماہی — ۳/۸/-
سہ ماہی — ۲/-
فی پرچہ — ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 52 No. 38 | KANPUR SATURDAY 23rd SEPTEMBER 1950 | کانپور شنبہ ۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۱۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۹ھ | جلد ۵۲ نمبر ۳۸

ادبیات

جذبات

(از حضرت مولانا ثاقب کانپوری)

اپنی بے ربطیٔ اوقات پہ رونا آیا
پھر مجھے تلخیٔ حالات پہ رونا آیا

پچھلی باتوں کے کچھ ابھرے تھے نقوش مبہم
یہ نہ پوچھو مجھے کس بات پہ رونا آیا

ایک تصویر شب غم نے دکھائی ایسی
شام عشرت کی ہر اک بات پہ رونا آیا

جب نہ تھی میرے تخیّل میں بھی تصویر جمال
ایسی بے کیف سی برسات پہ رونا آیا

کہہ سکا جس میں نہ رودادِ پریشاں اپنی
مختصر ایسی ملاقات پہ رونا آیا!

جس کو حاصل نہ ہوا اشک ندامت کا یقیں
مجھ کو اُس رندِ خرابات پہ رونا آیا

نقشِ رسوائی کسی طرح مٹائے نہ مٹا
مجھکو اپنی ہی حکایات پہ رونا آیا

تجھکو جی بھر کے محبت میں نہ دیکھا میں نے
مجھکو مجبوریٔ حالات پہ رونا آیا

اک حسیں خواب سے بیدار ہوا جب ثاقبؔ
صبح کو گزری ہوئی رات پہ رونا آیا!

دنیائے اسلام

مکہ کی تعمیر کا منصوبہ

مکہ ۱۵ ستمبر مصری طبی مشن کے اراکین کا خیر مقدم کرتے ہوئے سعودی عرب کے ولیعہد امیر مسعود نے کہا۔ اس سال حج ختم ہونے کے بعد ہی مکہ میں تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ نئی سڑکیں بنوائی جائیں گی۔ روشنی کا بہتر انتظام کیا جائے گا۔ شاہراہوں کی مرمت کرائی جائے گی۔ اور اسلامی ممالک سے آنے والے مندوبین کے لئے نئے مکانات تعمیر کروائے جائیں گے ولیعہد نے ڈاکٹر حافظ بے امین محمد بے عمر اور محمد عبدالحمید کو اپنے ساتھ کھانے پر طلب کیا۔ بعد میں انھوں نے امیر فیصل سے بھی ملاقات کی جو شاہ ابن سعود کی نمایندگی کر رہے تھے۔

لندن۔ ۱۸ ستمبر۔ مکہ سے مدینہ تک ایک پختہ سڑک بنانے کے سلسلے میں حکومت سعودی عرب نے ایک برطانی سڑک ساز کمپنی سے معاہدہ کر لیا ہے۔ مکہ سے مدینہ جانے والے حاجیوں کے لئے یہ سڑک بڑی سہولت کا باعث ہوگی۔ کمپنی کو تین لاکھ پونڈ کا ٹھیکہ دیا گیا ہے۔ جدہ سے مدینہ تک ۲۰۰ کلومیٹر طویل پختہ سڑک بنانے کے لئے لندن سے مشینیں روانہ کی جائیں گی۔ سڑک کی تعمیر میں چار سال لگیں گے۔ اور انگریز ماہرین کی نگرانی میں مقامی مزدور کام پورا کریں گے۔

خانہ کعبہ کیلئے مصری غلاف روانہ

قاہرہ ۱۵ ستمبر۔ شاہ مصر کی طرف سے ہر سال خانہ کعبہ کے لئے جو غلاف روانہ کیا جاتا ہے۔ اس سال اس کو بھیجنے کی تقریب عباسیہ میں ادا کی گئی جس میں شاہ فاروق کی طرف سے مصر کے عارضی وزیر اعظم عثمان محرم پاشا نے شرکت کی جس اونٹ پر یہ غلاف رکھا ہوا ہے اس کو سالہا سال کی روایات کے مطابق سات بار گشت کرایا گیا جس کے بعد اسے شاہ کے نمایندے کے پاس لے جایا گیا جنھوں نے امیر الحج عبداللطیف محمد بے کو روانگی کی اجازت دی۔ اس تقریب میں مذہبی قائدین اور اسلامی رہنماؤں نے شرکت کی۔ چند غیر ملکی سفیر بھی حاضر تھے۔ غلاف کو قاہرہ کی سڑکوں پر گشت کرایا گیا۔ جہاں ہزاروں افراد صبح ہی سے اُسے دیکھنے کے لئے جمع تھے۔ اس خوشی میں تمام سرکاری دفتر بند رہے۔

ایران کے نئے وزیر اعظم کا کارنامہ

طہران ۱۵ ستمبر۔ سابق حکومت نے بعض ایرانی اخبارات پر جو پابندیاں عائد کی تھیں انھیں نئے وزیر اعظم کے حکم کے مطابق اٹھا لیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں جو اعلان جاری کیا گیا ہے اس میں اس حقیقت پر زور دیا گیا ہے کہ حکومت آئینی اصولوں کی حامی ہے اور آزاد تنقید کے حق میں تسلیم کرتی ہے۔ بہر حال مدیروں کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ آزاد تنقید کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حکومت کے حکام پر قابل اعتراض حملوں کی اجازت دی جائے۔

ترکی اور لبنان میں رسہ کشی

لیک سکسس ۱۶ ستمبر۔ اس ماہ جب یہاں جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقعہ پر مشرق وسطی کو حفاظتی کونسل میں نمایندگی دینے کے مسئلہ پر غور ہوگا تو ترکی اور لبنان میں سخت رسہ کشی ہوگی۔ حفاظتی کونسل کی یہ نشست مصر کی میعاد ختم ہو جانے کی وجہ سے خالی ہوئی ہے۔

ترکی کے خلاف عرب ممالک کی یہ دلیل ہے کہ چونکہ ترکی مشرق وسطی میں شامل نہیں ہے۔ اس لئے وہ اس نشست کو حاصل کرنے کا حقدار نہیں ہے۔ اس کے علاوہ عرب ممالک اور ترکی کے مفاد بھی ایک دوسرے سے بسا اوقات ٹکراتے ہیں اس کے برعکس ترکی کا دعوی ہے کہ اس نشست کے لئے جغرافیائی حدود قاہرہ سے کر استنبول تک ہیں۔ اس کے علاوہ مصر دو مرتبہ اور شام ایک مرتبہ حفاظتی کونسل کا رکن رہ چکا ہے۔ ترکی کا دعوی ہے کہ شملہ میں یا پیرس میں اُسے اس جگہ کے دلوانے کا متعدد وفود نے وعدہ کیا تھا۔ اور چند عرب ملکوں نے بھی اس کی حمایت کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

ایران کو امریکی امداد

نیویارک ۱۹ ستمبر۔ وزارت خارجہ کے حلقوں کا بیان ہے کہ ایران کو جلد ہی درآمد برآمد بینک یا عالمی بینک سے معاشی امداد مل جائے گی۔ اس قیاس آرائی کو قبل از وقت بتایا جا رہا ہے کہ ایران کو امریکی حکومت کی طرف سے کافی قرض ملے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جان ہی تو حق عزم مستقل ہے — زبان بھی دی ہو جو تیرے ملیں بے

ہفتہ وار

صداقت

کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۳۸

ٹنڈن جی کا خطبہ صدارت

آل انڈیا نیشنل کانگریس کے ۵۶ ویں سالانہ اجلاس کے صدر بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے جو خطبۂ صدارت ارشاد کیا ہے۔ وہ امید افزا ہے۔ اور ان کے سارے خطبۂ صدارت میں وہی اسپرٹ ہے جو ابھی تک کانگریس کی رہی ہے۔ جس میں انھوں نے فرقہ واریت کی کھلی ہوئی مخالفت کی ہے۔ اور غیر مذہبی حکومت کو سراہا ہے۔ اور ہند جمہوریہ کے ہر باشندے کو بلالحاظ مذہب وملت یکساں حقوق دینے کی تائید کی ہے۔

ہندوستان میں غیر مذہبی حکومت کے قیام کو ٹنڈن جی نے عقل وفراست اور دور اندیشی پر مبنی بتایا ہے۔ اور ان سیاست دانوں کو جو کہ فرقہ وارانہ حکومت چاہتے ہیں ان سے کہا ہے کہ ایسی حکومت کبھی نہیں چل سکتی۔

ہندی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ

"ہندی زبان عوام کے اندر گھس کر اور بہن کے رشتہ سے صوبائی زبانوں کے ساتھ لین دین کر کے ملک کے تمام باشندوں میں اتحاد ومحبت پیدا کر دے گی۔ اور اپنی بہن کو سرکاری زبان کے گدی پر بیٹھا دیکھ کر اس کی دوسری بہنیں (صوبائی زبانیں) اپنے کو باعزت محسوس کریں گی،

پنڈت جواہر لال نہرو کی خارجہ پالیسی کی آپ نے تائید کی ہے۔

شرنارتھیوں کے ساتھ آپ نے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہماری مرکزی حکومت کو ان کے ساتھ ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔

مسلمانوں کو اطمینان دلاتے ہوئے آپ نے کہا ہے کہ،

ہماری مستقل پالیسی یہ ہے کہ ہمارے ملک میں فرقہ پرستی کا دور دورہ نہ ہونے پاوے۔ اور تمام فرقوں کے لوگ مل کر اور اپنے حقوق مساوی مان کر اس ملک کو طاقتور بنائیں۔

کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ پاکستان کی فوج نے اس پر حملہ کر کے اس کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور اگر پاکستان اپنی فوجیں ہٹانے پر راضی نہ ہو تو متحدہ اقوام کی طرف سے یہاں بھی وہی اقدام کیا جائے۔ جو کوریا میں کیا گیا ہے۔

ہندو مسلم سوال پر اظہار خیال کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں اب کبھی تہذیب کو مذہب سے جوڑنے کی غلطی نہ کی جائے۔ مختلف مذہب والوں کی ایک تہذیب ہو سکتی ہے۔ کیوں کہ تہذیب کا تعلق زمین آب وہوا مقام اور ماحول سے ہوتا ہے۔ اور یہ لوگ اپنے مذہب پر قائم رہتے ہیں۔ اور اپنے مذہبی رسوم مختلف طرح سے مناتے ہیں چین اس کی ایک زندہ مثال ہے۔

کنٹرول کے متعلق آپ نے فرمایا کہ میرا خیال یہ ہے کہ۔

گو حکومت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ سماج پر نظم وضبط عائد کرے۔ لیکن یہ اس طریقہ سے کیا جائے کہ عوام کی زندگی میں کوئی مداخلت نہ ہو۔ اور ان وجوہ کو دور کیا جائے۔ جو سماج کے اخلاقی معیار کو گرا رہے ہیں۔

کانگریس مینوں کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ۔

میں بہت عاجزی سے کہنا چاہتا ہوں کہ کانگریس کے ممبروں کی تعداد چاہے کتنی کم کیوں نہ ہو جائے۔ لیکن جتنے ممبر بھی ہوں وہ سچائی کے راستہ سے کانگریس میں بھرتی ہوئے ہوں اور سچائی کا برتاؤ کریں۔ اسی وقت کانگریس کی قوت بھی بڑھے گی۔ اور اس کا مقصد بھی پورا ہوگا۔

آپ نے مزید کہا کہ آج کل کانگریس میں انتخابات کے ذریعہ حکومت میں حصول اختیار و اقتدار حاصل کرنے کی دُھن میں لگے ہوئے ہیں۔ حالاں کہ اس سے بیشتر ہم لوگ قوم کی خدمت کیلئے وقف تھے۔ عرصہ کے بعد آزادی مل رہی ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے کانگریسیوں کو پورے عزم وارادہ کے ساتھ عوام کی رہنمائی کرنا ہے۔

۲۱ ستمبر کی رات کو کانگریس کا کھلا اجلاس ۹ تجویزیں منظور کرنے کے بعد ختم ہو گیا۔ آخر میں بابو پرشوتم داس ٹنڈن صدر کانگریس نے پورے اجلاس کی کارروائی پر اظہار رائے کیا۔

یہ بات بڑی امید افزا اور خوشی کی ہے کہ سبجکٹ کمیٹی اور کھلے اجلاس میں کسی خاص مخالفت کے بغیر پنڈت جواہر لال نہرو اور ان کے حامیوں کے نقطۂ نظر کے مطابق تجویزیں منظور کر لی گئی ہیں۔

عام طور پر یہ شکایت رہی ہے کہ خود کانگریس میں کانگریسیوں کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں اس نقص کو دور کرنے کیلئے سابق صدر کانگریس اچاریہ جے بی کرپلانی کی نگرانی میں ایک ایسی جماعت بنائی گئی ہے جو کانگریسیوں کے قول وفعل کے تضاد کو روکنے کی کوشش کرینگے۔

بہرحال ناسک کا اجلاس بہت کامیاب رہا۔ اور خود کانگریس میں اب یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ اسکی خلاف ورزی کی وجہ سے کانگریس کو کتنا نقصان پہونچا ہے۔ اور پنڈت جواہر لال نہرو بھی اسطرف خاص توجہ دینگے۔ یہ سب باتیں امید افزا ہیں۔

بلا امتیاز مذہب ہر شہری کو مساوی حقوق دینا ہندوستان کی دانشمندی کا ثبوت

ہندو راج کے خیال ہی سے حکومت کمزور ہو جائے گی

ٹنڈن جی کا خطبۂ صدارت کانگریس کے ۵۶ ویں اجلاس میں!

گاندھی نگر (ناسک) ۲۰ ستمبر۔ صدر کانگریس مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے انڈین نیشنل کانگریس کے ۵۶ ویں اجلاس میں فرمایا کہ:۔

ہمارے ملک کے حال اور مستقبل کی تشکیل کرنے والا دستور اساسی جس کے بنانے میں تین سال سے کام ہو رہا تھا۔ گذشتہ ۲۶ جنوری کو نافذ ہو گیا۔ دستوری اسمبلی کے اراکین نے اس کے مرتب کرنے میں جس محنت سے کام لیا اس کے لئے ملک ان کا ممنون ہے یہ دستور ملک کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔

دستور کے مطابق ہماری حکومت غیر فرقہ وارانہ حکومت ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت اس لئے پڑی کہ ملک کی تقسیم کے بعد پاکستان کے نام سے جو نیا ملک ہمارے ہی ملک کے ایک حصہ سے بنا ہے۔ اس نے اپنی حکومت مذہب اسلام کے نام پر فرقہ وارانہ قائم کی ہے۔ ہمارا دستور یا ہماری حکومت کوئی بھی کسی مخصوص مذہب کی پیرو نہیں ہے۔ اور نہ کسی مذہبی کتاب کی تابع۔ مذہب وفرقہ کی تفریق کا کوئی لحاظ کئے بغیر اس میں تمام لوگوں کو مساویانہ حقوق دئے گئے ہیں۔ میں اسے اپنے ملک کی عقل وفراست اور دور اندیشی پر محمول کرتا ہوں۔ لیکن جو سیاست داں اس ملک کے نظم ونسق پر فرقہ وارانہ نقطۂ نظر سے غور کرتے ہیں انھیں اپنے ملک کے مختلف روایات اور رسم ورواج کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اگر کسی ایک رواج یا مذہبی کتاب کو بنیاد قرار دے کر حکومت قائم کی گئی تو ایسی حکومت کبھی چل نہیں سکتی۔ اس طرح سوچنا بھی ہمارے باہمی جھگڑوں کو بڑھا دے گا۔ اور حکومت کو کمزور کر دے گا۔

ہندی زبان کو سرکاری کاموں کے لئے ترجیح دے کر مذکورہ بالا رجحان ہی کو تقویت دی گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ملک بھر میں خیالات کے اتحاد اور صوبائی میل جول کے بڑھانے میں جادو کا کام کرے گا۔ جو تمدنی کام پہلے زمانہ میں سنسکرت زبان نے اس ملک میں کیا تھا، اس سے زیادہ تقویت پہنچانے والا کام ہندی زبان کرے گی۔ سنسکرت کا زیادہ اثر ہمارے اعلیٰ طبقوں پر پڑا تھا۔ لیکن ہندی زبان عوام کے اندر گھس کر اور بہن کے رشتہ سے صوبائی زبانوں کے ساتھ لین دین کر کے ملک کے تمام باشندوں میں اتحاد ومحبت پیدا کر دے گی۔ اپنی ایک بہن کو سرکاری زبان کی گدی پر بٹھا کر اس کی دوسری بہنیں۔ (صوبائی زبانیں) اپنے کو باعزت اور مطمئن محسوس کریں گی۔ اور اپنے اپنے ادب کو ترقی دے کر پھلیں پھولیں گی

تعلقات خارجہ کے سلسلہ میں کانگریس کی اب تک یہ پالیسی رہی ہے کہ اس زمانہ میں جو دو بڑے بلاک دنیا میں ہیں۔ جن میں سے ایک کا لیڈر امریکہ اور دوسرے کا روس ہے ان میں سے کسی میں ہمارا ملک شامل نہ ہو۔ اس عرصہ میں دو مسئلے ایسے آئے ہیں جنھوں نے ہندوستان کی خارجہ پالیسی کو بالکل واضح کر دیا ہے کمیونسٹ چین کو ادارہ اقوام متحدہ کی رکنیت دلانے کے سلسلہ میں ہندوستان نے امریکہ اور برطانیہ کے مقابلہ میں روس کا ساتھ دیا ہے۔ کوریا کی جنگ میں ہندوستان نے شمالی کوریا کو حملہ آور ٹھراتے ہوئے روس کے مقابلہ میں امریکی برطانی بلاک کے نقطۂ نظر کی تائید کی ہے۔

بہرحال جو پالیسی کوریا کے مسئلہ میں ہماری حکومت نے اختیار کی ہے اسے میں تمام حالات پر نظر ڈالنے کے بعد بالکل مناسب سمجھتا ہوں۔ اور اس کی تائید کرتا ہوں۔

ملک کی تقسیم کے نتیجہ میں پنجاب صوبہ سرحد اور سندھ سے آئے ہوئے پناہ گزینوں کو بسانے اور امداد دینے کا جو سوال شکلہ میں ہمارے سامنے آیا تھا ابھی تک حل نہیں ہوا ہے۔ اور اس سال تو ماہ فروری سے مشرقی بنگال کے ہندو بہت زیادہ تعداد میں بھاگ کر ہندوستان آئے اپریل میں جو سمجھوتہ ہند و پاکستان کے درمیان ہوا اس کا خوش گوار نتیجہ یہ ضرور نکلا کہ جو لوگ پاکستان چھوڑ کر آنا چاہتے تھے۔ انھیں پوری سہولتیں ہو گئیں اور ترک وطن کی رفتار میں بھی بہت کمی ہو گئی ہے۔ جہاں تک ہمارے ملک میں مسلمان بھائیوں کا رہنے کا تعلق ہے۔ ہمارا غیر فرقہ وارانہ دستور اور غیر مذہبی حکومت دونوں یہاں کے تمام باشندوں کو مساوی حقوق دیتے ہیں۔ اور مختلف فرقوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے۔

ہماری مستقل پالیسی یہ ہے کہ ہمارے ملک میں فرقہ پرستی کا دور دورہ نہ ہونے پائے۔ اور تمام فرقوں کے لوگ مل کر اور اپنے حقوق مساوی مان کر اس ملک میں بسیں۔ اور اس کو طاقتور بنائیں۔ ہماری پالیسی یہ ہے کہ ہر فرقہ کے افراد اپنے آپ کو اس ملک میں محفوظ سمجھیں۔ اس پالیسی کے مطابق ہماری حکومت کے تمام کام چلتے ہیں اور ہماری کوشش ہے کہ عوام میں بھی اسی طرح کا ماحول پیدا ہو جائے۔ جس سے ہر شخص اپنے آپ کو محفوظ سمجھے اور اگر کہیں بلوہ یا بے انصافی ہو تو خود عوام اس کے خلاف ارباب حکومت کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہو جائیں۔ ہندوستان میں ہر مقام کی اکثریت کا فرض ہے کہ وہ اقلیتوں کی ہمیشہ حفاظت کرے اور ملک میں بدامنی پیدا نہ ہونے دے۔

ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات کا تذکرہ کرتے ہوئے صدر کانگریس نے کہا۔ تقسیم کے بعد سے ہند پاکستان کے تعلقات ہمارے لئے ایک اہم مسئلہ بن گئے ہیں۔ اس کش مکش کی بڑی وجہ اقلیت کے ساتھ ناروا برتاؤ کے علاوہ کشمیر کا جھگڑا ہے۔ پاکستانی فوج نے اس پر حملہ کر کے اس کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اگر پاکستان اپنی فوجیں رائے طلبی سے پہلے ہٹانے پر راضی نہ ہو۔ تو متحدہ اقوام کی طرف سے یہاں بھی وہی اقدام کیا جائے۔ جو کوریا میں کیا گیا تھا۔

بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے ہندو مسلم سوال پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا۔ ہمارے لیڈر مہاتما گاندھی نے کہا تھا کہ ہندو مسلم اتحاد ہمارے زندگی کا عین مقصد ہے ہم ان کی رہنمائی میں ہندو مسلم اتحاد کا خوشگوار خواب دیکھتے رہے ہم نے اس خواب کی تعبیر کے لئے اپنے بعض پرانے طریقے بدل دئے تاکہ ہندو مسلم ایک ایسی سماج کے رکن بن جائیں جس کی بنیاد واحد تہذیب پر ہو۔ ہم اس میں کسی حد تک کامیاب بھی ہوئے۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں اب کبھی تہذیب کو مذہب سے جوڑنے کی غلطی نہ کی جائے مختلف مذہب والوں کی ایک تہذیب ہو سکتی ہے۔ کیونکہ تہذیب کا تعلق زمین۔ آب وہوا۔ مقام اور ماحول سے ہوتا ہے ایک علاقہ میں رہنے والے لوگوں کا رہنے سہنے پہنے اور اوڑھنے کھانے پینے اور بات چیت کرنے کا طریقہ یکساں ہوتا ہے گو وہ اپنے مذہب پر قائم رہتے ہیں۔ اور اپنے مذہبی رسوم سے مختلف طرح سے مناتے ہیں۔ چین اس کی ایک مثال ہے۔

ہمارے سماج بہت سے [illegible] مسائل [illegible]

تعلق عوام کی زندگی سے ہے۔ کسانوں کا مسئلہ ہے مزدوروں کا مسئلہ ہے۔ مزدوروں میں بھی مل اور فیکٹریوں میں کام کرنے والے اور کھیتوں میں کام کرنے والے کے مسئلہ الگ الگ ہیں۔

گذشتہ چند برسوں میں کسانوں کے بارے میں بعض چیزوں کی تحقیقات کی گئی ۱۹۴۸ء میں حکومت یوپی نے خاتمہ زمینداری کے متعلق عمدہ رپورٹ پیش کی اور یہ طے کیا گیا کہ کسانوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے زمینداری کو ختم کر دینا ضروری ہے لیکن زمینداروں کو معقول معاوضہ ملنا چاہیئے۔ اس طرح کے بل اور صوبوں کی مجلس قانون ساز نے بھی منظور کئے ہیں۔

"اتر پردیش کی حکومت نے جو خاتمہ زمینداری بل ابھی حال ہی میں منظور کیا ہے۔ اس میں سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ کسان جس زمین کو جوتتا ہے لگان کے دس گنا معاوضہ دینے پر اس کا مالک ہو جائے گا اور بعد اس کو اس زمین پر وہ جو لگان دے گا وہ اس کے موجودہ لگان کا نصف ہوگا

یورپ میں عوام کنٹرول کو حکومت کا ایک اہم فرض سمجھتے ہیں۔ اور حکومت کو ضروری اختیارات کنٹرول لگانے کے لئے دیتے ہیں۔ کنٹرول سے کچھ دقت ضرور ہوتی ہے لیکن عوام اسے اپنی اجتماعی زندگی کا ایک جزو سمجھ کر اسے انگیز کرتے ہیں۔

لیکن ہماری سماجی زندگی ابھی اتنی منظم نہیں ہوئی ہے۔ جتنی مغربی ملکوں کی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ کنٹرول سے ہم مطمئن نہیں ہیں۔"

اس بارے میں میرا اپنا خیال ہے کہ گو حکومت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ سماج پر نظم ونسق عائد کرے۔ لیکن یہ اس طریقہ سے کیا جائے کہ عوام کی زندگی میں کوئی مداخلت نہ ہو۔ اور ان وجوہ کو دور کیا جائے۔ جو سماج کے اخلاقی معیار کو گرا رہے ہیں

مزید یہ کہ حکومت کنٹرول اسی صورت میں عائد کرے۔ جب اس کی بے حد ضرورت ہو۔ اور عام طور پر معاشی طاقتوں کو اپنے حال پر چھوڑ دے۔ مجھے مسئلہ کا یہ حل معقول معلوم ہوتا ہے۔

بہت عرصہ کے بعد ہمیں آزادی ملی ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے کانگریسیوں کو پورے عزم وارادہ کے ساتھ عوام کی رہنمائی کرنا ہے۔ اگر ہم خود مٹوتہ بن کو ہر چہار طرف سے زندگی کو ڈسپلن کے تحت میں لانے کا جوش وحوصلہ لوگوں میں بھر دیں تو یقیناً ملک بام ترقی پر پہونچ سکتا ہے۔ ہماری زندگی سادہ اور خیالات میں بلندی ہونا چاہئے۔ ہماری ضروریات محدود ہوں۔ اور ان کی تکمیل میں یہ خیال مضمر ہو کہ ہم اپنے بھائیوں کو روزی پہونچانے میں معاون بنیں گے۔ اور دوسرے ملکوں کی دیدہ زیب اشیاء خرید کر انھیں روزی سے محروم نہ کریں گے۔

یہ خیالات ہوں گے جو ہمیں طاقتور اور قوی دست بنا دیں گے۔ اور ہماری طمانیت کا باعث ہوں گے۔

ہم کانگریسیوں کے لئے کانگریس خدمت قوم کا ذریعہ بنی رہی ہے۔ آج کل وہ انتخابات کے ذریعہ حکومت میں حصول اختیارات واقتدار کا ذریعہ بھی گئی ہیں۔

میں بہت عاجزی سے کہنا چاہتا ہوں کہ آئندہ ہمیں استقلال اور دور اندیشی سے کام لے کر یہ انتظام کرنا ہوگا کہ کانگریس کے ممبروں کی تعداد چاہے کتنی کم کیوں نہ ہو جائے۔ لیکن جتنے ممبر بھی ہوں وہ سچائی کے راستے سے کانگریس میں بھرتی ہوئے ہوں۔ اور سچائی ہی کا برتاؤ کریں۔ اسی وقت کانگریس کی قوت بھی بڑھے گی۔ اور اس کا مقصد پورا ہوگا۔

عید الضحیٰ ۲۳ ستمبر (۱۰ ذی الحجہ) کو عید الضحیٰ (بقرعید) ہوگی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مسلمان بھائی اپنے ہم وطنوں کے جذبات کا لحاظ کرتے ہوئے اپنا مذہبی فرض نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کریں گے۔ کانپور میں حسب معمول عیدگاہ اور مسجدوں میں نماز ادا ہوگی۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ [illegible] مسٹر کشن چند ڈائی بی ... ۱ ستمبر سے ... روز کے لئے رخصت [illegible]

ہندو پاکستان کے تمام جھگڑے سیاسی بنیاد پر حل کئے جائینگے

ہندوستان کی جمہوری ریاست میں ہر شخص کے حقوق محفوظ

اقلیتی سمجھوتے کی قرارداد منظور

گاندھی نگر۔ ۱۹ ستمبر۔ آج کانگریس کی سبجکٹ کمیٹی میں کانگریس کے دستور میں تبدیلیوں کے کرنے کے بارے میں سٹرالیس کے پاٹل کی قرارداد منظور کرلی گئی۔ اس قرارداد کے سلسلہ میں تمام ترمیمیں واپس لے لی گئیں۔ ایک ترمیم برائے شماری کا مطالبہ کیا گیا۔ لیکن اس ترمیم کی موافقت میں صرف تین ووٹ آئے۔ اس قرارداد کے منظور ہونے کے بعد وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ہند و پاکستان کے سمجھوتہ کے بارے میں ایک قرارداد پیش کی۔ اس قرارداد کی تائید ڈاکٹر پی سی گھوش نے کی۔ انھوں نے تائید کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کسی ملک سے اس وقت تک جنگ نہیں کرنا چاہتا جب تک کہ اسے اس کے لئے مجبور نہ کردیا جائے۔

"پنڈت نہرو نے اپنی قرارداد پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس کی تینس سال سے خدمت کرنے کے بعد اگر مجھے اس مسئلہ پر بولنے کا حق ہو سکتا ہے تو میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس مسئلے پر جس طرح بعض کانگریسی سمجھتے ہیں۔ اس سے مجھے بڑی شرمندگی ہوتی ہے۔ اس وقت کانگریس میں ذاتی اغراض و مقاصد کے جو رجحانات پیدا ہوگئے ہیں۔ ان کی وجہ سے میں دنیا کے سامنے اپنا سر نہیں اٹھا سکتا ہوں۔"

ہندو پاکستان کے معاہدے کے متعلق جو رزولیوشن پنڈت جواہر لال نہرو نے پیش کیا تھا۔ اسے منظور کرتے ہوئے۔ سبجکٹ کمیٹی نے معاہدے کی تصدیق کی۔ اور بتایا کہ یہ کانگریس کی پالیسی اور اس کی روایات کے مطابق ہے۔ اس معاہدے کے ذریعہ دونوں حکومتوں نے طے کیا کہ تمام اختلافات مسائل بغیر فوج کشی کے پرامن طریقہ پر طے کئے جا سکتے ہیں۔

رزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ ہند و پاکستان سے متعلق تمام مسائل کو صرف سیاسی نظر سے دیکھا جائے گا۔ اور کسی صورت میں بھی فرقہ وارانہ جذبات یا غلط طور پر مذہب کے نام سے اپنے اندرونی معاملات پر غور کرتے وقت مداخلت نہ ہوا جائے گا۔

رزولیوشن میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ کانگریس کے ہر شخص کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ ریاست کو نامذہبی سمجھتے ہوئے یہاں کے تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کو مساوی سمجھے۔ اور کسی مخصوص مذہب یا اس کے ماننے والوں کے ساتھ نہ تو کوئی مراعات کرے اور نہ کوئی امتیاز روا رکھے۔ یہ ہر کانگریسی کا اولین فرض ہے کہ وہ اس پیغام کی اشاعت کرے۔ اور اس پر خود عمل کرکے ہر قسم کی فرقہ واریت اور علیحدگی پسندی کا مقابلہ کرے۔

وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے فرقہ واریت پر رزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس میں صاف الفاظ میں یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ وہ شخص کہ جو اس رزولیوشن سے اختلافات رکھتا ہو وہ اختلاف کرسکتا ہے۔ لیکن غیر فرقہ واریت کانگریس کے بنیادی اصولوں میں ہے۔ اور گاندھی جی نے ہمیشہ اس کو ہمیشہ بڑی اہمیت دی۔ یوں سمجھنا چاہیئے کہ بغیر اس کے صحیح کانگریس کا وجود باقی ہی نہیں رہتا۔ مگر مجھے یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوتا ہے بعض کانگریس کے لوگ بھی اس مسئلہ کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ اس کو صرف ایک رسمی چیز سمجھتے ہیں۔ اسی قسم کا ایک رزولیوشن جے پور کانگریس میں پیش کیا گیا تھا۔ اور اس مرتبہ بھی پیش کیا جا رہا ہے۔ اس سے یہ مطلب قطعاً نہ نکالنا چاہیئے کہ یہ رزولیوشن ایک رسم کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ میرے نزدیک اس کی بڑی اہمیت ہے کہ اسی پر ہندوستان کے مستقبل کا دارومدار ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ اگر مجھے کانگریس کی طرف سے کچھ کہنے کا حق ہے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس طرف کانگریس کے لوگوں نے اس مسئلہ کے متعلق جو رویہ رکھا ہے۔

"اس سے میرا سر شرم سے جھک جاتا ہے میں دنیا کے سامنے اپنے سر کو اٹھا نہیں سکتا۔"

کیونکہ کانگریس میں فرقہ واریت رجحانات ابھر آئے ہیں۔ آپ کو اختیار ہے کہ آپ رزولیوشن کو منظور کریں یا منظور۔ لیکن اس مسئلہ پر مذبذب رہنا رزولیوشن کے مطابق عمل نہ کرنا بہت خطرناک ہوگا۔ ہمیں اس مسئلہ کا فیصلہ کرتے وقت یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم کو اسی کے مطابق عمل بھی کرنا ہے۔ اب تذبذب کی کوئی گنجائش باقی نہیں ہے۔ ہمیں پوری ذمہ داری کے ساتھ اس رزولیوشن کو منظور کرنے کی ضرورت ہے۔

انھوں نے کہا کہ اس نازک دور میں ہم کو کانگریس کے اندر اور کانگریس کے باہر تمام رجعت پسند اور فرقہ پرور عناصر کو کھلا چیلنج دے دینا ہے۔ کیونکہ اس معاملہ میں کسی درمیانی راستہ کی بالکل گنجائش نہیں ہے۔ اور نہ کسی صلح کا امکان ہے۔"

اس وقت بنیادی سوال یہ ہے کہ ہمارا ان رجعت پسند فرقہ وارانہ عناصر کے ساتھ کیا رویہ ہونا چاہیئے۔ کیا ہم سیاسی معاملات میں مذہب کو لاکھڑا کریں گے یا پاکستان کے متعلق مسائل پر غور کرتے وقت سیاسی نقطہ نظر کے علاوہ مذہبی یا فرقہ واری نقطۂ نظر سے غور کریں گے۔

اس مسئلہ کے متعلق سوچنے وقت سچائی کے ساتھ فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ خواہ وہ فیصلہ رزولیوشن کے موافق ہو یا مخالف۔ لیکن جو بھی فیصلہ ہو وہ اور اس پر پورا پورا عمل کیا جائے۔

فرقہ واریت اور تنگ نظری ہمارے لئے نقصان دہ

گاندھی نگر۔ ۲۰ ستمبر۔ صدر کانگریس بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے ناسک ڈسٹرکٹ بورڈ کی جانب سے پیش کئے گئے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں ہندو اور مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب کرنا چاہتا ہوں۔ اور میں تمام کانگریسیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس مسئلہ کی طرف پوری توجہ کریں۔ اسی کے ساتھ میں نے اپنے مسلمانوں بھائیوں سے کہتا ہوں کہ ان کا تمدن بنیادی طور پر ہندوستانی تمدن ہے۔ جو صرف انہیں کے لئے مخصوص نہیں۔

ٹنڈن جی نے ہندوؤں کو آگاہ کیا کہ انہیں فرقہ واریت سے ہوشیار رہنے کی سخت ضرورت ہے۔ اور ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کی حفاظت کریں۔ انھوں نے کہا کہ یہ بات دونوں فرقوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ کلچر مذہب سے بالکل علیحدہ چیز ہے۔ اور ہندوستان میں صرف کلچر ایک ہے۔ وہ ہے ہندوستانی کلچر!

صدر کانگریس شری پرشوتم داس ٹنڈن نے زور دیتے ہوئے کہا کہ ایک بچہ چاہے وہ ہندو کا ہو یا مسلمان کا بھلا لگتا ہے۔ اسے دوسرے مذہب سے تعلق رکھنے والے بچوں سے ذرا بھی نفرت نہیں ہوتی۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ جب وہ بڑا ہوتا ہے اور مذہب کے اختلافات کو محسوس کرتا ہے تو وہ بجائے قومیت کی نظر سے دیکھنے کے مذہب کی نظر سے دیکھنا شروع کرتا ہے۔ یہ اختلافات انسانوں نے قائم رکھے ہیں۔ اور مصنوعی ہیں۔ انہیں جلد از جلد ختم کیا جانا چاہیئے۔ اور یہ مقصد صرف اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب ہم مسائل پر عقل و دانش کی نگاہ سے دیکھنے اور پرکھنے کی عادت ڈالیں۔ اور اسی کے فیصلوں کی پیروی کریں۔ ہندوستان اور پاکستان میں یہی فرق ہے۔ کہ پاکستان میں مذہب کے رنگ میں ہر مسئلہ پر غور کیا جاتا ہے اور ہندوستان عقل کو اپنا رہنما بناتا ہے۔ اور یہی اس کے کلچر کی بنیادی خصوصیت ہے۔

انھوں نے کہا کہ اس وقت سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ لوگ رفتہ رفتہ تنگ نظر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے ہماری ترقی کی راہیں محدود ہوتی جا رہی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ دنیاوی معاملات میں لوگ عقل و دانش کی روشنی میں سوچنا سیکھیں۔

ٹنڈن جی نے کہا کہ وہ لوگ جو عقل کی رہنمائی میں کام نہیں کرنا چاہتے اور ہندوستان کے ملے جلے کلچر کو نہیں ماننا چاہتے تو ان کے لئے یہاں گنجائش نہیں ہے۔

کانگریس کا ۵۶ واں سالانہ اجلاس

گاندھی نگر۔ ۲۰ ستمبر۔ انڈین نیشنل کانگریس کا ۵۶ واں کھلا اجلاس آج سہ پہر کو بابو پرشوتم داس ٹنڈن صدر کانگریس کی صدارت میں شروع ہوا۔

جس پنڈال میں اجلاس ہو رہا ہے۔ اس کو نفاست کے ساتھ سجایا گیا ہے۔ ڈائس پر صدر اور ورکنگ کمیٹی کے ممبران کے علاوہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے وزرا بھی تھے۔ ڈائس کے پیچھے ترنگے کپڑے پر مہاتما گاندھی اور دوسرے لیڈروں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ شہ نشین کے قریب تقریباً پانچسو اخبار نویس بیٹھے ہوئے تھے اور فوٹو گرافر نیز متحرک تصویر لینے والے بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔

پنڈال جس میں تقریباً ۱۵ ہزار آدمیوں کی گنجائش ہے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور جب لیڈر پنڈال میں داخل ہوئے اور ڈائس پر بیٹھے تو پنڈال "مہاتما گاندھی کی جے" "نہرو کی جے۔ اور ٹنڈن جی کی جے" کے نعروں سے گونج اٹھا۔

پنڈال کے اندر مندوبین بیچ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے دائیں طرف استقبالیہ کمیٹی کے ممبران اور ممتاز مہمان تھے۔ اور بائیں طرف اخبار نویس بیٹھے تھے۔

پنڈال میں ورکنگ کمیٹی کے جلوس کا خیر مقدم پر زور تالیوں سے کیا گیا۔

اجلاس کی کارروائی پونے تین بجے بندے ماترم سے شروع ہوئی جس کو دیش سیوکوں نے مل کر گایا۔

استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین کا خیر مقدم

استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین مسٹر بی ایس ہیرے نے مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ کانگریس کا رام راج کے قیام کے لئے کوشاں ہے۔ اس لئے یہی مناسب بھی تھا کہ اس اجلاس پنچ وٹی میں ہو جہاں رام اور سیتا جی اپنے بن باس کے زمانہ میں رہتے تھے۔

مسٹر ہیرے نے کہا آج ملک کے سامنے بہت سے پیچیدہ مسائل ہیں۔ عوام کو چاہیئے کہ ان مسائل کو جلد از جلد منصوبہ بندی اور عزم کے ساتھ حل کریں ہمارے باپو نے ہمیں یہ سکھایا تھا کہ ہم بہت سے مسائل بلا حکومت کی امداد کے حل کر سکتے ہیں۔ ہمیں امداد باہمی کی بنیاد پر دولت شرکت بتاتا ہے اور اس کو آئینی اور پرامن طریقوں سے ہی حل کیا جا سکتا ہے۔

سرودے کے نظریات کے ابھی ایک نا طبقہ دار اور بلا ذات پات کا سماج بتاتا ہے کہ ہمارا مقصد صرف اقتدار کا حصول ہی نہیں ہے۔ ہمیں اسباق کی تعلیم دی گئی ہے کہ ہم طاقت کو معیاری سماج بنانے کے لئے استعمال کریں۔ اس لئے ہمیں اپنی ذمہ داریاں و فرائض جاننا چاہیئے۔ سماجی ترقی کی رفتار کبھی کوئی فرد یا پارٹی زبردستی نہیں بڑھا سکتی۔ جو لوگ وقت کے ساتھ نہیں چلتے۔ وہ تباہ ہو جاتے ہیں یہ قدرت کا قانون ہے

مسٹر ہیرے نے صدر اور محبوب لیڈران کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جو ناقابل تلافی نقصان باپو کی غیر موجودگی سے ہوا ہے اس کو پورا کرنے کی ذمہ داری آپ کے کاندھوں پر ہے۔ ہم آپ سے امید رکھتے ہیں کہ اس اجلاس کے آخر تک ہمارے تمام شبہات دور ہو جائیں گے۔ اور ہم یہاں سے نئی روشنی اور جوش کے ساتھ واپس ہوں گے۔ یہ میری درخواست ہے کہ آپ ہمیں متفقہ طور پر ہدایت دیں گے۔

مسٹر ہیرے نے اپنی تقریر کے بعد صدر کانگریس بابو پرشوتم داس ٹنڈن کو پرجوش تالیوں کے درمیان ہار پہنایا۔ اور صدر کو مسٹر ہیرے اور مسٹر این اے گیڈگل وزیر معدنیات حکومت ہند جو مہاراشٹر کے لیڈر ہیں۔ شہ نشین تک لے گئے۔ جہاں سے صدر نے اپنا خطبہ صدارت ہندی میں پڑھا۔ اور اس کے بعد مختصراً اس کا ترجمہ انگریزی میں کیا۔

تعزیت اور قدرتی آفات کی وجہ سے مصیبت زدہ لوگوں کی ہمدردی میں تجاویز منظور ہونے کے بعد پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی نے خارجہ پالیسی پر اپنی قرارداد پیش کی جس کی حمایت سیٹھ گووند داس نے کی۔

کشمیر میں پاکستانی فوجوں کا داخلہ بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی

لیک سکسس ۲۰ ستمبر۔ کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کے ثالث سر اوون ڈکسن نے کل حفاظتی کونسل میں اپنی رپورٹ پیش کردی۔ انھوں نے کہا کہ اپنی رپورٹ میں کہا کہ سمجھوتہ کی تمام کوششیں ختم کی جا چکی ہیں۔ اب معاملہ کو دونوں حکومتوں پر چھوڑ دینا چاہیئے کہ وہ خود کوئی سمجھوتہ کی صورت نکالیں۔

معلوم ہوا ہے کہ سر اوون ڈکسن نے حفاظتی کونسل سے سفارش کی ہے کہ وہ ہند و پاکستان کی حکومتوں سے کہے کہ وہ جنگ بندی لائن پر اپنی اپنی فوجیں کو کم کردیں کیونکہ حفاظتی کونسل کا سب سے پہلا فرض کشمیر میں امن باقی رکھنا ہے۔ بڑی تعداد میں سرحد پر دونوں طرف کی فوجوں کی موجودگی خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ جنگ بندی لائن پر اقوام متحدہ کے فوجی شاہدین بدستور باقی ہیں۔

مسٹر ڈکسن یہ بھی بتایا کہ انھوں نے [illegible] وقت ہند و پاکستان کے وزیر اعظموں کے سامنے [illegible] پیش کی تھی کہ دونوں ملکوں کے چیف آف اسٹاف [illegible] جنگ بندی لائن پر فوجوں کے کم [illegible] مسئلہ پر گفتگو [illegible] اس کے جواب میں پنڈت جواہر لال نہرو نے لکھا کہ [illegible] چیف آف اسٹاف کے [illegible] جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے وہ اپنی فوج کو ۲۰ سے ۲۵ فیصدی تک کم کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس سے زائد کسی موجودہ صورت حال میں مناسب نہیں۔ اب رہا جنگ کا خطرہ تو اگر پاکستان کو معاملہ کو پرامن طریقہ پر طے کرنا چاہتا ہے تو سرحد پر کوئی ایسی بات نہ ہونے دے جس سے جنگ کا امکان پیدا ہو۔

سر اوون ڈکسن نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ پاکستان ۱۳ اگست ۴۸ء اور ۵ جنوری ۴۹ء کے معاہدے پر اڑا ہوا ہے۔ اور کسی مصالحت پر تیار نہیں معلوم ہوتا۔

دوسری طرف ہندوستان کے وزیر اعظم نے بار بار اس پر زور دیا ہے کہ حفاظتی کونسل کو اس کا اعلان کرنا چاہیئے کہ پاکستان نے کشمیر پر حملہ کرکے زیادتی کی۔

سر اوون ڈکسن نے لکھا ہے کہ انھوں نے ہندوستان نے [illegible] حفاظتی کونسل نے پاکستان کو زیادتی کرنے والا [illegible] کا اعلان کیا ہے۔ لیکن یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ ۲۰ نومبر ۴۸ء کو کشمیر پر قبائلیوں کا حملہ اور ۴۸ء میں پاکستانی فوجوں کا داخلہ جس کا پاکستان نے خود اقرار کیا ہے۔ بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے۔

وزیر اعظم پاکستان نے کشمیر میں پاکستانی فوجوں کے داخلہ کے متعلق میری رائے سے سخت اختلاف ظاہر کیا۔

جہاں تک رائے طلبی کا تعلق ہے۔ ثالث نے کہا کہ ہندوستان کی امداد سے کسی سمجھوتہ کی امید کی جا سکتی ہے۔ بہرحال اگر اس سلسلہ میں کسی سمجھوتہ کی امید کی جا سکتی ہے تو وہ پوری ریاست میں رائے طلبی سے نہیں بلکہ صرف وادی کشمیر کے سلسلہ میں۔

آخر میں انہوں نے ہندی زبان کی ترقی کی طرف توجہ کی اپیل کی اور کہا کہ ہندی کے سرکاری زبان ہو جانے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ دوسری علاقائی زبانوں کو نقصان پہونچے۔

برہمچاری جی کا مرن برت

لکھنؤ ۲۰ ستمبر۔ آکنٹھ برہمچاری کے مرن برت کو جو ۲۲ اگست کی صبح سے شروع ہوا تھا آج ۳۰ دن پورے ہو چکے ہیں۔ اس دوران میں ان کا وزن ۲۰ پونڈ کے قریب گھٹ گیا ہے۔ اور کافی لاغر ہو گئے ہیں۔

آکنٹھ جی کے پاس صوبہ کے طول و عرض سے برابر تار آرہے ہیں کہ جن میں ان کے مقصد سے اتفاق ظاہر کرتے ہوئے مرن برت توڑ دینے کی درخواست کی جاتی ہے

ناسک کے کسان لیڈر کے خلاف حکم

گاندھی نگر ۲۰ ستمبر۔ ناسک کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند کے ماتحت مٹری کا صاحب داگھ جو کسانوں کے لیڈر ہیں۔ ان کے خلاف یہ حکم جاری کیا ہے کہ وہ ۲۰ سے ۲۳ ستمبر تک ناسک شہر، ناسک روڈ دیولالی گاؤں میں کوئی جلسہ یا جلوس کا انتظام نہ کریں۔ کیونکہ اس سے نقض امن کا خطرہ ہے۔

امریکی دستے سیول کے پھاٹک پر

ٹوکیو ۲۰ ستمبر۔ مسلح امریکی دستے جنوبی کوریا کے دار الحکومت سیول کے پھاٹک تک پہونچ گئے ہیں۔

جنرل میک آرتھر کے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ بحری سپاہیوں کا ایک ڈویژن دریائے ہان کے کنارے جنوب مشرق میں طرف بڑھ رہا ہے اور جنوبی کنارے پر یونگ ڈونگپو کے مضافات تک پہونچ گیا ہے۔

پناہ گزینوں کو مایوسی!

نئی دہلی، ۲۰ ستمبر۔ پناہ گزینوں کی مرکزی انجمن کے جنرل سکریٹری مسٹر کے بی دت نے آج ایک بیان میں کہا ہے کہ خانماں خرابوں کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کی تجویز سے لاکھوں پناہ گزینوں کو مایوسی ہوئی ہے۔ کیونکہ تین سال گذر جانے کے بعد بھی۔ ان کی حالت کا دیانت داری سے اندازہ نہیں کیا گیا۔ اور ان کی بحالی کے لئے کانگریس نے قطعی رہنمائی نہیں کی۔

مسٹر دت نے کہا کہ پناہ گزینوں کو ناسک اجلاس سے بڑی امیدیں تھیں۔ خصوصاً جب ٹنڈن جی پناہ گزینوں کی کانفرنس میں صدارت کر چکے تھے۔ اور بحالی ٹیکس لگانے کی تجویز پیش کر چکے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس اعلیٰ عہدے کے پانے کے بعد وہ اپنی تجویزیں بھول گئے جن کو وہ دو مہینے قبل پیش کر چکے تھے۔

اقوال زریں

انسان کی سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ وہ خندہ پیشانی سے اپنی غلطیوں کا اعتراف نہیں کرتا۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہوتا ہے۔ دوسروں کو مورد الزام قرار دیتا ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ حقیقت کا جام بہت تلخ ہوتا ہے۔

جو شخص التجائے نگاہ کو نہیں سمجھ سکتا اس کے سامنے اپنی زبان کو شرمندہ نہ کر۔

دنیا اُمید پر قائم ہے۔

آرزوئیں کبھی ختم نہیں ہوتیں۔

عجیب معلومات

حیرت انگیز پیالہ

شرید الدین ابن رفیقہ نے جو اپنے زمانہ میں ایجاد اختراع میں فرد تھا۔ ایک حیرت انگیز پیالہ بنایا تھا۔ اس پیالہ کے بیچ میں ایک قبہ تھا جس پر ایک چڑیا بنی ہوئی تھی۔ پیالہ میں جب پانی ڈالا جاتا تو چڑیا پھڑپھڑاتی اور بولتی۔ جس کے سامنے وہ پیالہ پیش کیا جاتا اور وہ پانی پیتا اور پینے کے بعد اگر کچھ پانی بچ جاتا تو چڑیا بولتی اور جب تک پانی بالکل ختم نہ ہوجاتا۔ اس وقت تک برابر بولتی رہتی۔ اس شخص کی اور بھی بہت سی ایجادات ہیں۔ جو حیرت میں ڈال دیتی ہیں۔

سگار بکس کے برابر ریڈیو سٹ

برطانیہ کے کارخانے ایسے چھوٹے چھوٹے ریڈیو سٹ بنارہے ہیں۔ جو بڑی آسانی سے بریف کیسوں اور عورتوں کے ہینڈ بیگوں میں سماسکیں گے۔ ان کا سائز سگار کیس کے برابر ہوگا۔ ہر قسم کے لہروں پر چلنے والے دور و نزدیک کے تمام ریڈیو اسٹیشن ان اسٹنٹوں پر سنے جاسکیں گے۔ یہ بیٹری سے چلیں گے۔ اور ایسی خشک بیٹریاں ان کے لئے تیار کی جائیں گی۔ جو مدت العمر تک کام دے سکیں گی۔

موج تبسم

میم صاحبہ۔ ٹامی کیا تمہاری گھوڑی مل گئی۔
ٹامی۔ مجھے نہیں ملی لیکن میرے چھوٹے بھائی کو مل گئی ہے۔
میم صاحبہ۔ تو تم اب کیا تلاش کررہے ہو۔
ٹامی۔ اپنے چھوٹے بھائی کو۔

ایک صاحب کا ایک خوبصورت کتا کھو گیا۔ انہوں نے اپنے ایک دوست سے اس کا تذکرہ کیا۔ تو اس نے رائے دی کہ "بہتر ہے کہ جلد سے جلد کسی اخبار میں ایک اشتہار دے دیا جائے۔"
صاحب نے سنجیدگی سے کہا۔
"ممکن ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ کتا اشتہار نہ پڑھ سکیگا۔ کیوں کہ وہ پڑھا ہوا نہیں ہے۔"

جیلر۔ (قیدی سے) مجھے افسوس ہے کہ تم کو غلطی سے میعاد سے ایک ہفتہ زیادہ جیل میں رکھا گیا۔
قیدی۔ کوئی حرج نہیں۔ آئندہ میری سزا میں ایک ہفتہ کم کردیجئے گا۔

افسانہ

شیطان کے پیغامبر اخبار نویس

میں نے ایک روز شیطان سے پوچھا کہ اے خالق شر۔ اے صاحب تقسیم! اے مالک و قابض و ساکن قلب انسان۔ اے بانیٔ انقلاب۔ اے کشور آرائے ہندوستان و پاکستان تو یزداں سے ہمسری کا دعوے دار ہے۔ یزداں کی طرف سے دنیا میں حق کے دعویدار پیغامبر آئے۔ اور صحیفے لائے۔ لیکن تو نے انسانوں کی رہبری اور ہدایت کے لئے کس کو بھیجا۔ اور کون سے صحیفے اتارے!

میں نے مانا تو نے حال ہی میں اکثریت۔ اقلیت زبان کلچر۔ عمل ردعمل۔ پرمٹ اور نکاسی جائداد کے زبردست شاہکار پیدا کئے۔ یہ بھول بھلیاں کے مسائل تیری بے مثل دانش مندی اور ارادہ کے مظہر ہیں لیکن تو نے ہدایت و رشد کا کوئی مستقل اہتمام نہیں کیا۔

شیطان ہنسا۔ اور اس طرح ہنسا جیسے کہ میری حماقت اور لاعلمی پر ہنس رہا ہو۔ کچھ دیر مجھے گہری نظروں سے دیکھتا رہا۔ اس کے چکلے چوڑے اور خوب صورت سرخ آگیں چہرہ پر نور برس رہا تھا۔ چند لمحات کے لئے مجھے دھوکا ہونے لگا کہ یہ حضرت شیطان نہیں۔

اس کی ڈاڑھی نکیلی قطب نما کی سوئی کی طرح البتہ اس کے رخساروں پر بالوں کا نشان نہ تھا۔ اچانک اس نے کوئی سوا سیر کی چلم اٹھائی۔ اور ایک زوردار کش لگایا۔ چلم میں سے ایک بڑی لَو اٹھی۔ اس نے چلم کو میز پر رکھ دیا۔ وہ ایک دو مرتبہ ہلکی ہلکی آواز میں کھانسا۔ اور پھر معنی خیز نظروں سے مجھے دیکھنے لگا۔ اس کے چہرہ پر شوخی اور تبسم کی موجیں اٹھ رہی تھیں۔ گویا کہ میں اس کے لئے تضحیک و تمسخر کا سامان تھا!

بولا اے بے صبر۔ اے ناآشنائے راز اے نادان انسان۔ تو کتنا سادہ لوح اور لاعلم ہے تو نے سب کرشمے دیکھے۔ تیرے سر پر سے سب کچھ گذرا لیکن تو نے کچھ نہ دیکھا اور کچھ نہ سمجھا۔

حضرت یزداں نے رشد و ہدایت کا سلسلہ ختم کردیا۔ صدیاں گذریں۔ اس نے آخری پیغامبر بھیجا اور آخری صحیفہ انسان پر اتار دیا!

لیکن میرے بے شمار پیغامبر ہر روز نئے انداز سے جلوہ گر ہوتے ہیں۔ اور انسان کی ہدایت کے لئے ہر روز ہزارہا صحیفے نازل ہوتے ہیں۔ میں کچھ نہ سمجھا میں نے عرض کیا اے سیاست کے مالک۔ اے ڈپلومیسی کے والی۔ اے بانیٔ شر و فساد تیرے ہی دم سے زمین پر رونق اور جھگڑا ہے۔ میں تیرے بھیدوں کو نہ پاسکا اور اگر پاسکتا تو آج یوسف بے کارواں ہوکر اس طرح اکیلا نہ پھرتا۔

شیطان نے پھر قہقہہ لگایا۔ اور بولا اے نادان بشر فان تیری سادگی پر مجھ کو رحم آتا ہے۔ اچھا تو اگر میرے پیغامبروں کو دیکھنا چاہتا ہے۔ تو دیکھ یہ کہہ کر اس نے اپنا ایک سیاہ ڈنڈا اٹھایا۔ اور اس زور سے میز پر مارا کہ اچانک ایک دنیا پیدا ہوگئی۔ میں انگشت بدنداں رہ گیا۔

اس دنیا میں اخبار نویس ہی اخبار نویس تھے۔ ان میں سے چند شیروانی پہنے۔ اور ترکی ٹوپی اوڑھے ہوئے تھے اور کچھ دھوتی باندھے ہوئے اور سر پر کشتی نما ٹوپی اوڑھے ہوئے تھے۔ یہ سب کے سب حضرت شیطان کے سامنے تعظیم کے ساتھ سر جھکائے کھڑے تھے۔!

میرے لئے یہ ایک روح فرسا منظر تھا کیوں کہ ان اخبار نویسوں میں ایسے لوگ بھی تھے۔ جو میری دنیا میں حق پرستی اور دلیش بھگتی کی وجہ سے مشہور تھے ان میں چند عدم تشدد کے پرستار بھی تھے۔

یہ اخبار نویس اچانک اپنے سردار کے اشارہ پر سجدہ میں گر پڑے۔ اور بولے۔ کہ اے آقا تو ہمارے دلوں کو روشنی اور ہمارے پیٹوں کو رزق پہونچاتا ہے۔ اے کہ تو نے ہمارے دماغوں کو ایجاد و اختراع کی بے پناہ طاقت بخشی ہے۔ تو نے ہم کو اس دنیا کی ظالم اور جاہل مخلوق پر مطلق العنانی بخشی۔ اے مالک تو نے حکومتوں کی تکمیل ہمارے ہاتھوں کو سونپی۔ تو نے ہم پر اپنے کرم کی بارش کی کہ اپنی لاڈلی اولاد لیڈروں کو بھی ہمارا دست نگر بنا دیا ہے آقا ہم اس زمین پر تیرے پیغامبر ہیں۔ اور ہر دم تیرا پیغام اس زمین پر پھیلاتے ہیں۔

شیطان نے اپنی مونچھوں کو بل دیا۔ اور پھر ایک بار اپنے سیاہ ڈنڈے کو حرکت دی۔ اور فضا میں ایک دائرہ بنایا۔

میں دیکھ کر دم بخود رہ گیا۔ اخبار نویس اخبار اگلنے لگے۔ اخبار در اخبار ہر طرف اخبار ہی اخبار اڑ رہے تھے۔ میں نے غور سے ان اخباروں کی موٹی موٹی سرخیاں دیکھیں۔ چند الفاظ اور جملے جو بہت نمایاں تھے۔ ذہن میں رہ گئے۔ الفاظ اور جملے کچھ اس قسم کے تھے۔ گائے باجہ پیپل تعزیہ غنڈوں کا حملہ۔ اینٹوں کی بارش۔ قبرستان پر قبضہ۔ یہ پیاؤ ہے یہ سبیل یہ لٹو رسہ کشی کا تکیہ ہے۔ یا نخقو کا جوکار یہ منور ما دیوی ہے۔ یا مہتاب بیگم۔ یہ اغوا کا قصہ ہے۔ یا قومی مسئلہ محرم ہولی۔ عید قرباں پر جھگڑے۔!

شیطان کے ایک اور اشارے پر اخبار اگلنے کا یہ سلسلہ ایک لخت بند ہوگیا۔ کچھ وقفہ کے بعد پھر اس نے اپنے سیاہ ڈنڈے کو جنبش دی۔ اور فضا میں ایک دائرہ بنایا یہ دوسرا دور تھا۔

اخبار نویس ایک بار پھر اخبار اگلنے لگے۔ اس مرتبہ اخباروں کی سرخیوں کچھ اس قسم کے الفاظ اور جملے نمایاں تھے۔ ہندی۔ اردو۔ گورمکھی زبان پر حملہ۔ کلچر کو خطرہ۔ "ملازمتوں میں اندھیر گردی"۔ دفتروں میں تعصب فرقہ پرستی کی وبا۔ الکشن ووٹ۔ تکیہ لٹو شاہ کے شہیدوں کی پکار۔ فدائے ملت کو ووٹ دیجئے۔ نمایندگی قوم خطرہ میں ہے۔ چاقو کا وار۔ راہگیروں پر حملہ۔

اخبار زمین اور آسمان پر چھاگئے۔ اخباروں کی کثرت سے میرا دم گھٹ رہا تھا۔ اچانک میری نگاہ سامنے والے میدان میں گئی۔ وہاں لوگ لاٹھیوں اور پتھروں سے ایک دوسرے پر حملے کررہے تھے۔ ان کے سروں پر اخبار کی ایک چھت بن گئی۔ ان کے چاروں طرف اخبار اڑ رہے تھے۔ جوں جوں اخباروں کا زور بڑھتا جاتا تھا لوگوں کی خونخواری بڑھتی جاتی تھی۔ اچانک شیطان کے اشارے سے اس منظر پر پردہ گر گیا۔

مجھے ایسا معلوم ہورہا تھا کہ شیطان خود اس منظر سے لطف اندوز ہورہا ہے۔ دوسرے دور کے اختتام بہت دیر تک ہنستا رہا۔ اس ہنسی میں تحقیر تھی۔ اور غرور بھی تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ یک لخت اچھلا اور اس نے حسب سابق اپنے ڈنڈے کو حرکت دی۔ اور پھر ایک بار فضا میں ایک بڑا دائرہ بنایا۔ یہ دائرہ پہلے دو دائروں سے کہیں زیادہ بڑا تھا۔ یہ تیسرا دور تھا۔ آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں

"محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائے گی"

اخبار نویس پھر ایک دفعہ اخباروں کی بوچھار کرنے لگے۔ اس مرتبہ یہ فعل انتہائی شدت اور سرعت کے ساتھ شروع ہوا۔ اور اس میں آبشار بجلی کی سی تیزی اور زور تھا۔ ذرا سی دیر میں اخبارات پھر بادلوں کی طرح چھاگئے۔ آسمان سرخ تھا۔ میں نے غور سے دیکھا اس بار ان اخباروں کی سرخیاں کچھ اس طرح کی تھیں۔

"دور ہٹو یہ ملک ہمارا ہے"۔ حصہ بٹواؤ۔ گھر گھر میں دیوالی ہے اور میرے گھر میں اندھیرا۔ "انتقام" تلوار کا جواب تلوار سے دیا جائے گا" ہلاکو چنگیز خان شرما جائیں۔ دنیا شرمائے گی۔ ہم نہیں شرمائیں گے۔ دم دبا کر چلے جاؤ۔ وفاداری کا ثبوت لاؤ۔

میری نگاہ پھر سامنے والے میدان کی طرف گئی سرخ آندھیاں چھارہی تھیں۔ اخبار ہی اخبار اڑ رہے تھے۔ اور ان سے خون کی بوندیں ٹپک رہی تھیں۔ اخباروں کی سرخیاں سرخ مرچیں معلوم ہوتی تھیں۔ لوگ ہجوم در ہجوم جمع تھے۔ ذرا سی ہی دیر گذری ہوگی۔ کہ یہ لوگ سرتاپا برہنہ خنجر بکف ناچنے لگے۔ شاید ان پر اخباروں کا سرخ نشہ چڑھ رہا تھا۔

لوگوں کے شور و غل اور قہقہوں میں بے شمار مظلوم اور نازک چیخیں دب کر رہ گئیں۔ جو زیادہ مہذب اور رحم دل تھے۔ انھوں نے اپنے دست و دامان پر سرخ داغ نہ لگائے۔ انھوں نے عورتوں اور بچوں کے لوٹ میں حصہ نہیں لیا۔۔۔ بلکہ ان بیکسوں کو پناہ دی۔

میں نے دیکھا ایک ہی دفعہ کئی سمت سے آگ کے شعلے بلند ہونے لگے۔ یہ آگیں دو مختلف قسم کے اخباروں کے ٹکرانے سے پیدا ہورہی تھیں۔

انسان ننگے ناچ رہے تھے۔ مناظر کچھ ایسے تھے کہ مجھ سے دیکھے نہ جاتے تھے۔ میں نے آنکھیں بند کرلیں کراہنے اور چیخنے کی آوازیں برابر میرے کانوں میں آرہی تھیں۔

میں یک لخت زوردار دھماکوں سے چونکا شیطان پرزور زہر آلود قہقہہ لگا رہا تھا۔ اور زمین و آسمان جل رہے تھے۔ اس کے قہقہے تیز تر اور بھیانک تر ہوتے جاتے تھے۔ شیطان اس حالت میں ایک آتشیں گولہ معلوم ہوتا تھا۔ اور اس کے شعلوں کی لپک آسمان کو گھیرے ہوئے رہی تھی۔ شیطان کے قہقہوں کے ساتھ اخبار نویس بھی اور تیزی و سرعت کے ساتھ اخبار اگلنے لگے۔ اور لوگوں کے ناچنے میں بھی برق رفتاری آگئی اس وقت دنیا تیزی سے جل رہی تھی۔ اور ایسا معلوم ہورہا تھا کہ وقت بھی بھاگ رہا ہے۔ میں اس وقت زمین کی گردش محسوس کررہا تھا۔ میری نگاہ بلکہ میری ہستی اس محشر خیز منظر کی متحمل نہیں ہورہی تھی۔

ایک دفعہ پھر شیطان نے اپنے سیاہ ڈنڈے کو حرکت دی۔ اور ان تمام مناظر پر پردہ پڑ گیا۔ اخبار نویس بھی ساکت ہوگئے۔ کچھ دیر بعد یہ سب کے سب اپنے سردار کے اشارے پر شیطان کے سامنے جھک گئے۔

شیطان نے شرارت آمیز تبسم کے ساتھ ان کو دیکھا۔ اور اپنے سیاہ ڈنڈے سے ان پر کوئی طلسم کردیا۔ کچھ ہی دیر گذری ہوگی۔ کہ شیطان نے ان کو حکم دیا کہ کھڑے ہوجاؤ۔ یہ ایک دلچسپ منظر تھا۔ اخبار نویس اپنے آقا کی حکم کی تعمیل میں اٹھنے کی بار بار کوشش کرتے لیکن ہر بار ناکام رہتے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین ان کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ یا بجلی کے کرنٹ کی گرفت میں ہیں ان کے جسم کے حصے زمین سے اٹھتے اور پھر گر جاتے وہ اس کشمکش میں بڑی مضحکہ خیز حرکتیں کررہے تھے۔ ایک طرف شیطان کا حکم تھا۔ دوسری طرف اس کا طلسم۔!

شیطان خود اس منظر کو دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اور بہت دیر تک ہنستا رہا۔ اخبار نویس بولے۔ اے مالک اے آقا۔ ہم تھک چکے ہیں ہم کو معاف کردے۔

شیطان کا دریائے عفو جوش میں آگیا۔ اور اس نے ان کو اس طلسم سے رہائی دی۔ اخبار نویس پسینے پسینے ہورہے تھے۔ وہ شیطان کے روبرو مودب کھڑے ہوگئے۔ شیطان نے اخبار نویسوں سے خطاب شروع کیا۔

اے میرے پیارے بچو۔ جمہوریت و رائے عامہ کے خالقوں اور مخلوق کی گردنیں اب ہم نے تمہارے سپرد کیں۔ اور شہرت و بدنامی تمہارے ذریعہ تقسیم کرائی تم نے واقعی نیک دلی اور محنت سے زمین پر ہمارا پیغام پھیلایا۔ تمہاری بدولت ہم نے بیسویں صدی میں وہ منظر دیکھے۔ جو ہزاروں سال پہلے ہلاکو اور چنگیز خان نے بھی نہ دکھائے تھے۔

جن کو تہذیب مذہب اخلاق اور اہنسا کے بلند دعوے تھے جو روحانی رہنمائی کا ڈھنڈورا پیٹتے تھے تم نے ان کے میک اپ اور بہروپ کو تہس نہس کردیا۔ تم نے انسانی فطرت کو عریاں کردکھایا۔

ہم نے تم پر علم و فن اتارے سب سے افضل فن پروپیگنڈا کا تھا۔ تم نے اس فن کو کام میں لاکر حق و باطل اور کذب و صداقت کے موہوم فرق مٹا ڈالے۔

تم نے ہماری ترجمانی کی اور کامیاب رہے۔ کیوں کہ انسان کی نسل چھپے ہوئے لفظ پر ایمان رکھتی ہے۔

تم نے زمین پر ہماری مفید اور شاندار خدمات انجام دیں۔

تم نے ۴۷ء جیسا روشن بے مثل سال پیدا کیا جس پر ہم ہمیشہ ناز کریں گے۔ یہ سال ہماری ہزاروں برس کی تاریخ میں آفتاب و ماہتاب کی طرح روشن رہیگا۔ ۱۹۴۷ء کے معنی ہیں کہ

"شیخ ابلیس زندہ باد"

یہ یاد رکھو ہم نے کبھی تمہاری خدمات فراموش نہیں کیں۔ ہم نے ہمیشہ ان کو سراہا۔ اور تم پر انعام و اکرام کی بارش کی۔ ہم نے تمہاری اشاعتیں دوگنی چوگنی کردیں۔ ہم نے تم کو بنگلہ بنک بیلنس اور بنیائی کے کمزور اور گانٹھ کے پورے لوگ عطا کئے۔ گول مشینوں کے ذریعہ تمہارے لئے سیر و سیاحت کا انتظام کیا۔ تمہارے لئے اعلیٰ پیمانہ پر لنچ ڈنر ایٹ ہوم کے انتظامات کئے تاکہ تم پھلو پھولو۔ اور ہر طرف ہمارا پیغام پھیلاؤ۔ ہم نے تمہارے ساتھ فقط وعدہ حور اور وعدہ جنت نہیں کیا۔ بلکہ ہم نے تمہارے ساتھ نقد سودا کیا۔

"اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے"

تم نے دیکھا جو اخبار نویس اس راستے سے ہٹے ہم نے ان پر زندگیاں تنگ کردیں۔ لوگوں کے دل ان کی طرف سے پھیر دئے۔ ان کے اخبار ردی کے بھاؤ بکے۔ ان پر دفتروں کے کرایوں اور ملازموں کی تنخواہوں کی ڈگریاں ہوئیں۔ وہ خود کوڑی کے تین بکے۔!

اے عزیز گرامی!

ہم تمہارے ایک کمال کے بیحد معترف ہیں تم نے انسان سے وہ سب کچھ کرایا۔ جو تاریخ کی پہلی گھڑی سے اس وقت تک اس زمین پر نہ ہوا تھا تم نے وہ ننگا ناچ کرایا جس کا تصور عہد بربریت میں بھی نہ آسکتا تھا۔ لیکن پھر بھی تم نے ان انسانوں میں ندامت اور شرمساری کا ذلیل احساس پیدا نہ ہونے دیا۔ یہ تمہارا کمال تھا۔ انسان نے ہمیشہ میری راہ پر چلنے کو لغزش سمجھا اور بعد میں ندامت محسوس کی۔ یہ ندامت میرے لئے اذیت کا سامان تھی۔ میں نے اس کو اپنے لئے ہمیشہ متاع ناکامی سمجھا۔ آج انسان یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی نادم نہیں۔ یہ تمہارا سب سے بڑا کارنامہ ہے۔ جہاں میں ناکام رہا۔ وہاں واقعی تم کامیاب ہوئے

"آنچہ پدر نتواند پسر تمام کند"

تم نے ان کو سکھایا کہ مظلوم خود اپنی بربادی کے لئے ذمہ دار تھے۔ تم نے سکھایا کہ سرحد کے اس پار جو کچھ ہوا اس کے مقابلے میں تم نے جو کچھ نہیں کیا۔ تم نے سکھایا۔ ردعمل کا سبق ضمیر کے لئے مارفیا کا انجکشن ہے۔

اے میرے بچو!

میں تم کو تمہاری کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں اچانک اخبار نویس ایک دوسرے کے قریب آنے لگے۔ قریب آتے آتے وہ ایک دوسرے میں جذب ہونے لگے۔ اور آخر وہ سب مل کر ایک ذات ایک ہستی بن گئے یہ ذات۔ یہ ہستی حضرت شیطان تھے۔ میں ابھی اور حیرت میں مستغرق تھا کہ کچھ ہی دیر بعد میں نے دیکھا کہ شیطان بکھرنے لگا۔ اور اس کے اجزائے ہستی ہر طرف پھیلنے لگے۔ ہر جز بکھر کر ایک اخبار نویس بن گیا۔ ایک شیطان سے بے شمار اخبار نویس پیدا ہوگئے۔ میں دیر تک غرق تحیر رہا۔ یہ ہمہ اوست اور ہمہ از اوست کے دلچسپ اور محیر العقول مناظر تھے۔ (پارس)

ڈھاکہ میں جانوروں کے ذبیحہ پر پابندی

ڈھاکہ۔ ۱۱ ستمبر۔ جانوروں کے ادھا دھند ذبیحہ کی وجہ سے مشرقی بنگال میں ارباب حکومت کو تشویش پیدا ہوگئی ہے۔ ڈھاکہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے تحت یہ حکم دے دیا ہے کہ میونسپلٹی کے علاقہ میں بارہ سال سے کم عمر کے جانوروں اور تین سال سے کم عمر کے مادہ جانوروں کو ذبح نہ کیا جائے۔ دس سال سے کم عمر کی گائے کا ذبیحہ بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

پاکستان میں زبردست اور گہری بے اطمینانی

لاہور ۱۷ ستمبر۔ عوامی مسلم لیگ کے صدر مسٹر ایچ ایس سہروردی نے ڈیڑھ ہزار الفاظ کے ایک بیان میں کہا کہ پاکستان میں بہت زبردست اور گہری بے اطمینانی پھیلی ہوئی ہے۔ اور ابھی بہت سا کام کرنا باقی ہے مسٹر سہروردی نے کہا کہ حکومت پاکستان اپنے کارناموں پر بہت زیادہ نازاں معلوم ہوتی ہے اور وزیراعظم سمجھتے ہیں کہ پاکستان کی موجودہ صورت کے متعلق ہمارا جائزہ اور حکومت کی ناکامیوں کے متعلق ہماری نکتہ چینی سے پاکستان کے بین الاقوامی وقار کو دھکا لگا ہے مجھے اندیشہ ہے کہ وہ پاکستان کے جشن استقلال پر غیر ملکی سفارتی نمائندوں کی رسمی مدح و ستائش سے گمراہ ہو گئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ سفارتی دنیا اندھی نہیں ہے اور تمام ملک اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس وقت پاکستان کی کیا حیثیت اور حالت ہے۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ کشمیر جوناگڑھ اور حیدرآباد کے بعد بھی ہمارا وقار بہت زیادہ ہے کیا کراچی میں مقیم سفارتی نمائندوں کے دلوں میں پناہ گزینوں کی زبوں حالی اور تعلیمی صنعتی ترقی کی سست رفتاری اور صحت کے منصوبوں کی کمی۔ ٹیکسوں میں اضافے عوام کی آمدنی میں کمی۔ اور اقربا پروری۔ اور بددیانتی کی وجہ سے نظم و نسق کی اخلاقی پستی کے باوجود پاکستان کی طرف سے حسن ظن باقی ہے۔؟

مسلم لیگ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر سہروردی نے کہا کہ عوام کو مرکزی اور صوبائی مسلم لیگ پر اعتماد نہیں رہا اور یہ محسوس کر کے انھیں بہت افسوس ہوتا ہے کہ جو جماعت مسلم لیگ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔ وہ قائداعظم کی مسلم لیگ نہیں رہی۔ وہ عوام کی ایسی جماعت نہیں رہی جو خدمت اور قربانی کے جذبے سے سرشار ہو۔ بلکہ وہ صرف ڈھول کے اندر پول کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور ذاتی اغراض حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

مسٹر سہروردی نے کہا کہ نہرو لیاقت معاہدہ ہندوستانی مسلمانوں کو ،، جن کی حالت انتہائی خطرناک ہے ،، محفوظ رکھنے کا پہلا قدم قدم ہے۔ قطعی نتائج حاصل کرنے کے لئے کافی عرصے تک معاہدہ کے مطابق کام کرنا ہوگا۔

لڑکوں کے سینما دیکھنے پر پابندی

الہ آباد ۱۷ ستمبر۔ چھ سال سے ۱۸ سال تک کے لڑکوں کو سینما کے رات کے دوسرے شو دیکھنے کی اجازت نہ ہوگی۔ اگر وہ اپنے سرپرستوں کے ساتھ نہ ہوں گے۔ بچوں کے سینما دیکھنے کے پابندی کے قانون میں جو ترمیم حال ہی میں کی گئی ہے۔ یہ نئی پابندی اس کی نتیجہ ہے۔

اس کے علاوہ آوارہ اور گزٹ شدہ چھٹیوں کے علاوہ اس عمر کے لڑکوں کو قبل دوپہر اور بعد دوپہر کے شو دیکھنے کی بھی اجازت نہ ہوگی۔ سینما والوں کو اس کی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سختی سے ان کا احکامات پر عمل کریں۔

ہتھیار ڈالو یا مرنے کو تیار رہو

واشنگٹن ۱۷ ستمبر۔ ایک فوجی ترجمان نے تبلایا ہے کہ جنرل میک آرتھر نے کوریا سے کہا ہے کہ یا تو وہ ہتھیار ڈال دے یا موت کے لئے تیار ہو جائے۔

اس ترجمان نے تبایا ہے کہ امریکی ہوائی جہازوں نے اس مضمون کے ۳۰ لاکھ اشتہارات جنوبی کوریا کی اس علاقہ پر گرائے ہیں جس پر کمیونسٹوں کا قبضہ ہے

منی آرڈر کمیشن سے مستثنیٰ

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر آسام زلزلہ امدادی فنڈ کے وزیر اعظم آسام زلزلہ امدادی فنڈ نئی دہلی کو منی آرڈر کے کمیشن سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ اور کمیشن کی جگہ پر اے۔ ای آر آف لکھا جائے گا۔

مدراس کے مندروں میں قربانی ممنوع

مدراس ۱۷ ستمبر۔ مدراس اسمبلی نے ایک بل منظور کیا ہے جس کے رو سے صوبے کے ہندو مندروں میں جانوروں کی اور چوپایوں کی قربانی ممنوع قرار دی گئی ہے

شا کا آخری پیغام دینے سے انکار

نیویارک ۱۲ ستمبر۔ چورانوے سالہ آئرستانی ڈرامہ نویس جارج برنارڈ شاہ نے جو ران کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ امریکیوں کی اس پیش کش کو مسترد کر دیا ہے کہ انسانیت کے نام پر ان کا آخری پیغام ٹاکی فلم میں ریکارڈ کر لیا جائے۔ اور یہ فلم ان کے انتقال کے دن دکھائی جائے۔

شاہ نے اس تجویز کو جس سے انھیں دس لاکھ ڈالر حاصل ہوتے سختی سے نامنظور کر دیا۔

ہفتہ وار اخبار ورائٹی نے لکھا ہے کہ نیویارک کے دو حوصلہ مند نوجوانوں نے یہ انوکھا منصوبہ تبایا کہ جو اگر پورا ہو گیا تو اخبار نویسی کی دنیا میں بالکل ہی نئی چیز ہوتا۔ اور اخباری دنیا میں ہلچل مچا دیتا۔

عرب میں بقرعید جمعہ کو ہوگی!

بمبئی ۱۲ ستمبر۔ بمبئی کے عرب قونصل خانے کو حکومت عرب کی طرف سے مندرجہ ذیل تار آج موصول ہوا ہے۔ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ یکم ذی الحجہ چہارشنبہ کو تھی۔ چنانچہ یوم عرفات و حج ، پنجشنبہ کو طے پایا ہے۔ سعودی عرب میں عیدالضحیٰ جمعہ کے دن منائی جائے گی۔

کانگریس کے اجلاس کیلئے سردار ولبھ بھائی پٹیل کا پیغام

گاندھی نگر۔ ۱۹ ستمبر۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے کانگریس اجلاس کے لئے ایک خاص پیغام میں تمام کانگریسیوں کے لوگوں کو آگاہ کیا ہے کہ کانگریس اس وقت بہت نازک دور سے گذر رہی ہے۔ کانگریس سے تعلق رکھنے والوں کو چاہئے کہ وہ ذاتی مفاد عہدے کی فکر کو چھوڑ کر کانگریس کو مضبوط بنانے کی کوشش کریں۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ کانگریس اور وزارت میں بھی اشتراک عمل اور باہمی اعتماد کی ضرورت ہے۔ سردار پٹیل نے کہا کہ کانگریس کو اس وقت بہت سے خطرات کا سامنا کرنا ہے۔ سب سے بڑا خطرہ جس کے مقابلہ کی سخت ضرورت ہے وہ باہر کا نہیں۔ اندرونی خطرہ ہے۔ کچھ ہی دن ہوئے کہ ہمارے کچھ ساتھی جن سے ہمارا کوئی اصولی اختلاف نہیں ہے کانگریس سے علیحدہ ہو گئے۔ اس وقت کانگریس گروہ بندی سیاست کی شکار ہو رہی ہے۔ اور یہی سب سے بڑا خطرہ ہے لوگ کانگریس کا خیال کرنے کے بجائے اپنے ذاتی مفاد کا زیادہ لحاظ کرتے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ بعض لوگ یہ کہتے کہ کانگریس ختم ہو چکی ہے۔ کیونکہ اس کی افادیت اب ختم ہو چکی ہے۔ لیکن بات یہ نہیں ہے۔ بلکہ وجہ یہ ہے کہ وہ ایک چھوٹے سے گروہ کے ذاتی مفاد کو اب پورا نہیں کر رہی ہے۔ اس لئے وہ اسے بیکار سمجھنے لگا ہے۔ یہ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ کانگریس کی اکثریت اقلیتی گروہ کے ساتھ رواداری نہیں برتتی۔ یہ لوگ اعتراض کرتے وقت یہ بھول جاتے ہیں کہ انھیں باوجود بے ضابطگی کے آج تک برداشت کیا گیا۔ اور وہ مسلسل اندرونی طور پر کانگریس ادارہ کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ رواداری برتی گئی۔ میرے خیال میں اس قسم کی رواداری کی مثال کسی جمہوری ادارہ میں ملنا مشکل ہے۔

سردار پٹیل نے کہا کہ کانگریس کے اندر جن گروہوں کا نام لیا جاتا ہے۔ ان میں اصولی کوئی بھی اختلاف نہیں ہے۔ اور ہمارا سب کا ایک ہی پروگرام ہے۔ اختلاف صرف اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ کچھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ان لوگوں کو اقتدار حاصل ہو جائے تو وہ زیادہ بہتر طریقہ پر کام کر سکتے ہیں۔ البتہ بہ نسبت ان لوگوں کے جن لوگوں کے ہاتھ میں اس وقت اقتدار ہے۔ یہ اختلاف کوئی ایسا اختلاف نہیں ہے۔ جو ختم نہ کیا جا سکے۔ اور اگر یہ اختلاف ختم نہیں ہو سکتا تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ان میں کوئی نہ کوئی اس اختلاف کو اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہے۔ ایسی صورت میں کانگریس کے ساتھ وفاداری کا دم بھرنا مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے۔

کانگریس کے دستور کے متعلق تجویز منظور!

گاندھی نگر ۲۱ ستمبر۔ کانگریس کے کھلے اجلاس میں آج کانگریس کے دستور کے متعلق تجویز منظور کر لی گئی۔

تجویز پیش کرتے ہوئے مسٹر ایس کے پاٹل نے کہا کہ یہ بات صاف ظاہر ہے کہ دستور کی خامیوں کو دور کرنے میں ہرگز تاخیر نہ ہونا چاہئے۔ لیکن اس میں ترمیم فوراً نہیں ہوتی۔ بلکہ ورکنگ کمیٹی کو اس کا اختیار دیا جا رہا ہے کہ ترمیمیں بعد میں کل ہند کانگریس کمیٹی کے سامنے منظوری کے لئے پیش کی جائیں گی۔

مسٹر موہن لال گوتم نے تجویز کی تائید کی۔

مختصر سے مباحثے کے بعد تجویز منظور کر لی گئی۔

صدر نے دس ترمیمیں پڑھ کر سنائیں لیکن وہ سب کسی تقریر کے بغیر مسترد کر دی گئیں۔

اجودھیا کے واقعات پر!

وزیر اعظم پنت کو آرکشٹ برہم چاری کا جواب

لکھنؤ، ۱۷ ستمبر۔ اجودھیا کی فرقہ وارانہ حالت پر روشنی ڈالتے ہوئے پنڈت گووند بلبھ پنت نے اسمبلی میں جو بیان دیا تھا۔ اس کے جواب میں شری اکشے برہمچاری نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ "وزیر اعظم کا بیان پڑھ کر مجھے بھی دکھ ہوا۔ اور سکھ بھی۔ سکھ اس لئے کہ میری تھوڑی سی تکلیف سے پنت کو جنبش تو ہوئی۔ اور دکھ اس لئے کہ واقعات پر جیسی لیپا پوتی انھوں نے کی ہے۔ اور مسائل کو جس طرح ٹالنے کی کوشش کی ہے۔ وہ ان کی عظمت کے شایان شان نہیں ہے۔"

"میرا ایک الزام ہے کہ مقبرے اور قبریں توڑی اور برباد کی گئیں۔

پنت جی اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ اجودھیا میں چاروں طرف قبریں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس لئے ان قبروں کو کوئی نقصان پہونچنے کی شرارت کرنے والے کا پتہ لگانا آسان کام نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ ایک اچھی حکومت کے لئے یہ عزت کی بات ہو۔ لیکن دوسرے کے پتہ دینے پر اور پولیس کے پہرے میں بھی قبروں کی بربادی کی جا رہی ہے۔ تو اسے کیا کہا جائے گا۔

میں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ جب بابری مسجد کے قریب گنج شہیداں اور قاضی قدوۃ کے قبرستان کی سیکڑوں قبریں اجتماعی طور پر کھودی جا رہی تھیں اور قبرستان کے بیچ میں قضاتی مسجد کی بنیاد پر چبوترہ بنایا جا رہا تھا۔ تو کچھ مسلمانوں نے ۸ نومبر ۱۹۴۹ء کو سٹی مجسٹریٹ کے یہاں درخواست دی جس پر وہاں پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا۔ تاکہ مسلمان روک تھام نہ کر سکیں۔ لیکن قبروں کا کھودنا بند نہیں ہوا۔ اور سیکڑوں قبریں کھود کر ہموار کر دی گئیں۔ اور قضاتی مسجد کی تکیہ "تکیہ" کا چبوترہ بنوا دیا گیا۔ اور اسی قبرستان میں پنت جی کے موجودہ منظور نظر ضلع مجسٹریٹ نے کچھ قبروں کی جگہ چھپر ڈالنے کی اجازت دے دی۔ جہاں چھپر ڈال کر سادھو رہتے ہیں۔ اور مورتی پوجا کرتے ہیں۔

"دیگر مشہور قبروں کو بھی توڑ کر ان پر مورتیاں رکھ دی گئی ہیں کچھ مسجدوں کو بھی نقصان پہونچایا گیا ہے۔ اور اس بارے میں مسلمانوں کی درخواست پر حکام نے کوئی توجہ نہیں کی ہے۔ میں ایسی قبروں اور مسجدوں کی فہرست پیش کر سکتا ہوں۔

بابری مسجد۔

بابری مسجد کے بارے میں پنت جی کہتے ہیں۔ کہ اس کا معاملہ عدالت میں ہے۔ اس لئے اس معاملہ میں کچھ کہنا نہیں ہے۔ جہاں تک مقدمہ کا تعلق ہے میں بھی اس بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ لیکن اتنا ضرور پوچھنا چاہتا ہوں کہ بابری مسجد کو عدالت میں پہونچانے کا سہرا کس کے سر ہے۔ کیا پنت جی کے افسروں کی سازش سے یہ معاملہ عدالت میں نہیں پہونچا ہے۔ کیا پنت جی خود کو اس کی ذمہ داری سے بری سمجھتے ہیں؟ جب بابری مسجد کی حفاظت کے لئے آپ نے پولیس تعینات کرائی تھی تب آپ جانتے تھے کہ یا نہیں کہ وہ مسجد ہے۔ اور جب اس مسجد کو قرق کر کے پوجا کے لئے ایک ہندو کے سپرد کر دیا گیا تو اس وقت بھی عدالت سے کیا آپ کو معلوم کرنا تھا کہ وہ مسجد ہے یا مندر۔ دفعہ ۱۴۴ کے باوجود ہزاروں ہندو جاتے تھے۔ اور مسلمانوں کا جانا بند تھا۔ اور اس دوران میں باہری مسلمانوں کا اجودھیا میں جانا کئی دن تک موقوف کر دیا گیا۔ کیا پنت جی خود کو اس ذمہ داری سے بھی بری سمجھتے ہیں۔

پنت جی نے اسمبلی کے ممبروں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ آپ زیادہ سوالات کر کے معاملہ کو طول نہ دیں۔ میں خود وہاں وہاں کے واقعات کی وجہ سے دکھی ہوں۔

اگر پنت جی در اصل دکھی ہیں تو میں ان سے نہایت عاجزی کے ساتھ درخواست کروں گا کہ وہ اجودھیا کے حالات کو جلد از جلد ٹھیک کریں۔ میں ایک بار اور کھدوں کے اجودھیا کے واقعات کے متعلق میرے بیان کو جھوٹا بتانے کے لئے اسمبلی میں ایک طرفہ بیان دینا کافی نہیں ہے میرا یہ کھلا ہوا چیلنج ہے کہ ایک غیر جانبدار تحقیقاتی کمیٹی کے ذریعہ جس کے ممبران مجھے اور سرکاری دونوں کو منظور ہوں واقعات کی جانچ کرائی جائے۔ اور اگر ایسی تحقیقاتی کمیٹی میری باتوں کو غلط ثابت کر دے تو میں اس کا مناسب کفارہ ادا کروں گا۔ اس کے علاوہ اگر تحقیقاتی کمیٹی میری باتوں کو صحیح بتائے تو سرکار یہ اقرار کرے کہ وہ تحقیقاتی کمیٹی کی سفارش کے مطابق حالات کا فوراً سختی کے ساتھ پُر اثر طریقہ سے درستی کی طرف توجہ دے گی۔

گئو رکشا کیلئے ٹنڈن جی کی اپیل

گاندھی نگر، ۱۷ ستمبر۔ صدر کانگریس بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے آج عوام سے اپیل کی کہ وہ گئو رکشا کے حق میں رائے عامہ کو تیار کریں۔

ٹنڈن جی نے کہا کہ میں تمام فرقوں کے لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ گئو رکشا کے مسئلہ پر متحد ہو جائیں۔ میں اپنے مسلمان بھائیوں سے کہوں گا کہ وہ ملک کی اکثریت کے جذبات کا لحاظ کریں۔

انھوں نے حکومت ہند اور صوبائی حکومتوں سے اپیل کی کہ وہ گئو رکشا کے متعلق اکثریت کی خواہشات کو عملی جامہ پہنائیں۔ ٹنڈن جی نے کہا کہ حکومت کی مشین اس وقت تک کام نہیں کر سکتی جب تک عوام زبردست مہم نہ چلائیں۔ چنانچہ عوام کی کوششوں سے ہی ہندی ملک کی قومی زبان بن سکی ہے۔

آگے چل کر صدر کانگریس نے کہا کہ اس مسئلہ کا معاشی پہلو ہے لیکن اس کی اہمیت دوسرے نمبر کی ہے اور انھوں نے اس خیال کا مذاق اڑایا کہ اگر گاؤ کشی نہ ہوگی تو ہمیں برآمد کرنے کے لئے کافی چمڑا نہ ملیگا۔ اور ہم کافی ڈالر نہ حاصل کر سکیں گے۔ کیونکہ آسائش کے بغیر سامان کی جا سکتی ہے۔ لیکن گاؤ کشی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ بہت سے ہندو بھی گاؤ کشی کی ہمت افزائی چمڑے کے جوتے استعمال کر کے اور دوسرے تجارتی سامان کے ذریعہ کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں گئو رکشا اور روپیہ کے درمیان درمیان تجارت انتخاب کا سوال ہے۔

ٹنڈن جی نے بتایا کہ انھوں نے ۱۹۱۴ء سے چمڑے کے جوتے نہیں پہنے ہیں۔ اور کپڑے اور ربڑ کے چپل استعمال کرتے ہیں۔

تفریق سے بلند تر ہونا چاہیئے

گاندھی نگر، ۱۷ ستمبر۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے مہاراشٹر یوتھ کانگریس کے نام کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے آج ملک کے نوجوانوں سے کہا کہ اپنی توجہ ملک کی دولت بڑھانے کے مسئلہ کی طرف مرکوز کریں۔ تاکہ ملک خود کفیل ہو اور بیکار سیاسی خیالات میں اپنا وقت نہ ضائع کریں۔

سردار پٹیل نے ملک کے نوجوانوں سے کہا کہ انھیں ذات پات اور مذہب کے اختلافات کی تنگ نظری سے بلند ہونا چاہیئے۔ مہذب انسانوں کی حیثیت سے اب وہ ذات پات کی ڈالی ہوئی انسان اور انسان کی اس تفریق کو نہیں برت سکتے۔ ہندوستان کی سیاست میں فرقہ واریت کو کبھی کوئی دخل نہیں ہونا چاہیئے۔ ہندوستانیوں کو اب بھائی بھائی کی طرح رہنا سیکھنا چاہیئے۔ اور سب کو مل کر ملک کی ترقی کے لئے کوشاں ہونا چاہیئے۔

اسرائیلی ریاست تسلیم

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ آج حکومت ہند نے اسرائیل کی ریاست کو تسلیم کر لیا ہے۔ آج اس کا اعلان محکمہ امور خارجہ کی طرف سے ایک اعلانیہ میں کیا گیا ہے۔ ابھی تک اسرائیل کو سفارتی نمائندہ کے بھیجنے کا فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔

گاندھی نگر کی سجاوٹ

گاندھی نگر، ۱۷ ستمبر۔ گاندھی نگر میں آج رات کو رنگ برنگ کے ہزاروں قمقمے جلتے ہوئے ایسے خوشنما اور دل فریب معلوم ہوتے تھے۔ اور سیکڑوں مزدور اور رضا کار اس کو مکمل کرنے کے لئے کام کرتے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔

ماہرین فن کا شاندار شامیانے کو دولہن کی طرح سجانے میں مصروف تھے۔ اس ۱½ لاکھ مربع فٹ کے پنڈال میں ایک ہزار معزز مہمان اور اخباروں کے پانچ سو نمائندے بیٹھیں گے۔ سات فٹ اونچی نشست پر کانگریس کے بڑے بڑے لیڈر جلوہ افروز ہوں گے۔ اور اسی نشست کے عقب میں مہاتما گاندھی کا ایک قد آدم مجسمہ ہوگا۔ کنول کی شکل کی ایک ۸ فٹ اونچی جگہ بنائی گئی ہے۔ جہاں سے صدر اور دوسرے مقررین مجمع کو مخاطب کریں گے۔ پنڈال میں ۲۰ لاؤڈ اسپیکر لگے ہیں۔ تاکہ گوشے گوشے میں آواز پہنچے۔

میر لائق علی بصرہ روانہ

کراچی، ۱۷ ستمبر حیدر آباد کے سابق وزیر اعظم میر لائق علی آج بذریعہ ہوائی جہاز بصرہ روانہ ہو گئے میر لائق علی مشرق وسطی اور یورپ کا چھ ہفتہ کا دورہ کریں گے

سندھ مسلم لیگ کے صدر مسٹر کھوڑو

کراچی، ۱۷ ستمبر۔ سندھ کے سابق وزیر اعظم مسٹر ایم کے کھوڑو آج سندھ صوبائی مسلم لیگ کا متفقہ طور پر صدر منتخب کیا گیا۔ وہ دوسری بار صدر منتخب ہوئے

ایڈیٹر و پبلشر خواجہ عبد الحسیب نے السلام پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر دفتر صداقت کانپور سے شائع کیا

THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

(احسن بمبئی)

صداقت
ہفتہ وار اخبار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

قیمت
سالانہ 8/-
سالانہ رعایتی 6/-
ششماہی 3/8/-
سہ ماہی 2/-
فی پرچہ ۲

VOL. 52 No. 39 | KANPUR SATURDAY 30TH SEPTEMBER 1950

کانپور شنبہ ۳۰ سمبتر سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۱۷ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۵۲ نمبر ۳۹

ادبیات

سب گردش افلاک کے اوقات وہی ہیں

(از جناب ماسٹر عبد الصمد بزمی بلند شہری)

بدلا ہے زمانہ مگر حالات وہی ہیں !
وہ ہی سحر و شام ہیں دن رات وہی ہیں !

دستورِ ستم میں بھی نہیں کوئی تغیر
سب گردشِ افلاک کے اوقات وہی ہیں

بدلی ہوئی ہیں ہاں مرے ساقی کی نگاہیں
مینا و خم و جام و خرابات وہی ہیں !

لاتا نہیں میں اپنی زباں پر گلۂ شوق !
دل کو تو مرے اب بھی شکایات وہی ہیں

دنیا میں نہیں اب ترے عاشق کا وجود اور
محفل میں تری حرف و حکایات وہی ہیں

بدلا ہے زمانہ کیلئے رنگِ زمانہ
میرے لئے لیکن ابھی آفات وہی ہیں

اِس دورِ سیہ بخت میں تم بدلے ہوئے ہو
تم وہ نہیں پر میرے خیالات وہی ہیں

کیا مجھ کو وفا کا ہو یقیں نامہ سے ترے
معروضہ کے سب اب بھی جوابات وہی ہیں

بزمی کا قدم ہٹ نہ سکا عشق میں تیرے !
منزل میں تری گرچہ صعوبات وہی ہیں !

دنیائے اسلام

۶۲ ہزار مسلمانوں نے فریضۂ حج ادا کیا

مکہ ۔ ۲۵ ستمبر ۔ دنیا کے مختلف حصوں سے اس سال حج کے لئے ساڑھے باسٹھ ہزار حاجیوں سے زیادہ آئے ۔ مختلف ممالک سے آئے ہوئے حاجیوں کے اعداد و شمار حسب ذیل رہے ۔

ہندوستان	۹۸۰۲	پاکستان	۷۹۲۱
انڈونیشیا	۶۰۸۳	ملایا	۳۸۷۴
مصر	۱۶۸۰۵	سوڈان	۱۶۵۱
ترکی	۱۲۶۰	شام	۱۰۵۰
مو غارب	۳۰۰		

تین ہزار دو سو حاجی بذریعہ ہوائی جہاز آئے ۔ بتیس ہزار حاجیوں سے زیادہ مدینہ جاکر رسول اسلام کی قبر کی زیارت کی ۔ سوڈان سے ایک طبی وفد آیا تھا ۔

ہندستان اور ترکی میں نیا تجارتی معاہدہ جلد ہی

بمبئی ۲۶ ستمبر ۔ ہندوستان میں ترکی کے سفیر مسٹر علی ترک غلدی نے یہاں پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے ایک نمائندہ کو بتایا کہ ہندوستان اور ترکی کے درمیان ایک نئے تجارتی معاہدے کے بارے میں گفت و شنید ہو رہی ہے سفیر ترکی نے یہ امید ظاہر کی کہ جلد ہی دہلی میں اس نئے تجارتی معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے ۔ ہندوستان ترکی کو جوٹ ، چائے ، اور چمڑا بھیجے گا ۔ اور اسکو ترکی ان کے بدلے میں خشک میوے موٹا اناج اور بڑے ریشے کی روئی دے گا ۔

اسرائیلی حکومت پر جارحانہ کارروائیوں کا الزام

فلشنگ میڈوز ۔ ۲۲ ستمبر ۔ متحدہ اقوام کی جنرل اسمبلی کے عراقی نمائندے مسٹر فضل الجمالی نے اسرائیلی حکومت پر جارحانہ کارروائی کرنے کا الزام لگایا اور سوال کیا کہ متحدہ اقوام نے کوریا کی طرح فلسطین میں فوری کارروائی کیوں نہیں کی ۔ مسٹر جمالی نے اس بہیمانہ سلوک کی مذمت کی جو ان کے بیان کے مطابق اسرائیل نے فلسطین کے سیکڑوں عرب جرائموں کے ساتھ کیا ہے جن میں سے بہت سے بھوک اور پیاس سے ریگستان میں مرگئے ۔ یہ واقعات امن کے لئے خطرہ تھیا لیکن حفاظتی کونسل نے اس جارحانہ کارروائی کی طرف کوئی توجہ نہیں کی ۔

مسٹر جمالی نے کہا کہ بہت سے لوگ ابھی تک نو آبادیاتی نظام کے ماتحت رہتے ہوئے اپنی آزادی کے متمنی ہیں انھوں نے کہا کہ عراق کو امید ہے کہ فرانس شمالی افریقہ کو آزادی دے دیگا ۔ معاشی مصائب کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر جمالی نے کہا کہ مشرق وسطی کو مارشل امداد کی طرح کی کوئی امداد ملنی چاہیئے ۔ مالی امداد کے بغیر فنی امداد بیکار ہے ۔ اسلحہ پر صرف کئے جانے والے کروروں روپیہ کا ایک حصہ اگر غیر ترقی یافتہ ملکوں کو دے دیا جائے تو جنگ کے بعض سب سے بڑے اسباب دور ہو جائیں گے ۔

۹ کرور ڈالر کا سونا مصری خزانہ میں

اسکندریہ ۲۱ ستمبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ مصر کے وزیر مالیات ڈاکٹر زکی نے گذشتہ روز کابینہ کو بتایا کہ اس مہینے تک مصر کا سونے کا ذخیرہ ۹ کرور ڈالر تک پہونچ جائے گا ۔ انھوں نے سونے کے بارے میں ملک کی پالیسی کی وضاحت کی ۔

مصری طالب علم کی گرفتاری

قاہرہ ۲۵ ستمبر ۔ یہاں حال ہی میں بم کا جو دھماکہ ہوا تھا ۔ اس کے سلسلے میں دمشق پولیس نے ایک مصری طالب علم حسین توفیق کو گرفتار کیا گیا ہے ۔ اس دھماکہ کی وجہ سے اقوام متحدہ کی امدادی تنظیم کے دفتر کو نقصان پہونچا تھا ۔ حسین توفیق کو سر امین عثمان پاشا کے قتل کے سلسلے میں مصری پولیس نے ایک بار گرفتار کرنے کی ناکام کوشش کی تھی ۔ کیونکہ وہ مصر سے شام کو بھاگ آیا ۔ لیکن حکومت شام نے توفیق کو سیاسی پناہ گزین قرار دے کر اسے مصری پولیس کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا تھا ۔ دمشق ۔ ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ ریاست کے تحفظ کے خلاف ایک سازش پکڑی گئی ہے جس میں متعدد شہری اور فوجی گرفتار کئے گئے ہیں جس میں ڈاکٹر منیر بھی شامل ہیں ۔ جو شامی پارلیمنٹ کے رکن بھی ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہاں ہے تو حق عزم مستقل میں ہے — زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صدائے وقت
کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۳۹

جنگ کا خوف اور اسلحہ بندی ختم کرنے کی اپیل

ہندوستان کے نمایندے مسٹر بی این راؤ نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کے کسی حصہ میں جارحانہ کارروائی کا مقابلہ کرنے کے لئے مسٹر ڈین اچیسن نے کی تجویز قابل تعریف ہے۔ اور ہم اس پر اچھی طرح غور کریں گے۔ مسٹر راؤ نے کہا کہ تمام جھگڑوں کی بنیاد جارحانہ کارروائی کا خوف ہے اور اسے زیادہ سے زیادہ کم کرنے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے کہا کہ باہمی اختلافات سے پیدا ہونے والے اہم مسائل پر غور کرنے کے لئے نیو یارک میں چار بڑے وزراء خارجہ کی کانفرنس کی جائے۔ ایک برطانی مورخ پروفیسر ٹائن بی کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر راؤ نے کہا کہ اس وقت روس اور مغربی دنیا ایک دوسرے کو جارحانہ کارروائی پر تیار سمجھتے ہیں۔

اس وقت ہمارے سامنے سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ ہم اس خوف کو دور کر سکتے ہیں۔ جو دونوں طرف موجود ہے۔ اور اس وجہ سے ہم اسلحہ بندی اور جوابی اسلحہ بندی سے نہیں بچ سکتے۔

ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ دنیا کے کسی حصہ کا کوئی آدمی جنگ نہیں چاہتا۔ لیکن لوگ اس کے باوجود جارحانہ کارروائی کا مقابلہ کرنے کے لئے دفاع پر بڑی بڑی رقمیں صرف کر رہے ہیں۔ کیا ہم جنگ کے اس خوف کو کم کرنے کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔

چار بڑے وزراء خارجہ کی کانفرنس وقتاً فوقتاً کرتے رہنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے مسٹر راؤ نے کہا کہ اس کانفرنس کا نتیجہ اگر کچھ اور نہ ہو تو وزراء خارجہ متفقہ طور پر اس ارادے کا اعلان کر سکتے ہیں۔ جو انھوں نے منشور پر دستخط کرکے علیحدہ علیحدہ کیا ہے یعنی وہ تمام جھگڑے پر امن طور پر طے کریں گے۔ اور اس اعلان کا دنیا پر بہت اچھا نفسیاتی اثر پڑے گا۔

لیکن ہمیں صرف اسی پر اکتفا نہیں کرنا چاہیئے۔ دوسرے اقدامات بھی کئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً مختلف ملک ایک دوسرے کے یہاں خیر اندیشی مشن بھیجیں۔ اس کے بعد دوسرے اقدامات خود بخود سمجھ میں آ جائیں گے۔ جنگ کا خطرہ اگر کم ہو جائے تو ہم امن کی طرف پوری توجہ کر سکتے ہیں۔

"میرے خیال میں ہم آجکل متحدہ اقوام پر جتنا روپیہ صرف کر رہے ہیں۔ وہ اس رقم کے سالانہ سود سے بھی کم ہے جو ایک ایٹم بم بنانے کے اوپر خرچ ہوتی ہے ہم اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جنگ کا خوف ہمیں کتنی فضول خرچی پر مجبور کر رہا ہے۔"

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر راؤ نے کہا کہ چین کی نمایندگی کو حکومت ہند سب سے زیادہ اہمیت دیتی ہے۔ اور اس معاملہ میں اگرچہ ہماری تجویز مسترد کر دی گئی ہے۔ لیکن ہمیں خوشی ہے کہ دروازہ بند نہیں ہوا ہے۔ چین کے سلسلہ میں جن ملکوں نے کمیونسٹ چین کی نمایندگی کی مخالفت کی ہے۔ ان کی مجموعی آبادی ۴ کروڑ ۱۲ لاکھ ہے اور جنھوں نے اس کی تائید کی ہے۔ ان کی آبادی ۸ کروڑ ۹ لاکھ ہے۔

جو ممالک غیر جانبدار رہے ہیں۔ ان کی آبادی ۱۱ گیارہ کروڑ اسی لاکھ ہے۔ ان اعداد و شمار میں قوم پرور چین کی آبادی شامل نہیں ہے۔ کیونکہ اس معاملہ کا تعلق خود اسی پر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی آبادی کی اکثریت کمیونسٹ چین کی نمایندگی کے حق میں ہے۔

کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر راؤ نے کہا کہ کشمیر کے سلسلہ میں کہا گیا ہے کہ وہ ایشیا کا ایک مقام ہے جسے خطرناک کہا جا سکتا ہے۔

میرے وفد کو امید ہے کہ حفاظتی کونسل سر اوون ڈکسن کی رپورٹ پر اچھی طرح غور کرے گی۔ جس میں کہا گیا ہے کہ کشمیر میں قبائلیوں اور پاکستانیوں کی فوجوں کا داخلہ بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے۔

کوریا کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر راؤ نے امید ظاہر کی کہ کوریا اور فارموسا کے مسئلہ کو اسی طرح طے کر دیا جائے گا جس طرح اطالوی نو آبادیات کا معاملہ طے کیا گیا ہے۔ کوریا میں اگر امن جلد قایم ہو گیا تو ہمیں اس کے مستقبل کے متعلق فیصلہ کرنے میں مدد ملے گی۔

مسٹر راؤ نے جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے مسئلہ کا براہ راست ذکر نہیں کیا۔ لیکن انھوں نے کہا کہ اس وقت دنیا کی ایک بہت بڑی طاقت نسلی امتیاز میں مبتلا ہے۔ لیکن ہمیں ان ملکوں کو صرف اس بنا پر معاف نہیں کر دینا چاہیئے کہ وہ کہتے ہیں کہ اس کا تعلق ان کے خانگی معاملات سے ہے۔

غیر خود مختار لوگوں کے سلسلہ میں ہندوستانی نمایندے نے کہا کہ دنیا کے بہت سے حصوں خصوصاً ایشیا اور جنوبی افریقہ میں کروڑوں عوام آج محکومی کی زندگی گذار رہے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ ان علاقوں کی حکمراں حکومتیں بدلے ہوئے زمانے کے مطابق ان علاقوں کے ساتھ اپنے تعلقات کی نوعیت میں رد و بدل کریں۔

برطانیہ اور امریکہ کو مشورہ

معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے برطانیہ اور امریکہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ کوریا کے مسئلہ پر چین سے سیاسی اختلافات پیدا کرنے میں احتیاط سے کام لیں۔

کہا جاتا ہے کہ حکومت ہند اسوقت اس بات پر رضا نہیں ہے کہ اقوام متحدہ کی فوجیں ۳۸ درجہ عرض البلد کو پار کرکے شمالی کوریا پر قبضہ کر لیں۔ باخبر حلقوں کا کے خیال کے مطابق حکومت ہند کو اس بات کا ڈر ہے کہ اگر اقوام متحدہ کی فوجوں نے سرحد کو عبور کر لیا تو اس سے چینی حکومت مشتعل ہو جائے گی۔ اور ممکن ہے کہ وہ اس جنگ میں مداخلت کرے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند کو لیپنگ کے سفیر سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق کوریا کے مسئلہ پر چین کا رویہ سخت ہو گیا ہے۔ اور اس کا امکان ہے کہ وہ اس جنگ میں براہ راست شریک ہو جائے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں اقوام متحدہ کے ہندوستانی مندوب مسٹر بی این راؤ اپنی حکومت کے قطعی احکام کا انتظار کر رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کا وفد اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ کوریا کے بارے میں جو قرارداد رکھی جائے۔ اس پر ہندوستان کو راضی کرے۔ اس قرارداد کے ذریعہ کوریا کو متحد کرکے اور جمہوری حکومت قایم کرنا ہے معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کے دوسرے ممتاز اراکین کی خواہش ہے کہ کوریا کی جنگ کے خاتمہ پر جو کوریا کمیشن مقرر ہوا ہے۔ اسمیں ہندوستان بھی شریک ہو۔

ٹنڈن جی کا پیغام

صدر کانگریس شری پرشوتم داس ٹنڈن نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ ۲ اکتوبر کو مناسب تنظیم کے ساتھ گاندھی جینتی منائیں۔ اور ناسک کانگریس کے پیغام کو ملک میں پھیلائیں۔

گاندھی جی کا نام ہمیشہ ہمارے دل کے تاروں کو چھیڑ دیتا ہے۔ ان کی یاد سے ملک روحانی فیض حاصل کرتا ہے۔ اس لئے ہم ہر سال ۲ اکتوبر کو گاندھی جینتی مناتے ہیں — آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر نے صوبائی کانگریس کمیٹیوں کو جینتی کی تقریب کے متعلق فرداً گشتی چھٹی بھی ہوگی۔ صوبہ کانگریس کمیٹیاں ضلع اور شہر کمیٹیوں کو گشتی چٹھیاں بھیجیں گی۔ اس مبارک دن کو ملک کے شہر شہر اور گاؤں گاؤں میں مناسب تنظیم کے ساتھ منانا ہے۔

اس موقع پر ناسک کانگریس کے پیغام کو ہزاروں پلیٹ فارموں سے سنایا جائے۔ اور قوم کے گھر گھر پہنچا دیا جائے۔ مختصر الفاظ میں یہ پیغام ہے۔ فرقہ وارانہ بھائی چارہ۔ معاشی میدان میں انتھک جد و جہد خصوصاً اور دوسری گھریلو مصنوعات پید استعمال کرکے اور اخلاقی لگن جو خاص کر کانگریسیوں میں تربیت نفس کی شکل میں اور کانگریس کو پاک کرنے کی شکل میں اور مصیبت زدوں اور ضرورت مندوں کی امداد کی منظم کوشش کی شکل میں ظاہر ہو۔

ہند و پاکستان کی فیصلہ کیلئے مشترکہ ٹربیونل

معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان نے اس پالیسی کی بنا پر کہ ہر مسئلہ کو پر امن طریقہ سے طے کیا جائے۔ پاکستان کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ چار ججوں کا ایک مشترکہ ٹربیونل قایم کیا جائے۔ جس میں دو جج ہندوستان کے اور دو جج پاکستان کے ہوں۔

غالباً یہ تجویز پاکستان کے اس مطالبہ کے جواب میں پیش کی گئی ہے جس میں پاکستان نے کہا تھا کہ ہندوستان کو اس بات پر رضامند ہو جانا چاہیئے کہ نہر کے پانی کا تنازعہ فیصلہ کے لئے بین الاقوامی عدالت بھیجا جائے۔

وزیر اعظم پنڈت نہرو نے اپنے اعلانات میں یہ برابر کہا ہے کہ کسی تیسری پارٹی کے پاس جانے سے قبل جھگڑوں کو آپس میں گفتگو کرکے طے کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اب پنڈت نہرو کی یہ تجویز معلوم ہوتی ہے کہ یہ ٹربیونل نہر کے پانی کا جھگڑا سب سے پہلے طے کرے۔ اور اگر اس میں مفید ثابت ہو تو دوسرے تنازعی مسائل بھی اس ٹربیونل سے طے کرائے جائیں۔ جس میں متروکہ جائداد کا ٹیڑھا سوال بھی شامل ہے۔

غالباً ابھی دونوں حکومتوں میں اس بات پر گفتگو اور سمجھوتہ ہونا باقی ہے کہ اگر ٹربیونل کی رائے میں برابر کا اختلاف ہو تو تنازعہ کو طے کرانے کے لئے کیا ذرائع اختیار کئے جائیں۔ اس سلسلہ میں یہ تجویز بھی سننے میں آئی کہ ایسے اختلافات کی صورت میں ٹربیونل کے ججوں کے لئے پانچواں جج مقرر کر دیں۔ دوسری رائے یہ ہے کہ ایسے اختلافات کی صورت میں دونوں حکومتیں اختلافی نکات پر غور کرکے سمجھوتہ کی کوشش کریں۔ یا فیصلہ کے لئے جو ذرائع اختیار کرنا ہوں ان کا تعین کریں۔

انٹر کالج کے سابق پرنسپل ہیرالال کھنہ فرماتے ہیں کہ کالج کا سلور جوبلی ہفتہ ۳۰ اکتوبر سے ۵ نومبر تک منایا جائے گا۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن (صدر کانگریس) اور آنریبل گوبند بلبھ پنت (وزیر اعظم یوپی) نے اس موقع پر تشریف لانے کا وعدہ کر لیا ہے۔

گرام سدھار غلہ کی پیداوار بڑھانے کی غرض سے کاشتکاروں میں ایک نیا جوش و خروش پیدا کرنے کے لئے حکومت یوپی نے ۲ اکتوبر سے "گرام سدھار ہفتہ" منا رہی ہے اس ہفتہ میں دیہات کے کوڑا کرکٹ سے کھاد بنانے کی ایک بہت بڑی مہم جاری کی جائے گی۔

یوم امن یکم اکتوبر کو کانپور پیس کمیٹی کی زیر سرکردگی کانپور میں "یوم امن" منایا جائے گا۔ اس روز کے پروگرام میں ایک جلوس اور پبلک میٹنگ بھی شامل ہے۔

باپو جی کی زندگی — ۲ اکتوبر کو ڈی اے وی کالج کانپور میں مسز سچیتا کرپلانی "مہاتما گاندھی کی زندگی اور کارنامے" پر ایک لکچر دیں گی۔ ٹیگور کلچرل سوسائٹی کی طرف سے یہ پروگرام ہے۔

مزدور سبھا کانفرنس — یوپی کی مزدور سبھا کی

سری پرکاش جی کی تشریف آوری

آنریبل مسٹر سری پرکاش وزیر تجارت حکومت ہند ۸ ستمبر کو کانپور تشریف لائے مسٹر نولکشور بھرتیا منیجنگ ڈائرکٹر ووی انڈیا جنرل انشورنس کمپنی کے یہاں آپ نے قیام فرمایا۔

صبح کو آپ نے سودیشی کاٹن ملس، رائلٹی ملس جے کے آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی اور جے کے کاٹن ملس کا معائنہ کیا۔ لنچ کے بعد آپ سر جے پی سریواستو سے ان کے بنگلہ میں ملے۔ اس کے بعد مرچنٹ چیمبر کی ایگزیکٹیو ماہی میٹنگ کو خطاب کیا۔ شام کو چائے کے بعد ایک گھنٹہ آپنے تلک ہال میں گذارا جہاں آپنے کانگریسی حضرات سے ملے اور اس کے بعد آپ لالہ رام رتن گپتا کے پاس تشریف لے گئے۔

۲۹ ستمبر کو بھی آپ کا دن ایسا ہی مشغول پروگرام رہا آپ نے ڈی اے وی کالج، سناتن دھرم کالج اور مارواڑی انٹر کالج میں تقریریں کیں۔ لال املی کا معائنہ کیا۔ یوپی ٹریڈرس چیمبر اور کانپور شوگر مرچنٹس ایسوسی ایشن کے وفدوں سے ملاقات کی۔ دوپہر کو آپ پریس سے ملے۔ اس کے بعد اپر انڈیا چیمبر آف کامرس میں تقریر کی۔

اس کے بعد آپ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس مسٹر انکار سنگھ کے بنگلہ پر ضلع کے حکام سے ملے۔ اور اس کے بعد کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے صدر مسٹر ہری شنکر دویدی سے ان کے بنگلہ پر ملے۔ رات کو آپ کے اعزاز میں برٹش انڈیا کارپوریشن کے ایکٹنگ چیئرمین اور منیجنگ ڈائرکٹر مسٹر آر تھرانگیبل نے کانپور کلب میں ایک شاندار ڈنر دیا۔ سنیچر کی صبح کو آپ لکھنؤ کے لئے روانہ ہو گئے۔

آنریبل سری پرکاش نے یوپی چیمبر آف کامرس کی ایک عام میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تاجروں کو چاہیئے کہ وہ سونے سے پہلے اپنے دن بھر کے کاموں پر غور کریں اور اگر وہ پائیں کہ انھوں نے کوئی غلط کام نہیں کیا ہے تو پھر ان کو اپنے خلاف کسی بھی پروپیگنڈا سے خوفزدہ نہ ہونا چاہیئے۔ موصوف نے کہا کہ وہ ملک کی عزت کو اس وقت اونچا کر سکتے ہیں جبکہ وہ اپنے فرائض اچھی طرح انجام دیں۔

انھوں نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ تاجر طبقہ اپنی ذمہ داریوں کو اس طرح ادا نہیں کر رہا ہے جیسا کہ اس کو حصول آزادی کے بعد کرنا چاہیئے تھا ان کو یہ منظور کہ تاجر طبقہ کو لا تعداد شکایات ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ان کو دور کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ وہ ہر چیز کے لئے گورنمنٹ پر ہی بھروسہ نہیں کر سکتے ملک کو مالا مال بنانے کا ذمہ داری ان پر بھی اتنی ہی ہے جتنی گورنمنٹ پر ہے۔

ملک ہال میں کانگریس کے کارکنوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سری پرکاش جی نے کہا کہ حصول آزادی نے ملک کے عوام کے کاندھوں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری رکھدی ہے۔ انھوں نے ہمت ولولہ اور قربانی کا جو جذبہ جنگ آزادی میں دکھلایا تھا۔ وہی اب قوم کی اجتماعی زندگی کو اونچا کرنے میں اور عوام میں شہری بیداری کو جاگر کرنے میں استعمال ہونا چاہیئے سری پرکاش جی نے کہا کہ ہر مسئلہ کے حل کی امید گورنمنٹ سے رکھنا غلط ہے موصوف نے کہا کہ اگر ہر شخص اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے اور ہورڈنگ اور بلیک کرنے سے باز رہے تو کنٹرول کو جاری رکھنے کی ضرورت خود بخود ختم ہو جاوے۔ انھوں نے کہا کہ خبریں ہیں کہ بعض جگہوں پر راشن کارڈوں کی تعداد وہاں کی آبادی سے زیادہ ہے ایسی ہی چیزیں گورنمنٹ کو مجبور کرتی ہیں کہ کنٹرولوں اور پابندی عاید کرنے والے اقدام کو جاری رکھا جائے۔

ڈی اے وی کالج کی کامرس یونین کا افتتاح کرتے ہوئے سری پرکاش جی نے کہا کہ چونکہ کامرس یونین کے ممبر بہت جلد تاجر بنیں گے۔ اس لئے ان کے لئے تجارت میں نیک نیتی اور ایمانداری کے اصول سیکھنا اور بھی زیادہ ضروری ہے۔ انھوں نے کہا "آپ تجارت کے حلقہ جو کچھ بھی کریں آپ کو اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے کہ آپ کو اپنے ملک کے مرتبہ کو دنیا کی آنکھوں میں اونچا کرنا ہے۔"

جوہری دیوی مارواڑی بالکا ودیا بھون کی لڑکیوں کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ان کو نہ بھولنا چاہیئے کہ ان کو قومی زندگی میں ایک بہت اہم پارٹ ادا کرنا ہے۔ ان کو اونچے مادی معیار قایم کرکے اپنے بچوں کو ملک کے بہترین شہری بنانے ہیں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ موجودہ نظام تعلیم ملک کی ضرورتوں کو پورا نہیں کرتا۔ لیکن ہم کو خانگی زندگی اور امور خانہ داری کے اصولوں کو بھی سیکھنا چاہیئے

ایک پریس کانفرنس کے دوران میں سری پرکاش جی نے کہا۔ ہمکو اپنے اخلاقی معیار اونچے کرنے ہیں۔ ہر شعبہ زندگی میں ہم کو سخت ایمانداری برتنا ہے۔ آخر میں بے ایمانی سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ — ادارے جو دوسروں کے عیوب کو کھول کر روپیہ پیدا کرنے کے لئے قایم کئے گئے ہیں زیادہ عرصہ تک قایم نہیں رہ سکتے ہیں۔

ہندوستان اور پاکستان کے متعلق آپ نے کہا کہ "نہایت ایمانداری سے میرا خیال ہے کہ ہندوستان اور پاکستان دو آزاد ریاستیں ہو سکتی ہیں لیکن حقیقت میں دونوں ایک ملک ہیں۔ دونوں کے درمیان میں کوئی قدرتی رکاوٹ نہیں ہے۔ اور نہ دونوں ریاستوں کے باشندے کلچر میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

اسمبلی کی ممبری بلا مقابلہ

مسز برجرانی دیوی مصرا کانپور بلوور (شمال مشرقی) کے عورتوں کے حلقہ انتخاب سے بلا مقابلہ یوپی لیجسلیٹو اسمبلی کی ممبر ہو گئی ہیں۔ یہ جگہ مسز سچیتا کرپلانی کے استعفٰی کی وجہ سے خالی ہوئی تھی۔

بی این ایس ڈی سلور جوبلی۔ بی این ایس ڈی کا

संयुक्त प्रान्तीय भूमि उपयोग सम्बन्धी एक्ट सन १९४८ ई०

न्यायालय श्री ए. डी. यम देहात कान पुर

न० मुकद्दमा 298 सन १९५०

लक्ष्मी नारायन — वादी

बनाम श्यामा देवी वगैरा — प्रतिवादी

नोटस मिनजानिब गौरी शंकर वल्द ना मालूम कौम कायस्थ (१) श्री जगदम्बा प्रसाद कौम कायस्थ सा० राम नारायन का शिवाला कान पुर

(२) मु० श्यामा देवी जोजे नामालूम कौम कायस्थ साकिन जहानाबाद तहसील खजुहा जिला फतेहपुर

संयुक्त प्रान्तीय भूमि उपयोग सम्बन्धी एक्ट ४८ की धारा ३ के आधीन प्राप्त अधिकारों का उपयोग करते हुए मैं एडीशनल कलक्टर कान पुर आप को आदेश देता हूं कि आप इस नोटिस के प्राप्त होने की तारीख से पन्द्रह दिन के भीतर उस भूमि को जिसका विवरण नीचे दिया गया है कृषि फार्म कार्य के निमित्त उठा दें। इसके विरुद्ध अगर कोई आपत्ति हो तो नोटस की तामील से १५ दिन के भीतर न्यायालय में प्रेषित करें! तारीख पेशी ४-१०-५०

नाम मुहाल	नाम गाँव	रकबा	नम्बर खसरा
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

आज दिनांक को मोहर अदालत और दस्तखत से जारी किया गया

मुहर अ०

کانگریس کے ناسک اجلاس میں پنڈت جواہر لال نہرو کی پُر اثر اور زور دار تقریریں

فرقہ واریت اور ہند و پاکستان تعلقات

۲۱ ستمبر کو کانگریس کے ۵۶ ویں کھلے اجلاس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے ہند و پاکستان تعلقات کی تجویز پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ہند پاکستان تنازعات کے متعلق وہ بین اقوامی طریقہ کار اختیار کرے گا۔ یعنی اگر گفت و شنید کامیاب نہ ہو تو مفاہمت سے کام لیا جائے۔

"ہمارے جھگڑے پاکستان سے ہیں۔ ان کو مختلف سیاسی معیار سے دیکھنا ہوگا۔ یہ جھگڑے دو آزاد حکومتوں کے درمیان ہیں۔ کسی کانگریسی یا دوسرے شخص کو فرقہ واریت کے مسئلہ میں اپنے رویہ کا دار و مدار ان واقعات پر نہیں کرنا چاہیئے جو پاکستان میں ہو رہے ہیں۔ ہندوستان میں ہم لوگ ۳۰ سال سے جمہوری اصولوں کی پیروی کر رہے ہیں۔ ان اصولوں کو ہم پاکستان کے واقعات کی وجہ سے نہیں بدل سکتے۔ کیوں کہ اس کا مطلب تو جمہوریت کی مخالفت ہوگی۔ پاکستان میں چاہے کچھ بھی ہو ہمیں اپنے جمہوری اصولوں پر اٹل رہنا چاہیئے۔

ہند و پاکستان تعلقات کے مسئلے کے ساتھ ملایا گیا ہے۔ لیکن ان دونوں مسائل کے مختلف مدارج ہیں۔ فرقہ واریت ایک اندرونی سوال ہے جس کا تعلق براہ راست ہم سے ہے۔ اگر اس سلسلہ میں ہمارے اقدام کا دار و مدار پاکستان کی سرگرمیوں پر رکھا جائے تو۔ اس کا یہ مطلب ہوگا کہ ہم نے اپنی حکومت کی باگ ڈور دوسری حکومت کے ہاتھ میں دے دی۔ اگر لوگوں نے پاکستان کے واقعات سے اپنے جذبات میں اشتعال پیدا کیا تو ان کا اپنا ہی نقصان ہوگا۔ ہمیں اپنی ذمہ داری کی طرف توجہ کرنا ہے کہ ہمارا رویہ اقلیت کی طرف کیا رہتا ہے۔ یہ اکثریت کا کام ہے کہ وہ اقلیت میں اعتماد کا احساس پیدا کرے۔ لیکن اس کا ثبوت یہ ہوگا کہ اقلیت کو خود اپنے محفوظ ہونے کا اطمینان ہو۔ یہی پاکستان میں بھی ہونا چاہیئے۔

احساس خوف

پنڈت نہرو نے لوگوں میں احساس خوف کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ کانگریسیوں میں اب وہ امنگ اور طاقت نہیں رہی جو گاندھی جی نے ان میں پیدا کی تھی۔ مہاتما جی نے ان کو یہ تعلیم دی تھی کہ وہ تمام مشکلات کا مقابلہ نڈر ہو کر کریں۔ ان کی اپیل نے عوام میں ایک زبردست سامراجی طاقت کے مقابلہ کی ہمت پیدا کر دی تھی۔ اور ہم نے اپنی جنگ آزادی بلا اسلحہ کے جیتی تھی۔ آج ہمارے پاس فوج جہاز اور ہوائی بیڑہ ہے۔ لیکن لوگوں میں خوف کا احساس ہے۔ پاکستان سے خطرہ کے خیال کو برابر دہرایا جاتا ہے۔ عوام کو بتایئے کہ کسی قوم کے طاقت کا دار و مدار اس کی مسلح فوج پر نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر شہری کی اس دماغی طاقت، اس کی ہمت اور عزم پر ہوتا ہے۔ جس کا اظہار وہ اپنے ملک کے لئے مشکلات کے وقت میں کرتا ہے۔

کانگریسیوں کو چاہیئے کہ وہ عوام میں وہی پرانا جوش و خروش پھر پیدا کریں۔ اگر ایسا ہو جائے تو دنیا کی کوئی طاقت ہندوستان کو ماتحت نہیں بنا سکتی۔

جمہوریت کیا ہے

پنڈت نہرو نے کہا کچھ کانگریسی اس بات کو کہتے ہیں کہ عوام کے جو تاثرات کسی معاملہ کے لئے ہوں۔ وہی جمہوریت ہے۔ میں اس بات کو ایک لمحہ کے لئے ماننے کو تیار نہیں ہوں۔ اگر پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے تو کیا یہاں وہی رویہ اختیار کرنا صحیح ہوگا؟ اگر کچھ لوگ ایسا کہتے ہیں تو کیا یہ جمہوریت ہے؟ ۔ اگر یہی جمہوریت ہے تو میں کہتا ہوں کہ اس کو جہنم واصل ہونا چاہیئے جمہوری اصول کسی ذاتی سہولت کے لئے نہیں ہوتے۔ یہ صحیح ہے کہ پاکستان کے واقعات کی وجہ سے لوگوں کے جذبات مشتعل ہو گئے تھے۔ لیکن اس کی وجہ سے جمہوری اصولوں کے ساتھ کھیل نہیں جا سکتا۔ کانگریسیوں نے سب سے بڑا سبق جو سیکھا ہے وہ یہی ہے کہ وہ اپنے اصولوں کے بارے میں کسی طرح سمجھوتہ نہ کریں۔ اگر آج لاکھوں آدمی یہ مطالبہ کریں کہ ان اصولوں کو جھٹلایا جائے تو کانگریسیوں کو اس کے خلاف لڑنا چاہیئے۔ ایک مرتبہ نہیں بلکہ اگر ضرورت ہو تو ہزار مرتبہ۔

آج کانگریسیوں کی ذہنیت کو کیا ہو گیا ہے؟ کیا وہ ہجوم کے سامنے جھک کر اپنے اصولوں کے متعلق سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے اس قسم کا سبق نہیں سیکھا ہے۔ میں اس قسم کی جمہوریت سے متفق نہیں ہوں کہ عوام کی اکثریت جو کہے اس پر چلا جائے۔ اکثریت کو اپنے شرائط منوانے کا حق ہے۔ اگر اکثریت یہ چاہتی ہے کہ ہم اس راستہ پر چلیں۔ جو ہمارے تیس سال کے راستے کے خلاف ہے۔ اور جس میں جمہوری اصولوں پر سمجھوتہ کرنا پڑے گا۔ تو وہ ایسا کر سکتی ہے۔ اگر کانگریسی بھی اسی طرح سوچنا چاہتے ہیں تو وہ اپنی پسند کی حکومت بنا سکتے ہیں لیکن یہ سمجھوتہ جمہوریت کے خلاف ہوگا۔ اور اکثریت چاہے جو کچھ کہے جمہوریت پسند اس کے خلاف لڑیں گے۔

خطرناک رجحانات

کانگریسیوں کو ان خطرناک رجحانات سے آگاہ کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ میں آج محض اس لئے وزیر اعظم ہوں کہ آپ نے مجھے منتخب کیا ہے۔ اگر مجھے وزیر اعظم کی حیثیت سے برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو ہر طرح میری رہنمائی قبول کرنا پڑے گی۔ اگر آپ مجھے وزیر اعظم کے عہدہ پر نہیں رکھنا چاہتے ہیں تو آپ مجھ سے کہئے اور میں اسے چھوڑ دوں گا۔ میں باہر جا کر اپنے طور پر کانگریس کے نظریات کے لئے لڑوں گا جیسا کہ میں نے اب تک کیا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ کچھ لوگ کانگریسی میرے سامنے متذکرہ بالا طریقہ پر جمہوری اصول کا سوال رکھتے ہیں۔ یہ دلیل کہ کانگریس کو الکشن یا دوسرے تنظیمی مقاصد کے لئے اپنے اصولوں کے متعلق سمجھوتہ کرنا پڑے گا۔ لایعنی ہے۔ اگر کانگریس نے اپنے اصولوں پر سمجھوتہ کر لیا تو کانگریس میں کیا رہ جائے گا۔ وہ ایک لاش بن جائے گی۔ یہ کانگریسیوں کی انتہائی بزدلی ہوگی۔ اگر وہ چند گروہوں کے مفاد اور چند ووٹوں کی غرض کا شکار ہو جائیں پچھلے ۳۰ سال کی جنگ آزادی میں کبھی ایسی باتیں ان کے دماغ میں نہیں آئیں۔ ہم اپنے ملک و قوم کو مضبوط و خوش حال بنانا چاہتے ہیں۔ ہم کبھی آزاد ہو کر دوسرے صف کی حکومت نہیں بنانا چاہتے تھے۔ لیکن اگر آج جمہوری اصولوں کے متعلق سمجھوتہ کر لیا گیا تو ہندوستان کبھی باعظمت نہیں ہو سکتا۔

پنڈت نہرو نے ہند و مسلم اتحاد کے مسئلے پر ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کو

ہندوستان کے کسی حصہ پر غیر ملکی قبضہ برداشت نہیں کیا جا سکتا

وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگریس کے کھلے اجلاس میں ۲۱ ستمبر کو ہندوستان کے غیر ملکی مقبوضات پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم ہندوستان کے کسی حصہ پر کسی سامراجی طاقت کا قبضہ برداشت نہیں کر سکتے۔ ہم ایشیا افریقہ۔ اور اپنے ملک کے میں نو آبادیاتی نظام کے مخالف ہیں۔

ہم اس سلسلہ میں پر امن تصفیہ چاہتے ہیں اور اشتعال انگریزیوں کے باوجود ہم ابھی تک پر امن رہے ہیں۔ پانڈیچری اور جنوبی ہند کے دوسرے غیر ملکی مقبوضات میں حالات کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ ہندوستان جانب دارانہ طلبی کو منظور نہیں کرے گا۔

ہندوستان آزادی سے پہلے اور اس کے بعد بھی ہندوستان میں غیر ملکی مقبوضات کا مخالف رہا ہے۔ ہم اس بات پر ہرگز راضی نہیں ہو سکتے کہ کوئی غیر ملکی طاقت یا کوئی یورپی ملک ہندوستان کی سرزمین پر اس طرح اپنا قدم رکھ سکتا ہے۔

گوا کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ گوا پر پرتگال صرف یہ کہہ کر قابض نہیں رہ سکتا کہ گوا اس کا ہے۔ لزبن کا کوئی قانون یا فرمان گوا کو ہم سے چھین نہیں سکتا۔ اسے بہر صورت ہندوستان میں شامل ہونا ہو۔

فارموسا کے سلسلہ میں امریکی وزیر بحریہ کے خلاف صدر ٹرومین کی کارروائی اور جنرل میک آرتھر کے بیان پر ان کی تنبیہ کے سلسلہ میں پنڈت نہرو نے کہا کہ ان واقعات کا ذکر کرتے ہوئے میں نے ایک بار کہا تھا کہ امریکہ کے بعض لوگ علانیہ طور پر جنگ چاہتے ہیں لیکن مجھے خوشی ہوئی کہ صدر ٹرومین نے ان کی تنبیہ کی۔

میں نے تجویز کے دوسرے حصہ کے سلسلہ میں کہا تھا پورے ایشیا یعنی ملایا وغیرہ میں نو آبادیاتی نظام کو ختم ہونا چاہیئے۔ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ درست ہے کہ ملایا میں بعض دشواریاں ہیں اور وہاں کئی تو تین خلاف ملایائی۔ چینی۔ ہندوستانی۔ وغیرہ آباد ہیں۔ اس لئے وہاں کوئی کارروائی کرنا مشکل ہے۔ اس لئے انھیں پہلا کام یہ کرنا ہے کہ وہ آپس میں کم از کم سیاسی طور پر یک جہتی پیدا کریں تا کہ ملایا آزاد ہو سکے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ دنیا کے واقعات کی تمام ذمہ داری روس پر ڈالنا غلط ہے۔ کوریا کے متعلق متحدہ اقوام کی تجویز کی ہم ہرگز تائید نہ کرتے اگر ہم یہ نہ سمجھتے کہ شمالی کوریا نے حملہ کیا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم بلا سوچے سمجھے ہر اس بات پر راضی ہو جائیں۔ جو امریکہ برطانیہ یا روس میں کہی جاتی ہے۔ ہمیں ہر بات کے متعلق خود فیصلہ کرنا چاہیئے۔

کلچر کے بین اقوامی پہلو کی اہمیت

گاندھی نگر ۲۴ ستمبر۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج تقریباً پانچ ہزار طالب علموں کے سامنے کانگریس پنڈال میں تقریر کرتے ہوئے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ اعلیٰ کریکٹر بنانے اور اپنے کام کو ذمہ داری کے ساتھ انجام دینے کی عادت ڈالیں۔ کیوں کہ ملک کی ترقی کا دار و مدار اس کے قومی کردار پر مبنی ہو۔

انھوں نے کہا کہ کسی ملک کی ترقی کا راز اس کے کردار میں ہے۔ وہ قوم جو پختہ کردار کی ہوتی ہے وہ دشواریوں کا سامنا سمجھداری اور اطمینان کے ساتھ کرتی ہے اور باوجود ناکامی کے وہ گھبراتی نہیں۔ اور مقابلہ جاری رکھتی اور بالآخر کامیاب ہوتی ہے۔ لیکن وہ قوم جس میں خود اعتمادی نہیں ہوتی۔ اور دوسروں پر بھروسہ کرتی ہے وہ معمولی سی دشواری سے گھبرا جاتی ہے۔ اور آخر میں اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو اپنے اندر خود اعتمادی اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ان کے سپرد جو کام کیا جائے وہ پوری ذمہ داری اور اعتماد کے ساتھ کر سکیں۔

نہرو جی نے کہا کہ وہ نظام چاہے سرمایہ داری ہو چاہے سوشلسٹ یا کمیونسٹ اس کی اتنی اہمیت نہیں جتنی کہ اہمیت اس بات کی ہے کہ ملک کے لوگ کام کی طرف کتنا دھیان دیتے ہیں۔ اس لئے طالب علموں کو چاہئے کہ وہ اپنے طالب علمی کے زمانہ میں کام کو ذمہ داری کے ساتھ کرنے کی عادت ڈالیں۔

اس وقت ہندوستان کو تربیت یافتہ لوگوں کی سخت ضرورت ہے۔ طالب علموں کو اپنے مضمون میں مہارت حاصل کرنا چاہیئے تا کہ وہ ملک کے لئے مفید ثابت ہو سکیں۔

بین اقوامی کلچر

وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ لوگ اکثر کلچر کی بات کیا کرتے ہیں۔ ابھی پرسوں مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے کلچر کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مجھے ان کے اکثر خیالات سے اتفاق ہے۔ لیکن کلچر کے سلسلہ میں بنیادی چیز اس کی بین اقوامیت ہے کلچر کی بنیادی باتوں کو کسی قوم یا ملک کے حدود میں محدود نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس سلسلہ میں بنیادی چیزیں ہی زیادہ اہم ہیں۔ اس لئے غیر بنیادی باتوں پر زیادہ زور دینا مناسب نہیں۔ اگرچہ ان کی بھی ایک جگہ ہے۔

کوئی ایسا ملک نہیں جہاں اچھی باتوں کی عزت نہ کی جاتی ہو۔ اور بری باتوں کو ذلیل نگاہوں سے نہ دیکھا جاتا ہو۔ فریب اور چال بازی کہاں اچھی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ اس لئے کلچر سے متعلق غیر ضروری چیزوں کو بنیادی باتوں سے خلط ملط نہیں کرنا چاہیئے۔ اور ان کو اتنی ہی اہمیت دینا چاہیئے۔ جتنی کہ وہ مستحق ہیں۔ ہمیں اپنے بزرگوں سے جو تمدنی ترکہ ملا ہے۔ اس کی ہمارے دلوں میں کافی عزت ہے۔ لیکن کلچر کوئی جامد چیز نہیں۔ بلکہ وہ زمانہ کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتا ہے۔ اگر کسی ملک کے لوگ زمانہ کی تبدیلی کے ساتھ اپنا ذہنی رویہ اور رجحان نہ تبدیل کریں گے تو وہ پیچھے رہ جائیں گے۔

مغربی ممالک میں مشین کی ایجاد اور صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ وہاں کے لوگوں میں ذہنی تبدیلی بھی ہوئی جس کا اثر ان کے کلچر پر بھی پڑا۔ میرا خیال ہے کہ ہند میں بھی صنعتی ترقی کا اثر کلچر پر پڑے گا۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ہمارے کلچر کی بنیادیں بھی تبدیل ہو جائیں گی۔ ایسا نہیں ہے۔ وہ باقی رہیں گے۔ لیکن نئے روپ کے ساتھ۔ اس لئے نوجوانوں کو اپنا وقت کلچر کی مصنوعی اور غیر ضروری باتوں میں نہیں ضائع کرنا چاہیئے۔ بلکہ کلچر کی بنیادی باتوں پر دھیان دینا چاہیئے۔

پاکستان میں اقلیتوں کے تحفظ کی ضمانت!

کراچی ۲۶ ستمبر۔ پاکستان مسلم لیگ کے ترمیم شدہ دستور اور قواعد میں پاکستان کے مسلمانوں کو یقین دلایا گیا ہے کہ ان کو قرآن اور حدیث کی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ اور اقلیتوں کو اطمینان دلایا گیا ہے کہ ان کے جائز حقوق کی تحفظ کیا جائے گا۔ اور ان کو ترقی کرنے اور اپنے مذہب اور کلچر کو برتنے کی آزادی دی جائے گی۔

قواعد اور دستور کو تبدیل کرنے کا مسودہ پاکستان مسلم لیگ کونسل کے ۸ اکتوبر کے اجلاس میں منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

پٹیل حیدرآباد جائیں گے!

سکندرآباد۔ ۲۶ ستمبر۔ نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل جو اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں حیدرآباد آ رہے ہیں۔ تلنگانہ میں کمیونسٹوں کی صورت حال اور ان تدابیر کا مطالعہ کریں گے۔ جو ریاستی حکومت نے کمیونسٹوں کی روک تھام کے سلسلے میں اختیار کر رکھی ہیں۔

مدھیہ بھارت کے وزیر مال مستعفی

گوالیار ۲۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر مال پنڈت لیلادھر جوشی نے وزیر اعظم کے سامنے اپنا استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔

بچوں کے ہاتھ سگرٹ بیچنے والوں کو سزا

پونا ۲۶ ستمبر۔ سولہ سال سے کم عمر کے بچوں کے ہاتھ بیڑی سگرٹ تمباکو یا کوئی اور کیڈنی شے فروخت کرنے والوں کو حکومت بمبئی آئندہ سے سزا دے گی۔

گورنر بمبئی راجہ مہاراج سنگھ نے بمبئی قانون ساز کونسل اور اسمبلی کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان کی حکومت اس کو سخت معیوب سمجھتی ہے کہ کم عمر کے بچے بیڑی سگرٹ کے عادی بنیں۔

اکشے برہمچاری کا برت ٹوٹ گیا

لکھنؤ ۲۲ ستمبر۔ مسٹر والاجی اور ونوبھاوے جی کا ایک خط اکشے برہمچاری کو اس مضمون کا ملا کہ پنت جی نے ان کے تار کے جواب میں ان کو ایک تار دیا ہے جس میں کہا ہے کہ وہ یقین کرتے ہیں کہ اجودھیا کے اور فیض آباد کے معاملوں کو حل کر دیا جائے گا۔ اکشے جی نے اس خط پر آج چھ بجے شام کو طے کیا کہ اب برت کی ضرورت نہیں ہے۔ اور ڈاکٹر کپتان امر سنگھ سود کے آ جانے پر ایک موسمی کا عرق پانی میں ملا کر پی لیا۔

اکشے برہمچاری نے اجودھیا اور فیض آباد کی فرقہ دارانہ صورت حال پر ۲۲ اگست سے مرن برت شروع کیا تھا۔ انھوں نے جس بات پر برت رکھا تھا۔ اس کی شری مشرو والا جی ایڈیٹر ہریجن نے اپنے اخبار میں بہت زیادہ حمایت کی تھی۔ اور لکھا تھا کہ حکومت اتر پردیش کو اجودھیا کے اور فیض آباد کے حالات کو درست کرنا چاہیئے۔

مشرو والا جی نے اور پنت جی سے خط و کتابت جاری رکھی انھوں نے ۱۴ ستمبر ہی کو اکشے جی کو لکھا کہ اب معاملات صاف ہو گئے ہیں۔ اور ان کو اپنا برت توڑ دینا چاہیئے۔ لیکن اکشے جی نے معاملات کی صفائی اور چاہی۔

مشرو والا نے وردھا سے پنت جی کو ناسک تار دیا۔ اور اس میں مزید وضاحت کی خواہش کی۔ پنت جی نے تار دیا کہ انھوں نے اسمبلی میں جو بیان دیا تھا۔ اس کا درجہ یقین دہانی کا ہے۔ اور وہ فرقہ دارانہ میل جول کے لئے کوشش کریں گے۔ اس تار سے مشرو والا جی اور ونوبا بھاوے جی مطمئن ہو گئے۔ اور انھوں نے کہا کہ پنت جی کے وعدے پر بھروسا کرنا چاہیئے۔ ان کے اطمینان سے اکشے جی بھی مطمئن ہو گئے۔ اور انھوں نے برت توڑ دیا۔

برت توڑنے کے وقت (۶½ بجے شام) شری بابو لال، شری ترلوکی سنگھ، اچاریہ شری نواس شاستری اور کپتان امر سنگھ موجود تھے۔

نہرو ورکنگ کمیٹی میں شامل ہونگے

نئی دہلی ۲۶ ستمبر۔ صدر کانگریس مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے آج صبح سردار پٹیل راجہ جی اور مولانا آزاد سے ملاقات کر کے اپنی ورکنگ کمیٹی بنانے کے مسئلہ پر تبادلۂ خیال کیا۔ جس کے ممبر وزیر اعظم پنڈت نہرو بھی ہوں۔

کچھ دیر بعد پنڈت نہرو نے سردار پٹیل، راجہ جی اور مولانا آزاد سے مل کر ورکنگ کمیٹی میں شمولیت کے بارے میں اپنا نقطۂ نظر پیش کیا۔

ہند و پاکستان ریلوے کانفرنس

نئی دہلی ۲۶ ستمبر۔ ہندوستان اور پاکستان کے ریلوے بورڈوں کے افسران کی ایک کانفرنس آج دہلی میں ہوئی۔ جس میں دونوں ملکوں کے درمیان ٹرینوں کی آمد و رفت کے قواعد و ضوابط پر تبادلہ خیال ہوا۔

مغربی یورپ کی مدافعت کیلئے ایک بڑی فوج

لندن۔ ۲۶ ستمبر۔ برطانیہ کے وزیر دفاع مسٹر ایمونل شنول تین بڑے وزیروں دفاع کے جلسہ میں شرکت کرنے کے بعد نیویارک سے یہاں کل واپس آ گئے۔

یہاں کے ہوائی اڈے پر اترنے کے بعد انھوں نے بتایا کہ تینوں بڑے ملکوں کے وزرار دفاع یورپ کی مدافعت کے مسئلہ پر بہت حد تک اتفاق رائے ہو گیا ہے۔

وزرائے دفاع کے جلسہ میں جو باتیں طے ہوئی ہیں۔ ان میں کہا جاتا ہے کہ ایک یہ بات بھی شامل ہے کہ مغربی یورپ کی حفاظت و مدافعت کے لئے ایک مضبوط بری فوج امریکہ کے سپریم کمان میں رکھی جائے۔

اقوال زریں

جسمانی اور دماغی قوتوں کے ارتقا کا نام جوانی ہے۔

سب سے زیادہ خدمت پاکیزہ وہ ہے جو کبھی ظاہر نہیں ہوتی۔

مہربانی انسان کے لئے دروازہ کھولتی ہے مگر محبت اُسے اندر پہنچا دیتی ہے۔

خدا کی عبادت کرو۔ تاکہ وہ تم سے محبت کرے۔

اوسلو۔ فلسطین کے قائمقام ثالث ڈاکٹر رالف بنچے کو اس سال امن کا نوبل انعام ملا۔ یاد رہے کہ ڈاکٹر بنچے کاؤنٹ برناڈوٹ کے قتل کے بعد فلسطین کے قائم مقام ثالث مقرر کئے گئے تھے۔

موج تبسم

لیڈی پوسٹ ماسٹر سے۔ کیا جناب آپ ڈاک کے ٹکٹ بیچتے ہیں۔؟

پوسٹ ماسٹر۔ ہاں۔

لیڈی۔ دکھلائیے۔

پوسٹ ماسٹر نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔ اور پھر چند منٹ توقف کرکے یا کچھ سوچ کر چند اقسام کے ٹکٹ دکھلائے۔

لیڈی بعد غور بسیار کے بولی افسوس کہ ان میں ایک بھی مجھے پسند نہیں۔

ڈاکٹر۔ مریض سے۔ آج تمہاری حالت کیسی ہے۔

مریض ڈاکٹر صاحب۔ سانس بہت رک رک کر آتا ہے۔

ڈاکٹر۔ کچھ پرواہ نہیں آج میں اس کو بھی بند کردونگا۔

عجیب معلومات

لندن۔ ۲۰ ستمبر۔ موٹر مالکان اکثر کسی ایسی شے کا خواب دیکھا کرتے تھے۔ جو پٹرول کے بجائے استعمال کی جاسکتی چنانچہ ہنس گیب ہرڈ نے خواب کی تعبیر پوری کردی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ پانی سے ہی وہی کام لیا جاسکتا ہے۔ جو اب تک پٹرول سے لیا جارہا ہے۔ گیب ہرڈ میونخ کا باشندہ ہے۔ اس نے ایک ایسی ہی مشین تیار کرنے کی کوشش شروع کردی ہے۔

ظاہر ہے کہ صرف پانی سے کام نہیں چل سکتا۔ چنانچہ اس کے ساتھ دوسری اشیاء بھی استعمال کی جائیں گی۔ لیکن یہ اشیاء پٹرول کے مقابلہ میں بہت سستی پڑیں گی۔

ٹوکیو۔ ۲۹ ستمبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ جنوبی کوریا کے دارالحکومت پوسیول پر امریکی نوجوں نے قبضہ کرلیا ہے۔

افسانہ

شرابی

حالات کی آمد و رفت دریائی لہروں کی اتار چڑھاؤ کی مانند ہوتی ہے جس طرح لہریں ریت پر اپنے نشانات چھوڑ جاتی ہیں۔ اسی طرح بعض حالات بھی دل کی لوح پر غیر فانی تاثر منقوش کر جاتے ہیں۔

مجھے تو آج بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اس عورت کے منہ سے صداقت کی غیبی طاقت بول رہی تھی۔ ایسا ہوتا کم ہی ہے۔ مگر جب کبھی صداقت کسی انسان کی زبان سے بولنے لگتی ہے۔ دیکھنے اور سننے والے حیران وششدر رہ جاتے ہیں۔ اور وہ خود سے سوال کرتے ہیں کیا ہماری آنکھیں ٹھیک کام کر رہی ہیں۔ ان کی آنکھیں ٹھیک ہی ہوتی ہیں۔ مگر اس وقت وہ صداقت کے درشن کرتی ہوتی ہیں۔ جو اس گناہ اور ظلم سے پر دنیا میں صرف کبھی کبھی جلوہ فرما ہوتی ہیں۔

نریندر بابو۔ بہت دن سے کیمپ میں مزے اڑا رہے ہو۔ آج شراب کی دکان پر پہرہ دینے تمہیں جانا ہے۔ میں نے مڑ کر دیکھا کہ یہ کون ہے۔ دروازے میں سے ہمارے والنیٹروں کے گروہ کے کمانڈر صاحب ہنستے ہوئے اندر داخل ہو رہے تھے۔

میں نے جواب دیا۔ آپ کا حکم سر آنکھوں پر میں نے جانے سے انکار ہی کب کیا ہے۔ میں تو آپ کی۔۔۔۔۔۔ انھوں نے میرا یہ فقرہ ختم نہ ہونے دیا۔ بولے۔ ہاں ہاں!! یہ تو میں سمجھتا ہوں۔ تب ہی تو تمھیں یہاں کی ذمہ داریوں میں الجھا دکھا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ شراب پر پکٹنگ کرنے کی مہم چند اونچے درجے کے کام کرنے والے کی قربانی دئے بغیر سر نہ ہوگی۔ میں یہ محسوس کرکے خوشی سے پھولا نہ سمایا کہ کمانڈر صاحب مجھے بھی اونچے درجہ کا کام کرنے والا آدمی سمجھتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا۔ اسی لئے آج تمہیں بھیج رہا ہوں۔ تمہارے ساتھ دس والنیٹروں اور ۵ سیوا اکاؤں کی ایک جماعت ہوگی۔ پوری مستعدی کے ساتھ اپنے فرائض کو انجام دینا اور دوسروں سے بھی صحیح طریق پر کام لینا تم ان کے سردار ہوگے مجھے تم سے توقع ہے کہ مشکل کے وقت اپنی ذکاوت استعمال کروگے۔ اور دیکھنا سیوا اکاؤں کی ذرا خاص نگہداشت۔

"وہ اپنی نگہداشت خود کرنا جانتی ہیں۔ اپنی یہ ہدایت تو آپ اپنے ہی پاس رہنے دیں۔" کہتی ہوئی نرملا اندر داخل ہوئی۔ کھدر کی ساری میں اسکا پر شباب حسن نگاہوں کے لئے جنت نظرے کم نہ تھا۔ اس کا بھولا بھولا خوبصورت چہرہ اس موٹی جھوٹی ساری میں اس طرح دمک رہا تھا۔ جیسے بادل کی اوٹ سے چاند جھانکتا ہے۔ اس کے کانوں پر بالوں کی لٹیں لٹک آئی تھیں جب وہ جھوم جھوم کر لہراتی تھیں تو مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا گویا میری آرزوئیں تیر دل سے نکل کر نرملا کے چہرے کی بلائیں لینے کے واسطے لٹوں کی شکل اختیار کرکے وہاں جا پہنچی ہیں۔

کمانڈر صاحب نے خوش ہوکر کہا۔ تم ٹھیک کہتی ہو۔ نرملا دیوی۔ ہمیں اپنی مہلاؤں سے ایسی ہی امید ہے۔ میں نے کمانڈر صاحب سے پوچھا۔ کیا آج کے دستہ میں نرملا دیوی بھی ہوں گی۔

کیوں؟ کیا ان سے ڈرتے ہو؟

کہہ کر کمانڈر صاحب کھلکھلا کر ہنس پڑے نرملا دیوی نے بھی ہنسی میں ان کا ساتھ دیا۔ میں نرملا دس والنیٹر اور پانچ سیوکاؤں۔۔۔۔۔۔ اور ہیں۔ ہم سب نے شراب کی دوکان پر دھرنا دے رکھا تھا۔ تماشائیوں کا ہجوم تھا۔ لا اینڈ آرڈر کے کارندے بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ شاید ان کا خیال یہ تھا کہ ان کی عدم موجودگی میں کسی اور میں امن وامان قایم کرنے کی صلاحیت نہ ہوگی۔

میں نے اپنے سب آدمیوں کو قرینے سے کھڑا کردیا تھا۔ کبھی والنیٹروں کو طریق کار کی تلقین کرتا اور کبھی مجمع کو قابو میں رکھنے کی تدبیریں کرتا۔ مگر ان سب کاموں کو انجام دیتے ہوئے بھی میری نظریں برابر نرملا کو دیکھ رہی تھیں۔ آج بھی اس کا جگمگاتا ہوا چہرہ میری آنکھوں تلے پھر رہا ہے۔

شام کے چار بجے سے شرابیوں کا تانتا بندھا۔ پہلے تو وہ پھر اپنے نکل کر آگے آگئے۔ اور پھر ان میں سے ایک دو اندر کی طرف لپکے اور ان کی دیکھا دیکھی باقی سب ہی آگے بڑھے۔ ہم میں سے چند آدمیوں نے انھیں روکا اور سمجھانا شروع کیا۔ ۔ بھائی کیوں اپنا پیسہ اور تندرستی برباد کرتے ہو۔ کیوں اپنی بیویوں اور بچوں کو آٹھ آٹھ آنسو رلواتے ہو۔

ایک بولا۔ پھر تمہیں کیا۔؟ ہمارا پیسہ ہے ہماری تندرستی۔ ہمارے بیوی بچے چاہے جیسے رکھیں۔ چاہے جسے برباد کریں۔ اور چاہے جسے مار ڈالیں۔ تمہیں کیا سروکار؟ ہماری بیویاں کیا تمہاری بہنیں لگتی ہیں۔

ایک والنیٹر نے کہا کہ "ہاں بھائی ہماری بہنیں نہ لگتی تو ہم تمہیں سمجھاتے ہی کیوں۔ کیا ہمارے بہت بھائیوں کے لئے۔

۔۔۔۔۔۔ پھر وہی بات ارے ہمارا تو کوئی ہے ہی نہیں۔ نہ بیوی نہ بچے۔ سب مر گئے۔ اب تو جانے دے بابا۔ " نہیں بھائی ایسا کیوں کہتے ہو۔ اپنی بری عادت کو برقرار رکھنے کے لئے تم سب کو مار ڈالنا پسند کرتے ہو۔ اس عادت ہی کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔

"کیا کریں۔ آپ لوگوں کی رشتہ داری سے چھوٹنے کے لئے بھی تو کوئی راستہ ڈھونڈ ہی ہے۔ ہم سب نے کیا بیوی بچوں ہی کو مار ڈالیں۔ (ہنسکر) بھلا دیکھو تو سہی۔ رشتہ دار بھی ملے تو کیسے۔ نہ کھلانا نہ پلانا۔ کیوں بھیا جگو"۔

اور یہ کہتے ہوئے اس نے گھور گھور کر نرملا کو دیکھنا شروع کردیا۔

جس شخص نے اس کو جگو کہہ کر خطاب کیا تھا وہ بولا۔ ارے ہاں بھیا مدن لال۔ کہتا تو ٹھیک ہی ہے۔ مگر بھائی یہ لوگ بھی بجا فرماتے ہیں مجھے تو بھی ان کی بات کا یقین سا آنے لگا ہے۔

پھر اس نے والنیٹروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بابو صاحب آپ کا اقبال بنا رہے۔ بھگوان کریں آپ کو اس کام میں سپھلتا ہو۔ یہی حال رہا تو آپ اس سنسار کو سورگ بنا دیں گے سورگ۔ بھگوان کسم۔ آپ کا کیال تو بڑا پاکیزہ کھیال ہے۔ (شراب کی دوکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) نابود ہو جائیں گے۔ یہ برباد ہوں گے۔ مٹیں گے۔ بھگوان انہیں آپ جیسے پرستوں کے جے پے گارت کردے گا۔ (شراب کی دوکان کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ کر) اب یہ گارت تو ہی ہو جائیں گے۔ بابو صاحب بس آج اور پی آنے دیجئے۔

مدن بولا۔ ٹھیک کہی جگو۔ دوست بہت ٹھیک کہی۔ یار ہے تو دو کوڑی کا آدمی مگر کیا بات نکالی ہے۔ بس بابو صاحب صرف آج۔ ہم دونوں آج آخری بار پئیں گے۔ پھر توبہ کرلیں گے۔ پھر ایسا دوزخی کام کبھی نہ کریں گے۔

باتیں والنیٹروں سے کر رہا تھا مگر اس کی نظریں نرملا پر تھیں۔ ہم نے ان کی بہت منت خوشامد کی۔ انہیں بہت دیر تک سمجھایا۔ اونچ نیچ بتانے میں بہت سے الفاظ اور دماغ کھپایا۔ مگر ان دونوں نے ہماری ایک نہ مانی۔ اسی پر بضد رہے کہ ابتو ہمیشہ کے لئے شرابخوری ہے تو یہ کونی ہی ہے۔ بس آج آخری بار پی لیں۔ اس میں کیا حرج ہے۔

آخر کار ہم لوگوں نے ان کا راستہ چھوڑ دیا۔

رات کے ۸ بج چکے تھے۔ شراب خانہ بند ہو چکا تھا۔ پکٹنگ اٹھا لیا گیا۔ آگے آگے سیوا کائیں اور پیچھے پیچھے والنیٹر قومی گیت گاتے چلے جا رہے تھے۔ ہمارے ساتھ عوام کا ایک جم غفیر تھا۔ سیوا اکاؤں میں سب سے آگے نرملا تھی۔ اور سرگروہ ہونے کی حیثیت سے میں اس کے قریب قریب چل رہا تھا۔ شراب خانے سے کچھ دور نکلے تھے کہ جگو اور مدن لال بھی جلوس میں آکر شامل ہوئے۔ وہ خوب شراب پئے ہوئے تھے۔ نرملا سے کچھ دور پر وہ بھی جھومتے جھامتے اور مستانہ لغزشیں کھاتے چلنے لگے۔ مگر ان کی نظریں برابر نرملا پر تھیں۔ اس وقت تو میں نے یہ بات نہیں سوچی مگر آج میں سوچتا ہوں کہ اس وقت ان شرابیوں میں اور مجھ میں بہت زیادہ فرق نہیں تھا وہ شراب خانے سے شراب پی کر آئے تھے جس نے انہیں بدمست بنا دیا تھا۔ اور میں نرملا کے حسن کی شراب نظارہ سے مدہوش تھا۔ مدہوشی تو تھا جو میں نے اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کی۔ ورنہ چاہئیے تھا کہ اسی وقت انھیں وہاں سے ہٹوا دیتا۔ اور انہیں نرملا کی توہین نہ کرنے دیتا۔

جب قومی گیت ختم ہوا تو قومی نعرے بلند کئے گئے "بندے ماترم"

جگو اور مدن لال شانے سے شانا ملا کر ایک دوسرے کے سہارے کھڑے ہوگئے۔ اور بولے بندے اے۔۔۔۔ اے۔۔۔۔۔ آ۔۔۔۔۔ آ۔۔۔۔ ماترم

مدن لال کی حالت سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ ان لفظوں کا مطلب سمجھے بغیر ہی نشے کی حالت میں جیکارے بلند کر رہا ہے۔ اور للچائی ہوئی نظروں سے نرملا کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ بندے۔۔۔۔ اے اے آ۔۔۔ آتم۔

اور وہ دونوں کھل کھلا کر ہنس پڑے۔ اس پر مجمع میں سے کچھ لوگوں کو ہنسی آگئی۔ مدن لال نے لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے کہا۔ "ارے کیا بندے ماترم کا ٹھیکہ تم ہی نے لیا ہے۔

اس کی نظریں اب بھی نرملا ہی پر جمی ہوئی تھیں۔ مجمع اس کا یہ فقرہ سن کر ہنس پڑا۔ دونوں شرابی آپس میں ٹکرا کر ایسے لڑکھڑے کہ پھر سنبھل ہی نہ سکے۔ اور زمین پر گر پڑے۔ وہ دونوں بندے ماترم رٹ رہے تھے مدن لال چلا کر کہنے لگا "ارے میری پیاری بندے ماترم" اور پھر گانے لگا "مار ڈالا یار تیری بانکی نجریا نے" نرملا کے تحمل کو دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ وہ ایسی بنی ہوئی تھی جیسے اُسے کچھ خبر ہی نہیں ہے۔ جلوس آگے بڑھ گیا۔ شرابیوں کو اٹھوا کر ان کے گھر پہنچوا دیا گیا۔

دوسرے دن مقررہ وقت پر پکٹنگ پھر شروع ہوا وہی والنیٹر تھے۔ اور وہی سیوا کائیں۔ وہی نرملا اور وہی میں عوام کی بھیڑ بھی کافی سے زیادہ تھی فضا میں جوش کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔ تھوڑی ہی دیر میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک طرف سے مدن لال چلا آرہا ہے۔ شراب خانے کے دروازے پر آکر مجھکو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ "بابو صاحب میں تو ویسے ہی تماشا دیکھنے چلا آیا ہوں۔ آپ بالکل خوف نہ کیجئے۔ میں تو کل آخری بار پینے کے بعد توبہ بھی کر چکا۔ اب میں اس کی طرف رخ نہ کروں گا۔

یہ کہہ کر شرابخانے کی طرف رخ کرکے اس نے جونہی دروازے کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اور اس کے چہرے پر سرخی کی لہریں سی دوڑتی دکھائی دینے لگیں۔ وہاں نرملا کھڑی تھی۔

مدن لال کہنے لگا۔ "نہیں جاؤں گا بابو جی نہیں جاؤں گا"۔ اس کے چہرے کی سرخی گہری ہوتی گئی۔ اور آنکھیں چڑھ گئیں۔ نہیں نہیں کہتا ہوا وہ ایک خود بخود چلتی ہوئی مشین کی طرح دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اور لپک کر شراب خانے کے دروازے کے اندر جا پہنچا۔ والنیٹروں نے کہا۔ کیوں بھائی کچھ یاد ہے کل تم نے کیا کہا تھا۔ اور کیا قسم کھائی تھی؟ اور ابھی ابھی تم کیا کہہ رہے تھے۔

مدن لال نے جواب دیا کہ بابو صاحب آبھی آپ چھوکرے ہیں۔ نادان بچے ہیں۔ ارے شرابی کی بات کا اعتبار ہی کیا۔ جو اس کی بات کو سچا جانے وہ بھی شرابی سمجھے۔ ارے لا بھئی چودہری تو تو دیتا ہی نہیں۔ کیا ٹھٹھر کر رہ گیا ہے۔

اتنے میں مدن لال کا کل والا ساتھی جگو بھی دروازے پر آن پہنچا۔ وہ شراب میں دھت تھا۔ اسے روکنے کے لئے پکٹنگ اور مضبوط کیا گیا۔ نرملا بھی اپنی ساتھنوں کے ساتھ فوراً آگے بڑھی۔ اور بولی۔ بھائی تم نہیں جانتے تم کیا کر رہے ہو۔ شراب پی کر تم کتنا پاپ کماتے۔

جگو نے غم غمی آواز سے کہا۔ اوہو میری بندے ماترم تم کیا کہہ رہے ہو۔ ارے صبو ہم تم دونوں پئیں گے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنا ہاتھ نرملا کی طرف بڑھایا۔ نرملا نے ذرا سخت لہجے میں کہا۔ "خبردار۔ جو ہاتھ یا پیر آگے بڑھائے۔

وہ بولا۔ واہ رے نخرے۔ ارے میں کیوں نہ پیوں ضرور پیوں گا۔ اور تم منع کرنے والی میری کون ہوتی ہو۔ مجمع میں جوش کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔ نرملا بولی۔ تمہیں یہ بری چیز نہیں پینی چاہئیے۔ تم اس سے اپنا گھر برباد کرتے ہو۔ اور دوسروں کا گھر بھرتے ہو۔

جگو نے جواب دیا۔ اچھا نہ میں پیوں گا۔ مگر نہ پینے کی ایک شرط ہے۔

ہم سب دم بخود کھڑے تھے۔ مجمع غصے سے دانت پیسنے لگا۔

نرملا! بولی کیا شرط ہے۔

جگو نے جواب دیا۔ بس صرف ایک۔

نرملا نے کہا۔ بولو۔ جلدی بولو۔ وہ کیا ہے۔

مجھے ایک بار۔ صرف ایک بار ان پیارے پیارے گالوں کا بوسہ لے لینے دو۔

مجمع غصے کے مارے آپے سے باہر ہوگیا۔ والنیٹر بھی غصے سے بے قابو ہوگئے۔ خود مجھ پر یہ کیفیت طاری ہوگئی کہ جی چاہتا تھا کہ اس بدتمیز کو جان سے مار ڈالوں اگر پھر بھی میں نے ضبط کیا۔ خود کو سنبھالا۔ دوسروں کو بھی ضبط سے کام لینے کی ہدایت کی۔ اور جگو کو ڈانٹ کر کہا۔ دیکھو دیکھو بکو مت۔

نرملا نے مجھ سے مخاطب ہوکر کہا۔ ہائیں نریندر بھائی۔ کیا کرتے ہو۔ میں اپنی رکشا خود کر سکتی ہوں۔ تمہاری ضرورت نہیں ہے۔

بھائی نریندر۔

اس کے یہ الفاظ کانوں کی راہ میرے دل میں اترے اور تیروں کی طرح سینے میں چبھے۔

بھائی نریندر۔

میرا سر چکرانے لگا۔ اور سکتے کی حالت میں کھڑا کا کھڑا رہ گیا۔

نرملا نے جگو کو مخاطب کیا۔ اور بولی۔ تو تمہاری یہی ایک شرط ہے نا۔ کیوں۔ میں تیار ہوں۔ مگر پہلے تمہیں یہ قسم کھانی ہوگی کہ تم پھر کبھی شراب نہ پیوگے۔

مدن لال نے کہا۔ مرد کی زبان ایک ہوتی ہے۔ شرط پوری کرو۔ پھر کبھی قسم کھانے کو شراب کے پاس بھی جا ٹھیکوں تو میرا نام مدن لال نہیں۔

نرملا نے اس سے پوچھا۔ تمہیں یہ معلوم ہے کہ تم مجھے کل سے کیا کہہ کر پکار رہے ہو۔

ہاں ہاں! بندے ماترم کتنا سندر نام ہے۔ جیسا سندر مکھڑا ہے ویسا ہی پیارا نام ہے۔

نرملا نے سنجیدہ لہجہ میں کہا۔ اسکا مطلب جانتے ہو۔ مطلب وطلب کیا۔ ! نام کا بھی کچھ مطلب ہوا کرتا ہے۔

اس کا مطلب ہے تم۔ بس تم!۔

نرملا نے کہا۔ میں اچھا میں ہی سہی۔ تو گویا تم نے مجھے اپنی ماتا بنا لیا۔ لو تمہاری ماتا تیار ہے۔ تم اس کا بوسہ لے سکتے ہو۔

اب شرابی کا نشہ ہرن ہوا۔ اس نے تعجب سے کہا ماتا! اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ شاید اس کی ماں کا حال ہی میں انتقال ہوا تھا۔ اس کی یاد نے شرابی کا اضطراب دو چند کردیا۔ شاید اسے یہ خیال بھی آیا کہ اگر آج میری ماں زندہ ہوتی تو وہ بھی مجھے اپنا سمجھ کر اسی شراب پینے سے روکتی۔ مگر ابھی اس پر شراب کا قبضہ تھا۔ بولا بندے ماترم کا مطلب ماتا کیسے ہوا۔

نرملا نے جواب دیا۔ بندے ماترم کا مطلب ہے ماتا میں تمہاری بندگی بجا لاتا ہوں۔ اب تم سمجھ گئے۔ لو تمہاری ماتا تیار ہے۔ تم اس کا بوسہ لے سکتے ہو۔

شرابی کا چہرہ سیاہ پڑ گیا۔ اس کا جسم تھر تھر کانپنے لگا اس نے اپنی نظر نرملا کے چہرے پر سے ہٹا کر اس کے پاؤں پر جمادیں۔ اور "ماتا۔ میری ماتا بندے ماترم" کہتا ہوا۔ نرملا کے پاؤں پر گر پڑا۔ اس نے ماتا کے قدموں کو بوسہ دیا انھیں آنکھوں سے لگایا۔ اور زار و قطار رونے لگا۔ ماتا آنکھیں بند کئے اپنا ہاتھ اونچا اٹھائے کھڑی رہی۔ مجمع میں ہل چل پڑ گئی۔ لوگوں نے جوش میں آکر نعرہ لگایا بندے ماترم۔ نرملا دیوی کی جے ہو۔

نرملا دیوی نے آنکھیں کھولیں۔ اس نے مدن لال کو اٹھایا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ ماتا کی نصیحت ہے کہ اب کبھی شراب نہ پینا۔

اس نے سر جھکا کر ماتا کی نصیحت کو قبول کیا۔ اور پاؤں چھونے کے بعد چلا گیا۔

ماتا کی نصیحت ہے " یہ فقرہ اور نرملا کا بندے ماترم بن کر آنکھیں بند کئے شرابی کے سر پر ہاتھ اٹھائے کھڑا ہونا دونوں میرے دل کی پر نقش ہوگئے۔

پکٹنگ ختم ہونے کے بعد ہم سب واپس آگئے میں سونے کے لئے بستر پر لیٹ گیا۔ مگر نیند نہ آئی مجھے ایسا سنائی دینے لگا گویا در و دیوار پکار رہے ہیں۔ بھائی نریندر میں اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں۔ تمہاری ضرورت نہیں میں نے سوچا۔ اس نے میرے دل کی بات جانچ لی۔ میرے دل کے اندر سے میری جو خواہش جھانک رہی تھی۔ اسی کو مخاطب کرکے شاید اس نے یہ کہا ہی کہ میں اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں۔ تمہاری ضرورت نہیں۔

عورت! خود اعتمادی کا مجسمہ ہوتی ہے۔ جب عورت ماں کے روپ میں ظاہر ہوتی ہے تو کسی کی مجال نہیں ہوسکتی کہ اس پر گناہ کی پرچھائیں بھی ڈال سکے۔

ماتا کی یہ نصیحت ہے کہ۔ ماتا تیری یہ نصیحت مانوں گا۔

(باقی صفحہ ۵ کالم ۳)

بدنظمی کی بیماری تیزی سے پھیل جاتی ہے

لکھنؤ ۲۰ ستمبر۔ ہز اکسیلنسی ایچ پی موڈی گورنر اتر پردیش نے آج رات کو آل انڈیا ریڈیو سے "بدنظمی" کے عنوان سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ بدنظمی کی وبا بہت جلد پھیل جاتی ہے۔ اس سے مقابلہ کرنے کے لئے مضبوط عزم اور عوام کی پوری قوت کی ضرورت ہے۔ جتنا ہی اس بیماری کو پھیلنے کا موقع دیا جائے گا۔ یہ اتنا ہی زیادہ عوام کی نجی زندگی کو مختل کر دے گی۔

گورنر صاحب نے "بدنظمی" کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک قسم کی دماغی بدہضمی ہے۔ جو عدول حکمی اور نافرمانی سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ آپ نے سب سے پہلے طلبا میں بدنظمی کی وبا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ طلبا کی بدنظمی ایک اہم مسئلہ بن گیا ہے۔ جو قیمتی وقت انھیں پڑھنے لکھنے اور دماغی تربیت میں صرف کرنا چاہیے۔ وہ بے کار ایجی ٹیشن اور غلط کاموں میں صرف ہو جاتا ہے۔ اگر امتحان کے نتائج کی ناپسندیدگی پر نیل یا استادوں سے ان بن یا ایسی ہی دوسری معمولی باتوں پر ہڑتال ہوتی رہی تو ہم آئندہ کے لئے کیا امید رکھیں۔

آپ نے کہا کہ طلبا میں ضبط و نظم پیدا کرنے کے لئے ان کے ماحول میں تبدیلی پیدا کرنا چاہیے۔ اور ان کے لئے مناسب تفریح اور ادبی مذاق کی چیزیں مہیا کرنے کا انتظام ہونا چاہیے۔

پبلک زندگی کی خامیاں۔

ہز اکسیلنسی نے اس سلسلہ میں والدین استادوں پبلک کارکنوں اور پریس کے اشتراک عمل پر زور دیا۔ انھوں نے پبلک کارکنوں کی بدنظمی پر بھی تبصرہ کیا اور کہا کہ ان کے درمیان سے اتحاد ذاتی مفاد کی قربانی اور مقصد کی یک جہتی غائب ہو گئی ہے۔ آج کی پبلک زندگی ووٹ لینے تک محدود ہے۔

گورنر صاحب نے روزمرہ کی زندگی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مجھے ہر شعبہ حیات میں بدنظمی نظر آتی ہے۔ خصوصاً وقت کی پابندی تو لوگ جانتے ہی نہیں مل مزدوروں کے سلسلہ میں انھوں نے کہا کہ خود غرض لیڈر اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے انہیں غلط راہ پر چلاتے ہیں۔ مزدوروں کو اپنے اندر نظم پیدا کرنا چاہیے۔

نشئہ سے مزید تین سال کے لئے اس عہدہ پر باقی رکھا جائے۔

ڈاکخانہ کے ملازمان کی کانفرنس

نئی دہلی ۲۸ ستمبر۔ ڈاک خانہ اور تار گھروں کے ملازمین کی یونین کی تیسری سالانہ آل انڈیا کانفرنس انبالہ میں یکم اکتوبر سے ۱۱ اکتوبر تک ہوگی۔

کیری اپا نے کشمیر کے علاقوں کا دورہ کیا

سری نگر ۲۸ ستمبر۔ کل ہندوستان کے کمانڈر انچیف جنرل کیری آپا نے پنجاب اور کشمیر کے ایک ہزار سیلاب زدہ علاقہ کو دیکھا۔

پاکستان میں مساوی حقوق

کراچی ۲۸ ستمبر۔ آج پاکستان دستور ساز اسمبلی کا اجلاس پون گھنٹے تک ہوا۔ اس کے بعد اجلاس ۴ اکتوبر کے لئے ملتوی ہو گیا۔ آج کے اجلاس میں وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان نے بنیادی اصولی کمیٹی کی عارضی رپورٹ پیش کی۔ آج بنیادی حقوق کی کمیٹی نے بھی اپنی عارضی رپورٹ پیش کی۔

رپورٹ کے ذریعہ پاکستان کے ہر شہری کو مذہب۔ تقریر۔ پیشہ۔ جائداد کو رکھنے یا اسے علاحدہ کرنے کی آزادی دی گئی ہے۔

بقرعید کے ہنگامہ پر اظہار مذمت

لکھنؤ ۲۹ ستمبر۔ صدر بازار کانگریس کمیٹی کا ایک فوری جلسہ مسٹر ان پال کی صدارت میں ہوا۔ جلسہ میں ایک قرارداد کے ذریعہ ان شورش پسند عناصر کی مذمت کی گئی جن کی وجہ سے بقرعید کے روز ناخوشگوار واقعہ پیش آیا تھا۔ اور انھوں نے لوٹ مار اور قتل کر کے کنٹونمنٹ کے باشندوں کو بدنام اور شرمندہ کیا۔ قرارداد میں مصیبت زدوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا اور پبلک سے درخواست کی گئی کہ وہ قیام امن میں حکومت سے زیادہ سے زیادہ تعاون کرے۔

دو آدم خور درندے مارے گئے

لکھنؤ ۲۸ ستمبر۔ گذشتہ رات گوپال کھیڑا علاقہ موہن لال گنج میں آدم خور درندوں اور انسانوں کے درمیان چلنے والی جنگ میں آدم خور درندوں کے ایک محاذ پر کنور ہری ہر کشن سنگھ نے آٹھ روز کی مسلسل جد وجہد کے بعد دو خوفناک درندوں کو ہلاک کر دیا۔

اچاریہ جی وائس چانسلر رہیں

لکھنؤ ۲۸ ستمبر۔ لکھنؤ یونیورسٹی کی اکزیکٹیو کونسل کا جلسہ نے اتفاق رائے سے چانسلر سے سفارش کی ہے کہ وہ وائس چانسلر اچاریہ نریندر دیو کو ۴ اکتوبر

افسانہ
شرابی
بقیہ صفحہ ۴

جس طرح مدن لال کو شراب کی لت تھی اسی طرح میں پریم کے مرض میں مبتلا ہو کر بھارت ماتا کی سیوا کے راستے سے بھٹک رہا ہوں۔ اب حسن کی شراب مجھے کبھی اپنی طرف نہ کھینچ سکے گی۔ اور ماتا کی مورتی ہمیشہ میرے دل پر پہرہ دیا کرے گی۔

نرملا کے حسن سے متاثر ہو کر اپنے دل میں محبت کی جو عمارت کھڑی کر لی تھی۔ اس کی بنیادیں ہل گئیں۔ میرے دل کے مندر میں تو اب بھی نرملا ہی کی مورتی رکھی تھی۔ مگر اب وہ میری محبوبہ نہیں تھی۔ بلکہ تقدیس کا پیکر اور احترام کا مجسمہ تھی مجھے اس کی موجودگی میں آنکھیں اٹھا کر اسکا چہرہ دیکھنے کا حوصلہ نہ ہوتا جب کبھی تنہائی میں بیٹھتا۔ ندامت کی آگ سے دل پگھلتا اور آنسو بنکر آنکھوں کی راہ سے باہر آنے لگتے۔

ایک دن میں اسی طرح لیٹے لیٹے رو رہا تھا۔ میرا تکیہ آنسوؤں کی بارش سے شرابور ہو چکا تھا۔ دفعتاً میں نے محسوس کیا کہ کوئی میرے سر کے بالوں میں نرم نرم انگلیاں دوڑا رہا ہے۔ میں چونک کر اٹھ بیٹھا۔ دیکھا نرملا دیوی آگئی ہیں۔

میرا دل بے چینی کی ایک کروٹ لے کر تڑپنے لگا اس نے کوشش کہ کی "ماتا نرملا" کی مورتی کو چور چور کر دے۔ اور اس کی جگہ محبوبہ نرملا کا مجسمہ نصب کرے۔ لیکن میری ہمت نے اس کے ہاتھ پکڑ لئے۔ اور کہا خبردار یہ کرتا ہے۔ میں نے بے انتہا نظروں سے نرملا کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں اس وقت سنجیدگی کا کوئی نشان نہ تھا بلکہ ان سے دوشیزگی کی معصومیت ٹپک رہی تھی۔

بولی۔ ارے نریندر۔ تم رو رہے ہو۔

میرے دل نے ایک بار پھر ماتا نرملا کی مورتی برباد کر کے اس کی جگہ محبوبہ نرملا کے مرقع کو چسپاں کرنا چاہا۔ مگر میری جرات پھر آڑے آگئی۔ اور اس نے دل کی اس تمنا کا ہمیشہ کے لئے گلا گھونٹ دیا۔

میں نے جھک کر نرملا کے پاؤں چھوئے۔ اور کہا۔ مجھے شما کرو ماں۔ مجھ جیسے پاپی کو اپنے چرن میں چھو کر دل کا میل دور کرنے کا موقع دو۔

کیا پاگل ہو گئے ہو نریندر۔ ماں کہاں ہے۔ یہ تو میں ہوں۔ نرملا۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی سی لڑکی۔ آنکھوں میں آنسو اور ہونٹوں پر مسکراہٹ لئے اس نے کہا

میں اپنے کو نہ سنبھال سکا۔ بولا کیا تم وہی نرملا ہو۔ وہی جس کے درشن میں شراب خانے کے پھاٹک پر کر چکا ہوں۔ تم وہی نرملا ہو جو ۔ ۔ ۔ اچھا خیر۔ جانے دو۔ تم ایک لڑکی ہو۔ جسے میں پیارے ایک بھولی بھالی لڑکی کہا کرتا ہوں۔ تم ماں نہیں ہو؟ ماتا نہیں ہو۔ تو کیا ان آنکھوں نے دو دفعہ دھوکہ کھایا۔

نرملا کی آنکھوں میں پھر سنجیدگی آگئی بولی نریندر تم مجھے جان کر بھی نہ جان سکے۔ اور مجھ ہی پہ کیا تم عورت ذات ہی کو نہیں پہچان سکے تم نہیں جانتے کہ میں ایک نوجوان ودھوا ہوں۔ تم میری طرف مائل تھے۔ اور میں جانتی تھی۔ کہ تم مجھے چاہتے ہو۔ آہ آج یہ بتا دینے میں کوئی ہرج نہیں کہ میں بھی تم سے پریم کرتی تھی۔ مگر بہت جلد مجھے معلوم ہو گیا کہ بھارت ماتا کی سیوا کرنے والوں کو اس کی فرصت ہی کہاں ہے اسی لئے میں نے اپنے دل کی آرزو کو کچل دیا۔ اب وہ نرملا اس دنیا میں نہیں ہے جسے تم چاہ سکو۔ اب تم مجھے بہن نرملا یا ماتا نرملا ہی سمجھ سکتے ہو۔

اس کے چہرے پر غضب کی سنجیدگی تھی۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ "ماں" کہتا ہوا۔ اس کے قدموں پر گر پڑا۔ اس نے میرے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مجھے اٹھانا چاہا۔ میں پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔ اس نے کسی نہ کسی طرح مجھے اٹھایا۔ آنسو پونچھے اور کہا۔

بھیا نریندر۔

میں نے جواب دیا۔ بہن نرملا۔

نرملا کھلکھلا کر ہنس پڑی پھر بولی۔

ایک بات پوچھوں؟

میں نے کہا۔ ہاں ہاں! ایک نہیں دو۔

بھابی کب تک لاؤ گے۔

"بھارت ماتا کی سیوا کرنے والوں کو اتنی فرصت کہاں بہن۔ اب میرا نمبر آ چکا ہے۔

کوریا کے مستقبل پر برطانی تجویز متحدہ اور آزاد کوریا کا قیام

فلشنگ میڈوز ۲۸ ستمبر۔ کوریا کا مستقبل طے کرنے کے لئے برطانی حکومت نے پہلی کی ہے اور متحدہ اقوام کے وفود کے پاس ایک تجویز گشت کرائی ہے جس میں بعد از جنگ تعمیر کے منصوبے پیش کئے گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ برطانی منصوبے کو امریکہ کی حمایت بھی حاصل ہے اور اس میں حسب ذیل تجویزیں شامل ہیں۔

۱۔ متحدہ اور آزاد اقوام کوریا کا قیام
۲۔ متحدہ اقوام کی نگرانی میں آزادانہ انتخاب
۳۔ عبوری دور میں نگرانی کے لئے متحدہ اقوام کے ایک بااختیار کمیشن کا قیام۔
۴۔ کوریا کی معاشی تعمیر نو کے لئے متحدہ اقوام کی ذمہ داری۔

برطانی اور امریکی حلقوں میں عام طور پر یہ بات تسلیم کی جاتی ہے کہ کوریا میں متحدہ اقوام کی فوجیں صرف اسی وقت تک کے لئے رکھی جائیں گی جب تک متحدہ اور آزاد کوریا قائم نہ ہو جائے۔

برطانی تجویز میں ابھی تک رد و بدل کی گنجائش ہے اور ممکن ہے کہ اس پر جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی میں غور کیا جائے۔

کوریا میں اتحادی فوجیں پرانی سرحد تک رک جائینگی!

لندن، ۲۷ ستمبر۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر رابرٹ من زیز نے آج آسٹریلیا کی پارلیمنٹ میں یہ اعلان کیا ہے کہ تین بڑوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ کوریا کی پرانی سرحدوں کو بحال رکھا جائے گا۔ اور اقوام متحدہ کی فوجیں پرانی سرحدوں تک جاکر رک جائیں گی۔ انھوں نے کہا کہ جب جنوبی کوریا فتح ہو جائے گا۔ اور شمالی کوریا کی فوجیں اپنی پرانی جگہ واپس چلی جائیں گی۔ تو اقوام متحدہ کی فوجیں آگے نہیں بڑھیں گی۔ ہاں اگر اقوام متحدہ کی مرضی آگے بڑھنے کی ہو تو بات دوسری ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ اقوام متحدہ کی فوجیں جیسے ہی پرانی سرحد تک پہنچیں گی لڑائی فوراً ختم ہو جائے گی۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ دوران جنگ میں وہ وہاں تک پہونچ جائیں جنگ کا ختم ہونا حالات پر منحصر ہے۔ لیک سکسس سے جو خبریں آرہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تجویز یہ بھی ہے کہ شمالی کوریا بھی فتح کر لیا جائے۔ اور پھر ایک متحدہ کوریا بنا لیا جائے۔

گاندھی جینتی کے موقع پر فرقہ وارانہ اتحاد پر زور دیا جائے!

لکھنؤ، ۲۷ ستمبر۔ حکومت اترپردیش نے ضلع کے افسروں کے نام ایک حکم جاری کیا ہے جس میں کہا ہے کہ گاندھی جینتی کے موقع پر مہاتما گاندھی کی سوانح عمری پر جو تقریریں کی جائیں اس میں خاص طور سے بتایا جائے کہ مہاتما اپنی ساری زندگی فرقہ وارانہ اتحاد پر زور دیتے رہے ہیں۔ اور اس کے اس اصول پر عمل کرنا ہر سرکاری افسر، طالب علم اور ہر شہری کے لئے ضروری ہے۔

مہاتما گاندھی کی سالگرہ ۲ اکتوبر کو ہے اور اس سلسلہ میں تمام ڈسٹرکٹ افسروں کو اترپردیش کی طرف سے ایک مراسلہ جاری کیا گیا ہے جس میں ان سے کہا گیا ہے کہ تمام اترپردیش میں مہاتما گاندھی کی سالگرہ کے عظیم الشان موقع کو موزوں طور پر منایا جائے۔ چنانچہ ۲ اکتوبر کے لئے حسب ذیل عام پروگرام تجویز کیا گیا ہے۔

سرکاری عمارتوں پر جھنڈا لہرایا جائے۔ اور مہاتما کی تصویر کی نقاب کشائی کی جائے۔ ان تقریبوں میں ضلع کا افسر اعلیٰ خود شریک ہو۔ ہر دفتر یا ادارہ کا صدر افسر مہاتما گاندھی کے کارنامہ پر ایک مختصر تقریر کرے۔ جس میں حاضرین اور طلباء کو امن فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے فوائد سمجھائے جن کے لئے مہاتما تمام عمر کوشش کرتے رہے اور جن پر ہر سرکاری ملازم اور ہر شہری کو عمل کرنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں اناج زیادہ پیدا کرو۔ پر زور دیا جائے۔

انڈونیشیا کو اقوام متحدہ کا ممبر

فلشنگ میڈوز، ۲۷ ستمبر۔ حفاظتی کونسل نے گذشتہ رات یہ سفارش کی ہے کہ جمہوریہ انڈونیشیا کو متحدہ اقوام کا ساٹھواں ممبر بنا لیا جائے۔ حفاظتی کونسل نے یہ فیصلہ تقریباً اتفاق رائے کے ساتھ کیا ہے۔ صرف قوم پرور چین کا نمائندہ غیر جانبدار رہا۔ اب یہ تجویز منظوری کے لئے جنرل اسمبلی میں جائے گی۔

سکہ کی قیمت کا مسئلہ سیاسی بن گیا

لاہور، ۲۷ ستمبر۔ پاکستان اسٹیٹ بینک کے گورنر مسٹر زاہد حسین نے بینک کے حصہ داروں کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اور پاکستان کے سکوں کی شرح تبادلہ کا مسئلہ اب معاشی میدان سے سیاسی میدان میں منتقل ہو گیا ہے۔ جہاں پر سکون اور غیر جانبداری گفت وشنید تقریباً ناممکن ہو جاتی ہے۔

تبت اور فارموساکی آزادی

لندن، ۲۷ ستمبر۔ کمیونسٹ حکومت کے وائس چیرمین جنرل شوتہ نے آج ایک کہا کہ پی کنگ حکومت کا مقصد فارموسا اور تبت کو آزاد کرانا ہے۔ یہ خبر تاس ایجنسی کے توسط سے یہاں تک پہونچی ہے۔

— ... —

ہندوستان میں حزب مخالف کی سخت ضرورت

وشاکھاپٹم، ۲۷ ستمبر۔ سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے ملک میں ایک مضبوط حزب مخالف کی ضرورت پر زور دیا۔

مسٹر نرائن جو کل اندھرا ضلع کا دورہ کرنے آئے ہیں بار ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں تقریر کر رہے تھے۔ انھوں نے شکایت کی کہ کانگریس حکومت خواہ وہ مرکزی ہو یا صوبائی حزب مخالف کے بغیر کام کر رہی ہے۔

فورڈ کا کارخانہ امن عالم کیلئے

واشنگٹن، ۲۷ ستمبر۔ فورڈ کے کارخانہ نے کل اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے تمام وسیع وسائل و ذرائع کے ساتھ ایسی سرگرمیوں کو تقویت دے گا جو امن عالم کے قیام کا سبب بن سکیں۔ اس کارخانہ کی دولت کا اندازہ ۲۰ کروڑ ڈالر کیا جاتا ہے۔

کتب خانہ نذیریہ کے متعلق

حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کی رائے

دہلی ۳۱ جولائی۔ حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے کتب خانہ نذیریہ کے متعلق حسب ذیل رائے کا اظہار کیا ہے۔

کتب خانہ نذیریہ قائم کر کے مولوی سید محمد عبدالروف صاحب نے اہل دہلی کی ایک نہایت قیمتی خدمت انجام دی ہے۔ شمس العلما حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے نام نامی وگرامی کے ساتھ کتب خانہ نذیریہ منسوب ہے۔ اسوقت موجودہ سولہ ہزار کا علمی ذخیرہ ودیگر اخبارات ورسائل سے بکثرت حضرات شائقین بلا تفریق مذہب ہر قوم وملت مستفیض ہو رہے ہیں۔ دہلی جیسے شہر میں کسی علمی اسلامی کتب خانے کا نہ ہونا بہت بڑی کمی تھی۔ اگر مسلمانان دہلی تھوڑی سی توجہ بھی کریں تو کتب خانہ نذیریہ کی ذاتی عمارت اور مستقل فنڈ کی یہ حسن الوجوہ پوری تکمیل ہو سکتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کی سعی اور مسلمانان شہر کی ہمت و توجہ سے بہت جلد ایک قیمتی حیثیت حاصل کرے گا۔

ٹنڈن جی کا ورکنگ کمیٹی کے متعلق جہد و جہد

نئی دہلی، ۲۷ ستمبر۔ ٹنڈن جی جن کو کل تک یہ امید تھی کہ وہ شاید آج اپنی ورکنگ کمیٹی کے ناموں کا اعلان کر دیں۔ ابھی تک اپنی کوششوں میں کامیاب نہیں ہوئے۔ انھوں نے آج اخباری نمایندوں سے کہا کہ "ابھی میں ناموں کا اعلان نہیں کر سکتا ہوں؛ میرا خیال ہے کہ شاید میں اس وقت تک اعلان نہ کر سکوں گا۔ جب تک کہ میں کلکتہ سے لکھنؤ واپس نہ آؤں، واپسی ۸ اکتوبر تک ہوگی۔

ٹنڈن جی سے پوچھا گیا کہ وہ ورکنگ کمیٹی کے ناموں کا اعلان کرنے میں اتنی دیر کیوں لگا رہے ہیں۔ تو انھوں نے کہا کہ ابھی بعض مسائل پر سمجھوتہ کرنا باقی ہے۔ ایک نامہ نگار نے پوچھا سمجھوتہ کس سے؟ ٹنڈن جی نے مسکرا کر کہا۔ جن لوگوں کی اہمیت ہے۔

کہا جاتا ہے کہ جواہر لال جی کے ورکنگ کمیٹی میں شامل نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ ورکنگ کمیٹی کے غلط فیصلوں پر آزادی سے اپنی رائے دے سکیں۔ ان کا خیال ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ورکنگ کمیٹی ایسا راستہ اختیار کرے جو ناسک کے فیصلوں کے خلاف ہو۔ اس وقت ان کو اسبات کا موقع ملنا چاہیئے کہ وہ ورکنگ کمیٹی کے فیصلوں پر تبصرہ کر سکیں۔ اور بتا سکیں کہ وہ کس پہلو سے ناسک کے فیصلوں کے خلاف ہے۔ اگر جواہر لال جی ورکنگ کمیٹی میں شامل نہیں ہوتے ہیں تو شاید پھر چند اور چوٹی کے لیڈر جن کو ٹنڈن جی شامل کرنا چاہتے ہیں۔ انکار کر دیں۔

آج جواہر لال جی مولانا آزاد۔ سردار پٹیل۔ اور راجگوپال آچاری نے ٹنڈن جی سے تین گھنٹہ تک بات چیت کی تھی۔ لیکن نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔

قاسم رضوی کو سزائے موت دینے کیلئے درخواست

حیدرآباد ۲۷ ستمبر۔ حیدرآباد کے ایڈوکیٹ جنرل مسٹر راجہ رام آئر نے حیدرآباد ہائیکورٹ سے نظرثانی کی درخواست کرتے ہوئے عدالت سے التجا کی ہے کہ مخصوص عدالت نے قاسم رضوی اور ان کے دو ساتھیوں کو قید بامشقت تا حیات کی جو سزا شعیب اللہ خان کے مقدمہ قتل میں دی ہے۔ اس کو سزائے موت میں تبدیل کر دیا جائے۔

— ... —

ایڈیٹر و پبلشر خواجہ عبدالسلام پرنٹر خواجہ عبدالوحید انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT KANPUr

ESTD, 1925

REGD. No.
A 406

رجسٹرڈ نمبر ۱ے
۹ بہ

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

احسن بمبئی ۷/

صداقت
ہفتہ وار

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

قیمت
سالانہ ۸/-
سالانہ رعایتی ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲

VOL. 52 No. 40 | KANPUR SATURDAY 7th OCTOBER 1950 | کانپور شنبہ ۷/ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۲۴/ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۹ھ | جلد ۵۲ نمبر ۴۰

ادبیات

وہی فرقِ دیر و حرم آج تک ہے

(از جناب ندرت کانپوری)

دیا تھا جو اس نے وہ غم آجتک ہے
کہ یاد اِک نگاہِ کرم آجتک ہے

تغافل بجائے ستم آج تک ہے
ہمیں ابتدا سے یہ غم آج تک ہے

مذاہب کی کج بحثیاں اللہ اللہ!
وہی فرقِ دیر و حرم آج تک ہے

وہ سانسیں جو صرفِ محبت ہوئی ہیں
اُسی زندگی کا بھرم آج تک ہے

خیالوں میں باقی ہے اب بھی نزاکت
تری زلف کا پیچ و خم آجتک ہے

زہے عزمِ محکم کہ راہِ طلب میں
زمانے سے آگے قدم آج تک ہے

نہ چاہا تمھاری نظر نے کہ سُلجھے!
وہی مسئلہ جو اہم آج تک ہے!

وہ دیوانگی عشق کی اللہ اللہ!
جنونِ وفا بیش و کم آج تک ہے

جو گوشہ نشینِ حرم ہے وہ ندرتؔ
پرستارِ بیت الصنم آج تک ہے

دنیائے اسلام

نہر سوئز سے برطانی فوج کا تخلیہ!

قاہرہ یکم اکتوبر۔ برطانیہ امریکہ اور آسٹریلیا نے مصر کو مطلع کیا ہے کہ وہ نہر سوئز کے علاقہ سے برطانی فوج کا تخلیہ اس شرط پر کرنے کے لئے تیار ہیں کہ وہ چاروں ملک ملکر مشرق وسطیٰ کے دفاع کے لئے ایک مشترکہ کمیٹی قائم کریں۔ یہ خبر المصری اخبار نے شائع کی ہے۔ اس کی تردید کرتے ہوئے مصری وزیر خارجہ نے کہا کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ برطانیہ امریکہ اور آسٹریلیا نہر سوئز کے علاقہ کا تخلیہ کرنے پر تیار ہو گئے ہیں۔ یاد رہے کہ المصری وفد پارٹی کا اخبار ہے جو اسوقت مصر میں برسر اقتدار ہے برطانی سفارت کے ایک ترجمان نے بھی اس خبر کو محض گپ بتلایا ہے۔ اس نے کہا کہ اس قسم کی خبروں سے مصر کے بین اقوامی تعلقات پر خراب اثر پڑتا ہے المصری نے لکھا تھا کہ یہ تجویز برطانی سفیر سر رالف اسٹیونسن نے مصری کے قائمقام وزیر خارجہ ابراہیم فراغ کے سامنے پیش کی ہے۔

عراق زرعی مشینیں خریدے گا

بغداد ۲/ ستمبر عراق نے دجیلہ کے علاقے میں زرعی تعمیر نو کے منصوبے پر صرف کرنے کے لئے اس سال کے بجٹ میں دس ہزار پونڈ کی رقم مخصوص کردی ہے۔ دجیلہ کے تمام اونچے علاقے حال ہی میں دس ہزار کاشتکاروں اور کسانوں کے درمیان تقسیم کئے گئے تھے۔

بغداد ۳/ ستمبر عراقی وزارت خارجہ نے شامی حکومت کے سامنے تجویز پیش کی ہے کہ عراق اور شام کے درمیان معاشی امور پر گفت و شنید کی جائے بتلایا گیا ہے کہ اس گفت و شنید کا مقصد دونوں ملکوں کے درمیان درآمد برآمد کی تنظیم و ترتیب ہے۔

شاہ ایران کا شوق

لندن ۳/ ستمبر۔ برطانیہ کے نازک سامان بنانے والوں کو ایران کے لئے ایک عجیب و غریب چیز بنانے کی دعوت دی گئی ہے کہ شاہ ایران تیل کے کنوؤں کا ایک ٹھوس طلائی نمونہ بنوانا چاہتے ہیں جو ایران کی اس قدرتی دولت کی علامت ہوگا۔ اس نمونے کے لئے کوئی لمبائی چوڑائی کی قید نہیں رکھی گئی ہے۔

اہل افغانستان ہندوستان کے ہمدرد ہیں

پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے جو حال ہی میں افغانستان کی یوم آزادی کی تقریب میں شرکت کرکے واپس آئے ہیں۔ یہاں بتایا کہ افغانستان کے عوام آزاد پختونستان کی تحریک کے زبردست مؤید ہیں۔ انھوں نے اپنے تاثرات افغانستان بتاتے ہوئے کہا کہ عام طور پر افغانیوں کو ہندستانی جو کچھ سمجھتے ہیں۔ اس سے وہ مختلف ہیں۔ اہل افغانستان اور ان پٹھانوں میں جو پاکستان اور افغانستان کے درمیان قبائلی علاقے میں رہتے ہیں ہندوستان میں بہت کم فرق کیا جاتا ہے جیساکہ یہاں سمجھا جاتا ہے افغانی بے آئین اور سرکش قوم نہیں ہے۔ انھیں اپنی آزادی بڑی عزیز ہے اور وہ اسے ہر قیمت پر باقی رکھنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ وہ ایک بہادر قوم ہے جو اپنی آزادی کے تحفظ کے لئے کسی قسم کی قربانی سے کبھی دریغ نہیں کرسکتی۔

مطالبہ پختونستان کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت کنزرو نے کہا کہ اہل افغانستان نے جو قبائلی علاقہ کے باشندوں کے ہم قوم ہیں کبھی اس سرحد کو خوشی سے تسلیم نہیں کیا جو ہندستان اور افغانستان کے درمیان مقرر کیگئی تھی اور جسے ڈیورنیڈ لائن کہا جاتا ہے یہ ایک بڑا مشکل مسئلہ ہے جس نے بدقسمتی سے افغانستان اور پاکستان کے درمیان اختلاف پیدا کردیا ہے مجھے امید ہے کہ ان دونوں ملکوں کے درمیان جلد ہی تعلقات خوشگوار ہو جائینگے اس لئے کہ افغانستان پاکستان اور ہندستان تینوں کو مساوی حثیت سے قبائلی علاقہ کے امن و تحفظ سے دلچسپی ہے۔

پنڈت کنزرو نے افغانستان کی معاشی حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اہل افغانستان بہت ہی غریب قوم ہیں لیکن ملک میں معدنی دولت کافی ہے جس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے حکومت افغانستان اپنی آزادی کے تحفظ کے سلسلہ میں عرصہ سے منہمک چلی آرہی ہے جس کی وجہ سے دوسرے مسائل کیطرف اُسے توجہ کرنیکا موقع نہیں ملا۔ بہرحال حال ہی میں افغانستان نے پن بجلی کا کارخانہ قایم کرنے کے لئے بین الاقوامی بنیک سے ایک رقم قرض لی ہے۔ لیکن اتنے ہی سے اس کام کام نہیں چلسکتا اسے مزید روپیہ کی ضرورت ہے۔

آخر میں پنڈت کنزرو نے کہا کہ افغانستان والے ہندوستان اور ہندوستانیوں کے بڑے دوست اور خیر خواہ ہیں تعلیم یافتہ افغانی اسکے بہت زیادہ خواہشمند ہیں کہ ہندستان اور افغانستان کے درمیان دوستی کے رشتے زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جان برتو حق عزم مستقل میں ہے — زبان بکف دیکھو جو تیرے دل میں ہے

صداقت ہفتہ وار کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۴۰

فرقہ واریت سے ساری دنیا ہار مان لے لیکن میں نہ مانوں گا

۳ اکتوبر ۶ بجے شام کو امین الدولہ پارک لکھنؤ میں پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم نے تقریباً ایک لاکھ کے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ :- آپکے صوبے میں کانگریسیوں نے ایسی ایسی باتیں کہی ہیں۔ اور ایسی ایسی تقریریں کیں ہیں جن کو سن کر مجھے بہت دکھ ہوتا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے جن لوگوں نے ۳۰ سال مہاتما گاندھی جی کے ساتھ آزادی کی لڑائی لڑی ہے۔ وہ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ ان تقریروں میں فرقہ واریت ہوتی تھی۔

جس چیز کو میں کبھی اور کسی صورت میں نہیں برداشت کر سکتا ہوں وہ فرقہ واریت ہے چاہے سب اسکے سامنے جھک جائیں چاہے سارا ملک جھک جائے۔ پر میں نہ جھکوں گا۔ میں اکیلا اسکا مقابلہ کروں گا۔

جنگ کی جو باتیں کرتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے ہیں کہ جنگ کیا چیز ہے اور اس سے ملک کس تباہی میں پڑ جائے گا۔ دراصل ان لوگوں کو پرواہ بھی نہیں ہے کہ ملک کا کیا حشر ہوگا۔ میں ایسی باتوں کو قطعی برداشت نہیں کروں گا۔ ایسی باتیں جو بھی کرے گا چاہے وہ راشٹریہ سنگھ ہو چاہے مہاسبھا سنگھ اسے کچل دیا جائے گا۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ ملک میں ہمارے اس پرانت میں جہاں ہم نے آپ نے اور کانگریس نے پرورش پائی کیا ہو رہا ہے۔ ہم کس طرف جا رہے ہیں۔ آپ کے یہاں ایک محلہ یعنی صدر میں ابھی بقرعید میں ہنگامہ ہو گیا۔ یہ انتہائی شرم کی بات ہے۔ یہ ہمارے لئے ہندوؤں کے لئے اور حکومت کے لئے۔ میں عاجز آ گیا ہوں ان خبروں سے اور سمجھتا ہوں کہ مجھے کوئی حق نہیں ہے اس ملک کے پردھان منتری رہنے کا جہاں۔ اس قسم کے واقعات اب بھی ہو رہے ہیں۔ کوئی حق نہیں کسی کو یہ سوچنے کا کہ چوں کہ دوسرے ملک میں یا ہمارے پڑوسی کے یہاں اس قسم کی زیادتیاں ہوئی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم بھی ویسی ہی باتیں کریں۔ افسوس تو یہ ہے کہ خود ہمارے کانگریسی اب اس قسم کی باتوں کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ اور اسپر شرماتے نہیں۔

جواہر لال جی نے کہا کہ بعض سیاسی حالات ایسے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے ہمارا ملک تقسیم ہو گیا ہے۔ اور اس تقسیم سے ہم میں سے بہت لوگوں کا توازن کھو بیٹھے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ غنڈوں اور غیر ذمہ داروں کی بن آئی۔ اور وہ لوگ جو پہلے برطانی حکومت کا ساتھ دیتے تھے۔ اس فرقہ واریت فضا سے فائدہ اٹھانے لگے۔ اور لوگوں کو گمراہ کرنے لگے۔ جہاں ان کی گمراہی کی اور بہت سی باتیں ہیں وہاں یہ بھی کہتے ہیں کہ پاکستان سے جنگ کر دو۔ شاید وہ نہیں جانتے ہیں کہ جنگ کیا چیز کیا ہے۔ اس سے کیسی تباہیاں آئی ہیں۔ وہ دوسرے ملکوں کا حال نہیں دیکھتے ہیں جن کو جنگوں نے برباد کر دیا ہے۔ اور یہ بھی بات ہے کہ ان کو اس چیز کی کچھ زیادہ پرواہ نہیں ہے کہ ملک برباد ہو جائے گا۔ فرقہ واریت کی ایسی غیر ذمہ دار باتیں کرنے والی جماعتوں کو میں کسی طرح برداشت نہ نہیں کر سکتا ہوں۔ ایسی باتیں جو جماعت بھی کرے گی خواہ راشٹریہ سیوک سنگھ ہو۔ یا مہاسبھا ہو یا سکھ سنگھ سبھا ہو اس کو کچل دیا جائے گا۔

جواہر لال جی نے کہا کہ ادھر کچھ دنوں سے میں نے اس صوبے کا جو حال دیکھ رہا ہوں اس سے مجھے بہت دکھ ہوتا ہے۔ یہاں ایسی تقریریں کی گئیں۔ اور ایسی باتیں کہی گئیں ہیں جن میں فرقہ واریت پائی جاتی ہے۔ ان باتوں کا میرے اوپر بہت اثر ہے۔ اور میں اسی اثر کو لیکر ناسک اجلاس میں گیا تھا۔ اس اجلاس میں میں نے جو چاہا تھا وہ بہت آسانی سے منظور کر لیا گیا۔ اس آسانی کو دیکھ کر مجھے ایسا خیال ہوا کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے۔ کہ ہم نے اس چیز کو ٹھیک طرح نہ سمجھا ہو۔ کہ جو ہم منظور کر رہے ہیں۔ وہ کیا چیز ہے۔

کانگریس نے کہ جس کا سن اسوقت ۶۵ سال کا ہے اور جس نے مہاتما کی سرکردگی میں آزادی کی کامیاب لڑائی لڑی ہے آج بہت سی خرابیوں میں مبتلا ہو گئی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس میں عہدوں کا لالچ آ گیا ہے۔ لوگ اسطرح سوچتے ہیں کہ یہ بن جاؤں اور وہ بن جاؤں اور دوسری بات یہ ہے کہ ان میں فرقہ واریت آگئی ہے۔

اپنے صوبے کی سیاست دیکھ کر اور عام کانگریس کی حالت دیکھ کر میں بہت متفکر تھا۔ اور اکثر سوچتا تھا کہ میں وزارت عظمیٰ چھوڑ کر باہر آ جاؤں اور جو کچھ کر سکتا ہوں کروں۔ لیکن بہت سوچنے کے بعد ممکن ہے اسمیں میری خود غرضی ہو، اس نتیجے پر پہونچا کہ ابھی مجھے اس جگہ پر رہنا چاہیئے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ میں نے محسوس کیا کہ سیاست خارجہ کو میں سمجھتا ہوں اور باہر بہت سے لوگ مجھے جانتے ہیں۔ ان میں میری ایک آواز ہے۔ اس لئے اگر میں ہٹ جاؤں تو اس سے ہندوستان کو بہت نقصان پہنچے گا۔ لیکن اگر میں اندرونی حالت زیادہ بگڑے تو ہو سکتا ہے کہ میں اپنے اس فیصلہ کو بدل دوں۔

ہندوستان کے لئے ترقی کی راہیں کھلی ہوئی ہیں اس کے لئے عزت کے تخت بچھے ہیں۔ جو ابرا و بچھے ہوتے چلے گئے ہیں۔ لیکن فرقہ واریت میں جو لوگ مبتلا ہیں۔ وہ ان اونچی جگہوں کو بھول کر بجائے اوپر جانے کے اور نیچے نالی میں گھسے جا رہے ہیں۔

ہمارے ملک کے آدرش ہمیشہ بہت اونچے رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ ان میں ذات پات چھوت چھات شادی بیاہ کی رکاوٹیں اس قسم کے ہزاروں عیوب بھی موجود رہے ہیں۔ اب ہم کو چاہیئے کہ وہ ہم ان خرابیوں سے نکل کر اپنے آدرشوں پر چلیں۔ برائیوں کو چھوڑ کر اچھی راہ اختیار کریں۔

ہندو اکثریت میں ہیں۔ اور اکثریت ان سے کوئی چھین نہیں سکتا ہے پھر اسکے بعد اس کے کیا معنی کہ فلاں اس راہ کیوں جا رہا ہے۔ اور ہماری طرح کیوں نہیں رہتا سہتا ہے۔ یہ تنگ نظری نہیں تو اور کیا ہے۔

جواہر لال جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت جو کچھ کر سکتی ہے وہ لوگوں کے اشتراک عمل ہی سے کر سکتی ہے۔ ہم لوگوں میں یہ بڑا عیب ہے کہ خود تو کام نہیں کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ ہمارا کام کر دیں۔ حالاں کہ کامیابی ممکن ہی نہیں جب تک کہ عوام حکومت کے کاموں میں ہاتھ نہ بٹائیں۔

اس وقت کہ جو بڑے بڑے مسئلے ہیں۔ ان میں سے ایک مسئلہ شرنارتھیوں کا بھی ہے۔ ہندوستان میں تقریباً ایک کروڑ شرنارتھی ہیں۔ اتنے آدمیوں کو بسانا اور خوش حال بنانا اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ عوام حکومت کا ہاتھ نہ بٹائیں۔ اور جب تک کہ شرنارتھی خود بھی اس کام کو استقلال سے نہ کریں۔

شرنارتھیوں کو بسانے کے لئے ٹیکس کی باتیں کی جارہی ہیں لیکن دولت آئی کہاں سے ہے؟ جو سامان کسان اور مزدور پیدا کرتے ہیں۔ وہ وہی دولت ہوتی ہے۔ اس پیداوار پر ملک کا بننا بگڑنا منحصر ہے اگر یہ دولت زیادہ نہیں ہے تو ہم پھر زیادہ خرچ کہاں سے کر سکتے ہیں

پارٹی بندیوں سے کانگریس کو نقصان

۴ اکتوبر کو وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے یوپی مجالس قانون ساز کی کانگریس پارٹی کے ممبروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے آپسی جھگڑوں اور پارٹی بندیوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور کہا کہ لوگوں کو معمولی باتوں میں وقت نہ ضائع نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان بڑے بڑے مسائل کے حل کرنے کی طرف توجہ کرنا چاہیئے۔ جو ہماری زندگی کو تلخ بنائے ہوئے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ اب رفتہ رفتہ عوام کا بھروسہ کانگریس اور کانگریس کے کارکنوں پر سے اٹھتا جا رہا ہے۔ اور یہ ایک خطرناک بات ہے۔ اس لئے کہ اس وقت ملک میں کوئی ایسی مضبوط سیاسی جماعت موجود نہیں ہے جو اس کے بجائے حکومت چلانے اور اس کی ذمہ داریاں اٹھانے کی اہلیت رکھتی ہو۔ کانگریس سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس معیار کو بلند کرنے اور اس کی ساکھ قایم کرنے کی پوری کوشش کرے تاکہ ملک انتشار اور تباہی سے بچ سکے۔

نہرو جی نے کہا کہ اس وقت سب سے بڑا مسئلہ چور بازاری اور نفع خوری کو روکنے کا ہے۔ اس کی طرف پوری توجہ صرف کرنے کی ضرورت ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کنٹرول کو ختم کر دیا جائے۔ تو تمام پریشانیاں دور ہو جائیں ذاتی طور پر میں خود کنٹرول کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن مخصوص حالات میں غریب آدمیوں کو بھوک سے بچانے کے لئے کنٹرول ضروری ہو جاتا ہے۔ کنٹرول کے باوجود جو بدعنوانیاں ہوگی ہیں۔ اس کی وجہ ہے کنٹرول پر صحیح عمل درآمد نہ ہونا اور اسکی ذمہ داری خود عوام پر ہی۔

وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ ہمارے خیال میں ایک طرف تو بڑے اونچے اصول اور آدرش ہیں۔ دوسری طرف ہمارے اندر یہ کمزوری ہے کہ ہم حالات کا مقابلہ کرنے کے بجائے شور مچانا شروع کر دیتے ہیں! اور سارا وقت چھوٹی چھوٹی باتوں میں ضائع کرتے رہتے ہیں۔ اس وقت کانگریس کے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ آپسی جھگڑوں دل بندیوں اور دوسری چھوٹی باتوں کو پس پشت ڈال کر آگے بڑھے۔ اور کانگریس کو مضبوط کر کے اسے پھر عوام کی نظروں میں اونچا کرے۔ اور اسے بھروسہ کے لائق بنا دے۔

انھوں نے کہا کہ ہمارا صوبہ ملک کے اندر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اس نے اپنے معیار کو ہمیشہ بلند رکھا۔ اس سے پہلے یہاں کے کانگریسی اپنے تمام آپسی جھگڑے خود طے کر لیا کرتے تھے۔ اور کسی کو خبر تک نہ ہوتی تھی۔ لیکن اب حالات تکلیف دہ حد تک خراب ہو گئے ہیں۔ جو ہمارے صوبے کے لئے کسی طرح شایان شان نہیں ہیں۔

آخر میں پنڈت جی نے کہا کہ دنیا اس وقت ایک نازک دور سے گزر رہی ہے اور ہر آن اسکا خطرہ ہے کہ دنیا پر پھر جنگ کے بادل چھا جائیں۔ اور مستقبل کو تاریک بنا دیں۔ کوریا کی جنگ بظاہر کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی ہے لیکن اس کے اندر بھی ایک بڑی جنگ میں تبدیل ہو جانے کی اہلیت پائی جاتی ہے۔ ان حالات میں ذمہ داری کے ساتھ سوچنے والے تمام لوگوں کا فرض ہو جاتا ہے کہ اپنا وقت فضول باتوں میں نہ ضائع کریں۔ اور اپنی توجہ چھوٹی باتوں کی طرف سے ہٹا کر بڑے مسائل کو حل کرنے کی طرف لگائیں تاکہ ان دشواریوں اور مشکلات کا کامیابی سے مقابلہ کر سکیں۔

تعلقات بحر الکاہل کانفرنس

لکھنؤ

ادارہ تعلقات بحر الکاہل کی گیارہویں کانفرنس میں شرکت کرنے والے بارہ ممالک کے نمایندوں نے مشرق بعید کے مسائل پر بحث و تمحیص کی۔

۳ اکتوبر کو وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ادارہ تعلقات بحر الکاہل کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ جب لوگ تیسری عالمگیر جنگ کا چرچا کرتے ہیں تو ان کو وہ پچھلی عالمی جنگوں کے اس سبق کو بھی نہ بھولنا چاہیئے جن سے مسائل حل نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ نئے مسائل پیدا ہو گئے تھے۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں جلد بازی میں کوئی بقیہ ایسا کام نہ کرنا چاہیئے۔ جو تیسری عالمی جنگ کا باعث بن سکے۔ آج ہر شخص اس بات پر متفق ہے کہ یہ جنگ انسان کے لئے بے انتہا تباہ کن ہوگی۔

کانفرنس کے چیرمین پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ ہندوستان کو ادارہ مذکور کا ایک کانفرنس کے انعقاد کا فخر حاصل ہو رہا ہے۔

کانفرنس کے ایک سو سے زیادہ نمایندوں مشاہدین اور مہمان ممبران کا استقبال کرتے ہوئے پنڈت کنزرو نے کہا کہ وہ خاص طور پر پاکستان کے وفد کا استقبال کریں گے جو پہلی بار کانفرنس میں شرکت کر رہا ہے۔ انھوں نے جاپان کے نمایندے کا بھی خاص طور سے شکریہ ادا کیا جو دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ پر پہلی بار ایک بین اقوامی کانفرنس میں شریک ہوا ہے۔

اتر پردیش کے گورنر اور لکھنؤ یونیورسٹی کے چانسلر سر ہومی مودی نے کانفرنس کے نمایندوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ بحر الکاہل کے بیشتر علاقوں میں جو سیاسی معاشی اور سماجی تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ ان سے صرف لاکھوں اور کروروں باشندوں کی قسمت ہی کا فیصلہ نہیں ہو رہا ہے۔ بلکہ مغرب میں کی قوموں کے لئے ایسے مسائل بھی پیدا ہو گئے ہیں جو غیر معمولی طور پر مشکل اور پیچیدہ ہیں یہ مسائل قومیت کے پیداوار ہیں۔ اور ان کا مقصد دنیا کے غیر ترقی یافتہ ممالک کے باشندوں کا معیار زندگی بلند کرنا ہے۔

گورنر مودی نے کہا کہ ایشیا کا بنیادی مسئلہ بھوک کا مسئلہ ہے۔ اس کی ضروریات اور حوصلے جس رفتار سے پورے ہوں گے۔ اس کا بنی نوع انسان کی خوشی اور مسرت پر پورا پورا اثر پڑے گا۔

اتر پردیش کے چیف منسٹر پنڈت گوبند بلبھ پنت نے کہا کہ یہ کانفرنس بنی نوع انسان کی ترقی کے ایک بہت نازک دور میں ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں شرکت کرنے والے ممالک میں بیشتر نے چار پانچ سال کے اندر آزادی حاصل کی ہے۔ ان کی آزادی اس جد و جہد اور جنگ کا نتیجہ ہے۔ جو انھوں نے نو آبادت اور شہنشاہیت کے خلاف کی تھی۔

معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس اپنے اجلاس میں خاص مسائل پر غور کرے گی۔ ان مسائل میں جنوب مشرقی ایشیا میں چینی کمیونسٹ حکومت کی پالیسی کا اثر۔ ہند و پاکستان کے اختلاف کا بین اقوامی اثر۔ جاپان کے ساتھ امن کا معاہدہ کرنے کا طریقہ۔ اور اس کی شرائط ملایا اور ہند چین میں برطانیہ اور فرانس کی پالیسی شامل ہے۔ دوسرے مسائل پر بھی بحث ہو سکتی ہے۔

گاندھی جینتی

گاندھی جینتی کے جشن کا آغاز یہاں صبح پربھات پھیریوں سے ہوا۔ اس کے بعد شہر کانگریس کمیٹی کی سرکردگی میں بہت بڑے پیمانہ پر سوت کاتا گیا۔ ڈیولپمنٹ بورڈ کی ایک میٹنگ میں بورڈ کے صدر مسٹر ہری شنکر ودیارتھی نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ مہاتما گاندھی کی یادگار کو قایم رکھنے کا ایک بہترین طریقہ ان کے محبت عدم تشدد۔ اور صداقت کے اصول پر عمل کرنا ہے۔

شریمتی سہیلا کملا دیوی نے ڈی اے وی کالج کے طالب علموں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مہاتما گاندھی نے زندگی کے جنید اصول بنائے تھے اور ان ہی اصولوں پر چلنے سے قوم کے کیرکٹر کی تعمیر ہو سکتی ہے سیکرٹریوں کے متعلق بات کرنا فضول ہی۔ اور یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ کانگریسی مہاتما گاندھی کے بتائے ہوئے راستہ پر نہیں چل رہے ہیں۔

مسز سوچیتا کرپلانی نے اپنی تقریر میں کہا کہ باہر کے ملکوں کے لوگ مہاتما گاندھی کے فلسفہ کو باقاعدہ طور پر مطالعہ کرنے کے خواہشمند ہیں۔ لیکن خود ہمارے ملک میں یہ بات نہیں ہے مہاتما گاندھی کے تعمیری پروگرام کو اگر سنجیدگی سے آزمایا جائے تو اس سے ملک کی حالت مکمل طور پر بدل سکتی ہے۔ یہ بد قسمتی ہے کہ لوگ ان کے پروگرام کی حقیقی اہمیت کو نہیں سمجھے۔ مسز کرپلانی نے بعد کو کلکٹر گنج میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں بے ایمانی اور بلیک مارکیٹ اسوقت تک رہیگا جب تک لوگ بلیک سے خریدتے رہیں گے۔

مسٹر گوبند سہائے نے ایس ڈی کالج کے طالب علموں کے ایک بڑے جلسہ میں اپنی تقریر کے دوران میں جمہوریت کے نظریہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جمہوریت صرف ریزولیوشن پاس کرنے سے قایم نہیں رہ سکتی۔ ملک کے اندر کچھ ایسی طاقتیں ہیں جو ہمارے تمام کارناموں پر پانی پھیر دینا چاہتی ہیں۔ کانگریس کی لیڈری اسوقت ایک انحطاط کے دور سے گزر رہی ہے۔ اور صرف طالب علم ہی مطلق العنانی کی طاقتوں سے لڑ کر جمہوریت کو بچا سکتے ہیں۔

جینتی شہر کے تمام سرکاری اور نیم سرکاری دفاتر میں منائی گئی۔ پولیس لائن میں سپرنٹنڈنٹ پولیس نے مہاتما گاندھی کی ایک تصویر کی نقاب کشائی کی۔ کانپور ایمبولنس کور نے گاندھی جینتی گورنمنٹ ہائی اسکول میں مسٹر سی این ہنگل کی صدارت میں منائی جس میں ہوائی طاقت کے افسروں گرل گائڈس اور اسکاؤٹوں نے شرکت کی۔ اس تقریب میں ویدوں، قرآن اور بائبل کے خاص خاص حصے بھی پڑھے گئے۔

ہند مزدور سبھا کانفرنس

ہند مزدور سبھا کی صوبہ جاتی کانفرنس ۷ اور ۸ اکتوبر کو لین پارک میں منعقد ہو رہی ہے۔ شری اشوک مہتہ۔ شری آچاریہ نریندر دیو۔ شری جی بی مہتہ اور دوسرے مشہور لیڈر کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں امید کی جاتی ہے کہ صوبہ کے ۶۵ ٹریڈ یونینوں کے ۵۰۰ ڈیلیگیٹ جن کا ہند مزدور سبھا سے الحاق ہے۔ اور جو ایک لاکھ سے زیادہ منظم لیبر کی نمایندگی کرتے ہیں۔ کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ شری اشوک مہتہ جنرل سکریٹری کل ہند سوشلسٹ پارٹی کا دو روز کا پروگرام حسب ذیل ہے۔

۷ اکتوبر کو ۹ بجے صبح آپ لکھنؤ سے تشریف لائیں گے۔ ۹½ بجے سے ۱۰½ بجے تک ڈی اے وی کالج کے طالبعلموں کو خطاب کریں گے ۱۰½ بجے سے ایک بجے تک پریس کانفرنس ۲ بجے سے ۴ بجے تک ہند مزدور سبھا کے ڈیلی گیٹوں کی میٹنگ میں شرکت۔ ۴ بجے سے ۵ بجے تک کرزن پارک میں کانپور کے مشہور شہریوں سے ملاقاتیں ۵ بجے سے ۶ بجے تک دوکان بیٹھنے والوں کو خطاب اور ان کی طرف سے سوشلسٹ پارٹی کو روپیہ کی تھیلی پیش کیا جانا۔ شام کو ۶ بجے پھول باغ میں ایک پبلک میٹنگ۔

۸ اکتوبر کو صبح ۸ بجے سے پونے ۹ بجے تک جنرل گنج بازار میں دوکانداروں کی طرف سے استقبالیہ خطبہ۔ ۹ بجے سے دس بجے تک سول لائن کے دفتر میں سوشلسٹ پارٹی کے ممبروں کے سامنے تقریر۔ دس بجے سے گیارہ بجے تک ہند کسان پنچایت کانپور کے ممبروں کے سامنے ریل بازار کے دفتر میں تقریر۔ ایک بجے سے ۵ بجے تک ہند مزدور سبھا یوپی کے ڈیلی گیٹوں کی میٹنگ میں شرکت۔ ۵ بجے سے ۶ بجے تک کانپور کے شہریوں کی ایک میٹنگ میں تقریر۔ ۶ بجے شام کو لین پارک میں کانفرنس کے کھلے اجلاس میں تقریر۔

ایک بزرگ کا انتقال

خواجہ عبد الغفور صاحب کا ایک طویل علالت کے بعد ۷ اکتوبر کی صبح (پونے ۴ بجے رات) کو تقریباً ۸۵ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ آپ قدیم روایات کے ایک قابل عزت بزرگ تھے ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

مرحوم برادر مکرم جناب حکیم خواجہ عبد الشکور صاحب کے والد بزرگوار تھے۔

بڑے ڈاکخانہ کے کام کے اوقات

اتوار اور دوسرے کام کے دنوں کو بڑے ڈاکخانہ کے مختلف شعبوں کے کام کے اوقات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ رجسٹرڈ شدہ خطوط اور پارسلوں کی بکنگ۔ صبح ۸ بجے سے رات کے ½۸ بجے تک۔

۲۔ منی آرڈر کا نکلنا۔ صبح ۸ بجے سے دن کے ۴ بجے تک

۳۔ ٹی ایم او کا نکلنا۔ اور آئی پی او اور بی پی او کا بکنا۔ سرٹیفکیٹ آف پوسٹنگ اور ٹکٹوں کا بکنا۔ صبح ۸ بجے سے رات کے ½۸ بجے تک۔

سبدِ گل

امروز نے یہ خوش خبری سنائی ہے کہ مسلم لیگی دنیا کو ایک عہد بنی مل گیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

سیالکوٹ کے ایک اسکول ماسٹر مولوی محمد صادق بی اے نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے نبی مقرر کئے گئے ہیں۔ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود ہیں۔ اور انہیں باقاعدہ الہام ہوتا ہے۔ آپ نے مقامی اخباری نمائندوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسمبلی کے انتخابات میں کھڑے ہونے والے تمام امیدواروں تک یہ میرا پیغام پہنچا دو کہ جب تک وہ میرے مسیح موعود ہونے پر ایمان نہیں لائیں گے۔ انھیں کامیابی نہیں ہو سکتی۔

آپ نے اس بات کا انکشاف بھی کیا کہ خدا کی طرف سے انھیں چار ہزار فرشتے خدمت کے لئے دئے گئے ہیں۔ ایک اخباری نمائندے کے جواب میں مولوی صاحب نے فرمایا کہ اگر اسمبلی کے امیدواروں نے میری رجوع نہ کیا تو مجھے ان کے لئے بددعا مانگنی پڑے گی۔ جب ان کی توجہ سیلابوں کی طرف مبذول کرائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ خدا، دراصل مسلم لیگ کے ساتھ ہے۔ انتخاب سے پہلے ان سیلابوں نے لیگ کے لیڈروں کو پھر عوام سے روشناس کرا دیا ہے۔

آخر میں آپنے فرمایا کہ وہ سیالکوٹ سے عنقریب اپنا ایک ذاتی رسالہ "سچائی" نکال رہے ہیں جس کا ڈیکلریشن داخل کر دیا گیا ہے۔ اور اُسے وہ خود ہی ایڈٹ کریں گے۔

پولیس والوں کو اخلاق کی تعلیم

لکھنؤ۔ ۳ ستمبر ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر شانتی پرشاد نے ایک ریڈیائی تقریر میں تبلایا کہ آیندہ سے پولیس کے امیدواروں کو پولیس کے اخلاق کا مضمون بھی پڑھایا جائے گا۔ اس کے علاوہ امیدواروں کو سماجی کام کے لئے دیہاتوں میں بھی بھیجا جائے گا۔

میونسپلٹی کے عام انتخابات

لکھنؤ ۲ اکتوبر۔ اتر پردیش میں عام میونسپل انتخابات اس سال ۱۱ اور ۲۰ دسمبر کے درمیان منعقد کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ اور رام اور لکھنؤ کے علاوہ تمام میونسپل بورڈوں کی جگہ ایڈمنسٹریٹر مقرر کئے جا چکے ہیں۔ کل ۱۱۳ میونسپلٹیوں میں سے ۱۱۱ میں انتخاب ہوں گے۔

بالغ حق رائے دہی کی اسکیم اور مخلوط انتخاب کے نفاذ کے بعد یہ پہلے انتخاب ہوں گے۔ ۲۱ سال یا اس سے زائد عمر کے تمام بالغ مرد اور عورتیں جن کے نام رائے دہندوں کی فہرست میں موجود ہیں۔ اور جن کی تعداد تقریباً ۴۰ لاکھ ہے۔ میونسپل بورڈوں کے ۲۰۳۳ ممبر اور ۱۱۱ پریسیڈنٹوں کے انتخابات کے لئے ووٹ دینے کے اہل ہوں گے۔

نئی اسکیم کے تحت اسکیموں کے لئے نامزدگی کا طریقہ ترک کر دیا گیا ہے۔ سوائے ہلدوانی نینی تال اور مسوری کی تین میونسپلیٹوں کے جہاں چند نشستوں کے لئے نامزدگی ہوگی۔ بورڈوں کے پریذیڈنٹوں کو ممبران کے بجائے جیسا پہلے ہوتا تھا اب رائے دہندگان براہ راست منتخب کریں گے۔

مدھیہ بھارت کا انتظام

اندور ۳ اکتوبر۔ اگر عوام کے نمایندوں نے اپنے باہمی اختلافات مستقبل قریب میں دور نہ کئے تو مدھیہ بھارت حکومت کو معزول کر کے اس کا انتظام مرکزی حکومت اپنے ہاتھ میں لے لے گی۔ اس کا اعلان سردار ولبھ بھائی پٹیل نے کیا ہے۔

شاستری کی سند تسلیم

بنارس ۲ اکتوبر۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کے ذمہ داروں نے کاشی ودیا پیٹھ کی شاستری کی سند کو جو تاریخ اکنامکس اور سیاست کے مضامین میں امتحان دے کر حاصل کی گئی ہو۔ یونیورسٹی کے بی اے کے معیار کے برابر تسلیم کر لیا ہے۔

ادبِ لطیف

محبّت کی آگ!

گاؤں چھوٹے عرصہ ہو گیا۔ ریکھا نے کراہتے ہوئے کروٹ بدل کر سوچا... مگر بچپن کی باتیں رہ رہ کر یاد آتی رہتی ہیں۔ ونے کا وہ ساتھ کھیلنا کودنا۔

اب تمہاری زندگی میں کیا رہ گیا ہے۔ یہ بھیانک دق کی بیماری۔ اس نے زندگی کو پھیکا اور بے کیف بنا دیا ہے۔ نہیں اب نہ سوچو گذری باتوں کو ریکھا۔ مگر، ان کی یاد آتی ہے تو آتی چلی جاتی ہے۔

سنا ہے "ونے" کے پتا جی لیے۔ ہاں سب کا موں کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔ ونے کا کسی بات کی کچھ پرواہ ہی نہیں رہی ہوگی۔ اسے جب اپنی ہی پرواہ نہیں رہتی تو اور کسی اور چیز کی کیا پرواہ ہوتی ہوگی۔ اسی لاپرواہی کی وجہ سے وہ بیمار پڑ جایا کرتا ہے۔ ایک مرتبہ ریکھا نے پوچھا تھا "بھلا اتنی لاپرواہی کیوں برتتے ہو"؟ تو بچوں جیسی سادگی کے ساتھ اس نے جواب دیا تھا۔ "اچھا آیندہ خیال رکھا کروں گا۔ اپنا مگر ایک بات پوچھوں۔ ریکھا۔ میری بیماری سے تمکو دکھ کیوں ہوتا ہے۔

کیوں دکھ ہوتا ہے۔ ریکھا کا دل اور زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اور وہ جواب دئے بغیر جلدی سے اس کے پاس سے ہٹ آئی تھی۔ اب تو بہت کچھ بدل گیا ہوگا۔ ونے خبر نہیں کسطرح زندگی گذار رہا ہوگا۔ اس کی ماتا جی کی چٹھی آئی تھی۔ کچھ دن پہلے لکھا تھا۔ پڑھائی چھوٹ ہی گئی ہے بہت کم پڑھتا لکھتا ہے۔ دو برس سے لگاتار فیل ہو رہا ہے۔

کیوں فیل ہو رہا ہے۔ وہ ریکھا۔؟

شاید تمہاری جدائی نے اُسے پریشان کر دیا ہے۔ آہ! یہ جان لیوا بیماری۔

بھابی نے کہا ہو اب کتنی دیر تک اور سوؤ گی ریکھا بی بی کچھ خبر بھی ہے۔ ونے آیا ہوا ہے تمہارے بھیا کے کمرے میں سو رہا ہے وہ تو بالکل بدل گیا ہے۔ روپ نکھر آیا ہے۔ بہت بھلا لگتا ہے۔ یہاں آیا تھا تمہارے کمرے میں تم کو سوتا دیکھ کر واپس چلا گیا۔ معلوم ہے کیوں آیا ہے۔ شہر میں لڑکی دیکھنے۔

ونے کمرے میں داخل ہوا۔ ریکھا نے اٹھنے کی کوشش کی۔ ونے نے روکا۔ تکلیف نہ کرو ریکھا لیٹی رہو"

بجلی سی کوندگئی ریکھا کی نظروں کے آگے دل کا ایک ایک تار جیسے جھنجھنا اٹھا۔

اٹھ کر بیٹھ گئی۔ "اتنی کمزور نہیں ہوں ذرا جی بھاری رہتا ہے۔ ٹھیک ہو جاؤں گی۔ اب تو بہت اچھی ہوں پہلے سے۔"

ونے سنتا رہا۔ چپ چاپ۔

ریکھا بولی۔ "دلہن کو دیکھنے آئے ہو۔

وہ مسکرائی۔ پسند آگئی۔؟

ونے مسکراتا رہا۔ ریکھا کو معلوم ہوا گویا بار بار بجلی گر رہی ہے دل پر۔

شادی کے دن ریکھا نہیں آئی۔ ونے نے سوچا کیا بات ہے۔!

ڈاکئے نے خط دیا۔ بھابی کا تھا۔

ریکھا چل بسیں۔ آخر وقت انھوں نے کہا ہے۔ دل میں ونے کی محبت اور ان کی سیوا کا ارمان لئے جا رہی ہوں۔ ان تک یہ سندیسہ پہونچا دینا۔ محبت!۔ ریکھا کو مجھ سے محبت تھی۔ ونے گھبرا کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ مگر اس نے کبھی اس کا اظہار نہ کیا کیا جذبات کو گھونٹنے سے ہی اسکو دق کی بیماری لگ گئی تھی۔

ونے کی بارات کا روانگی کا وقت آ گیا ہے۔

"مگر" دولہا کا کہیں پتہ نہیں ہے۔ شادی کا گھر ماتم کدہ بن گیا۔" ونے چلا جا رہا تھا۔ ریکھا رٹتا ہوا۔ گھنے اندھیر

بچوں کی دنیا

مزاحیہ

عیدو خاں!

از جناب فاروقی سبحانی۔ (علیگ)

نام تو تھا ان کا کچھ اچھا سا۔ لیکن لوگ باگ انھیں عیدو خاں کہہ کر پکارتے تھے... تھے بڑے زندہ دل روتے ہوئے کو ہنسا دینا۔ ان کا معمولی کام تھا....

ایک دن صبح ہی صبح ان کے یہاں پہونچا تو یہ دیکھ کر مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ عیدو خاں اپنی ٹوٹی پھوٹی کھٹیا پر پڑے بڑے زور زور سے کراہ رہے ہیں۔

"ارے بھئی کیا ہوا خان یہ تم گدھے کی طرح چیخ کیوں رہے ہو۔"

میری زبان سے اتنا سننا تھا کہ عیدو خان بس برس ہی تو پڑے۔ "کم بخت میں مر رہا ہوں اور تجھے مذاق سوجھا ہے۔

میں نے کہا "کیا کہتے ہو خان مذاق اور تم سے ارے بھائی کچھ کہو بھی تو کیا بات ہے۔"

"بات کیا" وہ بولے "بس اب میں اس دنیا میں چند گھڑی کا اور مہمان ہوں۔ پھر تم یہاں اور ہم کہاں یہ کہہ کر وہ بچوں کی طرح چیخ چیخ کر رونے لگے.....

میں انھیں ڈھارس دیتے ہوئے بولا۔ "عیدو بھیا کیوں روتے ہو۔ تم ابھی مرو گے نہیں۔"

"نہیں دوست" ایک آہ بھر کر وہ بولے۔ "اب مجھ موت سے کوئی نہیں بچا سکتا... اور پھر کچھ وقفہ کے بعد۔ "اچھا دوست ایک بات کا وعدہ کرو۔" انھوں نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔ "وہ کیا میرے دوست"

"یہی کہ میرے مرنے کے بعد ایسا جنازہ اٹھا دُگے کہ میرا نام ہمیشہ ہمیشہ قایم رہے۔

"یہ کونسی بڑی بات ہے" میں نے کہا۔ "خان تم مرو بھی تو پھر دیکھنا تمہارا دوست تمہارے لئے کیا کچھ نہیں کرتا ہے۔ میں ابھی اتنا کہنے پایا تھا کہ خان کی آنکھیں بند ہونے لگیں... اور چہرہ پر زردی چھا گئی میں نے ان کے سینہ پر کان رکھ کر دھڑکن سننے کی کوشش کی۔ لیکن خان زندہ ہوں تو آواز سنائی دے مجبوراً مجھے اعلان کرنا پڑا۔

آج رخصت جہاں سے عیدو خاں ہوئے۔

"آن کی آن میں عیدو خان کے موت کی خبر سارے گاؤں میں پھیل گئی۔ پھر کیا تھا چاروں طرف سے گاؤں کے باشندوں نے خان کی آخری زیارت کے لئے ہلّہ بول دیا۔ لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ ہر شخص کی زبان پر خان کی قبل از وقت موت اور "صدمہ عظیم" کا شکوہ تھا۔ تھوڑی دیر میں سبھی گاؤں والے جمع ہو گئے۔ کفن دفن کا انتظام شروع ہو گیا۔ اور کچھ بڑے بوڑھے درود شریف اور تلاوت قرآن پاک سے مرحوم خان کی روح کو فیض پہونچانے لگے!!۔

بہت جلد جنازہ تیار ہو گیا۔ موٹے تازے چار آدمیوں نے خان کی لاش کو کاندھے پر اٹھایا۔ اور سب لوگ قبرستان کی طرف روانہ ہوئے۔ قبر کھد چکی تھی۔ چنانچہ ہم لوگوں نے روتی ہوئی آنکھوں اور غمگین دل سے میت کو قبر میں لٹانے کے لئے اٹھایا۔ یکایک لاش میں حرکت پیدا ہوئی۔ ادھر مردہ اٹھ کر بیٹھ گیا... اب کیا تھا یار لوگ سمجھے خان بھوت بن گئے..... یہ دیکھ کر جسے جدھر موقع ملا۔ بھاگ نکلا۔ آگے آگے گاؤں والے اور پیچھے پیچھے عیدو خاں چیختے چیختے ہوئے آ رہے تھے۔ ارے ظالمو بھاگے کہاں جا رہے ہو۔ ٹھہرو تو ابھی ایک ایک کی خبر لیتا ہوں۔ اس وقت لوگوں کی حالت قابل دید تھی۔ خیر خدا خدا کر کے اپنے اپنے گھروں کو پہونچے۔ جلدی جلدی دروازے بند کئے۔ اور پھر ایسی خاموشی اختیار کی کہ دیکھنے والوں کا گمان ہو۔

عیدو خان کب اور کہاں واپس گئے ہم لوگ نہیں کہہ سکتے... ہاں رات کو بارہ بجے کا عمل تھا ہم سب گہری نیند کا مزہ لے رہے تھے۔ یکایک عیدو خاں کے گھر سے کسی کے رونے اور زور سے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ ہم سب محلہ والے اسطرف دوڑے کہ دیکھیں کیا بات ہے۔

بقیہ: وہاں پہونچکر یہ دیکھ کر ہمارے حیرت کی انتہا نہ رہی کہ عیدو خاں اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی بیوی کا گلا دبوچ رہے ہیں۔ اور وہ بیچاری خوف اور تکلیف سے چیخ رہی ہے۔ ہم لوگ اس بھیانک منظر کو دیکھ کر واپس اپنے گھروں کو لوٹ جانے کا قصد کر ہی رہے تھے کہ خان کی بیوی نے ہمیں دیکھ کر چیخا۔ "بچاؤ بھیا بچاؤ۔ نہیں تو یہ مجھے مار ڈالیگا۔" ہم سب اس کی آواز اور خان کی سرخ سرخ آنکھوں کو دیکھ کر سہم گئے..... خان سفید کفن میں لپٹے کھڑے ہوئے تھے۔ ہم سب کبھی انھیں کبھی ان کی مظلوم بیوی کو دزدیدہ نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ لیکن ہمت نہ پڑتی تھی کہ کچھ کہیں... یکایک خاں کے لب ہلے۔ اور وہ گرجدار آواز میں بولے۔ "ارے کم بختو تم سب یہاں کس لئے آئے ہو۔ خان کی آواز اس قدر بلند اور ڈراونی تھی کہ ہم سب ایکبار خوف کی وجہ سے تھر تھر کانپنے لگے۔ بہتوں کی گھگیاں بندھ گئیں۔ ہمیں یوں خاموش دیکھ کر خان بپھر گئے۔ "کیوں بے بولتے کیوں نہیں تم" اس مرتبہ ان کی آواز پہلے سے بھی زیادہ بلند تھی۔ آخر میں ہمت کر کے بولا۔ "خان بھیا۔ اتنی جلد تم ہمیں بھول گئے... ارے بھائی ہم تو تمہارے خاص دوستوں میں سے ہیں" ابھی میں اتنا ہی کہنے پایا تھا کہ خان چیخ اٹھے۔ کیوں نامعقول دوست بنا ہے میرا۔ اور تو نے ہی مجھے قبرستان پہونچایا تھا۔ جانتا نہیں میرا نام ہے عیدو خاں، میں آسانی سے ملک الموت کے ہاتھ آنے والا نہیں۔"

"ہاں بھائی!" میں کانپتے ہوئے بولا۔! ملک الموت تمہارا کیا بگاڑ سکتا ہے۔

"وہ بولے" ہاں جی! اسکی کیا ہستی جو میرا بال بیکا کر سکے۔ ایسا چکمہ دیا ہے "کہ بچو ہمیشہ یاد رکھیں گے کہ کسی عیدو خاں سے پالا پڑا تھا۔

"واقعی خان بھیا تم نے تو کمال کر دیا۔" میں نے جرت سے کہا۔ "ہو بڑے پہنچے ہوئے۔ اتنا سننا تھا کہ خان سے ہنسی نہ برداشت ہو سکی۔ وہ زور سے ہنستے ہوئے بولے "ارے احمق۔ عیدو خاں مرے کب تھے؟ یہ تو تم لوگوں کے ساتھ مذاق تھا۔"

اور پھر مجھ سے بھی ہنسی برداشت نہ ہو سکی۔ دوسرے دن صبح آن کی آن میں یہ خبر گاؤں میں پھیل گئی کہ عیدو خان مر کر جی اٹھے۔ پھر کیا تھا لوگ جوق در جوق خان کی قدمبوسی کو حاضر ہونے لگے۔ خان کے مر کے جی اٹھنے سے گاؤں کے رہنے والوں میں ان کی عزت کافی بڑھ گئی۔ اور لوگ باگ انھیں کوئی پہونچا ہوا درویش سمجھنے لگے ہیں... اس طرح خان کے دل کی...

پردۂ فلم

پہاڑی سانیال!

(از جناب۔ پی کے جوشی)

جن دنوں ہمارے ملک میں متکلم فلمیں بننا شروع ہوئی تھیں انہیں دنوں درمیانہ قد کے گھونگھرالے بالوں والے ایک بنگالی نوجوان نے نیو تھیٹرس کی کلاسک فلم چنڈی داس میں اوما دیوی کے بالمقابل ایک اہم کردار نبھا کے شہرت کو اپنی باندی بنا لیا اسی فلمی ادارہ کے اگلے شاہکار دیو داس میں بھی اُسے ایک درمیانہ کردار میں اُتارا گیا۔ یہ نوجوان پہاڑی سانیال تھا۔

اب سوشل فلموں کا دور آیا۔ اور سانیال کو یکے بعد دیگرے فلموں میں بطور ہیرو پیش ہونے کا موقع ملنے لگا۔ غرضکہ بمبئی کے فلم سازوں کو بھی سانیال کو اپنی فلموں میں پیش کرنے کی سوجھی۔ فلم کسی سے نہ کہنا میں اُسے اُس زمانہ کی شہرہ آفاق ساحرہ لیلا چٹنس اور فلم سر اما ئینی میں نرگس کے بالمقابل ہیرو کا پارٹ خوش اسلوبی سے ادا کر چکا ہے اور ایک اور فلم میں لیلا ڈیسائی سے بھی محبت کی پینگیں بڑھا چکا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی فلمیں اس کے ہنر اداکاری کی گواہ ہیں۔

سانیال زیادہ خوبصورت نہیں۔ اور اب تو قدرے موٹا بھی ہو گیا ہے۔ وہ خود کافی اچھا گا لیتا ہے۔ اپنی بہت سی فلموں میں اس نے اپنے گانے خود گائے ہیں۔ فلم دیو داس میں اس نے ایک ناقابل فراموش غزل بھی سنائی تھی۔ ان دنوں وہ ہیرو بننے کے کچھ زیادہ موزوں نہیں رہا۔ چنانچہ نیو تھیٹر کی تازہ فلم پہلا آدمی میں اُسے ہیروئن کے آرام طلب باپ کے کردار میں اُتارا گیا ہے۔

سانیال اب بھی بہت مقبول ہے۔ حال ہی میں وہ کلکتہ کی اسپیشل پولیس میں بطور ایک والنٹیر بھرتی ہوا تھا۔ اور جب کہیں کسی چوک میں اُسے ڈیوٹی پر کھڑا کیا جاتا تو اُسے دیکھنے کے لئے لوگ جوق در جوق جمع ہو جاتے۔ جس سے کہ ٹرافک کی حالت سدھرنے کے بجائے اور بگڑ جاتی اب بتایئے کہ اس میں بیچارے سانیال کا کیا قصور؟

ہندستان کی عام مردم شماری

لکھنؤ۔ ۲ اکتوبر ہندستان کی عام مردم شماری کے لئے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ جو یکم مارچ ۱۹۵۱ء کو ہوگی۔

مردم شماری ۹ فروری اور طلوع آفتاب یکم مارچ ۱۹۵۱ء کے درمیان ہوگی۔ اور اس کے بعد مارچ کے پہلے تین دن کے دوران میں مردم شماری آخری جانچ پڑتال کی جائے گی ماضی کی طرح مردم شماری زیادہ تر حکومت اور لوکل باڈیز کے ماتحت اداروں کے ذریعہ رضاکارانہ طور پر کی جائے گی۔ محکموں اور دفتروں کے اعلیٰ افسروں سے مانگے جانے والے کارکنوں کی تعداد کم کرنے نیز ان کارکنوں کے فرائض کی ادائیگی میں سہولت بہم پہونچانے کے لئے مردم شماری کا کام تقریباً ۳ ہفتہ تک ہوگا۔

سہ جماعتی کانفرنس سے شبن لال کا واک آوٹ

لکھنؤ۔ ۲ اکتوبر۔ یوپی اور بہار مینی مل مزدور فیڈریشن کے سکریٹری پروفیسر شبن لال نے آج سہ جماعتی کانفرنس سے واک آوٹ کیا۔

مسٹر شبن لال نے واک آوٹ کرنے سے پہلے ایک بیان دیا جس میں انھوں نے کہا کہ حکومت ناجائز طریقوں سے انڈین نیشنل ٹریڈ یونین کانگریس کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

مسٹر سمپورنانند نے کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ غیر ممالک میں مالکان اور مزدور اپنا جھگڑا خود ہی طے کر لیتے ہیں۔ یہی روایت یہاں بھی قایم ہونا چاہیے۔

بلیک مارکٹ کرنیوالوں کی فہرست

پٹنہ۔ ۲ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت بہار نے چور بازاری کرنے والوں کی ایک مکمل فہرست تیار کر لی ہے اور خیال ہے کہ دو ہفتے کے اندر ان کے خلاف تدارکی نظر بندی ایکٹ کے ماتحت کارروائی کا حکم دے دیا جائیگا۔

گاندھی جی کو امریکہ کی حبشی لیڈر کا خراج عقیدت

نیو یارک یکم اکتوبر۔ "گاندھی جی بلا کے حلیم اور صابر تھے۔ جنھوں نے تشدد کے خلاف حقیقی طور پر مورچہ بندی کی تحریک چلائی"۔ یہ الفاظ گاندھی جینتی کے جلسہ میں آج مسز میڈتھ بیتھن نے کہے۔ جو امریکہ کی طرف سے متحدہ اقوام میں نمایندہ ہیں۔

انھوں نے کہا کہ ہم حبشیوں کو اس بات کا تجربہ ہے کہ ظالمانہ اور بے درد حکومت کو کچھ مراعات دے کر بھی خوش نہیں رکھا جا سکتا۔ گاندھی جی اسی قسم کی منہ بھرائیوں کے خلاف تھے۔ ہم امریکی حبشی گاندھی جی کو ان لوگوں کا حامی اور مددگار سمجھتے ہیں۔ جو افلاس اور تفریق و امتیاز کا شکار بنے ہوئے ہیں۔ ہم گاندھی جی کے نظریات اور پنڈت نہرو کے طریقوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ اور یہ جانتے ہیں کہ جمہوری دور میں حصول آزادی کا ذریعہ عدم تشدد ہی ہو سکتا ہے۔

---

۴ مرنے سے گذر رہے ہیں۔ مریدوں کا حلقہ بھی کافی وسیع ہو چکا ہے۔ دولت، شہرت اور عزت کسی بات کی بھی انھیں کمی نہیں۔ ان کے طفیل میں "ہم بار دگر زندہ" کہے بھی بڑے ٹھاٹ ہیں!

(غیر مطبوعہ)

اقوالِ زریں

بلند خیالی اور استقلال کامیابی کی کنجی ہے۔

اچھی شہرت دولت سے بہتر ہے۔

اپنے دوستوں سے اعتدال سے زیادہ توقع رکھنا حلقۂ دوستی کو تنگ کرنا ہے۔

بات کا زخم تلوار کے زخم سے زیادہ گہرا اور شدید ہوتا ہے۔

سیدھے راستہ پر چلو۔ خواہ ۵۰ میل لمبا ہی کیوں نہ ہو۔

جو آدمی قناعت نہیں کرتا۔ وہ کبھی خوش نہیں رہ سکتا۔

انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت خوش و خرم رہے۔ رنج سے روح کو تکلیف ہوتی ہے۔

موجِ تبسم

بیوی۔ شادی کے لئے کون مہینہ منحوس ہوتا ہے۔

شوہر۔ مجھے نہیں معلوم۔ ہاں میری شادی تو مارچ کے مہینہ میں ہوئی تھی۔

"میرے شوہر" میں بہت کچھ خوبیاں ہیں۔ لیکن ایک بہت بڑا عیب ہے۔

"وہ کیا"

"مجھ سے بُرا برتاؤ کرتا ہے"

کیا مار پیٹ کرتا ہے۔

نہیں بلکہ مجھ سے بحث نہیں کرتا۔

ڈاکٹر۔ اب تمہاری طبیعت کیسی ہے۔

مریض۔ آپ کی مہربانی سے اچھا ہوں۔

ڈاکٹر۔ میری مہربانی نہیں خدا کی مہربانی سے

مریض۔ خدا کی مہربانی کیسی۔ میں نے فیس تو آپ کو دی تھی۔

دوکاندار۔ یہ گھڑی خرید لیجئے۔ تمام عمر کے لئے فرصت ہو جائیگی

خریدار۔ میری عمر اب سترہ سال سے زیادہ ہے۔

عجیب معلومات

نیا "ابن مریم"؟

کلکتہ ۳ر اکتوبر۔ اننت لوئی بچہ میں فوق البشری طاقتیں پائی جاتی ہیں اس نے بہت سے کوڑھیوں اور چیچک کے مریضوں کو دم کے دم میں اپنی انھیں طاقتوں کی بدولت صحت دی ہے۔

اس نے بتایا ہے کہ خواب میں اس کو ہدایت کی گئی ہے کہ اپنی ان سرگرمیوں کو وہ ایک مہینے کے لئے بند کر دے۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کر رہا ہے۔ اس لئے مریضوں اور درشن کرنے والوں کو اس دوران میں نہ آنا چاہیئے۔

دھن کی نال ضلع کے مجسٹریٹ نے اس خبر کو زیادہ سے زیادہ عام بنانے کی ہدایت کی ہے تاکہ دیکھنے آنے والوں کا سلسلہ موقوف ہو جائے۔

بچہ کی عمر دس سال کی ہے۔ اور ہزاروں آدمی اس کے ہاتھ سے شفا پا چکے ہیں۔

افسانہ

عِلاج

"مجھے ہو کیا ہے۔"

شیراز نے ڈاکٹر نوین چندر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اس کی دلکش آواز سے فضا کی لطافت جاگ سی اٹھی۔

ڈاکٹر نوین چندر نے سنجیدگی سے پوچھا "تم سچ مچ جاننا چاہتے ہو کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔"

"ہاں"

"اور پھر میری ہدایت پر عمل بھی کرو گے۔"

"اگر اس میں مجھے" اوہ۔ مجھے نہیں میرے دل کو کوئی فائدہ دکھائی دیا تو! اور۔ ہاں مگر ذرا ٹھہریئے۔ ابھی تو ایک نیعضہ طلب سوال باقی ہے۔ اگر میں نے آپ کی ہدایت پر عمل کیا۔ اور کوئی فائدہ نہ ہوا تو؟ مگر ہاں ہر چیز کا کوئی نہ کوئی انجام تو ہوتا ہی ہے۔ یہ بعد کو دیکھا جائے گا۔ کہ فائدہ نہ ہوا تو کیا ہوگا۔ چلئے آپ فرمایئے۔

چشمے کے پیچھے سے ڈاکٹر صاحب کی آنکھوں میں خفیف سا تبسم نمودار ہوا۔ بولے تم نے انجام کی فکر بھی ابھی سے پیدا کرلی۔ خیر تم ایک بڑی مہلک بیماری میں مبتلا ہو۔

شیراز نے حیرت سے ڈاکٹر صاحب کی طرف دیکھا اور بولا۔ بیماری! کیا بیماری ہے وہ!

"یہ میں بعد کو بتاؤں گا کہ وہ کیا ہے پہلے تمہیں ایک وعدہ کرنا ہوگا۔"

"آپ نداق کرتے ہیں"

میں نداق نہیں کر رہا ہوں حالانکہ مذاق بھی ایک بہترین ٹانک ہے۔ تمہاری عمر کیا ہے۔

"چھبیس برس"

ابھی تم جوان ہو۔ لڑکے ہی ہو۔ اور حالات نے تمہیں بے اندازہ دولت کا مالک بنا دیا ہے"

مگر ڈاکٹر صاحب اسی دولت نے تو میری زندگی کو مضمحل اور افسردہ بھی بنا دیا ہے مجھے دنیا ایک جنگ رنگ زار دکھائی دیتی ہے۔ کسی چیز میں آثار حیات نظر نہیں آتے۔ لوگ جوانی میں دولت پاکر عیاشی کی طرف رجوع ہو جاتے ہیں۔ مگر میری طبیعت کچھ اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ مجھے اس سے بھی کوئی لگاؤ نہیں آخر مجھے ہو کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر نوین چند نے معنی خیز مسکراہٹ کیساتھ شیراز کی طرف دیکھا۔ اور پھر کہا۔ "زندگی سے تنگ آئے ہوئے نوجوان! میں تمہارا مرض سمجھتا ہوں دنیا نے بہت جلد تم پر نگاہ الطاف و کرم مبذول کر دی ہے۔ مگر اسی سے تم کو ایک مہلک روگ لگ گیا ہے۔ یقین کرو کہ میں تمہیں بہت جلد تندرست کر سکتا ہوں۔ مگر تمہیں اپنی زندگی کے تین مہینے مجھے دینے ہوں گے۔

"مگر میری تعلیم"

اسے ترک کر دو۔ کہہ دو کہ میرے ڈاکٹر کی یہی ہدایت ہے۔

شیراز کچھ دیر تک سوچتا رہا۔ پھر اس نے کہا۔ "بہت اچھا۔ میں تین مہینے تک آپ کے حکم کے تابع ہوں۔ لیکن مجھے یقین نہیں آتا کہ اس طرح مجھے کچھ فائدہ ہو سکیگا۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ آپ کی تشخیص غلط ہو۔ خیر میں آپ کی ہدایت پر عمل کر کے دیکھے لیتا ہوں فرمایئے مجھے ان تین مہینوں میں کیا کرنا ہے۔

"تین مہینے تک کے لئے تم اپنی امیرانہ زندگی سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ تم مشہور دولت مند شیراز نہیں رہوگے۔ مشہور تاجر امیر علی کے بیٹے شیراز نہ ہوگے۔ بلکہ ایک معمولی انسان کی طرح تین مہینے گذارو گے۔ اور تمہارا نام ہوگا نسیم۔ تم دیہاتوں میں پھروگے۔ وہاں کی زندگی کا مطالعہ کروگے۔ صبح جب آفتاب تازہ اپنی کرنوں کا نور برساتا ہوا۔ مشرق کے دروازے سے نمودار ہوتا ہے تم جنگلوں میں جاکر طائران خوشنوا کے چہچہے سنوگے۔ شام کو جب سورج مغرب کے دامن گلگوں میں منہ چھپا لیتا ہے۔ تم دریاؤں کے کناروں پر پرسکون پانی کے نظارے سے نگاہوں کو تسکین دوگے چھوٹے چھوٹے گاؤں کی بستیوں میں جاکر وہاں کے باشندوں کی مصروفیات کا تماشہ دیکھوگے۔ ان کی مسرتوں اور ان کے ملال کا اندازہ کرنا سیکھوگے۔ شہروں کو بالکل بھول جاؤگے۔ اور ایک ہفتے میں پانچ روپیہ سے زیادہ نہ خرچ نہ کروگے۔

اور میرا کام کیا ہوگا۔؟ کیا بیکار رہ کر زندگی میرے لئے وبال جان نہ بن جائے گی۔

ہاں یہ بات بھی قابل غور ہے۔ ہم فرض کئے لیتے ہیں کہ تم دیہاتی مناظر کی تصویریں بنایا کروگے۔ تمہیں مصوری سے کچھ دلچسپی ہے بھی۔

شیراز خاموش رہا۔

ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ لیکن یاد رہے کہ تم ایک بہت ہی معمولی درجے کے مصور ہوگے۔ یہاں تم امیرانہ ٹھاٹ باٹ سے رہتے ہو۔ نوکر چاکر ہر وقت تمہاری خوشامد کرتے رہتے ہیں۔ مگر ان سب چیزوں سے تمہیں دستبردار ہونا پڑے گا۔ اگر تم ایسا نہ کر سکو تو میرا نسخہ بیکار ہو جائے گا۔ تین مہینے اس طرح گذارنے کے بعد جب واپس آؤ تو سب سے پہلے مجھ سے ملو۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تم بالکل تندرست ہوکر آؤ گے۔

شیراز ایک متمول تاجر کا اکلوتا نونہال تھا۔ اس کی ماں عہد طفلی ہی میں گذر گئی تھی۔ مگر باپ نے اتنے ناز و نعم اور توجہ سے اس کی پرورش کی کہ شیراز کے دل سے ماں کی یاد محو سی ہوگئی۔ اس نے پیسہ پانی کی طرح بہایا اور اپنے اکلوتے چشم و چراغ کو بلند معیار کی تعلیم دلانے اور اعلیٰ پیمانے پر تربیت دینے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔

شیراز کا گھرانہ بہت نامور اور بلند تھا۔ اور اس کے قریبی عزیز ماموں خالہ اور چچا چچی وغیرہ بھی امارت کے لحاظ سے بڑی بڑی بلند حیثیت رکھتے تھے۔ مگر اتفاق سے ان میں سے کسی کے آگے بھی اولاد نہ تھی۔ اس لئے شیراز اور بھی زیادہ خاندان کا لاڈلا بن گیا تھا۔

شیراز بی اے کی دوسری جماعت میں تعلیم حاصل کر رہا تھا کہ اچانک اس کے باپ کو نمونیا ہوا۔ اور وہ دنیا سے سدھار گیا۔ خاندان کے باقی افراد سیر و سیاحت کے لئے سمندر پار گئے ہوئے تھے گھر پر کوئی نہ تھا۔ ناتجربہ کار اور نوعمر شیراز کے لئے یہ آفت اس کی بساط سے زیادہ ثابت ہوئی۔ مگر شیراز کے باپ کے ایک جگری دوست ڈاکٹر نوین چندر تھے۔ جو دکھ سکھ میں شیراز کے باپ کے شریک رہتے تھے اور شیراز کے باپ کو ان پر کامل اعتماد تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے دوست کے انتقال کے بعد فوراً صورت حالات پر قابو حاصل کر لیا۔ اور شیراز کے ساتھ اپنے بچوں کے سا سلوک کیا۔ انھوں نے بذریعہ تار فوراً ہی شیراز کے عزیزوں کو اطلاع دی۔ مگر معلوم ہوا کہ وہ سب مارسیلز سے جہاز میں وطن کی طرف روانہ ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر نوین چندر نے ان کا انتظار کرنا مناسب نہ سمجھا اور دوست کی تجہیز و تکفین کر دی۔ شیراز کو باپ کی موت کا بہت غم تھا۔ مگر ڈاکٹر صاحب کے طرز عمل سے اس کے آنسو پونچھ سے گئے تھے۔ دو تین دن بعد ایک تار موصول ہوا جس میں یہ غمناک اطلاع درج تھی کہ وہ جہاز جس میں شیراز کا خاندان سوار تھا۔ غرق ہو گیا۔ شیراز پر اس صدمے کا بے حد اثر ہوا۔ اور وہ دنیا سے بیگانہ سا ہو گیا۔

شیراز کے ماموں۔ چچا خالہ اور چچی وغیرہ نے اپنی اپنی ساری دولت پہلے ہی سے شیراز کے نام کر رکھی تھی۔ ان حادثوں نے اسے بے اندازہ زر و مال کا مالک بنا دیا تھا۔ مگر شیراز کی طبیعت دنیا سے کچھ ایسی اُچاٹ ہوگئی کہ اسے زندگی وبال جان معلوم ہونے لگی۔

ڈاکٹر نوین چندر نے محسوس کیا کہ جب تک شیراز کے ماحول کو تبدیل نہ کیا جائے گا۔ اس کی طبیعت بحال نہ ہو سکیگی۔ اسی لئے بہت کچھ سوچ بچار کے بعد انھوں نے شیراز کے لئے یہ نسخہ تجویز کیا کہ وہ تین مہینے تک مطالعہ زندگی کی غرض سے دنیا کی سیاحت کرے۔ اصل میں ڈاکٹر صاحب فطرت انسانی کے بہت بڑے مبصر تھے وہ جانتے تھے کہ شیراز کے دل کو بیگانگی کی نیند سے کوئی عورت ہی جگا سکتی ہے۔

*

ایک گٹھری میں چند چیزیں باندھ کر شیراز گھر سے نکل چلا۔ اس کے جسم پر معمولی کپڑے تھے۔ اور وضع قطع سے وہ ایک مفلوک الحال نوجوان معلوم ہوتا تھا۔

ڈاکٹر صاحب نے یہ احتیاط کی تھی کہ گھر کے کسی آدمی کو اپنی تجویز سے اور شیراز کے ارادے کی اطلاع نہیں ہونے دی تھی۔ اور راتوں رات شیراز کو ایک بند گاڑی میں بٹھا کر کئی شہر پرے دیہات میں چھوڑ آئے تھے۔ جب ایک گاؤں سے کچھ فاصلے پر گاڑی ٹھہری اور شیراز نیچے اترا تو ڈاکٹر نوین چندر نے اس سے محبت کے ساتھ مصافحہ کیا۔ اور آنکھوں میں آنسو بھر کہا۔ "جاؤ خدا تمہاری حفاظت کرے۔"

شیراز نے انھیں مسکرا کر سلام کیا۔ اور گاڑی روانہ ہوگئی۔ چند منٹ تک شیراز وہیں کھڑا رہا۔ پھر وہ گاؤں کی طرف روانہ ہوا۔ جو کچھ فاصلے پر درختوں کی اوٹ میں چھپا بیٹھا معلوم ہوتا تھا۔

دفعتاً شیراز کو ایسا محسوس ہوا گویا۔ اس کی عالیشان کوٹھی اسے بلا رہی ہے۔ اور اس کا جی چاہا کہ میں ڈاکٹر صاحب کو پکاروں اور گاڑی میں بیٹھ کر واپس چلا جاؤں مگر پھر اُسے خیال آیا کہ ڈاکٹر صاحب کو قول دے چکا ہوں۔ اس کے لئے علاوہ جو کچھ میرے لئے انھوں نے تجویز کیا ہے۔ اس میں ضرور کوئی نہ کوئی بھلائی پوشیدہ ہوگی۔ اس نے گھر کے راستے کی طرف پیٹھ پھیر لی۔ اور گاؤں کا رخ کیا۔

صبح کا اجالا آہستہ آہستہ پھیلتا جاتا تھا گاؤں میں ایک ہی بازار تھا۔ دوکاندار دوکانیں کھول رہے تھے۔ شیراز کی عادت تھی کہ وہ علی الصبح چائے پیتا تھا ایک دوکان پر پہونچ کر اس نے کہا "مجھے ایک پیالہ چائے دیدیجئے۔"

دوکاندار نے حیرت سے اس کی شکل دیکھی اور پھر قریب کے ایک دوکاندار کو آواز دی۔

"ارے نندلال۔ سنتا ہے۔ صاحب کو صبح ہی چائے چاہیئے ہے"

شیراز گھبرا سا گیا۔ اسے بڑا غصہ آیا۔ وہ دوکاندار کو ڈانٹنے کو ہوا۔ مگر الفاظ اس کے ہونٹوں پر آکر رک گئے۔ اُسے خیال آگیا کہ میں ایک معمولی آدمی ہوں جس کی آمدنی بیس روپیہ ماہوار ہے۔ آج اُسے احساس ہوا کہ ایک شخص دوسرے کی کڑوی بات سن کر اس لئے پی سکتا ہے کہ وہ مجبور ہوتا ہے۔

اس نے دوکاندار سے کہا "تو بھائی اس میں میرا مذاق اڑانے سے کیا بات ہے۔؟ اگر چائے نہیں تو کہدو نہیں ہے۔"

دوکاندار نے ہنستے ہوئے کہا۔ "تمہارے چہرہ پر آنکھیں نہیں ہیں۔ دیکھتے ہو کہ ابھی آن کر دوکان کھولی ہے۔ کیا رات سے چائے تیار کر کے رکھ دیتے کہ اندھیرے منہ ایک لکھ پتی خریدار ایک پیسے کی چائے کی پیالی خریدنے آئے گا۔

شیراز کو اس کا یہ طنز بہت برا لگا۔ مگر اس نے ضبط کیا۔ اور آگے بڑھ گیا۔ آج اُسے محسوس ہوا کہ اس حیثیت میں جب اُسے دوسروں کی باتیں سننی پڑ رہی ہیں۔ اور اس حیثیت میں جب اس کے ایک لفظ پر جھٹ پٹ چیز تیار مل جاتی تھی۔ کتنا فرق ہے۔

ایک مہینہ تک شیراز اسی طرح پھرتا رہا۔ اس نے دیکھا کہ دنیا ویسی نہیں ہے جیسی اُسے کالج کے دنوں میں دکھائی دیتی تھی۔ بلکہ اصل میں اس ایک دنیا میں ہر ہر قدم پر نئی نئی دنیائیں بسی ہوئی ہیں۔ امیروں کی دنیا اور ہے غریبوں کی دنیا اور ہے۔ امیروں میں بھی زیادہ دولت مند لوگوں کی دنیا کچھ اور ہے۔ کم دولت مندوں کی دنیا کچھ اور ہے۔

غریبی کی دنیا میں بھی اسی طرح صدہا دنیائیں ہیں۔ ہر زبردست ہر مجبور کو اس کی مجبوریوں کی زنجیروں میں جکڑ رہا ہے۔ کہیں افسری اور ماتحتی کا سوال ہے۔ کہیں طاقت اور کمزوری کا سوال ہے۔ دولت نے افلاس کی گردن میں سنہری پھندے ڈال رکھے ہیں۔ صاحب اختیار لوگوں نے بے بس انسانوں کو حکومت کے جال میں الجھا رکھا ہے۔ تعلیم یافتہ جاہلوں کے سروں کی کھوپڑیوں پر اپنی ترقی کی عمارتیں کھڑی کر رہے ہیں۔ عقلمند نادانوں کی گردنوں پر سوار ہوکر زندگی کا راستہ مزے اور اطمینان کے ساتھ طے کرنے میں مصروف ہیں۔

اب شیراز کو معلوم ہوا کہ بھوک کس چیز کا نام ہے۔ پیاس کسے کہتے ہیں۔ اسے احساس ہونے لگا کہ سکھ کی بہ نسبت دنیا دکھ میں بہت زیادہ حسین نظر آتی ہے۔ اور زندگی کا ساز تکالیف کے مضراب ہی سے جاگتا ہے۔ ایک ہی مہینے کے اندر اندر اس کا دماغ اتنا جاگ گیا جب اس نے اپنی ایک مہینے پہلے کی زندگی پر ایک نظر ڈالی۔ تو اسے وہ زمانہ ایسا نظر آیا گویا وہ ایک بلند پہاڑی سے کسی ایسے نشیب کو دیکھ رہا ہے جس سے گذر آیا ہے۔

اس درمیان میں اس نے دو ایک تصویریں بھی بنائیں۔ اور یہ کوشش کی کہ کوئی انھیں خرید لے۔ مگر جب وہ اپنی تصویریں کسی کو دکھلاتا تو لوگ باگ ہنستے اور کہتے۔ "میاں محنت مزدوری کرو۔ محنت مزدوری یہ تو امیروں کے چونچلے ہیں"

اس نے اندازہ کیا کہ دنیا کو حسن اور خوبصورتی کا معیار بڑھانے کی اتنی کچھ فکر نہیں ہے جتنی اپنی ضرورتیں پوری کرنے کی ہے۔ مگر اس کے باوجود بھی اسے اپنے تصویریں بنانے میں ایک خاص قسم کا لطف ملتا تھا۔ اس نے اندازہ کیا کہ اس کی وجہ مصوری کی دلکشی نہیں ہے۔ بلکہ اس کا سبب صرف یہ ہے کہ انسان مصائب کے ہجوم میں دنیا کی چیرہ دستیوں سے پناہ حاصل کرنے کے لئے کسی نہ کسی کام کا سہارا ڈھونڈھتا ہے۔ تاکہ ایک اُسے محفوظ پناہ گاہ مل جائے۔ یہ حالت اس وقت اور بھی زیادہ شدت سے طاری ہو جاتی ہے۔ جب ایک آدمی افلاس کے پنجے میں گرفتار ہو۔

گویا امیر آدمی اس انسان کی طرح ہیں۔ جو کہ کڑاکے کے جاڑوں میں گرم کپڑے پہن کر ادھر ادھر پھر سکتا ہے۔ اور غریب آدمی اس شخص کی مانند ہیں۔ جو مریض ہیں اور جاڑے میں گھر کے باہر نکلنا نہیں چاہتا۔ مگر مجبوراً نکلتا ہے۔ اور سردی کا شکار ہو جاتا ہے۔

گاؤں کے بہت سے غریب اور معمولی آدمیوں سے شیراز کو واقفیت پیدا کرنے کا موقع ملا۔ اس سے نہ صرف اس کا دائرہ نظر وسیع ہوا بلکہ دل بھی بڑا ہو گیا۔ ان کی مصیبتیں اور مجبوریاں دیکھ کر اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اول اول تو دو تین ہفتے تک وہ بیس روپیہ مہینہ خرچ کرتا رہا مگر رفتہ رفتہ اُسے یہ معلوم ہوا کہ ہندوستان میں تو ایک آدمی کا اتنا خرچ بھی زیادہ ہی ہے۔ اب وہ بیس روپے میں سے بھی بچانے لگا۔

دوسرا مہینہ ختم ہو کر تیسرا مہینہ شروع ہوا تھا کہ وہ ایک گاؤں میں پہنچا۔ وہ جگہ اسے بہت پسند آئی اور اس نے ارادہ کر لیا کہ میں کوئی چھوٹی سی کوٹھری لے کر ایک مہینہ یہاں رہوں گا۔ اب شیراز کے پاس اتنے تجربات ہو گئے تھے کہ اسکا جی چاہتا تھا کہ کوئی مونس و غم خوار ایسا ہو جس سے وہ تبادلۂ خیالات کرے اور جو اس کے دکھی دل کو تسلی دے۔

شام کا وقت تھا۔ شیراز گاؤں کے باہر ایک ٹیلے پر کھڑا تھا۔ کچھ فاصلے پر چند ایک جھونپڑیاں تھیں۔ دور درختوں کے درمیان سے ندی دھیمے سروں میں قدرت کا نغمۂ شام گنگناتی ہوئی گذر رہی تھی۔ اس کا گدلا پانی ڈوبے ہوئے سورج کی کرنوں سے سونے کی طرح چمک رہا تھا۔ شیراز کے پاس مصوری کے سامان کا تھیلا موجود تھا۔ وہ وہیں بیٹھ گیا۔ اور اس منظر کی تصویر اتارنے لگا

اچانک اُسے ایک کتے کی درد بھری آواز سنائی دی۔ جیسے اُسے کوئی مار رہا ہے۔ پھر ایک نوجوان عورت کی غصہ بھری آواز آئی۔ جیسے وہ کسی کو ڈانٹتی ہے۔ اس کے بعد چند بچوں کے کھِل کھلا کر ہنسنے کی صدا فضا میں گونجی۔

شیراز اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے مڑ کر دیکھا کہ ٹیلے کے نیچے ایک درخت سے ایک کتا بندھا ہوا ہے۔ دو بچے دور سے کھڑے ہوئے اس کی طرف پتھر پھینکتے ہیں۔ اور کتا پتھر کی چوٹ کھا کر چلاتا ہے۔ نوجوان عورت جھونپڑی سے چل کر ان بچوں کی طرف دوڑی آرہی ہے۔ اسی کی غصہ بھری آواز شیراز نے سنی تھی۔ نوجوان عورت کی ساری کا پلہ ایک جھنڈے کی طرح لہرا رہا تھا۔ اور اس کے بال ہوا میں اڑ رہے تھے۔

شیراز کو یہ منظر بہت اچھا لگا۔

نوجوان عورت نے بچوں کی طرف دوڑتے ہوئے کہا "ٹھہرو شیطانو۔ میں تمہیں ابھی بتاتی ہوں۔"

"چپ" ایک بچے نے شرارت سے کہا۔

عورت درخت تک گئی۔ اور کتے کی رسی کی گرہ

(باقی صفحہ ۵ کالم ۲ پر)

انڈین نیشنل ٹریڈ یونین کا سالانہ اجلاس

نئی دہلی ۴ اکتوبر۔ انڈین نیشنل ٹریڈ یونین کانگریس کا تیسرا سالانہ اجلاس ۲۹، ۳۰ اکتوبر کو جمشید پور میں ہوگا۔ اور اس اجلاس کی خاص اہمیت یہ ہے کہ اس میں انڈین نیشنل ٹریڈ یونین کانگریس کی بنیادی پالیسی پر نظرثانی کی جائے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس اجلاس میں اس کے اور حکومت کے درمیان کیا تعلق رہنا چاہیئے۔

نظر بندی کے لئے وجوہ بتانا ضروری

بمبئی ۴ اکتوبر بمبئی ہائیکورٹ کی پوری بنچ نے آج فیصلہ کیا کہ اگر کسی کو نظر بند کرنے کے بعد مناسب وقت میں یعنی ایک ہفتہ یا دس دن کے اندر اس کی نظر بندی کے وجوہ اسے نہ بتائے جائیں تو اس کی بندی غیر قانونی ہوگی۔

کوریا کو چینی سورماؤں کا پیغام!

پیکنگ ۳ اکتوبر۔ کیمونسٹ چین کے جنگی سورماؤں نے اور ممتاز مزدوروں اور کسانوں نے آج شمالی کوریا کو یقین دلایا کہ "امریکی حملہ آوروں کو شامت شکست اور تباہی نے گھیر لیا ہے۔

پورے چین سے آئے ہوئے جنگی سورماؤں مزدوروں کسانوں اور سپاہیوں کے اداروں کی ایک کانفرنس نے یہ پیغام کوریا کے عوام اور مسلح افواج کو بھیجا ہے۔

پیغام میں کہا گیا ہے کہ کوریا کی جنگ نے ایک نازک صورت اختیار کرلی ہے۔ اور چین کے عوام ہمیشہ آپ کا ساتھ دیں گے۔

مئی سنہ ۱۹۵۱ء تک عام انتخابات

نئی دہلی ۳ اکتوبر۔ ہندوستان کے چیف الکشن کمشنر مسٹر سوکمار سین نے آج اخبار نویسوں کو بتایا کہ وہ کم سے کم یکم اپریل سنہ ۱۹۵۱ء تک عام انتخابات کے لئے تیاری ختم کرسکیں گے۔ انھوں نے کہا کہ اگرچہ ابھی الکشن کی قطعی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے۔ لیکن حکومت ہند اپریل مئی سنہ ۵۱ء تک عام انتخابات چاہتی ہے۔ اور اگر حالات ساز گار رہے تو اسوقت تک انتظام مکمل ہوجائے گا۔

افسانہ

علاج

(بقیہ صفحہ ۴)

کھونے لگی۔!

"مت کھول" ایک بچے نے چلا کر کہا۔

عورت رسی کھونے میں معروف تھی کہ ایک لڑکے نے پتھر پھینکا۔ اور وہ عورت کی باہنہ میں آکر لگا۔

اتنے میں شیراز بھی ٹیلے سے اتر کر قریب جا پہنچا تھا۔ اس نے دیکھا کہ عورت کی بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں میں دو موٹے موٹے آنسو جھلک آئے۔ شیراز کو ایسا محسوس ہوا گویا ساری دنیا میں جتنے بیکس ہیں ان سب کا تمام ظلم و جذبہ اس عورت کی آنکھوں میں دو آنسو بن کر آن موجود ہوا ہے۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکلتے معلوم ہوتے تھے۔ اس کے کالے کالے بال اس کے شانوں پر بکھرے ہوئے تھے۔ وہ انتقام کی دیوی معلوم ہوتی تھی۔ مگر بیکس تھی۔

شیراز نے بچوں کو بھگا دیا اور واپس آکر عورت سے پوچھا "کیا چوٹ زیادہ آئی ہے۔"

نوجوان عورت نے زمین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جی نہیں۔ آپ"

"وہ کچھ جھجکی۔

شیراز نے کہا۔ "میرے متعلق پھر پوچھ لینا پہلے مجھے زخم پر پٹی باندھ لینے دو۔

یہ کہہ کر اس نے اپنا رومال پھاڑا۔ اور پانی میں بھگو کر اس کی باہنہ کے زخم پر پٹی باندھ دی۔

تھوڑی دیر کی گفتگو کے بعد شیراز کو معلوم ہوا کہ اس کا نام کلثوم ہے۔ اور وہ پاس کے جھونپڑے میں رہتی ہے۔

کلثوم نے پوچھا آپ مصور ہیں۔

شیراز نے جواب دیا۔ "ہاں میں شیرازہ نہیں میں نسیم ہوں تصویریں بناتا ہوں۔

"آپ کب سے ہمارے گاؤں میں رہتے ہیں"

ابھی چند دن سے۔

آپ گاؤں میں کیوں آکر رہے ہیں۔ تصویریں کہیں گاؤں میں بکتی ہیں۔

شیراز نے جھوٹ موٹ بات بنائی کہ میں اپنی تصویریں بازاروں میں نہیں بیچتا۔ بلکہ بڑے بڑے آدمیوں مجھ سے تصویریں بنواتے ہیں۔ ایک راجا نے مجھے آرڈر دے رکھا ہے کہ میں اس کے لئے ایک دیہاتی دوشیزہ کی تصویر بناؤں۔ اسی لئے میں یہاں آیا ہوں کہ تم مجھے اجازت دوگی کہ تمہاری تصویر بناؤں"۔

کلثوم اس پر راضی ہوگئی۔ روز شیراز کلثوم کی جھونپڑی میں جاتا۔ اور کئی کئی گھنٹے وہاں بیٹھ کر کام کرتا۔ رفتہ رفتہ اسے معلوم ہوا ہے کہ کلثوم کے ماں باپ مرچکے ہیں۔ اور وہ بیوہ ہے جوں جوں وہ کلثوم سے زیادہ واقف ہوتا جاتا تھا۔ اسے کلثوم اور اپنی طبیعت کی ہم آہنگی دیکھ کر حیرت ہوتی جاتی تھی۔ اب اسے ایک نئے جذبے کا احساس ہونے لگا تھا۔ وہ اپنی امارت کو بھول چکا تھا۔ اب کوشش کرنے پر بھی وہ خیال نہ کرسکتا کہ اس کی سابقہ امیرانہ زندگی کیا تھی۔

اسے کئی بار یہ محسوس ہوا کہ کلثوم دیہات کی رہنے والی معلوم نہیں ہوتی۔ بظاہر اس نے دیہاتنوں کے سے کپڑے پہن رکھے تھے۔ اور وہ کوشش کرتی تھی کہ اس کی گفتگو بھی دیہاتی عورتوں جیسی ہو مگر شیراز نے چند ہی دن اندازہ کرلیا کہ وہ ایک پڑھی لکھی مہذب لڑکی ہے۔ وہ دیکھتا کہ گاؤں کی کوئی عورت کبھی بھی کلثوم کے پاس نہیں آتی۔ اور نہ کلثوم کسی کے گھر جاتی ہے۔ ایک دو ہفتے ہی میں شیراز کی گاؤں کے چند قدیم باشندوں سے واقفیت بھی ہوگئی۔ اس نے ان سے کلثوم کی بابت دریافت کیا تو انھوں نے بھی اس کے بارے میں اپنی لاعلمی ظاہر کی۔ کلثوم نے شیراز کو یہ بتایا تھا کہ میرے ماں باپ اسی کے گاؤں کے رہنے والے تھے مگر گاؤں کے باشندوں سے شیراز کو یہ معلوم ہوا کہ وہ اس گاؤں کی رہنے والی نہیں ہے۔ اور باہر سے آکر یہاں آباد ہوگئی ہے۔ وہ کسی سے ملتی جلتی بھی نہیں ہے۔ اور نہ کسی کو یہ معلوم ہوا کہ وہ کہاں سے گذارہ کرتی ہے۔

شیراز کے تین مہینے ختم ہوگئے تھے۔ مگر اس کا جی نہ چاہتا تھا کہ گاؤں چھوڑ دے کیونکہ اسے کلثوم سے محبت ہوگئی تھی۔

صبح کی درخشاں کرنیں کلثوم کی جھونپڑی کی چوکھٹ چوم رہی تھیں۔ شیراز آج صبح ہی کلثوم سے ملنے جا رہا تھا۔ آج اس نے مصمم ارادہ کرلیا کہ وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کردے گا۔ جب وہ جھونپڑی کے قریب پہونچا تو اسے یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ گاؤں سے نکل ایک بڑے شہر کی طرف جاتی ہوئی سڑک پر ایک شاندار موٹر کھڑی ہے۔ شیراز آگے بڑھا۔ اور چاہا ہی تھا کہ اندر داخل ہو جو اسے اندر سے دو عورتوں کے باتیں کرنے کی آواز سنائی دی۔ ایک آواز کلثوم کی تھی اور دوسری کسی پیرانہ سال عورت کی۔

پیرانہ سال عورت نے کہا۔ "بیٹی تیری جدائی میں مجھے جتنا اچرن ہو رہا ہے۔

ایک مرد کی آواز آئی۔ ہاں شہزادی صاحبہ دیکھئے نا سرکار عالیہ آپ کے غم میں گھل گھل کر کتنی دبلی ہوگئی ہیں؟"

پیرانہ سال عورت نے کہا۔ بیٹی تو خواہ مخواہ مجھ سے ناراض ہوکر چلی آئی۔ میں تو تیری مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کرنا چاہتی تھی۔

شیراز تیزی کے ساتھ اپنے گھر کی طرف چل پڑا۔ اب اُسے معلوم ہوگیا کہ کلثوم کون ہے۔ اور وہ کیوں سارے گاؤں سے الگ رہتی ہے۔ اسکا دل ٹوٹ گیا۔ وہ کلثوم کو ایک غریب بیکس اور لاوارث لڑکی سمجھ کر اسے چاہنے لگا تھا۔ مگر اب؟ کیا اب بھی اس میں ہمت ہے کہ کلثوم سے ایک والئی ریاست کے لڑکی سے اظہار محبت کرسکے۔

تین مہینے تک دیہاتوں میں پھر کر غریبوں کی حالت دیکھنے کے بعد وہ امیروں سے متنفر ہوچکا تھا۔ اسے اپنی عالیشان کوٹھی سے اب نفرت ہوگئی تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ کلثوم سے شادی کی ایک معمولی آدمی کی طرح کسی گاؤں میں رہے اور محنت مزدوری کرکے زندگی کے دن گذار دے۔ مگر نئی صورت حال نے اس کے خوابوں کی دنیا برباد کردی۔

اس نے جلدی جلدی اپنا سامان باندھا۔ اور گاؤں سے چل پڑا۔

کلثوم شیراز کو تلاش کرتی ہوئی اس کے گھر آئی اس نے اپنی والدہ کے ساتھ واپس جانے کے لئے یہ شرط لگادی تھی کہ وہ مرضی سے شادی کرے گی اور اب وہ شیراز کی تلاش میں آئی تھی۔ تاکہ اُسے اپنے ساتھ لے جائے

اس وقت شیراز گاؤں سے کئی میل چل کر ایک قصبے کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر بمبئی جانے والی ٹرین میں بیٹھ چکا تھا۔ وہ اپنے وطن جا رہا تھا۔ اپنی عالیشان کوٹھی میں رہنے کے لئے نہیں بلکہ اپنی دولت کو گاؤں سدھار کی اسکیموں پر خرچ کرنے کے لئے ریل آہستہ آہستہ اسٹیشن سے دور ہونے لگی۔ اس کا گاؤں کے نقوش جہاں شیراز ایک مہینے تک رہا تھا۔ رفتہ رفتہ دھندلے پڑنے لگے۔ شیراز بہت دیر تک اسی دھندلے نقش کو دیکھتا رہا۔ پھر اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کے دو موٹے موٹے قطرے گرے اور وہ دوسری طرف دیکھنے لگا۔

۲۰ ہزار ٹن شکر درآمد کرنیکا انتظام مکمل

نئی دہلی ۳ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے ۲۰ ہزار ٹن شکر باہر سے منگانے کا انتظام مکمل کرلیا ہے یہ اس ۲۵ ہزار ٹن شکر کے علاوہ ہے جس کے لئے پہلے معاہدہ ہوچکا ہے۔

دس ہزار ٹن شکر اور منگانے کے لئے بات چیت ہورہی ہے۔

مہاسبھا کے دروازے غیر ہندو اقلیت کے لئے!

مراد آباد ۳ اکتوبر ڈاکٹر این بی کھرے کی صدارت میں آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں طے کیا گیا کہ مہاسبھا کے دروازے غیر ہندو اقلیت کے واسطے کھلے دینا چاہیئے کیونکہ ہندو راشٹر میں ہر طرح ان کا تحفظ کیا جائے گا۔ ڈاکٹر کھرے نے صدر کانگریس بابو پرشوتم داس ٹنڈن پر الزام لگایا کہ وہ پچھلے طرز عمل سے بالکل منحرف ہوگئے ہیں۔

بمبئی میں سترہ ملیں کام کررہی ہیں

بمبئی ۴ اکتوبر نشر و اشاعت کے ڈائرکٹر نے جو پریس نوٹ شائع کیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ۱۷ ملیں کام کررہی ہیں اور ۲۰ ہزار سے زائد مزدور کام پر واپس آئے ہیں۔ مذکورہ ملوں میں ۸ ملیں پورا اور ۹ آدھا کام کررہی ہیں۔

ناسک کے اجلاس نے ملک کی تمام معاملات میں رہنمائی کی ہے!

نئی دہلی ۲ اکتوبر۔ آج گاندھی جینتی کے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے کہا۔ تین مسائل یعنی بین اقوامی معاملات۔ فرقہ وارانہ اور ہند و پاکستان تعلقات اور معاشی پالیسی کے متعلق ناسک کانگریس نے واضح ہدایت کی ہے۔ اور ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس پر عمل کریں۔

اگر یہ کوشش بھی کی جائے کہ کانگریس ان مسائل کے متعلق اپنے فیصلے بدل دے تو کانگریس کے اندر ایسے کافی لوگ موجود ہیں جو کوشش کو ناکامیاب بنائیں گے۔ اور ناسک میں تیار کئے ہوئے راستہ پر چلتے رہیں گے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ مہاتما گاندھی کی زبانی خدمت کرنا یا ان کی جے کے نعرے ہی لگانا کافی نہیں ہے۔ دراصل دیکھنے کی یہ بات ہے کہ لوگ ان کے اصول و مقاصد کی پیروی کرتے ہیں یا نہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ غیر ممالک جو مہاتما گاندھی کے متعلق اتنی باتیں تو نہیں بناتے لیکن وہ ان کی بڑی عزت کرتے ہیں اور ان کے پیغام سے ہندوستان کے مقابلہ میں مقابلہ میں زیادہ مستفید ہوتے ہیں۔

وزیر اعظم نے کہا کہ عوام کو چاہیئے کہ وہ ناسک میں جو تین تجاویز منظور ہوئی ہیں ان کی اہمیت کو پوری طرح سمجھ کر ان کو عملی جامہ پہنانے میں حکومت کے ساتھ اشتراک کریں۔

انھوں نے کہا کہ ہند و پاکستان کے مسائل طے کرنے کے لئے جنگ کی بات کرنا ناقابل افسوس ہے۔ کیونکہ جنگ سے زیادہ مصیبتیں اور مشکلات پیدا ہو جائیں گی

کوریا کی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ اگر وہاں جنگ جلد نہ ختم کی گئی تو پورا ملک تباہ ہو جائے گا۔ آج نصف کوریا تباہ ہو چکا ہے اور اگر یہ تباہی جاری رہی تو کوریا کی لاش ہی پر امن کی گفتگو ہو سکے گی۔

پنڈت نہرو نے عوام سے اپیل کی کہ وہ پیداوار کو بڑھائیں کیوں کہ ملک کی دولت اندرونی ذرائع کو ترقی دینے ہی سے بڑھتی ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ متروکہ جائداد کا مسئلہ جتنی جلدی طے ہو جائے اتنا ہی بہتر ہے۔ متعدد کانفرنسیں اس سلسلہ میں ہو رہی ہیں۔ لیکن ابھی تک کوئی حل نہیں نکل سکا ہے۔ وزیر اعظم نے پناہ گزینوں کی بحالی کے لئے عام ٹیکس کی مخالفت کی۔ انھوں نے کہا کہ ملک میں پیداوار کا معیار یوں ہی بہت گرا ہوا ہے۔ اور قدرتی آفات کی وجہ سے معاشی مشکلات میں اور بھی اضافہ ہو جائے گا۔

پنڈت نہرو نے سکھ ریاست کے مطالبہ کو بالکل لڑکوں کی بات بتاتے ہوئے کہا کہ جو لوگ اس کا مطالبہ کرتے ہیں انھوں نے نہ تو ملک کی تقسیم سے کوئی سبق لیا ہے اور نہ دنیا کی تاریخ سے۔ جو لوگ انتشار پیدا کرنے والے مطالبات کرتے ہیں وہ ملک کے دشمن ہیں۔ اس قسم کے رجحانات اور کانگریس کے اندر گروہ بندی ملک کے لئے مضرت رساں ہیں۔ دنیا کے موجودہ حالات میں یہ اور بھی ضروری ہو گیا ہے کہ ملک متحد رہے اور یہاں کی معاشی حالت کو مضبوطی سے درست کیا جائے۔

آج دنیا میں لوگ جنگ کے خوف سے ہراساں ہیں، ہندوستان پر بھی اس کا اثر ہے۔ میری حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ عوام کو اس کمزوری کا شکار نہ ہونے دے عوام کو چاہیئے کہ وہ جنگی نفسانہ پھیلائیں۔ اور پاکستان کے اخبارات کی پیروی نہ کریں۔

پنڈت نہرو نے جذبات سے گھٹی ہوئی آواز میں تین سال سے خان برادران نظر بندی کا ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ گاندھی جی کی سالگرہ کے دن قدرتی طور پر ان کے سب سے بڑے رفیق خان عبدالغفار خاں کا خیال آتا ہے۔ جو کہ اپنے بھائی ڈاکٹر خانصاحب کے ساتھ صوبہ سرحد کی جیل میں نظر بند ہیں۔ کیوں کہ وہ اپنے اصول پر قائم ہیں۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ جب میں ان کی نظر بندی کا خیال کرتا ہوں تو مجھے اپنا عہدہ کانٹے کی طرح کھٹکنے لگتا ہے۔ اور ایک خاص کمی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن چوں کہ یہ پاکستان کا معاملہ ہے۔ ہندوستان کچھ نہیں کر سکتا پھر بھی ان اصولوں کی پیروی کی جا سکتی ہے۔ جن کے لئے خان برادران آج جیل میں سڑ رہے ہیں۔

ہم سب اپنے قائد نہرو کے ساتھ ہیں"!

اندور ۲ اکتوبر۔ آج یہاں ایک عظیم الشان جلسے میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے نائب وزیر اعظم سردار پٹیل نے کہا کہ کانگریس ملک کی سب سے زیادہ مضبوط اور متحدہ جماعت ہے۔ کانگریس اپنی اندرونی طاقت کے بل بوتے پر تمام مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے صلاحیت رکھتی ہے۔ کانگریس صرف اس صورت میں کمزور ہو سکتی ہے اگر اس میں غلط لوگ شریک ہو جائیں۔ لیکن یہ لوگ بھی زیادہ دنوں تک کانگریس میں نہیں رہ سکتے۔ انہیں کانگریس کو چھوڑنا پڑے گا۔

سردار پٹیل نے کہا کہ ناسک اجلاس نے ہم کو سب سے بڑا سبق یہ دیا ہے کہ کانگریس اب بھی ہمیشہ کی طرح مضبوط اور اپنے قائد پنڈت جواہر لال نہرو کے ساتھ ہیں۔

سردار پٹیل نے اپنی سوا گھنٹہ کی تقریر میں مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی، جن میں کانگریس کی تنظیمیت حکومت اور عوام میں تعاون۔ مہاتما گاندھی کی تعلیمات مدھیہ بھارت کی سیاست۔ تعلیم اور کنٹرول وغیرہ شامل ہیں۔!"

سردار پٹیل نے کہا کہ یہ بات حد درجہ حیرت انگیز ہے کہ ناسک کے اجلاس میں مندوبین کی طرف سے قراردادوں کی متفقہ تائید کے باوجود بعض لوگ کہتے ہیں کہ کانگریسی لیڈروں میں اختلافات ہیں۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ ناسک میں جو کچھ ہوا ہے اس کے باوجود اس وقت کانگریس میں دو دل موجود ہیں۔

آپ نے اس اتفاق اور اتحاد کو محسوس کیا ہوگا جس کا مظاہرہ ناسک میں ہوا۔ ناسک اجلاس کے خاتمہ پر وزیر اعظم نہرو نے جو تقریر کی تھی۔ وہ بھی آپ کے نظر سے گذری ہوگی۔ کیا اس کے بعد بھی آپ کو اس میں شبہ ہے کہ کانگریس میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے سردار پٹیل نے کانگریسیوں کو انتباہ کیا کہ اگر ہم معمولی جھگڑوں میں پڑ گئے۔ تو ہم کانگریس کو آگے نہیں لے جا سکتے ہیں۔ اس وجہ سے میں ہمیشہ اس بات پر زور دیتا ہوں کہ کانگریسیوں کو، معمولی اختلافات سے بلند ہو کر قوم کی خدمت کرنا چاہیے

سردار پٹیل نے کہا کہ کانگریسیوں کو اس وقت سب سے بڑی ضرورت نفس کشی کی ہے۔ انہیں کسی عہدہ کو حاصل کرنے کے لالچ اور اپنی پوزیشن سے غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کرنا چاہیئے۔

رام راج کے لئے باپو کے اصولوں پر چلو

اندور ۲ اکتوبر۔ آج سردار ولبھ بھائی پٹیل نائب وزیر اعظم ہندوستان نے ایک تقریر کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ مہاتما گاندھی کے اصولوں اور تعلیم پر عمل کرنے کا مصمم از سر نو عہد کریں اور خلوص کے ساتھ اپنی روز مرہ کی زندگی میں اس کی پیروی کریں۔

انھوں نے کہا کہ جب تک لوگ بلا امتیاز ملت و مذہب اور رنگ نسل زندگی کی قدروں کے لئے ایک رویہ معین کر کے اس پر نہیں چلیں گے۔ اس وقت تک ان کو مہاتما جی کا بتایا ہوا۔ "رام راج" نہیں حاصل ہو سکتا

نائب وزیر اعظم نے ان تمام افواہوں کی تردید کی جو ان کے اور پنڈت نہرو کے درمیان اختلافات کے متعلق پھیلی ہوئی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ "ہم سب مہاتما گاندھی کے سپاہی ہیں۔ میں نے اپنے نائب وزیر اعظم ہونے پر کبھی زور نہیں دیا۔ سیاسی میدان میں وزیر اعظم نہرو ہی متفقہ طور پر قیادت کرتے ہیں۔ باپو نے اپنی زندگی ہی میں پنڈت نہرو کو اپنا جانشین منتخب کر لیا تھا اور انھوں نے کہا تھا کہ ان کی ذمہ داریاں پنڈت نہرو ہی کی طرف منتقل ہوں گی۔ اس لئے یہ ہمارا مذہبی فرض ہے کہ مہاتما جی کے جذبات کا احترام کریں۔ جو شخص بھی دل سے ان جذبات کا احترام نہیں کرے گا۔ وہ خدا کا گنہ گار ہوگا۔ میں گاندھی جی کی فوج کا غدار سپاہی نہیں ہوں۔ جو ان جذبات کو بھول جاؤں۔ در اصل میں یہ محسوس نہیں کرتا کہ میں کسی بڑے عہدہ پر ہوں۔ میری جگہ مہاتما گاندھی کے صحیح پیرو کی حیثیت سے قوم کی خدمت کرنے کی ہے۔ اور میں اسے پسند کرتا ہوں۔

سردار پٹیل نے کچھ کانگریسیوں میں عہدہ کی خواہش کی ذہنیت پر افسوس کرتے ہوئے کہا "سرکاری حلقہ میں کام کرنے کی ایک قدر ہے۔ لیکن وہ زندگی کا مقصد نہیں بننا چاہیئے۔ جو لوگ اقتدار کی جنون انگیز دوڑ میں ذلیل حرکتیں کرتے ہیں۔ وہ مہاتما گاندھی کی خدمت کے راستہ سے بھٹک جاتے ہیں۔ ان کے دماغوں پر اقتدار کا نشہ طاری ہو جاتا ہے۔ اور وہ غلط میں پڑ کر یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ عہدوں پر قابض ہو کر ہی عوام کی خدمت کر سکتے ہیں۔ یہ غلط رویہ ہے۔ اصل خدمت آئینی میدان سے علیحدہ رہ کر بے غرض طریقہ سے کی جا سکتی ہے۔ کسی صوبہ کا وزیر اعظم بن جانا کوئی بات نہیں ہے۔

لندن ۔ یکم اکتوبر۔ چین کے وزیر اعظم چو ان لائی نے روس کے اخبار پراودا میں ایک مضمون لکھتے ہوئے اپنی حکومت کے اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ وہ تبت کو آزاد اور فارموسا کو امریکہ کے چنگل سے نجات دلائے گی!



THE SADAQAT KANPUR

ESTD, 1925

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو نیرے دل میں رہے
احسن بہمئی

ہفتہ وار
صداقت

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

قیمت
سالانہ 8/-
سالانہ رعایتی 6/-
ششماہی 3/8/-
سہ ماہی 2/-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 52 No. 41 | KANPUR SATURDAY 14th OCTOBER 1950 | کانپور شنبہ ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء مطابق یکم محرم الحرام سنہ ۱۳۷۰ھ | جلد ۵۲ نمبر ۴۱

ادبیات

وہ پہلے پہل دل میں احساس الفت

(از جناب خان بہادر سید صدر الاسلام خانصاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس)

جوانی کی وہ صبح و شام اللہ اللہ
محبت کا اُف اہتمام اللہ اللہ
وہ پہلے پہل دل میں احساس الفت
وہ جذبات کا اژدھام اللہ اللہ

وہ سر بہر تسلیم میرا جھکانا
نگاہوں سے اُن کا سلام اللہ اللہ
وہ کاہش وہ اُمید کی دلفریبی!
وہ نیرنگِ فرقت کی شام اللہ اللہ

جفاؤں کے بدلے میں کرنا وفائیں
نرالے محبت کے کام اللہ اللہ
کبھی آپ ڈرتے تھے نام ستم سے
جواں ہوتے ہی قتل عام اللہ اللہ

وہی دل بھی دے اور وہی ناز اُٹھائے
یہ ہے عاشقی کا نظام اللہ اللہ
خدا حافظ اب ہے سفر آخرت کا!
وہ منزل وہ ہو کا مقام اللہ اللہ

سر شام ہی سے جلا دی ہیں شمعیں!
شب غم کا یہ انتظام اللہ اللہ!
وہی صدرِ ناشاد محروم الفت
لیا آپ نے اُس کا نام اللہ اللہ

دنیائے اسلام

پختونستان کی سرزمین

پختونستان کے شمال میں روس اور مغرب میں افغانستان اور ایران ہے چین اور کشمیر اس کے بہت شمال میں پڑتے ہیں جنوب کی طرف پاکستان ہے جس کا کل پختونستان ایک جزو ہی۔ اس ملک میں اونچی اونچی پہاڑیاں ہیں۔ اور ان پہاڑیوں میں کوئی ایسی چیز پیدا نہیں ہوتی۔ جس سے پختونستان کے باشندے فائدہ اٹھاسکیں انھیں پہاڑیوں پر ایک مضبوط ہمت ور جنگ جو اور آزادی پسند قوم رہتی ہے جسے پختون کہتے ہیں۔ یہ لوگ قدرت کی نامہربانیوں کے باوجود کسی نہ کسی طرح ضروریات زندگی پوری کر لیتے ہیں نظم و نسق کے نقطہ نظر سے جو لائن کھینچی گئی ہے وہ اس سارے علاقے کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتی ہے۔ ایک حصہ وہ ہے جس پر پاکستان کا قبضہ ہے یہ سرحدی علاقہ کہلاتا ہے۔ اس کا علاقہ ۲۶ ہزار مربع میل ہے اس میں چار ممتاز قبائل آفریدی، مہمند، وزیر، اور محسود آباد ہیں ان کی تعداد ۲۰ لاکھ کے لگ بھگ ہے کہا جاتا ہے کہ قبائل ایک گھنٹہ کے اندر پانچ لاکھ فوج میدان میں بھیج سکتے ہیں۔ دوسرے پٹھانوں کی طرح پختونستان میں بسنے والے پٹھان بھی صاف دل صاف گو اور بے باک ہیں وہ نسلی تفاخر کے قائل نہیں ہیں۔ پٹھان محنتی اور مشقت پسند ہوتے ہیں۔ ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ ان میں ضد اور حسد کا مادہ بھی ہوتا ہے۔ دشمن سے انتقام لینا ضروری سمجھتے ہیں۔ چونکہ وہ آزاد طبع ہوتے ہیں۔ اس لئے آزادی کو ایک متاع گراں بہا سمجھتے ہیں۔ وہ غلامی محکومی اور جبر کو ایک لمحہ کے لئے برداشت نہیں کر سکتے۔ پٹھانوں کی مہمان نوازی بہت مشہور ہے۔ پختونستان کے سارے علاقہ میں پشتو بولی جاتی ہے پشتو کا ادب بھی ابھی اچھا خاصا ترقی یافتہ ہے لیکن نثر کے مقابلہ میں نظم زیادہ مالا مال ہے۔ پشتو کے رزمیہ شاعر خوشحال خاں اور صوفی شاعر عبدالرحمن بابا کی شاعری کو دنیا کے ادب میں آسانی سے جگہ دی جاسکتی ہے پشتو رسم خط فارسی میں لکھی جاتی ہے۔ اور اس کی گرامر آسان ہے۔

پختونستان کے پٹھانوں کے اپنے قانون ہیں یہ قانون ان کی زندگی کی طرح سیدھے سادھے ہیں۔ اور تحریری شکل میں نہیں ہیں۔ ان قوانین کو قبائلی اسمبلی بناتی ہے جس کو جرگہ کہتے ہیں۔ جرگہ ان قبائلیوں کے خلاف لشکر کشی بھی کرا سکتا ہے جو ان قوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیں۔ اگرچہ ہر قبیلہ کے خود اپنے قانون اور قواعد و ضوابط ہوتے ہیں۔ کوئی ان قدیم قوانین کی خلاف ورزی کرنا پسند نہیں کرتا۔ پختونوں کی نسل کا ذکر کرتے وقت ذہن خوبصورت دراز قامت تنومند اور متناسب الاعضا آفریدیوں کی طرح لامحالہ منتقل ہوتا ہے۔ آفریدی اس علاقہ میں رہتے ہیں جہاں سے دو مشہور درّوں یعنی کوہاٹ اور خیبر کی نگرانی کی جاسکتی ہے پختونستان کے تمام قبائل میں آفریدی قبیلہ سب سے بڑا سب سے مستحکم اور سب سے طاقتور ہے۔

پٹھانوں میں سب سے قدیم اور کھرے آفریدی ہیں کہا جاتا ہے کہ آفریدی ان لوگوں کی اولاد ہیں جو سکندر اعظم کی فوج میں شامل تھے۔ افریدیوں کے خط و خال اس خیال کی تائید کرتے ہیں۔ افریدی قبیلہ آٹھ جداجدا طبقوں میں جمع ہوا ہے۔ ان طبقوں کو پھر بہت سے نچلے طبقوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ افریدی اسلحہ کے بہت شائق ہیں۔ اور ان کے حصول کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے۔ وہ پختونستان کے مختلف علاقوں میں معمولی پیمانہ پر اسلحہ بناتے بھی ہیں۔ ایک عرصہ تک انگریزوں سے لڑنے کی وجہ سے افریدی ماہر جنگ ہو گئے ہیں۔

پختونستان کے دوسرے پٹھانوں کی طرح افریدی بھی غیر متحد ہیں۔ لیکن ان کی آزادی اور تحفظ کو جب کوئی خطرہ لاحق ہوتا ہے تو وہ اپنے اختلافات کو ختم کر کے فوراً متحد ہو جاتے ہیں۔ تمام جماعتی مناقشات اس وقت تک کے لئے ختم کر دئے جاتے ہیں جب تک خطرہ دور نہ ہو جائے۔ خطرہ کے وقت پر ایک پتھر ایک جگہ پر رکھ دیا جاتا ہے پتھر کے پاس کھڑے تمام قبائل کے سربرآوردہ ممبر قسم کھاتے ہیں۔ شاید ہی کبھی کوئی اس قسم کو توڑتا ہو۔ آفریدی قبیلہ خانہ بدوش واقع ہوا ہے۔ موسم گرما میں یہ تجوری کے میدان میں اتر آتا ہے ان میدانوں میں چند ماہ گزارنے کے بعد اپنے وطن مرواں تیراہ واپس چلے جاتے ہیں۔

آفریدیوں کی تعداد ساڑھے چار لاکھ ہے۔ انھوں نے سنہ ۱۹۳۰ء کی سول نافرمانی کی تحریک میں بہت نمایاں حصہ لیا۔ پشاور اور دوسرے اضلاع میں جو افسوسناک واقعات ہوئے ان سے افریدیوں میں ایک ہیجان پیدا ہو گیا۔ انھوں نے تشدد کا مقابلہ کرنے والوں کی موت کا انتقام لینے کے لئے فوجی اڈوں پر حملہ کیا۔ جب برطانوی حکومت سے صلح کی باتیں شروع ہوئیں۔ تو افریدیوں نے روپیہ کا مطالبہ کرنے کے بجائے بادشاہ خان (عبدالغفار خاں) اور ننگا بابا (گاندھی جی کو افریدی اسی نام سے یاد کرتے تھے) کی رہائی کا مطالبہ کیا۔

شاہ ایران پھر شادی کر رہے ہیں۔ طہران ۱۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ ایران ایک اٹھارہ سالہ ایرانی دوشیزہ سے شادی کرنے والے ہیں۔ ان کی منگیتر کا نام ثریا اسفندیاری ہے۔ اور وہ ایک اعلیٰ ایرانی افسر اور جرمن ماں کی صاحبزادی ہیں۔ ثریا اسفندیاری شاہ ایران کی ہمشیرہ شمس شہزادی کے ساتھ پیرس سے طہران کل آئی ہیں۔ شاہ ایران نے ایک سال ہوا۔ شاہ فاروق مصر کی بہن شہزادی فوضیا کو طلاق دی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے — زبان پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۴۱

ناجنگ اعلان

جواہر لال جی قریب قریب اپنی ہر تقریر میں کسی نہ کسی طرح یہ بات کہہ دیتے ہیں کہ ہندوستان اور پاکستان کی جنگ دونوں ملکوں کے لئے تباہ کن ہوگی۔ اور اس جنگ کا خیال سو فیصدی احمقانہ ہے۔ ناجنگ کی اس پالیسی کو ناسک کانگریس نے منظور کر لیا ہے اور اگر پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ابھی تک ناجنگ اعلان کے مسودہ پر اتفاق رائے نہیں ہوا ہے تو اس میں ہندوستان کا کوئی قصور نہیں ہے اس مسئلے پر دونوں حکومتوں کی جو خط و کتابت شائع ہوئی ہے اس سے یہی بات ثابت ہوتی ہے۔

اس مسئلہ میں پاکستان کا رویہ یہ ہے کہ عام اعلان کے بجائے ہر تنازعے کے تصفیہ کے لئے طریق کار طے کر لیا جائے۔ اور اس طریقہ کار کے متعلق اس کی رائے یہ ہے کہ دو مہینے تک باہمی گفت و شنید ہو۔ اس کے بعد دو مہینے ثالثی کے لئے دیدے جائیں۔ اور اگر پھر بھی مسئلہ طے نہ ہو تو اسے کسی حکم کے سپرد کر دیا جائے۔ بلاشبہ دونوں حکومتوں کے درمیان جھگڑے چکانے کے لئے یہ تینوں تدبیریں اختیار کی جاتی ہیں۔ اور متحدہ اقوام کے چارٹر میں بھی ان کا تذکرہ موجود ہے لیکن چارٹر میں اس کے لئے کوئی ٹائم ٹیبل نہیں مقرر کیا گیا ہے۔ اور اگر حقیقت پسند نگاہ سے دیکھا جائے تو اس طرح کی حد بندی نہ ممکن ہے نہ مناسب۔

ہو سکتا ہے کہ بعض مسئلوں پر گفت و شنید یا ثالثی کے لئے دو مہینے کی مدت کافی ہو لیکن اس کا دار و مدار مسئلے کی نوعیت پر ہے۔ ممکن ہے کہ بعض مسئلے اتنے پیچیدہ ہوں کہ ان پر گفت و شنید میں دو مہینے سے زائد مدت لگ جائے۔ اور کشمیر کی گتھی اس بات کا ایک جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ ثالثی کا کام کتنا دشوار اور دیر طلب ہوتا ہے۔ جہاں تک حکم کے ذریعہ فیصلہ کرانے کا تعلق ہے اس میں چاہے اتنی دیر نہ لگے لیکن یہ طریقہ بالکل آخر میں اختیار کیا جاتا ہے جب جنگ کے علاوہ تصفیہ کی کوئی دوسری صورت باقی نہ رہے۔ اور اس کا نتیجہ ہمیشہ خوشگوار نہیں ہوتا۔ جیسا کہ ہندوستان اور پاکستان کی سرحدوں کے متعلق ریڈ کلف فیصلے سے ظاہر ہو چکا ہے۔ اس کی تلخی ہندوستان اور پاکستان دونوں کے منہ میں ابھی تک باقی ہے۔ اور اس لئے اس طریقہ پر تکیہ کرنا اور پہلے سے یہ فرض کر لینا کہ ہر تنازعہ حکم کے پاس بھیجنا ہوگا مناسب نہیں ہے۔

اس مفروضے سے جو پاکستان کی تجویز میں جھلکتا ہے۔ دوسرے کی نیت پر ایک طرح کا شک ظاہر ہوتا ہے۔ جو سمجھوتے کی فضا کو مکدر اور گفت و شنید کی کامیابی کے امکان کو کم کر دے گا۔ تاریخ میں اس بات کی متعدد مثالیں ملتی ہیں کہ دونوں ملکوں نے اپنے تمام جھگڑے گفت و شنید کے ذریعے طے کئے جس قسم کے جھگڑے آج ہندوستان اور پاکستان کے درمیان اٹھ رہے ہیں یا آئندہ اٹھ سکتے ہیں ویسے ہی جھگڑے عرصہ تک امریکہ اور کناڈا کی کشاکش کا سبب بنے رہے۔ لیکن آخر میں یہ گفت و شنید کے ذریعے ختم ہو گئے۔ وہاں دونوں حکومتوں نے تین تین جج مقرر کر دئے تھے۔ اور انھوں نے تمام قضیئے چکا دئے۔ اور اگر ہندوستان اور پاکستان ایک دوسرے سے لڑنا یا ہر معاملہ ایک دوسرے کو نیچا نہیں دکھانا چاہتے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ یہ طریق یہاں بھی کامیاب نہ ہو۔

امریکہ اور کناڈا کی طرح ہندوستان اور پاکستان کے بعض مسئلے ایسے ہیں جو عدالتی کارروائی سے طے نہیں ہو سکتے۔ اور جن کے متعلق حکم کا تقرر داخلہ معاملات میں مداخلت کے مترادف ہوگا۔ اقلیتوں کے حقوق اور ان کے ساتھ روزمرہ کا برتاؤ اور سکہ کی شرح تبادلہ کا سوال اسی قسم کے دو مسئلے ہیں۔ اور جب پاکستان کشمیر کی ریاست یا کم سے کم اس کی وادی کا مطالبہ کرتا ہے تو وہ اس معاملہ میں بھی حکم کے تقرر کو بحث سے باہر قرار دے دیتا ہے۔ ممکن ہے آگے چل کر اسے اور بھی مسئلے اٹھیں جب ان کی نوعیت کے متعلق ابھی کوئی پیشین گوئی نہیں کی جا سکتی تو ان کے تصفیے کا طریقہ اور ٹائم ٹیبل کیسے مقرر کیا جا سکتا ہے۔

پہلے سے اگر کوئی بات طے کی جا سکتی ہے اور جس کا طے کرنا دونوں ملکوں کے خوشگوار تعلقات کے لئے ضروری ہے تو وہ یہ ہے کہ جو بھی مسئلہ اٹھے اس کے تصفیہ کے لئے جنگ کا طریقہ نہیں اختیار کیا جا سکیگا۔ اگرچہ ہندوستان اور پاکستان ادارہ اقوام متحدہ کے رکن ہونے کی حیثیت سے اس اصول کے پہلے سے پابند ہیں پھر بھی اس ادارے کی ساکھ ویسی نہیں ہے جیسی ہونا چاہیئے۔ اور موجودہ خوشگوار فضا پر اس قسم کے اعلان کا بہت اچھا اثر پڑے گا اس سے جنگی تیاریوں کی دوڑ جو دونوں ملکوں میں تعمیری کام روکے ہوئے ہے اگر ختم نہیں تو سست ضرور ہو جائے گی عوام کے بعض طبقوں میں جو ہیجانی کیفیت پائی جاتی ہے اس کی بھی اصلاح ہو جائے گی۔ ایسے اعلان کی تجویز سب سے پہلے ہندوستان نے پیش کی تھی۔ اور اس سے پاکستان کے گریز کا سبب اتنا نیت کا فتور نہیں ہے جتنا کہ سمجھ کا پھیر۔

شاید وہ سمجھتا ہے کہ عام اعلان سے اس وقت تک کوئی فائدہ نہ ہوگا جب تک کہ خاص خاص جھگڑے طے کرنے کی کوئی صورت نہ نکل آئے ایسی ایک صورت کی نشاندہی جواہر لال نے اپنی پچھلی پریس کانفرنس میں کی تھی جب انھوں نے کہا تھا کہ نہر کے پانی اور متروکہ جائداد کے مسئلے طے کرنے کے لئے ہندوستان اور پاکستان دو دو جج مقرر کر دیں اور اگر وہ کامیاب نہ ہوں تو دونوں حکومتیں ان مسئلوں پر پھر سے غور کریں۔ ان کی دوبارہ گفتگو کی کامیابی کا امکان پہلے سے زیادہ یقیناً ہوگا اس لئے کہ ججوں کے غور و بحث کے بعد اختلاف کی باتیں بہت کم ہو جائیں گی اور ناجنگ اعلان سے فضا سمجھوتے کے لئے سازگار ہو جائے گی۔ اس فضا کا اثر دوسرے مسئلوں پر بھی پڑے گا۔

دراصل اس اعلان کی حیثیت ایک ٹانک کی ہوگی۔ جو مریض کی عام صحت کو بہتر بناتی ہے اور یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ جب ایک آدمی کی عام صحت اچھی ہو جائے گی تو وہ ہر قسم کے امراض کا مقابلہ کر سکیگا۔ ورنہ خاص اور مجرب دوائیں بھی کارگر نہیں ہوں گی لیکن بعض مریض ٹانک سے بھی گھبراتے ہیں اور پاکستان کی پارلیمنٹ میں پچھلے دنوں جن ممبروں نے کشمیر کے مباحثہ میں جنگ کا نعرہ بلند کیا وہ اسی قسم کے مرض کا شکار ہیں۔ یہ مرض پاکستان کی صحت مند زندگی کے لئے بہت خطرناک ہے۔ اور حکومت پاکستان کو اس سے دبنے کے بجائے اسے دبانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ (قومی آواز)

دسہرہ اور محرم

۳۶ سال کے بعد اس سال پھر دسہرہ اور محرم ایک ساتھ ہو رہے ہیں۔ دسہرہ کا جلوس ۲۰ اکتوبر سے نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ اور محرم کی پہلی تاریخ ۱۴ اکتوبر کو ہے اور آج ہی سے مختلف محلوں سے تعزیے نکلنا شروع ہو جائیں گے

مقامی حکام نے نہایت مستعدی اور قابلیت سے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ کانپور کے ہندو اور مسلمان دونوں تہوار جو ایک خوشی کا اور دوسرا غم کا ہے برادرانہ تعلقات کے ساتھ منائیں گے۔

احاطہ سدھار اسکیم

کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ نے یوپی لیبر تحقیقاتی کمیٹی کو احاطوں کو ٹھیک کرنے کرنے کی ایک اسکیم پیش کی ہے۔ جس پر تقریباً ۱۴ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔

اس اسکیم کے مطابق کانپور کے ۵۰ ا بڑے احاطوں کی حالت یعنی روشنی، صفائی، سیورج وغیرہ سے ٹھیک ہو سکتی ہے اسکیم کے مطابق تقریباً ۱۶ احاطے بالکل ختم کر دیئے جائیں گے۔ اور جو اصلاح کے قابل نہیں ہیں۔

مسٹر اشوک مہتہ اور الکشن

سوشلسٹ پارٹی کے جنرل سکریٹری مسٹر اشوک مہتہ نے پی ٹی آئی کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا اگر حکومت عام انتخابات کے متعلق اپنی پالیسی کو نہیں بدلتی ہے تو مخالف پارٹیوں کو یقیناً انتخابات کا بائیکاٹ کرنا پڑے گا جیسا کہ ترکی اور مصر میں ہوا تھا۔ انھوں نے حکومت پر قابض پارٹی کو متنبہ کیا کہ الکشن کا معاملہ اس پارٹی کا نجی معاملہ نہیں ہے۔ بلکہ ملک کی تمام پارٹیوں سے تعلق ہے۔

ڈیولپمنٹ بورڈ

ڈیولپمنٹ بورڈ کی ایک میٹنگ سنیچر ۷ اکتوبر کو مسٹر ہری تنکر دویارتھی صدر بورڈ کی صدارت میں ہوئی۔ ہسرا سٹو کے علاقہ میں جو حال ہی میں ٹھیک کیا گیا ہے۔ ۲۸ قطعہ زمین کو بیچنا منظور رہا۔ صدر نے اس بات کا یقین دلایا کہ شہری کی گنجان آبادی کی مشکلات کو کم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

اچاریہ کرپلانی

اچاریہ جے بی کرپلانی کانپور میں ۱۴ اکتوبر کو تشریف لا رہے ہیں۔ آپ یوپی کے تعمیری کارکنوں کی ایک کانفرنس کی صدارت کریں گے آپ اپنے قیام کے دوران میں صوبہ کے ایک خرخیر کے مقابلہ، کھادی اور چھوٹی صنعتوں کا پھول باغ میں ہونے والی ایک نمائش کو بھی دیکھیں گے۔

تعلیمی عجائب گھر

تعلیمی عجائب گھر کمیٹی کے سکریٹری مسٹر ایچ ایل ٹنڈن نے ایک بیان دیتے ہوئے مل مالکان اور ماہرین فن سے کانپور میں ایک تعلیمی عجائب گھر بنانے میں مدد اور تعاون کی اپیل کی ہے۔ کمیٹی کی ایک میٹنگ نے جو مسٹر بی ایس سیال ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکولس کی صدارت میں ہوئی طے کیا ہے کہ کانپور کا ہر تعلیمی ادارہ اس تعلیمی عجائب گھر کے قیام میں مالی امداد کرے۔

پیدائش اور موتیں

کانپور میونسپل بورڈ کے میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کے ایک بیان کے مطابق ۷ اکتوبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں کانپور میں ۳۸۹ پیدائشیں اور ۲۶۸ موتیں ہوئیں۔ ان میں سے ایک سال سے کم عمر والے بچوں کی تعداد ۱۴ تھی اور ایک سال سے پانچ سال تک کی عمر والوں کی تعداد ۲۰، نمونیہ اور تپ دق سے سات سات موتیں ہوئیں

انٹی ٹی بی سیلس

آل انڈیا انٹی ٹی بی ایسوسی ایشن کی بنائی ہوئی انٹی ٹی بی سیلس (ANTI-T.B. SEALS) کے فروخت کو مقبول عام بنانے کے واسطے مسٹر کشن چند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، ڈاکٹر ایس ایل گپتا (سول سرجن) اور مسٹر ایس پی مہرا سکریٹری کانپور انٹی ٹی بی ایسوسی ایشن نے ڈی اے وی کالج میں منعقد شدہ ایک پبلک میٹنگ میں اپیل کی ہے۔ یہ میٹنگ ۱۱ اکتوبر کی شام کو مسٹر کشن چند کی صدارت میں ہوئی تھی

مرن برت

مسٹر وشوا ناتھ ٹنڈن نے مرن برت رکھا ہے۔ اور وہ اسوقت تک اپنا برت نہ توڑیں گے جب تک کہ بے ایمان افسران کانپور سے ہٹا نہ دئے جائیں۔ اور بے ایمان کانگریسیوں کو معقول سزا نہ دی جائے ان کے برت کا آج چوتھا دن ہے۔ آپ نے

آئینہ کانپور

اپنے پاس ایک رجسٹر رکھا ہے جس میں آپ ان تمام حضرات کے دستخط حاصل کر رہے ہیں جو آپ سے اس بات پر متفق ہیں۔ اب تک تین ہزار اشخاص اس رجسٹر پر دستخط کر چکے ہیں

کانگریس انتخاب

وارڈ کانگریس پنچایتوں کے انتخابات ۲۰ اکتوبر تک ختم ہو جائیں گے۔ شہر کانگریس کمیٹی کا چناؤ وارڈ کمیٹیوں کے بن جانے کے بعد ہوگا۔

میونسپل گرلس کالج

میونسپل گرلس انٹر کالج سول لائن کانپور کے سائنس بلاک کا سنگ بنیاد کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمین پنڈت برہما نند مصرا نے ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء کو صبح ۸ بجے رکھا۔

ایکسرے فلمیں

مسٹر ایس بی مہرا آنریری سکریٹری کانپور انٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن اطلاع دیتے ہیں کہ سنٹرل ٹی بی کلینک میں کچھ ایکسرے فلمیں آ گئی ہیں۔ اس لئے بہت ضروری حالتوں میں اب ایکسرے فلم لی جا سکتی ہے امید کی جاتی ہے کہ اس مہینہ کے آخر تک مزید ایکسرے فلمیں آ جائیں گی اور ایکسرے کا کام حسب معمول پھر شروع ہو سکیگا۔ ایکسرے فلموں کی کمی درآمدگی دقتوں کی وجہ سے ہے۔

آسام ریلیف فنڈ میں ڈرامہ!

آسام ریلیف فنڈ کی امداد میں سری ایس ایم حفیظ سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل اناؤ نے اناؤ جیل کے اندر ۱۱ اکتوبر کی رات کو "ویر ابھی منیو" نامی ڈرامہ کرایا۔

اس موقع پر آنریبل گردھاری لال جیل منسٹر کے علاوہ اناؤ اور کانپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پولیس کے افسران اور معززین موجود تھے۔

ڈرامہ کے ایکٹر تقریباً سب جیل کے قیدی تھے اور ان کی ایکٹنگ بڑی حد تک قابل تعریف تھی۔

ڈرامہ کے لئے بہت وسیع اور عالیشان پنڈال بہت خوبصورت بنایا گیا تھا اور تمام انتظامات بھی اچھے تھے۔

پیسیفک میں امریکی پالیسی

انڈین کونسل آف ورلڈ افیرس کانپور شاخ کی ایک میٹنگ ۱۰ اکتوبر کی شام کو کرائسٹ چرچ کالج ہال میں ہوئی واشنگٹن یونیورسٹی کے سیاسیات کے پروفیسر ڈاکٹر مارٹن نے کہا کہ امریکہ اسوقت "کھلے دروازہ" کے اصول پر عامل ہے۔ انھوں نے کہا کہ فلپائن اور دوسرے نوآبادیاتی مقبوضات کے ساتھ امریکہ کے کچھ فرائض ہیں۔ اور امریکہ ان ہی کو کچھ ادا کرنا چاہتا ہے چین کے متعلق امریکہ کی پالیسی کو بتاتے ہوئے آپ نے کہا کہ امریکہ نے کمیونسٹ چین کو اس وجہ سے ابھی تک تسلیم نہیں کیا ہے کہ امریکہ کا خیال ہے کہ چینی کمیونسٹ حکومت نہ تو مضبوط ہے اور نہ اس ملک کی پبلک کی پوری طرح نمائندگی کرتی ہے۔

انھوں نے بتایا کہ ادارہ اقوام متحدہ کی صرف ۱۶ قوموں نے کمیونسٹ چین کی حکومت کو تسلیم کرنے کے حق میں ووٹ دیتے تھے اور ۳۳ نے خلاف۔ کوریائی جنگ کے متعلق آپ نے کہا کہ امریکہ کی فوجیں صرف ادارہ اقوام متحدہ کے کہنے پر روسی پیش دستی کو روکنے کے لئے وہاں ہیں۔

ڈاکٹر مارٹن نے چین کے متعلق جاپان کی پالیسی کی مذمت کی اور کہا کہ امریکہ اس کے خلاف ہے۔ امریکہ چاہتا ہے کہ فارموسا چین کو واپس کر دیا جائے۔

مسز ویرا ڈین روٹری کلب میں

۱۲ اکتوبر کی رات کو مسز ویرا ڈین نے (خارجی پالیسی ایسوسی ایشن نیویارک کی ڈائرکٹر اور پیسفک ریلیشن کانفرنس کی ایک ڈیلیگیٹ) روٹری کلب میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں کسی بیرونی شخصیت کی اتنی تعریف نہیں کی جاتی ہے جتنی کہ آپ کے وزیر اعظم کی میرے اہل ملک ہندوستان کے ایسے ایک ملک کے بین الاقوامی معاملات میں کسی بلاک میں شامل نہ ہونے کی پالیسی کی بہت قدر کرتے ہیں۔ مسز ڈین نے مزید کہا کہ ان کے ملک کی خارجی پالیسی ان ملک کی عام پبلک بناتی ہے کیونکہ کوئی فیصلہ کانگریس کی اکثریت کی خواہشات کے خلاف نہیں کیا جاتا ہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ناموں کا اعلان

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر کانگریس مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے جناب ورکنگ کمیٹی کے اراکین کے ناموں کا اعلان کرنے والے تھے۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے نامہ نگار کو بتلایا کہ میں ورکنگ کمیٹی کے اراکین کے ناموں کا اعلان ۱۵ اکتوبر سے قبل کر دوں گا۔

جب ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا گفت و شنید ختم ہو گئی ہے تو انھوں نے کہا کہ جب تک اراکین کے ناموں کا اعلان نہیں ہو جاتا۔ اسوقت تک یہ سمجھنا چاہیئے کہ معاملہ پر صلاح و مشورہ ہو رہا ہے۔

شمالی کوریا کی پسپائی

ٹوکیو ۱۲ اکتوبر۔ بتایا جاتا ہے کہ شمالی کوریا کی فوجوں نے آج ہر محاذ سے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا ہے تاکہ دارالحکومت پیونگ یانگ کو جو ۳۸ عرض البلد سے ۸۰ میل شمال میں ہے بچانے کے لئے آخری مورچہ بندی لڑائی لڑ سکیں جبکہ سراغرسانی کے افسروں کا کہنا ہے کہ کمیونسٹ چونکہ مشرقی ساحل پر وونسن سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ اس لئے اب پیچھے ہٹ کر پیونگ یانگ کی حفاظت کرنے کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ نہیں ہے۔

پنڈت نہرو کو قتل کرنے کا منصوبہ

پونا ۱۳ اکتوبر۔ وزیر داخلہ مسٹر ارجی ڈیسائی نے آج بمبئی کی کونسل میں کہا کہ وزیر اعظم پنڈت نہرو کے قتل کے منصوبے کے بارے میں سردار پٹیل نے پارلیمنٹ میں جو بیان دیا تھا وہ صحیح تھا۔

جب ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا یہ منصوبہ بمبئی میں بنایا گیا تھا تو انھوں نے اثبات میں جواب دیا۔ مسٹر ڈیسائی نے کہا کہ منصوبہ کی تفصیلات بتانا مفاد عامہ کے خلاف ہوگا۔

لکھنؤ میونسپلٹی کی میعاد میں توسیع!

حکومت اتر پردیش نے لکھنؤ میونسپل بورڈ کی میعاد منسوخی جو ۲۴ اکتوبر سنہ ۵۰ء کو ختم ہونے والی تھی۔ مزید ایک سال کے لئے توسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

میونسپلٹی کے اگلے انتخاب جنوری میں

لکھنؤ ۱۲ اکتوبر۔ اتر پردیش میں تمام میونسپلٹیوں کی میعاد اگلے سال عام انتخابات تک توسیع کر دی گئی ہے جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ زیادہ تر میونسپلٹیوں میں انتخابات دسمبر میں منعقد ہوں گے۔ چند میونسپلٹیوں میں جنوری اور دو بڑے پہاڑی مقامات میں مئی میں منعقد ہوں گے

حکیم عبدالحسیب کا انتقال

لکھنؤ ۱۲ اکتوبر۔ آج ساڑھے دس بجے شب کو شفاء الملک حکیم عبدالحسیب صاحب دریا آبادی صدر انجمن طبیہ یوپی کا حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ انتقال کے وقت مرحوم کی عمر تقریباً ۷۳ سال تھی۔

ذخیرہ اندوزوں کے خلاف سرکلر

لکھنؤ ۱۲ اکتوبر۔ حکومت یوپی نے اسٹیٹ کے تمام حکام اعلیٰ ضلع کو ایک گشتی خط بھیجا ہے۔ جس میں ان کو ہدایت کی گئی ہے کہ نفع خوروں اور ذخیرہ اندوزوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

گشتی خط میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بڑے ذخیرہ اندوزوں کے خلاف کارروائی کرنے کی خاص کوشش کی جائے اس لئے کہ ان کی حرکتوں سے سوسائٹی کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے۔ چھوٹے اور بڑے ذخیرہ اندوزوں کی واضح طور پر تعریف کر دی گئی ہے۔

مہاراجہ کشمیر کی جاگیر تقسیم

سری نگر ۱۲ اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ریاست کشمیر کے سابق حکمران کو زمینداروں کے زمرہ میں شمار کرتے ہوئے ان کی ذاتی جائداد کو کسانوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ یہ بڑی جاگیرداریوں کی خاتمہ کی اس اسکیم کے مطابق کیا جائے گا جس کا اعلان وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے گذشتہ ۱۳ جولائی کو کیا تھا۔ البتہ ان کے باغات کو ہاتھ نہ لگایا جائے گا۔

جلسہ تقسیم اسناد۔ ایچ بی ٹی آئی اور انڈین انسٹی ٹیوٹ آف شوگر ٹکنالوجی کا مشترکہ جلسہ تقسیم اسناد ۲ نومبر کو ۲ بجے دن کو ہوگا۔ مسٹر

[illegible]

ہم لیاقت علی خاں صاحب کو لیگ کی صدارت پر مبارک باد دیتے ہیں۔ اور معاصرین کی یہ گل فشانیاں اپنے پڑھنے والوں کی خدمت میں شکریہ کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

جب سے یہ خبر مشہور ہوئی ہے کہ خان لیاقت علی خاں کو پاکستان مسلم لیگ کا صدر منتخب کیا جائے گا۔ بعض حضرات نے اس طرح "مبارک سلامت" کے نعرے لگائے کہ پرانے زمانے کے امرا اور ان کے مصاحبین کو یاد تازہ ہو گئی۔ ان لوگوں کی باتیں سنئے تو معلوم ہوتا ہے کہ لیگ کی صدارت نہیں۔ اورنگ جہاں بانی ہے۔ خاں لیاقت علی خاں کے تخت صدارت پر رونق افروز ہوتے ہی ساری دنیا کی کایا پلٹ جائے گی۔ اور شیر بکری ایک گھاٹ پانی پئیں گے۔

ایک صاحب فرماتے ہیں کہ لیگ کی صدارت کا جامہ قدرت نے حضور ہی کے قامت کے لئے قطع فرمایا ہے۔

دوسرے صاحب کا ارشاد ہے "ملت اسلامیہ کی فلاح اسی میں ہے کہ حضرت دستور معظم لیگ کے تاج صدارت کو زیب سر فرمائیں۔ ہمارے خیال میں اس فقرے پر ہونا چاہیئے کہ "یقین ہے کہ حضرت وزیر الوزرا اس منصب عالی پر فائز ہونے کے بعد ان خانہ زادوں کو جو لاہور میں بیٹھے دعا گوئی میں مصروف ہیں۔ فراموش نہیں کریں گے۔

دوسرے لوگوں کا تو خیر ذکر کیا ہے۔ معاصر "ڈان" انگریزی بھی قصیدہ طرازوں کے اس گروہ میں شامل ہو گیا ہے ڈان نے اس موقعہ پر جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ لیگ میں قحط الرجال ہے۔ اور بجز خان لیاقت علی خاں کے کوئی شخص صدارت کے منصب عالی پر فائز ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ لیکن اگر لیگ میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جو صدارت کا بوجھ اٹھا سکے تو ایسی جماعت قایم رکھنے کا فائدہ ہی کیا ہے۔ ایک بھنبھیری کے اڑنے سے تو ساون نہیں آتا۔ یہ مانا کہ خان لیاقت علی خاں بڑے لائق شخص ہیں۔ لیکن وہ امرت دھارا تو ہرگز نہیں۔ اور ہر مرض میں تو امرت دھارا چھوڑ پنسلین بھی مفید ثابت نہیں ہوئی۔

ہمارے ملک میں خوشامدی مصاحبوں اور پیشہ ور قصیدہ نگاروں کا جو گروہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس کی باتیں سن کر تو محسوس ہوا کہ ہم کراچی یا لاہور میں نہیں بلکہ محمد شاہ رنگیلے کے عہد کے دہلی یا نصیر الدین حیدر شاہ کے زمانے کے لکھنؤ میں بیٹھے ہیں۔ ذرا سی بات ہوئی اور لوگوں نے "اعجاز اعجاز" کا غل مچانا شروع کر دیا۔ اور سچ پوچھئے تو محمد شاہ اور نصیر الدین کے عہد میں بھی اس وضع کے لوگ مشکل سے ملتے تھے۔ یہ حضرات تو شہزادہ سنا جان کے حاشیہ نشین معلوم ہوتے ہیں۔

تحقیقاتی کمیشن مغربی بنگال کی رپورٹ

کلکتہ ۱۰ اکتوبر۔ مغربی بنگال کے فرقہ وارانہ فسادات کے تحقیقاتی کمیشن نے اپنی متفقہ رپورٹ صوبائی حکومت کو پیش کی۔ اس رپورٹ میں فسادات کے اسباب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ وہ کہاں کہاں ہوئے۔ کمیشن نے اپنی سفارشات بھی دئے ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح آیندہ فرقہ وارانہ فسادات کو روکا جا سکتا ہے۔

نکاسی جائدادوں کا قانون

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے گذشتہ رات اعلان کیا ہے کہ نکاسی جائدادوں کا قانون جو مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں پہلے سے نافذ تھا۔ اب بلوچستان میں بھی نافذ ہوگا۔

ادب لطیف

ہائے محبت

رات کا سکون ساری کائنات پر چھایا ہوا تھا۔ مگر اونیاش کو اس سکون پرور فضا میں بھی نیند نہ آئی۔ وہ سوچ رہا تھا آج سنیتا نے یہ کیا کہہ دیا۔ سنیتا نے کہا تھا۔ لاجونتی کے پودے کی طرح لجیاتے ہوئے۔ میں تمھیں پیار کرتی ہوں۔

پیار! اونیاش نے ایک تکلیف آمیز مسکراہٹ کے ساتھ خود سے کہا۔ وہ امیر لڑکی ہے ایک مالدار گھرانے کی بیٹی۔ میں غریب ہوں۔ نر دھن میرا اس کا کیا میل۔

اونیاش کے دل نے مچل کر کہا "اونیاش تم بھی تو اُسے پیار کرتے ہو تم نے ابھی تک اپنا پریم اس پر ظاہر نہیں کیا ہے۔ مگر تم بھی اسے دل سے چاہتے ہو۔ اونیاش کیا تم اس کی محبت کو اپنے دل سے نوچ کر پھینک دو گے؟

دو واقعات۔ اونیاش کی آنکھوں کے آگے رقص کر رہے تھے۔

پہلا واقعہ۔ سنیتا کے پتا اسے اپنے ساتھ بر دیکھنے کے لئے گئے تھے۔ نوجوان ڈاکٹر نریش۔ برسر روزگار صحتمند اور کھاتا پیتا نوجوان تھا۔ بر دیکھنے کے بعد سنیتا کے پتا نے پوچھا تھا۔ کہیئے ماسٹر صاحب آپ کی شاگرد سنیتا کے لئے یہ لڑکا کیسا رہے گا۔

"بہت اچھا رہیگا" اونیاش نے اپنے دل پر ایک دردناک چیخ کو دباتے ہوئے جواب دیا۔ راستے بھر اونیاش کا دل درد سے تڑپتا رہا مگر اونیاش خود سے کہتا رہا۔ نہیں جو کچھ ہوا ٹھیک ہوا وہ دھنی باپ کی بیٹی مالدار گھرانے کی لڑکی۔ میں ایک مفلس اور قلاش نوجوان!

دوسرا واقعہ۔ رات کے سناٹے میں سنیتا اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔ اس نے اونیاش کے پاؤں پکڑ لئے۔ اور انھیں آنسوؤں سے بھگونے لگی۔

اونیاش کے دل نے زور زور سے دھڑک کے کہا۔ "اس محبت کی دیوی۔ اس مرمریں گڑیا کو اپنے بازوؤں میں اٹھا۔

مگر اونیاش نے خود سے کہا۔ نہیں مجھ مفلس کے گھر وہ خوش نہیں رہ سکیگی۔ اونیاش تجھ کو اس سے محبت ہے۔ اس کے لئے اپنی محبت کو قربان کر۔ اپنی آرزوؤں کی قربانی دے۔

آہستہ سے سنیتا کا ہاتھ پکڑ کر اونیاش نے کہا سنیتا دیوی جاؤ۔ اپنے گھر جاؤ۔ کوئی دیکھ لیگا۔ تو بدنامی ہوگی۔ جلدی ہی تمہارا بیاہ ہونے والا ہے۔

سنیتا نے اپنی ڈبڈبائی ہوئی آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈالنی چاہیں۔ مگر اونیاش نے منہ دوسری طرف موڑ لیا۔ نظر بچانے کے لیے۔

سنیتا کی بارات میں اونیاش نہ تھا۔ سب طرف ڈھونڈوایا گیا۔ کہیں پتہ نہ چلا۔ خیال تھا کہ اس سے بہت کام نکلیں گے۔ مگر یہ معلوم کر کے بڑا تعجب ہوا کہ وہ ایک سرے سے تقریب میں شریک ہی نہیں ہوا۔ مکان پر دکھوایا تو پتہ چلا کہ۔ مکان خالی کر دیا ہے۔ کئی روز ہوئے ماسٹر صاحب کہیں چلے گئے۔

سنیتا روتی ہوئی ڈولے میں سوار ہو گئی اور اونیاش کا چہرہ آنسوؤں کی جھلیلوں میں سے اسے برابر ایک دھندلی تصویر کی طرح دکھائی دیتا رہا۔ اور اس کے دل پر اس خیال سے چوٹ سی لگتی رہی۔ انھیں مجھ سے پریم نہیں تھا۔

مگر اسے کیا خبر تھی کہ ٹھیک اسی وقت اونیاش دونوں ہاتھوں سے کلیجہ تھامے زار و قطار روتا اسی کے نام کی مالا جپتا ہوا۔ چلا جا رہا تھا نہ جانے کدھر۔

کانگریس کے مرکزی دفتر میں کام ہندی میں

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ کل ہند کانگریس کمیٹی کے دفتر کے تمام حساب کتاب اور کھاتے یکم اکتوبر سے ہندی میں لکھے جانے لگے ہیں۔ ابھی تک تمام حسابات انگریزی میں ہوتا تھا۔

بچوں کی دنیا

شتر مرغ

(از گوبند لال صاحب چاند)

پیارے بچو! آؤ آج تمہیں دنیا کے سب سے بڑے اور عجیب و غریب پرندے کے حالات سنائیں اس پرندہ کا نام ہے شتر مرغ۔

ایک جوان نر کا قد عام طور پر سات آٹھ فٹ ہوتا ہے۔ اور وزن میں ۴ من کے قریب ہوتا ہے۔ شتر مرغ افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ جو اس کا پیدائشی وطن ہے۔ اس کی بھی مختلف قسمیں ہیں جن میں سے ایک قسم شمالی افریقہ و فرانس میں اور دوسری قسم شمالی لینڈ میں اور تیسری قسم جنوبی افریقہ میں پائی جاتی ہے۔ اور اس کا انڈا آدھ سیر یا ڈیڑھ پاؤ کا وزنی ہوتا ہے۔ اور جنوبی افریقہ میں بڑے شوق سے کھایا جاتا ہے۔ حبشی لوگ اس کے پروں سے ٹوپیاں بناتے ہیں۔ اور لباس میں عام طور پر استعمال کرتے ہیں۔ مگر جنوبی افریقہ میں رہنے والے سفید فام لوگ بطور سجاوٹ اپنی ٹوپیوں میں ایک پر لگا دیتے ہیں۔ اور بھی سے تہذیب یافتہ ممالک میں اس کا رواج سجاوٹ اور فیشن کے طور پر ہے۔

شتر مرغ اڑ نہیں سکتا۔ مگر دوڑنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا ہے۔ یہ گھوڑے سے بھی زیادہ دوڑ سکتا ہے عام طور پر یہ ریگستان کی جھاڑیوں میں چھپ جایا کرتا ہے اور جہاں سے یہ اپنے دشمن کو آسانی سے دیکھ سکتا ہے مگر خود نظر نہیں آتا۔ لیکن اگر کوئی شکاری اس کے پیچھے دوڑنے کا ارادہ کرے تو یہ سیدھا دوڑنے کے بجائے گول دائرہ بنا کر دوڑتا ہے کہ جس کی وجہ سے شکاری لوگ اس کو مار لیتے ہیں۔

اونٹ کی طرح یہ بھی کئی دن تک بغیر پانی کے گذار سکتا ہے۔ مگر گرمی کے موسم میں کسی جھیل یا سمندر کے نزدیک پہنچ جائے تو بڑے شوق سے نہاتا ہے۔ اس پرندے کی سب سے انوکھی بات خوراک ہے۔ کیڑے مکوڑے سانپ چھپکلی۔ چھوٹے پرندے گھاس پتے پھل بیج وغیرہ سب کھا جاتا ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ چابیاں لوہے کی کیلیں شیشے کے ٹکڑے بٹن وغیرہ سب کچھ نگل جاتا ہے۔ مگر چونکہ یہ سب چیزیں ہضم ہونے والی نہیں ہیں۔ اس لئے عام طور پر شیشے لوہے اور پتھر کے ٹکڑے وغیرہ کھانے سے مر جایا کرتا ہے۔

عام طور پر نر پرندہ شیر کی گرج جیسی آواز نکالتا ہے۔ مگر کبھی کبھی صبح کے وقت بیل کی طرح ڈکارتا ہے۔ الا کے بچے عام طور پر خاموش ہی رہتے ہیں۔

شمالی لینڈ کے حبشی اس کا شکار کرنے کے لئے اونٹوں کا استعمال کرتے ہیں۔ اور بڑے گھوڑے کھود کر بھی اس کا شکار کرتے ہیں۔ لیکن جنوبی افریقہ کے حبشی عام طور پر اس کی کھالیں پہن کر ان کے پاس پہونچ جاتے ہیں۔ اور ان پر زہر میں بجھے ہوئے تیر چلا کر ان کو مار ڈالتے ہیں۔

جنوبی افریقہ میں شتر مرغ پالنے کے کافی مرغ خانہ قایم ہیں۔ اس کے علاوہ امریکہ میں بھی کیلیفورنیا کے مقام پر شتر مرغ پالنے کے لئے ۱۸۹۲ء سے ایک بڑا مرغی خانہ قایم ہے۔

اس کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے۔ اور بڑے شوق سے کھایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ملک اٹلی کا ایک بیوڈ فرموس نامی ایک دن میں ایک سالم شتر مرغ کا گوشت لذیذ ہونے کی وجہ سے سب کا سب کھا گیا۔

ٹھری گڈھوال میں نہروں کی تعمیر

پاڑوری ۱۰ اکتوبر۔ ڈپٹی کمشنر مسٹر ایم اے قریشی نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ حکومت نے گڈھوال ٹہری میں نہروں کی تعمیر کے لئے چھ لاکھ روپیہ مخصوص کر دیا ہے۔

[illegible]

مظہر خاں کا انتقال

۲۴ ستمبر کو جو بمبئی میں دنیائے فلم کے مشہور ڈائرکٹر مظہر خاں کے اچانک انتقال کر جانے کی وحشت اثر خبر فلمی و غیر فلمی حلقوں میں انتہائی غم و افسوس کے ساتھ سنی گئی۔

مظہر خاں موصوف کا اصلی نام فصاحت اللہ خاں تھا۔ اور آپ ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو بریلی کے دیا اسٹیٹ میں پیدا ہوئے۔ اور وہیں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد بحیثیت سب انسپکٹر کے پولیس میں داخل ہوئے۔ اور ساتھ ہی ساتھ وکالت کی تعلیم بھی حاصل کرتے رہے لیکن فیل ہو جانے کی وجہ سے اپنے والد کے ڈر سے بھاگ کر چلے گئے۔ جہاں آپ کی ملاقات ڈائرکٹر بی پی مصرا سے ہوئی۔ اس کے بعد انہوں نے ماڈن تھیٹر میں کام کیا۔

مظہر خاں نے باغی سپاہی۔ نور جہاں۔ لیلا چھندر۔ سنراسنسار۔ نائٹ برڈ۔ بھروسہ۔ پڑوسی۔ میری آنکھیں۔ اکیلا۔ آپ کی مرضی۔ بھگت کبیر۔ بڑی بات اور دل کی دنیا وغیرہ میں اور کئی اور درجنوں تصاویر میں اداکاری کے جوہر دکھائے۔ آپ کو کئی بار بہترین کیرکٹر ایکٹر تسلیم کیا گیا۔ اور انعامات دئے گئے۔ چنانچہ بھگت کبیر میں جولاہے کے کردار کے سلسلے میں سر سکندر حیات مرحوم نے آپ کو ہندوستان کے بہترین کیرکٹر ایکٹر کی حیثیت سے طلائی تمغہ عطا فرمایا تھا۔

مظہر خاں موصوف ہندوستان کے ان معدودے چند اداکاروں میں سے ایک تھے جن نے سر صنعت فلم سازی کی ترقی کا سہرا ہے۔ موصوف کے انتقال سے فلم انڈسٹری میں جو خلا پیدا ہوا ہے۔ وہ عرصہ تک پُر نہ کیا جا سکے گا۔

کشمیر کو ہندوستان میں ایک معزز جگہ حاصل ہے

مدراس ۱۰ اکتوبر۔ سر محمد عثمان نے کشمیر کے مسئلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو پورا احساس ہے کہ وہ ایک غیر مذہبی جمہوری حکومت کے شہری ہیں۔ انھیں یکساں حقوق اور مواقع حاصل ہیں۔

مسلمان بہت خوش ہیں کہ کشمیر ہندوستان میں ہے اور اُسے ایک معزز جگہ حاصل ہے۔ امید ہے کہ ملک میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو بڑھانے کے لئے دوستی کا یہ تعلق باقی رہے گا۔

لگان اور مالگذاری میں چھوٹ

لکھنو ۹ اکتوبر۔ ضلع آگرہ میں ۱۳۵۷ فصلی کی فصل کو پالے اولوں اور سیلاب سے نقصان پہنچنے کی وجہ سے ضلع مراد آباد میں اولوں اور باقی ضلعوں میں آتش زدگی سے نقصان پہنچنے کی وجہ سے حکومت نے لگان اور مالگذاری میں مندرجہ ذیل چھوٹ منظور کی ہے۔

آگرہ ۴۹۸۱۹ روپے (لگان) ۱۸۶۷۱۵ روپے مالگذاری۔ ہمیر پور۔ ۱۷۴ روپے لگان ۴۰۷ روپے مالگذاری۔ مراد آباد ۵۰۰۷۴ روپے لگان ۸۶۶۰۰ روپے مالگذاری۔ اور سیتاپور ۱۳۱۷۴ روپے لگان اور ۴۰۶ روپے مالگذاری

لیگ کے مسودہ دستور کی مخالفت

ڈھاکہ ۹ اکتوبر۔ مشرقی بنگال مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کے کچھ اراکین نے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں سے درخواست کی ہے کہ وہ مشرقی بنگال آکر ان سے مسودہ دستور پر ان سے تبادلہ خیالات کریں۔

وزیر اعظم کو ایک تار روانہ کیا گیا ہے کہ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ "ہم مشرقی بنگال اسمبلی کے اراکین غیر جمہوری دستور کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہیں۔ مہربانی کر کے ہم سے تبادلہ خیال کرنے آئے۔

ان ہی اراکین نے مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین کو بھی ایک تار روانہ کیا ہے۔

ہندوستان کے رویہ پر مایوسی

نیویارک ۹ اکتوبر۔ ہندوستان کی نئے کوریا کمیشن میں عدم شرکت نے اور اسباب کی شدید مخالفت نے کہ اتحادی فوجیں ۳۸ ویں عرض البلد کو عبور نہ کریں۔ اقوام متحدہ میں آنے والے بیشتر مغربی وفدوں کو بہت مایوس کیا ہے۔ ادارہ اقوام کی تاریخ میں اب تک کسی اور دوسرے واقعہ کا ایسا زبردست ردعمل اب تک نہیں ہوا تھا۔

آخری وقت تک یہ امید منقطع نہ ہوئی تھی کہ ہندوستان جو ایشیا کے غیر کمیونسٹ ملکوں میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اپنے عمل سے کوریا کو متحدہ کرنے کی اقوام متحدہ کی پالیسی کو مدد دے گا۔

ہندوستان اس بات پر شروع سے زور دے رہا ہے کہ ادارہ اقوام متحدہ سرخ چین کی نمائندگی کے بغیر وہ فضا قایم نہ ہوگی جو امن عالم کے لئے ناگزیر ہے۔ آخر ہندوستان کی کوششوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ فارموسا کے مسئلہ کے سلسلہ میں پی ننگ کے نمایندے کو اظہار خیال کا موقع ملا۔

سیاسی اور فوجی مبصرین کا خیال ہے کہ سرخ چین کو اقوام متحدہ میں شمولیت کی للچ دے کر اسے باقاعدہ کوریا کی جنگ میں شرکت سے باز رکھا جا رہا ہے۔

لیک سکس میں یہ بھی خبریں اڑ رہی ہیں کہ حکومت ہند کو یہ ڈر ہے کہ جنرل میک آرتھر کی فوجوں کے ۳۸ ویں عرض البلد کو پار کر کے بڑھنے پر کمیونسٹ چین بھی کوریا کی جنگ میں کود پڑے گا۔

قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں کہ کوریا میں ہمت کرنے کے لئے بیانگ یانگ پی ننگ نئی دہلی کا ایک محور بن گیا ہے جس میں نئی دہلی کو مرکزیت حاصل ہے۔ کوریا میں ہندوستانی رویہ کی بابت تیم برو چین کے خیالات کو بھی بعض سیاسی مبصرین نے شائع کیا ہے۔ انھوں نے آگاہ کیا ہے کہ پی ننگ اور نئی دہلی کی سازش جمہوری ملکوں کے فارموسا میں لڑنے کے عزم کو متزلزل کر دے گی۔

ملاکا کے مقامات انڈونیشی فوج کے قبضہ میں

بٹکرتا۔ انڈونیشی وزارت دفاع نے اعلان کیا ہے کہ انڈونیشی

اسکولوں سے اردو خارج نہیں کی گئی

لکھنو ۹ اکتوبر۔ یوپی اسمبلی میں آج سوال و جواب کے دوران میں مسٹر محمد شاہد فاخری کے اس سوال کا کہ اتر پردیش میں کتنے اسکولوں اور مدرسوں سے اردو خارج کر دی گئی ہے۔ جواب دیتے ہوئے آنریبل سمپورنانند وزیر تعلیمات نے بتایا کہ اطلاعات یکجا کی جا رہی ہیں۔ کیونکہ اس صوبہ میں پرائمری اسکولوں کی تعداد تقریباً ۳۲ ہزار ہے۔ مڈل اسکولوں کی ۳ ہزار اور ہائر سکنڈری اسکولوں کی تعداد تقریباً ایک ہزار ہے۔ اتنی بڑی تعداد کے مدنظر اطلاعات کچھ دیر ہی میں حاصل ہوں گی۔ شری خوشوقت رائے کے ایک ضمنی سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ مدرسوں سے اردو خارج کرنے کے متعلق کوئی ہدایت یا حکم نہیں دیا گیا۔

لکھپتی تاجروں کی ضمانت نامنظور

گیا ۹ اکتوبر۔ یہاں کپڑے کے ان تین بڑے تاجروں کو جنھیں گذشتہ ہفتہ گرفتاری کے بعد ہتھکڑی ڈال کر اور شہر کی پرہجوم سڑکوں پر سے عدالت تک پیدل لایا گیا تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ضمانت پر رہا کرنے سے انکار کر دیا۔ اور مزید تفتیش کے ختم ہونے تک انھیں جیل کی حوالات بھیج دیا گیا۔

یہ تینوں ملزمان جگتا تھ ڈلمیا۔ اور ان کا بھتیجا رام اوتار ڈلمیا اور کنہیا لال جین ہیں۔

فوج نے ۲۸ ستمبر کو جزیرہ امبان پر حملہ کر کے جزیرہ کے شمالی حصہ پر اہم مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

اقوال زریں

مصیبت سب بہاتی ہے۔ عقل مند ہنس کر ڈال دیتا ہے۔ اور مور کھ رو رو کر کاٹتا ہے۔

جو کسی دوسرے کے عیب تمہارے پاس آ کر بیان کرے۔ تو سمجھ لو کہ وہ تمہاری برائی کسی دوسرے کے پاس کرے گا۔

اگر امیر ہے تو غرور نہ کر۔ اگر غریب ہے تو شرم نہ کر۔

اگر تجھے زندگی سے محبت ہے تو وقت سے محبت کر۔ اور وقت کو نہ ضائع جانے دے۔ کیونکہ اسی کا دوسرا نام زندگی ہے۔

جس طرح انسان میلے کپڑے اتار کر بدل جاتا ہے۔ اسی طرح آتما پرانے جسم کو چھوڑ کر نیا جنم اختیار کر لیتی ہے۔

موج تبسم

ٹریموے بمبئی کے ایک بازار سے گزر رہی تھی۔ ایک جگہ ٹھہری تو دو نوجوان لڑکیاں چڑھیں۔ مگر ٹریموے میں کوئی نشست خالی نہ تھی۔ اس لئے ان دونوں کو کھڑا رہنا پڑا۔! چند منٹ بعد ان میں سے ایک نے خاب کا اپنے کو سنبھالنے کے لئے ایک تھام لیا۔ جسے وہ اپنی سہیلی کا ہاتھ سمجھی۔ مگر چند منٹ بعد اُسے معلوم ہوا کہ میں اپنی سہیلی کا نہیں بلکہ ایک نوجوان مرد کا ہاتھ تھامے ہوئے ہوں۔!

اس نے شرما کر ہاتھ کھینچتے ہوئے کہا۔ اوہو میں نے غلط ہاتھ تھام رکھا ہے۔

نوجوان نے مسکرا کر دوسرا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ ،،کوئی ہرج نہیں یہ لیجئے دوسرا ہاتھ!

عورت نے موٹے فقیر سے کہا تم جیسا طاقتور آدمی اور بھیک مانگے۔ بڑی شرم کی بات ہے۔

فقیر بولا۔ بات یہ ہے کہ دیوی جی کہ دنیا میں یہی ایک ایسا پیشہ ہے جس میں بغیر پہلی واقفیت کے ہر خوبصورت عورت سے بات کی جا سکتی ہے۔

سب سے پہلے صابون حضرت سلیمان نے بنایا

سب سے پہلے آلات جراحی عبدالقاسم جراح نے ایجاد کیا۔ جو آج تک بغیر کسی ترمیم کے استعمال کئے جاتے ہیں۔

سب سے پہلے دوربین ابوالحسن نے بنائی۔ بعض اہل یورپ کی ایجاد بتاتے ہیں۔ مگر اصلی موجد یہی ہے۔

سب سے پہلے تاج ہوشنگ کے سر پر رکھا گیا اسی کے زمانہ میں چقماق سے آگ نکلنا معلوم ہوا۔

سب سے پہلے قلعہ و خندق منوچہر پیشداد نے بنوائے۔

سب سے پہلے وزیر کا لقب ابوسلمہ کو ملا۔

سب سے پہلے بادشاہ لقب کیومرس کو ملا۔

دور دیش

(از جناب محمود یاد خان آتش)

بھابی! کیوں یہاں تمہارا دل لگا؟ شام کو کام سے واپس آ کر جیون نے جمنا سے پوچھا۔

یہاں دل لگنے کو کچھ کام ملے تو دل بھی لگے۔ گرمی کا پہاڑ جیسا دن کاٹے نہیں کٹتا۔ تم تو شہر کے تعریف کے پل باندھ دیا کرتے تھے۔ رام رام یہ بھی کوئی زندگی ہے۔ دن بھر پوں پوں۔ ٹن ٹن۔ شور و غل ایک پل بھی سکون نہیں،، جیون ہاتھ منہ دھو کر جمنا کے پاس ایک کور پر بیٹھ چکا تھا۔ اس نے کہا کہ ،،یہاں آئے ہوئے تمہیں ابھی دن ہی کتنے ہوئے۔ دھیرے دھیرے مدت ہو جائے گی۔ ذرا دس پندرہ دن گذرنے دو۔ تم خود گاؤں کا نام نہ لو گی۔

واہ تم نے خوب کہا۔ گاؤں کا نام نہ لوں گی۔ کہاں میرا گاؤں کہاں یہ گندا شہر! یہاں تو سانس گھٹتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ قدم قدم پہ اونچی اونچی دیواروں پر نظر ٹکرا کر واپس آ جاتی ہے۔ سڑک پر مختلف قسم کے لوگ جوق در جوق نہ معلوم کہاں سے آتے جاتے ہیں۔ یہاں میری سمجھ میں ہی نہیں آتا کہ میں زندہ ہوں یا مردہ جاگتی ہوں یا خواب دیکھ رہی ہوں۔ گاؤں کے وہ ہرے بھرے کھیت لمبا چوڑا میدان۔ دور دور چھوٹے چھوٹے گھر۔ نہ تو نظر کو رکاوٹ نہ کان کے پردے پر شور و غل کا ناقابل برداشت بوجھ۔ کھیت میں اکیلے کام کرتے کرتے وقت گذر جاتا تھا۔ میں بھی کوئی چیز ہوں۔ دنیا میں میرا بھی کچھ ہے۔

جمنا بھابی! تم نے ابھی شہر کا سکھ چین نہیں جانا۔ یہاں جیسا سکھ گاؤں میں خواب میں بھی نہیں ملے گا، ذرا دھیرج رکھو۔ جیون کی آواز میں ہمدردی تھی۔

نہیں جیون میں تین چار روز ہی میں گھر بیٹھے بیٹھے اکتا گئی ہوں۔ کھلی ہوا میں سانس لینے کو جگہ نہیں۔ ذرا باہر جا کر کھڑی ہوتی ہوں تو یہاں کے آدمی بھوکی نظروں سے تاکتے ہیں۔ گویا مجھ کو کھا جانا چاہتے ہیں۔ گاؤں میں ٹوٹے ہوئے چھپر کے آنگن میں چارپائی پر پڑتے ہی نیند آ جاتی اور صبح چڑیوں کی چہچہاہٹ سے آنکھ کھلتی یہ تک نہ معلوم ہوتا کہ رات کب آئی اور کب گذر گئی۔ یہاں تو کروٹ لیتے لیتے رات بسر ہوتی ہے۔ اور آنکھیں جلنے لگتی ہیں۔ جمنا کا گلا بھر آیا۔ وہ اٹھ کر کونے میں چلی گئی۔ اور کام کرنے لگی۔

دہلی سے پچیس تیس میل دور ایک گاؤں میں اہیروں کی تھوڑی سی بستی تھی بمشکل ۲۰ سے گھر ہوں گے۔ گاؤں کے باشندے کھیتی کر کے گذر بسر کرتے تھے۔ کسی کو یہ خبر تک نہ تھی کہ ان سے تھوڑی ہی دور ایک ایسا مقام ہے جہاں سے کروڑوں آدمیوں پر حکومت کی جاتی ہے۔ جہاں بڑے بڑے بنگلے بڑی بڑی کچہری ہیں۔ اور ان میں بڑے بڑے آدمی رہتے ہیں۔

اس چھوٹی بستی کا ایک معمولی کسان یودھ جمنا کا شوہر تھا۔ گذشتہ سردی کے موسم میں دو برس کے ایک بچے کی پرورش کا بوجھ جمنا پر ڈال کر اپنے زمین سے سبکدوش ہو چکا تھا۔ بیس برس کی عمر سے پہلے ہی جمنا بیوہ ہو چکی تھی کبھی دوسرے آدمی کی نام کی چوڑیاں پہن کر ایک اہیر بیوہ اپنی بیوگی سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے آزاد ہے۔ وہ اپنی مرضی سے کسی کے گھر میں دنیا کی چلتی ہوئی گاڑی میں اپنے کو جوڑ کر خود کو خوشحال سمجھ سکتی ہے۔ لیکن شوہر کے مرنے کے چھ بعد بھی جمنا نے اس کا کچھ خیال نہ کیا۔ اس نے اپنے شوہر کی بیش قیمت نشانی اور اپنی زندگی کی دولت ششو کی پرورش پر اپنی ساری توجہ لگا دی۔

جمنا شوہر کے زمانے میں بہت سی باتوں میں سکھی تھی۔ گھر کے کام کاج سے فارغ ہو کر وہ تمام دن اپنے شوہر کے ساتھ کام کرتی۔ وہ ہل چلاتی۔ کھیتوں کو نراتی اور دوسرے کام کرتی۔ نہ کسی کے کھینچنے میں نہ ذبح میں

شوہر کی موت کے بعد اس کی تمنا، انفرادیت ششو میں مرکوز ہو کر رہ گئی تھی۔ لیکن گاؤں اور باہر کے شادی کرنے کے خواہش مندوں کے تقاضوں سے اکثر اس کا سکون برباد ہو جاتا تھا۔ گھر کھیت کھلیان۔ ہر جگہ اس کے شوہر کی یاد تازہ ہو کر اس کے سامنے آ جاتی۔ اور وہ گھنٹوں بیٹھے بیٹھے آنسو بہاتی۔

دیکھ بھال نہ ہونے سے کھیت سوکھ گئے۔ فصل کٹنے تک گھر کا خزانہ مٹی کے چار پانچ اناج سے بھرے ہوئے مٹکے خالی ہو گئے۔

ایک نئی صورت حالات پیدا ہو گئی۔ جیون کے ماں باپ بچپن ہی سے رخصت ہو گئے تھے۔ وہ شہر میں چلا آیا۔ اور محنت مزدوری کر کے زندگی بسر کرنے لگا۔ گاؤں کا کوئی آدمی اپنی لڑکی کو دور بھیجنے کے لئے تیار نہ تھا۔ اس لئے جوانی کا آدھا حصہ گنوا کر بھی جیون کی زندگی عورت کے بغیر ادھوری رہ گئی تھی۔ جیون برس ڈیڑھ برس میں اپنے گاؤں آتا۔ اس وقت گاؤں کے سب لوگ میدان میں جمع ہو کر حقے کی گڑگڑاہٹ کے درمیان جیون سے مختلف سوالات کرتے۔ وہ ایک ہمہ دان شخص کی طرح ہر سوال کا جواب بہت متانت کے ساتھ دیتا۔ جواب دیتے وقت وہ شہر کی بود و باش اور اپنے ٹھاٹ باٹ کا بیان اس قدر بڑھا چڑھا کر کرتا کہ سننے والے دنگ رہ جاتے۔ اس کا بھرا بھرا جسم۔ سفید لباس۔ اور منہ سے نکلتا ہوا سگرٹ کا دوہری دھواں بہت متاثر کرتا تھا۔

اس مرتبہ گاؤں میں آ کر جیون حسب معمول جمنا سے ملنے گیا۔ گاؤں کے لوگوں میں آپس میں کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہوتا ہے۔ خواہ وہ کسی ذات یا طبقے سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس خواہ مخواہ کے رشتے سے جمنا جیون کی بھابی ہوتی تھی۔ جمنا جیون کو دیکھتے ہی اپنے شوہر کی یاد سے غمگین ہو کر رونے لگی۔ جیون نے اس کو تسلی دی۔ اور کہا کہ بھابی! تم کسی بات کا رنج مت کرو مجھ کو گھر کا آدمی سمجھو۔ میں تمہاری مدد کرنے کو ہر وقت تیار ہوں۔

بغیر سوچے سمجھے جمنا کے منہ سے نکل گیا۔

،،کیا تمہاری دہلی میں مجھ کو کوئی کام نہیں مل سکتا۔

کیوں نہیں۔؟ آجکل کام کی کیا کمی ہے۔ شہر میں بہت کام ہے۔ اور من مانی مزدوری بھی ملتی ہے۔

دہلی پہنچتے ہی جیون جمنا کے لئے عمدہ کنارے کی دو ساریاں لے آیا۔ صابون تیل۔ اور دوسری چیزیں بھی خریدیں جس وقت جمنا نے اپنا کہلا میلا اور سرسوں کے تیل سے چکٹے ہوئے سر کو صابون سے صاف کر کے اور خوشبودار تیل ڈال کر بالوں کو سنوارا اور ماتھے پر سرخ رنگ کی بندی لگا کر اور سفید ساری پہن کر آئینے میں اپنا منہ دیکھا تو خود تعجب سے بھونچکی ہو کر رہ گئی۔ اس کے دل میں بار بار یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ کیا یہ میرا ہی عکس ہے۔ جمنا بار بار اپنا منہ آئینہ میں دیکھتی اور حیرت آمیز خوشی سے پھولی نہ سماتی۔

اسی وقت اس کا لڑکا باہر سے کھیل کر گھر میں آیا۔ اور دروازے ہی سے بہت میٹھی آواز میں ماں ماں پکارنے لگا۔ چھلانگ بھرتے ہوئے اور کلکاریاں کرتے ہوئے وہ اس کے پاس آیا۔ اور وہاں لمحہ بھر کے لئے مبہوت ہو کر کھڑا رہا۔ پھر پچھلے قدموں دروازے کی طرف دوڑ گیا اور دروازے پر ماں ماں کر کے چلانے لگا۔ جمنا دروازے کے پاس آئی۔ اس نے لڑکے کو لینے کے لئے جیوں ہی ہاتھ پھیلائے کہ وہ دور بھاگ گیا۔ اور پھٹی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ گویا وہ کوئی انجان عورت تھی۔

پہلے دن شہر کے لئے جو بے پناہ خواہش جمنا میں نظر آئی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ گھٹنے لگی۔ رات آدھی سے زیادہ گذر گئی تھی لیکن جیون کی آنکھوں میں نیند کا نام نہ تھا۔ گھر کے دروازے سے گذر کر باہر بستر پر پڑے ہوئے وہ تارے گن رہا تھا۔ دوسری طرف جمنا بھی ابھی نہ سوئی تھی۔

جمنا! بھابی! تم ابھی تک نہیں سوئی ہو۔ ×بقیہ

بقیہ: ،،کیا تم بھی ابھی تک نہیں سوئے ہو!۔

،،نہیں میں تو ایک نیند کر چکا ہوں۔،، اتنا کہہ کر جیون جمنا کے بستر پر آ کر بیٹھ گیا۔ جمنا بھی اٹھ بیٹھی۔ گھر میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اس لئے ایک دوسرے کی صورت کو اچھی طرح نہ دیکھ سکتا تھا۔

،،تم نے ابھی تک میرے لائق کوئی کام نہیں تلاش کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جمنا نے خاموشی توڑی۔

،، بھابی تم کام کی کچھ فکر نہ کرو۔ میں کما کر لاؤں اور تم بیٹھے بیٹھے کھاؤ۔ اور میرے کون دوسرا بیٹھا ہے،،

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں یہاں بیکار بیٹھنے کے لئے نہیں آئی۔ بیٹھے بیٹھے تو ہاتھ پیر بھی سست ہو گئے ہیں۔ کوئی کام کاج ملے تو جی بھی لگے۔ اور ہاتھ پیروں میں بھی چستی آئے۔ میں تمہارے اوپر دو جانوں کا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتی۔

بھابی یہ تم کیسی بات کرتی ہو۔ کیا میں کوئی غیر ہوں اگر کوئی غیر ہوتا تو تم کو یہاں لاتا ہی کیوں؟۔ اگر تم میرا گھر سنبھال لو تو میری زندگی سدھر جائے۔

جیون خاموش ہو گیا۔ جمنا نے بھی کوئی جواب نہ دیا۔ وہ کسی گہری فکر میں ڈوب گئی۔ تھوڑی دیر تک کوٹھری میں خاموشی طاری رہی۔

بھابی کیا سوچ رہی ہو۔ جیون نے جمنا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر زور سے دبایا۔

،، کچھ بھی تیار ہو،،۔

جمنا کی رگ رگ میں بجلی سرایت کر گئی اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

کوئی جواب نہ ملنے سے جیون نے اپنا بایاں ہاتھ جمنا کی طرف پھیلایا کہ فوراً ہی پاس سویا ہوا جمنا کا لڑکا یکبارگی چونک کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے منہ سے ایسی چیخ نکلی جس سے جیون اور جمنا دونوں خوف زدہ ہو گئے جمنا نے بچے کو اپنی گود میں سلا لیا۔ بچہ تھر تھر کانپ رہا تھا، اس تھرتھراہٹ سے جمنا کا دل دھڑ دھڑ کرنے لگا۔ جیون اٹھ کر اپنے بستر پر لیٹ گیا۔

لڑکے کی حالت کچھ ٹھیک ہوئی جمنا کو محسوس ہوا کہ ایک سایہ آ کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا جمنا نے یہ الفاظ سنے۔ جمنا! میری نشانی مجھ کو واپس دیدو۔ میں اس کو محفوظ رکھوں گا۔

دوسرے ہی لمحہ سایہ غائب ہو گیا۔ جمنا اتنی گھبرا گئی تھی کہ اس کے گلے سے کوئی آواز تک نہ نکلی۔ وہ جیون کو آواز دینا چاہتی تھی۔ مگر نہ دے سکی۔

دوسرے دن جمنا اپنے لڑکے کو لیکر سڑک پر کام کرنے چلی گئی۔ شہر کے باہر دو ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ایک ٹھیکیدار کی طرف سے سڑک بن رہی تھی۔ اس دن جمنا کی آنکھ دیر سے کھلی۔ اس وقت جیون کام پر جا چکا تھا۔

جس وقت جمنا یہاں آئی تھی۔ تو اس کی جان پہچان پڑوس کی ایک عورت سے ہو گئی تھی۔ اس کا شوہر ٹھیکیدار کی طرف سے مزدوروں کی دیکھ بھال پر مقرر تھا اس نے اپنے شوہر سے کہہ کر جمنا کو کام دلوا دیا سڑک

کے ایک طرف مزدوروں کے رہنے کے لئے جھونپڑیاں بنی تھیں۔ ان میں سے ایک جمنا کو رہنے کو مل گئی۔۔

جمنا ٹوکری میں اینٹیں بھر بھر کر کاریگروں کو دے رہی تھی اس کا لڑکا دو ایک پھیرے تک تو اس کے ساتھ رہا۔ پھر تھک کر ایک طرف بیٹھ گیا۔ اور اپنی ماں کی آمد و رفت کو دیکھنے لگا۔ جب جمنا اس کے پاس سے نکلی تو اس کی آنکھیں چمک اٹھتیں۔ وہ ٹکٹکی اس کی طرف دیکھنے لگتا۔ اور ہنس پڑتا۔ جمنا کے منہ پر بھی پھیکی اور خاموش ہنسی کی سطریں پھیل جاتیں۔ اگر جمنا حد نظر سے دور چلی جاتی تو لڑکا اُداس ہو جاتا۔ جمنا کی چھاتی بھی پھٹنے لگتی لڑکے کے پاس پہنچ جانے کی زبردست خواہش پیدا ہوتی تاکہ لڑکے کو چھاتی سے لگا کر اسکا منہ چوم لے لیکن اس ڈر سے کہ کوئی کچھ کہے گا۔ وہ اپنے من کو مار کر کام کر رہی۔ دوسرے مزدور دھیرے دھیرے کام کرتے تھے لیکن جمنا ابھی اس بات کی عادی نہ ہوئی تھی۔ اس لئے بہت جلد جلد پھیرے کرتی تھی نتیجہ یہ ہوا کہ دوپہر بھی نہ گذرنے پائی کہ وہ تھک گئی۔ دھوپ بڑھتی جا رہی تھی۔ لڑکا ایک درخت کے نیچے چادر بچھا کر سو گیا۔ جمنا نے چادر کا ایک کونہ اس کو اڑھا دیا۔ بڑی مشکل سے شام ہوئی۔ مزدوری کی اجرت تقسیم ہونے لگی۔ جمنا نے پیسوں کے لئے ہاتھ پھیلایا تو اجرت تقسیم کرنے والے نے کہا۔

تیرے پاس چار آنے ہیں۔؟ نہیں تو پھر تجھ کو بارہ آنے کیسے دوں۔ تم چار آدمی تین روپیہ لے لو۔ آپس میں بانٹ لینا۔

جمنا جب اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ جھونپڑی کے قریب آئی تو اس نے نرمی سے کہا۔ بھائی! مجھے پیسوں کی سخت ضرورت ہے اگر تمہارے پاس پیسے ہوں تو مجھ کو دیدو۔ مہربانی ہو گی۔

چھٹے پیسے تو ہمارے پاس بھی نہیں ہیں۔ کل صبح شہر میں سودا خریدنے جائیں گے تب پیسے ہوں گے۔

تو مجھ کو روپیہ دیدو میں ابھی سودا خرید کر تم کو چار آنے واپس کر دوں گی۔

،،واہ تو خوب کہی آئی! چار آنے واپس کرنے والی۔ ایک ساتھی نے اس پر بے اعتباری سے نظر ڈال کر کہا۔ ہم کہیں بھاگے نہیں جاتے۔

میں بھی کہیں نہ بھاگ جاؤں گی۔ جمنا کو غصہ آ گیا۔

اس نے تیز لہجہ میں کہا۔ ،،اگر تم چار آنے کے لئے میرا اعتبار نہیں کرتے تو میں بارہ آنے کے لئے تمہارا اعتبار کیسے کروں

،،یہاں کون تیرے قدموں میں پڑتا ہے کہ تو ہمارا اعتبار کر۔ اس نے سختی سے جواب دیا۔ اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ جھونپڑی میں چلا گیا جس وقت جمنا اپنی جھونپڑی میں آئی۔ اس کے تن بدن میں آگ سی لگ رہی تھی۔ بار بار اس کے دل میں خیال آتا کہ کیا میری قیمت چار آنہ بھی نہیں۔ اتنی حقیر رقم کے لئے میرا اعتبار نہ کیا گیا۔ اس نے بچے کو گود میں سلا لیا۔

اس کے دل میں اس واقعہ نے ایسی آگ سی لگا دی کہ وہ اپنے کلیجے کے ٹکڑے ششو کو روٹی کا ایک ٹکڑا بھی نہ

کھلا سکی۔ خون پسینہ ایک کر کے وہ اپنا پیٹ نہ بھر سکی۔ اور جھونپڑی میں مٹی کا چراغ جلانے کے لئے اس کے پاس دو پیسے تک نہیں۔

آسمان میں تارے کھلے ہوئے تھے۔ لڑکا بستر پر خاموش لیٹا تھا۔ اس نے نہ کھانا مانگا نہ پانی جمنا نے تھوڑی دیر بعد جب محبت سے اسکی پیشانی پر ہاتھ رکھا تو وہ توے کی مانند جل رہی تھی جمنا چونک پڑی۔ اس نے پیار کے لہجے میں کہا۔ میرے لال اٹھو پانی تو پیو۔ میں تمہارے لئے دودھ لاتی ہوں۔ اٹھو بیٹا۔ اٹھو۔ بھوکے نہ سوؤ۔

لڑکے نے آنکھیں تک نہ کھولیں۔ وہ اسی طرح خاموش پڑا رہا۔ جمنا اگر کچھ کرنا بھی چاہے تو کیا کرے۔

اس نے جیون کے پاس جانے کا خیال کیا۔ لیکن وہ اتنی رات ہوئی تھی وہ وہاں کیسے جاؤ۔ پھر ایسے میں بچے کو ہوا لگ گئی تو کیا ہو گا۔ جمنا کی خواہش تھی کہ بچہ کسی طرح آنکھ کھولے تو وہ دیکھے۔ یا رونے لگے تو بھی تسلی ہو۔ وہ تمام رات اسی طرح بیٹھی رہی۔

صبح ایک مزدور اس کی کل کی اجرت کی تین چونیاں دے گیا۔ اس نے ارادہ کیا کہ جہاں سے ہو وہاں سے دودھ لا کر بچے کو پلا دوں۔ شاید بھوک کی وجہ سے اسے ہوش نہیں۔ اس کے بعد کچھ اور سوچوں گی۔ ایک میل دور سے جمنا اپنی لٹیا میں دودھ لیکر آئی۔ اس نے جھونپڑی میں جا کر دیکھا تو لڑکے کی آنکھیں کچھ کھلی ہوئی تھیں۔ اور سانس دھیرے دھیرے چل رہی ہے۔ وہ خوش ہو گئی اور دو ہاتھ جوڑ کر خدا کا شکر ادا کیا۔ اس نے بچے کے پیر چھوئے تو وہ برف کی مانند ٹھنڈے پڑ گئے تھے۔ بچے کے ہاتھ پیر ذرا ہلے۔ اور گردن نیچے ڈھل گئی۔

جمنا کی آنکھوں میں آنسو نہ تھے۔ وہ مردہ بچے کو لے کر دوڑتی جا رہی تھی۔ وہ شہر سے دور بہت دور نکل گئی۔ آسمان کے درمیان سورج چمک رہا تھا۔ جمنا کے جسم پر پسینے کی دھار بہہ رہی تھی۔ بال کھل کر چاروں طرف پھیل گئے تھے۔ جھاڑیوں میں الجھ کر اس کی ساری بالکل ٹکڑے ہوئے ہو گئی تھی۔ پر وہ رکنے کا نام نہ لیتی تھی۔ اس نے بچے کا مردہ جسم اپنی چھاتی سے لگا رکھا تھا۔ دوسرے ہاتھ میں دودھ کی لٹیا تھی۔ وہ چلی جا رہی تھی۔

لڑکے کے ہاتھ پیر سخت لکڑی کی طرح ہو گئے تھے۔ وہ ہلتا جلتا نہ تھا۔ اسکا منہ بالکل سفید ہو گیا تھا گویا کسی نے اسکے جسم کا ایک ایک قطرہ خون کھینچ لیا ہو۔ اچانک جمنا کھڑی ہو گئی۔ اس نے بچے کو ایک طرف لٹا دیا۔ اور خود اپنے ہاتھوں سے ایک گڑھا کھودنے لگی۔ گڑھے میں مردہ جسم کو لٹا دیا۔ پھر بچے کے منہ میں دودھ ڈالتی ہوئی بولی۔ میرے راجہ بیٹا! دودھ پی کر جاؤ۔ بھوک لگی ہو گی بھوک کے مارے تم چل نہ سکو گے۔ کل میں تمکو کچھ نہ کھلا سکی آج تو پیٹ بھر کر دودھ پی لو۔ دودھ ادھر ادھر بہہ گیا۔ دودھ کے سفید سفید قطرے آنکھ ناک کان اور پیشانی پر پھیل کر سورج کی کرنوں میں چمکنے لگے۔ اور یہاں یہ پیسے لو۔ آج میرے پاس پیسے ہیں۔ ضرورت پڑے تو خرچ کرنا۔ اور اچھی طرح رہنا۔ اتنا کہہ کر جمنا نے دو چونیاں نکالیں اور بچے کی قمیص کے جیب میں رکھ دیں۔ پھر اٹھ کر پہلے سے بھی زیادہ رفتار سے دوڑنے لگی ختم

جنرل میک آرتھر کو ۳۸ واں عرض البلد پار کرنیکا اختیار

فلاشنگ میڈوز ۸ اکتوبر۔ ادارہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے کل رات کو جنرل میک آرتھر کو یہ حکم دیدیا ہے کہ ان کی فوج شمالی کوریا میں ۳۸ عرض البلد کو پار کرکے آگے بڑھ سکتی ہے۔ یہ اس ۸ طاقتی تجویز کا اثر ہے جو ۵ ووٹ کے مقابلہ میں ۴۷ ووٹوں سے منظور کی گئی ہے۔ اس کی مخالفت روس اور اس کے حمایتوں نے کی۔ اور ۷ ممبر غیر جانب دار رہے۔ ۸ طاقتی منصوبہ کا مقصد آزاد اور متحد کوریا ہے۔ اور اس میں مندرجہ ذیل سفارش کی گئی ہیں۔

۱۔ پورے کوریا میں استحکام کے حالات پیدا کرنے کے لئے ہر ممکن اقدام کیا جائے۔

۲۔ ادارہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں کوریا میں آزاد اور جمہوری حکومت کے قیام کے لئے تمام اقدامات کئے جائیں جن میں عام انتخاب بھی شامل ہے۔

۳۔ جنوبی اور شمالی کوریا میں تمام انتخابات اور نمائندہ جماعتوں کا مقصد قیام امن میں اشتراک کرنا ہو تاکہ وہاں متحدہ حکومت قائم ہو سکے۔

۴۔ کوریا میں ۸ طاقتی تجویز کے مقصد کے حصول کے علاوہ کسی اور غرض سے ادارہ اقوام متحدہ کی فوجیں نہ رہیں۔

۵۔ کوریا میں اقوام متحدہ کا ایک نیا کمیشن بھیجا جائے جس کے ممبر آسٹریلیا، چلی، ہالینڈ، پاکستان، فلپائن، ترکی، اور سیام ہوں گے۔

۶۔ کوریا کو معاشی بحالی کی تکمیل کے لئے تمام اقدامات کئے جائیں۔

ہندوستان ان ۷ ممبران میں سے تھا۔ جنھوں نے کوریا کے مستقبل کی تجویز پر اپنا ووٹ نہیں استعمال کیا اور غیر جانبدار رہا۔ ہندوستانی نمائندہ مسٹر بی این راؤ نے کہا کہ ہندوستان اس منصوبہ کے اس حصہ کو تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے جس میں شمالی کوریا پر قبضہ کے لئے کہا گیا ہے۔

جنرل اسمبلی نے اس روسی تجویز کو ۵ ووٹوں کے مقابلہ میں ۴۷ ووٹوں سے مسترد کر دیا۔ جس میں کہا گیا تھا کہ کوریا سے تمام غیر ملکی فوجیں ہٹالی جائیں۔ اس میں بھی ممبران غیر جانبدار رہے۔

ہندوستان کے علاوہ جو اور چھ ممالک کوریا کے مسئلہ میں غیر جانبدار رہے وہ مصر، سعودی عرب، یمن، یوگوسلاویہ، اور لبنان تھے۔

کانگریس ۳ نشستوں پر بلا مقابلہ کامیاب

لکھنؤ ۸ اکتوبر۔ یوپی کانگریس پارلیمنٹری بورڈ کے سکریٹری مسٹر موہن لال گوتم کے بیان کے مطابق یوپی اسمبلی اور کونسل کی ۹ خالی نشستوں میں سے ۳ نشستیں کانگریس کو بلا مقابلہ مل گئی ہیں۔

یہ نشستیں (۱) ضلع کانپور (شمال مشرق) خواتین عام دیہی (اسمبلی) ۲۔ ضلع رائے بریلی عام دیہی (کونسل) ۳۔ علیگڈھ متھرا آگرہ مین پوری ایٹہ فرخ آباد۔ اور کانپور اضلاع کی مسلمان دیہی نشست کونسل ہیں۔

یو۔پی کانگریس کمیٹیوں کیلئے نیا پروگرام

لکھنؤ ۸ اکتوبر۔ کل یوپی کانگریس کونسل کا اجلاس اچاریہ جگل کشور کی صدارت میں ہوا۔

کونسل نے صوبہ میں کانگریس کمیٹیوں اور کانگریسیوں کے لئے سال بھر کا پروگرام بنانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جس کے ممبران اچاریہ جگل کشور مسٹر سمپورنانند مسٹر سی بی گپتا، مسٹر مظفر حسین اور مسٹر چرن سنگھ مقرر کئے گئے۔

کونسل نے ایک تادیبی کمیٹی مقرر کی جس کے ممبر مسٹر الگورائے شاستری (داعی) مسٹر مظفر حسین مسٹر چرن سنگھ مسٹر سی بی گپتا۔ مسٹر کملا پتی ترپاٹھی۔ اور مسٹر وچتر نرائن شرما ہیں۔

کونسل نے ایک انتخابی تحتی کمیٹی مسٹر بنسی دھر مصرا مسٹر مظفر حسین مسٹر سی بی گپتا۔ مسٹر اے جی کھیر اور مسٹر چرن سنگھ پر مشتمل مقرر کی۔

کونسل نے مزدور تحتی کمیٹی کے کام کے متعلق مسٹر ہری ہرناتھ شاستری کی رپورٹ سنی اور ایک نئی مزدور کمیٹی بنائی جس کے ممبر مسٹر ہری ہرناتھ شاستری مسٹر پرمانند سنگھ مسٹر کاشی ناتھ پانڈے مسٹر ہیرا بلبھ ترپاٹھی مسٹر درباری لال شرما۔ اور بی کے مکرجی ہیں۔

کونسل نے ایک خاتمہ زمینداری تحتی کمیٹی بھی قائم کی جس کے داعی مسٹر دشمبھر دیال ترپاٹھی اور مسٹر چرن سنگھ مسٹر چتر بھج شرما۔ مسٹر الگورائے شاستری اور مسٹر رام شنکر مہر ہوں گے۔

کونسل نے تمام تحتی اور ضلع کانگریس کمیٹیوں کے لئے ایک دستور تیار کرنے کے لئے اشاعت اور پروپیگنڈا کے لئے بھی دو تحتی کمیٹیاں مقرر کیں۔ اور دستور کے لئے کانگریسیوں سے مشورے طلب کئے۔

بنگال امدادی فنڈ کے حسابات کونسل کے سامنے پیش کئے گئے۔ اور یہ طے ہوا کہ بنگال کے مختلف امدادی مرکزوں کو یہ رقم بنگال کانگریس کمیٹی کی ہدایت کے مطابق بھیجی جائے۔

بک پوسٹ سے خط بھیجنے والوں پر جرمانہ

نئی دہلی ۸ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ محکمہ ڈاک و تار کے ارباب حل و عقد اس تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ کہ بک پیکٹ کے اندر جو لوگ خط لکھ کر بھیجتے ہیں۔ ان پر ۲۰ گنا جرمانہ کیا جائے۔

آجکل بعض شرائط کے تحت بک پوسٹ بھیجنے میں کچھ رعایت رکھی گئی ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے بک پوسٹ میں باقاعدہ خط لکھ کر بھیجنے لگے ہیں۔ اس بے عنوانی کو روکنے کے لئے ڈاک خانہ کے ارباب حل و عقد زبردست جرمانہ عائد کرنے کی تجویز پر غور کر رہے ہیں۔

برطانیہ کی درخواست امریکہ کو نامنظور

واشنگٹن ۹ اکتوبر۔ باخبر سرکاری افسروں نے یہاں کہا کہ امریکا نے برطانی سفارت خانے کو ایک تحریر بھیجی ہے جس میں برطانیہ کی یہ درخواست نامنظور کر دی گئی ہے کہ اس کو ڈالر کی مفت امداد دی جائے۔ تاکہ وہ تیزی سے اسلحہ میں اضافہ کر سکے۔ تحریر میں کہا گیا ہے کہ فی الحال امریکہ صرف کچے مال اور ساز و سامان کی خریداری میں برطانیہ کی مدد کرے گا۔ برطانیہ نے یہ درخواست کی تھی جب تک اس کی فوجی اشیاء کی پیداوار بڑھتی رہے۔ ان کو یہ آزادی ہو کہ ڈالر کو جس مصرف میں چاہیں لائیں۔

امور معاشیات کے وزیر کل یہاں آرہے ہیں۔

صفی اپنے دور کا ایک سنگ میل تھا

لکھنؤ میں یوم صفی شان سے منایا گیا۔

لکھنؤ ۸ اکتوبر۔ صفی اپنے دور کا ایک سنگ میل ہے۔ اس کا دور اکبر کا دور ہے۔ آنند نرائن ملا، صدر مجلس استقبالیہ نے ان الفاظ سے یوم صفی کے جلسہ کا آغاز کیا۔ آج یوم صفی گنگا پرشاد میموریل ہال میں بہت شان سے منایا گیا۔ لکھنؤ کے تمام مشہور ادیب۔ اور شاعر موجود تھے۔ اور انہوں نے بہت خلوص سے اس بڑے شاعر کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کیا۔ آنند نرائن ملا نے اپنی تقریر میں اس بات پر روشنی ڈالی کہ صفی کا ایک مخصوص اصلاحی دور ہے۔ اور وہ شاعری کے ایک خاص مکتب خیال کے نمائندہ ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے استاد اور زبان اور شاعری کے بڑے مصلح گزرے ہیں۔

احتشام حسین رضوی نے صفی کی شاعری پر ایک بہت اچھی تقریر کی۔ انھوں نے بتایا کہ صفی گو کہ لکھنؤ کے مکتب کے شاعر تھے۔ جہاں قدامت پرستی کا راج تھا۔ اور جہاں آزاد اور حالی کی ان اصلاحوں کو جو انہوں نے شاعری میں کی تھیں سخت ناپسند کیا جاتا تھا۔ لیکن صفی نے اس مکتب کے ہوتے ہوئے اس فن میں بہت سی جدتیں کیں۔ اور بلند پایہ تجربے کئے۔ ان کی شاعری کے ایک حصہ میں صرف ایک فرقہ کو خطاب کیا گیا ہے۔ ورنہ ان کے یہاں اور بہت سی چیزیں ہیں۔ جو ان کی وسعت نظر پر دلالت کرتی ہیں۔ ہندو مسلم اتحاد ان دونوں فرقوں کے تہواروں کے ساتھ ساتھ پرانے پر خوشی نہرو خاندان کی قربانیوں کا اعتراف۔ اور مخلوط انتخاب کی تائید ایسی چیزیں ان کے یہاں بہت کافی پائی جاتی ہیں۔ نسیم قریشی صاحب نے بھی ایک تقریر کی جس میں صفی کی شاعرانہ خدمات پر روشنی ڈالی۔

علی عباس حسینی صاحب نے اس موقع پر ایک افسانہ حقیقت پڑھا جس میں یہ دکھلایا گیا تھا کہ ایک مصنف کی خانگی زندگی کیسی سخت ہوتی ہے۔ کہ اس کے تخیل کو پرواز کا ذرا بھی موقع نہیں ملتا ہے۔ وہ بیچارا ان حالات سے پریشان ہو کر فراری ادب میں پناہ لیتا ہے۔ اور کوہ قاف کی پریوں اور شہزادیوں کے فلمی خواب دیکھتا ہے۔ لیکن حقیقت کی کمران دیکھنا چور کر دیتی ہے۔

اثر احسن طباطبائی۔ بانی جائسی شاکر جرولی عاصی لکھنوی۔ اور شاداب لکھنوی نے اپنا اپنا کلام بھی سنایا۔ جو اس موقع پر کے لئے کہا گیا تھا۔ مولانا صفی مرحوم کی تصویر کی نقاب کشائی کی رسم پروفیسر مجیب نائب شیخ الجامعہ دہلی نے ادا کی۔

اس موقع پر ادبی نوادرات کی ایک نمائش بھی کی گئی تھی جس میں خطاطی کے عمدہ نمونے تھے۔

رات کو یوم صفی کے سلسلہ میں ایک مشاعرہ بھی کیا گیا جس میں مقامی شعراء نے حصہ لیا۔

کمیونسٹوں کے خلاف امریکہ کا اقدام

واشنگٹن ۹ اکتوبر۔ امریکہ کا محکمہ انصاف اس نئے قانون کو نافذ کرنے کی سخت کوشش کر رہا ہے۔ جو امریکہ کے کمیونسٹوں پر قابو پانے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ یہ امریکہ کا سخت ترین قانون ہے۔ اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو دس سال تک قید بامشقت اور ۲½ ہزار پونڈ تک جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے۔

نئے قانون کے ماتحت ہر کمیونسٹ کو اپنا نام پتہ رجسٹر کرانا پڑے گا۔ اور اگر انہوں نے رجسٹری سے انکار کیا تو انہیں سزا دی جائے گی۔ کمیونسٹوں کے پاسپورٹ رد کر دئے جائیں گے، غیر ملکی کمیونسٹوں کو امریکا سے نکال دیا جائے گا۔ اور نو وارد کمیونسٹوں کو امریکہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ جنگ چھڑ جانے پر تمام کمیونسٹوں کو نظر بند کر دیا جائے گا۔ امریکی کمیونسٹ پارٹی نے اپنے آپ کو رجسٹر کرانے سے انکار کر دیا ہے۔

لیاقت علیخان نظروں سے گر جائینگے

کراچی ۸ اکتوبر۔ کل پاکستان عوامی لیگ کے صدر منتخب ہونے کے بعد اپنے ایک بیان میں کہا کہ لیگ کے ایک مردہ جماعت ہے۔ وہ عوام کا اعتماد گرا چکی ہے۔ مسٹر لیاقت علی خاں کو صدر منتخب کر کے اس نے آخری سنبھالا لیا ہے۔ ان کا یہ انتخاب انھیں عوام کی نظروں میں گرا دیگا۔ اور نظم و نسق میں مزید بدعنوانیاں پیدا ہو جائیں گی۔

ڈی ویلرا کا سخت اعتراض

لنکن ۹ اکتوبر۔ آیرلینڈ پارلیمنٹ میں حزب مخالف کے لیڈر ایمن ڈی ویلرا نے کل کہا کہ جب برطانیہ کوریا کی تشکیل کی تائید کرتا ہے تو آیرلینڈ کے باشندوں کو اس کی آبلہ فریبی کا یقین آجاتا ہے۔

طالب علموں کو ٹنڈن جی کا مشورہ

الہ آباد ۹ اکتوبر۔ صدر کانگریس مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے الہ آباد یونیورسٹی کے ایک [illegible] نوجوانوں کی اس ذہنیت پر افسوس کا اظہار کیا۔ کہ وہ قدیم چیز کو موجودہ زمانے کے بدلے ہوئے حالات میں بلا سوچے سمجھے قبول کر لیتے ہیں۔ نوجوانوں کو اندھا دھند تقلید نہیں کرنا چاہئے۔

آپ نے اگر کوئی بڑا سیاسی لیڈر یا مذہبی رہنما کسی خاص چیز کو خاص انداز سے کرنے کی ہدایت کرے تو نوجوانوں کو اس وقت تک وہ چیز نہیں کرنا چاہیئے جب تک کہ وہ اس کے فوائد کے قائل نہ ہو جائیں۔

پاکستان مسلم لیگ کی نئی ورکنگ کمیٹی کا اعلان

کراچی ۹ اکتوبر۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے پاکستان مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے اپنی ورکنگ کمیٹی کا اعلان کر دیا ہے اس میں مشرقی بنگال سے مولانا اکرم خان مسٹر نور الامین سید عبد الحمید اور مسٹر یوسف علی۔ پنجاب سے صوفی عبد الحمید میاں ممتاز دولتانہ بیگم شاہنواز سرحد سے خان عبد القیوم خان، مسٹر ابراہیم جوگیزئی، سندھ سے قاضی فضل اللہ اور مسٹر ایوب کھوڑو اور بلوچستان سے قاضی محمد عیسیٰ رکھے گئے۔ چودھری خلیق الزماں کو نہیں رکھا گیا ہے۔ کمیٹی کی خالی نشستوں کے لئے تقرریاں بعد میں ہوں گی۔

ہندوستانی کلچر ہندو مسلمان دونوں کا مشترکہ کلچر ہے

الہ آباد ۸ اکتوبر۔ صدر کانگریس شری پرشوتم داس ٹنڈن نے آج شام کو ایک جلسہ علم میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہاں کے ہر ایک ہندو کا فرض ہے کہ وہ ایسی فضا پیدا کرنے کی کوشش کرے کہ اس کے مسلمان بھائی بغیر کے کسی خوف و ہراس کے یہاں رہ سکیں اسی طرح مسلمان بھائیوں کا فرض ہے کہ وہ اسے اپنا وطن سمجھیں اور اس کی خوش حالی اور ترقی کی مل جل کر کوشش کریں۔

انھوں نے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ لوگوں کو "ہندو راج" کے نعرے میں نہ آنا چاہیئے ایسے سماج دشمن عناصر سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ جو انھیں ان نعروں کے ذریعہ گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ ٹنڈن جی نے کہا کہ ایسی حکومت کو جو کسی مخصوص مذہب یا فرقہ کی بنیادوں پر قایم کی جائے گی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ پاکستان نے اپنی حکومت مذہبی بنیاد پر قایم کر کے سب سے بڑی غلطی کی ہے۔

انھوں نے کہا کہ میں ہمیشہ سے کہتا چلا آ رہا ہوں کہ ملک کے مستقبل کی تشکیل ہندوستان کی تہذیب اور اس کی روایات کے مطابق ہونا چاہیئے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم مختلف ماحول میں لکھی ہوئی ہزاروں برس پہلے لکھی ہوئی کتابوں کی اندھی تقلید کرنے لگیں۔

ٹنڈن جی نے کہا کہ بدلے ہوئے حالات ہندوستانی کلچر یہاں کے تمام باشندوں کے ذریعہ پروان چڑھے گا۔ اس میں ذات اور مذہب کی کوئی تفریق نہ ہوگی۔ اور اس کلچر میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں الگ الگ نہیں بلکہ اس مجموعہ کے مزدوری اجزا ہوں گے۔

انھوں نے کہا کہ ہندو مہاسبھا کے لوگوں کو میری حالیہ تقریروں سے بڑی مایوسی ہوئی ہے جس میں میں نے فرقہ واریت کی سخت مخالفت کی ہے۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ انہیں بڑی غلط فہمی تھی کہ۔ وہ شخص جو ہندو راج قایم کرنے کا خواب دیکھتا ہے۔ وہ بہت غلط راستہ پر جا رہا ہے۔

ٹنڈن جی نے پناہ گزینوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہماری ہمدردی کے مستحق ہیں۔ ان کو تقسیم کی بنا پر اپنا گھر بار سب کچھ چھوڑنا پڑا حکومت اور عوام کو ان کی ہر ہر طرح امداد کرنا چاہیئے۔

انھوں نے کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں پاکستان سے نپٹنے میں ذرا سخت رویہ اختیار کرنا ہوگا۔ کشمیر کا معاملہ اقوام متحدہ کے سامنے پیش ہے لیکن اس کا رویہ زیادہ ہمت افزا نہیں وہ پاکستان کو حملہ آور کہنے میں ہچکچاہٹ محسوس کر رہا ہے۔ حالاں کہ سراوون ڈکسن نے پاکستان کو حملہ آور تسلیم کر لیا ہے۔

اور باہر کے لوگوں کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ پاکستان میں ہندو باعزت طریقہ پر رہ سکتے ہیں۔

مسٹر منڈل نے کہا کہ مشرقی بنگال کے اکثر کھاتے پیتے ہندو چلے گئے ہیں۔ اور جو باقی رہ گئے ہیں وہ یا تو مذہب تبدیل کر لیں گے یا پھر ختم ہو جائیں گے۔

انھوں نے ڈھاکہ کے فسادات کے اسباب بتاتے ہوئے کہا اس کے حسب ذیل وجوہ تھے۔

۱۔ ہندوؤں کو اسمبلی میں ان کے نمایندوں کی سرکشی کی سزا دی جائے۔ کیوں کہ کشمیر کے مسئلہ پر بحث کے وقت وہ احتجاج کر کے چلے آئے تھے۔

۲۔ سہروردی اور ناظم الدین کے گروہ میں اختلافات کافی شدید ہوتے جا رہے تھے۔

۳۔ مشرقی بنگال کے ہندوؤں اور مسلمانوں کی جانب سے اتحاد بنگال کی تحریک کا خطرہ۔

۴۔ بنگالی اور غیر بنگالی مسلمانوں کے اختلافات میں اضافہ۔ ۵۔ سکہ کی قیمت میں نہ کمی کرنے کے وجہ سے جو تجارتی تعطل پیدا ہو گیا تھا۔ اس کے اثرات سے۔ مذکورہ بالا وجوہ کی بنا پر وہاں کے مسلم لیگ کے لیڈروں نے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے یہ ہنگامہ برپا کر دیا۔

مسٹر منڈل نے مشرقی بنگال کے بارے میں اپنے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی بنگال کی حکومت نہرو لیاقت معاہدہ پر بھی خلوص کے ساتھ عمل درآمد کرنا چاہتی ہے۔ وہ ہندو جو معاہدے کے فوراً اپنے گھروں کو واپس آئے تھے انھیں ان کے گھر واپس نہیں دئے گئے۔

انھوں نے کہا کہ مسٹر نورالامین کی حکومت کی نیت اس واقعہ سے ظاہر ہو جاتی ہے کہ اس نے اقلیتوں کی نمایندگی کے لئے مسٹر ڈی این باروری جیسے شخص کو منتخب کیا جو صرف اپنی ذات کے کسی کی نمایندگی نہیں کرتے۔

پاکستانی کابینہ سے وزیر قانون مسٹر منڈل کا استعفا

کلکتہ ۸ اکتوبر۔ مسٹر اجیندر ناتھ منڈل پاکستان کے وزیر قانون و محنت نے آج استعفا دیدیا۔ انھوں نے استعفا اقلیت کے ساتھ برتاؤ کے مسئلہ پر دیا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ مشرقی بنگال کے معاملہ میں۔ دو ہفتہ ہوئے وہ کلکتہ علاج کی غرض سے آئے تھے۔ وہاں سے انہوں نے ایک خط وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان کو لکھا تھا۔ جس میں انھوں نے اپنے استعفے کے وجوہ ظاہر کئے تھے۔ وہ خط جو آج پریس میں اشاعت کے لئے دیا ہے۔ اس میں انھوں نے لکھا ہے کہ کافی تجربہ کے بعد مجھے یہ اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ پاکستان میں ہندو کے لئے باعزت طریقہ پر رہنے کی کوئی گنجایش نہیں ہے۔ اور جب مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ میں حکومت میں رہ کر پاکستان کے ہندوؤں کی کوئی امداد نہیں کر سکتا تو اس میں میرا رہنا بیکار ہے۔ اس لئے میں استعفا دے رہا ہوں تاکہ پاکستانی ہندوؤں

لیاقت علی خان مسلم لیگ کے صدر منتخب ہو گئے۔

کراچی ۸ اکتوبر۔ آج مسلم لیگ کے کونسل نے چودھری خلیق الزماں کا ایک کی صدارت سے استعفا قبول کر لیا۔ یہ استعفا پہلے لیگ کی مجلس عاملہ کے سامنے پیش ہوا تھا۔ اور اس پر طولانی بحث ہوئی تھی۔ پھر یہ طے پایا کہ اس کو کونسل کے سپرد کر دیا جائے۔ کونسل کی اکثریت نے بلا زیادہ بحث کئے ہوئے اس کو منظور کر لیا۔

کونسل نے ایک قرارداد سے یہ اصول توڑ دیا کہ جو لوگ سرکاری عہدہ دار ہیں۔ وہ لیگ کے عہدیدار نہیں ہو سکتے۔ اور پھر اس نے لیاقت علی خان کو لیگ کا صدر منتخب کر لیا۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے صدر منتخب ہونے کے بعد کہا لیگ کے ذمے یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام میں سیاسی شعور پیدا کرے۔ اور جس بے عملی میں وہ مبتلا ہو گئی ہے۔ اس سے نکل آئے۔

ہندوستانی پالیسی کی تشریح!

فلشنگ میڈوز۔ ہندوستان بھی ان سات ملکوں میں شامل ہے جس نے کوریا کے بارے میں اکثریت کی تجویز پر رائے دینے سے گریز کیا ہے۔

ہندوستانی مندوب مسٹر بی این راؤ نے جنرل اسمبلی میں کہا کہ ہندوستان کو اس تجویز کے اس حصہ سے شدید وسوسہ لاحق ہے جس میں صاف صاف نہیں تو کنایتہً اقوام متحدہ کے شمالی کوریا پر قبضہ کر لینے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

حکومت ہند کو ڈر ہے کہ اس سے جنگ کوریا طول پکڑے گی۔ اور پھیل جائے گی۔

لکھنؤ ۸ اکتوبر۔ یوپی کے ان ضلعوں کو اکتوبر اور نومبر کے لئے ۶۷۹۲۰ ٹن شکر آلاٹ کی گئی ہے۔ اس انتظام کے ماتحت اگست ستمبر کے الاٹمنٹ کے مقابلہ میں کانپور، علی گڑھ، بنارس، الہ آباد اور لکھنؤ میں سے ہر شہر کو ۵۰ ٹن زائد شکر ملے گی۔ اور ایک لاکھ سے زیادہ آبادی والے ۱۳ شہروں میں سے ہر ایک کو ۲۰ ٹن زائد نیز باقی ضلعوں میں سے ہر ایک کو ۱۰ ٹن زائد شکر ملے گی

حفاظتی کونسل۔ پاکستان۔ شمالی کوریا

نئی دہلی ۹ اکتوبر۔ وزیر اعظم کشمیر شیخ محمد عبداللہ نے آج یہاں کہا کہ حفاظتی کونسل کو کشمیر پر پاکستان کی زوردستی کے سلسلہ میں بھی وہی رویہ اختیار کرنا چاہیئے جو اس نے شمالی کوریا کی زوردستی کے سلسلہ میں اختیار کیا ہے۔

اخبار نویسوں سے انہوں نے کہا کہ جب سر اوون ڈکسن جیسے زبردست قانون دان نے بھی صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ پاکستان نے ۱۹۴۷ء میں کشمیر پر حملہ کر کے بین اقوامی قانون کی خلاف ورزی کی ہے تو پھر ہمیں اس کے منطقی نتیجے پر بھی زور دینا چاہیئے یعنی پاکستان سے بھی وہی سلوک کیا جائے جو شمالی کوریا سے کیا گیا ہے۔ شمالی کوریا کو ۳۸ عرض البلد پار کرنے کی سزا دی جا رہی ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ پاکستان کو بھی وہی سزا ملے۔ صرف ہم یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کی فوجیں کشمیر اور پاکستان کی سرحد پر واپس جائیں۔

معاوضہ کیلئے درخواستیں

نئی دہلی ۹ اکتوبر۔ وزیر آبادکاری مسٹر اجیت پرشاد جین نے ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان سے آئے ہوئے پناہ گزین اپنی چھوڑی ہوئی جائداد کے بارے میں ۳۱ اکتوبر تک اپنا مطالبہ پیش کر دیں۔

THE SADAQAT KANPUR

ESTD, 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو نبض دل میں رہے

احسن بھیمی

ہفتہ وار

صداقت

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

قیمت
سالانہ 8/-
سالانہ رعایتی 6/-
ششماہی 3/8/-
سہ ماہی 2/-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر
خواجہ
عبد السلام

VOL. 52 No. 42	KANPUR SATURDAY 21st OCTOBER 1950	کانپور شنبہ ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۸ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۰ھ	جلد ۵۲ نمبر ۴۲

ادبیات

آہ! ناطق لکھنوی

از حضرت ثاقب کانپوری

حکیم ناطق لکھنوی لکھنوی دبستان شاعری کے مجدد تھے۔ آپ نے انجمن معیار ادب قائم کر کے لکھنؤ کی سوگوار شاعری کو شگفتہ جان دار بنا دیا تھا۔ آپ کا علمی درجہ بہت بلند تھا علم و فن کا کوئی شعبہ ایسا نہ تھا جس میں آپ کامل دستگاہ نہ رکھتے ہوں۔ آپ ایک بے نیاز مصنف تھے۔ آپ کی بیسیوں کتابیں دوسروں کے نام سے شایع ہوئیں لیکن اپنے نام کی شہرت نہ چاہی صفی مرحوم بھی حکیم ناطق کا بڑا احترام کرتے تھے۔ آپ نے اپنی شاعری پر کبھی فخر نہیں کیا اور حقیقت میں اُن کے دوسرے کمالات کی موجودگی میں یہ کوئی قابل فخر چیز بھی نہ تھی لکھنؤ کے بعد آپ کا قیام زیادہ تر کانپور میں رہا اور آپ نے یہاں کی عام بدمذاقی میں ایک تازہ روح پھونکی۔ ادھر کچھ عرصے سے آپ نے اپنا مطب کلکتہ میں شروع کیا تھا۔ غالباً آپ یہاں کے حالیہ فساد سے متاثر ہو کر جیٹ گام چلے گئے تھے مشیت ایزدی یہ تھی کہ آپ اپنے وطن و اعزاء سے دور اپنی آخری سانسیں ختم کریں۔

آہ ناطق آہ اے اُردو زباں کے رازدار — ذرہ ذرہ تیرے غم سے ہوگیا ہے سوگوار

تیرے مرجانے سے یوں افسردگی سی چھا گئی — صحن گلشن سے ہو رخصت جسطرح فصل بہار

تو کہاں ہے اے وقار شعر والے معنائے شعر — چشم شاعر ہو رہی ہے غم میں تیرے اشکبار

کسطرح پہونچیں گے تیرے دوست بہر فاتحہ — لکھنؤ سے دور کتنا دور ہے تیرا مزار

تیرا استغنا تھا اپنے دوستوں سے اس قدر — بے نیاز ما و تو ہو جس طرح اک بادہ خوار

اسطرح تو شعر کے نشے میں اپنے مست تھا — فکر میں بھی پاس آتا تھا نہ تیرے انتشار

تیرے آگے دولت کونین گویا ہیچ تھی! — اغنیا سے یوں گزر جاتا تھا تو بیگانہ وار

مرحبا کا شور اٹھا عالم معنی میں پھر! — "نظم اردو" کا گلے میں پڑ گیا جب تیرے ہار

تیرے علم و فضل سے واقف تھا ہر پیر و جواں — نظم کا اور نثر کا تو منفرد تھا شہسوار

تجھ سا شاعر تجھ سا معنی آفرین و نکتہ رس — اب نہ پیدا کر سکے گی گردش لیل و نہار

تیرے مرنے سے اُٹھا ہے اعتبار علم و فن — تو سلف کے باکمالوں کی تھا تنہا یادگار

ذات تیری علم سے آراستہ تھی ہر طرح — شاعری ہی کچھ نہ تھی دنیا میں وجہ افتخار

تیرا مرنا کیا ہے جب تو زندۂ جاوید ہے — بن گئی ہے "نظم اُردو" شاعری کا شاہکار!

تو نے کی ہر طرح کی تجدید ذوق شاعری — تو ہی تھا اُردو غزل کا لکھنؤ میں طرح دار

مرنے والے تو تو ہے آسودۂ خاک لحد
تیرے غم میں روح ثاقب ہو رہی ہے بیقرار

دنیائے اسلام

ترکی و بلغاریہ کی سرحدیں بند

انقرہ ۱۰ اکتوبر۔ ترکی نے کل رات کو اس خبر کی تصدیق کی ہے کہ جب تک بلغاریہ اور ترکی کے درمیان یا انتقال آبادی کا مسئلہ طے نہ ہو جائے گا تب تک سرحدیں بند رہیں گی۔

لیکن انقرہ میں بلغاریہ کے نمایندہ کو جو تحریر بھیجی ہے اس میں ترکی نے کہا ہے کہ وہ اس مسئلہ کو بین اقوامی اداروں میں پیش نہیں کرے گا کیونکہ دوستانہ سمجھوتہ کی امید ہے۔ اس تحریر میں بلغاریہ کے الزام کو نہیں تسلیم کیا گیا ہے کہ ترکی نے سرحدیں بند کر کے ترکی و بلغاریہ کے سنہ ۱۹۲۵ء کے سمجھوتہ کی خلاف ورزی کی ہے۔

پانچ ہزار ترکی فوج پوشان پہونچ گئی

ٹوکیو ۱۸ اکتوبر۔ تقریباً ۵ ہزار ترکی فوج آج پوشان پہونچ گئی جو اقوام متحدہ کی فوج کے ساتھ شمالی کوریا کی فوج کا مقابلہ کرے گی بقیہ ترکی فوج کل تک پوسان پہونچنے کی اُمید کی جاتی ہے۔

پختونستان کی سرزمین

(بہ سلسلہ گذشتہ)

اور اپنے علاقہ میں انگریزوں و حکام کے لئے صورت حال خراب کر دی۔ مہمند قبیلہ کی تعداد سوا چار لاکھ ہے۔ یہ بلا کسی خاص تیاری کے۔ ۴۰ سے ۴۵ ہزار تک فوج فوراً تیار کر سکتا ہے اس کا حاکم پشاور کا ڈپٹی کمشنر ہوتا ہے۔ انگریزوں کے زمانہ میں اس کو ایک سالانہ رقم دی جاتی تھی مردان اور بست نگر کے علاقوں میں کچھ مہمند کاشتکار یہ کی حیثیت سے آباد ہو گئے ہیں جس علاقہ میں یہ قبیلہ آباد ہے اسے سنہ ۱۸۹۳ء میں ڈونڈر معاہدہ کی حیثیت سے افغانستان سے الگ کر دیا گیا تھا۔ لیکن افغانستان اور مہمندوں کے علاقہ کی باقاعدہ سرحد بندی نہیں ہوئی ہے۔

سرحد کے تمام قبائل میں فقیر ایپی کے ساتھی جنھیں وزیری کہا جاتا ہے سب سے زیادہ بہادر ہیں۔ وزیروں نے شاہ کابل کی اطاعت کبھی قبول نہیں کی دریائے سندھ کے اس پار کے علاقہ کے حکام کو بھی انھوں نے کبھی تسلیم نہیں کیا جن قبائل نے سنہ ۱۹۲۹ء میں بچہ سقہ کے مقابلہ میں نادر شاہ کی مدد کی تھی۔ ان میں وزیری بھی شامل ہیں۔

سنہ ۱۹۳۲ء میں وزیر قبیلہ حاجی مرزا علی خاں کی قیادت میں (جو عام طور سے فقیر ایپی کے نام سے مشہور ہیں) شہرت حاصل کی فقیر موصوف کے بارے میں بہت سے واقعے مشہور ہیں لیکن ان قصوں کی کبھی تصدیق نہیں ہو سکی انگریزوں سے فقیر ایپی کو جو نفرت رہی اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ قومی تحریکوں کے سلسلہ میں انھوں نے ہمیشہ انگریزوں سے جنگ کی۔

وزیری جس علاقہ میں بستے ہیں۔ اس کو وزیرستان کہتے ہیں یہ علاقہ پہاڑی ہے۔ اس میں بہت کم کاشت ہوتی ہے وزیری اپنی آزادی کے لئے ہمیشہ لڑے ہیں۔ ان کی سب سے پہلی لڑائی سنہ ۱۸۵۰ء میں ان فوجوں کے ساتھ ہوئی تھی جنھیں ان کی سرکوبی کے لئے بھیجا جاتا گیا تھا۔

وزیروں کی ایک اہم شاخ محسود قبیلہ ہے یہ قبیلہ بہادر واقع ہوا ہے لیکن ماہر جنگ نہیں ہے اس لئے جنگ میں اسے کافی نقصان ہوتا ہے۔ سنہ ۱۸۹۵ء سے لے کر سنہ ۱۹۱۲ء تک پووندہ کے ملا صاحب کا محسودیہ بہت غیر معمولی اثر رہا۔ اس قبیلہ کی تعداد دو لاکھ سے زائد ہے لیکن آجکل ان میں کوئی اچھا لیڈر نہیں ہے۔ یہ تھوڑی دیر میں بیس ہزار فوج تیار کر سکتا ہے۔ مندرجہ بالا چار قبائل کے علاوہ کچھ اور قبائل بھی ہیں۔ ان قبائل میں سب سے اہم ریاست سوات کا قبیلہ ہے جو سواتی کہلاتے ہیں سوات ایک و نوغریب ریاست ہے۔ اور اپنی بہت سی پیداوار کے لئے مشہور ہے ریاست کی موجودہ پوزیشن تک سنہ ۱۹۱۰ء میں میاں گل صاحب نے پہنچایا تھا۔ انھوں نے ایک مکمل منصوبہ بنایا تھا۔ جس کے ذریعہ انھوں نے سارے علاقہ میں ایک مضبوط حکومت قایم کی تھی۔ فی الحال ریاست کے موجودہ حکمران کے خلاف اس ظلم و تشدد کی بنا پر سخت مظاہرہ ہوا ہے۔ بہت سے لوگ ریاست سے چلے گئے ہیں۔ ریاست انتشار اور پراگندگی کا مسکن بن گئی ہے۔

قبائلی علاقہ کے اس آٹھ سو میل طویل پٹی میں ایشیا کے تین بڑے تمدن ہندوستان ایران اور چین ملتے ہیں۔ جوں جوں زمانہ گذر رہا ہے۔ افغانستان اور پاکستان میں اس پٹی کے بارے میں اختلاف بڑھتا جا رہا ہے۔

کابل اور دریائے سوات کے درمیان شمال کی طرف جو الگ تھلگ پہاڑیاں ہیں۔ ان میں مہمند رہتے ہیں۔ دوسرے قبائل کی طرح اس قبیلہ نے ہمیشہ انگریزوں سے جنگ کی سنہ ۱۹۳۰ء کی سول نافرمانی میں مہمند قبیلہ نے بہت نمایاں حصہ لیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جان بر تو حق عزم مستقل میں ہے — زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۴۲

اخلاقی اور سماجی حفظان کانفرنس

کل ہند اخلاقی وسماجی حفظان کی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے کہا کہ میں عصمت فروشی کے پیشہ کو روکنے کے لئے قانون بنانے کے موافق ہوں لیکن میرا خیال ہے کہ صرف قانون بنا دینے سے کچھ نہیں ہوسکتا جب تک خود عوام کا معیار اخلاق بلند نہ ہو۔

انھوں نے کہا کہ عصمت فروشی کا پیشہ ہمیشہ سے رہا ہے اور اب بھی ہے۔ لیکن اس طرف اس میں کافی زیادتی ہوگئی ہے۔ اور وجوہ کے علاوہ اس کی ایک وجہ اخلاقی معیار کا گر جانا ہے۔

انھوں نے کہا کہ ہم کو نئی تہذیب سے فائدہ ضرور اٹھانا چاہیئے لیکن ہم کو یہ ضرور سوچنا چاہیئے کہ ہماری پرانی تہذیب میں بھی بہت سی اچھی باتیں تھیں۔ اس لئے اگر ہم بجائے اس کے کہ بالکل نئی بنیاد پر اپنی سماج کا ڈھانچہ تیار کریں تو زیادہ بہتر ہوگا کہ اپنی پرانی تہذیب کی اچھی طرح باتوں کو لے کر اس پر نئی عمارت کھڑی کریں۔ اس طریقہ کار میں خطرات کم ہیں۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد نے اپنی تقریر میں یہ بھی بتایا کہ ان کا ارادہ تھا کہ وہ ایک ایسی کتاب لکھیں جس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ ایک شریف عورت کس طرح عصمت فروشی پر آمادہ کی گئی اور رفتہ رفتہ وہ پیشہ ور بن گئی۔ لیکن چوں کہ میں ایسی گلیوں میں جانے کی ہمت نہ رکھتا تھا۔ اور صحیح طور پر واقعات کا نقشہ نہ کھینچ سکتا تھا۔ اس لئے میں نے یہ ارادہ ترک کر دیا۔ لیکن اگر اس قسم کی کتابیں لکھی جائیں جس میں اس مسئلہ پر سنجیدگی اور ہمدردی سے روشنی ڈالی جائے تو وہ کافی مفید ثابت ہوں گی۔

وزیر صحت راجکماری امرت کور نے کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عصمت فروشی کے پیشہ میں ترقی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اب تک لوگ یہ خیال کرتے آئے ہیں کہ ضبط نفس انسان کے لئے جسمانی اور ذہنی دونوں لحاظ سے نقصان دہ ہے۔ اور اس بنیاد پر وہ عصمت فروشی کے پیشہ کو برائی تسلیم کرتے ہوئے بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن ۱۹۰۵ء میں سر ایم وان گرین جو اس مضمون کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ انھوں نے پر زور الفاظ میں یہ لکھا ہے کہ ضبط نفس سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوپہنچتا۔ اور رفتہ رفتہ ضبط کوئی مشکل بات نہیں رہ جاتی۔

اس لئے ضرورت ہے کہ عصمت فروشی کے پیشہ کو کسی حال میں ضروری نہ سمجھا جائے۔ اور اسے ممنوع قرار دیدیا جائے۔ لوگ خیال کرتے ہیں کہ اس کے ممنوع قرار دینے سے زائد خراب نتائج برآمد ہوں گے لیکن ایسی بات نہیں ہے۔ بلکہ تسلیم شدہ چکلے لوگوں کو ایک طرح پر اس فعل پر آمادہ کرتے ہیں۔ اگر یہ ممنوع قرار دیدیئے جائیں گے۔ تو سوسائٹی کو قطعاً فائدہ پہونچے گا۔

اس قسم کے چکلوں سے جنسی امراض پیدا ہوتے ہیں اور پھیلتے رہتے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اس قسم کے پیشہ کرنے والی عورتوں کو ایک مخصوص علاقہ میں بسانے سے بھی کوئی خاص فائدہ نہیں پہونچتا۔ اور بعض ملکوں میں تو اس تجویز پر عمل کرنے سے زائد خراب نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

آخر میں انھوں نے کہا کہ ہم کو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو اس مسئلہ پر توجہ کریں۔ اور ایسی صورت اختیار کریں کہ ان کی بدقسمت بہنیں جو اس پیشہ کو اختیار کرنے پر مجبور ہوگئی ہیں۔ وہ اس سے نجات پائیں۔ اور ان میں عزت نفس کا احساس پیدا ہو۔

انھوں نے یہ بھی کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ عصمت فروشی کا پیشہ کرنے والی عورتوں کو تو برا سمجھا جاتا ہے لیکن جو اس پیشہ کی ہمت افزائی کرتے ہیں۔ ان کو بری نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ اور ان کو برابر کی جگہ دی جاتی ہے مرد اور عورتوں کے لئے دو قسم کا معیار اخلاق کوئی معنی نہیں رکھتا۔ دونوں کے لئے ایک ہی معیار ہونا چاہیئے۔ اور طوائف کے گھر جانے والے مرد کو بھی ویسا ہی برا خیال کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ طوائف کو خیال کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر فریڈا اگر جی دہلی نے اس مسئلہ پر ایک مضمون پڑھتے ہوئے کہا کہ عورتیں محض ذلیل اور گری ہوئی ہونے کی وجہ سے طوائف نہیں بن جاتیں۔ بلکہ وہ معاشی حالات سے مجبور ہو کر یہ پیشہ اختیار کرتی ہیں۔ موجودہ سماجی نظام میں عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق حاصل نہیں ہیں۔ ان کو صحیح تعلیم سے محروم رکھا جاتا ہے اور کام کرنے کا حق نہیں دیا جاتا۔ ان کی معاشی حالت اس حد تک خراب ہوجاتی ہے کہ ان کے پاس زندگی گذارنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہ جاتا۔ اور وہ طوائف کا پیشہ کرنے پر مجبور ہوجاتی ہیں۔ وہ اس پیشہ کو اپنی اور اپنے بے کار والدین کی کفالت کے لئے ضرورتاً اختیار کرتی ہیں۔ جن ملکوں میں عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق حاصل ہیں۔ اور وہ اپنی کفالت آزادانہ طور پر کرسکتی ہیں۔ وہاں طوائفوں کا پیشہ نہیں ہے۔ روس ایک ایسا ہی ملک ہے۔ جہاں یہ پیشہ بالکل نہیں ہوتا ہے۔ وہاں کسی کی یہ جرأت نہیں ہے کہ قحبہ خانہ کھولے۔ اسی طرح چین کی نئی عوامی حکومت نے اس پیشہ کو ختم کرنے کے لئے اقدام کیا ہے۔ وہ یہ کام صرف قانون بنا کر یا پرانی طوائفوں کو سماجی زندگی میں پھر سے بحال کرکے ہی نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ عورتوں کو مساوی حقوق بھی دے رہے ہیں۔ اسی طرح سے سماج کی نوعیت بدل جاتی ہے۔ اور زندگی کی نئی صورت نکلتی ہے۔

تعمیری کام کرنے والوں کا دوسرا سالانہ اجلاس شروع ہوا۔

صوبہ کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے تقریباً سو اشخاص اور کوئی پچاس پناہ گزین عورتوں نے ۳ گھنٹے چرخے کے دنگل میں حصہ لیا۔

اس کانفرنس کے ساتھ ساتھ گنیش بھون میں صوبہ کی گھریلو صنعتوں کی چیزوں کی ایک نمائش ہوئی جس میں چینی کے برتن۔ چمڑے کا سامان۔ اونی کپڑے اور مختلف قسم کے کھادی کے نمونے اکٹھا کئے گئے تھے۔

کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے اچاریہ جے بی کرپلانی نے اپیل کی کہ ملک کے معیار کو بلند کرنے اور اس کی تازہ آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے مسلسل کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔

شہر کانپور

شہر کانگریس کے انتخابات

اس مہینے میں شہر کانگریس کمیٹی کے ممبران اور عہدہ داران کے انتخابات کی وجہ سے کانگریسی حلقوں میں بڑی چہل پہل اور جد وجہد ہے۔ پارٹی بازی کا بازار گرم ہے۔ پرانی دوستی اور اتحاد کے رشتے ٹوٹ کر نئے رشتے قائم ہو رہے ہیں۔ رات دن ممبروں کے گھروں پر موٹریں دوڑ رہی ہیں۔

وارڈوں کا انتخاب ۱۴ اکتوبر کو ہوگیا لیکن ڈپٹی کے پڑاؤ اور صدر بازار وارڈوں کے خلاف پٹیشن دائر ہوئے جس میں ڈپٹی کے پڑاؤ کا انتخاب دوبارہ ۱۹ اکتوبر کو ہوگیا۔ اگر صدر بازار کا پٹیشن بھی منظور ہوگیا تو غالباً ۲۱ اکتوبر کو اس وارڈ کے ممبران کا انتخاب ہوگا لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اس وارڈ کے دو محلوں کی پنچایتوں کا خود الکشن پھر سے ہوگا۔ اس لئے شہر کانگریس کے عہدہ داروں کا انتخاب ۲۳ اکتوبر کو نہ ہوسکیگا۔ بلکہ غالباً ۲۹ اکتوبر کو ہوگا۔

شہر کانگریس کمیٹی میں پہلے صرف دو پارٹیاں یعنی ٹنڈن پارٹی اور کنکٹ پارٹی تھی لیکن آج کل ٹنڈن پارٹی میں دو پارٹیاں ہوگئی ہیں۔ اور ایک پارٹی کے لیڈر پنڈت جاگیشور پرشاد ترویدی اور دوسرے کے پنڈت باسدیو مصرا ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ان پارٹیوں میں بھی چھوٹے چھوٹے گروپ بن گئے ہیں شہر کانگریس کی صدارت کے امیدوار پنڈت جاگیشور دیال ترویدی اور پنڈت باسدیو مصرا ہیں۔ اور دونوں حضرات اپنی پوری طاقت کے ساتھ کرسی صدارت کے لئے جد وجہد کر رہے ہیں۔ شہر کانگریس کمیٹی کے کل ممبران کی تعداد ۶۰ ہے جس میں ۵۰ منتخب ہو کر آئے ہیں اور ۱۰ ڈسٹرکٹ کانگریس اور صوبہ کے کانگریس کمیٹی کی طرف سے نامزد ہو کر آئیں گے۔

سری پیارے لال اگروال معہ شریمتی تارا وتی اگروال کے کشمیر سے واپس آگئے ہیں۔

پیارے لال جی دس گیارہ سال کانگریس کی صدارت بڑی کامیابی کے ساتھ کر چکے ہیں۔ اور وہ الکشن کے بڑے واقف کار سمجھے جاتے ہیں۔ اور انھوں نے حصہ لینا بھی شروع کر دیا ہے۔

پنڈت بال کرشن شرما بھی دہلی سے کانپور تشریف لے آئے ہیں۔ اور وہ اسی کوشش میں ہیں کہ کانگریس میں جو کھوٹ کا بازار گرم ہوگیا ہے۔ اس کو دور کراویں اور اب تینوں پارٹیوں کے لیڈران اور دیگر حضرات سے مل کر گفت وشنید کر رہے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہے کہ وہ ایک ایسی عہدہ داروں کی فہرست تیار کریں جو تینوں پارٹیوں کے لئے قابل قبول ہوسکے۔

لیکن شہر میں گذشتہ تین سال سے پارٹی بندی کی جو داغ بیل پڑی ہے۔ وہ بدقسمتی سے مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی ہے۔ اور بہ ظاہر یہ پارٹی بندی اسی وقت تک نہیں ختم ہوسکتی جب تک کہ لوگوں میں عہدے حاصل کرنے کی لالچ کم نہ ہو لیکن پھر بھی یہ امید کی جا سکتی ہے کہ چونکہ اسی عہدوں کی لالچ سے کانگریسیوں کا وقار شہر میں بہت کم ہوگیا ہے اور چونکہ ہر چیز ایک حد پر پہونچ کر رک جاتی ہے ممکن ہے کہ کانگریسی حضرات اس نقصان کو محسوس کر کے شرما جی کے عہدہ داروں کی فہرست کو مان لیں جو وہ تینوں پارٹیوں کے مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ذاتیات سے بالاتر ہو کر اور قومی مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ حضرات شرما جی کو کامیاب ہونے کا موقع دیں گے۔

شہر کانگریس کمیٹی کے لئے مندرجہ ذیل حضرات وارڈوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔

(۱) خواجہ گنج وارڈ۔ (۱) مسٹر شمبھو ناتھ (۲) رام نرائن جوہری۔

(۲) بیٹھکا پور وارڈ۔ (۳) مسٹر کمل نرائن باجپئی۔ (۴) بدری ناتھ سنگھ (۵) منی لال

(۳) پیرو ڈ جوک وارڈ۔ مسٹر (۶) شمبھو ناتھ پوری۔ (۷) مراری لال پوری۔ (۸) مہادیو پرشاد گپتا۔ (۹) گوپی کرشن تیواری۔

(۴) جواہر نگر وارڈ۔ مسٹر (۱۰) کرشن بہاری اوستھی۔ (۱۱) چندر کا پرشاد وید۔

(۵) گاندھی نگر وارڈ۔ مسٹر (۱۲) دینی رام (۱۳) برجندر ناتھ پانڈے (۱۴) رام ولاس۔ (۱۵) رودر دت وید۔

(۶) صدر بازار وارڈ۔ مسٹر (۱۶) ست گوردیال اوستھی (۱۷) تیواری لال گپتا (۱۸) ہری شنکر شرما۔

(۷) نیا گنج وارڈ۔ مسٹر (۱۹) رام چرن بھرتیا (۲۰) رام سنگھ۔

(۸) کسو پر گنج وارڈ۔ مسٹر (۲۱) بدری وشال ترپاٹھی (۲۲) رودر نرائن شوکل (۲۳) گور پرشاد ڈکشت

(۹) درشن پورہ وارڈ۔ مسٹر (۲۴) شنبھو بالک رام (۲۵) رادھے لال شوکل (۲۶) بابو رام ڈکشت۔

(۱۰) جوہی وارڈ۔ مسٹر (۲۷) نند لال سنگھ (۲۸) رتن لال۔ (۲۹) جاگیشور پرشاد۔ (۳۰) گردھاری لال سنگھ۔

(۱۱) لاٹوش روڈ وارڈ۔ مسٹر (۳۱) رام ناتھ ٹنڈن۔ (۳۲) رمیش چندر گپت۔ (۳۳) شیاما چرن پانڈے (۳۴) بابو لال۔

(۱۲) گووند نگر وارڈ۔ مسٹر (۳۵) کنور بہادر ڈکشت (۳۶) چھوٹے لال (۳۷) شری متی ساوتھا مصرا۔

(۱۳) گوالٹولی وارڈ۔ مسٹر (۳۸) چھیل بہاری کنکٹ (۳۹) مادہو پرشاد۔ (۴۰) لکشمی نارائن۔

(۱۴) چھاؤنی وارڈ۔ مسٹر (۴۱) ڈاکٹر یوگس مصرا۔ (۴۲) دیوسیس شوکل۔ (۴۳) بنواسا بالاجی ہاردیکر۔

(۱۵) سول لائن وارڈ۔ مسٹر (۴۴) ڈاکٹر دھریندر ناتھ بنرجی (۴۵) شریمتی تارا وتی اگروال (۴۶) رام بھروسے شوکل۔

(۱۶) ڈپٹی کا پڑاؤ وارڈ۔ (۴۷) برہماوت ڈکشت۔ (۴۸) دیبی سہائے باجپئی۔ (۴۹) اجلیشور ناتھ سکینہ (۵۰) حکیم کمال الدین۔

دسہرہ اور محرم

۳۶ سال کے بعد دسہرہ اور محرم امسال ایک ساتھ شروع ہوئے ہیں دسہرہ ۱۳ اکتوبر سے شروع ہو کر ۲۰ اکتوبر کو ختم ہوگیا۔ اور محرم ۱۴ اکتوبر سے شروع ہوا ہے۔ اور ۲۳ اکتوبر کو عشرہ محرم ختم ہوگا۔

تقریباً ۱۱، ۱۲ سال کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ دسہرہ اور محرم کے موقعہ پر دفعہ ۱۴۴ نافذ نہیں ہوئی اور علاوہ اس کے ان موقعوں پر کچھ نہ کچھ گرفتاریاں ضرور ہوتی تھیں لیکن امسال ایک گرفتاری بھی نہیں کی گئی۔ مقامی حکام کے لئے یہ بات مبارکباد کے قابل ہے کہ انھوں نے ان قابل قدر موقعوں کے لئے ان بدنما باتوں کو نہیں آنے دیا اور ان خوشی اور غم کے تہواروں کو اپنی قابلیت اور محنت سے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ منانے کا موقع بہم پہونچایا جس کے اہل شہر اور حکام ضلع دونوں مبارکباد اور شکریہ کے مستحق ہیں۔

میونسپلٹی کے انتخاب کے لئے کانگریس ٹکٹ

۱۸ اکتوبر کی رات کو ۱۰ بجے شہر کانگریس کمیٹی انتخابی بورڈ نے سابق اعلان کے مطابق میونسپل انتخابات کے لئے امیدواروں کو ٹکٹ دینے کی درخواست لینا بند کردیں پتہ چلا ہے کہ سب مل کر تقریباً ۱۹۲ اشخاص نے کانگریس ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے درخواستیں دی ہیں۔ ہر شخص سے مبلغ ۵۰ روپیہ بطور فیس لیا گیا ہے۔ اندازہ ہے کہ فیس کی مد سے شہر کانگریس کمیٹی کو ہزار چھ سو روپیہ کی رقم ملی ہے۔

میونسپل بورڈ میں جن نشستوں کا انتخاب ہوگا وہ ۵۷ ہیں۔ اور ایک چیرمین کی نشست کو ملا کر کل نشستیں ۵۸ ہو جاتی ہیں۔

میونسپل انتخابات دسمبر میں نہ ہونگے

معلوم ہوا ہے کہ یوپی میں میونسپلٹیوں کے انتخابات جو حکومت کے ابتدائی فیصلہ کے مطابق دسمبر میں ہونے والے تھے ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔

ایک سو پانچ میونسپلٹیوں کی تین ہزار سے زیادہ نشستوں کے انتخابات میں جو بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ہوں گے۔ لاکھوں ووٹر حصہ لینے والے ہیں۔ پتہ چلا ہے کہ اس خیال کے پیش نظر کہ آئندہ سال مارچ یا اپریل میں ملک بھر میں عام انتخابات ہونے والے ہیں۔ حکومت پر غیر سرکاری حلقوں کی طرف سے زور دیا جا رہا ہے کہ میونسپلٹیوں کے انتخابات ملتوی کر دیئے جائیں۔ تین مہینہ کے مختصر وقفہ کے اندر بالغ رائے دہی کی بنیاد پر دو بڑے انتخابات سے صوبہ کے نظم ونسق پر نیز عام باشندوں پر بہت بوجھ پڑ جائے گا جس وقت میونسپلٹیوں کے انتخابات کی تاریخ کا اعلان حکومت نے کیا تھا۔ پارلیمنٹ اور صوبائی مجالس قانون ساز کے انتخابات کے زمانہ کا اعلان نہیں ہوا تھا۔

شکر کی چور بازاری کا نیا طریقہ!

معلوم ہوا ہے کہ شہر کے کچھ شکر کے بیوپاری دیہی علاقہ کے بیوپاریوں کے نام افسران متعلقہ سے پرمٹ حاصل کر کے شکر کو کنٹرول کے نرخ سے زیادہ نرخ پر شہر ہی میں بیچ لیتے ہیں۔

اس طرح کا ایک غیر قانونی سودا شہر کانگریس کمیٹی کی راشننگ سب کمیٹی کے داعی مسٹر حمید خاں کی کوشش سے روشنی میں آیا ہے۔ مسٹر خان کا خیال ہے کہ ایسا کانپور میں منظم حیثیت سے ہو رہا ہے۔

۱۶ اکتوبر کی رات کو برہانہ روڈ کے ایک بنگالی حلوائی کی دوکان پر ایک بورا شکر دی گئی جس دلال کی معرفت چینی آئی تھی۔ اسے مع ٹھیلے والے اور مٹھائی والے کے گرفتار کر لیا گیا۔ انہوں نے جو بیانات دیئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بورا فرم جنی لال پرشوتم داس کے یہاں سے آیا ہے۔

کل اس فرم پر چھاپہ مار کر افسروں نے سودے سے متعلق کاغذات پر قبضہ کر لیا۔ متعلقہ افسروں نے اس سلسلے میں ایک راشننگ افسر کو بھی معطل کر دیا ہے۔ پولیس اس فرم کے مالک اور منیم کی تلاش میں ہے۔ معاملہ کی تحقیقات سر گرمی سے ہو رہی ہے۔

کانپور کے تاجر خوف زدہ!

بہار میں ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری کے خلاف وہاں کی صوبائی حکومت جو کاروائی کر رہی ہے اس سے خوف زدہ ہو کر کانپور کے بہت سے بیوپاری شہر کے آس پاس کے اسٹیشنوں سے اپنے ذخیروں کا مال فرضی اور غلط بیان دے کر باہر بھیج رہے ہیں۔

گذشتہ کچھ دنوں سے خفیہ کے محکمہ والوں نے ان کی غیر قانونی حرکتوں پر کڑی نگرانی رکھے ہوئے ہے۔

یہ بات علم میں آئی ہے کہ کچھ بیوپاریوں نے کانپور سے ۵ میل کے فاصلہ پر اسٹیشن چنداری سے باہر بھیجنے کے لئے جو کانپور الہ آباد لائن پر واقع ہے یہ کہہ کر مال بک کیا کہ پارسلوں کے اندر چادریں ہیں۔ حالاں کہ حقیقت میں ان کے اندر سوت تھا۔ سوت کے باہر بھیجنے پر پابندی عاید ہے کچھ دن پہلے راشننگ کے محکمہ نے ضلع کے سات بیوپاریوں کا اسٹاک لے لیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کچھ تاجروں نے اپنا مال چھپا دیا تھا۔ اور اب وہ اس مال کو آہستہ آہستہ ذمہ دار افسروں سے نگاہ بچا کر نکال رہے ہیں۔

چور بازاری کے مقدموں کی سماعت

حکومت یوپی نے کانپور میں رشوت ستانی بدعنوانی اور چور بازاری کے مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک اسپیشل مجسٹریٹ مقرر کر دیا ہے۔

پتہ چلا ہے کہ وہ سابق آئرن واسٹیل کنٹرولر مسٹر آر۔ آر۔ چاری اور جے پوریا برادرس کے خلاف مقدموں کی جلد ہی سماعت شروع کر دیں گے۔

ڈاکٹر رمن اور گورنر کو سپاسنامہ

مشہور سائنس داں ڈاکٹر سی وی رمن کو جو یہاں شوگر ٹکنالوجیکٹ کانفرنس میں شرکت کرنے آئے ہیں۔ کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے ۳۰ اکتوبر کو سپاسنامہ دیا جائے گا۔

تعمیری کارکنوں کی سالانہ کانفرنس

کان پور ۱۴ اکتوبر کو کان پور میں اوتر پردیش

سبد گل

ہم کو اپنے ملک کے سیاسی سیوکوں اور خدمت گذاروں کی صحت کی بڑی فکر رہتی تھی۔ اور سوچا کرتے تھے کہ یہ بیچارے جن کی زندگی اسمبلی کے ایوان کی کرسیوں پر گذرتی ہے۔ اور اسی وجہ سے کھانا ہضم نہیں ہوتا ہوگا وہ کیسے تندرست رہیں گے۔ اگر یہی حالت رہی تو سال دو سال میں لاٹھی پکڑنے والے ہو جائیں گے۔ لیکن بھلا ہو پنجاب اسمبلی کا کہ اس نے ایک ایسے رواج کی پہل کردی ہے کہ اگر وہ چل پڑا تو ہمارے سب سیاسی لیڈر خوب تندرست پہلوان رہا کریں گے۔

پنجاب اسمبلی میں دو جوان مرد ممبروں نے پہلے تو کہا تو کیا ہے۔ اور تو کیا ہے۔ پھر کہا آ جاؤ۔ اگر مرد ہو۔ دوسرا بولا آجاؤ۔ اور وہیں بیچ ایوان میں یہ دونوں مرد گتھ گئے۔ ان کے ساتھیوں کو بھی جوان مردی کا دکھانے کا موقع ملا۔ اور وہ بھی اپنی اپنی جوڑ چھانٹ کر اکھاڑے میں کود پڑے۔

یہ اکھاڑہ باقاعدہ نہیں تھا۔ درمیان میں میز کرسیاں تھیں۔ اس طرح خطرات بہت زیادہ تھے۔ علاوہ ازیں کوئی ریفری بھی نہیں تھا۔ اس لئے فاؤل کا بھی خطرہ تھا۔ ان تمام رکاوٹوں پر بھی پہلوانوں کا گتھ جانا بڑی قابل تعریف چیز ہے۔

اب کم سے کم پنجاب میں تو ہر ممبر اسمبلی ممبر بنتے ہی ڈنڈ مگدر شروع کردیگا۔ ابھی دن سے کسی پہلوان کو بنیٹھے اور پینچ سکھانے کے لئے نوکر رکھ لیگا۔ اور نہ کرے گا تو یا تو ایوان میں گھسنے کی ہمت نہ ہوگی۔ یا پھر اگر جائے گا تو اٹسٹورنس والے راستہ روک لیں گے۔ کہ جناب اس کی شرط نہیں۔

الکشن میں بھی پارلیمنٹری بورڈ جسم دیکھ کر امیدوار کو منتخب کرے گا۔ بوڑھے اور کمزور کی کوئی گنجائش ہی نہ ہوگی۔ اگر کوئی ایسا آدمی بورڈ کے سامنے جائے۔ گا تو لوگ ہنسیں گے اور کہیں گے ؎

چاہتے ہیں خوب رویوں کو اسد
آپ کی صورت تو دیکھا چاہیئے!

ہر امیدوار کے لئے الگ بیلٹ بکس

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ آیندہ الکشن میں ووٹ دہندوں کو ووٹ کے پیپروں پر امیدواروں کے درمیان انتخاب کرکے ان کے نام کے سامنے نشان بنانے کی ضرورت پیش نہ آئیگی۔ بلکہ ہر امیدوار کے لئے الگ الگ ڈبے ہوں گے۔ اور ووٹ دینے والوں کا کام بس یہ ہوگا کہ جس کو ووٹ دینا چاہتے ہیں۔ اس کے ڈبے میں اپنا پرچہ ڈال دیں۔

سندھ میں گوشت خوری پر پابندی کا امکان

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ جلد ہی ایک آرڈی ننس کے ذریعہ صوبہ بھر میں ہر ہفتہ کے تین دن جمعرات جمعہ اور سنیچر گوشت خوری پر پابندی عاید کر دینے والی ہے۔ اس کارروائی کا مقصد مویشیوں کے ذبیحہ کو روکنا ہے۔ کیونکہ صوبہ میں ان کی بہت کمی ہوتی جاتی ہے۔

شاہجہانپور کے نوسو مسلمان واپس آگئے

شاہجہانپور ۷ اکتوبر۔ اس ہفتہ میں مغربی پاکستان سے یہاں نوسو سے زیادہ مسلمان واپس آچکے ہیں۔ یہ مسلمان دیہی علاقوں میں فسادات کے زمانہ میں یہاں سے پاکستان ہجرت کر گئے تھے۔

پارلیمنٹ کے اجلاس میں ہندو کوڈ بل

نئی دہلی ۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندو کوڈ بل پارلیمنٹ کے تیسرے اجلاس میں پیش ہوگا جو

ادب لطیف

آخری تمنا

"تم ضرور آنا"

پرمیا کے خط کے یہ الفاظ انیل کے کانوں میں گونج رہے تھے۔ اُسے ایسا محسوس ہوا گویا کسی شادی والے گھر کے باجوں اور شہنائی کی آوازیں اس کے کانوں میں آرہی ہیں۔

مگر ساتھ ہی اُسے ایک اور آواز بھی کانوں میں پڑتی محسوس ہوئی۔۔۔ اپنے روتے ہوئے دل کی آواز۔ ہائے پرمیا اب شادی ہوجانے کے بعد کسی اور کی ہو جائے گی۔ میری تمنا دل کی دل ہی میں رہ جائے گی میں نہ ظاہر کرسکا کہ میں پرمیا کو چاہتا ہوں۔

دوسرے دن پرمیا کا ایک اور خط آیا جس میں لکھا تھا۔

انیل تم ضرور آنا۔ بلکہ اس وقت تک تو تم کو یہاں پہنچ جانا چاہئے تھا۔ تمہارے بغیر مجھے شادی کی محفل سونی معلوم ہوگی۔ تم کو چلتے وقت دیکھنا چاہتی ہوں۔ پھر خبر نہیں ملنا ہو یا نہ ہو۔ زندگی کا رنگ کیا رہے بچپن کے ساتھ کھیلے دو ساتھی پھر جی کھول کے مل جل سکیں۔ یا نہ مل سکیں۔ تم فوراً چل پڑو۔

شادی کا دن آگیا۔ مگر انیل نہ آیا۔ پرمیا کے دل میں اس کے نہ آنے سے بڑی بے کلی تھی۔

گھر کے اور سب چھوٹے بڑے بھی پوچھ رہے تھے انیل نہیں آئے۔ پرمیا کی شادی اور انیل شریک نہ ہوں سب کو اسپر اچنبھا تھا۔

پرمیا رخصتی کے وقت تک برابر ایک ایک سے پوچھتی رہی۔ انیل آگئے۔؟ کیا انیل آگئے؟

مگر انیل نہ پہنچا۔

پرمیا روتی ہوئی میکے سے سوار ہوگئی اس کے دل میں انیل کی یاد چٹکیاں سی لے رہی تھی۔ انیل کا خیال اس کے دل کو مسلے ڈال رہا تھا۔ اور دل کی بے کلی کے ساتھ ساتھ آنکھوں میں بار بار آنسو چلے آتے تھے۔

پرمیا کو انیل سے بڑی شکایت تھی۔ سسرال پہنچکر اس نے شکایتی خط لکھنے کا ارادہ کیا مگر صبح کا اخبار سامنے رکھا تھا۔ اسے پڑھنے لگی تو دھک سے رہ گئی۔ لکھا تھا۔

۔۔۔ ایک مسافر جس کے سر میں ریل کے حادثے میں چوٹ لگی ہے۔ ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ وہ بیہوش تھا۔ مگر وہ ہوش میں آتے ہی اس کی حالت پاگلوں کی سی ہوگئی۔ ڈاکٹروں نے اُسے بولنے کو منع کیا۔ مگر وہ بولے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ بہت پریشان معلوم ہوتا تھا۔ اس نے ڈاکٹر سے کہا "مجھے مرنے سے پہلے پرمیا کے یہاں پہنچا دیجئے۔ وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس کے سر کے ٹانکے ٹوٹ گئے خون بہنے لگا اس نے دم توڑتے ہوئے کہا میں پرمیا کو نہ دیکھ سکوں گا۔ ہائے محبت کا اظہار نہ کرسکا۔ اب آخری دم اس کی صورت بھی نہ دیکھ سکا!

بمبئی کے ملوں میں باقاعدہ کام!

بمبئی ۱۰ اکتوبر۔ بمبئی کی کپڑے کی صنعت نے آج صبح سے حسب دستور کام شروع کردیا ہے چونکہ سوشلسٹ مزدور سبھا نے ہڑتال ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے سوتی اونی کپڑوں کے ملوں کے مزدوروں نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

ہڑتال کے دوران میں جو ۱۴ اگست سے شروع ہوئی تھی۔ اس صنعتی شہر کے زیادہ تر مل بند رہے۔

امریکہ انڈونیشیا کی معاشی امداد کرے گا۔

جاکرتا ۱۰ اکتوبر۔ آج یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ نے انڈونیشیا کی معاشی امداد کا وعدہ کیا ہے۔

آج اس امداد کے بارے میں یہاں ایک

بچوں کی دنیا

ہنس دیپ کی کہانی

یہاں سے بہت دور سمندر کے اس پار لنکا کے جنوب میں ایک ننھا سا جزیرہ ہے۔ جیسے جزائر مالدیپ اور لکادیپ ہیں۔ تمام جزیرے اور برِ اعظم تو سمندر کی سطح سے اونچے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ جزیرہ سمندر کی سطح سے آٹھ فٹ نیچے ہے۔ سطح سمندر سے نیچے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سمندر کا پانی اس پر چڑھ جائے گا۔ اور سارا جزیرہ ڈوب جائے گا۔ لہٰذا وہاں کے لوگوں نے جزیرے کے چاروں طرف بند بنا کر پانی کو روک رکھا ہے۔ یہ بند اتنے پرانے ہیں کہ ہماری تواریخ میں ان کا ذکر ہی نہیں ہے۔

کئی صدیاں گزر گئیں۔ جبکہ یہ حادثہ رونما ہوا۔

ایک دن کی بات ہے کہ ایک بارہ سال کا لڑکا اپنے چھ سال کے چھوٹے بھائی کے ساتھ کھیلتے کھیلتے گھر سے دور نکل گیا۔ اس بڑے لڑکے کا نام تھا ہنس اور اس سے چھوٹے کا جینت۔ وہاں کچھ کھلی جگہ تھی۔ چھوٹے چھوٹے باغیچے تھے۔ تمام اشجار انواع اقسام کے میووں سے لدے ہوئے تھے۔ ان میں وہ دوڑ دوڑ کر تتلیاں پکڑنے لگے۔ یہ ان کے لئے نہایت ہی دلچسپ کھیل تھا۔ اچھا تو تتلیوں کے پیچھے دوڑتے دوڑتے وہ دونوں بھائی جزیرے کے ایک سرے پر آگئے۔

اتنے میں جینت نے ہنس کو پکارا۔ اور زمین پر ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ بولا۔ "دیکھو بھیا۔ بلبلا زمین سے بلبلا نکل رہا ہے۔

ہنس جھٹ جینت کے قریب پہنچا۔ اس نے دیکھا کہ بند میں ایک ننھا سا سوراخ ہوگیا ہے۔ اور ہوا کے ساتھ ساتھ تھوڑا تھوڑا پانی بھی آرہا ہے۔ اس نے کئی بار لوگوں کو بند کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے سنا تھا۔ اس نے چاروں طرف دیکھا نزدیک کوئی گھر یا کوئی انسان نہ تھا۔ اس کے دیکھتے دیکھتے وہ سوراخ کچھ اور بڑا ہوگیا۔ اب پانی کچھ زیادہ آنے لگا۔ اس نے سوچا اگر پانی نہ روکا گیا تو چھید بڑا ہو جائے گا۔ اور وسیع سمندر کا سارا پانی ان کے گھروں کو۔ ہرے بھرے باغیچوں کو اور سارے باشندگان کو غرق کر دے گا۔ اس نے جھٹ اپنی ایک انگلی اس سوراخ میں ڈالدی۔ پانی رک گیا۔ وہ بولا جینت جا دوڑ کر جا۔ جو ملے اُسے کہنا کہ بند ٹوٹ رہا ہے۔ جلدی آؤ۔ اُن کے آنے تک میں سنبھال لوں گا۔

جینت نے ہنس کا چہرہ دیکھا۔ اس نے اندازہ لگایا کہ معاملہ نہایت ہی سنگین ہے۔ وہ وہاں سے دوڑا۔ ہنس اُسے دیکھتا رہا۔ جینت جتنی دور ہوتا گیا وہ اتنا ہی چھوٹا دکھائی دینے لگا وہ ایک ننھی سی جیتی ہوئی بن گیا تھا کچھ دیر میں صرف ایک نقطہ رہ گیا۔ اور پھر غائب ہوگیا۔ ہنس اب اکیلا تھا۔ انگلی بند کے سوراخ میں ڈالے۔ بند پر لیٹا ہوا پڑا تھا۔

بند کی دوسری طرف سے آتا ہوا پانی زور زور سے بند کی دیواروں سے ٹکرا رہا تھا۔ اس کی خوفناک آواز سنائی دے رہی تھی۔ آہستہ آہستہ اس کی انگلی میں خون چلنا بند ہوگیا۔ انگلی نیلی پڑنے لگی۔ دھیرے دھیرے ہاتھ پھر پورا بازو ہی سیاہ پڑ گیا۔ ایسا محسوس ہونے لگا کہ پورا بازو کٹ کر ٹھنڈا اور سیاہ پڑ گیا ہے۔ اپنے سیاہ بازو کو وہ دوسرے ہاتھ سے سہلا رہا۔ پھر اس نے سوچا کہ پہلا ہاتھ نکال کر دوسرے ہاتھ کی انگلی ڈال دے لیکن یہ سوچ کر کہ پانی کہیں زیادہ آگیا تو پھر سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔ اس نے یوں ہی رہنے دیا۔ پورے بازو میں درد تیزی سے ہونے لگا۔

لیٹا لیٹا وہ برابر شہر کی طرف بھی دیکھ لیا کرتا تھا لیکن کوئی آتا نہیں دکھائی دیا۔ دوسری طرف سے پانی بند کے پتھروں سے ٹکرا کر للکارتا ہوا کہتا۔ "میں وسیع سمندر ہوں میرے سامنے کوئی کھڑا نہیں رہ سکتا۔ تم تو ایک چھوٹے سے بچے ہو۔ کیا تم مجھے روک سکو گے خبردار خبردار ایسی جرأت نہ کرنا۔

ہنس کو اپنے دل کی دھڑکن صاف سنائی دینے لگی۔ وہ ڈر کے مارے کانپنے لگا۔ کیا گاؤں سے کوئی نہ

بزم شعر

ستاروں کا سراپا

(از جناب اکبر)

مدھو بالا۔

مجسم ایک حسن دلبرانہ
مکمل ایک رومانی فسانہ!
نزاکت۔ حسن۔ رنگینی۔ لطافت
کہ سرتا سر خیال شاعرانہ

کامنی کوشل۔

اداؤں میں حجاب آمیز شوخی
نگاہوں میں محبت کا فسانہ
کنول کا پھول جیسے کھل رہا ہو
یوں ہی ہوتا ہے تیرا مسکرانا

ثریا۔

سراپا شوخی و انداز و مستی
نظر میں بجلیوں کا آشیانہ
رگ و پے میں اتر جاتا ہے ظالم
ترا میٹھے سروں میں گنگنانا

نرگس

ترے آنسو ہیں یا شبنم کے موتی
تکلم ہے کہ بھونوں کا ترانہ
گرا دیتا ہے بجلی سی دل پر!
ترا معصومیت سے مسکرانا

وینا

تبسم میں بھی تیرے اک متانت
نگاہوں میں ہے سوز شاعرانہ
وقار حسن کی ہے اک تجلی
ادائے خاص سے نظریں اٹھانا

ریحانہ

اداؤں میں شرارت اور شوخی
نظر میں ایک سوز دلبرانہ
تری گفتار اک پرکیف نغمہ
تری رفتار اک دلکش ترانہ

نسیم

شگوفوں کو کھلا دیتا ہے جیسے
نسیم صبح کا گلشن میں آنا

۔ ۴

بقیہ: میں آؤں گا۔ میں تمھیں بہا کر لے جاؤں گا۔ سب کو غرق کر دونگا۔ بھاگو بھاگو۔ جان بچاؤ۔

اسے خیال ہوا کہ انگلی نکالنے پر کیا ہوگا۔ اس نے سوچا سوراخ بڑا ہو جائے گا۔ اور جل دیوتا سب کو اپنے آنچل میں لپیٹ لے گا۔ اس نے انگلی کو پہلے سے بھی زیادہ زور سے دبایا سمندر کو جواب دینے کے لئے وہ گنگنایا تم نہیں آسکو گے جب تک میں ہوں۔ تمہاری طاقت کا مقابلہ کروں گا۔ خبردار! اب آگے کو چلا آیا!

اتنے میں اُسے دور سے پاؤں کی چاپ سنائی دی۔ پاؤں کی آواز آہستہ آہستہ نزدیک آتی گئی اب اُسے صاف سنائی پڑنے لگا۔ "ڈٹے رہو ہم لوگ آرہے ہیں بس دیکھتے دیکھتے سب لوگ آپہنچے کچھ لوگوں نے ہنس کو اٹھایا اور باقی نے بند کی مرمت کر دی سب لوگ ہنس کے بازو کو دبانے اور پیار کرنے لگے۔ جب سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس جانے لگے تو انھوں نے ہنس کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر جلوس کی شکل میں گاؤں کا رخ کیا۔ جیسے کسی گھمسان کی جنگ میں جیت کر بہادر سپاہی گھر لوٹتا ہے۔ اسی دن سے اس جزیرے میں دو تبدیلیاں ایسی ہوئی ہیں جو آج تک معمول کے مطابق بدستور چلی آرہی ہیں۔ ایک تو بند پر ہمیشہ کے لئے پہرے کا انتظام کر دیا گیا۔ اور دوسرا اسی دن سے اس جزیرے کا نام ہنس دیپ رکھا گیا۔

آج بھی ہنس دیپ کی مائیں اپنے ننھے ننھے بچوں کو ہنس کی بہادری کی کہانی سنایا کرتی ہیں۔ کیا ہنس دیپ کے باشندگان ہنس کی ہمت اور بہادری کو بھول سکتے ہیں۔

(آئینہ بمبئی)

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ناموں کا اعلان

نئی دہلی۔ ۱۷ اکتوبر صدر کانگریس بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے آج نئی ورکنگ کمیٹی کے حسب ذیل بیس ارکان کے ناموں کا اعلان کیا ہے۔

۱۔ مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن صدر ۔ ۲۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل خزانچی۔ ۳۔ پنڈت جواہر لال نہرو ۴۔ مولانا ابو الکلام آزاد ۵۔ مسٹر سی راجگوپال اچاریہ۔ ۶۔ جگ جیون رام ۷۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت ۸۔ مسٹر ایس کے پاٹل۔ ۹۔ مسٹر کامراج ناڈر ۱۰۔ سردار پرتاپ سنگھ کیروں۔ ۱۱۔ مسٹر این جی رنگا۔ ۱۲۔ مسٹر اتلیے گھوش ۱۳۔ مسٹر سد ھیشور شرما۔ ۱۴۔ مسٹر لکشمی نارائن۔ سد ھسنو۔ مسٹر بی ایس ہیرے۔ ۱۶۔ مسٹر گوولدداس ۱۷۔ مسٹر گوکل لال۔ ۱۸۔ شریمتی پشپا بہن ۱۹۔ اور دو جزل سکریٹری کالا ونکٹ راؤ اور مسٹر موہن لال گوتم۔

ورکنگ میں صرف ایک خاتون ممبر شریمتی پشپا بہن ہیں جو جونا گڈھ میں وزیر تعلیم رہ چکی ہیں۔ یہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی چار خاتون ممبروں سے ایک ہیں۔

صدر کانگریس نے آج اخباروں سے کہا کہ میرا خیال ہو کہ میں نئی ورکنگ کمیٹی کا پہلا جلسہ دہلی میں نومبر کے پہلے ہفتہ میں طلب کرسکوں گا۔ جس میں منجملہ دوسرے امور کے کانگریس کے دستور میں ترمیمات پر بھی غور کیا جائے گا۔

نئی کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ارکان کے ناموں کا اعلان کرتے ہوئے صدر کانگریس نے اخبار نویسوں کو تبلایا کہ انھوں نے اراکین کا انتخاب کرتے وقت اس بات کا خاص طور پر لحاظ رکھا ہے کہ ورکنگ کمیٹی میں ان لوگوں کو شامل کیا جائے جو اپنے صوبوں میں کانگریس کے نئے رجحانات کی نمائندگی کرتے ہیں۔

صدر نے یہ بھی اعلان کیا کہ وہ ورکنگ کمیٹی کے جلسوں میں وقتاً فوقتاً دوسرے لیڈروں کو بھی مدعو کرتے رہیں گے۔ جب صدر کانگریس سے دریافت کیا گیا کہ نئے ڈیماکریٹک گروپ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو حال ہی میں کانگریس کے اندر قایم کیا گیا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں نے ابھی اس کی طرف توجہ نہیں دی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے لوگ جو کچھ کرتے ہیں اس پر مجھے کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔ لیکن اگر ان لوگوں نے ایسی حرکات کیں جس سے کانگریس کے نظم ونسق پر اثر پڑا تو مجھے سوچنا ہوگا کہ کیا رویہ اختیار کروں۔ آپ نے کہا کہ میرا پہلا کام کانگریس کی خرابیوں کو دور کرنا ہوگا۔ اور دیکھنا ہوگا کہ ناسک میں جو فیصلے ہوئے ہیں۔ ان پر حکومت اور کانگریس کہاں تک عمل کر رہی ہیں۔

---

۴ پیام زندگی دیتا ہے دل کو
یوں ہی تیرا جمال خسروانہ

نگار سلطانہ

نظر بیباک اور گستاخ تیری
تری ہر اک ادا ہے والہانہ!
بت سیمیں بدن کی یہ خدائی
کہ بس ٹھوکر میں ہے سارا زمانہ

نور جہاں

جہان فلم کی تنویر ہے تو۔
تجھے کیسے بھلائے گا زمانہ
فضائے دل میں اب تک گونجتا ہے۔
ترا گایا ہوا دلکش ترانہ!

مہتاب

ترے رخسار میں مہتاب رقصاں
لبوں پر آبشاروں کا ترانہ
تری بد مست آنکھیں ہیں کہ ظالم
کوئی الہام ہے پیغمبرانہ

مینا

تری پرکیف آنکھوں کا تصور!
مے و مینا کا اک رنگین فسانہ
جسے دیکھا اُسے بہکا کے چھوڑا!
تجھے آتا ہے آنکھوں سے پلانا۔

گیتا بالی۔

قیامت ہے تری یہ نوجوانی!
نظر خود کہہ رہی ہے اک فسانہ
خدا جانے تری منزل کہاں ہے
بلندی کی طرف ہے تو رواں!

(طوفانی)

اول نمبر

عورت

عورت کا رونا برسات کا موسم ہے ۔ خدا جانے کب برس جائے ۔ ہٹ جانا ہی بہتر ہے ۔

عورت کا دل خدمت کے لطیف ذروں سے مرکب ہوتا ہے اس کی محبت ہی خدمت ہے ۔ اس کی حکومت بھی خدمت ہے ۔ یہاں تک کہ اس کا غصہ بھی خدمت ہے

بیشک عورت انسان کے لئے رحمت کا فرشتہ بن سکتی ہے لیکن اگر چاہے تو اس کی زندگی کو برباد کر سکتی ہے ۔

عورت اس وقت تک عورت ہے جب تک زیور عصمت سے مزین ہے ورنہ ایک تباہ کن بلا ہے ۔

موجودہ زمانہ کی عورت نہ کسی سے محبت کر سکتی ہے اور نہ اسے دوسرے کی محبت کی قدر ہو سکتی ہے ۔

محبت روحوں کے بیاہ کا نام ہے ۔

موج تبسم

" میرے شوہر میں بہت کچھ خوبیاں ہیں ۔ لیکن ایک بہت بڑا عیب ہے ۔

" وہ کیا "

" مجھ سے برا برتاؤ کرتا ہے "

" کیا مار پیٹ کرتا ہے ؟ "

" نہیں بلکہ مجھ سے بحث نہیں کرتا ۔

استاد (غصے سے) تم بڑے ہی نالائق ہو جب میں تمہاری عمر کا ہوا کا تھا ۔ تو مشکل سے مشکل سوال حل کر لیا کرتا تھا ۔

شاگرد ۔ شاید ۔ آپ یہ جانتے ہیں کہ جیسا کہ آپ کا استاد تھا ۔ ویسا میرا نہیں ۔

نوجوان ۔ میں تمام ہندوستان میں مشہور و معروف ہوں ۔ براہ کرم آپ اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کر دیجئے ۔

دوکاندار باپ ۔ از راہ کرم یہ بتائیے کہ میری بیٹی آپ کا نام کتنے رقم میں فروخت کر سکے گی ۔

ماسٹر ۔ کنوارے کی تانیث کیا ہے

شاگرد ۔ شادی کا انتظار کرنے والی عورت ۔

عجیب معلومات

سب سے پہلے شہنشاہ کا لقب عضدالدولہ یامنی کو ملا ۔

سب سے پہلے علم منطق (لاجک) ارسطو نے ایجاد کیا ۔ اور جدید منطق کی بنیاد لارڈ بیکن نے ڈالی ۔

سب سے پہلے علم الحیوان حکیم دیمقراطیس نے ایجاد کیا ۔

سب سے پہلے علم صرف ابن عثمان ہارونی نے ایجاد کیا ۔

سب سے پہلے گنجفہ میر غیاث الدین شیرازی نے کھیلا ۔ اور یہی اس کا موجد تھا ۔

سب سے پہلے مدرسہ نظام الملک طوسی نے تعمیر کیا ۔

سب سے پہلے برف حجاج بن یوسف نے بنائی ۔

سب سے پہلے آفتاب گیر شامیانہ جہانگیر نے ایجاد کیا ۔

اقتباسات

بناسپتی شیر

(انتخاب شوکت تھانوی)

شیر نیستاں کا دربار گرم ہے ۔ جنگل کا تاجدار اورنگ حکومت پر جلوہ افروز ہے ۔ دوسرے شیر ادب سے دو زانو بیٹھے ہیں کہ وزیر اعظم ببر اپنی جگہ سے اٹھ کر شہنشاہ کے سامنے آتا ہے ۔ ادب خم ہوتا ہے ۔ اور کہتا ہے ۔

وزیر اعظم ببر ۔ شہنشاہ نیستاں کا اقبال بلند ہو حکم سلطانی ہو تو ملزم حاضر دربار کیا جائے ۔

شہنشاہ ۔ مابدولت کی اجازت سے ملزم کو پیش کیا جائے ۔

وزیر اعظم " عالم پناہ ! ملزم حاضر ہے ۔ اس پر شدید الزام یہ ہے کہ یہ ہماری قوم سے اپنے سے منسوب کرتے ہوئے اپنے کو شیر کہتا ہے ۔

شہنشاہ ۔ " شیر ؟ ..... یہ شیر کہتا ہے اپنے آپ کو ..... ؟ اس کے پاس اپنے دعوے کی کیا دلیل ہے ۔ ؟ اور تم کو اس کے دعوے میں کیا سقم نظر آتا ہے ! تفصیلات بیان کی جائیں ۔

وزیر اعظم ۔ تاجدار نیستاں کا اقبال بلند ہو ملزم کا یہ دعوے نہ صرف احمقانہ جھوٹ ہے بلکہ اسطرح ہماری قوم کے رسوا ہونے کا اندیشہ ہے ۔ قوانین نیستاں کے مطابق کسی دوسرے درندے کو اس کا حق نہیں کہ وہ اپنے کو شیر کہے ۔ یہ شرف صرف حکمران قوم کو حاصل ہے ۔ اور اسی کے لئے مخصوص ہے ۔"

شہنشاہ ۔ مگر وزیر مملکت کے پاس اسکا کیا ثبوت ہے کہ ملزم کا یہ دعوی غلط ہے ہمارے دربار میں صرف یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے کہ یہ بات غلط ہے ۔ اور یہ بات غلط ۔ ہر بات کے لئے ایک ثبوت اور ہر دعوے کے لئے ایک مستحکم دلیل اد بس ضروری ہے ۔

وزیر اعظم ۔ عالم پناہ ۔ یہ غلام ۔ ملزم کے اس دعوی کا پول کھولنے کے لئے ہر زاویہ سے بحث کرے گا ۔ سب سے پہلے ملزم کی ظاہری شکل و صورت کو بے نقاب کرنا چاہتا ہے ۔ جہاں پناہ نے خود ہی اندازہ کیا ہوگا کہ گو اس کی وضع قطع شیروں سے ملتی جلتی ہے ۔ مگر اس بہروپ میں سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ یہ شیر کم ہے ۔ اور دُم زیادہ ۔

شہنشاہ ۔ بیشک اتنی بڑی دُم ۔ آج تک ہم جانب کی نظر سے نہیں گذری ۔

ملزم ۔ عالم پناہ ! یہ الزام ہے ۔ یہ میری دم نہیں ہے ۔ بلکہ نکیل ہے ۔ یہ نکیل اس لئے بڑی ہے کہ اس کا ایک سرا یہاں سے بہت دور تک دوسروں کے ہاتھوں میں ہے جن کے اشاروں پر میں نقل و حرکت کرتا ہوں ۔ وہیں سے مجھ کو راتب ملتا ہے ۔

شہنشاہ ۔ نکیل ..... عجیب بات ہے شیر اور نکیل ..... ؟ وزیر اعظم ! کیا ملزم کے متعلق یہ تحقیقات کی گئی کہ وہ کہیں اونٹ تو نہیں ہے ۔ مجھ کو اس میں شیر ہونے کے امکان جس قدر کم نظر آ رہے ہیں ۔ اسی قدر اونٹ ہونے کی صلاحیت نمایاں ہے "

وزیر اعظم ۔ جہاں پناہ کی توجہ ! میں ملزم کے اسی بیان کے تضاد کی طرف مبذول کرتا ہوں ۔ اس نے نکیل کے علاوہ یہ بھی کہا ہے کہ وہیں سے مجھ کو راتب ملتا ہے ۔ اس راتب کی تصدیق اس کی دم کرتی ہے ۔ جو ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے ۔ اس کے علاوہ ملزم کے پچھلے ریکارڈ کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی زندگی میں راتب نے بڑے بڑے انقلاب پیدا کئے ہیں ۔ مثلاً پہلے یہ اپنے جس مالک کو کاٹنے کے لئے دوڑا کرتا تھا ۔ جس کی وجہ سے اس کو خاص طور پر کٹہرے میں بند رکھا جاتا تھا ۔ اب اسی کو دیکھ کر دُم ہلاتا ہے ۔ اور کسی کی سیٹیوں کی آواز پر دوڑا دوڑا پھرتا ہے ۔ یہ نتیجہ ہے راتب کا ۔ مگر عالم پناہ ! یہ فیصلہ ہی قطعی نہیں ہے کہ یہ اسی خاندار نسل کا جانور ہے ۔ اس لئے کہ اس نسل کے لئے جس

بھی نہیں ۔ البتہ یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ یہ اپنی گلی میں شیر ضرور ہوتا ہے ۔

شہنشاہ ۔ گویا اس کا یہ دعوی کسی نہ کسی حد تک صحیح ضرور ہے ۔ اصلاحاً نہ سہی محاورتاً سہی ۔ مگر میں تو یہ دیکھ کر حیران ہوں کہ اس کی کھال ضرور شیروں سے مشابہ ہے ۔ باقی اور کوئی خصوصیت شیروں کی سی نہیں ۔ بلکہ اس میں دوسرے وحوش و طیور کی خصوصیات بھی مجھ کو نظر آ رہی ہیں ۔

وزیر اعظم ۔ صحرا پناہ کی نگاہ خسروی ۔ ان حقیقتوں کی تہ تک پہنچ گئی ۔ جن کو یہ غلام بے نقاب کرنا چاہتا تھا ۔ واقعی اس میں وحوش کے علاوہ طیور کی بھی خصوصیات ہیں ۔ مثلاً اس کی آنکھ طوطے کی سی ہے ۔ اور آنکھ کے علاوہ یہ کبھی کبھی وہ سبق بھی رٹا کرتا ہے ۔ جو اس کو رٹا دیا گیا ہے ۔ مختصر یہ کہ نیستاں کے بڑے بڑے اطبا اور نباضوں نے اس کا ہر اعتبار سے امتحان کیا ۔ اور وہ سب اپنی اس رائے میں متفق ہیں ۔ کہ اس میں اکثر چوپایوں ۔ چرندوں ۔ پرندوں اور درندوں کی خصوصیات تو ضرور موجود ہیں مگر شیر ہونے کی کوئی صلاحیت اس میں ہرگز نہیں ۔

شہنشاہ ۔ ماہرین کی رپورٹ کے اقتباس پیش کئے جائیں !

وزیر اعظم ۔ ڈاکٹر پینتھر کی رپورٹ ہے کہ ۔

" میں نے جب ملزم سے شیر ہونے کے متعلق دریافت کیا تو اس نے اپنی دم پچھلی ٹانگوں میں خوف سے دبا کر بھرائی ہوئی آواز میں کہا ۔ " ہاں میں شیر ہوں " اس پر میں نے ڈانٹ کر کہا کہ سچ سچ بتاؤ ۔ تو ملزم کی دم تقریباً پیٹ سے چپٹ گئی ۔ اور اس کے سارے جسم پر لرزہ سا طاری ہو گیا ۔ اس نے بولنے کی کوشش کی ۔ مگر آواز نہ نکل سکی ۔ صرف کوں ۔ کوں ۔ کوں کرتا رہا ۔

شہنشاہ ۔ اگر شیر ایسے ہی ہو سکتے ہیں تو مجھ کو اپنے کو اس نسل سے وابستہ کرتے ہوئے شرم آئے گی ۔ بیان جاری رہے ۔

وزیر اعظم ۔ " ڈاکٹر پینتھر کے علاوہ ارسطوئے صحرا حکیم ضیغم نے بھی مریض کا معائنہ کیا ۔"

شہنشاہ ۔ اس جانب کو لفظ مریض پر اعتراض ہے ۔ ممکن ہے کہ دماغی طور پر ملزم مریض بھی ثابت ہو جائے ۔ مگر فی الحال وہ صرف ملزم ہے ۔ بیان جاری رکھا جائے ۔

وزیر اعظم ۔ اس غلام کو اپنی غلطی کا اعتراف ہے ۔ بہرحال ارسطوئے صحرا حکیم ضیغم نے ملزم کا معائنہ کرنے کے بعد جو بیان دیا ہے ۔ اس کا خلاصہ یہ ہے ۔

" اس کے سینے میں چڑیا کا نحیف دل ہے ۔ اور اس وقت جبکہ میرے پنجوں میں اس کی نبض ہے اس کے قلب کی حرکات کا وہی عالم ہے جو بلی کے پنجے میں چوہے کے قلب کا ہوتا ہے ۔ یا ہم شیر جب کسی نازک ہرنی کو دبوچتے ہیں ۔ تو اس کے قلب کی حرکت بھی ایسی ہی ہوتی ہے ۔ ارسطوئے صحرا حکیم ضیغم کا خیال یہ بھی ہے کہ ملزم میں بزدلی کی سوداویت بھی ہے ۔ اور تبدیلئ خون کا کوئی امکان اس لئے نہیں ہے کہ اس کو اپنے شکاریوں کے خوف سے اپنے خون کو خشک کرنے ہی سے فرصت نہیں ملتی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جگر بالکل چھوٹا رہ گیا ہے اور دل و دماغ ماؤف ہوتے جا رہے ہیں ۔"

شہنشاہ ۔ بیان تفصیلی ہے مگر الجھا ہوا ۔ ارسطوئے صحرا نے ملزم کا معائنہ غالباً مریض سمجھ کر کیا ہے ۔ بیان جاری رہے ۔

وزیر اعظم ۔ " فارسٹ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر ٹائیگر نے ملزم کے خون کا معائنہ کر کے جو رپورٹ دی ہے ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملزم کے خون میں عجیب عجیب اجزا ملتے ہیں مثلاً اپنے ہی ہم جنسوں کا چوسا ہوا خون ۔ حالاں کہ اگر یہ شیر ہوتا تو کبھی دوسرے شیر کا شکار نہ کرتا ۔ اس کے خون میں مردار گوشت کھانے کے

ڈاکٹر ٹائیگر کا بیان ہے کہ اس کے خون میں شیر سے زیادہ لومڑی کے خون کی آمیزش ہے ۔

شہنشاہ ۔ مجھ کو ٹائیگر کی رائے ایک حد تک درست معلوم ہوتی ہے ۔ بہرحال میرا فیصلہ محفوظ ہے ۔ بیان جاری رہے "

وزیر اعظم ۔ صحرا پناہ ! ماہرین کی اس رپورٹ سے اس کا شیر ہونا قطعی طے ہو جاتا ہے ۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس بیشمار ایسے گواہ ہیں ۔ جن کی گواہیاں یہ ثابت کریں گی کہ یہ خواہ کسی اور قسم کا عجیب الخلقت جانور ہو ۔ مگر شیر ہرگز نہیں ہے ۔ اگر جان بخشی پاؤں تو گواہوں کو سلسلہ وار پیش کروں ۔

شہنشاہ ۔ اجازت ہے یکے بعد دیگرے گواہ پیش کئے جائیں ۔ اور وزیر اعظم خود گواہوں سے سوالات کریں ۔

وزیر اعظم ۔ بارگاہ خسروی میں پہلا گواہ اسی صحرا کا ایک گیدڑ ہے ۔

شہنشاہ ۔ گیدڑ ! تم اس جانب کے حضور قسم کھا کر سچ سچ بتاؤ ۔ کہ تم ملزم کے متعلق کیا جانتے ہو ۔

وزیر اعظم ۔ بیابان پناہ ! ۔ رعب و داب خسروی کے ماتحت گیدڑ کانپ رہا ہے ۔ میں اس سے خود ہی سوال کرتا ہوں ۔ کیوں گیدڑ تم ملزم کو جانتے ہو

گیدڑ ۔ جی ہاں ! میرا شاگرد ہے ۔

وزیر اعظم ۔ شاگرد ۔ یہ تمہارا شاگرد کیونکر ہو سکتا ہے ؟ آج تک کوئی شیر بھی کسی گیدڑ کا شاگرد ہوا ہے ۔

گیدڑ ۔ وزیر مملکت ، میرے بیان پر یقین فرمائیں ۔ کہ یہ میرا شاگرد ہے اس نے مجھ سے مدتوں گیدڑ بھبکیوں کی تعلیم حاصل کی ہے ۔ چونکہ یہ بہت ذہین ۔ بہت ہی جلد اس فن میں ماہر ہو گیا ۔ یہ دور سے ایسی بھبکی دیتا ہے ، کہ اگر کوئی ناواقف ہو تو دہل جائے ۔ لیکن اگر کوئی واقف نکل آئے ان بھبکیوں کا تو اس کو بھاگنے کے داؤں بھی آتے ہیں ۔ دُم دبا کر ...... !

وزیر اعظم ۔ اچھا تم جا سکتے ہو ۔ ابدشت آگاہ کے حضور دوسرا گواہ پیش کیا جاتا ہے ۔ یہ ریگزار یونیورسٹی کے پروفیسر شتر بے مہار ہیں ۔

شہنشاہ ۔ بیان ان کی طرح طول طویل نہ ہو ۔ سوالات کئے جائیں ۔

وزیر اعظم ۔ تم ملزم کے متعلق کیا جانتے ہو ۔

اونٹ ۔ یہ میری یونیورسٹی کا گریجویٹ ہے ۔ کینہ پروری میں اس کو امتیازی سند ملی تھی ۔ بلکہ کینہ میں اس کے ایسے ماہر میرے اسٹوڈنٹس میں سے کم نکلیں گے میری طرح اس سے بھی اکثر محققین یہ سوال کرتے ہیں کہ اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی ۔ ؟"

شیر شاہ ۔ ۔ ۔ بابی انسٹی ٹیوٹ کی نگران خاص مسز ناگن ہیں ..... ؟

شہنشاہ ۔ خوفناک حسن ۔ جوانی اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ ۔ سوال کیجئے ۔

وزیر اعظم ۔ مسز ناگن ! آپ ملزم سے واقف ہیں ۔

ناگن ۔ اوہ ! بہت اچھی طرح ، یہ میرے بڑے گہرے دوست ہیں ۔ مگر اب میں ان سے خفا ہوں ۔ اس لئے کہ یہ میرا زہریلا دانت قرض کے طور پر مانگ کے لے گئے تھے ۔ اور مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ اس دانت کو انھوں نے مستقل طور پر اپنے منہ میں لگا لیا ہے اور میری طرح یہ ادھر ادھر جس کو غافل پاتے ہیں ۔ ڈس لیتے ہیں جس طرح میرے کاٹے کا کوئی منتر نہیں ہے اسی طرح ان کے کاٹے کا بھی منتر نہیں ہے ۔

شہنشاہ ۔ عورت ہے ۔ اسی لئے قینچی کی طرح زبان چل رہی ہے ۔

ناگن ۔ اے حضور ! اللہ جانتا ہے ۔ اس بگوڑے نے مجھ کو کہیں کا نہ رکھا ۔

وزیر اعظم ۔ بیابان پناہ ! آخری گواہ آنسہ روباہ ہیں ۔ جو اسی صحرا کے ایک بھٹ میں سیاسی عقدے حل کیا کرتی ہیں ۔ آنسہ روباہ کی سی سیاسی سوجھ بوجھ ہماری مملکت کے بہت کم افراد میں ہوگی ۔

شہنشاہ ۔ میرے مطالعہ سے ان کا روزنامچہ " سازش " گذرتا رہتا ہے ۔ بیان لیا جائے ۔

وزیر اعظم ۔ مس روباہ ۔ آپ ملزم کو کب سے جانتی ہیں ۔

لومڑی ۔ یہ میرے اخبار کے اسوقت سے نامہ نگار ہیں جب ایڈیٹر کا نامہ نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہ ہوتا تھا ۔ میں نے اور میرے اخبار نے ان کو سیاسی شعور عطا کیا ۔ اور اب یہ میری چال میں اس قدر منجھ گئے ہیں کہ میں کہ بعض اوقات ان کی چالوں پر مجھ کو اپنا ہی شبہ ہوتا ہے ۔ شیروں میں جو محبوبا مصلحت ناشناسی ہوتی ہے اس سے ان کو کوئی تعلق نہیں ۔ یہ میری طرح شعلوں سے کھیلنا بھی جانتے ہیں ۔ اور دامن بچانا بھی ان کو آتا ہے جس طرح میں اپنا کو باعث شرم سمجھتی ہوں کہ مجھ پر کوئی اعتماد کرے اسی طرح یہ بھی ناقابل اعتماد ہیں ۔ اور ان کو اس پر فخر ہے ۔

وزیر اعظم ۔ محترمہ آپ جا سکتی ہیں ۔

شہنشاہ ۔ دور اندیشی خاتون ! میں آپ کے اخبار کو اپنی مملکت میں ممنوع قرار دینے والا ہوں تاکہ شیروں میں روباہی پیدا نہ ہو ۔

لومڑی ۔ حکم حاکم مرگ مفاجات ۔

شہنشاہ ۔ وزیر مملکت گواہیاں کافی ہو گئی

وزیر اعظم ۔ تم کو اپنے متعلق کچھ کہنا ہے ۔

ملزم ۔ میرے وکیل ، میری طرف سے جواب دیں گے

وزیر اعظم ۔ وکیل ۔ کہاں ہیں تمہارے وکیل ۔

ملزم ۔ جہاں اس نکیل کا دوسرا ہے اور جہاں سے رسی دراز کر کے مجھ کو یہاں بھیجا گیا ہے ۔

وزیر اعظم ۔ تمہاری شخصیت کی طرح تمہارا بیان بھی معمہ ہے ۔

شہنشاہ ۔ تم اس جانب کے سوالوں کا جواب دو ۔ تم کون ہو ۔

ملزم ۔ صحرا پناہ ! میں بھی ایک حقیر شیر ہوں ۔ !

شہنشاہ ۔ کہاں کے شیر ہو ۔

ملزم ۔ دور حاضرہ کا شیر ۔

شہنشاہ ۔ دور حاضرہ کا شیر ۔

ملزم ۔ جی ہاں ۔ دشت پناہ ۔

شہنشاہ ۔ سپاہیو اس کو آزاد کر دو ۔ مجھ کو کیا معلوم تھا کہ یہ دور حاضرہ کا شیر ہے ۔ یہ خود اپنی موت مر جائے گا ۔

ملزم ۔ بندوق کے دھماکے سے بناسپتی شیر کی آنکھ کھل جاتی ہے ۔

ملزم ۔ اُف ! توبہ ! کس قدر خوفناک خواب تھا ۔ ٹیلی فون کی گھنٹی ۔ ٹیلی فون ۔ ٹرنک کال ۔

(جزوی ترمیم کے ساتھ) (مساوات لاہور)

میدہ پھر ملنے لگے گا !

لکھنو ۔ ۱۴ اکتوبر ۔ حکومت اتر پردیش نے میدہ تیار کرنے کے لئے حکومت ہند سے منظوری حاصل کر لی ہے تاکہ اس موسم کے تیوہاروں کے لئے پبلک کو میدہ دستیاب ہو سکے ۔ حکومت نے عارضی طور پر دس ہزار ٹن ۔ ۔ ۔ میدہ پیسنے کا اختیار دیا ہے ۔ اور میدہ کی تیاری کے لئے حسب ضرورت ہدایات ریاست میں ۔ ۔ ۔ کو جاری کر دی گئی ہیں ۔

دو روزناموں پر پاکستان کی پابندی

لاہور ۔ ۱۵ اکتوبر ۔ پاکستان کی جماعت اسلامی کے ترجمان روزنامہ ۔ ۔ ۔ لاہور ۔ اور روزنامہ تسنیم لاہور کی اشاعت مغربی پنجاب کی حکومت نے آج ایک سال کے لئے بند کر دی ہے ۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ اقدام پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت قاعدہ کشمیر کے بارے میں بعض قابل اعتراض اور پاکستان دشمن مضامین کی اشاعت کی بنا پر کیا گیا ہے ۔

نئی دہلی ۔ ۱۷ اکتوبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس

ہمیں انگریز اور امریکہ کے پاس نہ جانا چاہئے

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ گذشتہ ہفتہ پاکستانی پارلیمنٹ میں مسئلہ کشمیر کی بحث کے دوران میں حکومت پاکستان کی خارجہ پالیسی پر کافی نکتہ چینی کی گئی۔ پنجاب کے دو ممبر میاں افتخار الدین اور سردار شوکت حیات خان نے وزیر خارجہ اور وزارت خارجہ کی انگریز اور امریکہ نواز پالیسی پر سخت الفاظ میں شدید ترین نکتہ چینی کی۔ مسئلہ کشمیر پر اگرچہ حکومت پاکستان کی پالیسی سے پنجاب کے دو ممبروں کے علاوہ کسی اور نے اختلاف نہیں کیا لیکن بحث کے رخ سے یہ واضح ہو گیا کہ ایوان کی اکثریت اس سے مطمئن نہیں ہے۔ اقوام متحدہ اور حفاظتی کونسل کے رویہ پر سب نے اعتراض کیا۔ اور نکتہ چینی کی لیکن مولانا اکرم خاں کے سوا کسی اور نے یہ نہیں بتایا کہ اقوام متحدہ سے ہٹ کر اس مسئلہ کو کس طرح حل کیا جا سکتا ہے۔ مولانا اکرم خاں نے جو مشرقی پاکستان مسلم لیگ کے صدر ہیں اقوام متحدہ اور حفاظتی کونسل پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کے لئے اگر ضرورت ہو تو ہمیں چاہئے کہ نہرو کے پاؤں پکڑ لیں۔ لیکن انگریز اور امریکہ کے پاس نہ جانا چاہئے۔ مولانا اکرم خاں نے خارجی پالیسی پر بھی ملایم الفاظ میں نکتہ چینی کی۔

ایڈیٹرس کانفرنس کے نئے صدر

نئی دہلی۔ ۱۸ اکتوبر۔ روزنامہ تیج دہلی کے ایڈیٹر مسٹر دیش بندھو گپتا آل انڈیا نیوز پیپرس ایڈیٹرس کانفرنس کے صدر سنہ ۵۱ء کے لئے منتخب ہو گئے۔

صدر ٹرومین کا قوم کے نام نشریہ!

سان فرانسسکو۔ ۱۸ اکتوبر۔ صدر ٹرومین نے آج جنرل میک آرتھر سے جزیرہ ویک میں ملنے کے بعد قوم کے نام ایک تقریر میں کہا کہ اقوام متحدہ کے اصولوں کی تائید اور دفاع کے لئے ہم دنیا کے دوسرے باشندوں کی طرح ایشیا کے باشندوں کا بھی پورا پورا تعاون اور اشتراک چاہتے ہیں۔ ہم اسے امن کے لئے اشتراک کہہ سکتے ہیں۔

صدر ٹرومین نے آگے چل کر کہا کہ مشرق بعید کے باشندے کیونزم کے جھوٹے انقلاب کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اس بحرانی دور میں ہم مشرق بعید کے باشندوں سے یہ کہتے ہیں کہ وہ ہم کو اسطرح سمجھنے کی کوشش کریں جس طرح ہم ان کو سمجھ رہے ہیں۔ اگر ان کو ہماری مدد کی ضرورت ہے ہم ان کو مدد دیں گے۔ لیکن صرف انھیں کو مدد دی جائے گی جو اس کی خواہش کریں گے۔

بہار کونسل کے ممبر کی گرفتاری

پٹنہ۔ ۱۶ اکتوبر۔ یہاں سرکاری طور پر مصدقہ خبر موصول ہوئی ہے کہ دمکا میں کپڑے کی ایک دوکان کی تلاشی کے بعد ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے آٹھ آدمیوں کو گرفتار کیا ہے۔ جن میں بہار کونسل کے ایک ممبر کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔

ہند چین پر وائٹ منہ کا قبضہ

لندن۔ ۱۸ اکتوبر۔ روس کے فوجی اخبار "رڈ اسٹار" نے دعویٰ کیا ہے کہ وائٹ منہ کی نجات دہندہ فوج نے ہند چین کے ½ حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جس کی آبادی ایک کرور ۸۰ لاکھ ہے۔ اور اب صرف ۲۰ لاکھ آدمی فرانسیسی علاقہ میں ہیں۔

اخبار میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس جنگ میں فرانس کے ڈیڑھ لاکھ افسر و سپاہی کام آ چکے ہیں۔

ذخیرہ اندوزوں کے خلاف سخت کارروائی

شیلانگ۔ ۱۸ اکتوبر۔ حکومت آسام نے فیصلہ کیا ہے کہ غلہ کے ذخیروں کو مسلح پولیس کے ذریعہ برآمد کیا جائے اور ملزمین کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔ یہ کارروائی غلہ کے لحاظ سے فاضلات کے علاقوں میں شروع کی جائے گی۔

آغا خاں کا سفر رنگون ملتوی

رنگون ۱۸ اکتوبر۔ رنگون میں آباد خواجہ فرقے کے لیڈر کو ہز ہائی نس آغا خاں کے سکریٹری کی طرف سے ایک پیغام موصول ہوا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ آغا خاں اس سال دسمبر کے بجائے جنوری ۵۱ء کے دوسرے یا تیسرے ہفتے میں رنگون جائیں گے۔ وہ رنگون سے بنکاک۔ سنگاپور اور انڈونیشیا بھی جائیں گے۔

قدوائی کو ورکنگ کی دعوت!

نئی دہلی ۱۸ اکتوبر۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر رسل و رسائل ہندوستان کو صدر کانگریس بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے اپنی نئی ورکنگ کمیٹی کے پہلے جلسہ میں شرکت کی دعوت دی ہے جو ۲ نومبر کو یہاں آیا ہو رہا ہے۔

مسٹر قدوائی کے علاوہ ۵ غیر ممبروں کو بھی جلسہ میں بلایا گیا ہے۔ جو مسٹر ہری کشن مہتاب وزیر صنعت و رسد ہندوستان۔ ڈاکٹر پٹابھی سیتا رمیہ ڈاکٹر بی سی رائے۔ وزیر اعظم مغربی بنگال۔ مسٹر بشنو ناتھ داس سابق وزیر اعظم اڑیسہ اور مسٹر دوارکا ناتھ مصر وزیر مدھیہ پردیش ہیں۔

علاقہ واری انتخابی فہرست کی اشاعت

نئی دہلی ۱۸ اکتوبر۔ صدر جمہوریہ کی جانب سے شائع کئے ہوئے ایک آرڈیننس سے معلوم ہوا ہے کہ عام انتخاب کے لئے ابتدائی فہرست بجائے حلقہ وار شائع کئے جانے کے ریاستی علاقہ وار شائع کی جائے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ انتخابی حلقے جہاں تک ہو سکیگا۔ تحصیل اور تھانوں کے اعتبار سے بنائے جائیں گے۔ حلقہ وار فہرست کے شائع کرنے کے بعد لوگوں کو اس پر عذرداری کا موقع دیا جائے گا۔ اس کے بعد آخری اور فہرست شائع کی جائے گی۔

پتہ چلا ہے کہ الکشن کمشنر نے تمام صوبوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ابتدائی فہرست نومبر کے پہلے ہفتے تک شائع کر دیں۔

اسرائیل میں وزارتی تعطل

تل ابیب۔ ۱۸ اکتوبر۔ اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر داؤد بن گوریان نے آج اسرائیلی صدر مسٹر شائم وائز مان کو اطلاع دی کہ وہ حکومت بنانے میں ناکام رہے۔

آج پارلیمنٹ میں اسرائیلی نگران حکومت کو اعتماد کا ووٹ نہیں مل سکا۔

ایوان نے چودہ ووٹ سے وزیر اعظم کی یہ تجویز مسترد کر دی کہ انتخابات تک سات وزیروں کی ایک کابینہ حکومت چلاتی رہے۔

بہار کے نفع خور عدالت میں حاضر

پٹنہ۔ ۱۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گڑ دیہہ کے چار بڑے تاجروں نے خود کو سب ڈویژنل آفیسر کی عدالت میں پیش کر دیا۔

ان تاجروں پر کپڑا کنٹرول کی خلاف ورزی کا الزام عائد تھا۔ تاجروں کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

جارحانہ کارروائی روکنے کی تائید

لیک سکس۔ ۱۸ اکتوبر۔ ہندوستان نے اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں اس تجویز کی تائید کی کہ اگر حفاظتی کونسل جارحانہ کارروائیوں کے خلاف اقدام کرنے سے باز رکھی جائے تو اس کام کے لئے جنرل اسمبلی کا ہنگامی جلسہ طلب کیا جائے۔

دہلی میں سوشلسٹ دوکانوں اور مال گودامونکی پکٹنگ کرینگے

نئی دہلی۔ ۱۸ اکتوبر۔ دہلی کی صوبائی سوشلسٹ پارٹی نے وزیر اعظم کو اپنے اس فیصلہ کی اطلاع دی ہے کہ سماج دشمن سرگرمیوں خصوصاً چور بازاری کا سد باب کرنے کے لئے وہ دار الحکومت میں جلد ہی پکٹنگ شروع کرنے والی ہے۔

اس بارے میں مسٹر مشتاق احمد (ایک مشہور سوشلسٹ کارکن) نے پارٹی کے پروگرام کا انکشاف کرتے ہوئے اخبار نویسوں کو بتایا کہ پارٹی نے شہر کے ایسے تاجروں کی فہرست بنائی ہے جو چور بازاری ذخیرہ اندوزی اور اسی قسم کی سماج دشمن سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

انھوں نے بتایا کہ ان تاجروں کی دوکانوں اور مال گوداموں کی پکٹنگ پارٹی کی طرف سے کی جائے گی۔ اگر اس دوران میں سرکاری ارباب حل و عقد نے کوئی خاطر خواہ تدارک ان خرابیوں کو دور کرنے کا نہیں کیا۔

کوریا میں تین امریکی جہاز غرقاب

واشنگٹن۔ ۱۸ اکتوبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۲ اکتوبر کو مشرقی کوریا میں سرنگیں ہٹانے والے دو امریکی جہاز سرنگ سے ٹکرا کر غرقاب ہو گئے۔

اسی حادثہ میں ایک جہازی ہلاک اور گیارہ لاپتہ ہو گئے ہیں۔ سرنگیں ہٹانے والا ایک دوسرا امریکی جہاز بھی شمالی کوریا میں یکم اکتوبر کو غرقاب ہو گیا۔ اس کے ساتھ والے جہاز نے بارہ جہازیوں کی جانیں بچائیں۔ باقی اکیس جہازی لاپتہ ہیں۔

شاہ افغانستان کو مبارکباد

نئی دہلی ۱۷ اکتوبر۔ صدر جمہوریہ ہند نے شاہ افغانستان ظاہر شاہ کی ۳۶ ویں سالگرہ کے موقعہ پر انھیں اپنی طرف سے اور حکومت اور عوام کی جانب سے مبارکباد بھیجی ہے۔ اور لکھا ہے کہ ہندوستان اور افغانستان کے درمیان جو تعلقات ہیں۔ وہ اس معاہدہ دوستی سے اور زیادہ استوار ہو جائیں گے۔ جن کی حال ہی میں توثیق کی گئی ہے۔

تمیز الدین خاں لندن کیلئے روانہ

کراچی ۱۸ اکتوبر۔ پاکستانی دستور ساز اسمبلی کے صدر مسٹر تمیز الدین خاں کل لندن کے لئے روانہ ہو گئے۔ جہاں برطانی دار العوام کی نئی عمارت کے افتتاح کی تقریب میں وہ پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔

اتحادی فوجیں پیونگ یانگ میں

ٹوکیو۔ ۱۹ اکتوبر۔ امریکی اور جنوبی کوریا کی فوجیں آج شمالی کوریا کے دار الحکومت پیونگ یانگ کی مورچہ بند سڑکوں پر لڑ رہی ہیں۔ جنوبی کوریا کی دوسری فوجیں شہر کے شمال میں اس بات کی کوشش کر رہی ہیں کہ وہ کیونسٹوں کے فرار کے راستے کو منقطع کر دیں۔ دار الحکومت میں سب سے پہلے امریکی فوج صبح پونے آٹھ بجے ہندوستانی وقت داخل ہوئی اس کے بعد جنوب مشرق سے جنوبی کوریا کی فوج تین گھنٹے بعد آئی۔

کرپس وزارت سے مستعفی

لندن ۱۹ اکتوبر۔ حکومت برطانیہ کے وزیر خزانہ سر اسٹیفرڈ کرپس نے خرابی صحت کی بنا پر وزارت کے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ وہ پارلیمنٹ میں اپنی نشست سے بھی مستعفی ہو رہے ہیں۔ ابھی ان کی جگہ پر کسی تقرر کا اعلان نہیں کیا گیا۔

ہندوستان متحدہ فوج کی تنظیم کا مخالف ہے

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر۔ پنڈت جواہرلال نہرو وزیراعظم ہندوستان نے آج اپنی پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ ہندوستان اس تجویز سے متفق نہیں ہے کہ ادارہ اقوام متحدہ کے لئے ہر ایک ملک میں الگ الگ مسلح طاقتیں رکھی جائیں۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستان کو یہ رویہ غلط معلوم ہوتا ہے۔ کیوں کہ اس طرح ادارہ اقوام متحدہ بڑے پیمانہ پر وہی شکل اختیار کرے گا۔ جو اس وقت اطلانٹک پیکٹ کے ممالک کی ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ آج جو کچھ ہو رہا ہے وہ میری رائے میں متحدہ اقوام کے منشور کی بنیادی نوعیت کو تبدیل کرنے کی کوشش ہے۔ ممکن ہے کہ اس میں حالات کی وجہ سے تبدیلی کرنے کی ضرورت ہو لیکن یہ بات ایسی نہیں ہے جس کو عجلت میں بلا نتائج پر غور کئے کر ڈالنا چاہیئے۔

کانگریس کی پالیسی پر عمل ہوا تو میں ورکنگ کمیٹی سے الگ ہو جاؤنگا

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر۔ آج پنڈت نہرو نے اپنی پریس کانفرنس میں اس بات کے بتلانے سے انکار کیا جن کی بنا پر وہ ورکنگ کمیٹی میں شامل ہوئے ہیں جب ان سے بہت اصرار کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ ناسک کانفرنس میں بہت پالیسیاں بنائی گئی ہیں۔ اور بہت سی پالیسیوں کی توثیق کی گئی۔ اگر میرے خیال میں ورکنگ میں میری شمولیت سے ان پالیسیوں کو تقویت پہونچ سکتی ہے تو میں ان میں ہوں گا۔ اور اگر میں یہ سمجھوں گا کہ ان پالیسیوں کو میں ورکنگ کمیٹی سے باہر رہ کر زیادہ تقویت پہونچا سکتا ہوں تو میں اس سے باہر آ جاؤں گا بہر حال ورکنگ کمیٹی میں شامل ہو جانے کے بعد بھی جب میں یہ دیکھوں گا کہ اب میں باہر رہ کر زیادہ بہتر طریقہ پر خدمت انجام دے سکتا ہوں تو میں اس سے الگ ہو جاؤں گا۔

اس سوال کے جواب میں کیا صدر کانگریس نے آپ کو یقین دلایا ہے کہ وہ اجلاس ناسک کے ریزولیوشنوں پر ورکنگ کمیٹی کے ساتھ عمل کریں گے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ یہ ضرورت نہیں کہ میں صدر کانگریس سے اس کو فوراً منظور کرواؤں مجھے یہ توقع ہے کہ وہ کانگریس کی ہر پالیسی پر عمل کریں گے۔ جو اجلاس ناسک میں منظور کی گئی ہے۔ اگر انھوں نے ایسا نہیں کیا تو وہ کانگریس کے احکام کی خلاف ورزی کریں گے۔ اور کارکردگی کا اندازہ کیا جا سکتا۔ چنانچہ حکومت کے استعفے کے باوجود اس پروگرام میں کوئی خلل نہیں پیدا ہوا۔ اور آسمبر دستور عمل کیا جائے گا۔

حکومت اسرائیل کی کابینہ کا استعفا

تل ابیب ۱۶ اکتوبر حکومت کے استعفے کے بعد ریاست اسرائیل میں آج سنگین صورت حال کا اعلان کر دیا گیا اتفاق سے اس وقت محفوظ فوج کا آزمائشی مظاہرہ بھی ہونے والا تھا۔ تاکہ محفوظ فوج کی مہارت

کنجر دن نے لکڑ بھگے کو زندہ پکڑ لیا

قنوج ۱۶ اکتوبر۔ ان اطراف میں بہی لکڑ بھگے آگئے ہیں۔ اور جلال آباد اور موریا دن کے قریب کے دیہات میں وہ لوگوں پر حملے کر رہے ہیں۔

سکر ندنگر سے ایک خبر آئی ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ دن ہوئے کنجروں نے ایک لکڑ بھگے کو زندہ پکڑ لیا ہے۔

یوپی اسمبلی کے تمام حزب مخالف کا جلسہ

لکھنو ۱۶ اکتوبر۔ یوپی اسمبلی میں حزب مخالف کے لیڈر مسٹر توکی سنگھ نے مذکورہ بالا اسمبلی کے تمام حزب مخالف ممبروں کا ایک جلسہ طلب کیا ہے یہ جلسہ پرانے کونسلر ریذیڈنس میں ۲۲ اکتوبر کو ۲ بجے ہوگا اسمیں میونسپلٹی اور جنرل الکشن لڑنے کے لئے ایک متحدہ محاذ بنانے کی تدابیر پر غور کیا جائے۔

نہرو کی کوریا پالیسی پر امریکی اخبار کی نکتہ چینی

نیویارک ۱۶ اکتوبر۔ نیویارک ٹائمز نے اپنے ایک افتتاحیہ میں لکھا ہے کہ آج کل ہندوستان سے جو خبریں آ رہی ہیں وہ امریکیوں خصوصاً ہندوستان کے امریکی دوستوں کے لئے بہت صدمہ پہونچانے والی ہیں۔

ہندوستانیوں سے صاف صاف باتیں" کے عنوان سے اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ اس وقت جب ایشیا کی آزادی برقرار رکھنے اور اس کے عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے اپنا خون بہا رہے ہیں۔ اور اپنا روپیہ صرف کر رہے ہیں۔ ہندوستانی اور پاکستانی مندوبین لکھنؤ کی بحرالکاہل تعلقات کانفرنس میں جن خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہ امریکیوں کے لئے تکلیف دہ ہیں۔

ہم اس قسم کی باتوں اور الزامات کی ماسکو اور اس کے حلقہ بگوش کمیونسٹوں سے تو امید کر سکتے تھے۔ مگر ان ملکوں سے نہیں جو جمہوریت کی طرف ہیں۔

پنڈت نہرو پر کوریا کی پالیسی کے بارے میں نکتہ چینی کرتے ہوئے نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ پنڈت نہرو ایشیا کی طرف سے بول رہے ہیں لیکن اس سے روگردانی کا مظاہرہ ہوتا ہے اب ان کے اعتراضات مزاحمت آمیز ہیں۔ ان کی پالیسی منحوس بھول کی بدترین پالیسی ہے۔ ان کے رویہ کا کوئی معقول اخلاقی جواز ڈھونڈنا مشکل ہے۔ تاریخ نہرو کی اس پالیسی کی نیک نیتی پر تو محمول قرار دے گی مگر اس کو کوتاہ بین غیر ذمہ دارانہ اور بودا بھی بتائے گی۔

نہرو اتنے بڑے آدمی ہیں کہ انھیں اپنی غلطی پر جمے نہ رہنا چاہیئے۔ اور کوئی دوسرا رویہ اختیار کرنا نہ چاہیئے وہ ذہین اور دانش مند ہیں۔ اور دیر سویر حقیقت کو ماننے سے انکار نہ کریں گے۔ ان کے دوستوں اور ثنا خوانوں کا ان پر جو اعتماد ہے وہ آخر میں غلط ثابت نہ ہوگا۔ اس وقت ان کا رویہ ایشیا کی آزادی قومیت انصاف اور حق کے خلاف ہے۔

مسٹر ونسٹن چرچل کا خیال

بلیک پول ۔ ۱۵ اکتوبر۔ برطانی قدامت پسند پارٹی کے لیڈر مسٹر ونسٹن چرچل نے آج بیان کیا کہ اقوام متحدہ کو کوریا میں جو کامیابی ہوئی ہے اس سے ہم کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ تحفظ کا پورا حق ادا ہو گیا۔ اگرچہ یہ ضرور ہے کہ کوریا میں جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ عالمی امن اب زیادہ مستحکم ہو گیا ہے۔ اب بھی وقت ہے امریکہ کناڈا برطانیہ کی مدد سے یورپ کے تحفظ کے لئے ایک فوج تیار کر لی جائے۔

مہاراجہ نیپال کی تقریر

نئی دہلی ۔ ۱۵ اکتوبر۔ مہاراجہ نیپال نے ۲۲ ستمبر کو کھٹمنڈو میں نیپال کی پہلی قانون ساز اسمبلی کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ اور فرانس سے معاہدوں کے بارے میں گفتگو جاری ہے۔ برطانیہ کے ساتھ معاہدے پر جلد دستخط ہو جانے کی امید ہے۔

امریکہ کی آبادی ۱۵ کرور

واشنگٹن ۔ ۱۵ اکتوبر امریکہ کے ادارہ مردم شماری نے اندازہ لگایا ہے کہ یکم ستمبر ۱۹۵۰ء کو امریکہ کی آبادی ۱۵ کرور ۲۲ لاکھ ۱۰ ہزار تھی۔

سیماب اکبرآبادی پر فالج کا حملہ

آگرہ ۱۶ اکتوبر۔ ڈاک کے ذریعہ اطلاع ملی ہے کہ اردو کے مشہور شاعر سیماب اکبرآبادی پر یکم اکتوبر کو کراچی میں فالج کا دوسرا شدید ترین حملہ ہوا ہے اور حالت تشویش ناک ہے۔

کلکتہ ۱۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گول پارہ ضلع آسام کو تقریباً تمام مسلمان جن کی آبادی ایک لاکھ کے قریب تھی اور جو فسادات کے بعد وہاں سے چلے گئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں اور ان میں سے ۸۰ فیصدی کو ان کی اپنی زمین پر آباد کیا



برطانیہ۔ ٹرومین اسٹالن ملاقات نہیں ہوگی

لندن ۱۶ اکتوبر۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بے ون نے آج پارلیمنٹ میں اس تجویز کو مسترد کر دیا کہ برطانیہ روس اور مغربی ممالک کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے ٹرومین اسٹالن اور اٹیلی ملاقات کرانے کا انتظام کرے۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں متحدہ اقوام کے ذریعہ جارحانہ کارروائیوں کو روکنا چاہیئے اور اس کے ساتھ ساتھ معاہدہ اطلانٹک اور دوسرے ذرائع سے اپنی پوزیشن کو مضبوط بنانا چاہیئے۔

لیکن اگر حالات ایسے پیدا ہوئے کہ عالمی مسائل کو حل کرنے کے لئے بڑی طاقتوں کے درمیان ملاقات ضروری ہوگی تو برطانیہ اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر ان تجاویز پر غور کرے گا۔ جو اس مسئلے کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

سویرا لاہور سے ۳ ہزار کی ضمانت

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے لاہور کے دوسہ ماہی رسالے سویرا سے چار مضامین کی اشاعت کے الزام میں تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے یہ الزام انڈین پریس ایکٹ ۱۹۳۱ء کی دفعہ ۴ کی تیسری شق کے تحت کیا گیا ہے۔

THE SADAQAT KANPUR

ESTD, 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
احسن بمبئی

قیمت
سالانہ ۸/-
سالانہ رعایتی ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲

صداقت
ہفت روزہ

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 52 No. 43 | KANPUR SATURDAY 28th OCTOBER 1950

کانپور شنبہ ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۱۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۵۲ نمبر ۴۳

ادبیات

چھپ گیا بنگال میں ہندوستان کا آفتاب

(از غمزدہ شاکر ناطقی)

آہ اے ناطق کہ تھا تو صدرِ بزم شاعری
فنِ تنقید و ادب میں بھی نہ تھا تیرا جواب

تیرا علم و فضل تیرا فلسفہ تیرا نجوم
یعنی ہر اک علم و فن میں تھا جہاں میں انتخاب

فخر تجھکو کیا ہو فنِ شاعری اور شعر پر
بن گئے شاگرد تیرے شاعرانِ انقلاب

شاعری تیری کنیز اور علمِ طب تیرا ندیم
اپنی قوت سے ہوا ہر علم و فن میں کامیاب

جتنے گذرے ہیں لسان العصر تیرے عہد میں
کچھ نہ کچھ وہ فیض سے تیرے ہوئے ہیں فیض یاب

تو کہ تھا اک فرد کامل اور فخر لکھنؤ
تجھکو شہرت کی نہ خواہش اور نہ امید خطاب

تجھکو بخشی تھی وہ قدرت نے متاعِ عقل و ہوش
نثر لافانی تیری ہر شعر تیرا لاجواب

تجھ کو اپنے مرتبہ کی قدر گو کچھ بھی نہ تھی!
قدرداں تھے جاننے والے ترے ہر شیخ و شاب

آہ شاکر اب کہاں بزم ادب میں روشنی
چھپ گیا بنگال میں ہندستان کا آفتاب

دنیائے اسلام

عراق میں تیل کے نئے ذخیرے

بغداد ۱۹ اکتوبر بصرہ سے جو خبریں یہاں موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ عراق میں تیل کے نئے علاقے دریافت ہوئے ہیں۔ اور تجربہ کے لئے وہاں کے تیل کے نمونے لندن روانہ کئے جا چکے ہیں عراق کے جن علاقوں میں تیل کے کوئیں ہیں وہاں ایک عرصہ سے معائنہ کئے جا رہے تھے جن کے دوران میں نئے ذخیرے دریافت ہوئے ہیں۔

عراق کی نئی کابینہ ملک کی تیل کی پیداوار میں اضافہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ طرابلس تک پائپ لائن کی تعمیر مکمل ہو جانے پر اس سال عراق کی تیل کی برآمد ۵۰ لاکھ ٹن تک پہونچ جائے گی۔ اور ۱۹۵۵ء میں جب ایک اور پائپ لائن تعمیر ہو جائے گی تو عراق کی سالانہ پیداوار ۲ کروڑ ٹن تک پہونچ جائے گی اور تیل سے عراق کو ۵۰ لاکھ دینار سالانہ کی آمدنی ہو جائے گی۔

اسرائیل سے عربوں کو نکالا جا رہا ہے

بغداد ۲۱ اکتوبر عراقی فوج کے چیف آف دی اسٹاف لفٹنٹ جنرل حسین فوزی پاشا نے ایک انٹرویو کے دوران میں اس رائے کا اظہار کیا کہ ریاست اسرائیل عرب ریاستوں کے خلاف مزید معاندانہ کارروائی کرنے سے باز نہیں آئے گی اور انھوں نے کہا کہ یہودی عرب ریاستوں کو مشتعل کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ فوزی پاشا نے کہا کہ یہ حقیقت ہے کہ عربوں کو ریاست اسرائیل سے بھگایا جا رہا ہے جنگ کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔ انھوں نے اقوام متحدہ پر اعتراض کیا جو یہودیوں کو نظر انداز کر رہی ہے۔ اور کہا کہ اقوام متحدہ کے اس رویہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بین الاقوامی تنظیم کمزور ہے اور یہودی کارروائیوں کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کے واسطے عربوں کے لئے مشترکہ کارروائی لازمی ہو گئی ہے۔

ترکی کی سرحد پر روسی فوجوں کی نقل و حرکت

انقرہ ۲۲ اکتوبر۔ کل شب ترکی کے ایک ذمہ دار فوجی ترجمان نے بتلایا ہے کہ ترکی کی سرحد پر روسی فوجیں نقل و حرکت کر رہی ہیں اس نقل و حرکت کی اہمیت کے متعلق اس ترجمان نے اپنی رائے ظاہر کرنے سے انکار کر دیا۔ ترکی کے فوجی دفتر اور دفتر خارجہ نے اس خبر پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔

لیبیا میں قومی اسمبلی قائم ہوگی

لیک سکس ۲۱ اکتوبر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی مخصوص سیاسی کمیٹی نے آج ۱۳ قوموں کی طرف سے پیش ہونے والی اس تجویز کو منظور کر لیا کہ یکم جنوری سے پہلے پہلے ایک ایسی قومی اسمبلی بلائی جائے جو لیبیا کے باشندوں کی صحیح نمایندگی کرتی ہو۔

کمیٹی میں پندرہ روز سے اس مسئلہ پر بحث ہو رہی تھی کہ اس سابق اطالوی نو آبادی کو آزاد اور خود مختار ریاست بنانے کا طریقہ کیا ہو۔ تجویز میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ قومی اسمبلی جتنی جلد ممکن ہو اور زیادہ سے زیادہ یکم اپریل ۱۹۵۱ء تک لیبیا میں ایک عارضی حکومت قائم کر دے۔

مصر اور اردن کا اسرائیل پر الزام

لیک سکس ۳۰ اکتوبر۔ آج حفاظتی کونسل میں مصر و اردن نے اسرائیل پر جارحانہ کارروائی کا الزام لگایا۔ یہ الزامات ۲۸ اگست کے حادثہ کے متعلق تھے جب کہ اسرائیل نے اردن کے علاقہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ حفاظتی کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے عارضی صلح کمیشن برائے فلسطین کے چیرمین میجر جنرل ولیم ریلے کو کونسل کے اگلے اجلاس میں طلب کیا ہے۔ مباحثہ کے لئے کسی تاریخ کا تعین نہیں کیا گیا ہے۔

شاہ فیصل لندن واپس نہ ہونگے

بغداد ۲۲ اکتوبر۔ مقامی اخبارات کی اطلاع ہے کہ عراق کے ۱۵ سالہ شاہ فیصل دوم جو ۱۳ ستمبر کو لندن سے واپس آئے تھے۔ اب اپنی تعلیم جاری رکھنے واپس ہیرو نہیں جائیں گے۔ بلکہ بغداد کے فوجی کالج میں داخلہ لیں گے۔ شاہ فیصل دوم اپنی والدہ ملکہ عالیہ کے ساتھ لندن سے واپس آئے تھے۔ ادھر کچھ دنوں سے ان کی والدہ کی صحت ٹھیک نہیں ہے۔ اور حال میں لندن میں ایک صحت گاہ میں انھیں دوبارہ آپریشن کرانا پڑا تھا۔

ترکی میں مردم شماری ختم

استنبول۔ ۲۲ اکتوبر۔ کل سارے ترکی میں مردم شماری ہوتی رہی۔ دو کروڑ ترک آٹھ بجے صبح سے چھ بجے شام تک اپنے گھروں میں بند رہے۔ اس سلسلہ میں پندرہ بچے مرے اور آٹھ پیدا ہوئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہاں میں تو حق عزم مستقل میں ہے | زبان بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۴۳

تبت کے حملہ پر حکومت ہند کا افسوس

حکومت ہند نے تبت پر مبینہ حملہ کے متعلق کافی تشویش ظاہر کی ہے۔ اور حکومت چین کو سے اظہار حیرت و افسوس کیا ہے۔ یہ اعلان کرتے ہوئے وزارت خارجہ ہندوستان نے کہا ہے کہ حکومت ہند نے یہ خبر کافی تشویش کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ چینی حکومت نے اپنی فوج کو تبت کی طرف پیش قدمی کا حکم دے دیا ہے۔ اس نے چین میں اپنے سفیر کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس اقدام پر حکومت ہند کی طرف سے اظہار حیرت و افسوس کرے۔ اور اس نے اپنے خیالات سے دہلی کے چینی سفارت خانہ کو بھی مطلع کر دیا ہے۔

کل کالم پانگ میں حکومت تبت کے ایک ترجمان نے کہا کہ اس کی حکومت کو ابھی تک اس بات کی کوئی اطلاع نہیں ہے کہ کمیونسٹ چین کی فوج تبتی علاقہ میں داخل ہو گئی ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ سرحد پر متعدد لاسلکی کے اسٹیشن ہیں۔ اور اگر تبت کی طرف کمیونسٹ چین کی فوج آتی تو دارالحکومت لاسہ کو اس کی اطلاع ضرور ہوتی اور ہم دنیا کو اس حملہ کی بابت سب سے پہلے بتلا سکتے کیوں کہ یہ ہمارے ملک کی سالمیت کا سوال ہے۔ اس کے لاسہ سے ایک تار میرے پاس آیا ہے۔ جس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ تبت کی سرحد پر کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔ سرحد کے لاسلکی اسٹیشنوں کے لاسا کو خبریں عام طور پر چار پانچ دن میں پہونچ جاتی ہیں اور لاسہ سے کالم پانگ تک ان کے آنے میں بھی چار پانچ دن صرف ہوتے ہیں۔ اس طرح سے کالم پانگ تک خبریں پہنچنے میں تقریباً ایک ہفتہ لگ جاتا ہے۔ جہاں تک سلسلہ رسل و رسائل کا سوال ہے وہ ٹھیک چل رہا ہے۔

ایک اور غیر سرکاری تبتی ذریعہ نے حملہ کی خبر پر اظہار حیرت کرتے ہوئے کہا کہ چینی تین سمتوں سے حملہ کر سکتے ہیں اور ان تینوں میں سے ناک چو کہا کا راستہ سب سے آسان ہوگا۔ کیونکہ یہ راستہ ہموار ہے۔ اور اسطرف نہ تو پہاڑ ہیں۔ اور نہ سرد طوفانی ہوائیں چلتی ہیں یہ راستہ تقریباً ۵ سو میل لمبا ہے۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ تبت اور چین کی فوج کے درمیان خاص جھڑپیں شکیانگ کی سرحد پر چانگ تھانگ ... میں ہی ہوں گی۔

آپ نے مزید بتایا کہ تبت کی عوامی فوج کو آزاد تبت کی عوامی حکومت نے منظم کیا ہے۔ اسکا ہیڈ کوارٹر کم بم ہے۔ جو پنچان لاما کا دارالخلافہ کہلاتا ہے۔ روسی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار پراودا نے تبت کے حملہ کا شاندار الفاظ میں ذکر کرتے ہوئے کمیونسٹ چین کے سپاہیوں کی جرأت و ہمت کو سراہا ہے۔

آسام کے باشندوں کی ذمہ داری

صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے شیلانگ میونسپل بورڈ کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ آسام شرقی ہندوستان کا پھاٹک ہے۔ اور وہ برما۔ تبت اور پاکستان سے گھرا ہوا ہے۔ قدرت نے آسام کے باشندوں کے سر یہ مخصوص ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ ملک کی سرحدوں پر دشمن کے حملے سے بچائیں۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد نے امید ظاہر کی کہ آسام کے باشندے اپنی مادر وطن کی حفاظت کے فرض ضرور ادا کریں گے۔ انھوں نے کہا کہ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ آزادی اور اتحاد کو قایم رکھے۔ اگر حالات مطالبہ کریں تو ہر شخص کو ملک کے لئے جان بھی دینے کے واسطے تیار رہنا چاہیئے۔ صدر جمہوریہ نے اگلے عام انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ رائے دہندگان کو مستحق امیدواروں کو منتخب کرنا چاہیئے اس لئے کہ منتخب نمایندے ہی نظم و نسق چلائیں گے۔

دستور نے ہر ایک کو یکساں حقوق اور مراعات دی ہیں۔ اب یہ لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے حقوق سے فائدہ اٹھائیں۔

آسام کے حالیہ مصائب کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر راجندر پرشاد نے فوج آسام رائفل سرکاری ملازمین کانگریس اور ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے آسام میں مصیبت زدوں کی مدد کی ہے۔ انھوں نے یہ بھی یقین دلایا کہ مرکزی حکومت آسام کی پوری مدد کرے گی۔

ورکنگ کمیٹی اور انتخابات

معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی جو اجلاس ۴ نومبر کو ہونے والا ہے۔ اس میں اس بات پر غور ہوگا کہ ہندوستان کے نئے دستور کے تحت جمہوریہ ہند کے جو عام انتخابات ہونے والے ہیں۔ ان کو کیسے لڑا جائے۔

خیال ہے کہ مختلف صوبوں کے اراکین کمیٹی وہ مسائل پیش کریں گے جن سے آیندہ انتخابات میں انہیں سابقہ پڑے گا۔ اور کمیٹی ان پر غور کرے گی۔ ان مسائل پر غور کرنے کے بعد کمیٹی صوبہ کانگریس کمیٹیوں کو ہدایت کرے گی کہ ان کی الکشن کی تیاری کس نہج کی ہوگی ورکنگ کمیٹی میں غالباً عام انتخابات کے لئے مناسب تاریخیں بھی تجویز کرے گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جب تک کانگریس ورکنگ کمیٹی کوئی تاریخ نہیں طے کرے گی۔ مرکزی کابینہ تاریخوں کے متعلق کوئی باقاعدہ اعلان کرے گی۔ عام انتخابات کی تاریخوں کا آخری فیصلہ کرتے وقت ورکنگ کمیٹی اس بات کا لحاظ رکھے گی۔ کہ انتخابات آیندہ موسم گرما میں نہ ہوئے تو۔ انھیں کم کم چھ مہینے کے لئے ملتوی کرنا پڑے گا۔

کانگریس کے نئے دستور میں صوبہ کانگریس کمیٹیوں نے جو خامیاں دکھائی ہیں۔ ان پر غور کرنے اور ناسک کانگریس کی قرارداد کی روشنی میں ترمیموں کا مسودہ تیار کرنے کے لئے ورکنگ کمیٹی غالباً پانچ اشخاص کی ایک ذیلی کمیٹی بھی مقرر کرے گی۔ ورکنگ کمیٹی ان ترمیموں کا مسودہ صوبہ کانگریس کمیٹیوں اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اراکین کے پاس بھیج دے گی۔ اس کے بعد ان ترمیموں کو منظور کرنے کے لئے وسط دسمبر کے قریب آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا ایک مخصوص اجلاس طلب کیا جائے گا۔

مولانا محوی صدیقی لکھنوی

مولانا محوی مرتقی لکھنوی ایک طویل عرصے کے بعد کانپور تشریف لائے ہیں۔ جناب ثاقب کانپوری کے دولت کدے واقع خانقاہ شریف میں قیام ہے۔ مخلصین واحباب جو ملنا چاہتے ہوں وہاں تشریف لا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر سی وی رمن

مشہور ماہر علم طبیعات ڈاکٹر سی وی رمن کانپور ڈی اے وی کالج کانپور کے "سائنس ہفتہ" کا افتتاح ۳۰ اکتوبر کو ۹ بجے ...

آئینۂ کانپور

مسٹر کشن چند

کانپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر کشن چند آئی سی ایس کو حکومت یوپی نے محکمہ پی ڈبلیو ڈی کا سکریٹری مقرر کیا ہے۔ ابھی تک اس جگہ پر مسٹر اسے ڈی پنڈت تھے۔ جواب حکومت آسام کے چیف سکریٹری ہو گئے ہیں۔

مسٹر کشن چند نے ۲۰ اکتوبر کی شام کو مسٹر ایس سنگھا آئی اے ایس اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ضلع) کو چارج دے دیا ہے۔

مسٹر کشن چند نے جو کانپور کے پہلے ہندوستانی کلکٹر تھے مئی ۱۹۴۸ء میں ضلع کا چارج لیا تھا۔ اس سے پہلے چند سال سے آپ کانپور کے اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تھے۔

آپ کے زمانہ میں جو کہ نہایت کش مکش کا دور تھا۔ کانپور ایسے شہر میں جو فرقہ وارانہ فسادوں کے لئے ہمیشہ بدنام رہا ہو بالکل امن و امان رہا اور آپ اپنے اس عظیم الشان کارنامہ کے لئے ہر تعریف کے مستحق ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے مزدوروں کے مسئلوں کو بھی بہت خوبی سے طے کیا اور جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مزدور اور سرمایہ دار دونوں ہی مطمئن رہے۔ شرنارتھیوں کو دوبارہ بسانے کا کارنامہ بھی کچھ کم قابل تعریف نہیں ہے۔ آپ نے تقریباً ایک لاکھ شرنارتھیوں کو کاروبار سے لگایا بیشک آپ کے کانپور کے جانے سے ہر شخص کو بہت رنج ہوگا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہر شخص کی یہ بھی دلی خواہش ہوگی کہ آپ اپنے نئے دائرہ عمل میں بھی نہایت کامیاب ثابت ہوں۔

آپکے جانشین کا تقرر کا سوال حکومت کے زیر غور ہے اور یہ سوال کافی دقت طلب ہے۔ کیونکہ مختلف ضلعوں کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یہاں آنے سے ہچکچا رہے ہیں لیکن کہا جاتا ہے کہ مرادآباد کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا تقرر یہاں کے لئے ہوا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

۲۵ اکتوبر کی شام کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی ایک میٹنگ بورڈ کے چیرمین (۱) تعلیمی کمیٹی۔ کرچہ ... (۲) ... کے ایک ریزرویوشن پر غور کرنے کے لئے ہوئی تو نقص امن کے خطرہ کی وجہ سے پولیس کو بلانا پڑا۔ میٹنگ کی صدارت بورڈ کے چیرمین مسٹر جنگ بہادر نے کی۔

اس ریزرویوشن کو مسٹر کے پی اگنی اور آٹھ دیگر ممبران کی تائید حاصل تھی ریزرویوشن میں کہا گیا ہے کہ دونوں مذکورہ بالا چیرمین اپنے رتبہ کو ذاتی اغراض کے پورا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اور اسوجہ سے ضلع کی پبلک میں ایک عام بے اطمینانی ہے۔ ریزرویوشن میں اسبات کا مطالبہ کیا گیا تھا کہ دونوں چیرمینوں کو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ تقریباً ایک گھنٹہ کی گرماگرم بحث کے بعد جس میں مسٹر رگھوراج سنگھ۔ مسٹر شنکر پرشاد رام دولار مصرا اور دیگر حضرات نے حصہ لیا ریزرویوشن کی موافقت میں ۱۹ اور مخالفت میں ۳۰ ووٹ آجانے سے ریزرویوشن بڑی اکثریت سے گر گیا۔ اور ممبروں کی اکثریت نے چیرمین پر اپنا پورا اعتماد ظاہر کیا۔

میونسپل ملازمین کا ڈپوٹیشن

یوپی میونسپل سروس ایسوسی ایشن اور لوور گریڈ میونسپل ایمپلائز یونین کی طرف سے پنڈت گنگا سہائے یو بے ایم ایل اے کی سرکردگی میں ایک ڈپوٹیشن میونسپل چیرمین سے "تنخواہ کمیٹی" کی سفارشات کو عمل میں لانے کے سلسلہ میں ملا۔ چیرمین نے ڈپوٹیشن کو اس بات کا پورا یقین دلایا کہ ملازمین کے مطالبوں پر غور کیا جائے گا۔ اور کسی کے ساتھ غیر انصافی نہ کی جائے گی۔ وہ ان ملازمین کے معاملوں کو دوبارہ دیکھنے پر راضی ہو گئے جن کے گریڈس کو بورڈ نے ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۴۹ء کو دہرایا تھا لیکن جن پر ابھی تک عمل نہیں ہوا ہے۔

کانگریس انتخابات ملتوی

صوبہ کانگریس کمیٹی کے ہدایات کے ماتحت شہر کانگریس کمیٹی کے عہدیداروں کا انتخاب جو ۲۷، ۲۸، ۲۹ اکتوبر کو ہونے والا تھا ۳۰، ۲، ۴ اور ۵ نومبر کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے مسٹر دیبی دت مصرا کی جگہ پر ڈاکٹر کے این گیرولا کو ریٹرننگ افیسر مقرر کر دیا گیا ہے۔

بلیک روکنے کی کوشش

کانپور کے کپڑے کے تاجروں کی ایک میٹنگ لالہ گلوامل بزاز کی صدارت میں ہوئی جس میں ایک "انٹی بلیک مارکیٹنگ کمیٹی" بنانے کی تجویز پاس ہوئی جو کپڑے کی تجارت میں بلیک مارکیٹ کو روکنے کی کوشش کرے گی۔ اس کمیٹی کے ایک فیصلہ کے مطابق کپڑے کے سوداگر صرف ان ہی لوگوں سے کاروبار کریں گے جو "انٹی بلیک مارکیٹنگ کمیٹی" کے ممبر ہوں گے۔ اور جس کے خلاف غیر سماجی حرکات کی کوئی شکایت نہ ہو۔ میٹنگ نے کپڑے کے تمام تاجروں سے ۳۰ اکتوبر تک اس کمیٹی کے ممبر بن جانے کی اپیل کی ہے۔ کمیٹی کے عہدہ داروں کا چناؤ ۲ نومبر کو ہوگا۔

بلیک مارکیٹرس کی فہرست

کانپور کے بلیک مارکیٹرس کی ایک فہرست پر آجکل ضلع حکام غور و خوض کر رہے ہیں۔ یہ فہرست کافی لمبی ہے۔ اور اسمیں کئی مل مالکان اور کروڑ پتی شامل ہیں پورے واقعات اور یقینی شہادت کے دستیاب ہو جانے کے بعد یہ فہرست صوبہ کی حکومت کو بھیج دی جائے گی۔

وزیر اعظم یوپی

یوپی کے وزیر اعظم پنڈت گوبند بلبھ پنت ۲ نومبر کو ۱۰ بجے صبح ٹاؤن ہال میں سہندستانی کے صدر راجندر پرشاد کے ایک مجسمہ کی رسم نقاب کشائی کریں گے۔ یکم نومبر کو ۶ بجے شام کو آپ ڈی اے وی کالج کے طالبعلموں کو ملک کی موجودہ سیاسی حالت پر خطاب کریں گے۔

پتھر کی نقلی آنکھیں

عام اطلاع کے واسطے مشتہر کیا جاتا ہے کہ بہترین قسم کی پتھر کی نقلی آنکھیں ڈاکٹر لکشمی چند گگر ماہر آنکھ، کان، ناک اور گلہ کے مطب میں مل سکتی ہیں۔ آپ کا مطب کچہری کے قریب واقع ہے۔

اقبال لائبریری

اقبال لائبریری اپنے سکریٹری مسٹر مصطفےٰ حسین نیر کی نگرانی میں بڑی ترقی کر رہی ہے۔ چنانچہ اقبال لائبریری کی بارہویں سالگرہ سنیچر ۲۸ اکتوبر کو ۶ بجے شام کو سر اقبال لائبریری کی ملاقات میں منائی جائیگی۔ ۶½ بجے شام کو مرزا جعفر علی خاں اثر رسم نقاب کشائی ادا کریں گے نثری آنند نرائن ملا اور ڈاکٹر محمد نسیم ایم اے لکھنو اور مسٹر و حید احمد پارلیمنٹری سکریٹری سر اقبال پر تقریر فرمائیں گے۔ اور اسکے بعد مشاعرہ ہوگا ڈاکٹر دھن اور گورنر یوپی کو ایڈریس، کانپور میونسپل بورڈ ۳۰ اکتوبر کو مشہور سائنس داں ڈاکٹر سی وی رمن اور ۲ نومبر کو یوپی کے گورنر مسٹر ایچ پی مودی کو ایڈریس دے گا۔

بقیہ: لیکن آپ روانہ ہو گئے۔ اور پھر واپس آگئے۔ اس کے بعد حضرت جلیل مینائی کا تقرر ہو گیا۔ ناطق صاحب شہرت اور نام و نمود سے ہمیشہ متنفر رہے یہی وجہ ہے کہ آپ کا دیوان آپ کی زندگی میں نہ طبع ہو سکا۔ حالانکہ کانپور اور کلکتہ کے احباب نے بہت چاہا کہ آپ کا دیوان بہترین طریقہ سے چھپوا دیں لیکن آپ بہ لطایف الحیل ٹالتے رہے۔

اگرچہ ہر کامل فن مستغنی مزاج ہوتا ہی لیکن ناطق صاحب کا استغنا اتنا بڑھا ہوا تھا کہ بالکل ایک متوکل درویش کی سی زندگی گذارتے تھے کبھی روپیہ جمع کرنے کی خواہش نہ کی قیام کلکتہ کے زمانہ میں تمام رؤسا شہر اور اہل ثروت آپکے معتقد تھے۔ اور آپ کی ماہوار پانچسو سے زیادہ مطب کی آمدنی تھی لیکن سب خرچ کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ جب کلکتہ سے جی اچاٹ ہوا تو ایک دوست سے کچھ قرض لیکر کانپور چلے آئے۔

ذہانت آپکا خاندانی ورثہ ہے تصنیف و تالیف میں آپکی ذہانت کا خوبی پتہ لگتا ہے آپ کی ذہانت کے واقعات جو میری علم میں ہیں اسقدر زیادہ ہیں کہ ایک مستقل کتاب طیار ہو سکتی ہے۔ فن طبابت میں آپ نے اپنی ذہانت سے ایسی سریع الاثر اور قلیل مقدار ادویا فراہم کر دیں جو کہ جناب ناطق کی ذات پر ختم ہو گئیں حکیم ناطق نے اپنی ذہانت اور قابلیت سے صدہا ایسے معرکۃ الآرا علاج کئے ہیں کہ اطبا زمانہ حیرت میں رہ گئے افسوس کہ ایسا جامع صفات اور کامل انسان ہم سے جدا ہو گیا۔

ایسا انسان کامل صدیوں کی گردش لیل و نہار کے بعد عالم وجود میں آتا ہے۔

لب کھولتے ہی کھوتے ناطق نے جان دی
تیور یہ کہہ رہے ہیں کہ کچھ دل میں رہ گیا

حضرت علامہ حکیم ناطق مرحوم

(از حضرت شاکر ناطقی کانپوری)

علامہ حکیم سید سعید احمد ابوالعلا ناطق لکھنوی۔ ابن حضرت مولانا سید عبدالبصیر صاحب صدر الافاضل حضور بلگرامی۔ ناطق مرحوم سادات بلگرام کے اس خانوادہ عظمت سے تعلق رکھتے تھے جن کے متعلق شہنشاہ اکبر کے وزیر اعظم ابوالفضل نے اپنی رپورٹ میں لکھا تھا۔ "سادات بلگرام چوں تختۂ مسجد اند نہ لائق سوختن نہ قابل فروختن"۔

حقیقت یہ ہے کہ ناطق مرحوم کے اسلاف وہ جلالت وعظمت اور شان خودداری رکھتے تھے کہ بادشاہ وقت بھی ان کی عزت کرنے پر مجبور تھا اور یہی شان خودداری ... مرحوم کو بھی اپنے بزرگوں سے ورثہ میں ملی تھی جو کہ آخر وقت تک قایم رہی۔ مرحوم کے بزرگوں میں بڑے بڑے زبردست عالم و فاضل اور عارف کامل گزرے ہیں چنانچہ مرحوم کے جد بزرگوار کے متعلق مشہور تھا کہ بڑے مستجاب الدعوات ہیں۔ اور جو زبان سے کہہ دیتے ہیں پورا ہو کر رہتا ہے۔

ناطق مرحوم کے والد محترم مولانا حضور بلگرامی ایک بلند پایہ شاعر اور صاحب دیوان تھے۔ شاہی زمانہ میں صدر الصدور کے عہدہ پر فائز تھے۔ اور نواب صاحب بذات خود انکا احترام کرتے تھے ناطق صاحب نے اپنے والد محترم کے زیر سایہ لکھنو میں تعلیم شروع کی۔ خاص بات یہ ہے کہ اپنے زمانہ کے ہر مجتہد فن سے آپنے مختلف علوم کی تعلیم حاصل کی چنانچہ مشہور فلسفی و منطقی مولانا فضل حق خیرآبادی سے معقول و منقول کی سند حاصل کی۔ اور حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب فرنگی محلی سے فقہ و منطق و حدیث پڑھی علم ادب و معنی و بلاغت ایک شیعہ مجتہد سے حاصل کیا جو کہ اس زمانہ میں عدیم المثال تھے یہ عجیب بات ہے کہ ان تمام علوم و فنون کی تعلیم سے آپ ۱۸ سال کی عمر میں فارغ ہو چکے تھے۔ شاعری چونکہ ودیعت خداوندی ہے آپ نے طالب علمی زمانے سے ہی شعر گوئی شروع کر دی تھی اور جو کچھ کہتے تھے وہ والد ماجد سے چھپا کر اپنے نانا حضرت مفتی امیر مینائی رحمۃ اللہ علیہ کو دکھلاتے رہے۔ بعد رحلت ان ہر دو بزرگوار کے آپ کی شاعری نے دوسرا جنم لیا۔ اور بغیر مدد کسی استاد کے خود اپنے دل و دماغ کے بدولت ایک بالسلیقہ شاعر بن گئے آپنے اپنی شاعری لکھنو اسکول سے ہٹ کر ایک جدید رنگ میں شروع کی جو کہ بعد میں مقبول خاص و عام ہو گئی۔ آخر میں جب آپنے معیار پارٹی قایم کی تو اس زمانہ کے مشہور خوشگو شعرا سب اس پارٹی میں شامل ہو گئے اور آپ کی کوشش سے سب نے جدید رنگ تغزل اختیار کر لیا۔ اور قدیم رنگ تغزل کی کوئی وقعت باقی نہ رہی۔

چنانچہ بہت سے قدیم رنگ کے اساتذہ کو گوشہ نشین ہونا پڑا۔ رسالہ معیار کے پرانے فائل دیکھنے سے پتہ لگتا ہے کہ آپ کی شاعری کا معیار کس قدر بلند تھا خصوصاً تنقید نگاری تو آپ کے ذات پر ختم ہو گئی مرحوم .... میر تقی و مرزا غالب سے زیادہ متاثر تھے لیکن دونوں بزرگوں کو سمو کر ایک ایسا مضبوط اور دلچسپ رنگ اختیار کیا جس کا جواب نہ تھا جب غزل گوئی پر آتے تو بالکل سہل ممتنع کہتے مضامین لکھتے تو حقایق و معارف کا دریا بہا دیتے۔ اس زمانے میں اس قدر مضبوط اور بلیغ شعر کہنے والا کوئی آپ کے مدمقابل نہ تھا فن عروض اور فن شعر میں مجتہد کا درجہ رکھتے تھے بڑے بڑے اساتذہ آپ سے رفع شکوک کیا کرتے تھے۔ ناطق صاحب کے مزاج میں خودداری اور استغنا اتنا بڑھا ہوا تھا کہ مدت العمر نہ کسی رئیس کی مدح و ثنا کی اور نہ کسی بڑی سے بڑی ہستی سے مرعوب ہوئے۔

مہاراجہ سر کشن پرشاد وزیر اعظم حیدرآباد ایک جوہر شناس تھے وہ آپ سے بہت محبت کرتے تھے سر مہاراجہ کے خطوط بنام ناطق میری نظر سے گذرے ہیں بالکل برابری کا تعلق اور حسن خلوص۔ حضرت داغ کے انتقال کے بعد سر مہاراجہ بہادر نے جناب ناطق کو حیدرآباد بلایا۔ اور حسن اتفاق کہ جاتے ہی حضور نظام سے ملاقات کا موقع بھی مل گیا۔ لیکن اس کے بعد نہ معلوم کیا اسباب مانع ہوئے کہ کئی مہینے انتظار میں گذر گئے اور دوبارہ ملاقات کا موقع نہ مل سکا۔ اتفاق سے اسی زمانہ میں ناطق صاحب وہاں بیمار ہو گئے۔ اور باوجود بے حد اصرار مہاراجہ بہادر کے حیدرآباد سے روانہ ہو گئے۔ حالانکہ اس زمانہ میں مہاراجہ بہادر برابر تالیف قلوب کرتے رہے۔ اور امید دلاتے رہے کہ چند روز میں ملاقات کا موقع ملیگا

سبز گل

چودھری صاحب

یہ پاکستانی اخبارات !! کسی کو ہنستا کھیلتا ہیں دیکھ سکتے۔

اب دیکھیے سب مل کر بچارے چودھری صاحب بچارے پر منہ پھیر پھیر کر ہنس رہے ہیں۔ ایک طرف تو ان کی صدارت گئی۔ اور دوسری طرف یہ فضیحتا۔

ذرا سنیے گا کہ وہ کیا کہتے ہیں۔

نوائے وقت لکھتا ہے کہ۔

ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ آجکل البانیہ کا شاہ زوغو بلغاریہ کی ملکہ جو آنا اٹلی کا بادشاہ عمانوئیل رومانیہ کا شاہ مائیکل یوگوسلاویہ کا شاہ پیٹر۔ افغانستان کا شاہ امان اللہ اور برطانیہ کا شاہ ایڈورڈ ہشتم تاج و تخت سے محروم دوسرے ملکوں میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر اپنے آپ کو مفلس اور بے روزگار کہتے ہیں۔

ہمارے بے تاج بادشاہ حضرت مفر و الملت بھی تخت شاہی سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ انھیں جلاوطنی کا صدمہ برداشت نہیں کرنا پڑا۔ اور نہ وہ اپنے آپ کو مفلس یا بے روزگار ہی کہہ سکتے ہیں۔ کیوں کہ خدا کے فضل و کرم سے اس الاٹمنٹوں سے اس حد تک جھولی بھر چکی ہے کہ بے تاج بادشاہ کی اولاد بھی آرام سے اس وظیفے پر گذارہ کر سکے گی۔

آزاد لکھتا ہے کہ:۔

صدارت عظمیٰ کا قلمدان چودھری خلیق الزماں سے چھین کر نواب زادہ لیاقت علی خاں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اور چودھری صاحب ہم رہ بچے رہ گئے۔ حالاں کہ مفتی اعظم فلسطین نے سفارش کی بھی اور چودھری صاحب سے درخواست کی تھی کہ یہ بار گراں آپ کے سوا دوسرا کون اٹھا سکیگا۔ مگر جو ہونا تھا وہ ہو کر رہا۔ کراچی سے لے کر سرحد تک کے اخبارات اور عوام نے چودھری صاحب سے صدارت چھین لینے کے لئے وہ دھاندلی مچائی کہ تو یہ بھلی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ چودھری صاحب کا کچھ نہیں بگڑا۔ وہ اللہ کے فضل سے اب بھی چودھری ہیں۔ بھلا یہ چودھراہٹ تو کوئی چھین کر بتائے۔

امروز لکھتا ہے کہ:۔

مسٹر ہاشم گزدر نے پاکستان کی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جو لیڈر لوگ ہندوستان سے پاکستان آگئے ہیں۔ اور یہاں کوٹھیاں بنگلے دوکانیں کارخانے الاٹ کرا کے بیٹھ گئے ہیں۔ ان کی الاٹمنٹیں منسوخ کر دی جائیں۔ مسٹر گزدر نے اگرچہ اس ضمن میں کسی شخص کا نام نہیں لیا لیکن اتنا ظاہر ہے کہ ان کا روئے سخن چودھری خلیق الزماں کی جانب ہے گویا چودھری صاحب کو لیگ کی صدارت سے الگ کر کے یار لوگوں کو تسلی نہیں ہوئی۔ اور اب وہ اس فکر میں ہیں کہ چودھری صاحب کو جو ایک مکان ایک ہوٹل اور دو فیکٹریاں الاٹ ہو چکی ہیں۔ وہ بھی ان کے قبضے میں نہ رہنے دیں۔ تعجب ہے کہ چودھری صاحب جب تک لیگ کے صدر رہے کسی کو خیال نہ آیا کہ چودھری صاحب نے کیا کیا الاٹ منٹ کرا رکھا ہے۔ وہ صدارت سے الگ ہوئے تو یہ مسئلہ بھی سامنے آگیا۔ سے

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

دیکھا آپ نے ؟ یہ لوگ اتنا نہیں دیکھ سکتے کہ چودھری صاحب ذرا مرغن غذائیں کھالیں۔ دو فیکٹریوں میں کیا مل جاتا ہوگا ؟ کچھ کوئی آٹھ دس ہزار ماہوار۔ اتنی سی رقم پر ان اخباروں کا یہ شور !

ادب لطیف

ساحل ڈوور

آج کی رات سمندر میں کامل سکوت ہے اونچا مد و جزر ہے۔ ماہتاب کی دھلی ہوئی حسین کرنیں آبنائے پر مترشح ہیں۔

ساحل فرانس پر ٹمٹمی ہوئی دھندلی روشنی اور ساکت خلیج میں انگلینڈ کی وسیع ڈھلوان چٹانوں کی جھلملاہٹ کا دل فریب منظر۔

اے شاہد نظر تو بھی اس روشن دان تک آ۔

اور دیکھ رات کس قدر دلفریب ہے۔

سن ! جہاں سمندر چاندنی سے بھی ہوئی زمین سے مس ہوتا ہے۔ اور ایک لمبا بھین پیدا ہے۔

کیا تو سن رہی ہے کنکڑوں کی وہ کریہہ آواز جن کو لہریں گھسیٹ لاتی ہیں۔

اور پھر واپس ہوتے ہوئے ان کو سمندر کے کنارے پھینک دیتی ہیں۔ لہریں یہ دہراتے ہوئے ایک جھنجھنائی ہوئی تھین لے کے ساتھ غمگین ابدی الاپ پیدا کرتی ہیں۔

بہت دن ہوئے سفاکلس نے اس ہی الاپ کو ساحل ایجین پر سنا تھا۔ اور اس سے اس کے دماغ میں انسانی اتفاقات کے مکدر مد و جزر کا خیال آیا تھا۔

ہم کو بھی اس الاپ میں وہی خیال ملتا ہے گو ہم اس کو شمال بعید میں سن رہے ہیں۔

ایمان کا اتھاہ سمندر بھی ایک وقت میں ساحل گیتی سے ہمکنار تھا۔

لیکن اب وہ اس کے ویران کناروں سے ٹکرا کر سنگریزوں کی طرح دنیا کی ہیبت مادی کو برہنہ نظر کرتا ہے۔ ایک لمبی دلسوز آواز کے ساتھ۔

کیوں کہ ہمارے سامنے خواب و خیال کی انسانی خوبصورت دنیا میں درحقیقت نہ تو محبت و مسرت ہی ہے۔ اور نہ تیقن شانتی اور دکھ کے لئے سہارا ہمارا وجود بیاں مشکل اس گھٹا ٹوپ اندھیری فضا کے ہے۔ جہاں دشمن سے لڑائی اور ان کے تعاقب کرنے کا گھنٹہ بجتے ہی ہم بدحواسی میں اپنے ساتھی لانے والوں ہی سے بھڑ جاتے ہیں۔

افغانستان کو پاکستان کے الزام سے انکار

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت افغانستان نے پاکستان کے اس الزام سے انکار کیا ہے کہ افغان لشکر پاکستان کے حدود میں گھس آیا تھا۔

حکومت پاکستان نے حکومت افغانستان کو اس سلسلہ میں ایک احتجاجی تحریر بھیجی ہے جس کا جواب دیتے ہوئے حکومت افغانستان نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ افغان لشکر پاکستان کے حدود میں گھس گیا تھا۔ بلکہ الٹا پاکستان پر یہ الزام لگایا ہے۔

"مسلم لیگ پاکستان ہے"

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے اپنے سابقہ بیان کی توضیح کی ہے کہ "مسلم پاکستان ہے"۔

انھوں نے اس سلسلہ میں اخبار نویسوں کو جواب دیتے ہوئے کہا "پاکستان مسلم لیگ کا بچہ ہے" اور ماں کا یہ فرض ہے کہ وہ اس وقت تک بچہ کی دیکھ بھال کرے جب تک وہ خود اپنی حفاظت کے قابل نہ ہو جائے۔

" سوال ۔ کیا آپ کے تعین مسلم لیگ کی صدارت اور وزارت عظمیٰ کے اجتماع میں پاکستان کو ڈکٹیٹر شپ کا خدشہ لاحق نہیں ہو جاتا۔

جواب۔ ڈکٹیٹر شپ میری فطرت میں نہیں ہے

سوال ۔ حکومت کو حکومت کا ذریعہ آپ مسلم لیگ کونسل کو سمجھتے ہیں۔ یا دستور ساز اسمبلی کو۔

جواب:۔ میں پاکستان کا وزیر اعظم اس لئے ہوں کہ دستور ساز اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی موجود ہے جس کی طاقت کا سرچشمہ مسلم لیگ ہے۔ دستور ساز اسمبلی وہی کرتی ہے جو مسلم لیگ کرنا چاہتی ہے۔

نوعی دنیا

دنیا کے عظیم الشان

۱۔ لینن لائبریری ماسکو میں بالشویک حکومت نے ۱۹۲۲ء میں قایم کی دنیا میں سب سے بڑی لائبریری ہے۔ اس میں تقریباً چورانوے لاکھ کتابیں۔

۲۔ پبلک لائبریری لینن گراڈ ملکہ کیتھرائن کے عہد میں قایم ہوئی تھیں۔ کتابوں کی تعداد کے لحاظ سے یورپ میں سب سے بڑی لائبریری ہے۔ اس میں پچاس لاکھ مطبوعہ کتابوں کے علاوہ ۳½ لاکھ قلمی نسخے ہیں۔ ۳۔ برٹش میوزیم لائبریری لندن ہنری ہشتم کے زمانہ میں قایم ہوئی تھی۔ اس میں ۴۲ لاکھ سے زیادہ کتابیں ہیں۔

۴۔ نیشنل لائبریری پیرس۔ یورپ میں قدیم ترین لائبریری اور لوئی شانزدہم کے زمانہ میں قایم ہوئی تھی۔ اس میں تقریباً پچاس لاکھ کتابیں اور ۵۰ اخبارات اور رسائل کے فائل ہیں۔

۵۔ پروشین لائبریری۔ برلن۔ ۱۶۱۶ء میں بعہد فریڈرک ولیم قایم ہوئی تھی۔ اس میں تین لاکھ سے زیادہ کتابیں نادر قلمی نسخوں کی تعداد بیس ہزار ہے۔

۶۔ اسٹیٹ لائبریری۔ میونک نادر اور بیش قیمت کتابوں کے لحاظ سے دنیا کے عظیم ترین کتب خانوں میں شمار کی جاتی ہے۔ اس نے سولہویں صدی کے وسط میں البرٹ پنجم شاہ بویریا نے قایم کیا تھا۔ اس میں ستر لاکھ کے قریب کتابیں ہیں۔ نادر اور قلمی نسخوں کی تعداد ۵۰ ہزار سے متجاوز ہے۔

۷۔ ہسپانوی نیشنل لائبریری۔ میڈرڈ اسے ۱۷۱۲ء میں شاہ فلپ پنجم نے قایم کیا تھا۔ ۱۸۲۶ء میں [illegible] دی گئی۔ اس میں کتابوں کی تعداد پندرہ لاکھ سے زیادہ ہے۔

۸۔ نیشنل لائبریری۔ ویانا ۱۴۹۲ء میں قایم ہوئی تھی۔ کتابوں کی تعداد ۱½ لاکھ ہے۔

۹۔ بوڈلین لائبریری آکسفورڈ وہاں کی تمام یونیورسٹیوں میں سب سے بڑی لائبریری ہے۔ ۱۵ ویں صدی میں قایم ہوئی تھی۔ کتابوں کی تعداد چودہ لاکھ سے زیادہ ہے۔

۱۰۔ اطالوی لائبریری فلورنس اٹلی کی مرکزی نیشنل لائبریری ہے اس میں کتابوں کی تعداد بارہ لاکھ ہے۔

۱۱۔ شاہی لائبریری ٹوکیو۔ ایشیا میں سب سے بڑی لائبریری ہے۔ ۱۸۷۲ء میں قایم ہوئی ہے کتابوں کی تعداد ۱۲ بارہ لاکھ ہے۔

۱۲۔ امپیریل لائبریری کلکتہ۔ ہندوستان میں سب سے بڑی لائبریری ہے۔ مطبوعہ کتابوں کی تعداد تقریباً چار لاکھ ہے ۱۳۔ یونیورسٹی لائبریری کلکتہ۔ ہندوستان کی یونیورسٹیوں میں سب سے بڑی لائبریری ہے۔ اسمیں تین لاکھ سے زیادہ مطبوعہ اور قلمی کتابیں ہیں۔

ٹنڈن جی مہا سبھائی لیڈر کی نظر میں

پٹنہ ۲۴ اکتوبر۔ مسٹر آشوتوش لہری نے نادیا کانفرنس ہندو مہاسبھا کا افتتاح کرتے ہوئے نہرو حکومت معاہدہ دہلی اور کانگریس کی فسطائیت پر نکتہ چینی کی۔

انھوں نے کہا کہ نہرو مارکہ کانگریس اور ٹنڈن مارکہ کانگریس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ انھوں نے مسٹر ٹنڈن کی مذہبی کٹر پن سیاست پر بھی نکتہ چینی کی اور اس کو موجودہ سیاست میں شیخ چلی کی دنیا قرار دیا۔

انھوں نے کہا کہ معاہدہ دہلی پر دستخط کر کے پنڈت نہرو نے ہندوستان کو [illegible] انھوں نے بنگال سے اپیل کی کہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو کر [illegible] کرے۔

پردۂ فلم

کملا چیٹرجی

(از جناب بی۔ کے جوہر)

اس ہفتہ ہم اس فلمی ساحرہ کا ذکر کرتے ہیں جو آج اس دنیا میں نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ زندہ ہوتی تو یقیناً آج ہماری کامیاب ترین ایکٹرسوں میں سے ایک ہوتی۔ وہ حد درجہ حسین تھی۔ مگر افسوس کہ عمر نے ساتھ نہ دیا۔ اور وہ ساحرہ جس کا نام کملا چیٹرجی تھا اس جہان فانی سے رخصت ہوگئی۔

پھول تو چند دن کیلئے اپنی بہار دکھلا گئے

حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

کملا چیٹرجی۔ بنگال کی رہنے والی تھی۔ وہ مشہور ہیروئن سلوچنا چیٹرجی کی چھوٹی بہن اور اپنے ماں باپ کی سب سے چھوٹی لڑکی تھی فلم تان سین میں اسے شہنشاہ اکبر کی دختر کے روپ میں اتارا گیا۔ گو کردار مختصر تھا۔ مگر کملا نے دیکھنے والوں کو اپنی موجودگی کا احساس کرا کے ہی چھوڑا۔ اداکاری کی تو بات ہی الگ رہی۔ اس کی شہزادیوں کی سی چال ڈھال اور انداز لوگوں کے دلوں میں گھر کر گئے۔ اس کے بعد کیدار شرما کی فلم گوری میں بھی وہ چند لمحوں کے لئے پردہ فلم پر آئی۔

۱۹۴۳ء میں اس نے بلند پایہ ہدایت کار کیدار شرما سے شادی کر لی۔ مگر اگلے ہی سال اُسے داغ جدائی دے کر فوت ہوگئی۔ کیدار شرما کا کہنا ہے کہ وہ اُسے حد سے زیادہ پیار اور اس کی بہت عزت کرتا تھا۔ سنتے ہیں کہ وہ اسے کمو کے نام سے پکارتا تھا اور ظاہراً اسی جذبہ کے ماتحت اس نے اپنی کامیاب فلم سہاگ رات کی ہیروئن کا نام کمو ہی رکھا۔ یہ بھی سنتے ہیں کہ سہاگ رات کی کمو اور کیدار شرما کی اصلی کمو کے انداز شرارت آمیز لہجہ میں بات کرنے کے ڈھنگ اور ایک خاص نزاکت سے آنکھ جھپکنے کی عادت آپس میں بہت کچھ ملتے جلتے ہیں۔

عالمی جنگ کو روکنا چاہئے

نئی دہلی ۲۴ اکتوبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے یوم اقوام متحدہ کے موقعہ پر ایک پیغام دیتے ہوئے کہا کہ اقوام متحدہ کے مستقبل پر جنگ اور امن اور دنیا کے مستقبل کا انحصار ہے

پنڈت جی نے آگے چل کر کہا کہ اپنے پیغام میں کہا ہے کہ ہم کو موجودہ بحران سے نکلنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اور جنگ کی طرف اقدام کو روکنا چاہیئے۔ اگر اقوام متحدہ میں بڑی قوموں نے شرکت کرنا چھوڑ دی یا انھیں اس کا موقع نہیں دیا گیا۔ تو اقوام متحدہ کی وہ حیثیت ختم ہو جائے گی جو منشور کو بنانے والے اُسے دینا چاہتے تھے۔

ہندو پاکستان دوستی کانفرنس کا جلسہ

نئی دہلی ۲۴ اکتوبر۔ ہندو پاکستان دوستی ایسوسی ایشن کے سکریٹری نے اعلان کیا ہے کہ اس کا پہلا سالانہ جلسہ دسمبر کے تیسرے ہفتے میں ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس میں اور باتوں کے علاوہ متروکہ جائداد اور ہندو پاکستان میں تجارتی اشتراک عمل کے مسئلہ پر بھی غور کیا جائے گا۔

ہندی یونیورسٹیوں میں ذریعہ تعلیم

پٹنہ ۲۴ اکتوبر۔ ہندی بولنے والے علاقوں کی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں کی ایک کانفرنس یہاں ۲۸ اور ۲۹ اکتوبر کو ہوگی۔ اس میں یونیورسٹی تعلیم کے لئے ہندی کو ذریعہ تعلیم قرار دینے کی تدابیر پر غور کیا جائے گا۔

کانفرنس میں الہ آباد بنارس۔ لکھنؤ۔ مشرقی پنجاب ناگپور اور ساگر یونیورسٹی کے وائس چانسلر شرکت کریں گے۔ علیگڈھ اور عثمانیہ یونیورسٹی کے نمایندگان بھی شرکت کریں گے۔

ناگپور کا لکھ پتی تاجر گرفتار

ناگپور ۲۱ اکتوبر۔ یہاں کے لکھ پتی تاجر سیٹھ ماتھر داس۔ [illegible] سوت کے بہت بڑے بیوپاری ہیں۔ ۱۹ اکتوبر کو سوت کا بلیک کرنے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

پولیس نے انھیں ضمانت پر رہا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

حیدرآباد سندھ میں فائرنگ ۱۰ ہلاک ۴۲ مجروح

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ یہاں موصول ہونے والے ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ کل رات کو حیدرآباد سندھ میں پولیس نے ایک مشتعل ہجوم پر جو شہر کے تھانے کے سامنے جمع ہو گیا تھا۔ فائرنگ کی جس سے ۱۰ آدمی ہلاک اور چالیس زخمی ہوئے۔ اطلاع میں کہا گیا ہے کہ تھانے کے سامنے بیس ہزار آدمی جمع ہو گئے تھے۔ اور ان کا مطالبہ تھا کہ ان کو جنھیں پولیس نے کچھ پہلے اس الزام میں گرفتار کیا تھا کہ وہ مسلمانوں کے دو گروہ کے درمیان ہنگامہ کرانا چاہتے تھے۔ جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ انھیں رہا کر دیا گیا۔ لیکن مجمع قابو سے باہر ہو گیا تھا۔ اور اس نے پولیس کے آدمیوں اور افسروں پر پتھر پھینکے۔ اس پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا لیکن جب اس کا بھی کچھ اثر نہ ہوا۔ اور پولیس نے چند فیر کئے۔ لیکن مجمع اور زیادہ مشتعل ہو گیا۔ اور تھانے کے اندر گھس گیا۔

پولیس نے اس پر مزید گولی چلائی اور پانچ آدمی اسی جگہ ہلاک ہو گئے۔

پولیس کے ۳۴ آدمی خشت باری سے زخمی ہوئے اس فائرنگ سے مجمع تو منتشر ہو گیا۔ لیکن اس نے برافروختہ ہو کر لوٹ مار مچادی۔ اور سندھ حیدرآباد کے میونسپل بورڈ کے دفتر میں آگ لگا دی جس سے وہ آدھا جل گیا۔

حیدرآباد میں اب ۱۵ دن کے لئے دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی ہے۔

کیمبرج یونیورسٹی کی وائس چانسلر شپ

کیمبرج ۲۴ اکتوبر۔ کیمبرج یونیورسٹی کی وائس چانسلر شپ کے لئے پنڈت نہرو کی خدمات حاصل کرنے کی غرض سے سو آدمیوں کے اور دستخط حاصل کر لئے گئے ہیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں ایک وفد ہندوستان کے ہائی کمشنر مسٹر وی کے کرشنا منن سے بھی ملا۔ —— وائس چانسلر یونیورسٹی کا سب سے بڑا افسر ہوتا ہے۔ عام طور سے وہ کیمبرج میں قیام نہیں کرتا اس کے ذمہ انتظامی کام بھی نہیں ہوتے۔ یہ کام آجکل وائس چانسلر کرتا ہے۔ جب سے جنرل اسمٹس کا انتقال ہوا ہے۔ یہ جگہ خالی ہے۔ چانسلر کا انتخاب زندگی بھر کے لئے ہوتا ہے۔

چین میں بیس ہزار امریکی جاسوس گرفتار

لندن ۲۴ اکتوبر۔ سوویت کے اخبار پرودا نے پیکنگ کے نامہ نگار کے حوالے سے یہ خبر شائع کی ہے کہ ایک سال کی مدت میں چینی کمیونسٹ حکام نے ۲۰ ہزار ایسے جاسوسوں کو گرفتار کیا ہے جو امریکہ کے ملازم ہیں۔ اسی عرصہ میں تقریباً دو ہزار خفیہ ریڈیو سٹ بھی پکڑے گئے۔ ان جاسوسوں کو امریکی محکمہ رابطہ نے مقرر کیا ہے۔

ان جاسوسوں کے پاس سے جو مختلف قسم کے ہتھیار نکلے ہیں۔ ان پر ساختہ امریکہ لکھا ہوا ہے۔ جاسوسوں کے پاس جو ٹرانسمیٹر ڈائنامٹ خود بخود چلنے والے پستول گولہ بارود۔ [illegible] کی بیٹریاں ملی ہیں۔ ان کی [illegible] میں رکھ دیا گیا ہے تاکہ چینی باشندے دیکھ سکیں کہ امریکہ نے جاسوسی کا جال کس طرح سارے چین میں پھیلا [illegible]

اقوال زریں

جب تک کہ روزانہ فرض کا حساب ذیل کی تین چیزوں سے نہ کر لو۔ تب تک سونا نہ چاہیئے۔ اول آج کوئی نیک کام بھی کیا۔ دوم آج تم سے کوئی خطا تو نہیں ہوئی ہے سوم۔ کوئی برائی ترک کی یا نہیں۔

بری صحبت سے پرہیز کرو۔

ماں باپ کا فرض ہے کہ اپنے لڑکوں کو پڑھنے لکھنے کی طرف متوجہ کریں۔ اور بد صحبت سے بچا دیں۔

انسان کی قدر و منزلت علم و ہنر سے ہوتی ہے نہ کہ بھڑک دار پوشاک سے۔

سچی خیرات وہی کہی جا سکتی ہے۔ جو نام کے لئے نہ کی جائے۔

جو آدمی اپنی روزانہ محنت سے اپنی بسر اوقات کرنے کا سامان مہیا کرتے ہیں بہت ہی کم کاہل ہوتے ہیں۔

جو شخص غرور میں اپنی گردن اٹھاتا ہے وہ اپنے کو گردن کے بل گراتا ہے۔

موج تبسم

استاد (غصہ میں) تم بہت خبیث ہو۔
شاگرد۔ جی ہاں آپ ہی کا شاگرد ہوں۔

شرارتی۔ نائی سے کیا تم نے کبھی گدھے کی حجامت بھی بنائی ہے۔
نائی۔ کبھی ایسا موقع نہیں ہوا۔ لیکن آپ تشریف رکھیں کوشش کرتا ہوں۔

عسکری۔ بھائی جان ایک لفظ کے معنی بتا دیں گے
رضا۔ ہاں بڑے شوق سے
عسکری۔ حمق کے کیا معنی ہیں۔
رضا۔ واہ یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے ارے احمق یہ حمقے کی جمع ہے۔

پیاری تم مجھ سے شادی کر لو میں صرف تمہارے بوسوں پر اپنی تمام عمر بسر کر سکتا ہوں۔
لیکن مجھے یہ تو معلوم ہو جائے کہ میں کس چیز پر اپنی زندگی بسر کروں گی۔

وکیل۔ کیا میں آپ کو ایمانداری کے ساتھ اپنی رائے بتا دوں
موکل۔ جی نہیں مجھے اپنے پیشہ کے لحاظ سے آپ رائے دیجئے

عجیب و غریب

سب سے پہلے عطر گلاب سلمہ بیگم مادر نور جہاں نے ایجاد کیا۔ اور اس کا نام عطر جہانگیری رکھا۔

سب سے پہلے فن شعبدہ بازی کیتہ اسس نے ایجاد کیا۔

سب سے پہلے خیمہ جمشید بادشاہ نے بنایا۔

سب سے پہلے سیاروں کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے سیویل میں رصدگاہ جیبر نے بنوائی۔

سب سے پہلے فن شناوری فیثاغورس نے ایجاد کیا۔

سب سے پہلے ناچ کا طریقہ سامری نے ایجاد کیا

سب سے پہلے آلات جنگ و قوانین سلطنت جمشید نے رائج کئے۔

سب سے پہلے محکمہ پولیس زیاد بن امیہ نے قائم کیا۔

انگڑائی

(از جناب مدن لال بسمل)

شری کانت بھی اپنے بڑے بھائی ہردے پرشاد کی طرح آٹھویں پاس کر کے پتا جی کا ہاتھ بٹانے کے لئے دوکان پر بیٹھ جاتا۔ اگر ہردے پرشاد اس کی تعلیم جاری رکھنے کے لئے خون پسینہ ایک نہ کرتا۔ ہردے پرشاد ہر پڑھے لکھے آدمی کی قدر کرتا تھا۔ اور اس کے دل میں بھی آگے پڑھنے کی خواہش تھی۔ لیکن دوکان پر پتا جی کا ہاتھ بٹانے کے لئے دوسرا کوئی آدمی نہ تھا۔ اس لئے پتا جی کی ضد پر اسے آگے پڑھنے کا خیال ترک کرنا پڑا۔ لیکن اب وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا چھوٹا بھائی شری کانت بھی اس کی طرح تعلیم کا سلسلہ ادھورا چھوڑ کر دکان پر بیٹھ جائے۔ حالانکہ پتا جی کہتے تھے کہ کیا ضرورت ہے آگے پڑھنے کی۔ کون سی انہیں نوکری کرنی ہے۔ کہ اسکولوں اور کالجوں میں مارا مارے پھرو۔ بھگوان کی دیا سے اچھا کاروبار ہے۔ بس دکان پر بیٹھ جاؤ اور بھائی کا ہاتھ بٹاؤ۔

لیکن ہردے پرشاد اپنے بھائی کو پڑھانے پر بضد تھا۔ وہ نہیں چاہتا کہ کانت کی واقفیت صرف کرانے اور بنساروں کی چیز تک محدود رہے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کانت بھی اس کی طرح اپنی اندرونی خوبیوں ایک معمولی دکان دار بن کر فنا کر دے۔ وہ چاہتا تھا کہ شری کانت ایم اے پاس کرے۔ اور کسی اعلیٰ عہدے پر فائز ہو اور پھر اس کا بھی سر فخر سے بلند ہو!

اس نے شری کانت کو پڑھایا۔ کانت بھی ہونہار اور ذہین تھا۔ اس نے جلدی ہی ہائی اسکول پاس کر لیا۔ اور پھر کالج میں داخل ہو گیا۔ کالج میں بھی وہ کامیاب طالب علم رہا۔

ہردے پرشاد بہت خوش تھا۔ کیونکہ اس کا چھوٹا بھائی ایم اے کر چکا تھا۔ ابھی تک ان کی ساری برادری میں مڈل یا میٹرک سے آگے پڑھنے نہ پایا تھا۔ لیکن آج ان کے گھرانے نے شری کانت کو ایم تک پڑھا کر مثال قائم کر دی تھی۔ جہاں ہردے پرشاد جاتا لوگ اس کی محنت کو سراہتے۔

"اگر لالہ جی کا بس چلتا تو کانت کو بھی دوکان پر بٹھا دیتے۔ لیکن یہ صرف یہ تمہاری ہمت ہے کہ بھائی کو اس رتبہ پر پہنچا دیا۔"

ہردے پرشاد خوشی سے پھولا نہ سماتا۔ اس کا فخر سے بلند ہو جاتا۔ اور شری کانت کی ہونہاری کا ذکر کرتے ہوئے کہتا۔

"جناب یہ سب شری کانت کی ہمت ہے میں نے دیکھا کہ اس کے دل میں آگے پڑھنے کا شوق ہے۔ میں نے کہا پڑھتے جاؤ کہاں تک تم پڑھ سکتے ہو۔ محنت تمہیں کرنی ہے مجھے نہیں کرنی ہے۔"

شری کانت کے پتا بھی خوش تھے۔ کیوں کہ جس لڑکے کو وہ صرف دوکان دار بنانا چاہتے تھے۔ وہ ایم اے کر چکا تھا۔ اور اب اعلیٰ عہدہ پر فائز ہونے والا تھا۔ لیکن وہ تمام ملنے جلنے والوں سے یہی کہتے ہیں۔

"کانت نے ایم اے کر لیا تو کیا معرکہ مار لیا۔ دیکھ لوں گا جب وہ دوکان سے زیادہ نوکری میں کمائے گا۔ کہاں بیوپار اور کہاں ملازمت۔" لیکن وہ دل میں شری کانت کی داد دئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔

تھوڑے ہی عرصہ بعد شری کانت کو سرکاری دفتر میں اچھی ملازمت مل گئی۔ ہردے پرشاد کی یہ تمنا بھی پوری ہو گئی تھی۔ کیوں کہ بھائی کو وہ جس اعلیٰ عہدہ پر دیکھنا چاہتا تھا۔ آج کانت اس پر مامور تھا۔ اب وہ چاہتا تھا کہ اس کی شادی کر دی جائے۔ اس کا گھر بسا دیا جائے۔ اپنے ہاتھوں سے اس کا سہرہ سجا کر نئی نویلی دلہن کو گھر لے آئے۔ لیکن ہردے سے بڑھ کر شری کانت کی بھابی اس بات کی خواہش مند تھی۔ کیونکہ وہ شری کانت کے لئے اپنی چھوٹی بہن کا رشتہ چاہتی تھی۔ اور وہ اس رشتہ کے لئے اپنے باپ کو کہہ بھی چکی تھی۔ اور اس کی ضد پر ہردے پرشاد اپنے سسر سے وعدہ بھی کر چکا تھا۔ دوسری طرف شری کانت کی بڑی بہن بھی ایک رشتہ کے لئے زور دے رہی تھی۔ اس نے اپنی سسرال میں ایک نہایت ہی حسین اور خوبصورت لڑکی کا انتخاب کیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ یہی لڑکی اس کی بھابی بنے اور اس لئے وہ لڑکی والوں سے بات چیت بھی کر آئی تھی۔

اس طرح گھر میں ہر وقت چہل پہل اور رونق رہتی شادی اور بیاہ کے نقشے چھڑے رہتے۔ لیکن ایک دن شری کانت نے سب کے درمیان کہہ دیا۔ "میں شادی اپنی پسند کے مطابق کروں گا۔"

ہردے پرشاد خاموش رہ گیا۔ جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔ اس کے خوابوں کا طلسم ٹوٹ گیا تھا۔ یہ امر اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ جس پر اس نے اتنی محنت صرف کی وہ آج اسے صاف جواب دے دے گا کہ تمہارا پسند کیا ہوا رشتہ مجھے منظور نہیں۔ اسے شری کانت کی فرمانبرداری پر پورا اعتماد تھا۔ اس لئے اس نے اپنے سسر سے وعدہ کیا تھا۔ لیکن اب شری کانت کے اس کورے جواب نے اسے ہر ایک کے سامنے شرمندہ کر دیا۔ لالہ جی تو غصے سے پاگل ہو گئے۔ وہ تو شری کانت اور ہردے پرشاد دونوں پر بری طرح بگڑ گئے۔

"یہی انگریزی تعلیم کا نتیجہ ہے کہ برادری میں کسی لڑکے نے ایسے گل نہیں کھلائے تھے لیکن یہ لونڈا میری ساکھ اور عزت کا جنازہ نکال کر رہے گا۔" اور وہ نہایت غصے میں کانپ رہے تھے۔

لیکن ہردے پرشاد نے پھر شری کانت کی طرف داری کرتے ہوئے کہا۔

"لالہ جی آپ فضول بگڑ رہے ہیں جس کی شادی کو آپ گڈے گڑیا کا کھیل سمجھ رہے ہیں۔ وہ لڑکے لڑکی کی ساری زندگی کا سوال ہے۔۔۔"

"چپ رہو ہردے! حقیقت میں تم اس کی حمایت کر رہے ہو۔ آج میری عزت کا سوال ہے۔ لیکن پھر بھی تمہاری عادت ابھی تک گل کھلا رہی ہے۔

آپ ٹھنڈے دل سے سوچیں ہمیں کوئی حق نہیں کہ اس معاملے میں دخل انداز ہوں۔

میں سوچ چکا ہوں۔ میں ایسا ہونے نہیں دوں گا۔"

شری کانت تو غصہ میں بڑبڑاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ لیکن ہردے پرشاد برابر لالہ جی کو سمجھاتا رہا۔ اس نے انہیں زمانے کی رفتار سے آگاہ کیا۔ لالہ جی تین چار روز تک تو اسی ضد پر اڑے رہے۔ لیکن آخر ہردے پرشاد نے انہیں قائل ہی کر لیا۔

ہردے پرشاد نے اپنے ہاتھوں سے شری کانت کے چہرے پر سہرہ سجایا۔ بڑی شان سے برات چڑھی بڑے امیرانہ ٹھاٹ سے دولہن گھر لائی گئی۔ لیکن ہردے پرشاد کے دل میں ایک ناکام تمنا کسک پیدا کر رہی تھی کاش کہ اس کی چھوٹی سالی شری کانت کی دولہن بنتی! اس وقت کتنا خوش ہوتا۔ اس کے پاؤں زمین پر نہ ٹکتے۔ کیوں کہ اس رشتہ سے اس کی ایک امید وابستہ تھی۔ وہ یہ کہ صرف اس کی سالی ہی اس کی بیوی کی آغوش بھر سکتی تھی۔ کیوں کہ وہ اس کی بہن تھی۔ اور اس جذبے کے زیر اثر وہ اپنی گود یا بہن کی گود اپنے بچے یا بہن کے بچے میں کوئی فرق نہیں سمجھتی۔ اس سے اس کا اپنا گھر آباد ہو جاتا۔ لیکن شری کانت کی ہٹ دھرمی نے اس کے سپنوں کا طلسم توڑ دیا۔ اس کی ضد نے اسے مایوس کر دیا۔ کیوں کہ جو ارمان اس کے دل میں مچل رہے تھے۔ ان کا گلا شری کانت کی ہٹ نے گھونٹ دیا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ خوش تھا۔ کیوں کہ وہ اپنے بھائی کو خوش اور سکھی رکھنے میں کامیاب ہوا تھا۔ اس کے بھائی کو اپنی پسند کے مطابق رشتہ ملا تھا۔ لڑکی شاید گریجویٹ تھی۔ سوسائٹی کلب سینما ریسٹورنٹ بال روم کی دلدادہ سوسائٹی سے واقف تھی۔ وہ حسین بھی تھی۔ اور شری کانت کے ذوق نظر کے موافق بھی اس لئے ہردے پرشاد کو خوشی تھی۔ اور وہ بہت مسرور تھا۔

گھر کے سب سے اچھے اور خوشنما کمرے، ہردے پرشاد نے دونوں کے اندر نیا فرنیچر منگا کر خوب آراستہ کروا دئے۔ بہو اگر ایک چیز کی فرمائش کرتی تو ہردے پرشاد درجنوں لے آتا۔ بعض اوقات وہ فرمائش کرنے بھی نہ پاتی تھی کہ وہ اس کو پہلے ہی پورا کر دیتا۔ حالاں کہ باقی گھر والوں کو دلہن کے اطوار پسند نہ تھے۔ وہ کھلے منہ گھر میں گھومتی تھی۔ لالہ جی سے بھی کھلم کھلا باتیں کرتی تھی۔ گھر کی گھی میں بیٹھنے کے بجائے شری کانت کے ساتھ موٹر میں بیٹھ کر سیر کو جاتی تھی۔ پہلے تو اس بات کا چرچا گھر گھر اور ساری برادری میں رہا۔ لیکن بعد میں گھر والوں کی نکتہ چینی بند ہو گئی۔ بہو کے پیارے برتاؤ اور پر خلوص رویئے نے سب گھر والوں کو اپنا گرویدہ بنا دیا تھا۔ اب لالہ جی خود کہتے تھے۔

"سسر سے کیا پردہ اور بہو اور بیٹی میں کیا فرق ہوتا ہے۔ اور پھر بیٹی کو مجھ سے پردہ کرنے کی کیا ضرورت ہے"

اور جب بہو اور شری کانت کار میں بیٹھ کر گھومنے کے لئے جاتے تھے تو ہردے پرشاد کی بیوی پیار سے اس کے چہرے پر سرمے کا ٹیکہ لگا دیتی۔ کہ بری نظر سے دور رہے۔ وہ اکثر کہتی تھی۔

"یہ میری دیورانی نہیں بہن ہے"

اور ایک بار تو اس نے سب کے سامنے کہہ دیا کہ

"کانت کو الیٹورلڈ کا دے اسے میں پاؤں گی بہو کی ابھی عمر ہی کیا ہے کہ جنجال میں پڑے"

بہو کچھ شرما گئی تھی۔ لیکن ایک طرح کا اس کے دل کو اطمینان ہوا۔ کہ ماں ہونے کے باوجود اس کی موجودہ زندگی میں کوئی فرق پیدا نہ ہوگا۔ وہ پہلے کی طرح شری کانت کے ساتھ کلب جا سکے گی۔ گھر کے جھمیلوں کو فراموش کر کے بال روم میں ناچ سکے گی۔ وہ پہلے ہی کی طرح ہر چیز سے لطف اندوز ہو سکے گی۔ اور جب شری کانت کے ہاں لڑکا ہوا تو ہردے پرشاد کی خوشی کی حد نہ رہی۔ کائنات کی خوشیاں اس کے دل و دماغ پر چھا گئی تھیں۔ [illegible] پہلے ہی روز منے کو اپنا دودھ پلایا۔ ہردے پرشاد کو ایک خوشی لڑکے کی تھی۔ اور دوسری اسے گود لینے کی۔ اس نے اپنے سارے رشتہ داروں کو نامور دعوت دی۔ مراثیوں اور بھانڈوں کی جھولیاں بھر دیں۔ [illegible] فرمائشوں کو پوری کیں۔ غریبوں اور فقیروں کو دو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلایا۔ جو بھی بدھائی کے لئے آیا مٹھائی سے اس کی جھولی بھر دی۔

بہو کی گھر میں پوجا ہونے لگی۔ وہ گھر جس کا آنگن ایک معصوم بچے کے کھیل کے لئے ترس رہا تھا جس کی فضا منے کے ہنسنے اور رونے کی مترنم آواز کی متلاشی تھی آج اس آنگن اور فضا کو ہونے رونق اور چہل پہل بخش دی تھی۔ منے کا دادا کتنا خوش تھا۔ اس کی ضعیف آنکھوں نے اپنے گھر کا روشن چراغ دیکھ لیا تھا۔ وہ اپنی لاٹھی کے سہارے چلتا بازار سے بہو اور منے کی ضروریات کی چیزیں خرید لاتا۔ ہردے پرشاد کی بیوی تو منے کو گود دے کر دنیا کو بھول گئی تھی۔ اسے نہلانا دھلانا اس کی صحت کا ہر طرح سے خیال رکھنا۔ اسے زود ہضم اور اعلیٰ خوراک دینا اس کا دھندہ رہ گیا تھا۔ اس طرح منے کے ساتھ اپنا سارا دن گزار دیتی ایک دو سال کے اندر اس نے منے کو خوب موٹا کر دیا۔ اب وہ چلتا تھا۔ اور توتلی زبان میں باتیں کرتا تھا۔

شری کانت اور بہو کو منے کی ذرا بھی پرواہ نہ تھی ہردے پرشاد اور بھابی کی موجودگی میں انہیں منے کی فکر کی ضرورت ہی نہ تھی۔ بھابی منے کی صحت کا ہر وقت خیال رکھتی تھی۔ اگر منا کسی کے ساتھ بازار جاتا تو وہ سب کو تنبیہ کرتی کہ وہ منے کو کوئی چیز کھانے کے لئے لے کر نہ دینا۔ کیوں کہ وہ بازاری چیزوں اور مٹھائیوں کو بیماری کا گھر سمجھتی تھی۔ اسے ہر وقت منے کی صحت کا خیال رہتا تھا۔ اور بہو کو منے کی بالکل فکر نہ تھی جیسے وہ اس کا اپنا بیٹا نہ ہو۔ کبھی کبھی پیار سے اس کا منہ چوم لیتی۔ وہ زیادہ وقت شری کانت کے ساتھ کلب اور بال روم میں گزارتی تھی۔ اس کی محبت صرف شری کانت ہی تک محدود تھی۔

گھر والوں کو بھی بالکل اعتراض نہ تھا۔ وہ اسے جنجال میں ڈالنا نہیں چاہتے تھے۔ ہردے پرشاد اکثر کہا کرتا کہ عورتوں کو مکمل آزادی ہونی چاہیئے۔ اور ہمارے دیش کو اس چیز کی اشد ضرورت ہے۔ حالانکہ جب کوئی گھر میں آتا تو اس کی اپنی بیوی ایک ہاتھ لمبا گھونگھٹ نکال لیتی تھی۔ اور اس نے اپنی بیوی کو کبھی اس سے منع نہیں کیا۔

ایک سال بعد

شری کانت کا تبادلہ پونا ہو گیا اب یہ سوال اٹھا کہ منے ہردے پرشاد کے پاس رہے یا شری کانت کے ساتھ پونا جائے۔ دادا نے ہنس کر صلاح دی کہ منے کو بیچ میں کھڑا کر دیا جائے اور ہردے پرشاد اور شری کانت بلائیں جس کے پاس چلا جائے منا اسی کے ساتھ رہے۔

لالہ جی کی تجویز سب نے مان لی اچھا خاصہ تماشا اکٹھا ہوا۔ گھر کے سب افراد ڈرائنگ روم میں اکٹھا ہوئے منے کو بیچ میں کھڑا کر دیا گیا۔ اور دونوں نے منے کو بلانا شروع کیا۔ کانت نے بڑے بڑے خوبصورت کھلونوں سے منے کا دل للچانا چاہا۔ مگر منا ڈیڑی ڈیڈی کرتا لپکتا تاؤ ہردے پرشاد کی گودی میں آ گیا۔

ہنسی مذاق کے ساتھ تماشہ ختم ہوا۔ کہ منا ہردے پرشاد ہی کے ساتھ رہے۔ شری کانت اور بہو نے بھی کوئی پرواہ نہ کی۔ بہو تو بال بچوں کے جنجال میں پڑنا ہی نہیں چاہتی تھی۔ لیکن پونا پہونچ کر بہو کے دل میں بھی بار بار ہٹھا بیٹھا درد اٹھا اور اس نے بے چینی محسوس کی اسے بے اختیار منے کی یاد آنے لگی۔ رات کو اس کی بے چینی اور بھی بڑھ گئی۔ منے کا ننھا اور معصوم چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا۔ وہ اسے بڑھ کر اپنی باہوں میں اٹھا لینا چاہتی تھی۔ اس کا منہ چوم لینا چاہتی تھی۔ لیکن منا اس سے بہت دور تھا۔ اس کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے۔ اس نے تکیے کو منے کے تصور میں سینے سے بھینچ لیا۔ آج سوئی ہوئی ممتا پہلی بار انگڑائی لے کر بیدار ہوئی تھی۔

اور جب وہ صبح کو بہت دیر سے بستر سے اٹھی تو اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔ شری کانت کے پوچھنے پر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

اس نے سسکیاں بھرتے ہوئے کہا۔ "منے کو یہاں بلا لو!"

شری کانت گہری سوچ میں پڑ گیا۔ بھائی کی محبت، اس کا پر خلوص دل۔ اس کے احسان۔ ماں کی ممتا۔ انگڑائی۔ انگڑائی!! ۔ بھونچال! بھونچال!!

لیکن سسکیاں بلند ہوتی جا رہی تھیں۔

ہندوستان میں پٹرول راشننگ ختم

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر۔ وزارت نقل و حمل نے یہ اعلان کیا ہے کہ آج سے یو پی کے علاوہ سارے ہندوستان میں پٹرول کی راشننگ ختم کر دی جائے گی کوشش کی جا رہی ہے کہ یو پی کے تمام اضلاع میں پاور الکوہل کو پٹرول میں ملانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

برطانیہ میں سالانہ دو کروڑ شیشے کی بوتلیں

لندن۔ ۲۲ اکتوبر۔ آجکل برطانیہ میں سالانہ تقریباً ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ شیشے کی بوتلیں تیار کی جاتی ہیں۔ اب دودھ اور دوسری اشیاء شیشے کی بوتلوں میں سپلائی کی جاتی ہیں۔ پلاسٹک کی بوتلیں بھی تیار ہونے لگی ہیں۔ لیکن بہت معمولی تعداد میں۔

درگا دیوی کی بھینٹ

بنارس ۲۲ اکتوبر۔ ایک سادھو نے پوجا کے دوران میں اپنی زبان کاٹ کر درگا دیوی کے نذر کر دی۔ یہ واقعہ ایک مندر میں پیش آیا۔ جو شہر کے مضافات میں ہے۔

تبت پر حملے کی تصدیق

پی کنگ۔ ۲۶ اکتوبر۔ پی کنگ حکومت نے کل سہ پہر کو تبت پر حملے کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا ہے۔ ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ "عوامی فوج کے دستوں نے تیس لاکھ تبتیوں کو سامراجی مظالم سے نجات دلانے اور چین کی مغربی سرحد کو مضبوط کرنے کی خاطر تبت میں پیش قدمی کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

پریس ٹرسٹ آف انڈیا کا جو نامہ نگار پی کنگ میں ہے اس کا کہنا ہے کہ اس اعلان کا یہ مطلب لیا جا رہا ہے کہ فوجیں غالباً تبت کے اندر دور تک گھس گئی ہیں۔ لیکن یہ نہ معلوم ہو سکا کہ فوجیں کہاں تک پہونچ گئی ہیں۔ اور ان کا منظم مقابلہ کیا جا رہا ہے یا نہیں۔

ہانگ کانگ میں لوگوں کا خیال ہے کہ کمیونسٹ فوج آہستہ آہستہ تبت کو آزاد کرائے گی۔ تبت کے دارالحکومت لاسہ میں راج کرنے والا ۱۶ برس کا لڑکا دلائی لاما اور اس کے پیر و کمیونسٹوں کے خلاف ہیں۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ ۱۲ سالہ پنچم لاما جو آجکل مغربی چین میں ہے۔ اور تبت کا دوسرے نمبر کا روحانی پیشوا ہے۔ حکومت پیکنگ کا خیر خواہ ہے حملے کی خبر سنکر خود پیکنگ کو بھی تعجب ہوا۔ جہاں سہ پہر تک اس حملے کا کوئی اعلان نہیں ہوا تھا۔

تبت کی سرحد پر حفاظتی اقدامات!

لکھنؤ۔ ۲۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اتر پردیش میں ضلع الموڑہ کے پاس ڈھائی سو میل لمبی تبت کی سرحد پر حفاظتی اقدامات سخت کر دئے جائیں گے۔ تبت کی سرحد پر ڈاکوؤں اور چوروں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی خبر ملنے پر صوبائی حکومت نے ایک افسر کو حالات کے مطالعہ کے لئے روانہ کیا تھا۔ چین کے حملہ سے اس قسم کے اقدامات کی اور ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ چنانچہ جلد ہی کوئی کارروائی ہونے والی ہے۔ کمایوں ڈویژن میں تین ضلع الموڑا گڑھوال اور ٹہری گڑھوال تبت کی سرحد کے قریب واقع ہیں۔

تبت اقوام متحدہ میں معاملہ لیجا سکتا ہے؟

کینبرا۔ ۲۶ اکتوبر۔ آسٹریلیا کے وزیر دفاع فلپ ماس برائڈ نے آج کہا کہ اگر تبت پر حملہ ہو تو اس کو اختیار ہے کہ اس معاملہ کو اقوام متحدہ میں پیش کرے۔

تبت پر حملہ ہندستان کے مفاد کے خلاف

لکھنؤ ۲۶ اکتوبر۔ سوشلسٹ پارٹی کی خارجہ کمیٹی کے صدر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ چین کی نئی حکومت نے تبت پر حملہ کر کے نہ صرف بین الاقوامی اخلاق کی خلاف ورزی کی ہے بلکہ ہندستان کے مفاد کو بھی نقصان پہنچایا ہے۔

انہوں نے کہا ہے کہ چین کا یہ دعویٰ کہ اس نے اپنی مغربی سرحد کو مضبوط کرنے کے لئے یہ اقدام کیا ہے۔ انتہائی شرارت پر مبنی ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ہر قوم اپنی سرحدوں کو ساری دنیا میں پھیلانے کی کوشش کرے گا۔ اس کے علاوہ تبت کا رشتہ چین کے مقابلہ میں ہندوستان سے کہیں زیادہ ہے۔

کشمیر کا مسئلہ اور حفاظتی کونسل

لیک سکس ۲۶ اکتوبر۔ متحدہ اقوام کے افسروں نے اس میں شک ظاہر کیا ہے کہ حفاظتی کونسل اس ہفتہ میں کشمیر کے معاملہ پر غور کر سکے۔

یوپی کے دو ہزار مسلمان پاکستان سے واپس

امرت سر ۲۶ اکتوبر۔ آج ساڑھے دس بجے واگہا سرحد سے ایک ہزار مسلمان پرمٹ کے ذریعہ داخل ہوئے یہ لوگ یوپی کے رہنے والے ہیں۔ اور وہیں مستقل طور پر رہنے کے لئے آئے ہیں۔ یہ لوگ آج رات اسپیشل ٹرین کے ذریعہ یوپی آئیں گے۔

اسی طرح ایک دوسرا گروہ جس میں ایک ہزار ایک سو آدمی ہوں گے۔ ۳۰ اکتوبر کو ہندوستان کی سرحد میں داخل ہوگا۔

ڈاکٹر کھرے کی صاف گوئی!

ناگ پور۔ ۲۶ اکتوبر۔ آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے صدر ڈاکٹر این بی کھرے نے آج اس سوال کے بارے میں مزید وضاحت کی کہ غیر ہندو مہا سبھا میں داخل ہو سکتے ہیں۔ انھوں نے بمبئی کے ایک مسلمان تاجر سر سلیمان قاسم مٹھا کے خط کے جواب میں ایک خط لکھا ہے جس میں کہا ہے کہ غیر ہندو مہا سبھا میں ایک جماعت کی حیثیت سے نہیں داخل ہو سکتے بلکہ وہ اس کی پارلیمنٹری سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ مہا سبھا کے سیاسی نظریہ کو تسلیم کرنے۔

ڈاکٹر کھرے نے آگے چل کر کہا کہ عام طور سے یہ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ غیر ہندو مہا سبھا میں شامل ہو سکتے ہیں۔ کوئی غیر ہندو جماعت مذکور میں عہدہ دار نہیں ہو سکتا البتہ وہ مہا سبھا کے امیدوار کی حیثیت سے الکشن میں کھڑا ہو سکتا ہے۔

بہار کو ساڑھے اٹھارہ ہزار ٹن غلہ

پٹنہ ۲۶ اکتوبر۔ حکومت ہند نے بہار کو ۱۸۵۰۰ ٹن مزید غلہ دیا ہے۔ اس میں ایک ہزار ٹن چاول بارہ ہزار ٹن گیہوں ساڑھے پانچ ہزار ٹن جو شامل ہے۔ اب تک مرکزی حکومت بہار کی حکومت کو ۱۱۰,۵۰۰ ٹن غلہ دے چکی ہے۔ یہ غلہ فوراً ہی بہار بھیج دیا جائیگا۔

آسام فنڈ میں نواب بھوپال کا عطیہ

نئی دہلی ۲۶ اکتوبر۔ نواب بھوپال نے جو سمندر پار کے دورہ سے واپس ہوئے ہیں۔ آسام امدادی فنڈ میں پچاس ہزار روپیہ چندہ دیا ہے۔

منچوریا کی سرحد تک پہونچنے کا حکم

ٹوکیو۔ ۲۶ اکتوبر۔ ایک امریکی فوجی ترجمان نے بتایا ہے کہ صدر مقام سے حکم آیا ہے کہ منچوریا کی سرحد تک پہونچنے کے لئے جو قوت بھی استعمال کرنی پڑے

منچوریا کی سرحد پر پہلی مڈبھیڑ

ٹوکیو۔ ۲۶ اکتوبر۔ ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ جنوبی کوریا کی چھٹی ڈویژن جو منچوریا کی سرحد کی طرف بڑھ رہی تھی چینی کمیونسٹوں کی ۵ ہزار فوج سے متصادم ہوئی ہے۔ جنوبی کوریا کے دارالسلطنت سی اول کو ریڈیو سے خبر ملی ہے کہ ٹوکیو میں اس کی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ پھر بھی گذشتہ ۲۴ گھنٹے سے لاتعداد افواہیں اڑ رہی ہیں کہ چینی کمیونسٹ فوجیں منچوریا کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔

نہرو کا دفتر خارجہ کے مشیروں سے مشورہ!

نئی دہلی ۲۶ اکتوبر۔ وزارت خارجہ کے حلقوں نے آج کہا ہے کہ تبت کو آزاد کرانے کے متعلق پیکنگ کے اعلان کے علاوہ حکومت ہند کو کوئی اور اطلاع نہیں ملی ہے پیکنگ کے ہندوستانی سفارت خانے نے اور لاسہ کے ہندستانی مشن کی طرف سے ابھی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔

وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج دفتر خارجہ کے مشیروں سے تازہ ترین صورت حال کے بارے میں مشورہ کیا لیکن جب تک صورت حال واضح نہ ہو حکومت کی طرف کوئی اعلان ہونے کی امید نہیں ہے۔

بہار کے ۴۰ بڑے تاجر نظر بند

پٹنہ ۲۶ اکتوبر۔ حکومت بہار نے کپڑے اور غلہ کی ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری کے سلسلہ میں ۴۰ آدمیوں کی نظر بندی کا حکم دیا ہے۔ جن میں زیادہ تر بڑے تاجر ہیں۔

ان چالیس آدمیوں کے علاوہ حکومت ابھی تک پچیس آدمیوں کے نظر بندی کا حکم دے چکی ہے۔

چاول سے بھرے جہازوں کی آمد

مدراس ۲۶ اکتوبر۔ چاول سے بھرے ہوئے چار جہاز مصر اور تھائی لینڈ سے مدراس اور کوچین کی بندرگاہ پر پہونچ گئے ہیں۔ یہ چاول مدراس اور کوچین میں تقسیم کیا جائے گا۔

آسام کے لئے عراقی کھجوروں کا تحفہ

بغداد ۲۶ اکتوبر۔ آسام کے حالیہ زلزلوں کی وجہ سے بے گھر ہونے والے لوگوں کے لئے عراقی کھجور ایسوسی ایشن نے کھجور کے ایک ہزار ڈبے بطور عطیہ روانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

نئی دہلی۔ برما کے وزیر خارجہ اوسارے جو کل پہونچے تھے۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو سے طویل ملاقات کی۔



تبت میں چینی کمیونسٹ فوجوں کو داخلہ کا حکم

حملہ کا مقصد چین کی مغربی سرحد کو محفوظ کرنا ہے!

لندن ۲۵ اکتوبر۔ چین کی کمیونسٹ فوجوں کو تبت میں داخل ہونے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ تاکہ تبت کے ۳۰ لاکھ باشندوں کو سامراجی ظلم سے نجات دلائی جاسکے۔ اور چین کی مغربی سرحد کو محفوظ بنایا جاسکے۔

یہ اطلاع چین نو (کمیونسٹ) خبر رساں ایجنسی نے پے کنگ سے ایک خبر نامہ میں بھیجی ہے۔ خبر رساں ایجنسی نے عوام کی سیاسی بیداری کے سلسلہ میں ایک مشترکہ ہدایت نامہ کا حوالہ دیا ہے۔ جو کمیونسٹ پارٹی کے جنوبی مغربی چینی ادارے اور دوسری فیلڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔

اس ہدایت نامہ میں بتایا گیا ہے کہ چینی فوجوں کا تبت میں داخل ہونے کا مقصد یہ ہے کہ تبت کے باشندوں کو آزاد کرایا جائے۔ چین کے اتحاد کی تکمیل کی جائے اسے سامراجی جنگل سے بچایا جائے تاکہ وہ اس کی ایک انچ زمین پر بھی قبضہ نہ کرنے پائے اور چین کی سرحد کو محفوظ اور مستحکم کیا جائے۔

ہدایت نامہ میں کہا گیا ہے کہ تبت کی نو تعمیری کا کام طویل المدت ہوگا چینی فوجیں تبت میں داخل ہو کر سب سے پہلے مواصلاتی سلسلہ کو جلد از جلد قائم کرنے کی کوشش کریں گی۔ وہ سڑکیں بنائیں گی اور پل تعمیر کریں گی۔ اس کی کوشش کی جائے گی کہ جنگ ختم ہوتے ہی تبت کی معاشی حالت کو درست اور اس کے تمدنی اور سماجی معیار کو بلند کیا جائے۔

تبت میں چینی فوجوں کی نقل و حرکت!

نئی دہلی ۲۵ اکتوبر۔ جو تازہ ترین اطلاع یہاں موصول ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چینی کمیونسٹ فوجوں نے مغربی سی کانگ صوبہ میں نقل و حرکت شروع کردی ہے۔ یہ صوبہ تبت کے مشرق میں ہے۔

سیاحوں نے جو خبریں بھیجی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ پی کنگ کی فوجیں اس علاقہ میں نقل و حرکت کر رہی ہیں۔ لیکن اس کی کوئی اطلاع نہیں آئی کہ تبت کی کسی سرحدی چوکی پر حملہ کیا گیا ہو۔ حکومت ہند کا محکمہ امور خارجہ تبت کے حملہ کی خبر پر بڑی احتیاط کے ساتھ لگائے ہوئے ہے۔

ہمیں "میاں" اور بیویوں سے بچاؤ

پونا۔ ۲۵ اکتوبر۔ بمبئی ہندو طلاق ایکٹ بل کے ماتحت ۲۹۰۴ ہندو عورتوں نے ۱۹۴۷ء سے لیکر اب تک اپنے شوہروں سے طلاق حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح ۲۰۴۵۲ ہندو شوہروں نے اس ایکٹ کے تحت اپنی بیویوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔

وزیر داخلہ مسٹر مرار جی ڈیسائی نے اسمبلی میں اس کا انکشاف کرتے ہوئے بتلایا کہ ۵۳۰۵۶ درخواستوں کو طلاق حاصل کرنے کے لئے وصول ہوئی تھیں جن میں ۲۰۵۶ طلاق کی درخواستیں منظور کی گئیں۔ ۱۶۲۴ نامنظور کردی گئیں۔ اور ۱۳۶۴ درخواستیں زیر سماعت ہیں۔

انتخابات ملتوی کرنے کا فیصلہ قطعی نہیں

لکھنؤ ۲۵ اکتوبر۔ وزیر مال ٹھاکر حکم سنگھ نے آج یو پی کونسل میں بتایا کہ یو پی میں میونسپل انتخاب کے ملتوی کردینے کا کوئی آخری فیصلہ اب تک حکومت نے نہیں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی یہ مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے۔

تعلیم یافتہ قیدیوں کی تعداد میں اضافہ

لکھنؤ ۲۵ اکتوبر۔ سال بہ سال یافتہ یافتہ افراد کی تعداد جیل میں بڑھ رہی ہے ۱۹۴۶ء میں جتنے افراد جیل گئے ان میں صرف ۹۶۰۸ تعلیم یافتہ لوگ تھے۔

۱۹۴۷ء میں یہ تعداد ۱۵۵۵۹ اور ۱۹۴۸ء میں ۲۶۴۰۳ تک پہونچ گئی۔ ۱۹۴۹ء کے اعداد ابھی تک معلوم نہیں ہوسکے ہیں۔

قیدیوں کو پڑھنے کے لئے جیل خانوں کی لائبریریوں سے جو کتابیں دی جاتی ہیں۔ ان سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ تعلیم یافتہ افراد کی تعداد سال بہ سال جیلوں میں ترقی پذیر رہتی ہے۔

۱۹۴۶ء میں صرف ۲۸ ہزار ۴ کتابیں قیدیوں نے نکلوائیں ۱۹۴۷ء میں یہ تعداد ۳۲ ہزار ۵ سو ۱۸ ہوگئی اور ۱۹۴۸ء میں کتابوں کی تعداد ۳۷ ہزار ۶ سو تک پہنچ گئی۔

۲۴ گھنٹوں میں ۱۳ ہزار قیدی

ٹوکیو۔ کوریا میں اقوام متحدہ کی فوجوں نے اب تک ۹۵ ہزار قیدیوں کو گرفتار کیا ہے۔

لکھنؤ میونسپل بورڈ مزید ایک سال کیلئے معطل

لکھنؤ ۲۵ اکتوبر۔ حکومت یو پی نے ایک آرڈی ننس جاری کرکے لکھنؤ میونسپل بورڈ کی تعطلی کی میعاد ایک سال اور بڑھادی۔ بورڈ کی موجودہ میعاد تعطلی کل ختم ہوگئی تھی۔ تعطلی کی میعاد بڑھانے کے لئے حکومت کو ایک آرڈی ننس جاری کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ اس آرڈی ننس کے ذریعہ حکومت کو یو پی میونسپل ایکٹ ۱۹۱۶ء میں ترمیم کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

اس آرڈی ننس میں دوسرے اختیارات کے ساتھ ساتھ حکومت کو اس کا بھی مجاز کیا گیا ہے کہ اگر وہ ضرورت سمجھے تو بورڈ کی متعینہ میعاد تعطلی کو وقتاً فوقتاً بڑھاتی بھی رہے۔

بورڈ کی تعطلی کے متعلق جو سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ ایڈمنسٹریٹر نے میونسپل بورڈ کے بعض شعبوں میں اصلاحات کی ہیں پھر بھی حکومت یہ محسوس کرتی ہے کہ ایڈمنسٹریٹر نے کام کا جو پروگرام بنایا ہے اسے ابھی کچھ تک اور جاری رکھنا چاہئے۔ حکومت جن خاص کاموں کو چاہتی ہے کہ مکمل ہو جائیں وہ حسب ذیل ہیں۔

چھوٹی چھوٹی سڑکوں اور گلیوں اور کوچوں کی دوبارہ تعمیر ہے۔

شہر کی واٹر سپلائی کی تنظیم نو کی تکمیل واٹر سپلائی ایک کروڑ ۴۰ لاکھ گیلن یومیہ سے بڑھا کر چار کروڑ یومیہ کردینا ہے یہ اسکیم بھی تکمیلہ کے قریب ہے۔ اور امید ہے کہ آئندہ سال کے اندر ہی مکمل ہو جائے گی۔

شہر کی پانی کی نکاسی کی ڈرینج کی اسکیم شروع کرنے اور اسے مضبوط بنیادوں پر قایم کرنے کے ذرائع و وسائل تلاش کرنا۔

شہر بھر میں ۶ سال سے ۱۱ سال تک عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں کی لازمی تعلیم کی تنظیم اور اس کا نفاذ۔

شہر بھر میں مٹی کے تیل کی لالٹینوں کی جگہ پر بجلی کی روشنی کی اسکیم۔

ان حالات کے پیش نظر حکومت نے میونسپل بورڈ کی منسوخی کی مدت میں ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۱ء تک توسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پورے ملک میں عام انتخابات کی تاریخیں

۱۴ سے ۱۸ اپریل ۱۹۵۱ء تک

لکھنؤ ۲۴ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے چیف الکشن کمشنر نے پورے ملک میں عام انتخابات کرانے کے سلسلہ میں ایک ابتدائی پروگرام بنالیا ہے۔ اور تمام صوبوں کے الکشن افسروں کو بھیج بھی دیا ہے۔

اس پروگرام کے مطابق ووٹ ڈالنے کی تاریخیں ۱۴ سے ۱۸ اپریل تک ہوں گی۔ اور ووٹ شماری ۱۴ سے ۲۴ مئی تک ہوگی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ چیف کمشنر نے منجملہ اور باتوں کے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ انتخابی عذر داریوں کے سلسلے میں الکشن ٹربیونل کے فیصلوں کے خلاف کسی قانونی نکتہ پر ہائیکورٹ میں اپیل کی جاسکتی ہے۔

ہر فرقہ کو اپنے کلچر کے ترقی دینیکا حق

الہ آباد۔ ۲۴ اکتوبر۔ صدر کانگریس مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے یہاں محرم کی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندو اور مسلمانوں کو اس بات کا یکساں حق ہے کہ وہ ہندوستان میں رہیں۔ اور اپنے اپنے کلچر کو ترقی دیں۔

انھوں نے آگے چل کر کہا کہ وہ کسی خاص مذہب یا کسی خاص طریق عبادت کے خلاف نہیں ہیں البتہ وہ چاہتے ہیں کہ عقل کو ہر چیز پر ترجیح دی جائے۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ مذہب اور کلچر دونوں ایک دوسرے جدا چیزیں ہیں۔ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ایک متحدہ کلچر کے ماننے والے بن سکتے ہیں۔ حضرت حسین کا ذکر کرتے ہوئے صدر کانگریس نے کہا کہ وہ ان کے بہت بڑے مداح ہیں۔

THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر ۴۰۶

زبان پر کبھی وہی ہو جو نیرے دل میں رہے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت
سالانہ ۸/-
سالانہ رعایتی ۶/-
ششماہی ۳/۵/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲

VOL. 52 No. 44 | KANPUR SATURDAY 4th NOVEMBER 1950

کانپور شنبہ ۴ نومبر سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۲۲ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۰ھ | جلد ۵۲ نمبر ۴۴

ادبیات

سلام

(از جناب عبدالرسول خاں صاحب منتہا مست اناوی ایم - اے گورنمنٹ ہائی اسکول کانپور)

مرا منتہ سلام امام اللہ اللہ ۔ کہاں وہ کہاں یہ غلام اللہ اللہ !
خدا جانے یا جانے اُس کا پیمبر ۔ شہِ کربلا کا مقام اللہ اللہ
یقیناً ہے خوش بخت جو آگیا ہے ۔ دہانِ قلم پر وہ نام اللہ اللہ
زہے مستی تشنگانِ محبت ۔ وہ پینا شہادت کا جام اللہ اللہ
اِدھر اک پرستارِ حق اور تنہا ۔ اُدھر کفر کا ازدحام اللہ اللہ
چھپائے تھی دامن میں صبحِ قیامت ۔ وہ عاشور کی ایک شام اللہ اللہ
بہتر کی ٹکڑی پہ لاکھوں کے دھاوے ۔ شجاعت کا یہ اہتمام اللہ اللہ
خدائے نصیری کے بیٹے نے دیکھا ۔ وہ انصار کا قتلِ عام اللہ اللہ
مٹا شمر، باقی ہے آلِ محمد ۔ ہے فطرت کا بھی کیا نظام اللہ اللہ
سگانِ کوئے کربلا میں ہوں شامل ۔ ہے اُس فرد میں میرا نام اللہ اللہ

ہوں قسمت کا بیتاب سکندر کہ پہنچا
مرا منتہ اُن تک سلام اللہ اللہ

دنیائے اسلام

برطانی مصری معاہدہ ختم ہو چکا ہے وزیر خارجہ کا اعلان

قاہرہ ۲۸ اکتوبر۔ آج یہاں مصر کے وزیر خارجہ ابراہیم فرغ بے نے کہا کہ مصر ۱۹۳۶ء کے برطانی مصری معاہدہ کو منسوخ خیال کرتا ہو۔ الاہرام کے نامہ نگار کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے فروغ بے نے کہا کہ مصر کی تمام سیاسی جماعتیں اس معاہدہ کو ناقابل سمجھتی ہیں۔ مصر کی موجودہ وفد حکومت کا اس معاہدہ کے متعلق خیال ہے کہ موجودہ حالات میں یہ معاہدہ قطعاً منسوخ ہو چکا ہے خصوصاً اس صورت میں جبکہ اقوام متحدہ کی طرف سے چھوٹی قوموں کا تحفظ کیا جاتا ہے۔ اگر برطانیہ اور مصر کے تعلقات ایسے ہی رہے جیسے کہ اسوقت تو ہیں تو اس معاہدہ کو ختم کرنے کے لئے موثر قدم اٹھایا جائے گا۔

شام کے وزیر اعظم کا قتل

بیروت ۳۱ اکتوبر۔ جنرل سمیع الحناوی جنھوں نے گذشتہ سال شام میں فوج کے ذریعہ انقلاب کر کے حکومت پر قبضہ کر لیا تھا کل ایک ٹرموے اسٹیشن پر گولی سے ہلاک کر دئے گئے۔ پولیس کا بیان ہے کہ قاتل کا نام البرازی ہے جو سابق وزیر اعظم شام محسن بے البرازی کا عزیز ہے۔ اور محسن بے کو الحناوی کے حکم سے فوجی انقلاب کے بعد پھانسی دے دی گئی تھی قاتل کو بھاگتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ قاتل نے جوش انتقام میں یہ حرکت کی ہے۔

مصر کے خلاف برطانیہ کا احتجاج

قاہرہ ۲۲ اکتوبر۔ مصر کے قائمقام وزیر خارجہ ابراہیم فارس نے آج کہا کہ برطانیہ حفاظتی کونسل میں نہر سوئیز سے جہازوں کے گذرنے کا سوال اٹھانے والا ہے۔ یہ بات مصر میں مقیم برطانی سفیر سے معلوم ہوئی کہ برطانیہ نہر سوئیز سے گذرنے والے جہازوں پر جو پابندیاں کی گئی ہیں۔ ان کے خلاف احتجاج کرنے والا ہو۔

برطانیہ نے مصر کو اس سلسلہ میں جو تحریر بھیجی تھی اس کے جواب میں مصر نے لکھا تھا کہ یہ پابندیاں اسرائیل کے علاوہ اور جگہ سامان لے جانے والے جہازوں کی آسانی کے لئے عائد کی گئی ہے۔

پاکستان کشمیر میں نفاق اور انتشار پھیلانا چاہتا ہے

سرینگر ۳۰ اکتوبر۔ گورنمنٹ گرل کالج میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ پاکستان کشمیر میں نفاق افراتفری اور عوام میں انتشار پیدا کرنا چاہتا ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ پاکستان کے لیڈر خواہ کچھ ہی ہوں اور کہیں لیکن میری ذاتی رائے یہ ہے کہ وہ کشمیر میں افراتفری پھیلانا چاہتا ہے۔ ان کی یہ پالیسی بنیادی طور پر غلط ہو مجھے یقین ہے کہ اگر انھوں نے اپنی اس پالیسی کو نہ تبدیل کیا تو وہ اٹھائیں گے لیکن اپنا رویہ بدلنا پاکستان والوں کا کام ہو۔ میں ان کی طرف سے اس کام کو نہیں کر سکتا ہوں۔ تاہم مجھے اسکا یقین ہے کہ ان کی پالیسی انھیں آخر میں تباہ کر دے گی۔

ہندوستان کا مقصد۔ پنڈت نہرو نے آگے چل کر کہا کہ اس کے برعکس ہماری پالیسی بالکل جدا گانہ ہے ہمارا مقصد اتحاد اور اخوت ہے۔ ہمارا نعرہ ہے ہندو مسلم سکھ اتحاد۔ اس کے علاوہ ہم کشمیر اور ہندوستان دونوں جگہ ایک ایسی پالیسی پر عمل کر رہے ہیں جس کا مقصد اتحاد ہے۔ ہم گاندھی جی کے راستہ پر چل رہے ہیں جس کو ہم کسی صورت میں ترک نہ کریں گے۔

حکومت ہند سے تبت کی اپیل

نئی دہلی ۳۱ اکتوبر۔ وزارت خارجہ سے ربط رکھنے والوں نے کل اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ حکومت تبت نے ہندوستان سے پھر یہ اپیل کی ہے کہ وہ اس برے وقت میں تبت کی جو بھی امداد کر سکتا ہے اس سے دریغ نہ کرے معلوم ہوا ہے کہ حکومت تبت نے کہ کر فوجی امداد نہیں مانگی ہے۔ بلکہ عام لفظوں میں کہا ہے کہ ہندوستان جو بھی مدد دے سکتا ہے دے۔ پتہ چلا ہے کہ ہندوستان تبت کے مسئلہ کو متحدہ اقوام میں پیش نہیں کرے گا۔ ہندوستان نے پیکنگ کو اس سلسلہ میں جو یادداشت بھیجی تھی ابھی تک اسکا جواب نہیں آیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہاں پر تو حق عزم مستقل ہو ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

کانپور

جلد ۲ | کانپور شنبہ ۱۴ نومبر ۱۹۵۱ء | نمبر ۴۴

ہندستان کی تبت پالیسی خارجی اثرات کا نتیجہ نہیں

ہندوستان اور چین میں تبت کے مسئلہ پر جو خطوط آئے گئے وہ ۱۳ نومبر کو اشاعت کے لئے دئے گئے ہیں۔

۳۱ اکتوبر کو ہندوستان نے چین کو جو آخری تحریر بھیجی اس میں چین کے جواب پر حیرت کا اظہار کیا گیا۔ اور کہا گیا کہ تبت کے خلاف اس قسم کے فوجی اقدام کو کا بالکل ہی کوئی جواز نہیں ہے۔ نئی صورت حال کی وجہ سے جب تک چین اپنی فوجوں کو روکنے کا حکم نہ دے دے اور پر امن گفت و شنید کا موقع نہ دے ہندوستان تبتی وفد کو پیکنگ جانے کا مشورہ نہیں دے سکتا۔ تحریر میں کہا گیا ہے کہ چین کے فوجی اقدام سے دنیا میں ہیجان اور بڑھ گیا ہے۔ اور دنیا بڑی جنگ کی طرف اور آگے بڑھ گئی ہے۔

خط میں کہا گیا ہے کہ تبت کے حالیہ واقعات سے ہندستان اور چین کے دوستانہ تعلقات پر اور ساری دنیا کے امن پر خراب اثر پڑ رہا ہے۔

اپنے پہلے خط میں ہندستان نے کہا تھا کہ چوں کہ چین اس بات کا یقین دلا چکا ہے کہ کہ تبت کا مسئلہ پر امن طور پر حل کیا جائے گا۔ اس لئے چین کو اپنی فوجوں کو تبت میں داخل ہونے کا حکم دے دینا نہایت حیرت اور افسوس کی بات ہے۔

ہندوستان کی تحریر میں کہا گیا تھا کہ تبتی وفد کے پیکنگ روانہ ہونے میں جو تاخیر ہوئی ہندستان کے خیال میں وہ چین کے دشمن خارجی اثرات سے نہیں ہوئی ہے۔ تحریر میں کہا گیا تھا کہ "دنیا کی موجودہ صورت حال میں چینی فوج کے حملے کو افسوس ناک کے سوا۔ اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

چین نے اپنے جواب میں لکھا کہ تبت چین کا جزو لا ینفک ہے اور تبت کا مسئلہ بالکل ہی چین کا داخلی مسئلہ ہے۔ اور اس معاملہ میں کسی قسم کی بیرونی مداخلت نہیں برداشت کی جائے گی۔

چین نے اپنے الزام میں لگایا ہے کہ تبتی وفد نے غیر ممالک کے ایما سے پیکنگ روانہ ہونے میں دیدہ دانستہ دیر لگائی۔ اس کے علاوہ چین نے یہ خیال ظاہر کیا کہ ہندوستان کا نقطۂ نظر چین کے دشمن غیر ملکی اثرات سے متاثر ہے جس پر سخت افسوس بھی ظاہر کیا گیا۔

حکومت ہند نے اپنی آخری تحریر میں تبت کے مسئلہ پر اپنے نقطۂ نظر کو دہرایا۔ چین کے جواب پر حیرت ظاہر کی اور اس بات کو مطلقاً غلط بتایا کہ ہندوستان نے چین سے جو شکایت کی ہے اس کا سبب چین کے دشمن خارجی اثرات ہیں۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں جو ۱۴ نومبر سے دہلی میں شروع ہو رہا ہے اس مسئلہ پر غور و خوض بھی کافی اہمیت رکھتا ہے کہ جب کہ انتخابی کمشنر نے اپنے بیان میں جو تجویز کیا ہے عام انتخابات اپریل اور مئی تک قابل عمل ہوں گے یا نہیں۔

کانگریس ملک کی سب سے بڑی جماعت ہے۔ جسے تقریباً دو ہزار امیدواروں کو منتخب کرنے کا بوجھ اٹھانا ہے۔ اور ورکنگ کمیٹی کے متعدد اراکین محسوس کرتے ہیں کہ یہ قریب قریب ناممکن ہوگا کہ فروری میں نامزدگی کے پرچے داخل کرنے کے بعد انتخابی مہم شروع کی جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ پارلیمنٹ اور صوبائی مجالس قانون ساز کے بجٹ اجلاسوں میں بھی شرکت کی جائے۔

ورکنگ کمیٹی کے حلقوں کے بیان کے مطابق ۱۹۵۱ء کا موسم خزاں انتخابات کے لئے بہت مناسب ہوگا اور سیاسی جماعتوں کو بھی کافی وقت مل جائے گا۔ کہ وہ اپنی انتخابی مہم چلا سکیں۔ امید کی جاتی ہے کہ اس معاملے میں ورکنگ کمیٹی کل کے جلسے میں ملک کی رہنمائی کرے گی۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کانگریس کے دستور میں ترمیم کرنے کے سوال پر غور کرنے کے لئے ایک ذیلی کمیٹی بھی مقرر کی جائے۔ ایک ترمیم اس سلسلہ میں یہی کی جائے گی کہ عام انتخابات کے لئے امیدوار منتخب کرنے کے واسطے کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ دستور میں ترمیم کے لئے سفارش بھیجنے کے لئے صوبائی کانگریس کمیٹیوں کو ۱۰ نومبر تک وقت دیا گیا ہے۔

ممکن ہے کہ صدر کانگریس ایجنڈے میں ایک اور اہم معاملہ شامل کریں۔ یعنی کانگریس کے اندر ایک نئے گروہ کا وجود جس کے قیام کا اعلان اچاریہ کرپلانی اور دوسرے لوگوں نے کل ہی کیا ہے۔

کانگریس کے دستور کے مطابق کانگریس کے اندر کوئی اور گروہ یا پارٹی قایم نہیں کی جا سکتی۔

اسی سلسلہ میں آف انڈیا کی خبر میں کہا گیا ہے کہ ورکنگ کمیٹی یہ سمجھ کر اپنا پروگرام بنائے گی کہ انتخاب اپریل مئی تک ہو جائے گا۔ اور اگر اسے نومبر یا اس کے بعد کے لئے ملتوی کر دیا گیا تو یہ کانگریس کے لئے اور بھی اچھا ہوگا۔ کمیٹی اس سوال پر بھی غور کرے گی کہ چھ آدمیوں کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے جس کی صدارت صدر کانگریس بہ اعتبار عہدہ کریں۔ اور کانگریس پارلیمنٹری حکومتوں کی نگرانی کرے۔ ممکن ہے کہ ورکنگ کمیٹی بین الاقوامی حالات خصوصاً تبت پر چین کے حملے سے پیدا ہونے والے صورت حال پر بھی غور کرے۔ کہا گیا ہے کہ ورکنگ کمیٹی یہ بھی طے کرے گی کہ کل ہند کانگریس کمیٹی کا اجلاس کب اور کہاں ہوگا۔

ایگزیکیوٹو افیسرس کانپور

یو پی کے میونسپل ایگزیکیوٹو افسروں اور سکریٹریوں کی ایسوسی ایشن کی سالانہ کانفرنس ۱۴ نومبر کو کانپور ٹاؤن ہال میں ہوئی آگرہ میونسپلٹی کے ایگزیکیوٹو افسر مسٹر ایس ڈی ماتھر نے خطبۂ صدارت میں کہا کہ میونسپل ایگزیکیوٹو افیسروں اور سکریٹریوں کو منسٹری اسپرٹ میں کام کرنا چاہئے۔ کیوں کہ لوکل سلف گورنمنٹ کے ادارے جمہوریت کی عمارت کی بنیادیں ہیں اور ایگزیکیوٹو افسران ان بنیادوں کے معمار ہیں۔ مسٹر ماتھر نے کہا کہ ایگزیکیوٹو افسروں کو صوبہ جاتی سروس کا درجہ دئے بغیر میونسپل انتظام میں اتنی ہی زیادہ عمدگی پیدا نہیں ہو سکتی۔ جتنی کہ گورنمنٹ اور پبلک کی خواہش ہے مسٹر ماتھر نے کہا کہ میونسپلٹیوں کے چیرمینوں کی مرضی پر ایگزیکیوٹو افسروں اور سکریٹریوں کو معطل کر دینے کی طاقت ہونا ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ نقطۂ مس کنڈکٹ بہت وسیع اور مبہم لفظ ہے اور چیرمین کے ہاتھ میں پالیٹکس کا کھیل کھیلنے کے لئے یہ ایک خطرناک ہتھیار ثابت ہو سکتا ہے۔

آنریبل مسٹر کھیر صاحب منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ نے کانفرنس کے خواہشات اور مطالبات سے اپنی پوری ہمدردی اور پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ وقت جلد آنے والا ہے کہ ان کے یہ مطالبات گورنمنٹ پورے کر دے گی۔

سیوا اسماج کمیٹی کا افتتاح۔ سیوا اسماج کمیٹی

تاجروں کو پنڈت پنت کا انتباہ

پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو پی نے شہر کے تاجروں کے ایک جلسہ میں جو ۹ نومبر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کے بنگلہ میں ہوا تھا۔ تقریر کرتے ہوئے بند الفاظ میں انتباہ کیا کہ اگر چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی کو تاجروں نے خود نہ بند کیا تو حکومت کوئی سخت قدم اٹھائے گی۔

پنت جی نے کہا کہ "چوربازاری صرف ہندستانی تجارت کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہی نہیں ہے بلکہ وہ ہندوستان کی ترقی کی راہ میں بھی رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ کیوں کہ ملک کی صنعتی ترقی رک جاتی ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ چوربازاری کی وجہ سے حکومت کی بھی بدنامی ہوتی ہے۔ اور لوگوں کو اعتراض کا موقع ملتا ہے۔ اگر تاجروں نے اس برائی کو ختم کرنے کے لئے حکومت سے اشتراک نہ کیا تو حکومت کے پاس صرف دو طریقے رہ جائیں گے یعنی یا تو وہ کوئی اقدام کرے۔ یا اس مسئلہ کو بالکل چھوڑ دے۔ اگر حکومت نے دوسرا طریقہ اختیار کیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ حکومت ناکارہ ہے حکومت میں حالات کا مقابلہ کرنے کی طاقت ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ اگر حکومت کی اس خواہش کے باوجود کہ تاجر چوربازاری ختم کرنے کے کام میں حکومت سے اشتراک کریں یہ اشتراک حاصل نہ ہو سکا اور حالات بہتر نہ ہوئے تب بھی حکومت اپنا کام جاری رکھے گی۔ اور اس وقت اگر کوئی قانونی کارروائی کی گئی تو کسی کو شکایت نہیں کرنا چاہئے۔ پنڈت پنت نے تاجروں سے پیداوار بڑھانے کی پرزور اپیل کی۔ کہا کہ کانپور کا ایوان تجارت آزادی کی تحریک میں ہمیشہ آگے رہا ہے۔ اور امید ہے کہ اب بھی وہ چوربازاری بند کرانے میں مدد دے گا جس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ چوربازاری کرنے والوں کے نام بتائیں۔!

تاجروں کی طرف سے جواب دیتے ہوئے مسٹر پدم پت سنگھانیا نے وزیر اعظم یو پی کو یقین دلایا کہ چوربازاری کو بند کیا جائے گا۔

وزیر اعظم پنت کا میونسپل بورڈ کو مشورہ

وزیر اعظم یو پی پنڈت گوبند بلبھ پنت نے جو صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد کی قد آدم تصویر کی نقاب کشائی ۲ نومبر کو میونسپل بورڈ میں کر رہے تھے صدر جمہوریہ کی ان شاندار خدمات کا ذکر کیا جو انہوں نے ملک اور قوم کے سلسلے کی ہیں۔ اور یقین ظاہر کیا کہ ان کی تصویر دیکھ کر بورڈ کے ممبروں میں اپنے شہر کو خاص کر اور پورے ملک کو عام طور پر اونچا کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا۔

کانپور میونسپل بورڈ اور ڈیولپمنٹ بورڈ کے درمیان اختلافات پر سپاسنامہ میں اس کی بے موقع اظہار پر وزیر اعظم پنت نے سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور امید ظاہر کی کہ صوبہ کے سب سے بڑے شہر کی ترقی میں دونوں بورڈ متحدہ طور پر کام کریں گے۔

کانپور میونسپل بورڈ کو کارپوریشن کا درجہ دئے جانے کے مطالبے کا حوالہ دیتے ہوئے پنت جی نے کہا کہ سب سے پہلے حکومت یہ دیکھے گی کہ میونسپل بورڈ ٹھیک طور پر ہر کام کر سکتا ہے یا نہیں۔ انھوں نے کہا کہ کانپور کی آبادی بہت بڑھ گئی ہے۔ اس لئے یہاں کے میونسپل بورڈ کی ذمہ داری بھی زیادہ ہے۔

آپ نے اپنی تقریر میں اس بات کا بھی انکشاف کیا کہ کانپور میونسپل بورڈ کی معطلی کا مسئلہ کئی بار حکومت کے سامنے آیا مگر اس امید پر کہ حالات درست ہو جائیں گے۔ اس سلسلہ میں قدم نہیں اٹھایا گیا۔

یو پی میں میونسپلٹیوں کے آئندہ انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے بتایا کہ حکومت کو امید ہے کہ انتخابات جلد ہی ہوں گے گو ابھی تک تاریخوں کے سلسلے میں کوئی آخری فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ اگر انتخابات زیادہ دنوں کے لئے ملتوی کر دئے گئے تو کانپور میونسپل بورڈ کی حالت درست بنانے کے لئے حکومت اقدام کرے گی۔

ڈیولپمنٹ کو مبارکباد

۲ نومبر کو آنریبل پنڈت پنت وزیر اعظم نے کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے دفتر میں کہا

اپنا کانپور

گاندھی جی کے مجسمے کی نقاب کشائی کرتے ہوئے اپنی تقریر کے دوران میں کہا کہ ڈیولپمنٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ کے درمیان تعاون کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر آپ لوگ مہاتما گاندھی کے بتلائے ہوئے راستہ اور اصولوں پر چلے اور مل جل کر اور بے غرضانہ طور پر لوگوں کے عام فائدہ کے لئے کام کیا تو آپ ہر دقت کو آسانی سے حل کر لیں گے۔ آپ کے سامنے کانپور کے لئے ایک ماسٹر پلان ہے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ کانپور کا ہر شہری اس سے واقف ہو کیونکہ کانپور کو بہتر بنانے کا کام اسی وقت جلدی اور آسانی سے ہو سکتا ہے جبکہ ہر شہری کا عملی تعاون حاصل ہو۔

پنڈت گوبند ولبھ پنت نے بورڈ کے صدر مسٹر ہری شنکر ودیارتھی اور بورڈ کو ان کے پچھلے تین سال کے کارناموں پر مبارکباد دی۔ اور کانپور کے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ "ماسٹر پلان" کو کامیاب بنانے کے لئے بورڈ کے ساتھ پورا تعاون کریں تاکہ ان کا شہر بھی لندن اور نیویارک کی طرح بہت جلد ایک خوبصورت شہر بن جائے۔ آپ نے مزید کہا کہ کانپور اور اس کے باشندوں کے لئے جن کا ریاست کی خوشحالی میں بہت بڑا ہاتھ ہے یہ بالکل ممکن ہے کہ وہ اپنے گھر کو ٹھیک کر سکیں۔

ٹیگور سوسائٹی۔

یکم نومبر کو وزیر اعظم پنڈت گوبند ولبھ پنت نے ڈی اے وی کالج میں ٹیگور سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے طالب علموں سے کہا کہ وہ زمانہ تعلیم میں کوشش کر کے اپنے کو لائق بنائیں۔ تاکہ آئندہ چل کر وہ عوام کی خدمت کر سکیں۔

پنڈت پنت نے اس مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جو فیلڈ کے متعلق کالج کی جانب سے کیا گیا تھا کہ اب ہم آزاد ہو چکے ہیں اور آزادی کا مطلب ہوتا ہے کہ ہر شخص اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کی کوشش کرے۔ مجھے تعجب ہے کہ جہاں طالب علموں کی اتنی بڑی تعداد ہو اور وہ آپ اپنی مدد نہ کر سکیں۔

انھوں نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ کانپور کے طالب علم نظم و نسق کے پابند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں لڑکوں کے اندر خشکی نہیں پسند کرتا لیکن اتنی حد سے زیادہ خوش مزاجی بھی مناسب نہیں ہوتی جو دوسروں کے لئے تکلیف دہ ہو۔

حکومت کی بدلتی ہوئی پالیسی پر رمن کی تنقید

۲۹ اکتوبر کو ہندوستان کے مشہور سائنس داں مسٹر سی وی رمن نے آج یہاں پرزور الفاظ میں کہا کہ ملک کے معاشی مسائل سماجی سیاسی اور معاشی نعروں سے حل نہیں ہوں گے بلکہ انھیں سائنس دانوں کے ناخن تدبیر ہی حل کر سکتے ہیں۔

مسٹر رمن آل انڈیا ماہرین شکر سازی ایسوسی ایشن کی سلور جبلی اور اس کے سالانہ اجلاس کا افتتاح کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ملک کے مختلف حصوں سے تقریباً ڈیڑھ سو ماہرین شکر سازی اس تقریب میں شرکت کرنے آئے تھے۔

مسٹر رمن نے کہا کہ میں آج وہ بات کہنا چاہتا ہوں جو ادھر کچھ عرصہ سے مجھے کھٹک رہی ہے۔ ہماری حکومت کے سامنے مختلف مشکلات ہیں۔ حکومت بار بار اپنی پالیسی بدلتی ہے۔ اور کبھی تو بالکل مخالف پالیسی اپنا لیتی ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتی کہ انسانی برادری کا بند و بست کرنا کتنا نازک ہوتا ہے۔ دہلی اور لکھنؤ میں بیٹھے ہوئے بیس تیس سکریٹریوں کے ذریعہ حکمرانی کرنے کے بجائے اچھا یہ ہے کہ ملک کے لاکھوں باشندے مل کر خود حکومت کو چلائیں۔ میں نہ سرمایہ دار ہوں نہ کمیونسٹ۔ اور نہ سوشلسٹ بلکہ میں تو سائنس کا ایک ادنیٰ طالب علم ہوں میں کہنا چاہتا ہوں کہ ملک والے ملک کا انتظام خود چلا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ حکومت کے نوآموز منتظمین انتظام کرنا چھوڑ دیں۔ اس طرح ہماری بہت سی مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ بات کتنی تعجب خیز ہے کہ ہندستان ایسے وسیع و عریض ملک میں کپڑے اور غلہ کی کمی ہو۔ اگر ملک والوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیا جائے تو وہ اپنا انتظام خود کر سکتے ہیں۔ آخر میں آپ نے۔

کانپور ایجوکیشنل ایسوسی ایشن نے گذشتہ ۵۴ سال کی کار گذاریوں کی تعریف کی

کانگریس کارکنوں سے پنت جی کی اپیل

۳ نومبر کی شام کو وزیر اعظم پنڈت گوبند بلبھ پنت نے کانگریسی کارکنوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے۔ کہا کہ جلد ہی عام انتخابات ہونے والے ہیں۔ اس لئے کانگریس کے لوگوں کو چاہئے کہ مل جل کر کام کریں۔ کانگریس ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو ملک کے مستقبل کو روشن اور تابناک بنا سکتی ہے۔ اگر وہ آئندہ الکشن میں کامیاب نہ ہوئے تو ملک کی ترقی خطرے میں پڑ جائے گی۔

پنت جی نے کہا کہ کانگریس سرکار نے جو وعدے کئے تھے ان کو پورا کرنے کی اس نے کوشش کی۔ اور اگر اسے آئندہ موقعہ ملا تو وہ انھیں پایۂ تکمیل کو پہنچانے کی کوشش کرے گی۔

بی این ایس ڈی کی سلور جوبلی

بی این ایس ڈی کالج جس نے پرنسپل ہیرالال کھنہ کی نگرانی میں پچھلے ۲۵ سال میں کانپور کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے میں بہت بڑا حصہ لیا ہے۔ انتہائی جوش و خروش کے ساتھ اپنی سلور جوبلی منا رہا ہے۔ سلور جبلی ہفتہ ۳۰ اکتوبر سے شروع ہو گیا ہے سلور جوبلی ہفتہ کا پروگرام بہت زیادہ معروف ہے جس میں ملک کے مایہ ناز پروفیسروں اور لیڈروں نے حصہ لیا ہے۔ ۳۰ اکتوبر کی صبح کو ۹ بجے ڈاکٹر رام شنکر ترپاٹھی صدر شعبۂ تاریخ بنارس ہندو یونیورسٹی بنارس نے "چین کا سنہری دور" پر تقریر کی۔

۱۰ بجے صبح کو سر سی وی رمن نے نمائش کا افتتاح کیا۔ پھر ۶ بجے شام کو ڈاکٹر گورکھ پرشاد صدر شعبہ ریاضی الہ آباد یونیورسٹی نے "ہندو پنچانگ" پر تقریر کی۔

۳۱ اکتوبر کو صبح ۹ بجے ڈاکٹر ایشوری پرشاد پروفیسر تاریخ الہ آباد یونیورسٹی نے "پارلیمنٹری جمہوریت" پر تقریر کی۔ اور شام کو کامرس اور اکنامکس ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت آنریبل شری چندر بھان گپتا نے کی۔ یکم نومبر کو صبح دس بجے لکھنؤ یونیورسٹی کے صدر شعبۂ اقتصادیات ڈاکٹر رادھا کمل مکرجی نے "مستقبل ہندوستان کی اقتصادیات" پر تقریر کی۔ اور شام کو پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو پی نے وکرماجیت سنگھ لائبریری کا سنگ بنیاد رکھا۔

۲ نومبر کو دس بجے صبح آچاریہ شری نریندر دیو وائس چانسلر لکھنؤ یونیورسٹی نے تقریر کی۔ شام کو ساڑھے تین بجے پرنسپل ہیرالال جی کھنہ کو رخصت کرنے کے لئے ایک جلسہ ہوا جس کی صدارت شری پرشوتم داس ٹنڈن نے کی۔ جلسہ کی مجلس استقبالیہ کے چیرمین سر پدمپت سنگھانیا تھے۔

ٹنڈن جی نے ایک نہایت مدلل تقریر میں پرنسپل ہیرالال کھنہ کی خدمات کی بہت تعریف کی اور کہا کہ اور ماسٹروں اور پروفیسروں کو ان کے نقش قدم پر چل کر بچوں کے کیرکٹر کو درست کرنے کی ملک کو اشد ضرورت ہے۔ اور شام کو ۵ بجے مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ اور پرنسپل مسٹر گور سرن اوستھی کی طرف سے کالج کے ہوسٹل میں ایک ایٹ ہوم بھی دیا گیا۔

۳ نومبر کو صبح نو بجے شری ماکھن لال جی چترویدی نے فن اور اہل فن کے موضوع پر تقریر کی۔ شام کو ساڑھے تین بجے "محکمہ تحقیق آثار قدیمہ" کا افتتاح آچاریہ نریندر دیو نے کیا۔ اور جلسہ کی صدارت آنریبل اے جی کھیر نے کی۔ اور ۵ بجے کالج کے ہوسٹل میں شری ہری شنکر ودیارتھی پریسیڈنٹ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کی طرف سے ایک ایٹ ہوم دیا گیا

۴ نومبر کو دس بجے صبح لکھنؤ یونیورسٹی کے صدر شعبۂ تاریخ ڈاکٹر نندلال چٹرجی "ہندوستان اور دنیا کی پالیٹکس" پر تقریر کریں گے۔ اور شام کو ۵ بجے کالج کی ہوسٹل میں پنڈت برہمانند مصرا چیرمین کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے ایک ایٹ ہوم دیا جائے گا۔

۵ نومبر کی صبح کو ساڑھے سات بجے صبح یو پی پبلک سروس کمیشن کے چیرمین ڈاکٹر امرناتھ جھا تقریر کریں گے۔ اور شام کو ساڑھے تین بجے آنریبل شری سمپورنانند جی انعامات تقسیم کریں گے۔

۷ بجے شام کو پرانے طالب علموں کی طرف سے ایک کوی سمیلن ہوگا۔

مسٹر کشن چند

کانپور کے ہردلعزیز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر کشن چند آئی سی ایس نے ۳ نومبر کو مسٹر ایس سنگھا آئی۔ اے ایس اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو چارج دیدیا۔ اور رات کو دس بجے لکھنؤ کے لئے روانہ ہو گئے۔ مسٹر کشن چند ۲ نومبر کو لکھنؤ میں پی ڈبلو ڈی کی سکریٹری

سبد گل

"ضرورت رشتہ"

ایک خوشرو، خوش فکر، خوشحال، خوش عمل صاحب ثروت (معتبر خاندان) نوعمر "ترقی پسند" ادیب کے لئے جملہ اوصاف سے مربوط شریک حیات کی ضرورت ہے۔ (ادیبہ ہونا اولین شرط ہے)

اے ماشاء اللہ ماشاء اللہ چشم بد دور چشم بد دور۔ کوئی انتہا ہے خوبیوں کی۔ خوش رو، خوش فکر، خوشحال خوش عمل، صاحب ثروت اور پھر سونے پہ سہاگا یہ کہ ترقی پسند۔ مبارک ہے وہ لڑکی جس پر اس کے نصیب پر دولہا ہو۔

جانے کس کی گود میں آئے یہ موتی کی لڑی۔

لیکن ہم کو یہ اشتہار دیکھ کر عربی شاعر متنبی کا شعر یاد آگیا "زمانہ گذر رہا اور کوشش کرتا رہا۔ یہ ان خوبیوں کا انسان نہ پیدا کرسکا۔ اور جب اس نے پیدا کیا تو اس کا جواب پیدا کرنے میں ناکام رہا۔"

کیا دولہا صاحب چاہتے ہیں کہ دنیا میں دو دو سورج نکلیں۔؟ اگر ایسا ممکن ہے تب ہی تو ان کو ان خوبیوں سے مربوط دلہن مل سکتی ہے۔ اگر یہ ممکن نہیں تو پھر ایسے لاثانی کو لاثانی ہی رہنا پڑے گا جس بدنصیب دنیا کو دو چاند نہیں مل سکتے ہوں پھر دو دو سورج کا کیا سوال؟

اس اشتہار کو دیکھ کر ایک اشتہار اور یاد آگیا جو ریاست دہلی میں شائع ہوا تھا جس کا عنوان تھا۔ "ایک روپ رانی کی ضرورت" اشتہار میں یہ اعلان تھا کہ جناب سوامی پارس ناتھ جی قلم منصف دیوانہ فقیہہ شادی کرنا چاہتے ہیں لڑکی کے لئے ذات پات کنواری غیر کنواری شادی شدہ غیر شادی شدہ کی کوئی قید نہیں شادی کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ نئے دستور میں صدر ہند کو شادی شدہ ہونا چاہئے۔ اور سوامی جی صدر بننا چاہتے ہیں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ان کو صدر بننا ہے اس لئے شادی کرنا ان کے لئے لازمی ہوگیا ہے۔

جو خوش نصیب لڑکی اس اعلیٰ مرتبہ کی اور سوامی جی کے فیض صحبت کی خواہش مند ہو اور وہ ایک فل سکیپ کاغذ پر درخواست لکھ کر سوامی کی خدمت میں بھیجدے درخواست کا خوش خط ہونا ضروری ہے۔

اب بتایئے ہمارے ترقی پسند خوشرو، خوش فکر، خوشحال، خوش عمل صاحب ثروت نوجوان کہ ان خوبیوں کی اگر کوئی لڑکی ہوگی تو کیا وہ روپ رانی بننے کی کوشش نہ کرے گی۔

ایک خبر ہے۔

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ جہاں اب تک تو انسانوں کی شادیوں کا ہی لوازمہ سمجھا جاتا تھا لیکن سرگودھا کے زمینداروں نے کتے اور کتیا کی شادی بھی اس دھوم دھام سے کی کہ دنیا دنگ رہ گئی۔ وہاں ایک زمیندار نے اپنے کتے کی شادی دوسرے زمیندار کی کتیا سے اس طرح رچائی کہ ساری دنیا انگشت بدنداں رہ گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ برات خوب باجے تاشے سے آئی اور کتیا کے مالکوں نے ان کے استقبال کے لئے ہزاروں روپے کی پھلجھڑیوں اور گیسوں کا انتظام کیا۔ ساری رات مجرا ہوتا رہا۔ اور کتیا کو "دلہن" بناکر ہزاروں روپے کے جہیز کے ساتھ رخصت کیا گیا۔

خدا کرے ان زمینداروں کے پوتے ان نواسے پیدا ہوں۔ اور ان کا نام چلے۔

لیکن دیکھئے خبر دینے والے بھی کیسی ادھوری بات کہتے ہیں۔ انھوں نے یہ نہ بتلایا کہ دولہا کن کن خوبیوں سے آراستہ تھا۔ اور نہ یہ کہ وہ خوشرو ہے یا نہیں۔ اور نہ یہ کہ کتیا کیسی روپ رانی ہے۔ اور کن کن خوبیوں سے مربوط ہے۔ اور نہ ان دونوں کے خاندان کے بارے میں کہا ہے کہ وہ معتبر ہیں یا نہیں بھلا پہچاننے والے کیسے پہچانیں گے کہ ان دونوں

ادب لطیف

وہ ایک غریب کی لڑکی تھی۔ وہ ایک مالدار گھرانے کا چشم و چراغ تھا۔ ان دونوں میں محبت ہوگئی

جب وہ اپنے عالیشان سہ منزلہ مکان کے تیسری منزل کے بالاخانے پر اپنے آراستہ و پیراستہ کمرے میں کھڑا ہوکر کھڑکی میں سے نیچے دیکھتا تو اس کا ٹوٹا سا پرانا کچا مکان دکھائی دیتا اور وہ دکھائی دیتی۔ گوری گوری۔ خوبصورت۔ البیلی۔!

دوسری منزل کے ایک کمرے سے اس کو زیادہ قریب سے دیکھا جاسکتا تھا۔ اس لئے وہ اس کمرے میں اٹھنے بیٹھنے لگا۔ وہ بھی حسین تھا۔ پھر دولت کی درخشش نے اس کے حسن کو چمکا بھی دیا تھا۔

وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ تھوڑی بہت پڑھی لکھی بھی تھی۔ خط و کتابت شروع ہوگئی۔ دولت نے لفظوں کے پیراشوٹ سرزمین افلاس کے سمندر نگر میں اتار دیئے۔

وہ راتوں کو چھپ چھپ کر چھت پر سے چڑھ کر اس کے کمرے میں آنے لگی۔ وہ ایسی میٹھی باتیں کرتا اور رسیلے لفظوں میں اپنی محبت جتاتا۔ ایسی البیلی اور والہانہ ادا سے اسے اپنے آغوش میں بھرتا کہ وہ آئے بن رہ نہ سکتی۔

وہ دونوں ملتے رہتے محبت بڑھتی رہتی وہ ہر بار کہتا۔ جان و دل۔ سب کچھ تیرا ہے۔ تجھ پر نچھاور ہے۔ ایک غریب بھولی لڑکی کے لئے ان سے زیادہ پر کشش الفاظ اور کیا ہوسکتے تھے۔

"محبت" رنگ لائی ٹھوس نتیجہ کے ساتھ وہ محسوس کرنے لگی کہ میرا پیر بھاری ہوتا جارہا ہے۔ اسے یہ اندازہ لگاتے دیر نہ لگی کہ وہ ایک بچے کی ماں بن رہی ہے۔ ان کے بچے کی۔ یہ سوچ کر اس کے دل میں خوشی کا طوفان اٹھنے لگا۔ جو مجھے چاہتے ہیں۔ جو میرے اور صرف میرے ہیں۔ تن من دھن سے ہر طرح۔

طے پایا کہ وہ دونوں بھاگ کر ایک دوسرے شہر چلیں وہاں شادی ہوجائے۔ پھر ماں باپ کو راضی کرلیا جائے گا۔

وہ نکل کھڑی ہوئی گھر سے۔ رات کا وقت تھا۔ وہ اسے لے کر اسٹیشن پہنچا۔ ٹکٹ خریدے گئے وہ ریل میں بیٹھ گئی۔ اس نے کہا۔ میں ابھی آتا ہوں۔ اور چلا گیا۔ گاڑی نے چلنے کی سیٹی دی۔ وہ نہ آیا۔ گاڑی چل پڑی۔ وہ گھبرائی۔ مگر اب کیا ہوتا تھا۔ گاڑی اڑی جارہی تھی۔ نہ جانے کہاں۔ اس کے پاس ٹکٹ نہ تھا۔

اور وہ اس وقت دوستوں میں بیٹھا قہقہے لگا رہا تھا۔ ایک نئے "شکار" کا تذکرہ تھا۔

پنڈت نہرو دہلی واپس آگئے

نئی دہلی ۳۰ اکتوبر۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو آج یہاں کشمیر کے دورہ کے بعد واپس آگئے۔

کشمیر میں الکشن کی تیاریاں

سرینگر ۳۰ اکتوبر۔ کشمیر کے چیف منسٹر شیخ محمد عبداللہ نے ایک انٹرویو میں کہا کہ جموں اور کشمیر کی نیشنل کانفرنس نے دستور ساز اسمبلی کے لئے ریاست میں الکشن کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کشمیر کی حکومت اقدام کرے گی۔

انھوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں حکومت کے کسی علیحدہ فیصلہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے کہ حکومت کو اختیارات نیشنل کانفرنس سے ملتے ہیں۔ شیخ عبداللہ نے یہ بھی بتایا کہ حکومت اگلے سال موسم گرما میں الکشن کرنا چاہتی ہے۔

مزدوروں کو امن کا راستہ اختیار کرنا چاہئے

احمد آباد ۳۰ اکتوبر۔ نائب وزیر اعظم ہندوستان سردار ولبھ بھائی پٹیل نے آج دنیا کے مزدوروں کو یہ مشورہ دیا کہ وہ امن کا راستہ اختیار کریں جو مہاتما گاندھی نے

انوکھی دنیا

پندرہ سیب

ملک ایران کے بادشاہ کے پاس ایک ہندوستانی داستان گو تھا۔ وہ اس کو دلچسپ کہانیاں اور قصے سنایا اور دوسرے امیروں اور وزیروں کو بھی خوش کیا کرتا تھا ایک دن اس کو وطن کی یاد آئی۔ اور اس نے بادشاہ سے اجازت لی اور اس پر بادشاہ نے کہا کہ تم سب لوگوں سے مل آؤ۔ اس کے بعد تم کو انعام دوں گا۔ اور پھر تم ہندوستان کی طرف روانہ ہوجانا۔

وہ شخص بادشاہ کے وزیروں اور دوستوں کے پاس گیا۔ اور ان سے ہندوستان جانے اجازت مانگی انھوں نے اجازت دیدی۔ اور حتی المقدور انعام بھی دیا۔ کسی نے ایک ہزار اور کسی نے پانچسو۔ اس کے بعد وہ پھر بادشاہ کے پاس آیا۔ اور بادشاہ نے اسکو پندرہ پیسے انعام دئے۔ اور وطن جانے کی اجازت دی۔ وہ بڑا حیران ہوا۔ وہ تو یہ سمجھا تھا کہ بادشاہ اس کو ہزاروں روپیہ انعام دے گا جبکہ اس سے پیشتر وزیروں نے ہزاروں روپیہ دئے تھے۔ وہ انہی خیالات میں غلطاں و پیچاں اپنے قافلہ کے ساتھ ہندوستان روانہ ہوگیا۔ مگر اس کے دل میں یہ خیال سما گیا تھا کہ بادشاہ نہایت کنجوس اور خبیس معلوم ہوتا ہے۔

راستہ میں ایک جگہ سیب فروخت ہو رہے تھے اور اور بادشاہ کے پندرہ پیسے اسکو وبال جان ہو رہے تھے اس نے پندرہ سیب ان کے عوض خرید لئے۔ اور وہ تھیلے میں ڈال لئے۔ دوسرے دن وہ ایک شہر میں پہونچے جہاں اتفاق سے بادشاہ کی لڑکی بیمار تھی۔ بادشاہ نے سیب تلاش کیا مگر سیب کہیں نہ ملا۔ اس پر بادشاہ نے منادی کرادی کہ جو آدمی ایک سیب دے گا اس کو ایک سیب کے بدلے ایک ہزار اشرفی ملے گی۔ منادی کرنے والا قافلے والوں کے پاس بھی آیا۔ کہ شاید ان لوگوں کے پاس بھی سیب ہو جیسے ہی ان لوگوں نے اعلان سنا۔ اور وہ دوڑا دوڑا اپنے خیمہ میں گیا۔ اور تھیلے میں سے پندرہ سیب نکالے۔ دو سڑ گئے تھے ان کو پھینک دیا۔ اور تیرہ سیب بادشاہ کو دے کر تیرہ ہزار اشرفی لے لیں

اب اس شخص کی آنکھیں کھلی اور اس نے سوچا کہ مجھے بادشاہ کے پیسوں سے اتنی دولت ملی ہے۔ اور میں نے آقا کی شان میں برے خیالات سوچے۔ اور اب میں واپس جاکر معافی مانگوں گا۔

کچھ دن بعد وہ واپس ہوا۔ اور بادشاہ کے قدموں پر گرا۔ اور معافی مانگی۔ بادشاہ نے پورا قصہ سنا اور رونے لگا۔ افسوس تمہاری دو ہزار اشرفیاں بیگم کی غلطی سے ماری گئیں۔ وہ شخص بڑا حیران ہوا۔ اور کل ماجرا پوچھا۔ بادشاہ نے کہا در اصل وہ پندرہ پیسے میرے حلال کمائی کے تھے۔ وہ میں نے قرآن کا ترجمہ کرکے حاصل کئے تھے۔ میں نے تم کو انعام میں وہی دیئے۔ ایک دن ملکہ نے تیل کے لئے دو پیسہ نکال لئے اور خزانہ میں سے دو پیسہ نکال کر اس میں رکھدیئے وہ میری حلال کی کمائی کے نہ تھے۔ اسی لئے دو سیب سڑ گئے۔ اس کا مجھے بہت افسوس ہے۔ یہ ملکہ کی نادانی سے ہوا۔

یہ سنکر وہ شخص دنگ رہ گیا۔ اور بے اختیار چلا اٹھا بیشک انسان کو انسان ایسا ہی ہونا چاہئے۔

دکھایا ہے۔ اور تیسری جنگ روکنے کی کوشش کریں۔

انھوں نے کہا کہ مغرب میں ٹریڈ یونین کی تحریک تشدد کی طرف جارہی ہے جس میں خون خرابے کے آثار پائے جاتے ہیں اور تیسری جنگ نزدیک ہوتی جارہی ہے جب تک دنیا کے مزدور، مزدور تحریک کا وہ ڈھنگ نہ اختیار کریں جو مہاتما گاندھی نے احمد آباد میں رائج کی تھی اس وقت تک امن کی کوئی امید نہیں پائی جاتی۔

دستور میں ہندی سے مراد ہندوستانی ہے

احمد آباد ۳۰ اکتوبر۔ بمبئی کے وزیر داخلہ مسٹر مرارجی نے یہاں کہا کہ دستور ہند میں جس زبان کو ہندی کہا گیا ہے وہ ہندی زبان ہے جسے گاندھی جی ہندوستانی کہتے تھے۔

پردۂ فلم

سپرو

(از جناب بی۔ کے جوشی)

جذبات کی ترجمانی کرنے میں جتنا کمال چہرے کو حاصل ہے۔ اتنا جسم کے اور کسی حصے کو نہیں اور چہرے کے لفظوں میں سے جتنی مہارت اس فن میں آنکھوں کو حاصل ہے اتنی اور کسی کو نہیں۔ بسا اوقات یہ دو آنکھیں اتنا کچھ کرلیتی ہیں کہ شاید جتنا ایک لمبے لیکچر میں بھی نہ کہا جاسکتا۔ اتنا کچھ سمجھا لیتی ہیں کہ جتنا کہ شاید ایک مکمل کتاب بھی نہ سمجھا سکتی یا اتنا غصہ یا اتنی محبت ظاہر کرلیتی ہیں کہ جو شاید ایک تو کیا دس چہرے بھی نہ کرسکے۔ ایسی نایاب آنکھوں کا مالک دے دے کے اب ہماری فلمی صنعت میں سپرو ہی تو رہ گیا ہے۔ چندر موہن کے فوت ہوجانے کے بعد اب سپرو ہی تو ہے۔ جس کی اداکاری اور جذبات نگاری میں اس کی آنکھوں کو خاص دخل حاصل ہے وگرنہ یوں تو پردہ فلم پر ہر اداکار بے وجہ یا باوجہ اپنی آنکھیں گھماتا ہی پھرتا ہے۔

ایسی نایاب آنکھوں کے علاوہ سپرو کے دوسرے حربے ہیں۔ ایک خوبصورت چہرہ جس کے نقش خدا کی ہنرمندی کا اعلیٰ ثبوت ہیں۔ پنکھڑیوں کے سے ہونٹ گھنگھرالے بال۔ دراز قد سڈول جسم۔ بارعب آواز وہ ایک سمجھدار آرٹسٹ ہے۔ اور ایک گداگر کے رول سے کر ایک بادشاہ کے رول تک آسانی سے کام کرچکا ہے۔

کے۔ بی۔ لال نے اپنی تواریخی فلم سمراٹ اشوک میں سمراٹ کھیلنے کے لئے سپرو کو ہی چنا۔ اور سپرو نے کے جی لال کی عقلمندی انتخاب کو ثابت کردیا۔ ایسا جان پڑتا تھا کہ جیسے تواریخ کا سمراٹ آج پردہ فلم پر اتر آیا ہو۔ فلم پارس میں اس کلاز پرست ماما کا پارٹ ہیرو کے کردار سے بھی زیادہ نمایاں تھا ایک [illegible] ہوس مٹانے کے لئے اپنی نوکرانی اور اپنی بیٹی کی سہیلی پر بھی ڈورے ڈالتے سے نہیں چوکتا۔ فلم مینا بازار میں اسے ایک شرابی افسانہ نویس اور ایک غمگین باپ کا رول دیا گیا۔ مگر کیا یہ گداگر کا سا رول اور کیا ایک بادشاہ کا۔ وہ ہر رول میں پورا اترتا ہے۔

عورتوں کی آنکھیں تو جادو کرتی ہی ہیں۔ مگر ہماری فلمی صنعت میں ایک مرد بھی ہے جس کی آنکھیں جادو کرنا جانتی ہیں۔ اور وہ مرد سپرو ہی تو ہے۔

دولت مشترکہ کی ٹیم کو گورنر کا عصرانہ

لکھنؤ ۳۰ اکتوبر۔ آج شام اتر پردیش کے گورنر مسٹر ہومی مودی اور لیڈی مودی نے دولت مشترکہ ٹیم اور گورنر الیون کو گورنمنٹ ہاؤس میں عصرانہ دیا۔ اس عصرانہ میں تقریباً دو سو مہمان تھے۔ جن میں صدر کانگریس مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن پنڈت گوبند بلبھ پنت اور یوپی کابینہ کے دوسرے وزرا بھی شامل تھے۔

تین ہزار من چاول برآمد

بنارس ۳۰ اکتوبر۔ مغل سرائے کے تھوک فروش کے گودام سے تین ہزار من چاول برآمد کیا گیا ہے۔ تھوک فروشوں کے قبضے سے جو چاول برآمد ہوا ہے۔ اس کی قیمت ایک لاکھ روپیہ ہے۔

تبت پر حملہ ۱۱ اکتوبر کو

کالم پانگ ۳۰ اکتوبر۔ کمیونسٹ چین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی "نیو چائنا" کی اطلاع ہے کہ تبت کے نواحی دستے میں قومی فوجوں کے دو تشانہ طور پر اشتراک عمل کرتے ہوئے ۱۱ اکتوبر کو مشرقی اور شمالی تبت سے حدود تبت میں داخل ہوئے تھے۔

لکھنؤ ۳۱ اکتوبر۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبہ اردو و فارسی کے لکچرر مولوی عبدالقوی صاحب آج ساٹھ سال کی عمر میں انتقال کرگئے۔

دہلی میں انتخابی افسروں کی کانفرنس

نئی دہلی ۳۰ اکتوبر۔ تمام اسٹیٹ کے چیف انتخابی افسروں کی آج ایک کانفرنس انتخاب کے چیف کمشنر مسٹر سکمار سین کی صدارت میں ہوئی۔ اسی کانفرنس میں اپریل مئی ۱۹۵۱ء میں منعقد ہونے والے عام انتخابات کے سلسلہ میں جو انتظامات ہوں گے ان کی تفصیلات پر غور کیا گیا۔

اس کانفرنس میں ۲۱ مندوبین شرکت کر رہے ہیں۔ آج انتخابات کے ٹائم ٹیبل پر غور کیا گیا۔ اور یہ دیکھا گیا کہ ہر اسٹیٹ میں فہرست رائے دہندگان کی تیاری کے سلسلہ میں کتنا کام ہو رہا ہے۔ زیادہ تر تبادلہ خیال فہرست رائے دہندگان کی تیاری۔ ابتدائی اور آخری فہرست رائے دہندگان کی اشاعت اور اسی قسم کے دوسرے مسائل پر ہوا۔

تخفیف اسلحہ کے بغیر امن ناممکن

بمبئی ۳۱ اکتوبر۔ چلی کے شاعر اور عالمی تحریک امن کے رکن مسٹر پابلو نیرودا نے پنڈت جواہر لال نہرو کے اس خیال کی تائید کی کہ دنیا میں اس وقت تک امن قائم نہیں ہوسکتا جب تک اسلحہ بندی میں کمی نہ ہوجائے۔

مذکورہ شاعر نے کہا کہ وہ دہلی میں پنڈت جواہر لال نہرو سے ملیں گے۔ اور انھیں عالمی امن کمیٹی کی صدر مادام جولیٹ کیوری کا خط ان کو دیں گے۔

مسٹر نیرودا نے یہاں اخبار نویسوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسٹاک ہالم کی اپیل کے بعد عالمی امن کی تحریک نے بہت زور پکڑ لیا ہے۔ اب تک ۵ کروڑ آدمیوں نے اس اپیل پر دستخط کرکے ایٹم بم کے عدم استعمال کا مطالبہ کیا ہے۔ صرف ہندوستان میں ساڑھے نو لاکھ آدمیوں نے دستخط کردئے ہیں۔

پاکستانی روپیہ کی قیمت گھٹانے کی ضرورت

نئی دہلی ۳۰ اکتوبر۔ وزیر تجارت مسٹر سری پرکاش نے کہا کہ جب تک ہندوستان اور پاکستان میں تبادلہ زر کا تسلیم شدہ طریقہ موجود نہیں ہوگا۔ اس وقت تک دونوں حکومتوں میں تجارت پھر سے شروع نہیں ہوسکتی۔

امریکہ کے رویہ کا دارومدار ہندوستان کے اقدام پر

واشنگٹن ۳۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ تبت میں چین کے داخل ہونے کے بارے میں امریکہ کے رویہ کا دارومدار اس بات پر ہے کہ اس معاملہ میں ہندوستان کیا رویہ یا اقدام کرتا ہے۔

راشٹریہ سنگھ انتخابات میں حصہ نہ لیگا!

بمبئی ۳۰ اکتوبر۔ راشٹریہ سیوک سنگھ کے لیڈر گروگولواکر نے بیان کیا کہ سنگھ انتخابات میں براہ راست حصہ نہ لیگا۔ انھوں نے کہا کہ سنگھ کے سیاسی اغراض نہیں ہیں۔ لیکن سنگھ کے ممبر اپنی انفرادی حیثیت میں انتخاب میں حصہ لے سکتے ہیں۔

اسلحہ بندی میں ایک تہائی کمی

لیک سکسس ۳۰ اکتوبر۔ روس کے وزیر خارجہ مسٹر ویشنسکی نے کل اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی سے وعدہ کیا ہے کہ اگر بڑی طاقتیں اپنی اسلحہ بندی کو ایک تہائی کم کردیں تو روس خود اپنی مسلح فوجوں کے بارے میں مستند اطلاعات بہم پہونچائے گا۔

چین کی حفاظتی کونسل سے احتجاج

لیک سکسس ۳۰ اگست۔ حکومت چین نے کل ایک بحری تار اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل مسٹر ٹرگولی کو بھیجا ہے۔ جس میں امریکہ پر احتجاج کیا ہے کہ امریکی ہوائی جہازوں نے بین الاقوامی قوانین کا خیال نہ کرتے ہوئے ۱۵، ۱۶، ۲۰ اور ۲۵ اکتوبر کو چینی قلمرو سے پرواز کی جس سے چین والے کسی حالت میں برداشت نہیں کرسکتے۔

تار میں کہا گیا ہے کہ حفاظتی کارروائی کو اس سلسلے میں فوری کارروائی کرنا چاہئے۔ اور کوریا سے اسے اپنی حملہ آور فوجوں کو واپس بلا لینا چاہئے۔ تاکہ جنگ کے شعلے ٹھنڈے ہوسکیں۔

اقوال زریں

تعلیم بے سود ہوتی ہے۔ اگر کوئی عظیم مقصد سامنے نہ ہو

جسم کی بالیدگی بیکار ہے۔ اگر ساتھ ہی ساتھ ذہنی بالیدگی نہ ہو۔

ورزشی تعلیم کا مقصد تندرستی کی بحالی ہوتی ہے۔

تندرستی کو قایم و بحال رکھنے میں خرچ کچھ بھی نہیں ہوتا۔

خوش ذائقہ اور لذیذ غذائیں انسان کو تندرست نہیں بناتیں۔

حفظان صحت کے اصولوں سے ناواقف نہ ہو۔

اگر بیکاری کے واقعات کو آپ صحیح مصرف میں نہ لائیں گے تو وہ آپ کے لئے خطرناک ثابت ہوں گے۔

چستی و چالاکی صرف چستی و چالاکی کی غرض سے ہونا چاہیئے

موج تبسم

ایڈیٹر۔ آپ کا مضمون بہت اچھا ہے۔ آپ اسے اپنے نام سے کیوں نہیں چھپواتے۔

مضمون نگار۔ اس لئے کہ مجھے روپیہ کی ضرورت ہے

ایڈیٹر۔ معاوضہ تو آپ کو ملے گا۔

مضمون نگار۔ اگر مضمون میرے نام سے شائع ہوا تو میری بیوی رقم لے لے گی۔

سوداگر موٹر۔ آپ کو اس گاڑی میں بالکل گھر کا سا لطف آئے گا۔

خریدار۔ اپنی بدمزاج بیوی کے مزاج سے مجھے گھر میں کوئی آرام نہیں ملتا۔ آپ اس لئے براہ کرم مجھے کسی دوسرے نمونہ کی گاڑی دکھایئے۔

استاد۔ کس بیوقوف نے یہ پھول یہاں رکھے ہیں۔

ایک لڑکا۔ جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے یہاں رکھے ہیں۔

استاد۔ اہاہا! کیسے عمدہ یہ پھول ہیں۔

عجیب معلومات

شہد کی مکھیوں کی تندرست ملکہ ایک دن میں دو ہزار سے تین ہزار تک انڈے دیتی ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو چھوڑ کر وینیز ویلا میں اب دنیا میں سب سے زیادہ پٹرول نکلتا ہے۔

جانوروں میں سب سے بڑی آنکھ ویل کی ہوتی ہے۔

انڈے ۵۴ درجہ فارن ہائیٹ پر ۶۵ دن میں اتنے ہی خراب ہوں گے جتنے کہ ۹۹ درجہ فارن ہائیٹ پر تین دن پر ہوں گے۔

نیلی روشنی مچھروں کے لئے کشش رکھتی ہے لیکن سرخ روشنی سے مچھر دور بھاگتے ہیں۔

انسان کی آنکھ ۱۰۰۰۰ رنگوں اور عکسوں کی پہچان پرکھ سکتی ہے۔ لیکن فوٹو ٹوئیٹر سے ۲۰۰۰۰۰ رنگ اور عکس پہچانے جا سکتے ہیں۔

افسانہ

یادگار

(از جناب ملک سراج آنند صاحب)

شیلا سورج نکلنے سے اول ہی اٹھ بیٹھی اس کی نظریں جن میں زمانے کی تلخیاں گھلی ہوئی تھیں۔ صبح کی سونا بکھرتی ہوئی کرنوں پر جم گئیں۔ اس کی ناک پر پسینے کے قطرے شبنم کی طرح نمودار ہوئے۔ وہ تیزی سے اپنے کام میں مشغول ہو گئی۔ اس کا دل ایک ایسے پرندے کے مانند پھڑپھڑا رہا تھا جو صیاد کے بے رحم چنگل سے چھوٹنے کی ناکام کوشش کر رہا ہو۔

گلی ابھی تک سنسان تھی کسی کے پیروں کی آہٹ تک نہ سنائی دے رہی تھی۔ شیلا نے اطمینان کا سانس لیا۔ وہ چاہتی تھی کہ جس طرح بھی ہو سکے وہ سیٹھ کے آنے سے پہلے ہی چل کھڑی ہو۔ وقت تیزی سے سرک رہا تھا۔ اور شیلا کا دل گھڑی کے مانند دھک دھک کر رہا تھا۔ سامنے اجڑے ہوئے ویران شہر سے اس کے کانوں میں عجیب سی غیر مانوس آوازیں آ رہی تھیں۔ آسمان پر گھرے بادل تباہی کے بھوتوں کے طرح ناچ رہے تھے شیلا نے محسوس کیا۔ جیسے کہ یہ بھوت اس کے مرحوم پتی کی روح کے گرد ناچ رہے ہوں

پھر —! وہ خیالات کی دنیا میں وہ کھو گئی۔ اس کے دماغ میں وہ پہاڑ، ندیاں، چٹانیں، برف یکبارگی ایک وقت ناچنے لگے جہاں پھرتے پھرتے اس کا پتی اس کی معصوم نظروں سے ہمیشہ کے لئے اوجھل ہو گیا۔ قدرت کی بے رحمی نے اس کے معصوم دل پر ایک گہری ضرب لگائی۔ پھر یکایک اس کی نظریں ان جوتوں پر پڑیں جو اس نے بڑی حفاظت سے ایک طرف رکھ چھوڑے تھے۔ جن کو وہ اپنی بے چین روح سے کسی طرح بھی جدا نہ کر سکتی تھی۔ وہی اس کی بے سکون… زندگی کا سکون تھے جو جوتے ہونے کے باوجود اس کو دیوتاؤں سے بھی زیادہ زیادہ پیارے تھے۔ زیادہ پوتر۔

اسی لئے تو اس نے اپنی پتی کی مورتی کے پاس رکھ چھوڑا تھا۔

کتنا انوکھا… کتنا عجیب امتیاز۔ سچ پوچھو تو شیلا کی زندگی ہی جوتوں کے ان فیتوں سے بندھی ہوئی تھی جو محض اتفاقیہ کنور کے لڑائی پر جاتے وقت رہ گئے تھے۔ شیلا نے ان کو اٹھا کر گٹھڑی پر رکھ لیا جس میں اس نے ساتھ لے جانے کا سامان رکھ چھوڑا تھا۔ پھر وہ آہستہ آہستہ صحن سے گذرتی ہوئی دروازہ پر لٹکے ہوئے ٹاٹ کے پردے کے پیچھے آ کھڑی ہوئی جو اس کی حیرت انگیز زندگی پر بھی پردہ ڈالے ہوئے تھے۔ جو بہت سی حقیقتوں کو دنیا کی نظروں سے چھپائے ہوئے تھے آج اس نے اپنے دل میں وہی دھڑکن محسوس کی جو کبھی اس دروازے میں قدم رکھتے وقت ایک نئی نویلی دلہن کی مانند محسوس کی تھی۔ اس کے خیالات کی رو دوسری طرف بہہ نکلی۔ وہ سوچنے لگی کہ جب وہ نئی نئی آئی تھی تو اکثر اپنی بوڑھی ساس سے نظریں بچا کر اسی طرح اس دروازے پر لٹکے ہوئے پردے کے پیچھے کھڑی ہو کر اپنے پتی کا انتظار کرتی تھی جیسے آج بھی وہ کسی کے آنے کا انتظار کر رہی ہو لیکن آج انتظار کی گھڑیاں کس قدر طویل ہو گئی تھیں پرانی رسوم کے مطابق وہ کبھی بھی دل کھول کر اپنے پتی سے پریم کی باتیں نہ کر سکی۔ اس کا پتی ضرور محبت سے اسے اپنی چھاتی سے چمٹا لیتا۔ لیکن بڈھی کا ڈر دونوں پر بری طرح چھایا ہوا تھا۔ ہاں کبھی کبھی جب دادی اماں گرمیوں کی دوپہر میں اونگھنے لگتی تو اس کا پتی دبے پاؤں ایک چور کی طرح اس کے پاس آتا۔ اور اس کو اپنی آغوش میں کھینچ کر دوسرے کمرے میں لے جاتا اور! — پھر وہ محسوس کرتی جیسے ساری دنیا کی مسرتیں اسے سمٹ گئی ہوں۔ اسے معلوم ہوا جیسے کہ اس وقت بھی انھیں مضبوط باہوں کی گرفت میں ہو۔

وقت گذرتا رہا۔ بڑھیا بھی آخر کب تک پہرہ دیتی ایک دن چل ہی بسی شیلا نے زندگی میں پہلی بار سانس لیا اور اس نے محسوس کیا گویا جیسے قدرت نے ساری نعمتیں بخش دی ہوں۔ لیکن قدرت اتنی سخی نہیں جتنی کہ انسان کبھی کبھی سمجھنے لگتا ہے۔ اور ایک دن دنیا پر لڑائی کے گہرے بادل چھا گئے۔ صدیوں کا مفلوج ہندوستان قحط۔ بھوک و بیماریوں کا شکار ہونے لگا۔ اور جب شیلا اور کنور اپنی زندگی سے تنگ آ گئے تو مجبوراً کنور فوج میں بھرتی ہو گیا! اس جہاں میں جو کہ کنور ملک نہیں بلکہ پیٹ کے لئے لڑ رہا تھا۔ نہ جانے کہاں کہاں بھٹکتا رہا۔ معصوم شیلا خوش تھی کہ اس کا پتی ایک دن بڑا آدمی ہو کر گھر واپس آئے گا۔ اور اسے کسی بات کی تکلیف نہ رہے گی۔ اسی خیالی مسرت میں وہ اپنی حقیقی تکلیفوں کو بھی بھول جاتی۔ پھر ایک دن اس نے سنا کہ لڑائی ختم ہو گئی ہر طرف خوشی کے شادیانے بجنے لگے۔ ماؤں کی دعاؤں کے سکون نوجوان لڑکیوں کی دل کی دھڑکنیں اپنے اپنے گھر واپس آنے لگیں۔ لیکن شیلا کے دل کی دھڑکن بند تھی بہ ساکت انتظار صرف انتظار ہی بن کر رہ گیا تھا۔ کنور لڑائی سے واپس نہ آیا۔ وہ قربان ہو گیا تھا۔ ملک پر نہیں اپنے اور شیلا کے خالی پیٹ پر —!

یکایک شیلا کے خیالات کا تسلسل ٹوٹ گیا۔ اس نے باہر جھانکا۔!

کوئی بھی نظر نہیں آیا۔ لیکن پھر اس نے دیکھا کہ پڑوسی جولاہے کی بیوی دروازے پر سنتری کے مانند بڑے اطمینان سے بیٹھی ہوئی چائے کے گھونٹ حلق سے اتار رہی تھی اس کی بھٹی بھٹی چالاک آنکھوں سے شیلا کو ہمیشہ خوف سا محسوس ہوتا تھا۔ اور وہ ایسا محسوس کرتی جیسے دادی اماں نے مرتے دم ساکن اس کے پیٹ میں انڈیل دئے ہوں۔ وہ ہمیشہ ساس کے مانند اس کی تمام حرکات و سکنات پر کڑی نظر رکھتی۔ اور شیلا نے محسوس کیا کہ یہ ڈگڈگی جیسی ہنستی ہوئی گردن اس کے ارادوں میں چٹان بن کر اڑ گئی ہے۔

شیلا ٹھٹھک گئی۔ اس کے قدم آپ ہی آپ پیچھے سرک گئے۔ اتنے میں پڑوسن کے مرغ نے بانگ دی شیلا سمجھ گئی کہ اس کے تمام ارادے ناکامی کی چٹان سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئے۔ اسی وقت اس نے گلی میں کسی کے بھاری پیروں کی آہٹ سنی۔ جو اس کے دروازے کی طرف اٹھتے معلوم ہوئے۔ جوتے اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر ایک کرخت دھماکے کے ساتھ فرش پر گرے اور جوں ہی وہ اٹھانے کے لئے جھکی سیٹھ ملاپ چند نے دروازے پر دستک دی۔

"کیا ہم آ سکتے ہیں۔"

"آیا سیٹھ جی۔ — شیلا نے گھونگھٹ کھینچتے ہوئے جواب دیا۔

آیئے نا۔ ڈاکٹر صاحب "ملاپ چند نے اندر داخل ہوئے کہا اور پھر شیلا سے مخاطب ہو کر۔ "یہ ہمارے ڈاکٹر سین داس ہیں جو اس مکان کو خریدنا چاہتے ہیں۔ میں ان کو یہیں بلا لایا۔ اس لئے کہ میں اس کے بارے میں عام لوگوں کے سامنے بات چیت کرنا نہیں چاہتا۔ ہماری طرح آخر تم بھی تو عورت عزت دار ہو۔

شیلا نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر اس نے گھونگھٹ سے دیکھا کہ ایک سیاہ حبشی نما بھاری بھرکم توند۔ ایک بے ڈول ہاتھی کی مانند جھومتا دونوں ہاتھ کولھوں پر رکھے داخل ہوا۔ اور اس کے پیچھے جولاہی پڑوسن بھی آتی نظر آئی۔ جیسے کسی ہونے والے تماشے کو دیکھنے آ رہی ہو۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی اس مداری کو دیکھ کر دروازے پر جمع ہو گئے۔

"میں سمجھتا ہوں یہ مکان آپ کے لئے ٹھیک ہوگا۔ سیٹھ نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

ہاں —! پر کچھ اچھی جگہ تو نہیں ہے۔ اور دوسرے مجھے یہ از سر نو بنانا پڑے گا۔ کچھ عجیب بے ڈھنگا سا ہے"!!

یہ تو صحیح ہے۔ — خیر دتی طور پر تو کام چل ہی جائے گا۔ پھر رفتہ رفتہ آپ اپنی پسند کا بناتے رہیں گے"۔ ملاپ چند نے مکان کی قیمت اور اس کی اہمیت کو گھٹانے کے انداز میں کہا۔"

اچھا! تو یہاں اسپتال بنے گا۔ ×

× "اوہ ادنہ میری کمر میں کس قدر درد کر رہی ہے ڈاکٹر صاحب کوئی پلٹس ولٹس دو گے نا۔ بڈھی نے اس قدر کراہتے ہوئے کہا جیسے کہ واقعی اس کی کمر میں درد ہو رہا ہو۔"

"بڑی کچھ فکر مت کرو۔ ہمارے ڈاکٹر صاحب بڑے اچھے آدمی ہیں۔ وہ تیرے سارے روگ دور کر دیں گے۔

"اچھا! سیٹھ صاحب گھر کے سامان وغیرہ کے متعلق آپ کا کیا کہنا ہے۔

"اجی آپ سے کہنا وہنا کیا تھا۔ یہ کوئی اسے ساتھ تھوڑی ہی لے جائیں گے۔ یہ بھی سب آپ ہی کا ہے۔ یہ سب گھر کے ساتھ ہی ہے۔

سیٹھ نے بے وجہ قہقہہ بلند کرتے ہوئے کہا۔

"گھر کے ساتھ — تم کو اپنے گناہوں پر شرم نہیں آتی سیٹھ جی تم اس غریب کے ہانڈی برتن تک ہڑپ کر لینا چاہتے ہو۔ ایک تو اس کے پاس رہ ہی کیا گیا ہے بڈھی نے غصہ سے کہا۔

"مائی — شیلا کی آنسوؤں کے ساتھ ایک چیخ نکل گئی۔

"مت بھونکو تم دونوں۔ ایک تو ہمارا احسان ماننے سے گئے۔ ہم نے صبح صبح بیچارے ڈاکٹر صاحب کو تکلیف دی۔ وہ اپنا کام ہرج کر کے آئے جب اچھا لگتا جو یہ سب سر عام نیلام ہوتا۔"

شیلا کے ہاتھ سے کپڑوں کی گٹھڑی چھوٹ گئی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اس بچے کے مانند جس کے ہاتھ سے زبردستی کھلونا چھین لیا جائے۔

انسان اپنی آنکھوں پر دبیز عینک چڑھا ہوئے۔

"کمینی — چور — کتیا کی بچی۔ کیوں فضول دہاڑیں مار رہی ہے۔ کیا ہم تیرا کچھ چرائے لئے جا رہے ہیں۔ کھول یہ گٹھڑی اس میں کیا باندھ رکھا ہے اور اور یہ جوتے تو میرے لڑکے گلزار کے لئے اچھے رہیں گے۔

ملاپ چند کے یہ الفاظ نشتر کے مانند شیلا کے کلیجے میں اتر گئے۔ وہ گھونگھٹ میں ایک زخمی پرندے کی مانند پھڑپھڑا کر رہ گئی۔

"اس غریب پر کیوں اتنی سختی کرتے ہو۔ ؟ بڑھیا نے ہمدردانہ لہجہ میں کہا۔

"اس بیچاری نے یہ جوتے تو میرے لڑکے کے لئے کتنے دنوں سے رکھ چھوڑے ہیں۔ میرے لال اور کنور میں بڑی دوستی تھی۔

آہ بیچارہ کنور…!

"اچھا گٹھڑی کھولو۔ ڈاکٹر نے ٹھگانہ انداز میں کہا۔ "بڑی بی ان سے گٹھڑی کھولنے کو کہو۔"

"میری بچی — جو کچھ ہے ان کلموہوں کو دیکھ لینے دو۔ پھر میں دیکھتی ہوں کہ یہ تمہاری چیزوں کو کیسے ہاتھ لگاتے ہیں۔ اور خاص طور پر وہ جوتے جو تم نے میرے بچے کے لئے رکھے ہیں۔

شیلا کے جسم میں غم کی بجلی دوڑ گئی۔ اور جیسے ہی بڑھیا اس کی طرف بڑھی تو اس نے سب کچھ چھوڑ دیا۔ صرف جوتے اپنے پتی کی نشانی کو پوری قوت سے اپنے پنجوں کی گرفت میں لے لیا جیسے کہ اس کی ساری روح ان انگلیوں کی گرفت میں ہے۔

"یہ جوتے میرے حوالے کرو۔ سیٹھ گرجا "اس گٹھڑی میں تو اور کچھ بھی کام کا نہیں۔

ڈاکٹر نے کپڑوں کو ہلاتے ہوئے کہا۔

بڑے کے لینے والے "وہ تو اس نے میرے لال کو پہلے ہی دیدئے ہیں"

بڑھیا نے شیلا کے ہاتھ سے جوتے چھیننے کی کوشش کی شیلا تھوڑی دیر تک اپنے کمزور جسم سے ان خونی ڈاکوؤں سے اپنی آخری پونجی چھڑانے کی کوششیں کرتی رہی۔ اس کے سر سے آنچل سرک گیا۔ بال بکھر گئے۔ بڑھیا نے اپنے تیز پنجوں سے اس کے کپڑوں اور نحیف جسم کو نوچ ڈالا۔ سیٹھ نے اس کو شدید دھکا دیا۔ اور ڈاکٹر نے اپنے آہنی بوٹ سے دو تین سخت ٹھوکریں جمائیں جیسے واقعی شیلا انسان نہیں کتیا تھی۔

ملاپ چند نے جوتے اس کے ہاتھوں سے چھین لئے۔ اور شیلا چیختی ہوئی ایک طرف گری۔

آہ میں پاگل ہو جاؤں گی — میں پاگل ہو جاؤں گی۔!

بچے ڈر کر بھاگے۔ جیسے کہ مداری نے اپنے ساتھی کے پیٹ میں چھرا بھونک دیا ہو۔ اور ننھے بچے اس منظر کی تاب نہ لا کر بھاگ رہے ہوں۔

پاکستان سے کشمیر کا الحاق اسکی تباہی کا باعث ہوگا

سرینگر۔ ۲۸ اکتوبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج نیشنل کانفرنس کے کارکنوں کو خطاب کرتے ہوئے کشمیر کے بارے میں ہندوستان کے رویہ کا ایک بار پھر اعادہ کیا۔ اور کہا کہ دیر یا سویر خود کشمیر کے باشندوں کو اپنی قسمت کا فیصلہ کرنا ہے۔

پنڈت نہرو نے آگاہی دی کہ اگر کشمیر پاکستان میں شامل ہو گیا تو وہ بالکل تباہ ہو جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ میں کشمیر کو ہندوستان کا ایک حصہ دیکھنا چاہتے ہوں میری خواہش ہے کہ کشمیر اور ہندوستان میں گہرے تعلقات ہوں۔ ایک کشمیری اور ہندوستانی کی حیثیت سے میں یہ نہیں چاہتا کہ کشمیر پاکستان میں شامل ہو۔ اس لئے کہ مجھے یہ کامل یقین ہے کہ اس سے کشمیر تباہ ہو جائے گا۔ اور میں کشمیر کو تباہ ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔

پنڈت نہرو نے قرارداد کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ بعض قومیں اس فیصلہ پر اس بنا پر اعتراض کریں گی کہ اس مسئلہ پر اب بھی اقوام متحدہ غور کر رہا ہے۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اقوام متحدہ کشمیر کے مسئلہ کو جو ہمارے نزدیک بہت صاف مسئلہ ہے۔ اسقدر پیچیدہ اور ناقابل حل کیوں سمجھتا ہے۔

کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کیلئے دستور ساز اسمبلی طلب کیجائے

سرینگر۔ ۲۷ اکتوبر۔ جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کی جنرل اسمبلی نے گذشتہ شب اپنے دو ہزار الفاظ کے ریزولیوشن کے ذریعہ اسبات پر اظہار تشویش کیا ہے کہ اقوام متحدہ اب تک کشمیر کے معاملہ کو طے کرنے میں ناکامیاب رہا ہے۔ ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ اس ناکامی کا یہ سبب ہے کہ حفاظتی کونسل پاکستان کے ساتھ برابر رعایت کر رہی ہے۔

ریزولیوشن میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ اس معاملہ میں حفاظتی کونسل نے جو رویہ اختیار کیا ہے۔ اس کی وجہ سے کشمیر کے عوام کی زندگی غیر یقینی حالات میں گذر رہی ہے جس کی وجہ سے عوام کو حد درجہ پریشانی ہے۔ نیشنل کانفرنس عوام کی اس مایوسی کو زیادہ عرصہ تک برداشت نہیں کر سکتی۔ جنرل کونسل کی رائے میں اب وہ وقت آ گیا ہے کہ ان غیر یقینی حالات کو ختم کر دیا جائے۔ اس لئے کہ یہ کونسل نیشنل کانفرنس کی مجلس عاملہ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ حق رائے دہی بالغان کی بنیاد پر دستور ساز اسمبلی کو طلب کرے۔ اور پھر یہ اسمبلی جموں اور کشمیر کے مستقبل اور الحاق کا فیصلہ کرے۔

ریزولیوشن میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ یہ اقتدار اسمبلی ہماری تحریک آزادی کی روایتوں اور نیا کشمیر کے اصولوں کو سامنے رکھ کر ایسا دستور تیار کرے جو ہماری ریاست اور اس کے عوام کے شایان ہو۔

سر ڈکسن کی تجویز پر ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے شیخ عبداللہ نے سر اوون ڈکسن کے ان طریقوں کا ذکر کیا۔ جو انھوں نے کشمیر کا مسئلہ طے کرنے کے لئے اختیار کئے تھے۔ انھوں نے کہا کہ اس مسئلہ سے چشم پوشی کر کے سر اوون ڈکسن نے اقوام متحدہ کے چارٹر کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کی ہے۔

ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ سر اوون ڈکسن نے پاکستان کو حملہ آور تسلیم کرنے کے باوجود ایک ایسی تجویز پیش کی جس سے حملہ آور کو برابر کا درجہ دے کر اسے حملہ کا انعام بھی دیا گیا ہے۔

ریزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے نائب وزیر اعظم غلام محمد بخشی نے کہا کہ دستور ساز اسمبلی کو طلب کرنے کے لئے فوراً کام شروع کر دیا جائے۔

…

اچھے کپڑے کی قیمت میں اضافہ

نئی دہلی یکم نومبر۔ ہندوستان کے بنے ہوئے اعلیٰ قسم (سپر فائن) کے کپڑے کی قیمت میں آج بڑھ جائے گی لیکن دوسرے قسم کے کپڑے اور سوت کی قیمت میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔ یہ فیصلہ ٹیرف بورڈ کی سفارش کے مطابق کیا گیا ہے جو ہر چھ مہینے قیمتوں کی پالیسی پر غور کرتا ہے۔ پورے ملک میں جتنا کپڑا بنتا ہے اس میں اعلیٰ قسم کے کپڑے کا دسواں حصہ ہوتا ہے۔ ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ قیمتوں میں اضافہ کی اس وجہ سے کہ مصری روئی کی اونچی قیمتیں ہیں جو اعلیٰ قسم کے کپڑا بنانے میں استعمال ہوتی ہے۔ ابھی یہ پتہ نہیں چلا ہے کہ قیمتوں میں کتنا اضافہ ہوگا۔

پاکستان میں اردو میں تار!

راولپنڈی۔ یکم نومبر۔ مغربی پنجاب کے تمام ڈاکخانوں میں آج سے اردو میں لکھے ہوئے ہر طرح کے تار قبول کئے جائیں گے۔

یہ اقدام تجربہ کے طور پر کیا جا رہا ہے۔ اگر کامیاب رہا تو مستقل طور پر اردو میں تار بھیجے جانے لگیں گے۔

کشمیر میں محکمہ سیاحت کے نائب وزیر

سری نگر یکم نومبر۔ کل اعلان کیا گیا ہے کہ کرنل غلام قادر مہاراجہ اندور کے سابق اے ڈی کانگ کو ریاست کشمیر میں سیاحت کا نائب وزیر مقرر کیا گیا ہے۔

کشمیر کے کسانوں میں اراضیات تقسیم

سری نگر یکم نومبر شیخ عبد اللہ نے کشمیر آج مٹی پور کنڈبال اور اوال پورہ جا رہے ہیں ان کے ساتھ وزیر مالیات بھی ہوں گے۔

شیخ صاحب ان مقامات پر کچھ دن قیام کرکے اراضیات کی از سر نو تقسیم کی خود نگرانی کریں گے۔ اور اراضیات بڑی زمینداریوں کے خاتمہ ایکٹ کے تحت کسانوں کو دی جائیں گی۔

فضا میں طیاروں میں گھتم گھتا

ٹوکیو۔ یکم نومبر۔ آج امریکی اور کمیونسٹ جٹ بمبار ہوائی جہازوں کے درمیان کوریا میں زبردست جنگ ہوئی۔ یہ جٹ قسم کے ہوائی جہازوں کی دنیا میں سب سے پہلی جنگ ہے۔

یہ جنگ مغربی ساحل پر سون چان میں ہوئی جس میں کمیونسٹوں کے چھ جٹ قسم کے ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔ ایک امریکی فوجی ترجمان نے بتایا کہ سوئی جو کے ہوائی اڈے پر تقریباً بیس تیس ہوائی جہاز کمیونسٹوں کے دکھائی دئے جن میں سے طیارہ شکن توپوں کی گولہ باری کے باوجود آٹھ جہازوں کو تباہ کیا۔ امریکی ہوائی جہازوں نے روسی قسم کے تین پاک ہوائی جہاز بھی مار گرائے۔

समन बगरज़ इनफिसाल मुकद्दमा (आर्डर ५, कायदा १ व ५ मजमूआ ज़ाब्ता दीवानी सन १९०८ ई०)
नम्बर मुकद्दमा १०८२ सन १९५० ई०

बअदालत श्रीमान तहसीलदार महोदय जी बिल्हौर मुकाम बिल्हौर जिला कानपुर

देवी दीन मुद्दई

बनाम (१) ब्रम्हदत वल्द नरायन ब्रम्ह भट साकिन रेल बाजार शहर कानपुर (२) मु० विद्यावती ज़ौजा राध्यमोहन बाजपेई साकिन राम मोहन का हाता ब्राह्मण प्रेस शहर कान पुर

मुद्दआलेह

वाजह हो कि मुद्दई ने आप के नाम एक नालिश बाबत लगान दायर की है लिहाज़ा आप को हुक्म होता है कि आप बतारीख ८ माह नवम्बर सन १९५० ई० बवक्त १० मुकाम बिल्हौर असालतन या मारफत वकील के जो मुकद्दमा के हालात से करार वाकई वाकिफ किया गया हो और जो कुल उमूर अहम मुतआल्लिका मुकद्दमा का जवाब देने के या जिस के साथ कोई और शख्स हो कि जवाब ऐसे सवालात का दे सके हाज़िर होजिये और जवाबदेही दावा की कीजिये - और हर गाह वही तारीख जो आप की हाजिरी के लिये मुकर्रर है वास्ते इनफिसाल कतई मुकद्दमा के तजवीज़ हुई है।

पस आप को लाज़िम है कि उस रोज़ अपने जुमला गवाहों को जिन की शहादत पर नीज़ जुमला दस्तावेज़ात जिन पर आप बताईद अपनी जवाबदेही के इस्तदलाल करना चाहते हों उसी रोज़ पेश कीजिये ! और आप को इत्तला दी जाती है कि अगर बरोज़ मज़कूर आप हाजिर न होंगे तो मुकद्दमा बग़ैर हाज़री आप के मसमूअ और फैसल होगा। बस्वत मेरे दस्तखत और मोहर अदालत के आज बतारीख १७ माह १० सन १९५० जारी किया गया

द: हाकिम (मु: आ:)

नोटिस बनाम मुद्दाअलेह नाबालिग़ और वली के !
(आर्डर ३२ कायदा ३)

बअदालत मुनसिफ हवाली कानपुर मुकाम कान पुर
मुकद्दमा नम्बर ७३९ बाबत सन १९४९ ई० (शहर)

राजकिशोर वल्द रामलाल वैश्य साकिन नौघड़ा शहर कान पुर मुद्दई

बनाम हुसैनी मुद्दआलेह

बनाम मुहम्मद शफी मुद्दाअलेह नाबालिग़ बवलायत व हिफाज़त पिदर व कमरउद्दीन सा: खलासी लैन १०/२६५ कान पुर वली कुदरती (मुद्दअलेह नाबालिग़ मज़कूर)

हर गाह मुकद्दमा मुन्दर्जा उनवान में मुद्दई ने एक दरख्वास्त गुज़रानी है कि मुद्दअलेह नाबालिग़ का एक वली दौरान मुकद्दमा मुकर्रर किया जावे। लिहाज़ा आप नाबालिग़ मज़कूर को और [illegible] कमरउद्दीन वली को इसके ज़रिये इत्तला दी जाती है कि अगर ताबालिग़ इत्तलानामा हाज़ा से ८-११-५० के अन्दर एक दरख्वास्त इस अदालत में निस्बत अपने या किसी दीगर [illegible]

मुद्दअलेह नाबालिग़ की वली की दौरान मुकद्दमा मुकर्रर किये जाने कि निसबत न गुजरानेंगे तो अदालत अग़राज़ मुकद्दमा हाज़ा के लिये किसी और शख्स को नाबालिग़ मज़कूर का वली मुकर्रर कर देगी।

आज बतारीख २६ माह १० सन ५० मेरे दस्तख़त और मोहर अदालत से जारी किया गया।

बाहुक्म आर्डर उजागर सिंह जैन
दस्तख़त हाकिम आ:
(मुहर अदालत)

ہند پاکستان پریس کمیٹی

کلکتہ یکم نومبر۔ آج کلکتہ میں ہندو پاکستان کی مشترکہ پریس کمیٹی کا سہ روزہ اجلاس ختم ہوگیا۔ یہ اجلاس کل ہند مدیران جرائد کانفرنس کے صدر مسٹر سری نواسن کی صدارت میں ہوا تھا۔ اجلاس میں نہرو لیاقت معاہدہ کے سلسلہ میں جو کام ہوا ہے اس پر غور کیا گیا۔ اجلاس نے اپنے ریزولیوشن کے ذریعہ اخبارات سے اپیل کی کہ وہ دونوں ملکوں میں بہتر تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور دونوں ملکوں کی جنگی ذہنیت کو پیدا کرنے سے باز رہیں منتو کہ کمیٹی کا اگلا اجلاس مغربی پاکستان میں دسمبر میں ہوگا۔

جاپانی معاہدہ کی ابتدائی شرطیں

لیک سکس۔ یکم نومبر۔ اس معاہدہ کی ابتدائی شرطیں جو جاپان کے مقابلہ میں امریکہ نے دوسرے ملکوں کے مشورہ سے طے کی ہیں۔ متحدہ اقوام کے روسی نمائندہ مسٹر جیکب ملک نے اپنی حکومت کو بھیجی ہیں۔

برطانی ہوائی جہاز ٹکرا گیا

لندن۔ ۲ نومبر۔ کل رات لندن کے ہوائی اڈے پر ایک برطانی ہوائی جہاز جو پیرس سے آ رہا تھا ٹکرا کر زمین پر آ رہا جس سے ۲۹ مسافر ہلاک ہوگئے۔ اور صرف دو انمیں سے زندہ بچ سکے۔

ہندوستان کی مشہور رقاصہ

بمبئی یکم نومبر۔ ہندوستان کی مشہور رقاصہ اور فنکار مسز ہالکیر کو کو دی کو یونسکو نے مدعو کیا ہے۔ اور ۲۸ نومبر کو آپ پیرس میں ۲ یونسکو کے زیر اہتمام اپنے رقص اور موسیقی کا مظاہرہ کریں گی۔

ایٹمی آبدوز تیار ہو گئی!

لندن یکم نومبر۔ برطانی بحریہ کی پہلی ایٹمی آبدوز تیار ہو چکی ہے اس مہینے اس کو آزمایا جائے گا۔

یہ آبدوز چھوٹے پیمانہ پر ایک انتہائی تیز رفتار تباہ کن جہاز ہے۔ روسی آبدوزوں کا مقابلہ اس آبدوز سے اچھی طرح سے کیا جائے گا۔

ٹرگیف لی کا دوبارہ تقرر

فلشنگ میڈوز۔ یکم نومبر۔ جنرل اسمبلی میں روس کی یہ تجویز مسترد ہو گئی کہ موسیو ٹرگیف لی کو دوبارہ اقوام متحدہ کا سکریٹری جنرل منتخب نہ کیا جائے۔

ہندستان جارحانہ پالیسی کا مخالف

سری نگر ۲۹ اکتوبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے یہاں فوجی افسروں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندستان دنیا میں جارحانہ پالیسی کے خلاف ہے۔ کیونکہ یہ بات ہمارے ان نظریات کے خلاف ہے۔ جس پر گذشتہ تین برس سے عمل کر رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ ہمیں اعلیٰ درجہ کی دفاعی فوج کی بھی ضرورت ہے۔ جو ہماری آزادی کی حفاظت کر سکے۔ اور اس حفاظت کی ذمہداری آپ پر عائد ہوتی ہے۔

کشمیر کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ دوسری قومیں اس سوال کی نوعیت کو سامنے رکھ کر غور نہیں کرتی ہیں۔ اس وقت عالمی سیاست میں کشمیر کا مسئلہ آلہ کار بن گیا ہے۔

آگے چل کر پنڈت نہرو نے کہا کہ اس مسئلہ کی اس پاکستان کی اس لئے حمایت کرتی ہیں کہ پاکستان ان کی ہر بات پر ہاں میں ہاں ملاتا ہے جبکہ ہم اس چاپلوسی کو پسند نہیں کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں پنڈت نہرو نے تبت کے مسئلہ کا بھی ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ سیکیانگ کے سرحدی علاقہ کے دونوں ملک عرصہ سے دعوے دار ہیں اسی کی وجہ سے آج ہیجان پیدا ہو گیا ہے اس سلسلہ میں چین کی پالیسی خوف پر مبنی ہے۔

پنڈت نہرو نے آگے چل کر کہا کہ مغرب وسطی اور مشرقی ایشیا کے ملک ہندوستان کی طرف دیکھتے ہیں جنوب مشرقی ایشیا میں اسوقت زبردست ہلچل ہے۔ چین کی ۴۰ کروڑ آبادی انقلاب سے متاثر ہوئی ہے جہاں کی حکومت اپنی حالیہ تاریخ میں سب سے مضبوط حکومت ہے۔

ہندستان کی صنعت بندی پر زور دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ جب تک ہندستان صنعتی طور پر مضبوط نہیں ہو جاتا ہے اسوقت تک وہ صحیح معنوں میں آزاد نہیں ہو سکتا ہے۔

دو بڑی جنگوں نے برطانیہ کو دوسرے درجہ کی طاقت بنا دیا تھا۔ لیکن وہاں کے لوگوں نے اپنی کمر کس لی ہے۔ اور وہ آگے بڑھ رہے ہیں۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ فوجی قوت سے عوام کی ذہنیت کو تبدیل کیا جا سکتا ہے ہم کشمیر میں یہاں کے عوام کی دعوت پر آئے ہیں۔ ہم نے یہاں جو پالیسی اختیار کی ہے۔ وہ عالمی امن کے مفاد میں ہے۔

تیسری عالمگیر جنگ کے بارے میں پنڈت نہرو نے کہا کہ اگر تیسری جنگ چھڑی تو یہ محض سر پھٹول نہ ہوگی۔ بلکہ اس کا مطلب یورپ اور انگلستان کی تباہی ہوگا۔

دنیا کے سارے ایٹم بم جنگ کو جلد ختم نہیں کر سکتے ہیں۔ چونکہ لاکھوں کروڑوں آدمی اس جنگ میں برباد ہو جائیں گے۔ اس لئے فوجی فتح کوئی معنے نہیں رکھتی ہے۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ گذشتہ جنگ کے اتحادی ایک دوسرے کے کس طرح مخالف بن گئے ہیں۔

ہندستان نے حیرت انگیز ترقی کی ہے

سرینگر ۲۹ اکتوبر۔ کل شام وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو نے کشمیر کے ایوان تجارت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نے پناہ گزینوں کے مسئلہ تقسیم اور قدرتی آفات کے باوجود ترقی کی ہے۔ اسے دیکھ کر مجھے حیرت ہوتی ہے۔ انھوں نے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ عوام ہر غلط بات کے لئے حکومت کو الزام دیتے ہیں پنڈت نہرو نے عوام سے پیداوار بڑھانے کی اپیل کی انھوں نے کہا کہ پیداوار کے مقابلہ میں تقسیم پر زور دینا ایک غلط بات ہے۔

مدراس اسمبلی میں آبادی روکنے کے لئے بل

مدراس ۲۹ اکتوبر۔ مدراس اسمبلی کے کانگرسی رکن مسٹر وسوا ناتھن نے صوبہ کی آبادی کو محدود رکھنے کے لئے ایک مسودہ قانون کانگرس اسمبلی پارٹی کے سامنے پیش کیا ہے جس کا منشا یہ ہے کہ جو اشخاص اولاد کی پرورش کی حیثیت نہیں رکھتے انھیں طبی طریقہ سے کام لیکر اولاد کے ناقابل بنا دیا جائے۔ جن لوگوں کو اولاد کی پرورش کے لئے ناقابل قرار دیا گیا ہے۔ ان میں گونگے بہرے اور وہ عورتیں شامل ہیں جو یا تو کمزور ہیں یا چھ سے زیادہ بچے پیدا کر چکی ہیں۔

یہ بل اسمبلی میں پیش کرنے سے پہلے اس کی منظوری کانگرس پارٹی سے لینا ضروری ہے۔

چھوت چھات ختم کرنے ہی سے ملک آزاد رہ سکتا ہے!

احمد آباد ۳۰ اکتوبر۔ ہندستان کے نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل نے جو آج ۱۴ سال کے بعد سابرمتی آشرم کا معائنہ کیا۔ گجرات ودیا پیٹھ کے کنووکیشن میں تقریر کرتے ہوئے آزاد ہندوستان میں چھوت چھات ختم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اور یہ اپیل کی کہ تعلیم میں انقلابی تبدیلیاں کی جائیں۔

انھوں نے [illegible] جی نے سابرمتی آشرم کو ہریجن آشرم کی صورت [illegible] میں منتقل کر دیا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ چھوت چھات کو دور کئے بغیر ملک آزاد نہیں رہ سکتا۔



تبت کا معاملہ حفاظتی کونسل میں

نئی دہلی ۲۹ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ تبتی حکومت نے حکومت ہند کے نام ایک تحریر روانہ کی ہے جس میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ تبت کی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے ہندستان امکانی کوشش کرے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس معاملہ کو حفاظتی کونسل میں بھی پیش کرے۔

حکومت ہند تبت کی درخواست پر غور کر رہی ہے۔ لیکن حکومت ہند اس وقت تک کوئی قدم نہیں اٹھائے گی جب تک اس تحریر کا جواب نہیں آجاتا ہے۔ جو اس نے چین کی حکومت کو روانہ کی ہے۔

مسلم لیگ کا مقصد اسلامی ریاست

لاہور ۳۰ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا کہ مجھ پر بعض اخبارات نے یہ اعتراض کیا ہے کہ میں نے ملک کی وزارت عظمیٰ کے ساتھ ساتھ حکومت کی پارٹی مسلم لیگ کی صدارت بھی کیوں قبول کی ہے۔ لیکن میں یہ بات صاف صاف کہنا چاہتا ہوں کہ ان کے اس اعتراف میں کسی ایک عہدہ سے استعفا نہ دوں گا۔ میں صرف اس صورت میں استعفا دوں گا جب قوم مجھ سے اسکا مطالبہ کرے گی۔

جھنگ اور لائلپور کے جلسوں میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ مسلم لیگ کا کام صرف پاکستان کا قیام ہی نہیں تھا۔ بلکہ اس کا مقصد ایک طاقتور اسلامی ریاست کا قیام بھی ہے۔

समन बग़रज़ तनकीह मुकदमा
(आडर ५ कायदा १ व ५ मजमूआ ज़ाब्ता दीवानी सन १९०८ ई०)
नम्बर मकदमा ७३१ सन १९४९ ई०
बअदालत मुनसिफ साहब हवाली मुकाम कान पुर ज़िला कान पुर
राजेकिशोर व० राम लाल बैश्य सा: नौघडा शहर कान पुर मुद्दई
बनाम हुसैनी
बनाम (१) कमरउद्दीन वल्द नामालूम सा: खलासी लैन $\frac{१०}{२८५}$ कान पुर
(२) मुहम्मद शफी पिसर कमरउद्दीन नाबालिग ब बलायत व रिफाकत पिदर खुद कमरउद्दीन साकिन $\frac{१०}{२८५}$ खलासी लैन कान पुर
मुद्दआलेह

[illegible] मुद्दई ने आप के नाम एक नालिश बाबत ३२००) दायर की है लिहाजा आप को हुक्म होता है कि आप बतारीख ८ माह ११ सन १९५० ई० वक्त १० ब मुकाम कान पुर असालतन या मारफत वकील के जो मुकदमा के हालात से करार वाकई वाकिफ किया गया हो और जो कुल उमूर अहम मुतअल्लका मुकदमा का जवाब दे सके या जिस के साथ कोई और शख्स हो कि जवाब ऐसे सवालात का दे सके हाजिर हूजिये और जवाब दही दावा की कीजिये और हरगाह वही तारीख जो आप की हाज़िरी के लिए मुकर्रर है वास्ते इनफिसाल कतई मुकद्दमा के तजवीज़ हुई है पस आप को लाज़िम है कि उसी रोज अपने जुमला गवाहों को जिन की शहादत पर नीज़ जुमला दस्तावेजात जिन पर आप बनाई दअवा जवाब देही के इस्तदलाल करना चाहते हैं उसी रोज़ पेश कीजिये और आप को इत्तला दी जाती है कि अगर बरोज़ मज़कूर आप हाज़िर न होंगे तो मुकदमा बग़ैर हाज़री आप के मसमूआ और फैसल होगा
बसब्त मेरे दस्तखत और मुहर अदालत के आज बतारीख २९ माह १० सन १९५० ई० जारी किया गया
दस्तखत हाकिम अदालत
: मुहर आ: :

بمبئی میں گڑ پر حکومت کا قبضہ

بمبئی یکم نومبر۔ حکومت بمبئی نے کئی بڑے تاجروں کے ذخیرہ کو ضبط کر لیا ہے۔ اور ضلع مجسٹریٹ کے نام بھی احکام جاری کر دئے ہیں کہ وہ اضلاع میں بھی یہی کارروائی کریں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ ضبط شدہ گڑ سرکاری دوکانوں پر عوام کے ہاتھ فروخت کیا جائے گا۔

THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے | جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے

احسن بمبئی

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ 3/-
سالانہ رعایتی 6/-
ششماہی 3/8/-
سہ ماہی 2/-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL. 52 No. 45	KANPUR SATURDAY 11th NOVEMBER 1950	کانپور شنبہ ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۲۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۰ھ	جلد ۵۲ نمبر ۴۵

ادبیات

آہ ناطق لکھنوی

(از جناب ماسٹر عبد الصمد برزمی بلند شہری)

ہر فضائے بزم اردو آج غم بردوش ہے
دیکھتے ہیں ہر جگہ ہم اک صفِ ماتم بچھی
آسماں سے فرش تک تاریک ہے ساری فضا
تونے فنِ شعر میں پیدا کیا تھا اک کمال
یاد میں تیری مرے دلکو نہیں یارائے ضبط
واقفِ علم طبابت ۔ عالمِ علم نجوم
رہنمائی سے تری محروم اِک عالم ہوا ۔
آہ وہ رنگِ تغزل جسکو دل ہی ڈھونڈھتا

جو نفس ہے صدمۂ ناطق سے ہم آغوش ہے
غمکدہ ہے بزم عشرت بند نائو نوش ہے
بہر دنیائے سخن زیرِ زمیں روپوش ہے
خوب واقف آج بھی ہر ہی تجھسے جسکو ہوش ہے
چشم طوفانی ہے اور نالوں میں بیحد جوش ہے
اک ترے اٹھ جانیسے ہر اہلِ فن خاموش ہے
ہر دلِ شاگرد اس صدمہ سے گریہ کوش ہے
آہ اُن نغموں سے اب محرومِ ذوقِ گوش ہے

یاد آیا مجھ کو برزمی مصرعۂ مرحوم آج
اب ترا ناطق ہمیشہ کیلئے خاموش ہے

قطعۂ تاریخ

آج ہے غمکدہ زمان و زمین ؛ ساری بزم سخن ہوئی غمگین !
کہدو برزمی وفات کی تاریخ
مولوی ناطق بہشتِ نشیں

دنیائے اسلام

سلطان مراکش اور فرانس میں سمجھوتہ نہ ہو سکا

پیرس ۹ نومبر۔ سلطان مراکش جو اپنے ملک کے مستقبل کے بارے میں گفتگو کرنے کے لئے تین ہفتے سے پیرس میں ہیں چاہتے ہیں کہ فرانس کے ساتھ سنہ ۱۹۱۲ء میں جو صلح نامہ ہوا تھا۔ اور جس کی رو سے مراکش کو فرانس کی ولایت میں دے دیا گیا تھا اسے کو بالکل بدل دیا جاوے۔ ان کے ایک افسر نے کہا کہ اس صلح نامے نے مراکش کو بہت بری طرح سے فرانس کے ساتھ باندھ دیا ہے سلطان کے وزیر اعظم نے فرانس کے ذمہ خارجہ کو ایک توجہ نامہ پیش کیا ہے جس میں سلطان نے اس پر افسوس ظاہر کیا ہے کہ فرانس صلح نامہ پر نظر ثانی کرنے کی بات سننے پر بھی تیار نہیں ہے۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ تین ہفتے تک گفت و شنید کرنے کے بعد بھی سلطان کو مراکش کی اصلاحات کے بارے میں کسی سمجھوتہ پر پہونچنے میں کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ فرانس اس پر زور دے رہا ہے کہ مراکش میں جاگیرداری کے ہاتھ میں جو طاقت مرکوز ہے اس کو گھٹا دیا جائے۔ او سلطان یہ چاہتے ہیں کہ مراکش فرانسیسی یونین کے باہر رہتے ہوئے خود مختار ہو۔ لیکن وہ ایک صلحنامہ کے ذریعہ فرانس کے ساتھ منسلک ہو جائے۔ سلطان کے ایک ترجمان نے کہا کہ مراکش کے لوگ ہندوستان اور مصر کی مثالیں دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتے۔ ولایت کا صلحنامہ فرسودہ ہو چکا ہے۔

ترکی نے اسپین سے سفارتی تعلقات قایم کر لیے

میڈرڈ ۹ نومبر۔ ترکی نے اسپین سے پھر سفارتی تعلقات قایم کر لئے ہیں۔ اور اس کے سفیر مسٹر محمد اسعد اتوز یہاں ہوائی جہاز کے ذریعہ ابھی آگئے ہیں جب متحدہ اقوام کی جنرل اسمبلی نے سنہ ۱۹۴۶ء میں اپنی رکن سلطنتوں پر پابندی عاید کی تھی کہ وہ اسپین سے اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر لیں۔ تو ترکی ہی وہ پہلا ملک تھا جس نے اسمبلی کے ریزولیوشن کی تعمیل میں سب سے پہلے اپنے سفیر کو واپس بلا یا تھا۔ لیکن اب وہ متحدہ اقوام نے اپنے ریزولیوشن کو مسترد کر دیا۔

تقریباً آدھے درجن ملکوں نے جن میں برازیل پیرا اور مصر شامل ہیں سنہ ۱۹۴۶ء والے رزیزولیوشن پر عمل نہیں کیا تھا۔ اور ان کے سفارت خانے یہاں پہلے سے موجود تھے۔

مصری فوج ہر مقابلہ کیلئے تیار ہے

قاہرہ ۹ نومبر مصر کے وزیر جنگ مصطفےٰ نصرت بے نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ فلسطین میں مصری فوجیں ہر طرح کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ خلیج تنابہ کے دونوں چھوٹے جزیروں میں مصر کی کافی موجود ہیں۔ ان پر اگر اسرائیل نے حملہ کیا تو اُسے آسانی سے پسپا کیا جا سکتا ہے۔ وزیر جنگ نے المصری کے ایک نمایندہ سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ فوج کو مضبوط بنایا جائے۔ اور اس کے لئے ضروری اسلحہ اور سامان جنگ فراہم کیا جائے۔ اس لئے مختلف ملکوں سے اسلحہ حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

قاہرہ ۹ نومبر۔ وزیر حکومت حامد ذکی نے کابینہ کے ایک جلسہ کے بعد جو بیان جاری کیا ہے۔ اس میں کہا ہے کہ حکومت مصر اس بات کی موئد نہیں ہے کہ سوڈان کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے رائے طلبی کرائی جائے۔ رائے طلبی کے اصول کو مان لینے کے معنی یہ ہوں گے کہ سوڈان کو سوڈان اور مصر کے درمیان تقسیم کر دیا جائے۔

طہران یونیورسٹی کو گاندھی اور ٹیگور کی تصویریں

طہران ۹ نومبر۔ شہزادہ شمیع رضا پہلوی نے جو ایران کے شاہ محمد رضا کی ہمشیرہ ہیں کل رات طہران کے قومی کتب خانے میں ہندستانی قلمی تصویروں کی نمائش کا افتتاح کیا۔ ہندستانی سفیر مسٹر سید علی ظہیر اور ہند ثقافتی وفد کے سرگروہ پرنس یوسف مرزا اس تقریب میں موجود تھے۔ تقریب میں ایران کے وزیر اعظم جنرل حاجی علی رزمعا بھی شریک ہوئے۔

طہران ۹ نومبر۔ ایران کے ممتاز سرکاری افسران سربرآوردہ افراد اور ماہرین تعلیم آج طہران یونیورسٹی کے شعبہ قانون کے ہال میں کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے۔ جب یونیورسٹی کے چانسلر علی اکبر سیاسی نے ہندستان کے ادبی وفد کی طرف سے گاندھی جی اور ٹیگور کی تصویروں کو یونیورسٹی کی طرف سے قبول کیا۔ اس تقریب کے بعد بین اقوامی پیرسٹروں کی انجمن کے نائب صدر ڈاکٹر ایس ایس نہرو نے طہران یونیورسٹی کے طالب علموں کے سامنے ہندستان کے نئے دستور کی روح پر تقریر کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال یہ تو حق عزم مستقل میں ہے | زبان بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صدائے وقت

ہفتہ وار

کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۴۵

تبت میں چین کے اقدام کا کوئی جواز نہیں

حکومت ہند کے نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل نے نیپال کی صورت حال کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس ملک (نیپال) کے بادشاہ نے ہندستانی سفارت خانہ میں پناہ لی ہے۔ ہم ان کو پناہ دینے سے کس بنا پر انکار کر سکتے تھے۔؟ ہم پناہ دینے پر مجبور تھے۔

سردار پٹیل نے کہا کہ نیپال میں آجکل جو لوگ سیاہ وسفید کے مالک ہیں۔ وہ بادشاہ کو ملک کا فرمان روا تسلیم نہیں کرتے۔ انہوں نے بادشاہ کے سہ سالہ پوتے کو گدی پر بٹھا دیا ہے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہم اس کم سن بادشاہ کی بادشاہت تسلیم کریں۔ بھلا ہمارے لئے یہ کیسے ممکن ہے؟

سردار پٹیل نے اس مسئلہ کی مزید وضاحت کی لیکن انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ نیپال کی خانہ جنگی کی وجہ سے ہندوستان کی شمالی سرحدیں بیرونی خطرہ کی زد میں آگئی ہیں۔ تازہ ترین صورت حال کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہندوستان کے باشندوں کو چاہیئے کہ وہ ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے کو پوری طرح تیار رکھیں

سردار پٹیل نے اپنی تقریر کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا کہ تبت اور نیپال میں جو ہندستان کے شمالی سرحد پر واقع ہے۔ نئی صورت حال رونما ہونے کی وجہ سے نئے خطرات پیدا ہوگئے ہیں۔ ان خطرات نے یہ بات ضروری کر دی ہے کہ ہم اپنے معمولی اختلافات کو ختم کر دیں۔ اور آپنی لنذا آئیندہ آزادی کو متحد و متفق ہو کر قایم رکھیں انھوں نے باشندگان ملک سے اپیل کی کہ وہ مہاتما گاندھی کے بتائے ہوئے راستہ پر چلیں۔ اپنے کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں۔ اور اس نازک دور میں متحد رہیں۔

نائب وزیر اعظم نے آگے چل کر کہا کہ دنیا اسوقت ایک دوسری عالمگیر جنگ کے خوف میں گرفتار ہے۔ یہی نہیں بلکہ کوریا میں جنگ ہی ہو رہی ہے۔ اس جنگ میں دو طاقتوں بلاک کی فوجیں ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہیں۔ تبت میں بھی جنگ ہو رہی ہے۔ نیپال میں خانہ جنگی نے سر اٹھایا ہے۔ ان تمام واقعات نے دنیا اور بالخصوص ہندستان کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ اس کی شمالی سرحدیں جو اب تک محفوظ سمجھی جاتی تھیں۔ اب بیرونی خطرے کے زد میں آگئی ہیں۔

سردار پٹیل نے تبت پر چینی فوجوں کے حملہ پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ ایک صلح جو قوم کے خلاف تلوار اٹھانا نہایت ہی نامناسب ہے۔ اور اس کا کوئی جواز نہیں پیش کیا جا سکتا۔ دنیا میں تبت سے زیادہ صلح جو اور امن پسند ملک نہیں ہے اسی بنا پر ہندستان کو یہ یقین تھا کہ چین تبت کے مسئلہ کو طے کرنے میں قوت سے کام نہیں لے گی۔

چین کی حکومت نے ہندوستان کے اس مشورے پر عمل نہیں کیا کہ تبت کے مسئلہ کو پر امن طریقہ سے طے کر دیا جائے۔ چین نے اپنی فوج تبت میں بھیجدی۔ اور وجہ اس کی وجہ یہ بتلائی کہ چند بیرونی طاقتیں تبت میں ریشہ دوانیاں کر رہی ہیں۔ لیکن چین کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا کسی بیرونی ملک کو تبت سے دلچسپی نہیں ہے ہندستان نے یہ بات چین کو پہلے ہی بتا دی تھی۔ اگر چین نے ہند کا مشورہ مان لیا ہوتا تو یہ صورت حال پیدا نہ ہوتی۔

نائب وزیر اعظم نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ یہ کوئی نہیں بتا سکتا کہ تبت پر چین کے حملہ کا کیا نتیجہ ہوگا۔ البتہ یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ طاقت کے استعمال سے بیجا خطرات اور بڑھ جاتے ہیں۔ اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ طاقت کا استعمال نامناسب بات ہے۔ آجکل دنیا کی جو حالت ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے اس قسم کے واقعات سے عالمی جنگ کا خطرہ اور بڑھ جاتا ہے۔ اگر ایک اور عالمی جنگ ہوئی تو ساری دنیا تباہ ہو جائے گی۔

ایسے نازک اور مشکل دور میں ہندوستان کے باشندوں کو چاہیئے کہ وہ خطرات سے گھبرائیں نہیں۔ بلکہ ان کا ڈٹ کر مقابلہ کریں یہی گاندھی جی کا پیغام ہے۔ بزدلی اور بودے پن کو پاس نہ آنے دیجئے ملک کی تین سالہ آزادی کی پوری پوری حفاظت کیجئے۔ آجکل ہندستان کو ہر قسم کے خطرات درپیش ہیں۔ اس ملک کے باشندوں کا فرض ہے کہ وہ اس عظیم المرتبت الشان کے پیغام کو یاد رکھیں۔ اور تمام خطرات کا مقابلہ کریں۔ اس کل جگ میں ہندستان اہنسا کا جواب اہنسا سے دے گا۔ لیکن اگر کسی نے طاقت کا استعمال کیا تو وہ بھی طاقت سے کام لے گی۔

حفاظتی کونسل میں چین کو دعوت

حفاظتی کونسل نے ۹ نومبر کو فیصلہ کیا کہ جنرل میک آرتھر کے اس الزام پر کہ چینی کمیونسٹ فوجوں نے مداخلت کی ہے مباحثہ کے وقت چینی کمیونسٹ حکومت کے نمائندوں کو بھی مباحثہ میں شرکت کی دعوت دی جائیگی۔

برطانی نمائیندے نے کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انصاف کا تقاضا ہے کہ چینی کمیونسٹوں کو مباحثہ میں شرکت کی دعوت دی جائے۔ لیکن مسٹر روسی نمائندے جیکب ملک کی اس تجویز سے اختلاف کرتا ہوں کہ صرف موجودہ مسئلہ پر مباحثہ میں شرکت کی بجائے پورے کوریا کے سوال پر غور و خوض کے وقت چینی کمیونسٹ نمائندہ موجود رہے۔

کونسل کے مخصوص اجلاس میں جب جنرل میک آرتھر کی رپورٹ پیش ہوئی تو امریکی نمائندے مسٹر داسٹن نے تجویز کیا کہ ایسے چینی کمیونسٹوں کو اپنی کارروائی کا جواب دینے کے لئے طلب کیا جائے۔

کونسل کا اجلاس جیسے ہی شروع ہوا۔ روسی نمائندے موسیو جیکب ملک نے کہا کہ میں اس بات کی تشریح چاہتا ہوں کہ کونسل کس بات پر غور کرے گی۔

موسیو ملک نے کہا کہ میں جنرل میک آرتھر کی رپورٹ پر جو مقصد پر مبنی اور ایک طرفہ ہے بحث کرنے پر اعتراض کرتا ہوں مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں ہے کہ تشریح کون کریگا لیکن قبل اس کے کہ ہم کوریا کی جمہوریہ پر جارحانہ حملے کی شکایت پر مباحثہ شروع کریں۔ کسی کو اس معاملہ کی تشریح کر دینی چاہیئے۔

سوویٹ یونین حفاظتی کونسل کی اس تجویز کو قانونی نہیں سمجھتی جس کی منظوری کے وقت قوم پرست چینی نمائندہ موجود اور روسی نیز کمیونسٹ چینی نمائندہ غیر حاضر تھے۔

کونسل نے جب ایجنڈے پر غور کرنے کا فیصلہ کر لیا تو روسی نمائندے نے تجویز پیش کی کہ کونسل کے مباحثے میں شرکت کے لئے کمیونسٹ چینی نمائندے کو بھی دعوت دی جائے امریکی اور برطانی نمائندوں نے اس تجویز کی تائید اور قوم پرست چین کے نمائندے ڈاکٹر سیاؤ نے اس کی پر زور مخالفت کی جس کے بعد اجلاس برخاست ہو گیا۔

اپنا کانپور

شہر کانگریس کمیٹی کا انتخاب ملتوی

۹ نومبر ۱۲ بجے دن کو سری سی بی گپتا (وزیر فوڈ اینڈ سول سپلائی) معہ ڈاکٹر کے ان گرولا۔ ایم ایل اے رٹیرنگ افیسر تلک ہال میں کانگریس کے عہدہ داران کا انتخاب کرانے تشریف لائے۔ لیکن اختلاف کی وجہ سے انتخاب نہ ہوسکا اور ملتوی کر دیا گیا۔

آنریبل پنڈت گوبند بلب پنت وزیر اعظم جب کانپور تشریف لائے تھے تو آپنے ممبران کانگریس کی میٹنگ کر کے متحد ہونے کی اپیل کی تھی اسپر یہ طے ہو گیا کہ پنت جی عہدہ داران کے نام طے کر دیں۔ اور اسی پر الکشن ہو جائے۔

چنانچہ پنت جی کی تیار کی ہوئی شہر کانگریس کمیٹی کے عہدہ داران کی ایک فہرست کو لیکر سری گپتا جی تشریف لائے۔ اس فہرست کا مقصد یہ تھا کہ انتخاب اتفاق رائے سے ہو جائے لیکن میٹنگ شروع ہونے سے پہلے شہر کانگریس کے مختلف گروہوں سے بات چیت کرنے پر گپتا جی کو معلوم ہو گیا کہ یہ فہرست سب کے لئے قابل اطمینان نہیں ہے۔

بہرحال میٹنگ ۲ بجے دن کو رٹیرنگ افیسر ڈاکٹر گرولا کی صدارت میں شروع ہوئی۔ اور شہر کانگریس کمیٹی کے صدر پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے پنڈت پنت جی کا ایک خط جو انھوں نے بھٹ جی کے نام لکھا تھا۔ پڑھ کر سنایا۔ اس خط میں پنت جی نے شہر کانگریس کمیٹی کے ممبروں سے اپیل کی تھی کہ وہ موقع کی نزاکت کو سمجھیں اور آپس کے اختلافات کو ختم کر دیں۔

اسکے بعد سری گپتا جی نے فرمایا کہ پنت جی نے ان کو اس فہرست کے ساتھ یہ ہدایت دیکر بھیجا ہو کہ یہ فہرست میٹنگ کے سامنے صرف اس وقت رکھی جائے جبکہ کانگریس کے سب گروپ اس سے مطمئن ہوں۔ اور چونکہ ایسا نہیں ہے۔ اس لئے میٹنگ پنڈت پنت جی کی تیار کی ہوئی فہرست پر غور کئے بغیر جاری رکھی جائے۔

آپ نے مزید کہا کہ وزیر اعظم کانپور شہر کانگریس کمیٹی کے ممبروں سے اپنا فیصلہ زبردستی منوانا نہیں چاہتے اور نہ ان کے جمہوری حقوق کو چھیننا چاہتے ہیں۔

پنڈت پنت وزیر اعظم کی بنائی ہوئی فہرست حسب ذیل ہے۔

صدر۔ ڈاکٹر مراری لال

نائب صدر۔ سری شیو نرائن ٹنڈن۔ سری چھیل بہاری کنٹک

سکریٹری۔ سری باسدیو مصرا

جائنٹ سکریٹری۔ سری جاگیشور پرشاد ترویدی شریمتی تارا دیوی اگروال۔

خزانچی۔ سری رامچرن جی بھرتیا۔

مجلس انتظامیہ کے ممبروں

(۱) سری ڈاکٹر جواہر لال (۲) پنڈت رگھبر دیال بھٹ (۳) سری پیارے لال اگروال۔ (۴) سری بدری بشال دید (۵) سری شمبھو ناتھ پوری (۶) سری دیبی سہائے باجپئی (۷) سری کرشن بہاری اوستھی۔ (۸) سری پریم دت ڈکشت۔ (۹) سری رام نرائن جوہری۔

نہایت افسوس کے ساتھ یہ لکھا جاتا ہے کہ میٹنگ ختم ہونے کے بعد جب گپتا جی میٹنگ سے باہر نکلے تو چند لوگوں نے گپتا جی کے خلاف قابل اعتراض جملے استعمال کئے۔ کانگریسیوں کے ایک حلقہ نے اس رویہ پر اعتراض کیا جس پر کافی گرما گرمی ہو گئی لیکن کچھ پرانے کانگریسی حضرات نے بیچ میں پڑ کر امن قایم کر دیا۔ یہ طرز عمل کانگریسی حضرات کے لئے ازحد شرمناک ہے۔ اور اس طرز عمل کی بدولت کانپور دوسروں کے نظروں میں بہت گر جائے گا۔ آئندہ اس طرز عمل سے احتیاط رکھنے کی ضرورت ہے۔

آزاد مزدور کانفرنس

آزاد مزدور کانفرنس ۱۸ و ۲۰ نومبر کو کانپور میں ہو رہی ہے جس میں سری آچاریہ کرپلانی تشریف

لا رہے ہیں۔

نئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

مسٹر ستیش چندر مہروترا آئی سی ایس کانپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وکلکٹر ہو کر تشریف لا رہے ہیں۔ آپ آجکل مراد آباد کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہیں۔ اور غالباً نومبر کے تیسرے ہفتہ میں کانپور تشریف لے آئیں گے۔

دیوالی

۷، ۸ نومبر کو دہلی شہر میں دیوالی کے سلسلہ میں چوک صرافہ مٹن روڈ اور نئے گنج وغیرہ میں برتن وغیرہ کی خریداری کے سلسلہ میں کافی رونق رہی۔ البتہ امسال رونق بہت کم ہوئی لیکن شاید جوئے کا زور کم نہیں ہوا کیونکہ تین روز کے اندر تقریباً دو سو آدمی جوا کھیلنے کے جرم میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

ریجنل ایمپلائمنٹ ایکسچینج

لیڈی اور سر سی وی رمن نے گذشتہ مہینے کانپور آنے پر کانپور ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے دفتر کا معائنہ کیا۔ اور ایک نوٹ وہاں کی وزیٹرس بک میں مندرجہ ذیل لکھا۔ "لیڈی رمن اور میں اس دفتر میں آئے اور ہم نے دیکھا کہ یہاں کیسے کام ہوتا ہے۔ یہ ایک بہت ہی دلچسپ تجربہ تھا ہم اس کے فوائد سے بہت متاثر ہوئے جو کہ یہ مالکان اور ملازمین دونوں کے مفاد کے لئے یکساں کر رہا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اس منظم استعداد اور فہم سے بھی جس سے یہ ادارہ انسانی مسئلوں کو حل کرنے کی کوشش کر رہا ہے"

سر رہندر سنگھ مجیٹھا اور شری دیس راج نارنگ بھی ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے دفتر میں گذشتہ مہینے تشریف لائے تھے اور آپ دونوں حضرات نے بھی ایمپلائمنٹ ایکسچینج کی خدمات کی تعریف کرتے ہوئے اسی قسم کے نوٹ لکھے ہیں۔

حلقہ ادبیہ کا دوبارہ قیام

مولانا محمد حسین محوی لکھنوی سابق پروفیسر مدراس یونیورسٹی وہاں سے ریٹائر ہو کر لکھنؤ تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کانپور تشریف لائے تھے۔ آپکے تشریف آوری کے سلسلہ میں جناب ماسٹر عبد الصمد صاحب ذکی کے مکان پر ایک نرم مشاعرہ بھی منعقد ہوئی اور جناب محوی صاحب کی تحریک سے حلقہ ادبیہ کو پھر قایم کرنے کا

کانپور میونسپلٹی

سی۔ آئی۔ کی نالیوں کے حوضوں کی جالیاں (C.I.GULLY, PITS, GRATTING) سی آئی کے باڑے (C.I.FENCINGS) بنچوں کے پلئے (C.I.LEG, FOR, BANCHES) بجلی کا سامان۔ ہنٹیں۔ وارنش۔ انٹیں۔ سرخی جمنا کی بالو۔ فرنیچر۔ اور دوسری متفرق چیزیں کی سپلائی کے واسطے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

سپلائی کا مندرجہ بالا سامان ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۵۰ء تک میونسپل ورک شاپ اینڈ اسٹورس کانپور کے سپرنٹنڈنٹ کو پہونچ جانا چاہیئے۔

ٹنڈر فارم ٹنڈر داخل کرنے کی دوسری شرائط کے ساتھ میونسپل ورکشاپ اینڈ اسٹورس کانپور کے سپرنٹنڈنٹ سے دو روپیہ فی ٹنڈر کی ادائیگی پر ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۵۰ء تک ہر کام کے دن حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ایکزیکیٹو افسر

میونسپل بورڈ کانپور

آمدنی وخرچ کا چارٹ!

مسٹر بی۔ ٹی۔ ایم سعید جن کا ماہانہ آمد وخرچ کا چارٹ جو کہ اسکولوں کے لئے ایجوکیشنل ڈپارٹمنٹ کی طرف سے عرصہ سے منظور شدہ ہے۔ اور اب بھی برابر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی قیمت دو آنہ ہے۔ جو مندرجہ ذیل جگہوں سے مل سکتا ہے۔

۱۔ گورنمنٹ کیمسٹری انٹر کالج کانپور

۲۔ حوض والا مکان گھسیا بازار کانپور

کلچرل گالیاں

دیکھیئے برا نہ مانیئے گا ۔ اگر ایک سوال پوچھوں ۔ کا بھی کبھار ایسا تو جی چاہتا ہے کہ آپ کسی دے دیں ۔ اگر جی چاہتا ہے تو ہم سے چوری صاف صاف بتا دیجئے ۔ بات یہ ہے کہ نئے دور جہاں ایٹم بم اور ہنڈروجن بم ایجاد کیا ہے وہاں دینے کے بھی نت نئے نسخے ایجاد کرتے ہیں یہ ہے کہ آپ مخش سے مخش گالی دے جائیں اور بھی آپ دیسے ہی کے دیسے رہیں ۔ جیسے پہلے تھو گالیوں کی قسمیں تعریف سے زیادہ مثال میں سمجھ سکتی ہیں ۔ اس لئے مثالیں ملاحظہ ہوں ۔

میاں عبدالباری سابق صدر مسلم لیگ پنجاب نے ب سے استعفا دے دیا اور اپنا ایک گروہ بنالیا ۔ ستعفے میں برسر اقتدار لیگی لیڈروں کو امیر معاویہ ہ کہا ۔

لیاقت علی خان نے اس مشاعرے میں مطلع ثانی ۔ وہ بولے جو لوگ پاکستان کی سہ سالہ ترقی کے ے پر ایمان نہیں لاتے ہیں انھیں ابو لہب کہنا یے ۔

ھر ایک معاصر نے پوری غزل یوں عرض کی ۔ ہماری گذارش یہ ہے کہ اگر حکمراں کر یہ خود غرض ۔ خود پرست ۔ بددیانت لیڈر اسلاف کا نام ہی نہ لیا کریں ۔ تو بہتر ہے ۔ کیونکہ اقتدار خواہی کے معاملہ میں آج کل کے لیاقت علی ۔ بادی ۔ ممدوٹ ۔ سہروردی ۔ ممتاز مودودی ۔ مشرقی ۔ مغربی ۔ شمالی جنوبی وغیرہ سب یزید کی امت ہیں ۔

لیوں کو ہم کلچرل گالیاں کہہ سکتے ہیں ۔ ان میں خوبی ے کہ ان کا استعمال کرنے والا نظروں میں گرنے ائے کلچرڈ (مہذب) سمجھا جاتا ہے ۔ لوگ کہتے دیکھو بھئی یہ شخص اسلامی تمدن میں کتنا ڈوبا ہے ۔ اور اگر کہیں اس نے اس قسم کی گالیوں کی لائی کرلی کہ کبھی ابوجہل کہا تو کبھی عبداللہ ابن ابی یہ کہا تو کبھی شمر کبھی ابن زیاد کہا تو کبھی ابن سعد ہر گالی اس کے حق میں قابلیت کی سند بن جاتی ۔ ——— کتنا آسان طریقہ ہے کہ دشمن پر حملہ کار !! دشمن کو ذلیل کردو ۔ اور ساتھ ساتھ واہ کا خراج بھی وصول کرلو ۔

ایک قصہ ہے ایک ریاضی کے پروفیسر کو اپنی خادم ت غصہ آیا ۔ اور انھوں نے طے کرلیا کہ کوئی بہت گالی دینا چاہیئے ۔ لیکن ذہن کے خزانہ کو بار بار لٹ کرنے پر بھی اس میں سے کوئی گالی برآمد ہوئی تا آخر یہ کڑک کر بولے ۔ تو پوری مثلث متساوی الساقین ہے ۔ خادمہ رنی گالی سنکر سہم گئی ۔ اور پروفیسر فتحیاب رہا ۔

ن وہ عالم تھا مجبوری کا ہمارے اسلامی گالیاں والوں کو اور گالیاں بھی آتی ہیں ۔ لیکن ان کو لیاں پسند نہیں ۔ جن کے بعد ان کا اپنا وقار لنے کے بعد پگڑی کا وزن اور بڑھانا پڑے ہتیار لیسے دیسے رشتے ناتے جوڑنے والی گالیوں کے اسلامی کلچرل ہی کی گالیوں کو زیادہ پسند کرتے ان کا کیا کہنا ۔

ر کے اندر رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی ۔ گلوچ ۔ گالی گلوچ ۔ ہم سوچا کرتے تھے ۔ وچ کیا چیز ہے ۔ اب ایسا سمجھ میں آرہا ہے کہ شاید ان ہی کلچرل گالیوں کو کہتے ہیں ۔ گلوچ ھا اور نہ ہیوں کی چیز نہیں ہے سیاسی ادبی ی ان کو اپنے اپنے رنگ میں استعمال فرماتے ہیں یکھیے ان کا حال پھر کبھی ۔ (قومی آواز)

ادب لطیف

کنواری ماں !

"میں کنواری ماں ہوں" بیمار ضیفہ نے کہا جو نوجوان اس کے سامنے دونوں ہاتھوں میں اپنا سر تھامے بیٹھا ہوا تھا ۔ اس نے غور سے ضیفہ کے چہرے کی طرف دیکھا ۔

بیمار ضیفہ کہہ رہی تھی ۔ وہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے ۔ سیٹھ لکشمی شنکر کی اکلوتی لڑکی پربھا امتحان دے کر الہ آباد سے گھر واپس آرہی تھی ۔ راستہ میں ایک اسٹیشن پر گاڑیوں کا میل ہونے والا تھا ۔ پربھا اتر کر پلیٹ فارم کے ایک گوشہ میں جو منتشر عام سے ذرا ہٹ کر تھا ، ٹہلنے لگی ۔ دفعتاً ایک عورت جو کسی بھلے گھر کی بیٹی معلوم معلوم ہوتی تھی ، لپکی ہوئی آئی ۔ اس کی گود میں ایک بچہ تھا ۔ اس نے بچہ کو پربھا کو دیتے ہوئے کہا ۔ اس نے کہا "بہن ذرا دو منٹ کے لئے اس بچے کو لئے رہو ۔ میں ابھی آکر واپس لیتی ہوں ۔"

بیمار ضیفہ دم لینے کے لئے رکی ۔ پھر کہنے لگی بچے کو دے کر وہ جلدی جلدی قدم اٹھاتی ہوئی ایک طرف کو چلی گئی ۔ پربھا بچے کو گود میں لئے کھڑی رہی ۔ کافی دیر گذر گئی ۔ مگر بچے کی ماں نہ آئی ۔ یہاں تک کی گاڑی کے روانگی کا وقت آگیا ۔ مگر بچے کی ماں اب بھی نہ لوٹی ۔ بیٹا مجھے تھوڑا پانی دو ۔

پانی کے چند گھونٹ پی کر تسکین حاصل کرنے کے بیمار ضیفہ نے کہنا شروع کردیا ۔ پربھا نے اسٹیشن ماسٹر وغیرہ سے درخواست کی کہ وہ اس بچہ کو رکھ لیں ۔ اس کی ماں اُسے آکر لے گی ۔ مگر کوئی اس کو لینے کو تیار نہ ہوا ۔ آخر گاڑی چھوٹ گئی اور وہ بچہ پربھا ہی کے پاس رہ گیا ۔

گھر پہنچ کر اس نے اپنے پتا جی سے سب حال بیان کردیا ۔ انھوں نے بچے کے ماں باپ کے اطلاع کے لئے اخبارات میں اشتہارات شائع کرائے مگر کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا ۔

دو تین مہینہ بعد لوگوں نے کہنا شروع کردیا کہ یہ بچہ پربھا ہی کے پیٹ سے ہے یہ سب مکر کی باتیں ہیں کہ ایک عورت اس طرح یہ بچہ میرے سپرد کر گئی تھی ۔ سماج کے مقتدر پرواز عنصر نے شور مچانا شروع کردیا ۔ آخر سیٹھ جی نے پربھا کو اس بچے سمیت اپنے گھر سے الگ کردیا ۔

بیمار ضیفہ نے دم لے کر پھر کہا ۔ پربھا نوکریاں کرکے گذارہ کرتی رہی مگر اس معصوم بچے کو اس نے جدا نہ کیا ۔ جب سرسوں پھولتی اور آموں میں بور لگتا مدماتی کوئل کوکیں مارتی پھرتی تو پربھا کے دل میں جذبات کا طوفان برپا ہوجاتا ۔ برسات کی راتوں میں جب بادل گرجتے اور بجلی کڑکتی تو اس کا دل ایک میٹھی سی کسک محسوس کرتا ۔ جاڑے کی لمبی راتوں میں اس کے سینے میں ایک گدگدی سی ہوتی مگر بچے کی محبت نے اُسے سب طرف سے روکے رکھا جب وہ اسے ماں کہتا تھا تو اس کا دل پھول کی طرح کھل جاتا تھا تمہیں معلوم ہے کہ پربھا کون ہے ۔ ضیفہ نے نوجوان سے مخاطب ہوکر ۔ "وہ میں ہوں ۔"

اور وہ بچہ ۔ ؟ نوجوان نے پوچھا ۔

"وہ تم ۔ . . . . " کہتے کہتے ضیفہ کا سر ڈھلک گیا ۔ نوجوان نے رو کر کہا ۔ "ماں"

ایسا معلوم ہوا گویا موت کے شکنجے میں بھی ضیفہ نے ماں کی پکار کا جواب دینے کی کوشش کی ۔ اس کے جسم کو ایک جنبش سی ہوئی ۔ اور پھر ابدی زندگی کی نیند سو گئی ۔

(بقیہ) ۴ حاصل ہو میں دنیا میں اس سے بڑھ کر اور کس چیز کا تصور کرسکتی ہوں ۔ طہران میں اس رومانی داستان کو محض فرضی سمجھا جارہا ہے کیا سے دو سال قبل لندن کی ایک تقریب میں ثریا اسفندیاری پر شاہ کی نظر پڑ گئی تھی ۔ شادی کی یہ تقریب محرم کی وجہ سے ملتوی ہوگئی ہے ۔ ایکسپریس کے قریب صفر کے مہینے میں دونوں کی رخصتی ہو جائے گی ۔

عالم نسواں

ثریا اسفندیاری
ایران کی ملکہ

حال ہی میں جب شاہ ایران کی بہن شہزادی شمس ایرانی حسینہ ثریا اسفندیاری کو ساتھ لے کر یورپ سے واپس آئیں تو آنے کے تیسرے دن شاہی دربار کے نمائندے ابراہیم حکیمی نے اعلان کیا کہ شاہ نے ثریا کو اپنی شریک حیات منتخب کرلیا ہے ۔ اور اس کے پھر چند ہی روز بعد تہران کے قصر مرمریں میں ان دونوں کی منگنی بھی شاہانہ تزک و احتشام کے ساتھ منائی گئی جس میں وزیر اعظم رزم آرا ۔ ایوان بالائے مجلس کے اسپیکر شاہی محلے کے چیف اور دولہن کے رشتہ دار سب ہی شریک تھے ۔

ثریا اسفندیاری ایران کی حسین ترین شرمیلی خاتون ہیں ۔ ان کی آنکھیں کبود اور بال سنہرے ہیں ۔ ایک ایرانی اخبار نے تو ان کے حسن کو مشہور حسینہ انگرڈ برگ ان کے حسن کی مثال بتایا ہے ۔ یہ بھی ایک عجیب بات ہے کہ وہ شاہ سے زیادہ طویل القامت ہیں یعنی ان کا قد ۵ فٹ ۸ انچ ہے ۔ اور وزن ایک سو سولہ پونڈ ہے ۔

تقریباً اٹھارہ سال کی بات ہے کہ ثریا اسفندیاری نصف جہاں ۔ یعنی اصفہان میں پیدا ہوئیں ۔ ابھی صرف دس ماہ کی ہوئی تھیں کہ والدین کے ہمراہ یورپ چلی گئیں ۔ اور پانچ برس کے بعد اصفہان واپس آکر جرمن اسکول میں داخل ہوئیں ۔ لیکن دس برس کی ہوئے آئی تھیں ۔ کہ اعلیٰ تعلیم کے لئے سوئزرلینڈ بھیج دی گئیں ۔ گویا ان کی آدھی عمر یورپ ہی میں گذری ہے ۔

کھیل کود کے ذوق میں ثریا اور شاہ دونوں ہم خیال نظر آتے ہیں ۔ اس لئے کہ شاہ کی طرح ثریا بھی ٹینس کی بڑی اچھی کھلاڑی ہیں ۔ وہ پیراکی اور شہسواری میں ماہر ہیں ۔ سوئزرلینڈ کے دوران قیام میں تو وہ اکثر اوقات پیدل کوتین تین میل دور نکل جاتی تھیں ۔

کھیل کود کے ساتھ ثریا اسفندیاری معیاری موسیقی کی دلدادہ اور کتابوں کی عاشق ہیں ۔ وہ جرمن اور فرانسیسی زبان جانتی ہیں ۔ اور انگریزی میں بھی رواں گفتگو کرلیتی ہیں ۔ ان کی طبیعت سادگی پسند ہے انہیں ارغوانی اور سبز رنگ مرغوب ہے ۔ اور بھنا ہوا گوشت اور کباب بہت بھلتے ہیں ۔

ثریا اسفندیاری کے والد مسٹر خلیل خاں بختیاری قبیلہ بختیار کے سردار ہیں ۔ جو ایران کا سب سے طاقت ور قبیلہ سمجھا جاتا ہے ۔ خلیل خاں کے والد اسفندیار خاں صفدر اسد کے بھائی تھے جنھوں نے اس صدی کے آغاز میں دستور پسندوں کی رہنمائی کرکے شاہان قاچار کے خلاف تحریک شروع کی تھی ۔ اس طرح خاندان اسفندیار کا نام تاریخ ایران میں یادگار رہ گیا ہے ۔

ثریا اسفندیار کی ماں جرمن ہیں ۔ اور اسوقت سوئزرلینڈ میں مقیم ہیں ۔ ان کے بھائی بھی وہاں تعلیم حاصل کررہے ہیں ۔

کہا جاتا ہے کہ یہ رشتہ شہزادی شمس نے پسند کیا ہے ورنہ شاہ نے اس سے پہلے ثریا اسفندیاری کو دیکھا تک نہ تھا ۔

صورت یہ ہوئی کہ ثریا اسفندیاری کو لندن میں دیکھ کر شہزادی شمس کو ایک دن یہ خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ انھیں ایران کی ملکہ منتخب کرلیا جائے ۔ چنانچہ انھوں نے اپنے ایک عزیز کی زبانی خلیل خاں اسفندیاری کو جو اس وقت سوئزرلینڈ میں تھے بھیجا ۔ اور باپ نے خط کے ذریعہ اس کی اطلاع بیٹی کو کردی ۔

یہ خوشخبری سنکر اسفندیاری کی حیرت و مسرت کا کیا عالم ہوا ۔ اس کا اندازہ ان الفاظ سے لگائیے ۔ جو انھوں نے باپ کے جواب میں تحریر کئے ہیں ۔ وہ لکھتی ہیں "یہ کیا واقعی سچ ہے ؟ یہ اعزاز تو میرے خواب و خیال میں بھی نہ تھا مجھے شاہ کی شریک حیات بننے کی عزت سعادت اور میرے خاندان کو یہ مسرت و شرف

(بقیہ صفحہ ۴)

بچوں کی دنیا

بچوں کو محبت کی تلقین !

پنڈت جواہر لال نہرو نے بالکن جی باڑی ۔ (ادارہ بہبودی اطفال) کی سلور جوبلی کے موقعہ پر دو ہزاروں چھوٹے بچوں اور کم بچوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "آپ لوگ یاد رکھیئے کہ ہمارا ملک ایک بڑا ملک ہے ۔ اور اس کی تہذیب بہت عظیم الشان ہے ۔ آپ لوگوں میں سے ہر ایک کو اپنے مقدور بھر اس ملک کی خدمت کرنا چاہیئے ۔ اور اسے مضبوط بنانا اور متحد بنانا چاہیئے ۔

انھوں نے لڑکوں کے سامنے ایک گھنٹہ تک تقریر کی ۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ آپ میں سے ہر ایک کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ آپ اپنے ملک کا ایک جزو ہیں ۔ جیسے کہ پہاڑ دریا ۔ یا میدان ہیں ۔ اور اگر کوئی جزو خراب ہوجائے گا تو اس سے پورا نظام متاثر ہوئے بغیر نہ رہیگا ۔ اور آخر میں تباہ ہوجائے گا ۔

پنڈت نہرو نے اس بات پر زور دیا کہ نظر میں وسعت ہونا چاہیئے ۔ اور دل و دماغ کو محدود فرقہ وارانہ خیالات کا غلام نہ بنانا چاہیئے ۔

انھوں نے کہا کہ ہماری پرانی تہذیب نے کبھی انسانوں کے درمیان فرق کرنے کا سبق نہیں دیا ہے ۔ ہمارے ملک میں بڑے بڑے مشہور بادشاہ گزرے ہیں ۔ اور انھوں نے ہمیشہ اتحاد اور محبت کا پیغام دیا ۔ اور پھیلایا آپ لوگ علم کی مشعل جلایئے ۔ اور اس سے دنیا کے کونے کونے کو منور کردیجئے ۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ آپ مہاتما گاندھی اور دوسرے بڑے آدمیوں کے حالات سے واقف ہونا چاہیئے ۔ اور ان کی تعلیمات اور ان کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنا چاہیئے ۔

"آپ لوگ مستقبل کی اُمید ہیں ۔ اس لئے آپس میں نفاق کی بجائے مل جل کر رہنے سے ایک خوشگوار اور خوشی سے بھری ہوئی زندگی کا سنگ بنیاد رکھ سکتے ہیں ۔ !"

"رواداری ۔ محبت ۔ بھائی چارگی وسیع الخیالی اور راست بازی یہ وہ چیزیں ہیں جن پر عمل کرنے سے آدمی اعلیٰ مدارج تک پہونچ سکتا ہے ۔ اور اپنے اور دنیا کے لئے مفید ثابت ہوسکتا ہے ۔

سویڈن کے دربار میں دو زبانیں

لندن ، نومبر ۔ سویڈن کے نئے بادشاہ گستاف اڈولف کے دربار میں سویڈنی زبان کے علاوہ انگریزی زبان بھی بولی جائے گی ۔ اسٹاک ہام سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ارل ماؤنٹ بیٹن کی بڑی ہمشیرہ اور نئی ملکہ لوئیس نے یہ غیر رسمی اصلاح نافذ کی ہے ۔ ۹۲ سال کی عمر میں شاہ گستاف کی موت نے سویڈن کو تاریخ میں پہلی بار ایک انگریز ملکہ عطا کی ۔

شاہ گستاف اڈولف نے ۱۹۲۳ء میں لیڈی لوئی ماؤنٹ بیٹن سے شادی کی تھی ۔ ان کی عمر اسوقت ۶۸ سال کی ہے ۔ اب تک تاریخ میں کوئی شخص اتنی عمر میں تخت نشین نہیں ہوا نئے ولی عہد کی عمر اسوقت ہر چار سال کی ہے ۔ وہ نئے شاہ کا پوتا ہے ۔ اس کا نام شہزادہ کارل گستاف ہے ۔

آفتاب موسیقی غروب ہوگیا

بڑودہ ۔ ۸ نومبر ۔ ہندوستانی کلاسکی موسیقی کے مشہور استاد آفتاب موسیقی استاد فیاض خان کا آج رات کو یہاں انتقال ہوگیا ۔ وہ پچھلے چند مہینوں سے بیمار تھے ۔

ہندوستان کی تبتی سرحد پر سخت پہرہ

لکھنؤ ، ۷ نومبر ، الموڑہ کے سرکاری ذرائع سے جو اطلاع یہاں پہونچی ہے ۔ اس کے مطابق ضلع الموڑہ کے قریب ڈیڑھ سو میل لمبی تبتی سرحد پر سخت پہرے کا انتظام کردیا گیا ہے ۔

منور سلطانہ !

از جناب پی ۔ کے جوشی

بھولا بھولا چہرہ ۔ موٹی موٹی آنکھیں ۔ سرو قد ۔ بھرا بھرا جسم توانا بھری آواز دلکش گرد لہاء بارعب نگاہیں ۔ یہ ہے تعریف اس مجسمہ حسن کی جسے لوگ منور سلطانہ کہتے ہیں ۔ منور سلطانہ سب سے پہلے فلم پگلی میں پیش ہوئی ۔ تب اس کا جسم اب ایسا بھرا بھرا نہ تھا ۔ اور آواز بھی قدرے باریک تھی جبھی تو اس کے لبوں سے ٹپکتا ہوا گانا "دریں اس کی ۔ میں اس کی دیوانی" جادو کا کام کرگیا ۔ اس کی اداکاری کامیاب تھی ۔ اور یہی وجہ ہے کہ منور آج ہماری بہترین ایکٹرسوں میں شمار ہوتی ہے ۔

فلم رات کی رانی میں جگدیش سیٹھی نے اُسے ایک گانے والی کی رول میں اتارا ۔ اور اسکا سماج کے خلاف علم بغاوت کرنا ۔ ایک خاص پیغام رکھتا تھا ۔ ہاں مگر اس کردار کے دلفریب گانوں کے لئے وہ مزدور لتا منگیشکر کی احسان مند ہے ۔ فلم ساون بھادوں میں اُسے ایک گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی کے کردار میں پیش کیا گیا ۔ جو کہ بعد میں ایک بوڑھی ماں کے روپ میں مادرانہ شفقت کا انتہائی ثبوت دیتی ہے ۔ میری کہانی میں اس کی غربت کی وجہ سے ایسے سسرال میں ندامت اٹھانی پڑی ۔ اور سبق فلم میں وہ ایک غریب باپ کی بیٹی ہوتے ہوئے ایک امیر لڑکے سے محبت کرنے کا جرم کر بیٹھی ۔

فلم کنیز میں اس نے اپنے بھٹکے ہوئے شوہر کو راستہ پر لانے والی بیوی کا کردار نبھایا ۔ اور دل کی دنیا میں بطور ایک غمزدہ بیوی لوگوں کی ہمدردی حاصل کی ۔ داد اعظم میں بھی کافی شوخی دکھلائی ۔ یہ ہیں وہ اہم کردار جو کہ منور سلطانہ نے کامیابی سے ادا کئے منور ہماری کامیاب آرٹسٹوں میں سے ہے اس کی آواز اور اداکاری میں شوخی کی بجائے سنجیدگی کی جھلک زیادہ ملتی ہے ۔ ٹائمز آف انڈیا نے سال گذشتہ کے فلمی اعزازات کا اعلان کرتے ہوئے منور سلطانہ کو پچھلے برس کی ہندوستانی پردہ فلم کی بہترین MATER DOLOROSA قرار دیا ہے ۔

تباہ شدہ ہندوستانی ہوائی جہاز

شملو ۔ ۸ نومبر ۔ کوہستانی سیاحت کے ایک فرانسیسی ماہر نے ماؤنٹ بلنک کے اوپر پرواز کرکے بتایا کہ جو ہندوستانی ہوائی جہاز مالابار پرنسس اس پہاڑ کی چوٹی سے ٹکرا کر تباہ ہوا ہے ۔ یہ ہندوستانی ہوائی جہاز مالابار پرنسس قاہرہ سے لندن جارہا تھا ۔ اس میں ۴۰ ہندوستانی جہازی اور عملے کے آٹھ آدمی تھے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا داہنا بازو کورنٹ کی ۱۵ ہزار فٹ اونچی چوٹی سے ٹکرایا ۔ اور یہ طوفان کا شکار ہوگیا ۔

صنعتوں کا انتظام کمپنی کے طرز پر

نئی دہلی ۸ نومبر ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کابینہ کی معاشی کمیٹی نے یہ اصول مان لیا ہے کہ جو صنعتیں حکومت کی ملکیت میں ہیں ۔ ان کا انتظام کمپنی کے طریقہ پر ہونا چاہیئے ۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ان چھ بڑے کارخانوں کا انتظام بورڈ آف ڈائرکٹرس کے ذریعہ ہوگا اور اس بورڈ کا چیرمین حکومت کا تنخواہ دار ملازم ہوگا ۔

ایسا ہوا تو کارخانوں کا انتظام سدھر جائے گا ۔ اور مل مالکوں اور مزدوروں کے جھگڑے نہ ہوں گے ۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نیم سرکاری صنعتوں میں حکومت ذاتی سرمایہ کو بھی طلب کرے گی ۔ مگر صنعت ہر طرح حکومت کے زیر اثر رہے گی ۔

قصر بکنگھم کا پہرہ سخت کردیا گیا

لندن ۸ نومبر ۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ کی طرف سے قصر بکنگھم میں سفارتی کاغذات کی حالیہ چوری کے بعد حفاظتی انتظامات میں اضافہ کردیا گیا ہے ۔ اور پہرہ زیادہ سخت کردیا گیا ہے ۔

اوّل نمبرین

انسان کی عمر ناکافی

جارج برنارڈ شا نے اپنے ایک بیان میں کہا تھا کہ انسان کا موجودہ اوسط عمر عقل و تجربہ کی پختگی تک اسے پہنچانے کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ میں ۷۰ سال کا ہوں۔ لیکن سیاسی حیثیت سے بلوغ کو۔ سچ پوچھئے تو اب تک نہیں پہونچا ہوں۔ پوری ایک صدی حکمرانی کے لئے مجھے اور مل جائے تو البتہ میں ماہر فن کی حیثیت ہو سکوں۔ اور تین سو سال کی عمر میں کامل ہو جاؤں۔

مارواڑی تاجروں کی نظر بندی!

دیبوری۔ ۸ نومبر۔ گوال پارہ کے مجسٹریٹ نے احتیاطی نظر بندی کے ایکٹ کے ماتحت دو مالدار مارواڑی تاجروں کی نظر بندی کا حکم جاری کر دیا ہے۔ ان کے خلاف الزام ہے کہ وہ خلاف قانون طور پر غلہ چرا کر باہر بھیجا کرتے تھے۔

موجِ تبسم

ایک شخص نے اپنی بیوی کے انتقال کے بعد اس کی ایک ساری بطور یادگار الماری میں رکھ لی۔ یہ ساری ایک مدت تک جوں کی توں رکھی رہی۔ یہاں تک کہ ایک بار اس نے پھر گھر بسایا۔ اور دوسری بیوی کو یہ بات بتائی گئی کہ یہ ساری کس کی ہے۔ اور یہاں کیوں رکھی گئی ہے۔

کچھ دن کے بعد دوسری بیوی بھی عدم کو سدھاری اور اب الماری میں ایک جگہ دو ساریاں بطور یادگار رکھی دکھائی دینے لگیں۔ ایک مدت تک یہ بھی جوں کی توں رکھی رہیں۔ یہاں تک کہ تیسری دفعہ گھر آباد ہوا۔ اور حسب معمول تیسری بیوی کے علم میں یہ بات لائی گئی کہ یہ ساریاں کس کی ہیں۔ اور یہاں کیوں کر رکھی ہیں۔ تیسری بیوی نے ساریوں کو دیکھا۔ پھر شوہر سے مخاطب ہو کر بولی۔ "مگر آیندہ یہاں ساری نہیں بلکہ ایک ٹوپی رکھی جائے گی۔"

علی ظہیر ہندوستان آرہے ہیں

نئی دہلی ۸ نومبر۔ ایران میں ہندوستانی سفیر سید علی ظہیر آئندہ مہینہ ہندوستان چھٹی آرہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے وزارت امور خارجہ کے ایک افسر اعلیٰ مسٹر کپور عراق اور ایران میں نائب سفیر مقرر کئے گئے ہیں۔

عجیب معلومات

آسمان کا نقشہ تیار کرنے میں ۳۳ سال لگیں گے

نیویارک ۸ نومبر۔ امریکہ کی یال یونیورسٹی کو نصف آسمان کا نقشہ تیار کرنے میں جس میں کم از کم ۶ لاکھ پیمائشیں بھی شامل ہیں۔ ۳۳ سال لگتے ہیں۔

ایک لاکھ ۳۸ ہزار ستاروں کا صحیح محل وقوع معلوم کرنے کے لئے آسمان کے بے شمار فوٹو لئے گئے تھے۔ بہرحال برقی مشین کے ذریعہ پیمائش کرنے کا طریقہ دریافت ہو جانے کی وجہ سے کام کئی سال قبل پیدا ہو گیا۔ خیال ہے کہ بقیہ نصف آسمان کا نقشہ تیار کرنے میں مزید ۳۳ سال لگیں گے۔

بقیہ:- کی طاقت پیدا کر دی تھی تاکہ میں کسی خراب بات کا اثر قبول نہ کر سکوں۔

"آپ ازدواجی زندگی کس کو کہتے ہیں؟"

اصل ازدواجی زندگی اس نوجوان اور دوشیزہ کی ہوتی ہے جو بھول چنتے ہیں۔ اور اپنے کاندھوں پر زندگی کا بھاری بوجھ اٹھاتے ہیں۔ پھر خاندان کے بزرگ بن کر آرام کرتے ہیں۔ بے اولاد لوگ جو میری طرح ۴۰ سال کی عمر میں شادی کرتے ہیں۔ ازدواجی زندگی کے متعلق کیا کہہ سکتے ہیں۔ میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں ایک تماشائی ہوں۔

"قبل اس کے تم فرسودہ ہو کر زندگی کے گھورے پر پھینک دئے جاؤ کسی ایسے مقصد کے لئے کام کرنا جس کو تم اہم سمجھتے ہو۔ زندگی کی صحیح مسرت ہے۔ آپ قدرت کی ایک طاقت ہونا چاہئے۔ اور اس بات کی شکایت نہ ہونا چاہئے کہ دنیا تم کو خوش رکھنے کے لئے کچھ نہیں کرتی۔

لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں اپنی سوانح حیات کیوں نہیں لکھتا۔ میرا جواب یہ ہے کہ میری زندگی میں کوئی دلچسپ بات نہیں ہے۔ میں نے کسی کو قتل نہیں کیا ہے۔ اور مجھے کبھی کوئی غیر معمولی بات نہیں پیش آئی ہے۔

ہنگامی اختیارات ۸۔ قانون ساز مجالس کے امیدواروں کی نامزدگی کے لئے ادارہ کے قیام کے مسائل پر بھی غور کیا۔ کافی بحث و مباحثہ کے بعد یہ طے ہوا کہ ابتدائی ممبروں کے لئے سالانہ چندہ ضروری قرار دیا جائے۔ لیکن اس بات پر اختلاف تھا کہ سالانہ چندہ آٹھ آنے ہو۔ یا ایک روپیہ۔ اس لئے اس مسئلہ کو دستوری سب کمیٹی کے غور کے لئے چھوڑ دیا گیا۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی کا انکار

نئی دہلی ۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر رسل و رسائل مسٹر رفیع احمد قدوائی نے ورکنگ کمیٹی کے جلسہ میں شرکت کی دعوت جو صدر کانگریس شری پرشوتم داس ٹنڈن کی جانب سے بھیجی گئی تھی۔ نامنظور کر دی ہے۔ ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہونے والا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جب یہ خبر بہت گرم ہوئی کہ مسٹر رفیع احمد قدوائی کو ورکنگ میں شامل کرنے کے سلسلے میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اسوقت مسٹر رفیع احمد قدوائی نے صدر کانگریس شری پرشوتم داس ٹنڈن کو لکھا تھا کہ وہ ورکنگ میں شرکت نہ کر سکیں گے۔ کیونکہ ان کے اور مسٹر ٹنڈن کے درمیان اختلاف ایک عرصہ سے چلا آرہا ہے اور جب مسٹر ٹنڈن یوپی کانگریس کے صدر منتخب ہوئے تھے۔ اور وہ نائب صدر تھے۔ لیکن انھوں نے یوپی کانگریس کے جلسوں میں شرکت پسند نہ کی۔ اس کے جواب میں غالباً پرشوتم داس ٹنڈن نے لکھا تھا کہ انھیں مسٹر قدوائی کے ورکنگ کمیٹی میں شامل کرنے پر صرف اسلئے اعتراض ہے کہ دو

ہندستان سے پیکنگ کی درخواست

کالم پانگ۔ ۸ نومبر۔ تبت پر نجات دہندہ چینی فوج کا حملہ اب ایسی منزل تک پہونچ گیا ہے جس کو آخری کہا جا سکتا ہے۔ پیکنگ ریڈیو کے ایک نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ چینی حکومت نے کہا ہے کہ اب اس راستہ پر ہندوستانی فوجوں کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اب تبت کی تمام تر ذمہ داری اور تعلق حکومت چین سے ہے۔

حکومت ہند کے ترجمان نے کہا کہ اس کو اس درخواست کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ اس نے بتایا کہ ان دونوں تجارتی مرکزوں پر ہندستانی تجارتی ایجنٹ اور فوج تعینات ہیں۔ ہندستانی فوجیں ان دونوں مقامات پر برطانیہ اور تبت کے درمیان ۱۹۰۶ء و ۱۹۱۰ء کے معاہدوں کے مطابق متعین ہیں۔

آجکل گیانٹسے میں ہندستان کے تجارتی ایجنٹ کرشناراتی اور چوتھی مرہٹہ پیدل فوج کا ایک دستہ بھی وہاں ہے۔ یاتنگ میں مسٹر سونم تابدن کاجی ہندستان تجارتی ایجنٹ ہیں۔ لیکن وہ زیادہ تر گینگٹاک میں رہتے ہیں۔ اور یاتنگ میں بھی مرہٹہ دستہ ہے۔ ان فوجوں کا کام یہ ہے کہ تجارتی قافلوں کا تحفظ کرے۔

مبصرین کا خیال ہے کہ جب چین کے ہاتھ میں تبت کا انتظام آجائے گا۔ اسوقت حکومت ہند کو پیکنگ سے لاسہ کے ہندستانی مشن اور گیانٹسے اور گینگٹاک سے میں ہندوستانی فوج رکھنے کے متعلق گفتگو کرنا پڑے گی۔

نیشنل میڈیکل سروس

بمبئی۔ ۸ نومبر۔ بمبئی کے مضافات ولی پریل میں ڈاکٹر دلبھ بھائی ناناوتی اسپتال کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اعظم پنڈت جواہرلال نہرو نے کہا۔ آجکل شفاخانوں کا فرض صرف یہ نہیں ہے کہ وہ بیماروں کو دوائیں مہیا کریں۔ بلکہ یہ بھی ہے کہ وہ ایسے طریقے اختیار کریں۔ جن سے بیماریاں پھیلنے نہ پائیں۔

انھوں نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے ملک میں ایک نیا طبی طریقہ رائج کرنے کی ضرورت اور تجویز پیش کی۔ تاکہ ہر شخص کے لئے طبی آسانیاں فراہم کی جا سکیں۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ "انگلستان اور امریکہ میں ایک نیشنل میڈیکل سروس ہے۔ جو ہر چھوٹے بڑے کی طبی ضروریات کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ اس قسم کا ایک طبی نظام ہندستان میں بھی قائم کیا جا سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہمارے ملک میں غریبوں کو بڑا فائدہ پہونچے گا۔

بناسپتی کو رنگنے کے لئے بے ضرر رنگ

لکھنؤ ۸ نومبر۔ وزیر صحت و رسد مسٹر سی بی گپتا کے اس اعلان کے مطابق کہ جو شخص بناسپتی گھی کو رنگنے کے لئے بے ضرر رنگ کی جستجو میں کامیاب ہو جائے گا۔ اسے دس ہزار روپے انعام دئے جائیں گے۔ حکومت کو رنگ کے نمونے برابر موصول ہو رہے ہیں۔

حکومت یوپی نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ اسکی میعاد ۱۵ نومبر تک بڑھا دی

کیا جائے گا۔

قدیم سکے اور نادرات غائب

بنارس ۸ نومبر۔ سنٹرل ہندو اسکول کے تعلیمی میوزیم سے چاندی اور تانبے کے تقریباً ڈھائی سو غیر ملکی سکے غائب ہو گئے ہیں۔ ان میں سے بعض سکے تو ایک ایک ہزار برس پرانے تھے۔

اس کے علاوہ بعض دوسرے نادرات بھی لاپتہ ہیں۔ جن کا جستجو کے باوجود ابھی تک کوئی سراغ نہیں لگ سکا۔

یہ حالت دیکھ کر اب تجویز کیا جا رہا ہے کہ میوزیم کو ضلع کے انسپکٹر مدارس کی زیر نگرانی کر دیا جائے۔

یہ اسکول مسز اینی بسنٹ نے قائم کیا تھا۔

کشمیر سیاست کا آلۂ کار نہ بنیگا

سرینگر۔ ۸ نومبر۔ جموں اور کشمیر کے نائب وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے شمالی کشمیر میں واقع بنڈی پور میں نیشنل کانفرنس کی سالانہ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کو دنیا۔ چین یا جاپان نہیں کہ بڑی طاقتیں اس کو اپنی اقتداری سیاست کے کھیل میں ایک مہرے کے طور پر استعمال کر سکیں ہم ایسا کبھی نہیں ہونے دیں گے۔

شیلانگ میں چور بازاری کے خلاف اقدام

شیلانگ۔ ۸ نومبر۔ تقریباً ایک سو تاجروں کی دکانوں اور گوداموں پر ضلع پولیس نے چھاپہ مارا جس میں بہت سا کپڑا۔ غلہ سیمنٹ برآمد کی گئی۔ اور دو بڑے تاجر گرفتار کئے گئے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے کانگریس دستور میں ترمیم کے بارے میں غور کیا۔ ترمیمات پر غور کرنے کے لئے سات آدمیوں پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ جو اپنی رپورٹ ۲۷ نومبر تک ورکنگ کمیٹی کے سامنے پیش کر دے گی۔

کمیٹی کے ممبران حسب ذیل ہیں۔

صدر کانگریس شری پرشوتم داس ٹنڈن۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ ڈاکٹر پٹابھی سیتا رمیہ۔ شری جگ جیون رام۔ شری ایس کے پاٹل۔ شری کالا وینکٹ راؤ۔ اور شری موہن لال گپتا۔

ورکنگ کمیٹی نے ۱۔ ابتدائی مرکزی ممبری کے لئے چندہ کی ادائیگی۔ ۲۔ مرکزی عدالت اور مرکزی اسناد کمیٹی ۳۔ غیر معمولی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ورکنگ کمیٹی کو

[illegible]

دنیا کے مشہور ڈرامہ نویس جارج برنارڈ شا پر ایک نظر

"وہ آئرلینڈ میں پیدا ہوا۔ اپنی ادبی زندگی انگلستان میں گذاری۔ اور عالمی شہری بن گیا۔ وہ قومی خصوصیات اور پابندیوں سے بلند تر ہو کر دنیا میں عوام سے جا ملا۔ اس نے اپنے کو کبھی کسی بات کے لئے مخصوص نہیں کیا۔ ادبی شاہکار لافانی ہیں۔ وہ قایم رہیں گے اور ہم جتنا ہی ان کو سمجھنے کی کوشش کریں گے اتنا ہی ہمیں فائدہ ہوگا۔

" وہ اس دور کی سب سے بڑی ہستی ہی نہ تھے۔ بلکہ انھوں نے ہماری دو نسلوں پر اپنا زبردست اور گہرا اثر ڈالا۔ ان کے طنز و مزاح کے پیچھے گہری دانشمندی ہوتی تھی۔ وہ ہمارے انفرادی شعور کا ایک جزو ہمارے زمانہ کی ذہنی فضا پر طاری ہو گئے تھے۔ ....

(جواہر لال نہرو)

۲ نومبر کی صبح کو دنیا ایک بڑے ادیب و ڈرامہ نویس سے محروم ہو گئی۔ ۹۴ سال کی عمر میں جارج برنارڈ شا کا انتقال نا وقت نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن اس سے دنیا کے ادبی خزانہ کو جو نقصان پہونچا ہے وہ یقیناً المناک ہے۔ برنارڈ شا اپنی نمایاں ادبی زندگی کے پچھلے ۳۰ سال ہمارے غور و فکر کا ایک ایسا لاینفک جز بن گئے تھے کہ ہمیں ان سے کبھی علاحدگی کا خیال ہی نہیں آسکتا تھا۔ لیکن قدرت کے اٹل قوانین اپنے مقررہ راستہ پر چلتے رہتے ہیں۔ ان کی طاقت ابھی تک انسانی دسترس سے باہر ہے۔

جارج برنارڈ شا ۱۸۵۶ء میں ڈبلن آئرلینڈ میں پیدا ہوئے۔ وہ کریمیا کی جنگ میں کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ اور ایٹم بم کے دور تک زندہ رہے۔

شا کا خاندان امیر تھا۔ لیکن ان کے خاندان میں بڑے باذوق لوگ پیدا ہوئے۔ شا کی ماں اچھی موسیقی داں تھیں جن کا اثر شا پر کافی پڑا۔

شا نے چند سال اسکول میں گذارے لیکن ان کی طبیعت نہ لگی۔ اور وہ ڈبلن میں کلرک کی حیثیت سے ملازم ہو گئے۔ یہاں بھی ان کی جدت پسند ذہنیت نے ان کو زیادہ ٹھہرنے نہ دیا۔ اور وہ لندن چلے آئے۔ جہاں وہ ایک اخبار "اسٹار" میں موسیقی پر تبصرہ کرنے والے کی حیثیت سے ملازم ہو گئے۔ ان کی ماں یہاں پہلے ہی موسیقی کی معلمہ کا کام کر رہی تھیں صحافی زندگی میں برنارڈ شا کا یہ پہلا قدم تھا۔

کہا جاتا ہے کہ جب شا ۱۸۷۶ء میں لندن آئے اس وقت ایسے اناڑی تھے کہ ان کو یہ تک پتہ نہ تھا کہ گاڑی میں کس طرح داخل ہونا چاہئے۔ انھوں نے برٹش میوزیم میں عادات و اطوار پر کتابیں پڑھ کر مروجہ تہذیب سیکھی۔ اسی زمانہ میں ان کو سیاست سے بھی دلچسپی پیدا ہوئی اور انھوں نے زرعی زمین کو قومی بنانے کی تحریک میں پرزور حصہ لیا اور فیبین سوسائٹی میں شامل ہو گئے ۱۲ سال تک انھوں نے سیاست میں دلچسپی لی۔ اور سیاسی جلسوں میں تقریریں کر کے سماج کے رسم و رواج اور عقائد پر زوردار اور موثر اعتراضات کرتے رہے۔

شا کا ابتدا سے یہ خیال تھا کہ انسان کا اپنے اور سماج دونوں کے لئے یہ فرض ہے کہ وہ اپنے لئے خود کمائے اور کسی کا دست نگر نہ ہو۔

۱۸۹۷ء میں ان کے ڈرامہ "ڈی ڈولس ڈسائپل" (شیطان کا شاگرد) کو نیویارک میں بڑی کامیابی ہوئی اور انھوں نے مستقل صحافت سے علاحدگی اختیار کر کے مس شارلٹ پین ٹاؤن شنڈ سے شادی کر لی۔ اور اس سیدھی سادی بیوی کے ساتھ ۱۹۴۳ء تک اپنی عمر کے ۴۵ سال ہنسی خوشی گذارے ۱۹۴۳ء میں ان کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔ ان کے کوئی اولاد نہ تھی اس کے بعد شا نے دوسری شادی نہ کی۔ اگرچہ دنیا کی حسین ترین اور مالدار خواتین اس اعزاز کی متمنی تھیں اور شادی کی سیکڑوں درخواستیں ان کے پاس روزانہ آتی تھیں۔ لیکن شا نے اپنی زندگی ادبی کاموں کے لئے وقف کر دی تھی۔ اور ان کے لئے یہی سب کچھ تھا۔

۱۹۳۱ء میں وہ روس گئے شا سوشلسٹ نظام اسٹالن اور روس کے بڑے معترف اور حمایتی تھے۔ پچھلے سال انھوں نے ایک اخبار نویس سے کہا تھا۔ میرے خیال میں اسٹالین یورپ کا سب سے بڑا سیاست داں ہے۔ اور برطانیہ کو سوویٹ نظام اختیار کرنا ہوگا

انھوں نے اپنی زندگی میں ۵۰ ڈرامے لکھے۔ اور ان کا ڈرامہ نما، مجموعہ تھا۔ جو انھوں نے پچھلے سال مکمل کیا تھا ... کے ڈراموں کا ترجمہ دنیا کی تمام مشہور زبانوں میں ہو ... اپنے آخری ڈرامہ میں انھوں نے اس خیال کا اظہار کیا ... ہے کہ زہریلی گیس کی طرح ایٹم بم بھی ناقابل استعمال ثابت ہوگا۔

انھوں نے کچھ سیاسی کتابیں بھی لکھی ہیں جن ... انٹیلجنٹ وومنس گائڈ ٹو سوشلزم اور کیپٹلزم (باشعور عورتوں) کے لئے سوشلزم اور سرمایہ داری کے متعلق ہدایت نامہ ... مشہور و مقبول ہوئی۔

۱۹۲۶ء میں جب شا کو ادب کے لئے دنیا کا ... بڑا ڈرامہ کا انعام ملا۔ نوبل پرائز ملا جس کی رقم ... پونڈ تھی۔ برنارڈ شا نے یہ رقم ایک برطانی سویڈش ... کو دیدی۔ تاکہ وہ سویڈن کی زبان انگریزی بولنے والے ممالک میں پھیلا سکے۔

شا کی تصانیف میں پرلطف حاضر جوابی ... طنز اور دلیلوں کے ذریعہ بے نقاب کر کے ان کا ... اڑاتے ہیں۔ اور آپ کو ایسا معلوم ہونے لگتا ہے ... ابھی تک کوئی طلسم تھا لیکن کوئی بے بنیاد دیوار آپ ... کھڑی تھی۔ اور آپ گھبراہٹ میں اپنی کم فہمی پر ... جاتے ہیں۔

چنانچہ شا نے خود کہا ہے کہ اس بات کے لئے لوگ ... تعریف کرتے ہیں کہ مجھ میں لوگوں کو سوچنے پر مجبور کرنے ... طاقت ہے لیکن میری اصل بات یہ ہے کہ میں ... سوچنے کی طاقت سے محروم کر دیتا ہوں۔"

جارج برنارڈ شا در اصل بہت ہی اعتدال پسند ... اور کشش رکھنے والی ہستی تھے۔ ان کی خودی اور ... آمیزی محض اس لئے ہوتی تھی کہ عوام کی نظر ان پر ... اور وہ اس میں کامیاب تھے۔

ابتدا میں شا کے ڈراموں پر لندن کے حلقہ ... بڑے اعتراض ہوئے۔ سب سے بڑا اعتراض یہ تھا کہ ... ڈرامے تقریریں۔ بحث مباحثے پمفلٹ اور ... ہوتے ہیں۔ ڈرامے نہیں ہوتے۔

شا نے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے ... معترضین کا یہ مطلب ہے کہ ڈراموں کی بات چیت ... بحث و مباحثہ ہونا چاہئے لیکن ان کے پیچھے کوئی ... یا نظریہ نہ ہو۔ کوئی بھی ایک لمحہ کے لئے یہ سوچ ... کوئی بات بلا کسی خیال کے کی جا سکتی ہے۔ اور نظریہ ... کے بغیر ذہن کام کر سکتا ہے اور ڈرامہ لکھے جا سکتے ... در اصل ڈرامہ کا وصف اس کے خیال ہی سے پیدا ...

ایسی صورت میں ڈرامہ نویس کا فرض کیا ... صرف قدرت کا آئینہ دار بنتا ہے تو اس کی پوزیشن ... پر پولیس کے ایک سپاہی کی سی ہو جاتی ہے ... نہیں بتا سکتا کہ جو لوگ اس کے پاس سے گذرتے ... وہ کیوں گذرتے ہیں۔ کون ہیں۔ کہاں اور کیوں ... ہیں۔ وہ اس کے پاس سے گذرنے سے پہلے ... تھے۔ اور بعد کو کیا کریں گے۔ وہ شادی شدہ ... کنوارے یا ان کی منگنی ہوئی ہے ان میں سے کون ... پیشہ ہیں۔ اور کون اچھے کام کرنے والے ہیں ... میں قبل اس کے کہ مارکس مجھ کو کمیونسٹ ... بزدل تھا۔ اور جب بات بعد میں معلوم ہوئی کہ ... ہی سے غیر معمولی انسان تھا۔ تو اس بات پر خو ... کہ قدرت نے بچپن ہی سے مجھ میں اپنی حفاظت

کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ

عام اطلاع

۱۔ عام پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۱۹۱۶ء کے میونسپلٹیز ایکٹ کی فہرست (۱) کی سرخی "اے" اور "بی" کے سکشن ۲۹۸ کے سکشن (۲) کے ماتحت کان پور ڈیولپ منٹ بورڈ کے ذریعہ نیچے لکھے ہوئے بائی لاز بورڈ کے حلقۂ اختیار کے اندر نئے مکانات کی تعمیر، مکانوں کی دوبارہ تعمیر اور تعمیر میں کسی قسم کی تبدیلی کے لئے بنائے گئے ہیں جن کے بنانے کا حق ۱۹۴۵ء کے کان پور اربن ایریا ڈیولپ منٹ ایکٹ کی دفعہ ۱۵ اور دفعہ ۱۷ اور دفعہ ۱۵۵ (۲) اور دفعہ ۱۶۴ کے مطابق بورڈ کو ملے ہیں۔

۲۔ اِن بائی لاز کی خاص خاص باتیں ان اشخاص کی اطلاع کے لئے مشتہر کی جا رہی ہیں جن پر اس کا اثر پڑنے کا امکان ہے۔ تمام بائی لاز کی مکمل کاپی بورڈ کے دفتر (محکمہ بلڈنگ) میں دفتر کے اوقات میں اور نیچے لکھے ہوئے اداروں کے دفتروں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

(ا) کانپور میونسپل بورڈ
(ب) شہر کانگریس کمیٹی (تلک ہال)
(ج) تمام چیمبرس آف کامرس
(د) بار ایسوسی ایشن
(ر) میڈیکل ایسوسی ایشن
(و) پلیبرس ایسوسی ایشن

اس کے علاوہ ایک روپیہ قیمت دینے پر بائی لاز کی ایک کاپی ہر شخص کو مل سکتی ہے۔

۳۔ اس کے پہلے کہ ان بائی لاز پر ڈیولپ منٹ بورڈ اپنی آخری منظوری دے اور سرکاری حکم حاصل کرے بورڈ ان تمام اعتراضات اور مشوروں پر غور کرے گا جو بورڈ کے ایگزیکیٹو افیسر کے پاس اس اطلاع کے شائع ہونے کے تیس (۳۰) دن کے اندر پہونچ جائیں گے۔

بائی لاز کی خاص خاص باتیں

۱۔ بائی لاز میں استعمال شدہ الفاظ کی تعریف تمام مستعمل زبانوں میں کی جا چکی ہے تا کہ کسی قسم کے شک اور غلط فہمی کی گنجائش نہ رہے۔

۲۔ تعمیر کا کام شروع کرنے سے پہلے نقشے جن میں موجودہ اور مجوزہ عمارت الگ الگ دکھلائی گئی ہو۔ اور ایسا خط جس میں اصلی اور متعلقہ عمارت کا پورا بیان ہو اور تخمینہ لگائی ہوئی قیمت دی گئی ہو بورڈ کی منظوری کے لئے دینا ہوگا۔ ایسے نقشوں کی ایک کاپی مومی کپڑے پر ہوگی۔

۳۔ صرف وہی نقشے منظور کئے جائیں گے جن کو بورڈ کے حکم کے ذریعہ مقرر کئے ہوئے معمار (ARCHITECT) اور نقشہ نویس (DRAFTSMAN) نے بنایا ہو۔

۴۔ کسی تعمیر کے کام کی منظوری اس وقت تک نہ دی جائے گی جب تک معائنہ کے لئے بورڈ کے حکم کے ذریعہ مقرر کئے ہوئے بلڈنگ انسپکٹر کو تعینات نہ کیا گیا ہو۔

۵۔ کسی نقشہ پر اس وقت تک غور نہ ہوگا جب تک کہ جگہ کے رقبے اور مجوزہ مکان کے متعلق مقرر کی ہوئی فیس بورڈ میں جمع نہ کر دی گئی ہو۔ (اس بارہ میں الگ بائی لاز ہیں جن کو حکومت نے منظور کر لیا ہے اور جو اس وقت نافذ ہیں)

۶۔ ہر مکان بنانے والے کو وقت وقت پر بورڈ کو اطلاع دینا لازم ہوگا۔ پہلے مکان کی داغ بیل ڈالنے پر پھر کرسی کی چنائی ہو جانے پر اور پھر ہر منزل کی چھت تک دیوار بن جانے پر کسی ایک حصہ کی تعمیر کے کام کی منظوری بورڈ سے مل جانے کے بعد ہی آگے کا تعمیری کام شروع ہو سکیگا۔

۷۔ کسی بھی نئے بنائے ہوئے مکان کا استعمال اس وقت تک نہیں کیا جائے گا جب تک اس کے پورا ہونے کا تصدیق نامہ حاصل نہ کر لیا گیا ہو۔

۸۔ کسی نجی قطعۂ زمین پر سڑک کے بنانے یا تجویز کرنے یا کسی قسم کی تعمیر کرنے کے پہلے اس رقبہ زمین کی مجوزہ اسکیم (LAYOUT) کو بورڈ سے منظور کرانا لازمی ہوگا۔

۹۔ کسی بھی رہنے کے کمرہ کا رقبہ ۱۲۰ مربع فٹ اور چوڑائی ۸ فٹ اور اندرونی اونچائی ۱۰ فٹ سے کم نہ ہوگی۔

۱۰۔ کسی بھی رسوئی گھر کا رقبہ زمین ۳۰ مربع فٹ سے کم نہ ہوگا۔ اور اس کی اندرونی اونچائی ۸ فٹ سے کم نہ ہوگی۔

۱۱۔ زمین کے اندر کے کمروں۔ تہ خانوں۔ ٹانڈوں (دو چھتیوں) کے بنانے اور اس کے متعلق مفصل اصول دئے گئے ہیں۔

۱۲۔ تجارتی عمارتوں کی کرسیوں کا رقبہ مکان کے رقبہ کے ¾ سے زیادہ کسی حالت میں نہیں ہوگا۔ اور رہائشی مکانوں میں کرسی کا رقبہ مکان کی زمین کے رقبہ کے مطابق ½ سے لیکر ⅓ تک ہو سکتا ہے۔ لیکن اس سے زیادہ کسی صورت میں نہیں۔

۱۳۔ مکان کی زمینوں کی قطاروں اور استعمال کے مطابق ہر مکان کے آگے پیچھے اور بغلوں میں نیچے کی طرف مقررہ زمین کھلی چھوڑنی لازمی ہوگی۔

۱۴۔ بازاری علاقہ میں دوکانوں کے سامنے مکان مالک کی زمین پر کم از کم ۱۰ فٹ چوڑائی کے کھمبوں پر کھلا ہوا دالان بنانا لازمی ہوگا جس کے اوپری سطح پر کسی قسم کی تعمیر کی اجازت نہ دیجائے گی۔

۱۵۔ کسی مکان کی پوری اونچائی اس سڑک کی چوڑائی سے زیادہ نہ ہوگی جہاں پر وہ واقع ہے۔

۱۶۔ ۲۰ فٹ سے کم چوڑی سڑک پر کسی قسم کا بڑھاؤ (PROJECTION) بنانے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ اس سے زیادہ چوڑی سڑک پر بھی صرف ایسے بڑھاؤوں کی اجازت خاص حالات میں دی جائے گی۔ جیسے کھڑکیوں، دھوپ اور روشنی کے راستوں (VENTILATORS) پر بنے ہوئے دھوپ روکنے والے شیڈ (SHED) وغیرہ۔

۱۷۔ نئی مذہبی عمارتوں کی تعمیر کے بارے میں خاص پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ اس لئے ایسی ہر عمارت کی تعمیر کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت حاصل کرنا بھی ضروری ہوگی۔

۱۸۔ مقررہ جگہوں کے علاوہ دوسری جگہوں پر برے حالات پیدا کرنے والے گمراہ کن اور خراب تجارتوں کے چلائے جانے پر خاص پابندیوں کا ذکر۔

۱۹۔ زینوں کی چوڑائی۔ آڑوں کی اونچائی۔ اور سیڑھیوں کی چوڑائی اور ان میں ہوا اور روشنی کے آنے جانے کے مفصل اصولوں کا ذکر۔

۲۰۔ پاخانے۔ پیشاب کے نکلنے کی نالیوں (ڈرینج) کے لئے مفصل بیان اور ان کے بنانے اور

کوریا کی جنگ میں کمیونسٹ کی مداخلت

ہانگ کانگ۔ ۹ نومبر۔ کوریا کی جنگ میں کمیونسٹ چین کی مداخلت سے یہاں کافی بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ اور گیارہ دن پہلے یہاں کے مقام سیک کونگ میں جو نیا ہوائی اڈہ تعمیر کیا جانے لگا تھا۔ اب جلد شاید آئندہ مارچ تک تیار کر لیا جائے گا۔

عوام کو اطلاع

کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ نے گھسر امٹو اسکیم میں شہر مدینہ کو کچھ پلاٹ دینا طے کیا ہے۔ ہر پلاٹ کا رقبہ ۱۵۰ مربع گز ہوگا۔ رعایتی پریمیم -/۱۳ فی مربع گز ہے۔ درخواست چھپے ہوئے فارم پر بورڈ کے دفتر میں ۲۵ نومبر ۱۹۵۰ء تک آ جانا چاہیئے۔ فارم دفتر سے ایک آنہ میں مل سکتا ہے۔ کسی بھی درخواست پر اس وقت تک غور نہیں کیا جائے گا جب تک اس کے ساتھ بیعانہ کی رقم مبلغ -/675 روپیہ جمع نہ کیجائیگی۔

دیوراج
ایگزیکیٹو افسر
کانپور ڈیولپ منٹ بورڈ

دیکھ بھال کے متعلق مفصل اصول۔

سزا

ایکٹ کے دفعہ ۱۶۴ سے حاصل شدہ اختیاروں کو استعمال کرتے ہوئے بورڈ حکم دیتا ہے کہ ان بائی لاز میں ذکر شدہ کسی بھی دستور کی خلاف ورزی کرنے پر پانچسو روپیہ (۵۰۰) تک کے جرمانہ کی سزا دی جا سکتی ہے۔ اور دوبارہ قصور پر مزید مالی سزا دی جا سکتی ہے جس کی حد پانچ روپیہ روزانہ تک ہو سکتی ہے۔ جو پہلی سزا کے بعد روزانہ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ قصوروار جرم مذکور کو بار بار کرتا رہے یا معمولی قید کی سزا جس کی میعاد ۶ ہفتہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں قسم کی سزا بھی دی جا سکتی ہے۔

دیوراج
ایگزیکیٹو افیسر
کان پور ڈیولپ منٹ بورڈ۔

مہاراجہ نیپال ہندستان آئیں گے!

دہلی ۸ نومبر۔ مہاراجہ نیپال جنھوں نے کٹھمنڈو میں اپنی محل سے بھاگ کر ہندستانی سفارت خانے میں پناہ لی ہے چاہتے ہیں کہ ہندستان آ جائیں۔

ہندوستانی حکومت کے ایک ذمہدار رکن نے کہا کہ مہاراجہ کو ہر ممکن سہولت بہم پہونچائی جائے گی۔

جن لوگوں نے ہندستانی سفارت خانے میں پناہ لی ہے۔ ان میں ولی عہد ان کی بیوی اور ان کا بڑا لڑکا بھی شامل ہے۔

شاہ نیپال نے ہندوستانی سفارت خانہ میں پناہ لی

نئی دہلی ۶ نومبر۔ آج رات کو حکومت ہند کے محکمۂ خارجہ نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ "نیپال کے بادشاہ تربھون بیر بکرم شاہ دیو نے شاہی خاندان کے چند اورافراد کے ساتھ۔ نیپال کی راجدھانی۔ کاٹھ منڈو کے ہندوستانی سفارت خانہ میں پناہ لے رکھی ہے۔

اس سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ شاہ نیپال علاج کی غرض سے ہندستان آنا چاہتے تھے۔ لیکن جب حکومت اسپر معترض ہوئی تو انھوں نے اس سلسلہ میں ہندوستانی سفیر کی مدد چاہی۔

دہلی کے نیپالی سفارت خانہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ موجودہ صورت حال پر غور کرنے کے لئے حکومت نیپال نے پارلیمنٹ۔ راج گرو۔ اور بھاردوارں کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا ہے۔

دوسری طرف حکومت نیپال نے اعلان کیا ہے کہ نیپالی عوام کی مرضی سے مہاراجہ کے تین برس کے لڑکے کو تخت نشین کردیا گیا ہے۔

مہاراجہ کی اس پناہ گزینی کے متعلق عام طور پر یہ خیال کیا جارہا ہے کہ چونکہ نیپال کے وزیر اعظم کی موجودہ حکومت ان کے خلاف ہے اور مہاراجا خود عوامی تحریک اور دستوری اصلاحات کی مہم کے حامی ہیں۔ اس لئے ان کو آخر کار بھاگنا پڑا ہے۔

نیپال کانگریس کے لیڈر مسٹر بی پی کوئرالا نے اس سلسلہ میں ایک بیان دیتے ہوئے بتایا ہے کہ مہاراجہ نیپال نے کل صبح اپنے محل سے جاکر ہندستانی سفارت خانہ میں پناہ لی ہے۔

مسٹر کوئرالا نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ مہاراجہ نے یہ اہم اقدام کرکے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ آزادی پسند عام طاقتوں کے ساتھ ہیں۔

نیپال کے اس کانگریسی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ نیپال کا کوئی مرد اور عورت نیپال کی موجودہ حکومت سے وفاداری نہ کرے۔ اس لئے کہ موجودہ ظلم وستم کی ولتشدد کی حمایت کرنا مہاراجا کے ساتھ غداری کرنا اپنے شہری مرتبے کو خاک میں ملانا۔ اور انسانی حقوق و فرائض کی بنیادوں کو ہلا دینا ہے۔

انھوں نے آخر میں کہا ہے کہ نیپال میں وزیر اعظم کی موجودہ حکومت کا وہی ایک دن میں خاتمہ ہونے والا ہے۔ مسٹر کوئرالا نے اپنے بیان میں یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ مہاراجہ کو نیپالی کانگریس اور موجودہ حکومت کے خلاف عوامی تحریک سے ہمدردی ہے۔

۸ ہزار مسلمان یوپی واپس آئے

لکھنؤ۔ ۷ نومبر۔ ہند پاکستان سمجھوتے کے بعد اپریل سے اب تک تقریباً ۸ ہزار مسلمان پاکستان سے اترپردیش واپس آئے ہیں۔

یہ فروری ۱۹۵۰ء سے مئی ۱۹۵۰ء تک فرقہ وارانہ جھگڑوں کے دوران میں پاکستان چلے گئے تھے۔ وہ جائدادیں جو یہ مسلمان چھوڑ گئے تھے۔ یوپی کی حکومت نے اپنے انتظام میں لے لیں تھیں۔ لیکن ان کو اب تک تخلیہ کنندگان کی جائداد نہیں قرار دیا تھا۔ اب یہ جائدادیں اصل مالکوں کو واپس کی جارہی ہیں۔

پاکستان غریبوں کا نہیں ہے

شاہ جہاں پور ۸ نومبر۔ پانچسو سے زیادہ تخلیہ کنندگان مسلمان جو گذشتہ مارچ کے فسادات کے بعد پاکستان چلے گئے تھے۔ گذشتہ ہفتہ پاکستان سے واپس آگئے ہیں۔

مسٹر نتھو خاں نے جو ۶۰ سالہ معمر کاشتکار ہیں۔ اور اس گروہ کے ہمراہ واپس ہوئے ہیں۔ بتایا ہے کہ انھیں ان لوگوں نے جو پہلے ہی پاکستان چلے گئے تھے سبز باغ دکھاکر بلایا تھا۔ اب وہ خیالی قلعہ مسمار ہوچکے ہیں۔ ہم یہاں رہ کر مرجانا پاکستان کے ایسے ملک میں جانے سے بہتر ہے جو امیروں کی سرزمین ہے۔ اور جہاں غریبوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔

ادیبوں کو صدر کانگریس کا مشورہ

بے پور ۸ نومبر۔ صدر کانگریس ٹنڈن جی نے یہاں ایک ادبی ادارے کے سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ زبان اتنی بڑی طاقت ہے کہ وہ قوم کے مختلف اجزا کو یکجا کرسکتی ہے۔

صدر کانگریس نے ملک کے شاعروں اور ادیبوں کو مشورہ دیا کہ وہ ایسا اعلیٰ اور معیاری ادب پیدا کریں جو ایک نئی زندگی کی تشکیل کرسکے۔ ادیبوں کا کام زندگی کی تڑپ پیدا کرنا ہے۔ اور زندگی پیدا کرنے کا مطلب سب سے پہلے خود کو ضبط نفس پیدا کرنا ہے۔

ارجنٹائن اور مصر سے گیہوں اور چاول

مدراس ۳ نومبر۔ ارجنٹائن سے نو ہزار پانچسو الہتر ٹن گیہوں لے کر ایک جہاز ۲۸ اکتوبر کو بندرگاہ کوچین پہونچ گیا ہے۔

یوپی کانگریس کی مجلس انتظامیہ کا جلسہ

لکھنؤ ۸ نومبر۔ یوپی کانگریس کمیٹی کی مجلس انتظامیہ کا ایک جلسہ ۱۰ نومبر کو ساڑھے آٹھ بجے کانگریس کے دفتر میں ہوگا۔ مجلس انتظامیہ میں عام انتخابات پر غور ہوگا اور ایسی صورتیں نکالنے کی کوشش کی جائے گی جس سے اسٹیٹ کے عوام میں ان انتخابات کے لئے جوش وخروش پیدا ہو۔

پنڈت نہیں شری

نئی دہلی ۸ نومبر۔ وزیر اعظم کے دفتر سے تمام وزارتوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ آئندہ سے پنڈت جواہر لال نہرو کے بجائے شری جواہر لال نہرو لکھا کریں۔

اس ہدایت میں کہا گیا ہے کہ ایسے خطاب یا القاب کا استعمال جس سے ذات یا فرقہ یا دولت گھرانے میں پیدا ہونے کا اظہار ہو ہندوستان کے دستور کے خلاف ہے۔ دستور کی تمہید کے مطابق ملک کے تمام باشندوں میں ایسی مساوات پیدا ہونی چاہئے جو انفرادی عزت اور قومی اتحاد کی ضامن ہو اگر اس قسم کی اخوت پیدا کرنی ہے تو یہ ضروری ہے کہ تمام باشندگان ملک کے لئے ایک مشترک لقب ہو۔

روس کو ہندوستان کی طرف سے مبارکباد!

نئی دہلی ۸ نومبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے روس کو نسل وزراء کے چیرمین مارشل اسٹالن کو اکتوبر کے انقلاب یوم تاسیس کے موقع پر حسب ذیل پیغام بھیجا ہے۔

میں انقلاب اکتوبر کے ۳۳ ویں یوم تاسیس کے موقعہ پر ہندوستان کی حکومت اور باشندوں کی طرف سے آپ کو دلی مبارکباد دیتا ہوں۔ ہم لوگوں کو اعتماد ہے کہ ہندوستان اور روس کی دوستی سے عالمی امن کو مزید تقویت پہونچے گی۔

اسٹالن کا جواب

انقلاب اکتوبر ۳۳ ویں یوم تاسیس پر آپ نے جو مبارکباد دی ہے اس کا میں دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

کسانوں کو ۲۵ لاکھ تقاوی

لکھنؤ۔ ۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی اضلاع اور ترائی کے ان علاقوں کے کاشتکاروں کو جو قحط کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ آب پاشی کی سہولیت فراہم کرنے کی غرض سے کچے کنوئیں بنانے کے لئے ۲۵ لاکھ روپیہ کی تقاوی تقسیم کرنے کی ایک تجویز حکومت یوپی کے زیر غور ہے۔

صوبہ کے نو مشرقی اضلاع میں پانچ اناج کی قلت سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ اور ان تمام اضلاع میں چاول کی فصل دھیہ میں ہوا نے برباد ہوچکی ہے۔

لکھنؤ۔ ۶ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ۳ سال کے اندر یوپی کے سرکاری روڈ ٹرانسپورٹ کو پانچ لاکھ ۵۶ ہزار روپے خالص منافع ہوا ہے۔ ان تین برسوں کے اندر اس محکمے کے اخراجات دو کروڑ ۷۰ لاکھ روپے ہوئے ہیں۔



نہرو کا مشورہ رد کرکے مغرب نے سخت غلطی کی

لندن ۶ نومبر۔ لیبر پارٹی کے ممبران پارلیمنٹ کو اس خبر سے تشویش پیدا ہوگئی ہے کہ چین شمالی کوریا کو مدد دے رہا ہے بہت لیبر ممبران پارلیمنٹ نے اس اندیشہ کا اظہار کیا کہ میک آرتھر کی ناعاقبت اندیشانہ کمان کی وجہ سے برطانیہ کو چین سے لڑنے پر آمادہ کیا جارہا ہے۔

عام طور سے لوگ اس خیال کے حامی ہیں کہ مغربی طاقتوں نے پنڈت جواہر لال نہرو کے اس مشورہ کو رد کرکے زبردست غلطی کی ہے کہ اقوام متحدہ کی فوجیں ۳۸ عرض البلد سے آگے نہ بڑھیں۔ بعض کا تو خیال ہے کہ اب بھی پنڈت نہرو امن کی خاطر ایک مرتبہ آگے بڑھیں تو دنیا کو آنے والی جنگ سے بچایا جاسکتا ہے۔

اسی کے ساتھ ساتھ برطانوی حکومت کے حلقوں کا خیال ہے کہ اگر امریکہ چین کے خلاف کوئی کارروائی کرنا چاہتا ہے تو اسی شرائط کے مطابق جرمنی کے مسئلہ کو طے کرنے کے لئے روس سے جلد از جلد بات چیت کرنا چاہئے۔ اگر ایسا نہ ہوسکا تو یورپ کا کوئی ملک امریکہ کے حق میں ووٹ دینے پر آزاد نہ ہوگا۔

THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

قیمت
سالانہ 8/-
سالانہ رعایتی 6/-
ششماہی 3/8/-
سہ ماہی 2/-
فی پرچہ ۲

VOL. 52 No. 46 | KANPUR SATURDAY 18th NOVEMBER 1950

کانپور شنبہ ۱۸ نومبر سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۷ صفر المظفر سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۵۲ نمبر ۴۶

ادبیات

مستحق ہے مرد کہلانے کا عالم میں وہی

(از جناب کلیم نعیمی زیدی)

عزم و استقلال و ہمت کو ہو جس پہ افتخار
موڑ دے جو دستِ ہمت سے عنانِ روزگار
ہو عروسِ مرگ سے جو مسکرا کر ہم کنار
کر سکے جو خندہ پیشانی سے استقبالِ دار
مستحق ہے مرد کہلانیکا عالم میں وہی

کثرتِ رنج و الم میں بھی رہے جو خندہ زن
جسکی پیشانی نہ ہو غیظ و غضب سے پر شکن
دل میں ہو بیدار جس کے جذبۂ حُبِ وطن
ہو جہاں کیواسطے جو پرتوِ رحمت فگن
مستحق ہے مرد کہلانیکا عالم میں وہی

رہتا ہو ہر لمحہ جو مستِ مئے حسنِ عمل
صورتِ کوہِ گراں جس کے عزائم ہوں اٹل
زندگانی جس کی ہو بیگانہ خوفِ اجل
باغیانِ ملک و ملت کے جو سر کو دے کچل
مستحق ہے مرد کہلانیکا عالم میں وہی

جس نے عالم میں کئے ہوں کارہائے بے مثال
قلب میں ہو جس کے اُنسِ مفلسانِ خستہ حال
چھوڑ کر دنیا میں جو فکرِ حصولِ جاہ و مال
ہو اسیرِ کاکلِ لیلائے اوصاف و کمال
مستحق ہے مرد کہلانیکا عالم میں وہی

جس کا ہر سانس وقفِ خدمتِ عالم رہے
مفلس و نادار کا جو مونس و ہمدم رہے
دشمنانِ دین سے جو روز و شب برہم رہے
چشم جسکی دردِ قومی کے سبب پُر نم رہے
مستحق ہے مرد کہلانے کا عالم میں وہی

دنیائے اسلام

فلسطین میں دوبارہ جنگ چھڑ جانے کا احتمال

تل ابیب ۱۳ نومبر حکومت اسرائیل کے ایک ترجمان لفٹننٹ کرنل موسی پرل مین نے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ مصر میں دوبارہ اسلحہ کی درآمد سے اسرائیل اور مصر میں جنگ چھڑ جانے کا احتمال پیدا ہو گیا ہے۔ انھوں نے ایک برطانی خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا تھا۔ کہ مصری حکومت نے برطانیہ کو ٹینک کا جو آرڈر دیا تھا اس کی تعمیل کی جائے گی۔

کرنل پرل مین نے دمشق کی اس خبر کا بھی حوالہ دیا کہ فلسطین کے پناہ گزین کے لیڈر اسرائیل پر دھاوا بولنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اگر عرب ممالک ان متوقعہ اقدام کی روک تھام نہ کر سکے اور عرب ممالک کی سرحد سے اسرائیل پر کوئی حملہ کیا گیا تو اسرائیل خاموشی سے بیٹھا اسکو دیکھتا نہ رہیگا۔ عارضی صلح کے مطابق عرب ملکوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ عربوں کو جنگ بندی حد فاصل سے اس پار نہ آنے دیں۔

مصری فوج کے چیف آف اسٹاف کو پنشن قاہرہ ۱۳ نومبر۔ مصری کمانڈر انچیف کے فیلڈ مارشل محمد حیدر پاشا کے استعفے کے چند گھنٹوں کے اندر مصری فوج کے چیف آف اسٹاف جنرل عثمان المہدی پاشا کو پنشن دے دی گئی۔ اس کا اعلان وزیر انصاف عبدالفتح الطویل پاشا نے کابینہ کے ایک جلسے کے بعد کیا۔ انھوں نے کہا کہ اس کا فیصلہ سرکاری وکیل محمد عزیز بے کی سفارش پر کیا گیا ہے جنھوں نے مصر کے اسلحہ کے گڑبڑ پر ابھی ابھی ایک رپورٹ تیار کی ہے۔

مصری کابینہ میں ردوبدل قاہرہ ۱۳ نومبر۔ مصر کے وزیر داخلہ محمد فواد سراج الدین کو محکمہ مالیات کا قلمدان وزارت بھی سپرد کر دیا گیا ہے۔ اس کا اعلان سرکاری طور پر وزیر اعظم نحاس پاشا نے مصری کابینہ میں ردوبدل کے سلسلہ میں کیا ہے۔

ولی عہد عراق نائب الملک عمان ۱۳ نومبر۔ شاہ عبداللہ کی عدم موجودگی میں ولی عہد شہزادہ امیر طلال نائب الملک کے فرائض انجام دیں گے۔ اس کے لئے انھوں نے حلف برداری کی رسم دونوں ایوانوں کے ایک ہنگامی اور مشترکہ جلسہ میں بھی ادا کی۔

مصری فوج کے کمانڈر انچیف کا استعفیٰ قاہرہ ۱۲ نومبر۔ گذشتہ شب باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فیلڈ مارشل محمد حیدر پاشا نے جو مصری فوجوں کے کمانڈر انچیف تھے استعفا دے دیا ہے۔ مختلف حکومتوں کے زمانہ میں فیلڈ مارشل محمد حیدر پاشا وزیر جنگ بھی رہ چکے ہیں۔

مصر اور اسرائیل اپنے اختلافات دور کریں لیک سکس ۱۴ نومبر۔ امریکا، برطانیہ اور فرانس نے حفاظتی کونسل میں ایک رزولیوشن پیش کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل مصر اور شرق اردن اپنے اختلافات کو ان سمجھوتوں کے مطابق طے کر لیں۔ جو ان کے درمیان میں ہوئے تھے۔ رزولیوشن میں جنرل ولیم رائلے کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اسرائیل اور مصر اور دوسری عرب ریاستوں کو یہ بتائیں کہ بین اقوامی سرحدوں کے دوسری طرف عربوں کے جانے کی کیسے نگرانی کی جائے جنرل رائلے کو تین ماہ کے اندر اندر اپنی رپورٹ پیش کر دینا ہو گی۔

شہزادی فاطمہ ایران آئیں گی طہران ۱۵ نومبر۔ شاہ ایران ۲۲ دسمبر کو مس ثریا کے ساتھ شادی کر رہے ہیں۔ اس دن جشن شادی کے سلسلہ میں شاہی خاندان کے تمام اختلافات ختم کر دئے جائیں گے۔ اور سب دوبارہ مل جائیں گے۔ اسیدن شہزادی فاطمہ کو معاف کرنے کا اعلان کیا جائے گا جنھوں نے ایک امریکی اخبار نویس کے ساتھ شادی کر لی تھی۔ شہزادی کا شوہر ایرانی حق شہریت قبول کرے گا۔ معافی کے اعلان کے بعد دونوں ایران کے دورے پر آئیں گے۔

ایران کی ہونے والی ملکہ طہران ۱۳ نومبر۔ ایران کی ہونے والی ملکہ مس ثریا کی جرمن ماں جرمنی سے طہران پہنچ چکی ہے۔ وہ شاہ کے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی تک طہران میں قیام کرے گی۔ یہ شادی ماہ صفر کے بعد ہوگی۔ شاہ نے اس وقت تک کے لئے مس ثریا کو ایک علاحدہ مکان دے رکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنائی بر ترحق عزم مستقل میں ہے

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار قند کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۱۸ نومبر سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۴۶

کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اندر دل بندی

اچاریہ کرپلانی نے کانگرس جمہوری محاذ پر مسٹر ہری کرشن مہتاب کی نکتہ چینی کے جواب میں ایک بیان جاری کیا ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ وہ کوئی اچھا جرنل نہیں ہوا جو شکست کے بعد خصوصاً ایسی شکست کے بعد جو ناجائز ذرائع استعمال کئے جانے پر ہو۔ لڑائی کے لئے پھر سے اپنی فوج جمع نہ کرے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے۔ یہ لڑائی ملک کی خدمت میں ایک دوستانہ لڑائی ہوگی۔ اچاریہ کرپلانی کہتے ہیں کہ جہاں تک یونیفارم کا تعلق ہے۔ میرے خیال میں رواج نے کانگریسوں کے لئے صرف سفید ٹوپی کو یونیفارم قرار دیا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ یہ ٹوپی میں نے کبھی نہیں پہنی۔ مجھے اندیشہ تھا کہ کسی زمانہ میں یہ ٹوپی صاف ستھری سیاسی زندگی کے بجائے کسی اور چیز کی علامت نہ بن جائے۔ لیکن اگر مسٹر مہتاب کی مراد کانگرسی اصولوں سے ہے تو اس کا فیصلہ میں پبلک پر چھوڑتا ہوں کہ میں نے کانگرسی اصولوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ یا نہیں۔ اپنی حکومت پر میری نکتہ چینی زیادہ تر نالائقی رشوت ستانی، اقرباپروری اور چور بازاری کی بنا پر رہی۔

اس سلسلہ میں میں نے پارلیمنٹ میں عوام کے نمائندے کی حیثیت سے عوام کے تاثرات کی ترجمانی کی ہے۔ میرے خیال میں جب تک نظم ونسق درست نہ ہو۔ نہ کوئی منصوبہ یا اصلاح کامیاب نہیں ہو سکتی خواہ معاشی ہو یا سیاسی یا اخلاقی۔ یہ چیز یقیناً کانگرس کے کسی اصول یا پالیسی کے خلاف نہیں ہے۔

گذشتہ تین سال سے میں حکومت یا کانگرس کا عہدہ دار نہیں ہوں اس لئے میں نے کانگرس کی پالیسی یا اصول کی خلاف ورزی نہیں کی ہے۔ جہاں تک میری انفرادی مساعی کا تعلق ہے۔ میں نے یوپی میں گاندھی آشرم اور لوک سیوک سنگھ کے ذریعہ تعمیری کام کیا ہے۔ اس لئے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ شری مہتاب میرے مقابلہ میں کانگرس یونیفارم پہننے کے کیوں زیادہ مستحق ہیں۔ جو لوگ شیش محل میں رہتے ہیں۔ انہیں دوسروں پر پتھر پھینکنے میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

کہا جاتا ہے کہ نئے بلاک کا کام و قیام کانگرس آئین کے خلاف ہے۔ لیکن یہ مسئلہ ورکنگ کمیٹی کے طے کرنے کا ہی اور نئے محاذ کے قواعد وضوابط اور مقاصد کے متعلق صدر کانگرس کو باقاعدہ اطلاع کردی گئی ہے۔

آئینی مسئلے اخباروں میں بیان دینے سے طے نہیں ہوتے۔ بلکہ ماہرین آئین کے سر جوڑ کر بیٹھنے اور غیر جانبدارانہ طور پر غور وخوض کرنے سے سلجھتے ہیں۔ صدر کانگرس ماہر آئین ہیں وہ اس کو صاف کر سکتے تھے مگر اس میں لیت ولعل کیا جا رہا ہے تاکہ آئندہ الکشن کے لئے ٹکٹ دینے کے بعد ہمارے نئے محاذ کو غیر آئینی قرار دے دیا جائے لیکن ہے یہ ترکیب جوڑ توڑ والی ہو۔ مگر سیاسی اخلاقیات میں اس کو کوئی درجہ نہیں دیا جا سکتا۔

ہر شخص جانتا ہے کہ کانگرس میں گروہ بندی اور پارٹی بازی چل رہی ہے پنجاب اور میں بھارگو اور سچر کی پارٹی ہے۔ یوپی میں گپتا اور رفیع پارٹی ہے۔ بہار میں سر کا کرشن اور انوگرہ نرائن کی پارٹی ہے۔ اور بنگال میں پرفلا گھوش اور سریندر موہن کی۔

کانگرس صدارت کے گذشتہ انتخاب میں شری مہتاب نے جو طریقہ اختیار کیا ہے۔ وہ جاننے والوں کو معلوم ہے۔

پھر کانگرس کی یہ دل بندی اور پارٹی بازی میں یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ جن لوگوں کے ہاتھ میں کانگرس کی باگ ڈور آتی ہے وہ کانگرس کے اصولوں سے انحراف کرکے ایک نہ ایک پارٹی کے مفاد کو پورا کرنے میں لگ جاتے ہیں۔ پہلے کانگرس ورکنگ کمیٹی پر کبھی کسی ایک پارٹی کا ساتھ دینے کا الزام نہ لگایا جاتا۔ لیکن اب صورت حال مختلف ہے۔ صدر کانگرس ورکنگ کمیٹی میں طاقت در پارٹی ہے اور اپنے مفاد کی تکمیل اور من مانی کرنے سے روک نہیں سکتا۔

اب صرف انفرادی اور اداراتی دیانتداری ہی کانگرس کو بدنامی اور تباہی سے بچا سکتی ہے۔

مغربی بنگال کے سابق وزیر اعظم اور سابق ڈاکٹر پرفلا گھوش کا بیان

کانگرسی ورکنگ کمیٹی کے رکن ڈاکٹر پرفلا چندر گھوش نے کانگرس کو چھوڑنے اور کرشک پرجا مزدور پارٹی بنانے کے بارے میں ایک بیان دیا ہے۔

ڈاکٹر گھوش نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ بڑے سوچ بچار کے بعد میں نے اس کانگرس سے علاحدگی اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کی خدمت میں کم وبیش ۳۰ سال سے کر رہا تھا۔ میں کانگرس کا آفریدہ ہوں۔ آج میں اس لئے کانگرس سے الگ ہو رہا ہوں۔ کہ باہر رہ کر کانگرس کے اس نصب العین کو ملک میں پورا کر سکوں گا۔ کہ ایک غیر طبقہ واری جمہوری سماج قایم کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ کانگرس اس نصب العین کو پورا کرنے میں کی اہلیت نہیں رکھتی میں کانگرس کے اندر رہ کر اس کی اصلاح نہیں کر سکتا۔

صدر کانگرس شری پرشوتم داس ٹنڈن کے اس اعتماد پر بغیر کوئی شک کئے کہ کانگرس کو غیر صالح عناصر سے پاک کیا جا سکتا ہے اگر میں یہ کہنے کی جسارت کروں تو شاید معاف کر دیا جاوے گا۔ کہ اگر صدر موصوف نے اس کی کوشش کی تو خود ان کو چھانٹ دیا جائے گا۔

کانگرس ادارہ اور کانگرس حکومت عوام کا ساتھ چھوڑ چکی ہے۔ رشوت ستانی چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی کے خلاف کبھی کبھی بس سخت بیانات دے جاتے ہیں عملی طور پر کچھ نہیں ہوتا۔ اور ملک روز بروز معاشی تباہی کے غار میں جا رہا ہے۔ کانگرس کے اندر رہ کر میں اور میرے دوست اس اندوہناک ڈرامہ کے تماشائی تھے۔ اور بس۔ اور یہ صورت ناقابل برداشت تھی اور اس لئے میں نے کانگرس سے علاحدگی کا فیصلہ کیا ہے۔

میں کانگرس سے آج اس جذبہ کی بدولت الگ ہوا ہوں جس نے مجھ سے ۱۹۱۹ء میں سرکاری ملازمت ترک کرائی تھی۔ اور یہ جذبہ ہے عوام کی خدمت کا۔

میں کانگرس چھوڑنے پر بھی کانگرس کی خدمت کر رہا ہوں۔ اور اس کے مقاصد کو پورا کر رہا ہوں مستقبل میرے اقدام کو صحیح یا غلط ثابت کرے گا۔ کانگرس میں میرے بہت سے ایسے دوست ہیں جن سے مجھے محبت ہے۔ اور جو مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ بعض سوچتے ہوں کہ اس نازک دور میں کانگرس میں اتحاد بہت ضروری ہے۔ لیکن میں ایسے حضرات سے مودبانہ گذارش کروں گا۔ کہ موجودہ حالات کو مستحکم کرنے کے لئے اتحاد رکھنے کے معنی ہیں ملک کو تباہی میں سونپ دینا۔

میں دست بدعا ہوں کہ خدا ہم میں عوام کا ساتھ دینے کی جرات پیدا کرے دن جو آ رہے ہیں بہت سخت ہیں۔ چونکہ تعاون کا خواہش مند ہوں۔ بنگالی عوام ہی سے نہیں بلکہ پورے ہندوستان سے کیوں کہ یہ شرف مجھے پہلے حاصل ہو چکا ہے۔

کانگرس میں نئے گروپ کی تشکیل

کانگرس کے اندر جمہوری محاذ کے قیام کے اندر ہر گوبند سہائے ایم ایل اے یوپی نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا ہے۔

کانگرس کے اندر جمہوری محاذ کے قیام پر کانگرس دوست اور کانگرس دشمن حلقوں میں خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کچھ کا کہنا ہے کہ جب بنیادی اصول اور نظریہ ہی ایک ہے تو پھر کانگرس کے اندر کسی دوسری پارٹی کا قیام کیا معنی کچھ یہ کہہ رہے ہیں کہ دراصل اس قسم کی پارٹی کا قیام حصول اقتدار کے سوا اور کچھ اور نہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ کانگرس کے اصول اور بنیادی نظریات کے متعلق کوئی اختلاف پیدا نہیں ہے۔ لیکن اس بارے میں ضرور اختلاف ہے کہ ان نظریات کو عملی جامہ پہنانے کے طریقے اور ذرائع کیا اختیار کئے جائیں۔ اور یہ چیز اتنی اہم اور وسیع ہے کہ عام کانگرسیوں کا کیا ذکر۔ پنڈت نہرو، سردار پٹیل۔ اور ٹنڈن جی تک میں اختلاف رائے نظر آتا ہے۔ اور یہ بات سب سمجھتے ہیں کہ جواہر لال جی کا نظریہ کانگرس ٹنڈن جی کے نظریہ سے بالکل الگ ہے۔ یعنی جواہر لال کی کانگرس اور ہے۔ اور ٹنڈن جی کی اور۔ دونوں کے طریقہ فکر اور طریقہ کار میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ اسطرح اگورائے شاستری کی کانگرس اچاریہ جگل کشور کی کانگرس سے مختلف ہے۔ مسٹر شاستری دراصل یہ چاہتے ہیں کانگرس کارکن بلاے بہادروں کی طرح کام کریں۔ اور حکومت کے اشاروں پر چلیں۔ مجھے یقین ہے کہ اچاریہ جگل کشور اور پنت جی اس نظرئے اور تو ہین آمیز طرق کار کو ہرگز پسند نہیں کر سکتے۔

یہی حال موہن لال گوتم کا ہے کہ کانگرس کے متعلق ان کا تصور بھی گاندھی جی کے نظریہ سے بالکل الگ ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہندستان اور خود صوبوں کی قیادت کرنے والے کم زور پڑتے جا رہے ہیں اور ان کی جگہ لینے والے بھی نظر نہیں آ رہے ہیں۔ یہ صورت حال آخر کس بات کی خبر دیتی ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم دوسرے عارضوں کا علاج کرنے کے بجائے اصل مرض کو دور کریں۔ اور وہ اسی طرح ممکن ہے کہ کانگرس کے حقیقی اور صحیح اصول ونظریات کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔

جمہوری محاذ میں ایسے ہی اشخاص شریک ہیں۔ وہ صرف کانگرس کے سچے اصولوں کے علم بردار ہیں۔ بلکہ کانگرس کو اپنے خون سے سینچ بھی چکے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ کانگرس کے اندر یا باہر کسی گروپ کے قایم ہونے سے جو کانگرس کے اصول ونظریات کی بقا کے لئے جدوجہد جاری رکھے۔ کانگرس کا نقصان نہیں فائدہ ہی ہے۔ اس لئے کہ اسطرح ذاتی منافتات اور گروہ واری تنگ ذہنیت سے آزاد ہو کر جمہوری اصول پسندی کی کھلی فضا میں پلتے رہیں گے۔

یہی وہ اختلافات ہیں جن کی وجہ سے میں کانگرس کے اندر نئے جمہوری محاذ کے قیام کا حامی ہوں۔

غذائی پالیسی پر شدید نکتہ چینی

صدر کے افتتاحی خطبے پر ۱۶ نومبر کو دوسرے روز مباحثہ شروع ہوا تو کانگرسی اور غیر کانگرسی ممبروں نے غذائی مسئلہ حل کرنے کے سلسلہ میں خصوصاً بہار کی غذائی صورت حال کے پیش نظر حکومت کی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی۔ بہت سے ممبروں نے اس بات پر شک کا اظہار کیا کہ حکومت مارچ ۱۹۵۲ء تک غذا کے مسئلہ میں خود کفیل ہونے کے مقصد میں کامیاب ہو سکے گی۔

حکومت پر ان لوگوں نے شدید نکتہ چینی کی ان میں اچاریہ کرپلانی بھی شامل تھے۔ جو حال ہی میں قایم ہونے والے کانگرس کے جمہوری محاذ کے صدر ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا آپ کا خیال ایسی حکومت کے متعلق کیا ہے جو کسی صوبے کے متعلق یہ کہنے سے پندرہ دن پہلے کہ وہاں کی غذائی صورت حال سخت نازک ہے یہ کہتی ہو کہ اسے اس کی کوئی خبر نہیں ہے صرف یہی نہیں بلکہ اخباروں میں اگر کوئی خبر شائع ہوتی ہے تو وہ اسے مبالغہ آمیز قرار دیتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے ذمہ داروں میں دور اندیشی بالکل نہیں ہے۔

پنڈت ٹھاکر داس بھارگو نے کہا کہ غذائی مسئلہ حل کرنے کا واحد ذریعہ کنٹرول ختم کرنے کی پالیسی اختیار کرنا ہے ملک میں کافی بلکہ ضرورت سے زیادہ غلہ پیدا ہوتا ہے۔

آئینہ کانپور

راشن کم ہونے پر احتجاج

حکومت یوپی کے وزیر غذا شری چندر بھان گپتا کی طرف سے راشن میں فی کس ایک چھٹانک گیہوں کی تخفیف کا جو اعلان ہوا ہے اس کے خلاف پبلک اداروں اور انجمنوں کی طرف سے غم وغصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

یوپی سی پی آر ڈی نن نیگر ڈیوں کے ملازموں کی انجمن صدر نے گیہوں کے راشن میں کمی کر دیئے جانے کی مخالفت کرتے ہوئے اس صوبہ کے ملازمین سے اپیل کی ہے کہ وہ جگہ جگہ جلوس نکالیں اور جلسے کرکے اس سلسلہ میں احتجاج کریں۔

کانپور سٹی کانگرس کے راشننگ صیغہ کے انچارج مسٹر حمید خاں نے حکومت کے اس اقدام پر تنقید کرتے ہوئے آگاہی دی ہے کہ اس سے عوام میں کانگرس کے خلاف جذبات پیدا ہو جائیں گے انہوں نے بتایا کہ راشننگ میں جو گیہوں ملتا ہے۔ اس میں اتنا کوڑا ملا ہوتا ہے کہ صاف کرنے پر بھی آدھا سے کچھ زیادہ گیہوں رہ جاتا ہے۔

مسٹر حمید خاں نے کہا ہے کہ اگر یہ ضروری سمجھا جاتا ہے کہ کانگرس کے خلاف فضا ناخوشگوار نہ ہونے پائے بد ظنیاں دور ہو جائیں۔ اور غلہ کا انتظام ٹھیک ٹھیک چلتا رہے تو کنٹرول اور غلہ کے راشن کو صحیح حالت میں باقی رکھنا ہوگا۔

اگر گیہوں یا چاول کی قلت ہے تو اسی پر کنٹرول ہونا چاہیئے دوسرے اناجوں پر نہیں یا پھر سو روپیہ تک ماہوار آمدنی والے اشخاص کو کنٹرول سے غلہ دیا جائے۔ اور دوسرے لوگوں کو کھلے بازار میں غلہ خریدنے کی اجازت دی جائے۔

کانپور سوشلسٹ پارٹی کے جنرل سکریٹری نے ایک چھٹانک گیہوں گھٹائے جانے پر سخت احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ عوام کب تک ان حالات پر خاموش رہیں گے۔ جہاں تک عوام کے تعاون کا سوال ہے۔ وہ حکومت کو گذشتہ ساڑھے تین سال سے مل رہا ہے۔ کپڑے کی گرانی۔ ٹیکسوں کی بھرمار شکر کی قلت گڑ کی کمی۔ اور وسیع پیمانہ پر بد عنوانیوں کو عوام اب تک انگیز کرتے رہے۔ لیکن اب مزید مصائب برداشت کرنے کی ان میں قوت باقی نہیں ہے۔

انھوں نے آگے چل کر کہا کہ غلہ کی کمی کا مسئلہ عوام کو بھوکوں مارنے سے حل نہ ہوگا۔ بلکہ اس کے لئے ضرورت ہے کہ سوشلسٹ پارٹی کے بنائے ہوئے طریقوں پر عمل کیا جائے۔ اچھا ہوگا اگر کانگرس حکومت اور اس کے وزیر غذا خوراک کے مسئلہ کی نزاکت کا احساس کریں۔ اور عوام کو اتنا کھانے کو دیں کہ وہ زندہ رہ سکیں۔ اگر ایسا نہیں ہوا تو وہ دن دور نہیں ہے جبکہ ان کا پیمانہ صبر لبریز ہو جائے۔

ہندستانی ہوائیہ کے نائب کمانڈر

ہندوستانی ہوائیہ کے نائب کمانڈر ایس مکرجی نے ۱۴ نومبر کو سویرے چکیری ہوائی اڈے پر آئے اور تقریباً ۱۲۰۰ سو ہوائی سپاہیوں کی پریڈ چکیری ہوائی اڈے کے اسٹیشن کمانڈر کپتان ہر جیندر سنگھ کی صدارت میں ہوئی۔

مسٹر مکرجی نے ہوائی اڈے کے مختلف شعبوں کا معائنہ کیا۔ اور شام کو کھیل کے میدان میں انہوں نے ہوابازوں کی ورزش کا مظاہرہ دیکھا۔

زہریلی گیس سے مزدور کی موت

گذشتہ ہفتہ جے کے کاٹن مل کے ہوا گھر میں کام کرتے وقت موہن لال نامی ایک مزدور کی موت واقع ہو گئی۔ پولیس نے اس کی لاش اپنے قبضہ میں کرکے پوسٹ مارٹم کے لئے بھیجدی۔ کہا جاتا ہے کہ سانس کے ساتھ بہت سی گیس بھی اس کے پیٹ میں پہونچ گئی تھی۔ مزدور کی عمر ۵۰ سال تھی۔

اچاریہ کرپلانی

اچاریہ کرپلانی کانپور میں اتوار کو تشریف لاکر یوپی آزاد ٹریڈ یونین کانفرنس کا افتتاح پریڈ میں کریں گے۔ کانفرنس کے صدر مسٹر شیتل لال سکسینہ (ممبر پارلیمنٹ) ہیں اور استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین مسٹر گنگا سہائے چوبے ایم ایل اے ہیں۔

اتوار کو ایشیا ٹک انجینئرنگ کمپنی کے منیجر مسٹر ڈی بھلو الا اچاریہ کرپلانی کے اعزاز میں ایک بجے دے رہے ہیں۔ مسٹر گنگا سہائے چوبے نے اعلان کیا ہے کہ جن لوگوں کو اچاریہ کرپلانی سے ملاقات کرنے کے لئے وقت معلوم کرنا ہو وہ ان سے بہت جلد ملیں۔

کیشو دیو مالویہ

سری کیشو دیو مالویہ وزیر ترقی وصنعت یوپی سنیچر کو کانپور تشریف لا رہے ہیں۔ آپ کا دن بھر کا پروگرام نہایت مصروف ہے۔ آپ شہر میں مختلف قسم کی کوآپریٹو سوسائیٹز کا معائنہ کریں گے۔

شہر کانگرس کمیٹی کے انتخابات

کانپور شہر کانگرس کمیٹی کے عہدیداروں کا انتخاب ۳۰ نومبر کو ہوگا۔ ریٹرننگ آفیسر مسٹر کے این گمبھیر والا نے مقامی کانگرس کمیٹی کے لیڈروں سے گفتگو کے بعد طے کیا ہے کہ صدر بازار اور لاٹوش روڈ پنچایتوں کا انتخاب ۲۶ نومبر کو ہو اور شہر کانگرس کمیٹی کے عہدیداروں کا انتخاب ۳۰ نومبر کو۔

یوم نیپال

آل انڈیا سوشلسٹ پارٹی کے جنرل سکریٹری مسٹر اشوک مہتہ کی ہدایات کے ماتحت کانپور سوشلسٹ پارٹی ۱۹ نومبر کو یوم نیپال منائے گی۔ شام کو ۵ بجے پھول باغ میں ایک پبلک میٹنگ ہوگی۔

بجلی گھر کے ملازمین اور ہڑتال

کانپور الیکٹرک سپلائی ورکرس یونین کی مجلس انتظامیہ کی ایک میٹنگ یونین کے نائب صدر مسٹر ہیمت رام کی صدارت میں ہوئی جس میں الیکٹرک سپلائی ایڈمنسٹریشن کے ۱۹۶ مزدوروں کے چھانٹ دینے کے فیصلہ کے خلاف بطور پروٹسٹ کے اسٹرائک کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

کل ہند پوسٹ مین یونین

کل ہند پوسٹ مین اور لوئر گریڈ شاف آر ایم ایس اسٹاف یونین (کانپور شاخ) کے سکریٹری رام سنگھ بھدوریا نے ایک اپیل شائع کی ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ چونکہ حکومت ان کی مانگوں پر کوئی دھیان نہیں دیتی۔ اس لئے انہوں نے طے کیا ہے کہ ۲۹ نومبر کو یوم مطالبہ منائیں اس روز یونین کے سب ممبر کالے بلّے لگائیں گے۔

سیوا سماج بابو پوروہ کا مشاعرہ

۱۱ نومبر کو ۸ بجے رات کو ڈاکٹر مراری لال پارک میں سیوا سماج کمیٹی بابو پوروہ کانپور کے زیر انتظام اور ڈاکٹر مراری لال ایم ایل سی کی صدارت میں ایک شاندار مشاعرہ و کوی سمیلن مشترکہ طور پر ہوا جس کا افتتاح آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر رسل ورسائل ومواصلات نے کیا۔

جناب ڈاکٹر مراری لال جناب منشی بھگوتی پرشاد صاحب اور جناب حافظ صاحب نے اپنی اپنی تقریروں میں بابو پوروہ کے اس خصوصیت کی خاص طور پر تعریف کی کہ یہاں کے باشندے ہمیشہ فرقہ وارانہ منافرت سے الگ رہے۔

تقریروں کے بعد مشاعرہ ہوا۔ اور ایک اردو اور ایک ہندی شاعر نے بالترتیب غزلیں پڑھیں جن میں سے بعض حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

جناب نشتر۔ جناب سادھک۔ جناب سنہا۔ جناب شرت روتگی۔ جناب نسیم جناب شیام سندر راجہ جناب وحشی۔ جناب بابو نشیکو۔ جناب معصور لکھنوی۔ جناب سدھیشر اوستھی۔ جناب ہزار لکھنوی جناب دیوندر ناتھ شاستری جناب صور لکھنوی۔ جناب ایسم مرہوکر جناب جگر مراد آبادی۔

جناب نشور واحدی۔ جناب وفا شاہجہانپوری جناب شارق ایرانی۔ جناب کوثر جالسی وغیرہ۔

مشاعرہ تقریباً ۳ بجے ختم ہوا۔ منشی بھگوتی پرشاد صاحب کی کوششوں کا یہ نتیجہ ہے کہ بابو پوروہ جیسے دور دراز مقام پر ایسا شاندار مشاعرہ ہو گیا۔

ریجنل ایمپلائمنٹ کا مشاعرہ

مسٹر ایس- ان سنہا ڈپٹی ریجنل ایمپلائمنٹ آفیسر جو خود ایک نہایت اچھے شاعر ہیں۔ ان کی کوششوں سے ریجنل ایمپلائمنٹ ایکسچینج کانپور کا ہفتہ ریکٹ نہایت شاندار طور پر منایا گیا۔ اس سلسلہ میں ۱۷ نومبر کو مشاعرہ اور ۱۸ نومبر کو کوی سمیلن کی صحبتیں منعقد ہوئیں۔

مشاعرہ جناب جگر مراد آبادی کی صدارت میں ہوا۔ جس میں دیگر شعرائے کرام کے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات نے بھی شرکت کی۔

جناب وحشی۔ جناب سنہا۔ جناب وفا شاہجہانپوری جناب شارق ایرانی۔ جناب کوثر جالسی۔ جناب انور۔ جناب عاری۔ یہ پرلطف صحبت ۱۰ بجے سے شروع ہو کر ایک بجے رات کو ختم ہوئی۔

کانپور کے بیشتر حکام اور معزز حضرات بھی موجود تھے۔ مشاعرہ بہت کامیاب رہا۔ اور حاضرین نے نظمیں اور غزلیں بہت پسند کیں۔ یوپی ایکسچینج کے مسٹر جے اے رضوی کھنؤ سے خاص طور پر شریک ہونے تشریف لائے تھے۔

سبد گل

راجکماری کیلئے بر کی ضرورت

کلکتے کے اخباروں میں شادی کا ایک اشتہار شائع ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ایک حسین راجپوت راجکماری کے لئے بر کی ضرورت ہے۔ جہیز میں پندرہ لاکھ روپے دئے جائیں گے۔ ہاتھی گھوڑے اس کے علاوہ ہوں گے۔ بر کے لئے ذات پات مذہب اور فرقے کی کوئی قید نہیں نہ یہ شرط ہے کہ امیدوار کسی مخصوص صوبے کا رہنے والا ہو۔ البتہ ایک معمولی سی شرط ہے وہ یہ ہے کہ دولہا کو درخواست کے ساتھ ایک تحفہ بھی راجکماری کو نذر کرنا ہوگا۔

کیا آپ کے خیال میں ہندوستان میں پندرہ لاکھ انسان ایسے نہ ہوں گے جن کے منہ سے حسین راجکماری پندرہ لاکھ نقد اور ہاتھی گھوڑے کا نام سنکر رال نہ ٹپکنے لگے۔ یہ پندرہ لاکھ کیا تذکرہ کروڑ در کروڑ نوجوان بے نکل آئیں گے۔ اس لئے اگر اس شادی کی اچھی تیاری کی گئی تو پندرہ لاکھ کا ساز و سامان اور ہاتھی اور گھوڑے مختصر یہ کہ راجکماری کا سارا جہیز امیدواروں کی طرف سے مہیا ہو جائے گا۔ اس کے بعد اشتہار دینے والے کو صرف ایک عدد راجکماری کی فراہمی کرنی ہو جائے گی۔ بس اگر ایک عدد راجکماری کہیں سے مہیا ہو جائے تو پھر مشتہر صاحب کی پانچوں انگلیاں گھی میں ہوں — وہ اپنی درخواست کو اپنی خدمت میں گذرانے سے شرف منظوری بخش سکتے ہیں۔ اور امیدواروں کے طفیل میں بہت دھوم دھام سے پندرہ لاکھ نقد اور ہاتھی گھوڑوں والا جہیز لے کر اپنی شادی راجکماری سے رچا سکتے ہیں۔

راجکماری نہ بھی ملے تو کیا ہرج ہے۔ راجکماری کی اصل چیز تو راج ہے۔ اور اس کے معنی ہیں صرف پندرہ لاکھ نقد۔ اور ہاتھی گھوڑے۔ یہ دم چھلا جس کسی راجکماری یا کنواری کے ساتھ لگ جائے وہی راجکماری یہ ہمارا راجکماری بن جائے۔ امید ہے کہ امیدوار حضرات مشتہر صاحب کے لئے بہت جوش و خروش سے جہیز مہیا کریں گے۔ تاکہ ان کی شادی جلد سے جلد ہو جائے۔

یہ اشتہار پڑھ کر ایک پاکستانی معاصر کے منہ سے رال ٹپک پڑی اور اس نے کہا ہے کہ۔

پاکستان کی "شادی ایجنسی" والوں کو ابھی تک یہ چار سو بیس نہیں سوجھی تھی۔ امید ہے کہ قائین کرام چند دنوں بعد ایسا اشتہار ضرور پڑھیں گے!

باغیوں کی کمین گاہ پر چھاپہ

رکسول ۱۶ نومبر۔ رکسول کی سرحد کے پاس بہار پولیس نے نیپالی باغیوں کی ایک خفیہ قیام گاہ پر چھاپہ مار کر بہت سا اسلحہ اور خزانہ برآمد کیا۔

مدراس میں مسلمانوں پر سے پابندی اٹھالی گئی!

مدراس - ۱۵ نومبر - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت مدراس نے دو سال کے بعد اپنے اس حکم کو منسوخ کر دیا ہے کہ مسلمانوں کو پولیس اور مال کے محکموں میں ملازم نہ رکھا جائے۔

حکومت نیپال کی فوجی طاقت

رکسول ۱۶ نومبر - باغیوں کے ساتھ جو فوجی اہر ہیں ان کا خیال ہے کہ حکومت اپنی فوج کو کئی علاقوں میں بھیجکر اپنی طاقت منتشر نہیں کرے گی۔ بلکہ اپنی طاقت کو راجدھانی کی حفاظت کے لئے کاٹھمنڈو کے ہی علاقے میں مرکوز رکھے گی۔

ادب لطیف

نقاب اٹھنے کے بعد

تقریباً دس بجے وہ روزانہ یہاں سے گذرتی تھی۔ اس کی عمر اندازاً انیس بیس برس کی ہوگی

میری نظر اس پر پڑ ہی جاتی کیونکہ جس راستہ سے وہ روز گذرتی تھی۔ وہ میری بیٹھک سے آگے جاتا تھا۔ وہ بھی مجھے دیکھتی۔ روز اسی طرح نظریں ٹکرائیں۔ اور ٹکرا کر ہٹ جاتیں۔

ایک روز شام کو میں گھر آرہا تھا میں نے دیکھا وہ پیچھے سے آرہی ہے۔ راستہ سنسان پڑا تھا۔ وہ تیز چال سے آئی اور آگے نکل گئی۔ مگر آٹھ دس ہی قدم آگے گئی ہوگی۔ کہ دفعتاً ٹھٹھک گئی۔ میں نے دیکھا بلی راہ کاٹ گئی ہے میں سمجھ گیا۔ وہ جوتا درست کرنے کے بہانے سے اسلئے رکی ہے کہ کوئی اور اس سے پہلے چلا جائے۔

میرے دماغ میں ایک شرارت آمیز خیال آیا۔ میں نے جیب سے سگرٹ نکالا اور کھڑا ہو کر سلگانے لگا۔

اس نے مڑکر دیکھا۔ تاڑ گئی کہ میں اس کے ٹھہرنے کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔ اور اس کو پریشان کر رہا ہوں!

مجھے ہنسی آگئی۔ مگر پھر فوراً ہی میں آگے بڑھ گیا۔ میرے اس سے آگے نکلتے ہی وہ بھی میرے پیچھے پیچھے چل پڑی۔

میں نے دیکھا کہ اگر میں اپنی چال دھیمی کرتا ہوں تو وہ فوراً اپنی چال دھیمی کر دیتی ہے۔ گویا جھینپ رہی ہے۔ میرے آگے سے گذرنے کا حوصلہ نہیں ہے۔

دوسرے دن شام — میں گھر ہی سے نکلا تھا کہ دیکھا کہ وہ آرہی ہے۔ میں فوراً رک گیا اور جب وہ قریب سے گذری تو اس طرح جیسے آپ ہی آپ باتیں کر رہا ہوں میں نے نیچی آواز سے کہا۔ اب باہر جانا ٹھیک نہیں بلی راہ کاٹ گئی ہے۔

وہ مجھے دیکھ کر مسکرائی مجھے ایسا معلوم ہوا گویا نیم شگفتہ کلی پر موتی دمک رہے ہیں۔

اب میرا اس کا روز کا یہ کہنا پڑ گیا کہ گذرتی تو میں اسے دیکھ کر مسکراتا اور وہ بھی جواب میں مسکراتی۔ اس کی آنکھیں میری آنکھوں سے ملتیں تو محسوس ہوتا کہ ان میں ایک خاص کیفیت جھلک رہی ہے۔

میری سائیکل تانگے سے ٹکرا گئی۔ مجھے سخت چوٹ آئی۔ ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ وہ وہاں موجود تھی اچھا تو وہ نرس ہے۔

اس نے جس انہماک سے میری تیمارداری کی۔ اس سے وہ اور میں اور بھی زیادہ قریب آگئے۔ وہ گھنٹوں میرے پاس بیٹھی رہتی مجھ سے ہنستی باتیں کرتی۔ بالکل بے تکلف ہو کر۔

میں کچھ اور سمجھنے لگا تھا۔

مگر ایک دن راز کھلا۔

اس نے کہا۔ "تمھیں معلوم ہو مجھے تم سے اتنی دلچسپی کیوں ہے"

میں مسکرانے لگا۔

وہ بولی - میرا ایک بھائی تھا۔ بالکل تمہارا ہم شکل اور ہم قد۔ وہ فوت ہو گیا۔ مجھے تم اپنے بھائی معلوم ہوتے ہو

۴ آسام کی پہاڑیوں میں رہنے والے قبیلوں میں سے ناگا لوگ بہت مشہور ہیں۔ ان کے رسم و رواج پوشاک اور ان کے عجیب و غریب ناچ بہت دلچسپ ہیں۔ منی پوری ناچ بھی جسے شری اودے شنکر نے سارے بھارت میں مشہور کر دیا ہے۔ اسی دیش کا مشہور ناچ ہے۔

کوئرالا کی مہاراجہ نیپال سے ملاقات

نئی دہلی ۱۳ نومبر نیپالی کانگریس کے صدر مسٹر ماترکا پرشاد کوئرالا آج سہ پہر کو پٹنہ سے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہونچے اور رات کو حیدرآباد ہاؤس میں مہاراجہ نیپال سے ملاقات کی۔

عجوبوں کی دنیا

کامروپ دیش (آسام)

قدیم زمانہ سے ہی اپنی عورتوں کے لاثانی حسن کی باعث آسام کی سرزمین کامروپ دیش کے نام سے مشہور چلی آرہی ہے۔ قدرت نے اس خطۂ زمین کو بیش بہا دولت سے مالا مال کر رکھا ہے۔ یہاں ہر چیز بہتات میں پائی جاتی تھی معدنی دولت سے بھرپور۔ چائے تیل اور عمارتی لکڑی کی فراوانی۔ بے پناہ بارش اور بے مثل قدرتی حسن و خوبصورتی کے لحاظ سے یہ ملک خاص شہرت رکھتا ہے لیکن زلزلوں کی شکل میں سب سے زیادہ قدرتی قہر بھی اسی علاقہ پر نازل ہوتے ہیں۔ گذشتہ ایک سو سال میں ایک درجن بڑے بڑے اور خطرناک بھونچال اس خوبصورت اور قدرت کی طرف سے مالا مال سرزمین پر بار بار مصائب نازل کرتے رہے ہیں۔ وادی آسام میں پہلا سب سے زیادہ خوفناک بھونچال ۱۸۹۷ء میں آیا تھا۔ واضح رہے کہ ماہرین طبقات الارض نے یہ معلوم کر لیا ہے کہ یہ زلزلے زمین کے نیچے کسی آتش فشاں کی ہلچل کے باعث نہیں آتے ہیں بلکہ ان کی وجہ یہ حیرت انگیز بات ہے کہ وہ ہمالیہ کی نچلی چھوٹی چھوٹی چٹانیں اور پہاڑیاں بڑے پہاڑوں کے دباؤ کی تاب نہ لا کر نیچے دھنستی چلی جاتی ہیں جس کی وجہ سے زمین کے نیچے کی سنگلاخ چٹانیں پھٹ پڑتی ہیں۔ زمین کی سطح پر انسانوں اور حیوانوں کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ اور چاروں طرف تباہی اور بربادی پھیل جاتی ہے۔

آسام ایک پہاڑی ملک ہے پچھمی سرحد پر گیرو پہاڑیاں ہیں۔ درمیانی حصہ میں کھاسی اور جنتیا پہاڑیاں اور پورب کی جانب ناقابل گذر پہاڑیوں کا وہ لمبا سلسلہ ہے۔ جو برما اور بھارت کی سرحد کہلاتا ہے اور جنھیں بھارت کے مختلف مشہور سرحدی قبائل کے نام پٹکو۔ ناگا۔ لوشائی اور چن پہاڑیاں کہا جاتا ہے۔ یہ پہاڑیاں دو ہزار سے دس ہزار فٹ تک بلند ہیں۔ اور ایک دوسرے کے متوازی چلی گئی ہیں۔ ان کے درمیان میں بہت گہری وادیاں ہیں۔ ایک سے دوسری وادی میں آمد و رفت نہایت مشکل ہونے کی وجہ سے وہاں بسنے والے قبیلوں کی بولی اور رسم و رواج ایک دوسرے سے قطعی مختلف ہیں۔ آسام کی سب پہاڑیاں سرسبز اور گھنے جنگلات سے ہمیشہ ڈھکی رہتی ہیں۔ دنیا بھر کی سب سے زیادہ بارش اسی علاقہ میں ہوتی ہے۔ جنگل دس دس فٹ لمبی گھاس سے اٹے رہتے ہیں۔ اس لئے شیر چیتا اژدہا اور جنگلی جانور بڑی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ لوگوں کا اہم ذریعہ معاش کاشتکاری ہے۔ اور بارش کی بہتات کی وجہ سے یہاں چاول پیدا کرنے والوں کو بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔

پہلے پہل ۱۸۳۱ء میں یہ دریافت کیا تھا کہ آسام میں دیسی چائے کے خودرو جنگلی پودے بڑی کثرت میں اگتے ہیں لیکن آج چائے اس ریاست کی سب سے بڑی صنعت ہے اور آسام کو دنیا کا چائے کا باغ کہا جاتا ہے۔ آسام میں چائے کے قریب چار ہزار کھیت ہیں۔ جن میں ایک لاکھ مزدور کام کرتے ہیں۔ ہر سال قریباً ۴۰ کروڑ پونڈ چائے پیدا ہوتی ہے۔ چائے کے قریباً ایک ہزار کھیت ضلع لکھیم پور میں ہیں۔ جن کو ۱۵ اگست کے زلزلوں سے بہت نقصان پہونچا ہے۔

اس ریاست میں اس وقت کئی لاکھ ٹن پٹ سن پیدا ہوتی ہے۔ آسام کے بیچوں بیچ دریائے برہم پتر گذرتا ہے اور اس ریاست میں رہائش اور زراعت کے قابل بہترین علاقہ وادی برہم پتر ہی ہے۔ جانسری دیہانگ اور سبانسری کے دریا برہم پتر کے ہی معاون ہیں۔ ان دریاؤں کے دونوں کناروں پر بیش قیمت عمارتی لکڑی پیدا ہوتی ہے۔ حال کے بھونچال نے عمارتی لکڑی کی کافی بڑی مقدار دریا برہم پتر میں بہا دی ہے۔ آسام کے شمال مغربی حصہ میں ڈگبوئی میں تیل کے چشمے دریافت کئے گئے تھے۔ یہ چشمے سات کروڑ گیلن پٹرولیم پیدا کرتے ہیں۔

پردۂ فلم

فلمی دوپٹے

از نقاد دہلوی

نسیم ایسا زرتار دوپٹہ ہے جس کے آنچل میں دل پرو دئے گئے ہوں جب اس مہ جبین کے چہرہ کے گرد آئے تو ہالہ سا بن جائے۔ سر پر کم ٹکے۔ زلفوں پر کھیلتا شانوں پر ڈھلک جائے۔

دینا ایسا آب رواں کا دوپٹہ ہے کہ سیاہ بالوں پر ایسی جھلک دے۔ جیسے کالی گھٹائیں بجلی کوندے۔ چاہنے والوں کا تاز نگاہ اس کے تاروں میں الجھ کر رہ جائے۔ اور کسی طرح بھی مہ کامل تک نہ پہونچ سکے!

نرگس - ایسا پھسلواں ساٹنی کا دوپٹہ ہے۔ جو پھسلا ہی جائے اور مشاطہ قابو میں رکھنے کے لئے جگہ جگہ ٹانکے لگائے۔ پھر بھی وہ ڈھلکا جائے۔ جو کوئی سر ڈھکنا چاہے تو یہ ہاتھوں سے نکل جائے۔

مہتاب ایسا شوخ آزمودہ دوپٹہ ہے۔ جو دھوئے دھوئے نکھرے جب گھاٹ چڑھ کر آئے نیا روپ دکھلائے۔

گیتا نظامی، ایسا کنڑول کے زمانے کی مل کا دوپٹہ ہے جس پر رنگریز ٹپے جتن سے رنگ چڑھائے لیکن چڑھنے نہ پائے۔

ثریا ایسے کپڑے کا دوپٹہ ہے جسے دلی والے غلام مال کہتے ہیں یعنی خوب رگڑ رگڑ کر استعمال کرو۔ پھر بھی اس کا کچھ نہ بگڑے سارا گھر نہیں سارا شہر ڈوبے اور اس کا بال بیکا نہ ہو۔

ممتاز شانتی۔ ایسا کان دار ڈوپٹہ ہے جس کی کلابتو ڈنڈے پر پیٹنے کے بعد بھی سیدھی نہ ہوئی ہو جس پر ہزاروں لسّی کے گلاس گرے ہوں لیکن پھر بھی بڑے بڑے وتی تعویذ کی طرح استعمال کریں۔

نینا - اس بدمعاش کا دوپٹہ ہے۔ جس کا تانا کندن کا ہو لیکن بانا کھوٹے تانبے کا آخر تانا بانا پنار رنگ دے جائے اور کندن کو بھی ساتھ لے ڈوبے۔ (رکشکتان)

بہار کی سرحد پر حفاظتی اقدامات

پٹنہ ۱۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو نے وزیر اعظم بہار مسٹر سری کرشن سنہا سے ہند نیپال سرحد پر حفاظتی اقدامات کے متعلق ٹیلیفون پر گفتگو کی۔ حکومت بہار نے فوجی پولیس کی دو چوکیاں رکسول کے قریب سرحد پر تعینات کر دی ہیں۔

۱۴ ہزار ٹن گیہوں ہندوستان آرہا ہے

نئی دہلی ۱۳ نومبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ ان پانچ جہازوں کو جو ۱۴ ہزار ٹن گیہوں لے کر آسٹریلیا سے انگلینڈ جا رہے تھے۔ ہندوستان بھیجنے کی اجازت دی ہے۔ برطانیہ نے یہ فیصلہ ہندوستان کی اس درخواست پر کیا ہے کہ ہندوستان کی غذائی صورت حال کے پیش نظر برطانیہ آسٹریلیا کے گیہوں کے جہازوں کو جو وہاں جا رہے تھے۔ ہندوستان روانہ کردے۔

بورڈ اور اسمبلی میں مومن برادری

لکھنؤ ۱۳ نومبر۔ سٹی مومن کانفرنس کی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اور جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ یوپی کانگریس پارلیمنٹری بورڈ سے درخواست کی گئی کہ آئندہ ہونے والے میونسپل اور مجالس قانون ساز کے الکشنوں میں مسلم نشستوں میں سے آدھی نشستوں کے ٹکٹ مومن کانفرنس کے امیدواروں کو دئے جائیں۔ جلسہ میں مومن کانفرنس کے عہدہ داروں کا بھی انتخاب کیا گیا۔

۵ یہ انعامات سوڈس اکیڈمی نے تقسیم کئے ہیں۔

ملیریا کی اکسیری دوا

سوانا۔ ۱۲ نومبر۔ ایک امریکی ڈاکٹر نے دعوی کیا ہے کہ ملیریا کی ایک نئی دوا سو فیصدی مفید ثابت ہوئی ہے اس کا کہنا ہے کہ ملیریا کی دوسری مجرب دواؤں سے یہ چار گنا زیادہ کارگر ہے۔

ڈاکٹر نے اس نئی دوا "پیمانا کوئن" کا تجربہ کوئین کے ساتھ کیا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دنیا بھر میں کم و بیش ۳۰ کروڑ آدمی ملیریا میں مبتلا ہیں۔

قیدی گھریلو زندگی بسر کریں گے!

بمبئی - ۱۳ نومبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت بمبئی کی ایک ایسا انقلابی منصوبہ صوبائی جیلوں میں رائج کرنا چاہتی ہے۔ جس سے قیدیوں کی زندگی میں فرق ہو جائے گا اور وہ عام لوگوں کی طرح گھریلو زندگی بسر کریں گے۔

اس منصوبہ کے مطابق حکومت جا بجا کیمپ کھولے گی۔ جہاں ایک خاص طرح کے قیدیوں سے کام لیا جائے گا۔ اور انھیں اس کا معاوضہ دیا جائے گا۔ جس میں قیدیوں کی ٹولیاں بنائی جائیں گی۔ اور انھیں اپنی ٹولی خود منتخب کرنے کا حق ہوگا۔ ان کیمپوں میں تین مہینہ تک رہنے کے بعد قیدیوں کے بال بچوں کو ان کے ساتھ رہنے اور کام کرنے کا اختیار ہوگا۔ اس کام کا ان کو معاوضہ ملیگا۔

کیمپ میں بیمار قیدیوں کو مفت غذا فراہم کی جائے گی۔ مگر کام کرنے والے قیدیوں کو اس کی قیمت ادا کرنا ہوگی۔

عام انسانوں کی طرح زندگی بسر کرنے کا موقع ملنے سے پہلے قیدیوں کو کم از کم ایک سال کی سزا کاٹنی ہوگی۔ عادی مجرمین اور ڈاکوؤں کو اس منصوبہ میں شامل نہ کیا جائیگا۔

اگر کوئی قیدی کیمپ سے بھاگ جائے گا تو پوری ٹولی پر اس کی ذمہ داری عائد ہوگی۔

سرکاری افسران اور الوداعی دعوتیں

لکھنؤ ۱۳ نومبر۔ حکومت یوپی کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ افسروں کے تبادلوں اور ترقیوں کے موقع پر الوداعی تقاریب کرنے کے مسئلہ پر حکومت یوپی نے حال میں نظرثانی کی تھی۔ سرکاری ملازمین کے رویہ سے متعلق قواعد میں اس مسئلہ پر پہلے سے ہی کچھ ہدایات موجود ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً افسروں کی رہنمائی کے لئے حکومت مزید ہدایات جاری کر چکی ہے۔

حکومت محسوس کر چکی ہے کہ اس مسئلہ پر سرکاری ہدایات کی موجودگی میں بلانے والوں کے جذبات کو ٹھیس لگائے بغیر افسران بلا تکلف ایسی دعوتیں قبول کرنے سے انکار کر سکتے ہیں۔

افسروں پر زور دیا گیا ہے کہ موجودہ غذائی قلت میں خاص کر زیادہ احتیاط سے کام لیتے ہوئے ان دعوتوں میں شرکت سے پرہیز کیا جائے گا۔ جن میں شرکت کرنا پبلک جذبات کے مشتعل ہونے کا احتمال رکھتا ہو۔

مہاراجہ نیپال دہلی میں

نئی دہلی - ۱۱ نومبر۔ آج مہاراجہ نیپال مع اپنے خاندان کے کھٹمنڈو سے ۱۲ بجکر ۳۳ منٹ روانہ ہوئے اور نئی دہلی کے ہوائی اڈہ پر ۳ بجکر ۵ منٹ پر پہونچ گئے۔ پالم کے ہوائی اڈہ پر مہاراجہ کا استقبال پنڈت جواہر لال نہرو۔ سردار بلدیو سنگھ وزیر دفاع ہندوستان مسٹر سری پرکاش وزیر تجارت۔ مسٹر کے پی ایس مینن سکریٹری محکمہ خارجہ ہندوستان۔ جنرل کے ایم کریا پا۔ کمانڈر ان چیف ہندوستانی اور فوجی محکموں کے دوسرے اعلیٰ افسران نے کیا۔ گورکھا رجمنٹ نے سلامی دی۔

نئے بادشاہ کی تخت نشینی کی اطلاع

نئی دہلی ۱۱ نومبر۔ نیپال کی حکومت نے ہند کو سرکاری طور پر اطلاع دے دی ہے کہ شاہ نیپال تربھون بیر بکرم شاہ دیو کے تین سالہ پوتے کو راج گدی پر بٹھا دیا گیا ہے۔ اس نئے بادشاہ کی تخت نشینی کے متعلق حکومت ہند نے ابھی اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا ہے۔

اسپین اقوام متحدہ میں شامل

واشنگٹن۔ ۱۱ نومبر۔ اقوام متحدہ کے زرعی اور غذائی ادارہ میں اسپین اور مغربی جرمنی کو پورے ممبرون کی حیثیت سے شریک کر لیا گیا ہے۔

اسٹاک ہالم۔ ۱۱ نومبر۔ ادبیات کا نوبل پرائز برطانیہ کے ۷۸ سالہ فلسفی برٹرینڈرسل اور امریکہ کے ۵۳ سالہ ناول نگار مسٹر ولیم فاکنر کو دیا گیا ہے۔ ۲

اقوال زریں

فکر

شب کو افکار شل اپنے لباس کے اتار ڈالا کرو۔ اس سے دن کی محنت آرام سے بدل جائیگی۔ اور دوسرے دن کام بہت مزے سے ہوگا۔

اگر افکار کے ساتھ بستر پہ جاؤگے تو اس طرح سوؤگے کہ گویا کوئی بوجھ تمہاری پیٹھ پہ ہے۔

خدائے تعالیٰ نے امید اور خواب کی نعمتیں اس لئے بخشی ہیں کہ ان کا افکار دنیوی کا معاوضہ ہو جائیں۔

بلڈ۔ اور بہت سی پلیٹیں اور پیالیاں لئے ہوئے آیا اور بنیک میں داخل ہو گیا۔

پیرس۔ ۱۰ نومبر۔ امریکہ برطانیہ فرانس نے معلوم کیا ہے کہ روس کو جواب بھیج دیا ہے۔ اور اپنے جواب میں اصولی طور پر چار بڑی طاقتوں کی کانفرنس کی ضرورت کو تسلیم کر لیا ہے۔

موج تبسم

کوآپریٹو بنک کے ایک انسپکٹر صاحب دورہ کرتے ہوئے ایک چھوٹے شہر کے کوآپریٹو بنک میں پہنچے انھوں نے حیرت کے ساتھ دیکھا کہ سارے بنیک میں کوئی ایک متنفس بھی ڈیوٹی پر نہیں ہے۔

انسپکٹر صاحب جنگلے کے اندر داخل ہوئے میز کی دراز میں روپیہ رکھا تھا۔ انسپکٹر صاحب نے اس کی جانچ پڑتال کی۔ رجسٹر الماری سے نکالے۔ حسابات دیکھے۔ اس تمام کام میں ان کا کافی وقت صرف ہو گیا۔ مگر اب بھی کوئی شخص نمودار نہ ہوا۔

انسپکٹر صاحب دبے پاؤں منیجر کے دفتر کی طرف بڑھے۔ اور کواڑوں کی جھریوں میں سے دیکھا کہ منیجر اور کلرک سب قمیصوں کی آستینیں چڑھائے بڑے انہماک سے تاش کھیل رہے ہیں۔

انسپکٹر صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ انھیں سبق دیا جانا چاہیئے۔ بنیک میں ایک گھنٹہ لگا تھا۔ جو چوروں کے خطرے کے وقت بجایا جاتا تھا۔ انسپکٹر صاحب نے وہ گھنٹہ زور سے بجایا۔ اور خود بنیک کے قریب ایک دروازے میں چھپ گئے دیکھو اب کیا ہوتا ہے۔ اس گھنٹے کے شور کا اثر صرف اتنا ہوا کہ پانچ منٹ بعد سڑک کی دوسری طرف کے ہوٹل سے خادم چائے کی دو کیتلیاں

بلڈ

معلومات عجیب

ایک کھرب غیر منور ستارے

لندن ۱۳ نومبر۔ بیرونی فضا سے جو حیرت انگیز ریڈیائی اشارے موصول ہو رہے تھے۔ ان کی تحقیقات کے دوران میں سائنس دان اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ فضا میں کروڑوں "غیر منور ستارے بھی موجود ہیں۔ جنھیں عام دوربینوں کی مدد سے نہیں دیکھا جا سکتا۔

ان حیرت انگیز ریڈیائی اشاروں کے بارے میں سنہ ۱۹۳۲ سے تحقیقات جاری تھی لیکن جس سمت سے یہ اشارے موصول ہوئے ہیں۔ وہاں کوئی جرم فلکی دکھائی نہیں دیتا تھا۔ گذشتہ دو تین سال کے تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس سمت سے اشارے موصول ہو رہے ہیں۔ وہاں ریڈیائی ستارے موجود ہیں۔ جو منور نہ ہونے کی وجہ سے دوربین سے دکھائی نہیں دیتے۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ فضا میں ایک کھرب روشن ستاروں کے علاوہ کم و بیش اتنے ہی غیر روشن ستارے بھی موجود ہیں۔

لاسہ میں کمیونسٹ فوجوں کا داخلہ

کالم پانگ۔ ۱۳ نومبر۔ آج یہاں اعلیٰ ذمہ دار ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ تبت کے دارالحکومت لاسا میں کمیونسٹ چین کے زیر قیادت تبت کی عوامی فوج کا پرامن داخلہ ہو گیا۔ ان ذرائع نے پریس ٹرسٹ آف انڈیا کو بتایا کہ عوامی فوج لاسا میں ۸ نومبر کو ۸۰ میل کا راستہ تیزی سے طے کر کے داخل ہوئی اور اب تبت میں بند ہو گئی ہے تبت کی قومی اسمبلی نے پیکنگ کی تجاویز ایک ہفتہ کے متواتر اجلاس کے بعد منظور کر لیں۔ جو تبت کی آیندہ سیاسی پوزیشن کی بابتہ تھیں۔

معلوم ہوا ہے کہ ان تجاویز میں کہا گیا ہے کہ چین تبت کے دفاع ذرائع رسل و رسائل اور خارجہ پالیسی کا ذمہ دار ہوگا۔ ان میں پیکنگ کی طرف سے اس بات کا یقین دہانی کی گئی تھی۔ کہ تبت کے اندرونی انتظام میں چین کوئی مداخلت نہ کرے گا۔ اور لاسا میں صرف اس کی علامتی فوج رہے گی لاسہ میں چین کے فوجی مشیر رہیں گے۔ جو تبتی فوج کو از سر نو تنظیم کریں گے چینی تجاویز میں پنچم لاما اور دلائی لاما دونوں کے اداروں کو آزادی کی ضمانت دی گئی ہے۔ کہ وہ تعلیمی ادارے فوراً قایم کرے۔ تاکہ ملک میں بڑے پیمانہ پر سیاسی اور زرعی اصلاحات کئے جائیں۔

یوپی اسمبلی کے اسپیکر کا انتخاب!

لکھنؤ۔ ۱۳ نومبر۔ یوپی اسمبلی کی اسپیکر شپ کا انتخاب اسمبلی سیشن میں پہلے ہی دن کیا جائے گا۔ یہ جواب گورنر اترپردیش نے اپنے خط کے ذریعہ شری ترلوکی سنگھ لیڈر حزب مخالف یوپی اسمبلی کو ان کے خط کے جواب میں لکھا ہے۔ شری ترلوکی سنگھ نے ہز اکسیلنسی گورنر اترپردیش کو لکھا تھا کہ اسپیکر شپ کا جلد از جلد انتخاب ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے ممبران کے حقوق کی پامالی ہوتی ہے۔

پی۔ سی گھوش اور انکے ساتھیوں کا کانگریس سے استعفا

کلکتہ ۱۳ نومبر۔ مغربی بنگال کے سو ممتاز کانگریسی کارکنوں نے جن میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے سابق رکن ڈاکٹر پرفلا چندر گھوش اور انڈین نیشنل ٹریڈ یونین کے صدر ڈاکٹر سوریش چندر بنرجی شامل ہیں اپنے اس فیصلہ کا اعلان کیا ہے کہ وہ کانگریس کے باہر رہ کر کام کریں گے۔ اور ایک نئی پارٹی بنائیں گے جس کا نام کرشک پرجا مزدور کانگریس پارٹی ہوگا۔

ان کانگریسی کارکنوں کا جلسہ آج صبح کو ڈاکٹر سوریش چندر جی کی صدارت میں ہوا۔ اس جلسہ میں یہ طے کیا گیا کہ کانگریس سے ترک تعلق کر کے ایک ایسی سوسائٹی قایم کی جائے جس میں طبقات نہ ہوں اور جو استحصال کو روا نہ رکھے۔ کرشک پرجا پارٹی کے مقاصد وہی ہوں گے جو جے بی کرپلانی کے جمہوری محاذ کے ہیں۔ دونوں میں صرف فرق یہ ہے کہ آخرالذکر کانگریس سے باہر رہ کر کام کرنا چاہتے ہیں

ورکنگ کمیٹی کو مزید اختیارات

لکھنؤ ۱۳ نومبر۔ صوبائی کانگریس کمیٹی کی مجلس عاملہ کا آج ایک جلسہ یہاں ہوا جس میں ورکنگ کمیٹی کو مزید اختیارات دینا مناسب ہوگا۔

کونسل نے یہ بھی طے کیا کہ مالی حالت کی خرابی کی بنا پر چار آنہ رکنیت کو پھر سے شروع کیا جائے۔ جن ممبروں نے دو سال کے چندے ادا کر دئے ہیں۔ وہ کانگریس کے انتخابات میں ووٹ دے سکیں گے۔ یہ بھی طے پایا کہ ابتدائی ممبروں کو یہ موقع دیا جائے کہ وہ تحصیل شہر اور ضلع کمیٹی کے ڈیلی گیٹ کو براہ راست چن سکیں جو لوگ انتخابات کی نئے کھڑے ہوں ان کو کچھ اہلیتوں کا حامل ہونا چاہیئے۔

کونسل نے یہ بھی طے کیا ہے کہ پروفیسر شبن لال سکسینہ سے یہ دریافت کیا جائے کہ انھوں نے کانگریس ورکنگ کمیٹی اور صوبائی کونسل کی پالیسی کے خلاف کیوں عمل کیا۔

پارلیمنٹری بورڈ کے جنرل سکریٹری

لکھنؤ ۱۳ نومبر یوپی پارلیمنٹری بورڈ جس کا جلسہ آج یہاں ہوا اس نے پنڈت کملاپتی ترپاٹھی کو بورڈ کا جنرل سکریٹری پنڈت نیشووت اپادھیا کو سکریٹری اور مسٹر چندر بھان گپتا کو خزانچی منتخب کیا۔

لیک سکسس ۱۳ نومبر۔ کشمیر کے بارے میں سر ڈکسن کی رپورٹ موصول ہونے کے بعد لیک سکسس میں بظاہر مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں معمولی سرگرمیاں ہوئیں لیکن پس پردہ کافی گفت و شنید ہو چکی ہے۔

افسانہ

ہوس کار عورت

گجراتی زبان کے ایک بہترین شاہکار کا ترجمہ

یہ افسانہ جس میں انسانی دل کے دو متضاد جذبات کی تصویر بڑے پرکشش انداز سے کھینچی گئی۔ یقیناً اُسے اُردو ادب میں ایک بیش بہا اضافہ خیال کیا جائے گا۔ اس لائق افسانہ نگار نے ہوس اور نفسانیت کو جس سلیقے کے ساتھ عریاں کر کے رکھ دیا ہے۔ ناظرین اسے یقیناً قابل داد قرار دینگے۔ (ایڈیٹر)

وجیا سکھ کی زندگی گذار رہی تھی۔ "میں دکان جا رہا ہوں وجیا۔ کوٹ کا کالر ٹھیک کرتے ہوئے اس کے شوہر راج لوچن نے کہا۔

وجیا حیران ہو کر بولی۔ ابھی تو بہت رات ہے ایسا کون سا کام آن آ پڑا۔

ایک ضروری کام ہے پیاری۔

وجیا کو کیا معلوم تھا کہ اس رات اس کا سہاگ لٹنے والا ہے۔ راج لوچن زندہ واپس نہیں آئے گا۔ ڈاکو اس کی دوکان لوٹنے آئے تھے۔ انھوں نے راج لوچن کو ہلاک کر ڈالا۔

وجیا کی زندگی اجاڑ ہو گئی۔ اس کی اکلوتی لڑکی تارا اور اس کے ٹوٹے ٹوٹے بچکانہ بول۔ اس کا مچلنا کھیلنا کودنا یہی اس کی زندگی کے سہارے رہ گئے۔ رشتہ دار کوئی بھی نہیں تھا۔ دوکان کا مال اسباب بیچ دیا گیا۔ جو کچھ وصول ہوا اسی سے گذارہ ہونے لگا۔

شام کا جھٹپٹا تھا دروازہ پر کھٹ کھٹ کی آواز سن کر وجیا کنڈی کھولنے کے لئے اٹھی۔ تارا آئی ہوگی۔ بڑی نٹ کھٹ ہو گئی ہے۔ دیکھو تو کتنا اندھیرا ہو گیا ہے۔ خبر نہیں کہاں کھیلتی رہی اب آئی ہے۔

مگر ارے یہ کون! وجیا سہم کر پیچھے ہٹ گئی۔ ایک نوجوان دروازہ پر کھڑا تھا۔ گورا گورا رنگ گٹھا ہوا جسم۔ دل کھینچ لینے والا چہرہ۔

معاف کیجئے گا۔ بابو راج لوچن کا یہی مکان ہے۔ نا؟ میں دیراج ہوں۔ ان کا پرانا دوست۔

"جی مکان تو یہی ہے مگر......... دو ماہ ہوتے ہیں وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

دیراج پر جیسے بجلی گر پڑی۔ اس نے ہکا بکا ہو کر کہا۔ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔

"جی! وجیا کے منہ سے بول نہ نکل سکے۔ گلا رندھ گیا آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"مجھے بہت دکھ ہوا اپنے دوست کی موت کی خبر سنکر میں اور وہ ایک عرصہ تک ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں میرے شریک رہ چکے ہیں۔ آپ ان کی۔"

"جی ہاں۔ اندر آجایئے۔ آیئے آیئے۔

دیراج کا نام وجیا اکثر شوہر کی زبان سے سنا کرتی کرتی تھی۔ کہا کرتے تھے۔ دیراج میرا جگری دوست ہے ایک کام سے پردیس گیا ہوا ہے۔ آئے گا تو دیکھنا کیسا ہنس مکھ اور اچھے چال چلن کا نوجوان ہے۔

دیراج کے دو تین مرتبہ آنے کے بعد ہی وجیا کو ایسا محسوس ہونے لگا کہ جیسے ان دونوں کا میل جول اور تعلق اور بہت دنوں سے ہے۔ اسے جیسے دکھ سکھ کا ساتھی مل گیا۔ وہ کسی سرکاری دفتر میں ملازم تھا۔ بدحالی ہو جانے کی وجہ سے اس شہر میں آیا تھا کبھی ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے۔!

وجیا نے اس سے کہا آپ یہیں آن رہیئے۔ آہ خواہ مخواہ ہوٹل میں ٹھہرے ہیں۔ یہ مکان کافی بڑا ہے۔ آپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہونے پائے گی۔

"مگر آپ کو تو اس سے تکلیف ہوگی۔

"کچھ بھی تکلیف نہیں ہوگی۔ آپ آجایئے۔"

دیراج وجیا کے پاس آن رہا۔ تارا کو مٹھائیاں اور کھلونے لا کر دینے والا مل گیا۔

وجیے کو ملا......... کیا ملا۔؟ جب وہ خود سے یہ سوال کرتی تو جواب میں اس کے جذبات میں ایک طوفان سا اٹھنے لگا۔

ایک دن وہ دونوں کھانے کی میز پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وجیا پیالوں میں چائے ڈال رہی تھی۔

"آپ بڑی خوش ذائقہ چائے بناتی ہیں۔

دیراج بولا۔

واہ۔ کچھ بھی خوش ذائقہ چائے نہیں بنتی ہے۔ وجیا نے مسکراتے ہوئے گردن جھکا کر جواب دیا۔

"کیوں نہ ہو اتنی خوبصورت انگلیوں سے اچھی چائے کیسے نہ بنے گی

وجیا کے جذبات میں طوفانی لہریں کروٹیں لینے لگیں۔ آپ تو شاعر ہیں۔ یہ لیجئے۔"

پیالہ دیتے ہوئے اس کی انگلیاں دیراج کی انگلیوں سے جو لگیں۔ پیالہ ہاتھ سے چھوٹ کر اس کے پاؤں پر گرا۔ خون بہنے لگا۔ "سی" کر کے وجیا فرش پر بیٹھ گئی۔

دیراج نے جھپٹ کر الماری سے ٹنکچر کی شیشی نکالی۔ اور روئی کے پھوئے سے زخمی پاؤں پر ٹنکچر لگانے لگا۔ وجیا نے محسوس کیا۔ کہ اس کے جسم میں زخم کی تکلیف کے باوجود ایک لذیذ سنسنی دوڑ گئی ہے دیراج کے ہاتھ۔

کا لمس کتنا پیارا پیارا۔ سہانا اور کومل ہے۔ دفعتاً تارا روتی روتی ہوئی کمرے میں آئی اس کے ماتھے پر چوٹ لگ گئی تھی۔ شاید کہیں گر پڑی تھی گھاؤ سے خون ابل رہا تھا۔ وجیا کے قریب پہنچکر وہ بیہوش ہو کر گر پڑی۔

دیراج دوڑا۔ اس نے فوراً تارا کو ایک صوفے پر لٹا دیا اور پانی لا کر گھاؤ کے دھونے لگا۔ وجیا کو ایک ہلکی سی جلن محسوس ہوئی۔ ابھاگی اس وقت چوٹ لگائی اس نے۔

دیراج وجیا کے پاؤں کے زخم کو جیسے بالکل بھول گیا۔ وہ تارا کی چوٹ کو دھونے اسپیں ریشمی کپڑا جلا کر بھرنے اس کو گرم گرم دودھ پلانے اور بستر پہ لٹا کر چادر اٹھانے میں منہمک تھا!

ایک دن۔

وجیا بیٹھی اپنے ارمانوں کا تانا بانا تن رہی تھی مجھے ساتھی مل گیا۔ دیراج کے سہارے زندگی کٹ جائے گی۔

باہر قدموں کی چاپ سنکر اس کے خیالات کا سلسلہ ٹوٹا۔ اٹھ کر دروازہ کھولا تو دیراج تھا۔

مسکرا کر بولا۔ "آج تو آپ نے بڑے غضب کی سج دھج کی ہے۔

وجیا کے سینے میں جذبات مچلنے لگے۔ اس نے جھینپ کر سر جھکا لیا۔ گورے جسم پر کالی ساڑی واقعی بہت بھلی لگ رہی تھی۔ بیٹھی بیٹھی تمناؤں کی لہروں پر تیرتے ہوئے اس نے سوچا۔ دیراج کے دل میں بھی میری جگہ ہے۔ میں اس کو پیار کرنے لگی ہوں۔ تو وہ بھی مجھے چاہتا ہے۔ بیٹھئے ناشتہ لاتی ہوں۔ کہہ کر وہ خوشی سے اچھلتی ہوئے دل کو سنبھالتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی۔

ناشتے کے دوران میں وجیا نے پوچھا۔

"گھومنے چلئے گا نا۔؟ بڑا سہانا وقت ہے۔ بہت لطف رہے گا۔

مگر تارا جو بیمار ہے! دیراج نے تردد کے ساتھ کہا۔

تارا؟ وجیا دیراج کا منہ دیکھتی رہ گئی۔ چوٹ کی وجہ سے تارا کو بخار آنے لگا تھا۔

دیراج بولا۔ "اچھا چلیں گے۔ آیا کو ہدایت دیدیں گے۔ دوائی وغیرہ کے لئے"

دھندلی دھندلی سہانی شام باغ کا ایک شاداب گوشہ!

وجیا نے دیراج سے پوچھا "عورتوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔

لیجئے۔ دیراج چونک کر بولا۔

یعنی۔ "آپ عورت کو کس روپ میں دیکھتے ہیں؟

"عورت دیوی ہے۔ محبت کی تصویر اور ہمدردی کا مجسمہ!

اور میرے اپنے تعلق کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے"؟

آپ! دیراج نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ "میں آپ سے کیسے کہوں کہ میں آپ کو کتنا.....!

فقرہ پورا ہونے سے پہلے ہی وجیا اس کی گود میں لڑھک گئی۔

تارا بخار میں ہلہلا رہی تھی۔ ڈاکٹر نے تھرمامیٹر تارا کے منہ سے نکال کر اس کا پارہ دیکھتے ہوئے کہا۔ "ایک سو چھ۔ بڑی ہوشیاری کے ساتھ تیمارداری کرنے کی ضرورت ہے۔ لاپروائی سے لڑکی کی جان جانے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔

شام کو جب دیراج واپس آیا تو وجیا دروازے پر اس کا انتظار کر رہی تھی۔ "جلدی سے ناشتہ کر لیجئے۔ جوار بھاٹا دیکھنے چلیں گے۔ سنا ہے بڑی عمدہ تصویر ہے۔"!

مگر تارا کی طبیعت کیسی ہے پہلے یہ تو بتایئے۔

"اچھی ہے" وجیا کی آواز میں جھنجھلاہٹ تھی۔

وہ بغیر جواب دئے تارا کی چارپائی کے پاس پہنچ گیا۔ "ارے اسے بڑا تیز بخار ہے!!! آپ تارا کو ایسی حالت میں چھوڑ کر سینما جانا چاہتی ہیں۔

وجیا خاموش کی کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔

گذشتہ زندگی کی یہ تصویر چشم تصور سے دیکھتے دیکھتے وجیا کی نظر پھر تارا کی چارپائی پر پڑی۔ یہ تارا ہی میرے سکھ کی راہ میں کانٹا بن گئی ہے۔ وہ تیزی کے ساتھ اٹھی اور تارا کی چارپائی کی طرف چلی

یہ تم نے کیا کیا۔؟ دیراج نے تارا کے گلے پر وجیا کے ہاتھوں کے بیچے نیلے نشان دیکھ کر کہا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ وجیا تم سمجھ رہی ہو کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ مگر میں صرف اس لڑکی کے لئے یہاں آیا تھا۔ میں وہ ڈاکو ہوں جس نے راج لوچن کو ہلاک کیا تھا۔ دم دیتے وقت انھوں نے رو کر کہا۔ "ہائے میری بچی" میرے دل پر چوٹ لگی۔ میں نے خود کو بڑے بڑے جتن کر کے پولیس سے بچایا اور راج لوچن کے ایک مرحوم دوست کا نام رکھ کر یہاں آیا۔ میں اپنے پاپ کا کفارہ ادا کرتے ہوئے اس لڑکی کو بیٹی کی طرح پال پوس کر پروان چڑھانا چاہتا تھا۔ تم نے میری زندگی کا سہارا مٹا دیا۔

وہ روتا ہوا باہر نکل گیا۔ وجیا نے پکارنا چاہا۔ مگر اس کے حلق سے آواز نہ نکل سکی۔

صبح کو اس غضب کے بستی میں سنسنی پھیل گئی۔ کہ راج لوچن کا جو دوست اس کے گھر میں آن کر رہا تھا۔ اس نے اس کی بیوہ اور بچی کا گلا گھونٹ دیا۔ لوگوں نے کہا۔ "اجی آجکل کے انسانوں کے

مرقوم

دل پتھر کے ہیں پتھر کے۔ وہ بدمعاش بچاری راج لوچن کی دو ہوا کی عزت پر ہاتھ ڈالنا چاہتا تھا۔ راضی نہ ہوئی تو گلا گھونٹ کر چلتا بنا اور ساتھ میں لونڈیا کو بھی ٹھکانے لگا گیا۔

سرکاری فوج اور نیپال کانگریس کی فوج میں مقابلہ

رکسول ۱۶ نومبر۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ نیپال کانگریس کی فوجوں اور سرکاری فوجوں میں آج سہ پہر پروانی پور میں پہلا مقابلہ ہوا۔ پروانی پور بیر گنج کے شمال میں چھ میل پر واقع ہے۔ اور آج شام تک دونوں فوجوں گھمسان کی لڑائی کی توقع کی جاتی ہے۔

نامہ نگار نے لکھا ہے کہ نیپال کانگریس کی قایم کی ہوئی عارضی حکومت کے لئے یہ سخت آزمائش کا وقت ہے۔ کیونکہ سرکاری مسلح فوج پوری باقاعدگی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ اور کوشش کر رہی ہے کہ وہ بیر گنج کو نیپال کے قبضہ سے نکال لے۔

رنگیلی پر نیپالی باغیوں کا قبضہ !!

بیر گنج۔ ۱۶ نومبر۔ نیپالی کانگریس کی فوجوں نے مشرقی علاقے میں آج صبح رنگیلی پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو کبھی ضلع مورنگ کا صدر مقام تھا۔ اور بیرت نگر سے ۲۰ میل مشرق میں ہے۔ پریس ٹرسٹ کا جو نامہ نگار اس علاقے میں ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ریاست کی فوج کی تعداد یہاں ۵۰ تھی۔ اور اس نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔ اور گرفتار کر لی گئی۔

رنگیلی کی آبادی ۱۲ ہزار ہے۔ اور وہ جوٹ اور تمن کی اہم منڈی ہے۔ اس شہر پر نیپالی کانگریس کے پچاس باغیوں نے قبضہ کر لیا۔

نیپالی کانگریس کے حلقوں کا دعوی ہے کہ رنگیلی پر قبضہ ہو جانے کے بعد مشرقی علاقے میں کہوک شاہ سے رنگیلی تک ایک سو مربع میل علاقے پر ان کا قبضہ ہے۔

مرکزی حکومت نے یہ بھی ہدایت کی ہے کہ ہندوستان کے کسی ہوائی اڈے سے اڑکر کوئی جہاز نیپال کی فضا میں پرواز نہ کرے۔ یہ حکم اس خبر کے بعد نافذ کیا گیا ہے کہ نیپال کی قلمرو میں ہوائی جہاز سے اشتہار گرائے جا رہے ہیں۔

ہمارے یہ بھی خبر ملی ہے کہ رکسول کے ایک مکان سے ایک خزانہ دستیاب ہوا ہے جس میں سونے کی اینٹیں سکے اور ہتھیار جمع تھے۔ یہ خزانہ حکومت ہند کی سپردگی میں دیدیا گیا ہے۔

مسلح اشخاص نیپالی سرحد پار نہ کرنے پائیں!

نئی دہلی ۱۵ نومبر۔ سرکاری طور پر آج یہاں اعلان ہوا ہے کہ حکومت ہند نے بہار، یوپی اور مغربی بنگال کی حکومتوں کو یہ تاکید کی ہے کہ نیپالی سرحد کو پار کر کے ادھر سے ادھر یا ادھر سے ادھر گولی بارود اسلحہ یا مسلح اشخاص نہ آنے پائیں۔ نہ جانے پائیں۔

یہ حکم حکومت ہند کی اس پالیسی کے مطابق نافذ کیا گیا ہے کہ وہ نیپال کے معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کرنا چاہتی۔

پارلیمنٹ کے معمر ترین رکن مستعفی

نئی دہلی ۱۵ نومبر۔ پارلیمنٹ کے اسپیکر نے آج صبح اعلان کیا کہ ایوان کے سب سے زیادہ معمر رکن مسٹر اے وی ٹھکر نے جو ٹھکر باپا کے نام سے مشہور ہیں۔ پارلیمنٹ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

وزراء اعظم کی خط وکتابت جاری

نئی دہلی ۱۵ نومبر۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج پارلیمنٹ میں کہا کہ ناجنگ اعلان کے سلسلہ میں پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں سے میری خط وکتابت جاری ہے۔ مجھے امید ہے کہ پارلیمنٹ کے موجودہ اجلاس ہی کے دوران میں خط وکتابت شائع کر دی جائے گی۔

پروفیسر کے ٹی شاہ کے اس سوال پر کہ کیا پاکستان کی طرح کسی دوسرے ملک کے ساتھ بھی ناجنگ اعلان کیا جائے گا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان دوسرے ملکوں کے ساتھ امن اور دوستی کو فروغ دینے کے لئے دوستی کے معاہدے کئے ہیں۔ ان میں ناجنگ قسم کی کوئی دفعہ نہیں رکھی گئی ہے۔ صرف ایران کے ساتھ معاہدے میں خاص طور سے کہا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان تمام اختلافات پرامن طور پر دور کئے جائیں گے۔

کسی معاملہ میں ثالثی کے لئے یا کسی ملک پر حملہ پر مدافعت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کے لئے کسی ملک سے کوئی معاہدہ نہیں کیا گیا۔

مسلم لیگ کے خلاف متحدہ محاذ

لاہور ۱۵ نومبر۔ جناح مسلم لیگ کے بانی خان افتخار حسین خاں ممدوٹ نے اپنی پارٹی کا چودہ نکاتی پروگرام پیش کر دیا ہے جس سے ان کے قول کے مطابق ملک میں حقیقی اسلامی ریاست کی بنیاد پڑے گی۔

خان ممدوٹ نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے حسب ذیل نکات پیش کئے۔ ۱۔ پاکستان میں مستقل جمہوری نظام کا قیام۔ ۲۔ قرآن کی روشنی میں دستور کی تیاری۔ ۳۔ ریاست کے شہریوں کی قرآنی تعلیم۔ ۴۔ اقلیتوں کے جان ومال اور مذہب کی حفاظت۔ ۵۔ کسی بڑی طاقت کے اشارہ پر چلنے کے بجائے آزاد غیر ملکی پالیسی۔

ڈھاکہ کے قریب صنعتی شہر کی تعمیر!

ڈھاکہ ۱۵ نومبر۔ مشرقی پاکستان کی حکومت نے طے کیا ہے کہ ڈھاکہ سے پندرہ میل کے فاصلہ پر ایک صنعتی نیا شہر آباد کیا جائے۔ جس میں دس ہزار سے زیادہ پناہ گزین بسائے جائیں۔ اس شہر کی اسکیم پر پچہتر لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔

کمیونسٹ چینی فوجیں شمالی کوریا میں

آٹھویں فوج کا صدر دفتر ۱۵ نومبر۔ سراغ رسانوں کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ پچھلے چند دنوں میں مزید کمیونسٹ چینی فوجیں شمالی کوریا میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور محاذ جنگ پر یا اس کے پیچھے چینی فوجوں کی مجموعی تعداد ایک لاکھ ہو گئی ہے۔

متحدہ اقوام کی فوجوں کو صرف ۳۹ ویں اور ۴۰ ویں فوجوں کے بعض حصوں کا مقابلہ کرنا پڑا ہے۔

طبی وفد نیپال جا رہا ہے

بنارس ۱۵ نومبر۔ ہندو یونیورسٹی کالج کے پرنسپل ڈاکٹر سوالی ناتھ سنگھ کی قیادت میں ۵ طبی رضا کاروں کا وفد کی ایک جماعت امدادی کام کے لئے نیپال جا رہی ہے۔

مدراس میں محتاج خانہ کا قیام

مدنا پلی ۱۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مدراس نے کاروتی نگر ضلع چتور میں ایک محتاج خانہ کھولنے کی اجازت دے دی ہے جس میں بھیک مانگنے والے رکھے جائیں گے۔

اس محتاج خانہ کے اخراجات چتور ڈسٹرکٹ بورڈ برداشت کرے گا۔ اس میں ایک سو بھیک منگوں کے رکھنے کی گنجائش ہوگی۔ اور انہیں دستکاری سکھائی جائے گی۔ وزیر لوکل سلف گورنمنٹ مسٹر چندر موتی اس محتاج خانے کا افتتاح ۱۹ نومبر کو کریں گے۔

نیپال کانگریس بیرونی مدد نہیں چاہتی

نئی دہلی ۱۵ نومبر۔ نیپال کانگریس کے صدر مسٹر ماترکا پرشاد نے آج اپنے ایک بیان میں کہا کہ کانگریس مذکورہ اس چیز کے خلاف ہے کہ کسی غیر ملکی حکومتیں نیپالیوں کو اپنے مقاصد کے حصول کے لئے ملازم رکھیں۔

اور ہندوستان کا دفاع تو ہمارا دفاع ہے۔ ہندوستان دفاعی اغراض کے لئے نیپالیوں کو فوج میں ملازم رکھے تو ہم کو اعتراض نہ ہوگا۔ آپ نے کہا کہ کانگریس اپنی آزادی کی تحریک میں کسی غیر ملکی طاقت کی مدد کی خواہاں نہیں ہے۔

تبت پر کمیونسٹوں کا تسلط

نئی دہلی ۱۵ نومبر۔ دہلی کے سرکاری حلقوں نے اس خبر کو کوئی اہمیت نہیں دی ہے کہ چینی کمیونسٹوں کی قیادت میں تبتی فوجوں نے لاسہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور دلائی لاما اور ان کی حکومت چینی کمیونسٹوں کے قرائط ان گئی ہیں۔

नोटिस तारीख मुकर्ररा निसबत तसफ़िया (शरायत) इश्तहार नीलाम आर्डर २१, कायदा ६६)

बअदालत श्रीमान तहसील दार साहेब बिल्हौर मुकाम बिल्हौर जि॰ कानपुर नं॰ मुकदमा /१/ बाबत सन १९५० ई॰

लालता प्रसाद वल्द मिट्ठू लाल ब्राह्मण साकिन चनशामपुर व जमीदार डिग्रीदार मौजा राजा राम पुर परगना बिल्हौर जिला कान पुर मुदई

बनाम देवी प्रसाद उर्फ भूसी वगैरा

बनाम देवी प्रसाद उर्फ भूसी वल्द जुगुलकिशोर ब्राह्मण साकिन राजा राम पुर हाल मुकीम पुजारी मन्दिर हलवाई मु॰ हूला गंज शहर कान पुर

चूँकि मुकदमा मुन्दर्जा उनवान लालता प्रसाद डिग्रीदार ने वास्ते नीलाम नम्बरान खाता के दरख्वास्त गुजरानी है लिहाज़ा आपको इत्तला दी जाती है कि बतारीख २१ माह नवम्बर सन १९५० ई॰ वास्ते तैकरने शरायत इश्तहार नीलाम के मुकर्रर हुई है।

आज बतारीख ४ माह नवम्बर सन १९५० ई॰ बसब्त मेरे दस्तखत और मुहर अदालत के जारी किया गया ! द॰ हाकिम

मु॰ अ॰

راشن میں ایک چھٹانک گیہوں کی اور کمی کردی گئی

لکھنؤ ١٢ نومبر۔ یوپی کے ان ٢٠ شہروں میں جہاں راشن کی اسکیم نافذ ہے ١٥ نومبر سے فی یونٹ ایک چھٹانک یومیہ گیہوں کم کردیا گیا جائیگا وزیر رسد مسٹر سکابی گپتا نے آج دوپہر ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے حکومت یوپی کے مذکورہ بالا فیصلہ کا اعلان کیا۔

انھوں نے بتایا کہ فی یونٹ ایک چھٹانک یومیہ گیہوں کی یہ کمی عارضی ہے۔ اور جوں ہی حالات بہتر ہو جائیں گے۔ حکومت پوری کوشش کرے گی پورا راشن لوگوں کو ملنے لگے۔

راشن کی اسکیم کے تحت یوپی کے ١٦ شہروں میں اسوقت فی یونٹ ٦ چھٹانک راشن یومیہ دیا جاتا ہے جس میں ٤ چھٹانک گیہوں ایک چھٹانک چاول اور ایک چھٹانک موٹا اناج شامل ہے۔

حکومت کے اس فیصلہ کے تحت اب ایک چھٹانک چاول لازمی طور پر ایک چھٹانک موٹا اناج اور ٣ چھٹانک گیہوں راشن میں دیا جائے گا۔

وزیر رسد نے بتایا کہ اس عارضی کمی کی بدولت راشن اناج کے ذخیرے میں اپریل ١٩٥٢ء تک پچاس ہزار ٹن کی بچت ہو جائے گی۔

سلسلہ بیان میں مسٹر گپتا نے بتایا کہ اس سال صوبہ میں شدید سیلاب کی وجہ سے اور اس کے بعد بارش نہ ہونے کی وجہ سے فصلوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ اور حکومت کی وصولی غلہ کی اسکیم کو مناسب کامیابی کی توقع نہیں رہی۔

اس کے علاوہ مرکزی حکومت سے صوبہ گیہوں کا جو کوٹہ بطور امداد ملتا تھا۔ وہ بھی اس سال نہیں ملا ہے۔ اور نہ حکومت یوپی اتنا چاول وصول کر سکی ہے کہ چاول مرکز کو دے کر اس کے بدلے میں جیسا کہ سال گذشتہ کیا گیا تھا۔

چنے پر کنٹرول اٹھ جانے کی وجہ سے بھی گیہوں کی وصولی پر بہت خراب اثر پڑا ہے۔ اب تک کاشتکار گیہوں اس لئے فروخت کر دیا کرتا تھا کہ اس کو اچھے دام ملتے تھے۔ اور چنا اپنے استعمال کے لئے رکھ لیتا تھا۔ جو گیہوں کے مقابلے میں بہت سستا ہوتا تھا۔ اب جبکہ حکومت نے چنے کی قیمت ١٣ روپیہ کردی ہے جو گیہوں کی قیمت سے کچھ ہی کم ہے۔ اور چنے کی نقل وحمل پر سے کنٹرول بھی اٹھالیا ہے۔ تو کاشتکار چنے کو دال کی شکل میں تبدیل کرکے ٢٠ روپیہ من تک دوسرے صوبوں میں فروخت کر رہا ہے۔ اور اپنے اس فائدے کے پیش نظر چنے کے بجائے گیہوں کو اس نے اپنے استعمال کے لئے رکھ لیا ہے۔

پھر سیلاب کی وجہ سے ان علاقوں میں جہاں کی فصلیں برباد ہو گئی ہیں غلہ تقسیم کرنے کے لئے حکومت کو مزید ٥٠ ہزار ٹن غلہ کی ضرورت پڑ گئی۔

وزیر رسد نے کہا کہ ان حالات میں ہمارے سامنے دو ہی راستے تھے۔ یا تو ہم راشننگ اسکیم کو محدود کرکے بعض شہروں کو اس سے خارج کردیں۔ یا راشن کی موجودہ مقدار کو کم کرکے اپنے ذخیروں کو اپریل ١٩٥٢ء تک چلائیں۔

موجودہ حالات کی روشنی میں کافی سنجیدگی سے غور کرنے کے بعد حکومت کو بدرجہ مجبوری یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ راشننگ علاقوں میں گیہوں کے راشن میں ایک چھٹانک فی یونٹ گیہوں کا راشن کم کردیا جائے۔ حکومت یہ جانتی ہے کہ لوگوں کی ضرورت کے لئے یہ مقدار ناکافی ہے۔ لیکن یہ کمی ہندوستان کی غذائی مسئلہ کو حل کرنے اور خود اپنی مشکلات کو دور کرنے کی غرض سے کی گئی ہے۔ حکومت کوشش کر رہی ہے کہ زیادہ سے غلہ وصول کیا جائے۔ اور حکومت ہند سے بھی مزید غلہ حاصل کرنے کے لئے خط وکتابت جاری ہے۔ اگر ذخیروں کی حالت دو تین ماہ میں درست ہو گئی تو حکومت پوری کوشش کرے گی کہ راشن پہلے کی طرح ٤ چھٹانک یومیہ کردیا جائے۔ عوام سے امید ہے کہ اس عارضی کمی کو قبول کرکے وہ نہ صرف مشرقی اضلاع کے مصیبت زدوں کی بلکہ بہار اور ہندوستان کے دوسرے صوبوں کی امداد کریں گے۔ جہاں فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔

مختلف سوالات کے جواب میں وزیر رسد مسٹر گپتا نے انکار کیا کہ مشرقی اضلاع میں قحط کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ علاقے ہمیشہ پیداوار کی کمی کے علاقے تھے۔ اور ہمیشہ ان کے لئے اناج فراہم کرنا پڑتا تھا۔ اس سال بھی ایسا کیا گیا۔ لیکن علاقہ گورکھپور سیلاب کی وجہ سے ذرائع نقل وحمل مسدود ہو گئے۔ اور اناج ان علاقوں تک پہنچایا نہ جا سکا۔ جس کی وجہ سے عارضی طور پر ان علاقوں میں غلہ کی قیمت کافی بڑھ گئی۔

انھوں نے بتایا کہ مشرقی اضلاع کے حالات بہتر ہو رہے ہیں۔ اور جہاں جہاں غلہ پہنچا دیا گیا ہے۔ وہاں قیمتوں میں کافی کمی ہو گئی ہے۔

سلسلۂ گفتگو میں انھوں نے بتایا ہے کہ پورے ہندوستان میں یوپی کے بارے میں یہ غلط فہمی عام ہے کہ یہ ضرورت سے زیادہ پیداوار کا منصوبہ ہے۔ اس لئے اس کی واقعی ضرورتوں پر دوسرے صوبے اور خاص کر مرکزی حکومت کبھی سنجیدگی سے غور نہیں کرتی ہے۔

صدر جمہوریہ کی شاہ نیپال سے ملاقات

نئی دہلی ١٣ نومبر۔ صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد آج سہ پہر کو شاہ نیپال سے حیدرآباد ہاؤس میں ملاقات بازدید کرنے گئے۔

پنڈت نہرو کو مبارکباد کے بیشمار پیغامات

نئی دہلی ١٤ نومبر۔ آج وزیر اعظم پنڈت نہرو کی عمر پورے ٦٢ سال کی ہو گئی۔

ان کی اس سالگرہ کے موقع پر ہندوستان اور دوسرے ممالک سے برابر پیغامات تہنیت چلے آرہے ہیں جن کا ان کے مکان میں انبار لگ گیا ہے۔

آج صبح صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد اور ان کے خاندان کے دوسرے ارکان نے پنڈت نہرو کو آکر مبارکباد پیش کی۔ حکومت ہند کے دوسرے وزراء کے علاوہ ہر طبقہ کے لوگ انھیں مبارکباد دینے ان کے گھر گئے۔

صدارتی تقریر کے بعد پارلیمنٹ کے ممبروں نے وزیر اعظم کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور ان کو مبارکباد دی۔

کانگریس کی اصلاح یا اس کا خاتمہ

اندور ١٢ نومبر۔ اگر کانگریس کی موجودہ خرابیاں دور نہیں ہو سکتی ہیں تو اسے ختم کر دینا چاہیئے۔ اور اس کی جگہ نئی سیاسی جماعتیں بنا کر ہم کو اپنے مقاصد کے حصول میں لگ جانا چاہیئے۔

یہ الفاظ مسٹر رفیع احمد قدوائی نے جو بیاں جواہر جینتی کے موقع پر ایک عام جلسہ میں کہے۔

ہری جن میں شری مشروالا کے مضمون کے حوالہ کا دیتے ہوئے جس میں انھوں نے لکھا ہے کہ کانگریس میں اب ایماندار آدمیوں کی گنجائش نہیں مسٹر رفیع احمد نے کہا کہ اس مضمون میں سے ہماری آنکھیں کھل جانا چاہیں۔

ڈاکٹر پی سی گھوش کے استعفا کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر قدوائی نے کہا کہ ایماندار کانگریسیوں کے لئے ڈاکٹر گھوش کا استعفا ایک چیلنج ہے۔ انھیں یا تو حالات ٹھیک کرنا چاہیں۔ یا کانگریس سے علاحدہ ہو جانا چاہیئے۔

لیک سکسس ١٢ نومبر کمیونسٹ چین نے کوریا پر مباحثہ میں شرکت کے لئے متحدہ اقوام کی دعوت مسترد کردی ہے۔

کمیونسٹ چین کا کہنا ہے کہ وہ مباحثہ میں اسی وقت شرکت ...



نیپال کے ٣٥ لاکھ روپیہ حکومت ہند کی امانت میں

نئی دہلی ١٣ نومبر۔ وزارت امور خارجہ کی طرف سے ایک نوٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہند نے وہ ٣٥ لاکھ روپے اپنے قبضہ میں کر لئے ہیں۔ جو نیپال کانگریس کے لیڈروں کے پاس سے ملا ہے۔ یہ لیڈر کل دہلی پہونچے ہیں۔

نوٹ میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ جب حکومت ہند کو یہ اطلاع ملی ہے کہ بیرگنج خزانہ کا ٣٥ لاکھ روپیہ ہوائی جہاز کے ذریعہ دہلی لایا جا رہا ہے۔ تو اس نے یہ انتظام کیا کہ دہلی کے ہوائی اڈہ پر جہاز کی تلاشی لی جائے۔ پولیس اور کسٹم کے افسروں نے جب جہاز کی تلاشی تو تقریباً ٣٥ لاکھ روپے کے نوٹ اور نیپالی چاندی کے سکے کی صورت میں نکلے۔

خالی نشستوں کے انتخابات

لکھنؤ ١٣ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ الکشن کمشنر نے ایک خط اترپردیش کی حکومت کو لکھا ہے جس میں اسے مشورہ دیا ہے کہ یوپی اسمبلی کے جو ضمنی انتخابات ملتوی کرنے کا فیصلہ یوپی کابینہ نے کیا ہے۔ وہ مناسب نہیں ہے۔ بلکہ ان خالی نشستوں کو بھرنے کے لئے انتخابات کرا دینا چاہیئے۔ یوپی اسمبلی کی تین نشستیں اس وقت خالی ہیں۔ اور تیسری پارلیمنٹ خالی ہے۔

پرنٹر و پبلشر خواجہ عبد السلام ... انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT KANPUR

ESTD, 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶ ہم

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے
زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

احسن بمبئی

ہفتہ وار صداقت

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

قیمت
سالانہ ۸/-
سالانہ رعایتی ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 52	KANPUR SATURDAY	کانپور شنبہ ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۱۴ صفر المظفر سنہ ۱۳۷۰ھ	جلد ۵۲
No. 47	25th NOVEMBER 1950		نمبر ۴۷

ادبیات

حضورِ عشق سے کچھ راز پائے ہیں میں نے

(از جناب ساغر جعفری سیالکوٹی)

سرورِ کیف کے دریا بہائے ہیں میں نے
مے وشباب کے نغمے سنائے ہیں میں نے

کیا ہے نظم محبت کی داستانوں کو
وصال و ہجر کے منظر دکھائے ہیں میں نے

وفائے عشق کا سر میں مرے رہا ہے جنوں
دل و جگر پہ کئی زخم کھائے ہیں میں نے

دیارِ عشق میں برسوں رہا ہوں سرگرداں
حضورِ عشق سے کچھ راز پائے ہیں میں نے

جگر کے خون سے سینچا ہے میں نے نخل وفا
چراغ صدق و مروّت جلائے ہیں میں نے

کمالِ لطف و عطا سے رہی مجھے نسبت
خلوص و مہر کے ایوان سجائے ہیں میں نے

عطائے دوست سے اکثر ہوا ہوں بہرہ ور
جفائے دوست کے صدمے اٹھائے ہیں میں نے

گلہ رہا ہے عزیزوں کو بیرخی سے مری!
جگر پہ تیر شکایات کھائے ہیں میں نے

غم و نشاط زمانہ کے ماجرے لکھ کر!
فسانے اہل جہاں کو سنائے ہیں میں نے

مرے قلم سے نگارش نے پائی رعنائی
ہزار خوشے ادب کے سجائے ہیں میں نے

رہا ہوں رنج و صعوبت میں مبتلا اکثر
ستم زمانے کے ہاتھوں اٹھائے ہیں میں نے

لڑا ہوں سیلِ حوادث سے تان کر سینہ
تھپیڑے بادِ مخالف کے کھائے ہیں میں نے

مصیبتوں سے ہراساں ہوا نہ میرا دل!
جو کام کرنے کے تھے کر دکھائے ہیں میں نے

ستا یا کشمکشِ روزگار نے ساغر!
غمِ معاش کے صدمے اٹھائے ہیں میں نے

دنیائے اسلام

مصر برطانیہ سے معاہدہ کی منسوخی اور فوجی تخلیہ کا مطالبہ

قاہرہ ۱۶ نومبر شاہ فاروق نے آج برطانیہ کو پہلے سے آگاہ کر دیا کہ ان کی حکومت کا ارادہ ہے کہ مصری برطانی معاہدے کی منسوخی سویز سے برطانی فوجوں کے تخلیہ اور مصری تاج کے ماتحت اور سوڈان کے اتحاد کا مطالبہ کرے مصری پارلیمنٹ کے شاہانہ افتتاح کے موقع پر ایک تقریر میں جو ان کی طرف سے پڑھی گئی شاہ فاروق نے کہا کہ میری حکومت کے خیال میں یہ معاہدہ برطانی مصری تعلقات کی مناسب بنیاد نہیں ہے۔

اس سال کے شروع میں میری نئی کابینہ جب برسر اقتدار آئی تو اس نے وادی نیل سے غیر ملکی فوجوں کے تخلیہ اور مصری تاج کے ماتحت اس کا اتحاد قائم کرنے کی پرخلوص کوشش کی۔ امید کی جاتی ہے کہ باہمی تصفیہ کے لئے مناسب تجویزیں تیار کی جائیں گی۔ ان قومی عزائم کو پورا کرنے کے لئے میری حکومت مسلسل اور بیباکی کے ساتھ کوشش کرتی رہے گی۔

شاہ فاروق ایک ارغوانی رنگ کے موٹر پر بیٹھ کر پارلیمنٹ گئے۔ موٹر سوار محافظ ان کے آگے اور پیچھے چل رہے تھے۔ شاہ مصر کئی مہینے کے بعد آج پہلی بار منظر عام پر آئے۔ اس لئے راستہ میں ہر جگہ لوگوں کا بے انتہا ہجوم تھا۔ شاہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ میری حکومت کے خیال میں برطانی مصری معاہدہ باہمی تعلقات کی مناسب بنیاد باقی نہیں رہا اسلئے اس کی منسوخی اور دوسرے شرائط پر مبنی سمجھوتہ کرنا ضروری ہوگیا ہے۔ یہ شرائط صرف یہی ہوسکتے ہیں کہ مصر کا فوری اور مکمل تخلیہ کیا جائے۔ اور مصری تاج کے ماتحت مصر اور سوڈان کو متحد کیا جائے۔

میری حکومت اعلان کرتی ہے کہ وہ ان اصولوں سے کبھی انحراف نہیں کرے گی اسے یقین ہے کہ برطانی حکومت بھی ان اصولوں کو تسلیم کرلے گی۔ جو مشرق وسطیٰ میں امن اور سلامتی کی بہترین ضمانت ہے۔ شاہ فاروق کی تقریر وزیر اعظم مصطفےٰ النحاس پاشا نے پڑھی تھی۔

قاہرہ ۱۰ نومبر۔ چونکہ گذشتہ روز حکومت کے مؤیدین نے مصر کے سب سے بڑے مخالف اخبار کی عمارت پر حملہ کیا۔ اس لئے حکومت نے آج مظاہروں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے یہ اقدام اس لئے کیا ہے کہ وفد پارٹی کے مؤیدین اخبار الیوم کی عمارت کو جلا دینے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ مذکورہ اخبار کے سامنے جو مظاہرہ ہوا تھا۔ اس میں ستر آدمی زخمی ہوئے تھے۔

شاہِ فاروق کے مطالبے کے جواب میں بیون کا اعلان

لندن ۲۰ نومبر۔ برطانی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے آج شاہ فاروق کے اس مطالبہ کا جواب دیتے ہوئے کہ برطانی فوجیں مصر خالی کر دیں اعلان کیا کہ برطانیہ نہیں چاہتا ہے کہ مشرق وسطیٰ کو غیر محفوظ چھوڑ دیا جائے۔ برطانی وزیر خارجہ نے بتایا کہ مصر کے متعلق جو پالیسی اختیار کر رکھی گئی ہے اسے برطانیہ اس میں کوئی تبدیلی نہ کرے گا۔ انھوں نے کہا کہ شاہ فاروق کا یہ مطالبہ بھی پورا نہیں ہوسکتا کہ سوڈان مصر کے زیر حکومت کر دیا جائے۔ اس بارے میں بھی برطانیہ کی پالیسی وہی رہیگی جو پہلے تھی درحقیقت سوڈان کے مستقبل کا فیصلہ خود اس کے باشندوں کے ہاتھ ہے۔

عرب ملکوں میں سیاسی اور فوجی اشتراک

بغداد ۲۰ نومبر شامی وزیر اعظم ناظم القدسی جوان دنوں عرب راجدھانیوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ آج شاید عراقی وزیر اعظم نوری السعید پاشا سے گفتگو کریں گے ناظم القدسی کے اس دورے کا مقصد یہ ہے کہ عرب لیگ کے ممبر ملکوں میں سیاسی معاشی اور فوجی مسائل کے متعلق کوئی مفاہمت اور اشتراک عمل پیدا کیا جائے۔ چنانچہ شامی وزیر اعظم عنقریب قاہرہ جاکر بھی یہی گفتگو کریں گے وہ سعودی عرب پہلے ہی جاچکے ہیں۔

شام کے فوجی حکام کے اس انکشاف کا ذکر کرتے ہوئے کہ شاہ عبداللہ والی شرق اردن کے قتل کے منصوبے میں سعودی عرب کی حکومت نے مالی امداد دی ہے۔ شامی وزیر اعظم نے کہا کہ شام اور سعودی عرب میں جو برادرانہ تعلقات قائم ہیں۔ ان پر اس واقعہ کا کوئی اثر نہ پڑے گا۔ اس لئے یہ کہ معاملہ اس وقت عدالت میں پیش ہے۔ اور یہ وہی بتاسکتی ہے کہ یہ واقعہ سچ ہے یا جھوٹ۔

ہفتہ وار
وقت
کانپور
جلد ۵۲ کانپور شنبہ ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۵۰ء نمبر ۴۷

کانگریس پارلیمنٹری بورڈ حسب دستور قایم رہیگا

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ۲۰ نومبر کو متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ کانگریس کے دستور میں کمیٹی کی جو دفعہ مرکزی پارلیمنٹری بورڈ اور مرکزی انتخابی کمیٹی کی بابت ہے۔ اس کو برقرار رکھا جائے۔ ناسک کانگریس کے اجلاس میں اس مسئلہ پر لیڈروں میں بڑا اختلاف تھا۔ لیکن ورکنگ کمیٹی نے صوبائی انتخابی کمیٹیوں میں تبدیلیاں کرنے کا فیصلہ کیا اور ان کے ایک نیا فارمولا تیار کیا۔ جس کے مطابق ان انتخابی کمیٹیوں میں نو سے زیادہ ممبر اور ۵ سے کم ممبر نہ ہوں گے جن کو صوبائی کانگریس کمیٹی منتخب کرے گی۔ اگر صوبائی کمیٹی انتخابی کمیٹی کے میران کا انتخاب موجودہ ممبروں کے دو تہائی کے فیصلہ سے کرتی ہے تو انتخاب کو جائز سمجھا جائے گا۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر سے الکشن ہوگا جس کا ذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ ہوگا۔ یہ صوبائی انتخابی کمیٹیاں مرکز اور صوبائی ایوان ہائے قانون ساز کے لئے امیدواروں کی سفارش مرکزی انتخابی کمیٹی سے کریں گی۔

ورکنگ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس احمد آباد میں ۲۹، ۳۰ اور ۳۱ جنوری ہو جس میں دستور میں ورکنگ کمیٹی کی مجوزہ ترمیموں پر غور کیا جائے۔ اس کے علاوہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی مرکزی انتخابی کمیٹی کے لئے ۵ ممبر بھی منتخب کرے گی۔

ورکنگ کمیٹی نے کانگریس کے آئین میں دواہم اور دور رس تبدیلیاں منظور کیں۔ ایک تو یہ کہ کانگریس کے تمام عہدہ دار اور مجالس انتظامیہ اگزیکٹو باڈیز۔ دو سال تک برقرار رکھے جائیں۔ اور دوسرے یہ کہ صدر منتخب ایک اسٹیرنگ کمیٹی نامزد کریں۔ جو سالانہ اجلاس میں پیش ہونے والے مسودہ رزولیوشن اور آیندہ طریق کار پر غور کرے۔

پہلے فیصلے کی رو سے موجودہ صدر اور ورکنگ کمیٹی کے ممبر کل ہند کانگریس کمیٹی اور اس کے ڈیلی گیٹ یہ سب دو سال تک باقی رہیں گے۔ لیکن کانگریس کا سالانہ حسب دستور ہر سال ہوا کرے گا۔

صدر منتخب کو سالانہ اجلاس میں پیش ہونے والے رزولیوشن اور طریق کار پر غور کرنے کے لئے ایک اسٹیرنگ کمیٹی بنانے کا اس لئے اختیار دیا گیا کہ پرانے صدر اور پرانی ورکنگ کمیٹی کا کام ہلکا ہو جائے۔ اب تک عمل درآمد یہ رہا ہے کہ سرکاری رزولیوشن کے مسودے پرانی ورکنگ کمیٹی تیار کرتی ہے۔ جس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ صدر منتخب اور ڈیلی گیٹ بھی شریک ہوں۔

اچاریہ کرپلانی کی قیادت میں کانگریس ورکنگ کے اندر جمہوری محاذ قایم ہو جانے سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس پر غور کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں یہ قیاس لگایا جا رہا ہے کہ ورکنگ کمیٹی اس محاذ کو تسلیم نہیں کرے گی۔ اس لئے کہ اس طرح کی پارٹی بندیوں سے ابتری اور بے نظمی کے رجحانات کو تقویت پہنچتی ہے لیکن شاید جمہوری محاذ والوں کے خلاف اس وقت تک کوئی تادیبی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ جب تک کہ جداگانہ طور پر اس کے ممبر بنانا شروع نہ کر دئے جائیں۔ یا یہ محاذ کانگریس کے آئین کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائے

شبن لال کا بیان

مسٹر شبن لال سکسینہ نے جو اس وقت نوتنوا اسپتال میں زخمی پڑے ہیں۔ اخباری نمایندوں کو بیان دیتے ہوئے بتایا کہ ہندستان اور نیپال کی سرحد پر نیپالی فوج نے جو گولی چلائی تھی۔ اس میں ایک شخص ہلاک اور چار گھائل ہوئے۔

مسٹر سکسینہ نے کہا کہ میں ضلع کانگریس کمیٹیوں کے انتخابات کے سلسلہ میں گورکھپور گیا تھا۔ جہاں نیپال کی سرحد کے ہندوستانی گاؤں کے باشندوں نے مجھ سے مل کر یہ شکایت کی کہ نیپالی فوجوں کی گولیاں ان کے گاؤں تک پہونچ جاتی ہیں۔ چنانچہ کئی ہندستانی گھائل ہوگئے۔ چنانچہ میں ۲۲ نومبر کو ہندستان کی سرحدی چوکی سنولی گیا۔ اور وہاں سے موہاوا پہونچا۔ جہاں سے صرف ایک میل کے فاصلہ پر نیپال کی سرکاری فوجیں بھیرا کے محاذ پر موجود ہیں۔ میں نے وہاں کے باشندوں اور نیپال کانگریس کے کارکنوں سے گفتگو کی۔ ان لوگوں نے بتایا کہ بعض اوقات کو نیپالی فوجیں ہندستانی سرحد میں گھس آتی ہیں۔

اسی دن نیپالی فوج نے گولیاں چلائیں میری ٹرک باندہ پل پر سو کوئی ایک میل گئی ہوگی کہ تقریباً ایک درجن نیپالی فوجیوں نے جو قریب کی جھاڑیوں میں چھپے تھے۔ گولیاں چلائیں۔ پہلی گولی ڈرائیور کے ران کی ہڈی توڑ کر نکل گئی۔ اور دوسری گولی نے مسٹر کرشن دت کے سینے میں پیوست ہو کر ان کا خاتمہ کر دیا۔ ٹرک پر گولیوں کی بارہ باڑ ہیں چلائی گئیں۔

یہ ماجرا دیکھ کر میں ٹرک کے نیچے اتر پڑا۔ اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ بھرنی گاؤں میں داخل ہو گیا۔ میں ابھی کچھ ہی دور گیا تھا کہ ایک گولی میری ٹانگ میں آکر لگی۔ اور میں گر پڑا۔ جس کے بعد گاؤں والے مجھے اٹھا کر لے گئے۔ اس فائرنگ میں میرے دو کانگریسی ساتھی بھی زخمی ہوگئے۔ گاؤں کے باشندوں نے مجھے بتایا کہ تقریباً ایک گھنٹہ تک وہاں گولیاں گرتی رہیں۔ ہندوستانی سرحد کے ایک دوسرے گاؤں کوٹلیا میں ایک شخص اپنا کھیت جوتتے ہوئے گھائل ہو گیا۔

مجھے امید ہے کہ حکومت ہند نیپال کی اس زیادتی کے خلاف سخت احتجاج کرے گی۔ اور جن ہندوستانیوں کو نقصان پہونچا ہے ان کو اس کا تاوان دلائے گی۔

آزاد ٹریڈ یونین کانفرنس

پہلی یو پی آزاد ٹریڈ یونین کانفرنس ۱۸ نومبر کو یہاں مسٹر شبن لال سکسینہ کی صدارت میں ہوئی مختلف ٹریڈ یونینوں کے جلسے ۱۸ کو ہوئے۔ اور ان رزولیوشنوں پر غور ہوا جو ۱۹ کو کھلے اجلاس میں رکھے گئے کھلے اجلاس کا افتتاح ۱۹ نومبر کو ۲ بجے کانگریس ڈیموکریٹک فرنٹ کے لیڈر آچاریہ جے بی کرپلانی نے کیا۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا کہ ہندستان کی اقتصادی گتھی اسی وقت سلجھ سکتی ہے جبکہ صنعتوں کو قومی ملکیت بنانے کے بجائے غیر مرکزی بنانے کی پالیسی کو اختیار کیا جائے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ لیبر کو کھلم کھلا سیاست میں حصہ نہ لینا چاہیے۔

کنونشن نے طے کیا ہے کہ صوبہ کی مختلف صنعتوں میں آزاد ٹریڈ یونین بنائی جائیں۔ جس کا مقصد یہ ہو کہ لیبر کو مختلف سیاسی پارٹیوں کے ظلم اور حکومت سے بچایا جائے اور ایک پلیٹ فارم پر متحد کر دیا جائے۔ اس کنونشن نے مختلف صنعتوں کے مزدوروں کی شکایات کے متعلق بہت سے رزولیوشن بھی پاس کئے۔ اس کنونشن میں جو "لیبر یونٹی فرنٹ" بنا ہے اس کی ایک جنرل کونسل ہوگی۔ ہر پانچ ممبروں کا ایک نمایندہ اس کونسل میں ہوگا۔ فرنٹ کے عہدیداروں کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

مسٹر شبن لال سکسینہ (صدر) مسٹر گنگا سہائے چوبے (جنرل سکریٹری) اس کے علاوہ چار نائب صدر اور چار سکریٹری ہیں۔ لکھنؤ کے مسٹر بی ڈی شکلا فرنٹ کے خزانچی ہیں۔ اس کنونشن نے خان عبد الغفار خان کی رہائی کے لئے ایک رزولیوشن بھی پاس کیا۔

میونسپل گرلس کالج

میونسپل گرلس کالج کے ہفتہ "بنیاد" میں تقسیم انعامات کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے یو پی کے ڈائرکٹر تعلیم مسٹر اس کے گھوس نے کہا۔ "پرانی تہذیب میں عورتوں کا درجہ سب سے زیادہ بلند تھا۔ اور یہ عورتوں کی ہی ذمہ داری تھی کہ وہ اپنے بچوں کو ایسی تربیت دیں کہ وہ آگے چل کر ملک کے بہترین شہری بن سکیں اور عورتیں اس ذمہ داری کو اسی وقت بخوبی انجام دے سکتی ہیں جبکہ وہ خود تعلیم یافتہ ہوں انھوں نے استادوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ محبت کا برتاؤ کریں۔

لوہے کے سوداگر گرفتار

ہندوستان اسٹیل کارپوریشن برہانہ روڈ کانپور کے دو لوہے کے تاجر مسرس جرنجی لال اور رام سروپ کو کلکٹر گنج پولیس نے لوہا اور فولاد کے بلیک کرنے پر پکڑا۔

تجارتی حلقوں میں گھبراہٹ

کے بیوپاریوں کو ... ڈیفنس اور صنعت کے سب سے بڑے مرکز کانپور میں دو تاجروں کی نظر بندی کے بعد یہاں کے تجارتی حلقوں میں بڑی گھبراہٹ پھیل گئی ہے۔ مقامی ذمہ داروں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ کارروائی دوسرے بیوپاریوں کے خلاف بھی ہوگی یا نہیں لیکن باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ کانپور کے مزید بیوپاریوں کے خلاف بھی کارروائی کی جانے والی ہے۔ جو ہاتھرس مرادآباد اور بابوڑ کے بیوپاریوں کے خلاف کی جا چکی ہے۔

باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ مقامی ذمہ داروں کے پاس یہاں کے سماج دشمن بیوپاریوں کی فہرست ہے جس میں لوہے اور کپڑے کے بیوپاریوں کے نام ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ فہرست کے دوسرے لوگوں کے خلاف بھی جلد ہی کارروائی کی جائے گی۔

بتلایا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا فہرست اکتوبر کے آخری ہفتہ میں بنائی گئی تھی لیکن اس کے بعد مزید کارروائی اس لئے نہیں کی گئی کہ مقامی تجارتی حلقوں نے صوبائی حکومت سے درخواست کی تھی کہ انھیں اپنی حالت میں اصلاح کرنے کا ایک اور موقعہ دیا جائے۔ نومبر کے پہلے ہفتہ میں مقامی کلکٹر کے بنگلہ میں یوپی کے وزیر اعظم پنڈت گوبند بلب پنت نے مقامی تاجروں کے نمایندوں سے ملاقات کی جس میں انھیں ایک بار اور اپنی حالت ٹھیک کرنے کا موقع دینے کا اعلان کیا گیا۔

لیکن ادھر کچھ دنوں سے کپڑے اور لوہے کے بازار کے کچھ تاجروں نے اس یقین دہانی کے باوجود دوبارہ منافع خوری شروع کر دی۔ اور اسی لئے حکومت نے بھی چور بازاری کو روکنے کے لئے اقدام کیا ہے۔

اچاریہ کرپلانی کی تنبیہ

سابق صدر کانگریس اور جمہوری محاذ کے بانی اچاریہ جے بی کرپلانی نے ۱۹ نومبر کو مزدور یونینوں کو متنبہ کیا کہ اگر وہ گروہ بندی کی سیاست سے باز نہ آئیں گے اور ابن الوقت سیاست دانوں کی مشین کا پرزہ بنتی رہیں تو ان کا مستقبل ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد ہو جائے گا۔

اچاریہ کرپلانی نے جو آزاد ٹریڈ یونینوں یوپی کے پہلے اجتماع کا افتتاح کر رہے تھے مزدور یونینوں کو سرکاری پشت پناہی حاصل ہونے کے نظریے کو ناپسند کیا۔ اور کہا کہ اس سے ایک طرف تو عوام کے دماغوں میں یونین کی طرف سے بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔ دوسری طرف مزدوروں کی ہمت حوصلہ اور اقدام کی موت ہو جاتی ہے۔

انہوں نے مزدوروں کو مشورہ دیا کہ ملک کی سیاست میں ایک شہری کی حیثیت سے حصہ لیں اپنے ووٹ مناسب آدمیوں کے حق میں استعمال کرنے اور انتخاب کے موقعہ پر ووٹوں کے غلط اور بے ایمانی سے استعمال کو انھوں نے قومی جرم قرار دیا ہے۔

سرمایہ داری نظام کے خلاف جنگ کرنے میں مزدوروں کو انھوں نے مشورہ دیا کہ وہ گاندھی جی کے اصولوں کی پیروی کریں۔ نظام سرمایہ داروں سے لڑیں۔ سرمایہ داروں کی ذات سے نہیں انھوں نے کہا کہ یہ خیال کرنا غلط ہے کہ ہر سرمایہ دار بڑا آدمی ہے خرابی تو مشینی نظام میں ہے۔

پروفیسر شبن لال سکسینہ ممبر پارلیمنٹ نے اس اجتماع کی صدارت کرتے ہوئے پرزور اپیل کی کہ ہندستان کی تمام ٹریڈ یونینوں کو برطانی ٹریڈ یونین کانگریس کی طرح مزدوروں کی ایک مرکزی انجمن تنظیم کے تحت آجانا چاہیے۔

انھوں نے کہا کہ مجھے یقین کامل ہے کہ مزدوروں کا یہ اتحاد اس قدر طاقتور ہوگا کہ خواہ کوئی حکومت برسر اقتدار ہو اسے اس آواز میں مجبور ہو کر شایان شان توجہ کرنا پڑے گی۔

اس سے پہلے صدر مجلس استقبالیہ مسٹر گنگا سہائے چوبے ایم ایل اے یوپی نے اپنے خطبہ صدارت میں نمایندوں کا خیر مقدم کیا اور مرکز اور صوبہ حکومتوں کی اس پالیسی پر نکتہ چینی کی جو وہ مزدوروں کے سلسلے میں اختیار کئے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر لوہیا کی ہندستانی عوام سے اپیل

سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے ۱۹ نومبر کو یہاں ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ نیپال کی اس جنگ آزادی میں جو رانا حکومت کے خلاف لڑی جا رہی ہے۔ ہر ممکن امداد کریں۔ خواہ حکومت کا رویہ اس سلسلہ میں کچھ ہی کیوں نہ ہو۔

انھوں نے یوم نیپال کی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ اس ملک کے باشندوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہمسایہ ملک کی اس کے اس دور ابتلا میں امداد کریں۔

ڈاکٹر لوہیا نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ نیپال کانگریس کی تحریک جو چار سال ہوئے سوشلسٹ پارٹی نے شروع کی تھی زور پکڑ رہی ہے۔ اور نیپال میں راناشاہی کو کچل ڈالنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔

انھوں نے اس خیال کی تردید کی کہ نیپال کے معاملات میں بیرونی قوتیں مداخلت سے کام نہیں لیں گی۔ اس لئے کہ وہ نیپال کے خانگی مسائل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ امریکہ اور انگلستان جیسے ملکوں کو نیپالی مسائل سے بڑی دلچسپی ہے۔ اور اس دلچسپی کی وجہ یہ ہے کہ وہ یہ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ اگر نیپال کو آزادی حاصل ہوگی تو انھیں اپنی فوجوں کے لئے نیپالی سپاہی کیسے مل سکیں گے۔

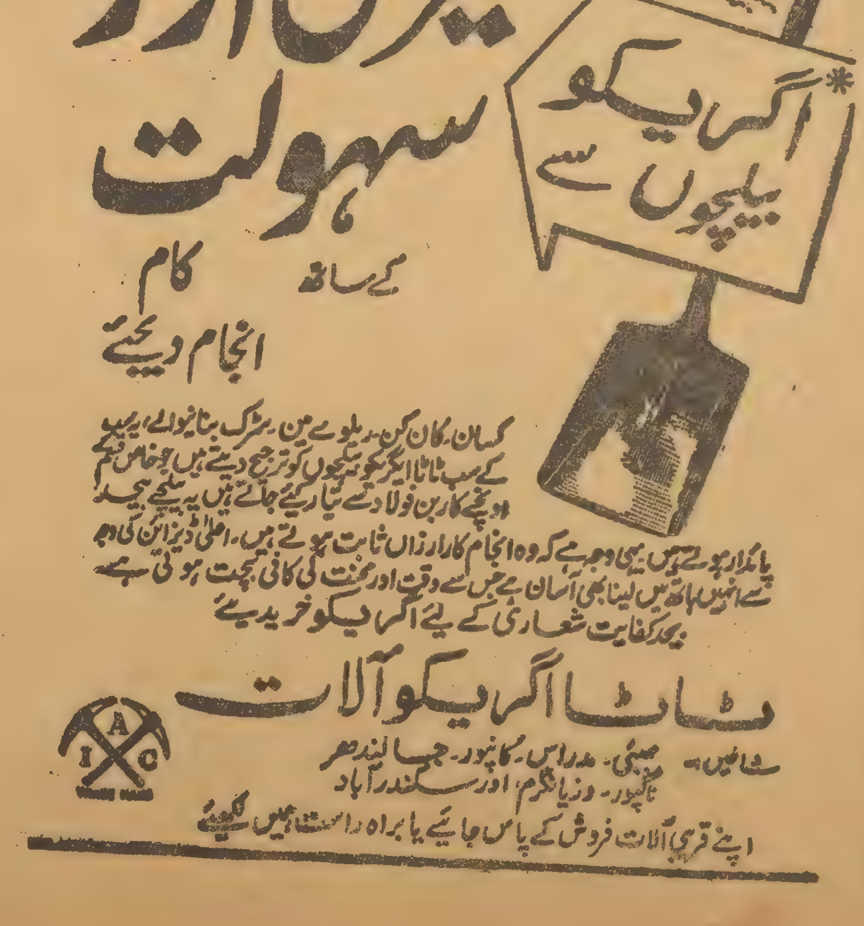
نیپالی باشندوں کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر لوہیا نے کہا کہ وہ غریب اور مفلس ہیں مگر ہیں بڑے بہادر اور جری جو اپنی آزادی حاصل کرنے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے

اس جلسہ میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ نیپالیوں کو اپنی جنگ آزادی پر مبارکباد دی گئی۔ اور دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ حکومت ہند سے اپیل کی گئی کہ وہ نیپال کی عارضی حکومت کی تائید و حمایت کرے۔

کرپلانی جی کو لنچ

مسٹر دیپ دت بہلوا منیجنگ ڈائرکٹر اسٹانک انجینئرنگ کمپنی لمیٹڈ نے ۱۹ نومبر ایک بجے دن کو برکلے ہاؤس میں سری اچاریہ کرپلانی کو ایٹ ہوم دیا جس میں ڈاکٹر برجندر سروپ (ایم ایل سی) ڈاکٹر مراری لال (ایم ایل سی) ڈاکٹر جواہر لال (ایم ایل اے) پنڈت گنگا سہائے چوبے (ایم ایل اے) سری شبن لال سکسینہ (ایم پی) سری پیارے لال اگروال اور شریمتی تارا وتی اگروال وغیرہ نے شرکت کی۔





سب رنگ

اِلکشن

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے لئے اِلکشن کے دن بھاگ کے دن ہوتے ہیں۔ جہاں وہ آئے دن انہوں نے ہوا کا رخ دیکھنا شروع کیا۔

"کیوں یار آج ہوا کس رخ چل رہی ہے۔"

سلام کا نام لیجئے بھائی پر چار ہا ہے۔ ایک ووٹ کا سٹ دس روپیہ پڑ رہے ہیں۔ "نہیں جی۔ کسان ٹی آگے چل کر زیادہ نفع کی رہے گی۔" ہماری رائے ہے اگر ہم سب زمیندار پارٹی پر چھا جائیں تو پو بارہ رہیں گے۔

"یار ہیں تو کسی ایک پارٹی کا ہونے سے رہا۔ دو ریشوں کا ساتھ رہنے میں بڑا فائدہ ہوتا ہے۔" "مگر سنو کہیں ایسا نہ ہو کہ نہ ادھر کے رہو اور نہ ادھر کے۔ لیا بات کہی ہے۔! یار یہاں تو زندگی بھر داؤں لگایا ہے۔" ایک داؤں یہ بھی سہی۔

ان مشوروں کو اب منظوم سنیے جو ایک پاکستانی روزنامے نے لکھے ہیں۔

اسلام کی یا رب اوٹ نہ لے۔ اس اوٹ سے کیا حاصل ہوگا
دو ادوٹ تجھ کو مل بھی گئے۔ دو ادوٹ سے کیا حاصل ہوگا

گن اہل غرض کے گاتا جا آ نندر کے تار بجاتا جا
کیوں دیکھ کی چھوٹ اٹھاتا ہے اس ٹوٹ سے کیا حاصل ہوگا

توہین اکابر توبہ توبہ۔ چوٹ پڑے گی سر پہ ترے
اور چوٹ اگر تو سہہ بھی گیا۔ تو چوٹ سے کیا حاصل ہوگا

تقلید کہی، تقلید کی منزل کان ہے مال دولت کی
تجدید سراسر کھوٹ ہے اک کھوٹ سے کیا حاصل ہوگا۔

اس شعر کا تعلق پاکستان کی سیاست سے ہے۔

برباد نہ ہو آسا تھ مرے، وہ سنا دولت والے تھوڑے ہیں
مروٹ تو اب کنگال ہوا محمد وٹ سے حاصل کیا ہوگا۔

جمہوری محاذ کا مقصد کانگرس سے

ناپسندیدہ عناصر کا اخراج

وجے واڑہ ۲۰ نومبر۔ مدراس کے سابق وزیر اعظم مسٹر ٹی پرکاشم نے آج اخبار نویسوں سے کہا کہ اچاریہ کرپلانی کی قیادت میں کانگرس کے اندر جمہوری محاذ کے قیام کا مقصد اس قومی جماعت سے ناپسندیدہ عناصر کو نکالنا ہے۔ مسٹر ٹی پرکاشم نے کہا کہ جس کو اندھرا میں جمہوری محاذ کی شاخ قایم کرنے کا کام سپرد ہوا ہے۔ کہا کہ اس اقدام کی ضرورت یوں پڑی کہ "بعض پرانے کانگریسی اس بات کو بھول گئے ہیں کہ جس ادارہ سے وہ تعلق رکھتے ہیں۔ اس کی خدمت کرنا بھی ان کا فرض ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں اس کام کی ابتدا بہت مناسب وقت پر کی گئی ہے۔ تاکہ آیندہ عام انتخابات سے پہلے پہلے اصلاح کی جا سکے۔

اندھرا کے کانگریسیوں میں اتحاد پیدا کرنے کی ان کوششوں کے متعلق جب ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ میرے اور سردار پٹیل کے درمیان اس سلسلہ میں جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ اس کو میں عنقریب شائع کرنے والا ہوں۔

پاکستان کے لئے اسلامی دستور

لاہور ۲۰ نومبر۔ ایران کے پاکستانی سفیر راجا غضنفر علی خان نے ایک استقبالی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے یہ تجویز کیا کہ پاکستان کے لئے اسلامی دستور کے بارے میں مشورہ دینے کے لئے مختلف اسلامی ممالک کے علما کی ایک کونسل قایم کی جائے۔

پاکستانی سفیر نے کہا کہ چونکہ اسی کونسل میں علما فقہا اور مجتہدین شریک ہوں گے۔ اس لئے صحیح طور پر ایسی ہی کونسل یہ فیصلہ کر سکتی ہے کہ پاکستان کا موجودہ دستور اسلامی ہے۔ یا غیر اسلامی۔

راجا غضنفر علی خان نے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ اگر صحیح معنی میں کوئی اسلامی دستور مرتب ہو جائے تو پھر وہ دوسرے اسلامی ممالک کے لئے بھی قابل قبول ہو جائے گا۔

ادب لطیف

محبت کا خون

عشق کے دعویداروں پر لطیف طنز

وہ دونوں ایک دوسرے کے ہو چکے تھے۔ ندی کے کنارے لہروں کے رقص کا نظارہ کرتے ہیں۔ باغ میں شام کا سہانا سماں دیکھتے ہیں۔ تاروں بھرے آسمان کے تلے ایک دوسرے سے گھل مل کر باتیں کرتے ہیں۔ انہوں نے ایک ایک دوسرے سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ایک دوسرے کے ہو جائیں گے۔ اس نے کہا تھا کہ میں تمہاری ہوں۔ اور تمہاری بن کر رہوں گی۔ وہ جھوم کر بولا تھا۔ میں تمہارا ہوں صرف "تمہارا"۔

جب چاندنی ان دونوں کے پاؤں چھوتی ہوتی اور چاندنی رات کی ٹھنڈی ہوا ان کے قہقہوں کو خوشی خوشی اس طرح اٹھا کرلے جاتی گویا پھول ہیں۔ تو وہ ایک دوسرے کے منھ کی طرف دیکھ کر کہتے۔ کاش ساری زندگی اسی طرح گذرے امتحان ختم ہوا کالج بند ہونے لگا۔ وہ چلتے وقت کہہ گئی۔ "دیکھو مجھے بھولنا نہیں۔ تم میرے ہو۔ صرف میرے"

اس نے جواب دیا کہ۔ تمہاری یاد میرے پرانوں کے ساتھ ہے۔

نتیجہ نکلنے کے بعد ایک دن اسے اپنی پیاری کا خط ملا مگر وہ خط نہیں تھا۔ اس کی تباہی کا پیغام تھا۔ اس نے لکھا تھا بہت سوچنے کے بعد میں نے اس نتیجہ پر پہونچی ہوں کہ ہم اور تم ایک نہیں ہو سکتے۔ مجھے بھول جاؤ۔ سمجھ لینا مجھ سے کبھی ملنا ہی نہیں ہوا تھا۔

وہ کلیجہ تھام کر رہ گیا۔ چند روز بعد اس نے سنا وہ ایک رئیس کے ساتھ بیاہی گئی ہے۔

لوگ حیران تھے کہ وہ اپنی صحت تباہ کر کے کبھی ان قدر زیادہ روپیہ کمانے پر کیوں کمربستہ ہے وہ دن رات کام کرتا۔ ہر لمحہ کو وہ روپیہ میں تبدیل کرنا چاہتا تھا۔ دیکھتے دیکھتے وہ سرمایہ دار بن گیا۔ وہ بھول چکا تھا کہ اسے پہلے کبھی نامراد محبت کی بیتا پڑی تھی۔ اب وہ خوش تھا۔ اس کی شادی ہو رہی تھی۔ لڑکی بڑی خوبصورت تھی۔ وہ آسے دیکھ آیا تھا۔ کھلا ہوا حسین نوجوان پھول معلوم ہوتی تھی۔

اس نے سنا کہ اس نے ہونے والی دلہن اور دلہن کے بچپن کے ایک ساتھی نوجوان میں بڑا پریم ہے مگر لڑکی کے والدین اس کی دولت کو دیکھ کر اسے بیٹی دے رہے ہیں۔ اس نے یہ بات سنی اور مگر سن کر چپکا ہو رہا۔

شادی ہو گئی۔ اس کی دولہن بہت خوش تھی۔ اچھے کپڑے زیورات۔ آرام و آسائش۔ اسے کس چیز کی کمی تھی۔

وہ سوچتا ہے کہ میں نے ایک لڑکی کو چاہا۔ اس نے دولت کے لئے محبت کا گلا گھونٹ دیا۔ اس لڑکی کو کسی سے محبت تھی مگر آرام و آسائش کے لئے محبت کو کچل ڈالا میری محبت کا ایک سرمایہ دار نوجوان نے خون کیا۔ میں نے سرمایہ دار بن جانے کے بعد ایک اور نوجوان کی محبت کا خون کر دیا۔ کیا محبت کا مصرف یہی ہے۔

نئی دہلی۔ ۱۸ نومبر ڈاکٹر بی کے سین ہند پارلیمنٹ کے ایک رکن۔ کل رات نئی دہلی میں ان کا انتقال ان کے قیام گاہ پر ہو گیا۔ ان کی عمر ۶۶ سال کی تھی۔

عالم نسواں

فارسی کی چند سخنور خواتین

(از جناب فدا شاہ جہاں پوری)

ببو جان

اس جلیل القدر خاتون کا اسم گرامی حلیمہ تھا۔ مگر ببو جان کے نام سے شہرت پائی۔ آپ کے والد بزرگوار عتیق اللہ خان سادات میں سے تھے۔ اور والدہ ماجدہ اعلیحضرت امیر دوست محمد خان کے خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔

ضیاء الملک امیر عبدالرحمن خان سے آپ کا عقد ہوا تھا اپنی قابلیت بلند نظری حسین سیرت اور حسن صورت کے باعث ضیاء الملت کو بہت عزیز تھیں۔ اس کے علاوہ آپ نہایت اعلیٰ صفات کی حامل بھی تھیں۔

آپ کی سخاوت۔ فیاضی اور خوش خلقی کے تذکرے آج تک اہل افغانستان کے زبان پر ہیں۔ اور آپ کا نام نہایت عزت و احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔

موصوفہ اپنے زمانہ کی نہایت باذوق اور نغز گو شاعرہ تھیں۔ آپ کا کلام ملاحت رسالہ ارشاد النسواں میں اکثر اشاعت پذیر ہوتا رہا ہے۔ مگر اس کے باوجود ان کے یہ چند شعر ہی دستیاب ہو سکے۔

از برائے حشر اما بلند کنید
بہ سر محمود لوائے استقلال۔
بادشیریں وہاں ملت ما
یا رب از میوہ ہائے استقلال
میکشم بعد ازیں بدیدہ خود
سرمہ از خاک پائے استقلال

ایک روز امیر عبداللہ خان نے اس بلند مرتبت خاتون کو نرگس کا ایک گلدستہ پیش کیا۔

موصوفہ نے ہدیہ تشکر کے طور پر مندرجہ ذیل فی البدیہہ فرمایا۔

نرگس صد برگی از دست شہنشاہم رسید
بر سر خود ماندم و بر چشم تر مالیدمش

امیر عبدالرحمن خان موصوفہ کو انتہائی عزیز رکھتے تھے۔ آپ کی محبت ان کے دل کی گہرائیوں میں اتر چکی تھی۔ گو انہوں نے اب تک کبھی شعر نہیں کہا تھا۔ مگر ایک روز موصوفہ کی فرمایش پر ان کی دلدہی کے لئے مندرجہ ذیل شعر ارتجالاً ارشاد فرمائے۔

مہد علیا صدر کبرے بی بی عفت حشم
زانکہ از عزت شہنشہ خواندست علیا محترم
صاحب علم و حیا دانائے جود و کرم!

(باقی آئندہ)

بچوں کی دنیا

یہ تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اسکیمو برف کے مکانات بنا کر رہتے ہیں۔ آج میں تم کو یہ بتانے جا رہا ہوں کہ یہ لوگ برف کے مکانات کس طرح بناتے ہیں۔

یہ لوگ سطح زمین کی سطح سے سولہ انچ کا ایک مربع کی شکل کا برف کا ٹکڑا کاٹ لیتے ہیں۔ جس کی موٹائی چھ انچ ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ اس سے بڑے ٹکڑے بھی استعمال کرتے ہیں ان برف کے ٹکڑوں کو تلے اوپر رکھ کر یہ لوگ مقبرہ کی شکل کا ایک عمارت تیار کر لیتے ہیں۔

یہ لوگ اس طرح کے دو گول کمرے ملے ہوئے بناتے ہیں ایک کمرہ ان کے کتوں کے لئے ہوتا ہے۔ اور ایک خاندان کے رہنے کے لئے۔ بعض اسکیمو ایک کمرہ کھانا پکانے اور یا دوسری چیزوں کے لئے بھی بنا لیتے ہیں۔ اسکیمو ان مکانوں کو اگلو کہتے ہیں۔ مکانوں میں اندر جانے کے لئے برف کی ایک لمبی دہلیز سی بنا لیتے ہیں۔ اور ایک بڑے وزنی برف سے دروازے کا کام لیا جاتا ہے ان مکانوں میں آدمی بہ آسانی کھڑا ہو سکتا ہے۔ روشنی کے لئے یہ لوگ مکان میں کہیں پر ایک پتلا برف کا ٹکڑا لگا دیتے ہیں جس میں سے روشنی چھن کر اندر داخل ہوتی ہے۔ اسٹول اور میز کا کام اسکیمو برف کے ستونوں سے لیتے ہیں۔ اور برف کے تختوں پہ کھال چڑھا کر ان پر سوتے ہیں۔

روشن دان نہ ہونے کی وجہ سے بعض اوقات یہ مکانات بڑے خطرناک ثابت ہوتے ہیں۔ اسٹفنسن د جس نے سرد ممالک کے بہت سفر کئے ہیں) لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسی قسم کے مکان میں تیل سے جلنے والے چولہے میں کھانا پکا رہا تھا۔ کہ اس کا ایک ساتھی بیہوش ہو کر گر پڑا۔ اور دوسرے ساتھی کے بھی بیہوشی طاری ہونے لگی۔ اسٹفنسن یہ دیکھ کر فوراً چولہے کو لیکر باہر نکل آیا۔ اور اپنے ساتھیوں کو بھی کھینچ کر باہر لایا۔ تاکہ وہ ہوا میں سانس لے سکیں۔

جب سورج کی کرنیں تیز ہونے لگتی ہیں۔ اور برف پگھلنے لگتی ہے۔ تو اسکیمو اپنے برف کے مکانوں کو چھوڑ کر جانوروں کی کھال کے خیمے گاڑ کر۔ ان میں رہتے ہیں۔ اور موسم خزاں کے شروع میں ہونے پر پھر برف کے مکان بنا کر ان میں رہنے لگتے ہیں۔

---

۲۵ ہر صنعت ماسکو کو اپنی تازہ ترین مصنوعات ہدیہ کے طور پر پیش کرتی ہے۔ ہر قوم اپنے رقص اور گیتوں سے اپنے جداگانہ کلچر کی نمائش کرتی ہے۔

فلم دیکھنے کے بعد اسٹالن کا ایک جملہ یاد آ جاتا ہے جو اس نے جنگ سے پہلے کہا تھا۔ "غنیم کے مقابلے میں پوری روسی قوم اس طرح کھڑی ہو جائے گی جیسے ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ اور آپ ہی کے آرزو بھرے دل سے ایک سوال امنڈنے لگتا ہے کیا ہندوستان بھی کبھی ایسی ہی بامقصد زندگی بسر کرے گا۔

پردۂ فلم

قومی زندگی کی نمائندہ

روسی فلمیں

"ماسکو زندہ باد" ایک معلوماتی فلم ہے۔ جس میں روس روس کی راجدھانی کی ۸۰۰ سالہ سال گرہ کا جشن دکھایا گیا ہے۔ "دیہات کی مدرسہ" شہر کی ایک تعلیم یافتہ لڑکی کی فرضی سرگذشت حیات ہے جس نے سائبریا جیسے وحشی علاقے میں تعلیم پھیلا کر ملک کی سچی خدمت کی۔ اور جس نے اپنی ذاتی مثال اور قربانیوں سے سائبریا کے لوگوں میں تعلیم کی روح پھونک دی۔

دونوں فلم اپنی نوعیت کے اعتبار سے عام ہندوستانی فلموں سے اتنی مختلف ہیں۔ ان پر تبصرہ کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

جہاں تک آرٹ کا تعلق ہے۔ وہ اپنی سادگی تاثیر پیدا کرنے میں ذرائع کے استعمال میں کفایت شعاری اور طرز ادا کے دو ٹوک پن سے متاثر کرتے ہیں۔ "دیہات کے مدرسہ" میں فلم کے بنیادی یا مرکزی مقصد کے کسی جگہ ذرہ برابر نہیں ہٹایا گیا ہے۔ فوٹو گرافی مکالمہ۔ منظر کشی اور ایکٹروں ہر چیز کا انتخاب کہانی کے اسی بنیادی مقصد کے مناسبت سے کیا گیا ہے۔ ان میں نہ پبلک کو للچانے والی عورت کے جسم کی چھچھوری نمائش اور عریانی ہے۔ "نہ نظریا کے تیر" ہیں نہ خچھاتی اچھال ناچ اور بیمار محبت کی ترجمانی کرنے والے گانے۔ ہونے کو ناچ بھی ہیں۔ گانے بھی ہیں۔ اور عورت کا حسن بھی ہے۔ لیکن یہ سب ایسے ہیں کہ جو کہانی کے بلند مقصد کے شایان شان ہیں۔ ہونے کو ایک بدمعاش بھی ہے جو مدرسہ پر بری نیت رکھتا ہے۔ لیکن اشارہ خفیف اور ابتذال سے بالکل پاک ہے۔ بلکہ سا کے چٹخارے کے لئے بدمعاش کے چشم و ابرو سے شہوت برسا کر ہیروئن کی بلند شخصیت کے بی حرمتی اور تذلیل نہیں کی گئی ہے۔ اشارہ صرف اتنا ہی ہے۔ جتنی کہانی کو مضبوط بنانے اور ہیروئن ... کرنے کے لئے ضرورت ہے۔

اس روسی فلم اور عام ہندوستانی ...

جو بکاؤ چیز اور استعمال کی چیز میں ہوتا ہے۔ روس کے سماجی نظام میں پیسہ کمانے کے لئے لوگوں کا اخلاق خراب کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ تعلیمی اور معلوماتی فلم تو اور ہی چیز ہیں۔ وہاں کے تفریحی فلم بھی قومی مقصد سے خالی نہیں ہوتے۔ اور قومی کردار کے بنانے میں کسی نہ کسی رخ سے ضرور مدد دیتے ہیں۔ روس زندگی کو لہو و لعب نہیں سمجھتا۔ بلکہ ایک سنجیدہ چیز سمجھتا ہے۔ یہ بات ان فلموں سے پوری طرح ثابت ہو جاتی ہے۔

ہمارے ہندوستانی معیار سے یہ فلم روکھے پھیکے کہے جائیں گے۔ لیکن جہاں تک آرٹ کا تعلق ہے۔ اس کی کسی صنف میں کوئی کمی نہیں پائی جاتی۔ سادگی اس آرٹ کی جان ہے۔ ان فلموں کو فلم سازی کی سہل ممتنع کا مکمل نمونہ سمجھئے۔

افسوس کہ ہم روسی فلم کے مکالمے کا لطف نہیں اٹھا سکتے۔ ہونٹوں کی جنبش کے اعتبار سے کرداروں کے منھ میں ہم مفہوم ہندوستانی الفاظ میں رکھنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن ظاہر ہے کہ اس طرح نہ اصل مکالمے کا لطف باقی رہ سکتا تھا نہ رہا۔

آرٹ اور کہانی سے قطع نظر ان فلموں کی اہمیت ایک دوسری حیثیت سے بھی ہے۔ وہ ہمارے سامنے روس کا زندگی اور سماجی نظام کی تصویر بھی پیش کرتی ہیں۔ ان فلموں کے دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ روس کے لوگ ایک مقصد زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور یہ قومی مقصد ہر وقت اور ہر حال میں ان کے پیش نظر رہتا ہے۔ ماسکو زندہ باد میں ہر چہرے پر ایک عزم دکھائی دیتا ہے۔ قوم کی تعمیر کا عزم یہ عزم ان کو بے مقصد اور لہو لعب کی زندگی بسر کرنے سے روکتا ہے۔ ان کو ایسی باتوں میں پڑنے کی فرصت ہی نہیں جن کا کوئی مقصد نہ ہو۔ اس معلوماتی فلم میں جشن کے مناظر ہیں۔ لیکن جشن میں بھی بلا کا نظم و ضبط ہے۔ میلہ ہے۔ ناچ گانا ہے کھیل ہیں دوڑ ہے ہیں۔ پیراکی کے مقابلہ ہیں۔ طرح طرح کے تماشے ہیں۔ لیکن ہر چیز ایک منصوبے کے ماتحت ہے روسیوں کے چہرے بشاش ہیں۔ لیکن ان کی خوشی میں بھی ایک ضبط ہے۔ اور جہاں ضبط کم ہے وہاں بھی نظم برہے۔ اور اس پورے جشن کا بھی ایک بنیادی مقصد ہے۔ لوگوں میں قومی تعمیر کی ایک امنگ پیدا کرنا۔ اور روس کی دور دراز ریاستوں کے بنیادی اتحاد کو اجاگر کرنا ص م

"میک موہن لائن" ہندستان اور تبت کے درمیان حد فاصل

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہند نے آج پارلیمنٹ میں کہا کہ ہندستان اور تبت کے درمیان میک موہن لائن حد فاصل ہے۔ اس کا تعین ۱۹۱۴ء میں شملہ کنونشن میں کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہی ہماری حد فاصل ہے۔ یہیں سے ملکوں کی سرحد الگ ہوتی ہیں۔ اور کسی کو بھی یہ سرحد عبور نہ کرنے دیں گے۔

پنڈت نہرو کے اس اعلان پر ایوان کے تمام ممبران نے نعرہ ہائے تحسین بلند کیا۔ اور ایوان گونج اٹھا۔

وزیر اعظم نے بتایا کہ ہندستان کی سرحد ایک طرف لداخ سے کر نیپال کا علاقہ شروع ہونے تک تبت سے ملی ہوئی ہے۔ اور دوسری طرف بھوٹان کے بعد آسام کے شمالی علاقہ کے ذریعہ آسام کی طرف سرحد کا تعین ۱۹۱۴ء میں شملہ کنونشن نے میک موہن لائن سے کیا تھا۔

مسٹر کھتہ نے پوچھا۔ کیا پیکنگ کے ہندوستانی سفارت خانہ سے اس قسم کی کوئی اطلاع آئی ہے کہ چین کے نئے نقشہ میں اس کی جنوبی مشرقی سرحد دریائے برہم پتر تک دکھائی گئی ہے۔

پنڈت نہرو۔ چین کا کوئی نقشہ نہیں ہے۔ گذشتہ تیس سال سے چین کا جو نقشہ ہے اس میں جنوب مشرق کے بعض ایسے حصوں کو چین میں دکھایا گیا ہے۔ جو چین میں نہیں ہیں۔

پاکستان اور پختونستان کی فوج

میں سخت لڑائی

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ پاکستان اور پختونستان کی فوجوں کے درمیان گرو یک کے علاقہ میں اکتوبر کے آخری ہفتہ میں سخت لڑائی ہوئی۔ اس کی اطلاع کابل کی باخبر خبر رساں ایجنسی نے دی ہے۔ دونوں طرف کے آدمی کھیت آئے۔ اور اس کے بعد پاکستان کی فوج کو ٹیاریڈ کی چھاؤنی کی طرف پسپا ہونا پڑا۔

بیان کیا گیا ہے کہ حکومت پاکستان کا ایک خفیہ حکم جس میں پختونستان کی فوج پر رات کے وقت حملہ کرنے کو کہا گیا تھا۔ پختونستان کی قومی اسمبلی فوج کے کمانڈر کے ہاتھ لگ گیا تھا جس کے بعد انہوں نے موسیٰ خان کو دفاعی انتظامات کرنے کا حکم دیا تھا۔

ضرورت ہے کہ انسان ہمیشہ کھلاڑیوں کے جذبہ سے کام لے۔

ورزشوں کے فنون کی صحیح تعلیم حاصل کرنے کے بعد اُسے پیشہ بنانا مضر ہے۔

قیمتی انعامات دینے سے پیشہ وروں اور ورزش کے ماہروں کی ہمت افزائی ہوتی ہے۔

فوجی تعلیم ورزشی تعلیم کی قائم مقام قرار نہیں پا سکتی اس لئے کہ اول الذکر کا مقصد تنفر اور تباہی و بربادی ہوتا ہے برخلاف اس کے ثانی الذکر کا منشا محبت اور خدمت خلق۔

کسی فن میں مہارت حاصل کرنے کی طرف توجہ کو زیادہ نہ بڑھنے دینا چاہیئے۔

قوت کے مظاہرے کا جذبہ بھی اتنا ہی برا ہے جتنا کہ دولت کے مظاہرے کا۔

حفظان صحت کے اصولوں سے ناواقف نہ ہو۔

پتھر کے کوئلہ کا استعمال ۳۰۰ قبل مسیح یونان اور روم کے لوہاروں کو معلوم تھا۔

کانگرو (آسٹریلیا کا ایک جانور ہے) کی چھلانگیں لگانے کی رفتار ۲۵ میل فی گھنٹہ ہے۔

۱۸۹۸ء تک اس بات پر کہ مینڈک کیچڑ میں پیدا ہوتے ہیں۔ کوئی یقین نہیں کرتا تھا۔

ایک ایکڑ مکئی کا کھیت زمین سے ۹۰ پونڈ نائٹروجن ۲۰ پونڈ پوٹاس اور ۱۲ پونڈ فاسفورس حاصل کرتا ہے۔

پینی سیلین۔ آئس کریم میں ملا کر بجائے ٹیکہ لگانے کے کھائی جا سکتی ہے۔

مینڈک زیادہ تر صرف انڈے دینے کے موسم میں بولتے ہیں۔

سب سے تیز کبوتر کی رفتار ۱۰۰ میل فی گھنٹہ ہے۔

موج تبسم

پوتا۔ دادا جان۔ آپ سخت چیز کیوں نہیں چبا سکتے
دادا۔ بیٹا۔ میرے دانت نہیں ہیں۔
پوتا۔ اچھا تو میرے اخروٹ اپنے پاس رکھ لیں

استاد۔ سینما دیکھنے کے فوائد پر ایک مضمون لکھو۔
لڑکا۔ جناب کچھ فائدہ نہیں۔
استاد۔ وہ کیسے۔
لڑکا۔ میرا باپ مجھ سے ایسا ہی کہتا ہے۔

استاد۔ اگر میں تمہیں ہزار ہزار کے دس نوٹ دوں تو تم کیا کرو گے۔
لڑکا۔ رپورٹ۔۔۔ کیوں کہ اب وہ بلیک مارکیٹ میں بھی نہیں چل سکتے۔

دوست۔ تم مغموم کیوں ہو۔ آخر کیا بات ہے
نادار مقروض۔ میرا بال بال قرض میں بندھا ہوا ہے۔
دوست۔ اگر یہ بات ہے تو تم کو خوش ہونا چاہیئے۔ اور تمہارے قرض خواہوں کو مغموم جن کے روپیہ ڈوب گئے۔

پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کا انکشاف

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے پارلیمنٹ میں انکشاف کیا کہ ۸ اپریل سے ۱۴ نومبر تک ہندوستان سے ۱۳ لاکھ ۳ ہزار ۶ سو ۸۶ ہندو مشرقی بنگال گئے۔ ان میں عام مسافر بھی شامل ہیں۔ حکومت ہند کو صحیح طور پر اس کا علم نہیں ہے کہ مشرقی بنگال کی حکومت نے ان اپنے گھروں کو واپس جانے والے ہندوؤں میں سے کتنوں کو دوبارہ بسا دیا گیا ہے۔

پنڈت نہرو نے مسٹر کہتھ کے ایک سوال کے جواب دیتے ہوئے بتایا کہ دہلی سمجھوتہ کے بعد ۵ لاکھ ۷۴ ہزار ۴ سو ۲۹ مسلمان مشرقی بنگال سے مغربی بنگال آئے۔ ۳۱ جولائی تک حکومت ہند نے ان لوگوں میں سے ۴ ہزار ۹ سو سات آدمیوں کو دوبارہ بسا دیا ہے۔

مسٹر کہتھ۔ کیا درست ہے کہ حال ہی میں حکومت نے یوپی میں متعدد پناہ گزینوں کو مغربی پاکستان سے سرکاری اخراجات پر بلایا ہے۔ اور کیا دہلی معاہدے سے اس کی ذمہ داری صرف حکومت ہند پر عائد ہوتی ہے۔

پنڈت نہرو۔ بلانے کا کوئی سوال نہیں۔ جو لوگ فروری اور مارچ میں گئے تھے۔ دہلی معاہدے کے مطابق انھیں واپس آنے کی سہولتیں دی گئی ہیں۔

مسٹر اجیت پرشاد جین نے ایک تحریری جواب میں بتایا کہ اپریل سے ستمبر تک مشرقی بنگال سے آنے والے پناہ گزینوں کی آبادکاری پر بہار میں ایک لاکھ ۳۹ ہزار ۴ سو، اڑیسہ میں ایک لاکھ ۲۱ ہزار ۸ سو اور مغربی بنگال میں ۱۵۹ لاکھ روپیہ صرف کیا گیا ہے۔ ابھی کیمپوں میں ۲ لاکھ پچاس ہزار پناہ گزین موجود ہیں۔

پنڈت کنزرو۔ متروکہ جائدادوں کے بارے میں ہند اور پاکستان کے درمیان جو مراسلت ہو رہی ہے۔ کیا اس میں کسی پہلو پر سمجھوتہ ہوا ہے۔

پنڈت نہرو۔ اس مسئلہ کے بعض معمولی پہلوؤں پر سمجھوتہ ہوا ہے۔ کسی اہم پہلو پر اب تک کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا ہے۔ اسی لئے ہم نے حکومت پاکستان کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ایک جوڈیشل ٹریبونل بٹھایا جائے لیکن ابھی آخری طور پر اس کے بارے میں کچھ نہیں ہوا ہے۔

کشمیر دستوری اسمبلی

جموں ۲۰ نومبر۔ جموں صوبہ نیشنل کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے جس کا اعلان کل یہاں ہوا تھا حکومت کشمیر کے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا کہ ریاست کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک دستوری اسمبلی قائم کی جائے۔ کمیٹی نے یہ امید ظاہر کی کہ دستوری اسمبلی ہندوستان کے ساتھ ریاست کے الحاق کے متعلق ایک مستقل فیصلہ کر کے کشمیر کے قضیہ کو ہمیشہ کے لئے چکا دے گی۔

کشمیر کو روسی سفیر کا عطیہ

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ کشمیر کے دفتر اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان میں مقیم روسی سفیر موسیو نودی کوف نے ستمبر کشمیر سیلابی امدادی فنڈ کے لئے ایک ہزار پانچسو روپے کا عطیہ بھیجا ہے۔

سستے کھانے کی دکانیں
کھولنے کی تجویز

الہ آباد ۲۰ نومبر۔ سوشل ورکس کی ہندوستانی کانفرنس کی شاخ یوپی نے یہاں اپنے دو روزہ اجلاس میں کئی رزولیوشن پاس کئے۔ ایک رزولیوشن کے ذریعہ اس نے سفارش کی کہ پورے اتر پردیش کی غذائی حالت کی جانچ کی جائے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ یہاں کے باشندوں کی مختلف غذاؤں میں کتنی قلت پیدا ہو گئی ہے۔ اور طبقہ واری کھانے کی دکان کھولی جائیں۔ جہاں سے ڈیڑھ سو روپیہ سے کم آمدنی والوں کو کنٹرول نرخ پر کھانا مل سکے۔

ایک دوسرے رزولیوشن میں اس نے یہ سفارش کی کہ چونکہ اسکول کے بچوں کو آج کل کافی اور صحت بخش غذا نہیں ملتی۔ اس لئے اسکول کے وقت میں ان کے لئے ناشتہ کا انتظام کیا جائے۔ جس میں حکومت بھی مدد کرے۔

حصار اور گڑگاؤں میں ٹڈیاں

شملہ ۱۸ نومبر۔ حصار اور گڑگاؤں کے دیہاتوں میں ٹڈی دل آ گئے ہیں۔ اور ٹڈیوں نے ۳ ایکڑ میں انڈے دینا شروع کر دیا ہے۔ سرکاری افسران ٹڈی کے بچوں کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جموں کے کاشتکاروں میں زمین کی تقسیم

جموں ۲۰ نومبر۔ صوبہ جموں میں کاشت کاروں کو زمین کی منتقلی کی کارروائی شروع ہو گئی ہے سب سے پہلے ضلع کٹھوا کے ایک زمیندار کی اسی ایکڑ زمین دوستانہ فضا میں کاشت کاروں کو منتقل کر دی گئی۔ زمیندار کے لئے ۲۳ ایکڑ زمین چھوڑ دی گئی ہے۔!

وہ جوانی اور عیش کے دن

(از جناب محمد آمین شرق پوری)

ایک دن وہ آ نکلا۔ پاگلوں کی سی صورت بنائے خشک گھاس کے سے بال بکھرے۔ مٹی اور دھول میں اٹے ہوئے داڑھی بڑھی ہوئی۔ کھلا گریبان۔ ایک آستین سرے سے غائب۔ پھٹا ہوا پائجامہ پاؤں میں ایک جوتا ندارد۔ شراب کی خالی بوتل ہاتھ میں لئے کبھی وہ کیسا خوش پوش انسان تھا۔ اس کے متعلق مشہور تھا کہ وہ ہر روز نیا لباس بدلتا ہے۔ زمین پر چلنا عار سمجھتا تھا۔ موٹر ہر وقت دروازے پر کھڑی رہتی۔ میں اس کی چاپلوسی میں آ گئی۔ اس کے بارے میں یہ جانتے ہوئے کہ بدچلن ہے۔ کئی ایک لڑکیوں کی عصمت تباہ کر چکا ہے۔ اپنی دولت کے بل پر۔ اپنی چکنی چپڑی باتوں سے۔ دام میں کشش تھی۔ چڑیا بغیر کچھ سوچے سمجھے بغیر پھنس گئی۔ ذرا دیکھو تو ان آنکھوں میں۔ کتنی بے چینیاں تڑپ رہی ہیں۔ اس کی مخمور آنکھیں سچ مچ جام چھلکا رہی تھیں۔ بولی۔ دیکھ رہی ہوں۔

"پھر کیا ارادہ ہے"

تم چاہتے کیا ہو۔

"چاہت"! ستیاناس ہو اس چاہت کا مستی جیسے اس کی آنکھوں میں سے چھلک کر میری آنکھوں میں اتر آئی تھی۔

نہ جانے کیوں میں خود کو بے بس پا رہی ہوں۔ تمہاری آنکھوں نے نہ جانے کیا جادو کر دیا ہے۔ دماغ میں کچھ بھی تو نہیں آتا۔ بس تم ہی تم نظر آ رہے ہو۔ یہ کائنات دھندلی کیوں پڑ گئی۔ یہ سورج چھپ کیوں گیا ہے۔ یہ گرم ہوا کتنی خوشگوار معلوم ہو رہی ہے۔ تم آج اتنے حسین کیوں نظر آ رہے ہو مجھے۔ تمہارا لباس کیسا پیارا پیارا ہے۔ ٹائی باندھنے کا انداز۔ شاید دو دلوں میں ایسے ہی گرہ لگتی ہے۔ معتوقہ اور خوش وضع۔ یہ بال کس وضع کے بنائے ہیں۔ تم نے۔ جیسے کوئی دل میں بیٹھ کر ہنس رہا ہو۔ تمہاری چمکتی ہوئی پیشانی۔ چاند سے نور چھین لیا ہے۔ تم نے۔ سراپا نور ہو نور۔

پھر چونک کر بولی۔ لے چلو مجھے جلدی لے چلو۔ میں چلنے کے لئے تیار ہوں۔ بالکل تیار۔ اس دنیا میں جہاں چاہو مجھے لے جا سکتے ہو۔ تمہیں اختیار ہے مجھ پر پورا اختیار ہے"

اس کا گورا گورا سڈول ہاتھ آگے بڑھا۔ میری گداز کلائی تھام کر بولا۔ میں نہ جانے کب سے منتظر تھا۔ اس رنگین لمحہ کا۔ تمہیں جیتنے کا۔ میں کیسا خوش قسمت ہوں۔ مجھے اپنی خوش قسمتی پر رشک آ رہا ہے۔ تم ایسی حسینہ مجھے نواز رہی ہے۔ آنکھوں میں نہیں دل میں بس رہی ہو تم۔ آؤ چلیں۔ ایسی نگری میں جسے میرے خوابوں نے تعمیر کیا ہے۔ سندر سی نگری میں لے آیا اپنے خوابوں کی نگری میں۔ یہ کوٹھی تمہیں پسند ہے نا کیوں ہے کیوں نہیں۔ بول اٹھی۔ یوں ہی اس کے در و دیوار پر نظر ڈالے بغیر۔

یہ کمرہ خاص طور پر میں نے تمہارے لئے آراستہ کیا ہے۔ وہ میرا ہاتھ تھامے ایک مرصع کمرے میں لے گیا۔

واقعی یہ تو اچھا ہے۔ بہت اچھا۔ کیسا قیمتی فرنیچر ہے۔ اہا ہا اور یہ نیلگوں پردے۔ دیواروں کے رنگ سے کس قدر مشابہ ہیں مجھے تو دھوکا ہو رہا ہے یہ دیوار ہے۔ یا دروازہ۔ اس سے نکلنے کا راستہ کدھر ہے۔ میں متعجب ہو کر کہہ رہی تھی۔ وہ ہنس پڑا۔ میری کم عقلی پر۔ ایک دیوار چھو کر بولا۔ یہ دروازہ نہیں تو اور کیا ہے۔ میں نے پاگلوں کی طرح اُسے دھکیلنا چاہا۔ وہ پھر ہنس پڑا۔ بولا۔ میں نہ کہتا تھا کہ یہ نگری سندر ہے دل کی نگری کے کہیں کواڑ ہوتے ہیں۔ جو اس میں رہتا ہے باہر نہیں آتا۔

"کیا مجھے سچ مچ دل سے دور نہ کرو گے مسکرا کر بولی!"

"دل میں بسنے والا جدائی کیسے ہو سکتا ہے۔ دیکھ رہی ہو دروازہ ڈھونڈنے سے نہیں مل رہا۔ بس سمجھ لو کہ میں ہمیشہ تمہارا ہوں۔ تمہاری ہر بات میرے لئے حکم ہے۔ ایک ایک اشارہ پر ٹھٹکنے کے لئے تیار ہوں۔ اجازت دو کہ میں تمہارے خوبصورت ہاتھوں کو چوم لوں۔ ایک بار صرف ایک بار یہ لہراتی ہوئی زلفیں کس قدر مشام جان ہیں۔ شاید کائنات میں بسنے والی خوشبوئیں ابھی کی پردہ در ہیں۔ کیا میں انھیں سونگھ سکتا ہوں۔ ممکن ہے میری سوئی ہوئی قسمت جاگ اٹھے۔ ان کی معمولی جھلک سے میں اپنا سویا ہوا بخت جگانا چاہتا ہوں۔ اے کائنات کے دل پر حکومت کرنے والی ساحرہ مجھے اجازت دو۔ ان گلاب کی پتی سے ہونٹوں کی ہلکی جنبش سے مجھ پر سرتوں کے دروازے کھل سکتے ہیں۔ یہ جھکی جھکی آنکھیں خدا کے لئے انھیں اوپر اٹھاؤ۔ پھٹتی ہوئی سحر سے ہم شانہ یہ جھکی جھکی پلکیں شاید کوئی نیا صور پھونکنے پر آمادہ ہو رہی ہیں۔ تم نے نسیم سحری کو بے جان پودوں میں روح پھونکتے ہوئے دیکھا ہوگا۔ کائنات کے سکوت کے بندھن ٹوٹتے دیکھے ہوں گے۔ اور اس کے بعد امید افزا صبح کے وہ نغمے بھی سنے ہوں گے اے حسینہ میرے کان انھیں نغموں پر لگے ہوئے ہیں۔ جو تمہارے نازک ہونٹوں سے نکل کر ابھی ابھی میرے دل کو گنگنا دیں گے۔ اپنی پیاری پیاری لَے سے میٹھی تان سے اور نہ جانے بیخودی میں وہ کیا کیا کہہ گیا۔ مجھے یہ باتیں خواب کی طرح یاد ہیں۔ وہ خواب ہی تو تھا۔ ایک عورت کا خود کو ایک مرد کے حوالے کر دینا یہ خواب نہیں تو اور کیا ہے۔ اس کے خوابوں کی نگری میں میرے دن خواب کی طرح گذر رہے تھے۔ اس کی محبت دولت آرام کے لئے ہر چیز تھی۔ اور ان سب سے بڑھ کر اس کی باتیں یہ مرد کس قدر میٹھی باتیں کرتے ہیں مٹھاس میں گھلی ہوئی باتوں۔ میرا جی چاہتا تھا کہ اس کی باتیں سنتی رہوں۔ یہ ہمیشہ باتیں کرتا رہے۔ میں سنتی رہوں۔ دن یوں ہی بیت جائیں۔ محبت کے عہد و پیمان میں۔ سدا ایک ساتھ زندگی گذارنے میں۔ مگر اس کی باتیں یکا یک پلٹ گئیں۔ مٹھاس کڑواہٹ میں بدل گئی۔ آنکھیں تیور اگئیں۔ "دیکھو اس کی دیواریں خراب ہو گئی ہیں۔ اب انھیں دوبارہ رنگ و روغن کی ضرورت ہے آؤ تمہیں دوسری جگہ لے چلوں۔

"مگر مگر۔ میں چونک کر بولی۔ اس قدر جلد کیا ہو گیا۔ انھیں۔ مجھے تو ویسی نظر آ رہی ہیں جیسی پہلے روز تھیں۔ نہیں نہیں تم بھول رہی ہو۔ ان میں وہ پہلی سی چمک نہیں رہی۔ ہمیں یہ جگہ چھوڑ دینا چاہیئے۔ ابھی اور اسی وقت۔ بس تیار ہو جاؤ۔" میں چپ چاپ ساتھ ہو لی۔ ایسی جیسے ایک دن آئی تھی کھوئی ہوئی سی کہاں جا رہے ہم۔ بولی! بمبئی۔

کیوں؟ یہاں اور ٹھکانہ نہ تھا۔

کیا یہ ضروری ہے کہ تمہاری ہر حجت کا جواب دوں حجت۔ میرے ہونٹ کھل گئے۔ آنکھیں پھٹ گئیں۔ ہم ایک ہوٹل میں ٹھہر گئے۔ اگلے دن دیکھتی ہوں تو وہ غائب ہے۔ نہ جانے کہاں چلا گیا۔ ایک دن گذرا دو دن گذرے اس کا کوئی پتہ نہ تھا۔ میں پاگلوں کی طرح اُسے ڈھونڈ رہی تھی۔ تنہا کیوں کر لوٹ کر جاؤں؟ مجھے کون پناہ دے گا۔ میں نے کئی واقعات سنے تھے ایسی لڑکیوں کے بارے میں جو گھر سے بھاگ آئی تھیں۔ وہ پھر وہ کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتیں۔ کیا میرا بھی یہی حشر ہونے والا ہے۔ میں جانتے بوجھتے کیوں نادان بن گئی۔ اس کے فریب میں آ گئی۔ جوانی کتنی فریب کھا جاتی ہے۔

اس کے بعد میں نے وہی کیا۔ جو اور لڑکیاں کرتی ہیں حالات سے مجبور ہو کر۔ میری دکان چل رہی ہے۔ میرا حسن بک رہا ہے۔ جوانی پر روگ لگ رہے ہیں۔ ایک دن میں یوں ہی بالکونی میں کھڑی تھی۔ وہ بازار میں گردن اٹھائے گھوم رہا تھا۔ ایک ایک کو جانچ رہا تھا۔ سگریٹ کا دھواں چھوڑتا ہوا پہلے سے بہت دبلا نظر آ رہا تھا۔ شاید وہ میرے پاس آ رہا ہے۔ بخ۔

بخ۔ مجھے وہم ہوا۔ اس کے پاؤں برابر کے زینے کی طرف مڑ گئے۔ میں اُسے دیکھ رہی تھی۔ میری پڑوسن چیخ کر بولی۔ پھر آ گیا تو۔ نکل جا۔ ورنہ دھکے دے کر نکلوا دوں گی۔ کنگلا۔ لچا۔ بدمعاش اور وہ گڑگڑا کر کہہ رہا تھا۔ میں کچھ نہیں مانگتا۔ صرف اتنی اجازت دیدو کہ میں تمہارے پاس بیٹھ سکوں۔ چند منٹ کے لئے۔

وہ پھر بڑبڑا رہی تھی۔ تمہارے منہ سے بدبو آتی ہے۔ کپڑے سڑ رہے ہیں۔ آنے والے کیا سمجھیں گے۔ کہ میری آشنائی بھکاریوں اور کنگلوں سے ہے تم میری بے آبروئی کرنا چاہتے ہو۔ اتر جاؤ نیچے ورنہ ایک دھکا دوں گی۔ سیدھے جاؤ گے نیچے۔

وہ سر جھکائے مری چال سے سیڑھیاں اتر رہا تھا۔ سگریٹ کا دھواں چھوڑتا ہوا۔ اس کی یہ حالت! میں ہونٹ کاٹ رہی تھی۔ خوش ہو کر بولی۔ اچھا ہوا۔ بہت اچھا ہوا کئے کی اسے بھی سزا مل رہی ہے میرا رواں رواں مسرت سے کانپ رہا تھا۔ اُسے ان حالوں میں دیکھ کر۔ اس کی بربادی پر ہنس رہی تھی۔ اب کہاں ہے اس کی دولت۔ وہ صحت وہ جوانی وہ خوش پوشی۔!

دفعتاً بالا خانے کے نیچے شور ہوا کہ وہ اسی کمرے پر گیا ہے۔ ہاں ہاں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اُسے سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے۔ زینے میں آہٹ سنائی دے رہی تھی۔ اس نے مچی مچی آنکھیں میرے چہرے پر گاڑ دیں جیسے وہ مجھ سے مدد کا طلبگار تھا۔ کتنی بے چارگی تھی۔ اُن آنکھوں میں پیاس پھوٹ پھوٹ کر مجھ سے کچھ مانگ رہی ہے۔ میں چونک کر اٹھی۔ کیا ہے؟ آنے والے ٹھٹک کر بولے۔ چور چھپا ہے۔ آپ کے مکان میں۔

میں نے پلٹ کر دیکھا۔ بولی۔ "یہ چور ہے کیا" ایک اندر جھانک کر بولا۔ "ہاں یہی ہے۔ وہ چور فلاں کمرے سے شراب کی بوتل اٹھا لایا ہے۔ ایک دن پہلے بھی ایسا کر چکا ہے۔ ہمیں پکڑنے دو اسے۔

"نہیں نہیں" وہ منت سماجت سے بولی۔ "میں بوتل کے دام دے دیتی ہوں۔ بولو کیا چاہیئے تمہیں۔

"بیس روپیہ" ایک بولا۔

دو نوٹ اس کے ہاتھ پر جا پڑے اتنی معمولی رقم کے لئے اس کی یہ تذلیل۔ اس کے خشک بالوں میں انگلیوں سے کنگھی کرتے ہوئے سوچ رہی تھی۔ اس کے پھٹے کپڑوں سے بدبو آ رہی تھی۔ مگر نہ جانے کیوں میرا جی چاہتا تھا کہ اُسے اٹھا کر سینہ سے لگاؤں۔ بے وفا چور اور بھکاری کو۔ بے اختیار میری آنکھیں بھر گئیں۔۔۔۔۔ ایک وہ دن تھا اور آج ایک دن ہے۔! جذباتی گھڑیاں آنکھوں کے آگے گھوم گئیں۔ سندر نگری کی یاد ایک مرتبہ پھر میرے دل کو تڑپا گئی۔ اس کے خوابوں کی سندر نگری۔۔

چینی نے نمائندے کو تسلیم نہیں کیا!

لاہور ۲۲ نومبر۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار نے پشاور سے اطلاع دی ہے کہ چین کی کمیونسٹ حکومت نے سنکیانگ کے پاکستانی نمائندے کو تسلیم کرنے سے قطعی طور پر انکار کر دیا ہے۔ چنانچہ اب یہ نمائندہ کاشغر کا پاکستانی قنصل خانہ بند کر کے اپنے ملک لوٹ رہا ہے۔ نامہ نگار نے یہ بھی لکھا ہے کہ کمیونسٹوں نے ہندوستان کے نمائندہ کو بھی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ لداخ کی راہ سے ہندوستان روانہ بھی ہو چکا ہے۔

حکومت پاکستان نے پچھلے سال آٹھ برس چین کے سب سے بڑے مسلم صوبے سنکیانگ میں کرنل محمد صادق کو اپنا نمائندہ مقرر کیا تھا۔ لیکن پاکستانی نمائندے اور ہندی نمائندے کیپٹن سیٹھی دونوں وہاں سفارتی حقوق اور مراعات سے محروم رہے۔ اور انجام کار دونوں کی یہ کوشش ناکام ہو گئی کہ کمیونسٹ چینی حکومت ان کو نمائندہ تسلیم کرے چنانچہ اب یہ دونوں نمائندے واپس آ رہے ہیں۔

نیپال کی گدی نشینی کا مسئلہ

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے نیپال کے ۳ سالہ نئے بادشاہ کو تسلیم نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور حکومت ہند نے اپنے اس فیصلہ کی برطانیہ کو اطلاع بھی کر دی ہے۔ اس لئے حکومت برطانیہ ہی نیپال کے مسئلہ پر گفتگو کر رہی تھی۔

حکومت ہند کے خیال میں نیپال کی گدی نشینی کا مسئلہ نیپالی عوام ہی کو طے کرنا چاہیئے۔ اور وہاں کی حکومت کو زیادہ جمہوری بنانا چاہیئے۔

جہاں تک نیپال میں اصلاحات کا تعلق ہے حکومت ہند نیپال کو اس سلسلے میں ہر قسم کی مدد بھی دینے کو تیار ہے۔

سوشلسٹ پارٹی کو کانگریس میں بلا لیئے

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ پارلیمنٹ کے سترہ ممبروں نے آج صدر کانگریس سے خواہش کی کہ سابق کانگریسی سوشلسٹوں اور ان کانگریسیوں کو جو سوشلسٹ خیال رکھتے ہیں۔ پروگرام کے مطابق کام کرنے کا موقع دیجئے۔

ان لوگوں نے کانگریسی جمہوری محاذ کو بھی کانگریس کے اندر ایک مسلمہ گروہ کی حیثیت سے تسلیم کئے جانے کی خواہش بھی صدر کے سامنے رکھی۔

راجگھاٹ کے انتظام کے لئے قانون

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ حکومت ہند کا محکمہ امور عامہ پارلیمنٹ کے اس اجلاس کے دوران میں راجگھاٹ پر مہاتما گاندھی کی سمادھی کے انتظامات اور اخراجات کے سلسلے میں ایک قانون بنانے والا ہے۔

اس مقصد کے لئے تین سرکاری اور تین غیر سرکاری افراد پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے گی۔

ہندو کوڈ بل کے خلاف مظاہرہ!

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ آج شام ایوان پارلیمنٹ کے قریب ہندو کوڈ بل کے خلاف مظاہرہ کرتے ہوئے ۳۳ اشخاص گرفتار کئے گئے جن میں ۸ عورتیں بھی ہیں۔

امریکہ و برطانیہ میں اختلاف

لیک سکسس ۲۲ نومبر۔ نشنلسٹ چین کے اس مطالبہ پر کہ چین کے خلاف روس کی جارحانہ اقدام کی شکایت کی تحقیقات کے لئے ادارہ اقوام متحدہ کا ایک کمیشن بٹھایا جائے۔ برطانیہ اور امریکہ میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔

امریکہ نشنلسٹ چین کے مطالبہ کے حق میں ہے۔ لیکن برطانیہ کمیشن کے تقرر کے خلاف ہے۔ برطانی مندوب نے کہا کہ مشرق بعید کی سنگین حالت پر بلا ضرورت زور دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

آسام فنڈ میں تقریباً ۱۰ لاکھ!

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آسام امدادی فنڈ میں ۱۹ نومبر تک چندوں کی تعداد ۱۰ لاکھ ۳۷ ہزار سے زیادہ ہو گئی ہے۔

کانگریس کی ممبری کیلئے ایک روپیہ چندہ!

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ ورکنگ کمیٹی کی اکثریت نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی سے سفارش کی ہے کہ کانگریس کی رکنیت کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ہونا چاہیئے۔ صدر کانگریس مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے صدارت کی۔

ورکنگ کمیٹی نے آج یہ بھی طے کیا کہ اب سے تمام موجودہ صوبہ کانگریس کمیٹیاں "پردیش کانگریس کمیٹیاں" کہلائیں۔ یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ حیدرآباد میں بھی پردیش کانگریس کمیٹی قائم کی جائے۔ حیدرآباد کانگریس ابھی تک انڈین نیشنل کانگریس کا جزو نہیں تھی۔

ہندوستان پاکستان کو بجلی دے گا

لاہور۔ ۲۲ نومبر۔ حکومت پنجاب (ہندوستان) اس بات پر راضی ہو گئی ہے کہ پاکستانی پنجاب کو ۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء تک ہر ماہ چار ہزار کلوواٹ بجلی اور فراہم کی جاتی رہے گی۔

یہ نیا معاہدہ بیان دونوں حکومتوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس میں ہوا ہے۔

جنرل اسمٹس کی جگہ اسٹراس

بلومفانٹین۔ ۲۲ نومبر۔ آج جنوبی افریقہ کی حزب مخالف متحدہ پارٹی کی سالانہ کانفرنس میں حزب مخالف کے لیڈر مسٹر جیکوبس اسٹراس چن لئے گئے۔

مسٹر اسٹراس جن کی عمر ۵۰ سال ہے جنرل اسمٹس کے قائم مقام ہوئے ہیں۔

کشمیر ہندوستان کا جزو لاینفک

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ کشمیر کے ایک مشہور نجومی نے پیش گوئی کی ہے کہ کشمیر ہمیشہ ہندوستان کا ایک حصہ بنا رہیگا شری دینا ناتھ کوتھ نے اپنے پیش گوئی میں کہا کہ آئندہ ۲½ سال دنیا کے لئے بہت منحوس اور نامبارک ثابت ہوں گے انہوں نے کشمیر کے بارے میں اس سے قبل جو پیش گوئی کی تھی وہ صحیح ثابت ہوئی تھی۔ اس مرتبہ انہوں نے یہ پیش گوئی کی ہے کہ۔ پاکستان کی کوششوں کے باوجود کشمیر ہندوستان کا جزو لاینفک بنا رہے گا۔ ہاں پاکستان کے نقشہ میں تبدیلی کا امکان ہے۔ شری دینا ناتھ کا کہنا ہے کہ آئندہ ۲½ سال دنیا کے لئے بہت مہلک ثابت ہوں گے۔ طغیانی اور زلزلے آئیں گے اور دنیا کی آبادی کم ہو جائے گی۔

ریزرو بنک اور پورٹ ٹرسٹ

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ آج ہند پارلیمنٹ نے ریزرو بنک آف انڈیا (ترمیمی) بل اور پورٹ ٹرسٹ اور پورٹ (ترمیمی) بل کو منتخبہ کمیٹی کو سپرد کر دیا ہے۔

انکم ٹیکس نے ۲۹۰ مقدمات فیصل کئے

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ وزیر مالیات مسٹر سی ڈی دیشمکھ نے ... میں بتایا کہ انکم ٹیکس تحقیقاتی کمیشن نے اب تک ۲۹۰ معاملات کا فیصلہ کیا ہے یہ معاملات ۹ کروڑ ۲۹ لاکھ روپیہ کی پوشیدہ آمدنی سے متعلق تھے۔

ایسے معاملات کی تحقیقات اب تک ہو رہی ہے۔ اور ۳۴۴ معاملات کے فیصل کرنے کی تجاویز زیر غور ہیں۔

وزیر مالیات نے کہا کہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء تک کمیشن کا کام ختم ہونے کی توقع نہیں ہے۔ اور کمیشن کی مدت ...

مرکز اور صوبوں میں عام انتخابات ایک ساتھ ہونگے

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ حکومت ہند کے وزیر قانون ڈاکٹر امبیدکر نے آج پارلیمنٹ میں سٹر دیش بندھو گپتا کے جواب میں بتایا کہ دارالعوام کے انتخابات اور صوبائی اسمبلیوں کے عام انتخابات ایک ساتھ ہوں گے۔

وزیر قانون نے کہا کہ صوبائی حکومتیں بھی چاہتی ہیں کہ مرکزی اور صوبائی انتخابات ایک ہی ساتھ ہوں مجموعی طور پر ۱۷ کروڑ ۴۴ لاکھ ۶۴ ہزار ۲ سو ۵۴ ووٹروں کے نام درج ہو چکے ہیں۔ دستور کے حصہ اول میں بیان کی گئی ریاستوں (صوبوں) میں کل رجسٹر کیا گیا ان میں ووٹروں کی مجموعی تعداد ۱۱ کروڑ ۴۰ لاکھ ۲۹ ہزار ۳ سو ۱۳ حصہ دوم کی ریاستوں میں ۳ کروڑ ۲۳ لاکھ ۶۰ ہزار ۵ سو ۳۵۔ اور حصہ سوم ریاستوں میں ۸۴ لاکھ ۷۶ ہزار ۵ سو ۶۔

ان عام انتخاب کے سلسلہ میں اب تک جو کچھ خرچ ہو چکا ہے اور جس قدر اور خرچ ہونے والا ہے اُسے دیکھ کر مجموعی اخراجات کا تخمینہ ۵۲ لاکھ روپیہ لگایا جاتا ہے۔ ریاستوں میں مجموعی اخراجات تقریباً ۴۹ لاکھ ہوں گے۔

روس اور ایران میں گفت و شنید

طہران ۱۸ نومبر۔ روس اور ایران کے درمیان تجارتی معاہدے میں ایک سال کی توسیع ہو جانے کی بدولت امید پیدا ہو گئی ہے کہ روس میں پڑے ہوئے ایرانی سامان پر گفت و شنید کرنے کے لئے بھی ایک مشترکہ کمیٹی بنا دی جائے گی سرحدی معاملات پر بحث کرنے کے لئے ایک مشترکہ کمیٹی بنائی جا چکی ہے۔ جو کام شروع کر چکی ہے۔

دلائی لاما نے اقتدار سنبھال لیا

کالم پانگ ۱۸ نومبر۔ بیان کے باخبر ذرائع کے بیان کے مطابق سولہ سالہ دلائی لامہ نے امور مملکت کے تمام اختیارات سنبھال لئے ہیں۔ اور کا شاک (تبتی کابینہ) کے سب سے معمر راہب وزیر اور سونگ ڈو (تبتی قومی اسمبلی) کے صدر ساونگ لاما کا انچ(ارج) میئر کی حیثیت سے انتخاب کیا ہے۔

ان ذرائع کا کہنا ہے کہ انہیں ابھی یہ نہیں معلوم کہ اقتدار سنبھالنے کی رسم تبت کے روایتی انداز میں کب ادا کی جائے گی۔

ہندستانی سکہ سے پاکستانی سکہ کا تبادلہ

ڈہاکہ ۱۸ نومبر۔ معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ اس وقت سے جبکہ ہندستانی سکے کو پاکستان میں غیر قانونی قرار دیا گیا ہے۔ اب تک مشرقی بنگال کا سرکاری بنک تقریباً ایک کروڑ روپیہ کا تبادلہ کر چکا ہے۔

خان عبد الغفار خاں کی علالت

کلکتہ ۱۹ نومبر۔ آج یہاں کے پختونوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں سرحدی گاندھی خان عبد الغفار خاں کی علالت پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ آج کل وہ مغربی پاکستان کے منٹگمری جیل میں قید ہیں۔

خالی نشستوں کا انتخاب

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ انتخابی کمیشن نے چند اسٹیٹ حکومتوں سے کہا ہے کہ وہ جلد از جلد اسٹیٹ اسمبلیوں کے ضمنی انتخابات کا انتظام کریں۔ تقریباً ۲۳ اسمبلی نشستیں خالی ہیں۔

موجودہ قانون کے مطابق ان خالی نشستوں کا انتخاب حکومت ہند ایکٹ ۱۹۳۵ء کے محدود حق رائے دہی کے ماتحت ہوگا۔

خان عبد الغفار کی رہائی کا مطالبہ

بمبئی ۱۹ نومبر۔ سوشلسٹ پارٹی کے جنرل سکریٹری مسٹر اشوک مہتہ اور خواجہ مسٹر محی الدین حارث نے اپیل کی ہے کہ وہ اتوار ۲۶ نومبر کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع ہو کر خان عبد الغفار خاں کی رہائی کا مطالبہ کریں۔ اور ان کے ساتھ اپنی پر خلوص محبت کا اظہار کریں۔

تبدیل مذہب تسلیم نہ کرنے کیلئے قانون

کلکتہ ۲۱ نومبر۔ مغربی اور مشرقی بنگال کے چیف سکریٹریوں کی کانفرنس جو آج یہاں ختم ہوئی ہے فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہندستانی صوبوں اور مشرقی بنگال کے فسادات کے زمانے میں تبدیل مذہب کو تسلیم نہ کرنے کے لئے خاص قانون بنایا جائے گا۔

کانفرنس میں آسام اور ریاست تری پورہ کے نمایندہ نے بھی شرکت کی۔

چیف سکریٹریوں کی کانفرنس کا یہ ۱۸واں اجلاس ہے۔

کمیونسٹ چین کو نمائندگی ملنی چاہیے

نیویارک ۲۱ نومبر۔ امریکہ میں ہندستان کی سفیر مسز وجے لکشمی پنڈت نے ہندوستان کے اس خیال پر زور دیا کہ ادارہ اقوام متحدہ میں کمیونسٹ چین کو نمایندگی ملنا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ میرے خیال میں اگر یہ ہو گیا ہوتا تو کوریا کی جنگ میں جو پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ وہ رونما نہ ہوتیں۔

اقوام متحدہ کے اخبار نویسوں سے ایک انٹرویو میں مسز پنڈت نے کہا کمیونسٹ چین کے بارے میں ہندستان کے اس رویہ کے معنی یہ نہیں ہیں کہ وہ کمیونزم کا موئد ہے۔ ہندستان سمجھتا ہے کہ دنیا کے ۴۸ کروڑ انسانوں کو اقوام متحدہ میں نمایندگی ملنا چاہیے۔

تبت کی مدد۔ جلد بازی کا اقدام

لندن۔ ۲۱ نومبر برطانی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے کل رات کو پارلیمنٹ میں کہا کہ برطانی پارلیمنٹ کے لئے یہ سوچنا کہ کمیونسٹ چین کے خلاف تبت کی مدد کس طرح کی جائے۔ انتہائی جلد بازی کا اقدام ہوگا۔

آپ نے کہا کہ حکومت برطانیہ کو اب بھی یہ توقع ہے کہ کمیونسٹ چین سے اسکے سفارتی تعلقات مکمل طور پر قائم ہو جائیں گے۔ اور اگر ایسا ہو گیا تو اہم اختلافات و مسائل بھی دور ہو جائیں گے۔

نمائشی جنگ میں ایک کی ہلاکت

لکھنو ۲۱ نومبر۔ فوجی ہفتہ کے سلسلہ میں گزشتہ اتوار کو ایک نمائشی جنگ کا مظاہرہ کیا گیا تھا۔ جس میں اتفاقیہ طور پر ۴ فوجی زخمی ہو گئے تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ ان زخمیوں میں سے آج ایک چل بسا۔

ساٹھ لاکھ ٹن اناج برباد ہوا۔

نئی دہلی ۲۱ نومبر۔ حکومت ہند کے وزیر غذا مسٹر منشی نے آج پارلیمنٹ میں ایک تحریری جواب دیتے ہوئے کہا کہ ۴۲ لاکھ ایکڑ اراضی اناج کی اراضی میں جوٹ کی کاشت کردی گئی ہے جس کے بعد اب جوٹ کی ۲ لاکھ اور روئی کی ۳ لاکھ ۵۰ ہزار گانٹھیں زیادہ پیدا ہو سکیں گی۔

اناج کے کھیتوں میں جوٹ پیدا کرنے کی وجہ سے ۹۶ ہزار ۶ سو ٹن چاول اور مونگ کی کاشت کرنے کی وجہ سے ۳ لاکھ ٹن باجرا اور چاول کم پیدا ہوا۔

مسٹر بی کے داس کے ایک سوال کے جواب میں وزیر غذا نے بتایا کہ صوبائی حکومتوں کے ابتدائی تخمینے کے مطابق ۵۱-۱۹۵۰ء میں خریف اور ربیع کی فصل کا ساٹھ لاکھ ٹن اناج برباد ہوا ہے۔

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام، پرنٹر خواجہ عبد الوحید انتظامی پریس کانپور

THE SADAQAT KANPUR

ESTD, 1925

REGD. NO.
A 406

رجسٹرڈ نمبر ۱ے ہ ۲

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو نیرے دلمین رہے
احسن بمبئی

ہفتہ وار

صداقت

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

قیمت
سالانہ 8/-
سالانہ رعایتی 6/-
ششماہی 3/8/-
سہ ماہی 2/-
فی پرچہ ۲

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL 52 KANPUR SATURDAY
No. 48 2nd DECEMBER 1950

کانپور شنبہ ۲ دسمبر سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۲۱ صفر المظفر سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۵۲
نمبر ۴۸

ادبیات

غمّاز ہے چمن کی بہارِ چمن ابھی

شاید نہیں ہے محرمِ دل انجمن ابھی
آوازِ نغمہ بھی ہے یہاں دل شکن ابھی

سہمی ہوئی سی لالہ و گل کی نمود ہے
غمّاز ہے چمن کی بہارِ چمن ابھی

بھرتی ہے سرد آہیں نسیمِ چمن طراز
محوِ سکوت شاخ پہ ہے یاسمن ابھی

مفقود ہیں فضا میں شعاعیں امید کی
خوف و ہراس میں ہیں غریب الوطن ابھی

رُکتی ہوئی سی اب بھی ہیں نبضیں عوام کی
وضعِ خواص میں ہے وہی بانکپن ابھی

دہلا ہوا سا ہے دلِ مظلوم آج بھی
سفاک کی نگاہ ہے محوِ فتن ابھی

ہر جنگ جو کو ایٹمی طاقت پہ ناز ہے
پروازوں میں گم ہی ہر اک صف شکن ابھی

کرتے ہیں امن و صلح کی دنیا کو پیشکش
سرتا بپا عمل میں ہیں جو راہزن ابھی

ان ظلمتوں میں جذبۂ للّٰہیت کہاں
چھایا ہوا ضمیر پہ ہے اہرمن ابھی

انسانیت نہیں ہے خود اپنے مقام پر
محروم ہے علوئے خرد سے وطن ابھی

اے کاش انقلاب کے پیہم تغیرات
بدلیں نظامِ عصر کا طرزِ کہن ابھی

پھر امن و اتحاد کا ہر تاج زرنگار
انسان ہی کے فرقِ مبارک پہ ہو نثار

دنیائے اسلام

ہم نے مصری برطانی فوجوں کو نکال دینے کا عہد کیا ہے

قاہرہ ۲۳ نومبر۔ مصری وزیر اعظم نحاس پاشانے برطانیہ کو متنبہ کیا کہ ان کی حکومت نے وادی نیل کو متحد کرنے اور نہر سویز کے علاقہ سے برطانی فوجوں کا تخلیہ کرانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ برطانی تخلیہ کے مطالبہ کے لئے مظاہرہ کرنے والے طلبا کو خطاب کرتے ہوئے نحاس پاشانے کل کہا کہ میری حکومت کو یقین ہے کہ ہم ان قومی تمناؤں کو سیاسی ذرائع سے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن ہم اگر اس طرح کامیاب نہ ہوئے تو ہمارے پاس دوسرے ذرائع بھی ہیں ہم کسی صورت میں بھی وقت پر قوم کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔

طلبانے پارلیمنٹ میں مسٹر بیون کے بیان پر کہ برطانیہ سویز کا تخلیہ نہیں کرے گا۔ اور وادی نیل کے اتحاد پر راضی نہیں ہوگا۔ احتجاج کرنے کے لئے شہر بھر میں مظاہرے کئے۔ طالب علم جب وزیر اعظم کے دفتر کے سامنے سے گذرے تو انھوں نے مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ ہلائے۔ نحاس پاشانے پندرہ ہزار طالب علم مظاہرین سے اپیل کی کہ وہ اس معاملہ میں ذمہ داری کے ہاتھ میں دیدیں۔ اور وہ اپنے مطالعے میں لگے رہیں۔ یہ سنکر طالب علموں نے نعرہ لگایا، ہم تخلیہ اور معاہدے کی فوری منسوخی چاہتے ہیں۔ برطانی سامراج مردہ باد۔ طالب علموں نے جلوس نکالنے سے پہلے فواد اول یونیورسٹی میں ایک جلسہ کیا۔ اور ایک تجویز منظور کی جس میں سنہ ۱۹۳۶ کے مصری برطانی معاہدہ اور سوڈان کی نگرانی کی منسوخی کے لئے حکومت کے مطالبہ کی تائید کی گئی۔ طالبعلموں نے طے کیا کہ مسٹر بیون کے بیان کے خلاف احتجاج کے سلسلہ میں وہ نحاس پاشا کی عوامی حکومت کی تائید کریں گے۔ مظاہرہ کرنے والے طالب علموں میں مشہور عالم اسلامی درسگاہ الازہر کے طلبا اور بہت سے سوڈانی شامل تھے۔

قاہرہ اسکندریہ اور بندر سعید میں ہنگامی حالات کا اعلان

قاہرہ ۲۳ نومبر۔ آج سے سارے قاہرہ۔ اسکندریہ اور بندرگاہ سعید میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا گیا یہ احتیاطی کارروائی اس لئے کی گئی ہے کہ مصر سے فوجیں ہٹا لینے کے مطالبہ کو برطانی حکومت کے مسترد کر دینے کے بعد یہاں ہنگامے کا سخت اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ اسوقت تمام اہم مقامات پر مصری مسلح فوجیں پولیس تیار کھڑی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مصری طلبا نے ملک بھر میں ہڑتال کر دی ہے اور مظاہرے کئے جا رہے ہیں۔

چنانچہ برطانیہ کے اس اعلان کے بعد ہی کہ مصر سے فوجیں نہیں ہٹائی جائیں گی۔ سب سے پہلے اسکندریہ کے طلبا نے مظاہرہ شروع کر دیا۔ انھوں نے کل ہڑتال کی اور ایک احتجاجی جلوس نکالا جس میں یہ نعرے لگائے۔ "مصر آزاد ہے اور شاہ فاروق وادی نیل کے بادشاہ ہیں"۔ سرکاری پارٹی وفد کے ایک اخبار نے مصریوں کو یہ مشورہ دیا ہے کہ برطانیوں کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔ اسکندریہ کے برطانی قنصل خانہ کے سامنے آج مصری طلبا نے پھر مظاہرہ کیا۔ اگرچہ کسی ہنگامے کی نوبت نہیں آئی۔ لیکن قنصل خانہ کے پھاٹک بند تھے اور چاروں طرف سخت پہرہ تعینات تھا۔

فواد اول یونیورسٹی کے کئی ہزار طلبا نے بھی جلوس کی صورت میں قاہرہ کی سڑکوں پر گشت لگایا۔ اور برطانی سامراج مردہ باد کے نعرے بلند کئے۔

داخلہ کی ممانعت۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی فوجیں تین دن سے قاہرہ میں داخل نہیں ہو سکی ہیں۔ برطانی فوجیوں کو صرف اسماعیلیہ میں داخل ہونے کی اجازت ہے۔ قاہرہ اور اسماعیلیہ یہ دونوں شہر نہر سویز کے علاقہ میں واقع ہیں۔ جہاں اسوقت برطانی فوجیں مقیم ہیں۔ اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ بندر سعید میں جہاں طلباء کے مظاہرے جاری ہیں۔ برطانی فوجیوں پر حملہ کیا گیا ہے۔

عرب ملکوں کیلئے فوجی منصوبے پر غور

بغداد ۲۴ نومبر۔ باخبر شامی حلقوں کا بیان ہے کہ ہر ہنگامی حالت کا مقابلہ کرنے کے لئے عرب راجدھانیوں میں ایک فوجی منصوبے پر غور کیا جا رہا ہے۔ شامی وزیر اعظم ڈاکٹر ناظم القدسی آجکل عرب ریاستوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ ان کے اس دورے کا تعلق اسی فوجی منصوبے سے بتایا گیا ہے۔ وزیر اعظم کے ساتھ شام کے وزیر دفاع بھی ہیں۔ جو آجکل یہاں اعلیٰ سطح پر گفت و شنید میں مصروف ہیں۔ ڈاکٹر قدسی اس سے قبل سعودی عرب بھی جا چکے ہیں اور وہ آخر میں مصر جانے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔ اخبار کے ایک نمائندے نے ان سے سوال کیا کہ مغربی طاقتوں اور کمیونسٹوں کے درمیان جنگ چھڑ جانے کی صورت میں انکے خیال میں بہترین لائحہ عمل کیا ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پر تو حق مرد مشتعل ہیں ہے | زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت
ہفتہ وار
کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۲ دسمبر سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۴۸

خاتمۂ زمینداری بل کونسل میں منظور!

یوپی کونسل میں خاتمۂ زمینداری بل تقسیم ایوان کے بعد کثرت رائے سے آخری طور پر ۳۰ نومبر کو منظور ہوگیا۔ تماشائیوں سے بھری ہوئی گیلریوں اور ممبروں سے بھرپور ایوان کی نشستوں کے سامنے وزیر اعظم یوپی پنڈت پنت نے اس خیال کی پرزور تردید کی کہ خاتمۂ زمینداری بل کسی خاص طبقہ کو نقصان پہنچانے کی غرض سے منظور کیا جا رہا ہے۔

انہوں نے خیال ظاہر کیا کہ آج کی دنیا میں جو لوگ خاتمۂ زمینداری کے اصول سے اختلاف کر رہے ہیں وہ زمانہ کی رفتار سے بالکل بے خبر ہیں۔

وزیر اعظم پنڈت گووند بلب پنت نے اپنی ۵۵ منٹ کی تقریر میں کہا کہ "ملک کو غذائی معاملے میں خود کفیل بنانے کے لئے خاتمۂ زمینداری بہت ضروری تھا۔ اور اسی جذبہ کے تحت دوسروں کو کم سے کم نقصان پہنچا کر ہم نے یہ بل تیار کیا ہے۔

انہوں نے حزب مخالف کی لیڈر بیگم اعزاز رسول صاحبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "یہ سچ ہے کہ میں نے وعدہ کیا تھا کہ اس صوبہ میں کسی کو بھوکا نہیں مرنے دیا جائے گا۔ اور صوبہ کی حکومت اپنے اس وعدہ پر قائم ہے۔ رہ گیا ۲۲ لاکھ زمینداروں کا مسئلہ تو اس میں سے ۲۱ لاکھ ایسے زمیندار ہیں جن کے ساتھ بیٹھنا تو رہا ایک طرف بیگم صاحبہ کھڑا ہونا بھی پسند نہ کریں گی۔ اور ان کو اس وقت سے پہلے جبکہ اس بل کی مخالفت کے لئے ایک فوج تیار کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی تھی۔ ان کو زمیندار سمجھا ہی نہیں گیا تھا۔"

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے وزیر اعظم نے بتایا کہ اس بل کے ذریعہ کسی کی روزی نہیں چھینی جا رہی ہے۔ بلکہ صرف درمیانی اشخاص کو ختم کیا جا رہا ہے۔ زمینداروں کو وہ زمینیں جو ان کے پاس ہیں اور قبضہ میں ہیں ان سے لی نہیں جا رہی ہے۔ ہاں وہ زمیندار جو خود محنت نہیں کرتے ہیں۔ ان کو شاید یہ نتیجہ دیکھنا پڑے کہ وہ دوسروں کی محنت کا پھل نہ کھا سکیں گے۔"

انہوں نے اس خیال کی تردید کی کہ یہ بل کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے لایا گیا ہے۔ اس کا اصل مقصد تو غریبوں اور کمزوروں کو فائدہ پہنچانا ہے۔ اور اس سلسلے میں اگر بعض زبردستوں کو مارنا پڑے تو کوئی اعتراض کی بات نہ ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ آخر شیروں، چیتوں اور بھیڑیوں کو بھی مارا جاتا ہے۔"

انہوں نے مزید کہا۔ "کانگریس پارٹی میں تو بھی آخر بڑے بڑے زمیندار ہیں۔"

انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ ہندوستان کے ایسے ملک میں جہاں ۸۰ فی صدی لوگ کاشت کاری کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ملک کی ضروریات کے لئے کروڑوں روپیہ کا اناج باہر سے منگانا پڑتا ہے انہوں نے کہا کہ ملک کو غذائی معاملے میں خود کفیل بنانے کے لئے خاتمۂ زمینداری بہت ضروری ہے۔

وزیر اعظم نے کہا۔ "معاوضے کی شرح بھی ایسی ہی رکھی گئی ہیں۔ جو مناسب کہی جا سکتی ہے۔ لیکن پھر بھی معاوضہ کی شرح کے بارے میں اختلاف رائے کی گنجائش ہو سکتی ہے۔

پنت جی نے بتایا کہ جو لوگ اس موقعہ پر اختلاف کرتے ہیں وہ زمانے کی رفتار سے بے خبر ہیں۔ انہوں نے چین، جاپان اور کشمیر میں خاتمۂ زمینداری کا حوالہ دیا۔ جہاں بلا معاوضہ زمینداریاں ختم کی گئی ہیں۔

وزیر اعظم نے زمینداروں کے اس ارادے کی مذمت کی کہ وہ اس بل کو عدالت میں چیلنج کرنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا جب کہ زمینداروں کا خیال ہے کہ یہ بل کاشت کاروں کے لئے اتنا اہم ہے کہ آئندہ الیکشن میں وہ کانگریس کو ووٹ دے کر کامیاب بنائیں گے اور یقین کرنا چاہیئے کہ آئندہ برسر اقتدار پارٹی زمینداروں کی ہوگی۔ اگر واقعی ایسا ہونے والا ہے تو پھر اس بل کو عدالت میں لے جانے سے فائدہ کیا ہوگا۔ وہ خود مجلس قانون ساز میں اپنی اکثریت سے اس قانون کو منسوخ کرا لیں گے۔

لیکن مجھے شبہ ہوتا ہے کہ خود زمینداروں کو بھی اس کا یقین نہیں ہے کہ کاشت انھیں ووٹ دے کر جتا ہی دیگا۔ اسی سے وہ آئندہ بننے والی مجلس قانون ساز پر بھروسہ نہیں کر رہے ہیں۔ اور عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہتے ہیں۔ میں انہیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ بل اس قدر مستحکم ہے کہ اس کو عدالت ہرگز ناجائز قرار نہیں دے سکتی۔ میرا مشورہ ہے کہ زمیندار اپنا پس انداز کیا ہوا سرمایہ مقدمہ بازی میں برباد نہ کریں۔

خاتمۂ زمینداری فنڈ کا تذکرہ کرتے ہوئے وزیر اعظم پنت نے بتایا کہ چند مہینوں کے اندر رضاکارانہ طور پر ۱۴ کروڑ روپیہ دس گنا لگان کی شکل میں جمع ہو جانا ایسا حیرت انگیز کارنامہ ہے کہ اس کی کوئی اور مثال نہیں مل سکتی ہے۔

اس فنڈ کو ناکام بنانے میں زمینداروں کی طرف سے جو کوششیں کی گئی تھیں۔ ان کا تذکرہ کرتے ہوئے وزیر اعظم نے طنزاً کہا کہ "غالباً زمیندار نقد معاوضہ لینے کے خلاف ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ بانڈ کی شکل میں معاوضہ دیا جائے تاکہ یہ نہ ہو کہ نقد روپیہ ملتے ہی ان کی روایتی شاہ خرچی کے نذر ہو جائے اس لئے حکومت نے طے کر دیا ہے کہ معاوضہ بانڈ کی شکل میں دیا جائے گا۔"

حزب مخالف کی لیڈر بیگم اعزاز رسول نے اس موقع کو ایوان کے لئے ایسا تاریخی دن بتایا جب کہ ایک ایسا قانون منظور کیا ہے کہ جس سے صوبہ کی پانچ کروڑ آبادی پر گہرا اثر پڑے گا۔

انہوں نے کہا ہم یا ہمارے زمیندار ساتھی بخوبی جانتے ہیں کہ دنیا انقلاب کا گہوارہ ہے۔ اور یہاں ہمیشہ کسی کی ایک ہی حالت نہیں رہتی ہے لیکن سرکاری ممبروں کی طرف سے جو دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ زیر بحث بل ایک ایسا انقلابی قدم ہے جس میں ایک قطرۂ خون بھی نہیں گرنے پایا تو اس کا فخر کا حق ان کو نہیں ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ یہ زمیندار طبقہ کی روایتی امن پسندی ہے کہ اتنا بڑا انقلاب بغیر خون بہائے ہو سکا ہے۔

وزیر اعظم پنت کی تقریر کے بعد وزیر مال ٹھاکر حکم سنگھ نے بل کے بارے میں بعض اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے ایوان سے اپیل کی کہ وہ اس کو منظور کرے۔ انہوں نے اپنی تقریر کے آخر میں یوپی کونسل کی چیرمین۔ وائس چیرمین ایوان کے ممبران سرکاری اور حزب مخالف کے ممبران نیز محکمۂ مال کے افسران اور کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔

بل پر آخری منظوری حاصل کرنے کے لئے جب ایوان کی رائے لینے جانے لگی تو جمہوری پارٹی کی ممبر رانی پھول کماری نیتر کوٹ نے تقسیم ایوان کا مطالبہ کیا۔

تقسیم ایوان کا نتیجہ ۱۲ مخالف۔ اور ۳۳ موافق رایوں کی شکل میں ظاہر ہوا۔ اور بل کو ایوان کی منظوری ہو گئی۔

راشن پورا دیا جائے گا

امید ہے کہ ۱۵ دسمبر سے ایک چھٹانک راشن کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔ اور اگر مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت کے مطالبات کو تسلیم کر لیا تو ایک چھٹانک راشن اور اضافہ کر دیا جائے گا۔

یہ اعلان وزیر غذا مسٹر سی بی گپتا کے یکم دسمبر کو آج ایک پریس کانفرنس میں اپنے بستر علالت پر سے کیا ہے۔

مسٹر گپتا بلرام پور اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اب پہلے کی بہ نسبت انھیں افاقہ ہے۔ اور توقع ہے کہ وہ دو چار دن میں اسپتال سے چلے آئیں گے۔ ابھی رات ہی میں انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں بلائی تھی۔ جس میں انہوں نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ پچھلے مہینے بڑی مجبوری کے عالم میں ایک چھٹانک فی کس یومیہ گیہوں کے راشن میں کمی کا فیصلہ کیا تھا۔ اور اسی وقت اس کے وجوہ بھی بتا دئے تھے۔

جنے پر سے کنٹرول ہٹ جانے اور اس کی بڑی مقدار صوبہ کے باہر چلے جانے کی وجہ سے اس کا اثر دوسرے اناجوں پر بھی پڑا۔ اس کے علاوہ سیلاب اور پھر کمی بارش کے سبب فصلوں کو بڑا نقصان پہنچا۔ ہمیں ستر ہزار ٹن غلہ دوسروں کو بھی دینا تھا مرکز سے بھی کسی معقول مقدار میں غلہ ملنے کی توقع نہ تھی۔ اس لئے ملک بھر میں فصل کی حالت خراب تھی۔

مسٹر گپتا نے کہا کہ راشن میں کمی کرتے وقت ہمیں اس بات کا احساس تھا کہ یہ مقدار عام کی ضرورت کے لئے سے بالکل ناکافی ہوگی اسی لئے ہم نے عوام سے درخواست کی تھی کہ وہ اپنی اور ملک کی غذائی حالت دشواریوں کو حل کرنے کی غرض سے اس کمی کو برداشت کریں۔ ہم نے اس وقت یہ بھی کہہ دیا تھا کہ ہم زیادہ سے زیادہ غلہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور جیسے ہی غلہ کی حالت قابل اطمینان ہو جائے گی ہم اس کمی کو پھر پورا کر دیں گے۔

اب ہم نے غلہ حاصل کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور حکومت ہند سے بھی اپنے مطالبات پر زور دینے کا ہمیں اس وقت موقع ملے گا جبکہ وزرائے رسد کی کانفرنس منعقد ہوگی۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت ہند ہماری مدد کرے گی۔

مسٹر گپتا نے امید ظاہر کی کہ ۱۵ دسمبر سے ہم ایک چھٹانک گیہوں کی کمی کو پورا کر دیں گے۔ اور اگر مرکز نے ہمارے مطالبات مان لئے تو راشن میں ایک چھٹانک کا مزید اضافہ کر دیں گے۔ بعض ان مقامات کے لئے جہاں موٹے اناج کی کمی کر دئے جانے کی وجہ سے پریشانیاں ہوئی ہیں۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کمی کو ایک چھٹانک چاول یا دو نمبر کے آٹے سے پورا کر دیا جائے۔

آخر میں انہوں نے کہا کہ مجھے یہ دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے کہ بعض سیاسی پارٹیاں اس قومی مصیبت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ انہیں یہ نہ بھولنا چاہئے کہ وہ ایسا کر کے ایک خطرناک کھیل کھیل رہی ہیں جس کے نتیجہ میں ممکن ہے کہ ہمیں تباہی کا سامنا کرنا پڑے۔ غذا کے مسئلہ کو سیاسیات سے بلند رکھنا چاہیئے۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے کہ ہر وقت ہمیں یہ سنایا جائے کہ پانچ چھٹانک اناج ایک مزدور کی روزانہ ضرورت کے لئے کافی نہیں ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہم صوبہ کے باشندوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ غذا کی کمی کے مسئلہ کو حل کرنے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔

اٹلی ٹرومین گفتگو!

برطانی وزیر اعظم مسٹر کلمینٹ اٹلی کوریا کی صورت حال پر صدر ٹرومین سے گفتگو کرنے کے لئے اتوار کی رات کو لندن سے واشنگٹن روانہ ہوں گے اور دوشنبہ کی صبح کو واشنگٹن جائیں گے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ وہ چار روز واشنگٹن میں صرف کریں گے۔ اور اس کے بعد کناڈا کے وزیر اعظم سے گفتگو کرنے اوٹاوہ جائیں گے معتبر حلقوں کا خیال ہے کہ چیف آف دی امپیریل اسٹاف فیلڈ مارشل سر ولیم سلم برطانی وزیر اعظم کے ساتھ واشنگٹن جائیں گے۔

آئینۂ کانپور

خان بھائیوں کی رہائی کا مطالبہ!

۳۰ نومبر کی شام کو حلیم کالج میں پرنسپل مسٹر ایچ اے رضوی کی صدارت میں ایک میٹنگ ہوئی۔ اور ایک رزولیوشن پاس کیا گیا جس میں حکومت پاکستان سے درخواست کی گئی کہ سرحدی گاندھی خان عبد الغفار خاں اور ڈاکٹر خان صاحب کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا جائے۔

جنرل کری آپا

ہندوستان کے کمانڈر انچیف جنرل کری آپا نے یکم دسمبر کو کانپور ہوائی اڈہ کا معائنہ کیا۔ آپ چکیری ہوائی اڈہ پر صبح ۸ بجے اترے۔ آپکے اعزاز میں ایک رسمی پریڈ ہوئی جس میں ہوا بازوں کے علاوہ دستکاروں اور اسٹاف کے ملازمین نے بھی شرکت کی۔

پریڈ کو خطاب کرتے ہوئے مسٹر کری اپا نے کہا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ وہ اس ہوائی اڈہ پر آئے ہیں۔ یہاں آنے سے پہلے انہوں نے یہاں کے اعلیٰ معیار، تربیت اور بندوبست کی تعریف سنی تھی لیکن وہ یہ کبھی نہیں سمجھتے تھے کہ یہ سب چیزیں یہاں اسقدر بہتر ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے شہریوں کی اس قدر عمدہ پریڈ کبھی نہیں دیکھی ہے۔" انہوں نے اس کارنامہ کے لئے گروپ کیپٹن ہرا اندر سنگھ کو مبارکباد دی۔

مزدوروں کا جلوس

یہاں جمعہ کو آرڈیننس فیکٹریوں کے تقریباً ۱۵۰۰ مزدوروں نے صوبہ میں راشن کے کم ہو جانے کے خلاف بطور پروٹسٹ کے مظاہرہ کیا۔ یہ جلوس نکالا جلوس شہر کی خاص خاص سڑکوں سے ہوتا ہوا پریڈ پر ختم ہو گیا۔ جہاں ایک پبلک میٹنگ ہوئی۔ ایک رزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں حکومت کو تنبیہ کیا گیا کہ اگر ایک چھٹانک کی راشن کی کمی کو آرڈیننس فیکٹریوں میں عمل میں لایا گیا تو وہاں کافی گڑبڑ پھیل جائے گی۔

شہر کانگریس کمیٹی

عہدیداران کا انتخاب کرنے کے لئے شہر کانگریس کمیٹی کی میٹنگ جو ۳۰ نومبر کو ہونے والی تھی ایک مرتبہ پھر ملتوی کر دی گئی ہے۔ میٹنگ کی آئندہ تاریخ کا اعلان ابھی نہیں ہوا ہے۔

بجلی مزدور سبھا

مزدوروں کی ایک نئی یونین "کانپور مزدور سبھا" کے نام سے بنائی گئی ہے۔ اس کا الحاق ہند مزدور سبھا سے ہوگا۔ جو کہ ایک سوشلسٹ لیبر ٹریڈ یونین فیڈریشن ہے۔

پیدائش اور موتیں

۲۵ نومبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں کانپور شہر میں ۳۱۹ پیدائشیں اور ۲۶۳ موتیں ہوئیں۔ ایک سال سے کم عمر بچوں کی تعداد ۹۶ اور ایک سال سے پانچ سال تک کی عمر والے بچوں کی تعداد ۶۸ تھی۔ زچگی کی حالت میں ۶ موتیں ہوئیں۔

کانپور سنٹرل رفیوجی ایسوسی ایشن

کانپور سنٹرل رفیوجی ایسوسی ایشن کے عام ممبروں کی ایک میٹنگ ۲۶ نومبر کو بوقت ایک بجے دن شری برج لعل چاولہ کے بنگلہ میں ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے۔

صدر۔ شری برج لال چاولہ۔ سینئر نائب صدر سیٹھ ویر دھل ڈمبلا۔ جونیئر نائب صدر۔ چودھری بسنت لال اور شری گووند رام سوری۔ جنرل سکریٹری شری فقیر چند سیال۔ سکریٹری۔ شری سورج پرشاد کپور۔ جائنٹ سکریٹری شری مور ول۔ خزانچی۔ شری ایشر سنگھ بھٹی۔ قانونی مشیر۔ شری روشن لال بھاٹیا، ایڈوکیٹ۔ آڈیٹر۔ شری ایشور داس سبھروال۔

پریس نوٹ

مسٹر ہریش چندر ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر کانپور بذریعہ ایک پریس نوٹ مورخہ ۲۹ نومبر اطلاع دیتے ہیں کہ شہر اور دیہات کے تمام تیل اور مٹی کے تیل کے تھوک اور پھٹکر سوداگروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ دسمبر سنہ ۵۰ء تک کے لائسنسوں کو سنہ ۱۹۵۱ء کے لئے تجدید ہونے کے لئے ہمارے دفتر میں مورخہ ۱۵ دسمبر تک پیش کر دیں۔ درخواستیں ۱۴ آنہ کورٹ فیس ٹکٹ کے ساتھ ہوں گی۔ اور لائسنس ان کے ساتھ نتھی ہوں گے۔ اوپر لکھی ہوئی میعاد کے ختم ہونے کے بعد درخواستیں قبول نہ کی جائیں گی۔

ڈاکوؤں کا گروہ گرفتار

۲۹ نومبر کو انور گنج پولیس کے سب انسپکٹر مسٹر مسعود الحسن نے ڈاکوؤں کے ایک گروہ کو گرفتار کیا جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے موضع کرہ ضلع اناؤ میں ایک ڈاکہ ڈالا تھا۔ گرفتار شدہ ڈاکوؤں کے پاس سے لوٹ کا مال بھی برآمد ہوا ہے۔

چوری کے شبہ میں مار

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہر ڈی ایس پی کو حکم دیا ہے کہ وہ ڈپٹی کے پڑاؤ کے رام لعل نامی ایک شخص کو چوری کے شبہ میں پیٹے جانے کے معاملہ میں تحقیقات کریں۔ ملزم کو اس قدر سخت ماری گئی کہ وہ پاگل ہو گیا ... چوری ڈپٹی کے پڑاؤ کے ایک کانگریسی کارکن مسٹر اے سنہا کے یہاں ہوئی تھی۔ ملزم کے ایک قریبی عزیز چھٹو نے اپنے شکایت نامہ میں لکھا تھا کہ رام لعل کو مسٹر سنہا کے گھر میں دو روز تک بند رکھا گیا۔ اور اس دوران میں اس پر ہر قسم کی سختیاں کی گئیں تاکہ وہ کسی طور پر اس جرم کا اقبال کرے۔ جو اس نے کبھی نہیں کیا۔ رام لعل جو کہ ایک ہریجن ہے کے معاملہ کے متعلق پنڈت جواہر لال نہرو، پنڈت گووند بلب پنت مسٹر لال بہادر شاستری کو اور ڈاکٹر آر بی امبیڈکر کو ڈپٹی کے پڑاؤ ہریجن یونین کے صدر نے تار بھیجے ہیں۔

میڈیکل اسٹور کے مالکان گرفتار

یہاں کے دو مشہور میڈیکل اسٹور کے مالکوں کو پولیس نے گرفتار کر کے نظر بند کر لیا ہے ذخیرہ اندوزی اور نفع خوری کے جرم میں ان دونوں میڈیکل اسٹوروں اور ان کے مالکوں کے مکانوں کی تلاشی پولیس نے لی۔ تحقیقات کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان دونوں مالکوں کی نظر بندی کا حکم دے دیا ہے۔ اس سے پہلے بھی دو اور بڑے تاجر اس جرم میں نظر بند کئے جا چکے ہیں۔

نئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

۲۹ نومبر کو مسٹر ستیش چندر مہروترا آئی سی ایس نے جو اب تک مراد آباد کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تھے یہاں آ کر مسٹر سنگھا سے چارج لے لیا ہے۔

گنگا کے کنارے شدید آگ لگی

۲۹ نومبر کی رات کو گنگا گھاٹ کے نزدیک ایک چھوٹی سی آبادی آگ کے شعلوں میں آ کر تباہ ہو گئی۔ آگ کی شدت کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی لپٹیں گھنٹوں تک میلوں سے نظر آتی رہیں۔

اس آگ میں آبادی کے مکانوں اور دوکانوں کے علاوہ ایک فرلانگ تک کھیت وغیرہ جل کر بھسم ہو گئے۔

کسی جانی نقصان کی ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ اور مالی نقصان کا اندازہ بھی نہیں معلوم ہوا ہے۔

سنڈے کی

ہندوستان اور ڈنمارک

ہندوستان میں غلے کا قحط ہے۔ اور ڈنمارک میں کنوارے نوجوانوں کا۔ یہاں لوگوں کی بھوکیں فراق کی راتیں گزارتی ہیں۔ اور ڈنمارک میں لپ اسٹک کے یاقوتی ہونٹ محروم نظارہ رہتے ہیں۔

جس طرح یہاں حکومت نے کمی کا علاج کنٹرول اور راشننگ سے کیا ہے۔ اسی طرح ڈنمارک میں بھی کنواروں پر کنٹرول کر دیا گیا ہے۔ اور راشننگ کی صورتیں نکالی جا رہی ہیں۔

ڈنمارک میں کنوارے نوجوانوں پر ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ وہ جب تک شادی نہ کریں گے ان کو یہ ٹیکس ادا کرنے پڑیں گے۔ چلئے کنوارے کنٹرول ہو گئے۔

دھڑا دھڑ شادیاں ہونے لگیں۔
پیسہ میں بھی کیا طاقت ہے۔

راشننگ اور کنٹرول کے ساتھ ایک چیز اور بھی آ جاتی ہے۔ وہ ہے۔ بلیک مارکٹنگ چنانچہ یہ چیز بھی ڈنمارک میں آ گئی ہے۔ چنانچہ ہم کو یقین ہے کہ آج کل وہاں کے کنوارے بلیک مارکیٹ میں اپنے دام اتنے وصول کر رہے ہیں کہ ان کا سارا ٹیکس بھی ادا ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ساتھ معقول نفع بھی ہاتھ لگتا ہے۔

ایک کنوارا شادی کا اشتہار دیتا ہے۔ کہ "ایک حسین وجمیل کنوارے کو بیوی کی ضرورت ہے۔ گفتگو بالمشافہ ہونی چاہیئے۔ وقت ۷ اور ۸ بجے کے درمیان"

ایک لڑکی ملنے آتی ہے۔ دربان کہتا ہے کہ ملاقات سے پہلے ملاقات کی فیس لایئے۔

کنواری۔ (جو بچاری غرض باؤلی ہے)
"کتنی فیس"

دربان۔ دس روپیہ۔

وہ بچاری فیس ادا کر کے اندر جاتی ہے ملاقات کے بعد کنوارا کہتا ہے آپ کی درخواست کا بھیج دیا جائے گا۔

پھر دوسری کنواری آتی ہے اور پھر تیسری آتی ہے۔

جمہوری محاذ کے قیام پر نہرو کی رائے زنی

جمشید پور ۲۷ نومبر۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اس بات کا اظہار کیا کہ ممکن ہے ہمارے بعض پرانے ساتھیوں اور دوستوں کا کانگریس چھوڑ کر ایک نیا جمہوری محاذ قایم کرنے کے کچھ اہم وجوہ ہوں لیکن اس وقت یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ غلطی کس کی تھی۔

"میں پہلا آدمی ہوں گا جو جمہوری محاذ کے قیام سے خوش ہوں گا۔ اگر وہ اس نصب العین اور مقاصد پر عمل کر سکے جو اس نے اپنے سامنے رکھے ہیں۔ اور جس پر ملک پر امن رہ کر ترقی کر سکتا ہے۔

انھوں نے کہا کہ "حصول آزادی کے بعد سے لوگ کانگریس پر بری طرح نکتہ چینی کرتے آئے ہیں۔ کانگریس کے وجود کا مقصد اس وقت یہ ہے کہ ملک کے عوام ایک جھنڈے تلے جمع ہو کر اس کی بھلائی اور بہتری کی مشترکہ کوشش کریں۔ کیونکہ کانگریس ہی ایسی جماعت ہے جس میں ہر خیال کے لوگ یکجا ہو سکتے ہیں۔

مجروح سلطانپوری گرفتار کر لئے گئے

بمبئی ۲۷ نومبر۔ اردو کے مشہور شاعر مجروح سلطانپوری بمبئی کے حفاظتی قانون کے تحت ۲۲ نومبر کو گرفتار کر لئے گئے۔ ان کی گرفتاری بمبئی امن کمیٹی کے زیر اہتمام ہونے والے ایک مشاعرے کے بعد ہوئی جس میں انھوں نے ایک غزل اور ایک عشقیہ نظم پڑھی تھی۔

ادب لطیف

تمناؤں کا مدفن

وہ راجکماریوں کی طرح زندگی بسر کرتی تھی۔ روزانہ صبح وشام کو وہ موٹر میں سیر کرنے نکلتی۔ اس کے لئے بہتر سے بہتر پوشاک اور خوراک کا انتظام کیا جاتا زندگی کو آرام وہ اور سکون پرور بنانے کا سارا سامان اسے میسر تھا۔ وہ امیر آدمی کی لڑکی تھی۔ مگر ایک کانٹا اس کے دل میں برابر کھٹکتا تھا۔

شوبھا کو رینو کی یاد آیا کرتی تھی۔

رینو اس کا بچپن کا ساتھی تھا اسکول اور کالج میں اس نے اس کے ساتھ پڑھا تھا ان دونوں کو ایک دوسرے سے محبت تھی۔ بے حد گہری اور میٹھی محبت مگر رینو غریب تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جب تک اس کے پاس دولت نہ ہو شوبھا سے اس کی شادی نہیں ہو سکتی وہ کہا کرتا تھا کہیں سے بہت سی دولت پیدا کرنی ہے۔ دفعتاً وہ چلا گیا تھا۔ نہ جانے کہاں۔

شوبھا کی شادی ہو گئی۔ شوبھا کے دل میں رینو کی یاد چٹکیاں لیتی تھی۔ اول اول اس نے شادی کو کچھ عرصہ تک ٹالا بھی مگر شادی کب تک ٹل سکتی تھی۔ ماں باپ نہ مانے۔ اس کی شادی ہو گئی۔ شوبھا دل تھام کر رہ گئی۔ سسرال بھی اتنی ہی مالدار تھی جتنی میکہ۔ یہاں اس کے لئے اور اس سے بھی زیادہ تکلف سے سامان راحت وآرام مہیا کیا جانے لگا۔

شوبھا کے پتا ابھی پردیس میں تھے۔ وہ ایک دوسرے شہر میں تھے ان کا خط آیا تھا۔ دو ایک روز میں چھٹیاں ہوتے ہی گھر آ رہا ہوں۔ شوبھا ان کے پیار اور پریم کو رینو کو کھو دینے کے بعد غنیمت سمجھنے لگی تھی۔ ان کا خط پا کر اس کا دل باغ باغ ہو گیا۔ مگر دوسرے دن صبح تار آیا وہ پلنگ... کہتے ہیں دریا میں گر کر مر گئے۔

اک یہ بھی سہارا ٹوٹ گیا۔

شوبھا کا دل بیٹھنے لگا۔ اسے جینے سے نفرت ہو گئی۔

رینو کو وطن آ کر معلوم ہوا تھا کہ شوبھا کی شادی ہو گئی تو وہ دل مسوس کر رہ گیا۔ اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ زندگی بھر کنوارا رہے گا۔ جس کے لئے اتنا روپیہ پیدا کیا۔ جس کے موہنے تصور کو برسوں دل میں بسائے رکھا جب وہی حاصل نہ ہوئی تو اب شادی بیاہ کیا۔

شوبھا کے پتا کے انتقال کی خبر سنی تو رینو کو افسوس ضرور ہوا۔ مگر اس کے ارمانوں کی کجلائی ہوئی چنگاریاں پھر حرارت لیکر کلبلائیں۔

رینو شوبھا کے میکے کے شہر کے پلیٹ فارم پر اترا وہ شوبھا کے پتا جی سے ملنے آیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ شوبھا کے پتا جی بھی اسٹیشن پر موجود ہیں۔ مگر یہ کیا! ایک ارتھی ریل کے ڈبے سے باہر لائی جا رہی تھی۔ رینو کو معلوم ہوا شوبھا نے خودکشی کر لی۔

اس کے بعد رینو کسی طرف کو نکل گیا۔ کدھر گیا یہ کسی کو پتہ نہ چلا۔

راشن میں تخفیف کا حکم فوراً واپس

الہ آباد ۲۹ نومبر۔ پریاگ مہیلا سمیتی کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ راشن میں ایک چھٹانک کی کمی کا حکم فوراً واپس لے لیا جائے۔ اس سلسلہ میں صوبہ کی تمام عورتوں سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس تخفیف کے خلاف عوام کی تائید حاصل کریں۔

جلسہ میں یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ ۱۰ دسمبر کو عورتوں کا ایک جلسہ عام منعقد کر کے کوئی عملی قدم اٹھایا جائے۔

خضر حیات خاں پھر سیاست میں

لاہور ۲۹ نومبر۔ مسٹر خضر حیات خاں ٹوانہ نے پنجاب کی تقسیم سے پہلے پنجاب کے وزیر اعظم تھے تین سال کی خاموشی کے بعد پھر سیاست میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے ان کا یہ فیصلہ ایسے وقت میں جب کہ عام انتخاب قریب آ گئے ہیں۔ اور جناح مسلم لیگ اور آزاد پاکستان پارٹی جیسی نئی پارٹیاں قایم ہو گئی ہیں۔ خاص معنی رکھتا ہے۔

عالم نسواں

فارسی کی چند سخنور خواتین

(گذشتہ سے پیوستہ)

آغا دوستی

نام آغا دوستی۔ تخلص دوستی قیام درویش کی دختر نیک اختر اور ہرات کی باشندہ تھیں آپ اپنے ہم عصروں میں سب سے عالم فاضل شمار کی جاتی تھیں بالخصوص علم عروض وقافیہ میں آپ کافی دسترس رکھتی تھیں آپ کے اشعار میں لطافت اور شیرینی کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ان چند اشعار کے سوا آپ کا دوسرا کلام میسر نہ آسکا ؎

ہر کجا آں کہ باں زلف پریشاں بگذرد
ہر کہ کفر زلف او بیند زایاں بگذرد
اے محباں بوالعجب دردیست درد عاشقی
ہر کہ دامن گیر دایا دروش زدوں بگذرد
در فراقش دوستی گر بدخوار نوبہار
گریۂ زارش چو بیند ابر گریاں بگذرد

آمنہ

نام بی بی آمنہ تخلص قدوسی آپ کے والد سردار نور محمد خاں زئی ضیاء الملت والدین امیر عبدالرحمان خاں کے عہد سلطنت میں حاکم قندہار کے عہدہ پر فائز تھے۔

آپ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ ۱۳۵۸ روز پنجشنبہ کو تولد ہوئیں۔ اور سن بلوغ کو پہونچ کر سردار عبدالحبیب خان کے نکاح میں آئیں۔

بی بی آمنہ بلند تخیل اور طبع سلیم کی مالک تھیں۔ ایک پرگو شاعرہ ہونے کے علاوہ ایک بہترین ناثرہ بھی تھیں۔ نمونہ نظم ونثر ملاحظہ ہو ؎

تا نظر در چمن وقبح جہاں و اکردم!
ستے بود کہ بردیدہ بینا کردم!
شوخ چشمی چو نگس کردم ولیس شرمیدم
ہر متاعے کہ ازیں سفلہ تمنا کردم
قدوسیہ دیر حالت کشتی روز جزا!
ز آمنہ در عالم فانی چہ مہیا کردم

بیدل بانو

آپ شیخ عبداللہ عرف دیوانہ کی رفیقۂ حیات تھیں شیخ موصوف کے والد خواجہ حکیم ہرات کی مشہور معروف ہستیوں میں سے تھے۔ موصوفہ کی طبیعت میں بلا کی روانی تھی۔ اور شعر بھی خوب کہتی تھیں۔ ایک شعر سنئے۔ ؎

دوم بباغ و نرگس دو دیدہ دام کنم
کہ تا نظارۂ آں سرو خوش خرامم کنم

باقی آئندہ

تیسری جنگ کی امریکہ میں تیاریاں

نیویارک ۲۹ نومبر۔ ایٹمی حملے کے خلاف امریکہ میں جو زبردست احتیاطی انتظام کئے جا رہے ہیں۔ اس کے سلسلے میں نیویارک میں قسم کے طاقت ور ہوائی جہاز کے الارم (سائرن) آزمائے جا رہے ہیں۔ تیسری جنگ کب چھڑے گی۔ اس کا کوئی علم نہیں ہے۔ لیکن امریکہ میں بڑے پیمانہ پر دفاعی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

نواب رامپور کا عطیہ

علی گڑھ۔ معلوم ہوا ہے کہ نواب رامپور نے جنھوں نے اپنے حالیہ قیام کے دوران میں گاندھی آئی اسپتال کا معائنہ بھی کیا تھا۔ اسپتال کو دس ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔

حیوانی دنیا

جانوروں میں فہم وفراست

دودھ پلانے والے جانور سب جانوروں سے زیادہ ترقی یافتہ ہیں اس برتری کی وجہ ان کی عقل و دانائی ہے۔ جو ان کی حفاظت رہنے سہنے نسل بڑھانے اور زندگی کے دوسرے کاموں میں رہنمائی کرتے ہیں۔

ریگستانوں میں اونٹ میلوں سے پانی کا پتہ لگا لیتا ہے۔ جنگلوں میں شیر، چیتا اور دوسرے گوشت خور جانور کافی فاصلے سے اپنے شکار کی بو سونگھ لیتے ہیں۔ ہرن کے کان باہر نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان میں مڑنے اور حرکت کرنے کی صفت ہے جس سمت سے کھڑکی کی آواز آتی ہے جانور اسی طرف کان موڑ لیتا ہے۔ اور اپنی جان بچانے کی خاطر دوسری سمت بھاگ جاتا ہے۔ کتے سونگھ سونگھ کر زمین میں دفن شدہ مردوں کا کھوج نکال لیتے ہیں۔ بلی کی آنکھوں پر پٹی باندھ دیجئے۔ اور اس کو کہیں دور دراز جگہ پر چھوڑ آیئے۔ مگر آپ حیران ہوں گے کہ وہ اپنی جائے سکونت پر خود بخود چلی آئے گی۔

ہاتھی گھوڑے۔ کانگڑو۔ کتے لومڑی اور چوہے کے متعلق ہم دلچسپ اور سچی باتیں بیان کرتے ہیں۔

ہاتھی!

ہاتھی زمین پر رہنے والے جانوروں میں سب سے بڑا اور بھاری جسم والا جانور ہے۔ انسانی تربیت سے وہ بہت سمجھ دار ہو گیا ہے بعض موقعوں پر ایسی دانائی سے کام لیتا ہے کہ انسان خود بھی حیران رہ جاتا ہے۔

ایک ہاتھی ایک دیوار کے اس قدر قریب بندھا تھا کہ اس کے لئے ہلنا جلنا محال تھا۔ کسی نے ایک پھل اس کے پاس پھینکا۔ وہ ہاتھی سے کچھ دور گرا۔ اور اس کی سونڈ پھل تک نہ پہونچ سکی۔ ہاتھی نے سانس بھر کر زور سے پھونک ماری۔ پھل دیوار سے ٹکرایا اور لوٹ کر اس کے پاس آ گیا۔ ہاتھی نے فوراً سونڈ بڑھا کر اٹھا لیا۔ پھر کان ہلانے لگا گویا اپنی چالاکی کی داد طلب کرنا چاہتا ہے۔

گھوڑا!

گھوڑا انسان کا ہمیشہ ہی غلام اور مددگار رہا۔ مالک کے اشاروں پر کام کرتا ہے۔ اور اس کے حکم کی حرف بحرف تابعداری کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔

گھوڑے کا حافظہ بہت تیز ہوتا ہے جس رستے کو وہ ایک مرتبہ دیکھ لے۔ اس کو کبھی نہیں بھولتا رات کو وہ بھٹک جانے پر گھوڑے کی قوت حافظہ پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ سوار کو گھر تک پہنچا ہی دیتا ہے۔

ایک امیر آدمی نے اپنے گھوڑے کے نعل لوہار کی لوہار کی دوکان پر لگوائے۔ دوسرے گھوڑا بغیر لگام اور سوار دوکان پر پہنچ گیا۔ لوہار نے سمجھا کہ وہ اصطبل سے بھاگ آیا ہے۔ اس نے ڈھیلے مار کے بھگا دیا۔ لیکن تھوڑی ہی دیر میں گھوڑا پھر آ موجود ہوا۔ لوہار نے اس وقت باہر آ کر گھوڑے کے چاروں سموں کو دیکھا۔ ایک سم کا نعل نکل کر کہیں گر گیا تھا۔ اس نے پاؤں میں مضبوطی سے دوبارہ نعل لگا دیا۔ گھوڑے نے دو ایک مرتبہ پاؤں زمین پر مار کر دیکھا اور ہنہنا کر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے گھر کی راہ لی۔

باقی آئندہ

ڈھائی لاکھ کمیونسٹ فوج

کوریا میں اتحادی فوج کے محاذ سے۔

اس وقت ۸۰ ہزار سے ایک لاکھ تک امریکی اور جنوبی کوریائی فوج پیچھے ہٹتی ہوئی دریائے چونگ چون کے محاذ پر سمندر کے قریب پہونچ گئی ہے۔ میدان جنگ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اتحادی فوج سخت شکست کھانے والی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شمالی کوریا مغربی محاذ پر حالت بہت خراب ہے

پردۂ فلم

ہالی وڈ کی فلمیں دیکھکر تاثرات

"ہالی وڈ کی فلمیں امریکی نوجوانوں پر جس طریقہ سے اثر انداز ہو رہی ہیں اس کے تاثرات نیچے قلم بند کئے جا رہے ہیں۔ انھیں پڑھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ گندی اور جنسی خواہشات کو بڑھانے والی فلمیں ملک اور قوم کے چال چلن پر کیا اثر کرتی ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے فلمی ناخدا بھی آسان طریقہ سے پیسہ بنانے کے لئے اپنے آپ کو ہالی وڈ کے نقش قدم پہ لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں جس کا نتیجہ ہندوستان کو بھی بھگتنا پڑے گا۔ اس کے بارے میں بھی چند نتیجے برآمد ہوئے ہیں۔ جو کہ اس عنوان کے تحت آپ کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں،

ہائی اسکول کی ایک طالبہ عمر ۱۶ سال

"میں نے فلمیں دیکھ کر یہ سیکھا ہے کہ "کشتی" کیسے بنا جاتا ہے۔ میں نے پارٹیوں اور دوسری جگہ میں پایا ہے کہ اپنے آپ کو خوشی کیسے ملتی ہے! ——؟

ہائی اسکول کا طالب علم عمر ۱۷ سال

"میں نے فلموں ہی سے معلوم کیا ہے کہ اپنی دوشیزہ دوست کے کانوں۔ گردن۔ گالوں اور دہن پر کیسے بوسہ ثبت کرنا چاہیئے۔ —— ؟"

ایک کالج گرل (عمر ۱۹ سال)

"اگر مجھے کسی خوبصورت ہیرو کا شیریں بوسہ دستیاب ہو تو میں ہمیشہ اپنے آپ کو ہیروئن کی جگہ دیکھنا پسند کروں گی۔ میری شام ہمیشہ کامیاب رہتی ہے۔ میں ہمیشہ گرمانی طور پر مدہوش جاتی ہوں۔ میرا دل دھڑکتا ہے، اور میرے پیلے گالوں پر سرخی کی جھلک ہوتی ہے۔"

ایک لڑکا عمر ۱۶ سال

اسسٹنٹ فلمیں دیکھ کر میرا رجحان جرائم کی طرف راغب ہے۔ اور میں اس وقت اور زیادہ فخر محسوس کرتا ہوں جبکہ کسی فلم میں مجرم اپنے دوست کو بچاتے ہوئے خود پولیس کے ہاتھوں مارا جاتا ہے۔ یا کسی فلم میں ڈاکو کو امیروں سے دولت چھین کر غریبوں کے ہاتھوں بانٹتے دکھایا جاتا ہے۔ تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کاش میں بھی "رابن ہڈ" بن جاؤں!۔

ایک لڑکی عمر ۱۴ سال

کسی فلم میں رومانی سین دیکھ کر میری طبیعت کرتی ہے کہ مجھے ایک کی بجائے پانچ عاشق پیار کریں —!"

اور ایک لڑکی عمر ۱۶ سال

"فلم دیکھ کر میرے جذبات بھڑک اٹھتے ہیں۔ پھر میں انھیں "ٹھنڈا" کرتی ہوں۔ (شاید آپ سمجھ گئے ہوں)۔

ایک نوجوان لڑکے کا بیان

اگر آپ کسی لڑکی سے تعلقات پیدا کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو جو کچھ کرنا پڑے وہ یہ ہے کہ آپ اسے کسی فلم دکھانے جائیں فلم اس کو سب کچھ سمجھا دے گی۔ اس کے بعد آپ پر منحصر ہے۔

اندازہ ہے کہ کم از کم ۲½ لاکھ کمیونسٹ فوج جنرل میک آرتھر کی فوجوں کے خلاف لڑنے کے لئے بڑھ رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں تقریباً دو لاکھ کمیونسٹ ہیں۔

ٹرومین کا فوجی افسروں سے مشورہ

واشنگٹن۔ ۲۹ نومبر۔ صدر ٹرومین نے کوریا کے جنگی بحران پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے فوج کے اعلی افسروں اور سفارتی مشیروں کی ایک مخصوص کانفرنس کی۔

چونکہ یہ کانفرنس بند کمرے میں ہوئی تھی۔ اس لئے یہ توقع نہیں ہے کہ اس کے بارے میں کوئی بیان شائع کیا جائے گا۔

بمبئی۔ ایک ۲۲ سالہ کانسٹبل کالے خان سیلم عرف... کو سشن جج نے ایک ہیڈ کانسٹبل کے قتل کے الزام میں ... سزائے موت

اول نمبر

ہر بڑا آدمی جو صدیوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اور دنیا کو سرے سے بدل دیتا ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتا کہ پرانی ٹٹی کو ایک نئی ٹٹی سے بدل دے۔

ہر بچہ ایک تجربہ ہے۔ قدرت کی مکمل انسان پیدا کرنے کی کوشش۔ (برناڈشا)

اور ہر بوڑھا قدرت کا اعتراف شکست

ماؤ۔ بہنو۔ بیٹیو۔! دنیا کی رونق تم سے ہے۔ بشرطیکہ مائیں۔ بہنیں۔ اور بیٹیاں اپنے اپنے حالی کو سمجھیں۔ سماجی ذہن میں ان مقامات کا گڈ مڈ ہوجانا تہذیب کا انتشار ہے۔

خود فریبی انسان کے بقا کا سب سے بڑا راز ہی ورنہ مایوسیوں سے تنگ آکر انسان خودکشی کر لیتا۔ اور دنیا انسان کی "خلافت" سے محروم ہوجاتی۔

یورپ کی جنگوں نے ثابت کر دیا ہے کہ جب تک انسان مختار کل رہے گا۔ دنیا میں امن قایم نہیں ہو سکتا۔

موج تبسم

دولت مند مریض۔ مری صحت بگڑ گئی ہے کھانا ہضم نہیں ہوتا ہے۔ اور موٹا ہوتا جا رہا ہوں۔

طبیب۔ گوشت چھوڑ دو۔ صاف پانی پیو۔ سبزی کھاؤ۔

مریض۔ معاف کیجئے۔ میرے ابا جان بیل نہ تھے کہ میں صرف سبزی کھاؤں۔ اور میری والدہ مکرمہ مچھلی نہ تھیں کہ میں صرف پانی پیوں۔

ایک میم صاحبہ اپنے بچہ کو ساتھ لئے دوڑتی ہوئی ڈاکٹر کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ ڈاکٹر اس لڑکے نے دوات کی سیاہی پی لی ہے۔ اس کو کوئی دوا جلدی دیجئے۔

ڈاکٹر۔ اس کو کوئی اور دوا تو نہیں دی گئی

میم صاحبہ۔ دوا تو نہیں دی گئی البتہ تھوڑا سا اسی وقت بلاٹنگ پیپر کھلا دیا گیا تھا۔

ڈاکٹر۔ بس یہ کافی ہے۔ اب اور دوا کی کیا ضرورت۔

عجیب و غریب

حفظ ما تقدم!

سڈنی ۲۹ نومبر۔ اس خیال سے کہ آیندہ جنگ میں بمباری کے دوران میں (خواہ وہ ایٹمی ہو یا غیر ایٹمی) اس کا خود نوشتہ وصیت نامہ ضائع نہ ہوجائے مسٹر نوئیل اینڈرسن نامی ایک شخص نے اپنی پوری وصیت اپنی پیٹھ پر گودوائی ہے۔ گودنے والے نے گواہوں کی موجودگی میں مسٹر نوئیل کے دستخط کی بھی نقل کردی۔ تاہم یہ وصیت قانونی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وصیت پر خود وصیت کرنے والے کو دستخط کرنا چاہیئے۔

مصر خطرناک حالات کے لئے تیار!

قاہرہ ۲۹ نومبر۔ مصری وزیر خارجہ محمد صالح نے وفد پارٹی کے آرگن المصری کے نمایندے کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ مجھے اسبات میں ذرا شک نہیں ہے کہ ۱۹۳۶ء کا معاہدہ کالعدم ہوجائے گا۔ خواہ وہ برطانیہ سے سمجھوتہ کے بعد ہو یا خود مصر کے کسی اقدام سے۔ مصری وزیر نے کہا کہ یہ معاہدہ اب بالکل غیر ضروری ہے اور مصری برطانی تعلقات نازک نہیں ۲

م تو پیچیدہ ضرور ہوگئے ہیں۔ اس لئے اگر برطانیہ نے مصر کے مطالبہ کو تسلیم نہیں کیا تو پھر مصر خطرناک دشواریں کے لئے بھی تیار ہو جائے گا۔

افسانہ

ایک دلکش افسانہ

پُراسرار فقیر

(از جناب مولانا سید ظہور احمد صاحب)

حسن بھائی بڑا خلیق خوش مزاج اور نیک آدمی تھا۔ لیکن اس کی ذات میں ایک ایسی برائی تھی جس نے ان تمام خوبیوں کو خاک میں ملا رکھا تھا۔ برائی یہ تھی کہ وہ انتہا درجہ کا مغلوب الغضب تھا۔ اور جب کسی بات پر مشتعل ہو جاتا تو کسی مصلحت کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ اور عاقبت اندیشی کی تمام قوتیں اس کے دل و دماغ سے زائل ہو جاتی تھیں۔

حسین بھائی ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار پر ایک مل کے دفتر میں ملازم تھا۔ اور یہ رقم اس کی ضروریات کے لئے کافی تھی۔ اس کا کنبہ ایک بیوی اور تین بچوں پر مشتمل تھا۔ بڑے بچے کی عمر پندرہ سال تھی اور اور دوسرا بارہ سال کا تھا اور تیسرا دس سال کا۔ یہ تینوں بچے ایک اسکول میں گجراتی اور انگریزی کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ حسین بھائی کی عمر اگرچہ چالیس کے قریب تھی۔ لیکن ہنوز وہ پچیس سال کے قریب کا خوبصورت جوان معلوم ہوتا تھا۔ وہ ڈاڑھی مونچھ مونڈاتا تھا کوٹ پتلون پہنتا تھا۔ اور عموماً انگریزی معاشرت کو پسند کرتا تھا۔ حسن اتفاق سے اس کی بیوی بھی خوب رو۔ اور دیرپا حسن رکھنے والی ملی تھی۔ چنانچہ نصف درجن بچوں کی ماں بننے کے بعد بھی وہ نوعمر و نوخیز معلوم ہوتی تھی۔ یہ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے عاشق زار تھے۔ اور بڑے حسن وسلوک کے ساتھ رہتے تھے۔ لیکن حسین بھائی کی تیز مزاجی سے کبھی کبھی آپس میں شکر رنجی بھی پیدا ہو جاتی تھی۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا یہ افسانہ وقوع میں نہ آتا۔

ایک دن حسین بھائی اپنے دفتر سے کسی قدر کبیدہ اور رنجیدہ مکان پر آیا۔ بیوی نے اس کے مزاج کا اندازہ کئے بغیر کچھ ایسی گفتگو کی جو اُسے ناگوار گذری۔ بات بڑھی اور یہاں تک بڑھی کہ حسین بھائی خفا ہو کر گھر سے نکل گیا۔

کسی کو خیال بھی نہ ہوسکتا تھا کہ حسین بھائی اپنی بیوی بچوں کو چھوڑ کر چلا جائے گا۔ لیکن جب کئی دن گذر گئے اور وہ واپس نہ آیا تو اس کے بال بچوں کو سخت فکر و قلق دامن گیر ہوا۔ جہاں جہاں اس کے ملنے کا امکان تھا اس کی جستجو کی گئی لیکن کہیں سراغ نہ ملا۔ آخر کار شہر کے گوشہ گوشہ میں تلاش ہوئی۔ اور اخبار میں اشتہار شائع کئے گئے مگر حسین بھائی کا کچھ پتہ نہ چلا۔ جب ایک سال سے بھی زیادہ عرصہ گذر گیا تو اس کی بیوی اور بچے مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔ اور ان کو یقین آگیا کہ حسین بھائی ضرور کسی آفت کا شکار ہوگیا۔

حسین بھائی کا آمد و خرچ برابر تھا۔ اور اس لئے جب وہ اپنے متعلقین کو چھوڑ کر چلا گیا تو پہلے دن سے مالی حالت کی تکالیف محسوس ہونے لگیں۔ اس کی بیوی نے کچھ دنوں زیور اور گھر کا سامان فروخت کر کے کام چلایا۔ لیکن آخر فاقہ کشی کی نوبت آپہنچی۔ اعزہ و اقربا نے جب یہ حال دیکھا تو جو کچھ ان کے امکان میں تھا۔ وقتاً فوقتاً امداد دیتے رہے۔ لیکن مصیبت زدہ ماں نے بچوں کی تعلیم چھڑا دی اور ان کو محنت مزدوری کے لئے بھیجنے لگی۔ محنت مزدوری کوئی بری بات نہیں۔

لیکن افلاس طرح طرح کے جرم کا سبق دیتا ہے۔ اور عموماً اچھے اچھے اخلاق و عادات کو تباہ کر دیتا ہے۔ چنانچہ ان بچوں نے جب فلاکت زدہ محنت مزدوری کا مشغلہ اختیار کیا تو ان کے اخلاق و عادات پر بہت بُرا اثر پڑا۔

سب سے پہلے ان کی زبان خراب ہوئی۔ انھوں نے گالیوں کی ایسی مشق بہم پہونچائی کہ ہر جملہ کے آگے ایک دو مغلظ گالیاں ضرور ان کی زبان پر آجاتیں۔ بیڑی پینے کے وہ اس قدر خوگر ہوئے کہ دو دو آنہ کی روزانہ ایک لڑکا پی جاتا تھا۔ ان میں چٹورپن بھی پیدا ہوگیا تھا۔ وہ اپنی نصف مزدوری تو باہر ہی اڑا دیتے تھے۔ اور بمشکل نصف پیسہ ماں کے ہاتھ آتا۔ جن روپیوں سے وہ ضروریات روزمرہ کا وہ انتظام کرتی تھی۔ دو سال

اس حالت میں بھی گذر گئے۔ اور یہ کنبہ اس طرح اپنی زندگی کے دن گذارتا رہا۔ اس کے سامنے کوئی خوشگوار مستقبل نہ تھا۔ اس حالت میں زندگی کے دن بسر ہوتے رہے۔ کہ شہر میں ملیریا پھیلا۔ پہلے بڑا لڑکا تپ لرزہ میں مبتلا ہوا۔ اور پھر یکے بعد دیگرے دونوں لڑکے صاحب فراش ہوگئے۔

لڑکوں کی بیماری سے آمدنی کا سلسلہ یک لخت موقوف ہوگیا۔ ایک دو وقت قرض سے کام چلایا گیا۔ اور اس کے بعد فاقہ کشی ہونے لگی۔ دوا علاج کا تو ذکر کیا تھا؟ اگر کسی بچہ کو افاقہ ہوتا اور وہ غذا کا خیال ظاہر کرتا تو غریب ماں کے پاس خونی آنسو کے پاس کچھ نہ ہوتا۔ جس سے وہ اپنی اولاد کی تواضع کر سکے۔ ایسی حالت میں وہ ایک روز رات کے وقت وہ زار زار رو رہی تھی۔ اور اس کے نالہ و شیون کی صدائیں چار دیواری کے باہر پہنچ رہی تھیں کہ یکایک دروازہ پر کسی نے دستک دی۔ غریب عورت آنسو پونچھتی ہوئی اور طبیعت سنبھالتی ہوئی دروازہ پر گئی۔ پوچھا کون؟ جواب ملا کہ میں ایک فقیر ہوں۔ بھوکا ہوں۔ کچھ کھانا مجھے دے۔ عورت نے رو کر کہا۔ کہ شاہ صاحب میں اور میرے بچے تین دن کے فاقے سے ہیں۔ میرے بچے بخار میں پڑے ہیں۔ نہ ان کو غذا نصیب ہے نہ دوا میسر ہے۔ اگر میرے پاس کچھ ہوتا تو ضرور آپ کی نذر کرتی۔ فقیر نے یہ سن کر کہا کہ اچھا تو گھبرا نہیں۔ خدا تیری مدد کرے گا۔ اور تجھ کو اس مصیبت سے نجات دے گا۔ اچھا تو دروازہ کھول دے۔ یا اپنے بچوں [illegible] اچھا کر دوں۔ حسین بھائی کی بیوی یہ سن کر جس طرح ممکن ہوا اپنے دو لڑکوں کو اٹھا کر دروازہ کے پاس لائی۔ چراغ بھی میسر نہ تھا۔ فقیر نے اپنی جیب سے دیاسلائی نکالی۔ اور روشن کیا۔ لڑکوں کو اور ان کی ماں نے دیکھا کہ ایک کشیدہ قامت نورانی صورت انسان اُن کے سامنے ہے۔ جس کی لانبی ڈاڑھی اور نیچا کرتا تقدس کا اظہار کر رہا تھا۔

فقیر نے عورت کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ تم کو کچھ روپیہ دیتا ہوں اس سے تم لوگ تجارت کرو۔ اگر تم کو نقصان ہوگا تو میں تم کو معاف کر دوں گا۔ لیکن فائدہ ہوگا تو نصف منافع تم کو ملے گا اور نصف میں لوں گا۔

یہ کہہ کر فقیر نے ڈھیلے ڈھالے کرتے کے نیچے سے ہاتھ لے جا کر ایک ہمیانی نکالی۔ اور اس عورت کو دے دی۔

اس کے بعد وہ کسی آیندہ ملاقات کا وعدہ کئے بغیر اس کنبہ سے رخصت ہوگیا۔ عورت نے اپنے مکان کا دروازہ بند کر لیا۔ اور ان لڑکوں کو بستر پر پہنچایا۔ لیکن یہ ایک عجیب واقعہ پیش آیا تھا کہ کسی کو صبح تک نیند نہیں آئی۔ اور رات کا باقی ماندہ حصہ ماں بیٹوں نے کئی طرح طرح کے منصوبوں میں بسر کیا۔ جب سورج نکلا اور کرنیں نئی مسرت سے کر انھیں گھر میں کھیلیں۔ تو ماں بیٹوں نے ہمیانی کھول کر دیکھا اس کے اندر ایک سو اشرفیاں اور پانسو روپیہ نکلے۔ گویا دو ہزار روپے تھے۔ خدا کی شان دیکھئے۔ اور روپیہ کی مسیحائی کا اندازہ کیجئے کہ آج نہ ان لوگوں کو بخار تھا۔ اور نہ کچھ ناتوانی محسوس ہوتی تھی۔ بڑا لڑکا ایک روپیہ لے کر بازار گیا اور اس نے کھانا خرید کیا۔ سب نے مل کر کھانا کھایا۔ اور اس کے سوچنے لگے کہ کیا کام کرنا چاہئے۔ حسین بھائی کے ایک رشتہ دار تھے۔ جو اس کنبہ کے ساتھ ہمدردی رکھتے تھے۔ اور حسین بھائی کی روپوشی کے بعد بارہا ان کو امداد بھی دی تھی۔ ان کو جب لڑکوں کی علالت کا حال معلوم ہوا۔ تو وہ عیادت کے لئے اس وقت آئے جب یہ لوگ روپے کا مصرف سوچ رہے تھے۔ حسین بھائی کی بیوی نے تمام واقعہ ان سے بیان کر کے مشورہ چاہا وہ بڑے تجربہ کار اور تجارتی امور سے اچھی طرح واقف تھے۔ انہوں نے کہا کہ میری رائے میں مقامی ملوں سے کمیشن کا معاملہ کر کے کپڑے کی تجارت کرنا چاہیئے۔!!

اس مشورہ کے مطابق حسین بھائی کے لڑکوں نے کام شروع کیا۔ دو ہزار روپے کا مال لیکر بازار میں ✕

✕ ایک دوکان کھولی۔ مال پر کم سے کم منافع رکھنے پر بھی پہلی سہ ماہی میں آٹھ سو سو روپیہ کی بچت ہوئی۔ — نیک چلنی اور کفایت شعاری اور باقاعدہ محنت تجارت میں پر پرواز پیدا کردیتی ہے۔ تینوں بھائیوں نے اپنے کام میں پوری محنت اور باقاعدگی سے کام لیا جائے تو کاروبار کہیں سے کہیں پہونچے گا۔ انہوں نے دو ہزار روپیہ کے سرمایہ سے کام کیا تھا۔ لیکن ۵ برس کے بعد ان کی دوکان میں ۵۰ ہزار کا مال موجود تھا۔ اور دوکان کامیابی کے ساتھ چل رہی تھی۔

کامیابی کی اس منزل تک پہونچ کر حسین بھائی کی بیوی اور لڑکوں کے حالات بالکل بدل گئے تھے۔ انھوں نے ایک مختصر لیکن خوبصورت مکان مول لے لیا تھا۔ [illegible]

لیکن خوش نصیب ماں نہایت آسایش و اطمینان کی زندگی بسر کر رہی تھی۔ اگر اسے کبھی کوئی شے تکلیف دیتی تھی تو شوہر کا خیال تھا۔ لیکن اب وہ شوہر کی طرف سے بالکل مایوس ہو چکی تھی اور اس کا خیال تھا کہ مصائب و تکلیف نے اُسے ضرور سپرد اجل کر دیا۔ ایک دن شب کو یہ ماں بیٹے گذشتہ واقعات یاد کر رہے تھے اور پھر موجودہ کامیابی و خوش حالی پر ان کا دل باغ باغ ہو رہا تھا۔ کہ یکایک انھیں فقیر کا خیال آیا۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں تو یہ فرشتہ غیب معلوم ہوتا ہے۔ جسے خدا نے ہماری امداد کے لئے یہاں بھیجا تھا حضرت خضر تھے۔ جو ہماری دستگیری کے لئے آئے تھے۔ اگر کوئی انسان ہوتا تو اتنی بڑی رقم دے کر ضرور اس کی خبر لیتا۔ پانچ سال کا زمانہ گذر گیا! لیکن فقیر نے پہلو بھی نہیں بدلا۔ یہ ممکن ہے کہ وہ مر گیا ہو۔ بہر حال ہم نے ترقی کر لی اور خدا نے ہمارے دن پھیر دئے۔ ماں نے بیٹوں سے کہا کہ اچھا فرض کرو کہ وہ فقیر آجائے تو تم وعدہ کے مطابق اسے نصف مال دینے کو تیار رہو۔ بیٹوں نے متفق اللفظ ہو کر اور کسی قدر بگڑ کر کہا یہ کیوں کر ہوسکتا ہے۔ ہم نے ایسی محنت کر کے جو روپیہ پیدا کیا ہے۔ اس میں سے نصف کیوں کر دے سکتے ہیں۔ بیشک روپیہ فقیر نے دیا ہے لیکن محض روپے سے کیا ہو سکتا ہے۔ اگر دو ہزار کا سود بھی لگایا جائے تو بارہ سو روپے ہوتے ہیں ہم اس کی بجائے دس ہزار روپیہ بلاوجہ کیوں دے سکتے ہیں۔

اتفاق دیکھئے کہ رات کو یہ گفتگو ہوئی اور صبح کے وقت فقیر دروازہ پر دستک دے رہا تھا۔ فقیر کو دیکھ کر لڑکوں کے اوسان جاتے رہے۔ اب انھیں صاف نظر آ رہا تھا کہ فقیر اپنے نصف کے مطالبہ کے لئے آیا ہے۔ تاہم انھوں نے فقیر کی بڑی آؤ بھگت کے ساتھ ٹھہرایا۔ فقیر نے جب ان لوگوں کو خوش حال دیکھا اور اسے ان کی کامیابی کا اندازہ ہوا تو اس کو بہت مسرت ہوئی۔ [illegible] نے اپنی زبان سے کچھ نہ کہا کہ مجھے حسابات سمجھاؤ

اور نصف حصہ تقسیم کر دو۔ تاہم ان لوگوں کو خوف تھا کہ روپیہ لئے فقیر نہ رہے گا۔ کیوں کہ اس نے تمام حالات بڑی دلچسپی اور تفصیل کے ساتھ معلوم کئے تھے جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ ایک کاروباری شریک کی طرح معلومات حاصل کر رہا ہے۔ فقیر کو اپنے مکان پر چھوڑ کر جب تینوں بھائی دوکان پر پہنچے تو انھوں نے باہم مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ اور اس فقیر سے کس طرح نجات حاصل کی جائے۔ دیر تک اس معاملہ پر غور و خوض ہوتا رہا۔ اور آخر کار یہ قرار پایا کہ آج شب کو اس فقیر کا خاتمہ کر دینا چاہیئے۔ اگر اسے زہر دیا جائے تو یہ اندیشہ ہے کہ راز کھلنے پر ہم لوگ گرفتار کر لئے جائیں گے۔ کیوں کہ وہ ہمارے یہاں مہمان ہے۔ لیکن قتل کے متعلق ہم عذر کر سکتے ہیں کہ یہ [illegible] اتفاق کیا۔ انھوں نے نہایت اطمینان کے ساتھ تمام دن دوکان پر آرام کیا۔ شام کو حسب معمول اپنے مکان پر پہونچے۔ ان کا ارادہ تھا کہ وہ اپنے راز میں اپنی ماں کو بھی شریک کریں۔ لیکن جب انھوں نے دیکھا کہ ماں فقیر کی بہت زیادہ موافق ہے۔ اور غیر معمولی طور پر اس کی خاطر مدارات میں لگی ہوئی ہے۔ تو انھوں نے اس سے کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا۔!

کھانے پینے سے فارغ ہو کر جب لوگ اپنے اپنے بستر پر جا لیٹے۔ جب رات کے بارہ بجے تو تینوں بھائی اٹھے۔ اور یہ اطمینان کر کے کہ ان کی والدہ غافل ہے اور سو رہی ہے۔ اپنے منصوبہ کو عمل میں لانے کے لئے آمادہ ہوئے انہوں نے کپڑے اتار کر لنگوٹ باندھے۔ اور ایک بڑا چاقو لے کر اس بالاخانہ کے زینہ پر چڑھ گئے۔ جس پر فقیر سو رہا تھا۔ درحقیقت ان کا خیال تھا کہ ان کی والدہ بیدار تھی۔ اور چپ پڑی ہوئی یہ تماشا دیکھ رہی تھی۔ جب اس نے اپنے بیٹوں کو اس حالت میں جاتے ہوئے اوپر جاتے دیکھا تو بے تابانہ اپنے پلنگ سے اٹھی اور ان کے تعاقب میں روانہ ہوئی۔ اس نے اوپر جا کر دیکھا تو ایک بھائی نے پاؤں دبا رکھے ہیں۔ اور دوسرا بھائی ہاتھ تھامے ہوئے ہے۔ اور تیسرا بھائی سینہ پر چڑھا بیٹھا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ گردن کی رگیں کاٹ دے یہ حالت دیکھ کر عورت چلائی۔ اے کم بخت یہ کیا کرتا ہے۔ یہ فقیر نہیں ہے۔ یہ تو تیرا باپ ہے۔ "باپ" کا لفظ سنتے ہی لڑکوں پر ایک بجلی گری۔ وہ فقیر کو چھوڑ کر علیحدہ کھڑے ہوگئے۔ فقیر جو بے حس و حرکت پڑا تھا۔ اٹھ بیٹھا تھا۔ اور جھلملاتے ہوئے چراغ کی روشنی اور رات کے سناٹے میں یہ عجیب و غریب سماں دیکھ کر حیران رہ گیا۔

حسین بھائی کی بیوی نے اپنی بیٹوں کو مخاطب کر کے بیان کیا کہ بے وقوف! جب تم دوکان کو چلے گئے تو اس فقیر نے مجھ سے گفتگو کی پہلے اس نے میری

سرگذشت پوچھی۔ پھر اپنا حال سنایا۔ اور بتایا کہ میں تم سے خفا ہو کر بمبئی چلا گیا۔ وہاں ایک کارخانہ کی منیجری مل گئی۔ ڈھائی سو روپیہ تنخواہ تھی۔ میں نے تم لوگوں کی آزمایش کے لئے اپنے آپ کو مخفی رکھا۔ اپنی وضع میں ایسی تبدیلی پیدا کرلی کہ کوئی پہچان نہ سکے۔ جب میرے پاس دو ہزار روپیہ جمع ہوگئے تو فقیر کے بھیس میں آیا۔ اور وہ تم کو روپیہ دے گیا۔ میں برابر تم لوگوں کا حال معلوم کرتا رہا۔ اور جب میں نے دیکھا کہ خدا نے تم کو فارغ البالی عطا کی ہے تو میں [illegible] اور [illegible] ہزار روپیہ میں نے جو اتنے عرصہ میں جمع کیا تھا۔ ہمراہ لے کر چلا آیا تاکہ باقی زندگی اپنے بچوں میں آسایش کے ساتھ بسر کروں۔ ماں کی زبان سے یہ حال سن کر بیٹے شرمسار و اشکبار باپ کے قدموں پر گر پڑے۔

حفاظتی کونسل میں امریکہ اور چین

لیک سکس ۲۹ نومبر۔ حفاظتی کونسل میں امریکہ اور کمیونسٹ چین پر کوریا میں مداخلت اور کھلم کھلا جارحانہ کارروائی کرنے کا الزام لگایا ہے۔

کمیونسٹ چین کے مندوب مسٹر ووسو چوان نے پونے گھنٹہ تقریر کی۔ اور کہا کہ کونسل کی فوکارروائی پر جو تجویز رکھی گئی ہے اس کے الفاظ ان کی حکومت کی خواہش کے مطابق نہیں ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں کوریا میں امریکہ کی مداخلت پر بحث کے لئے تیار تھا۔ مگر کوریا کا معاملہ جس طرح فرد کارروائی میں رکھا گیا ہے اس کے پیش نظر میں اس بحث میں شرکت نہ کروں گا۔

مسٹر وو نے کہا میں ۴۷ کروڑ چینی عوام کی طرف سے حکومت امریکہ کو فارموسا میں مسلح مداخلت اور جارحانہ اقدام کرنے کا الزام لگاتا ہوں۔ اور یہ بھی کہتا ہوں کہ وہ کومن تانگ جیسی رجعت پسند حکومت کی پست پناہی کر رہا ہے اس صورت حال کو چینی عوام کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔

کمیونسٹ چین کے مندوب نے قوم پرور چین کے اقوام متحدہ سے خارج اور پی کنگ حکومت کی نمایندگی پر زور دیا۔ اور کہا کہ ۴۷ کروڑ چینی عوام کی نمایندگی کے بغیر ادارہ اقوام متحدہ کی عالمی نمایندگی کرنے کا دعوی زیبا نہیں ہے۔

انھوں نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہر شخص جانتا ہے کہ فارموسا ہمیشہ سے چین کا ایک جزو لاینفک رہا ہے۔

فارموسا کے عوام خود کو چین کے بڑے خاندان کا فرد سمجھتے ہیں۔ اس کے باوجود امریکہ نے مسلح طاقت استعمال کر کے سرخ چین کو فارموسا کو آزاد کرانے سے باز رکھا۔ آپ نے کہا کہ فارموسا کے بارے میں اقوام متحدہ جو فیصلہ کرے گا وہ ناجائز اور غیر منصفانہ ہوگا

آگرہ میں مسٹر گپتا کا سیاہ جھنڈوں اور تارہل سے استقبال

آگرہ۔ ۲۵ نومبر۔ یہاں اس جلسہ میں عام ہنگامہ ہوگیا جس میں یوپی کے وزیر غذا مسٹر سی بی گپتا تقریر کرنے والے تھے۔ ہنگامہ کے سلسلہ میں پچاس گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ مسٹر گپتا جیسے ہی جلسہ میں پہونچے ،، گپتا واپس جاؤ کے شور بلند ہوگیا۔ اور جب وہ تقریر کرنے کھڑے ہوئے تو ان پر ڈھیلے ، پتھر اور جوتے پھینکے گئے۔

ڈھائی گھنٹہ تک برابر شور و ہنگامہ ہوتا رہا۔ اور مسٹر گپتا تقریر کرنے کی برابر ناکام کوشش کرتے رہے۔

ضلع مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس دونوں نے پولیس کی ایک جمعیت لئے ہوئے موجود رہے لیکن انھوں نے اس میں کوئی مداخلت نہیں کی۔

جب مسٹر گپتا جلسہ سے چلے گئے تو ایک مقامی کانگرس کارکن نے تقریر کی۔

ایک پولیس سب انسپکٹر، ایک اخبار کے نامہ نگار اور چند دوسرے اشخاص کو خشت باری سے چوٹیں آئیں۔

راشننگ کے محکمہ میں تخفیف اور کنٹرول کے باقی رکھے جانے پر احتجاج کرتے ہوئے شہر میں ہڑتال کی گئی تمام بازار بند رہے اور جس راستہ سے مسٹر گپتا جلسہ میں تقریر کرنے جانے والے تھے۔ اس میں جگہ جگہ سیاہ جھنڈے لہرائے گئے۔

لوگ جگہ جگہ بازاروں میں حکومت کی کنٹرول پالیسی پر نکتہ چینی کرنے میں مصروف تھے۔ شہر میں پولیس کے پہرے لگا دئے گئے تھے۔ تاکہ کوئی ناخوشگوار صورت پیش نہ آنے پائے۔

ایک سال میں ریلوں میں ۵۲ قتل!

نئی دہلی ۲۵ نومبر۔ ریلوے کے وزیر اسٹیٹ مسٹر سنتھانم نے آج پارلیمنٹ میں بتایا کہ ۳۰ ستمبر ختم ہونے والے سال میں ریلوں میں ۵۲ قتل ہوئے۔ دو سو سولہ رہزنی کے واقعات اور ۶۸۳۹ چوریاں ہوئیں۔ جرایم کو روکنے کیلئے جو مختلف اقدامات کئے گئے ہیں مسٹر سنتھانم نے ان کو بھی بتلایا۔

تارکین وطن کو ابھی وظیفہ دیا جائیگا

نئی دہلی ۲۶ نومبر۔ حکومت ہند نے مغربی پاکستان سے آنے والے پناہ گزینوں کو ماہوار وظیفہ دینے کی اسکیم کو ایک سال اور باقی رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اسکیم کے تحت ان بے واؤں اور بے یار و مددگار عورتوں اور لاچار تارکین وطن اور چھوٹے بچوں کو وظیفہ دیا جاتا ہے جو تقسیم سے پہلے دیہاتوں میں غیر منقولہ جائداد رکھتے تھے۔ اور اس سے زندگی بسر ہوتی تھی۔

گڈھ مکتیشر میلہ کی آگ!

غازی آباد۔ ۲۶ نومبر۔ جو تفصیلات یہاں بہم پہونچی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۳ نومبر کو سہ پہر میں گڈھ مکتیشر کے میلہ میں جو آگ لگی تھی۔ اس میں تقریباً سو آدمی مجروح اور اٹھارہ آدمی ہلاک ہوئے ہیں کہا جاتا ہے کہ آگ ایک موٹر ٹرک سے پھیلی جس کی مرمت ہو رہی تھی۔

لندن۔ دولت مشترکہ کے وزرا اعظم کی کانفرنس یہاں ۴ جنوری کو یہاں منعقد ہوگی۔

ہندستان کیلئے کناڈا کا گیہوں

وِنی پگ۔ ۲۴ نومبر۔ کناڈا گیہوں بورڈ نے اعلان کیا ہے کہ اس نے تین لاکھ ٹن گیہوں ہندستان کے ہاتھ فروخت کیا ہے۔

وارڈ کے چیف کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ دو بندرگاہوں سے گیہوں کی روانگی شروع کردی گئی ہے۔ تمام گیہوں چھ ماہ کے اندر اندر ہندستان پہونچ جائے گا۔

بنارس ہندو یونیورسٹی کا جلسہ تقسیم اسناد

بنارس ۲۶ نومبر۔ آج بنارس ہندو یونیورسٹی کا ۳۴ واں سالانہ اجلاس تقسیم اسناد ہوا جس میں ڈاکٹر کے ان کاٹجو مسٹر ایم ایس اینے پونہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ایم آر جیکار کو ایل ایل ڈی کی اعزازی ڈگری دی گئی۔ ڈی لٹ کی اعزازی ڈگری پانے والوں میں مسٹر سکھ دیو بہاری مصرا مسٹر نندلال بوس۔ پنڈت کیشو دیو پرشاد شامل ہیں۔ آخرالذکر بنارس یونیورسٹی کے شعبہ ہندی کے چیرمین تھے۔ سائنس کی اعزازی ڈگری ایچ ایچ بھابھا کو دی گئی۔ ویاس جی کی ڈگری یادوجی ترلوک رام جی کو دی گئی ہے۔

سائنس اور صنعتوں کا اشتراک ضروری

جمشید پور ۲۶ نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے یہاں نیشنل میٹالرجیکل لیبارٹری دھاتوں کی تجربہ گاہ۔ کا افتتاح کرتے ہوئے سائنس کے تحقیقاتی کام پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ سائنس کے ساتھ صنعتوں کا اشتراک آج ہندستان کے لئے بہت ضروری ہے کیونکہ اس سے عوام کی حالت بہتر ہوگی۔

پنڈت نہرو نے سائنس والوں سے اپیل کی کہ غذا اور دوسری ضروریات زندگی کے اہم مسائل کو وہ حل کرنے کی کوشش کریں۔

دولت مشترکہ کرکٹ ٹیم!

بمبئی ۲۶ نومبر۔ انگلستان کے تین مشہور کھلاڑی کرکٹ سٹ کلف۔ اسٹی فنس اور ڈوی ہیٹ جلد ہندوستان آکر دولت مشترکہ کرکٹ ٹیم میں شامل ہونے والے ہیں۔

یوپی میں ۵۰ ہزار مہاسبھائی

لکھنؤ ۲۶ نومبر۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے صدر این بی کھرے یوپی ہندو مہاسبھا کے سالانہ اجلاس کا افتتاح کریں گے۔ جو ۳۰ اور ۴ دسمبر کو گونڈہ میں ہونے والا ہے۔ صدارت منت وگ جے ناتھ کریں گے۔ جو آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے جنرل سکریٹری ہیں۔

یوپی ہندو مہاسبھا کے ممبروں کی تعداد ۵۰ ہزار پانچو ہے۔ یہ تعداد ۳۱ اکتوبر کو ممبرسازی کی مہم ختم ہونے کے بعد معلوم ہوئی۔

چار کانفرنس کے لئے ہندستانی وفد

نئی دہلی ۲۶ نومبر۔ وزارت محنت ہندستان کے ڈپٹی سکریٹری مسٹر ایس پرشاد حکومت ہند کے اس وفد کے لیڈر ہوں گے۔ جو ۴ دسمبر کو ہونے والے انڈونیشیا کی چار کاشت کانفرنس میں شرکت کے لئے جا رہے ہیں۔

مسٹر ڈی کمار مینن سکریٹری وزارت محنت کمیٹی کے چیرمین ہوں گے۔ وفد کے دوسرے نمائندے مسٹر ایچ ایف کلارک ہندوستانی چائے ایسوسی ایشن کلکتہ کے صدر مسٹر کنکھیا پرشاد ترپاٹھی آسام۔ اور بی کے نائر ٹرانکور ہیں۔

یوپی میں وصولی غلہ اسکیم

لکھنؤ ۲۶ نومبر۔ حکومت کی وصولی غلہ اسکیم کے ماتحت ۱۶ نومبر تک ربیع اور خریف کا ۲۲۴۷۶۳ ٹن غلہ خریدا گیا۔ گذشتہ سال اسی مدت میں ۲۲۷۴۳ ٹن غلہ وصول کیا گیا تھا۔

इजलासी श्रीमान अनीस अहमद सिविल जज रायबरेली

समन बग़रज़ इनफिसाल मुकद्दमा (वसीगे खफीफा)

नम्बर मुकद्दमा १०१ सन् १९५० ई०

बअदालत जनाब सिविल जज साहब बहादुर रायबरेली मुकाम रायबरेली गोकुल प्रसाद वल्द शिवनायक कौ० ब्राह्मन सा० भोगसे परगना उतम पुरजि० राय बरेली मुद्दई

गिरजा शंकर मुद्दाअलेह

बनाम गिरजा शंकर वल्द गजाधर कौ० ब्राह्मन सा० हाल शहर महोदा मुहल्ला परमट मुत्तसिल आनन्देश्वर हरगाह मुद्दई ने आप के नाम एक नालिश बाबत दिला पाने ४७।।।) के दायर की है लिहाज़ा आप को हुक्म होता है कि आप बतारीख वारा १२ माह दिसम्बर १९५० ई० बवक़्त १० बजे दिन असालतन या मारफत वकील के जो मुकद्दमा के हालात से करारवाकई वाकिफ किया गया हो और जो कुल उमूर अहम मुताअलका मुकद्दमा का जवाब दे सके या जिस के साथ कोई और शख्स हो कि जो जवाब ऐसे सवालात का दे सके हाजिर हो और जवाबदेही दावे मुद्दई मजकूर की करो और हरगाह वही तारीख जो आप के इज़हार के लिये मुकर्रर है वास्ते इनफिसाल कतई मुकद्दमा के तजवीज़ हुई है पस आप को लाजिम है कि अपने जवाबदावा की ताईद में जिन गवाहों की शहादत पर या जिन दस्तावेज़ात पर आप इस्तदलाल करना चाहते हैं उसी रोज़ पेश करो मुत्तिला रहे कि अगर बरोज़ मज़कूर आप हाजिर न होंगे तो मुकद्दमा बग़ैर हाज़िरी आप के मसमूअ और फैसल होगा। आज बतारीख २ माह नवम्बर सन ५० ई० मेरे दस्तखत और मुहर अदालत से जारी किया गया

बहुक्म मुं० मु० आ०

समन बग़ज़ तनकीह

(आ: ५ कायदा १ व २ मुजमुआ ज़ाब्ता दीवानी सन १९०८ ई)

नम्बर मु० ६०७ सन १९५०

बअदालत मुनसिफी सिटी कानपुर मुकाम कानपुर जिला कानपुर

राधा कृष्ण आत्मज लाल लक्ष्मीनारायन जाति वैश्य साकिन मकान नं० ४७/२५ जनरेल गंज कानपुर मुद्दई

बनाम मुसम्मात अहमदी बेगम उर्फ अहमदी खानम बेवा डाक्टर कम्मू खाँ कौम मुसलमान सैय्यद साकिन मकान न० २२/१७५ चमन गंज कानपुर

मुद्दाअलेह

वाजेह हो की राधाकृष्ण मुद्दई ने आप के नाम एक नालिश बाबत १९५६।।।)।।। बर बिनाय रहन्नामा के दायर की है लिहाज़ा आप को हुक्म होता है कि आप बतारीख ६ माह १२ सन १९५० ई० बवक़्त १० बजे दिन मुकाम कानपुर असालतन या मारफत वकील के जो मुकद्दमा के हालात से करार वाकई वाकिफ किया गया हो और जो कुल उमूर अहम मुताअलका मुकद्दमा का जवाब दे सके या- जिस के साथ कोई और शख्स हो कि जवाब ऐसे सवालात का दे सके हाजिर हूजिये और जवाबदिही दावा की कीजिये- और हरगाह वही तारीख जो आप की हाजरी के लिये मुकर्रर है वास्ते इनफिसाल कतई मुकद्दमा के तजवीज़ हुई है पस आप को लाजिम है कि उस रोज़ अपने जुमला गवाहों को जिन की शहादत पर नीज़ जुमला दस्तावेजात जिन पर आप बताईद अपनी जवाब दिही के इस्तदलाल करना चाहते हैं उसी रोज़ पेश किजिये।

और आप को इत्तला दी जाती है कि अगर बरोज़ मजकूर आप हाजिर न होंगे तो मुकद्दमा बगैर हाजरी आप के मसमूअ और फैसल होगा बसब्त मेरे दस्तखत और मुहर अदालत के आज बतारीख २५ माह ११ सन १९५० ई जारी किया गया। बहुक्म मसारीम

मु: अ:

ہندوستان اور پاکستان کے وزرائے اعظموں کے پارلیمنٹوں میں بیانات

وزیر اعظم ہند کا بیان!

نئی دہلی ۲۸ نومبر۔ وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو نے آج پارلیمنٹ میں ایک بیان میں بتایا کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان نے کراچی آنے کی پھر دعوت دی ہے۔ اور وہ حالات سازگار رہے اور ہوتے ہی کراچی جانے کے لئے کوشش کریں گے۔

پنڈت نہرو نے یہ بیان اس خط کو پارلیمنٹ میں پیش کرتے ہوئے دیا جو "ناجنگ اعلان" کے متعلق دونوں وزراء اعظم میں ہوئی ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ ایک سال کی خط و کتابت کے بعد بھی ہم کوئی نتیجہ پر پہونچے ہیں۔

ناجنگ کے علاوہ ہندوستان کی یہ تجویز بھی اس خط و کتابت میں شامل ہے کہ نہروں کے پانی اور متروکہ جائدادوں کے مسائل کو طے کرنے کے لئے ایک ٹریبونل مقرر کیا جائے۔

"تازہ ترین خط و کتابت نہرو کے پاس کراچی سے کل رات کو ۸ بجے آیا ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ اس خط کے جواب میں دینے کا وقت نہیں ملا۔ لیکن حکومت ہند جلد از جلد ایسا کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس درمیان میں میں کچھ ایسی باتوں پر اظہار رائے کروں گا۔ جو وزیر اعظم پاکستان کی خط و کتابت سے پیدا ہوئی ہیں۔

وزیر اعظم ہندوستان نے کہا کہ "میں اسوقت جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ کسی بحث کی ذہنیت سے نہیں کہہ رہا ہوں۔ ہندوستان و پاکستان کے تعلقات اتنے اہم ہیں کہ ان کو اشتعال انگیز الفاظ استعمال کر کے خطرہ میں نہیں ڈالا جاسکتا لیکن ہمیں اپنی پوزیشن بھی صاف کرنا پڑے گی۔

پنڈت نہرو نے اپنے بیان میں جن اہم مسائل کا ذکر کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

پریس کا ذکر: حالانکہ میں نے پہلے کئی مرتبہ کچھ اخبارات کے اس رویہ پر اظہار افسوس کیا جو دہلی پیکٹ کے متعلق انھوں نے اختیار کیا تھا۔ لیکن مجموعی طور پر ملک کے اخباروں کا رویہ ہمدردانہ رہا ہے۔ اور انھوں نے اپنی ذمہ داری محسوس کی اور جن اخباروں کا لہجہ پہلے مخالفانہ تھا۔ بعد میں بدل گیا۔ اگر کبھی کبھی حکومت پاکستان پر اعتراضات ہوئے تو ان کے وجوہ متعدد تھے۔ جن میں کی بہت سے شکایات حکومت پاکستان دور کر سکتی تھی۔

جوناگڈھ: جوناگڈھ میں عوام کی خواہش موثر ثابت ہوئی نہ کہ حکومت ہند کی فوجی کوشش۔

کشمیر: ریاست جموں و کشمیر میں ہندوستان نے اس وقت اپنی فوجیں بھیجیں جب کہ وہاں کی حکومت نے ہندوستان سے الحاق کا اعلان کر دیا۔ اور اس کی تصدیق وہاں کی سب سے زیادہ ہر دلعزیز پارٹی نے کر دی تھی لیکن پاکستان نے جو فوج بھیجی وہ کشمیر میں اس وقت گئی جب کہ ہندستانی علاقہ میں آچکا تھا۔ اور اس کارروائی کا پاکستان کے پاس کوئی جواز نہیں تھا۔ ابھی تک ہندستان کسی اس وعدہ سے پیچھے نہیں ہٹا ہے۔ جو اس نے کشمیر کے عوام یا ادارہ اقوام متحدہ سے کیا ہے۔

جنگ سے بچنے کی کوشش

مسٹر لیاقت علی خان یہ کہا ہے کہ ان کو اس بات کا یقین ہے کہ ہندستان و پاکستان کے درمیان جنگ ایک ناقابل تلافی مصیبت ہوگی۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ وہ اس بات کی پوری حمایت کرتے ہیں۔ آگے چل کر پنڈت نہرو نے کہا کہ "ہندستان پاکستان سے کم امن کا خواہاں نہیں ہے۔ اور میں اس جگہ پر یقین دلا سکتا ہوں کہ ہم اپنی پڑوسی کے ساتھ امن قایم رکھنے کے لئے متواتر کام کرتے رہیں گے۔

مسٹر لیاقت علی خان نے لکھا ہے کہ بنگال کے فسادات کے زمانہ میں حکومت ہند نے ہند بڑی تعداد میں اپنی فوج پاکستان کی سرحد پر بھیجدی تھی۔ دراصل انھوں نے ہمارے اقدام کو غلط سمجھا ہے۔ ہم اس وقت پاکستان پر حملہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ بلکہ ہمارا اقدام دفاعی تھا۔ جو ہم نے اشتعال کے زمانہ میں کیا تھا۔ اور اگر ہم ایسا نہ کرتے تو ملک کے تحفظ میں ہماری کوتاہی ہوتی۔

ذاتی رابطہ: پنڈت نہرو نے کہا کہ دہلی سمجھوتہ سے قبل جو گفتگو میرے اور وزیر اعظم پاکستان سے ہوئی تھی۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ ذاتی رابطہ کافی اہمیت رکھتا ہے اور مجھے اس پر بڑا بھروسہ ہے۔

وزیر اعظم پاکستان کا بیان

کراچی ۲۸ نومبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے آج پاکستان پارلیمنٹ میں اس خط و کتابت پر جو ان کے اور وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے درمیان ناجنگ اعلان کے بارے میں ہوئی تھی۔ تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان نے اس تجویز کا خیر مقدم کیا۔ جس میں ہندستان اور پاکستان کے درمیان تنازعات کو بجائے جنگ کے پر امن طریقہ پر طے کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ حکومت پاکستان کا خیال ہے کہ اہم تنازعات کے پر امن اور منصفانہ سمجھوتہ سے جنگ کے وجوہ اور ساتھ ہی ساتھ خطرات کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔

انھوں نے کہا کہ لیکن اگر اس مقصد کو واقعی حاصل کرنا ہے تو صرف ہمارے خیال میں ناجنگ اعلان کافی نہ ہوگا۔ بلکہ اس کے لئے کچھ اور کرنا ہوگا۔

مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کشمیر اور جوناگڈھ اور اس کی قریبی ریاستوں کا مسئلہ ہے نہر کے پانی اور تارکین وطن کی متروکہ جائداد کا معاملہ ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کا وہ سامان ہے جو ہندستان میں رکا پڑا ہوا ہے۔ ان سب مسئلوں کا حل ضروری ہے۔

مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا کہ تمام تنازعات میں کشمیر کے مسئلہ کو سب سے زیادہ اہم ہے اور اس کے منصفانہ اور پر امن حل کے بغیر خلوص و اعتماد کی وہ فضا نہیں پیدا ہو سکتی جو تنازعات کے ختم کرنے کے لئے ضروری ہو

انھوں نے کہا کہ مثلاً جوناگڈھ کا مسئلہ ہے جس میں ہندستان نے مسلح فوج کے ذریعہ جوناگڈھ اور اس کی قریبی ریاستوں پر قبضہ کر لیا۔ حالاں کہ وہ پاکستان کے ساتھ الحاق کر چکی تھیں اور یہ مسئلہ اقوام متحدہ کے کمیشن کے سپرد کیا جا چکا ہے اگر یہ مسئلہ اسکی کوششوں سے حل نہ ہو سکا تو پھر ہند و پاکستان کی حکومتوں کو اسے کسی حکم کے سپرد کر دینا چاہیئے۔

جہاں تک متروکہ جائدادوں کا سوال ہے وہ نہر کے پانی کے معاملہ کے طے ہونے کے بعد طے ہو سکتا ہے کیوں کہ اس کے فیصلہ کا اثر متروکہ جائداد پر پڑے گا۔ اس لئے نہر کے پانی کا مسئلہ متروکہ جائداد کے مسئلہ کو حل کرنے کی ایک ابتدائی کڑی کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ مسئلہ طے نہ ہوا تو اسے حکم کے سپرد کر دیا جائے گا۔

اسی طرح پاکستان کے اسٹیٹ بنک کے اس سرمایہ کا معاملہ ہے جسے ریزرو بنک آف انڈیا نے روک لیا ہے اور وہ اسٹرلنگ فاضلات جو پمینٹ اگری منٹ کے تحت پاکستان کو ملنا چاہیئے۔ یہ دو مسئلے بھی اگر گفت و شنید کے ذریعہ طے نہ ہو سکیں تو دونوں حکومتوں کو پہلے ہی سے اس پر رضامند ہو جانا چاہئے کہ اسے بھی حکم کے سپرد کر دیں گی۔

وہ تمام مسائل جن کو دونوں حکومتیں حکم کو سپرد کرنے پر راضی ہوں انھیں اس پر بھی راضی ہونا چاہئے کہ ان کے متعلق تمام اختلافات حتیٰ کہ طریقہ کار کا مسئلہ بھی انھیں حکم کے سپرد کرنا ہوگا۔ تاکہ کوئی فریق فیصلہ میں دخل انداز یا تاخیر نہ کرا سکے۔

اگر حکومت ہند مذکورہ بالا طریقہ پر معاملات کو طے کرنے کے لئے رضامند ہوگی تو مزید گفت و شنید کے ذریعہ ثالثی اور حکم کے طریقہ کار اور تفصیلات طے کئے جا سکتے ہیں۔ اور اس پر معاہدے کے بعد ایک مشترکہ ناجنگ اعلان کیا جا سکتا ہے کہ دونوں حکومتیں کسی صورت میں جنگ نہ کریں گی۔



کانپور ڈولپمنٹ بورڈ

اطلاع

کانپور اربن ایریا ڈولپمنٹ ایکٹ (۶) ۱۹۴۵ء کی دفعہ ۳۳ کے ماتحت مطلع کیا جاتا ہے کہ بورڈ نے پلاٹ نمبر ۱۶/۲۰ کو جو کچہری کے چوراہے پر گورنرائن کھتری انٹر کالج کے سامنے واقع ہے۔ اور سول لائن اسکیم نمبر ۹ میں شامل ہے۔ اور نیز جس کے متعلق یو پی گزٹ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۲۰ء میں یو پی امپرومنٹ ایکٹ (۸) ۱۹۱۹ء کی دفعہ ۳۶ کے مطابق اطلاع چھپ چکی ہے اور نیز جس کی منظوری مذکورہ بالا ایکٹ کی دفعہ ۴۲ (۱) کے ماتحت کیونک نمبر ۱۵/۱۱-۲۲۰-ای ۸ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۲۲ء سے ہو چکی ہے مناسب شکل سے زمین کو بہتر بنانے اور راستہ کو چوڑا کرنے کے لئے حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

حاصل کئے جانیوالے قطعہ زمین کے حدود اربعہ حسب ذیل ہیں

شمال۔ مکان نمبر ۱۶/۱۹
جنوب۔ کچہری روڈ نمبر ۸۲
مشرق۔ مکان نمبر ۱۶/۲۱ اور ۲۲
مغرب۔ سرسیا گھاٹ روڈ نمبر ۴۰

مذکورہ بالا رقبہ اور حاصل کئے جانے والے قطعہ زمین کا نقشہ کانپور ڈولپمنٹ بورڈ کے دفتر میں دفتر کے اوقات پر دیکھا جا سکتا ہے۔

قطعہ زمین کے حاصل کئے جانے پر اعتراضات اس اطلاع کے چھپنے کے ساٹھ (۶۰) دن کے اندر بورڈ کے دفتر میں آجانا چاہیئے۔

دستخط دیوراج
ایگزیکٹو افسر
ڈولپمنٹ بورڈ۔ کانپور

THE SADAQAT KANPUR

ESTD, 1925

REGD. No. A 406

جمال پر توِ حق عزمِ مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے ذہن میں ہے
(احسن بمبئی)

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ 9/-
سالانہ رعایتی 6/-
ششماہی 3/8/-
سہ ماہی 2/-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL. 52 No. 49 | KANPUR SATURDAY 9th DECMEBER 1950 | کانپور شنبہ ۹ دسمبر سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۲۰ صفر المظفر سنہ ۱۳۷۰ھ | جلد ۵۲ نمبر ۴۹

ادبیات

میخانے کی رات

(از حضرت جوش ملیح آبادی)

یاد ہے اب تک وہ اُن کے یک بیک آنے کی رات
شب کی معنی خیز خاموشی میں سرگوشی کا لوچ
عرش پر تھم تھم کے وہ انوارِ ظلمت کا سماں
وہ جبیں پر کاکلوں کی چھاؤں پڑنا بار بار
ناز کے زانوئے جاں پرور پہ وہ فرقِ نیاز
شوخیِ موج سے صبا با ہزاراں دل کشی
دیر سے سوتی ہوئی دنیا کی خلوت گاہ میں
وہ جھپکتی مدھ بھری آنکھوں کی گردش کے حضور
گردشِ چشمِ صنم سے برہمن کے گرد و پیش
شوق کا وہ زلفِ شبگوں چوم لینا یک بیک
عشق کی گستاخ آنکھوں میں وہ مستی کی چمک
روئے رنگیں پر وہ مبہم سی لَو اُٹھنے کا رنگ
عارضِ نم تازہ ترکیبوں میں بتخانے کی رات

دفعتاً وہ غنچۂ شب کے چٹک جانے کی رات
زلفِ افسوں بار کی لہروں میں افسانے کی رات
فرش کو رہ رہ کے وہ انگڑائیاں لینے کی رات
وہ گھٹا میں چاند کے رہ رہ کے چھپ جانے کی رات
شمع کے آغوشِ تاباں میں وہ پروانے کی رات
دوشِ سیمیں پر وہ زلفوں کے بکھر جانے کی رات
عشق کی جاگی ہوئی قسمت پہ اترانے کی رات
گنگناتی جھومتی سرشار پیمانے کی رات
عود کی لپٹوں میں رقصندہ وہ بتخانے کی رات
شرم سے اٹھکے وہ چادر میں لپٹ جانے کی رات
حُسن کے مژگاں کی وہ ڈر کر جھپک جانے کی رات
لعلِ شیریں سے وہ اک طرفہ مہک آنے کی رات
انکھڑیوں کے سرخ سے ڈوروں میں میخانے کی رات

وہ نشاطِ پہلوئے محبوبہ گلرنگ میں
گنگنانے مسکرانے جھومنے گانے کی رات

دنیائے اسلام

مصر میں امریکہ اور برطانیہ کے خلاف مظاہرہ

قاہرہ۔ ۲۹ دسمبر۔ آج جب دو ہزار مصری طالب علموں نے جلوس کی شکل میں برطانی اور امریکی سفارت خانوں تک جانے کی کوشش کی تو پولیس سے ان کا تصادم ہو گیا جس میں ۵۰ پولیس کے آدمی اور تیس طالب علم زخمی ہوئے۔ طالب علموں کا یہ مظاہرہ۔ مصر کے قومی حوصلوں کے بارے میں امریکہ اور برطانیہ کے رویہ کے خلاف تھا۔ مصر حکومت نے دو اسکولوں کے جو ان ہنگاموں کے مرکز سمجھے جاتے ہیں بند کر دئے جانے کا حکم دے دیا ہے۔ مظاہرہ کرنے والے طالب علموں نے حکومت کے مظاہروں کی ممانعت کرنے والے حکم کی خلاف ورزی کی تھی۔

اسٹرلنگ فاضلات روکنے سے برطانیہ کا انکار

لندن۔ ۲۹ نومبر۔ حکومت برطانیہ نے اس بات کی یقین دہانی سے انکار کر دیا ہے کہ وہ مصر کو اس وقت تک اسٹرلنگ فاضلات میں مزید رقم دے گا جب تک مصر میں پچھلی جنگ میں برطانیہ کی خدمات کے جوابی مطالبہ کو نہ پورا کیا جائے۔ برطانی وزیر خزانہ نے برطانی پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب نفی میں دیتے ہوئے مندرجہ بالا بات واضح کی۔

مصر میں اعلیٰ معاشی کونسل کا قیام

قاہرہ ۲۰ نومبر۔ مصری کابینہ نے ایک اعلیٰ معاشی کونسل کا قیام منظور کیا ہے جو حکومت کو اس کا معاشی پروگرام کامیاب بنانے کے سلسلے میں مشورہ دے گی۔ اور گرانی کے خلاف مہم چلانے میں مدد کرے گی۔ مصر میں اسلحہ سازی کا کارخانہ بنانے کے لئے کابینہ نے وزارت جنگ کے منصوبے بھی منظور کئے۔ وزیر قومی معاشیات حامد زکی بے اعلیٰ معاشی کونسل کے صدر ہوں گے۔ کونسل بارہ اراکین پر مشتمل ہوگی جس میں نائب وزیر معاشی مالیاتی کمیٹیوں کے صدر جنگ کے ڈائرکٹر اور ممتاز تجار بھی شامل ہوں گے۔

مصر کے چار اسکول بند کر دئے گئے

قاہرہ ۳ دسمبر۔ مصری حکومت نے خدیوال سکنڈری اسکول کو بند کر دینے کا حکم دیا ہے۔ کیوں کہ حکومت کو اطلاع ملی ہے کہ اس کے طالب علم مظاہر پر پابندی کے باوجود برطانیہ دشمن مظاہرے کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ یہ چوتھا اسکول ہے جو ایک ہفتہ کے اندر بند کر دیا گیا ہے۔ آج ہنگامی حالت کے اعلان کو ایک ہفتہ ہو گیا ہے اور بعض حلقوں میں پولیس کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اسکندریہ کے اسکولوں میں بے چینی دیکھ کر ذمہ داروں نے وہاں کے برطانی اور امریکی قونصل خانوں کی حفاظتی پولیس میں اضافہ کر دیا ہے۔

عراق میں معدنیات کے زبردست ذخیروں کی دریافت

بغداد ۲ دسمبر۔ عراقی ماہرین نے ایران سے ملی ہوئی عراق کی سرحد پر واقع اپنے علاقہ کردستان میں تانبے کا ایک بہت ہی زبردست قدرتی ذخیرہ دریافت کیا ہے جس کی مالیت کا اندازہ کئی کروڑ پونڈ ہے ساتھ ہی ساتھ وہاں لوہے کا بھی بڑا ذخیرہ دریافت ہوا ہے۔ ان قدرتی ذخیروں نے ساری دنیا کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی ہے۔

حکومت عراق نے اس ذخیرہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے آٹھ ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کر دی ہے۔ کام شروع کرنے کے لئے رقم لگانے کا سوال بھی حل کر لیا گیا ہے حکومت کو تیل کی برآمد سے جو محصول حاصل ہوتا ہے وہ کھدائی کے کام پر خرچ کیا جائے گا۔ فی الحال حکومت کو اس ذریعہ سے سالانہ ۸۰ لاکھ پونڈ کی آمدنی ہوتی ہے لیکن سنہ ۵۴ء تک یہ آمدنی ۲½ کروڑ پونڈ تک پہونچ جائے گی۔

عراق میں ایرانیوں سے بدسلوکی

طہران ۴ دسمبر۔ عراق میں ایرانی باشندوں کے ساتھ مبینہ بدسلوکیوں کی وجہ سے ایرانی عراقی تعلقات خراب ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ حکومت کے پاس بے شمار شکایات موصول ہوئی ہیں جن میں عراقی حکام پر اس معاہدے کا احترام نہ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ جو والیٔ عراق امیر عبد اللہ نے اپنے دورہ ایران کے دوران میں کیا تھا۔ اس معاہدے کا مقصد دونوں کے درمیان غلط فہمیاں دور کرنا تھا۔ عراق میں آباد ایرانیوں نے شکایت کی ہے کہ انھیں جائدادیں خریدنے کی اجازت نہیں دی جاتی ان کے نوجوانوں کو فوج میں جبراً بھرتی کر لیا جاتا ہے۔ انھیں عراقی شہریت قبول کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

اردن کی کابینہ مستعفی ہوگئی

عمان ۴ دسمبر۔ آج اردن کی کابینہ مستعفی ہوگئی با وثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کابینہ کے مستعفی ہونے کا تعلق اسرائیل اور اردن کے سرحدی تنازعہ سے نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جان پر تو عزم مستقل ہی رہے
زبان کو بھی دی ہو تو بے دلیں رہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۵۲ کانپور شنبہ ۹ دسمبر ۱۹۵۰ء نمبر ۴۹

پنڈت نہرو کا پارلیمنٹ میں امور خارجہ پر بیان

وزیر اعظم پنڈت نہرو نے ۶ دسمبر کو پارلیمنٹ میں ہندوستان کی خارجہ پالیسی پر تقریر کرتے ہوئے ایٹم بم کو "مجسم بدی کا سب سے بڑا روپ" بتایا۔ اور کہا کہ اگر حالات ہم کو یا دنیا کو ایٹم بم استعمال کرنے پر مجبور کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا نے بدی کے آگے بالکل ہی سر جھکا دیا ہے۔ انھوں نے کناڈا کے وزیر خارجہ کی اونادہ میں ظاہر کی ہوئی اس رائے کی تائید کی کہ اگر ایک بار پھر ایک ایشیائی ملک پر ایٹم بم استعمال کیا گیا تو مشرق اور مغرب کے تعلقات اور خراب ہو جائیں گے۔ انھوں نے کہا کہ میری دلی تمنا ہے کہ اس وقت یا کبھی آئندہ ایٹم بم کو استعمال کرنے کا کوئی سوال نہ پیدا ہو۔

وزیر اعظم نے امریکا اور چین سے پرزور اپیل کی کہ موجودہ عالمی بحران کا کوئی پر امن حل نکالنے کی ہر امکانی کوشش کریں۔ انھوں نے کہا کہ میری آرزو ہے کہ صدر ٹرومین اور وزیر اعظم اٹیلی میں جو گفتگو ہو رہی ہے۔ وہ بار آور ہو۔ انھوں نے تجویز کیا کہ کوئی ایسی صورت نکالی جانا چاہیے کہ بڑی طاقتیں جن میں چین بھی شامل ہو کوریا اور فارموسا کے مسائل پر پر امن طور پر گفت و شنید اور غور و خوض کر سکیں۔ انھوں نے کہا کہ فارموسا کا مسئلہ آج نہیں تو کل کرنا ہی پڑے گا۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ آج دنیا اس مسئلہ سے دو چار ہے کہ امن رہے یا ایک تیسری عالمی جنگ شروع ہو جائے جو آج کی تہذیب کی عالیشان عمارت کو بالکل ہی تباہ کر دے گی۔ اگر ہم اور دنیا کی قومیں کافی کوشش کریں تو اس وقت آفت سے بچایا جا سکتا ہے۔ حالاں کہ بچنا اب روز بروز دشوار ہوتا جا رہا ہے۔

وزیر اعظم نے ایک گھنٹہ تقریر کی اور ایوان نے بار بار ایوان نعرہائے تحسین بلند کئے۔ پبلک گیلریاں بھری ہوئی تھیں۔ اور داخلہ کے انتظار میں پبلک کی ایک لمبی قطار باہر کھڑی تھی۔ ممتاز تماشائیوں میں تقریباً ہر ملک کے سفیر موجود تھے۔

انھوں نے تنبیہ کیا کہ جب تک چین کی بات نہیں پوچھی جائے گی مشرق بعید کی صورت حال کا کوئی حل نہیں نکل سکتا۔ کوئی پر امن حل نہیں نکل سکتا اور اگر جنگ ہوئی تو اس جنگ کے بعد بھی جو حل نکالا جائے گا اس میں اگر چین کے سے عظیم الشان ملک کا پورا لحاظ نہ رکھا گیا تو وہ حل بھی حل نہیں ثابت ہوگا۔

کوریا کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ متحدہ اقوام کہتا ہے کہ ہم پر امن اور متحد کوریا کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ متحدہ اقوام کے خلاف جو فوجیں لڑ رہی ہیں۔ وہ یہی کہتی ہیں۔ لیکن اس اتفاق رائے کا حل یہ ہے کہ آج کوریا جان توڑ رہا ہے اور نزاع میں ہے!"

انھوں نے کہا کہ اگر دوسرے کو برا بھلا کہنے کا مقصد اپنی جنگی کاروائیوں کا جواز مکان نکالنا ہے یا خواہش یہ ہو کہ جنگ کل کے بجائے آج ہو جائے تو بات دوسری ہے۔ ورنہ ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے سے کوئی کام نہیں بنتا۔ صحیح طرز عمل یہی ہو سکتا ہے کہ ٹھنڈے دل سے گفت و شنید کی جائے۔ ہو سکتا ہو کہ ٹھنڈے دل اور گفت و شنید سے کوئی نتیجہ نہ نکلے۔ لیکن اس کے سوا کوئی اور راستہ ہی نہیں ہے۔ دوسرا راستہ صرف جنگ کا ہے۔

تبت کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ میری دلی خواہش ہے کہ حکومت چین اب بھی اس مسئلہ کو اب بھی پر امن طور پر طے کرنے کی کوشش کرے۔

پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں ایک بار پھر اس کا اعادہ کیا کہ ہندوستان اپنے ملک میں غیر ملکی مقبوضات کو کسی طرح برداشت نہیں کرے گا۔ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ یہ سارے ایشیا۔ نہ ساری دنیا کی نو دو داری کا معاملہ ہے۔

نیپال کا مسئلہ پارلیمنٹ میں

اگر نیپال کا معاملہ یوں ہی چلتا رہا تو اور عن قریب اس کا کوئی معقول حل نہ نکلا تو وہ اس کے بہت برا ہوگا

وزیر اعظم پنڈت نہرو نے ان الفاظ میں نیپال کو متنبہ کیا ہے۔

وزیر اعظم نہرو نے پارلیمنٹ میں امور خارجہ پر بحث کا آغاز کرتے کہا۔ "نیپال کے دو وزیروں سے گفتگو کا اب تک کوئی نہیں نتیجہ نکلا ہے۔ ہم دوستانہ گفتگو کے ذریعہ اس کا حل ڈھونڈنے میں مصروف ہیں۔ اور ہم اپنی یہ کوشش جاری رکھیں گے۔

انھوں نے اپنی تقریر جاری کرتے ہوئے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ ہندوستان نیپال کے معاملہ کو طے کرنے کے لئے ایک درمیانی راستہ نکالنا چاہتا ہے۔ لیکن اگر حالات کو یوں ہی چھوڑ دیا گیا تو شاید پھر درمیانی راستہ نکالنا بھی مشکل ہو جائے۔ جس کے ہم ہمیشہ سے کوشاں رہے ہیں۔

انھوں نے کہا "ہم نے نیپال کو یہ یقین دلایا ہے کہ ہم صرف اس کی آزادی ہی کو برقرار نہ رکھیں گے۔ بلکہ اس کو ایک ترقی یافتہ اور مضبوط ملک بنانے میں مدد دیں گے۔

"میں یہ صاف صاف کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہند نیپال میں کسی بیرونی مداخلت کو پسند نہیں کرتا۔ اور یہ قدرتی بات ہے۔ ہم نیپال کو ایک آزاد ملک تسلیم کرتے ہیں۔ اور ہم اس کی بھلائی کے لئے طالب ہیں۔ لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ نیپال میں کوئی گڑبڑ ہو۔ اور اس سے ہندوستان کی شمالی سرحد کمزور پڑ جائے۔

کوئی شخص تبت ہندوستان کو عبور کئے بغیر نیپال میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے نیپال سے ہمارا تعلق بہت گہرا ہے۔ ہر ملک کو اس اہم جغرافیائی اور تہذیبی تعلق کو سمجھنا چاہیے۔"

تین سال پہلے ہم نے نیپال سے کہا تھا کہ دنیا تیزی سے بدل رہی ہے۔ جمہوریت کا دور دورہ ہے۔ اگر اس نے زمانہ کے ساتھ قدم نہیں ملایا تو بعد کو دقت پیش آئے گی۔"

"ہندوستان شاہ نیپال (جو آجکل نئی دہلی میں ہیں) کی حکومت کو تسلیم کرتا ہے۔ چاہے اندرون ملک میں ان کی حیثیت کچھ بھی ہو۔ پچھلے سو سال سے گو ملکی معاملات میں ان کو کوئی دخل نہیں ہے۔ لیکن غیر ملکی سفیر اور نمائندے شاہ نیپال ہی کو اپنے تعارفی کاغذات پیش کرتے رہے ہیں۔

م توقع ہے کہ اچاریہ کرپلانی اس خط کو اپنی کمیٹی کے سامنے پیش کر کے اس کا کوئی مناسب جواب دیں گے۔

امریکہ و برطانیہ میں اختلاف

نیو یارک ٹائمز کے سیاسی نامہ نگار جیمس رسٹن نے بتایا ہے کہ صدر ٹرومین اور برطانوی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نشیلسٹ یا کمیونسٹ چین کے متعلق کوئی مشترکہ پالیسی بنانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

نامہ نگار نے بتایا کہ دونوں لیڈروں کی گفتگو میں بنیادی اختلاف بہت نمایاں ہو گئے ہیں۔ جو تھوڑے دن سے صرف امریکہ اور برطانیہ کے درمیان ہی نہیں پیدا ہو گئے تھے۔ بلکہ امریکہ اور شمالی اٹلانٹک کے تمام ملکوں کے درمیان تھے۔

مسٹر رسٹن نے کہا کہ ان تمام ممالک کو امریکا کی پالیسی کے متعلق سنگین شبہات تھے پچھلے سال سے وہ چیانگ کائی شک کی حمایت فارموسا میں امریکی بحری بیڑہ بھیجنے کمیونسٹ چین کی حکومت نہ تسلیم کرنے۔ اور ادارہ متحدہ اقوام میں ان کے داخلہ کی مخالفت کرنے پر خاموشی سے اعتراضات کر رہے تھے۔

شمالی اٹلانٹک پیکٹ کے کچھ ممالک نے محض اس لئے امریکا کی قیادت تسلیم کی کہ کیوں کہ وہ امریکا سے تعلقات منقطع کرنا نہیں چاہتے تھے۔ لیکن ان میں سے ہر ایک کو یہ خیال تھا کہ وہ ایک غیر دانشمندانہ پالیسی کی پیروی کر رہا ہے۔ اور پچھلے چند ہفتوں میں ان کے یہ شبہات زیادہ زوردار ہو گئے۔

آگے چل کر نامہ نگار نے کہا جس طرح شمالی اٹلانٹک کے چند سربرآوردہ ممالک نے ہماری چینی پالیسی پر اعتراضات کئے تھے اسی طرح انھوں نے کوریا میں ۳۸ ویں عرض البلد کو پار کرنے۔ ہندوستان کے اس انتباہ کو نظر انداز کرنے کہ چین امریکا سے جنگ کی تیاری کر رہا ہے۔ اور کوریا میں اردلی علاقہ قائم کرنے کی برطانوی تجویز کو مسترد کرنے پر بھی اپنے شبہات کا اظہار کیا ہے۔

چین کوریا سے فوج واپس بلا لے

امریکا برطانیہ اور چار اور ملکوں نے اقوام متحدہ کے سامنے یہ مطالبہ کیا ہے کہ چینی کمیونسٹ فوج کوریا سے ہٹالی جائے اس قرارداد کو پیش کرنے والے ملکوں میں برطانیہ امریکہ کے علاوہ ناروے فرانس کیوبا اور اکوڈر ہیں۔ مضمون اسی قرارداد کا سا ہے جس کے خلاف روس نے حفاظتی کونسل میں چند روز پہلے حق تنسیخ استعمال کیا تھا۔ قرارداد میں ایک بار پھر اقوام متحدہ کی اس پالیسی کی تکرار کی گئی ہے کہ کوریا کے ساتھ چین کی جو سرحد ملی ہوئی ہے اسکا احترام کیا جائے گا۔ اور سرحدی علاقہ میں چین اور کوریا کے جو مفاد ہیں ان کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچایا جائے گا اس میں اس خطرے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے جو کوریا میں چین کی مسلسل دخل اندازی کی وجہ سے اقوام متحدہ کی پالیسی کو لاحق ہے۔ کوریا کے لئے اقوام متحدہ کا جو کمیشن بنا ہے اس سے اس قرارداد کے ذریعہ کہا گیا ہے کہ کوریا کا اگر کوئی سرحدی مسئلہ ہو تو وہ اس پر فوراً غور کرے۔ اور اس کے حل میں مدد دے۔

جمہوری محاذ پر اعتراض۔

معلوم ہوا ہے کہ صدر کانگریس مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے کانگریس جمہوری محاذ کے صدر اچاریہ کرپلانی کے نام ایک خط بھیجا ہے جس میں اتحاد و اتفاق قائم رکھنے پر کافی زور دیا ہے۔

صدر کانگریس کا یہ خط ۵ دسمبر کو اچاریہ کرپلانی کو مل گیا ہے ورکنگ کمیٹی کے حالیہ اجلاس میں جمہوری محاذ کے قیام کے متعلق کئی گھنٹہ تک بحث و مباحثہ کے بعد صدر کو اس بات کا مجاز دیا گیا کہ وہ اس بارے میں اچاریہ کرپلانی کو ایک خط تحریر کریں۔

کہا جاتا ہے کہ اس خط کا لب و لہجہ مصالحانہ ہے۔ اور اس میں جمہوری محاذ کے قیام پر اعتراض کر کے لکھا گیا ہے کہ اس وقت کانگریس میں اتحاد رکھنے کی سخت ضرورت ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ خط میں جمہوری محاذ کی آئینی حیثیت کے متعلق کوئی سوال نہیں اٹھایا گیا ہے۔ م

بے بی شو

نواب گنج بال سماج کے زیر انتظام ۹ دسمبر ۲ بجے دن کو تمام ضلع کی ایک نمائش بچگان اور مقابلہ صحت" ہو رہا ہے۔ یہ نمائش اور مقابلہ عورتوں کے ہسپتال نواب گنج میں ہوں گے اور اس میں ۱ سال سے ۷ سال تک کے بچے حصے لے سکیں گے۔ ڈاکٹر لکشمی سہگل اس جلسہ کی صدارت کریں گی۔ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے صدر شری ہرشنکر ودیارتھی کو مجلس استقبالیہ کا چیرمین مقرر کیا گیا ہے۔

ایمپلائمنٹ ایکسچنج

لیبر کمشنر یوپی شری او این مسرا نے ۷ دسمبر کو ریجنل ایمپلوائمنٹ ایکسچنج کا معائنہ کیا۔ اور مختلف شعبوں کا کام دیکھ کر تعریف کی۔

آئینہ کانپور

شہر کانگریس کمیٹی کے نئے عہدہ داران

تقریباً ایک ہفتہ کی سخت ترین کوششوں کے بعد شہر کانگریس کمیٹی کے عہدیداران کا انتخاب ۶ دسمبر ۲ بجے دن کو تلک ہال میں ہوا۔ ریٹرننگ آفیسر کے فرائض ڈاکٹر کے این گیر ولانے انجام دئے۔

پنڈت جاگیشور پرشاد ترویدی نے تجویز پیش کی تھی کہ وزیر اعظم پنڈت گوبند بلبھ پنت کی پیش کردہ فہرست عہدیداران منظور کر لی جائے۔ لیکن یہ تجویز منظور نہ ہوئی جس پارٹی نے اس تجویز کی حمایت کی تھی اس نے انتخاب میں حصہ نہیں لیا۔ نئے عہدیداران کے نام حسب ذیل ہیں:۔

پنڈت باسدیو پرشاد مصرا (صدر) ڈاکٹر جواہر لال روہتگی اور پنڈت کرشن بہاری اوستھی (نائب صدر) شری نواس بالاجی ہرڈیکر (جنرل سکریٹری) پنڈت ستیہ رام مصرا اور شری رام شنکر (نائب سکریٹریان) مسٹر رام چرن بھرتیا (خزانچی)۔

کونسل کے ممبروں کے نام حسب ذیل ہیں۔ مسٹر کمال الدین۔ دیو سین۔ کمال نرائن۔ رام نرائن گپتا۔ رام بلاس۔ جادو ناتھ سنگھ۔ جاگیشور مصرا۔ کنور بہادر اور بال مکند دیورکا۔ مسز ایشور چند تیواری کنجی لال۔ شری کرشن اگروال۔ اور چھیل بہاری ڈکشٹ کو ضلع کانگریس کمیٹی کی ممبری کے لئے منتخب کیا گیا۔

اربندو گھوش کی وفات

جمعرات ۷ دسمبر کو میونسپل بورڈ کے دفتر میں ملازمین بورڈ کی ٹاؤن ہال میں ایک میٹنگ کے بعد سری اربندو گھوش کی یاد میں بند ہو گیا۔ میٹنگ کی صدارت ایگزیکٹو آفیسر مسٹر محمد حبیب اللہ نے کی۔ مندرجہ ذیل کا ماتمی ریزولیوشن بھی میٹنگ میں پاس کیا گیا۔

"اس بڑے رشی کے رخصت ہو جانے کی وجہ سے ہندوستان نے ایک بہت بڑا روحانی انسان کھو دیا ہے۔ جو کہ غلامی کے زمانہ میں بھی ہندوستان کی شہرت کا باعث تھا۔ سیاسی اور روحانی میدان میں ہندوستان میں ان کی رہنمائی ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔ ان کی تعلیمات کا اثر ہمیشہ باقی رہیگا۔

شہر کے تمام تعلیمی ادارے اور خاص خاص بازار بطور اظہار ہمدردی کے بند رہے۔ کان پور کرائسٹ چرچ کالج میں "بین الاقوامی مرکز" کی ایک میٹنگ بھی اس سلسلہ میں ہوئی۔

اردواجی کی سترویں سالگرہ

ہمارے شہر کے مشہور درویش بھگت شری نرائن پرشاد اروڑا کی سترویں سالگرہ بڑی دھوم دھام سے ۱۳ دسمبر کو منائی جا رہی ہے۔ اس خوشی کے موقع پر ایک بھاری پروگرام بنایا گیا ہے۔ جو حسب ذیل ہے:۔

اتوار ۱۰ دسمبر۔ ۶ بجے شام کو گرنرائن کھتری کالج میں موسیقی کا پروگرام سوموار ۱۱ دسمبر ۶ بجے شام کو سنٹرل دھرم شالہ میں (ریلوے اسٹیشن کے قریب) مشاعرہ۔ منگل ۱۲ دسمبر ۶ بجے شام کو ہندو بال سبھا پٹکا پور میں ادبی اجتماع۔ بدھ۔ ۱۳ دسمبر۔ ۶ بجے شام کو گرنرائن کھتری کالج میں سالگرہ کا خاص اجتماع۔

سین گپتا کو لنچ

الشیاٹک انجینیرنگ کمپنی لمیٹڈ کانپور کے منیجنگ ڈائرکٹر مسٹر دی بعلوالانے ۶ دسمبر ایک بجے دن کو دیلور پور میں یونائیٹڈ ڈیپو آف انڈیا لمیٹڈ کے منیجنگ ڈائرکٹر شری پی سین گپتا ایم اے کے اعزاز میں ایک لنچ دیا۔

فلیگ ڈے

۷ دسمبر کو فلیگ ڈے منایا گیا جس میں ۱۵ ہزار سے زیادہ جھنڈے بیچے گئے جھنڈے فوج کے افسروں پبلک میں گرل گائڈس اور دوسرے شہر کے افسروں نے بیچے۔ اس کے علاوہ ملوں کے علاقہ میں بھی جھنڈے بیچے گئے

ڈاکٹر برجندر سروپ

ڈاکٹر برجندر سروپ (ایم ایل سی) اور کانپور بار ایسوسی ایشن کے صدر) کو یوپی لائیرس ایسوسی ایشن کے چھٹے اجلاس کا جو ۲۴ اور ۲۵ دسمبر کو میرٹھ میں ہوگا صدر منتخب کیا گیا ہے

پیدائش اور موتیں

۲ دسمبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں کان پور میں ۴۲۵ پیدائشیں اور ۲۸۷ موتیں ہوئیں۔ مرنے والوں میں بچوں کی تعداد ۸۶ تھی جس میں سے ۵۲ کی عمر ایک سال سے ۵ سال کے درمیان تھی۔ ۵ موتیں زچگی کی حالت میں ہوئیں ہیضہ یا طاعون سے کوئی موت نہیں ہوئی۔

کانپور یونیورسٹی

معلوم ہوا ہے کہ کانپور یونیورسٹی سوسائٹی کی مسودہ بنانے والی کمیٹی نے کانپور یونیورسٹی کے قائم کرنے کے لئے ۳ کروڑ روپیہ کی ایک اسکیم بنائی ہے۔ تجویز ہے کہ یونیورسٹی میں آرٹس سائنس قانون۔ کامرس۔ ڈاکٹری ہر شعبہ ہوگا۔ اور اونچے سے اونچے درجہ تک کی تعلیم کا انتظام ہوگا۔ اس کے علاوہ سائنس اور صنعتوں کے متعلق تحقیقات کا بھی انتظام ہوگا۔ اسکیم کے متعلق اگر گورنمنٹ اگریکلچرل کالج۔ ایچ بی ٹی آئی اور انڈین انسٹی ٹیوٹ آف شوگر ٹیکنولاجی کانپور یونیورسٹی سے الحاق کرنا چاہیں تو مختلف اداروں کی حیثیت سے الحاق کر سکتے ہیں

غلہ کو چرا کر لیجانے والے گرفتار

مقامی پولیس نے ۶۵ آدمیوں کو غلہ چرا کر لے جانے کے جرم میں گرفتار کیا ہے۔ یہ آدمی ایک ایسے گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو کلیان پور اور دوسرے پاس کے دیہاتوں سے غلہ چرا کر کانپور میں بلیک مارکٹ کی قیمتوں پر بیچتا تھا۔

پریس نوٹ

مسٹر ہر پرشاد ضلع سپلائی افیسر کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ کانپور ضلع و شہر کے جملہ پارچہ بافوں (جولاہوں اور کوریوں) و نیز بڑے کارخانہ داروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جن سوسائیٹوں یا ایسوسی ایشن کی درخواست ۳۰ نومبر ۱۹۵۰ء تک سپلائی دفتر میں آچکی ہے۔ صرف وہ ہی لوگ اپنی سوسائیٹوں کو رجسٹر کرائیں۔ اگر کوئی سوسائٹی یا ایسوسی ایشن سپلائی آفس کی اجازت کے بغیر اپنی سوسائٹی رجسٹر کرائے گا۔ تو محض اس وجہ سے کہ وہ سوسائٹی رجسٹر شدہ ہے۔ اس کو سوت دینے کی ذمہ داری حکومت پر نہ ہوگی۔

رکشا چلانے پر پابندی

حکومت یوپی نے رکشا چلانے والوں کی تندرستی کے مدنظر صوبہ میں رکشا چلانے پر کنٹرول کرنے اور پابندی لگانے کا فیصلہ کر لیا ہے حکومت نے اس مقصد کے لئے معیاری بائی لاز تیار کئے ہیں۔ اور میونسپل بورڈوں سے ان کو اختیار کرنے کو کہا ہے۔

میونسپل بورڈوں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ رکشا چلانے والوں کی عمر۔ عام جسمانی حالت اور بوجھ کے متعلق تمام بائی لاز پر بہت سختی سے عملدرآمد کیا جائے۔ ان بائی لاز کو میونسپل مینول میں شامل کرنے کے لئے فوری اقدام اٹھایا جا رہا ہے۔ ان بائی لاز کے مطابق رکشا چلانے والوں کو چلانے کا لیسنس لینا پڑے گا۔ اسکو اپنی عمر اور عام جسمانی صلاحیت کے لئے ایک ڈاکٹری سرٹیفکیٹ بھی پیش کرنا ہوگا۔ ۱۸ برس سے کم اور ۵۰ برس سے زیادہ عمر والوں کو رکشا چلانے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ رکشا چلانے والوں کو ہر وقت اپنے ساتھ شناختی کارڈ جن پر ان کے فوٹو ہوں گے رکھنا ہوگا۔ ان کے پاس ہندی میں چھپی ہوئی کرایوں کی ایک فہرست بھی ہوگی۔ بائی لاز میں ان کی پوشاک بھی مقرر کی گئی ہے۔ اور وہ آدھی آستین کی قمیض اور نیکر ہے۔ رکشا پر بیک وقت یا تو دو نوجوان شخص بیٹھ سکیں گے یا ایک جوان۔ ایک بچہ اور زائد سے زائد بیس سیر سامان۔ یا ایک شخص اور ۳۰ سیر سامان۔

ان بائی لاز کی خلاف ورزی کرنے والوں کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔ جو پانچ روزانہ تک ہو سکتا ہے۔

اگریکلچرل کالج

گورنمنٹ اگریکلچرل کالج اسٹوڈنٹ یونین کے زیر انتظام ۱۳ دسمبر کو ایک شاندار مشاعرہ ہو رہا ہے۔ جس میں مشہور شاعر حصہ لے رہے ہیں۔ باہر سے تشریف لانے والوں میں حضرت جگر مراد آبادی۔ شکیل بدایونی اور مجاز لکھنوی بھی ہیں۔

۱۳ دسمبر کو موسیقی کا مقابلہ بھی ہے۔ اور ۱۴ دسمبر کو ڈاکٹر راجندر پرشاد ڈیبیٹ۔ ان دونوں مقابلوں میں یوپی کے تمام کالج اور یونیورسٹیوں کے طلباء حصہ لے سکتے ہیں۔

انٹرنیشنل سنٹر

انٹرنیشنل سنٹر کانپور کے زیر انتظام سنیچر ۹ دسمبر کو ۶ بجے شام کو کان پور کرائسٹ چرچ کالج کانپور میں ایک میوزک شو ہوگا۔ توقع ہے کہ مشہور ماہرین موسیقی اس میں حصہ لیں گے۔

سبدِ گل

اب کے یہ انعام .... میرا مطلب ایشیا کی غیر مہذب قوموں سے ہے۔ بڑے سخت جان واقع ہوئے ہیں۔ اب دیکھئے نا۔ ہمارے سفید آقاؤں نے اس غیر مہذب قوم کا قلع قمع کرنے کے لئے ہیروشیما۔ اور ناگاساکی پر ایٹم بم برسائے۔ کچھ دن اخباروں میں جاپانی بونوں کے نیست ونابود ہونے کے خوب خوب چرچے ہوئے۔ لیکن پھر؟ پھر یہ ہوا کہ جاپان پر شہنشاہ نامدار عزت مآب جنرل میک آرتھر نے قبضہ کرلیا۔ اور یہ غیر مہذب بونی قوم ایک دم سے مہذب بن گئی .... اب وہ سربازار .... عورت کا منہ چومنے کی امریکی تہذیب سے اچھی طرح واقف ہوچکی ہے —— زندہ باد —— میک آرتھر۔

اب کم سے کم کرۂ زمین کے اس حصہ کے سخت جان غیر مہذب جاپانی۔ نازک اندام۔ بن چکے ہیں۔ ان کی عورتیں جاڑوں میں چھتریاں لگا کر چلتی ہیں۔

لیکن جنرل میک آرتھر کا مشن صرف جاپان کو ہی تو مہذب بنانا نہیں تھا۔ اور بھی تو پسماندہ ملک ہیں۔ ..... یہ پسماندہ ملک مارشل پلان کی ڈالر کے ٹیکے سے مہذب بنائے جارہے ہیں۔ جو اس مکسچر کو پینے سے انکار کرتے ہیں۔ ان پر صدر ٹرومین عمل جراحی کرتے ہیں یہ عمل جراحی جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ جاپان میں خاصا کامیاب ہوچکا ہے۔ اب دوسرے ہٹیلے مریضوں پر اس کا استعمال بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے کیوں نہ کیا جائے۔

چنانچہ صدر ٹرومین نے چین کی غیر مہذب قوم کو روسی جراثیم کے اثر سے نجات دلانے کے لئے نسخہ تجویز کردیا ہے یہ نسخہ ایٹم بم کا استعمال ہے ....!

بس منچوریا کی سرحد پر ایک ایٹم بم گرا دیا جائے گا .... اس کے دھوئیں اور شعلوں اور زہریلی گیس کے اثر سے روسی جراثیم تہس نہس ہوجائیں گے۔ چند لاکھ چینی بھی فنا ہوجائیں گے۔ اور اس تجربے کے نتیجہ میں چین مہذب ہوجائے گا۔ عین میں جاپان کی طرح .....

سنا ہے کہ صدر ٹرومین کو اس علاج کے لئے ایک نرس کی ضرورت ہے۔ اخبار اور ریڈیو کے ذریعہ ضرورت ہے۔ ایک نرس کی، کا اشتہار دے دیا گیا ہے ...... اب بڑی بڑی نرسیں اس خدمت کے لئے اپنی خدمت کو پیش کررہی ہیں۔ چنانچہ فلورنس نائٹ اینگل کے دیس کی ایک نرس سولہ سنگار کرکے واشنگٹن پہونچ رہی ہے یہ نرس صدر ٹرومین کے حضور میں باریاب ہوکر درخواست کرے گی کہ سرکار مجھے اس خدمت پر مامور کردیا جائے .... میں نے مسٹر بیون کی کوکھ سے جنم لیا ہے۔ اور میرا نام کلنیفڈ اسٹیلی ہے۔

اب تلایئے۔ کہ کون ایسا بدذوق انسان ہوگا جو اس سفید فام نرس کی خدمات حاصل کرنے پر فخر نہ کرے گا۔

لیکن ...... یہاں ایک مشکل پیش آرہی ہے کہ برطانیہ کے مشہور فلسفی اور نوبل پرائز پانے والے مسٹر برٹرینڈ رسل نے بھی دعوی کیا کہ میرا تعلق بھی صنف لطیف سے ہے ....

ٹرومین مجھے اس خدمت پر کیوں نہ مامور کریں ......!

آہ —— بے چارے ٹرومین۔ انسانیت کی خاطر انھیں کتنی قربانیاں دینا پڑرہی ہیں ..... کون کہہ سکتا ہے کہ آیندہ بھی ان قربانیوں کا سلسلہ جاری نہ رہے گا۔

لاہور۔ میں علیگڈھ یونیورسٹی کے سابق پرو وائس چانسلر ڈاکٹر دین محمد تاثیر کا حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال ہوگیا۔ مرحوم اسوقت اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل تھے۔

زرِ لطیف

بہو!

سارے پکے مکان میں ہی ایک کچی کوٹھری تھی جو اسے ملی ہوئی تھی۔ اس میں بجلی بھی نہیں تھی۔ ایک تخت ایک الگنی۔ دو چار کپڑے طاقوں میں دو چار کتابیں۔ یہ اس کوٹھری کا کل سامان تھا۔ صبح چار بجے وہ اٹھتی ناشتہ تیار کرتی۔ رسوئی بناتی۔ بہت بڑا گھر تھا۔ کافی کھانا پکانا پڑتا تھا۔ اسی میں دو بج جاتے۔ جلدی جلدی دو چار نقمے مار کر برتن دھونے لگتی۔ پھر شام کا کھانا تیار کرنے لگتی۔ اس میں رات کا بج جاتا۔ اس کے بعد بڑی کے پیر دبانا پڑتے۔

وہ نوکرانی نہیں تھی۔ گھر کی بہو تھی۔ دو بجے کے بعد شوہر کے پاس جاتی تو وہ کہتا اب فرصت ملی ہے۔ وہ میلی ساری میں لپٹی ہوئی آنکھیں زمین میں گاڑے ہوئے کہتی۔ ماں جی کے پیر دبا رہی تھی۔

خواہ مخواہ جگا دیا مجھے۔ جاؤ سو اپنے کوٹھری میں اور وہ اس کی طرف سے کروٹ بدل لیتا۔

ایک دن وہ صبح نہ اٹھ سکی۔ ناشتہ تیار نہ ہوسکا سارے گھر میں کہرام مچ گیا۔ ساس نے کہا۔ روز میں کام کرتی ہوں۔ کل ہی رات ذرا کہہ دیا تھا کہ سویرے اٹھ کر ناشتہ بنا لینا۔ تو آج ہی دیر سے اٹھیں۔

بڑی نند نے کہا۔ میں خود نہائے لیتی ہوں کیا ان کے آنے سے پہلے نہایا نہیں کرتی تھی۔

رات کے گیارہ بج رہے تھے وہ بیٹھی برتن مانجھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی۔ ماں باپ سمجھ رہے ہوں گے کہ لتا کو مالدار گھر میں بیاہا ہے۔ بہت خوش ہوگی۔ اس نے ایک سرد آہ کھینچی۔

دفعتاً ایک چیخ سنائی دی۔ "ہائے مری ساس گر پڑی تھی۔"

سارا گھر جاگ اٹھا۔ ساس کہہ رہی تھی۔ "خبر نہیں کس منحوس گھڑی یہ بہو یہاں آئی تھی۔ میرے گھر کا تو ستیاناس ہوگیا۔ کام ہی نہیں ہوتا۔ رانی جی سے رات کے گیارہ گیارہ بجے تک گھر اک پھیلا رہتا ہے۔ مجھے آنکھوں سے سوجھتا نہیں۔ راستہ میں کچھ رکھا تھا۔ میرا پاؤں پھسل گیا۔

شوہر نے کہا۔ "مجھے تیری صورت سے نفرت ہوتی جاتی ہے۔"

لتا کہنے لگی۔ "میں ......"

"جواب دیتی ہے" اس نے لتا کے ایک تھپڑ مارا لتا گر پڑی۔ نیچے فرش پر۔ گھٹنا پھوٹ گیا۔ خون نکلنے لگا۔ شوہر جا چکا تھا۔ جوں توں اٹھی اور اپنی کوٹھری میں آن پڑی ......!

صبح کو بڑی نند کہہ رہی تھی۔ "رات ماں جی کے اتنی سخت چوٹ لگی کہ خون نکل آیا۔

اپنی چوٹ کو چھپائے ہوئے لتا دن بھر اسیطرح کام کرتی رہی۔ مگر شوہر کا تھپڑ اس کے دل پر لگا تھا۔ اور اس تھپڑ سے اس کا دل مرچکا تھا۔

دوسرے دن —— گھر میں چیخ پکار مچ رہی تھی۔ "ابھی تک بہو سو کر نہیں اٹھی۔ اس نے تو بیر باندھ لیا ہے۔

کوٹھری کا دروازہ کھلا پڑا تھا۔ لتا کوٹھری میں نہ تھی۔ ایک خط پڑا تھا۔ شوہر کے نام۔ میرا دل مرچکا ہے۔ اب میرا سینے میں اس کی واپسی نئے نہیں پھر سکتی۔ میں جا رہی ہوں۔ اس گھر ہی سے نہیں دنیا سے بھی۔

قریب کے کوئیں سے اس کی لاش نکالی گئی گھر میں کہرام مچا ہوا تھا۔ اس نے اور ساس نے کہا "ایسی بہو ملنی مشکل ہے"

بڑی نند بولی۔ "آج تک کبھی ایک مرتبہ پلٹ کر جواب نہیں دیا۔"

سسر نے کہا۔ "ہیرا بہو تھی ہیرا۔"

ہم اس کے بعد راجکمار راجکماری اور ان کے ماں باپ سب سکھ سے رہنے لگے۔

عالمِ نسواں

فارسی کی چند سخنور خواتین

گذشتہ سے پیوستہ

بانو بیگی!

امیر درویش علی حاکم بلخ سے آپ کی شادی ہوئی تھی۔ ہرات میں ان کی نہایت عزت کی جاتی تھی۔ موصوفہ بڑی علم دوست واقع ہوئی تھیں۔ ادیبوں اور شاعروں کا بہت ہی احترام کرتی تھیں۔ بیشتر لوگوں کا وظیفہ مقرر کر رکھا تھا۔ طبع بلند پائی تھی۔ اور اشعار شیرینی سے لبریز ہوتے۔ ایک رباعی ملاحظہ ہو ؎

آنکہ فلک جب چکاند مارا!
سرگشتہ بہ بحر درد اند مارا
اے کاش بہ منزلے رساند مارا
کز ہستی خود باز رہاند مارا

رباعی بلند تخیل اور فلسفیانہ خیالات کا اچھا نمونہ ہے۔ افسوس ہے کہ آپ کے باقی حالات مفقود ہیں ان کا ایک شعر اور سنئے۔

من اگر توبہ زمے کردہ ام اے سرو سہی
تو خود ایں توبہ کردی کہ مرا مے ندہی

اس کے بعد غالب کا ایک شعر پڑھیئے۔ جو اس شعر سے ملتا جلتا ہے۔

میں اور بزم مے سے یوں تشنہ کام آؤں
میں نے جو کی تھی توبہ ساقی کو کیا ہوا تھا

جاناں بیگم

آپ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی تھا عبد الرحیم خان خاناں۔ موصوفہ نہایت متقی پرہیزگار اور خدا پرست خاتون تھیں۔ جب آپ کے علم وفضل اور حسن کا شہرہ شہنشاہ جہانگیر کے کانوں میں پہنچا تو جہانگیر نے ان کی خواستگاری کا پیغام بھیجا۔ جواب میں موصوفہ نے اپنے دانت نکال کر اور گیسو تراش کر بادشاہ کے حضور میں بھیج دیئے یہ واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ نیک سیرت خاتون انتہائی پاک باز اور صاحب ناموس تھی۔ نیز یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو شہنشاہ جہانگیر کی حکومت سے اختلاف تھا اس باکمال خاتون نے سنہ ... میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ نمونہ کلام ؎

عاشق ز خلق عشق تو پنہاں چاں کند
پیداست از دو چشم تر خون گریستن

(باقی آیندہ)

جمہوری محاذ دستور کے خلاف نہیں

نئی دہلی ۲ دسمبر۔ اچاریہ کرپلانی نے اپنے ایک مضمون میں جس کا عنوان ہے "نہرو سے چند باتیں" کہا ہے کہ میں کانگریس کے جنرل سکریٹری کے عہدہ پر برسوں کام کر چکا ہوں۔ اسلئے میں اس کو اچھی طرح جانتا ہوں کہ جمہوری محاذ کے بننے سے کانگریس کے دستور کی کسی طرح خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔

کپڑے کے ذخیروں پر پولیس کا قبضہ

آگرہ ۲ دسمبر۔ کل سول سپلائی کے عملے اور پولیس نے شہر کی تقریباً ڈیڑھ سو دکانوں پر چھاپہ مار کر کپڑے کے کئی ناجائز ذخیروں پر قبضہ کرلیا۔

اس سلسلہ میں شہر کے ایک مشہور تاجر کے قبضے سے چھ سو دھوتیاں برآمد ہوئیں۔ جن کو چور بازاری کی غرض سے جمع کیا گیا تھا۔

مرکزی نائب وزیر غذا لکھنؤ میں

لکھنؤ ۲ دسمبر۔ حکومت ہند کے نائب وزیر غذا وزراعت مسٹر تھیوڈیل راؤت نے وزیر اعظم یوپی گوبند بلبھ پنت اور وزیر غذا مسٹر سی بی گپتا اور ان کے عملے کے دوسرے ... افسروں سے صوبے کے غذائی مسائل پر تبادلۂ خیال کیا۔

بچوں کی دنیا

کسی دیس میں

(از محمود جاوید صاحب)

ایک راجہ راج کرتا تھا۔ راجہ میں پرجا سکھ رہتی تھی لیکن راجہ کے کوئی اولاد نہ تھی اس لئے وہ اداس رہتا تھا۔ ایک دن ایک مہاتما اس کے شہر میں آئے راجہ نے اس کی بہت آؤ بھگت کی۔ مہاتما نے راجہ سے اداسی کا سبب پوچھا۔ راجہ نے کوئی اولاد نہ ہونے کا سبب بتلایا۔

مہاتما نے کہا کہ "تمھیں دو سال میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہوگی"۔

مہاتما چلے گئے۔ دھیرے دھیرے دو برس بیت گئے۔ راجہ کے ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہوئی۔ راجکمار کا نام وجے سنگھ اور راجکماری کا چمپا رکھا گیا۔ دھیرے دھیرے دن دونے رات چوگنے بڑھتے گئے۔ تھوڑے دنوں میں راجکمار نے تلوار چلانا سیکھ لیا۔ اب راجکمار سولہ سال کا تھا۔ اور راجکماری چودہ سال کی۔

ایک دن راجکمار اور راجکماری کئی لڑکوں کے ساتھ باغ میں بیٹھے تھے اتنے میں بہت زور کی آواز ہوئی۔ اور دیکھتے دیکھتے سب بیہوش ہوگئے۔ بیہوشی دور ہونے پر دیکھا کہ چمپا نہیں ہے۔ سارا باغ میں تلاش کیا لیکن وہ نہ ملی۔

یہ خبر سنکر راجکمار کے ماں باپ بہت اداس ہوئے راجکمار بھی بہن کی چنتا میں دکھی تھا۔

وہ اسی رات گھوڑے پر سوار ہوکر ہاتھ میں تلوار لے کر ڈھونڈنے چل پڑا۔ چلتے چلتے راجکمار ایک گھنے جنگل میں پہنچا۔ وہاں صبح ہوگئی۔ راجکمار گھوڑے سے اترا۔ اور جنگل میں ادھر ادھر گھومنے لگا۔ گھومتا پھرتا وہ ایک ندی کے پاس پہنچا۔ وہاں ہاتھ منہ دھو کر کھڑا ہوا۔ پاس ہی ایک پیپل کا پرانا پیڑ تھا۔ اس کے نیچے بیٹھ کر اس نے اپنی پیٹی کھولی۔ اس میں تین لڈو تھے۔ وہ کہنے لگا۔ "ایک کو کھاؤں یا دو کو یا تینوں کو"

اتفاق کی بات اس پیڑ پر تین بھوت رہا کرتے تھے۔ وہ راجکمار کی بات سنکر اس کے پاس آئے۔ اور بولے! ہم لوگوں کو نہ کھاؤ۔

ہم لوگ آپ کو تین اچھی چیزیں دیں گے۔

راجکمار نے کہا۔ "اچھی بات ہے۔ لیکن تم مجھے کیا دوگے۔

پہلا بھوت۔ میں تم کو ایک جوتہ دیتا ہوں۔ جسے پہن کر آپ جہاں چاہیں گے پہنچ جائیں گے۔

دوسرا بھوت۔ میں ایک تلوار دیتا ہوں۔ اس سے آپ جسے ماریں گے وہی مرجائیگا۔

تیسرا بھوت۔ میں آپ کو ایک کوٹ دیتا ہوں۔ اسے پہن لینے پر آپ کو کوئی نہ دیکھے گا۔

یہ کہہ کر تینوں اس پیڑ پر چلے گئے۔ جہاں رہتے تھے راجکمار۔ ان چیزوں کو لے کر ندی کے کنارے گیا۔ نہا دھو کر اس نے کوٹ اور جوتے پہنے پھر تلوار ہاتھ میں لے کر جوتے سے کہا کہ مجھے بہن چمپا کے پاس لے چلو۔

تھوڑی دیر میں راجکمار ایک کمرے میں جا پہنچا۔ جہاں چمپا رو رہی تھی۔

راجکمار بہن سے گلے ملا اس نے پوچھا تمہیں یہاں کون لایا؟

راجکماری نے ایک راکشش کو بتایا۔ اے راجکمار نے تلوار سے مار ڈالا۔

اب راجکمار اور راجکماری جوتے۔ کوٹ اور تلوار کی مدد سے گھر پہنچے۔

ادھر راجہ رانی ان کی جدائی میں رو رو کر جان کھو رہے تھے۔ انھوں نے بیٹی کو گلے لگایا۔ سب کو بے حد خوشی ہوئی۔ ... شہر میں بڑا جلسہ ہوا۔ دوسرے دن راجکمار کو راج کا اونچا عہدہ دیا گیا۔

پردۂ فلم

پریم ناتھ!

(از جناب پی۔ کے جوہر صاحب)

فلمی صنعت میں بحیثیت اسٹار داخل ہونا ایک کڑی منزل کا طے کرنا ہے مگر اس منزل کے طے کرچکنے کے بعد ایک آرٹسٹ عموماً اپنے آپ کو شہرت کے اس اونچے پہاڑ کے دامن میں پاتا ہے جس پر چڑھنے کے لئے بہت محنت۔ استقلال اور سمجھداری درکار ہے۔ گذشتہ برس دو نئے فلمی چہرے دریافت ہوئے اور آج تیزی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہیں۔ ان میں ایک ہے پریم ناتھ۔

ایک آرٹسٹ کو جتنی محنت اپنی ہر دلعزیزی برقرار رکھنے کے لئے کرنی پڑتی ہے۔ اس کی زندہ مثال پریم ناتھ ہی کے معاملہ میں بخوبی ظاہر ہے خوبصورت چہرے کا دراز قد نوجوان۔ عمر ۲ سال کے لگ بھگ ہے۔ ہاں اس کی ٹھوڑی قدرے بڑھی ہوئی ہے۔ اس کی بڑی بڑی آنکھیں اس کی FACEVALUE کو چار چاند لگاتی ہیں۔ بمبئی کے فلمی حلقہ سے دلچسپی رکھنے والے جیوتشی اونکار ناتھ کا کہنا ہے کہ کچھ عجب نہیں کہ اس کی ان بڑی بڑی اور خوبصورت آنکھوں کی وجہ ہی سے پریم ناتھ کو ملکی فلموں میں کام کرنے کا موقع مل جاوے۔

فلموں میں ہیرو ہونے سے پہلے پریم ناتھ اسٹیج پر کام کیا کرتا تھا۔ وہ پرتھوی تھیٹرز میں ایک ایکٹر کی حیثیت سے اپنا شاندار مستقبل تعمیر کررہا تھا۔ آگ فلم میں وہ آرٹسٹ راجن کے روپ میں پہلی بار پردہ فلم پر آیا مگر وہ رول کچھ دبا دبا سا تھا۔ رنگین فلم اجیت میں اسے ایک راجپوتانی شہزادی کی جان بچانے اور بعد میں اس سے محبت کی پینگیں بڑھانے کا فخر حاصل ہوا۔ ہاں مگر اس کی پہلی کامیاب فلم برسات تھی جس میں کہ اس نے ایک زن پرست کے رول کو چمکایا۔ اور اس کی مکالمات کی اثر پذیر ادائے گی لوگوں کے دلوں میں گھر کرگئی۔

ان دنوں پریم ناتھ فلم بادل میں ملک کی خوبصورت ترین ہیروئن مدھو بالا کے بالمقابل کام کررہا ہے۔ اور کلاسک فلم ہندوستان ہمارا میں بھی کردار نبھا چکا ہے۔

پریم ناتھ ابھی تک غیر شادی شدہ ہے۔ وہ رنگین طبیعت ہے۔ اور رنگین لباس پسند کرتا ہے۔ وہ پشاور میں پیدا ہوا تھا۔ اور مشہور ایکٹر ڈائرکٹر راج کپور کی بیوی کا بھائی ہے۔

پنچولی فلم اسٹوڈیو بند کردیے!

لاہور ۲ دسمبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے مسٹر دال سکھ پنچولی کے دو فلم اسٹوڈیو اور ایک سینما ہاؤس کو بند کرکے مہر لگا دی مسٹر دال سکھ پنچولی پنجاب کے مشہور فلم بنانے والے تھے جو ۱۹۴۷ء میں ترک وطن کرکے ہندوستان چلے آئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ اسٹوڈیو کا کام حکومت کے زیر انتظام پھر جلدی جاری کردیا جائے گا ابھی ان کے متعلق کچھ جھگڑا چل رہا ہے۔

پاکستان افغانستان کے لئے امریکی تجویز

کراچی ۲ دسمبر۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان اپنے ساتھیوں سے امریکہ کی اس تجویز کے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں کہ پاکستان اور افغانستان کانفرنس کرکے اپنے سرحدی تنازعات کو طے کرلیں

لکھنؤ میں بھوکوں کا جلوس

لکھنؤ ۲ دسمبر۔ آج سوشلسٹ پارٹی کے زیر انتظام شہر کی متعدد یونینوں کا ایک جلوس "بھوک مارچ" کے نام سے موتی لال میموریل گراؤنڈ سے نکالا گیا۔ جو مختلف سڑکوں سے ہوتا ہوا۔ تین بجے کونسل ہاؤس پہونچا۔

جلوس جس کے ساتھ لال جھنڈے اور بڑی بڑی تختیاں کافی تعداد میں تھیں یوپی وزارت اور خاص کر وزیر غذا مسٹر گپتا کے خلاف سخت نعرے لگا رہا تھا۔

اقوالِ زرّیں

ان لوگوں سے کبھی اپنا دل نہ کہو لنا چاہیئے جو اپنا دل ہم سے بند رکھیں۔

ہمارا دل صرف اسی سے کھلتا ہے جو ہم سے کھلتاہو

خود اعتباری روحِ شجاعت ہے۔

گفتگو میں اعتبار کا جزو ظرافت سے زیادہ ہونا چاہیئے۔

سوسائٹی کا دارومدار اعتبار پر ہے۔ اور خود اعتبار کا مدار دوسرے کی راست بازی پر ہے۔

اعتبار ایک دیر میں بڑھنے والا پودا ہے۔ خاص کر ایک سن رسیدہ دل میں۔

اس شخص کا اعتبار نہ کرو جس نے تم سے ایک دفعہ بیوفائی کی ہو۔

۲۔ یہ حادثہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان ۲۶ واں تھا۔

موجِ تبسم

مینجر کلرک سے کہا۔ "مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ تم اب صبح کو وقت پر دفتر آنے لگے ہو۔

کلرک نے جواب دیا۔ جی ہاں میں نے ایک طوطا خرید لیا ہے۔

"طوطا کس لئے۔ میں نے تو تم سے الارم کلاک خریدنے کے لئے کہا تھا۔

جی ہاں۔ پہلے تو میں نے الارم کلاک ہی خریدا تھا۔ مگر ایک دو دن بعد مجھے الارم سنتے ہوئے ہی سوتے رہنے کی عادت ہوگئی پھر میں نے ایک طوطا خریدا اور یہ بندوبست کیا کہ الارم لگا کر طوطے کا پنجرا گھنٹے کے اوپر رکھ دیتا ہوں۔ جب الارم بجتا ہے تو طوطا چند ایک ایسی گالیاں دیتا ہے جنھیں سنکر کوئی انسان غصہ میں آکر پلنگ سے اٹھے بغیر نہیں رہ سکتا۔

عجیب و غریب

چین میں ایک لغت تیار ہوا ہے جو ۸۵ جلدوں اور ۸ لاکھ الفاظ پر مشتمل ہے۔ یہ لغت ۴۰ سال میں تیار ہوا ہے۔

ہیرا دنیا کی سخت سے سخت چیز بھی ہے۔ آٹھ گنا زیادہ سخت ہے اور دنیا میں صرف یہی پتھر ایسا ہے جس میں صرف ایک عنصر (بلوری کاربن) پایا جاتا ہو۔ اور ورنہ جتنے پتھر ہیں۔ ان میں کم از کم دو عنصر ضرور شامل ہوتے ہیں۔

اگر آپ ۵۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے موٹر چلا رہے ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ فی سکنڈ آپ ۷۴ فٹ زمین طے کرتے ہیں۔ اس حالت میں اگر آپ موٹر کو ٹھہرانا چاہیں گے تو بریک تک آپ کا پاؤں کم از کم ¾ سکنڈ میں پہونچیگا۔ اور آپ ۱۰۰ فٹ چلنے کے بعد موٹر روک سکیں گے۔

شتر مرغ کا ایک انڈا مرغیوں کے ۲۰ انڈوں کے برابر ہوتا ہے۔ اور اس کے ابلنے میں ۴۰ منٹ درکار ہوتے ہیں۔

کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا!

(ایک گمنام فسانہ نگار کے قلم سے)

سنسان رات۔ تاروں کی ہلکی ہلکی چھاؤں سے کچھ کچھ روپہلاپن لیا ہوا۔ اندھیرا۔ دور تک خاموش اور ویران سڑک۔ وہ پریتی کے مکھڑے کا تصور باندھے ہوئے آگے بڑھا چلا جارہا تھا۔ اسے ایسا معلوم ہورہا تھا گویا پریتی کا بھولا بھولا گورا چٹا معصوم مکھڑا روشن چراغ ہے۔ اور اس چراغ کی روشنی میں اندھیری شہر سے کئی میل دور کی سنسان اور ویران سڑک پر چلتے میں اسے اپنی گذشتہ زندگی کا ہر وہ واقعہ جس کا اس کے اور پریتی کے تعلقات سے کوئی لگاؤ ہے صاف صاف دکھائی دے رہا ہے۔

اب سے پہلے بھی بارہا اس پر یہی کیفیت طاری ہوئی تھی۔ مگر آج رات سرِ شام ہی سے اس کا دل بے طرح بیقرار تھا۔ سرِ شام سے وہ کروٹیں بدل رہا تھا۔ اور آخر کار بستر سے اٹھ کر اس ویران اور سنسان سڑک پر نکل آیا جنگل کی فضا سوئی پڑی تھی۔ خبر نہیں کتنی رات جا چکی تھی وہ دل کی آگ کے شعلوں سے گھبرایا ہوا برابر آگے بڑھتا چلا جارہا ہے۔ اور گذشتہ زندگی کے مناظر اس کی آنکھوں کے آگے سے ایک ایک کرکے گذر رہے تھے۔

"آؤ پریتی بہن، میں تو تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی" یہ کہتے ہوئے بھابی کی آنکھوں میں خوشی اور ہونٹوں پر مسکراہٹ چمکنے لگی۔

پریتی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے جھجکی اس کا اجلا اجلا مکھڑا حیا کی سرخی سے تمتما کر لال ہوگیا۔

بھابی بولیں۔ "ارے اُن سے شرماتی ہو" یہی تو ہیں اشوک کالج کی چھٹیاں ہیں۔ گھر آئے ہوئے ہیں۔ آج ہی آئے ہیں تم سے ان ہی کے تو ذکر ادکار رہا کرتے ہیں۔

اشوک نے کتاب سے نظر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا۔ ایک بے حد حسین لڑکی۔ گورا گورا گلابی بدن پھول سا مکھڑا۔ بڑی بڑی چھلکتے ہوئے لڑتی کٹورا جیسی آنکھیں۔ حیا سے جھکائی ہوئی سی نظریں زمین کی طرف۔ اچانک اس نے اپنی نگاہیں اوپر اٹھائیں۔ وہ نگاہیں اشوک کی آنکھوں سے ملیں اور مل کر جھجک کے ساتھ انھوں نے ملا رہنا چاہا۔ مگر پھر زمین کی طرف جھک گئیں۔ اشوک کا دل زور سے دھڑکا جیسے وہ نگاہیں چشم زدن میں اس کے دل سے کچھ کہہ گئیں۔ بھابی کہہ رہی تھی۔ "کل ہی تو تم ان کی تصویر دیکھ رہی تھیں۔ اور پوچھ رہی تھیں کہ کب آئیں گے۔ اب شرماتی ہو۔؟"

اشوک کو سنسان سڑک پر نیم اندھیری رات میں چلتے چلتے اس منظر کا تصور کرکے یہ محسوس ہوا گویا رات کا سارا اندھاپن دور ہوگیا ہے اور پریتی سے ملاقات کے سب سے پہلے موقع کا خیال کرکے اس کے دل کی دنیا جگمگا اٹھی ہے۔

بھابی نے تعارف کرایا۔ ہمارے پڑوس میں جو سول سرجن صاحب رہتے ہیں۔ ان کی صاحبزادی ہیں اسی سال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ اشوک نے ایک بار پھر دیکھا۔ شرم سے گالوں پر گلابی تمتماہٹ گہرے کا قیمتی سوٹ بدن پر بالی عمریا۔ کانوں میں لٹکتے ہوئے خوشنما ایرنگ ہوا سے بکھرے ہوئے لمبے لمبے بال فیروزی رنگ کے ریشمی آنچل میں سے جھانکتی ہوئی بل کھاتی ہوئی ناگن جیسی لمبی چوٹی۔

آہستہ آہستہ موج کی طرح چل کر وہ اندر آئی اور ایک بڑے ہی دلکش انداز سے صوفے پر بیٹھ گئی نوکر چائے لایا میز پر وہ کھلے پھولوں کا گلدستہ رکھا تھا۔ مگر پریتی کے لجاہٹ سے تمتمائے ہوئے مکھڑے کے سامنے گلدستہ کے پھول پھیکے پڑتے معلوم ہوتے تھے۔

اشوک نے چار کی تین پیالیاں تیار کیں ایک پیالی بھابی کی طرف بڑھائی۔ اور دوسری پیالی اس کی طرف بڑھا کر کہا۔ "لیجئے پریتی دیوی"

اس نے دبی دبی نظریں اٹھانی چاہیں مگر افسوس اشوک کے چہرے سے پہنچے تک ہی آکر وہ نظریں رہ گئیں ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ چائے کی پیالی لینے میں دونوں کی انگلیاں ایک ایک دوسرے سے مَس ہوگئیں۔ اشوک کے رگ و پے میں ایک سنسنی دوڑ گئی۔ اور اس کا دل جو پہلے ہی روکنے کے باوجود زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ اور بھی تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔!"

شاید یہی کیفیت پریتی کی بھی تھی۔ پیالی چھلکی پھر ہاتھ سے چھوٹی اور پھر گرم گر کر فرش پر چور چور ہوگئی۔

کوئی ہرج نہیں اشوک نے کہا۔ مگر آپ اس قدر شرماتی کیوں ہیں۔

"تمھیں دیکھ کر" بھابی ہنس پڑیں۔ اور اٹھتے ہوئے بولیں۔ "دیور جی آپ دوسرے پیالے میں انھیں چائے بنا کر دوسرے دیجئے۔ میں ابھی آتی ہوں۔

پریتی بھی اٹھنے لگی۔ بھابی نے کہا۔ "ارے! تم کہاں چلیں بھئی۔ بیٹھو۔ باتیں چیتیں کروں۔ میں ابھی آئی۔ تم تو شرم سے دُہری ہوئی جاتی ہو۔" اشوک بابو یہ گانا بھی جانتی ہیں۔

اشوک نے خوش ہوکر پوچھا۔

"ہاں" بھابی نے کہا۔ "اور بہت اچھا گاتی ہیں"

اس گذشتہ منظر کا تصور کرتے ہوئے اشوک کو یاد آیا۔ دھیرے دھیرے پریتی کی شرم دور ہوتی گئی۔ کالج کی کورس کی کتابوں کی خبر نہیں کب تک باتیں چیتیں ہوتی رہیں۔ بار بار پریتی کے چہرے پر خوشی کے اور ہنسی کے جھلکنے لگتی۔ حیا سے سمٹا ہوا پھول جیسا مکھڑا کھل جاتا۔ اور وہ اشوک کی باتوں سے مسکرانے لگتی۔ اشوک پیانو بجانے لگا پریتی گانے لگی۔ کمرے کی فضا ایک رسیلی من موہنی آواز سے سرور میں نہائی ہوئی محسوس ہونے لگی۔

بھابی کی کھل کھلاہٹ سے یہ سماں ٹوٹ گیا۔ "ارے پریتی اب تک تم بیٹھی ہو۔ خبر بھی ہے دس بج گئے۔ تمہاری ممی نے نوکر بھیجا ہے بلانے کے لئے۔

پریتی گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے مجبور نظروں سے اشوک کی طرف دیکھا۔ گویا کہتی ہے۔ کیا کروں جانا ہی ہے۔ ورنہ جی تو جانے کو نہیں چاہتا۔

ارے آپ کیوں بیٹھے ہیں۔! بھابی نے اشوک سے مخاطب ہوکر کہا۔ انھیں گھر تک پہنچا کر آئیے۔"

اپنی کوٹھی کے دروازے میں داخل ہوتے ہی پریتی نے آہستہ سے کہا۔ "کل آؤں گی"

اس کے نرم نرم گداز ہاتھ کا مس۔ اشوک کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر ایک لمحے تک اس طرح کھڑا رہنا گویا جانے کو جی نہیں چاہتا۔۔۔ تاروں بھری رات میں ان باتوں کو یاد کرکے اشوک کو ایسا محسوس ہونے ہونے لگا کہ گویا آسمان اس کا اپنا سینہ ہے۔ اور یہ لاتعداد جھلمل کرتے ہوئے تاروں وہ ان گنت زخم ہیں جو اس کے سینے میں پڑے ہوئے ہیں۔

پریتی سے ملنے کے بعد گویا اس کی زندگی پریتی کے لئے وقف ہوکر رہ گئی تھی اس کا خیال کرتے ہوئے اشوک کی چشمِ تصور پر گذشتہ زندگی کا ایک نقشہ سا پھر گیا۔ دوستوں کی صحبتیں برج پارٹیاں پکنک وغیرہ سب کو اشوک نے پریتی کے لئے تج دیا۔ پریتی کے ساتھ مل بیٹھ کر باتیں کرنا۔ پریتی کی غیر موجودگی میں اس کا تصور کرتے رہنا۔ ہر وقت پریتی کا پھول کی طرح کھلا ہوا پیارا پیارا مکھڑا نگاہوں میں پھرنا۔ رنگین خواب۔ سہانی تمنائیں۔ میٹھی میٹھی آرزوئیں۔ دلنواز ترنگیں۔

پریتی گاتی۔ اشوک مبہوت ہوکر خود کو اس کی رسیلی آواز میں کھو دیتا۔ تقریباً روزانہ دونوں ساتھ چائے پیتے چھٹیاں ختم ہوگئیں۔ کالج کھل گیا۔ لیکچر شروع ہوا۔ گو اشوک ابھی تک گھر ہی پر موجود تھا۔ اسے یہ احساس ہی نہ رہا تھا کہ دن کب شروع ہوتا ہے۔ اور کب دن ختم ہوجانے کے بعد رات آجاتی ہے۔ اسے ہر وقت حسین خوابوں کی لہریں اپنے طرف رقص کرتی دکھائی دیتیں۔ ایک میٹھے نشے کی لذت کا احساس لئے ہوئے وہ سوتا اور دن بھر کسی لذیذ کیفیت میں ڈوبا رہنے کا ارمان لئے ہوئے جاگتا۔ ہر وقت اسے پریتی ہی کا تصور بندھا رہتا۔ وہ سامنے موجود ہوتی تو بار بار اس کے سے حیا سے تمتمائے ہوئے گلابی مکھڑے کو دیکھتا۔ اور موجود نہ ہوتی تو تصور میں اس کی رسیلی آنکھوں، ترشی ہوئی ٹھوڑی اونچے ماتھے ستواں ناک اور بوٹا سا قد کا نظارہ کرتا رہتا۔ اور دل کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر کہتا۔ "کیا کبھی وہ بھی دن آئے گا جب،" وہ فقرہ پورا نہ کر پاتا۔ کیوں کہ اس کا دل خوشی سے دیوانہ وار بیقرار ہوکر اس قدر زور سے دھڑکنے لگتا کہ اس کے لئے ہوش و حواس قایم رکھنا دشوار ہوجاتا۔

رات تیزی سے آگے بڑھتے جارہی تھی۔ تارے رفتہ رفتہ دھندلے پڑنے لگے ان کی مل گجی روشنی کے گھٹ جانے سے اندھیرا کچھ زیادہ ہوگیا۔

اشوک گذشتہ زندگی کے مناظر کے تصور میں ڈوبا ہوا بڑھا چلا جارہا تھا۔

"تمہیں پیار کرنا آتا ہے؟"

پریتی نے اس سوال پر مسکرا کر اشوک کی طرف دیکھا۔ "ہاں"

کس کو پیار کرتی ہو۔؟

"پاپا کو۔ ممی کو۔ بھابی کو اور ۔۔۔۔۔

"اور کہیئے؟"

"اور جمی؟ کیسا خوبصورت ہے۔

پاؤں کے پاس لیٹے ہوئے کتے کو دیکھ کر اس نے کہا۔

"بس؟

"بس"

"اور مجھے"؟

آپ کو ۔۔۔ وہ ہنس پڑی ۔۔۔ پھر اشوک کی طرف دیکھ کر بولی۔ "ناراض ہوگئے؟ اچھا ناراض نہ ہو۔ "تمہیں بھی ہیں" وہ رکی۔ پھر دفعتاً "پیار کرتی ہوں۔" کہہ کر کمرے سے باہر بھاگ گئی۔

اشوک کو یاد آیا۔ کس طرح اس کی پریتی کی شادی کے بارے میں بات چیت چل رہی تھی کہ دفعتاً ایک روز ۔۔۔!

"تم اتنی اُداس کیوں ہو پریتی۔"

"پاپو کو آرمی میں کمیشن مل گیا ہے ہم سب یہاں سے بمبئی جارہے ہیں۔"

بہت دیر تک وہ دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ تھامے بیٹھے رہے۔ اور ان میں عہد و پیمان ہوگیا تھا کہ وہ ایک دوسرے کو کبھی دل سے نہ بھلائیں گے۔

مگر بمبئی جانے کے بعد رشتہ توڑ دیا گیا۔ پریتی کچھ دنوں تک خط لکھتی رہی پھر اس کے بعد خط آنے بھی بند ہوگئے۔

رات کا اندھیرا بڑھتا جارہا تھا۔ اور اشوک اس بات سے بے خبر چلا جارہا تھا کہ وہ کس طرف جارہا تھا۔ کئی مہینے سے وہ بمبئی آیا ہوا تھا۔ مگر تلاش کے باوجود اسے پریتی کا پتہ نہیں چل سکا۔

دفعتاً اندھیرے میں اُسے کسی چیز سے ٹھوکر لگی۔ اور اشوک خود کو نہ سنبھال سکنے کی وجہ سے گر پڑا۔ نتیجہ سڑک پر گرنے کی وجہ سے اس کے سر میں سخت چوٹ لگی۔ اور اسے ایسا محسوس ہوا گویا آسمانوں کے تارے دفعتاً ٹکڑے ٹکڑے ہوکر کہیں گر رہے ہیں۔ مگر اشوک نے ہمت کرکے خود کو سنبھالا۔ اور اٹھ کر چلنے لگا لیکن سر کی شدید چوٹ کی بہتے ہوئے خون کے دھاروں کی وجہ سے اس طاقت کی ہر لحظہ گھٹتی جارہی تھی۔ عین سڑک کے بیچ میں آکر وہ اس طرح گرا کہ اٹھ ہی نہ سکا۔

نرمل اپنی نئی دلہن کو موٹر میں لے کر ہوا خوری کے لئے نکلا تھا۔ اس نے دیکھا کہ کوئی شخص عین سڑک کے بیچ میں پڑا ہے جب بار بار ہارن دینے پر بھی وہ نہ اٹھا تو نرمل کو موٹر روک لینی پڑی۔ ٹارچ کی روشنی میں اسنے دیکھا۔ ایک نوجوان ہے سر سے خون بہہ رہا ہے۔ نبض دیکھی تو ٹھنڈا ہوچکا تھا۔

پریتی نے موٹر میں بیٹھے بیٹھے کہا: "نہیں میں آپ کی اس رائے سے اتفاق نہیں کرتی کہ ہم اپنی موٹر میں اس کا لاشا اٹھائیں۔ بہتر یہی ہے کہ جلدی سے آگے بڑھ چلیں ورنہ یہی سمجھا جائے گا کہ ہم نے اس کا بھی خون کیا ہے۔ آیئے جلدی موٹر اسٹارٹ کیجئے۔"

پاکستان اور افغانستان میں جھڑپ

کراچی ۳ دسمبر۔ کل شب پاکستان نے کہا کہ افغانستان کی فوج نے پاکستانی اسکاؤٹوں کے ایک دستہ پر فائرنگ کی۔ اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ اس تصادم میں ایک باوردی افغانی مارا گیا۔ اور آٹھ گرفتار کرلئے گئے۔ ۱۔

اقوامِ متحدہ کمیشن کا چیرمین ہندستانی

لیک سکس۔ ۳ دسمبر۔ نشہ اور دواؤں کے لئے پندرہ ممبروں پر مشتمل اقوامِ متحدہ کا جو کمیشن ہے اس کے ایک جلسہ میں روس نے یہ تجویز پیش کی کہ قوم پرور چین کے نمایندے کو کمیشن سے نکال دیا جائے۔ اس تجویز کے حق میں ۵ اور مخالفت میں ۹ ووٹ آئے۔ ہندستان پولینڈ روس یوگوسلاویہ اور برطانیہ نے تجویز کی موافقت میں ووٹ دیا۔ اور امریکہ چین۔ مصر۔ فرانس۔ ایران میکسیکو پیرا اور ترکی نے مخالفت میں۔ نیوزی لینڈ نے رائے دہی میں حصہ نہیں لیا۔

کمیشن نے ہندستان کے نمایندہ مسٹر اے این ستیا ناتھن کو اپنا نیا چیرمین منتخب کیا۔

راشن بندی ختم کردیجائے گی

نئی دہلی ۴ دسمبر۔ حکومت ہند کے وزیر غذا مسٹر منشی نے آج پارلیمنٹ میں یہ اعلان کیا کہ حکومت دیہی علاقوں میں راشن بندی ختم کردینے پر غور کر رہی ہے۔

ہاتھرس کے تاجروں کی گرفتاری

ہاتھرس ۳ دسمبر۔ ہاتھرس پولیس نے بجلی کاٹن مل ہاتھرس کے منیجنگ ڈائرکٹر کے بھائی لال جواہر لال کو نظر بند کردیا ہے۔

اس طرح ہاتھرس کی ایک اور فرم کے مالک کو سوت کی چور بازاری کے الزام میں نظر بند کیا گیا ہے۔

پاکستان میں ایڈیٹروں کی ایک اور کانفرنس

لاہور ۴ دسمبر۔ "آزاد کشمیر" کے بالا افر دست چودھری غلام عباس نے سنیچر کو کل پاکستان مدیران جرائد کی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اخبار نویسوں کی یہ انجمن اس انجمن سے الگ ہے جس کا نام پاکستان مدیران جرائد کانفرنس اور پیر علی محمد راشدی جس کے کرتا دھرتا ہیں۔

اس کانفرنس میں مغربی پاکستان کے تقریباً ۵۰ ایڈیٹروں نے شرکت کی۔ پہلے اجلاس میں مولانا نصر اللہ خان اڈیٹر تسنیم نے صدارت کی۔ کانفرنس کا دو روزہ اجلاس کل ختم ہوا ہے۔ اس اجلاس میں کانفرنس کا وجود باقاعدہ طور پر عمل میں آیا ہے۔ اور اس نے اپنا آئین بھی خود وضع کیا ہے۔ پاکستان ٹائمز کے ایڈیٹر فیض احمد کو اس کانفرنس کا پہلا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ اور کے ایچ خورشید کو جنرل سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔

۱۵ اگست سے قبل پاکستان جانے والوں کو ہندوستان نہیں بلایا گیا۔

نئی دہلی یکم دسمبر۔ وزیر اعظم نہرو نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں بتلایا کہ یہ بات غلط ہے کہ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے قبل ہندستان سے ہجرت کرکے جانے والے مسلمانوں کو یہاں آنے کی دعوت دی گئی ہے۔

مسٹر کامتھ نے وزیر اعظم سے سوال کیا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ ہندستان آنے والے مسلمان وہ مہاجرین نہیں ہیں جو یہاں سے گئے تھے۔ بلکہ اس کے بجائے پاکستان نے یہاں آباد ہونے کے لئے لاوارثوں کو بھیج دیا ہے۔

اس کے جواب میں وزیر اعظم نے بتایا کہ اس کے لئے یہ طریق کار طے ہوا ہے کہ پاکستان ہر اس آدمی کی جانچ کرتا ہے۔ جو ہندستان آنا چاہتے ہیں۔ پھر اس کے بعد ایک فہرست تیار کرتا ہے۔ اس کے بعد ہندستان کا ہائی کمشنر اس فہرست پر نظر ثانی کرتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ اس دیکھ بھال کے باوجود کچھ لاوارث ہندستان آگئے ہوں۔

شری اربندو کا انتقال

پانڈے چری۔ ۵ دسمبر۔ شری اربندو کل رات انتقال کر گئے۔ وہ اپنی دردلشیں ننثی کے بہت مشہور تھے۔ انھوں نے بڑے سکوں کے ساتھ جان دی انھیں بارہ چودہ دن سے گردے کی شکایت تھی۔

ان کا آخری درشن کرنے کے لئے پانڈیچری کے ہزاروں مرد عورتیں اور بوڑھے جوان آشرم کے سامنے سویرے ہی جمع ہو گئے تھے۔ ان کی لاش ایک سپید براق کپڑے میں لپٹی ہوئی لوگوں کے درشن کے لئے اسی کمرے میں چارپائی پر موجود تھی۔ جہاں انھوں نے دم توڑا تھا۔ لوگ قطار باندھ کر ایک طرف سے لاش کے پاس آتے تھے۔ اور درشن کرتے ہوئے اور اشک بہاتے ہوئے دوسری طرف سے گذر جاتے تھے۔

شری اربندو کے جنازے کا جلوس کل سویرے اٹھے گا۔

سوانح حیات۔ اس سال پندرہ اگست کو شری اربندو نے اپنی زندگی کے ۷۸ سال پورے کئے تھے۔ انھوں نے اپنے عقیدت مندوں اور چیلوں کو ۲۴ نومبر کو آخری بار درشن دئے تھے۔ اور اس کے بعد مشکف ہو گئے تھے۔

شری اربندو اپریل ۱۹۱۰ء میں پانڈے چری میں آئے تھے۔ اور اپنا آشرم بنایا تھا۔ ان کا آشرم رفتہ رفتہ مختلف مذاہب کے افراد کے لئے ایک مقدس مقام اور روحانی مرکز بن گیا تھا۔ ان کے آشرم میں اسوقت آٹھ سو آدمی رہتے ہیں۔

شری اربندو کلکتہ میں ۱۵ اگست ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوئے۔ اور سات سال کی عمر میں انگلستان گئے اور اپنے دو بڑے بھائیوں کے ساتھ وہاں چودہ برس رہے۔ انھوں نے کیمبرج میں تعلیم پائی تھی۔

۱۸۹۰ء میں وہ انڈین سول سروس کے مقابلہ میں کامیاب ہوئے۔ مگر شہ سواری کا امتحان پاس نہ کرسکے ۱۸۹۳ء میں وہ ہندوستان واپس آئے۔ اور تیرہ سال تک ریاست بڑودہ میں ملازم رہے۔ اس کے بعد وہ بنگال نیشنل کالج کے پرنسپل ہو گئے۔ وہ بندے ماترم کے پہلے اڈیٹر رہے ہیں۔ علی پور بم کے حادثہ میں کے سلسلہ میں شری اربندو پہلی مرتبہ گرفتار ہوئے وہ قید تنہائی میں رکھے گئے۔ جہاں انھوں نے اپنا تمام وقت گیتا اور اپنشد کے مطالعہ میں صرف کیا۔ اور یوگ پر عمل پیرا رہے۔

۱۹۱۰ء میں انھیں گرفتار کرنے کے لئے ایک وارنٹ جاری کیا گیا تھا۔ مگر بعد کو یہ وارنٹ منسوخ کر دیا گیا۔ اس دوران میں انھوں نے دو ہفتہ واری اخبار جاری کئے۔ یہ معلوم کر کے کہ حکومت انھیں گرفتار کرنا چاہتی ہے کہ وہ چندر نگر (فرانسیسی نوآبادی چلے گئے) اور پھر ۴ اپریل ۱۹۱۰ء کو پانڈے چری آگئے۔ جہاں انھوں نے انتقال کیا

کمیونسٹوں سے ۳۸ عرض البلد پار کرنے کی اپیل

نیویارک ۶ دسمبر۔ ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے ۱۳ ملکوں نے جو اقوام متحدہ کے رکن ہیں۔ حکومت چین اور حکومت شمالی کوریا سے اپیل کی ہے کہ وہ فوراً اس بات کا اعلان کر دیں کہ ان کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ان کی فوجیں ۳۸ عرض البلد کو پار کریں۔ انھوں نے اپیل میں کہا ہے کہ اس اعلان سے مشرق بعید کے بحران کو حل کرنے کے طریقوں پر غور کرنے کا وقت مل جائے گا۔

اس اپیل پر ان تیرہ ملکوں نے دستخط کئے ہیں۔ ہندستان۔ افغانستان۔ برما۔ مصر۔ انڈونیشیا۔ عراق لبنان۔ پاکستان۔ ایران۔ فلپائن سعودی عرب۔ شام اور یمن جس جلسہ میں اس اپیل کا مسودہ تیار ہوا وہ ہندوستانی ڈپٹی گیٹ مسٹر بی این راؤ کی قیام گاہ پر ہوا تھا۔

اسٹرلنگ فاضلات کا ۶ سالہ سمجھوتہ

نئی دہلی ۶ دسمبر۔ وزیر مالیات مسٹر دیشمکھ نے آج پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ حکومت ہند اور حکومت برطانیہ میں یہ طے ہوا ہے کہ یکم جولائی ۱۹۵۱ء سے اسٹرلنگ فاضلات میں سے ہندستان کو ۶ سال تک ۳ کروڑ ۵۰ لاکھ پاونڈ سالانہ ادا کئے جائیں۔ اس کا اعلان کرتے ہوئے وزیر مالیات نے کہا کہ ایوان کو معلوم ہو گا کہ اسٹرلنگ فاضلات کا موجودہ سمجھوتہ جو جولائی ۱۹۴۸ء میں ہوا تھا۔ اس کی مدت ۳۰ جون ۱۹۵۱ء کو ختم ہو جائے گی۔ برطانیہ کے وزیر خزانہ سے حال ہی میں میری گفتگو ہوی۔ اس کے نتیجہ میں دونوں حکومتوں میں نئے سمجھوتے کی موٹی موٹی باتوں پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ باقاعدہ سمجھوتہ وقت آنے پر ہو جائے گا۔ اس سمجھوتہ کی رو سے یکم جولائی ۱۹۵۱ء سے ۶ سال تک ہمارے اسٹرلنگ فاضلات میں سے ہم کو ۳ کروڑ پچاس لاکھ پونڈ سالانہ ملیں گے۔ اس انتظام میں لچک رکھنے کے لئے یہ رعایت رکھی گئی ہے کہ اگر کسی سال کوئی رقم نکالنے سے رہ گئی تو وہ آئندہ سال ملنے والی رقم میں جوڑ دی جائے گی۔ اس کے علاوہ اگر کسی سال حکومت ہند کو محسوس ہوا کہ اس کے لئے آئندہ سالوں کی رقم میں سے کچھ رقم پیشگی نکالنا ضروری ہو گیا ہے تو وہ حکومت برطانیہ سے مشورہ کرنے کے بعد ۵۰ لاکھ پاونڈ تک رقم نکال سکے گی۔

انھوں نے کہا کہ اسٹرلنگ فاضلات میں ابھی ہمارے ۶۱ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ باقی ہیں۔ اس میں سے ایک رقم موجودہ سمجھوتہ کے تحت جون ۱۹۵۱ء تک نکال لی جائے گی۔ ہمارے اسٹرلنگ فاضلات کا کچھ حصہ ایک طویل مدت تک کرنسی اور ایکسچینج ریزرو کی حیثیت سے پڑا رہنے دیا جاوے گا۔ ان باتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے حکومت ہند ۶ سال تک ادائگی کا یہ انتظام ملک کے لئے مفید ہے۔

پنڈت نہرو لندن جائیں گے!

نئی دہلی ۶ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو ۲ جنوری کو براہ بمبئی یہاں سے لندن کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس ۴ جنوری کو شروع ہوگی۔ پنڈت نہرو تقریباً دو ہفتے ہندستان سے باہر رہیں گے۔ واپسی پر وہ کسی دوسرے ملک میں نہیں ٹھہریں گے۔

۱۰ ہزار مسلمان پاکستان سے ہندستان

کراچی ۶ دسمبر۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند مغربی پاکستان سے دس ہزار مسلمان پناہ گزینوں کی واپسی کے لئے تیار ہو گئی ہے۔ اس سے قبل حکومت ہند گیارہ ہزار مسلمان پناہ گزین کو ہندستان واپس بلا چکی ہے۔ یاد رہے یہ مسلمان یوپی سے یکم فروری اور ۱۵ مارچ کے درمیان گئے تھے۔

صدر ٹرومین اور مسٹر ایٹلی!

واشنگٹن ۶ دسمبر۔ آج وزیر اعظم مسٹر ایٹلی اور صدر ٹرومین تیسری بار وہائٹ ہاؤس میں ملے۔ اس ملاقات میں دونوں نے نازک بین اقوامی صورت حال پر تبادلہ خیالات کیا۔

افسروں کا خیال ہے کہ اس ملاقات میں کوریا میں اقوام متحدہ کی شکست سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کیا گیا مشاہدین کا خیال ہے کہ فوجی صورت حال پر غور کرنے میں دونوں لیڈروں نے اتنا وقت صرف کیا ہے کہ ابھی تک پروگرام کے مطابق یورپ کے لئے اعلیٰ کمان مقرر کرنے پر غور نہیں کیا جا سکا۔

نیپالی کانگریس اور فوجوں میں تصادم

دارجلنگ۔ ۶ دسمبر۔ کل مشرقی نیپال میں دارجلنگ سے قریب پشپائی نگر میں نیپالی کانگریس کی فوجوں اور سرکاری فوجوں میں تصادم ہوا۔ تصادم کی مزید تفصیلات معلوم نہیں ہو سکی ہیں۔

ہندو مہاسبھا اور اکالی دل

ناگپور ۶ دسمبر۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے ڈاکٹر این بی کھرے نے کہا کہ ممکن ہے کہ ہندو مہاسبھا اکالی دل کے ساتھ مل کر اگلا عام انتخاب لڑنے کے لئے ایک متحدہ محاذ بنائے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ اس سلسلہ میں اکالی دل سے حال ہی میں بات چیت شروع ہوئی ہے

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی پارلیمنٹری سب کمیٹی کا جلسہ دہلی میں دسمبر کے پہلے ہفتہ میں ہونے والا تھا۔ اب یہ جلسہ پونہ میں ہوگا۔ جہاں ہندو مہاسبھا کا سالانہ اجلاس ہونے والا ہے۔

جرمنی کو مسلح کرنے کا منصوبہ فرانس نے منظور کر لیا

پیرس ۶ دسمبر۔ اٹلانٹک دفاعی فوج میں جرمنی کی فوج کو شامل کرنے کے لئے امریکی حکومت نے جو منصوبہ بنایا ہے۔ اس کے ضروری نکات کو فرانسیسی حکومت نے تسلیم کر لیا ہے۔

یہ اہم فیصلہ وزیر اعظم پلیون اور ان کے ممتاز وزراء نے سوشلسٹ وزراء سے دن بھر کے رد و قدح کے بعد کیا ہے۔

سرہند ۸ دسمبر آج سے سرہند میں مجدد الف ثانی کا سہ روزہ عرس شروع ہو گیا جس میں شرکت کے لئے ۳ سو زائرین پاکستان سے آئے ہیں

ڈاکٹر ہیکر وال لیک سکس روانہ

لکھنو ۸ دسمبر۔ یوپی کے ڈپٹی ڈائرکٹر تعلیمات ڈاکٹر بجے شنکر کل بذریعہ ہوائی جہاز یہاں سے لیک سکس روانہ ہو گئے جہاں وہ ادارہ اقوام متحدہ کی تعزیراتی اصلاح کمیٹی میں شرکت کریں گے۔

ہر روز اناج کا ایک جہاز ہندستان آئیگا۔

نئی دہلی ۶ دسمبر۔ وزیر مالیات ہندستان مسٹر دیشمکھ نے آج پارلیمنٹ میں بتایا ہے کہ چھ ماہ کے اندر ہر روز اناج کا ایک جہاز ہندوستان آئے گا۔

انھوں نے کہا کہ میں غذا کے معاملہ میں بہت کم خطرہ مول لینا چاہتا ہوں۔ اور خوش قسمتی سے ہمارے پاس غذا کے بدلہ میں تبادلہ کے لئے کافی روپیہ ہے۔



مرکزی پارلیمنٹری بورڈ مقرر

نئی دہلی۔ ۵، دسمبر۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے آج مرکزی پارلیمنٹری بورڈ بنا دیا۔ جس کے اراکین چوٹی کے ۹ لیڈر ہیں۔ بورڈ صدر کانگریس (بحیثیت عہدہ) مسٹر جواہر لال نہرو۔ سردار پٹیل۔ مسٹر لی سی راجگوپال اچاری مولانا آزاد اور مسٹر جگ جیون رام پر مشتمل ہے۔ کانگریس کے دونوں جنرل سکریٹریوں مسٹر کالا وِنکٹ اور مسٹر موہن لال گوتم بورڈ کے سکریٹری ہوں گے۔

ورکنگ کمیٹی کا دو روزہ اجلاس آج ختم ہو گیا تین گھنٹہ تک غور و خوض میں بیشتر وقت جمہوری محاذ سے پیدا ہونے والے مسئلہ پر صرف ہوا کمیٹی نے صدر کانگریس کو محاذ کے لیڈر اچاریہ کرپلانی کے نام ایک خط لکھنے کا مجاز کیا ہے۔ جو خط لکھا جائے گا۔ اس کا خاکہ کمیٹی نے بنا دیا ہے۔ اسکا پتہ نہیں چلتا کہ بحث نے کیا شکل اختیار کی لیکن کہا جاتا ہے کہ بعض اراکین نے محاذ کی تشکیل کو ناپسند کیا۔ خیال ہے کہ صدر کانگریس دو ایک دن میں خط لکھ دیں گے۔ ورکنگ کمیٹی کا جلسہ سردار پٹیل کی رہائش گاہ پر ہوا لیکن آج کے جلسہ میں سردار پٹیل شریک

نہیں ہوئے۔ جلسہ میں ۱۱ اراکین شریک ہوئے جن میں ڈاکٹر سیتہ رمیہ بھی شامل ہیں۔ جو خاص طور سے مدعو کئے گئے تھے۔

ورکنگ کمیٹی نے پنجاب کی انتخابی عدالت کو منظور کیا جو دو اراکین پر مشتمل ہے۔ شری آنند موہن گھوش کے انتقال پر ایک تعزیتی قرارداد منظور کی گئی۔

"سکم" داخلی طور پر خود مختار

نئی دہلی ۵، دسمبر۔ آج سکم اور ہندوستان میں ایک نئے معاہدے پر دستخط ہو گئے۔ جس کی رو سے ہمالیہ کے سلسلوں سے گھری ہوئی یہ ریاست ہندوستان کی زیر حفاظت علاقہ سمجھی جاتی رہے گی۔ اور دفاع امور خارجہ اور رسل و رسائل کے سوا اپنے تمام داخلی امور امور میں خود مختار رہوگی۔

اس نئے معاہدہ کے مطابق یہ طے پایا کہ حکومت ہند سکم کے دفاع اور علاقائی استحکام کی طرف ذمہ دار رہے گی لیکن ریاست کے امور خارجہ کو خود اپنے ذریعہ انجام دیا کرے گی۔ سکم کے وہ باشندے جو غیر ملکوں میں جائیں گے۔ ہندوستان کے زیر حفاظت باشندے سمجھے جائیں گے۔ ہندوستان اور سکم میں آزادانہ تجارت ہوگی اور اس پر کوئی ٹکس نہ ہوگا۔

اس معاہدہ کے ذریعہ حکومت ہند نے سکم کو تین لاکھ روپیہ سالانہ دینا بھی منظور کیا ہے۔ اس معاہدے میں تیرہ دفعات ہیں۔ اور اسپر فوراً عمل درآمد شروع کر دیا گیا ہے۔

چین کی نمائندگی کا مطالبہ

ہانگ کانگ ۵، دسمبر۔ چینی کمیونسٹ وزیر خارجہ چو این لائی نے کل رات مطالبہ کیا ہے کہ جاپان سے صلح نامہ کے مسئلہ پر جو گفت و شنید ہو۔ اس میں کمیونسٹ چین کی بھی نمائندگی ہونا چاہیئے۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ فارموسا پر چین کا جائز حق ہے۔ اسی طرح جاپان کے شمال میں سکھالن اور جزائر کورائل پر روس کا حق ہے۔

گلگت جلد ہی صوبہ سرحد سے ملجائیگا

سری نگر۔ ۵، دسمبر۔ گل گٹ ایک سڑک کے ذریعہ عنقریب پاکستان کے صوبہ سرحد سے مل جائے گا۔

آزاد کشمیر کے علاقہ میں گل گٹ کو بڑی فوجی اہمیت حاصل ہے۔ اس کی سرحد افغانستان۔ روس۔ چین پاکستان اور ہندستان سے ملتی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے جو اسکیم منظور کی ہے اس کے مطابق ۳۷۰ میل لمبی ایک پختہ سڑک بنائی جائے گی۔ جس کی ابتدا ریاست ہزاد گل گٹ ایجنسی کی ایک ریاست سے ہوگی پچھلی صدی میں بابر پلیٹو کو عبور کر کے روسی ریاست ہنزا تک آئے تھے۔

سنہ ۱۹۴۸ء تک میں حکومت پاکستان نے بالاکوٹ (صوبہ سرحد) سے گل گٹ تک ایک سڑک تعمیر کرائی تھی۔ یہ سڑک درہ بابو سر سے ہو کر گذرتی تھی جو ۱۴ ہزار فٹ بلند ہے۔ اسلیئے یہ سال کے پانچ مہینے برف باری کی وجہ سے ناقابل استعمال رہتی ہے۔

کراچی میں اسلامی لیگ کی ممانعت

کراچی ۵، دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کراچی کے ایڈمنسٹریٹر نے ہند پاکستانی اسلامی لیگ کے اجلاس کے کراچی میں منعقد ہونے کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ اجلاس خاکسار لیڈر علامہ مشرقی کی صدارت میں اس مہینے کی آخری تاریخوں میں یہاں ہونے والا تھا۔

THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پیر تو حق عزم مستقل میں ہے

زبان پر بھی وہی ہو جو نبض دل میں ہے

(احسن بمبئی)

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ... ۸/-
سالانہ رعایتی ... ۶/-
ششماہی ... ۳/۸/-
سہ ماہی ... ۲/-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جاری شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

VOL. 52 No. 50 | KANPUR SATURDAY 16th DECEMBER 1950 | کانپور شنبہ ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۵۰ء مطابق ۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۷۰ھ | جلد ۵۲ نمبر ۵۰

ادبیات

شباب حسن پہ مستی بھری انگڑائیاں کب تک

(از لسان العصر حضرت آشفتہ لکھنوی)

لئے جائیں گے یارب بیکسوں کے امتحاں کب تک
نظر کے سامنے پھنکتے رہیں گے آشیاں کب تک
دھنک کا رنگ ٹھکراتی ہوئی رنگینیاں کب تک
شباب حسن پہ مستی بھری انگڑائیاں کب تک

نظامِ نو یہ تہیہ سکوں کا سلسلہ تا کئے!
نگہبانی گلستان کی کریں گی بجلیاں کب تک

مزے لے لے تڑپ کے نیم بسمل جس قدر دم ہے
تجھے ملتی رہے گی فرصت آہ و فغاں کب تک

سراسر واہمہ ہے ہائے رے دنیا غریبوں کی
جلائیں گے امیدوں کے کنول پرچھائیاں کب تک

اسے پھنکنا تو ہے پھر پھونک دو نا یہ جھجک کیسی
جو اٹھا بھی تو اٹھے گا کلیجے سے دھواں کب تک

سنو دار و رسن سے کام لو اب تم کو ڈر کیا ہے
ہر اک الزام پر آخر کئے جاؤں گا ہاں کب تک

حیوۃ شمع کم ہے پھر بھی پوری رات لیتی ہے
تری ہستی مگر پروانہ آتش بجاں کب تک

تجھے تقدیر نے کچلا زمانے نے تجھے پیسا!
دلِ برباد اب اندیشۂ سود و زیاں کب تک

ابھی تو داستاں در داستاں شکوے گلے ہونگے
سنبھالیں گی تجھے آشفتہ یہ خودداریاں کب تک

دنیائے اسلام

عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عزام پاشا کی تجویز!

لیک سکسس ۱۰ دسمبر عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عبد الرحمان عزام پاشا کے تجویز پیش کی ہے کہ عالمی امن کے لئے ایک متفقہ بنیاد معلوم کرنے کے لئے صدر ٹرومین اور جنرل سمو اسٹالن کو متحدہ اقوام کے ماتحت ملاقات کرنی چاہیئے۔ عزام پاشا نے یہ تجویز اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل مسٹر ٹرگیف لی کے نام ایک خط میں پیش کی ہے۔ ان سے ایک پریس کانفرنس میں دریافت کیا گیا کہ کیا ان کی رائے میں برطانیہ اور فرانس کو اس ملاقات میں شامل نہ کرنا چاہیئے۔ عزام پاشا نے جواب دیا کہ یوں تو ایسے بہت سے ملک ہیں جن کے نمائندے گفتگو میں شامل کئے جا سکتے ہیں لیکن ہر شخص کو معلوم ہو ہے کہ امریکہ اور روس ہی ایسی دو بڑی طاقتیں ہیں جو درحقیقت دنیا کی قسمت کا فیصلہ کر سکتی ہیں۔

متحدہ اقوام کو چاہیئے کہ وہ جنرل سمو اسٹالن اور صدر ٹرومین میں ملاقات کرائے اور کیوں کہ یہ انسانیت کے خادم اور متحدہ اقوام کے رکن ہیں۔ عزام پاشا نے کہا کہ ملاقات ایسے ملک میں ہو سکتی ہے۔ جو کسی بلاک سے وابستہ نہ ہو مثلاً ہندستان۔ پاکستان۔ مصر یا افغانستان۔ ضرورت پڑنے پر عرب لیگ اس ملاقات کے لئے ہر امکانی امداد کر سکتی ہے۔

عرب پناہ گزینوں کی امداد

لنڈن ۹ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کا امدادی ادارہ جو فلسطین عرب پناہ گزینوں کی امداد کرتا ہے سنہ ۵۱ء کے وسط کے بعد بھی مزید ایک سال کے لئے باقی رکھا جائے گا۔ اس سے قبل اس ادارہ کو آئندہ سال کے وسط تک بند کر دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اقوام متحدہ میں جلد ہی امریکہ برطانیہ فرانس اور ترکی کی طرف سے ایک تجویز پیش کی جائے گی جس میں ان پناہ گزینوں کی آبادکاری کے لئے ۵۰ کروڑ ڈالر کی رقم کی منظوری کا مطالبہ کیا جائے گا۔ جو اپنے گھروں کو واپس جانا نہیں چاہتے۔

اس تجویز میں تمام عرب پناہ گزینوں کی بحالی کے لئے مزید دو کروڑ ڈالر کی منظوری کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اگر یہ تجویز منظور کر لی گئی تو امید ہے کہ ایک گفت و شنید کمیٹی مقرر کی جائے گی۔ جو اقوام متحدہ کے مختلف ارکان کے ساتھ گفت و شنید کر کے یہ معلوم ہوگا کہ ہر رکن کس قدر عطیہ دینے پر تیار ہے۔ خیال ہے کہ اس کمیٹی کا صدر کوئی امریکی ہوگا۔

برطانیہ کا مصر سے احتجاج

قاہرہ ۱۱ دسمبر۔ اخبار المصری کے مطابق برطانیہ نے مصر سے نہر سویز کے راستے سے جہازوں کی آمد و رفت میں مداخلت پر احتجاج کیا ہے۔ قاہرہ میں برطانی ذریعہ نے قائم مقام مصری وزیر خارجہ کو ایک عرضداشت بھیجی ہے۔ مصر برطانیہ سے یہ یقین دہانی چاہتا ہے کہ نہر سویز سے جانے والے جہاز اسرائیل کو کوئی سامان نہ پہنچائیں۔

ترکی اور معاہدۂ اطلانٹک

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ آئندہ ماہ لنڈن میں مغربی ممالک کے وزراء دفاع کا ایک جلسہ ہونے والا ہے جس میں غالباً معاہدہ اطلانٹک کے ساتھ ترکی کے تعاون کا مسئلہ بھی زیر بحث آئے گا۔ روس ترکی کو متنبہ کر چکا ہے کہ وہ کسی روسی دشمن فوجی دفاق میں شرکت نہ کرے لیکن ترکی کے اپنے جواب میں دفاعی معاہدے کرنے کے اپنے حق میں زور دیا ہے۔ امریکہ ترکی کو کچھ جنگی جہاز دینے والا ہے۔

قاہرہ میں بچوں کی مصوری کا مقابلہ

قاہرہ ۱۲ دسمبر۔ یوپی کے دیہی صنعتوں کے محکمہ کو معلوم ہوا ہے کہ قاہرہ میں فن کاروں کے ایک ادارہ نے لڑکوں کی مصوری کا بین الاقوامی مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقابلہ کی تصویروں کی نمائش جنوری یا فروری سنہ ۵۱ء میں قاہرہ میں ہوگی۔ اور جیتنے والے بچوں کو انعامات دئے جائیں گے۔

نہر سویز میں فرانسیسی جہازوں کی تلاشی

قاہرہ ۱۲ دسمبر۔ برطانیہ کے بعد اب فرانس نے بھی نہر سویز میں مصری کی مداخلت کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ فرانسیسی سفیر مقیم قاہرہ نے مصری قائم مقام وزیر خارجہ مسٹر ابراہیم فراغ بے کو خود احتجاجی تحریر دی ہے۔ جس میں یہ شکایت کی ہے کہ فرانسیسی جہازوں کو نہر سویز میں گذرتے ہوئے روک کر دیکھا گیا۔ اور دیکھا جاتا ہے۔ نہر سویز کے سلسلہ میں جو معاہدہ ہوا تھا یہ طریقہ کار اس کے منافی ہے۔

ترکی کے لئے برطانی لاریاں

لنڈن ۱۱ دسمبر انگلستان میں حال میں ترکی کی طرف سے ایک معاہدہ پر دستخط ہوگئے ہیں جس کے مطابق ترکی کی کانوں کے لئے بڑی تعداد میں لاریاں بھیجی جائیں گی۔ یہ موٹریں خاص قسم کی نہایت مضبوط ہونگی

جہاں ترقی عزم مستقل میں ہے
زبان میں بھی دبی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار قند کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۱۶ دسمبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۵۰

غذائی بحران دور کرنے کیلئے کانفرنس

غذائی بحران سے نپٹنے کے لئے بمبئی کانفرنس میں ایک تجویز یہ پیش کی گئی ہے کہ دیہاتوں میں راشن بندی ختم کر دی جائے۔ بمبئی اور بہار کی حکومتیں اس کی شدید مخالفت کر رہی ہیں۔ اور حکومت مدراس نے اس کی تائید صرف اس لئے کی ہے کہ اس کے پاس اتنا غلہ نہیں ہے کہ وہ دیہاتوں کو فراہم کر سکے۔ کم و بیش یہی نقطۂ نظر مرکزی حکومت کا ہے۔ لیکن اس تجویز سے غذائی بحران دور نہیں ہوگا۔ اور یہ رویہ اس شترمرغ جیسا ہے۔ جو اپنا سر ریت میں چھپا لیتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ کوئی اسے دیکھ نہ سکیگا۔ جو حکومتیں اس تجویز کی تائید کر رہی ہیں وہ یا تو اپنے اس فرض سے منھ چرا رہی ہیں۔ جو عوام کو غذا فراہم کرنے کے لئے ان پر عائد ہوتا ہے۔ اور یا یہ سمجھ رہی ہیں کہ راشن بندی ختم ہو جانے سے کسانوں اور بیوپاریوں کے پاس رکے ہوئے ذخیرے بازار میں آجائیں گے جس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت ذخیرہ کی روک تھام میں ناکامیاب رہی ہے۔ اگر چھپے ہوئے ذخیرے کھلے بازار میں آگئے تو تب بھی ان کی قیمت چور بازار والی ہوگی۔ اور غریب اور متوسط طبقہ کے درد کا کوئی درمان نہ ہو سکیگا۔

اس بحران کی اصل بنیاد یہ ہے کہ یا کم سے کم حکومت کی طرف سے یہی بتایا جاتا ہے کہ ہندستان میں غلہ کی پیداوار میں کمی کا چرچا جس شدت کے ساتھ کیا گیا ہے اسے دور کرنے کی کوشش اتنی شدت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور غلہ زیادہ اگاؤ مہم ایک ایسی ڈھول ثابت ہو چکی ہے جس کے بجنے کا راز صرف یہ ہے کہ اس کے اندر پول ہوتا ہے۔ اناج کی جگہ پھل اور ترکاریوں کے استعمال کی تجویز اس سے بھی زیادہ مہمل اور بے اثر تھی۔ ایک تو اس کے لئے عوام کے پاس پھل خریدنے کے لئے پیسہ نہیں ہوتا۔ اور دوسرے اس لئے کہ غذائی عادتیں بڑی مشکل سے بدلتی ہیں۔ ان تجویزوں کو بنانے اور ان کا پروپیگنڈا کرنے میں وزیروں کا جتنا وقت ان کے محکموں کی جتنی محنت اور حکومت کا جتنا پیسہ خرچ ہوا ہے۔ اگر وہ پیداوار بڑھانے کے قابل عمل اور مختصر میعاد منصوبوں کو بنانے اور چلانے پر صرف ہوتا تھا۔ اور شاید غلہ کی طلب اور رسد میں اتنا فرق نہ ہوتا جتنا کہ اسوقت ہے۔ اس فرق کو کم کرنے کے لئے پچھلے دو تین سال میں کچھ بنجر زمین توڑ دی گئیں۔ اور آبپاشی اور پن بجلی کی بعض منصوبے بھی بنائے گئے۔ مگر یہ کام ایک تو غیر منظم طور پر اور دوسرے ناکافی پیمانے پر کیا گیا ہی کچھ کام ابتدائی منصوبے کے بعد ختم ہو گیا۔ اور کچھ ایسے ہیں جن کا فائدہ کئی سال بعد ہوگا۔ حکومت باہر سے غلہ منگانا نہیں چاہتی لیکن اگر وہ غلہ منگانا بھی چاہے تو موجودہ بین الاقوامی صورت حال ایسی ہے کہ دوسرے ملک اول تو غلہ دینے کے لئے آسانی سے تیار نہیں ہونگے اور اگر تیار ہو گئے تو اسے لانے کے لئے جہاز نہیں مل سکیں گے۔ اس طرح ملک کی غذائی ضروریات پوری کرنے کا دارومدار مستقل طور پر درآمد سے نہیں رکھا جاتا۔ اگرچہ مرکزی وزیر غذا شری کے ایم منشی نے بمبئی کانفرنس میں کہا ہے کہ ۱۹۵۱ء میں باہر سے ۳۱ لاکھ ٹن غلہ منگایا جائے گا مگر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس اثناء میں روس اور امریکہ کی کشاکش کیا رنگ اختیار کرے گی۔ اور اگر غلہ کی اتنی مقدار مل گئی تب بھی یہ غذائی بحران کا کوئی مستقل علاج نہیں ہوگا۔

یہ علاج صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم تقسیم کے نظام کو درست کریں۔ اور پیداوار میں فوری اضافہ کے لئے فوری تدابیر اختیار کریں۔ یہ کام مرکزی اور ریاستی حکومتوں نیز سرکاری اور غیر سرکاری افراد اور اداروں کے اشتراک عمل کے بغیر انجام نہیں پا سکتا۔ لیکن عوام ہنسی خوشی نہ سہی بدرجہ مجبوری گرانی اور قلت کی سختیاں اتنے عرصہ سے جھیل رہے ہیں کہ ان کو اشتراک عمل کی دعوت دینے سے پہلے حکومت کو اپنے خلوص سنجیدہ اور سمجھداری کا عملی مظاہرہ کرنا چاہیے پیداوار بڑھانے کے لئے عوام کا اشتراک عمل اسے خود بخود حاصل ہو جائے گا۔ اس لئے کہ اس ملک میں آدمیوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ مثال کے طور پر یو پی کے مشرقی اضلاع میں کھیت مزدوروں اور مزدوری چاہنے والے کسانوں کی اتنی بڑی تعداد موجود ہے کہ اگر کاشتکاری کے لئے زمین اور آلات فراہم کر دئے جائیں جو کوئی ناممکن کام نہیں ہے۔ تو پیداوار ایک سال میں ہی بہت بڑھ جائے۔ اس طریقہ کار کا ایک اور فائدہ یہ ہوگا کہ جن علاقوں میں لوگوں کے پاس غلہ خریدنے کے لئے پیسہ نہیں ہے اور پیسہ کمانے کے لئے روزگار نہیں ہے انھیں روزگار مل جائے گا۔

آئینۂ کانپور

سردار پٹیل کی وفات

(کانپور ۱۵ دسمبر ۱۰ بجے دن) سردار پٹیل کی موت کے افسوسناک خبر کے آتے ہی سارا شہر غم میں ڈوب گیا اور شہر کا ہر کاروبار اسطرح رک گیا گویا کہ سارا شہر کی زندگی ہی ختم ہو گئی ہو۔ تمام گورنمنٹ دفاتر۔ پرائیوٹ اور تعلیمی ادارے۔ بنیک اور مل فوراً بند ہو گئے۔ حکومت کی عمارتوں اور دفتروں پر قومی جھنڈے جھکا دئے گئے۔ شام کو غمزدہ پبلک کا ایک لمبا جلوس جو ننگے سر اور ننگے پیر تھا۔ مہاتما گاندھی روڈ سے نکلا۔ اور پھول باغ میں جا کر ختم ہوا۔ جہاں شہر کانگریس کمیٹی کے تحت میں پنڈت باسدیو مصرا پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی کی صدارت میں ایک میٹنگ ہوئی جس میں جناب صدر ڈاکٹر مراری لال سری بشنو نرائن ٹنڈن، مسٹر محمد جمیل بہاری کنکک اور دوسرے حضرات نے سردار کو عقیدت کے پھول پیش کئے۔ میٹنگ نے اس افسوسناک سانحہ پر ایک ماتمی ریزولوشن بھی پاس کیا سر پدم پت سنگھانیا۔ لالہ ہری شنکر باگلا مسٹر پرشوتم داس سنگھانیا نے بھی بیانات دئے ہیں۔

کانپور میونسپل بورڈ اور کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ دلیش کاٹن مل۔ بیگ سدرلینڈ۔ امپیریل بنیک آف انڈیا وغیرہ کے دفتروں میں اس خبر کے آتے ہی فوراً ماتمی جلسے ہوئے اور اس کے بعد بند ہو گئے۔

شہر کے تمام سینما بند رہے اور نمائش کا افتتاح بھی ملتوی کر دیا گیا۔

پاکستان میں سردار کا غم۔ ہندستان کے نائب وزیر اعظم سردار پٹیل کی خبر وفات لاہور میں ایک دھچکے کے ساتھ سنی گئی خبر آتے ہی ہندستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر کا دفتر بند ہو گیا۔ اور ہند کا پرچم سرنگوں کر دیا گیا۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل کا انتقال

سارے ملک پر غم والم کی گھٹا چھا گئی

نئی دہلی ۱۵ دسمبر۔ آج صبح ۹ بجکر ۳۷ منٹ پر ہندوستان کا "آہنی انسان" اور نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل چل بسا۔ کل رات تین بجکر دس منٹ پر سردار پٹیل پر قلب کا ایسا سخت دورہ پڑا کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔ اور سانس اکھڑی اکھڑی چلنے لگی چنانچہ فوراً آکسیجن دیا جانے لگا۔ پانچ گھنٹے کے بعد صبح آٹھ بجے سردار نے آنکھ کھولی۔ اور دو تین دفعہ پانی مانگا۔ ڈاکٹروں کو انکی زندگی کی ڈھارس بندھی تھی کہ تقریباً ۹ منٹ کے بعد یہ سنبھالا بھی ختم ہو گیا۔ تین ہچکیاں آئیں اور گاندھی جی کے اس دست راست نے بیس برس سے زیادہ عرصہ تک ملک اور قوم کے دل و دماغ پر حکمرانی کر کے ہمیشہ کے لئے ساتھ چھوڑ دیا۔

سردار پٹیل کی لاش برلا ہاؤس کے ایوان میں رکھی ہے ان کے چہرے سے ایک عجیب وقار اور تمکنت ظاہر ہے اور عوام جوق در جوق آکر اپنے لیڈر کا آخری درشن کر رہے ہیں۔ سردار پٹیل کے صاحبزادے دیا بھائی پٹیل ان کی صاحبزادی مس منی بین پٹیل ان کی بہو۔ اور داماد اور بمبئی کے چیف منسٹر مسٹر کھیر وزیر داخلہ مسٹر ڈیسائی بمبئی کے میئر مسٹر پاٹل اور سردار پٹیل کے پرائیوٹ سکریٹری مسٹر وی شنکر ان کے انتقال کے وقت موجود تھے۔ اور گورنر سی مہاراج سنگھ انتقال کے آدھ گھنٹہ کے بعد برلا ہاؤس پہونچ گئے۔

سردار پٹیل کی چتا آج شام کو پونے آٹھ بجے سے کچھ پہلے سونا پور گھاٹ پر روشن کر دی گئی۔ آگ دینے کی رسم ان کی صاحبزادی شری دیا بھائی پٹیل نے انجام دی۔

چتا روشن ہو جانے کے بعد شری راجگوپال اچاریہ اور ڈاکٹر راجندر پرشاد نے تقریریں کیں۔ راجندر بابو نے تقریر ختم کرنے کے بعد وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے کہا کہ وہ بھی کچھ کہیں لیکن پنڈت نہرو کا دل اتنا بھر آیا تھا کہ وہ کوئی تقریر نہیں کر سکے۔

سردار پٹیل کے آخری بار درشن کرنے کے لئے آج تقریباً ۵ لاکھ آدمی برلا ہاؤس گئے۔ برلا ہاؤس کے باہر چمن میں انسانوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آ رہا تھا۔ جن کے سر غم سے جھکے ہوئے تھے۔ اور چہرے رنج سے مرجھائے ہوئے تھے کچھ لوگ تو زار و قطار رو رہے تھے۔ اور کچھ پر سکتے کا عالم طاری تھا۔ جب جلوس گھاٹ پر پہونچ گیا تو لیڈروں نے میت کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا۔ اور اسے لا کر ایک اونچے پلیٹ فارم پر رکھ دیا۔ یہاں راجندر بابو پنڈت نہرو راجا جی بمبئی کے مدراس کے گورنر۔ اور ریاستی وزیروں نے ادب کے ساتھ سردار کے پیر چھوئے۔ اور اس کے بعد آخری رسوم ادا کی گئے۔

چتا میں آگ دینے سے فوراً پہلے ٹراونکور کی پلٹن نے سردار کو سلامی دی۔ اور فائر کئے۔ اور ماتمی بگل بجایا گیا۔ بہت سے لوگوں کی طرف سے جو بمبئی نہیں پہونچ سکے تھے میت پر پھول چڑھائے گئے۔ اور اس کے بعد ۱ بجکر ۴۰ منٹ پر میت صندل کی چتا پر رکھ دی گئی۔ اور ان کی بہو اور پوتے نے تین مرتبہ چتا کا طواف کیا اور ان کے بیٹے شری دیا بھائی پٹیل نے چتا پر گھی اور خوشبو چھڑک کر آگ لگا دی۔ چتا روشن ہو جانے پر جو لوگ اس کے چاروں طرف کھڑے تھے۔ وہ آنسو بھری آنکھوں کے ساتھ پیچھے ہٹ گئے جواہر لال جی جب یہاں سے ہٹے تو وہ سسکیوں سے رو رہے تھے۔

بری اور بحری اور ہوائی فوجوں کے کمانڈران چیف جنرل کری آپا میری پرل اور ایر مارشل مکرجی چتا کے چبوترہ پر جا کر سلامی دی۔ اور کھڑے رہے وہ اپنی پوری وردی پہنے ہوئے تھے۔ اور اپنے ساتھ اپنی فوجوں کی طرف سے پھولوں کے ہار لائے تھے۔

برلا ہاؤس سے سونا پور گھاٹ تک سردار پٹیل کی ارتھی ایک جلوس کے ساتھ لے جائی گئی۔ جلوس میں سب سے آگے پولیس کا ایک دستہ تھا اور اس کے بعد وہ توپ گاڑی تھی جس پر سردار پٹیل کی میت اپنا آخری سفر طے کر رہی تھی۔ گاڑی کے پیچھے دونوں طرف سردار کے صاحبزادے شری دیا بھائی پٹیل اور ان کی صاحبزادی مس منی پٹیل پیدل چل رہے تھے۔ اور صدر راجندر پرشاد، وزیر اعظم نہرو، شری راجگوپال آچاریہ پنڈت گوبند ولبھ پنت بابو پرشوتم داس ٹنڈن اور کچھ دوسرے خصوصی سوگوار جیپ گاڑی میں تھے۔ اس کے بعد فوجی بینڈ تھا۔ اور اس کے پیچھے فوج کے دو دستے تھے۔ بحریہ کا ایک دستہ بھی اپنے بینڈ کے ساتھ موجود تھا۔ اور اس کے بعد ہوائی فوج کی ایک جماعت بھی جلوس کے آخر میں پولیس کا ایک اور دستہ تھا جو اپنے بینڈ کے ساتھ چل رہا تھا۔ اور جلوس کے دونوں طرف رسی لگا دی گئی تھی۔ جسے بری بحری اور ہوائی فوج اور پولیس کے آدمی رکے ہوئے تھے۔

مسٹر سی راجگوپال اچاری نے چتا میں آگ دینے جانے کے بعد تعزیتی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میرا یہ تکلیف دہ فرض ہے کہ میں سردار پٹیل کے سب سے پرانے دوست کی حیثیت سے چند الفاظ کہوں تیس سال پہلے گاندھی جی نے مجھ سے مدراس میں پوچھا کہ میں نے ولبھ بھائی کو دیکھا ہے اور انھوں نے کہا کہ ولبھ بھائی بہت بہادر اور قابل بھروسہ انسان ہیں۔ اور مجھے ان سے ملنا چاہیئے۔ میں سردار پٹیل سے اس کے بعد ملا۔ اور اب تک برابر ملتا رہا۔ آج ولبھ بھائی ہم سے جدا ہو گئے۔ اب ہم صرف ان کا جسم دیکھتے ہیں۔ اور وہ بھی آپ کے آنکھوں کے سامنے ہوا پانی اور مٹی میں مل رہا ہی یہی وہ جگہ ہے جہاں سے ہم آئے تھے۔ اور جہاں ہمیں واپس جانا ہے لیکن سردار پٹیل ہمت اعتماد اور طاقت کا مجسمہ تھے ہمیں یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے کہ وہ مر چکے ہیں۔ ان کے مرنے کے بعد بھی ولبھ بھائی زندہ رہیں گے۔

آج ہم یہاں اظہار غم کے لئے اور ان کی راکھ سے ہمت و اعتماد حاصل کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ہم ان کی طرح کے انسان سے پھر کبھی نہیں ملیں گے لیکن یہ مت خیال کیجئے کہ ان کی زندگی بے کارگذری انھوں نے ایمانداری سے زندگی بسر کر کے کی جس سے ہم کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہم میں کردار اور اخلاقی جرأت ہو۔

ہمیں بہادر بننا چاہیئے۔ اور آنسو نہیں بہانا چاہیئے۔ ہمیں خوف و ہراس سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ میں ایک معمر آدمی ہوں اور مجھ کو اس اندوہناک موقعہ پر بولنے کا اعزاز دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ میں ولبھ کا سب سے پرانا دوست ہوں جو پیچھے چھوٹ گیا ہوں۔ میں نے بہتوں کو اس دنیا سے گذرتے دیکھا ہے۔ اب سردار بھی گذر گئے۔ اور اپنے بھائی جواہر لال نہرو کو تنہا چھوڑ گئے۔ اس انتشار میں میرے لئے کچھ اور کہنا ناممکن ہے۔ خدا ان کی روح پر رحمت نازل کرے۔

صدر جمہوریہ ہندوستان ڈاکٹر راجندر پرشاد نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "سردار کا جسم آگ سے جل رہا ہی لیکن دنیا کی کوئی آگ ان کی شہرت کو نہیں جلا سکتی۔" سسکتے ہوئے وزیر اعظم بازو کا سہارا لیتے ہوئے ڈاکٹر راجندر پرشاد نے کہا کہ سردار پٹیل کا دنیاوی جسم ختم ہو چکا ہے۔ لیکن ملک کے لئے انھوں نے جو خدمات کی ہیں ان کی وجہ سے وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ جو کام انھوں نے چھوڑا اس کو ان لوگوں کو پورا کرنا ہے جو یہاں رہ گئے ہیں۔ آج ہم اور ان کے ساتھی رو رہے ہیں۔ لیکن ہم در اصل سردار کے لئے نہیں رو رہے ہیں بلکہ ہم اپنے لئے رو رہے ہیں۔ ہمیں یہ بات نہیں بھولنا چاہیئے کہ سردار کا خاندان بہت بڑا تھا۔ پوری قوم ان کا خاندان ہے۔ آج ہمیں اپنی قوم کی خدمت کا عہد کرنا چاہیئے جیسا کہ سردار پٹیل نے کیا تھا۔ خدا ان کی روح کو امن و سکون دے۔

پنڈت نہرو اس قدر متاثر تھے کہ جب ان سے بولنے کے لئے کہا گیا تو وہ بول نہ سکے اور چتا کے پاس جا کر اس پر خوشبویات ڈالنے لگے۔

۴۔ کا انڈین یونین میں شمول معجزہ نہیں تو اور کیا ہے۔ وہ ایک حقیقت پرست انسان تھے۔

مسٹر جگ جیون رام وزیر محنت نے سردار پٹیل کی اچانک موت کی خبر سے کہا ہمیں سخت صدمہ ہوا۔ اس وقت ان کی سخت ضرورت تھی۔ ان کے اٹھ جانے سے جو جگہ خالی ہوئی ہے اسکا پورا ہونا مشکل ہے۔

ڈاکٹر امبیدکر وزیر قانون نے کہا سردار پٹیل کی شخصیت ...

آہ! سردار پٹیل۔

ابھی ڈیڑھ مہینہ ہوا جب ملک نے سردار پٹیل کی ۷۶ ویں سالگرہ منائی تھی۔ اور اسوقت کسی کو یہ خیال نہیں تھا کہ وہ اس دنیا سے صرف تھوڑے دن کے مہمان ہیں۔ سردار کے انتقال سے ملک کو نقصان پہونچا ہے اسکا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اس لئے کہ ذہن نے کبھی ان کو الگ رکھ کر ملک کا تصور ہی نہیں کیا تھا۔ اور کرتا بھی کیسے۔ آزادی کی جدوجہد میں شروع سے آخر تک سردار کی شخصیت چھائی رہی۔ اور آزادی کے بعد قومی زندگی کے ہر شعبہ پر ان کی چھاپ موجود رہی۔

انھوں نے ۱۹۱۸ء میں گاندھی جی کی قیادت قبول کی۔ اور ستیہ گرہ کی دس سال بعد باردولی میں انھوں نے اس لیاقت خلوص اور عزم کے ساتھ کام کیا کہ گاندھی جی اور سارے ملک نے انھیں سردار کا لقب دے دیا وہ اس لقب کے پوری طرح مستحق تھے بعض لوگ ان کو ہندوستان کا آہنی انسان کہتے تھے۔ اور ان کے ارادے کی پختگی یقیناً لوہا جیسی تھی لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ ان میں وہ سمجھ بوجھ اور دیانت اور شرافت بھی موجود تھی جو ایک اچھے انسان میں ہونا چاہیئے۔ سردار کی آہنیت اور انسانیت کا سب سے اچھا امتزاج اس طریق کار میں نظر آتا ہے۔ جو انھوں نے ہندستانی ریاستوں کے مسئلہ حل کرنے کے لئے کیا۔ بدیسی سامراج نے جس جال کو کم و بیش دو سو سال میں پھیلایا تھا۔ اسے انھوں نے دو سال میں تار تار کر دیا اگر ان کے ارادے میں ذرا بھی کمزوری اور ان کے نقشے میں معمولی سی بھی خامی ہوتی تو آزاد ہندستان کے ابتدائی دور میں ہندستانی ریاستیں ایک قیامت برپا کر دیتیں۔ سردار نے اپنی سمجھداری سے فتنہ کو ابھرنے سے پہلے ہی ختم کر دیا۔ اور اس خوبصورتی سے ایک جگہ کے علاوہ کہیں بھی طاقت کے استعمال کی نوبت نہیں آئی۔ اور جہاں یہ نوبت آئی وہاں بھی دوسری ریاستوں کی طرح حکمران کی رضامندی سے تمام معاملات طے ہو گئے۔

سردار پٹیل کانگریس اور حکومت میں ایک بنیادی حیثیت رکھتے تھے۔ ان کے انتقال سے ان دونوں اداروں میں جو جگہ خالی ہوئی ہے اسے کوئی ایک شخص نہیں بھر سکتا۔ قوم کی یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ ایسے زمانہ میں جب کام اتنا زیادہ اور کام کے آدمی اتنے کم ہیں ایک بہت بڑے آدمی ایک آہنی انسان اور ایک بے بدل سردار سے محروم ہو گئی۔

تعزیتی پیغامات۔

ملک کے طول و عرض سے سردار پٹیل کی وفات پر حسب ذیل تعزیتی پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ جن میں سے ان کی موت کو ملک کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا گیا ہے۔

جنرل کری اپا۔ ہندوستان کے کمانڈر انچیف نے ایک پیغام میں نائب وزیر اعظم سردار پٹیل کی موت کو ملک اور قوم کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان بتایا۔

مسٹر آصف علی گورنر اڑیسہ نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ بڑی شخصیتوں میں اور ایک بڑی شخصیت ہم سے اس وقت جدا ہو گئی جب کہ اس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ نائب وزیر اعظم سردار پٹیل کی خدمات اور کارناموں کا اندازہ لگانا مشکل ہے وہ سخت سے سخت نازک اور طوفانی موقعہ پر بھی پہاڑ کی طرح جمے رہتے تھے۔ وہ دشواریوں کے سامنے جھکنا جانتے ہی نہ تھے۔

راجہ مہاراج سنگھ گورنر بمبئی نے کہا۔ سردار پٹیل کی موت ہندستان کے لئے ایک بڑا بھاری نقصان ہے خصوصیت کے ساتھ اس وقت ان کی سخت ضرورت تھی۔ وہ پختہ عزم کے آدمی تھے۔ ان کے کارنامے کسی طرح سے بھلائے نہیں جا سکتے۔ اور ان کی جگہ پر کرنا مشکل ہے۔

مہاراجہ آف بھاونگر۔ گورنر مدراس نے کہا کہ ان کی موت سے ملک کو سخت نقصان پہنچا ان کے جیسے عزم واستقلال والے شخص کی اسوقت سخت ضرورت تھی۔

مسٹر ایم ایس انے گورنر بہار نے سردار پٹیل کی موت پر اظہار غم کرتے ہوئے کہا کہ ان کی موت سے جو جگہ خالی ہوئی ہے وہ بہت دنوں تک پوری نہ کی جا سکے گی۔

مسٹر بی جی کھیر وزیر اعظم بمبئی نے کہا کہ وہ ایک غیر معمولی جنرل تھے۔ ان کا پختہ عزم واستقلال ملک کے لئے بھروسہ کا باعث تھا۔ ان کا نقصان ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

ڈاکٹر گوپی چند بھارگو وزیر اعظم پنجاب نے کہا کہ ہندستان کی تاریخ کسی شخص نے ہندستان کو مستحکم کرنے کے اتنی بڑی کامیاب کوشش نہیں کی جتنی سردار پٹیل نے کی۔ ہندوستانی ریاستوں ...

سب رنگ

ایک نوجوان خاتون دیہات میں سیر کر رہی تھی اس نے ایک سانڈ کی طرف دیکھ کر اشارہ کر کے کہا۔ یہ تو بہت غضب ناک ہو رہا ہے۔

دیہاتی عورت نے جواب دیا جی ہاں! آپ کی سرخ ساڑھی کو دیکھ کر بھڑک رہا ہے۔

خاتون نے کہا۔ یہ میں جانتی ہوں کہ اب سرخ رنگ کی ساڑیوں کا رواج متروک ہو رہا ہے لیکن مجھ یہ خبر نہ تھی کہ دیہات کے سانڈ بھی فیشن کے اس قدر دلدادہ ہیں۔

اس نے ایک خوش نوا ولائتی پرند خریدتے ہوئے کہا۔ کہ یہ چڑیا گاتی تو خوب ہے۔

دوکان دار نے جواب دیا۔

لاجواب گاتی ہے۔

اس نے چڑیا خرید لی۔ دوسرے دن پنجرا لئے ہوئے دوکان دار کے پاس پہونچا۔ اور کہا یہ تو لنگڑی ہے۔

دوکان دار نے جواب دیا۔ آپ کو گانے والی چڑیا درکار تھی یا ناچنے والی۔؟

مستری بجلی کی فٹنگ ٹھیک کرنے کے لئے کمرے میں داخل ہوا۔ خاتون نے اس کی صورت کو دیکھتے ہی اپنی ملازمہ سے کہا۔ میرے زیورات کا بکس مقفل کر دینا مستری نے اپنی قمیض سے سونے کے بٹن نکال کر اپنے اسسٹنٹ کو دئے اور کہا انھیں کارخانہ میں رکھ آؤ۔ یہ مکان محفوظ نہیں معلوم ہوتا۔

بیوی۔ واہ تم میرے لئے اچھی ساڑی لائے۔ دیکھو تو میں اس میں کتنی بدصورت معلوم ہوتی ہوں۔

شوہر! نہیں! تمہارا خیال ہے۔ ساڑی کا کوئی نقص نہیں۔

چاندنی رات تھی۔ وہ ایک حسین کے مکان کے نیچے بیٹھا گا رہا تھا۔ ذرا دیر بعد اس کے سر پر گل دان گرا۔ اس نے اوپر دیکھ کر پوچھا۔ یہ گل دان کس نے پھینکا۔

حسینہ نے مسکرا کر جواب دیا۔ میں نے پھینکا ہے۔!

کیا آپ کو میرا گانا پسند نہیں۔ نہیں گانا تو پسند ہے لیکن یہ گل دان مجھے پسند نہ تھا۔

ایک شخص جس کے مکان کرایہ پر اٹھتے تھے اس نے اپنی بچی کو ایک گڑیا کا گھر لا کر دیا۔ چند روز کے بعد اس نے اپنی بچی سے پوچھا۔

کہو۔! تمہیں گڑیا کا گھر پسند ہے۔

جی ہاں! اباجان۔!

اچھا وہ گھر کہاں ہے۔

میں نے گڑیا کا گھر اپنی ایک سہیلی کو دو پیسے روز کرایہ پر دے دیا ہے۔

ادب لطیف

حقایق!

دو چیزیں ایسی ہیں کہ میں ان پر جتنا زیادہ غور و فکر کروں اتنا ہی ان کی عظمت و سطوت کا رعب میری روح پر طاری ہوتا ہے۔ یہ تاروں بھرا آسمان جو میرے سر پر چھایا ہے اور یہ اخلاقی قانون جو میرے باطن کی مملکت پر فرمانروا ہے۔

ان دونوں کی بہ نسبت میں کبھی خیال نہیں کرتا کہ وہ ایک ایسے پردہ راز میں پنہاں ہیں۔ جہاں میری عقل کو دخل نہیں۔ یا میری سرحد ادراک سے ماورا کسی ایسے اور ایسے دور دراز ہے جہاں میری رسائی ناممکن ہے۔ میں ان کو اپنے سامنے اور بالکل قریب پاتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں میری ہستی سے بہت قریب کا تعلق ہے۔ کیوں کہ میں ان کے بغیر اپنی ہستی کا شعور نہیں کر سکتا۔

تاروں بھرے آسمان سے میرا تعلق اس بنا پر ہو کہ میں بھی اور وہ بھی عالم محسوس کے وو وجود ہیں۔ آسمان کا نظارہ مجھے اپنی ہستی کے محدود دائرے سے نکال کر لامتناہی وسعتوں سے لاتعداد نظامات موجودات اور ان کی گردش کے طول طویل سلسلوں سے میرا رشتہ ارتباط مستحکم کرتا ہے۔ اخلاقی قانون کا شعور میری روح میرے وجود باطنی سے تعلق رکھتا ہے وہ مجھے ایک ایسی دنیا میں جگہ دیتا ہے جو حقیقی معنوں میں غیر محدود ہے جس کی ابتدا و انتہا کا سراغ لگانا صرف عقل کا کام ہے۔ جس سے میرا تعلق محض اتفاقی اور ہنگامی نہیں بلکہ لازمی اور ابدی ہے۔

جب میں تاروں بھرے آسمان اور اس کی ناپید و کنار وسعتوں کو دیکھتا ہوں تب مجھے اپنا ہیچ میرزی کا احساس ہوتا ہے مجھے محسوس ہوتا ہے کہ دنیائے حیات میں مجھے کچھ حیثیت حاصل نہیں۔ میں آب و گل کا ایک پتلا ہوں۔ اور یہ عناصر جن سے میرے وجود انسانی کی ترکیب ہوتی ہے۔ میں نے کرۂ ارض سے مستعار لئے ہیں۔ جو خود صفحۂ کائنات پر ایک چھوٹا سا نقطہ ہے۔ آخر ایک دن مجھے یہ قرض ادا ہوگا۔ اور پھر میں لاشئے محض ہو جاؤں گا۔

عالم نسواں

فارسی کی چند سخنور خواتین

(گذشتہ سے پیوستہ)

جہان ملکہ

یہ دانشمند شہزادی سلطان مسعود کی صاحبزادی تھیں سلطان مسعود سلطان محمود غزنوی کے فرزند ارجمند اور جانشین تھے۔ ممدوحہ انتہائی قابل اور ذہین تھیں ادبیات فارسی کا بلند ذوق رکھتی تھیں۔ آپ کے کلام میں سلامت اور روانی ندرت و طرفگی بدرجہ اتم موجود ہے۔ ~

اے نور دیدہ! دیدہ گرد جہاں دویدہ
تا در جہاں خوبی یاری چو تو گزیدہ
دل ز اشتیاق وصلت از جاں ملول گشتہ
جان در ہوائے مہرت از غم بلب رسیدہ
صد پارہ خار ہجرت دریائے دل شکستہ
از بوستان وصلت ہرگز گلی بچیدہ
تا کلک صنع ایزد نقش وجود بستہ
چوں تو ملک نہادے ہرگز نیافریدہ
تا دیدہ دیدہ رویت سیلاب شوق راندہ
تا دل گزیدہ مہرت از جاں طمع بریدہ
تا چشم نیم مستت بر جان کمیں کشادہ
ہستم ز بار ہجراں چوں ابرویت خمیدہ

پارلیمنٹ میں ٹیرف بل منظور

نئی دہلی ۱۱ دسمبر۔ آج پارلیمنٹ میں ہندستانی تجارتی چوتھی ترمیم منظور ہوگئی۔ بیں اس بل کے ذریعہ باہر جانے والی جوٹ کی چیزیں روئی اور خام اون پر درآمدی محصول بڑھا دیا جائے گا۔

وزیر تجارت شری سری پرکاش نے ایوان کے ممبروں کو یقین دلایا کہ حکومت اسٹیٹ تجارتی کمیٹی کی رپورٹ پر غور کر رہی ہے۔ اور اس کی رپورٹ کو سپرد طاق نہیں کیا جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ یہ الزام غلط ہے کہ حکومت ایوان کی باتوں پر کان نہیں دھرتی ہے۔

بچوں کی دنیا

کیے کا پھل

کسی گاؤں میں ایک بوڑھا آدمی رہتا تھا۔ رفتہ رفتہ اتنا ضعیف ہوگیا کہ اس کے ہاتھ اور اس کے پیر رعشہ سے کانپنے لگے۔ کوئی چیز ہاتھ میں لیتا تو مشکل سے وہ سنبھال سکتا۔ دسترخوان پر بیٹھتا تو بمشکل سے سنبھال سکتا۔ شوربہ کپڑوں پر گرتا تھا۔ اور بڈھے کی حرکتیں اس کے بیٹے اور بہو کو بہت ناگوار گزرتی تھیں۔ وہ اسے بہت برا بھلا کہا کرتے تھے۔

ایک دن بہو نے تنگ آکر اُسے دسترخوان سے اٹھا دیا۔ اور مٹی کے پیالہ میں تھوڑا سا کھانا اس کے سامنے رکھ دیا۔ اور بوڑھا غریب مٹی کے پیالے میں بچا کچا کھانا کھاتا تھا۔ آج میرا اپنا بیٹا جسے میں نے پالا تھا۔ اور بڑا کیا تھا۔ میری یہ گت بنا رہا ہے۔

ایک دن بڈھا اپنے مٹی کے پیالے میں کھانا کھا رہا تھا۔ اس کے ہاتھ کمزوری کی وجہ سے کانپ رہے تھے۔ یکایک پیالہ زمین پر گرا۔ اور ٹوٹ پڑا یہ حال دیکھ کر بیٹے اور بہو نے اُسے بہت گالیاں دیں۔ اور آیندہ کے لئے ایک لکڑی کا پیالہ دیا بڈھا اسی میں کھانے پینے لگا۔

بڈھے کا ایک پوتا پانچ سالہ تھا مگر تھا بڑا ذہین ایک دن وہ چند تختیاں زمین پر رکھ کر سرپرستش سے انھیں جوڑنے لگا۔

باپ نے اس سے پوچھا یہ کیا کرتے ہو۔

اس نے جواب دیا۔

ابّا جان جب آپ اپنے باپ کو مٹی کے پیالے میں کھانا کھلاتے ہیں۔ کیا میں آپ کے بڑھاپے کے لئے کوئی برتن نہ بنا دوں؟

میں لکڑی کا پیالہ بنا رہا ہوں اس لئے کہ جب آپ بوڑھے ہوں گے اس وقت یہی کام آئیگا۔

یہ سنکر میاں بیوی بہت شرمائے اور اپنے کئے پر بہت پچھتائے اور آیندہ سے وہ بڈھے کو اپنے دسترخوان پر کھانا کھلانا شروع کر دیا۔

بزم فلم

گذشتہ سولہ سالوں کی بہترین فلمیں

۱	سنہ ۱۹۳۴ء	دیوداس	نیوتھیٹر
۲	سنہ ۱۹۳۵ء	امرت منتھن	پربھات فلم
۳	سنہ ۱۹۳۶ء	امرجیوتی	"
۴	سنہ ۱۹۳۷ء	جیون پربھات	بمبئے ٹاکیز
۵	سنہ ۱۹۳۸ء	جیلر	منروا موویٹون
۶	سنہ ۱۹۳۹ء	پکار	"
۷	سنہ ۱۹۴۰ء	سکندر	"
۸	سنہ ۱۹۴۱ء	شادی	رنجیت موویٹون
۹	سنہ ۱۹۴۲ء	بھرت ملاپ	پرکاش پکچرز
۱۰	سنہ ۱۹۴۳ء	ماں باپ	ہند پکچرز
۱۱	سنہ ۱۹۴۴ء	قسمت	بمبئی ٹاکیز
۱۲	سنہ ۱۹۴۵ء	رام راج	پرکاش پکچرز
۱۳	سنہ ۱۹۴۶ء	رتن	جمنا پروڈکشنز
۱۴	سنہ ۱۹۴۷ء	ڈاکٹر کوٹنس کی امر کہانی	پربھات فلمز
۱۵	سنہ ۱۹۴۸ء	شہید	فلمستان لمیٹڈ
۱۶	سنہ ۱۹۴۹ء	انداز	محبوب

شمالی کوریا دشمنوں سے خالی

لندن ۱۱ دسمبر۔ چین نو خبر رساں ایجنسی نے ایک اطلاع میں جو کل لندن پہونچی ہے۔ کہا گیا ہے کہ شمالی کوریا کے وزیر اعظم جنرل کم ایل سنگ نے دعوی کیا ہے کہ کوریا کی عوامی فوج چھاپہ مار دستوں اور چینی رضاکاروں نے ۳۰ نومبر ابتدا سے شمال کا تقریباً پورا علاقہ اور کچھ جنوبی علاقہ آزاد کرا لیا ہے۔

شمالی کوریا میں امریکہ کا جانی نقصان

لندن ۱۱ دسمبر۔ شمالی کوریا کی فوج کے ایک دستہ اعلانیہ میں دعوی کیا گیا ہے کہ ۵ دسمبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں شمالی کوریا کی عوامی فوج اور چینی رضاکاروں نے مغربی محاذ پر متحدہ اقوام کے ۲۳۰۰۰ فوجی ہلاک اور زخمی یا قید کر لئے۔

حالات سے فائدہ اٹھانے کیلئے سرمایہ داروں سے وزیر مالیات کی اپیل

کلکتہ ۱۱ دسمبر۔ وزیر مالیات ہندستان مسٹر دیشمکھ نے ایوان تجارت کے سالانہ عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب تک انکم ٹیکس اور زائد ٹیکس میں رفتہ رفتہ کافی کمی ہو چکی ہے۔ اور امید ہے کہ اب صنعت ٹیکس کے ان سازگار حالات سے پورا فائدہ اٹھائے گی۔ وزیر مالیات نے بتایا ہے کہ ہندستانی پارلیمنٹ میں جلد ہی ایک انکم ٹیکس ترمیمی بل پیش ہونے والا ہے۔ تاکہ موجودہ قانون میں جو خامیاں ہیں۔ وہ دور ہو جائیں۔

ہندوستان کی معاشی حالت کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس وقت ہندستان اپنی منزل کے دوراہہ پر کھڑا ہے۔ لیکن موجودہ مشکلات کے درمیان اس کی معاشی منظوری کے آثار ظاہر ہیں۔ اندرونی انتشار ختم ہونے کے بعد ہندوستان میں بیرونی سرمایہ کے کافی گنجائش ہے۔

ہندوستان و پاکستان کے درمیان تجارتی تعطل کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر دیشمکھ نے کہا کہ انہوں نے اس سے اتفاق کیا کہ موجودہ حالات میں اس وقت تک بہتری نہیں پیدا ہو سکتی جب تک تبادلہ کا مناسب نرخ نہ مقرر ہو جائے انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے سیاسی اختلافات کو معاشی تعلقات پر اثر انداز نہیں ہونے دیا جانا چاہیے۔ بلکہ سیاست میں بھی ہم نے تنازعہ کو کم ہی کرنے کی کوشش کی ہے۔

جوٹ کی تجارت میں تعطل کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کو دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن تمام حالات پر غور کئے بغیر کوئی اقدام نہیں کیا جائے گا۔

وزیر مالیات نے بتایا کہ ملک کی غذائی حالت سنگین ہے اور عوام سے اپیل کی کہ وہ اس کا مقابلہ ہمت و سکون کے ساتھ کریں۔

ایوان تجارت کے صدر مسٹر مُخل نے اپنے خطبہ میں اپیل کی کہ نفع پر ٹیکس میں مزید کمی کی جائے۔ کیوں کہ ہندوستان میں سب ممالک سے زیادہ اونچے ٹیکس ہیں۔ انہوں نے مزدوروں میں بے ضابطگی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ صنعتوں کو اس وقت ترقی نہیں دی جا سکتی جب تک کہ کارخانوں میں کوئی ضابطہ نہ ہو۔

صدر ٹرومین کی حفاظت کا انتظام

واشنگٹن ۱۱ دسمبر۔ حال کے قاتلانہ حملے کی کوشش کے بعد مسٹر ٹرومین کی اتنی حفاظت کی جاتی ہے کہ جتنی کسی دوسرے جمہوری ملک کے صدر کی نہیں کی جاتی۔ امریکہ کی خفیہ پولیس ہر قدم پر صدر ٹرومین اور ان کے گھرانے کی نگہداشت کرتی رہتی ہے۔

عادی شرابیوں کا علاج!

لکھنؤ ۱۲ دسمبر۔ خیال ہے کہ حکومت یوپی عادی شرابیوں کے لئے ڈنمارک کی ایک دوا استعمال کرنے والی ہے۔ اس دوا کی خاصیت یہ ہے کہ شراب پینے والا اس کے استعمال کے بعد پھر شراب کی خواہش کھو بیٹھتا ہے۔

---

۴ ہندی بھون اسٹیشن روڈ۔ حیدرآباد دکن بھیجے روانہ کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۵۱ء مقرر کی گئی ہے۔

بمبئی میں آل انڈیا غذائی کانفرنس

بمبئی ۱۱ دسمبر۔ تمام ہندوستان کے غذائی وزیروں کی کانفرنس آج یہاں شروع ہوئی۔ حکومت ہند کے وزیر غذا مسٹر کے ایم منشی نے صدارت کی۔ اس کانفرنس میں اکیس ریاستوں کے وزرائے غذا جن میں سے بعض وزیر اعظم بھی ہیں۔ بھوپال اجمیر مارواڑ۔ دہلی کرگ اور کچھ کے چیف منسٹر بھی کانفرنس میں تھے۔

کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر منشی نے کہا کہ کانفرنس میں تمام وزراء کو اجتماعی طور پر غذائی مسئلہ حل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ انفرادی طور پر اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش بے سود ہوگی۔ کانفرنس کو ایک ایسی پالیسی ڈھونڈ کر نکالنا چاہیے جو سارے ملک کے لئے کام دے سکے۔ اس قسم کی اسکیم کی پیداوار اور تقسیم دونوں کے لئے ہونی چاہیے۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر منشی نے کانفرنس میں شرکت کرنے والوں وزراء کو اگلے سال ملک کی غذائی جو حالت ہوگی اس سے مطلع کیا۔ انھوں نے بتایا کہ اگلے سال ملک میں پچاس لاکھ ٹن سے زیادہ غلہ کی کمی ہوگی۔ اگر مدراس میں بہت فصل خراب ہوگئی تو غلہ میں مزید کمی ہو جائے گی۔

وزیر غذا نے یہ بھی کہا کہ کانفرنس کو ایک نہایت اہم مسئلہ پر بہت تفصیل سے غور کرنا ہوگا۔ اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ ملک میں راشن کی مقدار کم کی جائے۔ یا نہیں۔ اور دیہی علاقوں کی راشننگ باقی رکھی جائے یا نہیں۔

اچاریہ کرپلانی کو صدر کانگریس کا جواب

نئی دہلی ۱۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جمہوری محاذ کے ہیڈ اچاریہ جے بی کرپلانی نے صدر کانگریس بابو پرشوتم داس ٹنڈن کو ایک طویل خط لکھا ہے جس میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ گذشتہ صدارتی انتخابات میں جو بڑی بدعنوانیاں ہوئی ہیں۔ ان کی تحقیقات کی جائے۔ یہ خط اس کے جواب میں ہے۔ جو صدر کانگریس نے اچاریہ کرپلانی کو چند روز پہلے لکھا تھا۔ اچاریہ جی نے اپنے طویل خط میں ان حالات کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے۔ جس میں انا کو اور ان کے ساتھیوں کو جمہوری محاذ بنانا پڑے اور انھوں نے لکھا ہے کہ محاذ کا مقصد کانگریس کو زیادہ طاقت ور اور برائیوں سے مبرا بنانا ہے۔

بہترین ہندی اردو ادب پر انعام

حیدرآباد دکن ۱۱ دسمبر۔ پریم چند سوسائٹی کے اس فیصلے کے مطابق ہر سال اردو اور ہندی کے بہترین تخلیقی ادب پر علاحدہ علاحدہ پانچ سو روپیہ کے انعام دئے جائیں۔ سنہ ۵۰ء کے بہترین اردو ہندی افسانوں پر انعام دئے جائیں گے۔ اس شرط کے ساتھ کہ افسانے سنہ ۵۰ء میں لکھے گئے ہوں۔ یا پہلی بار شائع ہوئے ہوں۔ تین ججوں کی کمیٹی جو ڈاکٹر عبدالعلیم پروفیسر احتشام حسین اور پروفیسر مجنوں گورکھپوری پر مشتمل ہے۔ بہترین افسانے کا فیصلہ کرے گی۔ مطبوعہ افسانوں یا مجموعوں کے تین نسخے حسب ذیل پتہ پر روانہ کئے جائیں۔

عالم خوندمیری۔ سکریٹری پریم چند سوسائٹی ۴

ہنگامہ میں کمیونسٹوں کا ہاتھ نہیں

لندن ۱۲ دسمبر۔ وزیر آبادیات مسٹر جیمس نے آج دارالعوام میں حزب مخالف کے لیڈر مسٹر چرچل کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ سنگاپور میں جو فسادات ہوئے ہیں ان میں کمیونسٹوں کا ہاتھ نہیں ہے۔

انھوں نے کہا کہ جنگل کی شہزادی کے سلسلہ میں جو ہنگامہ ہوا ہے۔ وہ یورپینوں اور یوریشینوں کے خلاف تھا پولیس اور فوج کی کوشش کے باوجود اس ہنگامہ میں پانچ آدمی ہلاک اور ایک سو زخمی ہوئے۔

دیہی راشننگ ختم کر دینے کے حق میں

نئی دہلی ۱۲ دسمبر۔ مدراس کے ۲۲ ممبران جو پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کر رہے ہیں نے مدراس حکومت کی رائے کی تائید کی ہے اور دیہی علاقہ کی راشننگ ختم کرنے کے حق میں رائے ظاہر کی ہے۔ انھوں نے مسٹر منشی کو ایک تار کے ذریعہ بتایا ہے کہ وہ دیہی علاقہ میں راشننگ ختم کر دینے کے حق میں ہیں۔

اقوال زریں

دیوانگی آمر عقلا کا پیدائشی حق ہے۔

جاہل اور عالم میں کیا فرق ہے۔ عالم کو اپنے جہل کا اعتراف ہوتا ہے۔ اور جاہل کو اپنے علم پر ناز ۔۔۔!

ہر ستیزہ پا کے قدم خموشی کے جادے پر ہی اٹھتے ہیں۔

بعض معالج موت کی فیکٹری ہیں۔

اکثر لوگ کان کے ذریعہ شہد پیتے ہیں انہی کو خوشامد پسند کہا جاتا ہے۔

انسان کو کبھی بلوغیت نصیب نہیں ہوتی یہ بچہ کھیلتے ہی کھیلتے مر جاتا ہے۔

موج تبسم

بچہ۔ اباجان آپ کہاں تھے۔؟ میں کب سے آپ کو یہ خبر سنانا چاہتا ہوں۔

باپ۔ جو پیٹ میں ہے اب اگل دو۔

بچہ۔ افسوس اب یہی تو ناممکن ہے کیونکہ آپ نے مجھے جو دونی دی تھی وہ میں نگل گیا۔

باپ۔ میرا فاؤنٹن پن کس طرح خراب ہوگیا

بچہ۔ خراب کہاں ہوا۔ میں تو ابھی اس سے اپنی تختی پر دیر تک لکھتا رہا تھا۔ خوب لکھا جا رہا ہے۔

کتے والا۔ میم صاحبہ یہ کتا دو سو روپیہ کا بہت سستا ہے۔

میم صاحبہ۔ مجھے تو واقعی بہت پسند ہے مگر خاوند سے ڈرتی ہوں۔

کتے والا۔ آپ خاوند کی فکر نہ کریں شوہر، تو آپ کو بہت مل جائیں گے۔ مگر ایسا کتا ہرگز نہ ملیگا۔

عجیب و غریب معلومات

پیروں کی مصوری

فرانس میں ایک مصور تھا۔ وہ جسم سے بغیر ہاتھوں والا پیدا ہوا تھا۔ وہ پیروں سے بہت بڑھیا تصویریں بناتا تھا اس کی بنی کئی تصویریں اب بھی پیرس کے عجائب گھر میں آویزاں ہیں۔

گنے کی سڑک

اب سڑکوں کے بنانے میں چھیلے ہوئے گنے کے ریشے کام میں لائے جانے لگے ہیں۔ ان ریشوں کا مصالحہ تیار کیا جاتا ہے۔ کئی سال کی جانچ کرنے کے بعد یہ معلوم ہوگیا ہے کہ کنکریٹ بنانے میں یہ بڑے کام کا ہے۔ اس مصالحہ کے تیار کرنے کے لئے کارخانہ کھولا گیا ہے۔ ولایت کے لورپول کے کلابوں اور سوت پوت ٹاؤن میں اس کا مصالحہ کو استعمال کیا گیا ہے۔

افسانہ

کیسی ہو؟

(از شفیق بانو صاحبہ شفق نجیب آبادی)

یہاں کمرے میں کیوں کھڑی ہو۔ نزہت۔

یوں ہی۔ کچھ نہیں۔۔۔۔۔ ذرا کچھ سوچ رہی تھی۔ احمدی۔ اللہ کی شان یہ شاعر کب سے بن گئیں؟۔

"ہمارا دل تو شاعر ہے۔ ہم شاعر نہ سہی۔

"واللہ اگر آپ کا دل شاعر ہو چکا ہے تو بس جوتیاں کھلوائیگا۔" عجب منحوس ہو تم بس جوتیاں ہی تخیل میں آتی ہیں۔ اچھا تو یہ بتاؤ کہ آخر سوچ کیا رہی تھیں۔ جناب؟

"ذرا اس کوکو کی بیوی پر ذرا توجہ دے رہی تھی۔ کیا بات ہے قابل رشک اس گندی غلیظ مکروہ صورت کوکو کی اہلیہ محترمہ ہیں۔

مجھ سے بہت بہتر ہے یہ۔۔۔۔۔!

کیوں کر؟ ذرا مجھے کبھی تو یہ منطق سمجھائیے۔

یہ ٹھیک ہے کہ کپڑے میلے رہتے ہیں۔ یہ بھی صحیح ہے کہ اس چار گز کے چھپر میں سردی گرمی آندھی کا بچاؤ نہیں نہ کھانے کو دو قسم کے کھانے لیکن احساس کتنا ہے میں نے بہت دفعہ اندازہ لگایا ہے کہ جب کوکو کی بیوی معمولی بھی بیمار ہوتی ہے تو کوکو دوڑا دوڑا پاگل سا پھرتا ہے۔ اگر سر بھی اسکا دکھے گا تو کوکو کا گویا دل دکھے گا۔۔۔۔۔ ہزاروں خوشامدیں کرکے مجھ سے اورنٹیل بام لے جائے گا کبھی اسپرو مانگ لے جائے گا۔ کبھی چائے کی پتی مانگنے آئے گا غرض پیسہ نہ سہی تو نہ سہی زبان اور ہاتھ پاؤں سے دنیا کو ہلا دیتا ہے۔ ایک ہم ہیں کہ خواہ کتنے ہی بیمار ہوں۔ گھر بھر کی بس یہی آرزو ہوتی ہے کہ کچھ نہیں یوں ہی طبیعت سست ہو رہی ہوگی۔ اوروں کا خیر سوال ہی نہیں آتا۔ نہ آنا چاہیے لیکن جنھوں نے میری زندگی خریدی ہے۔ ان کی لاپرائی بے حسی کھائے جاتی ہے۔ کبھی کبھی تو خیال آتا ہے کہ لعنت ایسی زندگی پر جس میں کوئی مزاج پرسی کرنے والا نہ ہو احمدی بگڑ کر بولی۔ کوئی نہ پوچھے تمہارا کیا نقصان؟

واہ گنواری ہو بالکل۔ نصیب دشمناں کبھی موقع ہوگا تو خود تجربہ ہو جائے گا۔ میری پاپوش سے۔ میں ایسی فضول کی باتوں میں کیوں اچھی بھلی جان گھلا دینے لگی۔ خدا بچائے نزہت اور احمدی کی یہ بحث نئی نہ تھی بارہا اکثر تقابل ہو چکے تھے۔ مثالیں بحثیں ہو چکی تھیں۔ نزہت کو کسی حال میں صبر ہی نہ آتا تھا۔ وہ زندگی میں یہ خاص جذبہ زندگی سے بھی مقدم تصور کرتی تھی۔۔۔۔۔۔!

ستمبر کا مہینہ تھا۔ بلکہ ستمگر کہیئے جو ملیریا کو ساتھ لے کر آتا ہے۔ نزہت کو دو چار دفعہ تو کچھ یونہی بخار سا ہوگیا پھر دو چار روز طبیعت گری گری رہی پھر اچانک ٹائیفائڈ ہوگیا۔

تین چار روز تو یہ بخار توجہ کے بھی قابل نہ ہو سکا اس کے بعد گھر کے کاموں میں بدنظمی پھیلی تو فکر ہوا گویا بیماری کا نہیں اپنے آرام کا

حکیم صاحب بلائے گئے بڑی توجہ سے نبض دیکھی فکرمند لہجہ میں بولے۔

کتنے دن سے ہے بخار؟

نزہت کے میاں ہکلا کر بولے۔ جی۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔۔۔ مطلب یہ کہ بخار کا تو اب تک نشان بھی نہ تھا۔ غالباً فصلی بخار ہے۔ یونہی سا۔۔۔۔۔۔!

اس طرح باوفا شوہر کی گل افشانی سنکر نزہت تڑپ اٹھی۔ جی تو یہ چاہتا تھا کہ منہ نوچ لے۔۔۔ جو ظالم اتنے شدید قسم کے بخار کو معمولی فصلی بخار بتا رہا تھا۔ پھر بے چارے حکیم نے دخل دیا۔۔۔۔۔۔ نہیں صاحب آپ کا خیال غلط ہے۔ مریض کی حالت قابل اطمینان نہیں۔ فوری علاج اور تیمارداری کی ضرورت ہے۔ چاروناچار نسخہ لکھوا دیا۔ اس کے بعد عطار کی دکان کی زیارت نسخہ بیچارے کے نصیب میں کہاں۔

گھر کی میٹنگ میں بات گڑبڑ ہو گئی۔۔۔۔ جیسے کہ بخار مذاق کی بات تھی۔ ساس بولیں۔ تمہیں کچھ وہم بھی بڑھ گیا ہے۔ یونہی ہینڈ اگرم ہو گیا ہوگا۔ ایسی ایسی باتوں میں دوا کا پیالہ منہ سے نہیں لگا دیتے۔ چار پسے منتری چار پکا کر لا۔ دو لونگیں بھی ڈال لینا۔ ایک الائچی اور دو دانے نمک کے پیتے ہی اللہ نے چاہا تو پسینہ آئے گا۔ نند نے ہاں میں ہاں ملائی۔ دلہن بھابی سچ تو کہہ رہی ہیں۔ خدا نہ کرے جو کوئی ان حکیم اور ڈاکٹروں کے چکر میں پڑے۔ یونہی بیکار کا مریض بنا دیتے ہیں۔ ایسا نہ کرے تو چاندی کیسے بنائے میرے پاس آمنے کا مربہ ہے۔ چاندی کے ورق میں کھا لو ابھی ابھی دل ٹھہر جائیگا۔ تمہیں قلب کی تکلیف ہے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ ورنہ بخار تو کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ اٹھو بیٹھو لیٹے لیٹے بھی جی بھاری ہو جاتا ہے۔ کچھ کام تو لے بیٹھو دو بوٹوں پر لچکا ہی ٹانک لو۔ وقت بھی کٹے گا۔ اور جی بہلے گا۔

چھوٹے دیور نے اپنی بڑھا کی۔۔۔۔۔۔ بھابی جان وہ میرا سوئٹر کب پورا کیجئے گا۔ آپ کا دل بننے میں بہت لگا کرتا ہے۔ پہلے میرا کام پورا کر دیجئے۔

نزہت دل ہی دل میں طنزیہ ہنسی۔۔۔۔۔ اسے شدید احساس ہوا کہ کیسے عجیب ہیں۔ واہ رے حکمت کے انوکھے فلسفے اور تیمارداریاں یہ ہر جانب سے مزاج پرسی ہو رہی ہے جل کر کروٹ لے لی۔ ساس نے اس ادا کو اپنی توہین سمجھ کر منہ پھلا کر نند نے بے دلی سے اٹھ کر اپنے کمرے کا راستہ لیا۔ شوہر ہر پروانہ میں روانہ باشد

نزہت کا بخار اور بھی بڑھ گیا۔ جل جل کر رنگ سیاہی مائل ہو گیا۔ پیاس لگی تو بہلانے کے لئے اٹھی جوں توں کر کے دو گھونٹ پیے۔ رات آئی بھی اور گئی بھی۔ صبح ہوئی نزہت کی دلی آرزو کہ چاروں طرف سے دلکش آوازیں آئیں۔ اور میں مسکرا پڑوں۔۔۔۔۔۔

میری نزہت۔۔۔۔۔ میری بیگم کیسی ہو؟

"اچھی بھابی جان کیا حال ہے آپ کا۔"

"دلہن بیٹی اب جی کیسا ہے"

دلہن بھابی بخار سے بہت منہ اتر گیا اب اسوقت طبیعت کیسی ہے؟۔۔۔۔۔۔

لیکن یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوا کسی نے سرے سے بیماری سمجھنا گوارا نہ کیا کہ اس گھر میں کوئی مریض بھی ہے؟۔ مزاج پوچھنا تو کیا معنی۔ اسوقت دل و دماغ آنکھیں صرف دو لفظ سننے کے لئے بے چین تھے۔ آہ دو لفظ!

"کیسی ہو"؟

اچانک جیسے بم کا گولہ دل پر لگا۔

بیگم اتنا دن چڑھ گیا۔ ابھی تک سو رہی ہو غضب خدا کا نہ نماز نہ روزہ۔ نہ گھرداری اگر گھر میں اماں کا دم نہ ہو تو غالباً فاقہ سے دفتر جانا پڑے روز۔۔۔۔۔ ایک تمہارے حوالے اللہ نے میرے کپڑے ڈال رکھے ہیں۔ سو وہ بھی ویران رہتے ہیں۔ لو جلدی سے یہ اچکن میں بٹن تو لگا دو پتلون تو تمہاری عنایت سے بغیر رفو پڑی ہے۔ اور کوٹ بغیر استری کے جلاہوں کے قابل الٹا پلٹا پڑا ہے یہ میری بھی کیا زندگی ہے ذرا آرام نہیں ملتا ہے۔ یہ مزاج پرسی کے کلمات سنتے ہی نزہت بیچاری اٹھی احکام پورے کئے۔ اور پھر نڈھال ہو کر پڑ گئی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا گویا کسی نے الٹی چھری سے ذبح کر ڈالا ہو۔ بہت دیر تک سسکیاں لے کر روتی رہی یہ تو اپنا اپنا خیال ہے سسرال کی نگاہوں میں بیماری تسلیم کرنا لغویات سمجھتے تھے۔ اور نزہت کا دماغ یہ نظریہ رکھتا تھا کہ خواہ فاقہ ہو۔ خواہ مفلسی کی بدترین لعنت سایہ فگن ہو لیکن بیماری کی حالت میں سب اپنے پرائے ہاتھوں چھاؤں کرتے نظر آئیں۔ کوئی ہاتھ دبائے۔ کوئی سر دبائے۔ کوئی ماتھے پر ہاتھ رکھ کر محبت سے پوچھے کیسی ہو؟" ×

× نزہت: یہاں ان سب واہیات باتوں کے بدلے زبردست مریض کو تندرست سمجھتے ہیں ہاں فرق اتنا ضرور تھا کہ جب بیمار ہوتے تو ہائے توبہ کر کے زمین آسمان کا تختہ الٹ دیتے۔ گویا نہ تو کبھی دنیا میں اس سے پہلے کسی کو بیماری ہوئی ہوگی نہ آئندہ ہوگی۔ گھر کے لوگوں کو چاہیئے کہ مریض کے ساتھ خود بھی مکمل مریض بن جائیں۔ نہ نہائیں نہ کھائیں نہ سوئیں۔ بس چوبیس گھنٹہ مریض کی ہاں میں ہاں ملائیں۔ حکیم ڈاکٹر بھی سب نالائق سمجھے جاتے ہیں۔ روز کا تبادلہ ہوتا رہتا۔ اور دنیا بھر کے پھلوں کا ڈھیر لگ جاتا۔ بیماری کے سلسلہ میں جو کوئی نہ پوچھتا یا خود نہ آتا بس جیتے جی ملنا جلنا اور ہمیشہ ہمیشہ کی مستقل ناچاقی برقرار۔ احمدی ملنے آئی۔ نزہت کی حالت دیکھتے ہی حیران ہو کر بولی۔۔۔۔۔ ہائیں یہ کب سے تمہاری حالت ہے۔؟

"بیس دن سے"

تمہیں پھٹکار۔۔۔۔۔ اتنے دن سے یوں ہی لاوارث پڑی؟ آخر علاج کس کا۔؟ وہ کونسا بے وقوف ڈاکٹر ہے جس کی تم مریض ہو؟

کیوں بے چارے ڈاکٹروں کو کوستی ہو۔ میرا کوئی ڈاکٹر نہیں۔ صرف توکل۔

"اوہو۔۔۔۔ توکل۔۔۔۔۔۔ ایسی کب سے بن گئیں۔

"جب سے شادی ہوئی"

دولہا بھائی کو معلوم ہوتا ہے بھجائے کم دیتا ہے۔ ان کی آنکھیں ذرا کسی مشہور ماہر چشم سے کراؤ۔ تاکہ وہ تمہاری اس کیفیت کا اندازہ لگا سکیں۔ تو یہ بخار میں بھن رہی ہو۔ اور خبر ہی نہیں۔ ذرا صورت تو آئینہ میں دیکھو۔!

"ابھی مرض کا یقین نہیں آیا۔

سبحان اللہ بہت ہی حساس کنبہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے سب ہی ایک سرے سے اندھوں سرداروں میں ورنہ کچھ تو دیکھتے۔

"اری او تیری زبان ہے یا قینچی۔۔۔۔۔ آہستہ بات کر۔ کوئی سن لے گا۔ تو میری شامت آجائے گی۔ واہ بھلی شامت ہوئی۔۔۔۔۔ میں نہ ہوئی تیری جگہ ابھی ابھی دیا سلائی لگا دیتی سارے گھر میں۔ ایک مٹی کا تیل کی بوتل چھڑک کر۔ لعنت بیکار وہ گھرانہ بھی کیا جس میں ہمدردی نہ ہو۔ جہاں احساس دم توڑ چکا ہو۔ جہاں انسانیت کوسوں بھاگ چکی ہو جہاں مرض کی نہ مریض کی پرواہ ہو۔ خوب۔۔۔۔۔ تمہاری قسمت میں تو اب گھر جانی نہیں۔۔۔۔۔۔ آنے دو شام کو ذرا۔ وہ تمہارے آقائے نامدار کو جو ہیں۔ اور امی ابھی اس مکار بڑھیا کو بلا کر پوچھتی ہوں کہ کیا وہ اپنی بیٹی کو اتنا بیمار ٹھنڈے دل سے دیکھ سکتی ہے۔؟ کیوں نہیں دھیان سے علاج کراتیں اسے۔ احمدی خدا کے لئے چپ رہ مجھ میں بولنے کا دم نہیں بس یہی کافی ہے مرنے کر دوسرے تیسرے دن دیکھ جایا کر آکے۔

جی نہیں ایسا نہ ہوگا۔ یا تو وہ علاج کرائیں ورنہ میں تمہارے بھائی سے کہوں گی وہ آکر تمہیں لے جائیں۔ شام ہوئی احمدی نے دفتر سے گھر گھستے ہی ٹانگ لی۔ اور خوب قائل کیا۔ لعنت برسائی۔ بہت ہی گویا احسان عظیم کیا کہ محلہ کے ڈاکٹر کو بلا لائے۔ وہ ضروری ہدایات دے کر کہہ گیا۔ ڈسپنسری میں آکر دوا لے جاؤ۔!

خدا خدا کرکے وہ دوا آگئی۔ اب پلائے کون! مریض کو ایک دفعہ بتا کر شیشی اور پڑیاں میز پر رکھ دیں۔ اب یہ مریض کا فرض رہا کہ خواہ پیے نہ پیے ایک خوراک نزہت نے پی لی۔ پھر بخار کی غفلت میں بے ہوش پڑی رہی۔ جس وقت بھی ذرا سہولت ہوتی وہ بھی اس تکی کہ کوئی آکر پوچھے کیسی ہو۔ یا لو اب دوا کا وقت ہوگیا۔ دوا پی لو۔ لیکن بھلا یہ کسی کی خواہش بھی کبھی قیمت رکھتی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دوا رکھے رکھے میز پر گرد آلود ہوگئی۔ پڑیاں ہوا کے جھونکوں سے نیچے جا پڑیں۔ لیکن کسی کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ اٹھاتا۔ تیسرے پہر شوہر صاحب کا پارہ ایک سو۔۲۰ ڈگری پر جا پہونچا۔

"اماں او بی اماں۔۔۔۔۔ ذرا دیکھئے وہ اس روز ان کی خیرخواہ سہیلی احمدی بگڑی تو بہت تھیں اب آئیں اور دیکھیں یہ کرتوت میرے بیس روپیہ پر پانی پھر گیا۔ آٹھ روپے ڈاکٹر کی فیس ایک روپیہ تانگہ کا کرایہ۔ گیارہ روپے کی نقد دوا۔ اس کا یہ حشر۔ مزہ سے مریض بنی بیٹھی ہیں۔ گھر کے کاموں سے چھٹکارا حاصل۔ ہر قسم کے مزدوری کام کاج سے۔ گویا پنشن مل چکی ایسے نخرے ہماری سمجھ میں نہیں آتے بیوی نہ بنی اچھی خاصی وبال جان بن گئی۔ یہ کہا اور تڑا تڑ گلاس شیشی صحن میں محبت کا عملی ثبوت اور تیمارداری کا صحیح اصول سمجھانے پر آمادہ ہوگئیں۔

نزہت نے کمزور سی آواز میں آہ بھرتے ہوئے کہا۔ "یہ تیمارداریاں ہو رہی ہیں کاش اتنے میں احمدی اور آمد ہوئی۔

یہ منظر زبان حال سے خود بخود بول اٹھا۔ بہت بے چاری کڑھی۔ برا بھلا کہا۔ لیکن دلوں کا بیچاری آپریشن تو نہ کر سکتی تھی۔ ذہنیت تبدیل کرنا اس کے بس کی بات نہ تھی۔

جھنجھلاتے ہوئے بولی۔ "نزہت تم بہت بدنصیب ہو۔ چلو اٹھو بس بہت مریض کی تیمارداریاں ہو چکیں۔ تمام علاج کے مدارج طے ہو چکے۔ صرف موت کا باقی رہتا ہے۔ اٹھو چلو اور کسی صورت سے تمہارے بھائی کے یہاں پہنچا آؤں۔ جب دوا پی کر تندرست ہو جاؤ گی تو غلامی کے لئے پھر تشریف لے آنا۔ اس گھر میں مریضوں کا کام نہیں۔ یہ شفاخانہ نہیں صرف گھر ہے۔۔۔۔۔ گھر۔۔۔۔۔ جہاں کاموں کا کرنا فرض ہے۔ اور بیمار پڑنا سخت ترین جرم۔ عجب منحوس ہو۔ کہہ گئی تھی۔ بھائی کے گھر کہلا بھی نہ بھیجا۔ میرا آنا بھی اتفاق سے نہ ہوا۔۔۔۔۔ آب

ذرا بھائی اور بھابی کو یہ صورت تو دکھاؤ۔۔۔۔۔۔ یہ کہا اور سہارا دے کر تانگہ پر لے گئی۔ سب منہ ہی دیکھتے رہ گئے۔ اگر ذرا بھی کچھ بولتے تو احمدی جوتہ پکڑاتی۔ سب اس کی غضب ناک عادت سے خوب واقف تھے کسی نے دم نہ مارا۔ احمدی راستہ میں بڑبڑاتی چلی۔

نزہت۔۔۔۔۔۔ نزہت! یہ سب تم کیسے برداشت کرتی ہو۔ اگر یہ منحوس خاندان میرے حوالہ پڑ جاتا تو سچ کہتی ہوں زندہ دفن کر دیتی۔ یا ایک ایک کچا کھا جاتی۔ کم بختوں کو ذرا احساس نہیں۔ گویا جانور ہیں۔ بلکہ جانوروں سے بھی بدتر۔ مجھے اگر کوئی بیماری میں نہ پوچھے تو خدا کی قسم بس ساری عمر کو خاک ڈال دوں۔ اور صورت نہ دیکھوں۔ میرا تو جسم بھی اگر یوں ہی گرم ہو جاتا ہے تو وہ بے چین سارے گھر میں ناچتے پھرتے ہیں گویا کوئی بھاری مصیبت آپڑتی ہے۔ نزہت نے آنسو بھری آنکھیں احمدی پر ڈالیں اور دو تین آہیں بھریں۔۔۔۔۔۔ احمدی اپنی اپنی قسمت ہے۔ ان سب کا میرے ساتھ یہی سلوک ہوتا ہے۔ چھٹا سال ہے شادی کو؟۔

"اس کا علاج یہ ہے کہ جب بیمار ہو فوراً بھائی کے ہاں چلی آؤ۔

نزہت سامنے سانپ جیسی بل کھائی ہوئی گھورتے ہوئے بولی۔ بیچارے غالب نے غالباً ہم جیسی کے لئے کہا ہے

پڑیئے گر بیمار تو کوئی نہ ہو تیماردار

احمدی نے طنزیہ کہا اور تمہاری سسرال والوں کے لئے؟ شاید کیا معنی یقینی دوسرا شعر موزوں کیا ہوگا۔

اور اگر مر جایئے تو نوحہ خواں کوئی نہ ہو"

"حاضر جوابی کی سچ سچ داد مل جاتی اگر غالب اس وقت زندہ ہوتے تو۔۔۔۔۔!

یہ کہا اور نزہت مسکرا پڑی۔

پاکستان میں شہری آزادی یونین کا قیام

لاہور۔ ۱۲/ دسمبر۔ کل پاکستان شہری آزادی کانفرنس کا دو روزہ اجلاس اتوار کو اس فیصلہ پر ختم ہوا کہ ایک کل پاکستان شہری آزادی یونین بنائی جائے کانفرنس میں ۲۰ سے زیادہ قراردادیں منظور ہوئیں اور مطالبہ کیا گیا کہ جمہوریت کو کچلنے والے قانون منسوخ کئے جائیں۔

ایک قرارداد میں ڈاکخانہ کے ذریعہ ہونے والی خط و کتابت پر سنسر سیاسی افراد کے گھروں کی تلاشیوں اور پروپیگنڈے کے لئے سرکاری ذرائع استعمال کرنے کی مذمت کی گئی۔

سرحد کے پیر صاحب مانکی شریف کو یونین کا پہلا صدر منتخب کیا گیا ہے۔

کوریا سے ساٹھ ہزار اتحادی فوجوں کا تخلیہ شروع

ٹوکیو ۱۳ دسمبر۔ اتحادی بحری جہازوں کا بیڑہ شمال مشرق میں بندرگاہ ہنگ نام کے قریب آج بھی موجود ہے۔ اور ساٹھ ہزار امریکی اور جنوبی کوریا کی فوجوں کو کسی نامعلوم منزل پر لے جانے کے لئے سوار کر رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ "یہ ڈنکرک نہیں ہے۔ کیوں نہ تو کوئی ہوائی حملہ ہو رہا ہے۔ اور نہ بری فوجوں کا کوئی دباؤ ہے۔"

امریکی برطانی اور جنوبی کوریا کے فوجی جو شمالی کوریا کے حملہ میں بہت آگے تک پہونچ چکے تھے آج تباہ کن جہازوں پر سوار ہو رہے تھے۔ لیکن سرکاری طور پر تخلیہ کی کوئی خبر نہیں ہے۔ اور کل امریکی فوج نے حسب معمول جنگی منطقہ میں گشت جاری رکھی۔

دولاکھ چینی فوجیں اتحادیوں کے دفاعی مورچہ کا محاصرہ کر رہی ہیں۔ لیکن چوسن کے بجلی گھر کی طرح وہ عجلت نہیں کر رہی ہیں۔ کیوں کہ وہاں ان کو زبردست نقصان پہونچا تھا۔ اور اتحادی فوجیں گھیرا توڑ کر نکل آئی تھیں۔

مغربی محاذ سے جہاں اتحادی فوجیں جنوبی کوریا کے دارالحکومت سی اول کے دفاع کے لئے مورچہ بندی ہیں چھاپہ ماروں کی سرگرمیوں کی خبریں آ رہی ہیں۔ یہ چھاپہ مار شمالی کوریا کے فوجی ہیں۔ جو اتحادی فوجوں نے اپنی پیش قدمی کے وقت تیزی میں پیچھے چھوڑ دئے تھے۔ اور تب سے وہ اتحادی فوجوں کو پریشان کر رہے ہیں۔

آج پھر جنرل میک آرتھر کے ہوائی جہاز کمیونسٹوں کے فوجی ذخیروں اور مرکزوں پر بم باری کرتے رہے۔

اتحادی فوجوں نے جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیول کے گرد ایک دفاعی ہالہ بنا لیا ہے۔ دنیا اس بات کی منتظر ہے کہ آیا چینی کمیونسٹ اور شمالی کوریا کی فوج سرحد پر رکنے کی اپیل کی توجہ کرے گی یا نہیں۔

۱۹ نظر بندوں کی رہائی کا حکم!

کلکتہ ۱۳ دسمبر آج کلکتہ ہائیکورٹ نے ۱۹ نظر بندوں کی درخواست منظور کر لی ہے۔ اور ان کی نظر بندی کو ناجائز قرار دیتے ہوئے ان کی رہائی کا حکم صادر کر دیا ہے!

سردار کا سوگ ۷ روز تک

لکھنؤ ۱۵ دسمبر۔ حکومت یوپی کے ایک نوٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ نائب وزیر اعظم ہند سردار پٹیل کی وفات کی بنا پر یوپی میں ۱۵ دسمبر سے ۲۱ دسمبر تک یعنی سات دن تک سوگ منایا جائے گا سوگ کے دوران میں تمام سرکاری عمارتوں سرکاری افسروں کے جائے قیام اور دوسری جگہوں پر قومی جھنڈا نصف مستول پر لہرایا جائے گا۔ اس دوران میں کوئی سرکاری تقریب نہیں منائی جائے گی۔

جمعہ ۱۵ دسمبر اور سنیچر ۱۶ دسمبر کو تمام سرکاری دفاتر۔ عدالتیں اور خزانے بند رہیں گے۔

ڈائرکٹر تعلیمات یوپی کے دفتر سے پتہ چلا ہے کہ تمام سرکاری و غیر سرکاری تعلیمی ادارے بھی دو دن بند رہیں گے۔

صرف وہ تعلیمی ادارے جہاں امتحانات ہو رہے ہیں۔ ۱۶ دسمبر کو کھلے رہیں گے۔

یکم جنوری سے کپڑے کی قیمت بڑھے گی!

بمبئی۔ ۱۳ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ یکم جنوری سے معمولی اوسط درجہ کے کپڑوں کی قیمت میں اضافہ ہونے والا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہندوستانی روئی کی قیمت میں اضافہ ہو جانے کی وجہ سے ان کپڑوں کی قیمت میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔

حکومت نے گذشتہ اکتوبر میں ہندوستانی روئی کی قیمت میں اضافہ کا اعلان کیا تھا۔

کمیونسٹ چین کیلئے روسی جنگی جہاز

ہانگ کانگ۔ ۱۳ دسمبر۔ یہاں کے ایک چینی اخبار نے لکھا ہے کہ روس نے کمیونسٹ چین کو ۲۳ جنگی جہاز دئے ہیں تاکہ وہ ان کو جنوبی چین میں بیڑے کے طور پر استعمال کر سکے۔ اخبار نے بتایا ہے کہ یہ جہاز ڈیڑھ ہزار ٹن سے لیکر ایک ساڑھے تین ہزار ٹن تک وزن کے ہیں۔ اور شمالی چین کے سمندر میں ستمبر و اکتوبر کے درمیان آئے ہیں۔ اور شمالی چین کی بندرگاہوں میں پوشیدہ ہیں۔

اخبار نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ جہاز روس و کمیونسٹ چین کے خفیہ شرائط کے ماتحت دئے گئے ہیں۔

ہندوستان کو امریکہ کیطرف سے ساڑھے بارہ لاکھ ڈالر کی امداد

نئی دہلی ۱۳ دسمبر۔ وزیر مالیات مسٹر سی ڈی دیشمکھ نے پارلیمنٹ میں مسٹر رتن سوامی کو بتایا کہ غیر ترقی یافتہ ملکوں کے لئے امریکی امداد کے تحت ہندوستان کو تقریباً ساڑھے بارہ لاکھ ڈالر کی امداد ملے گی۔ حکومت کو امید ہے کہ اسے یہ رقم ایک باہمی سمجھوتے کے بعد ملے گی جس کے لئے گفت و شنید جاری ہے۔ غیر ترقی یافتہ ملکوں کی امداد کے لئے امریکی حکومت جو رقم حاصل کرے گی اس کا ایک حصہ متحدہ اقوام کے خاص شعبہ کو دے دیا جائے گا جو یہ روپیہ ملکوں کی فنی امداد پر صرف کرے گی۔ باقی رقم براہ راست امداد پر صرف کی جاسکیگی۔ یہ امداد صرف فنی مہارت رکھنے والوں کی فراہمی۔ فنی تربیت اور ضروری سامان حاصل کرنے پر خرچ کی جائے گی۔ جن شعبوں میں فنی امداد مانگی جائے گی وہ ابھی زیر غور ہیں۔

وزیر مالیات نے کہا کہ متعدد افراد کو تربیت حاصل کرنے کے لئے امریکہ بھیجا جائے گا۔ اور امریکی ماہرین کو یہاں مدعو کیا جائے گا۔ لیکن اس کا دارومدار مکمل پروگرام کی نوعیت پر ہے۔ یہ امدادی پروگرام کولمبو منصوبے کے ضمیمے کی شکل میں ہوگا۔ حکومت ہند نے تربیت پانے والے ۱۰۰ آدمیوں کی فہرست امریکی حکومت کو بھیجدی ہے لیکن ان کی اصل تعداد سے کم ہوگی۔

امریکہ میں فوجی بھرتی کی رفتار

واشنگٹن ۱۳ دسمبر۔ امریکہ نے جنوری میں ہونے والی لازمی فوجی بھرتی کی تعداد دوگنی کر کے اسی ہزار کر دی ہے۔

برطانیہ اور امریکہ کا اختلاف

ہانگ کانگ۔ ۱۳ دسمبر۔ پیکنگ ریڈیو نے کل رات کہا کہ برطانی اور امریکی پالیسی میں جو اختلاف ہے وہ کبھی دور نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ روز بروز بڑھتا ہی جائے گا۔

صدر ٹرومین اور مسٹر ایٹلی میں واشنگٹن میں اس اختلاف کو دور کرنے کی ایک ناکام کوشش کی۔

مشاورتی کمیٹی کی سفارشات منظور

نئی دہلی۔ ۱۳ دسمبر۔ ریلوے کے متعلق مشترکہ کمیٹی جو مئی ۱۹۴۹ء میں بنائی گئی تھی۔ اس کی آج آخری نشست ہوئی جس میں ریلوے مزدور وزیر مسٹر این گوپال سوامی آئینگر نے اعلان کیا ہے کہ حکومت نے کمیٹی کی سفارشات کو منظور کر لیا ہے۔ جن کی بنا پر ریلوے ملازمین کو تقریباً دو کروڑ روپیہ سالانہ کی مزید رقم دی جائے گی۔

ماسٹر تارا سنگھ کو نہرو پر مکمل اعتماد!

نئی دہلی۔ ۱۳ دسمبر۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے آج ایک سکھ دیوان میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے پنڈت جواہر لال نہرو کی لیڈری پر مکمل اعتماد ہے۔ موجودہ نظم و نسق اور سرکاری کاروبار کی بددیانتی کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ انھوں نے کانگریس کی قیادت کی نکتہ چینی کی جس نے ملک کا وقار کم کر دیا ہے۔

ماسٹر تارا سنگھ نے سکھوں سے اپیل کی کہ وہ پنتھ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر کانگریس کا مقابلہ کریں۔ جو سکھوں کو سیاسی طور پر ختم کر دینا چاہتی ہے۔

مکانات اور دوکانیں بنوانے کی سفارش

نئی دہلی ۱۳ دسمبر۔ وزراء بحالی کی کانفرنس نے طے کیا کہ تقریباً ۹ ہزار مکانات اور ۱۱ ہزار دوکانیں ان ریاستوں میں بنوائی جائیں گی۔ جہاں مغربی پاکستان کے پناہ گزین آئے ہیں۔

نیپالی کانگریس کی مزید کامیابیاں

دارجلنگ۔ ۱۳ دسمبر۔ نیپالی کانگریس کے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مشرقی بنگال میں کانگریس کے والنٹیروں نے سونٹی نگر گورکھے اور پیکھال پر قبضہ کر لیا ہے۔

ان کا دعوی ہے کہ ان مقامات پر نیپالی کانگریس نے عارضی نظم و نسق قائم کر لیا ہے۔

چین جنگ نہیں چاہتا

لیک سکسس ۱۲ دسمبر۔ ادارہ اقوام متحدہ میں ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر بی این راؤ نے آج سیاسی کمیٹی کو بتایا کہ چینی عوام جمہوریہ نے ان کو یقین دلایا ہے کہ وہ جنگ نہیں چاہتی۔ بلکہ امریکہ اور ادارہ اقوام متحدہ نے اس لڑائی کو مجبور کر دیا ہے۔ مسٹر بی این راؤ نے سیاسی کمیٹی میں ۱۳ مشرق وسطیٰ اور ایشیا کی قوموں کی طرف سے کوریا میں جنگ بندی کی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

میں نے اپنی ہی گفتگو میں سفیر سے دریافت کیا کہ کیا میرا یہ خیال ٹھیک ہے کہ چین امریکہ یا ادارہ اقوام متحدہ کے خلاف جنگ کرنا چاہتا ہے یا نہیں۔ ان کا جواب یہی تھا کہ یقیناً وہ جنگ نہیں چاہتے لیکن چونکہ امریکہ اور اتحادی فوج ان کی سرحد کے قریب لڑ رہی ہے۔ اس لئے وہ جنگ پر مجبور رہیں۔

لکھنؤ ۱۳ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یوپی کو جتنا سوت عملی طور پر ابھی تک مل رہا تھا۔ اس میں تقریباً ۴۰ فیصدی کا اضافہ کر دے گی۔!

پریس کانفرنس میں صدر کانگریس کی اپیل

بمبئی ۱۱ دسمبر۔ صدر کانگریس بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے کہا کہ وہ اس بات کی ہمیشہ کوشش کریں گے کہ جو ملک کی خدمت کرنا چاہتے ہیں لیکن کانگریس پالیسی کی تفصیلات سے اتفاق نہیں رکھتے ہیں۔ ان کو کانگریس سے علاحدہ نہ ہونے دیا جائے۔

صدر کانگریس نے آگے چل کر کہا کہ کانگریس کے اندر جمہوری محاذ قائم کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کی جائے گی یا نہیں۔ اس کا فیصلہ ورکنگ کمیٹی کرے گی۔ لیکن ہم کوشش کریں گے کہ ہر خیال کے آدمی کے ساتھ ساتھ چل سکیں۔

انھوں نے کہا کہ مجھے یہ جان کر افسوس ہوا کہ ڈاکٹر گھوش نے بھی کانگریس سے علاحدہ ہونا ضروری سمجھا مجھے اب بھی امید ہے کہ وہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کریں گے۔ اور کانگریس میں واپس آ جائیں گے۔

جمہوری محاذ کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس محاذ کی تشکیل کے وقت کانگریس دستور کی تعریف سے اتنا اختلاف نہیں تھا جتنا ان مسائل سے جو کانگریس کے سامنے ہیں۔ افسوس ناک بات یہ ہے کہ ایک طبقہ کانگریس کی سرگرمیوں سے غیر مطمئن ہے۔ ہمارے لئے یہ بات خوشی کی نہیں ہے کہ کوئی شخص کانگریس سے علیحدہ ہو جائے۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے صدر کانگریس نے کہا کہ ان کی رائے میں وزیر اعظم پنڈت نہرو جمہوری محاذ کی مدد کر رہے ہیں۔

جنگل کی شہزادی ہالینڈ روانہ

سنگاپور ۱۲ دسمبر۔ آج یہاں سہ پہر تک فسادیں دس آدمی ہلاک اور درجنوں زخمی ہو چکے تھے۔ فوج نے بلوائیوں کو منتشر کرنے کے لئے فائرنگ اور آنسو گیس کے بم استعمال کئے۔

اسپتال کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ چار یورپی ہلاک ہو چکے ہیں۔ دو یورپین ایک ہندوستانی اور تین دوسری لاشوں کی شناخت نہیں کی جا سکی ہے۔

گورکھا اور ملایا فوج کی چار بٹالین بلوائیوں سے مقابلہ کرنے کے لئے موجود ہیں۔

ملایا فیڈریشن کے ہائی کمشنر سر ہنری گرنی اور ملایا کے ڈاکوؤں کی سرکوبی کرنے والے دستہ کے ڈائرکٹر جنرل سر برگس کو محافظوں کی نگرانی میں ہوائی اڈہ پر پہونچا دیا گیا جہاں سے وہ کالم پونگ روانہ ہو گئے۔

لندن میں دفتر خارجہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ جنگل کی شہزادی کے سلسلہ میں سنگاپور میں ایک فوجی مارا گیا۔ اور دو بری طرح مجروح ہوئے۔

آج جنگل کی شہزادی برتھا اور اس کی ماں خفیہ طور پر بذریعہ ہوائی جہاز ہالینڈ روانہ ہو گئی۔

آج سپریم کورٹ نے مسلم نوجوان کی اس اپیل کو مسترد کر دیا کہ اس فیصلہ پر عمل درآمد کو ملتوی کر دیا جائے کہ برتھا کو اس کے ولندیزی والدین کی سپردگی میں دے دیا جائے۔ جس وقت عدالت نے یہ فیصلہ دیا تو اس وقت فسادات کی روک تھام کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا۔

یاد رہے کہ برتھا کو گذشتہ ۸ سال سے ایک مسلمان کی حیثیت سے تربیت دی جا رہی تھی لیکن ہائی کورٹ کے فیصلہ کے بعد اُسے ولندیزی ماں کی سپرد کر دیا گیا ہے۔

امریکہ اور برطانیہ میں مکمل اتفاق

لندن ۱۴ دسمبر۔ امریکا اور کناڈا سے واپسی کے بعد برطانیہ کے وزیر اعظم نے دار العوام میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ مجھے امید ہے کہ اقوام متحدہ کی فوجیں کوریا کے محاذ پر جمی رہیں گی۔

مسٹر ایٹلی نے بتایا کہ صدر ٹرومین سے میں نے سیاسی فوجی اور معاشی معاملات پر صلاح و مشورہ کیا۔ اور ہماری گفتگو کافی کامیاب رہی۔

کوریا اور مشرق بعید کے مسائل پر ہم میں فیصلہ ہوا کہ اقوام متحدہ میں فوری طور پر ہمارے نمائندے کیا اقدام کریں۔ مسٹر ایٹلی نے آگے چل کر کہا کہ ہم میں اس بات پر اتفاق رائے تھا کہ جارحانہ کارروائی کو فوراً روکا جائے اور اس کے ساتھ جنگ کو پھیلنے سے بھی روکنے کی کوشش کی جائے۔

مسٹر ایٹلی نے کہا کہ مشرق بعید میں ہمارا مقصد اپنی پوزیشن کو مستحکم کرنا ہے۔ کوریا کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ یہ بات بالکل صاف ہے کہ اقوام متحدہ کے احکام پر عمل کیا گیا ہے۔

بنگال کے کانگریسی مزدور پارٹی میں

کلکتہ ۱۲ دسمبر۔ کرشک پرجا مزدور پارٹی کے دفتر کی اطلاع کے مطابق ۲۰۰ کانگریسی کارکنوں نے ایک جلسہ میں کانگریس کو چھوڑ کر کرشک پرجا مزدور پارٹی میں شامل ہونے کا اعلان کیا ہے۔

لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ۵ سالہ اسکیم

لکھنؤ ۱۲ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے شہری علاقوں میں لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک ۵ سالہ اسکیم بنائی ہے جس پر ۵۰ یا ۶۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

صوبہ کی ۲۲ میونسپلٹیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ یکم جنوری سے اس اسکیم پر عمل شروع کریں۔ ان کو خرچ کا تین چوتھائی بطور امداد دیا جائے گا۔

سنگاپور کے ہنگامہ کیلئے فوج

سنگاپور ۱۲ دسمبر۔ جنگل کی شہزادی کے سلسلہ میں مسلمانوں نے جو ہنگامہ شروع کیا ہے۔ اس کو فرو کرنے کے لئے ملایا رجمنٹ کی ایک بٹالین بلا لی گئی ہے۔

ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر خواجہ عبدالسلام نے ... پریس میں چھپوا کر ... سے شائع کیا

THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

REGD. No. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمالِ پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو نیرے دل میں رہے
احسن بسمئی

ہفتہ وار صداقت

جاری شدہ ۱۹۲۵ء

قیمت
سالانہ ۸/-
سالانہ رعایتی ۶/-
ششماہی ۳/۸/-
سہ ماہی ۲/-
فی پرچہ ۲

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 52 No. 51 | KANPUR SATURDAY 23rd DECEMBER 1950

کانپور شنبہ ۲۳ دسمبر ۱۹۵۰ء مطابق ۱۳ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ | جلد ۵۲ نمبر ۵۱

ادبیات

مدینہ سے شاید پیام آگیا ہے

(از جناب ماسٹر عبد الصمد بزمی صاحب بلند شہری از کانپور)

کوئی زائر خوش خرام آگیا ہے
کہ اک عاشقِ شاد کام آگیا ہے
تمنائیں پھر جھوم اٹھی ہیں میری
مدینہ سے شاید پیام آگیا ہے
مری روح مسرور ہونے لگی پھر
مرے لب پہ پھر اُن کا نام آگیا ہے
ہُوا جارہا ہوں میں مخمور و بیخود
مئے عشق کا ہاتھ جام آگیا ہے
سرِ شوق سجدہ سے اُٹھتا نہیں ہے
نہ جانے یہ کیسا مقام آگیا ہے
کبھی وہ بھی دن ہو کہ سُننے میں آئے
مرا تیرے بردوں میں نام آگیا ہے
نظر کچھ تو رحمت کی ہو جائے اِس پر
بصد شوق در پر غلام آگیا ہے
وہی دل تو اک دل ہے دُنیا میں بزمی
جو میدانِ اُلفت میں کام آگیا ہے

دنیائے اسلام

شام میں حکومت کیخلاف سازش کرنیوالوں پر مقدمہ

دمشق ۱۸ دسمبر۔ کو دس اشخاص فوجی عدالت کے سامنے پیش کئے گئے جن پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے ایک پڑوس کی ایک غیر ملکی طاقت سے حکومت شام کے خلاف سازش کی۔ عدالت نے اخباروں پر پابندی لگادی ہے کہ وہ متعلقہ غیر ملک اور اس کے افسران کے نام کا اظہار نہ کریں جن پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ سابق وزیر دفاع شام احمد شربتی کے مقدمہ کی سماعت بدھ کو ہوگی۔ ان کے خلاف یہ الزام ہے کہ انھوں نے ایک دہشت انگیز جماعت بنائی جس نے شام کے نائب چیف آف اسٹاف کرنل ادیب ششاکلی کے قتل کی کوشش کی۔

آج کے مقدمہ میں سابق پارلیمنٹ کے ممبر منیر عجلانی اور دوسرے ۱۹ اشخاص پیش ہوئے پچھلے ہفتہ سعودی عرب کے سفارت خانہ نے اس خبر کی تردید کی کہ ان کو حکومت شام نے شام کے دہشت پسندوں کو مالی امداد دی اور ان کے شاہ اردن شاہ عبد اللہ کے قتل کے لئے رقمیں دیں۔

مصر کے معاہدۂ اطلانٹک میں شامل ہونیکا امکان

لندن ۱۳ دسمبر۔ محکمہ امور خارجہ برطانیہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ برطانی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون اور مصری وزیر خارجہ صلاح الدین بے آئندہ جمعہ کو برطانی مصری معاہدہ ۱۹۳۶ء پر پھر گفتگو کریں گے۔ معتبر حلقوں کا خیال ہے کہ وزیر خارجہ مصر نے اس امکان کا اظہار کیا ہے کہ برطانی مصری معاہدہ دفاع کو قائم رکھنے کے بجائے مصر بھی معاہدہ اطلانٹک پر دستخط کردے جیسا کہ یونان اور ترکی نے کیا ہے۔

برطانی مصری گفت و شنید

لندن ۱۷ دسمبر۔ مصری وزیر خارجہ صلاح الدین بے برطانی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون سے گفت و شنید کے بعد جلد یہاں ہی قاہرہ واپس جانے والے ہیں۔ یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ برطانی مصری معاہدے پر نظر ثانی کے سلسلہ میں دونوں وزیروں کی گفت و شنید کا پہلا دور ختم ہوگیا ہے۔ ایک مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ صالح الدین بے نیا سال شروع ہونے پر لندن واپس آئینگے

ایرانی جیل سے کمیونسٹوں کا اغواء

طہران ۱۷ دسمبر۔ ایرانی مجلس کے ایک خفیہ اجلاس میں مرکزی جیل سے کمیونسٹوں کی حامی حزب تودہ کے دس لیڈروں کے کل رات کے اغوا پر غور کیا گیا۔ ان لوگوں کو دو سال قبل شاہ پر قاتلانہ حملہ کے بعد قید کیا گیا تھا۔ چار وردی پوش فوجی اور دو افسر انھیں ایک لاری پر جیل سے یہ کہہ کر لے گئے کہ قیدیوں سے باز پرس کی جائے گی۔ اس کے بعد دونوں افسر غائب ہوگئے۔ ۴ فروری ۱۹۴۹ء کو شاہ ایران پر قاتلانہ حملہ کیا گیا جس کے بعد تودہ پارٹی توڑ دی گئی۔ اور اس نے خفیہ سرگرمیاں شروع کردیں۔

علی ظہیر بغداد سے طہران کے لئے روانہ

بغداد ۱۲ دسمبر۔ ایران میں ہندستانی سفیر سید علی ظہیر اور عراقی وزیر جنگ کل ہوائی جہاز کے ذریعہ یہاں سے طہران روانہ کے لئے روانہ ہوگئے۔ بغداد میں مقیم برطانی سفیر سر ہنری ٹروٹ شامک عراقی وزارت خارجہ کے افسروں، سفارتی نمائندوں اور متعدد احباب نے سید علی ظہیر کو خیر باد کہا۔ والی عراق نے کل ہندوستانی سفیر سے ملاقات کی۔ اور عراقی وزیر خارجہ نے ان کے اعزاز میں ایک دعوت دی۔ سید علی ظہیر ۶ جنوری کو سمندری جہاز کے ذریعہ بمبئی کے لئے روانہ ہوجائیں گے۔

مصر روس سے جوار خریدے گا

قاہرہ ۲۰ دسمبر۔ مصر اور روس کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ کے مطابق جس پر یہاں اتوار کو دستخط کئے گئے ہیں۔ مصر روس سے ایک لاکھ ٹن جوار خریدے گا۔ جوار کی قیمت ۲۴ مصری پونڈ ۳۰ پیاسٹر (تقریباً ۲۷۰ روپے) فی ٹن ہوگی۔ اور اس کی پہلی قسط اسی مہینے مصر پہونچ جائے گی۔ ابھی تک یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ روس جوار کی قیمت سے مصری روئی خریدے گا یا نہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مصر امریکہ اور ارجنٹائنا سے بھی جوار خریدنے کی کوشش کرے گا۔

کوریا کی جنگ میں ترکی کی کمک

استنبول ۱۳ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کوریا کے محاذ پر ترک رسالے کے جو فوجی مارے گئے ہیں۔ ان کے بجائے ترکی ایک اور کمک بھیج رہا ہے۔ کوریا کی جنگ میں اس ترک رسالے کے ساڑھے سات سو جوان ہلاک، زخمی اور لاپتہ ہیں

صداقت کانپور

جلد ۵۲ کانپور شنبہ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۵۰ء نمبر ۵۱

نئے مسائل کے مقابلہ کے لئے اپیل

لکھنؤ یونیورسٹی کی تاریخ میں مسٹر راجگوپال آچاری نے مختصر ترین خطبہ تقسیم اسناد پڑھتے ہوئے کہا کہ افراط زر کی طرح الفاظ کی کثرت استعمال کرنا بھی خراب نتیجہ نکلتا ہے۔ باربار مشورہ دینے کے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ الفاظ اپنی قدر وقیمت کھو دیتے ہیں۔ وہ کان میں بھنبھناہٹ پیدا کرتے ہیں۔ لیکن کوئی اثر دکھاتے نہیں۔ اس لئے ان کا کوئی کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا ہے۔ پرانے اپنشد میں ایک گرو نے اپنے چیلے کو تعلیم ختم ہونے کے بعد چند الفاظ میں جو مشورہ دیا تھا وہ خطبہ تقسیم اسناد کے لئے بہترین نمونہ ہے۔

۲۰ دسمبر کی سہ پہر کو مسٹر راجگوپال اچاری وزیر حکومت ہند نے لکھنؤ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں اپنا خطبہ صدارت پڑھتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کو بہت سے مشکل تعلیمی مسائل کا سامنا ہے۔ منطقائی زبانوں کے حق۔ ہندی زبان کے زبان کا تقاضہ اور انگریزی زبان کی صحیح جگہ کے مسائل سب کے سب ہوشیاری کے ساتھ طے کرنا ہیں۔ لڑکے اور لڑکیوں کے ارتقا کے لئے مناسب ہدایات ضروری ہیں۔ اور اس سلسلہ میں ہمیں مذہبی رسوم و روایات کا اختلاف دور کرنا ہے۔ لیکن ہمیں ان مسائل میں عجلت اور اندھادھند پیروی سے کام نہ لینا چاہیئے۔

خانگی زندگی اور سماجی فضا میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو قومی بنانے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے۔ ان میں بھی لازمی طور پر فرق ہوگا ہمیں تعلیم کے لئے اس طرح کا ایک وسیع پروگرام بنانا ہے جس سے مزدور کسانوں اور زیادہ خوش قسمت طبقہ کے بچے سب یکساں فائدہ اٹھائیں۔ ابھی تک اس پر کافی زور نہیں دیا گیا ہے۔ کہ بنیادی تعلیم کے اصولوں کا تعلق عملی حقیقتوں سے ہو۔

تعلیم کے ابتدائی منازل میں سائنس کی تعلیم ہونا چاہیئے۔ اور لڑکے کو پڑھنا لکھنا سکھانے سے قبل عملی تعلیم میں زبانی ہدایت مشاہدہ اور کھیل کود کا موقعہ دینا چاہیئے۔ ہم ایسے دور میں آزاد ہوئے ہیں جب کہ انسانیت کے تمام مسائل انتہائی خطرناک صورت اختیار کر چکے ہیں۔ اور ہم باوجود اپنی آزادی کے ایک دوسرے کی امداد کے محتاج ہیں۔ اپنی ذمہ داری آپ نے کر ہم نے اپنے ملک کی تعمیر کا کام اپنے سر لیا ہے۔ جس کے لئے انتھک کوشش کی ضرورت ہے جس میں قوم کے ہر فرد کو حصہ لینا چاہیئے۔ ہمیں یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ قومی آزادی کے بعد انفرادی ذمہ داریاں ختم ہوگئی ہیں۔

راجاجی نے سردار وبھ بھائی پٹیل کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا۔ سردار کی دانشمندی، عزم تنظیمی قابلیت اور پرجوش حب وطنی سے سب ہی واقف ہیں۔ لیکن میں ان کو ۳۰ سال سے جانتا ہوں ان کی ظاہراً سختی کے باوجود ان کے اندر صنف نازک کی نرمی اور استقلال موجود تھا اور وہ ہر شخص سے خلوص رکھتے تھے۔ اور دوسروں سے بھی اپنے لئے اس کے خواہاں تھے۔ ان کا برتاؤ عام طور پر لوگوں کے ساتھ ایک مشفق باپ کا سا تھا۔ ہندوستان کے نیتا لوگ ہی اس کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ اور اسی لئے آج وہ عوامی لیڈر کی طرح سردار پٹیل کی موت پر غمزدہ ہیں۔

دنیا کو نئے نظام حیات کی ضرورت

ہندوستان کے سفیر متعینہ روس مسٹر رادھا کرشنن نے جو ہندوستان کے فلاسفی کانگریس کے صدر بھی ہیں ۳۰ دسمبر کو کلکتہ میں کانگریس کی سلور جوبلی ... کرتے ہوئے کہا کہ اگر دنیا کو ... سے بچانا ہے تو ہمیں ایک نیا نظام حیات تلاش کرنا ہوگا۔ جہاں فرد صرف سائنسی تجربات کے لئے تختہ مشق نہ بنایا جائیگا۔ بلکہ اس کی آزاد شخصیت کو تسلیم کیا جائے گا۔

انھوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ دنیا کی تاریخ کے اس سب سے زیادہ حیوانی دور میں جہاں مختلف قوموں کی ایٹمی طاقت کا اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ ہمیں ایک ایسا نظام حیات تعمیر کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جس کی بنیاد انسانیت پر ہو۔

ڈاکٹر رادھا کرشنن نے کہا کہ جب سماجی ادارے انسان کی شخصیت پر قبضہ جما لیتے ہیں جب ہم کو نہ صرف یہ حکم دیا جانے لگتا ہے کہ ہم کس طرح کام کریں بلکہ یہ حکم بھی دیا جاتا ہے کہ ہم کس طرح سوچیں۔ اس کی وجہ سے انسان طبائع ہولناک حد تک مسخ ہوکر رہ گئی ہے۔

انسانی روح کے ساتھ اس زبردست غداری سے انسانیت تباہ ہوکر رہ جائے گی۔ ڈاکٹر رادھا کرشنن نے آگے چل کر کہا کہ دو جنگوں کے ختم ہونے کے بعد اب ہم ایک تیسری جنگ کے خطرے میں گھرے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں دنیا کے فلاسفروں سے اپیل کرتا ہوں کہ ایک نئی دنیا کی تعمیر کے لئے جدوجہد کریں جہاں انسانیت کی راہ میں قومی نسلی اور مذہبی امتیازات نہ ہوں۔

نائب وزیر اعظم کا عہدہ

موجودہ قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ کابینہ میں نائب وزیر اعظم کے عہدہ کو باقی نہیں رکھا جائے گا۔ پارلیمنٹ کے زیادہ تر ممبروں کا اس خیال کے حامی ہیں کہ اب عہدہ کو باقی رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے کہ سردار ولبھ بھائی پٹیل کے لئے خاص طور پر اس عہدہ کی تشکیل کی گئی تھی۔ سردار پٹیل کے پاس جو دو محکمے تھے۔ ان میں سے محکمہ ریاست کو مسٹر این گوپال سوامی آئنگر کو دے دیا گیا ہے۔ اور محکمہ داخلہ خود وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو دے دیا گیا ہے۔ اور محکمہ داخلہ خود وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے پاس ہے۔ لابی کا قیاس ہے کہ اگر سر سی راجگوپال اچاری نے اپنی صحت کی خرابی کے باوجود وزارت داخلہ کو سنبھالا تو ان کے سپرد یہ وزارت کردی جائے گی۔ اس سوال پر کہ کانگریس پارٹی غور کر رہی ہے کہ پارٹی کا کوئی ڈپٹی لیڈر منتخب کیا جائے یا نہیں۔

چونکہ ان سوالات کا تعلق محض کانگریس پارٹی سے ہے اس لئے ان پر اس وقت تک غور نہیں ہوگا جب تک وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو انگلستان سے واپس نہ آجائیں۔

بعض اخبارات میں یہ غلط چھپا ہے کہ جب وزیر اعظم پنڈت نہرو انگلستان جائیں گے تو ان کی جگہ پر کوئی دوسرا شخص وزیر اعظم چنا جائے گا۔ چونکہ وزیر اعظم پنڈت نہرو وزیر اعظم کی حیثیت سے دولت مشترکہ کے وزرا کی کانفرنس میں شرکت کرنے انگلستان جا رہے ہیں۔ اس لئے ان کی ... کا سوال نہیں پیدا ہوتا۔ البتہ اس بات کی ضرورت پڑے گی کہ وزیر اعظم جب تک ہندوستان سے باہر رہیں۔ کوئی شخص ان محکموں کو اپنی نگرانی میں لے لے۔ ... کے ذمے ہیں۔ وزیر اعظم دہلی سے برابر ربط رکھیں گے۔ اور ان کی مرضی کے بغیر کوئی اہم فیصلہ نہ کیا جائے گا۔

جنگ بند کرنے کی تجویز مسترد

نیویارک ریڈیو نے ۲۲ دسمبر کو ٹوکیو کی ایک خبر نشر کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کمیونسٹ چین نے کوریا میں جنگ بندی کی اسکیم اور اس تجویز کو مسترد کر دیا ہے جو تین ممبروں کی کمیٹی نے پیش کی تھی۔

اس اطلاع میں کہا گیا ہے کہ چینی وزیر خارجہ چاؤ این لائی نے پی کنگ ریڈیو سے نشر کرتے ہوئے اس تجویز کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ تجویز غیر آئینی ہے۔ کیوں کہ جنگ بندی کمیٹی بنانے میں کمیونسٹ چین کا کوئی حصہ نہ تھا۔ اس سے پہلے سین فرانسسکو میں پیکنگ ریڈیو نے یہ سنا یا تھا کہ متحدہ اقوام کی جنرل اسمبلی میں کوریا کے متعلق نام نہاد جنگ بندی کی جو تجویز منظور ہوئی ہے۔ اس کے خلاف پورے چین میں لوگ سخت احتجاج کر رہے ہیں۔

نشریہ میں کہا گیا ہے کہ جنگ بندی کی تجویز چین اور کوریا کے عوام کے مفاد کے خلاف ہے جو کوریا سے تمام حملہ آور بدیسی فوجوں کی واپسی اور کوریا کے مسئلہ کے پرامن تصفیہ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ نشریہ میں کہا گیا ہے کہ مزدور۔ کسان۔ نوجوان عورتیں تاجر اور سوداگر پرزور احتجاج کر رہے ہیں کہ کوریا میں امریکی سامراجیوں نے شکست کھانے کے بعد دم لینے کا نیا طریقہ نکالا ہے۔ اور اپنی پٹھو قوموں کو اشارہ کر دیا ہے کہ وہ ادارہ اقوام متحدہ میں جنگ بندی کی تجویز پیش کریں۔

تعلیمی ہفتہ ۱۸ دسمبر سے ۲۲ دسمبر تک حلیم انٹر کالج نے تعلیمی و اسپورٹ کا ہفتہ منایا لیکن سردار ولبھ بھائی پٹیل نائب وزیر اعظم کی وفات کی وجہ سے پروگرام موقوف کر دیا گیا۔ ۲۱ اور ۲۲ دسمبر کو اسپورٹس کے فائنل مرکا سنتیش چندر آئی سی ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کی صدارت میں ہوئی۔ مسٹر ہری شنکر ودیارتھی پریسیڈنٹ کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ نے انعامات تقسیم کئے۔ شہر کے معزز حضرات اور حکام ضلع نے شرکت کی۔ اور آخر میں ایک شاندار ایٹ ہوم بھی دیا گیا۔ پرنسپل محمد رضوی صاحب نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

کانپور میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ ۲۳ دسمبر شام کو ۴ بجے سردار ولبھ بھائی پٹیل نائب وزیر اعظم ہندوستان کی افسوسناک موت پر غم و ماتم کا اظہار کرنے کے لئے منعقد ہوگی۔

۲۹ دسمبر کو بورڈ کی ایک میٹنگ ۴ بجے سنہ ۱۹۴۹-۵۰ء کے آڈٹ نوٹ اور اعتراضات پر غور و خوض کرنے کے لئے ہوگی۔ اور اس کے بعد سنہ ۱۹۵۰-۵۱ء کے دہرائے ہوئے بجٹ پر غور کرنے کے لئے ایک دوسری خاص میٹنگ ہوگی۔

منگلا کا افتتاح

جیمنی اسٹوڈیو کے مشہور فلم منگلا کا افتتاح جس کا کانپور کی پبلک کو ایک عرصہ سے انتظار تھا ۲۲ دسمبر کو نشاط ٹاکیز کانپور میں ہوا۔ پبلک کے شوق کو مدنظر رکھتے ہوئے چار شو کئے گئے۔ لیکن پھر بھی بہتوں کو مایوس لوٹنا پڑا۔ ساڑھے تین بجے کے شو میں پریس کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

جیمنی اسٹوڈیو نے فلم منگلا کو پیش کر کے ہندوستانی فلمی صنعت کو بہت آگے بڑھا دیا ہے۔ اسٹوری بالکل نئے طرز کی ہے۔ اپنے پرانے معیار کو قائم رکھتے ہوئے مذاق اور تفریح کا پورا خیال رکھا ہے۔ میوزک اور ناچ انتہائی مسحور کن ہیں۔ اس کے علاوہ لڑکیوں کی ورزش اور چند گانوں کو تو پبلک نے بہت ہی پسند کیا ہے۔ ان سب باتوں کے پیش نظر منگلا جیمنی کے پہلے دو فلموں چندرلیکھا اور نشان سے بہت آگے بڑھ گیا ہے۔

نئے ہیلتھ افسر میونسپل ہیلتھ افسر کانپور ڈاکٹر بھارگوا کا تبادلہ فیض آباد کر دیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ پر نمبر دو دار کے سلسلہ ... ڈاکٹر ... این اگروال کا تقرر ہوا ہے آپ جلد اپنی عہدہ کا چارج ...

سنگھانیا کا دعویٰ مسترد

۱۰ دسمبر کو ایڈیشنل سول جج مسٹر بنسل نے سری پدم پت سنگھانیا کے انڈین ڈومنین کے خلاف ۵ لاکھ روپیہ کے دعوی کو مسترد کر دیا۔ مدعی مقدمہ میں مدعاعلیہ کے خرچ کو بھی برداشت کرے۔

اس مقدمہ میں مدعی سر پدم پت سنگھانیا نے انڈین یونین پر دعوی کیا تھا کہ وہ انھیں پانچ لاکھ روپیہ بطور معاوضہ کے دے کیوں کہ اس نے مدعی پر ریلوے قانون کی دفعات ۱۰۹ و ۱۲۱ کے تحت مقدمہ چلایا تھا۔

مدعی کا مقدمہ یہ تھا کہ ۴ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء کو وہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ ریلوے کے دو فرسٹ کلاس کے ڈبوں میں بمبئی سے کانپور کا سفر کر رہے تھے جس میں ایک "کوپے" اور ایک کمپارٹمنٹ میں ایک برتھ تھا۔ جب ریل گاڑی جھانسی آئی کوپے "پر تین مسافروں نے یعنی مدعی نے ان سکریٹری اور ان کے لڑکے تھے قبضہ کر لیا۔ اسی وقت مہر داس گپتا نے کوپے میں آکر جگہ لینا چاہی۔ جب جگہ خالی نہ تھی تو تب انھوں نے بدکلامی شروع کی۔ بعد میں جی آئی پی ریلوے کے منتظموں نے مدعی پر مقدمہ چلایا۔ مدعی نے کہا کہ اس مقدمہ کے فیصلے ہونے میں کافی وقت لگا۔ اس لئے مدعی کو تجارت وغیرہ میں کافی نقصان ہوا۔ اسلئے مدعی نے ہندسرکار پر مقدمہ ...

کانپور بجلی کمپنی کانپور بجلی سپلائی کمپنی کو جو شمالی ہند میں بجلی فراہم کرنے کا دوسرا سب سے بڑا کاروبار ہے۔ قومی ملکیت میں لے لیا گیا ہے صوبائی حکومت کا ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ اس پر صرف ہوگا۔

بجلی کا یہ کارخانہ سالانہ ایک کروڑ ۲۰ لاکھ کلوواٹ بجلی پیدا کرتا ہے۔ اور اس میں ۱۷ سو مزدور کام کرتے ہیں۔

حکومت اور کانپور بجلی سپلائی کارپوریشن کے درمیان اس مفاہمت پر یہ قیمت خرید طے ہوئی ہے۔ کہ سنہ ۴۷ء میں جو دو کروڑ روپیہ ادا کیا گیا تھا۔ اس کے بعد جو روپیہ ادا کرنا باقی رہ گیا ہے اس کو صوبائی حکومت فوراً ادا کر دے گی۔

سال رواں کے بجٹ میں اس مد کے لئے ۷۰ لاکھ روپیہ رکھا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی اسمبلی میں ۲۳ لاکھ کا مزید گرانٹ منظور کرلے گی۔ اس طرح اس مد کے لئے ۹۳ لاکھ روپیہ مخصوص ہو جائے گا۔

کانسٹبل پر ریوالور سے حملہ ۱۹ دسمبر کی شام کو شہر سے کچھ دور نوبستہ کے راستہ پر تین سائیکل سواروں نے پولیس کے دو گشتی کانسٹبلوں پر گولی چلادی۔ ایک کانسٹبل جس کا نام خلیل احمد ہے۔ بری طرح زخمی ہوگیا۔

معلوم ہوا ہے کہ خلیل احمد اور راج بہادر دو سپاہی اپنی ڈیوٹی پر گشت کر رہے تھے کہ انھیں یہ تین سائیکل سوار دکھائی پڑے۔ خلیل احمد نے آواز دی۔ "کون جاتا ہے" اس پر جواب ملا۔ "تمہارا باپ" اور اسی وقت خلیل احمد کے گولی لگی جس سے وہ سخت زخمی ہوگیا خلیل احمد کی حالت بہت نازک ہے۔

سردار پٹیل کو نذر عقیدت شوگر مرچنٹ اسوسی ایشن کانپور کپڑا کمیٹی انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن کی کانپور شاخ اور کانپور کنٹونمنٹ بورڈ کے ملازموں کے جلسے ہوئے جس میں سردار پٹیل کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کی موت پر تعزیتی ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

کانپور کے اخبار نویسوں کا ایک جلسہ امرت بازار پتریکا کے دفتر میں ہوا جس میں ایک تعزیتی رزولیوشن پاس ہوا

مال روڈ پر دس چوراہے کانپور ڈیولپمنٹ بورڈ کے صدر مسٹر ہری سنگھ ودیارتھی اور بورڈ کے سپرنٹنڈنٹ کے درمیان حال میں ایک کانفرنس ہوئی جس میں طے ہوا ہے کہ نواب گنج اور مرے کمپنی ریلوے کراسنگ کے درمیان مال روڈ پر دس ایسے چوراہے بنائے جائیں جہاں سے ٹریفک کو بخوبی ہدایت دی جاسکے۔ بہت جلد یہ چوراہے بننا شروع ہوجائیں گے۔ اس کے علاوہ یہ بھی تجویز ہے کہ سڑک کے دونوں طرف زمین پر جو لوگوں نے زبردستی قبضہ کر لیا ہے اس کو ختم کیا جائے۔ اور مختلف جگہوں پر گاڑیوں کے ٹھہرنے کے لئے مناسب جگہیں بنائی جائیں۔

آئینہ کانپور

بارہ وفات

بارہ وفات منانے کے سلسلہ میں کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمین پنڈت برہمانند مصرا نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔

"چند دنوں سے اخبارات میں یہ خبریں شائع ہوئی ہیں کہ میونسپل بورڈ نے پریڈ گراؤنڈ نمائش کے لئے دے دیا ہے۔ اور بارہ وفات کے جلوس اور جلسہ وغیرہ کا جو ۲۲ دسمبر کو ہونے والا ہے۔ کوئی خیال نہیں کیا۔ میونسپل ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ منتظمین بارہ وفات نے کوئی درخواست پریڈ گراؤنڈ میں بارہ وفات کے جلوس وغیرہ منانے کے لئے نہیں دی ہے۔ تاکہ میونسپل بورڈ نمائش کو آراضی دیتے وقت یہ خیال رکھتا کہ بارہ وفات کے موقع کے لئے زمین خالی رکھی جائے۔ بورڈ نے پریڈ گراؤنڈ نمائش کو دینے کے لئے ۱۹ اکتوبر کو فیصلہ کیا تھا۔ اس وقت بھی کسی نے میونسپل بورڈ کی توجہ اس طرف مبذول نہیں کرائی۔ منتظمین نمائش نے نمائش قائم کرنے اور اس کے افتتاح کے لئے اخبارات میں کافی وقت سے اعلانات شروع کر دئے تھے۔ لیکن منتظمین بارہ وفات نے اس وقت بھی بورڈ کو اس طرف متوجہ نہیں کیا۔

بورڈ کو جب یہ معلوم ہوا کہ نمائش بارہ وفات کے نظم میں خلل انداز ہوگی تو اس کی تلافی کے لئے فوراً انتظام کیا گیا۔ اس لئے یہ غلطی سہواً ہے نہ کہ عمداً۔

اب میونسپل بورڈ کی خواہش ہے کہ ہر قسم کی پوری سہولت مسلمانوں کو بارہ وفات منانے کے لئے پریڈ گراؤنڈ میں بہم پہنچائی جائے۔ چنانچہ منتظمین نمائش سے یہ طے کر لیا گیا ہے کہ وہ ۲۲ دسمبر کو نمائش بند رکھیں اور پلیٹ فارم جس پر شامیانے لگے ہیں۔ اور بجلی کی روشنی بھی ہے۔ منتظمین بارہ وفات کو جلسہ کرنے کے لئے بغیر معاوضہ دیدیں۔ ایسی حالت میں اب مسلمانوں کو جلوس اور جلسہ کرنے میں کوئی مشکل نہ پیش آئے گی۔ امید ہے کہ ۲۲ دسمبر کو جو لوگ بارہ وفات منانے کے لئے پریڈ گراؤنڈ میں آئیں گے وہ ہر طریقہ کی سہولت پائیں گے۔ اور موقع کے لحاظ سے خاموشی کے ساتھ یوم پیدائش رسول اکرم صلعم منائیں گے۔

ہمارے خیال میں چیرمین میونسپل بورڈ کے مندرجہ بالا بیان کے بعد منتظمان کو جلوس نکال لینا چاہیئے تھا۔ اگرچہ پریڈ گراؤنڈ سے بارہ وفات کا جلوس نہیں اٹھا لیکن مختلف محلوں سے چھوٹے چھوٹے جلوس نکالے گئے

کانپور روڈویز کے ملازموں کی ہڑتال

سرکاری روڈویز کے مہوبا سکشن کے ۱۵۰ ملازمین کی ہمدردی میں ۱۹ دسمبر کو کانپور روڈویز کے ملازمین نے بھی ہڑتال کر دی۔ جس کے بعد اب ہڑتالیوں کی مجموعی تعداد تقریباً تین سو ہوگئی ہے۔

ہڑتال کو ختم کرانے کی کوششوں کے ناکامیاب ہونے پر حکام نے ہڑتال کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے ہڑتالیوں کو اس کے نتائج سے متنبہ کیا ہے۔ لیکن اس تنبیہ کا ہڑتال کی صورت حال پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ کانپور میں تو پولیس اور ملٹری کے ڈرائیوروں کی خدمات حاصل کرلینے کی وجہ سے سروس بدستور جاری ہے لیکن دوسرے مرکزوں پر سروس بالکل ختم ہوگئی ہے

کانپور کے سرکاری روڈویز کے افسران نے ۲۱ دسمبر کو اپنے ہڑتالی ملازمان کو جو تنبیہ کی تھی اس کے مطابق انھوں نے ۲۲ دسمبر سے نئی بھرتی شروع کر دی ہے۔

میوزک کانفرنس ۲۳ اور ۲۴ دسمبر کو پھول باغ میں ایک کل ہند موسیقی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں توقع ہے کہ ملک کے بعض مشہور موسیقار حصہ لیں گے۔ کانفرنس کی آمدنی امدادی کاموں پر صرف ہوگی۔

سستا سونا بیچنے پر گرفتار بھگوان چند نامی ایک شخص کو سونے کے زیورات سستے بیچنے پر پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس کو شبہ ہے کہ یہ زیورات چوری کے ہیں۔ اس کی تلاشی لینے پر اس کے پاس سے تیرہ ہزار روپیہ اور ۲ تولہ سونا،

گاندھی جی کے دست راست جس نے ملک کی تقدیر بدل دی

بمبئی ۱۵ دسمبر۔ جب سے مہاتما گاندھی نے سردار پٹیل کو باردولی کی ۱۹۲۸ء کی عدم ادائیگی لگان کی تحریک کی کامیابی پر سردار کا خطاب دیا تھا۔ تب سے وہ بیس سال تک مسلسل ملک کی سیاست میں غالب رہے۔

سردار پٹیل کو عام طور پر کانگریس کا آہنی انسان کہا جاتا تھا۔ وہ ضبط و نظم کے بہت پابند تھے، وہ سمجھتے تھے کہ انھیں کیا کرنا ہے۔ اور جب ایک بار کسی کو شروع کرتے تھے تو اسے مکمل کر کے بغیر نہیں چھوڑتے تھے۔ ان کا عزم مشہور تھا۔ وہ جنگ آزادی کے زمانہ میں گاندھی جی کے دست راست تھے۔ جیل کے اندر اور جیل کے باہر مدتوں دونوں کا ساتھ رہا۔ اگرچہ سردار پٹیل خود ایک قائد کی حیثیت اختیار کر چکے تھے۔ لیکن انھوں نے اپنے قائد کے چرنوں میں بیٹھنا ہمیشہ پسند کیا۔ اور اس وقت ان کی خدمت میں حاضر رہے جب تک وہ ۳۰ جنوری کو ایک کی گولی کا نشانہ نہیں بن گئے۔

سردار پٹیل نے اپنی نظمی صلاحیت کا سب سے پہلا ثبوت کانگریس کی پارلیمنٹری بورڈ کے چیرمین کی حیثیت سے ۱۹۳۷ء میں دیا۔ اسی سال کانگریس نے تجربہ کے طور پر حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تھی۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ آزادی کے حصول کے بعد جب وہ نائب وزیر اعظم بنے۔ تو انھوں نے ایک غیر معمولی منتظم ہونے کی صلاحیت کا ثبوت دیا۔ وزیر اعظم داخلہ ہونے کی حیثیت سے انھوں نے ہندستان کی چھ سو ریاستوں کے پیچیدہ اور مشکل کام کو نہایت خوش اسلوبی سے طے کیا۔ دو سال کی مختصر مدت میں انھوں نے ان ریاستوں کو ہندستان میں شامل کر دیا اور ہندوستان کو ایک متحدہ شکل دے دی۔ سچ پوچھئے تو ہندستان کے جغرافیائی نقشہ کو بدل دیا۔

سردار پٹیل ۳۱ اکتوبر ۱۸۷۵ء میں گجرات کے ایک گاؤں کرم ساؤ میں پیدا ہوئے تھے۔ انھوں نے ندیاد ہائی اسکول میں ابتدائی اور ثانوی تعلیم حاصل کی۔ اسکول سے نکلنے کے بعد ضلع کی وکلا کا امتحان پاس کیا۔ اور قانون کی مزید حاصل کرنے کے لئے انگلستان چلے گئے ۱۹۱۳ء میں وہ بیرسٹر ہوئے۔ اور اسی سال وہ ہندستان واپس آئے۔ اور احمد آباد میں پریکٹس کرنا شروع کیا۔

عملی زندگی شروع کئے ہوئے تین سال بھی نہیں ہوئے تھے کہ انھوں نے گاندھی جی کی آواز پر لبیک کہا اور پبلک زندگی میں داخل ہوئے انھوں نے ایک پبلک لیڈر کی حیثیت سے کرا اور بعد میں ناگپور کے جھنڈا ایجی ٹیشن میں شہرت حاصل کی۔ ۱۹۲۹ء میں احمد آباد میونسپل بورڈ کا چیرمین چنا گیا۔ وہ اس عہدہ پر چار سال تک فائز رہے۔

۱۹۲۸ء میں سردار پٹیل احمد آباد سے رخصت ہو کر باردولی چلے گئے۔ اور وہاں ایک آشرم قائم کیا۔ اسی سال انھوں نے باردولی کے کسانوں کو مجتمع کر کے عدم ادائیگی لگان کی تحریک شروع کی۔ مہاتما گاندھی نے ان کی قیادت سے خوش ہو کر انھیں سردار کا خطاب دیا۔

سردار پٹیل کو ۱۹۳۱ء میں کراچی میں ہونے والے کانگریس کے سالانہ اجلاس کا صدر منتخب کیا گیا۔ کانگریس کی سول نافرمانی کی تحریک کے دوران میں وہ کئی مرتبہ جیل گئے۔

۱۹۳۵ء میں کانگریس کی پارلیمنٹری سب کمیٹی کے چیرمین کی حیثیت سے انھوں نے ان کانگریسی وزارتوں کی پارلیمنٹری سرگرمیوں کی نگرانی کی جو ۱۹۳۷ء میں بنائی گئی تھیں یہ وزارتیں گیارہ صوبوں میں سے ۷ صوبوں میں بنی تھیں۔

۱۹۳۸ء میں سردار ولبھ بھائی پٹیل نے ہری پور میں کانگریس کے اجلاس کا انتظام ضلع سورت میں کیا جو آیندہ کانگریس اجلاسوں کا نمونہ بن گیا۔

دوسری جنگ عظیم کے زمانہ میں سردار پٹیل کو دو مرتبہ جیل جانا پڑا پہلی مرتبہ اکتوبر ۱۹۴۰ء میں اور دوسری مرتبہ اگست ۱۹۴۲ء میں۔

۱۵ جون ۱۹۴۵ء میں احمد نگر کے قلعہ سے رہائی کے بعد لارڈ ویول کی بلائی ہوئی شملہ کانفرنس میں سردار پٹیل کا نمایاں ہاتھ تھا۔ پھر برطانی کابینہ کے مشن کی گفتگو میں بھی انھوں نے نمایاں حصہ لیا جس کے بعد عارضی حکومت بنی جس میں وہ وزیر داخلہ اور نشر و اشاعت ہوئے ۵ جولائی ۱۹۴۷ء کو اس سے علاوہ انھوں نے وزارت ریاست کا اہم عہدہ بھی سنبھالا اور آخر تک اس منصب پر رہے۔

سردار پٹیل حسب ذیل تعلیمی تجارتی اور پبلک کے اداروں کے ڈائرکٹر اور ٹرسٹی تھے۔

ادارہ زراعت (آنند) ولبھ ودیا نگر گجرات۔ ودیا پیٹھ (احمد آباد) نوجون ٹرسٹ (احمد آباد) کستوربا یادگار فنڈ ٹرسٹ (واردھا)

وہ لندن کی ہنر سڈ سوسائٹی کے بھی ایک رکن تھے۔ انھیں ناگپور، بنارس الہ آباد عثمانیہ اور مشرقی پنجاب کی یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری دی گئی تھی۔

سردار کی موت کا رقت انگیز ذکر

۱۷ دسمبر کو سردار ولبھ بھائی پٹیل کے انتقال کا ذکر کانگریس پارلیمنٹری پارٹی کے جلسہ میں جو ان کے سوگ میں ہوا تھا۔ رقت انگیز طریقہ پر کیا گیا تھا۔

مقرروں میں پنڈت جواہر لال نہرو مسٹر ٹھاکر داس بھارگوا مسٹر جے پال سنگھ۔ اور مسٹر رام نرائن سنگھ بھی تھے۔ مقرروں نے سردار پٹیل کی ان خدمات کی مدح سرائی کی جو انھوں نے ملک کے لئے کی تھیں۔

جلسہ میں ۴۰۰ ممبروں نے شرکت کی یہ پہلا موقع تھا کہ اتنے زیادہ ممبر کسی جلسہ میں اکٹھا ہوئے ہوں۔

نئے ہندستان کے معمار اور اسے استحکام عطا کرنے والے

نئی دہلی ۱۵ دسمبر۔ جس وقت پارلیمنٹ میں نائب وزیر اعظم ہندستان سردار پٹیل کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ تو ایوان میں غم کی فضا چھائی ہوئی تھی۔ متعدد ممبروں کو سردار پٹیل کے انتقال کی خبر اسوقت ملی جب وہ پارلیمنٹ پہونچے۔ پارلیمنٹ میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ تمام ممبر خاموشی کے ساتھ اپنی نشستوں پر جا کر بیٹھ گئے۔

وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ انھیں ایوان کو ایک نہایت اندوہ ناک خبر سنانی ہے۔ آج صبح کو ۹ بجکر ۳۷ منٹ پر نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل کا بمبئی میں انتقال ہو گیا۔ تین روز پہلے انھیں ہم لوگوں نے ہوائی اڈہ پر اس امید میں رخصت کیا تھا کہ بمبئی میں قیام کرنے کی وجہ سے وہ صحت یاب ہو جائیں گے۔ دو تین روز ایسا محسوس ہوا کہ وہ آہستہ آہستہ اچھے ہو رہے ہیں۔ لیکن انجام کار ان کی حالت پھر بگڑ گئی۔ اور ایک عظیم مرتبت ہستی کی زندگی پر موت کا پردہ پڑ گیا۔

ان کی عظیم الشان زندگی کو ہم سب جانتے ہیں۔ اور پورا ملک اس سے کماحقہ واقف ہے۔ ہندستان کی تاریخ میں ان کی سوانح حیات کا ایک علاحدہ باب ہوگا مستقبل کا مورخ انھیں ہند کا ایک نو معمار قرار دے گا۔ اور ان کے بارے میں بہت سی باتیں لکھیگا۔ آزادی کی تحریک میں حصہ لینے والوں کے وہ سردار تھے۔ مصائب اور مشکلات میں وہ ہم کو اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا کرتے تھے۔

وہ ایک ایسے دوست۔ ایک ایسے رفیق کار اور ایک ایسے ساتھی تھے۔ جن پر ہر وقت بھروسہ کیا جا سکتا تھا۔ مصائب کے زمانہ میں وہ اپنے ساتھیوں کو ہمت دلاتے تھے۔

ڈپٹی اسپیکر مسٹر اننت سیانم آئنگر نے اپنی تعزیتی تقریر میں کہا کہ گجرات کا شیر اور ہندستان کا سردار آج خاموش اور ساکت ہے۔ آج ہندستان اپنے ایک قومی ہیرو سے محروم ہو گیا۔ آج ملک کا ایک بہت بڑا سپوت اٹھ گیا۔ وہ مہاتما کے دست راست تھے۔ ہم سب ان کے آہنی عزم اور ان کی ناقابل فراموش قربانیوں سے بخوبی واقف ہیں۔ وہ محاذ جنگ پر ایک لڑتے ہوئے سورما فوجی کی طرح موت سے ہم آغوش ہوئے وہ اپنی موت کے آخری لمحہ تک ملک کی خدمت میں لگے رہے۔ ملک کو مستحکم اور مضبوط کرنے میں انھوں نے معجزہ کر دکھایا۔ ہندستان ان کا ہمیشہ شکر گذار اور احسان مند رہے گا۔ ان کا نام رہتی دنیا تک ہر ہندستانی کے ذہن میں محفوظ رہے گا۔

آیندہ نسلیں آنے والی بھی ان کو محسن اعظم سے یاد رکھیں گی۔ ان کی زندگی خود ہمارے لئے اور ہمارے جانشینوں کے لئے شمع ہدایت کا کام دے گی۔

مولانا آزاد نے کہا کہ سردار پٹیل کی سب سے بڑی خوبی ان کی وہ جاذبیت تھی جس سے انھوں نے تمام آزادی پسند لوگوں کو اپنے گرد جمع کر لیا تھا۔ اور ان کے ساتھ کام کرنے والا اپنے اندر ایک بھروسہ اور اعتماد محسوس کرتا تھا۔

انہوں نے کہا کہ میری پہلی ملاقات سردار پٹیل سے ۱۹۲۰ء میں ہوئی جب سے ہم دونوں ایک دوسرے سے قریب ہوتے گئے، ہم سب ایک ہی کشتی کے مسافر تھے، اور غم و مسرت اور شکست و فتح میں برابر کے شریک تھے۔

مولانا آزاد نے کہا کہ ان کی جرات ان کے عزم اور ان کے استقلال نے ہر شخص کے دل میں جگہ کر رکھی تھی۔ ان کے اندر یہ بھی خوبی تھی کہ معاملات کے بارے میں فوری صحیح فیصلہ کرتے تھے۔ وہ ایک آہنی ارادہ کے مالک تھے۔ وہ ایک منٹ کے لئے بھی ملک کی خدمت سے نہ ہٹے اور انھوں نے جو صحیح خیال کیا اس کو اپنا فرض سمجھ کر انجام دیتے رہے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جب احمد نگر جیل میں وہ سخت بیمار تھے۔ تو انھوں نے جیل میں اپنے لڑکے اور لڑکی کو بلانے کی تجویز کو سختی سے ٹھکرا دیا۔

آخر میں مولانا نے کہا کہ ہم سردار پٹیل کو اسی طرح یاد رکھ سکتے ہیں کہ ہم احساس فرض اور کام کی لگن کو اپنائیں۔ اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔

سردار پٹیل پختہ عزم اور غیر معمولی جرات کے مالک تھے!

مولانا آزاد نے کہا کہ سردار پٹیل کی کہانی انسانی کے بڑے بڑے لیڈر کی کہانی ہے۔ جو ۱۹۱۱ء سے شروع ہوتی ہے۔ جس کا زیادہ تر تعلق جنگ آزادی سے ہے۔ اگرچہ یہ کہانی ظاہری طور پر ختم ہو گئی ہے۔ لیکن اصل میں وہ ختم نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ اس مادی دنیا کے علاوہ ایک غیر مادی دنیا ہے جس کا تعلق ذہنوں اور دماغوں میں ہمیشہ محفوظ رہے گی۔ اور ہم اس سے فائدہ حاصل

تعزیتی پیغامات

مولانا حفظ الرحمن جنرل سکرٹری جمعیۃ العلماء ہند نے کہا کہ سردار پٹیل آزادی کی جنگ کے ایک پر عزم سپاہی تھے۔ اور ہندستانی جمہوریہ کے معمار۔

مولانا حسین احمد مدنی۔ صدر جمعیۃ العلماء ہند نے کہا کہ سردار پٹیل ہندوستان کے لئے زندہ رہے اور ہند ہی کی خدمت کرتے کرتے وہ ہم سے جدا ہو گئے۔ ان کی موت پر غم زدہ ہیں۔

سردار حکم سنگھ۔ شرومنی اکالی دل کے صدر نے کہا کہ سردار پٹیل کی موت ہندوستان کے لئے ایک حادثہ عظیم ہے۔ اس نازک دور میں ان کی سخت ضرورت تھی۔

بابا کھڑک سنگھ۔ قوم پرور سکھ لیڈر نے ایک تار کے ذریعہ اپنے انتہائی رنج و الم کا اظہار کیا۔

مسٹر بکا پرشاد نیپال کانگریس کے صدر نے کہا کہ سردار پٹیل کی موت ایشیا کا ایک بڑا نقصان ہے ہم لوگ جو اس وقت جنگ آزادی میں مشغول ہیں۔ ہمارے لئے ان کی موت ایک بڑا حادثہ ہے۔ آزاد نیپال کے تمام جھنڈے نیچے کر دئے گئے۔

بیرونی سفیروں کے پیغامات

سفیر ترکی۔ ترکی کے قونصل جنرل مقیم بمبئی نے جو تمام غیر ممالک کے سفرا کے عارضی لیڈر ہیں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ سردار پٹیل کی موت پر تمام سفیروں کو بے حد افسوس ہے کیوں کہ وہ ایشیا کے ایک بڑے انسان سمجھے جاتے تھے۔

امریکی سفیر۔ امریکی سفیر مسٹر لائے ہنڈرسن نے کہا کہ سردار پٹیل کی موت سے ہر شخص کو بڑا افسوس ہے وہ صرف ہندستان کے سربرآوردہ سیاست داں نہ تھے۔ بلکہ عالمی ہستی بن گئے تھے۔ جن کو ہندوستان کی سرحدوں کے پار دور دراز کے لوگ بھی جانتے تھے۔ امن کے زبردست علمبردار ہونے کی حیثیت سے میرے ملک میں ان کی بڑی عزت کی جاتی تھی میں ان کی موت پر اپنے ملک کی حکومت اور عوام کی طرف سے اظہار تعزیت کرتا ہوں۔

انڈونیشی سفیر۔ انڈونیشی سفیر نے ڈاکٹر راجندر پرشاد کو ایک تعزیتی پیغام بھیجا ہے جس میں انڈونیشی حکومت اور عوام کی طرف سے اظہار تعزیت کیا گیا ہے۔

وزیر اعظم برطانیہ۔ برطانی وزیر اعظم مسٹر کلیمنٹ اٹیلی نے پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم کے نام ایک پیغام بھیجا ہے جس میں کہا ہے مجھے سردار پٹیل کی موت پر بہت افسوس ہے۔ میں حکومت برطانیہ کی طرف سے آپ، آپ کے ساتھیوں اور ہندستانی عوام کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ سردار پٹیل نے موجودہ زمانہ کے حالات میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ اور ہندوستان کی تاریخ ان کے لئے مستقل جگہ بن گئی ہے۔

جیون ساتھی کو آخری پرنام!!

بمبئی ۱۵ دسمبر۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو جب برلا ہاؤس کے اس ہال میں داخل ہوئے جہاں سردار ولبھ بھائی پٹیل کی لاش رکھی تھی تو غم کی شدت سے ان پر ایک رقت سی طاری ہو گئی۔ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے وہ اپنے جیون ساتھی کے پیروں کی طرف گئے۔ اور جب انھوں نے پرنام کے لئے ہاتھ اٹھائے تو سلنے کی طرف جھک گئے۔ اسوقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ قوم کے رنج و الم کا ایک نشان ہیں۔

میت کے پاس وہ قریب تین منٹ کھڑے رہے اور اس کے بعد جب ایک طرف کو پلٹے تو ان کی آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی تھیں۔

صدر جمہوریہ راجندر پرشاد اور شری راجگوپال آچاریہ نے بھی رنج بھری خاموشی کے ساتھ مرحوم لیڈر کو نذر عقیدت پیش کی۔

ان کے بعد کانگریس کے صدر بابو پرشوتم داس ٹنڈن۔ پارلیمنٹ کے اسپیکر شری ماولنکر اور دوسرے لیڈروں نے سردار کے آخری درشن کئے۔

سردار پٹیل کی راکھ جا رہی ہے

بمبئی ۱۷ دسمبر۔ سردار پٹیل کی کچھ راکھ گجرات صوبائی کانگریس کے صدر مسٹر کنہیا لال دریائے سابرمتی میں بہانے کے لئے اپنے ساتھ احمد آباد لئے جا رہے ہیں۔

احمد آباد والوں کو پہلے اس راکھ کا درشن کرایا جائے گا۔ اور پھر سوگ کے تیرہ دن ختم ہونے کے بعد اس کو دریا کی نذر کر دیا جائے گا۔

مس منی بین دہلی آگئیں!

دہلی ۱۸ دسمبر۔ سردار پٹیل آنجہانی کی صاحبزادی مس مانی بن پٹیل دوپہر کو ہوائی جہاز کے ذریعہ نئی دہلی پہونچی ہیں۔ ہوائی اڈہ پر ان کا خیر مقدم کرنے کے لئے پارلیمنٹ کے اسپیکر مسٹر جی وی ماولنکر کابینہ کے بعض اراکین اعلیٰ افسران اور سردار پٹیل کے دوست موجود تھے۔

مس مانی بین پٹیل کو دیکھتے ہی سب کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا آئیں۔ وہ بہت کمزور معلوم ہوتی تھیں۔ راجکماری امرت کور اور پارلیمنٹ کی دوسری خاتون اراکین نے انھیں ہوائی جہاز سے موٹر تک پہونچایا۔

مس مانی بن پٹیل کے ساتھ ان کے بھائی مسٹر دیا بھائی پٹیل مسٹر جی ڈی برلا، مسٹر وی شنکر۔ مسٹر سردار پٹیل کے پرائیوٹ سکریٹری اور مسٹر دیوداس گاندھی آئے تھے۔

مس مانی بن پٹیل سیدھی اپنی قیامگاہ نمبر ا اورنگ زیب روڈ پر گئیں۔ جہاں متعدد اشخاص ان کے پاس تعزیت کے لئے آئے۔

سردار پٹیل کی راکھ الہ آباد جائے گی!

بمبئی ۱۸ دسمبر۔ آج ایک مخصوص ہوائی جہاز سے مس مانی بن پٹیل مسٹر دیا بھائی پٹیل مسٹر جی ڈی برلا۔ اور مسٹر وی شنکر دہلی روانہ ہو گئے۔

ہوائی اڈہ پر ان لوگوں کو متعدد کانگریسیوں نے خدا حافظ کہا۔ مس مانی بن پٹیل اور مسٹر دیا بھائی پٹیل دہلی میں صدر جمہوریہ۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو مرکزی کابینہ کے وزرا اور پارلیمنٹ کے اراکین سے مل کر الہ آباد کے گنگا جمنا کے سنگم پر سردار پٹیل کی راکھ بہانے کی رسم ادا کرنے کے متعلق انتظامات کے بارے میں صلاح و مشورہ کریں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ لوگ شرادھ کی رسم میں شریک ہونے کے لئے ۲۰ دسمبر تک بمبئی واپس چلے جائیں گے۔ تجویز ہے کہ جس برتن میں سردار پٹیل کی راکھ رکھی جائے گی۔ وہ پہلے بذریعہ ہوائی جہاز دہلی لایا جائے گا۔

موجودہ پروگرام کے مطابق الہ آباد لے جانے سے قبل دہلی میں راکھ کا خیر مقدم صدر جمہوریہ وزیر اعظم اور دوسرے سرکاری افسران کریں گے۔

مسز پنڈت نہرو سے ملنے لندن جائیں گی!

نیو یارک ۱۹ دسمبر۔ امریکا میں مقیم ہندستانی سفیر مسز وجے لکشمی پنڈت نے پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے نمایندے سے بتایا کہ وہ یکم جنوری کو ہوائی جہاز کے ذریعہ لندن کے لئے روانہ ہو رہی ہیں۔ جہاں وہ اپنے بھائی وزیر اعظم نہرو سے دولت مشترکہ کے وزرا اعظم کی کانفرنس کے دوران میں ملاقات کریں گی۔

مسز پنڈت نے کہا کہ پچھلے سال ایک سال میں بہت سے اہم واقعات پیش آئے ہیں اور مجھے ہدایات کی ضرورت ہے۔ لندن کانفرنس دس یا بارہ روز تک رہے گی۔ اور جانے کے بعد مسز پنڈت ہندستان جانے سے بچ جائیں گی۔

یوپی اسمبلی کے اسپیکر کا انتخاب

لکھنؤ ۱۸ دسمبر۔ یوپی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کی مجلس عاملہ نے اسپیکر کے انتخاب کے لئے کانگریسی امیدوار چننے کے واسطے پانچ اراکین کی ایک ذیلی کمیٹی مقرر ہے۔ جو پارٹی کے لیڈر پنڈت گووند بلبھ پنت صدر کانگریس اور اسمبلی کے سابق صدر بابو پرشوتم داس ٹنڈن وزیر تعلیم بابو سمپورنانند وزیر سپلائی و رسائل حافظ محمد ابراہیم اور یوپی کانگریس کمیٹی کے صدر آچاریہ جگل کشور پر مشتمل ہے۔

کاغذات نامزدگی ۲۰ دسمبر تک داخل کئے جائیں گے اور انتخاب ۲۱ دسمبر کو ہوگا۔

غلط طور پر جمع شدہ رقم واپس

لکھنؤ ۱۳ دسمبر۔ حکومت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اتر پردیش کے میونسپل حدود میں واقع آراضی کے بعض کاشت کاروں نے اس غلط فہمی کے ماتحت کہ یوپی زرعی اسامیاں (حصول مراعات) ایکٹ ۱۹۴۹ء کا اطلاق تمام زرعی آراضی پر ہوتا ہے۔ خواہ وہ دیہی علاقہ میں واقع ہوں۔ یا میونسپل حدود میں بھومی دہری حقوق حاصل کرنے کے لئے خاتمہ زمینداری فنڈ میں روپیہ جمع کیا ہے۔ چونکہ اس ایکٹ کی دفعات کا اطلاق میونسپل حدود میں واقع آراضی پر نہیں ہوتا۔ اس لئے اس آراضی کے لئے جو روپیہ جمع کیا گیا ہے۔ وہ ایکٹ کے حدود اختیار میں نہیں آتا۔ چنانچہ میونسپل حدود کے اندر کی آراضی کے لئے جو روپیہ جمع کیا گیا ہے۔ وہ درخواست دینے پر متعلقہ کاشتکاروں کو واپس کر دیا جائے گا۔

پاکستان روپیہ کی قیمت کم نہ کریگا۔

ڈھاکہ ۱۳ دسمبر۔ مشرقی بنگال پاکستان کے گورنر ملک فیروز خاں نون نے اس بات کا اعلان کیا کہ پاکستان اپنے روپیہ کی قیمت میں تخفیف نہ کرے گا۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ ایسا کرے گا۔ وہ خوش خیالی میں مبتلا ہیں۔

اٹیلی سے چرچل کی ملاقات

لندن۔ ۱۳ دسمبر۔ کل رات مسٹر چرچل نے برطانی وزیر اعظم سے نجی طور پر ان کی صدر ٹرومین کی گفتگو کا حال پوچھا۔ جمعرات کو پارلیمنٹ میں ٹرومین اٹیلی گفتگو پر مباحثہ ہونے والا ہے۔ جس میں برطانی وزیر اعظم اور حزب مخالف کے لیڈر خاص طور پر حصہ لیں گے۔ مسٹر چرچل اور مسٹر اٹیلی کی اس گفتگو میں اس مباحثہ کے نکات کو واضح کیا گیا ہے۔

سبد گل

میک آرتھر کا خواب

تم مجھے کہاں لئے جا رہے ہو۔ اس سکون سے مجھو الجھن ہوتی ہے۔ مجھ جیسے پیدائشی جنرل کے ذہن دل و دماغ کو تو راحت صرف بم پھٹنے اور توپ چلنے کی آواز سے ملتی ہے۔

میری بوڑھی آنکھیں ایک عرصہ سے جھلسے ہوئے انسانی چہرے اور پسی ہوئی لاشیں دیکھنے کو ترس رہی ہیں۔ بڑی کوششوں کے بعد ایک نادر موقعہ ملا ہے۔ کیا تم مجھے اس سے محروم کر دینا چاہتے ہو۔ میں اسے کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔

تمہاری یہ امن دنیا جس پر تم میرے معشوق ایٹم بم کا گلا گھونٹ دینا چاہتے ہو میرے جنگ پسند دل کے لئے کوئی جاذبیت نہیں رکھتی ہے۔

تم نہیں جانتے! آج میرے اس خواب کی تعبیر ہونے والی ہے جسے میں بچپن سے دیکھا کرتا تھا لیکن اس کو عملی جامہ پہنانے کی کوئی صورت نظر آتی نہ تھی۔

اور میں اس کو نفرت سے دل ہی دل میں کڑھتا رہتا تھا۔ میں اپنے زمانہ کے سائنس دانوں کا بہت احسان مند ہوں کہ انھوں نے اپنی دماغی کاوشوں سے میرے اس خیالی معشوق کو ایٹم بم کا جامہ پہنا کر میرے سامنے کھڑا کر دیا۔ اور کیا اب تم چاہتے ہو کہ میں اس سے آنکھیں موڑ لوں۔ اور اس کی خون آشام ادائیں دیکھنے سے اپنے کو محروم کر دوں۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے!۔

تمہاری یہ آنی جانی دنیا بستی اور اجڑتی رہے گی۔ لیکن اگر یہ موقع ہاتھ سے نکل گیا تو پھر مجھے اپنی دیرینہ تمنا پورا کرنے کا کبھی موقع نہ ملیگا۔ اور میں یہ داغ قبر میں لے کر جاؤں گا۔ اور وہاں بھی مجھے چین نہ ہوگا۔

مجھے اپنا خواب اتنا ہی پیارا ہے جتنی تمھیں اپنی پرامن خیالی دنیا۔ تم یہ کیوں چاہتے ہو کہ میں اپنے خواب کو عملی جامہ پہنا کر اپنے بوڑھے دل کو تسکین نہ دوں۔ جس طرح تمھیں ہنستے ہوئے چہرے، مسکراتی ہوئی آنکھیں اور جھومتے ہوئے جسم دیکھ کر لطف آتا ہے۔ اسی طرح جھلسے ہوئے چہرے ڈوبی ہوئی آنکھیں اور تڑپتے ہوئے جسم میری آنکھوں کے لئے ابدی راحت کا باعث ہوتے ہیں۔ تمھیں کیا حق ہے اپنے لطف کے لئے میری راحت چھیننے کی کوشش کرو۔

جاؤ! میرے سامنے سے ہٹ جاؤ!۔ امن و صلح کی باتیں میرے کانوں کے لئے پٹرولنٹر کا کام کرتی ہیں۔ میں نے ایسی لغو باتیں کو سننے سے اپنے کان بہرے کر لئے ہیں۔

اب یہ کان! ایٹم بم کی آواز کے علاوہ کوئی دوسری آواز سننے کے لئے تیار نہیں۔!

ہندستانی قومیت کے گورکھے اور برطانی فوج

نئی دہلی ۱۸ دسمبر۔ وزیر حکومت مسٹر ستیہ نرائن سنہا نے پارلمینٹ میں ایک تحریری بیان میں بتایا کہ برطانی حکومت نے حکومت ہند کو یقین دلایا ہے کہ ہندستانی قومیت رکھنے والے گورکھوں کو برطانی فوج میں بھرتی نہ کیا جائے گا۔

اس بیان میں ایسے متعدد ضمنی سوالات کا جواب ہے۔ جو پارلمینٹ کے نشہ کے پہلے اجلاس میں کئے گئے تھے۔

بیان میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ نیپال اور ہندستان کے سہ جانبی معاہدہ کے مطابق برطانی فوج میں گورکھوں کی ۸ بٹالین ہوں گی۔ اور اگر حکومت برطانیہ اس میں اضافہ چاہے گی تو یہ حکومت نیپال کی رضامندی سے ہوگا اور اسکا اثر ہندستانی فوج میں گورکھوں کی بھرتی پر نہ پڑیگا۔

بچوں کی دنیا

ایک نصیحت آموز تمثیل!

(از جناب بلدیو سنگھ جین پراٹھی ریواڑی)

تھوڑا عرصہ گذرا کہ رام نگر میں ایک اندھا اور ایک لنگڑا رہتا تھا۔

گرمی کا موسم تھا۔ اور دوپہر کا وقت۔ لو سے بچنے کے لئے سب لوگ اپنے اپنے کواڑ بند کئے تھے۔ طالب علم جبرا اور قہرا اسکول میں گھورتے تھے بتایا ہوا کام جلدی سے ختم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور بڑے بوڑھے چارپائیوں پر لیٹے ہوئے بے چینی سے کروٹیں بدل رہے تھے۔ اچانک "آگ! آگ" کی رونگٹے کھڑے کر دینے والی صدا نے سب کو چونکا دیا۔ لوگوں کے ہوش اڑ گئے اور بدحواسی کے عالم میں ادھر ادھر بھاگنے لگے۔

اندھا اور لنگڑا ایک ہی محلہ میں رہتے تھے۔ وہ بھی گھر سے نکل آئے۔ لیکن انھیں ڈر تھا کہ اس بد حواسی میں ہمیں کوئی نہ پوچھے گا۔ کہ کس کھیت کی مولی ہیں اور ہمیں اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔

آگ لحظہ بہ لحظہ بڑھ رہی تھی۔ اور انھیں اپنی موت سر پر دکھائی دینے لگی۔

لیکن کسی دانا کا قول ہے کہ "ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔"

یکایک اندھے کو ایک تجویز سوجھی اس نے لنگڑے سے کہا کہ:

"بھائی، اب بیٹھے رہنے کا وقت نہیں یہ تو تم جانتے ہو کہ تمہارے آنکھیں ہیں۔ لیکن دوڑ نہیں سکتے۔ میں دوڑ تو سکتا ہوں لیکن آنکھیں نہ ہونے کی وجہ سے ٹھوکر لگنے کا خطرہ ہے۔ اگر تم چاہو تو تمہیں میں اپنی پیٹھ پر چڑھا لیتا ہوں تم میری رہبری کرنا۔ اور اس طرح ہم دونوں بھاگ کر اپنی جان بچا سکیں گے۔

لنگڑا فرط مسرت سے اچھل پڑا اور کہنے لگا! بھئی واہ تجویز تو خوب ہے۔ اس میں مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔

یہ کہہ کر وہ اندھے کی پیٹھ پر سوار ہو گیا۔ اور اسے راستہ بتانے لگا۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں وہ گاؤں سے باہر نکل گیا۔ اور اس طرح اپنی جان بچالی۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ اتفاق میں بڑی طاقت ہے!!۔

موج تبسم

ایک شخص جس کی موٹر میں آگ لگ گئی تھی بیمہ کمپنی سے بیمہ کی رقم وصول کرنے گیا۔

منیجر کمپنی۔ تم کو روپیہ نہیں ملے گا۔ اس کے بجائے دوسری موٹر دے دی جائے گی۔

شخص۔ خدا خیر کرے اگر تمہارے یہاں یہی دستور ہے تو میں جو روپیہ تم کو اپنے والد کی زندگی میں بیمہ کرانے کے لئے دیا تھا۔ اس کو واپس کر دو۔ میں ایسے بیمہ سے باز آیا!

ضعیف مریض۔ ڈاکٹر صاحب مجھے آپریشن کر کے پچیس برس کا نوجوان بنا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر۔ بیشک۔

مریض۔ کیا فیس لیجئے گا۔

ڈاکٹر۔ صرف ہزار روپیہ

مریض۔ اور کیا سترہ برس کا نوعمر بھی بنا سکتے ہیں۔؟

ڈاکٹر۔ جی ہاں۔ اس کی فیس صرف پانچ ہزار روپیہ ہوگی۔

مریض سے ۶ ماہ بعد ڈاکٹر نے رقم طلب کی تو اس نے کہا۔

مریض۔ ڈاکٹر صاحب ہوش کی دوا کیجئے میں ابھی نابالغ ہوں۔ ابھی دعویٰ کر دوں گا۔

افسانہ

دو محبت سے لبریز دلوں کی دردناک کہانی

بہت رات گئے جب شادی کے ہنگامے سے تھک تھکا کر سب اپنے بستروں پر جا سوئے اس وقت بھی بینا جاگ رہی تھی۔ یہ کون ہیں۔ ایک پیارا پیارا مردانہ نکھرا آنکھوں تلے آ جاتا۔ اور بینا کے دماغ میں یہ سوال گونج سا اٹھتا۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ گویا آج اس کی چیز کھو گئی ہے۔ شاید دل اور وہ چیز انھوں نے چرائی ہے۔ ان بھولے بھولے مکھڑے والے نے۔ بینا نے سوچا۔ جھرنا ہی تو انھیں تک رہی تھی۔ سر شام جب وہ دونوں کھڑکی میں مردانے کا منظر دیکھ رہی تھیں تو۔

جھرنا نے کہا۔ بینا۔ یہ جیجا جی کے پاس کون بیٹھے ہیں گورے گورے سے۔

بینا نے جواب دیا۔ مجھے تو ان کے چھوٹے بھائی لگتے ہیں۔ ارے وہ تو ادھر ہی دیکھ رہے ہیں۔ شاید تمہیں ہی کو تاک رہے ہیں جھرنا"

جھرنا نے چڑ کر کہا۔ اچھا اچھا

کیا انھوں نے جھرنا کی ہی چیز چرائی ہے جو میری چوری ہو گئی ہے۔

بینا کی آنکھیں نیند سے بوجھل ہونے لگیں۔

جھرنا کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جب سے ان کو دیکھا ہے کسی کام میں جی نہیں لگتا۔ وہ دکھائی دے جاتے ہیں تو طبیعت کھل جاتی ہے۔ ورنہ دل پر اداسی چھائی رہتی ہے۔ وہ کوشش کرتی کہ ان کے بارے میں کچھ نہ سوچے مگر دل نہ مانتا۔ وہ کر ان کا خیال آتا۔ وہ دل سے پوچھتی آخر تو ان کی خیالی تصویر مجھے بار بار کیوں ان کی دکھاتا ہے۔ دل نے جواب دیا۔ وہ مجھ میں آ بسے ہیں۔

شادی کا دوسرا دن تھا۔ دفعتاً باجے بجنے لگے۔ سب عورتیں یہ دیکھنے کو آ گئیں کہ کون کیا دے رہا ہے۔ جھرنا دولہا دولہن کی طرف دیکھنا چاہتی تھی۔ کہ اس کے نین ان کے نینوں سے جا ملے۔ وہ اسی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ جھرنا نے شرما کر منہ پھیر لیا۔ اس کے دل نے دھڑک کر کہا۔ وہی ہیں کل والے۔ تم ہی کو دیکھ رہے ہیں۔ ہو نہ ہو یہ جیجا کے بھائی ہیں۔ بڑی بہن کے شوہر کے بھائی۔ اس کا دل خوشی سے اچھل پڑا جیجا کے ہاں ان کے درشن ہوں گے۔ اور۔۔۔۔۔۔

بینا نے گھر واپس آنے کے بعد۔ اپنے کمرے میں لیٹے ہوئے دونوں ہاتھوں اپنے سینہ تھام کر آہستہ سے کہا۔ "یہ تم کیا کر گئے"

اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور اسے ایسا محسوس ہوا گویا۔ ان آنسوؤں کی جھلملیوں میں سے وہ سامنے کھڑے دکھائی دے رہے ہیں۔ اپنا بھولا بھولا مکھڑا لئے ہوئے۔

بینا نے بیقرار ہو کر کہا۔ "بھگوان میں کیا کروں" دل نے جواب دیا۔ اپنی کسی سہیلی سے کہہ کے ماں باپ تک بات پہنچاؤ۔ وہ ان سے رشتہ کا۔ بندوبست کریں۔

ستیا نے چھوٹی بہن جھرنا کو اپنے گھر بلا رکھا تھا۔ اسکول کی چھٹیاں تھیں۔ جھرنا بہن کے پاس وقت گذار رہی تھی۔ وہ ایک رنگین تمنا لئے ہوئے بہن کے گھر آئی تھی۔ وہ بھی کالج کی چھٹیوں میں گھر آئیں گے۔

گھر کے پچھواڑے ایک ندی بہتی تھی ستیا اور جھرنا دونوں ندی کے کنارے بیٹھی تھیں سورج آہستہ آہستہ ڈوبتا جا رہا تھا۔

نمستے بھابی جی۔

ستیا نے دیور کو دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔ "کب آئے بسنت"

"ابھی ابھی بسنت نے مسکرا کر کہا۔

جھرنا کی نظریں زمین کی طرف تھیں۔ مگر دل جیسے ان کی بھولی بھولی صورت کو تاک رہا تھا۔

یہ میری چھوٹی بہن ہے۔ جھرنا۔ ستیا نے کہا

جی ہیں۔۔۔۔ کہہ کر بسنت رہ گیا۔

ستیا ہنس پڑی۔

جھرنا اور بسنت دونوں کے دل میں بھی ہنس رہے تھے۔ ایک رسیلی میٹھی لذیذ ہنسی۔

چھٹیاں ختم ہوئیں۔ اسکول کھلا۔ جھرنا نے بینا کے پیچھے سے آ کر کہا اور اس کی آنکھیں بند کر لیں۔

بینا نے آنکھیں چھڑاتے ہوئے کہا۔ جھرنا دیوی ہیں جھرنا دیوی۔

جھرنا نے ہنسی کا ایک چہکار کے ساتھ بینا کی آنکھیں کھول دیں۔ بینا نے کہا۔ "اپنے جیجا جی کے گھر گئی تھیں کیسے دن کٹے۔"

جھرنا نے کہا۔ "وہ تھے نا ایک مٹر بھولے بھولے سے۔!"

جھرنا کے یہ الفاظ کان میں پڑتے ہی بینا کو ان کا تصور بندھ گیا۔ اور وہ ایسی ہو گئی گویا وہ یہاں ہے ہی نہیں۔

جھرنا کہہ رہی تھی۔ "وہ جیجا جی کے چھوٹے بھائی ہیں۔ کالج میں پڑھتے ہیں۔ چھٹیوں میں آئے ہوئے تھے۔ شریف بہت ہیں۔ دو ایک دفعہ باتیں بھی ہوئیں۔

مگر بینا اپنے تصورات میں گم تھی۔ اس کا دل گویا ان کے خیال میں ننھا سا ہو کر جھوم رہا تھا۔ اور جھوم جھوم کر خود سے کہہ رہا تھا۔ پتا جی کو ان کا پتہ معلوم ہو گیا ہے۔ انھوں نے ان کے والد سے اپنے ایک دوست کے ذریعہ رشتے کو کہلوایا ہے یہ بتا دیا ہے کہ بہت سادہ بیاہ ہوگا۔ تم نے بڑے لڑکے کی جس گھرانے میں کی ہے۔ وہ ہم سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ ہم اتنا دیں گے کہ آپ بڑے لڑکے کی شادی کو بھول جائیں گے۔ پتا جی کے دوست نے یقین دلایا ہے کہ میں لڑکے کے باپ کو خوب اچھی طرح جانتا ہوں اطمینان رکھو۔ بات پکی کرا دوں گی۔ میرا ذمہ یہ رشتہ ہو جائے گا۔

جھرنا کے بار بار ستیا کے یہاں آنے جانے سے ستیا کے سب سسرال والے اس سے اچھی طرح واقف ہو گئے۔ اور خاص کر بسنت۔ وہ تو اس کو اپنے من مندر کی دیوی سمجھنے لگا۔ جھرنا اور بسنت دونوں ایک دوسرے سے خوب گھل مل کر باتیں کرتے۔ پریم کے دبے دبے احساس سے رنگی ہوئی باتیں میٹھی میٹھی۔ سہانی سہانی۔ باتیں جیتیں۔ دو تین اور دوستی گہری محبت میں بدل گئی۔ جھرنا کی ماں اور ستیا دونوں چاہتی تھیں کہ جھرنا کا بیاہ بسنت سے ہو جائے۔

بسنت کی البیلی اداؤں اور اس کے من موہنے سبھاؤ نے سب کو اپنا لیا تھا۔ جھرنا کی ماں اور ستیا دونوں نے جھرنا کے پتا جی کو اپنی خواہش سے آگاہ کیا۔ وہ اس پر آمادہ ہو گئے کہ بسنت کے باپ سے سلسلۂ گفتگو اٹھائیں۔ مگر اسی اثنا میں وہ دفعتاً بیمار ہو گئے۔ بات ادھر ہی رہ گئی۔

بسنت کے باپ نے اپنے دوست سے جب یہ معلوم کیا کہ ان کے چھوٹے لڑکے کو ایک پڑھی لکھی اور مالدار گھرانے کی لڑکی مل سکتی ہے تو وہ بہت خوش ہوئے بات لانے والا ان کا دوست تھا۔ اور وہ اسے اپنے ہی خواہوں میں سمجھتے تھے۔ انھوں نے وعدہ کر لیا کہ بسنت کا بی اے کا نتیجہ آ جائے تو میں شادی کر دوں گا۔

بینا کو یہ خبر ملی تو اس کا دل خوشی سے لہرانے لگا!

جھرنا کے باپ اچھے ہو چکے تھے جھرنا بہن کے ہاں آئی ہوئی تھی۔ شام ہونے میں ابھی کچھ دیر تھی۔ وہ ندی پر اشنان کرنے گئی۔ نہانے سے پہلے وہ ندی کی لہروں سے لطف اٹھانے کے لئے پانی میں پاؤں ڈال کر بیٹھ گئی۔ اور اپنے گورے گورے خوبصورت پاؤں کی ہلکی ہلکی ٹھوکروں سے پانی اچھالنے لگی۔! اس کے دل اور دماغ میں کسی کے خیالات چکر لگا رہے تھے۔ ان خیالات میں وہ اتنی محو تھی کہ اسے خبر نہ رہی کہ پیچھے سے کون آ کر اس کے قریب بیٹھ گیا۔ جب بسنت نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔ تو وہ چونک پڑی۔ اور کچھ حیا سے سکڑ گئی۔ پھر بسنت کو دیکھ کر مسکرائی اور اپنے دونوں ہاتھ کے درمیان اس کا ہاتھ دبا لیا۔ شام کے دھندلکے میں جب وہ دونوں اٹھ کر گھر کی طرف ×

×۔ چلے تو ان کے دل باہمی عہد و پیمان کی لذت سے سرشار تھے۔ انھوں نے ایک دوسرے اٹوٹ وعدہ کر لیا تھا کہ وہ زندگی بھر کے لئے ایک دوسرے کے ہو چکے ہیں۔

جھرنا کے پتا بیمار ہو کر اچھے ہو چکے تھے۔ مگر اصل میں وہ تندرست نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ سنبھالا لیا تھا چند دن بعد بیماری نے انھیں پھر آن دبایا۔ اور اس مرتبہ کچھ اس طرح دبوچا کہ ان کو ختم ہی کر کے چھوڑا۔

جھرنا کے پتا کے موت کی وجہ سے جھرنا کی شادی کی بات ایک بار پھر التوا میں پڑ گئی۔

ستیا نے یہ سوچا کہ اب باپ کے اس دنیا میں نہ رہنے کے بعد بڑے بہنوئی کو جھرنا کی شادی کا اختیار ہے۔ اس لئے اب کچھ دن بعد انہی سے اپنے سسر سے کہلوائے گی۔ بسنت کے بی اے پاس کرنے میں تھوڑے ہی دن رہ گئے ہیں نتیجہ نکل آئے گا۔ وہ تعلیم سے فارغ ہو جائے گا تو جھٹ جھرنا اور بسنت کی شادی ہو جائے گی

جھرنا کے امتحان کے دن بھی قریب آتے جا رہے تھے۔ وہ بہت جی لگا کر محنت کر رہی تھی۔ اس نے ایک دن رات ایک کر ڈالے۔ بسنت کو اچھا نتیجہ دکھا کر خوش کرنے کے ولولے نے اسمیں بجلی بھر دی تھی۔

بینا نے پڑھنا چھوڑ دیا۔ جھرنا نے ایک دن اس سے پوچھا۔ "تم نے آخر پڑھنا کیوں چھوڑ دیا۔"

بینا نے مسکرا کر کہا ایک ہلکی سی انگڑائی لے کر کہا۔ اب پڑھ کر کیا کریں گے"

اس کے دل سے خوشی سے ہنستے ہوئے اس سے کہا۔ اب ہم کو دو دلی جانے کے کوئی رشتے کی بات کامیابی سے چل رہی ہے۔ ان کا نتیجہ بی اے کا نکل آئے تو شادی ہو جائے گی۔ ان کے پتا جی نے ہمارے پتا جی کو وعدہ کر لیا ہے۔ ایسا ہم پڑھ کر کیا کریں گے۔ کیوں پڑھیں کس لئے پڑھیں۔ ان کے والد نے کہہ دیا ہے بس لڑکی جتنا پڑھ گئی ہے کافی ہے۔"

بسنت امتحان کے بعد گھر آیا تو یہ دیکھ کر اسے بڑی خوشی ہوئی کہ گھر کی جھاڑ پونچھ ہو رہی ہے۔ اور شادیاں کی تیاریاں ہیں۔ اور مگر جب اس نے سنا کہ اس کی شادی جھرنا سے نہیں بلکہ کہیں اور ہو رہی ہے تو اس کے حواس پر بجلی گر پڑی۔

ستیا نے ماں کو لکھ دیا کہ میرے سسر نے ہمارے رشتے کو ٹھکرا کر کہیں اور رشتہ طے کیا ہے اور وہاں سے زیادہ دہیز ملنے کی امید ہے۔ اب تم اس سلسلہ میں کچھ نہ لکھنا۔ خواہ مخواہ بے عزتی کرانے سے کوئی فائدہ نہیں۔"

جھرنا جس وقت ماں کو بڑی بہن کا یہ خط سنا رہی تھی اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا خط سنانے کے بعد وہ روتی ہوئی اپنے بستر پر جا گری۔ اور اس نے بسنت کی خیالی تصویر سے کہا۔ تم نے کچھ بھی نہ کیا۔

بسنت کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے دوسرے دن ہی جو المناک حادثہ ہوا۔ اس سے بسنت کے والد کے سب احباب میں رنج اور افسوس کی لہر دوڑ گئی۔

بسنت کے بڑے بھائی کی سالی آئی ہوئی تھی۔ شام کو کھانے کے وقت ان دونوں کا کہیں پتہ نہ چلا صبح کو ان کی لاشیں ندی سے برآمد ہوئیں۔ دونوں ایک دوسرے سے ہم آغوش تھے۔ اور موت کی نیند سونے کی حالت میں بھی ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراتے معلوم ہوتے تھے۔

خان عبدالغفار خان تندرست

کراچی ۱۹ دسمبر۔ حکومت پاکستان نے خان عبدالغفار خاں کی صحت کے بارے میں ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے۔ خان عبدالغفار خاں آج کل نظر بند ہیں

پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت پنجاب سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ خان عبدالغفار خاں کی صحت ٹھیک ہے۔

یوگوسلاویہ کے لئے امریکی امداد

واشنگٹن ۱۹ دسمبر۔ امریکی ایوان نمایندگان نے یوگوسلاویہ کے لئے تین کروڑ اسی لاکھ ڈالر کی امداد منظور کر لی ہے۔ یہ امداد یوگوسلاویہ میں خشک سالی کے سلسلہ میں منظور کی گئی ہے۔

ہندوستان شاہ تربھون کو بادشاہ برقرار رکھنا چاہتا ہے

۲۱ دسمبر کو شاہ نیپال تربھون کے بارے میں وزیر اعظم پنڈت نہرو نے پارلیمنٹ میں نعرہ ہائے تحسین کے درمیان ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ نیپال کے امن اور استحکام کے لئے ان کا بادشاہ برقرار رہنا ضروری ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ ہر حالت میں ہمارے خیال میں مناسب یہی ہے کہ ان کے اقتدار کو باقی رکھا جائے گا۔ کیوں کہ اس کے برخلاف کیا گیا تو پیچیدگیاں پیدا ہوں گی۔ اور پر امن حل مشکل ہو جائے گا۔

انھوں نے ایوان میں یہ انکشاف کیا کہ وزیر اعظم نیپال نے حکومت ہند کو مطلع کیا کہ وہ اس مہینے کے آخر تک آئینی اور دیگر اصلاحات کا اعلان کر دیں گے۔

ایوان کے سامنے پنڈت نہرو نے اس توجہ نامہ کا متن پڑھا۔ جو حکومت ہند نے حکومت نیپال کے وفد کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور وہ جواب بھی پڑھا۔ جو اس توجہ نامہ پر ۱۹ دسمبر کو موصول ہوا تھا۔

ہندوستان نے اپنے توجہ نامہ میں نیپال کو تین مشورے دئے تھے۔ اولاً یہ کہ الکشن کے بعد دستوری اسمبلی قایم کی جائے جو نیا دستور مرتب کرے۔

دوسرے یہ کہ ایک عبوری حکومت بنائی جائے۔ اور اس کا وزیر اعظم رانا کے خاندان کا ایک فرد ہو۔ اور تیسرے یہ کہ شاہ تربھون کے اقتدار شاہی کو برقرار رکھا جائے۔ اور انھیں اپنا نائب مقرر کرنے کا حق ہو۔

توجہ نامہ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان کا مقصد یہ ہے کہ نیپال آزاد رہے۔ مضبوط ہو اور ترقی کرے۔ گو یہ تمام مشورے دوستانہ ہیں۔ لیکن یہ بہت ضروری ہے کہ موجودہ نظام حکومت میں وسیع اصلاحات کی جائیں۔

نہرو لندن کانفرنس کے بعد کراچی جائیں گے۔

نئی دہلی - ۲۱ دسمبر۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے پاکستان مسٹر لیاقت علی خان کو مطلع کیا ہے کہ وہ لندن سے وزراء اعظم کانفرنس میں شرکت کر کے واپس آنے کے بعد کراچی آسکیں گے۔ دونوں وزراء اعظموں کے درمیان "نا جنگ اعلان" کے بارے میں جو مراسلت ہوئی تھی۔ وہ چھپی ہوئی شکل میں اراکین کے لئے ایوان میں آج پیش کی گئی۔

پنڈت نہرو نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ میں ہمیشہ کی طرح اب بھی اس کا قائل ہوں کہ نا جنگ اعلان کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان تنازعہ امور پر زیادہ دوستانہ اور خوش گوار ماحول میں گفتگو ہو سکے گی۔ اور دنیا پر جو جنگ کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ ان کو دور کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوگی۔

پنڈت نہرو نے وزیر اعظم پاکستان کی اس یقین دہانی کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہ پاکستان ہندوستان پر حملہ کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ اور مسئلہ کشمیر کا پر امن حل چاہتا ہے۔ لکھا ہے کہ جیسا میں نے پارلیمنٹ میں ۲۸ نومبر کو اعلان کیا تھا۔ ہندوستان امن کا علمبردار ہے اور ہم اپنے ہمسایہ ملک کے ساتھ پر امن رہیں گے۔

مسٹر لیاقت علی خاں نے ۲۰ نومبر کو خط میں جو باتیں لکھی ہیں۔ ان کا مفصل جواب پنڈت نہرو نے اپنے خط میں دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ پاکستانی پریس میں ہندوستان کے خلاف بڑا پروپگنڈا ہو رہا ہے خصوصاً ڈان میں۔

کشمیر کے بارے میں انھوں نے لکھا ہے کہ ہندوستان ہمیشہ کشمیر کے متعلق ایک ایسے حل پر تیار رہا ہے اور ہے جس کی بنیاد ریاست کے مکمل تحفظ پر ہو۔ اور جس میں کشمیر اور جموں کے عوام کو خود اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار ہو۔ پنڈت نہرو نے نہروں کے پانی کے متعلق مسٹر لیاقت علی خاں کے ایک بیان کی تردید بھی کی ہے۔

نفیس الحسن یو۔ پی اسمبلی کے اسپیکر

۲۱ دسمبر کو ڈپٹی اسپیکر مسٹر نفیس الحسن کو یو پی اسمبلی کا اسپیکر منتخب کر دیا گیا۔ اسپیکر کی جگہ مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن کے استعفیٰ دینے سے خالی ہوئی تھی۔

مسٹر نفیس الحسن کو کانگریس نے اپنے امیدوار کی حیثیت سے نامزد کیا تھا۔ چونکہ دوسری پارٹی کی طرف سے کسی دوسرے شخص کا نام نہیں پیش کیا گیا تھا۔ اس لئے وہ متفقہ طور پر اسپیکر منتخب ہو گئے۔

موجودہ اسپیکر اسمبلی پہلے مسلم لیگ کے ممبر تھے لیکن حال میں انھوں نے اپنی پارٹی سے استعفیٰ دے کر کانگریس میں شرکت کر لی تھی۔

محفوظ الرحمٰن حزب مخالف میں

لکھنؤ ۲۱ دسمبر۔ وزیر تعلیم یو۔ پی کے سابق پارلیمنٹری سکریٹری مولانا محفوظ الرحمن نے یو پی اسمبلی میں موجودہ اجلاس کے آغاز سے حزب مخالف کی نشستوں پر بیٹھنا شروع کر دیا ہے۔ جب ایک اخباری نمایندہ نے ان سے پوچھا "کیا آپ نے جن کانگریس کی مستقل شمولیت قبول کر لی ہے۔" تو انھوں نے جواب دیا "نہیں، لیکن حزب مخالف پر مستقل بیٹھنے کا فیصلہ ضرور کر لیا ہے۔"

مولانا محفوظ الرحمن اپریل ۱۹۴۶ء سے ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء تک وزیر تعلیم کے پارلیمنٹری سکریٹری رہے ہیں۔

شکر کی باقاعدہ راشننگ ختم

حکومت ہند نے محکمہ زراعت کی طرف سے صوبائی حکومتوں کو جو ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ ان کے مطابق شکر کی ملکی طور پر راشننگ ختم ہو جائے گی۔ لیکن راشن کی دوکانوں سے شکر مقررہ مقدار غیر رسمی طور پر ملتی رہے گی صوبے کے اندر شکر کی نقل و حمل پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔ اور بین صوبائی نقل و حمل کی بھی اجازت ہوگی۔ اس فصل کے لئے شکر اور گڑ کی پالیسی پر دوبارہ غور و خوض کرنے کے بعد حکومت اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ موجودہ حالات میں جبکہ شکر کافی مقدار میں درآمد کرنا ممکن نہیں اگر شکر کا کنٹرول اٹھا لیا گیا تو شکر کی ذخیرہ اندوزی منافع بازی اور چور بازاری شروع ہو جائے گی۔ اور صارفین کو دقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس لئے کنٹرول تو جاری رہے گا۔ مگر اس طرح کہ کنٹرول اٹھنے سے جو فائدہ ہوتا وہ ختم ہونے نہ پائے۔

اس لئے طے کیا گیا ہے کہ کولہو کے نئے لائسنس جاری نہ کئے جائیں گے۔ اور گڑ بنانے پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔ گڑ کی مقررہ قیمتوں میں تبدیلی کی جائے گی گنے کی قیمت ایسی رکھی جائے گی کہ شکر کی پیداوار میں اضافہ ہو سکے اور کارخانوں سے جو شکر نکلے وہ معقول طریقہ پر تقسیم کی جائے۔ اور اتنی بچ جائے کہ کھلے بازار میں بھی بک سکے۔

راشن کارڈ کے ذریعہ روئی کی تقسیم!

بنارس ۲۱ دسمبر۔ بنارس کے عوام اس سال خوب سردی کھا رہے تھے۔ اس لئے کہ روئی چار روپیہ سیر بک رہی تھی۔ اور اتنی ان میں مقدرت نہ تھی کہ وہ اسقدر مہنگی روئی خرید کر لحاف رضائیاں اور گرم کپڑے بنوا سکتے آخر اب ڈسٹرکٹ سپلائی افسر نے ان سردی زدوں کی حالت پر رحم کیا ہے۔ اور راشن کارڈ کے ذریعہ روئی کی تقسیم کا انتظام کر دیا ہے۔ چنانچہ شہر میں دو درجن روئی کی دوکانیں کھول دی گئی ہیں جن پر ایک روپیہ دس آنہ سیر کے حساب سے ہر کارڈ پر ڈیڑھ سیر روئی ملا کرے گی۔

ضلع کے اور شہروں میں بھی یہی انتظام کیا جا رہا ہے۔

فوج کے اخراجات کم کرنے کا کام جاری ہے

نئی دہلی ۲۱ دسمبر۔ وزیر اعظم نہرو نے آج پارلیمنٹ میں بتایا کہ حکومت پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہوئے فوج کی لڑنے کی طاقت گھٹائے بغیر اس کی تعداد گھٹانے کا کام جاری رکھ رہی ہے۔ ہم فوج کے اس عناصر کو گھٹا رہے ہیں۔ جو ساز و سامان سے مناسب طور پر لیس نہیں ہیں۔ اور جن کو دوسرے عناصر کی بہ نسبت اچھی ٹریننگ نہیں ملی ہے۔ اس لئے ہماری لڑنے والی طاقت پر برا اثر نہیں پڑ رہا ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ حکومت کو تجربہ یا ہوا ہے کہ نہ گھٹا سکتی ہے اور نہ گھٹانے کا خیال ہی دل میں لا سکتی ہے۔ کیوں کہ ان کی تعداد بہت کم ہے۔

ایوان نے پنڈت نہرو کے اس بیان کا پر جوش خیر مقدم کیا کہ موجودہ عالمی صورت حال میں جنگ کی صورت میں ہندوستان کو مشرق او مغرب کے دوسرے ترقی یافتہ ملکوں کے مقابلہ میں کم خطرہ ہے۔

ایوان نے ۱۸ کروڑ کے ضمنی مطالبہ کو منظور کر لیا جس میں ساڑھے سولہ کروڑ فوج کے لئے اور ۱۸ کروڑ ۳۳ لاکھ روپیہ دفاع کی مد کے بھی شامل ہیں۔

سوت کی برآمد روکنے پر غور!

لکھنؤ ۲۱ دسمبر۔ حکومت ہند اسبات پر غور کر رہی ہے کہ ملک سے سوت کی برآمد روک دے۔ اس کی ضرورت اس لئے لاحق ہوئی کہ ملک میں سوت کی قلت ہے اور کرگھے پر کام کرنے والوں کو اس کی سخت ضرورت ہے صرف یو پی کو تقریباً ۹ ہزار سوت کی گانٹھیں ہر مہینے درکار ہوتی ہیں۔ جب کہ حکومت انھیں محض ساڑھے پانچ ہزار ہی مہیا کر پاتی ہے۔ اس لئے کہ ملک سے سوت ڈالر حاصل کرنے کے لئے باہر بھیجا جاتا ہے۔

اس برآمد کا نتیجہ یہ ہے کہ یوپی میں کرگھے کی صنعت پر بہت برا اثر پڑا ہے۔ اور بیکاروں میں بیکاری تیزی سے پھیل رہی ہے۔

۶۵ نظر بندوں کی رہائی کا حکم!

کلکتہ ۲۱ دسمبر۔ کلکتہ ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس سین اور مسٹر جسٹس چندر نے حکومت مغربی بنگال کو حکم دیا ہے کہ وہ ان ۶۵ نظر بندوں کو فوراً رہا کر دے جو غداری کی نظری ایکٹ کے ماتحت سزا بھگت رہے ہیں۔

سوشلسٹ پارٹی چندہ جمع کرے گی

لکھنؤ ۲۱ دسمبر۔ آج یہاں ایک صحافتی ملاقات میں سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا کہ شاید ہماری پارٹی آیندہ عام انتخابات کے اخراجات کے لئے چندہ جمع کرے۔ اس لئے کہ ہماری تائید و امداد کے لئے کوئی سرمایہ دار نہیں ہے۔

کوریا میں حیوانی قتل و غارت بند

سیوال ۲۱ دسمبر۔ جنوبی کوریا کی حکومت نے آج اعلان کیا ہے کہ سیاسی قیدیوں کا قتل اسوقت تک کے لئے روک دیا گیا ہے جب تک کہ اس الزام کی تحقیقات نہ ہو جائے۔ کہ سیاسی قیدیوں کا قتل انتہائی وحشیانہ طریقے سے کیا جا رہا ہے۔

بہار میں راشن کے نئے قواعد!

پٹنہ ۲۱ دسمبر۔ حکومت بہار نے مرکزی حکومت کے مشورہ سے راشننگ کے سلسلہ میں ان تمام احکام و قواعد کو منسوخ کر دیا جو ۱۹۴۳ء سے اب تک جاری ہو چکے ہیں۔ بالکل نئے احکام و قواعد بنائے گئے ہیں۔

موجودہ احکام میں ۱۲ برس سے کم عمر کے لڑکے یا لڑکی کو بچہ سمجھا جاتا تھا۔ اور اُسے ایک یونٹ کا کارڈ دیا جاتا تھا۔ لیکن نئے قواعد کے ماتحت نو برس سے زیادہ عمر کے لڑکے اور لڑکی کو اب دو یونٹ کا کارڈ ملا کرے گا۔

اس کے علاوہ شہروں میں راشننگ کے ساتھ ساتھ کھلے بازار میں سامان ملتا رہے گا۔

شاہ نیپال کا بیان

نئی دہلی ۲۲ دسمبر۔ شاہ نیپال نے ایک بیان میں اس بات کا دلی خواہش کا اظہار کیا ہے کہ نیپال میں امن و امان رہے اور میری قوم سماجی سیاسی اور معاشی اعتبار سے زمانہ کے ساتھ ساتھ چل سکے۔ انھوں نے کہا کہ یہ مبارک مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جبکہ ملک کی حکومت میں عوام کے نمایندوں کو شامل ہونے کا موقع دیا جائے۔ میری دلی تمنا اور دعا ہے کہ میری حکومت اور میری قوم دونوں تدبر و دانش مندی سے کام لے کر قومی آزادی کو اس ترقی کے ساتھ سمو دیں جو روشن پالیسی اور ملکی اداروں کی آزادی کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے۔

انھوں نے کہا کہ مجھے ہندستان میں آئے ہوئے ایک مہینہ سے زیادہ ہوا ہے اس اثنا میں میں حکومت ہند کا مہمان رہا ہوں۔ ہندستان کے صدر اعظم اور ان کے رفقاء نے میرے ساتھ بڑی مہربانی کا برتاؤ کیا ہے میں ان کی مہمان نوازی کا بڑا ممنون ہوں۔

میں اگرچہ نیپال سے دور ہوں لیکن میرا دل ہر وقت اپنی قوم کے ساتھ رہتا ہے۔ میں ان کی ترقی اور خوش حالی کا متمنی ہوں۔ میری تمنا ہے کہ میری قوم زمانہ کے ساتھ ہر شعبہ میں زندگی میں ترقی کرے۔

کشمیر کا نیا حل پیش ہوگا!

کراچی ۱۶ دسمبر۔ حفاظتی کونسل میں کشمیر کے بارے میں ایک نئی تجویز غالباً جنوری کے دوسرے ہفتہ میں پیش کی جائے گی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو نامہ نگار کو ایک بیان دیتے ہوئے پاکستان حکومت کے سکریٹری جنرل مسٹر محمد علی نے مذکورہ بالا انکشاف کیا۔ سکریٹری جنرل نے بتایا کہ کشمیر کے بارے میں نئی تجویز اس وقت پیش ہوگی جب لندن میں دولت مشترکہ کے وزرار اعظم کی کانفرنس شروع ہو جائے گی۔ یہ کانفرنس جنوری کے پہلے ہفتہ سے شروع ہو رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس تجویز نے ابھی کوئی قطعی شکل اختیار نہیں کی ہے۔

سینٹ اینڈریوز کالج بند!

گورکھپور ۱۳ دسمبر۔ سینٹ اینڈریوز کالج کے طلبا نے جو ہڑتال کر رکھی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کل سے یہ کالج غیر معینہ مدت کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔

کشمیر اور وزرائے اعظم کانفرنس

کراچی ۱۰ دسمبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے بتایا کہ وہ برطانیہ اور دولت مشترکہ کے دوسرے ملکوں سے کہیں گے کہ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں مسئلہ کشمیر کو بھی زیر غور لایا جائے۔ وزرار اعظم کی کانفرنس آئندہ جنوری میں لندن میں ہوگی۔

وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے اس کا انکشاف ہوائی جہاز پر ڈھاکہ روانہ ہونے سے قبل کیا تھا لیکن اس امر پر مزید روشنی ڈالنے سے انکار کر دیا۔

۵ ہزار پناہ گزین پاکستان سے ہندوستان

کراچی ۱۰ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اس مہینے میں پاکستان سے ۵ ہزار پناہ گزین ہندوستان واپس آئیں گے۔

ہندوستان نے حال ہی میں ۱۰ ہزار پناہ گزین کو واپس لینے کا جو اقرار کیا تھا۔ یہ پناہ گزین اسی سمجھوتے کے ماتحت آ رہے ہیں۔

بقیہ پناہ گزین اگلے ماہ ہندوستان واپس آئیں گے۔ آنے والوں میں پنجاب اور سندھ سے لوٹنے والوں کی تعداد برابر رکھی جائے گی۔

समन बिनाबर तनकीह तलब
(आर्डर ५ कायदा १व५)

नम्बर मुकद्मा २८०/५०
बअदालत मुंसफी बाँस गाँव जिला गोरख पुर
बइजलास श्री सैय्यद दुवाद अली मुनसिफ
वावू लल्लन सिंह मुद्दई
बनाम राम रूप उर्फ रूपा लोनियाँ
बनाम मोती लोनियाँ वल्द मथुरा लोनियाँ साकिन सुरैनी तप्पा हवेली प्रगना उनबेल जिला गोरख पुर मुदालेह

हर गाह मुद्दई ने आप के नाम एक नालिश बावत दखल के दायर की है लिहाजा आप को हुक्म होता है कि आप व तारीख २२ माह १ सन १९५१ ई० ववक्त १० बजे दिन के असालतन या मारफत वकील के जो मुकद्मे के हालात से करार वाकई वाकिफ किया गया हो और जो कुल उमूर अहम मुताअलिका मुकद्मा का जवाब देसके या जिस के साथ कोई और सख्श हो कि जो जवाब ऐसे सवालात का देसके हाज़िर हों और जवाब देही दावा की करें। और हरगाह वही तारीख जो आप के इज़हार के लि मुकर्रर है वास्ते इन फिसाल कतई मुकद्मा के तजवीज हुई है पस आप को लाज़िम है कि उसी रोज़ अपने जुमला गवाहों को जिन की शहादत पर व नीज़ तमाम दस्तावेजात को जिन पर आप अपनी जवाब देही के ताईद में इस्तदलाल करना चाहते हैं पेश करें। आप को इत्तला दी जाती है कि अगर बरोज़ मज़कूर आप हाज़िर न होंगे तो मुकद्मा बगैर हाज़री आप के मसमूअ और फैसल होगा

बसब्त मेरे दस्तखत और मुहर अदालत के आज बतारीख ११ माह १२ सन १९५० ई० जारी किया गया
१५-१-५१ तक जवाब दाखिल करें ब हुक्म मुसरिम
अदालत मुनसफी बाँस गाँव
जि० गोरखपुर मु० आ०

لیاقت علی خان ڈھاکہ میں

ڈھاکہ ۸ دسمبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان آج سہ پہر میں ہوائی جہاز کے ذریعہ صوبے کے دورہ کے لئے ڈھاکہ پہونچے۔

دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس!

برطانی دولت مشترکہ کے تمام وزرائے اعظم میں اپنی دس روزہ کانفرنس کے لئے لندن میں جمع ہو رہے ہیں جس میں عالمی حالات پر بحث ہوگی۔ وہاں تمام بین الاقوامی حالات پر غور کریں گے۔ جو دولت مشترکہ کے خاندان پر اثر انداز ہو سکتے ہوں یا ہو رہے ہیں۔ برطانی وزیر اعظم اس کانفرنس کی صدارت کریں گے۔ تین وزرار اعظم کے لئے جنگ کے بعد یہ پہلی کانفرنس ہوگی۔ کیونکہ مسٹر رابرٹ منزیز وزیر اعظم آسٹریا۔ اور ہالینڈ کے وزیر اعظم اپریل ۱۹۴۹ء کی دولت مشترکہ کانفرنس کے وقت اپنے ممالک میں وزیر اعظم نہیں تھے۔ اور وزیر اعظم کناڈا کی بھی یہی صورت تھی۔ صرف جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم کانفرنس میں شرکت نہیں کر رہے ہیں۔ ان کی نمائندگی وزیر خانہ کریں گے۔

خیال ہے کہ وزیر اعظم آسٹریا ہندوستان اور پاکستان کے ہوتے ہوئے لندن جائیں گے۔ وزیر اعظم ہندوستان مسٹر جواہر لال اور وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں سے دہلی و کراچی میں ملاقات کریں گے۔ مسٹر نہرو ذریعہ ہوائی جہاز بمبئی سے لندن جائیں گے۔ اور مسٹر لیاقت علی خاں معہ بیگم کے ۲ر جنوری کو لندن پہونچ رہے ہیں۔

THE SADAQAT KANPUR

ESTD. 1925

رجسٹرڈ نمبر ۱۰۲ ۹

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے — جمال پر تو حق عزمِ مستقل میں ہے

REGD. NO. A 406

صداقت
ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جاری شدہ ۱۹۲۵ء

قیمت
سالانہ ۔۔ ۵
سالانہ رعایتی ۔۔ ۴
ششماہی ۔۔ ۳
سہ ماہی ۔۔ ۲
فی پرچہ ۲

VOL. 52 No. 52	KANPUR SATURDAY 30TH DECEMBER 1950	کانپور شنبہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۰ء مطابق ۲۰ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ	جلد ۵۲ نمبر ۵۲

ادبیات

صورت مری آثارِ سحر دیکھ رہے ہیں

(از حضرت سیماب اکبرآبادی)

اب تک نگراں جانبِ در دیکھ رہے ہیں
صورت مری آثارِ سحر دیکھ رہے ہیں

وہ جانبِ دل سوئے جگر دیکھ رہے ہیں
ہم شوخیٔ اندازِ نظر دیکھ رہے ہیں

اک سعیٔ مسلسل کا اثر دیکھ رہے ہیں
ظلمت میں ہم آثارِ سحر دیکھ رہے ہیں

جلوہ ترا محدود نہیں، خیر نہ ہوگا
ہم تو اسے تا حدِ نظر دیکھ رہے ہیں

پہلے تو نشیمن کی تباہی پر نظر تھی!
اب حوصلۂ برق و شرر دیکھ رہے ہیں

ملتی ہے نظر ان سے تو ہوتا ہے یہ محسوس
جیسے وہ مری تابِ نظر دیکھ رہے ہیں

میں اوجِ ثریا سے پرے دیکھ رہا ہوں
تارے مری پروازِ نظر دیکھ رہے ہیں

بجھنا نہ ابھی چاندنی راتوں کو دھندلکو
اک پھانس ہے پیوستِ جگر دیکھ رہے ہیں

جلوؤں کی تماشائی کبھی تھی نظر اپنی
اب جلوۂ تماشائے نظر دیکھ رہے ہیں

پھر عالمِ انسان میں ہے امکانِ تجلّی
لیکن وہ ابھی ظرفِ نظر دیکھ رہے ہیں

دیکھیں گے تری سمت بھی ہم اے نگہِ ناز
بالفعل تو اپنی ہی نظر دیکھ رہے ہیں

سیماب میں آئینۂ بزمِ رفقا ہوں
احباب مرا عیب و ہنر دیکھ رہے ہیں

دنیائے اسلام

مصری حکومت کا تختہ الٹنے کی سنسنی خیز مقدمے کا آغاز

قاہرہ ۱۲ دسمبر۔ عرب یہود جنگ کے زمانے میں مصر میں پیش آنے والے دہشت انگیزی کے واقعات جن کی ذمہ داری اخوان المسلمین پر رکھی جاتی ہے۔ ایک مقامی عدالت میں منظر عام پر آ رہے ہیں۔ عدالت میں تیس نوجوانوں پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ جن پر مجرمانہ سازش۔ اسلحہ کے استعمال کے ذریعہ حکومت پر قبضہ کرنے کی کوشش۔ سیاسی مقاصد کے تحت قتل عام اور لوگوں کی زندگی کے لئے خطرہ پیدا کرنا کے الزام میں لگائے گئے ہیں۔ ملزموں کی پیروی ملک کے ۳۳ ممتاز ترین وکیل کر رہے ہیں۔ جن لوگوں کو خانہ شہادت میں طلب کیا جا رہا ہے ان میں سابق وزیراعظم ابراہیم عبدالہادی پاشا جنھوں نے ۱۹۴۸ء میں اخوان المسلمین کو خلاف قانون قرار دیا تھا فلسطین کے سابق مفتی اعظم اور فلسطین کی عرب اعلیٰ کمیٹی کے صدر الحاج امین الحسینی اور عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عبدالرحمن عزام پاشا بھی شامل ہیں۔

یہ مقدمے جیپ کیس کے نام سے مشہور ہیں۔ کیونکہ اسلحہ سے لدی ہوئی ایک جیپ کار پر سوار تین آدمیوں کی گرفتاری کے بعد پوری خفیہ سازش دہشت انگیز جماعت کا انکشاف ہوا۔ مقدمے کے کاغذات کی مسلسل چار ہزار پانچسو صفحوں پر مشتمل ہے۔ ان کاغذات سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح سیاسی لیڈروں کو جن میں وزیراعظم نقراشی پاشا بھی شامل تھے۔ قتل کیا گیا۔ ممتاز مصری لیڈروں اور غیر ملکیوں کے قتل کی کوشش کی گئی۔ کس طرح قاہرہ زبردست دھماکو سے ہل گیا جس کی وجہ سے جائدادوں کو زبردست نقصان پہنچا۔ اور کس طرح اسلحہ اور گولی بارود کے زبردست ذخیروں پر قبضہ کیا گیا۔ اخوان المسلمین کی بنا ۱۹۲۸ء میں روزمرہ کی زندگی کو قرآنی اصولوں کے مطابق بنانے کی غرض سے قائم کی گئی ہے اور دو سال پہلے اسے ختم کر دیا گیا۔ کیونکہ اسوقت کی مخلوط حکومت کے قول کے مطابق انجمن اپنی مقاصد سے گر کر ایک اور انتہاپسند سیاسی اور مذہبی جماعت بن گئی تھی۔ اور جس نے اپنی فوجی تنظیم کر لی تھی۔ اخوان المسلمین کے خاتمہ کے بعد پولیس نے کئی مہینوں کی تلاش کے دوران میں خفیہ ذخیرہ گاہوں۔ کنوؤں۔ مسجدوں اسکولوں اور میدانوں میں دفن اسلحہ اور گولی بارود کے زبردست ذخیروں پر قبضہ کیا تھا۔ اور اسکے علاوہ زیتون کے عرب اعلیٰ کمیٹی کے دفتر۔ نوجوان مسلمانوں کی انجمن کے دفتر اور اخوان المسلمین کی مختلف شاخوں سے اسلحہ اور گولے بارود کے زبردست ذخیرے بھی برآمد کئے گئے۔ حال ہی میں جب مقدمے کی سماعت شروع ہوئی۔ تو وکیل صفائی نے کہا کہ فلسطین کی تقسیم کے لئے برطانی امریکی کمیٹی کی غیر منصفانہ تجویز کے بعد اخوان المسلمین نے اپنا مقدس فرض سمجھا کہ وہ اسلحہ جمع کرے۔ اور مصر میں جنگ کرنے والے لوگوں کو تربیت دے۔ انھوں نے کہا کہ اخوان المسلمین نے اس وقت کوئی قدم نہیں اٹھایا جب تک مصری فوجیں فلسطین میں نہیں داخل ہو گئیں۔ اس نے فالوجہ کی مصیبت میں گھرے ہوئے فوجیوں کو برابر اسلحہ اور گولے بارود فراہم کئے تھے۔ اس پر بعض عورتوں نے جو عدالت میں موجود تھیں۔ اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ اور اسے حاضرین عدالت نے بھی دہرایا۔

بہت سے مصری اور غیر ملکی مقدمہ کی کارروائی سے بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔ خصوصًا اس امر کے پیش نظر کہ غیر قانونی اخوان المسلمین کی سرگرمیاں دوبارہ شروع کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جہاں ہی میں وزیراعظم داخلہ فواد سراج الدین پاشا نے اعلان کیا تھا کہ وہ پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کرنے والے ہیں کہ اخوان المسلمین کو قانونی حدود میں اپنی سرگرمی دوبارہ شروع کرنے کی اجازت دی جائے۔ وزیر داخلہ کا خیال ہے کہ اخوان المسلمین کو خفیہ سرگرمیوں پر مجبور کر دینا خطرے سے خالی نہیں ہے۔ اور اس خطرے کو صرف اسی صورت میں دور کیا جا سکتا ہے کہ اسے منظر عام پر آکر کام کرنے کی اجازت دی جائے۔ مقدمے کی سماعت کے وقت عدالت میں پولیس کا زبردست پہرا تھا۔ توقع ہے کہ مقدمہ کی کارروائی کئی دن رہیگی

ایران میں حفاظتی تدابیر

طہران ۲۱ دسمبر۔ ایک سرکاری ترجمان نے آج بتایا کہ آئندہ ہفتہ شاہ ایران کی شادی کے سلسلہ میں جو تقریبات اور دعوتیں ہونے والی ہیں۔ وہ بین الاقوامی نازک حالات کی بنا پر ملتوی کر دی گئی ہیں۔

وزیراعظم جنرل حاجی علی رزم آرا نے کل ایرانی پارلیمنٹ میں کہا کہ سرحدی فوج کو ہوشیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ایران کسی جنگ میں خود شرکت کرنا نہیں چاہتا ہے۔ لیکن اگر اس کی سرحد پر حملہ کیا گیا تو وہ اس کی پوری قوت سے حفاظت کرے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہاں ہے تو حق عزم مستقل میں ہے | زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۵۲ | کانپور شنبہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۵۲

حکومت ہند و امریکہ کے درمیان سمجھوتہ

نئی دہلی میں امریکہ اور ہندستان کے درمیان ایک باہمی سمجھوتہ پر ۲۸ دسمبر کو دستخط ہوئے۔ جس کی رو سے امریکہ ہندوستان کو اپنے چار نکاتی پروگرام کے ماتحت امداد دے گا۔ اس چار نکاتی منصوبہ کے ماتحت امریکی کانگریس نے ۳۴ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر منظور کئے تھے۔ ان میں سے باہمی امداد کے لئے تمام ممالک کو ۳۰ جون ۱۹۵۱ء تک ایک کروڑ دس لاکھ ڈالر دئے جائیں گے۔ اور ہندوستان کو فی الحال ۱۲ لاکھ ڈالر ملیں گے۔

یہ سمجھوتہ بنیادی ہے۔ اور مختلف اسکیموں کے لئے ضرورت کے مطابق آئندہ سمجھوتہ کئے جائیں گے۔ اس پر آج وزارت خارجہ ہندوستان کے سکریٹری جنرل مسٹر گرجا شنکر باجپئی اور امریکی سفیر متعینہ ہندستان مسٹر لائے ہنڈرسن نے دستخط کئے۔

اس سمجھوتہ کے مطابق دو حکومتیں فنی معلومات اور ایسے مسائل میں اشتراک کریں گی جس سے ہندوستان کے معاشی ذرائع اور پیداوار کی اہلیت میں اضافہ ہو جس کے متعلق منصوبہ کمیشن رپورٹ تیار کیا گیا ہے۔ اور حکومت امریکہ کے جو ملازمین فنی امداد کے ماتحت اپنے فرائض ادا کرنے ہندستان آئیں گے وہ ٹیکس یا کسٹم ہلکی کے قوانین سے بری ہوں گے۔ جیسا کہ ادارہ اقوام متحدہ کے ماہرین کے لئے قاعدہ ہے۔

چار نکاتی پروگرام کا مقصد ان ممالک کو فنی معلومات بہم پہونچانا ہے جن کو اس کی ضرورت ہو اور جن کی معاشی ترقی ہو سکے۔ زیادہ تر فنی امداد کی ضرورت یہ ہوگی کہ امریکہ اپنے ماہرین مختلف اسکیموں کو پورا کرنے کے لئے دوسرے ممالک کو بھیجے گا۔ اور ان ممالک کے باشندوں کو بھی امریکہ میں فنی تربیت کے لئے سہولتیں بہم پہونچائی گی جس کے مصارف آپس کے مشورہ کے بعد دونوں ممالک طے کریں گے کہ کون برداشت کرے۔ عام طور پر حکومت امریکہ ماہرین کو تنخواہ دے گی لیکن مقامی اخراجات مثلاً دفتر اور اندرون ملک آنے جانے کے مصارف حکومت ہند برداشت کرے گی۔ اسی طرح تربیت کے سلسلہ میں حکومت امریکہ مصارف برداشت کرے گی جس میں ہندوستان کے باہر سفر کے مصارف بھی شامل ہوں گے۔

حکومت ہند ابھی تک متعدد ماہرین امریکہ سے حاصل کر چکی ہے۔ اور حکومت امریکہ نے ہندستان کے کئی تربیت یافتہ افسران کے لئے بھی لئے ہیں۔ اس کے علاوہ ایسے ماہرین کی فہرست تیار کی جا رہی ہے جن کو ہندستان کو ضرورت ہے۔ غالباً یہ فہرست جلد حکومت امریکہ کو بھیج دی جائے گی۔

ہندوستان ایشیا کا تیسرا ملک ہے جس نے امریکی فنی امداد کے پروگرام کو منظور کیا ہے۔ اس سے قبل ایران اور لنکا بھی اسی قسم کا سمجھوتہ کر چکے ہیں۔

جدید ترین عرب ریاست

آئندہ یکم اپریل سے ترپولیٹینیا اور سائرنیکا جو ۱۹۴۳ء سے برطانی حفاظت اور انتظام میں تھے اور فیضان جو فرانس کے زیر انتظام تھا ایک وفاقی عارضی حکومت قائم کرنے والے ہیں۔

سید ادریس السنوسی ایک عرصے سے اپنے وطن کی آزادی کا خواب دیکھا کرتے تھے اور کئی سال تک وہ فاشزم کے شکنجے کا شکار بنے۔ لیکن شمالی افریقہ میں جب برطانی اور ہندستانی فوجوں کو کامیابی ہوئی وہ لیبیا کی آزادی کا منصوبہ لے کر مصر سے اپنے وطن کو روانہ ہوئے۔ جہاں وہ کئی سال تک سیاسی پناہ گزین تھے۔

کرنا پڑا۔ اب وہ بالآخر بادشاہ بنائے جا چکے ہیں اور امیر کو نئی مملکت کی ترقی دینے پر بڑی توجہ کی ضرورت ہے مثلاً ترپولیٹنا کی آبادی ۸۰ ہزار ہے۔ جس میں سے ۴۵ ہزار اطالوی ہیں جن کا مسئلہ حل کرنا پڑے گا۔ دراصل نظم و نسق سنبھالنے کے لئے تعلیم یافتہ اور تجربہ کار لیبیائیوں کی قلت ہے۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اس نئی مملکت کی سالانہ کم سے کم آمدنی ۵۰ لاکھ پونڈ ہوگی اور بڑی بعض ماہرین کا خیال ہے کہ اس آمدنی سے جدید ترین عرب مملکت اپنی معاشی حالت درست کر سکتی ہے۔

جنرل میک آرتھر کی رپورٹ

جنرل میک آرتھر نے اقوام متحدہ کو دو رپورٹیں بھیجی ہیں۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ چینی کمیونسٹوں نے شمالی کوریا کے سارے محاذ کی براہ راست ذمہ داری لے لی ہے۔ اور کوریا کے باشندوں کو تربیت کے لئے پیچھے بھیج دیا ہے۔

نومبر کے مہینہ کے بارے میں رپورٹ دیتے ہوئے جنرل میک آرتھر نے کہا ہے کہ کوریا میں اس وقت اقوام متحدہ کی فوجوں سے جو ممتاز طاقت مقابلہ کر رہی ہو وہ کمیونسٹ چین ہے۔ رضاکاروں کے پردہ میں اب اس حقیقت کو نہیں چھپایا جا سکتا ہے کہ چین کی کمیونسٹ حکومت نے کوریا میں اقوام متحدہ کی فوجوں کے خلاف خود کو منظم کیا ہے۔

جنرل میک آرتھر نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اقوام متحدہ کے ہوائی جہاز کوریا کے جنوب میں حملے کر رہے تھے ان پر منچوریا کی سرحد سے طیارہ شکن توپوں سے حملہ کیا گیا اس پر اظہار رائے کرتے ہوئے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ جارحانہ اقدام اقوام متحدہ کی اس کوشش کے باوجود کیا گیا ہے کہ سرحد کو پار نہ کیا جائے۔

دونوں رپورٹوں میں اس بات کی بھی تصدیق کی گئی ہے کہ اقوام متحدہ کے محاذوں کے پیچھے گوریلا دستے جن کی تعداد ۳۰ اور ۳۵ ہزار کے درمیان ہے اپنی سرگرمیاں دکھلا رہا ہے۔ ان گوریلا دستوں کی رہنمائی کمیونسٹ اعلیٰ کمان کر رہا ہے۔

پٹیل کے لئے یادگار

کانپور میونسپل بورڈ نے طے کیا ہے کہ سردار ولبھ بھائی پٹیل کی یاد کو ہمیشہ زندہ رکھنے کے لئے شہر میں کسی مناسب جگہ پر ان کی یادگار بنائی جائے۔ اس سلسلہ میں لوگوں نے بہت سے مشورے پیش کئے ہیں۔ ان مشوروں پر غور کرنے کے لئے مناسب جگہ کی سفارش کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے جو مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل ہے۔

مسز برہما نند مصرا (چیرمین) گنگا نرائن مصرا حاجی محمد سمیع۔ محمد فاروقی۔ اور وید نرائن باجپئی۔

ڈیموکریٹک فرنٹ

۲۴ دسمبر بروز اتوار پنڈت گنگا سہائے چوبے ایم ایل اے کے مکان پر کانگریسی کارکنوں کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں یہ طے کیا گیا ہے کہ ڈیموکریٹک فرنٹ کو شہر اور ضلع دونوں میں منظم کیا جائے۔ پنڈت سریندر ناتھ پانڈے اور پنڈت شیو رام پانڈے کو شہر اور ضلع کا بالترتیب آرگنائزر چنا گیا۔ یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ آئندہ اتوار کو کانگریسی کارکنوں کی ایک میٹنگ ہو جس میں اس ادارہ کو رسمی طور پر قائم کر دیا جائے۔

انسداد جرائم سوسائٹی

کل ہند انسداد جرائم سوسائٹی کے صدر مسٹر پی پورنا نند ورما نے ایک بیان میں کہا ہے کہ روٹیری کلب جبل پور پہلا ایسا ادارہ ہے جس کو کل ہند انسداد جرائم سوسائٹی کا ممبر بننے کا شرف حاصل ہوا ہے مسٹر پی پورنا نند کے پاس ایک دعوت نامہ حیدرآباد سے آیا ہے کہ وہاں آکر سوسائٹی کی ایک شاخ کھولیں اور دوسرا دعوت نامہ حصار (مشرقی پنجاب) سے آیا ہے۔

گڑ کی قیمت

ضلع سپلائی افسر کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ گورنمنٹ نے گڑ کی قیمت ۱۹ روپیہ من (۸۲ پونڈ کا) مقرر کی ہے۔ کوئی شخص اس سے زیادہ قیمت پر نہ خریدے گا۔ اور نہ بیچے گا۔ اور نہ خریدنے اور بیچنے کے لئے تیار ہوگا۔ اور اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دی جائے گی۔

اہم اعداد و شمار

۲۳ دسمبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں کانپور میں ۱۳۱ پیدائشیں اور ۲۱۸ موتیں ہوئیں۔ موتوں میں پانچ تپ دق سے آٹھ نمونیا سے۔ دو چیچک اور ایک ہیضہ سے ہوئی مرنے والوں میں ایک سال سے پانچ سال تک کی عمر والوں کی تعداد ۲۵ تھی۔ اور ایک سال سے کم عمر والوں کی تعداد ۱۹، چار موتیں زچگی کی حالت میں ہوئیں۔

میونسپل بورڈ کے بجٹ پر غور

۲۶ دسمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ پنڈت برہما نند مصرا چیرمین کی صدارت میں ہوئی جس میں بورڈ کا ۱۹۵۰-۵۱ء نظر ثانی کیا ہوا بجٹ پیش ہوا۔ بجٹ میں ۸۰ لاکھ ۱۹ ہزار ۲۰ روپیہ کی آمدنی اور ۸۶ لاکھ ۹ ہزار ۳۹۰ روپیہ کا خرچ دکھایا گیا ہے۔ سال کے شروع میں جمع رقم کو ملا کر سال کے آخر میں تقریباً دو لاکھ کی بچت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔

عمارتوں اور آراضی کے محصول سے حاصل کی ہوئی رقم کو ۵ لاکھ سے بڑھا کر ۱۶,۵۰,۰۰۰ کئے جانے پر اعتراض کرتے ہوئے شری رام دیو نے کہا کہ جب سال کے پہلے چند مہینوں محصول کا ۳۳ فیصدی بھی وصول نہیں ہوا ہے تو کیسے امید کی جائے کہ باقی سال میں پوری رقم وصول ہو جائے گی۔ اس پر چیرمین اور محکمہ مال کے چیرمین نے کہا کہ اس رقم میں نئی عمارتوں کا محصول بھی شامل ہے اس کے علاوہ دوسری مدوں پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔

تعلیم کی مد میں ۱۳ لاکھ ۲۵ ہزار روپے کا خرچ دکھایا گیا ہے۔ اس پر تحقیقی تحریک شری مدن گوپال نے پیش کی۔ لیکن وہ منظور نہیں کی گئی اس پر دوسرے ممبروں

کام بھی صرف کیا جائے گا۔

تعمیرات عامہ میونسپل بورڈ کے ماتحت

معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی اب اس بات پر راضی ہوگئی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ تعمیرات کے ڈپارٹمنٹ کو کانپور ڈولپ منٹ کے سپرد نہ کرے۔ بلکہ اپنے ہی ماتحت رکھے۔

پتہ چلا ہے کہ حکومت یوپی نے پہلے یہ حکم دیا تھا کہ کانپور میونسپلٹی اپنا یہ محکمہ ڈولپ منٹ بورڈ کے ماتحت دیدے۔ لیکن وفد کے جانے پر حکومت نے اپنا حکم واپس لینے پر راضی ہوگئی ہے۔

روڈویز کی ستیہ گرہ

۲۸ دسمبر کو روڈویز کے کرنل گنج کے اسٹیشن پر جب شری بھوگندر کمار اور شری نج کرشن سنگھ ستیہ گرہ کرنے جا رہے تھے انھیں پولیس نے گرفتار کر لیا۔

روڈویز کے ہڑتالی ستیہ گرہیوں میں پرسوں سے جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں ان کی تعداد ۸۶ تک پہونچ گئی ہے۔ روڈویز کرمچاری یونین کے حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ ستیہ گرہ برابر جاری رہے گی۔ چاہے کچھ خاص خاص لوگ ہی ستیہ گرہ کریں۔

کرمچاری یونین کے لوگوں میں اس بات سے سخت ناراضگی پھیلی ہوئی تھی کہ روڈویز کی ہڑتال اور ستیہ گرہ کے بارے میں کل اسمبلی میں جو تحریک التوا پیش کی گئی تھی اسے مسترد کر دیا گیا۔ روڈویز کی لاریاں آج بھی پولیس اور باہر سے بلائے ہوئے ڈرائیوروں کی امداد سے چلتی رہیں۔

روڈویز کے ذمہ داروں میں اس بات سے اطمینان پایا جاتا تھا کہ اتنی گرفتاری کے بعد ستیہ گرہ کچھ دھیمی پڑ گئی ہے۔ کچھ کلرک ستیہ گرہیوں کی نظر بچا کر کام پر آگئے تھے۔

ٹیکنیکل تعلیم کے لئے طلبا کو قرض

کانپور ۲۷ دسمبر۔ حکومت یوپی نے ٹیکنیکل اور سائنسی تعلیم کے لئے طلبا کو ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ قرض دینے کا منصوبہ منظور کر لیا ہے۔

یہ قرض مستحق طلبا کو دیا جائے گا لیکن کسی صورت میں ایک طالب علم کو مجموعی حیثیت سے پانچ ہزار سے زیادہ کی رقم نہ صرف کی جائے گی۔

کانگریس کے ۶ ججوں کا انتخاب

۲۷ دسمبر کی رات شہر کانگریس کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں شہر کانگریس کے چھ ججوں کے انتخاب کے لئے بیلٹ کے ذریعہ رائے شماری کی گئی نتیجہ کا ابھی اعلان نہیں کیا گیا ہے۔

جے پوریا کے خلاف کارروائی ملتوی

الہ آباد ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق مقامی اسپیشل مجسٹریٹ شری ایس این ابراہیم کی عدالت میں جے پوریا برادرس کے ڈائرکٹروں اور سودیشی کاٹن ملز کے افسروں سیٹھ منگل رام جے پوریا اور آٹھ دوسرے آدمیوں کے خلاف مقدمہ کی کارروائی روک دی گئی ہے۔

پتہ چلا ہے کہ ان لوگوں نے الہ آباد ہائیکورٹ میں جو اپیل کی تھی اس میں ضروری اشیاء کے متعلق ایکٹ کو غیر قانونی قرار دئے جانے کی درخواست کی تھی۔

بیہوش کر کے سامان چرانے والے گرفتار

یہاں کے ریلوے اسٹیشن پر مسافروں کو بیہوش کرنے والی دوا کھلا کر ان کا سامان غائب کرنے والے گروہ کو گرفتار کیا گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس گروہ کے ایک شخص نے ایک مسافر رام نند کو بیہوش کر کے اس کا سامان غائب کر دیا تھا۔ اسے جب کئی گھنٹہ بعد ہوش آیا تو اس نے اسٹیشن

دستکار پناہ گزینوں کو قرض

گھریلو صنعتوں کے محکمہ اسٹینڈنگ کمیٹی نے اپنے میٹنگ کے جلسہ میں دستکار پناہ گزینوں کی پیش درخواستوں پر غور کیا جو انھوں نے قرضہ حاصل کرنے کے لئے پیش کی تھیں۔ کمیٹی نے ان میں سے ۲۱ درخواستیں منظور کر لیں۔ اور اپنی دستکاریاں چلانے کے لئے انھیں ۳۳ ہزار ۷ سو روپیہ قرض دینا منظور کیا گیا ہے۔

قرضے کی یہ رقمیں انھیں جلد ہی ضلع مجسٹریٹوں کے توسط سے مل جائیں گی۔

ہندستان کمرشیل بنک کے ڈائرکٹروں کا مقدمہ

سٹی مجسٹریٹ شری شیو بہاری پانڈے کی عدالت نے ہندستان کمرشیل بنک کے سات ڈائرکٹروں کو جن پر انڈین کمپنی ایکٹ بابتہ ۱۹۱۳ء کی دفعہ ۲۷۷ کے ماتحت مقدمہ چل رہا تھا۔ الزامات سے بری کر دیا۔

بنک کے بورڈ آف ڈائرکٹرس پر اس مقدمہ میں یہ الزام لگایا گیا تھا کہ کمپنی ایکٹ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے انھوں نے بنک کے "پیڈ اپ" سرمایہ کے ۴۰ فیصدی سے زیادہ کی رقم دوسری کمپنیوں کے حصے خریدنے میں صرف کر دی۔

عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ عام قانون کے مطابق دفعہ ۲۷۷ کی خلاف ورزی کوئی ایسا جرم نہیں ہے جسے ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۹۰ (سی) کے ماتحت منظور کیا جا سکے۔

فاضل مجسٹریٹ نے فیصلہ میں لکھا ہے کہ میری رائے میں اس عدالت کو دفعہ ۱۹۰ کے ماتحت فیصلہ دینے کا اختیار نہیں ہے۔

اون کی برآمد کو روکنے کی سفارش

یوپی کی چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کے بورڈ نے کرگھے کی صنعت میں سوت کی کمی دور کرنے کے لئے فیصلہ کیا ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے سفارش کرے گا کہ حکومت سوت اور کپڑے کے سلسلہ میں اپنی پالیسی کا ایک مرتبہ پھر اعادہ کرے۔ بورڈ نے مرکزی حکومت سے یہ سفارش کرنے کا فیصلہ بھی کیا ہے کہ ملک کے باہر اون بھیجنے پر پابندی لگا دی جائے۔ تاکہ ہندستان میں اون کی کمی نہ ہونے پائے۔

پٹیل ڈے

۲۹ دسمبر بروز جمعہ کانپور میں یوم پٹیل منایا گیا۔ کانگریسیوں کے کارکنوں نے برت رکھا۔ اور صبح کو سوت کاتنے کے تین گھنٹہ کے ایک پروگرام میں حصہ لیا۔ شام کو ایک پبلک میٹنگ ہوئی جس میں سردار کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

مشاعرہ

ادارہ ادب عالیہ کانپور کا ایک مشاعرہ منجانب بابو بالکشن صاحب بیتر اور تہ کلکٹر بترا صاحب کے بنگلہ واقع سول لائن کرنسی گنج کانپور میں بتاریخ ۱۳ دسمبر ۱۹۵۰ء کو ہوگا۔

آچاریہ بوڈس کو خراج عقیدت

۳۱ دسمبر بروز اتوار ساڑھے دس بجے دن کرائسٹ چرچ کالج ہال میں فن موسیقی کے مشہور ماہر آچاریہ شنکر سری پنڈت بوڈس کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ایک اجتماع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ آچاریہ بوڈس کو اس سال اپنی عمر کے پچاس سال پورا کرنے کے علاوہ شہر اور صوبہ کی خدمت کرتے ہوئے ۲۵ سال پورے ہو جائیں گے۔ شام کو ۵ بجے میوزک کا ایک پروگرام ہوگا جس میں نامی اور دوسرے ہنروں کا مظاہرہ کیا جائے گا۔

سبد گل

ریشم حصول شوہر کا ذریعہ

پارلیمنٹ میں کھادی بل پر بحث کے دوران میں آسام کے نمائندے مسٹر روہنی کمار نے اس بات پر زور دیا کہ آسام میں کاتے جانے والے ریشم کو بھی کھادی میں شمار کیا جانا چاہئے۔ اور اس کی ترقی کے لئے وہی سہولتیں پیدا کی جائیں جو کھادی کے لئے پیدا کی جانے والی ہیں۔

انھوں نے آسام کے خانگی زندگی میں ریشم کی کتائی کی اہمیت پر واضح کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح آج کل کی نئے فیشن کی لڑکیاں اچھے شوہر کے حصول کا ذریعہ لپ اسٹک اور ظاہری زینت کو خیال کرتی ہیں ویسے ہی آسام کی سوگھڑ لڑکیاں ریشم کی کتائی میں مہارت اچھے شوہر کے پانے کا بہترین وسیلہ خیال کرتی ہیں۔

ہماری رائے میں زلف کے دام اور سوگھڑپن کے ریشمی جال میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہے ہندستان جنت نشان میں ایک عرصہ سے مرغ دل کے شکار کے لئے یہ دونوں طریقے استعمال کئے جا رہے ہیں۔

فرق صرف یہ ہے کہ زلفوں کا رنگ بدلتے ہی جال کے پھندے ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ اور شکار نکل جانے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن سوگھڑپن کے ریشمی جال کے پھندے بڑھاپے کی ڈھلتی عمر میں اور زیادہ مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اور شکار رہائی سے مایوس ہو کر بھاگنے کی فکر ہی چھوڑ دیتا ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ وزیر تجارت مسٹر سری پرکاش نے مسٹر روہنی کمار کی اپیل پر کوئی خاص توجہ نہیں کی اور آسام کے ریشم کو کھادی میں نہ شمار کر کے انھوں نے نہ صرف آسام کی لڑکیوں کو مایوس کیا بلکہ کھدر کے نام سے ریشم پہننے والے خواہش مند نیتاؤں کے جذبات کو بھی ٹھیس لگائی۔

بین الاقوامی حفاظتی کمیٹی!

واشنگٹن ۲۳ دسمبر۔ صدر ٹرومین نے ایک کمیٹی قائم کی ہے جو حکومت امریکہ کے فوجی تعلقات کو ان ملکوں کے ساتھ مربوط کرے گی۔ جن کے ساتھ امریکہ نے فوجی یا معاشی معاہدہ کیا ہے۔

صدر ٹرومین نے کہا کہ یہ اس وقت کا سب سے اہم انتظامی کام ہے انھوں نے اس کمیٹی کے لئے بوسٹن کے ایک مل مالک اور ہنبگر کو صدر مقرر کیا ہے۔

عالمی امن قائم رکھا جائے گا۔

لیک سکسس ۲۳ دسمبر۔ متحدہ اقوام کے سکریٹری جنرل مسٹر ٹریگیف لی نے یورپ کے لئے روانہ ہونے سے پہلے کہا کہ عالمی امن کو قائم رکھا جائے گا۔ اور کوئی ملک جنگ نہیں چاہتا۔

ایشیا امن کا گہوارہ بن سکتا ہے

نئی دہلی ۲۳ دسمبر۔ امریکی ری پبلکن پارٹی کے ممتاز لیڈر مسٹر ہیرالڈ ای اسٹین نے جو ہندوستان آئے ہوئے ہیں آج اخبار نویسوں سے کہا کہ بعض امور میں امریکہ کی نسبت ایشیا میں روس کے ساتھ زیادہ رواداری پائی جاتی ہے۔

انھوں نے کہا کہ ہمارے زمانے میں ایک بڑا مسئلہ یہ ہے کہ کیا روس اور امریکہ کے طرز زندگی دنیا میں ایک ساتھ رہ سکتے ہیں۔ میرے خیال میں رہ سکتے ہیں بشرطیکہ روس یا امریکہ ایک دوسرے پر اپنا طرز زندگی لادنے کی کوشش نہ کریں۔ لیکن اس کے ساتھ زندگی کے دوسرے طریقے بھی ہیں جو دونوں عناصر پائے جاتے ہیں۔ یا جن میں دوسری چیزوں پر زور دیا جاتا ہے۔ ایشیا جس کا مذہبی پس منظر کچھ اور ہے اور اسی وجہ سے جس کا فلسفہ بھی کچھ اور ہے۔ طرز فکر کے ایک تیسرے بڑے دھارے کو جنم دے سکتا ہے۔ اور اس طرح ایک طرز زندگی کی طرف رہنمائی کرا سکتا ہے۔

انھوں نے کہا کہ ایشیا جو تہذیب کا قدیم گہوارہ ہے بخوبی امن عالم میں جدید گہوارہ بن سکتا ہے۔

ادب لطیف

محبت

از نژاد بیگم صاحبہ

سچ کہو .... میرے محبوب سینے میں میرا دل کیوں دھڑک رہا ہے...... یہ بیقراری اور آہ و زاری کس لئے؟ آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب کیوں جاری ہے؟ لب پر کسی کا نام کیوں جاری ہو دل میں رہ رہ کر ہوک کیوں اٹھتی ہے آنکھیں کس کی تلاش میں ہیں۔ دل بے اختیار ہوا جاتا ہے۔ جگر میں درد سا پیدا ہوا جا رہا ہے۔ کیا اسی کا نام محبت ہے۔

کاش کہ مجھے پہلے معلوم ہوتا کہ محبت اسی کو کہتے ہیں۔ تو شاید دل میں اپنے دل کو مشق ستم کے لئے پہلے سے آمادہ کر لیتی ....!

اسیر

مسٹر اسحق بخش رحیم بخش بی اے

اے موج شمیم ذرا ٹھہر۔ مجھے بھی اپنے ہمراہ لے چل۔ اس دنیا کے جور و ستم سے دور شورش آباد جہاں کے ہنگاموں سے دور۔ کسی دنیا میں جہاں فطرت کی کوئی شے خدا سے منحرف نہیں۔ آف میری روح مضمحل نہیں اور بے چین ہے۔ یہ دنیا "ماتم خانہ برنا و پیر" ہے۔ اے شمیم خوش گوا۔ مجھے عشق کی شاداب بستی میں لے چل۔ جہاں میں عشق جواں کے طریق کو ایک بار پھر زندہ کروں۔ آہ میری روح حزین۔ اس خلد بریں کے لئے تڑپ رہی ہے۔ اے آزاد اور خوشگوار ہوا۔ مجھے اپنے ساتھ بلندی پر لے چل۔ جہاں تیری فضا میں تیرے بادلوں کے ساتھ آزاد زندگی بسر کر سکوں۔

بچوں کی کانفرنس

کشمیر کے وزیر اعظم شیخ محمد عبداللہ نے جو مرکزی کلکتہ کی بچوں کی ایک کانفرنس میں اور جماعت میلا مہا اسمیلن کے چھٹے سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے حاضرین سے جن میں بچے اور بچیاں شامل تھیں۔ کہا کہ ملک کے مستقبل کا انحصار آپ ہی پر ہے۔ آپ کو غلامی کی دور کی تمام ذہنی اور جسمانی علامتیں دور کر دینا چاہئیں۔ تاکہ اس آزادی کو قیام نصیب ہو سکے۔ جو آپ ہی کے لئے حاصل کی گئی ہے۔

انھوں نے مزید کہا کہ دوسرے ملکوں میں بچوں کی فلاح و بہبود کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں مناسب خیال نہیں کیا جاتا۔ ہر اسکیم میں بچوں کے فلاح و بہبود کے پروگرام میں سب پر ترجیح دینا چاہئے۔

منی میلا مہا اسمیلن مشرقی ہندستان میں بچوں کی سب سے بڑی جماعت ہے جس میں تمام ملک کے اسی ہزار لڑکے اور لڑکیاں ممبر ہیں۔ اس اجلاس میں اسمیلن کے چار سو مرکزوں سے ہندستان میں بھیجے ہوئے پانچسو نمائندے شریک ہوئے۔

بندروں کی پانچ دموں کی قیمت
بندوق کا لائسنس

انبالہ ۲۳ دسمبر۔ ضلع انبالہ میں اب صرف ان لوگوں کی بندوق کی لائسنس کی تجدید کی جائے گی۔ جو گیدڑوں اور جنگلی سوروں کی دم کے علاوہ پانچ بندروں کی دم بھی بندوق کے لائسنس کی تجدید کرانے کے وقت پیش کریں گے۔

اضافہ پیداوار کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے ضلع مجسٹریٹ نے یہ حکم صادر کیا ہے کہ ایسے جانوروں کا دفعیہ کیا جائے جو فصل خراب کرتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بندوق والوں کو یہ ہدایت بھی کی ہے کہ وہ اس قسم کے جتنے جانور ماریں ان کی دمیں انھیں بھیج دیا کریں۔

عجوبوں کی دنیا

جانوروں کی فہم و فراست

کانگرو

اگرچہ سیدھا سادہا اور بے ضرر جانور ہے مگر اپنی حفاظت کے لئے بڑی دانائی سے کام لیتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج کے گروہ کے گروہ آسٹریلیا کے وسیع میدانوں میں چھلانگیں مارتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

بعض اوقات کانگرو شکاری کتوں سے ڈر کر کسی چشمہ یا تالاب میں گھس کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ جونہی کتا اس کے پاس پہونچا کانگرو سر پکڑ کر پانی میں چند منٹ دابے رکھتا ہے جب کتے کا کام تمام ہو جاتا ہے تو اسی پاس ہی زمین پر پھینک دیتا ہے۔ دوسرے شکاری کتے اپنے ساتھی کا یہ انجام دیکھ کر دم دبا کر بھاگ جاتے ہیں۔

کتا۔ گوشت خور جانوروں کتا انسان کا پرانا ساتھی ہے۔ چھوٹا ہو یا بڑا۔ امیر ہو یا غریب کتا سب کا رفیق ہے اس کے برابر انسان کا سچا بہی خواہ اور وفا شعار کوئی دوسرا جانور نہیں۔ آقا کے دشمن کو نور اً پہچان لیتا ہے۔ اور اس کا مقابلہ کرنے میں کبھی پہلو تہی نہیں کرتا۔ اپنے مالک کا ساتھ کھیل تماشوں اور شکار کا حظ اٹھاتا ہے۔

لومڑی۔ چالاکی اور مکاری فریب اور دھوکا بازی میں لومڑی سے بڑھ کر شاید ہی کوئی حیوان ہوگا۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب لومڑی کے لئے بھاگنے کا کوئی موقع نہ ملے تو وہ مردہ بن جاتی ہے اور پھر خواہ ٹھوکریں ماری جائیں۔ یا کان پکڑ کر اٹھایا جائے وہ نہ تو آنکھ کھولتی ہے۔ اور نہ ہی سانس لیتی ہے۔ مگر جوں ہی کتے یا شکاری نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں اٹھ کر بھاگ جاتی ہے۔ شکاری کو ٹھگنی کا ناچ خوب نچاتی ہے اور اپنی حیرت انگیز چالاکیوں کے باعث جان بچا لیتی ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک لومڑی کا تعاقب کئے جانے پر وہ ایک چھوٹی سی دیوار پھاند کر اس سے مل کر بیٹھ گئی۔ کتے دوڑتے بھاگتے آئے اور دیوار کود کر نکلتے چلے گئے۔ اور جب نظروں سے اوجھل ہو گئے تو لومڑی اٹھی اور بیوقوفوں کی بیوقوفی پر ہنستی ہوئی دوسری طرف چل دی۔

چوہا۔ چوہا ایک نہایت چالاک اور ہوشیار جانور ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ چوہے بوتل کے اندر پڑا ہوا تیل پی لیتے ہیں۔ ایک چوہا بوتل پر چڑھ کر اپنی دم اس کے اندر ڈال دیتا ہے اور پھر اسکو نکال کر دوسروں کو چوسنے کو دیتا ہے۔ اس طرح باری باری بوتل پر چڑھ کر چوہے تمام تیل پی جاتے ہیں۔

روس قیام امن کی کوشش کریگا

پیرس ۲۳ دسمبر۔ روس کے وزیر خارجہ موسیو وشنسکی نے کہا کہ روس امن چاہتا ہے اور وہ اس کو باقی رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گا۔

انھوں نے فرانس کے ایک قدامت پسند اخبار کے نامہ نگار سے انٹرویو کے سلسلہ میں کہا کہ میں صرف اس موقع پر کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ میں اقوام متحدہ کے فیصلوں سے مطمئن نہیں ہوں چین کو بہت پہلے تسلیم کر لینا چاہئے تھا۔

امریکی ساحل پر روس کے جہاز

سان فرانسسکو۔ امریکی نائب امیر چارلس لاک وڈ نے یہاں اعلان کیا ہے کہ موسم گرما میں بحرالکاہل کے امریکی ساحل پر جو پراسرار غوطہ خور جہاز دیکھے گئے تھے۔ وہ روسی تھے۔ یہ جہاز اس حلقہ میں درجۂ حرارت اور جنگ کی دوسری اہم معلومات حاصل کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔

پردۂ فلم

اوم پرکاش

(از جناب پی۔ کے۔ جوشی)

اوم پرکاش نہ صرف ایک مقبول ولین ہے بلکہ ایک کامیاب مسخرہ ہے۔ اتنے تھوڑے سے عرصہ میں اس آرٹسٹ نے اتنی زیادہ شہرت اور ہر دلعزیزی حاصل کی ہے کہ کچھ عجب نہیں کہ انڈسٹری کے پرانے ولین یعقوب کو بھی شہرت و رشک ہوتا ہو۔ اوم کی مقبولیت کی خاص وجہ اس کی اداکاری ہے۔

ایک ولین کے لئے یہ ضروری ہے کہ شرارت نہ صرف اس کے چہرے بلکہ ہر حرکت میں پائی جاوے اور یہ خاصیت اوم پرکاش میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے فلموں میں کام کرنے سے پہلے اوم پرکاش ایک ریڈیو آرٹسٹ تھا۔ اور لاہور ریڈیو اسٹیشن سے براڈ کاسٹ ہونے والے دیہاتی پروگراموں میں نمایاں حصہ لیا کرتا تھا۔ اس کے بعد اس نے لاہور میں بننے والی چند ایک فلموں میں کام کیا۔ گو وہ کردار کچھ بہت زیادہ مقبول نہ ہوئے۔ لیکن لوگوں کی نگاہوں میں اوم جچنے لگا۔ سچ پوچھئے تو وہ کردار اس کی آئندہ عمارت کی بنیاد تھی۔ قسمت اسے بمبئی لے آئی اور اس کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھ کر ہر ایک پروڈیوسر اس کے خواہش مند نظر آنے لگے۔ اب ٹوکو کی طرح وہ بھی ہر پانچویں یا چھٹی فلم میں پیش ہو رہا ہے۔ فلمی اشتہاروں میں کاسٹ کے اختتام پر "اینڈ اوم پرکاش" لکھا ہوا اکثر زیادہ دیکھنے میں آتا ہے۔ گو یہ سب شہرت کچھ دو دن کی شہرت کا پھل نہیں۔ بلکہ اس تمام محنت کا نتیجہ ہے جو کہ اس نے اپنے کرداروں کو سمجھداری سے ادا کرنے میں کی ہے۔ اس نے مندرجہ ذیل اہم کردار کئے ہیں۔ فلم جیون میں بطور ایک سیٹھ۔ فلم مینا بازار میں بطور ایک دیہاتی غنڈہ۔ فلم لاہور میں بطور ایک نکھٹو بیٹا۔ فلم ساون بھادوں میں بطور ایک بلیک میلر ہاں گر فلم رات کی رانی میں اس نے ایک سچے اور ہمدرد دوست کا کردار ادا کیا۔ اور فلم سبق میں اس کا اپنے گدھے کی تلاش میں گانا (چھوڑ گئے بالم!) کو لوگوں کو لوٹ پوٹ ہنسا دیتا تھا۔ مداری فلم کی تو وہ جان تھا۔ اوم پرکاش فلم پروڈیوسر بخشی جنگ بہادر کا بھائی ہے۔

کیا آپ یقین کریں گے کہ اوم پرکاش نے ایک فلم میں ہیرو کا پارٹ ادا کیا تھا۔ وہ تھا رشاد کے بالمقابل فلم "آئی بہار" میں مگر اوم پرکاش ہیرو کے سے انداز کہاں۔

مہاسبھا فرقہ وارانہ جماعت نہیں

پونا ۲۳ دسمبر۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے ۲۹ ویں اجلاس کے نامزد صدر ڈاکٹر این بی کھرے نے آج یہاں کا نفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جواہر لال نے کانگریس مہاسبھا پر فرقہ وارانہ جماعت ہونے کا الزام لگائے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ سبھا کے نظریات ہندستانی قومیت اور اس کی تاریخی روایات پر مبنی ہیں۔ اور آخر میں مہاسبھا کے نظریات باقی رہیں گے۔

انھوں نے کہا کہ کانگریس حالات سے پوری طرح واقف ہے اور اسی لئے وہ مہاسبھا کی ترقی میں روڑے اٹکاتی ہے۔ لیکن مہاسبھا نے ان تمام مشکلات پر قابو پا لیا ہے۔ جو اس کو تین میں پیش آئی ہیں۔ اور اب وہ سیاسی میدان میں مزید طاقت کے ساتھ داخل ہو رہی ہے۔

روس ایٹمی اسلحہ بنانے کی کوشش میں

واشنگٹن ۲۳ دسمبر۔ امریکہ کے ایٹمی انرجی افسر ڈین نے امریکی سنٹروں کو مطلع کیا ہے کہ روس کی یہ برابر کوشش جاری ہے کہ ایٹمی اسلحہ بنائے۔

مسٹر ڈین نے بتایا کہ روس اس کی کوشش میں لگا ہوا ہے کہ جلد از جلد چند مقامات پر ایسے کارخانے بنائے جہاں ایٹمی اسلحہ تیار ہو سکیں۔

پاکستان جنگ نہیں چاہتا

سلہٹ ۲۳ دسمبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے یہاں ایک جلسہ عام میں اعلان کیا کہ پاکستان کشمیر کے مسئلہ پر جنگ نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ وہ عام رائے شماری کے ذریعہ اس مسئلہ کو مناسب اور منصفانہ حل چاہتا ہے۔ لیکن پاکستان اس کی اجازت نہ دے گا کہ ہندوستان کشمیر پر زبردستی قبضہ کرے۔

اقلیتوں سے وعدہ

وزیر اعظم پاکستان نے اقلیتوں سے جو عہد کیا ہے اس کا اعادہ کیا کہ ان کو اکثریت کے برابر حقوق حاصل ہوں گے لیکن ان کو یہ بھی مشورہ دیا کہ وہ اپنے مفاد پاکستان کے حدود تک رکھیں اور ان کو اسی ملک کے ساتھ مربوط کریں جس کے وہ باشندہ ہیں۔

امریکہ اور فرانس میں معاہدہ

پیرس ۲۳ دسمبر۔ سی گاؤں کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ فرانس اور ہندچینی کی تینوں ریاستوں میں آج فوجی امداد دینے کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب جنوری میں

لکھنؤ ۲۳ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ یہ جگہ ڈپٹی اسپیکر مسٹر نفیس الحسن کے اسپیکر مقرر ہونے کی وجہ سے خالی ہوئی ہے۔

امریکہ اپنی ذمہ داریوں سے دستبردار نہ ہوگا

واشنگٹن ۲۳ دسمبر۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین اچیسن نے کہا کہ مغربی یورپ میں امریکہ کی جو ذمہ داریاں ہیں ان سے وہ دست بردار نہیں ہوگا۔

مسٹر اچیسن کے بیان کو اس بیان پر تبصرہ کہا جا رہا ہے جو امریکہ کے سابق صدر ہربرٹ ہوور نے حال میں دیا تھا۔ اور جس میں یہ کہا گیا تھا کہ امریکہ یورپ میں مزید ذمہ داریاں اپنے سر نہ لینی چاہئے۔

گورنر براٹ نگر کا لڑکا جنگ میں ...

پٹنہ ۲۳ دسمبر۔ نیپالی کانگریس ... معلوم ہوا ہے کہ براٹ نگر کے گورنر ... سدرشن بکرم شمشیر جنگ بہادر کا ... رضاکاروں کے خلاف لڑتے ہوئے ہلاک ہو گئے۔ ... چھوٹے بھائی بینا شمشیر جنگ بہادر رانا سخت زخمی ہوئے۔

نیپال کا صنعتی مرکز کانگریس کے ہاتھ میں

جوگ بنی۔ بہار ۲۳ دسمبر۔ کل براٹ نگر کے گورنر کے ہتھیار ڈال دینے کے بعد مشرقی نیپال میں سرکاری فوجوں اور کانگریس رضاکاروں کی نقل و حمل کی خبریں ہر شخص کی زبان پر ہیں جن کی وجہ سے عجیب سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ بیراٹ نگر کھٹمنڈو سے ڈیڑھ سو میل جنوب میں مشرق میں اہم صنعتی قصبہ ہے۔ اور ضلع مورنگ میں ہے۔

شکر کھلے بازار میں فروخت نہ ہوگی!

نئی دہلی ۲۳ دسمبر۔ حکومت ہند نے کچھ پابندیوں کے ساتھ کھلے بازار میں شکر بیچنے کی جو اجازت دی ہے اس کے متعلق سرکاری پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ کسی شکر فیکٹری کو اس وقت تک کھلے بازار میں شکر بیچنے کی اجازت نہ ہوگی۔ جب تک کہ وہ شکر کی مقدار نہ بنا لے۔ اس کے بعد جو شکر زیادہ بنائی جائے گی وہ کھلے بازار میں بک سکے گی۔

کروڑپتی چور بازاری کے الزام میں

نظر بند

بھٹنڈہ ۲۳ دسمبر۔ آج یہاں کے ایک کروڑپتی تاجر کو چور بازاری کے الزام میں تحفظ عامہ ایکٹ کے تحت نظر بند کر دیا گیا ہے۔

پولیس نے گزشتہ ایک ہفتہ میں اس تاجر سمیت چھ آدمیوں کو چور بازاری کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔

آسام امدادی فنڈ میں چالیس لاکھ

شیلانگ ۲۳ دسمبر گورنر آسام کے زلزلہ کے امدادی فنڈ کی مجموعی رقم چالیس لاکھ ۶۹ ہزار تک پہونچ گئی ہے

عام انتخابات میں سوشلسٹ پارٹی ہر جگہ مقابلہ کرے گی!

نئی دہلی ۲۷ دسمبر۔ سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے اخباری نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ سوشلسٹ پارٹی نے طے کیا ہے کہ ہونے والے عام انتخابات کی اہمیت جتانے اور عوام کو ان کے ووٹ کی قدر و قیمت بتانے کے لئے ایک ہمہ گیر مہم جاری کی جائے۔

اس مقصد کے لئے شہروں شہروں اور قصبوں اور قریہ قریہ میں پروپگنڈا کمیٹیاں قائم کی جائیں گی اور کسان اور عوام کو بیدار کر کے بتایا جائے گا کہ ان کی مشکلوں کا علاج صرف سوشلزم ہی ہو سکتا ہے۔

مسٹر جے پرکاش نے کہا کہ اگر ممکن ہوا تو سوشلسٹ پارٹی تقریباً تمام نشستوں کے لئے اپنے امیدوار کھڑے کرے گی لیکن فی الحال اس نے تقریباً دو ہزار نشستوں کے مقابلے کا پروگرام بنایا ہے۔

سوشلسٹ لیڈر نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ انتخابات کی اس مہم میں سوشلسٹ پارٹی دوسری غیر فرقہ وارانہ پارٹیوں سے بھی اشتراک عمل کرے گی۔

اوسلو ۲۸ دسمبر ناروے نے سزائے موت ختم کر دی ہے۔ نواجی قوانین میں ایک نئی ترمیم منظور کر لی ہے۔ جس کے مطابق غداروں کو سزائے موت دی جا سکے گی۔

موجِ تبسم

ماسٹر (طالب علم سے) بیوقوف کے سوال کا جواب کوئی بڑے سے بڑا عقل مند بھی نہیں دے سکتا۔

طالب علم۔ جی ہاں! یہی سبب تھا کہ کل میں آپ کے سوال کا جواب نہ دے سکا۔

مجسٹریٹ۔ (ملزم سے) تمہارے خلاف الزام بڑا سنگین ہے تم نے رات کے اندھیرے میں دنیا کے گھر چپکے سے داخل ہو کر روپیہ چرانے کے لئے اس کا سیف توڑ ڈالا۔

ملزم۔ تو حضور ہی فرمائیں کہ روپیہ چرانے کے لئے اس سے بہتر اور تدبیر کیا ہو سکتی ہے۔

بیوی۔ کیا رات کو جس وقت آپ تشریف لائے دو نہیں بجے تھے۔

خاوند۔ بیشک۔ گھڑی نے گیارہ بجانے شروع کر دیے تھے۔ آپ کی آنکھ نہ کھل جائے دو اور دو دو کے بعد ہی اس کو بند کر دیا۔

بند قد خریدار۔ تمہارے پاس انار بہت چھوٹے ہیں

عجیب معلومات

لندن کا سینٹ جیمس نامی محل بادشاہ ہنری ہشتم کے عہد میں ایک اسپتال تھا

تپ دق کا اثر مردوں میں ۳۵ سے ۴۰ سال کی عمر تک اور عورتوں میں ۱۵ سے ۴۰ سال کی عمر تک زیادہ پایا گیا ہے

ایک سکنڈ میں بجلی کی رو دنیا کے گرد گیارہ دفعہ پھر سکتی ہے۔

برطانیہ میں مزدوروں اور کارخانوں میں کام کرنے والوں کی مجموعی تعداد دو کروڑ دو لاکھ ہے جن میں ۷۰ لاکھ ۵۵ ہزار عورتیں ہیں۔

مشہور برطانی نشریاتی کمپنی بی بی سی میں کم و بیش آٹھ سو ۵۰ قسم کے ریڈیو والو استعمال ہوتے ہیں۔ اور اس کمپنی کے والو سیکشن میں تقریباً ۸۰ ہزار والو سالانہ جانچے جاتے ہیں۔

دنیا کا سب سے پہلا چیک ۱۰ ستمبر ۱۲۸۱ء کو ایڈورڈ اول نے لکھا تھا۔

کشمیر دو قومی نظریہ کبھی تسلیم نہیں کرے گا۔

کلکتہ ۲۸ دسمبر۔ ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے کہا کہ کشمیریوں نے دو قومی نظریہ کے سلسلہ میں جو رویہ اختیار کیا ہے اس سے وہ سر مو انحراف نہیں کریں گے۔ انھوں نے کہا کہ جب تک کشمیر میں ایک مسلمان بھی زندہ ہے۔ اس وقت تک وہ اپنی ریاست کو دو قومی نظریہ نہیں اختیار کرنے دیں گے۔

شیخ عبداللہ نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا جب تک ہندستان تقسیم ہو رہا تھا۔ اس وقت پاکستان نے کشمیر پر حملہ کیا۔ چونکہ کشمیر اس وقت کمزور تھا۔ اس لئے اس نے ہندستان سے مدد چاہی۔ ہندستان نے کشمیر کی مدد کے لئے اپنی فوج بھیجی۔ لیکن اگر وہ مدد بھی نہ کرتا تو کشمیری باشندے آخر تک پاکستان کے حملہ کا مقابلہ کرتے۔

ہندستان کشمیر کے مسئلہ کو جنگ کے ذریعہ حل نہیں کرنا چاہتا اس لئے اس نے اقوام متحدہ سے اپیل کی۔ اب اقوام متحدہ کو تھا ن صاف کہہ دینا چاہیے کہ کشمیر میں زبردستی کس کی طرف سے ہوئی ہے اور جو زبردستی کرنے کا مجرم ہے وہ کشمیر کو خالی کر دے کشمیر کے باشندے چاہتے ہیں کہ ان کی ریاست میں مکمل امن و امان قائم ہو جائے۔ اور کشمیر کی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے کسی بین الاقوامی ادارہ کی زیر نگرانی رائے طلبی کرائی جائے۔

شیخ عبداللہ نے عوام کو مشورہ دیا کہ وہ تنگ نظری اور تنگ دلی کو ترک کر کے ایک مضبوط، متحد اور خوش حال ہندستان کی تشکیل کی بنیاد ڈالیں۔ انھوں نے یہ بھی مشورہ دیا کہ ہندوستان کے باشندے اپنے محبوب لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو کے ہاتھ مضبوط کریں۔

کانگریس کے موجودہ اختلافات کو ذکر کرتے ہوئے شیخ عبداللہ نے کہا کہ ایسے نازک دور میں ملک کو متحد رہنا چاہیئے۔ انھوں نے کانگریس کی خرابیوں کو دور کر کے اسے مضبوط بنانے کی اپیل کی۔

اپنی تقریر کے آخر میں کشمیر کے وزیر اعظم نے کہا کہ دشمن کو عوام میں اعتماد پیدا کر کے شکست دی جا سکتی ہے اور یہ اعتماد اسی وقت پیدا ہو سکتا ہے جب عوام کو وہ ساری چیزیں دی جائیں جن کے وہ کئی سال سے خواہش مند ہیں۔ اس کے علاوہ بد دیانتی اور چور بازاری ختم کی جائے اور ایک کام کرنے والی حکومت قائم کی جائے۔

جرمنی کے مسئلے کے لئے گول میز کانفرنس

برلن ۲۸ دسمبر۔ مشرقی جرمنی کے وزیر اعظم ہر گروٹ وول نے آج مغربی جرمنی کے جرمن چانسلر کو یہ مشورہ دیا کہ وہ وزراء خارجہ کی کانفرنس کے انعقاد کا انتظار کئے بغیر ایک جرمن گول میز کانفرنس منعقد کرنے پر رضامند ہو جائیں۔

افسانہ

بچھڑوں کا ملاپ

(از جناب محمود مورخ بی۔ اے)

گزشتہ جنگ کے زمانہ میں میرا کاروبار خوب چمک اٹھا تھا۔ پیسہ کی فراوانی نے جذبات جوانی بھی بیدار کر دیے میں بھی رنگین فضا میں سانس لینے لگا جس شہر میں رہتا تھا۔ وہ مرکزی مقام ہونے کی وجہ سے خوب بارونق تھا۔ بازاری عورتوں، سوسائٹی گرلز کی کوئی کمی نہ تھی۔ داد عیش دینے کے لئے صرف پیسہ کی ضرورت تھی۔ وہ بھی میرے پاس میری ضروریات سے بہت زیادہ تھا لیکن میں شریف ماں باپ کی اولاد اور شریف گھرانے کا ہونے کی وجہ سے دولت کی فراوانی کے باوجود بھی بازاری عورتوں کی طرف مائل نہ ہو سکا۔ جذبات شباب نے بیدار ہو کر مجھے اور پریشان کرنا شروع کر دیا۔ اس لئے میں نے کئی بچوں کا باپ ہونے کے باوجود دوسری شادی کرنے کا فیصلہ کیا اور اس مطلب کے لئے اخباروں میں اشتہار بھی دے۔

جوئندہ یابندہ مشہور کہاوت ہے دو ایک ماہ کے انتظار کے بعد مجھے بھی ایک صاحب ایسے مل گئے جو اپنی پندرہ سالہ پالی پوسی اور تعلیم یافتہ دختر کو چند ہزار روپیہ ٹکڑوں کے عوض اس خاکسار کے حوالے کرنے پر رضامند ہو گئے۔ چند روز کی خط و کتابت کے بعد معاملہ اس طرح طے ہوا کہ میں نے چند سو روپے ادا کر کے اور اس دوشیزہ کے ساتھ میرا نکاح ہو گیا۔ وقت عقد فیصلہ ہوا کہ دو ماہ بعد رخصتی ہوگی۔ مگر شاید یہ بات خدا کو منظور نہ تھی۔ دونوں طرف ایسی غلطیاں ہوئیں اور معاملہ اس قدر الجھ گیا کہ میں بددل ہو کر اپنی اس دوشیزہ دلہن کو نظر انداز کرنے پر مجبور ہو گیا۔ لڑکی کی ماں باپ نے اس پر بہت زور دیا کہ میں اپنا روپیہ واپس لے کر طلاق دیدوں۔ یا اپنی شرطیں پوری کر کے اسے رخصت کرا لاؤں لیکن خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ میں نے ان کی کوئی بات نہ مانی۔ اور اپنی اسی ضد پر اڑا رہا کہ بغیر مشروط شرط کے بھیج دو۔ یہ بات انھوں نے منظور نہ کی۔ اس لئے میں خاموش ہو گیا۔!

گزشتہ سال مجھے تپ دق کا عارضہ ہو گیا میں نے اپنی پوری توجہ سے علاج کرایا۔ مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ آخر مجھے ڈاکٹروں کے مشورے سے بغرض تبدیل آب و ہوا منصوری جانے اور وہاں قیام کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ مہاراجہ صاحب کپور تھلہ کی کوٹھی کے قریب ہی میں نے ایک کوٹھی کرایہ پر لے لی۔ وہاں میں ایک ماہ سے مقیم تھا۔ ایک دن دوپہر کے وقت جبکہ میں کوٹھی کے برآمدے میں آرام کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ میرے سامنے کی کوٹھی پر کوئی دوشیزہ چہل قدمی کر رہی ہے جب میں نے بغیر کسی ارادہ کے اس دوشیزہ کو غور سے دیکھا تو مجسمہ نئی تہذیب میں ڈھلا ہوا نظر آیا۔ کھلتا رنگ۔ کشادہ پیشانی بڑی بڑی آنکھیں گرہ دار شب واپس آفتاب۔ کی تصویر، فالسئی رنگ کی چمکیلی کناری دار ساری زیب تن اونچی ایڑی لیڈی شوز اور ہاتھ میں چھوٹا اٹیچی کیس جس سے ظاہر تھا کہ وہ ابھی ابھی سفر سے آئی ہے۔ وہ تھوڑی دیر تک وہاں ٹہلتی رہی۔ اور میں بغیر کسی ارادہ کے اسے گھورتا رہا خدا جانے کیا بات تھی کہ اس کی جانب سے نظر اٹھانے کو جی نہ چاہتا تھا۔ شاید اس نے مجھ پر کچھ جادو کر دیا تھا شاید وہ کوئی ساحرہ تھی۔

چند منٹ کی چہل قدمی کے بعد وہ میری طرف آئی اور پوچھا۔

کیا آپ بتا سکتے ہیں یہ سامنے والی کوٹھی آج کیوں بند ہے۔؟

افسوس ہے کہ مجھے کچھ نہیں معلوم مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ لیاں کون رہتا ہے۔ اول تو میں تپ دق کا مریض ہوں۔ تمام دن بستر پر پڑا رہتا ہوں دوسرے میں اپنے ہمسایوں کے معاملات میں دخل دینا برا جانتا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے آپ کہیں باہر سے تشریف لائی ہیں

ہاں میں بریلی سے آئی ہوں۔ اس کوٹھی میں میری بہن رہتی ہے۔!

کیا آپ کی بہن اس کوٹھی میں تنہا رہتی ہے؟ میں نے دریافت کیا۔ اور اپنے پاس پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ بیٹھ جائیے۔ آپ تھکی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔

"ہاں میری بہن بالکل تنہا رہتی ہے وہ ایک مقامی گرلز اسکول کی ہیڈ مسٹرس ہے"

اس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اسی وقت میرے ذہن میں ایک تضمین آگئی بھول جانے کے خیال میں نے چاہا کہ لکھ لوں فاؤنٹین نکال کر جیبوں میں کاغذ تلاش کرنے لگا۔ ایک مترنم آواز آئی۔ شاید آپ کو کاغذ چاہیئے۔ حاضر ہے۔ میں نے چونک کر دیکھا۔ پنجاب کے ادبی لفظوں میں ایک ساق مرمریں پنجہ نگاریں میں خوبصورت سا لیٹر پیڈ لئے ہوئے میری طرف بڑھی۔ سامنے کرسی پر اٹیچی کیس کھلا ہوا تھا۔ اس خلاف توقع حادثہ کے لئے میں پہلے سے تیار نہیں تھا۔ جلدی میں شکریہ کو بطور "پیپر" استعمال کرتے ہوئے کاغذ لے لیا زبان نے اس سے زیادہ مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ اعتراف شکست کے طور پر کاغذ لے کر میں نے لکھنا شروع کیا۔

از مذاقِ عاشقی آشفتہ کارم کردہ!
حسن را ہنگامہ ساز بزم عالم کردہ
وز برائے نالہ ہم تاکید محکم کردہ
درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

"اچھا آپ شاعر ہیں۔"

دوسرا حملہ ہوا اور ذرا سخت کیوں کہ مجھے گمان بھی نہ تھا کہ ایک اپٹوڈیٹ دوشیزہ فارسی سے بھی واقف ہو سکتی ہے۔ میں نے ذرا سنبھل کر اور قدرے جھجکتے ہوئے کہا۔

"مسرت ہے کہ آپکو فارسی سے بھی ذوق ہے۔"

"نہیں میں فارسی نہیں جانتی ہاں اردو سے ضرور دلچسپی ہے میرے خاندان کا ہر شخص فارسی داں ہے اس لئے فارسی سے تھوڑا بہت لگاؤ ہے۔"

وہ اتنا ہی کہنے پائی تھی کہ سامنے سے ایک درمیانی عمر کی عورت آتی نظر آئی۔ اسے دیکھتے ہی وہ بغیر کچھ کہے اپنا اٹیچی کیس اٹھا کر اس کی طرف لپکی۔ اور چند لمحات کے بعد وہ اس سے بغل گیر ہو گئی۔ وہاں سے وہ دونوں اپنی کوٹھی میں چلی گئیں۔ میں آدھ گھنٹہ تک اس کے انتظار میں اسی جگہ بیٹھا رہا۔ میرا خیال تھا کہ وہ ضرور آئے گی کم از کم رسمی طور پر میرا شکریہ ادا کرنے کے لئے مگر وہ نہیں آئی۔ میں اپنے دل میں کچھ درد سا محسوس کرتے ہوئے اپنے کمرہ میں آ گیا۔ اور پلنگ پر لیٹ کر کروٹیں بدلنے لگا۔

دوسرے دن دس بجے کے قریب جبکہ مجھے اس کے آنے کی قطعی توقع نہ تھی وہ ناز و انداز سے جھومتی ہوئی آئی اسوقت وہ ہلکے گلابی رنگ کا پنجابی لباس زیب تن کئے تھی جو اس کے گلابی رخساروں اور لپ اسٹک سے رنگے ہوئے تھے۔ اور کبوتر کے خون سے بھی زیادہ سرخ ہونٹوں پر خوبصورت بہار دے رہا تھا۔ اسوقت وہ واقعی کوہ قاف کی پری یا جنت کی حور معلوم ہوتی تھی۔ وہ میرے کمرے میں پوری بے تکلفی کے ساتھ آئی۔ اور ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

معاف کرنا کل میں آپ کے پاس سے جانے کے بعد اپنی بہن کے ساتھ اپنا سامان لینے بس اسٹینڈ چلی گئی تھی۔ وہاں ہمیں کافی دیر ہو گئی۔ پھر ہم سنیما دیکھنے چلے گئے۔ اور رات کے دس بجے واپس آئے۔ اسوقت آپ کو تکلیف دینا مناسب نہ تھا۔ اس لئے میں ابھی تک آپ کا شکریہ ادا نہیں کر سکی ہوں،، اس حسین ساحرہ نے کہا۔

وہ بہت دیر تک میرے پاس بیٹھی رہی ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہی معلوم ہوتا تھا کہ اسے بھی مجھ سے دلچسپی ہے۔ لیکن وہ اس بات کو ظاہر کرنا نہیں چاہتی تھی۔ ×

× اس کے بعد وہ دو ماہ وہاں ٹھہری۔ اس نے اپنا پروگرام بنا لیا تھا کہ روزانہ دس بجے دن میرے پاس آتی اور شام کے چار بجے تک میرے ہی پاس بیٹھی میرا دل بہلایا کرتی۔ اسطرح ہم دونوں میں رشتہ محبت استوار ہو گیا اگرچہ ہم دونوں میں سے کسی ایک نے بھی اس بات کا اعتراف نہ کیا تھا لیکن ہمیں یہ معلوم تھا کہ آگ دونوں طرف لگی ہوئی ہے۔ ایک دن میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ ہاتھ میں کتاب تھی اور دل میں اسی دوشیزہ کی یاد۔ اچانک اسی وقت وہ دوشیزہ آئی۔ اس کے ساتھ ایک اور عورت تھی۔ وہی جسے میں پہلے روز اس کے ساتھ دیکھا تھا۔ مجھے اس کی صورت آشنا سی معلوم ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے میں نے اسے کہیں دیکھا ہے لیکن اچھی طرح یاد نہیں پڑتا تھا کہ وہ الٹے پاؤں واپس گئی۔ مجھے بڑی حیرانی ہوئی۔ خیر میں نے دوشیزہ سے پوچھا تھا۔ کہ یہ کون محترمہ آپ کے ساتھ آئی تھیں تو ذرا بیٹھتیں۔ اتنی جلدی چلی کیوں گئیں۔

"ان کی مرضی" اس نے جواب دیا۔

اتنا کہتے ہوئے وہ میرے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی سادہ لباس میں وہ مجھے بہت بھلی معلوم ہو رہی تھی۔ کہنے لگی:!

"آپ کی طبیعت کیسی ہے"

"آپ کو دیکھ کر اچھا ہوں"

مسکرا کر کہنے لگی "اور اگر میں چلی جاؤں تو"

"یہ اپنے دل سے پوچھو"

میری اس بات پر وہ کچھ شرما سی گئی۔ اور نگاہیں نیچی کر لیں۔

تھوڑی دیر تک وہ بیٹھی رہی اور میرے دل میں محبت کا ایک پائدار نقش چھوڑ کر چلی گئی۔ البتہ اس کے طور اطوار میں محبت کے ساتھ خلوص تھا۔ ایک روز وہ میرے پاس بیٹھی ہوئی تھی میں نے اسکا ہاتھ محبت سے دبا کر کہا۔

"کاش کہ ہم تم ہمیشہ کے لئے اکٹھا ہو جاتے"

کہنے کو تو میں نے یہ بات کہہ دی۔ لیکن مجھے ڈر ہوا کہ کہیں وہ ناراض نہ ہو گئی ہو چنانچہ اس خیال کے مد نظر میں نے اس کے چہرے کا اتار چڑھاؤ دیکھنے لگا۔ لیکن میرا خیال غلط نکلا۔ اس نے آہستہ سے جواب دیا۔

"خدا کرے ایسا ہی ہو۔"

مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے دونوں جہان کی دولت مل گئی۔ میں نے اس کے ہاتھ کو سینے سے لگا کر کہا۔ میں اس روز اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھوں گا جب میں اور آپ ایک جان دو قالب ہو جائیں گے۔

میرے اس جملے پر وہ کچھ سنجیدگی سے بولی۔

"جذبات کی رو میں بہہ کر کوئی بات کہہ دینا آسان ہے اور اس پر عمل کرنا مشکل۔ مجھے خطرہ ہے کہ وقت آنے پر آپ اپنے الفاظ کو عملی جامہ نہیں پہنا سکیں گے۔

میں حیران تھا کہ یہ آج کیسی باتیں کر رہی ہے میں اور اپنے دل کی ملکہ کو ہمیشہ کے لئے اپنا نہ بناؤں۔ میں نے بڑی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے اس سے کہا۔

"یہ تو وقت آنے پر ہی پتہ چلیگا۔ کہ میں ایسا کر سکتا ہوں کہ نہیں۔ مگر تعجب ہے کہ تمہیں مجھ پر شک کیوں ہو۔"

"یہ ابھی ایک راز ہے جس کا افشا مناسب وقت پر ہو جائے گا۔"

میں بیتاب ہو گیا "ابھی کیوں نہ کہہ ڈالو۔"

"گھبرائیے نہیں عنقریب ہونے ہی والا ہے۔"

یہ کہا اور مجھے ورطۂ حیرت میں ڈال کر یہ جا وہ جا میری نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

میرے دماغ میں زبردست الجھن تھی۔ کہ آخر وہ کیا راز ہے!

جس کے افشا پر میں اس سے متنفر ہو سکتا ہوں۔ لیکن بہت سوچنے پر بھی میرے دماغ میں کام نہ آیا میں نے تہیہ کر لیا کہ کل جب وہ آئے گی تو میں اس سے اس راز کا پتہ ضرور لگاؤں گا۔ دوسرے روز جب وہ آئی تو میں نے اس سے چھوٹتے ہی کہا۔

"آج تو آپ کو وہ راز ضرور بتانا ہوگا مجھے رات بھر یہی خیال رہا ہے۔"

"اچھا وہ بھی بتاتی ہوں۔ بلکہ سچ پوچھئے تو میں یہی بات کہنے آئی ہوں۔ مگر پہلے ایک اور بات سن لیجئے۔!"

"ذرا جلدی فرمائیے۔"

"میں کل اپنے وطن واپس جا رہی ہوں آپ کو تکلیف تو نہ ہوگی۔"

میں یہ غیر متوقع اطلاع سنکر گھبرا گیا اور کہا۔ اگر مجھے بھی ساتھ لے چلو تو اچھا ہے۔ شاید آپ کو معلوم نہیں کہ میں آپ کے بغیر اب زندہ نہ رہ سکوں گا۔

یہ سنکر وہ کتنی ہی دیر تک خاموش بیٹھی رہی۔ پھر کہنے لگی کہ "ایک بات کہتی ہوں برا نہ ماننا۔"

"فرمائیے میں کیوں برا ماننے لگا"

"آپ نے مجھے پہچانا بھی کہ میں کون کون ہوں۔"

"معاف کیجئے میں اس کا مطلب نہیں سمجھا" میں نے حیرت سے اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کی ہی ٹھکرائی ہوئی —— آپ کی ہی دلہن ہوں۔ وہ کیسے —— میں نے تو آپ کو صرف دو ماہ ہوئے پہلے دیکھا ہے۔ آپ سچ کہتے ہیں۔ آپ نے مجھے نہیں دیکھا تھا۔ لیکن میں آپ کے نکاح میں آج سے آٹھ سال پہلے آ چکی تھی۔

اس کے بعد اس نے اپنی چٹ منگنی پٹ بیاہ کی کہانی سنائی اور اسوقت مجھے معلوم ہوا کہ میں اپنی ہی دلہن کے ساتھ محبت کر رہا ہوں۔

ہندوستان کی جنگ آزادی کی تاریخ جلد مرتب کیجائے

ناگپور ۲۷ دسمبر۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے آل انڈیا تاریخ کانگریس کے تیرھویں اجلاس میں افتتاح کرتے ہوئے مشورہ دیا کہ اس بے مثل اور عجیب و غریب جنگ آزادی کی تاریخ کو لکھی جائے جس کی بدولت ہندستان دنیا کے نقشہ میں شامل ہو گیا۔

ڈاکٹر پرشاد نے آگے چل کر کہا کہ ممکن ہے کہ دنیا کچھ دنوں بعد اس اصول اور طریق کار کو اپنائے جسے گاندھی جی نے اختیار کیا تھا۔ اس اصول کی تاریخ صرف ہندستان میں بلکہ ساری دنیا کے لئے اہم ہوگی۔ اس لئے دنیا سائنس کی عظیم الشان ترقی کے باوجود رہبری کی خواہش مند ہے۔ جمہوریہ صدر نے مزید کہا کہ جن لوگوں نے جنگ آزادی میں حصہ لیا انھیں اتنی فرصت نہیں تھی کہ وہ ہر روز کے واقعات لکھتے جاتے۔ ان لوگوں کے خیالات اور مقاصد کا قلم بند کرتے رہنا اور بھی مشکل تھا جس کے تحت وہ اپنی سرگرمیاں جاری رکھتے تھے۔

جنگ آزادی کا اس وقت جو مواد موجود ہے وہ اتنے بڑے علاقہ میں پھیلا ہوا ہے کہ اسے صرف تربیت یافتہ لوگ کام میں لا سکتے ہیں۔ جنگ آزادی کا زندہ مواد آہستہ آہستہ ختم ہو رہا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ مواد شاید بالکل ختم ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص جنگ آزادی کی تاریخ سے دلچسپی رکھتا ہے تو جنگ آزادی کی تاریخ لکھنے کا کام بہت جلد شروع کر دینا چاہیئے۔ اگر حکومت جس کے زیادہ ممبران نے جنگ آزادی میں حصہ لیا ہے اس سلسلہ میں زیادہ معلومات فراہم نہیں کرتی۔ اور اپنا فرض ادا نہیں کرتی۔ تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ دوسرے بھی ایسا ہی کریں۔

لندن کانفرنس مستقل امن کے قیام میں معاون ہوگی

نئی دہلی ۲۷ دسمبر۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے اس سرکاری دعوت میں جو آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر منزیز کے اعزاز میں کل رات کو ہوئی اس کا اظہار کیا کہ لندن میں وزرا خارجہ کی آیندہ کانفرنس کے نتائج کی بنا پر نہ صرف اس نسل بلکہ آیندہ نسلوں کے لئے بھی مستقل امن قایم ہو جائے گا۔

پنڈت نہرو نے دولت مشترکہ کو قوموں کے ایک ایسے عجیب و غریب مجموعہ سے تعبیر کیا جو اختلافات کے باوجود ترقی کر رہی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ آسٹریلیا اور ہندوستان کے درمیان بہت سی چیزیں مشترکہ ہیں۔ اگر ہندستان اور آسٹریلیا ساتھ مل کر کام کریں اور اپنے اردگرد کے ممالک سے اشتراک عمل کریں۔ تو یہ دونوں کے لئے مفید ہوگا۔

بہت سے معاملات کے بارے میں ہمارے خیالات ایک ہوں یا نہ ہوں۔ ہم آسٹریلیا کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ آسٹریلیا بھی ایسا ہی کرے۔

وزیر اعظم نہرو کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے مسٹر منزیز نے کہا کہ بادی النظر میں کچھ بھی معلوم ہو۔ ساری دنیا میں ۹۹ فیصدی لوگوں میں امن اتحاد اور انسانی ترقی کی آرزو پائی جاتی ہے۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے آگے چل کر کہا کہ عظیم الشان دولت مشترکہ میں آپکی قوم ایک آزاد قوم ہے۔ آپ عنقریب ایک بڑی مہم شروع کرنے والے ہیں۔ آسٹریلیا کا ہر باشندہ آپ کی کامیابی کا خواہاں ہے۔ آپ کی کامیابی سے اس عظیم الشان خاندان میں قوت پیدا ہوگی جس کے ہم سب ممبر ہیں۔

حکومت ہند نیپال کے ساتھ نرمی برت رہی ہے

نئی دہلی ۲۷ دسمبر۔ سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا کہ نیپال میں دستوری اصلاحات روشناس کرانے کے لئے حکومت نے رانا کی حکومت سے جو گفت و شنید شروع کی ہے اس میں آخر الذکر حکومت کے ساتھ غیر ضروری نرمی سے کام لیا گیا ہے۔ مجھے یہ بات متضاد معلوم ہوتی ہے کہ حکومت ہند ایک طرف تو نمائندوں کو تسلیم کرتی ہے۔ اور دوسری طرف رانا موہن شمشیر جنگ سے گفتگو کرتی ہے۔ نیپال کے عوام اور نیپال کے بادشاہ نے مشترکہ طور پر رانا کی حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

مسٹر جے پرکاش نرائن نے اپنے ایک بیان میں حکومت جلد از جلد غیر دستوری وزیر اعظم سے اپنے تعلقات ختم کرے۔ اور شاہ تربھون سے جو اس وقت یہیں ہیں کہے کہ وہ کوئی ایسی حکومت نامزد کریں جن سے بات چیت کی جائے۔ اور جس کے ساتھ سفارتی تعلقات قایم کئے جائیں۔

انھوں نے کہا کہ انجام کار خود نیپالی اپنے ملک کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کریں گے۔ لیکن حکومت ہند کی پالیسی بھی نیپال کے واقعات پر اثر یقیناً ڈالے گی۔ ہندوستان کو یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ نیپال نے اس کی جنگ آزادی میں بہت مدد کی ہے۔ بین اقوامی حالات کے پیش نظر ہندستان کو نیپال کے سلسلہ میں اپنی پالیسی بدل دینا چاہیئے۔

نیپال میں دستور ساز اسمبلی کے قیام کے سلسلہ میں سوشلسٹ لیڈر نے اپنے خیال میں اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر نیپال میں جمہوریت کا گلا نہیں گھونٹا گیا ہے تو رانا خاندان کے کسی رکن کو وزارت عظمیٰ پر فائز نہیں رہنا چاہیئے۔ یہ عہدہ عوام کے کسی نمایندے کے سپرد کرنا چاہیئے۔ مجوزہ اصلاحات کے بارے میں جو اعلان ہوا ہے وہ وزیر اعظم نیپال کو نہیں۔ بلکہ خود بادشاہ کو کرنا چاہیئے۔

سردار پٹیل کی استھی نذر آب

الہ آباد ۲۹ دسمبر۔ آج سہ پہر کو ایک بجکر ۱۰ منٹ پر سردار پٹیل کی استھی پریاگ میں تربینی کے سنگم کے سپرد کر دی گئی۔ اس تقریب میں صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد کے ہندستان کے متعدد بڑے بڑے آدمی اور سیاسی رہنما موجود تھے۔

استھی کے جلوس کو سنگم جاتے ہوئے کم و بیش ۳ لاکھ مرد عورت اور بچوں نے دیکھا۔ اور تقریباً ۲ لاکھ آدمیوں نے راکھ کو نذر آب کرتے وقت خاموشی کے ساتھ پوجا کی۔ جس کشتی میں سردار پٹیل کی استھی تھی اس پر فضا سے تین ہوائی جہازوں نے گلاب اور پھولوں کی پنکھڑیاں نچھاور کیں۔

اقوام متحدہ کے سکریٹری کا نشریہ

اوسلو ۲۷ دسمبر۔ ادارہ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل موسیو ترگیف لی نے ایک نشریہ میں کہا کہ اگر کوریا میں کمیونسٹوں کے جارحانہ اقدام کا سدباب نہ کیا گیا تو ادارہ اقوام متحدہ کے مقاصد کی تکمیل ناممکن ہو جائے گی۔ انھوں نے اسکینڈے نیویا کے باشندوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر کمیونسٹ کوریا میں جیت گئے تو پھر وہ اپنے یہی حربے دوسرے ملکوں میں استعمال کرنے کی کوشش کریں گے۔

سردار پٹیل کے پھول تربینی کو

الہ آباد ۲۷ دسمبر۔ جمعہ کے دن یہاں مکمل ہڑتال ہوگی جب کہ سردار پٹیل کے پھول تربینی کی نذر کئے جائیں گے۔ اس دن سرکاری طور پر تعطیل رہے گی۔

اس سلسلہ میں سرکاری پروگرام یہ ہے کہ سردار پٹیل کے پھول بذریعہ ہوائی جہاز جمعہ کی صبح کو یہاں لائے جائیں گے۔ اور اسی دن دوپہر کے بعد ہی سنگم کے سپرد کر دئے جائیں گے۔

وزیر اعظم آسٹریلیا کی نہرو سے ملاقات

نئی دہلی ۲۷ دسمبر۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر رابرٹ منزیز نے آج پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہند سے محکمہ امور خارجہ کے دفتر میں ملاقات کی اور تقریباً ۸۰ منٹ تک گفتگو کرتے رہے۔

مسٹر رابرٹ منزیز نے آج راج گھاٹ جا کر مہاتما گاندھی کی سمادھی پر پھول چڑھائے۔

مہاسبھا کی نئی ورکنگ کمیٹی!

پونا ۲۷ دسمبر۔ اکھل بھارت ہندو مہا سبھا کی نئی ورکنگ کمیٹی کا آج یہاں اعلان ہوا ہے۔

اس کے صدر ڈاکٹر بی این کھرے ہیں۔ نائب صدر مسٹر ایل بی بھوپاٹکر مسٹر گوکل چند نارنگ مسٹر این سی چٹرجی مسٹر دیویندر ناتھ مکھرجی اور شیوا نند جی بھوا ہیں۔ دوسرے عہدے دار حسب ذیل منتخب ہوئے ہیں۔

جنرل سکریٹری مہنت دگوجے ناتھ آرگنائزنگ سکریٹری بشر دیش پانڈے آفس سکریٹری۔ مسٹر آر اے کا نکرا اور خزانچی کپتان کیشب چند ورکنگ کمیٹی میں ۲۷ اراکین ان کے علاوہ ہیں۔

اخبارات کے صفحات پر پابندی

نئی دہلی ۲۸ دسمبر۔ حکومت ہند نے اخبارات میں استعمال ہونے والے کاغذ کے بارے میں ایک آرڈر جاری کیا ہے جس کی رو سے یکم جنوری سے کوئی روزنامہ اخبار ہفتہ میں ساٹھ صفحات سے زیادہ نہیں شائع کر سکتا ہے۔ ان صفحات میں خاص نمبر اور ضمیمہ بھی شامل ہے۔ یہ پابندی اخبارات کے کاغذ کے علاوہ اور قسم کے کاغذات پر عاید نہیں ہوگی۔

حکومت ہند نے مذکورہ بالا آرڈر کے ذریعہ تمام اخبارات میں استعمال ہونے والے کاغذ کی تجارت کرنے والے وزارت صنعت و فراہمی کو حساب دیں گے جس میں کاغذ کے اسٹاک اور کاغذ کے استعمال کا ذکر ہوگا۔

سرحد سے گلگت تک نئی سڑک

پشاور ۲۷ دسمبر۔ تجویز ہے کہ صوبہ سرحد سے گلگت تک ایک ایسی سڑک تعمیر کی جائے جو برف باری کے اثر سے آزاد رہے۔ اور ہر موسم میں اس پر آمد و رفت جاری رہ سکے۔

بورڈ کے امتحانات ۱۹ مارچ سے

الہ آباد ۲۸ دسمبر۔ بورڈ آف ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے اگزامنیشن بورڈ نے طے کیا ہے کہ سالانہ امتحانات ۱۹ مارچ سے شروع ہوں گے۔

راجاجی حکومت ہند کے وزیر داخلہ مقرر کر دئے گئے

نئی دہلی ۲۶ دسمبر۔ ہندوستانی کابینہ میں کچھ تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ نئی تبدیلیوں کے بعد وزارت داخلہ مسٹر سی راجگوپال اچاری کے سپرد کر دی گئی ہے۔ تجارت صنعت کی وزارتوں کو ملا دیا گیا ہے۔ اور اس کا انچارج مسٹر ہری کرشن مہتاب کو بنایا گیا ہے سابق وزیر تجارت مسٹر سری سری پرکاش کو قدرتی وسائل اور سائنٹفک تحقیقات کی وزارت کا قلمدان دیا گیا ہے۔ یہ ایک نئی وزارت وجود میں آئی ہے۔ مسٹر وی گیڈ گل کو تعمیر پیداوار اور فراہمی کا وزیر بنایا گیا ہے۔ مسٹر گوپال سوامی آئینگر کو ان کی موجودہ وزارت کے علاوہ وزارت ریاست کا کام دیا گیا ہے۔ دوسرے وزراء کے پاس ان کے موجودہ عہدے رہیں گے۔

آج شام کو کابینہ کے دفتر سے اس سلسلہ میں جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ چونکہ حکومت اخراجات میں کفایت شعاری سے کام لینا چاہتی ہے۔ اور اس کے ساتھ نظم و نسق کو بہتر بنانا چاہتی ہے۔ اس لئے مرکزی اسکریٹریٹ کے چند شعبوں میں رد و بدل کی گئی ہے۔ فی الحال تجارت، صنعت و فراہمی تعمیر معدنیات اور طاقت اور قدرتی وسائل اور سائنٹفک تحقیقات کے شعبوں میں صدر جمہوریہ ہند کے حسب ذیل آرڈر کی رو سے حسب ذیل تبدیلیاں کی جا رہی ہیں۔

دستور کی شق ،، کی دفعہ ۳ کے تحت صدر جمہوریہ ہند حسب ذیل آرڈر دیتے ہیں۔ ان آرڈروں پر اس تاریخ سے عمل ہوگا جس تاریخ سے وزیر اعظم اعلان کریں گے۔

۱۔ وزارت صنعت، فراہمی تجارت، تعمیر معدنیات اور طاقت اور شعبہ سائنٹفک تحقیقات کی جگہ پر حسب ذیل وزارتیں بنیں گی۔

۱۔ وزارت تجارت وصنعت۔ ۲۔ وزارت تعمیرات، پیداوار، اور فراہمی۔

۳۔ وزارت قدرتی وسائل اور سائنٹفک تحقیقات

آج کل حکومت ہند کے جن کاموں کو وزارت صنعت اور فراہمی وزارت تعمیر، معدنیات اور طاقت وزارت تجارت اور شعبہ سائنٹفک تحقیقات کرتے ہیں۔ اب حسب ذیل طریقے سے تقسیم کئے جائیں گے۔

وزارت تجارت اور صنعت

۱۔ وزارت تجارت انشورنس اور کمپنی قانون کے علاوہ وہ تمام کام کرے گی جو اس وقت کر رہی ہے۔

۲۔ وزارت صنعت اور فراہمی حسب ذیل کاموں کے علاوہ تمام کام کرے گی۔ جو اس وقت کر رہی ہے۔

الف۔ فراہمی جس میں سامان کی خریداری اور فروخت بھی شامل ہے۔

ب۔ نمک کی ساخت اور تقسیم۔

ج۔ کوئلہ کی پیداوار اور تقسیم۔

د۔ حکومت کے صنعتی کارخانے۔

(۲) وزارت تعمیر، پیداوار اور فراہمی۔

حسب ذیل کاموں کے علاوہ وزارت تعمیر پیداوار اور طاقت، وہ تمام کام کرے گی جو آجکل کر رہے ہیں۔

۱۔ معدنیات۔

۲۔ آرا ضیات کا سروے۔

۳۔ طاقت (جس میں مرکزی آبی طاقت آب پاشی اور جہاز رانی بورڈ شامل ہے۔

۴۔ فراہمی (جس میں سامان کی خریداری اور فروخت شامل ہے)

۵۔ نمک کی ساخت اور تقسیم۔

۶۔ کوئلہ کی پیداوار اور تقسیم

۷۔ ہندوستان ایرکرافٹ لمیٹڈ کے علاوہ حکومت کے تمام صنعتی کارخانے۔

۳۔ وزارت قدرتی پیداوار اور سائنٹفک تحقیقات سائنٹفک تحقیقاتی بورڈ حسب ذیل کاموں کے علاوہ تمام کام کرے گا۔ جو اس وقت کر رہا ہے۔

۱۔ معدنیات

۲۔ آرا ضیات سروے

۳۔ طاقت (جس میں مرکزی بورڈ شامل ہے)

۴۔ آبپاشی (جس میں مرکزی مرکزی پانی طاقت آب پاشی اور جہاز رانی بورڈ شامل ہے)

حسب ذیل کام وزارت مالیات امور معاشی کا شعبہ) کو سپرد کر دئے گئے ہیں۔

۱۔ انشورنس۔

۲۔ کمپنی کا قانون۔

ہندوستان ایرکرافٹ لمیٹڈ وزارت دفاع کے سپرد کر دی گئی۔

وزیراعظم پنڈت نہرو نے ہدایت کی ہے کہ صدر جمہوریہ ہند کے آرڈر کے مطابق وزارتوں میں رد و بدل کے انتظامات شروع کر دئے جائیں۔ اس آرڈر پر بتدریج عمل کیا جائے گا۔ خیال ہے کہ مختلف وزارتوں کے سپرد نئے کام یکم فروری ۱۹۵۱ء تک کر دئے جائیں گے۔ مسٹر سی راجگوپال اچاریہ مسٹر این گوپال سوامی آئینگر اور مسٹر چنتامن دیشمکھ پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے جو صدر جمہوریہ کے آرڈر کو وزیر اعظم کی ہدایات کی روشنی میں عمل کی شکل دے گی۔

نیپالی وزیر خارجہ نئی دہلی میں

نئی دہلی ۲۶ دسمبر۔ نیپال کے وزیر خارجہ جنرل نبجے شمشیر جنگ بہادر رانا ریاست میں آئینی اصلاحات کے ... کے متعلق تجاویز لے کر آج دہلی میں پہونچ گئے ہیں۔ ان کے ساتھ کھٹمنڈو میں ہندوستانی سفیر مسٹر سنگھ بھی موجود ... ولنگڈن کے ہوائی اڈہ پر جنرل نبجے نے بتایا کہ ان تجاویز کو نیپال کابینہ پارلیمنٹ اور ایوان بالا کی پوری منظوری ... ہے یہ تجاویز کل حکومت ہند کے حوالہ کر دی جائیں گی۔

جب جنرل نبجے سے دریافت کیا گیا کہ یہ اصلاحات ان لائن پر ہیں جنھیں حکومت ہند نے حال ہی میں اپنی ہدایت نامہ میں پیش کیا ہے تو انھوں نے کہا کہ وہ ابھی اس کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ غالباً کل دن میں تجاویز کی موٹی موٹی باتیں نئی دہلی میں معلوم ہو جائیں گی

انھوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ برات نگر پر باغیوں کا قبضہ ہو گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ریاست کے بہت سے علاقے میں سڑکیں نہیں ہیں۔ اور اس لئے وہاں سرکاری فوجوں کے پہونچنے میں دیر ہوتی ہے۔ ہندوستانی سفیر مسٹر سنگھ نے کہا کہ وہ نیپال میں اصلاحات کے نفاذ کے متعلق تمام معاملات کو طے کرنے آئے ہیں۔

یوپی اسمبلی میں ضمنی مطالبات

لکھنؤ ۲۶ دسمبر۔ آج وزیر تعلیم و مالیات مسٹر سمپور ... نند نے یوپی اسمبلی میں ایک کروڑ گیارہ لاکھ ۳۴ ہزار ... آٹھ سو کے ضمنی مطالبات پیش کئے۔

یہ رقم مندرجہ ذیل مدوں میں تقسیم کی گئی ہے۔

۱۔ مال کی رقم میں ۹۵،۸۹،۵۰۰

۲۔ سرمایہ کی رقم سے۔ مال کی رقم سے علا...

۵۱،۴۷،۳۰۰

۳۔ جمع شدہ اور پیشگی ۷،۰۰۰ رقم میں ۱۰۰،۸۰۰ روپے نہروں کی ... ۱،۶۲،۲۰۰ ۲۸ نقل و حمل کے محکمے اور ۶،۶۰۰ ... عام نظم و نسق کے لئے رکھے گئے ہیں۔

حیدرآباد کے نئے وزیر اعظم

حیدرآباد دکن۔ معلوم ہوا ہے کہ سر مرزا اسمٰعیل یا ڈاکٹر بیتارام حیدرآباد کے وزیراعظم مقرر کئے جائیں گے۔ موخر الذکر پاکستان میں ہائی کمشنر کے عہدہ سے سبکدوش ہو کر آئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ موجودہ وزیر اعظم مسٹر ایم کے ویلوڈی کی خدمات کشمیر یا نیپال کے سلسلہ میں وزارت ریاست حاصل کرنا چاہتی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ تبدیلیاں ۲۶ جنوری سے قبل ہوں گی

امریکہ میں کرسمس کا حادثہ اور موتیں

نیویارک ۲۶ دسمبر۔ امسال امریکا کے کرسمس کے ... حادثہ ہر سال سے زیادہ بڑھ گئے۔ اس وقت ایک ... حادثوں میں ۶۶۱ موتوں کی خبریں آئی ہیں۔ گذشتہ سال ... ۵۰۰ ہوئی تھیں اور پولیس نے ایک ہزار سے زیادہ شرابیوں کو گرفتار کیا ہے۔

غیر مسلم خانماں بربادوں کی بحالی

ڈھاکہ ۲۶ دسمبر۔ حکومت پاکستان نے ۵ لاکھ روپیہ کی رقم اس غرض سے مخصوص کر دی ہے کہ وہ مشرقی بنگال کی حکومت کو بطور قرض دی جائے۔ تاکہ وطاں غیر مسلم پناہ گزینوں کو پھر سے ان کے گھروں میں آباد کرنے کے مصرف میں لاسکے جو مشرقی بنگال سے ترک وطن کر کے چلے گئے تھے۔ اور اب پھر واپس آ گئے ہیں۔ یہ انکشاف پاکستان کی وزارت امداد و بحالی کے ایک ترجمان نے کیا ہے۔

تبت کے باشندے غیر ملکی

نئی دہلی ۲۶ دسمبر۔ وزارت داخلہ کے ایک اعلا... میں کہا گیا ہے کہ تبت کے باشندے کو ہندوستان ... غیر ملکی قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے اعلان میں کہا گیا ہے ... تبت کے تمام باشندوں کو چاہیے کہ وہ ۲۰ فروری ... قبل اپنے کو رجسٹر کرالیں۔

تبت سے ہندوستان آنے والوں کو اعلان میں متنبہ ... گیا ہے کہ وہ سرحدی پولیس سے اجازت نامہ لے کر ... میں داخل ہوں۔

لنڈن۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ روس ... وزیر خارجہ میو سیو دشنسکی ماسکو واپس آ گئے ہیں

والیان ریاست کی کانفرنس

بمبئی ۲۶ دسمبر۔ والیان ریاست کی یونین یہاں کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مادر وطن سے وفاداری کا اعلان کرتے ہوئے اس بات کا اعادہ کیا گیا ہے کہ والیان ریاست ہندوستان کی آزادی کی حفاظت آخر وقت تک کریں گے۔

یہ کانفرنس مہاراجہ بڑودہ کی صدارت میں ہوئی۔ کانفرنس نے تیزی سے ابتر ہوتی ہوئی بین اقوامی صورت حالات پر اظہار تشویش کیا۔ کانفرنس نے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ قوموں کو امن قایم رکھنے کی توفیق عطا کرے۔

یوم سردار پٹیل

نئی دہلی ۲۶ دسمبر۔ مسٹر موہن لال گوتم نے ۲۹ دسمبر کو یوم سردار پٹیل منانے کی اپیل کی ہے۔ کانگریس کمیٹیوں سے کہا ہے کہ صدر کانگریس نے ۲۹ دسمبر روز جمعہ یوم سردار پٹیل منانے کی اپیل کی ہے جس میں بارہ گھنٹہ کا روزہ رکھنا انفرادی اور اجتماعی عبادت کرنا، چرخہ کاتنا ان کی یاد میں جلسہ کرنا شامل ہے۔ اس سلسلہ میں کانگریسیوں پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس لئے میں کانگریس کمیٹیوں سے درخواست کروں گا کہ وہ اس سلسلہ میں مناسب پروگرام تیار کریں۔ اس پروگرام میں پربھات پھیری بھی شامل ہونا چاہیے۔ ہر جگہ ۵ بجے شام کو کسی مرکزی جگہ پر جلسہ عام کرنا چاہیے۔ ان جلسوں میں مقرروں کو سردار پٹیل کی اس خدمت کا ذکر کرنا چاہیے جو انھوں نے ملک کو متحد اور اسے مستحکم کرنے کے لئے کی ہو اس بات پر بھی زور دینا چاہیے کہ وہ اپنے پیچھے ایک عظیم الشان ترکہ چھوڑ گئے ہیں۔ ان کے نامکمل کاموں کو پورا کرنا ہمارا کام ہے۔

بغداد۔ عراق کی ملکہ عالیہ کا ۳۸ سال میں انتقال ہو گیا آپ ۴ ماہ سے بیمار تھیں۔ ان کا ماتم پورے ۶ ماہ تک عراق کے شاہی خاندان میں منایا جائے گا۔